جلد ۱۲ | مطبوعہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی - مطابق ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء جالندھر شہر | نمبر ۱

سنسار کی گتی

[illegible] سچ سچ سنسار کی گتی بھی وچتر ہی ہے - سانا [illegible] کوئی چیز بھی ستھر نظر نہیں آتی - چندر اور سورج - تارا گن اور نکشتر - رتو اور کال سب کے سب ایک ہی سنسار روپی چکر کے اندر گھوم رہے ہیں - پھر کب ممکن تھا کہ اس گتی کی کتھا بذاتہٖ خود ستھر رہ سکتی - گتی کو جس خیال سے ہم نے احاطۂ بیان میں لانے کا ارادہ کیا تھا اور جس کا ابتدائی نمونہ کسیقدر دکھلا بھی دیا تھا - اُس کے اندر بھی گتی نے کام کیا - اور یہہ قدرتی حرکت ہمارے مصنوعی دائرے کی لکیر کو اُلنگھن کرکے کہیں کی کہیں پہونچگئی -

استو! جب سنسار کا قانون ہی تبدیلی ہے اور پھر لے اور سرشٹی کا چکر ہمیں سکھلا دیتا ہے کہ اس سنسار میں کوئی بھی چیز نئی نہیں بلکہ ہمیں گھومتے ہوئے ہمیشہ اُسی مرکز پر واپس آنا پڑتا ہے - جہاں سے کہ چلے تھے - تو اس چند روزہ تبدیلی پر ہمارے ناظرین کو حیران نہیں ہونا چاہئے -

گذشتہ سال میں جہاں سارے جہان کے اندر ایشور کا اٹل نیم کام کرتا ہوا - منشیوں کو کرموں کا پھل پہونچاتا رہا - وہاں پاٹھک گن! آپکا [illegible] پرچارک بھی کرم پھل کے بھوگ سے کب بچ سکتا تھا - پرچارک کو آپ کی سیوا کے شیشتھ یوگیہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے ہمیں کب یقین تھا کہ آپ کی ہفتہ وار ملاقات سے بھی ہمیں آٹھ مہینوں کے لئے علیحدہ ہونا پڑیگا - لیکن پرمیشور کے انتظام میں کمزور انسان کو دخل ہی کیا ہے - اُس کی آگیا کے آگے سب کو سر جھکانا پڑتا ہے - اِسی نیم کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں بھی جہاں ایشور کے انتظام کو نمسکار کرنا پڑا وہاں آپ سے معافی مانگنے کی بھی ضرورت نہیں رہی -

جنگ و جدل کا زور

سال کے خاتمہ تک جنگ و جدل کا زور شور رہا - اور ابتک انسانوں کے ایرشا اور دویش کا خاتمہ نظر نہیں آتا - سلطنت برطانیۂ اعظم اور چند ایک بوئیروں کا مقابلہ سارے جہان کو حیرت میں ڈالنے والا ہوا - لیکن اس میں حیرت کی کوئی بات نہ تھی - کیا آپ لوگ روزمرہ بازاروں میں ایک معمولی کمزور آدمی کو سات سات پہلوانوں کے مقابلے میں داؤ پیچ سے مقابلہ کرتے - اور ہٹھ سے کچھ عرصہ کے لئے ایک ہی جگہہ ڈٹے ہوئے نہیں دیکھتے - یہی حال اس جنگ کا رہا ہے - ہمیں اِن ہر دو فریق کے اندرونی جھگڑوں سے کچھ مطلب نہیں اور نہ ہی اس امر کے پتہ لگانے سے کچھ فایدہ نکل سکتا ہے - کہ پہل کس کی طرف سے ہوئی - لیکن ہم صرف یہہ دریافت کرنا چاہتے - کہ کیا اس جنگ کا اتہاس ہمیں صاف نہیں بتلا رہا کہ کہانیوں کا مذہب اور مصنوعی انسانی سدھانت ہرگز دنیا سے دُکھہ اور کلیش کو دور نہیں کرسکتے -

یوروپئین پبلک اخلاق

کیا اس جنگ کا اثر انگریزوں اور بوئیروں تک ہی محدود رہا؟ ہرگز نہیں! بلکہ اِس جنگ نے ظاہر کردیا کہ عیسائی مذہب نے باوجود اُنیس صدیوں تک لگاتار کام کرنے کے اب تک یوروپ کے اندر سے وحشیا پن کی سپرٹ کو دور نہیں کیا اور ساتھ ہی اس کے یہہ بھی ثابت ہوگیا - کہ غریب ہندوستانیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے - اور اُن پر کمینہ پن - دغا بازی اور دروغگوئی کا الزام لگانے والی جماعتیں خود کس قدر انہیں بُرائیوں کی شکار ہو رہی ہیں - جنہیں دوسروں کے اندر دیکھنا اُنہیں بُرا معلوم ہوتا ہے - افسوس یوروپ کی قوموں نے بائبل کا مطالعہ محض دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کی غرض سے ہی کیا! کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اپنی آنکھہ کے شہتیر کو سب سے پہلے دیکھتیں -

قحط کا زور اور عیسائیت کی سرتوڑ کوشش

لیکن جگت کی کہاں تک مطالعہ کریں - دوسروں کو نصیحت کیا دیں جبکہ خود دُکھہ اور جہالت کا شکار بن رہے ہیں بھارت ورش کے اندر ابھی گذشتہ ۱۸۹۶ء کے قحط کے اثر دور نہیں ہوئے تھے - کہ پھر قحط پڑگیا - ہم نے سمجھا تھا کہ بھارت ورش کو اُن کے بُرے کرموں کا پھل مِل چکا - ہمیں آشا بندھ رہی تھی کہ اب دن پھر چلے ہیں - کہ یکایک پھر آفت ٹوٹ پڑی - غلہ تو درکنار پانی تک کی قلت ہوگئی - جس سے ہزاروں لاکھوں جانور پیاسے تڑپ تڑپ کر مرگئے - جب جانوروں کی یہہ حالت تھی - جبکہ گھاس تک سوکھہ گئے - تو بیچارے مفلسوں کے لئے غلہ کہاں سے ملتا - راجپوتانہ اور ملک متوسط کے مفلس پھر دربدر ماری ماری پھرنے لگے - افسوس عیسائیوں نے حسب عادت پھر شکار کا موقع غنیمت سمجھا اور ہزاروں لڑکوں اور لڑکیوں کو جنہیں سے سینکڑوں شاید واقعی رشیوں کی کُلوں میں سے ہونگے - پرورش کے لالچ سے اپنے قابو کرکے اپنی کارگذاری کے رجسٹر

کر چپر کرنا شروع کیا۔ ہم عیسائی پادریوں کی اُس دیا کے بھاؤ کی تعریف کرتے ہیں جس سے پریرت ہو کر وے قحط زدوں کو بھوکھ اور موت سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہمیں اُن کی اس سپرٹ کی بھی شکایت نہیں ہے۔ جس سے پریرت ہو کر وے عیسائی مذہب کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہم اُن کی اس حرکت کو دھرم ورودھ سمجھتے ہیں کہ وے بھوکھوں کی کمزوری کا فایدہ اُٹھا کر اُنہیں جبراً عیسائی بنا لیتے ہیں جبر کا لفظ شاید ہمارے عیسائی بھائیوں کو چوکنا کرے۔ لیکن کیا جبر محض تلوار کے ہی ذریعہ سے ہو سکتا ہے؟ عیسائی پادریوں کا ہمیشہ یہی عمل رہا ہے کہ وے انسانوں کو نزع کی حالت میں بھی عیسیٰ پر ایمان لانے کے لئے پریرنا کیا کرتے ہیں۔ اسی اصول پر اس وقت عمل ہو رہا ہے۔ — لیکن کیا پراچین آریوں کی سنتان کی طرف سے اپنے بھوکھے بچوں کی پرورش اور اس ذریعہ سے اُنہیں عیسائیت کے پنجے سے بچانے کی کوئی کوشش ہوئی۔ اس میں شبہہ نہیں۔ کہ اخباروں کے کالم بہت کچھ سیاہ کئے گئے۔ اپنی اپنی قربانی اور جان نثاری کے راگ بہت کچھ الاپے گئے۔ لیکن واقعی کام بہت کم ہوا۔ اس بارے میں ہمیں پھر عیسائی پادریوں سے سبق سیکھنا چاہئے۔ جنہوں نے بلا شور و شر کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں کو اپنے قابو کر لیا۔

یتیموں کو کیسے بچائیں۔

ہم جہاں چاروں طرف اپنے دیش میں سُدھار کی پکار اور اُس کے لئے جد و جہد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ وہاں کام کرنے والوں کی اصلی سپرٹ کے درشن کر کے ہمیں بعض اوقات یاس اور حسرت کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ سارے ملک کی اخباروں میں یتیموں کے بچانے کے لئے شور مچا لیکن سوال یہہ ہے کہ کتنے یتیم بچائے جا سکے۔ اگر شمار کیجئے تو سینکڑوں کی تعداد بھی نہ پایئگا اس کی وجہہ کیا ہے؟ آپ کو اس سوال کا جواب ہرگز نہیں مل سکتا۔ جب تک کہ آپ ویدک دھرم کے سدھانتوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ویدک دھرم نشکام کرم کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ وید فرماتا ہے کہ

کرموں کے پھل کی آکانکشا مت کرو

اسی اصول پر چلکر پراچین آریوں نے اس دیش کو جگت گرو کی پدوی دلائی تھی۔ لیکن اس وقت جب کہ ہم اپنے سنسکاروں پر عمل کر کے پنڈت کو اُجرت دیکر بھی دم نہیں لیتے جب تک کہ اُسے اخبار کے کالموں میں دان کی فہرست میں درج نہ کرا لیں۔ جبکہ ہم معمولی سا فرض ادا کرنے پر اپنی شہرت کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں خود بجوانے کے عادی ہو چکے ہیں۔ کب ممکن تھا کہ بیچارے یتیموں کی حفاظت اور پرورش داری کا سوال ہم اپنی شہرت پسندی اور خود نمائی کے سوال سے علیحدہ کر سکتے۔ ہر ایک شخص اپنے مشن کو پورا کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ اور اس لئے وہ جس یتیم کو بچانا چاہتا ہے اُسے اپنی زیر نگرانی رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ یتیم معلوم کر لے کہ اُسے کس نے بچایا ہے۔ اگر بجائے یتیموں کی جماعتوں کو لاہور امرتسر۔ فیروزپور۔ راولپنڈی۔ لودھیانہ الہ آباد وغیرہ لیجانے کی کوشش کے بجائے اگر ملک متوسط کے کسی درمیانی شہر میں ایک بڑا یتیم خانہ قایم کیا جاتا۔ اور اگر سارے بھارت ورش سے اُسکو روپئے وغیرہ کی مدد پہونچائی جاتی تو کیا ممکن تھا کہ عیسائی پادری ہزاروں لڑکوں کو پتلون پہنایا جائے اور پھٹ پھٹ جوتیاں پہنا کر اُن سے "عیسیٰ عیسیٰ بول" کے راگ گوا سکتے۔ وہاں بھی سینکڑوں لڑکیوں کو (جن کے اندر کہ آریوں کا خون ابتک باقی ہے)

آیندہ زمانہ میں آریہ ورت اور ویدک دھرم کی جڑ کاٹنے والے خاندان پیدا کرنے کے لئے تیار کر سکتی۔ اگر ہمارے سودیشی بھائی اب بھی اصل ضرورت کو سمجھیں اور اپنے دشمنوں کو جواب دیں تو اب بھی نشکام بھاؤ سے راجپوتانہ یا ملک متوسط کے کسی بڑے شہر کے نزدیک ایک "مہان اناتھ آلیہ" کھلوانے کا پربندھ کریں تو آئندہ قحط کے زمانہ میں اُنہیں ایسے دردناک نظارے سے دوچار ہونیکا موقعہ نہ ملے۔

موئے پر سو دُرّے

ایک قحط ہی کیا کم تھا کہ طاعون کی آگ بجھتی بجھتی پھر بھڑک اُٹھی بمبئی اور کراچی تو اس نامراد مرض سے پہلے بھی آشنا تھے۔ لیکن جس کلکتے کو کہ بار ہا اس آفت سے پہنچتے پہنچتے رہائی ملی تھی وہ بھی آج اسی مرض کا شکار ہو گیا۔ ایشوریہ نیتم غریب اور امیر کو یکساں سمجھتے ہوئے تاجداروں تک کی رعایت نہیں کر سکتا۔ اور اس لئے لارڈ کرزن سے جفا کش اور بارعب وایسرائے کی موجودگی میں بھی طاعون نے کلکتہ کو آن دبوچا۔

پربھو! تم دیا کرو

اب بھارت پرجا تنبیت پیڑت ہو رہی ہے۔ کرموں کا پھل بہت کچھ بھگت چکی ہے۔ آنکھیں کھلتی جاتی ہیں۔ پربھو! تم دیا کرو۔ اور ہم سب کو درشاؤ کہ تمہارے بنا ہمارا کوئی بھی آشرہ نہیں ہے۔

اوم شم

اُپدیش

(۱)

किं कारणं ब्रह्म कुतः स्म जाता जीवाम केन क्व च सं प्रतिष्ठाः । अधिष्ठिताः केन सुखेतरेषु वर्त्तामहे ब्रह्म विदो व्यवस्थाम् ॥

"کارن برہم کیا ہے؟ کس نے پیدا کیا؟ کون جیو آدھار ہے؟ کس میں پرلے ہوتا ہے؟ اور کسکے انتظام میں دانا لوگ سُکھ دُکھ کے اصولوں کا برتاؤ کرتے ہیں؟"

سنسار روپی اگاده سمندر کی بے ثباتی سے بے خبر نا تجربہ کار جیو آتما جب پہلے پہل سورج کو دیکھتا ہے۔ تو حیران رہ جاتا ہے۔ لیکن جب آن کی آن میں چاروں طرف سے سیاہ گرد و غبار کے دل گھیرا ڈال کر سورج کے جلال کو چھپا لیتے ہیں اور سخت آندھی ہزاروں درختوں کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ کر پھینک دیتی ہے۔ تو اُس کی حیرانی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پھر سمندر کی لہروں میں بڑے بڑے جہازوں کا چکر کھانا اور بجلی کا کڑک کر بڑے بڑے بہادروں کے دِلوں کو ہلا دینا۔ اُسے ایک ایسے چکر میں ڈال دیتا ہے جس سے گھبڑا کر اُسے دُشمن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب ذرا آنکھیں کھلتی ہیں تو اُسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ سورج اور آندھی کچھ متضاد طاقتیں نہیں۔ بلکہ وہی اصول جو کہ سورج کو روشنی دے رہا تھا۔ اُسی سورج کی گرمی سے ہوا کو تیز کرتا ہے۔ اور آخرکار اُسے آندھی کی شکل میں سنسار کے اندر سے وبائی امراض کو اُڑا لیجانے کے لئے بھیجتا ہے۔ سمندر کی لہروں اور بجلی کی کڑک کے اندر بھی اُسے وہی اصول کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ تب اُس کی حیرت جستجو کی خواہش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور اُسے پریرنا کرتی ہے۔ کہ وہ اُس اعلےٰ اصول کا پتہ لگاوے جو کہ بے دو رعایت ہر ایک وستو کے اندر کام کر رہا ہے۔ کیونکہ جس کے سہارے سے تمام دُنیا کا کاروبار چل رہا ہے۔ اُس کے سوائے اِس دُنیا کا پیدا کرنے والا بھی کوئی دوسرا پرتیت نہیں ہوتا۔ پس ساتھ ہی پیدا کرنے والے کی تلاش ہونی چاہئے۔ لیکن پیدا کرنے والے کو جاننے سے بھی زیادہ تر ضروری یہہ جاننا ہے۔ کہ ہم سب کس طاقت کے سہارے سے اِس وقت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیونکہ اُس کے جانے بغیر ہم اپنے جیون کی رکشا ہی نہیں کر سکتے۔ لیکن اُس کا جاننا بھی بے سود ہے۔ جب تک یہہ معلوم نہ ہو جاوے۔ کہ کس طاقت کے اندر جملہ موجودات آخرکار رلنے ہونیوالی ہیں۔ کیونکہ کسی ہستی کو قایم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن طاقتوں سے واقفیت پیدا کی جاوے۔ جو کہ اُسے ناش کر سکتی ہیں۔ تاکہ اُن سے بچنے کا اُپاؤ سوچ کر اُن سے اپنی ہستی کو محفوظ کیا جاوے۔ لیکن اِن سب کا علم رائیگاں ہے۔ اگر یہہ نہ معلوم ہو کہ ہم کو ہمارے کرموں کا پھل دینے والا کون ہے۔ پس اے بھائیو! کرم پھل دینے والے بھگوان برہم کی تلاش کرو۔ اور اُسکے نکٹ پہونچ کر اُس کے گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کی تقلید کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ مالک کی پیروی کرنے سے ہی سیوک کا اُدّھار ہو سکتا ہے۔ (اوم شم)

نوٹس

آریہ سماج بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ کا پہلا سالانہ جلسہ

[illegible] اپریل [illegible] بروز سنیچر و اتوار ہوگا۔ نگرکیرتن بروز شکروار مورخہ ۲۷ اپریل ۴ بجے شام شروع ہوگا۔ اسلئے جملہ مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ تشریف لا کر جلسہ کو رونق بخشیں۔

(نوٹ) ستریوں کی رہایش وغیرہ کا خاص انتظام ہوگا۔

(نوٹ) سٹیشن سمبڑیال سے بھوپالوالہ بفاصلہ ۲ میل جانب دکن برلب سڑک سمبڑیال و ڈسکہ ہے۔ ڈسکہ سے بھی یکہ کا انتظام ہو سکتا ہے۔

آپ کا داس، مولراج خزانچی منتری آریہ سماج بھوپالوالہ

حکیم سنت رام جی کی سیوا میں خاص طور پر نویدن ہے کہ چونکہ یہہ سماج آپ کی قایم کردہ ہے۔ اسلئے آپ ضرور تشریف لا کر جلسہ کو رونق بخشیں۔

ست دھرم پرچارک

سناتن ویدک دھرم کی جے!

پریہ پاٹھک گن! آپ سے بچھڑے ہوئے مجھے تین مہینوں سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا۔ گو اس عرصہ میں کبھی کبھی اپنی آواز آپ کے کانوں میں پہونچانے کی کوشش کرتا رہا۔ تاہم جس بے تکلفی سے کہ کھلکر پہلے ملا کرتے تھے۔ وہ بات نہیں رہی تھی۔ اس دوران میں جو بھائی میرے پرتی ندہی بن کر آپ کو ویدک دہرم کا سندیسا پہونچاتے رہے ہیں۔ میں اُن کا دہنیہ واد ادا کرتا ہوں۔ لیکن اُن میں سے بھی مجھے اپنے دہرم پریہ عزیز۔ مہاشہ وزیر چند ودیارتھی جی کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے کڑی محنت اور پریم کے سچے بھاؤ سے پریرے جا کر میرے فرض کا بوجھ اپنے کندھو پر لیکر اُسے پورا کرنے کی کوشش کی۔ اور اب میں پھر آپ کی سیوا کے لئے بدستور حاضر ہو گیا ہوں اور وہ بھی

مبارک سال کے آرمبھ میں

جو کہ آریہ سماج کے اتہاس میں ایک یادگار رہے گا۔ جس گوروکل میں شکشا پاکر پراچین رشیوں اور منیوں نے اُن امولیہ گرنتھوں کو رچا جنہیں پڑھ کر کے یوروپ اور امریکہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ اس وقت حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ جس گوروکل کی بدولت کہ آریہ ورت کو پراچین زمانہ میں جگت گورو کی پدوی ملی ہوئی تھی۔ جس گوروکل کو کہ انیسویں صدی کے اکیلے رشی نے

دُنیا کے سدھار کا ایک ماتر اُپاؤ

بتلایا تھا۔ اُس گوروکل کی تکمیل کے لئے پہلی منزل کا طے ہونا ایک معمولی بات نہیں ہے۔ آپ بھائیوں کو معلوم ہے کہ اس پاک تحریک کو عملی صورت میں لانے کے آغاز کے لئے ۳۰ ہزار روپیوں کی ضرورت سمجھی گئی تھی۔ اس تیس ہزار کے اکٹھا کرنے کے لئے میں نے آپ بھائیوں سے عارضی مفارقت گوارا کی تھی۔ پرماتما کی کرپا کا کہاں تک دھنیہ واد ادا کیا جاوے۔ اور آریہ پرشوں کی ہمت کی کہاں تک داد دی جاوے۔ جن کی وجہ سے کہ ۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو نہ صرف ۳۰ ہزار پورا ہی ہو گیا بلکہ سرمایہ اس سے بھی کسیقدر بڑھ گیا۔ جب ابتدائی منزل طے کر کے آریہ پرشوں نے سمت ۱۹۶۵ میں قدم رکھا تو میں اس سال کو کیوں نہ مبارک کہوں

گذشتہ سال کے اندر پرچارک نے جو کام کیا۔ آپ بھائیوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے اُسکے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے کہ بہت سے وعدوں کا ایڈیٹر کی طرف سے ایفا نہ ہوا ہو۔ ممکن ہے کہ آپ کو اس کے انتظام میں بہت سی کمیاں محسوس ہوئی ہوں۔ لیکن گوروکل کی مبارک تحریک کی کامیابی پر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اُن سب کمیوں کو بھول جاویں۔ اور امید رکھیں کہ آپ کا پرانا سیوک تھوڑی ہی عرصہ میں آپ کو

پھر راضی کر لیگا۔

گوروکل کے لئے سرمایہ کا ایک ادنےٰ حصہ جمع ہونا تو کوئی چیز ہی نہ تھی۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر وہ کامیابی ہے جو کہ گوروکل کی نسبت صحیح خیالات پھیلانے میں حاصل ہوئی ہے۔ آریہ سماج کو مبارک ہو کہ جس گوروکل کی سکیم کو خیالی۔ وہمی اور وحشی پن کے زمانہ کا بقایا کہا جاتا تھا۔ اُس کے روبرو بڑے بڑے انگریزی تعلیم یافتوں کو

سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔

اور ماننا پڑا کہ اس کے سوا آریہ ورت کی مرض کو دور کرنے کا کوئی بھی نسخہ نظر نہیں پڑتا۔ اس کامیابی کی خوشی میں گو آریہ سماج لاہور نے ایک عالی شان جلسہ کیا۔ اور میری وہ عزت کی جس کے قابل میں نہ تھا۔ گو اُس جلسہ کے بعد جلوس کے ساتھ شہر کا گشت بھی کیا گیا جس میں میں ایسا پھنسا ہوا تھا۔ جیسا کہ نیا جانور کشتی میں پھنس جاتا ہے۔ گو اُس کی تقلید میں جلندہر آریہ سماج نے بھی اسٹیشن کی دہوم دہام کی۔ لیکن میں ایسے عظیم الشان موقعہ پر ایسی کارروائیوں کو ادائیگی فرض میں داخل نہیں سمجھتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ لاہور آریہ سماج کی طرف سے اس قسم کی کارروائی ہوگی تو میں اول رات کی ریل میں ہی بلا اطلاع جلندہر چلا آتا۔ کیونکہ میں اپنے ادہم۔ پاپی من کو خود ہی خوب جانتا ہوں۔ اور اس لئے جو تعریفیں میری کی جاتی تھیں اُنہیں سُن کر میرے ہردے پر بڑی بھاری چوٹ لگتی تھی۔

استو۔ آپ سب بھائی خوشیاں تو منا چکے بیرونی اظہار سے ہم سب دُنیا کو سنتشٹ کر چکے۔ اب ضرورت ہے کہ اس نئے سال کے آغاز میں ہم سب اپنے فرض کو سمجھیں اور سب کے سب بھائی دل کو تمام بُرائیوں سے پاک کر کے ایکانت میں اپنے پتا پرماتما کی سیوا میں حاضر ہوں اور اُس کی درگاہ میں سچے دل سے پرارتھنا کریں کہ وہ ہمیں برہمچریہ آشرم کے گورو کو سمجھنے کے قابل بنا دے اور ہمیں ایسی برکت دیوے کہ ہم گوروکل کو باقاعدہ چلا کر سچے برہمچاریوں کا گروہ پیدا کر سکیں۔ اور پھر سب مکت کنٹھ سے کہہ سکیں کہ

بولو سناتن ویدک دہرم کی جے!

(اوم شم)

سچائی تعصب کی زنجیریں توڑ کر نمودار ہوتی ہے

ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ ہندو شبد کی میمانسا کرتے ہوئے ہم نے ۲ رجون ۱۸۹۹ء (مطابق ۲۱ رجیٹھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی) کے ست دھرم پرچارک میں کاشی کے پنڈتوں کی ایک پُرانی ویوستھا کو درج کر کے ثابت کیا تھا کہ ہندو دھرم سبھا کی پنڈت ہمیشہ سے ہندو شبد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بھارت نواسیوں کے لیے "آریہ" شبد کا ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور ہم نے دکھلایا تھا۔ کہ کس طرح پر تعصب میں پھنس کر اس وقت کے ہندو پنڈت ہندو شبد کو سنسکرت زبان کے کسی نہ کسی دھاتو کے گلے منڈھنے کے لیے طیار ہیں یہ ایک ہی مثال نہیں ہے۔ جہاں پھر کہ تعصب کی زنجیروں کو توڑ کر سچائی کا صاف چہرہ نمودار ہوا ہو۔ ہم صدہا ایسی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوگا۔ کہ باوجود تعصب میں پھنس کر خلاف واقع بیان کرنے کے بھی ہندو پنڈتوں کو آخرکار سچائی کے آگے سر جھکانا پڑا ہے۔ حال میں ہی ہمارے ایک دوست نے ایک "سندھیوپاسن ودھی" کی نئی کتاب ہمارے پاس بھیجی ہے۔ جس کے مصنف کہ پنڈت مدھوسودن گوسوامی جی ہیں۔ جو کہ اکثر ورنِ آشرم دھرم سبھاؤں اور ...شیہ کانفرنسوں کے اجلاسوں میں تقریریں کیا کرتے اور ... جماعت سے ہی پرورش پاتے ہیں۔ یہ کتاب معلوم ہوتا ہے کہ رائے بہادر ... صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ جج و جنرل سکرٹری ...شیہ مہا سبھا کی ایماء سے طیار ہوئی تھی۔ اور انہیں کی طرف سے یہ چھپوائی بھی گئی ہے۔ اس کتاب کے اندر گو ماتھے پر ٹیکا لگانے اور بعض وینوگ وغیرہ کے ڈھکوسلوں کا پاس کیا گیا ہے۔ (شاید اس پالیسی سے کہ کہیں ہندو بھائی بھڑک نہ جاویں۔) تاہم جب سندھیا کی اصلیت پر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا۔ کہ مصنف نے آریہ سماج کی کئی باتوں کو مان کر اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ رشی دیانند کے پرمان اور دلیلوں کا کوئی بھی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ سچائی پر مبنی ہیں آریہ سماج اور

سچائی کی پہلی فتح

یہہ ہے کہ پنڈت مدھوسودن جی کو زبان حال سے اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ سندھیا دو کال ہی کرنی چاہیئے۔ نہ کہ تین کال جیسا کہ عام پَورانک ہندو مانتے ہیں۔ گو پنڈت صاحب اپنی بھومکا کا آرنبھ ان الفاظ سے کرتے ہیں۔ کہ "تری کال سندھیا دوِج ماتر کے لیے وید وہت نتیہ کرم ہے۔" لیکن اس کے ثابت کرنے کے لئے جس قدر پرمان دئے ہیں اُن میں یا تو محض نتیہ سندھیا کی تاکید ہے۔ یا ارشاد ہے۔ کہ دو کال سندھیا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ گوسوامی جی لکھتے ہیں۔ "وشنو پُران میں بھی لکھا ہے کہ جو منشیہ پراتہ کال اور سائنکال سندھیا نہیں کرتے وے دُراتما تامِشر نرک کو پراپت ہوتے ہیں۔" پھر دوسرا پرمان پیش کرتے ہیں "منو جی کی بھی یہی آگیا ہے کہ جو منشیہ پراتہ کال اور سائنکال کی سندھیا نہیں کرتا وہ شودر وت دوِج کرم سے پرتھک (علیحدہ) کر دینے یوگیہ ہے۔" اس سے آگے چلکر صفحہ ۲ پر آپ فرماتے ہیں۔ کہ "دن اور رات کی سندھیوں میں جو کرم کیا جائے اُسے سندھیا کہتے ہیں۔" صفحہ چار پر پہونچکر دفعتاً پھر یاد آ جاتا ہے۔ کہ ہم تو تین کال کی سندھیا کا بدھان کر چکے ہیں۔ کہیں ہندو چونک نہ اٹھیں لیکن جب تلاش کرنے پر کوئی پرمان نہیں ملتا تو لاچار محض اسی تکرار پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ "مدھیانہ سندھیا مدھیانہ میں ہوتی ہے۔" لیکن جب سندھیا کی مقررہ اوقات کی وجہہ بتلانے لگتے ہیں۔ تو وہاں پھر تیسری مدھیانہ کی سندھیا کو بھول کر محض اس قدر لکھتے ہیں۔ "پراتہ کال اور سائنکال اس اُدیشہ سے رکھے گئے ہیں۔ کہ پراتہ کال رات میں شکھہ پورک شین کرنے سے چت شانت ہوتا ہے۔ اور ایشور کے دھیان میں بھلی پرکار لگ سکتا ہے اور سائنکال میں بھی منشیہ دن بھر کے کاموں سے اُپرانت ایشور کا دھیان بھی پرکار کر سکتا ہے۔ اُس کا شرم نورت ہو کر چت کو شانت کر سکتا ہے۔" آریہ سماج اور

سچائی کی دوسری فتح

یہہ ہے کہ جہاں پَورانک لوگ سدا وید منتروں کے اُچارن پر زور دیتے ہوئے اُن کے ارتھوں سے کچھہ پریوجن نہیں رکھتے تھے۔ وہاں گوسوامی مدھوسودن جی لکھتے ہیں۔ "ویاس جی کا کتھن ہے کہ جو منشیہ بنا ارتھہ جانے وید یا دھرم شاستر پاٹھہ کرتا ہے اسکا پرشرم چھلکے کے چھیلنے کے سمان ہے۔ اور شاستر کی بھی یہہ ہی آگیا ہے۔ کہ گرو شِشیہ کو ارتھہ پورک اُپدیش کرے .... اور آپستمب رشی نے کہا ہے۔ کہ جو گرو شِشیہ کو کیول تیری آدی کا اُپدیش بنا ارتھہ سمجھائے کرتا ہے وہ اور اُس کا شِشیہ دونوں مہا گھور اندھکار کو پراپت ہوتے ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ" اِن الفاظ کو پڑھکر کون انصاف پسند آدمی ہے جو بے اختیار نہ کہہ اُٹھیگا کہ "رشی دیانند کے اُپدیش نے آخرکار دشمنوں کے دلوں کو بھی تسخیر کر لیا۔" آریہ سماج اور

سچائی کی تیسری فتح

یہہ ہوئی کہ دھرم سے مُکتی اور نرک کو جدا کرنیکی کوشش میں لگے ہوئے پَورانک ہندو بھائیوں کو اب صاف ثابت ہو گیا کہ نرک رشی کا آشرا چھوڑنے سے ودیشیوں میں ہماری ہنسی ہو رہی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جب آریہ سماجستھ پُرش رشی دیانند کا آشرا لیکر آتمن کو گلے کی صفائی کا

ذریعہ مانا کرتے تھے - تو سب پورانک اُن کی ہنسی
اُڑایا کرتے تھے - اور جہاں تک ہمیں یاد ہے
گوسوامی مدھوسودن اُن شخصوں میں سے
درجہ اول پر تھے - جو کہ آریہ سماج کی سندھیا
پدھتی پر سختی سے حملے کرنا اپنا فرض
سمجھتے تھے - لیکن زمانہ کی گردش کو دیکھئے
کہ آج وہی صاحب لکھتے ہیں کہ " آچمن کا اُپدیش
یہہ ہے کہ شریر کی شدھی ہو " -
(۲) اگنی کرم کے اندر مدھوسودن جی نے صاف
اقرار کیا ہے - کہ " سندھیا بندن ویدک کرم ہے
پرنتو سمارت اور تانترکوں نے اس میں بہت
سے پورانک اور تانترک منتر ملا دئے ہیں -
جن سے اس سندھیو پاسن ودھی میں کیول
ویدک منتر ہی لکھے ہیں......"
(۳) گُپت آہتیوں کا بدھان کرکے نوٹ میں
خود بخود لکھتے ہیں " اگنی کارج کے نمت یہہ
گُپت سنسکار کئے جاتے ہیں - کیول سندھیا میں
ان کے بناہی کاریہ ہوتا ہے "
(۴) گایتری منتر کے ارتھوں میں پورانک
ہمیشہ सविता شبد سے سورج کا گرہن
کیا کرتے ہیں - گو مہیدھر نے بھی اپنے بھاشیہ میں
گایتری منتر کے کچھہ ارتھ وہی کئے ہیں - جو کہ
رشی دیانند نے بتلائے ہیں - تاہم چونکہ آریہ
سماج کی بنیاد کے بعد تعصب میں پھنسکر ہمارے
پورانک بھائیوں نے ہر ایک امر میں آریہ سماج
کی مخالفت کو اپنا فرض سمجھ لیا ہے - اس لئے
وہ اب اپنے تمام گذشتہ عمل کو بھول کر گایتری
منتر سے بجائے پرماتما سے مخاطب ہونے کی سورج
کی پرستش کیا کرتے ہیں - لیکن گوسوامی مدھوسودن
جی نے (غالباً یہ بات جیسا تھ سے روشن دماغ
سجنوں کی پریرنا سے) یہہ ثابت کر دیا ہے کہ
سورج سے یہاں کچھہ بھی مطلب نہیں ہے - چنانچہ
وہ لکھتے ہیں " وہ भर्ग کیا ہے؟ وہ جگت

کے سرشٹی ستھتی پرلے کی کارن بھگوان
وشنو ہے - کوئی کہتے ہیں کہ گایتری کا ارتھ
شیو ہے - کوئی کہتے ہیں شکتی ہے - کوئی
کہتے ہیں سورج ہے - کوئی کہتے ہیں اگنی
ہے (اس وشنو کے پرواد کی میمانسا کہتے ہیں)
اگنی ہوتری گن اسی بھانتی (طرح) انیک
دیوتاؤں کا ورنن کرتے ہیں - کنتو ویدادک
شاستروں میں یہہ سب اگنی - شیو - آدک اُسی
وشنو کے اُپنام کہے جاتے ہیں - اس کا سرو
آنتر یامی وہی سب کا مول ہے "

لیکن سب سے بڑھکر

سچائی کی آخری فتح

یہہ ہے کہ جہاں پورانک لوگ ہر ایک فرقہ اور
پنتھہ کی گایتری علیحدہ علیحدہ بیان کرتے تھے -
اور آریہ سماج کے اعتراضوں پر چڑھ کر انہیں
گالیوں سے یاد کیا کرتے تھے - وہاں پنڈت مدھوسودن
جی نے ثابت کر دیا کہ تینوں ورنوں (براہمن -
کشتریہ اور ویشیہ) کو اُسی گایتری کا ادھکار
ہے جو کہ برہمہ گایتری کے نام سے مشہور ہے -
آپ شاید اس کو ایک معمولی بات سمجھ کر
نظر انداز کر دیویں اور کہہ دیویں " واہ!
ایک پنڈت کی سمتی سے کیا ہوتا ہے - ہندو
لوگ صرف یہہ کہہ کر ٹال سکتے ہیں - کہ یہہ شخص
ہمارا راہبر نہیں ہے " ہاں اگر اکیلے پنڈت مدھو
سودن گوسوامی کی ہی تحریر ہوتی تو گو رشی
دیانند کے اُپدیش کی شکتی کا اظہار ہوتا تاہم
کچھہ بڑی کامیابی نہ سمجھی جاتی - لیکن پنڈت
موصوف کی تحریر کے ساتھ کاشی کے ۵۳
پنڈتوں کی سمتی بھی پرکاشت ہوئی ہے جس میں
اُنہوں نے صاف مانا ہے کہ (۱) موجودہ ہندوؤں
کا ویشیہ ورن میں شمار ہونا چاہئے - اور اُنکو
یگیوپویت دھارن کرنے کا ادھکار ہے - (۲)
سنسکاروں کے وشے میں بڑی صاف رائے دی

جب سنسکار دیا جاتا ہے - وہ آپ نہیں کہتے
کیول جنم ہی سے براہمن - کشتریہ - ویشیہ
ورن دوج نہیں ہیں کنتو سنسکار سے ہی
اُن کو دوج بنایا جا سکتی ہے - اسی سے

जन्मना जायते शूद्रः संस्कारात् द्विज उच्यते ॥

یعنی جنم سے شودر اُتپن ہوتے ہیں - سنسکار
سے دوج کہے جاتے ہیں - یہہ سمرتی بھی سنسکار
ہی سے دوج پدوی پراپت کرتی ہے - وغیرہ وغیرہ
(۳) اگر یگیوپویت سنسکار کی ابھاو گذر جائے تو
شاستروکت پرائشچت کرانے سے یگیوپویت
دھارن کرنے کی ودھی کو آ گیا ہے - اور یہہ غلط
ہے کہ کلی یگ میں کشتریہ ویشیہ ورنوں کا
ابھاو ہے - شاستروں کی سمتی ہے کہ اس
یگ میں بھی چاروں ورن موجود ہیں - اور
(۴) یہہ کہ تینوں دوج ورنوں کے لئے ایک
ہی برہمہ گایتری ہے -

اس سمتی پتر پر جن پنڈتوں کے دستخط ہیں
اُن میں مہامہو پادھیائے کیلاش چندر شرما
پنڈت شیو رام شرما - مہامہو پادھیائے سوامی
رام مصر شاستری - بھاگوتا چاریہ جی - پنڈت
لکشمن شاستری - پنڈت پرینا تھہ شرما -
تنتو رتن - پنڈت گنگا دھر شاستری وغیرہ بڑے
بڑے مانیہ اور ودوان پنڈت شامل ہیں -
پیارے ہندو بھائیو! تمہارے راہبر تمہیں
غلط راستہ پر لیجا رہے ہیں - ایشور نے تمہیں
بدھی دی ہے - ہم تمہیں دھرم کے نام پر جگاتے
ہیں - کرپا کرکے کروٹ بدلو - اور دیکھو تو سہی
کہ کس طرح پر دن دیہاڑے تمہیں دھوکا
دیا جا رہا ہے - خود سوچو اور اپنے لئے آپ
فیصلہ کرو - کیا دیانند کے بھاشیہ اور اُس
اُپدیشوں کی سچائی مہیں برسوں تک تو پرچار
کرنے کے بعد تمہارے راہبروں کا اُنہیں

سکھانتوں کو علوم اور کرتا اتنا بیہودہ نہیں کرتا
کہ ہمیں صدی میں تمہیں بچانے والا۔ تمہارا
سچا رفیق اور تمہارے بچانے کے لیے اپنی جان
تک نچھاور کرنے والا

ایک ہی رشی دیانند

تھا۔ آؤ! اُس کے ستیہ اُپدیشوں کو گرہن کرو۔
تاکہ جس دن اس سنسار سے سفر کی طیاریاں
ہوں تو تمہیں اس مہورت کی بھیانک شکل
دیکھنی نصیب نہ ہو۔ پرماتما سب کو ایسی ہی بدھی
دیں۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتیہ۔

ریویو

شالامار باغ لاہور کے تاریخی حالات

مصنفہ مسٹر مادھو لال حسین۔ مرتبہ منشی محمد الدین
صاحب فوق سیالکوٹی۔ یہ ۴۴ صفحوں کا رسالہ
شالامار باغ کے حالات مختلف ذرائع سے اکٹھے
کرکے بیان کرتا ہے۔ اور مادھو نامی خوبصورت
برہمن لڑکے پر حسین نامی مسلمان فقیر کے عاشق
ہونے اور اُن کی مزار کے نیچے کے حالات بیان
کرتا ہے۔ مؤلف نے کچھ تحقیقات میں محنت
نہیں کی۔ بعض انتخابات لفظ بہ لفظ درج کرتے
ہیں۔ جن میں بعض جگہ تفیض باہمی ہے۔ کاغذ
معمولی درجہ کا ہے۔ لیکن قیمت ۲ر بہت زیادہ
ہے۔ کتاب مطبع [illegible] لاہور میں طبع ہوئی ہے۔

گروکل

ایک بیاختی مہاشہ منشی رام جی کو گروکل سمبندھی
ابتدائی دھن کی اپیل کی پورتی پر مبارکباد دیتے
ہوئے لکھتے ہیں۔ " مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو
بوجہ تبدیلی حالات کے ...... مدد نہ دے سکا۔
لیکن میں اس قدر ضرور لکھوں گا۔ کہ چونکہ گروکل
کے لئے زیادہ روپیوں کی ضرورت ہوگی۔ میں
ہرگز آرام سے نہ بیٹھوں گا جب تک کہ میں گروکل
کے لئے تقریباً دو ہزار روپیہ نہ بھیج لوں۔ میں
صرف اپنے نئے کام کی ترقی کا منتظر ہوں۔
مذکورہ بالا روپیہ (یعنی ابتدائی تیس ہزار)
اوسط درجہ کے آدمیوں سے اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور
میں اس لئے صلاح دیتا ہوں کہ سرداران۔
والیان ملک۔ راجگان مہاراجگان وغیرہ تک
پہونچنے کی کوشش بھی کی جاوے۔ جو کہ بہت کچھ
دے سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ " جب اس قسم
کے حوصلے دلانے والے بہادر آریہ پُرش موجود
ہیں تو پھر ممکن نہیں کہ دھن کے ابھاؤ سے
کبھی بھی گروکل کا کام اٹک رہے۔

مہاشہ موتی رام جی عرائض نویس کانگڑا
وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک تیس ہزار روپیہ نقد
گروکل کے لئے جمع ہو جاوے تب تک وہ روپیہ
ماہوار کے حساب سے دان دیا کریں گے۔ مہاشہ
موتی رام جی کو واضح ہو کہ مجوزہ رقم ہو چکی
ہے۔ لیکن آپ اپنے چندہ کو برابر جاری رکھیں
کیونکہ گروکل کے لئے جس قدر دھن اکٹھا ہو جاوے
اسی قدر تھوڑا ہے۔

آریہ سماجک خبریں

سکرٹری آریہ سماج داتا گنج ضلع بدایوں
خبر دیتے ہیں۔ کہ جو پاٹھ شالہ ڈیڑھ برس سے اُس
آریہ سماج کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ اُس کو پرگنہ
تک امتحان دلانے کا ادھیکار مل گیا ہے۔ اسلئے
نزدیک کے آریہ گن اپنی سنتانوں کو تعلیم کے لئے
وہاں بھیجیں اور سنسکاروں کے موقعوں پر اُسکا
حق بھی یاد رکھا کریں۔

آریہ سماج شرقپور (ضلع لاہور) کے مندر
میں بیساکھی کے روز ۱۲ اپریل کو ہون یگیہ ہوا۔
اور مایان نبانہ اور کیسر سنگھ قوم جھیمر کو جو
ہوگئے تھے شدھ کرکے شیرینی تقسیم کرائی گئی۔

منشی بھگت گوکل چند جی آنریری اپدیشک پاک پٹن میں
گروکل کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان آریہ سماج ریزولیوشن
پاس کر دیا ہے۔ کہ آئندہ سالانہ جلسہ پر اپیل
وید پرچار فنڈ کے لئے ہو۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان آریہ سماج کی انترنگ
سبھا کا انتخاب ہو گیا ہے۔ صرف لالہ بیلی رام
بی۔ اے کی جگہ لالہ گوردھا رام جی منتری ہو گئے
ہیں۔ باقی انتخاب تقریباً وہی قائم رہا۔ جو
گزشتہ سال ہوا تھا۔

ملتان سنیچر کے روز ینگ مینز ایسوسی ایشن
کے جلسہ میں ہون ہوا۔ سندھیا کے بعد لالہ موتی رام
جی نے اُپاسنا کی بھگت رام نے اوم بھو نبا تو شری
منتر کے ارتھ کئے۔ اور لالہ کنہیا لال نے رگوید
آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ اُس کے بعد
لالہ پرسرام کالج سٹوڈنٹ نے برہمچریہ پر ایک
لیکچر دیا...... (۲) ایتوار کو آریہ سماج
مندر میں معمولی کارروائی کے بعد ستیہ بیان
کاشی رام جی بی۔ دہاں سماج نے آریہ سماج
اور سوامی دیانند کے مضمون پر ایک مدلل اور
مفصل لیکچر دیا۔ چونکہ باقاعدہ نوٹس جاری
کئے گئے تھے۔ اس لئے تعداد سامعین بہت زیادہ
تھی اس کے بعد مہتہ جیمنی جی نے اسی مضمون
پر لیکچر شروع کیا۔ لائق لیکچرار نے مضمون
کو چار حصص پر تقسیم کیا۔ (اول) آریہ سماج اور
مہرشی دیانند کا تعلق۔ (دوم) آریہ سماج
اور مہرشی کا لفظ قوم اور قومیت سے کیا تعلق ہے۔

(سوئم) کیا سوامی دیانند جی نرہبرانت تھے۔ سوامی دیانند کیا تھے اور وہ کس عزت کے مستحق ہیں۔

(چہارم) آریہ سماج کے سدّھانت کیا ہیں۔

(ب) ڈی اے وی کالج اور گروکل۔

لائق لیکچرار نے ہر ایک لفظ کو ایسی وضاحت اور فصاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور لالہ لاجپت رائے کی مصنفہ سوانح عمری مہرشی دیانند کے اقتباسوں اور حوالجات سے مشرح طور پر بتلایا کہ انہوں نے آریہ سماج کی پوزیشن کہاں تک گرا دی ہے۔ اور مہرشی دیانند کی اسقدر توہین اور تحقیر کر رہے ہیں۔ سامعین اسقدر غور کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے اور اسقدر موثر ہو کر گئے کہ مضمون ہذا کو آیندہ ہفتہ کے لیے پھر رکھا گیا۔ چونکہ رات کے دس بج چکے تھے۔ اسلیئے لاچار مضمون مذکور کو بند کرنا پڑا۔ اور آیندہ ہفتہ کے لیے بقیہ مضمون کا رکھا گیا۔ (۳) آریہ سماج ملتان کی طرف سے ڈبیٹنگ کلب پھر جاری ہو گیا ہے ہر بدھ کے روز باقاعدہ سماج مندر میں ڈبیٹنگ کلب ہوتا ہے۔ (۴) ینگ مینز ایسوسی ایشن نے جس کے پردھان ہمارے پرشارتھی بھائی مہتہ جیمنی جی ہیں تجویز کی ہے کہ ہر ہفتے ویر کے دن چوک بازار میں پرچار ہوا کرے۔ چنانچہ اس ویر کو بھگت رام جی اور مہتہ جی بازار میں پرچار کریں گے۔ (۵) ملتان سماج نے سپتاہک جلسوں میں ستیارتھ پرکاش اور ینگ مینز ایسوسی ایشن نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا جاری کر دی ہے۔ (۶) ملتان سماج ایک اپدیشک منڈلی بنانے کی تجویز میں ہے جس کا کام دیہات و مواضعات میں پرچار کرنا ہوگا۔ اور ارد گرد کی کل جلسوں میں شریک ہو کر وہاں رونق دینا ہوگا۔

منتری آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ لکھتے ہیں کہ سماج مندر میں ہر روز کتھا ستیارتھ پرکاش کی بھگت جوہر لعل جی کرتے ہیں۔ شروتاگنوں کی تعداد چالیس تک پہونچ جاتی ہے۔ یہ لوگ بڑی ر

ورڈھ وشواسی ہیں۔ ۱۲ اپریل بیساکھی کے روز اس سماج نے ایک ہون کیا۔ اور ایک [illegible] بھی ہوا۔ ساتھ ہی تمام بھگتوں کو چوں بازاروں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ جس کا پربھاؤ بہت اتم ہوا۔ یہ سماج اپنا سالانہ اُتسب بڑی دھوم دھام سے ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ جیٹھ سمت ۱۹۷۰ کو کرنیکا اُدیوگ کر رہی ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے شاسترارتھ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس سماج کی پرارتھنا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے لائق اپدیشک جلسہ میں بھیجے۔ شاسترارتھ ضرور ہوگا۔ ودوان جلسہ کے لیے چندہ ہو رہا ہے۔ جس کی تعداد اس وقت دو سو روپیہ سے بڑھ گئی ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

شہنشاہ جرمنی ہر فن مولیٰ کہے جاتے ہیں پرارتھنا آپ کراتے۔ گرجاؤں میں بھجن منڈلی کے پیشوا بنتے۔ کھانا پکانا جانتے۔ شطرنج کے استاد۔ تصویر کشی اور نقش و نگار کے ماہر۔ فن عمارت کے علاوہ بجلی کے علم میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ شکاری درجہ اول۔ اور جنگ بحری اور بری میں یکتائے زمانہ ہیں۔ ۲۵ برسوں میں ۲۳ ہزار بے زبان جانوروں کی جانیں تلف کر چکے ہیں۔ دن میں بارہ مرتبہ پوشاک بدلتے ہیں۔ اور ڈیڑھ کروڑ روپیوں کی مالیت کے پارچات موجود ہیں۔ باوجود ان سب اوصاف کے اس وقت اسی فکر میں غرقاب ہیں کہ کونسا کام کریں جو کہ دنیا کو حیرت میں ڈال دیوے۔ بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ مادہ پرستی سے شانتی ہرگز نہیں مل سکتی۔

لودھیانہ میں پانچ عیسائی مسلمان ہو گئے جن کی مدد کے لیے اہل اسلام نے [illegible] روپیہ چندہ کیا۔ تبدیل مذہب کے وقت عیسائی اور مسلمانوں میں ہمیشہ چندہ سے مدد دی جاتی ہے یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا۔

جگراؤں (ضلع لودھیانہ) سے ایک نیا اردو زبان کا ہفتہ وار اخبار "مہرشی [illegible]" نامی شایع ہونا شروع ہوا ہے حجم آٹھ صفحہ قیمت راجوں سے [illegible]۔ روسا سے [illegible] اور عام خریداروں سے [illegible] روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ چھپائی میں ترقی کی گنجایش ہے۔

ایک آریہ بھائی کا بلا اطلاع چلے جانا۔

میرا برادر زادہ اسمی جوالا داس پسر لالہ دھنا رام ذات کھتری ساکن شیخوپورہ ریاست کپورتھلہ عمر تخمیناً ۲۱ سال داڑھی مونچھ کا آغاز قد میانہ آنکھ موٹی۔ نازک اندام۔ انگریزی۔ فارسی۔ ہندی و بھاشا خواندہ۔ سانولا گندمی رنگ کو شادھیکش آریہ سماج گلو (ضلع کانگڑہ) بوقت ۷ بجے شام بتاریخ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء ہوشیارپور سے ناراض ہو کر بلا اطلاع چلا گیا ہے۔ اس وقت اس کی پوشش بتفصیل ذیل ہے۔ سفید پوشاک۔ سر کا صافہ نورنجی۔ جیب میں گھڑی لگی ہوئی۔ ہاتھ میں سوٹا۔ ایک لوہے کا بیرنگ کلا ناری اس کے پاس ہے۔ چونکہ وہ سماجک ہے اسلیئے جس سماج میں جاوے اس سماج کے منتری کرپا کرکے بذریعہ تار مجھکو مطلع کریں۔ اور اس کو اپنے پاس ٹھہرا دیں۔ جو ان کے اخراجات ہوں گے دیئے جاویں گے۔ کرپا کر کے دیگر سماجک اخبارات بھی اپنے اپنے پتروں میں اس کو پرکاشت کر دیں۔

المشتہر

بسنتی رام پاسی اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر۔ (پنجاب)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

بٹالہ میں غیرمعمولی کامیابی

اس میں کوئی سندیہہ نہیں ہے کہ بٹالہ جیسے ایک بھاری قصبہ کے اندر ویدک دھرم کی دھونی پھیلانے والی آریہ سماج کی ہی پوتر سوسائٹی کا ابھاو بٹالہ واسی دھرم کے ابھلاشیوں کو خصوصاً اور دیگر آریہ سجن پرشوں کو عموماً شوکاتر کر رہا تھا۔ مگر سوال یہہ ہو کہ کیا کبھی بٹالہ میں آریہ سماج ہوا ہی نہیں اور بٹالہ نواسی مہاشے آریہ سماج کے نام سے بالکل بے خبر ہیں؟ نہیں نہیں ایک بار نہیں بلکہ تین چار مرتبہ مختلف مہاپرشوں کی وچار سے یہاں سماج ستھاپت ہوا۔ اور خاصی رونق پر رہا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ پنڈت اننتی رام جی انسپکٹر ڈاکخانہ جات کی موجودگی میں سماج خاصی ترقی اور رونق پر رہا۔ بعد میں شری جات لالہ رادھا کشن جی جڑی منج۔ اور مہاتما لالہ مرلیدھر جی پوری کے پرشتارتھہ اور ادیوگ سے سماج خوب چلتا رہا۔ تیسری مرتبہ پھر لالہ جیمنی جی بی۔ اے اور دیگر سجن پرشوں کی سعی سے بھی سماج قایم ہوا تھا۔ مگر باوجود ان کوششوں کے بھی سماج بٹالہ میں مستحکم طور پر قایم نہ ہو سکا۔ اس کا کارن کیا تھا؟ جہاں تک حالات گذشتہ پر وچار کیا جاتا ہے کہ جیسے جب جب سماج قایم ہوتا رہا اور جن جن بھدر پرشوں نے اس کا بیڑا اٹھایا۔ یا تو وہ ملازمت پیشہ ہونیکے کارن یکایک دوسری جگہوں میں تبدیل ہوگئے یا کسی اور وشیش کارن سے ان کو اکثر دوسرے شہروں اور ستھانوں میں رہایش کا اتفاق ہوتا رہا۔ اور پیچھے جن جن پرشوں پر سماج کا دارمدار چھوڑا گیا انہوں نے یا تو اپنی عملی زندگی کے نمونے یا آریہ دھرم کی ناواقفیت اور آلسیہ وغیرہ سے سماج کو ابھاو کے درجہ پر پہونچا دیا۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی شخص اگر اپنے دلائل پر دھیان دیتا رہتا اور اپنے آریہ جیون پر قایم رہتا۔ تو یہہ ممکن تھا کہ کبھی ایک بھدر پرشوں کی کمی کے باعث سماج کی نمایاں رونق نہ رہتی اور کچھہ شتھل ہو جاتا۔ مگر یہہ بالکل سمجھ نہیں تھا کہ سماج اس شہر میں ایسی ابھاو دشا کو پراپت ہو جاتا۔ لیکن اب بڑے ہرش اور خوشی کے ساتھہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ کچھہ ایک دنوں سے بٹالہ کی اس ہین دشا کو دیکھکر ویدک دھرم کے پریمیوں اور ستیہ کے ابھلاشیوں کو بہت یہہ دھن لگ رہی تھی کہ جس طرح ہو سکے اس بٹالے جیسے آباد۔ اور عظیم الشان قصبہ کے اندر از سرنو آریہ سماج ستھاپت کرکے ہر ایک منش ماتر کے کان میں ویدک دھرم کی خوشخبری پہونچائی جاوے۔ مگر ساتھہ ہی اب کی اس بات کا بھی بڑا خیال تھا کہ اس دفعہ کوئی ایسا یتن کیا جاوے کہ گذشتہ موقعوں کی مانند ہمیں پھر کبھی کسی قسم کی مایوسی اور ناامیدی کا منہہ نہ دیکھنا پڑے۔ چنانچہ اس وچار کو پختہ کرکے نشچت کیا گیا۔ کہ قایمی سماج کا ایک دھوم دھام کا جلسہ کیا جاوے۔ تاکہ یہہ مژدہ نگر نواسیوں کے کان تک پہونچ جاوے۔ اس لئے آریہ سماج جہینہ کے سالانہ جلسہ پر آئے ہوئے تمام آریہ پرشوں اور اپدیشک مہاشوں کی سیوا میں پرارتھنا کی گئی کہ وہ آریہ سماج جہینہ کے جلسہ سے فارغ ہوکر ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ع کو صبح کی ٹرین میں یا تو ۱۸ مارچ کی رات کی گاڑی میں ہی تشریف لاکر اس شبھہ اودیوگ میں شامل ہوویں۔ اور بٹالہ نواسی آریہ بھائیوں کو کرتارتھہ کریں۔ یہاں ہم بڑے ہرش کے ساتھہ باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں اور اپدیشک مہاشوں کا دھنیواد کرتے ہیں کہ جنہوں نے بڑی خوشی سے اس رات ہمارے پردھان جی کے ساتھہ تشریف لانا سویکار کیا۔ اور خاصکر سردار سوجیت سنگھ صاحب پردھان آریہ سماج جہینہ کا یہہ سماج بڑا مشکور ہے جنہوں نے باوجود دو چار روز کے جگراتے کے اور مہمان نوازی کی تکان کے بھی اپنے تمام جلسہ کے متعلق اسباب وغیرہ کو کچھہ تو جلدی جلدی سنبھال اور کچھہ بدستور چھوڑ بہت سے آریہ بھائیوں کے ساتھہ رات ہی کی ٹرین میں تشریف لاکر اپنا ہرش ظاہر کیا۔ حاصل کلام رات کو آئے ہوئے تمام آریہ بھائیوں کو ریلوے سٹیشن کے ساتھہ کی ہی سرائے میں ٹھہرایا گیا۔ جہاں سب مہاشوں نے بڑے آنند پوروک آرام کیا۔ اور قریباً ۱۱ بجے رات کے ہمارے پردھان اور دیگر سب آریہ مہاشے ان کی خدمت سے فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو واپس آگئے۔ اور چونکہ وہاں باہر کے سب سجنوں کے سنان آدی کا بخوبی پربندھ کر دیا گیا۔ اس لئے ۱۹ مارچ کی صبح کو قریباً ۷ بجے تک آریہ پرش اشنان اور سندھیا آدی سے فارغ ہوکر تیار رہے۔ اور ادھر ہمارے پردھان جی و دیگر آریہ پرش بھی بڑی شردھا پوروک ہون آدی سے فراغت پاکر انگریزی باجے سمیت ان کے اتارے کی جگہہ آن پہونچے اور خوب دھوم دھام سے نگر کیرتن کے لئے شہر کو روانہ ہوئے۔ سب سے آگے ایک اوم کا بلند جھنڈا مند مند جھونکوں سے لہراتا ہوا سرو منشوں کے ہردوں کو ہلاکر ویدک دھرم کی سچائی اور عالمگیری ستتا کو محسوس کرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے انگریزی باجہ تھا۔ جو اپنی سریلی آواز سے ست دھرم کے پریمیوں اور راستی کے متلاشیوں کو آریہ سماج کے اس جلوس کے ساتھہ شامل ہونیکے لئے کھینچ رہا تھا۔ اور اگرچہ ضلع گورداسپور کی تمام آریہ سماجوں کے بھدر پرشوں اور بھجن منڈلیوں کے علاوہ لاہور آریہ سماج کی بھجن منڈلی کو پردھان مہاتما پنڈت شہزادہ نند جی و دیگر بہت سے مہاشے تھے۔ جس سے پانچ چھہ بھجن منڈلیوں کا

بن جانا کچھ بڑی بات نہ تھی - مگر چھوٹی چھوٹی زیادہ بھجن منڈلیوں کی نسبت بڑی بڑی بھجن منڈلیوں میں زیادہ رس اور شوبھا خیال کرکے سب بھجن پڑھنے والے مہاشیوں کو اکٹھے کرکے تین بڑی بھجن منڈلیاں تیار کی گئیں جنہوں نے اپنے منوہر بھجنوں اور دلکش اور سوریلی آوازوں سے نگرواسیوں کو وہ آنند دیا کہ بیان سے باہر ہے - اور اگرچہ ہر ایک بھجن منڈلی اپنی اپنی جداگانہ سعدتوں اور بھجنوں کے لحاظ سے یکتا تھی - لیکن وہ بھجن منڈلی کہ جس میں لالہ نتھو رام جی پردھان اور لالہ سادھو رام جی منتری آریہ سماج بیانپور بھجن گاتے تھے - اپنا نظیر نہیں رکھتی تھی - اس لئے شہر کے سب لوگ اس بھجن منڈلی کی خاصکر پرشنسا کرتے تھے - یہہ دھوم دھام کا نگرکیرتن قریب قریب شہر کے سب بازاروں اور خاص خاص محلوں میں کیا گیا - نگرکیرتن کے ساتھ بازار میں چھوٹے چھوٹے ویاکھیان اور ریسٹ اپدیشوں کا بھی پربندھ کیا گیا تھا - تھوڑے فاصلوں اور مناسب موقعوں پر شریان ماسٹر آتما رام جی اپدیشک اور سوامی برہمانند جی اور لالہ سیتا رام جی لاہور نواسی اور پنڈت بھگت رام جی اپدیشک اور لالہ رنجیت رائے جی منتری آریہ سماج سرگودھا نے نہایت موثر اور سوز دار شبدوں کے اندر ویدک دھرم کی عظمت پرگھٹ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا - اور ہر ایک مہاشہ اپنا ویاکھیان ختم کرنے پر جالندھر میں ازسرنو آریہ سماج قایم کرنے کی خوشخبری سے ہرشت کرتے تھے - آخرکار بڑی کامیابی اور نرودگھنتا سے عین بارہ بجے پردھان جی کے عالی شان مکان کے نیچے یہ نگرکیرتن سماپت کیا گیا - اور سب آریہ مہاشے جو قریباً ایک سو کے آئے ہوئے تھے بھوجن کرنے کے لئے اندر داخل ہوئے - اور جن کو بڑے آدر ستکار سے ایک بڑے فراخ ہال میں جو ہمارے پردھان جی کا دیوان خانہ ہے بٹھایا گیا - اب یہیں

یہاں پر دھان جی کی شردھا اور ودیا دلی اور عالی حوصلگی اور اُدارتا کا ورنن کرنے کے لئے کوئی شبد نہیں ملتا کہ میں اُن کی پرسنشا کروں اُنہوں نے بڑی خوشی اور پریم بھاو سے سب وسجنوں کی ایسی خاطرداری اور تواضع کی کہ مخالفان دھرم بھی ان کی فراخ دلی اور پریم بھاؤ کی تعریف کرنے پر مجبور تھے - پر آریہ بھائیوں کی تو کیا ہی بات ہے - اگرچہ ہمارے پردھان جی کی خواہش اور طبیعت کے یہہ سرودتھا ورودھ ہے کہ ان کی ان اُدارتاؤں کو پرگٹ کیا جاوے - مگر میرا کانشنس اس بات کو نہیں مانتا کہ میں اُن کی اس دھرم بھاؤ اور پریم کا سرودتھا ٹیکھہ میں ذکر تک نہ کروں - ہاں یہہ ہو سکتا ہے کہ عبارت آرائی کو چھوڑ کر سچائی کو سادہ الفاظ میں لوگوں کے سامنے دھروں کہ ہمارے اس افتتاحی جلسہ کے موقعہ پر جو کچھ خرچ ہوا ہے - یعنی قریباً سو بہدر پرشوں کا دونوں وقت کا کھانا - بعض اصحاب کی ان کی ضرورت کے موافق تواضع جلسہ کے لئے دیگر ضروریات کا بہم پہونچانا مثلاً باجا - پھول ہون سامگری وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اُنہوں نے ہر ایک چھوٹے سے بڑے خرچ تک کی برداشت نہ صرف آریہ چیرشوں کے ٹالنے بلکہ بڑی خوشی اور خواہش سے درخواست کرکے ان تمام اخراجات کو اپنے ذمہ لیا اور انتظام تک ایسی سادہ دلی اور خوشی سے نبھایا کہ گویا آج ہی اُنہوں نے مراد حاصل کی ہے - الغرض سب مہاشے بھوجن آدی سے فارغ ہو کر شہر والی منڈی کے اندر ڈاک خانہ کے پاس جہاں سائبان وغیرہ اور چند ایک خوبصورت " ما لوٹا " لگا کر ویاکھیان کے لئے جگہہ تیار کی گئی تھی بھجن کیرتن کرتے ہوئے آپدھارے - پہلے ایک بھجن منڈلی کے بھجن ہوئے - پھر ہارمونیم باجے کے ساتھ لالہ نتھو رام جی و لالہ سادھو رام جی کے بھجن ہوئے اس کے بعد ہرباعرف ہریداس سبھا آریہ سماج جہنیہ

کا ایک بھجن ہوا - ویدک دھرم اور نوین ہندو مت متانتروں کے مضمون کے متعلق ہوا جس کا نہایت عمدہ اثر پڑا - بعد ازاں سوامی برہمانند جی کا ویاکھیان منتری شکتی پر ہوا - سوامی جی کا ویاکھیان پیشتر جھنیہ آریہ سماج کے جلسہ میں بھی شروع کیا تھا اور یہاں بھی ان کے لفظ لفظ میں آریہ سماج کا اُپدیش تھا - اور اس میں آنند دایک اثر ڈالنے کا خاص مادہ تھا - جو ان کے آریہ دھرم پریمی و شوقین ہونے کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے - اس کے بعد دوسری نمبر پر لالہ آتما رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان نیت کیا گیا تھا - مگر بٹالہ کے سناتن دھرم کلب کے منتری اور دیگر ممبروں کی درخواست پر ان کو ۵ بجے تک دھرم چرچا کیلئے وقت دیا گیا - ہندو سبھا کی طرف سے پہلے ایک پنڈت جی مہاراج اُٹھے جو تھوڑے ہی وقت میں اپنی تقریر کی تمام کرکے چپ چاپ بیٹھہ گئے - پھر ایک اور صاحب (جو پہلے ہندو سبھا کی شالا کے ودیارتھی اودھیاپک تھے - پھر ہندو کلب کے ہیڈ اودھیاپک مقرر ہوئے - اور اب کچھہ دنوں سے ادھر سے بھی علیحدہ ہیں) کھڑے ہوئے (آپ اگرچہ عمر میں نوجوان ہیں مگر بڑے تجربہ کار اور ایسے موقعوں پر بٹالہ کی ہندو سبھا کی ڈھال ہیں) اور مورتی پوجن پر پرشنوتر شروع ہوئے - سوالات عموماً تمسخرانہ سے ہوتے - اعتراضات دوہرائے جاتے تھے - کوئی نئی یکتی اور پرمان نہیں تھا - سلسلہ گفتگو اکائے (अकाय) اور (अस्नाविर) الپ شبد پر ٹھہرا - ہندو سبھا کے پنڈت جی اکائے شبد سے ایشور کی مورتی سدھ کرنا چاہتے تھے جو سروتھا اسمبھو تھا اور ہماری طرف سے شریان ماسٹر آتما رام جی اس شبد کے ارتھ (अर्थ) کرتے تھے - ہندو پنڈت الف (अल्प) کو الپ (تھوڑا) کے معنوں میں لیتے تھے اور ماسٹر جی تقی کے ارتھ میں پنڈت صاحب مذکور کو ہر طرح سے

یہہ بتلا دیا کہ اگر آپ الف (ا) کے الپ (تھوڑا) ارتھ کریں گے۔ تو پاپ آدی شبدوں کے اکار کو بھی الپ ارتھ میں لینے سے ایشور پاپی ٹھہریگا۔ جو سراسر وید ورودھ ہے۔ کیونکہ صرف ایک وشیشن میں اکار کے الپ (تھوڑا) ارتھ لینا اور باقی وشیشنوں میں نفی کے ارتھ اس میں کوئی ہیتو ہونا چاہئے۔ اور اگر آپ کے پاس اس کی کوئی دلیل یا پرمان نہیں تو بلا دلیل ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس ایشور کے نراکار ہونے کے سینکڑوں دلائل و پرمان ہیں۔ اور آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تب پر پنڈت جی نے وید پاٹھ شروع کر دیا۔ اور آٹھ دس ایسے منتر پڑھ ڈالے جن سے ان کے دعوے کو ذرا بھی پشٹی نہیں ملتی تھی۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ وید تو ہمارے است کی سہایتا نہیں کرتا۔ تو کسی مسلمان صوفی کے شعر پڑھنے شروع کر دئے۔ کہ شاید ان سے کچھ مدد ملے۔ یہہ کوشش بھی ان کی عبث تھی۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ ان کاغذی سپروں کے ذریعہ فولادی شستروں سے بچ نہیں سکتے۔ تو آپ نے ایک اور مکروہ پالیسی سے فائدہ اٹھانا چاہا یعنی بہت سے سکھوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر گرنتھ صاحب سے مورتی پوجا سدھ کرنے کے لئے دہائی دی۔ کہ ہم گرنتھ صاحب سے مورتی پوجا سدھ کر سکتے ہیں۔ جس کے اتر میں ہمارے دھرم بھائی سردار سوجیت سنگھ صاحب نے کھڑے ہو کر خوب دانت کھٹے کئے۔ کہ یہاں اب گرنتھ صاحب و دیگر پستکوں کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ آریہ سماج کے دھرم پستک وید ہیں۔ وید منتر پیش کریں۔ اگر گرنتھ صاحب کی نسبت بھی آپ کو کوئی ایسا وہم ہو تو کل ہم سے سہی۔ اب یہاں ضرورت نہیں۔ آخر جب پنڈت جی کو کہیں ہاتھ ڈالنے کو جگہ نہ رہی تو ایک اور پنڈت جی نے جو غالباً متھرا کے رہنے والے ہیں۔ اور یہاں کچھ ایک دنوں سے ملازم

تلسی رامائن کی کتھا کرنے کے واسطے بھی پہنچ جیتو میں بکتا ہیں۔ اور اس طرح بیچارے بھولے بھالے ہندوؤں کا دھن ٹھگ رہے ہیں۔ کھڑے ہو کر کہا کہ خیر کچھ مضائقہ نہیں اگر آپ کو شاستر ارتھ کرنا منظور ہو تو ہم ابھی تار دیکر اپنے کسی پنڈت کو بلاتے ہیں۔ ان کے اس کہنے نے ہندو پبلک کی دل پر جو اثر کیا ہوگا اس کے انترجامی جانتے ہونگے کیونکہ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ کیا ہوا اگر ہم اکار کے شبد سے مورتی مان ایشور سدھ نہیں کر سکے تو ہمارا کوئی بڑا پنڈت جس کو ہم تار دیکر بلالیں گے۔ وہ ضرور اس اسمبھو کام کو کر لیگا اگرچہ اس فضول کھینچ تان اور ہٹھ دھرمی کو ہم آریہ لوگ بھی تضیع اوقات سمجھتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ چونکہ مقررہ وقت سے اس دھرم چرچا کے لئے بہت وقت لیا گیا۔ اس مباحثہ کو بند کر کے اپنی معمولی کارروائی شروع کریں۔ مگر ہمارے لایق اور فاضل لیکچرار نے اس بات کو پسند نہ کیا۔ اور قریباً ½۹ بجے رات تک برابر مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر ہندو سبھا کے دور اندیش منتری صاحب نے غالباً یہہ وچار کر کے کہ سبھا طمع بھی نہ اڑ جاتے کھڑے ہو کر یہہ کہدیا کہ جانبین کی دلیلوں اور یکتیوں اور وید کے پرمانوں کو پبلک نے سمجھ لیا ہے۔ ست است کو وہ خود وچار کر لیں۔ مگر میری رائے میں فیصلہ مشکل ہے۔ جب تک کہ کوئی مدھست مقرر نہ کیا جاوے۔ یہہ مدھست کا کولاہل ہندوؤں کا پرانا اختراع ہے۔ جب ہم نے دیکھا کہ اب اس طرف سے خاتمہ کی تقریریں شروع ہونے لگ گئیں تو ہمارے لایق پردھان جی نے بھی پبلک میں کھڑے ہو کر آواز بلند فرمایا کہ اب تک جو جو کارروائی ہماری طرف سے بڑی نمرتا پوروک دیا ندھے اور کرپا ساگر آدی شبدوں سے مخاطب کر کے ہمارے یوگیہ ماسٹر جی اور دھرم جیسی شائستہ اور غیر جانبدارانہ طریق اگت ہندو پنڈت جی بولتے

رہے۔ اور جانبین سے جو جو یکتی اور پرمان لئے رہے۔ وہ پبلک خود اندازہ کرے گی۔ اور اب چونکہ مقررہ وقت سے بہت زیادہ لیا گیا ہو۔ اور ان لوگوں کی بھی اب یہی مرضی معلوم ہوتی ہے۔ کہ سبھا برخاست کی جاوے۔ اس لئے اب سبھا برخاست کی جاتی ہے۔ اور اگر آپ لوگوں کے دلوں میں ابھی کچھ اور ہوس باقی ہو تو ہم کسی دوسرے وقت آپ کی درخواست پر دو چار دس یوم کے لئے بھی شاستر ارتھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس مختصر اور برجستہ تقریر کے ختم ہوتے ہی آریہ پرشوں نے تالی شروع کی۔ اور خوش و خرم پردھان جی کے مکان کو چلنے کا قصد کیا۔ اس وقت ہندو دیوتاؤں کی طرف سے اگرچہ پورانک تہذیب کے کرشموں کے آثار دکھلائی دینے لگے تھے۔ مگر آریہ پرشوں کی درڑھتا اور دھیرتا اور ڈپٹی انسپکٹر پولیس کے رعب سے ان کے سب منصوبے ان کے سنگین پردوں کے اندر ہی قریباً دب گئے۔ اور سب آریہ بہن بھجن گاتے ہوئے پردھان جی کے مکان پر پہنچ گئے۔ اور سب بھدر پرشوں کی پرستا پوروک اپنے اپنے ستھانوں پر بیٹھ جانے کے پشچات لالہ رادھا کشن جی نے اس جلسہ کی غیر معمولی کامیابی کے متعلق مختصر سی اسپیچ دی اور حسب ذیل عہدہ داران و ممبران آریہ سماج جبالہ کو انٹروڈیوس کرایا۔ سب سے پہلے ہمارے شہر کے رئیس اعظم جبالہ کے ہوشیار خاندان بھنڈاری ہاں جناب رائے صاحب رائے شب رنگ صاحب بھنڈاری وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج جبالہ کی ملاقات کرائی۔ پھر جناب بابو صاحب بابو لبھو رام صاحب مختار عدالت اور سکرٹری آریہ سماج جبالہ کو انٹروڈیوس کرا کر لالہ صاحب نے فرمایا کہ اس مرتبہ اگر ہم کو آریہ سماج جبالہ کے ہمیشہ قائم رہنے کی امید ہے تو صرف انہیں دو بہادر پرشوں کے حوصلے اور حمایت کی وجہ سے ہے۔

اور ہم کو نشچہ ہے کہ اب کے آریہ سماج جٹالہ کا پودا
عنقریب ایک کلپ برکھ ہو کر مُلک کے سامنے آئیگا
اور اسی طرح یکے بعد دیگرے ہمارے سماج کو نہایت
پُرشارتھی اور آریہ سماج کے پکے پریمیان پنڈت
بشمبر ناتھ صاحب سگینلر انسپکٹر اور لالہ راما نند جی
کمپوڈر اخزانچی اور ماسٹر سوہن لال جی وغیرہ کے
آریہ سماج پر دڑھ وشواس کا پرچار کرتے ہوئے
ملاقات کرائی۔ رات دن آنند دایک نظارہ اور آریہ
بھائیوں کی باہم پریم بھری گفتگو اور سمر و بھجنوں
کا باہم میل ملاپ کر دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتا
تھا۔ آہا کیا سندر سمہ تھا۔ لالہ جی کا گھر ایک سورگ دھام
کا نظارہ تھا۔ آخر رات کے کھانے کے بعد سب صاحبان
نے اپنے اپنے اُتارے کی جگہہ پر جاکر آرام کیا اور
کچھہ صاحب صبح ۹ بجے اور بعض ۱۱ بجے کی ٹرین میں
اپنے اپنے ستھانوں کو پدھارے۔ جہاں ہمارے پردہان
جی اور اُپ پردہان جی اور منتری جی کی ہمت اور
پُرشارتھہ اور ہر طرح کی سادہ دلی پرشنسنیہ ہے
وہاں سارے آدمی بھائی پنڈت بشمبر ناتھہ جی و
مہاشہ راما نند جی و لالہ سوہن لال جی و دیگر آریہ
پُرشوں کا دھرم بھاؤ اور پریم بھی قابل ذکر ہے۔
اس لیے یہہ سماج جہاں باہر سے آئے ہوئے آریہ
پُرشوں اور اُپدیشک مہاشوں کا دھنیاواد کرتا ہے وہاں
اپنے اُتساہی عہدہ داران و ممبران کا بھی تہ دل سے
مشکور ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر میں پنڈت نقیر چند صاحب
سکرٹری آریہ سماج بھاگو والہ کا مشکور ہوں کہ جنہوں
نے نہ صرف جلسے کے روز ہی اپنی بھجن منڈلی سمیت
پدھار کر ہمیں اور دیگر نگر نواسیوں کو کرتارتھ کیا۔
بلکہ اپنی سچی ہمدردی اور دیالتا سے ہمارے آئندہ
آنے والے سپتاہک جلسوں میں بھی شریک ہونیکی
نسبت وعدہ فرمایا۔ اور اسیطرح سردار کشن سنگھ
صاحب پردہان آریہ سماج بھاگو والہ کا ہم دھنیاواد
کرتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے بھی بڑے پریم اور اُتساہ
سے ویسا ہی وعدہ فرمایا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کسی
کارن سے اس جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔ ہے پرماتما
آپ اپنی کرپا اور انگرہ سے اس شبھ اودیوگ کیلئے
قایم ہونے والی آریہ سماج کو ہمت اور پورشارتھہ
دیجیے۔ تاکہ جلدی ہی تیرے وید روپی گیان کے
انمول آچرن کرتا ہوا انیری کر پاکا پاتر بن سکے ۔
الراقم دینی کی دھن کا سیوک سورج رام شرما۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

اگرچہ یہہ سچی نشچہ ہو چکا ہے کہ آریہ سماجوں کے انتظامی
معاملات میں اصلاح کے لیے اخباری دُنیا میں گھوڑ دوڑ
کرنا عبث ہے۔ اور ناظرین اخباری مضامین کو پڑھکر
ان پر عملدرآمد تو بجائے خود ان پر غور سے وچار
کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے۔ لیکن تاہم
یہہ خیال مدنظر رکھہ کر کہ شاید یہہ مضمون کسی
اُتساہی اور پُرشارتھی بھائی کی دیدہ ریزی
سے نکتہ چینی کا جامہ پہنکر پرتی ندھی سبھا
کے سامنے مصفا اور ظاہر طور پر پیش ہو۔ مناسب
سمجھا کہ چند سطور آپ کی انمول اور گوہر بار اخبار
کے ذریعہ مدرت کروں ۔

میں نے وہ زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جبکہ تین چار
بڑے بڑے شہروں کی آریہ سماجیں وارشک
اُتسو منایا کرتی تھیں۔ اور اُتسووں کی کامیابی
کا اعلیٰ معیار ڈی اے وی کالج کے لیے دھن کی
فراہمی سمجھا جاتا تھا۔ مضافات اور مفصل
کی سماجیں بھی اپنی نیک نامی اور شہرت
حاصل کرنے کے لیے لاہور آریہ سماج کے سالانہ
جلسہ پر اپنی سارے سال کی پونجی پروہت جی
کے بھینٹ دھرا کرتی تھیں ۔ لیکن اکثر بیاہتا
دیشوں ۔ اناتھوں ۔ بیکسوں اور معصوموں کی
رکشا کیا کرتے ہیں۔ پرماتما نے آریہ سماجوں کی
یہہ کورو شا دیکھکر چند بیدار پُرشوں کی آتما میں
پیدا کی اور آریہ سماج کی باگ اپنے ہاتھہ میں لے
اور سوامی دیانند کی تعلیمات پر عمل کرانے کے لئے
متوجہ کیا۔ اور آریہ سماج روپی ننگ بکھش کو
رطوبت اور پانی چھڑکنے کے لیے آمادہ کیا۔ (اس
کے میں اصل مطلب سے دور چلا گیا ہوں) عرصہ
چار پانچ سال سے آریہ سماج میں نئی روح پھونکی
ہوئی نظر آتی ہے۔ آریہ سماج کی مردہ گت
جسم میں سرجیون بوٹی متاثر معلوم ہوتی ہے
جہاں ہم آئے دن ہر ضلع میں نئی سماجیں قایم
ہونے کی خوشخبری سے باغ باغ ہوتے ہیں وہاں
آریہ سماج میں عملی زندگی کی کایا بھی پلٹی ہوئی
نظر آتی ہے۔ آج سے آٹھہ نو سال پہلے گھروں
میں ہون کرنے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ گرہ
اُپاسنا کا رواج۔ سماجوں میں کتھا کا رواج۔
سنسکاروں کا کرانا اور اس پر وچار غرضیکہ عملی
حالت میں آریہ سماج بہت کمزور اور ڈربل تھی۔
اب چونکہ آریہ سماج روپی گلستان میں موسم
خزاں کافور ہو چلا ہے۔ اور درخت سرسبز
پوشاک پہنکر آنکھوں کو تروتازگی بخش رہے
ہیں۔ اس لئے ایسے گلستان کے نگہبانوں کا فرض
ہے کہ ہر ایک برکھش اور پودا کی خوش اسلوبی
سے حفاظت کریں۔ دوسرے لفظوں میں چونکہ
اب آریہ سماج کی تعداد پنجاب میں ڈیڑھ سو
سے بڑھ گئی ہے۔ اور آریہ سماجیں اپنے فرائض
اور کرتویہ کو محسوس کر رہی ہیں۔ اس لیے آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کو سماجوں کی بہبودی
کی طرف زیادہ دھیان کرنا چاہیے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کو اب اسقدر کام مگر فی ہیں
اور آرگنیزیشن کے لئے اسقدر کثرت سے انتظام
سرانجام کرنے ہیں کہ موجودہ حالت میں ہم
کہہ سکتے ہیں کہ سبھا مذکور سماجوں کی بہبودی
کے لئے ابھی کچھہ بھی کام نہیں کر رہی۔ اس
بارہ میں ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ مفصل ہم پرچار کی

کے بدلے میں لکھا تا سبھا کو اپنے فرائض کی طرف خیال کرنے کے لیے پریرا کیا جاوے۔ بالفعل ہم مندرجہ بالا عنوان مضمون کی طرف عنان قلم کو منعطف کرتے ہیں۔ ——

چونکہ اب ہر سال آریہ سماجیں اپنے وارشک اُتسو منانے کی خواہش کرتی ہیں۔ انتظام اُپدیشکان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو کرنا پڑتا ہے۔ سالانہ رپورٹ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۹۸ء لغایت اکتوبر ۱۸۹۹ء تک سے پایا جاتا ہے کہ ۱۸۹۸ء میں ۲۰ آریہ سماجوں نے سالانہ جلسے منائے۔ ۱۸۹۹ء میں ۲۸ سالانہ جلسے لیکن ۱۸۹۹ء میں اس سے بھی زیادہ سماجوں نے سالانہ جلسے منائے۔ رپورٹ ہذا سے پایا جاتا ہے کہ ہر سال سالانہ جلسے منانے والی سماجوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور اگر سبھا کے ادھیکاریان ذرا باقاعدہ و باترتیب کام کرنا شروع کردیں تو کسی سماج کو سالانہ جلسے منانے میں تکلیف نہ ہو۔ بالفعل پنجاب میں ۱۶۰ آریہ سماجیں ہیں۔ اگر ہر ایک آریہ سماج اپنا اپنا سالانہ جلسہ مناوے۔ تو دو ہفتوں میں اوسطاً پرچار ہو جاوے۔ ——

سالانہ جلسے منانے سے سماجوں میں نئی اور تازی جان پڑ جاتی ہے۔ نگر کیرتن سے سارے شہر و مضافات میں آریہ دھرم کا ڈنکا بج جاتا ہے۔ بہر حال تاتا اُپدیشکوں کی آمد و رفت و پیشی سے نگر واسیوں کے کان تک ویدک دھرم کے اصول پہونچ جاتے ہیں۔ جو دوم عام لوگوں پر ساتوک حالت کا اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن موجودہ حال میں ان جلسوں میں جو نقائص ہوتے ہیں اُن پر بحث کرنا اس مضمون کے ساتھ غیر متعلق ہے۔ بالفعل جس نقص کے لیے ہم نے قلم اُٹھایا ہے ہم اس پر چند سطور ترقیم کر کے پھر یہی مضمون بعد اصلاح دلکشا سبھا کے ادھیکاریوں کے پیش کریں گے۔ ——

پنجاب میں ایسی بے ترتیبی کے ساتھ وارشک اُتسو ہوا کرتے ہیں کہ سبھا کو اخراجات اُپدیشکان کے لیے سخت زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ۱۸۹۸ء کے جلسوں کو ہی لیجیے۔ دہلی کا جلسہ یکم و ۲ جنوری ۱۸۹۸ء کو ہوا۔ سارا مہینہ پنجاب میں کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ ۱۸ و ۱۹ فروری کو [illegible] آباد سماج کا جلسہ ہوا۔ پھر ۲۶ و ۲۷ فروری ۱۸۹۸ء کو [illegible] میں جلسہ ہوا۔ ۶ و ۷ مارچ کو تین مقامات پر جلسے ہوئے۔ پھر ۲۰ مارچ کو جہینہ میں۔ ۳۰ اپریل و یکم مئی کو [illegible] میں۔ یکم و ۲ مئی کو کرنال میں۔ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر کو شکرگڑھ میں۔ اگر کرنال سماج کا جلسہ یکم و ۲ مئی کے بجائے جنوری کی ۸ و ۹ کو ہوتا یا جنوری کی کسی تاریخ کو ہوتا تو سبھا کو بہت اخراجات سے بچت ہوتی۔ کیونکہ جو اُپدیشک صاحبان دہلی کے جلسہ پر گئے تھے وہ راستہ میں ہفتہ بھر پرچار کرنے کے بعد کرنال پہونچ جاتے۔ ۲۰ مارچ کو جہینہ میں۔ اور ۲۲ و ۲۳ اکتوبر کو شکرگڑھ و دیانپور حالانکہ یہ مقامات ایک ہی ضلع میں پاس پاس ہیں۔ اگر ان سماجوں کے جلسے بھی ایک ہی ماہ میں ہوتے تو سبھا کو اخراجات سے بہت بچت آتی۔

گذشتہ چار ماہ میں مجھ کو چند جلسوں میں شریک ہونے کا اتفاق پڑا۔ میں نے دیکھا کہ جھنگ سماج نے تو اکتوبر میں اپنا جلسہ منایا اور کمالیہ سماج نے ماہ دسمبر کی .... کو۔ اگر کمالیہ سماج کا سالانہ جلسہ جھنگ سماج کے جلسے سے ایک ہفتہ آگے پیچھے ہوتا تو سبھا کو جلندھر سے کمالیہ کے جلسہ پر اُپدیشک نہ بھیجنے پڑتے۔ ——

ایسا ہی میں نے مظفرگڑھ و دھانگڑھ کے سالانہ جلسوں پر دیکھا کہ اُپدیشک صاحبان۔ جھنگ۔ لاہور۔ لائل پور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بقدر زر کثیر خرچ کر کے تشریف لائے۔ اور میرا خیال ہے کہ مظفرگڑھ کے سالانہ جلسہ پر ۵۰ روپیہ صرف خرچی اُپدیشکان میں صرف ہوا ہوگا۔ چونکہ وید پرچار فنڈ کا روپیہ بڑی مشکل اور دقت سے جمع کیا جاتا ہے۔ اور لاکھوں ہی پُرش اپنے پسینہ کی محنت سے یہ روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اس لیے سبھا کو مناسب ہے کہ اس قسم کی خوش اسلوبی سے انتظام کرے کہ سفر خرچ بہت ہی کم لگے اور پرچار زیادہ ہو۔

کل سماجیں سالانہ جلسے کیوں نہیں کرتیں

اگرچہ موجودہ ترقی سے ہم اعلان کر سکتے ہیں کہ ہر ایک سماج کے ادھیکاری اس ضرورت کو سخت محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کے نگر میں بھی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہو۔ مگر چند امورات ان کے سدِ راہ ہو جاتے ہیں۔ **اول** تو یہ کہ عام طور پر آریہ سماجوں میں بھی یہ مینیا ہو گیا ہے کہ اگر سالانہ جلسہ پر اپیل نہ کی جاوے تو جلسہ کی کوئی کامیابی نہیں سمجھی جاویگی۔ کیونکہ سالانہ جلسہ کی کامیابی بھی تعداد فراہمی روپیہ پر سمجھی جاتی ہے۔ و یہ خیال آریہ سماج کی ترقی میں بڑا مہلک اور خطرناک ہے۔ اور سبھا کو مناسب ہے کہ اپیل کے رواج کو بند کرے۔ ممکن ہے کہ بڑے بڑے شہروں کی سماجیں جہاں تک نئی روشنی اور مغربی شائستگی نے خیمے گاڑے ہیں اپیل کا رواج بہت نقصان زیادہ نہ کرے۔ لیکن دیہات کی سماجوں میں جو دھرم وشواش پر شردھا اور پریم مجسم ہوتے ہیں اپیل کرنے کا رواج نہ صرف سماج اُنتی کے لیے مضر ہے بلکہ بیرونی لوگوں کے لیے باعث تمسخر و طنز بنتا ہے ——

دیہات کی سماجیں جب اپنے تئیں اس قابل نہیں پاتیں کہ معقول رقم کسی فنڈ کے لیے فراہم کریں۔ تو ناچار اپنی جلسہ کرنے کی خواہش کو ضبط کر کے صبر کر بیٹھتی ہیں۔ (**دوم**) بعض ایسی آریہ سماجیں ہیں۔ جن میں سال بھر سبھا کی طرف سے کوئی پرچارک نہیں جاتا۔ اُن کا اُتساہ اور پریم ہی اُن کی جان ہے۔ جب دو تین سال کوئی اُپدیشک

نہیں جاتا تو بیچارے پژمردہ ہوکر ہڈیوں کا پنجر بن جاتے ہیں۔ ہم یہاں ضرورت نہیں سمجھتے کہ اُن سماجوں کی فہرست دیں۔ جہاں کہ گذشتہ دو سال سے کبھی اُپدیشک صاحبان نہیں پہونچے۔ سبھا کے ادہکاریوں اور تمام ناظرین سے مخفی نہیں۔ جن سماجوں سے ہمیں خاص تعلق ہے ہم ان کی بابت اچھی طرح جانتے ہیں۔ مثلاً کمالیہ۔ کبیروالہ۔ میلسی خان گڑھ۔ علی پور۔ خیرپور۔ سلطان پور وغیرہ مقامات ایسے ہر ایک ضلع میں سینکڑوں مقامات ہیں جہاں کہ ریلوے سٹیشن نہ ہونے کے باعث کبھی اُپدیشکوں نے پرچار کرنے کی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ ایسے حالات میں سماجوں کے لئے بہت مشکل ہے کہ اپنے سالانہ جلسے منا دیں ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کو کیا کرنا چاہئیے۔

پنجاب میں سوائے دہرم سالہ و شملہ و کوئٹہ کے باقی مقامات میں یکم اکتوبر سے یکم مئی تک گویا ۷ ماہ سالانہ جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اور ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ گرمیوں میں جلسوں کا آنند مکمل نہیں ہو سکتا۔ اب ان سات ماہ میں ایسی ترتیب سے جلسے ہونے چاہئیں کہ اُپدیشک صاحبان کو ملتان سے انبالہ۔ انبالہ سے پشاور۔ پشاور سے سکھر۔ سکھر سے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے گوردا سپور نہ جانا پڑے۔ بلکہ ڈویژن (منڈل) بنا کر جلسوں کا انتظام کیا جاوے۔ مثلاً امسال مظفر گڑھ و خان گڑھ سماجوں نے سالانہ جلسے ہولیوں میں کئے ہیں۔ اور آئندہ بھی اُن کو ایسا موقعہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے جو کہ ماہ مارچ کا ہے۔ تو انتظام یہہ ہونا چاہئے کہ ملتان۔ میلسی۔ کبیروالہ۔ لودہراں۔ مظفر گڑھ۔ خان گڑھ۔ علی پور۔ خیرپور۔ مرضع گجرات۔ جامپور۔ ڈیرہ غازی خان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ کمروٹ۔ دائرہ دین پناہ وغیرہ سماجیں اپنے اُتسو ماہ مارچ ہی پر منایا کریں۔ سبھا کو مناسب ہے کہ ۳۔ اُپدیشک شروع مارچ میں ملتان بھیجدے۔ باقی منڈل کے اُپدیشکوں سے کام لیا جاوے۔ اکثر بڑی بڑی سماجوں میں چند ایسے بہتر پرش مل سکتے ہیں کہ اگر سبھا ان سے کام لینا پسند کرے۔ تو وہ عمدہ اُپدیشک کا کام کر سکتے ہیں۔ پس ان کی امداد سے تین اُپدیشک قریباً کل سالانہ جلسوں کو بھگتا سکتے ہیں ۔

میلسی میں پنڈت برج ناتھ جی۔ ملتان میں لالہ کاشی رام جی۔ سردار گوربخش سنگھ جی۔ لالہ کنہیا لعل جی۔ مظفر گڑھ میں پنڈت گنگا رام جی وغیرہ ایسے عمدہ لیکچرار اور خوشگو موجود ہیں کہ سالانہ جلسوں کی زیب و زینت بن سکتے ہیں۔ ہم نے امسال مظفر گڑھ و خان گڑھ کے سالانہ جلسوں پر دیکھا کہ ایک ایک جلسہ پر آٹھ آٹھ اُپدیشک موجود تھے حالانکہ اگر وہاں صرف ایک اُپدیشک ہوتا۔ تو باقی ملتان کے لیکچراروں سمیت کام چل سکتا تھا۔ ہم اس کو ایک تمثیل کے ساتھ زیادہ واضح کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ مظفر گڑھ سماج ۱۲ و ۱۳ مارچ کو سالانہ جلسہ کر رہی ہے۔ جو کہ تعطیلات کے دن ہیں سبھا کی طرف سے پنڈت ہرشچندر جی۔ پنڈت ہیرا لال جی۔ مصر شیو ناتھ جی پرچارک آتے ہیں۔ پنڈت ہرشچندر جی اور پنڈت ہیرا لال جی کو تو کبیروالہ کی طرف پرچار پر چلا جانا چاہئے اور مصر شیو ناتھ جی اور لالہ کاشی رام جی وکیل و پردھان آریہ سماج ملتان۔ سردار گوربخش سنگھ جی منتری آریہ سماج ملتان لالہ کنہیا لال جی اور پنڈت گنگا رام یہہ پانچ آدمی عمدہ طرح سے جلسہ کا کام چلا سکتے ہیں۔ دوسرے ہفتہ خان گڑھ کا جلسہ ہو جاوے۔ اس موقعہ پر مظفر گڑھ سماج کے دو لیکچرار گردہاری لال جی اور پنڈت گنگا رام جی ایک صاحب ملتان سے اور دو اُپدیشک صاحبان ایک جو مظفر گڑھ موجود تھے اور دوسرے کبیروالہ۔ تاتا پور سے ہو کے دوسرے ہفتہ میں پرچار کر کے خان گڑھ کے جلسہ میں شریک ہو جاویں۔ اسطرح جو فرصت کا وقت اُپدیشک صاحبان کو مل جاوے وہ دیہات و مضافات میں پرچار کرتے رہیں اور جلسوں کی تاریخوں پر سماجوں میں پہنچ جاویں۔ غرضیکہ اس طریقہ سے سارے ضلع میں پرچار بھی ہو جاوے اور جلسے بھی بڑی عمدہ طرح سے ہو جاویں۔ سبھا کو سفر خرچ بھی بہت کم دینا پڑے۔ اور اُپدیشکوں کے ساتھ کام بھی خوش اسلوبی سے ہو جاوے۔ (دوم) سبھا کو مناسب ہے کہ سماجوں کو سمجھا دے کہ کسی جلسہ پر چار اُپدیشکوں سے زیادہ نہ طلب کریں۔ وہاں کی سماجوں میں زیادہ سے زیادہ تین اُپدیشک اور نگر کی سماجوں میں چار اُپدیشک صاحبان کافی ہیں۔ سالانہ صبح سے رات تک دو بجے تک لیکچربازی کا رواج ہٹانا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ اگر جلسہ کے دو دنوں میں علاوہ بھجن۔ سنگرتن اور سنکیرتن وغیرہ کے ایک سرمن اور دو لیکچر روزمرہ ہو جاویں تو کافی ہیں۔ ایک تو لوگوں کو تھکان کم معلوم ہو۔ دوسرا لیکچراروں کو اپنا مضمون اچھی طرح ادا کرنے کا کافی موقعہ ملے۔ ۵ ۔ ۶ منٹ ہر ایک لیکچرار کو دیکر یہہ امید کرنا کہ وہ ویدوں کی فضیلت یا انشوری گیان ہونے پر یا برہمچریہ یا گروکل یا گرہستہ آشرم پر تقریر کرے آسمان میں ٹھگلی لگانا ہے ۔ الغرض اگر سبھا کے کارکن صاحبان ذرا بھی انتظام کی طرف متوجہ ہوں اور پنجاب کو چند منڈلوں میں تقسیم کرکے جلسوں کا انتظام کریں۔ یا اگر منڈل نہ بنا سکیں تو جن مقامات میں پرچار کی ضرورت ہے وہاں اپدیشک صاحبان بھیجے ہیں اُن کی رائے کو وقعت دیں اور کچھ انتظام ان کو ہاتھ میں لینے دیں تو میرا خیال ہے کہ ایک ماہ میں تین مختلف اضلاع کے عمدہ طریقوں سے جلسے ہو سکتے ہیں اور اُپدیشکوں کو بھی غباری کی طرح منتشر ہونے سے مغفرت کا موقعہ ...

منتری آریہ سماج پہالیہ	۱۲ آنہ
ایضاً ...... ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱ عہ
ایضاً .... جام پور	للعہ

ذیل امانت

کنیاں مہاودیالہ

منتری آریہ سماج ہیتی روڑہ	۸ ر
بابو گوپی دیہہ بھولی مل واسی	عہ
ست سنگ سبھا معرفت پنڈت ہزنام سنگھ	ے
راجپوت کنور ہیار	عہ
پنڈت کمل نین معرفت بابو رام بلاس سبھاسد ڈ۱- اجمیر	عہ
منتری آریہ سماج جام پور	ے

کنیاں اناتھ آلہ

منتری آریہ سماج جام پور	عسہ

ودھوا سبھا یک فنڈ

بابو بلسی دیہہ بھولی تو اسی	عہ
معرفت بابو شنکر لال سب ڈویژنل کلرک ایل- ڈی- ای ریلوے جہلم ...	۸ ر

تیمچھ خانہ فیروز پور

منتری آریہ سماج ہیتی روڑہ	۸ ر
معرفت بابو شنکر لال سب ڈویژنل کلرک ایل- ڈی- ای ریلوے جہلم	۸ ر

الیق اعلیٰ کتاب اور انتہی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

آریہ سماجوں کے منتری مہاشوں سے ضروری نویدن

آریہ سماجوں کے سرب منتری مہاشوں سے نویدن ہے کہ وہ کرپا کرکے سالانہ جلسوں کے موقعوں پر اُپدیشکوں۔ اور پرچارکوں۔ بھجن گانے والے مہاشوں اور لیکچراروں کے کہان پان بشین اور رہایش کا خاص علیحدہ پربندھ کیا کریں۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لال مرچ۔ دہی۔ کھٹائی وغیرہ کی اشیاء کے کہان پان سے اُپدیشکوں۔ اور لیکچراروں کے گلے جلسے کے پہلے دن ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ اور جو کام کہ انہوں نے دوسرے دن کرنا ہے۔ اس کو کرنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے بعض اوقات سونے وغیرہ کا معقول انتظام نہ ہونے سے اُپدیشکوں کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ اور پھر جلسے کے دنوں میں وہ اور کچھ کام نہیں کر سکتے۔

آریہ سماجوں کا شبھ چنتک

آتما رام امرتسری

اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۹ بیساکہ سمت ۵ بکرمی مطابق ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع جلندہر شہر پنجاب | نمبر ۲

سنسار کی گتی

قدرت کی تعریف اور زمانہ کی رفتار

ہندوستانی انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان ہی صرف نہیں بلکہ ہند کے بڑے بڑے مدبر مصلح قوم اور پرو پکاری سجن اپنی گفتگو میں الفاظ "نیچر" (قدرت) اور "نیچرل" (قدرتی) کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ لیکن جب اُن سے اِن میں سے کسی لفظ کے معنے پوچھے جائیں تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اپنے گذشتہ دورہ میں ہمیں ہرجگہہ گروکل کے مضمون پر گریجویٹوں (ایم۔اے۔ بی۔اے پاس شدوں) اور معزز تعلیم یافتہ صاحبوں سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوا۔ ایک بڑے شہر میں جب ایک ایم۔اے صاحب سے گروکل کے وِدیارتھیوں کی سادہ اوقات بسری اور ایکانت سیون پر ذکر چھڑا تو صاحب موصوف بولے "بچوں کا اس قدر عرصہ تک والدین اور رشتہ داروں سے علیحدہ رہنا اور سادہ زندگی بسر کرنا Unnatural (خلاف قدرت) ہے" ہم نے بڑے ادب سے دریافت کیا کہ لفظ "ان نیچرل" کی تعریف کیجاوے۔

ایم۔اے صاحب نے جواب دیا کہ لفظ "نیچر" کی ہی تو تعریف معلوم ہونی چاہیئے۔ تاکہ خیالات صاف ہوں۔ ایم۔اے صاحب نے جہلا کے جواب دیا کہ لفظ "نیچر" کے معنے صاف ہیں۔ یہی تو آپ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ ہر بات پر بحث کرتے ہیں" لیکن ایم۔اے صاحب کی اس دلیل ساطع نے ہمیں ویسا کا ویسا ہی جاہل رکھا۔ ہمیں اب تک معلوم نہ ہوا کہ لفظ "قدرت" سے اِن انگریزی تعلیم یافتہ بھائیوں کی کیا مراد ہے۔ ہم چپ ہی رہ جاتے۔ جیسے کہ اب تک چپ تہے۔ لیکن افریقہ سے خبر آئی ہے کہ ٹرانسوال کے بوئیروں کی عورتیں جنگ کے لئے اپنی ایک پلٹن طیار کر رہی ہیں۔ اِس پر ہر ایک ہندوستانی تعلیم یافتہ چِلّا اوٹھیگا۔ "یہہ خلاف قدرت ہے" لیکن کیا مشکل کے وقت میں اُن کی اپنی عورتوں نے ایسا عمل نہیں کیا۔ جہانسی کی رانی اور دیگر بہادر راجپوت رانیوں کے اتہاس کیا جھوٹے قصے کہانیاں ہی تہیں۔ اِس کو جانے دیجئے۔ بوئیروں سے پوچھئے۔ وہ کہیں گے کہ یہہ "ٹہیک قانون قدرت کے مطابق ہے" کہ عورتیں اپنے شوہروں اور بھائیوں کا ساتہہ دیویں * اب فیصلہ کون کرے۔ کہ قانون قدرت کیا ہے۔ اگر پچاس برسوں تک (ایشور نہ کرے) جنگ چھڑا رہے اور اسیطرح عورتوں کی پلٹنیں نت نئی بہرتی ہوتی چلی جائیں تو کیا اُس عرصہ کے بعد عورتوں کا جنگ میں شامل ہونا قدرتی نہ ہو جاوے گا ——

بس اے بھائیو! خلاف قدرت کے ڈہکوسلے سے ہر ایک اصلاح کے کام کو نہ ٹالا کرو اور نہ ہی قدرت کی آڑ میں خلاف تہذیب اعمال کا پرچار کیا کرو*

وہم کی دوا دہرم ہے نہ کہ خشک تعلیم

داماغی تعلیم کا امریکہ اور یوروپ گہر ہے پہر اِن سب میں ہمارے حاکموں (انگریزوں) کی ولایت تعلیم کا مرکز سمجھی جاتی ہے۔ جس کی راجدہانی (لنڈن نگر) کو کہ اِس وقت دُنیا کے اُستاد کی پدوی مل چکی ہے۔ لیکن پہر بہی ولایت کے تازہ اخبارات خبر دیتے ہیں کہ لنڈن کے اندر کئی گہر بلا کرایہ داروں کے اِس لئے خالی پڑے ہیں کہ اُن میں بہوتوں کا نواس سمجہا جاتا ہے۔ داماغی تعلیم خواہ کیسی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ توہمات کو دور نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ دہرم اُس کا سہایک نہو اِس کے جواب میں شاید کسی بھائی کے دل میں یہہ شنکا پیدا ہو کہ جب عیسائی مذہب اُسجگہہ برابر کام کرتا ہے تو پہر یہہ شکایت کیسی۔ لیکن ہم جواب دیتے ہیں کہ جب عیسائی مذہب خود بہوت چڑیلوں کا قائل ہے اور جبکہ عیسیٰ کا سؤروں وغیرہ میں سے بہوتوں کا نکالنا بڑی سنجیدگی سے عیسائی دُنیا میں مانا جاتا ہے تو عیسائی مذہب اِن توہمات کو کب دور کرسکتا ہے

نئی دُنیا کی نئی روشنی

امریکہ کو نئی دُنیا کہا جاتا ہے گو پُراچین آریوں کے وقت میں امریکہ کے ساتہہ آمد و رفت کا سلسلہ برابر جاری تہا۔ یہاں تک کہ باہمی بیواہ آدی کے تعلق تک موجود تہے (ارجن کا اولوپی کے ساتہہ بیاہ کرنا) تاہم چونکہ اُسے دوسری بار دُنیا کے لئے کولمبس نے دریافت کیا۔ اِس لئے اُسے نئی معلوم شدہ دُنیا کہہ سکتے ہیں۔ اِس نئی دُنیا میں ایک سے ایک بڑہ چڑہ کر معاملہ سُننے میں آتا ہے۔ اور لطف یہہ کہ ضدین کا اجتماع اپنے پورے جوبن پر اسی جگہہ پر دکہلائی دیتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ تمباکو پینے کو منع کرتے ہیں۔ لیکن نئی دُنیا کے میکسیکو ملک میں جب کوئی طالب علم جیومٹری اچہی طرح پر یاد کرتا ہے تو اُس کے انعام میں اُسے پڑہائی کے وقت میں ہی حقہ نوشی کی اجازت دی جاتی ہے لیکن اسپر تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک ہندوستانی مدرسہ میں جہاں مذہبی تعلیم کی خصوصیت جتلائی جاتی ہے لڑکوں کو قابل قدر کام کرنے پر سندھیا معاف ہوجاتی ہے۔ یعنی نیک کاموں کے بدلے اُنہیں اجازت دی جاتی ہے کہ وے پرمیشور کی اُپاسنا اور بہگتی میں نانہ کرسکیں۔ مغرب کی اندہی تقلید نہ معلوم ہمیں کہاں پہونچاوے گی *

پرکرتی اور پُرش کا جنگ

پرکرتی اور پُرش کا جنگ دن رات ہو رہا ہے۔ مادّہ اور روح۔ جڑ اور چیتن اِن کی جدّ و جہد برابر ہو رہی ہے لیکن یہہ جدّ و جہد انسانی آتما کے اندر ہوتی ہے۔ اِس جنگ کا میدان انسانی من اور اُس کی اندریاں ہیں۔ اس وقت یورپ اور امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا۔ کل کے کل بر اعظم مادّہ کی غلامی میں غلطان اور پیچان ہیں۔ سادہ مزاجوں کو ضرور ان ممالک کی مذہبی تحریکیں دہوکے میں ڈال دیتی ہیں۔ لیکن دیرگہہ درشی لوگ جانتے ہیں کہ یہہ ظاہری نمایش کیا ہے اور اس کا وزن کیا ہے۔ اِس تمام موجودہ زمانہ کی مادّہ پرستی کے مقابلے میں پُراچین آریہ ورت کی آتمک وِدّیا کہڑی ہوتی ہے اور للکار کر کہتی ہے۔ "کب تک مادّہ پرستی پر سنہری پردہ چڑہا کر اپنے آپ کو اور اپنے دوسرے بہائیوں کو دہوکہا دوگے۔ خبردار ہو جاؤ۔ کیونکہ تم سب کو آخر کار میری شرن میں آنا پڑیگا"

—— ہمارا یہہ دعویٰ ہی دعویٰ نہیں ہے۔ دُنیا کی موجودہ جسقدر مذہبی تحریکیں ہیں۔ اُن کے اندر ایرشا دویش اور مادّہ پرستی ہی کام کرتی ہے۔ کیا محمدی اور کیا عیسائی ہر ایک مذہب اور اُن کی بیشمار چہوٹی چہوٹی شاخوں کے اندر سوائے مادّہ پرستی کے اور کچہہ دکہائی نہیں دیتا۔ حال میں ہی افریقہ کے ریگستان کے اندر ایک نئے مت نے جنم لیا ہے جسکا نام "سنوسیزم" رکہا گیا ہے اس مت کا چلانے والا "سیدی محمد بن علی السنوسی" بتلایا جاتا ہے۔ وہ الجیریا کا باشندہ تہا۔ محمدی اسلام سے اُس کی تسلی نہیں ہوتی تہی۔ اِس صدی کے درمیانی حصّہ میں وہ مکہ گیا اور اپنے مذہب کا پرچار یمن میں شروع کیا۔ اُسکے بعد وہ ایک ریگستان کے اندر جا رہا۔ جہاں کہ بلا روک ٹوک اُس کے خیالات پہیلتے رہے۔ اب اُس کی جگہہ افریقہ کے بڑے ریگستان سہارا میں اُسکا بیٹا حکومت کرتا ہے۔ کسی غیر شخص کی اُس تک پہونچ نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنے شاگردوں کو سداچار کی ہدایت کرتا ہے۔ شراب۔ بہنگ۔ چرس۔ افیم وعشرت وغیرہ کی سخت ممانعت کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُس شخص کے اختیار میں نوے لاکہہ بہادر آدمی ہیں۔ جو اُس پر جان نثار کرنے کے لئے مستعد اور اُس کی اُنگلی اُٹہنے پر دُنیا میں خون کی ندیاں بہانے کے لئے طیار ہیں۔

—— کیا سیدی سنوسی کی کہانی ہمیں صاف نہیں بتلا رہی کہ عیسائی اور محمدی مذاہب۔ نہ صرف یہی بلکہ وہ جملہ مذاہب جن کی بنیاد مردم پرستی اور شفاعت پر رکہی گئی ہے کبہی بہی دُنیا کے اندر سے مادّہ پرستی اور جہالت کے اندہیرے کو دور نہیں کر سکیں گے اس اندہیرے کو ایک ہی ایشوریہ ویدک دہرم دور کر سکتا ہے۔ پہر کس لئے ویدک دہرم کے بہادر سپاہی خاموش ہیں۔ ہم بہول گئے۔ اُنہوں نے خود ویدک سچائیوں پر عمل کرنا شروع نہیں کیا۔ ابہی خود علاج کے قابل ہیں۔ پہر دوسروں کا علاج کیا کریں گے۔

ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند ٭

پریم سبہا کے انوکہے پیغمبر

ٹربیون کے موجودہ ایڈیٹر ہمارے پُرانے ہیترکالی بابو ایک نئے روپ میں نمودار ہوتے ہیں۔ آپ کہتے تو اپنے آپ کو آریہ سماجی ہیں۔ لیکن اب پریم سبہا کے پیغمبر بن ہیں لوگ پوچہیں گے۔ یہہ پریم سبہا کیسی ہے؟ بہائیو! یہہ کہچڑی سماج ہے۔ پہر سوال ہوتا ہے کہ کہچڑی سماج تو براہمو سماج کے نام سے پہلے ہی موجود ہے۔ جواب یہہ ملتا ہے کہ اس کا درجہ براہمو سماج سے بہی بڑہا ہوا ہے۔ کیونکہ براہمو بہائیوں کے علاوہ اس میں سناتنی ہندو بہی شامل ہیں۔ ثبوت؟ یہی کہ اِس کا سالانہ جلسہ سناتن دہرم سبہا کے مکان میں ہوا۔ اور کئی اصحاب جو اپنے مانے ہوئے عقیدوں کا بہی کہنڈن کر جایا کرتے ہیں۔ سالانہ جلسہ میں خاص واعظ کا کام کرتے تہے۔ نئی سبہا کی پیغمبری کرتے کرتے کالی بابو یہہ بہی بہول گئے۔ کہ آریہ سماج کے سدّہانت کے مطابق کہٹ درشنوں میں پرسپر ورودہ نہیں ہے۔ آپ اپنی کہچڑی سماج کی پُشٹی میں دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ جب پُرانے زمانہ میں ایشور وادی۔ پتنجلی اور انیشور وادی کپل ایک سبہا کے ممبر ہو سکتے تہے۔ تو اُن کی کہچڑی سماج میں کیوں نہ ہر ایک مختلف خیالات کے آدمی تقریریں کریں۔ بابو صاحب! ہم کب کہتے ہیں کہ نہ کریں شوق سے ایک دوسرے کے خیالات کے برخلاف تقریریں کریں اور پریم کا بیج بوئیں

ہند کا التبدیلی

ایک نئے سوامی بہاسکرانند پیدا ہوئے ہیں جو اپنے آپ کو کشمیری پنڈت خاندان سے ظاہر کرتے ہیں اور خطاب "اکشئے وِشِشٹ سوروادی" کا لے رکہا ہے۔ یہہ صاحب بہی ہند کو رسائل سے آسمان پر پہونچانا چاہتے ہیں۔ لیکن اسغرض کیلئے چندہ مدراس کیوں جمع کرنے گئے ہیں کیوں نہیں ہمارے ریفارمر چندہ کا کام پہلے اپنے گہر سے شروع کرتے۔ اِسمیں کچہہ بہید تو ہے لیکن

اُپدیش (۲)

कालः स्वभावो नियतिर्यदृच्छा भूतानि योनिः पुरुष इति चिन्त्यम् ॥

جاننے کی زبردست خواہش سے پیدا ہوا۔ کمزور انسان۔ اپنی نربلتا سے مجبور اُس بڑے کارن اُس مسبب الاسباب کی تلاش میں جب اپنے خیال کو دوڑاتا ہے۔ تو اُسے سب سے پہلے کال یعنی سمے (زمانہ) ہی سنسار چکر کا گھمانیوالا دکھائی دیتا ہے۔ نسندیہہ ایسی سمجھ کے مطابق کال کے بنا کوئی کاریہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اِس گھٹنا کو دیکھ کر ایسا ناتجربہ کار آدمی کال روپی ایشوریہ شکتی کے روبرو سر جھکا دیتا ہے۔ اور صفت کو موصوف سمجھ کر اُسی کے اندر محو ہو جاتا ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کا ہی تجربہ اُسے یہہ بتلانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ کہ تمام جہان کا کام سوبھاؤ پر ہی چل رہا ہے۔ کال بھی پدارتھوں کے سوابھاوک گنوں کو بدلنے میں اسمرتھ ہے۔ کیا اگنی کی داہ شکتی کو کوئی کال بدل سکتا ہے اور کیا جل کی شیتلتا پردان کرنے کی طاقت میں پچاس صدیاں بھی کوئی تبدیلی پیدا کر سکتی ہیں؟ پس کیوں نہ سوبھاؤ کو ہی کارن برہمہ مانا جاوے۔ اِسی سوبھاؤ واد کی مضبوط زنجیروں کے اندر جکڑے ہوئے کروڑوں

انسان اپنی بد عادتوں کے غلام بن رہے ہیں۔ اور جگت کے رچن۔ پالن۔ اور پرلے کرتا کو بھولے ہوئے منشیہ جنم سے امولک رتن کو مفت ضایع کر رہے ہیں۔ لیکن آخر کار جب اندر یاں شتھل پڑ جائیں اور بد عادتیں اُس جسم کو بھی سخت حیران کر دیتی ہیں۔ جس کو آرام دینے کی خاطر کہ اِن بد عادتوں سے جنگ بند کیا گیا تھا۔ تو منشیہ پراربدھ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ شاستر اُسے بتلاتا ہے کہ گذشتہ جنم کے افعال کے مطابق اُسے قالب دیا گیا ہے۔ اور جو عادتیں اُس کے اندر نیک یا بد دکھائی دیتی ہیں۔ سب گذشتہ سنسکاروں کا نتیجہ ہیں۔ اصلی سوبھاؤ کوئی چیز نہیں۔ لیکن اِس شاستر کے اُپدیش سے بھی وہ ناتجربہ کار اُلٹا نتیجہ ہی نکالتا ہے۔ بجائے اسکے کہ سنسکاروں کی عظمت کو سمجھتا۔ اور اپنا پراربدھ اپنے ہاتھوں میں سمجھکر اُسے آیندہ کے لئے درست کرنے کی کوشش کرتا۔ کمزور انسان پراربدھ کو ہی اپنا خالق اور مالک سمجھ لیتا ہے۔ اور اپنی کمزوریوں کے لئے پراربدھ کا بیہودہ عذر پیش کر کے اپنی جگہ سے ہلنا پھر بھی دوبھر ہی ہو جاتا ہے۔ لیکن پراربدھ کو کارن برہمہ تسلیم کر کے بھی شانتی کہاں۔ کرم کا زبردست اصول اِن ڈھکوسلوں سے اُسکی شانتی ہونے نہیں دیتا۔ اور چار و ناچار آخر تک دُنیا کے مُسافر کو ایک قدم آگے اُٹھانا پڑتا ہے۔ پنڈتوں نے پوتھیاں دچار دچار کر پراربدھ کے پھل تبلائے

اور نئی نئی گھڑنتوں سے کمزور دل کو دلاسا دینا شروع کیا۔ نہ صرف یہی بلکہ دیا کُل جیو آتما نے کرم پھل کے اصلی گورو کو سمجھکر اپنا آیندہ پراربدھ درست کرنے کے لئے مستعد رتھ بھی شروع کیا لیکن ایک قدرتی طاقت کا جو اسکی اُس کی تمام دور اندیشیوں کو خاک میں ملا کر اُسے پراربدھ سے بھی باغی بنا کر آخرکار اتفاق کو ہی دُنیا کا مالک قرار دیتا ہے۔ لیکن جب دیکھتا ہے کہ اتفاق بذات خود کوئی طاقت نہیں۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی یہہ پانچوں تتو (بھوت) ہی تمام گھٹناؤں کے کارن ہیں۔ جبکہ آندھی۔ اور بارش کے طوفان اور تمام طرح کے قدرتی اتفاقات کی بنیاد انہیں پانچ کے اندر نظر آتی ہیں تو منشیہ اِسقدر چکر لگاتا ہوا مادہ پرستی کے ریتلے ٹیلے پر کچھ عرصہ آرام کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہاں پہونچکر ٹھہرنا کب ملتا ہے کسقدر لطیف ہو کر عقل اُس کے پاؤں نہیں جمنے دیتی۔ اور فوراً خیال آتا ہے کہ جب اِن پانچ تتوں کا بھی کارن پرکرتی موجود ہے تو پھر اِن کو کارن برہمہ کیسے ٹھیرا سکتے ہیں۔ لیکن چیتن سے چونکہ وچارنا شروع کیا تھا۔ اس لئے جڑ پر خاتمہ کرنے سے پھر چونک اُٹھتا ہے۔ اور سب سے آخری نتیجہ یہہ نکالنا چاہتا ہے کہ پرش۔ انسان۔ جیو آتما ہی کارن برہمہ ہے۔ اس سے علیحدہ اور کوئی طاقت نہیں ہے۔ لیکن تسلی یہاں بھی نہیں ہوتی۔ کال۔ سوبھاؤ۔ پراربدھ۔ اتفاق۔ پانچ تتو۔ پرکرتی۔ جیو آتما یہہ سب ہی سوچنے کے لایق ہیں۔ لیکن جسکی ہمیں تلاش ہے وہ اِن سے بھی پرے ہے ۔ اوم شم۔

ستدھرم پرچارک

درُبھکش سے پیڑت اناتھ اور آریہ سماج کا کرتویہ (فرض)

کال پر اکال پڑ کر بھارت بھومی کے چپہ
ویران کر رہا ہے۔ یوں تو بمبئی۔ اور
ا۔ بنگال اور بہار۔ اودھ اور پنجاب
سے بھی تھوڑی بہت آہ و نالی
رہی ہے۔ لیکن راجپوتانہ
سے جو اکال سے پیڑت
کی آواز آ رہی ہے۔
اناتھوں کی ود
اس سے بیتر (؟) ابھی وم کر رہے ہیں۔
اور جب یہ شدا ی دیتا ہے کہ یہ سب
اناتھ لڑکے اور لڑ کیاں ڈرکر آریہ رشیوں
کی سنتان) بیاہ دریوں نے ر شکار
ہو رہے ہیں۔ اور اگر ان کی خبر نہ لی گئی
تو ہمیشہ کے لئے ویدک دھرم کی مخالفت
کے لئے کمربستہ رہیں گے۔ تو کون جھوڑا
ہے جو خون کے آنسو نہیں بہائیگا۔
—— اِس ہیبت ناک موقع پر جب کہ
بھوکھ اور پیاس کی وبا کلناہ سے پیڑت
ماتا اور پتا تک اپنے پیارے بچوں کو
(بقول اخبارات) ایک ایک اور دو دو
روپیوں کے بدلے بیچنے میں دریغ نہیں
کرتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ

آریہ سماج کا کیا فرض ہے؟

اِس سوال کا جواب اب تک جو دیا گیا ہے
وہ ہماری رائے میں اطمینان دہ نہیں
ہے۔ سنہ ۹ء کے قحط میں پہلے پہل یہہ
سوال آریہ پبلک کے روبرو آیا تہا۔ اور
اُس وقت یہہ مناسب سمجہا گیا کہ قحط زدہ
علاقوں سے یتیم حاصل کرکے پنجاب میں
لائے جاویں۔ اور اسیجگہہ اُن کی پرورش
کی جاوے۔ اِس صلاح کے مطابق لودہیانہ
راولپنڈی۔ امرتسر۔ لاہور۔ جلندہر
وغیرہ سے شہروں کی کمیٹیوں کے ایجنٹ
گئے۔ اور یتیموں کی تلاش کرکے لانے لگے
لیکن جہاں اپیلوں میں ظاہر کیا جاتا
تہا کہ پچاس ہزار یتیم بھوکھ سے مر رہے
ہیں۔ وہاں کل پنجاب کے حصہ شاید
چار سو سے زیادہ یتیم نہ آئے۔ اسی بہول
پر اِس سال بہی عمل کرنے کی کوشش
ہو رہی ہے۔ لیکن اب تک جہاں اخبارو
کے ذریعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی
پادری لوگ ہزاروں یتیموں کو اپنی
نگرانی میں لے گئے ہیں۔ وہاں اُن یتیموں
کی تعداد جو کہ پنجاب میں اب تک آئے ہیں
شاید تین سو سے زیادہ نہیں ہے۔ اور
اس وقت بہی یہی کہا جاتا ہے کہ ہزاروں
یتیم بھوکھ اور پیاس کے ستائے ہوئے
مر رہے ہیں۔ کیا اِس طریقہ پر ہم اِن
اناتھوں کو کافی مدد پہونچا سکیں گے؟
گذشتہ قحط پر دیکہا گیا کہ جب یتیم لانے
کے لئے ایجنٹ طیار ہوتا تو جوش میں آکر
اُسے ہزار پندرہ سو روپیہ جمع کرکے
دیدئے جاتے۔ لیکن جب تہوڑے عرصہ جمع شدہ
رقم کا خرچ کرکے ۲۰۰ سو پچاس یتیم لے آتا
تو پہر اُن کے آئیندہ گذارہ کے لئے دھن
اکٹہا کرنا مشکل ہو جاتا۔ ہماری اُس وقت

بہی یہی رائے تہی۔ اور اب ہم اُس رائے کو پہر
دوہراتے ہیں۔ کہ بجائے پنجاب میں اِن یتیموں
کو لانے اور بہت سا بیفائدہ خرچ اٹہانے کے
جو کچہہ اپنے سے ہوسکے جمع کرکے کیوں نہ ممالک
متوسط اور راجپوتانہ کے کسی درمیانی شہر میں
ایسے یتیموں کی پرورش کے لئے بہینٹ کریں
کیوں نہ بجائے یتیموں کو اپنے ہاتھ سے دینے
کے اُنہیں اُن کی عادات و اطوار کو جاننے والوں
کے ذریعہ سے بہیجا جاوے تاکہ جہاں اُن کے
لئے دہن کی مدد کافی پہونچ سکے۔ وہاں ساتھ
ہی اُن کے آچرنوں کے درست کرنیوالے
محافظ ایسے مقرر ہوسکیں۔ جو کہ اُن کے
طرز معاشرت اور اُن کی کمزوریوں سے واقف
ہوں۔ ہماری اس نیک صلاح پر بعض
بہائی چونک اُٹہیں گے۔ لیکن ہم اُن سے
یہی پوچھ لوگ تو بدن کرتے ہیں کہ وے اپنے
ہردے کے اندر داخل ہوکر اپنے اصلی بہاؤ
کا مطالعہ کریں۔ کیا سوائے اِس کے کوئی نہیں

مظلوموں سے داد لینے کا وثیقہ

ہے اور کوئی وجہ ہے جو اُنہیں۔ بجائے نصف
سے زیادہ روپیہ بیفائدہ ضائع کرنے کے دین
اناتھوں کی پوری بہلائی سے روکتی ہے۔ کیا
ہمارے شاستروں کا حکم نہیں ہے۔ کہ

نشکام کرم کرو

اور کیا دن رات یتیموں سے اپنی مہا کیرتی راگ
گوانا شاستر کی اس مریادا کا بہنگ نہیں کرتا۔
اے بہائیو! کرپا کرکے ایک منٹ کے لئے بہول
جاؤ کہ تمہیں اِس وقت کون مخاطب کر رہا
ہے۔ اور اپنے آتما سے پوچہو کہ کیا تمہاری
شہرت پسندی کی خواہش ہی تو کہیں
تمہیں پوری طرح پر مفید بننے سے نہیں روک رہی
—— آپ شاید یہہ کہیں گے کہ آپ سے بڑہ کر
یتیموں کے جسم اور آتما کی خبر لینے والا کوئی

اور نہیں ہے۔ آپ پنجابی بھائیوں کا یہہ خیال بالکل غلط ہے۔ ہمیں دو مرتبہ اجمیر میں جانیکا اتفاق ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ جس قسم کی دھارمک تعلیم وہاں کے دیانند ہائی سکول میں ہوتی ہے اور جس درجے کی سا ریک اُنتی ودیا نے دیانند ہیوں نے کی ہے۔ اُس کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہمارے دیکھے ہوئے کسی آریہ انسٹیٹوشن میں بھی نظر نہیں آتی۔ پھر اگر آپ کے اجمیر تو اسی بھائی جن کے شہر کو ہم قحط زدہ علاقوں کا کیندر کہہ سکتے ہیں ممالک متوسط اور راجپوتانہ کے

اناتھوں کو بچانے کا کام

اپنے ہاتھ میں لیویں تو کیا آپ کو وشواس نہیں کرنا چاہئے کہ آپ اپنا فرض پورے طور پر ادا کرسکیں گے۔ اگر آپ یہہ وشواس کرسکتے تو ہم آپکو خوشخبری سُناتے ہیں کہ اجمیر میں جو یتیم خانہ موسوم بہ

شری مد دیانند اناتھ آلئے

پانچ برسوں سے جاری ہے۔ اُس نے دین اناتھوں کی پُکار کو ناقابل برداشت سمجھکر اُسی یتیم خانہ کو اعلےٰ درجہ کی وسعت دینے کا خیال کرکے راجپوتانہ کے صاحب چیف کمشنر بہادر کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ

کل ہندو اناتھوں کی پرورش

اُن کے سپرد کیجاوے۔ چنانچہ اُن کی درخواست منظور ہو گئی ہے۔ اور اس لئے اس نئی پرتگیا کے پورن کرنے کے قابل بننے کے لئے اُس اناتھ آلئے کی کمیٹی نے اپنا خاص مکان

بہ لاگت آٹھ ہزار۔ نزد دیانند آشرم

یعنی مکان نیتر آلئے پروپکارنی سبھا بنوانا شروع کر دیا ہے۔ اور کل علاقہ میں مشتہر کر دیا ہے کہ جس قدر یتیم آویں گے کمیٹی اُن کی پرورش کا انتظام کرنے کے لئے طیار ہے۔

ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سکرٹری اناتھ آلئے کمیٹی کے خط میں سے خاص اقتباس معہ نقل اجازت نامہ از جانب صاحب کمشنر بہادر اجمیر اس جگہہ درج کردیویں تاکہ اُنہیں یہہ اندازہ لگانے کا موقع ملے کہ وہ اُس فرض کو جو کہ اُن کا اناتھوں کے متعلق ہے۔ کس طرح بہتر طریقہ پر ادا کرسکتے ہیں۔

نقل خط گشتی از جانب سکرٹری

دیانند اناتھ آلئے اجمیر

"اخباروں سے یہہ آپ کو معلوم ہوا ہی ہوگا کہ اجمیر میں **پانچ برسوں** سے ایک اناتھ آلئے مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی یادگار میں قایم ہے۔ اتنے برسوں تک اس اناتھ آلئے میں صرف ۲۵ یا ۳۰ اناتھ ہی رہتے رہے۔ جن کے پالن پوشن کا بھار اس نگر نواسی آریہ سجن بھلی پرکار چلا سکتے تھے۔ اس لئے آپ بھائیوں کو زیادہ تکلیف نہیں دی گئی۔ لیکن اس سال لگاتار اساک بارش کے باعث سارے راجپوتانہ میں اکال نے اپنا بکرال روپ دھارن کر گھور بھیانک جمایا ہے۔ .... (اسجگہہ قحط کی حالت کا بیان ہے۔ جو بہت ہی دردناک ہے) ...... قلم میں شکتی نہیں۔ کہ ایسے بھیانک جگر پاش نظاروں کی تصویر کھینچ سکیں .... مہاشہ! جب راجپوتانہ کی ایسی دشا ہو رہی ہے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ

کتنے اناتھ ہوں گے۔

سرکاری رپورٹوں سے معلوم ہوا۔ کہ ایسے **اناتھوں کی تعداد ہزاروں ہے** جن میں سے سیکڑوں کو عیسائیوں نے اپنے چنگل میں لے لیا ہے؟ پھر پوراناکوں کی لاپرواہی کا حال لکھکر آریہ سماج کا فرض بتلاتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہہ سوچکر ایشور پر درڑھ وشواس رکھتے اور آپ لوگوں کی سہایتا پر پورا بھروسہ رکھتے ہوئے اناتھ آلئے کمیٹی نے سب ہندو اناتھوں کو اس اناتھ آلئے میں بھیجنے کے لئے سرکار کو عرضی دے ہی دی۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہمارے منصف مزاج دیالو حاکموں نے ہمارے اناتھ آلئے کو اُتم مان ہماری درخواست منظور کی ہے اب ہم کو یہہ فکر پڑی ہے کہ اگر

ایک ہزار اناتھ

ایک دم سے آجاویں گے تو اُن کو **کہاں سے کھلاویں گے** اسلئے آپ سے پرارتھنا ہے کہ اس اپیل کو دیکھتے ہی اپنے اپنے شہروں میں اسلئے گھور آندولن کریں۔ اور اپنی شکتی پر چندہ کراویں اس کو آپ معمولی کام کی اپیل نہ سمجھئے۔ بلکہ سوچئے کہ اگر آپنے تھوڑی بھی غفلت کی۔۔ تو ہزاروں اناتھ جن کو آپ بچا سکتے ہیں۔ عیسائیوں کو دیدو

جاویں گے ....

آپ کا کرپا کانکشی
دیوی شنکر اگر بی - اے
منتری دیانند اناتھ آلے اجمیر"

نقل خط صاحب کمشنر بہادر اجمیر

" بابت آپ کی چٹھی نمبر ا کے جو تاریخ ۲۲ر جنوری ۱۹۱۸ء کو ملی اور جس میں کہ آپ نے یہہ پرارتھنا کی تھی کہ ناداربند و یتیم ہمارے اناتھ آلے کو سونپے جائیں میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ جناب صاحب چیف کمشنر بہادر اجمیر مارواڑ نے آپ کے اناتھ آلے کو منظور کرکے یہہ ظاہر فرمایا ہے - کہ اجمیر مارواڑ کے اناتھ اُنکو اناتھ آلے میں سرکاری منظوری سے بھیجے جا سکتے ہیں - جو منظوری کہ معرفت صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اجمیر اور مارواڑ حاصل ہونی چاہیئے - اس کے علاوہ مجھے یہہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ اجمیر مارواڑ کے اناتھ اجمیر مارواڑ سے باہر کسی حالت میں بھی نہ بھیجے جانے چاہئیں - دستخط ای - ٹکر صاحب کمشنر اجمیر مارواڑ"

پیارے ناظرین! آپ نے اِن دونوں خطوں کو پڑھ لیا - ہم آپ کی توجہ خصوصاً صاحب کمشنر بہادر اجمیر کے خط کے اُس حصہ کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں - جسے ہم نے موٹا کردیا ہے - کیا ہمارا یتیموں کی تلاش میں اپنے ایجنٹوں کو بھیجنا اور بلا اطلاع سرکار کے یہہ اناتھوں یا ماں باپ والے ہوئے لڑکوں کو جمع کر لانا کبھی سود مند ہو سکتا ہے - جب کہ حکام کا یہہ خیال ہے - کہ جس صوبہ کے یتیم بچے ہوں - اُن کی پرورش اُسی صوبہ کے یتیم خانوں کی معرفت ہونی واجب ہے - اور ہمارے خیال میں حکام کی یہہ رائے بھی درست ہے جس خوبی سے کہ یتیموں کی پرورش کی نگرانی مقامی حکام کر سکتے ہیں - اُس کا عشر عشیر بھی دیگر علاقوں کے حکام سے ہونا مشکل ہے - لیکن یہاں تو دلیل کی گنجایش ہی نہیں ہے - جب حکام نے فیصلہ کر دیا - کہ راجپوتانہ اور مارواڑ کے یتیم اُسی علاقہ میں رہیں تو اِس حکم کی خلاف ورزی کرکے ہم بیچارے یتیموں کی کیا مدد کر سکتے ہیں ×

اب پھر سوال وہی ہوتا ہے کہ آریہ سماج کا اس وقت کیا فرض ہے - لیکن ہمارے لئے اب اس سوال کا جواب دینا مشکل نہیں رہا - کیا بلحاظ اس کے کہ اجمیر میں یتیموں کی پرورش کرنے میں خرچ کم ہوگا - اور کیا بلحاظ اس کے کہ ہم یتیموں کو جائز طور پر باہر لا ہی نہیں سکتے ہیں - ہمیں چاہیئے کہ اپنے ویشنوی زنجیروں کو توڑ کر سب آریہ بھائی اپنی مدد کا حصہ دیانند اناتھ آلے اجمیر کے منتری دیانند کے نام بھیجیں - کیونکہ ہمیں پورا آشا ہے کہ اُس یتیم خانہ میں بچوں کی شاریرک اور آتمک دونوں اُونتی کا سنتوش ہوگا ×

اِس مدد میں بلاتمیز صوبہ اور پرانت کے پنجاب اور پشچم وتر دیش - اودہ اور بہار بنگال اور بمبئی غرضیکہ بھارت ورش کے آریہ ماتر کو شریک ہونا چاہیئے - سبھا ست دہرم پرچارک کی طرف سے بطور پہلی قسط کے مبلغ ۵۰ روپیہ کا منی آرڈر بھیجا گیا ہے ×

آریہ پرشو! گروکل کے پتر اسٹیٹیوشنوں اور ویدپرچار سے مہان کاموں کے لئے جلسے بڑے بڑے شمار یہ جہاں آپ کر رہے ہو - وہاں راجپوتانہ اور ممالک متوسط سے اُٹھی ہوئی دردناک آواز کو سنو - دیکھو دین اناتھ اور اپاہج آنا تھا - زبان حال سے کیا کہہ رہے ہیں - وہ ہمارے بزرگ کسی زمانہ میں ویدوں کے ماننے والے تھے - اُن کی سنتان ویدک مارگ سے گمراہ ہوگئی - دہرم کرم سب نشٹ ہوگئے - ہمیں بھی جنم ہی سے اندھکار میں رکھنا چاہا - لیکن ہم اُس زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ ویدک سورج کے آگے سے بادل ہٹ چکے تھے - اور رشی دیانند نے لوگوں کو اُسکے جلال سے آگاہ کر دیا تھا - ممکن تھا کہ ہم بھی اُس روشنی کو دیکھتے - اور ویدک مارگ کو پکڑتے - لیکن اب کوئی چارہ نظر نہیں آتا کیونکہ ناصری تاریکی کے اندر ہمیں پھر گھسیٹا جاتا ہے؟ آہ! کیا دردناک نظارا ہے - آریہ سجنو! اُٹھو - دین اور اپاہجوں کی مدد کرو تاکہ جبوقت انتم سمے آوے تو تمہیں افسوس سے یہہ نہ کہنا پڑے کہ تم نے کیوں اپنا فرض ادا نہ کیا ×

تصحیح غلطی

آریہ پترکا میں میرے لڑکے ہوم کرن کی وفات
کا حال جو چھپا ہے اُس کے بیان میں کچھ غلطی ہے۔
اس خیال سے کہ آپ اُس کی نقل نہ چھاپ دیں.
میں اصل حال آپ کی سیوا میں ارسال کرتا ہوں
کرپا کرکے اسطرح سے شایع فرماویں ۔

میں ۲۰ مارچ کو ڈیرہ غازیخان اُتسو پر جانیکو
طیار ہوا۔ تو میرے دونوں لڑکے بھی ساتھ ہی
طیار ہوگئے۔ اور جانے پر بہت ہی زور دینے لگے۔
میں اُن کو ساتھ لیکر ۲۰ مارچ شام کو ڈیرہ غازیخان
پہونچ گیا۔ ۲۱ مارچ دن بھر خوشی سے کاٹا۔
کل کی کارروائی اُتسو کی دیکھی۔ ۲۱ کی رات کو
کارروائی کانفرنس وغیرہ ختم ہونے کے بعد
سماج مندر کے متصل مکان لیلو رام نانگہ میں
جہانکہ میں اُترا ہوا تھا آیا۔ لڑکوں کو دودھ
پلایا۔ اور برتن صاف کرکے میں سماج مندر کو
گیا کہ کل صبح کے ہون کے واسطے گھی منگوا کر
رکھوں۔ سماج مندر میں جاکر ایک لڑکے کو بازار
سے گھی لانے کو بھیجا۔ وہاں چند ادھکاری
سماج کے بیٹھے تھے۔ اگلے دن کے پروگرام کے
متعلق اُن سے بات چیت کرنے لگ گیا۔ کوئی
دس منٹ نہ گذرے ہوں گے کہ چھوٹے لڑکے
کے زور زور ورلاپ کی آواز آئی۔ سُن کر سب
دوڑے گئے۔ دیکھا کہ ہوم کرن بے ہوش گلی میں
پڑا ہے۔ میگھہ ورن سرہانے کھڑا رو رہا ہے۔
میرے اُس مکان سے نکلنے کے بعد ہوم کرن نے
چھوٹے بھائی کو کہا کہ میں اوپر پاخانہ جاؤنگا
تم چراغ جلا کر لے چلو۔ اُس نے کہا کہ اوپر نہ جاؤ
اندھیرا ہے کوئی دیکھتا نہیں ہے۔ گلی میں بیٹھ
لو۔ مگر اُس نے نہ مانا۔ فوراً کوٹھہ پر چڑھ گیا۔
میگھہ ورن چراغ جلا کر ابھی ایک پوڑی پر چڑھا
تھا کہ باہر گرنے کی آواز آئی۔ فوراً اُتر کر باہر گیا
ہوم کرن کو بے ہوش پایا۔ ورلاپ کرنے لگا۔

پس ہم سب اُسے اُٹھا کر اندر لائے۔ حکیم اور
ڈاکٹر جو اُس وقت مل سکے بلائے گئے۔ اول کچھ
آثار اچھے معلوم ہوئے۔ دو ماشہ کھانڈ کچھ پان
بھر دو چمچہ دودھ۔ ایک رتی کستوری بھی اندر
گئی مگر پھر جلد صورت بدل گئی۔ ایک گھنٹہ کے اندر
دم نکل گیا۔ یہہ کل وقوعہ ۱۱ و ۱۲ بجے رات کے
درمیان خواب کے طور پر گذر گیا۔ اونچائی جس سے
ہوم کرن گرا کوئی دس بارہ فیٹ ہوگی۔ نیچے
پختہ نالی تھی اُس کی اینٹیں کنارہ دار کھڑی
تھیں۔ سر میں سخت چوٹ آئی۔ دماغ کی ہڈی
ٹوٹ گئی۔ پرماتما کے ویدک دھرم کے ایک سیوک
کو جس کی ذات سے بڑی بھاری اُمید بھوشیہ تر
کی سیوا کرنے کی تھی۔ ہم سب سے جدا کر دیا۔

ہوم کرن کی عمر کے ۱۲ سال پورے ہو چکے تھے
تیرھواں سال شروع تھا۔ مظفرگڑھ سکول
کے دوم مڈل کلاس میں پڑھتا تھا۔

اب میرے بہت سے مہربان اور بزرگ۔ اور
آریہ سجن پُرش اس میرے رنج میں شریک ہوکر
ہمدردی اور شانتی کا ایک پتر بھیج رہے ہیں۔
میں اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن
سب سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ مرحوم کی آتما
کی شانتی کے واسطے پرم پتا جگدیشور سے پرارتھی
ہوں۔ یہہ سنسار بجلی کے سمان تیز رفتار
چل رہا ہے۔ اس میں کوئی بھی باقی نہ رہیگا
پرم پتا دیا کریں کہ ہم لوگ ان واقعات
کو دل میں جگہہ دیکر منش جنم کے اُدیش کو
بھول نہ جاویں ۔

آپکا متر
گنگا رام منتری آریہ سماج مظفرگڑھ

سامگری ہون

مجھے ذاتی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو جو چیزیں
ہون کی سامگری میں شامل ہونی چاہئیں اُن سے
بہت کم آریہ بھائی واقف ہیں۔ اس لئے آریہ پبلک
کی آگاہی کے لئے جو جو پدارتھ ہون کی سامگری
میں شامل ہونے چاہئیں۔ ذیل میں درج کئے
جاتے ہیں۔ تاکہ سب بھائی لابھ اُٹھا سکیں۔
دار چینی۔ بادام۔ جائفل۔ چھیل چھبیلہ۔
کپور کچری۔ مشک بالا۔ بال چھڑ۔ کچور۔ ناگر
موتھہ۔ گلو۔ الائچی ڈوڈہ۔ لونگ۔ گری۔
چھوہارہ۔ جلوتری۔ صندل بورہ۔ اگر۔ تگر۔ اندر جو
سرد چینی۔ تمال پتر۔ گوگل۔ دھوپ لکڑی
مشک کافور۔ برہمی۔ پانڑی۔ لوبان۔
زعفران۔ شہد۔ چینی۔ خس۔ میوہ جات۔
آپکا شبھ چنتک (گوکل چند)

سیالکوٹ آریہ سماج

معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے ہفتہ کے پرچارک میں
چھپنے کے واسطے لالہ نرسنگہ ورما نے میری نسبت
کچھ لکھا تھا۔ میں نے ایک دفعہ آریہ سماج مندر
سیالکوٹ میں ایک سرمن کرموں کے وشے پر دیا
تھا۔ لالہ نرسنگہ ورما نے میرا سدھانت سمجھنے میں غلطی
کھائی ہے۔ میں نے اسی وقت سماج کا جلسہ برخاست
ہو چکنے کے بعد صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا تھا کہ
میرا سدھانت شرادھ کے بارہ میں کیا ہے۔ لیکن
لالہ نرسنگہ ورما اُس وقت بھی زبردستی اپنے
خیال کے مطابق میرے سرمن سے نکالا ہوا
سدھانت میرے گلے مڑھنا چاہتے تھے۔ اور اب بھی
معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اس خط میں لکھا ہوگا
جو آپ کی طرف لکھا ہے۔ میں اس وقت مرتک شرادھ

کے ورثہ پر کیا چوڑا لکھنا نہیں چاہتا۔ مختصر الفاظ میں اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کرنے کے واسطے یہہ ظاہر کر دیتا ہوں کہ میرا مطلب متوکی شیرادہ کے ورثہ پر بالکل وہی چلا... دلیا ہے جیسا کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا تھا۔ اور جیسا انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں ظاہر کیا ہے۔ اگر لالہ نرسنگھ داس جی نے برخلاف کچھہ سمجھا ہے تو اُن کی غلطی ہے یا ادراتا کسی مطلب براری کے لئے ایسا سمجھہ رہے ہونگے۔

آپکا شبھہ چنتک

نہیم سین پردھان آریہ سماج سیالکوٹ۔

آریہ سماجک خبریں

کیرہاں آریہ سماج کے ممبروں نے بیساکھی کے روز اور دوسرے روز بڑے اُتساہ سے ویدک دھرم پرچار کیا۔

لورالائی آریہ سماج میں بیساکھی کے دن بھجن پرارتھنا اور اُپدیش خاص طور پر ہوئے ✦

چٹھاکوٹ میں آریہ سماج پھر سے قایم ہوا ہے۔ پنڈت کاشی ناتھہ جی تتھا مہاشہ بخشیش رام جی نے وینا نگر سے جا کر پرچار کیا مہاشہ کاشی ناتھہ جی پردھان۔ مہاشہ درگا داس جی اُپ پردھان مہاشہ شیام سروپ جی منتری۔ مہاشہ اننت رام جی خزانچی۔ مہاشہ تارا چند جی پستکادھیکش۔ ان کے سوائے پانچ ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔ اور ۶ ماہوار چندہ لکھا گیا۔ اسوقت خاص چندہ ۹ ؎ ہو گیا۔ ایشور اس آریہ سماج کو چرآیو کرے ✦

آریہ سماج ہوپالو الا کا سالانہ جلسہ جو ۲۸ اور ۲۹ اپریل کے لئے مقرر تھا فی الحال ملتوی ہو گیا ہے ✦

موضع بلسمر کاں ضلع اٹہ کا وارشک اُتسو آنند پورک سماپت ہوا۔ نمن لکہت ادہکاری منتخب ہوئے۔ پنڈت دوارکا پرساد شرما پردھان۔ راجہ رام ورما منتری وپرتی ندھی۔ پنڈت شیو شنکر شرما اُپ منتری۔ منشی بلما قید آل جی کوشادھیکش۔ منشی سالگرام جی پستکادھیکش۔

گُروکُل ویدک پاٹھشالا سکندر آباد کیطرف سے لالہ شیو چرن لعل جی بسولی ضلع بدایوں کو اسی کا دہنباد دیا جاتا ہے کہ جن کے اُدیوگ سے لعہ روپیہ لالہ رام چرن لال جی کے بواہ کے موقع پر جو کہ برات مراد آباد سے آئی تھی۔ بوساطت منگل سین وور یارتھی انیک مہاشیوں سے اکٹر ہو کر پراپت ہوئے ✦

رام نگر (ضلع گوجرانوالہ) (۱) لالہ گوکل چند کی شادی پر ایک روپیہ سکول کو دان ملا۔ برات موضع چاہل میں گئی۔ ودیارتھیوں نے وید منتروں بھجنوں سے نگر کیرتن کر کے تمام قصبہ پہ اثر ڈالا۔ اُتارے وسمبندھیوں کے گھر میں بھجن ہوتے۔ (۲) ۱۴ مارچ کے ستیاہک جلسہ میں بھجنوں اور وید منتروں کے بعد لالہ لچھمن داس نے ہون کرایا۔ ازاں بعد اُپاسنا کر گوشتخوری کی تردید میں لیکچر دیا۔ (۳) پنڈت لیکھرام جی کا ماتمی جلسہ ہوا بھجنوں وغیرہ کے بعد لالہ لچھمن داس نے پنڈت جی کے جیون اور وصیت پر دو گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ جلسہ میں حاضری معقول تھی۔ عہ روپیہ چندہ ہوا ✦

بٹالہ میں لالہ متھرا داس جی پوری کی پتری کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ پنڈت سرب دیال جی لاہور سے سنسکار کرانے کے لئے گئے تھے۔ باقی بٹالہ شہر کے پنڈتان بھی سنسکار میں انکی پیروی کرتے تھے۔ پنڈت سرب دیال جی نے سنسکار کو اچھی ریتی سے نبھایا۔ ہر ایک منتر کا ارتھہ حاضرین کو سُنا دیتے تھے۔ سنسکار پر لالہ متھرا داس جی کی برادری اور اچھے اچھے معزز رئیس بٹالہ شامل تھے۔ گو برادری پہلے ناراض تھی۔ مگر جس وقت سنسکار کو دیکھا تو سب چکت رہ گئے۔ اور کہنے لگے کہ واقعی سنسکار اسیکو کہتے ہیں۔ لالہ متھرا داس جی نے دو دو روپیہ پنڈتان کو دکشنا دی۔ اور لعہ روپیہ چینجی لال میموریل فنڈ میں دان ہوئے اور لالہ صاحب کے داماد کے والد کی طرف سے عہ روپیہ دان دئے گئے ✦

مفصلہ ذیل صاحبان نے بموجب تجویز مینگ کمیٹی آریہ سماج عہ روپیہ فی ممبر کے حساب سے شریمان لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپنے پرن کے پالن کرنے کے واسطے گروکل فنڈ میں چندہ دیا ہے ✦

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم
۱	حکیم رام سرن داس صاحب.....	عہ
۲	لالہ جیون مل صاحب........	عہ
۳	لالہ منشی رام صاحب پردھان....	عہ
۴	لالہ رادھاکشن صاحب......	عہ
۵	لالہ سنت رام صاحب.......	عہ
۶	سردار ارجن سنگھ......	عہ
۷	لالہ گنگا رام صاحب......	عہ
۸	لالہ گنہیا لال صاحب......	عہ
۹	لالہ بھولا ناتھہ صاحب......	عہ
۱۰	لالہ بھگوانداس صاحب	عہ
۱۱	لالہ شنکرداس صاحب......	عہ
۱۲	لالہ فقیر چند صاحب......	عہ
۱۳	بابو رتن چند صاحب	عہ
۱۴	چودہری لچھمن داس صاحب...	عہ
۱۵	لالہ میلا رام صاحب........	عہ
۱۶	لالہ ٹھاکرداس صاحب......	۲ سے

نوٹ چودہری لچھمنداس صاحب کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے بحیثیت ممبر نہیں دیا۔ کیونکہ وہ چندہ گزار نہیں ہیں۔ مندرجہ بالا تحریر کو درج اخبار فرماکر ممنون فرمائیگا ✦ راقم

سردار ارجن سنگھ سکرٹری آریہ سماج کیرہاں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مظفرگڑہ و خان گڑہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج خان گڑہ کی تحریک پر مظفرگڑہ سماج کی انترنگ سبہا نے منظور کیا کہ بتاریخ ۱۵ و ۱۶ ۔ ا ستمبر ۱۹۰۹ء مظفرگڑہ میں میلہ ویدک دہرم کا کیا جاوے ۔ اور اس کے بعد ۱۷ و ۱۸ مارچ کو خانگڑہ میں ہووے ۔ آریہ پرتی ندہی سبہا میں واسطے تشریف آوری پرچارکوں کے لکہا گیا ۔ تاریخ مقررہ پر پنڈت ریلداس جی ۔ اور پنڈت ہیرا ج جی ۔ و پنڈت رام رتن جی اور بابو گوکل چند جی تشریف لے آئے ۔ اور پنڈت ہرلشچند ر جی جو تاریخ مقررہ سے دس روز اول ہی آچکے تہے ۔ علاقہ تحصیل علی پور وخیرپور سے پرچار کرکے ۱۴ ار کی شام کو پہونچ گئے ان کے علاوہ ملتان شہر سے لالہ کاشی رام صاحب پردہان ۔ لالہ ایشورداس صاحب اوپ پردہان سردار گوربخش سنگہ جی منتری سماج ملتان ۔ و مہتہ جیمنی جی و لالہ کنہیا لال و دیگر کل ۲۶ پرش اور ۱۰ ۔ ۱ استریاں ۔ اور ڈیرہ غازیخاں سے پنڈت جیون لال و ملک گنیش داس و لالہ ہری رام صاحبان کل ۵ کس منٹگمری سے لالہ موہن لال ۔ اور اس ضلع کے قصبات گورمانی ۔ دائرہ دین پناہ گجرات ۔ خیرپور ۔ علی پور ۔ ڈوگر کلاسرہ ۔ خان گڑہ و خان گڑہ ڈومہ ۔ جتوی ۔ جہوگیوالہ کہارک ۔ بسیرہ ۔ سیت پور وغیرہ جگہوں سے بہت سے آریہ بہائی تشریف لے آئے کل تعداد آریہ پرش استریوں کی جو باہر سے اس میلہ میں شریک ہوئے ۔ ایک سو پچیس ۱۲۵ سے زیادہ ہوگی جس سے بہت عمدہ رونق اس میلہ میں ہوگئی ۔ نبی بخش راگی بہی اس میلہ پر پہونچ گیا جس نے اپنے اُتم بہجنوں سے حاضرین کو خوش کیا ۔ اور لالہ ٹیک چند ماں صاحب ملتان نے ہارمونیم پر کام کیا ۔ ۱۵ مارچ کی صبح کو بہت لوگ ریلوے سٹیشن پر باہر سے آنے والے بہائیوں کے استقبال کو گئے ۔ اور انگریزی باجہ کے ساتہ بہجن کیرتن کرتے ہوئے ۸ بجے سماج مندر میں پہونچ گئے ۔ یہہ مندر جو لالہ گیلا رام اپیل نویس کا مکان شہر کے اندر بڑے رونق دار حصہ شہر میں واقعہ ہے ۔ فرش ۔ شامیانہ ویدمنتروں اور انگریزی ۔ اردو ۔ شاستری موٹو لگا کر سجایا گیا تہا ۔ شامیانہ اس موقعہ کے واسطے ڈیرہ غازی خان آریہ سماج کا منگوایا گیا تہا اس تردد اور تکلیف کو دیکہکر لالہ گیلا رام صاحب نے کہدیا ہے کہ اس مکان کے صحن کے موافق دریاں اور ایک شامیانہ آیندہ کے واسطے وہ خود خرید کریں گے ۔ تا کہ ایسے میلہ اور اُتسو کے موقعہ پر دوسری جگہہ سے مانگ کر لانے کی تکلیف نہ ہوا کرے ۔ اس کی بابت لالہ گیلا رام صاحب دہنیا واد کے یوگیہ ہیں ۔ معلوم رہے کہ ڈاکٹر جیندا رام صاحب جو امریکہ سے ہوکر آئے ہیں اور اب جسمانی روگوں کے علاج کو دہرم کے ساتہ ساتہ پرچلت کرنے کی تجاویز عمل میں لا رہے ہیں ۔ ان لالہ گیلا رام صاحب کے چہوٹے بہائی ہیں ۔ پہر پروگرام کے موافق ہون بہجن اور پنڈت ریلداس جی کی پرارتہنا اور دہرم اپدیش اور پنڈت رام رتن جی کا لیکچر دہرم کی مہماں پر ہوکر ۱۱ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی ۔ لیکچروں کا خلاصہ درج نہ کرنے کی یہہ وجہہ ہے کہ وہ علیحدہ ٹریکٹ کے طور پر چہپوانے کی تجویز ہے ۔ ان دو نو دنوں کے لیکچروں کیواسطے تجویز کیا گیا تہا ۔ کہ ایک ایک وقت میں ایک ایک صاحب کل کارروائی کو قلمبند کرتے جاویں ۔ چنانچہ لالہ نونہال چند صاحب بی ۔ اے ۔ لالہ پیارے لال صاحب بی ۔ اے ۔ لالہ مہر گوپال صاحب ایم ۔ اے ۔ اور ماسٹر فتح چند صاحب بی ۔ اے نے اس کام کو بڑی خوشی سے اپنے ذمہ لیا تہا ۔ اور جو کچہہ ان صاحبان نے اُس موقعہ پر تحریر کیا ہے ۔ اُسے صاف کرکے امید ہے کہ جلد دیں گے ۔ پہر اگر مناسب خیال کیا گیا تو ان لیکچروں کو شایع کرایا جاوے گا ۔ ان چاروں صاحبان کا بہی شکریہ ادا کیا جاتا ہے ۔ بعد دوپہر ۲ بجے سے کارروائی شروع ہوئی ۔ بہجنوں کے بعد ایک گہنٹہ تک پنڈت ہیرا ج جی کا لیکچر ہوا ۔ جس کے بعد بہجن ہوکر مہتہ جیمنی جی بی ۔ اے کا لیکچر آریہ ورت کے تنزل کے باعث پر ہوا ۔ اس وقت حاضری ۳۵۰ کی تہی ۔ اور لوگ برابر آرہے تہے ۔ اور کثرت انبوہ کے باعث گرمی محسوس ہونے لگی تہی ۔ اب لالہ ہیرا ج صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ ضلع مظفرگڑہ کی تقریر اور وصیت نامہ کے سُنانے کا وقت تہا ۔ یہہ تقریر لالہ صاحب نے چہوڑ کر اُن کی بہت سی کاپیاں منگوائی تہیں ۔ بباعث گرمی اور علالت طبع کے خود نہ سُنا سکے اس واسطے ماسٹر فتح چند صاحب بی ۔ اے نے اس تقریر اور وصیت نامہ کا کچہہ حصہ پڑہ کر سُنا دیا ۔ لالہ صاحب نے فی الحال ۔۔۔ روپیہ اس کام کے واسطے الگ کردیا ہے ۔ کہ اُس کے خرچ سے ایک شفاخانہ واسطے علاج غربا کے جاری رہے اور ایک بدہوا کنیا مہاودیالہ میں تعلیم پایا کرے اور وہ بعد تعلیم استریوں کی تعلیم اور پرچار کا کام کیا کرے اور ایسا ہی ایک یتیم لڑکا بہی گروکل یا ایسے ہی کسی ودیالہ میں تعلیم پایا کرے ۔ جہانتک دہارمک تعلیم کا پورا پربندہ ہو ۔ ایک کاپی وصیت نامہ اور التماس کی ارسال ہے ۔ اس کو بہی ضرور حرف بحرف یا خلاصہ کرکے چہپوا دیویں ۔ (باقی)

مرتی بیلا رام صاحب علاوہ اس روپیہ کے
جو وہ اول گوروکل کے واسطے دان کر چکے ہیں۔
ایک سو روپیہ نقد گوروکل کے واسطے دان کیا جو
اور روپیہ جو گوروکل کے واسطے اس موقعہ
پر لوگوں نے دیا۔ اور کچھ جو اول
جمع ہو چکا تھا ابھی مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ بابو
گوکل چند صاحب کو دیا۔ جو کہ گوروکل کے واسطے
کرتے پھرتے ہیں۔ اپیل کسی فنڈ کے واسطے
اس موقعہ پر نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ میلہ وغیرہ کے
خرچ کے واسطے بھی سماج کی طرف سے چندہ
نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اول تھوڑے روز ہوئے۔
گوروکل کے واسطے لوگوں سے چندہ لیا۔ اور
لکھوایا گیا ہے۔ اس واسطے جو کچھ خود اسی
موقعہ پر کسی نے دیا وہی منظور کیا گیا۔
اس کے بعد ایک بھجن ہو کر سندھیا کے واسطے
وقت دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ سندھیا کرنے کے
بعد ۸ بجے سب تشریف لاویں۔ پس
۸ بجے لالہ کاشی رام صاحب پردھان آریہ
سماج ملتان کا لیکچر ویدک دھرم کی اُتمتا پر ہوا
یہ لیکچر بڑا فاضلانہ تھا۔ اور بہت سے معلومات
کا ذخیرہ تھا۔ رات کے دس بج گئے۔ اور بھجن
ہونے کے بعد آج کی کارروائی ختم ہوئی۔
دوسرے دن ۱۷ مارچ ۱۹۰۰ء کو صبح ۷ بجے
کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈتوں نے ہون اور
سوستی واچن کیا۔ نبی بخش راگی لالہ ٹیک چند
اور کنہیا لال صاحبان نے اوتم اوتم بھجن گائے
بابو گوکل چند نے پرارتھنا کے بعد اُپدیش دیا۔
پھر ۱۱ بجے تک پنڈت ہریشچندر جی کا لیکچر
گرہست آشرم کے مضمون پر ہوا۔ گو لیکچرار
کا جھکاؤ جوتش کی طرف زیادہ تر ہو گیا۔
اور اس جوتش کے متعلق بہت سے حالات
لوگوں کو بتلائے۔ اس کے بعد بھجن ہو کر سادھو
نتیا نندجی نے ناتھ بھارت سیوک نے گوروکل

کے متعلق اپنی بناتی ایک اداؤلی اونچی آواز سے
پڑھ کر سنائی۔ جس میں ان کی درخواست ہے کہ
کہ اگر صرف پنجاب کے آریہ لوگ ایک ایک
پیسہ روز گوروکل کے واسطے دان دیتے جاویں
تو ایک سال میں ایک لاکھ روپیہ ہو سکتا ہے۔
۱۱ ½ بجے صبح کی کارروائی ختم ہو گئی۔ بعد دوپہر
۱ ½ بجے نگر کیرتن کا وقت تھا۔ جو کہ ٹھیک وقت
پر شروع کیا گیا۔ صرف ۳ بازاروں میں نگر کیرتن
ہو سکا۔ بہت سے لوگ اس وقت جمع ہو گئے۔ لالہ
کنہیا لال جی و نبی بخش راگی اور دیگر آریہ بھائیوں
نے اپنے منوہر بھجنوں سے نگر واسیوں کو ویدک
دھرم کی خوشخبری سنائی۔ اور بابو گوکل چند
اور بھگت رام ودیارتھیوں نے عورتوں کو جو
گلیوں کے انجام پر جوق درجوق جمع ہو جاتی
تھیں۔ اچھی اچھی طرح اُپدیش سنائے۔ پردو
روزہ اُتسو کی کارروائی اور نگر کیرتن کے بھجن
اور اُپدیشوں کا ایک اُتم اثر یہ بھی ہوا کہ شہر
کے لوگ جو واہیات سوانگ اول دنوں میں
بنایا کرتے تھے وہ ان دونوں دنوں میں بہت
کم ہو گئے۔ اور آئندہ اُمید پڑتی ہے۔ کہ جو
لوگ اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہتے ہیں وہ ہولی
کے دنوں میں ویدک دھرم کے میلوں کو دیکھ
دیکھ کر خود بخود ناشائستہ کھیل تماشوں کو
جن کو لکھنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ چھوڑ کر
کچھ اچھا کام کیا کریں گے۔ نگر کیرتن کے بعد
ٹھیک ۳ بجے مندر میں پہونچ گئے اور ہارمونیم
کے ساتھ "اودے رست تک راج ہو تیرا شری
وکٹوریہ مائی" یہ بھجن گایا گیا۔ اور اس کے
بعد "آج سب مل گیت گاؤ اُس پربھو کے دھنیاواد"
گایا۔ اور سر فوال جنوبی افریقہ میں جو کامیابی
سرکار انگریزی کے لشکر ظفر پیکر کو ہوئی ہے
اُس کے متعلق ماسٹر فتح چند صاحب بی اے
نے اپنی فاضلانہ تقریر میں خوشی کا اظہار کیا۔

اور جو جو فوائد قیصر ہند وکٹوریہ کے راج میں آریہ
لوگوں کو ہوتے ہیں۔ وہ مختصر طور پر سنائے۔ اور جس
عہد کی سب سے بڑی [illegible] سوامی دیانند کا ظہور
اور ویدک دھرم کا از سرنو پرچار ایسی یادگار
ہے جو آج تک کسی شاہنشاہ کو بھی نصیب نہیں ہوئی
اس کا خاص طور پر ذکر کیا۔ جنوبی افریقہ میں افواج
انگریزی کی کامیابی پر پرماتما جگدیشور کا دھنیاواد
ادا کیا۔ اور گورنمنٹ کو مبارکباد دی۔ اور قیصر ہند
وکٹوریہ کے نام پر تین دفعہ چیئرز یعنی نعرہ خوشی
لگانے کو کل حاضرین سے استدعا کی۔ جو بڑی
خوشی سے کل حاضرین نے تال بجا کر لگایا۔ اس کے
بعد منتری سماج نے گورنمنٹ کو مبارک اور دیگر
پرماتما کا شکر ادا کر کے کہا۔ کہ چونکہ گورنمنٹ انگریزی
کا سایہ ہر ملت اور مذہب والے کے آرام کا موجب
ہے۔ اس واسطے کل حاضرین آریہ ہوں یا ہندو
یا مسلمان یا عیسائی ہوں اپنے پرمیشور خداوند
تعالےٰ سے صدق دل کے ساتھ دعا کریں۔ کہ قیصر ہند
کا راج اور اقبال روز بروز بڑھتا رہے۔ اور آپ کی
عمر اور صحت میں خدا کی برکت شامل حال ہو۔ اور
سُنایا کہ اس خوشی کا اظہار آریہ سماج کی طرف
سے اس طور کیا گیا ہے۔ کہ آج شام کو غربا کو سماج
کی طرف سے کھانا تقسیم کیا جاوے گا جسکی بابت
منادی شہر میں کرائی گئی۔ اور جسقدر لوگ آئے
سب کو کھانا دیا گیا۔ اس مبارکباد کی تار گورنمنٹ
میں بھیجدی گئی۔ اور اسکی ایک نقل اخبار سول
ملٹری گزٹ کو اور ایک آریہ پتر کا کو بھی بھجوائی
گئی۔ اس کے بعد ۴ سے ۵ بجے تک دھرم چرچا کا
وقت تھا۔ اور کوئی پرشن کرنے کو نہ اُٹھا۔ مگر
ایک شخص نے اُٹھکر سوال کیا کہ برہما نے وید اگنی
وایو آدتیہ چار رشیوں سے پڑھے یا اُن سب کو
پڑھائے۔ اس کو پرمان دئے گئے۔ مگر وہ باوجود
اس کے کہ اپنی ودیا کرن سے ناواقفیت کا اقبال
کر گیا مگر پھر بھی کہتا جاتا تھا کہ ارتھ میں

دیا جا سکتا ہوں۔ ابھی بیشن اوتسو میں گھنٹہ سماپت ہوگیا۔ اس کے بعد ایک بھجن ہوکر شریمتی جی کا ویاکھیان گوروکل کے اغراض اور ضرورت پر ہوا۔ لیکچرار نے اپنی سنجیدہ طرز بیان اور وسیع معلومات کے اظہار سے حاضرین کے دلوں پر نقش بٹھا دیا۔ کہ ان دنوں میں گوروکلوں کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ لیکچر ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اسکے بعد سندھیا کا وقت ہو گیا۔ لوگوں سے کہدیا گیا ۸½ بجے پھر تشریف لاویں۔ پھر رات کو سردار گوربخش سنگھ جی منتری آریہ سماج ملتان کا لیکچر شروع ہوا۔ سردار جی کو اپنشدوں اور درشنوں کے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ ویدانت اور دیگر درشنوں کے متعلق سردار جی نے بہت کچھ کہا اور لوگوں کو آرش گرنتھوں کے مضامین کا نمونہ بتلا کر ان کے پرچار کا شایق بنایا۔ اس کے بعد بھجن اور شکریہ اُن صاحبان کا جو باہر سے تکلیف اُٹھا کر تشریف لائے اور جن بھائیوں نے کام میں مدد دی اور سب کا دھنیواد اور پرماتما کا کیا گیا اور جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ پانچ صاحبان نے اس اُتسو پر آریہ سماج کی ممبری کی درخواست دی۔ اور عام طور پر جو جو اتم بھاؤ لوگوں کے دلوں میں اُتپن ہوئے اور سچائی کے خلاف جو خیالات حاضرین جلسہ کے دہیان میں آئے اُن کے بیان کرنے کو کسی میں سامرتھ نہیں ہے۔ آخیر پر اس سرو شکتیمان جگت پتا جگدیشور کا دھنیواد ادا کیا جاتا ہے۔ کہ جس کی الوگرہ سے دھرم میلہ نربگھن سماپت ہوا۔ اور والیان پولیس نے بھی جو موقعہ پر موجود رہ کر امن امان سے اپنے کام کو پورا کروایا۔ اُن کا بھی شکریہ جس قدر کیا جاوے تھوڑا ہے۔ جگت پتا دیا کریں کہ ہمیشہ اس قسم کے میلے نگر نگر اور گرام گرام میں ہوتے رہیں۔

راقم آپکا مِتر
گنگا رام منتری آریہ سماج مظفر گڑھ

کام کرنے والوں کی قدر کرو۔ اگر ویدک ودیا اور ویدک دہرم سے دیش و بیشانتر کو بہوشت کرنیکی ابہلاشا ہے۔

نمبر (۱)

وہ ملک اور وہ جاتی کبھی اونت نہیں ہو سکتا جو اپنے اچاریہ۔ گورو۔ پنڈت۔ ودوان۔ لیڈر۔ سنیاسی جو دہرم کے رکشک ہوتے ہیں۔ قدر نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے جو قوم یا جو مذہب یا جو دیش دہرم کے رکشکوں کی قدر کرتا ہے۔ وہی دیش اور وہی قوم ہمیشہ اُنتی اور ترقی کو پراپت ہوکر ہر طرح کا آنند حاصل کرتے اور کراتی ہیں۔ اور نیز ویدک دہرم اس وشے میں نہایت تاکید کے ساتھ شکشا دیتا ہے۔ شرادھ ترپن کا وشے تبلاتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ آریہ سماج مرے ہوئے لوگوں کی قدر کرے۔ بلکہ جیتے ہوئے لیڈروں کی قدر کرنی چاہئے۔ مُردوں کا شرادھ کرنا۔ یا اور کسی قسم سے اُن کی یادگار یا سیوا کرنا۔ اُس مُردہ روح کے لئے سنتشٹ نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ اُس قدردانی سے کچھ مُردہ شریر خبردار ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے بعد مرنے کے اپنے دہرم رکشکوں کی جیسی قدر کری ویسی اُن کی زندگی میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ لیکن آریہ سماج کا دہرم ویدک تعلیم تبلاتی ہے کہ جیتے ہوئے ماتا پتا گورو اچاریہ اتتھی سنیاسی ودوان مہاتمان ماتما اور وید کی سیوا کرنا ہی ان کا پرم دہرم ہے اور اسیکو شرادھ ترپن کہتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج عام آدمیوں نے اس امر کو بہت ہی کم وچارا ہے کیونکہ پچھلے اتہاس تبلاتے ہیں۔ اوتا مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے کام کی مہماں ہمارے ہردیوں کے اندر گہر کر گئی ہے۔ اور اس کی مہماں ہمارے دلوں پر روز بروز زیادہ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس طرح اگر پنڈت لیکھرام دہرم ویر کی قدر اگر اُن کی زندگی میں کیجاتی تو پنڈت لیکھرام کا اُتساہ جو کچھ کہ تہا اُس سے بہت کچھ زیادہ ہو جاتا۔ اور وہ اس امر سے سنتشٹ ہو جاتے کہ آریہ سماج کام کرنے والوں کی قدردان ہے۔ اس طرح پنڈت گورودت صاحب ایم اے کے کام کی قدر بہی اُن کی زندگی میں ایسی نہیں کی گئی۔ جیسا کہ اس وقت کیجارہی ہے۔ جو کام کہ یہہ صاحبان کر گئے ہیں اِن کے بعد میں اُنکا کوئی جانشین پیدا نہیں ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک اس قسم کا کام کر گئے ہیں جو ہر ایک معمولی آدمی کا کام نہیں تہا۔ بلکہ غیر معمولی اور خاص آدمی تہے۔ پس آریہ سماج کو اس اصول پر بہت جلد وچار کرکے کام کرنے والوں کی قدر کرنی چاہئے۔ کیونکہ جب تک کام کرنے والوں کی قدر کرکے اُن کے اُتساہ کو بڑہایا جاویگا تب تک کام کرنے والوں کی تعداد نہیں بڑہ سکتی اور نہ کام کرنے والے خوش ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہہ قدرتی اصول ہے۔ کہ جہاں جس دیش یا قوم میں [illegible] قسم کے آدمی یا اشیا کی قدر کیجاتی ہے وہاں ویسے ہی آدمی اور ویسی ہی اشیا مہیا ہوتی ہیں۔ پس کام کرنے والوں کی کمی کا سب سے پہلا باعث یہی ہے۔ اب سے ہمیں چاہئے کہ ہم کام کرنے والوں کی سب طرح سے قدر کریں۔ اور ان کے اُتساہ کو بڑہاتے ہوئے قوم اور دیش کو فایدہ پہونچاویں۔ اور اُن کی زندگی میں ایسے صاحبان کی قدردانی کریں کیونکہ کام کرنے والے دہرم کے رکشک ہر ایک قوم

آدمی نہیں ہوسکتے۔ وہ خاص خاص آدمی ہوتے ہیں۔ اس واسطے دہرم رکشکوں کی اُنکی زندگی میں قدر کرنا جیسا مفید ہے ویسا مرنے کے بعد نہیں۔ مرنے کے بعد رونا اور پچہتانا جاہلوں اور مورکہوں کا کام ہے۔ جو کام ایک زندگی سے ہوسکتا ہے وہ لاکہوں اور کروڑوں روپیہ سے نہیں ہوسکتا۔ مرنے کے بعد اگر لاکہوں روپیہ میموریل فنڈوں کے واسطے جمع کیا جاوے تو وہ کام جو وہ دہرم ویر اپنی زندگی میں کرسکتا تہا۔ نہیں ہوسکتا۔ اس واسطے زندہ لیڈروں کی قدر کرو اور اُن کے اُتساہ کو بڑہا کر ملک اور دیش کو فایدہ پہونچاؤ۔ آپکا داس

ہر دواری لال۔ از حصار۔

آریہ سماج مورنڈہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

> رشی کے نام نامی کی یہہ سوم دہام ہے
> کہ گونجتی صدا یہاں زیر بوم و بام ہے
> پہر ساول بہی ہوا گر آئے تو سوم ہو
> یہہ ایسا جوش الفت کا سمجہو مقام ہے

(پہلا دن)

(۱) لالہ آتما رام جی کا اُدیوگ ہے کہ دن رات مورنڈہ میں آریہ دہرم کا پرچار ہوتا ہے۔ اگرچہ یہاں غریب اور کم بساط آدمی ہیں۔ تاہم دل کا جوش غریب نہیں اپنی طاقت دکہانے کا موقعہ ہرگز ہاتہہ سے جانے نہیں دیتے۔ مخالف اپنی مخالفت دکہائیں۔ لیکن مخالفوں کا اُن کے آگے کچہہ زور نہیں چلتا۔

(۲) نگر کیرتن کے دن پنڈت ہیمراج جی پدہارے تہے۔ لالہ سوم ناتہہ جی تشریف لائے تہے اِنکے سوائے اور آنا بہی کس نے تہا۔ زیادہ تر اُمید تہی وہ بہی پہنچی اور وہ بہی ندارد۔ نگر کیرتن تو ہوا۔ مگر دل میں بہائی صاحب لالہ سوم ناتہہ جی کی شمولیت کا انتظار رہا۔ جلسہ کی بے رونق ہونے کا خطرہ بہی دل میں تہا۔ اسپیکر نگاہ ہر دم روپڑ کی طرف اُٹہتی تہی۔ اور اضطراب پیدا ہوتا تہا۔ شام کے چار بجے روپڑ کی طرف سے غبار اُٹہتا سمجہہ لیا کہ کوئی آیا۔ استقبال کے لئے مورنڈہ تقریبًا مورنڈہ آدہا شہر موجود تہا۔ انگریزی باجہ آگے بجتا جاتا تہا اور بڑے آن بان سے آریہ بہائیوں کا پریم بہرا سور زمین و آسمان گونجاتا تہا۔ گرام کے لوگوں کی بڑی بہیڑ بہاڑ تہی۔ ہر ایک بہجن ہر آدمی دل لگا کر سنتا تہا۔

دوسرا دن

۳۱ مارچ کا تہا۔ ہون ہوکر اُپاسنا کرائی گئی منڈپ سجا سجایا طیار تہا۔ آدمیوں کی بڑی تعداد کان لگا کر سن رہی تہی۔ پنڈت بہوجدت جی کا لیکچر مورتی کہنڈن پر ہوا۔ اس کے بعد ودیارتہی بہگوان سنگہ جی کا لیکچر ویدک دہرم کی فضیلت پر تہا۔ بعد ازاں میرا لیکچر "وید سناتن ہے" اِس مضمون پر ہوا۔ اتنے میں بہائی صاحب و پنڈت ہیمراج جی تشریف لائے اُن کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی۔ پنڈت ہیمراج جی نے بڑی شان و شوکت سے ایک پُر اثر لیکچر دیا۔ مضمون دہرم کی رکشا کرنا تہا۔ درحقیقت پنڈت جی نے اپنی فصاحت اور بلاغت کی داد دی۔ اور حاضرین کا دل آریہ سماج کی طرف بڑے زور سے کہینچا۔ اس وقت شام ہوگئی اور اسلئے اگلی کارروائی دوسرے دن پر ملتوی کیگئی۔

تیسرا دن

ہون اور بہجن کے بعد پنڈت بہوجدت جی کا لیکچر بہوت۔ چڑیل۔ ومڑہی مسان کے کہنڈن پر ہوا۔ (۲) میرا لیکچر ۲ بجے سے شروع ہوا تہا۔ لیکچر کا مضمون آریہ دہرم کی فضیلت تہا۔ جس میں یم۔ نیم۔ تپ۔ دیکشا وغیرہ کی تشریح کی گئی تہی۔ اس کے بعد پنڈت ہیمراج جی کا عالی بڑے زور شور سے ہوا۔ قریبًا ۱۰۵ روپیہ چندہ مندر فنڈ کے لیے ہوا۔ جو اُسی وقت لالہ مجیب سنگہ ساہوکار کا ہیں پور وممبر آریہ سماج مورنڈہ کے حوالے کردیا گیا۔ طرفہ یہہ کہ دس ممبر آریہ سماج میں نئے شامل ہوئے اور ہر کہ وعدے آیندہ سال کے لئے مدد دینے کی حامی بہری۔ شاستر ارتہہ کوئی نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی مخالف سامنے آیا۔ جلسہ با رونق اور نہایت آنند پورک سماپت ہوا۔ آپکا داس

یوگ اندرپال۔ آریہ سماج مورنڈہ

ہولی ہولی

بمقام لائلپور ہولی کے ایام میں ہندو صاحبان نے جس قدر فحش گیت گائے اُسکا کوئی حد و حساب نہیں۔ خصوصًا سناتن دہرم سبہا کے پریمی اقوام پانیاں نے روسیاہی اور مٹی دہول اوڑانے میں کوئی کسر باقی نہیں چہوڑی اور ساہوکاران غلہ منڈی لائلپور نے چندہ سے بہی خوب امداد دی۔ اور اس ہولی کو رونق دینے کی خاطر ایک گروہ بہلے مانسوں کا ضلع فیروزپور سے منگوایا گیا۔ جس کا کام مانس مدرا سے تہا اور رات کو سوانگ نکالنا اور خصوصًا آخیر دن ہولی کے سری کرشن جی مہاراج اور اُنکی پیاری پیاری گوپیوں کا نگن سوانگ بنایا گیا اور فرضی سری کرشن سے فحش کلمے کہلائے گئے۔ یعنی وہ گوپیوں سے بہ بر ملا بہوگ کرنے کے لئے کہتے تہے کہ دیکہنے اور سننے والے کو شرم آتی تہی۔ اور اکثر ہندوؤں کی عورتیں بہی شوق سے اس تماشہ کو دیکہتی تہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ بہاگوت کا پورا خاکہ کہینچا گیا تہا واہ ری ہند و قوم تیرا کیوں نہ ناش ہو۔ جو لوگ اپنے بزرگوں کی ایسی دُردشا دیکہکر خوش ہوں اُن کا کیا حال ہوگا۔ پرمیشر کرے

ایڈیٹر سناتن دہرم گزٹ کی غلط بیانی

مورخہ ۲۷ فروری کے سناتن دہرم گزٹ میں ایڈیٹر صاحب نے سنگہ صاحبان کو ایک بہیا پہیرا ہے جس سے ثمر نکلتا ہے۔ مگر لکہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا یہی برہمنوں کے کرم ہوا کرتے ہیں۔ کہ خواہ مخواہ کی آگ بہڑکا نا بہلا آریہ سماجی اُن کے گورو صاحبان کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ یا کہ خود سنگہ صاحبان حالانکہ گرنتہہ صاحب کے پڑہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گورو نانک جی وغیرہ نے بت پرستی کا کہنڈن کیا۔ مگر افسوس کہ وہ گورو صاحبان جو ایک پرمیشور نراکار سرو ویاپک کے آپاسک تہے اور دہرم پر جان نثار کرتے تہے۔ آج اُن کی اولاد خود غرضی میں پڑکر سچے دہرم سے پتت ہوگئی۔ اور اپنے پیٹ کے لالچ کے باعث مڑہی مسان وغیرہ کی پرستش کرتے دکہائی دیتے ہیں شاید ایڈیٹر صاحب کو بت پرستی ضرور پسند آئی ہوگی ساتہہ ہی اپنے پیٹ کی سوجہی ہوگی۔ مگر آپ یاد رکہیں کہ سنگہ صاحبان قابو میں نہیں آئیں گے۔ اور ایڈیٹر صاحب کو یہہ خیال نہ آیا کہ سنگہ صاحبان کرم کانڈ سے بالکل رہت ہوتے جاتے ہیں۔ اور اپنی من مانی رسمیں متعلق مرگ وشادی بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اُنکے گورو صاحبان خود ویدک دہرم پر چلنے والے تہے۔ مگر معلوم نہیں کہ ایڈیٹر صاحب کیوں خوشامد پسند بنتے ہیں۔ پہر ایک اور ستاتن دہرمی گنگا آدی وغیرہ سنان کرنا تیرتہہ بتلاتے ہیں۔ اور بہت کچہہ لمبا چوڑا لکہتے ہوئے مورتی پوجا کی طرف رُچی دلاتے ہیں۔ حیرت کا مقام ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ بت پرستی اور برہمنوں کی خود غرضی اور ہٹ دہرمی نے بہارت ورش کا نشٹ بہی کردیا۔ مگر پہر بہی باز نہیں آتے۔ اور اپنی من مانی باتیں کہے جاتے ہیں۔ چنانچہ منو جی مہاراج کا فرمان ہے کہ شریر جل سے اور من ست سے بہرا تما ودیا اور تپ سے اور بدہی گیان سے شدہ ہوتی ہے۔ البتہ پریاگ۔ گنگا آدی وغیرہ مقامات اُس وقت ضرور تیرتہہ یا شرا کہلاتے تہے۔ جبکہ ایسے مقاموں پر رشی مہرشی اکٹہے ہوکر ست دہرم کا اُپدیش کیا کرتے تہے۔ اور ہزاروں مخلوقات اُس اُپدیش سے مستفید ہوتی تہی۔ اور کسی نہ کسی اپنے عیب کو قطعی چہوڑ دیتے تہے۔ مگر آج کل کے برہمن ایسے مقاموں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کا دہن دولت اور گنگا آدی میں مُردے کی ہڈیاں ڈلوانا۔ اور کسی نہ کسی سبزی۔ ترکاری کے کہانے پان کا چہوڑ دینا ست دہرم کا اُپدیش اور تیرتہہ یاترا مان رکہا ہے۔ بلکہ وہاں کے پنڈے لوگوں کو ایسا تنگ کرتے ہیں۔ شاید قصاب بہی ایسا نہ کرتے ہوں۔ البتہ بت پرستی بیوقوفوں کے لیئے ضرور جائز ہوگی۔ مگر وہ بہی کہاں تک چنانچہ یہاں کے سناتن دہرم کے پریمیوں نے ایک مورتی کرشن بہگوان اور سری رادہکا جی کی بکثیر روپیہ یا کم و بیش رقم سے جہاکہ دوارہ میں ستہاپن کرنے کے لیئے منگوائی مگر افسوس کہ کسی وجہہ سے سری کرشن بہگوان کی ٹانگ اور رادہکا جی کا ناک اور ہاتہہ ٹوٹ گیا۔ اب معلوم نہیں کہ سناتن دہرم کے پریمیوں نے اپنے پرمیشور کا کچہہ علاج کیا یا نہیں یا یونہی لنگڑا رہیگا۔ ایڈیٹر صاحب اس امر سے جواب دیں کہ پرمیشور کبہی لنگڑا بہی ہوجایا کرتا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب کا گرو کل کی نسبت دانت پیسنا بہی بجا ہے۔ کیونکہ جانتا ہے کہ وہاں سے جب برہمچاری وید ودیا پڑہ کر نکلیں گے۔ تو اُس بال برہمچاری مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے اُپدیش کو پورا کریں گے۔ اور دیش دیشانتر میں ویدک دہرم کا پرچار کرتے رہینگے۔ اور ایڈیٹر صاحب ابہی سے گہبرا اُٹہے ہیں۔ خاطر جمع رکہیں وہ دن دور نہیں۔ کہ مورتی پوجا کی جڑ یکلخت اس بہارت بہومی سے کٹ جاویگی۔ جیسا کہ سوامی شنکراچاریہ کے وید پرچار سے آریہ ورت سے بدہ مذہب بہاگ گیا تہا۔ میں پرمیشور سرو انتریامی دیالو سے ہاری پرارتہنا ہے کہ ایڈیٹر صاحب و دیگر سناتن دہرمی اپنی ہٹ دہرمی اور خود غرضی کو چہوڑ کر ست دہرم کے مارگ پر خود چلیں اور اوروں کو ہدایت کریں + (باقی آیندہ) ویدک دہرم کا سیوک بہتہ جہنڈا رام عرضی نویس کچہری درجہ اول لائل پور .... +

آریہ مسافر میگزین

منجانب
شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب
بیادگار
دہرم ویر پنڈت لیکہرام آریہ مسافر
یہہ اعلےٰ درجہ کا علمی ماہواری رسالہ ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۲ روپیہ۔ کل درخواستیں بنام اسسٹنٹ منیجر آریہ مسافر میگزین جلندہر شہر آنی چاہئیں۔

بواہ کی ضرورت

ایک حسب کہتری آریہ سماج چوہڑپور ضلع ڈیرہ دون عمر تقریباً ۲۰ یا ۲۹ سال ذاتی کرن ورن بہنے بمعروف نیب سنوپل دہرماتما ناگری اور اردو خواندہ۔ پیشہ حال دوکانداری ایک ایسی کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۶ و ۱۰ سال کے درمیان ہو خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔ المشتہر مکند لال شرما پتہ دہیکش آریہ سماج چوہڑپور ضلع ڈیرہ دون

لاونی دربارہ اپیل گوروکل

...سن کومکرال (داس) نے آریہ سماج کرتارپور کے جلسہ پر گایا۔

(ٹیک)

ستیہ دھرم کا ناد بجاؤ ویدوں کا پرچار کرو۔
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو۔

(۱) دیانند سوامی مہرشی کا پورن تم اپدیش کرو۔ — وید پڑھیں اور وید پڑھاویں ایسیں تین دتسنر کرو۔
...بیا تہاؤ نیا میں پہلے اُتم اپنا دیش کرو — ہے جگت میں آنند ہارا دور سبھی کلیش کرو۔
برہمچریہ پورن کر سنتان کا تم سُدھار کرو۔
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو۔

(۲) بچوں کے بچے ہوئے پیدا گوروسار انشٹ ہوا۔ — طرح طرح کے ہوئے اپدرو سرشٹا چار بھرشٹ ہوا۔
...بل اور پراکرم رہے نہ جبکہ پھر تو اتینت کشٹ ہوا۔ — بگڑی آشرم ورن کی ریتی جو سبھن تھا دشٹ ہوا۔
اہو گئی ہر گئی سجنوں تم ہی اچھے کار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۳) سانگ ویانگ پڑھیں وید دکو رشی مہرشی کہلاویں — دیاس کناد پتنجلی گوتم جیمنی ویش پھر پاویں
...بل ویریہ کی رکشا کرکے بھیم اور ارجن بن جاویں — اسی طرح دیشانتر سے سب ودیا پڑھنے کو آویں
سدھرے بگڑا دیش دیا تم اس پر اُپکار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۴) دیش رساتل کو جا پہونچا سجن جنوں وچار کرو — اُٹھو جلدی ہمت کرکے پھر اس کا اُدھار کرو
نیم دھرم کھٹا کرم گئے ہیں کچھ تو غیرت یار کرو — ابھی تک جو سوتے ہیں تم اُن کو بھی ہوشیار کرو
ابھی اپنی ہمدردی کا وقت یہہ اب اظہار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۵) منشی رام جی کیا بہکشک ہیں کبھی ہے تم نے دھیان کیا — کیا تم سے وہ نہیں گرہستی سوچ کبھی انسان کیا
کسکی خاطر دھرم پیچ نے ترک وطن سنتان کیا۔ — دیش ہتیشی دھرم سجن نے تن من دھن قربان کیا
جو چاہتے ہو درشن ان کا پورا تیس ہزار کرو۔
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۶) دھرم کے پیچھے ہت کاری ہیں ور دبھکنا کر رہے — گھر دولت سنتان کو تیاگ سفر میں روز گذر رہے ہیں
ہوئے ہیں نراش پنجاب دیش سے دورہ ہند کا کر رہے — شوک ہے ہم پر سجنوں ہم نہیں قدر ذرا کرتے ہیں۔
جو کچھ بھی ہمت ہے ان سے سنکو پرن پورن اکبار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۷) گوروکل سے جو کبھی برکش جو تم پھل دکھلاویگا — جو اس برکش کو سینچیگا وہ اتی اُتم پھل پاویگا
ہوکے پورن وردوان برہمچاری جبکہ آویگا — آیور جوتش دھنتر فلسفہ کوشل بتلا دیگا
جو ایسا دن دیکھا چاہو جلدی دھن تیار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

(۸) یہی وقت ہے پیارے سجنوں کھول کھول دل دان کرو — جو دھرم سے کچھ بھی ہمت ہے تم کو تن من دھن قربان کرو
سنتے ہو کچھ کرتے ہیں تم ذرا نہ اس پر دھیان کرو — دھن کی پہلے مدد کرو پھر داخل تم سنتان کرو

کہے داس کر جوڑ سجنوں دھرم پہ ذرا وچار کرو
بھلا جگت کا جو چاہتے ہو گوروکل جلدی تیار کرو

اشتہارات

ورادہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال ہنتیل گوت باشندہ ضلع ہمیرپور بعہدہ سب اوورسیری بتنخواہ للعٰہ روپیہ ماہوار عمر ۲۴ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ میلے ڈاکخانہ برگہاٹ ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہئے ۔

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر۔ سیٹھ۔ کھنہ یا مہرہ کھتری ہو۔ عمر جسکی ۲۰ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم پاتا ہو تو کم از کم ایف۔ اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جالندھر شہر ہونی چاہئے ۔

انی اتھم شانتی داپک بھی بوٹی

یہہ انی اتم اور عجیب بوٹی جس کی بابت ویدک اور دیگر گرنتھوں میں بہت مہما کی گئی ہے اور نیز کلکتہ میں جڑ بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے۔ اُس نے بھی اسکی بہت پرشنسا کی ہے۔ یہہ بوٹی ویریہ رکشا کرنیوالی اور دماغی طاقت کے بڑھانے والی ہے۔ قیمت فی پونڈ ۱۰ اور ۲ روپیہ خرچ ڈاک کل ایک روپیہ پونڈ پڑیگی آریہ جنتری میں اسکی قیمت ۲ روپیہ پونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے۔ یہہ بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے۔ علاوہ اسکے اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص چاہ۔ سلاجیت

وغیرہ منگوانی چاہیں تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ ان پر مناسب کمیشن لیا جاوے گا ۔

المشتہر بہرا تا دیوی چند کوتوالی بازار دہرم سالا ضلع کانگڑہ ۔

استری دھرم نیتی

استریوں کے لئے نہایت عمدہ کتاب دیوناگری بھاشا میں اس طرز کی ایک ہی چھپی ہے۔ آریہ پُرشوں نے بہت پسند کی ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک آفس اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور تہا سوامی برہمانند لاہور اور بھیم سنگھ مقام وڈھوال کیمپ کاٹھیاوار کے پتہ سے ملے گی ۔

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست از قوم کھتری باشندہ شہر لودہانہ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر ہیڈ نہر جمن غربی سرسیر ریخ عمر ۲۳ سال کسی ایسی کھتری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس کی عمر ۱۴ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ تمام خط و کتابت پتہ حسب ذیل سے ہونی چاہئے۔

المشتہر ہرنام داس سب اوورسیر نہر جمن غربی کوٹھی موندری ڈاکخانہ پونڈری ضلع کرنال

بر کی ضرورت

لڑکی عمر ۱۲ سال ہے۔ گورمکھی تعلیم ذات ڈہائی گھر مہوترہ سکنہ ضلع جھنگ۔ لڑکا تعلیم یافتہ خوشحال باروزگار بیوپاری ڈہائی گھر۔ کپور۔ کھنہ یا ککڑ ہونا چاہئے ۔ درخواستیں کل میرے نام پتہ حسب ذیل پر ہونی چاہئیں ۔ المشتہر رام رکھا پوسٹ ماسٹر سبی بلوچستان

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ ۱۳ سال کی لڑکی کے لئے جو کہ ہندی اچھی طرح پڑھ لکھ سکتی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۱۸ و ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ اور کم از کم انٹرنس تک تعلیم پائی ہو۔ یا پاتا ہو۔ اور سہگل۔ بہل۔ دھون۔ گوتوں میں سے نہ ہو۔ سرین۔ پاہرہ وغیرہ میں سے کوئی ہو۔ درخواستیں بنام سوڈھی گوبند سنگھ کالج روڑکی بر کی ضرورت کے پتہ پر آنی چاہئیں ۔

افریقہ نواسی بھائی پتہ دیں

ایک لڑکا میرا قریبی رشتہ دار عرصہ دو سال سے ملک افریقہ کو گیا ہوا ہے مگر آج تک پتہ کوئی نہیں ملا۔ نام لبھو رام ولد شمبر داس ذات برہمن ساکن بھگواڑہ عمر تخمیناً ۲۴ سال قد میانہ رنگ گورا۔

المشتہر لچھمن داس سبھاسد آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہہ مرض پچیس ۲۵۔ تیس ۳۰ یا چالیس برس کا تھا۔ یا کہ پیدائشی یا خاندانی ایشتینی تھا۔ آرام ہوا ہے۔ ان کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں ان کا علاج مفت کرتے ہیں۔ ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھہ خرچ واشاعت اشتہارات اور کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے ۔

لڑکی کی ضرورت

مشتہر جو از قوم کہتری کپور جات گہر جا کے باشندہ جسکی عمر تخمیناً بیس سال خواندہ و ملازم محکمہ سکول ماسٹری پلٹن نمبرہ بمشاہرہ ۲۰ روپیہ ماہوار۔ اور بڑا بھائی بمشاہرہ ۲۵ روپیہ ماہوار۔ اور چہوٹا بھائی بمشاہرہ ۱۲ روپیہ ماہوار ملازم ہیں۔ میں خود کسی کہتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جس کی عمر مناسب ہو۔ مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ المشتہر
بہگوانداس کپور سکول ماسٹر پلٹن ۵ بنوں۔

لڑکی کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات کہتری ونایک ساکن راہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً بیس سال سب انگ درست ملازم بعہدہ سگنلر بمشاہرہ ۵۰ ماہوار جنکے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونیکی وجہ سے ابتک شادی نہیں ہوئی خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ المشتہر
گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندہ۔

بہی ورد کہ بھسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک نہایت پرجوش کمزور دماغ والوں کند ذہن طلبا کیلیے ازحد مفید ثابت ہوئی ہو جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ ایک پڑیہ ایک روپیہ جو ایکماہ کے لیے کافی ہے۔

وید ورد ہک بھسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کے لیئے

ازحد مفید ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرلینے سے آیندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکہاڑتی ہے۔ ایکماہ کے استعمال کے لیے ایک روپیہ پڑیہ کی قیمت ہے۔ المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور۔

ایسی علمی کتاب اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکہی سٹیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ اتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔ ضخامت ۵۰۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیرمجلد ۲ کی ۲ اور مجلد کی ۲ ہے کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔ جالندھر میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبہاسد۔ لاہور میں لالہ سیتارام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکورہ مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہئے۔

المشتہر
کرتارام سبہاسد آریہ سماج کرنال۔

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۵ء

بذریعہ نوٹس مشتہر کیا جاتا ہے کہ ہمارے کارخانہ میں آریہ جنتری ختم ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب اس کارخانہ کے نام درخواست خریداری جنتری مذکور ارسال نہ فرماویں۔ المشتہر مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

بیراگیوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

یعنی شعبدہ بیراگیاں کی پڑتال

حصہ اوّل (اردو)

مصنفہ شریمان لالہ منشی رام جی جگیاسو۔ مصنف کی محنت کی قدر وہ شخص معلوم کر سکتا ہے جو کہ اس کو ایکبار پڑہے۔ قیمت صرف ۲ رعایت ۲ بلا محصول ڈاک رکہی گئی ہے۔ خریداری کی درخواستیں بنام اسسٹنٹ مینیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں۔ (المشتہر اسسٹنٹ مینیجر مطبع)

اُپدیش منجری

جس میں شری سوامی دیانند سرسوتی جی کے ۱۵ ویاکہیانوں کا اردو ترجمہ جو کہ انہوں نے پونا نگر میں دیے تھے بامحاورہ درج ہے۔ مترجمہ لالہ منشی رام جی جگیاسو۔ قیمت صرف فی جلد ۶۔ مذکورہ بالا پتہ پر یہہ کتاب مل سکتی ہے۔

بیل بوٹہ۔ ہماری کارخانہ ست دہرم پرچارک میں یہہ کام بہت صفائی سے ہوتا ہے۔ یعنی بیل دار خطوط شادی نہایت عمدہ اور خوش وضع ہر رنگ سنہری۔ روپہری۔ لاجوردی۔ سرخ۔ سبز۔ المشتہر مینیجر ... اسسٹنٹ مینیجر

ضروری نویدن

(۱) تین ہفتوں تک ست دھرم پرچارک گراہک بھائیوں کی سیوا میں نہیں پہونچا۔ اس کی وجہہ یہہ تھی کہ آٹھہ نو ماہ کے سفر سے واپس آکر مجھے پہلے آرام کی ضرورت تھی۔ لیکن فوراً رودیڑ کے سالانہ جلسہ پر جانا پڑا۔ وہاں سے واپس آن کر جہاں ایک طرف طبیعت کو درست کرنیکی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہاں دوسری طرف ڈاک کے ڈھیر کو ختم کرنا بھی ضروری معلوم دیا۔ پس ہر دو کاموں میں مصروف ہوکر رفتہ رفتہ دونوں کاموں کو پورا کیا۔ اور اب ایشور کی دیا سے جہاں تینوں ہفتوں کے پرچے ایک ساتھہ روانہ کئے جاتے ہیں وہاں یہہ بھی کہنے کے لایق ہوگیا ہوں کہ میری صحت آگے کی نسبت بہت اچھی ہوگئی ہے۔ آشا ہے کہ پرم تما کی سہایتا سے آئیندہ پرچارک نیت سمے پر آپ بھائیوں کی سیوا میں پہونچا کرے گا ❊

(۲) یہہ عذر تو میں نے لکھدیا لیکن اُن بھائیوں سے بھی معافی مانگنے کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے پرچارک سے اعلیٰ درجہ کا پریم ظاہر کرتے ہوئے چٹھیوں پر چٹھیں روانہ کی ہیں۔ تو ان سے کہہ سکتا ہوں اس ۳ ہفتوں کے عرصہ میں ۳ سو کے قریب چٹھیاں پہونچیں۔ جنہوں نے ظاہر کر دیا کہ پرچارک سے اُس کے پڑھنے والوں کا کیسا گاڑھا پریم ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بعض بھائیوں نے ویاکل ہوکر تار خبریں بھیجنی شروع کر دی ہیں۔ میں اُن سب بھائیوں سے معافی مانگ کر نویدن کرتا ہوں کہ جس اعلیٰ پریم کا اظہار اُنہوں نے پرچارک کے ساتھہ کیا ہے۔ اُسے یاد رکھتا ہوا میں کوشش کروں گا کہ پرچارک سچ مچ اُن کے پریم کا پاتر بنے۔ آریہ بھائیو! تین ہفتوں تک آپ کی سیوا میں نہ پہونچنے سے پرچارک شرمندہ تو ضرور ہے۔ لیکن وہ ایک طرح پر اپنی اس سُستی کو مبارک سمجھتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے کہ اُسے اُس پریم کا اندازہ لگانے کا موقع ملا ہے جو کہ آپ کو اُس کے ساتھہ ہے ❊

(۳) میرے تیس ہزار روپیہ گروکل کے لئے جمع کر کے گھر واپس آنے پر بے شمار خطوط آریہ بھائیوں کی طرف سے آرہے ہیں۔ اور ساتھہ ہی تلغراف بھی۔ پچاس آریہ سماجوں کی طرف سے ریزولیوشن آچکے ہیں۔ جن میں کہ اس مبارک موقع پر اظہار خوشی کا ظاہر کیا گیا ہے۔ میں اُن سب بھائیوں اور آریہ سماجوں کے ساتھہ مل کر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جس کی اعلیٰ نیک نیتی اور جس کے دھرم بھاؤ کا ہی نتیجہ یہہ کلُ کامیابی ہے۔ ساتھہ ہی اپنے اِن سب بھائیوں اور آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے اُن کے پتروں کے اخبار میں جگہہ نہ ملنے پر معافی مانگتا ہوں اور آئیندہ کیلئے اُن سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ اس پتر بیوہار کو بند کرکے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپنی کوشش دوبالا کریں۔ کیونکہ میرے خیال میں اگر اس سال کے خاتمہ تک دس ہزار روپیہ ویدپرچار فنڈ کے لئے نہ دیا گیا۔ تو آپ ویدک دھرم کے پرچار کا آئیندہ کے لئے کافی بندوبست نہیں کر سکیں گے ❊

(۴) نامہ نگاروں سے حسب دستور سابق پھر نویدن کرتا ہوں کہ لمبی جھونکاؤں کی عادت چھوڑ کر مختصر نویسی کی عادت ڈالیں۔ تاکہ اُنہیں یہہ شکایت نہ کرنی پڑے کہ اُن کے مضامین میں کاٹ چھانٹ کی جاتی ہے ❊

(۵) پرچارک کو تو اس ہفتہ سے باقاعدہ کرلیا ہے۔ اور اب اس کام سے بےفکر ہوں۔ آریہ مسافر میگزین کو ٹھیک حالت پر لانے کے لئے دو ہفتوں کے قریب چاہئے۔ اُس کے بعد مجھے امید ہے کہ دوسری جلد کا چھپنا شروع ہوجاویگا لیکن ابھی تک خریداری کی درخواستیں بہت ہی کم آئی ہیں۔ پبلک کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ جن سجنوں کی درخواستیں خریداری کے لئے آخیر جون ۱۹۱۰ع تک معہ قیمت پہونچ جاوینگی اُن سے ۳ روپیہ کلُ پانچ جلدوں کے لئے جاویں گے۔ اُس کے بعد کتاب اُس قیمت پر فروخت ہوگی۔ جو کہ بلحاظ ضخامت کے تجویز کرنی پڑے۔ کیونکہ مجھے اُمید نہیں ہے کہ ۱۲۰۰ صفحوں میں کل مضمون ختم ہوسکے۔

(۶) دیگر مجوزہ تصانیف کی نسبت میں پیشتر کچھہ بھی لکھنا نہیں چاہتا۔ جیوں جیوں طیار ہوتی جائینگی پبلک کے روبرو آتی جائیں گی ❊

آپ بھائیوں کا سیوک

(منشی رام جگیاسو)

اُپدیش (۳)

संयोग एषां न त्वात्मभावादा
त्माप्यनीशः सुखदुःखहेतोः॥

کیا پرکرتی اور پرش - علت مادی اور جیوآتما کا سنیوگ (ان دونوں کا باہمی میل) ہی کارن برمہہ ہے - یہہ سوال کیوں پیدا ہوا؟ اس لئے کہ باوجود چیتن ہونیکے - باوجود پریتن کا گن اپنے اندر رکہنے کے بہی جیوآتما بلا مدد مادی چیزوں کے کام نہیں کر سکتا ہے - یہہ ایک ستہول گہٹنا ہے - اس لئے مجبوراً انسان کو پہر چیتن سے جڑ کی طرف چلنا پڑتا ہے لیکن اُدہر چلتے ہی رشیوں کی شہادت ملتی ہے کہ منشیہ کو مادی سہارے کی اُسی وقت تک ضرورت رہتی - جب تک کہ وہ بندہ میں پڑا ہوا ہے - اس حالت کو چہوڑنے پر آتما کی حالت کچہہ اور ہوجاتی ہے - لیکن کیا پرکرتی جیوآتما کے بغیر کچہہ بہی کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں - اس لئے آخرکار اِس نتیجہ پر پہونچنا پڑتا ہے - کہ جیوآتما ہی کارن برمہہ ہے - کیونکہ اُس کے بغیر پرکرتی ہل نہیں سکتی - اتنا بڑا چکر کاٹ کر افسوس کہ کمزور انسان کو پہر اُسی جگہہ پر آنا پڑتا ہے - جہاں سے کہ اُس نے پرواز کیا تہا - اور پہر ایسی مایوس حالت میں نربل جیوآتما اگر اپنے مالک کو بالکل بہول جاوے اور دہرم ادہرم کے وچار کے ناقابل ہوجاوے تو تعجب کی بات نہیں - ایسے ہی سمہ میں منشیہ ویاکل ہوکر ستیاانوتاپ کرتا ہے - کیا اس سارے برہمانڈ کے اندر نربل منشیہ کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے! اُس وقت عجیب حالت ہوتی ہے - سنتاپ کی اگنی سے پیتت جیوآتما پُکارتا ہے - "کیا سچ مچ کوئی آشرا نہیں! کیا میں جوکہ دُکہہ ساگر کے اندر بہا چلا جاتا ہوں - جیسے کہ روزمرہ سنسار روپی اگادہ سمندر کی لہریں اِدہر اُدہر لئے پہرتی ہیں - جوکہ اپنے چہوٹے چہوٹے کرم کا پہل بہوگنے کے لئے مجبور ہوں - کیا میں جس کے حکم کی تعمیل قدرت کی ادنےٰ سی ادنےٰ طاقت بہی نہیں کرتی - جس کی خواہش جس قدر دُکہہ سے چہوٹنے کی ہے - اُسی قدر زیادہ دُکہہ اُسے آن گہیرتے ہیں - کیا میں کارن برمہہ ہوسکتا ہوں! اے کارن برمہہ! ہے جگدآدہار جگد وتیاوک - پورن برمہہ - آپ اپنے سچے سوروپ کو میرے لئے پرکاشت کیجئے - اگیان کے اندہکار میں پہنسا ہوا - آپ کے سوروپ کو نہ دیکہتا ہوا میں سنتاپ آتمک ہوں - اس لئے کہتا ہوں کہ اگر آپ کارن برمہہ ہو تو مجہے اپنے نج سوروپ کے درشن دو - کیونکہ ادشواس کی زبردست لہروں کے اندر مجہے ہوش نہیں ہے - تربہان پتا! تربہان پربہو!" کیا یہہ دین ہردیہ بیدہک بانی ہرشہر اور ہرگاؤں سے نہیں اُٹہہ رہی - سچ ہے کہ ہم ایسی آوازوں کو سُن نہیں رہے - کیا اس لئے کہ کوئی آواز ہی نہیں اُٹہتی؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ ہم میں سُننے کی شکتی ہی باقی نہیں رہی - ورنہ ہم میں سے ایک ایک کا جیون زبان حال سے پکار پکار کر ایسے ہی دین شبد سُنا رہا ہے - اِس حالت میں پہونچ کر انسان کو معلوم ہوجاتا ہے - کہ اُس کی ناسمجہی تمام گیان اندریاں کیسی اشکت ہیں - اُسے یقین ہوجاتا ہے - کہ اُس کی بدہی بہی آگے نہیں سکتی - کیونکہ رشی فرماتے ہیں - کہ "یہہ برہمہ سانکہی بُدہی سے پرے ہے" تب گیان اندریوں اور بُدہی کا کمزور سہارا چہوڑ کر جیوآتما بیرونی تعلقات کو توڑ دیتا ہے - اور یوگ سادہن میں تلین ہوکر آنند سوروپ کے آشرے برمہہ چکر کے درشن کرتا ہے ٭

اودم شرم

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بہوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اوّل

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو - یہہ کتاب قابل دید ہے - قیمت صرف ۲؍ محصول ڈاک آدہ آنہ ٭ درخواستیں بنام اسسٹنٹ مینجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں ٭

ایڈیٹوریل نوٹس

شکتی شکتیمان کی ہے

مانا کہ تمہارے پاس دھن بہت ہے تم شریر سے بھی بڑا بلوان رکھتے ہو۔ تمہاری عقل بھی آسمان سے باتیں کرتی ہے۔ عام لوگوں میں تمہاری عزت بھی کچھ کم نہیں۔ لیکن کیا ان شکتیوں کو حاصل کرکے تمہیں غرور کرنا چاہیے؟ ایک ذراسی چنگاری تمہاری تمام جائیداد کو خاکستر کرکے تمہیں کنگال بنا سکتی ہے۔ ایک موسمی بیماری تمہارے سڈول مضبوط بدن کو ہڈیوں کے پنجر میں تبدیل کر دینے کے لئے کافی ہے! ایک ذرا سا دماغی صدمہ تمہاری ساری عقل کو چکر میں لا سکتا ہے۔ اور کیا ایک خفیف سا واقعہ (جسے تم اتفاقیہ کے نام سے پکارتے ہو) تمہاری ساری دنیاوی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے کافی نہیں؟ بس اے بھائیو! سانسارک شکتیوں پر مت اِتراؤ کیونکہ سب شکتی شکتیمان کی ہی ہے۔

جنگل میں منگل

سادھارن پُرش دنیاوی عیش و عشرت کی زندگی کو مقصد سمجھتے ہوئے ناچ اور تماشوں کو منگل سمجھتے اور اسی لئے فاحشہ عورتوں کو منگلا مُکھی کا خطاب دیا کرتے ہیں۔ لیکن سمجھدار انسان جانتے ہیں کہ سنسار چکر کے سنسان جنگل میں دھرم کے لئے کام کرنے والے چند ایک آتما ہی منگل کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ افریقہ ایک وحشیوں کا دیش ہے۔ مردم خواروں کی آبادی ہے۔ اور دیگر مہذب ملکوں سے جو لوگ وہاں گئے ہیں۔ وے بھی صحبت کے اثر سے اخلاق اور دھرم میں گر گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس اکثر شکایتیں پہونچی ہیں۔ کہ سکھ۔ عیسائی۔ مسلمان۔ ہندو غرضیکہ ہر فرقہ کے آدمی بوجہ شائستہ آبادی سے دور ہونے اور کمائی زیادہ ہونے کے باعث بدچلن۔ شراب خور وغیرہ نظر آتے ہیں۔ لیکن بڑے آنند کی بات ہے کہ چند ایک آریہ پُرشوں نے افریقہ میں دھرم کے لئے کام کرکے دکھا دیا۔ کہ سچے دھرم سے متاثر آتما جنگل میں منگل کر دکھاتے ہیں۔

اِن بہادر آتماؤں میں سے ایک مہاشہ متھرا داس جی ہیں۔ گروکل کے لئے جو ایک بڑی رقم مہاشہ پرتاپ سنگھ جی نے بھیجی تھی۔ اُس کے جمع کرنے میں سب سے بڑا حصہ مہاشہ متھرا داس جی کے پورشارتھ کا تھا ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ علاوہ ایک ہزار روپیہ کے جو پہونچ چکا ہے مہاشہ متھرا داس جی اور دھن گروکل کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ جو افریقہ سے عنقریب چلنے والا ہے۔ مبارک ہیں وے دھرم آتما پُرش جو کہ تمام بُری ترغیبوں سے بچکر افریقہ سے وحشی دیش میں بھی ویدک دھرم کی سیوا کو نہیں بھولتے۔

وید پرچار فنڈ کو مت بھولو۔

گروکل کی ضرورت واقعی سب سے بڑھکر ضرورت تھی۔ اُس کے لئے کام کرتے ہوئے ہم لوگوں نے کسیقدر وید پرچار فنڈ کو بھلا دیا تھا۔ اب پرمیشور کی کرپا سے گروکل سکیم کا ابتدائی مرحلے کا آغاز ہو گیا ہے۔ لیکن اس کی ضروریات بہت ہی زیادہ ہیں۔ پس اس آتمک کل کے لئے تو ہمیں سارا جنم ہی کام کرنا ہے۔ لیکن جب تک کہ گروکل سے پورن برہمچاری نہیں نکلتے اور جب تک کہ وے گرہستہ اور وانپرستھ آشرموں سے گذر کر سچے سنیاسی نہیں بنتے۔ تب تک ویدک دھرم کی اگنی کو سلگتی رکھنے کے لئے سوائے اس کے کچھ چارہ نہیں ہے کہ ہم وید پرچار فنڈ کو مضبوط کریں۔ اور اُپدیشکوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ سے پرچار کی بھرمار کر دیں۔ اس وقت یہہ بحث عبث ہے کہ آیا پرچار ٹھیک طور پر ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس بحث کا وقت اُس وقت آویگا جبکہ ہم پہلے اپنا فرض ادا کرکے کافی دھن جمع کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا کے حوالہ کر دینگے۔ تین برسوں سے وید پرچار کی آمدنی بہت کم ہو گئی ہے ۱۸۹۶ء میں شاید گیارہ ہزار سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی۔ لیکن ۱۸۹۷ء میں جو پانچ ہزار تک گر گئی تو اب تک تقریباً وہی حالت ہے۔ پس ہمیں خبردار ہوکر کام کرنا چاہیئے۔ کوئٹہ کا جلسہ عنقریب ہوگا۔ وہاں کے بھائیوں کو زور شور سے کام کرنا چاہیے۔ ملتان آریہ سماج کا جلسہ نہیں ہوا۔ دہلی والے بھائی چپ ہیں جھنگ۔ بنوں۔ پشاور وغیرہ جگہوں میں کام ہو سکتا ہے۔

لیکن ان سب سے بڑھکر وہ طریقہ ہے۔ جو کہ لاہور آریہ سماج کے گذشتہ سالانہ جلسے پر لالہ متھرا داس جی پروپرایٹر ہند وہوٹل نے بتلایا تھا انہوں نے ایکسو جمع کرکے دینے کا وعدہ کرتے ہوئے اپیل کی تھی کہ اگر ایکسو آدمی سو سو روپیہ جمع کرنے کا وعدہ کریں تو یقیناً دس ہزار سال کے اندر جمع ہو سکتا ہے۔ ہم پھر آریہ سبھاسدوں سے بڑے زور سے اپیل کرتے ہیں کہ سالانہ جلسوں کی انتظاری نہ کرتے ہوئے جس بھائی کے مقدور میں ہو۔ خواہ خود خواہ دوسرے بھائیوں سے جمع کرکے فی کس سو سو روپیہ بھیجنے کی پرنالی جاری کر دیں۔ تاکہ ہم پر یہہ دھبّہ نہ لگے کہ ہم سانسارک آدمیوں کی طرح ایک کام میں کامیاب ہوکر مست ہو جانے کے عادی ہیں۔

گروکل

مہاشہ کرم چند جی سیکنڈ ہیڈ کلرک محکمہ نہر چناب نے مبلغ عہ روپیہ حسب ذیل صاحبان سے جمع کرکے گروکل کے لئے بھیجے ہیں خود عہ لالہ ہزاری لال اوور سیر للعہ لالہ سوہن لال عہ مستری شیر سنگھ عہ مستری خزان سنگھ ۸ مستری لچھمن سنگھ ۸ مستری منگل سنگھ ۸ میزان للعہ ؂

لالہ خوشی رام جی سوداگر نے مغربی اسٹریلیا سے ایک پونڈ گروکل کے لئے ارسال کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہہ رقم مہاشہ منشی رام کی نشاطر کو ارسال کی گئی ہے اگر مہاشہ جی کو اس طرح زیادہ عرصہ باہر رہنا پڑا تو مہینہ دو مہینوں میں اور روپیہ ارسال کیا جاویگا۔ مبارک ہیں وے لوگ جو اسٹریلیا جیسی جگہوں میں جاکر بہی ویدک دہرم کے ساتھہ پریم پرگٹ کرتے ہیں ؂

کوہاٹ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر مبلغ ۲۰۴ روپیہ گروکل کے لئے نقد جمع ہوا۔ اور ہے کا اقرار اس کے علاوہ ہے۔ یہہ سب مہاشہ ودہاوہ سنگھ جی کے پرشارتھہ کا پہل ہے۔ جن کے دہرم بہاؤ سے کہ کوہاٹ جانے والے اپدیشک مہاشگان عموماً واقف ہیں

مہاشہ پرتاپ سنگھ جی کے نام سے آریہ سجن واقف ہی ہیں۔ جنہوں نے کہ ایک ہزار روپیہ کا چک گروکل کے لئے افریقہ سے ارسال کیا تہا اب اُن کی ماتا جی نے مبلغ ماصہ روپیہ نقد گروکل کے لئے اپنی طرف سے بہیجا ہے ؂

مہاشہ گوردیال کہتہ جی نے مبلغ لعہ ۲/ مختلف فنڈوں کے لئے جمع کرکے ارسال کئے ہیں جنہیں سے

سے گروکل کے لئے ہیں ۔ صہ روپیہ کنیا مہاودیالے اور ۲۶ ارآنہ ویدپرچار فنڈ کے لئے۔ جملہ لعہ سے آٹھہ آنے منی آرڈر کمیشن کیلئے خرچ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر ہر ایک بہائی پرشارتھہ کرتا رہے۔ تو آریہ ساماجک فنڈوں کے لئے بہکشا مانگنے کے کام سے فارغ ہوکر آریہ سماج کے سیوک تحریری اور عملی کاموں کی طرف رجوع ہوسکیں ؂

ضروری اطلاع

آریہ پرتی ندہی سبہا کے ویدک پستکالیے کی فہرست کتب بترتیب طیار ہو رہی ہے۔ اسلئے اطلاع دی جاتی ہے کہ جن صاحبان کے پاس اس پستکالیہ کی پستکیں موجود ہوں وہ فوراً واپس کردیویں۔ بعد طیاری کے پہر دیکھنے کو لے سکتے ہیں ؂

بہگت رسیلا رام لائبریرین پنجاب ویدک پستکالیے

آریہ ساماجک خبریں

مہاشہ گنپت رائے جی منتری آریہ سماج جلال آباد لکھتے ہیں کہ سماج مندر جلال آباد (ضلع امرتسر) کی نسبت ۱۸ مارچ کی انترنگ سبہا میں طے ہوا کہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے نام رجسٹری کرادی جاوے۔ چنانچہ ہبہ نامہ مکمل لکھہ کر بمقام ترن تارن ۲۰ مارچ ۱۹۰۹ء کو پردہان اور منتری کی طرف سے ہبہ نامہ کی رجسٹری کرادی گئی۔

بابو راجا رام جی سابق پستکادہیکش آریہ سماج گوالیار حال منتری آریہ سماج بلسٹر بڑی ضلع اٹاوہ نے اپنا ایک مکان قیمتی ساہ روپیہ بنام آریہ سماج بلسٹر ہبہ کرکے رجسٹری اُس کی آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی کے نام کرادی ہے۔ اور اپنے مرتک سنسکار کی نسبت یہہ وصیت کرکے کہ ویدک ریتی سے کرایا جاوے اپنی جائیداد کے نصف کی وصیت تو بلا شرط اپنی دہرم پتنی اور بچوں کے نام کی ہے۔ بشرطیکہ وہ بیاہ کرلیں (معلوم ہوتا ہے کہ بابو راجا رام جی اس وقت مجرد ہیں) بصورت عدم موجودگی بیوی یا اولاد کے نصف کی پرتی ندہی سبہا موصوف اور نصف کی کانستہہ کانفرنس مالک ہونگی۔

کوہاٹ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر علاوہ اُس رقم کے جو کہ گروکل کے لئے جمع ہوئی ہے روپیہ نقد کنیا مہاودیالے کے لئے ہوا۔ اور ۶۲ روپیوں کا ویدپرچار فنڈ کی مددیں وعدہ ہوا ہے ؂

بہرائچ (اودہ) آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۳۰ جون و یکم جولائی کو ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۹ جون کو نگر کیرتن ہوگا۔ بہرائچ میں ریلوی سٹیشن ہے۔

لالہ گوپال چند جی سود ساکن کوٹ محمد خان ضلع امرتسر نے ۶ ویدپرچار فنڈ اور ۶ یتیم خانہ فیروزپور کو اپنے پوتے کے بواہ پر دان دیا۔ حالانکہ آپ پورانک خیالات رکہتے ہیں ؂

مقام گوجرخان میں مہاشہ نرائن سنگھ جی نے آریہ سماج کے اُپدیش سے شراب اور بانس کا استعمال بالکل چہوڑ دیا ؂

رام نگر میں بباعث علالت طبع ماسٹر لچھمن داس جی کے گوبیا کہی کے روز پرچار نہ ہوسکا۔ صرف ہون ہوا۔ لیکن دوسرے دن جلسہ عام کرکے چند عیسائیوں کو جو وعظ کرنے کی غرض سے آئے تہے جلسہ میں مدعو کیا گیا۔ تناسخ پر انہوں نے بحث کی جس میں تنگ آگئے۔ انجیل پر سوال کرنے کی اجازت نہ دیتے تہے۔ ہندو مسلمانوں پر بہت اچھا اثر پڑا ؂

گجرات آریہ سماج کے نئے مندر کی پرتشٹہا کا جلسہ ۱۵ مارچ کو ہوا۔ پنڈت بہگت رام اپدیشک ویدک آشرم گوجرانوالہ کے چند ودیارتھی اور ماسٹر لچھمن داس جی رام نگر سے معہ لڑکوں کے شامل ہوتے۔ نگر کیرتن کا خوب اثر ہوا۔ سماج مندر میں خوب لیکچر ہوتے۔ اور بہجن کیرتن میں ستربال بہی شریک

تہیں۔ پریتی بھوجن بھی ہوا۔ پھر ۱۸ مارچ کو لالہ
کاشی رام وید پد ہارے۔ جنہوں نے تہیا سوفی اور
آریہ سماج کے مضمون پر بڑا فاضلانہ لیکچر دیا۔
۲۵ مارچ کو پھر پنڈت بھگت رام جی نے لیکچر دیا۔
۸ اپریل کو ماسٹر پٹیرا رام جی کا ایک خوش
ویاکھیان آریہ سماج کی اُنتی کے وشے میں ہوا۔
بیساکھی کے روز مہاشہ گوراند تال کے گرہ پر ویش
کا سنسکار ہوا۔ ۸ روپیہ مندر فنڈ۔ ۲ روپیہ
گروکل۔ عہ کنیا مہا ودیالہ اور عہ کنیا اناتھ آلے
جلندھر کو دان ملا۔ اس سماج کے سبھاسد مہاشہ
ہرنام داس جی بڑے دھارمک ہیں۔ انہوں نے اپنی
لاگت سے سماج مندر میں کنواں لگوا دیا ہے۔
ڈلہوزی میں منشی کرم چند جی کے پتر کا سوندان
سنسکار ویدک ریتی سے ۹ اپریل کو ہوا۔ عہ
کنیا پاٹھشالا کو دان ملا اور مٹھائی حاضرین میں تقسیم ہوئی۔
کوٹ عیسیٰ خان کے پُرشارتھی آریہ بھائی مہاشہ
ستیا رام جی کی پتنی افسوس کہ ایک چھوٹی لڑکی
چھوڑ کر مر گئیں۔ ہم اس افسوسناک حادثہ پر مہاشہ
جی سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آپ کے
دھرم بھاؤ کی پرسنشا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے اسوقت
بھی صہ روپیہ کنیا اناتھ آلے جلندھر کو دان دئے۔
سکھر سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں بھجن کیرتن
کے پشچات سندھیا پڑھی جاتی اور اپدیش ہوتے ہیں۔
بہلول پور (علاقہ روپڑ) میں لالہ گنگا رام جی
(جو کہ افریقہ سے ہمیشہ وید پرچار اور گروکل کے
لئے مدد بھیجتے رہتے ہیں) کی ہمت سے خوب پرچار
ہوا۔ مہاشہ بھوجدت پرچارک کے لیکچر وکیج بعد
پنڈت چرنجی جی نے پورا ایک پنڈتوں سمیت شاستر
ارتھ کیا۔ اس جگہ آریہ سماج جلد قائم ہوگا
مندر کے لئے دو دکانیں وقف کرکے لالہ گنگا رام
جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام
ہبہ کر دی ہیں۔

ڈیرہ غازی خان میں ہمیرہ نواسی مہاشہ بھوانی داس

لڑکیوں کے سمجھانے اور آپ بیتی کتھا سُنانے پر مہاشہ
مشتاق رائے جی اپیل نویس نے شراب خانہ خراب
کے چھوڑ دینے کا برت دھارن کیا۔ بھرا ایک شخص کچھ
کچھ دھرم کا کام کر سکتا ہے۔ اگر خواہش دلی ہو۔
موضع الہ آباد (علاقہ بہاولپور) میں سوامی
نتیانند جی اناتھ بھارت سیوک اور پنڈت ہرچند
جی پرچارک نے خوب ویاکھیان دئے پہلے ہندوؤں
نے حاکم مقامی کو بہکا کر پبلک لیکچر بند کروا دیا۔ لیکن
اصلیت معلوم ہونے پر حاکم نے پھر اجازت دیدی۔
اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہندوستانی دیسی ریاستوں
میں ہمارے پرچارکوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسکے
انسداد کے لئے خاص کوشش ہونی چاہئیے۔
رائے بریلی آریہ سماج کو مہاراجہ پٹیالہ کے
بیاہ پر مبلغ لعہ روپیہ براہمنوں میں شمار کرکے
دئے گئے۔ اس کے لئے وہاں کے منتری مہاشہ مہارا
کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔

آریہ سماج بنوں میں چندہ کے لئے آریہ
ڈبیٹنگ کلب کیا گیا تہا۔ اب پھر ۱۲ مارچ کو بدستور
سابق جاری کیا گیا ہے۔ مضمون شراب نوشی تہا۔
اور مورخہ ۶ اپریل کو مضمون آستک ناستک تہا
۸ اپریل کو آریہ سماج کے ستپاہک جلسے میں لالہ
لدہا رام صاحب بی اے مختار عدالت نے شدھ آچار
پر ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا جس کا اثر حاضرین
پر بہت عمدہ پڑا۔ لالہ دولت رام جی پردھان آریہ
سماج کی دھارمک ماتا نے مبلغ مصہ گروکل
فنڈ میں دان دئے۔ سردار سنت سنگھ جی نے اپنے
لڑکے کی طرف سے ایک روپیہ بہ تفصیل ذیل دان
دیا۔ گروکل ۸ وید پرچار ۴ کنیا اناتھ آلیہ ۴
آریہ سماج راولپنڈی۔ ۱۲ اپریل ۱۹۰۵ء
کو لالہ گنگا رام جی دہم کی ستری کا دیہانت ہوگیا
ستری ان کی بڑی یوگیہ تہی۔ اور جب کبھی یہاں
ستری سماج ہوا کرتی تہی۔ اسی کی یوگیتا سے
پربندھ ٹھیک رہتا تہا۔ دہم جی کو انکے سرگباش

ہو جانے سے بہت دُکھ پہونچا ہے۔ چھوٹے چھوٹے
بچوں کے علاوہ۔ وہ ایک آٹھ روز کا بچہ چھوڑ گئی
ہیں جس کے لئے پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس کی
سہایتا کریں۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا تہا۔
۱۵ اپریل کو حسب معمول ہون بھجن سندھیا کے
بعد لالہ کیول رام جی نے اپاسنا کرائی۔ اور چودہری
گیان سنگھ نے کتھا وید بہاشیہ بھومکا سے کرائی۔
ہمارے اُتساہی بھائی لالہ متہرا داس جی نے علاوہ
۱۲۵ روپیہ کے جو وہ پیشتر اپنے دوستوں سے گروکل
فنڈ کیلئے اکٹھا کر چکے ہیں اور ۴۰ اس ہفتہ میں گروکل
کے لئے اکٹھا کئے۔ لالہ متہرا داس جی کا اور منشی لالہ
منی رام جی کا جن کے دھرم بھاؤ سے ایسے اُتساہی
کام کرنے والے مہاشے سماج کے ممبر ہوتے ہیں شکریہ
ادا کرتے ہیں۔ لالہ متہرا داس جی نے اپنے دو لڑکے
بھی گروکل میں بھیجنے کے لئے گوجرانوالہ پاٹھشالا
میں بھیجدئے ہیں۔ اس ہفتہ میں ہمارے بھائی لالہ
بخشی رام جی نے بھی علاوہ چندہ کے ایک روپیہ اور
گروکل کے لئے اکٹھا کیا۔ اس سماج نے علاوہ
۲۰۰ روپیوں کے جو پیشتر گروکل کے لئے
بھیجے جا چکے ہیں۔ مبلغ نعما روپیہ اور اکٹھا کرکے
اس فنڈ کے لئے سبھا کو بھیجا ہے۔ لالہ کرپا رام جی
پردہان سماج کے اُتساہ سے اور بھی اکٹھا ہونیکی
آشا ہے۔ ۳۰ تاریخ کو اس سماج کی ڈبیٹنگ
کلب کا پہلا جلسہ بہت رونق سے ہوا۔ مضمون
زیر بحث ستری شکشا تہا۔ اسی روز ایک ویدانتی
سادہو سماج میں تشریف لائے۔ اور پنڈت
رام رتن جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا کیساتھ
مباحثہ ہوا۔ پنڈت جی کے جوابوں نے پبلک پر
بہت اچھا اثر کیا۔ سادہو جی سمجھنے کے متلاشی
معلوم نہیں ہوتے تھے۔ ۳ گھنٹے بات کی مفت میں
سمروردی کرتے رہے۔ اور آخیر میں کہا کہ اندر
ہی اندر آریہ سماج کا پرچار کرتا ہوں مگر روٹی
کی خاطر اس بھیس میں ہوں۔ مگر انکی گفتگو کے

مطابق ہم کو ان کی ایک بات پر اعتبار نہیں۔ یہہ آج کل کے سادہوؤں کی کرتوت ہیں ۔

۲۲ اپریل کو سماج مندر میں حسب معمول ہون اور سندہیا آدی کے بعد پنڈت سیتا رام جی شاستری نے اُپاسنا کرائی اور پنڈت رام رتن جی نے نوین ویدانت پر لیکچر دیا۔ جس میں آج کل کے نوین ویدانتوں کو ٹہیک ناستک ثابت کیا ۔ یہہ سماج آریہ پرتی ندہی سبہا کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ جن کی کرپا سے پنڈت رام رتن جی اس ضلع میں پرچار کے لیئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ پنڈت جی آج گوجرخان سماج میں پرچار کے لئے جاتے ہیں۔

پچھلے ماہ میں آٹا کی آمدنی ۵ ہوئی۔ ہم اپنے بہائی لالہ وزیر چند اور بہائی منگل جی کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنکی کوشش سے یہہ کام جاری ہے ۔

حکیم تارا چند جی پردہان آریہ سماج گجرات کے سپتر کا کرن بیادہ سنسکار ۱۳ اپریل کو ویدک ریتی سے ہوا۔ عہ روپیہ گروکل کے لیئے۔ اور عہ لوکل سماج کو دان ملا۔ اسی دن لالہ جیون لال کلرک محکمہ انسپکٹر جنرل پولیس جموں و کشمیر نے اپنے ہاں ہون کرایا اور عہ لوکل سماج کو دان دیا۔ حکیم تارا چند جی کے گہر سے اُٹہہ کر سا جک بہائی لالہ جیون لال کے مکان پر گئے۔ جب یہاں سے فراغت ہوئی لالہ گورانداتا مل جی کپور ٹہیکیدار کی درخواست پر سب بہائی بہجن منڈلی سمیت اُن کے مکان پر گئے۔ راستہ میں گلیوں کے اندر بہجن گاتے اور آنند کی بہر کہا کرتے رہے اُن کے مکان پر بہی قریب ایک گہنٹہ کے بہجن کیرتن ہوتا رہا۔ اور رخصت پر اُنہوں نے شیرینی تقسیم کی اور آنند کے ساتہہ سب بہائی اپنے اپنے گہروں میں گئے۔ آریہ سماج مندر میں چند آریہ بہائی بلا ناغہ شام کو اکٹہے ہو کر سندہیا کرتے ہیں۔ دو رہائی تنخواہ دار مقرر ہیں۔ جو ہر روز تہوڑا دن باقی رہے آجاتے ہیں اور بہجن منڈلی کو بہجن سکہاتے ہیں۔ اور اچہی رونق رہتی ہے۔ سماج مندر ہر وقت کہلا رہتا ہے اور ممبروں کی آمد و رفت لگی رہتی ہے۔ اب یہہ قاعدہ رکہا گیا ہے کہ ہر اتوار کو ایک ممبر سماج پراتہنا۔ ایک کتہا۔ اور ایک ویاکہیان دیا کرے۔ چنانچہ سپتاہک جلسہ کے انت میں آئیندہ ہفتہ کے لئے تینوں کاموں کے لئے تین آدمی نیت ہو جاتے ہیں ۔

تازہ خبریں اور رائیں

جلندہر کا سبہا ایک اخبار جس کے ایڈیٹر مہاشہ دیوراج جی تہے مہاشہ بدری داس ایم۔ اے تہے۔ لیکن والوں کی کم توجہگی اور مالی نقصان کی وجہہ سے بند کیا گیا۔ عام اخلاق اور مذاق کا اسی سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ جہاں مہذب دہارمک اخبار مدد ! مدد ! کی پکار مچاتے ہوتے بند ہو رہے ہیں وہاں پہکڑ باز اخبار نویس سینکڑوں۔ ہزاروں کے وارے نیارے کر رہے ہیں۔ افسوس!

سردار دیال سنگھ مجیٹہیہ نے اپنی جائداد کا بڑا حصہ ایک کالج اور دیگر کاموں کے لئے وقف کرنے کی نیت سے وصیت لکہدی تہی لیکن اُن کے مرنے کے بعد اُن کی بدہوانے وصیت پر عذر کیا تہا اب جان چیف کورٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ امینوں کو وصیت پر عمل کرنے کا اختیار دیا جاوے اور کل خرچہ امینان کا جائداد متنازعہ میں سے دیا جاوے۔ سردار صاحب کی بیوہ کا خرچہ اُس کے ذمہ رہے ۔

خالصہ کالج کے سنگہ پرنسپل نے استعفے دے دیا ہے اور تجویز ہوئی ہے۔ کہ انگریز پرنسپل مقرر کیا جاوے ۔

لوکل خبریں

(۱) ۹ اپریل ۱۹۱۰ء کو نام کرن سنسکار شری لالہ مفتی رام جی کی نواسی کا ہوا جس کا نام ... رکہا گیا جس میں شریمان جی نے حسب ذیل دان دیا۔ گروکل ... ۔ وید پرچار فنڈ عہ ۔ اناتہہ آلے جلندہر ... ۔ کنیا مہا ودیالہ ... ۔ آریہ سماج عہ روپیہ ۔ کل مبلغ ... ۔

(۲) ماسٹر لچہمن داس ہیڈ ماسٹر ودیا پتی سکول جلندہر کے سپتر کا نام کرن سنسکار ۲۰ اپریل کو ہوا جس کا نام ودیا رتن رکہا گیا۔ جس میں ماسٹر جی نے حسب ذیل دان دیا۔ گروکل عہ۔ آریہ سماج عہ۔

(۳) ۲۴ اپریل ۱۹۱۰ء لالہ ... پردہان سبہا آریہ سماج جلندہر کے سپتر ... گورودت کا یگیوپویت سنسکار ہوا جس میں لالہ صاحب نے حسب ذیل دان دیا۔ گروکل ... وید پرچار فنڈ عمہ کنیا مہا ودیالہ عمہ کنیا اناتہہ آلہ عمہ آریہ سماج عہ ۔

(راقم تہلول منتری)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشہ حکم سنگہ جی۔ ایک سادہو کو حقہ پیتے دیکہکر جو اُس کے ساتہہ بات چیت کی تہی مفصل تحریر فرماتے ہیں اور اُپدیشکوں کے باعمل نہ ہونے پر افسوس کرتے ہوئے تجویز کرتے ہیں کہ نیک چلن اُپدیشک برہمچاری وغیرہ اپنے اپنے پرانتوں میں لیکچروں کا ڈہنگ چہوڑ کر کتہا بدہی سے دہرم پرچار کا کام کریں ۔

مہاشہ ہردواری لعل جی۔ اخبار بہارت متر کلکتہ میں سے بنگالیوں کی تبدیلی کی نسبت اقتباس پیش کر کے پوچہتے ہیں کہ جب بنگالیوں میں کل صوبوں سے بڑہ کر انگریزی تعلیم اور گوشتخواری جاری ہے

تو یہہ کہنا کس قدر فضول ہے کہ ماتس بہکشن اور انگلش
شکشا سے بہادری پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے نتیجہ
نکالتے ہیں کہ ستیہ دہرم کے گرہن کرنے سے ہی سچا
ساہس آتا ہے۔ پس اپنے بنگالی بہائیوں سے اپیل
کرتے ہیں کہ اگر بہادر بننا چاہتے ہیں تو ستیہ سناتن
ویدک دہرم کو گرہن کر کے اُسکے سدہانتوں پر عمل کریں ٭

مہاشہ گوپی ناتہہ سنگہ جی "آ جیوڑ سی" ایک بیجا
حملہ کا جواب بھیجتے ہیں۔ جو کہ ایک اخبار میں پنڈت
کرپا رام جی پر مہاشہ گنپت رام جی کی طرف سے کیا
گیا ہے۔ گنپت رام جی نے سوروپ اور تٹستہ
لکشنوں کے باہمی فرق کو نہ سمجھکر پنڈت کرپا رام
کے نیائے بہاشیہ کے ترجمہ سے اپنے آپ کو بہرم میں
ڈالا ہے۔ ہمارے نامہ نگار نے تفصیل کے ساتھ اس
امر کو سمجھایا ہے کہ دُکھ جیوآتما کا سوابہاوک گُن
نہیں ہے۔ بلکہ اچہیا۔ دویش۔ پریتن۔ سکھہ
وغیرہ وہ جیوآتما کے چہنہ ہیں نہ کہ اُس کے
سوابہاوک گُن۔ اِس مضمون پر بہت کچھ لکہا
جا سکتا ہے۔ لیکن تب جبکہ کوئی معترض نیک
نیتی سے اعتراض کرے۔ ایسی تحریروں کا نوٹس
لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ نیز گنپت رائے جی
نے جو غلطیاں ستیارتہہ پرکاش کے سمجھنے میں
کرتے ہوئے پرمیشور پر اچہیا اور دویش وغیرہ
کے دوش لگائے ہیں۔ ان کو ہرگز درست نہیں
کیا جا سکتا جب تک کہ وہ ستیہ استیہ کے
نرنے کی نیت سے سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر
گنپت رائے جی واقعی اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔
تو اصولی بحث ان کالموں میں تہذیب کیساتھ
شخصی حملوں سے کنارہ کر کے شروع کریں۔ پھر
اُن کو معلوم ہو جاوے گا کہ رشی دیانند کے
سدہانتوں کو سمجھنے کے لئے سوجھہ بُدہی چاہئے۔

جلندہر شہر [illegible] ستیہ دہرم پرچارک قیمت [illegible] مضمون نگار [illegible]

میلہ کٹاکش میں ویدک دہرم کا پرچار

مقام مذکور کی تشریح کرنا فضول ہوگی۔ کیونکہ ہر کہ
و مہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے اس دفعہ بہ نسبت گذشتہ
سالوں کے یاتریوں کا ہجوم کم تہا۔ ہمارے لائق اُپدیشک
پنڈت رام رتن جی و لالہ سینا رام جی آریہ
پرتی ندہی سبہا کی آگیا نوسار ۱۰ اپریل تک کٹاکش
پر پہونچ گئے۔ آریہ سماج پنڈ دادنخان و بہیرہ و پنڈ
دادنخان نے انتظام ٹھیک کر دیا تہا۔ ۱۱
اپریل کی صبح ویاکہیان شروع ہو گئے۔ ۱۲ بجے کے
بعد بہوجن آدی سے فراغت پاکر پہر دہرم اُپدیش
شروع ہوا۔ شروتا گن جوق در جوق آتے تہے۔
شام کے ۴ بجے کے قریب ایک اودہسی سادہو نے
ناستک مت کا پکش لیکر ایشور ستہ ہی پر پرشن کیا۔
جس کا معقول اُتر پنڈت رام رتن جی مہاراج نے
دیا۔ قریباً دو گہنٹہ تک شاستر ارتہہ ہوتا رہا۔
شروتا گنوں پر بہت بہاری اثر پڑا۔ سادہو مہاشہ
صرف ہٹ دہرمی کو مد نظر رکہکر بولتے تہے۔ ورنہ لاجواب
ہو چکے تہے۔ اسی اثنا میں ایک سنیاسی سادہو
خوب رشٹ پشٹ شراب پی تشریف لائے۔ اور
کچھ پرشن کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ بندہ نے
پرارتہنا کی کہ اثنائے لیکچر میں آپ کو بولنے کی
اجازت نہیں البتہ جب پنڈت جی اپنی تقریر ختم
کر چکیں گے تو آپ کو وقت دیا جاویگا۔ مگر وہاں
کون سنتا تہا "ایک تو کڑوا کریلا اور دوسرا
نیم چڑہا" ایک سادہو۔ دوسرے شراب کی بوتل
چڑہائے ہوئے۔ فوراً اندر داخل ہو کر پرشن کیا
کہ "بہوت بہوشت اور ورتمان کیا ہیں" واہ ری
عقل۔ آخر میں نویدن کیا گیا کہ آپ ان کی تعریف
تو کریں تا کہ معلوم ہو کہ آپ کا مطلب کیا ہے۔ آخر کار

ہم نے ابھی اتنا ہی سیکھا ہے۔ آگے نہیں جانتے۔
تب پہر دوسرے سادہوؤں نے جو شاستر ارتہہ کیلئے
بیٹھے تہے۔ اُس کو بہت ذلیل کیا۔ اسی موقعہ پر میں
ایک یہہ معمولی مثال لیکر اپنے بہولے بہالے ہندو
بہائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ ان لوگوں نے
آریہ ورت کو پاتال میں پہونچا دیا ہے۔ پرماتما کے
نزدیک آپ ہی ان کرموں کا پہل ہوگیں گے جن کے
دان سے ایسے دشٹ بہچار کرتے ہیں۔ تتپشچات
شانتی پاٹہ پر کارروائی سماپت ہوئی۔ پہر شام
کو پنڈت بہگت رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا
تشریف لائے۔ ۱۲ اپریل صبح ہمارے معزز بہائی
شرمان پنڈت سینا رام جی شاستری کوی راج
کوی رتن پدہارے۔ جن کے پدہارنے سے پرچار کی
رونق دوبالا ہوگئی۔ ہمارے بہائی نے صبح ہی دو
بالکوں مسمی خانچند و رامچند ساکنان [illegible] کا
یگیوپویت سنسکار کرایا۔ اثنائے کارروائی میں رائے
صاحب رائے نہال چند اسسٹنٹ انجنیر تشریف لائے
اور پنڈت جی سے اپنے دو بالکوں کاشی رام و
دینا ناتہہ کا یگیوپویت سنسکار کرانے کی خواہش ظاہر
کی۔ جو آگیا نوسار اُسی موقعہ پر کرایا گیا۔ رائے صاحب
نے مبلغ [illegible] دان کئے۔ جو ہمارے بہائی شرمان پنڈت
سینا رام جی شاستری نے ویدک سماج کی معرفت
گروکل کو دان دیدئے۔ ان چار سنسکاروں نے
لوگوں کے دلوں پر ایک جادو کا اثر پیدا کیا۔ اسی
موقعہ پر ایک شخص برہمن دیوتاؤں کو اُن کی
خود غرضی کے لئے شرمسار کرتے ہوئے سُنے گئے۔
دوپہر کے بعد بہوجن آدی سے فارغ ہوکر ہمارے
بہائی پنڈت بہگت رام جی اُپدیشک نے اُپدیش
کرتے ہوئے جتلایا کہ کٹاکش میں ہمارے آنے کی
غرض کیا ہے اور ساتہہ ہی نگن سادہوؤں کا جو
متصل سے بم بم کرتے گذر رہے تہے پہلی پر کار
سے فوٹو کہینچا۔ اثنائے گفتگو میں ایک جہو کر سادہو
نے جس کو اگر [illegible] کہا جاوے تو بجا ہوگا۔ آکر ہمارے

لائق لیکچرار کے جواب میں کہا کہ یہاں کا پانی مسمورائیز کیا ہوا ہے وہاں نہانے سے پاپ دور ہو سکتے ہیں۔ اور میں اس علم کو جانتا ہوں اور جلتے ہوئے کوئیلوں سے گذر سکتا ہوں اور دکھلا سکتا ہوں۔ ابھی وہ اپنی تقریر کر رہا تھا کہ ایک مہاشے نے تھوڑے سے جلتے ہوئے کوئیلے لا کر مہاتما کے سامنے رکھدئے اور پرارتھنا کی کہ ہاتھ میں اُٹھا کر لوگوں کا اعتقاد قایم کراؤ۔ مگر سورج کی روشنی میں ایسے مداریوں کی کون سنتا ہے۔ فوراً آگ دیکھکر دُم دبا کر شغال کی طرح رستہ لیا۔ اور جا کر ڈیڑھ پاؤ کھچڑی علیحدہ پکانے لگے۔ ہماری بہائی پنڈت رام رتن جی نے ڈیرہ اسمٰعیلخان والی مثال دیکر ایسے مداریوں کی خوب قلعی کھولی۔ اور لالہ سیتارام جی نے آریہ سماج کے اصولوں پر لیکچر دیا۔ بعد میں پنڈت سیتارام جی نے سنسکرت میں ویاکھیان شروع کیا۔ لیکن شروتا گنوں کے نہ سمجھنے کے کارن پہر اُنہوں نے ہندی بہاشیہ میں بولنا شروع کیا۔ ابھی تہوڑا ہی بول چکے تھے کہ وہی پُرانے مترام پرکاش کے چیلے جو عموماً ویاکھیانوں میں گھبن ڈالنے کی خاطر آیا کرتے ہیں۔ اکیٹر ہو کر آئے اور سنسکرت میں شاسترارتھ کرنے کی پریرنا کی۔ گو لوگ برخلاف تھے کہ اُن کو کچھ نہ سمجھ آوے گی لیکن ہمارے فاضل لیکچراروں کے لئے بہت خوشی تھی۔ جنہوں نے فوراً منظور کر لیا۔ اور ایک سادھو مہاتما ہی مدھست مقرر ہوئے۔ جو واقعی ایک لائق مہاشے ہیں۔ میں بھی اُن کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سادھوؤں کی طرف سے ایک پنڈت نے تقریر شروع کی جس کا اُتر پنڈت سیتارام جی نے عمدگی سے دیا۔ پھر وہی پنڈت دوبارہ کھڑے ہوئے۔ مگر بولے کون شرما ہو کر بیٹھ گئے۔ نہیں نہیں میں غلطی پر ہوں۔ جتنا سیکھا تھا۔ وہ تو ٹھیک بول دیا۔ اب آگے اُن کا کیا قصور۔ یہ ایک سادھو کھڑا ہوا۔ جب اُس کا سرمایہ بھی ختم

ہو چکا تو مدد کے لئے ایک اور ساتھی کھڑا ہو گیا۔ مگر آریہ سماج کی طرف سے جواب ملا کہ ایک بولے اور مدھست مہاشے نے بھی ایک ہی کو بولنے کی اجازت دی۔ لیکن وہ تو وقت کو غنیمت سمجھتے تھے۔ فوراً کولاہل مچا کر چلے گئے۔ جس پر مہاتما مدھست نے کھڑے ہو کر افسوس کرتے ہوئے جتلایا۔ کہ یہ لوگ بیفائدہ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا چاہتے ہیں۔ اور تمام حاضرین پر ظاہر کر دیا کہ اس شاسترارتھ میں سادھوؤں کی پراجے ہوئی مضمون زیر بحث ایشور سدھی تھا۔ شانتی پاٹھ پر کاروائی سماپت ہوئی۔ اس موقع پر میں آریہ پرتی ندھی سبھا سے ایک باادب پرارتھنا کرتا ہوں کہ اُپدیشکان کو کشاکش روانہ کرنے کا کچھ عرصہ قبل از میلہ پربندھ کر دیا کریں۔ تاکہ اُپدیشکوں کو آنے میں تکلیف نہ ہو۔ اور اپنے منتقل کے ساماجک بہائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ جو تکلیف اُپدیشکوں کو کہان پان میں اس دفعہ ہوئی ہے۔ آئیندہ اس کو رفع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ کیونکہ ثقیل غذا موجب تکلیف ہوتی ہے ۔

آریہ دہرم کا سیوک لکھمیداس دت پرودہان آریہ سماج وندوٹ کالری ۔

پورانوں کی گندی تعلیم کو چھپانیکی عبث کوشش

جلسہ سناتن دہرم سبھا گمہیانہ ۶ و ۷ و ۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ ۸ تاریخ واسطے دہرم چرچا کو مقرر تھی۔ یہہ دہرم چرچا خاص کر آریہ سماج کے ساتھ پرشن اُتر کرنے کے لئے تجویز کیا گیا تہا۔ وقت مقررہ پر پردہان آریہ سماج جہنگ گمہیانہ معہ ممبران جلسہ میں گئے۔ اور شہر کے معزز اصحاب و دیگر اشخاص واسطے سُننے دہرم چرچا کے قریباً پانچصد کے جمع ہو گئے تھے۔ دہرم سبھا کی طرف سے پنڈت شام لعل و پنڈت دیوان چند آئے ہوئے تھے۔ ۷ تاریخ کو پنڈت شام لعل نے ایک ویاکہیان میں امور ذیل کا اظہار کیا۔

(۱)	سوامی دیانند سرسوتی جی نے بلا دیکھنے پرانوں کے اُن کا کہنڈن کیا ہے
(۲)	سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں مہابھارت کی نسبت جو لکھا ہے کہ راجہ بھوج کے وقت تک مہابھارت میں ملاوٹ ہو چکی تھی یہہ غلط ہے
(۳)	۱۸ پوران وید ویاس جی کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور ویدوں کے انکول ہیں۔ اُن میں جو کچھ لکھا ہے سب صحیح ہے۔ کوئی ملاوٹ نہیں۔ میں اُن کو یتہارتھ مانتا ہوں
(۴)	نیوگ کے مسئلہ میں جو کچھ سوامی جی نے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے

دہرم چرچا کے وقت پردہان آریہ سماج نے کہڑے ہو کر یہہ کہا کہ پنڈت شام لعل نے اپنے کل لیکچر میں جو کچھ بیان کیا ہے اُس کی تردید کے لئے میں طیار ہوں۔ مگر اس سے پہلے یہہ ضروری ہے کہ سناتن دہرم سبھا کے پچھلے سالانہ جلسہ پر دہرم چرچا کے وقت جو بابت لنگ و دہان پوجا کے میری اور پنڈت دیوان چند کے درمیان گفتگو ہوئی تھی اور وہ معاملہ درمیان ہی میں رہگیا تہا اُسی وشے پر گفتگو ہو جاوے بعد اس کے دوسرے وشیوں پر جن کی نسبت پنڈت شام لعل نے اعتراض کیا ہے بحث کی جاویگی۔ اور ساتھ ہی اس کے یہہ پرشن کیا گیا کہ شوالوں میں جو ایک گول مول پاشان کی پوجا کی جاتی ہے اور وہ لنگ پوجا کے نام سے مشہور ہے وہ کیا ہے آیا کسی دیوتا کی آکرتی ہے یا کسی اوتار کی مورتی اور یہہ پوجا کب سے چلی اور کیونکر۔ اور جلہری جس میں وہ مورتی رکھی جاتی ہے کیا وستو ہے اور کس غرض کے لئے بنائی گئی۔ اسپر جو گفتگو مابین پردہان سماج و پنڈت شام لعل ہوئی وہ ذیل میں درج ہے۔

پنڈت — یہہ پوجا سناتن سے چلی آتی ہے۔ بلکہ ویدوں سے بھی پہلے کی ہے اور جلہری اس واسطے رکھی جاتی ہے کہ مورتی اسمیں لگی رہے اور جو پانی اس پر چڑھایا جاتا ہے وہ آسانی سے نکل جاوے ٭

پردھان سماج — پنڈت جی نے اس امر کی تائید میں کہ یہہ پوجا سناتن سے ہے کوئی وید منتر پیش نہیں کیا۔ پنڈت جی کو کوئی ایسا منتر پیش کرنا چاہیئے ٭

پنڈت — دیکھو منتر ۱۶ یجروید ادھیائے ۳۱ ۔ اسمیں یہہ درج ہے کہ یگیہ پرش وشنو کی مورتی ودوان رشی اور دیودان لوگ پوجا کرتے آئے ہیں۔ اس منتر کے پہلے حصہ میں جو یگیہ شبد آیا ہے اُس سے مُراد مورتی کی اور دوسرے حصہ میں جو یگیہ شبد لکہا ہے اُس سے مُراد پرمیشور کی ہے۔

پردھان سماج — اس منتر میں کوئی شبد مورتی کا واچک نہیں۔ معلوم نہیں کہ پنڈت جی نے مورتی وواہا پرمیشور کی پوجا کرنا کہاں سے پیدا کیا۔ چونکہ اسوقت صرف اس امر پر بحث ہے کہ موجودہ لنگ پوجا کہاں سے چلی اسکے ثبوت میں پنڈت جی کو کوئی وید کا منتر پیش کرنا چاہیئے۔ اور پنڈت جی نے جو یہہ کہا ہے کہ لنگ پوجا ویدوں سے پہلے کی چلی آتی ہے بالکل غلط ہے۔ شیو پُران میں اس پوجا کی جاری ہونے کا اس طرح سے ذکر ہے ٭

"ایک دفعہ دارو بن میں رہنے والے رشی یگیہ کے لئے لکڑیاں لینے کے واسطے گئے۔ اُن کے پیچھے مہادیو برہنہ تن ہاتہہ میں لنگ (یعنی آلہ تناسل) پکڑے ہوئے رشیوں کے مستہان چلے آئے۔ رشیوں کی استریوں سے آنکہہ لڑاتے تھے جس کو دیکھکر وہ موہت ہو گئیں۔ اتنے میں رشی بھی آ پہونچے وہ اس مہادیو کی اُلٹی ریتی کو دیکھکر بڑے غصہ ہوئے۔ اور پوچھنے لگے کہ تو کون ہے۔ مہادیو نے کچہہ جواب نہ دیا۔ رشیوں نے کرودہ میں آکر مہادیو کو یہہ شاپ دیا کہ تمہارا لنگ گر جائے چنانچہ اسیوقت مہادیو کا لنگ زمین پر گر پڑا۔ اُس کے گرنے سے تینوں لوکوں میں تہلکا مچ گیا تب رشی اور دیوتا بڑے دُکہی ہوئے سب ملکر برہما جی کے پاس گئے۔ برہما جی نے کہا کہ وہ مہادیو تہے۔ تم نے اُس کو نہیں پہچانا اور شاپ دیا۔ یہہ جو تِرلوکی کو دُکہہ ہو رہا ہے یہہ تمہارے فعل کا نتیجہ ہے۔ مہادیو کے پاس جاکر اُن سے معافی مانگنی چاہیئے۔ تب سُکہہ ہوگا۔ برہما سب کو ساتہہ لیکر مہادیو کے پاس گئے اور بڑی تعریف کی۔ مہادیو نے کہا کہ جب تک لنگ ستہاپن نہیں ہوتا۔ تب تک شانتی نہیں ہو گی۔ تم پاربتی کی ارادہنا کرو۔ وہ یونی روپ ہوکر اس لنگ کو دھارن کریں گی۔ مہادیو سے اس بات کو سُن کر رشی اور دیوتا پاربتی کی ارادہنا کرنے لگے پاربتی نے پرسن ہوکر اور یونی روپ دھارن کر کے لنگ کو ستہاپن کر لیا۔ تب سے لنگ پوجا شروع ہوئی" اب پنڈت جی بتلا دیں کہ یہہ کتہا جو سنائی گئی ہے وہ شیو پوران میں موجود ہے یا نہیں ٭

پنڈت — اُردو شیو پُران سے یہہ کتہا سُنائی گئی ہے وہ ماننے کے یوگیہ نہیں جب تک کہ اصل شیو پوران سنسکرت ویاس کرت نہ دکہلایا جاوے ٭

پردھان سماج — جس اُردو پوران میں یہہ کتہا درج ہے وہ مطبوعہ منشی نولکشور کا ہے اور منشی نولکشور وہ صاحب ہیں جن کا مطبع سارے ہندوستان میں مشہور و معروف ہے۔ اُنہوں نے بھارت دھرم مہان منڈل کے اُس جلسہ میں جو دہلی میں ہوا لاکہہ روپیہ بطور چندہ کا وعدہ کیا تہا اور وہ دھرم مہان منڈل کے رکن اعظم ہیں۔ سرکار سے بھی اُن کو خطاب (سی۔ آئی۔ ای) کا ملا ہوا ہے۔ مطبع نولکشور سے عموماً پورانوں کا بہاشا اور اُردو دیوناگری دونوں میں نکلا ہے۔ اور یہہ کتہا بھی اُردو شیو پوران میں درج ہے۔ منشی نولکشور کا کوئی تعلق آریہ سماج سے نہیں اور نہ یہہ ممکن ہے کہ اس قسم کا غلط ترجمہ چہاپکر فروخت کیا جاوے۔ اگر یہہ ترجمہ غلط ہوتا تو آج تک کوئی پوران مانک پنڈت اُس کی نسبت اعتراض کرتا مگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ پنڈت جی کا یہہ کہنا کہ ہم اُس اُردو ترجمہ کو نہیں مانتے درست نہیں۔ دُنیا میں عموماً ایک زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ ہوتا رہتا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو اُس زبان کو نہیں جانتے جسمیں ٹہیک لکہا ہوا ہو۔ ترجمہ سے فایدہ اوٹہائیں۔ انگریزی زبان میں بہی شاستروں اور مختلف علوم کی کتابوں کے ترجمے موجود ہیں۔ بلکہ عدالت سرکار انگلشیہ میں بہی دہرم شاستروں کے ترجمے جو انگریزی میں ہیں کام لیا جاتا ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ ترجمہ میں کسی لفظ کی غلطی ہو جاوے۔ لیکن یہہ نہیں ہو سکتا کہ کُل کا کُل اتہاس جو اُردو شیو پوران سے سُنایا گیا ہے غلط ہو۔ پنڈت جی کو صاف بتلانا چاہیئے کہ آیا یہہ کتہا سنسکرت شیو پُران میں درج ہے یا نہیں۔ اگر کوئی جزو اسکا غلط ہے تو اُس کا نشان بتلانا چاہیئے ٭

پنڈت — میں یہہ نہیں کہتا کہ یہہ کتہا سروتہا غلط ہے جب تک اصل شیو پوران پیش نہ کیا جاوے یہہ ترجمہ قابل اعتبار نہیں ٭

پردھان سماج — پنڈت جی کی تقریر سے پایا جاتا ہے کہ اس کتھا کا کچھ حصہ غلط اور کچھ صحیح ہے۔ پنڈت جی کو بیان کرنا چاہئیے۔ کہ کونسا حصہ غلط ہے۔ اور کونسا صحیح۔ اور جب پنڈت جی ایسا بیان کریں گے۔ تو اُس وقت سنسکرت شیو پران پیش کیا جاویگا۔ چونکہ پنڈت جی سوامی جی پر اپنے لیکچر میں یہہ الزام دے چکے ہیں کہ اُنہوں نے بغیر دیکھے پورانوں کے اُن کا کھنڈن کیا ہے۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی نے جملہ پران دیکھے ہوئے ہیں اگر ایسا ہے تو اُن کو صاف طور پر بتلانا چاہئیے کہ اس کتھا کا کونسا حصہ غلط ہے۔ صرف پنڈت جی کے کہنے سے ترجمہ غلط نہیں ہو سکتا۔

پردھان سناتن دھرم سبھا — پنڈت جی نے کہہ دیا ہے کہ اصل شیو پوران ویاس کرت سے یہہ کتھا دکھانی چاہئیے۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا پنڈت جی جواب نہیں دیں گے۔ آپ مفت میں وقت کو ٹال رہے ہیں۔ اگر آپ اصل شیو پوران نہیں دکھلاوینگے تو سمجھا جاویگا کہ یہہ کتھا پوران میں نہیں اور بحث ختم کیجاوے گی۔

پردھان سماج — اصل شیو پوران پیش کرتا ہوں جس میں کہ یہہ ساری کی ساری کتھا موجود ہے اور ساتھ ہی اس کے اصل عبارت سنسکرت پڑھ کر معہ ارتھوں کے سُنا دی اب پنڈت جی جواب دیں کہ اُن کو اس میں کیا عذر ہے ؎

پنڈت — یہہ لگھو شیو پوران ہے اصل بڑا شیو پوران جو ویاس کرت ہے وہ اور ہی اُس کو پیش کرنا چاہئیے ؎

پردھان سماج — لگھو پوران اصل شیو پوران کا حصہ ہے اور پنڈت جی اس کے جواب سے انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ پنڈت جی نے جو ایک کتاب موسومہ سناتن دھرم پرکاش مطبوعہ ۹۶ء حضرت پنڈت گنپتی لعل جنرل سکرٹری سناتن دھرم سبھا جھنگ گھیانہ بجواب کتاب شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ مصنفہ مظہر طبع کرائی ہے اُس کے صفحہ ۵۹ پر بحوالہ اسی شیو پوران کے جس میں پیش کیا ہے لنگ پوجا وہاں کی تردید لکھی ہے۔ اس سے پنڈت جی انکار نہیں کر سکتے۔

پنڈت — اس شیو پوران کی کتھا میں جہاں لنگ کے گرنے اور ستھاپن ہونے کا ذکر ہے وہ پڑھ ارتھ کر کے سُنا دیویں تاکہ اُسکا جواب دیا جاوے ؎

پردھان سماج — میں نے پہلے ساری عبارت سُنا دی ہے اور اب پنڈت جی پھر خاص خاص حصہ سُننا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ پنڈت جی کو یاد نہیں رہا۔ مگر دوبارہ سُنانے میں بھی کچھہ عذر نہیں۔ چنانچہ شیو پوران سے وہ وہ عبارت پڑھکر سُنائی گئی معہ ارتھوں کے۔ جہاں مہا دیو کا لنگ کو ہاتھہ میں پکڑ کر آنا۔ اور رشیوں کی استریوں سے آنکھ لڑانا اور رشیوں کے شاپ سے لنگ کا گر جانا اور پاربتی کا یونی روپ ہوکر دھارن کر لینا لکھا ہے ؎

پنڈت — اس ادھیائے میں جو لنگ شبد آیا ہے وہ چہن۔ شریر۔ اور دیگر ارتھوں کا واچک ہے۔ اس شبد کے چند ارتھ ہوتے ہیں اور پرکرن کے انوسار کئے جاتے ہیں ؎

(باقی آئندہ ہفتہ)

۔ الشور داس سکرٹری آریہ سماج جھنگ گھیانہ

آریہ برادری

اڈیٹر ست دھرم پرچارک

آپ کے کالموں میں آریہ برادری کا سوال کئی بار چھیڑا گیا ہے۔ مجھکو یہہ شوق تھا کہ کسی ایسے شخص سے گفتگو کروں جس نے اس مسئلہ پر وچار کیا ہو آج مجھکو لالہ لچھمنداس بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول کے ساتھہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ آریہ برادری کے کٹے ایڈووکیٹ معلوم ہوتے ہیں جو تحریری سوال وجواب ہمارے مابین ہوئے اُن کو بھیجتا ہوں۔ کرپا کرکے ان کو شایع کریں۔ تاکہ دیگر آریہ بھائیوں کو اس اہم سوال پر غور کرنے کا موقعہ ملے۔ جوابات کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ ہمارے نوجوان ڈگری یافتوں کے خیالات کیسے نیر مین ہیں اور یہہ اصحاب ہیں جو آریہ سماج کی کایا پلٹنی چاہتے ہیں۔ اور ایک نئی سبھا بنیٹی قایم کرنے پر زور دیا کرتے ہیں

آپ کا سیوک (ٹھاکر دت)

تحریری گفتگو سوال منجانب ٹھاکر دت دیون اور جواب منجانب ماسٹر لچھمنداس بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول۔

سوال — آریہ برادری سے کیا مراد ہے۔

جواب — آریہ برادری سے میرا یہہ مطلب ہے کہ آریہ لوگ بلا لحاظ یعنی ذاتوں ارتھات برہمن کھتری۔ ویش آدی کے آپس میں ہی اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادیاں ۲۵ اور ۱۶ برس کی عمر میں گن کرم سوبھاؤ انوسار کریں۔ اور شادی کے بعد سولہ سنسکار کریں۔ یا کرنے کی کوشش کریں۔

اور آپت کال میں نیوگ پر عملدرآمد کریں یا عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں۔

سوال آریہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔

جواب آریہ سے میری مراد اُس پُرش اور آریا سے اُس استری کی ہے جو وید اور پرانُن معنوں میں جو کہ پراچین رشی منیوں نے کئے ہیں یا آج کل مہرشی دیانند جی نے کئے ہیں وشواس رکھے۔ اور اُس پر چلنے کی کوشش کرے۔

سوال چلنے کی کوشش کا کیا معیار ہوگا۔

جواب جو کچھ نہ کچھ آریہ سنسکار ضرور کرواتا ہو۔

سوال وشواس کا کیا معیار ہوگا۔

جواب جو اپنے انتش کرن سے اُس کو مانتا ہو اور اُس کے برخلاف کبھی نہ کسی کو کہے۔ اور اُس کے عمل یہہ دکھلاتے ہوں کہ وہ درحقیقت وشواس کرتا ہے۔

سوال کس کے ادھیکار میں ہوگا۔ کہ فیصلہ کرے کہ فلاں مرد اور استری بموجب آپکی تعریف کے آریہ یا آریا ہے۔

جواب باقی آریہ لوگ ہی فیصلہ کریں گے۔

سوال فیصلہ کرنے والوں کو آریہ کا ادھیکار کون دے گا۔

جواب جو پہلے پہل آریہ برادری بنا دیں گے۔ وہ آپسمیں ایک دوسرے کو ادھیکار دیکر برادری شروع کر دیں گے اور پیچھے جو آدمی شامل ہوا کرے گا وہ اُس کے وشواس کرنے پر داخل کیا جاوے گا۔ مگر جب اُس کے عمل اُسکے وشواس کے برخلاف ثابت ہونگے تو اُس کو باقی آدمی خارج کر دیا کرینگے۔

سوال جس مرد کی استری آریہ نہ ہو اور وہ برادری میں داخل ہونا چاہے اُس کے لئے کیا کیا جاوے گا۔

جواب اُس کو اس شرط پر داخل کیا جاوے گا۔ کہ وہ استری کو چھوڑ دیوے اور دھرم کو گرہن کرے۔

سوال کیا آریہ برادری میں ورن ویوستھا ہوگی؟

جواب اگر ہو سکے تو اچھی بات ہے۔

سوال ورن ویوستھا کا دینا کس کے ادھیکار میں ہوگا۔

جواب گُروکل بنا کر گوروؤں کی صلاح لیکر وید اور سمرتی کا مطالعہ کرکے جو جو جس جس ورن کے لائق ہو سوسائیٹی اُس کو وہی ورن دیوے۔

سوال کیا آپ کی یہہ مراد ہے کہ جب تک گُروکل قایم نہ ہوں ورن ویوستھا نہ کی جاوے؟

جواب تب تک ورن ویوستھا کا دینا مشکل ہے۔

سوال کیا آریہ برادری میں نسبت ناطہ بلالحاظ ورن ویوستھا ہوگا؟

جواب ہاں جب تک ورن ویوستھا قائم نہیں ہوگی تب تک تو بلالحاظ ورن ویوستھا کے ہونا پڑے گا۔ لیکن رشتہ ناطہ گُن کرم سبھاؤ انوسار ور اور بدھو کی پرسپر اچھیا کے انوسار ہوگا۔

سوال گُن۔ کرم سبھاؤ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اس کی پریکشا ور اور بدھو کس طرح کریں گے۔

جواب مراد وہی ہے جو سوامی جی نے آریہ اُپدیش رتن مالا آدی گرنتھوں میں لکھی ہے۔ اس کی پریکشا اُن کی Diaries (ڈائیریاں) دیکھکر اور اُن کے آچار ویوہار دیکھکر اور اُن کے متروں اور پڑوسیوں وغیرہ سے اُن اُن پاٹھ شالاؤں کے ادھیاپکوں یا ادھیاپکاؤں سے جہاں کہ اُنہوں نے تعلیم پائی ہے اور اُس اُس نگر کے آریہ نواسیوں سے اُن کی بابت پوچھنے سے [illegible] پریکشا کیجا سکتی ہے۔ جیسا کہ آج کل پڑھے لکھے لوگ عموماً اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی یا نسبت کرنے کے وقت پوچھکر کیا کرتے ہیں۔ جب گُروکل بن جائیں تو اُس کے ادھیاپکوں۔ یا ادھیاپکاؤں دوارا اچھے پرکار اطلاع لیجا سکتی ہے۔ اور پھر سوامی جی کے گرنتھوں میں جیسی ودھی لکھی ہے پریکشا کیجا سکتی ہے۔

سوال جو آریہ برادری میں گُن کرم سبھاؤ کا لحاظ نہ کرے۔ وہ وواہ جائز ہوگا یا نہ؟

جواب اگر سوسائیٹی کے منع کرنے پر وہ ایسا کرے تو وہ سوسائیٹی سے نکال دئیے جانے کا مستوجب ہوگا۔ ورنہ اگر غلطی سے اُس نے شادی کی ہو تو آریہ برادری اُس کو نہیں نکال سکے گی۔

سوال کیا ہر ایک وِواہ واسطے پڑتال کے سوسائیٹی میں پیش کیا جاویگا یا خود آریہ برادری نوٹس لیگی۔

جواب وِواہ کی اطلاع دس بیس [illegible] کو جو کہ سوسائیٹی میں مانیہ ہوں گے اُن کو دی جاوے گی۔ اگر اُن میں سے کوئی [illegible] سمجھیگا۔ تو باقی آدمی اس کا جلسہ کرکے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

سوال آریہ برادری ہو کر جو خاندان سولہ سنسکار نہ کرے کیا وہ قابل اخراج کے ہوگا؟

جواب اگر وہ سنسکار نہ کرے تو قابل اخراج

نہیں ہوگا - اگر وہ کرے تو وہ قابل اخراج ہوگا - ہاں سنسکار کی کمی یا زیادتی کے مطابق اس کی برادری عزت کریگی -

سوال عزت کرنے میں کیا سنسکاروں کا ہی لحاظ ہوگا - یا کسی اور بات کا بھی ؟

جواب اور گنوں کا بھی لحاظ ہوگا اور کرم کا بھی -

سوال آریہ برادری سے اخراج کسی اور ناچار سے ہوسکیگا یا صرف سنسکاروں کی لحاظ سے -

جواب ویدک دہرم کے برودہ پرچار کرنے سے وہ خارج کئے جانیکا ستوجب ہوگا -

سوال کیا جنم کے چمار اور بہنگیوں کو آریہ برادری میں داخل ہونیکا ادہکار ہوگا -

جواب ہاں اگر وید اس کی اجازت دیتا ہو - اور جسطرح سے اس کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہو ۔

سوال کیا آپ جو آریہ برادری قایم کرنا چاہتے ہیں - نہیں وچار اکہ چمار بہنگی داخل ہوسکتے ہیں - اور کن شرایط پر ؟

جواب مینے اسکی بابت ابہی تک نہیں وچارا -

سوال کیا مسلمان اور عیسائی آریہ برادری میں داخل کئے جاویں گے -

جواب ہاں -

سوال کن شرایط پر -

جواب بشرطیکہ وہ ویدک دہرم گرہن کریں ۔

ڈیر ایڈیٹر صاحب

نمستے - التماس یہہ ہے کہ آج مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع کو آریہ برادری کے متعلق رائے ٹہاکر دت جی سے کچہہ بات چیت ہوئی - جو جو سوالات اُنہوں نے مجہہ پر کئے وہ اُنہوں نے بمعہ میرے جوابات کے آپ کے پاس بہیجدئے ہیں - میں نے بہی چند سوالات اُن کو اسی مضمون کے متعلق تمہیدی سوالات ہی چند کئے تہے - جن کے جواب آپ نے ایسے گول مول دئے جنکا

میں نے ابہی تک اُس سے متعلق -

کہ کوئی مطلب نہیں نکلتا - وہ سوالات اور جوابات برائے اندراج اخبار رفاہ بہیجتا ہوں - آشا ہے کہ آپ اخبار میں ان کو شایع کرکے ممنون فرماویں گے ۔

آپ کا لچہمن داس ۔

سوال نمبر ۱ آپ کی دانست میں براہ سے کیا مُراد ہے -

جواب ستری پُرش کا سمبندہ جس سے وہ گرہست میں داخل ہوتے ہیں -

سوال نمبر ۲ ستری پُرش کے سمبندہ سے آپ کی کیا مراد ہے -

جواب براہ کا سمبندہ جسکی مراد سنتان اُتپن کرنا اور گرہست کے کاریوں کو اکٹہا ہو کر چلانا -

سوال نمبر ۳ گرہست کے کاریہ کونسے ہیں -

جواب ستیارتہہ پرکاش کے چوتہے سملاس میں جو سوامی جی نے وشیش ورنن کئے ہیں -

سوال نمبر ۴ آپ براہ مہربانی اُنہیں سے کچہہ دو تین تو بتلا دیجئے - کیونکہ مجہے اسوقت ٹہیک ٹہیک یاد نہیں ہیں اور نہ میرا خیال ہے کہ کیا ہیں اور کس جگہہ لکہی ہیں

جواب آپ اُس سملاس کو پڑہ لیجئے -

سوال نمبر ۵ یہہ پڑہنے کا وقت نہیں ہے دو چار اگر آپ بتلا دیں تو آپکا کیا ہرج ہے

جواب بعد پڑہنے کے سوال کرنے گا -

سوال نمبر ۶ میں اسوقت پڑہنا نہیں چاہتا میں پہر آپکو کہتا ہوں کہ آپ دو چار زبانی ہی اگر آپکو آتی ہیں تو بتلا دیجئے

جواب آپ پڑہنا نہیں چاہتے تو میں بتلانا نہیں چاہتا -

سوال نمبر ۷ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اسوقت یاد نہیں اگر آتے ہوتے تو آپ ضرور بتلا دیتے -

جواب یہہ قیاس آپ کا غلط ہے -

سوال نمبر ۸ آپ کیسی کہتے ہیں کہ یہہ غلط ہے -

جواب میں خود جانتا ہوں -

سوال نمبر ۹ آپ کیسے جانتے ہیں ۔

جواب جس طرح سب کوئی جانتا ہے ۔

سوال نمبر ۱۰ سب کوئی کس طرح جانتا ہے -

جواب اپنے گیان سے انومان کر لیجئے -

سوال نمبر ۱۱ مجہے تو معلوم ہے کہ کئی آدمی ایسے ہوتے ہیں جن کو اگر کوئی بات نہ آتی ہو تو وہ کتابوں کا حوالہ دے دیا کرتے ہیں - اور ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے ایسا ہی کیا ہے -

جواب آپ کا اختیار ۔

سوال نمبر ۱۲ بہلا اگر آپ بتلا ہی دیں تو آپکا کیا ہرج ہے ؟

جواب تضیع اوقات -

سوال نمبر ۱۳ کیا جو آپنے غلط اسقدر جواب دئے ہیں ان سے وقت ضایع نہیں ہوتا - اور اس سے ہی وقت ضایع ہوتا ہے -

جواب اس کے آپ ذمہ وار ہیں -

سوال نمبر ۱۴ کیسے ۔

جواب غیر ضروری سوال کرنے سے ۔

سوال نمبر ۱۵ میں نے کونسے غیر ضروری سوال کئے ہیں ۔

جواب نمبر ۴ سے ۱۵ تک -

سوال نمبر ۱۶ ان میں کونسی بات فضول ہے اور کیوں -

جواب کل سوالات -

سوال نمبر ۱۷ کیوں -

جواب تضیع اوقات -

سوال نمبر ۱۸ آپنے تو ثابت کرنا تہا کہ ان سے کس طرح وقت ضایع ہوتا ہے - آپ بار بار ایسا ہی جواب دیتے ہیں -

جواب ہر ایک ذی شعور آدمی ایسا کہیگا -

گوشوارہ حساب شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ جنوری و فروری سنہ ۱۹۰۶ء

آمدنی	تعداد ماہ جنوری و فروری			تعداد سال حال		
بقایا گزشتہ	۶۲۷۰۴	۰	۱۰½	۵۸۵۰۰	۳	۱۰½
ویدپرچار فنڈ	۳۷۲۲	۱	۰	۳۱۰۹	۱۵	۹
آٹا فنڈ اور ویدپرچار دوان پاتر	۲۰	۱۱	۶	۸۵	۷	۰
چار آنہ مشن فنڈ	۲۶	۱۲	۰	۱۲۷	۱۵	۰
دشانس آمدنی	۳۰	۷	۳	۱۴۹	۰	۶
آریہ پتر کا	۵۲۶	۱۴	۰	۷۹۲	۱۳	۹
جیون چرتر سوامی جی	۶۸	۰	۰	۶۸	۰	۰
چرنجی لال میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
متفرق	۲	۰	۳	۵	۰	۳
امانت برائے دیگر انسٹیٹیوشن (تحریک)	۱۰۰	۵	۰	۱۵۷	۵	۳
امانت سماجہائے وغیرہ	۳۴۱	۱۴	۰	۱۹۱۵	۶	۰
گوروکل فنڈ	۷۵۵۴	۴	۶	۱۲۵۰۹	۱۰	۶
آمدنی سود	۱۰۰	۰	۰	۲۲۱	۰	۰
مدراس پرچار فنڈ	۱۱۶	۰	۰	۱۱۶	۱۲	۰
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ	۴۰۱	۶	۹	۴۴۲	۴	۳
حساب فیصلہ شدہ	۱۵	۰	۰	۱۵	۰	۰
پیشگی وصول شدہ	۳۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
میزان	۱۲۰۵۵	۱۲	۳	۱۹۶۰۲	۱۰	۳
میزان کل	۷۴۷۵۹	۱۳	۱½	۷۸۱۰۳	۷	۱½

خرچ	تعداد ماہ جنوری و فروری			تعداد سال حال		
سفر خرچ اپدیشکان	۲۶۹	۸	۶	۴۶۹	۸	۳
تنخواہ اپدیشکان	۴۳۸	۱۲	۹	۹۹۲	۱۲	۹
آریہ پتر کا	۵۸۵	۰	۹	۹۹۲	۰	۳
جیون چرتر سوامی جی	۲۵	۴	۰	۷۸	۶	۹
کمک گزارہ بیوہ لالہ چرنجی لال	۱۰	۰	۰	۲۰	۰	۰
کمک گزارہ پس ماندگان پنڈت گورودت	۴۰	۰	۰	۸۰	۰	۰
ویدک پاٹھ شالا و آشرم گوجرانوالہ	۲۳۰	۰	۰	۴۶۰	۰	۰
متفرق	۴	۹	۶	۴	۹	۶
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
تنخواہ عملہ دفتر	۱۷۹	۰	۰	۲۹۲	۰	۰
سائر خرچ (کنٹنجنٹ)	۲۷	۱۱	۰	۱۰۳	۱۳	۰
لائبریری	۱۵۱	۱۲	۶	۱۸۲	۱۴	۰
صیغہ ٹریکٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
واپسی امانت انسٹیٹیوشن (تحریک) ۸۵-۰-۰ / ایضاً سماجہائے ۲۱۸۱-۱۴-۹	۲۲۶۶	۱۴	۹	۲۶۳۳	۱۱	۹
گوروکل فنڈ	۳۴۰	۱۱	۹	۱۲۱۶	۷	۶
لیکھرام میموریل فنڈ	۳۶۹	۱۴	۰	۶۴۳	۱۴	۶
مدراس پرچار فنڈ	۵۱	۱	۹	۱۵۹	۱۳	۶
میزان	۴۹۸۶	۵	۹	۸۳۲۹	۱۵	۹
بقایا زر نقد	۶۹۷۷۳	۷	۴½	۶۹۷۷۳	۷	۴½
میزان کل	۷۴۷۵۹	۱۳	۱½	۷۸۱۰۳	۷	۱½

دستخط گیان چند خزانچی — دستخط شیودیال منتری — دستخط مدن گوپال اکونٹس کلرک — دستخط پڑتال شدہ گلاب چند لال (لاہور)

اشتہارات

لڑکا کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال بنسل گوت باشندہ ضلع سہارنپور عہدہ سب اورسیری پشاور ملتان ریلوے ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اورسیر کیمپ سیلوڑ ڈاکخانہ ہرکہاٹ ضلع ہوشیارپور ہونی چاہئے۔

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ جو چار گھر سیٹھ کھنہ یا ملہوترہ کھتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم پاتا ہو تو کم از کم ایف اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ نیلو مل منتری آریہ سماج جالندھر شہر ہونی چاہئے۔

اتی اُتم شانتی دایک برہمی بوٹی

یہہ اتی اوتم اور عجیب بوٹی جس کی بابت ویدک اور دیگر گرنتھوں میں بہت مہما کی گئی ہے اور نیز کلکتہ میں جو بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے۔ اُس نے بھی اسکی بہت پرسنتا کی ہے۔ یہہ بوٹی ویریہ رکشا کرنے والی اور دماغی طاقت کے بڑھانے والی ہے۔ قیمت فی پونڈ ۱۰ اور دو روپیہ خرچ ڈاک کل ایک روپیہ پونڈ پڑے گی آریہ جنتری میں اسکی قیمت ۲ روپونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے۔ یہہ بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے۔ علاوہ اسکی اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص چاہ سلاجیت

وغیرہ منگوانی ہو آپ تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ اس پر مناسب کمیشن لیا جاوے گا۔
المشتہر بہرانا دیوی چند کوتوالی بازار دہرم سالہ ضلع کانگڑہ۔

استریوں کی دھرم نیتی

استریوں کے لئے نہایت عمدہ کتاب بہ دیوناگری بہاشا ہیں اس طرز کی ایک ہی چھپی ہے۔ آریہ پُرشوں نے بہت پسند کی ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک آفس اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور نیز سوامی پرمانند لاہور اور پنچم سنگہ مقام وڈہیواں کیمپ کلیانہ وارکی سے ملیگی۔

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست از قوم کھتری باشندہ شہر لودھیانہ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر بڑھیرہ نہر ممن عربی سرہ بر پنج عمر ۲۴ سال کسی ایسی کھتری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی عمر ۱۴ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔ المشتہر ہرنام داس سب اورسیر نہر جمن غربی کوہی سوندری ڈاکخانہ پونڈری ضلع کرنال۔

بر کی ضرورت

لڑکی عمر ۱۲ سال ہے۔ گو رکھی تعلیم۔ ذات ڈہائی گھر۔ مرہوترہ سکنہ ضلع جھنگ۔ لڑکا تعلیمیافتہ خوشحال با روزگار ہیوپاری۔ ڈہائی گھر۔ کپور کھنہ یا ککڑ ہونا چاہئے۔ درخواستیں کل میرے نام پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانہ جات سبی بلوچستان

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ لڑکی کے لئے جو کہ ہندی اچھی طرح پڑھ لکھ سکتی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۱۸ و ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ اور کم از کم انٹرنس تک تعلیم پائی ہو یا پاتا ہو۔ اور سہگل۔ بہل۔ دہون گوتوں میں سے نہ ہو۔ سرین یا مہرہ وغیرہ میں سے کوئی ہو۔ درخواستیں بنام سوڈہی گوبند سنگہ کالج روڈ کی بلڈنگ نمبر ۶ کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ
موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان۔ ہوادار ولیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ عیالدار اصحاب کے لئے علیحدہ با پردہ عالیشان جگہہ بنائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اوّل ۸ درجہ دوم ۶ درجہ سوم ۵ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا۔

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور۔

ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری و نایک سکنہ راہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً بیس سال سب اسسٹنٹ ملازم بعہدہ سگنلر بتنخواہ ماہوار جنکو کوئی بزرگ مددگار نہ ہونیکی وجہہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ المشتہر گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ۔

دمہ کا کامل علاج ۲۹ / ۱۲

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگجیت رائے محلہ ڈرگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جن کو یہہ مرض پچیس تیس یا چالیس برس کا تھا یا کہ پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا۔ آرام ہوا ہے۔ ان کے علاج سے شفایاب ہونیکے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں انکا علاج مفت کرتے ہیں۔ ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط وکتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات اور کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے۔ **المشتہر**
جگجیت رائے شہر بنارس محلہ ڈرگا کنڈ۔

بدھی وردھک بھسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک بہا تاثیر کمزور دماغ والوں کند ذہن طلباء کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ جو کہ عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی خوراک ہے۔

ویریہ وردھک بھسم یعنی دھاتو پشٹی کی دوائی۔

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئیندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ **المشتہر**
سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور (پنجاب)

ایسی اعلٰی کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ۷۳۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۱۲ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔ **جالندھر** میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ **کرنال** میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد **لاہور** میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور ملسکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہئے۔ **مشتہر**

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال۔

بواہ کی ضرورت

کمترین از قوم کھتری کپور چار گھر باشندہ جلیپور عمر تخمینا تیئیس ۲۳ سال خواندہ ملازم بعہدہ سکول ماسٹر پلٹن نمبرہ بمشاہرہ ۳۰ روپیہ ماہوار۔ اور بڑا بھائی بمشاہرہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار۔ اور چھوٹا بھائی بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار ملازم ہیں۔ میں نہ کسی کھتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جس کی عمر کہ مناسب ہو۔ مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت ہوسکتے ہیں۔ **المشتہر**
بھگوان داس کپور سکول ماسٹر پلٹن نمبر ۵

مفصل پتہ دیں

تھوڑا عرصہ ہوا کہ انبالہ سے ایک صاحب نے ... ہمکو ایک کارڈ بدیں مضمون ... بھیجا ہے کہ ... اپنا اخبار کا پتہ بھیجدیں مگر کارڈ پر نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ اسلئے معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کون صاحب ہیں جس نے کارڈ لکھا ہو وہ اپنا نام مطلع فرماویں۔ **المشتہر**
بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر

نصف قیمت

ہم نے کچھ عرصہ کے لئے چند کتابوں کی کم قیمت کی تھی جس سے اکثر شایقین کی اس طرف رچی معلوم ہوئی اسلئے اپنے شایقین کے شوق کو دوبالا کرنے کے لئے ماہ ... کے آخیر تک ذیل کی کتابوں کی پھر نصف قیمت کردی ہے۔

نام کتب	اصل	رعایتی
گیتا اردو	۸ر	۴ر
چندر تال یوگرٹی	۴ر	۲ر
ودیا کھیان کماولی	عہ	۸ر
ایضاً ایضاً	۱۰ر	۵ر
تصانیف اردو لالہ جے چندر	۱۴ر	۷ر
درسن یوگ سہتا	۴ر	۲ر
تحقیق الحق	۱۰ر	۵ر

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۳ بیساکھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۴

سنسار کی گتی

سہیسی علم دریا وہے

سمے کا کیسا پربھاؤ ہے سنسار میں عجیب حرکت ہو رہی ہے۔ کوئی اُٹھ رہا ہے۔ کوئی گر رہا ہے کوئی پیدا ہو رہا ہے اور کوئی مر رہا ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ ہر ایک کام کی تکمیل کے لئے آریہ درت سے طاقت جاتی تھی۔ اب زمانہ ہے کہ یہ دیش جو کہ جگت گرو کہلاتا تھا در در کا بھکاری ہو رہا ہے۔ حال میں جنوبی افریقہ کی جنگ میں جہاں اسٹریلیا۔ کناڈا وغیرہ سے پیدل اور سوار۔ سفر مینا اور توپخانوں کی مدد آئی۔ وہاں ہندوستان سے بھی مدد مانگی گئی۔ لیکن مدد بھی ایسی کہ جسکا دوسری جگہوں سے ملنا مشکل تھا۔ ہزاروں۔ راجوں۔ امیروں اور جنگی افسروں نے درخواستیں دیں۔ کہ میدان جنگ میں بھیجے جاویں لیکن یہ سب درخواستیں نامنظور ہو کر حکم ہوا کہ "بھیا ماتا دین" کو جلد بھیجو۔ کیونکہ سامنے میں اُسکا مقابلہ کرنیوالا دنیا بھر میں دکھلائی نہیں دیتا۔ بھیجو تو ماتا دین بیچارا خود ہی یہ کہہ کر دل خوش کرتا تھا۔ لیکن اب ثابت ہو گیا کہ سچ مچ "سہیسی علم دریا وہے"

دیا اور دھیریہ سہچاری ہیں

جہاں دیا نہیں وہاں دھیرج کا نام نہیں اور جہاں دھیرج نہیں وہاں اصلی بہادری کی شکل دکھائی نہیں دیتی۔ جنگ ٹرانسوال کو جہاں ہم بلحاظ عمل فریقین کے ایک مہان پاپ سمجھتے ہیں وہاں ساتھ ہی اس عظیم واقعہ سے جو سبق ملیں انہیں نظرانداز نہیں کرنا چاہتے۔ حال میں ایک انگریز نے جو بوئیروں کے پاس قیدی ہو کر رہا تھا۔ بوئیروں کے سلوک کے حالات بیان کئے ہیں۔ اُسنے شہادت دی ہے کہ جہاں یہ لوگ لڑائی کے وقت شیطان کیطرح جنگ کرتے ہیں۔ وہاں دشمن کے قابو آتے ہی اُس کے ساتھ برادرانہ سلوک سے بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ بوئیروں کا یہ عمل سارے یورپ کو حیرت میں ڈال رہا ہے۔ لیکن اسی انگریز کی تحریر سے پتہ لگتا ہے کہ بوئیر بہادر کیسے ہیں۔ وہ بیان کرتا ہے کہ بوئیر اعلےٰ درجے کے خدا پرست اور دھرم پریہ آدمی ہیں۔ اُنکے اس دھارمک عمل میں اُسے کسی قسم کی بناوٹ نہ معلوم ہوئی۔ بھارت ورش میں اس وقت زبردست سوشیل اور اخلاقی جنگ ہو رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس جنگ میں جُٹے ہوئے فریق بہادر نہیں ہیں۔ اس لئے وہ دیا کو علیحدہ رکھ دیتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دیش کی مجلسی اور روحانی مصلح قوم بوئیروں کے اس عمل سے کچھ سبق سیکھیں۔ اور جہاں اُنکی خونریزی کی سپرٹ سے کنارہ کریں۔ وہاں اُنکی بہادری اور نرم دلی کی تقلید کریں*

عورتوں کی حالت میں عجیب پلٹا

بوئیروں کی عورتیں تو جب جنگ کے لئے تیار ہونگی تب ہی ہونگی لیکن روس میں ایک مختصر سی ادٹ پٹانگ نام (بیسیجو کوشیپنا) والی ریاست ہے جسمیں سات گاؤں ہیں ساتوں میں کُل میونسپل کام عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ کُل ریاست کی جو کونسل ہے اُسکی پردھان پدوی پر ایک عورت صدر نشین ہے۔ عورتیں مجسٹریٹ۔ عورتیں اُپدیشکا۔ عورتیں پولیس افسر غرضیکہ جملہ ملازمین عورتیں ہیں۔ سڑکیں عورتیں بناتیں اور خرید و فروخت کا کام بھی وہی کرتیں۔ عورات ہی وکالت کرتیں اور گیسیبدہ لگ جائے تو مجرم بھی آخر کار عورت ہی ثابت ہوتی ہے۔ اب بتلائے کہ روس سی شخصی حکومت کے زیر سایہ بھی عورت کیا کیا کارنمایاں نہیں کر دکھاتی۔ لیکن اس ملک کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہمنے شہر باندا میں عورتوں کو دوکان لگاتے دیکھا مزدوری کا مشکل کام اکثر جگہوں میں عورتیں کرتی ہیں۔ جلندھر کے ایک گاؤں میں ایک عورت ڈاکو ہم نے دیکھی۔ یہ سب ابھیاس کا پھل ہے اس لئے اگر عورتیں ودیا اور دھرم کا ابھیاس کریں تو سنسار کو سورگ دھام بنا سکتی ہیں۔

قادیانی پیغمبر پھر بولنے لگے ہیں

کچھ عرصہ سے حکام وقت کی دھمکی کے باعث اپنے گزشتہ اعمال سے توبہ کرکے قادیانی پیغمبر صاحب خاموش تھے۔ لیکن تھوڑے عرصہ تک گورنمنٹ انگلشیہ اور انگریزی حکام کی خوشامدانہ تعریفیں وغیرہ لکھنے کے بعد یہ سمجھ کر کہ شاید انگریز بھی خوشامد کی زنجیر کے اسیر ہو گئے ہونگے۔ اب پیغمبر صاحب نے پھر بن ترنیاں شروع کی ہیں۔ چنانچہ گزشتہ عید کے دن آپ نے ایک خطبہ پڑھا جسمیں اپنے آپکو محمدی اسلام کے نور کی ایک مثال کے طور پر پیش کیا۔ اور پنڈت لیکھرام کے قتل کی نسبت اپنی پیشین گوئی کی پھر ڈینگ ہانک دی۔ اور اپنی خانہ تلاشی وغیرہ کو بھی ایک معجزہ قرار دیا جسکی وجہ سے انکی رائے میں لیکھرام کے قتل کی شہرت زیادہ تر پھیلی۔ اسکے علاوہ اور بہت سی پرانی یاوہ گوئی کو پھر دوہرا کر آپ نے لکھا ہے "مگر خداتعالےٰ نے اپنے ہاتھ کی چمکار دکھلائی اور اسکو (مراد از پنڈت لیکھرام) ہلاک کرکے اپنے سچے دین کی صداقت پر مہر کر دی۔" یہاں تو مطلب کے لئے یہ رائے دی ہے اور اس سے پہلے اسی خطبہ میں رائے دے چکے ہیں۔ کہ محمد صاحب دین کے لئے قربان ہوئے۔ ہم قادیانی پیغمبر سے پوچھتے ہیں کہ جب تم پیشین گوئیاں کرتے کرتے روپیہ کماتے رہے۔ اور مزے اڑاتے رہے۔ اور دھرم ویر لیکھرام مذہبی مباحثہ کی وجہ سے ہلاک ہوا تو محمد صاحب سے زیادہ تر مشابہت کس کی ہے سمجھ لو اور جب تمہارا خدا ہی انسان کو ہلاک کرکے اپنے دین کی صداقت پر مہر کرتا ہے

(نہیں نہیں! اس یاکٹ نے محمدی دین کی کمزوری پر مہر لگا دی) تو پھر تم کس منہ سے انگریزوں کو خوش کرنے اور انکے سچے انصاف سے بچنے کے لئے کہہ سکتے ہو کہ تمہارا دین جہادی دین نہیں ہے۔ اس خطبہ کے اندر مرزا غلام احمد صاحب نے اس یاوہ گوئی اور بکواس کو دوہرایا ہے جسے انہوں نے اپنی بنائی ہوئی کتابوں کے اندر درج کیا ہے۔ نیوگ پر اعتراض کرتے ہوئے بری چند خاتون اور بہیار خاتون کی اصطلاحیں استعمال کی ہیں اور بجائے مسئلہ تناسخ پر سنجیدہ بحث کرنے کے گالی گلوچ اور فحش تحریر سے گھر پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ کیا اس خطبے کے وقت کوئی شریف مسلمان بھی شامل تھا یا نہیں اگر تھا تو کس طرح اُنے ایسی گندی تقریر کو سننا گوارا کیا۔ ہم اجگہہ مرزا غلام احمد کے دوستوں کو خبردار کرتے ہیں کہ انہیں ہوش میں لاویں۔ آریہ اچک پُرش تو ایسی یاوہ گوئیوں اور بیہودہ بازیوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب اپنی مستورات کو سیر کے لئے لیجاتے۔ پردہ نہیں کرتے اور عورتوں کا پڑھانا لازمی سمجھتے ہیں۔ اور اگر واقعی مرزا صاحب کا اخبار ان شریف عورتوں کی نظر سے گزرتا ہے تو وے خود ہی سوچیں کہ ایسی تحریروں کا نیک بخت عورتوں پر کیا اثر پڑیگا۔ خاتمہ پر ہم مرزا غلام احمد کو ایک دوستانہ صلاح دیتے ہیں کہ آپ اقرار کر چکے ہو کہ آئندہ جو پیشگوئی کرو گے وہ حکام کی صلاح سے کیا کرو گے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھو کہ حکام تمہیں گزشتہ زخموں کو تازہ کر کے نقص امن کا باعث بننے دیں گے۔

تم ہزار خوشامدیں لوکل حکام کی کرو لیکن انگریزی سلطنت میں یہ وصف ہے کہ اپنے انتظام کو بگڑتے دیکھ کر بڑے سے بڑے خوشامدی کی بھی رعایت نہیں کرتی۔

عقلمنداں را اشارہ کافیست

دیوناگری بھاشا کی پکار سنی گئی

دیوناگری کی پکار مدت سے پشچم اُتر دیش۔ اودھ اور پنجاب کے اندر گونج رہی تھی۔ لیکن کوئی بھی بے تعصب ہو کر اسکی خوبیوں پر وچار کرنیوالا نہیں ملا تھا۔ مگر پشچم اُتر دیش کچھ دنوں سے ایک نیا وشیل آدرد ہرم پرچارکم کے ماتحت ہے۔ مسٹر انٹینی میکڈونلڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر کی بے تعصب سپرٹ کا ایک زمانہ شاہد ہے۔ آپ نے دیوناگری بھاشا کے دعووں کو بڑی غور سے سنا اور انکی بڑی متانت کے ساتھ پڑتال کی اور آخرکار ایسا اعلیٰ فیصلہ دیا جس سے نہ تو اردو والوں کو شکوہ کا موقعہ ملا۔ اور نہ ہی ہندی خوانوں کو بے انصافی کی شکایت رہی۔

ذیل میں ہم اس رزولیوشن کا خلاصہ درج کرتے ہیں جسکے ذریعہ سے کہ دیوناگری بھاشا کو مدت کے بعد انصاف ملا ہے۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بعد اس بحث کی کل تواریخ کے درج کرنے کے فرماتے ہیں۔

"نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر قوی وجوہ کے باعث مسئلہ زبان کو حروف سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے۔ حضور یہ تجویز نہیں کرتے کہ ان صوبجات کی زبان بدلی جائے یا فارسی حروف کے استعمال کی ممانعت کیجائے۔ یہاں مسئلہ زیر بحث بہت ہی محدود دائرہ کے اندر ہے۔ بحث صرف یہ ہو کہ آیا کوئی انتظام کیا جا سکتا ہے جس سے اجازت دیجائے کہ اس کثیر گروہ رعایا کو آرام ملے جو سوائے ہندی حروف کے اور کسی حرف سے واقف نہیں ہے۔ اعداد نہیں مل سکتے جس سے یہ ثابت ہو کہ اُن لوگوں کی تعداد کس قدر ہے جو محض ہندی ناگری یا کیتھی استعمال کرتے ہیں یا اُن لوگوں کی جو محض اردو استعمال کرتے ہیں مگر ۱۸۹۱ء کی رپورٹ مردم شماری کے اعداد ذیل سے کسی قدر خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ادنےٰ درجہ کی پڑھی ہوئی آبادی میں ایک دوسرے کو باہم کس قدر مناسبت ہے۔

تعداد شمار کنندگان جنہوں نے انگریزی حروف استعمال کئے ۸۱۳

اردو والے ۴۴۳۴۳۵ ناگری والے ۸۹۱۱۸

کیتھی والے ۲۰۱۹۶

۲۔ اس بہت بڑے گروہ آبادی کو جو ہندی سے واقف ہے بڑا آرام ملیگا۔ اگر بہ نسبت موجودہ حالت ناگری حروف کا زیادہ رواج ہو۔ بعد ممبران بورڈ آف ریونیو کی جانچ اور ہائی کورٹ و جوڈیشل کمشنر کے مشورہ کے جنہوں نے تجاویز ذیل سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ حضور لفٹنٹ گورنر نے قرار دیا ہے کہ قواعد ذیل جن کا اثر تمام عدالتہائے فوجداری دیوانی مال اور لگان میں ہوگا جاری ہونگے۔

(الف) تمام لوگوں کو اختیار ہوگا جس حروف (ناگری یا فارسی) میں چاہیں اپنی درخواستیں و استغاثہ گذرانیں۔ (ب) تمام سمن و اعلان و ایسے کاغذات جو پبلک کے استعمال کے لئے دیوانی عدالتوں یا عدالتہائے مال سے جاری ہونگے۔ ہر دو حروف فارسی اور ناگری میں ہونگے۔ اور خانہ پری دونوں زبانوں کے فارموں میں کیجائیگی۔

(ج) کسی شخص کا عملہ کسی عہدہ پر سوائے انگریزی دفتر کے آئیندہ سے تقرر نہ ہوگا۔ جب تک اُس شخص کو ناگری اور فارسی میں سرعت کے ساتھ لکھنے کی مہارت نہ ہو۔"

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اسوقت دیوناگری بھاشا میں کوئی ایسی پُستک موجود نہیں ہے جنکی مدد سے کہ قانونی الفاظ کا دیوناگری میں آسانی سے ترجمہ کیا جا سکے۔ ہم اس لئے آریہ سماج کے قانون پیشہ ممبروں سے درخواست کرتے ہیں کہ جلد اس طرف متوجہ ہو کر کوئی اس قسم کا کوش طیار کر دیں۔ تاکہ کوئی دن آوے جبکہ سرکاری کل دفتروں کی زبان ہی دیوناگری بنا جاوے۔

دھرموپدیش

ते ध्यानयोगानुगता अपश्यन्
देवात्मशक्तिं स्वगुणैर्निगूढाम्।
यः कारणानि निखिलानि तानि
कालात्मयुक्तान्यधितिष्ठत्येकः॥

جب رشیوں نے دیکھا کہ اندریاں اس جہان کارن کو سمجھنے میں اشکت ہیں اور من اور بدھی بھی اُس کے راستہ میں چلتی چلتی تھک جاتی ہیں۔ تو اپنے من کو سانسارک وشیوں سے علیحدہ کرکے "اُن طالبان حق نے من کو ایک کر (لامحدود میں) ٹکایا۔ اور اُس روشن روحانی (آتمک) طاقت کو دیکھا جو کہ اپنے پنہاں اوصاف کے باعث مذکور الصدر کال وغیرہ جڑ پدارتھوں سے لے کر جیو آتما تک سب کارنوں کا اکیلا مالک ہے" اُنہوں نے جو نظارا دیکھا اور رشی لوگ جو نظارا کہ ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں۔ اور اب تک یوگی راج جو نظارا دیکھا کرتے ہیں اُسکو بیان کرنے میں انسان کسقدر عاجز ہے۔! مغرور اندھا انسان اُس کمزوری کو کب محسوس کر سکتا ہے۔ جو کہ محض پرماتما کے بندوں کو ہی دکھائی دیتی ہے۔ اس انسانی کمزوری سے واقفیت ہی انسان کو پرارتھنا (سچی دعا) کے قابل بناتی ہے۔ اور جب ان طریقوں پر دھیان یوگ میں مگن ہونیکی قابلیت انسان پیدا کر لیتا ہے۔ تو پھر اُسے وہ خوبصورت نظارا دکھائی دیتا ہے۔ جس کا بیان کہ ابھی ہو چکا ہے۔ سنسار کے اندر جہاں سینکڑوں اور ہزاروں طاقتیں ایک دوسری کے برخلاف کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ آگ۔ پانی کا میل جہاں کٹھن معلوم ہوتا تھا۔ جہاں اپنی کو آندھی سے سخت نقصان پہونچتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جہاں پشو کا انسان اور انسان کا بیری دشمن دکھائی دیتا تھا۔ ہاں! جہاں کہ انسان حیوان کے خون کا پیاسا نظر آتا تھا۔ وہاں بیرونی آنکھیں بند کرکے اندرونی آنکھوں کے خود بخود کھل جانے سے رشیوں نے دیکھا کہ ساری دنیا کی جدوجہد کا خاتمہ ہوگیا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ بجائے ہزاروں لاکھوں متضاد طاقتوں کے صرف ایک ہی شکتی اس بڑے بھاری چکر کو چلا رہی ہے۔ اُنہوں نے اُس ایک ہی شکتی کو جملہ اصولوں پر حکمرانی ہی کرتے صرف نہ دیکھا۔ بلکہ معلوم کیا کہ سارے برہمانڈ کی حرکتوں کے اندر بھی اُسی سے حرکت پہونچ رہی ہے۔ اُنہوں نے اُس بیحد طاقت کو بغور اپنی سوکشم بدھی (عقل لطیف) سے جب دیکھا تو حیرت میں پڑ گئے۔ سورج اور چندرما۔ تارے۔ اور نکشتر۔ آگ اور پانی ہوا اور پرتھوی سبکو اُنہوں نے اُسی کے خوف سے کام کرتے ہوئے دیکھا۔ لیکن باوجود اُنہیں یہ چیتن شکتی کچھ اجنبی نہ معلوم ہوئی۔ اور تب اُنہیں معلوم ہوا کہ سارے برہمانڈ کے اندر اُسی پرش کے اوصاف مادّی اشیاء کے اندر کام کر رہے تھے۔ لیکن اُسی وقت دوسرے شک میں گرفتار ہو گئے۔ کیا یہ جہان کچھ ہے ہی نہیں۔ کیا جسکو ہم جڑ سمجھے بیٹھے ہیں۔ وہ سب کا سب چیتن ہی ہے کیا درحقیقت سُورج اور پشو اگنی اور جل پرتھوی اور آکاش سب کے سب خود خدا ہیں! اس شک کے پیدا ہوتے ہی اُس روشن جلال نے اپنا اصلی جلوہ دکھلایا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ جس طرح پر آگ گو ایک ہے تاہم مختلف اشیاء میں کام کرتے ہوئے باہر اشیاء کی مختلف اشکال کو گرہن کرنے کے باوجود بھی اُن سے علیحدہ ہی رہتی ہے۔ اور جس طرح کہ ہوا بجلی وغیرہ بھی مختلف اشیاء میں کام کرتے ہوئے مختلف اشکال میں نمودار ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ ایک کا درشن ہر شخص ہر ایک چیز کے اندر موجود ہوکر اپنے سوابھاوک گیان۔ بل اور کریا کے ذریعہ سے ہر ایک کو حرکت دیتا ہوا ان سب چیزوں کے اندر موجود رہکر اُنہیں قاعدہ اور ترتیب کے اندر رکھتا ہے۔ جب ہر ایک شکتی کے درشن ہوتے ہیں تو اس برہمانڈ کے انتظام پر ایک نئی روشنی پڑتی ہے۔ اور پھر یہ سنسار چکر جسے کہ واقعہ میں برہم چکر کہنا چاہئے۔ آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجاتا ہے۔ پیارے پاٹھک گن! اس برہم چکر سے واقفیت حاصل کرو۔ کیونکہ اُس کے دام سے نکلنا ہی برہم دھام کے راستہ کا دروازہ ہے۔"

ادم شم

گراہک مہاشیوں سے نویدن

بارہواں سال شروع ہوگیا ہے
آپ سب بھائیوں کے حساب درست کرکے
آپکی خدمت میں بہت جلد ارسال ہونگے
آپ کرپا کرکے بذریعہ منی آرڈر ۱۳ مئی ۱۹۰۰ء
تک اپنا حساب بیباق فرما دیں - تاکہ ویلیو
پے ایبل کرنیکی ہمیں تکلیف اور آپکو وقت نہ اٹھانی پڑے
۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ء تک انتظار کرنے کے بعد یکم جون
سنہ ۱۹۰۰ء سے سلسلہ وی ویلیو پے ایبل پارسل کے ذریعہ
سے اخبار روانہ ہونا شروع ہوگا - امید ہے
کہ جو بھائی میعاد مقررہ کے اندر اپنے ذمہ کا
مطالبہ بیباق نہ فرما دینگے - وی ویلیو پے ایبل
لینے میں ہرگز دریغ نہ کرینگے -

آپ اپنا فرض موقع پر ادا کیجیے مطبع اپنا
فرض ادا کرنے میں تامل نہ کریگا - اگر اس
سال آپ مطبع کو زیادہ تر یاددہانی کی تکلیف
نہ دیں گے - تو اُسیقدر توجہ اہالیان
مطبع کی اُن کتابوں کی چھپائی اور درستی
کی طرف لگیگی - جو کہ مہاشہ منشی رام جی
طیار کر رہے ہیں +

المشتہر
بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی قانونی تعریف

ہم نے جب ہندو قوم کی نئی تعریف پر کچھہ لکھا تھا تو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر قسم کے ہندوؤں نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا گو بقول اڈیٹر سناتن دہرم گزٹ ناستک اور آستک - برا اور بھلا - سب ہندو قوم کا ممبر کہلا سکتا ہے تاہم جب ہماری طرف سے اس سناتنی دعوی کے معنے موٹے لفظوں میں ظاہر کیئے گئے تو ہندو گزٹ بھی چلا اٹھا تھا - لیکن آج ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے سردار دیال سنگھ کی وصیت کے فیصلے کا حوالہ جات سے بتلانا چاہتے ہیں کہ ججان چیف کورٹ پنجاب قانونی معنوں میں لفظ ہندو کی تعریف کیا کرتے ہیں -

واضح رہے کہ اس مقدمہ میں انہوں نے وصیت کی تعمیل کے لئے درخواست زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دی تھی جس کا اطلاق کہ ہندوؤں پر ہوتا ہے - سردار صاحب کی بیوہ رانی بھگوان کور کی طرف سے عذر تھا کہ سردار صاحب ہندو نہ تھے - اسکی نسبت بہت سی شہادت گذری جس میں ظاہر کیا گیا کہ سردار صاحب مسلمانوں عیسائیوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتے تھے اور **گوماتس** بھی کھا لیتے تھے -

ججان چیفکورٹ لکھتے ہیں " دربارہ متوفی کے عمل خورش اور رہائش کے ہماری رائے میں یہہ ثابت ہے کہ انکی یوروپین طرز معاشرت تھی اور وہ مسلمانوں عیسائیوں اور پارسیوں اور دیگروں کے ساتھہ ایک میز پر کھانا کھا لیتے تھے - جن کے ساتھہ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو کھانا ممنوع ہے ...... لیکن ہم یہہ ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہہ بھی ثابت ہے کہ متوفی گئو ماتس بھی کھاتا تھا - لیکن یہہ ممکن ہے - ...... ہم اسلیئے اسی قدر کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ عذر دار نے یہ ثابت نہیں کیا کہ سردار صاحب گوماتس کھاتے تھے گو قانونی سوالات کی نسبت جو ہماری رائے ہے - اُس کے لحاظ سے تنقیح اول کے متعلق اسکا کچھہ زیادہ اثر نہیں "

گویا مسلمانوں عیسائیوں کے ساتھہ کھانے یہانتک کہ ممنوع گوشت تک سے پرہیز نہ کرنے سے بھی ایک ہندو - ہندو ہی بنا رہتا ہے -

اس کے بعد ججان لفظ ہندو کی نسبت عام رائے دیتے ہیں - " لفظ ہندو سے کیا مراد ہے ہم اس جگہہ اُسکی عام تعریف کی کوشش نہیں کریں گے اُسے صحیح اور ساتھہ ہی کافی طور پر وسیع اور مخصوص بنانا نہائت مشکل ہے - ہندو مذہب بڑا عالمگیر اور لچکدار ہے - اُس کے مذہب میں سختی اور نرمی اور بیحد آزادی پرائیوٹ عبادت کی پائی جاتی ہے - اُسکا مجلسی قانون زیادہ تر سخت ہے - لیکن اُسکی مختلف ذاتوں اور اُن کے اندرونی حصص میں انتہا درجہ کا اختلاف عمل نمایاں ہے - ہندوستانیوں کی عادات میں سے **گوماتس** کی نسبت سخت نفرت سے بڑھکر اور کوئی عادت نہیں ہے - تاہم چمار جو کہ ہندو مذہب پر اعتقاد رکھتے ہیں - لیکن گوماتس اور مردہ جانوروں کا ماتس کھاتے ہیں - اس کے دائیرے میں شمار ہوتے ہیں یہہ کہنا آسان ہے کہ کون ہندو نہیں ہیں " ......"

عدالت چیف کورٹ کے ججان نے جب یہاں تک فتویٰ دیدیا ہے - تو ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے سناتنی بھائی کیوں سوئے ہوئے ہیں - اگر انہیں اس تعریف میں کچھہ عذر نہیں ہے تو صاف کہنا چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے کوئی آدمی گمراہی میں نہ پڑ سکے -

جہانتک اقتباس ہم نے پیش کیا ہے - اُس سے آگے چلکر ججان نے صاف رائے دی ہے کہ برہمو اور سکھ سب ہندو ہیں - چنانچہ سکھوں کی نسبت لکھا ہے - " بابا نانک پنتھ کی بنیاد ڈالنیوالا ہندو تھا اور دسواں گورو گووند سنگھ جس نے

کہ سنگھ یا سکھ فرقوں میں سے مشہور و معروف اپنی
اصلیت بتاتے ہیں گورو گا کا بھگت تھا۔"

لیکن ایک پہلو لفظ "ہندو" کی تعریف کا جیسا ن
چیف کورٹ نے بھی بھلا دیا۔ کوئی شخص کسی عمل سے
بھی ہندوازم سے پتت نہیں ہو سکتا بشرطیکہ اسکا
ایسا عمل ٹیکے کی اوٹ میں کیا گیا ہو۔ ہندوازم
یہ نہیں پوچھتی تو تم کیا کرتے ہو۔ صرف یہ کہتی ہے
کہ ایمانداری سے صاف صاف مت کہو بلکہ مکاری
سے اپنے عمل کو چھپاتے ہوئے جب تک چاہو ہندو
بنے رہو۔ اور اس جگہ ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے
لئے یہ بھی دکھلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوازم کے بے
اصولاپن کیوجہ جسقدر سمجھدار لوگ اس سے متنفر ہو
رہے ہیں۔ اسی قدر ہندو سبھاؤں کے خود غرض منداعظموں
اور کارکنوں کی طرف سے ہندوازم کو زیادہ تر بیہودہ
اور غیر معین بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حال میں
ہی ایک رائے کوٹ کے رہنے والے ٹھاکر داس نامی
باہمن کا ایک ٹریکٹ ہماری نظروں سے گزرا جس کی
چھپائی اور طرز تحریر تو اس قابل نہیں کہ اسکا نوٹس
لیا جاوے۔ کیونکہ بلحاظ عبارت کسی پرائمری کے
لڑکے کی تحریر معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ اس میں
ہندوازم کی تعریف کرنے کی کوشش کی گئی ہے
اس لئے ان حصوں کو چھوڑ کر جنمیں کہ محض آریہ سماج
کے بانی اور اس کے ممبروں کو برا بھلا کہا گیا ہے
اور بلا کچھی ادلہ برہان کے جھوٹے دعاوی پیش کئے
گئے ہیں۔ ہم محض اسقدر عبارت کو پیش کرنا چاہتے
ہیں۔ جو کہ ہندوازم کی تعریف کی طور پر لکھی گئی
ہے۔ باہمن دیوتا لکھتے ہیں۔ "ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ کہ
پادری صاحب جج کے واسطے رائیکوٹ۔ میں اور پنڈت
گنڈو رام جی کے مکان پر ان سے ملنے کے لئے آئے۔
پنڈت جی نے پینے کے لئے پانی مانگایا۔ جب پانی آیا
تو پنڈت جی نے پادری صاحب سے اٹھ کر پانی پینے کی
اجازت مانگی۔ پادری صاحب نے کہا کہ تم یہاں بیٹھے ہوئے
پانی کیوں نہیں پیتے۔ پنڈت جی نے کہا کہ ہماری قوم
میں یہہ قاعدہ ہے کہ غیر اقوام کا آدمی اگر بستر پر بیٹھا ہو
تو کوئی چیز ہم کھاتے پیتے نہیں الگ جا کر کھائیں پئیں گے
پادری صاحب نے کہا کہ کیا ہم تم سے الگ ہیں کالے
ہیں تو دیکھہ لو۔ میرے ہاتھہ اسقدر جہ کے گورے
ہیں کہ تم اگر دس برس صابون سے دھوتے رہو تو بھی میرے
برابر سفید نہ ہوگے۔ اور نہ میرے کپڑے تم سے زیادہ میلے
ہیں تو پھر کیا باعث ہے کہ مجھہ سے اس قدر پرہیز
کرتے ہیں۔ اسکے بارے میں پنڈت جی نے وہی بارہ
باتیں بیان کیں جو ہم نے کیں ہیں اور کہا کہ ہمارے
تمہارے الگ ہونے کا یہی باعث ہے۔

ہندوؤں اور غیر اقوام میں کیا فرق ہے (۱)

ہندو مردہ پیتر کی سپنڈی اور دس گاتر اور شرادھ
اور ترپن اور کریا اور دھرم شانتی کرتے ہیں دوسرے
نہیں کرتے۔ (۲) ہندو اپنے پتروں کے نمت برہمن بھوجن
کراتے ہیں دوسرے نہیں کراتے۔ (۳) ہندوؤں کا
پاتک۔ گیارہویں۔ تیرہویں۔ سولہویں دن دور ہوتا
ہے۔ دوسروں کا ایکہی دن میں۔ (۴) ہندوؤں میں
کریا کرم کرتے ہیں دوسروں کے نہیں۔ (۵) ہندو مورتی
پوجا کو ایشور کا پوجن سمجھتے ہیں دوسرے اس سے سخت
مخالف ہیں۔ (۶) ہندوؤں میں ذات پات یا ورن
بیوستھا ہے دوسرے میں نہیں (۷) ہندو تیرتھ
یاترا کو بھی مکتی کا سادھن سمجھتے ہیں دوسرے بالکل نہیں
(۸) ہندو پورانوں کو اپنا دستور العمل بناتے ہیں اور
ویدوں اور شاستروں سے دوسرے درجہ پر سمجھتے ہیں
مگر دوسرے نہیں۔ (۹) ہندو غیر اقوام کو بیچ میں
شامل نہیں کرتے دوسرے سبکو شامل کر لیتے ہیں۔
(۱۰) ہندو جوتش اور بھلا دیش کو مانتے ہیں دوسرے
نہیں مانتے (۱۱) ہندو چاروں ویدوں کو مذکورہ بالا
مسائل کا ذخیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کو مانتے ہیں۔ مگر
دیگر اقوام مثل عیسائی۔ مسلمان۔ بودھ۔ جینی۔ برہمو
وغیرہ نہیں مانتے۔ اس لئے وہ ہمارے مذہب کے مخالف
ہیں (۱۲) ہندو لوگ اسوں۔ سبھا۔ بھونی دیوی وغیرہ
دیوتاؤں اور مہان لکشمی۔ مہان کالی مہا سرسوتی وغیرہ
دیویوں کو جنکا ذکر ویدوں میں صاف اور صریح ہے
پوجیہ مانتے مگر غیر اقوام نہیں۔
ان بارہ سدھانتوں کو جو نہیں مانتے۔ اسکو ہندو
کے خطاب سے مخاطب کرنا زیبا نہیں ہے۔"

ہم نے اپنی طرف سے اس عبارت میں کوئی بھی درستی
کرنی مناسب نہیں سمجھی۔ تاکہ باہمن دیوتا کو کہیں شکایت
کا موقعہ نہ ملجاوے۔ اب ہم ہندو دھرم سبھا کے ممبروں
سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی کسوٹی ہندو پرکھنے کی ہے؟
اگر ہے تو کیا جو انسان ان بارہ آپکے قائم کردہ
قاعدوں کی خلاف ورزی کرے تو آپ اسکے ساتھ
بھوجن کرنا گوارا کریں گے؟ آپ ٹھاکر داس کے ساتھ
متفق ہو کر شائد جواب دیں گے کہ ہرگز نہیں۔ تو
پھر ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ آیا آپ جینیوں کے ساتھ
بھوجن کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ آپکے باہمن دیوتا جینیوں
کے یہاں روٹی پکاتے اور انہی چوکے میں کھاتے
ہیں یا نہیں۔ آپ سب لوگ جینیوں کے یہاں بیوتے
جیمنے جاتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ یہہ سب کرتے ہیں
تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپکے بارہوں اصولوں پر
ڈھونڈھئے جینی لات مارتے ہیں۔ نہ وہ دس گاتر
کرتے اور نہ باہمنوں کو شرادھ جماتے۔ نہ مورتی پوجا
کو مانتے اور نہ خود کرتے۔ نہ تمہارے جاتی بھید کو
مانتے اور نہ ہی تمہارے تیرتھوں کو مکتی کا سادھن
جانتے۔ تمہارے پورانوں کے وہ دشمن اور تمہارے
وید کے وہ مخالف۔ تمہارے دیوتوں اور اوتاروں
کو وہ اکثر نرک گامی خیال کرتے ہیں اور باہمہ تم
انکے ساتھ کھاتے ہو۔

جینیوں پر ہی کیا خاتمہ ہے۔ سنگھوں کا بھی یہی
حال ہے۔ اور انکے علاوہ جسقدر نانک رودے
وغیرہ ہیں سب کے سب تمہارے ان بارہ قاعدوں
کی خلاف ورزی کھلم کھلا کرتے ہیں۔

اصل بات وہی ہے جو ہم بتلا چکے ہیں۔ جبتک
کہ کوئی آدمی مکاری سے کام لیتا ہے۔ ہندو
سوسائیٹی اسے کچھ نہیں کہتی۔ لیکن جیونہی

کہ وہ ایمانداری کی شرن میں آتا ہے۔ اُسی وقت سے ہندو دہرم اُسکی دشمن ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات بہی مناسب۔ کیونکہ ہندو لفظ کے معنے ہی بتلا رہے ہیں کہ اس خطاب کو خوشی سے قبول کرنے والا ہرگز مکاری سے بری نہیں ہو سکتا۔

اے پورانک ہندو دہرم سبہاؤں کے کارکنو۔ اور اُپدیشکو! لاکہوں کروڑوں اودیا اندہکار سے پیڑت بہائی تم کو اپنا رہبر سمجہ کر بہیڑ بکریوں کی طرح تمہارے پیچھے لگ رہے ہیں۔ پرمیشور کے واسطے اپنے آتما کے واسطے۔ اور منشیہ جاتی کے واسطے انہیں گمراہ مت کرو۔ وے سب آگے ہی رساتل کو پہونچ چکے ہیں۔ انہیں زیادہ مت گراؤ۔ کیونکہ وید فرماتا ہے۔ کہ آتم گہاتی پُرش بُری سے بُری اندہکار مئے اوستہا کو خود پراپت ہوتا ہے۔ اور اے ہمارے بہولے اور نرم دل ہندو بہائیو ایشور پرماتما نے تمہیں عقل دی ہے۔ اس لئے نہیں کہ اُسے دہرم کے کاموں میں بند کر کے رکھ چہوڑو بلکہ اس لئے کہ تم اُسے استعمال کرو اور دیکہو کہ جو سناتن ویدک دہرم کہ گوتم اور کناد۔ پتنجلی۔ اور کپل۔ ویاس اور جیمنی کی رہبری کرتا تہا۔ جسکی شرن میں آکر کہ تمہارا دیش سارے بہومنڈل کے دیشوں کا سرتاج بنا ہوا تہا۔ کیا اُس ویدک دہرم کو چہوڑ کر تمہارا اُدہار ہو سکتا ہے۔ پرمیشور کے واسطے اندہ کی آنکہیں کہولو۔ دوست دشمن کو پہچانو۔ تاکہ تمہیں اس گری ہوئی اوستہا سے اُٹہنے کا پہر موقعہ ملے اور تم نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی بہلائی کے بہی باعث بن سکو۔

اوم شم

لوکل

طاعون کا ضلع میں اب اُسقدر زور شور نہیں ہے جو پہلے تہا اب امید ہے کہ جوں جوں موسم گرم ہوتا جائیگا۔ تیوں تیوں طاعون دور ہوتا جائیگا۔ اور آخرکار ہمارا ضلع اس نابکار سے پاک ہو جائیگا۔ **مسٹر گوچرل** (جی۔ ایم) فرانسیس صاحب معہ دیگر ڈائرکٹران کے ایک شادی فنڈ کے ممبر نے دعویٰ دیوانی کیا تہا جو ایک پیڑر کا وکیل صاحب کی مہربانی سے قانونی امر پر خارج ہو گیا تہا۔ آجکل یہ مسٹر فرانسیس ایک مقدمہ میں بطور گواہ کے پیش ہوئے۔ حاکم نے انہیں شراب پیا مست دیکہ کر توہین عدالت میں بیان لیا۔ بیان کیا کہ برسوں سے شراب پیتے ہیں۔ کہا گیا کہ ضروری طور پر پینی پڑتی ہے۔ اور تحریری معافی مانگی۔ پہر صاحب ڈپٹی کمشنر تک شادی فنڈ کے روپیہ کی شکایت پہونچی۔ چنانچہ صاحب بہادر نے مقدمہ منشی محمد علی صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے سپرد کیا ہے۔ اسلئے ممبران شادی فنڈ جو نراش ہو بیٹہے تہے۔ اگر اب اپنے دعوؤں کی درخواستیں معہ اُن کارروائیوں کے جو کہ اُنکے ساتہ مسٹر فرانسیس نے کی ہوں منشی محمد علی صاحب کے پاس بہیجیں تو شاید اُنکے روپیوں کی وصولی کی کوئی سبیل نکل آوے۔

آریہ سماج جالندھر شہر میں پہر اُپنشدوں کی کتہا شروع کر دی ہے۔ چونکہ وید پرچار فنڈ کے لئے اس سال کم روپیہ یہاں سے گیا تہا۔ اسلئے کوشش ہو رہی ہے کہ ایکصد روپیہ اور آریہ پرتی ندہی سبہا کے دفتر میں بہیجا جاوے۔ ۵۸ روپیہ نقد جمع ہو چکے ہیں امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک ایکصد روپیہ سبہا کے دفتر میں چلا جاویگا۔

کنیا مہا ودیالہ کا جلسہ ۲۲ اپریل کو امسال اور بہی زیادہ کامیابی کے ساتہ ہوا۔ سنتری بہی ہردیوی جی نے انعام تقسیم کیا تہا۔ ماصہ روپیہ کے قریب انعام کی قیمت تہی۔ صہ روپیہ کا تمغہ جو رائے پوہول صاحب کی طرف سے اس سال اُس بالکی کو دیا گیا جسکو کہ اپنی لڑکی کے نام پر رائے صاحب وظیفہ دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ تہا۔ اسی قیمت کا تمغہ ہر سال اُس لڑکی کو دیا جایا کریگا جو سنسکرت زبان میں اول نکلا کریگی۔ رپورٹ جو لالہ ہردیال ایم اے نے پڑہی بڑی دلچسپ تہی لیکن روپیہ کی کمی کی شکایت جگہ بجگہ تہی۔ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ تقریباً بائیس سو روپیہ کل سال کے اندر مہا ودیالہ کے لئے جمع ہوا جسمیں سے ایک ہزار خرچ کر کے شاید بارہ سو ہی کل سال کے اندر سرمایہ میں داخل ہو سکے۔

ہم حیران ہیں کہ جس کنیا مہا ودیالہ کے اخراجات کے عذر پر کہ جالندھر آریہ سماج وید پرچار اور گروکل وغیرہ کی مدد سے گریز کیا کرتا ہے اُسکے لئے بہی اطمینان وہ کام نہیں ہوتا۔ جب دو ڈہائی ہزار روپیہ سال میں مشکل سے جمع ہو کر اور اُسمیں سے بہی نصف خرچ کر لیا جاوے تو پہر پبلک سے بار بار کمی فنڈ کی شکایت کرنا زیبا نہیں ہے۔ کنیا مہا ودیالہ کے کارکن اس طرح سُست بیٹہکر ڈیڑہ سو برسوں میں بہی دو لاکہ کا سرمایہ پورا کر سکیں گے۔

ضرورت

ڈاکٹر بابو بسیدہ سہائے افسر انچارج ناجیو چیریٹیبل ہسپتال گوبر ہن گوتر بہاردواج اپنی لڑکی کا دواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں لڑکی تندرست عمر ۱۴ سال علاوہ رسوئی وغیرہ بنانیکے ناگری پڑہی لکہی ہے۔ جو صاحب سمبندہ کرنا چاہیں بشرائط ذیل انہیں یا مجہ سے خط کتابت کریں (۱) لڑکے کی عمر ۱۸ اور ۲۲ سال کے درمیان ہو (۲) تندرست نیک چلن۔ ویدک سدہانتوں کا عامل ہو (۳) ناگری اور کم از کم مڈل یا انٹرنس پاس ہو

ریویو

کارنامہ آریہ سماج یعنی آریہ سماج کی شان میں ایک پرجوش مسدس از منشی منگل سین مختار عدالت واپدیشک آریہ سماج بدایوں۔ قیمت درج نہیں ہے۔ درخواست خریداری مصنف کے پاس بہیجیئے۔ پہلے رباعیات میں آریہ سماج کے اصول نیم بڑی خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ جس کے بعد آریہ سماج کا مکمل اتہاس مختصراً نظم میں بیان کیا گیا ہے۔ بعض بعض بند اور مصرعے واقعی قابل داد ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج کے کام نمایاں بتلاتے ہوئے لکہا ہے۔ جس کا نقشہ ہمارے دل سے وہواں سا اڑا دیا۔ آریہ سماج کی سدانتوں کا شاعر اچہا واقف معلوم ہوتا ہے گو ساری نظم میں آریہ سماج کے کاموں کی تعریف کے پل باندہ گئے ہیں۔ لیکن شاعری کی اوج میں اُن کی کمزوری کو نہیں بہلایا ہے۔ چنانچہ لکہتے ہیں۔

> یہہ لوگ ممبروں میں جو شامل ہیں بیشمار
> عامل نہیں ہیں جنہیں سواب دس ہی فی ہزار

> جو وقت ذرا بہی کر نہیں سکتے ہیں کچہہ نثار
> سنتے رہے جو یوں ہی ست اُپدیش بار بار

> ایک دن وہ ایسے حق کے طرفدار ہوں گے
> جاں تجہہ پہ وار دینے کو طیار ہوں گے

خاتمہ پر گرو کل کیلئے منظوم اپیل درج ہے۔

عروج (طبع دوم) از لالہ دیوی دیال صاحب: قیمت فی جلد غیر مجلد ۱۰ ؍ مجلد ۱۲ ؍ محصول ڈاک سکے علاوہ ہے اس مشہور ناول کا ریویو طبع اول کے وقت ہو چکا ہے۔ اور اس عرصہ کے اندر ظاہر ہو گیا ہے کہ اُردو میں اس کے مقابلے کی بہت کم ایسی کتابیں ہیں۔ جن میں سلیس اور بامحاورہ عبارت میں ایسے دلچسپ طریقے پر اخلاق اور سچی تہذیب کا سبق سکہایا گیا ہو۔ اس مرتبہ چہپائی پہلی کی نسبت بہی اعلیٰ ہے اور کتاب اس قابل ہے کہ بچوں تک کو پڑہنے میں دقت نہ ہوگی۔ ہماری رائے میں اگر اس کتاب کو مڈل اور ہائی سکولوں میں اُردو زبان سکہانے کی غرض سے جاری کیا جاوے تو بڑا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔

بدہوا منگل ۔ مولفہ منشی کہیم کرن داس صاحب اکاونٹنٹ دفتر جودہ پور بیکانیر ریلوے۔ قیمت فی جلد ۴ ؍ یہہ عجیب کتاب ہے جس کے شایع کرنیکی غرض کا سمجہہ میں آنا ہی مشکل ہے۔ اول تو کتاب کا نام ہی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ بدہوا اور منگل کا میل کیا؟ آریہ خیالات کے مطابق بال بدہوا کا بیاہ جایز ہے اور دیگر بدہواؤں کا نیوگ بہی شاستر انکول سمجہا جاتا ہے لیکن پہر بہی یہہ آپت دہرم ہی ہے۔ خیر کتاب کا نام تو جو ہے سو ہے ہی۔ لیکن مضمون اُس سے بہی وچتر ہے۔ مولف یا مصنف نے یہہ کتاب لکہتے ہوئے بڑی فخر سے لکہا ہے۔ کہ اُن کے بیاہ میں سب پورانک لیلائیں کی گئیں۔ برہمچریہ اور سنیاس کے برخلاف جو رائیں مصنف نے ظاہر کی ہیں۔ اگر اُنہیں کو انسانی راہبر سمجہا جائے تو ویدک دہرم کی تمام بزرگی ہی ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔ مصنف نے اپنے کنبہ کے تمام حالات معہ اپنی اولاد کی تعریف اور اپنی انتظامی لیاقت کے اس کتاب میں ظاہر کرکے گویا اسے اپنے بڑا آدمی بننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ ہم جہاں منشی کہیم کرن صاحب کی اس امر میں تعریف کرتے ہیں کہ اُنہوں نے برہمچریہ پالن کی شکتی اپنے اندر نہ دیکہکر بال بدہوا سے بیاہ کر لیا۔ وہاں ساتہہ ہی اُس نمایشی سپرٹ کے برخلاف ہیں۔ جو کہ اُن کی کتاب سے ظاہر ہوتی ہے۔ پرماتما کا مضمون بہی ہماری رائے میں کسی سلسلہ کے ساتہہ درج نہیں کیا گیا۔ ہم منشی صاحب سے نویدن کرتے ہیں کہ برہمچریہ اور بواہ کی بابت میں جس قسم کے خیالات آپنے ظاہر کئے ہیں۔ اُنہیں اپنے تک ہی محدود رہنے دیں۔ اُن کی زیادہ اشاعت کرکے انسانوں کو آشرم دہرم سے منحرف نہ کریں۔

گرو کل

جلالپور جٹاں آریہ سماج نے بہی پاس کر دیا کہ فی ممبر ۱ ؍ روپیہ گرو کل فنڈ میں دیوے۔ تقریباً ۵۰ روپیہ جمع ہو چکے ہیں۔

لالہ خوشالی رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن ریلوے سٹیشن گرو کل کے لئے پہر ایک پرجوش اپیل بہیجتے ہیں۔ اور جملہ آریہ بہائیوں کو پریرنا کرتے ہیں کہ وہ کچہہ نہ کچہہ ماہوار اس فنڈ کے لئے دیا کریں۔ کیونکہ ضرورت بہت زیادہ ہے۔ آپ کی پریرنا سے بابو مٹہن لال سگنلر نے ۵ روپیہ کا گرو کل کے لئے وعدہ کیا۔ جن میں سے ۲ روپیہ نقد ادا کر دیا۔ ملازمان ریلوے سے آپ کی خاص اپیل ہے کہ وہ گرو کل کے لئے دھن اکٹھا کرکے لالہ شیو دیال جی ایم۔ اے منتری آریہ پرتی ندہی سبہا کے نام بہیجیں۔

لالہ لکہمیداس سگنلر بنگلہ بہاگٹ (ڈلہوزی) آئندہ تنخواہ پر نصف تنخواہ گرو کل کے لئے بہیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

پنڈت دولت رام جی پوسٹ ماسٹر بڑوت (ضلع میرٹہہ) خریدار ست دہرم پرچارک اخبار ۵ روپیہ اکٹہے کرکے گرو کل کے لئے بہیجتے ہیں۔

کشمیر نواسی آریہ بہائیوں نے بہی گرو کل کے لئے دھن اکٹہا کرنیکا پرشارتہہ شروع کر دیا ہے۔ صرف دو دن کام کرنے سے ۱۰ روپیہ کی فہرست پہونچ چکی ہے۔

پُران لیلا

ہماری ناظرین کو یاد ہوگا کہ اُن کی آگاہی کے لئے ہم اپنے پورانک بہائیوں کے خیالات کا خلاصہ کچہہ نہ کچہہ ہر ہفتہ پیش کیا کرتے تہے۔ لیکن جلندہر سے ہماری غیر حاضری کے باعث یہہ سلسلہ کچہہ مہینوں سے بند ہوگیا تہا۔ اب پہر ضروری سمجہا گیا ہے کہ اس سلسلہ کو جاری کیا جاوے۔ تاکہ ناظرین اخبار کو مت وادیوں کی لیلا کے رازِ سے واقفیت ملتی رہے۔

سناتن دہرم گزٹ بابت ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

آغاز اس رسالہ کا شکھو کی سناتن دہرم سبہا کے جلسہ سے ہوتا ہے جس میں کہ اُدھی سادہو کیشوانند کا سکہوں کے گرنتہہ سے مورتی پوجا۔ مرتک شرادہ وغیرہ ثابت کرنا درج ہے۔ ایک سکہہ نے سوال کیا کہ آپ جب گوروں کو مانتے ہو تو سر پہ کیس کیوں نہیں رکہتے۔ گزٹ کا نامہ نگار لکہتا ہے۔ کہ جواب سنکر دو سامعین دنگ رہ گئے اور سوال کنندہ شرمندہ ہوکر پہر بولنے کی جرأت نہ کرسکا" مگر افسوس کہ یہہ درج نہیں کرتا کہ سادہو کیشوانند نے ایسا حیرت میں ڈالنے والا کون جواب دیا تہا۔

(۲) صفحہ ۴۔ اور ۵ پہ درج ہے کہ راجوڑ ضلع ایٹہ میں پورانک پنڈتوں نے آریہ سماجیوں سے شاستر ارتہہ جیتا جس کا وجے پتر راجہ نے دیا۔ گہر کا وجے پتر ضرور قابل وقعت ہوتا ہے!

(۳) صفحہ ۶ پہ افریقہ کا نقشہ کا خاکہ دیا ہے۔ اور حالات آیندہ پرچہ ۳۰ اپریل میں دیکہنے کی ہدایت ہے۔ (۴) صفحہ ۷ سے ۱۰ تک اوتار منڈن کا سلسلہ ہے۔ پہلا دعویٰ راقم مضمون کا یہہ ہے کہ وید کے علاوہ مہابہارت۔ وشنو پُران و رامائن وغیرہ سب پرامانک ہیں۔ اس دعوے کے ثبوت میں اُنہوں نے دو شلوک لکہہ دیئے ہیں جنکا نہ پتہ نہ ٹہکانہ دیا ہے افسوس کہ ہماری پورانک بہائی ہر ایک سنسکرت شبد کو پرمانک مانتے ہیں اس اصول پر تو کوک شاستر اور دیگر شاعروں کے بدمعاشی سے پُر شلوک بہی پرمانک سمجہنے چاہئیں۔

اس کے بعد نامہ نگار نے آگرا والے جوالا دت بہارگو کی مورتی رہسیہ سے چند منتروں کے ادت ٹاٹنگ ارتہہ نقل کردئے ہیں۔ جنہیں سے ایک کا بہی ارتہہ اپنے پورانے راہبروں یعنی سائین اور مہیدہر کے بہی مطابق نہیں کیا گیا ہے۔ اُس کے بعد گیتا کا

यदा२ हि धर्मस्य والا شلوک

پیش کرکے سناتن دہرم کی جے بُلائی گئی ہے اور آریوں کے لئے مورکہہ پنڈتوں کا درشٹانت پیش کیا ہے جو پورانکوں پر ہی خوب صادق آتا ہے۔

(۵) صفحہ ۱۱ پر کچہہ قیمتی بچن ہیں۔ اور اُس کے بعد ایک کندن لال نامی باہمن کی چٹہی ہے۔ جو بیان کرتا ہے کہ اپنی لڑکی کا ناطہ ایک آریہ سماجی سے کیا تہا۔ معلوم ہونے پر کہ وہ آریہ ہے۔ ناطہ توڑ دیا۔ لیکن انہیں فکر تہا اُن کی لڑکی کا پتی برت دہرم نشٹ ہوجاویگا۔ کیونکہ وہ داکدان کو بہی بیاہ کے تلیہ سمجہتے ہیں۔ اب معجزہ یہہ ہوا کہ لڑکی مرگئی اور اُس کا پتی برت دہرم بچ گیا۔ اور لڑکا بہی مرگیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ دیانندی مت غلط ہے۔ کیوں صاحب! لڑکے کے باپ کو سزا سمجہیں تو کیا آپ کی لڑکی کے مرنے سے ہی کیوں نہ یہہ نتیجہ نکالیں کہ پورانک مت جہوٹہا ہے۔ (۶) اس کے بعد نیوگ کی سرخی دیکر آریوں کو دل کہول کر گالیاں دی گئی ہیں اس کے بعد سکہوں کے بہڑکانے کو مضمون لکہکر کچہہ گانوں میں پورانک لیلا کا ورنن کیا گیا ہے۔ جس کے بعد لالہ ہری چند کلکٹر ریاست کپورتہلہ کا مضمون "اصل ہندو دہرم" پر ہے جس کا سلسلہ مُدت سے چلا آتا ہے۔ لالہ صاحب نے ہندوؤں کے فرقوں میں اتفاق کی ضرورت جتلاتے ہوئے لکہا ہے کہ جب وید کی سُترتیاں تک اُس کو نہیں بچا سکیں تو ہم لوگوں کو بحث نہیں کرنی چاہئے لیکن افسوس کہ دوسروں کو صُلح صفائی کا اُپدیش دینے ہوئے خود بڑے سخت بُزدلانہ حملے آریہ سماج اور اُس کے بانی پر کئے ہیں۔ چنانچہ آپ یہہ لکہکر کہ وید اور اُپنشدوں کے جو ارتہہ پورانک لوگوں نے کئے ہیں وہی ٹہیک ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔ "نہ بناوٹی ارتہہ تنخواہ دار پنڈتوں کے جو تمہارے روپیہ کے لالچ سے اپنا ضمیر تباہ کرتے ہیں" پہر لکہا ہے "نہ کہ بنی اسرائیلی تعصبات سے جو تمہارے اندر بہرے ہوتے"؟ رشی دیانند کی نسبت لالہ صاحب نے ایسی گہڑنت نئی گہڑی ہے جو کہ تمام پورانکوں کی گہڑنتوں کو مات کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ سوامی دیانند گورو ورجانند جی نرنگا چاری سے ہار گئے تہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اپنے چیلے کو کہا کہ باہمنوں سے سمجہو اور اُس نے اِس بات کا بیڑا اُٹہایا۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ لوگ تعلیم اور دہرم کا نام لیکر اخلاق اور ستیتا کو پاؤں تلے روندتے ہوئے کس طرح پر اپنے آتما کا خون کرتے ہیں اور پہر جب اُن کی مکاری اور ناراستی کی پردہ دری کی جاوے تو اخلاق اور تہذیب کی پُکار مچانے لگ جاتے ہیں۔ لالہ ہری چند صاحب تہیوسوفیکل سوسائیٹی کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اور صلح کُل سوسائیٹی بتلاتے ہیں۔ لیکن واقف کار لوگ جانتے ہیں کہ ان تہیوسوفسٹوں میں کس طرح پر کدہ اور غرور نے گہر کیا ہوا ہے پہر ایک صاحب نے اپنی تیرتہہ یاترا کا بیان دیا ہے۔ جس کے بعد کہ آریہ سماج کو: سچائے نشر کے نظم میں گالیاں دی گئی ہیں اور دہرم پر ایک مضمون لکہکر خاتمہ کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ہندو دہرم سب سے بزرگ ہے۔ کیونکہ دہیرج اُسی میں ہے اور اُس دہیرج کا

ثبوت کیا ہے ؟ " لودھیرج کی یہہ بات ہے۔ کہ دیگر اقوام اپنے اپنے مذہب کو سچا سمجھتی ہیں اور دیگر مذاہب کو بے بنیاد ۔ حالانکہ ایک باحوصلہ ہندو مذہب ہی ہے جو تمام مذاہب والوں کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایشور کو حاصل کرنا ہے ۔ تو ہر مذہب والے کو اسی کے مذہب میں ورشن ہو سکتے ہیں ۔ نہ کہ مذہب تبدیل کرنے سے " افسوس ہاتما کرشن کے بھجنوں کی ناسمجھی سے کیسی مٹی پلید کیجاتی ہے ۔ اے پونے رانک بہاتیرو ! اگر تمہارا یہی اصول ہے تو آریہ سماج کے دشمن کیوں بن رہے ہو ۔ ایشور تمہیں راہ راست پر لاوے ٭

آریہ سماجک خبریں

مقام باران ریاست کوٹا (ملک راجپوتانہ) میں ایک پرم ہنس بھیانند رہتے تھے جو ہمیشہ مورتی پوجا اور شرادھ وغیرہ کے وشے میں کہا کرتے تھے ۔ کہ ویدشاستروں کے پرمان ملتے ہیں اگر کوئی سنسکرت جاننے والا ہو تو وہ سدھ کر دیویں گے ۔ اتفاق سے سوامی گرانند جی سنیاسی وہاں پہونچ گئے ۔ اور پرم ہنس صاحب سے بات چیت کرنے گئے ۔ پہلے دن تو پرم ہنس جی نے ایشور کو نراکار مان کر صرف یہہ عذر کیا کہ اگر وہ مورتی کا کھنڈن کریں تو لوگ مارینگے نہیں ۔ لیکن دوسرے دن لیکچر کا نوٹس دیا ۔ سوامی گرانند جی نے جاکر زبان بند کر دی ۔ پھر سوامی گرانند جی کا ویاکھیان ہوا جس میں باوجود بلانے کے بھی پرم ہنس جی آنے کی تاب نہ لائے ۔ ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا ٭

افسوس کہ مہاشہ بلاقی رام ورما سبھاسد آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا دیہانت ہو گیا ۔ ان کے چتر نے مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کرایا ہم اپنے سورگباشی بھائی کے چتر لالہ کشن چند کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں ٭

جالندھر چھاؤنی کے آریہ سکول کا ملاحظہ کرکے متاثر ہونے کی وجہہ سے مہاشہ گنڈا سنگھ جی نے پانسو روپیہ دان دیا ۔ بیساکھی کے روز لالہ ایشور داس کے پوتے کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ۔ اور لالہ سندر داس کے بیمار ۔۔۔ دان کرایا ۔ آنطافنڈ ترقی پر ہے ۔ ہفتہ وار جلسوں میں حاضری بہہ ہوتی ہے ۔ آریہ کمار سبھا بڑا مفید کام کر رہی ہے ٭

اجمیر سے ایک نیا اخبار انگریزی دیوناگری ۔ دونوں زبانوں میں نکلنا شروع ہوا ہے ۔ یکم اپریل کا پہلا پرچہ ہمارے پاس آیا ہے ۔ چار صفحہ انگریزی اور پانچ صفحہ دیوناگری بھاشا کے ہیں ۔ چھپائی اور کاغذ اچھا ہے ۔ مضامین بھی خاصے ہیں ۔ راجپوتانہ میں آریہ سماج کا کوئی وکیل نہ تھا ۔ اس اخبار سے اُمید ہے کہ بہت کچھہ کام کر دکھائیگا ۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اُسے ویدک دھرم کی سیوا کے یوگیہ بنادے ٭

ملتان آریہ سماج (۱) گزشتہ بدھ وار کے روز سماج کے ڈبیٹنگ کلب میں مضمون زیر بحث " دھرم اندر دھن تھا " مہتہ جیمنی نے مضمون کو ختم کیا ۔ سردار گوربخش سنگھ ۔ بھگت رام ۔ لالہ ٹیک چند وکیل اور لالہ کاشی رام جی نے تقریریں کیں ۔ (۲) ویروار کو بازار میں اُپدیشک منڈلی نے پرچار کیا ۔ لالہ کنہیا لال اور بھگت رام نے دھرم پر ویاکھیان دیا ۔ (۳) سنیچر کے روز بھگت رام نے ینگ مینز ایسوسی ایشن کے جلسہ میں کتھا کی ۔ اور مہتہ جیمنی نے شکنتلا رتھیوں کے کرتویہ پر منوہر لیکچر دیا ۔ (۴) اتوار کو لالہ موتی رام جی نے کتھا سنائی اور مہتہ جیمنی نے گرُوکل اور موجودہ کالج پر ایک زبردست لیکچر دیا ۔ تعداد سامعین کثیر جم غفیر تھا ۔ لایق لیکچرار نے ہر ایک پہلو سے موجودہ طریقہ تعلیم پر بحث کرتے اُس کے نقائص اندرونی اور بیرونی کا نوٹو کھینچکر پبلک کو دنگ کر دیا ۔ اور گرُوکل کے محنو اور خوبیوں سے سامعین کے دل میں برقی رو بھر دی ۔ (۵) سوموار کو سماج مندر میں کتھا کتھہ اُپدیش سے سردار گوربخش سنگھ نے کی بہت اچھا اثر پڑا ٭ (۶) ملتان سماج نے روزمرہ سپاہک کارروائی جاری کر دی ہے ۔ سوموار اور منگل وار کو اُپدیش و کتھا کی ۔ بدھ وار ڈبیٹنگ کلب ۔ ویروار بازار میں پرچار ۔ شکروار ۔ انترنگ سبھا اور دیگر مختلف امور متعلقہ سماج ۔ سنیچروار ۔ ینگ مینز ایسوسی ایشن کا جلسہ ۔ اتوار ۔ (صبح) گاؤں میں پرچار (اُپدیشک منڈلی کی طرف سے) اتوار (شام) ستسنگ جلسہ سماج کا ٭

آریہ سماج سیالکوٹ کا انتخاب عہدہ داران و ممبران انترنگ سبھا واسطے سال حال حسب ذیل ہوا ۔ لالہ بھیم سین صاحب پلیڈر پریزیڈنٹ ۔ لالہ خوشحال چند صاحب وائس پریزیڈنٹ ۔ لالہ گنگا رام صاحب پلیڈر سکرٹری ۔ لالہ گنیش داس جی لائبریرین ۔ لالہ دیو دیال جی خزانچی ۔ لالہ متھرا داس جی جائنٹ سکرٹری ۔ ممبران انترنگ سبھا علاوہ عہدہ داران مذکورہ بالا کے بابو مہر چند ۔ بابو برج لال ۔ مہتہ ایشور داس ٭

تازہ خبریں اور رائیں

ولایت میں ایک بیاہ ہوا ہے ۔ جس میں ور اور بدھو دونوں اندھے تھے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ بیاہ کو رجسٹر کرنے والا مجسٹریٹ بھی اندھا ہی تھا پچاس اصحاب کو دعوت دی گئی وہ سب اندھے ہی تھے اور خاتمہ پر جو تماشہ ہوا وہ سب اندھوں نے ہی کیا ۔ مغرب میں مادی ترقی کی بھی حد ہو گئی ہے ۔ دی خالصہ ۔ انگریزی اخبار کو جنم لئے ابھی سال سے کچھہ زیادہ ہی ہوا تھا ۔ اور " خالصہ ہندو نہیں "

اور یہہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے سپرد ہوئی چاہیے۔ ہم آریہ پبلک کی آگاہی کے لئے صرف اسقدر جتلانا چاہتے ہیں کہ پنڈت لیکہرام آریہ مسافر کا جیون چرتر زیر طیاری ہے۔ بہت سے حالات جمع ہو چکے ہیں۔ بسیدر بانی ہیں۔ بہت جلد جیون چرتر چھپ کر آپ بہائیوں کے ہاتہوں میں آجاوے گا اس لئے عجلت اور بیقراری کو دور کر کے صبر سے اُس کی انتظاری کیجئے ۔ (ایڈیٹر)

لالہ بہولی ناتہہ (گہریاں) تجویز پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک بڑے آریہ سماج کو اپنے گرد و نواح کے دیہات میں پرچار کا انتظام کرنے کے لئے مشن بنانا چاہیئے۔ ہم تفصیلی درج کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایسی تجاویز کئی مرتبہ درج اخبار ہو چکی ہیں۔ مگر آریہ بہائیوں نے اُن پر کم توجہ کی ہے ۔ (ایڈیٹر)

لالہ سندر داس نگرتہہ ہیڈ ماسٹر جلال پور جٹاں سکول ایک لمبے مضمون میں انگلو سنسکرت سکولوں کے نقائص بیان کرتے ہوئے ظاہر کرتے ہیں کہ ویدک دہرم کے پرچار کو تو ویدپرچار فنڈ سے ہی فروغ ہوگا۔ لیکن اگر ان سکولوں کے منتظم کل آریہ ہوں اور دہارمک تعلیم کا پورا انتظام ہو تب بھی یہہ سکول بجائے مضر ہونے کے بہت کچھہ مفید ثابت ہو سکیں۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر اپنا سکول پیش کرتے ہیں۔ جسکی انتظامیہ کمیٹی کے کل ممبر آریہ ہیں۔ اور علاوہ اعلےٰ دہارمک تعلیم دینے کے یونیورسٹی کے امتحانوں میں بھی یہہ سکول اول رہتا ہے۔ سکولوں کے مضمون پر بحث کرنا کچھہ مفید نہیں ہو سکتا ہم سب کو مل کر گروکل جی کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا چاہئے ۔ (ایڈیٹر)

سکرٹری آریہ سماج گنگوہ تحریر فرماتے ہیں کہ جلیم منگل سین پہلے تو مباحثہ کے لئے پنڈت نند کشور جی کو . . . دیدہ آئے۔ لیکن بیچ میں ہی "سناتن دہرم کی جے" بولکر اُٹھہ گئے۔ جس پر اُن کے اُستاد

مولوی فخرالدین صاحب نے معہ میر مجلس اور دیگر صاحبان کے یہہ لکہکر دستخط کر دئے کہ خلاف قواعد مباحثہ منگل سین اُٹھہ کر چلا گیا۔ ساتہہ ہی لالہ کاشی ناتہہ صاحب فوراً یہ وہاں آریہ سماج گنگوہ میں عبداللہ خان کے پتھر کے دیہانت ہو نیپر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اس حادثہ میں ہم بھی لالہ کاشی ناتہہ جی کے ساتہہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے آشا رکہتے ہیں کہ پرماتما کی منگل اچہا کا دہیان کر کے وہ شانت چت رہیں گے ۔ ایڈیٹر

رسول ضلع گجرات

مجہے نیو یارک لائف انشورنس کمپنی کے ایجنٹ ہونیکی حیثیت میں دورہ کرتے ہوئے چار روز یہاں ٹہرنے کا اتفاق ہوا۔ اس مقام پر آجکل دریائے جہلم پر پُل بنانے اور مختلف نہروں کے لئے سرکار نے بہت کام جاری کر رکھا ہے۔ جہاں پر کئی اسسٹنٹ انجنیر کام کر رہے ہیں۔ یہہ نظارہ بھی قابل دید ہے میں نے ایک صاحب سے یہاں دریافت کیا۔ کہ آیا کوئی سبہا وغیرہ بھی یہاں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہاں ہر ہفتہ جلسہ ہوتا ہے۔ اور ہر روز ستیارتھ وید بہاشیہ کی کتہا ہوتی ہے۔ اور ساتہہ ہی یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ سب کچہہ پرتاپ ہے پنڈت بیلی رام ٹھیکہ دار ممبر آریہ سماج گوجرانوالہ کا۔ میں پنڈت جی کو ملنے کے واسطے گیا۔ وہ اُسوقت تو نہ مل سکے۔ دو چار گہنٹہ کے بعد میرے پاس ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے۔ اُن سے دریافت کرنے پر عجیب حالات معلوم ہوئے۔ پنڈت جی نے مجہے مجبور کیا کہ میں رات کو ایک لیکچر دوں۔ چنانچہ ۲ اپریل کی رات کے ۹ بجے لالہ نند لعل صاحب ہیڈ کلارک اگزکٹو انجنیر کے مکان پر جہاں ہمیشہ سپتاہک جلسے ہوتے ہیں۔ تمشیہ کے

کرتو یہ پر میرا ایک لیکچر ایک گہنٹہ تک ہوتا رہا۔ دفتر کے تمام کلرک سب اوورسیر و ٹھیکہ دار وغیرہ سب کے سب موجود تھے۔ اُس کے بعد آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ اس مقام کے حالات حسب ذیل ہیں۔ کئی ایک مہینوں سے یہاں سپتاہک جلسے ہوتے ہیں۔ بابو آسا رام سب اوورسیر کے مکان پر ہر روز رات کو وید بہاشیہ کی کتہا ہوتی ہے۔ بابو صاحب بڑے دہارمک اور آتما ہی پُرش ہیں۔ آریہ پُرش حیران ہوں گے کہ اس سماج کا تو کبہی نام بہی نہ سُنا تہا۔ یہہ واقعی درست ہے۔ اس سماج نے ابہی تک حسب ضابطہ انتخاب نہیں کیا۔ اور نہ عہدہ دار مقرر کئے ہیں۔ جس کی وجہہ یہہ ہے کہ پنڈت بیلی رام جی ٹھیکہ دار جن کے اُدیوگ کا یہہ پہل ہے کی اچہا ہے کہ جس روز مندر طیار ہو جاوے۔ اوسی روز ضابطہ سماج نامزد کی جاوے۔ چنانچہ مندر فنڈ کے لئے ما ۱۲۵ روپیہ نقد سیونگ بنک میں لالہ نند لال جی ہیڈ کلارک کے نام جمع ہیں۔ اور مندر کے مکان کا نقشہ تیار کر کے اگزکٹو انجنیر صاحب کے دفتر میں بہیجا ہوا ہے۔ امید کہ چند روز تک منظور ہو جاویگا۔ مجہے رائے گیان چند صاحب اسسٹنٹ اگزکٹو انجنیر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ ایک . . . سالہ نوجوان ہیں۔ اور نیک نیتی اور کارگذاری کی باعث اپنے ماتحتوں میں بڑے نیکنام مشہور ہیں۔ آریہ سماج سے آپ کو بڑا پریم ہے۔ سنسکرت کا آپ کو نہایت عمدہ بودہہ ہے۔ کسی روز لاہور تشریف لاکر آپ آریہ سماج کی سنسکرت کل پستک خریدنا چاہتے ہیں۔ آپنے میرے ساتہہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ہر سپتاہک جلسہ میں ضرور شامل ہوا کریں گے۔ اور مجہے اُمید ہے کہ مندر کے تیار ہونے پر آپ آریہ سماج رسول کی پردہانتا سویکار کر کے سماج کی اُنتی کا باعث ہوں گے۔ اس جگہہ پر اُپدیشک کی بہت ضرورت ہے۔ بابو آسا رام جی سب اوورسیر کیلئے . . . روپیہ ماہوار کو طیار ہیں

اگر کوئی پرسندھ پنڈت کا سبھا کر دیوے - اگر وہاں اُپدیشک دو ہفتہ تک لگاتار کام کرے تو بہت کچھ لابھ کی اُمید ہو سکتی ہے - مجھے آشا ہے کہ پرتی ندھی سبھا کے منتری اس طرف دھیان دیں گے ۔

آپکا داس متھرا داس پوری ۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

نوٹ - نئے سال سے نیا انتظام بدلنے اور خصوصاً گھر واپس آن کر ایڈیٹر کے لئے آرام کی ضرورت ہونے کی وجہ سے بہت سے مراسلات یوں ہی پڑے رہے - علاوہ اس کے گذشتہ ڈیڑھ مہینے کے اندر سالانہ جلسے بھی کثرت سے ہوئے - اسلئے اِن مراسلات کا بجنسہ درج اخبار ہونا مشکل ہوگیا ہے - پس نامہ نگار صاحبان ایڈیٹوریل کتربیونت کی شکایت نہ کرتے ہوئے امید ہے کہ اصلی مطلب ہماری سے غرض رکھیں گے ۔

آریہ سماج بجنور کا سالانہ جلسہ

وہ وقت ہوا کہ بجنور آریہ سماج عرصہ سے شکستہ حالت میں تھا کہ شریمان پنڈت کرپا رام جی مہاراج بھرمن کرتے کرتے ہمارے سوبھاگیہ سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھا - پنڈت جی کے آٹھ سات روز تک پُر اثر لیکچر ہوتے رہے - اور لوگوں پر ایسا اثر پڑا کہ جلسہ سالانہ کی تاریخ مقرر ہوگئی اور جملہ سماجوں اور رؤسا ضلع اور پرتشٹھت پُرشوں کے نام چھپی ہوئی اور خاص چٹھیاں روانہ کی گئیں - چنانچہ حسب ذیل اپدیشک تشریف لائے - جلسہ ہوا - پنڈت کرپا رام جی - پنڈت نند کشور جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اوتر دیش - پنڈت چھیدی لال جی از پرکشت - پنڈت مکند رام جی از اٹاوہ - سوامی یوگانند جی از چھپرولی ضلع میرٹھ - پنڈت پدم سنگھ جی

وبرہمچاری ہیرانند جی ۱۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو ۲ بجے شام سے نگر کیرتن شروع ہوا - مہاشے پربین سنگھ جی و پنڈت مکند رام جی کے بھجنوں سے بازاروں میں لوگوں کے ٹھٹھ لگجاتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ پنڈت مکند رام جی اور پنڈت چھیدی لعل جی کے چھوٹے چھوٹے لیکن پُر اثر اپدیش اُن لوگوں کے ہردیوں پر اثر ڈال رہے تھے - کہ پاپی سے پاپی اور کٹھور سے کٹھور ہردا بھی پگھلا جاتا تھا - اثر نہایت ہی اُتم پڑا اور ۹ بجے رات تک گھومتے رہنے پر بھی نصف سے زیادہ شہر میں نہ گھوم سکے - کیونکہ جہاں کھڑے ہوجاتے تھے وہاں سے لوگ ہٹنے نہیں دیتے تھے - ۱۷ مارچ کی صبح سے ہی یگیہ شالا کے آس پاس جوانی منوہر موقعہ پر سماج کے باغیچہ کے عین سامنے ایک خوشنما شامیانہ کے نیچے رچی گئی تھی - پنڈت گن پت رام پکرشک و تہولی سے وید منتروں کا اچارن کرتے ہوئے سواہا سواہا شبد سے آہوتی دینے لگے اور قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ہون یگیہ ہوتا رہا - تت پشچات پنڈت نند کشور جی نے ایک نہایت اُتم ویاکھیان ہون کے فوائد پر دیا جس کا بہت اچھا اثر پڑا - شام کو دو بجے سے لوگوں کی آمد آمد شروع ہوئی اور تین بجے تک دستنرت سبھا منڈپ شروتاگنوں سے بالکل بھر گیا - اوّل برہمچاری ہیرانند جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور اس کے بعد سوامی یوگانند جی نے دھرم کے وشے میں اُتم وکترتا کی - بعدہٗ چھیدی لعل جی نے پُرانوں کی اُنہیں کے واکیہ لیکر اچھی پول کھولی - اور ہندوؤں کی پر چیرت دان بیوستھا کو خود اُنہیں کے منتویہ کے خلاف ثابت کیا - اس کے سماپت ہونے کے بعد ہماری پرتی ندھی سبھا کے پرسدھ ودوان پنڈت نند کشور جی کا ویاکھیان شروع ہوا - یہ ویاکھیان قریباً دو گھنٹہ کے برہمچریہ آشرم کی مہما کے اوپر ہوتا رہا - جس سے لوگوں کے دلوں پر پورے طور سے نقش ہوگیا - کہ جب تک برہمچریہ

کی پرنالی انوسار ویدوں کے سانگ و پانگ پٹھن پاٹھن کا انتظام ہر سماج میں نہ ہوگا - تب تک کوئی دھرم اُنتی نہیں ہو سکتی - پنڈت جی کا ویاکھیان بڑا ہی پُر اثر ہوتا ہے - اور اُن کی زبان میں ایک خاص خوبصورتی ہے - کہ جسکا نظیر بہت کم اُپدیشکوں میں پایا جاتا ہے - پنڈت جی کے ویاکھیان سے اُس روز کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوگئی - کیونکہ سمے نہیں رہا تھا - تاہم اننیہ ور پنڈت کرپا رام جی نے مختصر لیکن زوردار اسپیچ میں لوگوں کو دھرم کا نرنے کر کے اُس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت دکھلاتے ہوئے اس بات کی اوشکتا کو اُتم ریتی سے پرگٹ کیا کہ کل صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک شنکا سمادھان کا سمے دیا گیا ہے - اس سے فایدہ اُٹھاکر ضرور ہم سب کو سچی یورک دھرم کا انوسندھان کرنا نہایت ضروری ہے - چنانچہ ۱۸ کو صبح سے ہی سینکڑوں آدمی پرشن اوتر کے لئے سبھا منڈپ میں آبراجے اور بہت سے پرشن اوتر ہوتے رہے کہ جن کا جواب شریمان پنڈت نند کشور جی و شریمان پنڈت کرپا رام جی نہایت مدلل اور صاف طور پر دیتے رہے - آخرکار ہمارے یہاں کے مختار عدالت منشی رام سروپ جی نے شراب نوشی کی بابت پرشن کرنے شروع کئے - کہ جن کا اُتر پنڈت نند کشور جی دیتے رہے - اور آخرکار منشی صاحب نے اس بات کو نشچے کر کے کہ شراب پینا قدرتاً جایز نہیں ہے اور انسانوں نے یہہ حرکت خلاف اصول قدرت و حکم ایشور بزبردستی جایز کر رکھی ہے - شراب سے آیندہ زندگی میں ہمیشہ کے لئے پرہیز کرنے کا وعدہ کیا اور اس خوشی میں چودھری رنجیت سنگھ صاحب آپ پردھان سیوہارہ نے موازی ۵ روپیہ سماج کو دان کیا اس جگہ ترغیب سے بہت بھائیوں نے شراب اور مانس سے ہمیشہ پرہیز گار رہنے کی پرتگیا کی غرض کہ یہہ کارروائی بھی غیر معمولی کامیابی کیساتھ انجام پذیر ہوئی - ۲ بجے شام کے پھر سبھا منڈپ میں

لوگوں کا ہجوم ہونے لگا۔ اور اس روز پنڈت پرم سنگھ جی نے ایشور پرارتہنا کرانے کے بعد ایک اُتم سدہن دیا۔ تت پشچات پنڈت گنگا رام جی کا ویاکہیان پرچلت کوریتی سنشودھن وشے پر نہایت پُر اثر ہوا۔ اور اُس کے بعد سماج کی سالانہ رپورٹ پڑہ کر سنائی گئی۔ جو علیحدہ چہپے گی۔ پھر ایک بھجن ہونے کے بعد۔ جو پہلے ہی لیکچروں کے بیچ بیچ ہوتے رہتے تھے۔ اور لوگوں کے ہردوں کو پُرپہلت کرنے میں بجلی کا کام کرتے تھے سشری مان پنڈت کرپا رام جی مہاراج ویدی پر براجمان ہوئے۔ پنڈت جی کی پُراثر اور نہایت زبردست تقریر نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا۔ اور جو اثر برہمچریہ برت پالن اور ویدوں کے پٹھن پاٹھن کا پربندھ کرنے کے بارے میں پنڈت نند کشور جی کے ویاکہیان سے پہلے روز پیدا ہوا تہا وہ آج پنڈت جی کی پُرجوش تقریر سے فوراً ایک نشو نما کی حالت میں آگیا۔ اور ویاکھیان ختم ہوتے ہی ویدک پاٹھشالا اور اُپدیشک کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اور قریب ۱۶۱ روپیہ کے چندہ لکہا گیا۔ جس میں سے ۱۱۹ روپیہ نقد جمع ہوئے۔ اس موقعہ پر ایک اور دلچسپ بات کا ذکر کرنا بہی ضروری ہے اور وہ یہہ ہے کہ ہمارے سچے آریہ بہائی چودہری شمشیر سنگھ جی نے اپنی گہری شردہا سے اپنا سر بند اُتار کر سبہا کو دان کیا۔ اور اس کی عزت میں قریب ۱۴۰ روپیہ کے کئی بار بیس تیس اور پچیس اور دس اور پانچ ایسی رقموں دوارا دہرماتما پُرشوں نے دان کیا۔ آخیر میں ہم بڑی خوشی کے ساتھ یہہ بہی پرگٹ کرنا چاہتے ہیں کہ اب کی مرتبہ بجنور سماج کے خاص خاص بہائیوں نے ایک ایک وقت جلسہ باہر سے آئے ہوئے بہائیوں کو جن کی تعداد سو سے زیادہ تہی۔ پریتی بہوجن دیا۔ اور سب سب بہائی ملکر ہر روز شہر میں بھجن کیرتن کرتے ہوئے جاتے تھے تو نگر نواسیوں پر ایک نہایت اُتم اثر پڑتا تہا۔

داس

دوارکا پرساد منتری آریہ سماج بجنور۔

آریہ سماج جامپور کا پہلا سالانہ جلسہ

یہہ جلسہ رائے چاندن مل صاحب ساکن جامپور کے مکان کے وسیع میدان میں ہوا۔ مکان کی دیواروں اور محرابوں کو پہلکاریوں اور منقش کپڑوں اور رنگین کاغذوں سے اسقدر تہوڑے دنوں میں جس ڈہنگ سے سجایا گیا تہا وہ قابل دید تہا۔ جنہوں نے پہلے مکان کی شکل کو دیکہا تہا۔ جلسہ کے وقت اسکی سجاوٹ کو دیکہکر حیرت ہو گئے تہے۔ ۲۳ کی رات کو خیر پور و کوٹ چھٹہ و مہتم نواسی اور دیگر بہائی قرب جوار سے تقریباً ۹۰ کے تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق صبح کے وقت ایک بڑی ہون ہونے کے بعد شریمان پنڈت شیو ناتھ جی شاستری کی شانتی اور آنند دینے والی پرارتہنا و سمرن ہوا۔ تت پشچات پنڈت ہرشچندر جی کا گرہست آشرم پر فاضلانہ لیکچر ہوا۔ جس کا اچہا اثر ہوا۔ اگرچہ اس دن سکول اور کچہری میں تعطیل نہ تہی اور صبح کا سمہ تہا پہر بہی اُمید سے بڑہ کر حاضری تہی۔ بھجن ہونے کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ ۲ بجے بعد دوپہر بھجن گانے کے بعد پنڈت ہیمراج جی کا منوہر دل لبہانے والا ویاکہیان برہمچریہ آشرم پر ہوا۔ لوگوں نے بڑے پریم اور آنند سے سُنا اور ۲۶ ممبر بنے۔ بعد بھجن گانے کے پنڈت رام رتن جی کا چار آشرموں پر پُرجوش لیکچر ہوا۔ لوگوں کے ہجوم کی کوئی حد نہ تہی۔ اگرچہ مکان بہت وسیع تہا مگر پہر بہی تل بہر جگہہ خالی نہ تہی۔ لیکچر عالمانہ اور موثر ہوا۔ اس کے بعد نگر کیرتن کا سمہ تہا۔ جب اول کچہہ فاصلے پر انگریزی باجا معہ اوم کے بڑے جہنڈے کے تہا۔ پہلی بھجن منڈلی ہمارے معزز بانیوں اور پنڈتوں کی تہی جو کہ وید منتروں سے سرحدی بلوچی شہر کے گلی کوچوں کو شدہ اور پوتر کرتی جاتی تہی۔ دوسری بھجن منڈلی بہگت تخت رام جی ساکن موضع جہنگی والا ضلع مظفر گڈہ کی تہی جو کہ اپنے بنائے ہوئے منوہر دلچسپ بھجنوں سے پہاڑی سنگہلوں کو موہ کرتے تہے اس کے بعد آریہ سماج اور ست سبہا جامپور کی چار بھجن منڈلیاں معہ رنگ برنگ کے جہنڈوں کے تہیں۔ اس سمہ اہالیان شہر کا مظلوم اور بیکس حصہ یعنی عورتیں ایسے شوق اور پریم سے اپنے گہروں کو چہوڑ چہوڑ کر آتی تہیں۔ جیسے کہ کوئی پریم رس کا پیاسا من کی تپت بجہانے کے لئے بے بس ہو کر دوڑتا ہے نگر کیرتن کے وقت ہمارے معزز پنڈتوں کے حسب ضرورت چہوٹے چہوٹے مختصر ویاکہیان بہی ہوتے رہے ۶ بجے شام کے نگر کیرتن ختم ہونے کے بعد جلسہ کے استہان پر پنڈت ہیمراج جی نے سب آریہ سجنوں کو اکٹہے بٹہا کر سندہیا کرائی۔ بعد سندہیا کے لالہ رام دتا رام سکرٹری ست سبہا جامپور کے منوہر سُریلے بھجن لوگوں کے دلوں کو لبہانے والے اور آنند دینے والے ہوئے۔ بعد میں سوامی پرمانند جی کا اُپہار دینے والا ویش اُنتی پر پُرجوش مگر پریم بہرا لیکچر ہوا۔ حاضری پانچ چہہ سو سے زیادہ تہی۔ یہہ دن اور یہہ سمہ جامپور سماج کیلئے ہمیشہ یادگار رہیگا کہ ہمارے بیدار مغز اور باحوصلہ معزز چودہری بہوجہ رام جی ڈپٹی میونسپل کمشنر نے صرف حق کی تلاش کی خاطر معہ دیگر معززین اور خاکسار ان صاحبان کے (جو کہ سماج کی دن دونی رات چوگنی اور جلسہ کی پُرنور آب و تاب کو دیکہکر چمگادڑ کی طرح چوندہیائے ہوئے تہے) شہر کے پنڈت باوا رام سرنداس جی کو مباحثہ کیخاطر ہمراہ تشریف لائے۔ حسب الخواہش چودہری صاحب یہہ فیصلہ ہوگیا تہا کہ مباحثہ مورتی پوجن پر ہوگا۔ ہر فریق کو ۱۰ منٹ بولنے کی اجازت ہوگی۔ اور

ست است کا فیصلہ لوگوں کی ضمیر میں خود کریگی۔ اور کسی فریق کو کسی ڈھنگ سے جیت ہار جتانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مباحثہ کے لئے باوا جی کانپتے ہوئے کرسی پر بیٹھے۔ اگرچہ ایک معزز سناتنی بھائی اُن کو تسلی بھی دیتے تھے مگر اُن کا لرزہ کم نہ ہوتا تھا۔ آخر بمشکل سنبھلکر باوا جی مورتی پوجن کی بجائے اپنے بچاؤ کی خاطر اس وشے پر کہ کون کون سی چیزیں اناری ہیں۔ بحث کرنے لگے۔ منشاء یہہ کہ عام لوگوں کی سمجھ میں یہہ وشے نہ آئیگا اور باوا جی کی غلطی نہ کھلیگی۔ اگرچہ چودھری صاحب موصوف نے باوا جی سے کہا بھی کہ حسب اقرار داد وشے پر مباحثہ شروع کریں۔ مگر چونکہ ہم لوگ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح مباحثہ ضرور ہو۔ خواہ کسی وشے پر ہو۔ اس واسطے باوا جی کو روکا نہ گیا۔ باوا جی دیانند تمر بھاسکر پستک کو پڑھتے جاتے تھے مگر نرا اشدھ۔ اور خوبی یہہ کہ اپنا آپ ہی کھنڈن کرتے جاتے تھے۔ آخر بیچارے اپنا سا مُنہہ لیکر کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور چودھری صاحب موصوف اور دیگر سناتنی بھائی اسی جلسہ کے ستھان میں باوا جی سے کہتے تھے کہ اگر اتنا بل تھا تو آپ گھر سے اُٹھکر اور یہاں ساتھ لیکر کیوں آئے تھے۔ مطلب یہہ کہ لوگوں نے محسوس کیا کہ ست کا کوبل اور ست ہی کی جے ہوتی ہے۔ آخر ویدک دھرم کی جے پر آج کی کارروائی سماپت ہوئی۔ دوسرے دن اتوار ۲۰ مارچ کو علی الصباح محلوں میں نگر کیرتن ہوا۔ ۸ بجے ہون ہونے کے بعد پنڈت ہیمراج جی نے پرارتھنا اور پریم بھرا اپدیش دیا۔ شروتا گنوں کے ہردے اس وقت آنند ہو گئے تھے۔ صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ ۲ بجے بعد دوپہر سو دھرم پرچار کا وقت تھا۔ شہر میں جا بجا نوٹس لگانے کے علاوہ اسی دن ۱۲ بجے کو منادی بھی کرائی گئی کہ ایک عیسائی مہاشہ نے کچھہ پرشن اوتر کیے۔ جن کا معقول جواب پنڈت ہیمراج اور سوامی نتیانند جی اور پنڈت ہرش چندر جی نے دیا بعدہٗ سماج کی سالانہ رپورٹ سُنائی گئی جس سے سماج کی روز افزوں ترقی ظاہر ہوتی تھی۔ بعد میں پنڈت ہیمراج نے جی گوروکل کیلئے اپیل کی اگرچہ جام پور میں صرف دس پندرہ آدمی حیثیت سے کم مشاہرہ پر ملازم ہیں اور سالانہ جلسہ کے لئے معقول رقم چندہ کے لئے دے چکے تھے۔ پھر بھی گروکل کے لئے ۹۶ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لیے ۳ ۔ ویدپرچار فنڈ ۵ ۔ کنیا اناتھ آلہ ۱۲ ۔ پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ ۵ یعنی کل ۱۲۰ روپیہ نقد اور ۹۲ روپیہ علاوہ رقم مذکورہ کے گروکل کے لیئے وعدہ ہوا۔ اس کے بعد پنڈت ہرشچندر جی اور سوامی نتیانند جی اور پنڈت شیو ناتھ جی شاستری۔ اور پنڈت رام رتن جی کے مختلف وشوں پر یکے بعد دیگرے منوہر ویاکھیان ہوئے جس کے باعث لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ اور جلسہ کے اداے شکریہ پرماتما سچدانند اور ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند۔ اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا و حاضرین کے اور لگانے مبارک و آرتی کے بڑے آنند اور شانتی سے سماپت ہوا۔ اخیر میں ادھکاریاں سماج اور خاصکر لالہ دھنا رام صاحب اور لالہ ٹیک چند صاحب پر دہان اور پنڈت رام رتن جی کا سماج کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ جن کی ہمت اور ان تھک کوششوں سے باوجودیکہ تاریخ جلسہ سے صرف ایک ہفتہ پہلے جلسہ کا ہونا قرار پایا تھا۔ جلسہ بڑی رونق اور کامیابی سے سماپت ہوا۔

راقم بھوجہ رام منتری آریہ سماج
جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان ۔۔

شاہپور آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ

۳۰ مارچ ۱۹۰۰ء کو بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن ہوا جس میں پنڈت لوگ وید منتروں کا اُچارن کر رہے تھے آگے چل رہے تھے۔ لاہور کی بھجن منڈلی (پنڈت شہزادہ نند اور مہاشہ سندر داس پٹواری) نے خوب ہری کیرتن کا آنند بڑھایا۔ اسی طرح ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو بھجن۔ اپدیش اور لیکچر وغیرہ ہوتے رہے جنہیں سے پنڈت دولت رام جی کے اپدیشوں نے پتھر دلوں کو بھی موم کر کے ویدک دھرم اور ایشور کی طرف رُچی دلائی۔ اِس وار شکا اُتسو میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت بھگت رام جی بھی شریک ہوئے تھے۔ اُن کا ویاکھیان جو گروکل کی بزرگی پر تھا اُس کی خاص تعریف لکھی آئی ہے۔ روپیہ بھی گیارہ سو سے زیادہ نقد وصول ہوا جس میں زیادہ حصّہ دیانند کالج کا تھا۔ کیونکہ اُس کے خاص پریمی مہاشہ شنکر داس جی وکیل نے ۸۰۰ نقد دئے تھے۔ ہمارے نامہ نگار ایک امر کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ باوجود کلچرڈ آیدیک صاحبان کی شرکت کے بھی اس جلسہ میں ویدک دھرم کے سدھانتوں کے برخلاف کہنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی۔ اور پبلک پر اثر اچھا رہا۔ ہم اپنے شاہ پور نواسی بھائیوں سے نویدن کرتے ہیں کہ روپیہ کے بارے میں خواہ کچھہ ہی کریں۔ لیکن ویدک سدھانتوں کی پوری رکھشا پر اوشیہ کٹی ودّھ رہیں۔ کیونکہ اگر ایک اصول کے ٹھیک طور پر ماننے میں بھی کمزوری یا ڈھیلا پن دکھلایا گیا تو پھر کوئی بھی سدھانت درڑھتا قایم نہیں رہ سکتا ۔۔

دوآبہ ہائی سکول

جلندھر شہر

کے ہیڈ ماسٹر لالہ لکشمن داس بی۔اے اور اُن کے ساتھی سکول ماسٹروں کو ہم مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ امتحان انٹرنس میں اُن کا سکول ضلع جلندھر

ہیں درجہ اول پر رہا - جو ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہوگا ٭

نام سکول	امیدوار	پاس	[illegible]	فیل
دوآبہ ہائی سکول	۲۵	۱۹	۳	۳
میونسپل بورڈ سکول	۲۳	۱۷	۴	۲
اینگلو سنسکرت ہائی سکول	۲۵	۱۰	۱	۱۴
مشن ہائی سکول	۷۱	۲۰	۲	۴۹

ہم دوآبہ ہائی سکول مینجنگ کمیٹی کے ممبروں کو بھی مبارکباد دیتے ہیں اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وے سکول کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لیا کریں۔

اشتہارات

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگپت رائے محلہ دُرگا کُنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں - ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو کہ بیس پچیس - تیس یا چالیس برس کا تھا - یا کہ پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا - آرام ہوا ہے - ان کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا - ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں - جو مریض اتوار کو ۱۲ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں اُنکا علاج مفت کرتے ہیں - ادویات بھی مفت دیتے ہیں - بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات اور کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے - المشتہر جگپت رائے شہر بنارس محلہ دُرگا کُنڈ ٭

لواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال متھل گوت باشندہ ضلع سہارنپور تنخواہ دس روپیہ ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ ڈاکخانہ ہرنگھاٹ ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہئے۔

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر سیٹھہ کھنہ یا مہرہ کھتری ہو عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو - خوبصورت ہو - کوئی عضو ناکارہ نہ ہو - برسر روزگار ہو - اسکی بابت میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جلندھر شہر ہونی چاہئے ٭

الی اُتم شانتی دایک برہمی بوٹی

یہہ اتی اتم اور عجیب بوٹی ہے جس کی بابت ویدک اور دیگر گرنتھوں میں بہت مہما کیگئی ہے - اور نیز کلکتہ میں جو بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے اُسنے بھی اسکی بہت پرشنسا کی ہے - یہہ بوٹی ویریہ رکھشا کرنیوالی اور دماغی طاقت کے بڑھانے والی ہے - قیمت فی پونڈ ۱۰ اور دس روپیہ خرچ ڈاک کل ایک روپیہ پونڈ پڑیگی - آریہ جنتری میں اسکی قیمت ۶ روپیہ پونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے - یہہ بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے - علاوہ اس کے اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص - چاد اور سلاجیت وغیرہ منگوانی چاہیں تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں - اس پر مناسب کمیشن لیا جاویگا - المشتہر بھگت دیوی چند - کوتوالی بازار دھرم سالہ ضلع کانگڑہ ٭

ستری دھرم نیتی

ستریوں کے لئے نہایت عمدہ کتاب دیوناگری بھاشا میں اس طرز کی ایک ہی کتاب چھپی ہے - آریہ پترکاؤں نے بہت پسند کی ہے - مطبع ست دھرم پرچارک - اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور نیز سوامی برہمانند لاہور اور پنڈت پرسنگ مقام وڈہوان کیمپ کاٹھیاوار کے پتہ سے ملے گی۔

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست از قوم کھتری باشندہ شہر لودیانہ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر بڑہیرہ نہر جمن غربی سرسہ برانچ عمر ۲۴ سال کسی ایسی کھتری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۴ - اور ۱۶ سال کے درمیان ہو - تمام خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے - المشتہر بنام داس سب اوورسیر نہر جمن غربی کوٹھی موندری - ڈاکخانہ پونڈری ضلع کرنال ٭

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

لڑکی عمر ۱۲ سالہ ہے - گورمکھی تعلیم - ذات ڈہائی گھر مہوترہ سکنہ ضلع جھنگ - لڑکا تعلیمیافتہ خوشحال با روزگار بیوپاری ڈہائی گھر کپور کھنہ یا ککڑ ہونا چاہئے - درخواستیں کل میرے نام پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ٭ المشتہر رام رکھا انسپکٹر آبکاری نمبی لودھیانہ

ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ونایک سکندرا ہوں ضلع جلندھر عمر تقریباً بیس سال سب انجینئر ملازم

تہہ دو سکنار بشاہرہ عسہ روپیہ ماہوار جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونے کی وجہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ المشتہر گوکل چند سکنلہ ریلوے سٹیشن کوٹڑی سندھ ٭

بدہی وردہک بسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما پرش کمزور دماغ والوں کند ذہن طلبا کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ (عہ) جو کہ عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی خوراک ہے ٭

ویریہ وردہک بسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکہاڑ دیتی ہے۔ قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ المشتہر سوامی برہمانند گلی بازار لاہور

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ منشی رام اس پوری پرو پرائٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان۔ ہوادار۔ دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ عیال اصحاب کے لئے علیحدہ با پردہ عالیشان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بہی ساتہہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ روپیہ۔ درجہ دوم ۱۰ ٭ درجہ سوم ۸ ر۔ مفصل حالات کے لئے مینجر سے خط و کتابت کیجئے گا ٭ المشتہر مینجر ہندو ہوٹل لاہور

ضروری نوٹس

آج ایک قطعہ منی آرڈر چندہ اخبار مبلغ سے روپیہ دفتر ہذا میں موصول ہوا ہے۔ کوپن پر فرستادہ کا نام درج نہیں ہے۔ اس لئے رقم بطور امانت پڑی ہے جس صاحب نے ارسال کیا ہو۔ بواپسی ڈاک اپنے نام سے مطلع فرماویں تاکہ رقم کہاتہ میں ڈالی جاوے۔ المشتہر مینجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

نصف قیمت

ہم نے کچھ عرصہ کے لئے چند کتابوں کی قیمت نصف کی تہی جس سے اکثر شایقین کی اس طرف رغبت معلوم ہوئی۔ اس لئے ہم نے اپنے شایقین کے شوق کو دوبالا کرنے کے لئے ماہ مئی کے آخیر تک ذیل کی کتابوں کی یہہ نصف قیمت کر دی گئی ہے

نام کتب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
گیتا اردو	۸ر	۴ر
چنڈال چوکڑی	۴ر	۲ر
ویاکھیان کتاولی	عہ	۸ر
ایضاً ...... ایضاً	۱ر۰	۵ر
تصانیف اردو لالہ مہیچند مرحوم	۱۴ر	۷ر
ورن بیوستہا	۴ر	۲ر
تحقیق الحق	۱ر۰	۵ر
آریہ ورت کا عروج	۲ر	۱ر
شاستر ارتہہ جہنگ	۲ر	۱ر
شاستر ارتہہ جلندہر شہر	۳ر	۰ر

محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ ہوگا ٭

المشتہر مینجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ٭

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور تمام خریداروں کو مژدہ

گورکہی ستیارتہہ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۳۵ × ۴ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۱ر ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۳ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندہر میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبہا سے لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اوٹھانا چاہئے۔

المشتہر

کرتا رام سبہا آریہ سماج کرنال

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۳۰ بیساکھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۵

سنسار کی گتی

کیا کافی کشت و خون نہیں ہو چکا؟

ہماری آواز تو کیا انگریزی زبان کے ہندوستانی اخباروں کی آواز بھی اِسوقت سننے کے لئے انگریز طیار نہیں ہیں۔ ورنہ ہم بہادروں کی سنتان اہل برطانیہ سے پوچھتے کہ کیا اُن کی سیری کے لئے کافی کُشت و خون افریقہ میں نہیں ہو چکا۔ جو خبریں گذشتہ ہفتہ میں آئی ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ بوئیروں کے قایمقام جب ریاستہائے امریکہ سے اس امر کے خواستگار ہو کر گئے۔ کہ صلح کرا دیوے۔ وہیں سے اُنہیں ٹکا سا جواب ملا۔ اب سے نراش ہو کر وے امریکہ کو روانہ ہوئے ہیں۔ اور قیاس کہتا ہے کہ اگر وہاں سے ایسا ہی کورا جواب ملا تو "مرتا کیا نہ کرتا" کی مثل پر عمل کر کے شاید بوئیر کل کے کل کٹ جاویں۔ سوال یہہ ہے کہ جب ایک دیش میں سب آدمی کٹ گئے اور باشندے ہی نہ رہے تو فاتح لوگوں کی فتح کیسی ہوگی۔ کاش کہ اپنے پیروؤں کو دونوں جانب توپ اور بندوقوں کی باڑہ جھاڑتے ہوئے عیسٰی آج دیکھہ سکتا۔ اگر درحقیقت وہ انسانی جسم لئے خدا کے تخت کے پاس بیٹھا ہے تو کیا اُسے ایسے چیلوں پر افسوس نہ آتا ہوگا۔ اور کیا وہ اس وقت پچھتا کہ یہہ نہ کہتا ہوگا کہ "کاش میں اپنی کوششوں کا مرکز آریہ ورت کی پوتر بھومی کو بناتا"۔

نمایش پیرس

امریکہ کے چیکاگو نگر کی نمایش نے دُنیا کی تمام سابقہ نمائشوں کو مات کر دیا تھا۔ پیرس کی نمایش اُسکو بھی مات کرنیکے خیال سے شروع کیگئی تھی۔ لیکن ولایت کی ڈاک سے اب تک پتہ نہیں لگا کہ اُس کو کہاں تک کامیابی ہوئی۔ ہاں بدشگونیوں کی خبریں تو آ رہی ہیں۔ ایک نیا پُل ٹوٹ گیا جس کے تلے دب کر ۱۰ مر گئے اور ۳۶ آدمی زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک سیڑھی گر پڑی جسکی وجہہ سے دو مزدور مر گئے اور دو زخمی ہو گئے۔ ہمارے پنجاب دیش سے بھی مہاراجہ صاحب کپورتہلہ اس نمایش میں شریک ہونے کے لئے گئے ہیں۔ ہمیں یہہ تو اُمید نہیں کہ ہمارے دیش کے راجے مہاراجے اُس نمایش سے کچھہ اپنی ریاست کی انتظام کے لئے سبق لا دیں البتہ یہہ ممکن ہے کہ بذات خود اُس جگہہ نمایش کا ایک حصّہ بن جاویں۔ لیکن یہاں بیٹھہ کر بھی تو ہمارے راجے رئیس کچھہ نہیں کرتے۔ اور نہیں تو سفر سے ہی کچھہ فایدہ ہوگا۔ کیونکہ شاعر نے کہا بھی ہے۔ ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔

شہر روما میں ایک بنگالی اُپدیشک

شہر روما سب سے پہلا عیسائی گدھ ہے۔ اسیجگہہ عیسائیوں پر سخت سے سخت ظلم ہوئے اور آخر کار شاہنشاہ روما کے عیسائی ہو جانے پر اسیجگہہ عیسائیت کو عروج بھی ہوا۔ عیسائیوں کے "پوپ" مہاشے جو کہ رومن کیتھولک عیسائیوں کے یہاں ابتک روحانی بادشاہ اور خدا کے نایب سمجھے جاتے ہیں اسیجگہہ رہتے ہیں۔ گویا تمام روئے زمین پر عیسائیت پہلے پہل اسیجگہہ سے پھیلنی شروع ہوئی تھی۔ لیکن زمانے کی تبدیلی کو دیکھئے کہ جس روما میں پوپ کی نیابت سے انکار کرنے پر پروٹیسٹنٹ اور دیگر عیسائیوں کے فرقے کے آدمی زندہ جلائے جاتے تھے۔ آج اُسی جگہہ ایک بنگالی براہمن ہندو فلاسفی پر لیکچر دے رہا ہے۔ سماچار پتروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جگدیش چندر چٹرجی ایک بنگالی تھیاسوفیسٹ آج کل ملک اٹلی کے روما شہر میں ہندو فلاسفی پر لیکچر دے رہا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ہندو فلاسفی سے واقعی کیا مراد ہے لیکن ہم انومان کر سکتے ہیں کہ بنگالی مہاشہ جیو برہمہ کی ایکتا کے لوزن مسئلہ کا پرچار کرتے ہوں گے۔ ہمیں اس وقت چٹرجی بابو کے عقیدوں سے کچھہ بحث نہیں ہے بلکہ ہم اس وقت آریہ سماج کے ہمدردوں کو اُنکے فرض کی طرف متوجہہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسوقت دُنیا کی تمام ریاستوں کے اندر انصاف اور انسانی ہمدردی کا اصول کام کر رہا ہے۔ اور اگر اسوقت بھی آریہ پرش اپنی جگہہ سے نہ ہلے تو کیا آیندہ نسلوں کی گمراہی کا پاپ اُن کے گلے نہ پڑیگا۔ امریکہ اور انگلستان۔ اٹلی۔ اور فرانس۔ غرضیکہ ہر ایک مصنوعی تہذیب کے شیدا ملک کی دشا زبانِ حال سے ویدک دھرم کے امرت جل کیلئے پُکار رہی ہے۔ اور ہم بیہوش۔ بدست سوتے پڑے ہیں۔

طاعون بیطرح پیچھے پڑا ہے۔

کلکتہ میں طاعون کا زور کم ہو گیا۔ کراچی کو بھی کچھہ کچھہ ہوش آنے لگا ہے۔ بمبئی میں بھی لوگ اسقدر کہنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ اب طاعون سے نسبتاً کم بیمار ہوتے ہیں۔ ضلع جلندھر میں تو زیادہ تر شک ہی شک رہگیا ہے۔ لیکن تو بھی عجیب آریہ ورت پر ہی تو خاتمہ نہیں ہے۔ اب باہر سے خبریں آ رہی ہیں کہ طاعون بے ڈھب ستانے لگا ہے۔ پیرس سے جو میں طاعون شروع ہو گیا۔ لیکن اسٹریلیا میں تو کہتے ہیں کہ بہوٹ نکلا ہے۔ لیکن ہمارے روشن ضمیر نئی عینکوں والے ڈاکٹر کیا کرتے ہیں؟ کیا طاعون کا کوئی علاج دریافت کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ چوہوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ یہہ عجیب بلا ہے جس کا علاج نہیں ملتا۔ جہاں تک تجربہ ہوا ہے سوائے اس کے کہ طاعون زدہ علاقہ کے آدمیوں کو علیحدہ کر دیا جاوے اور مکانات صاف کرائے جاویں۔ اور کوئی صورت بہتری کی نظر نہیں آتی۔ یہہ دیکھا گیا ہے کہ انجکشن اور رستیوں میں گستا وغیرہ کسی مصرف کا بھی نہیں ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر علاج یہہ ہے کہ اُس طرف بڑی زبردست آگ جلائی جاوے۔ اگر اتہاس دھوکہا نہیں دیتا تو لنڈن کا طاعون لنڈن کے ایک حصّہ کے جلتے ہی کافور ہو گیا تھا۔

کیا اس سے یہہ سبق نہیں ملتا - کہ اگر طاعون کو دور کرنا ہے تو بڑے جتن ہونے چاہئیں - گورنمنٹ نے لاکھوں - کروڑوں چہپڑوں - پولیس مینوں اور ڈاکٹروں پر خرچ کئے - لیکن رعایا بجائے خوش ہونیکے اور گورنمنٹ کی اس ہمدردی کے لئے مشکور ہونیکے پولیس اور ڈاکٹروں کی جان کو رو رہی ہے - کیا گورنمنٹ آریہ سماج کی استدعا کیطرف متوجہ ہوگی ؟ کیا ایک ڈاکٹر روپیہ ضلع جالندھر کے طاعون زدہ علاقہ میں ہون کے لئے گورنمنٹ دے سکتی ہے ؟ لیکن بیچ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے - اور آریہ سماج کا تو لفظ ہی ایسا کچہہ ہوا ہے کہ مسلمانوں - عیسائیوں - جینیوں سب کوئی چونکا کرتا ہے - اور کیا ہندوستان گوارا کرینگے ؟ ہرگز نہیں ! اُن کے وید اُن لے تا سنتر یہاں تک کہ اُن سے دو دان بھی خواہ افادہ ہوتے ہوں لیکن آریہ سماجیوں کے منہہ سے نکلتے ہی ہوم سا مبارک کرم کانڈ بھی اُنکی نظروں میں مکروہ ہو جاتا ہے ۔

اسوقت امید نہیں کہ گورنمنٹ سنے - امید نہیں کہ گورنمنٹ ہمارے ساتہہ شریک ہوں - لیکن کیا سرشتہ دار آریہ سنتان اس ضرورت کو نہیں سمجہہ سکتی ؟ سمجھنے کے لئے ملیا ہے - بشرطیکہ کوئی سمجھانے والا ہو - اگر جالندھر شہر آریہ سماج کے ادہکاری کوشش کریں - اور کم از کم دو تین ہزار روپیہ جمع کرکے طاعون زدہ گاؤنمیں ہماری ہون کرادیں تو ممکن ہے کہ گورنمنٹ بھی اس کے فائدوں کو سمجھے اور جیسا کہ اُس کا قاعدہ ہے قایل ہونے پر اُس پر عمل بھی کرے ۔

عیسائی ملکوں میں خونریزی

عیسائی ملکوں میں خونریزی بدستور جاری ہے - میدان جنگ سے اب خبریں کم آتی ہیں اس لئے ہندوستان کے گیا شمک پر چہ لوگ کچہہ اُداس رہتے ہیں عیسائی لوگ تو خیر میدان جنگ میں مصروف ہیں - اُن کے خون تو جوش زن ہیں ہی - لیکن ہمیں تو ہندوستانی لالوں کو دیکہکر حیرانی ہوتی ہے - یہاں بیٹھے میدان جنگ کی خبروں کے شائق اور کشت و خون کا حال پڑہ کر خوش و خرم نظر آتے ہیں - لیکن غلاموں کا خاصہ بھی ہے کہ دوسری کو مار پڑتی دیکہکر خوش ہونا - ہماری رائے میں ملک کے ریفارمروں کو اور سب باتوں سے پہلے اس نقص کی اصلاح کرنی چاہئے ۔

روپیہ کا قحط

غلہ اور پانی کا تو قحط پڑہی گیا تہا - اسوقت روپیہ کا بھی قحط پڑ چلا ہے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں کاروبار کے لئے کافی روپیہ موجود نہیں ہے - شاید سکا غوطہ کہا گئے - خواہ کچہہ ہو - چونکہ روپیہ ذریعہ کاروبار بن جاتا ہے - اِس لئے ٹکسالوں کو از سر نو ہوا لگوانے کی ضرورت ہے ۔

دُنیا میں کہرام

صرف تہوڑا عرصہ بیتا مین دنیا دی جد و جہد کا نظارہ نہیں دکہائی دیتا - اس وقت سارا جہان اسی مرض میں مبتلا ہے اور اس ساری ہلچل کے لئے ذمہ دار تہذیب زمانہ حال ہے - جاپان اور روس کی چہڑتی چہڑ پہی ہے - فرانس الگ غرا رہا ہے - چین کے اندر کشت و خون کا زور ہے - ہزاروں گلے محض شبہہ پر کٹ رہے ہیں - اور یورپ کی قومیں منہ کو رکہا جا رہا کہ چین کی تقسیم کی گہات میں لگی ہوئی ہیں - کیا خوبصورت نظارہ ہے ! کیا نصیحت خیز اخلاقی سبق ہے ! تمام مہذب قومیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ! اور یہہ کسلئے ؟ اسلئے کہ ادنےٰ چیزیں زیادہ حاصل ہوں اور وہ بہی اسلئے کہ آخرکار اس روزانہ کشمکش اور جد و جہد کو نجات ملے - لیکن کیا اس طرح شانتی ملے گی ؟ روز بروز انسانوں کی حالت خراب ہوتی چلی جاتی ہے - خاص خاص انسانوں کی دولت بیحد ترقی کرتی ہوئی لاکہوں کروڑوں کو آگے کی نسبت زیادہ تر مفلس بنا رہی ہے - لیکن کیا اس بیہودہ کشمکش اور بے شری کہینچ تان کا کچہہ علاج ہی نہیں ! کیوں نہیں - علاج تو ہے لیکن کوئی تشخیص کرنے والا بہی تو ہو - دُنیا میں تمام تکلیفیں ملتی ہیں سورج کی روشنی اُن سے نجات دلاتی ہے جس پرمیشور نے ہمیں آنکھیں بخش کر انہیں دکہلانیکے لئے مادی سورج کو پیدا کیا - کیا اُسی پرمیشور نے ہم کو اندر کی آنکہیں نہیں دیں ؟ اگر دی ہیں تو کیا اُس حکیم کامل نے اُن کے دکہلانے کے لئے روحانی سورج کو پیدا نہیں کیا ؟ اگر کیا ہے تو وہ کہاں ہے ؟ زمانہ کا رشی گمبہیر ناد سے جواب دیتا ہے کہ وہ روحانی سورج وید ہے - پس جب تک کہ وید کی روشنی ان ملکوں پر نہیں پہونچتی تب تک اس خطرناک دیوا سر سنگرام کا خاتمہ نہ ہوگا - لیکن روشنی پہونچے کیونکر جبکہ وہ جن کے سپرد یہہ کام کیا گیا تہا - خود خواب بیہوشی میں مدہوش پڑے ہوں ۔

کتوں میں دخل دیکر لات کون کہائے

ایک امریکن اخبار کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ وہ ٹرانسوال کی سلطنت کے پریذیڈنٹ مسٹر پال کروگر کو ملنے گیا - اور جنگ کی بات چہڑی - کروگر نے اور باتیں کرنیکے بعد کہا - جب دو کتے گلی میں لڑتے ہوں ایک بڑا ہو - اور ایک چہوٹا - جبکہ وہ بے گناہ بہی ہو ؟ اِس پر مسٹر نامہ نگار نے کچہہ جواب نہ دیا - لیکن کیا پال کروگر نہیں جانتے کہ کتوں کی لڑائی میں دخل دینا عقلمندوں کا کام نہیں - کون شخص بڑے کتے کی زد سے چہوٹے کو بچاتے ہوئے خود لات کہانا منظور کر سکتا ہے - خواہ کچہہ ہی ہو - بوڑہے کروگر نے مثال بڑی موزوں دی - اسوقت درحقیقت ہی تمام یورپ کی لڑائیاں کتوں کی لڑائی سے بڑی تشبیہہ رکہتی ہیں فرق صرف اتنا ہی کہ ہڈی مٹی میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔

ماتا دین کی قدر

ہم لکہہ چکے ہیں کہ ماتا دین کی قدر بہی ہو چلی ہے - لیکن ہمیں نہیں معلوم ہوا تہا کہ ماتا دین کو اب تمغہ بہی ملا کریگا - جہاں فوج کے لئے چاندی کا تمغہ تجویز کیا جاوے وہاں ماتا دین

اُپدیش (۵)

तमेकनेमिं त्रिवृत षोडशा
न्तं ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥

برہم چکر کو جاننے کے لئے ویاکل ہو کر جب جگیاسو کا آتما سانسارک وشیوں سے کنارہ کرکے پرماتما کے اندر ستھت ہوتا ہے۔ تو اُس کی دویہ درشٹی کہل جاتی ہے۔ اُس وقت اُس کے لئے قدرت کی جملہ طاقتوں کا نقیض باہمی دُور ہو جاتا ہے۔ اور بجائے مختلف طاقتیں ایک دوسرے کے برخلاف کام کرتی ہوئی دیکھنے کے وہ ایک ہی اودتیہ مہان "چکر" کے درشن کرتا ہے۔ جس کی حرکت کے اندر ترتیب اور انتظام کی موجودگی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ اُس کا حرکت دینے والا اُسی کے اندر مستقل کُل موجود ہے۔ اس بڑے بھاری "برہم چکر" کا محیط ایک ہی اکھنڈ میٹی کا بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر متضاد ٹکڑے نہیں اور نہ ہی کوئی مصنوعی پیوند لگے ہوئے ہیں۔ یہہ محیط اپنے آپ میں مکمل ہے۔ اسکو پرکرتی (علتِ مادی) کہتے ہیں۔ لیکن باوجود مکمل ہونے کے بھی اس کے اندر تین خاصیتیں موجود ہیں۔ چکر چل رہا ہے۔ سادہارن پُرش متضاد نظاروں کو دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ دہریہ لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خدا پرست۔ ایشور کے بھگت بھی اس درشیہ کو دیکھ کر چکرت ہو رہے ہیں۔ ایک ہی ایشور کی سرشٹی۔ ایک ہی پتا کے سب پُتر۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جہاں ایک رشی۔ کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار۔ ان سب کو جیت کر وشیوں سے اُداسین ہو سنسار کو لات مار کر آنند میں مگن رہتا ہے۔ وہاں اُسی کا بھائی وشے بھوگ کے پیچھے ویاکل دوڑتا پھرتا ہے۔ اور اُن کی بدولت نہ صرف اپنے آتما کو ہی اشانت اور پیڑت کرتا ہے۔ بلکہ سنسار میں بھی رسوا اور بدنام ہو کر دربدر مارا مارا پھرتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک تیسرا راج روگ سے پیڑت اپنے حاکم اصلی کو بھول کر شانتی اور سنتوش کو جواب دیتے ہوئے دویش اور ایرشا کی اگنی میں جل رہا ہے۔ کسی کی ساتوک برتی آتما کی برشا کر رہی ہے۔ کسی کا راجس سوبھاؤ عنصر کے اندر عیش و عشرت کو پھیلا کر انسانوں کو نیچے گرا رہا ہے۔ اور کسی کا تامس گھٹا سنسار کے اندر خون کی ندیاں بہا رہا ہے۔ یہہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن سمجھ میں آوے کیونکر جبکہ دیکھنے والے خود انہیں حالتوں کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ اسی لئے ان حالتوں سے علیحدہ ہو کر یوگی لوگ سمادھی اوستھا میں جانے کے لئے یتن کرتے ہیں۔ اُس وقت تینوں (ست۔ رج۔ تم) گنوں سے علیحدہ ہو کر یوگی دیکھتا ہے کہ یہہ تینوں ایک ہی پرکرتی کے مختلف اظہار تھے۔ اور ایک دوسرے سے مخالف بھی نہ تھے۔ لیکن جہالت میں پھنسکر ہمیں لوگوں نے اُنہیں اپنی بربادی کا باعث بنا لیا۔ پس وے تین ہوتے ہوئے۔ اور ظاہرا ایک دوسرے کے مخالف دکھائی دیتے ہوئے بھی سچ مچ انسان کے سہایک ہیں اُس کی شُدھی میں مدد کرتے ہیں۔ پھر رشی دیکھتے ہیں۔ کہ اس "چکر" کا انت سولہ جگہوں میں ہو رہا ہے۔ پانچوں گیان اندریاں۔ اور اُن پانچوں کے وشے یعنی اکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ اور پرتھوی۔ پانچ بھوت۔ پانچ کرم اندریاں اور سولھواں من جو ان کا باہمی میل کرانے والا۔ اور ان سے کام لینے والا ہے۔ یہہ سب کے سب اس مہان چکر کے انت ہیں۔ سب رچنا کا نتیجہ ان سولہوں کا کام کرتا ہے۔ اور انہیں سولہ کے کام کو یتھا ودت چلاتے ہوئے انسان جیو کے اصلی اُدیشیہ کو حاصل کرنے کے لایق بنتا ہے۔ اُن سولہوں کا وچتر نظارا دیکھ کر ایک پل کے لئے جگیاسو رشی ٹھہر جاتا ہے۔ اور بڑے غور سے ان کے میل کو ملاحظہ کرکے اُس کے اندر سے دھنیہ ہو! دھنیہ پربھو! کا گمبھیر سور ایکدم سے نکل پڑتا ہے۔ اور وہ اب قابل ہو جاتا ہے کہ چکر کے تمام دیگر اندرونی اور بیرونی

حصوں کو دیکھ
اور
سمجھ سکے۔

ادم شم

ضروری نوٹس

چونکہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پردہان پد سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور انترنگ سبھا نے اُس خالی جگہہ پر لالہ رلا رام جی کو مقرر کردیا ہے۔ اسلیئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے متعلق جسقدر خط وکتابت ہو وہ سب براہ راست لالہ رلا رام جی پردہان (بمقام گوجرانوالہ) یا لالہ شیو دیال جی۔ ایم۔ اے منتری (بمقام لاہور) کے ساتھہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ خط و کتابت کرنے والوں کو جواب ملنے میں توقف نہ ہو۔

(۲) بہت سے بہائی جو اپنے لڑکوں کو گورد کل میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ اپنی درخواستیں میری پاس بہیجا کرتے ہیں۔ اُن سب صاحبان کی سہولیت کے لیئے میں یہہ جتلانا ضروری سمجہتا ہوں کہ گورد کل میں داخل ہونیوالے ودیارتھیوں کی پڑہائی وغیرہ کا عارضی انتظام آریہ پرتی ندہی سبہا کی انترنگ سبہانے گوجرانوالہ میں زیر نگرانی لالہ رلا رام جی کیا ہے۔ اس لئے جو بہائی اپنے لڑکوں کو اسوقت داخل کرانا چاہیں وے براہ راست لالہ رلا رام جی کے ساتہہ خط وکتابت کیا کریں ⁂

منشی رام جگیاسو۔

کلرک کی ضرورت

مجھے اپنے نج کی خط وکتابت اور مطبع کے زاید کام کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو دیوناگری بہاشا اور اُردو زبان میں اچھی طرح سے خط وکتابت کرسکتا ہو اور ساتہہ ہی زبان انگریزی سے بہی کسیقدر واقفیت رکھتا ہو۔ اگر انگریزی میں بہی ٹیپرسو بار کرسکتا ہو تو بہت ہی اچھی بات ہو تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار سے ۲۰ روپیہ ماہوار حسب لیاقت دیجاوے گی۔ سوائے درخواہ

آریہ کے اور کوئی درخواست نہ کرے ⁂

المشتہر منشی رام جگیاسو مالک مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ⁂

گراہک مہاشیوں سے

جن سجنوں کی سیوا میں حساب بہیجا جارہا ہے۔ وے کرپا کرکے اپنا حساب بیباق فرماویں۔ اور زرمطالبہ ذمگی خود ایسی تاریخ تک روانہ کردیویں کہ مطبع میں ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء تک پہونچ جاوے۔ ورنہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء کو سلسلہ وار ویلیوپے ایبل کے ذریعہ سے زربقایا وصول کرنیکی سبیل شروع کیجاویگی۔ اور پہر آپ صاحبان کو شکایت کا کوئی موقع نہ رہیگا۔ (۲) جن بہائیوں کے حساب میں کسیطرح کی غلطی معلوم ہو وی مطبع کا خط پہونچتے ہی اُسکی درستی کیلیئے خط وکتابت شروع کردیا کریں۔ تاکہ قبل ویلیوپے ایبل روانہ کرنے کے حساب ٹہیک ہوجایا کرے۔ اور ویلیوپے ایبل کی آمدورفت میں وقت اور روپیہ ضائع نجایا کرے ⁂

المشتہر لبہی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

دہرم ویر پنڈت لیکہرام آریہ مسافر کی کتابوں کی قیمت گھٹا دی گئی

آریہ پبلک کی آگاہی کے لیے جتلانا ضروری ہے۔ کہ جس دن آریہ مسافرنے دہرم کی بیدی پر سیچ پر ابر شریر کو بہینٹ کیا تہا۔ اُس دن اُن کی آخری کتاب "حجت الاسلام" کا سرورق لکہا جارہا تہا۔ لیکن چونکہ اُن کی موت کے بعد اُن کی اس آخری کتاب کی اشاعت کا ذمہ وار ہونا تک آریہ بہائیوں نے قبول نہ کیا۔ (یہاں تک کہ ایک بہائی کا نام چہپنے کے بعد کاٹنا پڑا) اس لئے مجبوراً اس کام کو مجہے اپنے ہاتہہ میں لینا پڑا۔ اس کے بعد دہرم ویر کی یادگار کا سوال پیش ہوا۔ اور چونکہ اسمیں پنڈت لیکہرام جی کی دہرم پتنی اور ماتا کے گذارہ کا کافی پربندہ ہوگیا تہا۔ اسلیے شریمتی لکشمی دیوی جی نے بخوشی خود اُسوقت تک کی اشاعت کا منافع اپنے لیے محفوظ کرکے آئندہ کے لیے اپنے پتی کی کُل تصانیف کا حق کاپی رایٹ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے حق میں ہبہ کردیا تہا۔ سبہا نے مختلف مطبعوں کے ساتہہ خط وکتابت کرنے کے بعد مجہے آریہ مسافر کی تصانیف کے طبع اور شایع کرنیکی اجازت دی۔ لیکن شرط یہہ تہی کہ ہر ایک کتاب کی قیمت کا ⅕ حصہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کو بطور منافع کے دیا کروں۔ اس شرط سے پہلے ہی چند ایک کتابوں کی قیمت اُسوقت کم کردی گئی تہی۔ جبکہ ابہی تک سبہا کو حق کاپی رایٹ نہیں ملا تہا۔ اور اس کے سوا بعض کتابوں کی قیمت طبع دوم میں کم کی گئی۔ اسوقت تک جسقدر کتابیں میں چہاپ چکا ہوں اُن سب کے منافع کا بہت بڑا حصہ تو کچہہ کتابوں اور کچہہ نقدی

کی شکل میں سبہا کے دفتر میں پہونچ چکا ہے - اور جو سامروپیہ مجھے دینا باقی تہا وہ قسط وار ادا ہو رہا ہے - پس جسقدر کتابیں اب میرے مطبع میں موجود ہیں اُن پر کوئی ذمہ واری کسی قسم کی باقی نہیں ہے - اور ان کی نسبت اب مجھے آزادی ہے کہ میں جسقدر قیمت پر چاہوں فروخت کروں -

پس یہہ ضروری سمجھکر کہ آریہ مسافر کی تصانیف سستی سے سستی قیمت پہ پبلک کے روبرو پیش ہونی چاہئیں - میں نے اب ان کتابوں کی قیمت اور بہی گہٹا دی ہے - اور ساتہہ ہی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کتابیں منافع کے حساب میں اُن کے دفتر میں پہونچی ہیں اُنہیں بہی اِسی قیمت پہ فروخت کرنے کا حکم جاری فرما دیں -

فہرست کتب مصنفہ پنڈت لیکہرام آریہ مسافر

معہ قیمت سابقہ وحال

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت سابق	تخفیف اول	تخفیف ثانی	قیمت حال
(۱)	ثبوت تناسخ	عـہ	عہ/ ۸/	×	عـہ/
(۲)	تکذیب براہین احمدیہ جلد اول	۸/	×	×	۱۲/-
(۳)	" " جلد دوم	عـہ/	×	×	۱۰/-
(۴)	نسخہ خبط احمدیہ	۸/	۱۲/-	×	۱۲/-
(۵)	کلیات آریہ مسافر	۸/	×	×	بلا جلد ۲/ مع جلد ۶/
(۶)	نجات الاسلام	۸/-	×	۶/-	۴/-
(۷)	تحفہ شہید نمبر ۱	۲/-	×	×	۱/-
(۸)	تحفہ شہید نمبر ۲	۱/-	×	×	۱/-
(۹)	ایضاً نمبر ۳	۶ پائی	×	×	۳ پائی
(۱۰)	ایضاً نمبر ۴	۲/-	×	×	۱/-
(۱۱)	ایضاً نمبر ۵	۹ پائی	×	×	۶ پائی
(۱۲)	ایضاً نمبر ۶	۱/-	×	×	۹ پائی
(۱۳)	ایضاً نمبر ۷	۹ پائی	×	×	۶ پائی
(۱۴)	ایضاً نمبر ۹	۶ پائی	×	×	۳ پائی

المشتہر

منشی رام جگیاسو مالک مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر

ایڈیٹوریل نوٹس

تم جیون اُدیشیہ کو کیسے پراپت کروگے ؟

"تمہارا سارا سمے بکواس میں جا رہا ہے !" ان شبدوں کو سُنتے ہی تم چونک پڑتے ہو - اور غضبناک چہرہ بناکر تیوریدلے ہوئے ہماری طرف دیکہتے ہو - لیکن سوچو کیا سچ مچ ایسا ہی نہیں ہے - مانا کہ تم نے اپنی بکواس کا نام مباحثہ اور مناظرہ رکہہ لیا ہے - مانا کہ تم اُس پر فلسفہ اور سائینس کا خول بہی چڑہا سکتے ہو - لیکن جب اُس پر سے یہہ ساری خول اُتر جاویں - تو آخر کار رہ کیا جاتا ہے - " وہی ڈہاک کے تین پات " ہم تمسے دہرم کے نام پر اور آتما کے ایمان پر اپیل کرتے ہیں - کہ تم ذرہ اپنی اصلی حالت کا ملاحظہ کرو - کیا تمہارے مباحثوں اور مناظروں نے تمہارے اپنے جیون پر بہی کوئی اثر کیا - مانا کہ تم مورتی پوجا کا کہنڈن مزید آ کر سکتے ہو - لیکن کیا تم نے خود مورتی پوجا سے رہائی پائی ہے ؟ کیا تم پتہروں کی مورتیوں کو جواب دیکر اُس مورتی کے غلام نہیں بن رہے - جو کہ چاندی اور سونے پر منقوش ہے ؟ کیا تم نے فیشن کے دیو کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں نہیں پہن لیا ہے ؟ مانا کہ تم سندہیا کی ضرورت اور یوگا بہیاس کی فضیلت پر ۳ گہنٹوں تک لیکچر دے سکتے ہو - لیکن تم نے خود نتیہ سندہیا میں اپنے چت کو شانت کیا ہے ؟ کیا اب بہی تمہاری آنکہیں نہ کہلیں گی ؟ کیا - اب بہی تم مدہ اور اہمان کی نیند میں مست پڑے رہوگے ؟ سمے امولیہ ہے - منشیہ جیون بار بار نہیں ملتا - اور جیون کا اُدیشیہ بڑا اونچا ہے - اپنے آتما کی خاطر اس اتم منشیہ جنم کو بکواس میں ضایع نہ کرو - بلکہ سچے اصولوں پر عمل کرو - کیونکہ اگر تم ایسا نہ کروگے تو جیون اُدیشیہ کو کیسے پراپت کر سکوگے ؟ ——

لاہور کا سنٹرل ہندو یتیمخانہ

کوئی زمانہ تہا کہ اس یتیم خانہ کے لئے آب و تاب سے اپیلیں ہوا کرتی تہیں - لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی بہی پروا نہیں کرتا - بابو اناش چندر موزمدار صاحب براہمو اپنے اخبار میں شکایت کرتے ہیں کہ یتیموں کی تعداد ۱۰۲ ہے - لیکن آمدنی خرچ پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے - اُن کا خیال ہے کہ جن صاحبوں نے یہہ انسٹیٹیوشن پہلے پہل کہولا تہا وے اب اِس کے اِسلئے برخلاف ہیں کہ اُن کا انتظام میں ہاتہہ نہیں - خواہ کچہہ ہی ہو ہم کسی سابق پرچہ میں ظاہر کر چکے ہیں کہ جس جگہہ یتیم ہوکے مر رہے ہیں اسی جگہہ اُن کی پرورش کا انتظام کرنا اُن کے لئے مفید ہو سکتا ہے - ہم اُمید کرتے ہیں کہ پنجاب کے ہندو - آریہ - برہمو - سب کے سب اس کے متعلق اپنے فرائض کو سمجہیں گے - اور اجمیر کی دیانند اناتہہ آلیہ کمیٹی کے ہاتہہ مضبوط کریں گے - تاکہ وہ کمیٹی تمام یتیموں کو بچانے میں کامیاب ہو سکے - اور ہم

امید کرتے ہیں کہ اناتھ آلے کے نام کے ساتھ دیانند کا نام ہمارے برادر بھائیوں کو اسکی مدد سے نہ روکے گا۔ ورنہ ہمیں اُن کے عالمگیر برادری بھاؤ میں شک کرنا پڑے گا ۔

ڈاکٹر جیندا رام اور اُن کی نئی کوشش

ڈاکٹر جیندا رام سے ہمارے اکثر ناظرین واقف ہوں گے۔ یہہ صاحب مظفر گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ پہلے اپیل نویس تھے۔ پھر امریکہ کے چکاگو نگر کی عالمگیر نمائش کے موقعہ پر ٹلیری اینڈ کو سوداگران کے کلرک بن کر شہر چکاگو میں پہونچے مذہبی نمائش کے موقع پر اِن کے دل میں بھی ویدک دہرم کے لئے کام کرنیکا اتساہ پیدا ہوا۔ چنانچہ ایک دو مہینہ سا بہی مہاشے ستیہ رام مل گئے۔ دونوں نے پنڈت گرودت وغیرہ کی کتابوں سے خود لیکچر دینے شروع کئے۔ جیندا رام جی نے یہانتک کامیابی حاصل کی کہ ویدک دہرم کی ڈاکٹری کا خطاب پایا پنجاب میں واپس آنے پر اُن سے استدعا کی گئی کہ وے ویدک دہرم کے اُپدیشک بننے کے لئے سنجیدگی سے طیاری کریں۔ چنانچہ آریہ پرتی ندہی کی طرف سے طیاری کیلئے اُنہیں وظیفہ بھی ملتا رہا۔ لیکن پہلے سے وہ جلد چلے گئے۔ اور کچھ عرصہ بیکار رہنے کے بعد سالوینڈی میں ایک نئے علم طب کے ماہر بن کر علاج کرنے لگے۔ اِس نئی حکمت کا نام الکٹرو بایو کیمک ہیلنگ سائینس رکھا گیا ہے اب ملتان میں بھی ڈاکٹر صاحب نے دوکان کھولی ہے۔ نہ صرف دوکان ہی کھولی ہے بلکہ ساتھ ہی وار ایک رسالہ بھی انگریزی زبان میں شایع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کا نام "ہیلتھ اور لائف وریتاس" رکھا گیا ہے جس کے معنی شاید یہہ ہیں کہ اُس میں تندرستی اور زندگی کی نسبت سچائی کا اظہار ہوگا۔ اِن کے طریقۂ حکمت کے مطابق بہت سی دوائیاں دینا منع ہے۔ مفصل حالات ایک خاص کتاب میں ظاہر کئے جاوینگے جس کا حجم ایک ہزار صفحوں سے زیادہ ہوگا۔ جو کہا جاتا ہے کہ چھپ رہی ہے رسالہ کی کسی تحریر سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا اس طریقۂ طب کے موجد ہی ڈاکٹر جیندا رام ہیں یا کسی اور کی ایجاد کی اشاعت کرتے ہیں۔ خواہ کچھ ہی ہو ڈاکٹر جیندا رام میں کام کرنیکا تو مادہ خاص ہے۔ لیکن افسوس کہ انہوں علم طب کو صرف سائنس کا خطاب دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کے کام کو سائنٹیفک طریقہ پر کرنا شروع نہیں کیا۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو دوستانہ نصیحت دیتے ہیں کہ وہ اپنے اس ارادہ پر پکے رہیں۔ اور صبر کے ساتھ انتظار کریں۔ تم نہیں کامیابی ضرور ہوگی۔ ہماری رائے میں ایک ایسے طریقہ کو جو کہ اور دوائیں کے زہریلی اثر سے بچا سکے ضرور تجربہ میں لانا چاہئے ۔

مظلوم بال بدہوا کا دکھ پربھو دور کرینگے۔

ہمارے دیوان سنت رام جی نے پنجاب دیش میں بال بدہوا کو سہارا دیا تھا جس اخلاقی دلیری کا ثبوت دیوان صاحب نے دیا تھا۔ اُس کی نظیر اگر ملتی ہے۔ تو پرانے فیشن والوں میں۔ نئی روشنی والی باتیں بہت بناتے ہیں۔ لیکن اُس کے مقابلہ میں کام کم کرتے ہیں اگر ہمارے نوجوان تعلیمیافتہ گروہ کے ممبر اپنے دعووں کا نصف یا چوتھا حصہ بھی عمل کرتے تو اب تک یہہ دیش بہت کچھ ترقی کر گیا ہوتا۔ خیر پھر رونا تو اُس وقت تک رونا ہی پڑیگا۔ جب تک کہ ہمارے نوجوانوں کو عملی زندگی کی عادت نہیں پڑتی لیکن حال میں پشچم اوتر دیش سے ایک باحوصلہ آواز سنائی دے رہی ہے جو ذیل کے اشتہار سے ظاہر ہوگی۔ جو ہمارے پاس ایک معزز بھائی نے طبع کرنے کے لئے بہیجا ہے۔ "اوم۔ ایک معزز صاحب جو جین اگروال (دگامبری) ہیں اپنی لڑکی کی دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی شادی کے صرف دو ماہ بعد بیوہ ہو گئی تھی۔ اور اب اُس کی عمر ۱۳ سال ۳ ماہ کی ہے۔ لڑکی نہایت خوبصورت۔ تندرست اور نیک خصلت ہے اور ہندی ناگری اچھی طرح سے لکھ پڑھ سکتی ہے۔ لڑکا عمر میں قریب ۲۰ سال کی تندرست اور نیک چلن تعلیمیافتہ۔ شریف خاندان اور اگروال قوم کا ہونا چاہئے۔ اور اگر اگروال جین ہو تو اور بھی بہتر ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہونی چاہئیں بابو بہادر سنگھ وکیل ہائیکورٹ و آنریری مجسٹریٹ میرٹھ۔"

اسمیں سندیہہ نہیں کہ فرقوں در فرقوں کی چار دیواریوں کے اندر قید رہنے کا نظارہ ہمارے کچھ امید دلانیوالا نہیں۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ مظلوموں کی آواز نے بڑے بڑے کٹر رواجوں کے غلام ہردیوں کو بھی ہلا دیا ہے اور اپنی ہمدردی لگی منوجی اور دیگر آپت آریہ رشیوں کی بچنوں کے روبرو سر جھکا رہے ہیں اور جب ہم ساتھ اس کے یہہ دیکھتے ہیں کہ رشی دیانند کو گالیاں دیتے ہوئے بھی اُسکے مخالف مجبوراً اُس کے دکھائے ہوئے رستے پر چلنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں تو ہم پرمیشور کا شکر بجا لاتے ہیں اور ہماری آشائیں بندہ جاتی ہیں اور ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ دن اوشیگھر آویگا جبکہ ویدک دہرم کے جھنڈے کے نیچے آکر دنیا کی تمام قومیں راحت اور آنند حاصل کریں گی ہم امید کرتے ہیں کہ جن بھائیوں کی نظر اس مضمون پر پڑیگی وے خود ودیا ورد کی تلاش میں کوشش کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں گے۔ بلکہ اپنے دیگر دوستوں سے بھی اسی قسم کے پرچار کیلئے پیرا کرینگے ۔

دیانند اناتھ آلے اجمیر

ہمنے بڑی خوشی سے سنا کہ اجمیر خاص کی کمیٹی امدادی قحط نے دیانند اناتھ آلے کے لئے ایک سو روپیہ ماہوار کی منظوری یکم اپریل سے آگسٹ ۱۹۰۰ع تک کیلئے کی ہے۔ جہاں آریہ سماج کو مہربان گورنمنٹ کا اس عطیہ کیلئے مشکور ہونا چاہئے وہاں ساتھ ہی اپنے فرض کو بھی سمجھنا چاہئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہر صوبہ کے آریہ سماجوں کا فرض ہے کہ اس قحط کے زمانہ میں اپنے لوکل اناتھ آلیہ

کے لئے کافی مدد دیکر باقی کل نذور اجمیر کے اناتھ آلے کو مستقل طور پر اس حالت پر لانے میں صرف کریں۔ کہ آئیندہ قحط سالیوں میں یہہ اناتھ آلے اجمیر کے آریوں کے ذریعہ سے بلا کسی مزید کوشش کے تمام مارواڑ اور راجپوتانہ کے مفلسوں اور یتیموں کو مادّی اور روحانی دونوں بھوکھوں سے بچانے میں کامیاب ہو سکے۔ برما۔ اور افریقہ کے پرچارتھی بھائی اسطرف ضرور متوجہ ہوں۔ روپیہ بنام سکرٹری دیانند اناتھ آلے اجمیر یا مہاشہ بابو رام بلاس سارڈا جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کے نام بھیجا کریں۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری اپیل کچھہ نہ کچھہ پھل لائیگی۔ اور آریہ بھائی اپنے عمل سے ضرور دکھلائیں گے کہ گمراہ آتما ؤں کو سنیتہ دھرم کے سیدھے راستہ پر چلانیمیں ہی آریوں کی بزرگی ہے ؞

ریویو

سُو درشن دیوناگری بھاشا کا ماہواری رسالہ۔ قیمت سالانہ عہ بلحاظ کاغذ اور چھپائی قیمت سستی ہے۔ اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ ساتھہ ہی تصویریں بھی دیجاوینگی تو ہماری رائے میں یہہ رسالہ خاصہ سستا سمجھا جانا چاہئے۔ مضامین کے لحاظ سے بھی مہذب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پورا ایک دھرم سبھا کا آرگن ہے۔ اسلئے ہم اسکی باہمی متضاد تحریروں کو قابل لحاظ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ہندو ازم تو پرسپر وردھ کا اقرار ہی ہے۔ پہلی جلد کا تیسرا نمبر ہمارے پاس ریویو کیلئے آیا ہے۔ جس میں اول سوامی وشودھا نندجی کی آخری موت کے وقت کی تصویر ہے۔ پھر انکی یادگار نہ قایم ہونے پر افسوس ظاہر کیا ہے جسکے بعض فقروں سے یہہ ٹپکتا ہے کہ بہت سے ہندو بھی وشودھا نندجی کو یادگار کے قابل نہیں سمجھتے۔ ہندوؤں کو ہمت ہوکر سوامی وشودھا نند کی یادگار تو ضرور قایم کرنی چاہئے لیکن اسکے لئے آریہ سماج کو کوسنے سے کچھہ فایدہ نہیں اس رسالہ کے مصنف نے بھی بھیتا کا شور مچاتے مچاتے افسوس سے ظاہر کیا کہ دیانند کی یادگار تو بنگئی۔ لیکن دیانند دجیتی (یعنی دیانند کو جیتنے والی) وشودھانند کی نہ بنی + کیا وہ وشودھانند دیانند وجیئ بن گئے۔ جن سے دھرم کے لکشن بتلانے تو درکنار ویاکرن کے ایک سادھارن پرشن کا بھی اُتر نہ دیا گیا تھا۔ استو۔ اس سے آگے ہندی بھاشا کے حق میں مضمون اچھا ہے۔ پھر ایودھیا کی مبالغہ آمیز تعریف۔ درشنوں پر بھی کچھہ وچار شروع کیا ہے لیکن نوین طریقہ پر اور خاتمہ پر وشودھانندجی کا جیون چرتر شروع ہے جسمیں اُن کے عجیب معجزے درج ہیں۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُس سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اگر تعصب سے بری ہوکر وہ کام کریگا۔ تو واقعی دیوناگری بھاشا کی ترقی میں مفید کام کر سکیگا ؞

سندھیو پاسن بیان مصنف پنڈت مقتدی لال جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ اس چھوٹی سی پستک کو دیکھکر ہمارے دل میں عجیب خیالات پیدا ہوئے۔ ایک آریو پدیشک کی بنائی ہوئی پستک اور اُسکا آرمبھ سرسوتی دیوی کو نمسکار کرتے ہوئے ہونا اور ساتھہ ہی ویدک منتر الٹے میں چھپنا ہم سے سادھارن پرشنوں کو حیرانی میں ڈالنے کے لئے کافی تھا۔ مضمون کے اندر رشی دیانند کی سندھیا کی ترتیب کو بدل دیا ہے۔ جس کے لئے کوئی پرمان نہیں دیا۔ بلکہ ایسے طرز پر کتاب لکھی ہے گویا پنڈت صاحب خود ویدوں اور ویدانگوں کا حال نکال رہے ہیں۔ گیتا اور دکش سمرتی وغیرہ کے شلوکوں کے پرمان نہ معلوم کس غرض سے دئے گئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ جب رشی دیانند کی سندھیا پدھتی موجود ہے تو لوگ کیوں خواہ مخواہ منتروں کے ارتھوں اور اُس کی ترتیب پر طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اگر آریہ ہیں اور ویدک دھرم کے پیرو۔ اور اگر سوامی دیانندجی اسوقت کے رشی آچاریہ تھے۔ تو ہم سب کو مناسب ہے۔ کہ اُن کے گرنتھوں پر بھاشیہ لکھہ کر اُن کے بچنوں کو سپشٹ کریں۔ نہ کہ اُن سے خیالات چرا کر اُنہیں کسیقدر بگاڑ اپنی مہاطرت دیں ؞

گُروکُل

گُروکُل کے لئے تیس ہزار روپیوں سے زیادہ کے جمع ہونے پر بیشمار خطوط باہر سے آرہے ہیں جنمیں مبارکباد کے ساتھہ اس پرچہ کے ایڈیٹر کی بیجا تعریف بھی درج ہوتی ہے۔ اسلئے درج اخبار نہیں کئے جاتے۔ آشا ہے کہ جو بھائی گُروکُل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اُس کی عظمت کے قایل ہو چکے ہیں وہ تیس ہزار پر اکتفا نہ کرکے برابر دھن اکٹھا کرتے چلے جائیں گے ؞

بابو نتھا سنگھ جی اورسیر جنہوں نے لایل پور میں گُروکُل کے لئے ۳۰۰ سے زیادہ روپیہ جمع کیا تھا۔ اب جہلم کنال پر بدل گئے ہیں۔ وہاں اُنہوں نے ۲۵ روپیہ اور جمع کرلئے ہیں۔ جو بہت جلد لاہور کو روانہ ہونگے۔

مرزا پور آریہ سماج کے سبھاسد اور ورڈ بابو کالکا پرساد جی کا دیہانت ہوگیا۔ اُنہوں نے اپنے پسر کو گُروکُل میں سبھا بنادینے کو پریرت کیا تھا۔ اب اُن کے پُتر ہیرالعل جی نے عہ گُروکُل کے لئے بھیجے ہیں۔ ہم ہیرالعل جی کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے درڑھہ دھارمک بھاؤ کی پرشنسا کرتے ہیں ؞

ساگر سے مہاشہ جیون لعل جی نے لکھا ہے کہ ۳۰ روپیہ اُنہوں نے گُروکُل فنڈ کے لئے روانہ کردئے ہیں۔ اور ساتھہ ہی اپنے دو بھائیوں کو گُروکُل میں داخل کرانے کی درخواست بھیجی ہیں ؞

سردار بے نظیر سنگھ صاحب گرداورتا نونگو تحصیل نکودر نے ایک ماہ کی تنخواہ عہ۲۰ روپیہ گُروکُل کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے جس میں سے عہ بطور قسط اول اُنہوں نے معرفت بابو بودھا رام ماسٹر دوآبہ ہائی سکول بھیجدئے ہیں ؞

آریہ سماجک خبریں

مہتہ جیمنی جی محرم کی تعطیلوں میں پرچار کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اُن کا ارادہ ہے کہ کمالیہ۔ لائلپور۔ جلالپور رہٹیاں۔ رام نگر۔ لاہور شجاع آباد کرما ورٹا وغیرہ ستھانوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے ملتان واپس آویں۔ ایشور مہتہ جی کو سبھاتیا دیوے اور اُنہیں اس یوگیہ بناوے کہ سدیو استطح آریہ سماجوں کی رکشا کے کام میں دن بدن زیادہ اُتساہ حاصل کریں ✤

مہتہ جیمنی جی کی لگاتار کوششوں سے آریہ سماج ملتان کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ہفتہ وار جلسوں میں ۱۵۰ کی حاضری ہوتی ہے۔ بازاروں میں پرچار ہوتے ہیں۔ علاقہ میں ویدک دھرم کی دھوم کی گونج اُٹھی ہے۔ پرمیشور برکت دیوے ✤

شرقپور (ضلع لاہور) آریہ سماج کی ادھکارانگ سبھا کا انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ مہاشہ ہیم راج جی پردھان۔ مہاشہ بشن لال اُپ پردھان مہاشہ موہن لال جی منتری۔ مہاشہ دیوان چند جی اُپ منتری۔ مہاشہ منصدی مل جی خزانچی۔ مہاشہ کشن چند جی لائبریرین اور ۳ ممبران۔

آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں (ضلع گوجرانوالہ) کو قایم ہوئے صرف چھ ماہ ہی گزری ہیں کہ دہاں کے پُرشارتھی آریہ بھائیوں نے پہلا سالانہ جلسہ کیا۔ ۲۷ اپریل کو ایک بجے دوپہر سے چار بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اُس کے بعد باہر کے بھائیوں کی پیشوائی کر کے رات کے دس بجے تک نگر کیرتن ہوتا رہا۔ ۲۸ اور ۲۹ اپریل کو پنڈت دولت رام جی۔ پنڈت بھگت رام جی۔ ماسٹر لچھمنداس جی۔ اور مہاشہ بیاکھی رام وِدیارتھی منشی نرائن کشن وغیرہ کے ویاکھیان اُپدیش ہوئے۔ وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہونے پر حسب ذیل دان ملا۔ وید پرچار فنڈ ۱۳۰ گوروکل ۱۵

کیا پاٹھشالا ۱۳۔ اس جلسہ میں بھگت دنی مل چیبر آسی وزیر آباد آریہ سماج نے اپنے معمولی پروپگا کے بھاؤ سے پورے چاکر سب انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچایا۔ حاضری آٹھ نو سو کی ہوتی رہی ✤

بابو منتہا سنگھ جی اور سیرا نہار جہلم لکھتے ہیں کہ اُن کے خزانچی لالہ ابناشی رام جی سے مانس کے دوشنوں کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ چنانچہ لالہ ابناشی رام جی نے آئیندہ کے لئے مانس سے قطعی پرہیز کا تحریری وعدہ دیا۔ لالہ صاحب پرہیز کی مبارکباد دیتے ہیں۔

مہاشہ گدادھر سنگھ جی نے کلکتہ سے ۵۰ روپیہ دیانند اناتھ آلے اجمیر کے لئے بھیجے ہیں ✤

سیٹھ لاڈو رام جی پریسیڈنٹ اناتھ آلے مذکور نے اقرار کیا ہے کہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر جتنے یتیم پہلی مرتبہ بھیجیں گے۔ اُتنے روپیہ سیٹھ جی اناتھ آلے کے لئے مزید دان کریں گے۔

منشی پدم چند جی نے دسمبر آئیندہ تک ۵ ماہوار اناتھ آلے کو دینے کا وعدہ کیا ہے ✤

تازہ خبریں اور رائیں

ولایت انگلستان میں گذشتہ چار ماہ کے اندر تقریباً بیس ہزار آدمی تپ دق سے مر گئے! یہ مرض زمانہ حال کی تہذیب کا بیٹا ہے اور اگر اسے دور کرنا ہو تو جہاں تک ہو سکے اس صدی کی مہذب برتاؤ سے پرہیز کرو۔

کلکتہ نگر میں ایک برہمانند نامی شنکر اچاریہ نے مہا رودر یگیہ کرانے کا آرنبھہ کیا ہے۔ اُن کی چیلے شیو یہ ساو شرانے بھارت متر میں اُس کا حال لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار لاکھ روپیوں کی اُس کے خرچ کے لئے اپیل ہے جنمیں سے بچاس ہزار پانچ سو روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ طلائی اور نقرئی زیور وغیرہ بھیکر بچاس ہزار اور جمع کیا گیا ہے۔ باقی کے لئے بھی اپیل ہے۔ ہون کے لئے گھی کے علاوہ تل۔ جو وغیرہ پوراتک سامگری چاہئے ہے جس میں شاید بہت کم خرچ ہوگا۔ لیکن برہمنوں کو حصہ تقسیم ہو رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو باقی روپیہ مہنت جی کو ہضم ہونا مشکل ہو جاوے۔ اگر آریہ سماج کو ہاتھ میں چار لاکھ روپیہ مہان یگیوں کے لئے ہو تو ایک صوبہ سے بلیگ اور دور بھکش وغیرہ کے بھگانے کیلئے کافی ہے۔ اگر شنکر اچاریہ جی واقعی لالچ کو چھوڑ کر اسوقت بڑا بھاری ہون کراتے جائیں گے تو ہمیں اُمید ہے کہ کلکتہ نگر طاعون سے پاک ہو جاوے گا۔

دولت ہند نامی ایک نیا اخبار ڈیرہ اسمٰعیلخان سے نکلنا شروع ہوا ہے جس کے ایڈیٹر ڈیرہ کے مسٹر ٹھلرام ہیں جو کہ ولایت وغیرہ کا سفر کر چکے ہیں۔ یہ اخبار زمینداری ایسوسی ایشن کیطرف سے ملک کی زراعت وغیرہ کو ترقی دینے کی خاطر اُردو زبان میں جاری کیا گیا ہے۔ مسٹر ٹھلرام بہت سے کاموں میں ہاتھ لگانے کے بعد اب اس طرف رجوع ہوئے ہیں۔ اور پریس اور اخبار جاری بھی کر دیا ہے۔ پرمیشور کرے اس ارادہ میں مسٹر موصوف کی نکلیں

کلکتہ میں روپیہ کا بہر توڑا ہے۔ اِس لیئے شاید روپیہ کا سکہ اور زیادہ بنوانا پڑے ✤۔

انگلستان کے بڑی بڑی گھرانوں کے ۵۲ امراء اور ۵۲ ہی امیرزادے جنگ ٹرانسوال میں شریک ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کو قایم ہوئے پچیس سال ہو چکے۔ اور دیانند نکار روپی شترؤں سے لڑنے کے لئے اس نے کتنے امیر اور امیرزادے بھیجے؟ شمار کرتے رہیئے!

طاعون سے ڈر کر مونگھیر سے بہت لوگ بھاگے کشتی میں اُترتے تھے کہ کشتی ڈوب گئی۔ اور ۸۰ جانیں ہلاک ہوئیں۔ جب موت نے آن گھیرا تو بچکر کہاں جا سکتے ہیں ✤

امسال مڈل کے امتحان میں ۴۰ لڑکیوں میں سے ۳۸ پاس ہوئیں۔ پھیر چاروں طرف تعلیمیافتہ بھائی خوشیاں مناتے ہیں۔ ہم تب خوش ہوں گے جب..

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے -

ایک صاحب از قادیاں (جن کا نام نہیں پڑھا گیا) چونکہ اشتہار آپ نے آریہ گزٹ میں دیکھا ہے - پس اُسی اخبار کے ایڈیٹر سے دریافت فرماویں - (ایڈیٹر) بابو کاشی ناتھ (فدا) پردھان آریہ سماج گڑھی عبداللہ خان نے اپنے پہلے سلسلہ میں ہی ایک نظم گروکل کی بابت بھیجی ہے - جو اس لئے درج اخبار نہیں کی گئی کہ اُس میں ایڈیٹر اخبار ہذا کی ہی تعریف زیادہ تر تھی - امید ہے کہ حضرت فدا معاف فرمائیں گے - اور آیندہ کے لئے جو نظم بھیجیں گے وہ ذاتی تعریفوں وغیرہ سے بری ہوگی ◆ (ایڈیٹر)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

لالہ جینداہ رام ممبر سماج ہذا کی بھجن منڈلی کا پردھان تھا جس نے رُڑکی کالج میں تعلیم پائی - اور اورسیر کے عہدہ پر مقرر ہو کر بطرف برار ممالک متوسط گیا - اور قریباً دو ماہ کے بعد وہاں ہی مرگیا - یہ بھائی بڑا اُتساہی اور پریمی تن من دھن سے مدد دینے والا تھا - اور اس سے بہت سی اُمیدیں سماج کو مدد ملنے کی تھیں - افسوس کہ وہ مرگیا - ایک بیوہ اور دو لڑکیاں اُس کی رہ گئیں - جن کی حالت گذارہ کی از حد خراب یعنی نہ والدین تھے اور نہ سُسرال سے اُن کی امداد ہوتی ہے - اور نہ اور کوئی ذریعہ اُنکے گذارہ کا ہے - اکثر بھائیوں نے پسماندگان کی حالت پر افسوس کھا کر اظہار ہمدردی کا کیا - اس لئے یہ معاملہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء کی انترنگ سبھا میں پیش ہو کر پاس کیا گیا - کہ پسماندگان کی امداد کی جاوے - چنانچہ ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے - جس کے سکرٹری لالہ ایشور داس جی اور خزانچی لالہ تھارو رام جی مقرر ہوئے ہیں - اس لئے ہر ایک خاص و عام کی خدمت میں نویدن کیا جاتا ہے - کہ جو کوئی صاحب لالہ جینداہ رام مرحوم کے پسماندگان کی امداد کا خواہش مند ہو - وہ حتی المقدور اُنکی امداد کے لئے چندہ ارسال فرماوے - اور یہ چندہ سکرٹری یا خزانچی کے نام آنا چاہئے - **نوٹ** چونکہ صاحب مرحوم کے واقفکار اور مدد خواہ دوست بہت علاقہ جات غیر میں رہنے والے ہیں - اس لئے اس کو اخبار میں طبع کرایا جانا تجویز کیا گیا ہے ◆

بھجن پُستک
اور عشقیہ شاعری

آج شانتی سرود بھجن پُستک مصنفہ بلدیو شرما چوہان ساکن لکھنپور ضلع بجنور میرے سامنے ہے جس کو میں نے شروع سے آخیر تک دیکھا تو قریب قریب اُسکی لاولی اور بھجن کچھ دیوان حافظ و دیگر دیوانوں - ذوق وغیرہ سے کم نہیں ہیں - بلکہ بڑھ کر ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ شرما صاحب کو ابھی دام زلف حسینوں سے نکلنے میں شرم آتی ہے - کیونکہ بُت - وصل - دوست - عشق محبوب - دل بر - حسن - زلف وغیرہ الفاظ جو مصنف دیوانوں نے استعمال کئے ہیں وہ بھی درج ہیں کہ ان سے خدا کو مثال بہت دی ہے - اور اُسی کے عشق میں ہیں - لیکن اُس کا نتیجہ آپ دیکھتے ہیں کہ روز بروز نوجوانوں کو کہاں تک اُنکا بھیچاری بنا رہا ہے - میری رائے میں ایسے الفاظ جو کہ فی زمانہ بُرے کاموں کی اصلاح میں مروج ہیں ہرگز ہرگز بھجن پُستکوں جیسی پاک کتابوں میں استعمال نہ کئے جاویں - مصنف صاحب خفا نہ ہوں ◆ -

الراقم { کندن لعل گپتہ ڈپٹی انجنیر خریدار ست دھرم پرچارک ۱۱۴۶ }

آریہ سماج منگر کا دوسرا سالانہ جلسہ

۲۰ و ۲۱ و ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا - آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت شیو ناتھ جی معہ پنڈت دولت رام جی - پنڈت رام رتن جی شامل ہوئے - علاوہ اس کے پنڈت وشنو متر جی گوجرانوالہ ودیارتھی آشرم سے منگوائے گئے - بیرونجات سے ساٹھ ستر بھائی شریک تھے - ۲۰ تاریخ کو بعد دوپہر جلسہ کی جگہ میں جو بڑی عمدگی سے آراستہ ہو چکی تھی پنڈت صاحبان و تین ودیارتھیان گوجرانوالہ آشرم نے بڑا بھاری ہون کرایا - ازاں بعد لوکل آریوں کے بچوں اور ودیارتھیوں کی ایک علیحدہ منڈلی بناکر نگر کیرتن کیا گیا - جو پہلے سال کی نسبت بھی بہت ہی رونق و کامیابی سے پورے نو بجے رات کے سماپت ہوا - مگر بعد میں رات بھر زور کی آندھی اور بادل ہونے سے سخت تکلیف رہی - ایشور کی کرپا سے دوسرے دن مطلع صاف رہا - تیسرے دن بھی دوپہر تک آرام رہا - جس عرصہ میں پنڈت صاحبان نے پروگرام کے منظور شدہ مضمونوں کو نہایت عمدگی سے نباہا - حاضری ۱۰۰ سے ۴۰۰ تک معہ ستری پُرشوں کے رہتی رہی لائق اُپدیشکوں کے اُپدیشوں و بیاکھیانوں نے جو آنند دیا - وہ سُننے والوں کو ہی معلوم ہو سکتا ہے - اور مجھے یقین تھا کہ باقیماندہ وقت کی کارگذاری پہلے سے کہیں گنا رونق و کامیابی سے ہوگی - مگر افسوس صبح کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ہی پھر زور سے آندھی آئی - اور ساتھ ہی بارش بھی جس سے سامان وغیرہ اکٹھا کر لیا گیا - اور سوچتے تھے کہ کس طرح یگیہ آنند پورک سماپت ہو - اتنے میں عین وقت سے کچھ پہلے بارش بند ہوگئی اور اُسجگہ کام شروع ہوا اوّل بند صاحب دھرم پرچار ریپورٹ کے متعلق کچھ نویدن کیا - ازاں بعد پنڈت دولت رام جی نے اپیل کی جس پر ماہواری ۱۳۲ کل نقد چندہ بصیغہ

ذیل وصول ہوا - وید پرچار فنڈ [illegible] - گروکل
[illegible] - لوکل آریہ سکول [illegible] - لیکھرام میموریل فنڈ
[illegible] - کنیا مہاودیالہ [illegible] - لوکل سماج [illegible] علاوہ
اس کے [illegible] - طلبا گروکل شہر ہی کے لئے [illegible] بعد
پہر پنڈت وشومترجی کا لیکچر ہوا - اس کل آخری
وقت میں بوجہ ہوا کے زور سے چلتا رہنے اور بادل کے
گھرا رہنے کے حاضری کل [illegible] سے [illegible] تک رہی حسب ذیل
خاص امور قابل ذکر ہیں - (۱) اس دفعہ یہاں یگ
بڑے بھاری ہوئے - پہلے روز کے علاوہ باقی ہر دو
روز صبح شام ہون ہوا - صبح کو منڈپ میں اشرم
کو آریہ بھائی نگر کیرتن کرتے ہوئے دریائے چناب کے
کنارہ پر جا کر ہون و سندھیا کرتے رہے - (۲) گروکل
سکول اور گوجرانوالہ آشرم کے ودیارتھیوں اور گیتا
(جو کہ گوجرانوالہ سے خاص طور پر منگائے گئے تھے) پنڈت
رام رتن جی اور [illegible] کے ممبر سردار کشن سنگھ
جی سب کے بھجنوں سے سامعین کو بڑے ہی آنند ہوئے -
سکول کے ودیارتھیوں نے صرف بھجنوں میں ہی نہیں
زیادہ حصہ لیا - بلکہ وید منتروں کا پاٹھ و گاین بھی
عمدہ رہتی سے کیا - ایک اندھے لڑکے [illegible] سالہ
لڑکے نے بھی عمدہ بھجن بولے - (۳) بابو باشی رام
صاحب وزیرآبادی کی [illegible] (جو کنیا مہاودیالہ
جالندھر میں پڑھتی ہیں) نے اور رام نگر کی کئی ستریوں
نے بھی بھجن بولے - (۴) دھرم چرچا کے واسطے
خاص اشتہار بھی دئے گئے - لالہ مول چند صاحب
بی - اے نے قریباً کئی وقت لیا - سوال بالکل بے ڈھنگے
تھے جس سے پبلک کو ہنسی آتی تھی - لیکن پنڈت
دولت رام جی کے بالکل تھوڑی دیر میں معقولیت
سے فیصلہ کر دینے والے اُتروں نے پبلک پر نہایت
ہی عمدہ اثر ڈالا - (۵) علاوہ چندہ مذکور کے بندہ
نے اپنی بنائی ہوئی نئی بھجن پُستک معہ ایک نظم
بعنوان سرسبزی ویدک دھرم گروکل و لوکل سکول
کے لئے بحصہ مساوی وقف کر دی - جس کی پہلی ہی
دفعہ کی ایک ہزار جلد کی چھپوائی سے کم از کم [illegible]

روپیہ آمدنی کی اُمید ہے - افسوس اپریل کے موقعہ
پر بارش اور آندھی سے بگھن پڑا - اور پربوت کا
انتظام قریباً بالکل نہ ہو سکا - ورنہ حاضری اس وقت
بہت زیادہ ہوتی تھی - اور ستریوں و بچوں کو
ابھی بہت زیادہ دان بھی ملتا تھا - (۶) تعصب کے
سبب سے عموماً دیکھا جاتا ہے - کہ سوائے چند ایک کے
دیگر مذاہب والے آریہ جلسوں میں شامل نہیں ہوتے -
اس کے برخلاف یہاں تمام امیر و غریب خوشی سے
شریک ہو کر اُپدیش شرون کرتے رہے - پچھلے سال
کل روپیہ ساماجک پُرشوں سے ملا تھا - صرف پندرہ
بیس روپیہ شہر والوں کی طرف سے تھے - اس دفعہ
قریب [illegible] روپیہ شہر والوں نے ایک ایک اور
دو دو روپیہ کی رقموں سے دان دیا - (۷) آندھی
بارش نے بگھن تو کیا - بڑا بھاری صدمہ لالہ
بھگوان شاہ صاحب کی موت سے پہونچ چکا تھا
اس واسطے میں ممبروں کی دلچسپی بہت کم پاتا تھا -
اور کیول ایشور پر وشواس رکھتے ہوئے اپنے
فرض کو پورا کرنے پر مجبور رہا تھا - سو کیول اسی
پرم آتما کا دھنیواد ہے - کہ تمام رکاوٹوں سے
بچا کر ہر طرح سے کامیابی دی - روپیہ بھی معقول
ہوا - اور پچھلے سال سے بھی زیادہ شردھا ویدک
دھرم کے لئے پبلک کو پیدا ہوئی - اسی سے آشا ہے
کہ آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اتساہ - اور نگر
نواسیوں کو دن بدن دھرم اُنتی کا بھاگی
بناویں ۔ نیازمند لچھمن داس سکرٹری

نوٹ - منشی پرمیشر صاحب نے بھی اس جلسہ
میں ایک چھوٹی سی مگر بہت عمدہ نظم تیار کر کے
سُنائی ۔ واقعہ مذکور ۔

آریہ سماج گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ

گجرات ایک موضع ہے جو کہ سٹیشن محمود کوٹ سے ۳
میل کے فاصلہ پر ضلع مظفرگڑھ میں واقع ہے مکانات
عموماً تمام دو چار پختہ آبادی قریباً پانچ چھ سو
دیہاتی آدمیوں کی ہے - پنڈت گنگا رام جی مشہور
اُپدیشک [illegible] آریہ مظفرگڑھ اور سادھو
نتیا نند جی مہاراج کی کوششوں سے یہاں کچھ چھ
سات برسوں سے ہو رہے ہیں آریہ سماج کی اگنی
پھونکی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں ایک سماج
بن گیا - چودھری رکھی رام کے فرزند لالہ چند و رام
جی اس موضع میں مجسم آریہ سماج ہیں - ان کے
ہردے میں آریہ سماج روپی اگنی اس قدر زور
سے پرجولت ہوئی کہ انہوں نے ایشور کی سبھا تا لیکر
بلا الثانی امداد کے اُتسو منانے کی ٹھانی - اپنے رشتہ
داروں اور بھائی بندوں کو مدعو کیا اور لکھا کہ ہمارے
ہاں دھرم روپی شادی ہونے والی ہے - تم سب
آکر شریک ہو - اس اُپدیش رتھی بھائی نے اکیلے ہی
کل اخراجات جلسہ اپنے سر پر لیے اور دن رات
کی لگاتار محنت کے بعد جلسہ دھوم دھام سے رچایا -
جو شخص کہ نیک نیتی سے اُپدیش رتھ کرتا ہے کامیابی
اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہے - جب
پتا جی اور بھائیوں نے لالہ چند و لال کو یوں مستعد
دیکھا تو سب نے ہاتھ بٹانا شروع کیا - الغرض ۱۰
اپریل کو ایک وسیع مکان شامیانوں - [illegible]
نقش و نگار اور دیگر سامان آرائش سے مزین و
مشین کیا گیا - گویا جنگل میں منگل ہو گیا - دیہات کی
ستری پُرش ایسے کا توں اس قسم کا اُچھا او
رونق دیکھ کر دنگ رہ جاتے تھے - باہر سے آریہ
بھائیوں کی آمد آمد شروع ہوئی - ۱۱ اپریل کی
شام تک ستر سے زیادہ باہر کے بھائی شریک
جلسہ ہوئے - مظفرگڑھ اور خان گڑھ کی سماجوں
نے اس میں کر نہایت ہی ہمت سے امداد کی ۔
چنانچہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف
سے شریمان پنڈت پرشن چند جی اُپدیشک سبھا
اور سادھو نتیا نند جی مہاراج - پنڈت گنگا رام
جی مظفرگڑھ سے نیز - مہتہ جیمنی بی - اے اُپدیشکان

ہی جلسہ میں رونق افروز ہوئے ۔

———

۱۱ اپریل کی صبح کو نگر کیرتن کے بعد ہون ہوا۔ اور
اس کے بعد سادھو نتیانند جی نے اپاسنا کے اگر دھرم
کے لکشنوں پر ایک عمدہ اُپدیش کیا۔ بھجنوں کے بعد
صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ شام ۳ بجے
نگر کیرتن شروع ہوا۔ اور ۳ بجے سے بھجن ہونیکے
بعد پنڈت ہرشچندر جی نے "دھرم" کے مضمون
پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ تت پشچات مہتہ جیمنی
جی بی۔ اے نے ستری شکشا پر نہایت دلچسپ اور
موثر تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک پنجابی زبان میں
کی۔ اُس وقت ستریوں اور پرشوں کی تعداد کثیر
تھی۔ جنہوں نے بڑی غور اور توجہ کے ساتھ
سُنا۔ بھجن اور آرتی کے بعد ۱۱ اپریل کی کارروائی
ختم ہوئی۔ ۱۲ اپریل کو پراتہ کال نگر کیرتن
کے بعد ہون ہوا۔ اور دو سنتان سنسکار ہوئے
اس کے بعد مہتہ جیمنی جی نے ایشور کی ہستی اور
دھرم کے مہتو پر ایک منوہر اُپدیش کیا۔ اُپدیش
کے خاتمہ پر بھجن کے بعد پراتہ کال کی کارروائی
سماپت ہوئی۔ دوپہر کو ۲½ بجے کارروائی
شروع ہوئی۔ پنڈت ہرشچندر جی نے دختر
فروش رسم۔ بٹہ اور صغر سنی کی نقصانات پر
ایک دلکش تقریر کی۔ سادھو نتیانند جی نے اسکی
تائید میں پندرہ منٹ کے لئے دو نظیریں بیان
کر کے بتلایا کہ جو شخص کہ اپنی لڑکیوں کے بدلے روپیہ
لیتے ہیں وہ نہاں پاپی اور دریدری ہو جاتے ہیں۔
اور بالکل حالت افلاس کو پہونچ جاتے ہیں۔ پھر
بعدہ پنڈت گنگا رام جی نے اسی مضمون کی تائید
میں اور سوامی دیانند کے آنے کی ضرورت پر بیس
منٹ کے لئے تقریر کی۔ اسکے بعد مہتہ جیمنی جی نے
آریہ سماج کے نیموں پر ایک گھنٹہ بھر تقریر کی۔
اور اسی کے ضمن میں بتلایا کہ آریہ سماج پر جو
اعتراض کئے جاتے ہیں وہ سب لغو اور بے بنیاد
ہیں۔ اور جسقدر غلط فہمیاں اور غلط بیانیاں
آریہ سماج کی نسبت پھیل رہی ہیں اُن کا کوئی
وجود نہیں ہے۔ اس لیکچر کے خاتمہ پر پنڈت گنگا رام
جی نے سُنایا کہ لالہ میتہ و لعل جی نے مبلغ ۶۰۰
کی جائداد آریہ سماج گجرات کو دان کر دی ہے تاکہ
گجرات میں آریہ سماج کا مندر بن جاوے اور
ساتھ ہی چار پانچ سو روپیہ کی مالیت کی زمین
مزروعہ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دان
کی تاکہ اُس جائداد سے سبھا ایک اُپدیشک رکھ کر
اُس علاقہ میں پرچار کراوے۔ اس کے بعد پنڈت جی
نے سنگہ پر برٹش گورنمنٹ اور باہر سے آئے ہوئے
آریہ بھائیوں کا ادا کیا۔ اور آرتی و بھجنوں کے بعد جلسہ
کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد ایک برہمن نے اُٹھ کر
تلسی کرت رامائن سے ایک چوپائی پڑھ کر کہا کہ مہاتما
رامچندر جی نے جب رامیشور پر پُل بنایا تو وہاں مہادیو
کی مورتی ستھاپن کی اپنے ہمراہیوں کو کہا۔ کہ
اس کی پوجا کرو۔ ساتھ ہی معترض نے پوچھا۔ کہ
مہاراجہ رامچندر جی بڑے تھے یا سوامی دیانند جی۔
اس کا جواب پنڈت گنگا رام جی نے مفصل و مشرح
طور پر دیا اور دونوں مہاتماؤں کے گُن ورنن کر کے
پنڈت ہرشچندر جی نے بالمیک رامائن سے شلوک
پڑھ کر ظاہر کیا۔ کہ مہاراجہ رامچندر جی نے وہاں
صرف پرماتما کی پوجا کی نہ کہ کسی مہادیو جٹا دھاری
کی اور ساتھ ہی تلسی کرت رامائن سے بتلایا
کہ رامچندر جی بھی منش تھے نہ کہ پرمیشور کا اوتار
اسپر وہ برہمن لاجواب ہو کر منہ میں بڑبڑاتا
ہوا چلا گیا۔ جلسہ کی سماپتی بڑی کامیابی اور
آنند کے ساتھ ہوئی۔ اور سب بھائی آتم پرساد
لیکر بڑے آنند کے ساتھ اپنے نگروں میں واپس
گئے ۔

(نتیجہ)

آریہ سجنو! ذرا غور کرو کہ اُپدیش کی برکت
سے اور گراموں میں پرچار کرنے سے اب گراموں
میں دھرم کی آگ لگ گئی ہے۔ خیال تو کیجئے ایک
موضع میں چند و لعل سادھارن منشیہ اٹھتا ہے
اور اپنے دھرم کے بل کے سہارے سے سماج کا
وارشک اُتسو اپنے خرچ پر رچتا ہے اور جنگل میں منگل
کر دیتا ہے۔ علاوہ سات آٹھ سو روپیہ کی جائداد
دان کرنے کے سینکڑوں منشوں کے کان تک ویدک
دھرم کا نقارہ اس کی بدولت پہونچا۔

———

پرتی ندہی سبھا کے ادھکاریو! بڑے بڑے شہروں
میں جلسوں میں آریہ سماجوں کے لئے اسقدر اخراجات
کرنے سے اتنا فائدہ نہ ہوگا جسقدر کہ دیہات میں پرچار
کرنے سے۔ دیہات کے لوگ بڑے پریم اور شردھا
سے دھرم کو گرہن کرنے کے لئے طیار ہیں۔ چھینا میں
ایک سردار سوجیت سنگھ کی بدولت۔ بہاگو وال
میں سردار کشن سنگھ جی کی بدولت آریہ سماج نے
اسقدر عروج پکڑا ہے۔ ایسا ہی حال میں نے اور گجرات
میں دیکھا۔ کاش کہ سبھا کے ادھکاری اس قدر
زر کثیر کلرکوں کی تنخواہ پر لٹانے کی بجائے
دیہات میں پرچار کرانے پر صرف کریں تو ایک دو
سال کے اندر اُن کو معلوم ہو جاوے کہ آریہ سماج
کا مشن کسقدر اُنتی کر رہا ہے۔ کاغذی گھوڑوں
کا کام یعنی خط و کتابت کے کام کے لئے کوئی اور
انتظام احسن سوچے جاویں۔ اور روپیہ پرچار فنڈ
کا روپیہ اگر محض اُپدیشکوں کے اوپر خرچ کیا جاوے
تو ایک سال میں سبھا کو تجربہ سے معلوم ہو جاوے
کہ پنجاب میں دگنی سماجیں ہو جاویں۔ اور پھر
دھن اکٹھا کرنے کے لئے بھی نہ اپیلیں کرنی پڑیں نہ
در بدر پھرنا پڑے ۔ (ایک ملتان نواسی)

رُڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

اس سالانہ جلسہ میں پنجاب سے اُپدیشک منگوائے گئے
تھے۔ لیکن خاص وجوہات اور وگھنوں کے کارن کوئی
بھی اُدھر سے نہ جا سکا۔ پشچم اُتر دیش پرتی ندہی
کی طرف سے پنڈت پریاگ دت جی سکندر آباد سے
سادھو شانتیانند جی میرٹھ سے مسٹر پی۔ اور ما

(ڈاکٹر نہرا سنگھ جی ایم) پنڈت بہوٹن لعل اور شریمتی جوالا دیوی - اور سوامی ودیا نند جی - چودہری خوب چند وغیرہ بھی شریک جلسہ ہوئے - ۱۱ اپریل کو بڑی دہوم دہام سے نگر کیرتن ہوا - بھجنوں کے ساتھہ ساتھہ مختصر اُپدیش بھی بازاروں میں ہوئے جن کے ذریعہ ہزاروں آتماؤں کو ویدک دہرم کا پیغام پہونچایا گیا - شام کو سماج مندر میں پہونچے جہاں چودہری خوب چند جی کا ویاکھیان شروع ہوا جس میں بال بواہ وغیرہ کے نقصانات بتلا کر رسوم قبیحہ سے پرہیز کرنے کے لئے دلچسپ پیرایہ میں اپیل تھی - ۱۲ اپریل کی صبح کو بھجنوں کے بعد سادہو شانتیا نند جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک مفید اُپدیش دیا - جس کے بعد پنڈت بھومتر شرما نے ہون کے فوائد پر لیکچر دیا - اس لیکچر کے خاتمہ پر پنڈت گوبند سہائے جی نے برہمچریہ ورتہ پر ایکسار گربہت وکترتا کی - اور صبح کی کارروائی ختم ہوئی - سہ پہر کی کارروائی ۲½ بجے بھجنوں سے شروع ہوئی پہلے سوامی ودیانند جی کا آریہ سماج کے مضمون پر ویاکھیان ہوا - اُس کے بعد پنڈت پریاگدت جی اُپدیشک اوتر دلیش کے مشہور برہمچرش اور ورڈہ آریہ اُپدیشک کا ویاکھیان شروع ہوا جسمیں پنڈت جی نے پراچین آریہ ورت کا زمانہ حال سے مقابلہ کرکے آریہ پرشوں کو جگانا چاہا - ۸ بجے رات کو پھر چودہری خوب چند جی کا ویاکھیان ہوا - ۱۳ اپریل کی صبح کو چار اشخاص کا یگیوپویت سنسکار ہوا - جسمیں ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کو اور ۵ روپیہ پنڈتوں کو دان ملا - پھر دہرم چرچا کا وقت تھا - ایک پورانک پنڈت نے تمرہاسکر کو ہاتھہ میں لیکر اعتراض کیا - کہ سوامی جی نے بھاگوت کا جو حوالہ دیا ہے وہ بھاگوت میں نہیں ہے - جب بھاگوت لانے کو کہا گیا تو کہنے لگے تو سہی لیکن جن ورقوں میں وہ

عبارت تھی وہ علیحدہ کر لائے - اسپر حاضرین نے ستیہ دہرم اور شرم ۱ کے نعرے بلند کئے - اس کے بعد اور لوگوں نے سوالات کئے جن کا جواب معقول دیا گیا - شام کو سوامی ودیانند - پنڈت بھومتر - پنڈت پریاگدت وغیرہ کے لیکچر ہوئے اور سندر فنڈ کے لئے اپیل ہونے پر ۱۰ روپیہ کا وعدہ ہوا - خاتمہ پر چودہری خوب چند جی کا لیکچر ہو کر جلسہ سماپت ہوا ﴿

پوانوں کی گندی تعلیم کو چھپانے کی عبث کوشش

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پردہان سماج میں مانتا ہوں کہ لنگ شبد کے شتر آدی بہت ارتہہ ہیں - لیکن لنگ شبد اُپستھہ اندریہ یعنی آلہ تناسل کا بھی واچک ہے - اگر پنڈت جی اس سے انکار کریں تو میں اُس کے ثبوت میں کوش وغیرہ پیش کرسکتا ہوں ﴿

پنڈت میں بھی مانتا ہوں کہ لنگ شبد اُپستھہ اندریہ کا واچک ہے - مگر اس کتہا میں جہاں لکھا ہے کہ مہادیو نے ہاتہہ میں لنگ دہارن کیا ہوا تہا وہاں مُراد شریر کی ہے نہ کہ آلہ تناسل کی ﴿

پردہان سماج اگر اس موقعہ پر لنگ شبد شریر کا واچک مانا جاوے تو ناممکن ہے نہ کہ مہادیو اپنے شریر کو ہاتہہ میں دہارن کرسکیں - ہاتہہ شریر کا ایک انگ ہے سارا شریر ہاتہہ میں نہیں آسکتا معلوم نہیں کہ پنڈت جی نے کس خیال سے بلا سوچے سمجھے لنگ شبد سے شریر کی مُراد لی ہے -

پنڈت یہاں لنگ شبد چنہہ کا واچک ہے یعنی ترشول جو مہادیو ہاتہہ میں رکہتے ہیں یعنی مہادیو نے ہاتہہ میں ترشول گرفتہ ہوا تہا - جن میں آسنے اوپنا پیسرو

پردہان سماج اگر لنگ کا ارتہہ ترشول مانا جاوے تو آگے جو لنگ کا یونی میں دہارن کرنا لکہا ہے - تو اس سے یہہ سمجہنا چاہئے کہ مہادیو کا ترشول پاربتی کی یونی میں ستھاپن کیا گیا - یا اُس کا سارا شریر یعنی ترشول کے بموجب بیان پنڈت جی کے ترشول کی پوجا ہونی چاہیئے - نہ کہ گولاکار لنگ کی - علاوہ اسکے ہاتہہ سے ترشول کا گرجانا تنا پ کا نتیجہ نہیں ہو سکتا

نوٹ اس موقعہ پر پنڈت جی کچھہ گھبرا گئے - اور تمام حاضرین جلسہ پنڈت جی کی گفتگو سے متعجب ہوئے اسی اثناء میں پنڈت جی پردہان سبہا سے اجازت مانگ کر پیشاب کے بہانہ سے باہر چلے گئے - اور تھوڑا دیر کے بعد واپس آئے - اس سے معلوم ہوتا ہے پنڈت جی نے کچھہ سوچنے کے لئے یہہ کارروائی کی پنڈت جی کے واپس آنے پر پھر گفتگو شروع ہوئی

پنڈت جہاں لنگ کا گرنا لکہا ہے وہاں لنگ سے مراد شریر کی ہے - ارتہات مہادیو کا شریر گر گیا - یعنی وہ انتر دہیان ہوگیا - اور لنگ یونی میں ستھاپن ہونے کا یہہ مطلب ہے کہ لنگ یعنی شریر یونی یعنی اصل کارن پرکرتی میں لین ہوگیا - اور گرجا شبد جو اس کتہا میں آیا ہے اُس سے مراد پاربتی کی نہیں بلکہ پرمیشور کی اُس شکتی سے ہے جسنے برہمانڈ کو قایم رکہا ہوا ہے

پردہان سماج اگر لنگ شبد سے مراد شریر کی لیجاوے اور بموجب آپ کے کہنے کے شریر کا گرنا یعنی انتر دہیان ہوجانا مانا جاوے

یولی ہیں کونسی جہیز ستہاپن ہوئی - کیونکہ
کتہا میں صاف درج ہے کہ مہادیو نے کہا تہا
کہ اس لنگ کو پاربتی یونی روپ ہو کر دہارن
کرےگی اور یہہ گولا کار شکل کہاں سے آ گیی -
جس کی پوجا کیجاتی ہے - یہہ شکل شریر
کی نہیں کیونکہ اس میں شریر کا کوئی
اور ادیو یعنی انگ نہیں - بلکہ یہہ شکل
آلات تناسل کی ہے - پنڈت جی کوشش
کرتے ہیں کہ اس کتہا کو النکار کی شکل
میں ثابت کریں - مگر یہہ بہی نہیں ہو سکتا
کیونکہ ایک دو شبدوں کے ارتہہ بدلنے
سے ساری کی ساری کتہا تبدیل نہیں
ہو سکتی - علاوہ اس کے رسالہ سناتن
دہرم گزٹ ۱۹۱۰ جلد ۲ کے صفحہ ۹ میں
درج ہے - کہ پرانوں میں جملہ واقعات
راست راست بہ عبارت عام فہم خاص
شبد درج ہیں - اُن میں نہ کوئی رمز
ہے نہ اشارہ ہے نہ کوئی معمہ ہے نہ استعارہ
ہے - یہہ رسالہ جملہ سناتن دہرم
سبہاؤں کا مانیہ ہے پس اُس کے
مطابق پنڈت جی کا اس کتہا کو النکار
کی صورت میں ثابت کرنے کی کوشش
کرنا اُن کے اپنے اصول کے برخلاف
اور نیز ناممکن ہے - یہہ اتہاس بہت
صاف اور عام فہم ہے - اس کو معنوں
میں کسی طرح کا ہیر پہیر نہیں ہو سکتا -
اگر مہادیو کا برہنہ تن ہو کر آنا نہیں
آلہ تناسل پکڑے ہوئے آنا - اور
عورتوں سے کشمکش کرنا کوئی واقعی
امر نہیں تہا تو رشیوں کو کرودہ
آنے کا اور شاپ سے لنگ گر جانیکا
کیا باعث تہا - رشیوں کی کارروائی
صاف ثابت کرتی ہے کہ مہادیو کا فعل
ناجائز تہا ———

پنڈت: مہادیو برہنہ تن اسواسطے آئے کہ وہ
ہمیشہ ایسے سنیاسیوں کے بہیس میں
رہتے تہے جو برہنہ تن پہرتے ہیں - مہادیو
جس اوستہا میں رہتے تہے - اوسی
اوستہا میں آتے ———

پردہان سماج: اگر مہادیو کی برتی ہمیشہ ویسی تہی -
جیسا کہ آپ ظاہر کرتے ہیں تو پہر کوئی
وجہہ نہ تہی کہ رشی مہادیو پر خفا ہو کر
شاپ دیتے - کیونکہ وہ اس کی اس
برتی سے واقف تہے - جیسا کہ آج کل
ننگے سادہوؤں کو دیکہکر کوئی کرودہ
نہیں کرتا - کرودہ اُسی صورت میں
ہوتا ہے - جبکہ شخص اپنی معمولی حالت
کو بگاڑ کر غیر معمولی خلاف تہذیب
حالت اختیار کرے - اور اس اتہاس
میں صاف درج ہے کہ مہادیو کی ورودہ
برتی کو دیکہکر رشیوں کو کرودہ ہوا -
اور لنگ کے گرنے کا یہہ ایک بہاری
تعجب ہے کہ کوئی شخص اس سورتی کا
چرن امرت نہیں لیتا ———

پنڈت: اگر آپ ورودہ برتی کے الفاظ کتہا
میں دکہلا دیں تو میں اپنے آپ کو
پراست سمجہوں گا - وہ پترا پردہان
سناتن دہرم سبہا کو دیدیں - میں
اُن سے لیکر اور پڑہ کر کے جواب
دونگا - اور لنگ کا چرنامرت کاشی
میں لیا جاتا ہے ———

پردہان سماج: لیجیے - چنانچہ پترہ دیا گیا - اور
اُنہوں نے لیکر پنڈت جی کے حوالہ
کر دیا - جب پردہان سناتن
دہرم سبہا نے پترہ لیکر حوالہ
پنڈت جی کے کیا تو یہہ کہا کہ اب
دوسرے وشے پر گفتگو کیجاوے -
پردہان سماج اور دیگر ممبران سماج
نے کہا کہ اوّل سوال زیر بحث پر فیصلہ
ہونا چاہیے تب دوسرے سوال کو
چہیڑا جاویگا - پردہان سناتن دہرم
سبہا نے کہا کہ پترہ دیکہکر پنڈت جی
جو کچہہ کہیں گے اُس کے بعد کارروائی
ختم سمجہی جاوے گی - پردہان سماج
کا جواب نہیں سُنا جاویگا - اسپر
جواب دیا گیا کہ یہہ بالکل بے انصافی
اور برخلاف قاعدہ کے ہے - کیونکہ
پردہان سماج کی طرف سے کارروائی
شروع ہوئی ہے - اس لئے بموجب
قاعدہ وہی ختم کریں گے - اگر پردہان
سناتن دہرم سبہا کو یہہ فیصلہ منظور
نہیں تو کارروائی اُسی موقعہ پہ
رہنی چاہیے - اگر پنڈت جی بولینگے
تو اُس پر پردہان سماج کو بہی جواب
دینے کا حق ہوگا - چنانچہ اس امر
کے لئے چند اصحاب معززین حاضرین
جلسہ نے پردہان سناتن دہرم سبہا
کو قائل کیا - مگر اُس نے بہ ترغیب
پنڈتان کے نہ مانا - اس سے ظاہر ہے
کہ پنڈت جی کے پاس کوئی معقول
جواب نہیں تہا - اور اپنا پیچہا
چہوڑانا چاہتے تہے - اس کے بعد
شور ہو گیا - اور کارروائی ختم ہو گئی -

مندرجہ بالا کارروائی کے دیکہنے سے ناظرین غور
فرما دیں کہ سناتن دہرم سبہا کی طرف سے سچائی
کے دبانے کے کس طرح ناجائز وسائل اختیار کرکے
پبلک کو دہوکہ میں ڈالا جاتا ہے - لیکن اب وہ
زمانہ نہیں رہا - حاضرین جلسہ کا کثیر حصہ معزز
اصحاب سے مشتمل تہا - اور عام رائے یہہ تہی کہ پنڈت جی

نے خود غرضی کی آڑ میں کسی ارتھہ کے انرتھہ کرنے کی کوشش کی مگر اس میں بھی ناکامیابی حاصل ہوئی - ایک وہ زمانہ تھا جبکہ سوامی جی آر اصول پر کہ ویدوں کے شبد یوگک ہیں اعتراض کیا جاتا تھا - اور پورانک کتھاؤں کو ویدوں سے سدہ کرنے کی کوشش کیجاتی تھی - اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ سوامی جی کے اصول کی پیروی کرتے ہوئے پرانوں کی عبارت کے یوگک ارتھہ کرنے کی کوشش کیجاتی ہے - پورانوں میں جو فضول واقعات درج ہیں - اُن کو النکار کیصورت میں لانے کی کوشش کیجاتی ہے - مگر اس کا ثابت کرنا کسی طرح ناممکن نہیں ہے - پورانکوں کی یہہ کوشش ہے کہ پورانوں کی گندی کتھائیں جس شکل میں ہیں وہ ظاہر نہ ہونے پائیں - مگر سچائی کسی طرح دبائی نہیں جا سکتی - وہ وقت دور نہیں کہ پبلک پورانوں کے گندے خیالات ترک کرنے کو طیار رہے ٭ راقم

ایشور داس سکرٹری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ ٭

آریہ برادری

مجھکو اتنی بدھی اور سمجھہ تو نہیں ہے کہ کسی بھائی کے کتھن پر نکتہ چینی کروں - اور نہ میں اس کو پسند کرتا ہوں - پرنتو جب کبھی آریہ پرشوں کی طرف سے (جن پر کہ آریہ پبلک بڑی اُمیدیں رکھتی ہیں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کے دہرم بہاؤ کی ترقی کی دن دوگنی رات چوگنی انتظار کر رہے ہیں) کسی قسم کی بات پر آپسمیں بر ودہ دکھلائی دیتا ہے - تو دل چونک اوٹھتا ہے - کہ ان مہان پرشوں کے سوشیل سوبہاؤ سے یہہ اُمید نہ تھی - اس کا کیا کارن ہے - اگر یہی حالت ہے تو دہرم کی ترقی کے آ ... کون سوچیگا

آریہ سماج کا نیم ہے کہ سب سے پریتی پوروک برتاؤ کیا جاوے - پرنتو جب بات چیت میں ہی پریتی نہیں دیکھہ پڑتی تو برتاؤ کے اور کیا معنے اس سے بڑہ کر کئے جا سکتے ہیں ٭ آپ کے اخبار کے مطالعہ سے جو رائے صاحب ٹھاکر دت جی اور ماسٹر لچھمن داس جی کے بارتالاب دیکھنے میں آئی تو عجیب خیالات دل سے اوٹھے - اس بارتالاپ سے صاف پرتیت ہوتا ہے کہ پریتی پوروک نہیں کی گئی - اور نہ آریہ سماج کا کوئی فائدہ ملحوظ تھا - ورنہ یہہ نتیجہ تضیع اوقات کا نہ نکلتا کیونکہ میرے خیال میں اگر کسی آریہ بھائی کا وقت آریہ سماج کی بہبودی کے وچار کرنے میں خرچ ہو - تو وہ ضایع نہیں کہا جاتا - اس ساری بارتالاب سے صرف طبع جولانی ہردو مہان پرشوں کی کا پبلک اندازہ لگا سکتی ہے - ورنہ آریہ برادری کی بابت تو کوئی ترمیم نہ ہوئی - اور نہ رائے صاحب نے کوئی اپنی ذاتی رائے پیش کی - ماسٹر صاحب کا آریہ سماج کو سوسائیٹی کے نام سے پُکارنا اور مرد (جس کی ستری سادھک نہ ہو) کو اس وقت داخل کرنا جبکہ وہ اُس عورت سے تعلق چھوڑ دے نرالا ڈھنگ رکھتا ہے - بجائے اس کے کہ ستری کو دہرم کی شکشا دیکر ویدک دہرم کی عظمت دکھلائی جاوے - اُس کو چھوڑ دینا انصاف نہیں ہے اور نہ اس کے انسانی جذبات کے روکنے کی دہرم آگیا دیتا ہے - مان لیا جاوے کہ ستری سے تعلق علیحدہ کر لیا - ہندوؤں کے ہاں پُنر وواہ نہیں - نیوگ نہیں - اگر ستری بیبھچار کرے - یا کوئی اسقاط حمل وغیرہ کی مرتکب ہو - اس کا بھاگی کون ہوگا رائے صاحب کا تضیع اوقات فرمانا - اور گرہستہ آشرم کی ہدایات نہ سمجھنا ... ستیارتھہ پرکاش منگوا کر نہ بتلانا بھی عجیب ہے - ان کے سوشیل سوبہاؤ اور نیک برتاؤ سے میں اکیلا ہی نہیں بلکہ کوئی بھی ہرگز ایسا خیال نہیں کر سکتا - تاوقتیکہ کوئی اندرونی معاملہ نہ ہو - کیا ہی اچھا ہوتا - اور کس قدر فائدہ آریہ سماج کو پہنچتا - اگر پریتی پوروک بارتالاب کر کے اس کو فیصلہ کرتے - اور کوئی نئی ترمیم کرتے - اس ساری گفتگو سے کوئی فائدہ آریہ سماج نہیں نکال سکتی - کہ ہردو صاحبان کی لیاقت کا اندازہ لگائے - اب میں بڑے ادب کے ساتھہ ہردو مہاشیگان کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں - کہ وہ پریتی پوروک بارتالاب کر کے اس سوال کا فیصلہ کریں - اور یا کچھہ اور ترمیم فرما دیں - اگر رائے صاحب آریہ برادری کی قایمی کے برخلاف ہیں - تو اپنی رائے اور دلیلوں سے آگاہ فرماویں - تاکہ پبلک کے دل جو اس سوال پر کھٹے ہوگئے ہیں - اس کوشش کر آپ کی رائے کی داد دیں - ورنہ مناسب ترمیم فرما دیویں۔

نوٹ میری تچھہ بدھی میں اس گفتگو کا یہی نتیجہ تھا جو کہ سنایا - اگر میرا خیال غلط ہو تو معاف فرما دیں کیونکہ میرا کسی (خاصکر ایسے لایق پرشوں) کے دلکو کسی قسم کا رنج دینا مقصود نہیں ہے ٭

راقم جیوارام منتری آریہ سماج ... ٭

اشتہارات

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ایک لڑکی بعمر ۱۲ سال ذات اروڑہ آزادی تعلیمیافتہ شدہ خیالات کے لئے ایک بر کی ضرورت ہے - جو اگر قوم اروڑہ ہو بعمر مناسب ہو - مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - درخواستیں بنام منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں ٭

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جن کو کہ یہ بیماری پچیس۔ تیس یا چالیس برس کا تھا۔ یا کہ پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا۔ آرام ہوا ہے۔ ان کے علاج سے شفا یاب ہونے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں۔ اُن کا علاج مُفت کرتے ہیں۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ و اشاعت اشتہارات اور کارک وغیرہ لیا جاتا ہے۔ **المشتہر**

جگپت رائے شہر بنارس محلہ درگا کنڈ

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ڈاکٹر باسدیو سہائے افسر انچارج تاج پور چیریٹیبل ہاسپٹل گوڑ براہمن گوتر بھاردواج اپنی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرانا چاہتے ہیں۔ لڑکی تندرست عمر ۱۴ سال علاوہ رسوئی وغیرہ بنانے کے ناگری پڑھی لکھی ہے۔ جو صاحب سمبندھ کرنا چاہیں۔ بشرائط ذیل اُن سے یا مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (۱) لڑکے کی عمر ۱۹ و ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ (۲) تندرست نیک چلن۔ ویدک سدھانتوں کا عامل ہو۔ (۳) ناگری اور کم از کم مڈل یا انٹرنس پاس ہو۔ (۴) ذریعہ معاش معقول ہو۔

المشتہر برجموہن لال منتری آریہ سماج تاج پور ضلع بجنور

بواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال متوطن گوت باشندہ ضلع سہارن پور بعہدہ سب اوورسیر بشاہرہ للہ روپیہ ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ میلے ڈاکخانہ ہرنگباٹا ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہئے

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر۔ سیٹھ کھنہ یا ملہوترہ کھتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اسکو بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جلندھر شہر ہونی چاہئے۔

اتی اتم شانتی دایک ہمی بوٹی

یہ اتی اُتم اور عجیب بوٹی جس کی بابت ویدک اور دیگر گرنتھوں میں بہت مہان کی گئی ہے۔ اور نیز کلکتہ میں جو بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے اُس نے بھی اس کی بہت پرشنسا کی ہے۔ یہ بوٹی ویریہ رکشا کرنے والی اور دماغی طاقت کے بڑھانے والی ہے۔ قیمت فی پونڈ ۱۰؍ اور ۶؍ خرچ ڈاک کل ایک روپیہ پونڈ پڑے گی۔ آریہ جنتری میں اسکی قیمت ۲؍ پونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے یہ بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے۔ علاوہ اس کے اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص چاء سلاجیت وغیرہ منگوانی چاہیں تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں اور مناسب کمیشن لیا جاتا ہے۔ **المشتہر** برہما دیو بید کوتوالی بازار دھرمسالہ ضلع کانگڑہ۔

ستری دھرم نیتی

ستریوں کے لئے نہایت عمدہ کتاب دیوناگری بھاشا میں اس طرز کی ایک ہی کتاب چھپی ہے۔ آریہ پرُشوں نے بہت پسند کی ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور تھا سوامی جی ہانند لاہور اور پنچم سنگھ مقام وڈھواں کیمپ کاٹھیاواڑ کے پتہ سے ملتی ہے

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست از قوم کھتری باشندہ شہر لودھانہ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر بڑھ ہیرہ نہر جمن غربی سرسہ برنچ عمر ۲۴ سال کسی ایسی کھتری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس کی عمر ۱۵۔ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو تمام خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔ **المشتہر**

ہرنام داس سب اوورسیر نہر جمن غربی کوٹھی موندری ڈاکخانہ پونڈری ضلع کرنال (پنجاب)

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

لڑکی عمر ۱۲ سال ہے۔ گورمکھی تعلیم۔ ذات ڈھائی گھر مہوترہ سکنہ ضلع جھنگ۔ لڑکا تعلیم یافتہ خوشحال یا روزگار یا بیوپاری ڈھائی گھر۔ کپور کھنہ یا سگر ہونا چاہئے۔ درخواستیں کل پیرو نام پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ **المشتہر**

رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات سیبی بلوچستان۔

ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ونایک سکنہ راہوں ضلع جلندھر عمر تقریباً بیس سال سب انگ درست ملازم

بیہودہ مشکلیں تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار جن کے کوئی بندہ رگی ہو گی ہو گی وجہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی مفصل خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے ۔ المشتہر گوکل چند سکندر ریلوے سٹیشن کوٹھی سندہ ۔

بہری ورد ہک بہسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک نہایت پر جوش کمزور دماغ والوں اور کند ذہن طلبا کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ (عہ) جو عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی خوراک ہے ۔

ویریہ ورد ہک بہسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی ۔

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کیلئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے ۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکہاڑ دیتی ہے قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے ۔ المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

ہندو ہوٹل بہرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا ۔ اب زیر اہتمام لالہ متہرا سی پوری پروپرائٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت دکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے ۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار ولیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ قابل اصحاب کے لئے علیحدہ با پردہ عالیشان جگہہ بنوائی گئی ہے ۔ بستر اور نوکر بہی ساتہہ لانے کی ضرورت نہیں ۔ فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ روپیہ ۔ درجہ دوم ۸ ۔ درجہ سوم ۶ ۔ مفصل حالات کے لئے مینیجر سے خط و کتابت کیجئیگا ۔ المشتہر مینیجر ہندو ہوٹل لاہور

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک شدہ آچرن خاندانی سارسوت براہمن کی ۱۱ سالہ کنیا کیلئے جو ہندی بہاشا کشیدہ وغیرہ اچہی طرح جانتی ہے ایک ایسے براہمن لڑکے کی ضرورت ہے جو متلاشی پاراشر بہاردواج مودگل ۔ اوستی گوتوں میں سے نہ ہو بواہ ویدوکت ہوگا ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ سے آنی چاہئیں المشتہر موہن لعل کوڑہ ممبر آریہ سماج سری گوبندپور

نصف قیمت

ہم نے کچہہ عرصہ کے لئے چند کتابوں کی قیمت نصف کی تہی جس سے اکثر شائقین کی اس طرف رغبت معلوم ہوئی ۔ اس لئے ہم نے اپنے شائقین کے شوق کو دوبالا کرنے کے لئے ماہ مئی کے آخیر تک ذیل کی کتابوں کی یہہ نصف قیمت کردی گئی ہے ۔

نام کتب	قیمت اصل	قیمت رعایتی
گیتا اردو	۸؍	۴؍
چنڈال چوکڑی	۴؍	۲؍
دیاکہیان مکتاولی	عہ	۸؍
ایضاً .... ایضاً	۱۰؍	۵؍
تصانیف لالہ جے چند مرحوم	۱۴؍	۷؍
ورن بیوستہا	۴؍	۲؍
تحقیق الحق	۱۰؍	۵؍
آریہ ورت کا عروج	۲؍	۱؍
شاستراتھ جہنگ	۲؍	۱؍
شاستراتھ جلندہر شہر ۔	؍	۰؍

محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہوگا ۔
المشتہر مینیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکہی ستیارتہہ پرکاش

مترجمہ

شہاب لالہ آتمارام جی نسا

منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۷۳۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱۲ اور مجلد کی ۲ ہے ۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے ۔ جلندہر میں مطبع ست دہرم پرچارک ۔ کرنال میں لالہ کرتارام آریہ سبہاسد ۔ لاہور میں لالہ سیتارام سوداگر لکڑی اتار کلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور ملسکتی ہے ۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت سے ضرور فایدہ اوٹہانا چاہئے ۔

المشتہر
کرتارام سبہاسد آریہ سماج کرنال ۔

جلد ۱۴ ۔ مطبوعہ ۶ جیٹھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء جلندہر شہر پنجاب ۔ نمبر ۶

سنسار کی گتی

جنگ ٹرانسوال کا خاتمہ ہونیوالا ہے

ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سلطنت برطانیہ کا بہادر اور دور اندیش سپہ سالار لارڈ رابرٹس بڑی حکمت سے بوئیروں کے ملک میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن تار خبروں سے اصلیت کچھہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ خبریں وہی شایع ہو سکتی ہیں۔ جن کو شایع ہونیکی اجازت کمان افسر سے مل جاوے۔ پھر بھی ہر ایک آدمی کی تصویر کا ہی معاملہ سمجھنا چاہئے۔ کل واقعات پر نظر غور ڈالنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بوئیر لوگ کسی بڑی بھاری معرکہ کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اسیلئے فوج برطانیہ کو زیادہ تر اپنے نزدیک بُلاتے چلے جاتے ہیں۔ یہہ تو نشچے ہے کہ بلحاظ تعداد اور سامان حرب اور روپیہ کے بوئیر بیچارے سرکار برطانیہ کے مقابلہ میں گرد ہیں۔ لیکن بوڑھا پال کروگر شاید کوئی بڑا ناٹک دکھلانا چاہتا ہے۔ وہ شاید دُنیا کو یہہ نظارا دکھلانا چاہتا ہے۔ کہ کس طرح پر آزادی کے پیارے ع: زروے رفتن نہ پائے ماندن۔ کی حالت میں معہ زن بچوں کے کٹ جانے کو جینے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ گو یہہ خیال یوروپین دُنیا میں اعلیٰ سمجھا جاتا ہو۔ تاہم پھر بھی دہرم سے گرا ہوا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر محض نمایش کو دخل ہے۔ ہماری آواز تو برٹش وزارت تک نہیں پہونچ سکتی۔ لیکن ہم پرماتما سے پرارتھنا کر سکتے ہیں۔ کہ وزراء برطانیہ کو اُس سخت ہیبت ناک نتیجے سے آگاہ کرے جو کہ ایسے کشت وخون میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور کاش کہ پال کروگر بھی سمجھ سکے کہ ہزاروں خلق خدا کے گلے کٹوا کر شہرت اور ناموری حاصل کرنے سے بھی زیادہ بہتر طریقہ زندگی کا کوئی ہو سکتا ہے۔ کشت وخون کا خاتمہ دُنیا میں ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ ویدک پوتر اصول نہ پھیلیں اور افسوس کہ ویدوں کی رکشا کا دعویٰ کرنیوالے خواب خرگوش میں پڑے ہوئے ہیں۔

پیرس دار الخلافہ ملک فرانس کی عالیشان نمایش

پیرس کی عالیشان نمایش کھلگئی ہے ہم تو فرانس کی زبان نہیں جانتے۔ اسلئے نہیں بتلا سکتے کہ واقعی نمایش کیسی ہے۔ البتہ انگریزی اخباروں نے بہت کچھہ اسکی نسبت لکھا ہے۔ لیکن چونکہ انگلینڈ کچھہ اچھا سامان نہیں بھیج سکی۔ اور فرانس والوں سے کشیدگی بھی ہے۔ کیا عجب ہے کہ تعصب سے انگریزی اخبار اُلٹی پُلٹی ہی خبریں دیتے ہوں۔ بہرصورت اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ پیرس کی نمایش مادی لحاظ سے بڑی عالیشان ہوگی۔ لیکن سوال یہہ بنا رہے گا کہ کیا یہہ نمایش اُن کروڑوں کو شانتی دے سکے گی۔ جو کہ مہذب یوروپ اور امریکا میں بھی شانتی اور سُکھہ کی تلاش میں ہیں۔

نئی دُنیا سب کاموں میں بڑھ چڑھ کر ہے

نئی دُنیا (امریکہ) کے کارناموں سے اخباروں کے کالم کے کالم روز سیاہ ہوتے ہیں۔ جس صیغہ میں دیکھو نئی دُنیا والوں کو درجہ اوّل پر پاؤ گے۔ شہر نیو یارک کا ایک اخبار بتلاتا ہے کہ اُسکے ایک پرچہ میں اسقدر کاغذ صرف ہوتا ہے جو کہ چالیس ایکڑ اراضی کی لکڑی سے بنایا جاتا ہے۔ امریکا میں خصوصًا اخباروں کا دیوانہ پن ترقی پر ہے اور اگر یہی حالت رہی تو شاید وہاں کے جنگلات کا جلد خاتمہ ہو جاویگا۔ لیکن جہاں خرچ کرنے میں یہہ لوگ شیر ہیں۔ وہاں پیدا کرنے میں بھی اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں۔ غالبًا اُتنے ہی جنگل لگائے چلے جاتے ہونگے۔

اب کس کا اعتبار کریں

قادیانی مرزا تو کہتے ہیں کہ اُن کے پاس خدا کا فرمان آیا ہے۔ کہ طاعون کے قواعد ٹھیک محمدی مذہب کے مطابق ہیں۔ لیکن اخبار پائونیئر الٰہ آباد لکھتا ہے کہ بنارس کے پندرہ ہزار مسلمانوں نے ایک عام مجمع میں اکٹھے ہو کر یہہ قرار دیا ہے۔ کہ قوانین طاعون پیغمبر کی ہدایات کے برخلاف ہیں۔ اس جگہہ حیرانی یہہ ہے کہ کس کا اعتبار کیا جاوے۔ اس کا فیصلہ ہم مرزا صاحب کے آتما پر (اگر کوئی آتما ہے۔ کیونکہ محمد صاحب کو خود معلوم نہ تھا) چھوڑتے ہیں ◆ ——

دیوناگری پر محمدی بھائیوں کا کوپ

اگر شیمان اُتر دیش کو لاٹ صاحب نے اُردو زبان کو موقوف کرکے دیوناگری بھاشا کو کچہریوں کی زبان تسلیم کر لیا ہوتا تو البتہ ہمارے محمدی بھائیوں کے لئے کوئی شکایت کی جگہہ ہو سکتی۔ گو اُس وقت بھی بلحاظ اُس صوبہ کی آبادی وغیرہ اور ہندی و اُردو کے اوصاف کے مقابلہ کے پھر بھی یہہ سوال رہتا کہ آیا ایسا حکم انصافًا درست ہے یا نہیں لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ سر انٹنی میکڈانلڈ صاحب کے موجودہ ریزولیوشن پر محمدی صاحبان کیونکر اعتراض کر سکتے ہیں؟ کیا رعایا کے ہر ایک بڑے حصہ کو اپنی بھاشا میں اپنے عرض معروض کرنے کی اجازت دینا بے انصافی کہلا سکتی ہے؟ اینگلو انڈین اخباروں نے بھی (جو عمومًا محمدی صاحبان کے حق میں لکھا کرتے ہیں) یہہ تسلیم کر لیا ہے کہ موجودہ ریزولیوشن کے برخلاف محمدی صاحبان کو کسی قسم کی شکایت کی گنجایش نہیں ہے۔ خیر ہم اس معاملہ میں کچھہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ سچے دہرم کے ابھاو میں انسان اسیطرح کٹھپتلی ہو کر اپنا ادھکار قایم رکھنا چاہا کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے افسوس سے دیکھا ہے کہ بہت سے ہندو جو اپنے دہرم سے بے بہرہ ہونے کے باعث اپنی دیش بھاشا کو بھی خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اس فضول شور وشر میں محمدی صاحبان کے ساتھ شریک ہو رہے ہیں۔ لیکن یہہ کچھہ تعجب کی بات نہیں ہے جہاں رواج کی پابندیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو عمل میں ہندو بنا رکھا ہے وہاں ابھیاس نے لاکھوں ہندوؤں کو بھی نام ماتر کے ہی ہندو رہنے دیا ہے۔ اور اصل میں اُنہیں محمدی خیالات کا غلام بنا رکھا ہے۔ ——

اس تمام کشمکش میں پائونیئر کی رائے ہمیں بڑی ہی پُرمذاق معلوم ہوئی ◆ ہمعصر موصوف لکھتا ہے کہ چونکہ اس ریزولیوشن سے ہندو اپنی پوری حق رسی نہیں سمجھتے اور مسلمان اپنے حقوق پر دست اندازی سمجھتے ہیں۔ اور دونوں ناراض ہیں۔ اسلئے اس سے بڑھکر اس ریزولیوشن کے انصافانہ ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا ◆ ——

تمام دُنیا کا مقابلہ کرنا ہمت کا کام ہے

گو افریقہ کے مٹھی بہر بوئر بڑی دلیری سے سلطنت برطانیہ کی طاقت کا مقابلہ کرکے دُنیا کی واہ! واہ! حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن برطانیہ کی حالت بہی کچھ کم تحسین کے لایق نہیں۔ تمام دُنیا کی سلطنتوں کے آدمی برطانیہ والوں کے برخلاف ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک انگلشمین کا یورپین براعظم پر بےخوف وخطر گہومنا اسوقت مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن تاہم برطانیہ کے وہی خم ودم ہیں۔ سنجیدہ آدمیوں کو یہہ حالت حیرت میں ڈالنے والی ہے۔ لیکن سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا باوجود ان تمام نمایشوں کے ہم اُس کشمکش اور جدوجہد کی اصلیت کو بدل سکتے ہیں۔ جو کہ اس وقت بناوٹی مہذب دُنیا کو بہنور میں چکر دے رہی ہے۔ جسقدر محنت اور طاقت کہ ایک دوسرے کو زیر کرنے میں صرف کیجاتی ہے۔ اگر وہی انسانوں کی جسمانی اور روحانی حالت کو درست کرنے پر لگائی جاوے۔ تو یہہ سنسار واقعی بہت جلد سورگ دہام بنجاوے۔

ہوئی ہیں وہی جو رام رچ راکہا

قحط سالی سخت آئی۔ لاکہوں جانور پیاسے مرگئے۔ ہزاروں بچے بہوکوں ویاکل ہوکر تڑپ رہے ہیں۔ لیکن کیا آگے کچھہ آثار اچہے نظر آ رہے ہیں۔ مئی کا مہینا ہے۔ یہہ دن خوب زور سے تپنے کے تہے۔ لیکن یہاں اندہیری چل رہی ہے۔ بادل گرج رہے ہیں۔ فصل اب تک اندر نہیں آئی۔ لیکن ہریدوار وغیرہ میں اولے تک برس چکے ہیں۔ یہہ نظارا اوزان کراتا ہے۔ کہ جب اساڑہ میں بارش کی سخت ضرورت ہوگی تو شاید بادلوں کے لئے ترسنا نصیب ہو۔ لیکن ہو کیا سکتا ہے۔ آج رونے سے کچھہ نہیں ہوسکتا۔ آیندہ کے لئے فکر کرنا چاہئے۔ ہمارے کرموں نے ہمیں اس سخت قحط کے درشن کرائے۔ پس ہمارے کرم ہی اس سے چہٹکارا کرا سکتے ہیں۔ یگیہ ہون بند ہوگئے۔ طرح طرح کی بیماریوں اور قحط سالی نے آن گہیرا۔ اب یگیہ شروع کردو۔ پہر دُنیا کی کایا پلٹ جاویگی رام وہی کرتے ہیں جو ہمارے کرم بتلاتے ہیں۔ وہ گہر۔ برہمہ کا گہر۔ انصاف کا گہر ہے بہلئے نراش مت ہو۔ ایسی مت ہو۔ کیونکہ جو گوسائیں تلسی داس کہتے ہیں۔ کہ

ہوئی ہیں وہی جو رام رچ راکہا
کو کرترک بڑہاوے ساکہا۔

وہی فرماتے ہیں کہ۔

کرم پردہان جگت کر راکہا۔

پس اے بہائیو! سوچو کہ کن کو کرموں کے باعث ہم آئے دن قحط سالی کے شکار رہتے ہیں۔ اُن کو کرموں کو چہوڑ کر شاستر وید کی کرموں کی شرن لو۔ پہر تمہارا پراربدہ خود بخود درست ہوجاوے گا ٭

دُنیا کی آیندہ خوراک

دُنیا میں اسوقت جو آندولن ہو رہا ہے اُس سے آشا بندہتی ہے کہ مانس آیندہ کے لئے انسانی خوراک نہیں سمجہا جاویگا۔ مُدت سے اِس بارہ میں امریکا انگلینڈ فرانس وغیرہ دیشوں میں تحریک ہو رہی ہے۔ اور ویجیٹیرین سوسائٹیاں قایم ہو رہی ہیں لیکن اسوقت زیادہ تر اطمینان وہ یہہ بات ہے کہ مغربی دُنیا کے پہلوان لوگ خصوصًا اس وقت مانس کی غذا کو اصلی طاقت کے راستے میں ہارج سمجہہ رہے ہیں۔ حال میں ہی پہلوانی اور طاقت جسمانی پر مسٹر ولیم بینکر عرف اپالو نے ایک کتاب لکہی ہے جسمیں غذا کے مضمون پر مفصل بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ گوشت پہلوانی کے لئے طاقت جسمانی حاصل کرنیکا ٹہیک ذریعہ نہیں ہے۔ اس پہلوان کی مفصل رائے کے درج کرنیکی گنجایش نہ دیکہکر ہم اسجگہہ نمونہ کیطور پر اُسکے چند ایک فقروں کا اقتباس پیش کرتے ہیں صفحہ ۸۰ پر وہ لکہتا ہے۔ ” سبزی خور اپنی خوراک اصلی ذریعہ سے تمام خرابیوں سے پاک حاصل کرتا ہے اور پہلی مرتبہ ہی اُس سے اپنے خون اور گوشت کی پرورش کرتا ہے برخلاف اسکے گوشتخور اپنی خوراک دوسری کے ذریعہ سے لیتا ہے اور دوسری مرتبہ اُس چیز کو اپنے گوشت کی پرورش میں لگاتا ہے۔ جو کہ پیشتر دوسرے جانور کے استعمال میں آچکی ہے ” پہر یہہ ثابت کرکے کہ سبزی خور قومیں ہی بہادر رہیں تحریر کرتا ہے۔ ” درتجربہ ہمیں سکہاتا ہے کہ سب سے زیادہ انسانی بناوٹ کے مطابق اور تندرست رکہنے اور زیادہ عمر کے بخشنے والی وہی ہے جو کہ زیادہ تر نباتاتی دُنیا سے حاصل ہوتی ہے؟ (دیکہو صفحہ جات ۹۰ و ۹۱) پہر صفحہ ۹۹ پر لکہا ہے ” جو لوگ زیادہ تر گوشت پر اوقات بسری کرتے ہیں وہ زیادہ تر چڑچڑے جلد کہجنے والے اور غصہ ور ہوتے ہیں جو ایسے اوصاف ہیں جن سے کہ جسم کا جلد ناش ہوجاتا ہے۔ برخلاف اسکے جو لوگ گوشت کا زیادہ استعمال نہیں کرتے یا کلیتًا نباتات پر زندگی بسر کرتے ہیں عمومًا سنتوشی خوشدل۔ شانت اور سوچنے والے ہوتے ہیں۔ جو اوصاف کہ زندگی کے دراز کرنے میں بہت کچھہ مدد دیتے ہیں“؟ زمانہ کی رفتار کو دیکہکر ہم حیران ہوجاتے ہیں۔ ایک طرف سکاٹلینڈ سے انسی خوردلی کی اولاد سادہ لوک بہوجن کی ہدایت کرتی ہو۔ گویا پُرانے آریہ رشیوں کے چرنوں پر سر جُہکاتی ہو لیکن دوسری طرف اُن رشیوں کی سنتان ہونیکا فخر کرنے والے انسان کے پیٹ کو اور بیسرے جانوروں کا قبرستان بنانا چاہتے ہیں ٭

تہذیب ترقی پر ہے۔

اسوقت تہذیب چہلانگیں مار کر ترقی کر رہی ہے۔ لندن میں ایک طریقہ جاری ہوا ہے جسکی وجہہ سے گرجاگہر (چرچ) جانیکی ضرورت نہیں رہیگی۔ الیکٹروفون ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جسکی وجہہ سے پادری صاحبانکے تمام اُپدیشوں کو گہر بیٹہے لوگ سن سکا کرینگے سب چیزوں کا قصہ مختصر کرتے کرتے یوروپ والوں نے مذہب کا تو بالکل قصہ ہی مختصر کردیا ہے۔ اب وہ دن جلد آنیوالا ہے جبکہ اُستادوں کو اپنے شاگردوں کے درشن کرنیکی ضرورت نہیں رہیگی اور تمام سبق شاگردوں کو گہر بیٹہے اور شاید چارپائی پر لیٹے ہوئے ملجایا کریں گے۔ مادی ترقی اور ذہنی فتوحات نے یوروپ وغیرہ کو اندہا کردیا ہے ہماری سمجہہ میں اسوقت اِس افسوسناک مادہ پرستی سے یوروپ کو سوا ویدک دہرم کے سچے اصولوں کے اور کوئی طاقت بچا نہیں سکتی لیکن افسوس کہ ویدک دہرم روپی ناؤ کے کہیویا خود جہالت کے نشہ میں چور اپنے فرایض کو بہولے ہوئے سنسار کی زبردست لہر میں بہے چلے جاتے ہیں۔ پرم پتا! تمہیں اِن کو جگا کر خبردار کرسکتے ہو ٭

اوم شم ٭

اُپدیش (۶)

शता धारे विशति प्रत्य
हाभि : " " " " " "

جس مہان چکر سے چھوٹنے کی ابھلاشا لگ رہی ہے۔ اُسے جوڑنے والے پچاس ارے اور ہیں پھر تیہرے مضبوط لگے ہوئے ہیں۔ جب تک اِن اروں سے واقفیت نہ ہو۔ یہہ نہ معلوم ہو کہ وے کن کن آمیزشوں سے بنے ہیں۔ جب تک کہ یہہ علم نہ ہو کہ اُن کی ماہیت کیا ہے۔ تب تک اُن کا بہیہ سے علیحدہ ہونا مشکل ہے۔ اور اُس میں پھنسے ہوئے نربل جیو آتما کا چھٹکارا محال۔ اِن اروں اور پرتیہروں کو یوگ سمادھی کے اندر ستیہت رشی نے بڑی صفائی سے دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ اوِدیا اسمتا۔ راگ۔ دویش اور ابھی نویش روپی پانچ کلیش برابر برابر فاصلہ پر تمام درمیانی اروں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اوِدیا (جہالت) کے کارن جب جیو آتما اپنے سوروپ کو بھول کر جسم کو ہی آتما سمجھتا ہے تو اسمتا کا غلام بن راگ اور دویش اُس کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ جن چیزوں سے جسم کو آرام پہونچتا دکھائی دیتا ہے اُن سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور جن سے اس جسم کو تکلیف کا احتمال ہوتا ہے۔ اُن سے دشمنی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر موت بھیانک نظر آنے لگتی ہے۔ جس موت کے ذریعہ سے کہ اپنے اصلی وطن کے درشن ہو سکتے ہیں اُسی موت سے اوِدیا گرست منشیہ گھبراتا ہے

اِن سب کی ماہیت کی پڑتال کر کے دھیان میں مگن رشی نے دیگر اروں کی طرف نظر ڈالی تو کیا دیکھا کہ پانچوں گیان اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں اور من اِن گیارہوں کا مجموعہ ایک طرف جدّوجہد کر رہا ہے۔ اور ہزاروں روکاوٹیں ایک ہی مہیب شکل بنائے اِن کے راستے میں حایل ہیں۔ ہر ایک اندریہ کے روبرو ایک ایک اشکتی موجود ہے۔ جو کہ جیو آتما کو جتلا رہی ہے۔ کہ باوجود مادّی ثروت اور دولت کی موجودگی کے بھی وہ کسقدر ہیچ اور کمزور ہے۔ اِنہیں دیکھکر بہادر سے بہادر دل بھی کانپ اُٹھتا ہے۔ لیکن یہیں تک رکاوٹوں کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ سنسار روپی اگنی کنڈ کی تپش سے گھبرا کر منشیہ دُکھ دور کرنے کے لئے شیتل جل کی تلاش کرتا ہے۔ سنسار کے دُکھوں سے گھبرایا ہوا کوئی گیانی سے شانت ہونا چاہتا۔ لیکن بلا کرم اُسے چین نہیں ملتی۔ اسلئے پرویچار کی خاطر سنیاس کی پوشاک دھارن کرتا ہے لیکن جب اپنی کمزوری کے باعث حسب خواہش کامیاب نہیں ہوتا۔ تو زمانہ پر پھر ایک بات کو چھوڑ کر سنتوش چاہتا ہے لیکن زمانہ کی نیرنگی مشہور ہے۔ اُس کے چکر سے گھبرا کر قسمت پر شاکر ہو بیٹھتا ہے لیکن جب وشے ستاتے ہیں تو یہہ سمجھکر سنتوش کرتا ہے۔ کہ اِن کی ترپتی ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن پھر بھی سامان عیش اُسے مجبور کرتے ہیں۔ تو یہہ سوچکر شانتی کرتا ہے کہ وشیوں کا سامان جمع کرنے میں کلیش ہوتا ہے۔ جب اور زیادہ وشے کا اِتنا ستاتی ہے تو یہہ سمجھکر سنتشٹ ہونیکی کوشش کرتا ہے۔ کہ دوسروں کے پاس زیادہ سامان موجود ہیں۔ کوئی ترپتی نہ ہوتی دیکھکر اور کوئی وشے بھوگ میں ہنسا کا خیال کر کے ترپت ہونا چاہتا ہے۔ لیکن شانت ہونا نہیں ملتا۔ یوگ بل سے جو آٹھ سدھیوں کی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں بجائے اسکے کہ وہ انسان کو مدد دیں۔ سمادھستھ یوگی کو ایشور کے آنند مارگ سے بھٹکانیوالی دکھائی دیتی ہیں۔ نہ اِن سدھیوں میں شانتی نہ اِن کے ابھاؤ میں۔ نہ اوپر لکھی تشٹیوں میں شانتی۔ اور نہ اُنکے ابھاؤ میں پس یوگی اِن پچاس اروں کو دیکھکر پرتیہروں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جو کہ اِن اروں کو دڑھ کرتے ہیں۔ تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری دسوں گیان اور کرم اندریاں اپنے اپنے وشیوں کے اندر پھنسی ہوئی ہی اِن سب کو دڑھ کر رہی ہیں۔ اُسے سپشٹ ودت ہو جاتا ہے کہ جب تک اندریوں کو وشیوں کے اندر بچرنے کی کھلی اجازت ملتی رہیگی۔ تب تک سنسار روپی چکر کے ارے مضبوط بنے رہیں گے۔ نہ یہہ چکر ٹھہریگا اور نہ ہی ہمیں اِسکی اندرونی کمزوری معلوم کرنیکا موقع ملیگا نہ جوڑ ہلیں گے۔ اور نہ ہی ارے ڈھیلے پڑینگے لیکن اگر پرتیہروں کو نکال لیا جاوے۔ اگر اندریوں کو وشے بھوگ میں لپٹ ہونیسے علیحدہ کر لیا جاوے تو کسی قسم کے کلیش اور اشکتیاں بھی جیو آتما کو پرماتما کے برہمہ دھام میں جانیسے روک نہیں سکتے۔ راستہ پھر صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ اندریوں کو وشے بھوگ میں جوڑنے کے کارن کیا ہیں؟ جب تک یہہ معلوم نہ ہوں تب تک چھٹکارا مشکل ہے۔ اِسلئے پھر یوگی راج سے ہی پوچھو کہ وے آگے کیا دیکھ رہے ہیں ٭ ٭ اوم شم ٭

آچاریہ دیانند اور اسکے شِشیہ

نمبر (۱)

یونوں کے انیاچاروں نے گو بھارت ورش کے پراچین ساہتیہ (علم ادب) کے ساتھ بڑا ہی بُرا برتاؤ کیا۔ اور محمدی اعرابیت نے علمی خزانوں کو سمندرِ جہالت میں غرقاب کرنے میں گو کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تاہم آگ کشت وخون سے جو پُرانی سنسکرت کی کتابیں بچ گئی ہیں اُن کے اندر صبر اور سنجیدگی کے ساتھ تفتیش کرنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ سرشٹی کے آد سے ہی جہاں دیوآسُر سنگرام جاری رہا۔ اور جہاں وید روپی سورج کے آگے اکثر اودیا روپی بادل گھیرا ڈال کر سنسار کو دُکھ ساگر میں ڈبوتے رہے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ ہمیشہ حسب ضرورت ایسے مہان آتماؤں کا ظہور بھی ہوتا رہا۔ جو کہ ان اندھیرے بادلوں کو چھِن بھِن کرکے اُڑا دینے میں بجلی کا کام کرتے رہے۔ اور ایسے مہان آتماؤں کو ہمیشہ آچاریہ کی پدوی دی جاتی رہی۔ ٹھیک آچار ارتھات سداچار میں پرورت کرانے والے کو آچاریہ کہتے ہیں۔ ویدک سوریہ کے مقابل بادل آجانے سے ویدک گیان منشیوں کی نظروں سے خاص وقت کے لئے غائب ہو جاتا رہا۔ اور اس لئے اندھیرے میں اُنہیں یہہ گیان نہیں رہتا تھا۔ کہ کس راستہ پر چلنا چاہئے۔ اُلٹے راستے چلنے۔ اور ٹھوکریں کھاتے ہوئے انسانوں کو اگر بادل ہٹا کر سوریہ کے درشن کرائے جاویں تو وے سیدھے راستہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور راستہ دکھانیوالے کے ازحد مشکور ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر ویدک سورج کے آگے سے اگیان روپی اندھیرے کو جب آچاریہ لوگ ہٹا دیتے تھے تو منشیہ ویدک آچرنوں کی مہما کو دیکھکر دُراچاروں سے نفرت کرنے لگ جاتے تھے۔ اور اُس وقت وے لوگ اپنے راستہ دکھانے والے آچاریہ کا کوٹاشہ دھنیہ واد دیتے تھے۔ رشی دیانند بھی ایسے

آچاریوں میں سے ایک تھا

اُس کے جنم لینے پر بھارت ورش کی جو دشا تھی اُسے ہم انہیں کالموں میں نہیں بلکہ بارہا تقریر اور دیگر تحریروں کے ذریعہ سے بھی ظاہر کر چکے ہیں۔ نہیں! نہیں! بلکہ ہم سے زبردست دماغوں نے اُس خطرناک نظارے کو مناسب الفاظ میں عوام کے روبرو رکھا ہے۔ اُس نظارے کو آپ کبھی بھول نہیں سکتے۔ ویدک دہرم کا مضحکہ اُڑ رہا تھا۔ نیم وحشیوں کا یہہ مت سمجھا جاتا تھا۔ سنسکرت دانوں کے بیٹے سنسکرت کے تعلق سے مُنہہ چھپاتے پھرتے تھے۔ بچہ نوجوان ہوا۔ اور نوجوان نے شباب کے زمانہ میں قدم رکھا۔ دیکھتا کیا ہے کہ چاروں طرف سے بھیانک شکلوں کے ستائے ہوئے اُس کے ہم جنس بھاگے چلے آتے ہیں۔ اور اُن کے پیچھے کام۔ کرودہ۔ موہ۔ لوبھہ اور اہنکار کا لشکر دوڑا چلا آتا ہے۔

دیا اور آنند سے یُکت

تھا۔ دونوں پر دیا آئی اور آنندگھن کے آشرے اُن کے اُدّھار کا کام شروع کردیا۔ وید کو جھوٹے کلنکوں سے رہائی دلانے کا پرن کرکے جنگل وبیابان۔ شہر وبستی سب چھان مارے اور آخرکار بادلوں کو ہٹا کر آشچریہ یُکت بھارت سنتان کو

آتمک سوریہ کے درشن

کرادئے۔ دُنیا نے یکزبان ہوکر اُسے آچاریہ کی پدوی دیدی جنہیں اُس کے پرچار سے نقصان پہونچا جن کی پُشتوں کی روزیوں میں خلل پڑا۔ ایسے دشمنوں نے بھی اپنے عمل سے اُس کی آچاریہ پدوی کو سویکار کیا۔ اور کرتے کیوں نہ جو اُن کا بھی تو اُس نے بھلا ہی کیا۔ اُنہیں بھی تو صدیوں کے خواب غفلت سے جگایا۔ اُنہیں بھی تو آلسیہ جھاڑ دینے کے لئے اُس نے مجبور کیا۔ استو! کام ہوتا رہا۔ آچاریہ نے دُراچار پر سخت حملے کئے۔ یُکتی اور پرمان کی کڑک سے اودیا کے بادلوں کا ٹکرا۔ ویدک سوریہ کی روشنی سے سیدھا راستہ دکھلا کر۔ خود اُس راستہ پر چل نکلا۔ سینکڑوں اُس کے پیچھے بیخوف وخطر چلدئے۔ اور سچ یہہ ہے کہ اُنہوں نے اِس راستے پر چلکر اپنی حالت کو بھی بدلتے ہوئے پایا۔ اُنہوں نے اپنے انتہ کرن کی ملِنتا کو پوترتا میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ ہردیوں کی بیت پر شانتی جل کی برشا ہونے لگی۔ لیکن اِن میں سے کم ایسے تھے۔ جنہوں نے راستہ کی اصلی عظمت کو سمجھا ہو۔ عارضی جوش میں چلے گئے۔ آچاریہ کے ساتھ چلتے ہوئے عزت ہوتی دیکھکر ہی وے اُس کے ساتھ گئے۔ ورنہ اُنہوں نے رستہ کی پیارگی کو محسوس نہیں کیا تھا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو عارضی جوش کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ آچاریہ دیانند کو مرتے ہی اُسکو شِشیہ

اپنے اصلی سوروپ کو پرگٹ

کرنے لگے۔ دسوں جنیوں کو دیانند نے کیول اودیہ پنڈت ہی نہیں بنا دیا تھا۔ بلکہ دُنیاوی عروج پر بھی پہونچا دیا تھا۔ لیکن کیا اُنہوں نے اپنے گُرو کے مشن کی کچھہ بھی عزت کی؟ صرف یہی نہیں بلکہ آچاریہ کے بیسوں شِشیہ مکاری اور ریاکاری کا اعلیٰ نظارہ دکھا کر ثابت کر چکے ہیں کہ بھارت ورش میں اِس وقت خصوصاً دہرم اور ایمان وحشی پیچ پانوتلے روندا جاتا ہی اور اسلئے بھارت پر

قحط اور طاعون سے بجلی جا رہی ہے

جب صدیوں کے اناچار سے بھارت پرجا سب کی سب ہی بگڑ چکی تھی۔ تو کب اُمید تھی کہ دیانند کے شِشیہ بھی سب کے سب ایمانداری سے کام کرتے۔ اِس میں شُبہہ نہیں کہ بجلی کے ساتھ سنگھرشن سے تیج پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اُنہیں چیزوں میں جنمیں زندگی حاصل کرنے کی قوت موجود ہو۔ یہی وجہہ ہے کہ جہاں گُرودت ودیارتھی رشی کے ایک مرتبہ کے درشن مانتر سے ناستک پن کو تیاگ صرف سچا آستک ہی نہ بنا بلکہ اپنا جیون پروپکار کے ارپن کرگیا۔ جہاں رشی کا چھہ گھنٹوں کا ست سنگ لیکھرام کو دہرم ویر بنانے اور آخرکار دہرم پر بلیدان ہونے کی طاقت بخشنے کے لئے کافی تھا وہاں بیسیوں ایسے انسان اِسوقت موجود ہیں جن کے آتما کے اندر رشی کے برسوں کے ست سنگ نے بھی کچھہ اثر

پیدا نہ کیا۔ یہہ کیوں؟ اسلئے کہ اِن پُرشوں کی اندر
اُس بجلی کو جذب کرنے کی طاقت نہ تھی جس کا پرتو
سارے جہان میں پھیلانے کے لئے دیانند نے جنم
لیا تہا۔ ہمارے ناظرین اوپر کے خیالات کو پڑھ کر
شاید حیران ہونگے۔ اور شاید وثوقاً اُن کی سمجھ میں
بھی نہ آوے گا۔ کہ ہمارے اِن خیالات کے مُحرِّک
اس وقت کے کوئی واقعات ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر
غور سے دیکہا جاوے تو ہر ایک آریہ سماجسٹ پُرش
بشرطیکہ وہ آریہ سماج کی تمام حرکتوں کا غور سے
مطالعہ کرنیکا عادی ہو۔ اِن خیالات کی مُحرِّک وجہ کو سمجھ سکتا ہے۔
—— ہم کیوں آچاریہ دیانند کی پیروی کے لئے زور
دیتے ہیں۔ اور کیوں اُس کو موجودہ آریہ سماج کا
سچا راہبر مانتے ہیں؟ یہہ سوالات ہیں۔ جن پر مفصل
بحث کرنے کی اِس وقت سخت ضرورت ہے۔ اور ہم
کوشش کر بھی رہے ہیں۔ کہ جلد ٹیکی اور پرمان وار
اِن سوالات کا مکمل جواب پبلک کے روبرو کتاب
کی شکل میں پیش کریں۔ تاہم ہم سمجھتے اس قدر لکہنا
غیر ضروری نہ ہوگا۔ کہ جب تک زمانہ کے آچاریہ کی
پوری عزت نہ کی جاوے اور اُس کے بڑے سے بڑے
ودوان شِشیہ بھی جب تک اُسی کے بچنوں کی پُشٹی
کے کام میں اپنے جیونوں کو سمرپت نہ کریں تب تک
آچاریہ کا پورا شارتہ پورے طور پر پہیلا ایک
نہیں ہو سکتا۔ گوتم بدہ آچاریہ کی کاریکا کو بھی
اپنا عکس بنا کر شنکر نے مادہ پرستی کے ناستک مت
کو چکنا چور کیا تہا۔ اور شنکر کے بعد اُسکے چیلوں
نے بھی جن کی ساہتیہ اور دلیل کی لیاقت اُس سے
بھی بڑھ کر تھی۔ اُس کے خیالات کا گورو سنسار
میں پھیلایا تہا۔ کیول بھارت ورش کے ہی آچاریوں
پر کیا منحصر ہے۔ دُنیا کے دیگر حصّوں میں بھی جہاں
کہیں اصلاح کا کام آگے چلا ہے اُس کی وجہہ
بھی ہوتی رہی ہے۔ کہ ریفارمر کے پیروؤں نے
اُس کی تعلیم کے پہیلانے میں کوشش کی ہے۔ اور
یہہ بات مسلمہ ہے کہ جہاں تک کسی ریفارمر کے پیروؤں
نے اُس کے خیالات کو صحیح صورت میں پھیلانے کی
کوشش کی۔ وہیں تک اُس کے مشن کو کامیابی نصیب ہوئی۔
—— لیکن آریہ سماج کی حالت اُن تمام مصلحوں کی تحریکوں سے
جنکا ذکر اتہاس میں پایا جاتا ہے بالکل ہی مختلف دکھائی دیتی ہے
یہاں **آچاریہ نے ہی سب کام تمام کیا۔**
اُس کے چیلوں نے مدد دینے کی بجائے اُسکی تعلیم کو
غلط پیرایہ میں ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اگر
آج دیانند کی تصانیف کو علیحدہ کر لیا جاوے تو آریہ سماج
کا لٹریچر ہمیں یہہ پتہ نہیں دے سکتا کہ فی الحقیقت

آریہ سماج کے سدھانت کیا ہیں

ہم وقتاً فوقتاً انہیں کالموں میں آریہ سماج کے موجودہ
لٹریچر کی حالت دکہا کر ظاہر کرتے رہے ہیں کہ آریہ سماج
کے مصنف یا مؤلف بعض دیدہ دانستہ اور بعض گمراہی
میں پڑ کر آریہ سماج کے سدھانتوں کا ناش کر رہے
ہیں۔ گو اور بھی بواعث اس غلط رفتار کے ہوں لیکن
ایک بڑا بہاری باعث جو ہمنے دریافت کیا ہے وہ یہہ ہے
کہ ہر ایک آریہ سماجی باوجود ودیا شونیہ ہونیکے بھی اپنے آپ کو
محقق ثابت کرنا چاہتا ہے۔
اور اسلئے جہاں تمام خیالات مجبوراً دیانند کی تصانیف
سے چُراتا ہے تو وہاں اِس چوری کو دُنیا کی آنکھوں سے
چھپانے کے لئے اس قسم کے اوٹ پٹانگ پرمان تلاش
کرتا ہے کہ وہی سچے اصولوں کی صورت کو ہی پلٹا دیتے ہیں۔
اب تک جسقدر پستکیں نکلی ہیں اُن میں اگر سدھانت
کا بہ وہ ہوا ہے تو زیادہ تر اُس کی وجہہ اودیا ہی
تھی۔ اور اگر شاذونادر کسی بناوٹی آریہ سماجی نے بدنیتی
سے آریہ سماج کے سدھانتوں کو بگاڑنے کی جُزوی
کوشش کی بھی تو اُسے اسلئے ناکامیابی ہوئی۔ کہ
جہاں اُس کی کوشش سلسلہ وار نہ تھی وہاں اُسکے
پاس نمائش کیلئے ویدوں اور شاستروں کی ودیا کا گھمنڈ تہا۔
—— لیکن ایک خطرناک زبردست کوشش
رشی دیانند کے سدھانتوں کو دبانے
کی ہو رہی ہے۔ اور چونکہ اُس تحریک کا بانی ایک خاص
وجہہ سے آریہ سماج کا سخت دشمن ہوتے ہوئے بھی اُسکی
اندر گھسا ہوا ہے۔ اور ویدوں اور شاستروں کی گیان
کا گھمنڈ بھی رکھتا ہے۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ
اُس کی حرکتوں سے آریہ پبلک کو خبردار کیا جاوے۔
(باقی پھر)

ایڈیٹوریل نوٹس

اِس سوُرگ دہام کو نرک کنڈ مت بناؤ

گرشیم رتو کا پربہاؤ پڑ رہا ہے
میدان کی گرمی سے تپا ہوا سوداگر
ہردوار پہونچتا ہے۔ بندوں اور پنڈوں کی جدوجہد و کشمکش
سے جوں توں کرکے کل سیدھا گنگا کا راستہ لیتا ہے۔ آہا!
کیا سوچ جل ہے۔ اور یہہ کسطرح پر اٹھکیلیاں کرتا ہوا۔
لہروں کی شکل میں بہا جاتا ہے۔ سرد ہوا کے جھونکوں نے
آنکھوں اور پیروں کو شانت کر دیا ہے۔ پراچین رشیوں
کا پربہاؤ۔ آریہ جنوں کا واس کہکر ڈبکی مار کر غوطہ لگاتا
ہے۔ سارا تکان دور ہوگیا۔ بدن ہلکا۔ من تک شانت۔
ہردیہ کی دُبدہا کا دور ہوگئی۔ لیکن اس شانت اوستہا
میں بھی بیچارا چونک اُٹھتا ہے۔ یہہ کیوں؟ ذرا غور
سے دیکھو۔ وہ ننگا سادہو (نہیں! نہیں! اسادہو)
ہٹا کٹا پشت بدن لئے ایک سادہ لوح سے جانگھیں دبوا
اور آنکھوں کی ٹکٹکی ہر کی پوڑی پر نہانے والی استریوں
کی طرف لگائے ہوئے ہے۔ اُسی کے پاس والے تخت پر
دو تین جنٹلمین صورت بیٹھے ہیں جنمیں سے ایک کے ہاتھ
میں وہ پٹہ کا ایک سرا ہے۔ دوسرا سرا گنگا کے اندر۔ اور وہ پٹہ
لہروں کے ساتھ حرکت کر رہا ہے۔ جنٹلمین نے وہ پٹہ کھینچا۔
اور اُسمیں سے برانڈی کی بوتل کھول لی۔ تینوں جنٹلمین
ایک سُور سے بول اُٹھتے ہیں "واہ! واہ! کیسی سرد ہوگئی
اب آنند آئیگا!" لیکن غریب وشواسی سا رہا نہیں
جاتا۔ بے اختیار چلا اُٹھتا ہے "ارے دُشٹو! اس سورگ
دہام کو نرک کنڈ مت بناؤ" اور ہم بھی اُس غریب یاتری
کے ساتھ متفق ہو کر کہتے ہیں کہ اے پیارے ہندو نوجوانو
وکیلو۔ بیرسٹرو۔ جوڈیشل افسرو۔ اور ریئسو! رشیوں
کی پسند کی ہوئی ایک جگہہ کو تو اپنے رتیا چاروں سے
محفوظ رہنے دو ——

سارو بھوک سبھا اور ہمعصر آریہ پتر کا

سارو بھوک سبھا کی ضرورت کو اس وقت سب ہی آریہ پرش محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اسکے انتظام اور چار نیام پر رائے زنی کرتے ہوئے بعض سجن اپنی ذمہ واریوں کو نہیں سمجھتے۔ آریہ پتر کا لاہور کی ایک سنگار اس سبھا کی ضرورت جتلاتے ہوئے رسیکے پرچہ میں رائے زنی کرتے ہیں کہ اس سبھا کا صدر مقام (کارپالیہ کی جگہہ) لاہور رہنا چاہیے کیونکہ یہی تمام آریہ ... جلکہ تحریک کا مرکز ہے۔ ہماری رائے میں اسی قسم کی نیم ذمہ دارانہ رائیں بعض اوقات ملک کا موجب سخت نقصان پہونچاتی ہیں۔ ہماری رائے میں سارو دیشک سبھا کا صدر مقام ہونیکے لائق لاہور ہرگز نہیں ہے۔ اس سبھا کا صدر مقام ایسی جگہہ ہونا چاہیے جہاں سے کہ مدراس بمبئی کلکتہ اور ... سب جگہہ کے بھائی یکساں تکلیف برداشت کر کے پہونچ سکیں۔ اور ساتھ ہی جہاں کام کرنیوالے دہارمک خیالات رکھنے کے علاوہ انہیں عامل اور سنجیدہ بھی ہوں۔ قواعد اس سبھا کے بن چکے ہیں۔ اور اب ہمارے پنجم آریہ ... ہاتھوں میں ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی جلد انہیں کو درست کر کے مختلف آریہ پرتی ندہی سبھاؤں میں پیش کرنی کے لئے بھیجیں گے۔ کیونکہ اب جسقدر توقف ہو رہا ہے اُس کی ذمہ واری اُنہیں کے سر پڑتی ہے۔

آریہ برادری پر نئی بحث

آریہ برادری کے سوال پر ان کالموں میں اُس وقت بحث چھڑی تھی جبکہ ہم گرو کل کی ہیکتا کے لئے طیاری کر رہے تھے۔ اسلئے ہمیں فرصت نہ ملی کہ ہم اس اہم سوال پر اپنی رائے ظاہر کرسکتے۔ اب اس سوال پر پھر بحث شروع ہوئی ہے۔ اور ایک نئے پیرایہ میں۔ ہمارے ناظرین رائے ٹھاکر دت اور لالہ لچھمن داس بی اے کی تحریری بحث پڑھ چکے ہیں۔ آج کے پرچارک میں رائے صاحب کی تحریری گفتگو جو لالہ رام داس کے ساتھ ہوئی ہے وہ شروع کیجاتی ہے۔ رائے صاحب کے اس سوال کو ہاتھ میں لینے پر ہمیں امید ہو گئی تھی کہ شاید ہم اس بحث سے سبکدوش ہو جاوینگے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں لالہ لچھمن داس و لالہ رام داس نے اس سوال کو سلجھانیکی کوشش نہیں کی یا اگر کسی طرح کی کوشش کی بھی تو اُسمیں ناکامیاب رہے۔ وہاں رائے صاحب بھی اس بحث میں سنجیدگی سے حصہ نہیں لیا۔ ہم آئیندہ پرچہ میں اس کل تحریری بحث کو ختم کریں گے۔ اور اُس کے بعد اس سوال پر مفصل لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

وید پرچار فنڈ کو مت بھولو

عجائب پسندی میں ہم ایسے غرق ہو چکے ہیں کہ ہمیں اپنے فرائض کی بھی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ وید پرچار فنڈ کو اب آریوں نے بالکل ہی بھلا دیا ہے۔ اس فنڈ کی آمدنی بہت کم ہو چکی ہے جو ہمارے لیے باعث شرم ہوگا۔ اگر ہم اکتوبر ۱۹۰۹ء کے آخیر تک اس فنڈ میں دس ہزار روپئیہ سے کم آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر میں داخل کر سکیں۔ چاروں طرف سے دہرم کی پیاسی دردناک آوازیں پکار رہی ہیں۔ اور آپ کے پاس سامان موجود نہیں۔ عیسائی پادری مایوس ہو کر کہتے ہیں اپنے آدمی کم کرتے جاتے ہیں کہ کوئی عیسائی نہیں بنتا۔ لیکن افسوس کہ باوجود لوگوں کے بے تحاشا شور مچانے اور دہرم گرہن کرنیکے لئے طیاری دکھانیکے بھی آریہ سماج کیطرف سے کوئی کافی پربندہ اُپدیشکوں کے بھیجنے کا نہیں ہوتا۔ جالندہر آریہ سماج نے کچھ کوشش کرنی شروع کی ہے اگر اسوقت ہر ایک سماج کچھ کچھ نقد جمع کرنے پر کمر باندہ لے تو دس ہزار روپئیہ کوئی بڑی رقم تو نہیں ہے کئی بڑے بڑے آریہ سماج سوئے پڑے ہیں۔ دہلی کو کیا ہو گیا۔ ملتان کے سالانہ جلسہ کی تاریخ کیوں مقرر نہیں ہوتی۔ شملہ کو جگنا چاہیے۔ کوئٹہ اور سکھر وغیرہ کو سر توڑ کوشش کرنی چاہیے اور جو بھائی آریہ سماجوں سے دور ہیں اُنہیں بھی ویدک دہرم کے پرچار کیلئے کافی سہایتا بھیجنی چاہیے۔ جب ہم اپنا فرض ادا کر دینگے تو پھر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے پوچھنے کا موقع آوے گا کہ اُس نے کسقدر کام کیا۔

[illegible]

آریہ سماج کے مقتدر والے جلسوں میں باتہ منتی ... شروع ہوئی ... کی کتھا شروع کر دی ہے ... [illegible]

[illegible]

گرُوکل

مقام تحصیل بانسور (ریاست الور) سے مہاشہ نارائن دت ورما صدر منصرم بندوبست نے بمدد لالہ ہرچند صاحب منصرم تحصیل مرور و ماسٹر وزیر چند صاحب کلارک گرُوکل کے لیے فہرست کہول کر مبلغ [illegible] روپیہ چندہ لکہوایا جس میں سے لو [illegible] روپیہ وصول ہوکر منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں پہونچ چکے ہیں۔ امید کہ باقی روپیہ بہی جلد وصول ہوکر پہونچیگا ۔

بابو ٹہاکر پرساد شاہ اُپ پردہان آریہ سماج داناپور نے حسب ذیل کتابیں ہمارے پاس گرُوکل کے ودیارتہیوں میں تقسیم کرنے کے لیے بہیجی ہیں۔ جو لاہور دفتر سبہا میں بہیجدی جاویں گی۔ ہم مہاشہ ٹہاکر پرساد جی کا دہنیہ واد کرتے ہوئے آشا رکہتے ہیں کہ وہ سدیو گرُوکل کی سہایتا کرتے رہیں گے۔ یوگ درشن ۱۲ جلدیں ویدانت درشن ۱۲ جلدیں۔ سمہن سنگیت ۶ جلدیں ۔

مہاشہ ہری نارائن گپت زمیندار کاندہلہ ضلع مظفرنگر لکہتے ہیں۔ " آپکا اپیل دربارہ گرُوکل پڑہکر جن مہاشیوں نے اسجگہہ سے پنجاب گرُوکل کے لیے امداد عطا فرمائی۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔ مبلغ [illegible] روپیہ سیوا میں لالہ شیودیال ایم۔ اے منتری آریہ پرتی ندہی سبہا روانہ ہوچکے ہیں۔ فہرست چندہ کہلی ہوئی ہے۔ جو کچہہ اور ہوگا بعد میں بہیجدیا جاویگا ۔

نمبر	نام امداد کنندگان	نقد اور رقم
۱	بابو سالگرام مشرا ہیڈ ماسٹر پرنسپل اینگلو سکول	[illegible]
۲	لالہ ہرنارائن داس رئیس	[illegible]
۳	منشی کلیان سنگہ جی ترق امین	[illegible]
۴	بابو لکہن لعل جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	[illegible]
۵	ٹہاکر محمد سنگہ جی امین نہر	[illegible]
۶	منشی بانکے لعل جی امین نہر	[illegible]
۷	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قائم مقام ہاسپٹل اسسٹنٹ	[illegible]
۸	پنڈت رادہاکشن جی	[illegible]
۹	پنڈت ہرکشن لعل محرر ضلعدار	[illegible]
۱۰	پنڈت گنیش لعل جی امیدوار نہر	[illegible]
۱۱	بابو سیتارام جی گپتا طالبعلم میرٹہہ کالج	[illegible]
۱۲	لالہ چہوٹن لعل جی رئیس	[illegible]

آریہ سماجک خبریں

مہاشہ آسارام جی مدرس خضرآباد نے [illegible] روپیہ اپنی ستری کی طرف سے کنیا مہاودیالہ کیلیے اور [illegible] چودہری مولچند کی طرف سے وید پرچار فنڈ کیلیے دان بہیجا ہے۔

کوہ نینی تال پر ماہ چیت دیوی کا میلہ ہوتا ہے۔ جس میں سینکڑوں بکرے دیوی کی قربانی کے لیے کاٹے جاتے ہیں۔ اس سال آریہ سماج نینی تال کے دو سبہاسدوں نے اُس جگہہ لیکچر دئے ۔

گوکلپور (ضلع آگرا) میں پنڈت گنگا رام کے افریقہ سے واپس آنے پر ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں ہون اور لیکچر وغیرہ کے بعد پنڈت گنگا رام جی نے مکان مالیتی چہہ سو روپیہ گوکلپور آریہ سماج کے مندر کے لیے دان دیا۔ اور ایک سو روپیہ نقد آریہ سماج آگرا کے بہینٹ کیا۔ ساتہہ ہی تقریباً دو سو آریہ بہائیوں کا بہوجن سے ستکار کیا ۔

آریہ سماج اسلام نگر (ضلع بدایوں) کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷ اور ۲۸ مئی کو ہوگا۔ سکندرآباد کی بہجن منڈلی شریک ہوگی ۔

آریہ سماج خیرپور سادات (تحصیل علی پور۔ ضلع مظفر گڑہ) کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۷ اور ۲۸ مئی کو ہوگا نگر کیرتن ۲۶ مئی کے لیے مقرر ہے۔ مظفر گڑہ ریلوے سٹیشن سے خیرپور تک ٹمٹم کی سواری ملتی ہے۔ آریہ بہائیوں کو منتری مہاشہ نے بڑے پریم سے نمنترن دیا ہے ۔

آریہ سماج خیرپور ضلع مظفر گڑہ کی اُپ سماج کے ایک ماہ میں دو جلسے ہوتے ہیں۔ جبکہ بڑی دہوم دہام سے نگر کیرتن ہوکر ہون ہوتا ہے۔ اور سندہیا کے بعد بہجن آدی ہوتے ہیں ۔

دامن کوہ لاہل میں بہی آریہ دہرم کا چرچا پہیلتا جاتا ہے

آگرا کے گرد نواح میں ایک فرقہ محمدیوں کا ہے جو لال خانی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے بیوہار ہندوؤں سے زیادہ ملتے ہیں۔ ہمعصر آریہ متر کا سے معلوم ہوا کہ آگرا آریہ سماج اُنہیں شدہ کرکے شامل آریہ سماج کرنا چاہتا ہے۔ ہم آگرا نواسی بہائیوں کو اُن کی اس جرأت پر مبارک باد کہتے ہیں ۔

آریہ سماج تلہر ضلع شاہجہانپور میں ۹ اپریل کو منشی اندرجیت صاحب اور ۱۰ کو منشی پیارے لال صاحب اور ۱۱ اپریل کو منشی چمن لال صاحب اور ۱۲ کو منشی کامتا پرساد صاحب کے پتروں کے یگیوپویت اور ویدآرمبہہ سنسکار ہر ایک کے دولتخانہ پر بڑی خوبی کے ساتہہ ہوئے۔ ہر ایک صاحب نے اپنے دوستوں کو بہی اس یگیہ میں شامل ہونے کے لیے بلایا تہا۔ سب لڑکے برہمچریہ دہارن کرکر گرُوکل سکندرآباد کو گئے۔ اور بڑا آنند رہا۔ آفرین ہے۔ ان موقعوں پر حسب ذیل دان ہوا۔ منشی اندرجیت صاحب [illegible] روپیہ۔ منشی پیارے لال صاحب [illegible]۔ منشی چمن لال صاحب [illegible] روپیہ منشی کامتا پرساد صاحب [illegible] روپیہ اس شبہہ کاریہ کو پنڈت بدری دت جی و پنڈت بہیم سین جی و پنڈت چمن سنگہ جی شرما نے بڑے آنند سے کرایا ۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ممبران سماج انبالہ چہاؤنی نے اپنے کرتویہ پر دہیان دیا ہے۔ چنانچہ پنڈت بہوج رت جی کی تحریک پر سماج مندر تعمیر کرانے کے لیے ممبران انترنگ سبہا سے حسب ذیل چندہ لکہا گیا ہے۔ جو کہ اُنہوں نے بہت خوشی سے دینا منظور فرمایا ہے۔ لالہ کاشی ناتہہ صاحب پردہان [illegible] روپیہ۔ پنڈت روپ لال صاحب اُپ پردہان [illegible] روپیہ۔ بابو ہردیال صاحب منتری [illegible] روپیہ۔ بابو الکہ دہاری صاحب اُپ منتری [illegible] روپیہ۔ لالہ تاراچند صاحب کلارک محکمہ بارکماسٹری [illegible] روپیہ میزان [illegible] ان کے علاوہ اور کئی دہناڈیہ اور بہدرپرش ہیں جن سے مدد ملنے کی بہت آشا ہے۔ نیز سماج میں خیراتی صندوق رکہنے کے لیے بہی تجویز پاس ہوئی۔ یہہ تمام

تحریکیں پنڈت بھوجدت جی نے کی تھیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ممبران سماج شیگھر ہی اس نیک کام کو پورا کرتے ہوئے دکھائی دیں۔ پنڈت بھوجدت جی کے چار ویاکھیان گذشتہ ہفتہ میں ہوئے ٭

بابو آسان دت جی قصور سے لکھتے ہیں۔ "مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۰ء بعد سماپت ہونے ہفتہ وار جلسہ آریہ سماج قصور۔ عہدہ داران کا انتخاب بسال ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء کے لیے بالاتفاق رائے ممبران حسب ذیل کیا گیا۔ منشی سکھدیال جی پریزیڈنٹ۔ بابو آسا رت جی سکرٹری۔ ماسٹر بسنت لال جی اپدیشک۔ لالہ سکھدیال جی خزانچی۔ ماسٹر دولی چند جی ممبر انترنگ سبھا۔ اور نیز یہہ بھی گذارش ہے کہ سدا چار کا نیم ہر ایک ممبر کے لئے لازمی رکھا گیا ہے۔ آیندہ کیواسطے کل خط و کتابت بنام بندہ بحیثیت سکرٹری ہونی چاہئے۔ تا کسی طرح کا مغالطہ نہ پڑے" ٭

گوکل پورہ آریہ سماج (ضلع آگرا) کا پرتھم ہفتہ وار جلسہ تاریخ ۵ مئی سنیچروار کے دن لگا۔ پنڈت ورلت رام شرما ارگوپدیشک نے ایشور پرارتھنا کرا کر ستیارتھ پرکاش پڑھا۔ اور پنڈت کنہیا لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند آشرم ہائی سکول اجمیر نے آریہ ورت کی گذشتہ اور موجودہ حالت پر لیکچر دیا جس میں یہہ بھی بتلایا کہ کس طرح ہم اپنی پرانی عمدہ حالت پر پہونچ سکتے ہیں۔ حاضری چالیس سجن پرشوں کی تھی۔ آرتی کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔

انترنگ سبھا آریہ سماج گجرات کا سال حال کے لئے حسب ذیل انتخاب ہوا۔ منشی ساون سنگھ صاحب پردھان۔ لالہ تاراچند حکیم اپ پردھان۔ لالہ ہرنامداس منتری۔ لالہ درگا پرساد اپ منتری۔ لالہ راماچند خزانچی۔ لالہ دھرم داس کوش رکھشک۔ لالہ ہری چند لالہ نانک چند۔ لالہ نہال چند۔ لالہ بشمبر داس۔ لالہ نبیا مل۔ لالہ کرپا رام۔ ممبران ٭

تازہ خبریں اور رائیں

ڈبائی میں ایک براہمن ایک چانڈالنی سے کوکرم کرتا پکڑا گیا۔ اس پر ایک آریہ بھائی کل ہندو دھرم سبھا کو ملزم گردانتے ہیں۔ یہہ ایسا ہی الزام ہے جیسا کہ ایک آریہ سماجی کی وید ورودھ کارروائی کے لئے بانی کل آریہ پرش مطعون کئے جاویں ٭

جاپان سے سونا بے تحاشا آ رہا ہے۔ نہ معلوم اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انگریزی اخبار تو کہتے ہیں کہ ہند کو فایدہ ہوگا ٭

مہاراجہ صاحب بڑودہ اپنے لڑکوں کو انگریزی کالج میں داخل کرانے کے لئے ولایت (انگلستان) کو چلے ہیں۔ زمانہ کا تغیر دیکھئے۔ کوئی زمانہ تھا جبکہ روئے زمین کے عقلمند اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم کے لئے آریہ ورت کے رشیوں کے پاس بھیجا کرتے تھے ٭

لنڈن کے جج ڈے صاحب نے جنکی عمر ۸۴ برسوں کی ہے ایک کنواری سے بیاہ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ڈے صاحب مضبوط ہوں۔ لیکن "وقت پیری شباب کی باتیں" نہ صرف یہی کہ شوبھا نہیں دیتیں۔ بلکہ آج کل کے نحیف جثے والی اولاد کے لئے ایک بُری مثال کا کام دیتی ہیں ٭

ہمیں اخبار "دی خالصہ" میں یہہ پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ بھائی لکشمن سنگھ جی کی بھائی جواہر سنگھ وغیرہ سے باہمی صلح ہوگئی ہے ٭

مہاراجہ ہلکر کہتے ہیں کہ انہیں چھند (کالرا) کی بجنظار دوائی ملی ہے۔ جسے وہ مفت تقسیم کرنے کے لئے ہر جگہہ بھیجنے کے لئے طیار ہیں۔ درخواستیں والیئے اندور کے پرائیوٹ سکرٹری کے نام جانی چاہئیں۔

ایک شخص باشندہ گیلیانے بارش کا نسخہ ایجاد کیا ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں بارش کر دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ گورنمنٹ ہند سے مستدعی ہے۔ کہ اسکی لاگت اور ضرورت کے لئے کرایہ بھیجکر اور اسکی حفاظت کا اقرار کریں۔ تو وہ تجربہ دکھلانے کو طیار ہے۔ انعام تجربہ کے بعد مانگتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ ہند جسے آئے دن کروڑہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی لاکھوں کی اپیل قحط زدوں کے لیے کرنی پڑتی ہے۔ کیوں نہیں اس تجربہ کی اجازت دیتی۔

لاہور انارکلی بازار اور شہر سے فاحشہ عورتوں کو علیحدہ کرنے کے لئے آزمایشی طور پر دو مقدمات کی مفت پیروی کرنے کا لالہ نرنجنداس صاحب پلیڈر نے وعدہ فرمایا ہے۔ واقعی اگر فاحشہ عورتوں کو ایسے آباد بازاروں سے علیحدہ کرنے میں کامیابی ہوئی۔ تو ہم بابو ابناش چند رمونز مدار جی کو بڑی بھاری مبارکباد دیں گے۔ کیونکہ یہہ سب انہیں کی شبانہ روز کی جد و جہد کا نتیجہ ہوگا ٭

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

لالہ سانگ رام اسسٹنٹ ناظر کلکٹری الہ آباد دریافت فرماتے ہیں کہ آیا پنڈت شردھا رام پھلوری کے ست امرت پرواہ کے اُترہاگ کا کھنڈن چھپا ہے یا نہیں۔ اس میں پنڈت شردھا رام نے پرماتما جیو آتما کی ہستی سے انکار کیا ہے اور ویدوں کو مشتبہ کرتے بتلایا ہے۔ اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو پتہ دیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے کوئی خاص کتاب اسکے کھنڈن میں نہیں لکھی گئی۔ گو اخباروں میں وقتاً فوقتاً اس کا کھنڈن نکلا ہے ٭ (ایڈیٹر)

لالہ گھاسی رام ایم۔ اے نے ایک مضمون گروکل کی بابت لکھا تھا۔ جو ۱۲ بیساکھ کے پرچہ میں درج ہوا تھا۔ اس پر لالہ وزیر چند جی نے بحیثیت ایڈیٹری کچھ نوٹ بھی دئے تھے۔ اب لالہ گھاسی رام جی میرٹھ آئے ہیں۔ اور شاید مہاشہ جے رام شرما اور ڈاکٹر رامچند روغیرہ نے انہیں اسوقت

کے نوٹ وغیرہ دکہلا کرنے سرے سے اُس جگھڑے کو تازہ کرنا چاہا ہے - آپ کا پہلا اعتراض یہہ ہے - کہ آپ نے اپنے اعتراضات کی بیوقعتی کو نہیں مانا - بلکہ وہ عبارت آپ کی ... طنز آمیز تھی - خیر سنجیدہ بحث میں طنز آمیز تحریر آپ کو مبارک ہو - باقی کمزور غذا کے سوال پر اُنہیں باتوں کو دوہرانے ہوئے لکہنے کی کوشش کی گئی ہے - ہم آریہ بندہو - آریہ سماچار میرٹھہ اور اُن کے دیگر حامیوں کو واضح کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے آریہ گزٹ اور آریہ سینجر کی تحریروں کا نوٹس لینا چھوڑ دیا ہے اسیطرح پر آپ کے شخصی حملوں وغیرہ کا نوٹس لینا ترک کر دیا ہے - آپ دل کہول کر شخصی حملے کر لیں - ہاں! اگر کوئی بہائی سنجیدگی کے ساتھہ بحث کرنا چاہیں گے - تو اُن کے لئے پرچارک کے کالم ہمیشہ کہلے رہتے ہیں ؀

غزل

از

پنڈت بدری دت شرما اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی وشمالی واودہ

جبتک نقابِ شرک اوٹھایا نہ جائے گا -
وحدانیت کا چہرہ دکہایا نہ جائے گا -

بازارِ شفاعت کا یہاں گرم ہے جب تک
خلقت کو گناہوں سے بچایا نہ جائے گا -

گر عدل خداوند کا ہے بے بدل اٹل
عاصی مسیح سے تو چہوڑایا نہ جائے گا

ہے جبکہ خدا واحد کامل و لا شریک
پہر ہم سے سہ کپہیے مُنڈایا نہ جائے گا -

مالک کو چہوڑ بندوں کے بندے بنے ہیں جو
طوفان کفر اُن سے ہٹایا نہ جائے گا -

جب صرف خدا کے لئے واجب ہے بندگی -
کلمہ میں پہر رسول بڑہایا نہ جائے گا -

شرما وسیلے لاکہ برے ہیں جو سب سے
مردم پرستی سے خدا پایا نہ جائے گا -

آریہ برادری

ایڈیٹر ست دہرم پرچارک - نمستے -

بہت دفعہ یہہ سوال پیدا ہوا ہے کہ آریہ سماج سے ممبروں کو خارج کر دینا چاہئے - اگر وہ کسی خاص سدہانت کو نہ مانتے ہوں - ایک نوجوان تعلیم یافتہ سے جو ہیڈ ماسٹر ایک ہائی سکول کے ہیں اور جو آریہ پترکا کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں - اور جو خارج کرنے کے بڑے سرگرم ایڈوکیٹ ہیں - میری گفتگو آج ہوئی - جو تحریری سوال و جواب اُس کے ساتھہ ہوئے وہ بہیجتا ہوں - اُس سے ظاہر ہوگا کہ کہاں تک ان نوجوانوں کے خیالات غیر معین اور بے ٹھکانہ ہیں - اس کے خیال کے مطابق نہ تو کوئی آریہ سماج ہے اور نہ کوئی آریہ سبہاسد - اور پہر بہی یہی آدمی ہیں جو تغیر اور تبدل کی خواہاں ہیں ؀

آپ کا ہتیشی

ٹھاکر دت دہون - ۸ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

تحریری سوال و جواب منجانب رائے ٹھاکر دت دہون اور ماسٹر رام داس ہیڈ ماسٹر وکٹر ہائی سکول جلندہر چہاؤنی سابق سب ایڈیٹر آریہ پترکا -

سوال ۱ آپ آریہ سماج میں سے ممبروں کے خارج کرنے پر بہت زور دیتے ہیں - فرمائیے یہہ خارج کرنے کا قاعدہ کس اصول پر آپ چلانا چاہتے ہیں؟ ——

جواب ۱ جو ممبر کسی ویدک سدہانت سے منکر ہو - اُس کو سماج کی ممبری سے خارج کر دینا چاہئے -

سوال ۲ ویدک سدہانتوں سے آپکی کیا مراد ہے؟

جواب ۲ رگ - یجر - سام - اتہروید اور برہما سے لیکر مہرشی دیانند پریَنت رشی مہرشیوں کے گرنتہوں میں جو بیان کئے گئے ہیں اور جن کو مجملاً مہرشی سوامی دیانند سرسوتی نے منتو یا منتویہ میں بیان کیا ہے ؀ ——

سوال ۳ ویدوں کے منتروں سے سدہانت کا نکالنا کچھہ آسان کام ہے اور اس وقت جو رشی کرت گرنتہہ ہیں اُن میں سے پرکہشپت واکیوں کا نکالنا بہی کچھہ آسان نہیں - پہر ان کی ذکر کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ ——

جواب ۳ میں نے پہلے بہی اتفاقاً عرض کیا ہے اور پہر بہی عرض کرتا ہوں کہ ویدوں کے آشے کو ہم فی الحال وہیں تک سمجہہ سکتے ہیں - جہانتک کہ اُن کا مہرشی دیانند کی پستکوں میں بیان ہے - اور رشیوں کے سدہانتوں کا سار منتو یا منتویہ میں بہی سمجہہ لیجیے - اور آپکی تشریح مہرشی کے اصلیہ گرنتہوں مثلاً ستیارتہہ پرکاش - رگوید آدی بہاشیہ بہومکا وغیرہ میں ہے ؀ ——

سوال ۴ کیا ہر ایک ایسے سدہانت کو ماننا لازمی ہے - جس کا ذکر سوامی جی نے کیا ہے - ورنہ ممبری سے خارج ہونا چاہئے؟ ——

جواب ۴ بیشک ——

سوال ۵ اس بات کا فیصلہ کس طرح کیا جاویگا - کہ فلاں ممبر ہر ایک سدہانت کو مانتا ہے یا نہیں؟

جواب ۵ جب تک کہ کسی ممبر کی بابت یہہ قطعاً طور پر معلوم نہ ہو کہ وہ کسی سدہانت سے منکر ہے تب تک یہہ فرض کیا جاویگا - کہ اُس کا تمام سدہانتوں پر وشواس ہے ؀ ——

سوال ۶ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ممبر صاف طور پر کچھہ نہ کہے چاہے دل میں کچھہ مانے؟ ——

جواب ۶ آپ ہی کسی کے دل کی بابت کیا جان سکتے ہیں - سوائے اس کے کہ وہ خود ہی آپکو بتلادے -

سوال ۷ کیا ہر ایک ممبر کو اختیار ہوگا کہ دوسرے کی نسبت شکایت کرے کہ وہ سدہانت کو نہیں مانتا؟ -

جواب - بیشک - لیکن دوسرے آدمی کے کہدینے پر کہ میں سدھانت کو مانتا ہوں شکایت خارج ہوگی - جبتک کہ پہہ تحقیق نہ ہو جاوے کہ وہ ممبر شرارتاً مکاری اور دغابازی سے سماج میں فساد ڈالنا چاہتا ہے -

سوال - تحقیق کرنے اور فیصلہ کرنے کا اختیار کس کو ہوگا ؟

جواب - جیسا کہ اور تمام انتظامی معاملات کی بابت فیصلہ کرنے کا اختیار انترنگ سبھا کو (بشرط اپیل بطرف سبھا سدان) کلیتاً حاصل ہے - اسی طرح اس انتظامی معاملہ کی بابت بھی ●

سوال - اگر اختلاف رائے یہہ ہو کہ فلاں معاملہ سدھانت میں ہے یا نہ اس کا فیصلہ کون کریگا ؟

جواب - میں یہہ ممکن نہیں سمجھتا کہ جو لوگ سچ مچ آریہ ہوں اور سوامی جی کے گرنتھوں پر وشواس رکھتے ہوں - ان میں کبھی سدھانت کے معاملہ میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے ●

سوال - کیا آپ کے اخراج کی کارروائی اُسوقت ہو سکے گی جب آریہ سماج میں سچ مچ آریہ ہوں - یا موجودہ آریہ سماج میں اُس پر عمل ہونا چاہئیے ؟

جواب - اس تمام بات چیت سے میرا آریہ سماج سے وہی مطلب رہا ہے جو کہ آپ نیموں میں درج ہے - موجودہ وغیرہ کے معنے میں نہیں سمجھتا - اس وقت اصول پر بحث ہے - کسی خاص سبھا کے اصول کے مطابق ہونے یا نہ ہونے پر نہیں - اگر اس پر بحث کرنا چاہیں - تو بھی طیار ہوں - بشرطیکہ آپ پہلے میرے سوالوں کا جواب دے لیں ●

سوال ۱۱ - کیا آپ ہر ایک لوکل آریہ سماج کو آپ نیموں کے مطابق ٹھیک سمجھتے ہیں - اور اُن میں سداچاری آریہ سبھاسد ہی شامل ہیں ؟

جواب ۱۱ - میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں - کہ یہہ اصول کا سوال نہیں ہے - اس سوال کا جواب میں اُسی حالت میں دونگا - جب کہ آپ حسب وعدہ میرے سوال کا جواب دے چکیں گے ●

سوال ۱۲ - کیا ہر ایک لوکل سماج کی انترنگ سبھا کی کثرت رائے کو اختیار ہوگا کہ کسی ممبر کو خارج کر دیں ؟

جواب ۱۲ - سدھانتوں کے معاملہ میں سبھاسدوں کا یا انترنگ سبھا کا آپس میں اختلاف ہونا ہی ممکن نہیں تو پھر آپ کی کثرت رائے سے کیا معنے ؟

سوال ۱۳ - کیا اخراج اُس وقت عمل میں لانا چاہئیے جب کلی اتفاق رائے ہو ؟

جواب ۱۳ - اس میں شرطیہ فقرہ کی ضرورت ہی نہیں ہے - یہہ سورج کی طرح ظاہر ہے کہ سوامی جی کے منتو یا منتویہ کیا ہیں - ایک آدمی اُن کو ستیارتھ پرکاش میں پڑھ سکتا ہے ●

سوال ۱۴ - آپ سوال کو ٹالنا چاہتے ہیں اگر کسی ممبر کے خارج کرنے یا نہ کرنے پر انترنگ سبھا یا سبھاسدوں میں اختلاف رائے ہو تو کیا کیا جاویگا ؟

جواب ۱۴ - میں کہہ چکا ہوں کہ اختلاف رائے ہونا ناممکن ہے - اور سماج کے سدھانت روز روشن کی طرح ظاہر ہیں - اگر میرے جوابات کو ٹال مٹول سمجھتے ہیں تو پبلک کے سامنے اس تمام بات چیت کو رکھہ دیجئے - وہ خود ہی فیصلہ کر دیویگی - میری اس جواب کو آپ آخری سمجھئے - اور آپ میرے سوالوں کا جواب دیجئے - کیونکہ اگر آپ کسی اور پیرایہ میں اسی سوال کو دوہرائینگے - جیسا کہ آپ آگے کرتے آئے ہیں تو سوائے تضیع اوقات کے اور کچھہ نہیں ہوگا - میرا جواب پھر وہی ہوگا - میں ہرگز یہہ ممکن نہیں سمجھتا - کہ آریوں میں ویدک سدھانتوں کے معاملہ میں اختلاف رائے ہو -

سوال ۱۵ - آپ گھبرائیے نہیں - آریوں سے کیا مُراد لیتے ہیں ●

جواب ۱۵ - اس تمام بات چیت سے آریہ کی تعریف صاف ٹپکتی ہے - جب ہم کسی سدھانت سے مُنکر ہونے کے باعث اُس کو آریہ سماج سے خارج کرتے ہیں تو اس کے صاف یہہ معنے ہیں کہ جو آدمی سارے ویدک سدھانتوں پر وشواس کرتا ہے کیول وہی آریہ کہلایا جا سکتا ہے ●

سوال ۱۶ - آپ معاف رکھیے گا - اگر میں سوال کو پھر دوہراؤں - کیا آپ کی رائے یہہ ہے کہ کوئی ممبر کبھی کی ممبری سے خارج نہ کیا جاوے گا - جبتک کہ انترنگ سبھا اور سارا دھارن سبھا سربسمتی سے فیصلہ نہ کریں ●

جواب ۱۶ - معاف فرمادیں آپ پھر شرطیہ فقرہ استعمال کرتے ہیں - میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور آپ مجھے دوہرانے پر مجبور کرتے ہیں - کہ ویدک سدھانتوں کے معاملہ میں آریوں کو کسی سبھا میں اختلاف رائے کی گنجایش ہی نہیں - میری درخواست یہہ ہے کہ سوالات وجوابات کو دوہرا کر سمجہ و بیرتھ نہ کھوئیں - معلوم ہوتا ہے کہ آپ میرے سوالات کے جواب دینے سے گھبراتے ہیں - اور اسی واسطے اس معاملہ کو خواہ مخواہ طوالت دے رہے ہیں ●

سوال ۱۷ - سدھانتوں کے معاملہ کو جانے دیجئے - اس امر واقعہ کا کون فیصلہ کریگا - کہ فلاں ممبر سدھانت کے برخلاف عقیدہ رکھتا ہے یا نہ ●

جواب ۱۷ - نہ معلوم آپ کی یادداشت آپ کو اتنا دھوکہ کیوں دے رہی ہے - سوال اور جواب نمبر ۵ کو ملاحظہ فرمائیے اور تبلائیے کہ اِس سوال اور اُس سوال میں کیا فرق ہے ؟ خواہ مخواہ وقت ضایع کرنے سے کیا فائدہ - میں پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یا تو آپ صاف کہدیں کہ آپ میرے سوالوں کے جواب دینے سے کسی خاص کارن سے گھبراتے ہیں - ورنہ اپنے وقت کو بچائیے اور انہیں سوالوں کو دوہرانے کے میرے سوالوں کے جواب دینے میں خرچ کیجئے - اُمید کہ مجھے پھر درخواست کرنی نہ پڑیگی ●

سوال ۱۸ - ذرہ حوصلہ کیجیگا - آپ کے سوالوں کا وقت بھی آ جاتا ہے - جہاں تک میں دیکھتا ہوں آپ ایک امر ایسا کہہ رہے ہیں جو ہمارے تجربہ کے برخلاف ہے - کہ اختلاف رائے کا ہونا ممکن نہیں - کیا ایسے لئے آپ کے پاس کوئی نظیر یا دلیل ہے ؟

جواب ۱۸ - معاف رکھئے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں

کہ اس وقت اس سوال پر بحث نہیں ہو رہی کہ فلاں سبھا یا سوسائیٹی آریہ سماج ہے یا نہیں - یہہ دوسرا سوال ہے - سوال نمبر ۱ کے جواب میں بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ اس پر بحث ہو سکتی ہے - میں کسی خاص آدمی یا آدمیوں کے مجموعہ کے شبہ کا ذمہ دار نہیں ہوں - ایشور ہی جانتا ہے کہ کیوں اب آج دو منٹ کے بعد بات کو بھول جاتے ہیں -

سوال ۱۹ - سوال و جواب آریہ اور آریہ سماج اور ممبروں کو خارج کرنے کا تھا - آپ فرماتے ہیں کہ اس پر پھر بحث ہو سکتی ہے کیا آپنے وچار ہی ہے ؟

جواب ۱۹ اس معاملہ پر تو بات چیت ہو ہی رہی ہے - اور آپ کی طرف سے سوائے ٹال مٹول اور پچھلی باتوں کو پھر دوہرانے کے اور کوئی جواب موصول نہیں ہوا - سوال یہہ ہے کہ آیا ہم ایک خاص گروہ کو جو کہ اس وقت آپ کے دل میں ہو - اور جس کی بابت آپ یہہ خیال کرتے ہوں کہ اس کے سبھاسدوں میں سدھانتوں میں اختلاف ہے - آریہ سماج کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہہ سکتے - سوال صرف اتنا ہے کہ جو واقعی ہی نیموں اور اپنیموں کے مطابق سماج بنی ہوئی ہو - اس میں کیا ہونا چاہئے - سوال Abstract ہے Concrete آپ اس کو خواہ مخواہ بنانا چاہتے ہیں - سوال اصول ہے - آپ اس کو دھینگا زوری سے شخصی یا جماعتی بنانا چاہتے ہیں -

سوال ۲۰ - یہی تو میرا سوال ہے کہ اسکا فیصلہ کون کرے گا - کہ فلاں سماج واقعی نیموں اور اپنیموں کے مطابق ہے یا نہ اور میں حیران ہوں کہ اصول کو آپ نے کہاں سے آگھسیٹا - سوال و جواب تو کسی خاص ممبر کے اخراج کا کسی آریہ سماج سے تھا - آپ فرماتے ہیں یہہ سوال ہی نہیں ؟

جواب ۲۰ - آریہ سماج سے مطلب کسی ایسی سماج کا نہیں تھا - جو کہ آپ کے ذہن میں ہو - بلکہ اُس سماج سے تھا جو کہ واقعی نیموں اپنیموں کے مطابق بنائی گئی ہو - آپ پوچھتے ہیں - کہ اس امر کا فیصلہ کون کرے گا - کہ فلاں سماج نیم اپنیم کے انکول ہے یا نہیں - جھگڑا تو تب پڑے جب نیموں اور اپنیموں میں کوئی شک کی گنجایش ہو - وہ تو اظہر من الشمس ہیں - اس واسطے اُنمیں بھی اختلاف رائے کا ہونا ممکن نہیں ہے -

سوال ۲۱ - بھلا یہہ تو فرمائیے کہ جس قدر آریہ سماجیں اس وقت ہیں یا جن کو آپ جانتے ہیں - کیا آپ اُن کو نیموں اُپنیموں کے مطابق سمجھتے ہیں - اور اُن کو ممبران کو خارج کرنیکا اختیار ہونا چاہئے یا نہ ؟

جواب ۲۱ - سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں عرض کر چکا ہوں کہ اس معاملہ پر بحث نہیں ہے - آپ اپنے پہلے ہی سوال کو ملاحظہ کیجئے - اور فرمائیے کہ اُس سے یہہ بات کس طرح نکلتی ہے - چاہے آپ کتنی ہی کوشش کریں - میں تا وقتیکہ آپ میرے سوالوں کا جواب نہ دے لیں - اور سوائے معاملہ زیر بحث کے جس کا کہ میرے خیال میں کافی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے اور کسی امر پر ہرگز بحث کرنے کے واسطے تیار نہیں ہوں - آپ میرے سوالوں سے پیشتر اس کے کہ اُن کا آپ کو پتہ لگے کیوں گھبراتے ہیں -

سوال ۲۲ - ٹال مٹول کا الزام سوال کرنیوالے پر عاید نہیں ہو سکتا - آپ یہہ یاد رکھیئے گا - کیا آریہ سماج کو ممبروں کے خارج کرنے کا اختیار رہنا چاہئے یا سبھاسدوں کو بھی -

جواب ۲۲ - اگر سوال کرنے والا بار بار ایک ہی سوال کو دوہراتا جاوے تو ٹال مٹول کا الزام اس پر بھی عاید ہو سکتا ہے - میں نہیں جانتا کہ آیا کسی قانون کی کتاب میں ٹال مٹول کے یہہ معنے دئے ہیں - یا یہہ میرا ٹال مٹول سے مطلب تھا - معاف فرماویں آریہ سماج سے مُراد کسی خاص آریہ سماج سے نہیں تھی - لیکن صرف اُسی آریہ سماج سے جو کہ عین اصولوں کے مطابق ہو - آپکو اس معاملہ میں میری رائے تو پرتیت ہو ہی گئی - پھر آپ معاملہ کو کیوں خواہ مخواہ لمبا کرتے ہیں - پیچھے میں صاف کہہ دیتا ہوں کہ کوئی ممبر جو کہ کسی ویدک سدھانت سے منکر ہو سماج سے خارج ہو جانے کے لایق ہے - سدھانت وہی ہیں جو کہ مہرشی دیانند سرستی جی نے اپنے امولیہ گرنتھہ ستیارتھہ پرکاش کی آخیر میں سو منتویہ امنتویہ کی سرخی کے نیچے دئے ہیں - اگر آپ پھر کسی غیر متعلق مضمون کو بحث میں لا دینگے تو تضیع اوقات کے ذمہ وار آپ ٹھہریں گے -

سوال ۲۳ - آپ نے میرے سوال کے آخری فقرہ کا جواب نہیں دیا - کیا سبھاسدی سے بھی کوئی آریہ گرائے جانے یا خارج کرنے کا مستوجب ہو سکتا ہے - اور کن شرایط پر -

جواب ۲۳ - یہہ عجیب سوال ہے - سوال چلا تھا ممبری سے اور آپ آ پہونچے ہیں سبھاسدی پر کیا میں سمجھہ لوں کہ اُس معاملہ پر آپ بھی مزید بحث کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں - اور یوں میں بھی حیران ہوں کہ آپ جیسا لایق اور سمجھدار اور مدلل آدمی ایسے سوال کو پیش ہی کس طرح کر سکتا ہے اگر ہم کہیں کہ فلاں آدمی کو ہندوستان سے باہر نکال دیا گیا ہے - تو کیا پھر اس سوال کی بھی گنجایش رہے گی کہ اُس کو کرنال سے باہر نکالا ہے یا نہیں - جب سبھاسد ان ممبران میں سے ہی چُنے جاتے ہیں تو یہہ بات صاف ظاہر ہے - کہ جو آدمی ممبر نہیں رہا وہ سبھاسد ہرگز نہیں کہلا سکتا -

سوال ۲۴ - آپ نے میرے سوال کے سمجھنے میں غلطی کیا ہے - میں یہہ پوچھتا ہوں کہ سبھاسد کی پدوی سے گرانے کے لیے سدھانت کو ماننا بھی کافی ہے یا کچھہ اور ؟

جواب ۲۴ - کیا پہلے سوال کا فیصلہ ہو گیا - یا آپ اُس پر زیادہ بحث کرنا مناسب نہیں سمجھتے - اگر آپ اس دوسرے سوال پر بات چیت کرنا چاہتے ہیں تو میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد

شرق سے کیجئے - میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہہ انصاف ہے کہ جبکہ آپ کے ایک سوال پر بات چیت ختم ہو جاوے تو آپ مجھے سوال کرنے کا حق ہی نہ دیں - اور دوسرا سوال پیش کر دیں ہ

سوال ۲۵ - آپ نے بحث کے منشاء کے سمجھنے میں شاید غلطی کی ہے - بات چیت ممبران اور سبھاسدان کے اخراج کے متعلق تھی - کیا یہہ آپ مانتے ہیں - کہ ممبر سداچاری نہ ہو اُس کو سبھا نہیں رکھنا چاہئے ؟

جواب ۲۵ - گستاخی معاف آپ کے پہلے سوال میں کہیں بھی سبھاسد کا لفظ نہیں آیا - اس لفظ کا ذکر سوال نمبر ۲۲ میں جہانتک مجھے یاد ہے آتا ہے آیا ہے - اگر آپ اپنے پہلے سوال کو غور سے پڑھیں تو آپ کو پرتیت ہوگا - کہ اُس میں صرف ممبروں کے اخراج کا ذکر ہے - سبھاسدوں کا ذکر نہیں

سوال ۲۶ - اُس کی وجہہ یہہ ہے کہ جب ممبر کے اخراج پر بحث ہولے تو سبھاسد کے متعلق بات چیت چلیگی آپ نے ممبر کے اخراج کے سوال پر عین جواب دینے سے پہلوتہی کی اب دیکھیں کہ آیا سبھاسد کے متعلق بھی آپ کو کہاں تک سوجھا ہے ہ

جواب ۲۶ - آیا میں نے آپ کے سوال کے جواب دینے میں پہلوتہی کی ہے - یا نہ اس امر کا فیصلہ پبلک پر چھوڑئے - اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس امر پر بات چیت کرنا مناسب نہیں سمجھتے - اب چونکہ آپ ایک دوسرے امر کی بابت میرے خیالات کو جاننا چاہتے ہیں - تو یہہ عین انصاف ہے کہ میں بھی آپ کی رائے ایک امر کی بابت جان لوں - اُس کے بعد پھر آپ کے سوال کرنے کی باری آوے گی ہ

سوال ۲۷ - بھائی ممبری کے اخراج کا فیصلہ آپ سبھاسدان پر رکھنا چاہتے ہیں - تو کیا یہہ سوال دوسرا ہے - جب میں دریافت کروں کہ سبھاسد سو کیا آپ سداچاری آریہ لیتے ہیں یا کوئی اور ؟

جواب ۲۷ - آپ نے شاید میرے مطلب کو یا تو ٹھیک سمجھا نہیں یا اُس کو واضح طور پر بیان کرنے میں غلطی کھائی ہے - میں ممبروں کے اخراج کا فیصلہ ویدک سدّھانتوں کے ماننے یا نہ ماننے پر چھوڑتا ہوں کسی خاص آدمی کی رائے پر نہیں ہ

سوال ۲۸ - کیا اس بات کا فیصلہ عام سبھاسدان نہ کریں کہ فلاں ممبر سدّھانت کو نہیں مانتا - اور اگر اُن کے اختیار میں ہوگا تو کرپا کر کے بتلائے کہ سبھاسدوں سے آپ کی مُراد سداچاری آریہ ہے یا نہ جو سدّھانتش آمدنی کا دیتے ہوں ؟

جواب ۲۸ - آپ اُپ نیموں کو دیکھ لیجئے وہاں سے آپ کو پرتیت ہو جاویگا ۔

سوال ۲۹ - میں نے اُپ نیموں کو دیکھ کر پوچھا ہے کہ سبھاسد وہ آریہ ہے جو سداچاری ہو - اور سدّھانش آمدنی چندہ دے - کیا یہہ درست ہے ؟

جواب ۲۹ - بیشک میری وہی رائے ہے جو اُپ نیموں میں درج ہے - میں سبھاسد کی وہی تعریف ٹھیک سمجھتا ہوں جو اُپ نیموں میں لکھی ہوئی ہے - میرے خیال میں اب اس معاملہ پر زیادہ بحث کی گنجائش نہیں

سوال ۳۰ - کیا آپ دُراچاری آریہ کو اُس سبھا میں بیٹھنے کی اجازت دیں گے جو اس سوال کا فیصلہ کرے کہ فلاں ممبر خارج ہونا چاہئے ؟

جواب ۳۰ آپ اس امر کا فیصلہ اُپ نیم دیکھ کر خود ہی کر لیجئے ۔

سوال ۳۱ - اُپ نیموں کے رو سے صرف وہی آریہ سبھاسد ہو جو سداچاری ہو - پس جو شخص جھوٹھ بولتا ہو - یا کوئی ادھرم کرتا ہو - سبھاسد نہیں رہ سکتا - کیا یہہ درست ہے ؟

جواب ۳۱ - میں نے ایک دفعہ عرض کر دی - جو کچھ اُپ نیموں میں درج ہے وہ مجھے بسر و چشم منظور ہے نہ معلوم آپ معاملہ کو کیوں طول دے رہے ہیں ہ

سوال ۳۲ - کرپا نِدھان - اُپ نیموں میں سداچار کی تشریح نہیں اسواسطے آپ سے پوچھتا ہوں کہ جھوٹھ بولنے والے ہنسا کرنے والے - دغا دینے غریب کی روزی کمانے والے - شراب خور برہمچاری آدی یا بیوں کو دُراچاری آپ مانتے ہیں یا نہ

جواب ۳۲ - اگر آپ سداچاری کی تشریح جاننا چاہتے ہیں تو ستیارتھ پرکاش کے دسویں سمّلاس کا مطالعہ فرمائیے

سوال ۳۳ - کیا وہ آریہ جو اس سمّلاس کے مطابق سداچاری نہ ہو - اُس سبھا میں بیٹھ سکے گا جو ممبری سے خارج کرنے کے لئے جمع ہو ؟

جواب ۳۳ جو ممبر سداچاری نہ ہو وہ آریہ سبھاسد نہیں کہلا سکتا - اور یہہ بات آپ بھی مان چکے ہیں کہ اُپ نیموں میں درج ہے - اس سے زیادہ اب اور کیا جاننا چاہتے ہیں ؟

سوال ۳۴ - اگر کسی ممبر کے اخراج کا سوال پیش کیا جاوے اور وہ یہہ سوال اٹھاوے کہ یہہ لوگ سداچاری نہیں جو فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں - تو کیا اُسکا یہہ اعتراض سماعت کیا جاویگا -

جواب ۳۴ - میں نے عرض کر دی کہ ممبری کی اخراج کی بابت آخیر فیصلہ صرف سبھاسدوں کے جلسہ میں ہی طے ہو سکتا ہے - اور سبھا کی تعریف بھی آپ کو بتلا دی تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے سوال کے کیا معنے ہیں - وہ سماج آریہ سماج کیسے کہلا سکیگی جس میں کہ اُپ نیموں کے برخلاف ممبروں کو سبھاسد قرار دے دیا گیا ہو ہ

سوال ۳۵ - کیا آپکی رائے میں وہ سماج آریہ سماج ہی نہیں جس میں ممبروں کی سداچار پر دھیان نہ دیا جاتا ہو

جواب ۳۵ - جو سماج اُپ نیموں کے برخلاف بنائی گئی ہو وہ کیسے آریہ سماج کہلائی جا سکتی ہے - اس امر کو آپ خود ہی سوچ لیں ہ

سوال ۳۶ - اسوقت جہانتک مجھکو معلوم ہے کسی سماج میں آریوں کے آچار کا خیال نہیں کیا جاتا - تو کیا وہ آریہ سماج کوئی نہیں ہ

جواب ۳۶ - آپ اپنے تجربہ کے خود ذمہ وار ہیں - آپ نے میری رائے جان لی - پیشتر اسکے کہ میں آپکی سیوا میں اپنا تجربہ بیان کروں اور پھر ہم بات چیت کریں - میں یہہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ میرے

نوآن اِشٹی یگیہ

میں نے پیشتر ایک مضمون "مصلیت ہولی" پر آپکی سیوا میں روانہ کیا تہا جس میں ظاہر کیا گیا تہا - کہ ستیہ شاستروں میں اس کا نام نو آن اِشٹی یگ ہے - اور ہولی کے نام سے بہی نامزد ہے جس کو ویاکرن سے سِدّھ کیا تہا - صرف آج کل شاستر انکول ودہی کو چہوڑکر اس کو نئی زیبائش کا حلقہ پہنا دیا گیا ہے - اس تحریر کے بعد میں اس کوشش میں تہا کہ سوامی جی نے بہی کہیں نہ کہیں اس کا ضرور ذکر کیا ہوگا - کیونکہ مجہہ کو وشواس تہا کہ وہ پورن ودوان تہے - اور اُنہوں نے بہارت اوپر کرپا کرکے جو کچہہ ہمارے کرتویہ تہے - وہ سب لکہدئے ہیں - اسی خیال میں تہا کہ مجہکو سنسکار ودہی کا مطالع کرتے ہوئے اچانک ہی وہ پرکرن مل گیا جسمیں ان دونوں یگوں اور اما وشیشٹی و پورنما شیشٹی کا بہی ذکر مختصر طور پر کیا ہے - یہہ پرکرن سنسکار ودہی صفحہ ۱۷۸ پر ہے - جہاں گرہست آشرم میں پنچ مہا یگوں کا ودہان ہے - وہاں اِشٹی یگ کو بتلاتے ہوئے اس کے آگے اس پرکرن کا آرنبہہ کرتے ہیں - اس کو دیکہنے سے مجہہ کو ٹہیک نشچیہ ہوگیا کہ ہولی ضرور ہی نوآن اِشٹی یگیہ ہے جس کو بہت سے ودوان آریہ پُرشوں نے اکثر بار دیکہا ہوگا - اگر اس پر متفق نہ ہوں تو یہہ ضروری ماننا پڑیگا کہ نوآن اِشٹی وسنوتر اِشٹی آدی ہونے چاہئیں - یہاں تک پہونچنے کے بعد آپ کو سمے نیت کرنا بہی اوشیہ ہی پڑے گا - اس موقعہ پر سوائے اس کے اور کوئی ایسا وقت مقرر نہ کرسکیں گے - کیونکہ فصل کا موقعہ یہی ہے - اس واسطے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہولی نوآن اِشٹی ہے - اگر کچہہ دہیان دیکر دیکہیں تو معلوم ہوگا - کہ اس کی طرف کچہہ بہی خیال نہیں - اور اکثروں کو نام تک بہی معلوم نہیں - اسلئے میری یہہ پرارتہنا ہے کہ آپ مہاجان اس کام کے رواج دینے میں پرشرتہہ کریں - اگر میرا یہہ خیال غلط ہے تو اوشیہ کہیں نہ کہیں یہہ بہی اور سنسکاروں کی طرح رواج پاتا - خواہ ودہی پورک نہ ہوتا - جیساکہ وِواہ آدی (جو ویدک ریتی سے کرائے جاتے ہیں) ہوتے ہیں - یہہ پرتیت ہوتا ہے کہ اس کی طرف کوئی توجہہ نہیں دی گئی - اس کارن آپ سجن لوگ اس پرکرن کو اور ان شاستروں کو جن کا ذکر میں اپنے پیشتر مضمون میں کرچکا ہوں دیکہکر اسکے پرچار میں کوشش کریں گے - اور اسکی اصلی حالت پر لانے کے واسطے آئیندہ سال تک تیار ہوجائیں گے اگر یہہ اعتراض پیدا کیا جاوے کہ لوگ ہون ہی نہیں کرتے - پہر یگیہ کہاں؟ تو ٹہیک معلوم نہیں ہوتا - کیونکہ اس یگیہ کو سب مل کر کرتے ہیں - علیحدہ علیحدہ نہیں کرتے - اور اکثر اس موقعہ پر سماجوں میں ہون بہی ہوتا ہے - جس سے یہہ اعتراض بالکل جاتا رہتا ہے - اس میں کچہہ تہوڑا ہی زیادہ درویہ اور ودہی کا فرق پڑتا ہے - اس لئے اسکے کرنے میں کوئی آلسیہ اور اس قسم کی (جیسے نہ کرنے کے سبب سے فضول اعتراضات کئے جاتے ہیں - اور بہت سے مہاشیوں سے میں نے خود سُنے ہیں) بہانہ بازی نہ کریں گے - اور اس بہارت ورش کے اُس بڑے بہاری تہوار کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے واسطے دل وجان سے اُدیوگ کریں گے - اور جسقدر ایسے کاموں کے کرنے سے پرچار ہوسکتا ہے - اسقدر کئی برسوں میں بہی دوسرے طریقوں سے اثر پذیر نہیں ہوسکتا - اور دیگر مذاہب والوں کے اعتراضات جو سماج پر ہوتے ہیں - وہ بہی کم ہوجائیں - اور اُن کو بہی اس کی اصلی حالت معلوم ہو - اور جس کی عملی کارروائی کو دیکہکر اور مہاتما رشیوں کے طریقہ کو دیکہکر اپنے دلوں میں شرم پیدا کریں - اور اس دہرم کے ورودہ کارروائی کے کرنے سے جو دُکہہ پراپت ہوتا ہے اُس سے بچیں - آشا ہے - اور انت میں یہی پرارتہنا ہے کہ آپ سجن لوگ اس پر دہیان دیکر اس کو شاستر انکول ودہی پورک شروع کریں گے ۔

آپ کا شبہہ چنتک ٹہاکرداس اگروال رجمنٹ نمبر ۴ راولپنڈی ۔

پرشنوتر

جواب سوالات لالہ لکہمیداس صاحب ممبر آریہ سماج جہنگ مگہیانہ

(از لالہ خوشالی رام سٹیشن ماسٹر)

سوامی جی کی خاص عبارت ستیارتہہ پرکاش سے نقل کرکے ذیل میں درج ہے - "اب اس میں چاہنا چاہیئے - کہ جو جیو برہم کی ایکتا جگت متہیا شنکر اچاریہ کا نج مت تہا - تو وہ اچہا مت نہیں - اور جو جینیوں کے کہنڈن کے لئے اس مت کا سویکار کیا ہے - تو کچہہ اچہا ہے" نہ معلوم میرے بہائی کو اِن الفاظ کے پوری طور پر سمجہنے کے لئے کونسی کٹہنتا پیش آئی اور کونسے ایسے شبد سوجہے کہ جن سے سوامی جی کا جہوٹہہ کی پیروی کرنا یا کرانا سِدّھ ہوا - پریہ مترا! ان الفاظ سے سوامی جی مہاراج کی پوری سچائی - انصاف پسندی - اور محققانہ رائے ٹہیک ہی ہے - اور صاحب موصوف کو یکشپات سے رہت ثابت کررہے ہیں یعنی اُنہوں نے صاف لکہدیا ہے کہ جیو برہم کی ایکتا اور جگت متہیا آدی مت یدی شنکر اچاریہ کا نج مت تہا - تو اچہا نہیں ہے - یعنی بہرشٹ ہے - اور اگر مصلحت وقت کے لئے یہہ سویکار کیا گیا ہے تو کچہہ اچہا ہے یعنی مورتی پوجا آدی گہور پاپوں سے چہڑانا تو اچہا اور خود خدا بنانا بُرا - جس سے یہہ سِدّھ ہوتا ہے کہ جہوٹہہ کا پیروکار ہونا اچہا نہیں یعنی پاپ ہے - اور کچہہ کچہہ سچائی کا گُن - اور جہوٹہہ کا پرتیاگ والا کرم اچہا ہے - جیسے کہا جاوی - کہ فلاں پُرش کل گئی - فلاں دھاپہ - فلاں ترتیا اور

نلاں ست گُگی ہے - یعنی یہہ کل گُگی اچھا نہیں - دواپر اُس سے اچھا - ترتیا کچھہ اچھا - اور ست گُگی اچھا ہے - پرنتو ایسے ایسے شبد ہی تو سوامی جی مہاراج کو سرگیش ثابت کرنے والے ہیں - اسی لئے اِس گیارھویں سملاس میں اُنہوں نے بہت سی بہدر پُرشوں اور مہاتماؤں کے گُن اوگُن بلا خوف وخطر پرگٹ کرتے ہوئے سچے ویدمت کو بہلی پرکار درشا دیا ہے - بہلا اگر یہہ کہا جاوے کہ آونا تہہ نے بیسبب اودیا ایشور کو جواب دے دیا - جو اچھا نہیں کیا - مگر جیسے ہنا جیسے گہور پاپ سے ہلاک کا قطع تعلق کرانا کچھہ اچھا کیا ہے - ایسا ہی محمد صاحب نے عرب کے وحشیوں کو بسبب بے علم ہونے کے بہشت میں شراب کی نہریں اور حوریں ظاہر کرتے ہوئے شراب زنا - اور بُت پرستی سے چھڑانے کی کوشش کرنا کچھہ اچھا کیا ہے - ویسا ہی شنکر اچاریہ نے جینیوں یعنی جیو رکشکوں کے مورتی پوجا آدی گہور پاپوں سے بچانے کے لئے جیو برہم کی ایکتا بتانا کچھہ اچھا کیا - یعنی دُنیا سے ایک پاپوں سے چھڑانے کی سنگلتی نہ رکھتے ہوئے کچھہ شُبھہ کاموں کی طرف راغب کرنا کچھہ اچھا کیا ہے - تو کونسے اوتار اور جہوٹہہ کی پیروی ہو گئی - چونکہ سوامی جی مہاراج سچ کو گرہن اور جہوٹہہ کے پرتیاگ کرنے - اور پکشپات سے رہت ہونے کے لئے سداتت پر تھے ہیں - اسلئے مہاتماؤں اور رشیوں کے یتہا یوگ پرونچ دکا دینا دینے اور اوگنوں کی یتہا یوگ اپکیرتی کرنے میں پورے نیایہ سے کام لیتے رہے ہیں - عبارت کے لمبے ہونے کے کارن میں اسجگہہ مضمون کو ختم کرتا ہوں اور آشا رکہتا ہوں کہ عبارت کے ہر ایک پہلو کو آپ بہلی پرکار وچار کر نتیجہ نکال لینگے -

جو یتہا یوگ گُن اور شکتی نہ رکھتی ہو - ایسا ہی منتروں میں بُدہی کے بڑہانے اور شُدہی کو جتلانے ستیہ استیہ کی تمیز کرانے اور ایشور کو بہلی پرکار جتانے آدی کے انیک اثر ہیں - جو پڑہنے اور وچارنے سے معلوم ہوتے ہیں - باقی رہا جہاڑنا پہونکنا اسکی لئے چند الفاظ نیچے لکھہ دیتا ہوں - آشا ہے کہ سمجھہ جاویں گے - کیونکہ دانا کو اشارہ کافی ہوتا ہے -

جب میں سٹیشن بہل پر تہا تو میرے ملازم دیو یدا گر کو بچھو نے کاٹا - جس پر اُس جگہہ کو فوراً باندہ دیا گیا - اور مٹی کا تیل لگایا گیا - بچھو چونکہ شاید زہریلا تہا - اور بازو بہی فیتہ سے زور سے باندہا گیا تہا - اسلئے زہر کے ایک ہی جگہہ اکٹہا ہونے سے اُنگلی سوج گئی - اور درد بند نہ ہوا جس پر اُس نے ایک مولوی سے جہڑوایا - مگر بے سود - پھر ایک کا رڑہے جہاڑا - تاہم بہی کچھہ فائدہ نہ ہوا - اس کا یہہ نتیجہ دیکھکر میں نے ایک آہنی چمٹے سے جہوٹہہ موٹہہ جہاڑنا شروع کیا - اور من میں واہیات بکنے کی بجائے گایتری منتر کا جاپ کرتا گیا - چونکہ عرصہ قریباً تین گہنٹے کا گذر چکا تہا - یہہ سوچکر کہ زہر اپنا اثر کھلی ہو گی فوراً اُس کا ہاتھہ کھول دیا - اور پہونکیں مار کر کہا کہ "جاؤ اب آرام ہو جاویگا" اتنے میں وہ جا کر سو گیا - اور صبح تک بتدریج درد کم ہو گیا - ایسا ہی دوسری دفعہ بعد ایک ہفتہ اُسی کو بچھو نے کاٹا - اور چونکہ مجھے معلوم تہا کہ مسٹر پلاسٹر - یعنی سفوف رائی سے آبلہ کرنے یا دارچینی کا تیل لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے - اسی لئے مسٹرڈ پلاسٹر سے آبلہ کر کے زہر باہر نکالا گیا اور مریض فوراً شفایاب ہو گیا - چونکہ اس دفعہ بہی اُس کی تسلی کے لئے وہی گایتری منتر پڑہ کر پہونکا گیا - اِس لئے سارے سٹیشن پر مجھے بچھو کاٹے کے منتر کا جاننے والا ظاہر کیا گیا - مگر میں نے ان کو مغالطہ میں ڈالنا پسند نہ کر کے راز فاش کر دیا - اور آگے کے لئے سمجھا دیا کہ کیول اوشدہیوں سے فائدہ ہوتا ہے - نہ کہ جہاڑنے سے - اِسی طرح پہر چہانگا رام کانٹہ والے کی عورت کو سانپ نے کاٹا - میں نے فوراً اُنگلی باندہ دی - اور ڈاکٹر اور جہاڑنے والے کو بلایا جہاڑنے والے نے آتے ہی دکہلاوے کے لئے تو جہاڑنا شروع کیا - اور ساتہہ ہی قے کرانے کے لئے نیلک بوٹی پلائی - پیاز کھلائے - اور تقریباً تین پاؤ گہی گرم کر کے پلایا گیا - جس سے قدرے افاقہ ہوا - بعد میں ڈاکٹر بہی آ گیا - جو کہ دس روز میں مریض کو ڈاکٹری علاج سے شفایاب کر گیا - پرنتو! آپ بہلی پرکار جان لیویں کہ یہہ ایک بہیڑ چال ہو گئی ہے - کہ اوشدہی پر کوئی اعتبار نہیں کرتا - جس کے لئے ایسے دُکھوں کے علاج کنندوں نے دوکان کو ترقی دینے کیلئے ایسے ایسے آڈمبر رچے ہوتے ہیں - یدی آپ کسی لائق ودوان اور سرگیش علاج کنندہ سے اصلیت دریافت کریں گے - تو سوائے اوشدہی کوئی طریقہ شفایابی کا نہیں پاویں گے - آشا ہے - کہ آپ تہوڑے ہی سے وچار لیں گے ٭

نوٹ عام ڈسنے اور بچھو اور بہڑ کی خصوصاً ایسی اوشدہیاں بہی ہوتی ہیں کہ مریض کو جہاڑا پہونکتے ہوئے لگتی ہوئی معلوم نہیں دیتیں ٭

جواب سوالات مہاشہ دیوکی نندن

از الہ آباد کچہری کلکٹری - اخبار مطبوعہ ۱۸ اجیٹ سمت ۱۹۵۶ ٭ (۱) دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں -

اشتہارات

۹/۱۲ مرضِ دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں ۔ وے بابو جگت سنگھ محلہ درگھا کُنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں ۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جن کو کہ یہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ یا چالیس برس کا تھا ۔ یا کہ پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا ۔ آرام ہوا ہے ۔ ان کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا ۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں ۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں ۔ ان کا علاج مفت کرتے ہیں ۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں ۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات اور کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے

۱/۱۲ اتی اتم شانتی داہک ہمی بوٹی

یہہ اتی اتم اور عجیب بوٹی جس کی بابت ویدک اور دیگر گرنتھوں میں بہت مہماں کی گئی ہے ۔ اور نیز کلکتہ میں جو بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے ۔ اُس نے بھی اس کی بہت پرسنشا کی ہے ۔ یہہ بوٹی ویریہ رکشا کرنے والی اور دماغی طاقت کے بڑھانے والی ہے ۔ فی پونڈ ۱۰ ۔ اور ۶ ۔ خرچ ڈاک ۔ کل ایک روپیہ فی پونڈ پڑے گی ۔ آریہ جنتری میں اس کی قیمت ۲ فی پونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے ۔ یہہ بوٹی مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے ۔ علاوہ اسکے اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص چاہ سلاجیت وغیرہ منگوانی چاہیں ۔ تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں ۔ اسپر مناسب کمیشن لیا جاتا ہے ؛

المشتھر بہراتا دیو کینا ۔ کوتوالی بازار دہرم سالہ ضلع کانگڑہ ؛

۶/۱۲ کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ڈاکٹر باسدیو سہائے دنسر انچارج ناجیور چیریٹیبل ہاسپٹل گوڑ براہمن گوتر بھاردواج اپنی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرانا چاہتے ہیں ۔ لڑکی تندرست عمر ۱۴ سال علاوہ رسوئی وغیرہ بنانے کے ناگری پڑھی لکھی ہے ۔ جو صاحب سمبندھ کرنا چاہیں بشرائط ذیل اُن سے یا مجھ سے خط و کتابت (۱) لڑکے کی عمر ۱۹ و ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔ (۲) تندرست نیک چلن ویدک سدہانتوں کا عامل ہو ۔ (۳) ناگری اور کم از کم مڈل یا انٹرنیس پاس ہو (۴) ذریعہ معاش معقول ہو ؛ **المشتہر** برجموہن لال منتری آریہ سماج "تاج پور ضلع بجنور ۔

۱/۱۲ ستری دہرم نیتی ۱۲/۱۲

ستریوں کے لئے نہایت عمدہ کتاب دیوناگری بھاشا میں اس طرز کی ایک ہی کتاب چھپی ہے ۔ آریہ پُرشوں نے بہت پسند کی ہے ۔ مطبع ست دہرم پرچارک اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور تتھا سوامی برہمانند لاہور اور پنچم سنگھ مقام وڈہالاں کیمپ کاٹھیاوار کے پتہ سے مل سکتی ہے ؛ ۔

۱/۱۲ بر کیلئے کنیا کی ضرورت ۸/۱۲

میرے ایک دوست از قوم کہتری باشندہ شہر لودہانہ ۔ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر بڈھیرہ نہر جمن غربی سرسہ ۔ پنج عمر ۲۴ سال کسی اچھی کہتری کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ جس کی عمر ۱۴ ۔ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو ۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے ؛ **المشتھر** ہرنام داس ۔ اورسیر نہر جمن غربی کوٹھی سوندری ڈاک خانہ پونڈری ضلع کرنال (پنجاب)

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات کہتری ذات کہتری ساکنہ راہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً بیس سال سب اگم ورت ۔ ملازم بعہدہ سگنلر بشاہرہ عہ روپیہ ماہوار جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونے کی وجہ سے ابتک شادی نہیں ہوئی ۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے ۔ **المشتہر** گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ ۔

برہمچریہ ورد ہک یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہا تما پُرش کمزور دماغ والوں اور کند ذہن طلباء کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے ۔ قیمت ایک پوڑیہ ایک روپیہ جو کہ عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی خوراک ہے ؛ ۔

ویریہ ورد ہک یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی ۔

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے ۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آیندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے قیمت ایک پوڑیہ عہ جو عرصہ ایکماہ کے لئے کافی ہے ۔ **المشتہر** سوامی برہمانند گھٹی بازار لاہور

۶/۱۲ کنیا کے لئے بر کی ضرورت ۶/۱۲

ایک شدہ آچھی خاندانی سارسُت برہمن کی دو سالہ کنیا کے لئے جو ہندی بھاشا کشیدہ وغیرہ اچھی طرح جانتی ہے ۔ ایک ایسے براہمن لڑکے کی ضرورت ہے جو منڈاہر ۔ پاراشر ۔ بھاردواج ۔ مودگل ۔ اور ستی ۔ گوتوں میں سے نہ ہو ۔ بواہ ویدک ریت ہوگا ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛ **المشتہر** موہن لعل کوڑہ ممبر آریہ سماج سری گوبندپور

اشتہارات

کنیا پاٹھ شالا جموں کے واسطے ایک سوشیلا اور لایق ادھیاپک کی ضرورت ہے - علاوہ گورمکھی کے شاستروں میں اچھی لیاقت رکھتی ہو - درخواست کسی معقول بھدر پرش یا کسی سکرٹری آریہ سماج کی معرفت یکم جون تک آنی چاہیئے - تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار دی جاویگی - درخواست بخدمت رائے بھگت رام صاحب ساہنی ڈویژنل انجنیر جموں آنی چاہیئے ؛

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا - اب زیر اہتمام لالہ متھراداس لوری پروپرایٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے - ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان ہوادار ولیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ عیالدار صاحبان کے لیئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہہ بنوائی گئی ہے - بستر اور برتن کہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں - فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۸ - درجہ دوم ۶ درجہ سوم ۵ - مفصل حالات کے لیئے منیجر سے خط وکتابت کیجیگا ؛ المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور

بواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال مہنہ گوت باشندہ ضلع سہارنپور بعہدہ سب اورسیری بتاہر ۴۰ للعہ ماہوار عمر ۲۶ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط وکتابت بنام لالہ گوکل چند سب اورسیر کیمپ بیلے ڈاکخانہ برگہاٹ ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہیئے -

نصف قیمت

ہم نے کچھہ عرصہ کے لیئے چند کتابوں کی قیمت نصف کی تھی جس سے اکثر شائقین کی رچی اس طرف معلوم ہوئی - اس لیئے ہم نے اپنے شائقین کی شوق کو دوبالا کرنے کے لیئے ۱۵ مئی ۱۹۰۰ء کے آخیر تک ذیل کی کتابوں کی پھر نصف قیمت کردی ہے -

نام کتب	اصل قیمت	قیمت رعایتی
گیتا اُردو	۸ر	۴ر
چنڈال چوکڑی	۴ر	۲ر
وپاکھیان رتناولی	۱۶ر	۸ر
ایضاً .... ایضاً	۱۰ر	۵ر
تصانیف لالہ جے چند مرحوم	۱۴ر	۷ر
ورن بیوستہا	۴ر	۲ر
تحقیق الحق	۱۰ر	۵ر
آریہ ورت کا عروج	۲ر	۱ر
شاستراتھ جہنگ ...	۲ر	۱ر
شاستراتھ جلندھر شہر	÷	۰ر

محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہوگا -
المشتہر اسسٹنٹ منیجر ستدھرم پرچارک جلندھر شہر

رشی کی پاک تعلیم سے

بھوشیہ پران کی پڑتال بھاگ ۱

حصہ اول اُردو

مصنفہ

لالہ منشی رام جگیاسو - قیمت صرف ۲ر -
محصول ڈاک علاوہ - یہہ کتاب قابل دید ہے ؛
درخواستیں بنام منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں ؛

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شرمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۳۵۷ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱۲ اور مجلد کی ۱۴ ہے - کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے - جلندھر میں مطبع ست دھرم پرچارک - کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبہاسد - لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور مل سکتی ہے - ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہیئے -

کرتا رام سبہاسد آریہ سماج کرنال

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۳ جیٹھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ع جلندھر شہر پنجاب | نمبر

سنسار کی گتی

سچائی کو کون روک سکتا ہے

آریہ سماج کی بنیاد پڑنے سے پیشتر وید کا نام بھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ اسقدر بھی خبر نہ تھی کہ وید گیان ہے یا کسی جانور یا پودا یا کسی دیوتا کا نام ہے۔ پھر ویدک دھرموں کی تو کیا ہی قدر ہو سکتی تھی۔ لیکن آریہ سماج نے ہندوستان بھر میں ہلچل ڈالدی جو لوگ سبھاؤں سے بھاگتے تھے انہوں نے خود سبھائیں قایم کیں۔ جو شودروں کو وید کا سننا پاپ سمجھتے تھے انہوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں تک کے کانوں میں وید دھونی پہونچانی شروع کی۔ جو نرا کار ایشور سے منکر تھے انہوں نے مورتی پوجا کو بھی ویدک ثابت کرنا شروع کیا۔ لیکن اب تک ویدک ہوم کی یہہ لوگ مخالفت کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب ہم نے خوشی سے اخباروں میں پڑھا ہے کہ ہیضہ سے شہر کو بچانے کے لئے کاشی نگر میں بجائے پرستھجن اور پریوگ ٹھہانی کے محلہ محلہ میں عالیشان ہوم کرانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ زبان سے گالیاں دیتے ہوئے بھی پورانک لوگوں کا عملاً رشی دیانند کے اپدیش کے آگے سر جھکانا ظاہر کر رہا ہے کہ سچائی کو کوئی طاقت بھی روک نہیں سکتی۔

عجیب جھگڑوں کا ملک ہے

یوروپ بھی عجیب جھگڑوں کا ملک ہے انگلستان اور ٹرانسوال میں جنگ چھڑ رہی ہے۔ جنوبی افریقہ کی سرزمین عام مسافروں تک کے لئے خطرناک بن رہی ہے۔ اور انگلستان کی بہت سی لیڈیاں عجائبات کی تلاش میں افریقہ کو چلی جا رہی ہیں۔ دایہ کا روپ دھارن کر کے بڑے بڑے گھرانے کی عورتیں عجیب طرح کے مذاقوں اور مشغلوں میں پھنسی ہوئی ہیں۔ بعض مردانہ پوشاکیں پہن کر جنرلوں کو دھوکہ دیتی ہوئیں بہت سی غیر مناسب حرکتوں کی مرتکب ہوتی ہیں۔ خود انگریزی اخبارات ایسی بے لگام اور بے شعری لیڈیوں کی آوارہ گردی کی شکایت کر رہے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان لیڈیوں کے ہاتھوں سے فوجی سپہ سالار لوگ بھی بہت تنگ آ رہے ہیں۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ ان چند ایک مثالوں سے انگلینڈ کی عورتوں کی نسبت کچھ رائے قایم کیا جاوے لیکن اسقدر کہنا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ یہہ آوارہ گردی اُس ہرم شوخیہ تعلیم کا نتیجہ ہے جس کے ہاتھوں سے تنگ آکر یوروپ اور امریکا کے سمجھدار حضرات اسوقت سخت نالاں ہو رہے ہیں۔ بس اے آریہ ورت کے باشندو انگریزی طریقہ تعلیم کی اندھی پیروی چھوڑ دو اور محض آدمیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ عورتوں کے لئے بھی ایسے پوتر دیاک گرکل قایم کرو جسمیں انسانوں کو انسانیت کا سبق سیکھنا آسان ہو جاوے۔

ہندو و مسلمانوں کے جھگڑوں کی بنیاد کیا ہے؟

گذشتہ محرم میں جہاں سینکڑوں میں خیریت رہی۔ وہاں ضلع بستی سے ہنگامہ کی خبر آئی ہے۔ اخبار پایونیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بستی سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ایک مسلمان پیر کی قبر پر باوجود موجودگی پولیس کے مسلمانوں نے فساد کرنا چاہا جو ہندوؤں کی باڑہ جلانے کے بعد فرو ہوا۔ لیکن سب سے بڑھ کر فساد کی خبر مونگھیر سے آئی ہے جہاں مونگھیر کے محمدی بھائیوں نے دیدہ دانستہ ہندوؤں کا دل دکھانے کے لئے باوجود اُن کے منع کرنیکے بقر عید کے روز گاؤ کی قربانی کی۔ ان جھگڑوں کی بنیاد عموماً مذہبی اختلاف کہا جایا کرتا ہے۔ اور اگر واقعی یہی وجہہ ان فسادوں کی ہوتی تو ہمیں ہندوؤں پر از حد افسوس آتا لیکن جہاں تک ہمنے ان فسادوں کی تہ کو پہونچنے کی کوشش کی ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مذہب بیچارے کو ان فسادوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر ایسے فسادوں کے فریقین کے حسب و نسب دریافت کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ جہاں ان فسادوں میں حصہ لینے والے جہادی مسلمانوں میں سے فیصدی پانچ بھی پنج وقتہ نماز کے پابند نہ نکلیں گے۔ وہاں فیصدی ایک بھی ہندو بھی پاپ کی ہی دکھلائی نہ دیگا۔ اصلیت یہہ ہے کہ مذہب کو ٹٹی کی آڑ بنا کر بدمعاش۔ اور شریر، نگیر آدمی آپس میں اپنے منصوبے پورے کیا کرتے ہیں۔ مونگھیر کے فساد کی نسبت پایونیر لکھتا ہے کہ قربانی کا دن تو آرام سے گذر گیا لیکن اُس کے بعد چھ ہزار گرد و نواح کے ہندوؤں نے جمع ہو کر مسلمانوں کو لوٹ لیا اور مالکی عربی و فارسی کی کتابوں کا ڈھیر لگا کر جلا دیا۔ اگر یہہ امر واقع ہے تو ہمیں بڑا افسوس ہے لیکن ہم یہہ ہے کہ اس طرح کی جہادی سپرٹ نرم دل ہندوؤں کے اندر ڈالنے کا باعث بھی محمدی اسلام کو ہی سمجھنا چاہیے۔ ہم اُن لوگوں کو دھرم سے گرے ہوئے سمجھتے ہیں جو کہ دھرم کے سنہاں کر ہیں گشت و خون کو روا رکھتے ہیں لیکن بے وقوفی کی بھی آخر کہیں حد ہوتی ہے۔ جب تک دونوں قوموں میں اتحاد کا راج نہ رہیگا تب تک ہرگز امید نہیں ہے کہ بھارت کی اشانتی اور دکھ دور ہو سکیں۔ یہہ کام ویدک دھرم کے سیوکوں کا ہونا چاہیے۔ کہ دھرم کے وشے میں صحیح خیالات پھیلا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کو سچے راستہ پر چلنے کی ہدایت کریں۔

ہندی اور اردو کا جھگڑا!

ممالک مغربی و شمالی کے لاٹ صاحب کے ریزولیوشن نے ہندی کو جو دنیا میں کہرام مچا دیا۔ دیگر چھوٹے چھوٹے مقامات کے علاوہ خاص علی گڈھ میں ایک بڑا عالیشان جلسہ کیا گیا جسمیں ریزولیوشن کے برخلاف تقریریں ہوئیں اور بذریعہ تار خبر گورنمنٹ کو اپنی اظہار ناراضگی سے مطلع کیا گیا۔ محمدی دنیا کا شور و شر بے معنی نہیں ہے۔ گو اس شور و شر کو ہم تعصب اور خود غرضی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں کہ موجودہ اخلاقی حالتیں ایسے شور و شر کا نہ ہونا ہی باعث تعجب ہوتا۔ گو ہندی دان ہندوستانیوں کی تعداد کے لحاظ سے یہہ ریزولیوشن ضروری تھا تاہم محمدیوں کو احتمال ہے کہ شاید ہندی کا جلدی رواج بھی انکے ہم مذہب سرکاری ملازموں کی تعداد میں کمی کرنیکا باعث ہو۔ لیکن انکی یہہ شکایت کوئی وقعت نہیں رکھتی جب ملازمت کے لئے انگریزی سیکھنے میں لوگ عار نہیں سمجھتے جب اپنی نوکریاں قایم رکھنے کے لئے پنجاب میں حکم جاری

ہونے پر پرانے پنشن والوں نے بھی انگریزی پڑھنے سیکھے لیے تو ہمیں شبہہ نہیں کرنا چاہئے کہ اپنی ملازمت کو قایم رکھنے کے خیال سے ممالک مغربی وشمالی وا ودہ کے محمدی ملازمان سرکار بھی ہندی اکشروں کو بہت جلد سیکھ لینگے۔ ہم اپنے محمدی بھائیوں کی خدمت میں محبت سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وے اس مہمل تحریک کو بند کر دیویں اور بجائے اس قسم کے جلسوں میں وقت ضایع کرنیکے اپنے ہم مذہبوں کو جلد ہندی زبان سکھانے کے کام میں وقت اور روپیہ صرف کرنا شروع کریں۔ گورنمنٹ جو کرتی ہے سوچ سمجھ کے کرتی ہے اور اگر اُس نے ایک حکم جاری کر دیا ہے تو امید نہ رکھنی چاہئے کہ اُسے محض شور و شر کی وجہہ سے منسوخ کر دیگی ✽

کیا ہندوازم رولی اٹھو رہ جائیگا۔

موجودہ قحط سالی میں پہر عیسائی مشنریوں کے پہیر فارتھ کو دیکھکر آریہ سماجیوں نے کچھ ہاتھ پہیر ہلائے ہیں ہم اُن بھائیوں کی ضرور تعریف کرینگے جو (خواہ کسی خیال سے ہو) قحط زدوں کو عیسائی مشنری کے چنگل سے چھڑانیکی جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں اُنکو پوری کامیابی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وے کسی اصول پر کام نہیں کر رہے۔ لاہور کے بھائیوں نے گذشتہ قحط میں بھی قوم کی خدمت میں یتیموں کو بچانے کے لئے جو اپیل کی تھی۔ اُسمیں دردناک الفاظ میں بیان کیا گیا تھا کہ مندروں میں گھنٹہ ہلانے اور مُردوں کا شرادہ کرانیوالے جب نہ رہینگے تو قوم کہاں رہیگی لیکن قوم نہ ہلی۔ اب دینکیٹشور سمبئی نے ہندو مہنتوں اور سیٹھوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشنریوں سے بچانے کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ یہہ اپیل بھی بہرے کانوں پر ہی پڑے گی۔ اِس کا بھی کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ اِس لئے کہ ہندوازم آپ کے جدوجہد کی قایل ہی نہیں۔ اُس کی رائے میں جو کچھ ہوتا ہے۔ ایشور کی آگیا سے ہوتا ہے۔ اِس لئے یتیموں کے عیسائی بنتے چلے جانے میں بھی اُنہیں وِشنو کا ہی حکم دکھائی دیتا ہے۔ بھلا اُس کا مقابلہ وہ کیوں کرنے لگے ✽ ———

پہر کیا کچھ بھی کام نہیں کرنا چاہئے؟ کیا چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہئے؟ ہرگز نہیں! لیکن کسی اصول پر کام کرنا چاہئے۔ قوم قوم کی پکار چھوڑ دو۔ مرتک شرادہ اور مندروں کے نام پر اپیل کرنا چھوڑ دو۔ صاف الفاظ میں کہو کہ ہم اِن سب یتیموں کو بچا کر ویدک دہرمی بنانا چاہتے ہیں۔ بجائے مسیح کی غلامی میں جانیکی اجازت دینے کے اُنہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وے پرماتما کے امرت پُتر ہیں۔ اِس اپیل پر جسقدر روپیہ اکٹھا ہو۔ اُسے کام کرو۔ ہندوازم کا اژدہا اُٹھ چکا۔ اُسے سونے دو۔ ویدک دہرم کے نام پر اپیل کرو۔ اور عملاً یتیموں کو آریہ بنانے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم رفتہ رفتہ آئیندہ قحط سالیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت طیار کر سکو جو اپنی گذشتہ دشا کو یاد کر کے دوسرے یتیموں کی دستگیری کرنے کے لئے طیار ہو جاوے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اجمیر کے دیانند اناتھ آلے کے ادہکاری بھی اس نویدن کو غور سے پڑہیں گے ✽

موسم میں عجیب تبدیلی

کیا یہہ مئی کا مہینہ ہے؟ بادل گرج رہے ہیں۔ بجلی چمک رہی ہے۔ سرد ہوا کے جہونکے عجیب کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ پنکھے کی ضرورت نہیں۔ اور جیٹھ گذر رہا ہے۔ پہاڑوں پر مارچ اور اپریل میں برف پڑی ہے۔ جو ڈھل کر دریاؤں میں طغیانی کا باعث ہو رہی ہے معلوم نہیں اس موسم کی تبدیلی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ بعض اصحاب تو کہتے ہیں کہ اگر بارش نہ بھی ہوئی تاہم نہریں پانی زیادہ دے سکیں گی۔ کچھ ہی ہو انسانی سمجھ سے باہر ہے اب انتظاری کرنی چاہئے کہ ایلیٹ صاحب جو ہزاروں کا وظیفہ صرف موسم کی تبدیلیاں بتلانے کے لئے اینٹھتے ہیں۔ اِس کی نسبت کیا رائے دیتے ہیں ✽

اب صلح ہو جانی چاہئے۔

بال کروگر نے اپنی بہادری کا بہت ثبوت دیدیا۔ اب خون کی ندیاں بہنے دینے سے کیا مطلب برآری ہوگی۔ مقام میفکنگ سے بھی بوئیر لوگ بہاگ گئے۔ اب خاص اُن کی راجدھانی میں صلح کی بات چھڑ رہی ہے۔ مانا کہ بوئیروں کے وکیل امریکا میں مدد کی درخواست کر رہے ہیں۔ لیکن اِس کشت وخون کو بڑہنے دینے سے فائدہ کچھ بھی نہیں۔ یہہ زمانہ جسمانی طاقت اور ذاتی بہادری سے مہم فتح کرنیکا نہیں ہے جسکے پاس زیادہ آدمی زیادہ دولت اور زیادہ سامان

ہو وہی آج کل فتحیاب ہو سکتا ہے۔ اِس لحاظ سے سرکار برطانیہ کی فتح مسلمہ ہے۔ لیکن انسانوں کی نخوت نہ معلوم کہاں تک نوبت پہونچا دے گی ✽ ———

مسقط میں ہندوستانی

ایک ہندوستانی کرنل جے کمر نامی مسقط میں بعہدہ ڈاکٹری گئے۔ کئی مرتبہ پولیٹیکل ایجنٹ کے قایمقام رہے۔ اب عمر ۴۰ سال کی ہے۔ یہی خبر کو سنکر ہندوستانی اخبار اکڑ کر کہتے ہیں کہ دیکھو ہندوستانی میں قدرتی طور پر ہر قسم کی لیاقت ہے لیکن کیا اینگلو انڈین یہہ ظاہر ہوا کہ ولایتی تعلیم کے فضیلت سے ہی قاعدہ ثابت ہوا کرتا ہے۔ بہرصورت دونوں کے دعاوی فضول ہیں۔ باہر جا کر ہندوستانی۔ ہندوستانی پن کو چہوڑ دیتا ہے۔ اسلئے تمام کمزوریوں سے پاک ہو جاتا ہے ✽

اچھا لندن نہ بنانے دو

زمانہ گذشتہ کا ذکر ہے کہ کگڑ پینڈ کا ایک جٹ لاہور گیا۔ صبح اُٹھکر کیا دیکھتا ہے کہ گلی میں ایک لالہ آنکھہ بچا کر پاخانہ بیٹھا ہوا ہے۔ جٹ تماشہ دیکھ باز نہ آیا۔ دوسرے دن اُس کے پڑوسیوں نے گلی میں میلا دیکھا گالی گفتار کرتے رہے۔ دوسرے روز بھی وہی کیفیت دیکھی۔ آخر تنگ آکر اُنہوں نے پہرہ لگایا۔ جٹ مہاشہ پکڑے گئے یہاں تک جوتیوں کی بوچہاڑ ہوئی کہ چہٹی کا دودہ یاد آگیا۔ جب مار کہا چکے تو جہلا کر بولے ".......... (دو چار گالیاں دیکر) لاہور نہ بنانے لگے تھے۔ لاہور نہ بنانے دو" حال میں ایک پیر سنٹر صاحب کے کئی بار صبح جانے کا اتفاق ہوا۔ جب گئے اُنہیں سوتے پایا۔ جب اُنہیں اِس بدعادت کو چہوڑنے کے لئے بہت بار کہا گیا۔ تو ایک دن جہلا کے بولے "تم لوگ بڑے بدقسمت ہو۔ ہم تمہارے اُجڑے دیار کو ہی لندن بنانا چاہتے تھے۔ اچھا لندن نہ بنانے دو"

اُپدیش (۵)

अहंकेः षड़भि विंश्व रूपैः
कपाखेन्नि भार्गमेदं हृिनि
निनैक मोहनम् ॥ ॥ ॥ ॥

رشی نے سمادہی اوستھا میں پھر دیکھا کہ
اِن اروں اور پہئیوں کو جوڑنے والی
نیموں کے چھہ بنڈل ہیں جن میں سے ایک
ایک بنڈل میں آٹھہ آٹھہ قسم کی نیمیں
موجود ہیں۔ اِنہوں نے بڑی مضبوطی سے
ایک سے دوسرے کو جوڑا ہوا ہے۔ رشی کے
سامنے سب کے سب بنڈل اپنا سامان ظاہر
کر دیتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک طرف
پرکرتی اشٹک میں خاک۔ باد۔ آب
آتش۔ آکاش۔ من۔ بدھی اور
اہنکار انسانی خواہشوں کو بڑھا کر انسان
کے حواسوں کو بے بس کر رہے ہیں۔ دوسری
طرف اِن پر اثر پیدا رنیہوں کی آمیزش
سے دہاتو آشٹک بنا موجود ہے۔ جس میں
توچا۔ چام۔ مانس۔ لہو۔ میدہ۔ مجا۔ اِستھی
اور ویرج انسان کو ایک جگہہ ٹکنے نہیں
دیتے۔ تیسری طرف سدہی اشٹک آٹھہ
طرحوں کی سدہیوں کا لالچ دیتا ہوا منشیہ
کو اپنے اُدیشیہ سے علیحدہ لیجانے کی کوشش
کر رہا ہے۔ چوتھی طرف بہاو آشٹک
دہرم۔ گیان۔ ویراگیہ اور ایشورج
کا ادہرم۔ اگیان۔ اویراگیہ اور انیشورج
کا باہمی جنگ کرا رہا ہے۔ پانچویں طرف
دیو اشٹک کا مجموعہ یعنی پرتھوی
سورج چندر وغیرہ آٹھہ وسو (جن میں
تمام جہان قیام پکڑتا ہے) انسان کی توجہہ
اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور چھٹی طرف سب
سے آخری گن اشٹک۔ دیا۔ کشما۔ انیدا
اور شوچ کا اِن کی متضاد طاقتوں کیساتھہ
جنگ کراتا ہوا انسان کو استقلال کے
ساتھہ سوچنے کے لایق نہیں چھوڑتا۔ اِس
پیچیدہ کارخانہ کو دیکھہ کر ایک مرتبہ تو
رشی کی عقل بھی چکر میں آجاتی ہے وہ
حیرت میں آکر سوچتا ہے۔ کہ کیا جیو آتما
اپنی ننھی سی ہستی کو لیکر اِن تمام
طاقتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور کیا
وہ اِن بیشمار طاقتوں کی باہمی خانہ
جنگی کو دور کر سکتا ہے! خواہ پہلے پہل
کتنی ہی حیرت ہو۔ تاہم رشی میں سمبھلنے
کی طاقت اندر موجود ہے۔ گرتے گرتے
سمبھلتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ شاید
کوئی ایک ہی ایسا اصول معلوم ہو جاوے
جو کہ اس تمام کلا کو چکر دے رہا۔ کیونکہ
چکر بلا دہاتس کے چل نہیں سکتا۔ اور آبھی
دہاتس کا پتہ نہیں لگا [illegible] کر تھوڑی
ہی دیر نہیں کہ رشی نے دیکھا کہ سنسار چکر
کو گھمانے والی ایک ہی دہاتس کام کی ہے
انسانی تمام طاقتوں کو ایک خواہش ہی
حرکت دیتی ہے۔ اسلئے بھگوان منو نے بھی کہا ہے
کہ کامنا (خواہش) کے بنا کوئی کام انسان
نہیں کر سکتا۔ اِس لئے اگر خواہش تحریک
دینے والی نہ ہو تو منشیہ مکتی کے لئے بھی
یتن نہ کرے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ کامنا
کو اگر جیت لیا جاوے تو اس چکر
سے رہائی کی کوئی سبیل نکل سکتی ہے۔
لیکن خواہش کو کیسے جیت سکتے ہیں۔ کامنا
کو کیسے روک سکتے ہیں۔ جب تک کہ اُس کامنا
کا نمتیہ معلوم نہ ہو۔ جب تک کہ یہہ معلوم
نہ ہو کہ خواہش کو تحریک دینے والی کونسی
طاقت ہے۔ تب تک خواہش کو کیسے فتح کیا
جاوے۔ رشی نے دیکھا کہ خواہش کو حرکت
دینے والی دو متضاد دُکھہ اور سُکھہ کی
طاقتیں ہیں۔ اور اُن سے پریت ہو کر
جو بُرے یا بھلے کرم انسان کرتا ہے اُن کی
پھل بھوگنے کے لئے ہی یہہ سنسار چکر
چلایا گیا ہے۔ پس اگر پاپ اور پُن دونوں
کی حرکتوں کو ایک انسان روک سکے تو وہ
اِس چکر سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ لیکن
جب تک کہ راستہ معلوم نہ ہو تب تک کیونکر
اِن حرکتوں سے چھٹکارا پاوے۔ رشی
اپنے گیان نیتروں سے دیکھکر جواب دیتے
ہیں۔ کہ اِس چکر کے چلنے کے تین طریقے ہیں
یعنی گیان۔ کرم۔ اور اُپاسنا۔ اِن
تینوں کا میل ایک وِگیان کے اندر ہوتا
ہے۔ پس اگر چکر سے نکلنا ہے تو اِن تینوں
راستوں کو سمجھکر اُن کے اوپر چلنے سے چھٹکارا
ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود اِن تمام کوششوں
کے بھی اگر رتھہ کی نابھی میں چکنائی
برابر ڈالی جاوے۔ تو چونکہ
اُس کا زور برابر قایم رہتا ہے۔
اِس لئے چکر کے اندر سے نکلنا مشکل
ہوتا ہے۔ اس سنسار چکر میں موہ
روپی چکنائی لگی ہوئی ہے۔ پس رشی
اونچے سوَر سے کہتے ہیں۔ کہ سب سے
پہلے موہ روپی چکنائی کو گیان روپی
اوشدہی سے دھو ڈالو۔ پھر راستہ
صاف ہو جاوے گا۔ اور تم یہہ چکر
سے چھوٹ کر پرم دہام کے ادھکاری
بن سکو گے ❊

اوم شم

ست دھرم پرچارک

مُرسلہ خاص نامہ نگار

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی

اس عنوان کے چند مضامین یا ایسے مضامین جنہیں اس قسم کے عنوان کا متن مضمون تھا کئی دفعہ آپ کے اخبار میں شایع ہو چکے ہیں - لالہ کنارام کرنال نواسی کی تحریریں آپ کے ناظرین کو بھولی نہیں ہونگی - اس کے متعلق ایک دفعہ میں نے بھی "آریہ سماج اور بھجن" کے عنوان سے دسمبر ۱۹۰۵ء میں اجمیر سے آپ کے پرچہ میں ایک مضمون شایع کرایا تھا - مگر میں نے تجربہ کر لیا ہے کہ اخباری دنیا میں گھوڑ دوڑ کرنے کا کچھ اثر نہیں ہوتا - مناسب یہہ ہے - کہ جو کچھ ہمارا کہنا ہو اُس کو عملی جامہ پہنایا جاوے - اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی ملک کی گذشتہ تاریخ - تہذیب - تمدن اور امور معاشرت کا حال دریافت کرنے کے لیئے جب کبھی محققوں کو ضرورت پڑی تو اُن کو زمانہ سلف کی تحریروں - مسودوں - بیاضوں - صحیفوں - کتبوں اور تاریخوں وغیرہ سے ہی امداد ملی ہے - ایسا ہی اگر کسی مذہب کے عقاید - اصول - اوامر و نواہی اور اُس کے بزرگوں کے حالات وغیرہ واقعات کو معلوم کرنا ہو تو اُنکی تفتیش کے لیئے اُس مذہب کے مُرشدوں اور مقلدوں کی تحریریں ہی سند کی طرح پر پیش ہوا کرتی ہیں - اور وہی تحریریں اصلیت اور ماہیت دریافت کرنیں (Finger post) رہنما کا کام دیا کرتی ہیں - اِسمیں کسی کو انکار نہیں کہ انسان کی تقریر زبانی وعظ اور لیکچر وغیرہ بھی مذہبی حالات و اعتقادات کے ظاہر کرنیکا اعلیٰ ذریعہ ہیں + تقریر (خوشگوئی) ایک ایسا جوہر یا ہنر ہے کہ سامعین پر جادو کی چھڑی کا اثر رکھتا ہے سامعین کے ہجوم کے خیالات کو پلٹ دینا اور انکے دلیں ولولہ اور غلغلہ پیدا کر دینا لیکچرار کا ہی کام ہے - ہنستے ہوئے آدمیوں کو رلا دینا اور روتے ہوئے انسانوں کو ہنسا دینا صرف لیکچرار ہی کی خصوصیت ہے - غرضیکہ فن تقریر ایک ایسا جوہر ہے کہ انسانوں کے دلوں اور خیالات پر حکومت کر سکتا ہے + "تاریخ انگلینڈ" کے ناظرین سے مخفی نہوگا کہ فرانسیسی سلطنت کے انقلاب کے زمانہ میں ولیم پٹ اور برک کی تقریروں نے کسقدر غضب کا حیرت انگیز جوش پیدا کر دکھلایا تھا یا بائیرن کی تقریر نے یونان کی حالت پر نیا رنگ چڑھا دیا - غرضیکہ تقریر کا فن وہ اثر رکھتا ہے کہ پنجابی مثل کے مطابق پرندوں کو تابو کر سکتا ہے - دریا بہتے ہوئے کو روک سکتا ہے اور انسانوں کے دلوں کو مسحور اور محصور کر لیتا ہے + لیکن باینہمہ تقریر کا اثر عارضی اور غیر مستقل ہے یعنی موجودہ نسل کیلیئے تو بیشک تقریر جادو کا اثر رکھتی ہے مگر تقریر آئندہ آنیوالی نسلوں کے لیئے چنداں مفید نہیں ہو سکتی اگر آج بائیبل کو یکلخت صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا جاوے تو مسیح کی تقریر - اُپدیش اور وعظ کا اثر بھی دُنیا سے مفقود ہو جاتا ہے + سوامی دیانند سرسوتی نے جو کچھ کام کہ تقریر کے ذریعہ کیا کسی سے مخفی نہیں - اور جسقدر حیرت انگیز اور کامیاب اثر اسکی تقریروں نے کیا اُسکو آجتک لوگ عش عش کر کے یاد کرتے ہیں لیکن باینہمہ اگر سوامی دیانند سرسوتی اپنے خیالات اعتقادات اور ہدایات کو قلمبند نہ کر جاتا تو آج ہزاروں آدمی جنہوں نے اس کی شکل تک نہیں دیکھی اُس کے مداح اور معتقد نظر نہ آتے - سوامی دیانند زندہ ہے - جب تک صفحہ ہستی پر ستیارتھ پرکاش - وید بھاشیہ اور اُسکی دیگر تصانیف قایم ہیں اور اُن پُستکوں کے قاریوں کیلیئے دیانند انکے سامنے مجسم کھڑا ہوا نظر آتا ہے + میرا مطلب اس تمثیل سے یہہ تھا کہ کسی مذہب کے پھیلانے اور قایم رکھنے اور خوبیوں کو ظاہر کرنے کے لیئے تحریر ہی زبردست طاقت ہے - تقریر کا اثر عارضی ہوا کرتا ہے - لیکن تحریر کا اثر دیرپا اور مستقل ہوا کرتا ہے - مہابھارت اور رامائن کے رزم نامے ہماری آنکھوں کے سامنے بھیشم پتامہ - مہاراجہ رامچندر جی مہاراجہ دہرتراشٹر آدی کے کارنامے روزمرہ دکھ[لاتے ہیں] الغرض جہانتک زیادہ سوچ و بچار کریں - ہم اس نتیجہ پر پہنچنے سے باز نہیں رہینگے کہ آریہ سماج کی ہستی اور [بقا] کا مدار اور انحصار تحریر پر ہی ہے - اور اسیلیئے شری [پنڈت] لیکھرام جی کے آخری الفاظ آب زر سے دیواروں [پر] آب کوشش سے دلوں پر منقش کرنیکے لائق ہیں [کہ آریہ] سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونا چاہیئے - لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو تحریر کا کام ہی آریہ سماج کی [بہت] کھوکھلی کر رہا ہے - گو اسوقت جوش و خروش کے باعث سماج کے کارکن اور اعلیٰ عُہدہ دار اس ضرورت کو محسوس نہ کرتے ہوں - لیکن وہ یاد رکھیں کہ موجودہ "تحریر" آئندہ آنے والی نسلوں کو آریہ سماج پر ایسا ہی [الزام] لگانے کا موقعہ دیگی - جیسے کہ اب آریہ سماج اور شاستروں اور شاستر کاروں پر تعریف کا الزام لگا کر اُن سے بد اعتقادی یا اُنہیں تنقیص اور اعتقاد ثابت کرتی ہے - اِسوقت آریہ سماج میں یہہ حالت ہے کہ شخص کم لیاقت یا با لیاقت سدّھانتوں سے واقف یا ناواقف - یوگیہ یا ایوگیہ اُٹھتا ہے - دلی کی پانچ سوار میں شریک ہونیکے لیئے کوئی نہ کوئی تحریر کر کے آریہ [سماج] کے نام پر چڑھتا ہے + کیا آئندہ نسلوں کے لیئے پنڈت [...] جی کی تصنیف شدہ یا ترجمہ شدہ منوسمرتی آریہ سماج کی [سند] نہیں سمجھی جاویگی - جبکہ اسپر اُپدیشک آریہ سماج کا [نام] بھی لکھا ہے - کیا پنڈت ستصدی لال اُپدیشک آریہ [سماج] نابھی سبھا رتنمالا کی مولفہ سندھیا - پنڈت راجہ رام کی مترجمہ سندھیا - لالہ جیونداس جی - ماسٹر درگا پرشاد جی - پنڈت کشن نرائن جی وغیرہ اصحاب کی طیار کردہ سندھیا آریہ سماج کی سندھیا نہیں سمجھی جاوینگی + کیا ویدوں کے اُردو ترجمے مرتبہ پنڈت کرپارام جی پنڈت گنپتی شرما آئندہ نسلوں کے لیئے آریہ سماج کے نام یا طرز سے منسوب نہیں کیئے جاوینگے + کیا وہ [...] بھجن ٹھمریاں جو کہ آریہ سماجوں کے سپتاہک جلسوں میں بڑے پریم سے پڑھی جاتی ہیں اور پبلک کو اپنی طرف کھینچنے کیلیئے سنائی جاتی ہیں آئندہ نسلوں کیلیئے

آریہ سماج کی حیثیت نہیں معلوم کیسی ہوتی۔ پیارے ناظرین!
مضمون بہت طوالت پکڑ گیا ہے۔ میں کسقدر کتابوں
کے نام لوں جو کہ آریہ سماج کی کتابوں کے نام سے
منسوب ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی منسوب ہونگی۔
یہہ سب کتب جن کا اوپر میں نے ذکر کیا درحقیقت کیا ہیں
آریہ سماج کے سدھانتوں کے بالکل برخلاف ہیں۔
خاصکر یہہ جن کتابوں تو ہمکو ہمارے اصولوں سے اسقدر
منحرف کرتی ہیں اور سدھانتوں کے دروازہ لیجاتی
ہیں جن کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ باقی کتب بھی مصنفوں
کی اپنی ذاتی طبع آزمائی کا ثمرہ ہیں۔ ورنہ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مصنفوں کو آریہ سماج کے سدھانتوں
سے ذرا بھی مس نہیں ہے۔ ایسی سینکڑوں اور
پستکیں ہیں جو کہ آئے دن طبع ہو رہی ہیں اور جنکے
سرورق پر "آریہ" شبد مڑھا ہوا ہوتا ہے۔
میرا یہہ یقین ہے کہ ایسی کتب آریہ سماج کے اصول
پھیلانا تو بجائے خود رہا آریہ سماج کی جڑ کو کھوکھلا
کر رہی ہیں۔ پیارے ناظرین! ذرا غور سے سنئے۔
سوانح عمری سوامی دیانند سرسوتی جی کو ہی لیجئے
پنڈت لیکھرام جی اپنی ۹ سالہ تحقیقات و محنت
کے بعد اسکو ختم کرکے پبلک کے روبرو پیش کرتے
ہیں۔ اور اسمیں بڑی وضاحت کے ساتھ سوامی
جی کا مشن۔ اعتقاد و انکی قابلیت اور کارناموں
کا مشرح ذکر کرتے ہیں۔ ایک اور صاحب قومی
شہسوار مونچھوں پر تاؤ دیکر میدان میں آتے
ہیں۔ اور وہ بھی خون بہاکر شہیدوں میں ملنا
چاہتے ہیں۔ اور سوامی جی کی سوانح عمری لکھکر
"کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ
جوڑا" کی طرح ادہر ادہر سے چند الفاظ لیکر آپ بھی
سوانح عمری سوامی دیانند کے مؤلف بن بیٹھتے ہیں۔
اور اسمیں صاف لکھتے ہیں کہ "آریہ سماج کے کوئی نشچت
سدھانت (یعنی مسلمہ اعتقاد) نہیں ہیں۔ ہر ایک ممبر آزادی
رکھتا ہے جو خیالات رکھنا چاہے رکھ سکتا ہے اور پھر بھی
آریہ سماج کا ممبر کہلا سکتا ہے"۔ اسیطرح ایک اور صاحب اٹھتے
ہیں اور وہ بھی اپنے تئیں تیس مار خاں بناکر مہرشی کے
جیون چرتر کے مؤلف بنتے ہیں۔ اور اسمیں لکھتے ہیں کہ
دیانند درحقیقت انکے حق میں تھا مگر اس نے کثرت
لوگوں کو اسکے برخلاف دیکھکر حکمت عملی کے لحاظ سے تبدیل
کیا؟ پیارے ناظرین! اگر یہہ ہر سہ کتب آریہ سماج کی سمجھی
جاتی ہیں اور سمجھی جاوینگی تو کیا آئندہ نسلیں ان تینوں
کتب کا موازنہ کرکے آریہ سماج کی پوزیشن وہی سمجھینگے
جو کہ ہم خیال کر رہے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ انکے خیالات
ڈانواڈول ہو جاوینگے۔ اور سوامی دیانند پر انکا
بشواس قایم نہیں ہو سکیگا اور آریہ سماج بھی کھچڑی سماج
بنجاویگا۔ **تو پھر اسکا کیا علاج کیا جاوے۔**
ان تدابیر اور تجاویز کے علاوہ جو کہ اس معاملہ پر آریہ
سماج کے مدبران اور سخنوران سوچیں۔ میں ایک خیال
اپنا بھی ظاہر کرتا ہوں وہ یہہ ہے کہ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کی طرف سے ایک ٹریکٹ سوسائٹی قایم
کیجاوے۔ جس کا آرگنیزیشن بہت مضبوط اور
محکم ہو۔ سوسائٹی مذکور کا پریس اپنا ہو۔ کاتب اپنے
خیالات کے ہوں اور اس سوسائٹی کی طرف سے ہر
ایک کتاب پر ہر ایک اخبار میں اشتہارات جاری
کئے جاویں کہ جو کتاب آریہ دہرم کے متعلق آریہ ٹریکٹ
سوسائٹی پنجاب کی سرپرستی سے نکلی ہوئی نہ ہوگی اور
اسپر مہر و دستخط سوسائٹی چسپاں نہ ہونگے وہ ہرگز
آریہ دہرم کی مستند کتاب نہ سمجھی جاویگی۔ ایسا ہی جن
کی پستکیں جبتک کہ اس سوسائٹی کے اہتمام اور پریس
سے نہ نکلیں وہ آریہ سماج میں ہرگز نہ پڑھی جاویں اور
نہ آریہ سماج کی سمجھی جاویں۔ پس اسطرح سے اگر سب کو یقین
ہو جاویگا کہ آریہ سماج کی یا آریہ تعلیمات کی ظاہر کرنیوالی پستکیں
درحقیقت وہی مستند سمجھی جاتی ہیں جو کہ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی
کیطرف سے نکلتی ہیں۔ تو اس سے ایک تو آریہ سماج کی پوزیشن
قایم رہیگی۔ دوسرے ہر ایک واہی تباہی آدمی کو آریہ سماج
کے نام سے ٹکے کمانے اور آریہ سماج کو بدنام کرنیکا موقعہ نہ ملیگا
اور یوں آریہ دہرم کی پستکیں تحریف اور غلط تاویلوں کی
آلائش سے بھی مبرا ہو جاوینگی۔ (جیمنی از ملتان)

مختلف قوموں میں علم ہندسہ کے متعلق خیالات

سلسلہ کیلئے دیکھو ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۶ پوہ سمت ۱۹۵۵
و تہذیب نسواں میگزین بابت ماہ نومبر ۱۸۹۹ء

ہم اپنے پہلے مضمون میں عرب اور روما والوں کی
بابت بحث کر چکے ہیں۔ اب اہل فارس کے متعلق عرض
کرتے ہیں۔ فارس والوں کی اشکال کی نسبت بیان کیا
جاتا ہے کہ وہ عرب اور روما والوں کی نسبت بہت باقاعدہ
ہیں۔ اور صفر کا نشان بھی ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن
بمثل عرب اور روما والوں کے مراتب ایک۔ دس۔
سو۔ ہزار تک ہی موجود ہیں جسکے ثبوت میں ہم
غیاث اللغات سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ جو ہماری
رائے میں اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ فارسی اور عربی
میں ہزار سے زیادہ مراتب موجود نہیں ہیں۔ اور انکو
برخلاف ہندی میں موجود ہیں۔———
"لک بالفتح و کاف عربی البتہ دانا دان و نیز عدد
معروف کہ صد ہزار باشد لیکن بایں معنی ہندیست زیراکہ
ہندیاں برائے شمار مرتبہ مقرر کردہ اند چنانچہ در کتب
حساب مرقوم است۔ و نزد فارسیان و تازیان (عربی)
مرتبہ مقرر نیست غیر از یک۔ دہ۔ صد۔ ہزار" ترجمہ لکھ
بالفتح و کاف عربی بیوقوف و نادان اور نیز عدد مشہور
کہ سو ہزار ہوتا ہے لیکن اس معنی میں ہندی ہے اسلئے کہ ہند
والوں نے واسطے گننے کے مرتبے مقرر کئے ہیں جیساکہ حساب
کی کتاب میں لکھا ہے کہ فارس اور عرب والوں کے مرتبے
مقرر نہیں ہیں سوائے ایک۔ دس۔ سو۔ ہزار کے۔
لکوک بفتحتین جمع لک کہ معرب و مفرس لکھ ہست
واں ہندی نام عدد صد ہزار ہست۔ ترجمہ لکوک بفتحتین
جمع لک کی کہ معرب اور مفرس لکھہ کا ہے اور وہ ہندی
نام عدد سو ہزار کا ہے۔ غیاث اللغات کی مذکورہ بالا
عبارت سے صاف طور پر مترشح ہوتا ہے کہ فارسی اور
تازی (عربی) میں ہزار سے آگے مراتب مقرر نہیں ہیں

اور رنگ ۔ الکیہ کا معرب اور مفرس ہے جو سو ہزار کے مرتبہ کا ہندی نام ہے ۔ اور جب مندرجہ ذیل ہندسہ کی اشکال اور نشان صفر بھی اُنکی اپنی ایجاد کردہ نہیں ہیں بلکہ یہہ افتخار اُن کو علم سنسکرت کی روشنی سے حاصل ہوا ہے ۔ کیونکہ اہل فارس تو مثل سدہ داؤں کے انگلیوں پر گن گن کر کام چلایا کرتے تھے ۔ چنانچہ غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ

شمار بدست چپ کردن ۔ کنایہ از شمردن ہزاران چنانکہ در حساب عقد انامل حساب مات و الوف بدست چپ کنند و شمار آحاد و عشرات بدست راست نمایند ۔

ترجمہ " شمار بدست چپ کردن " اشارہ سینکڑوں اور ہزاروں سے ہے ۔ کیونکہ انگلیوں پر گنتی میں سینکڑوں اور ہزاروں کا حساب بائیں ہاتھ پر کرتے ہیں ۔ اور اکائی دہائی کا شمار دائیں ہاتھ پر کرتے ہیں ۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بائیں دائیں کی انگلیوں پر شمار کیا کرتے تھے ۔ اور اہل فارس کے صرف دو ہی مرتبہ مقرر تھے ۔ جیسا کہ غیاث کی عبارت ذیل سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ مرتبہ اول حساب کنایہ از احاد ہست و آں از یک تا دہ باشد و مرتبہ دوم حساب کنایہ از عشرات و آں از دہ تا صد است ترجمہ ۔ مرتبہ اول حساب ۔ اشارہ اکائی سے ہے اور وہ ایک سے دس تک ہوتا ہے و مرتبہ دوم حساب اشارہ دہائی سے ہے اور دس سے سو تک ہوتا ہے ۔ اشکال اور نشان صفر بھی اہل فارس نے ہند سے سیکھا چنانچہ تہذیب الاخلاق جلد چہارم نمبر چہارم میں آنریبل سر سید احمد خاں صاحب بہادر رقمطراز ہیں ۔ حتےٰ میں بھی مسلمانوں نے کچھ توجہ نہیں کی ۔ اُنہوں نے ہندوؤں سے مراتب اعداد کا رکھنا سیکھا اور اسی لئے اسکا نام اُنہوں نے اعداد ہندسہ رکھا ۔ علاوہ ازیں اشکال اعداد اور اُن کے نام جو اہل فارس نے مقرر کئے ہیں وہ صاف بتلا رہے ہیں کہ اُنکا ماخذ سنسکرت ہے ۔

اشکال سنسکرت ۔

१ २ ३ ४ ५ ६ ७ ८ ९

اشکال فارسی ۔ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۰ –

اشکال مندرجہ صدر سے ظاہر ہے کہ اشکال ہندسہ قائم کرنے والے اہل ہند تھے ۔ اور جو کچھ اُنہوں نے سیکھا ہے ۔ وہ آریہ ورت سے حاصل کیا ہے ۔ (باقی آئندہ) راقم مستفسر شادی رام عرضی نویس ازپانی پت *

فارسی بالکل نقل اشکال سنسکرت کی ہیں ۔ صرف پانچ اور چھہ کے ہندسہ اور صفر کی شکل میں اختلاف پایا جاتا ہے جس میں پانچ اور چھہ تو ایک دوسرے کی بدل میں یعنی جو سنسکرت میں پانچ تھا اُسکو چھہ اور جو سنسکرت میں چھہ تھا اُسکو پانچ بدل کر تجویز کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے ۔ رہا صفر سنسکرت میں وہ گول دائرہ کی شکل کا نشان ہے جو بیچ میں سے خالی ہے ۔ جیسا کہ ٥ لیکن فارسی میں وہ صرف نقطہ ہے جو بیچ میں سے خالی نہیں ہے لیکن دراصل یہہ خالی تھا کسی وجہہ سے ایسا ہو گیا ہے چنانچہ لفظ صفر کی بابت غیاث اللغات میں لکھا ہے ۔

صفر بالکسر بمعنی تہی و خالی و مجازاً بمعنی خالی بودن از میان و بمعنی دائرہ کوچک ایں شکل ٥ کہ در علم حساب برائے دہ چند کردن عدد سے بطرف راست آں عدد سے نویسند فی زماننا در عربی و فارسی بعوض آں دائرہ کوچک نقطہ می نویسند مگر در ہندی ہموں صفر نگارند ۔

ترجمہ صفر بالکسر بمعنی خالی و تہی و مجازاً بمعنی خالی ہونا بیچ سے و بمعنی چھوٹے دائرہ کے اس شکل پر ٥ کہ علم حساب میں واسطے دس گنا کرنے عدد کو دائیں طرف اسکے لکھا جاتا ہے ۔ اب عربی و فارسی میں بعوض اُس چھوٹے دائرہ کے نقطہ لکھتے ہیں ۔ مگر ہندی میں وہ ہی صفر لکھتے ہیں ۔ مصنف غیاث نے بحوالہ دیگر کتب صاف لکھا ہے ۔ کہ یہہ صفر وہ ہی سنسکرت کا صفر تھا جو اب نقطہ ہو گیا ہے ۔ اور وہ یہہ بھی بتلاتا ہے کہ یہہ صفر اعداد کے بائیں طرف دہ چند کرنے عدد کے لکھا جاتا ہے جو عربی و فارسی کی قاعدہ تحریر کے خلاف ہے ۔ اور سنسکرت کے عین موافق کیونکہ وہ دائیں سے شروع کر کے بائیں طرف کو لکھتے جاتے ہیں ۔ اور یہ بائیں طرف سے شروع کر کے دائیں طرف کو لکھتے جاتے ہیں ۔ اور فارسی اعداد کے نام بھی بالمقابل درج کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ شکلوں کی طرح انہیں بھی کچھ تفاوت نہیں ہے ۔ صرف کہیں کہیں کوئی کوئی حرف تفرس کیوجہہ سے اول بدل گیا ہے ورنہ جوں کے توں نام موجود ہیں ۔

سنسکرت ایک ۔ دو ۔ ترے ۔ چتر ۔ پنچ ۔ شش ۔ سپت ۔ اشٹ ۔ نو ۔ دش ۔ شت ۔ سہسر ۔ فارسی یک ۔ دو ۔ سہ ۔ چہار ۔ پنج ۔ شش ۔ ہفت ۔ ہشت ۔ نہ ۔ دہ ۔ صد ۔ ہزار ۔ مذکورہ بالا تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل فارس بھی علم حساب سے ناواقف تھے *

سوال ضروری

جملہ تواریخ دانوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے ۔ سکھ ہوں خواہ مسلمان ۔ ہندو ہوں ۔ خواہ عیسائی ۔ جینی ہوں خواہ آریہ ۔ کوئی مہاشہ یہہ بتلا دیں کہ سکھوں کے نویں گرو تیغ بہادر جی اور ہندو کے مشہور شاعر اور کرشن بھگت سورداس جی ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں یا جُدے جُدے سمے میں ۔ اگر ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں تو دونوں میں سے پہلے کون ہوا ہے ۔ اس سوال کا جواب اگر کوئی سکھ یا ہندو بھائی دیں تو بہت ہی اچھا ہے ۔ لیکن جواب معہ حوالہ جات کے ہونا چاہئے ۔ اور ستیہ دھرم پرچارک کے ذریعہ سے ہونا چاہئے ۔

جواب کا منتظر

رام رتن پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

دوسروں پر نکتہ چینی کرنا آسان ہے ۔

ہر ایک انسان کا میلان طبع نکتہ چینی کرنا اور دوسروں کی عیب جوئی کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن ایسے منش بہت تھوڑے ہیں جو کہ دوسروں کی عیب جوئی کرتے وقت اپنے آتما یا دل سے سوال بھی کر لیا کریں کہ ہم ان نقائص و عیوب سے پاک ہیں ۔ کیا آپکے تجربہ میں کبھی نہیں آیا کہ آج انسان بھی سوسائٹیوں کی ہوشن اور جلسوں میں جو رات کو قماربازی کرتے ہونگے شرابخوری کرتے ہونگے اور ہر طرح کی بدمعاشی کرتے ہونگے دن کے وقت اپنی سوسائٹی کی بیدی پر آنکھیں بند کر کے پرارتھنا کرنے بیٹھتے ہیں اور دھرم کے اوپر اپدیش دینے کیلئے مستعد ہوتے ہیں ہمنے دیکھا کہ بڑی بڑی سوسائٹیوں کے پریذیڈنٹ اور لیڈر اپنی تقریروں میں ناچ کے اوپر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیختے رہے اور ناچ کرانیوالوں اور انمیں شریک ہونے والوں کو سخت مکروہ اور ناشایستہ الفاظ سے یاد کرتے رہے

لیکن وقت آیا کہ وہی رہنما اور پریزیڈنٹ خود ناچ کرا رہے
اور اپنے دوستوں کو ناچ میں شریک ہونے کے لئے مدعو
کر رہے ہیں۔ پردہ ہوا! بیواہ کے برخلاف لیکچر دینے والے
برہمچریہ آشرم کی مہماں درشن کرنے والے جیتندری
اور نفس کشی کے ایڈوکیٹ دیکھا گیا کہ اپنی استری
کے مرنے پر کنواری استری کے ساتھ شادی کر رہے
ہیں۔ غرضیکہ جدھر نگاہ ڈال کر دیکھو نکتہ چینی کا
عجب نظارا نظر آتا ہے۔ نکتہ چینی آج کل ایک فیشن
بن گیا ہے۔ اور دوسروں پر حملہ کرنا یا اُن کی نقص
پکڑنا ایک لیاقت کا نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب
اپنے اوپر آتی ہے اُس وقت حالت بدل جاتی ہے۔ تقریر
کا پھوڑا اور فصاحت کا زور بیجا برادری کے خوف اور
اپنی آتمک کمزوری کے ساتھ متبدل ہو جاتا ہے۔
پیارے سجنو! اگر دیش کا اور اپنے ہمجنسوں کا بھلا
چاہتے ہو تو پہلے اپنے آپ کو سدھارو۔ تمہاری اپنے
سدھار میں دوسروں کا سدھار ہے۔ بجائے اس کے کہ
آپ دوسروں کی نکتہ چینی کرکے آئندہ سدھار کی
امید کریں۔ اپنی زندگی ایسے نمونہ کی بناؤ کہ معیوب
آدمی آپ کی زندگی سے ہی سبق سیکھ کر نیک بن جاویں
اور اپنے عیوب کو خود بخود چھوڑ دیں۔ (جیمنی)

دیانند اناتھ آلئے اجمیر کی مدد کرو

ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ ہم نے
دیانند اناتھ آلئے اجمیر کی طرف توجہ کھینچتے ہوئے اُسکے
سرمایہ کو مستقل کرنے کے لئے اپیل کی تھی۔ ہمیں خوشی
سے آج ظاہر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کہ ہماری اپیل
نشپھل نہیں گئی۔ ہمعصر "آریہ اجمیر" لکھتا ہے۔
"ہمعصر ستدھرم پرچارک نے سروسادھارن کی درشٹی
یہاں کے اناتھ آلئے کی طرف بڑی یوگیتا سے دلائی
تھی۔ اُس کی پریرنا سے دہلی کے مہاشہ لالہ بانکے رام
جی نے پانچ بوری آٹا۔ اناتھ آلئے کے لئے بھیجا
ہے۔ ہمیں یہ تو آشا ہو گئی ہے کہ اس درپھکش
کے سمے میں اس اناتھ آلئے کو آریہ اور دیگر پبلک سے

اور شیہ سہایتا ملے گی۔ لیکن کیا اس عارضی مدد
سے وہ اُدیشیہ پورن ہو سکتا ہے۔ جس کو مدنظر
رکھکر اس وقت کام شروع کیا گیا ہے۔ کیا
یہ امر واقع نہیں ہے کہ بھارت ورش میں اب ہر تیسرے
سال قحط پڑنے لگ گیا ہے؟ اور کیا یہ سچ نہیں
ہے کہ علاوہ بھارت کے مفلسوں کی جانیں بچانے
کے اُن کے آتماؤں کو بھی عیسائی مشنریوں کے
پھندوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اس وقت
شور و شر مچ رہا ہے؟ اگر یہ دونوں باتیں صحیح
ہیں تو عارضی انتظام سے کچھ کام نہیں چل سکتا۔
عیسائیوں کے مشن علاوہ کروڑوں کا مستقل سرمایہ
رکھنے کے قحط سالی کے وقت لاکھوں اور خرچ کر دینے
کے لئے طیار ہوتے ہیں۔ اُن کے جواب میں اگر آپ کے
پاس اسقدر مستقل فنڈ بھی نہ ہو کہ آپ ہر وقت
پانچ سو سے ایک ہزار یتیموں تک کی پرورش کر سکیں
تو آپ کی کوششوں کا کچھ بھی نتیجہ نہ نکلے گا۔ اسلئے
اگر آپ واقعی کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو امیروں۔
سیٹھوں۔ ساہوکاروں۔ راجوں۔ مہاراجوں کو
اس اناتھ آلئے کی ضرورت کی طرف توجہ دلائیے
اور پھر قحط کے سکال ہو جانے پر بھی آپ اُسوقت
تک اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہیں کریں گے۔ جب تک
کہ دیانند اناتھ آلئے اجمیر مستقل طور پر کم از کم
پانچ سو اناتھوں کی پرورش کے قابل نہ ہو جاویگا۔

اس کے مستقل کرنیکی سب سے بڑی ضرورت

مانا کہ آپ نے عارضی انتظام کرکے بھارت
کی بہت سی سنتان کو عیسائی مشنری کے ہاتھ سے بچا لیا
لیکن اگر آپ قحط سالی کے بعد ان یتیموں کی تربیت
اور دھرم شکشا کا انتظام نہیں کر سکے۔ تو آپ کا
پورشارتھ پورے طور پر سپھل ایک نہ ہوگا۔ اس کے
لئے ضروری ہے کہ جہاں یتیموں کو پیشہ اور ہنر وغیرہ
سکھانے کا انتظام کافی ہو وہاں اُن کی شکشا کا
انتظام بھی اطمینان دہ ہو سکے۔ ہم نے تمام ایسے

سکول دیکھے ہیں۔ جن کے ساتھ آریوں کا کسی نہ
کسی طرح کا سمبندھ ہے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے
ہیں۔ کہ جو انتظام لڑکوں کی صحت جسمانی اور
روحانی کی نگرانی کا اجمیر کے آریہ سکول میں ہے
وہ دوسری جگہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ پس اگر اجمیر
کے یتیم خانہ کو مارواڑ۔ راجپوتانہ اور ممالک متوسط
کے یتیموں کی پرورش کے لئے مرکز بنایا جاوے
تو کوئی شک نہیں ہے۔ کہ نہ صرف اُن کو ہم عیسائی
ہونے سے ہی بچا سکیں گے۔ بلکہ اُنہیں ادہرم اور
اوشواس کی گہری غار میں گرنے سے بھی روک سکیں
گے۔ لیکن پھر ایک سوال باقی رہ جاتا ہے۔

یتیم لڑکیوں کی کیا گتی ہوگی۔

پوچھا جا سکتا ہے کہ اجمیر میں لڑکیوں کی تعلیم اور
تربیت کا کیا انتظام ہو سکتا
ہے۔ اس کا جواب دینے میں ہمیں ذرا بھی دقت معلوم
نہیں ہوتی۔ ہمیں کلکتہ۔ بمبئی۔ پونا۔ میسور۔
مدراس۔ اور بڑودہ کی اِستری پاٹھ شالاؤں کا
ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ لیکن اِن شہروں کے علاوہ
جہاں کہیں استری شکشا کا انتظام ہے ہمیں اُنکی
نسبت سب کچھ معلوم ہے۔ ہماری رائے میں اگر
یوروپین گرل سکولوں کو مستثنیٰ کر دیا جاوے
تو بھارت ورش میں کنیا مہاودیالہ کے برابر
(باوجود اُس کی تمام کمیوں کے) استریوں کی
شاریرک اور آتمک شکشا کا پربندھ دوسری جگہ
موجود نہیں ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ جو اناتھ آلئے
اس جگہ قایم ہوا ہے اُس میں بھی ایک خصوصیت
ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ پہلا ہی یتیم خانہ
ہے؟ جو کہ محض لڑکیوں کے لئے کھولا گیا ہے۔
پس جہاں یتیم لڑکوں کا انتظام دیانند اناتھ
آلئے کے متعلق کیا جاوے۔ وہاں تمام یتیمہ لڑکیاں
کنیا اناتھ آلئے جلندھر میں بھیجی جاویں۔ اور اگر
دیانند اناتھ آلئے اجمیر کی طرح اس اناتھ آلئے

تو بھی مستقل جاری کی کوشش کی جاوے۔ کہ اسکا سرمایہ اسقدر بڑھایا جاوے کہ پھر دقت اُٹھانی نہ پڑے تین سو تک اتنا نہیں ہو گا اور جو کا انتظام ہو سکے تو پھر ہائی سکول کے سمبندھ میں ایک ہزار روپیہ ذیادہ تک انا تھاؤں کا چارج لینا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہر شخص یہ بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ اس بڑے کام کی تکمیل کے لئے پورشارتھ کر نکو کتنے بھائی مستعد ہوتے ہیں۔

لوکل

آج کل بھی حبس اور ابر گھر ا رہتا ہے۔ بجائے تپنے کے سردی پڑتی ہے۔ آثار اچھے نہیں ہیں۔

طاعون کا وہی حال ہے۔ تکلیف بدستور ہے۔

لوکل آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں مہاشہ سنتی رام جی نے ایشور پرارتھنا کر کے اُپدیش کتھا کی۔ حاضری تقریباً ڈیڑھ سو کے رہی۔ کتھا کے بعد مہاشہ دیو راج جی نے انا تھ آلیہ کے لئے ایک فنڈ کی کام شتابل بڑھ جانے پر افسوس ظاہر کیا۔ اور ممبران و حاضرین کو اس کے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔ ہم سمجھتا ہے جلسہ میں ستریوں کی بھیڑ زیادہ تھی۔ جگہ کی تنگی کے باعث شور ہوتا تھا۔ اگر سماج کا ہال بنا ہوا ہو۔ اور اوپر کے کمرے درست ہو جاویں تو ستریوں کی شمولیت تکلیف سے رہائی ہو جاوے۔

کنیا مہا ودیالیہ جلندھر

اس وقت ودیالہ میں ۱۲۰ کنیائیں درج رجسٹر ہیں۔ اوسط حاضری روزانہ قریباً ایک سو کے ہے آشرم باسی کنیاؤں کی تعداد ۳۰ ہے آشرم

دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ ودیالہ شکشا کے سوا اب اعلیٰ سنسکرت پڑھانے کا بھی پربندھ کیا ہوا ہے۔ بھگتنی ریلدا س جی سکرٹری لاہور آریہ سماج کے امتحان میں دو کنیائیں پر اگیہ پرویشکا کی پریکشا میں پاس ہوئیں۔ ارتھات سوالات پراگیہ پرویشکا کی جماعت تک ہی ہے۔ دھرم شکشا کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ رسومات خانہ داری آشرم باسی کنیاؤں کو عملی طور پر سکھائی جاتی ہیں۔ ورزش کے لئے بھی خاص انتظام ہے۔ جداور کسی کنیا پاٹھ شالا میں نہیں۔ ودیالہ کا ستھان سندر اور فراخ ہے۔ کنیاؤں کے سوائے سترئیں بھی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

مگر افسوس

کہ پبلک پر جتنا ودیالہ کا حق ہے اُس قدر مدد نہیں مل رہی۔ روپیہ کی کمی کے سبب ودیالہ اپنے مقصد پورا کرنے سے رُکا ہوا ہے۔ ہر سال نئی جماعت بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت آٹھ جماعتیں ہیں۔ جب تک روپیہ نہ ہو گا آئندہ نئی جماعت کا کھلنا بڑا مشکل ہو جاوے گا۔ کیا ہمارے لئے شرم کی بات نہ ہو گی۔ کہ ہم پورن شکشا دینے کا سامان بہم نہ پہونچائیں۔ جب تک ودیالہ میں پورن سامان نہ ہو گا دوسری پاٹھ شالاؤں کے کھولنے میں بڑی دقت ہو گی۔ اچھی ادھیاپکائیں کہاں سے ملینگی دھرم شکشا پائی ہوئی ادھیاپکاؤں کے ابھاو سے کنیا پاٹھ شالاؤں کو بڑی ہانی ہو رہی ہے۔ ودیالہ اس کام کو پورا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ پبلک روپیہ کی مدد دیتی رہے۔ بدھوائیں پڑھنے کے لئے مل سکتی ہیں۔ مگر وظیفہ کہاں سے لایا جاوے۔ ودیالہ میں اس وقت دو ایسی سوشیلا بدھوائیں پڑھنے آتی ہیں۔ جو چار پانچ سال کے عرصہ میں ہو گیہ

ادھیاپکائیں بن سکتی ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کی سہایتا کے لئے وظیفہ نہیں۔ فی بدھوا دو روپیہ ماہوار بھی دیا جاوے تو ان کی تعلیم میں ہرج نہ ہو گا۔ مشنری لیڈیاں ان بدھواؤں کو وظیفہ دیکر اپنے پاس بُلاتی ہیں۔ مگر ان بدھواؤں نے جانا سویکار نہ کیا۔ اور آریہ دھرم شکشا سے اپنی پریتی ظاہر کی۔ کیا ان بدھواؤں کو سہایتا دینا ہمارا دھرم نہیں ہے؟ اس لئے دیش باسیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی سہایتا دینے کے لئے پورشارتھ کریں۔ تم ودیالہ کی رکشا کرو۔ ودیالہ روپی کامدھینو تمہیں امرت دے گی۔ (دیوراج)

نوٹ۔ اگر یہ دو بدھوائیں یو گیہ ہیں۔ اور باقاعدہ شرائط قبول کر کے ادھیاپکہ بننے کی طیاری کرنا چاہتی ہیں تو بھگوتی دو ہو اسہایک فنڈ سے وظیفہ کیوں نہیں دیا جاتا۔ لیکن اگر محض مشنریوں سے بچانے کے لئے ان کو عطا روپیہ ماہوار کا وظیفہ دینا ہے۔ تو اُس کے لئے کنیا مہا ودیالہ سے علیحدہ فنڈ ہونا چاہئے۔ ان چھوٹی چھوٹی اپیلوں سے کنیا مہا ودیالہ کا کام نہیں چل سکتا۔ اگر کام کرنا ہے تو کم از کم ایک لاکھ کا سرمایہ جلد جمع ہونا چاہئے۔ بڑے کام بلا بڑی کوششوں کے انجام پذیر نہیں ہوتے۔

(ایڈیٹر)

ریویو

بائیبل کلام الہٰی نہیں۔ تیسرا معیار الہام عالمگیر ہونا چاہئے۔ مصنفہ لالہ کاشی رام صاحب پلیڈر ملتان قیمت فی جلد ۱؎۔ اس کتاب کی خوبیاں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ لالہ کاشی رام جی آریہ سماج کے اُن ممبروں میں سے ہیں جنہیں دیگر مذاہب سے واقفیت حاصل کرنے کا خاص شوق ہے۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ بائیبل کا ایک خاص فرقہ کے لئے بہیجا جانا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ اس رسالہ کی ۵۰۰ جلدیں مصنف نے وید پرچار فنڈ کے لئے وقف کر دی ہیں۔ بس اگر آریہ بہائی اس کتاب کو لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے ہاتھوں ہاتھ خرید لیں تو وید پرچار فنڈ کو بہی خاص مدد مِل سکتی ہے۔

گرُوکل

کیا گرُوکل کا تعلق خاص پنجاب کے ہی ساتہہ ہے؟

یہہ سوال کئی مرتبہ اوٹہا کرتا ہے۔ اِس کا جواب آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے عمل سے ہی ملجاتا ہے۔ گرُوکل کے نیموں میں کہیں درج نہیں ہے۔ کہ محض پنجاب کے ہی ودیارتہی داخل ہو سکیں گے۔ ستہان کے نیت کرنے میں سبہا نے ہردوار کے نزدیک جگہہ پسند کرنے کا اعلان دیکر ظاہر کر دیا ہے کہ سبہا کا ارادہ اِس کل میں تمام آریہ ورت کو شامل کرنے کا ہے۔ پس کوئی صاحب اس غلطی میں نہ پڑیں کہ اس انسٹیٹوشن کو کسی حالت میں بہی محدود کیا جائیگا۔ جو سب کمیٹی جگہہ کی تلاش کے لئے مقرر کی گئی تہی اسمیں خود بہائی پشچم اوتردیش کے بہی شامل کئے گئے تہے۔

البتہ پربندہ پنجاب آریہ پرتی ندہی سبہا کا ہی کیونکہ سارو دیشک سبہا موجود نہ تہی۔ جس وقت آریہ ورت کے تمام آریہ سماج پربندہ کا کوئی مرکز بنجاویگا۔ تو یہہ مہان کاریہ اُسی کے آدہین ہونا مناسب ہے۔

گرُوکل کی تحریک پنجاب سے باہر بہی شروع ہوگئی پشچم اوتردیش اور اودہ کی آریہ پرتی ندہی سبہا نے بہی اپنے گذشتہ سالانہ جلسہ ۱۰ دسمبر میں گرُوکل قایم کرنیکی تجویز پاس کر کے بیس ہزار روپیہ کے جمع ہونے پر کل کہولنے کا اعلان دیدیا ہے۔ اُس کے متعلق اب ڈیپوٹیشن باہر نکلا ہوا ہے۔ چودہری انوپ سنگہ و چمنی سنگہ جی کی زبانی معلوم ہوا کہ بجنور کے ضلع میں سے ہی تقریباً تیسرہ چودہ سو روپیہ نقد ہوگیا۔ ہم منشی نارائن پرساد جی منتری پشچم اوتردیشیہ آریہ پرتی ندہی سبہا کو اس شروع کامیابی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنے اُدہر کے بہائیوں سے نویدن کرتے ہیں کہ وے منشی جی کا ہاتہہ بٹائیں۔

ایک گرُوکل سارے آریہ ورت کی تعلیم کا انتظام کب کر سکتا ہے۔ زمانہ آویگا جب کہ فی دس دس گرام میں ایک ایک گرُوکل کی ضرورت ہوگی۔ اِس وقت دو گرُوکلوں کے لئے طیاری ہی غنیمت ہے۔

چونکہ گرُوکل کا اُدیشیہ ایک ہی ہے۔ اِسلئے ہم آشا رکھتے ہیں کہ ڈیپوٹیشن کے ممبر اپنے کام کی رپورٹ باقاعدہ پرچارک میں شائع ہونیکے لئے بہیجا کرینگے۔

پشچم اوتر گرُوکل کا سکیم ہمارے پاس اب پہونچا ہے۔ قاعدے وغیرہ سب وہی ہیں جو کہ پنجاب کے ہیں۔ صرف پاٹہہ ودہی میں تہوڑا تجدید کیا گیا ہے۔ ہم مختلف گرُوکلوں کے چلانے والوں سے نویدن کرتے ہیں کہ باقی قواعد میں خواہ اختلاف کریں مگر پاٹہہ ودہی کو پاکرکے پرسپر سمتی سے ایک ہی رکہیں۔ تاکہ ایک دوسرے کی سہایتا میں پوری مدد مل سکے۔

پنڈت دوارکا پرساد جی تاجپور نواسی نے گرُوکل فنڈ کے لئے تیس ہزار کی پورتی تک ایک پیسہ روز نکالنے کی پرتگیا کی تہی۔ اُس کے ۸؎ نقد بہیجتے ہیں اور ساتہہ ہی مبلغ آٹہہ روپیہ اسی فنڈ کے لئے چودہری ہربنس سنگہ جی سے حاصل کر کے روانہ کرتے ہیں۔ گرُوکل سے جس قدر آریہ بہائیوں کو پریم ہے ایشور کرے کہ اُس کے منتظم بہی ویسا ہی اوتم کام کریں۔

آریہ سماجک خبریں

ٹہالہ آریہ سماج کا پورشارتہہ بڑا پرشنسنیہ ہے جہاں سے کہ باوجود صدہا روپیہ گرُوکل کے لئے نقد جمع ہونے کے ۸۲۲ روپیہ نقد مندر فنڈ کے لئے بہی ہو چکا ہے۔ ان ہر دو فنڈوں میں لالہ رادہا کشن جی پردہان نے ایک ہزار روپیہ نقد دیا ہے۔

ٹہالہ نگر میں پنڈت ہیمراج جی نے اُپنشدوں کی کتہا کی جس کا اثر عوام پر نہایت صحت بخش پڑا۔ پورانک سبہا کو شاسترارتہہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دئے لیکن اب تک اُن کی طرف سے ٹالمٹولا ہی رہا۔

آریہ سماج بہڑائچ (صوبہ اودہ) کا پہلا سالانہ جلسہ ۳۰ جون و یکم جولائی کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۹ جون کو ہوگا۔

پٹہانکوٹ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ دینانگر سے پنڈت کاشی ناتہہ جی جاکر برابر اُپدیشوں میں بہی مدد دیتے ہیں۔ ایک لالہ درگا دیال نے چیلنج دیا کہ چار امرت سری سادہو آریہ سماج سے شاسترارتہہ کرنا چاہتے ہیں چیلنج منظور کیا گیا۔

رُڑکی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر نقد چار صد روپیہ جمع ہوا تہا۔ اور صرف ۱۰ ؎ کے وعدے تہے۔

بیرنالہ آریہ سماج میں پنڈت دیوی دیالو جی نے تین دنوں تک ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ تعداد سامعین سو سے زیادہ ہو جاتی تہی۔ شنکا سمادہان بہی خوب کیا۔ بڑا عمدہ اثر پڑا۔

لالہ کرم چند جی پارسل کلرک ریلوے سٹیشن میانمیر مشرقی لکہتے ہیں کہ بابو ٹہاکر سٹیشن ماسٹر جالندہر کے اُپدیشوں سے اُنہوں نے شراب نوشی اور مانس بہکشن کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ ایسے آریہ پرشوں کا ہونا غنیمت ہے۔

سکھر آریہ سماج کے ممبر لالہ گوبند پرساد جی کی پُتری کا چوڑا کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

گجرانوالہ لالہ ہری چند کو چہڑ کی لڑکی لالہ ٹھاکر داس جی منتری آریہ سماج کی بھانجی ہے۔ اُس کا بیاہ منتری جی کے پرشارتھ اور دھرم پر یقین سے ودیا ویدک ریتی سے ہوا۔ کنیا کی عمر تقریباً ۶ سال اور ور کی ۲۰ سال کی بیان کیجاتی ہے۔ پنڈت نند لال کے سب ہی بھائی پُترنل منتری پرستن ہوئے۔ کہر لی کی اور کئی رسم ٹھائی گئی۔ اور بجائے بیہودہ ناچ وغیرہ کے ایشور کے بھجن ہوتے رہے۔ اسی موقع پر لالہ بھونا مل نے صہ روپیہ اور لالہ چند نے سو روپیہ ڈسٹرکٹ دفتر ضلع سے خط دیکر کنیا پاٹھ شالہ کی بھی بنیاد رکھی۔ ابھی آریہ سماج کے بیرو ہان منشی سائیں سنگھ جی ایک لڑکے اور بھائی مول سنگھ کے دو لڑکوں کے سنسکاروں کا ذکر لالہ مولراج چڈا نے لکھا ہے۔ لیکن یہ نہیں پڑھا گیا کہ کونسے سنسکار تھے۔ بدی نامہ نگار صاف نہ لکھیں تو یہ شکایت نہ کیا کریں کہ اُن کا مضمون درج نہیں ہوتا ؂

بوٹالہ سردار چند اسنگھ (ضلع گوجرانوالہ) میں مہاشہ رام چند جی سابق پردہان آریہ سماج جلالپور بھٹیاں تبدیل ہوکر دو سال سے گئے ہیں۔ اُن کے اُدیوگ سے وہاں اب آریہ سماج قایم ہوا ہے جسکے عہدہ داران اور انترنگ سبھا باقاعدہ مقرر ہوگئے ہیں۔ پرشارتھی آدمی ہر جگہ کام کرلے سیہ ان بنا لیتے ہیں ؂

ہم عصر آریہ اجمیر سے معلوم ہوا کہ سوامی آنند جی کوہ شملہ کو چلے گئے ہیں۔ کیا سوامی جی اپنے گرو رشی دیانند کے اُدیش کو پورن کرانے کے لئے گروکل کی سہایتا نہ کریں گے؟

ہم عصر اجمیر آریہ سماج کے ساتھ اُنکے پرانے ممبر بابو رام لال کے دیہانت پر کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ سورگباشی بھائی کو ہم خود جانتے تھے۔ ایسے چپ چاپ کام کرنے والے کمیاب ہوتے

ہیں ایشور اُن کے سمبندھیوں کو بھی شانتی پردان کرے۔

آریہ سماج میانمیر۔ مورخہ ۷ رمئی بروز اتوار سماج کے ہفتہ واری جلسہ میں لالہ کیدار ناتھ صاحب نے "ویراگ" پر نہایت عمدہ لیکچر دیا جس کا اثر نہایت اُتم ہوا۔ حاضرین کی تعداد اسّی تھی۔ ۱۴ رمئی کو پنڈت دولت رام جی کا ویاکھیان برہمچریہ اور گروکل کی ضرورت پر ہوا۔ اثر عمدہ پڑا۔ تعداد حاضرین ۴۰ تھی۔ ایک صاحب جوکہ اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے اور حقیقت میں بہت ہی غریب اور یتیم ہیں وہ تین چار روپیہ ماہواری خرچ سے بچاکر اور تکالیف برداشت کرکے ایک روپیہ گروکل فنڈ کے لئے دان کرتے ہیں۔ وہ گروکل کے ساتھ بہت پریم رکھتے ہیں۔ اُن کا دان نہایت ہی قابل تعریف ہے۔

مورخہ ۵ رمئی کو پنڈت دیوی دیالو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ٹباہ لنگ میں تشریف لائے اور مورخہ ۶ رمئی کو بوقت صبح منتری کے پُتر کا مُنڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ بموقعہ سنسکار مندرجہ ذیل دان دیا گیا۔ آریہ سماج ٹبالہ عہ۔ پنڈت دیوی دیالو جی ۱۔ پنڈت گوری دت جی ٹبالہ نواسی عہ۔ نیز بوقت شام پنڈت دیوی دیالو جی نے سماج کے سپتاہک جلسہ میں اُپدیش کیا اور مورخہ ۷ رمئی کو بجانب ہزارہ برائے اُپدیش کے پنڈت جی تشریف لے گئے ؂

آریہ سماج امرتسر کے سبھاسدان کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۹ راپریل ۱۹۱۱ء میں حسب ذیل انتخاب عہدہ داران کا سال رواں کے لئے ہوا۔ مہاشہ چودہری جے کرشن جی پردہان۔ مہاشہ سردیال جی بی۔ اے وکیل اور ماسٹر گوردین جی اُپ پردہان۔ پنڈت رام بھجدت جی بی۔ اے وکیل سکرٹری۔ لالہ شام لال جائنٹ سکرٹری۔ مہاشہ لال چند جی خزانچی۔ مہاشہ ٹھاکر داس جی پستکا دھیکش۔ مہاشہ ذوشی رام جی پوسٹماسٹر۔ مہاشہ شام داس بی۔ اے وکیل۔ مہاشہ موہن لال جی۔ مہاشہ شیو دیال جی۔ مہاشہ رادہا کشن جی پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا ؂

آریہ سماج بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۹ و ۱۰ جون ۱۹۱۱ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۱۰ کی شام کو ہوگا۔ جو مہاشے تشریف لاویں سٹیشن سمبڑیال (وزیر آباد جموں لائن) کا ٹکٹ لیں۔ سمبڑیال سے بھوپالوالہ تین میل ہے۔ سٹیشن پر سواری کا پربندھ ہوگا۔

تازہ خبریں اور رائیں

رنگون (ملک برہما) میں ایک پادری برٹن صاحب حال میں مرے ہیں جو ۶۳ برسوں سے عیسائی مت کے پھیلانے کا کام کرتے رہے ہیں۔ مرنے کے وقت پادری صاحب کی عمر ۹۰ سال کی تھی اور مرنے سے ایکماہ پیشتر تک اپنے مت کا پرچار کرتے رہے۔ ہم آریہ سماج کے اُپدیشکوں کی خاص توجہ اس طرف کھینچتے ہیں ؂

ہم خالصہ بہادر کے مشکور ہیں۔ کہ وہ ہمیں اور ہمارے ساتھی کام کرنے والوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اُن کی شکایت کو جو لالہ وزیر چند جی کی نسبت کی گئی ہے بالکل بجا سمجھتے ہیں۔ کیا دوسروں سے عمدہ سلوک کا یہی طریقہ ہے جو خالصہ بہادر نے اپنے اسی نوٹ میں گالیاں دینے کا اختیار کیا ہے۔ ہمیں کسی کی ذات سے پرخاش نہیں۔ لیکن اگر ویدک دھرم پر حملے ہوں گے تو ہم اُن کا جواب دینے کے لئے طیار رہوں گے۔ اور ساتھ ہی کسی قسم کی خوشامد بھی ہمیں اُس نیک نیت پڑتال سے نہیں روک سکتی۔ جوکہ ہر ایک انسان کو مت متانتروں کے اصولوں کی پڑتال کی بابت حاصل ہے۔

جالندھر کے وکیل پنڈت شیو نرائن جی کے لڑکے نے اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرتے ہوئے بھنگی کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی روٹی کھالی تھی۔ اسپر کشمیری پنڈتوں کی بشن سبھا نے بھی اُسے خارج برادری کردیا تھا۔ پنڈت شیو نرائن جی کو بڑی ریفارمری کا دم بھرنے

تھے۔ تاہم ٹرجیوں لاہور سے معلوم ہوا کہ اپنے لڑکے سے ایک ہزار روپیہ خرچ کرکے بارہ دلوں کا پرشچت کرایا۔ لارڈ بدھا اور ہربرٹ سپنسر کی جینی نہ معلوم اس وقت کیا محسوس کرتی ہونگی ؛

فرانس میں مُردہ جلانے کی رسم ترقی پر ہے۔ چنانچہ ایک نیا شمشان اور بنایا گیا ہے ؛

ریل بابو انٹرنس ۱۸۹۲ء کا روپیہ واپس کر دیتے تھے۔ اب گورنمنٹ ہند نے احکام جاری کئے ہیں۔ جن کا منشا یہہ ہے کہ ۱۸۹۲ء کے کھوٹے روپیہ پائے گئے ہوئے واپس دئے جانے چاہئیں۔ عام طور پر اُن کے لینے سے انکار کرنا جائز نہیں ہے۔

عیسائیوں کے امریکن مشن نے پنجاب کے متعلق سالانہ بجٹ میں پچیس ہزار روپیوں کی کمی کر دی ہے۔ غالباً وجہہ یہہ ہے کہ چونکہ پنجاب میں اب ہندو لوگ عیسائی کم ہوتے ہیں۔ زیادہ یوں کہو کہ شاذو نادر ہی کوئی عیسائی ہوتا ہوگا اس لئے زیادہ خرچ کا بوجھ برداشت کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ یہہ صریح نتیجہ آریہ سماج کی کوششوں کا ہے۔ افسوس کہ پھر بھی ہندو دوست دشمن میں تمیز نہیں کر سکتے۔

ہیضہ کا موسم ابکی مرتبہ جلد شروع ہونے لگا ہے۔ لاہور سے ہیضہ کی خبر آئی ہے اور قحط کے کیمپوں سے تو اکثر اس کی شکایتیں سنی جا رہی ہیں۔ ایشور کرپا کریں ؛

ہماری ملکہ نے ہندوستانیوں کے خوش کرنیکے لئے ایک نیا تمغہ "قیصر ہند" نامی ایجاد کیا ہے۔ آگے ہی ہندوستانی بیچارے خطابوں کے بوجھ تلے دبے چلے جا رہے ہیں۔ یہہ نیا زاید بوجھ تو اُن میں اُٹھنے کی طاقت نہ چھوڑے گا ؛

ولایت میں ہر چھ عورتوں میں سے ایک اپنی کمائی سے اپنا گذارہ کرتی ہے۔ بھارت ورش میں فیصدی ۹۵ ودھوائیں گذارے کے ابھاو سے انسانیت سے گر جاتی ہیں۔ افسوس !

بوئروں کی پانچ سو عورتیں اسوقت گم اندازہ لگا کام کرتی ہیں۔ اور ۱۸ سے ۶۰ سال کے درمیان عمر والی ہر ایک عورت مصلح پھرتی ہے ؛

کلکتہ ہائی کورٹ میں بجلی کے پنکھے لگنے شروع ہو گئے ہیں

نواب رامپور نے مدراس سے ایک بگھی ایک لاکھ روپیوں کی لاگت سے بنوائی ہے ! اور ہزاروں آدمی بھوکھے مر رہے ہیں !!

امریکا میں تار خبر کی جو نئی کل ایجاد ہوئی ہے۔ اُس کے ذریعہ سے ایک گھنٹہ میں ۱۲۵۰۰۰ الفاظ بذریعہ تار خبر بھیجے جا سکتے ہیں ؛

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشہ دیوان چند چڈھا (لاہور) چونکہ آپنے ذاتی جھگڑوں کے سوالات چھیڑ دئے ہیں نہ صرف یہی بلکہ پرچارک پر پہلے سے ہی اوشواس کرکے اپنے مضمون کی نقل دیگر اخبار میں بھیجنے کا اظہار کیا ہے اسلئے آپکا مضمون درج نہیں ہو سکتا۔ اگر واقعی آپ اجمیر اناتھ آلے کے ٹھیک انتظام کرنے پر اپنے ایجنٹوں کو اُن کے ماتحت کر دینے کے لئے طیار ہیں۔ تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ خود جا کر تحقیقات کریں اور اگر انتظام اطمینان دہ پائیں تو ویسا ہی کریں۔ جیسا کہ فراخ حوصلگی سے کرنیکا آپ وعدہ فرماتے ہیں۔ ایڈیٹر

مہاشہ متھرا پرساد جی ممبر آریہ سماج گڑھی عبداللہ خان۔ پنڈت گوپی ناتھ اور اُن کے نامہ نگاروں کو گالیاں دینے دیجئے۔ ایسی گندہ دہنی کا جواب ہی کیا ہو سکتا ہے۔ آریوں کو شانتی سے کام لینا چاہئے۔ اور ان گمراہ بھائیوں کے اپنا چاروں کے باوجود بھی پرمیشور سے یہی پرارتھنا کرنی چاہئے کہ ہمارے دشمن بھی اپنی خرابیوں سے بری ہو کر اچھے ہو ویں ؛ (ایڈیٹر)

لالہ خوشالی رام جی سٹیشن ماسٹر آدم واہن میں ایک محمد شاہ نامی مسلمان فقیر کی عیاری اور ریاکاری کا کچا چٹھا بھیجتے ہیں جسکو جنسہ درج کرنے کے لئے تو گنجایش نہیں ہے البتہ اختصار زندہ ناظرین کیا جا سکتا ہے۔ یہہ شخص ۱۶ برسوں سے آدم واہن میں ہے۔ گنڈہ تعویز وغیرہ کرتا رہا۔ لالہ خوشالی رام کی معرفت بھی کئی مرتبہ لوگوں نے تعویز منگائے جنہیں گھر میں لیجا کر انہوں نے بدل دیا اور بجائے فقیر کی تحریر کے اوم لکھکر بھیجدیا۔ اُنہیں بعض کو فائدہ ہوتا رہا۔ اب فقیر صاحب نے جفر کا ماہر اپنے تئیں ظاہر کیا ہے۔ اور اس ذریعہ سے تقریباً تین سو روپیہ ماہوار کی آمدنی اس قحط سالی میں بھی کر لیتے ہیں۔ لالہ خوشالی رام جی نے پانچ چھہ واقعات دئے ہیں۔ جہاں شاہ صاحب کی پیشگوئیاں سب کی سب جھوٹی نکلیں خاتمہ پر ایک ایسا عبرتناک واقع دیا ہے جس سے حیرانی ہوتی ہے کہ کس طرح پر ہمارے دیش کے لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح مکاروں کے پیرو ہو جاتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے اخبار کو دیکھکر ایک بھی اس فقیر کے پنجے سے بچ سکیگا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین تو پہلے سے ہی ایسے عیاروں کے شاگرد نہیں بنتے۔ تاہم مختصر حالات درج کرنے سے کچھہ نہ کچھہ فائدہ ہو ہی جائے گا ؛ (ایڈیٹر) —

منتری آریہ سماج مردان۔ مردان آریہ سماج کے مکان کو بڑھانے اور کام کے قابل بنانے کے لئے روپیہ کی عام آریہ پبلک سے اپیل کرتے ہیں۔ لوکل کاموں کے لئے عام پبلک سے اپیل کا اصول ہماری رائے میں ٹھیک نہیں ہے ؛ (ایڈیٹر)

مہاشہ دینیدیال سنگھ جی بڑودت نواسی صلاح دیتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام جی کی سوانح عمری معہ تصاویر چھپنی چاہئے۔ اور اُن کی تصانیف کا ترجمہ دیوناگری بھاشا میں بھی شایع ہونا چاہئے۔ ایڈیٹر

سکرٹری آریہ سماج میلسی شکایت کرتے ہیں کہ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی نے باوجود قیمت رسالہ

معلم اورینٹل فلاسفی - اور رسالہ وید کیا ہے وغیرہ جن کے وصول کرنے کے اول الذکر کی چار کاپیاں - اور موخرالذکر کی ایک کاپی کو مشتاق کو کچھ نہیں بہیجا - اور نہ اب جواب دیتے ہیں - پرچارک میں اسلئے لکہا ہے کہ اشتہار اسی اخبار میں دیکہہ کر قیمت روانہ کی گئی تہی - ہمارے پاس اس قسم کی شکایتیں بہتا آچکی ہیں - لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں - پنڈت کرپا رام جی سے نویدن ہے کہ اگر رسالہ جات وغیرہ نہیں چلا سکتے تو آپ کو جملہ قرضخواہوں اور دیگروں کے حسابات کرکے اِن کاموں سے علیحدہ ہوجانا چاہئے - ہماری رائے میں پنڈت جی اعلیٰ درجہ کے اُپدیشک کا کام کر سکتے ہیں - بشرطیکہ اِس قسم کے اُلجہنوں کو جواب دیدیویں ۔ (ایڈیٹر) ―

نامہ نگاروں کے لئے اطلاع۔

عبارت کو درست لکہا کیجئے - درستی میں بڑی محنت پڑتی ہے - یائے مجہول کو معروف اور معروف کو مجہول نہ لکہا کیجئے - کاغذ کے ایک طرف جہاں تک ممکن ہو خوشخط لکہئے - ورنہ اپنے مراسلہ کے درج ہونے کی امید نہ رکہئے ۔ (ایڈیٹر) ―

ایک روپیہ (عہ) کا انعام

جو طالب علم اِن تینوں سوالوں کا سب سے معقول جواب لکہکر ست دہرم پرچارک میں شایع کرائیگا - اُسکو ایک روپیہ نقد اور ایک جلد بہجن پُستک شبہہ سنگیت کی مجلد بطور انعام دیجاویگی - جواب مختصر ہونا چاہئے - بیس سطر سے کسی صورت میں زیادہ نہ ہو - اِس بات کا خیال نہ کیا جائیگا کہ طالب علم مشن یا گورنمنٹ یا آریہ سکول میں تعلیم پاتا ہے - خواہ کسی سکول کا طالب علم ہو جو سب سے عمدہ جواب لکہیگا وہی انعام پائیگا ۔ راقم امیر چند دوساج سکرٹری آریہ سماج بہڑائچ - اودہ

سوالات - اول مُلکی ترقی وتنزلی کا جزو اعظم کون بات ہے - دویم آریہ ورت کی تنزلی کس بات سے شروع ہوئی اور کیونکر یہہ اپنی اصلی حالت پر پہونچ سکتا ہے - سویم - کون خاندان جلد تباہ ہوتا ہے ۔

میانوالی کے سماجک حالات

اول اول ۱۹۰۵ء میں مہاشے چونی لال آریہ اُپدیشک کے دیا کہیا نوں نے میانوالی کے لوگوں کو خبر دی کہ آریہ سماج اور اُس کا مشن کیا ہے - اُس وقت میں بشمل اندہوں کے کانا راجہ - سورتی پوجکوں کا پیشوا تہا - اور میانوالی میں ایک سناتن دہرم سبہا بہی قایم ہوگئی تہی چونکہ میانوالی میں کوئی باضابطہ آریہ سماج قایم نہ ہوا تہا - اس لئے ویدک دہرم کی جڑ نہ استہر ہوئی - اور تہوڑے دنوں کے بعد سناتن دہرم سبہا بہی بند ہوگئی - پہر ستمبر ۱۹۰۶ء میں سادہو شیو میرانند گری نے میرے خیالات میں ایک پلٹا ڈال دیا - اور نوین ویدانت کی طرف میری خیالات جہک گئے - تو چند ایک شاگردوں اور ست سنگیوں کو بہی میں نے اپنا ہم اعتقاد بنایا چونکہ ابتدا سے میری طبیعت کا خاصہ ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگ دینے کا قدرتی اور واقعی ہے - اِس لئے تین سال کے خیالات نوین ویدانت کو سال ۱۹۰۹ء میں ستیارتہ پرکاش کے مطالعہ سے تلانجلی دیدی - اور آخرکار میرے خیالات اُس سال میں ستیہ سناتن ویدک دہرم کے نور سے منور ہوگئے - سوامی جی کی سوانح عمری کو پڑہا اور بڑے زور سے اپنے کئی ایک شاگردوں کے خیالات مورتی پوجا - اور نوین ویدانت سے ہٹا کر آریہ بنایا - عرصہ آٹہہ نو سال تک میانوالی میں کوئی مہاتما آریہ اُپدیشک نہ آیا - اور میانوالی جنگل پڑی رہی - جنوری ۱۹۱۰ء میں میں نے لالہ گوردتا رام صاحب خزانچی تحصیل میانوالی کی امداد و صلاح سے شری یجروید بہاشیہ مکمل منگوایا - اور آریہ بانہیو تہ کے گٹکے منگوا کر شاگردوں کو پڑہانے شروع کئے - اور ستسنگ روزانہ ہونے لگ گئی - اور اپنے مکان پر ایک ویدک دہرم سبہا کی بنیاد ڈالی گئی جس میں میں پردہان مقرر ہوا - اور لالہ گوردتا رام اُپ پردہان اور لالہ جودہا رام منتری اور لڑہن داس اُپ منتری اور نند لال سکرٹری اور نتہو رام گپتا کا دہیکش اور باقی چودہ آدمی ممبران منتخب ہوئے - لیکن اِن میں سے کچہہ باہر چلے گئے - اور بہگت نند لال سکرٹری نے اپنے باپ اور چچوں والی برادری کے سامنے نواں ہمت ۱۹۵۰ کے روز مورتی پوجا پر مباحثہ کیا جس سے اُس کے بڑوں کو میرے مدد کرنے پر پتہ لگا کہ یہہ سب آریہ ہیں - لہذا اُنہوں نے میرا پنڈت جہانگی رام المعاد اور ناگیشور پرساد سٹیشن ماسٹر کیا تہ مباحثہ کرایا جس میں اگرچہ بڑے دباؤ اور تعصب اور ہٹ دہرمی اور سخت کلامی سے مذکورہ بالا مہاشیوں نے کام لیا - مگر سچ کی جیت ہوئی - اور آخر میں بہگت نند لال اور لڑہن لال - نتہو رام ۔ سچ جوش آریہ ثابت ہوئے - اِس کام سے عوام مجہہ پر ناراض ہوگئی اور اڈہک بیٹہک بند ہوگئی - آمدنی کے ذریعہ بند کئے گئے - میرے ساتہیوں کو اُن کے والدین سے مختلف دہمکیاں دی گئیں - اور ہماری نسبت کئی غلط خیالات پہیلائے گئے - مگر مذکورہ بالا ساتہی مستقل مزاج رہے اور ہیں اور یہی سات آٹہہ آدمی ہمارے مشن سے ہمدردی رکہتے ہیں - اِن تکلیف کے دنوں میں میں نے آریہ پرتی ندہی سبہا کو دو تین خطوط روانہ کئے کہ کوئی لایق اُپدیشک بابر پرچار اور ہماری امداد کے لئے روانہ کیا جاوے مگر سبہا مذکور نے جواب تک نہ دیا - ایشور کی کرپا سے لگاتار محنت ویدک دہرم پرچار کی باوجود مخالفت بیشمار کے کر رہا ہوں اور بہگت نند لال شاہو کا ریمجہ ۱ سال سچ جوش آریہ میرا لایق شاگرد معاون و مددگار رہا ہے - اس لئے ایک دن طاقتور سماج قایم ہوجاوے گی - مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبہا نے کوئی امداد نہیں دی اور نہ سرپرستی کی -

آریہ سماج لالہ موسیٰ

(۱) تھوڑا سا عرصہ ہوا کہ آریہ سماج لالہ موسیٰ کے کچھ مختصر حالات پرچارک میں شایع ہوئے تھے اسوقت الیکشن کی گئی
ایک پختہ کنواں اور ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کچا گذارے کے لایق آریہ مندر بھی طیار ہو گیا ہے۔ مندر اور کنواں وغیرہ کی رجسٹری حسب ضابطہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام کچھ عرصہ پہلے ہی کرا دی گئی تھی۔ مورخہ ۱۵ اپریل کو بڑی رونق اور اتساہ سے نئے سماج مندر میں پرویش سنسکار کرایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شریمان پنڈت رام رتن جی نے سارا سنسکار ہون وغیرہ کو بڑی خوبی اور سادہ ہانی سے سمپورن کیا۔ اور بعد ازاں بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست کیا گیا۔ حاضرین کا بتاشوں سے ستکار کیا گیا۔ (۲) اسی روز آریہ سماج کا نیا انتخاب کیا گیا۔ نند لال چیف گوڈس کلرک پردھان۔ بابو جس رام جی شیڈ کلرک منتری۔ بابو دیبہان سگنلر کوشا دھیکش۔ ماسٹر گورداس رام جی شیڈ سکول ماسٹر پستکادھیکش۔ بابو سالگرام ریکارڈ سیل کلرک۔ بابو منگل سین جی، سارٹر بابو نند لعل بوسٹ مین پرتشٹت ممبران نیت کئے گئے۔ (۳) بابو ہندیال جی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اور بابو کرم چند جی چیف بکنگ کلرک کی مبارک تجویز اور کوشش سے سماج کے کنوئیں پر موسم گرما کے لئے سبیل کا قابل واقعی انتظام ہو گیا ہے۔ جس کی موجودگی سے سٹیشن والوں اور دیگر مسافروں کو نہایت ہی آرام ہو گیا ہے۔ سٹیشن کے سارے کلرک سبیل کے لئے ماہواری چندہ دیتے ہیں۔ (۴) گذشتہ تین چار ماہ کے عرصہ میں ماسوائے اُس رقم چندہ کے جو کہ پرچارک میں شایع ہو چکی ہے مفصلہ ذیل مہاشیوں نے آریہ سماج لالہ موسیٰ کو کنوئیں اور مندر کیواسطے یہہ نقد دان فرمائے ہیں جن کا کہ یہہ سماج تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ لالہ شنکر شاہ ساہوکار شاہدرہ ۵ء۔ لالہ پریتم شاہ ۵ء۔ قطب الدین ٹھیکہ دار ۲ء۔ انڈویا وران معرفت بابو جس رام ۳ء ۲ء

نرائن داس ۲ء۔ دیوان لکھمی داس ۵ء۔ رائے منڈی داس ای ۱۰ اے سی ۵ء۔ بابو نند لعل چیف گوڈس کلرک ۳ء۔ دوسری بار کل ۸ء۔ دیوان دولت رائے ۸ء۔ سردار ۱۰ راسنگھ ۵ء معرفت بابو منگل سین سارٹر ۲ء۔ نانک چند ٹھیکہ دار ۲ء۔ لالہ متھرا داس سارٹر ۵ء۔ بابو گوردتا مل سارٹر ۵ء۔ بابو گندن لال سارٹر ۳ء۔ بابو بیربھی ناتھ سگنلر ۵ء دوسری بار کل ۶ء۔ بابو کرم چند اسسٹنٹ بکنگ کلرک ۵ء۔ بابو سالگ رام ۵ء۔ ماسٹر اُتم چند ۱۲ء۔ بابو لکھن لعل سارٹر ۵ء۔ بابو ٹھاکر داس ۵ء۔ حاکم لائن ۸ء۔ اس کے علاوہ اور بہت دان مزید عنایت کریں گے۔
(۵) آریہ اُپدیشک اور دیگر مہاتما آریہ سجنوں کو جن کو کہ شام کیونت لالہ موسیٰ سٹیشن پر اُتر کر دوسرے روز کی صبح کو سندہ ساگر برانچ کی طرف جانا ہوتا ہے باعث لوکل سٹیشن پر کوئی عمدہ ویٹنگ روم یا کوئی اور آرام کرنے والی جگہہ کے نہ ہونے کے ساری رات سخت تکلیف اور دُکھ ہوا کرتا تھا۔ اب اُن کی سیوا میں نویدن ہے کہ انکو جب کبھی سندھ ساگر برانچ کو جانے اور رات لالہ موسیٰ کاٹنے کا اتفاق پڑے۔ وہ براہ راست بابو کرم چند جی چیف بکنگ کلرک یا لالہ دیبہان جی سگنلر سے سماج مندر کی چابی طلب کر لیا کریں۔ اور بڑے آرام سے رات سماج مندر میں کاٹ لیا کریں۔ (۶) بابو کرم چند جی چیف بکنگ کلرک کا یہہ سماج تہ دل سے ممنون اور مشکور ہے۔ جو باوجود باقاعدہ ممبر نہ ہونے کے اس سماج کو بڑی بھاری مدد دے رہے ہیں۔ راقم جس رام منتری آریہ سماج لالہ موسیٰ

نویدن

بندہ کی طرف سے ایک لاونی بسرخی "گوروکل کی اپیل میں ایک لاونی" بہ تخلص داس پرچہ ست دھرم پرچارک جلد ۱۱ نمبر ۵ مطبوعہ ۱۱ جیٹھ سمت میں پرکاشت ہوئی تھی۔ جس کے نیچے بندہ نے اپنا نام درج نہیں کیا تھا۔ اسمیں ایک آدہ جگہہ سہو کاتب اشدھیاں رہ گئی تھیں۔ اب ایک لاونی گوروکل کی اپیل میں اُسی سرخی سے اور قریبًا اُسی وزن کی مہاشہ عمرا مل کی طرف سے بہ تخلص داس پرچہ مطبوعہ ۹ بیساکھ سمت میں طبع ہوئی ہے اس میں بھی کئی ایک موقعوں پر اشدھیاں اور سکتہ ہیں۔ چنانچہ اخبار کے کھلنے پر جب میں بے تحاشا پڑھنے لگ پڑا تو مذکورہ بالا موقعوں پر بے تکی تکیں سُنکر سامعین قہقہہ مار اُٹھے۔ ایسی حالت میں پڑھنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اور نیز یہہ امر آریہ سماج کے مہتو اور ساتھ ہی پرچارک جیسے قابل قدر اور معتبر اخبار کے لئے (جبکہ پبلک اس کو آریہ سماج کا آرگن مان چکی ہے) ایک گونہ باعث کسر شان ہے۔ اسلئے نامہ نگار مہاشوں سے نویدن ہے کہ طبع آزمائی فرمانے وقت نفس مضمون کو ویدک سدھانتوں کے انکول رکھنے کی احتیاط کے علاوہ تُک بندی سلسلہ اور ترتیب کا لحاظ بھی ضرور فرمایا کریں۔ اور مہاشہ ایڈیٹر صاحب سے خاص طور پر پرارتھنا ہے کہ جب میرے جیسے کم لیاقت اور بدخط کی طبع آزمائی کا نتیجہ سیوا میں پہونچے تو اپنی فیاضی طبیعت کے تقاضا سے بجنسہ چھاپ دینے کا حکم صادر فرماتے وقت ضروری سنشودھن کے علاوہ کاتب کو خاص تاکید فرمایا کریں۔ کہ کتابت میں ضروری احتیاط سے کام لیا کرے۔ کیونکہ کتابت میں اکثر اشدھیاں ہوتی ہیں۔ جن سے مضمون کا مذاق تو درکنار اصلیت بھی بالکل بگڑ جاتی ہے۔ چنانچہ میری لاونی میں ایک جگہہ بجائے (نہیں تو) کے (پہلے تو) لکھا گیا تھا۔ اور مہاشہ عمرا مل کی لاونی میں ایک جگہہ لفظ ہمت لکھا گیا ہے جو عقل چکرا رہی ہے۔ کہ محبت ہونا چاہئے تھا۔ چونکہ تخلص دونوں میں ایک ہے۔ اسلئے پبلک کی آگاہی کے لئے نویدن کیا جاتا ہے کہ پہلی لاونی کے حسن و قبح کا بندہ ذمہ وار ہے نہ کہ مہاشہ عمرا مل جیو۔ راقم ویدک دھرم کا سیوک گنیش داس ورما سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ۔

نوٹ کیا ہی اچھا ہو اگر نامہ نگار مہاشے پرچارک کے سٹاف کی شکایت کرتے وقت اپنی طرف بھی متوجہ ہوا کریں۔ کاغذ کے ایک طرف لکھنے اور حاشیہ چھوڑنے کیطرف کوئی بھی نامہ نگار دھیان نہیں دیتا۔ پھر کاتب کے سمجھنے کے لایق اصلاح کیسے

آریہ برادری

سوال ۳۷ - گھبرائیے نہیں - مان لیا کہ سداچاری آریہ ہی کسی سماج میں سبھاسد ہیں - اگر وہ بعدہ دُراچاری ہو جاویں تو کیا اسکا نوٹس لیا جانا چاہئے یا نہ ؟

جواب ۳۷ - اس بات کا فیصلہ آپ آپ ہی دیکھ کر کر لیجئے - میں یہہ مانتا ہوں کہ اُپنیموں کے مطابق وہی آدمی آریہ سبھاسد کہلا سکتا ہے جو کہ سداچاری ہو - میں ایک مثال سے اس کو واضح کرتا ہوں - مسٹر بال گنگا دھر تلک پہلے بمبئی یونیورسٹی کے ایل ایل - بی تھے لیکن یونیورسٹی کی شرائط کے برخلاف عمل کرنے پر اُنکی ڈگری کھوس لیگئی - یہہ امر تو ایسا صاف ہے کہ جس کی بابت بحث کرنیکی کم از کم مجھکو کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی -

سوال ۳۸ - افسوس پھر وہی سوال دوہرانا پڑتا ہے کہ آیا یہہ اعتراض ہر وقت ہو سکتا ہے یا نہ کہ فلاں سبھاسد چونکہ سداچاری نہیں اسواسطے انترنگ سبھا یا سادھارن سبھا میں شامل نہ ہونا چاہئے - اور اس کا فیصلہ کس کے اختیار میں ہوگا ؟

جواب ۳۸ - آپ تو اس طرح باتیں کر رہے ہیں کہ گویا لفظ سداچاری کی تشریح میں آریوں میں اختلاف ہونے کا احتمال ہے - جب سداچار کی تشریح صاف طور پر مہرشی نے اپنے ستیارتھ پرکاش کے دسویں سملاس میں کر دی تو پھر اس امر کی بابت کیا دقت ہو سکتی ہے ؟

سوال ۳۹ - آپ میرا مطلب ہی نہیں سمجھتے - مانا کہ اس امر میں اختلاف رائے نہ ہو کہ سداچار کیا ہے - مگر اس میں تو اختلاف رائے ہو سکتا ہے - کہ آیا فلاں آریہ دُراچاری ہے یا نہ - اس کا فیصلہ کون کرے گا ؟

جواب ۳۹ - اس کا فیصلہ انترنگ سبھا (ماتحت اپیل سبھاسدان) کر سکتی ہے -

سوال ۴۰ - کیا آپ کی یہہ مراد ہے کہ ہر ایک آریہ کے سداچار کا سوال ہر وقت انترنگ سبھا میں پیش ہو سکتا ہے ؟

جواب ۴۰ - بیشک اگر کوئی آدمی بدنیتی سے کسی آریہ سبھاسد کو بدنام کرنا چاہے تو انترنگ سبھا حسن انتظام کی خاطر اس بات کا قرار واقعی انسداد کر سکتی ہے -

سوال ۴۱ - کیا انترنگ سبھا کا یہہ فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا ؟

جواب ۴۱ - میں عرض کر چکا ہوں کہ جب دُراچار اور سداچار کی تعریف میں کوئی اختلاف کی گنجایش نہیں تو پھر ایک آدمی کے سداچاری یا دُراچاری کے فیصلہ کرنے میں اتنی دقت کا پیدا ہونا کس طرح ممکن ہے - کہ وہاں پر کثرت رائے سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پڑے -

سوال ۴۲ - کریا ندان - تعزیرات ہند میں جرم کی کی تشریح کافی ہے اور جج و مجسٹریٹ بھی مقرر ہیں پر بھی اس بات میں اختلاف رائے ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص مجرم ہے یا نہ - آپ پھر کس طرح کہتے ہیں کہ اختلاف رائے نہ ہوگی - کسی خاص آریہ کا سداچاری یا دُراچاری ہونا امر واقعہ ہے اور اس کا فیصلہ شہادت پر منحصر ہوتا ہے کیا اسمیں بھی اختلاف رائے کی گنجایش نہیں ؟

جواب ۴۲ - اگر عدالتوں میں فیصلہ کرنے میں مجسٹریٹوں کا اختلاف رائے ہوتا ہے تو اس کا کیول یہی کارن ہے کہ دُنیا میں دنیائے اور پاپ بہت ہے واہی لیکن ایک دھارمک سبھا میں ایسا ہونا بہت کٹھن ہے ؟

سوال ۴۳ - دھارمک سبھا ہی تو نہیں دُنیا کے لوگوں کی شہادت پر فیصلہ کریگی - کیا آپ کا یہہ منشا ہے کہ اُسکے روبرو سوا آریہ سبھاسدوں کے دوسروں کی شہادت نہ لی جاوے گی ؟

جواب ۴۳ - میرا تو یہی خیال ہے کہ تحقیقات کے لئے آریہ سبھا ہی تعینات ہونی چاہئے - مزید برین میرا یہہ بھی خیال ہے کہ اگر موجودہ عدالتوں میں بھی کوئی مجسٹریٹ سخت محنت اوٹھاوے اور خود شہادت لے اور ہر طرح کی احتیاط رکھے تو اُسکا فیصلہ ہزار میں سے نوسو ننانوے حالتوں میں ٹھیک ہوگا -

سوال ۴۴ - آپنے کہا کہ سدّھانتوں میں آریوں کا اختلاف رائے ہونا ناممکن ہے - آپنے فرمایا - کہ سداچار کی تشریح اور تصفیہ میں بھی اختلاف رائے کا ہونا سمبھو نہیں - کیا آپ کا یہہ مطلب ہے کہ کسی خاص آریہ کے سداچار یا دُراچار کے امر واقعہ میں بھی [illegible] رائے ہوگا - جبکہ معاملہ انترنگ سبھا میں پیش [illegible]

جواب ۴۴ - میرا مطلب یہہ ہے کہ ایسے معاملہ میں [illegible] انترنگ سبھا ٹھیک ٹھیک تحقیقات کرے گی [illegible] نرپکش رہتی سے کرے گی جس کی بابت کچھ [illegible] بھی نہیں ہو سکتا - تو ضرور راستی پر پہونچے گی -

سوال ۴۵ - راستی یا ناراستی کا سوال نہیں [illegible] انترنگ سبھا کا ایک ممبر بھی اختلاف رائے کرے [illegible] وہ آریہ سبھاسدی کی پدوی سے گرایا جاویگا - یا نہیں [illegible]

جواب ۴۵ - میں نہیں سمجھتا کہ اگر معاملہ کی ٹھیک [illegible] پر چھان بین کیجاوے تو اختلاف کا ہونا کیسے [illegible]

سوال ۴۶ - کیا آریوں کی اپنی لیاقت اور معلو[مات] کے تفرقہ کے باعث ایسے معاملہ میں اختلاف رائے نہیں [ہو سکتا]

جواب ۴۶ - جب ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی عدالتوں [میں] بھی معاملہ کی مناسب طریق پر چھان بین کیجاتی [ہے تو] فیصلہ ہمیشہ راستی پر مبنی ہوتا ہے - تو پھر آپ ایسی [بے بنیاد] باتوں میں کیوں پڑ رہے ہیں ؟

سوال ۴۷ - عدالتوں میں جب ایک سے زیادہ مجسٹریٹ ہوں تو اُن میں اختلاف رائے بعض وقت ضرور ہوا کرتا ہے - کیا انترنگ سبھا کے دس ممبروں اور صد[ہا] سبھاسدوں میں اختلاف رائے ہوگا ؟

جواب ۴۷ - عدالتوں میں اختلاف رائے کا سبب یہہ ہے کہ ججان صرف شہادت پر ہی فیصلہ دیتے ہیں خود اکثر اُنکو تحقیقات کرنیکا موقعہ نہیں ملتا - اگر ٹھیک طور پر تحقیقات کیجاوے تو یہہ کوئی ناممکن امر نہیں ہے اور نہ ہی انسانوں کی طاقت سے باہر ہے - کہ ساری کو معاملہ کی اصلیت کا پتہ نہ لگ جائے - اور ججوں کو تو بڑے بڑے پیچیدہ مقدموں کے ساتھہ تعلق پڑتا ہے - لیکن ایسے آدمی جو کہ آریہ سماج میں بہت نیک رہے ہوں اور سرشٹے پرشوں کا سنگ کرتے ہوں - اُن سے عام طور پر یہہ امید نہیں ہو سکتی کہ بڑے بڑے جرائم کے مرتکب ہوں اور جھوٹھہ بولنے میں اتنے طاق ہوں کہ معاملہ کو تھوڑی کوئی پتہ نہ لگے [illegible]

سوال ۴۹ - سوال یہہ ہے کہ اگر اختلاف رائے انترنگ سبہا کے ممبروں میں اور سبہا سدوں کے سادہارن جلسہ میں کسی آریہ کے سداچار یا درآچار کی نسبت ہو تو کیا کرنا چاہئے آپ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا - یہہ بھی کوئی بات ہے ؟

جواب ۴۹ - میں کہتا ہوں کہ خوب زور شور سے تحقیقات کرنی چاہئے اور یہہ اغلب نہیں کہ تمام ممبران انترنگ سبہا یا سبہا سدان متفق نہ ہو جاویں ؛ -

سوال ۵۰ - پہر یہی سوال ہے اگر ایک سبہا سد ہی خود غرضی بدنیتی - طرفداری - یا عدم لیاقتی او تعصب کے باعث اپنی رائے اخراج کی نہ دے تو کیا وہ آریہ سبہا سدی سے گرایا جاویگا - یا نہ -

جواب ۵۰ - اگر عدم لیاقتی کا معاملہ ہو تو اُسکو سمجہایا جا سکتا ہے اور کچہہ وقت کے بعد یہہ اغلب ہے کہ وہ سمجہہ جاویگا - لیکن اگر بدنیتی - طرفداری یا تعصب خود غرضی میں سے کوئی جرم اُسکے برخلاف ثابت ہو جاوے تو وہ خود سداچار سے گر گیا اور اسواسطے آریہ سبہا سد نہیں رہ سکتا -

سوال ۵۱ - کیا اس امر کا فیصلہ باقی سبہا سدان یا ممبران انترنگ سبہا کر سکیں گے ؟ ——

جواب ۵۱ - جب آپنے پہلے ہی مان لیا کہ وہ خود غرضی سے اختلاف کرتا ہے اور یہی قیاس آپنے جواب دیا تو پہر یہہ سوال بے تعلق ہے -

سوال ۵۲ - بہلا یہہ تو فرمائے کہ ہر ایک آریہ سبہا سد کو اختیار ہوگا کہ جب کسی آریہ سبہا سد کے سداچار اور درآچار کا معاملہ زیر بحث ہو تو وہ خود ذاتی طور پر تحقیقات کرے یا صرف مجموعی حیثیت میں تحقیقات ہو سکے گی ؟ ——

جواب ۵۲ - یہہ تو ہر ایک آریہ سبہا سد سے اُمید ہی ہے کہ بغیر کافی تحقیقات کے کسی بہائی کے برخلاف شکایت نہ کریگا - لیکن اگر سب مل کر تحقیقات کریں تو فیصلہ جلدی اور زیادہ راست ہوگا - اسواسطے صرف ایک آریہ سبہا سد کی رائے پر ہی اس امر کا فیصلہ نہیں ہو سکتا ؛ ——

سوال ۵۳ - یہہ میرا مطلب نہیں تہا - آیا یہہ تحقیقات بیچ کے بابت میں بحیثیت مجموعی ہوگی - یا ہر ایک سبہا سد کو فرداً فرداً تحقیقات کا موقعہ دیا جاویگا جبکہ معاملہ زیر بحث آ چکا ہو ؟ -

جواب ۵۳ - اس بات کا خاص جواب تو نہیں خاص طور پر فیصلہ ہو سکتا ہے - یہہ بالکل حالات پر منحصر ہے بعض معاملات ایسے سادی ہوتے ہیں کہ اُن کے مجموعی طور پر فیصلہ ہونے سے ہی سب کی تسلی ہو جاتی ہے اور بعض ایسے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ اُن میں ہر ایک کی فرداً فرداً تسلی کرنی پڑتی ہے ؛ ——

سوال ۵۴ - کیا یہہ تحقیقات کہلی ہوگی یا خفیہ ہی -

جواب ۵۴ - خفیہ تحقیقات جہاں تک کہ وہ سچائی سے دور نہ ہو ہو سکتی ہے ؛ ——

سوال ۵۵ - آپ کے جوابات کسی موجودہ سماج سے تعلق نہیں رکہتے - جہاں تک کہ میں نے اُن کو سمجہا ہے - آپ ایک خیالی سبہا کا ذکر کرتے ہیں - جو نیموں آپ نیموں کے مطابق سداچاری سبہا سدوں سے بنی ہو - کیا یہہ خیال میرا درست ہے ؟ ——

جواب ۵۵ - میں نے پہلے ہی کئی دفعہ عرض کیا میں اسوقت اصول پر بات چیت کرتا ہوں - اگر آپنے موجودہ آریہ سماجوں کی حالت پر بحث کرنی ہو تو میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد بڑے شوق سے کیجئے ؛ ——

سوال ۵۶ - یہہ سوال تو علمی ہے اور اُس کے عملدرآمد کرنے کے متعلق کل بحث ہے - آپ اصول اصول پکارتے ہیں - میں نہیں سمجہتا کہ کیا مطلب ہے ؟ ——

جواب ۵۶ - میرے خیال میں تو اصول پر ہی بحث ہو رہی تہی اور میں اس اصول کو بالکل قابل عملدرآمد سمجہتا ہوں اگر آپ کے خیال میں موجودہ آریہ سماجیں اس اصول پر عملدرآمد نہیں کرتیں تو اُنکو ٹہیک کرنے پر یا اُس سے بالکل نراش ہو کر کچہہ اور کرنے پر پہر وچار ہو سکتا ہے -

سوال ۵۷ - معاف رکہئے گا - میںنے یہہ سمجہا ہے کہ موجودہ سماجیں چونکہ بموجب نیم اوپ نیم کے کارروائی نہیں کرتیں اسلئے اُن کو ممبر کے خارج کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے - کیا یہی آپ کا منشاء ہے ؛ ——

جواب ۵۷ - میری بحث صرف اُن آریہ سماجوں کی بابت تہی جو کہ اُن اُپ نیم کے مطابق ہیں جنکو کہ آریہ سماج کے بانی جو کہ ایک پورن یوگی تہے - بنا گئے ہیں - ایسی سماجیں جو اُن اُپ نیموں کے برخلاف ہیں میں اُن کو آریہ سماجیں نہیں سمجہتا وہ اپنا فیصلہ خود ہی کرتی ہیں میں مجہہ کیا

لیکن اگر میں سمجہوں گا کہ اُن میں سے کسی میں سداچاری سبہا سد نہیں اور میرے ہمخیال اُسکے سدہار پر کمر بستہ کریں گے - وہ تین کس طریق پر ہوگا - اسپر پہر وچار کریں گے - اب آشا ہے کہ آپ میرے سوالوں کا جواب دیں گے ؛ ——

ستیہ دہرم نیتی ½

سنسکرت کی اس نہایت عمدہ کتاب دیوناگری بہاشا میں اس طرز کی ایک ہی چھپی ہے۔ آریہ پرشوں نے بہت پسند کی ہے۔ مطبع ستیہ دہرم پرچارک آفس اور لالہ دیوراج جی اور لائبریری آریہ سماج لاہور تہا سوامی برہمانند لاہوری اور پچھم سنگ مقام ڈوہولے کیمپ کاٹھیاواڑ کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

ضرورت ہے ½

میرے ایک دوست از قوم کہتری باشندہ شہر لودہانہ ملازم بعہدہ ٹیلیگراف سگنلر بمقام ہیرو نہر جمن غربی سرسہ جن کی عمر ۲۵ سال کسی ایسی کہتری کنیا سے شادی کرانا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۴ - ۱۰ سال کے درمیان ہو۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔ المشتہر بنارسی داس سب اورسیئر نہر جمن غربی کوٹھی سوندری ڈاکخانہ پونڈری ضلع کرنال (پنجاب)

ضرورت ½

میرے ایک دوست ذات کہتری و نائیک سکنہ راہوں ضلع جلندہر عمر تقریباً ۲۰ سال سب انجنیئر ملازم بعہدہ سگنلر بتنخواہ عہ روپیہ ماہوار جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونے کی وجہہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔ المشتہر گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹھی سمندہ۔

بر کی ضرورت $\frac{9}{12}$

ایک لڑکی بعمر ۱۵½ سال ذات اروڑہ اُترادہی تعلیم یافتہ خیالات کے لیے ایک بر کی ضرورت ہے جو از قوم اروڑہ ہو۔ عمر مناسب ہو۔ مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ کل درخواستیں بنام منیجر ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں۔

بُدھی وردہک بہسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما پُرش کمزور دماغ والوں اور کُند ذہن طلبا کیلیے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ قیمت ایک لوٹیہ عہ جو کہ عرصہ ایکماہ کے لیے کافی خوراک ہے۔

ویریہ وردہک بہسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کے لیے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے ایکماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کیلیے ان بیماریوں کو جڑ سے اکہاڑ دیتی ہے۔ قیمت عہ جو عرصہ ایکماہ کیلیے کافی ہے۔ المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

نصف قیمت

ہم نے کچہہ عرصہ کے لیے چند کتابوں کی قیمت نصف کی تہی جس سے اکثر شائقین کی اس طرف رُچی معلوم ہوئی۔ اس لیے ہم نے اپنے شائقین کے شوق کو دوبالا کرنے کے لیے ماہ مئی کے آخیر تک ذیل کی کتابوں کی یہہ نصف قیمت کر دی ہے۔

نام کتب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
گیتا اُردو	۸/	۴/
چنڈال چوکڑی	۴/	۲/
دیاکہیان کمتاولی	عہ	۸/
ایضاً ایضاً	۱۰/	۵/
تصانیف لالہ جے چند مرحوم	۱۴/	۷/
دری یوستہا	۴/	۲/
تحقیق الحق	۱۰/	۵/
آریہ ورت کا عروج	۲/	۱/
شاستر ارتہہ جہنگ	۲/	۱/
شاستر ارتہہ جلندہر شہر	۲/	۱/

محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہوگا۔
المشتاہر اسسٹنٹ منیجر ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکہہ ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۳۵۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی عہ ۱۲ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندہر میں منیجر ستیہ دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد لاہور میں لالہ ستیا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہیئے:۔

المشتاہر
کرتا رام سبہاسد
آریہ سماج کرنال۔

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق یکم جون سنہ ۱۹۰۰ء جلندہر شہر پنجاب | نمبر ۸

سنسار کی گتی

کہیں خوب خوباں کہیں ہائے ہائے!

سرکار برطانیہ کی تمام سلطنت کے اندر اسوقت خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ کیونکہ مقام میفکنگ (جہیں سرکاری فوج گھری پڑی تھی) کی بھی خلاصی ہوگئی ہے۔ اب کوئی جگہہ بھی ایسی نہیں ہے۔ جہاں پیکہ برٹش فوج محصور ہو لیکن دوسری طرف پریٹوریا کی طرف نگاہ ڈالئے تو جہاں ایک ایک زن وبچہ کی شکل سے استقلال کی شہادت ملتی ہے۔ وہاں اُن سبکے دلوں سے آہ سرد نکل رہی ہے۔ وہی بوئر جو خوشیاں منا رہے تھے۔ آج غم ورنج کا شکار ہورہے ہیں۔ دُنیا عجیب ضدین کی جگہہ ہے۔ پہر اسپر تکیہ کرنے والا خواہ شاہ ہو خواہ گدا۔ کیونکر عقلمند کہلا سکتا ہے تم اسجگہہ اپنا فرض ادا کرو۔ مادی آسائشوں اور مادی خوشیوں کے پیچھے مت دوڑو۔ کیونکہ اُن کو قرار نہیں ہے

کوئی دن کی بات ہے،

جنگ کا خاتمہ اب ہوا۔ اب ہوا۔ بوئر گھٹتے چلے جاتے ہیں۔ آخری جنگ ہونے والی ہے۔ پرمیشور اپنا فضل کرے اور دونوں طاقتوں کو ہدایت دیوے کہ خون کی ندیوں کے بہانے کے باعث نہ ہوں ٭

کیا انسان آخر بندر کی اولاد ہی ثابت ہوگا۔

یہہ یوروپ والے جس کام کے پیچھے پڑتے ہیں ہاتھہ دہوکر پڑتے ہیں۔ شاید ہمارے بعض ناظرین کو معلوم ہوگا کہ انگلستان میں ایک مشہور سائنس دان ڈارون صاحب ہو چکے ہیں۔ انہوں نے تحقیقات کرکے اس مسئلہ کو واضح کیا کہ سرشٹی کرمشہ بنی ہے یعنی یہہ دُنیا محض کُن وغیرہ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسکا نشو ونما سلسلہ وار خاص اصولوں پر ہوا ہے ڈارون صاحب نے انسان کی پیدایش کی تفتیش کرتے ہوئے یہہ رائے قایم کی کہ نباتات سے حیوانات ہوئے اور حیوانات نیچے ترقی کرتے کرتے بندر کی حد تک جب پہونچے تو وہاں سے تبدیلی ہوکر انسانی بناوٹ شروع ہوئی۔ اس اختصار میں ممکن ہے کہ تفصیل میں غلطی ہو۔ لیکن اصول ڈارون صاحب کا یہی تہا۔ اس پر بڑا جھگڑا چلا۔ ایک طرف عیسائی پادری وغیرہ شور مچانے لگے۔ کہ ڈارون ہمیں بندر کی اولاد بناتا ہے۔ اور دوسری طرف ڈارون کے چیلے گروسی بہی پچاس قدم آگے چلکر یقیناً دعوی کرنے لگے کہ انسان سچ مچ بندر کی ہی اولاد ہے۔ اس ساری بحث میں غلطی یہہ ہے کہ جمادات سے نباتات۔ نباتات سے حیوانات۔ اور حیوان سے انسان بننے کی منزلوں میں یوروپین عالم ایک میں سے دیگر کی پیدائش مانتے ہیں۔ لیکن ویدک سدہانت ٹھیک ہے کہ پرکرتی کے ایک کاریہ کی موجودگی کے بعد دوسرے کا ظہور ہوا۔ خیر اصولی بحث کو دوسرے وقت کے لئے چھوڑکر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں کوئی انگریز پہونچ جاتا ہے اُسے بندر اور انسان کو ملانیوالی نسل کا پتہ ضرور لگ جاتا ہے لیکن آخر کار گپ شپ ثابت ہوتی ہے۔ ایک مرد آدمی نے ایک جزیرہ میں جاکر لکھا تھا کہ وہاں کے آدمیوں کے پیچھے تہوڑی سی گھسی ہوئی دُم موجود ہے۔ اب ایک گروگن صاحب بہادر افریقہ کی سیر کرکے آئے ہیں۔ چونکہ عرصہ تک غایب رہے ہیں اس لئے جو کچھہ وہ بیان کریں اُسکی سچائی کو ماننا ایک مہذب آدمی کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ افریقہ کے جنگل میں سفر کرتے ہوئے انہوں نے بندر کی طرز کے آدمی دیکھے۔ جو پتوں کی اوٹ میں جہانک رہے تھے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ گروگن صاحب اپنے سفرنامہ کی کتاب لکھتے ہوئے اس واقع کو بڑی دلچسپ پیرایہ میں بیان کرکے ثابت کردکھلائینگے کہ انسان فی الحقیقت بندر کی اولاد ہے ٭

مذہب اور تعصب لازم ملزوم ہیں

یوروپ کا موجودہ نظارا صاف ثابت کر رہا ہے کہ مذہب اور تعصب لازم ملزوم ہیں۔ کوئی بھی مذہب بغیر تعصب کے قایم نہیں رہ سکتا۔ جہاں سلطان روم کے پیچھے تمام عیسائی قومیں چیلوں کی طرح جھپٹی پڑتی ہیں۔ جہاں چین کی بادشاہت کی تقسیم مسیح کے لایق شاگرد کبھی کے اپنے خیال میں کر چکے ہیں۔ اور جہاں ان تمام کی وجہہ اُن ریاستوں کی نالایقی بتلائی جاتی ہے۔ وہاں سپین بغیر باوجود سخت بدانتظامیوں کے بھی قابل تقسیم نہیں سمجھے جاتے بلکہ اُن کو چھیڑنا تہذیب کے برخلاف سمجھا جاتا ہے۔ حال ہی میں سیدی محمد السنوسی کی نسبت جو خطرناک اندیشہ اظہار یوروپین اخبار نویسوں کی طرف سے ہو رہا ہے اُسے پڑہ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اور اگر محمد السنوسی ان اخباروں کو سنتا ہوگا تو ان لوگوں کے دیوانہ پن پر ضرور ہی ہنستا ہوگا۔ جو مذہب کے نام پر ہر وقت کشت و خون کے لئے طیار رہتے ہیں۔ پہر کیا مذہب دُنیا کے لئے نرک کا سادہن ہے؟ ہماری رائے میں سچ مچ مذہب دُنیا میں نرک کا سادہن ہے۔ ہیں! آپ چونک کیوں پڑے؟ کیا ہماری رائے سے آپ کو اتفاق نہیں؟ آپ کی حیرانی زیادہ تر بڑھتی ہے؟ آپ تعجب سے دیکھتے ہیں کہ ایک مذہبی پرچہ اور مذہب کو نرک کا سادہن بتلا رہا ہے۔ لیکن یہہ آپکی بھول ہے یہہ مذہبی پرچہ نہیں۔ بلکہ ویدک دہرم کا آرگن ہے۔ دہرم اور مذہب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مذہبی تعصب دور نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ ستیہ دہرم نہ پہیلے اسلئے سنسار سے کہرام اور کہل بلی مٹانے اور سچی شانتی رہام بانیکے لئے ضروری ہے کہ راجیہ ایشور ج سے کنارہ کرکے ستیہ سناتن ویدک دہرم کے اصولوں کے پرچار کرنے کا مہان یتن کیا جاوے ٭

اِن میں سے اصلی مہدی کون ہے؟

مُلک سوڈان میں ایک مہدی ہوئی تہی۔ بڑا دور دورا اُسکا رہا۔ جنگ و جدل

کرنے اور اپنی مذہبی جہادی سپرٹ سے خون کی ندیاں
بہاتے ہوئے آخرکار مارے گئے۔ یوں تو اُنکے سوائے
چھوٹے موٹے مہدی پن کے دعویدار بہت ہوئے۔ لیکن
افریقہ کے صحرائے عظیم میں ایک دوسرا مہدی بیٹھا
ہے۔ جس کی عظمت کا حال ہی سُن کر یورپ کی بڑی
بڑی سلطنتیں کانپ رہی ہیں۔ لیکن ایک نیم مہدی
ہندوستان میں موجود ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں۔ کیا
جھونپڑوں میں رہ کر لوگ محلوں کے خواب نہیں دیکھا
کرتے۔ قادیاں کے مرزا غلام احمد نے اپنا نام رکھا
ہے۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود
اب حیرانی ہے کہ ان میں سے اصلی مہدی کون ٹھہرایا
جاوے۔ اور نقلی کون۔ سرکار انگلشیہ کو تو مہدی
پن کا فتویٰ غلام احمد مرزا کے نام کا ہی دینا چاہئے
کیونکہ یہ شخص اپنا رعیت ہو اور ہر طرح کی خوشامد
کے لئے طیار۔ اُس کے حق میں فیصلہ دینے سے
خطرناک انسانوں کا زور کچھ کم ہو جایا کرتا ہے۔
لیکن یہ معلوم نہیں کہ روم۔ فارس۔ عرب اور
افریقہ کے مسلمان کس کے حق میں فتویٰ دیویں۔
لیکن ایک ثبوت حضرت کے مہدی ہونے کا تازہ
پیش کیا گیا ہے۔ مرزا صاحب کا آرگن لکھتا ہے
کہ عید الضحیٰ کے دن مرزا صاحب نے ایک عربی کا خطبہ
پڑھا۔ ہم حیران ہیں کہ جو شخص قرآن کو ماننے کا
دعویدار ہو اُس کا عربی زبان میں گفتگو کرنا کیوں
معجزہ مانا جاوے۔ ہم بھی مرزا صاحب کی معجزہ بازی
کے قائل ہونے کے لئے طیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ سنسکرت
زبان میں ایک آدھ گھنٹہ تک جیو آتما کی ہستی اور
اُس کے سوروپ کے بارے میں ایک عام پنڈتوں کے
مجمع کے روبرو آج سے ایک مہینے کے اندر تقریر کرنیکا
حوصلہ کر سکیں ٭

خالصہ کی بیجا دھمکی

یہ مانتے ہوئے کہ آریہ سماج
رہتیوں کے مونڈن سنسکار
پر زور دینے میں راستی پر ہے ادیا تیہ ہی سنگھ بھائیوں
کی کمزوری کا اقبال کرتے ہوئے جنہوں نے کہ باوجود وعدہ کے
باخبر ہوئے کہ (گو اس خبر ہو جانے یا کوئی درخواست
دینے کا کام حسب قول دی خالصہ کے آریہ سماج نے
نہیں کیا۔ ہم ہی رہتیوں کے دُکھ درد پوچھنا تو جیسا
نہیں دی۔ لاہور کے اصلاح پسند سکھوں کی نئی
جماعت کا انگریزی آرگن دی خالصہ رہتیوں
کو دھمکی دیتا ہے۔ کہ اگر وے آریہ سماج میں شامل
ہوں گے تو تمام دین کے سکھ اُن کو بہت "تنگ" کریں گے
اگر رہتیہ لوگ جیسا کہ وے اس وقت ظاہر کر رہے
ہیں۔ محض ویدک دھرم کی برتری کو محسوس کر کے
شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح کی بے معنی
دھمکیاں اُن کو ہرگز نہیں ڈرا سکتیں۔ خالصہ
پنتھ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ زمانہ جہادی
سپرٹ کے اظہار کا نہیں ہے۔ لیکن اگر بھارت
باسیوں کے ابھاگیہ کے باعث ویدک دھرم کے
سیوکوں پر جہاد کی چڑھائی ہو بھی گئی تاہم
ہمیں آشا ہے کہ سچے آریہ پُرش جہادی حملوں کا
مادی ہتھیاروں سے نہ جواب دیتے ہوئے اپنی
سہن شکتی سے مقابلہ کرنے کے لئے طیار رہیں گے۔
اور سنسار کو دکھلا سکیں گے کہ جہاد کے مقابلہ میں
درڑھ دھارمک وشواس کس طرح پربت کی طرح کھڑا ہو سکتا ہے ٭

انسانی گرو کو چھوڑ پرم گورو کا سہارا لو

سکھوں کا ایک نیا آرگن
امرت سر سے نکلا ہے جسکا
نام ہے گورو کا سہارا!

ہم سمجھتے تھے کہ پرم گورو پرماتما کا سہارا لیکر یہ
پرچہ کام کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کیسی مایوسی ہوئی جب
معلوم ہوا کہ بابا نانک جی اور دیگر سکھ گوروؤں کے
سہارے پر ہی اپنی آرزوؤں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔
ابھی کل پیدا ہوا ہے۔ لیکن اپنے خاندان میں آریہ
سماج اور اُس کے بانی کو گالیاں دینے کا اتیت
مہاتم سُنکر تیسرے ہی پرچہ میں آریہ سماج کو آڑے
ہاتھوں لینا شروع کر دیا ہے۔ مضمون سوامی دیانند
جی کی ستیارتھ پرکاش والی رائے بابا نانک صاحب
کے مت کی نسبت ہے۔ اول دلیل خالصہ جی (ہم
خالصہ جی اس خوف سے نہیں لکھتے مبادا ہمارے
بھائی گورمکھی بانی میں تبدیلی کرتے دیکھکر ہم پر اظہار
ناراضگی کریں) ہاں! ہم لکھ رہے تھے کہ اول دلیل
خالصہ جی نے گرو کا سہارا لیکر یہ دی ہے کہ گورو نانک
کا نام چاروں کھونٹ عالم میں مشہور ہے۔ انگریز ٹوپی
اُتار کر گورو گرنتھ صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ اور
پاٹھ سُنتے ہیں۔ وائسرائے نے ایک ہزار روپیہ ارداس
کیا اور سوامی جی کو "نہ کوئی دور کے علاقہ میں جانے۔
نہ اُن کا تاریخ میں ذکر۔ نہ کوئی اُن کے اُپدیشوں کا پرچار
لوگوں کو فائدہ پہونچانے والا" پس سوامی جی کو
کوئی حق گورو نانک کی نسبت رائے زنی کا نہیں ہے۔
اور کیوں مہاراج! مسٹر ٹرمپ اور پروفیسر میکس
میولر کو ہے۔ یا نہیں؟ اور آپ کی اس دلیل نے
بھی حد کر دی۔ انگریز سب آپ کے گوروؤں کو اوتار
مانتے ہیں۔ اور لارڈ کرزن بھی گرو کا سکھ
ہی ہے۔ پھر کیا کہتے ہیں۔ آپ کے تو پو بارہ ہیں۔
بھولے خالصہ جی! ذرا ہوش سنبھالئے۔ دوسری
دلیل یہ ہے کہ بابا نانک جی کو الوہی ودیا تھی۔
سنسکرت کی ضرورت نہ تھی۔ تیسری دلیل میں گالیاں
ہی گالیاں ہیں۔ جن کا خاتمہ نظم پر ہوا ہے۔ کیونکہ
نظم میں مصالحہ دار گالیاں دی جا سکتی ہیں۔ مثلاً

بے شرم بننے کو ہے تمنے اُتارا کیوں حجاب
نفس کو مارو۔ حیا سے کام لو۔ انسان بنو
چھوڑ کر کینہ۔ تعصب شرن گورو آؤ شتاب
ٹھیک ہے یہی طریقہ گورو کی شرن میں آنے کا ہے

بھولے خالصہ جی! بابا نانک جی کے بچنوں
کو سمجھو۔ اور بجائے اُن کو گورو ماننے کے اُنکے
بچنوں کی تعمیل کرتے ہوئے پرم پتا پرمیشور
کو ہی اپنا گورو مانو۔ تاکہ اُس کے سہارے
کو پکڑ کر تم تعصب اور جہادی سپرٹ کو
اپنے اندر سے دُور کر سکو ٭

اوم شم

اُپدیش (۸)

पञ्चस्रोतोम्बुं पञ्चयोन्युग्रवक्रां पञ्चप्राणोर्मिं पञ्चबुद्ध्यादिमूलाम्। पञ्चावर्तां पञ्चदुःखौघवेगां पञ्चाशद्भेदां पञ्चपर्वामधीमः॥

رشی ویہاس اگا دہ سنسار کو ایک مہان ندی کی شکل میں دیکھا۔ جس میں کہ پانچ چشمے کام کر رہے ہیں۔ جو کہ پانچ ہی مقاموں سے نکلتے ہیں۔ اِس ندی میں پانچ لہریں اُٹھہ رہی ہیں۔ جن کے اُٹھنے کی جگہہ بھی پانچ ہی شکلیں پکڑتی ہے۔ پانچ بھنور پانچ وگیوں سے پیدا ہوئے۔ چکر کاٹ رہے ہیں۔

پچاس بھید اِس ندی کو جہاں تقسیم کرنے کے لئے طیار رہیں۔ وہاں پانچ بندشوں نے اِسے ایسا مضبوط بنا دیا ہے۔ کہ معمولی طاقت اس کے زور کو کم نہیں کرسکتی۔ کیسی وچتر ندی ہے! چکشو (آنکھہ) شروتر (کان) جہوا (زبان)، ناسکا (ناک)، اور توچا ہی تمام بیرونی گیان کو اندر لانیکا ذریعہ ہے۔ اِنہیں پانچوں راستوں سے بُرے سنسکار باہر سے آسکتے ہیں۔ اور اِنہیں کے انتر مکھہ ہونے یا اندر رُک جانے سے آتما کا امرت جل شدھ پوتر ہو جاتا ہے۔ لیکن اِن پانچوں چشموں کا مخرج کیا ہے؟ اِنکی علت مادی کا جب تک پتہ نہ ملے۔ تب تک تجھہ انسان ان کو باہر کے تعلقات سے کیسے ہٹا سکتا ہے۔ ان پانچوں چشموں کے منبع پانچوں تتو یعنی عناصر ہیں۔ اگنی آکاش۔ جل۔ پرتھوی۔ اور وایو (آتش۔ خلا۔ آب۔ خاک۔ باد) ہی اِن کی علت مادی ہیں۔ عناصر خمسہ سے ہی حواس خمسہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اِس تعلق کو توڑنے کی کوشش جب کیجاتی ہے تو اُس کے راستہ میں پانچ پرانوں یعنی پران۔ اپان۔ اُدان۔ ویان۔ سمان کی لہریں بطور رکاوٹ کے حایل ہوتی ہیں۔ جب تک کہ اِن لہروں کے ترنگ اُٹھتے رہیں۔ تب تک گیان اندریوں کے سروت کیسے بند ہو سکیں۔ لیکن ان لہروں کو روکنے والا کون ہے۔ انسان اِن لہروں کے تھپیڑوں میں پڑکر بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اگر معلوم ہو جاوے کہ ان لہروں کی محرک شکتی کون سی ہے۔ تو ممکن ہے کہ لہروں کا جوش کم ہو جاوے۔ اِن لہروں کے اُٹھنے کی محرک طاقت انتہ کرن ہے۔ اُسی کی مختلف طاقتیں پران روپی لہروں کو حرکت دیکر چلاتی ہیں۔ یہی وجہہ ہے کہ یوگی جن اور بڑے بڑے مہاتما پُرش انتہ کرن کو سمجھنے اور اُس کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بُدھی کو انجنا۔ چت کو یکسو کرنا۔ اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش کرنا۔ اور من کو قابو کرنے کی کوشش صاف جتلا رہی ہے کہ عابد لوگ (سچے خدا پرست) من کی طاقت کو سب سے زبردست سمجھتے ہیں۔ اور اِسی لئے عالمانِ باعمل نے کہا ہے۔ کہ انسان کی نجات (موکش) کا انحصار محض من کی حالت پر منحصر ہے۔ اگر من قابو ہے تو سب کچھہ قابو ہے۔ اگر من قابو نہیں تو ساری دُنیا کی بادشاہت بھی نکمی ہے۔ لیکن من قابو میں کیسے آوے؟ اِسے ہم سب نے پہلے سے ہی ڈھیلا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہہ سے اندریاں اِس کو اِدھر اُدھر گھسیٹتی پھرتی ہیں۔ اور اِن اندریوں کو اُن کے وشے نہیں چھوڑتے۔ آنکھہ کو روپ نے موہت کر لیا ہے۔ کان کو شبد جال نے پھنسا رکھا ہے۔ ناک گندھہ کا غلام بن رہا ہے۔ جہبہ رس کو نہیں چھوڑتی۔ اور توچا سپرش سے ترپت ہی نہیں ہوتی۔ پھر من قابو کرنے کا موقع ہی کب مل سکتا ہے۔ اِن وشیوں کے بھنور میں ہزاروں انسانی بناوٹ روپی کشتیاں چکر میں پڑکر غرقاب ہوگئیں۔ اِس بھنور میں سے نکلنے کی کوشش کرو! یہی صدا چاروں طرف سے آ رہی ہے۔ لیکن ہم لاکھہ کوشش کریں۔ یہہ بھنور بڑے زبردست ہیں۔ رُکتے نہیں۔ کیونکہ اِن کو حرکت دینے والی طاقت بڑی ہے۔ گربھہ۔ جنم۔ روگ۔ بڑھاپا۔ اور موت کس کس کی جان کو روئیں! اِن سب نے ایسا چکر لگایا ہے کہ کچھہ پیش نہیں جاتی۔ ہاں اشٹ انگ یوگ کے اشٹ انگ۔ کرم اندریاں اور اُن کے گولک البتہ اِن کی طاقتوں کو کسی قدر کم کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ودیا اسمتا راگ۔ دویش اور ابھی نویش پھر طاقت پہونچاتے ہیں۔ اور باوجود سخت کوششوں کے بھی سنسار روپی ندی کا چکر بدستور جاری رہتا ہے۔ اس کو کیسے بند کریں تاکہ قید سے رہائی ملے۔ یہہ سوال ہے جس کا جواب ملے بغیر انسان کا بھٹکنا بند نہیں ہو سکتا۔ پس ڈھونڈو تاکہ تم جیون کا اُدیشیہ پورن کر سکو۔

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

پریہ ستیہ بولو

بھگوان منو جہاں سچ بولنے پر بڑا زور دیتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ پیارا سچ بولو۔ لیکن کیا ہم سب منو جی کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں؟ آج کل کے وتنڈاوادی نوجوان آریوں کے لئے اپنے بزرگوں اور اپنی نسبت ویدک دھرم کے لئے زیادہ تر سختیاں برداشت کرنے والوں کو بھی مہاتما اور پتت کہہ دینا تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ جب آریوں کا یہ حال ہے تو عام ہندوؤں کی تو کہنا ہی کیا کہنی ہے۔ جہاں آریہ سماج کے سنجیدہ مصنف سنجیدگی کے ساتھ ہر ایک مت وادی کے ساتھ اصولی بحث چھیڑتے ہیں۔ وہاں مت وادیوں کی طرف سے ہمیشہ آریہ سماج کے بانی اور اُس کے ہمخیالوں پر سخت کمینے حملوں کی اوٹ میں ہی پناہ لی جاتی ہے مخالفوں کے تعصب اور ان کی اس وحشیانہ سختی پر آریہ سماج کے نوجوان اور پُرجوش ممبر بھی بعض اوقات بھڑک اُٹھتے ہیں۔ لیکن اُن کو خیال رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں۔ پورانکوں اور یہاں تک کہ عجز اور انکساری کا دم بھرنے والے عیسائیوں کا اکثر اعلیٰ تعلیم سے محروم ہیں۔ جو کہ آریہ پُرشوں گرن کی ہوئی ہے۔ اور اس لئے ہماری رائے میں اُنکا جواب ترکی بترکی دینا اور اس طرح پر منو کی رائے کے برخلاف عمل کرنا ویدک دھرم کو سخت نقصان پہونچا رہا ہے۔ ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ جھوٹھ مت بولو۔ سعدی والے "دروغ مصلحت آمیز" سے بھی پرہیز کرو۔ لیکن پرمیشور کے لئے! اپنے آتما کی خاطر! کڑوا ستیہ نہ بولو۔ پیار بھی دھرم کا انگ ہے۔ اُسے ہرگز مت چھوڑو۔

اس کمزوری کی وجہ کیا ہے؟

لیکن کیا یہ کمزوری صرف نوجوانوں تک ہی محدود ہے؟ ہرگز نہیں! ہمارے پاس ایک سن رسیدہ سادھن سمپن ہونے کا دعویٰ کرنے والے پنڈت نے دوسرے پنڈت کی نندا سے بھرا ہوا خط لکھا اور ساتھ ہی اپنی نسبت ابھیمان سے بھرے ہوئے الفاظ لکھے۔ ہم پنڈت مہاشے کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ ایسی حرکت کو دیکھکر شوک ہوا۔ جوابًا اُنہیں چتاونی دینے کی کوشش کی۔ پرتیوتر میں پنڈت جی نے لکھا "میرے بچن ابھیمان سے بھرے ہوئے نہیں ہیں۔ ستیہ میں کچھ کٹو تو ہوا ہی کرتا ہے۔ اسلئے ابھیمان پرتیت ہوتا ہے" اِس کے علاوہ اپنی ایشور اپاسنا وغیرہ پر بھگتی کی بڑی پرشنسا کی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم پر کٹاکش کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ اُن میں دویش کا لیش ماتر نہیں ہے۔ کیوں؟ پنڈت جی کے اپنے الفاظ سُنئے "مجھے تو سارے سنسار میں اپنا شترو پرتیت نہیں ہوتا۔" مگر واضح رہے کہ پنڈت صاحب نے پہلے خط میں ہی دو آدمیوں کی حد سے بڑھکر شکایت کی اور اُن کو اپنا شترو ظاہر کیا تھا لیکن چار دنوں کے بعد ہی اُن کو کچھ ہوش آیا۔ تو گو اُنہوں نے اپنے کئے پر پشچاتاپ کیا۔ تاہم ابھیمان سے بری الفاظ پھر بھی استعمال نہ کر سکے۔ ہم نے یہ مثال اس غرض سے پیش کی کہ جو لوگ ایشور اُپاسنا کرتے ہیں وہ بھی لوگوں سے پرشنسا پا کر شیخی میں آجاتے ہیں۔ اُنہیں کسی وقت بھی بے خبر ہونا نہیں چاہئے۔ ہم دوسری مثال پیش کرتے ہیں۔ پنڈت دولت رام جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشکوں میں سے ایک ہیں۔ آپ مشہور ایشور بھگت ہیں۔ اُن کے بعض شِشیوں کا تو اُن کی سادھن شکتی کی نسبت بہت ہی زیادہ تر خیال ہے۔ لیکن ہم بھی اُن کو دھرماتما اور سرل سوبھاؤ سمجھتے ہوئے ہمیشہ اُن کی عزت کیا کرتے ہیں۔ پنڈت صاحب کوہاٹ کے سالانہ جلسہ پر گئے تھے۔ وہاں سے جمع شدہ ۴۱۰ روپیہ خود لائے تھے۔ اور پنڈت صاحب کا خیال تھا کہ محض اُنہیں کی وجہ سے وہ روپیہ جمع ہوا ہے۔ اس لئے باوجود سادھن سمپن ہونے کے بھی اس روپیہ کے ساتھ پنڈت جی کا خاص سمبندھ ہو گیا تھا۔ جہاں آریہ پترکا میں اس روپیہ کا ذکر چھپا۔ وہاں پرچارک میں بھی درج ہوا۔ لیکن خاص طریقہ پر یعنی گورکل کی سرخی کے نیچے ۲۰۴ روپیہ نقد جمع ہونا چھاپا گیا۔ اور باقی ۱۰۰ روپیہ جو کنیا مہاودیالہ کے لئے ہوا تھا۔ اُس کا ذکر آریہ سماجک خبروں کے اندر کیا گیا۔ پنڈت صاحب اس پر ہمارے پاس حسب ذیل کارڈ بھیجتے ہیں۔ "آج ۱۶ بیساکھ کا ستدھرم پرچارک درشٹی گوچر ہوا۔ جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ کوہاٹ سماج سے ۲۰۴ روپے نقد آئے۔ پرنتو یہ سخت جھوٹھ ہے ۴۱۰ میں لایا ہوں اور سبہا کے دفتر میں بھیجدئے ہیں۔ کرپا کر کے اسکا کھنڈن کر دیں"

اب ہم پرچارک سے اس معاملہ کی بابت دو عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ **اوّل** (صفحہ ۲۔ کالم ۱۔ سرخی گورکل۔ خبر ۳۔) "کوہاٹ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر مبلغ ۲۰۴ روپیہ گورکل کے لئے نقد جمع ہوا اور ۱۰۰ کا اقرار اس کے علاوہ ہے۔" **دوم** (صفحہ ۷۔ سرخی آریہ سماجک خبریں۔ کالم ۲۔ سطر ۷ لغایت ۱۰) "کوہاٹ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر علاوہ اُس رقم کے جو گورکل کے لئے جمع ہوئی ۱۰۰ روپیہ نقد کنیا مہاودیالہ کے لئے ہوا۔ اور ۱۰۰ روپیوں کا وید پرچار فنڈ کی مد میں وعدہ ہوا" جب ایسے ایسے سادھن سمپن بھائی اس بے احتیاطی سے اخباروں کو پڑھ کر جھوٹھ کا الزام لگانا کچھ بات نہیں سمجھتے تو بیچارے انپڑھ آریہ بھائیوں کی دشا کا تو خیال کرنا ہی مشکل ہے۔ ہمارا مطلب اس تحریر سے ہرگز یہ نہیں ہے کہ ایسا عمل ہمارے بھائی دیدہ دانستہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ ایسی حرکتیں اُن سے صرف اس لئے سرزد ہوتی ہیں کہ وہ منو کی ہدایت پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے

پس آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ جب کبھی کسی نکتہ چینی کی طرف رجوع ہوں یا کسی خاص شخص کی آچرنوں یا اعمال وغیرہ کی پڑتال کرنے لگیں تو ارتہہ ہہت منو کے حسب ذیل قول کا پاٹھہ پہلے کر لیا کریں ٭

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम् ॥

پہر امید ہے کہ ۹۰ فیصدی حالتوں میں وہ دوسروں کی نسبت غلط رائے نہ قایم کریں گے ٭

پنڈت کرپارام جی کا تیاپن

همعصر آریہ سماچار میرٹھہ کے آخری صفحہ پر پنڈت کرپا رام جی کا وگیاپن پڑہکر ہمیں ہرش اور شوک دونوں ہوئے۔ ہرش اس لئے کہ پنڈت جی نے آخر کار ولیشیہ ورتی سے کنارہ کشی کرکے اُس کام کی طرف توجہ دی ہے۔ جو کہ ٹہیک اُن کے لایق تہا۔ لیکن ساتہہ ہی اس کے افسوس اس لئے ہوا کہ پنڈت جی نے اس نیک ارادے پر کام کرنے کا آرنبھ آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر دیش وادوہ کے ادہیکاریوں اور اُپدیشکوں کی شکایت کے ساتہہ کیا ہے۔ ہماری رائے میں اگر پنڈت جی کے رسالوں اور اخباروں کی اشاعت میں بقول اُن کے آریہ پرتی ندہی سبہا کے ادہیکاری اور پرچارک کچہہ بادھک بہی ہوتے ہوں۔ تاہم اُن کی ناکامیابی کا زیادہ تر باعث پنڈت جی کا اپنا انتظام تہا۔ یہہ شاذو نادر ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کی مذہبی لیاقت کے ساتہہ اعلیٰ درجہ کا انتظامی مادہ بہی شامل ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پنڈت جی اپنے دل سے پرتی ندہی سبہا یا پرچارکوں کے ہر ایک عمل کو (اگر کوئی عمل پنڈت جی کو نقصان پہونچانے والا تہا) بہلا کر ویدک دہرم کے پرچار کا کام شروع کرینگے۔ تاکہ جس پرانت میں پنڈت جی کام کریں۔ وہاں پوری کامیابی ہووے۔

معذرت

چند خاص ضروری مضامین کی باعث اِس ہفتہ وہ گفتگو نہیں چہپ سکی جو رائے ٹہاکردت اور لالہ رامداس کے درمیان لالہ رامداس کے سوالوں پر ہوئی تہی۔ ہم آیندہ پرچہ میں اُسے نکالنے کی کوشش کریں گے ٭

حیدرآبادی وِنایک راؤ صاحب کی تہذیب

ونائک راؤ صاحب نے ایک مضمون ورن بیوستہا کے بارہ میں بہیجا تہا۔ جسے باوجود تہذیب گرا ہوا ہونیکے بہی پرچارک کے کالموں میں اس غرض سے جگہہ دیگئی تہی کہ جہاں اُن کی غلط فہمی کو دور کیا جاوے وہاں ساتہہ ہی اُنہیں موقع دیا جاوے کہ اپنے طرزِ تحریر کو مہذب بنانے کا سبق حاصل کریں۔ لیکن صاحب موصوف نے اب پہر ایک بے سروپا مضمون بہیجا ہے۔ جس میں تہذیب کو پہر نظرانداز کیا ہے۔ خیر۔ اس کے لئے ہمیں اُن سے شکایت نہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے وہی تہذیب سیکہی ہے۔ جو کہ اُنہیں پُرانک علم ادب نے سکہلائی ہے۔ لیکن ہم ونائک راؤ صاحب کو اِسقدر اطلاع ضرور دینا چاہتے ہیں کہ اگر آیندہ اِس قسم کی تحریر آوے گی تو اُسے پرچارک کے کالموں میں جگہہ نہیں مل سکے گی۔ واضح رہے کہ پہلے مضمون کا جواب پنڈت بہگت رام اُپدیشک نے دیا تہا۔ لیکن ونائک راؤ صاحب پہر بہی ہمیں ہی مخاطب کرتے ہیں۔ اسلئے گو ذیل کے مضمون کا ایک حصہ خود بخود دوسرے حصہ کی تردید کرتا ہے۔ تاہم ہم جگہہ بجگہہ اپنے نوٹ دیتے جاوینگے۔ ہم نے تحریر کو بجنسہ چہاپ دیا ہے۔ جو غلطیاں ہیں اُس کے لئے ونائک راؤ جی ذمہ وار ہیں۔ ناظرین کی سہولیت کے لئے سوال و جواب کی صورت میں مضمون دیا جاتا ہے۔ جواب ہماری جانب سے سمجہنے چاہئیں ٭ (ایڈیٹر)

سوال (۱) "آپ نے میرے مضمون کا جواب اخبار ستیہ دہرم پرچارک نمبر ۴۹ تاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء میں دیا ہے جو بالکل تسلی بخش نہیں ہے۔ اور میں نے یہہ دریافت کیا تہا کہ کوئی وید پرمان ایسا ہو تو بتلائیے کہ ورن آشرم وجاتی دہرم نہیں ہیں بلکہ گن کرم سوبہاؤ ہی ورن ہے اس کو تو آپ نے نظرانداز کیا اور من مانے لغو خیالات پر جواب دیا؟"

جواب (۱) جب ورن اور آشرم کو ہم خود دہرم مانتے ہیں تو آپ کو اُس کے برخلاف پرمان کیونکر دکہلایا جائے۔ باقی رہی جاتی آپ خود تو فرمائے کہ جاتی کو آپ کیا مانتے ہیں۔ اُس کا پرمان دعویٰ کرنے والے کو دکہلانا چاہئے نہ کہ ہم سے پوچہنا چاہئے ٭

سوال (۲) "وسیع سخت افسوس ہے کہ آپنے ازلی ورن آشرم دہرم وجاتی کے خلاف ایک فرقہ ایجاد کرکے اُس کا نام جو کبہی موزون نہیں ہو سکتا (آریہ سماج) رکہا ہے اور ستیہ دہرم کے خلاف ہم سے آپنے دریافت کیا ہے۔ کہ اُن سوالات کا کوئی جواب ہو تو دیں اسلئے آپ کے سوالات کے جواب کیطرف متوجہ ہوتا ہوں؟"

جواب (۲) ورن آشرم دہرم کو آریہ سماج خود مانتا ہے۔ اور جاتی کے برخلاف فرقہ کیونکر کہڑا کیا جا سکتا ہے ہم قدرتی جاتی بہید بہی مانتے ہیں۔ مثلاً گہوڑا جاتی۔ گدہا جاتی۔ منشیہ جاتی۔ اور جس جس جاتی کے جو جو دہرم ہیں ہم وہ بہی مانتے ہیں۔ لیکن مصنوعی جاتیوں کے ہم قایل نہیں ہیں۔ اور نہ وید شاستر ایسا حکم دیتے ہیں۔

سوال (۳) "آپ اس امر کو مانتے ہیں کہ انسان ایک ویکتی ہے اور اُس ویکتی کو پنچ کرم اِندری اور پنچ گیان اندری ہیں۔ بقول آپکے اِن اندریوں کا تبادلہ کبہی باری سے ہوا ہے۔ یا کسی زمانہ میں ایک نے دوسرے کا کام کیا؟"

جواب (۳) ہر ایک اندریہ اپنا کام کرتی ہے۔ جیسے گہوڑا۔ انسان وغیرہ اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح ایک ہی چکشو اندریہ ایک شخص میں عمدہ قوت بینائی رکہنے کی وجہہ سے اُتم۔ اور دوسرے وقت میں بگڑ جانے کی وجہہ سے نکرشٹ وغیرہ ناموں سے موسوم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح منشیہ بہی مختلف گن۔ کرم وسوبہاؤ رکہنے کی وجہہ سے ایک ورن سے دوسرے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

سوال (۴) "گو اس تمام شریر کی اُتپتی ایک ہی بندو سے ہے۔ پہر یہہ کیوں دس اندریوں پر تقسیم ہوئی اور جس وقت گربہہ ستہان میں بندو پہونچا۔ اُس وقت کچہہ بہی اکار نہ تہا پہر یہہ تمام اویو اور

اندری کہاں سے پیدا ہوئے۔ جناب میں سرشٹی اُتپتی کو نہیں بھولا۔ مگر آپ ضرور اپنی اُتپتی کو بھول گئے ہیں۔ اب بتلائے گن کرم سوبھاو کب باقی رہا؟

جواب (۴) کیوں صاحب! اس دلیل کو آپ اپنے حق میں سمجھتے ہوں گے۔ مہربانی فرماکر درشن شاستر کا مطالعہ کیجئے۔ اگر اصل پڑھنے کی لیاقت نہیں تو کسی ودوان سے سُنئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سُکشم شریر جیو آتما کے ساتھ رہتا ہے۔ اسی کے سمیت جیو آتما گربھ میں آتا ہے۔ اندریوں کے گولک پراکرت ہوتے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے آتما کی طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جنہیں دسوں اندریوں کی طاقت بھی شامل ہے۔ اب معلوم ہونا چاہئے کہ ہر گیارہویں سال جسم کے تمام مادی ذرّے بدل جاتے ہیں۔ پھر آپ کیسے کہہ سکتے کہ "گن۔ کرم سوبھاؤ باقی کب رہا"؟

سوال (۵) "اور کسی صورت میں کوئی دکھتی گن کرم سوبھاو سے نہیں بدل سکتی ہے۔ اور اس کا فیصلہ اُسی پُرش سوکت کے منتر سے ہو سکتا ہے۔ ब्राह्मणोऽस्य جب صاف طور پر بتاتا ہے کہ برہمن مُنہہ میں یہہ قیامت त्रिकाल تک پاؤں وغیرہ نہیں بن سکتے۔ اور پاؤں وغیرہ بھی اپنی حالت سے دوسری حالت میں نہیں آ سکتے۔ گو مُنہہ سے زیادہ کوئی اندری خوبصورت ہو تو مُنہہ نہیں بن سکتا نہ مُنہہ کا کام دے سکتا ہے"؟

جواب (۵) त्रिकाल کے معنی قیامت کے کرنا آپ کا ہی حصہ تھا۔ قیامت کا تو خیال ہی مسلمانی ہے۔ ویدوں تو درکنار پُرانوں تک کا خیال ایسا نہیں ہے۔ خیر، ہر گیارہویں سال جب آپ کے پاؤں کے تمام ذرّے ہی بدل جاتے ہیں تو وہی کیونکر رہے۔ بلکہ وہی مُنہہ جو خوبصورت تھا۔ تبدیل ہونے پر بدصورت کہا جاتا ہے۔

سوال (۶) "آپ نے یہہ بتایا تھا کہ ایک عورت اور ایک مرد मिथुन سے تمام سرشٹی پیدا ہوئی پھر کہاں ورن آشرم اور جاتی بھید باقی رہا جس نے کرم کیا اُسکی وہی جاتی اور ورن ہے

اس کا جواب تو مضمون بالا میں آگیا ہے۔ مگر پہلے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہہ آپ کا کہنا کسی وید پران سے ہے۔ اور وید میں تو کہیں اس کا پتہ نہیں۔ کہ ایک ستری اور پُرش سے جگت کی اُتپتی ہوئی۔ دراصل یہہ پوران کا کہنا ہے۔ جس کو آپ مانتے نہیں۔ مگر جب آپ نے اُس کو مان لیا ہے تو ہمکو بھی انکار نہیں۔ کیونکہ ہم وید مقدس اور شاستر پوران وغیرہ کو مانتے ہیں۔ اب ہم اُس मिथुन کی صراحت بتلاتے ہیں۔ سوایمبھو منو اور شت روپا ان دونوں سے پرجا اُتپتی کا آرنبھہ ہوا۔ پہلے اس متھن سے ایک لڑکا جس کا نام کیپ اور ساٹھ لڑکیاں اُتپن ہوئے اور وہ سب کیپ کے ساتھ بیاہے گئے۔ اور اُن سے سرشٹی کرم چلا۔ ساٹھ لڑکیوں میں سے ایک کا نام دِتی اور دوسری کا نام اَدِتی۔ دِتی سے دیو اور اَدِتی سے راکشش پیدا ہوئے۔ اب بتائے کہ یہاں اختلاف کیوں ہوا۔ جب ایک متھن سے پرجا پیدا ہوئی تو ایکساں ہونی چاہئے تھی۔ پھر کیوں جاتی اور وکتی بھید ہوا۔ اُسی موافق جاتی اور ورن آشرم دھرم اُسی متھن سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے ایک ورن دوسرے ورن میں ملکے اصلی ورن باقی نہیں رہ سکتا۔ دیکھئے تمام جنس کی پیداوار پانی سے ہے اور تیل اور گھی کی پیدائش پانی سے خارج نہیں ہے۔ مگر تیل کا ملاپ تیل میں گھی کا ملاپ گھی میں ہوگا نہ کہ پانی میں۔ اسلئے برہمن وغیرہ ورن بھی ایک دوسرے میں نہیں مل سکتے۔ تمام بھوگول ایک ہی پدارتھ (مٹی) کا ہے۔ اور پہاڑ بھی مٹی کے ہیں۔ پھر کیوں دیشوں اور کھنڈوں کی تقسیم ہوئی۔ اور دیش آج کس لئے علیحدہ علیحدہ قایم ہوئے۔ کہ یہہ ہندوستان یہہ یوروپ و امریکہ وغیرہ وغیرہ جب ایک ہی چیز ہے تو چاہئے تھا کہ نہ کوئی دیش ہوتا نہ دیش بناتا نہ دیش آچار اور جیسے ایک بھومی کے صدہا دیش اور مٹی کے صدہا پہاڑ علیحدہ علیحدہ نام اور کرم پر قایم ہیں۔ اُسی موافق ورن و یوستھا जाती धर्म

یہہ تمام تقسیم قدرتی ثابت ہے اور سرو شکتیمان پرمیشر نے اپنی قدرت کاملہ سے کیا ہے۔ اس کی قدرت میں انسان کو دخل دینا خالی از حماقت نہیں ہے؟

جواب (۶) پرچارک میں بھی تو پران کا ہی حوالہ دیا گیا ہے۔ اور درحقیقت نیا رُت سے آپ پر پرشن کیا گیا ہے۔ افسوس کہ آپ اسقدر بھی سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے ہوئے مباحثہ کے لئے مہیا ہوتے ہیں۔ اب اپنی صراحت کو ملاحظہ فرمائے۔ آپ کی صراحت کے مطابق بھائی کا بہنوں کے ساتھ بیاہ ہوا۔ خیر اس لُوِدانک تہذیب سے قطع نظر آپ نے تو اس درشٹانت سے اپنے پیر میں کلہاڑی ماری۔ آپ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ اختلاف کیوں ہوا۔ یہہ پرشن تو اپنے اوپر کیجئے ہم تو اس گیا شٹک کو مانتے ہی نہیں۔ وید تو بتلاتا ہے کہ سرشٹی کے آد میں بہت سے پُرش ستری پیدا ہوئے اور یہی موجودہ سائنس کی شہادت ہے۔ تیل۔ گھی اور پانی کا درشٹانت آپ کا فضول ہے جس طرح گھی میں ملاوٹ ہو کر گھی کی عزت کم ہو جاتی ہے اور وہ اعلیٰ گھی نہیں سمجھا جاتا۔ اسیطرح براہمن انسان کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ اگر بدل جاویں اور بھرشٹ آچار ہو جاوے۔ تو وہ شودر انسان ہو جاتا ہے۔ انسان دونوں حالتوں میں بنا رہتا ہے۔ جیسے مٹی کے پہاڑ وغیرہ نام پڑے۔ اسیطرح آپ کا نام دتا رام راؤ۔ اور کمبیکا۔ کھنڈے راؤ۔ کمبیکا۔ گنگا دین۔ اور کمبیکا ماتا دین معلوم ہوا۔ آپکا درشٹانت بالکل لغو ہے۔ کیونکہ ہم تو چاروں ورنوں میں تقسیم برابر رکھتے ہیں۔

سوال (۷) "برہمن کی پیدایش کے پہلے سولہ سنسکار ہوتے ہیں اور پیدا ہوئے بعد سے مرنے تک ہوا کرتے ہیں۔ جس کو گربھادھان آدی پنچ دس سنسکار کہتے ہیں۔ गर्भाधानादि षोडश संस्कार
اب بتائیے کہ دوسرے ورنوں کو یہہ سنسکار کہاں پہنچے ہیں۔ اور بدوں سنسکاروں کے برہمن نہیں بن سکتا ہے۔ یہہ میرا ذاتی کہنا نہیں ہے۔ بلکہ شرتی اور سمرتی کا ہے۔ پھر گن کرم سوبھاؤ سے کیونکر دوسرا ورن

برہمن ہوسکے - جس کے ماتا پتا سنسکرت ہیں اُن کی
اولاد بہی سنسکار سے پیدا ہو وہی برہمن کہا جاسکتا
ہے - اس کی تردید میں کوئی وید پرمان جواب ہو تو
دیجئے - میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ مسئلہ لاجواب ہے -
یقین ہے کہ سوائے خاموشی کے آپکو چارہ نہیں ہے -
جس کل (خاندان) میں جو شخص پیدا ہوتا ہے -
وہی اُس خاندان کا وارث اور اس کے ملک کا
مالک بنتا ہے - اور اُس خاندان کے کریا اور دہرم
اچارن کا اُس کو ادہیکار ہے - کبہی گن کرم سوبہاؤ
سے دوسرا وارث نہیں بن سکتا - ان صورتوں
میں گن - کرم سوبہاؤ کوئی چیز نہیں ہے - اگر کسی
دولتمند برہمن کا لڑکا نالایق ہو اور اُس کے
پڑوس کے شودر کا لڑکا لایق اور خوبصورت ہو تو
وہ برہمن کا وارث ہوگا ؟ کبہی نہیں - ایسا ہی جس
جاتی میں آدمی پیدا ہوا وہی اُس کا ورن ہے اُسکو
چہوڑکے دوسرے ورن میں جائیگا - تو جاتی باہر کیا
جائیگا - اور پہر وہ اپنے ورن میں آپ کا ملک کا
مالک ہوگا - اس لئے برہمن کیشتری - ویشیہ - شودر
انادی جاتی بہید ہیں - اس میں کسیطرح کا آجتک
ردو بدل ہوا نہ ہوگا - اور نہ کسی اتہاس (تواریخ)
میں پتہ ملیگا - اور وید مقدس نے صاف لفظوں میں
بتایا ہے کہ برہمن کو شٹ کرم کا ادہیکار اور کشتریوں کو
پانچ کرم کا ادہیکار اسی سلسلے سے چار ورن کے ادہیکار
بتائے گئے ہیں - مگر یہہ نہیں کہ جو شٹ کرم کریں - وہ
برہمن یا پانچ کرنے والا کشتری وغیرہ اگر وید مقدس
کا منشاء آپ کے قول کے موافق ہوتا تو اس طرح
پر کبہی اُپدیش نہیں کرتا ؟؟

جواب (۷) اول تو سنسکار سولہ ہیں - اور آپ
پندرہ بتلاتے ہیں - آپکو اتنا بہی معلوم نہیں - منو
جی اور دیگر دہرم شاستر کاروں نے حتی کہ آپ کے
محبوب پُرانوں نے بہی دوِج ماتر یعنی براہمن کشتری
اور ویشیہ تینوں ورنوں کے لئے سولہ سنسکاروں کی
تاکید کی ہے - اگر کوئی شُرتی سمرتی پرمان ہے تو
پیش کرنا چاہئے تہا - آپ فرماتے ہیں کہ یہہ مسئلہ
لاجواب ہے - خوب! کبہی آریش گرنتہوں کو درشن
بہی کئے ہوتے - تو آپ ایسا ہرگز نہ کہتے - آپ نے تو
اپنے گوروں سے ادہوری سی دلیلیں حاصل کی ہیں
پنڈت گوپی ناتہہ جو مہاشاستراتہ اسی
وشئے پر ہوا تہا - اُس کی ایک کاپی رائے کنور بہادر
صاحب وکیل حیدرآباد سے لیکر پڑہئے - پہر آپکو معلوم ہو
جائیگا کہ پورانک پنڈت آپ سے یہہ فضول تحریر
لکہواتا ہے - وہ کسقدر غلطی کر رہا ہے - پنڈت گوپی ناتہہ
نے تو اب تک جواب دیا نہیں - نہ ہی اور کوئی پورانک
مہاشہ نے ساہس کیا ہے - اگر آپ کا محرک کچہہ لیاقت
رکہتا ہے تو اُسی کو طبع آزمائی کرنے دیجئے - بہولے
راؤ جی! براہمن کو شٹ کرم وغیرہ کا ادہیکار
منوسمرتی میں لکہا ہے - نہ کہ وید میں - آپ نے کیا کبہی
وید کے درشن بہی کئے ؟ اور منو نے صاف لکہدیا ہے
کہ گن - کرم سوبہاؤ کے بدلنے پر براہمن بہی شودر
ہو جاتا ہے - کرشن نے گیتا میں لکہا ہے کہ چاروں
ورنوں کی تقسیم گن کرم سوبہاؤ کے مطابق ہوئی -

سوال (۸) آپنے پراشر اور ویاس شکدیو وغیرہ
کے نظایر دئے ہیں لیکن بغور جانچ نہیں کی گئی - اگر
جانچ کی جاتی تو آپ یقین ہوتا - کہ کبہی ورنکی
कयवतैकी کون اور کس کے گہر میں رہی
وغیرہ - ان تمام باتوں کو دیکہنا ضرور تہا اور غور کامل کے
بعد معلوم ہو سکتا تہا کہ وہ دِجاتی نہ تہی اور بقول آپکے
ایسا ہی سلسلہ ہوتا تو آجتک جاتی دہرم کا نام بہی باقی
نہیں رہتا - صرف گن کرم سوبہاؤ پہ ورن دیوستہا
ہوتی - مگر زمانہ وید سے آجتک برابر جاتی دہرم چلے آنے
سے ثابت ہے کہ انادی ہیں - اگر تہوڑی دیر آپ کو
خوش کرنے کے لئے آپ کی نظیر پیش رکہی جاوے تو بتاؤ
کہ آپ جن کو آریہ بناتے ہیں وہ وسشٹ وشوامتر
شکدیو ویاس پراشر کے سے ہیں؟ نہیں کبہی نہیں -
بلکہ جو شخص پورا بہرشٹ ہو گیا ہے - اور جس کو کچہہ
گیان نہیں نہ ودیا ایسی کو آپ آریہ سماج میں لیکے آئے
بناتے ہیں اور نظیر کے لئے وسشٹ وغیرہ کے نام پیش
کرتے ہیں آپکے ان خیالات پر جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے -

جواب (۸) پرچارک کے نامہ نگار نے تو غور نہیں
کی آپ ہی غور کرتے - آپنے بہی تو خاموشی ہی اختیار
کی اور سوائے بدتہذیبی کے اور کوئی جواب آپ سے
بن نہ آیا - ذرا حیدرآباد کے آریوں کا ہی اپنے ہندو
رئیسوں کے ساتہہ مقابلہ کرکے دیکہو اور ایمان سے بتلاؤ
کہ بہرشٹ اور اگیانی کون ہیں ؟

سوال (۹) دیکہئے ایک دن جس کے چوبیس گہنٹے ہوتے
ہیں - اور ایک ہفتہ جو سات علیحدہ علیحدہ ناموں کے
دنوں پر مبنی ہے - ایک مہینا تیس ۳۰ دن اور ایک سال
بارہ مہینے سے مکمل ہوتا ہے اور ان کے نام ایک دوسرے
میں نہیں ملتے نہ اسمیں کبہی ردو بدل ہوتا - اب فرمائیے
جب سرشٹی اُتپتی ہوئی اُس زمانے میں یہہ انتظام
ہوا یا کیا اگر ہوا ہے تو وید پرمان بتلائے اور نہیں
تو آپ کیوں مانتے ہیں - اور وید کے پہلے کچہہ بہی نہ
تہا - پہر وید نے چار ورنوں کا پرلی یا دن کیوں کیا
مگر گن - کرم - سوبہاؤ کہیں نہیں بتایا ہے ؟

جواب (۹) آپ کی دلیل کے کیا کہنے ہیں - اس سے
ہی آپ کی واقفیت کا اظہار ہوتا ہے - ہفتوں کے
نام نہیں بدلتے - اسلئے کہ ہمیں اسمیں سہولیت ہے -
اسلئے ہم ونایک راؤ کا نام بہی نہیں بدلتے - تاکہ
سمجہنے میں دقت نہ ہو لیکن کیا ونایک راؤ کا نام
محمد بخش نہیں رکہہ سکتے - وید کے پہلے کچہہ بہی نہ تہا -
اس سے آپکی مراد سمجہہ میں نہیں آتی - جب وید ایشور
کا گیان ہے اور انادی ہے تو وید کے پہلے کا لفظ ہی
فضول ہے - چاروں ورنوں کی تقسیم وید نے گن -
کرم سوبہاؤ انوسار کی - ایا منو جی بہی مانتے ہیں -

سوال (۱۰) آپکے سوالات کے پورے جواب ادا
کرکے چند سوالات بہی کئے گئے ہیں - اگر وید پرمان
کوئی جواب ہے تو دیجئے ورنہ خالی مغز پاشی سے کام
نہیں ہے - اور میں نے یہہ جو لکہا ہے - مضمون نگاری
کے خیال سے نہیں بلکہ آریہ سماج کو ستیہ دہرم سمجہا کے

راہ راست پر لانے کی غرض سے اب میں اپنے مضمون کو ختم کر کے پرمیشور کے پاس التجا کرتا ہوں کہ آپ کو راہ راست پر آنے کی ہدایت دے اور آپ امید ہے کہ اخبار مذکور میں جگہہ دیکے مع جواب شایع فرمائیں گے ٭ (ونائک راؤ)

جواب (۱۰) وید ویدکی پرکاش آپ نے مچائی۔ لیکن اپنے مضمون کی سرخی دی گیان پرکاش کیا جو شخص پرکاش کو پرکاس لکھتا ہے اُسے بھی وید وید پرچار نے کا ادہکار ہے۔ ہم پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بھائی کو تعصب اور ہٹھ کی زنجیریں توڑنے کی توفیق دے ٭ اوم شم

لوکل

لالہ لیکھرام جی کے دو چھوٹے بھائیوں کا یگیوپوت سنسکار ہوا جس میں عا روپیہ آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا ٭

رائے ملارام صاحب اگزیکٹو انجینیر رخصت پر آئے ہوئے ہیں۔ اپنے گانو سے لاہور جاتے ہوئے راستہ میں جلندھر ٹھہرے تھے۔ کنیا مہاودیالہ کے ڈیپوٹیشن کے کنیا آشرم کی عمارت کی ضرورت جتلانے پر آپ نے چار صد روپیہ عمارت کے لئے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ رائے صاحب موصوف پہلے سے صہ روپیہ ماہوار کنیا مہاودیالہ میں چندہ دیتے ہیں ٭

قیصر ہند نامی طلائی اور نقرئی تمغہ والے جو دو تمغے خطاب مقرر ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چاندی کا تمغہ جلندھر کے ضلع میں دو کو ملا۔ ایک امید علی ذیلدار کرام کو اور دوسرا ڈاکٹر سمتھ صاحب کی میم صاحبہ کو جو خود ڈاکٹر ہیں۔ جلندھر کے ساتھ انصاف ہوا ہے کہ جہاں ایک تمغہ آدمی کو ہے تو ایک عورت کو بھی مل گیا۔ گو وہ عورت ایک انگریزن ہی ہے۔

اتوار گذشتہ کو نبی بخش راگی کے بھجنوں کے بعد پنڈت شری پتی جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور مہاشہ منشی رام جی نے اُپنشد کتھا کی حاضری ۱۶۰ تک پہونچ گئی ہے۔ اناتھ آلہ و کنیا آشرم کی لڑکیاں اور ستریاں بھی تقریباً ۱۰۰ کے موجود تھیں۔ ستریوں کے لئے کوٹھڑی بہت تنگ ہے۔ خاص انتظام ہونا چاہئے۔ **بسو موا**

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو لالہ بسنت رام جی کے دو پتروں کا یگیوپوت اور ایک پتر کا مونڈن سنسکار ہوا۔ لالہ بسنت رام جی نے صہ روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں میں دان دیا۔

نبی بخش راگی کا مستقل قیام اب جلندھر شہر میں ہو گیا ہے۔ اگر کوئی آریہ سماج یا آریہ پرش اُسے بھجنوں کے لئے بلانا چاہیں تو منتری آریہ سماج جلندھر یا مہاشہ منشی رام جی سے خط و کتابت کیا کریں ٭

ریویو

بھجن پچاسا۔ بزبان دیوناگری۔ مصنفہ پنڈت مراری لال شرما سکرٹری آریہ سماج سکندرآباد اس میں پچاس وہ دلوں کو ہلانے والے بھجن ہیں جن کے باعث کہ سکندرآباد کی بھجن منڈلیوں کی بھارت ورش کے آریہ سماجوں اور دیگروں میں دھوم مچی ہوئی۔ قیمت فی جلد ار سو جلدوں کے خریدار سے صرف صہ روپیہ لئے جاویں گے ٭

دھرم بلی دان۔ یعنی دھرم ویر پنڈت لیکھرام کا سورگباش ٭

آلھہ چھند میں بحروف اُردو مصنفہ مہاشہ بابو رام شرما۔ قیمت فی جلد ۱۰ر۔ **الھہ چھند** ویرس کے لئے مشہور ہے۔ بیان ایسا ہے۔ کہ جہاں دھرم کا بعض جگہوں میں جوش آتا ہے۔ وہاں بعض جگہوں میں رقت انگیز بیان کو پڑھکر رونا آتا ہے۔ دو روپیوں سے زیادہ قیمت کی کتابیں خریدنے والوں کو صہ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے ٭

ہر دو کتب کے ملنے کا پتہ پنڈت مکند رام اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی دودہ مقام نا جیپور ضلع بجنور ٭

یجروید کا اُردو ترجمہ۔ حصہ اول جس میں ایک تا دس ادھیاء کا ترجمہ ہے۔ قیمت فی جلد عہ اور اندر پرکاش پریس مسجد موٹھ دہلی۔ اول تو بلحاظ قسم کاغذ و حجم کے اس کتاب کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ دوم اس سے اُردو دان پبلک بہت کم فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ ہر ایک منتر پر سوامی دیانند کرت بھاشیہ کے ہندی ارتھ کو اور ہندی بھاوارتھ کو تقریباً بجنسہ درج کیا ہے۔ محاورے بھی عموماً وہی ہیں۔ اصل منتر بھی ساتھ نہیں دئے۔ نہ کوئی تفسیر اپنی طرف سے دی ہے جس کے بغیر وید ارتھ کا اُردو دانوں کو سمجھنا بہت ہی مشکل ہے۔ ہماری رائے میں مترجم نے اگر کوئی محنت اس کتاب کے بنانے میں کی ہے تو اُسے رائیگاں سمجھنا چاہئے۔ معمولی کتابوں کا ترجمہ جس کا جی چاہے کرے ہمیں کچھ بھی شکایت نہیں۔ لیکن جو لوگ ویدک دھرم کے مول پستکوں کو اپنی طبع آزمائی کا نشانہ بناتے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ ایسے نازک کام کو ہاتھ لگانے سے پیشتر اپنی لیاقت اور محنت کشی کی عادت کا اندازہ لگا لیا کریں ٭

ہردے بہار مؤلفہ مہاشہ مُرلیدھر پستکا دھیکش آریہ سماج کانپور۔ قیمت فی جلد ۱ر فارسی حروف ہیں۔ آریہ پا جک بھجن پستکوں میں سے منتخب کر کے ۶۲ بھجن دئے ہیں۔ ساتھ ہی اپنی کمپنی کا اشتہار دیا ہے جس کا نام ایم۔ ڈی۔ فیبر ملے رکھا ہے ٭

آریہ سماجک خبریں

ویاکھیان اناتھ آشرم اجمیر کی ضرورت اور اُس کے فائدہ کو شکر ہے کہ لوگ سمجھنے لگ گئے ہیں ہم نے بڑی خوشی سے سُنا ہے کہ ایک اجمیر کی بیوہ نے اپنی چھ ہزار کی لاگت کی دوکان (جس کا کرایہ ماہوار آتا ہے) کی وصیت اناتھ آشرم کے نام کر دی ہے۔ اور وصیت نامہ کو رجسٹری کرا دیا ہے ٭

لاڈوہ آریہ سماج میں مہاشہ بھوجدت پرچارک نے ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی تک پرچار کیا۔ حاضری ویاکھیانوں میں اوسط ۴۰۰ آدمیوں کی رہی۔ آخری دن آٹھ سبھاسدوں کو یگیوپویت دھارن کرائے۔ دس دن رات بیٹھک رہی تھی۔ کل خرچ ہوا جس میں سے ... روپیہ وید پرچار فنڈ کو بھیجا گیا۔ ... کی ہون سامگری وغیرہ۔ ... آسا رام براہمن اتیتھی کو اور ... روپیہ نقد معہ ... پاپوش تیہتی ۱۳ ... پرچارک جی کو گورو دکشنا ملی۔ ہم منتری مہاشہ سے پوچھتے ہیں کہ گورو دکشنا میں پاپوش نذر کرنے کے بیہودہ پن کو کیا اُنہوں نے محسوس نہیں کیا۔ نیز لکھا ہے کہ پرچارک کو سماج نے اگلے آریہ سماج تک اپنی سواری پر پہونچا دیا ہے ٭

خانا نوالی ضلع سیالکوٹ میں مہاشہ گنیش داس سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنی بھتیجی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرانے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ ایک لوکل پنڈت دھرت رام کو قائل کر کے نہ صرف اُس سے سنسکار ہی کروایا۔ بلکہ اُس کے خیالات میں ایسا پلٹا دیدیا۔ کہ وہ اب ویدک دھرم کا پرچار خود بخود کرنے لگ گیا ہے۔ یہ شخص وِدوان ہے اور اسکی شردھا دیکھکر مہاشہ گنیش داس جی نے رشی دیانند کرت گرنتھ اُسے بھیجد ئے ہیں۔ مہاشہ گنیش داس جی کا خیال صحیح ہے کہ بجائے سبھا سے اجنبی اُپدیشک منگانے کے اگر لوکل براہمنوں کے خیالات درست کئے جاویں اور اُن سے سنسکار کرائے جاویں تو ویدک سنسکاروں کا رواج بہت جلد جاری ہو جاوے۔

سوامی شانتیانند جی کرنال میں دھارمک وشیوں پر دو ویاکھیان دے چکے ہیں۔ اور روزمرہ شام کو شہر سے باہر ملوسمرلی میں ست کتھا سُناتے ہیں جسے لوگ شوق سے سُنتے ہیں۔ سوامی جی کا ارادہ ایک دو ماہ تک کرنال نواس کرنیکا ہے۔

کھیڑی دو اتحصیل تھانیسر ضلع کرنال میں پنڈت بھوجدت پرچارک نے پرچار کر کے یہاں آریہ سماج ستھاپت کیا ہے۔ جس کے چھ ادھکاری اور چار سبھاسد درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ پردھان لالہ جمنا داس اور منتری مہاشہ منشی رام مدرس ہیں۔

پردھان آریہ سماج کھیڑی دا لکھتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک ویونا گری اکشروں کا ناٹک بنوایا ہے جسکی قیمت ۴ فی سیٹ ہے۔ اس سے اکثر بودھ شیگھر ہوتا ہے۔

اہار (ضلع بلند شہر) کی پاٹھشالا کے پردھان لالہ مکھن لال کنشو جی کی پتری کا کرن بیدھ سنسکار ویدک ریت پورو ک ہوا۔ حسب ذیل دان ملا۔ لوکل سماج ... لوکل پاٹھشالا ... اناتھ آلیہ دہلی ... دنیر ونڈ پورت ... روپیہ ... لوکل پاٹھشالا کے ودیارتھیوں کو۔ سنسکار پنڈت پدم سنگھ جی نے کرایا تھا۔

ڈچکوٹ (ضلع جھنگ) میں ۱۵ مئی کو آریہ سماج قایم ہوا ہے۔ جس کے ادھکاری مقرر کئے گئے ہیں۔ مہاشہ کرم چند جی پردھان اور لالہ بھولا ناتھ منتری ہیں۔

ریاست کوٹا (راجپوتانہ) سے مہاشہ کنج بہاری لعل سبھاسد آریہ سماج کی مرتیو کی شوک جنک خبر آئی ہے۔ ابھی ۲۵ برس کی عمر تھی کہ ہیضہ کے شکار ہو گئے۔ اسی مرض سے اُن کے پتا ابھی مر چکے تھے۔ چار چھوٹے بھائی اور بوڑھی ماتا چھوڑ کے چل بسے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے حافظ تھے۔ چونکہ وہیں کے براہمن کل میں سے تھے اسلئے اُن سے آریہ سماج کو بڑی مدد کی آشا تھی۔ پیشتر ہی اُن کے پس ماندگان کا ہتر ہے ٭

ریاست کوٹا میں ہون یگیہ ہو رہے ہیں اول ہون کا یستھ صاحبان نے آریہ بھائیوں کی معرفت کرایا۔ اور دوسرا ہوا جس میں ڈاکٹر گورو دت معلوم ہوتی تو لیکچر دیتے ہوئے ثابت کیا کہ اس گیا۔ کہ شدھی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے ٭

لالہ نوند رام اور سیر گو نو ضلع کرنال کی پریرنا سے پنڈت لچھمن پرساد صاحب سبھا اور سیر نے الفیٹ بخشش سے غلطی سے پریر کر دینگی پرتگیا کی۔ پرتگیا چھپنے واسطے شایع ہونے کے بھیجا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس غرض کے حصول کے لئے لوگوں نے گوشنوری کی پریرنا کی تھی وہ غرض بھی پوری نہ ہوئی ٭

پنڈت مکند رام جی منیجر آریہ کنیا پاٹھشالا سر گوبند پور لکھتے ہیں کہ ”واقعہ ۱۳ مئی ۱۹۱۰ء کو سردار چودھری چند صاحب ڈپٹی کلکٹر و ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم ریاست کپورتھلہ بتقریب شادی حقیقی برادر زادہ خود سر گوبند پور میں رونق افروز ہوئے۔ اور کمال دلی شوق سے آریہ کنیا پاٹھشالا سر گوبند پور کا ملاحظہ فرمایا۔ پڑھنا سُنا۔ لکھنا اور دستکاری کا کام دیکھا۔ سندھیا اور بھجن بھی سُنے۔ تت پشچات خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا۔ اور مبلغ ... روپیہ بغرض تقسیم شیرینی مرحمت فرمائی۔ اثناء بات چیت میں اظہار فرمایا کہ ریاست میں پُتری پاٹھشالا میں کھولی جانیکا وچار ہے۔ بابو صاحب موصوف کی یہ وچار نہایت دھنیاواد کے یوگیہ ہے۔ صحیح ہے جب تک استری جاتی کو سوشکشت کرنیکا وچار نہ ہو گا بھارت ورش کا اُدھار نا ممکن ہے۔ دھن وہ پرش ہیں جن کو اس اناتھ فرقہ کی اودھوگتی سے نکالنے کا وچار ہے۔ پرماتما ایسے وچار شیل پرشوں کو سدا آنند میں رکھے۔ سر گوبند پور سماج بابو صاحب ممدوح اور موصوف کی غریب نوازی کی تہ دل سے مشکور ہے۔ ہمیں آشا ہے کہ بھارت اور بھائی بھی جناب بابو صاحب سے سبق لیں گے ٭

لودھیانہ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے بڑی رونق کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تعداد حاضری پہلے کی نسبت ترقی

راہ راست پر لانیکے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت ... کو ختم کرکے اپسنا گری اور بعد ازاں بابو گوربن ... بی جی نے ایک عمدہ لیکچر دیا۔ لالہ جیتجی لال جی میڈیکل سٹوڈنٹ لالہ کنور بھل جی ورما۔ ایف۔اے سٹوڈنٹ پنڈت اودہو رام جی شرما ایف۔اے سٹوڈنٹ نے اپنے امتحان انٹرنس کی کامیابی پر مبلغ ایک ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیے دان کئے۔ اور لالہ خوشی رام جی میڈیکل سٹوڈنٹ نے اپنے وظیفہ کی ترقی پر ۸ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ اور بابو ملارام جی ماسٹر سمرالہ سکول نے ۸ ر گروکل فنڈ کے لیے دان دئے ۔

پنڈت وشنو متر جی آریہ اپدیشک کا ۱۳ سے ۱۶ مئی تک۔ پنڈت شام لعل پورانک پنڈت کے ساتھ بمقام جام پور مورتی پوجا و نیوگ کے مضامین پر شاستر ارتھ ہوتا رہا۔ اس میں فریق مخالف کے پنڈت نے اگرچہ اصلیت کو چھپانے کی بہت کچھ کوشش کی مگر جس خوبی و شانتی کے ساتھ آریہ پنڈت نے اُن کی پول ظاہر کیا اس سے شروتاگنوں کے دلوں پر نہایت عمدہ اثر پڑا۔ گویا جو کامیابی اس وقت آریہ سماج کو حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اب بہت سے لوگوں کے خیالات آریہ سماج کی طرف ڈھلنے لگ گئے ہیں ۔

اطلاع ضروری

جو کلرک کی اسامی خالی تھی وہ پُر ہو گئی ہے۔ اب کوئی صاحب درخواست نہ بھیجیں ۔
منشی رام مالک مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر

ناول اچھوتا
یہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ قیمت ۱۰؍
مصنف کی محنت قابل قدر ہے۔ ... صاحب
منگوانا چاہیں وہ بنام ... مہتمم
پرچارک جلندھر شہر درخواست
ارسال فرماویں

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

مہاشہ گنیش داس ورما (سیالکوٹ) ایک لمبے مضمون میں ثابت کرتے ہیں کہ گُروکل میں بھیجکر لڑکوں سے جدائی کا خیال جو اس وقت ستریوں کو ڈرا رہا ہے واقعی غلط فہمی پر مبنی ہے اُن کے خیال میں اسوقت بھی طالب علموں کو والدین سے بہت زیادہ جدائی رہتی ہے۔ اس مضمون پر گروکل کی نسبت اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے بہت کچھ لکھا جائیگا۔ اسلئے فی الحال بوجہ عدم گنجایش مضمون بجنسہٖ درج نہیں کیا جا سکتا۔ ایڈیٹر

ایک آریہ مہاشہ گیان چوسر کا نقشہ بنا کر بھیجتے ہیں یہ پہلی مرتبہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے پاس اس قسم کی طبع آزمائی کا نتیجہ پہونچا ہو۔ راولپنڈی میں ایک بھائی نے اس چوسر میں کچھ تبدیلیاں کرکے اسے آریہ سماج کے منتویہ کے انوکول بنانیکی کوشش کی تھی۔ ہم نے اُن مہاشہ کو ویرتھ پرشارتھ سے روک لیا تھا اب بھی آریہ مہاشہ سے پرارتھنا ہے کہ النکاروں کے پھندے سے بچیں۔ النکاروں کو ہی نہ سمجھ کر اسوقت خرابیاں پڑ رہی ہیں۔ پیچیدگی کو دہرم سے علیحدہ کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ اُسے زیادہ پیچیدہ بنانیکی۔ ایڈیٹر

آریہ بھاشا اور آریہ سماج کا کرتویہ ضرور پڑھئے

یہہ بات تو سب کو ہی معلوم ہو گئی ہوگی۔ کہ ممالک مغربی و شمالی و اودہ کے دفتروں میں اُردو کے ساتھ دیو ناگری شامل کر دی گئی ہے یعنی ہر اُردو دفتر کے ملازم کو بھاشا جاننا لازمی ہو گیا۔ اور یہی لئے اس پرانت کے پرایہ سب ہی منشیوں نے ناگری پڑھنا شروع کر دیا اور جو تھوڑی بہت جانتے ہیں وہ اس ابھیاس میں لگ رہے ہیں کہ بھاشا کے پڑھنے لکھنے میں کسطرح ترقی کریں

ایسے وقت میں جو کتاب جس کسی کے ہاتھ پڑتی ہے۔ پڑھنے لگتا ہے۔ مجھے کئی آریہ خیالات کے صاحبوں سے ملنے کا موقع ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ساوتری دہرم لئے بیٹھا ہے اور کوئی دنیا ناتھ۔ پڑھ رہا ہے۔ میں نے اُن سے کہا کہ بھائی ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ کیوں نہیں کرتے۔ جواب میں پوچھا کہ وہ کیا۔ میں نے کہا۔ اپنی دہرم پُستکیں کیوں نہیں پڑھتے۔ بھاشا کی بھاشا آ جاوے اور دہرم سے واقفیت ہو جاوے۔ اسپر ایک صاحب بول اُٹھے کہ خیال تو ہمارا بھی ایسا ہی تھا۔ لیکن کیا کریں۔ ہمارے یہاں اپنی کتابوں کے دام اسقدر رکھ دیتے ہیں کہ غریب آدمی تو کبھی خرید ہی نہ سکے۔ پھر بھلا ہم اُن سے لابھ کسطرح اوٹھاویں۔ یہہ خیال میرے دل میں بھی بڑے زور سے پیدا ہوا کہ اب تک آریہ سماج کی جتنی کتابیں طیار ہوئی ہیں ان میں سے سوائے اُردو ستیارتھ پرکاش اور سوامی کے جیون کے سب ہی کی قیمت زیادہ ہے۔ میں بڑی مضبوطی کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہہ بات آریہ دہرم پرچار میں بڑی بھاری رُکاوٹ ڈال رہی ہے۔ مجھکو کئی مرتبہ ذاتی تجربہ ہوا۔ اس لئے میں آریہ پُرشوں سے عموماً اور ویدک پُستکالیہ اجمیر سے خصوصاً میرا نویدن ہے کہ اِس وقت مناسب ہے کہ آریہ پُستکوں اور خصوصاً ستیارتھ پرکاش۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی قیمت کم کر دیں اِس سے جہاں ایکطرف آریہ بھاشا پرچار میں مدد ملیگی وہاں دوسری طرف دہرم پرچار بھی خوب ہوگا۔ بابو نہال سنگھ جی کرنال نواسی کی مجوزہ جیون چرتر سوامی جی کی اسوقت ازحد ضرورت ہے۔ اگر وے اس وقت اس کتاب کو شایع کر دینگے تو پبلک کو بڑا فایدہ ہوگا۔ کیسے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ویدودیا کا ثانی پنڈت مہرشی دیانند سرسوتی کا جیون ہندی تک میں موجود نہیں ہے۔ کیا ہندی جاننے والی پبلک کا اُس رشی کے جیون کی جیوتی کے ابھاؤ میں ٹھوکریں کھا کھا کر زمین پر منہ کے بل گرنے کا پاپ ہم پر نہ ہوگا۔ آشا نہیں کہ آریہ پُرش اسطرف دھیان دیں لیکن

اگر اُنہوں نے کوئی عملی صورت اس بارہ میں نکالی تو
گویا سمجھا جائیگا کہ اُنہوں نے اپنے ایک فرض کو ادا
کرنے کی کوشش شروع کردی ⁂ (ایک آریہ)

رام نگر میں دھرم چرچا اور اخبار عام میں تماشائی کا سفید جھوٹھ

رامنگر میں ۱۸ اپریل سے لیکر ۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء تک خوب دھرم
چرچا رہا جس سے لوگوں کے اندر ویدک خیالات اور بھی
مضبوط ہوئے۔ لیکن ایک بھائی نے تماشائی کا نام رکھتے
ہوئے اخبار عام مورخہ ۸ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں سفید جھوٹھ کا
مجموعہ یا گلدستہ ایک مضمون "پول سناتن دھرم کی جڑ"
کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یہ نامہ نگار صاحب اپنی یا
اپنے مربیوں کی شہرت یا اپنے سے اتفاق رکھنے والوں کی
بدنامی کے لیے ہمیشہ ہی من گھڑت باتوں کے ہتھیار سے مسلح
رہتے ہیں۔ نہ معلوم اس سے کیا ملتا ہے۔ پہلے بھی برخلاف
اور سماج کے برخلاف بھی مضامین لکھے گئے۔ لیکن درگذر
کیا گیا۔ آخر پرسال مجبوراً سراج الاخبار کے ذریعہ پول
کھول کر جھوٹ کا اظہار کیا گیا جس سے ایک سال امن رہا۔
اب پھر وہی نامہ نگار اور وہی اُن کی غلط بیانی۔ اصل
بات یہ ہے کہ نامہ نگار بوجہ خود غرضی کے آریہ سکول کے برخلاف
کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کام کے لیے سینکڑوں چالیں
چلتا اور تجویزیں سوچتا رہتا ہے۔ نمونہ کیلئے دیکھئے کہ
دیوالی کے موقعہ پر آپ ریفارمری کا دعویٰ کرتے ہوئے
اخباروں میں "مگر یہ ایک اور مصیبت" کے عنوان سے
مضمون چھپواتے رہے لیکن ایک لڑکا دیوی بن کر آیا۔
تو آپ بتاشوں کا تھال اور نقدی لیے ہوئے ماتا ماتا
کہکر اس کے پاؤں پڑے۔ اور ایک صریح بے ہمتی کے
ذریعہ سے اس کے لیکچر دلائے کہ آریہ سکول میں جو لڑکا
پڑھیگا کوڑھا ہو جائیگا۔ چھیند اسی آٹھ دن تک مر جائیگا
وغیرہ وغیرہ۔ سو یہی حال اب ہے۔ نامہ نگار جی سمجھتے

سب کچھ ہیں۔ لیکن محض برہمنوں یا ان پڑھ لوگوں کی ہمدردی
حاصل کرنیکو اور آریہ سکول کے برخلاف کامیابی حاصل
کرنیکو یہ سب چالیں چل رہے ہیں۔ افسوس مباحثہ کی بنیاد
تو اختلاف خیالات دور کرکے محبت اور پریم کا بیج بونا تھا
لیکن نامہ نگار نے وہ چال چلی کہ ہمارے درمیان اشانتی
ہو۔ خیر میں یقین کرتا ہوں کہ یہ اشانتی محض عارضی ہوگی
اور ایشور کرے کہ میں اپنے رویہ سے اس اشانتی کو دور
کرکے سچا پریم پیدا کرنے کے قابل ہوں۔ اب اصل حالات سُنیے
کہ پنڈت کاشی ناتھ جی جیسے اُپدیشک مہامنڈل لکھا
ہے۔ میرے خیال میں محض جھوٹھ ہے۔ ہر جگہ ان کی
کارروائی کا لب لباب یہ ہے کہ آریہ سماج اور اسکے
بانی کو گالیاں سُنا کر نقدی اُڑاتے ہیں۔ ان کا یہ
مشن آزادی میں پورا ہو رہا ہے۔ مہامنڈل سے کیا
واسطہ۔ پنڈت سالگ رام جی نے پہلے ہی یہ کارروائی
کی کہ ایک دن پیچھے آکر بیٹھے ہوئے کاشی ناتھ
کے آگے ستر روپیہ نذر کیا۔ تا کہ لوگ دیکھا دیکھی
چڑھاوا دیں۔ لیکن سالگرام کی حیثیت۔ صورت شکل
روپیہ کی تعداد اور چکنی چپڑی باتوں سے از دست
پبلک کے دلوں میں چوسر بازی کا خیال آیا۔ لیکچروں کا
یہ حال کہ پہلے دن سے ہی پنڈت کاشی ناتھ نے ایڈیٹر
کو سالار سدہ کرتے ہوئے آریہ سماج پر اور سوامی دیانند
پر الزام لگائے۔ سوال کرنے کی اجازت نہ دیگئی۔
جس کی وجہ یہ ہوئی کہ تین دفعہ پہلے جو ہندو پنڈتوں
کے لیکچر ہوئے پر جھٹ پریم پریتی باہمی کے سبب اجازت
ملجاتی رہی تو وہ بالکل لاجواب ہو کر آریہ سماج
کے لیے گہرا اثر ڈالتے رہے۔ اور برہمن بھائی ظاہر
تعریفیں کرتے ہوئے اندر سے گھبراتے رہے۔ سو آج
پہلے سے ایکا کر رکھا تھا۔ خیر دوسرے دن کے لیکچروں
کا مضمون ہی یہ تھا کہ دیانند کی پول کھولیں گے۔
سو آج پنڈتوں نے ہزاروں دفعہ ایسے گندے الفاظ
نکالے۔ کہ بازاری آدمی بھی کسی سبھا میں نکال نہیں
سکتے۔ بالکل جھوٹے الزام سوامی دیانند جی کی ذات
پر لگا کر تہذیب اور شائستگی کا خاکہ اُڑایا۔ لیکن نکو ہی

کہ اس کے نتیجہ میں جہاں لوگوں کے خیالات معلوم ہوتے تو
یہ تھے۔ کہ لوگوں نے جا بجا اسکی مذمت کی اور کہا۔ کہ
"ہم تو ایسے گندہ وہن کے اُپدیش سے رہے۔ آریہ سماج
کے کیسے شانتی والے اور دھرم کے موافق اُپدیش ہوتے
ہیں۔ لیکن یہ تو بھنڈوں کی طرح ہیں وغیرہ" اسی
دن مجھے تردید لیکچروں کی پرپنا ہوئی۔ اگلے دن
خاص سبب سے دونوں طرف سے کچھ نہ ہوا۔ لیکن بعد
میں ۲۱ و ۲۲ کو ہر دو روز بند و بنہ سکول کے مکان
میں دو ڈھائی سو کی حاضری میں اصلیت ظاہر کی۔
پنڈت صاحبان کی حاضری اب دس پندرہ برہمنوں
کی رہ گئی تھی۔ سالگرام کو تو اس اپنے لیکچر کے بعد لوگوں
نے اجازت ہی نہ دی۔ خیال تھا کہ کاشی ناتھ بردہ
میں شائستگی سے بولیں گے۔ لیکن افسوس گورو جی نے
چیلے سے بڑھ کر نام پایا۔ آخر ۲۲ کے لیکچر میں آپنے اُن
الزاموں کے ذمرہ میں جو ہیں تو دلچسپ لیکن ابھی درج
نہیں ہوسکتے۔ یہ بھی کہا کہ سوامی دیانند نے لکھا ہے
کہ دھرم آریہ لوگ دونوں وقت ہون کریں اور اُسمیں
گوماس ڈالیں اور اس کے پیچھے ماس کھائیں"
اس سے بالخصوص لوگ ناراض ہوئے۔ کہ ہمارا پنڈت
ہمیں شارع عام میں زور سے وہ بات سُناتا ہے۔ جو
پرائیوٹ جگہ میں مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا۔ آخر
لوگوں کے دبانے پر اس نے اشتہار میں تمام شہر کی
ناراضگی کا ذکر کرتے ہوئے میرے ساتھ مباحثہ منظور
کیا۔ اس سے پہلے خط و کتابت بھی کئی دن سے جاری تھی۔
لیکن ٹال مٹول اور حیلہ حیلہ عجب کا اظہار کر رہے تھے
لیکن اب مجبور ہوئے۔ شام کو جب بالکل جھوٹھی ہوتو
ڈیڑھ اسٹیٹ کا ستیارتھ پرکاش کا بہانہ کیا۔ سوامی جی کا
چھپا ہوا اشتہار آسمبوت پیش ہوا۔ لیکن انکو اصرار
پر میں نے منظور کیا کہ اسی سے مدد کرو۔ انکو سو وار کی
یعنی ۳۰ تاریخ مقرر ہوئی۔ لیکن جب شکروار کو میں نقاب
ڈوگراں گیا۔ تو نامہ نگار صاحب نے جنکی طفیل سوامی
دیانند اور آریہ سماج و سکول رامنگر کے برخلاف لیکچر
ہوئے تھے) یہ چال چلی کہ سنیچر وار ہی راوی بھادرسرداں

امر سنگھ صاحب کیساتھ ہو بیٹھے ایک جلسہ میں جھوٹھ کو پہلو سچائی ثابت کر رکہنے کی کوشش کی تا کہ خیالات متوازیہ سے پہلے ہی ورغلائے جاویں۔ رائے ہرنارائن داس صاحب بتہیرا اصرار کرتے رہے کہ یہہ کارروائی لچھمنداس کی غیر حاضری میں یکطرفہ اور قبل از وقت ہونیسے ناجائز ہے۔ جو عبارتیں منسوخ ہو گیا یہہ پورب پکش کی نہیں انکی پہلی اور پچھلی عبارتوں سے اصلیت معلوم ہوتی ہے تعلیمیافتہ لایق اصحاب کا تو یہی خیال تہا لیکن رائے بہادر سردار صاحب نے افسوس کہ ان امور کو پیچ میں رکہتے ہوئے لوگوں کو آریہ سماج کے برخلاف کیا۔ اسکے بعد اصل دن جب سوموار آیا تو اول تو کوشش مباحثہ سے گریز کرنیکی ہوئی وقت ٹالا گیا حجتیں پیدا کی گئیں۔ سخت کلامی وغیرہ سے ستار ڈہولک بجانے سے مہنت کا بیجا جھگڑا ڈالنے سے اور پنڈتوں کی منہہ زوریاں چہا جانیسے لوگ عجیب ہی نتایج نکال رہے تہے۔ آخر مہنت کی نسبت میں نے کہدیا کہ اسکا لیکچروں میں پنڈت جی نے ذکر نہ کیا۔ نہ تیری پہلے مباحثہ میں۔ نہ کسی چٹہی میں اور نہ اشتہار میں اب وقت گذرتا جاتا ہے محبت اور پریم سے فیصلہ کرنا چاہئے۔ لیکن دوسرطرف سے یوں ہی بیجا ضد رہی۔ کہ اس کے بغیر بحث نہیں ہوگی۔ ابہی جھگڑا ہی تہا کہ رائے بہادر سردار امر سنگھ صاحب آکر جبراً مہنت بن بیٹھے (انہیں برہمنوں نے مخفی بلایا تہا) میں نے عذر کیا کہ آپ دخل نہ دیں۔ لیکن پیش نہ گئی۔ امر قابل تصفیہ یہہ مقرر ہوا۔ کہ "سوامی دیانند کی رائے گائے کے مارنے کی نسبت کیا ہے" اسکے بعد افسوس مباحثہ تو پنڈتوں سے ہونا تہا۔ لیکن صورت یہہ ہوئی کہ اکیلے پنڈت بہگت رام جی آریہ اپدیشک تہے۔ اور دوسری طرف رائے بہادر سردار صاحب جو نام کو مہنت تہے ساتہہ ہی ان کو پنڈت سالگرام مدد دیتے تہے۔ سینکڑوں طرح سے کوشش ہوئی۔ پنڈتوں کے جہوٹہوں پر۔ انکے لیاقتی اقبالیں پر۔ دعووں کے غلط ہونے پر بتہیری پردہ پوشی ہوئی۔ اور فیصلہ سے ٹال مٹول کیا گیا۔ لیکن آخر رستی تمام تعصبی زنجیروں کو توڑکر ظاہر ہوئی جبکہ

سردار صاحب کو مجبوراً فیصلہ میں یہہ فقرہ بولنا پڑا کہ "سوامی کی رائے میں کسی قسم کا گوشت جایز نہیں" میں چاہتا تہا کہ یہہ فیصلہ بلند آواز سے سناؤں لیکن برہمنوں کو اشتعال پیدا ہونیکے خیال سے چپ رہا۔ نزدیک کے لوگ اور لایق آدمی سب فیصلہ سے واقف ہو گئے۔ لیکن کئی خود غرضوں نے فوراً ہی رولا مچواکر مشہور کر دیا کہ آریہ جہوٹہے ہوئے۔ اسکے بعد ہفتہ بہر آریہ سماج کی طرف سے پرچار ہوتا رہا۔ پنڈت دولت رام جی کے پانچ بڑے نتی دایک لیکچر معقول حاضری میں ہوئے۔ ایک لیکچر پنڈت جی کا امر تمنا زعہ کی بابت میں بہی ہوا جسمیں یہہ الزام تمام وام مارگیوں اور ان مٹہہ برہمنوں پر عاید ہوئے۔ اس کے علاوہ تین لیکچر میرے ہوئے جسمیں زیادہ تر سکول کا ذکر تہا۔ بابو جیمنی جی بی۔ اے بہی بتقریب سنہ ہی معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ ایک لیکچر انہوں نے بہی بڑا موثر دیا۔ اسطرح نامہ نگار صاحب۔ رائے بہادر سردار صاحب کی امداد سے جو منصوبے برہمن بہائیوں کو ورغلا کر سکول کے برخلاف کر رہے تہے سب ناکامیاب ہوئے۔ اب نامہ نگار جی اس دکہلاوے کے لئے کہ برہمن یہہ نہ جانیں کہ محض دہوکہا دینے کے لئے کوشش کی تہی۔ کمتر ہندو کی صورت میں اخباری دُنیا میں نکلے ہیں جسکی اصلیت یہہ ہے کہ میں نے ہندو پنڈت صاحبان کو کسیطرح کی تکلیف دینے کا خیال نہیں کیا۔ نہ کسی نے ڈہیلے مروائے نہ ڈہولک بجوائے نہ انکے لیکچروں کو خراب کرایا۔ بلکہ اول تو بالکل چپ چاپ میں جاکر ان کے لیکچر سنتا رہا۔ لوگ حیران تہے کہ آریوں میں کسقدر حوصلہ ہے کہ اتنی گالیاں لیتے ہوئے بہی کچہہ خیال تک نہیں کرتے۔ پہر ہمنے چوک میں لیکچر بہی نہ دلائے جب تجویز نہ ڈہونڈی پٹوائی نہ اشتہار دئے نہ ہم نے لیکچر شروع کئے اس خیال سے کہ برہمن بہائیوں کو تو جوش بہرا جا رہا ہے۔ اگر ذرا بہی ہمنے ایسا مقابلہ کیا تو خیر نہیں۔ کیونکہ آجکل عموماً ودیا وہرم اور شانتی دایک اپدیشوں کی بجائے برہمنوں کی پاس کردہ وغیرہ زیادہ ہیں۔ اور انکی بات بات سے

ظاہر ہوتا تہا کہ بس ذرا بات کی دیر ہے۔ روز خیر میں آریہ سماج کو تحمل اور بردباری اور شانتی کی داد دیتا ہوں جس سے انہیں ان تمام حالات پر کامیابی ہوئی یہہ مضمون خاتمہ پر کہتی ہوا ستیارتھ پرکاش میں گائے کی نسبت پیش کرتا ہے سو بہی بالکل دہوکہا ہے یہہ عبارتیں تو پورب پکش کے فقرے ہیں جن جی نے اُتر پکش میں بالکل کہنڈن کیا ہے کہ یہہ باتیں ہیں۔ وید میں مانس کہانے پشو مارنے کی کہیں آگیا نہیں۔ یہی دہوکہا پنڈت جس کا پول بہی کہل گیا۔ لیکن نامہ نگار نے پہر وہی دہوکہا لوگوں کو اخباروں کے ذریعہ دیا۔ ایسا ہی مانس بہوجن وچار کو آریہ سماج کرنا بہی بہاری اپرادہ ہے۔ آریہ سماج کا کسی صورت میں بہی مانس کی حمایت کرنیوالا کہلا سکتا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر نامہ نگار شرابنوشی کی عادت کے غلام ہوئے۔ کل اسکے لکہنے کے جرم میں ہندوؤں سے خارج ہوں اور مسلمان سے ہندو کی تصنیف شدہ سمجہکر کریں تو جایز ہوگا؟ ہرگز نہیں! ۔ صاحبان اشارتاً عرض کئے گئے۔ ضرورت ہوئی تو پہر ایڈیٹر صاحب افسوس زیادہ جگہہ نہیں ورنہ محض بیرونی اصحاب کو غلط خیالوں سے بچا لوکل پبلک تو اس مضمون سے نامہ نگار کا الزام لگا رہی ہے۔ ایک صاحب جو قصبہ میں سناتن سبہا کے معاون ہیں بازار میں کہڑے مضمون کو پڑہتے ہیں اور کہتے ہیں! فقرہ پر بہی۔ کہ یہہ بہی جہوٹہ علی ہذا القیاس پر یہہ کہ سارا ہی جہوٹہ واہ خوب مضمون بہولے لوگوں کو تو اب معلوم ہوا ہے کہ ایسے جہوٹے مضمون بہی اخباروں میں ہیں۔ پیارے نامہ نگار! جہوٹہ کے پیچہے کیوں اس قسم کی غلط بیانی سے لوگوں کو اپنے واسطے بُری بچ بولتے ہیں۔ ایشور کی کرپا

مانیہ ور مہاشہ شری ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک

نمستے - آپ نے میری اور رائے ٹھاکر دت صاحب دھون کی بات چیت - در بارہ اخراج از ممبری آریہ سماج پرچارک میں شایع کرنی شروع کی ہے۔ جس کے لئے میں آپ کا اتیتنت مشکور ہوں - لیکن شوک ہے کہ آپ نے اس بات چیت کو آریہ برادری کی سرخی دیکر چھاپا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک نوٹ میں آپنے لکھ دیا ہے کہ میں آریہ برادری کے مضمون کو سمجھا نہیں سکا۔ مزید بریں یہہ ہے کہ میری اور رائے صاحب کی بات چیت ہرگز آریہ برادری سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتی۔ کم از کم میری یہہ ہرگز غرض نہیں تھی کہ اس بات چیت میں آریہ برادری کے مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ بحث آریہ سماج سے ممبروں کے اخراج اور ویدک سدہانتوں کے نشچت نہ ہونے پر تھی آپکے نیک نیت نوٹ نے ممکن ہے۔ کہ پبلک کے دل کو میرے برخلاف خواہ مخواہ Prejudice کر دیا ہوگا۔ آریہ برادری پر بھی میں ہر وقت بحث کرنے کو تیار رہوں۔ اس وقت آپ کو پورا ادہکار حاصل ہوگا۔ کہ میرے خیالات پر کوئی رائے قایم کردیں ؞

آپ کا شبھ چنتک

رامداس ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ ہائی سکول جہاؤنی جلندھر شہر

نوٹ - آپکی سمجھ میں نہیں آیا - ہم نے یہ کب لکھا ہے کہ آپ سمجھا نہیں سکے۔ (ایڈیٹر)

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول اردو

مصنفہ مہاشہ منشی رام جی جگیاسو - کتاب قابل دید ہے قیمت صرف ۲؍ محصول ڈاک علاوہ - کل درخواستیں بنام اسسٹنٹ منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر ؞

اشتہارات

بواہ وگیاپن

میرے ایک آریہ دوست سوم خاندان ٹھاکر راجپوت جس کا کہ گوتر طیا گمہ ہے۔ بڑودہ کی ریاست میں ملازم ہیں۔ اور ماہوار ۲۵۰ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اب اپنی کنیا کا بواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں کنیا کی عمر ۱۴ سال اور تین ماہ کی ہے۔ ہندی بہاشا کا لکھنا پڑھنا بخوبی جانتی ہے۔ اور دستکاری یعنی سینا - پرونا - اور کشیدہ نکالنا وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکھتی ہے۔ اور صحت ہر طرح اچھی ہے تندرست اور روپ وتی ہے۔ سوامی جی کے سدہانتوں کو اچھی طرح جانتی ہے۔ اِس کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جس کا کہ چال چلن ٹھیک ہو۔ پڑھا لکھا کمانے والا۔ اور آریہ بھی ہو اور زمیندار یا اچھا گذارہ رکھتا ہو۔ گریجویٹ یا گریجویٹ ہونیوالے کو ترجیح دی جاویگی۔ شرائط طے ہو جانے پر اگر چاہے گا تو کسی معتبر ستری کو کنیا دکھلائی جائیگی۔ جن کسی صاحب کو شادی کرنی منظور ہو۔ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ اور اپنی عمر وغیرہ سے مطلع کرنا چاہیئے ؞

المشتہر

دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ جلندھر شہر

تلاش کے لئے پراتھنا

پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر طالبعلم بی۔اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور ۹ مئی سنہ ۱۹۰۸ء سے بورڈنگ ہوس کالج موصوف سے غیر حاضر ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود یا کسی کی تحریک سے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور اُن کی ایسی غیر حاضری سے اُن کے پتا و ماتا و بزرگ دادی جی کے دل کو سخت پریشانی ہو رہی ہے۔ حلیہ اُن کا حسب ذیل ہے۔ پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر برہمن عمر تخمیناً ۲۱ سال گندم رنگ سفیدی مایل - میانہ قد - فربہ اندام ... خاموش رہنے کی عادت - اور طرز وضع بالکل سادی ہے - اثناء گفتگو میں بات کا جواب مختصر دیا کرتے ہیں - اور عموماً آنکھیں نیچی رکھتے ہیں اور اتفاق سے جب نظر اٹھاتے ہیں۔ تو کبھی ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خیالات آریہ سماج کے اصولوں کے معتقد معلوم ہوتے ہیں جو صاحب صحیح طور سے اُنکا سراغ بتلادیں یا اگر کسی صاحب کو ملجاویں تو بذریعہ تار ... جو ضروری وسایل ہوں اُنکے ذریعہ سے پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر کی خدمت میں یا مجھکو اطلاع دیویں اور ... جواب پہونچنے تک حسب ضرورت وموقعہ ... نگرانی رکھیں۔ تو انکو یہہ کل خرچ جو انکے ... پاس سے ہوگا - اور مبلغ ۵۰ روپیہ علاوہ ... شکریہ کے دیا جاویگا ؞ المشتہر وسوندھی

محمد لالہ گنیشی لال صاحب پلیڈر انبالہ شہر

اشتہارات

آریوں کے نام اور ۱۵ روپے انعام

جب بھارت ورش میں وید و شاستر کی تعلیم کا رواج کم ہونے سے ہر قسم کی تنزلی ہونے لگی۔ تو سنسکرت کا پرچار نہ ہونے سے لوگوں کو اپنے بچوں کے سندر اور بامعنی نام رکھنے کی بھی تمیز نہیں رہی۔ چنانچہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سنسکرت سے بے بہرہ ہونے کے سبب سے عام لوگ اپنے لڑکے لڑکیوں کے نام ایسے رکھتے ہیں۔ جو نہ صرف بھدے۔ ناخوشگوار اور بے معنی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض حالتوں میں ایسے لغو اور ذلیل بھی ہوتے ہیں۔ کہ اکثر خواندہ اور سمجھدار اشخاص اُن کو زبان پر لانا باعث شرم خیال کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اشخاص بھی جن کے نام اُس قسم کے ہوتے ہیں۔ تازیست اپنے دل میں نادم رہتے ہیں۔ اور اپنے والدین کی بے علمی کے باعث تعلیم یافتہ سوسائیٹی میں شرمندہ ہوتے رہتے ہیں چند نام بطور تمثیل درج کئے جاتے ہیں۔

لڑکوں کے نام۔ کوڑا۔ جھنڈر۔ بگو۔ گودڑ۔ کھوتا۔ جھاڑو۔ ننگا گریا۔ ٹوپن۔ چوہا۔ وغیرہ۔

لڑکیوں کے نام۔ چوہی۔ کوڑی۔ بستو۔ بھوری۔ بلی۔ وغیرہ۔ آریہ سماج کی بدولت جب سنسکاروں کا رواج از سرِ نو قایم ہونے لگا۔ تو لوگوں کو اپنے بچوں کے نام بموجب قواعد سنسکرت سندر اور بامعنی رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نام کرن سنسکار کے وقت سنسکرت ناموں کی کوئی ایسی فہرست موجود نہ ہونے کے سبب کمال دقت پیش آتی ہے۔ اور اُس موقعہ پر فرضی اور بے معنی نام بنا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ اِس دقت کو رفع کرنے کے لئے یہہ ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ چاروں ورنوں کے پُرش اور استریوں کے کم از کم سَو سَو نام کسی وِدوان پنڈت سے مرتب کرا کر آئیندہ سال کے لئے آریہ جنتری میں شایع کئے جاویں۔ تاکہ ہر ایک سماج بلکہ ہر ایک شخص اِن ناموں سے کافی فایدہ اُٹھا سکے۔ اِس لئے نوٹس دیا جاتا ہے کہ جو مہاشے برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر چاروں ورنوں کے پُرش اور استریوں کے سَو سَو سنسکرت نام (کل آٹھ سو نام) علیحدہ علیحدہ تیار کر کے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ یا دو ماہ کے اندر بندہ کے پاس بھیج دیں گے اُن کو مبلغ ۱۵ روپیہ نقد بطور انعام دئے جاوینگے۔

نوٹ (۱) ان ناموں میں خالص سنسکرت شبد ہوں۔ اور بموجب ویاکرن اُنکا پد اور ارتھ بھی درست ہوں۔ اور کل نام بولنے میں مختصر سندر اور بامعنی معلوم ہوں۔ (۲) اگر کوئی مہاشے صرف نصف تعداد ناموں کی طیار کر کے بھیج سکیں گے تو اُن کو نصف انعام دیا جاویگا۔

امید ہے کہ اس کو پروپکار کا کام خیال کر کے کوئی نہ کوئی وِدوان آریہ پنڈت اِس کام کو ضرور پورا کریں گے۔

المشتہر بنواری لال
منتری آریہ سماج کرنال (پنجاب)

مرض دمہ کا سہل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگیت سنگھ محلہ درگا کنڈ بلاشہر بنارس سے رجوع کریں انکے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جن کو کہ یہہ مرض پچیس۔ تیس۔ یا چالیس برس کا تھا۔ یا کہ پیدایشی یا خاندانی یا پُشتینی تھا۔ آرام ہوا ہے ان کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں۔ اُن کا علاج مفت کرتے ہیں۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط وکتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات اور ٹکٹ لیا جاتا ہے۔ اس مرض کے مریض جلد درخواست بھیجیں۔

اِلی اتم شاہی واکت برہمی بوٹی

یہہ اُتم اور عجیب بوٹی جس کی بابت ویدک اور گرنتھوں میں بہت مہما کی گئی ہے۔ اور جسے کلکتہ میں جو بوٹیوں کے جانچنے کی کمیٹی ہے اُس نے بھی اس کی بہت پرشنسا کی ہے۔ یہہ بوٹی وریہ رکشا کرنے والی۔ اور دماغی طاقت بڑھانے والی ہے۔ قیمت فی پونڈ ۱۰ اور ۶ خرچ ڈاک کل ایک روپیہ پونڈ پڑے گی۔ آریہ جنتری میں اس کی قیمت ۲ روپے پونڈ غلطی سے چھپ گئی ہے یہہ بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر اور مشتہر سے مل سکتی ہے۔ علاوہ اس کے اگر کوئی پہاڑی چیز مثل شہد خالص۔ چاء۔ سلاجیت وغیرہ منگوانی چاہیں تو مشتہر کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ اس پر مناسب کمیشن لیا جاتا ہے **المشتہر** ہیرا لال دیو سمپ کوتوالی بازار دھرم سالہ ضلع کانگڑہ۔

ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ونایک سکنہ ڈیپ ضلع جلندھر عمر تقریباً بیس سال سب انگ درست ملازم بعہدہ سگنلر بتنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونے کی وجہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی۔ خط وکتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔ **المشتہر** گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ۔

مجربی ورد ہاپہسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک نہایت مجرب شے ہے۔ کمزور دماغ والوں اور کند ذہن طلبا کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ایک ڈبیہ جو کہ عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی خوراک ہے۔

ویریہ وردہک بہسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کے لئے

از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ڈبیہ جو عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متہرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت و کیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ قابل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۶/ درجہ دوم ۴/ درجہ سوم ۳/ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجیگا۔ المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت

ایک یوگیہ ادہیاپک کیا پاٹہ شالا روڑکی کے لئے ضرورت ہے۔ ادہیاپک کی لیاقت اتنی ہونی چاہئے کہ جو ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودہی وغیرہ اچہی طرح پڑہا سکیں تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ خط و کتابت منیجر کنیا پاٹہ شالا روڑکی سے ہونی چاہئے۔

وگیاپن

میں اور میری دہرم پتنی دونوں ادہیاپک اور ادہیاپکا اپدیشک اور اپدیشکا کا کام آریہ سماج راولپنڈی۔ کرنال۔ روڑ۔ اور دیگر کئی ستھانوں میں کرتے رہے ہیں۔ مندرجہ بالا ستھانوں کے دئے ہوئے پرسنشا پتر ہمارے پاس موجود ہیں جس آریہ سماج یا کسی صاحب کو ہماری ضرورت ہو موجودہ نیچے لکھے پتہ سے پتر بیوہار کرے۔
المشتہر پنڈت بہگوان دین گرام بہتونتی ڈاکخانہ سمپنڈی ضلع کانپور

نصف قیمت

ہم نے کچھ عرصہ کے لئے چند کتابوں کی قیمت نصف کی تہی جس سے اکثر شایقین کی اس طرف رجوع معلوم ہوئی۔ پہلے ماہ مئی کے اخیر تک ان کتابوں کی قیمت نصف ہے۔

قیمت رعایتی	قیمت اصل	نام کتب
۴/	۸/	گیتا اُردو ....
۲/	۴/	چنڈال چوکڑی ....
۸/	۱؎	دیاکہیان لکمتا ولی ......
۵/	۱۰/	ایضاً ...... ایضاً ....
۷/	۱۴/	تصانیف لالہ جے چند مرحوم ...
۲/	۴/	ورن بیوستہا ....
۵/	۱۰/	تحقیق الحق ....
۱/	۲/	آریہ ورت کا عروج ......
۱/	۲/	شاستراتہ جہنگ ......
۰/	۱/	شاستراتہ جلندہر شہر ...

محصول ڈاک ان کتابوں کی قیمت سے علاوہ ہے۔
المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکہی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

ضخامت ۴۲۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱؎ اور مجلد کی ۱۲؎ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو بہت فیصلہ کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندہر میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد۔ لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اوٹہانا چاہئے۔

المشتہر

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال۔

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۷ جیٹھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۸ جون سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۹

سنسار کی گتی

نشکام کرم کرنیکا بھاؤ اب تک باقی ہے۔

خطابوں کے پیچھے ہمارے ہموطن بھائی دیوانہ وار بھاگے پھرتے ہیں۔ رائے صاحبی کے لئے دس بیس ہزار خرچ کر دینا کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ پھر نوابی راجگی یا کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے خطابوں کے لئے اگر لاکھوں خرچ ہو جائیں تو کون پروا کرتا ہے۔ خطاب لے کر لوگوں نے اپنے آقاؤں کا جہاں تک خون کیا ہے اُس سے تعلیم یافتہ لوگ اکثر واقف ہیں۔ چند ایک ایسے نیک مرد پائے جاتے ہیں جو خطابوں کی گو پروا نہیں کرتے۔ لیکن خطاب ملنے پر خوش ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن ایسی مثال (کم از کم ہمارے دیش میں) کوئی سُنائی نہیں دی۔ جہانکہ گورنمنٹ سے ملا ہوا خطاب کسی نے واپس کر دیا ہو۔ جس خطاب کے لئے کہ ہمارے دیش کے بڑے بڑے معزز رئیس حاکم ضلع کی جوتیاں برملا چاٹنے میں کوئی عیب نہیں سمجھتے۔ اُسی خطاب کو ایک پارسی خدا پرست نے دُور سے سلام کیا اور دہارمک اصول پر اُس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مسٹر بہرامجی مالاباری ایک مشہور انگریزی اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ شادی صغرسنی کے دُور کرانے کے لئے جو زبردست تحریک اِنہوں نے کی تھی اُسے ہم لوگ بھول نہیں سکتے۔ قحط زدوں کی مدد کے لئے جو کام اِنہوں نے کیا ہے وہ فراموش ہونے کے قابل نہیں ہے۔ لیکن باوجود اسکے نشکام کرم کی بزرگی کو اس پارسی دانا نے سمجھا ہے۔ اور کیوں نہ سمجھتا جب کہ یہہ شخص اُس پارسی مذہب کا دلدادہ ہے جسکی بُنیاد اتھروید پر ہے۔ آج ایک ایسی مثال ہمیں حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ لیکن کوئی زمانہ تھا جبکہ سانسارک مان اور پرتشٹھا کے خیال کو بالکل ترک کر کے یہاں کے براہمن بیخوف ہو کر ستیہ دھرم کا پرچار پرچار کیا کرتے تھے۔ اور نشکام کرم کی مہما کو سمجھتے تھے۔ اور آج زمانہ ہے کہ غیر آریہ مذاہب والے ہمیں نشکام بھاؤ کا سبق دے رہے ہیں ؞

دیوناگری کے لئے حیرت انگیز مدد

اسوقت ساری دیش میں ہماری مسلمان بھائیوں نے دیوناگری اکشروں کے برخلاف بالاتفاق آواز اُٹھائی ہوئی ہے۔ کوئی شہر یا قصبہ نہیں ہے جہاں پر کہ مسلمانوں نے عام جلسے کر کے ممالک مغربی و شمالی کے لاٹ کے سرکیولر کے برخلاف ریزولیوشن پاس نہیں کئے۔ اِن کمیٹیوں میں جو تقریریں ہوتی رہی ہیں اُنکی معقولیت پر ہم بحث کر چکے ہیں۔ جس سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ دیوناگری اکشروں کے برخلاف سوائے اِس کے اور کوئی عذر نہیں ہے۔ کہ شاید مسلمانوں کو نوکری سرکار کے حاصل کرنے میں نسبتاً نقصان پہونچے۔ اِس اعتراض کا جواب پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں تک نے دیدیا ہے۔ مسلمانوں کے عام جلسوں میں اپنی عادت کے مطابق اپنے آپ کو بے تعصب ثابت کرنے کی غرض سے دو ایک جگہوں میں کوئی کوئی ہندو بھائی بھی شامل ہوئے۔ لیکن اس وقت تک دیوناگری کے حق میں کسی مسلمان نے آواز نہیں اُٹھائی تھی۔ اب ہمیں اخبار ونیکٹیشور بمبئی سے یہہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے محکمہ زراعت کے افیسر سید علی صاحب بلگرامی دیوناگری کے حق میں ہیں۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کے بیہودہ شورشر کے ساتھہ ہمدردی نہیں رکھتے۔ اس سے بڑھ کر خوشی ہمیں ونیکٹیشور اخبار میں مولوی عبدالرؤف صاحب مرزاپوری کا خط دیکھکر ہوئی جس میں اُنہوں نے دیوناگری اکشروں کا رواج دینے کے لئے سر انٹنی میکڈانلڈ صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے مسلمان بھائیوں کو موجودہ تحریک سے باز آجانے کے لئے اپیل کی ہے۔ مولوی صاحب نے ہندی اُردو کے سوال کو مذہب سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے اور نذیر کے لئے اُن صوبجات کو پیش کیا ہے۔ جہاں پر کہ عدالتوں کی زبان تک دیوناگری ہو چکی ہے۔ وہ معقولیت سے پوچھتے ہیں۔ کہ جب ہندی نے اُن جگہوں میں مسلمانوں کو فرائض مذہبی ادا کرنے سے نہیں روکا تو اب ممالک مغربی و شمالی میں اس کا احتمال کیوں سمجھا جاوے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے مسلمان بھائی بے تعصب ہو کر غور کریں گے۔ تو اُنہیں اِس بے معنی شور و شر سے کنارہ کشی کا خیال ضرور پیدا ہوگا۔ بمبئی پرانت کے خوجے اور دیگر مسلمانی قوم کے لوگ برابر اپنا بیوہارک کام گجراتی بھاشا میں کرتے ہیں۔ جو ہندی کے بہت مشابہ ہے۔ ممالک مغربی و شمالی کے دیہات کے بہت سے مسلمان بھی اپنا کاروبار ہندی میں ہی کرتے ہیں۔ مسلمانی مذہب کا اگر کسی زبان سے تعلق ہے تو عربی سے اور اُس کے رواج پر ہندی اور اُردو کے سوال کا کوئی بھی اثر اِس وقت نہیں پڑ سکتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے مسلمان بھائی اِس کو مذہبی سوال بنا کر آپس کے رشتوں کو گذشتہ کی نسبت بھی زیادہ تر پیچیدہ اور افسوس کے قابل نہ بنا لیں گے ؞

زمانہ کی گردش

جس بھارت ورش میں اہنسا کو پرم دھرم سمجھتے تھے اُس جگہہ اسوقت زور شور سے یہہ کوشش ہو رہی ہے۔ اور وہ بھی تعلیمیافتہ اصحاب کی طرف سے۔ کہ مانس بھکشن کا عام پرچار کیا جاوے۔ برخلاف اس کے اُس انگلستان میں جس کے باشندے کہ گو مانس خوری کے لئے چاردانگ عالم میں مشہور تھے۔ اس وقت گوشت خوری کو روکنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس وقت ہزاروں اپنا گذران غلہ اور میوہ جات اور نباتات پر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی کمیٹی یا جلسہ ایسا نہیں ہوتا جہاں پر کہ مانس سے پرہیز کرنے والوں کے بھوجن کا خاص انتظام نہ کرنا پڑتا ہو۔ سچ مچ زمانہ کی گردش بھی عجیب ہے ؞

تم میں ہمت کب آوے گی؟

اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنجاب کی ندیوں میں سے سونا (طلا ر) برامد کرنے کا کام جاری کرنے کے لیئے ایک کمپنی بن رہی ہے۔ شاید ہمارے ناظرین سمجھے ہوں گے کہ یہہ کمپنی پنجاب میں بن رہی ہے۔ اُن کو واضح ہو کہ پنجاب تو درکنار اِس کمپنی کا چرچا ہندوستان بھر میں نہیں ہے۔ اِس کمپنی کی بُنیاد انگریزوں کے مُلک میں ڈالی جا رہی ہے ہمارے ابھاگی دیش کو تو اُس وقت پتہ لگیگا جب کہ یہہ کمپنی لاکھوں کا سونا نکال کر منافع تقسیم کرنا شروع کرے گی۔ دھرم کرم ہمارا ڈوب گیا۔ اور پُرشارتھ اُسی کے ساتھہ غائب ہو گیا۔ اب چاکری کو ہم بھاگے پھرتے ہیں۔ اور ایں زرخیز اور جواہر پیدا کرنے والے دیش سے رتن نکال کر ودیسی لیجا رہے ہیں۔ اگر زبردستی لیجاتے تب بھی اپنوں پر شکایت کی جگہہ نہ ہوتی۔ لیکن یہاں تو کوئی جبر کرتا ہی نہیں۔ محض پورشارتھہ کا کام ہے۔ بھارت باسیو! تم میں ہمت کب آوے گی؟ کیا اُسوقت جب کہ تمام جسم فالج سے بے حس و حرکت ہو کر محض آنکھیں ٹکٹکی باندہے رہ جائیں گی! کیا تمہارے دیش میں ایسے پچاس سو آدمی نہیں مل سکتے۔ جو قمار بازی۔ پتنگ بازی۔ گنجیفہ بازی کو جواب دیکر ایک کمپنی کھڑی کریں کسی لائق آدمی کو منیجری کے کام کے لئے طیار کریں۔ اور خود پنجاب کی ندیوں سے سونے کی تلاش کریں۔ جواب آتا ہے "آہ! کون ہلے۔ سونے دو"

تمہارے پُرشارتھ کی ضرورت ہے

موسم کا کچھہ ٹھکانہ نہیں۔ ہوا۔ اور پانی کے رُخ پہچاننے والے بڑے بڑے عالی دماغ پروفیسروں کے دماغ اِس وقت چکر کہا رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ بارش عمدہ ہو۔ لیکن یہہ بھی ممکن ہے کہ بارش بالکل نہ ہو۔ یوں تو ساری جہان میں اس وقت دھرم کا ناش ہو رہا ہے۔ یوں تو ساری سرشٹی پاپ کے بھیانک بہوت سے خوف زدہ لرز رہی ہے۔ لیکن پراچین آریہ ورت کا بقایا۔ ہمارا اُجڑا دیار تو بڑے ہی گرداب میں پڑا ہوا ہے۔ ہمارے کرموں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ پھر کیسے اُمید کریں کہ بارش ہو گی۔ ایشور کرے کہ بارش زور شور سے ہو۔ اور اُسی قدر ہو جس قدر کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر نہ ہو؟ پھر کیا کروگے۔ دوآبہ جلندھر اور مانجھہ سے زرخیز مُلک ابھی تباہ ہو جاویں گے۔ کنوؤں کا پانی ابھی سے جواب دے رہا ہے۔ اگر (ایشور نہ کرے) ایسا ہی ہوا۔ تو اے آریہ سنتان! تو نے اپنی رکشا کا کیا انتظام کیا ہے۔ براوری خارج کی دہمکیاں اور اپنے چھوٹے چھوٹے ایرشا اور دویش چھوڑ کر ایشور کے لیئے اے بھارت سنتان! وچار کر کہ ایسی مصیبت کے وقت تو ایک دوسرے کی کیسے رکشا کرے گی۔ پرمیشور کرے۔ کہ ہم سب کی آنکھیں کھل جاویں ۔

سلطنت ٹرانسوال کا خاتمہ

ٹرانسوال کے دوست تو کب کے دوستی کا ثمرہ اُٹھا چکے۔ آرنج فری سٹیٹ کا نام تو اب آرنج ریور کالونی ہو گیا ہے۔ اور بجائے خود مختار بادشاہت کے سلطنت اعظم برطانیہ کا ایک بے معلوم حصہ بن گئی ہے۔ لیکن ٹرانسوال کا بھی خاتمہ ہی ہے۔ شہر جوہانسبرگ پر سرکار برطانیہ کا قبضہ ہو گیا۔ اور وہاں کی سرکاری عمارات پر ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ پریٹوریا دارالخلافہ ٹرانسوال پر خبر تھی کہ انگریزی فوج اب پہنچی۔ اِن دنوں کی خبر تھی۔ کہ دو گھنٹوں میں پریٹوریا کے دروازے کے اندر بلا جنگ فوج ظفر موج معہ سپہ سالار لارڈ رابرٹس کے داخل ہو گی۔ لیکن اب خبریں آ رہی ہیں۔ کہ دس ہزار بوئر پریٹوریا کو گھیرے پڑا ہے۔ اس کے ارد گرد سرکاری فوجوں کے ساتہہ بوئروں کا سخت مقابلہ ہوا۔ سرکاری فوج کا بھی معقول نقصان ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔ پال کروگر بھاگا ہوا بتلایا جاتا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس نے دارالخلافہ اور جگہہ بدل لیا ہے۔ یہہ سب واقعات کیا ثابت کرتے ہیں؟ جو یہہ کہ جس طرح چراغ گُل ہوتے وقت کسی قدر زیادہ تیزی سے کچھہ پلوں کے لیئے چمکتا ہے۔ اسی طرح پر قبل خاتمہ ہونے کے بوئر لوگ بھی بُجھنے والے چراغ کی طرح زندگی کے آثار دکھلا رہے ہیں۔ اگر یہہ واقع صحیح ہے کہ پال کروگر بھاگ گیا ہے تو اُس کی نیک نیتی پر شک ہوتا ہے۔ اگر واقعی کوئی مذہبی جذبہ اُسے حرکت دے رہی تھی تو کیا سبب ہے کہ اپنے ساتھیوں کو مصیبت میں چھوڑ ایشور کے وشواس سے مُنہہ موڑ وہ بھاگنے میں ہی اپنا بچاؤ سمجھتا ہے۔ سچے دھارمک وشواس کا یہہ نتیجہ ہرگز نہیں ہوا کرتا۔ لیکن عیسائی خونخوار قوموں کے متعلق دھرم اور سچے وشواس کا نام لینا ہی ہماری غلطی ہے سچا دھارمک وشواس تو انسان کو خود غرضی سے کوسوں دور لیجاتا ہے۔ پھر جنگ سے بھاگنے کا موقع ہی کہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر دھرم کی رکشا کے لیئے پران تیاگنے کی ضرورت ہو تو سچا دھارمک انسان ہرگز پیٹھ نہیں دکھاتا۔ دیکھیں پال کروگر آخر کار کیا ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارا قیاس ہے کروگر کی نسبت صحیح واقعات کا پتہ لگنا اِس وقت مشکل ہو رہا ہے ۔

اوم شم

ست دہرم پرچارک

تم ویدک دہرم کے گورو کو مت بھولو

सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥

ویدک دہرم بتلاتا ہے کہ پرماتما اننت سہن شیل ہیں۔ اور چونکہ پرماتما کی بھکتی کا اصل اصول یہی ہے۔ کہ الپگیہ جیو آتما اپنی کمزوریوں کو محسوس کرتا ہوا پرماتما کے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ سے اپنے گن کرم اور سوبھاؤ کو شدھ کرے۔ اسلئے ویدک دہرم بتلاتا ہے کہ پرماتما سے سدیو یہی پرارتھنا کرنی چاہئے۔ کہ وہ پربھو ہم سب کو بھی سہن شیلتا کا وردان دیویں۔

اس وقت آریہ سماج کے ممبروں کو خاص طور پر سہن شیلتا کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہئے جب تک کہ سانسارک اور دیگر بیوہار مریادا کی لکیر پر چلے جاتے ہیں۔ تب تک دہرم پرائن پرشوں کے لئے کسی غیر معمولی قسم کی اوشیکتا نہیں پڑتی۔ لیکن جونہی کہ لکیر کا النگھن ہوا۔ چاروں طرف سے شور و شر مچ جاتا ہے۔ اور دہرم کے راستہ پر چلنے والے منشوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ معمولی طاقتوں سے اس شور و شر کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔

—— کوئی زمانہ تہا کہ وید دہرم کے آچاریوں کی سنتان دہرم کی بہاٹ بے خبر آنکھ موندے سنسار کے بہاؤ میں بہی چلی جاتی تہی۔ ان کی اس دین اوستہا کو دیکھ کر پرمیشور کو دیا آئی۔ اور دیانند کو شکتی پردان کر کے پرم پتا نے اسے آریہ سنتان کو بہاؤ میں سے کھینچنے کی آگیا دی۔ لکیر کا النگھن ہو گیا۔ آنکھیں کھل گئیں۔ پہر کیا تہا۔ انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ بت پرستی۔ مادہ پرستی غرضیکہ اسی طرح کی سینکڑوں اودیاؤں کا پرچار دیکھ کر رشی سے خاموش نہ بیٹھا گیا۔ اس نے ویدک سوریہ کی روشنی کے آگے سے دل بادل کو ہٹا دیا۔ جگنو اور چراغ مات پڑنے لگے۔ اور مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے کمزوری کی دلیل کے سایہ میں پناہ لینے لگے۔ عیسائیوں۔ محمدیوں۔ جینیوں وغیرہ کی طرف سے سخت حملے شروع ہوئے۔ لیکن رشی نے پرم پتا سے سہن شکتی کا ور پایا تہا۔ اس کی سہن شکتی کے مقابلے میں دشمن پامال ہوئے۔ اور اپنی

جان ہلاہل کی بہینٹ

کرتے ہوئے اس نے اویدک متوں کو آخری دہکا ایسا لگایا۔ کہ کچھ عرصہ تک انہیں ہوش سنبھالنا مشکل ہو گیا

—— لیکن زمانہ بدل گیا۔ بجائے سہن شیل رشی کے ہم الپگیہ۔ تچھ بدھی۔ پرمادی پرشوں کو وید دہرم کے پرچار کا بوجھ اٹھانا پڑا۔ مت وادیوں نے پہر سر اٹھایا۔ رشی کے دئے ہوئے ہتھیاروں (ویدک پرمانوں اور شاستریہ یکتیوں) کو لیکر ہم لوگوں نے غلط اصولوں کا تو مقابلہ کیا۔ لیکن جب شخصی حملے ہونے لگے تو ہماری سہن شکتی کا خاتمہ ہونے لگا۔ لیکن پہر بھی گرودت۔ لیکھرام وغیرہ بہادروں نے بہت ضبط کیا۔ اناریہ مذاہب اور مت متانتر پہر کچھ عرصہ کے لئے خاموش ہو گئے لیکن ویدک سچائی اور علم معقول کے سورج کے روبرو اپنے جگنو مات ہوتے دیکھ کر انہیں پہر سے گھبراہٹ پیدا ہوئی اور اب پیشتر کی نسبت دوبالا کام ہونا شروع ہوا۔ ایک دوسرے سے مختلف اعتقاد رکھتے ہوئے بھی ان سب نے ویدک دہرم کے برخلاف اتفاق کر لیا ہے۔ وہ بودھ دہرم پال جو کہ ہندوازم۔ عیسائیزم۔ محمدنزم یہاں تک کہ برہموزم۔ رام کشنزم اور دیگر ایک ہزار ایک ازموں کے ساتھ راضی نامہ کر کے شیر و شکر ہونے کو طیار تہا۔ جو کہ مت متانتروں کے ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کی تعریف کرنیکو طیار تہا۔ جو کہ بدھ مت کی شانتی شانتی کی پکار مچاتے ہوئے جیونٹیوں تک کی رکشا کا حامی بن کر دکہاتا تہا۔ وہی دہرم پال دیانند اور آریہ سماج کا نام آتے ہی بہینکر روپ دہارن کر کے ایرشا اور دویش میں پہنس جاتا ہے اور سخت سے سخت گالیاں دینے سے نہیں شرماتا۔

—— تہذیب اور عجز کی پکار مچانے والے عیسائی پادری جو اپنی انکساری کی نمایش سے بہولے بہالے ہندوؤں کو پہنسانے میں مشاق ہیں دیانند کا نام آتے ہی جملہ تہذیب اور شائستگی کو جواب دیکر اس کو کوسنا شروع کرتے ہیں۔ ——

نرم ہندو دل جو عیسائی اور محمدی متوں تک کا خدا کی طرف سے ہونا قبول کرنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماج کے نام مات سے ایسے سخت دل ہو جاتے ہیں۔ کہ ویدوں اور نراکار ایشور کو محض اس لئے گالیاں دیتے ہیں۔ کہ ان کا نام آریہ سماج لیتا ہے۔ برہمو بہائیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ لیکن مشہور صلح کل اور بے اصلا بہراتری بہاؤ پہیلانے تک کا دعویٰ کرنے والے تھیاسوفیسٹ بہی آریہ سماج کا نام سنتے ہی اپنے بہراتری بہاؤ کو ترک کر کے ہاتھ دہو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ ——

عیسائیوں۔ محمدیوں۔ جینیوں۔ بودھوں اور ان سے نکلے ہوئے بیشمار نئے متوں کے حملوں کے باوجود اب تک آریہ سماج کی سبہا بڑی شانتی سے کام لیتے رہے ہیں۔ لیکن ان متوں کی طرف سے دن بدن بیجا حملوں کی تعداد اور نوعیت میں ترقی ہوتی جاتی ہے اور اس لئے آریہ سماج کے سادہارن ممبروں کے لئے برداشت اور سہن شیلتا کا کام مشکل ہوتا جاتا ہے۔ ——

مرزا قادیانی کے شرر انگیز اور شرمناک
حملے اب اس درجہ تک پہونچ گئے ہیں کہ آریہ
پرشوں کا ضبط دیکھہ کر ہم خود حیران رہجاتے
ہیں۔ اور پرمیشور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ
اُس نے اپنے بھگتوں کو ایسی سہن شکتی دی
ہے۔ لیکن ان سب سے بڑھکر ہوانک دھرم
سبھا کے پرکمن کشمیری گوپی ناتھ کی تحریریں
ہیں۔ جو اگر مسلمانوں کے برخلاف نکلتیں۔ تو
اس وقت تک بڑے سخت بلوے ہوگئے ہوتے۔
اب تک اِس کمینہ پھکڑ باز کی گندی تحریروں کا
سنجیدہ آریہ پرشوں نے نوٹس تک نہیں لیا
تھا جس وقت گوپی ناتھ نے اپنے مارچ کے
رسالہ میں آریہ سماج اور اُس کے ممبروں کی
نسبت سخت اور شرمناک گندی تحریر اپنے
گزٹ میں شایع کی تھی۔ اُسی وقت دو تین آریہ
بھائیوں نے اُس کا مختصر سا ذکر کرکے سخت جوش
کے ساتھہ ظاہر کیا تھا۔ کہ ایسے شریر آدمی کو
اپنے کئے کی سزا ملنی چاہیئے تھی۔ لیکن چونکہ
ہمارا اصول یہہ ہے کہ دھرم کی خاطر جو سختیاں
برداشت کرنی پڑیں۔ اُن کے لئے عدالت میں
نہیں جانا چاہیئے۔ اس لئے ہم نے اپنے بھائیوں
کو سمجھا دیا تھا۔ اور خود اُس گندے مضمون کو
پڑھنے تک کے لئے طیار نہ ہوئے۔ اس کے بعد
اکثر سنجیدہ آریوں کی توجہ اس طرف کھنچی
رہی۔ لیکن اُن لوگوں نے کمال ضبط کرکے اپنی
دھرم پر اٹینتا کا ثبوت دیا۔

اِس وقت ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ عام آریوں
میں اِس مضمون کا چرچا پھیلنے پر سخت جوش
پھیلا ہوا ہے۔ ایسے موقع پر ہمیں ضرورت نہیں
ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ برطانیہ کو اُس کے فرض
سے خبردار کریں۔ کیونکہ ویدک دھرم ہمیں
سکھاتا ہے کہ دھارمک پرشوں کی پرمیشور
آپ رکشا کیا کرتے ہیں۔ ہاں! اپنے بھائیوں
کی سیوا میں کچھہ نویدن کرنے کی ضرورت ہے۔
پیارے آریہ بھائیو! مانا کہ یہہ لوگ سوامی
دیانند کی سخت توہین کرتے ہیں۔ مانا کہ اہنسا
کا اپمان کرنے والے جینیوں تک نے دیانند کو
کمینہ سے کمینہ اور سخت سے سخت گالیاں دینے
میں دریغ نہیں کیا۔ مانا کہ عیسائی پادری تو
درکنار میکس میولر سے بے تعصبی کا دم بھرنے
والوں تک نے اُس کی نسبت جھوٹے اتہام لگانے
میں دریغ نہیں کیا۔ مانا کہ پوپ رانکوں نے اُسکے
مسلمہ شدہ آچرنوں پر بھی جھوٹے بہتان
مڑھنے سے حذر نہ کیا۔ لیکن اگر تم بھی اسیطرح
کا شور مچاؤ جو کہ محمدی اور سکھہ مچایا کرتے
ہیں۔ جبکہ اُن کے پیغمبروں کی نسبت معمولی
محققانہ تحقیقات شروع ہوتی ہے۔ اگر تم بھی
عیسائیوں کی طرح عمل کرو۔ جبکہ وے عیسٰی کی
نسبت ذرا سا ہتک آمیز کلمہ نکلتے ہی انسان
کو قید کرا دیا کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر
تم اسی طرح مت متانتروں کی جگہہ دیانند کے
آچرنوں کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیکر شور
وشر مچاؤ تو ستیہ دھرم اور مذاہب کے درمیان
فرق کیا ہوگا۔ دیانند کے آچرنوں کی حفاظت
کے لئے تمہاری کوشش کی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ سچائی اپنی رکشا خود کیا کرتی ہے۔

ہم نے مانا کہ تمہاری دیویوں پر شریر اور
شہوت پرست آدمی شہوت انگیز مذاہب کی
تعلیموں سے اندھے ہوکر گندے اور بھرشٹ
حملے کرتے ہیں۔ لیکن کیا

آریہ دیویوں کی رکشا

کے لئے ان نارک ذریعوں کی ضرورت ہے۔
پیارے بھائیو! یقین جانو کہ نہ تو کوئی دُشٹ
ادھر ہی اُس بال برہمچاری کے یگیہ کو بدھونس
کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی آریہ استریوں اور پرشوں
کے برخلاف لکھکر ان کا کچھہ بگاڑ سکتا ہے وہ
اپنے آتما کا خود خون کر رہا ہے۔ تب کیا ایک
بھائی کو پتت ہوتا دیکھہ کر اور اُس کے آتما
کا ہنن ہوتا ہوا دیکھہ کر تمہیں اُس پر کرودھ
کرنا چاہیئے؟ ہرگز نہیں! مرزا قادیانی۔
گوپی ناتھ اور اسی قسم کے دیگر گمراہ بھائی
دیانند اور آریہ سماج پر حملے کرکے اپنے آتما
کا ہنن کر رہے ہیں۔ تم بجائے اُن پر کرودھ کرنے
کے دیا کا بھاؤ پرکاشت کرو۔ اور پرماتما سے سہن
شیلتا کا وردان مانگو کیونکہ اِس وقت
ویدک دھرم کی رکشا تمہارے ہی ہاتھہ ہے۔ اوم شم

رشی کا پرشرم وشیہ سپھل ہوگا۔

باوجودیکہ آریہ سماج کی باگ رشی دیانند کے
امرت دھام کو سدھارنے کے بعد کمزور اور سست
ہاتھوں میں رہی۔ اور گو بعض اوقات اندرونی
کشمکش کے بعد یہہ باگ ڈھیلی بھی پڑجاتی رہی۔
تاہم اُس دن سے اب تک ویدک دھرم کو واقعی
ایک بھی قابل بیان نقصان نہیں پہونچا۔ ہلوگوں
کی پست ہمتی۔ نراُتساہتا اور وشواس گھات
کی سپرٹ نے ویدک دھرم کی کشتی کو منجھدھارا
ڈبونا چاہا۔ لیکن چونکہ یہہ کشتی پاک ہاتھوں
سے بنائی گئی تھی۔ اِس لئے اِس کا ایک بال
بینکا نہ ہوا۔ آریہ سماج میں کمزور اور مکار
آتماؤں کو دیکھکر ہم نے بارہا خود بے حد درجہ
کی کمزوری محسوس کی ہے۔ اور اُسی طرح پر
دیگر بھائیوں کا بھی تجربہ ہوگا۔ لیکن حیرت
ہے کہ جس وقت ہم نے ویدک دھرم کی کشتی کو
بھنور میں محسوس کیا ہے اُسی وقت کسی ایسی
غیبی طاقت نے مدد دی ہے۔ کہ کشتی بجائے ڈوبنے
کے زیادہ تر آگے چل نکلی ہے اور دھارا کے
زبردست لہروں پر اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی نظر

آئی ہے۔ ضلع جلندھر اور لودھیانہ میں سکھوں کی ایک جماعت رہتی ہے۔ ——

جس کو رہتیہ کہتے ہیں۔

۱۸۹۹ء کے ستمبر مہینے میں یہہ لوگ ہیں، اور پنڈت لیکھرام کو جگرانوں آریہ سماج کے جلسہ پر ملے۔

دریافت پر معلوم ہوا کہ سکھہ اور ہندو جہاں عیسائیوں کے ساتھہ ہاتھہ ملانا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور جہاں محمدیوں کو فرش پر بیٹھنے اور کنوئیں پر پانی بھرنے کی اجازت دیتے ہیں وہاں دھارمک ایشور بھگت اور نہایت سداچاری رہتیوں کو فرش پر بیٹھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ وے ہم سے انصاف اور مدد کے ملتجی ہوئے ہماری طرف سے جواب ملا کہ اگر چاہتے ہو کہ سکھوں یا ہندوؤں میں ہم تمہاری مجلسی عزت اور حالت کو اُنت کرا دیویں۔ تو ہم سے کچھہ اُمید نہ رکھو۔ لیکن اگر تم ویدک دہرم کا مطالعہ کر کے گرہن کرنے کے قابل اپنے آپ کو سمجھتے ہو تو ہم آپ کے لئے ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے طیار ہیں۔ اس پر ان لوگوں نے آریہ سماج کا لٹریچر سُننا اور پڑھنا شروع کیا۔ اور ساتھہ ہی سنگھہ سبھاؤں سے بھی اس امر کے ملتجی ہوئے۔ کہ جب اُن کا اور سکھوں کا دہرم ایک ہے تو کیوں اُن سے اسقدر بیجا نفرت کی جاتی ہے۔ سکھوں کی طرف سے کسی طرح کا بھی تسلی بخش جواب پانے کی وجہہ سے اُن کی توجہہ ویدک دہرم کی طرف زیادہ تر کھنچی۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ جون ۱۸۹۹ء میں ایک معقول حصہ رہتیوں کا ہمارے پاس آ کر ویدک دہرم کی بزرگی کا قایل ہوا۔ اس کے بعد ہم نے دیر تک اُن کی آزمایش کی اور جب اُنہیں ویدک دہرم کے سدھانتوں کے ماننے والا پایا تو رشتی ترن کے دن یعنی تقریباً ۱۰ر یا ۱۲ر اگست ۱۸۹۹ء کو جلندھر آریہ سماج کے عام سبھاسدوں کے جلسے میں

اول مرتبہ اُن کی شُدھی کا سوال

پیش کیا۔ اُس جگہہ بالاتفاق یہہ امر طے ہوا کہ رہتیہ سکھوں کو مونڈن سنسکار کا پرائشچت کرا کے ویدک دہرم میں شامل کیا جاوے اور اُن کے ساتھہ کھان پان بیوہار کھولا جاوے ہم نے اس پر زور دیا تھا کہ اُس سے آگے آنے والا آدیتہ وار کو ہی ان بھائیوں کو شدہ کیا جاوے۔ لیکن پردھان اور دیگر اوہکاریان نے اس عذر پر کہ جہاں ہم گروکل کے لئے بھکشا کرنے کے لئے جانے والے تھے۔ وہاں بہت سے ممبران ستمبر کی تعطیلات میں باہر جانے والے تھے۔ شُدھی کی تاریخ ۸ر اکتوبر مقرر کی۔ لیکن افسوس اس دوران میں بہت سے آریہ بھائی خاص سوانتھہ دِہلی ہو کر دُنیاوی خوف سے منحرف ہو کر خود بخود اس شُدھی کے برخلاف تحریک کرنے لگے۔ اور ہمیں تار خبروں اور چٹھیوں کے ذریعہ سے بمقام کرنال معلوم ہوا کہ سخت گڑبڑ مچ گئی ہے۔ لیکن ہم نے عام سبھاسدوں کے جلسے کا نوٹس پا کر ۶ر اکتوبر کو جلندھر کا راستہ لیا۔ یہاں پر ہوا کا رُخ ہی اُلٹا پایا۔ لیکن جب پرمانوں اور دلیلوں کا وقت آیا تو کمیٹی نے جہاں اصولاً ان لوگوں کے ساتھہ کھان پان بیوہار کھولنے سے اقبال کیا۔ وہاں ساتھہ ہی اُنکی سردست شُدھی اس عذر پر ملتوی کر دی۔ کہ اُن کی نیک نیتی کی نسبت اطمینان نہیں ہے۔ کہ وے محض دہرم کے لئے ہی شامل ہوتے ہیں اُس وقت

فرش پر بیٹھنے اور کنوئیں سے پانی بھرنے

کی عام اجازت دی گئی۔ ہندوؤں کی طرف سے چند روزہ شور مچکر خاموشی ہو گئی۔ اور رہتیہ لوگ یوں مل گئے۔ جیسے کہ ہمیشہ سے فرش پر بیٹھتے آئے ہوں۔ یہاں تک کہ عام جلسوں میں اُن کے ساتھہ ہندو دہرم سبھا والے بھی ایک فرش پر بیٹھتے رہے۔ دسمبر ۱۸۹۹ء میں جالندھر آریہ سماج کے جلسہ پر ان میں سے چند ایک مونڈن سنسکار کے لئے بھی طیاری کر آئے۔ اور اُس وقت یکم بیساکھ شُدھی کی تاریخ مقرر کرنے ہم نے اُنہیں اپنے دیگر بھائیوں کو پریرنا کرنے اور ویدک دہرم کی خوشخبری اُن کے پاس پہونچانے کی تحریک کی۔ لیکن یکم بیساکھ کو کافی طور پر سب بھائی نہ آسکے اور اسوقت تک یہہ سوال جلندھر آریہ سماج کی انترنگ سبھا میں بھی طے نہ ہوا تھا۔ لیکن افسوس کہ جلندھر آریہ سماج نے وقت آزمایش کے کمزوری دکھلائی۔ اور رہتیوں کی شُدھی کے سوال کو کثرت رائے سے گرا کر

بُزدلی کا دھبّہ لگوالیا۔

اس پر ہم نے لاہور آریہ سماج کو پریرنا جنہوں نے کہ اپنی تسلی کر کے تاریخ ۳ر جون ۱۹۰۰ء اس شُدھی کے لئے مقرر کر کے ہمیں اطلاع دیدی تھی۔ ہمیں افسوس ہے کہ ۲ر جون کی شام کی ریل میں ہم بوجہہ ایک ضروری کام کے نہ جا سکے۔ اور صبح ۲½ کی گاڑی پر ارادہ ملتوی کیا لیکن وہ ریل ہمارے گھر میں جاگتے ہی چلدی۔ لیکن ہم —

لاہور آریہ سماج کو مبارکباد

دیتے ہیں۔ اور اُس کی اخلاقی جرات کی از حد پرستشا کرتے ہیں۔ کہ اُس کے سبھاسدوں نے ہماری غیر حاضری سے بھی نہ گھبرا کر ۳ر جون ۱۹۰۰ء کو

اُنیس رہتیوں کو مونڈن سنسکار

کرا کے ویدک دہرم میں داخل کیا۔ اور اُن کو اُپ وِیت پہنا دئے۔ اُس تاریخ سے ۵ر جون کی شام تک

۴۳ رہتے آریہ بن چکے ہیں۔

نوین خالصاؤں اور اُن کے پُرجوش شہیدوں کو آریہ سماج کی طرف سے عام اجازت دی گئی کہ وہ کھلکر اپنے بھائیوں سے بات چیت کر لیں لیکن یہہ لوگ دہرم کے لئے آئے تھے۔ جواب وہ ہوئے۔ کہ اگر ویدک دہرم سچا ہے تو تم لوگ بھی ہمارے ساتھہ کیس مونڈا کر آریہ بنوگے۔ اور اگر تمہارا

دہرم ستھاپن ہے۔ تو تم ہمیں مع موجودہ آریہ سماجیوں کے اپنی طرف کھینچ سکوگے۔ پبلک جلسہ کا نظارہ قابل دید تہا۔ وارشکوتسب سے بڑھ کر حاضری تھی۔ سب موجودہ بہائیوں نے اپنے شدھ ہوئے بہائیوں کے ہاتھوں سے شربت پیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس دہرم کاریہ میں ستریاں بہی اُتساہ سے شریک ہوئیں۔ ہمارے خالصہ بہائی شور مچاتے ہیں لیکن اُنہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ اب شور مچانے کا وقت نہیں ہے۔ اُن کے کام کرنے کے لئے گذشتہ سولہ سال سے جب سے کہ یہہ سوال سکھہ دُنیا میں زور شور سے اُٹھہ رہا تہا۔ ——

مفصل حالات لکہنے کا ابہی موقع نہیں ہے۔ اور نہ ہی آج کی اخبار میں گنجایش ہے۔ اور اگر آئندہ لکہا بہی گیا تو کچہہ زیادہ ضروری نہیں۔ لیکن ایک سوال ضروری ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ اِس واقع کا

آریہ سماج کی آیندہ حالت پر کیا اثر ہوگا

رشی دیانند کا مشن "ایک سارو بہوم سبہا" دہرم سنسار میں ستھاپن کرتا تہا۔ اُس کی تعمیل اب تک کوسوں دُور تہی۔ ۳ جون کو ——

اِس کا بُنیادی پتہر رکھا گیا

اور ہمیں اُمید ہو گئی کہ رشی دیانند کا پرشرم اورشیہ سپہل ہوگا۔ اس میں شبہہ نہیں۔ کہ اس مشن کی کامیابی کے لئے آیندہ سب ہی آریہ سماج کام کریں گے۔ لیکن کِس کو شبہہ ہو سکتا ہے کہ **لاہور آریہ سماج** کا نام اِس کے متعلق

بڑی عزت کیساتہہ لیا جاویگا۔

اور آریہ سماج کے اتہاس میں اُس کے نام کے ساتہہ "ویر سماج" کا فقرہ ہمیشہ کے لئے لگا رہے گا۔ ——

آریہ بہائیو! اور خصوصاً لاہور کے سبہاسدو!

شبہہ نہیں کہ کام آدمیوں نے کیا ہے۔ لیکن مت سمجھو کہ تمہارے پورشارتھہ کا یہہ پہل ہے۔ تم اور ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہیں۔ اِس کے اندر پرماتما کا انتظام کام کرتا ہوا صاف نظر آتا ہے۔ اس لئے پتا کی مہما کے آگے سر جُہکا دو۔ اور سچے وشواس کیساتہہ اپنے اوپر نربہر کرکے نہیں۔ بلکہ پرماتما کے سہارے پر کام کرتے جاؤ۔ آخر کار سچائی کی ہی فتح ہوگی ٭ ——

مُرسلہ خاص نامہ نگار

آریہ ٹریکٹ سوسائیٹی

گذشتہ اشاعت میں ترمیم کر چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی بنیاد اور اس کی مضبوطی تحریر پر منحصر ہے۔ کیونکہ آیندہ آنے والی نسلیں آریہ سماج کے اتہاس اور کارناموں اور تحریروں سے ہی مستفیض ہو سکیں گی۔ میں یہہ ظاہر کر چکا ہوں کہ باوجودیکہ آج کل چھاپہ خانوں کا انتظام بہت عمدہ ہے۔ رجسٹری کرانے کا انتظام بھی گورنمنٹ نے کتب کی رکشا کے لئے بہت معقول کر دیا ہے۔ لیکن باوجود اسقدر خوبیوں اور مضبوطیوں کے آریہ سماج کی پستکوں میں تحریف ملاوٹ اور بے اصولی پائی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں یعنی آریہ سماج موجودہ زمانہ کے مغربی خیالات کا نچوڑ بن جاوے گی۔ کیونکہ رشی کرت گرنتہہ بہت تہوڑے آدمی پڑہتے ہیں اس لئے جو کوئی قلم اُٹہاتا ہے اپنے خیالات کے مجموعہ کو آریہ سماج کے نام پر مڑہتا ہے۔

اِسکا کیا تدارک کیا جاوی؟

سبہا کے پاس اب دھن یعنی مستقل سرمایہ کچہہ نہ کچہہ ہو گیا ہے۔ جو کہ ۷۰ (ستر) ہزار کے قریب ہے۔ میرا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ بنکوں میں رکھہ کر صرف سود حاصل کرنے کا ذریعہ اُس کو بنایا جاوے۔ اُس کو نیک کاموں میں لگایا جاوے۔ اگر اُس سرمایہ میں سے جس میں لیکہرام میموریل کا روپیہ بہی ۔ شامل ہے۔۔۔ دس ہزار روپیہ کا سرمایہ آریہ ٹریکٹ سوسائیٹی کے لئے الگ کر دیا جاوے۔ اور ایک باضابطہ ٹریکٹ سوسائیٹی بنائی جاوے تو میرا خیال ہے کہ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام بہت اچھا چل سکے۔ ایک بڑا بہاری پریس ہو جس میں سے آریہ اخبار بہی نکلیں۔ آریہ مسافر میگزین۔ آریہ پتر کا کے علاوہ ایک اردو اخبار سبہا کی طرف سے جاری کیا جاوے۔ جس میں آریہ پرتی ندہی سبہا کے ملحقہ آریہ سماجوں اور سبہا کی کارروائیوں کا نچوڑ اور ذخیرہ مندرج ہو۔ پنجابی۔ اردو اور بہاشا میں ہر ایک سدہانت پر ٹریکٹ لکہے جاویں اور اُن کی اشاعت کے خاص وسایل سوچے جاویں۔ رشی کرت گرنتہوں کے بہاشا میں ترجمے کئے جاویں۔ اُردو کتب اور سنسکرت دینی کتب کو انگریزی جامہ پہنایا جاوے۔ اور ان کی اشاعت یورپ وغیرہ دور دیش دیشانتروں میں کی جاوے۔ پراچین گرنتہوں کی تحقیقات اور تلاشی کیجاوے اُن کو چھپوایا جاوے۔ غرضکہ یہہ ایک بڑا بہاری وسیع میدان کام کرنے کے لئے ہے۔ جس پر آریہ سماج کی ترقی کا انحصار ہے ٭ اگرچہ سوامی دیانند سرسوتی نے خود اس ضرورت کو محسوس کرکے پروپکارنی سبہا بنائی تہی۔ مگر افسوس کہ اُس سبہا نے کچہہ بہی کام نہ کر دکہایا۔ ——

اب اس وقت ہم غیر مذہب والوں کو کچہہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہماری یہہ کتب مستند ہیں۔ انگریز پادریوں کو سمجہانے کے لئے کوئی کتاب

ہمارے پاس انگریزی میں نہیں۔ پنڈت گرودت کے دو چار چھوٹے پھٹوں سے کیا بن سکتا ہے۔ ہماری پاس کوئی کتاب فارسی زبان میں نہیں۔ جو پیرا اپنے مولوی اور پارسیوں کے خیالات پلٹنے کے لئے کام دیوے ۔ غرضیکہ ہمارا دھرم ہمارا مذہب ابھی دوسروں کے کان میں پہونچنے کے لئے کمزور ہے۔ اس کی آواز ابھی بہت دھیمی اور ہلکی ہے۔ اس کو پھیلانا اور وسعت دینا آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام ہے اور یہہ تب ہی ہوگا۔ جبکہ ویدپرچار فنڈ کو صرف تقریری اپدیشکوں پر خرچ نہ کیا جاوے بلکہ جس طرح اپدیشی کرنے کے لئے دس بارہ سبھا کے اپدیشک مقرر ہیں اسی طرح ٹریکٹ سوسائٹی بنا کر دو چار لایق دودان تنخواہ دار تحریر کا کام کرنے کے لئے متعین کئے جاویں۔ جو اپنا سارا وقت تحریر کے کام پر صرف کر سکیں جن کو روٹی کمانے کے لئے کسی اور محکمہ یا صیغہ میں کام کرنا نہ پڑے ۔ (رہتہ) جیمنی از ملتان

سوال ۔ ایک سماج میں دس ممبران انترنگ میٹنگ کے بموجب قاعدہ دستور کے ہیں۔ اور ماہوار میٹنگ میں سات ممبر حاضر ہوتے ہیں۔ کسی معاملہ پر ممبروں کی ووٹس یعنی رائے لیجاتی ہے تو سات میں سے تین ممبران نیوٹر ہوتے ہیں۔ یعنی نہ ادہر نہ ادہر۔ اور باقی چار ممبران کی ایک رائے ہوتی ہے۔ کیا یہہ رائے پاس ہوکر تعمیل کے قابل ہو سکتی ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہو سکتی تو کن وجوہات پر۔ جو صاحب اصول سے مطلع فرماویں گے۔ عین مشکوری ادا کیجاوے گی۔ بلکہ دوسری سماجوں کے دستور سے بھی مطلع کریں۔ اگر ایسا کوئی وقوعہ پیش آیا ہو۔ **آپ کا** پریم متبر ایک نالایق ۔

جواب ۔ ایسی پاس شدہ تجویز قابل تعمیل

ہے۔ کیونکہ حاضرین کی اتفاق رائے کا نتیجہ ہے ۔ (ایڈیٹر)

جواب سوالات لالہ لکھمیداس صاحب ممبر آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

(گذشتہ سے پیوستہ) (نمبر ۲)

از لالہ خوشحالی رام سٹیشن ماسٹر ۔

(۲) جن وغیرہ کچھ چیز نہیں۔ لفظ جن جنوں یعنی مالیخولیا سے نکلا ہے۔ بعض اس کو بھوت بعض جن بھوت کہا کرتے ہیں۔ اصل میں جن تو لفظ جنوں سے ہے۔ اور بھوت پرانیوں سے بھوت شبد لیا گیا ہے۔ سوکشم ہوائی کیڑوں کو بھوت پرانی لکھا ہے۔ اور ان میں سے بعض کیڑے ہیضہ۔ طاعون۔ سودا۔ مالیخولیا آدک روگوں کے پھیلانے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بہت دفعہ دیکھا ہوگا۔ کہ جب کوئی سادھو گھر میں بھوت نکالنے کی غرض سے آتا ہے تو وہاں دھوپ۔ ہوم۔ گوگل آدی کی دھونی دی جاتی ہے۔ گو بعض واہی تباہی بکتا رہتا ہے۔ جو کہ بھوت کو جلا جن اور گھر کو دھوپ آدی جلا کر مصفا کرنے سے دنوں کے بعد کچھ افاقہ ہوتا ہے۔ آپ نے یہہ بھی سُنا ہوگا۔ کہ بھوت پرانیوں کے جھاڑنے والے عام کہتے ہیں۔ کہ جس گھر میں دھوپ وغیرہ جلایا جاتا ہو۔ وہاں جن بھوت نہیں آتے۔ کیا مطلب۔ کہ زہریلے کیڑوں والی ہوا وہاں نہیں آنے پاتی۔ اور اسی لئے خراب جگہوں اور گورستانوں کہ جہاں کی ہوا نکمی ہوتی ہے۔ جانے سے منع کرتے ہیں۔ جس سے یہہ سدہ ہوا۔ کہ جن کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ کسی کو پکڑ کر بیٹھا رہنے والی ہو۔ بلکہ ایک قسم کی خراب ہوا ہے کہ جو آدمی کو پاگل اور سودائی بنا دیتی ہے۔ ہاں یہہ ضرور ہے۔ کہ اس ڈھکوسلے سے ہندوستان کی عورتوں کی

عموماً مگر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ڈیرہ ... کی مستورات کو خصوصاً بدمعاشی کا موقع ... ہے۔ کہ جن سے اپنے خاوندوں کو ... ہیں۔ جیسا کہ لالہ دولت رام جی اپنی کتاب "مجھے ضرور پڑھو" میں پہلی بار کا رونا ...

غلط نامہ

آمدنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء مطبوعہ پرچہ ہفتہ گذشتہ

نام چندہ دہندہ (گروکل)	غلط
منتری آریہ سماج بھوانی	[illegible]
منتری آریہ سماج ڈسکہ	[illegible]
بابو گمیان چند بگمان جی	[illegible]
لالہ روشن لعل کوہ مری	[illegible]
منتری آریہ سماج روپڑ	[illegible]
معرفت لالہ گوکل چند پنشنر	[illegible]
لالہ رنجیت رائے سری گوبند پور	[illegible]
وید پرچار فنڈ	
منتری آریہ سماج روپڑ	[illegible]
کنیا مہا ودیالہ	
منتری آریہ سماج روپڑ	[illegible]

راقم منیجر

ریویو

رسالہ الف — ماہواری رسالہ کھچڑی زبان کا۔ ایڈیٹر گوسائیں تیرتھ رام صاحب ایم۔ اے۔ ریاضی پروفیسر اس رسالہ کے تین نمبر ہمارے دفتر میں آ چکے ہیں جنہیں سے پہلے دو ہماری غیر حاضری میں آ گئے تھے۔ اول خود رسالہ کا نام ہی عجیب ہے۔ "الف" نام رکھنے سے مراد ایڈیٹر کی یہہ ہے۔ کہ اسے وحدانیت کا وعظ کرنے والا رسالہ سمجھا جاوے۔ اور اسی لئے رسالہ کے سرے پر لکھا ہے۔

اکو الف تیرے درکار

لیکن افسوس کہ اس کے ساتھہ دوسری تک نہیں جو ڑی یعنی

علموں بس کریں او یار

ہم نے تیسرا نمبر کل پڑھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اردو رسالہ میں صفحوں کے صفحے انگریزی کے بلا معنی دیکر پروفیسر صاحب نے کیا فائدہ مد نظر رکھا ہے۔ اگر بعض انگریزی دانوں کو ہی فایدہ پہونچانا تہا تو رسالہ ہی انگریزی میں شایع کرنا چاہئے تہا۔ خیال ایڈیٹر کا نوین ویدانتوں کیسا تہہ ملتا جلتا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں ان کے کوئی نشچت سدہانت نہیں معلوم ہوتے۔ جو قلم سے نکلا نکل گیا تعلیم دیکہنا ہی نہیں جسطرح کی رندوں کی تحریر مشہور ہے وہی طرز اختیار کیگئی ہے۔ اخلاق وغیرہ کی بہی کئی جگہوں میں خوب خبر لی ہے۔ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لیکن انکی تعریف ندارد ہے۔ درشٹانت پیش کئے ہیں۔ لیکن سب کے سب غلط پیرایہ میں۔ اور دلیلوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک دلیل سن لیجئے۔ ثابت یہہ کرنا ہے کہ انسان خود "ذات پاک ہے" دلیل سن لیجئے۔ چونکہ چور۔ ڈاکو۔ زانی وغیرہ کوئی بہی اپنی بدمعاشی کو نہیں مانتا یہہ سب کچھہ کرتے ہوئے بہی عدالت کے روبرو اپنے آپ کو بیقصور بیان کرتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ انسان خود "ذات پاک" ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر پروفیسر صاحب کے کالج کا بھنگی آن کر انہیں کہے کہ میں پرنسپل ہوں میری حکم کی تعمیل کرو؟ تو کیا پروفیسر صاحب اس کے حکم کی تعمیل کرنیکو طیار ہو جاوینگے۔ ایسا ہی یہ دلیل سننے کے لائق ہے۔ پروفیسر صاحب کے اپنے الفاظ ہیں۔ "ہے کوئی بشر اپنے اوپر الزام آنے دیتا؟ علاوہ جرم کا مرتکب ہو چکا ہو۔ تو بہی الزام کا دہبہ کسی غیر کے ماتھے لگانے کی کریگا۔ اپنے تیوروں سے جوش وخروش سے۔ نہ دل سے اور نہ زبان سے چلا چلا کر پکاریگا کہ میں بے داغ ہوں میں اپاپ ہوں"۔ کیا گوسائیں جی ریاضی پڑہاتے وقت اسی منطق کا برتاؤ کیا کرتے ہیں؟ لیکن نہیں۔ ہم بہول گئے۔ گوسائیں جی کا مذہب تو عشق ہے اور اس مذہب میں عقل کو دخل ہی نہیں۔

— زیادہ لکھنے کی گنجایش نہیں۔ لیکن ہم اسقدر ضرور کہیں گے کہ اگر گوسائیں جی نے اپنے دل کا بخار نکالنا ہی ہے "تو عشق بازی کی بندشوں سے تو عبارت کو پاک رکہا کریں۔ ایسی ایسی بیہودہ اور شہوت کو بہڑکانے والی نظمیں تو نہ لکہا کریں جیسی حسب ذیل صفحہ ۲۳ پر ہے۔

— ہائے دردیا دردو ندڑا میرا ٭ کراں مننتاں تے بہراں منتہیاں میں ٭ کاہنوں نال جدائی جلاونا ہیں گستی کہدوں تیرے نالوں اٹہیاں میں؟ ایسی کئی نظمیں درج ہیں۔ پروفیسر صاحب! آپ شاید یہہ عذر کریں کہ آپ پاک نیت سے لکہہ رہے ہیں۔ لیکن کیا آپکو معلوم نہیں کہ اس قسم کی تحریریں ہی نوجوانوں کو گمراہ کرنے والی ثابت ہو رہی ہیں۔ کیا ذیل کی بیت نوجوانوں پر کچھہ اچھا اثر پیدا کرے گی ٭ —

وہ دن خدا کرے کہ خدا بہی جہاں نہ ہو۔

میں ہوں صنم ہو اور کوئی درمیاں نہ ہو۔ (صفحہ ۲۲)

گوسائیں جی! کیا آپکے خدا کو شاعروں کی کمی تہی کہ آپ نے خدا کی ٹانگ توڑنی شروع کر دی ہے۔ اگر پرماتما کے قایل نہیں اور اپنے آپ کو ہی برہم مانتے ہو۔ تو اپنے لئے ہی ایسی بیجا مستی سے باز آ جاؤ۔ کیونکہ اگر آپ کی تحریروں سے ایک انسان بہی گمراہ ہوا۔ تو آپ کے عقیدے کے مطابق ہی آپ انجہانی ہو جاوینگے ٭ —

گروکل

پنشیم اوتر دیش ماہ دودہ آریہ پرتی ندہی کی تجویز نہ گروکل کی سکیم ناگری حروف میں ہمارے پاس پہونچی تہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اسی کا اردو ترجمہ اب ریویو کے لئے آیا ہے۔ ہمارا ریویو تو پبلک پہلے سے ہی جانتی ہے۔ ہماری رائے میں جب یہی سنسار کے آیندہ اُدہار کا ذریعہ ہے تو زیادہ رائے زنی فضول ہے۔ ہاں! ہمارا خیال ہے کہ سارا مدار کام چلانیوالوں پر ہے۔ اگر وہ ذہین ہیں تو کامیابی اور اگر وہ اپنے فرض سے بیخبر ہوئے تو گروکل تو درکنار آریہ سماج کا ہی خاتمہ کر بیٹہیں گے۔

دائرہ دین پناہ میں مہاشہ! للارام جی پلیڈر کی کوشش سے گروکل کے لئے چندہ کی فہرست کہل گئی ہے۔ تقریباً عہ روپیہ چندہ لکہا جا چکا ہے۔ مہاشہ! للارام جی کی کوشش سے کوٹ سلطان۔ کوٹ ادو۔ سناواں وغیرہ سے پہلے ہی ایک صد روپیہ کے قریب نقد ہو گیا تہا ٭ —

گوسائیں لبہایا رام جی کرال تواسی (گردوارہ فاگوکو دیو اگڑہ) گروکل کے لئے عہ روپیہ کا وعدہ کر تو ہوئے ۶ روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کر دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ ساتھہ ہی ہمیشہ کیلئے ۲ ماہوار روپیہ پرچار فنڈ کو دیا کرینگے۔

شریمتی پستو سکہ تیروں ضلع سہارنپور نے جو ۵ روپیہ معرفت سکرٹری آریہ سماج گنگوہ بہیجے تہے اسکی رسید ہمارے پاس سبہا کے دفتر سے آ گئی ہے۔ شریمتی جی جہاں لکہیں گی بہیج دی جاوے گی ٭ —

مقام منٹگمری (ملک برہما) سے بابا اکہی رام نے عہ روپیہ گروکل کے لئے اکٹہے کر کے بہیجے ہیں جنہیں سے صہ آپ انہوں نے خود عطا کئے ہیں ٭ —

ٹہاکر گوبند سنگہہ جی نے مبلغ چہہ سو روپیہ ہمارے چلے آنے کے بعد آن کر حیدرآباد میں گوروکل کے لئے دیا تہا جو کہ ہمارے پاس پہونچ گیا تہا۔ اب ۱۳ مئی کو ٹہاکر صاحب کا تار آیا ہے جس کا مطلب حسب ذیل ہے "میں کنور بہادر سے جو ۶۰۰ چہہ سو روپیہ آیا ہے آپ سے علیحدہ اپنے پاس رکہو۔ دو دن میں نوسو روپیہ (۹۰۰) اور

بھیجتا ہوں۔ تب چندرو سو روپیہ گروکل فنڈ میں دیدیا"
لوگوں کا گروکل کے ساتھ اسقدر پریم ہے۔ پرمیشور آریہ پرتی ندھی سبھا کے اوپکاریاں اور ہم سب کو سمتی دیں۔ کہ ہم اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور اس نازک ذمہ داری کو اسی خوبی سے نبھائیں جس خوبی سے کہ پبلک نے پنجابی آریوں پر وشواس کیا ہے ٭

تازہ خبریں اور رائیں

سوامی وشودہانند کی جائیداد پر مہاراجہ دربھنگہ کے کارندہ نے قبضہ کر لیا۔ سنیاسی کا وارث راجا۔ بات معقول ہے۔

افریقہ کی ایک حبشن ۸ فیٹ لمبی ہے۔ رنگ بالکل آبنوس درجہ اول کا سا ہے۔ کھلے ہاتھ پر ایک مضبوط معمولی آدمی کا بوجھ سہار سکتی ہے۔ اب ولایت انگلستان کے سیر کو چلی ہے۔ کوئی گورے چمڑے والا اسکو ساتھ لیجا رہا ہے کہ اسکی نمائش سے بہت ٹکے وصول کریگا۔

رڑکی میں ایک ہون پرچارنی سبھا قایم ہوئی ہے۔ جس کو آریہ سماج یا پورانک دھرم سبھا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پہلا ہون ۱۳ مئی کو کرایا ہے۔ ڈسنفیکشن اور بیماری کے زمانہ میں جسقدر یگیہ ہوں تھوڑے ہیں۔

مرزا قادیانی کا آرگن "الحکم" مئی مہینے میں ۴۳ نئے خریداروں کے ذریعہ ۱۰۵ روپیہ کی اپیل کرتا ہے۔ کیا پیغمبروں کو بھی دیگر آدمیوں کی طرح روپیہ مانگنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ گزشتہ پیغمبر تو یہ کام زور بازو یا معجزہ کی بدولت کر لیا کرتے تھے۔

کالکا سے شملہ تک جو ریل کی سڑک زیر طیاری ہے اُس کا کام اب تیزی سے ہو رہا ہے۔ دھرم پور کے نزدیک کی ٹنل طیار ہو رہی ہے ٭

جنوری سے اڑہائی کروڑ نیا روپیہ بن چکا ہے اور اب جون کے خاتمہ تک ایک کروڑ طیار ہو جاویگا۔ غلہ کے قحط کے ساتھ روپیہ کا قحط کچھ ناموزوں ہے۔

کلکتہ کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو ایک مسلمانی متعہ کا مقدمہ حال میں پیش ہوا۔ عورت شاہ بانو بیگم متوفی نواب کہا گرا کی بیوہ ہے۔ خان بہادر شجاعت علی نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اب سید شاکر علی صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ عورت اُنکی بیوی بذریعہ متعہ کے ہے۔ جج نے فیصلہ دیا کہ **متعہ** کوئی بیاہ نہیں ہے۔ متعہ شدہ عورت برائے نام جورو کہلاتی ہے۔ کیا قادیانی مرزا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی نسبت کوئی پیشگوئی کریں گے ٭

جنگ ٹرانسوال میں اب تک محض سلطنت برطانیہ کا پچاس کروڑ روپیوں کے قریب خرچ ہو چکا ہوگا۔ ہزاروں جانیں علاوہ ضایع گئیں اور ٹرانسوال کے کروڑوں کا نقصان ہوا ہوگا۔ ٹرانسوال بیچارا تو مرمٹا ہوگا۔ دُنیا کا امن قایم رکھنے کے نام پر جسقدر خرچ ہوتا ہے اُس سے ساری جہان کے بھوکوں کا امیرانہ گذارہ ہو سکتا ہے۔

نیشنل کانگریس کے لیے لاہور میں پکا مکان بنانیکا کام شروع ہونیوالا ہے۔ چالیس ہزار روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے جسمیں پندرہ ہزار کے قریب کمیٹی کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

لالہ کشن داس صاحب انسپکٹر پولیس پنڈدادنخان نے اپنی بال بیوہ لڑکی کا بیاہ لالہ بانکا مل ملازم عدالت ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کے ساتھ کر دیا ہے۔ لڑکی کی عمر سولہ برسوں کی ہے ٭

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج گوکلپورہ نے مہارانی وکٹوریہ کے جنم دن پر اُتسو کیا۔ یہ سماج کنس دروازہ شہر آگرہ میں واقع ہے۔

سیالکوٹ میں ڈبیٹنگ کلب کے جلسے برابر ہوتے ہیں۔ ایک ودیارتھی بھائی لکھتے ہیں کہ آریہ پتریکا کی عبارت کچھ سہل ہوا کرے تو چھوٹے کلاسوں کے لڑکے بھی فایدہ اُٹھا سکیں اور ساتھ ہی درخواست کرتے ہیں کہ بعض پتریکا کی خبروں کا ترجمہ پرچارک میں نکلا کرے۔

مہاشہ بیلی رام جی ساکن موضع جہیال کلاں کی پتنی نے برت دھارن کیا کہ براہمنوں کو پیڑے کھلاوے گی۔ اپنے پتی کے سمجھانے پر اُنہوں نے کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں میں پیڑے تقسیم کیا جانا منظور کیا ٭

مقام بھمبر (ریاست جموں) میں مہاشہ گیان چند جی کپور کے اُدیوگ سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہو گیا ہے۔ جس کے فی الحال بیس ممبر بنتے ہیں۔ یہ جگہہ جہلم شہر سے ۴۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ افتتاحی جلسہ آریہ سماج کا ۲۴ مئی کو سالگرہ ملکہ معظمہ کے روز ہوا جس میں بہت مہاجنان کی حاضری تھی۔ نگر کیرتن کے بعد جلسہ ہوا جس میں مہاشہ گیان چند جی نے ہی ایشور پرارتھنا کرا اور سندھیا پڑھکے دھرم اپدیش میں آریہ سماج کی ضرورت جتلائی اور چند ایک تائیدوں کے بعد باقاعدہ آریہ سماج سنتھاپن کیا گیا۔ یہ وہاں کے مہاشہ کا آریہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن ہے کہ اپنے پرچارک اوپدیشک اس طرف بھیجا کریں۔ اس نویدن کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں کہ آریہ پرچارک جلد بیاکھیان روپی امرت جل سے سینچکر اس آریہ سماج روپی برکش کو ہرا بھرا کریں گے۔

مقام کاسن (ڈاکخانہ بالودی ضلع گوڑگانوہ) ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے جس کے پردھان پنڈت اجاگرمل جی منتری لالہ بانکے لعل اور خزانچی لالہ منشی رام مقرر ہوئے ہیں ٭

آریہ سماج بہوسنگرہ کے ممبر چودھری ساکن موضع جیہپرا کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لڑکے کا نام جے پال رکھا گیا۔ ۱۲ روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان ہوا۔ اسی گانوں میں چودھری رام کلا جی ممبر آریہ سماج کی دھرم پتنی کا انتیشٹی سنسکار آریہ پنڈتوں نے کرایا ۱۰ روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان ملا۔ خاص بہوسنگرہ کے منتری چودھری داتا رام جی کی بھتیجی کی دھرم پتنی کا ترک سنسکار بھی ویدوکت ریتی سے کرایا گیا۔

آریہ سماج شاہجہانپور کے مندر کا بنیادی پتھر وہاں کے صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع نے ۱۰ مئی کو رکھا۔ کل یوروپین افسران ضلع و راجہ صاحبان نواباں دیر ور شامل ہوئے ٭

لالہ سوامارام جی پردھان آریہ سماج جھنگ گھیانہ نے خاص شہر جھنگ کے بازار چوک میں آریہ سماج کے دان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے گروکل فنڈ کا خاتمہ

ذکر کیا۔ اور بتلایا کہ آریہ سماج ہی ایک سوسائٹی ہے جسکے ممبر کو دیش بیکال اور پنڈت دیکھکر دان دیتے ہیں۔

سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ لکھتے ہیں۔ کہ ۲۴ مئی ۱۹۱۰ء بتقریب سالگرہ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ لودھیانہ سماج کی طرف سے جلسہ کیا گیا۔ اول ہون گیہ ہوا۔ بعد ازاں پنڈت بہاری لعل جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک اپدیش دیا۔ ان کے بعد لالہ امراؤ سنگھ جی نے اپنی مختصر تقریر میں راج برطانیہ کے فواید بیان کئے تعداد حاضرین معقول تھی۔ ماسوائے اور صاحبان کے جناب ڈپٹی کمشنر پنڈت چند رائے بہادر سول سرجن لودھیانہ و رائے بہادر بیلی لعل جی اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر نے خاص طور پر شامل جلسہ ہوکر رونق دوبالا کی۔ آریہ سماج لودھیانہ کے ہفتہ وار جلسے آجکل خصوصیت سے رونق پر ہیں ؎۔ ——

آریہ سماج خیرپور کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ باہر سے قریباً چھ سو بھائی شریک جلسہ ہوئے۔ پنڈت دولت رام جی۔ مہتہ جیمنی جی۔ پنڈت بھگت رام جی۔ پنڈت ہیراج جی۔ پنڈت ہرچند جی اور سادھو نتیانند جی نے تقریریں کیں۔ تعداد حاضرین بڑی معقول رہی۔ پنڈال بڑا بھاری طیار کیا گیا تھا۔ آریہ سماج بھاگووال کے ۱۸۹۷ء کے جلسہ کا نظارہ سامنے نظر آتا تھا۔ پنڈت دولت رام جی کی کتھا اور مہتہ صاحب کے لیکچر "آریہ سماج نے کیا کام کئے" اور "ستری شکشا" نہایت ہی دلپسند اور قابل تعریف ہوئے۔ جس کے لئے خیرپور تو اسی عش عش کرتے تھے۔ بڑی خوبی یہ تھی کہ جو سناتن سبھا کے لوگ آریہ سماج کے جلسہ پر مگھن ڈالنے کے لئے آئے تھے وہ بھی آریہ سماج کے مہمان تھے۔ اُن کی خوراک کا بندوبست آریہ سماج کے سپرد تھا۔ سادھو آلا رام نے ہرچند فساد ڈالنے کی کوشش کی اور اپنی حسب معمول فحش اور گندی زبان کو سوامی دیانند کے حق میں استعمال کیا۔ مگر جناب تحصیلدار صاحب کے حسن انتظام سے اُنکی کچھ نہ

پیش نہیں گئی۔ اور جلسہ آریہ سماج کا بڑی بھاری کامیابی اور آنند پوروک سماپت ہوا۔ ——

تحصیل علی پور میں مہتہ جیمنی نے ششکھا کی پراپتی پر ۲۰ مئی کی شام کو بازار میں لیکچر دیا۔ اگرچہ پہلے کوئی اطلاع نہیں تھی مگر پھر بھی ایک سو سے بڑھکر تعداد سامعین کی ہوگئی۔ اور اُنہوں نے لیکچر کو بہت پسند کیا۔

آریہ سماج ملتان میں گذشتہ سنیچر کے روز مورخہ ۲۱ مئی کو شکشا رتھیوں کے کرتویہ پر مہتہ جیمنی نے لیکچر دیا اتوار کو سماج کی معمولی کارروائی کے بعد لالہ کانشی رام جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ سوموار اور منگلوار کو پنڈت دولت رام جی نے کتھا کی۔ تعداد سامعین بہت کثیر تھی۔ بدھ وار کو پنڈت دولت رام جی نے چھاؤنی میں کتھا کی۔ اس وجہ سے ڈیبیٹنگ کلب کی کارروائی ملتوی کی گئی۔ برہسپتی وار کو دہلی دروازہ کے باہر مہتہ جیمنی نے ویاکھیان دیا جس کا اثر بہت اچھا پڑا۔ کئی دوکانداران کے لیکچر کو سنکر خوشی کے مارے سر جھکا رہے تھے سنیچر کے روز یعنی ۲۶ مئی کو ینگ مینز الیوسی ایشن کے جلسہ میں لالہ پرشوتم داس مختار نے جان رسکن کی کتاب سے نہایت ہی دلچسپ اور پر موزون نصائح پڑھ کر سنائیں جنکا اثر بہت اچھا پڑا۔ اتوار کو معمولی کارروائی کے بعد پروہن صاحب نے کتھا کی۔ سوموار اور منگلوار کو لالہ کانشی رام صاحب وکیل نے الیشو اپنشد کتھا کی۔

راولپنڈی سماچار

راولپنڈی کے علاقہ میں ویدک دھرم پرچار کیلئے باوجود بار بار کوششوں کے منتظمان پرچار کی طرف عدم توجہی نہ تھی۔ بلکہ بعض منتظم تو صاف کہنے لگ گئے تھے کہ پوٹھوہار میں کوشش کرنا بیفایدہ ہے جس سے مایوسی اور دل شکنی ہو رہی تھی۔ ذمہ واراُن پرچار کی اس صریح غلطی اور تساہل سے جیسا کچھ افسوسناک نتیجہ نکلنا تھا اُس پر کسی حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں مگر حسن اتفاق سے لالہ منشی رام صاحب گروکل کی مشن پر جب یہاں آئے تو اُنہوں نے اس علاقہ میں پرچار کی اشد ضرورت کو فوراً محسوس کرلیا اور اس بارہ میں خاص کوشش کرنیکا وعدہ کیا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ پنڈت رام رتن جی اپدیشک لاہور ہوآئے اور سماج ہذا کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر کچھ ہفتے پیشتر پیشتر پنڈت جی نے بمقام کوری۔ حسن ابدال۔ کمبل پور۔ حضرو وغیرہ قصبوں میں ایک دورہ لگایا۔ بعد اسکے لاہور کی طرف واپس بلائے گئے۔ اب ماہ اپریل ۱۹۱۰ء کے ۱۰ تاریخ سے پنڈت جی پھر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور آج تک حسب ذیل مقامات پر صرف ایک دورہ میں مختلف ویاکھیان دئے جاچکے ہیں۔ گوجرخان (۴ ویاکھیان) کنتریلہ (۲ ویاکھیان) کلیانہ (۳ ویاکھیان) گگر (۲ ویاکھیان) چونترہ بھگتاں (۱۰ ویاکھیان) ڈھیری (۲ ویاکھیان) گوجرخان ایک اچھا قصبہ ہے۔ یہاں تحصیل کے علاوہ تجارت کی مشہور منڈی بھی ہے۔ سماج یہاں عرصہ سے بند تھا۔ اب دو تین ماہ سے پھر جاگ پڑا ہے۔ اور سنتا ہے کہ ترقی پر ہے۔ پنڈت جی نے یہاں پہونچکر ایک ویاکھیان سماج کے مکان میں دیا۔ اور ۳ لیکچر سماج کی طرف سے بازار میں دئے۔ جہاں سامعین کی تعداد دو دو سو تک پہونچ جاتی رہی۔ لیکچروں کا پرتاثیر ہونا اسی سے ظاہر ہے۔ کہ پنڈت جی کی موجودگی میں چار پانچ نئے ممبر سماج میں داخل ہوئے۔ باقی مقامات پر جو ویاکھیان ہوئے۔ اگرچہ اُن کو بھی بہت سے اشخاص نے سُنا ہوگا۔ مگر ابھی اُن کو بطور ویدک دھرم پرچار کا سندیسہ یا پیغام ہی سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ جہاں آج تک اس بارہ میں کوئی کوشش نہیں کیگئی۔ اور جہاں مخالفوں (مثلاً نرملے اودھاسی اور خالصہ ہندو) نے ویدک دھرم کے دروہ کچھ نہ کچھ سنسکار پھیلا رکھے ہوئے ہیں۔ جہاں سوا گرنتھ صاحب اور گورمکھی کہانیوں کے وید کے نام سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ وہاں ایک دورہ سے کیا بن سکتا ہے۔

سکھی مت کے زور شور اور نرملے اوداسی مہنتوں کی پرنشٹھا کے علاوہ اب اس علاقہ میں تت خالصہ والے بھی اپنا کام ہمت سے کر رہے ہیں۔ اُن کی طرف سے خالصہ سکول اور سبھائیں جاری ہو رہی ہیں۔ بیدی کہیم سنگھ جی کا دل ایک طرف اور یہہ لوگ دوسری طرف گئے جاتے ہیں اور پرسپر ودروہ کی جہیڑ جہاڑ چل رہی ہے۔ چوہا بہگتاں میں پنڈت جی کے سب سے زیادہ یعنی دس لیکچر ہوئے کہ یہاں سماج کے شبہہ چنتک بہگت چیرنداس جی شرما کا لواس ستہان ہے جنکے پُرشارتہہ سے یہاں ویدک دہرم کی چرچا پہلے سے ہی جاری ہے اور کبھی ایک دل ست دہرم کے قایل ہیں۔ بہ نسبت دیگر جگہوں کے یہاں آریہ سماج قایم ہونے کی جلد آشا ہے۔ باہر کے دورہ کے سوائے پنڈت جی نے راولپنڈی سماج کے سپتاہک جلسوں میں تین ویاکہیان دیئے۔ اور ایک صدر بازار کی غلہ منڈی میں۔ ابہی اس علاقہ کے مشہور قصبات کی ایک معقول تعداد باقی ہے جنہیں پنڈت جی کا پہلا دورہ ہونیکے واسطے بہی بہت سا وقت چاہیئے۔ بعد ازاں دوبارہ سہ بارہ دورہ کرنے سے ضرور کوئی نہ کوئی پہل نکلنے کی اُمید ہو سکیگی۔ امید کہ ہماری لایق منتظمان ویدپرچار اس علاقہ کیلئے ضرور ایک اُپدیشک مامور رکہینگے۔ تاکہ پچھلی شکایت کی کسر نکل جاوے اور دیگر علاقوں کی طرح پرتی ندہی سبہا کی حسن انتظامی سے فایدہ اوٹہانیکا فخر یہ علاقہ بہی کر سکے ۔

—— علاقہ پوٹہوہار میں تت خالصہ والے آریہ سماج کی مخالفت میں نہایت ہی بزدلانہ اور مکروہ طریقہ پر کام کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ جب ہمارے پنڈت رام رتن جی اُپدیشک قصبہ کلر میں پہونچے تو راولپنڈی سنگہ سبہا کا ایک نوعمر اپکاری مہرسنگہ نامی بہی وہاں جا پہونچا۔ اور تمام سکھوں کو ہدایت کی کہ ان آریہ سماجیوں کی کوئی بات ہرگز نہ سُننا۔ اُن کو کبھی اپنے دہرم سالہ میں رہنے کی اجازت نہ دینا اور کوئی مدد نہ دینا۔ بلکہ جہانتک ہوسکے مخالفت کرنا کیونکہ بہ نسبت تمام دیگر مذاہب کے خالصہ مت کا دشمن ایک آریہ سماج ہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس بیہودہ اور وحشیانہ تلقین کی تعمیل میں وہاں کے باشندوں نے بہت کچھ جہالت دکہلاہی دی یعنی جب بازار میں پنڈت جی کا ویاکہیان ہو رہا تہا تو سُننے والوں کو کہینچ کہینچ کر اُٹھا لیجاتے تہے۔ بشرطیکہ ہماری طرف سے کوشش جاری رہے۔ تو اس طرح کی بیہودہ مخالفت کامیابی کی ایک نیک فال ہوا کرتی ہے۔ مگر ہاں بہائی لچہمن سنگہ و دیگر لیڈران تت خالصہ سے یہہ پوچہنا ضروری ہے کہ یہہ حرکت کسی آپ کے سرکلر کے بموجب تو نہیں کی گئی ؟ اگر نہیں تو کیا ایسی تنگ دلی اور جاہلانہ سلوک تت خالصہ کی عزت کو بڑہا سکیں گے ؟ ۔

—— کچھ دنوں سے ہندو دہرم سبہا کا کوئی اُپدیشک کاشی ناتہہ نامی یہاں آیا ہوا ہے۔ اور وید کے سدہانت اور سوامی دیانند جی کو خواہ مخواہ گالی گلوچ دینا اور بے بنیاد حملے اور بکواس اپنا ذاتی جوہر بتلا رہا ہے۔ ایسے جاہل و دروغگوؤں کی تردید کرنا عاقلوں کے واسطے تو کوئی ضروری امر نہیں۔ مگر تاہم وہ لوح طبیعتیں اکثر بہک جایا کرتی ہیں۔ اسلئے اُنکو دہوکہہ سے بچانے کے لئے اور ست کے پرکاش کی خاطر ۲۷ ماہ حال سے لیکر ۲۹ تک برابر شام کے وقت سماج مندر میں لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ جنہیں پنڈت رام رتن جی شرما اور شاستری سیتا رام جی کوی راج نے اُس کے جہوٹے الزاموں کی تردید اور پورانوں کی تعلیم کا فوٹو ہلی پکار کہینچکر دکہلا دیا۔

—— بتاریخ ۱۸ مئی ہمارے آریہ بہائی لالہ کنج بہاری لعل صاحب پردہان آریہ سماج کوہ مری کی دہرم پتنی کا پرلوک گمن ہو گیا۔ اس موت کا باعث وہی کمبخت بیماری پرسوت کی ہے۔ جو آئے دن ہمارے کئی گہروں کو تباہ کر رہی ہے۔ بچہ ابہی زندہ ہے۔ داہ سنسکار سنسکار ودہی کے بموجب ہوا۔ ہم لالہ صاحب کے ساتہہ پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ پرمیشور اُن کو صبر اور شانتی عطا کریں ۔

—— سماج کی سپتاہک کارروائیوں کے علاوہ پرتینیدہی کو سماج مندر میں گیان وردہنی نام سے آریہ ڈیبیٹنگ کلب کا بہی جلسہ ہوا کرتا ہے جسمیں آجتک تعلیم نسواں اور دیگر مضامین پر ردو قدح ہو چکے ہیں۔ آٹا فنڈ کا کام بدستور جاری ہے۔ مگر بہ نسبت پہلے کے روبہ ترقی نہیں۔ سردار بوٹا سنگہ صاحب رائے بہادر نے اس ہفتہ میں مبلغ ۱۵ گروکل فنڈ میں دان کر دئے ۔ فقط گنگا رام ودیارتہی ۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ کرتا رام جی (کرنال) خاص ضلع کرنال کے لئے پنڈت شمبہو ناتہہ پرچارک کی تقرری انجانب آریہ سماج کرنال بیان کرکے فرماتے ہیں کہ گزشتہ سالانہ جلسہ خاص چندہ ایک اُپدیشک کے لئے کیا گیا تہا۔ پنڈت جی کو ۲۵ روپیہ ماہوار پر مقرر کیا گیا۔ اور ساتہہ ہی آریہ سماج کرنال نے تجویز کی کہ جو زاید تنخواہ دینی پڑے وہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے لیجاوے۔ ہماری رائے میں ایسا ریزولیوشن سبہا سے پوچہکر پاس کرنا چاہیئے تہا۔ اُسکے بعد تفصیل کیا تہہ اُپدیشک کا کام درج ہے جسکے بجنسہ درج ہونے کی گنجایش نہیں۔ صرف اسقدر لکہنا کافی ہے کہ ۲ فروری سے ۲۰ مئی تک ۶۲ یوم تو پنڈت جی نے پرچار کیا اور ۲۴ یوم کرنال میں حاضر رہے جسمیں سے ۱۵ دنوں میں طریقہ پرچار اور سدہانت سیکہے اور باقی دنوں متفرق کام کیا۔ ۱۰ یوم کی رخصت پر رہے اور ۲۸ یوم بوجہہ دیر سے پہونچنے کے بعض مقامات پر پرچار نہ کر سکے۔ کئی جگہہ شاسترارتہہ ہوئے اور دو جگہوں میں جدید آریہ سماج قایم ہوئے۔ سفر خرچ علاوہ اُسکے جو آریہ سماجوں نے برداشت کیا ہے ۔ گویا ۶۷ روپیہ ماہوار سے بہی کم پڑتا ہے۔ خاتمہ پر ایک ضلع کی آریہ سماج کو اپنا اُپدیشک مقرر کرنیکی طرف متوجہ کیا ہے اور آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کو بہی اُپدیشکان کے سفر خرچ میں کمی کی تجاویز سوچنے کیلئے

پرپرن کیا ہے - ہماری رائے میں ان تمام امور کی نسبت بجائے پبلک بحث کرنیکے سبھا میں تحریک کرنا زیادہ تر مناسب ہے - اسلئے لالہ رام جی سے ہماری پرارتھنا ہے - کہ اپنی مفصل تجویز سبھا کے منتری مہاشہ کی خدمت میں بھیج دیویں ۔ (ایڈیٹر)

مہاشہ بھولا ناتھ جی از کیرانہ - آپکی تجاویز پہلے بھی چھپ چکی ہیں - اگر آپ کل آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کا کوئی خاص **آرگن** نکلنا ضروری سمجھتے ہیں - تو اس کا مقصد اور اسکے قواعد بنا کر پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں بھیجا کیجئے وہاں سے دیگر صوبوں میں تحریک ہو کر عملی کارروائی ہو سکتی ہے - اخبار کے کالموں میں درج کرنیسے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ۔ **ایڈیٹر**

ایک لے تعصب صاحب کشمیر سے اطلاع دیتے ہیں - کہ "سنجھہ کشمیری پنڈتوں کے ہاں اگر کوئی آدمی مرجاوے تو گھر والے نعش اس کی لاش کو چتا پر رکھکر آگ لگا دینے کے ذمہ وار ہوتے ہیں - اس کے بعد مردہ جلانیکا حق ٹھیکہ داران کو ہے - جو کہ مسلمان ہیں - اور "کاوجی" کے نام سے مشہور ہیں - بتلایا جاتا ہے کہ یہہ لوگ مردہ کی بڑی درگت کرتے ہیں - ہمارے نامہ نگار کی سناتن دھرمیوں سے خاص استدعا ہے کہ وہ اس کے انسداد کے لئے کوشش کریں ۔ (ایڈیٹر)

اطلاع ضروری

چند خطوط آریہ بھائیوں کے میرے پاس بدریافت حالات نیلام منڈی جدید لائل پور و ٹوبہ ٹیک سنگھ آئے - خصوصاً ضلع سیالکوٹ سے - اس لئے میں ایک صاحب کو جواب لکھنے کی فرصت نہ دیکھکر اطلاع دیتا ہوں کہ بمقام لائل پور منڈی جدید درمیان چنیوٹ بازار و امین پور مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۰ء اور منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۰۰ء کو نیلام ہوگی - امید ہے تاریخ مذکورہ کو موقعہ موقعہ پر ہوگا ۔

راقم
مہتہ جھنڈہ رام عرضی نویس
درجہ اول از لائل پور ۔

اناتھ کنیائیں

ہندوستان کے وسط دیش اور راجپوتانہ میں قحط سالی سے جو کشٹ پرجا پر پڑ رہا ہے - اس سے ناظرین اخبار ناواقف نہیں ہیں - ہزار بدن بیشو ترپ ترپ کر بھوکوں مر رہے ہیں - ہزاروں منش پانی اور اناج کی کمی کے سبب پران تیاگ رہے ہیں - بیچارے کتنے ہی دیش کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور بھاگ رہے ہیں - انکے پران بچانا تو ہماری سامرتھ سے باہر ہے - مگر کیا منشوں کی رکشا کرنے کی ہماری سامرتھ نہیں ہے ۔ عیسائی لوگ اناتھ بالک اور بالکاؤں کو ریل گاڑیوں میں بھر کر لیجا رہے ہیں - سینکڑوں کنیائیں عیسائی اناتھ آلوں میں پرورش پا رہی ہیں - عیسائیوں نے ان کے پران بچالئے - اس کے لئے تو ہم مشکور ہیں - مگر تھوڑے ہی دنوں میں یہہ بالک اور بالکائیں - عیسائی دھرم کو گرہن کر کے پرچارک اور پرچارکائیں بنیں گی - اس حیثیت ہمیں معلوم ہوگا کہ عیسائی لوگوں کا ادیوگ کہاں تک پھلدایک ہوا - گورنمنٹ بھی اپنی طرف سے پران بچانے کا ادم کر رہی ہے - مگر گورنمنٹ کہاں تک اتنے بھاری کام کا بھار اٹھا سکتی ہے - اسلئے دیش باسیوں کا اپنا فرض ہے کہ ایسا ادیم کریں جس سے ہماری سنتان کا دھرم اور پران بچ جاوے - کنیا اناتھالہ جالندھر ایک سو کنیاؤں کے لینے کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ دیش باسی روپیہ کی امداد کریں اناتھالہ میں داخل ہونیوالی کنیاؤں کے نہ صرف پران ہی بچیں گے - بلکہ ان کے دھرم کی بھی رکشا ہوگی - اور مہاودیالہ میں شکشا پا کر - وہ نہ صرف اپنا بھلا کرنے کی حالت میں ہونگی - بلکہ اتم ادھیاپکا اور اتم پرچارکا بن کر دیش کو سورگ دھام بنائیں گی - ان کنیاؤں کو ہم جس قسم کا سنسکار ڈالنا چاہیں گے ڈال سکیں گے - ہم انہیں ودوان بنا سکیں گے - شکشا پائی ہوئی کنیاؤں کا ایک ایسا سموہ تیار ہو جاویگا جس سے نہ صرف استری شکشا کے کام میں سہایتا ملے گی - بلکہ دیش میں ہر ایک قسم کی اتم تحریک کرنے میں آسانی ہو جاویگی - انکی آتم اور دھرم رکشا کے لئے مہاودیالہ تیار ہے - مہاودیالہ میں سامگری بھی ہے - انکی سیوا کرنے کے لئے ماتا اور پالن کرنے کے لئے بھی مہاودیالہ کے ادھیکاری بڑی خوشی سے اپنا وقت لگائیں گے - روپیہ کی سہایتا دیش باسی کریں - کیونکہ اتنا بڑا کام بنا سہایتا کے نہیں چل سکتا - ہم دیش باسیوں سے اس سہایتا کے لئے اپیل کرتے ہیں - دھرم کے نام پر کنیاؤں کے پران بچانے کے نام پر آپ سے بھکشا مانگتے ہیں خشک ہمدردی اور خالی ستوتی کرنے کے لئے ہم پرارتھنا نہیں کرتے - عملی طور پر مدد دینے کے لئے آپ صاحبان سے پرارتھنا ہے - اگر دیش باسیوں کی ہمت سے ایک سو کنیاؤں کے لانے کا اپائے ہو جاوے تو یہہ ایک ایسا کام ہوگا - جو ہماری بہت سی مشکلات کو حل کر دیگا - روپیہ کنیاؤں کیطرح ہم ان بالکاؤں کی پالنا کریں گے - اور شکشا دیں گی - دودھ پیکر یہہ کنیائیں ہماری پالنا اور سہایتا کرینگی - کیا آپ ان کنیاؤں کو دیویاں بنانے اور ان کی پران رکشا کی چنتا کرینگے ؟ - دیو راج ادھشٹاتا کنیا اناتھالہ جالندھر

شری یت ایڈیٹر ست دھرم پرچارک

میں مفصلہ ذیل بات چیت جو کہ میرے درمیان اور شری یت رائے ٹھاکر دت دھون کے درمیان آریہ سماج کے سدھانتوں پر تحریری ہوئی اخبار میں درج کرنے کے لئے آپکی سیوا میں ارسال کرتا ہوں آشا ہے کہ آپ اس کو بجنسہ چھاپ کر بندہ کو مشکور فرما دیں گے - اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ آریہ سماج کے ایک لیڈر کے ویدک سدھانتوں پر کیسے الٹے پلٹے خیالات ہیں - اگر انکی رائے کو ٹھیک مانا جاوے تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ آریہ سماج ہندو سبھا اور کلچرڈ سبھا میں کیا فرق ہے - زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں پبلک خود ہی کسی نتیجہ پر پہونچ جاویگی - سمجھدار آدمی جان سکتے ہیں کہ ان کے جوابات کیسے بے سر و پیر ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ وہ آج کل بہت الجھے ہوئے ہیں ۔ داس مالداس ہیڈ ماسٹر کنٹرا ہائی سکول جالندھر چھاؤنی ۔

سوال وجواب مابین رلداس و لبو ٹہاکر دت

سوال - (۱) کیا آپکے خیال میں جو آدمی ویدک سدہانتوں
میں سے کسی سے منکر ہو وہ آریہ سماج کی ممبری سے خارج ہو سکتا
ہے یا نہیں - جواب - موجودہ آریہ سماج میں اس امر کا
کوئی پربندہ نہیں - سوال (۲) آپکے خیال میں اس امر
کے پربندہ کی ضرورت ہے یا نہیں - اگر ہے تو آپ اس کیواسطے
کیا یتن کر رہے ہیں - جواب - میرے خیال میں اس وقت
کوئی ضرورت نہیں - سوائے خانہ جنگی کے اور کوئی نتیجہ نہیں
نکلیگا - سوال ۳ - تو گویا ایک آدمی تناسخ اور ویدوں
کے الہام پر وشواس نہ رکھتا ہوا آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا
ہے - جواب - افسوس سے ماننا پڑتا ہے کہ ایسا ہے ؛
سوال ۴ - کیا آپ کوئی مثال دے سکتے ہیں - جواب کس
بات کی - سوال ۵ - کسی ایسے آدمی کی جو سماج کا ممبر ہو
اور ویدوں کو الہامی نہ مانتا ہو - اور تناسخ کا قایل نہو -
جواب - اس بحث میں شخصی معاملہ کر چلانا ٹہیک نہیں ہوگا -
سوال ۶ - پہر آپکے دعوی کی تصدیق کیسے ہو - جواب
خود آپ تحقیقات کر سکتے ہیں - کیا آپ اپنے آتما سے یہہ کہہ
سکتے ہیں کہ جسقدر ممبر یا سبھاسد اسوقت آریہ سماج میں ہیں
وہ سوامی جی کے کل سدہانت کو ٹہیک طور پر مانتے ہیں - تو
آپکی سادگی کا نتیجہ ہے - سوال ۷ - سوال تو صرف تناسخ اور
ویدک الہام پر ہے - ان ہر دو امور کے معاملہ میں میری خیال
میں کسی آریہ سبہاسد یا آریہ سماج کے ممبر کا سوامی جی سے
اختلاف نہیں ہے ؛ جواب - مجھکو یہہ معلوم ہے کہ تناسخ
کے بارہ میں یہہ جیو برکشوں میں جا سکتا ہے یا نہیں اختلاف
رائے ممبران سماج میں ہے - ویدوں کا الہامی لفظ بولنا
غلط ہے - الہام جہانتک مجھکو معلوم ہے کسی سنسکرت
شبد کا ترجمہ نہیں ہے - پہر اسکے اختلاف کے متعلق یہہ کہنا
ہے کہ ایسا نہیں ہے درست نہیں معلوم ہوتا - سوال ۸
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خیال آپکو پیچھے سوجہا ہے - پہلے آپ
ان میں تھے ہیں کہ ویدک الہام کو نہ ماننے والے آریہ سماج
میں رہ سکتے ہیں - اس وقت آپ ویدک الہام سے
کیا سمجھتے تہے - جواب - مجھے لفظی بحث درکار نہیں - میں الہام یہ
... لفظ رکھہ رہا ہوں - تناسخ کی بابت جو آپنے
فرمایا ہے وہ detail سے تعلق رکھتا ہے
اصول سے نہیں - جواب بہتر آپکا اختیار ہے - سوال ۹
آپ آریہ سماج میں انہیں اصولوں کو دیکھہ رہے ہیں - اور پہر
بہی اس کو دور کرنے کا کچھہ پربندہ کرنے کی ضرورت نہیں
سمجھتے - اسکا کیا باعث ہے - آپ پہر ایسی سبہا کی ممبری
سے مستعفی کیوں نہیں ہوتے - جواب میری استطاعت
تہوڑی ہے - اور میں آپ بہی دوش سے رہت نہیں -
سوال ۱۰ - کیا آپکا یہہ مطلب ہے کہ آپ بہی کسی ویدک
سدہانت سے منکر ہیں - جواب ویدک سدہانتوں کی
فہرست آپنے کوئی نہیں دی - سوال ۱۱ - تو گویا آپکے
خیال میں ویدک سدہانت نشچت نہیں ہیں - جواب کل
ویدک سدہانت میں نے ابہی تک نشچت نہیں کئے - سوال
۱۲ - مہربانی کرکے یہہ تو فرمائیے کہ وہ کونسے سدہانت ہیں
جو ابہی تک آپنے نشچت نہیں کئے - جواب مجھکو کل
سدہانتوں سے ابہی تک پوری واقفیت ہی نہیں - میں
اپنی لاعلمی کو قبول کرنے کے لئے طیار ہوں - سوال ۱۳
جسقدر سے آپ واقف ہیں اُن سب کو آپنے نشچے کر لیا ہے؟
جواب میں نے نشچے کا ارتہہ نہیں سمجہا - ویدک سدہانتوں
میں اس قسم کی باریکیاں ہیں کہ میری سمجہہ بہی دنگ رہجاتی
ہے - سوال ۱۴ - کیا آپکو انمیں سے کسی کی صداقت میں بہی
شک ہے - جواب گیان اور اگیان میں یہہ فرق ہوسکتا
ہے - بہت سے امور جن کو ہم پوری طور پر نہیں جانتے اور انکی
ماہیت کو نہیں سمجھتے - انکی صداقت بہی ہمارے ذہن
نشین نہیں ہوسکتی جیسی کہ چاہئے - سوال ۱۵ - کیا
اس سے آپکا یہہ مطلب ہے کہ بہت سے سدہانتوں کی
بابت آپ کہہ ہی نہیں سکتے - کہ آیا وہ ٹہیک ہیں یا نہیں
جواب - فتوے علم کے مطابق دیا جاتا ہے - جب علم میں
نقص ہو تو فیصلہ میں بہی نقص رہجاتا ہے - سوال ۱۶
تو گویا آپ موجودہ علم کے مطابق یہہ کہہ سکتے ہیں کہ
ممکن ہے کہ کئی سدہانت غلط بہی ہوں - جواب میں نے
یہہ نہیں کہا - سوال ۱۸ - اپنے مطلب کو واضح کیجئے -
جواب کس مطلب کو - سوال ۱۹ جسکا جواب آپنے
جواب نمبر ۱۵ میں دیا ہے - جواب میں نے اسمیں تو کوئی ایسی
بات نہیں کہی - سوال ۲۰ - آپ صاف طور پر بتلائیں کہ آیا
کوئی ایسا سدہانت بہی ہے جس کی صداقت کے آپ قایل نہ
ہوں - جواب میں نے مطلب نہیں سمجہا کہ کن سدہانتوں
کی بابت آپ دریافت کرتے ہیں - ویدک سمندر ہیں - اور
رشیوں کے گرنتہوں میں بہی اتنی ؛ میں بہی بڑی بڑی
کہ ہر ایک پر فیصلہ کرنا میرے لئے مشکل ہے - سوال ۲۱ -
کیا آپ سوامی جی کے ستیارتہ پرکاش میں جو سدہانت بیان
کئے ہوئے ہیں اُن تمام کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں
جواب اپنی سمجہہ کے مطابق - سوال ۲۲ - میں آپکے
مطلب کو نہیں سمجہا واضح کیجئے - جواب کسی سدہانت کو
ہم صرف انہیں معنوں میں سمجہہ سکتے ہیں جہانتک کہ ہمارا
علم ہو - میرا علم بہت ناقص ہے - سوال ۲۳ - کیا انمیں
کوئی ایسا امر ہے جسکے غلط ہونے کا آپکی رائے میں امکان ہے
جواب میں امکان پر بحث کبہی نہیں کیا کرتا - سوال ۲۴
کیا کوئی انمیں سے ایسا امر بہی ہے جسکی صداقت کے آپ
قایل نہ ہوں - جواب - اسکا جواب میں پہلے دے چکا ہوں
سوال ۲۵ - تو آپکے خیال میں اگر کوئی آدمی ستیارتہ
پرکاش میں سے کسی امر کو غلط خیال کرتا ہو وہ آریہ سماج
کا ممبر ہوسکتا ہے - جواب میں اسکی بابت کچھہ نہیں کہہ
سکتا - سوال ۲۶ - تو گویا آریہ سماج کے سدہانت نشچت
نہیں ہیں - جواب یہہ آپکی رائے ہے - سوال ۲۷
میری تو یہہ رائے نہیں ہے - میں آپکی رائے اسبارہ میں
دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا آریہ سماج کے سدہانت
نشچت ہیں یا نہیں - جواب میں نے ابہی تک سمجہا نہیں
کہ آریہ سماج کے سدہانتوں سے ویدک سدہانت مراد ہے
اگر ایسا ہے تو اسکا جواب میں پہلے دے چکا ہوں -
سوال ۲۸ - آریہ سماج کی ممبری کے واسطے آپکے
خیال میں کیا ضروری ہے - جواب - درخواست پر دستخط
کرنا - سوال ۲۹ - کیا ایک آدمی مہی دہر کے وید بہاشیہ
کو مستند مانتا ہوا آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے - جواب
میں نے کب کہا - سوال ۳۰ - اب بتلائیے - جواب کیا
سوال ۳۱ - کہ اگر ایک آدمی مہی دہر کے بہاشیہ کو
ٹہیک مانتا ہو وہ آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے یا نہیں ؛

جواب ۳۰ - میں میری رائے کیوں لیتے ہیں میں نے پہلے کہا ہے کہ آریہ سماج میں اسوقت کوئی پربندھ نہیں کہ کسی ممبر کو کسی خاص سدّھانت کے لئے خارج کیا جاوی - سوال ۳۲ - پھر کلچرڈ پارٹی اور مہاتما پارٹی میں کیا فرق ہے - جواب میں نے کلچرڈ لوگوں کو کب آریہ کہا - کہ آپ اُن کو آریہ سماج کی پارٹی بناتے ہیں - سوال ۳۳ - کیا کارن ہے کہ ان کو آریہ نہ کہا جاوے - جواب جو کارن کہ دوسرے ہندوؤں کے لئے - سوال ۳۴ - وہ کیا ہے - جواب جو فرق درمیان آریہ سماج اور ہندو دھرم کے - سوال ۳۵ - وہ فرق کیا ہے - جواب ان کا دل خود جانتا ہے - کہ آریہ سماج کے ساتھ کام نہیں کرتے - سوال ۳۶ - لیکن اگر وہ اپنے خیالات میں تبدیلی کئے بغیر آپ کے ساتھ کام کرنا چاہیں اور فارم پر دستخط بھی کر دیں لیکن سوائے دس نیموں کے اور کسی چیز پر وشواس نہ کریں تو کیا وہ آریہ سماج کے ممبر ہو سکتے ہیں - جواب ہاں بلا شک کیونکہ کسی کے خیالات کا پتہ لگنا کچھ سہل امر نہیں - اور میں اس کے برخلاف ہوں کہ ... باتوں کی تحقیقات کرنے میں آریوں یا آریہ سماج کا وقت ضایع کیا جاوی - سوال ۳۷ - اگر کلچرڈ لوگ وہی خیالات رکھتے جو کہ ان کے اب ہیں - لیکن خود بخود آریہ سماج کو نہ چھوڑ جاتے تو کیا آپ کے خیال میں ان کو سماج سے خارج کر دینا چاہئے تھا - جواب آپ نے میرا مطلب نہیں سمجھا کسی شخص کے خیالات کو جوں کا توں جاننا اسمبھو ہے - اور نہ کسی خیالات پر کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے وہ لوگ جن کو آپ کلچرڈ کہتے ہیں - اگر سماج سے خود بخود نہ چلے جاتے تو میں اسکے مخالف ہوں کہ سماج ان کو خارج کرتی - آریہ سماج کی طاقت میں اسی میں سمجھتا ہوں کہ جب کوئی شخص اس کے سدھانتوں کو نہیں مانتا وہ خود بخود گر جایا کرتا ہے - میں نے پہلے کہا ہی کہ جب تک آریہ سماج میں کوئی پربندھ خارج کرنے کا نہ ہو تب تک اخراج کے سوال کو چھیڑنا صرف خانہ جنگی کو پیدا کرنا ہے ✦

اشتہارات

بواہ وگیاپن !!

شؔ ۱۲

میرے ایک آریہ دوست سوم خاندان ٹھاکر راجپوت چوہان کا کر گوتر بیاگر ہے - بڑودہ کی ریاست میں ملازم ہیں - اور ماہوار ۲۵ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں - اب اپنی کنیا کا بواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں - کنیا کی عمر ۱۴ سال اور تین ماہ کی ہے - ہندی بھاشا کا لکھنا پڑھنا بخوبی جانتی ہے - اور دستکاری یعنی سینا - پرونا - اور کشیدہ نکالنا وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکھتی ہے - اور صحت ہر طرح سے اچھی ہے - تندرست اور روپ وتی ہے - سوامی جی کے سدھانتوں کو اچھی طرح جانتی ہے - اِس کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے - جس کا کہ چال چلن ٹھیک ہو - پڑھا لکھا کمانے والا اور آریہ بھی ہو - اور زمیندار یا اچھا گذارہ رکھتا ہو - گریجوئیٹ یا گریجوئیٹ ہونے والے کو ترجیح دی جاوی گی - شرایط طے ہو جانے پر اگر چاہے گا تو کسی معتبر استری کو کنیا دکھلائی جاویگی جس کسی صاحب کو شادی کرنی منظور ہو - ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرنی چاہئے - اور اپنی عمر وغیرہ سے مطلع کرنا چاہئے ✦

المشتہر

دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ

جلندھر شہر

تلاش کے لئے پرارتھنا

شؔ ۱۲ ۱۱/۱۲

پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر طالب علم بی - اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور ۸ رمئی ۱۹۱۰ء سے بورڈنگ ہوس کالج موصوف سے غیر حاضر ہیں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود یا کسی کی تحریک سے کہیں چلے گئے ہیں - اور اُنکی ایسی غیر حاضری سے اُنکے پتا و ماتا اور بوڑھی دادی جی کے دل کو سخت پریشانی ہو رہی ہے - حلیہ اُن کا حسب ذیل ہے - پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر برہمن عمر تخمیناً لگ بھگ ۲۱ سال گندم رنگ سفیدی مایل - میانہ قد - فربہ اندام ہر وقت خاموش رہنے کی عادت - اور طرز وضع بالکل سیدھی سادی ہے - اثناء گفتگو میں بات کا جواب مختصر دیا کرتے ہیں - اور عموماً آنکھیں نیچی رکھتے ہیں - اور اتفاق سے جب نظر اٹھاتے ہیں تو کچھ ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اور خیالات سے آریہ سماج کے اصولوں کے معتقد معلوم ہوتے ہیں - جو صاحب صحیح طور سے اُن کا سراغ بتلا دیں یا اگر کسی صاحب کو مل جاویں - تو بذریعہ تار خبر جو ضروری وسایل ہوں - اُن کے ذریعہ سے پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر کی خدمت میں یا مجھکو اطلاع دیویں اور اسجگہ سے جواب پہونچنے تک حسب ضرورت و موقعہ اُن کی نگرانی رکھیں - تو ان کو یہ کل خرچ جو اُن کے اپنے پاس سے ہوگا اور مبلغ ۵۰ روپیہ علاوہ بطور شکریہ کے دیا جاوے گا ✦

المشتہر

وسوندھا رام محرر لالہ گینڈے لال صاحب پلیڈر انبالہ شہر ✦

آریوں کے نام اور ۵۰ے انعام

جب بھارت ورش میں ویدشاستر کی تعلیم کا رواج کم ہو گیا ہر قسم کی تنزلی ہونے لگی تو سنسکرت کا پرچار نہ ہونے سے لوگوں کو اپنے بچوں کے سندر اور پریہ بامعنی نام رکھنے کی بھی تمیز نہیں رہی۔ چنانچہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سنسکرت سے بے بہرہ ہونے کے سبب عام لوگ اپنے لڑکے لڑکیوں کے نام ایسے رکھتے ہیں جو نہ صرف بھدے ناخوشگوار اور بے معنی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض حالتوں میں ایسے لغو اور ذلیل بھی ہوتے ہیں کہ اکثر خواندہ اور سمجھدار اشخاص انکو زبان پر لانا باعث شرم خیال کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اشخاص بھی جن کے نام اس قسم کے ہوتے ہیں تا زیست اپنے دل میں نادم رہتے ہیں اور اپنے والدین کی بے علمی کے باعث تعلیم یافتہ سوسائٹی میں شرمندہ ہوتے رہتے ہیں۔ چند نام بطور تمثیل درج کئے جاتے ہیں

لڑکوں کے نام - کوڑا۔ جھنڈو۔ بگو۔ گوڈر۔ کھوتا۔ جھاڑو۔ بگا گریا۔ ٹوپن۔ چوہا وغیرہ۔

لڑکیوں کے نام - چوہی۔ کوڑی۔ بستو بھوتی بلی وغیرہ۔ آریہ سماج کی بدولت جب سنسکاروں کا رواج ازسر نو قایم ہونے لگا تو لوگوں کو اپنے بچوں کے نام بموجب قواعد سنسکرت سندر اور بامعنی رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نام کرن سنسکاروں کے وقت سنسکرت ناموں کی کوئی ایسی فہرست موجود نہ ہونے کے سبب کمال دقت پیش آتی ہے۔ اور اس موقعہ پر غرضی اور بے معنی نام بنا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ اس وقت کو رفع کرنے کے لئے یہہ ارادہ کیا گیا ہے کہ چاروں ورنوں کے پرش اور استریوں کے کم از کم سو سو نام کسی وِدوان پنڈت سے مرتب کرا کر آئندہ سال کے لئے آریہ جنتری میں شایع کئے جاویں۔ تاکہ ہر ایک سماج بلکہ ہر ایک شخص ان ناموں سے کافی فایدہ اٹھا سکے اسلئے یہہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ جو مہاشے براہمن کشتری ویش اور شودر چاروں ورنوں کے پرش اور استریوں کے سو سو سنسکرت نام (کل آٹھ سو نام) علیحدہ علیحدہ طیار کر کے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ یا دو ماہ کے اندر بندہ کے پاس بھیجدیں گے اُن کو مبلغ ۵۰ے روپیہ نقد بطور انعام دئے جاویں گے۔

نوٹ (۱) ان ناموں میں خالص سنسکرت شبد ہوں اور بموجب ویاکرن اُن کا یوگ اور ارتھ بھی درست ہوں۔ اور کل نام بولنے میں مختصر سندر اور پریہ معلوم ہوں۔ (۲) اگر کوئی مہاشے صرف نصف تعداد ناموں کی طیار کر کے بھیج سکیں گے تو اُن کو نصف انعام دیا جاویگا۔ امید ہے کہ اس کو پروپکارک کام خیال کر کے کوئی نہ کوئی ودوان آریہ پنڈت اس کام کو ضرور پورا کریں گے۔ **المشتہر** بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال (پنجاب)

اشتہار کتب قابل دید اردو و ہندی

ان کتب کی میں کیا تعریف کروں جبکہ پبلک آپ ہی تعریف کر رہی ہے جسکی وجہ سے یہہ کتب چند بار طبع ہو چکی ہیں۔ شائقین انکو ملاحظہ کر کے خود فیصلہ کریں گے۔

اردو۔ گرہستھ آشرم ۸/۔ حفاظت منی ۲/۔ گرہیا بان ودہی ۱/۔ ضیا رحمت ۲/۔ تیسرا ایڈیشن۔ رشی پرشاد ۰/۔ انمول رتن

ہندی یہہ سب ہندی میں بھی موجود ہیں۔ علاوہ انکی ستو کا وڑا ۱/۔ سندھیا درپن ۱/۔ پورن بھگت ۱/۔ سپیہ روشن رتن جوڑی ۰/۔ رتن پرکاش ۰/۔ سرشٹا چار ۰/۔ برہم وچار ۰/۔ پنڈت گرودت کا جیون چرتر ۰/۔ ستنارائن کتھا ۰/۔ مورتی پوجا وچار ۔ ستر آنند ۱/۔

ستیارتھ پرکاش قیمت ۲/۔ یہہ کتاب پانچویں مرتبہ ازسرنو درست کر کے پوتر اور استریوں کے لئے طبع کرائی ہے جس سے ہزاروں نصیحتیں ملتی ہیں۔

المشتہر

چمن لال دیش تلہر ضلع شاہجہانپور۔ کوٹھی بھائی رامچرن منی لال صاحب ساہوکار۔

ایسی علمی کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضخامت ۳۵۰، بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱۲ اور مجلد کی ۱/۲ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندھر میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد لاہور میں لالہ بیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اوٹھانا چاہئے۔

المشتہر

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج (کرنال)

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲ جیٹھ سمت ۵۷ بکرمی مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۱۰

سنسار کی گتی

کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا

اس وقت سارے ہندوستان میں ہی کیا۔ ساری دُنیا میں جہاں جہاں برٹش راجیہ ہے۔ خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ جلسے ہو رہے ہیں۔ مبارکبادی کے بیگیت چھاپے جا رہے ہیں۔ آسلئے کہ ٹرانسوال فتح ہوگیا۔ لارڈ رابرٹس نے پریٹوریا۔ دارالخلافہ ٹرانسوال پر قبضہ کرلیا۔ لیکن ساتھہ ہی خبریں آرہی ہیں کہ بوئروں نے انگلستان کی بڑی بڑی آدمیوں کے ۳۰۰ دستے کی پکڑلئے۔ دوسری طرف ۸۰۰ کا دستہ کا دستہ ہی غائب ہوگیا۔ پہلے سُنتے تھے۔ کہ پال کروگر بہاگ گیا۔ اب خبر آئی ہے کہ وہ اپنی ریاست سے نہیں بہاگا۔ صرف نقل مقام کیا ہے۔ اور اِس بُڑھاپے اور بیماری میں بہی جوانی کے خم ودم رکہتے ہوئے۔ یہی کہا جاتا ہے۔ کہ اصلی جنگ تو اب شروع ہوئی ہے۔ کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا ہونیوالا ہے۔ ہمیں تو ذرا بہی شبہہ نہیں کہ برطانیہ سی زبردست طاقت کے مقابلے میں بوئروں کی حقیقت ہی کچھہ نہ تھی۔ لیکن جو بہادری اور استقلال کہ اُن کے بعض حصہ نے دکہلایا ہے اُسکے بدلے اگر اُنہیں اب بدستور چھوڑ دیا جاوے تو سلطنت برطانیہ کی عظمت بیشتر کی نسبت انسانوں کی نظروں میں دوبالا ہوجاوے۔

موسم کی عجیب تبدیلی اور آیندہ امیدیں

بلحاظ ضرورت موسم اچھا لگ رہا ہے۔ لیکن پرماتما کے انتظام کا پار کون لے سکتا ہے۔ اسوقت ملک تو ابہی کچھہ بُری نہیں ہیں۔ جبکہ جیٹھہ بہی کسیقدر تپ چکا ہے۔ اساڑھ اچھا تپ رہا ہے۔ کلکتہ میں سخت بارش شروع ہے دیگر جگہوں میں بہی بوندا باندی کا آغاز ہے۔ لیکن کسکو معلوم ہے کہ ہمارے کرموں کی گتی کسطرف کو چل رہی ہے۔ شاید ابہی کرم پہل ہوگئے بہارت نواسیوں کے لئے باقی ہیں اور اسلئے قحط طاعون ہیضہ اور سب سے بڑھ کر پہوٹ کا

نور شور کم نہ ہوگا ہماری رائے میں جو لوگ ویدک دہرم پر وشواس رکھتے ہیں اُنہیں اپنے منتوں کے انوسار یگیہ ہون شروع کردینے چاہئیں۔ اور آنے والی آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے طیاری کرلی چاہئے ؛

یہہ سچ سچ بنیوں کی قوم ہے۔

سارے یوروپ میں انگریزوں کو دوکانداروں کی قوم کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور ہیں بہی یہہ سچ مچ بڑے کٹر بنئے لیکن کیا یہہ ہندوستان کے بنئے ہیں ؟ ہرگز نہیں۔ ہندوستان کے ڈرپوک بنئے تو سچی ویشیہ ورتی کا خاتمہ کر بیٹھے ہیں۔ یہہ لوگ کسیقدر اُن ویشیوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں جن کا ذکر کہ منوسمرتی میں آتا ہے۔ البتہ سوارتھہ کا ان کے اندر بہت کچھہ دخل ہوگیا ہے۔ ورنہ انہیں ہم آدرش ویشیہ کہہ سکتے ؟ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ انگلستان کے دریائے ٹیمز سے ہر روز پانچ سو تجارتی جہاز مختلف بلاد دُنیا میں روانہ ہوتا ہے۔ لیکن اِنکی تجارتی سپرٹ کا یہیں تک خاتمہ نہیں ہے۔ یہہ لوگ کسی بات میں بہی اپنے بنیہ پن کو نہیں بہولتے۔ ایک چارلس ہارٹلی صاحب ہیں اُنہوں نے ہند کے قحط زدگان کی مدد کے لئے ایک نئی تجویز پیش کی ہے جسمیں بیان کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کو چاہئے۔ کہ عورتوں کی جہاز بہر کر ولایت انگلستان کو روانہ کردیوے تاکہ وہ ولایت کی ہزاروں خانہ اُونیں ملازمت حاصل کرکے اپنی اوقات بسری کرسکیں۔ اِن حضرت نے دیکہا کہ ہندوستان میں مردوں کے خیالات اپنے دہرم سے متنفر ہونے پر بہی عورتیں ہی اُنکو روکے رکھتی ہیں۔ اسلئے یہہ تجویز ہوئی کہ عورتوں کا ٹنٹا ہی پار کیا جاوے۔ لیکن سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہارٹلی صاحب بجائے عورتوں کے مردوں کا جہاز بہر کر کیوں نہیں منگا نا قبول کرتے۔ اسمیں بہی ایک راز ہے جس کا پتہ لگانا ہر ایک اہل ہند کا کام ہے۔

جہاں عورتوں کی عزت ہوتی ہے وہاں دیوتا پیدا ہوتی ہیں۔

منو کا کہنا عالمگیر قول ہے۔ یوروپ

کی قوموں نے اِس سچائی کا آج پتہ لگایا ہے۔ لیکن بہارت ورش کے اندر اِس سچائی سے بخوبی واقف تہا۔ لیکن افسوس کہ گردش زمانہ نے بہارت کو اسی اصول کی خلاف ورزی سکہا کر غارت کردیا۔ ہم اسوقت انگریزی اخبارات میں ایک خبر کا ملاحظہ کر رہے ہیں۔ جسے پڑھ کر مُلک امریکہ کی ترقی کی نسبت ہماری حیرت دور ہوجاتی ہے امریکہ کے ایک مشہور راج نیتک بہدر پرش مسٹر فاسٹر صاحب ایک قانون پاس کرانے والے ہیں۔ جسکا مقصد یہہ ہوگا کہ ہر ایک ریاست سے تین تین مشہور عورتوں کی تصویریں بلکہ ایک عورتوں کی خاص یادگار بنائی جاوے۔ امریکہ میں عورتوں کی بڑی عزت ہوتی ہے اور اس لئے وہاں دیوتوں کا نواس سُنا جاتا ہے۔ اور جب ہم عورتوں کی اسقدر ستکار کا حال پڑھتے ہیں تو ہمیں امریکہ کی بزرگی کی نسبت جو کچھہ کہا جاوے ہم اُسپر اعتبار کرنیکے لئے طیار ہوجاتے ہیں اسوقت امریکہ کے نیویارک شہر میں عورتوں کے لئے ایک خاص کلب بننے لگا ہے۔ جسپر کہ تقریباً چالیس لاکہہ روپیہ خرچ آویگا۔ یہہ سب عورتوں کی ہی ہمت کا نتیجہ ہے اور اُس کے اندر ورزش وغیرہ ہر ایک مفید اور ضروری لوازمات کا انتظام کرنے کا بہی ارادہ کیا گیا ہے ؛

ہم نہیں کہتے کہ یوروپ اور امریکا کی پوری پوری تقلید کرو۔ کیونکہ پوری تقلید ہو نہیں سکتی۔ جبکہ آب وہوا اور واقعات متعلقہ ہر دو جگہوں کے مختلف ہیں۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے۔ کہ جبتک منو کے بچن پر عمل نہیں کیا جاوے گا۔ تو کیونکر یہہ دیش نیم وحشی پن کے دہبے سے دہو سکے گا ؛

دیوناگری کے سہایک پھر سے جاگ رہے ہیں۔

اُردو اور دیوناگری کا سوال کچھہ دنوں بہارت ورش میں بڑا کولاہل مچاتا رہا۔ اُسکے بعد حسب عادت دیوناگری کے پریمیوں کو نیند آگئی۔ اب سرانٹنی میکڈانلڈ کے ریزولیوشن نے اُنہیں پہر سے جگا دیا ہے۔ اسوقت ہندوستان کی ہر ایک طرف سے لاٹ صاحب کو شکریہ کی تار خبریں ہند کی طرف سے جا رہی ہیں۔ خیریہ

نمائیندگی کا سودا تھی ہے - لیکن دیوناگری پرچارنی سبھا نے بھی اس شکتی کو بھاڑ دیا ہے - ہمیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہو کہ اجمیر کی ہندو دیوناگری پرچارنی سبھاؤں نے مستقل ہوکر راجپوتانہ کی عدالتوں میں دیوناگری کے داخل کرانیکی تحریک شروع کر دی ہے - پنجاب کو بھی آری کام کیلئے آبھارا جاتا ہے - لیکن ہماری رائے میں ان تحریکوں سے پیشتر ایک کام جو ہم سب کے اختیار میں ہے اُسے تو اوشیہ ہی کر ڈالنا چاہئے - ہندو مات کا فرض ہے کہ دیوناگری اکشروں کو سیکھکر اپنی خط و کتابت اور گھر کا بھی کھاتہ حساب سب کا سب تو کم از کم یکبارگی دیوناگری اکشروں میں شروع کر دیویں - جب تک ایسا نہ کیا جاوے گا تب تک گورنمنٹ کو پاس یہ عرضداشت لیجانا بے معنی ہوگا - کہ بجائے فارسی حروف کے دیوناگری اکشروں کو پرچار کی آگیا دیوے - پشچم اوتر دیش میں اسی لئے دیوناگری کو سکامیابی ہوئی کہ وہاں کی رعایا میں عموماً اُسی زبان اور انہیں اکشروں کا پرچار تھا ——

غیر ہندو اور آریہ پُرشوں کا تو فرض ہی تھا کہ دیوناگری کا ساتھ دیتے - لیکن ہم نے بڑی خوشی سے معلوم کیا ہے کہ جن محمدی بھائیوں پر کہ پکشپات کا الزام لگایا جایا کرتا ہے اُنہیں سے بھی بعض بے تعصب بھائی دیوناگری اکشروں کی حمایت کے لئے کھڑے ہوگئے ہیں - ہم سید علی بلگرامی اور مولوی عبدالرؤف کا ذکر پہلے کر چکے ہیں - اب ۸ جون کے ونکٹیشور اخبار میں ہمنے میں پوری کے منشی سبط حسین صاحب کا خط ملاحظہ کیا ہے - اس لمبے مراسلہ میں بڑے واضح واقعات اور دلایل سے ثابت کیا گیا ہے کہ دیوناگری اکشروں کا مقابلہ روئے زمین کی کسی زبان کے اکشر نہیں کر سکتے - ہماری رائے میں اگر خودغرضی کو کنارہ رکھہ دیا جاوے تو کسی منصف مزاج کو بھی اس امر سے انکار کرنیکی جرأت نہیں ہو سکتی -

[illegible]

لفظ اور آواز کو ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں ٭ ——

چین کا مفسدہ بڑھتا جاتا ہے

چین میں بدستور سلطنت ہائے غیر کے ایلچیوں کی جان و مال خطرے میں ہے - اپنی اپنی ریاست سے سپاہ طلب ہو رہی ہے - لیکن یہہ کچھ باغیوں کا فرقہ نہ معلوم کہاں سے پیدا ہوگیا ہے جو نہ صرف ریاست ہائے غیر کی سپاہ کی پروا نہیں کرتا - بلکہ چین کی شاہی فوج کو بھی نظر حقارت سے دیکھتا ہے - لیکن اس وقت یورپین گورمنٹوں کے روبرو ایشیا کی قومیں پست ہو رہی ہیں - ذرا امید نہیں ہے کہ اگر اسی طرح کام ہوتا رہا تو ایشیا کا کوئی بھی حصہ ان کے مضبوط پنجوں سے بچ سکے گا ٭ ——

آریہ سماج میں زندگی کے آثار

جب تک کہ امتحان نہ ہو پتہ نہیں لگتا - کہ ایک انسان میں زندگی باقی ہے یا نہیں اور اگر خالی نبض پر ہی ہاتھ رکھا جاوے تو کیا معلوم ہو سکتا ہے - کہ آیا پوری صحت موجود ہے - یا محض جان کندنی کی ہی حالت ہے - آریہ سماج کی نبض تو چلتی تھی - لیکن اسی طرح ہندوازم - جینیزم - برہموازم وغیرہ وغیرہ کی بھی تو نبض چل رہی تھی - فرق معلوم نہیں ہوتا تھا - رہتیہ سکھوں کو ویدک دہرم گرہن کرنے پر اپنے اندر جذب کرکے آریہ سماج نے پورے طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ نہ صرف اُس کی نبض ہی چل رہی ہے بلکہ اُس کا ہاضمہ بھی درست ہے - رہتیوں کی شدھی کے بارے میں سوائے نوجوان خالصوں کے شور و شر کے کسی ہمعصر نے بھی مخالفانہ نوٹ نہیں لکھا اور جہاں تک پرائیوٹ خیالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کارروائی میں عام ہندو پبلک بھی آریہ سماج کے ساتھ ہے - اور سکھہ بھی تو آریہ سماج کے برخلاف واقعی ایک لفظ نہیں کہہ سکتے - گو بعض ناعاقبت اندیش سکھہ گالی نویس جاکر

[illegible]

وغیرہ پُکارتے ہیں - لیکن جبکہ آریہ سماج کی تعلیم میں خود سنگھ سبھا نے رہتیوں کے ساتھہ کہان پان بیوہار شروع کر دیا ہے - تو پھر اُن کے اُپدیشکوں کا بیجا شور و شر کچھ معنی نہیں رکھتا - ہم اُمید کرتے ہیں - کہ آریہ سماج اسی طرح پرگن - کرم اور سبھاؤ کے اٹل نیم پر چلتا ہوا اپنے اُدیشیہ کی پورتی کرے گا - اور اوم کے جھنڈے کے نیچے ساری دنیا کو لانے میں کامیاب ہوگا ٭

دیوناگری ترجمہ چھپ گیا

بھوشیہ پوران کی پڑتال

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچانے کے لئے مہاشہ منشی رام جی کی پہلی کوشش کا نتیجہ تھا - اس کتاب کا ترجمہ دیوناگری میں چھپ کر طیار ہوگیا ہے ٭ - قیمت فی جلد ۴ - ایک سے جلدوں سے زیادہ کے خریداروں کو [illegible] فیصدی کمیشن - اس سے کم کے خریدار کے لئے کمیشن کی شرح حسب معمول

درخواستیں مینیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر کے نام بھیجی

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ مینیجر دہرم پرچارک

جلندھر شہر

دھرموپدیش (۹)

सर्वाजीवे सर्वसंस्थे बृहन्ते तस्मिन् हंसो भ्राम्यते ब्रह्मचक्रे। पृथगात्मानं प्रेरितारं च मत्वा जुष्टस्ततस्तेनामृतत्वमेति॥

"جس مہان برہم چکر میں کہ سب پیدائش اور موت یعنی ملنے اور بچھڑنے کے اصول بڑے زور سے کام کر رہے ہیں۔ اسی میں یہ (ہنس) جیو آتما گھمایا جاتا ہے۔ لیکن جب اپنے سوروپ سے واقف ہو کر پرماتما کو اُس سے علیحدہ پہچانتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ جب پرماتما کا پیارا بن جاتا ہے۔ تب مکتی کے آنند کو حاصل کرتا ہے۔" انترکش (خلا) کا کام اشیاء کو چکر میں لا کر پاک کرنے کا ہے۔ جملہ مادّی چیزیں انترکش میں ہی جملہ خرابیوں سے پاک کی جاتی ہیں۔ لیکن انترکش کچھ بھی مدد نہیں دے سکتا۔ اگر سورج کا چکر جملہ کروں کو پاک کرنے کے لئے موجود نہ ہو۔ اسی طرح پر برہم چکر ہی جیو آتما کی شدھی کا ایک ماتر ذریعہ ہے۔ اس چکر کے اندر انسان تمام ناپاکیوں کو چھوڑ کر اپنے آتما کو پوتر (پاک) کر سکتا ہے۔ لیکن یہ چکر ایک طرح سے بڑا خطرناک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر گھومتے ہوئے جب سنگھرشن سے اگنی اُتپن ہوتی ہے۔ تو منشیہ اُس پرکاش کو جو کہ باہر سے آتا ہے اپنا سمجھ کر پرکاش سوروپ کو بھلا دیتا ہے اور اس جہالت میں اپنے سوروپ کو بالکل بھول جاتا ہے۔ فانی جسم کو غیر فانی ہستی سمجھ کر طرح بہ طرح کے دکھوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے سب سے بڑھ کر کام انسان کا یہ ہے کہ وہ پہلے اپنے سوروپ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جیو آتما الپگیہ اور الپ شکتیوں کا مالک ہے۔

وہ بذات خود بڑا ہی کمزور ہے۔ خواہ کتنا ہی پرشرم کیوں نہ کرے۔ پھر بھی وہ اپنی اکیلی شکتی سے اُن بےشمار رکاوٹوں کو دور نہیں کر سکتا۔ جو کہ اُس کے راستے میں حائل ہیں۔ اُسے ہر وقت سہائتا (مدد) کی ضرورت ہے۔ لیکن جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ اُسے کہیں سے مدد مل سکتی ہے۔ جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اُس کی جدّوجہد کو دیکھنے والا کوئی مہان پُرش ہے۔ جو کہ مدد مانگنے پر ہر وقت سہائتا کرنے کے لئے طیار رہتا ہے۔ کب ممکن ہے۔ کہ وہ شخص مدد کا خواستگار ہو کر مدد حاصل کرنے کا یتن کرے۔ اسی لئے قبل اس کے کہ کمزور انسان پرماتما سے مدد کا خواستگار ہو سکے۔ اُس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک ادوتیہ۔ سروپرکاشمان۔ اننت سروشکتیمان۔ سروویاپک۔ سروانتریامی شکتی موجود ہے۔ جس نے کہ سارے برہمانڈ کو رچا ہے۔ اس جاننے پر ہی اُس شکتی پر اُس کی سچی شردھا ہو سکتی ہے جب تک کہ کسی پدارتھ کے گن نہ معلوم ہوں۔ جب تک کہ کسی پُرش کی مہما معلوم نہ ہو۔ تب تک اُس پر پورن وشواس نہیں ہوتا اور جب تک کہ کسی پُرش پر پورن شردھا اور وشواس نہ ہو تب تک اُس کی تقلید اور اُس کے احکام کی فرمانبرداری میں دل نہیں جمتا۔ اس لئے قبل اس کے پرمیشور پر شردھا جم سکے۔ ضروری ہے۔ کہ منشیہ اُسے جانے۔ اُس کے گنوں کو انوبھو کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کی پہلی یہ آگیا ہے۔ کہ پرماتما کی ستتی سب سے پہلے کرنا سیکھو۔ ستتی سے پرمیشور پر شردھا اُتپن ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اُس کے مہان گنوں پر وچار ہوتا ہے۔ تب جیو آتما کے لئے اپنی الپگیتا اور تُچھتا پرتیکش ہو جاتی ہے اور تب وہ اُس سے مدد کا خواستگار ہوتا ہے۔ اس مدد کی خواہش کے بھاؤ کو ہی پرارتھنا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ بار بار پرارتھنا کرنے یعنی پرماتما سے بل کی یاچنا کرنے سے انسان کے اندر بڑا گہرا پریم کا بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور جوں جوں اس پریم کی لہر میں وہ اپنے آپ کو بےبس چھوڑ دیتا ہے۔ توں توں وہ پرمیشور کا پیارا بنتا جاتا ہے یہی منزلِ مُکتی کی ہے۔ اسی منزل میں پہنچ کر انسان ایہان۔ یہاں تک کہ اہنکار تک کو تیاگ کر پرمیشور کا سمیپ ورتی ہو جاتا ہے۔ تب مُکتی ستویم سدھ ہو جاتی ہے۔ آنند کی پراپتی کے لئے کوئی یتن نہیں کرنا پڑتا۔ چاروں طرف آنند ہی آنند شانتی ہی شانتی کی برشا ہوتی ہے۔ اور جیو آتما پریم بھگتی میں مگن پرکرتی کے نزدیک ہوتا ہوا بھی اُس کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

تمہارا سادھن اٹوٹ ہو

ہم میں سے بہت بھائی کوئی نہ کوئی سادھن کرتے ہی رہتے ہیں اور اُن سادھنوں کے لئے رہبر بھی اپنے پراچین بزرگوں رشیوں اور مہاتماؤں کو ہی بناتے ہیں۔ لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ اِن سادھنوں کا پھل شاید ایک فیصدی کو بھی بھوگنے نہیں ملتا۔ اِس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ گمبھیر اور شانت چت آدمی تلاش کیا کرتے ہیں۔ ہم سے چھچھورے اور وکشپت آدمی بھلا وجہ کب تلاش کرتے ہیں۔ فوراً چلا اُٹھتے ہیں۔ "ان سادھنوں سے بنتا ہی کیا ہے یہہ سب وحشیانہ زمانہ کے ڈھکوسلے ہیں؟" لیکن اگر غور کریں تو معلوم ہو کہ ناکامیابی کی وجہ ہمارے اعمال کے اندر ہی موجود ہے۔ ہم سادھنوں کے پالن کرنے میں درڑھ نہیں ہیں۔ ہماری سندھیا۔ ہمارا اگنی ہوتر۔ ہمارا سوادھیائے۔ ہمارا شریر کی ویایام۔ غرضیکہ ہمارا کوئی کام بھی مریادا پوروک نہیں ہوتا۔ جسطرح ہزار اوشدھی کا سیون کرو۔ کنتو جب تک کہ اُس کی مقدار اور پتھیہ کا لحاظ نہیں رکھا جاتا وہ گُن کاری نہیں ہوتی۔ اسیطرح تم ہزار سادھنوں کا آشریہ کرو۔ لیکن جب تک کہ اُنہیں باقاعدہ نہیں نبھایا جاتا تب تک اُن کا یتھاوت پھل ملنا کٹھن ہے۔ اسلئے پاٹھک گن! کوشش کرو کہ تمہارا سادھن اٹوٹ ہو۔

کیا راجدھانی میں آریہ سماج نہ چمکے گا؟

کلکتہ موجودہ ہندوستان کی راجدھانی ہے اُس کا اثر چاروں طرف پڑتا ہے۔ رشی دیانند اسطرف اول تو گئے کم اور اگر گئے بھی تو وہاں کی بولی سے واقف نہ ہونیکے کارن انیہ بھاشا میں ویاکھیان دیتے رہے۔ بہانے بنگالیوں میں ویدک دھرم کا پرچار اُس زمانہ میں نہ ہوا جبکہ سارے بھارت ورش میں دھرم کا بھونچال آگیا تھا۔ رشی کے بعد بھی کوئی زبردست چلی راجدھانی کے دُوار چاروں پر نہیں ہوئے۔ اِس لیئے اُس جگہہ کا آریہ سماج برابر شتھل پڑا رہتا ہے لیکن اب کچھہ آثار جاگنے کے پائے جاتے ہیں۔ ہمنے رلا رام جی سے سُنا تھا کہ چھہ ہزار روپیہ مندر فنڈ کا جمع پڑا ہے۔ گو بلحاظ کلکتہ کے یہہ رقم بہت ہی قلیل ہے تاہم یہہ آثار ملنے کے اوشیہ ہیں۔ اب دو ٹریکٹ پنڈت شنکر ناتھہ جی اُپ پردھان آریہ سماج کلکتہ نے ہمارے پاس بھیجے۔ جوکہ اُنہوں نے طیار کرکے شایع کئے ہیں ایک انگریزی زبان میں ہے جس میں "ویدو اور پُرشارتھہ" کی سُرخی دے کر کرم کے ویدک مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ اور دوسرا ویدوں کے ایشوریہ گیان ہونے کے بارے میں بنگالی زبان میں ہے ہمیں معلوم ہے کہ پنڈت شنکر ناتھہ جی کے علاوہ بابو مہابیر پرساد جی بڑے ہی درڑھ آریہ اور اُتساہی پُرش کلکتہ میں موجود ہیں اور ہمارے جلندھری بھائی رائے رلا رام جی اگزیکٹو انجنیر کی موجودگی بھی کچھہ کم غنیمت نہیں ہے۔ اگر ایسے موقع پر کوئی آریہ ودوان انگلش اور بنگ بھاشا کے ذریعہ سے سمجھہ پرچار کرے تو راجدھانی کو ہلا سکتا ہے لیکن ہم بھول گئے۔ آریہ سماج میں کام کرنیوالے ہیں ہی کتنے؟

پہلے بات کو تولو پھر بولو۔

ہماری ناظرین نے ہفتہ گذشتہ کے ایڈیٹوریل کالم میں پڑھا ہوگا۔ کہ ایک لاہوری نامہ نگار نے ہمیں اطلاع دی تھی کہ بھگت ریلداس جی کو کلچھڑ بھائیوں نے اسلئے دعوت میں شریک کرنے سے انکار کیا تھا کہ اُنہوں نے آریہ دھرم کے گرہن کرنیوالے رہتیوں کے ہاتھہ کا چھوا پانی پی لیا۔ ہم اُس اشاعت کے نکلنے کے بعد ہی لاہور گئے اور جاتے ہی بھگت جی سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ محض مغالطہ تھا۔ بھگت جی جس روز بلا شمولیت چلے آئے تھے اُس روز اُستادوں کا بھوجن نہ تھا اور جس دن اُستادوں کی دعوت تھی اُس دن بھگت جی کھانے میں برابر شریک تھے۔ ہمارے نامہ نگار صاحب نے بھی اپنی پہلی تحریر کی تردید بھیجدی تھی۔ لیکن وہ اُس وقت ملی جبکہ اخبار چھپکر باہر روانہ ہو چکا تھا۔ گو ہم نے پہلے سے ہی اپنے نوٹ میں "اگر" کا لفظ استعمال کیا تھا۔ تاہم ہمیں افسوس ہے کہ ایک نامہ نگار کی غلطی سے ہم نے اپنے کلچھڑ بھائیوں کی نسبت ایک مشکوک تحریر شایع کی اور اِس کے لئے ہم اُن بھائیوں سے معافی مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نامہ نگاروں سے پھر نویدن کرتے ہیں کہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھکر ہمیشہ احتیاط سے خبریں دریافت کرکے لکھا کریں۔ ورنہ مجبوراً اُنکی "ضروری نہایت ضروری" اور دیگر خبروں کی کچھہ بھی پرواہ نہ کی جایا کرے گی۔

یہہ ہندو سماج ہے یا کھچڑی سبھا

پہلے پہل جب ویشیوں۔ کائستھوں۔ کھتریوں وغیرہ کی جُدی جُدی سبھائیں قایم ہوئی تھیں تو یہہ کہا جاتا تھا کہ مذہبی معاملات سے اِنہیں تعلق نہ ہوگا۔ لیکن اب چاروں طرف سے یہی خبریں سُنائی دیتی ہیں۔ کہ اِن سبھاؤں میں پورانک لیلاؤں کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ پٹیالہ کی کھتری سبھا نے سُنا ہے۔ پاس کیا ہے کہ وواہ پر نوگرہوں کی پوجا لازمی ہو جاوے کائستھہ لوگ چترگپت کے بُت کی پوجا لازمی قرار دیتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ یہہ سارے فتوے محض آریہ سماج کے برخلاف ہی پاس کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ جینیوں کے ساتھہ اِن برادری والوں نے بدستور اپنا تعلق قایم رکھا ہوا ہے۔ ہمارے نامہ نگار (لالہ کندن لعل خریدار اخبار ۱۱۴۷) لکھتے ہیں کہ اگروال ہندو ویشیہ۔ دیگر ہندو ویشیوں کے ساتھہ تو کھان پان نسبت ناطہ کا بیوہار نہیں کرتے لیکن جینی (سراوگی) اگروالوں کے ساتھہ ہر ایک طرح کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ اگر کوئی اگروال بنیا عیسائی ہو جاوے تو اُس کے ساتھہ ہندو اگروال برتاؤ جاری رکھیں گے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ تو صاف جواب ملے گا کہ وہ پتت ہو گیا۔ کیا ویدوں اور ایشور کے

ننکس جیسی اگر وال تمہارے خیال کے مطابق تیتنا نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو اُن کے ساتھ بیٹا ٹوجاری رکھنے کے کیا معنی ہیں۔ ہندو سماج واقعی کھچڑی سبھا ہے۔ اس کے اصول شاید ہی کسی کو معلوم ہوں ٭

پرمیشور کے روبرو سب امرت پُتر ہیں

سناتن دھرمی کی وشیشوں کے مت آنت مت وادی اپنے آپ کو دیگر متیوں سے برتر سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے اپنے آچرنوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ جن انسانوں کو ہم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ ہماری نسبت کئی درجہ بڑھ کر انسانیت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ آریہ سماج کے بانی نے گو ویدک دھرم کا عالمگیر اُپدیش دیا۔ اور مت متانتروں کی زنجیروں کو کاٹنے کا پریتن کیا۔ پھر بھی چونکہ اس کے ممبر اپنی گذشتہ زندگیاں مت وادیوں کی شرن بسر کر چکے تھے۔ اس لئے اس پوتر سماج کے دائرے میں آ کر بھی اُن میں سے اکثروں کے خیالات کا دائرہ تنگ ہی رہا۔ تاہم دیانند کے زبردست اُپدیشوں کا اثر اُن پر اوشیہ ہوا۔ اور وے اب تعصب کی زنجیروں کو کاٹتے ہوئے اپنی ہمدردی کا دائرہ فراخ کر رہے ہیں۔ لیکن بھارت ورش کے بڑے سے بڑے آزادی کا دم بھرنے والے مت وادی بھی اب تک تعصب کی مضبوط زنجیروں کو توڑ نہیں سکے۔ آریہ سماج کا فرض ہے کہ ایسے متعصب فرقوں کے تعصبات کو حرکت دیکر نہ صرف زندگی کی اصلیت پر وچار کرنے کے قابل بناوے۔ اور یہہ تب ہو سکتا ہے۔ جبکہ آریہ سماج کے ممبر اپنے جیون کو آدرش جیون بنا کر بانی سے نہیں بلکہ کرم دوارا اپنے پڑوسیوں کو ستیہ دھرم کا اُپدیش دیویں ٭

کیا بابا نانک جی نے ایسی دھرم کا اُپدیش دیا تھا؟

لاہور کے چند ایک نوجوان اور پُرجوش کہا کرتے ہم پر نہ ہم کو گمنا تو نیا وطیرہ بنا چکے ہیں لیکن افسوس کہ اپنے گھر کی خبر نہیں لیتے۔ اگر ہر ایک آدمی امرت چکھنے سے سودھ نہیں

ہو جاتا ہے۔ تو مذہبی سنگھ بھی سودھ نہیں سمجھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ اُن سے بڑھ کر گورمت پر چلنے والا کوئی بھی سنگھ نہیں ہے۔ یہہ ہماری رائے نہیں ہے بلکہ ایڈیٹر خالصہ بہادر کی تحریروں اور تقریروں سے ظاہر ہو چکا ہے۔ لیکن امرت سر کے دربار میں جو کہ خالصہ مت کا مرکز ہے۔ اِن مذہبی سنگھوں کو کھلے طور پر اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ کہ ہم کوئی دلیل پیش کریں یا اپنی طرف سے کوئی برہان پیش کریں۔ ہم ذیل میں کرنیل جوالا سنگھ صاحب سربراہ گوردوارہ ہائے امرتسر کا چھپا کر شائع کیا ہوا ہدایت نامہ بجنسہ درج کرتے ہیں جس سے صاف طور پر واضح ہو جاوے گا۔ کہ پولوں کا راجیہ کیول عیسائیوں یا ہندوؤں میں ہی نہیں ہے۔ بلکہ جن بزرگوں نے کہ خالص دھرم پھیلانے کے لئے حد سے بڑھ کر جد و جہد کی تھی اُنکی اولاد کو آج ہم افسوس کے ساتھ دھرم کو نخالص بناتے ہوئے دیکھتے ہیں ٭

نقل مطابق اصل

"ہدایات دربارہ مذہبی سنگھاں جو سری دربار صاحب میں درشن کے واسطے آتے ہیں"

(۱) مذہبی سنگھاں کا سری دربار صاحب جیو متعلق گوردوارہ ہائے میں درشن کرنے کے واسطے ٹائیم ۱۰ بجے سے ۴ بجے بعد دوپہر تک مقرر ہے ٭

(۲) (الف) مذہبی سنگھاں کو خاص ہر مندر صاحب کے اندر نہیں جانا چاہئے۔ (ب) اُن کو باہر دروازہ جانب پہاڑ جہاں راگی ربابی شبد خوانی کرتے ہیں کھڑا رہنا چاہئے۔ (ج) جو نقدی مذہبی چڑھاوینگے وہ پوجاری لیکر ارداس کر کے داخل گولک (خزانہ) سری دربار صاحب جیو کریگا۔ (۳) کڑاہ پرشاد حلوائی ہمراہ مذہبی سنگھاں کے وقت مقرر کے اندر لاویگا۔ اور باہر دروازہ پہاڑ کے کھڑا ہوگا جہاں پوجاری حلوائی سے لیکر ارداس کر کے مذہبی سنگھاں میں تقسیم کرنے کے واسطے واپس دیگا۔ (۴) اُن کو ہر کی پوڑی نہیں جانا چاہئے۔ اور نہ ہی وہاں سے چرنامت لیویں۔ (۵) ان کو باستثنا دکھ بھنجنی صاحب تھڑہ صاحب واٹھ سٹھ تیرتھ کی جانب شرق تریب تلاب متصل دروازہ جدید باغ گوردوارہ اشنان کرنا چاہئے۔ (۶) گوردوارہ بابا اٹل رائے صاحب اور سری تخت اکال بونگہ صاحب میں بھی اندر جانے کی بابت وہی پابندی ہے۔ جیسی کہ سری دربار صاحب جیو میں ہے۔ یعنی بابا اٹل رائے صاحب میں باہر دروازہ کے کھڑے ہو کر درشن کریں۔ اور سری تخت اکال بونگہ صاحب جیو کے نیچے کھڑے ہو کر درشن کرنا چاہئے۔

دستخط سردار کرنیل جوالا سنگھ سربراہ گوردوارہ ہائے امرتسر

کیا اسمیں کوئی راز ہے

پنڈت اننت رام آریہ مہاشہ بھگت رام

دو دیارتھی ملتان نوازی لکھتے ہیں کہ اُنھوں نے پنچ مہا یگیہ کرنے کا وچار کر کے سندھیا۔ اگنی ہوتر اور بلی ویشیو دیو میں یگیہ شروع کر دئے۔ لیکن شرادھ کی دو چیز سوائے اُس کے نہ پائی کہ شردھا سے پتروں کی سیوا کی جاوے۔ چونکہ اُن کو خیال تھا کہ اس کے لئے بھی وید منتر وغیرہ کی ودھی ہونی چاہئے۔ اسلئے وہ لکھتے ہیں "میں نے پنڈت دولت رام جی سے پرشن کیا۔ پنڈت جی نے کہا کہ آریہ سماج کے کام نیم سے ہوتے ہیں۔ میں اسطرح نہیں بتلا سکتا۔ براہمن گرنتھوں میں ودھی درج ہے اور مجھے آتی بھی ہے۔ مگر اجازت درکار ہے۔ اور اگر اخبار میں اس کی پرشش کرو تو میں بتلا دوں" ہم نہیں سمجھتے کہ دھرم کے پرشنوں کا اُتر دینے کے لئے کوئی اجازت درکار ہے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیات مراد ہے تو جہاں تک ہم سمجھتے ہیں پرتی ندھی سبھا کا یہ کام کرتی ہے۔ ہم نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا پنڈت جی کو ویدک دھرم کے اُپدیش کے لئے دیش دیشانتروں میں بھیجنا ہی ثابت کر رہا ہے کہ اُن کو دھرم وشئک پرشنوں کے اُتر دینے کی بابت

آ گیا ہے اور پھر کیا اخبار میں پرشن کرنے سے آگیا کی ضرورت نہیں رہتی۔ چونکہ اب پرشن درج ہو گیا ہے۔ اس لئے یدی پنڈت دولت رام جی وا انیہ کوئی مہاشہ جیوت پتریوں کے شرادھ کی ودھی مفصل لکھ کر بھیجیں گے۔ تو ہم اُسے بڑی خوشی سے ان کالموں میں جگہ دیں گے ؎

مرسلہ خاص نامہ نگار

ویدوکت دھرم

ساون کے کیڑوں کی طرح مذاہب کی تعداد بھی اسقدر بڑھ گئی ہے کہ ان کا شمار بھی مشکل ہو گیا ہے اور پھر ان کے اندر لغویات کی اسقدر بھرمار ہے کہ توبہ ہی بھلی ہے۔ بے زبان حیوانوں کو قتل کرنا تو اسقدر رائج الوقت ہو گیا ہے کہ اب بالکل غلط العام فصیحؔ کی مثال پر فخرِ اہل مذاہب ہو رہا ہے۔ بہت تھوڑے شخص موجود ہیں جو کہ اس بد رسم کو بیخ و بُن سے اکھیڑنا بہودی کمال خیال کرتے ہیں۔ اور پھر بُت پرستی۔ پیر پرستی۔ اور نا اتفاقی وغیرہ اب ہندوستان کی مٹی کی تاثیر گنی جاتی ہے۔ باوجود اس کے شراب نوشی اور رنڈی بازی بھی نشانِ شائستگی اور اظہار دانائی گنے جاتے ہیں۔ پھر اور باتوں کا تو کہنا ہی کیا ہے مگر کیا یہ خود بخود ظہور میں آیا۔ نہیں ویدوکت دھرم کے پرچار نہ ہونے کی وجہ سے جب نیک وید کی تمیز اُٹھ گئی تو سب لوگ جھوٹے سُکھ کو اصلی آنند قرار دے بدی کے پابند ہو گئے۔ عارضی راحتوں میں اس قدر متوالے ہوئے کہ شہیدانِ حق کی حقیقت بھی معلوم نہ کر سکے۔ کیا پنڈت گورودت ودیارتھی ایم اے کا دُنیاوی خوشیوں کو خیرباد کہکے سوامی جی کا شیدا ہونا۔ اور پنڈت لیکھرام جی کی قربانی۔ اور پھر لالہ منشی رام جی کی زندہ قربانی اس بات کی پوری شہادت نہیں ہے کہ ویدہی سب ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ اور وید کا پڑھنا پڑھانا پڑھانا سُننا سُنانا ہمارا پرم دھرم ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے اب تک بھی لوگ اس نیم کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن یہ شکایت ہو رہی ہے کہ فلاں صاحب آریہ تھے۔ ناستک ہو گئے۔ فلاں صاحب آریہ تھے اب سناتن دھرم سبھا میں داخل ہو گئے۔ آریہ تھے مگر اپنے برت کو پورا نہ کر سکے۔ اور اُن کو فلاں بد رسم مجبوراً کرنی پڑی۔ ہمیں یہ بات سُن کر بہت شوک ہوتا ہے۔ اور بے اختیار مُنہ سے نکلتا ہے کہ وہ آریہ نہیں تھے۔ ورنہ کیا لالہ منشی رام جی نے ست کا آشرہ لیتے ہوئے باوجود جسمانی کمزوری اور بیجا منحا لفتوں کے اپنے مبارک برت کو پورا کر کے نہیں نہیں اناریہ ناممکن کو ممکن ثابت کر کے نہیں دکھا دیا) ہمارا یہ خیال بہت درجہ تک ٹھیک ہی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص جس نے سورج کی روشنی کو دیکھا رات کی تاریکی پسند نہیں کرتا مگر بوم جو کہ اعلیٰ چمتکار کو نہیں دیکھ سکتا۔ کوئی شخص کوئیں کی وساطت کو بیکراں سمندر پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ مگر مینڈک جسنے کہ کنارے پر سے اُس کے مہان پرواہ کو نہیں دیکھا۔ یہی حال ہمارے اہلِ مُلک کا ہو رہا ہے۔ ورنہ یہ مبارک اصول نہ صرف موجودہ قربانیوں کی وجہ سے ہی معقول ہے۔ بلکہ برہما سے لیکر جسقدر رشی ہوئے۔ جس قدر منتر درشٹا پیدا ہوئے۔ سب یک زبان اس کی تائید میں رہے۔ یہاں تک کہ سر وسیہ قربان کر گئے۔ کیا ویدوکت دھرم کی صداقت اور عظمت کا یہ اعلیٰ ثبوت نہیں ہے۔ کہ بھیا ری مہرشی دیانند سرسوتی۔ جو کہ پرلے درجہ کے یوگی۔ آپت پُرش اور آدرش سنیاسی تھے۔ ان کے گرویدہ ہوئے۔ وہ ان کی تعلیم پر یہاں تک فدا تھے کہ ان کی پرچار پر کمربستہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جیون لگا دیا۔ نہیں نہیں وہ خود یہاں تک فیضیاب ہوئے کہ مرتیو کے دُکھ کو نہایت ثبات سے سہن کر گئے ہوں۔ بلکہ اُس بھیانک وقت پر جس سہنے کا ویدوں منتر کا پاٹھ کرتے تھے بعد پرمگھا شت میں چیت بیداری یکت رہ کر نہیں کہولا کہ یہ کہتے ہوئے کہ ہر دو بار سعود و شکیمان۔ ایشور تیری یہی اچھا ہے۔ تیری یہی اچھا ہے!! تیری اچھا پورن ہو!!! آہ تیں نے اچھی لیلا کی۔ سو رگ دہام کو پدھار گئے۔ آہا ان کی مرتیو کا نظارہ بھی کیا حیرت انگیز تھا کہ پنڈت گورودت جیسے ناستک کے آستک بنا گیا واقعی یوگیوں کی مرتیو ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اُس وقت "سوامی جی مہاراج جو کہ سیدھے لیٹے رہتے خود کروٹ لی اور اک پرکار سے سوانس کو روک کر یکبارگی باہر نکال دیا"۔ (جیون چرتر مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مصنفہ پنڈت لیکھرام جی و ماسٹر آتما رام جی صفحہ ۸۷۲) کیا یہ ساری باتیں کسی خود غرضی پر ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ظاہر کرتی ہے کہ ویدک دھرم ٹھیک جیوآتما کا پرماتما کے ساتھ کرتا ہوا سمبندہ کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مرتیو دہان دُکھ سُکھ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ بقول نہیں کوئی ہوتا ہے اُن کو کلیش ؎

جو ویدوکت رکھتے ہیں اپنا چلن

بعض بھائی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کئی شہید مذاہب مثل کرسچیانٹی میں گذر چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے اجسام کو نچھاور کر دئے ہیں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ ہزاروں مسلمان محمد صاحب کے نام پر جان دیکر آئے دن میدان جنگ میں آ کر کشت و خون کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے اپنی صدق دلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ بدھوں نے ملک اور دولت۔ خویش و اقربا سب ترک کر دئے۔ اور شنکر اچاریہ سے شکست کھا کر غیر ممالک میں جا بسے اور پیشانی پر بھی اشانتی ظاہر نہ کی۔ تو کیا ان لوگوں کی یہ قربانیاں ان کے متوں کی پشٹی نہیں کرتی ہیں

صاحبان اگر جاہلوں کی قربانیاں صداقت کی دلیل ہیں تو لیلےٰ مجنوں۔ سسی پنوں۔ شیریں فرہاد۔ وغیرہ ہزاروں عاشق مزاجوں۔ بدمعاشوں ہوا و ہوس کے رنگیلوں کو جو کہ مرتے دم تک اپنے خیال و افعال سے نہیں ہٹے پہچانتے۔ کس لسٹ میں لکہا جاوے۔ لوگوں کے دیگر اہل حق کی طرح جان بحق ہوتے دیکہکر ہم سہولت اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ حقیقت کی معیار وہ مختلف مقاصد ہو سکتے ہیں۔ جن کی قربانیاں یکساں یا یکجائی ہیں۔ پس جن شہیدانِ مذاہب کا مقصد صداقت اور پاکیزگی سے خالی ہے۔ اور شرارت اور خود غرضی سے پُر ہے ان کی شہادت ان کے مت کی سچائی کی بہی کوئی معقول وجہہ نہیں ہو سکتی۔ اس اصول پر غور کرتے ہوئے ہم دیکہتے ہیں۔ کہ جینی لوگ موکش شلا یعنی شیو پور میں چپ چاپ بیٹھے رہنے کو۔ عیسائی چوتہے آسمان جس میں شادی لڑائی باجے گاجے لباس وغیرہ پہننے سے اوقات بسری ہے۔ اسیطرح مسلمان ساتویں آسمان کو رام مارگی شری پور شیوی کیلاش۔ ویشنوی بیکنٹھہ۔ گوکلیے گوسائیں گولوک وغیرہ میں پہونچنے پر اچہی اچہی عورات خورد و نوش پوشش مکان وغیرہ سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ اور پورانک لوگ سالوک یعنی ایشور کے مقام میں بود و باش رکہنے کو سامیپ یعنی ایشور کے ساتہہ چہوٹے بہائی کی طرح بسر اوقات کرنا۔ ساروپ جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے۔ ویسے بن جانا۔ سامیپ یعنی مثل خادم کے ایشور کے ساتہہ رہنا۔ سایُج یعنی ایشور سے متواصل ہو جانا۔ یہہ مکتیاں مانتے ہیں۔ اور ویدانتی لوگ برہم میں تحلیل ہو جانے کو مکتی سمجہتے ہیں۔ اب آپ دیکہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے کون صداقت پر ہے۔ کیونکہ اس جگہہ پر ہمارا مضمون مکتی وشئے پر نہ ہونے کی وجہہ سے ہم اس پر تفصیل سے نہیں لکھہ سکتے۔ لیکن یہہ لکہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ ایسی بیہودہ آشاؤں کے پیچھے

اگر یہہ لوگ شہید ہوتے ہیں تو انکی بیوقوفی ثابت ہوتی ہے نہ کہ شہادت حق۔ آپ ہی غور سے سوچ سکتے ہیں کہ یہہ لوگ شیو پور۔ موکش شلا۔ چوتہے آسمان۔ ساتویں آسمان۔ شری پور کیلاش۔ بیکنٹھہ۔ گولوک وغیرہ کو ایک جگہہ پر مقام کی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ ان مقاموں سے الگ ہو جاویں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ نظیر یہ ہیں جیسے کوئی بارہ پتہر کے اندر نظر بند ہو ویسے ہی یہہ لوگ مقید ہوں گے۔ پس یہہ ہرگز مکتیاں نہیں ہیں۔ بلکہ قیدیں ہیں۔ مکتی تو یہی ہے کہ تمام دُکہوں سے چہوٹ کر لا مقید محیط کل۔ پرمیشور اور اُسکی سرشٹی میں خواہش سے بچرنا اور مقررہ وقت تک مُکتی کے آنند کو بہوگ کر پہر دُنیا میں واپس آنا۔ پہر یہہ بہی دیکہنا چاہیئے۔ کہ ان مذاہب کی مُکتیوں کے سادہن کیا ہیں۔ جینی لوگ اپنی مکتی کے چار وسایل مانتے ہیں۔ سمیک شردہا۔ سمیک شردون وغیرہ ارہنات جین مذہب کی پاسداری کرنا اور برخلاف اعتقاد نہ کرنا وغیرہ۔ اب اگر جین دہرم بہرم نہ ہو تو اس کی تائید میں یہہ لفظ لکہنا غلطی نہیں ہے۔ لیکن تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت اس سے کوسوں دُور ہے۔ کیونکہ (۱) رتن سار بہاگ صفحہ ۶۷ میں لکہا ہے۔ کہ ایک پتہر کی مورتی گہوڑے پر سوار ہے۔ جہاں اُس کو یاد کیا جاوے وہاں ہی حاضر ہو جاتی ہے۔ اور حفاظت کرتی ہے۔ (۲) شرادہ دن کرت آتم نندا بہاونا صفحہ ۳۱ میں لکہا ہے۔ کہ باوڑی۔ کنواں۔ تالاب نہ بنوانا چاہیئے۔ (۳) رتن سار صفحہ ۱۵۶۔ باغیچہ لگانے سے مالی کو پاپ لگتا ہے۔ (۴) تتو ویک صفحہ ۱۹۶۔ اس شہر میں ایک جوہری سیٹھہ مسمی نند نے باوڑی بنوائی اس وجہہ سے دہرم بہرشٹ ہو کر اُس کو سولہ روگ ہوئے۔ اور مرنے کے بعد وہ اُسی باوڑی میں مینڈک بنا اور مہاویر کے درشن کرنے سے اُس کو اپنی ذات یاد آ گئی۔ اور مہاویر کہتے ہیں کہ میرا آنا سُنکر مجہکو پہلے جنم کا دہرم اچار یاد آ گیا

نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا۔ اور رستہ میں شریک کے گہوڑے کے پاؤں کے نیچے آ کر مر گیا۔ اور شبہہ کا دہیان کرنے سے وردر نامی ایک اعلیٰ درجہ کا دیوتا بنا۔ کیا کوئی عقلمند آدمی نامعقول باتوں پر کسی حالت میں یقین لا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر ایسی کپول کلپت باتوں پر یقین لانا ہی مُکتی کا سادہن ہے تو ہم تو ایسی ذہنیت وہم کو خیرباد کہتے ہیں۔ ان تیرتہنکروں کی حالت اور بہی عجیب و غریب ہو وہاں تو خوب ہی بے تکی ہانکی ہے۔ اس طرح سے انجیل میں درج ہے۔ (۱) کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور چہوٹے لڑکوں کی مانند نہ بن جاؤ تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ (متی کی انجیل باب ۱۸۔ آیت ۳) اگر توبہ کرنا اور بچپن اور بے وقوفی ہی بہشت کا باعث ہے تو بس چُہٹی ہوئی جو جی چاہا کرتے کراتے رہے۔ مرتے وقت توبہ کہہ دیا۔ لفظ بولنے میں لگتا ہی کیا ہے۔ پہر عقلا۔ فضلا کے لیئے تو بہشت کا دروازہ بند ہی ہو گیا۔ اور لیجیئے دیسوع کہتا ہے کہ راہ حق۔ زندگی میں ہی ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کو نہیں جا سکتا ہے ❊
(یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیت ۶) (باقی آیندہ)
راقم (گوبند رام ڈسکوی)

دیانند اناتہہ آلہ اجمیر

یتیموں کی تعداد اتنی تک پہونچ گئی ہے۔ پنڈت برہم دت جی اُدہیاپک دہرم شکشا دیانند آشرم ویدک ہائی سکول اجمیر اناتہہ اکٹہا کرنے کیلیے جا بجا بہرمن کر رہے ہیں۔ حال میں ہی اُنہوں نے اکیس یتیم بہیجے ہیں۔ حکیم سنت رام جی آنریری انا تہہ آلہ کمیٹی بہی بڑی سرگرمی اور اُتساہ کے ساتہہ کام کر رہے ہیں۔ پچہلے ایام میں انہوں نے ریاست جے پور میں کچہ پر بہاوشالی ریاکہیان دیے اور شریمان ٹہاکر کرن سنگہہ جی پنڈ و دہان آف سیلج جو بنسیر کی سبہا تہا سے قریبًا تین سو روپیہ اکٹہا کر کے

اناتھالوں کو بھجوائے۔ اناتھالیہ کے سپرنٹنڈنٹ
پنڈت دیوی شنکر بی۔اے اور سیٹھ لادھو رام جی
پردھان اناتھالیہ کمیٹی تہا دیگر ۳-۴ پرش دلی اُتساہ
کے ساتھ اناتھالیہ کی اُنتی اور ورِدھی میں پریتن
کر رہے ہیں۔ پبلک کی ہمدردی اس پاک انسٹیٹیوشن
کے ساتھ دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اور مفصل کے
آریہ بھائی اور آریہ سماجیں بھی اب سہایتا دینے
کی طرف متوجہ ہوئی ہیں۔ چنانچہ ٹھانکوٹ،
گورکھپور، دوہیشیاپور سماجوں نے اپنے اپنے
ادا چندہ مقرر کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ بھرت پور
سماج نے اپنے اں آٹا فنڈ ہی جاری کر دیا ہے۔
جس کی آمدنی سے ۱۰ روپیہ یتیم خانہ کمیٹی کے
پاس پہونچ چکے ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ۱۰
روپیہ ماہوار اس فنڈ سے اناتھالیہ کو سہایتا
ملتی رہیگی۔ ہم مہاجپوتانہ کی تمام سماجوں کی
توجہ بڑے زور سے بھرت پور سماج کی اس قابل
تقلید کارروائی کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور بھارت
ورش کی سمپون سماجوں سے گورکھپور اور
پچھلی نکوٹ سماجوں کی آگیا کا انوکرن کرنیکی
اپیل کرتے ہیں۔ چونکہ یہ اناتھالیہ مہرشی دیانند
کی وصیت انوسار دیانند آشرم کے سمبندھ میں
کھولا گیا ہے۔ اس لئے اس کا تعلق صرف راجپوتانہ
سے ہی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس کا سمبندھ بھارت
ورش کی سمپون سماجوں سے ہے اور یہ سب سے
یکساں سہایتا پانیکا مستحق ہے۔ (۲) ہمیں یہ
بیان کرکے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ شریمان بابو مدن چند
جی پردھان آریہ سماج اجمیر نے آخیر ستمبر تک ۱۰
روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور سیٹھ
لادھو رام جی نے بھی نئے یتیم آویں اُن کے لئے
فی کس ۱۰ دینے کا اقرار کیا ہے۔ ان دونوں مہاشیوں کو
اناتھالیہ کی جان سمجھنا چاہئے۔ جو کہ تن من
دھن سے ہر سمے اس کی اُنتی میں کوشاں رہتے
ہیں۔ یہ نہیں مہاشوں کی اوارتا کا نمونہ ہے کہ

یتیموں کے لئے ایک عالیشان عمارت بننی شروع ہوگئی
ہے۔ جسکا ایک حصہ بلاگت چار ہزار روپیہ تیار ہو چکا
ہے۔ باقی عمارت بن رہی ہے۔ آٹھ ہزار روپئے کی اور
ضرورت ہے۔ اجمیر نواسی بھائی تو اسکی پورتی کیلئے
بھی پورا پریتن کر ہی رہے ہیں۔ مگر بیرونجات کے
آریہ بھائیوں کا بھی فرض ہے کہ اپنے دھرم بھائیوں کو اس
بھاری بوجھ سے شیگھر سبکدوش کرکے سچے بھراتری بھاو
اور سچی ہمدردی کا عملی ثبوت دیں۔ (۳) ڈاکٹر لکھمن لال
جی برہما کا پرشارتھ خاصکر قابل ذکر ہے جو کہ بڑی پرسنتا
سے اناتھالیہ کے لئے دھن اکٹھا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب
۵۰ روپیہ پہلے ارسال فرما چکے ہیں۔ حال میں انہوں نے
۵۰ اور بھیجے ہیں اور ابھی اُن کا پرشارتھ جاری
ہے۔ ایک مہاشے شریت بابو جواہر لعل جی ڈپٹی
جیلر اجمیر کی معرفت پانچ روپئے ماہوار دینے کا
وعدہ فرمایا ہے۔ بابو متھرا پرساد جی اُپ منتری
آریہ سماج اجمیر کی بھگنی نے ۲۰ روپیہ مکان
فنڈ میں دان دئے۔ شریمتی جی اس سے پہلے ۵۰
روپیہ اور مکان فنڈ کی سہایتا میں دے چکی ہیں۔ سیٹھ
دیوی پرساد بالگوبند جی نے ۲۵ روپیہ نیا گنج ضلع کانپور
سے اناتھوں کے بھوجن کے لئے بھیجے ہیں۔ اسی پرکار اور
کئی دان شیل مہاشوں نے بھی گت ماہ میں دھن سے یتھاشکتی
سہایتا دی ہے جس کی تعداد ایک سو روپیہ سے
زائد ہے۔ تمام آریہ بھائی اور آریہ سماجیں جو اس کٹھن
سمے میں ان مصیبت زدہ بچوں کی پرورش اور رکشا
کر رہیں اجمیر کے آریہ بھائیوں کا ہاتھ بٹا رہی ہیں پرشنسا
یوگیہ ہیں۔ اجمیر نواسی بھائیو۔ نشکام بھاو سے اسی
پرکار اتساہ سے کام کرتے جاؤ۔ پرماتما آپ کے
پرشارتھ میں برکت دینگے۔ اناتھوں کی خاطر خواہ پرورش
اور تربیت کے لئے جو تشویش اس سمے آپکو پیدا ہو
رہی ہے اس کا شیگھر خاتمہ ہونیوالا ہے کیونکہ
آریہ پبلک کی توجہ اب اسطرف زور سے کھنچ چلی ہے
تم پرماتما کے بھروسے پر بے فکر ہوکر کام کرتے
جاؤ۔

(ڈبلیو-سی)

لوکل

جلندھر شہر میں ہمارے تین آریہ بھائی جو کہ گمیوبت
دھلتیہ سکھ تھے آریہ سماج میں داخل ہو کر لاہور سے آئے تھے
سب بھائیوں نے کھان پان بیوہار انکے ساتھ کھول دیا ہے۔
پنڈت بھگت رام جی اُپدیشک نے موضع دامی ستیانندی کی
بھرمن کرکے تقریباً ۶۰ دیگر رہتیہ آدمیوں عورتوں اور
لڑکوں کو بعد پرائشچت مناسب رسوم کے آریہ بنایا۔
کھالصہ جی کے پرچارک بھی گھوم رہے ہیں چنانچہ
بڑا پنڈ سے چار رہتیوں کو لے گئے تھے۔ کیوں نہیں
ہماری کھالصہ بھائی یکدم سے سب رہتیوں کیساتھ بیوہار
جاری کر دیتے تاکہ کسی طرح کا جھگڑا ہی باقی نہ
رہے۔ شہر کے آریہ سماج میں بدستور کارروائی ہوتی ہے۔
کپورتھلہ آریہ سماج کرتارپور کے جلسے کے بعد قائم ہوا
تھا۔ دو ہفتوں تک لالہ وزیر چند جی پرچار کرتے رہے
۲۰ جون کو شری مہاراج سوامی ستیانند جی اور لالہ مستی رام
جی بھی گئے۔ نبی بخش راگی نے بھجن کیرتن کیا۔ لالہ
بدری داس پلیڈر بھی شریک جلسہ ہوتے۔ رونق اچھی
ہوئی حاضری ۱۵۰ سے ۲۰۰ تک پہونچ گئی۔ انترنگ
سبھا کا باقاعدہ انتخاب ہو چکا ہے۔ لالہ بدری ناتھ
جی اُپ منتری سماج کی معرفت کل خط و کتابت ہونی
چاہئے۔ ۱۰ جون کو کوئی اُپدیشک نہ جا سکا۔ اُمید ہے
کہ آیندہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی اُپدیشک جلندھر شہر
سے جایا کریگا۔ **ضلع** جلندھر میں پرچار کی سخت ضرورت
ہے۔ لیکن نہ معلوم کہ لوکل آریہ سماج کے ادھیکاری اس
ضرورت کو کیوں محسوس نہیں کرتے۔ کوئی زمانہ تھا کہ
دیہات میں خود پرچار کرنیکا اگوا جلندھر سماج جانا جاتا
تھا۔ **سرکار** برطانیہ کی فتح پر یہاں بھی دو رئیسوں
(چچا بھتیجے) نے علیحدہ علیحدہ اظہار خوشی اپنے اپنے
طریقہ پر کیا۔ اب لوکل وکلا کی باری آئی ہے خاص
جلسہ میونسپل باغ میں ہوگا۔ جو سُنا ہے کہ خشک ہی
نہیں رہیگا۔ کھانیکا سامان بھی ساتھ ہوگا —
ہمارے شہر کے ہونہار لالہ مادھو رام جی کے پسر دل

آریہ گزٹ مطبوعہ ۳۱ رمئی سنہ ۱۹۰۰ء میں شایع کر دی ہے۔ اِس لئے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج (جو عرصہ قریباً پانچ سال سے قایم ہے) کا میں منتری ہوں۔ تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ سپتاہک جلسے ہمارے سماج کے سماجمندر میں بدستور سابق ہوتے ہیں ۔

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبہا پنجاب بابتہ ماہ مارچ و اپریل ۱۹۰۰ء

آمدنی	آمدنی ماہ مارچ و اپریل: پائی	آنہ	روپیہ	آمدنی سال حال: پائی	آنہ	روپیہ
بقایا گذشتہ	۴½	۴	۶۹۴۴۳	۱۰½	۱۲	۵۸۴۰۰
وید پرچار فنڈ	۰	۸	۴۸۶	۹	۶	۳۵۹۶
آتما فنڈ پرچار وان پاتر	۰	۰	۰	۰	۶	۴۵
چار آنہ مشن فنڈ	۰	۰	۰	۰	۱۵	۱۲۴
وشنانس	۰	۹	۹	۶	۹	۱۵۸
آریہ پترکا	۶	۱۰	۲۹۳	۴	۸	۱۰۸۶
جیون چرتر سوامی جی	۰	۱	۶۴	۰	۰	۱۴۲
چرنجی لعل میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
متفرق	۰	۰	۰	۳	۰	۵
زر امداد برائے دیگر انسٹیٹیوشن (تحریک)	۳	۰	۱۲۴	۹	۵	۲۸۱
زر امداد سماجہائے پنجاب و بلوچستان وغیرہ	۰	۰	۲۶۴	۰	۶	۲۱۶۹
گورو کل فنڈ	۰	۰	۱۰۵۰۵	۶	۱۰	۲۳۰۱۴
آمدنی سود	۰	۰	۴۶	۰	۰	۲۶۶
مدراس پرچار فنڈ	۰	۰	۳	۰	۱۲	۱۳۰
لیکھرام میموریل فنڈ	۳	۱۰	۵۶۹	۹	۱۴	۱۰۱۱
سسپنس اکونٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵
واپسی پیشگی	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰
میزان	۱	۶	۱۲۳۶۵	۹	۰	۳۶۰۴۸
میزان کل	۵½	۱۳	۸۲۱۴۸	۲½	۱۳	۹۰۴۴۸

خرچ	خرچ ماہ مارچ و اپریل: پائی	آنہ	روپیہ	خرچ سال حال: پائی	آنہ	روپیہ
سفر خرچ اپدیشکان	۶	۸	۱۶۳	۹	۰	۶۴۳
تنخواہ اپدیشکان	۹	۲	۲۲۸	۶	۱۵	۱۲۲۰
آریہ پترکا	۰	۲	۳۸۴	۳	۲	۱۳۶۵

آریہ سماجک خبریں

مقام سپاٹو (ضلع شملہ) میں سادھو گیندا رام جی نے بڑے اُتساہ سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ برج دت ایک پورانک پنڈت مقابلہ کے لئے آیا۔ مورتی پوجا پر بحث ہوئی سادھو جی کی یکتیوں کا پنڈت سے ایک بھی جواب بن نہ آیا۔ یہاں بھی وہ پیش کئے۔ جن کا مورتی پوجا سے تعلق نہ تھا۔ جن کا کھنڈن خوب ہوا۔ آخر ایک دن آریہ اپدیشک کا گذر اُس کے مندر کے پاس سے ہوا۔ اُس نے سادھو جی کو بلا لیا۔ اور باتیں کرتا رہا۔ لیکن بعد میں غلط مشہور کر دیا کہ وہ مورتی پوجا کر گئے۔ اس پر سادھو گیندا رام جی نے دو دنوں تک پورانک مت کا خوب کھنڈن کیا۔ اور اُسی جگہہ براجمان ہیں۔ ہم امید رکھیں گے کہ سادھو جی اُس جگہہ ضرور آریہ سماج قایم کر دیں گے ۔

آگرا آریہ سماج میں لالہ ہردواری لعل جی نے لیکچر دیا۔ ایک دو اور لیکچر بھی دیں گے۔ آگرا سماج کے یتیم خانہ کی لالہ صاحب موصوف تعریف کرتے ہیں۔ سماج اس وقت نو یتیموں کی پرورش کر رہا ہے۔ اور نہیں یتیم پرورش کیلئے اور منگائے ہیں۔

ڈبائی ضلع بلند شہر میں پنڈت بدری دت جی اُپدیشک نے بڑا اُتم دہرم پرچار کیا۔ اُپدیشک مہاشہ کی پریرنا سے سماج مندر کی طیاریاں شروع ہیں۔ ٹھاکر نراین داس صاحب رئیس نے جگہہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بابو کبیر ناتھ جی نے عمارت بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جب ایسا اُتساہ ہے تو سماج مندر تو بنا پڑا ہے۔

خانپور (ضلع مظفر گڑھ) آریہ سماج نے ۱۰ روپیہ نقد وید پرچار فنڈ کیلئے بھیجا ہے۔

آریہ سماج گوکلپور میں پنڈت گنگا رام آریہ پتیا کے اُدیوگ سے پنڈت حکم چند جی کی چھتری کا دواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت جی نے آریہ سماج کو دان دیا۔

دیپالپور میں پنڈت بھوجدت پرچارک نے ایک عیسائی پادری کی جواب میں انجیل کی اصلیت ظاہر کی۔ اور عیسائی و مسلمانوں کو مباحثہ کیلئے چیلنج دیا۔ کوئی سامنے نہ آیا۔

آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور کے ادہکاریوں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ گورداس مل جی پردھان۔ لالہ نہال چند جی اُپ پردھان۔ لالہ جیٹھو مل جی منتری لالہ دولت رام جی اُپ منتری۔ لالہ گوری شنکر جی خزانچی۔ پنڈت کانشی رام جی پستکادھیکش۔ ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ بخشش رام۔ لالہ دیا مل۔ لالہ گنگا بشن۔

بمقام ٹوڈہی ملک برہما میں لالہ رلا رام جی مرچنٹ نے پرچارک میں اجمیر انا تھالا کے لئے اپیل پڑھ کر فراہمی چندہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ جو اکٹھا ہو نیپر ارسال کریں گے۔

مہاشہ گپت رائے منتری آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر لکھتے ہیں:۔ "آریہ سماج جلال آباد کے متعلق جملہ خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جو لوگ آریہ سماج سے (بباعث کرنے کارروائی برخلاف اُدیش آریہ سماج) خارج ہو چکے ہیں اُنہوں نے ایک برائے نام سماج کی خبر "جلال آباد" کے عنوان سے

پرآن کرم نہوں نے کرنال - پانی پت - دہلی اور کیتھل آریہ سماجوں کا دورہ کیا
رائے ٹھاکر دت اور دیگر کرنال نواسی بہائیوں کی تعریف کرتے ہیں - پانی پت کے لالہ
شادی رام جی پر وہاں کی خاص پرسنتا کرتے ہیں - دہلی میں جو دس روپیہ کو پنڈت
نوکر ہے - اُس کی شکایت ہے کہ ۱۲ بجے نہاتا ہے - اور کیتھل کے ڈاکٹر بہاگ مل جی سیکرٹری
کے مچشا رتہہ اور دہرم بہاؤ کی کمال تعریف ہے - کہ اپنی سنتری کی بیماری میں بہی سماج
کا کام اُتساہ سے کرتے ہیں - لالہ رام لبہایا جی لکہتے ہیں - کہ کچھ عرصہ جالندھر
میں قیام کریں گے - اُپدیشک مہاشے درشن دیویں ۞ (ایڈیٹر)

پنڈت گنگا رام جی منتری آریہ سماج مظفر گڑہ سالانہ جلسہ آریہ سماج خیرپور
کے مفصل حالات قلمبند کر کے بہیجتے ہیں - ہم گذشتہ ہفتہ اس سالانہ جلسہ کے مختصر
حالات لکہہ چکے ہیں - پنڈت گنگا رام جی نے اس مراسلہ میں پوراتکوں کے مکروہ اور
کمینہ حملوں کا مفصل بیان کیا ہے - اور ظاہر کیا ہے کہ باوجود سخت مخالفت کے ۲۰۰
سے ڈیڑہ ہزار تک برابر حاضری ہوتی رہی - پنڈت دولت رام جی کی آخری لکچر کا
بڑا اثر ہوا لکہی ہے آریہ سماج خیرپور نے بلا اپیل پراویڈنٹ فنڈ کے ۹۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کو بہیجا

پرچارک کے اُپدیش

آپکے اخبار میں شایع ہوئے - منوہر اور رسیتا رنگ ورشنک اُپدیشوں کو پڑہ کر ایک دن میرے
خیال میں آیا - کہ اگر اس ستیہ دہرم شونیہ دیش میں ان کا پرچار ہو جاوے تو ضرور لوگوں
کو فایدہ پہونچیگا - میں اور ایک پرشارتھی جن کا نام وامودہر پنڈت اسسٹنٹ مرہٹی ٹیچر
ہے - دونوں نے مل کر اُن میں سے دو آسان اُپدیش اول "دشتیا شانتی کا ادہکاری
کون ہے" اور دوسرا "عملی کرم پہل بھوگ" کا ترجمہ مرہٹی زبان میں کر کے چند جگہوں پر
بطور نمونہ کے روانہ کر دیا تہا - سب جگہوں سے تعریفیں آئیں اور سول لیکہک کو دینے
دینے کیلئے لیکہہ آیا ہے - اُن کا دہنیہ واد آپ کی سیوا میں پیش کرتا ہوں - آشا ہے کہ
آپ سویکار کریں گے - ایک کسٹم کے افسر یہہ بہی لکہتے ہیں کہ آپ کے بہیجے ہوئے دو
اُپدیش جو وقت میرے پاس پہونچے اُس وقت وہاں کسٹم سپرنٹنڈنٹ افیس کے لوگ
جو اپنے افسر کے ساتہہ دورہ پر آئے ہوئے تہے موجود تہے - ہر ایک نے اُن اُپدیشوں
کی کاپی کر لی - آئندہ اس قسم کے لیکہہ آویں تو ضرور بہاشانتر کر کے روانہ کر دیجئے
بمبئی کے منورنجک نام کے ایک پُستک کے مالک نے تو اِن دونوں اُپدیشوں کو اپنے
پُستک میں چہاپ دیا ہے - اور آئندہ کے لئے اِس قسم کے اُپدیش چہاپنے کے لئے
اقرار کیا ہے - اِس چہوٹے سے تجربہ سے یہہ امید ہوتی ہے کہ آپ کے اخبار میں آنے
والے اُپدیشوں کو دکشنی زبان میں ترجمہ کر کے چہپوا دیویں تو بہت اُپیوگ ہوگا
پرنتو یہاں کے برہمن لوگ پنجاب کے برہمنوں کے بہہ سیٹ بدستے بےخبر نہیں ہیں
[illegible] کے ذرا خلاف دیکہا کہ جہٹ اُٹہیں گے - کہ یہہ وید کی رچا

مد	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
جیبوں میں چہوٹی رسوائی جی	۰	۰	۰	۹	۶	۴۰۸
کتھیٹ گزٹ ہیں مانگا ولالہ نرنجن لعل	۰	۰	۱۰		۰	۳۰
ایڈیٹ ایفٹ پنڈت گورودت	۰	۸	۴۱	۰	۸	۱۲۱
ویدک پاٹھ شالہ واشرم گوجرانوالہ	۰	۰	۲۳۰	۰	۰	۶۹۰
متفرق اخراجات	۳	۳	۲	۹	۱۲	۷
ٹیکو کرو دیوی میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر	۰	۰	۲۴۶	۰	۰	۵۳۸
سایر خرچ	۹	۱۰	۷۳	۹	۷	۱۴۷
اخراجات لائبریری	۹	۱۰	۲۳	۹	۸	۲۰۶
ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
نٹ ویدک دہرم { دیگر انسٹیٹیوشن ۳۵۳-۴-۹ ؛ سماجہائے ۱۰۱۸---- }	۹	۳	۱۳۷۱	۶	۱۵	۴۰۰۴
اخراجات گوروکل	۳	۳	۵۲۹	۹	۱۰	۱۴۴۵
لیکہرام میموریل فنڈ	۶	۷	۳۸۰	۰	۶	۱۰۲۴
مدراس پرچار فنڈ	۶	۱	۷۳	۰	۱۵	۲۳۲
میزان	۰	۱۴	۳۸۶۶	۹	۱۳	۱۲۱۹۶
زر نقد	۵½	۱۵	۷۸۲۸۱	۵½	۱۵	۷۸۲۸۱
میزان کل	۵½	۱۳	۸۲۱۴۸	۲½	۱۳	۹۰۴۷۸

دستخط	دستخط	دستخط	دستخط
گیا چند خزانچی	مدن گوپال اکونٹس کلرک	شیو دیال ایم اے سکریٹری	پڑتال کنندہ گلاب چند لال

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے -

مہاشہ گوپالداس جی ساکن نہرو ٹل کلاس پبلک ہائی سکول جالندھر - ہمیں اسقدر
فرصت کہاں ہے کہ علیحدہ علیحدہ مفصل جواب اور اعتراضوں کے جوابات لکہہ کر بہیجیں
جس قسم کا خط آپ نے لکہا ہے - روزانہ تقریباً دو تین ایسے خطوط پہونچ رہتے ہیں - اور
سوالات محض اُن مضامین پر ہوتے ہیں - جن پر کہ کتابیں مفصل لکہی ہوئی موجود
ہیں - اگر ہر ایک کا جواب لکہا جاوے تو سوائے اس کے اور کوئی کام کرنا مشکل ہو جاوے
پس معاف فرمائیے - منشی نراین کشن - ماسٹر آتما رام اور دیگروں نے بہت
کچھ انس ہکشن کے نشیدہ پر لکہا ہے - اُن کے گرنتہہ منگا کر پڑہئے ۞ ایڈیٹر -

آئندہ واکیہ نہیں۔ اس لئے دیکھنی ہے کہ آپدیشوں کے سرو بھاگ میں جو سنسکرت شلوک وغیرہ آپ درج کرتے ہیں وہ کہاں کا اور کتنے نمبر کا ہے۔ از راہ مہربانی پتہ ستھوں لکھ دیا کیجئے گا۔ آپ کا خادم اس سرتیواس رام ڈپٹی اکونٹنٹ اول تعلقہ دارانیس ضلع دہاراشیو معرفت بارسی شہر جی آئی پی ریلوے۔

گروکل جاری ہے

تہذیب کے موجودہ معیار پر لنڈن کے بورڈنگ ہوس و جرمنی کی درسگاہیں اس امر کا ثبوت ہم پہنچانے کے لئے کہ ہر ایک غریب و امیر کے بیٹے اور بیٹیوں کو دنیا کی اغراض سے بچا کر ان کی خداداد شکتیوں کی افزائش و نمو دگی کے لئے تعلیم دینا بہترین نمونے خیال کئے جاتے ہیں۔ بھارت ورش میں ان زمانوں میں جن کا فخر ذریعہ تاریخ (تاریخ) ہمارے دلوں میں موجود ہے۔ یہہ طریقہ تعلیم راجوں و مہاراجوں کا فرض اعلیٰ سمجھا جاتا تھا۔ جس کے نمونے انیسویں صدی کے گھور اندھکار تک پہونچتے ہیں۔ پیارے متّرو! ذرا دھیان دیکر سیری رام کہانی کو سنو۔ انیسویں صدی کے درمیان میں جبکہ پنجاب کے لوگ تاریکی حالت تذبذب سے فارغ ہو بھیڑیا چال کی طرح مغربی تعلیم کے شیدا بن رہے تھے۔ جبکہ پادری پنجاب کے لوگوں میں عیسائی مت پھیلانے کے لئے مشن سکول بڑے بڑے شہروں میں قائم کر پر چار تھا کی مہا جنگلا رہے تھے۔ جبکہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی گنگا کے کنارے گوڑہ و چاروں میں مبتلا ویش منی کے درمیان میں محو ہو بھرمن کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ہماچل پہاڑ کی دامن شمال میں مہاراجہ رنبیر سنگھ کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو عملی کارروائی کے لئے جگہہ بہ جگہہ اپنے ادھین رشیوں کی سنتان آریہ پرجا کے نمت گوروکل بنانے کا وچار تھا۔ اس شوربیر پرجا کے پالک مہاراجہ کے پرتنا رتنہ سے جموں صوبہ میں جموں۔ پرمنڈل اور اُترا دہنی ہر سہ جگہہ پاٹھشالائیں

ستھاپت ہوئیں۔ ان میں سے ہم موخرالذکر کا حال بیان کر کے آریہ پبلک کی توجہہ اس سندر ستھان کے مہتو کو معلوم کرنے اور اس کے گرہن کرنے کے لئے مبذول کریں گے۔ اُترا واہنی۔ جموں سے قریباً ۲۳ میل بجانب جنوب مشرق یہہ جگہہ واقع ہے۔ وجہہ تسمیہ یہہ کہ دیوکا ندی جس کا پورانوں میں بہت جگہہ ذکر آیا ہے اور جو جانب جنوب و مشرق بہتی ہے۔ اس سے ایک چھوٹی سی ندی نکل کر جانب شمال نکلی ہے جس سے اُترا واہنی نام پڑ گیا۔ اس کے نزدیک چھہ۔ سات میل کے فاصلہ پر سانجہا تحصیل و ضلع جموں و پرمنڈل بفاصلہ ۵ میل دو ہی جگہہ آبادی کی ہیں۔ چاروں طرف سلسلہ پہاڑ جو دھولی کہلاتا ہے۔ بہت دور تک چلا گیا ہے اور اس کے درمیان کوئی ایک میل کی لمبی و چوڑی خوشنما ریتلی وادی ہے۔ اس جگہہ کی بناوٹ حسب ذیل ہے۔ مہاراجہ صاحب مذکور نے اس قدرتی خوشنما ستھان کو انسانی ہاتھ کی خوبی صفائی سے زیادہ مزین بنا اس طرح آراستہ کرایا تھا۔ وہ بڑی بھاری شوجی کے مندر طیار کرا کے ایک کے گرد جو ندی سے بجانب شمال واقع ہے۔ پھل پھولدار باغیچہ لگوایا۔ دوسرا باغیچہ اس کے ہمراہ بہت لمبا طیار کرا کر درمیان میں بنا کسی عمارت کے بنوایا۔ جبکہ جانب جنوب میں جہاں کہ مصفا جگہہ مقصود ہو چکی تھی۔ دو باولیوں کا بمعہ چھوٹی سی عمارت کے۔ تیسرا باغیچہ جس میں زیادہ وہ درخت تھے جو ہمیشہ سرسبز رہیں تیار کرایا۔ اس میں بڑ اور پیپل کے سایہ دار درخت بہت تھے۔ یہہ تینوں باغیچے اور سامان آب و نشست بمعہ میوہ جات کے ودیارتھیوں کے نمت تھا۔ اس باغیچے اور نہوڑی اور زمین کے گرد ایک پختہ دیوار جس کی صرف دو پھاٹک تھے بطور حلقہ بنی ہے۔ اس زمین پر مفصلہ ذیل جگہہ اس صورت میں تعمیر ہوئی ہے۔ بازار کے دائیں ہاتھ دو مربع حویلیاں جس میں ہر ایک کا ضلع دو کنال زمین کے ہوگا۔ ایک بغرض پاٹھشالا اور دوسری بغرض مندر بنوائی ہیں۔ ہر ایک حویلی میں

قریباً ۳۰ فراخ کوٹھیاں طیار کرائیں۔ اور اس کے اوپر دوسری چھت پر رہایش کے لئے کافی جگہہ بن گئی ہے۔ مندر کے گردی کی کوٹھیوں میں چھبیس برہمچاری ودیارتھیوں کے بھوجن آدی کا پربندھ کیا گیا۔ جبکہ دوسری میں صرف پٹھن پاٹھن و رہایش تھی۔ احاطہ پاٹھشالا و باغیچہ میں دائیں جانب بازار میں بھی سات آٹھ دوکانیں بنائی ہیں اس کے متعلق باقی عمارت منیجر پنڈت و سپرنٹنڈنٹ کی رہایش کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس رہائش کے گرداگرد قریباً چاروں طرف مصفا پانی کی چھوٹی سی ندی بارہ مہینے رواں رہتی ہے۔ اور سامنے دو سو گز کے فاصلہ پر دامن کوہ میں ایک عمدہ گنگا ہی ہے۔

حالات دیدہ

یہہ حالات عمارت و جگہہ جس کی خوبی و عمدگی دیدہ پر منحصر ہے۔ اس وقت تک اپنی اصلیت پر موجود تھی۔ پاٹھشالا میں براہمنوں کے ۳۰ ودیارتھی آج کل تربیت پاتے ہیں تین پنڈت جن میں سے دو وید پاٹھی ہیں۔ پڑھاتے ہیں۔ ایک منیجر بشاہرہ ماہوار اور ایک منشی بشاہرہ ماہوار مقرر ہیں۔ ایک براہمن اور دو کہار پاٹھشالا پر متعین ہیں ودیارتھیوں کو بھوجن رسوئی تیار کرتا ہے۔ سارے قریباً پندرہ برس کو تھا سے ناواقف براہمن رشیوں کے گن گاتے اور ان کو اتہاس شروع کرتے ودیا آدہین میں مصروف ہیں۔ اور ہر ایک ہر شام ان کو کتھا سنتا ہے۔ قدرت نے ایسے سندر ستھان پر چاروں طرف بکثرت مور پیدا کئے ہوئے ہیں۔

حالات شنیدہ

کہتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب نے اس ایک ... سالانہ کی جاگیر مقرر کر دی تھی۔ اور حکم تھا کہ نقد ... روپیہ اس جگہہ موجود رہا کرے۔ تمام پھل پھول ودیارتھی کھایا کریں۔ دوکانداروں کو دوکانیں مفت دی گئی تھیں ... ودیارتھیوں کے لئے سامان ضروری مہیا کریں۔ ... گائیں ودیارتھیوں کے دودھ کے لئے ... پہاڑوں سے چرکر ...

نوٹ: یہہ امر شنیدہ ہے ... ہوگا۔ مگر مصنف اس کے ...

شروع میں دیا جاتا تھا۔ تین سو اور بعضوں کے خیال
میں پانچ سو ودیارتھی روٹیاں کا دان گرہن کرتے تھے۔ بیسیوں
پنڈت جن کے پڑھانے والے ہوا کرتے تھے۔ پنڈتوں کا افسر
ادھیاپک اول ہوتا تھا۔ اس کا جُدا سالن منیجر ہوا کرتا تھا
منیجر کے اوپر مہتمم ہمیشہ رہتا ہوتا تھا۔ جس کے پر وہاں خود
مہاراج ہوا کرتے تھے۔ اس پاٹھ شالا کے ودیارتھی
پرمنڈل کی پاٹھ شالا کے ودیارتھیوں کے ساتھ بحث
یا کبھی پندرہویں دن دھرم چرچا یا شاستر ارتھ کیا
کرتے تھے۔ ایک جگہ کے ودیارتھی باری باری دوسری
جگہ جا کر سرپرستی ادھیاپک یا بعض دفعہ مہاراج صاحب
شاستر ارتھ کرتے تھے۔ جیتنے والوں کو انعام ملتا
اور ان میں بیٹھنے والوں کی سرپرستی ہوتی تھی۔ ودیارتھیوں کو
نہایت تھی کہ انتہی ودیارتھیوں کا سنسکار و آدر کیا
کریں۔ جب کہ پورن ودوان ہو کر پاٹھ شالا نہ
چھوڑیں۔ مندر کے ٹھاکر جی کے نمونہ پر مرتب تھے چار لاکھ
روپیہ کا کیول سونا بصورت زیورات ان کے گلے تھا۔
تمام آمد پاٹھ شالا میں صرف ہوتی تھی ٭ ——
ہا ماتمن! وچتر کرم گتی ہے۔ جو سمے آج سے پندرہ
برس پہلے ست یگ تھا۔ آج کل یگ ہے۔ تعجب! تعجب!!
تعجب!!! ودیارتھیوں کے چہرے بجائے بشاش ہونے
کے کملائے ہوئے ہیں۔ ادھیاپک اپنی انتہی سوزش
بیٹھے ہیں۔ مندر کے زیور اٹھائے گئے۔ آمدنی بند ہوگئی
بجائے لاکھ کے دس ہزار کی جاگیر مقرر ہوئی ۳۰۰
کے ۳۰ ودیارتھی بھی رہ گئے تین ادھیاپک رہ گئے۔
خزانہ وہاں سے اٹھ گیا۔ پاٹھ شالا کی ہستی سال
دو سال پر آ رہی۔ رونق کی بجائے بے رونقی ہوگئی
ایک مندر جو مہاراجہ سورگباشی کی مرتیو پر بنتا تھا
نہو وہ جامت سے خرچ کے کارن نامکمل رہ گیا۔ تین دوکان
آباد ہیں۔ مگر چھوڑ جانے پر طیار اور بے امید ہو بیٹھے
ہیں۔ تقریباً ۲۰ - ۳۰ ابھیاگت وہاں روٹی کھاتے
ہیں ٭ پھر رہتا ہے کہ آریہ پبلک اس مضمون پر خاص
توجہ دے۔ آب و ہوا سردیوں میں معتدل۔

نوٹ: لے تقریباً ۶۰ کے لئے رسوئی طیار ہوتی ہے ٭

گرمیوں میں معمولی گرمی۔ کیونکہ ریت بوجہ نزدیکی
پانی کے سرد رہتی ہے۔ پانی سوادشٹ شدہ اور
پوتر ہے۔ وید اور اوشدھی کا بھی انتظام ہے ٭ ——
(داس۔ ایک آریہ)

مہتہ جیمنی کا دورہ

مورخہ ۲۰ اپریل کی رات کو ۱۱ بجے رات کے ملتان
شہر سے چلکر سٹیشن پر دو گھنٹہ کے لئے جا کر سو یا۔
اور ایک بجے کی گاڑی میں روانہ ہو کر ۵ بجے صبح کے
چیچا وطنی سٹیشن پر پہونچا۔ وہاں سے پیادہ پا چل کر
اسباب سٹیشن پر چھوڑ کر ۹½ بجے کمالیہ میں پہونچا۔
پاؤں میں باعث ۱۴ میل چلنے اور نئی پاپوش کے آبلے
پڑ گئے۔ سکول میں بال سبھا کے بھجن ہو رہے تھے۔ آدھ
گھنٹہ کے بعد انہوں نے اپنی کارروائی ختم کی شام کے
۲ بجے سے طلبا کا امتحان شروع کیا گیا۔ اور ۲۹ ر
کی صبح کے ۱۱ بجے تک امتحان طلبا ختم کیا۔ سکول کو تسلی
بخش حالت میں دیکھا اور خاصکر طلبا کے چال چلن اور
دھارمک زندگی اور وید منتروں اور بھجنوں کے گانے
سے بہت آنند پراپت ہوا۔ ماسٹر سندر سنگھ کی موجودگی
کمالیہ سکول کے طلبا اور سماج کیلئے ایک برکت الہٰی ہے۔

حالت کمالیہ

یہ ایک اچھا قصبہ مکانات پختہ آٹھ ہزار کی آبادی
کا تحصیل و ضلع منٹگمری میں واقع ہے۔ یہاں آریہ سماج
سنہ ۱۹۰۲ء سے ستھاپن ہوئی ہے۔ جس کے پردھان مہاشے
شادی رام جی دوکاندار اور فوٹوگرافر ہیں۔ اسکی
عملی اور نمونہ والی زندگی کا اثر کل کمالیہ کے لوگوں
پر پڑ رہا ہے۔ اس کی دیانتداری اور نیک طبع نے عام
لوگوں کے اوپر عمدہ اثر سماج کا ڈالا ہوا ہے سماج
میں اٹھارہ ممبران ہیں جو کہ قریباً سب سندھیا کرنے
والے ہیں۔ دو تین ممبران روزمرہ ہون بھی کرتے
ہیں۔ مہاشے سندر سنگھ جی پردھان اور نہایت ہی
شدھ آچرن اور سنجیدہ طبع ہیں۔ ان کی اعلیٰ کریکٹر
کا اثر طلبا پر خصوصاً بہت پڑ رہا ہے۔ ماسٹر گنڈا رام

سکرٹری آریہ سماج ہیں پُرجوش نوجوان ہیں۔ سماج
علاوہ ہون اور بھجنوں اور پرچار رہنما کے ستیارتھ پر
سے کتھا ہوا کرتی ہے۔ سماج کے متعلق ایک پتری پاٹھ
شالا بھی ہے جس میں قریباً ۵۰ لڑکیاں تعلیم پاتی
یہ سکول پانچویں جماعت تک ہے اور اسکی تعریف
صاحبہ نے کئی دفعہ رائے بک میں بہت اچھی طرح کی
اس سماج کے چند ممبران نے ایک لڑکوں کا مدرسہ
کھول دیا ہے جہاں کہ یونیورسٹی کی تعلیم مع اخلاقی
تعلیم کے دیجاتی ہے۔ جس کا منیجر میں ہوں۔ سماج
اکثر ممبران دوکاندار ہیں۔ جو کہ وشواسی اور پر
پانچ ممبران چکوٹ علاقہ لائل پور میں نہر کی
کے باعث چلے گئے ہیں۔ اغلب ہے کہ وہ وہاں عمدہ
بنا دیں گے۔ کیونکہ ان میں سے ایک نے مجھے
ہم ضرور وہاں سماج بنا دیں گے ٭ مہاشے سندر
اچھے تقریر کرنے والے بھی ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کو
کہ انہیں وقتاً فوقتاً ارد گرد کی سماجوں کے سال
پر لیکچر دینے کے لئے بھیجا کرے۔ یہاں ستی مین چار
گوروکل کے لئے طیار ہیں۔ کمالیہ میں ایک مذہب
مت" بہت پھیلا ہوا ہے۔ جس کے متعلق لالہ
عرائض نویس نے پرچارک میں بہت کچھ خامہ فرسائی
کی ہے۔ یہی لوگ آریہ سماج اور اس کی کُل تحر
کے سخت مخالف ہیں ٭ یہ سماج ہر سال اپنا سا
جلسہ کرتی ہے۔ لیکن اپیل کا رواج کوئی نہیں اور
بہت اچھا کیا ہے۔ کیونکہ اپیل کرنے والے عام لوگ
جلسہ میں شریک نہیں ہوتے۔ سالانہ جلسہ
وید پرچار فنڈ کے لئے ممبران وید بنتے ہیں۔ اگر
دوسری چھوٹی سماجیں انتظام کریں تو بہت ا
ہو۔ گوروکل کے لئے سماج نے بذات ۱۲۰ روپیہ
ادا کئے تھے ٭ سماج نے [illegible] سے زمین مندر کے لئے
خریدی ہے۔ امید کہ بہت جلد ایک عمدہ مندر شہر کے
وسط میں طیار ہو جاویگا ٭ آریہ پرتی ندھی سبھا
کی طرف سے سوائے سالانہ جلسہ کے موقع کے کوئی
سال بھر میں پرچار کے لئے نہیں جایا کرتا۔ سماج کی

ہیں اکثر سوامی کرت ٹینکیں اور چیدہ چیدہ سماجک ٹینکیں موجود ہیں۔ اس کے گرد نواح میں سوائے سبلہ جیسا کھی کے اور کوئی سبلہ نہیں ہوا کرتا۔ لوگ یہاں کے نمونہ مقدمہ باز اور جھگڑالو ہیں۔ اتوار کو سماج میں کتھا اٹینڈ سے میں نے کتھا کی اور سوموار میں نے ۳۰ اپریل کو صبح اور شام دونوں وقت دو لیکچر سکول کے مکان میں عام مجمع میں "دھرم کی ضرورت" اور انسانی فرائض پر دئے۔ تعداد سامعین اچھی اور خاصی تھی۔ یکم مئی کی صبح کے ۳ بجے بسواری یکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سٹیشن پر روانہ ہوا۔ اور صبح کے ۹ بجے پہونچا۔ فاصلہ قریباً ۱۸ میل کا کچی سڑک اور بہت خراب تھا۔ وہاں پہونچکر آرام کیا۔ اور دوپہر کے دو بجے کی گاڑی میں حافظ آباد کی ٹکٹ لیکر رات کے ۱۲ بجے حافظ آباد سٹیشن پر پہونچا۔ گاڑی بہت سست چلتی ہے اور ہر سٹیشن پر آدھ گھنٹہ ٹھہرا کرتی ہے۔

درمیانی راستہ کے حالات

ٹوبہ ٹیک سنگھ ریلوے سٹیشن نیا ہی بنا ہے جہاں کہ بہت جلد تحصیل بننے والی ہے اور محکمہ نہار بھی وہاں ہوگا۔ عیسائی لوگ ابھی سے وہاں زمین خریدنے کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کو چاہئے کہ اگر اب وہاں سے زمین خرید کرے تو بہت سستی ملے گی ورنہ پیچھے لائل پور کی طرح زمین گراں ہو جاوے گی۔ چونکہ یہ سٹیشن کمالیہ اور جھنگ کے عین وسط میں ہے یہاں ایک اپدیشک سبھا کی طرف سے رہنا چاہئے۔ جو کہ اس علاقہ کا مرکز بن جاوے گا۔ اس سے آگے ایک مشہور ڈجکوٹ ہے۔ وہاں بھی سماج بننے کے لایق مقام ہے مشنریوں نے وہاں ڈیرا جما دیا ہے۔ سبھا کو وہاں اور مقام گوجرا کے لئے اور سندری کے لئے ایک اپدیشک گاہ بنانا چاہئے۔ تاکہ نئی آبادی میں ویدک دھرم کی دھونی پہونچے۔ ڈجکوٹ میں لچھمن جی سابق منتری آریہ سماج کمالیہ قیام پذیر ہیں۔ وہ بھی ایک نمونہ کی آرش زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ سبھا کو ان سے خط و کتابت کرکے اس طرف

پرچار کا بندوبست کرنا چاہئے۔ لائل پور کے متعلقہ حالات لالہ منشی رام جی اپنے دورہ میں تحریر کر چکے ہیں۔ مہتہ جھنڈا رام کمالیہ نواسی اور لالہ گنپت رائے وہاں اچھے کارکن ہیں میرا خیال ہے کہ سبھا کو چار پانچ آدمیوں کی کمیٹی بنا کر جس میں مہتہ جھنڈا رام۔ لالہ گنپت رائے۔ لکشمن جی اور لالہ کرم چند جی شامل ہوں۔ اور لالہ سوایا رام سکنہ جھنگ بھی شامل ہوں۔ اس علاقہ کے پرچار کا انتظام ان کے سپرد کرنا چاہئے۔ اور ان کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری کرکے نئی آبادی میں پرچار کا خاص انتظام کرنا چاہئے۔ اور ویدک دھرم کا جھنڈا وہاں لہراتا ہوا کھڑا ہونا چاہئے۔ اس علاقہ میں اچھے متمول زمیندار پہونچ چکے ہیں۔ ان سے خاص امداد مل سکتی ہے اگر سبھا اس طرف کچھ عنان توجہ منعطف کرے۔

حافظ آباد

گذشتہ سالانہ جلسہ کے ساتھ حافظ آباد کا خاتمہ ہو گیا۔ اودھو داس پوسٹماسٹر کی تبدیلی کے ساتھ سماج بھی بند ہوا۔ اب حافظ آباد میں کوئی متنفس ایسا نہیں جو سماج میں کا رکن ہو۔ عرصے سے سماج کا مندر بند پڑا ہے۔ ایک چابی لالہ سندر داس پنساری کے پاس ہے۔ دوسری چابی چھٹی رساں ڈاکخانہ کے پاس ہے۔ سبھا کو چاہئے کہ مندر سماج کی ہر دو چابیاں اپنی تفویض میں رکھے تاکہ پھر جب کبھی وہاں سماج بنے۔ مندر مذکور سماج کے حوالے کیا جاوے۔ سماج کا مندر باضابطہ سبھا کے نام رجسٹری شدہ ہے۔ ایک دو کلرک لڑکے وہاں سے کلرک کالج میں پڑھتے ہیں وہ آگے ہی مندر کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے رہتے تھے۔ اس لئے سبھا کو چابیاں اپنے کسی آدمی کے پاس تفویض کرنی چاہئیں وہاں ایک کلرک سکول تھا مگر انگریزی مدرسہ بننے کے باعث وہ ہٹ چکا ہے۔ حافظ آباد میں سماج کی سخت ضرورت ہے۔ سبھا کو وہاں ایک ماہ کے لئے کوئی اپدیشک بھیجنا چاہئے۔ چونکہ وہ کا نداروں میں آریہ دھرم

پھیلا کر ویدک دھرم کا جھنڈا وہاں مستقل طور پر قایم کرے۔

رات کے ۲ بجے بسواری یکہ میں جلالپور بھٹیاں کی طرف روانہ ہوا۔ اور دن کے ۹ بجے وہاں پہونچا۔ راستہ بہت خراب اور خام سڑک کا تھا جس سے ساری رات کی بیداری کے علاوہ تھکان بھی بہت ہوا۔ آتے ہی سکول کا امتحان شروع کیا۔ شام کو منڈی میں کرشنکی اپنشد کے حوالے سے "پریم مارگ اور شریہ مارگ" پر ایک لیکچر پنجابی زبان میں دیا۔ حاضری معقول تھی۔ ۳ مئی کی صبح کو پھر سکول کا امتحان لیا اور دس بجے وہاں سے فراغت پائی سکول بہت عمدہ حالت میں ہے۔ لالہ سندر داس نگر ہیڈ ماسٹر سکول بہت کارکن اور جفاکش آدمی ہیں +

عام حالات جلالپور بھٹیاں

یہ ایک قصبہ چھوٹا حافظ آباد سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آبادی قریباً پانچ ہزار آدمی کی ہے۔ یہاں بھی عرصہ ۲۰ سال سے آریہ سماج ستھاپن ہے۔ ممبران کی تعداد ۲۵ کے قریب ہے مگر ۲۰ آدمی آریہ سبھاسد ہو گئے ہیں۔ ہفتہ وار کارروائی باقاعدہ ہوتی ہے۔ سماجک پیش اکثر دوکاندار ہیں۔ جو کہ سچے پریمی بھگت ہیں۔ سماج کا مندر کرایہ پر لیا ہے اگرچہ قریباً سات (۷۰۰) صد مندر فنڈ کے لئے اکٹھا کیا پڑا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی عمدہ جگہ نہیں ملی۔ سماج کے متعلق ایک بال سبھا بھی ہے۔ جس کا جلسہ بدھ وار کو ہوا کرتا ہے۔ یہاں کے سکول کے طلبا نہایت ہی سریلی آواز سے منوہر بھجن گایا کرتے ہیں۔ لاہور سماج کو چاہئے کہ سالانہ جلسہ پر اس بھجن منڈلی کو مدعو کرے۔ رام نگر کے طلبا سے بڑھ چڑھ کر وید منتر اور بھجن یہ طلبا گاتے ہیں۔ سماجک پیش میں سے لالہ سندر داس جی بہت پرچارتی اور سرگرم آریہ ہے۔ ان کو تحریر کرنے کا خاصہ مادہ ہے میرا خیال ہے کہ اس گرد و نواح میں سبھا کو جس قدر تحریر کے کام کی ضرورت پڑے ان سے کام لینا چاہئے ساتھ ہی اگر ست دھرم پرچارک یا دیگر آریہ اخباروں کے لئے مضامین لکھنے کی چھیڑ ان کو کرنی چاہئے۔ نیز آئندہ

پرتی ندہی سبہا پنجاب کو چاہئے کہ اس علاقہ کے سماجوں کے سالانہ جلسوں اور دیگر موقعہ جات پر لالہ سندر داس کی خدمات (لیکچر) وغیرہ سے فائدہ اُٹھایا کرے۔ سبہا کو اس علاقہ کے سالانہ جلسوں میں لالہ لچھمنداس (رام نگر) لالہ جھنڈا رام (لائل پور) اور لالہ سندر داس (جلالپور) کو لیکچروں کے لیے بھیجنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے سبہا اُپدیشکوں کے بھیجنے سے سبکدوش ہو جایا کریگی۔ اور اخراجات کی بھی بہت کفایت رہیگی۔ اس قصبہ کے اردگرد بہت آبادانی قصبات ہیں جہانتک پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ ساماجک پرش اکثر اُپدیشکوں کی کمی طرح کی شکایت کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ سال میں کم از کم ایک ماہ کے لیے ایک اُپدیشک جلالپور کی سماج کے سپرد کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنے علاقہ میں بخوبی پرچار کرائیں۔ دوسرے ممبر لالہ گشن چند جی جاودر زادہ رائے موتی رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان بھی پکے اُتساہی اور روزمرّہ ہون کرنے والے وید پرچارک حامی ہیں۔ لالہ دیا رام جی پردھان ایک پُرجوش نوجوان آریہ جیم چند جی بھی کی طرز کے سبہا سد ہیں۔ بھگت ایشور داس بردہ اوستہا کو پراپت شرانہایت ہی پریمی وشواسی بھگت آریہ سماج کا ہے۔ لالہ پربھو دیال بھی ویسے ہی نمونے کے پریمی بھگت ہیں۔ لالہ برکت رام جی پردھان سکول کمیٹی اچھے متمول سبہا سد آریہ سماج ہیں۔ اس سماج نے پچھلے سال اپنا سالانہ جلسہ منایا تھا جس میں سبہا کی طرف سے پنڈت بھگت رام صاحب شیو ناتھ شاستری اور پنڈت ہیرا لال جی اور گوکل چند جی پدھارے تھے۔ اور ۱۰۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اور ۵۰ روپیہ مندر فنڈ کے لئے جمع کیے گئے تھے افسوس کہ سماج نے اب تک گروکل کے لیے کوئی چندہ فراہم کرکے نہیں بھیجا۔ یہاں بھی سماج کے کتب خانہ میں قریباً دو سو پستکیں ہیں جس میں سوامی کرت گرنتھ اور لیکھرام جی مرحوم کی پستکیں شامل ہیں ۳ مئی کی شام کو دہرم کی فضیلت پر منڈی میں لیکچر دیا ۴ مئی کی صبح کو ۹ بجے وہاں سے چلکر ۱۰ بجے

حافظ آباد پہونچا۔ لالہ کرپا رام مختار کے ہاں فروکش ہوا۔ وہاں سے سنان آدی کرکے کہان پان سے فراغت پاکر ۱۲ بجے اکال گڑھ کی ٹکٹ لیکر ۲ بجے وہاں پہونچا اور وہاں سے بسواری یکہ ۳ بجے رام نگر پہونچا۔ پنڈت دولت رام جی یہاں پہلے سے براجمان تھے۔ اور شاستر ارتھ کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ یہاں آکر سناتنیوں کی کرتوت اور سکول و سماج کی مخالفت کا سارا احوال معلوم ہوا یہاں میں نے لالہ بہودیال جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لاء و بلیڈر ملتان کے ہاں قیام کیا۔ اُنھوں نے میرے ساتھ نہایت ہی مخلصانہ برتاؤ کیا۔ اور اسقدر خاطر تواضع کی جسقدر کہ اپنے کنبہ کے ممبر کی کیجاتی ہے۔ شام کو پنڈت جی نے بازار میں کتھا کی اور لالہ لچھمنداس جی نے سکول کے متعلق کچھ پرجوش تقریر کی ۰ ۵ مئی کی صبح کو پہلے سکول کا امتحان لیا۔ اور ۱۱ بجے کے بعد کہانا کہاکر پھر امتحان سکول شروع کیا گیا۔ تقریباً ۴ بجے فراغت پائی۔ شام کے چھ بجے بازار میں میرا لیکچر ہوا جسمیں دہرم کے مہتو کو بتلانے کے بعد سکول کے متعلق غلط فہمیوں کا مٹنے بھی اُتر دیا۔ لالہ لچھمنداس جی کی مختصر تقریر کے بعد کارروائی ختم ہوئی ۰

ساماجک حالات

رام نگر سماج کا مندر اپنا ہے۔ گو باقاعدہ رجسٹری سبہا کے نام نہیں ہوئی۔ لالہ لچھمنداس جی سماج ہذا اور سکول موضع رام نگر کے لیے مجسم روح رواں ہیں جس قدر آریہ دہرم کا پرچار اور جوش وہاں ہے اسکی علت غائی لچھمنداس جی ہیں۔ ۶ مئی کی صبح کو جبکہ زور سے بارش ہو رہی تھی میں بسواری یکہ وہاں سے روانہ ہوا۔ اور قریباً ۱۰ بجے سٹیشن چناواں پر پہونچا۔ وہاں سے پیادہ موضع دلاور میں گیا کیونکہ بابو بھگوتی پرشاد جی ٹھیکہ دار و پریذیڈنٹ آریہ سماج ہذا کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار تہا اور انکو میرے ساتھ خاص پریتی اور پریم ہے۔ قریباً ۴ گھنٹے انکے ہاں ٹھیرا اور چند ساماجک وشئوں اور دو ویا سبہا

کے متعلق انکے ساتھ تذکرہ کرنے کے بعد وہاں سے گھوڑی پر سوار ہوکر چناواں پہونچا وہاں سے ۱ بجے گاڑی میں سوار ہوکر قریباً ۵ بجے کو جڑانوالہ پہونچا رشتہ یہاں لالہ رلیا رام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سٹیشن پر موجود تھے ان کے ہاں فروکش ہوا اور ان کے ہمراہ سماج میں گیا۔ یہاں سماج میں سامعین کی بہت تہوڑی ہوتی ہے۔ جائے حیرت ہے کہ گو جڑانوالہ سٹیشن جو کہ کسی زمانہ میں آریہ سماج کا خاص مشہور مقام تہا۔ کمزور حالت میں اور جہانتک ہمارے بزرگوار رشتہ یہاں کیول کشن جی آریہ سماج اور لالہ نرائن کشن جی ادھشٹاتا آشرم اور لالہ رلیا رام جی پردہان آریہ پرتی سبہا پنجاب جیسے شردھالو اور لائق اصحاب ہیں وہاں کی سماج کی کمزور حالت ہونا میری سخت تعجب کا مقام تہا۔ میں نے وہاں آنند کی پر ایک لیکچر دیا۔ اور لالہ نرائن کشن جی کے ساتھ آشرم کے متعلق خاص حالات دریافت کیے گئے اُپدیشک آشرم کو دیکھنا بھی ضرور تہا۔ اس لیے روز صبح کو معہ لالہ نرائن کشن جی اُپدیشک آشرم دیکھا۔ مکان شہر سے فاصلہ پر ہے لیکن اسمیں ودیارتھیوں کے گذارہ کے لیے مکتفی نہیں تہا کی حالت روزمرہ بتدریج اچھی ہوتی جاتی ہے جو نقایص کہ آشرم کے متعلق پہلے سمجھے جاتے تھے اب رفع ہوگئے ہیں۔ البتہ پاٹھ ودھی اور ... دائی کے متعلق ابھی اصلاح درکار ہے۔ لالہ نرائن کشن جی تو آشرم میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ودیارتھیوں سے اپنے بچوں کی طرح سلوک کرتے ہیں اور لالہ رلیا رام جی میں انتظام اور دیگر امور کے سوچنے کے لیے خاص وصف اور مادہ ہے۔ گوروکل کے ودیارتھیوں کے لیے وہاں الگ مکان کا انتظام ہو رہا ہے۔ جو کہ بہت جلدی ہونا ہے ۰ ۸ مئی کے ۹ بجے وہاں سے روانہ ہوکر لاہور پہونچا۔ چونکہ ملتان سے ایک ضروری خط کے ...

جلد واپس جانے کی ضرورت پڑی۔ اس لئے بامر مجبوری قادیاں۔ بٹالہ۔ چھینہ کا ارادہ التوا میں رکھ کر واسی کو ملتان کی طرف واپس چلا گیا۔ جیمنی

اشتہارات

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

کنیا عمر ۱۶ سال شریف خاندان از قوم اروڑہ او نزادھی کے لئے بر کی ضرورت ہے کنیا نے گورمکھی پرائمری پاس کیا ہوا ہے۔ گھر میں تعلیم پائی ہے ترپتا۔ بہ پُنک سنسکرت بھاشیہ کی مطالعہ کی ہوئی ہیں ستیارتھ پرکاش۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سنسکار ودھی۔ ماںڈوکیہ اوپنشد۔ بھرتری شتک۔ ناری بھوشن۔ ستری شکشا۔ ناری سدوپدیش پرورتک۔ وغیرہ کو چند بار باغور پڑھا ہے۔ اور ان کے سدّھانت سے بخوبی واقف ہے۔ آریہ خیالات کی ہے۔ اور کل خاندان آریہ خیالات کا ہے۔ کوئی انگ بھنگ نہیں ہے خانگی امور میں پوری واقف۔ بر تعلیم یافتہ اور آریہ دھرم کا پیرو کار از قوم اروڑہ ونزادھی ہو۔ کل خط و کتابت بنام منیجر سینٹ دھرم پرچارک جلندھر مفصل حالات کی ہونی چاہئے۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ منہرداس لوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار دلپسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش معہ قبائلی اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانیکی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۸ درجہ دوم ۶ درجہ سوم ۴۔ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا۔ **المشتہر** منیجر ہندو ہوٹل لاہور

تلاش کے لئے پارتھنا

پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر طالب علم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء سے بورڈنگ ہوس کالج موصوف سے غیر حاضر ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود یا کسی کی تحریک سے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور اُن کی ایسی غیر حاضری سے اُن کے پتا و ماتا اور بوڑھی دادی جی کے دل کو سخت پریشانی ہو رہی ہے۔ حلیہ اُن کا حسب ذیل ہے پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر برہمن عمر تخمیناً ۲۱ سال۔ گندم رنگ سفیدی مائل۔ میانہ قد۔ فربہ اندام ہر وقت خاموش رہنے کی عادت اور طرز وضع بالکل سیدھی سادی ہے۔ اثنا گفتگو میں بات کا جواب مختصر دیا کرتے ہیں۔ اور عموماً آنکھیں نیچی رکھتے ہیں۔ اور اتفاق سے جب نظر اٹھاتے ہیں تو کچھ ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور خیالات سے آریہ سماج کے اصولوں کے معتقد معلوم ہوتے ہیں۔ جو صاحب صحیح طور پر اُن کا سراغ بتلادیں یا اگر کسی صاحب کو ملجاویں تو بذریعہ تار خبر جو ضروری وسایل ہوں۔ اُن کے ذریعہ سے پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر کی خدمت میں یا مجھ کو اطلاع دیویں۔ اور اس جگہ سے جواب پہونچنے تک حسب ضرورت وموقعہ اُن کی نگرانی رکھیں تو اُن کو یہہ کل خرچ جو اُن کے اپنے پاس سے ہوگا۔ اور مبلغ ۵۰ روپیہ علاوہ بطور شکریہ کے دیا جاوے گا۔

المشتہر
دسوندھی رام محرر لالہ گنپت لال
صاحب پلیڈر انبالہ شہر

آریوں کے نام اور ۵۰ روپیہ انعام

جب بھارت ورش میں ویدشاستر کی تعلیم کا رواج کم ہونے سے ہر قسم کی تنزلی ہونے لگی تو سنسکرت کا پرچار نہ ہونے سے لوگوں کو اپنے بچوں کے سندر اور بامعنی نام رکھنے کی بھی تمیز نہیں رہی۔ چنانچہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سنسکرت سے بے بہرہ ہونے کے سبب سے عام لوگ اپنے لڑکے لڑکیوں کے نام ایسے رکھتے ہیں جو نہ صرف بہت سے ناخوشگوار اور بے معنی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض حالتوں میں ایسے لغو اور ذلیل بھی ہوتے ہیں کہ اکثر خواندہ اور سمجھدار اشخاص اُن کو زبان پر لانا باعث شرم خیال کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اشخاص بھی جن کے نام اُس قسم کے ہوتے ہیں تا زیست اپنے دل میں نادم رہتے ہیں اور اپنے والدین کی بے علمی باعث تعلیمیافتہ سوسائیٹی میں شرمندہ ہوتے رہتے ہیں۔ چند نام بطور تمثیل درج کئے جاتے ہیں۔

لڑکوں کے نام کوڑا۔ چھتر۔ بکو۔ گودڑ۔ کھوتا۔ جھاڑو۔ نگا گرہا۔ لوٹن۔ چوہا وغیرہ۔
لڑکیوں کے نام۔ چوہی۔ کوڑی۔ بستو۔ بھوی۔ بلی وغیرہ۔ آریہ سماج کی بدولت جب سنسکاروں کا رواج از سر نو قائم ہونے لگا تو لوگوں کو اپنے بچوں کے نام بموجب قواعد سنسکرت سندر اور بامعنی رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نام کرن سنسکاروں کے وقت سنسکرت ناموں کی کوئی ایسی فہرست موجود نہ ہونے سے کمال دقت پیش آتی ہے۔ اور اُس موقعہ پر غرضی اور بے معنی نام بنا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لئے یہہ ارادہ کیا گیا ہے کہ چاروں ورنوں کے پُرش اور ستریوں کے کم از کم سو سو نام کسی ودوان پنڈت سے مرتب کرا کر آئندہ سال کے لئے آریہ جنتری میں شایع کئے جائیں تا کہ ہر ایک سماج بلکہ ہر ایک شخص ان ناموں سے کافی فایدہ اٹھا سکے۔ اس لئے یہہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ جو بھائی برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر چاروں

درزوں کے پُرش اور استریوں کے ستو ستو نام (کل آٹھہ سو نام) علیحدہ علیحدہ طیار کرکے زیادہ سے زیادہ ڈیڑہ یا دو ماہ کے اندر بندہ کے پاس بھیجدینگے انکو مبلغ عہ نقد بطور انعام دئے جاویں گے۔

نوٹ ان ناموں میں خالص سنسکرت شبد ہوں اور بموجب ویاکرن اُن کا یوگ اور ارتھہ بھی درست ہوں۔ اور کل نام بولنے میں مختصر سندر اور پریہ معلوم ہوں۔ (۲) اگر کوئی مہاشے صرف نصف تعداد ناموں کی طیار کرکے بھیج سکینگے۔ تو اُن کو نصف انعام دیا جاوے گا۔ امید ہے کہ اس کو پروپکارک کام خیال کرکے کوئی نہ کوئی ودوان آریہ پنڈت اس کام کو ضرور پورا کرینگے۔

المشتہر بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال ٭

اشتہار کتب قابل دید اردو۔ ہندی

ان کتب کی میں کیا تعریف کروں جبکہ پبلک آپ ہی تعریف کر رہی ہے جس کی وجہہ سے یہہ کتب چند بار طبع ہو چکی ہیں۔ شائقین ان کو ملاحظہ کرکے خود فیصلہ کرینگے

اُردو۔ گرہست آشرم ۴؍ ۔ حفاظت منی ۲؍ ۔ برہمچاری ودہی ۲؍ ۔ معیار صحت ۱؍ ۔ بہرت اُپدیش ۔ رشی پہنچاو ۔ امول رتن ۔

ہندی

یہہ سب ہندی میں بہی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے موت کا ڈر ۔ سندہیا درپن ۔ پربہو بہگت ۔ نیت سرودہن ۔ رتن جوڑی ۔ رتن پرکاش ۔ ستری چار ۔ برہم وچار ۔ پنڈت گورودت کا جیون چرتر ۔ ست نارائن کتہا ۔ مورتی پوجا وچار ۔ منتر آنند ۔

منتر پرکاش

قیمت ۳؍ یہہ کتاب پانچویں مرتبہ ازسر نو درست کرکے پوتر اور استریوں کیلئے طبع کرائی ہی۔ جس سے ہزاروں نصیحتیں ملتی ہیں۔ **المشتہر**

چمن لال وکیل تلہر ضلع شاہجہان پور۔ کوٹہی بہائی رام چرن منی لال صاحب ساہوکار۔

بواہ وگیاپن

مہرے ایک آریہ دوست سوم خاندان ٹہاکر راجپوت جن کا گوتر بیاگر ہے۔ بڑودہ کی ریاست میں ملازم ہیں۔ اور ماہوار ۲۵ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اب اپنی کنیا کا بواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا کی عمر ۱۴ سال اور تین ماہ کی ہے۔ ہندی بہاشا کا لکہنا پڑہنا بخوبی جانتی ہے۔ اور دستکاری یعنی سینا۔ پرونا اور کشیدہ نکالنا وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکہتی ہے۔ اور صحت ہر طرح سے اچہی ہے۔ تندرست اور روپ وتی ہے۔ سوامی جی کے سدہانتوں کو اچہی طرح جانتی ہے۔ اس کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جس کا کہ چال چلن ٹہیک ہو۔ پڑہا لکہا کمانے والا۔ اور آریہ بہی ہو۔ اور زمیندار یا اچہا گذارہ رکہتا ہو۔ گریجویٹ یا گریجویٹ ہونے والے کو ترجیح دی جاوے گی ٭

شرائط طے ہو جانے پر اگر چاہے گا تو کسی معتبر استری کو کنیا دکہلائی جاویگی۔ جس کسی صاحب کو شادی کرنی منظور ہو ذیل کے پتہ سے خط وکتابت کرنی چاہئے اور اپنی عمر وغیرہ سے مطلع کرنا چاہئے ٭

المشتہر

دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ جلندہر شہر

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکہی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتمارام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۵۳۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہی قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱؍ اور مجلد کی ۱۲؍ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندہر میں مطبع ست دہرم پرچارک۔ کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبہاسد۔ لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور ملسکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اٹہانا چاہئے۔

المشتہر

کرتا رام سبہاسد آریہ سماج کرنال۔

سنسار کی گتی

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا؟

لاہور کے لاٹ بشپ پادری صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلوں نے مرزا صاحب کی طرف سے مذہبی مباحثہ کے لئے ایک چیلنج بھیجا ہے۔ ویسے تو مذہبی مباحثہ کا چیلنج آجکل کچھ خصوصیت نہیں رکھتا لیکن اس چیلنج میں جو چال چلی گئی ہے۔ وہ ایک خاص معنی رکھتی ہے۔ مرزا صاحب کو اگر مباحثہ کا شوق ہے تو آریہ سماج کے ممبروں سے کیوں کنی کتراتے ہیں انہیں چاہئے کہ آریہ سماجیوں کا چیلنج فوراً منظور کر لیا کریں لیکن انکا مقصد تو یہ نہیں ہے کہ مباحثوں سے تفتیش حق کیجاوے بلکہ یہہ سب کارستانیاں اپنی شہرت پھیلانے کے لئے ہیں۔ اس چیلنج کے ذریعہ سے پہلا امر یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو ۳۰ ہزار ہیں جو انہیں مسیح موعود مانتے ہیں دوسرا امر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب مسلمانوں کے پیشوائے وقت ہیں حالانکہ کُل اہل اسلام اس امر سے انکاری ہیں مرزا صاحب جانتے ہیں کہ اگر ہم سے کچھ بھی نہ بن پڑا تب بھی یہ کیا تھوڑی فضیلت ہوگی ہم بڑی بڑی عقلوں کی شکست کو اپنے کرتبوں سے دھو چکے ہیں اور اگر کہیں ہم نے پادری صاحب کو جاہلوں کی نظروں میں مات کر دیا تو آئندہ تمام زندگی بھر کے لئے چاندی ہے۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی حکمت عملیوں کا خاتمہ اس زندگی کے ساتھ ہی ہوجاتا ہے۔ اور اگر آتما کا ناش نہیں ہوتا تو آئندہ زندگی میں منشیہ کو اپنے کرموں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ مرزا صاحب کے چیلنج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کی سوانح عمریوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ عیسیٰ کی نسبت محمد کو زیادہ تر گناہوں سے بری ثابت کر دکھائینگے ہم نہیں سمجھتے کہ اگر ۱۲ یا ۱۹ عورتوں سے بیاہ کرنیکو علاوہ لونڈیوں کو بھی جائز سمجھنے والے محمد صاحب بال برہمچاری عیسیٰ کی نسبت زیادہ تر معصوم ہیں تو کیوں نہ ایک سو آٹھ پٹرانیوں اور سولہ ہزار گوپیوں کے مالک پورانک کرشن کو دُنیا میں سب سے بڑھکر معصوم مانا جاوے۔ کرشن کی نسبت تو مہابھارت سے نشچے ہو سکتا ہے کہ راس لیلا وغیرہ کا محض جھوٹھا کلنک ہی اُنپر لگایا گیا ہے لیکن محمد صاحب کی سوانح عمری کو جب قرآن سے علیحدہ کرنا ناممکن ہے تو ہم نہیں جانتے کہ کس بنا پر مرزا صاحب اسقدر حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کی عمر اب زیادہ ہوگئی ہے۔ موت کا پیغام نزدیک تر آرہا ہے ہم انہیں بڑی سنجیدگی سے سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنی گذشتہ زندگی پر ایکمرتبہ غور کریں اور سوچیں کہ جب آخری وقت آویگا تو وہ کیا توشہ اپنے ساتھ لیکر اپنے مالک کے حضور میں حاضر ہونگے؟

خدا گنجے کو ناخن نہ دے

یورپ کی ہر ایک قوم ایک دوسری کی دیکھا دیکھی ہر وقت لڑائی کے لئے مسلح رہتی ہے۔ اگر واقعی۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے مختلف یوروپین طاقتوں کا وزن ٹھیک قائم رکھنے اور انکو اپنی اپنی حد کے اندر قائم رکھنے کی نیت سے فوجوں پر اسقدر زر کثیر خرچ کیا جاتا تو گو ہمیں ایسے ان نوکی تہذیب اور شائستگی کی ڈینگ ہانکنے پر ہنسی تو آتی لیکن پھر بھی ہمکو اسقدر اعتراض نہ ہوتا جیسا کہ اب ہے۔ جبکہ یہ لوگ فوجوں کی موجودگی کو متانت سے برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اوپر سے دکھلاوے کے لئے خواہ کیسے ہی ملائمتی مذہب ریزولیوشن پاس کئے جاویں۔ ہر ایک ذیعقل آدمی جانتا ہے کہ یوروپ کی قومیں فوجوں کو خالی بیٹھانے میں اپنا نقصان سمجھتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ وغیرہ سلطنتوں نے اپنے عیسائی بھائیوں کے گلوں پر سوار ہونے کی بجائے افریقہ کی وحشی قوموں کو اپنی فوجوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے نشانہ بنایا۔ ملک امریکہ کی ابتدائی تاریخ اور وہاں کے اصلی باشندوں کی حالت پکار پکار کر یوروپین قوموں کی مہذب سپرٹ کی نسبت بڑی عمدہ شہادت دیتی ہے لیکن جب امریکا بھی اپنے اصلی باشندوں سے خالی ہو گیا جب افریقہ کے بھی حصے بخرے ہو گئے۔ اور جہاں گنجائش رہی وہاں کے وحشی کچھ بدتہذیب آدمی نکلے۔ تو عیسائی مہذب قوموں کا دبا ہوا وحشی پن پھر پھوٹ نکلا۔ [illegible] کئی مرتبہ چلتے چلتے رہ گئی۔ فشوڈا کے معاملہ پر فرانس اور انگلستان کی چھڑنے ہی والی تھی کہ پالیسی نے ٹیپ ٹاپ کرادی لیکن آخر کار دبی دبائی بات بوئروں کے سر پھوٹ نکلی۔ اب انکا بھی خاتمہ نظر آتا ہے لیکن یوروپ کے فرمانرواؤں کی فوجیں کریں کیا۔ یہہ بے ڈھب سوال تھا لیکن جوئندہ یابندہ۔ یوروپین طاقتوں نے چین میں شکار کے لئے میدان بنا لیا اب برابر خبریں آ رہی ہیں کہ برطانیہ۔ روس۔ جرمنی وغیرہ کے ایلچیوں کی فوجوں کا باغی مقابلہ کر رہے ہیں۔ خوب! چین کے رہنے والے۔ اپنے ملک کو بدیشیوں سے شاید بچانے کی کوشش کرنیوالے اور باغی کہے جاویں ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ چین میں کولاہل مچ رہا ہے۔ حال کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ یوروپین طاقتوں کے ایلچیوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر پیکن (دارالسلطنت چین) کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ تو بیرونی طاقتیں زبردستی دروازوں کو توڑ کر اپنی فوجیں اندر داخل کرینگی۔ اس دھمکی کا جواب چینیوں نے یہہ دیا ہے کہ تمام بیرونی طاقتوں کے مکانات برباد کردیئے ہیں اور جرمنی کے ایلچی کو جان سے مار ڈالا ہے۔ اب یوروپین قوموں نے اپنی فوج پہونچانیکا بڑا عمدہ بہانہ پایا ہے۔ لیکن ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ اس جگہ بھی فرانس اور برطانیہ کی باہمی ناچاقی ہو رہی ہے تو ہمیں تعجب نہ ہوگا۔ اگر تقسیم کے وقت فرانس اور برطانیہ میں چھڑ جاوے۔ یوروپ نے جاپان کو

بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے۔ لیکن جاپان غلطی میں پڑا ہوا ہے جس وقت چین کی سلطنت تباہ ہوگئی تو جاپان کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اُسکی ساری بہادری یورپین قوموں کی خود غرضی اور زمین پرستی کے روبرو گرد ہو جائیگی۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اسوقت روئے زمین پر گورے چمڑے والے اپنے آپکو کالوں کے مالک سمجھتے ہیں۔ لیکن یکہ رتا نہیں ہوتا۔ کیا آریہ ورت کے سوائے کسی زمانہ میں چکرورتی راجے نہ تھے۔ کیا عرب کے بدو کسی وقت ساری دنیا کو اپنی طاقت کے روبرو ہیچ نہیں سمجھتے۔ پرمیشور کی مہما اپار ہے۔ اُسکا پار انسان نہیں لے سکتا۔ کاش کہ یوروپین قومیں نباتات سے ہی سبق لیں جنمیں قاعدہ ہے

کہ ع ہند شاخ پُرمیوہ سر بزمیں۔

لیکن یہاں تو معاملہ ہی دگرگون ہے۔ گنجے کو ناخن مل گئے ہیں۔ پھر سر کی خیر کہاں ؛-

---

موسم کی حالت

موسم کی حالت عجیب ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو شدت گرمی کے مارے لوگ تڑپ رہے ہیں۔ کنوؤں میں پانی تک کا خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اگر کہیں برسات شروع ہوتی ہے۔ تو یا تو کلکتہ کی طرح جھڑی لگ جاتی ہے۔ اور یا آسام کی طرح سخت طوفان آجاتے ہیں۔ آسام کے طوفان میں جو تقریباً ۱۸ اپریل کو آیا تھا۔ ۲۸ آدمی مرگئے اور ۵۰۰ زخمی ہوئے تھے۔ ایسا سخت طوفان بتلایا جاتا ہے۔ کہ روئے زمین پر کبھی نہیں آیا۔ مکانوں کے چھپر اڑ گئے۔ درخت لاکھوں جڑسے اکھیڑ کر طوفان نے پھینک دئے۔ مکان بالکل برباد ہوگئے۔ کوہ ڈارجلنگ پر بھی کئی جگہوں سے پہاڑ گر پڑے لیکن جان و مال کو چنداں نقصان نہیں پہونچا۔ اس دیش کی اس وقت عجیب حالت ہو رہی ہے۔ یا تو مینہ کو ترس جاتے اور یا اگر برستا ہے تو تہ وبالا کرجاتا ہے اس لئے اب لوگ زیادہ برسات کے لئے پرارتھنا

کرنے سے بھی گھبراتے ہیں۔ جالندھر خاص میں ۱۶ - کی شام کو ایک آندھی آئی جس کے بعد بادل گھر آئے۔ بالکل آتا پہل چھلا (چھوٹی برسات) ہو گئے تھے۔ لیکن چند ایک قطروں نے دوسرے دل آگ دُگنی بھڑکا دی۔ ان قدرتی سامانوں کا مقابلہ انسان کی ہمت بھلا کیا کرسکتی ہے۔ اسلئے پربہو سے نرتا پوریک پرارتھنا کرو کہ ہمیں سہن شکتی پردان کریں "تاکہ ہم یہہ کہنے کے ادہکاری بن سکیں " پربہو تمہاری منگل اچھیا پورن ہو "

دیوناگری کے ہتیشوں کو کیا کرنا چاہئے

ہم کیول انیہ سماچار پتروں میں ہی ایسی تحریک نہیں دیکھتے کہ پشچم اُتر دیش کے لاٹ صاحب کا دیوناگری کی سہائتا کے لئے دھنیہ واد دینے کے لئے کمیٹیاں کیجاویں۔ اور تاریں بھیجی جاویں بلکہ ہمارے بعض نامہ نگاروں نے بھی اس طرح کی صلاحیں دی ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں بجائے جلسوں اور ریزولیوشنوں میں وقت ضایع کرنے کے خود دیوناگری میں زیادہ تر پستک بنوا کر کا پرچار کرنا چاہئے۔ اس وشہ میں جو کام ست دہرم پرچارک نے پنجاب میں کیا ہے۔ شائد ہی کسی دوسرے پتر نے کیا ہو۔ لوگوں کے خیالات کو رفتہ رفتہ پلٹا دیکر اسنے اُنہیں مجبور کیا ہے کہ سنسکرت کے زیادہ تر شبد اپنی بول چال اور تحریر میں استعمال کریں۔ جو جو کنا کشش اس پتر کی آدشٹانگ زبان پر لکہنویوں کی طرف سے ہوتے رہے اُن سب کو برداشت کرتے ہوئے گیارہ برسوں کے عرصہ میں ست دہرم پرچارک نے آریہ سماج میں کم از کم دیوناگری کے پورے پرچار کا دروازہ کہول دیا ہے۔ اسوقت خاص تحریک ہو رہی ہے۔ اور جسقدر کام ایسے وقت میں ہو سکتا ہے معمولی وقت میں اُسکا نصف بھی ہونا مشکل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دیوناگری کے

پریمی واقعی کام کرنے کے ڈہنگ پر قدم آگے بڑہائیں گے کمیٹیوں اور جلسوں کی خبروں میں ایک خبر ہم نے بڑی خوشی سے سُنی ہے۔ وہ یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب ایودھیا نے اپنے تمام علاقہ میں احکام جاری کر دئے ہیں کہ آئندہ کے لئے کوئی آدمی ملازم نہ رکھا جاویگا جو دیوناگری بھاشا سے واقف نہ ہو اور ساتھ ہی موجودہ ملازموں کے لئے ۶ ماہ کی دیوناگری سیکھنے کے لئے مہلت دی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر دو ایک مقدس اور با رعب ہندو رئیس دیسی ریاستوں میں کوشش کر کے دیوناگری کا پرچار کردیں تو کوئی زمانہ آجاویگا۔ جبکہ سارے بھارت ورش کی دیش بھاشا ناگری بن جاویگی ؛-

---

میٹھا گی را اُڈ کا ھم پیدا شد

اسموقعہ پر پنجاب میں شائد سکھوں کے سوا نہ بعض سیدھے سادے آدمی یہہ شور مچا رہے ہیں کہ پنجاب کی مروجہ زبان پنجابی قرار دی جاوے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ پنجابی زبان سے کیا مراد ہے۔ اگر پنجابی زبان وہ ہے جو کہ گانوئیں بولی جاتی ہے تو اسکا عدالت کی زبان ہونا بالکل کٹھن ہے۔ اور اگر صرف یہ مطلب ہو کہ لنڈے حروف میں اردو زبان لکھی جاوے تو اس سے بڑہکر کوئی غلطی نہیں ہوسکتی۔ لنڈے اکشروں میں لگ ماترا کا نام و نشان نہیں ہے۔ لیکن اگر پنجابی اکشروں سے مراد گورمکھی سے ہے تو وہ تو سنسکرت اکشروں سے بگڑ کر بنے ہوئے ہیں۔ اسکی کوئی دیاکرن (صرف نحو) ہے اور نہ ہی دیوناگری سے مختلف کوئی قاعدہ ہے۔ لیکن ہم بھول گئے۔ جب سے سکھوں کے سر پر یہہ خبط سوار ہوا ہے کہ ہندؤں سے علیحدہ ایک نئی قوم کی بنیاد رکھیں اُسوقت سے گورمکھی کی گراہر بھی بنگئی ہے۔ اور اب دعویٰ یہہ ہے کہ گورمکھی زبان الہامی ہے لیکن باوجود اس سارے دعوے کے گورمکھی کبھی بھی سارے بھارت ورش کی زبان نہیں ہوسکتی اس لئے ٹیڑہی پالیسی کو جواب دیکر پنجاب کے سب

اُپدیش

उद्गीतमेतत्परमं तु ब्रह्म
तस्मिंस्त्रयं सुप्रतिष्ठाक्षरं च
अत्रान्तरं ब्रह्मविदो विदि
लीना ब्रह्मणि तत्परा योनि
क्ताः ॥ संयुक्तमेतत्क्षरम
च व्यक्ताव्यक्तं भरते विश्व
शः । अनीशश्चात्मा बध्यते
क्तृभावाज्ज्ञात्वा देवं मुच्यते
पाशैः ॥

... تین کے مجمع کا ذکر کیا گیا ہے - یعنی ... (پرم آتما) پرکرتی - اور غیر فانی جیوآتما ... ٹھیک ٹھیک فرق جانکر ہی برمہ گیانی ... برمھ میں لین ہوکر - یعنے اُس کے اندر ... ہستی کو بھُلاکر اُس میں رہکر مگن ... ن (تناسخ) سے چھوٹ جاتے ہیں ... جیوآتما اور پرکرتی جو باہمی ملے ... ہیں - اور اُنکی تمام حاضر اور غائب ... وں کا سہارا محض پرماتما ہی ... جیوآتما (بھی چیتن ہے لیکن) بے ... اور کرموں کے پھل بھوگنے والا ... سے جڑ پرکرتی (علت مادی) کے ... ن میں پڑتا ہے - مگر روشنی کُل ... رکو جانکر سب بندھنوں سے چھوٹ ... ہے -"

... پرکرتی - اور جیوآتما - تینوں انادی ... لیکن جب ہم ان کے گُن تو ورکتا ... سروپ کا ہی مقابلہ کرتے ہیں ... میں زمین و آسمان کا فرق نظر ... ہے - پرکرتی (علتِ مادی) انادی غیر فانی تو ہے لیکن جڑ ہے - بذاتِ خود کوئی حرکت نہیں کرسکتی - اگر ایسی ہستی بیشمار برسوں تک پڑی رہے - تب بھی کسی مصرف کی نہیں - جب تک کہ اِسے حرکت دینے والا کوئی چیتن نہو - لیکن جیوآتما اس سے بڑھکر ہے - وہ نہ صرف انادی ہی ہے - بلکہ چیتن بھی ہے - مگر اپنی کمزوری کے باعث وہ پراکرت پدارتھوں میں پھنسکر دُکھ اُٹھاتا ہے - اِس دُکھ سے اُسے بڑی بھاری نفرت ہے - لیکن افسوس کہ باوجود اِس سخت نفرت کے بھی اپنی کمزوری کے باعث وہ پرکرتی کی مایاوی زنجیروں کو توڑ نہیں سکتا لیکن پرماتما نہ صرف ست یعنی ازلی اور ابدی ہی ہے - نہ صرف چیتن ہی ہے - بلکہ اس سے بڑھکر آنند سوروپ ہے - دُکھ اُس کے نزدیک نہیں پھٹکنے پاتا - کیونکہ وہ گیان سوروپ یعنی روشنی کُل ہے - پس جیوآتما سے تعلق رکھنے والی دو ہستیاں ہیں - ایک اندھیری اور دوسری روشن جملہ دُکھ اندھیرے میں ہے اور جملہ آنند روشنی میں - اِس لئے برمھ گیانی لوگ پرکرتی اور پرماتما کے سوروپ میں تمیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں - وے جانتے ہیں - کہ وے بیحد کی حد نہیں لے سکتے - اور اِس لئے پرماتما کے گُنوں کا انت لینا اپنے لئے ناممکن سمجھتے ہیں - لیکن ساتھ ہی وے اِس سے بے خبر نہیں ہیں کہ جب تک روشنی کے اندر نہیں آتے - جبتک کہ اندھیرے سے کنارہ کشی نہیں کرتے تب تک اُن دُکھوں سے چھوٹنا ناممکن ہے - جو کہ انسانوں کو دیاکُل کر رہے ہیں - اِس لئے وے اُن سے چھٹکارے کے لئے اسقدر کافی سمجھتے ہیں کہ پرماتما اور پرکرتی - روشنی اور اندھیرے کے اندر تمیز کرسکیں تاکہ اندھیرے سے بچنے کی کوشش کرکے روشنی میں پہونچ دُکھوں کی جڑ کو کاٹ سکیں - کیونکہ جیوآتما گو چیتن ہے تاہم بےبس ہے - اُنکی طاقتیں محدود ہیں - پرکرتی اسکے مقابلہ میں مہان ہے - اور جبکہ ہم اُن بیشمار حرکتوں کا خیال کرتے ہیں - جو کہ پرماتما نے اپنے انادی نیم کے مطابق اُس کے اندر چھوڑ دی ہیں - تو تُچھ انسان کی اُسکے مقابلے میں کچھ ہستی دکھائی نہیں دیتی - مگر باینہمہ انسان چیتن ہے - گو اشکت ہے - تاہم شکتیمان کا سیوک ہے - پرکرتی اُسے بندھنوں میں ڈال دیتی ہے - کرم پھل کے لئے جیوآتما کے گرداگرد مضبوط زنجیروں کا سنگل پڑا ہوا ہے لیکن جیوں ہی کہ اندھیرے سے گھبراکر روشنی کُل پرماتما کے تیج کا سہارا لیتا ہے - یہہ کُل زنجیریں موم کی طرح پگھل جاتی ہیں - آتمک سورج کی کرنیں اُنہیں ایکدم سے پگھلاکر بہادیتی ہیں اور سیوک اپنے سوامی کی سیوا میں چلا آتا ہے - بجائے قید خانہ کے حضوری میں حاضر ہوجاتا ہے - اور جگت پتا کی شرن میں آکر تمام تکلیفوں کو بھول جاتا ہے - پس پیارے ناظرین! آپ سب اپنے اصلی مقصد کو سمجھ کر بجائے چھلی چیزوں کی کا پتہ لگانے کی کوشش کرنے کے پرماتما کو پہچانو اور مضبوطی سے اُسکی شرن پکڑو - کیونکہ اُسکی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

گوشوارہ حساب آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

آمدنی	تعداد آمدنی ماہ مئی			تعداد آمدنی سال حال		
	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۶۸۲۸۱	۱۵	۵½	۵۸۴۰۰	۱۲	۱۰½
وید پرچار فنڈ	۱۶۵	۲	۳	۳۷۶۱	۱۰	۰
آنہ فنڈ و پرچار دان پاتر	..	..	..	۴۵	۶	۰
چار آنہ فیس فنڈ	..	..	..	۱۲۴	۱۵	۰
وشا نشن	۹	۱	۰	۱۶۶	۹	۶
آریہ پتر کا	۱۰۵	۵	۰	۱۱۹۱	۱۳	۴
جیون چرتر سوامی جی	۳۶	۸	۰	۱۶۹	۸	۰
چرنجی لال میموریل فنڈ	-	..	..	..	..	..
متفرق	..	..	..	۵	۰	۳
زرامانت برائے تحریک ہائے (انسٹیٹیوشن) وغیرہ	۲۰	۰	۰	۳۰۱	۵	۶
ایضاً سماجہائے وغیرہ	۱	۰	..	۲۱۸۰	۶	۰
گوروکل فنڈ	۶۴۴	۵	۰	۲۳۳۴۱	۱۵	۶
سود	۱۶۲	۱۲	۰	۴۲۸	۱۲	۰
مدراس پرچار فنڈ	..	..	..	۱۲۰	۱۲	۰
لیکھرام میموریل فنڈ	۲۵۳	۹	۶	۱۲۶۵	۸	۰
چنس ایکونٹ	..	..	..	۱۵	۰	۰
زر پیشگی وصول شدہ	-	..	..	۳۰	۰	۰
میزان	۱۲۰۱	۹	۹	۳۳۲۷۹	۱۰	۱
میزان کل	۶۹۴۸۳	۹	۲½	۹۱۶۸۰	۶	۱½

خرچ	تعداد خرچ ماہ مئی			تعداد خرچ سال حال	
	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ
سفر خرچ	۱۰۹	۵	۶	۶۵۳	۶
تنخواہ اپدیشکان	۲۳۳	۸	۰	۱۳۵۴	۶
آریہ پتر کا	۲۱۰	۱۲	۳	۱۶۸۵	۱۴
جیون چرتر سوامی	-	-	-	۶۸	۲
کھٹب گذارہ لالہ چرنجی لال	۱۰	۰	۰	۴۰	۰
ایضاً پنڈت گورودت	۲۲	۴	۰	۱۴۲	۲
ویدک پاٹھ شالا و آشرم گوجرانوالہ	۱۱۵	۰	۰	۸۰۵	۰
متفرق اخراجات	۱	۱۱	۰	۹	۶
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	..	..	..	..	..
عملہ دفتر	۱۰۳	۱۵	۶	۶۴۱	۵
سائر خرچ	۱۵	۲	۰	۱۹۲	۱
اخراجات لائبریری	۳۱	۱۲	۳	۲۳۸	۱
ٹریکٹ دیپارٹمنٹ } تحریک ہائے	-	..	..	-	
واپسی زرامانت } دیگر سماجہائے ۱۲ روپیہ	۱۲	..	..	۴۰۱۶	۱۵
اخراجات گوروکل فنڈ	۸۵	۸	۰	۱۸۲۱	۲
لیکھرام میموریل فنڈ	۲۸۲	۸	۹	۱۲۰۶	۱۴
مدراس پرچار فنڈ	۸۵	۲	۰	۳۹۸	
میزان	۱۳۱۶	۱۰	۳	۱۳۵۱۲	۰
بقایا زر نقد	۶۸۱۶۶	۱۲	۱۱½	۶۸۱۶۶	۱۲
میزان کل	۶۹۴۸۳	۹	۲½	۹۱۶۸۰	۶

گیان چند خزانچی   مدن گوپال اکونٹس کلرک   شیودیال سکرٹری   گلاب چند لعل پرتال

مفصلہ ذیل رقومات سبھا کو دفتر میں ماہ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں وصول ہوئی ہیں

گروکل فنڈ

معرفت لالہ گوکل چند جی پٹنہ .... لعہ
معرفت سردار تہاسنگھ اوورسیر نہر جہلم وہری .... دیہ
منتری آریہ سماج لاہور .... صہ
معرفت لالہ گپت رائے بہالیہ .... عہ
معرفت لالہ کاشی رام اوورسیر کالج رورکی .... لعہ
منشی طوطا رام گوالیار (خریدار ست دہرم پرچارک) .... صہ
شریمتی پتو تیراں نواسی (ضلع سہارنپور) .... صہ
منتری آریہ سماج روپڑ .... للعہ
منتری آریہ سماج بھیرہ .... صہ
ایضاً آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں .... صہ
لالہ کرپا رام اورنگ آباد معرفت منشی نرائن کشن جی گوجرانوالہ .... صہ
دہرم پتنی لالہ گوبند سہائے جی ہیڈ کلرک محکمہ انہار معرفت منشی نرائن کشن جی گوجرانوالہ .... عہ
منتری آریہ سماج سرسہ .... صہ
منتری آریہ سماج بہالیہ .... عہ
بابو گولی چند سٹیشن ماسٹر جکھل ایس پی .... صہ
معرفت بابو خوشالی رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن .... عہ
منتری آریہ سماج کیتھل ۱/
ڈاکٹر بھاگ مل کیتھل .... صہ
معرفت لالہ وزیر چند کلرک مہتمم بندوبست الوشہر .... لعہ
بابو پرمیشوری داس سب اوورسیر للوگڈ ردیالپور .... عہ
سردار بھائی سنگھ مسجد موٹھہ .... عہ
لالہ درباری رام کبیروالا ۱/

لیکھرام میموریل فنڈ

لالہ ہرنام داس سب اوورسیر لونڈری .... عہ
منتری آریہ سماج دلاور .... صہ
پنڈت رام بلاس شرما آریہ سماج شاہ آباد (ضلع ہردوئی) .... صہ ۸/

منتری آریہ سماج برنالہ .... للعہ ۱ روپیہ ۹ پائی

ودہوا سہایک فنڈ

منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان .... للعہ

فیروزپور یتیم خانہ

منتری آریہ سماج دلاور .... عہ

اناتھ آلہ اجمیر

معرفت بابو خوشالی رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن .... عہ

یتیم خانہ بریلی

منتری آریہ سماج دلاور .... عہ

کنیا مہاودیالہ جلندہر

منتری آریہ سماج دلاور .... عہ
منتری آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں ۸/
منتری آریہ سماج کیتھل .... عہ

کنیا اناتھ آلہ جلندہر

منتری آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں ۸/
دہرم پتنی لالہ گوبند سہائے محکمہ انہار معرفت منشی نرائن کشن جی گوجرانوالہ .... عہ
منتری آریہ سماج کیتھل .... عہ

وشنانس

منتری آریہ سماج چہینا .... للعہ
منتری آریہ سماج کیتھل .... صہ

وید پرچار فنڈ

معرفت لالہ شوناتھ منتری آریہ سماج سٹوڈنٹس کلب سرور .... عہ
منتری آریہ سماج چہینا .... صہ
لالہ ہرنام داس سب اوورسیر لونڈری معرفت پنڈت دیوی دیالو جی ۱/
منتری آریہ سماج دلاور .... صہ
منتری آریہ سماج روپڑ .... صہ
منتری آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں .... للعہ
دو بار ہتی وشو امتر معرفت منشی نرائن کشن جی گوجرانوالہ .... عہ
دہرم پتنی لالہ گوبند سہائے ہیڈ کلرک .... عہ
منتری آریہ سماج رام نگر (پنڈت دولت رام جی کو کرایہ کے واسطے دی) .... ۱۰ / ۳ پائی

بابو دیوی دتا مل چودہری یکہ خانہ کوہاٹ (پنڈت دولت رام جی کو کرایہ کیواسطے دی) .... عہ
منتری آریہ سماج کیتھل ۱/
" " ڈیرہ اسمٰعیلخان معرفت سادہو پرمانند .... صہ
" " سرسہ (پنڈت ہرنام سنگھ کو واسطے کرایہ) ۴/
لالہ سدانند داروغہ جیل حصار " " " .... ۳ / ۹ پائی
منتری آریہ سماج ٹوہانہ پنڈت بھگت رام کو واسطے کرایہ .... عہ
منتری آریہ سماج رام نگر " " " .... ۱۰ / ۳ پائی
منتری آریہ سماج جلندہر شہر معرفت لالہ منشی رام جی .... لعہ ۱۰/
منتری آریہ سماج اجمیر (لالہ وزیر چند جی کو واسطے کرایہ دئے) .... صہ

از دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

آریہ سماجوں کے قابل توجہ

سرب ہتر گھوم کر دہرم پرچار کرنے والے پرانے زمانہ میں سنیاسی ہوتے تھے۔ لیکن آج کل اُن کے ابھاو میں سبھانے اُپدیشک نیت کئے ہیں۔ سنسکاروں کے کرانے والے گرہستی لوگ ہوتے تھے۔ آج کل سماجوں کو دو قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے پہلے پرچار کے اُپدیشکوں کے پربندہ کا انتظام تو آریہ پرتی ندہی سبھا حتی الامکان کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک سماجوں نے سنسکار کرانے والے گرہستی پیدا نہیں کئے۔ اگر ایک پریوار آریہ ہو جاوے تو اس پریوار میں کتنے سنسکار کرانیکی ضرورت پڑتی ہے اور یہہ ضرورت کبھی سربتر بھرمن کرنیوالے اُپدیشکوں سے پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اول تو اُن کی تعداد ہی قلیل ہے۔ دوم اگر وہ آج سنڈن سنسکار کے لئے ایک جگہہ سے مسافت طے کر آئیں تو دو ماہ کے بعد دوبارہ سنسکار کے لئے پھر آنا پڑیگا۔ اور اسی طرح اگر ایک قصبہ یا شہر میں دس بھی آریہ پریوار ہوں تو حساب لگایا جا سکتا ہے کہ ایک اُپدیشک بارہ مہینے اسی کام پر لگا رہیگا۔ ایسا کرنے

وہ نئی سماجیں ستہاپن کرنے کا کام چھوڑ کر اِس
کام پر لگ جائیگا۔ سویم سنسکار عموماً ایک ہی موسم
اور ایک ہی تتھی پر سب جگہہ ہوتے ہیں۔ مثلاً وواہ
خاص ہی مہینوں میں اور خاص ہی دنوں میں کئے
جاتے ہیں۔ تعداد کے زیادہ بڑھنے سے موجودہ اُپدیشک
کبھی کل وواہوں کو کرا نہیں سکتے۔ پس اُپدیشکوں کو
نروگن اپنے پرسن میں مصروف رکھنے کے لئے ضروری
ہے کہ آریہ سماجیں اس طرف اپنی وشیش توجہہ مبذول
فرما دیں۔ اور ہر ایک آریہ سماج اپنے ہاں کم سے کم
کچھہ دکشنا سنسکار کرانے والے کو ضرور ملنی چاہئے۔
اور اُس کی شرح اِس پرکار ہونی چاہئے۔ ———

منڈن آدی سنسکار .... ؎ دو روپیہ۔
وواہ سنسکار .... صہ پانچ روپیہ۔
مرتک سنسکار .... مُفت۔

جو صاحب چاہیں وہ اس سے ادہک دکشنا سنسکار
کرانے والے مہاشے کی پتنی اُتساہ انوکول دیسکتے ہیں
یہہ دکشنا سنسکار کرانے والے کا حق محنت ہے جسکو
ضروری نہیں کہ وہ سماج یا سبھا کو دان کر دیں۔ امید
ہے کہ آپ اِس ضرورت کو انوبھو کرتے ہوئے اپنی
سماج میں سنسکار کرانے والے مہاشیوں کے تیار
کرنیکی کوشش بلیغ فرماکر آریہ سنسکاروں کی پرچار
میں سہایتا اور سبھا کو اُپدیشکوں سے زیادہ گن پرچار کا
کام لینے میں مدد دیں گے۔ آپکا شُبھہ چنتک
آتما رام اُپ منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

امرتسر آریہ سماج کا دوسرا نمایاں کام

امرتسر آریہ سماج کے ایک گمراہ سرل سوبھاؤ لڑکے
کو کن ہتیے ڈاکوؤں کے قبضے سے نکالنے کا حال علیحدہ
نکل چکا ہے۔ اب دوسرا نمایاں کام اُس آریہ سماج
نے اور کیا ہے۔ یعنی ایک دُکھی دین کو اُداسی بہیڑیوں

کے جنگل سے چھوڑا کر آدمی بنایا ہے۔ اُس کا بیان
جو قبل ازشدھی لیا گیا ہے بڑا دلچسپ اور عبرتناک
ہے جسے ہم بجنسہ نیچے چھاپتے ہیں۔ ———

" مورخہ ۹ رجون ۱۹۲۰ء بمقام امرتسر بمکان
جیکشن المو والیہ منیجر امرتسر فلور مائیڈ جنرل سلمہ کمپنی
بیان زبانی سیوا داس اداسی سادہو بعمر ۱۶ سال
میلہ باوانہال داس مہنت اوداسی گوردوارہ پٹیالہ۔
—— میرا پہلا نام رام جی داس تہا۔ میں ساکن کیتہل
ضلع ہردوار کا باشندہ ہوں اور میری ذات برہمن
گوڑ ہے۔ میرے پتا کا نام کالو برہمن اور ماتا کا
نام مسماۃ سجو برہمنی اور برادر خورد کا نام ہر جس بعمر
۱۳ سال ہے پتا کا کال ہوچکا ہے۔ اور ماتا زندہ ہے
ہمارا کام مسافروں کو ریلوے سٹیشن سے اُتار کر سمول
کی حویلی واقع کیتہل میں لیجانیکا ہے۔ میں عرصہ تین سال
ہوئے کہ اپنی ماتا کی بلا رضامندی میلہ کنتولی جو کہ
ہردوار سے ۲۵ کوس کے فاصلہ پر ہے چلا گیا۔ گہر سے
اکیلا نکلا۔ میلہ کنتولی دیکھکر رکہی کیش چلا گیا۔ وہاں
جا کر ایک خط بنام والدہ خود لکھا۔ لیکن بباعث نہ
ملنے جواب فکر ہوا کہ کیا کیا جاوے۔ بعد ازاں کاشی
جی کو چلنے کی صلاح ہوئی تاکہ کچھہ وِدّیا حاصل کروں
رکہی کیش سے روانہ ہوکر شہر بندرابن ہوتے
ہوتے کاشی جی پہونچے۔ کاشی جی میں جاکر پہر ایک
خط گہر کو ڈالا۔ جواب نہ آیا۔ کاشی جی میں جبکہ میں
وِدّیا حاصل کرنیکے لئے کسی پنڈت کی تلاش میں تہا۔
اُس وقت ایک سادہو جوان بعمرہ ۳۰ سال بیراگی
ملا۔ بات چیت ہونے پر اُس نے اپنے ساتھہ رکھنے
کی ترغیب دی۔ اور کہا کہ ودیا کے حاصل کرنے میں
بڑی تکلیف ہوگی۔ تمکو بھوجن ہر روز بلا تکلیف دیدیا
کریں گے۔ اور بجائے ودیا کے تم تیرتھہ یاترا کرکے
اپنا مطلب حاصل کرسکتے ہو۔ میں اُس کے ساتھہ ہولیا
اور وہاں سے ہم دونوں پوربپ کو روانہ ہوئے۔
راستے میں ہم کو تین چار اور گرہستی مل گئے جنہوں نے
ایک کمبل مجھکو دیا۔ بعد کچھہ روز کے وہ سادہو اُن

گرہستیوں سے تیسرے چوتھے روز ایک روپیہ بھوجن
کہانے کے لئے لیا کرتا تہا۔ دس بارہ دفعہ میں سادہو نے یہ
روپیہ لیکر اُن گرہستیوں کو بھی بے خرچ کر دیا پہر
وہ سادہو سے الگ ہوگئے۔ بعد میں پہر ہم دونوں اکیلے
رہ گئے اور وہ بھوکہہ سے ستانا شروع کردیا۔ چونکہ اور
کچھہ ہمارے پاس نہ تہا۔ آخر اُس نے میری کمبل لینے پر
اصرار کیا۔ مجھے جاڑے کے موسم کی سردی یاد تھی
اسلئے میں نے اپنا کمبل دینے سے انکار کیا۔ وہ مجھکو
اُجاڑ میں لے گیا وہاں پر مجھے خوب مارا۔ لیکن میں نے
کمبل نہ دیا۔ اسپر اُس نے ایک سنگتی کی نہالی یعنی
اٹہا کر میری بغل میں دیدی۔ اور مجھکو چیرہ گرد لگا کر
ایک نزدیک کے تہانہ میں لے آئے۔ تہانہ کو آتے ہوئے
بازار میں سے گذر کر شہر کے باہر کے ایک بنئے کی دوکان
پر ہم سب بیٹھہ گئے۔ سادہو تو تہانہ سے سپاہی لینے
چلے گئے۔ میں ایک دوسرے سنگتی کے حوالہ چھوڑا گیا
اُس سے میں نے منت کرکے پاخانہ جانیکی اجازت لی
اجازت ملتے ہی میں نے بازار میں جاکر ایک بنئے سے کہا
کہ تمہارا دھرم ہے کہ گوئے کو شیر سے بچاؤ۔ اِن الفاظ
کے کہنے پر بنئے نے توجہہ دیکر میرے کل حالات پوچھے
میں نے کل حالات جسطرح پر میں اُن کے قبضہ میں آیا
تہا اور اب جس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا
خواستگار ہوا تہا تبلا دیا۔ جس کے سُننے پر اُس کو
رحم آیا اور اُس نے مجھکو چھوڑا نیکا وعدہ کرکے تسلی
کردی۔ اور میرے ساتھہ ہوکر ایک سپاہی پولیس والا
کو بُلا کر اپنا حامی بنایا۔ اور میرے کل حالات اسکو
سُنا کر رہائی کی تجویز نکالی۔ سپاہی نے اُن سب
سکھوں اور سادہوؤں کو گرفتار کیا جس پر انہوں نے
میرے سے منت سماجت کرنی شروع کی اور کہا کہ
ہم کو اب تم اس سپاہی سے چھوڑا دو۔ میں نے اُنکو
جنگل میں مار پیٹ کا واقعہ یاد دلایا۔ کہ تم نے مجھے
سخت تکلیف دی تہی۔ لیکن اُن کی بار بار التجا کرنے
پر میں نے سپاہی کو کہا کہ اچھا تم ان کو ایک دو روز
کے بعد چھوڑ دو تاکہ میں یہاں سے ۳۰ کوس آگے

نکل جاؤں - اور یہہ مجھکو پھر نہ پکڑ سکیں - سپاہی سے علیحدہ ہو کر میں فوراً آگے کو روانہ ہوا - اور میری لیے میں سپاہی نے شاید اُن کو کب چھوڑا - وہاں سے نکل کر چار پانچ منزل جانے کے بعد وہ گرہستھی جس کو سادھو نے دس بارہ روپئہ جو پہلے بیان ہوچکے ہیں لیکر کہا کہ تجے ملا - اور روکر بیان کرنے لگا - کہ مجھے بابا والے نے لوٹا - اچھا ہوا کہ تم بھی اُس کے پنجے سے رہا ہوگئے۔ یہاں سے مجکو دو چار منزل چل کر ایک اور سادھو ملا - جس نے بھی خود مانگ کر کھلانے اور آرام دینے کی دلجمعی کرکے اپنے ساتھہ ملا لیا - دو تین روز کے بعد ایک رات کو وہ میرے کمبل اور دوسرے کپڑے و برتن وغیرہ لیکر سوتا چھوڑ کر رفوچکر ہوگیا - صبح اُٹھکر بیٹے شہر میں جاکر مانگنا شروع کیا - اور رانی گنج کی ایک سادھو نے مجھے اس حالت میں دیکھکر ایک لوٹا اور ایک تھالی اور کپڑے وغیرہ بنوا دئے - یہاں سے جگنا تھہ کو چلے گئے۔ جگنا تھہ سے جب ہم تین منزل ورے تھے تو ایک برہمن معہ اپنی ستری کے ملا - اور ہماری ساتھہ دو تین روز رہا - ایک دن جبکہ مجھے بخار چڑھ رہا تھا اُس برہمن نے میرا بوجھہ اپنے کندھے پر اُٹھا لیا - اور مجھے اپنے ساتھہ لے لیا - لیکن جب شہر پہونچے مجھے ایک جگہہ بٹھاکر خود کسی رہایش کی جگہہ تلاش میں گئے بعد دیگرے چلے گئے۔ اور پھر واپس نہ آئے - کل اسباب و برتن ہضم کر لئے۔ یہاں سے چلکر میں نے اُن کو جگنا تھہ تک تلاش کیا نہ ملے - جگنا تھہ میں ایک پانڈا ملا - اُس نے کہا کہ یہاں جگنا تھہ کے درشن کرو اور جو کچھہ تمہارے پاس ہے سب چڑھا دو - کیونکہ یہہ بڑا تیرتھہ ہے جینے بجواب اُس کے جو میرے پاس کپڑا تھا اُس کو دیدیا - اُس نے لے لیا - میں ننگا رہ گیا - اس کے بعد ایک اچاریہ لا وہ میری اس حالت پر رحم کھاکر مجھے اپنی ساتھہ لے گیا - اور کپڑا و لوٹا دیکر مجھے چار ماہ اپنی پاس رکھا - کلکتہ کے اوداسی سادھوؤں کی منڈلی آئی اُنھوں نے مجھے کلکتہ دیکھنے کے لالچ میں لاکر مجھے کلکتہ جانے کے لئے طیار کر لیا - اور میں اُن کے ہمراہ

چلا گیا - کلکتہ میں لیجا کر اُنہوں نے بازار نتے میں اپنی گوردوارہ میں مجھے اوداسی سادھو بنا لیا - ایکماہ وہاں رہا - پھر میلہ بیج ناتھہ کو روانہ ہوئے - گورو نے سنگت میں رہنے کا اُپدیش دیا اور سخت تاکید کی کہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہ جانا - ہم تم کو اپنے ساتھہ ہی امرت سر لے چلیں گے - کیونکہ تمہارے جیسے بہت سادھو وہاں رہتے ہیں - کیونکہ انہی ایام میں ہمارے گورو کو کلکتہ کے اُن کے گوردوارہ سے ایک چٹھی آئی جس سے اُن کو معلوم ہوا کہ اُن کا ایک چیلہ بہت سا مال نکال کر بھاگ گیا ہے وہ اسی فکر میں ہم کو چھوڑ کر واپس کلکتہ چلے گئے - میں دو ماہ پیچھے ناتھہ میں ہی رہا - لیکن دوسرا راستہ نہ آنی کے باعث میں پھر جگنا تھہ کو ہی اکیلا واپس چلا گیا حیدرآباد دکن وغیرہ ہوتا ہوا - امرت سر آیا - راستہ میں ایک سادھو ملا جس نے کچھہ روز ہماری ساتھہ رہکر مجھے اپنے ساتھہ رہنے کی ترغیب دی - اور مجھے ایک رات اپنے بستر پر سونے کے لئے مجبور کیا - وہاں سے میں بھاگ کر اپنے راستہ پر چل نکلا - اس طرح سے خوار ہوتا ہوا میں امرت سر پہونچا - جس کو عرصہ تین ماہ ہوچکا ہے - یہاں آکر پہلے تو میں سنگل اکھاڑہ میں اُترا - وہاں برابر دو ماہ رہا - وہاں چونکہ مجھے دو تین سادھو کامی معلوم ہوئے ان سے ڈرتا ہوا میں اکھاڑہ کو چھوڑ کر دربار صاحب کی پرکرما میں رہنے لگا - رات کو پرکرما میں ہی سو رہا کرتا اور دن کو مانگ کر کھاتا - کل مورخہ ۸ جون کی شام کو بوقت ۸ بجے رات کے دربار صاحب میں متصل چونک لہنا سنگھ مالا والا پھر رہا تھا - جبکہ ایک بابو نام جیکشن منیجر نے میرے چہرے کی طرف تاک کر اور مجھے منتفر جان کر اپنے پاس بلا لیا - جہانکہ دو تین اور بابو اُس کے ساتھہ بھی تھے - ایک دوسرے فقیر سے بات چیت کر رہے تھے - بابو نے مجھے پوچھا کہ تم کس کے چیلے ہو - اور کیوں سادھو ہوئے - میں نے صرف اتنا کہا کہ میں یوں ہی

ہوگیا - بابو نے پوچھا کہ اگر تم یوں ہی ہوئے تو گھر واپس کیوں نہیں جاتے - میں نے کہا کہ سادھو کہتے ہیں کہ تم اب واپس گرہستھہ میں نہیں جا سکتے: بابو نے کہا کہ نہیں تم جا سکتے ہو - بیٹھہ جاؤ - مجھے بٹھلا کر اُنہوں نے اپنے ساتھہ لالہ ولبا غرائے کو جو دوسرے سادھوؤں سے بحث کر رہے تھے ملایا - اور اُس وقت ایک اور سادھو بھی انڈ بنڈ تھا - میرے پاس آبیٹھا - یکے بعد دیگرے اور بہت آدمی اکٹھے ہوگئے - اور بحث شروع ہوگئی - سادھو نے مجھے واپس لینے کی بہت تدابیر کیں - لیکن بحث میں احمق ثابت ہوکر اُن کو اپنا منہہ چھپانا پڑا - جس سے وہاں کے حاضرین نے مجھے کہا کہ اگر تم واپس گھر جانا چاہتے ہو تو چندہ کرکے تم کو واپس بھیج دیا جا سکتا ہے - میں رضامند ہوگیا - جس پر سب صاحبان مجھے اپنے ساتھہ لے آئے اور گھر لاکر مجھے ایک چارپائی دی جس پر میں نے آرام سے رات گذاری - صبح اُٹھکر اور اب میں بعرض داخل ہونے گرہستھہ آشرم بابو صاحبان کے ساتھہ آپکے مکان پر آیا ہوں تاکہ مجھے واپس لے لیویں +

آریہ سماج گورداسپور

گو آریہ سماج گورداسپور کے باضابطہ قایم ہونے کا سماچار بذریعہ آپکے پتر کے مُدرت ہوچکا ہے - لیکن پورا مضمون درج نہیں ہوا تھا - پہلا ستیا گیہ جلسہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوا - اس کا سماچار بھی مدرت ہوچکا ہے - باقی ہفتوں کی کارروائی بھیجتا ہوں آشا ہے کہ کرپا کرکے اسے بھی درج اخبار فرمائیگا ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو دیوان نور تن داس جی منتری سماج ہذا نے ۲۲ کتابیں سندھیا کی مختلف صاحبان کو قیمتاً دیں اور اُن کو سندھیا کرنے کی طرف رُچی دلائی اور بہتوں کو سندھیا کرنی سکھلائی اور شروع کرائی + یکم اپریل کو

آریہ سماج ہذا کا سپتاہک جلسہ ہوا۔ حاضری تقریباً ۶۲ کی تھی۔ اس ہفتہ دوبارہ بھی زیادہ شامل ہوئے۔ اُن کو دہرم میں پریم دلانے کے لئے مختلف عمدہ بھجن گائے گئے۔ اور سندھیا باواز بلند پڑھی گئی۔ اور پرارتھنا۔ اوپاسنا سردار گوردت سنگھ جی نے کرائی اور اُپدیش لالہ مرلیدھر جی پوری پروہان نے دیا۔ جو بہت موثر تھا۔ منتری نے گروکل سمبندھی مضمون و خبریں سُنائیں اور آخیر میں ممبران آریہ سماج کے نام سُنائے۔ تین صاحبان نے ممبری قبول کی۔ پنڈت ہرگوپال جی نارووال نواسی نے درخواست کی۔ کہ میرا نام آریہ سماج گورداسپور میں درج کیا جاوے۔ ۷ روپائی دان پاتر میں آئے۔ ۸ اپریل کو سپتاہک جلسہ میں حاضری ۳۰ ممبران کی تھی۔ ایشور پرارتھنا منتری سماج نے کرائی۔ اور اُپدیش مہاشہ پردہان جی نے رگ وید کا پہلا منتر لیکر کیا۔ جو موثر تھا۔ لیکچر بابو ہرجی رام نے شراب اور منشی اشیاء کے برخلاف دیا۔ بھجن بہت عمدہ جوش سے بولے گئے۔ ابوسنت سنگھ جی ممبر انترنگ سبھا ہذا کی دہرم پتنی جی نے اپنے بالک مہاشہ یوگراج جی کی آیو ۳ برس کی ہے۔ سماج ہذا کا سہایک بنایا۔ اور ۲ ر ماہوار اس کے لئے چندہ دینا سویکار کیا۔ دو نئے ممبر اور دو نئے سہایک بنے۔ جنہوں نے ۶ ر ماہوار چندہ دینا سویکار کیا۔ ۲ ر ۶ پائی دان پاتر میں آئے۔ اخیر میں آرتی اور پھولوں کی برکھا ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ ۱۰ اپریل کو سماج ہذا کے پردہان جی بٹالہ میں اپنے بھیا کے منڈن پر گئے۔ اور کوشش کرکے سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اور خود آچاریہ کا کام کیا۔ ۱۲ اپریل کو گورداسپور سماج سے ماسٹر لبھو رام جی۔ لالہ مولراج جی پوری۔ مہاشہ وشنو دب پوری۔ لالہ گنپت رائے وغیرہ چھ مہاشے گن میدیب لکھی پنڈوری میں شامل ہوئے۔ اور بشمول دینا نگر آریہ سماج دبیان پور بھجن وغیرہ میں شامل ہوئے۔ ۱۵ اپریل کو ہفتہ وار جلسہ میں

ستریوں کے لئے مخاص انتظام کیا گیا۔ ۵۰ منش اور دس ستریں شامل جلسہ ہوئیں۔ پرارتھنا پردہان جی نے کرائی اور دہرم اُپدیش مہاشہ رنجیت رائے جی منتری آریہ سماج سرگوبند پور نے دیا۔ جو موثر اور عمدہ تھا۔ اس کے بعد مہاشہ پردہان جی نے ایک پتر جو اُن کے پتر نے لاہور سے نسبت لیکچر پنڈت لالہ طوطا رام جی جس کی عمر ۶½ برس تھی جس نے ایک گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ اور شریان لالہ منشی رام جی کے لیکچر کا خلاصہ جو اُنہوں نے لاہور میں اُس موقعہ پر دیا۔ سُنایا اور ساتھ ہی یہہ خبر لہ ۔۔۔ ہزار روپیہ گوروکل کے لئے ہو چکا ہے۔ سُنائی۔ حاضرین نہایت ہی آنند ہوئے۔ پردہان جی نے تجویز پیش کی کہ شریان لالہ منشی رام جی کو اُنکے پرن پورا ہونے اور اُن کے اُتساہ وغیرہ کے لئے شکریہ اور مبارکبادی کا پتر لکھا جاوے۔ اور کہ کنیا اناتھ آلہ کے لئے آٹا فنڈ کھولا جاوے باتفاق رائے حاضرین تجویز پاس ہوئی۔ ۷ ر ۳ پائی دان پاتر میں آئے۔ اور ہ شریمتی پاربتی جی دہرم پتنی مہاشہ سنت سنگھ جی نے کنیا مہاودیالہ کو دان دئے۔ ۲۲ اپریل سپتاہک جلسہ میں ۷۰ منش اور ۱۵ ستریاں آئیں۔ پرارتھنا سردار گوردت سنگھ جی اور اُپدیش منتری سماج نے دیا۔ اور لیکچر پردہان جی نے دیا۔ ۷ ر ۹ پائی دان پاتر میں آئے۔ ہون بھی ہوا۔ ۲۹ اپریل کو بوقت صبح ۸ بجے پردہان جی کے مکان پر اُنکے پتر کا منڈن سنسکار ہوا۔ ۱۱ بجے تک کارروائی ہوتی رہی۔ بھجن ہوئے ہون ہوا بعد ازاں لڈو تقسیم ہوئے۔ ۵۰ کے قریب منش اور چار ستریں آئیں۔ لالہ بخشیش رام جی اور پنڈت کاشی رام جی اور ایک آریہ بھائی دینا نگر اور لالہ رنجیت رائے جی سرگوبند پور سے شامل ہوئے۔ پردہان جی نے ۵ روپیہ گوروکل کو۔ اور ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے۔ منتری سماج نے ۵ کنیا اناتھ آلہ کو دان دیا۔ شام کو پانچ بجے

سماج مندر میں ہفتہ وار جلسہ ہوا۔ حاضری ۶۰ تا منش اور تیس ستریوں کی تھی۔ پرارتھنا اور اُپدیش پنڈت کاشی رام جی اور لیکچر لالہ بخشیش رام جی نے دیا۔ جو نہایت ہی موثر تھا۔ اور جو منش کے جیون پر تھا۔ ۴ ر ۳ پائی دان پاتر اور ۵ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے پراپت ہوا۔ ۶ مئی بسبب بارش حاضری ۴۲ اشخاص کی ہوئی۔ ستریاں نہیں آئیں۔ اور بہت سے ممبر بھی نہ آئے۔ آنند سے بھجن ہوئے پرارتھنا منتری سماج نے کرائی اور اُپدیش لالہ رنجیت رائے جی نے دیا۔ جو بہت موثر تھا۔ ۳ ر ۶ پائی دان پاتر میں آئے۔ ۱۳ مئی حاضری ۴۰ مردان اور ۶ ستریاں کی تھی۔ پرارتھنا اور اُپدیش منتری سماج ہذا نے دیا۔ پردہان جی بسبب بیماری بخار وہ نہ آئے ۳ ر دان پاتر میں اور ۴ ر چندہ ماہوار کی وصول ہوا۔ ۲۰ مئی پہلے معمولی حاضری تھی کیونکہ یہہ کہ لوگ کہتنکوں کے راگ سُننے چلے گئے تھے۔ بعد ازاں آگئے۔ حاضری ۷۰ مردان اور ۵ ستریوں کی ہوئی۔ سماج تین گھنٹہ سے زیادہ دیر تک ہوتا رہا۔ اب آگے کی نسبت بھجن منڈلی اچھی ہے۔ پرارتھنا اور اُپدیش منتری سماج نے دیا۔ ۱ ر ۳ پائی دان پاتر میں آئے۔ سماج کا وقت اگلے ہفتہ سے بجائے شام ۶ بجے شام مقرر کیا گیا۔ ۲۷ مئی کے جلسہ میں عمدہ بھجن ہوئے۔ منتری سماج نے پرارتھنا کرائی اور پردہان جی نے اُپدیش دیا۔ حاضری ۴۰ مردان اور ۵ ستریوں کی تھی۔ ۲ ر ۹ پائی دان پاتر میں آئے ۳ جون کے جلسہ میں پرارتھنا۔ اوپاسنا منتری نے کرائی اور اُپدیش آنند کستھین ہے۔ اس وشے پر لالہ شورام داس بی۔ اے نے دیا جو عمدہ اور تھا۔ حاضری ۴۰ مردان اور ۳ ستریوں کی تھی۔ دان پاتر میں آئے۔ ۱۰ جون کے سپتاہک جلسہ میں اوپاسنا منتری نے کرائی اور اُپدیش پردہان جی نے آریہ سماج کے دوسرے نیم پر دیا۔ نت نیم ... سماج نے رتھیوں کے لاہور میں ... ۵ ... ہوئے

* نوٹ ۔ واقعہ ... آریہ سماج گورداسپور ۔ واضح ہو کہ چونکہ اس سماج کے حالات مدت سے نہیں چھپے تھے ۔ اس لئے اس قدر درج کئے گئے ۔ آئندہ مختصر حالات ... (ایڈیٹر)

تازہ خبریں اور رائیں

...طر ماتہر ایک مرہٹہ براہمن نے اِس وقت فن ...ری میں بڑا نام حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آخری ...یر جو ایک ہندو عورت کی مع سامان پوجا مندر کی ... جاتے ہوئے مسٹر ماتہر نے بنائی ہے اُس نے بڑے ...ت ہنر پروروں کی طبیعت کو موہ لیا ہے۔ ہم خوش ... اگر مسٹر ماتہر اپنی خداداد لیاقت کو اصلاح کے ...وں میں خرچ کریں اور ایسی تصویریں بنا دیں جو کہ ...کی طبیعتوں کو اصلاح کی ضرورت کیطرف پہیر دیں۔

...و نیر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ممالک مغربی و شمالی ... وہ دہ میں چار کروڑ ستر لاکہ کی آبادی میں سے ...کروڑ چالیس لاکہ ہندی لکہ سکتے ہیں۔ پہر دیو ...ہی اکشروں کے جاری کرنے میں بے انصافی تبلانا ...ب انصاف ہے ۔

...ایت سے خبر آئی ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب ...یوی سخت بیمار ہیں۔ اور اُن کے بچنے کی کوئی امید ...ہے۔ اس پتی برتا ستری کی زندگی بہی دُنیا کی ...توں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اس لئے ستریوں کے ...کے لئے اُسکا ہر ایک لیش بہاشا میں شایع کرنا ضروری ہے۔

...ک مغربی و شمالی کے ہردلعزیز لاٹ صاحب ...ا ٹیٹنی میکڈانلڈ صاحب ایک برس تک اور حکمرانی ...ئے گے۔ رعایا کی اس عرضداشت کی قبولیت سے سرکار ...اُن کو اپنا سچا خیر خواہ بنا لیا ہے۔ دیوناگری ...مہ میں جو انصاف اِنہوں نے کیا ہے اُسے ...پرش کبہی بہی بہول نہیں سکتے ۔

...سنا جاتا ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے خاتمہ پر ...ڈ کچنر بہادر ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر ...کر دئیے جائیں گے ۔

...پان میں بیاہ کی رسم صرف یہہ ہے کہ دو ...ہو تین مختلف پیالوں سے تین تین مرتبہ (یعنی ...نو مرتبہ) شراب اکٹہے پیتے ہیں۔ اِس رسم کو سن سن

کو۔ کو ۲ کہتے ہیں۔ ایک طرف بدہ دیو کا دہرم نشہ کے برخلاف اور دوسری طرف بُودہ مذہب کے پیروؤں میں یہہ رسم ہمیں حیرت میں ڈالتی ہے۔

مہاراجہ صاحب میسور کے بِواہ میں بارہ ہزار روپیہ فاحشہ عورتوں کو نچانے پر صرف کیا گیا۔

؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛

آریہ سماجک خبریں

مہاشہ امیں چند وسا نجہہ ہیڑ انچ نواسی نے جو انعامی ۳ سوال کہ جواب کے لئے شایع کئے تہے۔ اُن کے جسقدر جوابات موصول ہوئے ہیں لالہ صاحب موصوف کی خدمت میں بہیجد ئے گئے ہیں۔ آئیندہ کوئی ودیارتہی اُن کا جواب لکہہ کر نہ بہیجیں۔ کیونکہ انعام کے مستحق کو جلد انعام بہیجا جاوے گا ۔

آریہ سماج بنوں میں پنڈت ہیراج جی ۳۰ رمئی کو پہونچے۔ یکم جون سے لیکر ۴ جون تک برابر مختلف وشیوں پر ویاکہیان ہوتے رہے۔ پنڈت جی کی لیاقت کا لوہا پورانک پنڈتوں کو بہی ماننا پڑا۔ باوجود بار بار موقع دینے کے کوئی پورانک پنڈت بہی شاستر کے لئے کہڑا ہوا۔ پنڈت جی نے ۴ رجون کو لالہ امیچند کے گہر ہون کرایا۔ اور جو ۵ روپیہ اُنہیں دان میں ملا اُسے وید پرچار کی بہینٹ کیا۔ ۵ جون کو لالہ سائیندتا مل کی لڑکی کا نام کرن کرایا۔ ۶ روپیہ وید پرچار کو ملے۔ ۳ روپیہ پنڈت جی کو ملا۔ جو اُنہوں نے وید پرچار کے لئے دان دیدیا۔ ۶ رجون کو لالہ شبدیال جی کی کنیا کا بِواہ سنسکار ہوا جس پر ہر دو پکش سے ۳ روپیہ پنڈت جی کو ملے جو اُنہوں نے کل کے کل وید پرچار کے ارپن کر دئے۔ پنڈت جی کا دہرم بہاؤ نہایت سراہنے یوگ ہے۔

بنوں کے لالہ چمن لال جی نے امتحان انٹرنس کی کامیابی پر ایک روپیہ گروکل کو اور ایک روپیہ وید پرچار کو دان دیا۔ ایسی کامیابی کی خوشی میں

لالہ لعل چند نے بہی ایک روپیہ گروکل کو دیا۔ نیز پنڈت لچہمنداس جی کی پتنی نے ایک روپیہ یتیمخانہ اور ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ جلندہر کو دان دیا۔

آریہ سماج کانگڑہ کے اُپ منتری و خزانچی لالہ ٹہاکر داس کا ۱۹ سال کی عمر میں بیماری سل سے دیہانت ہو گیا۔ ہم کانگڑہ آریہ سماج اور اپنے بچہڑے بہائی کے پسماندگان کیساتہ کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

آریہ سماج قصور کے ہفتہ وار غیر معمولی جلسے بجیر کو کوٹ عثمان خاں میں ہوتے ہیں۔ اعتراضوں کا جواب دیا جاتا ہے۔ اتوار کے جلسے بدستور ہوتے ہیں۔ ۳ رجون کو یہ دہان منشی سکہدیال جی کے ہاں ہون ہوا۔ ہر اتوار کو کسی نہ کسی ممبر کے ہاں ہون ہوا کرے گا۔ دان پاتر سے بہی اچہی آمدنی ہوتی ہے۔ ۳ رجون کو ۱۲ یتیمخانہ اور ۱۲ سماج فنڈ کو ملا۔

میلسی آریہ سماج کے پُرشارتہہ سے پتہ چلا۔ ایکادشی والے دن بہت سے ہندو بہائیوں نے بہی پریرت ہو کر جہجہ پنکہہ وغیرہ کا دان دینا ترک کرکے ویدک ہون کرانا سویکار کرلیا۔ چنانچہ چودہری پشیتل داس جی پٹواری نے پہلا ہون کرایا جسپر بہجن کیرتن کا بہی خوب آنند رہا۔ آئندہ آریہ بہائیوں نے بہی اکثر ہون کرانیکی پرتگیا کی۔

اسلام نگر آریہ سماج کے حسب ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے ہیں۔ ٹہاکر اُمراؤ سنگہ پردہان۔ پنڈت ناتہو رام اُپ پردہان۔ ٹہاکر ہیت سنگہ منتری۔ ٹہاکر ہشیم سنگہ اُپ منتری۔ ٹہاکر کو بیر سنگہ خزانچی اور ٹہاکر دلیل سنگہ پُستکادہکش ۔

قصور آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے بدستور ہوتے ہیں۔ ۱۰ رجون کے جلسہ میں لالہ درگا داس سبہاسد کی موت پر افسوس ظاہر کیا گیا۔ اور ویدوں کی عظمت پر لیکچر ہوا۔ اُس دن صبح کو مہاشہ چہجو رام جی کے یہاں ہون ہوا ۔

کانگہی آریہ سماج جو کئی کارنوں سے چند دنوں سے بند تہا اب پنڈت شیو ناتہہ جی اُپدیشک

کی کوشش سے پھر قائم ہوا ہے۔ جس کے لالہ پیاری لعل پردھان اور لالہ جگت رام چوپڑہ منتری مقرر ہوئے۔

میلسی آریہ سماج میں ڈبیٹنگ کلب جاری ہے۔ ایک صاحب نے جیو آتما کے بارے میں پرشن کرکے اپنی تسلی کر لی۔ وہ پرشن معہ جوابوں کے چھاپنے کا ارادہ ہے۔

ویدک یتترالیہ اجمیر نے مہرشی دیانند کرت رگوید بھاشیہ کی قیمت (جہاں تک کہ وہ چھپ چکا ہے) بجائے ۹۰ روپے ۱۲ آنہ کے اب کمیشن کاٹ صرف ۵۴ روپے کر دی ہے ٭

کمالیہ میں ماسٹر سندر سنگھ کے اُدیوگ سے ایک بالک سماج چل رہا ہے ٭

ہفتہ جیمنی کا مضمون پڑھ کر ایک بھائی نے معرفت مہاشہ امیں چند جی دوسانجھ بھڑانچ سے ۱۰ روپیہ آریہ لکھو پٹنگ پرچار فنڈ میں بھیجے ہیں جو منتری سبھا کے پاس پہونچ گئے ہیں ٭

مہاشہ رام آشرا خبر دیتے ہیں کہ موضع دیوالی تحصیل بھیرا ضلع شاہ پور میں پنڈت رگھو بیر چندر ہوشیار پور نواسی نے ایک دیانند ہائی سکول کھولا ہوا ہے جس میں وہ سنسکرت بھاشا کا بھی پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خود سنسکرت نہیں جانتے۔ لڑکے صرف ۳۰ بتلائے جاتے ہیں۔ ہم نے خط بجنسہ منتری آریہ پرتی ندہی سبھا کے پاس بھیجدیا ہے۔ تاکہ وے دریافت کریں کہ پنڈت رگھو بیر چندر کو کیا مدد دی جا سکتی ہے ٭

سادھوؤں کی کرتوت ایک سادھو گشت کرتا ہوا موضع ٹبہ کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ایک پٹواری کے لڑکے کو خوبصورت دیکھکر اُس کی والدہ کو کہنے لگا کہ یہ لڑکا فقیر ہے۔ اسکو گھر نہ رکھو۔ اُس کی والدہ نے اُسے گالیاں دیکر نکال دیا۔ دو روز کے بعد موقع پاکر وہ لڑکے کو نکال کر بھاگ گیا۔ افسوس ہائے دغا بازی تیرا ستیاناش۔ اس نے ملک کو ویران کر دیا ہے حلیہ لڑکا۔ قد میانہ۔ عمر ۸ سال۔ ہوٹا۔ رنگ گورا۔ بال لمبے۔ دائیں رخسارے پر دھدر کا داغ۔ بائیں جانب سے پستان کچھ اُبھرا ہوا۔ حلیہ فقیر۔ رنگ سیاہ۔ قد میانہ۔ جوان۔ عمر تخمیناً ۵۰ سال آنکھیں موٹیں۔ بال ریش و سر کے چھوٹے و سیاہ جو آدمی اس کو پکڑے اُس کو یکصد روپیہ انعام ملے گا۔ جو اسی مطلب کے لئے جھنگ کی خزانہ میں جمع کرایا گیا ہے ٭ ویدک دھرم کا سیوک رام لعل شرما خریدار ست دھرم پرچارک ۱۵۵

لالہ دیوی دیال صاحب تلواڑ سابق پردھان آریہ سماج رام نگر کے صاحبزادہ لالہ گوپال داس صاحب کی شادی پر برات سودہرہ گئی۔ جس میں آریہ سکول کے ودیارتھی بھی تھے۔ جو وہاں بڑے عمدہ سور سے وید منتر و بھجن برات کے اُتارے پر اور سمبندھی کے گھر میں گاتے رہے۔ جس کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ سمبدھی صاحب گو پکے ہندو اور آریہ سماج سے بے تعلق ہیں: تاہم آپ نے خود بخود خوشی سے پانچ روپیہ آریہ سکول کو دان دئے۔

لالہ رامچرن لال صاحب رئیس و سابق پردھان آریہ سماج رام نگر کے دو فرزندوں کے سنسکار ویدک ریتی سے یعنی ایک لڑکے کا ودیا آرمبھ سنسکار اور چھوٹے کا منڈن سنسکار پنڈت دھنی رام شرما نے کرایا۔ دو روپیہ ایک وید پرچار فنڈ مُراد آباد کو اور ایک گُروکل سکندر آباد کو۔ لالہ صاحب موصوف نے دان دیا ٭

آریہ سماج کہیمکرن کا انتخاب عہدہ داران بابت سال حال حسب ذیل ہوا ہے۔ لالہ چونی لعل میونسپل کمشنر پردھان۔ لالہ مادھو اوپ پردھان۔ لالہ چونی لعل مہتہ صاحب منتری۔ لالہ کیسر داس مدرس صاحب اوپ منتری۔ لالہ نانک چند خزانچی۔ لالہ امیں چند پستکادھیکش۔ علاوہ ان کے چار ممبران انترنگ سبھا ہوئے۔

مہاشہ شادی رام جی پردھان آریہ سماج کمالیہ کے پتا کا دیہانت ۱۷ جون کو ہو گیا۔ مہاشہ شادی رام جی اگرچہ چار یوم سے بیمار [illegible] تھے۔ اور کمالیہ سماج کے چند پرشارتھی [illegible] باہر چلے گئے تھے۔ تو بھی مہاشہ شادی رام [illegible] ممبران سماج کو بھیجکر پینتیس ۳۵ ممبر [illegible] روپیہ کی سامگری منگوا کر مرتک سنسکار [illegible] وید وکت ریتی سے کرایا۔ کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس موقع پر یہ بات بھی [illegible] ہے کہ کمالیہ آریہ سماج نے عرصہ ڈیڑھ سال [illegible] شمسان بھومی میں ایک ویدی بنوائی [illegible] شمسان میں جاتے تھے تو ایک دوسرے [illegible] کے بارہ میں دریافت کرتے تھے کہ آریہ لوگ [illegible] سے مرتک کو اس میں جلاتے ہیں۔ اب جبکہ [illegible] کو معلوم ہوا کہ مرتک سنسکار ویدک ریتی [illegible] تو بہت سے لوگ دیکھنے کو آئے۔ کسی نے [illegible] نہ کیا۔ بلکہ دیکھکر بہت پرسن ہوئے

انتخاب جدید آریہ سماج دینا نگر حسب [illegible] لالہ گوردھاس مل صاحب تلواڑ [illegible] پردھان۔ لالہ نہال چند صاحب اوپ پردھان [illegible] بخشش رام صاحب منتری۔ لالہ دولت رام [illegible] اوپ منتری۔ لالہ گوری شنکر صاحب [illegible] پنڈت کانشی رام جی پستکادھیکش۔ لالہ [illegible] مہتہ۔ لالہ جیٹھو مل جی۔ لالہ گنگا بشنو جی [illegible]

شوک سے پرگٹ کرنا پڑتا ہے کہ بچارہ [illegible] ڈاکٹر کبیر والا تحصیل کبیر والا جو عرصہ [illegible] ڈیوٹی طاعون پر موضع ہوکڑی ضلع [illegible] بھیجا گیا تھا خود مرض طاعون میں مبتلا [illegible] ہو گیا۔ اُس کی بیوقت موت کا اُسکے [illegible] اور متعلقین کو سخت رنج و الم ہے۔ [illegible] مول سنگھ ویدک دہرم کا پکا سیوک تھا [illegible] دن ہوئے کہ اُس نے گروکل میں بھیج [illegible] بھیجے تھے۔ پرچارک کا خریدار بھی تھا [illegible] بچھڑے بھائی کے پس ماندگان سے [illegible] کا اظہار کرتے ہیں ٭

ریویو

بائیبل کلام الٰہی نہیں۔ جلد اوّل مصنفہ لالہ کاشی رام صاحب وکیل پردھان آریہ سماج ملتان۔ اس فاضلانہ تصنیف میں جس خوبی اور لیاقت کیساتھ محققانہ طور پر بائیبل کی پڑتال کی گئی ہے۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ کلام الٰہی کو جانچنے کے چھہ عالمگیر معیار قایم کر کے اُن میں سے تین پر اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ معیار اوّل میں عقلی و نقلی دلائل اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے مستند۔ فاضلوں اور محققوں کی رائوں و دوارہ پُرانے عہد نامہ کی مذہبی اخلاقی تعلیم کا فوٹو اُتارتے ہوئے اور بائیبلی خدا کی ہو بہو تصویر کھینچتے ہوئے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ پُرانے عہد نامہ کی تعلیم ناکمل ہے۔ اور بیشمار غلطیوں اور اخلاقی نقصوں سے پُر ہے ساتھہ ہی میکس مُلر وغیرہ مغربی محققوں کے اِس خیال کی کہ ویدوں میں مختلف دیوی دیوتاؤں اور عناصر کی پرستش پائی جاتی ہے۔ پُرزور دلایل اور زبردست برہانوں سے تردید کی گئی ہے۔ **معیار دوم** میں اوّل پیدایش دُنیا کے بارہ میں بائیبلی عقیدہ کی چھان بین کی گئی ہے۔ اور مسٹر گلیڈسٹون وغیرہ بڑے بڑے کٹر عیسائی عالموں کی مختلف تھیوریوں کی جو کہ بائیبلی قصہ پیدایش کی حمایت میں پیش کی گئی ہیں۔ بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھہ مُستند حوالوں سے تردید کی گئی ہے۔ اُس کے بعد بائیبلی تعلیم دربارہ گناہ۔ آسمان شکل زمین۔ حرکت زمین وغیرہ کو علم جغرافیہ سائنس اور قانونِ قدرت کے سراسر برخلاف ثابت کرتے ہوئے نوح کے طوفان کی اصلیت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ جس میں عیسائی فاضلوں کی مختلف تھیوریوں کی جو کہ وہ اپنی پوزیشن کی ڈیفنس میں پیش کرتے ہیں محققانہ ڈھنگ پر جانچ پڑتال کرتے ہوئے ہکسلے وغیرہ سائنس دانوں اور محققوں کی زبردست شہادتوں سے یہہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچایا گیا ہے۔ کہ نوح کے طوفان کا بیان محض ایک فسانہ ہے نہ کوئی تواریخی واقعہ۔ یہہ فسانہ ایرانیوں نے چلڈین سے اُڑایا۔ ایرانیوں سے پیشتر دُنیا کی بہت سی قوموں میں اِس قسم کے قصے موجود تھے۔ دراصل کوئی عالمگیر طوفان کم از کم بارہ ہزار برس کے عرصہ میں اس زمین پر نہیں آیا۔ نوح کا طوفان ایک ڈھکوسلا ہے۔ جس کی تصدیق علم و عقل اور سائنس کی تحقیقات سے ہرگز نہیں ہوتی۔ **معیار تین** میں خود بائیبل کے حوالوں اور قدیم مُستند شہادتوں سے یہہ سیدہ کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ساری دُنیا کے لئے پیغمبر آیا تھا نہ ہی اُس نے کبھی ایسا دعویٰ کیا اور نہ ہی اُس کی تعلیم عالمگیر تھی۔ اخیر میں ۲۵ صفحہ کا ایک ضمیمہ ہے جسمیں کہ عیسائیوں کی مشہور کتاب "دینِ حق کی تحقیق" کے اُس حصہ کا جواب باصواب دیا گیا ہے۔ جو کہ وید آدی ست شاستروں کے متعلق ہے۔ غرضیکہ کتاب ہر طرح سے قابل دید ہے۔ ہم بڑی زور سے راستی کے متلاشیوں کو اِس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ اور اُمید رکھتے ہیں کہ آریہ پبلک اِس عالمانہ تصنیف کی پوری پوری قدردانی کر کے لالہ کاشی رام جی جیسے لائق مصنف کی حوصلہ افزائی کریگی۔ تاکہ وہ جلد دوسری جلد بھی پبلک کے روبرو پیش کر سکیں۔ اور آیندہ کے لئے اپنی تحقیقات کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے اُس بیماری کی کڑوا کرنے میں سہایتا دے سکیں جو لایق آریہ مصنفوں کے ابھاؤ سے اِس وقت آریہ پبلک میں محسوس ہو رہی ہے۔ صفائی عمدہ۔ کاغذ ۲۴ پونڈ ڈمی لگایا گیا ہے۔ ضخامت قریباً ۱۸۰ صفحے۔ قیمت فی جلد ۶/ مطبع ست دھرم پرچارک۔ اور مصنف سے نقد دام بھیجنے پر یا بذریعہ وی۔ پی مل سکتی ہے ٭ (د۔ چ)

ایک اناتھا کا بلاپ

اے میگھہ! کیا تم ایسے کٹھور ہو گئے۔ کہ آنا کشٹ دیکر بھی اب دیا نہیں کرتے۔ تو نے ایک ہی بار اپنے دل کیوں لوپ کر لئے۔ کیا تمہیں برسنا ہی بھول گیا۔ یا کیا ابھی ہمارے کو کرموں کے پھل کا انت ہی نہیں ہوا ٭ دیکھو اے نردئی میگھہ دیکھو! دیش کس بری اوستھا کو پہونچ گیا۔ راجپوتانہ کی سنتان بھکاری بن رہی ہے۔ پشو بھی مر گئے۔ ہمارے پکشی بھی ہمیں چھوڑ کر اُڑ گئے۔ برکش سوکھ کر اندھن بنگئے۔ ندیوں کا جل شانت ہو گیا۔ ہماری کھیت اب ریگستان ہو رہی ہیں۔ ہماری پیٹ کیسے بھیانک مُنھہ پھیلائے ہوئے ہمیں ڈرا رہی ہیں ٭ تو نہیں جانتا تیرے اپنی کنجوسی سے کیا کولاہل مچا رکھا ہے۔ ہزاروں پتر ماتائیں اور ہزاروں پتا ماتا۔ سنتان ہین ہو گئیں۔ جو ستریں اپنے گھر سے باہر کبھی نہ نکلی تھیں۔ اے ظالم میگھہ! تمہاری کٹھورتا نے گھر بار چھوڑنے کے لئے مجبور کر دیا اب وہ دیش بدیش محنت مزدوری کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اب وہ دیش بدیش محنت مزدوری کرنے کے لئے سر پر چھپر اور مٹی کے برتن اُٹھائے ہوئے گھوم رہی ہیں۔ جس پیاری سنتان کو وہ دن رات دودھ پلایا کرتی تھیں۔ ہائے اب وہی سنتان پانی کو ترس رہی ہے۔ ہمارے وہ ٹھاکر وہ چودھری جو تلوار لٹکائے ہوئے سانڈھنی کی اونٹ پر دھیان کیا کرتے تھے۔ ہائے آج وہی خانہ بدوش ہو رہے ہیں۔ بال بچوں کو ساتھہ لئے ہوئے ایکہی باقی ماندہ سانڈھنی پر اسباب لادے ہوئے ننگے۔ رنج و الم سے سر نیچا کئے ہوئے راستہ چلے جاتے۔ ان ٹھاکروں کو دیکھکر اُن نمبرداروں ذیلداروں اور خانہ بدوش چودھریوں کو دیکھکر اے میگھہ تو کیوں نہیں دیا کرتا ٭ کہاں گئے ہماری سبز چاروں کے خوبصورت کھیت۔ کہاں گئی وہ نربدا گنگا ندی۔ کہاں گیا ٹھاکر گج پتی سنگھ کا سو کوس بھاگنے والا سانڈہ۔ کہاں گیا وہ باجرے کے کھیتوں کا لہلہانے کا نظارہ۔ ہائے اب تو اِن سب کی جگہہ روز کا سفر۔ بھیکھہ مانگنا۔

اور محنت مزدوری سے پیٹ بھرنا ہی رہ گیا۔ ہائے میری دیش باسیوں کے مند بھاگ کیسے اوندھے ہو رہے ہیں۔ اے میگھ تو کیوں نہیں برستا۔ میری بھارت ماتا قحط کی بھینٹ ہو رہی ہے۔ جس بچھڑے کو میں روز روٹی دیا کرتی تھی۔ وہ بھی پانی کے نہ ملنے کے کارن میرے سامنے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اور میں بھی مر جاتی اگر بیدار لوگ دیا بھاو سے مجھے اُٹھا کر نہ لے آتے۔ اب یہی میرے پتا ماتا ہیں۔ یہی میری رکشا کرتے ہیں۔ یہی میرے سمبندھی ہیں۔ میری رکشا کرنے والوں کا ایشور بھلا کریں۔ ہم انا تھوں کو سہارا دیا ہے ان کا بھلا ہو۔ سر پر ہاتھ رکھنے والوں کا ایشور بھلا کریں۔ ایشور سے میری یہی پرارتھنا ہے کہ ہم ان مہاتماؤں کے وان کو سپہل کریں۔ بھدر پُرشو! ان اناتھوں کی رکشا کرو۔ اناتھوں کی سہایتا کرنے سے بڑھ کر اور کیا پُن ہو سکتا ہے۔ ان کے پران اور دھرم بچا کر جگت میں پرسدھ کرو کہ بھارت ورشی اپکار میں کم نہیں۔ دیوراج اوشا ناگپال اناتھالیہ جالندھر

ایک نوجوان کو بھیڑیوں کے منہ سے چھڑانا

چند یوم کا عرصہ ہوا ہے کہ امرتسر میں ایک نوجوان خوبصورت لڑکا جو کن پھاٹے جوگیوں کی شکل میں بھٹکتا پھرتا تھا۔ آریہ پُرشوں کو ملا۔ اور اُس نے آریہ پُرشوں کی ہمدردی اور محبت آمیز نصیحت کو سُنکر اپنا سارا حال کہہ سُنایا۔ اُس نے بیان کیا کہ میں ضلع انبالہ کا باشندہ اور قوم سے گوڑ برہمن تھا۔ ۱۱یا ۱۲ سال کی عمر میں مجھے ایک دُشٹ آتما گوسائیں میٹھی میٹھی باتیں بنا کر اور بہکا کر میرے والدین کے گھر سے نکال لایا تھا۔ اُسی گوسائیں نے ایک ماہ کے قریب تک تو مجھے اپنے پاس رکھا اور بعد ازاں کچھ روپیہ کے عوض میں مجھے ایک اوگھڑ ناتھ جوگی کے حوالہ کر دیا۔ جہاں مجھے دن رات خدمت گذاری کے سوائے کچھ سروکار نہ تھا باوجود اس سخت خدمت گذاری کے اکثر اوقات جھڑکیاں اور گالیاں بھی ملتی تھیں۔ اس مصیبت عظیم سے تنگ آ کر میں نے وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ مگر بدقسمتی سے اس اوگھڑ ناتھ کو اس معاملہ کی خبر لگ گئی جو بہت ناراض ہو کر دھمکانے لگا۔ کہ تو سالم منہ والے کا چیلہ بنکر اب کہاں بھاگ سکتا ہے اور اپنے دوسرے چیلوں کو حکم دیا کہ بلاؤ ناتھ کو۔ اور گرم پانی طیار کراؤ (ان لوگوں میں ناتھ ایک خاص آدمی کان چیرنے کی ڈیوٹی پر مخصوص ہوتا ہے) چنانچہ بھنگ اور چرس پلا کر اُنہوں نے زبردستی میرے کان چیر ڈالے اور کہا کہ پانچ دن کے بعد تم کو الکھ ناتھ کے درشن ہوں گے۔ جو سراسر جھوٹھ ثابت ہوا۔ کانوں کے چیرے جانے سے جو تکلیف مجھے برداشت کرنی پڑی۔ بیان سے باہر ہے۔ پندرہ روز تک کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اس کے بعد دودھ وغیرہ پینے کے قابل ہوا۔ تین ماہ تک رات کو مطلق نیند نہیں آئی۔ اور کلی صحت تو دو سال کے بعد ہوئی۔ تین سال کامل میں ان ناتھوں یعنی کن پاٹے جوگیوں کے ساتھ رہا۔ بعد ازاں ڈھائی تین سال کے قریب اِدھر اُدھر اسی حال میں پھرتے کو ہو گئے ہیں۔ میں نے کوئی دھرم اور سدھی ان جوگیوں میں نہیں پائی۔ انہوں نے میرے کان زبردستی سے پھاڑ کر میری زندگی کو تلخ کر دیا ہے اور مانگ کر کھانے کا شیوہ سکھا دیا ہے۔ مانگنے سے مجھے قدرتی طور پر شرم ہے۔ میں اس حالت میں بالکل ناخوش ہوں مگر مجبور ہوں کہ کچھ پیش نہیں چلتی۔ میں نے نشچے کر لیا ہے کہ ان جوگیوں کا دھرم پاکھنڈ اور محض پاکھنڈ ہے۔ میری بڑی خواہش ہے کہ اگر کسیطرح سے ممکن ہو سکے تو اس پاکھنڈ جال سے نکل جاؤں۔ اس نوجوان کا یہہ برتانت سُن کر اسکی درخواست پر آریہ سماج نے غور کیا اور شہر میں نوٹس دینے کے بعد سوموار ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء بروز اماوس اس لڑکے کو آریہ مندر میں شُدھ کیا گیا۔ جہاں کہ اس نے اپنے ہاتھ سے بھری سبھا کے بیچ میں مندریں اپنے کانوں سے اور کالا رسّہ (جس کو کالا سانپ کہا جاتا ہے) اپنی کمر سے اُتار کر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس کو سنان کرایا گیا اور ہون کئے جانے کے بعد اس کو آریہ دھرم میں ملایا گیا اور پھر گُرکل آشرم کا ادھکاری بنایا گیا۔ خوبی کی بات یہہ ہے کہ ان پھندوں اور جالوں میں پھنسکر بھی اس نوجوان لڑکے نے اپنا یگیوپویت نہیں اُتارا تھا۔ بلکہ بدستور دھارن کئے ہوئے تھا۔ اب اسکو باقاعدہ برت وغیرہ حسب ہدایت سنسکار ودھی دھارن کرائے گئے ہیں اور اسے ودیا پڑھنی آرمبھ کر دی ہے۔ آریہ سماج کا تہ دل سے شکر گذار ہے کہ اسطرح سے اس بیچارے کو جسکے والدین اسکو ڈھونڈ کر آخری رو نا رو چکے ہونگے۔ ان پاکھنڈی جوگی روپ بھیڑیوں کے مُنہہ سے چھڑایا گیا ہے۔ کیوں صاحبان۔ کیا یہہ بے رحم۔ دُشٹ آتما۔ پاکھنڈی لوگ فی الحقیقت بھیڑیے کہے جانیکے قابل نہیں ہیں۔ یہہ لوگ اکثر اسطرح سے بیشمار نوجوان خوبصورت لڑکوں کو ان کے والدین سے جدا کر کے ساری عمر کیلئے انکو گھر بار سے محروم کر دیتے ہیں۔ بیچارے ماں باپ اپنی پیاری سنتان کو کچھ عرصہ اِدھر اُدھر تلاش کرنیکے بعد رو دھو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایشور کرے کہ وہ سمے جلد آوے کہ ویدک دھرم کا سچا چمتکار تمام عالم میں پھیل کر پاکھنڈ مَتوں کا سنسار سے سوراج چھیدن ہو جاوے۔ **نوٹ**۔ اتوار وافقہ ۲۳ جون ۱۹۰۷ء کو لالہ سالگرام جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکے کا نام بلدیو رکھا گیا۔ آپ کا سیوک شام لعل جائنٹ سکرٹری آریہ سماج امرتسر۔

مہاشہ ایں چند و سانجھہ منتری آریہ سماج بھڑائچ کے انعامی پرشن

میرے تین سوالوں کا جواب اگر کوئی صاحب مفصل جاننا چاہیں تو ملاحظہ کریں۔ ستیارتھ پرکاش کا مستند اُردو ترجمہ صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۰۔ صفحہ ۱۱۰ سطر ۱۴ صفحہ ۱۲۴ سطر ۹۔ اور چند طلبا نے جوان سوالوں کا جواب تحریر کیا ہے انہیں سے بعض نے کسیقدر معقول جواب لکھا ہے۔ سو ان کو بتفصیل ذیل انعام تقسیم کر دیویں۔ (۱) بابو بہاری نند فیضی ہائی کلاس گورنمنٹ ہائی سکول لودہیانہ ۲ نقد دیا جاوے۔ (۲) بابو شیخ چند ریاں آشرم گوجرانوالہ۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

مہاشہ رام بھجا آریہ مسافر۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان لکھتے ہیں کہ آریہ لوگ غریب بھائیوں کے سنسکاروں پر نہیں جاتے۔ اسی لئے بعض اوقات ایسے غریب آریہ اپنے گرتہ سے گرکر پوپ لیلا کر لیتے ہیں۔ یہہ شکایت ہم اکثر سنتے ہیں۔ آریہ بھائیوں کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ شریک ہونا چاہئے۔ (ایڈیٹر)

مہاشہ امیں چند دوسانجھہ لکھتے ہیں کہ بہڑائچ آریہ سماج کے جلسہ کی تاریخیں آریہ گزٹ میں دیکھکر لوگ کہیں دھوکہ میں نہ پڑیں۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر نے خود بخود خبر دوسرے اخباروں سے دیکھکر درج کر دی ہے۔ ورنہ اُن کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ کیونکہ اُس آریہ سماج کو اِن بھائیوں کے اصولوں اور کرنیوں سے بڑا اختلاف ہے ٭

ہندی کا پرچار

ممالک مغربی و شمالی اور اودھ میں ہندی عدالتی زبانوں میں شامل فرما کر جناب مسٹر انٹنی میکڈانلڈ صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر نے اُس صوبہ کو خصوصاً اور تمام بھارت ورش کو عموماً مشکور فرمایا ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان جابجا جلسیں کر کے اُسکے برخلاف تاولیں دے رہے ہیں۔ اور ہمارے ہندو۔ اور آریہ بھائی خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔ ایسے موقعوں پر واجب ہے کہ باہمی تفرقیوں کو بھول کر تمام آریہ اور ہندو ایک دل ہو کر باہمی بلکہ جلسہ کر کے ایسے عمدہ کام کے لئے اظہار خوشی و شکر گذاری کریں۔ اور جناب ممدوح کو خوشی اور شکر گذاری کی تاریں بھیجیں۔ اور ایڈریسیں دیں۔ پریہ ور مہاشہ جی۔ ہندی کا پرچار دہرم کی طرف لوٹنے کا پہلا قدم ہے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ فارسی اُردو زبانوں کی تعلیم نے ہندوؤں کو ہندی اور سنسکرت کی تعلیم حاصل نہ کرنے۔ اور اُس کے سبب اپنے دہرم سے ناواقف رہنے سے کسقدر نقصان پہونچایا اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک ہندو اور آریہ خواہ کچھہ ہی خیال رکھتا ہو۔ ہندی کی پرچار پر جابجا سبہائیں کر کے اظہار خوشی اور شکر گذاری کریں۔ نیز میں نے سُنا ہے کہ امرتسر دہرم سبہا نے اس امر کا ارادہ کیا ہے کہ ایک سبہا میں آریہ اور ہندو تمام صاحبان کو مدعو کر کے سب کو اس ضروری کام کے لئے پریرنا کی جاوے اور جہانتک ہو سکے کوشش کیجاوے کہ ہندی کا پرچار شروع ہووے۔ مجھے امید کامل ہے کہ آپ میری اس تحریر کو معہ اپنے ریمارک کے درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں ٭ ویدک دہرم کا سیوک پورن مبند شرما۔ از امرتسر ٭

آریہ سماج بھوپالوالہ کا پہلا سالانہ جلسہ

سماج ہذا کی تعداد ممبران و مالی حیثیت پرتو دہرم پرچار کے فرائض کو ضرورت کے موافق نباہنے کی توقع نہ ہو سکتی تھی لیکن ایشور کی ہی کرپا ہے کہ لالہ بہاری شاہ و گوپال شاہ صاحبان کی نظر توجہہ سے ہمارے پریمی بھائی (مثل لالہ مولراج۔ لالہ دیا مل۔ لالہ ادھنا کرائے۔ و لالہ ودہاوامل وغیرہ) اُتساہ اور حوصلہ پاتے رہے۔ یہانتک کہ دلجمعی سے کام کرتے ہوئے شہر کی بھی ہمدردی حاصل کر سکے۔ اور ایک کنیا پاٹھہ شالا بھی جاری کی جسمیں سُنا ہے کہ قریباً ١٥ کنیائیں تعلیم پاتی ہیں۔ اس جلسے میں تو اسکے متعلق کوئی کارروائی پیش نہ ہوئی۔ لیکن اُمید ہے کہ آئندہ ہمارے بھائی اسکے انتظام اور ترقی کا خیال رکھتے ہوئے آریہ پبلک تک مناسب رپورٹ پہونچاتے رہینگے۔ یہہ جلسہ بھی ٨ و ٩ و ١٠ جون سنہ ١٩٠٠ء کو غیر معمولی کامیابی سے ختم ہوا۔ صاف طور پر ان بھائیوں کی ہمت کو ظاہر کرتا ہے۔ گو میرے خیال میں اس جلسہ کے مفصل حالات کا بیان ضروری ہے۔ لیکن عدم فرصتی سے مختصراً موٹی موٹی باتیں ہی درج کیجاتی ہیں۔ (١) بندہ بمعہ رامسنگہ کی بہجن منڈلی کے ٧ جون کی شام کو پہونچ گیا تہا۔ جہاں صبح کو ہوتے وقت بڑی کامیابی سے نگر کیرتن کیا گیا۔ اور ایکجگہہ بندہ نے مختصر لکچر بھی دیا۔ پنڈت شیو ناتھہ جی تو پہلے سے ہی موجود تھے۔ نگر کیرتن کے خاتمہ پر پنڈت رامرتن جی سبہاٹہ والی اور نبی بخش راگی بھی پہونچ گئے۔ ہم سب ملکر بہٹلوالہ میں گیارہ بجے پہونچ گئے۔ یہاں شام کو تین منڈلیاں بنا کر نگر کیرتن کیا گیا۔ لوگوں کی بہیڑ بھاڑ اور جگہہ کی تنگی سے گرمی کی شدت بیان سے باہر تھی۔ لیکن لوگوں کا پریم اس سے دوبک تہا۔ اور سب پر جہہ نگر کیرتن امید سے بڑھکر کامیابی سے سماپت ہوا۔ ساتھ ساتھہ پنڈت رامرتن جی۔ پنڈت بھگت رام جی کی اور میری ویاکھیان ہوتے گئے۔ (٢) ٩ جون کی صبح سے ١٠ بجے ١٢ بجے پنڈتان شیو ناتھہ۔ رامرتن۔ وشنو متر و بھگت رام و زیر چند کے ویاکھیان بڑی عمدگی سے ہوتے رہے اور ممولا پنجابی میں ہونیکے سبب بالکل عام فہم تھے جن سے سادھارن پُرشوں کو بھی اپنے دھرم اور جھوٹے خیالات کا ویدک دہرم کے سچے اور پکے عالمگیر اصولوں سے مقابلہ کرنیکا موقعہ ملا۔ اور قصبہ میں دہرم کا آندولن خوب زور شور سے شروع ہو گیا۔ کئی بھائی فرصت کیوقت میرے تہا اور بھائیوں کے پاس جا کر شنکا نوارن کرتے رہے۔ دہرم چرچا کیوقت ایک سکھہ بھائی نے جوان پڑھہ تہا۔ ایسی بحث چھیڑی جس کا بہت حصہ مذہبی بحث نہ کہا جا سکتا تہا۔ لیکن سکھہ بھائی کا سرل بھاؤ دیکھکر لالہ وزیر چند جی نے بحث کو جاری رکھا۔ یہانتک کہ سکھہ بھائی شانت ہو کر خوشی خوشی بیٹھہ گیا۔ غرضیکہ دہرم کے ہر پہلو پر تقریر ہوئی اور نہایت عمدہ اثر ہوا۔ (٣) حاضری ٢٠٠ سے ٥٠٠ تک رہی۔ ستریاں بھی ان کے علاوہ بہت آتی رہیں (٤) ودیارتھیوں کا تو شدت گرمی اور سفر کی تکلیف اور پھر ایک ہی دن یعنی ٨ جون کو سبہٹرالی و بہولوال دو جگہوں میں نگر کیرتن کا بھاری کام کرنیسے گلا زیادہ کام نہ دیسکتا تہا تاہم وہ ہر دو روز موقعہ موقعہ پر بہجن بولتے رہے۔ قادی کے ودیارتھیوں نے بھی ایک بہجن بولا۔ پنڈت سیرانند جی نے بھی کئی نئے اور عمدہ بہجن گائے لیکن

بھائی نبی بخش زرگی نے تو کیا بھوپالوالہ کے نگر کیرتن میں
اور کیا ہر دو روز جلسے میں نہایت ہی عمدہ کام کیا۔ نیز
اور پُرجوش بھجنوں سے آپنے تمام سامعین کے دلوں کو
ہلا دیا ۔ (۵) گرمی کے بگھن کے علاوہ پور رشارتھی اور
پریمی نوجوان بھائی لالہ مولراج منتری (جنکے شدہ آچار
اور دھرم بھاؤ کی تمام قصبہ میں پرشنسا ہوتی ہے) کی ماتا
کا چیچک کی بیماری سے ۹ جون کی شام کو دیہانت ہوجانا
بھاری بگھن تھا۔ تاہم اس رنج کے باوجود ممبران نے دھرم
یگیہ کو اُدارتا سے سماپت کیا۔ ہاں اتنا ضروری سمجھا گیا کہ
۱۰ اس کی دوسرے وقت کی کارروائی بند ہو۔ کیونکہ
سمبر ہال میں پرچار کا ضروری تھا جو دوسرے دن پر ملتوی
نہ کیا جا سکتا تھا۔ (۶) دفعیش کارروائی سے جلسہ کے متعلق
پروہت منتری پد کا کام میرے سپرد تھا۔ جلسے رپورٹ
مجھے سنانی پڑی جس میں آریہ سماج کو سہایتا دینے کیلئے
باشندگان سے اپیل کرنے اور ممبران کو پرچار کے لئے
دیا ہی بلکہ اس سے زیادہ اتساہ کی پریرنا کرنے کے بعد جب
تھوڑا سا نر تنگ سبھا بھگت دتمل کے کاموں کا ذکر پبلک کے
سامنے کرکے چاندی تمغہ اور مل کا تھان لوکل سماج
کیطرف سے بھگت جی کو دیا گیا۔ جسکے بعد لالہ وزیر چند جی نے
ایک مدلل و موثر لیکچر میں ویدک دھرم کا تمام مذہب سے مقابلہ
کرکے پھر آریہ سماج کو ہی ویدوں کا پیرو ثابت کرتے
ہوئے وید پرچار کے لئے اپیل کی۔ جس پر لوگوں نے وید پرچار
و گیرہ لوکل وغیرہ کو چندہ دیا۔ کیا اتنا آدھا جلسہ ہر کو
کپڑے بھی ستریوں نے دان دئے۔ اختصار ان سمبری رات
میں سماج کے پورے اُتساہ کا نتیجہ ہے۔ (۷) بارہ بجے مبارکباد
و بھجن ہو کر جلسہ برخاست کیا گیا۔ اور تین بجے کے بعد کل آریہ
بھائی باشندگان چند ایک کے سمبر ہال کو چل دئے۔ جہاں
بیان سے باہر خوبی سے پرچار ہوا۔ تین منڈلیاں تھیں۔
(الف) پنڈت وید پاٹھ کرتے تھے۔ (ب) رامنگر کے
ودیارتھی وید منتر و بھجن گایا کرتے تھے۔ (ج) بھائی
نبی بخش و لالہ وزیر چند جی پر کیرتن کرنے جاتے تھے۔
ساتھ کے ساتھ پنڈت امرتھی۔ لالہ وزیر چند و لالہ
دینا ناتھ وغیرہ کے لیکچر ہوتے تھے۔ حاضری کا وہ ہجوم
تھا۔ کہ لوگوں کے لئے ادھر ادھر گذرنا بالکل مشکل تھا۔
غرضیکہ جس کامیابی سے یہاں تھوڑے وقت میں
پرچار ہوا۔ وہ دیکھنے پر ہی موقوف تھی۔ میں خود بھوپالوالہ
میں ہی کئی کارنوں سے مجبور رہ رہا تھا اور شاید اور
بھائی بھی اس تڑاکے کی گرمی میں سفر کرکے بھوپالوالہ
جاکر پرچار کرنے میں تکلیف سمجھتے ہونگے۔ لیکن لالہ وزیر چند
جی کے اُتساہ نے سب خیالات کو بیدزر کرتے ہوئے کام کر ہی
دکھایا۔ جس سے مجھے یقینا وشواس ہے کہ جلد یہاں سماج قایم
ہوگا۔ (۸) سو سے زیادہ بھائی باہر سے شامل تھے جنکا
آدر ستکار بھوپالوالہ سماج نے بڑی خوشدلی سے کیا۔ یہاں
کر سٹیشن تک اور اور جگہوں تک بھی سواری کا انتظام کر
اپنے بھائیوں کو آنے جانے کی تکلیف سے بچایا۔ (۹)
اخیر میں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ہمارے بھائیوں کو دن بدن
زیادہ سے زیادہ اُتساہ دیں جس سے اس قصبہ کی آتما
پیاس بجھا نکو یہہ سماج وید اُپدیش روپی امرت بخشا
کرائے۔ راقم ہانس راج سکرٹری آریہ سماج رامنگر۔

غلط فہمی دُور کیجیے

شریمان مانیہ ور شری ایڈیٹر صاحب ہم پرچارک جی نمستے۔
ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار میں درج کرکے مجھے مشکور
فرماویں۔ آریہ گزٹ مطبوعہ ۳ مئی ۱۹۱۶ء میں جو تحریر
جلال آباد کے عنوان سے چھپا کر اس نے شایع کرائی ہے
اور اُسمیں مجھے خزانچی قرار دیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے
میں اُس سماج کا خزانچی نہیں ہوں نہ مجھے اس سماج کی
کچھ خبر ہے۔ مجھے اس تحریر کے پڑھنے سے بڑی حیرانگی اور
ساتھ ہی افسوس پیدا ہوا۔ کہ یہ کیا کارروائی ہے اور
ایسے کیا معنے ہیں۔ دوگر رام بقلم خود مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۶ء

خدمت عام کا سلسلہ

بڑوں کی بڑی بات - مہہ نی گزن ہمارے

لاٹ صاحب کی لیڈی صاحبہ نے اپنے خاوند
کے نقش قدم پر چلکر بہت کچھ نیکنامی حاصل کرنا
شروع کی ہے۔
چنانچہ آپنے حال میں ایک ہندوستانی کو ایک
نوٹ بطور انعام ٹرنسوال میں ارسال کیا ہے۔
دلیری کی جانیں بچائی ہیں۔ جنرل وائٹ صاحب
اُسکو لایق جانکر مقرر کیا تھا۔ کہ جب لیڈی سمتھ
قلعہ میں دشمن کی طرف کی توپ چلنے کو تیار ہو تو
بچایا کرے۔ چنانچہ اُس نے یہہ کام نہایت عمدگی
کیا۔ خود بھی بچا اور دل کو بھی بچایا۔

عمدہ سبق

ڈاکٹر ہپوکراٹ دوائی کا باپ مشہور تھا۔
۴۶۱ برس حضرت عیسیٰ سے پہلے سورگ باش
اُسکا فرمانا تھا۔ کہ ہر ایک بیماری کا علاج دوائی
اور خوراک سے ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں دوائی
کافی آزمائش ہو چکی ہے۔ اسی طرح جراحی کی
اب وقت آیا ہے کہ لوگ خوراک سے کام لیں
تھوڑا عرصہ ہوا سر ولیم بینک اعلےٰ ڈاکٹر نے میڈیکل
سوسائیٹی لنڈن میں لکچر میں فرمایا۔ کہ پھوڑے
کی بیماری کی اُسنے بہت تحقیقات کی ہے۔ وہ یہ
پہونچے ہیں۔ کہ اسکا اصل باعث زیادہ خوری
اور اس قسم کی بیماری جو آج کل زیادہ ہو
اسکا باعث یہ ہے کہ گوشت خوری زیادہ ہو
ہے۔ درد اعضاء رعشہ وغیرہ جو
اُس کا باعث شراب خواری اور
ہے۔ ڈاکٹروں کی عام رائے ہے۔ کہ
بیماری کا باعث بھی اکثر زیادہ خوری
وقت آگیا ہے کہ لوگ گوشت خواری کم کر
سادہ زود ہضم غذا کا معدہ کو عادی کر
از سول ملٹری گزٹ ۵ جون

اشتہارات

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

کنیا بعمر ۱۵ سال شریف خاندان از قوم اروڑہ اوترادھی کے لیے بر کی ضرورت ہے۔ کنیا نے گورمکھی پرائمری پاس کیا ہوا ہے۔ گھر میں تعلیم پاتی ہے۔ قریباً ۴۰ پستک سنسکرت بھاشیہ کی مطالعہ کی ہوئی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سنسکار ودھی۔ مانڈوکیہ اُپنشد۔ بھرتری شتک۔ ناری سودرشہ پربودھک وغیرہ کو چند بار باغور پڑھا ہے۔ اور ان کے سدھانتوں سے بخوبی واقف ہے۔ آریہ خیالات کی ہے۔ اور کل خاندان آریہ خیالات کا ہے۔ کوئی انگ بھنگ نہیں ہے۔ خانگی امور میں پوری واقف ہے۔ بر تعلیم یافتہ اور آریہ دھرم کا پیرو کار از قوم اروڑہ اوترادھی ہونا چاہئے۔ کل خط و کتابت بنام اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر مفصل حالات کر ہونی چاہئے۔

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھراداس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت و کیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان ہوادار دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مع قبایل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ درجہ سوم ۶ ہے مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئیگا

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب

تلاش کیلئے پرارتھنا

پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر۔ طالب علم بی۔اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور ۲۰ رمئی سنہ ۱۹۱۰ء سے بورڈنگ ہوس کالج موصوف سے غیر حاضر ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود یا کسی کی تحریک سے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور اُن کی ایسی غیر حاضری سے اُن کے پتا ماتا اور بوڑھی دادی جی کے دل کو سخت پریشانی ہو رہی ہے۔ حلیہ اُن کا حسب ذیل ہے۔ پنڈت اندرمنی خلف پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر برہمن عمر تخمیناً ۲۱ سال۔ گندم رنگ سفیدی مائل میانہ قد۔ فربہ اندام۔ ہر وقت خاموش رہنے کی عادت اور طرز وضع بالکل سیدھی سادی ہے۔ اثناء گفتگو میں بات کا جواب مختصر دیا کرتے ہیں۔ اور عموماً آنکھیں نیچی رکھتے ہیں۔ اور اتفاق سے جب نظر اُٹھاتے ہیں تو کچھ ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور خیالات سے آریہ سماج کے اصولوں کے معتقد معلوم ہوتے ہیں۔ جو صاحب صحیح طور پر اُن کا سُراغ بتلا دیں یا اگر کسی صاحب کو مل جاویں تو بذریعہ تار خبر جو ضروری وسایل ہوں۔ اُن کے ذریعہ سے پنڈت شہزادہ رام صاحب پلیڈر انبالہ شہر کی خدمت میں یا مجھ کو اطلاع دیویں۔ اور اس جگہ سے جواب پہنچنے تک حسب ضرورت و موقعہ اُن کی نگرانی رکھیں تو اُن کو یہ کل خرچ جو اُن کے اپنے پاس سے ہوگا اور مبلغ ۵۰ علاوہ بطور شکریہ کے دیا جاویگا۔

المشتہر

دسوندھی رام محرر لالہ گنپت لال صاحب پلیڈر انبالہ شہر

ذیل کی کتابوں کی قیمت تین ماہ کے لیے نصف کردی گئی ہے

نام کتاب	اصل قیمت	قیمت نصف
نیائے درشن مع اُردو ترجمہ	۱؎	عہ ر
سانکھیہ درشن ایضاً	عہ	۸ر
سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا	۱۲ر	۶ر
محمد صاحب کی لائف اُردو	عہ ر	۸ر
نگھو بھاشا ٹیکا	۱؎	عہ
سام وید سنگھتا سوربھت	۱۴ر	۱۵ر
سنسکرت مول	۱۲ر	۱۴ر
منوسمرتی مع اُردو ترجمہ	۲؎	۱۰ر
یدرنیتی مع اُردو ترجمہ	۶ر	۳ر
بھگوت گیتا مع اُردو ترجمہ	۸ر	۴ر
بھرتری شتک مع سنسکرت بھاشا ٹیکا	عہ	۸ر
چاند ناول	۲؎	۷ر
منوہرتا ناول	۶ر	۳ر
دیاکھیان کمتا ولی	عہ	۸ر
ست برتی بھانند ناول	۴ر	۲ر
جنڈال چوکڑی	۴ر	۲ر
آریہ سدھانت کمتاولی	۴ر	۲ر
بودہ ناٹک	۴ر	۲ر
نوین و پراصلی ویدانت	۳ر	۱ر
دھرم بیر	۴ر	۲ر
قران کی چھان بین	۳ر	۱ر
بھجن پشپاولی	۴ر	۲ر
سبھا پرشن	۳ر	۱ر
ت ریتا رشی کی کتھا ہر دو حصہ	۳ر	۲ر
ہندی	۳ر	۱ر
چانک نیتی مع اردو ترجمہ	۴ر	۲ر
ریپ ترہان	۹ر	۳ر
کین اوپنشد	۲ر	۱ر
میمانسا درشن	۸ر	۴ر

علاوہ انکے اور بہت سی پستکیں ہیں جن کی قیمت نصف کردی گئی ہے پستک ملنے کا پتہ سکھن لال بردوکان منشی بھگوان داس بزاز بجنور۔ **المشتہر** کرپا رام سٹھ از مقام بدایوں۔

اشتہار کتب قابل دید اردو و ہندی

ان کتب کی میں کیا تعریف کروں۔ جبکہ پبلک آپ ہی تعریف کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے یہہ کتب چند بار طبع ہو چکی ہیں۔ شائقین انکو ملاحظہ کرکے خود فیصلہ کرینگے۔

اردو۔ گرہست آشرم ۶/ حفاظت منی ۲/ گرہیا دان ودہی ۲/ صبحا بست ۲/ بہرت اپدیش ۲/ رشی پرشاد ۱/ امول رتن ۱/ **ہندی۔** یہہ سب ہندی میں بہی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے سوشیلا کا دڑ ۱/ سندہیا ودہی ۱/ پورن بہگت ۱/ گیت سروس ۵/ رتن جوڑی ۱/ رتن پرکاش ۱/ سہرشٹا چار ۱/ برہم وچار ۱/ پنڈت گرودت کا جیون چرتر ۱/ ست نراین کتہا ۱/ مورتی پوجا چکا ۱/ رتن آنند ۱/ منتر پرکاش قیمت ۳/ یہہ کتاب پانچویں مرتبہ از سر نو درست کرکے پوتر اور ستریوں کیلئے طبع کرائی ہے۔ جس سے ہزاروں نصیحتیں ملتی ہیں۔

المشتہر

چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہان پور۔
کوٹھی بہائی رامچرن منی لال صاحب ساہوکار

ضرورت

(۱) فورٹ سنڈیمن آریہ سماج کے لئے ایک ودوان پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو درڑہ آریہ ہو۔ اور آریہ سماج کے سدہانتوں سے بخوبی واقف ہو اور اپدیش اچہی طرح کر سکتا ہو۔ اور سنسکرت میں اچہی واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ بالفعل ۲۵ روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ درخواستہائے بمعہ سندات یکم جولائی ۱۹۱۰ء سے پہونچ جانی چاہئیں۔

المشتہر

سکرٹری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن۔

بواہ وگیاپن

میرے ایک آریہ دوست سوم خاندان ٹہاکر راجپوت جن کا گوتر بہاگرہی ہے بڑودہ کی ریاست میں ملازم ہیں۔ اور ماہوار ۲۵ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اب اپنی کنیا کا بواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں کنیا کی عمر چودہ سال اور تین ماہ کی ہے۔ ہندی بہاشا کا لکہنا پڑہنا بخوبی جانتی ہے۔ اور دستکاری یعنی سینا پرونا اور کشیدہ نکالنا وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکھتی ہے۔ اور صحت ہر طرح سے اچہی ہے۔ تندرست اور روپ وتی ہے۔ سوامی جی کے سدہانتوں کو اچہی طرح جانتی ہے۔ اس کنیا کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جس کا کہ چال چلن ٹہیک ہو۔ پڑہا لکہا کمانے والا اور آریہ بہی ہو۔ اگر زمیندار یا اچہا گذارہ رکہتا ہو۔ گریجویٹ یا گریجویٹ ہونے والے کو ترجیح دی جاوے گی۔ شرائط طے ہو جانے پر اگر چاہے گا تو کسی معتبر ستری کو کنیا دکہلائی جاوے گی۔ جس کسی صاحب کو شادی کرنی منظور ہو ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔ اور اپنی عمر وغیرہ سے مطلع کرنا چاہئے۔

المشتہر

دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ جلندہر شہر

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکہی ستیارتہ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ضخامت ۳۵۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱۲/ اور مجلد کی ۱۴/ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو بہہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندہر میں مطبع ست دہرم پرچارک کے دفتر میں لالہ کرتا رام آریہ سبہا سد لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انار کلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور ملسکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹہانا چاہئے۔

المشتہر

کرتا رام سبہاسد آریہ سماج کرنال۔

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۶ اساڑھ سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۰ء جالندھر شہر | نمبر ۱۲

سنسار کی گتی

جنگ ٹرانسوال کی حالت نزع

جنوبی افریقہ کے جنگ کا یوں تو خاتمہ ہی ہو چکا ہے۔ تاہم [illegible] مرتا کیا نہ کرتا۔ جب کسی طرف سے بھی اُمید دستگاری کی نہیں دکھلائی دیتی تو بیچارے گھبرائے ہوئے بوئیر اگر اُس بلی کیطرح گلے کو آویں۔ جسکے لئے کوئی راستہ نکلنے کا نہ ہو تو کیا تعجب ہے۔ گو سرکار برطانیہ کے جنرل بہادر کا پریٹوریا شہر پر تسلط ہوگیا ہے۔ تاہم نصف سے زیادہ علاقہ میں اب تک بوئیر پکڑ دکھا رہے ہیں۔ بوئیر سپہ سالار جنرل بوتھا نے تین دنوں کا سخت جنگ لارڈ رابرٹس کی فوج کے مقابلہ میں کیا اور آخر کار گو فتح سرکار برطانیہ کی لاتعداد فوج کے حصہ رہی۔ تاہم وہ مغلوب نہیں ہوا۔ بوتھا گو کر اب تک اُسی خم و دم سے مقابلے پر مستعد ہے۔ لیکن سرکار برطانیہ کی طاقت کے آگے بوئیر بیچارے چیز ہی کیا ہیں۔ اول تو جماعت کرامات مشہور ہے۔ پھر اجنگل دولت مند کا مفلس کیا مقابلہ کریگا۔ تاہم امید نہیں کہ سال دو سال تک بوئیر ہمارے حاکموں کو ٹرانسوال میں آرام سے بیٹھنے دیں۔ خیر یہ ایک کامیابی کے ساتھ دقتوں کا سامنا لازمی ہے ۔

موجودہ تہذیب کبھی شانتی نہ ہونے دیگی

یہ سنتے سنتے کان پک گئے کہ جیوں جیوں تہذیب ترقی کریگی تیوں تیوں دنیا میں شانتی کا راجیہ آویگا۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں۔ سنسار کی ہلچل کو بلا سچی تہذیب کے اور کوئی بھی طاقت شانت نہیں کر سکتی۔ لیکن افسوس کہ جس یوروپ کو یہ فخر ہے کہ اُسکے اندر ہی ساری کی ساری تہذیب محدود ہے۔ وہی یوروپ دنیا میں اشانتی پھیلانے کا زیادہ تر کارن ہو رہا ہے۔ ٹرانسوال کا جھگڑا ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ چین میں بھی شور و شر مچ گیا۔ شاید جواب یہ ملے کہ شور و شر کا کارن چین والے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ جب چین والوں کو تہذیب سے پاک سمجھتے ہو تو پھر برطانیہ۔ جرمنی روس۔ فرانس وغیرہ مہذب قوموں کے ملنے کا اثر یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ پیشتر کی نسبت بھی زیادہ تر گڑبڑ مچ جاوے خیر۔ اسوقت شکایت سے بن کچھ نہیں سکتا۔ کیونکہ یوروپ کی مادہ پرست قومیں اسوقت مادہ پرستی کے نشہ میں پورے طور سے مخمور ہیں۔ ایشور وہ دن لاوے جبکہ انہیں معلوم ہو کہ انسانی زندگی کا مقصد پورا کرنے اور دنیا میں امن کا راج لانے کے لئے مادہ پرستی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مادہ پرستی سے کنارہ کشی اُس کی پہلی منزل ہے ۔

چین میں خطرناک جد و جہد

چین سے جو خبریں آرہی ہیں۔ بڑی ہی بھیانک ہیں۔ لیکن وہاں سے آئی ہوئی ایک خبر پر بھی پورا وشواس نہیں کیا جاسکتا۔ آج خبر ملتی ہے کہ تمام ایلچیوں کے مکانات وغیرہ برباد کر دئے گئے۔ فلاں فلاں ایلچی مارا گیا۔ کل خبر آتی ہے کہ وہ اپنی موت سے مرا۔ اور مکانات کی رکشا ہو رہی ہے خواہ کچھ ہی ہو اِسمیں شبہ نہیں کہ چینی رعایا میں سے ایک خاص فرقہ بدیشیوں کے برخلاف ہے وہ نہیں چاہتا کہ سوائے چین والوں کے اور کوئی اُن کے معاملات میں دخل دے۔ اور دوسری طرف سے بدیشی سبھی سب (یہاں تک کہ چین کا پڑوسی جاپان بھی) جیتا کہ چین کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر جنگ چھڑنے کے سامان پورے پورے ہو گئے ہیں جاپان بیس ہزار فوج لانیکے لئے طیار ہے۔ جرمن۔ امریکا۔ روس۔ فرانس وغیرہ سب اپنی اپنی فوجوں کے تھوڑی بہت دستے بھیج رہے ہیں اور سرکار برطانیہ ہندوستانی فوج بھیجنے کے لئے طیاری کر رہی ہے۔ راجپوتوں کی ساتویں پلٹن اور سکھوں کی اول کو حکم کوچ کا مل چکا ہے۔ اور غالباً دونوں ۳ جولائی تک کلکتہ سے روانہ ہو جائینگی۔ ایشور نہ کرے! لیکن اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو بوجہ یوروپین تہذیب سے ناواقفیت کے چین میں خون کی ندیاں بہہ نکلیں گی۔ جو نفرت کہ بدیشیوں سے چینی اسوقت دکھلا رہے ہیں۔ وہ بتلاتی ہے کہ شاہی فوجوں کی شکست بھی رعایا کو ان بدیشیوں کا راجیہ قبول کرنے کے لئے نہیں پرسنا کر سکیگی

دیکھیں نئی صدی کے آغاز تک دنیا کو کیا پلٹا ملتا ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ بیسویں صدی کا آغاز ایشیا کے اندر آزادی کے بیج ناش کے ساتھ ہوگا ـــــ

پرمیشور کرپا کرو!

پرمیشور دیا کرو! پرمیشور کرپا کرو! یہ دین شبد چاروں طرف سے سنائی دیتے ہیں۔ صرف بیکانیر کے ریگستان سے ہی اِس قسم کی دردناک آوازیں نہیں اُٹھ رہیں بلکہ جالندھر دوآب اور پنجاب کے زرخیز کھیتوں سے جٹ اور سائیں کنوؤں کو پانی سے خالی دیکھکر بے اختیار پرارتھنائیں کر رہے ہیں۔ لیکن ابتک بارش کے آثار کچھ بھی دکھائی نہیں دیتے۔ کہیں کہیں سے ضرور خبریں آرہی ہیں۔ لیکن اب تک چھوٹی برسات کا آغاز نہیں ہوا موسم کے سرکاری بھوش بینی جان ایلیٹ صاحب کا الہام تو ہمیشہ ہی اُلٹا پڑتا ہے۔ البتہ دیسی کہاوتوں پر کچھ وشواس تھا جو اس وقت دور ہوتا جاتا ہے۔ پرمیشور کرپا کرو! برشا جلد بھیجو۔ پرجا تباہ ہو رہی ہے ۔

سچا بہادر کون ہے

ہندوستان کے باشندے اِس وقت روئے زمین پر حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اِس حقارت کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ وہ بزدل ہیں۔ آزاد اور بہادر جاتیں سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ بزدلی کے لئے اُس کے پاس رحم بھی نہیں ہے۔ کیا سچ مچ ہندوستانی بزدل ہیں جو اِس [illegible] سب سے پہلا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بزدل کسے کہتے ہیں۔ کیا دنیا میں ہمیشہ موت کے خوف کا بزدلی کے ساتھ گاڑھا رشتہ نہیں سمجھا جاتا ہے؟ اور کیا وہی شخص بزدل نہیں کہا جاتا جو کہ موت سے ڈرتا ہو؟ اگر یہ سچ ہے تو کیا اُن ہندوؤں کو بزدل کہہ سکتے ہو جن کے شودر نیچ فرقہ کے لوگ افریقہ میں جاکر وہاں کے جنرلوں سے بہادری کے خطاب حاصل کر رہے ہیں۔ ولایت انگلستان کے اخبار گلوب میں ایک فوجی افسر ٹرانسوال کے میدان جنگ کے ہندوستانی ڈولی برداروں کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اُن کی بہادری سے بڑھ کر بہادری کا نظارا یوروپین قومیں بھی

دکھلا سکتیں۔ وہ لکھتا ہے کہ جس جگہہ انگریز ڈولی بردار
جانے سے کانپتے تھے۔ اُس جگہہ سے اِن ڈولی برداروں نے بےخوف
ہو کر انگریزی مجروحوں کو ہسپتال میں پہونچایا۔ سب سے
بڑھکر قابل غور وہ وجہہ ہے جو کہ یہہ بہادر صاحب دل فوجی
افسر ہندوستانی ڈولی برداروں کی بہادری
کی بتلاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے "یہہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں۔
یہہ لوگ موت کی پرواہ نہیں کرتے" اس ایک فقرے میں
کُل سوال کا حل موجود ہے۔ ہندو موت سے ہرگز نہیں ڈرتا
کیوں؟ اس لئے کہ اس وقت کیسے ہی بادلوں کی گھیرے
میں آگیا ہو۔ یہہ بھی ویدک سورج ہی ہندو کا دیتا ہے۔
اور ویدک دہرم اُسے تعلیم دیتا ہے کہ شریر انیتیہ ہے آتما
نتیہ ہے۔ آتما کو کوئی ہنن نہیں کرسکتا۔ اسلئے آج مرنے
اور دس برس بعد مرنے میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ اگر
تناسخ کا چکر صحیح ہے۔ تو ہمارے جمع کئے نیک کرموں کے
پھلوں کا ناش نہیں ہوگا۔ سوال پھر وہی پیدا ہوتا ہے
کہ سچا بہادر کون ہے؟ افسوس کہ ہم لوگوں کو ہر ایک امر
کا اندازہ دُنیاوی کامیابی کے ساتھہ ملاکر لگانے کی عادت
پڑگئی۔ اور اس وجہہ سے ہم کسی لفظ کے بھی ٹھیک معنوں
کو سمجھنے کے لائق نہیں رہے۔ کیا دُنیا میں ہمیشہ ہم سچائی
کو ہی کامیاب دیکھتے ہیں جو دُنیاوی نگاہوں میں ہرگز
نہیں۔ لیکن واقعی فتح سچائی کی ہی ہوتی ہے۔ اسلئے گو
کُشت وخون کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کی وجہہ سے
یوروپین قومیں اپنے آپکو بہادر قرار دیتی ہیں۔ لیکن
ہماری رائے میں ایک رذیل ہندو کے صبر میں زیادہ
بہادری کا بھاو دکھائی دیتا ہے۔ بہ نسبت ایک فتحیاب
یوروپین جنرل کے +

اِن سے سبق سیکھو

جاں امریکا کی طرف سے

اور بہت سی مدد قحط زدگان کے لئے آئی۔ اور جہاں
ڈاکٹر کلوش صاحب خود بہت سا حصہ خیرات کا تقسیم کرگئے
وہاں نیویارک کے باشندوں نے خاص چندہ کیا ہے جسمیں
پانچ ہزار پونڈ کی پہلی قسط پہونچ گئی اور [illegible] ہزار روپیہ
ہفتہ وار آیا کریگا۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو مدد دینے
کے علاوہ کاشتکاروں کو مویشی وغیرہ خریدے ہیں

بھی مدد ملاکر بھیجی۔ یوروپین قوموں سے بڑی بھاری
خیراتی مدد قحط زدگان ہند کو اس وقت پہونچی ہے۔ لیکن
ہر ایک مدد کے ساتھہ تیغ بھی لگی ہوئی ہے۔ کہ عیسائی
مشنریوں کے ذریعوں سے یہہ مدد قحط زدگان تک
پہونچائی جاتی ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ
غریب قحط زدہ لوگ عیسائیوں کی رحمدلی کو بھول نہیں
سکتے۔ اور ممکن ہے کہ اس وجہہ سے عیسائی بھی ہوجاتے
ہوں۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ اس پہ ہمارے ہندو اور آریہ
بھائی کیوں شور مچاتے ہیں۔ پیارے بھائیو! غور کرو
منوجی کیا فرماتے ہیں۔ کیا منو نہیں کہتے کہ افلاس انسان
سے ہر ایک قسم کے پاپ کراتا ہے۔ پس جبکہ یہہ لوگ
افلاس کو دور کرنا چاہتے ہیں تو اُن لوگوں کو ہم لازم خاص
قسم کے پاپوں سے بچائیں گے۔ اب اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہارا
دہرم سچا ہے اور عیسائیوں کا مذہب جھوٹا ہے تو کیوں
نہیں تم اپنے بھائیوں کے پاس روٹی پہونچاتے۔ کاش
کہ تم کچھہ عرصہ کے لئے اپنی پولیٹیکل اور سوشیل
سرگرمیوں کو بند کرکے اس کام کی طرف متوجہ ہوتے۔
ہم سے بعض پولیٹیکل اور سوشیل ریفارمروں نے طنزاً
کہا ہے کہ آریہ سماجیں اور براہمو سماجیں کیوں نہ یہہ کام کریں۔
ہمیں کیوں نہ پولیٹیکل کام کرنے دیں۔ لیکن کیا انکو معلوم نہیں
کہ جو لوگ تو ٹکڑوں کے بھوکے قحط زدوں کی مدد میں کھول
سکتے ہیں۔ اُن پر آریہ سماجیوں اور براہمو سماجیوں کا
کوئی بھی اثر نہیں پڑسکتا۔ اُن سے تبلیغ کا بھوکا تمہیں
لوگ بچا سکتے ہو۔ ہاں اگر تم میں جسمانی محنت کرنے سے
گریز کرنیوالے ہیں تو آریہ سماج کے ممبر اپنی خدمات پیش کرنیکو
طیار ہونگے۔ لیکن ہم کدھر چلے گئے۔ پولیٹیکل لیڈروں
کو جگانے کے لئے اُن کے جاگنے کا تو وقت ہی نہیں آیا۔
برشا کال کے بعد جب نومبر کی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چلیں گے
تب ہمارے پولیٹیکل شیروں کی گونج سے آسمان تک کانپ جائیگا۔

پالیسی اسے کہتے ہیں

لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان نے ایک تقریر میں
فرمایا کہ عیسائی مشنریوں کو دوسری قوموں میں مذہبی کام
کرتے ہوئے اپنے ملک کی فوجوں کے خون کا بھی خیال کرلینا چاہئے۔

واضح ہو کہ چین کے موجودہ فساد کے کارن بھی عیسائی
مشنری ہی تھے۔ لیکن کیا لارڈ سالسبری انکار کرسکتے ہیں
کہ اگر عیسائی مشنری راستہ صاف کرنیوالے نہ پہونچتے تو
ماچیہ اُن جگہوں میں نہ پہونچتا جہاں کہ اس وقت گورنمنٹ
برطانیہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اصل بات یہہ ہے کہ اگر
مشنری جگہ جگہ اکھاڑے نہ ڈالیں تو برٹش گورنمنٹ کو ملک
ملک چھیننے کا بہانہ ہی نہیں مل سکتا۔ پس بیچارے بھڑکی
عیسائی پادری وزیر اعظم کے شکریہ کے مستحق تھے۔ لیکن اب
چین کے فساد کے بارہ میں بھی تو کوئی ایسی چالیں کہ
نتیجے پیش نظر ہیں مشنریوں کو خبردار کیا گیا۔ مشنری بھی خوب سمجھتے ہیں

دیوناگری کو عجیب مدد

پایونیر نے دیوناگری کی ریزولیوشن
کے انصاف کے حق میں ایک پیدا
دی تھی کہ جہاں ہندو اور مسلمان
کی آپس سے پوری تسلی نہیں تو ضرور سمجھنا چاہئے کہ
فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ لیکن اس وقت اس سے بڑھکر
دلیل مل رہی ہے۔ اگر کسی کے حق میں مدعا علیہم میں سے
ایک اقبال دعویٰ پیش کریں تب تو دعویٰ کی سچائی
کے حق میں قیاسات بہت بڑھ جاتے ہیں۔ [illegible]
کے نواب لطیف علی خان صاحب رئیس اعظم [illegible]
پریسیڈنٹ مقرر ہوئے تھے۔ جو کہ دیوناگری کے برخلاف
تحریک کرنے کے لئے علیگڈھ میں قائم کی گئی تھی اب صاحب
موصوف نے پریسیڈنٹی اور ممبری سے جواب دیکر لکھا ہے
کہ اُنکی رائے میں ریزولیوشن انصاف پر مبنی ہے۔ اس سے
بڑھکر ایک امر کی سچائی کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ اس
وقت اخبارات میں جو مضامین نکل رہے ہیں اور بعض
جگہوں جو واقعات ہمارے پاس آرہے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا
ہے کہ بعض جوڈیشل افسران دیوناگری میں لکھی ہوئی عرضیوں کو
پھینک دیتے ہیں۔ اور اس وجہہ سے سائلوں کو تنگ کرتے ہیں لیکن
یہہ ظلم نا بہ گئے۔ آخر کار گورنمنٹ وقت کے حکم کو اور
سر جھکانا ہی پڑیگا۔ مسلمان طالبان بھی اب دیوناگری
اکشر سیکھنے شروع کردئے ہیں۔ اور جب انہیں ان اکشروں
کی خوبصورتی اور سہولیت سے واقفیت ہوجائیگی تو شاید
خود درخواست کریں گے کہ زبان اردو رکھو لیکن اکشر دیوناگری کر دو

اُپدیش (۱۱)

ज्ञा ज्ञौ द्वाव जा वी शा नी शा व
जा ह्ये का भो क्तृ भो ग्या र्थ यु क्ता
अनन्त श्चा त्मा विश्व रू पो ह्य क
र्ता त्र यं यदा विन्द ते ब्रह्ममे त
त् ॥

"ایشور، جیو اور پرکرتی - سب شکتیمان اور سب شکتی والا - دو ابدی (جنم سے مطلق) ہستیاں ہیں - اور ساتھ ہی ایک (تیسری) نہ پیدا ہونے والی بھوگنے کے لایق چیزوں کو بھوگنے والے جیو آتما کے ساتھ مُکتی کرنے والی ہے - اِن میں سے بیحد پرماتما سنسار کو بناتا اور خود کرموں کے بندھن میں نہیں پھنستا - اِس اعلیٰ تثلیث کو جو سمجھتا ہے اُسی کو سب کے اصل اصول کا گیان ہوتا ہے"

جیو آتما کی چیتنیہ تا شکتی ہی اُسے اپنی اور دیگر ہستیوں کی ماہیت کو سمجھنے کی طرف رجوع کرتی ہے - اِس تفتیش میں جب وہ مادّی چیزوں کی اصلیت پر ہی وچار شروع کرتا ہے - تو اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی عقل کا دائرہ کیسا محدود ہے - لیکن اِس سے بڑھ کر جب کہ خیالی دُنیا سے گزر کر وہ عملی دُنیا کی طرف رجوع ہوتا ہے - اور اپنے حاصل کئے ہوئے گیان کو استعمال میں لانا چاہتا ہے - تب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسا کمزور ہے - اپنی اِس الپگیہ تا اور الپ شکتیتا کا گیان منش کو اگر نہ ہو تو وہ کبھی بھی جیون کے اُدیشیہ (زندگی کے مقصد) کو سمجھنے کے لایق نہیں بن سکتا - فی الحقیقت اپنی کمزوری اور ہیچ حالت کا علم ہی انسان کو نیچے سے اوپر کی طرف پرواز کے لئے تحریک دیتا ہے - اور تب اُسے معلوم ہوتا ہے - کہ اکیلا وہی اِس سنسار میں کام نہیں کر رہا - بلکہ اُس کے ساتھی اَگنت ایسے ہی جیو آتما بڑی بھاری جدّ و جہد میں لگے ہوئے ہیں - تب اُس کے اندر خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے - "یہہ جدّ و جہد کس لئے ہے؟" اندر سے آواز آتی ہے کہ اِس جدّ و جہد کا خاتمہ ضرور ہوگا - کیونکہ منزلِ مقصود ایک وہم نہیں - بلکہ امرِ واقع ہے - اِس مُہربانی سے موہت ہوکر جب جیو آتما تصوّف میں محو ہو جاتا ہے - تو اُسے ایک مہان - سروگیہ اور سرو شکتیمان آتما کے درشن ہوتے ہیں - تب نا اُمیدی اُمید سے تبدیل ہو جاتی ہے - اپنی کمزوری اور تنہائی جو بیکل کر رہی تھی - پرماتم شکتی کی اننت طاقت اُسے اطمینان دلاتی ہے - اور جیو آتما منزلِ مقصود کو تلاش کرنے میں مصروف ہوتا ہے - لیکن اُسی تفتیش کے شروع میں ہی اُس کے سامنے ایک بڑی بھاری رکاوٹ حایل ہو جاتی ہے - پرکرتی (علتِ مادّی) کی زنجیریں اُسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے دکھائی دیتی ہیں - سنسار کے بھوگوں میں پرکرتی اُسے کھینچتی ہے - مادّی اِندریاں مادّی وستوؤں کے اندر کھنچ جاتی ہیں - اِندریاں خود من کو اپنے اندر کھینچ لیتی ہیں - پس بیچیری شکتی اور بھی زیادہ پربل پرتیت ہوتی ہے - پرمیشور اور اُس کا دھرم سب کچھ مادّی جگمگاہٹ کے روبرو بھول جاتا ہے - اور من یہ کہتا ہے جیو آتما - آنند سوروپ کی اندر موجودگی کے باوجود وہاں دُکھ ساگر میں ڈوبا ہوا پرتیت ہونے لگتا ہے - لیکن کیا یہہ پرکرتی سچ مچ بہان ہے - کیا اُس کی طاقت ایسی زبردست ہے - کہ جیو آتما اُس کا مقابلہ ہی نہ کر سکے؟ یہہ سوالات ایسے وقت جیو آتما کے اندر اُٹھتے ہیں - لیکن "تتو گیان سے محروم نربل جیو آتما اِن سوالات کو سمجھنے کی ہی طاقت نہیں رکھتا - وہ بے اختیار مادّی دُنیا کی چمک دمک کے روبرو سر جھکا دیتا ہے - اور اُسی کو اپنا اِشٹ دیو سمجھ بے بس ہو کر سنسار روپی اگاہ ساگر کی زبردست لہروں میں بہا ہوا چلا جاتا ہے - لیکن دفعتاً اُس بہاؤ میں جاتے ہوئے بھی کسی پہاڑ سے ٹکرا جاتا ہے - آنکھیں کھل جاتی ہیں چاروں طرف نگاہ ڈالتا ہے - تب حیرت سے دیکھتا ہے کہ جس پرکرتی کو ایسا زبردست سمجھتا تھا اُس کی طاقت ہی کچھ نہ تھی - جسطرح سورج کے جلال کے روبرو جگنو کی ٹمٹماہٹ مات ہو جاتی ہے - اِسی طرح روشنی کل پرماتما کے درشن کرتے ہی پرکرتی کی جگمگاہٹ مات پڑ جاتی ہے - ہر ایک چیز اپنے اصلی سوروپ میں دکھائی دینے لگتی ہے - اور اپنے سوروپ کو پہچان اور سارا سنسار کی چیزوں کی اصلیت کا گیان حاصل کرکے جیو آتما پرماتم جیوتی کے درشن پر تیکش کرتا ہے - اُس وقت پرتیت ہو جاتا ہے - کہ سارے زمانہ میں مُفت ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں - اصل میں

شعر

دل میں ہے دم ہر گھڑی تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اوم شم

ست دہرم پرچارک

رہتیہ سکھوں کے آریہ بننے پر انگلوتت کھالصہ جی بوکھلا گئے

نمبر (۱)

کھالصہ پنتھ کے چند ایک نوجوانوں نے اپنے پنتھ کو ہندو دہرم کا نوالہ ہوتے دیکھکر ڈیڑھ دو برس کا عرصہ ہوا کہ اپنے بچاؤ کے لئے جدوجہد شروع کی تہی۔ گو عام طور پر تعلیمیافتہ ہندو لوگ اِن لوگوں کو نیک نیت مصلح نہیں سمجھتے رہے بلکہ قوم کے دُشمن اور ملازمان گورنمنٹ کے خوشامدی اور مخبر کا خطاب اِن لوگوں کے لئے موزوں خیال کرتے رہے۔ تاہم ہم نے اِنہیں شروع سے ہی سنجیدہ کام کرنے والوں کے زمرہ میں شمار کیا۔ اور وقتاً فوقتاً اَن کلچرڈ اور کلچرڈ دونوں طرحوں کے ہندوؤں کی ناجایز حملوں پر اِن کی مدد کرتے رہے۔ اِن نوجوانوں کے ہمراہ کسی بہی بارعب سکھہ کی طاقت کام نہیں کرتی تہی بلکہ تعداد اور دُنیاوی ثروت کے لحاظ سے اِن کے یہاں صفر تہا۔ لیکن باوجود اِس کے چونکہ ہم سچائی اور نیک نیتی کی عزت کرنے والے ہیں نہ کہ دُنیاوی ثروت اور حشمت کی۔ اِسلئے ہمنے اِنہیں ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکہا۔ اور اِنکی نیک نیت کوششوں کے ساتھہ ہمدردی کی۔ اِن نوجوانوں نے اپنے خیالات کے پرچار کے لئے ایک انگریزی اخبار "دی کھالصہ" نامی جاری کیا۔ جس کے ایڈیٹر کہ راولپنڈی کے بہائی لکشمن سنگہ جی مقرر ہوئے۔ جو کہ لاہور کے ہندو پرسبہا ایک بہنڈار کی سکرٹری بن کر اُنہیں دنوں میں آئے تہے اور بابا کہیم سنگہ بیدی سے پاہول چہک کر نئے نئے کھالصہ پنتھ میں داخل ہوئے تہے۔ بہائی لکشمن سنگہ جی بہی اپنی تحریروں میں برابر بطور ایک نیک نیت مخالف مذہب کے ہماری عزت کا دم بہرتے تہے۔ گو کبہی کبہی آریہ سماج کے بانی اور اُس کے دہرم پُستک وید پر سخت اور فتنہ انگیز حملے کر جاتے تہے۔ لیکن اُنکو اِس عذر پر کہ کلچرڈ ہندو لوگ اُنہیں تنگ کرکے اُن سے ایسا کراتے ہیں۔ ہم اُن کی ایسی تحریروں کو عموماً نظرانداز کر دیا کرتے تہے۔ لیکن جب سے کہ رہتیہ سکہہ لوگ ویدک دہرم کو گرہن کر کے آریہ سماج میں داخل ہوئے ہیں اور جب سے کہ اُنہوں نے دُنیادی کہنڈے اور دُنیادی مصنوعی امرت کو چہوڑ کر سچے سچے دہرم کی کھڑگ کو گرہن کیا ہے اور آتمک امرت کے پان کرنیکے ابہلاشی بنے ہیں تب سے ہی بہائی لکشمن سنگہ آریہ سماج کے عموماً اور ہمارے خصوصاً سخت دشمن بن گئے ہیں۔

بہائی لکشمن سنگہ کی اِس دشمنی کی وجہہ

چہپی ہوئی نہیں ہے۔ بہائی جی چاہتے تہے۔ کہ اُن کی کھالصہ جماعت رہتیوں کے ساتھہ کہان پان بیوہار شروع کر لیوے۔ لیکن اُنہوں نے حیرانی سے دیکہا کہ اُن کے بڑے بڑے آدمی نہ صرف یہی کہ رہتیوں کیساتہہ کہان پان بیوہار نہیں کہولنا چاہتے۔ بلکہ اُن کو ساتہہ ایک فرش پر بیٹھنا بہی گوارا نہیں کرتے۔ اس وقت چاہے بہائی جی کچہہ ڈینگ ماریں اور خواہ کیسے ہی ریزولیوشن پاس کراویں (دیکہو بہائی لکشمن سنگہ کے گورکہی پمفلٹ کی اُردو الٹا جو اسی پرچہ میں چہپی ہے) لیکن کیا اِسمیں شُبہہ ہے کہ بابا کہیم سنگہ بیدی معہ تمام گردواروں کے مہنتوں کے۔ اور امرتسر کے دربار صاحب کے منیجر معہ اپنے تمام متعلقین کے رہتیوں کیساتہہ فرش کا برتاؤ کرنے کے بہی برخلاف ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ اُن تیس یا چالیس کے قریب پرشنوں کی نقل ہمارے پاس موجود نہیں ہے جو کہ بابا کہیم سنگہ بیدی نے چاروں گوردواروں کے مہنتوں کے پاس بہیجے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ باباصاحب اِن نوین مت کھالصوں کے سخت مخالف ہیں اور جات پات کے بندہن توڑنے کیلئے طیار نہیں ہیں۔ پٹنہ کے مہنت نے اُن پرشنوں کے جو جواب بہیجے ہیں۔ اُن کی نقل ہمارے پاس بہی آئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان کے پوجاری سکہہ اور اُن کے پیرو عموماً بابا کہیم سنگہ جی کے ساتہہ ہی سہمتی دیں گے۔ بابا کہیم سین کے پرشنوں کی کاپی ہم سے ایک بہائی مانگ کر لے گئے ہیں۔ اُنہیں تو ہم آیندہ آنے پر معہ مہنت صاحب پٹنہ کے جوابات کے شایع کریں گے لیکن اِس وقت ایک اور اشتہار کی نقل پیش کرتے ہیں جو بابا کہیم سنگہ اور اُنکے ساتہیوں کی طرف سے شایع کیا گیا ہے۔

نقل اشتہار

"ایک اونکار۔ لکہتم سروت صاحب جاوی۔ بابے بیکہیر چند دی انس سروت نے لکہت کیتی کہ سردار سنگہ تے سپورن سنگہ بیٹے بابے شیر سنگہ دی جو ندہیاں نال کہا آئے ہین۔ ایس کر کے ساڈی سب دی بابت ہندا ہونڈی ہے جو ساری ایہہ کرم کر دی ہین۔ ایہہ گل دریافت کر کے اساں لکہت کیتی کہ اینہاں بدلے سیہہ نا نکہر جاٹ جو لاگی اِنہاں دے گہر جا دیگا اُوسنوں آسی سروت اپنے دل نہ آون دیواں گے۔ سمت ۱۹۵۶ پہگن دن ۔ دسکہت بابا اُتم سنگہ بابا کہیم سنگہ بیدی (اور ۱۰ دیگر صاحبان)" اوپر کے اشتہار سے ہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ سکہوں کے راہبر یا بڑے آدمی اِس وقت اُن لوگوں کو اپنے ساتہہ ملانے کے لئے طیار نہیں ہیں جنہیں کہ تت کھالصہ والے ہمیشہ ہر نوجوان ملانے کے لئے طیار ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہمارے دعوے کی خود بہائی لکشمن سنگہ جی کی تحریر سے تائید ہوتی ہے۔ ۱۳ اپریل کے "دی کھالصہ" میں صفحہ ۲ کالم ۲ کے ساتویں لائن میں اس امر میں آریوں کی دلیری کی تعریف کرتے ہوئے کہ اُن کے معزز بن گئے رہتیہ بنے ہوئے رہتیہ نگینہ سنگہ (بابو نگینہ سین) کے گہر بہوجن کیا۔ لکہتے ہیں "ہم اپنے مانے ہوئے خاص آدمیوں اور لیڈروں کی نسبت کیا کہیں جو اُنہیں سے بہت زیادہ تعداد آسنت بُزدلوں کی ہے۔ نہ صرف یہی کہ وے خود کچہہ کرنا نہیں

چاہئے۔ بلکہ سکہ سوسائٹی کی اصلاح کے راستے میں
ایک بہت بڑا (دیشمان) رکاوٹیں ڈالنے کو طیار ہیں
بائبل میں لکہا ہے کہ جب لوگ اپنے بنانے والے کو بہول
گئے اور اس سے باغی ہو گئے تو اُس نے بڑا بہاری
طوفان جو نوح کا طوفان کہلاتا ہے اسلئے بہیجا کہ
گنہگار بنی نوع انسان کو ڈبو ڈالے۔ ہماری
خواہش ہے کہ ایک دوسرا طوفان آوے اور اُن
آدمیوں کو بہالیجاوے جو کہ اپنے آپ کو سکہ دہرم
کے معتقد ظاہر کرتے ہوئے بہی دسویں گرو کی امرت
کی توہین کے باعث ہوتے ہیں "۔ اس اقتباس
کو پڑہکر کیا کسی آدمی کو شک رہتا ہے۔ کہ عام
سکہ سوسائٹی رہتیوں کو ملانے کے برخلاف ہے اور
صرف بہائی لکشمن سنگہ جی اور چند ایک نوجوان
روشن خیال ہی اس کے حامی ہیں؟

خیر بہائی جی اپنے آدمیوں کے کاتریں تو بیزار
تہے۔ اور مارچ سے پیشتر پیشتر بہی اُن کا بہت
کچہہ رونا رو چکے تہے۔ کہ ایک دم سے اُن کے سر پر
آسمان ٹوٹ پڑا۔ انہوں نے مارچ کو خبر سُنی
کہ رہتیہ سکہوں کی ایک جمع ویدک دہرم کو قبول کرنے
کے لئے لاہور میں آیا ہے۔ اسجگہہ ضروری نہیں
ہے کہ ہم اُن واقعات کا اعادہ کریں۔ جنہیں۔ کہ
ہم مارچ کے پرچارک میں تفصیل کے ساتہ جگہہ
دے چکے ہیں۔ لیکن چونکہ بہائی لکشمن جی نے
اپنے آرگن میں ان واقعات کی نسبت بہت سی
غلط بیانیاں کی ہیں۔ اس لئے حسب ضرورت
انہیں بہی واقعات کو دوہرانا پڑے گا۔ ہاں! ہم
لکہہ رہے تہے کہ بہائی لکشمن جی نے مارچ کی
شام کو یہہ سُن کر کہ رہتیہ سکہہ لوگ آریہ بننے آئے
ہیں۔ آریہ سماج لاہور کے ادہکاریوں سے انہیں
سکہی مذہب پر قائم رہنے کے لئے سمجہانے کی
اجازت مانگی۔ آریہ سماج میں یہہ خصوصیت
ہے کہ برخلاف قاعدہ دیگر مذاہب کے ہر ایک کو اپنے
عام جلسوں میں دہرم وشے پر سپیچ کرنے کی اجازت

دیتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق آریہ سماج کے
ادہکاریوں نے بہائی جی اور اُن کے ساتہیوں
کو بات چیت کرنے کی کھلی اجازت دی۔ یہہ نظارا
نہی دنیا میں نیا اور عجیب
تہا۔ عیسائی امیدوار کو اُس کے رشتہ داروں
اور ہم مذہبوں سے کوسوں دُور لیجاتے ہیں۔ تاکہ
کوئی اُسے سمجہا نہ سکے۔ محمدیوں کی مسجد میں پہونچے
ہوئے آدمی کے پہر مہینوں تک درشن ہی نصیب
نہیں ہوتے۔ لیکن یہہ حوصلہ آریہ سماج کا ہی ہے
کہ ویدک دہرم کے گرہن کرنے پر آمادہ آدمی کو
بہی، دوستوں اور ہم مذہبوں سے بات چیت
کرنے کی کھلی اجازت دیتا ہے اور دہوکے سے
نہیں بلکہ سچے **دہرم کی عظمت کو جگیاسو**
کے اندر **جانشین** کرکے اُسے آریہ سماج میں
داخل کرتا ہے۔ بہائی لکشمن سنگہ جی اور اُن کے
ہمراہیوں کی جو گفتگو اُس دن لاہور پہونچے ہوئے
رہتیہ سکہوں کے ساتہ ہوئی اُس کا ایک ایک
لفظ لکہے جانے کے قابل تہا۔ بہائی جی تو اُنہیں
اپنے ہم مذہب اور ہم خیال ظاہر کرکے اپیل کرتے
تہے اور سات دن پہر پانچ دن پہر تین دن اور
پہر دو دن کی اس لئے مہلت مانگتے تہے کہ سنگہہ
سبہاؤں کی سہتی لیکر اُن کا فرش پر بیٹہنا وغیرہ
کہول دیا جاوے گا۔ لیکن رہتیہ لوگ یہہ جواب
دیتے تہے۔ کہ اُن کا وشواس ہی ویدک دہرم
پر ہے۔ چنانچہ اُس جواب کو دوہرانے کی ضرورت
ہے۔ جو کہ بہائی لکشمن سنگہ کی کیسوں کی رکشا
کی آخری اپیل پر ایک رہتیہ بہائی نے دیا تہا۔
اُسنے کہا تہا " اگر ویدک دہرم سچا ہے تو تم
لوگ بہی ہمارے ساتہ کیس منڈوا کر آریہ بنوگے
اور اگر تمہارا دہرم سچا ہے تو تم ہمیں سب موجود
آریہ سماجیوں کے اپنی طرف کہینچ سکوگے "۔
کیا اِس سے بڑہ کر کوئی اعلےٰ جواب ہو سکتا تہا۔

جب آخری جواب مل گیا تو انیگلوتت کہالصہ
کے لیڈر بہائی لکشمن سنگہ جی بوند نیہنگے۔ ابتک
تو آریہ سماج کے حسن اخلاق اور معقول برتاؤ
کے مُقر تہے۔ اب تک تو اُنہیں نیک نیت
مخالف کے نام سے پکارتے تہے۔ لیکن اوپر لکہے
ہوئے واقعہ کے بعد آپ اپنے حواس باختہ ہوئے
کہ دلیل کرنا ہی بہول گئے۔ اگر بہائی جی اپنے
اخبار میں صحیح لکہنے کے عادی ہیں تو انہیں سوچنا
چاہئے تہا کہ اگر بقول اُن کے رہتیہ سکہہ لوگوں
نے محض اپنی سوشیل حالت کو اُبہارنے کیلئے
اپنے کیس منڈائے اور سکہی کو جواب دیا تو
اُن کے ایسے فعل کے لئے کیا وہ کثیر جماعت سکہوں
کی ذمہ وار نہیں ہے جن کے ڈبونے کے لئے
کہ بہائی لکشمن سنگہ جی دوسرا نوح کا طوفان
بلوا رہے ہیں۔ پہر آریہ سماج اور پنتہی رام پر
زہر اُگلنے کا مطلب سمجہہ میں نہیں آتا۔ لیکن
ہم بہول گئے۔

بہائی جی بوندلیا گئے ہیں

ابہی پرسوں تو کہالصہ بنے ہیں اور کل **تت**
کی اُپادہی ساتہ لگائی ہے۔ پہر اُنہیں کیا
معلوم ہو سکتا تہا کہ کہالصہ پنتہہ اور سنگہوں
کی گرج محض دکہلاوے کی ہی رہ گئی ہے ورنہ
ہندو ازم کے گرچہہ نے اسے مُدت کا نگل
لیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اگر وہ غور کریں گے۔
اور سچی تفتیش کی سپرٹ سے کام لیں گے
تو اُنہیں ماننا پڑے گا کہ جس **تت خالصہ**
ازم کا اس وقت وہ پرچار کر رہے ہیں اُس کا
گورو گوبند سنگہ کے زمانہ تک نشان وگمان بہی
نہ تہا۔ لیکن یہہ سوال اِسوقت غیر متعلق ہے۔
ہاں! بہائی جی بوندلیا گئے۔ اور بجائے اسکے
کہ محض کہالصہ لیڈروں کی جان کو ہی روتے۔
آریہ سماج کا بہی سیاپا ساتہ ہی شروع
کر دیا۔ لیکن کیا وہ اس قسم کی دو رخی رائے
کے بیہودہ پن کو نہیں سمجہتے۔ اگر بقول اُنکی اپیل

تحریروں کے رہتیہ لوگ بوجہ سکھوں کے ظالمانہ اور بے رحمانہ برتاؤ کے آریہ بنے تو آریوں کا اس میں قصور ہی کیا ہے۔ اُن کو کیوں کشتنی۔ زدنی اور سوختنی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن بات یہہ ہے کہ سکھوں میں بہائی جی کچھہ کر نہیں سکتے۔ آریہ سماج کو کمزور سا سمجھتے ہیں۔ اسلئے اُسکے پیچھے کہوکو ڈانا چاہتے ہیں۔ ـــ ضروری نہ تہا کہ بہائی لکشمن سنگھ کی بے سر و پا تحریروں کا کچھہ بہی نوٹس لیا جاتا۔ کیونکہ اول تو وہ سکھوں میں کسی گنتی میں نہیں ہیں جنکی طرف سے بلوۂ عام کا فتوی آپ دے رہے ہیں۔ دوم جتنے پاپڑ وہ بیل چکے ہیں اُس سے پنجاب کی تعلیم یافتہ پبلک عموماً واقف ہے۔ سوم۔ وہ اپنے اخبار میں خود اقبال کر چکے ہیں کہ لوگ اُنہیں ہمیشہ بیوقوف بناتے رہے ہیں۔ چنانچہ اُن کا بیان ہے کہ کلچر ڈوں نے اُنہیں بیوقوف بنا کر خالصہ کالج کے لاہور سے علیحدہ ہونے والی درخواست پر دستخط کرانے کا کام اُن سے لیا۔ اور بہائی جواہر سنگھ اور دت سنگھ نے اب اُنہیں بیوقوف بنایا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس وقت بہائی لکشمن سنگھ اور اُن کے ساتھیوں نے عجیب چال چلی ہے۔ خود ہی ایک گورمکھی کا پمفلٹ (جسکی نقل آج کے پرچارک میں شایع ہوئی ہے) چھپوا کر تقسیم کرا کے سکھوں کو سخت بڑھکانے کی کوشش کی۔ پہر ایک شر انگیز۔ جہوٹہ سے پُر۔ تودۂ طوفان مضمون اپنے اخبار میں لکھا اور بذریعہ تار خبر کے اخبار پایونیر میں شایع ہونے کے لئے بہیجا۔ اور مشہور یہہ کر دیا کہ سکھہ لوگ سخت حملہ کرنے والے ہیں۔ دیوانہ وار پہرتے ہیں۔ منشی رام کو قتل کر دیں گے۔ آریہ سماج کو نیست و نابود کر دینگے وغیرہ وغیرہ۔ اس وقت تک اس بارہ میں جسقدر شور و شر مچا ہے اور جسقدر امن میں نقص ڈالنے کی کارروائی ہوئی ہے وہ سب کی سب محض بہائی لکشمن سنگھ کی طرف سے ہوئی۔ اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ "دی کہالصہ" کے سوائے اور کسی کہالصہ اخبار کی تحریر کا نوٹس لیا جاوے۔ اور چونکہ جو کچھہ غیر سکھہ اخباروں نے لکھا ہے وہ بہی لفظ بلفظ "دی کہالصہ" سے ہی بجنسہ لیا گیا ہے۔ اسلئے اُنکی تحریروں کا بہی علیحدہ جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور قبل اسکے کہ ہم "دی کہالصہ" کے بے بنیاد الزاموں کا جواب دیں اور اُس کی سخت شرارت کا پردہ فاش کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اظہار کر دیں کہ گو بہائی لکشمن سنگھ شروع اجرائے اخبار سے ہی شایستگی سے بحث کرنے کا دم بہرتے رہے ہیں۔ تاہم اُنہوں نے عملاً ہمیشہ بلا اشتعال طبع خود بخود لوگوں کے گلے پڑ جانیکا شیوہ اختیار کیا ہوا ہے۔ آریہ۔ برہمو۔ ہندو وغیرہ کوئی فرقہ نہیں ہے جس کے پیچھے یہہ خواہ مخواہ نہ پڑ گئے ہوں۔ اور جسے سکھی بہنگ گہوٹنے کی دہمکی نہ دے چکے ہوں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ دوسروں کو تہذیب کا سبق دیتے ہوئے بہی خود دیہاتی سکھوں کے بیہودہ وہمی جذبات کو اپیل کر کے بارہا اُنہیں بیجا اشتعال دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں جب اِنہیں معلوم ہوا کہ لاہور میں رہتیہ سکھہ موہنڈن سنسکار کرا کے آریہ بنیں گے تو اِنہوں نے دہمکی دی تہی کہ اگر ایسا ہوا تو دیہات کے جٹ اور زمیندار سکھہ اُن کو بہت ہی تنگ کریں گے۔ لیکن باوجود اِن سب طیاریوں کے اب تک بہائی لکشمن سنگھ کے ہوش قایم تہے اور وے بالکل ناشائستہ نہیں بن چکے تہے۔ البتہ ۴ جون کے بعد تو وے بقول اپنے دیوانہ بن گئے۔ پاگلوں کی طرح بہاگنے لگے اور ہم اُنکی اس تحریر پر اعتبار کر سکتے ہیں کیونکہ ۴ جون سنہ ۱۹۰۰ع اور اُس کے بعد کے "دی کہالصہ" اخبار کے پرچے صاف بتلا رہے ہیں کہ اُس کے ایڈیٹر کے دماغ میں ضرور کچھہ فتور ہے۔ ـــ اب ہم بلا کسی اور تمہید کے ۲ جون کے "دی کہالصہ" کو ہاتہہ میں لیتے ہیں۔ اُس میں دوسرے صفحہ کے پہلے کالم میں ایک نوٹ بڑا مزیدار ہے جو راقم کی اشتعال انگیزی اور بدنیتی کا نمونہ ہے۔ نوٹ "مہاراج گورو ارجن دیو کی مرتیو کے دن کی یادگار کے موقع پر نوجوان ہندوؤں کا ایک گروہ جو کہ نام نہاد آریہ ہے چوتہے موہنگی کے سکھہ گوردوارہ میں گیا۔ اور وہاں جمع شدہ سکھہ بہائیوں کی توہین کی۔ اُن میں ایک کی گال پر ایک مسن رسیدہ سکھہ نے چند تہپڑ مارے"۔

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ بہائی لکشمن سنگھ نے اِس ہندو نوجوانوں کے بدمعاش گروہ کو "نام نہاد آریہ" کیوں لکہا؟ کیا اُنہیں کوئی ایسی خبر پہونچی تہی؟ یا اُن نوجوانوں کے سر پر کوئی آریہ سماج کی ممبری کا نشان تہا؟ اگر اُن بدمعاشوں میں کوئی آریہ سماج کے ممبر کو کلنکت کرنیوالا بہی ہوتا تب بہی یہہ طعنہ کس کام کا جبکہ روزمرہ ہم سکھوں کے نوجوانوں کو بہی ایسی بدمعاشیوں سے بری نہیں دیکھتے۔ اصل بات یہہ ہے کہ اُسدن بہائی جی کو دُنیا کے تختہ پر سوائے آریہ کے اور کوئی بدمعاش دکھلائی ہی نہیں دیتا تہا۔ ـــ ۲ جون کے پرچہ میں بہائی جی کا پہلا لیڈنگ آرٹیکل نکلا تہا۔ اُس کی سرخی تہی "نیونکہ سکہزم سے بغاوت"۔ اُس کے خاتمہ پر بہائی جی نے لفظ "باقی آیندہ" کا لکھا تہا۔ لیکن بہی پوند لیاکے ہوگئے۔ اور اِس سرخی سے پبلک میں گہبراہٹ پہیلتی نہ دیکھی۔ فوراً سرخی بدل کر سخت "خطرہ" کی جہنڈی دکہانے لگے۔ خیر۔ آمدم بر سر مطلب۔ اِس پہلے آرٹیکل میں بہائی لکشمن سنگھ جی نے رہتیوں کی تاریخ دیکر خود مانا ہے کہ باوجود سکھی مذہب کی پوری رہت اختیار کرنے کے بہی اِن لوگوں کے ساتہہ سخت ظلم ہو رہا تہا۔ جن کنوؤں پر مسلمانوں کو چڑہنے کی اجازت تہی اُن پر اِنہیں چڑہنے سے منع کیا جاتا رہا۔ لیکن باوجود اِن سب تکلیفوں کے

یہہ لوگ برابر سکہوں کے گوردوں اور اُن کی اولادوں
کے لئے سر کٹواتے رہے۔ اِس کے بعد انگریزی راجیہ
کا ذکر کرکے لکہا ہے۔ "برسوں سے وے سکہہ بہائیوں
گوردواروں اور سبہاؤں میں اپنی عرضداشتیں
لیجاتے رہے۔ لیکن کوئی بہی اُن کی اپیلوں کیطرف
متوجہ نہیں ہوتا تہا" اِس قدر حالات کسی قدر
صحیح پیرایہ میں بیان کرکے "دی کہالصہ" نے
سچائی اور اخلاق کو بالائے طاق رکہہ دیا ہے
اِس لئے ضروری ہے کہ اُس کی تحریروں کا واضح
لیکن مختصر جواب دیا جاوے۔ "دی کہالصہ"
کی تحریریں دو قسموں کی ہیں۔ ایک طرف تو صریح
جہوٹی خبریں گھڑ کر آریہ سماج کو بدنام کرنے کی
کوشش کی گئی ہے اور دوسری طرف ہندوؤں
سکہوں اور یہاں تک کہ مسلمانوں کو بہی آریہ سماج
کے برخلاف بڑہکا کر آریہ سماج کے ممبروں پر دباؤ
ناجائز ڈالنے کی جد وجہد نظر آ رہی ہے۔ ہم
سب سے پہلے چند ایک

دی کہالصہ کی دانستہ غلط بیانیاں

بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں۔ (۱) ہم پہلے لکہہ چکے
ہیں کہ آریہ سماج نے برخلاف قاعدہ دیگر مذاہب کے
تت کہالصہ بہائیوں کو اپنے معتقد بہائیوں سے بات
چیت کرنے اور سمجہانے کی کہلی اجازت دی۔ اِس
امر واقع سے انکار نہیں ہو سکتا تہا۔ لیکن بہائی
لکشمن سنگہ لکہتے ہیں "آریہ سماجی گو ہمارے ساتہہ
اخلاق سے پیش آئے۔ لیکن اُنہوں نے اِس کا
بندوبست کر لیا کہ ہماری گفتگو رہتیوں کے ساتہہ
اسقدر زیادہ نہ ہو جس سے کچہہ نیک نتیجہ برآمد
ہو سکے" اِس جگہہ یہہ بتلانا ضروری ہے کہ
بہائی لکشمن سنگہ اور اُن کے ساتہی پہلے روز کامل
چہہ گہنٹوں تک اور دوسرے دن صبح بہی تقریباً
دو گہنٹوں تک بات چیت کرتے رہے۔ اب اگر یہہ
بہائی صاحبان آٹہہ گہنٹوں میں کچہہ نہ سمجہا سکے
تو قصور اُن کا تہا یا اُن کے مذہبی عقائد کی کمزوری
کا نہ کہ آریہ سماج کا (۲) دوسری غلط بیانی
یہہ کی گئی ہے کہ تمام لاہور کے سکہہ پاگل ہو گئے
تہے اور یہہ اُدہر بہاگے پہرتے تہے۔ ہندوؤں کی جماعت
سخت ناراض تہی وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ لاہور کے
حالات سے واقف ہیں اُنہیں معلوم ہے کہ جبتک
تت کہالصہ والوں نے نوٹس نہیں دیا تہا کسی
سکہہ کو خبر بہی نہ تہی کہ کیا ہو رہا ہے اور ہندوؤں
میں بالکل اس معاملہ پر کچہہ جوش ہی نہیں پہیلا۔
یہاں تک کہ تمام ہندو اخباروں نے اس واقع
کا نوٹس لیتے ہوئے آریہ سماج کی تعریف کی۔
آریہ سماج کا سخت دشمن اخبار عام بہی عرصہ
تک خاموش رہا اور شاید تت کہالصہ ہی کے
واویلا پر جاگا تہا۔ (۳) ۱۳ جون کے پرچہ
میں لکہا ہے۔ کہ آریہ لوگوں نے کئی جماعتیں بنائی
ہیں جن میں سے ہر ایک میں ایک نائی ایک سونیار بہانجے
والا۔ ایک پنڈت۔ ایک حجام اور جوتے گانٹہنے
والوں کا ہے۔ یہہ بالکل گہڑت تہی اور اسلئے گہڑی گئی
کہ سکہوں کے جاہلانہ جوش کو بڑہکایا جاوے
اور اِس طرح پر حفظ امن میں خلل ڈلوایا جاوے۔
(۴) چوتہا جہوٹہہ یہہ مشتہر کیا گیا ہے کہ سکہہ
لوگ بہی رہتیوں کے ساتہہ کہان پان بیوہار
کرنے کو طیار ہیں۔ حالانکہ سکہوں کے تمام رہبر
اِس کے برخلاف ہیں۔ (۵) پانچواں جہوٹہہ
یہہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ رہتیہ لوگ دہرم کے لئے
آریہ نہیں بنے۔ بلکہ محض اپنی مجلسی حالت میں
بہتری کرنے کے لئے۔ (۶) ۱۰ یا ۱۱ اپریل ۱۸۹۹ء
میں سماجی واں کی خبر دیتے ہوئے بہائی لکشمن سنگہ
نے بڑے فخر سے لکہا تہا کہ ۱۰ یا ۹ تولہ گیہوپویت
توڑ ڈالے۔ اُن کا اُپدیشک لایا ہے۔ اب ۱۳ جون
کے پرچہ میں لکہتے ہیں کہ اُنہوں نے کبہی گیہوپویت
کے توڑے جانے پر خوشی نہیں ظاہر کی۔ بلکہ
ایک دفعہ سکہوں کے گیہوپویت اُتارے ہوئے
اُن کے پاس بہیجے گئے تہے۔ (۷) ساتواں جہوٹہہ
یہہ لکہا ہے کہ جلندہری آریہ شہر جالندہر اور مفصل
میں اپنے دباؤ سے سکہوں کو مجبور کرنیکی کوشش
کر رہے ہیں کہ وہ رہتیوں کو اُن کنوؤں سے پانی
بہرنے دیں۔ جہاں کہ ہندو اور مسلمان بہرتے ہیں لطیف
یہہ ہے کہ یہی تت کہالصہ خود ایسا کرنے کے لئے طیار
بہی ہیں۔ لیکن جلندہر کے ہندو اور مسلمان سب جانتے
ہیں کہ یہہ خبر گپ ہے۔ اسقدر مثالیں ہی کافی تہیں
لیکن ان سب سے بڑہ کر کمینہ پن "دی کہالصہ" نے
یہہ کیا ہے کہ پنڈت لیکہرام کی تصانیف پر بزدلانہ
حملے کرکے محمدیوں کو بڑہکانے کی بہی کوشش کی
ہے جس کا نوٹس کہ ہم کچہہ آگے چلکر لیں گے۔
ان غلط بیانیوں کو پڑہ کر کون انصاف پسند
ہے جو کہیگا کہ "دی کہالصہ" کا ایڈیٹر دیانت
داری سے اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے۔ ان غلط
بیانیوں کا اگر محض غلط بیانی تک ہی خاتمہ ہو جاتا
تو کوئی بات نہ تہی۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے کہ
اس سے بڑہ کر جہوٹی خبریں اس وقت ہندوؤں
مسلمانوں اور سکہوں کے مجمعوں میں پہونچائی
جاتی تہیں۔ اور وہ یہیں

کہلم کہلا ترغیب دیجاتی ہے

کہ وے آریہ رہتیوں پر حملہ کریں اور آریہ سماج کا
جبر سے مقابلہ کریں۔ اس وقت بہائی لکشمن سنگہ کے
دوست اُس گوردکہی کے پمفلٹ کی ہزاروں کاپیاں
بانٹ رہے ہیں جس میں صاف ہدایت کی کہ رہتیہ
آریہ اور دیگر آریوں کے ساتہہ فرش پر بیٹہنا بہی
تمام سکہہ لوگ بند کر دیویں۔ اس پمفلٹ کے بانٹنے
والے علانیہ طور پر گاؤں میں اپنے آپ کو تمام
سکہہ مذہب کے وکیل ظاہر کرتے ہیں۔ وہ بیان
کرتے ہیں کہ سکہہ عہدیدار۔ رسالدار۔ جاگیردار
سردار سب اُن کے ساتہہ ہیں۔ اور اس لئے سوا
گڑہی کے نام پر اُن کے ہر طرح کے

اتیاچار معاف ہو جاوینگے

جو کہ وے رہتیہ آریوں پر کریں گے اگر کوئی فساد عظیم

ہوا - (جس کی ذرا بھی امید نہیں) تو ہم اُس وقت گورنمنٹ کے افسران کو دکھلا دیں گے - کہ

خاص خاص فرقوں کو دینے

اور اُن کے ساتھ خاص رعایتیں کرنے کا نتیجہ کیا ہوا کرتا ہے - بیچارے آریہ سماجی تو بھگت ہی رہے ہیں اُن کا دھرم تو اُنہیں ہدایت دیتا ہے کہ دنیاوی اوزاروں پر ہرگز بھروسہ نہ کریں - لیکن نقصان گورنمنٹ وقت کا ہوگا

جس کے نظام میں خلل پڑے گا

اور سب سے بڑا نقصان سکھ فرقہ کا ہوگا - جس کے نام پر کچھ بھائی لکشمن سنگھ اور اُنکے دوست کام کر رہے ہیں - لیکن ہم

اپنے سکھ بھائیوں کو خبردار

کرتے ہیں کہ اگر مٹھی بھر تت خالصوں کے بہکانے پر کوئی فساد ہوگیا تو اِن گمنام آدمیوں کو کوئی بھی نہیں پوچھیگا - بلکہ آپکی بڑے بڑے آدمیوں سے پرستش ہوگی اور اُس وقت سے گُرو گھی وغیرہ کے محرکے آپ کے کسی کام نہ آئیں گے - کیونکہ سرکار برطانیہ جہاں اچھے کاموں کے لئے ایک ہاتھ سے انعام دیتی ہے وہاں اُسی شخص کی خلاف قانون کارروائی پر مناسب سزا دینے سے ہرگز دریغ نہیں کرتی ۔ ہم "دی کھالصہ" کی غلط بیانیوں اور شرارت انگیز گھڑنتوں کے کافی نمونے دے چکے ہیں - لیکن ابھی ہمارے پاس تازہ پرچہ آیا ہے - جس میں اِن سب سے بڑھ کر سفید جھوٹھ درج ہے - ایک خیالی مرقع کھینچتے ہوئے آپ ظاہر کرتے ہیں کہ ایک ضلع جالندھر کے رہتیہ کی ماں نے جب سُنا کہ اُس کے بیٹے نے کیس کٹوا دئے ہیں تو بیہوش گر پڑی - اور دو دنوں میں مر گئی - کیا "دی کھالصہ" کی ایڈیٹر مہربانی فرماکر اُس ماں کا اور اُس کے بیٹے کا نام بتلائیں گے ۔

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا کہ آریہ سماج کو گورنمنٹ وقت کی نظروں میں بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے اور سکھوں - ہندوؤں اور مسلمانوں کو آریہ پرشوں سے لڑانے کے سامان مہیا کرانے والے کس خلاق اور کس نیت کے آدمی ہیں -

۳ جون ۱۹۲۰ء سے برابر اس وقت تک تت خالصہ والوں کی یہ کوشش رہی ہے کہ وے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو آریہ پرشوں کے برخلاف بھڑکا کر اُن کی آپسمیں لڑائی کرا دیں - اِس ناپاک نتیجے کو پیدا کرنے کے لئے بڑی بڑی شعلہ زن تحریریں لکھی گئی ہیں - لیکن افسوس کہ باوجود دوبارہ سہ بارہ پڑھنے کے ہمیں پتہ نہیں لگتا کہ وہ کون سے دلایل اور واقعات ہیں جو کہ اِن ہر سہ فرقوں کو آریہ سماج کی برخلاف کر سکتے ہیں ۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو لیجئے - اُنہیں کہا جاتا ہے کہ آریہ چاروں کو ملاکر تمہارے کنوؤں پر چڑھانا چاہتے ہیں - ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر رہتیہ چار نہ ہوں پھر تو آپ کو کوئی عذر نہیں - وہ مانتے ہیں - لیکن تت خالصوں کا اُپدیشک تو اُنہیں اور کچھ سمجھا گیا ہے - چنانچہ بنگہ میں جو پہلی رپورٹ مسلمانوں نے کی اُس میں چار رہتیوں کے نام سے ان رہتیوں کو پکارا گیا ہے - یہی رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے اسسٹنٹ کمشنر سے کی - اُنہوں نے بھی یہی "ناجبر صاحب ڈپٹی کمشنر کو دی کہ چار رہتیہ ہندو مسلمانوں کے کنوؤں پر زبردستی چڑھ گئے (حالانکہ یہ امر بھی غلط تھا - کیونکہ وے اب تک اپنے پرانے کنوؤں سے پانی بھرتے ہیں) اب کوئی بھی عقل والا یہ تحقیقات نہیں کرتا کہ یہ لوگ آیا واقعی چار ہیں یا نہیں - ہم مسلمان بھائیوں سے التجا کرتے ہیں کہ وے "دی کھالصہ" مورخہ ۹ جون کا صفحہ ۳ پڑھیں تو اُنہیں لکھا ملیگا کہ سکھوں کی نیچ قومیں تین حصوں میں منقسم ہیں - (۱) مذہبی سکھ - (۲) چمار سکھ (۳) رہتیہ سکھ - یہیں صاف ثابت ہے کہ جو لوگ آپ کو دھوکہ دیکر آریوں سے لڑانا چاہتے ہیں وہ خود مانتے ہیں کہ رہتیہ لوگ چار نہیں ہیں - لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ اگر چماری یا چوہڑی کو مسلمانی بناکر آپ پیار کریں تو اُسے عام ہندو مسلمانوں کے کنوؤں پر چڑھنے کا حق ہوگا یا نہیں - آپ صاف جواب دیں گے ملنا چاہئے - اگر کوئی ہندو مزاحم ہو تو آپ کیا سمجھیں گے؟ کیا اُس کی مزاحمت کو جایز سمجھیں گے۔ ایسا تو اول تو رہتیہ لوگ چار نہیں - لیکن اگر ہم بھی ہوتے تو بھی جبکہ اُن کو آریہ بنا لیا گیا رہتیہ نہیں کنوؤں پر چڑھتا بلکہ اُسی وقت آریہ چڑھ رہا ہے - جسے کہ آپ کسی حالت میں روک نہیں سکتے - یہ جواب مسلمانوں کے لئے دیا گیا ہے - وہی ہندو بھائیوں کے لئے بھی کافی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہم اپنے ہندو بھائیوں کو یہ جواب دے سکتے ہیں - کہ کیا آپ لوگ رہتیوں کو گوماس کے کھانے والوں سے بھی اوپر سمجھتے ہیں - اگر نہیں تو کیوں اُن کو موقع دیتے ہیں کہ وے تنگ ہوکر مسلمان ہو جاویں اور آپ کے دھرم اور آپ کے خیالات کے بالکل برخلاف ہو جاویں - اگر ہماری دلیلوں کو غور سے پڑھا جاویگا تو ہمیں یقین ہے کہ ہمارے مسلمان اور ہندو بھائی سوائے خاموشی اور ہمدردانہ برتاؤ کے اور کوئی جواب نہیں دے سکیں گے۔

ضروری اطلاع

رسالہ آریہ مسافر کے نکلنے میں ایسے غیر معمولی دیر ہوئی ہو کہ جس وید منتروں کی وِیاکھیا نہیں دی جا سکا ہے جس کی خاص وجوہات ہیں - اب اُمید ہے کہ ۱۰ جولائی تک اپریل کا رسالہ اور اُس کے بعد ایک ایک ہفتہ بعد سلسلہ وار مئی - جون اور جولائی کے رسالہ جات نکل کر اگست کا رسالہ ٹھیک وقت پر خریداروں کی خدمت میں

خریداران اخبار کی آگاہی کیلئے

آپکے نام جو ویلیو پے ایبل روانہ ہورہے ہیں۔ اُن میں بعض اوقات پہلے سے زیادہ اور کبہی کم رقم دیکہکر آپ لوگ تشویش میں پڑجاتے ہیں اور آپ میں سے بعض اصحاب کی سمجہہ میں نہیں آتا کہ کیوں سال کے چندے سے کم یا زیادہ رقم لگائی گئی ہے۔ اور اس وجہہ سے آپکے ویلیو پے ایبل واپس کرنے سے مطبع کا نقصان یا آپکے وی۔پی کو بمد امانت رکہکر خط وکتابت کرنے سے دونوں طرف وقت اور پیسوں کا نقصان ہوتا ہے۔ اس لیئے اصحاب کی آگاہی کے لیے درج کیا جاتا ہے۔ کہ سال اس اخبار کا یکم بیساکہہ سے شروع ہوتا ہے پس یکم بیساکہہ تک جسقدر رقم سال یا سالہائے گذشتہ کی بذمہ خریدار ہوتی ہے وہ سب وی۔پی میں شامل کردی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی رقم خریدار کی بذمہ مطبع ہوتی ہے تو وہ سالانہ چندہ میں سے منہا کردی جاتی ہے۔ اسی اصول پر آپ صاحبان کیبابت میں حساب طیار کرکے بذریعہ پوسٹکارڈ اطلاع دیجا چکی ہے۔ اُسوقت فوراً حساب کی کمی بیشی کو سمجہنا چاہیئے تہا۔ اسوقت وی۔پی واپس کرنے سے جہاں مطبع کو دقت کا نقصان ہے وہاں آپ کا بہی نقصان ہے۔ امید ہے کہ سب سجن اس نوبدن پر دہیان دیں گے۔ اور آئیندہ موقع شکایت کا نہ دیں گے۔ **المشتہر**

بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر۔

گروکل

ٹہاکر گوبند سنگہ جی نے اپنا لڑکا (جسکی عمر ۹ برس کی ہے) گروکل کے لیے طیار کر چہوڑا ہے۔

مہاشہ جگننا تہہ جی ضلعدار نہر چناب جوہڑکانہ ضلع گوجرانوالہ نے گروکل کے لیے تقریباً ایک سو کے لکہوایا ہے جس میں سے پچاس روپیہ نقد ارسال فرمایا ہے۔

مہاشہ ہرشیندر ورما خریدار ست دہرم پرچارک

۱۱۷۹ نے اس اپیل پر جو ہم نے حیدرآباد جاتے ہوئے کی تہی۔ بجائے ۵ روپیہ کے ۱۰ روپیہ گروکل فنڈ میں اب بہیجے ہیں۔

مہاشہ نیفلر سنگہ جی گرداور تحصیل نکودر نے منجملہ ۳۰ وعدہ شدہ کے ۱۰ روپیہ کی دوسری قسط گروکل کیلئے بہیجی ہے۔

فیروزپور چہاؤنی سے لالہ ملکہی رام صاحب خزانچی اور لالہ بہگت رام صاحب سیکنڈ ماسٹر کے پورشارتہہ سے جو روپیہ گروکل کیلئے جمع ہوا ہے اُسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تعداد رقم	نام اشخاص چندہ دہندہ۔
[illegible]	سردار بوٹا سنگہ صاحب رائے بہادر……
[illegible]	لالہ بہاری لال ولالہ شنکر جی لال صاحب……
[illegible]	لالہ شیام سندر لال صاحب……
[illegible]	لالہ رام لال صاحب ٹہیکہ دار……
[illegible]	لالہ دیوکی نندن وکاشی ناتہہ صاحب……
[illegible]	لالہ گہمنڈی لال صاحب……
[illegible]	لالہ جگن ناتہہ صاحب ٹہیکہ دار……
[illegible]	بابو سوہن لال صاحب ہیڈ کلرک……
[illegible]	بابو رکہی رام صاحب……
[illegible]	لالہ نتہول صاحب……
[illegible]	پنڈت میگہراج صاحب……
[illegible]	داروغہ کدار ناتہہ صاحب……
[illegible]	لالہ کشن داس صاحب……
[illegible]	لالہ گنپت رائے صاحب……
[illegible]	لالہ چرنجی لال صاحب……
[illegible]	لالہ شیو سہائے صاحب……
[illegible]	بابو گوپال سہائے صاحب……
[illegible]	لالہ رام پرشاد صاحب وبہائی نتہا سنگہ صاحب……
[illegible]	لالہ ملکہی رام صاحب خزانچی……
[illegible]	لالہ بہولا ناتہہ صاحب عرائض نویس……
[illegible]	ماسٹر بہگت رام صاحب……
[illegible]	پنڈت گنگا رام صاحب محکمہ نہر……
[illegible]	پنڈت چیند ولال صاحب (عہ) ڈاکٹر راجیداس صاحب (عہ)
[illegible]	لالہ راجپند صاحب (عہ) لالہ طول صاحب (عہ)
[illegible]	پنڈت سالگ رام صاحب ٹہیکہ دار……
[illegible]	بابو بنواری لال صاحب……
[illegible]	لالہ کشور چند صاحب ساہوکار……
[illegible]	لالہ بہگوانداس صاحب ہیڈ پنسل سب اورسیر
[illegible]	لالہ چیند ولال صاحب خلف لالہ تلوک چند صاحب وکیل۔
[illegible]	**میزان**……

آریہ ساماجک خبریں

آریہ سماج بوڑا ڈلا (ضلع گورداسپور) میں ۱۰ رجون کو بہونچکر چار روز تک پنڈت ہرشیچندر جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے برابر وا کہیان دئے پورانک پنڈتوں کو واسطہ شاستر ارتہہ ایک وید منتر کے چیلنج بہی دیا گیا۔ کوئی سامنے نہ آیا۔ ایک جوتشی سے شاستر ارتہہ ہوا۔ جس میں وہ پراست ہوا۔ دو ہون کرا کے پنڈت جی آگے چلدئے۔

سہنارپلیہ ضلع ہردوئی میں پنڈت کالیچرن شرما جی کے پہونچنے پر آریہ سماج کے جلسے ہونے شروع ہوگئے ہیں۔

ملتان کے ایک معزز گوسائیں گہرانے کا ممبر نند لعل عیسائی ہوگیا تہا۔ بٹالہ میں ایک آریہ بہائی کی دوکان پہ کپڑا خریدنے گیا وہ اُسے پنڈت سومناتہہ جی کے پاس لے گئے۔ اُنہوں نے بات چیت کی اور مہاشہ رادہا کشن جی پہ وہاں بٹالہ آریہ سماج کے مکان پر لے گئے۔ پہ وہاں مہاشہ نے اُس پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ ویدک دہرم میں آنے کے لیے رضامند ہوگیا۔ گو ہندو دہرم سبہا کو بہی اِسکی شدہی میں متفق کرکے بٹالہ میں ہی شدہی کا انتظام ہوگیا تہا تاہم آریہ سماج ملتان کے اصرار پر مہاشہ رادہا کشن جی نے ملتان جانے کی اجازت دی جہاں پہر کہ ملتان آریہ سماج نے اُسے بڑی دلیری سے شدہ کرلیا۔ اور وہ اب اپنے گہر میں اپنے پتا گوسائیں لیلا دہر جی کے پاس چلا گیا ہے۔ پہ وہاں بٹالہ آریہ سماج خود ملتان اجازت کے لیے گئے ہے۔ تقریباً ۲۰ روپیہ سفر میں خرچ کئے۔ ایسے پورشارتہی پہ وہاں جہاں ہوں اُس سماج کی اُنتی بہت جلد ہوگی۔

آریہ سماج چکراتہ (ضلع دیہرہ دون) میں آج کل سوامی آتمانند جی مہاراج وراجمان ہیں۔ اور کچہہ عرصہ تک وہیں قیام کریں گے۔ اسی آریہ سماج کے منتری مہاشہ کے مکان پر ہون ہوا جس میں دیانند ناتہہ آئے اجمیر کے لئے اپیل ہوکر ۱۰ روپیہ چندہ ہوگیا۔

گگہر میں مہاشہ بہگوان داس جی پہ وہاں آریہ سماج

وزیر آباد و مہو پنڈت شیوناتھ جی و پنڈت بھگت رام کے پرچار کے لئے گئے۔ آریہ سماج قایم ہوگیا۔ لوگوں کی شردھا پنڈت شیوناتھ جی پر بہت زیادہ ہے۔ یہاں کے ایک ہیڈ [illegible] لالہ جگن ناتھ ملازم ریاست جودھ پور نے تالاب بنوایا ہوا ہے۔ وہ تالاب کے پاس سماج مندر کے لئے جگہہ دینگے ہیں۔ اور جودھ پور سے ایک سال کے بعد وہ پی پر سبھا منڈپ بنوا دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ ایشور انکے ساج کو چرآیو کرے۔

لالہ ہیرانند جی بانگڑ نواسی نے اپنے بھتیجے کے پتر کے مونڈن سنسکار پر (جو کہ ویدک ریتی سے کرایا گیا) ایک روپیہ گروکل اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا جو کہ جالندھر سماج میں داخل ہوگیا ہے ۔

سوامی آتمانند جی نے چوبڑپور میں دو ویاکھیان دیئے۔

دیوناگری کے پرچار کی خوشی میں پشچم اوتر دیش کے لاٹ صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بعض آریہ سماجوں نے بھی جلسے کئے۔ شاہجہان پور کی آریہ ڈبیٹنگ کلب نے بھی اپنا جلسہ کیا۔ لودھیانہ وغیرہ آریہ سماجوں کے جلسوں کی بھی خبریں آئی ہیں ۔

آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان) کا پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۶ جولائی کو ۔

مہاشہ پنجاب سنگھ جی نے ۲ وید پرچار فنڈ کے لئے بطور دان بھیجے ہیں ۔

لالہ ٹلہ رام جی سبھاسد آریہ سماج میلسی کے پتر کا چوڑاکرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ بھجن کیرتن خوب ہوا۔ اور ۵ مختلف آریہ ماجک فنڈوں کو دان ملا۔

آریہ سماج چکراتہ کی انترنگ سبھا کا انتخاب سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔ بخشی گومتی پرساد پردھان بابو رام چند اوپ پردھان۔ منشی بابو لال منتری۔ پنڈت سارو سنگھ اوپ منتری۔ بابو رام پرساد کوشادھیکش۔ پنڈت رام کشن پستکادھیکش۔ چیف ممبران ۔

آریہ سماج سکھر کے ادھکاریوں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر ہری سنگھ پردھان۔ لالہ گوپی پرساد اوپ پردھان۔ ماسٹر لوٹن داس منتری۔ مہاشہ کیول رام خزانچی۔ لالہ نند لعل کہوسلہ سارٹر پستکادھیکش۔ (نوٹ) مہاشہ کیولرام جی بسبب زیادہ دوکان کے کام کے خزانچی کا کام نہیں کریں گے۔ انکی جگہہ لالہ گوپی پرساد جی کام کرینگے (۲) مہاشہ تولارام جی ہر ہفتہ شہر میں لیکچر دیتے ہیں۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔ سوائے یہاں کے اتوار کو دوسری جگہوں میں بھی پرچار کا کام کرتے ہیں۔ اس ہفتہ شکارپور میں پرچار کیا۔ چونکہ مہاشہ جی سندھی زبان میں پرچار کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ بڑے شوق سے سنتے ہیں۔

تاریخ ۱۰ ماہ مئی کو بوقت ۹ بجے صبح کے لالہ گوبند سہائے جی پردھان آریہ سماج سرینگر کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ سبھاسد و دیگر اصحاب شامل جلسہ ہوئے ہون کرایا گیا اور پردھان جی نے اس موقعہ پر مبلغ ۵ روپیہ سماج کو دان دئے اور چند روز ہوئے کہ پردھان جی نے جات کرم سنسکار بھی اپنے اس لخت جگر کا کرایا تھا اور مبلغ ۴ روپیہ مختلف فنڈات میں سماج کو دان دئے تھے۔ [illegible]

بوجہہ تبدیلی پردھان و منتری آریہ سماج پسرور کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ گلزاری لعل پردھان۔ لالہ گنیش داس اوپ پردھان۔ لالہ متھرا رام ورما منتری۔ لالہ فتح چند اوپ منتری۔ لالہ دینا ناتھ خزانچی۔ لالہ بھگوان سنگھ لائبریرین لالہ گورکھ رائے۔ لالہ لدھا رام وغیرہ ممبران انترنگ سبھا۔

فہرست اشخاص و آریہ سماجہائے جن کے ذمہ قیمت ٹریکٹ ہائے متعلقہ لیکھرام میموریل کمیٹی باقی ہیں۔

نام اشخاص	قدر قیمت	نام اشخاص	قدر قیمت
لالہ کیولرام پستکادھیکش آریہ سماج راولپنڈی	[illegible]	اناتھ گرو ودیالہ جہلم......	[illegible]
لالہ کشن چند پستکادھیکش آریہ سماج لاہور	[illegible]	بابو سدانند اسسٹنٹ جنرل سکرٹری آریہ سماج ایبٹ آباد	[illegible]
لالہ جمنا داس بی اے ملتان......	[illegible]	بابو اجودھیا ناتھ	

نام اشخاص	قدر قیمت	نام اشخاص	قدر قیمت
دت ساکن سیالکوٹ		سکرٹری آریہ سماج [illegible]	[illegible]
محلہ دھاروال....	[illegible]	،، گوجرانوالہ....	،،
لالہ دینا ناتھ [illegible]		،، ڈسکہ.....	،،
ومنتری آریہ سماج ڈسکہ	[illegible]	،، دینانگر.....	،،
لالہ امیر چند نادوان		،، ملتان شہر	،،
ضلع کانگڑہ.....	[illegible]	،، بلبگڈھ....	۱۱ر
لالہ وزیر چند روپار		،، پانی پت	۱۱ر
[illegible]......	[illegible]	،، ومین آباد..	۱۱ر
سوامی برہمانند		،، پٹھان کوٹ	۱۱ر
میرٹھ نواسی.....	[illegible]	،، پسرور.....	۱۱ر
لالہ روڑی لعل		،، پنڈدادنخان	۱۱ر
میونسپل کمیٹی انبالہ شہر	[illegible]	،، نوناری....	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج بٹالہ	[illegible]	،، غازی آباد	۱۱ر
،، گورداسپور	[illegible]	،، بجنور.....	۱۱ر
،، دہرم سالہ....	[illegible]	،، نگینہ.....	۱۱ر
،، شاہ پور....	[illegible]	،، آگرہ.....	۱۱ر
،، رودٹہ.....	[illegible]	،، مین پوری	۱۱ر
،، ڈیرہ غازیخان	[illegible]	،، اٹیہ......	۱۱ر
،، سیالکوٹ	[illegible]	،، متھرا......	۱۱ر
،، چھاونی فیروزپور	ایضاً	،، قنوج......	۱۱ر
،، شملہ......	ایضاً	،، کاسگنج.....	۱۱ر
،، گجرات.....	،،	،، پیلی بھیت...	۱۱ر
،، کوہاٹ....	،،	،، لکھنؤ......	۱۱ر
،، ہوشیارپور	،،	،، سہارنپور	۱۱ر
،، انبالہ چھاونی	،،	،، مظفرنگر.....	۱۱ر
،، جہلم......	،،	،، علیگڈھ......	۱۱ر
،، منٹگمری....	،،	لالہ کاشی پرساد	
،، بنوں......	،،	منتری آریہ سماج بریلی	[illegible]
،، امرتسر...	،،	لالہ بہاری لال	
،، جبالہ......	،،	منتری آریہ سماج	[illegible]
،، لودھیانہ....	،،	سکندرآباد....	
،، بھیرہ....	،،	سکرٹری آریہ سماج	
،، دہلی صدر	،،	کنکھل......	۱۱ر

سکرٹری آریہ سماج			
جلندھر چھاؤنی	۶ر	سکرٹری آریہ سماج بابائن	۶ر
سکرٹری آریہ سماج جگراؤں	۶ر	" نوانشہر	۶ر
" کوہاٹ	۶ر	" پشاور	۶ر
" خانکی	۶ر	" نوشہرہ	۶ر
" دھاریوال	۶ر	لالہ کنھیو رام پستکا دھیکش آریہ سماج لائلپور	۱۴ر
" کوٹلے	۶ر	سکرٹری آریہ سماج چھاؤنی انبالہ	۵ر
" کھرڑ	۶ر	سکرٹری آریہ سماج پریسیڈنٹ گڑھ و ضلع میرٹھ	۶ر
" کھیم کرن	۶ر	لالہ بہادر چند بساطی کمالیہ	۹ر
" گھنولی	۶ر		
" لورالائی	۶ر		
" لیہ	۶ر		
" لائلپور	۶ر		
" سیالمپیر	۶ر		
" مظفرگڈھ	۶ر	میزان ۱۱۵ ۸ر ۹ پائی	
" مصطفیٰ آباد	۶ر		

نوٹ یہہ فہرست اس لئے چھاپی گئی ہے کہ آریہ سماجوں کے منتری اور دیگر اشخاص جن کے ذمہ ٹکٹوں کی قیمت باقی ہے اپنا حساب دیکھکر لفافیا سبھا کے دفتر میں ارسال کریں۔ اگر کسی سماج یا کسی شخص نے منجملہ ان کے قیمت ادا کردی ہو وہ براہ مہربانی مطلع فرما دیں تا کہ اُن کا حساب دوبارہ دیکھا جاوے ۔ **شیودیال** سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

منتری آریہ سماج جام پور۔ پنڈت وشنو متر آریہ اور پنڈت شام لعل توپرانکہ کے شاستراتہہ کا حال پہلے چھپ چکا ہے اب مفصل چھاپنے کی گنجایش نہیں ہے۔ ایشور کرے آپکا آریہ سماج دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہے ۔ (ایڈیٹر)

لالہ متھراپرشاد (کوٹا ریاست) پنڈت کرپارام جی سے خود خط وکتابت کیجئے۔ آپ کے چار خریدار کس شمار وقطار میں ہیں۔ ہمارے بیسیوں خطوط ماہوار آتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی کی طرف سینکڑوں آدمیوں کا پیشگی روپیہ پہونچا ہوا ہے لیکن محض اخبار میں اشتہار چھاپ دینے سے ہم ذمہ وار نہیں ہوسکتے۔ آپ لوگ خود پنڈت جی سے فیصلہ کریں۔ **ایڈیٹر**

ایک آریہ کمالیہ نواسی پرنامیوں کی دختر فروشی کی شکایت کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی بہت سے ایسے واقعات پیش کرتے ہیں جن سے سوا شخصی رنج دہی کے اور کچھ نتیجہ برامد نہیں ہوسکتا۔ دختر فروشی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر پنجاب کے حصوں میں جاری ہے۔ ایسی بدرسمیں تب دور ہوا کرتی ہیں۔ جبکہ برادریوں کے پنچ اپنا فرض سمجھیں ۔ **ایڈیٹر**

مہاشہ ڈاکٹر گنیش دت جی۔ آپ نے محض لالہ رامداس کو خبر داری کیا ہے۔ رائے ٹھاکر دت صاحب کا مطلب نہیں سمجھا یا۔ آپ کے پتر چھاپنے کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ شخصی جھگڑے باہمی شروع ہوجاویں گے۔ اس لئے معاف فرمائے ۔ (ایڈیٹر)

قحط زدگان کی قابل رحم حالت

بقول پنجابی شاعر

جسنوں لگدی آئی سوئی جاندا ای کون جاند اپیڑ پرائی۔ جس کو تکلیف ہوتی ہے وہی جانتا ہے۔ دوسری کی مصیبت کا جاننا بہت مشکل ہے۔ ۳۰ مئی گذشتہ کو مشن سوسائیٹی امرت سر میں بہیلوں کے ملک دا قعہ دکہن کے متعلق جو تقریریں پُر درد قحط زدگان کی حالت کی بابت ہوئی ہیں اُن کے سُننے سے رونگٹے کہڑے ہوتے ہیں۔ ایک پادری صاحب نے کہا ہے کہ روزمرہ بہوکہ سے مرے ہوئے لوگ افراط سے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ ایک صبح میں نے اپنے گہر کے نزدیک ۱۶ مردے پائے۔ اور دوسری صبح دس۔ اس طرح روزمرہ پائے جاتے ہیں ۔ دوسرے پادری صاحب نے کہا کہ اس نے ایک روز بیس اور دوسری صبح تینتیس مُردے پائے۔ بہت گئے مُردہ آدمیوں کے جسم کہائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور ہڈیاں انسانی تو عام سڑکوں پر نظر آتی ہیں ۔ یہہ حالت دیکھہ کر جہاں پادری لوگ بہت مدد کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کا زیادہ فرض ہے کہ ہم بھی اپنے برادران کے واسطے اظہار ہمدردی کریں۔ ہمارے پنجاب میں شکر ہے ایشور کا کہ یہہ حالت نہیں۔ تاہم مناسب ہے کہ ہم پنے سے ادنی (ناقص) حالت میں ہیں اُن کی نسبت سوچنا چاہئے۔ ان دنوں میں برت (اقرار) کریں کہ کوئی فضول خرچی نہ کریں گے وہی رقم غریبوں کی امداد میں دیویں۔— انگلینڈ اور ٹرانسوال نے اس سال آپس کی تکلیف کے موقعہ پر جیسی قربانی کی ہیں اُن سے سبق سیکھیں اس سال قحط دشمن ات۔ ہماری بھی لڑائی ہے۔ آؤ تمام قسم کی فضولیات کو ترک کریں۔ آج کل جو عام جلسے بابت فتح ٹرانسوال ہو رہے ہیں اُس میں ہم لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اُس روپیہ کو خالص امداد غربا میں خرچ کریں۔ چراغ دانی کے بجائے روٹی دانی کریں۔ گارڈن پارٹی کے بجائے بستر دان دیویں خیال ہے کہ ہماری بادشاہ با اقبال ملکہ مہارانی اسکو زیادہ پسند کریں گی ۔ آ Self denials کی نقل کریں۔ یعنی ایک ہفتہ میں ہم سب تعلیم یافتہ لوگ اپنی آمدن سے حتی الامکان بچاکر اپنے غریب سفید پوش رشتہ داروں کو ضرور خیرات دیویں ۔ یہاں سبتی میں جلسہ فتح پری ٹوریا ہوا۔ ہمارے یہاں کے حاضرین سے جناب پریذیڈنٹ دیوان بہادر گنپت رائے سی آئی ای سے لیکر سب سرکردہ حاضرین ایک بیس صاحبان نے یہی فیصلہ کیا کہ اس تقریب کی خوشی میں غریب لوگوں کو روٹی دیویں گے چنانچہ اس نیک تجویز کا بڑا عمدہ اثر ہوا۔ کئی روز کے واسطے غریب لوگوں کو آرام ہوگیا ۔ خاص اپیل میں

پنجابی امرا اور با استعداد لوگوں کو وہ کچھہ روز شراب
اور کباب اور رباب کو چھوڑ دیویں۔ بجائے اسکے
"درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو"۔ اس سے کام
لیویں ٭ راقمہ رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات۔

جرمنی کے ملک سے ۱۲ لاکھہ روپیہ قحط زدگان
کی مدد کے واسطے آیا ہے۔ میری حالت زار پر دشمن
کو بہی رحم ہے تو دوست سے بہت امید ہونی چاہئے۔
بقول خانہ "دوستاں بروبہ۔ ورد شمناں کموب"۔ (راقم مذکور)

نہایت خوشی کی بات ہے کہ قصبہ گروٹ ضلع
شاہ پور کے معزز خاندان تہرا صاحبان میں ایک بال
بدہوا کی شادی ہوئی۔ یہہ وہ خاندان ہے جس کے
معزز ممبران رائے بہادر بہوانی داس ایم۔ اے۔ رائے
بہادر ڈاکٹر رادہاکشن لالہ نہال چند اسسٹنٹ
انجنیر۔ لالہ ہری چند ڈاکٹر۔ بالا میا بہان صاحب بی
اے منصف۔ ڈاکٹر رودی بہان صاحب اسسٹنٹ
سرجن ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انہیں تعلیم یافتہ
نیک صاحبان کی صلاح کا نتیجہ ہے۔ لیکن لالہ لکھمی
چند وہ بہادر جوان ہیں جس نے شادی کی ہے۔
اس شریمتی جی کا نام بہاوردن بائی ہے۔ یہہ سب
فخر ہے۔ دیوان سنت رام صاحب چوپڑہ رئیس کالکڈہ
کو جنہوں نے رستانہ طاقت سے کام لیا۔ اور یہہ کام
مبارک جاری کیا۔ ایشور اس جوڑہ کو برکت دیوے۔
اور کل برادری کو مبارکباد ہے۔ (راقم مذکور)

ضروری اطلاع آج کل بچھو ملک میں زیادہ
ہوتے ہیں۔ آسان علاج یہہ ہے کہ حقہ کی نلی کی غلاظت
یعنی میل اس جگہہ پر لگا دیویں یا شہد لگا کر اسکی
مالش کریں۔ فوراً آرام ہوتا ہے ٭ (راقم مذکور)

ایک قیمتی سجن جوڑ کا جہوٹہہ بولنا شروع
کرتا ہے۔ کل کو وہ گانٹہہ کترنے والا بنے گا۔
اور تہوڑے دنوں کے بعد نقب زن ہوگا۔ اور بڑی
بڑی چوری اور شاہ زوری کرے گا۔ جہوٹہہ
ایک بڑی بلا ہے۔ اس سے ضرور بچنا چاہئے ٭
(راقم مذکور)

خدمت عام کا سلسلہ

اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی

پارسی صاحبان نے یوروپین لوگوں کی بہت کچھہ نقل
کی ہے۔ کوٹ۔ پتلون۔ کہانا۔ پینا وغیرہ میں۔ لیکن
اب یہہ اندہی تقلید انکو کچھہ دق کرتی نظر آتی ہے۔
کراچی کے اخبار میں عرصہ تک ایک پارسی کی فریاد درج
ہوتی رہی۔ کہ اُن کی عورت دن بدن فضول خرچ
کم محنت اور سُست الوجود ہوتی جاتی ہے۔ سوا اسکے
دن میں دو تین دفعہ کپڑا بدل لیویں۔ یا شام صبح
ہواخوری کریں۔ گہر بار کا کاروبار نوکروں کے ہاتہہ
میں چلا جا رہا ہے ٭ اب بمبئی میں ایک مقدمہ دائر ہوا
ہے۔ جس میں ایک پارسی لیڈی نے ایک مرد پر پچاس
ہزار روپیہ کی نالش کی ہے کہ اس نے شادی کا اقرار
کیا اور اب شادی نہیں کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یوروپین
کی طرح بہت سی رسم و رواج شادی کی بہی اِن
لوگوں میں آگئی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہہ ہے کہ پارسی
صاحبان میں یہہ پہلی نالش ہے ٭

ابتدائے عشق ہیں روتا ہے کیا۔
آگے آگے دیکھہ تو ہوتا ہے کیا۔

ایک نئی تجویز بہلا کرنے کی

ہمارے والیسرائے صاحب کے نیک باپ لارڈ سکارسڈیل
صاحب نے قحط زدگان ہندوستان کے واسطے جہاں
بہت امداد دی ہے۔ وہاں ایک نئی طرح سے روپیہ جمع
کیا ہے کہ زیادہ مدد کریں۔ آپ نے اپنا عالیشان محل
ایک ماہ کے واسطے رفاہ عام کے لئے کہول دیا ہے۔ کہ
لوگ آکر اس کی سیر کریں۔ اور محظوظ ہوویں اور
اندر جانے سے جو فیس وصول ہو وہ قحط زدگان ہند
کو دیا جاوے گا۔ چنانچہ اس طرح سے آپ نے ڈیڑہ
ہزار روپیہ بہیجدیا ہے۔ سچ ہے اگر ارادہ نیک
ہو تو تجویز ضرور نکل آتی ہے ٭

قابل عزت ایک ہندوستانی دیوی

شریمتی مس ادا پاسیلا دختر مسٹر پاسٹ سکر [illegible]
نے حال میں بی اے کے امتحان میں دو آنرز [illegible]
ہیں۔ ایک زبان انگریزی میں اور دوسرا فرنچ میں۔
فرنچ زبان میں اس دیوی نے درجہ اول میں پاس کیا
ہے اور اس سال میں صرف یہی ایک اس امتحان میں [illegible]
تہیں ٭ سچ تو یہہ ہے کہ ع ٭ ہر زن زن است
نہ ہر مرد مرد ٭ خدا این پنج انگشت یکساں نکرد ٭
راقمہ رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات ٭

شری یت ایڈیٹر ست دہرم پرچارک

نمستے۔ سوامی جی مہاراج کی تصانیف اور دیگر شاستروں
سے صاف ظاہر ہے کہ شودروں کو وید پڑہنے کا ادہکار
ہے۔ وچار کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو شودر ورن میں
اتپن ہوا ہو اور اُس ورن میں رہنے کی اچھیا کرتا
ہو۔ اگر وہ ترقی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اور اُس کو اپنے سے
قابل ہونے پر جس ورن کے قابل سمجہا جاتا تہا۔ اس
اس ورن کا ادہکار دیکر یگیوپویت کرانے کے بعد گایتری
منتر کا اپدیش کیا جاتا تہا۔ اور ویدآرمبہہ کرایا جاتا
تہا۔ اور اس روز سے اُس کو سب نت کرم کرنے ادہکار
تہے۔ اور کسی شاستر میں شودروں کے واسطے یگیوپویت
کا ودہان نہیں کیا۔ جیسے اور ورنوں میں علیحدہ علیحدہ
سمے اور ودہی نیت کی ہیں۔ اس سے آپ [illegible]
ورودہ معلوم ہوتا ہے۔ یدی ذرا غور کریں تو فی الفور ظاہر
ہو جاویگا کہ جب وہ ویدآرمبہہ کرنے کے یوگ ہو جاتا ہے
تو وہ شودر ہی نہیں رہتا۔ اور جس ورن کے قابل ہے
اسمیں داخل کرکے یگیوپویت کرا دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ
اعتراض اتپن ہوتا ہے کہ پہر شودروں کو ویدوں کا
ادہکار نہیں رہا۔ اگر ادہکار ہے تو انکا بہی یگیوپویت
کا سمہ نیت ہونا لازم تہا۔ اس پر اور تہوڑا سا
دہیان دیں اور میمانسا شاستر کو دیکہیں تو معلوم ہو
کہ جیمنی مہاراج نے اپنے شاستر کے چہٹے ادہیائے میں [illegible]

... رنمتک ہیں۔ بہاو کی
... ہے۔ کہ ادہکار اور انادہکار ... اس قسم کے کارن ہوں اس کو ادہکار
... جس شخص میں ... اُس کو ادہکار نہیں۔ اس سے یہہ نتیجہ
... اور جس میں ... ایک منش کا پرکشا کے بعد
... ہے کہ جب نمتک ہیں تو ہر ...
... یوپت کرایا جاوے۔ اور وید ... آرنبھ ہو۔ پہر شودروں
... واسطے خاص قید کیوں رکھی گئی۔ تہوڑا اور ... ہیں
... ہوتا ہے کہ دوج کی سنتان کے پورب سنسکار
... ہونے اور اُن کے ماتا پتا کو ادہکار ہونے کی وجہ
... ان کا ادہکار سمجھا جاتا ہے۔ اور یگیوپویت بغیر
... کے کرایا جاتا ہے۔ اگر وہ اس کے بعد اُس ورن
... قابل نہ ہو۔ تو اُس کو اُس ورن سے نکال دیا جاتا
... چونکہ شودروں کی سنتان کے پورب سنسکار اچھے
... ہیں۔ اور نہ اُن کے ماتا پتا کو ادہکار رہتا اسلئے
... کا بہی ادہکار نہیں رہتا۔ یدی وہ اس کے
... اپنے آپ کو ثابت کریں تو بعد پرکشا کے اُن کو
... میں سے کسی ایک ورن میں داخل کرکے یگیوپویت
... کرایا جاتا ہے۔ اور وید کا ادہکار ہو جاتا ہے۔ اسکے
... سے یہہ یوجن ہے کہ شودر کا جب تک پرکشا نہ
... یگیوپویت نہیں کرانا چاہئے۔ کیونکہ جو کام شاستر وردھ
... وہ ہر حالتیں نقصان پہونچانیوالا اور دکھہ کی بردہی کا
... ہے۔ لہذا شاستر وردھ کارروائی کا چہوڑنا ہی
... ہر حالتیں ضروری ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پتت اوچ ورن
... ہو جاسکتے تہے اور جو شدہی کے مسئلہ کو اچھی پرکار
... کرتا ہے۔ شدہی سے مطلب پرائشچت ہے اور شودروں
... کا پرائشچت ہوتا تہا۔ اسی پرکار اتی شودروں کا بہی پرائشچت
... ہوتا تہا۔ اور جو شودروں سے بہی گرے ہوئے تہے وہ ملیچھ
... اور اتی شودر کہلاتے تہے۔ آجکل جو یہہ خیال ہے کہ پیشتر
... کبھی ایسا کام نہیں ہوا جیسا کہ سماج نے ہاتھہ میں لیا یعنی
... ملیچھوں کو شدہ نہیں کیا گیا۔ اگر شاستر کی پڑتال کرتے تو
... ایسا اعتراض کبھی نہ ہوتا اور صاف معلوم ہو جاتا کہ شودروں کا
... پرائشچت ہوتا تہا اور اس قسم کے بہت سے درشٹانت مہابہارت
... میں ملتے ہیں۔ آخر کار ثبوت ملتا ہے کہ شدہی کا طریقہ نیا نہیں
... ہے بلکہ بہت پرانا ہے۔ لیکن جو پرائشچت ودہی سماج نے

اختیار کی ہے وہ کسی شاستر میں نہیں ملتی۔ منو جی نے نانا پرکار
کی پرائشچت ودہی دکہلائی ہے۔ مگر یہہ ان سے مشابہت
نہیں رکھتی۔ کیا صرف ہون کرکے یگیوپویت دلا دینا ہی
کافی پوران ودہی ہے۔ یہہ پوران ودہی ہرگز نہیں ہو سکتی
جو شخص کہ کئی برس سے پتت ہے یا جو انکی ذات میں ہی
پیدا ہوا ہے۔ اُس کے کہنے ماتر سے ہون کراکر یگیوپویت دلانے
سے کیا وہ شدہ ہو جاتا ہے۔ اور اُسکے سب پرانے بدل جاتے
ہیں۔ اور وہ دوج ورن میں داخل ہو سکتا ہے۔ جو قطعاً ناممکن
ہے۔ اس لئے سماج سے یہہ پرارتہنا ہے کہ اس ودہی کو
اختیار کریں۔ جو شاستر انکول ہیں۔ اور شاستر وردھ طریقہ
کو چہوڑ دیں۔ اور پتت کا پرائشچت ہونے سے پیشتر ہی اسکو
جو سندہیا پڑہائی جاتی ہے وہ بالکل شاستر وردھ ہے
اگر ایسا کرنا جایز ہے تو پہر یگیوپویت کی کیا ضرورت ہے اور
اسکا پرائشچت کرنا بہی لازم نہیں رہتا۔ اسلئے ایسی
کارروائی کو جہاں تک ہو سکے چہوڑنے کی کوشش کریں۔
اور ودہی انکول کرنا آرنبھہ کریں۔ دوجوں میں بہی بغیر
یگیوپویت کے سندہیا آدی نہیں کرنی چاہئے۔ اسلئے انکا
یگیوپویت ہونا ضروری ہے۔ اکثر موقعہ پر دیکہا گیا ہے کہ جو
ودہی سوامی جی نے سنسکار ودہی میں لکہی ہے اُس کے
مطابق نہیں کرتے۔ اور ہون آدی پر شردہا نہیں رکہتے کیونکہ
جس وقت ہون ہوتا ہے اُس وقت تمام منش جو وہاں پر موجود ہوتے
ہیں۔ ادہر اُدہر کے قصہ کہانیاں کرتے ہیں۔ اسکی طرف کچہہ توجہ
نہیں دیتے اسی پرکار کی بہت سی خرابیاں واقع ہوتی چلی
جاتی ہیں جس سے بڑے بہاری نقصان کا اندیشہ ہے۔ آشا ہے
کہ سب مہاشے اسکی طرف دہیان دیکر ایسی کارروائی کو
چہوڑیں گے۔ اور شردہا پورک ودہی انکول آرنبھہ کرینگے۔
جو اس وقت سماج کے ممبر ہیں اُنکا یگیوپویت سنسکار نہیں
ہوا ہے وہ یا یگیوپویت سنسکار کرانے کا پربندہ کریں۔ اور اس
دن سے سندہیا آدی نت کرم آرنبھہ کریں۔ تاکہ اُن کی
سنتان کا یگیوپویت ٹہیک سمے پر ہو جاوے۔ اکثر دیکہنے میں
یگیوپویت نہ ہونیکی وجہہ سے انکی سنتان کا بہی یگیوپویت
نہیں ہوتا۔ دوسرے لفظوں میں ایسا کہنا چاہئے کہ شودر ہی
رہتے ہیں۔ وہ دوج نہیں کہلا سکتے اس کارن اب یگیوپویت

کرانیکا پربندہ کریں۔ اور ایسا کوئی ممبر آریہ سماج نہ ہو جس کا
یگیوپویت نہ ہوا ہو۔ اور اپنی سنتان کا بہی نہ کرایا ہو۔
آپکا داس ٹہاکر دت گپت۔ (راولپنڈی)

نقل پمفلٹ جو بہائی لکشمن سنگھ نے بنابر اشتعال طبع سکہ بہائیوں نے شایع کرکے فساد کا احتمال پیدا کیا۔

ایک ادہکارست گر پرساد۔ ست سری اکال۔
پنتھ اگی پرارتہنا۔ سری واہگورو جی کی فتح ——
اج کل خالصہ وچ ایہہ بڑا رولا پیا ہوا ہے۔ جو کارروائی
آریہ سماج لاہور نے رہتیہ سکہاں دے سر مونن دی متعلق
کیتی ہے اوہ بڑی انچت اتی اجوگ ہے۔ جو کوئی ۴۰-۵۰
رہتیاں سکہاں دے عام جلسیاں وچ کیس کٹے گئے ہیں
تے اونہاں دے دکہیاتاں وچ خالصہ دہرم لئی بہت بلا
بہلا کہا گیا ہے۔ پرنتو جنہاں پرشاں نے ایہہ کارروائی
دوروں ہی سن چہڈی ہے اوہ اِس گل نوں اچھی طرح نال
نہیں سمجھے ہون گے۔ کینتو لاہور دے وچ تاں سچ
موچ اُساں نے ترٹا دھاڑ ہی ہوئی سی۔ اتے نا کیول
سکہہ ہی بلکہ کئی ہندو بہائی بہی روندے دیکہے گئے۔ سن کہے
مہاراج جی دے نشان کیساں دے اتنی ہتک ہوئی ہے
جو سکہاں دے دہارمک نشان کیساں دے عام جلسہ وچ
بے ادبی کرکے اونہاں رہتیوں نوں کورہتی بناکے شکلاں
نوں بدشکل کردتا۔ اور گورو صاحب دے سچے دہرم نوں
گرایا گیا۔ اسی بے سری گورو سنگہ سبہا لاہور وچ پہلا
اسبات پر بچار ہویا۔ اتے پہر باولی صاحب وچ ۵ رجون
سنہ ۱۹ء نوں بڑا بہارا جوڑ میل ہویا جس وچ گہٹ توں
گہٹ تین چار ہزار آدمی سے جس وچ سب خالصہ ولوں
اتّ شوخ پر گہٹ کیتا گیا۔ اور رزولیوشن پاس کیتے
گئے۔ اتے پنتھ وچ اُپدیشکاں دا گھاٹا سمجہکے اپدیشکاں
دی پر تبدیلی تین کرن دی دی تجویز پاس ہوئی۔ اوسی
جلسہ وچ یک کمیٹی استہاپن کیتی گئی۔ جو اس کم نوں
پورا کرے گی۔ اُس کمیٹی دی ولوں سب خالصہ جی دی آگے پرارتہنا

ہے - کہ اپنے پنتھ دی مکھی سردار دو ہاتھ پر شوانی کم کرنے والے ستیہ تشیو تو اپنے پنتھ ری نندہ لکھو - انّوں سنمبھالو اپنے سکھ بھراواں نوں گل لاؤ - اوہناں مہاراج جی دی تکریم مت سکھاں نوں جنہاں نوں گورو مہاراج نے امرت چھکا کے اُٹھا بھرا بنایا ہویا ہے پریم کرو گورو مہاراج جی دی اس اپدیش پر عمل کرو کہ جو شرن آوے تسے کنٹھ لاوے - اہ درد سوالی سنتا - جو کار روائی آریہ سماج لاہور نے کیتی ہے اس دا پورا پورا وِرتانت آ ریہ جیاں پرہر کیونکہ جنہاں کیساں دہاری سنگھاں نے اوہناں کیساں دی ورکتا نال ترک کے جامہ وچ اپنی جاتاں دیکھی اوہناں دی رکھیا کیتی ہے ۔ ار اج تک اوہناں دی اہیہ کیسا دہاری سنگھ رکھیا کر دے رہے ہن دوہناں اوپکاراں دا بدلا اوہناں نے اہیہ دتا جو اوہناں ہی کیساں نوں جن کے سکھاں نوں سکھی دہرم تے گرایا - بلکے اوہناں دا لوک پرلوک گوایا - دوسرا ورتانت اوہناں ریتیاں پر ہے جنہاں نے دو تِنّ سال دی رکھیا ہوئی سکھی نوں اور جن دی پنجاب نال جنگ جنگے عہدہ پائے سن اُنھوں نے صدق ہو کے کھو دیا - کلنک توں نال وڈے اور ریتیہ قوم نوں بدنام کیتا اتے سمر ہون کے دوناں پاسیاں تے جاندے رہے تیسرا ورتانت خالصہ پرہی ہے جو اج تک اپنی انتی دا کوئی جتن نا کیتا جس نے اپنے خانداناں نوں سنبھالن دی ہمت نہ کیتی - اور جہو ہٹی پھوٹ جہان تے بیٹھے رہے - دیکھو مسلماناں عیسائیاں اتی ہو رمت متاں نتراں دے نال جہوندیاں آپس گھیرا نہیں کرتی اوہناں نال کہ فرش پر بیٹھدے ہاں اور اتی جلدی بیٹھدے ہاں - پرتھو اپنے دا رکھ بھراواں نال میل جول کرنوں سنگدے ہو ہو بھنو اہیہ خرابی آگے نہیں تک پتی پر ہن آریہ سماج دی اس کرتوت نہیں بہت سارے خالصہ بھائی جاگ پئے ہن - اتے اوہناں دا اس پاسے دھیان آگیا ہے جس توں آسا بندھی ہے جو ہن اہیہ کمزوری جڑنی ہے جاندی رہیگی جیتھوں تیک اسیں مہاراج دے اپدیشاں ول نگاہ کردے ہاں تاں اہیو ہی پاؤندے ہاں جو سنگھاں وچ آپس دی پھوٹ بہت ہیں - جگتی اس اپدیش نہ رکھ کے کہنتری ہے جس شروع ہیش اپدیش ہو ہاں جتاں دا سانجھا اتے بیو بھول کھنڈ کھلار ہو گئی تتم ہو پیالہ جو شخص مہاراج دی آگیا اوسار امرت چکھیو اُسدا جنم سپھل ہوندا ہے - اتے اوہ خالصہ دا بھرا ہے مہاراج سب ہنرٹی دھا جیواں دا اُدھار کرن دے واسطے آئے سن تاکہ کسی اک ذات دے آدمی دا جدکدی اک اوہی ذات یا قوم ول ہے - گورو جی دی خیال ہوندا تاں پہلی بادشاہی قابض قندھار بوشہر بند اور کمینہ اور کدینا نتراں وچ جاکے اپدیش نہ کرد اتے پختہ اپدیش دی پربندھ کرن تے بندرا دانی بوشہر اور کنگراں وچ سنجیاں قائم نا کردے - سو اوہی کم وساں بادشاہیاں نے کیتا اتے انت نوں سو برس بادشاہی نے سب جاتاں دی نکسہ امرت چھکا کے بھرا بنا دِتّے ہیں - پر اتتہا ہے کہ اوہناں ساریاں گلاں نوں سوچ کے لاہور دی خالصہ نے فیصلہ کیتا ہے کہ ریتیہ اتے پراتمی خاندانا نادی نذلی نے رہداسیہ سکھ جو کئی پشتاں توں امرت چھکے ہوئے ہوں سب اڈی بھرا ہیں اتے سب خالصہ اوہناں نال میل جول کریں نہیں تاں خالصہ پر اوہ تنگ نیہی زمانا آون لگا ہے - آریہ سماج دی اہیہ کارروائی اتھوں تک بدھ گئی ہے کہ اتوار توں سماج وچ جو اوہ سنگھ ہی مونے گئے جو ریتیے و مذہبی نہیں ہے جس تہیں اہ سکھیں ہی پر نیت ہوندا ہے کہ آریہ جیاں دا اہیہ ہت نا کیول ریتیاں اتے مذہبیاں پر ہی رہیگا - کنتو ہو رساری سکھاں پر بھی اہیہ ہتھ چلایا جا ہوندی ہیں - جو کہ بڑا اہیا تک ساڈے سامنے نظر آوندا ہے - اسلئی اے پنتھ ہتشیو تو تسیں سنبھالو اپنے بھراواں نوں گل لاؤ - ساریاں امرتی سکھاں نوں جو آپدے بھائی ہیں کی ریتیہ اتے مذہبی سکھو آپ ہمارے بھرا ہوں آپنو بھراواں دی طرح بیٹھنی کیتی جاندی ہے - تساں تے امرت چکھکے تیرہ ابو رتو پہنا ہے جس کرکے سرکاری انگریزی بھی آپکی قدر کر رہی ہے اتے پلٹن رسالیاں وچ سردار اتے بہادر بنے ہوئے اتے اپنی چھاتیاں تے جاندیاں دی طمغے لگا کے سوہنے شور بیر خالصہ سجے ہوں اہیو پنتھو اپنے دہرم نوں ترک کے نا کیول عزت ہی سارے گوا لیو نگے کنتو سنگھاں جنم بار بار نہیں آوندا - ایس عمل رتن نوں اینویں گوا دو گے - سری گورو گرنتھ صاحب جی پاک انس جنم رتنہ جی ہو تاں بار بار جنوں میں پھل پاکے بھوں کرکی ہو رنہ لاگی ڈار - اسواسطے تو سی سوچو سمجھو اور دیکھو اپنی حالت نوں اتے اوہناں آریاں دی چکر نہ پیو نا پھنسو نہیں تاں ضرور پچھتاؤ گے

کرو گے - اتے اہیہ مشکل حاصل ہو دیگی - اپا کھیتا کمیونیٹی چڑیاں چگ گئیں کھیت - ہن خالصہ آپ نوں نال لیندا ہیں - آپ آ کے ساڈے نال مل سکتے ہیں آپ آپدا ساڈا بھرا ہوں آپدے نوں مہاراج دی اصولاں چلا ون دا بڑا جتن آریہ سماجی کر دے ہونگے اتے کرانچ پر نوں نال پہننا پھنکی اپنا دین تے دنیاوی گیا تاں اکیں آپتہیں امرتے سنگھ ہوں کرکے کوئی گھٹنا نہیں ہو سکدی ہوں - آشا ہے کہ سب پریمی سجن اوہناں ریتیاں نوں اگی کار کرن گے - تو جینے سکھاں بتیاں کار کرن گے (آگوٹھا) نگراں دی دسکیں سنگھ سردار اتے ریتیہ تے اور دو اسیہ نے نذلی سنگھ دی خالصہ رہن اتے پوری پوری رہت مریادا دھارن کرن ریتیاں نے کورنیت کرکے خالصہ دہرم تیاگ دا ہی اوہناں سنگھ اپنا کوئی بڑا نہ رکھیں جیا کیہو ہو دسنے پالی اور او اوہناں نوں جیوتا اکیا ایا بڑا سمجھیں جیا کر ریتیاں نال جیو تے سمجھی جاہے جیتو کد ہی نیڑے وینگے (ایڑی) جو سنگا سمجھو وچ صدقی رہی ہیں اوہناں بھائی جان کے گل نال لاون گے اور اُنہاں نال پریم اتی کسی پرکار دی چھوت نہیں رکھینگے (سنتا) ریتیہ دوہناں سر ہونا ون والیاں کو ریتیاں نال جیو نال کوئی بڑا و دکھنا نہیں چاہی دا - اور او ہناں چھونے تے بہی دسونا پوینگا - ہاں پہر امرت چھک کے شرن آون تا وکھری گل ہے - (ہاں) خالصہ پنتھ اتے سر ہونے کو ریتیہ نال کوئی سر بند ہ تہ دکھی اوہناں فرش پر بیٹھن یا کھو تے پر پانی بھرن نا دیوے نا کوئی کرے - آشا ہے جو پنتھ اس کمیٹی دی فیصلہ نوں ہن اگی کار کریگا جس تے خالصہ دہرم مکتا ہو دیگی -

فیصلہ کمیٹی خالصہ دیوان لاہور مہاراج دی گورو سمتی نال فیصلہ ہویا کہ ریتیہ سنگھاں توں کھوہاں دی تے فرش تے عام سادہ سنگت خالصہ جی دی اکٹھ بیٹھن دی کُل کیتی جاوے جیکر دیوان وچ آ جاوے آتہیا آیا ہویا ہووے تاں بھی ریتیاں بھائیاں اٹھیا یا نہ جاوے اوہ سارے ہناں اٹھن بیٹھن تہیں ہو سکیا

اشتہارات

کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے

کنیا بعمر ۱۴ سال شریف خاندان از قوم اروڑہ دو شرادھی کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ کنیا نے گورمکھی پرائمری پاس کیا ہوا ہے۔ اور گھر میں تعلیم پا رہی ہے۔ قریباً ۲ برس سے سنسکرت بہاشیہ کی مطالعہ کی ہوئی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید آدی بہا شیہ بہومکا۔ سنسکار ودہی۔ مانڈوکیہ اُپنشد۔ بہرتری شتک ناری سودرشہ پرورتک وغیرہ کو چند بار باغور پڑھا ہے۔ اور ان کے سدہانت سے بخوبی واقف ہے۔ آریہ خیالات کی ہے۔ اور کل خاندان آریہ خیالات کا ہے۔ کوئی اَنگ بھنگ نہیں ہے۔ خانگی امور میں پوری واقف ہے۔ بر تعلیم یافتہ اور آریہ دہرم کا پیروکار از قوم اروڑہ اُترادہی ہونا چاہئے۔ مکمل خط و کتابت بنام اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متہراداس پوری پروپرائٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہے اور دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ قبایل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالی شان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲/ درجہ دوم ۸/ درجہ سوم ۶/۔ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا۔

المشتہر

(منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب)

نوٹس ضروری

مفصلہ ذیل لڑکیاں یتیم خانہ میں قابل شادی ہیں۔ جن کے حالات قومیت وغیرہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ درخواست کنندگان تاریخ اشتہارات ایکماہ کے اندر اپنی درخواستیں بنام سکرٹری یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور ارسال کریں۔ درخواست کنندگان کو امور ذیل کی پابندی اپنی درخواستوں میں ملحوظ رکھیں گے۔ اور جس لڑکی کے واسطے ان کی درخواست ہو اس کا نام بھی لکھیں۔ (۱) درخواست کنندہ کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ (۲) درخواست کنندہ کا کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ (۳) کسی مرض میں مبتلا نہ ہو۔ (۴) ذریعہ معاش عمدہ ہو۔ (۵) نیک چلنی کا سارٹیفکٹ ہمراہ درخواست ہونا چاہئے۔ (۶) خارج از برادری نہ ہو۔ (۷) بشرط منظوری درخواست ایک اقرارنامہ حسب تجویز کمیٹی لیا جاوے گا۔ فارم درخواست کیلئے سکرٹری کو تحریر کریں۔

فہرست لڑکیاں جو قابل شادی ہیں

نمبر	نام لڑکی	ذات	نمبر رجسٹر	عمر	خواندہ یا ناخواندہ
۱	نہالی	راجپوت	۱۹۵	۱۴	حرف شناس ہے۔
۲	بہاماں	کوری	۲۰۹	۱۳	دوسری جماعت میں ہے۔
۳	چھنیا	"	۲۱۰	۱۳	لوئر پرائمری دوسری جماعت
۴	پتری	چمار	۲۱۱	۱۳	" " " "
۵	بہاگو	اہیر	۲۱۴	۱۴	لوئر پرائمری جماعت سوئم
۶	پاربتی	لوہار	۲۱۵	۱۴	" " " "
۷	جمنا	کوری گوڑا	۲۱۹	۱۳	" " " "
۸	جسوداں	برہمن	۲۴۲	۱۳	" " دوسری جماعت
۹	رام راجی	کوری	۲۲۵	۱۳	دوسری جماعت۔
۱۰	کہجوڑی	مالی	۴۶۱	۱۳	ناخواندہ۔
۱۱	بیچ دیوی	کہار	.	۱۴	ناخواندہ۔
۱۲	ہوری	چمار	۳۸۲	۱۳	ناخواندہ۔

ذیل کی کتابوں کی قیمت تین ماہ کیلئے نصف کردی گئی ہے

نام کتاب	اصل قیمت	قیمت نصف
نیائے درشن معہ اُردو ترجمہ	۱۲/	عـہ
سانکھیہ درشن معہ اُردو ترجمہ	عـہ	۸/
سانکھیہ درشن بہاشا ٹیکا	۱۲/	۶/
... صاحب کی لائف اُردو	عـہ	۸/
لگھو بہاشا ٹیکا	۱۲/	عـہ
سام وید سنگھیا سو سمہت	۱۴/	۱۵
سحشرت ناول	۱۳/	۱۴/
منوسمرتی معہ اُردو ترجمہ	۴/	۱۰/
بدر نیتی معہ اُردو ترجمہ	۶/	۳/
بھگوت گیتا معہ اُردو ترجمہ	۸/	۴/
بہرتری شتک معہ سنسکرت بہاشا ٹیکا	عـہ	۸/
چاند ناول	۲/	۶/
منوہر لتا ناول	۷/	۳/
دیا کہیان مکتاولی	عـہ	۸/
ست برتی بہانند ناول	۴/	۲/
چنڈال یوکرٹی	۴/	۲/
آریہ سدہانت مکتاولی	۴/	۲/
بودہ ناٹک	۴/	۲/
نوین دہرم اصلی ویداشت	۲/	۱/
دہرم بیر	۴/	۲/
قرآن کی چہان بین	۲/	۱/
بھجن پشپاولی	۴/	۲/
سبہا پرشن	۳/	۱/
تت وِدیا رشی کی کتہا ہر دو حصہ	۲۰/	۲/
ہندی	۳/	۱/
چانکیہ نیتی معہ اُردو ترجمہ	۴/	۲/
دیپ نربان	۶/	۳/
کین اُپنشد	۲/	۱/
مہان درشن	۸/	۴/

علاوہ اسکے اور بہت سی کتابیں ہیں جنکی قیمت نصف کردیگئی ہے پُستک ملنے کا پتہ لچھمن لال بر دوکان منشی بھگوانداس بزار بجنور۔ المشتہر کرپا رام شرما از مقام بدایوں۔

اشتہار کتب قابل دید اردو و ہندی

ان کتب کی میں کیا تعریف کروں۔ جبکہ پبلک آپ ہی تعریف کر رہی ہے جس کی وجہ سے یہہ متعدد بار طبع ہو چکی ہیں۔ شائقین ان کو ملاحظہ کرکے خود فیصلہ کریں گے ⁂ اردو گرہست آشرم ؎۔ حفاظت منی ۲ر گرہ دان و دہی ۲ر منیا صحت ۲ر بہت اپدیش ۱ر رشی پرشاد ۱ر انمول رتن ۱ر ہندی یہہ سب ہندی میں بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے ہوت کا ڈر ۱ر سندھیا درپن ۱ر پورن بھگت ۱ر نیت سرومن ۱ر ستن جوڑی ۱ر رتن پرکاش ۱ر سر شٹا چار ۱ر برہم وچار ۱ر سنڈ چٹ گورودت کا جیون چرتر ۱ر ست نا ۱ین کتھا ۱ر مورتی پوجا وچار ۱ر ستر آنند ۱ر مشر پرکاش قیمت ۳ر یہہ کتاب پانچویں مرتبہ از سر نو درست کرکے پوتر اور ستریوں کے لیے طبع کرائی ہے جس سے ہزاروں نصیحتیں ملتی ہیں ⁂ **المشتہر**

چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہانپور
کوٹھی بھائی رامچرن ستی لال صاحب ساہوکار

بدھوا بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست سردار آسا سنگھ ویش۔ گذارہ معقول رکھتے ہیں اور عمر تقریباً بیس۔ بتیس سال کی ہے۔ ایک ایسی بدھوا ویش سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس کی عمر تقریباً بیس اور پچیس سال کے درمیان ہو۔ سردار مذکور علاوہ اچھے گذارہ کے کچھ نقد بھی رکھتے ہیں۔ شادی ویدوکت ریتی سے ہوگی۔ تمام خط و کتابت مشتہر کے نام سے پہونچنی چاہیے۔ **المشتہر**

گنگا رام مستری از بنگلہ بھاگٹ ہرچنا پور ٹیک سنگھ

بدھوا بواہ کی ضرورت

میری عورت ... پانچ ماہ ... سے فوت ہوگئی ہے۔

اور اس کے بطن سے ایک کنیا پانچ سالہ موجود ہے۔ میں خود کسی اچھے گھر کھتری ذات کی بدھوا سے اپنا پنر بواہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ **المشتہر**

رام بھج کپور عرائض نویس خلف لالہ دیوی دیال صاحب ساکن گوجرانوالہ۔

ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کو ایک ایسے ودوان آریہ راگی کی ضرورت ہے جو لڑکوں کو اچھی طرح سے سماجک بھجن گانا ڈھولک وغیرہ بجانا سکھا سکے کچھہ انتظام کا کام بھی کر سکتا ہو تنخواہ ۱۰ روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ درخواستیں کسی سماج یا معزز آریہ پرش کی معرفت آنی چاہئیں ⁂

المشتہر رام بلاس سارڈا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان۔ اجمیر

ضرورت

فورٹ سنڈیمن آریہ سماج کے لئے ایک ودوان پنڈت کی ضرورت ہے جو ورڈ آریہ ہو اور آریہ سماج کے سدھانتوں سے بخوبی واقف ہو اور اپدیش اچھی طرح کر سکتا ہو۔ اور سنسکرت میں اچھی واقفیت رکھتا ہو تنخواہ بالفعل ۲۵ روپیہ ماہوار دی جاویگی۔ درخواستہائے معہ سندات یکم جولائی سنہ ۱۹۰۸ء سے پہونچ جانی چاہئیں ⁂ **المشتہر**

سکرٹری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

کتب خانہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر

سے آریہ دہرم کے متعلق ہر قسم کی کتابیں با رعایت مل سکتی ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں ⁂

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو نوید

گورکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضخامت ۷۵۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۲ ؎ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔

جلندہر میں منیجر ست دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

المشتہر

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج (کرنال)

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۳ ہاڑ سمت ۵۵ بکرمی مطابق ۶ جولائی سنہ ۱۰ء جلندہر شہر | نمبر ۱۳

سنسار کی گتی

مباحثہ ہو نہ ہو مطلب حاصل ہوگیا

قادیانی مرزا نے لاہور کے لاٹ پادری کو اپنے چیلوں کی معرفت مباحثہ کا چیلنج دلوایا تھا۔ وہ چیلنج اخبار پائونیر میں بھی چھپ گیا تھا۔ اب پادری صاحب کا جواب بھی پائونیر میں شایع ہوا ہے۔ جس میں پادری صاحب نے اس مباحثہ سے بوجوہات ذیل انکار کیا ہے۔ (۱) چونکہ مرزا غلام احمد خود مسیح موعود بننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس لئے عیسائیوں کی سخت توہین اور بے عزتی کا باعث بنتا ہے۔ (۲) چونکہ عیسیٰ مسیح کی نسبت جس بدتہذیبی اور بیہودہ پن سے مرزا صاحب نے لکھا ہے اُس سے امید نہیں ہو سکتی کہ وے اپنے فریق مخالف کے دل دُکھانے سے باز رہ سکیں۔ (۳) چونکہ چیلنج کی عبارت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی تقریباً کل جماعت مرزا کے برخلاف ہے۔ حالانکہ بشپ صاحب کم ازکم اپنی جماعت کے مسلمہ ہادی ہیں پس دونوں کا مقابلہ ہی کچھ نہیں ہے۔ (۴) چونکہ بشپ صاحب کا پہلا کام عیسائیوں کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ اسلئے ایسے مباحثوں میں شریک ہو کر اُس کام کو نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ (۵) چونکہ انکا دعویٰ ہے کہ جو مباحثہ میں جیتے اُسکا مذہب دوسرا قبول کرے۔ اور یہ امر سچے مذہب کے احکام کے برخلاف ہے کیونکہ دماغی فتح روحانی سچائی کا نشان ہر وقت نہیں ہوا کرتی۔ اسلئے ایسے مباحثہ سے قطعی انکار ہے ◆

ہمیں شبہ نہیں کہ آخری شرط بالکل بیہودہ ہے اگر منشا یہ ہو کہ ہارا ہوا جیتے ہوئے کا مذہب قبول کرے۔ کیونکہ ایسے مباحثوں میں کوئی فریق بھی ہار نہیں مانا کرتا۔ ایسے مباحثوں کا صرف یہ فایدہ ہوتا ہے۔ کہ حاضرین کو سچائی کے تلاش کرنے اور اُس کو حاصل کرنے میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ اگر بشپ صاحب قبول نہیں کرتے تو کیوں نہیں اور کوئی عیسائی پریچر اپنے اور مسیح کے آچرنوں کے مقابلے کے مباحثہ کے لئے طیار ہوتا۔ اگر دونوں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے آچرنوں کا ہی محض مقابلہ ہے تو کون شک کر سکتا ہے کہ عیسیٰ کے پیرو کامیاب ہوں گے ◆

دُنیاوی تہذیب کا اخلاق پر اثر

یورپ اس وقت تہذیب کا فخر کرتا ہے۔ اور وہاں کی اُنیسویں صدی کی مہذب قوموں میں سے انگلستان کا دعویٰ ہے کہ وہ سب کا راہبر ہے۔ موجودہ تہذیب کی سب سے اونچی چوٹی پر جو ممالک متحدہ امریکہ کے ہیں اُن کا مرجع بھی انگلستان ہی سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کے بال بواہ اور دیگر وحشی رسموں کی انگریز لوگ سخت ہنسی اُڑاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اپنی حالت پر کبھی بھی سنجیدگی سے وچار نہیں کرتے۔ بال بواہ اسلئے برا ہے کہ اُس سے انسانی اخلاق میں فرق آجاتا ہے لیکن یورپ کے بواہوں پر بھی کسی نے غور کی ہے۔ حال میں خبر مشہور ہوئی تھی کہ مرحوم لارڈ رینڈلف چرچل انگلستان کے مشہور منتری تھے ان کی بیوہ ایک کپتان ویسٹ صاحب کیساتھ بیاہ کرنے کے لئے طیار ہوئی ہیں۔ حالانکہ لیڈی صاحبہ کا لڑکا کپتان صاحب کی عمر کا موجود ہے۔ اب خبر آئی ہے کہ کپتان ویسٹ صاحب کو جنگ ٹرانسوال میں شریک ہونیکا حکم ملا ہے۔ جسپر ٹریبون لاہور لکھتا ہے کہ شاید ایسی عالی خاندان لیڈی کو بیہودہ پن سے بچانے کے لئے ایسا حکم صادر کیا گیا ہو۔ خواہ کچھ ہی ہو ہمیں شبہ نہیں ہے کہ یوروپین طرز معاشرت اور مرد اور عورت کا رشتہ اخلاق پر بعض اوقات بہت برا اثر ڈالتا ہے ہمیں افسوس ہے کہ اسوقت یورپ کی انہیں خرابیوں نے ویدک ویواہ سنسکار کی مہما کو بالکل لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا ہے۔ ورنہ یوروپین قوموں کو معلوم ہو جاتا کہ جبتک وہ ویدک نیموں کی پیروی نہیں کرتے اور ویواہ کا رشتہ زیادہ تر آتمک میل پر مبنی نہیں کرتے تب تک امید نہیں ہو سکتی کہ سنسار سے شہوت پرستی اور حیوانی جذبات کا راجیہ دور ہو سکے ◆

لیکن بعض نیم تعلیمیافتوں کا یہ خیال ہے کہ اندریوں کو زور شور سے بھوگ بھوگنا ہی قدرتی نیموں کا پالن کرنا اور اسلئے ٹھیک اخلاق ہے۔ ہم ایسے نیم وحشیوں کی خدمت میں نویدن کرتے ہیں کہ وے حال کے مشہور ڈاکٹروں کی رایوں کا ملاحظہ کرینگے۔ تو اُنہیں معلوم ہو جاویگا کہ ہر طرح کا وحشیانہ پریم اخلاق پر برا اثر ڈالنے والا ہوتا ہے۔ افریقہ کے وحشی لوگ کبھی بھی تندرست جسم کے مالک نہیں ہو سکتے۔ انگلستان کی رسوم اور وہاں کے خاص واقعات کیساتھ زیادہ تعلق نہ تھا۔ لیکن چونکہ اسوقت اخبارات کے ذریعہ سے ہر ایک انگریزی فیشن کی رپورٹ ہمارے ملک میں پہونچ جاتی ہے۔ اور اُس کے تھوڑے بہت پیرو بھی ملجاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بعض اوقات ایسے خطرناک واقعات کا سچا فوٹو اپنے ناظرین کے روبرو پیش کرنا لازمی ہو جاتا ہے ◆

اردو اور دیوناگری کے سوال پر بیہودہ پن

دیوناگری کو جو خلاف شہید بعض بے تعصب مسلمان معززین سے ملی ہے اُس کا ذکر جہاں ہم کر چکے ہیں وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتلانا ضروری ہے کہ اسوقت بہت سے مسلمان اور بعض کائستھ اور کاشمیری پنڈت عہدہ داران جو ڈسٹرکٹ ویٹنگ کمشنری اردو ور دیوناگری میں لکھی ہوئی عرضیوں کو لینے سے انکار کرتے ہیں اور ایسے سائلوں کے راستوں میں بڑی بڑی رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ علاوہ دیگر اخباروں کے کالموں میں ایسے واقعات کو ملاحظہ کرنے کے ہمیں خود کئی ایسے خط اپنے نام کے موصول ہوئے ہیں جنمیں ان دقتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور جنہیں ہم بخوف طوالت درج نہیں کرتے اور نہ ہی دیگر ہی اُنکا درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے

انگریز ملازموں کو خبردار ہوکر کام کرنا چاہئے۔ کیونکہ
اس معاملہ میں دیسیوں سے امید نہیں ہو سکتی کہ تعصبی
سے کام کریں۔ نمونہ کیطور پر ہم ایک قصہ کو بھی پیش
کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ منشی محمد علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر
آگرہ کے اجلاس میں کلو کاشتکار عرضی دینے آیا۔
پاس پیسہ نہ تھا۔ منشی نراین سنگھ جو سی کے لڑکے پاس
رہنے والے موجود تھے انہوں نے خدا ترسی سے اُس کی
عرضی ہندی میں لکھدی۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب نے انہیں
بلواکر سخت دھمکایا۔ اور کہا کہ آیندہ ایسی عرضی مت
لکھو۔ ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ منشی نراین سنگھ نے آخری
جواب یہہ دیا کہ اگر دیوناگری میں عرضی لکھنا جرم ہو
تو نہیں لکھوں گا۔ ورنہ ضرور لکھوں گا۔ ——

یہہ ایک معاملہ ہے جہاں عرضی لکھنے والا آزاد طبع تھا لیکن
اُن ہزاروں کی کیا حالت ہوتی ہوگی جو کہ حکام کی ایک
گھُڑکی سے کانپ اُٹھتے ہیں۔ خیر یہاں تک تو خیریت تھی
کیونکہ یہہ مسلمان۔ کایستھ اور کشمیری پنڈت بیچارے اپنے
بچاؤ کے لئے ایسا عمل کرتے ہیں۔ لیکن بعض محمدی ہندو
اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ اُردو زبان کو دیوناگری میں ادا کرنا
بھی مشکل سمجھتے ہیں۔ لیکن اسکے ثبوت میں جو تمثیلیں دیتے
ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرات دیوناگری کی ابتدائی
حروف سے بھی ناآشنا ہیں۔ خیر۔ خواہ مسلمان شور مچاویں
اور خواہ محمدی ہندو چیخیں۔ گورنمنٹ نے ایک انصاف کیا
ہو اور اسکے منصفانہ احکام کی تعمیل ہر ایک رعیت کا فرض ہے۔

کیا جنگ چین چھڑ لیگا؟

چین سے عجیب طرح کی خبریں آرہی ہیں۔ یوں تو
جنگ کے وقت مہذب قوموں سے بھی صحیح خبر نکالنا
مشکل ہو لیکن چین سے دقیانوسی خیالات کے ملک کی صحیح
خبریں نکالنا نہایت ہی مشکل ہے۔ کبھی تو معلوم ہوتا ہے
کہ چین کے باغیوں کے ہمراہ شاہنشاہ چین کی کشتی باز
والدہ ماجدہ بھی شریک ہیں اور انہیں کی ایما سے
مشتعل باکسروں کا فرقہ بدیسیوں کے برخلاف مذہبی جہاد
بلند کر رہا ہے۔ اور کبھی ملکہ کیطرف سے ایسے اشتہاروں
کی نقل شایع ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ کی ان
باغیوں کے ساتھ کوئی بھی ہمدردی نہیں ہے۔ اسوقت
تک کی خبروں سے یہہ امر تو صاف ہوگیا ہے کہ روس۔
جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ۔ جاپان۔ برطانیہ وغیرہ تمام
سلطنتیں چین کی حماقت کا سر توڑنے کے لئے طیار ہیں۔
لیکن اب تک ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کل عیسائی
دُنیا معہ جاپان کے بیچارے چینیوں کے پیچھے کیوں پڑ گئی
جواب شاید یہہ ملے کہ وہ مہذب دُنیا میں داخل نہیں
ہوتے۔ لیکن ان دُنیا کی طاقتوں سے سوال صرف یہہ
پوچھنے کے قابل ہے کہ جب چینی بیچارے تمہاری تہذیب
اور تمہاری شایستگی کے خواہاں نہیں تو تم کیوں زبردستی
اپنی تہذیب کو اُن کے اندر ٹھونسنا چاہتے ہو۔ اصل بات
یہہ معلوم ہوتی ہے کہ امریکہ کے تمام ممالک تقسیم ہو چکے۔
افریقہ میں بھی عیسائی علم اور عیسائی بیوپار کی سپرٹ
کیلئے کام کا میدان تنگ ہو گیا۔ ادہر آبادی ان
ملکوں کی بڑھتی جاتی ہے اُس کے لئے کیا انتظام کیا جاوے
اُنکی طبع آزمائی اور لیاقت کی قدردانی کے لئے کوئی نیا
ملک چاہئے تھا۔ سو چین سے بڑھکر اور کونسا ملک ہو
سکتا تھا۔ بعض ہندوستانی بھی مرگ انبوہ جشنے
دارد کے مسئلہ پر عمل کرکے خوش ہو رہے ہیں لیکن ان باتوں
کی بازی کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اسمیں خون کی واقعی
ندیاں بہہ جاتی ہیں۔ اور نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ کے
لئے انسان حیوان بن جاتے ہیں۔ البتہ غور کریں کہ ان
جنگجو قوموں کے اندر آتمک بھاؤ کے اُٹھنے کرنیوالے
بہت ہی کم مرد پیدا ہوں۔ موجودہ عیسائی پادریوں نے
تو سخت خونخوار سپرٹ کا اظہار جنگ افریقہ کے موقع
پر اور اُس کے پہلے قیصر روس کے اعلان صلح کل کے
جواب میں کیا تھا۔ اُن سے کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ مگر ان
ایمان سے ہٹے قوموں کو ہمارے پر بے اختیار ہنسی چھوٹیگی
تاہم ہم یہہ لکھنے سے نہیں رُک سکتے کہ ایک ویدک دہرم کا
عالمگیر اور شانتی دایک پیغام ہی ہے جو کہ دُنیا سے جنگ
اور کشت و خون کو بند کر سکتا ہے۔ اس لئے ویدک دہرم
آولمبیوں کو چاہئے کہ اندرونی کینے اور تنگ خیال
جھگڑوں کو ترک کرکے ویدک دہرم کی سچی سپرٹ کیطرح
عالمگیر بچے کی کوشش کریں اور نتیجہ یہ ہیں کہ اینٹوں کا انتظام
میں ایک بازو کا ہلنا بھی دشوار نہیں جاتا۔ ——

غضب کا استقلال ہے

سکندر نے دارا کو ایک سخت شکست دیکر ہی کو تمام فارس
اس کے قدموں پر آن گرا۔ اور دارا کی فوج اور اسکی بادشاہت
اور اُسکی شان و شوکت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ سرکار برطانیہ
کی ساری طاقت نے مٹھی بھر بوئیروں کو سخت اضطراب
کے بعد شکستیں دینی شروع کیں۔ اُنکو بھگاتے بھگاتے اُن کے
دار الخلافہ پریٹوریا سے بھی باہر نکالدیا۔ لیکن خبریں اسطرح
پہونچ رہی ہیں گویا بقول بوئروں کے جنگ ابھی شروع
ہوئی ہے۔ ہماری سرکار کے ہمقوم اخبار کروگر کی
گرفتاری کی پیشگوئی کر چکے لیکن بوڑھا پال ابتک پریسیڈنٹ
کہلاتا ہوا لیڈن برگ میں ویدناتا ہے اور بوئروں کی فوج
کبھی ایدہر آنکلتی ہے کبھی اُدہر دہاوا کر دیتی ہے۔ غضب
کا استقلال ہے! اس میں شبہہ نہیں کہ بوئیروں کا یہہ استقلال
پاگلپن کی حد تک پہونچا ہوا ہے لیکن کیا کوئی انکار کر سکتا
ہے کہ جسطرح پر کہ بوئر لوگ دنیاوی مادی چیزوں کی رکشا
کے لئے مستقل مزاجی دکھلا رہے ہیں۔ اگر آریہ ورت کی اولاد
اپنی سماجک اور دہارمک سنسکاروں میں اس سے نصف استقلال
کو بھی کام میں لاتے تو آج اپنے حکمرانوں سے پوری عزت
کے مستحق بنتے۔ اور سچ پوچھ حاصل بھی کر لیتے۔ ——

قحط کا زور اور عیسائی پادریوں کے معجزے

ہم بودہیانہ مشن کی رپورٹ پڑھ رہے تھے کہ ایک عجیب معجزہ
درج پایا۔ ایک سادہ مزاج پادری صاحب لکھتے ہیں
کہ دو لڑکے جو اُن کے بازار کے پرچار کیوقت سختی سے پیش آتے
تھے جب ہسپتال میں دوائی کے لئے آئے تو وہاں خوشی
سے شریک ہوئے۔ اور اگر اُنکو وعظ کیا جاتا تو بھی کسی قسم کا
سخت جواب نہ دیتے۔ اور اسکو مسیح کی خاص نشانی سے
منسوب کیا ہے۔ اب امرتسر میں راجپوتانہ اور گجرات کے
قحط کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اسمیں ایک پادری
صاحب نے رپورٹ بھیجی ہے کہ دو بکا ہوا اسقدر کہا
بہو کہو میں تقسیم کرتے ہیں وہ سب عیسائیوں کے اسباب
پکوانے میں۔ اور وہ انہیں سے تقسیم بھی کرانے میں اُنکا

اُپدیش

क्षरं प्रधानममृताक्षरं हरः
क्षरात्मानावीशते देव एकः। त
स्याभिध्यानाद्योजनात्तत्त्व
भावाद्भूयश्चान्ते विश्वमाया
निवृत्तिः॥

پرکرتی ناش ہونے والی حالت بدلتی ہے۔
جیو آتما امر اور ناش رہت ہے۔ اور پرمیشور
دونوں یعنی جیو آتما اور پرکرتی کو اپنے قابو
میں رکھنے والا ایک ہی پرکاشمان ہے۔
اُس کے سب طرف سے دھیان کرنے۔ اُس کے
ساتھ یوگ کرنے۔ اور اُسی کی ٹھیک ٹھیک بھگتی
سے بارمبار تمام طرح کی جہالتوں سے نجات
ہوتی ہے۔ "جس میں سنیوگ ہے اُس میں ویوگ
کا نیم اوشیہ کام کرے گا۔ تمام مادی چیزیں
ذرّوں کے ملنے سے بنتی ہیں۔ اس لئے ضروری
ہوا کہ ذرّوں کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے سے مادی
چیزوں کا ناش ہو جاوے۔ پرکرتی ہر وقت
حالت بدلتی رہتی ہے۔ جس کی حالت میں خود
ہر لحظہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ وہ سہارا لینے
کے قابل ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ
یوگی اور مہاتما لوگ مادی چیزوں سے بچنے کے
لئے ہر وقت ہدایت کرتے رہتے ہیں۔ جیو آتما
واستو میں سوچھ ہے۔ سوبھاؤ سے شدھ ہے
درپن (آئینہ) کی طرح صاف ہے۔ لیکن صحبت
کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ حالت بدلنے والی پرکرتی
کی صحبت میں پڑ کر اُس کے اثر سے نہیں بچتا۔
ناش رہت ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو ناشوان
سمجھ لیتا ہے۔ امر ہوتے ہوئے اور امرت کا
ادھیکاری ہوتے ہوئے بھی اپنی اصلیت کو بھولا
ہوا دُکھ ساگر کے اندر غوطے کھا رہا ہے۔ لیکن
کرے بھی کیا۔ چاروں طرف سے پرکرتی نے
گھیر رکھا ہے۔ کوئی راستہ ہی چھٹکارے کا
نظر نہیں آتا۔ تب تو بڑی حیرانی کی حالت
ہے ہم تو پرم پرا سے یہی سنتے آئے ہیں۔ کہ
پرکرتی جڑ ہے۔ ویدسینٹ بتلا رہے ہیں۔ کہ
پرکرتی کے اندر حرکت تک موجود نہیں۔ شاستر
پُکار پُکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ جس طرح گیان کی
لہر جیو آتما کے اندر رکھیں! باہر سے آکر اُٹھتی
ہے۔ اسی طرح پرکرتی کے اندر حرکت بھی باہر
سے ہی داخل ہو کر اپنا کام کرتی ہے۔ پھر کیا
جڑ پرکرتی ہمیں مجبور کر سکتی ہے؟ کیا اُس سے
چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں ہے؟ غور سے
سوچو اور اندر کی آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تو
تمہیں صاف معلوم ہوگا۔ کہ پرکرتی کے اندر حرکت
ڈالنے والی۔ اُسے نانا روپ میں تبدیل کرانے
والی ایک مہان شکتی موجود ہے۔ وہی چیتن شکتی
جیو آتما کو اُس کے کرموں کے انوسار پھل دینے کی
غرض سے اُسے نانا پراکرت روپ دھارن کراتی
ہے۔ چندرما اُسی کی پریرنا سے شیتلتا پردان کرتا ہے
سوریہ اُس کے بھئے سے روشنی دیتا ہے۔ وایو اُسکی
کِرپا سے گھومتا ہے۔ پھر کیوں نہ حرکت دینے والے
کی شرن پکڑیں! کیوں اُن چیزوں کی سیوا کریں
جنہیں خود ارادہ کی طاقت نہیں ہے! گنگا کی لہروں
اور برکھشوں کی ہریاول کے بے نظیر نظاروں کی
موجودگی میں ہم کیوں کلیش سے پیڑت ہو رہے
ہیں؟ اُتم سرشٹھ پھلوں۔ شیتل جل اور مند مند
سگندھت پون کی موجودگی میں پھر ہم کیوں
اشانت ہو رہے ہیں؟ اسلئے کہ ہم سب سرشٹھ
گنوں کے کارن پرماتما کو بھول کر پراکرت پدارتھوں
کے اندر اُتم گنوں کو دھارن کرانے والے پربھو کو
بھول کر ان پدارتھوں کو ہی اپنا اشٹ دیو سمجھ بیٹھے
سُندری اور پریم کے اندر [illegible]
پرماتما ہے لیکن ہم مادی چہرے اور ہڈیوں کے مجموعہ کو
روپ وان سمجھ کر اُن کی غلامی میں آتما کا گھات کر
بیٹھتے ہیں۔ محرک کو حرکت سمجھنا نوکر کو مالک سمجھنا
کاریہ کو کارن سمجھنا۔ فانی کو غیر فانی سمجھنا غرضیکہ
اُلٹا گیان کا نام ہی اودیا یا جہالت ہے۔ اِس
جہالت کو کیسے دور کریں؟ کیونکہ جملہ دُکھوں کا
کارن جہالت ہی ہے۔ تمام اندھیرا دُکھ کا مول
ہے۔ اور تمام روشنی سُکھ کا کارن ہے پس روشنی
میں آنے کے لئے اور اُس کے ذریعہ سے اندھیرا (جہالت)
دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم روشنی کی کان کا پتہ
لگا دیں۔ یعنی منزلِ مقصود کو دریافت کریں۔ وہ
منزلِ مقصود روشنی کی کان کون ہے؟ جس پرماتما کی
اندر سے کہ تمام گیان اور تمام کریا کا وستار ہوتا ہے
جس کے اندر کہ پرلے میں پھر سے گیان اور کریا لین
ہو جاتے ہیں۔ اُسی کو جان کر۔ اُسی کو پہونچ کر انسان
دُکھ کے بندھنوں سے چھوٹ سکتا ہے۔ لیکن وہ تو
مہان ہے۔ برہم ہے۔ بدھی سے بھی پرے ہے اُس تک
بچارے جیو آتما کی پہونچ کیونکر ہو سکے؟ یہ خیال جیو
آتما کو بہت نراش کر دیتا ہے۔ کیونکہ گویا اُس وقت
[illegible] دروازہ جبکہ سب نام رہ گیا۔ ہم نے تمام
ودیائیں پڑھیں ہم نے بدھی کو بہت صیقل کیا۔ لیکن
جبکہ وہ بدھی سے بھی پرے ہے تو پھر ہم کیا کریں۔
رشی جواب دیتے ہیں کہ مت گھبراؤ۔ اُس کا دھیان
کرو۔ سب طرف سے دھیان کرو۔ گویا اُسی میں محو
ہو جاؤ۔ لیکن دھیان کرنا بھی تو من کا ہی کرم ہے
اور من سے پرماتما کو جاننا مشکل ہے۔ رشی پھر فرماتے
ہیں کہ اُس سے یوگ کرو۔ اور اُدھو اسی من پھر حیران
ہوتا ہے کہ یوگ کیسے کریں۔ وہ بڑا مہان ہم الپ۔ وہ
سرو شکتیمان اور ہم الپ شکتی والے اُس کا ہمارا
یوگ کیا۔ رشی پھر جواب دیتے ہیں کہ اُس کی ٹھیک
ٹھیک بھگتی کرو۔ اُسکے پریم میں اپنے آپ کو ڈبو دو۔
پھر خود بخود تمہیں اُس کا یوگ نصیب ہوگا۔ کیونکہ

ایڈیٹوریل نوٹس

تم تیج پورنک جیون وتیت کرو

سارا سنسار تیج کے اندر چکر لگا رہا اور چل رہا ہے۔ سیندر اور ستارے پرتھوی اور نکشتر کوئی بھی ایشور یہ تیج کا اُلنگھن نہیں کر سکتے۔ یہہ اگر تجھہ جیو آتما ایشور یہ تیج کو توڑنے میں ہی اپنا فخر سمجھے تو اُس کی حماقت پہ کون نہ ہنسے گا۔ ہم نے بڑے بڑے جسمانی طاقت کے ابھانیوں کو دیکھا ایک دو سال اُنہوں نے جسمانی قدرتی قواعد کی خلاف ورزی کی پہر اُنکا بہی اُٹھنا مشکل ہو گیا لیکن ہم روز آتنک نیموں کا اُلنگھن کر رہے ہیں۔ اور پہر اُمید رکھتے ہیں کہ ہم آنند کا جیون بسر کریں۔ یہہ ہو نہیں سکتا اگر سچ مچ دُکھوں سے چھوٹ کر آنند پراپتی کی ابھلاشا ہے تو تم تیج پورنک جیون وتیت کرو ۔۔

دیوتا بک بنا دیوتا کیسے ستھاپن ہوگی

کچھہ عرصہ ہوا ہماری پارٹی پر یہ غلط ہو سکتا ہے آریہ سماج کی طرف سے ہوا تہا جس میں مرتک کے سمبندہیوں کی شدہی کے بارے میں پرشن تہا پنڈت شمبہودت وغیرہ اُپدیشکان نے سنسکار ودہی کے پرمان سے بتلا دیا تہا۔ کہ داہ کرم کے بعد جہاں مرتک کا شریر چہوٹا تہا اُسے گنگاجل سے دہو کر غسل کرنے کے بعد شدہی سمجھنی چاہئے۔ لیکن پنڈت بہیم سین جی سے سنا ہے کہ گرہن کئے ہوئے سوامی دیانند جی نے دریافت پر بتلایا کہ منوسمرتی کے شلوک ۶۵ ادہیائے ۵ جس کا حوالہ ستیارتھ پرکاش سمت ۴ صفحہ ۲۹ پر درج ہے۔ دسویں دن شدہی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اُسی ادہیائے کے شلوک ۸۳ کا بہی حوالہ سوامی صاحب نے دیا تہا جسمیں براہمن کی دسویں۔ کشتری کی بارہویں۔ ویشیہ کی پندرہویں اور شودر کی ایک ماہ کے بعد شدہی لکہی ہے۔ حال میں پہر علی پور سے ایک خط آیا ہے جسمیں اسی سوال پر بحث کی گئی ہے اور متذکرۃ الصدر ترامیجات کے علاوہ یہہ بہی بتلایا

گیا ہے۔ کہ چونکہ گرہیہ سوتر وغیرہ سب تیج اور سوت پرورتیوں کے انوسار شودہی کی اودہی کی ویوستہا جدی جدی بتلاتے ہیں۔ اس لئے اسکا نرنیہ ہونا ضروری ہے۔ ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ آریہ پنڈتوں کی عدم توجہگی اور آریہ پرشوں کی اپنیہ سپرٹ کی وجہہ سے اس وقت اس قسم کے شاستریہ معاملات تمام مشتبہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ منو ادہیائے پانچ کے شلوک ۶۵ کا حوالہ رشی دیانند نے محض یہہ جتلانے کے لئے دیا ہے کہ مرتک شریر کو پریت کہتے ہیں۔ کہیں بہی شدہی کے وشیہ میں سدہانت پکش کے طور پر اس شلوک کو پیش نہیں کیا۔ اس وشیہ میں ہم پہلے بہی پرچارک کے کالموں میں واضح طور پر لکہہ چکے ہیں۔ آریہ سماج کے لئے وید اور سوامی دیانند جی مہاراج کی ویاکہیا ہی پرمانک ہیں اور اسلئے جبکہ سوامی جی نے بیہہ کے اِس فرمان کے مطابق کہ شریر کے لئے بہسم ہونے کے بعد کوئی بہی کرتویہ کرم نہیں ہے۔ صاف اعلان دیدیا ہے کہ دس دن بارہ پندرہ اور تیس دن کی شدہی کچھہ معنے نہیں رکھتی۔ تو پہر اس معرض بحث میں دیگر سوتروں کی ورق گردانی سے آریوں کو کچھہ مطلب نہیں رکھنا چاہئے۔ ہاں اگر ودوان آریہ پنڈت ان گرنتہوں پر تفتیش کرکے اُنکے سدہانتوں کی وشیش پشٹی کریں تو اُنکا عین فرض ہے ۔۔ کوئی بہی دہرم سبہا بغیر ویوستہا کے چل نہیں سکتی۔ آریہ سماج کے آچاریہ ویاس نے چاروں ویدوں کا بہاشیہ پورن بہی نہیں کر سکے اُنکا ارادہ تہا کہ وید بہاشیہ ختم کرکے وہ نرکت بہاشیہ کرتے۔ اُس وقت ممکن تہا کہ ویدک کرموں کی پوری ویاکہیا ہو جاتی۔ لیکن ہمارے کرم کچھہ ایسے ہی تہے۔ کہ یہہ نہ ہو سکا۔ مگر کیا ویوستہا کے شاستر غلطی کی سنگتی ہو سکیگی؟ ہرگز نہیں! لیکن بلا ویوستہا کے بغیر نظام ہوا وسنے وہم کیلئے کام کرنے والے ودوانوں کے اسوقت آریہ سماج کا آچاریہ وشیہ میں کون بیڑا پار کر سکتا ہے۔

دلیل کو مدت بہلا دیا گیا

ایک بہائی تحریر کرتے ہیں کہ جو سرکلر دیوناگری میں نکلی ہوئی عرضیاں قبول کرنیکے بارے میں تیج

اونر دیتیہ گورنمنٹ نے جاری کیا ہے وہ دہوکا دینا ہے کہ چونکہ لاکہوں روپیہ گورنمنٹ سنتری نکلنا پڑتا تہی وہ سہل ہو۔ اُنکا خیال ہے سر انتظامی سکیم اُن پر یہہ دیکہکر کہ عورتوں کا پڑہا پڑہایا مفت جاتا ہے۔ ترجیح دیا ہے۔ کہ وہ نوکریاں بہی کر سکیں اور اپنی جاتی کو بہی اُن کے کام میں مدد دے سکیں۔ ہر ایک حق کا پر خوشی ضرور کرنی چاہئے۔ لیکن ہم ایسی خوشی کا ہیں جو کہ ہم میں ٹہیک دلیل کی شکتی ہی باقی نہ رہی ہو۔ ہمیں شبہہ نہیں ہے کہ دیوناگری کا پرچار تعلیم اور ملک کی ستریوں کی حالت پر بہی کچھہ نہ کچھہ صحت بخش اثر پیدا کریگا۔ لیکن یہہ سمجہنا کہ یہہ ریزولیوشن ہی اس شکن کے سہل کرانے کے لئے پاس کیا گیا ہے۔ غلط ہے ۔۔ یہہ دلیل اُسی طرح کی ہے جیسی کہ گو رکہشا کی ماتحت ہماشا بنانے کے لئے پیش کی جایا کرتی ہیں۔ دیوناگری کے پریمیوں سے ودیدن کرتے ہیں کہ اگر اُنتی چاہتے ہیں تو اس طرح کی دلیلوں کے پیش کرنے سے اجتناب کیا کریں ۔۔

ریویو

رسالہ چاء و کافی دکوکو مصنفہ فقیر ممتاز حسین ڈاکٹر مستوفی مصنف معدن الحکمت وغیرہ۔ اس میں تین ابواب ہیں۔ باب اول میں چاء کی مختصر ہسٹری لکہی ہے۔ اور مختلف اقسام کی چاء کے خواص استعمال بیان تجارت وغیرہ کے متعلق بحث کرتے ہوئے سابق اطباء و ڈاکٹروں نیز زمانہ حال کے ڈاکٹروں ماہروں کی رائیں کے نفع نقصان بیان کئے گئے ہیں۔ باب دوئم میں کافی کے نام وجہ تسمیہ وغیرہ کا حال۔ تیار کرنیکی ترکیب خواص و فوائد اور چند طریق استعمال درج کئے گئے ہیں۔ باب سوم میں کوکو کا عنصر بیان کیا گیا ہے۔ چہپائی عمدہ عبارت سلیس قیمت فی جلد ۵ محصول ڈاک ۲ ملنے کا پتہ سید محفوظ حسین دیرادوران قصبہ سہارنپور گورکہ ٹولہ ۔

ست دھرم پرچارک

رہتیہ سکھوں کے آریہ بننے پر انگلو تت کہالصہ جی بوکھلا گئے

نمبر (۲)

لیکن کہا جاتا ہے کہ سکھوں کو آریہ سماج نے بہت ناراض کر لیا ہے۔ اس ناراضگی کے لئے بہت سی وجوہات نہیں دیجاتیں۔ جن کی زیادہ پڑتال کرنے کی ضرورت ہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ——

رہتیہ سکھوں کے کیسوں کی بےادبی کرکے آریہ سماج نے سکھوں کو ناراض کر لیا۔ لیکن کیا ہمارے سکھ بھائیوں نے سوچا بھی ہے کہ اُنکی یہہ دلیل کیسی کمزور ہے۔ اگر درحقیقت کسی سکھ کے کیس کی (عام اس سے کہ وہ رہتیہ ہو یا جاٹ۔ کلال ہو یا کہتری) بے ادبی ہوئی ہوتی تو ہم سب سے پہلے آریہ سماج کے ممبروں کو ایسے عمل کے لئے تنبیہ کرتے۔ لیکن ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ آریہ سماج نے کسی سکھ بھائی کے کیسوں کی بھی بے ادبی نہیں کی۔ یہہ رہتیے آریہ سماج کے اصولوں کو گرہن کر چکے تھے۔ قبل اس کے کہ اُنہوں نے مونڈن سنسکار کرایا۔ اگر ایک ہندو محمدی عقیدوں کو مان کر چوٹی کٹوا دیوے اور ہندو دیوانہ وار دوڑتے پھریں تو کون انصاف پسند آدمی ہے جو اُن کے ساتھ ہمدردی کرے گا۔

لیکن کہا جاتا ہے کہ سکھوں کا دل اسلئے دُکھا کہ اُن کی موجودگی میں عام جلسہ کرکے مونڈن سنسکار کیا گیا۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا اشتہار دیکر کوئی عام جلسہ کیا گیا؟ وہ آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ تھا۔ کوئی نوٹس نہیں دیا گیا۔ نہ کسی کو خاص دعوت دی گئی۔ اس جلسہ میں محض آریہ لوگ ایشور اُپاسنا اور اُپدیش سُننے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی جلسوں میں مسلمان اور عیسائی شدہ ہندو اور آریہ ہمیشہ شُدہ کئے جاتے ہیں۔ اُسیطرح پر بلا کسی شور و شر اور نمائش کے یہہ کارروائی کی گئی۔ اگر کیس دھاری سکھوں کو کیش چھیدن کے نظارے سے دُکھ معلوم ہونے کا خوف تھا تو اُنہیں دوسرے کے گھر بغیر بُلائے جانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔

اصل بات یہہ ہے کہ یہہ بھی محض گھڑت ہے کہ جلسہ سے کیش کٹتے وقت ناقابل برداشت نظارہ سمجھکر سکھ لوگ باہر نکل کر چلے گئے۔ کیونکہ اُسدن اُن تت کہالصوں کے سوا جو کہ رہتیوں کو سمجھانے گئے تھے بہت کم سکھ موجود تھے۔ اور جو تھے وہ اخیر تک بیٹھے رہے۔ البتہ تت کہالصوں کو بُرا معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن وہ خود رہتیوں کو سکھ مذہب میں قائم رکھنے کی کوشش کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور کیش چھیدن شروع ہونے سے پیشتر ہی شاید چلے گئے تھے۔ ——

پھر کہا جاتا ہے کہ جیسی ہندوؤں کو گؤ ہتیا سے نفرت ہے ویسی ہی سکھوں کو کیش کٹنے سے نفرت ہے۔ لیکن کیا یہہ امر واقع ہے؟ اگر ہے تو کیا وجہہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں بیدی۔ سوڈھی اور بھلے باوجود علانیہ کیش مونڈا دینے کے بھی اب تک برابر پُجتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اگر اس امر کو نظرانداز بھی کر دیویں اور یہہ صحیح ہو کہ سکھوں کو کیش کٹوانے سے ایسی ہی نفرت ہے جیسی کہ ہندوؤں کو گؤ ہتیا سے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ایک مسلمان گاؤ کی قربانی اپنی مسجد میں کر رہا ہو اور ہندو لوگ خود بخود وہاں پہونچ جاویں۔ اور پھر دل دُکھنے کی شکایت کریں تو اُن کی شکایت کو کوئی دانا بھی سُن سکتا ہے؟ اگر سکھوں کے لئے کیش کٹتے ہوئے دیکھنا پاپ ہے۔ (کیونکہ آریوں کا کیش چھیدن ہو رہا تھا نہ کہ سکھوں کا) تو اُن کو ایسے جلسوں میں جہاں مونڈن سنسکار کیا جاوے نہیں جانا چاہئے۔ ——

ہم یہاں تک یہہ دکھلا چکے ہیں کہ بھائی لکشمن سنگھ وغیرہ کی دلیل کیسی کمزور ہے۔ اور وہ کس چالاکی سے پبلک کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ صرف پبلک کو ہی نہیں بلکہ افسران منتظم گورنمنٹ کو بھی مغالطہ دیکر اُن سے بے انصافی کرانا چاہتے ہیں۔

ہمارے سکھ بھائی عام طور پر حیرانی سے پوچھیں گے (جیسا کہ چند ایک ہمارے سکھ دوستوں نے پوچھا تھا) کہ کیا بھائی لکشمن سنگھ دھوکا دے رہے ہیں۔ [illegible] شاید سمجھیں گے کہ بھائی لکشمن سنگھ نے دلیل کرنے میں غلطی کی ہے۔ لیکن ہم اُنہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہہ مغالطہ دہی بھائی لکشمن سنگھ اور اُن کے ساتھیوں نے دانستہ کی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم بھائی جی کی اپنی تحریر پیش کرتے ہیں جو اُنہوں نے ۱۰ مارچ [illegible] کی تیسری [illegible] ۲ کالم اول میں چھپی ہے [illegible]

"گذشتہ نمبر میں ہم لکھ چکے ہیں کہ [illegible] نے یہہ ارادہ کر لیا ہے کہ ضلع جلندھر کے رہتیہ سکھوں کو آریہ دھرم میں لیا جاوے۔ اور کہ اُن [illegible] مذہب کی ایک شرط یہہ بھی کہ وے سکھ مذہب کے **بیرونی نشانوں کو خیرباد کہہ دیویں**۔ ہم نے یہہ بھی بیان کیا تھا کہ ڈیڑھ سو رہتیوں نے اس انتظام کو قبول کر لیا ہے۔ اور [illegible] آئیں گے۔ ہم نے اب معلوم کیا ہے کہ اُن کی تبدیل مذہب کے لئے انتظام مکمل ہے اور کہ اُن کو لاہور میں آنے کی اُمید ہے۔ ہم اس وقت [illegible] امر کا عام اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ جو کہ سکھ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے۔ آریہ سماج کے ساتھ **پرخاش کی بہت تھوڑی بلکہ کوئی بھی وجہہ نہیں ہے**۔ جو کچھ کہ وہ کر رہے ہیں یا کر رہے ہیں اُن کے حقوق کی حد میں ہے۔"

اُنہیں پورا اختیار ہے کہ وہ جو سزا چاہیں مقرر کریں۔ اے پنجاب کے سکہہ بہائیو! اس ۲۳ رمئی کی تحریر کو غور سے پڑہو۔ اور پہر بتلاؤ کہ کیا "دی کہالصہ" کے ایڈیٹر کی نسبت سوائے اس کے اور کوئی رائے قایم ہوسکتی ہے۔ کہ یا تو وہ پرلے درجے کا فسادی آدمی ہے اور سکہوں کو آریوں سے لڑوانے میں اُس کا کوئی خاص مطلب پیدا ہوتا ہے۔ یا اول درجہ کا غبی اور بیوقوف ہے۔ جو شخص ۲۳ رمئی کو یہہ کچہہ لکہہ رہا تہا۔ اُس کا ۲۰ رجون کو دفعتاً پاگل کی طرح شور وشر کرنا کچہہ معنے رکہتا ہے جسے سمجہنے کی کوشش ہمارے سکہہ بہائیوں کو کرنی چاہئے۔

ــــ ہم اخیر میں اپنے ہندؤں۔ مسلمانوں اور سکہہ بہائیوں کو خبردار کرتے ہیں کہ شر انگیز طبیعتوں کے بہکانے میں اگر وہ آئیں گے تو اُس سے آریہ سماج کا کچہہ بہی بگڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ آریہ سماج کی بُنیاد دنیوی جاہ وحشمت یا دنیوی حکومت پر نہیں ہے۔ اِس لئے آپ کی مخالفت زیادہ سے زیادہ آریہ سماج کے ممبروں کو جسمانی تکلیفیں پہونچا سکتی ہے۔ لیکن آپ میں سے جو لوگ آریہ سماج کے کام کی سپرٹ سے واقف ہیں اُنہیں معلوم ہے کہ آریہ سماج کے پرچارک اور ویدک دہرم کے سیوک سانسارک تکلیفوں کی نہ پروا کرتے ہوئے اور دولیشیوں سے اُن کے دولیش کے باعث خود نہ دولیش کرتے ہوئے آخر کار دلوں کو ویدوں کی عالمگیر تعلیم کے اندر ضرور تسخیر کر لیا کرتے ہیں۔ اِس لئے آپ کو خواہ آریہ سماج سے کتنا ہی کیوں نہ بہڑکایا جاوے۔ ہم آپ کو دہارمک چیلنج دیتے ہیں کہ بہت عرصہ نہیں گذرے گا۔ کہ آپ لوگ آریہ سماج کی برداشت کی سپرٹ کو دیکہہ کر خود بخود اُس کی تعلیم کی طرف جہک جاؤ گے۔

اب صرف وہ تحریریں اور ہیں۔ جن کی بابت ہمنے کچہہ لکہنا ہے۔ ۱۰ اور ۱۵ اس لئے کہ ان دونوں تحریروں کی ذریعہ سے انیگلوتت کہالصہ کے لیڈر نے جہاں ایک طرف گورنمنٹ مُلک کو آریہ سماج کی برخلاف بڑہکانے کی کوشش کی ہے وہاں ساتہہ ہی سکہوں کو

آریوں کے برخلاف جہادی جہنڈا

کہڑا کرنے کا سخت اشتعال دیا ہے۔ اِن میں سے پہلی تحریر ۲۰ رجون ۱۹۰۸ء کے "دی کہالصہ" میں نکلی ہے۔ اُس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح احاطہ مدراس میں شناروں اور دیگر ہندؤں کے درمیان فساد ہوا تہا اُسی طرح پنجاب میں بہی آریہ دہرم کو گرہن کرنے والے رہتیوں اور سکہوں کے درمیان سخت فساد ہوگا۔ اُس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ رہتیہ لوگوں کو پنجاب کے شنار سمجہنا چاہیئے اور مدراس کے دیگر اونچی ذات کے ہندؤں کے قایمقام عام سکہوں کو سمجہنا چاہیئے۔ اُس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح پر مدراس کے ہندؤں نے جتہا کر کے شناروں پر حملہ کیا تہا۔ اُن کے گاؤں جلا دئے تہے اور اُن کی عورتوں کو بے عزت کیا تہا۔ اُسی طرح پر پنجاب میں سکہہ بہی رہتیوں کے ساتہہ سلوک کریں گے۔ تمثیل کے طور پر بنگہ کا واقع پیش کیا گیا ہے۔ اور اُس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ "موضع بنگہ ضلع جلندہر میں گذشتہ ہفتہ میں ایک فساد ہوا۔ سکہوں نے مرتدوں (مراد آریہ رہتیوں سے ہے) کو کنوؤں کے نزدیک جانے سے بند کیا۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ لاٹہی چلنے والی تہی کہ مرتد

عقلمندی سے موقع واردات سے چلے گئے"۔ یہہ "دی کہالصہ" کے اپنے الفاظ ہیں۔ اِس تحریر پر ہم پہلے افسران گورنمنٹ کی توجہہ کہینچتے ہیں۔ ہم صاحب

ڈپٹی کمشنر بہادر جلندہر

سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ حسب ذیل امور کی تحقیقات کرا دیں (۱) کیا ۲۰ رجون سے سات دن پیشتر کوئی فساد بنگہ میں ہوا (ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں ہوا۔ نہ رہتیہ اپنے پورانے کنوئیں کے سوا کسی پر گئے۔ اور نہ کسی سکہہ نے اُنہیں روکا اور نہ ہی سکہہ لوگ لاٹہی بندہ آئے) (۲) کیا بہائی لکشمن سنگہ کے دستخطی چہپے ہوئے گورمکہی کے پمفلٹ (جس کی ایک کاپی صاحب بہادر کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے) بنگہ کے علاقہ میں بانٹے گئے۔ اور اُن کے تقسیم ہونے اور بیسیوں نئے سکہہ پرچارکوں کے آنے اور ہندو مسلمانوں اور سکہوں کو بڑہکانے کے بعد رہتیہ آریوں کے ساتہہ بنگہ میں سختی ہونی شروع ہوئی۔ (۳) اگر یہہ امور صحیح ہیں۔ تو کیا اِن تمام فسادوں کی بُنیاد بہائی لکشمن سنگہ سے نہیں اُٹہی۔ اور کیا تعجب ہوگا اگر کسی رات کو سچ مچ شناروں کی طرح آریہ رہتیوں کے ساتہہ برتاؤ ہو۔ اور جو لوگ کسی خود غرضی سے اپنے مضامین پایونیر اور سول ملٹری گزٹ میں چہپوا رہے ہیں۔ اُن کی تعلیم سے فایدہ اُٹہا کر سکہوں کا جاہل حصہ آریہ رہتیوں کو قتل کرنے اور اُن کی عورتوں کی عصمت بگاڑنے کو ہی کہالصہ پنتہہ کی ترقی اور استقلال کا ذریعہ سمجہکر انپر حملہ کر دے گو

ـــ ہمنے یہہ امر واقع اعلےٰ افسران گورنمنٹ کے روبرو پیش نہیں کیا کہ ہمیں گورنمنٹ کے انگریز افسران کے عمل کی کچہہ شکایت ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے بہائی لکشمن سنگہ کے دوستوں کے بڑہکائے ہوئے فسادیوں نے بنگہ کے نئے مسلمان پولیس ڈپٹی انسپکٹر کو دہکا یا دہوکہا دیکر آسے کچہہ بیہودہ اور لغو رپورٹیں کرائی تہیں۔ لیکن صاحب اسسٹنٹ کمشنر بنگہ اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جلندہر کے انصاف اور دور اندیشی نے آریہ رہتیوں کو اب تک ظلم سے پناہ دے رکہی ہے۔ اور نہ ہی ہم حکام وقت کی شکایت کریں گے۔ اگر سچ مچ آریوں پر سکہوں۔ ہندؤں یا مسلمانوں کی طرف سے عام حملے ہوں گے۔ کیونکہ

سچا دہرم ہمیں سکہاتا ہے

کہ دہرم کی رکشا کے لئے دنیاوی طاقتوں پر بہروسہ

کرنا ہی عبث ہے۔ ہم نے اِس واقع کو محض اِس غرض سے پیش کیا ہے کہ اگر حکام وقت اپنے ضمیر کی تسلی کے لئے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کِس عمل سے وہ بے اتفاقی کے دھبہ سے بچ سکتے ہیں۔ تو اُن کے لئے تحقیقات کا موقع موجود ہے ———

لیکن سکھ بھائیوں سے اِس امر میں ہم نے خاص نویدن کرنا ہے۔ کیا آپ لوگ اُس آدمی کو اپنا دوست سمجھتے ہو جو کہ ایک جتھا دا انتظام لاٹھی بند ہو کر رہتیوں پر چڑھ جانے کا آپ پر لگاتا ہے اور پھر رہتیوں کی برداشت کی طاقت کا ذکر کرکے آپ کو ظالم ظاہر کرتا ہے؟ کیا آپ اُس آدمی کو اپنا دوست سمجھتے ہیں جو آپ کو اشتعال دیتا ہے کہ آپ کشت وخون کرو اور بے گناہوں کی عورتوں کی بے عزتی کرکے وحشی پن اور شہوت پرستی کا کلنک اپنے اوپر لگواؤ۔ ہم نبگ کے سکھوں سے خصوصًا التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنی حالت پر ایشور کے واسطے غور کریں۔ اور وہاں کے ہندو مسلمانوں سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ وے بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اگر سکھ رہتیوں کے کیس کٹوانے پر ناراض ہیں۔ اور واقعی اُن کو کہالصہ پنتھ کی طرف سے بُلانا چاہتے ہیں تو اُس کا کیا یہی بہترین طریقہ ہے کہ اُن پر ظلم کئے جاویں۔ بھولے بھائیو! جہاد کا زمانہ اُڑ گیا۔ علم وعقل کا زمانہ ہے۔ سکھا شاہی چل نہیں سکتی۔ جب تمہارے حکام کا مذہب زبردستی نہیں پھیل سکتا۔ جب جبرًا کسی کو اختیار نہیں ہے کہ کسی کو عیسائی بنا سکے تو کیا تم جبرًا کسی کے گلے میں کھنڈے کی پاہول ٹھونس سکے ہو؟

ع ایں خیال ست ومحال ست وجنوں۔

لیکن ہم غلطی کر رہے ہیں۔ اگر فی الحقیقت سکھ لوگ ویسے ہی وحشی اور جاہل ہوتے۔ جیسا کہ اُنہیں بھائی لکشمن سنگھ ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو اب تک کب کا کشت وخون ہو گیا ہوتا۔ سوائے نبگ کے

ایک دن کے شور وشر کے (جو کہ بھائی لکشمن سنگھ کی تحریروں کے بعد ہوا) اور کسی گاؤں میں بھی سکھوں تک سے آریوں کے تعلقات نہیں بگڑے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں سے تعلقات بگڑنے کا تو سوال ہی کیا ہے۔ ۲۰ جون کو "دی کہالصہ" میں کشت وخون کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ جب اُسے کسی نے نہ سُنا۔ اور سات دنوں تک کہیں سے شور وشر کی آواز نہ آئی تو بھائی لکشمن سنگھ گھبرائے۔ لیکن یہ سوچ کر کہ شاید سکھ لوگ سرکار انگریزی کے اہلکاروں سے گھبرائیں۔ ۲۷ جون کے پرچہ میں یہ بھی لکھا کہ انگریزوں کے پرچوں میں ہماری خبر مشتہر ہو چکی ہے۔ اب اینگلو انڈین لوگ بھی اِس کشت وخون کے لئے طیار ہیں۔ گویا کنایتًا اپنے کہالصہ بھائیوں کو پریرنا کی کہ آریوں پر حملہ کرنے میں دیر نہ لگاویں۔ لیکن جب کہ ایک ہفتہ اور گذر گیا۔ اور بھائی لکشمن سنگھ جی کی درخواست پر کوئی بھی سکھ اپنی جان خطرہ میں ڈالنے کے لئے طیار نہ ہوا۔ تو بھائی جی بالکل بے بس ہو گئے۔ اور اپنے ۴ جولائی کے پرچہ میں ایک ایسا مضمون لکھا کہ

کمینہ پن اور بغض کی حد ہوگئی

اِس تحریر میں بھائی لکشمن سنگھ نے مسلمانوں کو بھڑکانے کی غرض سے گذشتہ زخم پر پھر سے نمک چھڑکنے کی کوشش کی ہے اور پایونیر کی ایک تحریر کا اقتباس پیش کرکے حسب ذیل نتیجے اُس سے برآمد کرلئے چاہے ہیں: ———

(۱) کہ پنڈت لیکھرام نے قتل کئے جانے سے بیس برس پیشتر سے اپنی تحریروں کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کا دل دُکھایا تھا۔ (۲) مسلمانوں نے عدالتوں میں چارہ جوئی کرنی چاہی۔ لیکن شہادت ناکافی ہونیکی وجہ سے مقدمہ نہ چلا۔ (۳) پنڈت لیکھرام کے ہم مذہبوں نے اُس کے

پہونچائے ہوئے نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش نہ کی۔ (۴) جبکہ مسلمان جوش سے مجنون ہو گئے تو ایک قاتل نے اُس شخص کی جان لے لی۔ جس نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی توہین میں ہی خوشی سمجھی ہوئی تھی۔ ——— قبل اِس کے کہ ہم اِس امر کا ذکر کریں۔ کہ بھائی لکشمن سنگھ نے اِس تمثیل کو رہتیوں کے معاملہ کے ساتھ کیونکر چسپاں کیا ہے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے یہ دکھلا دیں کہ یہ چاروں ہی کیسے بے بنیاد ہیں اور کہ اِن کا ایک سکھ کیطرف سے پیش کیا جانا ثابت کرتا ہے کہ وہ شخص ہرگز نیک نیت نہیں ہو سکتا۔ (۱) اول دعوٰی بالکل فضول اور لغو ہے۔ پنڈت لیکھرام نے ہرگز پہلے محمدی اسلام کے برخلاف قلم نہیں اوٹھایا۔ یہ امر محض اخباروں میں ہی ثابت نہیں کیا جا چکا بلکہ عدالت میں بھی مانا جا چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے سخت حملوں کے بعد پنڈت لیکھرام نے جواب دینے کے لئے قلم اُٹھایا تھا۔ جن دنوں پنڈت لیکھرام نے کام کیا اُن دنوں بھائی جی کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ ورنہ اگر اُنہوں نے واقعات کو شروع سے دیکھا ہوتا تو اُنہیں معلوم ہو جاتا کہ پنڈت لیکھرام نے سوائے مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے چند ایک پیروؤں کے دیگر مسلمانوں کو عمومًا ناراض نہیں کیا تھا۔ ہمارے پاس اب تک اِس قسم کے خطوط موجود ہیں۔ جو کہ شیعہ اور سُنی دونوں فرقوں کے بعض معززین نے پنڈت جی کے قتل کے بعد سخت افسوس اور ہمدردی کی سپرٹ میں لکھے تھے۔ ہیچوں منصف مزاج مسلمان اُن کی موت کی خبر سُن کر بے اختیار زار زار روئے تھے۔ پس یہ کہنا کہ پنڈت لیکھرام نے تمام مسلمانوں کا دل دُکھایا تھا۔ غلط ہے۔ (۲) دوسرے دعوٰی کو پڑھکر باخبر آدمی سمجھ لیں گے کہ پایونیر کی یہ تحریر سچی واقفیت پر مبنی نہیں کہی جا سکتی۔ پنڈت

لیکہرام کے برخلاف مسلمانوں نے دہلی میں دعوی دایر کیا تہا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس وجہہ پر خارج کیا۔ کہ ایک لفظ بہی قانونی اختیارات کی حدسے تجاوز نہیں کرتا تہا۔ اُس فیصلہ کا اپیل ہوا۔ محکمہ اپیل نے زیادہ واضح طور پر ظاہر کردیا کہ پنڈت لیکہرام کی کتابیں جن تحریروں کی جواب میں لکہی گئی ہیں اُن کو دیکہکر شک نہیں رہتا۔ کہ پنڈت لیکہرام نے اپنی تحریروں میں انصاف۔ سنجیدگی۔ اور تہمل کو ہاتہہ سے نہیں دیا ہے۔ گویا عدالت نے مُہر کردی کہ مسلمانوں کے لیے کوئی شکایت کی جگہہ نہیں تہی۔ (۳) جب پنڈت لیکہرام نے کوئی تصور ہی نہیں کیا تہا۔ تو اُن کے ہم مذہبوں سے کس امر کی تلافی چاہی جا سکتی تہی۔ (۴) اگر مسلمان بے وجہہ جوش سے مجنون ہو گئے تو ہمیں آریوں کا کچہہ قصور نہیں۔ اگر ایک بے رحم دغا باز قاتل نے لیکہرام کو قتل کردیا۔ تو آریہ سماج کے گورو میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ اگر بقول بہائی لکشمن سنگہ سچ مچ مسلمانوں کے جوش کا نتیجہ یہہ قتل تہا (جس سے کہ نہ صرف مسلمان ہی انکاری ہیں بلکہ ہم خود اُس قتل کو محض ایک گمنام فرقہ کی خفیہ کوششوں کا نتیجہ سمجہتے ہیں) تو مسلمان بہائیوں کی عزت میں فرق آتا ہے۔

—— ہم نے واقعات کی بنیاد پر دکہلا دیا ہے کہ پنڈت لیکہرام کے قتل کے واقعہ کو دوہرانا بہی بہائی تت کہالصہ جی کے لئے سودمند نہیں ہو سکتا لیکن ہمیں بڑا افسوس ہے اس امر کا کہ اس قسم کی تمثیل پیش کرنے والا ایک سکہہ ہے۔ اور سکہوں میں بہی تت کہالصہ! ——

اگر سچ مچ تت کہالصوں کے لئے گرو گوبند سنگہ کی ہر ایک بانی الہام ہے۔ تو ہم پوچہتے ہیں کہ اُس بانی کے کیا معنی کروگے۔ جہاں لکہا ہے کہ میرا سکہہ مسلمان کے ہاتہہ کا پانی تک نہ پئے اور نہ مسلمان فرقے سے کوئی واسطہ رکہے۔ اگر یہہ عقیدہ آپ کا صحیح ہے تو مسلمان ہرگز نہیں سمجہہ سکتے۔ کہ آپنے اس امر واقع کو اُن کے ساتہہ کسی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے دوہرایا ہے۔ بہائی جی! افسوس کہ آپ پنڈت لیکہرام کو اسقدر جلد بہول گئے۔ کیا وہ دن یاد نہیں رہا۔ جبکہ غلام احمد قادیانی کی کتاب ست بچن نکلنے پر سکہہ دُنیا میں شور پڑا تہا۔ جب غلام احمد واقعات اور دلایل کی بنیاد پر ثابت کرتا تہا کہ یا تو بابا نانک جی کو پکا ایماندار مسلمان مانو یا دمبہی مانو جبکہ معزز سکہوں نے پنڈت لیکہرام سے استدعا کی تہی کہ مرزا کے اتہام کا جواب باصواب وہ دیویں۔ کیونکہ اُن کے سوا اُس وقت سکہوں کو کوئی بہی جواب دینے والا نہیں سوجہتا تہا۔ ہمیں معلوم ہے کہ خالصہ بہائیوں کی اس استدعا پر پنڈت لیکہرام جی خود چولہ کو دیکہنے گئے۔ اور برابر تحقیقات شروع کردی۔ اُن کے اُس مضمون کے متعلق نوٹ اسوقت تک نامکمل پڑے ہیں۔ کیا بہائی جی بہول گئے۔ کہ دہرم پر جان قربان کرنے سے کچہہ روز پیشتر ہی پنڈت لیکہرام نے ایک زبردست لکچر دیا تہا۔ جس کی سرخی تہی "بابا نانک دیو کی نسبت ہمارے خیالات" بعض فسادی سکہوں کو چڑہایا۔ کہ تمہارے برخلاف کہیں گے۔ سکہہ کثیر تعداد میں آئے۔ لیکن وے کیسے حیران ہوئے جبکہ دہرم ویر آریہ مسافر نے اپنی زبردست دلایل سے ثابت کردکہایا کہ بابا نانک کو ہرگز ہرگز مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ سکہوں نے۔ ہاں بلیٹن کے بہادر سکہوں نے۔ پنڈت لیکہرام کو اسطرح اُٹہا لیا جیسے پہلوان کو فتح کے بعد اُس کے شاگرد اُٹہا لیتے ہیں۔

—— لیکن ہم یہہ بہولتے ہیں۔ اُسوقت تو بہائی جی شاید برہمو وغیرہ کے سب سوانگ بدل کر کلچرڈ دل کے پیرو بن رہے تہے۔ پہر اُنہیں ان واقعات سے کیسے واقفیت ہو سکتی تہی کیا سکہوں کیلئے یہہ شرم کی بات نہیں ہے کہ جس شخص نے باوجود اُن کے کل خیالات کے ساتہہ اتفاق نہ رکہنے کے بہی انصاف کے ساتہہ اُن کا ساتہہ دیا۔ اُسکے مرنے کے بعد اس قسم کی مشتبہانہ تحریریں اُسکے برخلاف شایع ہونے کی اجازت دیویں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ جس کینہ اور کمینہ پن کی سپرٹ سے بہائی لکشمن سنگہ کا آخری مضمون لکہا گیا ہے۔ اُسے

ہر ایک ذی ہوش سکہہ

نفرت کی نگاہ سے دیکہے گا۔ اب خاتمہ پر ہمیں یہہ دکہلانا ہے کہ اس مضمون سے بہائی لکشمن سنگہ نے اپنی دو قسموں کی مطلب براری مدنظر رکہی ہے۔ ایک تو افسران گورنمنٹ کو ایک طرح سے یہہ دہوکہا دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ اگر وہ حکماً رہتیہ سکہوں کا کیش منڈوا کر آریہ ہونا بند نہ کریں گے۔ تو سکہہ لوگ امن میں سخت نقص ڈالیں گے۔ اور دوسری طرف سکہوں کو کام کرنے کا راستہ دکہلایا ہے۔ کہ جس طرح پر مسلمانوں نے بدلا لینے کے لئے ایک خاص آدمی کو پنڈت لیکہرام کے جگر میں چہری گہسیڑنے پر مقرر کیا تہا۔ اسی طرح پر آریوں سے بدلا لینے کے لئے کہ

کوئی سکہہ غازی

مقرر کیا جاوے۔ لیکن پنڈت لیکہرام کا قایممقام اس جہگڑے میں کسے مقرر کیا گیا ہے؟ بہائی لکشمن سنگہ جواب دیتے ہیں۔ "آریہ سماج ہی اس طریقہ جنگ کی تبدیلی (یعنی رہتیوں کے کیش منڈوا کر آریہ سماج میں داخل کرنے کے طریقہ) کے لئے لالہ منشی رام جلندہری خصوصاً ذمہ وار ہے" (دیکہو "دی کہالصہ" مطبوعہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۴ کالم ۱) ——

پرشن از مہاشہ گوپال لکھنؤ خریدار ۱۰۷۸

اُردو ستیارتھ پرکاش کے ۴۴ صفحہ کی دوسری سطر میں درج ہے۔ "وہ ودیا اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپویت اور لڑکیوں کا بھی شایان طریقہ پر سنسکار کرکے اپنے اپنے مدرسہ میں بھیجدیں" مہاشہ جی! اس جگہہ شایان سے کیا مطلب ہے۔ کیا لڑکیوں کا بھی یگیوپویت ہونا چاہیئے؟ اگر ہے تو کرپا کرکے مفصل رینی سے شنکا کو رفع کریں۔ کیونکہ نہ تو اُدھر کسی پنڈت سے اُپدیش سُنتے ہیں۔ اور نہ اشانت من کی ترپتی ہوتی ہے۔ مگر آپ کے اصولیہ اخبار کو دیکھکر دل آنند ہو جاتا ہے۔

اُتر۔ آپ نے جو عبارت ستیارتھ پرکاش سے نقل کی ہے اُس کے ساتھ حسب ذیل عبارت بھی کتاب کی پڑھیئے۔ پھر یقین ہو جاویگا کہ رشی دیانند کی رائے میں لڑکیوں کا بھی یگیوپویت سنسکار ہونا لازمی ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۷۔ اُردو ستیارتھ پرکاش دفعہ ۲۰) "نویں برس کے شروع میں دوج اپنی اولاد کا اُپنین کرکے آچاریہ کل یعنی جہاں اتالیق کامل اور اتالیقہ کامل فاضل تعلیم و تربیت کرنے والے ہوں لڑکوں اور لڑکیوں کو بھیجدیں" یہاں صاف طور پر لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے اُپنین سنسکار کی ہدایت ہے اور آچاریہ کل میں دونوں کو ویدآرنبھ سنسکار کا ادھکار دیا ہے۔ سچے اتہاس روپ براہمن گرنتھوں تتھا اُپنشدوں کو پڑھنے سے بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ لڑکیوں کا یگیوپویت برابر ہوتا تھا اور وہ برہم وادنیاں کہلاتی تھیں۔

لوکل

آریہ سماج کے ستپاہک جلسے بدستور ہوتے ہیں۔ ۲۴۔ جون کے جلسہ میں شریمان پنڈت گنگادت جی نے ایک ویدمنتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے پرمیشور پر پورن وشواس کرنیکی پریرنا کی۔ کپورتھلہ آریہ سماج ابھی حالت پر ہے ۱۷ جون کے جلسہ میں وہاں پنڈت بھگت رام جی اُپدیشک نے ویاکھیان دیا تھا۔ وہی اُپدیشک مہاشہ ایک ہفتہ تک وہاں پرچار کرکے لاہور چلے گئے ہیں۔ جلندھر میں ایک ہفتہ تک آندھی کا زور شور رہا۔ اب دس دنوں سے سخت گرمی شروع ہے۔ کنیا مہا ودیالہ کے متعلق جو آشرم ہے اُس کے لئے جس جگہہ کے ملنے کی اُمید تھی اُس کا سودا نہ ہو سکا۔ مالک جگہہ نے بہت زیادہ قیمت مانگی۔ عمارت کے لئے صرف چار صد روپیہ رائے رلا رام کا لکھوا کر خاتمہ ہو گیا۔ کنیا مہا ودیالہ کے ادھکاری پھر سو گئے۔ نہ معلوم پھر کب جاگیں گے۔ کنیا آنا تھ آلے ہ کا خرچ بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن آمدنی کے ذریعے محدود ہوتے جاتے ہیں۔ ادھکاریوں کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ یکم جولائی کے ستپاہک جلسے میں مہاشہ منشی رام جی نے پرشنوتر اُپنشد سے کتھا کی جس کے دوران میں ایشور پر وشواس کرنیکی لئے خاص پریرنا کی۔

گروکل

مہاشہ جگن ناتھ جی ضلعدار چھپڑ پور جو ۵ روپیہ گروکل کے لئے بھیج چکے ہیں ۵ روپیہ بھی دوسری قسط روانہ کرتے ہیں۔

چودھری کنہیا سنگھ ولد ہوٹا ذات سائنی ساکن موضع ڈلی تھانہ ہوشیارپور ضلع جلندھر نے اپنی کل اراضی ۱۷ کنال ۸ مرلہ کا ⅓ حصہ ہبہ کرکے اپنے بھانجے لاہور سنگھ کو دیدیا ہے اور ⅔ حصہ کا ہبہ نامہ بنام گروکل ملکیت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حق میں رجسٹری کرا دیا ہے۔ اراضی پر قبضہ سبھا کا مہاشہ منشی رام کر چکا ہے۔

لالہ لکھمی داس جھنگ نے اپنی وعدہ شدہ ۱۰۰ روپیوں کو قسط وار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ پہلی قسط ۲۰ روپیہ کی خزانچی جھنگ سماج کے پاس جمع ہو گئی ہے۔

پشچم اوتر دیش میں گروکل کے لئے دھن ایکتر کرنیکا کام موجودہ ڈیپوٹیشن کر رہے ہیں اُنکو کامیابی ہو رہی ہے۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ دھرم پرچارنی سبھا جھنگ نے ۲۰ جون کو جھنگ کے بازار میں ہون کرایا۔ سامگری تقریباً ۱۰ روپیوں کی تھی۔ شام کو معمولی اُپدیش ہوا۔ افسوس کہ بابو کشن چند جی ڈسٹرکٹ سب اورسیر وممبر آریہ سماج پشاور کا بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۱۰ء بعارضہ ہیضہ دیہانت ہو گیا۔ آپ پکّے دھارمک پُرش تھے۔ اور مانس شراب سے اِن کو قطعی نفرت تھی۔ پرماتما ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔ آپ کا مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔

مہاشہ جگن ناتھ جی چوہڑہ نے چوہڑکانہ سے مبلغ ۱۰ روپیہ گروکل فنڈ میں ہمارے پاس ارسال کئے۔

راولپنڈی ۱۴ جون ۱۹۱۰ء کو لالہ کرپا رام صاحب کھانہ مرچنٹ نے اپنی بھاوجہ اور دختر کی صحت یابی پر ہون کرایا۔ اور آریہ پُرشوں اور دیگر اپنے دوستوں واہل برادری کا بھوجن سے ستکار کیا۔ مبلغ پانچ روپیہ کنیا آناتھ آلہ جلندھر اور آناتھ آلہ اجمیر کو دان دئیے۔

۱۷ جون ۱۹۱۰ء کو لالہ گوپال داس سبھاسد آریہ سماج گوجرخان کے پُتر کا منڈن سنسکار تھا۔ راولپنڈی سے بلاوہ جانے پر پنڈت ستیا رام جی شاستری۔ ماسٹر بیلو رام و لالہ تارا چند جی شامل سنسکار ہوئے۔ کیرتن ہوا اور پنڈت جی کا ایک ویاکھیان بھی رات کو ہوا سنسکار وِدھی سماپت ہوا۔ لالہ گوپال داس جی نے ۱۲ روپیہ مختلف سماجک فنڈات میں دان دئیے۔

۱۱ جون ۱۹۱۰ء کو آریہ سماج جہلم شہر ضلع جو ... کی کوشش سے بخوشی فتح یابی ٹرانسیوال ورانچی ہونے ہندی بھاشا کے ایک جلسہ ہو کر ... [illegible]

بہادر ایک تار بھیجا گیا ❖ ——————

برنالہ آریہ سماج میں پنڈت ہرنام سنگھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو ویدک دہرم کا پرچار کیا ❖ ——————

تازہ خبریں اور رائیں

تت کہا لصہہ والی جماعت نے اب کلچرڈ طریقہ مخالفت کا اختیار کیا ہے۔ اپنے انگریزی پرچے میں جہوٹہہ سچ کا توڑہ طوفان کہڑا کرکے اُس کی نقل خود بخود بذریعہ تار خبر کے پائونیر وغیرہ کو بہیج دیتے ہیں۔ تاکہ ظاہر ہو کہ اُن کی تحریک عالمگیر ہے۔ لیکن ایجیٹیشن کے ایسے ناجایز وسایل کو ہماری بیدار مغز گورنمنٹ ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکہتی رہی ہے ❖ ——————

طاعون اور قحط ہی کیا کم تہے کہ سلہٹ سے خبر آرہی ہے کہ سیاہ تُنجا رخت قسم کا شروع ہوگیا ہے۔ ابتک ایک بہار بہی نہیں بچا ہے۔ پرماتما کی پناہ! —

انگلستان کے مشہور مصور ٹامس سڈنی کوپر صاحب کی عمر اس وقت ۹۷ برسوں کی ہے۔ اور اب تک اُن کی صحت بڑی عمدہ ہے۔ آپ کو شراب اور تمباکو سے پرہیز ہے۔ اور یہی وجہہ اس بڑی عمر میں اپنی صحت مندی کی تبلاتے ہیں ❖ ——————

سردار دیال سنگہ کی وصیت کے معاملہ میں سرٹیفکٹ جانشینی امیناں مقرر کردہ سردار صاحب کو ملگیا ہے۔ سردارنی صاحبہ نے جو نظرثانی کی درخواست دی تہی وہ نامنظور ہوئی۔ بلکہ خرچہ مقدمہ بہی سردارنی کے ذمہ ڈالا گیا۔ لاہور کا سیوک اخبار لکہتا ہے کہ جو افواہ اخباروں کے ذریعہ سے اُڑائی جارہی تہی کہ سردارنی صاحبہ نے پریوی کونسل میں اپیل دائر کیا ہے وہ غلط ہے ❖ ——————

وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ میں اب فوٹوگرافی۔ مختصر نویسی۔ فن تجارت دری بافی۔ نقشہ کشی وغیرہ بہی سکہانے شروع ہوگئے ہیں۔ جائنٹ سکرٹری نے اپریل۔ مئی اور جون کے مہینوں کی وصولی چندہ کمیٹی کی فہرست جو بہیجی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار کرنیوالوں نے وعدہ وفائی کم کی ہے۔ ایسے اوشیک اور سروہتکاری کام کے لئے اسوقت تک دو تین لاکہہ ہوجانا چاہئے تہا۔

بمبئی کے بہاٹیوں میں معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیاں کم ہیں اور بیاہ کرنے والے آدمی یا لڑکے زیادہ ہیں۔ نیز اُن کے بیاہوں پر روپیہ زیادہ خرچ آتا ہے۔ جس کے معنی یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ لڑکیاں زیادہ روپیہ خرچ کرنے پر خریدی جاسکتی ہیں۔ اس خرابی سے بچنے کے لئے چند ایک بہاٹیوں نے ہریدوار ہوچکر بیاہ کرنے شروع کرائے۔ ایک سو کے قریب ایسے بیاہ ہوچکے تو بمبئی کی برادری کی آنکہیں کہلیں۔ اب ان کی نسبت تحقیقات ہورہی ہے کہ آیا یہہ بیاہ جایز ہیں یا نہیں۔ لیکن پورانک شاستروں کا مسلمہ قول ہے کہ "ایک امرواقع ہزار مسئلوں سے بڑہ کر ہے" اور چونکہ یہہ بیاہ اب امور واقع ہیں۔ اسلئے امید ہے کہ دانا بہاٹیہ برادری اُن کو جایز ہی قرار دیگی۔

پورانک مہامنڈل کے مہامنتری پنڈت دین دیال صاحب نے اخباروں میں ایک نوٹس شایع کرایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہارت دہرم مہامنڈل کا ایک بڑا جلسہ دہلی میں ۸ اگست سے ۱۲ اگست تک کرنا چاہتے ہیں۔ مہاراجہ دربہنگہ اُسکے سبہاپتی ہونگے۔ کچہہ عرصہ ہوا ٹریبون **لاہور** میں چہپا تہا کہ لفظ ہندو کو وسیع معنوں میں لیکر دین دیال صاحب ہندوؤں کے ہر فرقہ کو نمنترن دیکر ایک بڑا جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں دویش اگنی کو شانت کرنے کی کوشش ہوگی۔ لیکن اس وگیاپن سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب اس جلسہ کو ہندوؤں میں جہادی سپرٹ پہونکنے کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ خیر پنڈت دین دیال صاحب تو اپنے مطلب کی بات کرینگے ہی لیکن ہم ہندو امیروں۔ دہنوانوں۔ راجوں۔ مہاراجوں۔ سیٹہوں۔ ساہوکاروں سے پوچہتے ہیں کہ کیا چہہ مہینوں کا تمام دان بند کرکے تم اپنے بہولے ہندو بہائیوں کو عیسائیوں کے پنجے سے نہیں چہڑا سکتے؟ ہمیں یقین ہے کہ چہڑا سکتے ہو۔ پہر بجائے دویش اگنی کو زیادہ بڑہکانے کے اپنے موجودہ کرتویہ کرم کو سمجہو۔

مسٹر گلیڈسٹون انگلستان میں موجودہ صدی کا دیوتا سمجہا جاتا تہا۔ اُس کی بیوہ بہی بیمار رہکر اب مرگئی ہے۔ اِس کے پالی ورت دہرم کی ہم ان کالموں میں پہلے بہی پرسنشا کرچکے ہیں۔ اُنیسویں صدی کی یوروپین تہذیب میں اس دیوی کا پتی سیوا تمک پریم واقعی ایک اچنبہا تہا۔ کسی آریہ پرش کو چاہئے کہ اِس دیوی کا جیون چرتر آریہ سداچار کے لحاظ سے لکہنے کی کوشش کرے ❖ ——————

ویدوکت نظم
از مہاشہ کاشی ناتہہ فدا

تہی جو مریادا پراچین وہ ہم بہول گئے۔
دہرم انکول جو تہے کاریہ ہم بہول گئے۔

وید ویدانگ اپانگ آدی کے پڑہنی کی رہی
وائے بر حال کہ ہم ایک قلم بہول گئے۔

یاد گورو میں تڑپتا ہے بہت دل اپنا
کون کہتا ہے کہ ہم ان کا الم بہول گئے؟

جس جگہہ ہم کو پہونچنا تہا اُسی راہ میں ہم
چلنے پائے تہے ابہی چار قدم بہول گئے۔

ویدنازل تہے ہوئے جن کے بزرگوں پہ کبہی
آج وہ منتروں کا کرنا ہی رقم بہول گئے۔

اُپنشد جن کے بزرگوں نے کئے تہے طیار
حیف وہ ہاتہہ میں لینا ہی قلم بہول گئے۔

شادیاں ہوتی تہیں امریکہ ولندن میں کبہی
گہر سے باہر بہی ہم اب رکہنا قدم بہول گئے۔

کیوں نہ احسان فراموش لقب ہو اپنا۔
تہی جو پنڈت کی نصیحت اُسے ہم بہول گئے

برہمن مورتی پوجا کو کریں کیا ثابت۔

...بھول گئے۔

...منے بت کے وہ سر کرنا ہی خم بھول گئے۔
سینکڑوں کہتے ہیں الہامی نہیں ہے قرآں
سینکڑوں جانا سوئے دیر و حرم بھول گئے۔
...ش بھگتی کا کبھی شوق ہوا جب اُن کو۔
...جیہی سلطنت و جاہ و حشم بھول گئے
...ہی سماج اور سبھا جن کے بزرگوں سے بنی
ہائے وہ بیٹھنا بھی ملکے بہم بھول گئے۔
...ب تو بید دکت غزل لکھنے کا ہے شوق فدا
...ہی جو اردوئے معلیٰ اُسے ہم بھول گئے۔

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

عجیب شہادت

اخبار نور افشاں لودھیانہ ۸ رجون ۱۹۱۰ء میں لکہا ہے کہ سبزی خور آدمی کا دل ایک منٹ میں ۵۸ دفعہ حرکت کرتا ہے۔ اور گوشت خور کا دل ۷۲ دفعہ۔ افلاطون۔ فیثاغورث۔ پلوٹارچ۔ ورجیل۔ سقراط۔ پلوٹین۔ مٹن۔ گوتم۔ شنکر آچاریہ۔ کیشب چندر سین۔ گورو نانک۔ سوامی دیانند سرسوتی وغیرہ نے گوشت خوری کی طرف کبھی رغبت نہیں کی۔ پیاری منتر و لیسی عیسائیوں کا آرگن جب ایسے کہتا ہے تو کیا ان مہاپرشوں کے پیرو کیونکر گوشت خوری کو جایز قرار دیں گے۔ دیکھیے! اے ایڈیٹر اخبار نور افشاں شراب کے بارہ میں کب ٹھیک رائے قایم کرینگے۔ ایشور کرے کہ جلدی ہی پوترتا کا راج آوے۔ ✦ (ایک آریہ) ✦

مانیہ ور مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی

نمستے۔ اخبار ست دھرم پرچارک مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۶ زیر سُرخی "کیا اسمیں کوئی بھید ہے" آپ نے پورنا تھی آریہ بہائی بھگت رام جی کا ذکر کرکے میری نسبت جو تحریر فرمایا ہے کہ حالانکہ پرتی ندہی سبہا کی طرف سے مجھکو دہرم وشیک پرشنوں کے اُتر دینے کی آگیا ہے۔ تو پہر میں نے اُن کو ودہی کیوں نہیں تبلائی۔ اُتر میں نویدن ہے کہ اوکت ودیارتہی جی نے جو مجھسے شرادہ ودہی وشیک پرشن کیا تہا وہ میرے دل میں خاص طور پر جچ گیا۔ کیونکہ مجھے یاد تہا کہ سوامی جی نے پنچ مہا یگیہ ودہی آدی پستکوں میں اس بارہ میں وید کے منتر پرمان میں دئے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش پرشٹ ایکسو پہ جو بہتر ترین لکہا ہے اس میں سب جگہہ ودہی واچک لوٹ لکار ہی آتا ہے۔ پرنتو سوامی جی نے کسی بہی پستک میں اور یگیوں کی طرح اس کی مفصل طور پر ودہی تحریر نہیں کی۔ حالانکہ وہ پورن وِدوان تہے۔ اور براہمن گرنتہوں میں لکہی ہوئی ودہی اُن سے چھپی ہوئی نہ تہی۔ اسلئے میں نے ودیارتہی جی کو پریرنا کی کہ آپ اس پرشن کو اخبار میں چھپوا دیں۔ تاکہ اُسپر ودوانوں کا وچار ہو کر اگر مناسب ہو تو پرتی ندہی سبہا کی آگیا سے ودہی مقرر کی جاوے۔ ورنہ میرے من میں کوئی کپٹ نہ تہا کہ جس سے میں نے ودیارتہی جی کو ودہی نہ تبلائی (۲) میری اچہیا تو نہ تہی کہ میں آپ کے لیکہ کا اُتر دوں جو آپ نے میری نسبت اخبار ست دہرم پرچارک مندرجہ یکم جون ۱۹۱۰ء میں زیر سرخی "اس کمزوری کی وجہہ کیا ہے" تحریر فرمایا ہے۔ پرنتو اب اوکت لیکہ کے سمبندہ میں اتنا نویدن کرنا اُچت سمجہتا ہوں کہ میں ۲۹ رمئی ۱۹۱۰ء کو منٹگمری سماج میں معہ چند ایک ممبران سماج بیٹہا ہوا تہا۔ کہ وہاں کسی شخص نے اخبار ست دہرم پرچارک باچتے ہوئے یہہ پڑہا کہ کوہاٹ سماج سے گروکل کے لئے ۴۰۲ روپیہ آیا ہے۔ میرے مُنہہ سے نکلا کہ یہہ است ہے اصل میں ۴۱۰ روپیہ ہونا چاہئے (جو روپیہ کیتا ہا ودیالہ والے کا مجھے اُسوقت کوئی خیال نہیں آیا اور نہ ہی اخبار پڑہنے والے صاحب نے اخبار کی ساری فہرست پڑہی تہی کہ جس کہ یہہ غلطی دور ہو جاتی) اسپر پنڈت کاشی ناتہ جی نے اصرار کیا کہ اس کی تردید اسیوقت ہونی چاہئے۔ چنانچہ اُنہوں نے وہیں کارڈ منگوا کر مجھے تحریر کرنے کو دیدیا۔ مجہے بہی خیال تہا کہ کہیں کوہاٹ سماج اس تحریر کو پڑہکر میرے پر کوئی شک نہ کرے۔ اسلئے میں نے کارڈ لکہدیا۔ کہ یہہ است ہے کہ کوہاٹ سماج سے ۴۰۲ روپیہ آیا ہے بلکہ ۴۱۰ روپیہ میں لایا تہا۔ آپ کرپا کرکے میرے پوسٹکارڈ کو پہر دیکہیں تو آپ کو واضح ہوگا کہ وہاں است کے معنی غلطی کے تہے اور جو لفظ میں استعمال ہوا ہے وہ ایہان کو پرکاش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تو ذریعہ ظاہر کرتا ہے کہ روپیہ میرے ذریعہ نہ کہ ڈاکخانہ آدی کے ذریعہ پرتی ندہی سبہا کے دفتر میں پہونچا۔ میں تو آریہ سماج کا نوکر ہوں۔ نہ ہی یہہ روپیہ میرا دان تہا اور نہ ہی میں مانگ کر لایا تہا۔ پہر مجہہ میں ایہان کیونکر ہو سکتا تہا ✦

آپ کا شبھ چنتک (دولت رام)

نوٹ (۱) اگر پنڈت جی یا ودیارتہی بہگت رام جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۰ سے آگے کے دو تین صفحے اور پڑہ جاویں تو سپشٹ معلوم ہو جاویگا کہ سوامی جی نے مفصل ودہی پتری یگیہ کی جہاں تک کہ ضروری تہی دیدی ہے۔ براہمن گرنتہوں کی ودہی جب پنڈت جی ظاہر کریں گے اور اسکا مطلب تبلائیں گے۔ تو وچار ہو سکتا ہے۔ ہمارا مطلب یہہ نہ تہا کہ پنڈت جی نے ودیارتہی بہگت رام جی کو کسی کپٹ کی وجہہ سے ودہی نہ تبلائی۔ بلکہ سوال یہہ تہا کہ اگر براہمن گرنتہہ کی ودہی سوامی جی کے انوکول تہی تو بتلانے میں ہرج نہ تہا۔ اگر پرتی کول تہی۔ یعنی مُردوں کے شرادہ کا ودہان تہا تو صاف بیان کرنا چاہئے تہا کہ دہرم نہیں ہو سکتا۔ (۲) ہم نے کارڈ پہر پڑہا۔ لیکن یہہ کہیں نہ پایا کہ است کے معنے یہاں غلطی کے ہیں ✦ (ایڈیٹر)

بھرائچ آریہ سماج کا اوّل سالانہ جلسہ

ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء میں ممبران سماج کے درمیان یہہ قرار پایا تھا کہ جب تک سماج کا سالانہ جلسہ نہ کیا جاویگا۔ ویدک دھرم کا پرچار اور آریہ سماج میں بڑھوتری ہونی مشکل ہے۔ اُسی وقت سالانہ جلسہ کیلیے فہرست چندہ کھولی گئی اور قریباً ایک سو پندرہ روپیہ جلسہ کے لیے جمع ہو گئے۔ اور ۲۹ و ۳۰ جون و یکم جولائی سنہ ۱۹۱۶ء جلسہ کے لیے مقرر کی گئیں اور اخباروں میں مشتہر کروائی گئیں۔ اور بھجن منڈلی کے لیے خاص انتظام کیا گیا۔ بہت انتظار کے بعد وہ دن نزدیک آیا اور علیگڑھ کی بھجن منڈلی ۲۷ جون کی شام کو یہاں آ پہونچی۔ اور ۲۸ جون کو شریمان پنڈت دیو دت شرما کاپور نواسی و پنڈت بہو دیال شرما۔ پنڈت نند کشور شرما۔ پنڈت پراگدت شرما و پنڈت شنکر دیال اُپدیشکان آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی وارد و ہی تشریف لے آئے۔ اُسیوقت اشتہارات جلسہ و پروگرام شہر میں چسپاں کرائے گئے۔ اور تمام اہل ہنود و اسلام کے درمیان تقسیم کرائے گئے۔ جس سے تمام شہر میں تہلکہ مچ گیا۔ اور ۲۹ جون کو نگر کیرتن کی طیاری کی گئی۔ نگر کیرتن اس شہر میں ایک عجب بات تھی غرضیکہ ۲ بجے دوپہر کو جبکہ سخت دھوپ پڑ رہی تھی اور لوگ چپ چاپ اپنی دوکانوں اور گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ راجہ گمبھیر سنگھ صاحب مرحوم کی سرائے سے جہاں سالانہ جلسہ کے لیے مکان تجویز کیا گیا تھا نگر کیرتن شروع ہوا۔ آگے آگے اوم کا جھنڈا۔ اس سے پیچھے انگریزی باجہ اس سے پیچھے بھجن منڈلی اور اس پیچھے آریہ بھائی بھجن منڈلی کا بھجن گانا کیا تھا گویا ایک ایک مضمون پر ایک ایک لیکچر تھا۔

جس کو سُن کر لوگ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بازاروں میں مختلف جگہوں پر پنڈت نند کشور و پنڈت شنکر دیال و پنڈت پراگدت و پنڈت وشنو دت کے دھرم اُپدیش ہوئے۔ ان اُپدیشکوں کا وہ اثر ہوا۔ کہ گھر گھر آریہ سماج کا چرچا ہونے لگا۔ اور ویدک دھرم کا اُپدیش سُننے کے لیے ایک قسم کا شوق پیدا ہوا۔ اور اگلے دن یعنی ۳۰ جون کو جو کہ جلسہ کا پہلا دن تھا لوگ جوق درجوق مکان جلسہ میں آنے لگے۔ یہاں تک کہ حاضری ۳۰۰ تک پہونچ گئی۔ اول ہون شروع ہوا۔ ہون کو لوگ بڑے پریم اور دھیان سے دیکھتے رہے۔ کیونکہ ہندوؤں نے رشیوں کے طریقہ پر ہون ہوتے ہوئے کبھی نہ دیکھا تھا ویدی پھولوں سے آراستہ تھی۔ بڑے بڑے ودوان پنڈت وید منتروں کا سوَر سمہت اُچارن کر رہے تھے۔ ہون کیا تھا گویا رشیوں کا سماں تھا۔ چاروں طرف سگندھی ہی سگندھی پھیل رہی تھی۔ اس کے آدھ گھنٹہ بھجن ہونے کے بعد ایک زوردار لیکچر پنڈت نند کشور شرما کا ہون کی اصلیت اور فوائد پر ہوا۔ لیکچر کیا تھا گویا سائنٹیفک مسئلہ کا حل تھا۔ اس لیکچر کا وہ اثر ہوا کہ عام لوگوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اگر اسی طرح ہون یگیہ کئے جاویں تو مختلف قسم کی بیماریاں یہاں سے بالکل دفع ہو جاویں۔ اس کے بعد پنڈت بہو دیال اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی کا لیکچر بال بواہ اور برہمچریہ پر ہوا جس کا اثر نہایت اچھا پڑا۔ اس کے بعد پنڈت وشنو دت کا لیکچر ہوا تمام لوگ غور سے سُنتے رہے اس کے بعد بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ تین یا چار گھنٹے آرام کے بعد ۲ بجے دوپہر کو پھر کارروائی شروع ہوئی۔ ۲ بجے سے ۲½ تک بھجن ہونے کے بعد ڈھائی سے ساڑھے تین بجے تک شنکا سمادھان کا وقت تھا۔

کسی کو آریہ سدھانت پر اعتراض کرنے کا حوصلہ [illegible] صرف ایک مسلمان بھائی نے یہہ اعتراض کیا کہ پرمیشر کو روح اور مادہ کا خالق کیوں نہ مانا جاوے۔ پنڈت نند کشور شرما و پنڈت بھیشی لال ڈپٹی انسپکٹر نے وہ تسلی بخش جواب دیا کہ اور اعتراض کرنے کی جرأت نہ تھی اور علانیہ اس بات کا اقرار کر لیا کہ آریہ سماج کے سدھانت ایسے زبردست ہیں کہ کوئی پنڈت اور مولوی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کا عام لوگوں پر خصوصاً تعلیم یافتہ لوگوں پر ایسا اثر پڑا کہ تمام شہر میں آریہ سماج کی سچائی کا شہرہ ہو گیا ہے۔ دھرم چرچا کے بعد بھجن ہوئے۔ آدھ گھنٹہ بھجن ہونے کے بعد پنڈت شنکر دیال اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی کا لیکچر درم وشنہ پر ہوا۔ لیکچر کا مضمون بہت باریک تھا مگر لوگ نہایت غور سے سُنتے رہے۔ اس کے بعد پنڈت پراگدت اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی کا لیکچر ہوا۔ سامعین کی تعداد ۴۰۰ تک پہونچ گئی۔ اور اس وقت سردار لال بہادر سنگھ صاحب زادہ راجہ ہیرا سنگھ صاحب مرحوم و آنریری مجسٹریٹ بھی جلسہ میں رونق افروز ہوئے جن کی تشریف آوری تھی اور روساء کو بھی جلسہ میں شریک ہونے پر پریرنا کی۔ اور بابو مراری لال تحصیلدار صاحب بھی تشریف لے آئے۔ لیکچرار نے موجودہ تعلیم کی نقائص اور گوروکل سسٹم کے فوائد ایسے پُرتاثیر الفاظ میں بیان کئے کہ سامعین کے دلوں کو ہلا دیا اور ثابت کر کے دکھلا دیا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری سنتان لائق دھرماتما اور فرمانبردار ہو۔ تو رشی سسٹم کے مطابق تعلیم دو۔ ورنہ دن بدن حالت خراب ہوتی جاویگی۔ باوجودیکہ وقت پروگرام سے زیادہ ہو گیا تھا تو بھی سامعین نے جنبش تک نہیں کی۔ اور بڑے غور سے سُنتے رہے۔ اس طرح ۳۰ جون کی کُل کارروائی ختم ہوئی جس کی کارروائی نے عام تہلکہ مچا دیا۔ [illegible]

کی نیند میں سوئے ہوئے پنڈتانوں کو بھی جگا دیا
جو کہ اگلے دن کی زیادہ حاضری کا باعث ہوا۔
یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو کارروائی ٹھیک صبح کے
۷ بجے شروع ہوئی۔ آدھا گھنٹہ بھجن ہونے کے
بعد ڈپٹی بھیشی لال صاحب کی کنیا نے جس کی
عمر اس وقت آٹھ سال کی ہے سندھیا پڑھ کر
سنائی جس کو سن کر عام لوگ بہت خوش ہوئے
اور سماج کی طرف سے ایک روپیہ اس کنیا کو دان
دیا گیا۔ لیکن اس کنیا نے وہ روپیہ ویدپرچار فنڈ
میں دان دے دیا۔ پیارے مترو جبکہ ستریوں
اور کنیاؤں کو ویدپرچار سے اس قدر پریم ہے تو
ویدپرچار کی کامیابی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔
اس کے بعد عین سات بجے بابو بھیشی لال ڈپٹی
انسپکٹر مدارس کا لیکچر "وید ہی ایک سچا دھرم
ہے۔ اور ایک ہی دھرم تمام انسان کے لئے دیا گیا
ہے" شروع ہوا۔ اس وقت سردار لہنا سنگھ
ہمشیرزادہ راجہ ہیرا سنگھ و سب جج ہرایچ و ڈپٹی
محمد باقر خان صاحب و تحصیلدار صاحب نے اپنی
تشریف آوری سے سماج کو مشکور کیا۔ لائق لیکچرار
نے اس بات کو ثابت کر کے دکھلا دیا کہ ویدک دھرم
ہی صرف ایسا دھرم ہے جس سے ہم روحانی اور
جسمانی دونوں ترقی کر سکتے ہیں۔ لیکچر ختم ہونے
کے بعد آدھ گھنٹہ تک بھجن ہوتے رہے۔ اس کے
بعد پنڈت نند کشور جی کا لیکچر ایشور کی ہستی پر
ہوا۔ لائق اپدیشک کی دلائل نہایت زبردست
تھیں۔ ان دلائل کی مضبوطی اور خوبیوں کو
تعلیم یافتہ آدمیوں نے خوب اچھی طرح سے
سمجھا اور اُن پر خوب اثر ہوا۔ ٹھیک ۹ بجے
جب کہ لیکچر ختم ہونے کو تھا ایک پتر باوا دیوانند
کا جو کسی مہاجن کے مکان میں ٹھہرا ہوا تھا اس
مضمون کا پہنچا۔ کہ ہم سناتن دھرمیوں کی طرف
سے شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج
کی طرف سے اُتر دیا گیا۔ کہ آریہ سماج ہر وقت
شاستر ارتھ کے لئے تیار ہے۔ اگر آپ شاستر
ارتھ کرنا چاہیں تو ٹھیک ۲ بجے دوپہر کو تشریف
لے آویں۔ ۱۰ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔
کھانا کھانے کے بعد عین ۲ بجے کارروائی شروع
ہوئی اور ڈھائی بجے باوا دیوانند مع آٹھ دس
برہمنوں کے شاستر ارتھ کے لئے تشریف لائے۔
آتے ہی سنسکرت زبان میں بات چیت شروع
کی۔ لیکن شریمان پنڈت دیودت شاستری نے
ایک منٹ کی بات چیت میں کئی اشدھیاں پکڑیں
بھلا مہاجنوں کے گھروں میں رہنے والے باوا کی
کیا مجال تھی کہ پنڈت جی کے مقابلہ میں آتا لیکن
کیا کرے۔ جس کا کھاتے اُسی کا گاتے۔
مہاجنوں نے مجبور کیا۔ بیچارہ آ گیا۔ آخر شرمندہ
ہو کر چپ ہونا پڑا۔ اور اُسی وقت لوگوں نے خواہش
ظاہر کی کہ اس بات چیت کو بھاشا میں بیان کیا
جاوے تاکہ ہم بھی باوا جی کے مدعا کو سمجھ سکیں
لیکن باوا جی اس خیال سے کہ بھاشا میں بات
چیت کرنے سے میری قلعی کھل جاوے گی۔ بھاشا
میں بات چیت کرنے سے ڈرتے تھے۔ لیکن پبلک
کے اصرار کرنے پر بھاشا میں بات چیت شروع
ہوئی۔ باوا جی نے ایک منتر انٹ سنٹ پڑھ دیا
اور کہا کہ دیکھو ویدوں میں مورتی پوجن لکھا
ہے۔ جب باوا جی سے پوچھا گیا کہ یہ منتر کس وید
اور اُس کی کس ادھیائے کا ہے تو باوا جی نے جواب
دیا کہ ویدوں کو دیکھ لو۔ اگر دیکھنے سے کہیں
ویدوں میں مل جاوے تو سمجھ لو کہ ویدوں میں
ہے اگر نہ ملے تو سمجھ لینا اور کہیں کا ہے۔ اس پر
پبلک میں خوب قہقہہ اُڑا۔ اور لوگوں نے اُس کو
خوب شرمندہ کیا۔ اور کہنے لگے نہ معلوم کس مورکھ
نے اس کا سر مونڈا ہے۔ اس پر سادھو باوا
چپ ہو گیا۔ جب باوا جی اس منتر کا پتہ نہ بتلا سکے
تو کہنے لگے۔ اچھا یہ منتر ویدوں میں نہ سہی لیکن
مورتی پوجا تو ویدوں میں لکھا ہے۔ خاص کر ستیارتھ
پرکاش میں۔ اس پر سماج کی طرف سے جواب دیا
گیا۔ کہ اگر باوا جی ستیارتھ پرکاش میں سے مورتی
پوجا ثابت کر دیویں تو آریہ سماج ماننے کو تیار
ہے۔ لیکن باوا جی نے تو ستیارتھ پرکاش کی شکل
نہیں دیکھی تھی۔ بتلاتے کہاں سے۔ ادھر اُدھر
بغلیں جھانکنے لگے۔ اور شرمندہ ہو کر کہنے لگے اچھا
مورتی پوجا نہ سہی۔ نیوگ تو ستیارتھ پرکاش میں
لکھا ہے۔ بلکہ پوران بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔
جب پورانوں سے حوالہ دیکر دھرت راشٹر کے
خاندان کا حال بیان کیا۔ تو باوا جی تو دم دبا کر
بھاگ گئے۔ اس کے بعد بابو بھاگ رام اتالیق کنور کرم سنگھ
تعلقدار جہان نے سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر
سنائی جس میں خاص کر اُن مشکلات کا ذکر تھا۔ جو
سماج کی قائمی میں ہوئیں۔ کیونکہ اس سرحدی
ضلع میں سماج کے قائم کرنے سے بہت ہی مشکلات
کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ٹھیک ۵ بجے
شام کو ویدپرچار فنڈ کی اپیل کے لئے پنڈت نند کشور
شرما کھڑے ہوئے اور ایسے زوردار الفاظ میں
اپیل کی کہ حاضرین کے دلوں کو ہلا دیا۔ اُسی وقت
فہرست چندہ کھولی گئی ۱۱۴ نقد ویدپرچار
فنڈ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے لئے۔ اور [illegible]
روپیہ کنیا اناتھ آشرم جلندھر کے لئے اور [illegible] روپیہ
کنیا مہاودیالہ جلندھر کے لئے اور ایک [illegible] روپیہ
یتیم خانہ بریلی کے لئے اور ایک [illegible] روپیہ یتیم خانہ
اجمیر کے لئے جمع ہوا۔ کل [illegible] روپیہ جمع ہوا۔
وعدہ کا نام و نشان نہ تھا۔

اخیر میں ہم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا جنہوں نے
جلسہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی شکریہ ادا کرتے
ہیں اور تحصیلدار صاحب کا بھی جو دونوں روز جلسہ
میں شریک ہوتے رہے۔ اور دھرم اپدیش سنتے
رہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے سردار
لہنا سنگھ صاحب ہمشیرزادہ راجہ ہیرا سنگھ صاحب
مرحوم کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جلسہ کیلئے

مکان سرائے اور مہمانوں کے اُترنے کے لئے کوٹھی باغ عطا فرمائے۔ اور ۲۰ میل کا کچا راستہ طے کرکے خود بھی شریک جلسہ ہوئے اور دو یوم برابر دہرم اُپدیشوں کو سُنتے رہے۔ اور علاوہ بریں سردار صاحب موصوف کے صاحبزادہ کنور کرم سنگھ نے مبلغ [illegible] روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اور [illegible] روپیہ کنیا انا تھ آلہ جلندھر کے لئے دان دئے سردار صاحب موصوف پہلے بھی [illegible] روپیہ گوروکل پنجاب کے لئے دان دے چکے ہیں۔ سماج کی طرف سے ان کا نہایت شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے پنڈت نند کشور و پنڈت پرماگرت و پنڈت شنکر دیال و پنڈت پربھو دیال کو جلسہ میں شریک ہونے کے لئے بھیجا ۔

راقم امین چند منتری آریہ سماج بہٹ ایچ۔

ایک ضروری اور سنجیدہ پرشن

یگیو پویت سنسکار جو از خیال سماج کرائے جاتے ہیں تو یگیو پویت دینے والے خواہ وہ اُپدیشک ہووین یا کوئی دیگر پنڈت اُن میں سے جو شخص گائیتری منتر کا اُپدیش کرتا ہے کیا وہ گورو سمجھا جا سکتا ہے؟ اگر واستو میں وہ گورو ہے تو آریہ سماج میں بھی گورو ڈم کا سلسلہ جاری ہونے کا اندیشہ ہے اور اس صورت میں فرقہ بندی ہونا بھی ممکن ہے۔ لیکن اگر بجائے کسی پنڈت کے آریہ سماج ہی گورو تصور کیا جاوے تو اُس میں کیا ہرج ہوگا؟ کوئی مہاشے اس سوال پر ضرور روشنی ڈال دیں۔ اور واضح طور سے اسی اخبار یا کسی دوسرے اخبار دوارا سوچت کریں۔

"ایک متلاشی حق"

رقومات

مفصلہ ذیل رقومات سبھا کے دفتر میں ماہ جون میں موصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

- منتری آریہ سماج خیرپور ضلع مظفر گڑھ — [illegible]
- منتری آریہ سماج میانمبر ...... — [illegible]
- پنڈت مول چند اُپدیشک آریہ سماج پہوسگڑہ — [illegible]
- منتری آریہ سماج لاڈوہ (ضلع کرنال) — [illegible]
- پنڈت گنگا رام منتری آریہ سماج مظفر گڑھ پہلی قسط (جو کہ اُنہوں نے ایک سو روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے جمع کرکے دینے کا وعدہ کیا تھا) ...... — [illegible]
- منتری آریہ سماج بھوپال والا ...... — [illegible]
- پنڈت مول چند اُپدیشک آریہ سماج پہوسگڑہ (ضلع کرنال) ...... — [illegible]
- بھائی مول سنگھ لبانہ قصبہ یادہ نواحی ضلع لاہور — [illegible]
- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]
- بابو مدن لعل فوٹو گرافر ملتان چھاؤنی .. — ۱۲ر
- بابو بھگوتی پرساد دلاور ...... — ۱۱ر
- لالہ گنیشا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ منڈیمن — [illegible]

میزان ...... [illegible]

گوروکل فنڈ

- منتری آریہ سماج میانمبر ...... — [illegible]
- معرفت پنڈت دیودت لاہور (گپت دان) — [illegible]
- منتری آریہ سماج بھوپال والہ ...... — [illegible]
- بابو دیوکی نندن ریلوے سگنلر ریلوے سٹیشن بھکر (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) — [illegible]
- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]
- لالہ گنیشا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ منڈیمن — [illegible]
- پنڈت رام بلاس و لالہ شیو دیال آریہ سماج شاہ آباد (ضلع ہردوئی اودھ) ...... — [illegible]

- لالہ لچھمنداس سوداگر صدر بازار میرٹھ — [illegible]
- منتری آریہ سماج بہاونگر (احاطہ بمبئی) — [illegible]
- لالہ مول چند لانبا ساہوکار پشاور ...... — [illegible]
- منتری آریہ سماج میلسی ...... — [illegible]
- لالہ بہادر چند سارجنٹ پولیس دیپالپور — [illegible]
- معرفت بابو سادن مل اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہرو مغربی کنارہ ...... — [illegible]

میزان ...... [illegible]

وشالس

- منتری آریہ سماج میانمبر ...... — [illegible]
- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]

میزان ...... [illegible]

چار آنہ مشن فنڈ

- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]

لیکھرام میموریل فنڈ

- منتری آریہ سماج بھوپال والا ...... — [illegible]
- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]

میزان ...... [illegible]

آٹا فنڈ

- منتری آریہ سماج مردان ...... — [illegible]

زر امانت

- معرفت بابو امین چند و سماج منتری آریہ سماج بہٹ ایچ (اودھ) .... — ۱۰ر

کنیا اناتھ آلہ جلندھر

- منتری آریہ سماج بھوپال والہ ...... — [illegible]
- ایضاً ، ، مردان ...... — [illegible]
- بابو حکم چند سٹیشن ماسٹر ٹانڈہ منتی خاندہ — [illegible]
- لالہ گنیشا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ منڈیمن — [illegible]

میزان ...... [illegible]

چرنجی لعل میموریل فنڈ

- بابو رام جی داس امین منشی کنہیا لال الکہہ داری فنڈ واسطے کٹمب گذارہ ایک سال بجائے [illegible] روپیہ ماہوار پسماندگان لالہ چرنجی لال مرحوم — [illegible]

کنیا مہاودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج مردان	۳ پائی
لالہ گیتا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ سنڈیمن	۲ ۷ ۹ پ
میزان	۲ ۷ ۹ پ

یتیم خانہ فیروزپور

منتری آریہ سماج مردان	۱۲
میزان زر امانت	للعہ ۵ ر ۲ پائی
میزان کل	اکاہ ۲ ر ۳ پ

اشتہارات

ضرورت

مجھے ایک اُپدیشک کی ضرورت ہے جو کہ وید کے سدّھانتوں سے بخوبی واقف ہو۔ پکا آریہ ہو۔ اس کو ملتان کے مواضعات اور دیہات میں پرچار کرنا ہوگا تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ مہتہ جیمنی پلیڈر ملتان

گمشدہ کی تلاش

میرے دوست کا لڑکا بعمر بارہ تیرہ سال۔ سر پر ٹوپی۔ قمیض اور دہوتی پہنے ہوئے۔ پاؤں سے ننگا۔ سترہ روز سے مفرور ہے۔ سنسکرت خوان نام دولت رام۔ رنگ گندمی۔ ذات کہتری ہے۔ یہہ لڑکا پہلے بڑا ہونہار معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اپنی والدہ کی وفات کے بعد کچہہ ایسی آوارگی و اُداسی کے بس ہوگیا ہے۔ کہ پڑہنے سے گہبراتا ہے۔ غالباً اس کا پتہ کسی سنسکرت شالا۔ تہیٹریکل کمپنی۔ سادہوؤں کی دہولی یا کسی دیگر سیرگاہ یا تماشا کی جگہہ مل سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اگر سماجک پُرش توجہہ رکہیں تو کہیں نہ کہیں چلتے پہرتے پتہ مل سکے۔ جو وقت ملے پتہ ذیل پر ہمیں اطلاع دیں۔ ہم اُن کے ازحد مشکور ہوں گے ۔

المشتہر
آپ کا کرپا بھلاشی ایشور داس اکونٹنٹ محکمہ جنگلات قلمرو جموں ۔

پانچال پنڈتا

کنیا مہاودیالہ سے متعلق رسالہ
ہندی ماہواری استری شکشا پر مضامین اخلاقی
اس میں استریوں کیلئے مفید مضامین اور دلچسپ کہانیاں
دوسرے۔ اوپدیش۔ دھرم۔ گرہست۔ ودیا و طب
سے متعلق ہوتا ہے۔ اور استریوں کی ضروریات اور کنیا مہاودیالہ
رات اموراتِ خانہ داری ہوتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ استریوں
کی تعلیم و شکشا پر ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی اور
سے سماچار چہپتے ہیں۔ اور استری سماج کی خبریں
سالانہ چندہ کیا پیشگی ارسال کیا جاوے
بیان نمونہ کا پرچہ مفت

المشتہر
منیجر پانچال پنڈتا
جالندھر شہر

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

کنیا بعمر ۱۵ سال شریف خاندان از قوم اروڑہ اوترادہی کے لیے بر کی ضرورت ہے۔ کنیا نے گورکہی پرائمری پاس کیا ہوا ہے۔ اور گہر میں تعلیم پائی ہے۔ قریباً بہہ گرنتہ سنسکرت بہاشیہ کی مطالعہ کی ہوئی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش۔ رگویدآدی بہاشیہ بہومکا۔ سنسکار ودہی۔ آنڈ و کیہ اُپنشد۔ بہرتری شتک۔ ناری سوورشہ پرورتک وغیرہ کو چند بار باغور پڑہا ہے۔ اور ان کے سدّھانت سے بخوبی واقف ہے۔ آریہ خیالات کی ہے۔ اور کل خاندان آریہ خیالات کا ہے۔ کوئی رنگ بہنگ نہیں ہے۔ خانگی امور میں پوری واقف ہے۔ بر تعلیم یافتہ اور آریہ دہرم کا پیرو کار از قوم اروڑہ اُترادہی ہونا چاہئیے کل خط وکتابت بنام اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر ہو۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو عرصہ سے ایک معمولی پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متہراداس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہے اور دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ قابل اصحاب کے لیے علیحدہ ایک عالی شان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بہی ساتہہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش وخوراک یومیہ فی کس درجہ اول عہ درجہ دوم ۶؍ درجہ سوم ۵؍ مفصل حالات کے لیے منیجر سے خط وکتابت کیجئے گا ۔

المشتہر
(منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب)

اشتہار کتب قابل خریداری ہندی

ان کتب کی میں کیا تعریف کروں جبکہ یہ آپ ہی تعریف کر رہی ہیں جس کی وجہ سے یہہ چند بار طبع ہو چکی ہیں شائقین ان کو ملاحظہ کر کے خود فیصلہ کرینگے۔ اردو گرہست آشرم ہیر۔ مفاطنستی ۳ سر گرہیا دان ودہی ۶ سر معیار سعت ۲ سر ہت اپدیش ۳ سر رشی پرشاد ۵ سر امول رتن ۳ سر مسلہ تعلیم یہہ سب کتابیں ہندی میں بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے ست کا ترجمہ ۱ سر سندھیا درپن ۱ سر دیوپن بھگتا ۱ سر نیتا سروس ۵ سر رتن جوڑی ۱ سر رتن پرکاش ۔ سر گیتا چار ۳ سر برہم وچار ۳ سر پنڈت گورودت کا جیون چرتر ۳ سر ست ناراین کتھا ۱ سر دیورتی پوجا وچار ۳ سر منتر آنند ۱ سر ستیارتھ پرکاش قیمت ۳ سر یہہ کتاب پانچویں مرتبہ از سر نو درست کر کے پوتر اور ستریوں کے لیے طبع کرائی ہے جس سے ہزاروں نصیحتیں ملتی ہیں ✦

المشتہر چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بہائی رام چرن سنی لال صاحب ساہوکار۔

فخر پنجاب تحفہ لودھیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبروں ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کیلئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں ✦

المشتہر ماسٹر نبی بخش واحمد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ۔

عملی جنتری

جس میں علاوہ تواریخوں کے عمدہ عمدہ اپدیش وغیرہ درج ہیں۔ بندہ نے بنظر رفاہ عام چھپوائی ہوئی ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو وہ میرے پاس ایک جنتری کے لیے ۱ سر کا ٹکٹ ارسال فرما کر مفت منگوا سکتے ہیں ✦ **المشتہر** ناک چند سکرٹری آریہ سماج نگرو۔ ضلع کانگڑہ ✦

ذیل کی کتابوں کی قیمت تین ماہ کے لیے نصف کر دی گئی ہے ۲۳/۱۲

نام کتاب	اصلی قیمت	قیمت نصف
نیاے درشن معہ اردو ترجمہ	۲ سر	عمر
سانکھیہ درشن ″ ″	عمر	۸ سر
سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا	۱۲ سر	۶ سر
محمد صاحب کی لائف اردو	عہ	۸ سر
لگھو بھاشا ٹیکا	۲	عہ
سام وید سنگیا سورسمہت	عہ ۱۴ سر	۱۵ سر
شمسرت سول	عہ ۱۲ سر	۱۴ سر
منوسمرتی معہ اردو ترجمہ	عہ ۱۴ سر	۱۰ سر
بدھ نیتی معہ اردو ترجمہ	۶ سر	۳ سر
بھگوت گیتا ″ ″	۸ سر	۴ سر
بہرتری معہ سنسکرت بھاشا ٹیکا	عہ	۸ سر
چاند ناول	عہ ۲ سر	۶ سر
منوہر لتا ناول	۶ سر	۳ سر
دیا کھیان مکتاولی	عہ	۸ سر
ست برتی مہانند ناول	۴ سر	۲ سر
چنڈال چوکڑی	۴ سر	۲ سر
آریہ نند انت مکتاولی	۴ سر	۲ سر
بودھ ناٹک	۴ سر	۲ سر
نوین دہرما صلی ویدانت	۲ سر	۱ سر
دہرم بیر	۴ سر	۲ سر
قران کی چھان بین	۲ سر	۱ سر
بہن پشپاولی	۴ سر	۲ سر
سبھا پرستش	۲ سر	۱ سر
تت دیتا رشی کی کتھا ہر دو حصہ	۴ سر	۲ سر
″ ″ ″ ہندی	۳ سر	۱ سر
چانک نیتی معہ اردو ترجمہ	۴ سر	۲ سر
دیپ نرہان	۶ سر	۳ سر
کین اوپنشد	۲ سر	۱ سر
میمانسا درشن	۸ سر	۴ سر

علاوہ اس کے اور بہت سی کتابیں ہیں جن کی قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ پستک ملنے کا پتہ۔ سکھن لال بردوکان منشی بھگوانداس بزاز رکھبوی **المشتہر** کرپا رام شرما از مقام بدایوں۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو خوشخبری

گوکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شری مان لالہ آتما رام جی ہیڈ ماسٹر

منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ضخامت ۵۳۴ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی عہ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے جالندھر میں منیجر دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرپا رام آریہ سماج لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے یہہ کتاب مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہئیے ✦

المشتہر

کرپا رام سبھا آریہ سماج کرنال

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۳۰ ہاڑ سمت ۱۹۶۳ مطابق ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۰۶ جالندھر شہر شکروار | نمبر ۱۴

سنسار کی گتی

اس مکاری کو دور کرنا چاہئے

اسوقت ہمارے دیش میں مکاری کی سپرٹ بہت زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہے۔ وہی کام جو ذرا سی محنت سے ہو سکتا ہے محض محنت کے بچاؤ کے لئے مکاری سے کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ ایک پولیٹکل میٹنگ کے بلانے والے نے ہمارے روبرو اقرار کیا کہ محض تماشہ کا لالچ دیکر انہوں نے جلسہ میں ہزاروں آدمی جمع کر لئے۔ ہم نے سوال کیا کہ کیا ممکن نہ تھا کہ دو دنوں تک ہزاروں اشتہار بٹوا اور اغراض جلسہ سمجھا کر وہ معقول حاضری اکٹھی کر لیتے۔ جواب میں فرمانے لگے کہ اسقدر نہیں تو اس سے بہت کچھ قریب حاضری تو ہو ہی جاتی لیکن محنت کون کرے۔ انڈین نیشنل کانگریس کا جلسہ بنارس میں ہونیوالا ہے۔ چھ مہینوں سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا کہ پنجابیوں نے سالانہ اجلاس کانگریس کی دعوت دی کام کرنے کے لئے محض پانچ ماہ باقی ہیں ہم انیوٹیشن کانگریس کے اغراض کی مناسبت اور اسکی استعداد کی حقوقیت پر بحث نہیں کرتے۔ اصلاح کا کام بلاشک نیک ہے۔ اور جائز قانونی طریقوں پر اپنی عرضداشت حاکم وقت تک پہنچانا بلاشبہ مبارک کام ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ جب آپنے دربدر پھر کر عام لوگوں کو انکے حقوق سے خبردار ہی نہیں کیا۔ جب آپنے انکے دکھ درد ہی نہیں سنے اور انکی ضرورتوں کو ہی نہیں سمجھا۔ جب آپنے انکی وکالت کرنے کے لئے انکی رضامندی ہی حاصل نہیں کی۔ تو کیا جب آپ دسمبر کے شروع میں معمولی نوٹس پر ڈیلیگیٹی کا خطاب حاصل کریں گے اور اپنے آپکو بھارت ورش کے بے زبان کروڑوں کے وکیل ظاہر کریں گے۔ تو ہماری غلطی ہوگی اگر ہم اس وقت آپ سے استدعا کریں۔ کہ اس مکاری کو دور کرنا چاہئے۔

راستی موجب رضائے خداست

راہ راست پر چلتا ہوا کوئی شخص بھی گمراہ نہیں ہوتا

پھر بھارت نواسی کیوں رہ راست کو چھوڑ کر ادہر ادہر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ہندو اس وقت پرانوں سے پرمان تلاش کرتے ہیں جو یہ ثابت کر سکیں کہ انکے مذہب کے مطابق عیسائی انگریزوں کی تابعداری ہی سورگ کا ساد ہن ہے۔ سکھ خالصے صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ جی نے ان کو محض انگریزوں کی فوجوں میں آٹھ دس روپیہ ماہوار کی ملازمت کرکے سر کٹانے کے لئے ہی طیار کیا تھا۔ اور اب چونکہ غازی پن نے ہمارے حکام کو مسلمانوں سے کسی قدر بدگمان کر دیا ہے تو پنجاب کی انجمن اسلامیہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ محمدی اسلام کے رو سے جہاد کی اجازت ہی نہیں ہے ہم نہیں سمجھتے کہ انگریزوں جیسی دور اندیش اور عقلمند قوم کو ان طریقوں سے کبھی بھی دھوکھا دیا جا سکتا ہے ہندوؤں کے پرانوں میں ملیچھوں سے حد درجہ کی نفرت جتلائی گئی ہے اور محمدی اور عیسائی دونوں ہندوؤں کی نگاہ میں ملیچھ ہیں۔ پس ہندوؤں کو بجائے پرانوں کا پرمان تلاش کرنے کے صاف کہنا چاہئے کہ پرانوں کے مصنف اگر انگریزوں کی انصاف پروری وغیرہ سے واقف ہوتے تو انہیں ملیچھ ہرگز نہ کہتے۔ سب جانتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ کے زمانہ میں انگریزوں کی بادشاہت کا خیال تک نہ تھا۔ پس اس کہنے میں کوئی شرم نہیں ہو کہ سکھاتا ہی اور خالصہ گردی کی خرابیوں کو دور کرکے ایک ینتش دہرم جو از سر نو لانیوالے انگریزوں کے وفادار ہونا سکھی مذہب کے برخلاف نہیں ہے۔ اسی طرح پریسیڈان عالمور اکو صاف طور پر اپنے ہم مذہبوں کو سمجھانا چاہئے کہ اب جہاد کا زمانہ نہیں ہے۔ علم و عقل کا راجہ ہے۔ اس لئے اس طریقہ پر دنیا میں فتحیابی حاصل کرنا اب ناممکن ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگ سیدہی سڑک کو چھوڑ کر پگ ڈنڈیوں میں جاتے ہیں اور جب ٹھوکریں لگتی تو گھبرا کر بجائے اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کے دوسروں کو گالیاں دیتے ہیں۔

ہماری رائے میں ویدک دہرم ان سب جھگڑوں کو ہی پاک کر دیتا ہے۔ ویدک دہرم کے مطابق منقسم جاتی کو آریہ (شریشٹ) اور دسیو (دشٹ) دو قسموں میں منقسم کیا گیا ہے۔ اور دونو کا نرنائک گن کرم اور سوبھاؤ ہے۔ چونکہ انگریز بلحاظ گن کرم سوبھاؤ کے اسوقت بمقابلہ دنیا کی دیگر قوموں کے آریہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ اس لئے انکے راجیہ کی استقلال میں ہر ایک آریہ پرش کو مدد دینی چاہئے۔

چین کی اب خیر نظر نہیں آتی

گو چین سے خبریں آ رہی ہیں جنمیں باہمی اسقدر اختلاف ہوتا ہے کہ کسی ایک پر اعتبار کرنا مشکل ہے تاہم جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ممالک غیر کے ایلچیوں اور جنگی آدمیوں کی حالت اطمینان دہ نہیں ہے۔ مزید براں گورنمنٹ چین نے بجائے فرقہ باکسرز (مکہ بازان) کو باغی قرار دینے کے فوج شاہی میں بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس آخری عمل کے معنی یہ ہیں کہ چین کی رعایا تو درکنار چین کی گورنمنٹ وقت بھی بدیشیوں کی دشمنی سے دور بھاگ رہی ہے۔ ایسی حالت میں یہ امید رکھنا کہ صلح صفائی سے کوئی کام نکل سکیگا مشکل ہے چین کا سابق وزیر لی ہونگ چنگ البتہ یورپ کی قوموں کی طاقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہے اور اسلئے اس سے امید کیجا سکتی تھی کہ وہ اپنے ملک والوں کو یورپین قوموں کے ساتھ ٹکر لگانے سے روکتا لیکن اس غریب کی ایسے شور شرابہ میں کون سنتا ہے۔ مدت سے چین بدیسیوں کے لئے ایک خیالی دلائیہ بن رہی تھی لیکن موجودہ تہذیب میں یہ بڑا گن ہے کہ امن اور شانتی کا راج لانیکے بہانے سے کسی عماید آدمی کو بھی صبر سے نہیں بیٹھنے دیتی۔

جنوبی افریقہ میں جنگ ہے یا امن

ایک طرف سے خبریں آ رہی ہیں کہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ فوجیں اگست تک لوٹ آ دیگی سپاہیوں کی کوئی سلطنت ہی باقی نہیں رہی اور دوسری طرف سے معلوم ہو رہا ہے کہ بوئیر لوگ برابر دھاوے کرتے اور شرکار

برطانیہ کی فوج کو قتل یا مجروح اور گرفتار کرنیکا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ معاملہ کیا ہے لیکن ایک امر کچھ نہ کچھ معاملے پر روشنی ڈالتا ہے۔ اگر جنگ کا خاتمہ ہے تو ۵۰۰۰۰۰۰ کی لاگت کے نئے جہاز کیوں منگے جاتے ہیں اور کا نوٹیں پچاس ہزار پونڈ کی طیاری کا ٹھیکہ کیوں دیا جاتا ہے ابھی نہ معلوم کتنے ارب روپیہ اور کتنے ہزار آدمیوں کی اینٹ بازی اس جنگ کے لئے ہونی باقی ہے۔

کیا یہ ترقی کہلاتی

ہم عموماً بیرونی ممالک سے خبری حاصل کر کے دریافت کرتے اور لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔ یکا یک ان۔ کا یہ سے ہی جانا جاتا ہر ایک سبب نتیجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ بقول ٹربیون لاہور چین میں ۳۰ کروڑ کی آبادی اور بھیکہ منگا ایک بھی نہیں ہے۔ لنڈن کی آبادی ۷۴ لاکھ کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ بچے عورتیں اور مرد بے جگہ بلا مکان گھوم رہے ہیں جنکو ایک وقت کی روٹی کا بھی یقین نہیں ہے۔ پیرس کی حالت ناگفتہ بہ ہے امریکا کا بڑا شہر "نیویارک" بھی ہزاروں بھیکہ منگوں کا فخر کرتا ہے۔ اس جگہ کونگریں جانا پڑ کہ تمام دنیا کی ہر ایک چیز کی نمائش ہوئی تھی اسقدر مفلس موجود تھے کہ انہوں نے تمام عالیشان عمارات کو آگ لگادی اور دریافت پر جواب دیا کہ انہوں نے اپنی روزی کی صورت نکالنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ یورپ کی طاقتیں کیا یہی ترقی چین میں پہونچانا چاہتی ہیں۔ بعض جواب شاید یہ دینگے کہ تہذیب کے ساتھ اس قسم کا افلاس ایک لازمی خرابی ہے یورپ گو چین میں بھیکہ منگوں کی تعداد لاکھوں تک پہونچا دیگا۔ اس کے جواب میں ہمیں امرت بازار پتر کا سے ایک خبر کا پیش کرنا لازمی ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ امریکا کے واشنگٹن شہر میں دو معززین کی عورتوں میں سخت جنگ چل رہی ہے اور تمام اخبار ایک دوسری کی پارٹی میں شریک ہو کر ناگفتہ بہ نظارا دکھلا رہے ہیں۔ پھر یہ ڈینگ مارنا کہ ہم حالات درست کردیں گے جبکہ یورپین اور امریکن اخلاق کا یہ حال ہو یہ سب ملک گیری کے بہانے ہیں ورنہ ع من خوب می شناسم پیران پارسا را۔

ہرچہ بخود پسندی بر دیگراں مپسند

صرف ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ انگلستان اور یورپ کی

دیگر کل سلطنتوں کے اخبار چین کے برخلاف بغاوت کا فتوی دے رہے ہیں۔ ایلچیوں کے مارنے اور گرجے جلانے کے جرم میں انہیں وحشی اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں لیکن کیا چینی کے بادشاہ یا انکی پارلیمنٹ قبول کریگی کہ جاپان اور چین کے ایلچی انکے اندرونی معاملات میں دخل دیں۔ یورپ اور امریکا کے ایلچیوں اور انکے سوداگروں اور پادریوں نے چین کے شاہنشاہ انکی ایرہ اور بہت سا چیز کا ناک میں دم کردیا تھا مان میں ہیرا جہاں ہوا ایک کام کے اندر دخل دینے لگ گئے تھے آخر لوگ تنگ آگئے اور جب بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھی تو تنگ آمد بجنگ آمد پاگلوں کیطرح گلے پڑ گئے جبکہ کہ انسان دشمنی کی حالت میں خود ہو کر نہ غور کرے۔ ہرگز انصاف نہیں کرسکتا۔

ایک اعلی آدرش

یہ دیش لنکام بھاؤ سے کام کرنے کے لئے مشہور تھا۔ پرانی عمارتوں کو دیکھو بنانے والوں کا نام نہ پاؤ گے۔ پرانی پستکیں دیکھو مصنف اپنا نام ظاہر نہیں کرتے۔ اپنشدوں اور براہمن گرنتھوں کے مصنفوں نے اپنے نام ظاہر کرنیکی ضرورت نہیں سمجھی کام سب کچھ ہے۔ انسان کچھ نہیں کیونکہ اسکی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اسوقت کیا انقلاب ہے۔ اگرچہ یہ دیکھا مشکل ہے جبتک کہ اس کا پورا نوٹس اخبار میں نہ لیا جاوے اپنے ہی دیش اور اپنے ہی مت کے آدمیوں کی مدد کرنا ہے لیکن جبتک اخباروں میں تعریفوں کے پل نہ بندہ جاویں ہم سے کام نہیں ہوسکتا لیکن پونا سے ایک خبر آئی ہے جس نے ہمیں حیرت میں ڈالدیا ہے۔ اخبار اڈووکیٹ آف انڈیا لکھتا ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے دیکھا جاتا تھا کہ ایک (یورپین) لیڈی شہر کے بیچارہ اور غریب جلاہوں اور بھیکہ منگوں کے گھروں میں خیرات دیتی پھرتی ہے۔ ایک نامہ نگار نے یہ دیکھکر اور اس لیڈی کا پتہ نہ پاتے ہوئے محض تجسس کے لئے ایکمرتبہ جبکہ وہ کرایہ کی گاڑی پر شہر سے روانہ ہونے لگی تو اسکا تعاقب کیا۔ ہم نے پیچھے لگے ہوئے دیکھا کہ لیڈی سسون ہسپتال تک کرایہ کی گاڑی پر گئی جہاں اس نے کرایہ ادا کرکے گورنمنٹ کی ایک گاڑی پر جگہ لی جو کہ

اسکے لئے کھڑی تھی۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ لیڈی کی لیڈی نارتھ کوٹ (گورنر بمبئی کی پتنی) ہیں۔ اس خبر نے ہمیں حیرت میں ڈالدیا تھا لیکن حیرت کی بات ہی کیا ہے نشکام رشیوں کی سنتان ایسی گرگئی ہے کہ انکو راستہ پر لانے کے لئے ایسی ایسی مثالوں کی سخت ضرورت ہے کہ مونکی گتی سے کون انکار کرسکتا ہے۔ اے انگریز پڑھنے والوں کے کرتوت ... کسی زمانہ میں ہم ... جگت گورو کی پدوی دلوائی تھی۔ اور اب بھی گرے ہوئے بگڑنے پر بھی ہم ہر ایک راہرو کے پیروں کے نیچے کچلے جاتے ہیں۔ اور جنگلی برٹن کی اولاد کرموں کے ہی دوار اہم فرمانبردار سارے سنسار میں شرومنی ہورہی ہے۔ جن کو ہماری عورتیں اس نشکام بھاو سے کام کرنے کو اپنا فرض سمجھیں انکا نام جبکہ کبھوں نہ اٹل ہوا۔ انکے گھر کبھوں نہ آرام اور انکی کی جگہیں نہیں۔ آریہ پرشو! اس دیوی سے سبق سیکھو اور بزرگوں کی زندگیوں کو یاد کرو اور ویدک دھرم کا پالن کرتے ہوئے نشکام بھاو کو تیاگ کر کام کرو۔ تب تمہارا اور تمہاری جماعت کا ادھار ہوگا۔

دو ملاؤں میں مرغی حلال

ہم مدت سے روس کے بڑھنے اور انڈین گورنمنٹ کے اسے روکنے کی کوشش کرنیکی خبریں پڑھتے چلے آتے ہیں۔ جبکی پیدائش سے دو تین پشت پہلے کا یہ شور ہے شاید پشتوں تک ابھی اور ایسا ہی شور شرابہ چلا جائیگا۔ ان دونوں عظیم سلطنتوں کے باہمی حسد و بغض نے امیر کابل کو بڑا اچھا موقعہ اپنی ترقی کا دیا ہے۔ عبدالرحمن کے بیٹے امیر غنی ہوتے ہیں اور انگلستان کی پالیسی کو سمجھنی کی طاقت رکھتے تھے لیکن یہ کرتی کہیں نکلا۔ روس سے ایام ... واقف تھا۔ انگریزوں کی نبض بھی اسنے اچھی طرح ... دونوں کو لوٹ لوٹ کر کھانا شروع کیا اور جو روایات نسبت مشہور ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو شک نہیں کہ وہ آئندہ دونوں کو بیوقوف بناتا رہیگا۔ اسپر ایک روسی اخبار ... کو صلاح دیتا ہے کہ جب ہماری ایک دوسرے پر بدظنی ... کی بہتری کا باعث ہورہی ہے اور جبکہ اسوجہ سے ہم دونوں ... اس گمنام اور ناچیز ریاست کی عزت کرنی پڑتی ہے تو ...

اُپدیش

ज्ञात्वा देवं सर्वपाशापहानिः
क्षीणैः क्लेशैर्जन्ममृत्युप्रहाणिः ।
तस्याभिध्यानात्तृतीयं देहभेदे
विश्वैश्वर्यं केवल आप्तकामः ॥

"پرماتما کو جان کر سب بندھن کٹ جاتے ہیں۔ کلیشوں کے دور ہونے پر جنم مرن کا چکر چھوٹ جاتا ہے۔ تیسرا جو سب میں اعلیٰ ہے (یعنی سبکا مالک) پرمیشور ہے۔ اُس کا سب طرح سے دھیان کرنے پر مادی جسم سے علیحدہ ہو کر پاک اور بامراد ہو جاتا ہے۔"

تمام بندھنوں کا مول مُنشیہ کا پراکرت شریر (مادی جسم) ہی ہے۔ کرموں کے پھل بھوگ کا ذریعہ بھی وہی ہے۔ اِس آواگون (تناسخ) ارتھات سنجوگ اور ویوگ کے چکر میں پھنسکر مُنشیہ دُکھہ اور سانسارک چند روزہ سُکھہ کو بھوگتا رہتا ہے۔ پرکرتی کے سمبندھ سے سنکلپ اور وکلپ جیوآتما کے اندر اُٹھتے رہتے ہیں۔ اِن سنکلپ اور وکلپ کی ہی وجہ سے مُنشیہ پرماتم جیوتی کو اپنے اندر رکھتا ہوا بھی اپنے آپکو اُس سے علیحدہ محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ اگیان روپی پردہ نے اُس پرماتم جیوتی کو جیوآتما کے گیان چکشوؤں سے اوجھل کر دیا ہے۔ اسی لئے شانت سوروپ کے اندر موجود ہوتے ہوئے بھی اشانتی اور سُکھہ ساگر کا پرواہ بہنے کے باوجود بھی دُکھہ پرتیت ہو رہے ہیں۔ جیوآتما جو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ جو کہ امرت کا ادھیکاری ہے۔ پرکرتی کے آدھین ہو کر جڑ وستوؤں کے بندھنوں میں پھنسکر کلیش اُٹھا رہا ہے۔ یہہ کلیش کس طرح پر دور ہوں؟ اِن دُکھوں سے کیسے چھٹکارا ملے؟ لہٰذا جن بندھنوں کے کارن یہہ سب دُکھہ اور کلیش مُنشیہ کو گھیرے ہوتے ہیں۔ اُنہیں بندھنوں کے ٹوٹ جانے پر سارے کے سارے دُکھہ اور کلیش آپ سے آپ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر بندھن کیسے کٹیں؟ اس پرشن کے اُتر کے لئے پہلے پتہ لگاؤ۔ کہ یہہ بندھن تمہارے گرد کیسے ہوئے۔ کیا اودیا ہی اِن سب بندھنوں کا کارن نہیں ہے؟ اگر ہے تو کیا اودیا کی پیدا کرنیوالی پرکرتی نہیں ہے۔ اور پرکرتی اندھیرا ہے۔ پس تمام بندھنوں کا کارن اندھیرا ہے وہ اندھیرا کیسے دور ہو؟ لہٰذا یہہ پرکاش کے آتے ہی اندھیرا کا ناش ہو جاتا ہے۔ پس پرکاش سوروپ پرماتما کو جان کر ہی دُکھوں کے تمام بندھن دور ہو جاتے ہیں۔ بندھنوں کے چھوٹتے ہی جنم اور مرن کا چکر بھی شانت ہو جاتا ہے۔ اِس چکر کے شانت ہوتے ہی پرماتم جیوتی کے ٹھیک ٹھیک درشن ہوتے ہیں۔ اُس درشن سے ہی تمام طرح کی ناپاکیاں دور ہو جاتی ہیں اور جیوآتما شُدھ پوتر ہو کر اُسکے پاس رہتا ہوا ہر وقت امرت کا پان کرتا ہے۔ اُس وقت وہ تمام بھٹکنا جو کہ پرماتما سے بے مُکھہ ہو کر ہو رہی تھی دور ہو جاتی ہے۔ یہی بھٹکنا۔ یہی ہر وقت کی خواہش انسان کو اِس وقت بھی سخت خراب کر رہی ہے سنسار میں یہی کامنائیں کو کسی وقت بھی آرام نہیں لینے دیتی۔ پراکرت پدارتھ (مادی چیزیں) ہماری خواہشوں کی آگ پر گھی کا کام دیتے ہوئے اُنکو اور بھی زیادہ بھڑکا دیتے ہیں۔ دوسرے کا عالیشان مکان دیکھہ کر اُسی کی پراپتی کو ہم دُکھہ کی نورتی کا سادھن سمجھہ لیتے ہیں۔ جھوٹ۔ فریب اور دغابازی سے بیس ہزار روپیہ جمع کرتے ہیں۔ پھر کاریگروں کی معرفت بڑی محنت سے ویسا ہی محل طیار کرواتے ہیں۔ لیکن جب اُس محل کو سجا کر اُسکے اندر پرویش کر لیتے ہیں تو ایک پل کے لئے ذرا سی بیرونی شانتی پرتیت ہو کر من پھر ویاکُل ہوتا ہے۔ محل تو بن گیا لیکن دوسرے کے گھر تو سُندر ستری ہے۔ ہمیں آنند کیسے ملے جبکہ ہماری ستری نہ جوان ہے اور نہ ہی خوبصورت ہے۔ اُسیوقت خوبصورت استری کی تلاش ہوتی ہے۔ لیکن خوبصورت ستری کی قیمت زیادہ ہے۔ اُسکے بھائی پانچ ہزار روپیہ مانگتے ہیں اور ہماری پونجی مکان پر ختم ہو چکی پھر رشوت ستانی اور دغابازی سے شیگھر دھن کمانے کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ روپوتی ستری گھر میں لائی جاتی ہے۔ لیکن پہلے دن کے ہی بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں پیار نہیں کرتی۔ روپیہ استری خرید کرا سکتا ہے لیکن اُس کے اندر پریم کا بھاؤ پیدا نہیں کرا سکتا۔ پس بجائے سُکھہ کے دُکھہ کا ایک نیا سروت گھر کے اندر آن موجود ہوتا ہے۔ اب حسد کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ اگر ستری نہا کر کوٹھے پر بال سُکھاتی ہے۔ تب شک پیدا ہوتا ہے کہ شاید کسی اور طرف دیکھہ رہی ہوگی۔ مکان کے تمام دریچے کپڑے ٹھونس ٹھونس کر بند کئے جاتے ہیں۔ جو روشندان اور کھڑکیاں خاص توجہ اور خاص محنت سے تیار کرائے گئے تھے اُنکو بدصورت بنایا جاتا ہے۔ غرضیکہ مادی دُنیا خواہشوں کو زیادہ تر

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدی ہم پرماتما سے ایسا پریم کرتے

جڑ پرکرتی اور پراکرت پدارتھوں سے پریم کر کے ہم نے اپنی سرود کا ناش کر لیا - ہم نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ ہر شٹ پشٹ دنیا کے غموں سے آزاد باوجود انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بھی سرخ و سفید تھا - تین برسوں کے بعد وہی نوجوان ہمارے سامنے آیا - سرخی کا نام تک بدن پر باقی نہ تھا - چہرے پر جھریاں پڑ رہی تھیں اور فکر میں ایسا غرقاب نظر آتا تھا - گویا ساری دنیا کے انتظام کا ذمہ وار وہی ہے - پہلے تو ہم نے پہچانا نہیں - پھر حیرانی سے پوچھا "بھئی — تم ہو غضب کی تبدیلی نظر آتی ہے پہچاننا مشکل ہو گیا - کیا سخت بیماری میں مبتلا تھے -" پژمردہ نوجوان نے ٹھنڈی سانس بھر کر جواب دیا "آپ سے آخری ملاقات کے بعد ایک ستری کے پریم میں مبتلا ہو گیا - میں نے کوئی ناجائز کام نہیں کیا تھا - اس سے بیاہ کر لیا لیکن اسے میرے ساتھ محبت نہ تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مجھ سے علیحدہ ہو گئی - میں نے اپنی دولت - اپنے خاندان کی عزت اپنا سرو سو اسکے لئے برباد کر دیا - جو کچھ کہیں سہیں - آفتیں جھیلیں لیکن میری بیوی کے دل میں میرے لئے ذرا بھی محبت پیدا نہ ہوئی - اب تک اسکی محبت دل سے دور نہیں ہوتی" ہم نے نوجوان کو سمجھایا کہ جب دوسری طرف سے اظہار محبت نہیں تو پھر تمہارا زندگی برباد کرنا عبث ہے - جواب دیا کہ محبت میرے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے - ہمارے دل میں اسوقت دفعتاً ایک خیال اٹھا ہم نے پوچھا کہ اگر کوئی ایسا پرش ہو جو کہ یقیناً تمہاری محبت کا جواب دے تو کیا شانت ہو گے - نوجوان کے قبال پر ہم نے پوچھا "جیسا پریم کہ تم نے اپنی پتنی کے ارپن کیا یدی پرماتما سے ایسا پریم کرتے" نوجوان کا چہرہ کھل گیا - بولا "تو میں نسندیہہ دکھوں سے چھوٹ جاتا" اور نمستے کہہ کر چلدیا - پیارے ناظرین! سچا پریم جبتک سچے پریتم کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا - تب تک انتہ کرن اور آتما شانت نہیں ہو سکتے -

آریہ سماج اور تعلیم

چاروں طرف سے آواز آ رہی ہے کہ اصلاح کا مشن تعلیم پھیلانا ہے لیکن باوجود اس ایک امر میں اتفاق کرنے کے بھی مختلف سوسائٹیاں ایک دوسری کو تعلیم کا دشمن بتلا رہی ہیں - آریہ سماج پر بھی بے اصولے لوگوں کی طرف سے کچھ عرصہ تک یہی الزام دھرا جاتا تھا کہ وہ تعلیم کے خلاف ہے لیکن کون یقین کر سکتا تھا کہ وے لوگ جو کہ رشی دیانند کے ایک ایک لفظ کو اپنے جیون کے اندر سدہ کرنے کے لئے طیار تھے اور اسپر پوری شردھا رکھتے تھے - کبھی بھی تعلیم کی مخالفت کر سکتے - اصل بات یہ ہے کہ جب تک کسی لفظ کی تعریف نہ کیجاوے تب تک اسکا استعمال بڑا خطرناک ہوتا ہے اور ایک ہی خیال رکھنے والوں کو بھی بعض اوقات لڑا ماتا ہے - اسوقت تعلیم سے عام طور پر محض انگریزی طریقہ کی تعلیم مراد لی جاتی ہے - لیکن رشی دیانند ہمیں بتلاتا ہے کہ یہ طریقہ تعلیم ناقص ہے - تعلیم کی غرض یہ ہونی چاہئے کہ وہ انسان کے جسم اور آتما کو انت کرے - لیکن ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ موجودہ طریقہ تعلیم جہاں بھارت ورش کے نوجوانوں کو جوانی اور شباب کے عالم میں بھی پہنچنے نہیں دیتا وہاں انہیں ملیچھ سے ملیچھ بنا تک بنا دیتا ہے - ایسی تعلیم کو آریہ سماج کا فرض بتلانا اور انگریزی سکولوں کی نقلیں بے پریخ سکول اور کالج کھولنے کی تحریک کرنا آریہ سماج کے مشن پر کلہاڑا مارنا ہے - یہی وجہ ہے کہ آریہ پرشوں نے رشی کی تحریر کو غور سے پڑھکر گروکل کی سکیم طیار کر کے پبلک کے سمبروکھی اور اس کے خیالات کا پرچار کیا - بیس آریہ سماج تعلیم کا حامی ہے - لیکن تعلیم سے اسکی مراد کچھ اور ہے آریہ سماج یونیورسٹی سسٹم کی تعلیم دلا کر کلرک وغیرہ پیدا کر کے اسکا بوجھ اپنے اوپر نہیں لینا چاہتا - کیونکہ اس بوجھ کو دوسرے لوگ اسکی نسبت عمدہ طور چہرا و بھا رہے ہیں - بلکہ وہ پرماتما برہمچریہ کے قواعد کو مروج کر کے مکمل انسان یعنی آریہ پرش پیدا کرنیکی کوشش کو اپنا فرض سمجھتا ہے اور اگر اس کے ممبر نیک نیتی سے کام کرتے رہے تو شک نہیں ہے کہ جو لوگ آج آریہ سماج کو تعلیم کا دشمن اور سکھ منگوں کے گھڑنے کا کارخانہ سمجھتے ہیں وہی لوگ اتم برہمچریہ کے بعد گرہستہ دھارن کرنے والوں کی سبھا کو دیکھ کر انکا دھنیہ واد کریں گے -

پرمیشور انہیں سیدھے مارگ پر چلاوے

پنڈت گوپی ناتھ مدت سے آریہ سماج کے بانی اور اسکے ممبروں کو گالیاں دیتا اور انکی نسبت سخت وحشیانہ اور خلاف تہذیب تحریریں لکھتا چلا آیا ہے - ہماری نسبت خصوصاً اسنے بہت ہی توہین آمیز تحریریں لکھیں لیکن آریہ سماج نے ہمیشہ اسکی ایسی لغو حرکات کا خاموشی اور بردباری سے ہی جواب دیا - اگر محض آریوں سے ہی کام پڑتا تو خواہ مرتے دم تک پنڈت گوپی ناتھ ایسا ہی کرتا چلا جاتا - کوئی پرسان نہ ہوتا - لیکن اسکے ایسے عمل سے گورنمنٹ وقت کے انتظام میں بھی خلل پڑنے کا اندیشہ تھا - پنڈت گوپی ناتھ کو اسکے ساتھی سناتنیوں نے بھی ایسی لغو حرکتوں سے باز آجانے کے لئے کہا لیکن وہ ہرگز نہ سمجھا - بلکہ مرض بڑھتا گیا جیوں جیوں دوا کی - جتنا ہی سمجھایا جاتا تھا اتنا ہی زیادہ سر چڑھتا تھا - اب جبکہ گورنمنٹ نے اسپر مقدمہ دائر کر دیا تو سب اکڑ بھول گئی عدالت میں جرم سے اقبال کیا - گورنمنٹ سے بڑی عاجزی سے معافی مانگی - اور عدالت میں بھی اسکے رحم پر مقدمہ چھوڑ دیا - وکیل سرکار نے کہا کہ مضمون جو سناتن دھرم گزٹ میں نکالا گیا ہے بہت ہی مشتعل طبع اور گھنونی گندگی سے پر ہے لیکن چونکہ ملزم معافی مانگتا ہے اسلئے اسقدر رعایت کیجاوے کہ اسے صرف جرمانہ کی سزا دیجاوے - لیکن اس حالت میں جبکہ وہ ضمانتیں اس امر کی پیش کرے کہ وہ آئندہ اپنا چلن ٹھیک رکھیگا - ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمیں اس گندہ معاملے کے عدالت میں جانے اور پنڈت گوپی ناتھ کو سزا و جرمانہ سے ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہو گی - ہمارے لئے یہ افسوس کا مقام ہے جب آریہ ستان ایسی گر گئی ہے تو اسکی اصلاح کا کام کیا ہم سے کچھ انسان کر سکتے ہیں - پرمیشور! آریہ سماج کے ممبر کمزور ہیں - ایرشا و دویش سنسار میں پربل ہیں - اسلئے

ست دھرم پرچارک

اِس سے بڑھکر اور کیا زخم لگیگا؟

ہم نے پرچارک کے دو گذشتہ پرچوں میں تت کہالصہ کی نئی جماعت اور اُس کے شرر انگیز آرگن کی غلط بیانیوں اور اُن کی فتنہ انگیز کارروائیوں کا مفصل ذکر کرتے ہوئے اپنے ناظرین کو دکہلا دیا ہے کہ اِس وقت آریہ سماج کے برخلاف کس طرح کی افواہیں اُڑائی جا رہی ہیں - ہم نے اُسجگہہ ذکر کیا ہے کہ "دی کہالصہ" نے ایک شرارت سے پُر مضمون خود لکہکر اور اُس مضمون کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی نیت سے خاص پمفلٹ اور خاص سکہہ پرچیہ ضلع جلندہر کی طرف دوڑا کر اُسی مضمون کی ایک ایک نقل اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور اور پایونیر الہ آباد میں بہیجدی تہی - اِس اینگلو تت کہالصہ پارٹی نے شاید سمجہا کہ انگریزی گورنروں اور کمشنروں و ضلعوں کے حاکموں کو گائودی اور بے وقوف سمجہا تہا - کیونکہ اِس کو پورا یقین تہا کہ اِس کی تحریر یکدم سے آریوں کے برخلاف رسالے اور پلٹنیں روانہ کرا دے گی - لیکن اِسے معلوم ہونا چاہئے کہ حکمرانی کرنے والے روئے زمین کے بڑے بہاری حصّہ کو قابو میں رکہکر اُن کا انتظام کرنے والے اگر ایسی بے سروپا تحریروں پر عمل کرنے لگیں تو اِن کی سلطنت کا قیام ایک دن کے لئے بہی مشکل ہو جاوے -

اول تو "دی کہالصہ" کا اپنے آپ کو کل سکہہ جماعت کا وکیل ظاہر کرنا ہی پنجابیوں کے لئے خصوصاً ہنسانے والا تہا - دوم اُس پر جلا بیہودہ آگ سینچا گئی تہی وہ اور بہی زیادہ پُر مذاق ہی - ٹربیون لاہور کے تیز طبع اور پُر مذاق ایڈیٹر کو موقع ہاتہہ لگ گیا - اور اُس نے "دی کہالصہ" کے پایونیر والی مضمون کو لیکر طنز آمیز پیرایہ میں ایک زبردست تحریر کے ذریعہ سے اُس کا خاکہ چہانا - ہم ضروری سمجہتے ہیں کہ اُس مضمون کا ترجمہ اس جگہہ بجنسہ چہاپ دیویں - تاکہ ہمارے جن دوستوں - رشتہ داروں - اور دہرم بہائیوں کو اُس مضمون کی وجہہ سے سخت تکلیف پہونچی ہے - اُن کی کسیقدر تلافی اُس لطف سے ہو جاوے جو کہ یقیناً اُن کو اِس مضمون کے اصلی مطلب کے سمجہنے سے ہوگا -

ترجمہ مضمون ٹربیون لاہور

خطرہ ہے! واہیات!

"ضلع جلندہر سے خوفناک خبر آئی ہے - آریہ سماج کی برخلاف اپنے جذبہ کو روکنے کے ناقابل ہو کر لوکل سکہہ اُس کے ممبروں پر ہتہا کرکے آن پڑے اور اُن کے ہر ایک آدمی کو قتل کر دیا - جیسی کہ کہالصہ کی بہادر سپرٹ سے اُمید ہو سکتی تہی - زن و بچوں کو کسی نے ہاتہہ نہیں لگایا - لیکن مردوں کا بڑا حصّہ پتہروں اور لاٹہیوں سے مار ڈالا گیا - آریہ سماج کے مندر اور اُس کے دوسرے مکانات جلتی ہوئی ویرانی کا تودہ بن گئے ہیں - اگر ایک بڑا حصّہ رسالہ کا چہاونی جلندہر و کپورتہلہ سے نہ آ جاتا تو معلوم نہیں ہے کہ عوام کا غضب کہاں پر ختم ہوتا . . . منشی رام - آریہ سماج کی خاص لیڈر کو ایک پتہر دل نے سماج کے مندر کی صحن والے پیپل کے درخت پر پہانسی دیا ہوا دیکہا - جس کے دونوں طرف ایک ایک رہتیہ پہانسی دیا ہوا تہا - جان ابہی نکل نہیں گئی تہی - اور وہ ہسپتال کو بہیجا گیا - جہاںکہ وہ نازک حالت میں پڑا ہے - تمام دندہ آریہ گرفتار ہو گئے ہیں - اور بلوہ وقتل عمد کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں - قائم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی دلسوز استدعا پر سکہہ اپنے گاؤں میں منتشر ہو گئے ہیں - جس کے حکم سے کرماہ پرشاد بے تماشا تقسیم ہو رہا ہے"!

ظاہرا اوپر کے نموے کی خبر الہ آباد کے پرچے (پایونیر) یا چند ایک ہمارے کلکتہ کے ہمعصروں کو تعجب میں نہیں ڈالے گی - اگر ہم اُس سنجیدگی کا لحاظ کریں جس کے ساتہہ کہ لاہور کے ایک ہفتہ وار اخبار "دی کہالصہ" کا ایک مشتعل مضمون سمجہا گیا ہے جس سے کہ خون اور گرج کی بو آتی تہی - پہر کیا تعجب ہے کہ اینگلو انڈین اخبارات ہماری مجلس کے متعلقہ واقعات کی نسبت اکثر غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں - ٹہیک جسطرح پر کہ اینگلو انڈین حکام اُنہیں تن و توش رکہنے اور فراشی سلام کرنے والے آدمیوں کو دیسی سوسائیٹی کے لیڈرز سمجہتے ہیں - جو کہ اُن کی حاضری میں روزانہ موجود ہوتے ہیں - اسیطرح پر اینگلو انڈین اخبارات بہی اُنہیں آدمیوں کو دیسیوں کے وکیل سمجہہ لیتی ہیں - جو کہ عموماً اُن کے تعلق میں آتے رہتے ہیں - اگر لاہور یا امرتسر میں کسی سے کہا جاوے کہ کہالصہ پارٹی (یعنی تت کہالصہ پارٹی) یا "دی کہالصہ" اخبار سکہوں کی تمام جماعت کا قایمقام ہے - تو وہ بے اختیار ہنس دیگا - لیکن حسب معمول واقف کار ہمعصر پایونیر "دی کہالصہ" کو سکہہ فرقہ کا آرگن بتلانے کے بعد اپنی جگہہ میں سو لفیف سے زیادہ کالم اُس خطرناک مضمون خاص کی نقل کرنے میں خرچ کرتا ہے - جس کی طرف کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے - اور جو کہ "خطرہ ہے" کی سرخی سے نکلا تہا - - - - - - - - " اس کے بعد ہمعصر ٹربیون نے یہہ ظاہر کرکے کہ اصل امر متنازعہ مابین آریہ سماج اور سکہزم سے اُسے کوئی واسطہ نہیں ہے - "دی کہالصہ" کی تحریر کا ایک نمونہ پیش کیا ہے - اور پہر اپنے مضمون کو یوں ختم کیا ہے -

"اگر کہیں رائی کا پربت بنایا گیا ہے تو یہاں ہے۔
سکھوں کی نیچ قوم جو کہ رہتیہ اور مذہبی کہلاتے
ہیں قدرتاً ہمیشہ سے بہتیرے زیادہ تر معزز درجہ
حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ گو بیشمار
نیچ ذات کے سکھوں نے ہندو سوسائٹی کو چھوڑ دیا ہے
اور اعلیٰ سے اعلیٰ سکھوں کے برابر اپنے آپ کو ظاہر کیا
ہے۔ لیکن اپنے رہتیہ بھائیوں کو سوائے زبانی جمع خرچ
کے برابری کا درجہ دینے والا کوئی بھی اب تک
نہ ہوا تھا۔ یہہ غریب برادری خارج لوگ برسوں
تک دوسرے سکھوں کی طرح کا سلوک حاصل کرنے
کے لئے بیفایدہ تحریکیں کرکے آخر کار
دق آگئے۔ آریہ سماج کا ایک حصہ ذات پات کے
بندھنوں میں وشواس نہیں رکھتا۔ (یہہ راقم کی
غلطی ہے آریہ سماج کا کوئی ممبر بھی جنم سے ذاتوں کی
تفریق کا قایل نہیں۔ گن۔ کرم۔ سوبھاؤ انسار ورن
بیوستھا کرنا آریہ سماج کا اصول ہے) پس بہت سے
رہتیوں نے خاص رسوم قایم کردہ اُس (یعنی آریہ)
سماج کو ادا کرکے اُس جماعت میں شمولیت حاصل
کی یا دوسرے الفاظ میں عملی طور پر اُنہوں نے اپنے
مت کو چھوڑ دیا۔ اور آریہ سماج میں چلے گئے۔
اِس قسم کی تبدیل مذہب کے واقعات عموماً بہت
کچھ جوش پیدا کرتے ہیں۔ لاہور میں کچھ دنوں
تک برخلاف اور حق میں تقریری جلسے ہوتے رہے
حسب معمول تھوڑے عرصہ کے بعد شور بند ہو گیا اور
یہہ واقع انسانوں کی طبیعتوں سے تقریباً دور
ہو چکا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تبدیل مذہب کئے ہوئے
رہتیے۔ کچھ عرصہ ہوا جلندھر کے ضلع میں سکھوں کے
کنوؤں سے پانی بھرنے لگے تھے۔ اور اُن کے پہلے
ہم مذہب اُن کو بھرنے نہیں دیتے تھے۔ اس ذات
پات کے بندھنوں سے جکڑے ہوئے ملک میں ایسا
اکثر واقع ہوتا ہے اور اس کی طرف کوئی توجہہ بھی
مبذول نہیں ہوتی چاہئے۔ لیکن "دی کہالصہ"
بوجوہات خاص جو اُسی کو معلوم ہونگی۔ اس معاملہ پر
وحشت پھیلانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ اُس اقتباس سے
ظاہر ہوتا ہے۔ جو کہ ہم نے اوپر پیش کیا ہے ذاتوں
**کے جھگڑوں میں جاہل لوگوں کو بیہودہ
طور بھی جبر استعمال کرنے کا اشارہ
دینا بڑا خطرناک ہے۔** ہم اپنے ہمعصروں
کو۔ جو ایک معمولی واقع پر رنگ آمیزی ہونیکی وجہہ
سے دھوکے میں آگئے ہیں۔ یقین دلاتے ہیں کہ دریائے
راوی یا دریائے ویاس کو آگ لگنے کا کوئی بھی
احتمال نہیں ہے۔ اور اگر وے صرف اُس پر توجہہ نہ
دیں جو کہ محض ایک موثر نقل ہے۔ تو رہتیہ آریہ
والا قصہ بہت جلد احاطہ فراموشی میں داخل ہو جاویگا"

اس مضمون کے شایع ہوتے ہی معلوم ہوتا ہے کہ
پنجاب میں ایک قسم کا شور پڑ گیا۔ مضمون کی
اصلیت کو کسی نے نہیں سمجھا۔ اِس کے پرزور مذاق
کا لطف اُٹھانیکی معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کی گرجوٹیوں
میں بھی لیاقت کم ہے۔ اِس پر طرہ یہہ کہ آریہ سماج
کے دشمنوں کو بھی موقع آریہ پرشوں کو تنگ
کرنیکا ہاتھ آیا۔ اخبار رہنما نے ٹریبیون کی تحریر
کے آخری حصہ کو نیتاً نظر انداز کرکے بقول ٹریبیون
ساری کی ساری خبر وسیع کر دی اور اپنی طرف
سے رائے دی کہ یہہ سب کیس کٹوانے کا فساد
تھا۔ بعض جگہوں میں سناتنی بھائیوں نے محض
"بہر خدا" مشہور کیا کہ اُن کے پاس جلندھر سے
اِس خبر کی تصدیق آئی ہے جہاں کہالصوں کے
گھروں میں کڑاہ پرشاد تقسیم ہونا شروع ہو گیا
وہاں آریوں کے گھروں میں ماتم ہونے لگا۔ ہماری
پاس جو رپورٹیں پہونچی ہیں اُن سے معلوم ہوا
کہ کہالصہ بھائی صرف یہی پوچھتے تھے "منشی رام
مرگیا کہ نہیں یا کتنے "وڈھے گئے"" ـــــــ
ٹریبیون کا مضمون لاہور سے باہر ۲۹ جون کو
پہونچا۔ اُسیدن تار خبریں آنی شروع ہو گئیں۔
لیکن ہم تو ہسپتال میں نزع کی حالت میں سمجھے
جاتے تھے۔ منتری آریہ سماج۔ سپرنٹنڈنٹ دوآبہ
سکول بورڈنگ ہوس۔ لالہ دیوراج۔ رائے زادہ بھگت
منیجرست دھرم پرچارک وغیرہ وغیرہ کے سب کے
تار ہیں آتی تھیں۔ لیکن ہم سے کوئی نہیں پوچھتا
کہ ہمارا کیا حال ہے۔ ایک پوچھتا تھا۔ "منشی رام
کے زخموں کا حال بتلاؤ کسقدر رسالہ جگ ہلاک
ہوئے" دوسرا دریافت کرتا تھا "مہربانی کرکے
تار دو کہ منشی رام کی کیا حالت ہے کیا وہ اب تک
زندہ ہیں" اسی طرح کی دہشت زدہ تار خبریں
آتی تھیں۔ اب تک ہمارے پاس تقریباً پچاس سے
زیادہ تار خبریں جمع ہو چکی ہیں۔ اور جو دیگر بھائیوں
کے قبضہ میں ہیں اُن کا پتہ نہیں۔ دوسو کے قریب
خطوط ہمارے پاس پہونچے ہونگے۔ ان خطوط
کو پڑھ کر ہماری عجیب حالت ہوتی تھی۔ بعض بھائی
خبر سُنتے ہی اِس خیال پر چلدئے کہ آخری دن
میں ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کریں۔ بہت سے
پریم اور سیوا کا بھاؤ لئے ہوئے آنے کو طیار ہوئے
بعض بھائیوں نے لکھا۔ کہ پتنی اور پریوار سمیت
اُنہوں نے رات روتے ہوئے کاٹی۔ اِن خطوں اور
تاروں کو پڑھ کر اپنے بھائیوں کے کشٹ کا حال
پڑھ کر دل پر صدمہ پہونچتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی
ساتھ ایک نیا بھاؤ دل میں پیدا ہوتا تھا۔ ہم
تار خبروں اور خطوط بھیجنے والے سجن آریہ پرشوں
کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں۔ کہ اُن کی خاص
ہمدردی کے بھاؤ کو دیکھ کر ہمارے اندر ویدک
دھرم کے لئے کام کرنے کا نیا اُتساہ
پیدا ہو گیا ہے"

ٹریبیون کے مضمون کی غلط فہمی نے گو آریہ سماج
کے ممبروں کے دلوں کو عارضی صدمہ پہونچایا۔ لیکن
ہی اِس غلط فہمی نے یہہ بھی جتلا دیا کہ آریہ سماج کے
ممبروں کے اندر کسطرح کی ہمدردی اور پریم کی
کی سپرٹ اب تک موجود ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اِس
واقع نے یہہ بھی ظاہر کر دیا کہ وے لوگ غلطی پر ہیں
جو کہ سکھوں اور ہندوؤں کو عام طور پر رہتیہ شدھی

کے معاملہ میں آریہ سماج کے برخلاف جتلاتے ہیں۔ ہمارے
پاس اس موقع پر بیسیوں نہایت نیشنلسٹ ہندوؤں اور
سکھوں کے کمال ہمدردی سے پُر خطوط آتے ہیں۔
جنہیں کو "حملہ آور" سکھوں کے ساتھ سخت نفرت
کا اظہار کیا گیا ہے اور آریہ سماج کی ویدک دہرم
کی بھگتی کی تعریف کی گئی ہے۔ اب جبکہ ٹربیون کی
اصلیت ظاہر ہو گئی ہے تو ست کہالسہ اور بعض
سناتنی بھائی حیرانی سے پوچھتے ہیں "کیا کوئی بھی
آریہ قتل نہیں ہوا؟ کیا منشی رام کے ایک بھی
زخم نہیں لگا؟"

اے ہمارے بھولے ہوئے ست کہالسہ اور سناتن منڈلی
بھائیو! اگر آپ کا دل ایسی خبر سے ٹھنڈا ہو سکتا
ہے۔ کہ منشی رام کے زخم لگے ہوں۔ تو ہم آپ کو
اطلاع دیتے ہیں کہ

منشی رام کو سخت زخم لگے ہیں

رہتیہ لوگ صدیوں سے گوماس سے صرف پرہیز
ہی نہ کریں۔ بلکہ گورکشا کے لئے اپنے سر کٹاتے رہے
ہوں۔ محض ویدک دہرم کی بگڑی ہوئی حالت کی
رکشا ہی نہ کرتے رہے ہوں۔ بلکہ مدیہ ماس آدی کا
پرہیز کرتے ہوئے اور ایشور کے بھجن گاتے ہوئے
ویدک دہرم کے پالن کرنے میں کوشاں رہے ہوں
اور ہندو بھائی گوہنسک مسلمانوں کو برانگیختہ
کرکے اُن کا کنوؤں پر چڑھنا بند کرا دیں!۔
آریہ سماج جس نے بجوش اشانت رہتیہ جماعت کو
ویدک دہرم کی خوشخبری سُنا کر اُنہیں عیسائی
اور محمدی ہونے سے روکیں اور ہندو بھائی وید
شاستروں کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی
اُن آریہ سماجیوں کے خلاف سازشیں کھڑی
کریں۔ کیا اس سے بڑھ کر اور بھی کوئی زخم ہو سکتے
ہیں۔ ہم آپ کو دکھا چکے ہیں۔ کہ کس طرح پر
ہمارے ہی باپ دادوں کی اولاد۔ ہمارے ہی
بھائی۔ ہمارے برخلاف سفید جھوٹھ جان بوجھکر
پھیلا رہے ہیں۔ اور اس طرح پر آریہ ستان کے
سخت زوال کا ثبوت دے رہے ہیں! کیا اس سے
بڑھ کر اور کوئی زخم ہو سکتا ہے؟

پیارے بھائیو! ہمارے دل پر سخت چوٹیں
لگ رہی ہیں۔ یہہ تمام زخموں سے چھلنی ہو رہا
ہے۔ لیکن پھر بھی

ہم نراش نہیں ہیں۔

جس تالاب کے اندر صدیوں سے میل اور ناپاکی
بیٹھی ہوئی ہو۔ اُس کی غلاظت نکالنے کے وقت
کیسی سخت ہل چل مچتی ہے۔ تمام پانی تالاب
کا گندہ اور بدبودار ہو جاتا ہے۔ لیکن جتوں جتوں
زیادہ بہتا جاتا ہے۔ اُسیقدر غلاظت باہر
آتی جاتی ہے۔ اور آخرکار پانی صاف ہو جاتا
ہے۔ یہی حالت ہماری سوسائٹی کی ہو رہی
ہے۔ صدیوں کی بُرائیوں کی جڑ کاٹنے کے
لئے سخت ہل چل پہونچتی ہے۔ بیشمار
نامناسب کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا
ہے۔ لیکن یہہ چکر آخرکار انسانی جماعتوں
کو پاک و صاف کرکے اُنہیں دُنیا کی بہتری کا
باعث بنا دیتا ہے۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ
موجودہ کشمکش محض اُس آنے والی حالت
کی شہادت دیتی ہے۔ جبکہ بھارت ورش
سے تمام ناپاکی دور ہو جاوے گی۔ اور

ویدک دہرم کا سوریہ

تاریک سے تاریک کونوں کو بھی روشنی
دیکر انسانوں کو صاف دکھلاوے گا۔ کہ

ایک دوسرے کے ساتھ متر بھاؤ سے سلوک کرنا چاہیئے +

(اوم شم)

منفعت
ہمارا دل [illegible] قیمت [illegible]
[illegible] کر دی گئی ہے [illegible] تک کی کتابیں
متعلقہ ویدک دہرم [illegible] ملتی ہیں [illegible]
[illegible]

رہتیہ شُدھی پر آخری کلمے۔

یہہ ایک امر واقع ہے کہ اب تک تقریباً دو سو مرد
عورت اور بچے جنہیں رہتیہ کہکر پکارا جاتا تھا۔
سکھی مذہب کی پابندیوں کو توڑ کر۔ آریہ ویدک دہرم
کے پیرو بن گئے ہیں۔ اور آریہ سماج نے نہ صرف
اُن کا فرش پر بیٹھنا اور کنوؤں پر چڑھنا ہی کھول
دیا ہے۔ (کیونکہ یہہ برتاؤ تو آریہ رہتیوں کیساتھ
تک روا رکھا گیا ہے) بلکہ اُن کے ساتھ کہان پان
کا ویوہار بھی مثل آریوں کے جاری کر دیا ہے۔
اس میں بھی شُبہ نہیں کہ یہہ کارروائی اسی
حد تک محدود نہیں رہے گی۔ بلکہ آئندہ بھی
جسقدر رہتیہ لوگ ویدک دہرم کو گرہن کرتے جاینگے
اُن کے ساتھ بھی اسی طرح کا ویوہار جاری کیا
جاوے گا۔ ہم مانتے ہیں کہ بھارت ورش میں بلحاظ
گذشتہ کئی صدیوں کے برتاؤ کے یہہ تحریک نئی
معلوم دیتی ہے۔ اور اسی لئے اسپر کئی طرح
کے شور و شر مچ رہے ہیں۔ اور آئندہ مچنے
کا احتمال ہے +

اس شور و شر میں ممکن ہے کہ گورنمنٹ وقت۔
آریہ سماج۔ سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان باہمی
کئی طرحوں کی غلط فہمیاں پیدا ہو جاویں۔ اِن
غلط فہمیوں سے ممکن ہے کہ نہ صرف اِن جماعتوں
کو ہی کم و بیش نقصان پہونچے بلکہ گورنمنٹ وقت
کے انتظام میں بھی کسیقدر خرابی پیدا ہو جیکی
وجہہ سے بعض ناکردہ گناہ تکلیف پاویں۔
اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی محدود
عقل اور محدود معلومات کے مطابق نہ صرف
افسران گورنمنٹ کو ہی اصل حالت اور اصل
واقعات سے مطلع کر دیویں۔ بلکہ جن جماعتوں کے
درمیان کہ باہمی غلط فہمی کا احتمال ہے۔ اُن کو بھی
خبردار کر دیویں تا کہ وے اپنے حقوق کی حدود سے

ہی ور دے بھیں اپنے آپ کو بچائیں بھائی اور گورنمنٹ
وقت کے انتظام میں مخل نہ بنا لیویں۔ ———

اور سب سے پہلے ہمیں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم

افسران گورنمنٹ کی خدمت میں

موجودہ حالت کا ٹھیک فوٹو کھینچ دیویں۔ ہم اپنے
گذشتہ دو پرچوں میں اور اُس سے پہلے ۸ رجون کے
پرچہ میں رہتیوں کی حالت کا پورا اتہاس معہ اُنکی
شدھی کی کارروائی اور چند ایک نوجوان سکھوں
(جن کو ہرگز ہرگز سکھ پنتھ کے نمایندہ نہیں کہہ
سکتے۔) کی شرارت انگیز کارستانیوں کے درج
کر چکے ہیں۔ ہم نے دکھلا دیا ہے کہ رہتیوں کی شدھی کو
سوال پر ہندوؤں میں واقعی کوئی شور و شر نہ تھا
اور نہ ہی سکھوں میں کوئی حرکت پیدا ہوئی تھی۔ جب تک
کہ قوتِ [illegible] بھائی لکشمن سنگھ نے درت [illegible]
اُس کے فتنہ انگیز گورمکھی پمفلٹ کے ضلع جالندھر میں
چکر لگانے کے لئے نہیں چل پڑے تھے۔ جائے غور ہے
کہ اگر مسلمان اور ہندوؤں میں خود بخود کسی قسم کا جوش
پیدا ہوتا تو سب سے پہلے لاہور شہر میں ہونا چاہئے
تھا۔ جہاں پر رہتیوں کی شدھی عمل میں آئی اور
جہاں پر کہ اُن کے ساتھ آریہ سماج کے تمام ممبروں
نے اصولاً کھان پان بیوہار کھولا۔ لیکن اُس جگہہ
نہ کسی نے مخالفت کی اور نہ ہی ہندوؤں نے آریہ
بنے ہوئے رہتیوں کے ہاتھ سے کھان پان کا پرہیز
کیا۔ خاص جالندھر میں کسی ہندو یا مسلمان نے
ظاہرا مخالفت نہ کی اور جن آریوں نے کہ رہتیوں
کے ساتھ کھایا پیا۔ اُن کے ساتھ ہندوؤں نے
کھان پان اور دیگر تعلقات کا سلسلہ بدستور قایم
رکھا ہوا ہے۔ اسیطرح پر ایک گاؤں ادھمشہر میں
جہاں کہیں کہ رہتیہ لوگ شدھ ہوکر شامل آریہ سماج
ہوئے۔ اُن میں سے کسی جگہہ پر بھی کسی قسم
کا جوش ہندو و مسلمانوں میں نہیں پھیلا لیکن
کہا جاتا ہے کہ سکھوں میں اس قسم کا جوش پھیلنا
شروع ہوا تھا۔ ہم کافی واقعات اور دلائل

[illegible]
خود بخود نہیں اُٹھا تھا۔ بلکہ چند ایک فسادیوں
کی اُکساوٹ سے ظہور پذیر ہوا تھا۔ لیکن یہہ
کہا جاتا ہے کہ سکھوں کی عام جماعت چونکہ اس
کارروائی کے مخالف ہے اسلئے اُن کو خوش
کرنے کے لیئے افسران گورنمنٹ کو چاہیئے کہ رہتیوں
کو ڈانٹیں اور آریہ سماج کی معقول درخواستوں
کو بھی نہ سُنیں۔ اوّل تو سکھوں کی عام جماعت کی
طرف سے موجودہ شور و شر نہیں اُٹھا ہے۔ بلکہ
چند ایک انگریزی پڑھے ہوئے پورانی سکھ قوموں
سے کوئی تعلق نہ رکھنے والے نوجوان اپنی پولیٹکل
اغراض کو مدِنظر رکھکر یہہ شور و غل مچا رہا ہے۔
لیکن اگر فی الحقیقت سکھوں کی عام جماعت کی
طرف سے بھی یہہ شور و غل سمجھا جاوے۔ تو
کیا گورنمنٹ ایسی کمزور ہے کہ جہالت اور تعداد
کے لحاظ سے ایک زبردست فرقہ کے جور و تعدی سے
ایک کمزور جماعت کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ برٹش
گورنمنٹ کا محراب تک یہی رہا ہے کہ وہ کسی فرقہ
یا جماعت سے بھی دبکر دوسرے کی حق تلفی روا
نہیں رکھتی۔ اگر رعایا کے اس یقین میں فرق آجاوے
تو ہم نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ اپنا انتظام اطمینان
کے ساتھ کیونکر قایم رکھ سکے گی۔ لیکن جواب دیا
جا سکتا ہے (جیسا کہ ایک افسر گورنمنٹ نے ہم سے
کہا تھا) کہ جب عام جوش برخلاف پھیل جاوے اور
لوگ حملہ کرکے آریوں کو سخت تنگ کریں اور حکام
دور ہونے کی وجہہ سے کوئی انتظام نہ کر سکیں گے۔ تو
پھر آریہ لوگ ہی شور مچا دیں گے۔ کہ ہماری حفاظت
نہ کی گئی۔ اسلئے آریوں کو جوش ٹھنڈا کرنے کے
لئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں۔ ہم
افسران گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم
انسانوں کو سرو شکتیمان نہیں سمجھتے۔ اور اسلئے
اگر آریہ پرشوں پر حملے ہوں۔ اور پولیس کو نزدیک
نہ ہونیکی وجہہ سے اُن کے جسم کی رکشا نہ ہوسکے تو

[illegible]
ٹھہرا سکتے ہیں۔ اور اگر آریہ سماج کے پورانے ممبر [illegible]
رہتیوں سے شدھ ہوکر آریہ بنے ہوئے ممبر اسقدر [illegible]
کی جرات بھی دہرم کے لئے نہیں کر سکتے۔ تو ہم یہہ
سمجھتے کہ وے اپنے آپ کو ویدک دہرم کا پیرو [illegible]
مُنہہ سے ظاہر کر سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ جب
آریہ سماج کے ممبر اپنے دہرم کے لئے ہر طرح کی
تکلیفیں برداشت کرنے کے لئے طیار ہیں تو گورنمنٹ
وقت محض اُن کو تکالیف سے بچانے کا بہانہ [illegible]
کیوں اُن کے حقوق سے روکے۔ ہم جانتے ہیں کہ
افسران گورنمنٹ ہر ایک کو اپنے جایز حقوق کے
استعمال کی اجازت دیتے ہیں اور اس معاملہ [illegible]
بھی ہرگز ہرگز امید نہیں ہے کہ کسی کے لحاظ سے
آریوں کو اُن کے حقوق کے استعمال سے روکا جا [illegible]
لیکن ہم افسران گورنمنٹ کو بتلانا چاہتے ہیں
کہ باوجود اُن کی نیک نیتی کے خودغرض فسادیوں
کی طرف سے یہہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ کہا [illegible]
جو چاہیں گورنمنٹ سے کرا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ
اُن سے ڈرتی ہے۔ کیونکہ اگر انہیں ناراض کرے
تو گورنمنٹ کو فوج کے لئے جوان نہیں مل سکتے۔
ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر برٹش گورنمنٹ چاہے [illegible]
اسوقت اُسے سکھوں کی نسبت بھی اعلیٰ و صفوں [illegible]
سپاہی سکھ جماعت سے باہر مل سکتے ہیں۔ لیکن
سوال یہہ ہے کہ اگر کسی فرقہ کو یقین ہوجاوے کہ
گورنمنٹ نے اُس سے ڈر کر دوسرے فرقہ کو اُنکے
جایز حقوق کے استعمال سے بھی روک دیا ہے
تو کیا ممکن ہے کہ وہ فرقہ آیندہ کے لئے پورا [illegible]
گستاخ نہ ہوجاوے۔ اور کیا ممکن نہیں کہ [illegible]
وہ فرقہ اپنے آپ کو زبردست سمجھکر ہر ایک [illegible]
میں گورنمنٹ کو دباتا ہوا آخرکار گورنمنٹ [illegible]
وقت کو بھی سخت نقصان پہونچاوے۔
یہہ سوالات ہیں جن پر غور کرنا کہ افسران
گورنمنٹ کا کام ہے۔ ہم محض افسران گورنمنٹ کو

اس قدر جلانا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج کی طرف سے
آج تک نہ کبھی جاہلانہ جوش کا ظہور ہوا ہے اور نہ
ہی آیندہ ہونیکی امید ہے - آریہ سماج کو آج تک
پولیٹیکل تحریکوں سے کوئی خاص تعلق نہیں ہوا ہے اور نہ ہی
آیندہ ہونے کی امید ہے - کیونکہ آریہ سماج ایک یا
دوسری کسی جماعت کو بھی اپنا نزدیکی نہیں سمجھتا
نہ اُس کے لئے بلحاظ سچائی مذہب کے ہندو زیادہ
نزدیک ہیں اور مسلمان زیادہ تر دور - نہ ہندوستان
کے رہنے والے اُس کے زیادہ تر دوست ہیں اور نہ
امریکہ اور انگلینڈ والے دشمن - آریہ سماج ایک
عالمگیر دہرم پھیلانا چاہتا ہے - اور دُنیا میں

آریوں کا راجیہ لانا چاہتا ہے -

لیکن آریہ سے مراد اُس کی ہندوستان کے باشندوں
سے نہیں ہے - اُس کی مراد آریہ سے سرشٹی کے ویدک
دہرم کے ماننے والوں سے ہے - جو کہ اُس پر عمل بھی کرتے
ہوں + اور اس خیال میں آریہ سماج کا اُن لوگوں
سے بھی اختلاف ہے - جو کہ کلچرڈ نام سے مشہور ہیں
جہاں ہندوستان کی تمام نئی سوسائٹیاں مثلاً
انجمن اسلامیہ - سنگ سبھائیں - کلچرڈ سبھائیں -
وغیرہ جو مذہب اور سوشیل ریفارم کی اوٹ میں
کام کرتی ہیں - ادنیٰ درجہ کی راج نیتی کی غلام
بن کر محض ہندوستان کے رہنے والوں اور اُنہیں
سے بھی اپنے خاص فرقہ میں پیداشدہ آدمیوں
کو اُٹھا کر اپنا راجیہ لانا چاہتی ہیں - وہاں
آریہ سماج کی کوشش یہہ ہے - کہ

دُنیا کے تمام اعلیٰ اعلیٰ دماغوں

میں ویدک سورج کی روشنی پہونچا کر انہیں آریہ
سرشٹیہ پرش بنا لیوے - تاکہ ایک دم سے تمام
دُنیا میں آریوں کا راجیہ قایم ہو جاوے - جب
آریہ سماج کا مشن یہہ ہے تو اُس کے لئے سلطنت
کے انتظام کے لحاظ سے شخصوں کی کوئی خصوصیت
نہیں ہے - عنان حکومت خواہ جرمنی خواہ انگلینڈ
خواہ امریکہ والوں کے ہاتھوں میں ہو - آریہ سماج
کی کوشش محض یہہ رہیگی کہ جملہ راج پربندھ کرنے
والوں کو ویدک دہرم کی روشنی سے منور کیا جاوے
ہم جانتے ہیں کہ اس خیال کو ایک وہمی اور پاگلانہ
خیال سمجھا جاویگا - لیکن یہہ خیال آریہ سماج
کے بعض پریمیوں کے اندر ایک زبردست امر واقع
ہے اور کیا تعجب ہے کہ ایک وقت آوے - جبکہ اِس
خیال کو پورا ہوتے ہوئے دیکھکر اور یورپ اور
امریکہ کے مہاتماؤں کو ویدک دہرم کی شرن
آتے دیکھکر اُس کے رویہ و برتاؤ سے بڑے مخالف
بھی سر تسلیم خم کر دیویں -

خیر جب ایسی حالت ہے تو صاف ظاہر ہے - کہ
آریہ سماج گورنمنٹ سے کسی دنیوی ادہکار کا
خواہاں نہیں ہے - اُس کی درخواست صرف یہہ
ہے کہ آریہ سماج کے ممبروں کو جایز حقوق کے
استعمال سے نہ روکا جاوے - اور سکہوں وغیرہ
کو صاف طور پر سمجھا دیا جاوے - کہ گورنمنٹ
اُن سے دب کر کبھی بھی کسی جماعت کو اُس کے
حقوق سے محروم نہیں کر سکتی - ہم افسران گورنمنٹ
کو یقین دلاتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبر کبھی بھی
اُن کے انتظام میں خلل انداز ہونے والے نہیں
ہیں - ہم محض اسقدر استدعا کرتے ہیں کہ بجائے
پولیس کی خفیہ رپورٹوں اور اخباروں کی یکطرفہ
تحریروں پر عمل کرنے کے افسران گورنمنٹ
اُن کی نسبت آریہ سماج کے کارکنوں سے بھی
دریافت کر لیا کریں - تاکہ اُنہیں یہہ فیصلہ کرنیکا
موقع ملے کہ گورنمنٹ کی انصاف اور رعایا
پروری کی ذمہ واریوں کے پورا کرانے میں کون
جماعت زیادہ تر مدد دے سکتی ہے - آریہ سماج
کے اغراض محض دہرم کے ساتھ سمبندھ رکھتے
ہیں - اور اس لئے ہم اس سے زیادہ افسران
گورنمنٹ کی خدمت میں کوئی بھی استدعا نہیں کرنا چاہتے
— لیکن اب تک ہمیں اپنے ہموطن بھائیوں سے کچھ
خاص نویدن کرنا ہے - اور اُن میں سے چونکہ
مسلمان بھائی محض سکہوں اور ہندؤں کے لحاظ
سے محض تعصب کے جنگ میں ہی کچھ بڑھے ہوئے ہیں - اس لئے
سب سے پہلے اُن کی خدمت میں کچھ الفاظ عرض
کرنے لازمی معلوم ہوتے ہیں -

ہمارے مسلمان بھائیو! کیا تمہارے
بنگہ میں ہی چماروں اور چوہڑوں کو محمدی مذہب
میں لا کر تمہارے بھائیوں نے نکاح نہیں کیا -
اور کیا وے تمہارے اور ہندؤں کے کنوئیں پر
نہیں چڑھے - اگر یہہ صحیح ہے اور اگر آپ لوگ بلا
مسلمان بنائے بھی چوہڑوں تک سے چھونے وغیرہ
پرہیز نہیں کرتے - تو پھر تمہارا بلا وجہ آریہ بنے ہوئے
رہتیوں کو عام کنوؤں پر سے روکنے کی کوشش کرنا
کچھ معنی نہیں رکھتا + آپ کا اس جھگڑے سے
کچھ تعلق نہیں ہے - اور اس لئے آپ کا خواہ مخواہ
دخل دینا انصاف سے بالکل بعید ہے +

پیارے ہندو بھائیو! آپ کی خدمت میں
ہمیں بہت کچھ عرض کرنا ہے - اگر ایک چوہڑی
مسلمانی بن کر آپ کے کنوئیں پر چڑھ جاتی ہے تو کیا
آپ اُسے کچھ کہہ سکتے ہو؟ جواب ملتا ہے کہ ہرگز
نہیں! یہہ کیوں؟ کیا اس لئے کہ وہ محمدی کلمہ
پڑھ کر پاک ہو گئی ہے - کیا یہہ امر واقع نہیں ہے
کہ ایک رہتیہ عام کنوئے پر پانی بھرنے آیا - اُسے
ہندؤں نے روکا - تیسرے دن وہ سر منڈوا
مسلمان بن کر اُسی کنوئے پر آن پہونچا - اور
ہزاروں گالیاں دیکر پکارنے لگا کہ جس کا حوصلہ
ہو آ کر روکے - آپ لوگ خاموش ہو گئے - ہم پوچھتے
ہیں کہ آپ نے اُس وقت کیوں خاموشی اختیار
کی - کیا اس لئے نہیں کہ اُن دونوں نے محمدی
کلمہ پڑھ لیا تھا - لیکن افسوس کہ محمدی کلمہ تو
ایسا زبردست سمجھا جاوے اور گاینتری میں کچھ
بھی زور نہ سمجھا جاوے - کیا یہہ شرم کی بات
نہیں ہے کہ پوتر گاینتری دیو منتر ماننے والا محمدی
کلمہ کے مقابلہ میں اُس کی کچھ بھی عزت نہ سمجھیں!

لیکن یہاں معاملہ ہی اور ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے۔ کہ گو ہسکوں کو تو ہندو اپنے کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت دیویں۔ اور پھر ایک طرح کے ماتس اور مدرات سے پرہیز کرنیوالی شدھ اچاری رہتیوں کو ایسی حقارت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور بنگ کے ہندو بھائیو! کیا یہ سچ ہے کہ آپ لوگوں نے کمیٹی کر کے رہتیوں کے ہاتھ سودا بیچنا بند کر دیا ہے؟ کیا یہ سچ ہے کہ اُنکی عورتوں کو باہر نکلتے ہوئے ہندو و مسلمان گالی گلوچ کرتے ہیں؟ کیا یہ صحیح ہے کہ اُن کے مکانوں کے پاس جا کر اُنہیں بر ملا گالیاں سُنائی جاتی ہیں؟ اگر یہ سب صحیح ہے تو کیسے افسوس کی بات ہے۔ کیا یہی نرم ہندو دل ہے جس کا فخر کیا کرتے ہو۔ —— لیکن کیا تم سمجھتے ہو کہ اس طریقہ پر تم کبھی بھی اِن لوگوں کو تنگ کر سکو گے۔ کیا تمہارے تعصب کے سوائے اور کہیں آٹا دال نہیں بکتا؟ کیا جنگل سے لکڑیاں توڑ کر وہ نہیں لا سکتے؟ کیا حکام بالادست تک یہ خبر پہونچی؟ آپ لوگ اسی طرح پر اِن غریبوں کو تنگ کر سکو گے؟ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر بنگ کے نئے آریوں میں کچھ بھی سچا دھرم بھاو ہے تو وے اپنی برداشتوں سے آخرکار آپ کو شرمندہ کریں گے۔

پیارے بھائیو! آپ کو غلط سمجھایا جاتا ہے کہ سکھ لوگ عام طور پر آریہ سماج کے مخالف ہیں نہ صرف یہی بلکہ تت کھالصوں کے جو پرچارک تمہیں غلا رہے ہیں۔ اُن سے تو دریافت کرو۔ کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تت کھالصوں نے رہتیوں کو فرش پر بیٹھنے اور کنوؤں پر چڑھانے کا ریزولیوشن خود پاس نہیں کیا۔ اور کیا اُس ریزولیوشن کو چھپوا کر اُس کی ہزاروں کاپیاں وے تقسیم نہیں کر رہے؟ کیا اپنے انگریزی اور گورمکھی اخبار میں کھالصوں نے نہیں مانا کہ انہوں نے رہتیہ سکھوں کے ہاتھوں کا کڑاہ پرشاد عام سکھ جماعت میں تقسیم کرایا۔ پھر کیا آپ ایسے آدمیوں کو نیک نیت سمجھتے ہیں۔ جو خود وہی کام کرتے ہیں جسکی بنا پر کہ آپ کو آریوں کے برخلاف اُبھار رہے ہیں۔ آریہ سماج آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ آپ زبردستی رہتیہ آریوں کے ساتھ کھان پان بیوہار کھولو۔ ہرگز نہیں! آریہ سماج آپ سے زبردستی اُنہیں کوئی ادھیکار نہ دلا سکتا ہے اور نہ ہی دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ آریہ سماج آپ سے صرف یہ نویدن کرتا ہے کہ اُن کے ساتھ بطور انسانوں کے برتاؤ کیجئے۔ آریہ سماج نے اُنہیں عیسائی اور مسلمان ہونے سے بچا کر ویدک دھرم میں پرورت کیا ہے۔ ورن آشرم دھرم کے پالن کرنے کے قابل اُنہیں بنانا چاہا ہے۔ لیکن اگر ان باتوں کو آپ بھول جاویں۔ پھر بھی تو وہ آخر انسان ہیں۔ آج آپ لوگوں کے بہکائے ہوئے پنچایتیں بیٹھ اِن کے برخلاف فتوے دے رہے ہیں لیکن کیا گھر کی کوٹھری میں اکیلے بیٹھ کر آپ کو بعض اوقات اُن کی حالت پر رحم نہیں آیا کرتا۔ اگر آتا ہے تو کیوں اتما کی اُس وقت کی اُٹھی ہوئی آواز کو دباتے ہو؟

——

پیارے آریوں کی سنتانو! ہم آپ کو پھر بھراتری بھاؤ سے چیلنج دیتے ہیں کہ آپ جتنا چاہو اس وقت شور شرابہ مچالو۔ لیکن ایک وقت آویگا جبکہ آپ ویدک دھرم کی گورو کو خود انوبھو کریں گے اور اُس وقت ہمارے لئے کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ ہم آپ کو خاص طور پر سمجھاویں۔ بلکہ آپ خود پچھتاؤ گے کہ آپنے کیوں دھرم کا اور آریہ سماج کی سہایتا نکی۔

ہمارے عزیز سکھ بھائیو! چند ایک نوجوان اپنی خاص اغراض کو پورا کرانے کے لئے آپ کو خواہ مخواہ اس وقت بھڑکا رہے ہیں۔ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ سکھوں کے کیسوں کی بے ادبی کی گئی ہے۔ ہم گذشتہ مضمونوں میں اِس بہتان کا بیہودہ پن صاف طور پر ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایک ہی خاندان میں سکھ و مونے دونوں نہیں رہتے۔ اور کیا ایک دوسرے کے بال منڈانے کے باعث اُس پر حملہ کیا کرتا ہے۔ یہ نئے تت کھالصے بابو آریہ سماج پر تو حملہ کرنے کا شور مچا رہے ہیں لیکن ہم اُن سے پوچھتے ہیں کہ کیوں نہیں پہلے اُن ہزاروں بھدریوں۔ بہلوتوں پر حملہ کیا جاتا۔ جنہوں نے کہ مدت سے کیس کٹوا چھوڑے ہیں۔ ہم بنگہ کے ہی سکھوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ باوا سلامت رائے وکیل کو نہیں جانتے۔ کیا آپ باوا نگینہ سنگھ جی کو نہیں جانتے کیوں نہیں اپنے کیس کٹوانے کے لئے اِن پر حملہ کرتے لیکن یہ امر واقع ہے کہ باوجود کیس نہ رکھنے کے بھی بیدی وغیرہ بدستور پوجے جاتے ہیں۔ اور کیا آپ بے خبر ہیں کہ اسوقت ایسے سکھ راجے اور سردار موجود ہیں۔ جنہوں نے کیس کٹوا ڈالنے کے علاوہ بھیوان تک سے یارانہ لگا لیا ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ سکھ راجوں کے نام پر خاص طور پر طیار ہو کر یورپ سے سیگار آتے ہیں۔ ہم تت کھالصہ بابوؤں سے پوچھتے ہیں کہ کیوں نہیں سکھوں کے لشکر کی چڑھائی اُن لوگوں پر کیجاتی ہے۔ جو کہ پبلک کو مذہب پر اعتقاد رکھنے کا دکھاوا دیتے ہوئے بھی سکھی کی تمام نشانوں کو دور کر رہے ہیں۔ جب اِن مکاروں پر۔ اے تت کھالصہ جی! آپ کو غصہ نہیں آتا۔ اور جب اُن لوگوں پر جنہوں نے کہ آپ کا مذہب چھوڑ دیا ہے آپ کوپ کرتے ہیں۔ تو ہمیں مجبوراً اس نتیجے پر پہونچنا پڑتا ہے کہ آپ کا تمام غصہ بناوٹی ہے اور **کسی پولیٹکل غرض کے حصول کے لئے چڑھایا گیا ہے**۔ لیکن ہم اپنے سکھ بھائیوں کو مخاطب کر رہے تھے۔ ہم اُن سے کہہ رہے تھے۔ کہ تت کھالصہ والے بابو آپ کو دھوکا دے رہے ہیں جو کام ہم نے کیا ہے وہ تت کھالصہ والے بابو خود کرنے کو طیار ہیں۔ اور کیسوں والا فقرہ محض آپ کو بیجا جوش دلانے کے لئے گھڑا گیا ہے پس ہم آپ کو خبردار کرتے ہیں کہ آپ چند ایک غرضمند نوجوانوں کے دھوکے میں آکر ایسا کام ہرگز نہ کیجئے

جس سے نہ صرف آخر کار آپ کو پچھتانا ہی پڑے۔ بلکہ آپ کی بدنامی کا بہی باعث ہو۔ اگر آپ کو کیسیں پیاری ہیں اور آپ اپنے رہتیہ بہائیوں کے سروں پر بہی کیس دیکہنا چاہتے ہیں۔ تو جیسے کہ ہم پہلے پوچہہ چکے ہیں۔ کیا یہی طریقہ اُس مطلب کو حاصل کرنے کا ہے ؟ کیا آپ کا جبر و ظلم اُن کے دلوں میں آپ کے لئے کچہہ بہی محبت باقی چہوڑے گا ؟ اگر واقعی آپ چاہتے ہیں کہ رہتیوں کے سروں پر کیس قایم رہیں تو ہم آپکو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے صحیح طریقہ بتلاتی ہیں۔ آپ بابا کہیم سنگہ بیدی کے علاوہ کسی طرح کے نامی اور پوجنیک گورو تقریباً بیس پچیس جمع کیجئے۔ اُن کے علاوہ تقریباً تیس چالیس بڑے بڑے جاگیردار اور سردار مختلف جگہوں سے اکٹہے کیجئے۔ پہر عام اشتہار دیکر شہر جلندہر میں ایک بڑا جلسہ کیجئے۔ اُس میں تمام ضلع جلندہر اور لودہیانہ کے رہتیوں کو اکٹہے کرکے اور تمام سکہہ جماعت کو بُلا کر ایک دوسرے کے ساتہہ کہان پان بیوہار کہلوا دیجئے پہر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ سوائے اُن خاص آدمیوں کے (جن کی تعداد ہمارے خیال میں ایک سو سے کم نہیں ہوگی) جن کو کہ اسوقت ویدک دہرم پر خاص شردہا ہے اور کوئی رہتیہ بہی اسوقت کیس کٹوا کر آریہ ہونے کی ضرورت نہیں سمجہیگا لیکن پہر بہی اُن کو سکہی مذہب میں قایم رکہنا آپکے اصولوں کی مضبوطی اور آپ کی اپنی کوشش پر منحصر ہوگا۔ پریہ بہائیو! انگریزی راجیہ ہے۔ سکہا شاہی کا زمانہ نہیں۔ نہ اورنگ زیبی دور دورہ ہے۔ اس وقت ڈنڈا شاہی سے کام نہیں چل سکتا۔ جو تمہیں کہا لکہا بابو آپکو بڑہکاتے ہیں۔ آپ اُن کو کہدیجئے کہ اگر پنتہہ کی رکشا ایسے جاہلانہ حملوں سے ہی ممکن ہے تو کیوں نہیں تم خود ایسے حملے کرتے ہو کیوں محض اخباروں میں شور مچا کر دوسروں کو بڑہکاتے ہو ؟

——— اور اے ہمارے نئے شامل شدہ آریہ بہائیو! تم کو بہی اسوقت بڑی سنجیدگی اور بڑی بردباری سے کام کرنا چاہئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آریہ سماج نے آپ کو ویدک دہرم کی دعوت دیتے ہوئے صاف بتلا دیا تہا کہ دہرم کے ماننے میں سینکڑوں تکلیفیں ملتی۔ اور ہزاروں کشٹ سہن کرنے پڑتے ہیں۔ کوئی زمانہ تہا جس وقت کہ دہرم راجیہ نہیں تہا اُس وقت مقررہ مذہب کے تبدیل کرنے پر لوگ قتل کئے۔ اور زندہ جلائے جاتے تہے۔ اِس وقت دہرم راجیہ ہے۔ شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پی سکتے ہیں۔ پس اس وقت آپ کو اُن کٹھناؤں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جن کو کسی زمانے میں آپ کے بزرگوں نے برداشت کیا تہا۔ لیکن اس وقت کی تکلیفیں بہی اپنی خاص نوعیت سے کچہہ کم نہیں ہیں۔ تاہم تمہیں دہرم کے لئے یہہ سب کچہہ برداشت کرنی چاہئیں۔ مانا کہ تمہارا سودا سلف بند کر دیا گیا۔ لیکن تم دوسری جگہوں سے لا کر گذارہ کر سکتے ہو۔ اگر تمہیں دیگر کنوؤں سے پانی بہرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ تو اُس کنوئے سے پانی بہرو جس سے ہمیشہ بہرتے رہے ہو۔ اگر اُس سے پانی بہرنے پر بہی تمہیں لاٹہیاں نکلیں تو قصبہ بنگہ کو چہوڑ کر جلندہر میں آبسو۔ مانا کہ تمہیں اپنی نج کی ملکیت کے گہر چہوڑنے پڑیں گے۔ لیکن کیا دہرم کے لئے اِسقدر برداشت کرنا تمہارے لئے مشکل ہے۔ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر تمہیں ان مشکلات کی وجہہ سے بنگہ چہوڑنا پڑا تو ایک مہینہ نہیں گذرنے پائیگا کہ بنگہ کے ہندوؤں کے دلوں میں خود دیا کا بہاو پرگٹ ہوگا۔ اُنہیں خود اپنے کئے پر پچہتانا پڑے گا۔ اور شاید وے پہاٹک کے نیارے پر بیرے ہوئے خود بخود تمہیں واپس لیجا کر تمہارے ساتہہ برادرانہ برتاؤ کیلئے طیار ہو جاویں

——— اور خاتمہ پر ہم اپنے آریہ بہائیوں سے خاص نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ آپ میں سے اکثروں نے ہمیں اپنی جسمانی حفاظت کی زیادہ احتیاط کرنے کے لئے خبردار کیا ہے۔ ہم آپ کی اس ہمدردی اور پریم بہاؤ کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن ہمیں خبردار کرنے میں اکیلے آپ نے ہی حصہ لیا۔ ہمارے پاس آج کل لگاتار اس قسم کے گمنام خطوط آرہے ہیں۔ جن میں جان سے مار دینے کی دہمکیاں دی گئی ہیں۔ ہمارا وشواس ہے کہ یہہ خطوط محض بدنیت اور فسادی آدمی سکہہ بہائیوں کو بدنام کرنیکی نیت سے ہمارے پاس بہیج رہے ہیں۔ اور اسلئے ہم اُن کی کچہہ بہی وقعت نہیں سمجہتے۔ لیکن ہم اُن چٹہیوں کے جواب میں کیول ایک ہی اُتر (جواب) دینا چاہتے ہیں۔ کیا انسان کی زندگی اُس کے اختیار میں ہے ؟ اگر نہیں۔ اگر ہر وقت موت کا وارنٹ تیار ہے۔ اگر ایک منٹ بہی ہم اپنا نہیں کہہ سکتے۔ اگر طاعون۔ ہیضہ اور دیگر ہزاروں زبردست بیماریوں کے منہہ ہماری زندگیوں کو سماپت کرنے کے لئے کہلے ہوئے ہیں تو پہر زندگی پر بہروسہ کرنا کیا منش شیل منشیہ کا کام ہے ؟ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہماری جیون کا سمے ابہی باقی ہے۔ تو کوئی انسانی طاقت بہی ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر زندگی کا خاتمہ ہی ہونا ہے تو ؎

چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

طاعون اور ہیضہ کا شکار ہونا یا کسی جہالت کے جوش سے بیہوش سکہہ کے ہاتہہ سے مارا جانا یکساں ہیں دہرم پر بلی دان ہونا ہر ایک کے نصیب کہاں ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا کون سچا سبہاسد ہے۔ جو نہیں چاہتا کہ اُس کا شریر دہرم کے کام آ جاوے۔ لیکن ایسا موقع کسی بڑے دہارمک پُرش کو ہی ملتا ہے۔

پس اے ویدک دہرم کے سچے سیوکو! کوی بہرتری کے الفاظ میں یاد رکہو۔ کہ

निन्दन्तु नीति निपुणा
यदि वास्तु वन्तुलक्ष्मीः स
मा विशतु गच्छतु वा यथे
ष्टम्। अद्यैव मरणमस्तुयु
गान्तरेवा न्याय्या त्पथः प्र
विचलन्ति पदं न धीराः॥

"نیتی ماں (پولیٹیشین لگ) خواہ نندا کریں خواہ ستتی۔ ثروت خواہ آوے خواہ ساری چلی جاوے۔ آج ہی موت آجاوے خواہ مدت بعد آوے۔ لیکن انصاف کے راستے سے دہیرا تما آدمی ایک قدم بہی نہیں ہٹتے" — دیالو۔ نیا کاری پرماتمن! تم ہم سب کو سیدہے راستے پر چلاؤ۔ اور ہمیں بل دو کہ ہم آپ کا سہارا لیکر انصاف کے راستے کو کبہی ہی نہ چہوڑیں ◆ ادرم

اوشیہ پڑہیے

(۱) ٹربیون کے مضمون کو غلط پیرا میں پڑہ کر جن بہائیوں نے بہ اظہار ہمدردی مجہے تاریں یا خطوط بہیجے انکا تہ دل سے ممنون ہوں میں اس موقع پر اُن سناتنی اور سکہہ بہائیوں کا بہی مشکور ہوں جنہوں نے غلطی پہیلا کر مجہی یہہ معلوم کرنیکا موقع دیا۔ کہ دہرم کے لیے برداشت کرنے والوں سے آریہ سماج کے ممبر کسقدر پیار کرتے ہیں ◆

(۲) اخبار کے نکلنے میں جو غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ اُس کے متعلق میرے پاس بہت سے خطوط روز آتے ہیں جن میں زیادہ تر دریافت طلب یہہ امر ہوتا ہے۔ کہ میری صحت کیسی ہے۔ میں سب بہائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوا اطلاع دیتا ہوں کہ میری صحت اِس وقت بہت اچہی ہے۔ کسیقدر زکام سخت ہوگیا تہا اور اُس کے ساتہہ بعض واقعات ایسے مِل گئے تہے جنہوں نے مجہے نو۔ دس ۱۰ دنوں تک کوئی کام کرنے نہ دیا۔ اب ایشور کی دیا سے سب رُکاوٹیں دور ہو گئی ہیں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ بہائیوں کی سیوا میں آئندہ رُکاوٹ نہ پیدا ہوگی ◆

(۳) آریہ مسافر میگزین ماہ اپریل سے برابر میری وجہہ سے ہی رُکا پڑا ہے۔ اب ویدمنتروں کی ویاکہیا جلد نکال کر اُسے بہی مکمل کرکے روانہ کرادوں گا ◆

آپ بھائیوں کا سیوک

منشی رام جگیاسو ◆

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

دریافت طلب

پرچارک کے ناظرین میں سے اگر کسی ہلنے کو سومنات کے مندر (جس کو محمود غزنوی نے برباد کیا تہا) کی مفصل ہسٹری معلوم ہو تو کرپا کرکے جلد بذریعہ اخبار ہذا شایع فرماکر مجہے مشکور کریں یہہ حالات مجمع الکتب سنسکرت کے اگر ممکن ہو تو بہت بہتر ہے کیونکہ تاریخ فرشتہ اور انگریزی کی چند ہسٹریوں میں بخوبی دیکہہ لیا گیا ہے۔ حالات جو مطلوب ہیں وہ یہہ ہیں۔ (۱) یہہ مندر کب بنا۔ (۲) کس نے بنایا۔ (۳) کس قدر لاگت میں طیار ہوا تہا۔ مع اُس کے ظاہری نقشہ وغیرہ کے اور نیز اُس کے اخراجات اور وساطت وغیرہ کا کیا مستقل انتظام تہا ◆ آریوں کا سیوک

سانگ رام اسسٹنٹ ناظر۔ الہ آباد ◆ —

یہہ میلا گجرات میں کیوں نہ ہوا؟

شوگن چند سادہو جو اپنے آپ کو سوامی شیوگن کہتا ہے۔ گجرات میں بیاس پورنماشی کو ایک اوتسو کیا کرتا تہا۔ جو حقیقت میں ناواقف آدمیوں کو پہنسانے کے لیے ایک جال یا پہندا تہا۔ اب چونکہ اُس کا پول کہل گیا ہے۔ اِس لیے اِس مرتبہ یہہ میلا لاہور میں دریائے راوی کے کنارے پر رچنے کا پربندہ کیا ہے۔ کہ وہاں بہت سے بہولے بہالے لاہوری بہائیوں کو پہندے میں پہنسائے اور نیز اس خیال سے بہی کہ اگر وہ گجرات میں مثل سابق یہہ جلسہ کرتا تو بہیں جس کو کہ اُس کے حالات کی پوری واقفیت ہے عام لوگوں میں ظاہر کرتا اور اُس کا پاکہنڈ پرگٹ کر دیتا۔

(دستخط)

संत भगवान दास

آپ کا سنت بہگوان داس سابق منتظم شیوکرت شانتی آشرم گجرات ◆ —

آریہ سماجک خبریں

[illegible] (ضلع انبالہ) میں پنڈت بھوج دت پرچارک نے تین دنوں تک پرچار کیا - آریہ سماج پہلے سے ہی ہوتا تھا لیکن اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے چندہ پیدا کرنے کا یتن کیا گیا ہے [illegible] پردھان اور مہاشہ [illegible] شری [illegible] ہیں -

شیم ائر [illegible] نے اینگلو ویدک سکول میرٹھ کا ڈپوٹیشن بھی چندہ جمع کرنے کے لئے چکر لگا رہا ہے مظفر نگر سے کل ۱۱۸ کے قریب روپیہ نقد وصول ہوا اور باقی وعدہ کے علاوہ لکھا گیا - اب بلند شہر اور علی گڑھ کے ضلعوں میں ڈپوٹیشن گھومیگا -

لاہور آریہ سماج نے ۳۰ - جون کو ایک لڑکے کو شدھ کیا جو کہ مسلمان ہو گیا تھا -

ستیارتھ پرکاش کا بنگالی ترجمہ چھپکر تقریباً تیار ہے بزبادا ارجن سنگھ جی ایڈیٹر آریہ مہتر کا ترجمہ کیا ہوا سوامی دیانند کرت ویدانتی دھوانت نوارن بھی ویدک پریس اجمیر میں چھپ رہا ہے -

آریہ سماج لاہور نے کتابوں کی فروخت کی دقت دور کرنے کے لئے ایک کلرک ملازم رکھ لیا ہے جو باقاعدہ پستکالے میں موجود رہیگا - امید ہے کہ آریہ سماجک لٹریچر کی اس ذریعہ سے اشاعت کچھ بڑھ جائیگی -

ریاست جگراؤں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر پنڈت بھگت رام جی پنڈت شیو ناتھ اور مہاشہ وزیر چند - ودیارتھی جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شامل ہوئے - جلسہ بڑی کامیابی سے سمپت ہوا ۲۳۳ روپیہ نقد جمع ہو گئے جن میں سے ۱۷۵ روپیہ پرچار فنڈ کے لئے تھے -

پاک کوٹہ (ریاست [illegible]) آریہ سماج کا سالانہ

تیار ہو گیا اور پراوشٹ سنسکار کرا کے مندر میں باقاعدہ سپتاہک جلسے شروع ہو گئے ہیں -

قصبہ ادہوہ تحصیل و ضلع انبالہ میں پنڈت بہو جدت پرچارک کی کوششوں سے آریہ سماج قائم ہو گیا ہے - جس کے پردہان منشی رگھو ناتھ داس مدرس اول ہیں - اور منشی کندن لعل نائب مدرس منتری ہیں - ایک ادہیا پک اور پانچ دیگر ممبران ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں -

ملتان آریہ سماج میں ۱۴ - جون کو مہتہ جیمنی جی نے سماج مندر میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی - ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ جون سوموار و منگل وار کو سردار گوربخش رام جی نے کتھہ اپنشدات کتھا کی ۲۵ جون کو ٹاؤن ہال کلب میں بالس بیکشن پر مباحثہ ہوا - مضمون بہت دلچسپ تھا - بہت اصحاب نے اسپر دلچسپی ظاہر کی - ۲۶ جون کو بازار میں پرچار ہوا - گوسائیں نند لال اور بھگت رام نے زور شور سے لیکچر دیئے - ۲۷ جون مشن سکول میں گناہ کی اصلیت پر پادری ایف جے کاب اور مہتہ جیمنی جی مباحثہ ہوا - ۲۹ جون سنیچر کے دن بہاری لال جی نے عیسائی مت کے کھنڈن پر بینک مینیجر ایسوسی ایشن میں ویاکھیان دیا -

لالہ لبھو رام لکھتے ہیں یکم جولائی ۱۹۰۹ء کو جناب رائے کدار ناتھ صاحب ایم اے ڈسٹرکٹ جج ہوشیار پور کے بھتیجے لالہ لکھہ رام کی شادی بابو جگن پرساد صاحب پریزیڈنٹ آریہ سماج لال کرتی بازار صدر میرٹھ کی دختر سے پورن ویدک رتی سے ہوئی - سنسکار شریمان پنڈت تلسی رام جی سوامی و شریمان پنڈت دیوی دیالو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و پنڈت بدری دت جی اپدیشک ممالک مغربی و شمالی نے کرایا جو خاص اس موقعہ کے لئے بلائے گئے تھے - اس خوشی کے موقعہ پر شریمان رائے کدار ناتھ جی ایم - اے نے مبلغ (عہ) روپیہ مختلف فنڈوں کے لئے

دان کئے جس میں سے (عہ) روپیہ آریہ سماج دہلی - (عہ) روپیہ آریہ سماج لال کرتی اور (عہ) روپیہ ویدپرچار فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کالج فنڈ اور باقی ویش کانفرنس وغیرہ فنڈوں کے لئے -

علاوہ (عہ) روپیہ کے (عہ) روپیہ پنڈت صاحبان کو دان دیئے - ۲ جولائی ۱۹۰۹ء کی شام کو لڑکی والوں کی خواہش پر شریمان پنڈت دیوی دیالو جی اپدیشک کا لیکچر کا پربندہ کیا گیا حاضرین کی تعداد کافی تھی - شریمان پنڈت جی نے برہمچریہ آشرم کی ضرورت جتلاتے ہوئے لڑکپن کی شادی کی برائیاں جتلائیں - اس کے بعد پنڈت بدری دت جی نے مختصر الفاظ میں پنڈت جی کی تائید کی - اور ایک صاحب نے مبلغ (عہ) گپت دان گروکل پنجاب کے لئے دان کیا - ۳ جولائی ۱۹۰۹ء کو شریمان رائے کدار ناتھ جی ایم - اے نے ایک خاص لیکچر فضول رسمی پر کامل ایک گھنٹہ دیا جسکا اثر بہت اچھا پڑا - اس کے بعد بابو رام چندر جی ممبر آریہ سماج لال کرتی نے رائے صاحب کی مختصر الفاظ میں تائید کی - تمام لال کرتی بازار میں اس شادی کی تعریف ہو رہی ہے - اور لوگوں کا آریہ سماج سے پریم معلوم ہوتا ہے *

منتری آریہ سماج ٹانگہ لکھتے ہیں - "مورخہ ۹ جون ۱۹۰۹ء کو لالہ گنگا رام صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست پونچھ ساکن ڈسکہ ضلع گجرات کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - پنڈت بھگوان دت جی ایک دن پہلے گوجرانوالہ سے تشریف لائے ہوئے تھے یہیں منڈلی سکان آریہ سماج سے بھجن کیرتن کرتی ہوئی اوم کا جھنڈا لہراتی ہوئی مکان لالہ صاحب موصوف پر رونق افروز ہوئی - لالہ صاحب نے سنسکار بڑی عمدگی سے کرایا - مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۹ء کو لالہ گنپت رائے جی محرر جسٹری ڈسکہ ممبر آریہ سماج گجرات کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی

سے ہوا۔ بالک کا نام بلونت رکھا گیا۔ اس موقع پر
لالہ صاحب موصوف نے مبلغ تین روپیہ بتفصیل ذیل
دان دئے۔ گروکل فنڈ ۱ پنڈت بھگوان دت جی کو
دکشنا ۱ عدہ ۱۔ کل کارروائی عمدہ طرح سے سماپت ہوئی۔
ان دونوں موقعوں پر حاضرین جلسہ کو مٹھائی پتاسہ
وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ مبلغ دو روپیہ مذکورہ بالا گروکل
فنڈ والے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے
نام پر بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے گئے ہیں۔ قریباً آٹھ
نو ماہ سے یہاں آریہ سماج قائم ہے۔ ہفتہ واری جلسے
برابر ہوتے ہیں۔ ہر روز شام کو ۲۵-۳۰ کے
قریب آدمی سماج میں سندھیا کرتے ہیں۔
شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہاشے
کی خدمت میں نویدن ہے کہ سرکلر و چٹھیات وغیرہ
سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ اور کبھی کبھی اپدیشک
مہاشہ بھی تشریف لایا کریں ؟

تازہ خبریں اور رائیں

امسال گرمی سخت شدت سے پڑی ہے۔ لیکن
بارش کی جو خبریں آرہی ہیں اُن سے تسکین ہوتی ہے
پرمیشور ہی کرپا کرے تاکہ قحط جلد دور ہو۔

امسال جنگ چین کی وجہ سے ہندوستانی فوجی
افسروں کی رخصت بند ہو گئی ہے۔

آسام میں ربڑ کے درخت کی مصنوعی کاشت
مدت سے شروع ہوئی تھی۔ درمیان میں منافع
کافی نہ سمجھا جا کر اس کی طرف زیادہ توجہ نہ
ہوئی۔ اب پھر اس طرف توجہ ہو رہی ہے۔ کیونکہ
یورپ اور امریکا میں بائیسکل کے لئے اس قدر
ربڑ کی ضرورت پڑی ہے کہ اب ربڑ کا ملنا مشکل ہو گیا ہے
افسوس کہ ہندوستان کے بڑے بڑے زمیندار
کنبھکرن کی نیند سوتے پڑے ہیں۔ اور کمائی
کا طریقہ ہی نہیں جانتے۔

قحط زدہ دکھن سے خبر آئی ہے کہ ایک ہندو کی
کی عورت مرگئی۔ دو بچے تھے جن کے سمیت کئی دنوں
تک فاقہ کشی کرنی پڑی۔ باپ نے بچوں کی تکلیف
دیکھنی گوارا نہ کرکے دونوں کو مار ڈالا۔ اور خودکشی
کرنیکو تھا کہ گرفتار کیا گیا۔ سچ ہے "افلاس کیا کیا
گناہ انسان سے نہیں کراتا"۔

کابل میں بھی ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ قدرتی طاقتیں
زبردست سے زبردست خود مختار بادشاہ سے بھی نہیں ڈرتیں۔

کلکتہ کے بیرسٹر مسٹر پٹ کی پتری مس پٹ
نے بی۔اے کے امتحان میں اول درجہ حاصل کرکے
وظیفہ لیا ہے۔ اور اب ایم۔اے کی طیاری کر رہی
ہیں۔ جو وظیفہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے ولایت
میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے دیا جاتا ہے۔ وہ بھی اُنکی
نذر کیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اس سال ولایت
نہیں جاسکتیں اسلئے اُس سے فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔
گو ہم امتحان کے بالکل برخلاف اور موجودہ طریقہ تعلیم
میں اصلاح چاہنے والے ہیں۔ تاہم بطور مثال اُس قوم
کو اُن سمجھ پُرشوں کے شکوک رفع کرنے کے لئے
پیش کرتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ستریاں اعلیٰ تعلیم
کے لئے نہیں بنائی گئیں۔

امریکا کے مشہور شطرنجی (شطرنج کی کھلاڑی)
مسٹر پلسبری کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ اُس نے حال
میں ہی بیس متواتر بازیاں غائب کھیلیں یعنی
شطرنج سے علیحدہ بیٹھکر محض یادداشت سے چالیں
بتلائیں اور انہیں سے ۱۳ بازیاں جیتیں۔ جنہیں سے بہت
بڑی حیرانی ظاہر کی گئی ہے اور پلسبری مشہور
ہو رہا ہے۔ نور محل میں ایک سیدوں کا خاندان
ہے جس کے ممبر ہوتا شطرنج کے مشہور کھلاڑی
ہیں۔ اُن میں سے سید نجابت علی شاہ اور ایک
اُن کے دوسرے بھائی جنکا نام ہمیں بھول گیا ہے
ہمیشہ غائب کھیلا کرتے تھے۔ اور جبتے اپنی ہوش میں
انہیں کسی سے ہارتے نہیں سُنا۔ سید نجابت علی
شاہ کو ہم نے عموماً بیک وقت سولہ بازیاں روز
کھیلتے دیکھا ہے۔ لیکن اُن کے کارناموں کو ظاہر
کرنے والے کوئی اخبار نہ تھے۔ اور نہ ہی شطرنج کا
کھیل کوئی بڑا پروپکار کا کام سمجھا جاتا تھا۔

لاہور کے ٹربیون اخبار کی کایا اب پلٹی ہوئی
معلوم ہوتی ہے۔ اخباروں میں مشہور تھا کہ بابو
امرت لال رائے نے ایڈیٹری کا چارج لے لیا ہے۔ گو
خود ٹربیون نے کچھ نہیں لکھا لیکن جس آزادی اور
چستی سے کہ مضامین آجکل نکل رہے ہیں۔ اُس سے
معلوم ہوتا ہے کہ سابق ہوپ اخبار کے ایڈیٹر نے
رنگ تبدیل کرنے کے ساتھ ہی اپنے پولیٹیکل خیالات میں
بھی تبدیلی پیدا کرلی ہے۔

پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر سناتن دھرم گزٹ
پر آریہ سماج کو اشتعال طبع دینے کے لئے مضامین
لکھنے اور فحش لٹریچر شایع کرنیکا مقدمہ گورنمنٹ کی
طرف سے چلایا گیا تھا۔ ملزم نے جواب میں اقبال کیا۔
سوائے بیان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اور کوئی
شہادت نہیں لی گئی اور حکم سنانے کے لئے ۱۹ ر
جولائی مقرر ہوئی ہے۔ وکیل سرکار نے کہا کہ اُسے
ہدایت ملی ہے کہ سخت سزا کے لئے زور نہ دیوے۔
ہمیں سزاؤں اور مقدموں اور ملزم کی سفارشی
چٹھیوں کے ملنے وغیرہ سے کوئی مطلب نہیں ہیں
صرف مطلب اس سے ہے کہ پنڈت گوپی ناتھ نے
خود تسلیم کیا کہ اُسکا جرم ایسا ہے کہ اُس کی بریت کے
لئے کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔ پبلک منتظر ہے کہ
آیا اس اقبال کے بعد بھی وہ سناتن دھرم سبھا کا
کارکن اور نیشنل کانگریس کا لیڈر بدستور بنا رہتا ہے یا نہیں۔

کلکتہ کے پروفیسر جے سی بوس صاحب پیرس
کی اُس سائنٹیفک سوسائٹی میں شامل ہونگے جس میں
تمام دنیا کے سائنس دان حصہ لیں گے۔

سوامی شگن چند جی کا لیکھ سادھو اپدیشک
آشرم کا جلسہ اس سال راوی کے کنارے دریا پور
پر کر رہے ہیں۔ کیا کوئی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ سوامی صاحب
گجرات میں جلسہ کیوں نہیں کرسکتے۔ لیکچروں میں گویا
لدھیانہ کا جھگڑا پیش کیا جاوے گا ؟ ہند ...

لیکچر کا۔ ٹھیا سونسٹ۔ برہمو اور گوسائیں تیرتھ
رام الف سب ہی لیکچر دیں گے۔ البتہ کسی آریہ سماجیہ
پرش کا نام پروگرام میں نہیں ہے۔

پنڈت گوپی ناتھ نے ہندو قرار داد دھرم کی جواب
میں صرف ایک عذر کیا ہے جو کہ ہندو فرقہ کے لئے باعث
شرم ہونا چاہئے۔ اُس نے لکھا ہے کہ ہولی کے ایام میں
ہر ایک ہندو کو گندہ دہنی کی اجازت ہے۔ اِس لئے
اُس کے ساتھ رعایت کی جاوے۔

شہر و ضلع جلندھر

کپورتھلہ میں پنڈت ہرشچندر جی اُپدیشک نے خوب پرچار کیا۔ دو لیکچر شہر میں اور دو لیکچر موضع شیخوپور میں دیئے۔ موخرالذکر جگہہ میں حاضری بہت زیادہ ہوتی رہی۔ اتوار ۸ جولائی کو مہاشہ وزیر چند جی اُپدیشک لیکچر دینے کے لئے گئے تھے۔ کپورتھلہ میں ویدک دھرم کا اچھا اندولن ہو رہا ہے۔ جلندھر چھاؤنی آریہ سماج میں لالہ ٹھاکر ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ سکول نے پرتنا رتھ سو ستہ بیا کلاس کھول گئی ہے۔ پرچار کا بھی کچھہ نہ کچھہ پربندھ ہو رہا ہے۔ سنیچر ۷ جولائی کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ شہر آریہ سماج کے مندر میں ہوا جس میں بال بواہ پر بحث ہوئی۔ افسوس کہ آریہ بھائی اِس کلب میں پورے شوق سے شامل نہیں ہوتے۔ سناتنی پنڈت بھگت رام وغیرہ کی بدولت مباحثہ میں خوب رونق رہتی ہے۔ اتوار ۸ جولائی کی صبح کو آریہ سماج کی طرف سے شہر کے چوک بازار میں ایک بڑا ہون کیا گیا۔ ایشور پرارتھنا اور سوستی واچن کے بعد ہون کا آرمبھ کیا گیا۔ تقریباً پچاس ساٹھ آریہ بھائی اور ڈیڑھ سو کے قریب دیگر مہاشہ شریک تھے۔ اگر شہر میں تحریک کیجاوے تو اُمید ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح شہر والے خود بخود ہونوں کے لئے چندہ کرنا شروع کر دیویں۔

اُسی دن شام کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے میں مہاشہ منشی رام جی نے اُپنشد سے کتھا کی جس میں ایشور درشن کے رستہ میں دکھ نا کرنے ہوئے اُس کے چنہہ بتلائے گئے۔ اور منتری مہاشہ نے خبریں وغیرہ سنائیں۔ گذشتہ اتوار کو کپورتھلہ آریہ سماج میں مہاشہ وزیر چند ودیارتھی جی نے پھر ویاکھیان دیا۔ اُسی دن پنڈت ہرشچندر جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب واسطے پرچار کے کرتارپور آریہ سماج کو روانہ ہوئے۔

دو مرتبہ کسیقدر بارش جلندھر شہر میں ہو چکی تھی لیکن اتوار کو پھر گرمی کی شدت تھی اور سوموار تاریخ ۹ جولائی کو تو گرمی پھر حد درجہ تک پہونچ چلی تھی کہ رات کو ابر گھرنے شروع ہو گئے۔ ایک بجے رات کے قریب پلنگ برآمدے میں لیجانے پڑے اور بارش جم کر کچھہ دیر تک ہوتی رہی۔ صبح پھر بوندا باندی ہو کر بند ہو گئی۔ ابر برابر ۱۰ کے دن کو گھرا رہا۔ پرمیشور اپنا فضل و کرم کری اور لاکھوں کروڑوں بپتت ہر دیونکو شانتی بخشنے۔

دو آبہ ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں اِس وقت ۸۴ لڑکے ہیں۔ نیک چلنی میں لوکل کسی سکول کے لڑکے اِن سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سندھیا بھی باقاعدہ کرتے ہیں۔ سماج کے ستنگ جلسوں میں بڑے شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ سکول میں بھی خاص رونق ہے۔ اور یا بنہیہ سوائے تین چار آدمیوں کے جنہوں نے سب بوجھہ اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہے۔ اور کسی سے ایک کوڑی چندہ نہیں مانگا جاتا۔ اس انسٹیٹیوشن کا اُن سے مقابلہ کرنا چاہئے جن کے لئے ہزاروں لاکھوں کے سوا سینکڑوں روپیہ مہینہ چندہ مانگا جاتا ہے۔

نمول چاندنہ ۔ بہت عمدہ ناول ہے قیمت ۸ آنے ۔ ملنے کا پتہ ۔ آرگڈی ... ۔ نام ... ۔ جلندھر شہر ۔ [illegible]

اشتہارات

اشتہار عدالت دیوانی اجلاسی مہاشی چیلا رام صاحب بی۔ اے منصف درجہ دوم ڈیرہ اسمٰعیلخان واقعہ ۲۰ جون ۱۹۰۶ء

جوت سنگھ ۔ سادہو سنگھ پسران بھائی جے سنگھ اقوام سہجدہ سکنائے ڈیرہ اسمٰعیلخان ۔ پیشہ کتب فروشی مدعیان ۔	بنام کرپا رام ولد نا معلوم قوم شرما سکنہ آگرہ اُپدیشک آریہ سماج

دعویٰ مبلغ ۸/ بروپیہ ہندی

وغیرہ نوٹس ۔ اندرین مقدمہ دو دفعہ سمن بنام مدعا علیہ جاری ہوئے ۔ مگر بوجہہ اس کے کہ مدعا علیہ اُپدیشک آریہ سماج ہے اور ہمیشہ دورہ پر رہتا ہے ۔ کوئی مستقل سکونت نامبردہ کی نہیں ہے ۔ یا دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے ۔ تعمیل سمن نہیں ہوئی ۔ اِس لئے یہہ اشتہار زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اخبار ست دھرم پرچارک میں جس کی بابت مدعی بیان کرتا ہے کہ مدعا علیہ اس کو پڑھا کرتا ہے ۔ شایع کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ اصالتاً یا بذریعہ مختار تاریخ پیشی ۲۵ جولائی ۱۹۰۶ء پر حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرے گا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔

آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۰۶ء ہمارے حکم سے اشتہار جاری ہوا ۔

دستخط

چیلا رام بی ۔ اے منصف درجہ دوم ڈیرہ اسمٰعیلخان

سنسار کی گتی

گیان کا راجیہ آویگا

جنہوں نے مہابھارت کا شانتی پرب پڑھا ہے۔ یا سنا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اُس میں کس قسم کے اعلٰی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ شانتی پرب میں اس امر کا ثبوت ہے کہ کورووں اور پانڈووں کے مہا جنگ عظیم کے وقت آریہ ورت کے باشندوں کا اخلاق گرنے لگ گیا تھا اور دے آتما کے راجیہ سے نکل جانے کے سامان پیدا کر رہے تھے۔ تاہم آتما گیان کے راجیہ کا وار اب تک پورا نہیں ہوا تھا۔ اُس سمے کے شتر دمنی یودھا بھیشم پتا میدان جنگ میں زخمی ہو کر آتما کا اُپدیش دینا اور راکھشوں اور گنہگاروں کا دل چھل کر اُن کے اُپدیشوں سنانا ظاہر کر رہا ہے کہ اُس سے پہلے بھارت ورش میں اُن دنوں پر آتما کا راجیہ اچھی طرح پر جم چکا تھا۔ لیکن اگر ہم اُپنشدوں کا مطالعہ کریں تو شک نہیں رہتا کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر ساری دنیا کے اندر آتما کا راجیہ پھیل رہا تھا۔ اور ویدک سوریہ سے ہی تمام دنیا روشنی حاصل کرتی تھی۔ لیکن گتی ہی تو ہے۔ زمانہ بدلا گیا۔ یہاں تک کہ آج اس ابھاگی دیش میں آتمک ودّیا کا خاتمہ سا ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور دوسری طرف دنیا کی قوموں میں مادہ پرستی گھر کرتی جاتی ہے۔ اور رشیوں کا راجیہ سنہاسن ہو رہا ہے سلطنتوں میں جنگ چھڑ رہی ہیں۔ اور اس جدوجہد میں آتمک گیان اور آریہ ورت کے دھرم کی پکار دھیمی سی ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اور اسلئے بھارت کی نو تعلیم یافتہ سنتان کہہ رہی ہے۔ "مُردوں کو چھوڑ دو۔ زندوں سے رشتہ جوڑو۔ سنسکرت مر گئی۔ انگریزی زندہ ہے۔ اسلئے زندہ کی پرستش لو" لیکن دوسری طرف یوروپ اور امریکا کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ مادہ پرستی سے تنگ آ کر دو جا رہی ہیں۔ کیا کوئی امرت جل کی برشا ہوگی دشمنوں کی خواہشوں نے ہماری ہڈی پھونک دئے!" کیسی دردناک آواز ہے۔ جو کہ ظاہری چمک دمک کی وجہہ سے سنائی نہیں دیتی۔ آریہ سنتان جسوقت اپنے پراچین رشیوں کے اُپدیشوں کو چھوڑنے کی طیاری کر رہی ہے اُس وقت یوروپ اور امریکا سے خبریں آ رہی ہیں۔ کہ وہاں کے باشندے اُن کی آواز کو سننے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ مہابھارت اور رامائن کا سار انگریزی میں ابھی چھپا ہے۔ یوروپ اور امریکا کی کوئی مشہور کتب فروشی کی دوکان نہیں جس میں ہزاروں کاپیاں ملتی ہوں۔ امریکہ میں مہابھارت کی پانچ ہزار جلدیں چھاپی گئیں۔ سب بک چکی ہیں۔ اور نئے مصنف زیادہ تر سنسکرت کے خزانوں میں آندولن کرنے سے ہی اپنی کامیابی کی امید کر رہے ہیں۔ عیسائیت کے اوپر بھی اسوقت مہابھارت اور رامائن کے خیالات کا خول چڑھ رہا ہے۔ جب ایسی حالت ہے تو کیا ہم امید نہ کریں کہ **گیان** کا راجیہ پھر آویگا۔ رشیوں کا آتما پھر ساری دنیا کو اپنے خیالات کا مطیع بنا دیگا۔ ہم ایسی اُمیدیں تو باندھ سکتے ہیں۔ لیکن کسر ایک ہی ہے۔ آریہ سماج جسکے ہاتھ میں کہ آتمک خزانہ کو کھولنے کی کنجی دی گئی ہے۔ اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔ آریہ سماج کے سبھاسد تھکے اور اسار جھگڑوں میں پھنسے ہوئے اصل ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ کاش کہ یہ بھی کمیٹیوں کے ریزولیوشنوں سے بڑھ کر پاپی وارشنگ آتما کی شانتی کرنا ہزاروں ریزولیوشنوں سے بڑھ کر ہے۔

اپنے مسیح کی ہدایت کو یاد کرو

اگر مذہبوں کے پیرو اپنے پیشواؤں کے اُپدیشوں پر ہی عمل کرتے۔ تب ہی سنسار کی ایسی بُری حالت نہ ہوتی جو کہ اسوقت موجود ہے۔ مسیح نے ہدایت کی کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرو۔ اُن سے بغض و کینہ روا نہ رکھو۔ لیکن بعض عیسائی پادریوں نے عیسائی **بال گرو** کے پُتلے بنا کر شارع عام میں جلوائے۔ مسیح نے ہدایت کی کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم دوسری گال اُس کے آگے کر دو۔ لیکن مسیح کے پیرو آج دنیا کی کمزور قوموں کے گلے پڑ پڑ کر اُن سے تمام زمین چھین لی ہے۔ مسیح نے نصیحت دی کہ "دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم اُن سے خود چاہتے ہو" لیکن مدراس کی فوج کو چین کی طرف روانہ کرتے ہوئے اُن کے جنرل وڈہاؤس صاحب بہادر نے فرمایا۔ "چین کا جنگ رستی کا جنگ ہے اور اُنہیں (یعنی فوج کو) سمندر کے پار جاہل سنگدل اور وحشی بدمعاشوں کے گروہوں کو سزا دینے کے لئے بھیجا جاتا ہے جنہیں کہ انگلستان کی طاقت کو ابھی تک ظاہر کرنا باقی ہے" کیا یہی الفاظ چین کی شاہی فوج تو درکنار۔ وہاں کے باکسر یوروپین طاقتوں کے افسروں اور اُن کی فوجوں کی نسبت نہیں استعمال کرتے ہونگے! بلاشبہہ جنگ و جدل انسانوں کو محض سنگدل ہی نہیں بنا دیتا۔ بلکہ اُن میں انصاف اور راستی سے سوچنے کا مادہ ہی نہیں چھوڑتا۔ ہم اسلئے یوروپ کی عیسائی قوموں سے پھر کہتے ہیں کہ تم اپنے مسیح کی ہدایت کو یاد کرو ۔۔۔۔

انسان زبان کا غلام ہے۔

اکثر لوگ خیال کیا کرتے ہیں کہ جب خیالات اعلٰی اور نفیس ہوں تو زبان کی وجہہ سے اُن میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ یہی اصول پر ہمارے ہزاروں ہندو بھائی اور سینکڑوں آریہ بھائی سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ایک امر واقع ہے کہ جس زبان میں سوچنے کا انسان عادی بنتا ہے اُس زبان کے اندر جسقدر سنسکار موجود ہیں سب کا اُسکے دل پر اثر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ ہم گورو کل کو متعلق ویدک تعلیم کو مکمل بنانے کی کوشش آریہ سماج میں دیکھتے ہیں۔ گورو کل سکیم کے دیباچہ میں مہاتما منشی رام جی نے بڑی زبردست دلایل سے ثابت کیا ہے کہ جب تک انیہ بھاشاؤں کے ذریعہ سے سوچنے کی عادت دور نہ ہوگی جب تک سنسکرت بھاشا میں سوچنا ہم لوگ نہ سیکھیں گے۔ تب تک سچی حب الوطنی ہمارے اندر نہیں آ سکتی۔ ہمیں روز

ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ بھائی زبان انگریزی کے ذریعہ سے سوچتے سوچتے اپنے خیالات اور عمل میں برابر عیسائی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حال میں ہی ہمیں اس نتیجے پر پہونچنے کے لئے ایک نئی مثال ملی ہے۔ اخبار "دی کہالصہ" لاہور کا ایڈیٹر ایک سکھہ ہے اور اُسکے عقیدہ کے مطابق مُردہ کو جلانا ٹھیک ہے۔ دفنانا اُس کے مذہب کے برخلاف ہے۔ لیکن اُسے سوچنے کی عادت ہے بذریعہ انگریزی زبان کے۔ اپنے ۱۱ر جولائی کے پرچہ میں پہلا ایڈیٹوریل لکھتے ہوئے اِس امر کی شکایت کرتے ہوئے کہ اُس کے بعض ہم مذہب اُس کے اصلاح کے کام میں جِنّوں اور بھوتوں کی طرح ناچ رہے ہیں۔ لکھتا ہے " ہر ایک قدم پر وے ہماری چٹکی لینے میں لگے ہوئے ایسے کرتے معلوم ہوتے ہیں کہ ہمیں یقین ہو کہ وے ہمیں اُس وقت تک نہیں چھوڑینگے۔ **جبتک ہم قبر میں نہ چلے جاویں**" جن الفاظ کو ہم نے موٹا کر دیا ہے وہ قابل غور ہیں۔ انگریزی پڑھا ہوا۔ گو آخر کار جلایا ہی جاویگا۔ لیکن وہ لکھتے وقت سمسان بھومی کو بھی بھول جاتا ہے اور اُسکے روبرو قبر کا ہی نظارہ رہتا ہے۔ کیونکہ تاریخوں۔ ناولوں اور اخباروں میں اگر اُس نے کچھہ مرنے کی بابت پڑھا ہے تو وہ قبرستان کی پہلوانیوں وغیرہ کے ساتھہ ہی تعلق رکھتا ہے۔ ہمارے دیش میں جسقدر نئی خیالات پیدا ہو رہی ہیں اُنہیں رفتہ رفتہ عیسائی خیالات اِسی طرح گھستے چلے جا رہے ہیں؟

ویدک دھرم کی بزرگی کو کون سمجھے گا۔

یوروپ کے سنسکرت دان اپنے کُوں کمروں اور سجے ہوئے دفتروں کے اندر بیٹھے ہوئے کب سمجھہ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم کا گورو کیا ہے۔ جنہوں نے ہمالہ کی عالیشان چوٹیوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اُنکی گپھاؤں کے اندر بیٹھے ہوئے دھیانا دستہت تپسیوں کے درشن نہیں کئے۔ جنہوں نے سادہ پہاڑی ہندو گھر کے اندر قدم نہیں رکھا وہ کیا سمجھہ سکتے ہیں کہ ورن آشرم دھرم کیسا خوبصورت ہے۔ اُنکے خیال میں کب آسکتا ہے کہ آتما کی تلاش سے بڑھکر آنند دایک کوئی شغل نہیں ہے۔ اسوقت دعوی کیا جاتا ہے کہ یوروپ اور امریکا کی اندر سنسکرت زبان کا بڑا آندولن ہے۔ یہہ فخر کیا جاتا ہے۔ کہ یوروپین سنسکرت سکالر جدّ و جہد کرکے سنسکرت ساہتیہ (لٹریچر) کی نسبت نئی نئی معلومات کا پتہ لگاتے ہیں لیکن جب اِن تحقیقاتوں پر نظرِ غور سے نگاہ ڈالی جاوے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یوروپین سنسکرت دانوں نے آجتک سنسکرت زبان کے رہسیہ کو نہیں سمجھا۔ یہہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جس زبان کے اندر سوچنے کی عادت ہو اُسکے سنسکار بڑے زبردست پردہ کے اوپر پڑ جاتے ہیں۔ یہی وجہہ ہے کہ یوروپین سوچنے والے جو اس مسئلے کے غلام ہیں۔ کہ آغازِ آفرینش پر سب جاہلِ مطلق تھے۔ نہیں سمجھہ سکتے۔ کہ اُس زمانہ میں ویدونسی اعلیٰ فلاسفی کا کیسے پرکاش ہوا۔ پہلے اپنے مسئلہ کے مطابق ویدوں کو بنانے کے لئے اُنہوں نے ویدوں کو ارتھوں کا ہی انرتھہ کر دیا۔ لیکن یہہ چل نہیں سکتا تھا۔ میکس میولر وغیرہ نے ویدوں کو اور خصوصاً رگوید کو بچّوں کی بلبلاہٹ بتلایا۔ لیکن اب ایک میکڈانل صاحب اکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر اپنی نئی کتاب میں لکھتے ہیں کہ وحشی زمانہ کے حالات کے لئے بجائے ویدوں کے موجودہ افریقہ کے وحشیوں کی تاریخ اور اُنکی طرزِ معاشرت میں تحقیقات کرنی چاہئے۔ میکس میولر رگوید کو پُرانی کتاب بتلا کر اُسے وحشیوں کی لکھی ہوئی بتلاتا تھا۔ اور اتھروید کو نئی تصنیف بتلا کر اُسمیں کسیقدر شائستہ زمانہ کی تحریریں بتلاتا تھا۔ لیکن پروفیسر میکڈانل صاحب فرماتے ہیں کہ رگوید میں تو اعلیٰ فلاسفی اور تہذیب کی باتیں ہیں۔ اور گو اتھروید کو اُس سے نیا بتلاتا ہے لیکن اُس میں وحشی پن کے نشان بتلاتے ہیں۔ گویا ان کے مطابق یہہ بھی ممکن ہے کہ اعلیٰ درجہ کی تہذیب کے زینہ پر پہونچکر ہی ایک قوم پھر وحشی پن کے زمانہ میں گر پڑی۔ اِن صاحب بہادر نے یہہ بھی کوشش کی ہے کہ ویدوں کی تصنیف کے زمانہ کو زمانۂ حال کے زیادہ تر نزدیک لایا جاوے اور اِس اثنا میں اِنہوں نے پروفیسر میکس میولر کی خواہش کو پورا کرنیکی کوشش جو کہ پروفیسر موصوف نے اپنی کتاب "انڈیا۔ وہاٹ اِٹ کین ٹیچ اس" میں ظاہر کی تھی اور جسمیں ظاہر کیا تھا کہ وہ بڑے خوش ہونگے۔ اگر کوئی ہمت والا ویدک زمانہ کو اس طرف کھینچ لاوے۔ کیونکہ اُنکی رائے میں اُس میں بعض ... جن سے کہ دو تین سو برس صدی کی تحریریں معلوم ... خیر جو کچھہ ہو۔ یہہ یوروپین سنسکرت دانوں کا ... ہاتھہ پھیر مارنا تو بند ہونیکا ہی نہیں ہے۔ لیکن ... پروفیسر میکڈانل نے بھی محسوس کیا ہے جو پہلے ... سنسکرت زبان اور اُسکی کویتا کی خوبصورتی اور ... وے لوگ نہیں سمجھہ سکتے جنہوں نے کہ آریہ ورت ... جاکر اُسکے قدرتی نظاروں اور وہاں کے انسانوں کی ... معاشرت کو بھی ہمدردی سے مطالعہ نہیں کیا ہے لیکن ... سے یہہ سب کچھہ کہہ رہے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہموطن خود اپنی ... زبان اور اُسکی خوبصورتیوں کی تحقیقات سے محض ... ہمیں زیادہ قلق یہہ ہے کہ ہمارے آریہ بھائی بھی بہت کم ... توجہہ دیتے ہیں۔ ہم اُنہیں یقین دلاتے ہیں کہ خالی ... پرکاش یا رگویدادی بھاشیہ بھومکا کا پاٹھہ کرنا کافی ... ہے۔ اِن گرنتھوں کی سچائیوں کو سمجھنے کے لئے آنکھوں ... ہریدوار۔ گنگا اور جمنا تٹ کی غوبیوں اور جنگلوں ... سادہ ہندو گھر سا دھیئوں کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے

پھر یوروپ اور امریکا کیوں ہمیں کاناش کر رہا ہے

ہم کسی گذشتہ پرچہ ... لارڈ سالسبری کی ... درج کر چکے ہیں ... اُنہوں نے عیسائی مشنریوں کو دی ہے۔ اب پاینیر ... الہ آباد کا ایڈیٹر لارڈ سالسبری کی کل تقریر کا ... ذکر ایک لمبا مضمون لکھتا ہے جس کے اندر اُس نے ... کیا ہے کہ عیسائی مشنریوں کا اسقدر قصور نہیں ہے جسقدر ... لوگوں کا جو اُنہیں بیشمار دولت مدد کے لئے دیکر ... چنانچہ لارڈ سالسبری نے صاف الفاظ میں مشنریوں کو ... کہ خواہ وے ہزار کوشش کریں وے کبھی بھی مسلمانوں کو ... عیسائی نہیں بنا سکیں گے۔ لیکن پاینیر کی رائے ... تو درکنار عیسائی ہندوؤں وغیرہ کو بھی عیسائی بناتے ... نہوں گے۔ اور اسلئے وہ پوچھتا ہے کہ جب ایسی حالت ... اسقدر طاقت ایک ایسے خیال پر خرچ کیجاتی ہے جسکی ... کی نسبت سخت شک ہے۔ ہندوستان میں کم ازکم عیسائی ... کے مسئلوں کا ایسا مضحکہ اُڑایا ہے کہ شاید ہی کہیں ... آریہ سماج نے عیسائی مذہب کا قافیہ تنگ کر دیا ...

اُپدیش (۱۴)

एतऽज्ञेयं नित्यमेवात्म सं
स्थं नातः परं वेदितव्यं हि
किञ्चिता भोक्ता भोग्यं प्रेरिता
रं च मत्वा सर्वं प्रोक्तं त्रिवि
धं ब्रह्ममेतत् ॥

"یہہ جو نِتیہ اور اپنے اندر ستہت ہے وہی جاننے کے لایق ہے جیو آتما - پرکرتی - اور نیم میں رکھنے والے (پرماتما) کو جان کر اُس سے آگے کچھہ بھی جاننے کے لایق نہیں رہتا" اپنے آپ کو جانے بغیر دوسرے کو جاننا مشکل ہے - لیکن ہم کیا ہیں؟ اسی پرشن کا تو یتہارتہ اوتر نہیں ملتا - اور اسی لئے ہم سب اپنے سمبندہیوں کو سمجھہ نہیں سکتے - پس قبل اِس کے کہ ہم پرکرتی - اور پرماتما کو جاننے کی کوشش کریں - قبل اِس کے کہ ہم یہہ سمجھنے کے لایق بنیں - کہ ہماری ضروریات کیا ہیں - اور اسی لئے ہمیں پرکرتی اور پرماتما میں سے کس کے ساتھہ سمبندہ جوڑنا چاہئے - ضروری ہے کہ سمجھہ لیں - کہ ہم کیا ہیں - لیکن اِس سوال کے اُٹھتے ہی دُنیا کے عقلمند لوگ ہم پر ہنس دیتے ہیں - "ایں! کیا ہم لوگ یہہ بھی نہیں جانتے - کہ ہم کون ہیں - کیسا واہیات اتہام ہے - ہم تو جانتے ہیں - کہ ہم انسان ہیں - اشرف المخلوقات ہیں - عقل والے ہیں - جانوروں - اور حیوانوں پر حکومت کرنے والے ہیں" پیارے دوست! باوجود تمہارے اِن دعووں کے بھی ہم تو یہی کہیں گے - کہ آپ کو معلوم نہیں ہوا - کہ آپ کیا ہیں - اسے ایمان کا کلمہ نہ سمجھئے - ہم نے بھی اصل میں یہہ نہیں سمجھا کہ ہم کون ہیں - آپ بیزخفہ ہوتے ہیں - اچھا گھبرائیے نہیں - کچھہ ایک سوالوں کے جواب دیجئے - آپ کی سمجھہ میں آجاوے گا - کہ آپ نے خود کو نہیں سمجھا - وہ دیکھئے کیسی خوبصورت تصویر ہے - آپ فوراً اُس طرف جھک پڑتے ہیں - اپنے میز و کرسی لڑکے اور حساب کتاب - سب کچھہ آپ کو بھول جاتا ہے - ٹکٹکی تصویر کی طرف لگ جاتی ہے - کیسی خوبصورت سڈول کلائی بنائی ہے! کیسا ماہتاب سا چہرہ ہے! واہ! واہ! کے نعرے بلند ہوتے ہیں - دفعتاً تصویر فروش ہاتھہ بڑھاتا ہے - اور تصویر غائب ہو جاتی ہے - آپ بھول جاتے ہیں کہ تصویر کا مالک وہ ہے - ان آپ کا ہاتھہ اُسکی گردن پر جا پڑتا ہے اور آپ تصویر کے لئے بیتاب اُس کی جان کے پیاسے ہو جاتے ہیں - اب بتلائیے کہ آپ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں - کیا آپ آنکھہ نہیں ہیں - کیا کوئی سمجھدار کہہ سکتا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو چکشو اندریہ کے اندر غرق نہیں کر دیا - آپ کی شخصیت ہی گویا آنکھہ بن گئی ہے - درشیہ بدل جاتا ہے - رات کا وقت ہے - جاڑوں کا موسم اور ابر گھرا ہے - بوندیں بھی کچھہ کچھہ برس رہی ہیں - دو منزلہ پر ایک سجا سجایا ہوا کمرہ ہے - انگیٹھی جل رہی ہے - نیم پوشاک پہنے آپ دولائی کے مزے لے رہے ہیں - دفعتاً اوتر سے ایک سُریلی - رسیلی آواز سنائی دی - آپ چونک اُٹھے - "کیا نور کا گلا پایا ہے"! بے اختیار آپ کے ہاتھہ تال اور سم پر پڑنے لگے - آپ اُٹھہ کھڑے ہوئے - ننگے سر - ننگے پیر - بدن کی سُدہ بُدہ بھول کر آپ نے آگے قدم بڑھایا - دروازہ اُفق میں کھلتا ہے - قدم دروازے سے باہر ہوتے ہی آپ دھڑام سے زمین پر آ رہے - تب آنکھہ کھلی - کیا سچ مچ آپ نے کانوں کو ہی اپنا آتما نہیں سمجھہ لیا - کیا اب بھی آپ کے لئے یہہ معمہ حل نہیں ہوا - کیا اب بھی شک ہے کہ آپ نج سوروپ کو نہیں سمجھتے - ورنہ کیا ممکن تھا کہ چیتن جیو آتما کبھی بھی وشئوں کا اِس طرح پر شکار ہو جاتا - سچ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز - لیکن کب؟ جبکہ ہم جنس کو سمجھے - اگر ہم چکشو ہی ہیں تو کیا شک ہے کہ ہمیں روپ کی بیڑی میں ہی مقید ہونا پڑے گا - اگر ہم کرن (قوت سامعہ) ہی ہیں تو کیا شک ہے کہ شبد جال ہمیں اپنے حلقہ سے باہر نہیں نکلنے دیگا - اگر ہم گھران اندریہ (ناک) ہیں تو نسندیہہ ہم گندھہ میں لپٹے پھریں گے - اگر ہم جیوہا ہیں تو نسندیہہ رس ہمیں پیچھے لگائے پھریگا - لیکن اگر ہم یہہ سب چیزیں نہیں ہیں تو ہمیں بہت جلد اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے - کیونکہ متضاد چیز کے ساتھہ صحبت کرکے اُسی کے مطابق گُن اپنے اندر آ جاتے ہیں - جڑ پرکرتی کے سنسرگ سے ہم دن بدن جڑتا (مودھتا) کی طرف چلے جا رہے ہیں - جس کا جواب پیدا ہو بُوپا ہی ہو جاتا ہے - اپنے اشٹ کے گُن اودشیہ اپنے اندر پرویش کر جاتے ہیں - پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو سمجھیں - محض زبانی نہیں - بلکہ من بچن اور کرم سے ہم انوبھو کریں - کہ ہم چیتن ہیں - ہمارا پرکرتی کے ساتھہ چند روزہ سنیوگ ہے - جسے ہم نہان چیتن پرماتما کی شرن لیکر دور کر سکتے ہیں - پس اِن تینوں کو جان لیا تو گویا زندگی کا مقصد پہچان لیا - تفصیلوں میں پڑے ہوئے ہم اصلیت سے بے کھٹکے جا رہے ہیں - پس اے عزیزو! اپنے سوروپ کو سمجھو تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے - کہ جڑ پرکرتی کے ساتھہ ہمارا کچھہ سمبندہ نہیں ہے - تاکہ پرماتما کی شرن لے کر جیون کا اُدیشیہ پورن کر سکو ॥

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

پاپ مول ابھیمان

ہمیں کس طرح ہماری شکشا سے ابھیمان زمین پر پٹک دیا جا سکیں

ظالم نے ہمیں دن رات دکھ اور مصیبت میں پھنسا رکھا ہے۔ جو اپنے تیج تیشو (؟) کس نے ہمیں جدا کر دیا۔ جو ہمارے دل کو دن رات گھسنے گڑا رہا ہے۔ جو کھینچ ہمیں جھوٹی نمایش اور مکاری میں پھنسا کر ہمارا ستیاناش کر رہا ہے۔ ان پرشنوں کے اُتر ہم ادھر اُدھر ہی تلاش کرتے رہے۔ لیکن ان سب کا مول ابھیمان ہے۔ ابھیمان (غرور) کا راجیہ آتے ہی باقی وشیوں کی پلٹن کی پلٹن انسان کو تسخیر کر لیتی ہے۔ جس میں ابھیمان نہیں اُس انسان کے نزدیک کرودھ آ نہیں سکتا۔ موہ میں بھی سب سے پہلے ہمیں ابھیمان ہی پھنساتا ہے۔ پھر اس نردئی ابھیمان کو ہم کیسے جیتیں؟ پھر اس ظالم کو ہم کیسے قابو کریں؟ ہم نے بہت ہی کوششیں کیں۔ انیک سادھن کرنے چاہے۔ لیکن ہر ایک میں الجھن پڑا۔ دھرم کا روپ میں سہ روپ کی لیکن وہاں بھی ابھیمان نے ہمیں نہ چھوڑا۔ پھر ابھیمان کو کیسے جیتیں؟ گوسائیں تلسی داس فرماتے ہیں:

دوہا	دیا دھرم کا مول ہے۔ پاپ مول ابھیمان تلسی دیا نہ چھوڑئیے۔ جب لگ گھٹ میں پران

نسندیہ دیا ہی ابھیمان کا ناش کر سکتی ہے۔ لیکن ہم دیا کو کہاں سے حاصل کریں۔ وید جواب دیتا ہے۔ یہ نسندیہ دیا مے کی شرن میں جا کر ہی تمام پاپ دور ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ دیا مے کی شرن کو مضبوط پکڑیں تا کہ ابھیمان کا ناش ہو۔

بھارت ماتاؤں کو دیویاں بناؤ

ماتا کا اپنی سنتانوں پر جیسا زبردست اثر پڑتا ہے ویسا اور کسی کا نہیں۔

انگلستان اور یورپ کے اتہاس میں سینکڑوں ایسی مثالیں بتلاتے ہیں۔ جہاں ماتا کے غیر معمولی اثر نے سنتان کو غیر معمولی شکتیوں سے شکتیمان بنا دیا۔ حال میں ہی کاشی کے "سوورشن" نامی میگزین میں پرسدھ تیلنگ سوامی کا جیون ورتانت چھپا ہے۔ اُس کے دوران میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تیلنگ سوامی کو ایشور پراپتی اور یوگ میں رُچی دلانے والی اُن کی ماتا تھیں۔ سوورشن لکھتا ہے۔ "اِن کی ماتا ودیاوتی و دلکش بدھی متی (عجیب عقلمند) تھیں۔ پتا کی مرتیو کے انتر (بعد) یہہ ماتا کے پاس وِدیا پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ اِن کی ماتا بڑی پنڈتا تھیں اور یوگ کریا میں بھی نپن تھیں۔ انہوں نے ہونہار پتر کو اُس سے اور اور شاستروں کے ساتھ کچھ کچھ یوگ شاستر کی بھی شکشا دی تھی۔ ماتا نے جو اس سمے اِن کے ہردیہ کشیتر میں یوگ کا بیج روپن کر دیا تھا۔ پیچھے وہی سینچا جانے پر پرکانڈ برکش کے آکار میں پرنت ہو گیا تھا۔ ...... تیلنگ سوامی کی ماتا نے انہیں سنیاسی ہونیکا اُپدیش ملا تھا کہ نہیں۔ یہہ نہیں جانا گیا۔ پرنتو ایسیں سندیہہ نہیں کہ انکی اچھا بھی یہہ نہ تھی کہ اُس کا پریہ پتر سنسار کی دلدل میں پاؤں پھنسالے۔ کیونکہ اِن کے پتا نے کئی بار بندھوں کے انرودھ سے وواہ کا پرستاؤ کیا تھا پر ماتا آج کل کرکے ٹالتی گئی۔" بیان کیا گیا ہے کہ ماں کے مرنے پر جس جگہہ اُس کا انتیشٹی سنسکار ہوا تھا اُسی جگہہ تیلنگ سوامی نے کٹیا بنا کر یوگ ابھیاس کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح کے سینکڑوں درشٹانت تلاش کرنے سے شاید بھارت ورش کی اس گری ہوئی دشا میں بھی مل سکیں۔ یہی وجہہ ہو کہ شاستروں میں ہر جگہہ ماتا کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ چھاندوگیہ اُپنشد میں پوجنیہ دیوتوں کے شمار میں پہلا نام ماتا کا ہے۔ منو نے پتا وغیرہ سب سے بڑھ کر ماتا کی عزت کرنا لکھا ہے۔ لیکن کیا ہمارے سودیشی بھائی بس ماتری گورو کو سمجھ رہے ہیں؟ سادھارن پُرشوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آریہ پُرش بھی اب تک یہہ نہیں سمجھے کہ جب تک ماتائیں وِدُشی نہ ہونگی تب تک ہمارا اُدھار ہونا کٹھن ہے۔ اگر سمجھتے تو کیا کنیا مہاودیالے کی یہی دشا رہتی۔ جو اسوقت دکھائی دیتی ہے۔ اور کیا کنیا اناتھ آلیہ کی یہی حالت ہوتی جو اسوقت ہو رہی ہے۔ بھائی دیوراج کی لگاتار چیتاونی کے باوجود افسوس کہ آریہ بھائی اسطرح سوئے پڑے ہیں۔ ہمارے گھروں میں راکششوں کا نواس ہو رہا ہے۔ کیونکہ ماتائیں چڑیلیں بن رہی ہیں۔ اگر سچ مچ اپنی بھومی کو از سر نو دیوتاؤں کا استھان بنانا چاہتے ہو تو بھارت ماتاؤں کو دیویاں بناؤ۔

آریہ پُرشوں کے امتحان کا اب وقت ہے

آریہ سماج پر چاروں طرف سے گھنگھور بادل بجلی دل اُمڈتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ اور اپنی اندھیری کے زور سے ویدک سوریہ کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہہ وقت امتحان کا ہے۔ ہم پھر پوچھتے ہیں کہ آریہ پُرش امتحان میں کیسے نکلیں گے۔ لیکن وقت بڑا نازک اور کٹھن ہے۔ بیرونی جہالت کا زور اور اندرونی کشمکش کا شور۔ دونوں طرف سے ہیبتناک آوازیں آ رہی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سینکڑوں کے پاؤں پھسلنے والے ہیں۔ جیتوں بیہوش ہو رہے ہیں۔ اور بہتیرے ڈراونی صورتوں کو دیکھکر کانپ رہے ہیں۔ بزدلوں کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ اور خود غرض اپنی تانے ہوئے سو رہے ہیں۔ لیکن انہیں سے چند ایک چہروں کو دیکھکر ہماری ڈھارس بندھ جاتی ہے۔ اُن پر ہرش اور شوک کا نشان تک دکھائی نہیں دیتا۔ خوف نے اُن کی سُرخی کو زردی سے تبدیل نہیں کیا۔ لیکن ایسے چہروں والے آتما ہیں کتنے؟ بس اسی سوال کا جواب ہمیں پریشانی میں ڈال دیتا ہے۔ آریہ پرشو! یہہ سوارتھ، آلسیہ اور کاتر پن کے نیچے دبنے کا سمے نہیں ہے۔ یہی وقت ویدک دھرم کو پرتیت کرنے کا ہے۔ اگر اس وقت تمہارا قدم ذرا بھی ڈگمگایا تو پھر کچھ ٹھکانہ نہیں ہے۔

دہلی میں دھرم پرچار کی ضرورت

پورانک منڈل کا جلسہ ۸ اگست سے ۱۲ اگست تک دہلی نگر میں ہونا قرار پایا ہے۔ ۱۲ ہزار روپیہ اس کے خرچ کیلئے مہاراج دربھنگہ نے دیا ہے۔ وجہہ یہہ ہے کہ یہہ بھی اپنے بڑے بھائی کیطرح مشہور اور ہندوؤں میں ہر دلعزیز ہونا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر حسب عادت پورانک دل کی طرف سے ویدک سوریہ کو چھپانے کے لیے دھول اُڑائی جاویگی۔ بس اس سے بڑھ کر ویدک دھرم کے پرچار کا اور کون موقع ہوگا۔ ہماری رائے میں اس موقع پر ہر ایک آریہ پرتی ندھی سبھا کو اپنے اپنے لائق اُپدیشک بھیجنے چاہئیں۔ اور یکم سے ۱۵ اگست تک لگاتار پرچار ہونا چاہیے۔ ہماری یہہ بھی درخواست ہے کہ آریہ سماج کے دیگر مہاتما اور ودوان پُرش بھی خاص طور پر دہلی میں اس موقع پر پدھاریں۔ تا کہ انہیں بھی دھرم کاریوں کیلئے خاص اُتساہ پیدا کرنیکا موقع ملے۔ لیکن دہلی آریہ سماج

ست دھرم پرچارک

بھوشیہ پران میں مسیح و محمد

جب تک انسان کے دل میں راستی اور پاکیزگی کی گہری محبت و تعظیم جاگزین نہ ہو۔ جب تک وہ ست دھرم کی بزرگی کو پورے طور پر اپنے اندر محسوس نہ کرے۔ تب تک اُس کے آتما میں بطالت اور جہالت کا جوانمردی اور مستقل مزاجی کیساتھ مقابلہ کرنے کا بل پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا میں لاکھوں آدمی ایسے موجود ہیں جو کسی امر کی اصلیت کو جانتے ہوئے بھی محض لوک لاج کے خوف یا تعصب یا خود غرضی کے دباؤ سے اُس کے علانیہ اظہار کی جرات نہیں رکھتے۔ ہمارا پختہ یقین ہے۔ کہ پرانوں کو اگر کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی نرپکش ہو کر سرسری طور پر ہی پڑھ جاوے تو ممکن نہیں کہ اُس کے دل میں اُن سے سخت نفرت پیدا نہ ہو۔ اور پرانوں کی اندرونی شہادتوں سے ہی اُسکو اس امر کا یقین نہ ہو جاوے کہ وے مختلف متضاد خیالات کے آدمیوں کی چالبازیوں اور جعلسازیوں کا نتیجہ ہیں جن کو بوجہ جہالت نادانستہ اور خود غرضی میں پھنسکر دانستہ ایسا عمل اختیار کرنے کا حوصلہ ہوا۔ ناظرین کو شاید ہمارے اِس گستاخانہ بیان پر تعجب معلوم ہوگا۔ اور وے بیساختہ کہہ اُٹھیں گے کہ بھلا اگر ایسا ہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ کروڑوں ہندو پرانوں کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ اور لاکھوں روپئے وہ اُن کی کتابیں سُننے۔ اور اُن کی ہدایتوں پر عمل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ خیر عوام کی نسبت تو یہہ کہا جا سکتا ہے۔ اور یہہ ہے بھی سچ۔ کہ وے پرانوں کی اندرونی حقیقت سے بہت کم واقف ہیں۔ بوجہ تعصب وہٹ دہرمی جو کہ جہالت اور باطل پرستی کے لازمی پھل ہیں اُن میں اِس قسم کے وچار و تحقیق کا مادہ ہی نہیں۔ یا بہت کم ہے۔ وے تو رواج کے غلام ہیں۔ بھیڑوں کی طرح بے سوچے سمجھے ایک دوسرے کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اُنہوں نے تو اپنا رہنما اِس ڈھکوسلے کو بنا رکھا ہے۔ کہ "جو کچھ ہمارے باپ دادا مانتے اور کرتے چلے آئے ہیں۔ خواہ وہ کچھ ہی ہو۔ ہمیں بغیر کسی قسم کی سوچ وچار یا حیل حجت کے اُس کی پیروی کرنی چاہئے۔ کیا وے بیوقوف تھے۔ کہ ہم اُن کی پیروی کرنا چھوڑ دیں۔ جو کچھ ہم مان یا کر رہے ہیں۔ سب ٹھیک ہے۔ سناتن دھرم یہی ہے وغیرہ" مگر اِس کا کیا باعث ہے۔ کہ بڑے بڑے ودیا کے بھنڈار اور میمانسا کے فاضل۔ کھٹ شاستروں کے پنڈت بھی بڑی شردھا اور وشواس کیساتھ پرانوں کو مان رہے ہیں۔ اور اُن کی ہدایتوں پر چلنا پرم دھرم سمجھ رہے ہیں۔ اُن کے عندیہ میں شک کرنا سخت بے انصافی ہے۔ جواب میں نہایت ادب سے ہماری گذارش ہے کہ یہہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ بڑے بڑے ہندو پنڈت جو پرانوں کے حامی معلوم ہوتے ہیں۔ دل سے بھی پرانوں کو ویسا ہی مانتے ہیں جیسا کہ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ شاید بہت سے ایسے بھی ہوں جو کہ ویدآدی ستیہ شاستروں کے سدّھانتوں سے عدم واقفیت اور پورانک تعصبات کے اندر پرورش پانے کے باعث مذہبی کو دھرم میں دخل دینا غیر ضروری سمجھتے ہوئے اندھا دھند وشواس کی بنا پر پرانوں کی صداقت میں یقین رکھتے ہوں۔ مگر اکثر پورانک پنڈت اس قماش کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جو کہ دل سے تو پرانوں کو نہیں مانتے اُن کی پول سے بخوبی واقف ہیں مگر صداقت اور پاکیزگی کا اُن کے بھیتر گہرا پریم نہ ہونے کے باعث اُن کے آتما میں اِس قدر بل نہیں ہے۔ کہ وہ جگت کی نندا استتی اور دُنیاوی نفع و نقصان کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے اندرونی خیالات کے اظہار کی جرات کر سکیں۔ اگر اُن کے دل میں کبھی کوئی اِس قسم کا خیال پیدا بھی ہوتا ہے تو وہ خود غرضی مان پرتشٹھا کے بھنگ ہونے کے خوف سے یا اِسی قسم کے کسی اور دباؤ سے وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔ ہمیں بیسیوں ایسے پورانک پنڈتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جنہوں نے تخلیہ میں تو پرانوں کی لغویت اور اُن کا غیر مستند ہونا تسلیم کر لیا۔ مگر عوام کے سامنے جب اُن سے اپنے اندرونی خیالات کا اظہار کرنے کی درخواست کی گئی تو اُنہوں نے پس و پیش کیا۔ اور یہہ کہہ کر ٹال بتلائی کہ ہم گرہستی لوگ ہیں۔ اگر ایسا کریں۔ تو کھائیں کہاں سے۔ لوگ ہماری نندا کریں گے۔ اور ہمیں نقصان پہونچائیں گے۔ وغیرہ۔ علاوہ ازیں مہرشی دیانند اور اُن کے بعد بہت سے آریہ پرشوں نے پرانوں پر جو جو اعتراضات اُٹھائے ہیں۔ اُن کا جواب دینے کی آج تک کسی

پورانک پنڈتوں کو جرأت نہیں ہوئی اور
سناتن پر تو بیسیوں ٹریکٹ لکھہ ڈالے۔ مگر
پرانوں کو مہرشی ویاس کرت
ثابت کرنے کی جرأت سے بڑھ کر پورانک
پنڈتوں کو بھی جرأت نہیں ہوئی۔ اور اگر
کسی نے کچھہ تھوڑا بہت لکھا بھی ہے۔ تو
وہ ایسا اوٹ پٹانگ اور بیہودہ ہے۔ کہ
اُس سے ہمارے دعوے کی تردید ہونے
کے بجائے اُلٹی تائید ہوتی ہے۔ آریہ سماج
کی طرف سے پرانوں کی دھجیاں اُڑائے
جانے پر بھی کسی ودیابھمانی پورانک
پنڈت کا معقول طور پر پرانوں کے ڈیفنس
میں قلم نہ اُٹھانا بلکہ کئی نامی ہندو پنڈتوں
کا مہرشی دیانند کے پرانوں کے متعلق
دعوے کی تائید کرنا ہمارے خیال کو
بھاری تقویت دیتا ہے۔ اور ہم دوبارہ
یہہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ بلا شُبہہ
کوئی آدمی جو ذرا سی بھی عقل رکھتا ہو۔
اگر نرپکش ہو کر پرانوں کی جانچ پڑتال
کرے۔ تو اُسے فوراً اُن کی اصلیت کا پتہ
لگ جاوے گا ٭ نمونہ کے لئے ہم یہاں پر
پورانک دھرم کے مشہور و معروف اُپدیشک
پنڈت **شردھا رام** صاحب پھلوری مرحوم
کو پیش کرتے ہیں۔ جو کہ جیتے جی تو اپنے تئیں
پورانوں کا پورن بھگت ظاہر کرتے رہے۔
اور تحریروں و تقریروں دوارا اُن کی
حمایت پر کمربستہ رہے۔ حالانکہ دل سے وہ
پورانوں کو نہیں مانتے تھے۔ جیسا کہ اُن کی
مشہور تصنیف **ست امرت پرواہ**
سے صاف عیاں ہے۔ اِس کتاب میں پنڈت
صاحب نے پورانوں کے متعلق جو رائے ظاہر
فرمائی ہے۔ وہ بعینہ وہی ہے۔ جس کا
اظہار کہ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش

میں کیا ہے۔ پنڈت جی کو جیتے جی اپنی رائے
ظاہر کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ مکاری سے
جنہوں نے اپنے اندرونی خیالات کو چھپائے
رکھا۔ مرنے کے بعد مذکورہ بالا کتاب سے
اُن کی پول کھلی۔ ہندو سوسائیٹی کے
اندر اِس قماش کے بیسیوں پنڈت اب
بھی موجود ہیں ٭

حال میں ہمارے معزز ہمعصر **آریہ ورت**
رانچی نے دو نئی گھڑنتوں کا پتہ بھوشیہ
پران سے لگایا ہے۔ اِن میں سے ایک
تو عیسائیوں کے فرزند خدا **عیسیٰ مسیح**
کے بارے میں ہے۔ اور دوسری دین اسلام
کے بانی مبانی محمد صاحب کی نسبت۔ اِن شلوکوں میں
عیسیٰ اور **محمد** دونوں نام غیر زبان کے
صاف پڑتے ہیں۔ جن کا کسی سنسکرت
کوش میں پتہ لگانا۔ ریت سے تیل نکالنے
کی کوشش کرنا ہے۔ یہہ دونوں سین بھی
دلچسپ ہیں۔ اور اُن سے پرانوں کے غیر
مُستند اور زمانہ حال کی تصنیف ہونا ایسا
صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے
ناظرین کے ملاحظہ کے لئے اُن کو یہاں درج
کرنے سے باز نہیں رہ سکتے ٭

یہاں پر اِس امر کا اظہار کر دینا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ بھوشیہ پوران کے بعض
نسخوں میں تو یہہ دونوں۔ بیان ملتے ہیں۔
اور بعض میں نادارد ہیں۔ چنانچہ نولکشور
پریس میں جو ہندی بھوشیہ پران چھپا
ہے۔ اُس میں تو ان کا نام و نشان تک
نہیں۔ مگر بمبئی کے چھپے ہوئے بھوشیہ
پران میں حرف بحرف موجود ہیں۔ جس سے
صاف ظاہر ہے کہ اِسی طرح سے بنتے بنتے
اٹھارہ پران بن گئے۔ بلکہ اٹھارہ سے
بھی زیادہ کیونکہ اب تعداد بائیس تک

پہنچ گئی ہے۔ اور نہ معلوم ابھی کہاں
تک پہنچے گی۔ اِن گھڑنتوں کا سلسلہ
ابھی تک بند نہیں ہوا۔ جب کبھی کسی
دیوتا کی مرضی ہاتھ آتا ہے وہ
اِدہر اُدہر کی گھڑنتوں کو شلوکوں میں
منظوم کر کے پرانوں کے اندر گھسیڑ دیتا
جیسا کہ عیسیٰ مسیح اور محمد کی گھڑنتیں
پوران کے اندر گھسیڑی گئیں۔ مگر تعجب
یہہ ہے کہ کسی پورانک پنڈت نے چوں
نہیں کی۔ جب اِس روشنی کے زمانہ میں
یہہ حال ہے تو نہ معلوم جبکہ یہاں
راجوں کا راج تھا۔ اور براہمن دیوتا
کی ہر ایک بات کو ایشور وچن مانا جاتا
تھا۔ سوارتھیوں نے کیا کچھہ نہ کیا ہوگا
قدیم سنسکرت گرنتھوں کے اندر جو گڑبڑ
معلوم ہوتی ہے۔ وہ تمام بلا شُبہہ اُس
تاریک زمانہ میں ہوئی ہے۔ اِس زمانہ
میں رشیوں کے نام سے کتابیں بنانا
عام دستور ہو گیا تھا۔ اور چونکہ براہمن
دیوتاؤں کے سوائے سنسکرت پڑھنے
کا ادھیکار اور کسی کو نہیں دیا جاتا تھا
اور عوام کے دلوں میں اُن کی حد سے
بڑھ کر عزت تھی۔ اِس لئے اُن کی
جعلسازیاں چل جاتی تھیں۔ اِس سے
پاکر اُنہوں نے دل کھول کر گھڑنتیں
کیں۔ اور برہم راج نامہ دو
جو جی میں آیا لکھہ مارا۔ ہم اپنے
بھائیوں سے اِن ہر دو بیانات کو
نرپکش ہو کر ملاحظہ کرنے کی بڑی زور
سے سفارش کرتے ہیں۔ اور پوچھتے
ہیں کہ کیا آپ ایسے صریح ثبوتوں
کی موجودگی میں بھی کہتے اور مانے
جاویں گے۔ کہ پُران وید ویاس جی کی

تصنیف ہیں دو رامن میں جو کچھ لکھا ہے وہ علم و عقل کے انکول ہے اور وید آدی ستیہ شاستروں کے منشا کے عین مطابق ہے؟ عیسیٰ مسیح کی کتھا یوں شروع ہوتی ہے۔ جب شک وغیرہ قوموں نے اس بھارت ورش میں نشور مچایا۔ ان کے شانت کرنے کے لئے مہاراج شالباھن پیدا ہوسکے اور انہوں نے

نوٹ۔ راجہ شالباہن سنہ ۷۸ء میں ہوا۔ اس کے عہد میں سیتھئینز نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ جن کو راجہ نے شکست دی۔ اور فتح کی یادگار میں سمت جاری کیا۔ جو دکھن میں اب تک مروج ہے۔ اس کتھا کے گھڑنے والے کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ جب شالباہن مسیح کی وفات کے بعد ہوا۔ تو پھر دونوں کا ملاپ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

شک وغیرہ قوموں کو تباہ کیا۔ اسی زمانہ میں شالباھن مختلف ملکوں کو فتح کرتے ہوئے ہن دیش (تاتار) میں پہونچے۔ وہاں دہرم کی سہایتا کرتے ہوئے **ہم تنگ** پہونچے اور ہون دیش (یہودیوں کا ملک) میں جا کر پہاڑ کے اوپر ایک شبھہ گورانگ (گورے رنگ والے) منش کو دیکھا۔ جیسے لکھا ہے۔ کہ

हूणदेशस्य मध्ये वै

गिरिस्थं पुरुषं शुभम्।

ददर्श बलवान राजा

गौराङ्गं श्वेतवस्त्र

कम् ॥२२ को भवा

निति तं प्राह स होवा

च मुदान्वितः। ईशपु

त्रं च मां विद्धि कुमा

रीगर्भ सम्भवम् ।२३

म्लेच्छधर्मस्य वक्तारं स

त्यव्रत परायणम् ॥

معنے۔ ہون دیش (یہودیوں کا ملک) کے وسط میں پہاڑ کے اوپر شبھہ گورانگ تھا سفید بستر دھاری ایک شخص کو دیکھ کر مہاراج بولے کہ آپ کون ہیں۔ اس نے خوش ہو کر جواب دیا کہ مجھ کو **کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا ایش پتر** (خدا کا بیٹا) ملیچھ مذہب کی ہدایت کرنے والا اور ستیہ برت پراین جانو۔

یہہ سن کر راجہ نے پوچھا۔ کہ مذہب کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ جواب میں اس نے کہا۔ کہ سچائی کا ناش ہو جانے میں مریادرہت ملیچھ دیش میں آیا۔ اور

ईशामसी च दस्यूनां

प्रादुर्भूता भयंकरी।

तामहं म्लेच्छतः प्राप्य

मसीहत्वमुपागतः ।२४

معنے۔ ملیچھوں کے بیچ میں یہاں خوفناک ناس اتپن ہوا۔ تموگن کو ملیچھ قوموں سے حاصل کرکے

مسیح میرا نام ہوا۔

پھر اس نے راجا کو ملیچھ دہرم کا اپدیش اس طرح پر کیا۔

من کو وید منتر کے جپ (ورد) سے نہایت پاک صاف کرکے۔ انصاف۔ راستگوئی اور دھیان سے سورج وغیرہ لوکوں میں مقیم ایشور کی پوجا کرے۔ وہ ایشور اچل ہے اور تتوؤں (عناصر) کو حرکت دینے والا ہے۔ وغیرہ

یہہ کہہ کر اس نے بتلایا کہ اسی سے تموگن ناش ہوا۔ بعد ازاں

ईशमूर्त्ति हृदि प्राप्ता

नित्य शुद्धा शिवंकरी।

ईशामसीह इति च मम

नाम प्रतिष्ठितम्।

معنے۔ میرے ہردے میں نت شوبکری (کلیان کرنے والی) ایش مورتی پراپت

ہوئی - اِس لیئے میرا نام ——

عیسیٰ مسیح ہوا

اِس پر راجہ شالباھن نے پرنام کر اُن کو اُس بہیانک جگہہ میں رکھا۔

—— دیکھیئے ناظرین! کیسی عجیب کتہا ہے - کیا زمانہ اصلی میں کتہا کو کہہ کر

دیاس جی مہاراج

سے پہلے عیسیٰ مسیح کا ہونا نہیں تبلایا گیا: صرف انہیں سے پہلے کنوں - بلکہ عیسیٰ مسیح کا برہما سے ہی پہلے ہونا ٹھہرتا ہے - کیونکہ اسی پوران کے اندر اٹھارہ پورانوں کی بہیا ایش ہندوؤں کے اِس مشہور مقولہ منتر

अष्टादश पुराणानाम
कर्त्ता सत्यवती
सुतः "

{ اٹھارہ پرانوں کا مصنف
ستیہ وتی کا بیٹا
یعنی ویاس ہوا ۔ }

کے برخلاف برہما جی کے جگت پرسدہ پانچویں مُنہہ (یہہ کون مُکھہ ہے) سے بتلائی گئی ہے - جیسا کہ پرتی سرگ کھنڈ ۳ کے مندرجہ ذیل شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے ——

ब्रह्मक्षत्रे तथा चो
भौ वैश्य शूद्रौ नृ

पीत्तमन्तम। मुखनि
यानि चत्वारि तेभ्यो
वेदाविनिसृताः २२ य
त्तु मुखं महावाहो पञ्च
मेलोक विश्रुतम्।
अष्टादश पुराणानि ते
तिहासानि भारत। २६
निर्गतानि ततस्तस्मात्
मुखात्कुरुकुलोद्वह।

معنے - برہما کے چاروں مکھوں سے برہمن - کشتری - ویشیہ - اور شودر پیدا ہوئے - اور اُس کے چاروں مکھہ سے چاروں وید ہی نکلے - ہے مہاباہو جو برہما جی کا جگت وکہیات پانچواں مُنہہ ہے اُس سے مع اتہاس کے اٹھارہ پوران برآمد ہوئے -

یہہ تو ہوئی عیسیٰ مسیح کی کتہا -

اب محمد صاحب کی کتہا ملاحظہ فرمائے -

شالباھن عیسیٰ کو دارون (بہیانک) ملیچھہ ستہانوں میں ستہاپت کر اپنے وطن کو واپس آ گئے - اور اشومیدھ یگیہ کئے - پھر ساٹھہ برس راج کر کے سورگ کو پدھارے - شالباہن کی نسل میں دس راجہ ہوئے - پانچسو برس راج کر کے وے لوگ بھی لوکانتر کو پراپت ہوئے - اُن کے بعد دھرم مریادا رفتہ رفتہ زمین پر گھٹنے لگی - اِس کے بعد اِسی خاندان کے راجہ بھوج دھرم مریادا کا ناش ہوتا دیکھہ دس ہزار فوج لے کر مع کالیداس کے دگوجے کے لیئے نکلے - دریائے سندھ کو عبور کر کے مُلک قندھار کے ملیچھوں اور کشمیر کے شٹھوں کو جیت اور اُن لوگوں سے بہت سا دھن لے اُن کو اپنا مالگذار بنایا ——

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ
आचार्य्येन समन्वितः २
महामद इतिख्यातः
शिष्य शाखा समन्वितः।

معنے - اُس زمانہ میں ملیچھوں کے آچاریہ سے (بھوج راجہ) کی ملاقات ہوئی - اُس آچاریہ کا نام

महामद (محمد) تھا -

جو اپنے شاگردوں (شِشوں) کے ہمراہ تھا - بعد ازاں راجہ بھوج نے گنگا جل چندن وغیرہ سے ریگستان میں مقیم مہادیو کی پوجا کر من سے

ششتی کرنا شروع کیا ۔

نوٹ۔ اِس ششتی میں مہادیو

"मरुस्थल निवासिनः"

نیز

"म्लेच्छैर्गुप्ताय"

ان دو صفات کے استعمال سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ مہادیو وہی ہیں۔ جو کہ مکہ شریف میں مقیم کہے جاتے ہیں۔ جہاں سکھوں کے گورو نانک صاحب کے تشریف لے جانے اور اُن کے پاؤں کے ساتھ مکہ کے مندر کے گھومنے کا جھگڑا بھی مشہور ہے۔ مرو دیش سے مراد عرب دیش سے معلوم ہوتی ہے۔ اور

"म्लेच्छैर्गुप्ताय"

ہونے کا بھاؤ تو ناظرین سمجھتے ہی ہوں گے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے زیر تاویل ہونے کا ہے۔

اِس ششتی کو سُن کر مہادیو بولے۔ کہ اے راجن! یہہ سرزمین ملیچھوں سے دُوشت ہے۔ اِس کو باہیکا بھی کہتے ہیں۔ اِس مُلک میں آریہ دہرم نہیں ہے۔ گزشتہ زمانہ میں مہا مایاوی ایک تر پوراسُر پیدا ہوا۔ جس کو ہم نے دکھن میں ہی جلا دیا تھا۔ وہی تر پوراسُر

श्रायोनिः स वरोम

तः प्राप्तवानदैत्

ध्वंनः। महामद

इति ख्यातः पैशाच

कृति तत्परः॥१३

معنے۔ ویت وردہن وہ مجھ سے ور حاصل کرکے

महामद (محمد)

نام سے مشہور ہو کر پیشاچ کرم میں تت پر ہوا ہے۔

اِس لئے اے راجن تم کو دہورت پیشاچ دیش میں جانا مناسب نہیں۔ میری مہربانی سے تیری شدھی ہو جائے گی۔ اِس کو سُن کر راجہ بھوج اپنے مُلک میں واپس چلے آئے۔ تب

महामदश्च तैः सार्धं

सिन्धुतीरमुपाययौ।

उवाच भूपतिं प्रेम्णा

मायामद विशारदः।

तवदेवो महाराजाः

मम दासत्वमागतः।

ममोच्छिष्टं तभुञ्जी

यात यथानत्पश्य

भोनृप। इति श्रुत्वा

तथा दृष्ट्वा परम

विस्मयमागतः।

म्लेच्छधर्मे मतिश्चा

सीत तस्य भूपस्या

दारुणो तच्छ्रुत्वा का

लिदासस्तु रुषा प्राह

महामदम् मायाते

निर्मिता धूर्त नृप

मोहन हेतवे। हनि

ष्ये दुराचारं वाहीक

पुरुषाधमम्॥

معنے۔ محمد بھی اُن لوگوں کے ہمراہ سندھ کے کنارے تک آیا۔ اور مایا میں اتمینت نپُن محمد پریم پورو‌ک راجہ سے بولا۔ کہ اے راجن! تمہارا دیو (مکیشور) میری غلامی میں آیا ہے۔ اور میرا جو ٹھا کہاتا ہے جیسا اے راجن! تم دیکھو۔ یہہ سُن کر راجہ بھوج نہایت حیران ہوئے۔ اور اُن کی بُدہی بھینک میچھ

دہرم کی طرف مایل ہوئی - یہہ سُن کر
کالیداس غضبناک ہوکر محمد سے بولے -
ارے دہورت میرے راجہ کے پہسلانے
کے لئے تم نے مایا سران کی ہے - اے
باہیکا دیش میں پیدا ہوئے دُر
آچاری کمینے تجہہ کو میں ناش کرونگا -
یہہ کہہ کر کالیداس نے "نوارنوجپ"
کیا جس سے

भस्मभूत्वा समायावी

म्लेच्छ देवत्वमाग

तः । भयभी

तास्तु च्छिष्याः देशं

बाह्लीकमाययुः ।२९

معنے - وہ مایاوی (پہلی) بہسم
ہوکر ملیچہہ دیول (یہہ نئی قسم کا
دیول ہے - جو ملیچہہ کی صفت سے
موصوف ہے) بنگیا اور اُس کے شاگرد
تمام خوف زدہ ہوکر باہیک دیش
کو چلے گئے ٭

— پہر وے شِشیہ (شاگرد)
اپنے گورو کی بہسم کو لے زمین
کے اندر دفنا کر وہیں رہنے لگے -
اور وہیں اُن کا تیرتہہ ستہان
ہوا - ایک رات وہ مایاوی
اُن کا گورو (محمد) پیشاچ
روپ دہارن کر بہوج راج
کے پاس گیا - اور اِس طرح
سے بولا ٭

आर्य्य धर्म्मो हि ते राजन्

सर्वधर्म्मोत्तमः स्मृतः ।२४

ईशाज्ञया करिष्यामि

पैशाचं धर्म्म दारुणम्

लिङ्गच्छेदी शिखाहीनः

श्मश्रुधारी स दूषकः ।२५

उच्चालापी सर्वभक्षी

भविष्यति जनो मम ।

विना कौलं च पशवः

तेषां भक्ष्या मता मम ।२६

معنے - اے راجن! تمہارا
آریہ دہرم سب سے اعلےٰ ہے - (لیکن)
عیسیٰ کے حکم سے خوفناک پیشاچ
مذہب کو میں قایم کروں گا - اور
میرے پیرو لنگ چہیدی (مُراد
ختنہ سے ہے) شکہا ہین - (جس کے
سر پر چوٹی نہ ہو) داڑہی
والے خراب اونچا بولنے والے -
(کیا یہاں اذان سے مُراد ہے) اور
سرو بہکشی (سب کچھہ کہا جانے والے)
ہوں گے - اور میرے مت کے مطابق
سور چہوڑ کر سب کچھہ اُن کی خوراک
ہوگی ٭

मुसले नैव संस्कारः

कुशैरिव भविष्यति ।

तस्मान्मुशलवन्तो हि

जातयो धर्म्म दूषकाः ।२७

معنے - کُش کی مانند اُن کا موصل
سا ہی سنسکار ہوگا - اِس لئے دہرم
دوشک یہہ قوم موصل وان کہلائے
گی - یہہ پیشاچ دہرم تبلاکر وہ ملیچہہ
دیو غایب ہوگیا ٭

— پیارے ناظرین! ہم نے دونوں
کتہائیں جوں کی توں آپ کے پیش
نظر کردی ہیں - اب اِن کی گہرائت
پرنکہش بہاؤ سے وچار کرکے کسی
نتیجہ پر پہونچنا آپ کا کام ہے -
دونوں بیان ایسے صاف اور عام
فہم ہیں کہ اُن پر کسی قسم کا زیادہ
حاشیہ چڑہانا فضول ہے ٭

— پیارے بہولے بہالے ہند و بہائیو!
ہم آپ کو پرماتما کے نام کا واسطہ
دیکر پوچھتے ہیں - کہ کیا پورانوں کے
کپول کلپت ہونے کے متعلق ایسی
صاف شہادتوں کی موجودگی میں
بہی آپ کا کانشنس گواہی دیتا ہے
کہ پوران **ویاس دیو** اور کسی
اور رشی منیوں کی تصانیف ہوسکتے
ہیں - ہم دہرم اور ستیا ہی کے نام پر
آپ سے دریافت کرتے ہیں - کہ کیا
کبہی بہی آپ نے پورانوں کی تعلیم کو

عقل کے ترازو پر رکھ کر تولا ہے؟ ہرگز
نہیں۔ اگر تم اِن کو وچار پورو‌ک پڑھنے
اور سُننے کی تکلیف گوارا کرتے تو مُدت
سے ان کو تلانجلی دے چکے ہوتے۔ اب
بھی سنبھل جاؤ۔ اگر صبح کا بھولا شام
کو گھر آ جاوے تو بھی غنیمت ہے۔ اگر اب
بھی تم اپنی اصلیت کو پہچانو اور پورانوں
کی ناپاک توہمات اور وسوسات سے پُر
تعلیم سے مُنہ موڑ کر ستیہ سناتن وید
بھگوان کی شرن میں آ جاؤ۔ تو تمہارا
جلد کلیان ہو سکتا ہے۔ آریہ سنتان!
کچھ تو ہوش کر۔ جن پورانوں نے
تجھے اِس رساتل تک پہونچایا کہ جہاں
تو دُنیا کی تمام قوموں کی سرتاج
اور رہبر تھی۔ آج در در کی بھکاری
بن رہی ہے۔ اُنہیں پورانوں کو تو نے
اپنے گلے کا ہار بنا رکھا ہے۔ پھر تیرا
اُدھار کیونکر ہو۔ اِس غلالت کے ڈھیر
پر آسن جمائے تمام کرم دھرم سے
رت ہو کر کیا تو اپنے کھوئے ہوئے جلال
کو پھر حاصل کر سکتی ہے؟ تین کال میں
نہیں۔ اگر تجھے اُٹھنا منظور ہے۔ اگر تو دُنیا
کی طاقتور قوموں کے پاؤں تلے کُچلی جا کر
نیست ہو جانا نہیں چاہتی۔ اگر تجھے دُنیا دی
ست شاستروں کے جال میں پھنسکر رشیوں
مُنیوں کی عزت پر بٹہ لگانا منظور نہیں ہے۔
تو اسے آریہ سنتان مہرشی دیانند کے
اِس سنگھ ناد کو گوش ہوش سے سُن۔ کہ
آریہ سنتان کا اُدّھار تبھی ہوگا۔
جبکہ وہ پورانک پاکھنڈ جال سے نکلکر
ستیہ سناتن ویدک دھرم کے انکُول
آچرن گرہن کرے گی۔

ریویو

رشی دیانند کرت ویدانت دھوانتی نوارن کا انگریزی
ترجمہ از بابو ارجن سنگھ جی ایڈیٹر اخبار آریہ پتر کا لاہور
مطبوعہ ویدک یتنترالیہ اجمیر۔ قیمت فی جلد ۱۰/ رشی
کی کتاب کا یہ با محاورہ عمدہ ترجمہ ہے۔ شروع میں ایک
دلچسپ اور کارآمد تمہید علاوہ دیباچہ کے لکھی گئی
ہے۔ جس میں مترجم نے نوین ویدانت کی اصلیت ظاہر
کرنے کے علاوہ ویدانت کے کھنڈنات پر بھی بیان
کیا ہے۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ اسی طرح رفتہ رفتہ رشی
کی جملہ تصنیفات کا انگریزی ترجمہ پبلک کے ہاتھ میں ملا کریگا۔

آتشک اور سوزاک کی ماہیت اور علاج پر
ایک عالمانہ لیکچر جسے بنی نوع انسان کے ایک خادم نے
انگریزی زبان سے ترجمہ کیا۔ مطبع کوہ نور میں چھپا ہے۔
ملنے کا پتہ۔ منیجر امپیریل ایجنسی انارکلی لاہور۔
قیمت فی جلد ۸/ یہ رسالہ صرف ۸۲ صفحوں کا معمولی
کاغذ پر ہے۔ اِس لحاظ سے تو اِس کی قیمت زیادہ معلوم
ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اندر ایسے دو مرضوں سے بچنے
کی ہدایت ہے۔ جنہوں نے کہ اس وقت گھروں کے گھر
تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہدایات کہ ان مرضوں سے بچنے
کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اُن پر جہاں حسب ضرورت
عمل کرنا چاہئے وہاں علاج ہمیشہ ڈاکٹر یا طبیب کی
رائے سے ہی کرنا ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ بعض جگہوں
میں بدمعاشوں کو بدمعاشی کے خراب جسمانی نتایج
سے بچ کر بدمعاشی کرنے میں جو مدد دی گئی ہے۔
اُس پر اگر نوٹ دئے جاتے اور صاف کر دیا جاتا کہ
پاپ ہمیشہ پاپ ہی رہتا ہے۔ خواہ اُس کے جسمانی
نتایج سے انسان بچنے کی ترکیبیں کرلے تو بہت ہی
اچھا ہوتا۔ بعض باتیں جو انگریزی خوان ناظرین
کی آسانی سے سمجھ آ جاتی ہیں۔ اُنہیں اُردو
والوں کے لئے زیادہ تشریح اور صراحت کیساتھ بیان
کرنے کی ضرورت تھی۔ جو تحریک انسانوں کو جسمانی
خرابیوں سے بچ کر صحت قایم رکھنے میں مدد دے۔ اُسکی
ہمیشہ قدر ہی ہونی چاہئے۔ اور اِس لئے اِس رسالہ
کا مطالعہ کر چھوڑنا قصہ خوانی وغیرہ کی نسبت اچھا ہی۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

راولپنڈی آریہ سماج

۸ر جولائی کو لوکل پرچار منڈلی کے ممبران پنڈت سیتا رام
جی شاستری۔ چودھری گیان سنگھ جی۔ و لالہ کیول رام
جی راولپنڈی سماج کی طرف سے اور مہاشے چھتر سنگھ
جی کجل پورے حضرو میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں ملک
گیان چند جی پوسٹ ماسٹر حضرو نے جو ایک نہایت پریمی
اور درڑھ آریہ ہیں۔ اِس منڈلی کا اچھی طرح ستکار کیا
اور اُسی دن پنڈت سیتا رام جی نے ان کی لڑکی کا
مُنڈن سنسکار اور اُن کے لڑکے کا نام کرن سنسکار
کرایا۔ ملک جی نے ان سب بھائیوں کے پہونچنے سے پہلے
ہی سب سامان طیار کر رکھا تھا۔ ایک باغ میں جا کر
سنسکار کرائے گئے۔ موقع بہت اچھا تھا۔ مگر افسوس
یہاں کے لوگ آریوں کا نام سُن کر ہی نفرت کی نگاہ
سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ شام کے وقت لیکچر اور صبح کے
وقت ہون یگ آدی کے لئے بذریعہ خاص منادی
لوگوں کو کہا گیا۔ مگر بہت کم لوگ دھرم کاریہ میں حصہ
لینے والے اور اُپدیش سُننے والے نظر آئے۔ خیر پنڈت
سیتا رام جی نے شام کو لیکچر دیا۔ حاضرین پر بہت
اچھا اثر ہوا۔ جتنے بیٹھے تھے وہ بہت اچھی طرح کر
سُنتے رہے۔ اور ایسے اُپدیش کی ضرورت محسوس
کرتے تھے۔ اگر اس موقع پر حضرو میں پرتی ندھی
سبھا یا راولپنڈی آریہ سماج پرچار کا پربندھ
کرے تو بہت کچھ آشا ہے۔ ملک گیان چند جی جیسے
پریمی پُرش بہت کچھ پرچار میں مدد دے سکتے ہیں۔

ملک جی نے سب بھائیوں اور دیگر دوستوں کو بھوجن کے علاوہ عـہ روپیہ پنڈت جی کو دکشنا۔ اور راولپنڈی آریہ سماج کو ہے۱۲ واسطے کرایہ وغیرہ پرچار منڈلی کے علاوہ۔ ۵ر یتیم خانہ جلندھر۔ ۵ر یتیم خانہ اجمیر ۵ر کنیا مہاودیالہ ۵ر وید پرچار فنڈ میں دان دئے۔ ملک گیان چند جی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ اتنی دور رہتے ہوئے بھی اپنے بچوں کے سنسکاروں کے علاوہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے راولپنڈی سے منڈلی کو بلایا۔ اور ہر ایک کا اچھا ستکار کیا۔ لارنس پور سٹیشن پر پہونچکر لالہ دولت رام جی سٹیشن ماسٹر نے بھی بہت ستکار کیا۔ اگر لالہ دولت رام جی ملک گیان چند جی کے ساتھ ملکر کچھ پربندھ کریں تو حضرو میں پرچار کا پربندھ بہت عمدہ ہو سکتا ہے۔ مورخہ ۱۵ جولائی کو سیتا بک جلسہ کی کارروائی کے بعد ایک مسمی رامچرن کو جو کئی سالوں سے پٹھانوں کے ہاتھ آکر مسلمان ہو گیا تھا۔ سماج مندر میں شدھ کیا گیا ٭ راقم نامہ نگار راولپنڈی ٭

دہلی میں پورانکوں کا منڈل اور آریہ سماج کا کرتویہ

منشی دین دیال جی مہان منتری بھارت دھرم مہامنڈل کا ایک نوٹس جو انہوں نے جیٹھ شدی پنچ رس سمت ۱۹۵ بکرم کو شایع کیا ہے۔ میری نظر سے گذرا۔ خیال تھا کہ پنڈت جی مہاراج نے یہہ جلسہ پورانک دھرم پھیلانے کے لئے کیا ہوگا۔ اور شاید اس کے ذریعہ سے اس امر کی کوشش کیجاوے کہ ہندوؤں کی مختلف سمپردایوں میں ایک قسم کا اتفاق اور شانتی پھیلائی جاوے۔ لیکن جس وقت اس نوٹس کو شروع سے اخیر تک پڑھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ پنڈت جی نے ابھی سے اپنی عادت کے مطابق آریہ سماج پر کٹاکش شروع کر دئے ہیں۔ مفصل ذیل الفاظ اس امر کی شہادت کے لئے کافی ہیں۔ (دیکھو نوٹس صفحہ ۲ سطر ۲۳۔ پیراگراف ۴ و ۵) ——

" جو لوگ کرم اُپاسنا کا اچھید کر رہے تھے۔ سدا چار کے بندھن کو شتھل کرنے ہی میں اپنی بدھی کو ویئے (خرچ) کر رہے تھے۔ ویدک مریادا کو نشٹ بھرشٹ کرنا ہی ویرتا سمجھ رہے تھے۔ اور جن کو آدھونک ودیا اور ولایتی وگیان پر بڑا ابھمان تھا وہ سب مہامنڈل کے سو پنڈتوں کی گُپتی یکت بھاشا سن کر شانت اور نراست ہو گئے ہیں۔ ایوم دینم کتنے ہی دھرم سے بھولے ہوئے اپنے پراچین مارگ پر پھر سے چلنے لگے ہیں؟" دیو مورتیوں کا اناد کرنے والے پشچاتاپ کر رہے ہیں۔ پتروں کی تلانجلی بند کرنے والے اپنے کرتویہ سے گھبرا گئے ہیں۔ اور **پتی برت دھرم کو دھول میں ملانے والے دھول کی طرح اُڑ رہے ہیں؟؟** آریہ سماج کے پرزور اُپدیشوں نے پورانکوں کو جڑ سے ہلا دیا ہے۔ اور وہ اپنی حفاظت کے لئے طرح طرح کی دھوم مچا رہے ہیں۔ کہیں بھارت دھرم مہامنڈل کے نام سے کام جاری کیا جا رہا ہے۔ کہیں سناتن دھرم سبھائیں۔ کہیں ورن آشرم دھرم پردھنی سبھائیں۔ اور ان سب سے بڑھکر آج کل برہم اور رام سبھاؤں کا زور ہے۔ یہہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ صرف اسوجہ سے کہ آریہ دھرم کے سچے اور زبردست اصولوں کو چھپانے کے لئے کوشش کیجاوے۔ اور لوگوں کو نفرت دلا کر ان کے اُپدیشوں میں بھی جانے سے روکا جاوے۔ تاکہ وہ اُسی پورانک کھوکھلی تعلیم کی غلامی میں پھنسکر ست است کے نرنے کرنے سے باز رہ جاویں اور ویدک دھرم کے اٹل سدھانتوں۔ گمبھیر اور شانتی دایک اُپدیشوں کو سنکر اپنے ذرایعے سے آگاہ ہو کر ان کے دام سے نہ نکل جاویں۔ غرضیکہ یہہ جو کچھ کام ہے۔ صرف ست کو چھپانے کے لئے ہے۔ آریہ سماج کا مہتو ایسی ایسی سبھاؤں سے کچھ کم نہیں ہوسکتا لیکن تھوڑے عرصہ کے لئے ناواقف لوگ ضرور ظاہرا جاہ و حشمت اور ٹھنک اہتمام کو دیکھکر دھوکا میں پڑ جاتے ہیں اور راستی سے کوسوں دور چلے جاتے ہیں۔ پس مناسب ہے کہ دہلی میں آریہ سماج کا بھی ایک مہان اُتسو انہی تاریخوں میں یعنی ۱۰ اگست سے ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تک کیا جاوے۔ ہر ایک آریہ پرتی ندھی سبھا اور ہر ایک آریہ سماج کے ممبر کا فرض ہے کہ وہ اس موقع پر دہلی سماج کے اُتساہ کو بڑھائے ٭ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرنے سے سماج کو ایک بڑی بھاری ہانی پہونچیگی۔ اور چونکہ دہلی تمام صوبوں کی پرتی ندھیوں کا مرکز ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کا دارالخلافہ ہو چکا ہے۔ نیز مہابھارت کے پرانے اتہاس سے اس کا ایک خاص قسم کا تعلق ہے۔ اور شمالی ہندوستان میں ایک بڑا تجارتی شہر ہے۔ لہذا دہلی سماج کی جڑ کو مضبوط بنانے کے لئے آریہ پُرشوں کو اس سے بڑھکر موقع نہیں ہوسکتا۔ آشا ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کا ممبر اس کے متعلق اپنے فرض کو سوچیگا۔ دہلی سماج کچھ طاقتور سماج نہیں ہے۔ لیکن جس ہمت اور دلیری سے اس نے پورانکوں کی بڑی بڑی مہاسبھاؤں کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ عام لوگوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ امسال مہاراجہ دربھنگہ نے چودہ ہزار روپیہ دیکر اور اپنی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق بخشنے کا وعدہ فرماکر پورانکوں کو ہمت دلائی ہے۔ پس آریہ سماجکوں کو بھی دلیری سے اس موقع پر دھرم پرچار کرنا چاہئے۔ اُسکو ہر آریہ پُرش محسوس کر سکتا ہے۔ میری خیال میں اس وقت دھرم کا پرچار حتی الوسع بہت زور شور سے ہونا چاہئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو ضرور اپنے فرائض پر دھیان دینا چاہئے۔ تاکہ آریہ سماج کی عظمت میں کسی طرح کا فرق نہ پڑ سکے۔ سماج کے بڑے بڑے اُپدیشکوں بھجنیکوں اور پنڈتوں۔ مہدر پُرشوں کو ضرور تشریف لاکر مہان ویدک دھرم کے مہتو کو پرگٹ کرنا چاہئے۔ اور دہلی آریہ سماج کی ہر ایک طرح سے سہایتا کر کے اس کی ہمت کو بڑھانا چاہئے ٭ **آریہ دھرم کا سیوک**

بھاگیرت لال ممبر آریہ سماج دہلی ٭

سنسار کی گتی

کیا یہہ وہی برہمہ رشی دیش ہے ؟

کوئی زمانہ تہا کہ اس برہمہ رشی دیش میں لڑکیوں کو بہی یگیوپویت پہنایا جاتا تہا۔ وید وغیرہ ہی نہیں بلکہ وہ بہی پنڈتوں کی طرح برہمہ چریہ کا سیون کیا کرتی تہیں۔ اور بعض آجی پرنا تمہ رہتا۔ بلکہ جنم سے مرن پریّنت ہی بعض کماری کنیا تہیں برہمہ چاری رہی ہیں۔ یہی وجہہ تہی کہ اُس وقت گارگی بہری سبہا میں بیٹہہ سکتی تہی "اس عورت نہیں ہوں کیونکہ بے بس نہیں ہوں اندریوں کی غلام نہیں ہوں۔ اے سبہا میں بیٹہنے والو! وشئوں کے غلام جو نیکی پر بہہ تم ستری ہی ہو" لیکن افسوس اُسی برہمہ رشی دیش کے اندر ایک بہی برہمچارنی نہیں ملتی۔ پانچال پنڈتا میں لکہا ہی کہ دہرم سالہ کے چودہری ٹہاکر داس کی لڑکی کو یگیوپویت سنسکار ہوا۔ لیکن اس سنسکار کے پہلے تجویز ہوئی کہ بی بی ساوتری کو یگیوپویت دھارن کرا کے اُسے گورو منتر کا اُپدیش دیوے۔ اسپر شک پیدا ہوا کہ جسکا خود یگیوپویت سنسکار نہیں ہوا وہ کیسے یگیوپویت دینے کا ادہیکار رکہتی ہے۔ تب سوال یہہ پیدا ہوا کہ ساوتری کو کون یگیوپویت دیوے۔ افسوس کہ گارگی کے دیش میں ایک بہی عورت نہ ملی جسے کہ یگیوپویت دینے کا ادہیکار ہو جسکی وجہہ سے کہ لالہ دیوراج جی نے پہلے ساوتری کو یگیوپویت پہنایا اور پہر اُسے چودہری ٹہاکر داس کی لڑکی کو یگیوپویت دھارن کرنے کے لایق بنایا۔ ہا! کیا آریہ ورت اسیطرح ڈوبی رہیگی ؟ اور کیا برہمہ چریہ پالن تہہا گروکل کے اپاؤ سے اب آگے بہارت اسی طرح وِلاپ کرے گا !

آریہ ورت کو ایسے قابو کرنا مشکل ہی

بہارت پورانک مہا منڈل کے آئیندہ دہلی والے جلسے کی دہوم دہام کا شور مچ رہا ہی۔ پورانک لوگ سمجہہ رہے ہیں کہ مہاراجہ دربہنگہ کا چودہ ہزار روپیہ ویدک دہرم کی ترقی کو روک دیگا۔ اور بعض بعض آریہ پُرش بہی سمجہہ رہے ہیں کہ اس نمایش سے پورانک منڈل ویدک دہرم کو کچہہ نقصان پہونچاویگا۔ لیکن ہم نہیں سمجہتے کہ ان بہائیوں نے کیونکر یہہ نتیجہ نکالا ہے جبکہ آریہ ورت میں کہ دہرم کے لیے سر لگر ملہند فقیروں اور دہوتی۔ اگر جیسے کہ ایک برہمنوں نے بہارت کو ہلا دیا تہا۔ اُس پورانک ملی ہیں کیا اسوقت بہی آڈمبر سے کوئی کام نکال سکتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ سچائی کی ایسے سمے میں زیادہ تر روشنی پہیلے گی بشرطیکہ ویدک دہرم کے سپاہی نیک نیت اور حوصلہ مند ہوں ہم اس موقع کو مبارکباد کہتے ہیں اور امید رکہتے ہیں۔ کہ آریہ اُپدیشک گن بے خوف ہو کر اس موقع پر ویدک دہرم کا جہنڈا گاڑ دیں گے ۔

کیا یہہ عالمگیر جنگ کے سامان ہیں ؟

چین کی جو خبریں آ رہی ہیں اُن میں عجیب طرح کا شک و شبہہ بنا رہتا ہے۔ کبہی خبر اُڑ رہی ہی کہ ممالک غیر کے ایلچی کل کے کل مارے گئے۔ اور یہہ خبر آئی ہے کہ ابتک وہ محفوظ ہیں۔ لیکن چونکہ ہو خیال کہ خبریں چین کی ہی شاہی ملازموں کی معرفت آتی ہیں۔ اسلئے قابل اعتبار نہیں ہیں۔ گورنمنٹ چین کے باکسر نامی باغیوں کے ساتہہ شامل ہونے میں اب کوئی شبہہ باقی نہیں رہا۔ لیکن جس طریقہ پر کہ دُنیا کی عیسائی طاقتوں نے اِس موقع پر باہمی کارروائی کی ہی اُس پر خوف ہوتا ہے کہ مبادا ایک عالمگیر جنگ نہ چہڑ جاوے۔ روس تو ایکطرف اپنی اُڑائی چال الگ ہی چلا رہا ہے اور اُسنے دوسری طرف اکیلے چین کے ساتہہ جنگ چہیڑ دی ہی۔ جاپان اور روس کی آپس میں سخت حسد ہی اور اسلئے جہاں دوسری طاقتیں جاپان کو زیادہ فوج بہیجنے کے لئے زور دے رہی ہیں۔ وہاں روس نہیں چاہتا کہ جاپان زیادہ عزت اور طاقت حاصل کر لیوے۔ ان حالات میں ہم فرانس اور انگلینڈ کی باہمی رنجش کو بہی نہیں بہول سکتے۔ ہمیں شبہہ نہیں کہ جونکہ چین نے تمام دُنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں کہڑے ہو کر اُن کے مقابلہ کی جرات کی ہے۔ اسلئے اسوقت سب ہی اُسپر یورش کریں گی۔ لیکن ہمیں کلام نہیں کہ اگر چین کی تباہی کے بعد تقسیم سلطنت چین کی نوبت آئی تو غالب ہی کہ ان طاقتوں میں باہمی ہم جنگ چلیگی اور پہر اگر (ایشور نکری) عیسائی قوموں کا باہمی جنگ شروع ہو گیا تو ہم نہیں خیال کر سکتے کہ دُنیا کی کیا حالت ہوگی۔ نصف صدی سے زیادہ کی خاموشی ظاہر کر رہی تہی کہ شاید یوروپین قوموں میں اخلاق نے واقعی ترقی کی ہے۔ اور کہ وہ اپنے ہم جنسوں کے گلے کاٹنے کے کام سے متنفر ہو چکی ہوں گے۔ لیکن اسوقت کا عیسائی قوموں کا عمل ظاہر کر رہا ہی کہ اس نصف صدی سے زیادہ کے ضبط نے اُن کے جنگی جوش کو ویسا ہی تیز کر دیا ہی جسطرح پر کہ برسات کی دہوپ بوجہہ کچہہ عرصہ دبی رہنے کے سخت تیزی دکہاتی ہی۔ اس حالت کو دیکہکر ہمیں بے اختیار یہہ کہنا پڑتا ہے کہ جبتک ویدک دہرم کی روشنی مغربی قوموں کے اندر نہیں پہونچتی تب تک اُن سے کشت و خون کے بند کرنے اور حیوانی جذبات کو روکنے کی امید رکہنا عبث ہے ۔

چینی حکمت عملیاں اور جاپان کی نصیحت

چین والے خواہ وحشی ہی کیوں نہ کہلائیں لیکن ہیں بڑے ہوشیار چنانچہ ایک انگریز مصنف نے بہی چینی لوگوں کی عادات کی نسبت لکہتے ہوئے مانا ہی کہ گو اُنہیں دغاباز کہا جاتا ہی تاہم یہہ اتہام اُنکی نسبت غلط ہی۔ بلکہ یوروپین لوگ چونکہ کاروبار میں اُنکی عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسلئے کسیقدر جہنجہلا کر اُنہیں مکاری کا خطاب دیا کرتے ہیں۔ اب چین کی گورنمنٹ نے بہی اپنی عقل کا ثبوت دیا ہی۔ شاہ جاپان کو شہنشاہ چین نے لکہا ہے کہ عیسائی وحشی لوگ ہم مشرقیوں کو دبانا چاہتے ہیں۔ تم ہم ایک ہیں۔ تمہیں تو ہماری مدد کرنا چاہئے نہ کہ اُلٹا اجنبیوں کے بہکانے سے ہمارے گلے پڑنا۔ اسکا جواب جاپان کی طرف سے یہہ ملا ہی کہ چین کو چاہئے کہ سلطنتہای غیر کے تمام متعلقین کی حفاظت کرے۔ باغیوں کو سزا دے۔ اپنے ملک میں امن قایم کرے۔ اور پہر کسی کو

اُپدیش (۱۵)

वह्नेर्यथा योनिगतस्य मूर्तिर्न दृश्यते नैव च लिङ्गनाशः। स भूय एवेन्धनयोनिगृह्यस्तद्वोभयं वै प्रणवेन देहे॥

"وہ جس طرح پر کہ اپنے ظہور کی جگہہ میں موجود ہوتے ہوئے بھی اگنی کا روپ دکھائی نہیں دیتا لیکن ساتھہ ہی اُس کا نشان بھی غایب نہیں ہو اور وہ (اگنی) پھر بھی اپنے ظہور کی جگہہ ہی حاصل ہونے کے لایق ہے - اِسی طرح پر اپنے جسم کے اندر پھر تو یعنی اونکار رستے دونوں کو جانو" سارے جہان کی چیزوں میں اگنی موجود ہے - کون سی جگہہ ہے - جہاں یتن کرنے سے اگنی کا پرکاش نہیں ہو سکتا - جب تک کہ اُسے ساکشات نہ کیا جاوے - کیا کوئی شخص بھی اُس کے درشن کر سکتا ہے؟ کاٹھہ اور لوہا - مٹی اور کپڑا - کس کس چیز کے اندر اگنی نہیں - لیکن مورکھہ اُسے دیکھہ نہیں سکتا - مورکھہ کو کہو کاٹھہ میں اگنی ہے - فوراً ہنس دے گا کہ کیا کاٹھہ میں اگنی ہے! کیوں حواس ہوتے ہو - اگر لکڑی میں آگ ہو تو لکڑی جل نہ جاتے اُس سے شعلے نہ بلند ہوں؟" لیکن رگڑ کر اُسے آگ پیدا کر کے دکھلا دو - اُس وقت مان جاتا ہے - اور حیران بھی ہوتا ہے - اُس وقت اُسے ماننا پڑتا ہے - کہ گو اگنی کی مورتی لکڑی میں دکھائی نہیں دیتی - تاہم اُس کے چِنھہ کا اُس میں ناش بھی نہیں ہے - اِسطرح پر گو پرم آتما ہمیں دکھائی نہیں دیتا - گو نگیان رہت آنکھیں اُسے دیکھہ نہیں سکیں - تاہم پرماتما کی ہستی سے انکار کرنے کے وہی معنے ہیں جو کہ اگنی کی موجودگی سے انکار کرنے کے ہیں - وہ پرماتما سارے برہمانڈ کے اندر پوری پورن ہو رہا ہے - ایک پتا یا ایک روم بھی اُس کی موجودگی سے خالی نہیں ہے - گو انسانی جسم اُسکے درشنوں سے محروم رکھنے کے لئے ایک پردہ ہے - تاہم اِسی جسم میں وہ ساکشات کیا جا سکتا ہے - اُسے اِسی ودّیہ کے ساتھہ یوگی جن دیکھتے اور اُس کی مہما کا گاین کرتے ہیں - اوم جو اُس کا نج نام ہے - اُسی کے ذریعہ سے سادھن سمپن بھگت جن جپنے اور جپنے والے کو سمجھتے ہیں - اُس کا جپنے والا اونکار وہ خود اوم ہے - اِس لئے اِسی پرنو (اوم) کے جاپ سے پرماتما کو پرتیکش کیا جاتا ہے - بس پرماتما کو ویاپک ہر جگہہ موجود سمجھکر ہی انسان اُن خرابیوں اور رکاوٹوں سے بچ سکتا ہے - جو کہ مُکتی مارگ کی بادھک ہوتی ہیں - یہی وجہہ ہے کہ بڑے بڑے عالی دماغ انسانوں نے باوجود سخت کوششوں کے بھی برائیوں سے بچنے میں اپنے آپکو شکست پایا ہو - اِس تک خواہ کیسا ہی با اخلاق آدمی کیوں نہ ہو - پھر بھی ترغیب کے زمانے ایسے آتے ہیں - کہ اُسے برے وشیوں کے روبرو سر جھکانا پڑتا ہے - اور اُس کے تمام سادھن ایک پل میں خاک میں ملجاتے ہیں - یہہ ممکن ہے کہ ظاہرا خدا پرستی کا دعویٰ کرنے والوں میں سے فی صدی ۹۵ امتحان کے وقت گر جاتے ہوں - لیکن جب آپ نیک نیتی سے تحقیقات کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا - کہ یہہ لوگ عموماً ایسا ہے - واقعی پرمیشور کو اپنا پتا اور مالک نہیں سمجھتے تھے - فرض کیجئے کہ ایک لڑکے کا باپ سامنے بیٹھا ہے - جسے کہ وہ دیکھہ سکتا ہے - یا اگر پردہ میں بیٹھا ہے تو اُسے یقین ہے کہ اُس کا باپ اُسے دیکھہ رہا ہے - کیا ممکن ہے کہ وہ لڑکا ایسی حالت میں شراب پی لے - فاحشہ عورتوں کا ناچ دیکھے بھی جا کر سکے - ہرگز نہیں! پھر اگر ہمیں سچ مچ یقین ہو - کہ ہمارا سچا پتا - ہمیں پیدا کرنے والا ہمارے لئے شیتل جل بہانے والا - ہماری آنکھوں کی رہنمائی کے لئے سورج کا پرکاش دینے والا ہماری روز رکشا کرنے والا ہمارا پتا ہمارے انگ سنگ ہے - تو کیا ممکن ہے کہ ہم کبھی بھی پاپ کرم کر سکیں - اگر ہمیں یقین ہو کہ ہمارے ہاتھوں میں پرمیشور ویاپک ہے تو کب ممکن ہے کہ ہم اِس کو پرائی چیز کی طرف بڑھا سکیں - اگر ہمیں یقین ہو جاوے - کہ پرمیشور ہماری بانی میں موجود ہے - تو کب ممکن ہے کہ ہم اپنے بھائی کی چغلی کھاویں یا فحش کلمات مُنہ سے نکالیں - اِس لئے وہ لوگ بڑی بھاری غلطی پر ہیں جو یہہ پرچار کر رہے ہیں - کہ انسانوں کو دھرم کی ضرورت نہیں ہے - آتمک سادھنوں کی ضرورت نہیں ہے - سچ جانئیے کہ جب تک ہم لوگ آتما کی اصلیت پر وچار نہیں کریں گے - جبتک اُس ازلی - ابدی - اندریہ من اور بدھی سے بھی پرے - پرماتم شکتی کو انوبھو کرنے - اُس کے درشن کرنے کی کوشش نہ کریں گے - تب تک ہماری جدّ و جہد - ہماری گھبراہٹ - ہماری دیاکلتا ہرگز دور نہیں ہوگی - اور آتمک روگ تو درکنار رہے - بدنی روگوں سے بھی ہم لوگ نہیں بچ سکیں گے - پرماتما کا ظہور اُس کے سوروپ کا انوبھو ہمیں چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے پاپ سے بچانے کے لئے کافی ہوگا - جس وقت کام - کرودھ - لوبھہ - موہ اور اہنکار کی بیشمار اور زبردست فوج دھاوا کرتی ہے تو جیو آتما کا کلیجہ دہل جاتا ہے - لیکن پتا سامنے دکھائی دیتے ہوں - اگر یہہ یقین ہو کہ ہم پر حملہ ہوتے ہی پتا بچا لیں گے تو کب ممکن ہے کہ ہم لوگ اِن کرال پاپوں کے روبرو سر جھکا کر اپنے آتما کو برباد کریں - چلو پتا کو ہر جگہہ تلاش کرو -

(اوم شم)

ایڈیٹوریل نوٹس

ست سنگ کی مہماں ہم کیس طرح سے ورتن کریں

ست سنگ کی مہما ورتن کرتے ہوئے شاستروں کی مالی تھک جاتی ہے۔ لیکن اُسکا انت نہیں آتا۔ رشیوں نے ست سنگ کا بڑا ہی مہاتم لکھا ہے۔ معمولی دُنیاوی آدمی کی صحبت انسان کو بڑی بڑی برائیوں سے بچائی رکھتی ہے پھر رشیوں کے سنگ کی تو کہنا ہی کیا کہنی ہے۔ لیکن مُکتی کی پراپتی کے لئے بھی تو ست سنگ کی ہی شرن لینی پڑتی ہے۔ تمام ست پُرشوں کا مہا راجہ دھیراج پرمیشور مہان ست سوروپ ہے۔ اِسلئے اُس کے ست سنگ سے ہی مُکتی ہو سکتی ہے۔ اِسلئے صبح اور شام عابد لوگ اُسکے دھیان کے اندر محو ہو کر اُس کا ست سنگ کرتے ہیں۔ لیکن ہماری کیسی شوچنیہ دشا ہو رہی ہے۔ کوسنگ میں پڑ کر ہزاروں لاکھوں نوجوان اپنا اَمولیہ منش جنم ضایع کر رہے ہیں سیدھا سادا انسان دُنیاوی عقل کے بندے بنے ہوئے۔ اوِدیا میں پھنسکر کوسنگ کو ہی ست سنگ سمجھ بیٹھے ہیں۔ دن رات جڑ۔ اندھیری۔ پرکرتی کی صحبت میں رہتے ہوئے چالیس سال قیدی کی طرح روشنی کو اِسقدر بھول گئے ہیں۔ کہ اُس کی چمک ہمارے ہردیہ کے نیتروں کو چندھیا دیتی ہے اِسلئے ہمیں آج سے اِس اندھیری طاقت کا ساتھ چھوڑنا چاہئے۔ اور پرکاش سوروپ پرمیشور کے ساتھ اپنا گاڑھا سمبندھ جوڑنا چاہئے۔ تاکہ اُسکی سنگت میں بیٹھکر اعلیٰ روشنی سے منور ہو کر ہم سب ہی روشن ہو سکیں۔

اِس دو فصلے اخلاق کو دُور کرو

اِس گر ہو کر

دیش کی عام حالت پر وچار کرتے ہوئے ہم بارہا ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں جو یہہ سمجھتے ہیں۔ کہ اِس مُلک کو غیروں کے اتیاچاروں نے گرایا ہے۔ ہم کرم کی پردھانتا کے قائل ہیں اور اِسلئے ہمارا یقین ہے کہ جو کچھ کشٹ بھارت نواسیوں کو پہلے مل چکا ہے اور اِسوقت مل رہا ہے۔ سب اُن کے اپنے کرموں کا ہی پھل ہے۔ اور اِسلئے اگر وہ آئیندہ اُٹھنے یعنی اِس وقت کی نسبت اعلیٰ انسان بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو یہہ سب کچھ اُنہیں اپنے کرموں کو درست کرنے سے ہی حاصل ہو سکیگا۔ لیکن ہم کیسے افسوس سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے کرموں میں ابتک نمایاں تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہم پولیٹیکل اور سوشیل جماعتوں کے بعض سہو کردہ آدمیوں کی کمزوریوں اور مکاریوں پر اکثر دفعہ افسوس ظاہر کر چکے ہیں۔ آریہ سماج کیطرف دیکھنے کچھ کچھ اُلٹا بندھ رہی ہے۔ لیکن جب اسکے اندر بھی نظر غور سے دیکھا جاتا ہے۔ تو فرق بہت زیادہ نہیں معلوم ہوتا۔ آجکل جہاں انگریزی تعلیم کی بدولت ہم نے اور بہت سی باتیں سیکھی ہیں۔ وہاں دو فصلے اخلاق کا عمل بھی سیکھا ہے۔ یہہ نیا لفظ ہے۔ بیشک نئی گھڑنت ہے۔ لیکن نئی حالت کے لئے ضروری ہے۔ دو فصلے اخلاق کے پیرو دو طرحوں کا دھرم مانتے ہیں۔ ایک وہ جس کا برتاؤ اپنی جماعت کے ساتھ کرنا ہو اور ایک وہ جو دوسروں کے ساتھ برتنے ہوں۔ اِس دو فصلے اخلاق سے جس آریہ سماج کو سخت دشمنی ہو گئی تھی۔ اب ہم اُسی آریہ سماج کو اِس کا غلام بنتا دیکھ رہے ہیں۔ مثلاً ایک غیر آدمی اگر آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر آکر نیم تُجھ وہ بولے تو آسمان سر پر اُٹھایا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنا ہی ممبر نیموں کا کھنڈن کر جاوے تو اِسلئے پردہ پوشی کیجاتی ہے۔ کہ پبلک پر اثر بُرا پڑیگا۔ ایسے آدمی آریہ سماج میں موجود ہیں جو پوراُنکوں کیطرح چاروں کے علیحدہ علیحدہ مُکتی کے سادھن مانتے ہیں جو گیتا کو ویدوں سے زیادہ سمجھتے ہیں جو مرن پرینت برہمچریہ پالن کو قدرتی نیموں کے برخلاف مانتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ آریہ سماج کے جلسوں میں لیکچروں میں ایسے ہی خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ اپنی تحریروں میں کبھی ہندوپن اور کبھی کوئی پن ظاہر کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجوں کے ادھیکاری یہہ سب جانتے ہیں۔ لیکن اُنہیں کے لیکچر وارشکوتسبوں پر دلواتے ہیں۔ اُن کے لیے چندہ سے جمع کرتے ہیں۔ بلکہ ویدوں کے ورودھ دکھا اُنہیں جلواتے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہہ دو فصلا اخلاق نہیں ہے۔ اور کیا ایسی حالت میں کبھی بھی سچائی کا پرچار ہو سکیگا۔ ہم نہیں کہتے کہ اُنکو آریہ سماج سے خارج کر دیا کرو۔ لیکن جو لوگ عدالتوں میں جھوٹھ بول آویں۔ دن میں دس طرح کے متناقض اصول تسلیم کریں۔ اور تمہارے ستیہ مانتوں کی ہنسی کراتے ہوں اُنہیں اُتسووں پر اُپدیش کیلئے تو نہ کھڑا کیا کرو۔

سنبھلان بنا گئی نہیں ہے

انگریزی لفظ آرگنیزیشن کا ترجمہ ہم لفظ سنبھلان سے کرتے ہیں۔ آریہ سماج نے ابتک جو نہ صرف بیرونی بلکہ اندرونی بھی سخت سے سخت حملوں کا مقابلہ کیا تو اُس کی وجہ یہی تھی آہیں سنبھلان تھا۔ لیکن ہم افسوس سے دیکھ رہے ہیں کہ یہہ طاقت کسقدر ڈھیلی پڑتی جاتی ہے۔ عام طور پر آریہ سماجوں میں اِسوقت آریہ پرتی ندھی سبھا سے انکار اور علیحدہ ہو کر کام کرنے کی سپرٹ پیدا ہو رہی ہے۔ سبھا کے ہی ملازم اگر سبھا کی بدنامی کریں تو اُنکی مدد کیلئے بھی جھٹ آریہ سماج کھڑے ہو جاتی ہیں۔ ہم آریہ سماج کے سوچنے والے حصے کو خصوصاً اور آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو عموماً خبردار کرتے ہیں کہ اِسوقت سکیزم کی طرف سے ہی محض آپ پر حملے شروع نہیں ہوئے۔ بلکہ خفیہ آپ کے برخلاف بہت کچھ کام ہو رہا ہے۔ دہلی میں مہا منڈل محض آپ کے ہی دبانے کے لئے بُلایا گیا ہے۔ محمدیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ نوین سکھوں یہاں تک کہ چھوٹی سی کو بھی نہ ستانے والے جینیوں کی طرف سے بھی آپ پر یورش ہو رہی ہے اور ان سب سے بڑھکر ایک دل ہے جو مخفیہ مخفیہ سماج کی بیخ کنی کی کوشش کر رہا ہے۔ اور آپ لس اور پرماد وش ہو کر بیہوش سو رہے ہو۔ آریہ سماج میں آکر پرمیشر کا پریم بہاؤ گنوا رہے ہو۔ تمہاری کوششوں سے سوچو کہ کیسے سخت وقت میں آریہ سماج کی کشتی منجدھار میں ڈوبنے سے بچ گئی تھی۔ اپنے پچھلے کارناموں کو یاد کرو۔ اپنے گذشتہ پرشارتھ کا سمرن کرو۔ اور ایرشا۔ دویش۔ اہمان اور کشدر بھاوؤں کو تیاگ کر نئے خیالات اور اپنے حوصلوں کو فراخ کرو۔ تاکہ جو نا تک مجتمع

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگار کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔)

ایک پوچی برہمو کا عجیب منطق

اخبار تحفہ سرحد بنوں مطبوعہ ۱۴ و ۲۳ جون کے پرچہ میں ایک مضمون "ہندوؤں میں صغرسنی کی شادی کا رواج اور اُس کی قباحتیں" کی سُرخی سے از قلم چیتن رت صاحب نکلا ہے جس میں بجائے اِس کے کہ بابو صاحب اپنے مضمون کو عقلی و نقلی دلایل کے لباس سے ملبس کر کے تحفہ سرحد کے ناظرین کے شکریہ اور شاباش کے مستحق بنتے۔ نقر باب از زور وید او پائی لوگوں کو مسیح کے جھنڈے تلے لانے اور عیسائیوں کی عموماً اور ڈاکٹر پنیل صاحب کی خصوصاً خوشامد کی بے سُری بھیروی الاپنے پر لگا یا ہے + بابو صاحب صغرسنی کی مُہلک مرض کے ایک ہی نتیجے کا ذکر کرتے ہوئے اُس کا علاج اور سب سے زیادہ موثر دوا برہمچریہ کی افضل اور اعلٰی ترین تعلیم بتلاتے اور اُس کا ہندوؤں (آریوں) کی مقدس کتابوں میں پائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ویدک تہذیب کا زمانہ نہیں ہے۔ اِس لیے ویدک شائستگی اُن کے واسطے مستفید نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بابو صاحب لکھتے ہیں کہ "اے بھائیو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اُس خدائے عزوجل کی درگاہ سے کوئی ایسی اخلاقی و روحانی مرض نہیں ہے۔ کہ جس کا علاج اُس نے اپنے فضل و کرم سے پہلے ہی سے طیار نہ کر دیا ہو۔ برہمچریہ کی افضل اور اعلٰی ترین تعلیم ۲۵ برس سے کم عمر کے لڑکے اور ۱۶ برس سے کم عمر کی لڑکی میں ازدواج کی مخالفت سب سے زیادہ موثر دوا موجود ہے۔ یہہ اُس کتاب کی تعلیم کا لب لباب ہے۔ کہ جس کو ہندو بچہ بچہ منزل من اللہ تسلیم کرتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ ویدک ریشی اور ویدک تہذیب کا زمانہ جس کا ہندوؤں کے دلوں میں اسقدر فخر ہے گذر گیا۔ وہ ویدک ریشی اور ویدک زمانہ کے سورما بہادر لوگ جو اپنے ملک اور زمانہ کے لیے باعث افتخار و امتیاز سمجھے جاتے تھے۔ اب نثل خوابی روائتوں کے بن گئے ہیں اور گو ویدک نام پر ڈھول تو ہر طرف سے بجایا جا رہا ہے مگر اِس وقت ویدک تعلیم کے عامل عنقا ہیں اب پُرانی شائستگی کا فخر ہمارے واسطے کسی طرح مستفید نہیں ہو سکتا۔" سنسکرت میں ایک واکیہ ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خود غرض آدمی دوش کو نہیں دیکھتا یہی وجہہ ہے کہ بابو صاحب ویدک شائستگی ویدک تہذیب کی تعریف کرتے۔ ویدک اصولوں کی اُتمتا جتلاتے اور ویدک سدّھانتوں پر عمل کرنے والوں کو سورما اور بہادر بتلاتے ہوئے بھی لوگوں کو پُرانی ویدک شائستگی سے ہٹا کر یوروپین شائستگی کے سانچے میں ڈھل جانے کے لئے اپیل کرتے ہیں + بابو صاحب آپ کو معلوم ہو کہ آپ کی نئی شائستگی کو لوگ اچھی طرح جان چکے ہیں۔ آپ نے جا ہے "ہنوز نہ جانا ہو۔ اِسلیئے آپ کی کوک پکار آریہ لوگوں میں کچھ فایدہ نہیں رکھتی۔ پُرانی شائستگی (جس کی کہ بابو صاحب خود اپنی قلم سے تعریف کرتے ہیں) کا فخر کیوں ہمارے لیئے مستفید نہیں ہو سکتا۔ آپ جواب دیتے ہیں۔ کہ اِسوقت ویدک تعلیم کے عامل عنقا ہیں۔ بابو صاحب جب ویدک تعلیم برہمچریہ کی افضل اور اعلٰی ترین تعلیم کا سبق ہمیں سکھاتی ہے۔ ویدک تعلیم جب لوگوں کو سورما بہادر اور رشی بناتی ہے تو پھر کیوں نہ اُس پوتر تعلیم پوتر تہذیب اور پوتر شائستگی کا فخر کیا جاوے۔ اور کیوں نہ اُس کی فضلیت اور اُسکی اُتمتا کا پوتر اُپدیش مُنشیہ ماتر میں کیا جاوے۔ بابو صاحب مانا کہ بدقسمتی سے ویدک اصولوں کے مطابق برہمچریہ کے پالن کرنے والے آریہ لوگ نہیں ہیں۔ تو کیا ویدک اصولوں کی پوترتا کا فخر ہی نہ کیا جاوے۔

کیا اگر آپ کے خاندان کے بزرگ یا بزرگوں میں سے کوئی ایک عمدہ ہدایات یا نسخہ جات جہالت اور مہلک امراض کو دُور کرنے کے لیے چھوڑ جاویں۔ اور آپ جہالت کمزوری یا بے پرواہی کے کارن اُن پر عمل یا اُن کا استعمال نہ کریں اور اُن کی اُتمتا اور پوترتا کی سبب دوسرے خاندان کے لوگ اگر اُن سے فائدہ حاصل کریں اور اُن سے اپنی جہالت کا ناش اور مہلک امراض کا معالجہ کریں تو کیا آپ کے لئے اپنے بزرگوں کی ہدایات قابل فخر نہ ہوگی؟ اور کیا اُن کا فخر آپ کے لئے مستفید نہیں ہو سکتا؟ بابو صاحب جس خوبی کے کارن آپ مغربی لوگوں کو آریوں کے معالج بتلا کر اُن کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں یہہ وہی خوبی ہے جس کو برہمچریہ کا صرف ایک حصہ کہتے ہیں۔ یہہ خوبی اس دھارمک اور پوتر تعلیم کا ایک انش ہے۔ جس کا ہماری مقدس کتابوں میں وضاحت کے ساتھہ ذکر اور اُپدیش ہے۔ بابو صاحب ایک طرف تو آپ لکھتے ہیں کہ ویدک تعلیم کے عامل عنقا ہیں۔ اور دوسری طرف آپ برہمچریہ کی افضل اور اعلٰی ترین تعلیم کے صرف ایک انش کے پالن کرنے سے مغربی لوگوں کے مقلد بنتے اور اُن کی تعریف کرتے ہیں + آپنے ڈاکٹر پنیل صاحب کی جس کوشش اور خیر خواہی کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی طرف مخاطب ہو کر لکھا ہے کہ "اپنے سکول کے لڑکوں کو تباہی (مراد شادی) کی طرف جانے کے واسطے رخصت نہ دینا" یہہ شریمان لالہ منشی رام جی کے اُس لکچر کے اثر کا نتیجہ ہے جو کہ اُنہوں نے گُروکل کے اغراض اور مقاصد بتلانے کے لئے (بنوں کے) آریہ سماج مندر میں دیا تھا۔ جبکہ ڈاکٹر صاحب نے خود اپنی پا ما کے تشریف لا کر بڑے پریم سے سُنا تھا۔ میرے ساتھہ ڈاکٹر صاحب دو دفعہ اُس لکچر کی تعریف کرتے ہوئے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ میں نے لالہ منشی رام جی کے لکچر سے بڑا فائدہ اٹھایا۔ اور میں کوشش کرونگا۔ کہ میرے سکول کے طالب علم چھوٹی عمر میں شادی کرنے سے رُکیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اُنہوں نے اُس پر دو لڑکوں کی

توجہ جن کی کرشا رہی تھی لالہ منشی رام جی کی اُس
الیکھ کی طرف بذریعہ اپنے اخبار تحفہ سرحد کے دلائی
تھی ۔ بابو صاحب سچ تو یہہ ہے۔ کہ جس بدنصیب نے
پیدائیشی روز کوری کی بیماری کے سبب سے سوریہ
کے درشن کبھی نہ کئے ہوں۔ تو اگر وہ رات کے جگنو
کو ہی اعلیٰ درجہ کی روشنی خیال کرتا ہے۔ بعینہ یہی
حالت آپکی ہے۔ اگر خوش قسمتی سے آپنے رشیوں
منیوں کی زندگیوں کے حالات اور اُن کی تصانیف
کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو واضح ہو جاتا کہ کس غضب
کی اُتمتا کا جیون رکھنے والے ویدک رشی گذر چکے
ہیں۔ اور کس غضب کے اُپدیش اُن کی تصانیف میں
بھرے پڑے ہیں۔ جو کہ پاپی سے پاپی آدمی کی زندگی
کو بھی پلٹا دیکر ایشور کی اور جھکا دیتے ہیں۔ اُنہیں
اعلیٰ درجہ کی فلاسفی بھرپور ہونے کی وجہہ سے غیر
مذاہب کے نرپکش لوگ بھی ان کی تعریف کرتے ہیں۔
بھائی چیتن رت! اگر آپ نے آریہ گرنتھوں کے
دیکھنے اور اُنکے مطالعہ کرنے کی قسم نہیں کر دی۔ تو
آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ آپ نرپکش ہوکر اُن کا
مطالعہ کریں۔ اور ساتھ ہی اپنے شکوک متعلقہ ویدک
دھرم کسی بھی آریہ سے یا بذریعہ اخبارات دھرم پرچارک
کے پرگٹ کرکے اپنی تسلی کریں۔ کیونکہ اپنے کو درست
خیال کرنے والا آدمی ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتا۔
اگر آپ نے اِس التماس کو قبول کیا تو وہ دن جلد آئیگا
کہ آپ اپنے یسوع المسیح کی جن باتوں پر لٹو ہو رہے ہیں
(بشرطیکہ آپ کا منشا کسی خاص غرض کو مدنظر
رکھکر کسی خاص شخص کو خوش کرنے کا نہیں) ویدک
اصولوں اور ویدک سدہانتوں کے ساتھ اُن کا مقابلہ
کرکے بے اختیار کہہ اُٹھیں گے۔ کہ "چہ نسبت خاک
را با عالم پاک" ایشور وہ دن جلد لاویں۔ کہ
ست سناتن ویدک دھرم کو گرہن کرکے ویدک دھرم
اپنے دیش اور اپنے تمام سمبندھیوں کے لئے مبارک
بن کر ویدک شائستگی اور ویدک تہذیب کا پرچار
لوگوں میں کریں۔ اور ایسا کرتے ہوئے خود کو اور
اپنے تمام متعلقین کو اُسی مارگ کا اُپدیش کریں۔
کہ جس پر ہمارے بڑے سدا سے چلتے آئے ہیں۔
الراقم میں ہوں آپکا سچا دل سے خیرخواہ گورو پیارا۔
(اوہنوں)

جیسور کی شور بیر استری ورمل واسی

مقام جیسور (علاقہ بنگال) میں ایک شور بیر استری
نے بیرتا کے ساتھہ اپنی عصمت کی رکشا کی ہے۔ یہہ
روپ وتی استری گھر میں اکیلی تھی۔ خاوند باہر کھیت
میں کام کرنے گیا ہوا تھا۔ اکیلی استری کو دیکھکر ایک
بدمعاش پہلوان گھر میں گھس آیا۔ اُس نے اُس وقت
شراب بھی پی ہوئی تھی۔ کامی پُرش کے من کی اچھیا
کو جان کر۔ استری نے رولا مچایا۔ مگر پاس کوئی نہ
تھا۔ اس لئے مدد کے لئے کوئی نہ آیا۔ اتیاچاری پُرش
نے اچھا موقع جانا۔ اور زبردستی سے استری کو گھسیٹا۔
مگر اس شور بیرا نے ایک داتی کو اُٹھا کر۔ اِس پُرش
کا مقابلہ کیا۔ اور اتنی چوٹیں لگائیں کہ اتیاچاری
کو اپنی ملین باسنا کا پھل ملا۔ اور وہ وہیں گھایل ہوکر
مر گیا۔ پولیس کو پتا لگنے پر استری پر قتل کا مقدمہ ہوا۔
ہائی کورٹ نے شور بیرا کو بالکل بری کر دیا کہ اُس نے
اپنی عصمت کی رکشا میں ایسا کام کیا۔ بھارت ورش
کی اخبارات اس بیرا کی ستتی گاین کر رہی ہیں۔
ایسے سمے میں واستو میں اس کا کام اتینت پرشنسی
ہے۔ اس پر دو تجویزیں پیش ہوئی ہیں۔ ایک تو
یہہ کہ کچھہ روپیہ اکٹھا کرکے اس استری کو دیا جاوے۔
یہہ تجویز بنگال کی اخبارات نے کی ہے۔ جس کا ذکر
میں نے بھی پنڈتا کے پچھلے نمبر میں کیا ہے۔ پنڈتا
کے اس نمبر میں لالہ بدریداس جی نے رائے دی
ہے کہ کچھہ روپیہ جمع کرکے کنیا مہاودیالہ میں اِس
استری کے نام پر ایک فنڈ قایم کیا جاوے۔ جس سے
ہر سال ودیالہ کی کسی کنیا کو تمغہ دیا جایا کرے۔
لالہ بدریداس جی کی رائے زیادہ مفید ہے۔ ہاں
کچھہ نہ کچھہ اِس بیرا استری کو بھی ملنا چاہئیے کیونکہ
یہہ ایک غریب خاوند کی استری ہے۔ میری رائے
میں روپیہ کا زیادہ حصہ تو تمغہ بنانے میں لگایا جاوے
یعنی فنڈ قایم کرنے میں۔ اور کم سے کم فنڈ کا پانچواں
حصہ اِس استری کو بھیجا جاوے اور کم سے کم پانچ سو
روپیہ اس فنڈ کا جمع ہونا چاہئیے۔ بہرحال ہمیں
اس قسم کے پرشنسنی کاموں کی عملی طور پر پرشنسا
کرنی چاہئیے۔ اور مجھے امید ہے کہ بھارت واسی استری
پُرش اِس کام میں ضرور سہایتا دیں گے۔ جو روپیہ
جمع ہوگا وہ ودیالہ پربندھ کرتری سبھا کی اچھیا
انوسار خرچ کیا جاویگا۔ اِس کام میں صاحبان ذیل
نے امداد دی ہے۔ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ
لالہ منشی رام جی جلندھر عہ لالہ بدریداس
پلیڈر جلندھر سے۔ لالہ سنت رام ہیڈ ماسٹر ایل
سکول جلندھر عہ۔ لالہ لچھمن داس ڈسٹرکٹ انسپکٹر
سکولس جلندھر عہ۔ راقم (دیوراج)

ایک آرین لٹریری سوسائٹی کی ضرورت

پرچہ ور ایڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ ست دھرم پرچارک
مورخہ ۲۵ مئی سنہ حال میں ایک مضمون بعنوان "آریہ
ٹریکٹ سوسائیٹی" دیکھکر وہ خیالات جو ایک مدت
سے اس معاملہ میں میرے دل میں گونج رہے تھے اور جنکو
میں بوجوہ چند اب تک ظاہر نہیں کر سکا تھا از سر نو
تازہ ہوگئے۔ اگرچہ میرے لایق دوست مہاشہ ... جی
جی نے نہایت خوبی کے ساتھہ اس ضروری معاملہ پر
بحث کی ہے۔ لیکن چونکہ میں کچھہ اور زیادہ توضیح
کے ساتھہ کہنا چاہتا ہوں اور جس کو میں اپنے خیال
کے بموجب نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ اس لئے امید
ہے کہ آپ کرپا کرکے اپنے بیش بہا اخبار کے کسی گوشہ

ہیں جگہہ دیکر مشکور فرما دیں گے - ———
آریہ سماج کا نیم دس ہیں صاف طور پر ہدایت کرتا
ہے کہ سماجک اُنتی یعنی مجلسی ترقی یا کاروائی متعلقہ
ذاتی جماعت میں کسی کو مطلق العنانی سے کام نہیں لینا
چاہئے۔ مطلب یہہ ہے کہ باہم ایک دوسرے کے صلاح و
مشورہ سے کام کریں۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھہ
کہنا پڑتا ہے کہ سماجک پرچاروں میں جو سلسلہ تصنیفات
کا جاری ہے اُس میں مطلق اِس واجب التعمیل اصول
کی پابندی نہیں کیجاتی اور اِس لئے اکثر حالتوں
میں یا تو اُن کی اشاعت کسی حد تک رائگاں جاتی
ہے اور مصنفین شور کرتے پھرتے ہیں۔ کہ کتابیں فروخت
نہیں ہوتیں یا بجائے مفید کے برعکس مضر نتیجہ پیدا
ہوتا ہے۔ جس سے کئی طرح کی غلط فہمیوں کے پھیلنے
کے علاوہ روز بروز باہم رنج و عناد بڑھتا جاتا
ہے۔ میری رائے ناقص میں یہہ سب باتیں مصنفین
کی خود رائی اور ذاتی فایدہ کی خواہش کے نتائج
معلوم ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم اُن موٹے موٹے نقایص
کی ایک مختصر فہرست دیتے ہیں جو ہماری لٹریچر
میں اس وقت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور جنکی
اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ (۱) سدّھانتوں کا
اختلاف۔ جیسا کہ مہاشے جیمنی جی نے اپنے مضمون
میں بالتصریح لکھا ہے جس سے غیر مذاہب والوں
کو نکتہ چینی کے لیے ایک خاص پوائنٹ ہاتھہ آتا
ہے (۲) عبارت میں حسب موقعہ الفاظ کا خیال
نہ رکھنا۔ مثلاً اُردو مضامین میں بعض اصحاب ایسے
ایسے غیر مروجہ کٹھن شبد سنسکرت کے لکھتے ہیں کہ
جن کا بیچارے اُردو دانوں کے لیے سمجھنا تو کیا
بعض اوقات اُردو حروف میں صاف طور پر
پڑھے بھی نہیں جاتے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جب اُردو
کی کتابیں محض اُردو دانوں کے فایدہ کے لیے
شایع کی جاتی ہیں تو اُن میں کیوں اس امر کا
خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہہ سچ ہے کہ اس طریقہ سے
اُردو دان پبلک بتدریج بہت سے سنسکرت الفاظ
سے واقف ہو جائیگی۔ لیکن اس مقصد کا ایک طریقہ
ہے۔ جو ہم آگے چلکر بیان کریں گے ؎ ———

میرے چند محترم اصحاب سماجک لٹریچر کے بہت
شایق ہیں۔ جن کو میں نے اُردو کی چند چھوٹی چھوٹی
کتابیں اور بعض اخباری مضامین بدقت تمام
سنسکرت الفاظ کے معنے اُن کے نیچے لکھکر دکھلائے
لیکن بڑی بڑی کتابوں کو اب تک ایسی نظر سے
نہیں دیکھا گیا۔ ناگری کی چند کتابوں میں بھی جابجا
فارسی اُردو کے الفاظ بکثرت مخلوط پائے گئے اور
نیز بعض بعض اُردو ہندی کے مضامین میں کہیں
کہیں انگریزی کے مشکل الفاظ یا جملے بلا ترجمہ کے دیکھے گئے
(۳) ایک لمبا سلسلہ چھیڑ کر اُس کو ناتمام چھوڑ دینا۔
——— اس میں زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں
ہے۔ پنڈت بھیم سین کی منوسمرتی اور اُپنشد بھاشیہ۔
پنڈت آریہ منی کا ویدانت بھاشیہ۔ پنڈت
کرپا رام کے شاستروں اور اُپنشدوں کا اُردو ترجمہ
اور بابو نہال سنگھ کا مضمون موسومہ "آریہ سماج
کے خانہ زاد دشمن" وغیرہ وغیرہ نظیراً موجود
ہیں۔ علاوہ اس کے چند کتابوں کے وعدے ہوئے
سالوں گذر چکے لیکن ابتک وہ شروع ہی نہیں کیگئیں
(۴) ناشائستہ الفاظ اور ذاتی حملوں سے مضامین
کا پُر ہونا ؎ یہہ نقص اگرچہ کل کتابوں کی
بابت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بعض بعض کم و بیش
ضرور موجود ہیں۔ جن کا یہاں نام لکھنا لڑائی
مول لینا ہے۔ البتہ بوقت ضرورت ہمیں اُن کے
اظہار میں کوئی تامل نہیں ہے۔ ———
(۵) ایک ہی کتاب کے متعدد ترجمے شایع ہونا۔
ستیارتھہ پرکاش۔ بھومکا۔ بعض اُپنشد۔
ودُر نیتی۔ بھرتری شتک۔ بھگوت گیتا۔ اور
منوسمرتی وغیرہ وغیرہ اِس کی نظیر ہیں۔ ———
بعض بعض ترجموں میں کہیں کہیں باہمی اختلاف
بھی پایا جاتا ہے۔ گو وہ سب ہی سماجک پرشوں
کے ترجمے سے نامزد ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ان ترجموں
میں ایک اور بھی تماشہ نظر آتا ہے کہ جو مشکل
مقامات ہیں ان کا یا تو لفظی ترجمہ کر دیا گیا ہے
یا بعینہ وہی الفاظ بہ تبدیلی حروف لکھدئے گئے
ہیں۔ اور معمولی عام فہم مسایل کے مضمون کی تشریح
موجود ہے۔ قطع نظر اس کے جن کتابوں کے ترجمے
ایک مرتبہ نکل چکے ہیں۔ اُن پر کچھہ حاشیہ چڑھا کر
نئے ترجمہ کے نام سے نکالنے کی کوشش کیجاتی ہے۔
لیکن جن کے ترجمے اب تک شایع نہیں ہوئے اُن میں
کوئی بھی ہاتھہ لگانے کی جرأت نہیں کرتا۔ مثلاً
ایشا اُپنشد کے بیسیوں ترجمے موجود ہیں۔ لیکن
برہدآرنک پر لکھنے کے لئے آج تک کسی نے قلم نہیں اُٹھایا
(۶) کتابوں کی قیمت کا زیادہ ہونا۔ ———
یہہ نقص ویدبھاشیہ سے لیکر چھوٹی چھوٹی کتابوں
تک پہونچ گیا ہے۔ اور اُس پر مصنفین کی شکایت ہے
کہ مُلک کی ناقدردانی اور عدم توجہی سے کتابیں
فروخت نہیں ہوتیں۔ سوچنے کا موقع ہے۔ کہ جن
کتابوں کی قیمت (نہ بلحاظ لاگت کے) پچاس پچاس
روپیہ ہوگی پبلک میں اُن کی اشاعت کی امید
رکھنا کہاں تک ممکن ہے؟ ویدک یَنترالہ اجمیر کی
سالانہ رپورٹیں اس سوال کا کافی جواب دیتی
ہیں۔ ناظرین کو اگر شک ہو تو ملاحظہ فرما دیں۔
——— بعض چھوٹی چھوٹی کتابیں اپنی لاگت اور
حیثیت سے دو چند سہ چند قیمت رکھتی ہیں اُس
ستم کی کوئی انتہا ہے؟ سماجک پستکوں میں
بہت کم ایسی ہیں جو سستی یا واجبی قیمت کی کہی
جا سکتی ہیں۔ ورنہ بیشتر ایسی ہی ہیں جیسا کہ
میں اوپر بیان کر چکا ہوں ؎ ———

یہہ چند خاص خاص نقایص ہیں۔ جن کو میں نے
نہایت نیک نیتی کے ساتھہ اپنی ذاتی معلومات
کے بنا پر لکھے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی واقعات
خلاف میری تحریر کے ہوں تو اُس کو میری واقفیت
کی غلطی کی وجہہ سمجھنی چاہئے۔ نہ کہ دانستہ طور
پر غلط بیانی یا کسی قسم کی بیجا نکتہ چینی کا نتیجہ

میں ہمیشہ سمجھا چاہتا ہوں ــــــــــ

اب ہم ذیل میں اپنی اُس رائے ناقص کا اظہار کرتے ہیں۔ جو ان تمام نقایصوں کے (ہماری خیال میں) دور کرنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آریہ پبلک عموماً اور پرتی نِدہی سبہا کے کارکنان خصوصاً اس پر وچار کریں گے۔ اور وہ یہہ ہیں۔ ــــــــ

(۱) ایک علمی سوسائیٹی مقاصد ذیل کے لئے مثل ایشیاٹک سوسائیٹی کے زیر سرپرستی جملہ آریہ پرتی نِدہی سبہاہائے آریہ ورت قایم کی جاوے۔

(۲) خواہ اُس کا نام آرین لٹریری سوسائیٹی رکہیئے۔ یا آرین ٹریکٹ سوسائیٹی۔ یا آرین ساٹیفک سوسائیٹی۔ یا وید ودیا پرچارنی یا پستک پرچارنی سبہا وغیرہ وغیرہ جو کثرت رائے سے مناسب قرار پاوے۔

(۳) یہہ سوسائیٹی تمام مُلک بہر کی ایک ہونا چاہیئے۔ لوکل اور پراونشل انسٹیٹیوشنوں مثل سکول وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۴) اس سوسائیٹی میں سماجک دُنیا کے وہ تمام لایق وِدوان بطور ممبر کے داخل ہوں جو سِدّہانتوں سے پوری پوری واقفیت رکہتے ہوئے اس کے دِرڑہ ماننے والے بہی ہوں۔ اور علمی تحقیقات میں خاص طور پر طبعی مذاق رکہتے ہوں۔ جن کی اکثر تصنیفات وقتاً فوقتاً شایع ہوا کرتی ہیں۔

(۵) اس سوسائیٹی کے ممبر متذکرہ دفعہ ۴ سنسکرت۔ عربی۔ فارسی۔ بنگلہ۔ پنجابی اور مرہٹی وغیرہ زبانوں کے پورے طور پر جاننے والے ہوں۔ جس سے سوسائیٹی کو آریہ ورت کی مروجہ زبانوں میں کتابیں شایع کرنے میں کسی کی محتاجگی نہ ہو۔ ــــــــ

تشریح ۔ اوپر کے فقرہ کا مطلب یہہ نہیں ہے کہ ایک ہی ممبر ہر زبان کا منتہی ہو۔ لیکن سنسکرت کا جاننا کسی ایک زبان کے ساتہہ نہایت ضروری ہے۔ کچہہ ممبر خواہ محض سنسکرت دان ہوں لیکن دیگر زبانوں کے جاننے والے سنسکرت سے ناواقف نہ ہوں۔ (۶) کوئی کتاب خواہ اُسکا محرک یا مصنف ایک ہی ممبر کیوں نہ ہوں مگر وہ سب کے اتفاق رائے سے پاس ہو کر شایع ہو ــــــــ

اس سوسائیٹی کے کام حسب ذیل قرار دئے جاویں

(۱) جسقدر کتابیں شایع ہو چکی ہیں۔ اُن کی نظر ثانی یا پڑتال کرنا۔ اور اُن پر ریویو لکہنا۔ مصنفین کی اجازت سے اگر کوئی نقص ہو۔ تو اصلاح کرنا۔ ورنہ بصورت نارضامندی اُن کے ریویو کا اخبارات میں مشتہر کر دینا۔ ــــــــ

تشریح لفظ نقایص سے حسب ذیل امور بالخصوص مراد ہیں۔ ــــــــ

(الف) سِدّہانتوں سے ورودہ ہونا۔

(ب) ضروری فٹ نوٹ۔ حاشیہ یا ضمیمہ وغیرہ کا نہ ہونا۔

(س) قیمت کا زیادہ ہونا۔ ــــــــ

(د) دیگر نقایص جو ضروری معلوم ہوں۔

(۲) جسقدر نا تمام تصنیفات ہیں اُن کو بہ اجازت مصنفین مکمل کرنا یا وہ جن وجوہ سے مجبور ہوں اُس کے لئے مدد کرنا۔ (جیسی صورت ہو) ــــــ

(۳) اہل مُلک کی ضرورت[1] اور مذاق کی بموجب سنسکرت کے مختلف قدیم علوم و فنون اور دہرم سمبندہی کتابوں کا مروجہ زبانوں میں ترجمہ یا شرح کر کے ایک معتدل قیمت پر شایع کرنا۔

(۴) کوئی مصنف اگر اپنی کسی ایسی کتاب کے چہپوانے سے بوجہہ کم مایگی مجبور ہو جس کی اشاعت سماج میں مفید سمجہی جاوے تو اُس کو چہپوا کر شایع کرنا۔ بہ شرطیکہ اُس کا منافع کُلّی یا جزاً (جیسا طے پاوے) سوسائیٹی کے نام کر دیا جاوے۔ مجہے یاد پڑتا ہے کہ آریہ منتر کسی کاپی میں کبہی بہاشے نے نوٹس دیا تہا۔ کہ اُن کو کوئی پُرانی کتاب سنسکرت کے الجبرا یا اقلیدس کی ملی ہے۔ اگر کوئی صاحب چاہیں چہپوا دیں۔ مگر افسوس کہ اب تک کسی نے توجہہ نہیں کی ــــــــ

(۵) سماجک اخبارات پر نگاہ رکہنا کہ اگر کوئی سوال اُس میں ایسا شایع ہوا ہو۔ جو عرصہ تک زیر جواب رہا ہو۔ اُس کا جواب مشتہر کرنا اور نیز سوسائیٹی سے براہ راست جو سوالات مذہبی یا علمی بذریعہ اخبار یا خطوط کے کئے جاویں۔ اُن کے مفصل جوابات دینا۔ گذشتہ سال کے اندر پرچارک ہی میں چند سوالات جن کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا۔ اور ناظرین بہول بہی گئے ہوں گے۔ ہنوز زیر جواب ہیں ــــــــ

(۶) خاص طور پر جو مفید اور اعلیٰ مضامین ماہوار اخباروں میں شایع ہوتے ہوں اُن کو سال کے کسی مقررہ وقت پر منتخب کر کے ٹریکٹ کی صورت میں نکال دینا۔ مثلاً پرچارک کے "دہرم اپدیش" یا مضمون موسومہ "دان مہاتم" وغیرہ وغیرہ۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے کارآمد مضامین اخباروں میں ایک مرتبہ چہپ کر کچہہ دنوں میں داخل ردّی ہو جاتے ہیں۔ اور پہر اُن کا پتہ بہی نہیں لگتا۔

(۷) ویدک دہرم کی مخالفت میں جسقدر کتابیں ہنوز زیر جواب ہیں تلاش کر کے اُن کی پڑتال کرنا مگر ہر حالت میں بہت احتیاط کے ساتہہ دل دکہانے والے اور اشتعال انگیز الفاظ سے پرہیز کیا۔

کتنی کتابیں مجہے معلوم ہیں جن کے اب تک جواب نہیں دئے گئے

(۸) سوامی جی کے وید بہاشیہ کو مکمل کرنے کی کوشش کرنا۔

(۹) سوامی جی کی جملہ کتابوں کے عمدہ مستند ترجمے یا شرح (جن کا اب تک نہ ہوا ہو) مختلف مروجہ زبانوں میں طیار کرنا۔ وید بہاشیہ کو خصوصاً مختلف ایڈیشن میں ترتیب دیکر جسقدر ممکن ہو

---

[1] دیکہو مضمون بابو گوبند پرساد۔ از حیدرآباد دکن مطبوعہ پرچارک ۲۲ دسمبر سنہ ۹۹ء بہ عنوان "ایک ضروری نویدن" اور اشتہار (انعامی ...) مشتہرہ بابو بنواری لال جی منتری آریہ سماج کرنال۔ مطبوعہ پرچارک یکم جون سنہ ۱۹۰۰ء ونیز چند دیگر پرچہ ہائے مابعد۔

ارزاں قیمت پر مشتہر کرنا۔ مثلاً

(الف) وید کے اصلی منتر اور صرف سوامی جی کا سنسکرت ترجمہ۔ یہہ ترجمہ سنسکرت دان پنڈتوں اور یوروپین سنسکرت دانوں کے لئے بہت کار آمد ہوگا۔

(ب) وید کے اصلی منتر اور ترجمہ مع بھاشیہ بھاشا میں۔

(ج) " " " " " انگریزی میں۔

(د) " " " " " اُردو میں۔

(س) " " " " " بنگلہ میں۔

(ی) " " " " " پنجابی میں۔

(ک) " " " " " مرہٹی میں۔

(۱۰) سنسکرت کی دیگر نایاب قدیم کتابوں کے ترجمے ہندی انگریزی اور اُردو وغیرہ میں نکالنا۔

آریوں کے قدیم فلسفہ میں کھٹ درشن علم الٰہیات میں اُپنشد بھی اُن میں براہمن گرنتھ گرامر میں اشٹا دھیائی۔ اور مہا بھاشیہ۔ علم طب میں چرک اور سشرت۔ علم نجوم میں سورج سدھانت اور سدھانت شرومنی وغیرہ وغیرہ کتنی بے نظیر کتابیں ہیں۔ جن کو اب تک مکمل طور پر غیر سنسکرت دان پبلک کے سامنے اُن کی زبانوں میں پیش کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور یہی وجہہ ہے کہ اب تک ہم ویدک لٹریچر کی عظمت عوام اور بالخصوص نو تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں میں قایم کرنے میں بالکل کامیاب نہیں ہوئے۔ ہم کو اس معاملہ میں عیسائیوں سے سبق لینا چاہئے۔ گو متذکرہ صدر کتابوں میں سے چند ایک کے ترجمے کہیں کہیں دو ایک زبانوں میں نکل چکے ہیں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ محدودے چند کتابیں ملک کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ (۱۱) سوسائیٹی کو ایک اپنا آرگن (جس زبان میں مناسب سمجھا جاوے) مثل جرنل ایشیاٹک کے ماہوار شایع کرنا چاہئیے جس کی تمام علمی تحقیقاتوں اور کارگذاریوں کا نچوڑ ہوا کرے۔ (۱۲) میلوں پر تقسیم کرنے کے لئے دو ورقے فری ٹریکٹ دلچسپ پیرایہ میں وقتاً فوقتاً طیار کرنا۔

(۱۳) کنیا پاٹھ شالا اور گروکل وغیرہ کے ودیارتھیوں کے لئے حسب ضرورت کتابیں مرتب کرنا۔

(۱۴) کسی خاص مدت کے لئے ان میں سے چند ممبروں کا باری باری سنسکرت کی قدیم لائبریریوں میں جا کر کتابوں کی سیر کرنا اور اُن میں سے کسی مفید کتاب کو بصورت اصلی چھپوا کر شایع کرنا۔ اور کسی کا ترجمہ یا خلاصہ مشتہر کرنا۔ اور وقتاً فوقتاً تاریخی تحقیقات سے آریوں کی قدیم مشاہیر کی سوانح عمریاں یا کارنامے مرتب کر کے مشتہر کرنا (دیکھو مولوی شبلی نعمانی کا سلسلہ "دی ہیروز آف اسلام" وغیرہ وغیرہ) افسوس کہ اس معاملہ میں ہمارا قدم سب سے پیچھے ہے۔ ڈایرکٹری سے معلوم ہوا کہ اب تک اس دیش میں ہزارہا سنسکرت کی پرانی کتابیں موجود ہیں۔ جن میں صدہا ہیں سے کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ (۱۵) سوسائیٹی جو کتابیں شایع کرے اُن میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا جاوے کہ اگر اُردو کتاب ہو۔ اور اُس میں سنسکرت الفاظ لائے جاویں۔ تو اولاً تو وہ بہت مشکل نہ ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی ہوں تو سنسکرت اکشروں میں بھی تلفظ صحیح ادا ہونے کے لئے تحریر ہوں۔ علاوہ ازیں آگے اُس کے براکٹ میں معنی بھی درج ہوں۔ جیسا بابو نہال سنگھ جی نے اپنی تمہید تفسیر وید میں کیا ہے اور اسی طرح ہندی کتابوں میں بھی اُردو فارسی کے الفاظ کے معنے درج رہنے چاہئیں۔ ہمکو یہہ معلوم ہے کہ پرتی ندھی سبھاؤں نے دو ایک سبھائیں بنا رکھی ہیں لکھنؤ ٹیکسٹ بک پرچارنی سبھا۔ یا آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کی عرصہ ہوا قایم کی ہیں لیکن نہایت افسوس ہے کہ اب تک ان میں کسی نے نمایاں کارگذاری نہیں دکھلائی اور نہ (ہمارے خیال میں) بصورت موجودہ ان کو کوئی کامیابی ہو سکتی ہے۔ ان سبھاؤں سے تو بڑھ کر پنڈت گھاسی رام جی نے تنہا کام کیا ہے جن کے کم قیمت گر بے نظیر

عالمانہ ٹریکٹوں کی کثیر اشاعت ایسی سوسائیٹیوں کے لئے ایک کار آمد نمونہ یا آدرش ہے۔

یہ اپنی چھوٹی عقل اور محدود خیالات کی بنیاد پر یہہ چند باتیں پیش کی ہیں جو میرے ناتجربہ کاری اور ہیچمدانی کے سبب سے بہت کچھ اصلاح طلب ہونگی۔ اسلئے سماج اور دنیا کے مدبران اور فضلاء کی توجہہ بہت زور کے ساتھ کھینچنا چاہتا ہوں۔ کہ جلد اس ضروری معاملہ پر غور کر کے بعد کمی بیشی اور ترمیم و تنسیخ ضروری کے عملی پیرایہ میں لانیکی کوشش فرماویں۔ چونکہ یہہ مضمون کسیقدر زیادہ طول ہو گیا ہے۔ لہٰذا مجبوراً اب یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ حالانکہ ابھی بہت کچھ کہنا باقی ہے جس کے لئے بشرط ضرورت آیندہ پرچوں میں وقتاً فوقتاً لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اپنے معزز ناظرین کی قیمتی رایوں کا منتظر ہوں۔

آریوں کا سیوک [illegible] رام از الہ آباد۔

میری تچھ سمتی میں یہہ پرستاؤ نشپھل ہوگا۔

ست دھرم پرچارک مجریہ ۲۰ جولائی سنہ ۰۹ء میں دہلی آریہ سماج کے ایک سبھاسد مہاشہ کی اور سے پورا ایک مہا منڈل کے جلسے سمبندھی اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے تو کل آریہ سماج دہلی کو اس موقعہ پر پرچار کے لئے پریرنا کی گئی ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر میں کچھ سوچ میں پڑ گیا ابھی اس کے متعلق میرے اپنے ہی من میں واد وواد ہو رہا تھا۔ اور قریب ہی تھا کہ میری عقل ناقص اسکے برخلاف رائے زنی کے لئے جرأت کرتی کہ ایڈیٹوریل نوٹس میں "دہلی میں دھرم پرچار کی ضرورت" کی سرخی میں دور اندیش لایق اور مدبر ایڈیٹر الفاظ رائے معلوم کرنے پر الیگ مجھی جو ہی کہ رائے زنی کے لئے ابھری تھی یک دم سہم کر وہیں کی وہیں چپ رہ گئی۔ اگرچہ پر ہی تاحال چپ ہے

لیکن من بدستور چلا رہا ہے۔ کہ "میری تجویز سمتی ہیں یہ پورشارتھ نشپھل ہوگا" سبب دریافت پوچھتا ہوں تو جواب حسب ذیل ملتا ہے۔ آجکل پبلک بدونا آنکھ کان اور زبان کے وش میں ہو کر تماش بین۔ عیش بند پرست۔ الحان پسند۔ عاشق مزاج او چسکہ باز ہو رہی ہے۔ اب جبکہ شریف ۱۲۰ روپیہ مہاراجہ دربھنگہ نے بھی اس ناٹک کی نذر کیا ہے۔ تو امید کی جاتی ہے کہ اور بھی بہت سا دن بھیڑ چال کی عادت کے بموجب دیگر مہاتما شے پرش بھی ارپن کریں گے۔ تو پھر ظاہری اڈمبر زرق برق تنزک واحتشام تو اوشیہ ہی ہوگا۔ اور جبکہ مہاراجہ صاحب کی ذات دربھنگ جس کو اہل ہنود علاوہ ایک اوتار و بازی کے جن (کار ثواب) بھی تصور کرتے ہیں۔ اُس پر حاشیہ مزید ہوگا۔ جو کہ آنکھ کی تزئین کے لئے ایک حیرت ناک کشش کا کام دیگا۔ مہا منڈل کے لایق بر مہا سی زبان والوں کی چرب زبانی ہمنشیں محشر برپا کرنے والے غضب کے دوہے بشن پد سے۔ جو بازاروں اور سوالی ہنس سر ریا آدی مہاشوں کے آتش فشان ریختہ رباعیاں عاشق مزاج مہاتماؤں کے کان کی تسکین کے لئے معجزہ سے کم نہ ہوں گے۔ حلوہ شسمی۔ پوری۔ کچوری۔ لڈو وغیرہ کہ بند دولت کے لئے جو کہ پورانک دھرم کی جان ہے اور جس پہ بھی پورانک اپدیشک موچھیں مروڑتے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے سا دکھائی دیتے ہیں۔ یہہ ہزاروں روپیہ کافی بلکہ کافی سے بھی بڑھ کر ہوں گے۔ سو جبکہ پانچوں کی ہی چاندی ہے۔ تو ایسی حالت میں ہمارے آریہ دھرم اولمبی مہاتماؤں کی دھرم دھرم کی پکار بمصداق کون سنتا ہے۔ طوطی کی نقار خانوں میں؟ کون سنے گا۔ مانا کہ مہا منڈلیوں کے اس فعل سے پورانک عقیدت پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ مگر اگر کوئی شخص کہا دکر تو دیو پر بیٹھ کر ہرن کرنا شروع کرتا ہے۔ بدیں خیال کہ بدبو میں تلافی کروں تو واقعی اُس کا پورشارتھ نشپھل ہے۔ چاہئیے کہ پہلے کہا وکا ڈھیر وہاں سے اُٹھایا جاوے۔ پھر مطلع پر ہون کر کے اُس سے پھیلی ہوئی بدبو کو ہون کے ذریعہ رفع کیا جاوے۔ سو جب مہا منڈلیوں کا ڈیرا وہیں سے اُٹھ جاوے تب آریہ دھرم پرچارک روپی ہون سے پورانک عقیدت کو دور کیا جاوے تو شاید پہلا ایک ہو۔ شاید کیا اوشیہ نتیجہ خیز ہوگا۔ اور پھر جبکہ اُدھر مہاراجہ دربھنگہ آسن جمائے براجمان ہوں گے۔ تو ادھر بھی اگر مقابلہ ہی مطلوب ہو تو آریہ مہاراجگان شریمان شری مہاراجہ۔ جودھپور۔ شاہ پورہ آدی کا براجمان ہونا ضروری ہے ورنہ خواہ مخواہ پورشارتھ کے ضایع کرنے کا کیا مطلب" سو نشچے ہے کہ ایڈیٹر مہاشہ داس کے من کے پروکت سمتی او اونتر کو آریہ پبلک کے وچار کے لئے اپنے اولیہ پتر میں جگہ دیکر کرتارتھ کریں گے۔ اس سے اگر یہہ خیال غلط ثابت ہوا۔ تو آئندہ کے لئے میں اپنی بدھی میں من کی غلط پھیری سے بچ جانے کے قابل ہو سکوں گا۔

آریہ دھرم کا سیوک۔ گنیش داس ورما
سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ۔

نوٹ! بابو خوشحال چند جی اُپ پردھان کی تجویز ہے۔ کہ البتہ تین چار لایق ودوان پنڈت اور لیکچرار ان دنوں میں آریہ سماج دہلی میں موجود رہنی چاہئیں۔ تاکہ اگر کہیں پورانک لوگ تحریری یا تقریری چیلنج شاستر ارتھ کیلئے دیویں تو پنڈت لوگ اُن سے مقابلہ کرنے کو طیار رہیں۔ یا اگر مناسب خیال کریں تو خود چیلنج دیویں۔ واقعی یہہ تجویز عمدہ اور ضروری ہے۔ داس گنیش داس ورما۔

مزید ضروری خبریں

تت کہا لصون کے انگریزی آرگن نے لکھا تھا۔ کہ ایک آریہ شدہ ہندیہ کی ماں نے اُس کے کیس کٹوانے کا حال سنکر آہ سرد بھری اور راہی ملک بقا ہوئی۔

ہم نے دعویٰ کیا تھا کہ یہہ خبر بلحاظ جلندھر کی نسبت غلط ہے۔ اب خود بخود لکھتا ہے کہ اُس عورت کا لڑکا خود بدلا ہے اور وہ آریہ نہیں بنا۔ بلکہ کسی نے اُس کی ماں کو غلط کہہ دیا تھا۔ امید ہے کہ اسیطرح دوسری غلط تحریروں کی بھی "دی کہا لصہ" خود بخود تردید کر دیگا۔ ہمارے مضامین کا "دی کہا لصہ" نے کچھ بھی جواب نہیں دیا۔ گالیاں شروع کر دی ہیں۔ جن سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔ اسلئے اُن کا نوٹس نہیں لیا جاویگا۔ "دی کہا لصہ" لکھتا ہے کہ سکھ بھنتا وغیرہ جو اُس کے برخلاف ہیں۔ وہ زبردستی دوسروں سے اپنی متابعت کرانا چاہتے ہیں۔ پھر "دی کہا لصہ" لکھتا ہے کہ ہمیں وہ بدصورت معلوم ہوتے ہیں اور سکھوں کو ہمیں زبردستی مجبور نہیں کر سکتے۔ کہ ہم اُن کا بوسہ لیں۔ آگے چلکر پُرانے سکھوں کو بُڈھی فاحشہ عورت سے تشبیہ دیکر گویا ظاہر کیا ہے کہ اِن نوجوانوں کی اُسکی طرف توجہ نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ تت کہا لصہ اپنی برادری سے کیسے تعلقات رکھنا ضروری ہے کہ استعارہ استعمال کرتے ہوئے ذرا فحش عبارت سے پرہیز کیا کریں۔

جلیسور کی بہادر ستری کا حال ہمارے ناظرین اخباروں میں پڑھ چکے ہوں گے۔ اس ستری نے اپنی پتی برت دھرم کی بڑی بہادری سے رکشا کی تھی۔ پانچال پنڈتہ کے ایڈیٹر مہاشہ دیو راج جی اُس کے لئے کچھ صد روپیہ کا انعام تجویز کر کے پانچال پنڈتہ کے گراہکوں سے اپیل کرتے ہیں۔ لیکن سا تھ ہی انگریزی میں لالہ بدریداس جی تجویز کرتے ہیں کہ اُس کے نام پر ایک تمغہ کسی مینری پاٹھ شالا میں نیئت کیا جاوے۔ آخری رائے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ روپیہ تو اس ستری کو بنگال سے ہی بہت مل جاوے گا۔ ہماری رائے میں بجائے یک صد روپیہ کے ۲۵ روپیہ جمع کئے جاویں اور ایک چاندی کا تمغہ کنیا مہا ودیالہ کی اُس لڑکی کے لئے تجویز کیا جاوے۔ جو کہ

دہرم شکشا میں سب ستھا ارل رہے ہیں
الہٰ ہم کی خبر دے سکیے ہیں کہ لالہ دیو راج جی کا
پورا بیت ہمارے ناظرین مراسلات کے کالم
میں دیکھیں گے ٭

ضلع و شہر جلندہر

بارش گو بند ہو گئی تھی تاہم ابر برابر رہا - ۱۱ر جولائی کی رات کو ابر سیاہ گہرے رہے - اور ۱۲ر کی صبح کو آندہی کے ساتھہ بارش آئی - لیکن تھوڑی ہی برسا - پنڈت ہرشیچندر جی نے ۸ سے ۱۰ تک تقسیم کرتارپور میں بڑے زور و شور سے پرچار کیا - اخیر دن حاضری ایک سو کے قریب تک پہونچ گئی تھی - امید ہے کہ ہمارے کرتارپور کے بہائی باقاعدہ ہفتہ وار جلسوں میں ہمیشہ شریک ہوا کرینگے - کرتارپور آریہ سماج کا انتخاب برائے سال رواں حسب ذیل ہوا - لالہ سنت رام پردہان - لالہ ٹہاکر داس عطار منتری - لالہ مادہو رام خزانچی - لالہ جواہر لعل و لالہ ٹہاکر داس سبہا سد ممبران انترنگ سبہا ٭ بارش نہایت عمدہ ہو گئی ہے - ۱۳ر کے دن کو ابر گہر آئے - سہ پہر کو برکھا شروع ہوئی - اور آٹہہ بجے رات کو اسقدر زور رہا - کہ آریہ سماج مندر میں جو سوامی وویکانند سرسوتی کا لیکچر ہونا قرار پایا تھا - وہ بھی نہ ہو سکا - تقریباً ستر - اسّی بہائی جمع ہوئے تھے - جو نبی بخش راگی کے بہجن سن کر چلے گئے - ۱۴ر کی صبح سے پھر سخت بارش شروع ہوئی - جو دو پہر تک رہی - شام کو پھر کسیقدر بوندا باندی ہوئی - ۱۵ر کی صبح سے پھر بارش شروع ہوئی جو ۱۶ر تک برابر ہوتی رہی - ایشور نے بڑا فضل کیا ہے - ۱۴ر کی صبح کو کنیا مہا ودیالہ کے مکان میں سوامی وویکانند جی نے ودیالہ کی لڑکیوں تتہا اودہیاپک اودہیاپکاؤں کو اپدیش دیا

پر اُپدیش دیا - اور ساتھہ ہی دو اندر جال کے تماشے دکہلا کر اُن کی اصلیت سمجہائی - ایک پگڑی کے معرفت دوسرے آدمی کے چہہ ٹکڑے کرائے - اور پھر پگڑی جیسوں کی تیوں ہو گئی - ایک تاگے کا پنڈا لیکر اُسے قینچی سے کتر دیا - اور پھر ویسا کا ویسا ہو گیا - پھر اُس کی تار تار علیحدہ کر دکہلا دی اور بالآخر اُسے جلا کر پھر ویسا کا ویسا کر دیا - ہاتہہ کی عجیب صفائی تھی - کہ باوجود سمجہانے کے بھی پھر سوامی جی کی چالاکی دست کو پکڑنا مشکل تھا - خاتمہ پر ستریوں کو اُپدیش ملا - کہ یہہ سب اندر جال ہے - پس کسی شعبدہ باز کے دہوکے میں نہ آنا چاہیئے - شام کو سماج مندر میں ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ تھا - لیکن لوگ سوامی جی کا لیکچر سننے کی خواہش سے آ گئے - پس تقریباً دو سو کی حاضری میں آریہ ہندو شبد پر وچار کرتے ہوئے ثابت کیا گیا - کہ ہندو شبد تحقیر کا کلمہ ہمارے لئے بدیشیوں نے دیا ہے - ہمارا اصل آریہ دہرم ہے - اِس کے ساتھہ ہی ایک اندر جال کا تماشہ دکہلا کر اُس کی اصلیت بتلائی - اسی رات کو پنڈت شنکر ناتہہ جی کلکتہ آریہ سماج کے اُپ پردہان تشریف لائے - اور مہا ودیالہ و ناتہہ آلیہ وغیرہ دیکھکر سوا ۱۶ر کو روانہ ہو گئے - اتوار ۱۵ر جولائی کو شہر آریہ سماج کے ستپاہک جلسہ میں بہجن اور ایشور پرارتہنا کے بعد سوامی وویکانند جی نے ورن بیوستہا پر ایک ویاکہیان دیا جس کے بعد ایک شعبدہ کر کے بتلایا کہ جنم کچھہ نہیں - کرم سب کچھہ ہے سوامی جی کو آریہ سماج کے سدہانتوں اور ستشاستروں سے کم واقفیت معلوم ہوتی ہے - لیکن ویاکہیان اچھا دیتے ہیں - گو جرانوالہ ویدک پاٹہہ شالا کے ودیارتہی نہال چند و بابا کہی رام پرچار کے لئے موضع جنڈیر میں اتوار سوگئے ہوئے ہیں -
پنڈت ہرشیچندر نے نکودر اور اسکے گرد و نواح میں ۱۴ر جولائی سے برابر پرچار کیا ٭

ضروری معذرت

گذشتہ پرچہ کے ساتھہ چار صفحہ کم تھے - وجہہ یہہ ہوئی کہ آخری کاپی کو دوبارہ چھپانے کی ضرورت تھی - لیکن اخبار کے باہر بھیجنے کا دن آ چکا تھا - اگر اس مرتبہ دیر ہو جاتی تو اخبار کا حق ۲ پائی کا ٹکٹ لگا کر بھیجنے کا زایل ہو جاتا - اِس لئے مجبوراً چار صفحہ کم بھیجنے پڑے - اِس مرتبہ وہ کل مضامین دیدیئے گئے ہیں - اور دو صفحے بڑھا دیے گئے - کسی دوسرے پرچہ میں باقی دو صفحے بھی بڑھا کر اس کمی کو پورا کر دیا جاویگا - **المشتہر**

اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۰

آمدنی	آمدنی ماہ جون روپیہ	آنہ	پائی	آمدنی سال حال روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۶۸۱۶۶	۱۴	۱۱½	۵۸۴۰۰	۱۴	۱½
ویدپرچار فنڈ	۲۰۴	۰	-	۲۹۶۵	۱۰	۰
آنا فنڈ ویدپرچار ودیا پاٹھ	۱	۱۱	۶	۴۸	۱	۶
چاپ تار مشن فنڈ	۱	۸	۰	۱۳۶	۸	۰
وشٹالن	۴	۵	۳	۱۰۷	۱۳	۹
آریہ پتر کا	۵۱	۴	۰	۱۲۴۳	۳	۴
جیون چرتر سوامی جی	۱۷	۸	۰	۱۹۷	۰	۰
چرنجی لعل میموریل فنڈ	۲۴	۰	۰	۲۴	۰	۰
متفرق	۰	۰	۰	۵	۰	۳
زر امانت بحق دیگر (انسٹیٹیوشن) تحریکیا	۴	۹	۳	۳۰۷	۱۴	۹
ایضاً سبھاہائے وغیرہ	۱۱	۰	۰	۲۱۹۱	۶	۰
گروکل فنڈ	۱۵۳	۱۰	۰	۲۳۲۱۵	۹	۶
آمدنی سود	۱۶۴	۱۳	۳	۵۹۳	۹	۳
مدراس پرچار فنڈ	۰	۰	۰	۱۲۰	۱۲	۰
لیکھرام میموریل فنڈ	۳	۱۴	۹	۱۳۴۹	۶	۹
سٹس اکونٹ	۰	۰	۰	۱۵	۰	۰
واپسی پیشگی	۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
میزان	۶۴۷	۵	۰	۳۳۹۲۶	۱۵	۱
میزان کل	۶۸۸۱۴	۳	۱۱½	۹۲۳۲۶	۱۱	۱۱½

خرچ	خرچ ماہ جون روپیہ	آنہ	پائی	خرچ سال حال روپیہ	آنہ
سفر خرچ اپدیشکان	۴۷	۸	۹	۸۲۶	۱۵
تنخواہ اپدیشکان	۱۵۳	۰	۰	۱۶۰۰	۰
آریہ پتر کا	۳۰۳	۱۵	۶	۱۸۸۹	۱۴
جیون چرتر سوامی جی	۰	۰	۰	۷۸	۴
گذارہ پسماندگان لالہ چرنجی لعل	۰	۰	۰	۴۰	۰
ایضاً پنڈت گرودت	۳۰	۴	۰	۱۹۳	۰
ویدک پاٹھ شالہ و آشرم گوجرانوالہ	۱۱۵	۰	۰	۹۳۰	۰
متفرق اخراجات	۰	۰	۰	۹	۰
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر	۹۹	۱۲	۶	۷۷۱	۱۳
سالانہ خرچ	۲۹	۱۲	۴	۲۲۲	۹
اخراجات لائبریری	۲۸	۰	۶	۲۶۶	۶
ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۰	۰	۰	۰	۰
واپسی زر امانت { دیگر انسٹیٹیوشن / سبھاہائے }	۱	۹	۶	۴۵۱۹	۹
اخراجات گروکل	۳۶۹	۹	۶	۲۳۰۰	۱۲
لیکھرام میموریل فنڈ	۵۰	۰	۰	۱۳۵۶	۱۴
مدراس پرچار فنڈ	۴۳	۰	۶	۳۶۰	۱
میزان	۱۲۸۷	۹	۳	۱۴۸۰۸	۱
بقایا زر نقد	۶۷۵۲۶	۱۰	۸½	۷۷۵۳۶	۱۰
میزان کل	۶۸۸۱۴	۳	۱۱½	۹۲۳۲۶	۱۱

دستخط — گیان چند خزانچی

دستخط — مدن گوپال اکونٹنٹ کلرک

دستخط — شیو دیال سکرٹری

دستخط — گلاب چند لعل پڑتال کنندہ

آریہ سماجک خبریں

دہرمسالہ میں ایک سجن نے ۵۰ روپیہ گپت دان گرُوکُل کے لئے چودہری ٹھاکر داس جی کی پاس دید یا ہے۔ منشی طوطا رام جی نے گوالیار سے ۱۰ پنچ پاتر گرُوکُل کے ودیارتھیوں کے لئے طیار کرائے تھے جن میں سے ایک دفعے شنکر برہمچاری کو دے کر باقی ۱۷ ہمارے پاس ارسال کر دئے ہیں۔ ۵۰ اَور ارسال کرنے کا وعدہ کرتی ہیں یہہ پنچ پاتر گرُوکُل کھلنے پر برہمچاریوں میں تقسیم کئے جاوینگے۔ ہمارے پاس روز دو چار خطوط ایسے آ جاتی ہیں۔ جن میں گرُوکُل کے کھلنے کی تاریخ۔ تجویز جگہہ۔ اور دیگر امور کی نسبت بہت کچھہ دریافت کیا جاتا ہے۔ ایسے بھائیوں کی اطلاع کے لئے نویدن ہے کہ اسقدر خطوط کے جواب دینے کی ہمیں فرصت نہیں جس وقت شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کچھہ فیصلہ کرے گی۔ سب لوگوں کی آگاہی کے لیے وہ فیصلہ چھاپ دیا جاویگا۔ اِس وقت بجائے ہمیں لکھنے کے بہتر ہو کہ سبھا کے منتری مہاشہ کے پاس خطوط جایا کریں باہر کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت نسبت دیگروں کے سکول ماسٹر زیادہ تر اپنے لڑکوں کو گرُوکُل میں داخل کرانے کی طرف رجوع ہو رہے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر گرُوکُل کی ضرورت کا ثبوت ہو نہیں سکتا ۔

میانمیر کے جس رتھیہ کو آریہ سماج لاہور نے پر شدھی سنسکار کرا کے آریہ سماج کا ممبر بنایا تھا۔ اُس کے نمسکار دینے پر یکم جولائی کو ۲۵ بھائی لاہور سے اور سات بھائی میانمیر آریہ سماج سے شامل ہوئے۔ اور سب نے ملکر آنند سے بھوجن پایا۔ گو مخالفت ہو رہی ہے تاہم آریہ بھائی دہرم پر درڑھ ہیں۔ اور اسلئے مخالفت دور ہوتی جاتی ہے ۔

گجرات کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ رائے پیڑا رام صاحب نے اپنے پُتر کا یگیوپوِت دھارن کرنے کا پرایشچت ۸ جولائی ۱۹۰۰ء کو آریہ سماج مندر گجرات میں کر دیا۔ چونکہ آریہ سماج کے اتہاس میں یہہ ایک نیا اور اُمید دلانے والا واقعہ ہے۔ اِس لئے اِسے تفصیل کے ساتھہ لکھنا ضروری ہے۔ کچھہ مہینوں کا عرصہ ہوا کہ رائے صاحب گھوڑے سے گر پڑے تھے۔ جس سے اُن کے شانۂ راست پر سخت چوٹ لگی تھی۔ اثنائے علاج میں اُن کا یگیوپوِت اُتر گیا تھا۔ اب جبکہ پورا آرام ہو گیا ہے تو رائے صاحب نے قبل یگیوپوِت دھارن کرنے کے باقاعدہ برت کیا۔ اور آریہ مندر میں ہون کرانے کے بعد یگیوپوِت دھارن کیا۔ اُس کے بعد رائے صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ یگیوپوِت کے بغیر رہنا پاپ تھا۔ اسلئے شاستر کو جو پرایشچت کرانا تھا وہ ہم کرا چکے ہیں۔ اب دین کا دنڈ بھی ضروری ہے۔ اسلئے ۵۰ روپیہ سماج فنڈ کو دان دئے جاتے ہیں۔ جبتک کہ دہرم پر اس طرح کی شردھا نہ ہوگی تب تک ہماری آتمک اُنتی بہت کٹھن ہے۔ اور اِس لئے ہم رائے پیڑا رام جی کا دہنیہ واد کرتے ہیں۔ جنہوں نے پبلک پرایشچت کرا کے دوسرے کمزور آتماؤں کو بل حاصل کرنے کے لئے ترغیب دی ہے۔

آریہ سماج علی گڑھ کی منڈلی آریہ سماج بہرائچ کے سالانہ جلسہ پر گئی تھی۔ بوقت واپسی اُس نے لکھنؤ شہر آریہ سماج کی درخواست پر شہر لکھنؤ میں نگر کیرتن کیا۔ یہہ منڈلی بھجنوں کے ذریعہ سے بجائے خود اُپدیش کا لی ہے۔ ہر جگہہ دو دو تین تین سو کی بھیڑ ساتھہ تھی۔ نو بجے رات کے نگر کیرتن ختم ہوا۔ بابو بنارسی لعل جی کو شاد ہیکش شہر آریہ سماج ساتھہ ساتھہ مختصر تقریریں کرتے جاتے تھے۔ منتری مہاشہ لکھتے ہیں کہ اسطرح وید پرچار کیا جاوے تو بڑا عمدہ کام ہو۔

گوجرانوالہ ویدک آشرم میں تعطیل ہونے کے باعث جو ودیارتھی چلے آئے ہیں۔ اُن میں سے تین یعنی وشوامتر جی۔ نہال چند جی۔ تہا بیبا کہی رام جی اپنا پڑھا پڑھایا یاد کرنے کے لئے پہاڑ کو چلے گئے ہیں۔ اُنہوں نے راستہ میں ہوشیارپور خاص میں پرچار کرنا چاہا۔ سب ملکر بھجن گاتے ہوتے کنک منڈی پہونچے۔ جہاں ودیارتھی بیبا کہی رام جی نے ایک گھنٹہ تک منشیہ جیون کے اُدیشیہ پر ویاکھیان دیا۔ جگہہ سے چلکر راستہ کی مصیبتیں جھیلتے ہوئے یہہ سب ودیارتھی گُن مہنت ٹھاکر داس جی کی دہرمشالہ واقع چینت پورنی میں جا پہونچے۔ مہنت جی بڑے سرل پُرش ہیں۔ وہاں درجہ کے مہمان نواز ہیں۔ کئی سو آدمی روز بھوجن اُن کے ہاں کرتے ہیں۔ بہی سجائی کوٹھیاں امیروں کے اُترنے کے لئے طیار رہیں۔ مہنت جی سے ودیارتھیوں نے تین دنوں تک بات چیت کر کے ویدک دہرم کی بزرگی کا اُنہیں قایل کر لیا۔ مہنت جی خود بھی اچھا اُپدیش کرتے ہیں۔ ودیارتھی بیبا کہی رام نے خاص چینت پورنی کے مندر کے پاس دو گھنٹوں تک ایک ویاکھیان دیا جسکا اثر بہت اچھا پڑا۔

دہلی آریہ سماج بھی مدت کی نیند کے بعد اب جاگ اُٹھا ہے۔ ہم دہلی آریہ سماج کی سُستی دیکھکر حیران تھے نہ دارشکوسب کا خیال نہ دہرم پرچار کا زور لیکن شکر ہے کہ بھارت دہرم مہامنڈل کے نوٹس نے دہلی والوں کو اپنے فرائض سے خبردار کر دیا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جن دنوں بھارت دہرم مہامنڈل کا جلسہ دہلی نگر میں ۶ اگست سے ۱۲ اگست تک ہوگا۔ اُنہیں دنوں میں دہلی آریہ سماج بھی دہرم پرچار کا انتظام کرے گی۔ ہم آریہ پنڈتوں تہا ودیان و پاکھیان داتاؤں سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ وے سب اوشیہ اِس موقع پر دہلی میں جمع ہو کر اِس موقع کی شوبہا کو بڑھا دیں۔ سوامی وشیشورانند جی تہا برہمچاری نتیانند جی جہاں کہیں ہوں وہاں سے اوشیہ دہلی پدھارنا چاہئے ۔

لالہ سنت رام پردہان آریہ سماج کرتارپور اپنے بھائی کے بیاہ پر چٹھیا نکوٹ گئے تھے۔ وہاں اُنہوں نے ۱۰ روپے حسب ذیل دان دئے۔ وید پرچار فنڈ ۶ گرُوکُل ۲ کنیا آنا تھہ آلے ۲ کنیا مہا ودیالہ ۲۔ کرتارپور آریہ سماج سے۔ چٹھیا نکوٹ آریہ سماج ۲۔ نیز کرتارپور کے آریہ بھائیوں نے ۱۱ ساڑھے کو بھجن منڈلی بنا کر بازار میں خوب بھجن کیرتن کیا ۔

آریہ سماج شملہ کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ ۔

اگست ۱۹۱۰ء کو ہوگا - منتری مہاشے آریہ بھائیوں کو بڑے پریم سے نمسکار دیتے ہیں -

جامپور آریہ سماج بڑی رونق پر ہے - ہفتہ وار حاضری ایک سو سے زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے عارضی مکان لیکر جلسے شروع کئے گئے ہیں - اور مندر کو فراخ کرکے ازسرنو تعمیر کرانیکی تجاویز ہو رہی ہیں - ممبران عموماً اور لالہ دھنپت رام جی پردھان خصوصاً بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں سماج کے پرچارتھ ہر اتوار ممبر و غیر ممبر کُل تقریباً ایک سو آدمی روز نگر سے آدھ میل نالہ پر جاکر سندھیا کرتے ہیں - اور بھجن کیرتن کرتے ہوئے واپس ہوتے ہیں آریہ سماج کے متعلق ۱۰ برس سے کم عمر والے لڑکوں کی ایک سبھا ہے جس میں حاضری ۶۰ یا ۷۰ کے قریب ہو جایا کرتی ہے -

جامپور آریہ سماج کے منتری مہاشے خبر دیتے ہیں کہ لالہ دیوان سبھاسد کے بھائی کے لڑکے کا جات کرم سنسکار ۲۷ جون کو ہوا - اور یکم جولائی کو چوڑا کرم سنسکار - ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ چوڑا کرم سنسکار کس سنسکار ودھی کے انوسار کرایا گیا - چوڑا کرم سے مراد ہو نہیں سکتی - کیونکہ دس دن بعد چوڑا کرم نہیں ہوا کرتا - شاید اسدن پورانک طریقہ پر پہلے کپڑے پہنائے ہونگے - اب ہون کرکے اسکو آریہ سنسکار بنا لیا گیا - اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو آریہ بھائیوں کو ایسے اویدک خیال کی اصلاح کرنی چاہیے -

آریہ پتر کا میں بڑے شوک سے بھائی وینکٹ رتنم کی موت کا حال پڑھا گیا - یہہ حیدرآباد دکن کی آریہ کمار سبھا کے ورتھہ سبھاسد تھے - ہمیں اُس کمار سبھا کے بعض ممبروں اور ادھکاریوں سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا - جبکہ ہم حیدرآباد گئے تھے - اِن نوجوانوں کے دھارمک جوش کو دیکھکر ہم نے دکھن کے سدھار کی بہت کچھ امیدیں باندھی تھیں - ہم آشا کرتے ہیں کہ کمار سبھا کے ممبر اِس حادثے سے بھی خاص سبق حاصل کریں گے -

سادھو یوگیندر پال جی سولن میں پرچار کرنیکے بعد اب ریاست ناہن میں پرچار کرنیکے لئے گئے ہوئے ہیں -

منتری آریہ سماج علی پور اپنے ممبر بھگت فقیر داس جی کے للعہ روپیہ مندر فنڈ کے لئے دان دینے کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ اُن کا دیہانت ہو گیا - یہہ بھائی لوکل بولی میں بڑے عمدہ اُپدیش نظم بنا کر دیا کرتے تھے -

بہوسگڑھ آریہ سماج کے منتری مہاشے کی برادر زادہ کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - ور کی عمر ۲۵ برس کی اور بدہو کی عمر ۱۶ برس کی تھی - کوئی پورانک ریتی نہیں ہوئی اثر بہت اچھا ہوا - اور للعہ روپیہ مختلف آریہ پرمارتھک فنڈوں کو دان ملا -

پٹھانکوٹ آریہ سماج آجکل بڑی رونق پر ہے - ۱۰ جولائی سے ۱۵ جولائی تک خاص طور پر دھوم دھام سے ویدک دھرم کے متعلق اُپدیش ہوتے رہے - پنڈت بھگت رام جی - پنڈت شوناتھ جی - مہاشے کیشب دیو فوٹوگرافر - پنڈت کاشی رام و لالہ لچھمن رام جی کے متواتر لیکچر ہوتے رہے - حاضری دو سو سے اڑھائی سو تک ہوتی رہی - پنڈت شوناتھ جی معہ لالہ کیشب دیو ایک دن جاکر موضع شاہپور میں بھی پرچار کر آئے - پٹھانکوٹ ایک روز عیسائیوں سے اور تین چار مرتبہ پورانک پنڈتوں سے شاستر ارتھ بھی ہوئے جن کا اثر عوام پر بہت ہی عمدہ پڑا - نیوگ - سوتک پاتک - اور دیگر وشئیوں پر شاستر ارتھ ہوئے - اس وقت سارے شہر پر آریہ سماج کے اُپدیشوں کا اثر پڑا ہوا ہے -

بابو منگت رائے - بابو آدم وان ہیج رکھو سٹیشن نے لالہ خوشحالی سٹیشن ماسٹر کی پریرنا سے ۱۲ ماہوار وید پرچار فنڈ کیلئے دینے سویکار کئے ہیں -

موضع ڈبائی (ضلع بلندشہر) کے آریہ سماج مندر کے بنوانے کا کام زور شور سے ہو رہا ہے - بابو کیدار ناتھ جی پرچارتھ سے چندہ جمع کر رہے ہیں - خوبی یہہ بھی ہے کہ ہندو دھرم سبھا کے پردھان مہاشہ نے بھی چندہ جمع کر دینے کا وعدہ کیا ہے - اُمید ہے کہ یہہ سماج مندر جلد طیار ہو جاوے گا -

مہاشہ جگن ناتھ جی ضلعدار چوہڑکانہ ضلع گوجرانوالہ جنہوں نے ۵ روپیہ گروکل کے لیے پہلے بھیجے تھے - اب پھر ۵ روپیہ گروکل کیلئے بھیجے ہیں - اور اس فہرست کو بند کرکے مہاشہ تحریک پرچار کا آنا تھا آپ اجمیر کے لئے فہرست چندہ کھولدی ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب جمع ہو چکا ہے - مہاشہ جگن ناتھ جی کا پورشارتھ بڑا اسراہنیہ ہے -

مہاشہ موہن لال جی منتری آریہ سماج شجاع آباد قصبہ کو لوپ گڈھ بتلاتے ہیں - اور شکایت کرتے ہیں کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کا کوئی بھی اُپدیشک وہاں پرچار کے لئے نہیں گیا - ہمیں معلوم ہے کہ معمولی پرچار کو چھوڑ کر آریہ سماج کے تین چار سالانہ جلسے بھی ہو چکے ہیں - شاید ضلع لاہور میں اور کوئی ٹھکانہ ہو - اُپدیشک کے ابھاؤ سے خود مہاشے موہن لال جی نے اپنے لڑکے کا موہن سنسکار ویدک ودھی سے کرایا - ہندوؤں نے بھی اُسے پسند کیا - ۶ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا -

میرٹھ پورنماشی ۲۱ جولائی ۱۹۱۰ء کو بھاولپور ست سبھا میں ایک بڑا بھاری وید منتروں سے قریبا ۲۰۰ آدمیوں نے ملکر ہون کیا - سیٹھ پیرا لال اور بھگت کھنڈلال جی ورتھہ آریہ مہاشوں نے ہون منتروں کا سوَر سہت اُچارن کیا - تب پنڈت لالہ خوشحالی رام کا ویاکھیان ویدوں کی اُتمتا پر ہوا - ثابت کیا گیا کہ مہابھارت تک ویدوں کا ہی راج ساری بھارت ورش میں تھا - اور اب چونکہ ویدوں کا پھر بہاؤ اور پرچار ہوا ہے - اس لئے اب ہر سب کو اس روشنی سے آنند حاصل کرنا چاہیے - حاضرین محظوظ ہوئے - بعد میں ودیارتھیوں نے وید پاٹھ کیا - اور سندھیا کے منتر اُچارن کئے گئے - پھر پنڈت ... صاحب ڈاکٹر کا ویاکھیان ہوا - انکے بعد لالہ ... جی کا ویدوں کی اُتمتا پر لیکچر ہوا - پھر بھگت کھنڈ لال جی کا ویراگ وشے پر اُپدیش ہوا - اور آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا - یہہ سب پورشارتھ سیٹھ پیرا لال جی کا تھا -

---

دھنیہ ہیں وے بھائی جو آریہ ورت سے باہر جا کر بھی آریہ سماج اور اُس کے اُدیشیہ کو نہیں بھولے

شہر تو ہانجی (علاقہ برما) میں لالہ دلارام جالندھر نواسی سوداگری کرتے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کے اناتھوں کے لیے چندہ کی فہرست کھولی۔ روپیہ ۲۲۹ آنہ ۱۴ حسب ذیل بھائیوں سے وصول ہوئے۔ جنہیں سے ۶ مر منی آرڈر کمیشن دیکر انہوں نے ۲۲۴-۸ نقد روانہ کر دیے ہیں۔ جو حسب ذیل اناتھوں کو دیا گیا۔ وید پرچار فنڈ ۱۰۰ روپیہ۔ گوروکل ۸۰ روپیہ۔ اناتھ آلے اجمیر ۴۰ روپیہ کنیا اناتھ آلے جالندھر ۴ روپیہ۔ جملہ ۲۲۴ روپیہ ۸ آنہ۔

نام چندہ دہندہ	رقم	نام چندہ دہندہ	رقم
منشی طوطا رام	۶	عبدالغفور ٹھیکہ دار	صہ
محمد غلام نبی ٹھیکہ دار	سے	گوروت سنگھ راج ...	۸ر
محمد علی خان دوکاندار	۸ر	کھیون راج	۸ر
محمد رحیم بخش جوچہڑ	۴ر	کان سنگھ "	۸ر
پراگ حلوائی	۴ر	بشن سنگھ "	۸ر
ٹیک چند حلوائی	۴ر	چوہڑ سنگھ "	۸ر
عبدالرحمان ٹھیکہ دار	۶	ہرنام سنگھ "	۸ر
ہرپال خان دوکاندار	عہ	رن سنگھ کاٹھیوالا	عہ
دریام سنگھ کاٹھیوالا	عہ	صیدمل ٹھیکہ دار	۶
سندر سنگھ راج	۶	کھنیا سنگھ مستری	عہ
پھمن سنگھ راج	۶	کھیلا سنگھ "	۶
بہمن سنگھ راج	۸ر	بہرتو ... "	۶
بابو بشیشر داس اورسیر	صہ	گوروت سنگھ بہشتی	عہ
گنگا رام ٹھیکہ دار ...	عـہ	جمن حجام	عہ
بابو پرتاپ سنگھ اورسیر	عـہ	گورداس دودھ والا	۸ر
تیرتھ رام ٹھیکہ دار	صہ	شنکل پرمیشور "	عہ
دیوی دیال دوکاندار	عـہ	چید راج کمسریٹ { ٹھیکہ دار خورد شہ ڈپن	۶
پرسرام دوکاندار	صہ		
لکھی چند "	۶	بھولا ناتھ کلرک کمپلان	۶
کرم چند "	صہ	نہال سنگھ مرچنٹ	عـہ
سنت رام "	عہ	دلا رام	۱ مر
شادی ملازم	عہ		
سنت سنگھ درزی	۸ر	میزان کل	۲۲۹ للعہ ۱۲ر

مہاشہ کرپا رام جی (سب اورسیر کلاس رُڑکی)

یتیموں کے بچانے کیلئے کام کرنے کے متعلق ایک مراسلت بھیجتے ہیں جسمیں آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور ہمکو خصوصاً اسکے متعلق کام کرنیکی ہدایت کرتے ہیں اور ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم اجمیر جا کر یتیموں کو لانے اور ساہوکاروں وغیرہ کو انکی مدد کیلئے پریرت کرنیکا کام کریں۔ ہماری بھائی کو واضح ہو کہ اجمیر کے دیانند اناتھ آلے کیلئے جہانتک ہو سکتا ہے ہم کام کر رہے ہیں۔ اس اناتھ آلے میں اب ۹۳ یتیم ہیں۔ باقی رہا اور کام ہم کیا کرتے ہیں اسکا جواب ہر ایک کو دینا مشکل ہے۔ جو صاحب دریافت کرنا چاہیں خود آ کر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب کہیں خاص یتیموں کی پرورش کرنا ممکن سمجھکر ہمیں لکھیں تو ہم کوشش کر سکتے ہیں کہ اُن کی پرورش اور تربیت کا انتظام ہو جاوے۔ لیکن جو کام ہم ہاتھ میں لے چکے ہیں اُنہیں ادھورا چھوڑ کر اور کسی طرف دھیان نہیں دے سکتے۔ (ایڈیٹر)

پرشنوتر بجواب "ایک ضروری اور سنجیدہ پرشن" اخبار ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۳ مارچ ۵ء صفحہ ۱۵ - پرپہ "متلاشی حق" جی نستے۔ یگیوپویت دھارن کرانے اور گایتری اپدیش کرنیوالے کو اس کال موجودہ کے واسطے گورو ماننا گورودم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بموجب تحریر جناب آریہ سماج کو گورودم ماننا گورودم ہے۔ پرپہ دراصل الذکر گورو ماننا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بچہ شروع تعلیم میں اکشر بودھ کرانے والے آچاریہ کو گورو پکارتا ہے۔ اور بتدریج ترقی کرتا ہوا ہر ایک آچاریہ کو گورو پکارتا چلا جاتا ہے اور یہ سب اپنی اپنی جگہ آدرسنکار اور دھنیاد کے یوگیہ ہوتے ہیں۔ واستو میں آریہ سماج میں تو کیول پرم پتا پرمیشور ہی گورو ہے۔ (دستخط) خوشالی رام ویٹنری اسسٹنٹ

لالہ بنواری لعل منتری آریہ سماج کرنال لکھتے ہیں۔ "(۱) پنڈت شمبھو دت پرچارک آریہ سماج کرنال نے ۳ مہینہ تک ضلع کرنال میں ویدک دھرم کا پرچار بہت عمدہ ریتہ کیا گیا۔ تقریباً ۴۰ دیہات و قصبوں میں گئے۔ مختلف وشیوں پر لیکچر دیئے۔ جہاں کہ حاضری ۲۰۰ - ۴۰۰ - ۵۰۰ اور بعض جگہہ ایک ہزار تک ہو جاتی تھی۔ ۱۱ مقاموں پر پنڈتوں سے شاستر ارتھ کیے۔ جن سے عمدہ نتیجہ پیدا ہوا۔ ۴ یگیوپویت سنسکار کرائے۔ اور کرنیڈا اور ترودانہ میں دو نئی سماجیں قایم کیں۔ اس پرچار سے کئی دیہات میں آریہ خیالات کے پرش بھی بہت ہوگئے ہیں۔ اور امید ہے کہ ایک سال کے اندر کئی مقاموں پر نئی سماجیں قایم ہو جاوینگی۔ اس تجربہ سے یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ اگر ہر ایک ضلع کی صدر سماج اپنے اپنے ضلع کے دیہات اور قصبوں میں پرچار کے لئے ایک ایک اپدیشک رکھ لیوے تو ایک سال میں بہت کچھ پرچار کا فایدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ (۲) سماج ہذا کے عہدیداران کا انتخاب سال آیندہ کے لیے حسب ذیل ہوا ہے۔ بابو چھجو رام جی پردھان۔ لالہ گوکل چند جی اوپ پردھان۔ لالہ کشن سروپ جی منتری۔ لالہ کرپا رام جی اوپ منتری و پستکادھیکش۔ لالہ پیارا لعل جی کوشادھیکش۔ لالہ بنواری لال نیجر کنیا پاٹھشالہ کرنال۔ (۳) مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء عنقریب آ رہی ہے۔ مگر ابھی آریہ پرتی ندھی سبھا نے ابتک اس امر کا فیصلہ نہیں کیا کہ آریہ پرشوں کو مذہب کے خانہ میں لفظ "ویدک" لکھوانا ہے۔ یا "آریہ" اگر اس کا جلد فیصلہ نہ ہوا تو پہلی مردم شماری کیطرح ایسے گورنمنٹ ہی آریہ سماج کو ہندوؤں کا ایک فرقہ قرار دیگی۔ پہلی مرتبہ خانہ مذہب میں بجائے آریہ لفظ ویدک لکھوانے کی تجویز ہوئی تھی اس لفظ کے لکھوانے میں بڑی دقت یہہ واقع ہوئی تھی کہ اس لفظ کو اکثر لکھوانے والے اور خود لکھنے والے قطعی نہیں سمجھتے تھے۔ اسلئے غلط فہمی کے باعث اکثر شمار کنندہ لفظ "ہندو" ہی لکھدیتے تھے۔ اور جب نقشہ جات مرتب ہوئے تو اکثر پٹواریوں نے غلط فہمی کی وجہہ سے ویدک مذہب والوں کو ہندوؤں یا اُن کے کسی دیگر فرقہ میں شامل کر دیا جسکی وجہہ سے آریوں کی ٹھیک تعداد کا پتہ لگنا مشکل ہو گیا۔ میری خیال میں اب بجائے لفظ ویدک کے بجائے خانہ مذہب میں اگر لفظ آریہ لکھوایا جاوے تو بہت مناسب ہوگا۔ کیونکہ آریہ لکھوانے سے وہی

مطلب سدہ ہو جائیگا جو لفظ ویدک لکھوانے سے ہوگا۔ جسطرح کہ مسلمان سے قرآن کے پیرو۔ کرسچین سے انجیل کے پیرو۔ سکھ سے گرنتھ صاحب کے پیرو مراد ہوتی ہے۔ اسیطرح لفظ آریہ سے بھی اُن شخصوں سے مراد ہوگی۔ جو ویدک دہرم کے پیرو کار رہیں گے۔ اور لفظ آریہ عام فہم ہونے سے لکھنے اور لکھوانے والوں کو اور پڑتال کرنے والوں اور نقشہجات مرتب کرنے والوں کو بھی بہت آسانی رہیگی۔ امید ہے کہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا میں جلد کوئی پختہ راے قائم کرکے سب سماجوں کو اطلاع بخشیں گی۔ (۴) یہہ ٹھیک طور پر تشخیص ہوا ہے کہ آریہ مت کس تاریخ سے شروع ہوتا ہے اگر کسی بھائی کو اس امر سے ٹھیک ٹھیک واقفیت ہو تو مہربان مفصل طور پر اطلاع بخشیں۔ بندہ بہت مشکور ہوگا۔

مہتہ جیمنی ملتان سے لکھتے ہیں۔ "مہابھارت کے اندہ گھور اندکار ودیا کے سمے کے بعد مسلمانوں کی لوٹ کھسوٹ نے اگیان اور ادہرم کی تلاطم میں پھنسنے سے بالکل یہاں تک نوبت پہونچی کہ ستری پاؤں کی جوتی سمجھی جانے لگی۔ جب ستری جاتی کا اسطرح ترسکار اور نرآدر ہوا تو یہہ ویش بھی اتینت درودشا کو پراپت ہوا۔ منو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ جس گھر میں ستریوں کا نرآدر ہو وہ خاندان نام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مہابھارت کے بعد ... مصلح و ریفارمر آئے۔ اور اُنہوں نے حسب ضرورت وموقعہ دہرم کا اُپدیش کیا۔ لیکن کسیکو یہہ خیال نہ گذرا کہ ستری جاتی کے سُدہار کا بھی خیال کیا جاوے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ اُن کا اُپدیش ادہورا اور ناقص رہا۔ اور پہلے اُن کی سخت کوشش اور یتن کا کچھہ فائدہ نہ ہوا۔ رشیوں کے زمانہ کے بعد اگر ستری جاتی کو سادات کے حقوق کا درجہ ملا تو سوامی دیانند سرسوتی سے ہی۔ اور آریہ ورت کے اتہاس میں سوامی دیانند کا نام ... کی طرح منور رہیگا۔ اسلئے کہ اُس نے آریہ ورت کے عروج کے لئے ستری جاتی روپی لیور کے ذریعہ اس ویش کے خستہ ... کر اُٹھانے کا یتن کیا۔ ارشمیدش کا مقولہ ہے کہ اگر مجھے کھڑا ہونیکا

ستھان ملجاوے اور ہاتھہ میں ایک وڈی ملجاوے تو میں اس ساری بھومی کو پلٹ دوں۔ لیکن سوامی دیانند نے ستری جاتی کو ہی وڈی سمجھکر آریہ ورت بھومی کو پلٹ دکھلایا۔ کہاں وہ زمانہ کہ ستری جاتی شودر سمجھی جاتی تھی۔ اور اُن کے لئے "وید منتر پڑھنا اور سُننا مہان پاپ سمجھا جاتا تھا۔ آج اُسی دیانند کی برکت سے وہ اور پڑھتا رہتہ سے اور اپکار سے ستری جاتی کو پرش کے برابر ادہکار دیا جاتا ہے۔ اور اُس کا عملی ثبوت دکھلایا جاتا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج ملتان شہر کی تاریخ میں ۱۰ جولائی کا دن قابل یادگار ہے۔ جبکہ سردار گوربخش سنگھ جی منتری آریہ سماج نے اپنی پُتری پورن دیوی کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی انوسار کیا۔ یہہ پُتری کنیا مہا ودیالہ جلندھر میں تعلیم پاتی ہے۔ سامعین اور ناظرین پر یہہ سنسکار ایک بڑا بھاری اچنبھے کا اور نرالا سمجھتے تھے اور اب تک آریہ پرش بھی اس امر سے ناواقف تھے کہ آیا لڑکیوں کو بھی یگیوپویت پہننے کا ادہکار ہے۔ ایشور ہم سب آریوں میں ستری اور پرش کو سادہ پرکھنے کی طاقت دیوے۔

آریہ سماج ملتان یکم جولائی اتوار کو سماج میں سردار گوربخش سنگھ جی نے کتھا کی۔ ۲ جولائی شرتیا شوترا نیشد سے سردار گوربخش سنگھ جی نے ہی کتھا کی۔ ۴ جولائی کو ڈیبیٹنگ کلب میں مانس وشہ پر بحث تھی۔ سب دلچسپ تقریریں ہوئیں۔ ۵ جولائی کو پنڈت پورنانند جی نے ماناربیا ویاکھیان دیا۔ ۷ جولائی کو ینگ مینز ایسوسی ایشن میں پنڈت جی نے ویاکھیان دیا۔ ۸ جولائی کو سماجمندر میں دہرم اور وید پر ویاکھیان دیا۔ ۱۱ جولائی کو لسر کرشن گہڑی ساز کے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار رچھپاولی میں ہوا۔ ملتان میں ابتک کوئی بارش نہیں ہوئی سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ اسلئے اب سوموار اور منگل وار کی کتھا چند روز کے لئے بند کردی گئی ہے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے نویدن

ضلع شاہ پور میں ویدک دہرم کی بڑی ضرورت ہے سوائے بھیرہ کے اور کسی شہر میں زندہ آریہ سماج نہیں ہے۔ خوشاب

کی آریہ سماج بالکل بے جان ہو رہی ہے۔ صدر شاہ پور کی سماج میں وہ کام نہیں ہو رہا جیسا کہ چاہئے تھا۔ اس ضلع شاہ پور میں ساہی وال۔ گرو ٹ۔ خیرو کہ وغیرہ خاص قصبے ہیں جہاں آریہ سماج کا نام تک نہیں ہے۔ اور ویدانت کا بڑا زور ہے۔ لوگ آریہ کے نام تک سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ سبھا کو چاہئے کہ ان جگہوں کے دہرم کے پیاسوں کو ویدک دہرم روپی امرت جل پلانے کے لئے اُپدیشکوں کو بھیجا کرے۔ اگرچہ اُپدیشکوں کو پہلے پہل اُپدیش کرنے اور دہرم پرچار میں بڑی دقت پیش آویگی لوگ مخالفت کریں گے۔ مگر انہیں میں ست دہرم کو خود ہی گرہن کرینگے اور ست مارگ پر آئیں گے۔ اور جانے والے اُپدیشک ایسے ہوں کہ ویدانت مت کا کھنڈن بخوبی کرسکتے ہوں۔ آپکا سیوک گوپال داس چھاونی ملتان۔

تازہ خبریں و رائیں

بقول "دی کہالصہ" گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ اور انبالہ چھاونی کی سنگھ سبھاؤں کے چار اُپدیشک علاوہ ضلع لاہور کے راگیوں کے ضلع جلندہر اور لودھیانہ میں کام کرنے کے لئے نیت کئے گئے ہیں۔ اُن کا مشن یہہ ہوگا کہ سکھہ جماعت کو اس بات کا اُپدیش کریں کہ جو لوگ کہالصہ پنتھہ میں داخل ہو جاویں اُن سے چھوت چھات کا پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔ فی الحال جو نیچ قوم کے سکھوں کی نسبت بندشیں پڑی ہوئی ہیں۔ اُنہیں دور کرنا ہی اِن اُپدیشکوں کا کام ہوگا ‍۔

کوہاٹ کی ہندوستانی فوج میں سخت ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اب تک دو سو سات بیمار ہو چکے ہیں جنہیں ۶۶ مرگئے۔ اور دیگر چھاؤنیوں شہروں مثلاً لاہور۔ امرتسر وغیرہ سے بھی ایسی ہی خبریں آ رہی ہیں۔ ایشور اپنا فضل کرے۔ بارش اچھی ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ بیماری کا خوف کم ہو جاوے ‍۔

انگلستان میں حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں اسقدر شراب کو خرچ ہوا کہ فی کس ایک سیر

کے زیبا پڑا یعنی کل چار کروڑ پانچ لاکھ سبز سخت حرف میں ایا ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حساب کیا جاوے - تو شاید چار لا دو ایب جلد ہندوستان کو نہایا کو خوشی میں بانٹ کر دیو کرے

مظفر پور (علاقہ بہار) میں دو مہنتوں کے درمیان ایک دیوانی مقدمہ دائر ہوا ہے۔ قبل اس کے کہ مقدمہ عدالت میں باقاعدہ رجوع ہو - ایک لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے ۔ یہہ ہمارے دیش کے سادہو اور درویش کہلاتے ہیں ؀

بہوت سوامی وشودہانند جی کی یادگار میں کلکتہ کے مارواڑیوں نے ایک "وشودہانند ودیالے" کھولنے کی پرتگیا کی تھی - لیکن سماچار پتروں سے معلوم ہوکر ہمیں افسوس ہوا کہ اس ودیالہ کے کھلنے میں ہنوز روز اول ہی ہے - سنسکرت کے ودوان ہندو آریہ - دونوں سماجوں سے دور ہوتے ہیں اور افسوس کہ انکی جگہہ پوری کرنے کا یتن بالکل نہیں کیا جاتا - اگر کوئی سنسکرت کا ودیالہ کھولنے کا وچار بہی ہوتا ہے تو اُس کے رستہ میں بیٹھا روگھن پڑ جاتے ہیں -

ہندؤں میں سے دیوناگری بہاشا کے برخلاف جنہوں نے آواز اُٹھائی ہے اُن میں زیادہ تر کشمیری پنڈت ہیں - یہہ لوگ ویدک بہوسنہا کے بگڑنے سے پنڈت کہلاتے ہیں - ورنہ ان میں گرنج پنڈت کا ایک ہی نہیں - سنسکرت بہاشا شودہ پنڈت بہی ہیں ان کا نام کسی ہندی کوی نے گرارے وارے پنڈت بالکل ٹھیک رکھا ہے ؀

جاپان اسوقت اتنی ترقی میں یوروپ کے بہی کان کترتا ہے جاپان کے علاقہ آئی کے ایک باشندہ مسٹر کلیچی سیکوسوتو نے مصنوعی موتی طیار کئے ہیں جاپان کے ولیعہد اور اُن کی شاہزادی کے جانے پر اس کاریگر نے ۲۰ موتی پیش کئے - جنہیں ولیعہد نے بہت پسند کیا - اور چار سے ستر روپیہ فی موتی تک قیمت دیکر سب کو خرید لیا - آریہ ورت کی حالت اس کے مقابلے میں خراب ہے - اگر ان باتوں کی طرف بہی ہمارے لوگ رجوع ہوں تو کوئی رکنے

والا نہیں ہے - لیکن افسوس کہ انہیں کام اور محنت سے اِس وقت سخت نفرت ہو رہی ہے ؀

پنجاب میں بارش سب جگہوں میں بڑی عمدگی سے ہو گئی ہے - پشچم اتر دیش سے بہی اچھی خبریں آ رہی ہیں - لیکن جب تک کہ راجپوتانہ اور ممالک متوسط سے اچھی خبریں نہ آویں تب تک قحط کا احتمال ویسا کا ویسا ہی بنا رہتا ہے - شکر ہے کہ وہاں بہی اچھی بارش ہو رہی ہے ؀

پنجاب مرض طاعون سے بالکل پاک ہو گیا ہے - ایشور کا شکر ہے -

اشتہارات

وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور - ۱۵

اس انسٹی ٹیوٹ کے بانیاں اور کارکنان کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی ہے کہ کسی طرح فوٹوگرافی کا ہنر (جس کے ذریعہ سے اخباروں اور رسالوں اور کتابوں میں تصویریں شایع ہوتی ہیں) اور ٹیکنیکل انجینیرنگ (یعنی کلوں کا استعمال) لوگوں کو سکھایا جاوے یہہ خواہش اُن کی شروع سے ہی رہی ہے - سکول سب کمیٹی نے اِس بات کی ضروریات محسوس کرکے کہ اس ملک میں اُن ہنرمندوں کی اشد ضرورت ہے - جو کہ اخباروں اور کتابوں میں تصاویر شایع کر سکیں - اور اِس طور پر ملک کو عمدہ اور دلچسپ لٹریچر سے مالا مال کر سکیں - ایک وظیفہ ۱۵ روپیہ کا ایک مڈل پاس شدہ طالب علم کو اس شرط پر دینا منظور کیا ہے کہ وہ تین سال کے لیے رڑکی انجینیرنگ کالج کی فوٹوگرافی کلاس میں تعلیم پائے اور بعد پاس کرنے مقررہ اقرار کے انسٹی ٹیوٹ کے کم ازکم تین سال کے لیے ۳۰ روپیہ ماہوار پر ملازمت کرے - اگر کارکنان انسٹی ٹیوٹ اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ملک کو بیحد فیض پہونچائیں گے - مگر

فیاض پبلک کا فرض ہے کہ ان کا ایسے کاموں میں ہاتہ بٹائے اور اپنی تجاویز سے فایدہ پہونچائے -

---

۱۵/۱۲ اودہیاپکہ کی ضرورت ۱۵/۱۲

مجہے ایک اودہیاپکہ کی ضرورت ہے جسے دیوناگری وغیرہ پڑہانے کا کام ہوگا - ایک جگہہ رہنا ہوگا - تنخواہ ۱۰ روپیہ علاوہ خوراک کے دیجاویگی - چونکہ میں پنجابی ہوں اسلئے اگر اودہیاپکہ پنجابن ہوگی تو کہانے پینے میں طرفین کو تکلیف ہوگی اودہیاپکا کا آریہ ستہانتوں سے واقف ہونا اور اُن کا ماننا ضروری ہوگا - المشتہر چرنجی لعل اردہیجو نگر ضلع گورگانوہ ؀

۱۵/۱۲ بواہ کی ضرورت ۱۵/۱۲

میں کسی آریہ کنیا سے بواہ کرانا چاہتا ہوں - عمر میری ۲۵ سال کی ہے - دردہ آریہ ہوں آمدن ۲۰ روپیہ ماہوار ہے - کنیا آریہ بہاشا جانتی ہو اور سوشیلا ہو - میں خود ذات پات کے بندہن کو نہیں مانتا - اگر لڑکی والے ضرورت محسوس کریں تو اسلئے لکہہ دیتا ہوں کہ میں اردو کا اُستاد ہی ہوں - نیز سنسکرت بہاشا بقدرے جانتا ہوں - باقی حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں - المشتہر گوپال داس اسسٹنٹ ٹیچر ہائی سکول میاوالی ملتان -

---

۱۵/۱۲ ودہوا کی ضرورت ۱۵/۱۲

داس کو اپنے چچازاد بہائی جسکی عمر ۳۰ سال کی ہے - صحت بدنی اچھی اور جنرل مرچنٹ ہے جسکی پہلی استری عرصہ ۵ برس سے دیہانت ہو چکی ہے - اور بعد جد و جہد ودہوا سنیوگ پر راضی کیا گیا ہے - اس کے لئے ودہوا کی ضرورت ہے - جو نیک چال چلن ہو - کہتری ورن ہو - خاندانی کو ترجیح دی جاوے گی - مفصل خط و کتابت پر فیصلہ ہو سکتا ہے - المشتہر داس خوشالی رام ورما سٹیشن ماسٹر آدم وان برج ؀

رسی کو

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۰ ساون سمت ۵۷ بکرمی مطابق ۳ اگست سنہ ۱۹۰۰ء جالندھر شہر | نمبر ۳۴

سنسار کی گتی

جیسور کا برہمچاری آشرم اور وید ودیالئے

پرچارک کے ناظرین اس آشرم سے ناواقف نہیں ہیں جن دنوں پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا گروکل کی سکیم ملیا کر رہی تھی انہیں دنوں جیسور (بنگال) میں ایک برہمچاری آشرم کے کھلنے کی خبر اخبار لاہور ٹریبیون میں پڑھی گئی تھی اس خبر کو شایع کرتے ہوئے ٹریبیون نے بتلایا تھا کہ یہ آثار ہیں جو بتلاتے ہیں کہ اس وقت آریہ ورت کے باشندوں نے محسوس کر لیا ہے کہ اگر موجودہ طریقہ تعلیم کے نقصوں کو دور کیا جا سکتا ہے تو وہ محض پراچین طریقہ کا ازسرنو رواج دینے سے ہو سکتا ہے اس کے بعد گروکل کا سکیم پبلک کے سامنے آیا۔ اس پر بہت سی بحث ہوئی۔ انگریزی کے دلدادوں نے پیشگوئیاں شروع کر دیں کہ اس تحریک کے لیے کوئی شخص بھی ایک کوڑی نہیں دیگا لیکن واقعات نے دکھلا دیا کہ ان لوگوں کی رائیں بالکل غلط تھیں روپیہ بھی اکٹھا ہو گیا۔ اور اب گروکل کو عملی جامہ پہنانے کا وچار ہو رہا ہے۔ اسوقت بھی بدی کے نبی یہی پیشگوئی کرتے ہیں کہ گروکل کا انتظام نہیں چل سکیگا وغیرہ وغیرہ لیکن ہمیں پورن وشواس ہے کہ جسطرح پر کہ اس قسم کے حضرات کو پہلے شرمندگی اٹھانی پڑی تھی اب بھی ویسی ہی شرمندگی انکے نصیب ہوگی۔ لیکن ہم لکھتے لکھتے کدھر کے کدھر چلے گئے۔ ذکر جیسور کی برہمچاری آشرم کا تھا۔ اس آشرم کے متعلق ایک انگریزی کا اخبار موسوم برہمچاری یکم جنوری سے نکلنا شروع ہوا ہے اسکے پرچہ ماہ مئی میں پنجاب گروکل کی نسبت ایک کالم دیا ہوا ہے جسمیں اسوجہ پر اس کوشش کی تعریف کی ہے کہ اسکا مقصد برہمچریہ کے قواعد کو رواج دینا ہے۔ کچھ تجاویز پیش کی گئی ہیں جو ظاہر کر رہی ہیں کہ جیسور کے آشرم کے چلانیوالوں کو ویدک آدیشوں پر پورن وشواس نہیں ہے۔ بابو جادو ناتھ مزمدار جو اس آشرم کے بانی ہیں لکھتے ہیں کہ ننگے پیر رہنا۔ بھکشا مانگنا اور گرو کی خدمت کرنا وغیرہ کام اس زمانہ میں ہونا مشکل ہیں۔ اور ان کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ہماری رائے میں گرو کی بیج سیوا کرنا ہی برہمچریہ پالن کا مول سادھن ہے اور اگر اسے چھوڑ دیا گیا تو وہی پروفیسر اور سٹوڈنٹ کا تعلق بنا رہیگا۔ جس سے تنگ آ کر گروکلوں اور برہمچاری آشرموں کے کھولنے کے لیے ہمارے سودیش کے بھائی مجبور ہو رہے ہیں۔ بابو جادو ناتھ نے ایک خاص برہمچاریوں کا نئے ڈھنگ کا مٹھ اسطرح پر کھولا ہے وہاں سے جو برہمچاری پرچار کے لیے نکلیں گے ان سے دس شرطیں کرانی لکھی ہیں جنمیں سے پہلی شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہی [illegible] برہمچریہ کے بعض دیگر نیموں میں بھی انگریزی خیالات کے مطابق ترمیم کی گئی ہے مثلاً منشی اشیاء سے صرف وہیں تک پرہیز کی اجازت ہے جہاں تک کہ ڈاکٹر کا حکم برخلاف نہ ہو۔ لیکن باوجود ان تمام کمیوں کے جن کی نسبت کہ بابو جادو ناتھ مزمدار جی کو نظر ثانی کرنی چاہیے۔ ہم بابو صاحب کی ہمت کو آفرین کہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اگر اس آشرم سے محض یہی مقصود ہے کہ دھرماتما اپدیشک پیش نکلیں تو بابو صاحب جسطرح پر برہمچاریوں کو خوشامد اور لحاظ سے پرہیز کرنیکی نصیحت کی ہے اسی طرح یہ خود بھی کسی خاص جماعت یا فرقہ کے لحاظ میں نہ پڑ کے ویدوں اور شاستروں کا ٹھیک پرچار کرائینگے۔

اس سادگی نے ہی تمہارا ناش کر دیا

آریہ سنتان نے کیوں ہندو کی پدوی گرہن کی؟ کیا کوئی ہوشمند آدمی بھی اعلیٰ خطاب کو جواب دیکر اپنے لئے ذلت انگیز خطاب قبول کرنے کو طیار ہوتا ہے؟ لیکن یہی حالت کی اعلیٰ درجہ کی سادگی ہے۔ جو انہیں اب تک برابر گراتی چلی آتی ہے۔ حال میں ہی ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کی سادگی کی ایک نئی کہانی سنی ہے۔ اسوقت اخباروں میں مشہور ہو رہا ہے کہ مدراس کے ہندوؤں نے پروفیسر میکس میولر کو اپنے مذہب کا سچا دوست سمجھ کر اسکی صحت کے لیے ہندو مندروں میں دعائیں مانگیں ہم اس واقع کو ایک ہندو براہمن کی زبانی ہی اپنے ناظرین کے روبرو بیان کرتے ہیں۔ تاکہ انہیں اصلیت سے آگاہی ہو جاوے۔ مدراسی براہمن لکھتا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ پروفیسر میکس میولر سخت بیمار ہیں تو بے معلوم آنسو میری گالوں پر سے بہہ نکلے۔ جب میں نے اپنے ان دوستوں سے ذکر کیا جو کہ اپنی زندگی کے آخری دن میرے ساتھ گذار رہے ہیں۔ اور جو بھگوت گیتا اور ایسی ہی دیگر مذہبی کتابیں پڑھتے ہیں تو وے سب رنج سے بہت ہی زیادہ دب گئے۔ گذشتہ رات کو جبکہ ہم سب اپنے مندر کو حسب عادت جا رہے تھے۔ مجھے یہ سمجھایا گیا کہ مندر کے پوجاری سے ہم ایک خاص پرارتھنا اسکی (پروفیسر میکس میولر کی) پوری صحت کے لیے کرا دیں۔ میرے سب دوست میرے پیچھے مندر کو چلے گئے۔ لیکن جب ہم نے پوجاری سے ذکر کیا تو اس نے بہت سے عذرات اٹھائے مجھے کہا کہ وہ ایک ایسے آدمی کے نام پر جو کہ جنم کا ہندو نہیں ہے پرارتھنا یا پوجن نہیں کر سکتا۔ اور کہ اگر وہ ایسا کرے تو وہ اپنی پوجاری کی پدوی سے موقوف اور برادری سے خارج کیا جاویگا۔ مجھے اسکے ساتھ اس مضمون پر لمبی بحث کی اور اسے کہا کہ پروفیسر میکس میولر گو بلحاظ پیدایش اور پوشاک کو یوروپین ہے۔ فی الحقیقت ہندو سے بھی زیادہ ہے۔ جب میرے چند ایک دوستوں نے اسکو کافی عوضانہ دینے کی آمادگی ظاہر کی تو آخر کار وہ رضامند ہوا۔ اور جب دوسرے دن ۷ بجے رات کے ہم مندر میں مع ناریل۔ پھول۔ پان۔ سپاری اور نقد روپے کے آئے اور ان سب چیزوں کو پوجاری کے حوالہ کیا تو اس نے منتر اچارن کرنا شروع کیا۔ اور ایک گھنٹہ کے قریب پرارتھنا کرتا رہا۔ جب سب کچھ ہو چکا تو پوجاری نے نذرانوں میں سے کچھ چیزیں واپس کر دیں۔ اور ہم سے درخواست کی کہ انہیں ہم پروفیسر میولر کو بھیج دیں۔ اس پر پروفیسر میکس میولر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کے کے بعد میں راضی تھا۔ علاوہ بریں زیادہ تر قابل ذکر یہ ہے کہ پانچ مہینوں کی سخت بیماری کے بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر میری طبیعت میں پورا فرق آ گیا۔ جبکہ جرمنی کے مشہور ڈاکٹروں نے اتفاق رائے سے اس بیماری کو

کُہلا قرار دیا تہا میں نے سُنا ہے۔ کہ یہہ دُعائیں منتر اُنہ
سفید وار ہو رہی ہیں" اوپر کا لمبا اقتباس یہہ
ظاہر کرتا ہے کہ مدراس کے بوڑہے ہندو یہہ سمجہتے ہیں کہ پروفیسر
میکس میولر صاحب پکے ہندو تہے۔ اور پروفیسر کا خط بہی ظاہر
کرتا ہے کہ وہ ہندوؤں کو یہہ یقین دلانے کے لئے طیار رہے۔
(نامعلوم کس مطلب سے) کہ وہ ہندوؤں کے بتوں کو مستجاب الدعوات
سمجہتے ہیں۔ لیکن پروفیسر صاحب کی ساری زندگی کی کوششیں بالکل
اسکے خلاف گواہی دیتی ہیں۔ سب سے آخری تصنیف پروفیسر صاحب
کی سنہ گذشتہ میں نکلی ہے جس کا نام ہے "میرے ہندوستانی
دوست" اُنہیں سے چند ایک اقتباس کا ترجمہ ہم اِس جگہہ
اپنے ناظرین کی دلچسپی اور اپنے ہندو بہائیوں کی آگاہی کے
لئے درج کرتے ہیں۔ صفحہ ۳۰ پر پرانوں کی نسبت لکہا ہے
"پُران۔ تصنیفات جوکہ اخلاقی مذہبی اور دماغی لحاظ
سے محض آریہ ورت کے باشندوں سے اعلیٰ اوصاف کی
قوم کی دماغی تصنیفیں ہونے کے قابل نہیں معلوم ہوتیں"
— پنڈت جی کنہٹہ گورہ عیسائی کی نسبت بیان کرکے
کہ وہ مذہب عیسوی کو پاک سمجہتا تہا۔ پروفیسر میکس میولر
صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں "یہہ ٹہیک طور پر سمجہہ میں آسکتا
ہے کہ اس پاکیزگی (یعنی مذہب عیسوی کی پاکیزگی) کا
ایک ایسے من پر کیا اثر ہوا ہوگا۔ جس نے کہ شیو کی "تاریک
پوجا کی نجاست اور کرشن اور گوپیوں کے
فسانوں کے شہوت انگیز رمز و کنایوں کی اندر
سے عبور کیا ہو۔ خواہ کیسی ہی کوشش اُنہیں بطور استعارہ کے
بیان کرنیکی کیجاوے۔ استعارہ کی طور پر ایک دیوتا کی کہانی جو
کہ نہاتی ہوئی گوپیوں کے کپڑے اُٹہا کر لیجاتا ہے تعلیم دہندہ
ہے" یہہ تو پروفیسر میکس میولر کا وشواس ہندوؤں کے
دیوتوں اور ہندوؤں کے پرانوں پر ہے۔ اب شاید مدراسی
براہمن نے یہہ سمجہا ہو کہ پروفیسر صاحب ویدوں کی بڑی
عزت کرتے ہیں۔ تو گو ہم پروفیسر صاحب کے وید منتروں کی ترجموں
کو پیش کرکے دکہلا سکتے ہیں کہ وہ بجائے ویدونکی عزت کرنے
کے نیشا ویدوں کی بے عزتی کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔
تاہم جبکہ پروفیسر صاحب کی اپنی آخری رائے ویدوں کی نسبت
اسی کتاب میں جسکا ابہی ذکر کیا گیا ہے۔ موجود ہے تو پہر

ہمیں زیادہ تفتیش کی ضرورت نہیں ہے صفحہ ۱۸ پر پروفیسر
صاحب فرماتے ہیں "وہ لوگ جو ویدوں سے واقف ہیں۔
(میرا مطلب ہے کہ منتر اور براہمن سے) بمشکل سمجہتے ہیں
کہ اعلیٰ دماغ کے آدمیوں (مراد ہندوؤں سے ہے) نے اُن کے
الہامی ہونے کے برخلاف فیصلہ دینے میں برسوں کیوں
تامل کیا۔ یہہ بہجن (مراد وید منتر) نہ صرف پُرانے ہی ہیں
وہ غیر مستعمل اور بیکار ہیں۔ اُن کا شمل پُرانی میگا تہیریا
کے اُس سطح پر گہٹنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جہاں پر کہ ملوگ
رہتے ہیں" بعض بہائی شاید یہہ سمجہیں کہ اگر ویدوں کے لئے
نہیں تو ویدوں کے مصنفوں کے لئے ضرور پروفیسر صاحب کے
دل میں عزت ہوگی۔ لیکن صفحہ ۱۹۲ پر پروفیسر صاحب لکہتے
ہیں۔ "ویدک وحشیوں کے لئے قربانی ایک بڑا اقدرتی
شغل تہا۔ جیسا کہ آجکل کے وحشیوں کے درمیان ہے" گویا
پروفیسر صاحب کی رائے میں ویدک رشی اور افریقہ کی مردم
خور وحشی ایک ہی جماعت کی آدمی سمجہے جانے چاہئیں۔
— کیا اس سے بڑہ کر بہی سادگی اور بہولا پن ہو سکتا ہے۔
کہ جو آدمی محض عیسائیت کی لغو کہانیوں کی بزرگی ثابت
کرنیکی نیت سے نہ صرف پُرانک دیوتوں کی نسبت ہی نفرت
پہیلا دے بلکہ پوتر ویدوں کو وحشی پن کا ابتدائی اقرار دیوے
وہ ہندوؤں کی نظروں میں اس قابل سمجہا جاوے کہ اُسکی
صحت کیلئے اُنہیں دیوتوں سے دُعا مانگی جاوے اور پہر اُسکی
اس تحریر پر بہی وشواس کیا جاوے۔ کہ وہ اُس ہندو دیوتا
کی مہربانی سے اچہے ہونیکا قائل ہے۔ اس بہولا پن اور
سادگی نے اب تک تمہارا ناش کیا ہے۔ اور اے آریہ سنتان!
یدی تو اب بہی نہیں سمجہتی تو یہی سادگی آیندہ تیرا خاتمہ کردیگی

یوروپ کے مستانے

یوروپ میں عجیب عجیب قماش کے آدمی رہتے ہیں۔ ایک حضرت
نے اپنا کل سامان دیا سلائی کی ڈبیوں کو جمع کرکے بنوایا
ہے۔ مدت سے جمع کرتے کرتے اُس نے چار ہزار بکس دیا سلائی
کے خالی جمع کئے۔ اب اُن سے ایک میز۔ کورسی وغیرہ معہ
دیگر سامان اپنے کمرہ کے لئے طیار کروا لیا ہے۔ اِس قسم کی
باتیں گو دیوانہ پن پر دلالت کریں تاہم ایک امر کا ثبوت
دیتی ہیں۔ یہہ ثابت کرتی ہیں کہ یوروپ کے لوگ اپنی دُھن کے

پکے ہوتے ہیں۔ اِن لوگوں میں آلسیہ کا نام نہیں۔ اِن کے
معمولی سے معمولی کام کو اندر بہی تندی ترتیب کا نشان پایا جاتا
ہے۔ ہمارے دیش میں ہر ایک کام میں آلس پایا جاتا ہے اگر
گہر میں آگ لگجاوے تو ہم اُسے بجہانے کیلئے بہی آہستہ چال
ہی چلیں گے۔ یوروپ والوں کے محض خیالات بدلکر ہم انہیں
آریہ بنا سکتے ہیں۔ لیکن اپنے سودیشی بہائیوں کو آریہ بنانے کے
لئے ہمیں اُنکے خیالات اور اُنکی عادات دونوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

اِتنا ہی تو فرق ہے۔

بعض اوقات ہمارے نوجوان پولیٹیکل ریفارمر تنگ آکر
چلا اُٹہتے ہیں۔ "سائنس میں تاریخ دانی میں۔ امتحان
پاس کرنے میں حتیٰ کہ انگریزی زبان تک میں ہم انگریزوں کو
شکست دیں اور پہر بہی ہمیں حکومت کرنیکے قابل نہیں سمجہا
جاتا؟" لیکن اُن نوجوانوں نے کیا یہی سمجہا ہے کہ محض سائنس
اور زباندانی کے ہی بہروسے پر انگریز لوگ حکومت کرتے
ہیں؟ ہرگز نہیں۔ حال میں ایک چینی نے انگریزوں کی نسبت
بڑی صائب رائے پیش کی ہے وہ کہتا ہے کہ انگریز جہاں جاتے
ہیں دوسروں کی رسوم اور طرز معاشرت کو اپنے اندر
جذب نہیں کرتے۔ اُن کے خیالات کے غلام نہیں بنتے۔
بلکہ اپنے رسوم اور اپنے خیالات کا غلام دوسروں
کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی وجہہ اُس نے
چینیوں کی موجودہ ناراضگی کی بتلائی ہے۔ چینی
جنگ کو ایک طرف رکہکر ہم اپنے نوجوان پولیٹیکل
محرکوں سے پوچہتے ہیں۔ کہ جب ہر ایک نئی کتاب
تمہارا نیتہ نیا مذہب بنانے کی طاقت رکہتی ہے اور
جب ہر ایک نیا فیشن تمہیں اپنا غلام بنانے کی شکتی
رکہتا ہے۔ تو تم کو کیا حق ہے کہ تم انگریزوں
یا کسی دوسرے کے برتاؤ کی شکایت کرو۔ اِس طرح
کی ڈانوا ڈول لیقینی کو جب تک تم اپنے اندر سے دور
نہیں کرتے تم ہرگز اپنی حالت کو سدہار نہیں
سکوگے۔

اُپدیش (۱۶)

स्वदेहमरणिं कृत्वा प्रणवं चोत्तरारणिम् । ध्याननिर्मथनाभ्यासाद्देवं पश्येन्निगूढवत् ॥

"اپنے جسم کو ارنی (آگ پیدا کرنے کی نیچلی لکڑی) اور پرنو یعنی اونکار کو اُتر ارنی (آگ پیدا کرنے کی اوپر لی لکڑی) بنا کر دھیان روپی رگڑ کے ابھیاس سے پنہاں روشنی کُل کو دیکھے۔" لکڑی کو سادہ نگاہ سے دیکھو۔ اُس میں آگ کا نشان کہیں نہیں دکھائی دیتا۔ اکیلی لکڑی کو لیکر بار ہا گھماؤ۔ کچھ بھی نتیجہ برآمد نہیں ہو گا۔ لیکن جونہی تم اُس اکیلی لکڑی کے ساتھ دوسری لکڑی کو رگڑتے ہو۔ فوراً آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح ہم لوگ روزمرہ سانسارک دُکھوں سے ویاکل اشانت ہوئے اپنے جسم۔ اپنی اندریوں اور اپنے من کو چاروں طرف گھماتے ہیں۔ اِس خیال پر کہ شاید کہیں سے شانتی ملے۔ لیکن ہماری تمام کوششیں بے سود جا رہی ہیں۔ پیارے ناظرین! کیا آپ نے کبھی اطمینان اور سچی خواہش سے بیٹھکر اس مسئلہ پر کبھی وچار بھی کیا ہے۔ کیا تمنے کبھی سوچا ہے۔ کہ ہمارا سنسنیہ جنم کس طرح ضائع ہو رہا ہے۔ ہم چاروں اور راستہ کی تلاش میں ہاتھ پیر مارتے ہیں۔ لیکن جس طرف جاتے ہیں۔ ٹھوکروں کے سوائے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جوں جوں ٹھوکریں زیادہ لگتی ہیں تیوں تیوں گھبراہٹ زیادہ بڑھ کر ہم اور بھی زیادہ بھرت رستوں کے اندر پھنس جاتے ہیں۔ یہانتک کہ یہہ مختلف راستے ہمارے لئے بھول بھلیاں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اور ہمارے لئے راہِ راست پر آنا ہی مشکل ہو جاتا ہے پس پتہ لگاؤ کہ ہم نے کون سی ایسی غلطی کی ہے جس کی وجہہ سے کہ ہم زندگی کے سچے راستے کو دیکھہ نہیں سکے۔ اگر ایک آدمی اندھیری رات میں جنگل کے اندر بھول جاوے اور بجائے اِسکے کہ پاس والے بھائی سے روشنی والی لالٹین مانگ لیوے۔ یوں ہی ہاتھہ پیر مارنے شروع کر دیوے تو کس سمجھدار آدمی کو اس میں شک ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا آدمی ساری رات ٹھوکریں کھاتا ہوا اپنے ہاتھہ پیر زخمی کرے گا۔ اِسی طرح پرآتمک دُنیا میں مُکتی مارگ کی تلاش کے لئے پہلی ضروری چیز گیان کی روشنی ہے۔ لیکن جب ہم لوگ اُس طرف متوجہہ ہی نہیں ہوتے تو سیدہی سڑک ہمیں کیسے دکھلائی دے سکتی ہے۔ لیکن یہہ روشنی آوے کہاں سے؟ ویاکل جیو آتما کی سمجھہ میں نہیں آتا کہ اِس اندھکار میں روشنی کہاں سے لائی جاوے۔ پس وہ اُس آدمی کی طرح جو پڑوسی سے لالٹین مانگتا ہے۔ دوسرے جیو آتماؤں کی شرن لیکر اُن سے روشنی چاہتا ہے۔ لیکن وہ بھول جاتا ہے۔ کہ دیگر جیو آتما بھی اُسی کی طرح الپ اور اشکت ہیں۔ اُن میں جہاں اپنے لئے روشنی پیدا کرنے کی شکتی موجود ہے وہاں دوسرے کو مستقل روشنی دینا اُنکے اختیار سے باہر ہے۔ لیکن ایسے ترغیب کے موقع پر کوئی برلا ہی ہوش میں رہتا ہے یہی سبب ہے کہ دُنیا کے برگزیدہ آدمیوں میں سے بہت کم وقت آزمایش کے پورے نکل سکے۔ اُنہوں نے بقول اُپنشد کار کے اپنے جسم کو ارنی بناکر اوم یعنی پرمیشور کو اُتر ارنی بنایا۔ اور دھیان کے ابھیاس کو خوب متھن کر کے اگنی سوروپ پرماتما کو اُدبھو کیا۔ لیکن جس وقت کہ سنسار نے اُن کو انسان سے بڑھکر تعظیم دی تو یہہ بھول کر کہ شکتی شکتیمان کی دی ہوئی۔ اور روشنی **روشنی کُل** کی دی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اپنے ہم جنسوں کے گلوں میں روحانی غلامی کا طوق ڈالدیا۔ لیکن رشی بتلاتے ہیں۔ کہ جہاں ایسے وقت پر خار رسیدہ لوگوں کے لئے موقع نازک ہے۔ وہاں حق کے متلاشیوں کے لئے سب سے بڑھکر گمبھیر سمے ہے۔ اِس لئے پریہ پاٹھک گن! جہاں نیک مردوں کی مثال کو دیکھکر تم خود نیکی کے راستہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ جہاں اُن کی شہادت پر تم اپنے اندر پرماتما کو ساکشات کرنے کی کوشش کرو۔ وہاں اُن کے غلام بن کر اُن کی کمزوریوں کو اپنے اندر مت جذب کرو۔ تمہارے اندر **اوم** وراجمان ہیں۔ اُس اوم روپی اُتر آرنی سے اپنی طاقتوں کی اَرنی کو گھسو۔ یعنی اپنا سارا زور اوم کے اندر دھیان دستھت ہونے میں لگا دو۔ بار بار رگڑے دھیان لگانیکا نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ تمہارے اندر آتمک پرکاش پیدا ہوگا۔ اُسی پرکاش کے ذریعہ سے تم پرکاش سوروپ کے درشن کر سکو گے۔ جن درشنوں کے بعد کہ تمہارے دل میں کوئی شک وشبہہ باقی نہیں رہ جائیگا اُسی حالت کے حصول کے لئے عابدوں عالموں۔ یوگیوں اور رشیوں کی کوششیں رہی ہیں۔ اور وہیں پہونچکر ویاکل جیو آتما کو شانتی ملتی ہے۔ ایک پل کی شانتی کے لئے ہم کسقدر دُکھہ سہن کرتے ہیں۔ کسقدر ساہن کرتے ہیں۔ کیا پرنت کال کی شانتی کے لئے ہمارے لئے انگنت برسوں تک برہم دہام میں امرت پان کرتے ہوئے بچرنے کیلئے ہم نتیہ سادہن نہ کریں گے۔ پیارے بھائیو! آؤ۔ اسار وستوں کے موہ کو تیاگ دو۔ سارے گرہن میں تن من اور دہن کو ارپن کر دو۔ کیونکہ جب تمام

ایک ویدانتی سادھو کے خیالات

"تم بڑے شکتی - عقلمند اور دولتمند ہو جتی الوسع کوشش کرو کہ دوسرے بھی ایسے ہی ہو جاویں مفلس پاپی اور جاہل کو نفرت مت کرو - بلکہ اُن کو اپنی سطح پر لے جانے کی کوشش کرو - اگر تم اُن کو بھلا دوگے - تو تمہاری تمام ملکیت تمہارے لئے نکمی ثابت ہوگی تم براہمن ہو یا دوسرے الفاظ میں تم تمام اعلیٰ اوصاف کا اوتار ہو - تم نے ودیا حاصل کی ہے - دشمنوں کو تیاگ دیا ہے - اندریوں کو بس میں کیا ہے - اور دوسروں پر شفقت کرتے ہو - لیکن کیا تم اپنی خوبیوں کو قایم رکھ سکوگے - اگر تمہارے ارد گرد کے لوگ شودروں کی رسوا حالت میں پڑے رہے یا دوسرے الفاظ میں اگر وے اندھکار میں لوٹتے یا کفر میں شور و شر کرتے رہے - سوائے آتما کو اُدھار کرنے کے ٹھیکانا نہیں ہے - ہم دلیل کے لئے مان لیتے ہیں کہ شاستروں نے شودر کو ویدوں کی تعلیم سے محروم کیا ہے لیکن یہ محرومیت بے دلیل نہیں ہے - کیونکہ جو شخص پڑھا ہوا نہیں ہے وہ کیسے وید پڑھ سکتا ہے؟ اور شودر جاہل آدمی کو کہتے ہیں - کس طرح سے وہ شخص جو کہ ابجد سے بھی ناواقف ہے - پوتر (پاک) رشیوں کے اعلیٰ خیالات کو سمجھ سکتا ہے؟ اس میں بالکل شبہ نہیں ہے کہ اصلی **شودر** ہرگز ویدوں کی تعلیم حاصل کرنے کے لایق نہیں ہے - لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا - کہ اُسکی حالت میں ترقی ہی نہیں ہو سکتی - کیا وہ شخص جو کہ اودیا (جہالت) کی وجہ سے دزد و نکھٹو چور یا ڈاکو بن گیا ہے - ہمیشہ اسی پاپ کی زندگی میں چھوڑ دیا جانا چاہیے - یا کہ اُس کی اصلاح کرنے کی کوشش کیجانی چاہیے - جوں ہی کہ علم کی روشنی کا پرتو ایک واقعی شودر پر پڑنے لگتا ہے اور وہ ترقی کرتا ہے وہ شودر نہیں رہتا - پھر تمہیں اُسے وید یا علم تک پہونچنے کی اجازت دینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔

جبکہ بڑے یا چھوٹے ہر ایک انسان کی زندگی کا مقصد مکتی کی پراپتی ہے - تب وے لوگ جو کہ منزلِ مقصود تک پہنچے ہیں اُنہیں چاہئے کہ گرے ہوؤں کو راہبر بنیں - اصلی شودر کو ہمیشہ کے لئے جہالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے - اور نہ عام منزل مقصود سے ہمیشہ دور رکھا جانا چاہیے - ہماری سوسائٹی کے موجودہ انتظام میں تم بہت سے سچے براہمن اُن لوگوں میں پاؤگے - جنہیں کہ شودر کا خطاب دیا جاتا ہے - اور اصلی شودر اُن میں جنہیں کہ براہمن کا خطاب دیا جاتا ہے - تم بناوٹی براہمن کو پوتر شاستروں کا گیان دینے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے - لیکن اُن لوگوں سے نیتاً ودیا کو علیحدہ رکھتے ہو - جو صرف نام کے ہی شودر ہیں - یقیناً تمہارا یہ عمل اودیا کے کارن ہے :-

براہمن اور شودر یہ دونوں اصطلاحی الفاظ ہیں جن میں سے ایک خاص اوصاف رکھنے والے آدمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - اور دوسرا خاص دوسری طرح کے اوصاف رکھنے والے کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے - یہی تفریق کی بنیاد ہے - لیکن بجائے اِسکے کہ تم مطلب کو سمجھو - تم محض ناموں پر لڑتے ہو - جو کہ محض چیزوں کے بتلانے والے ہیں نہ کہ اُس سے کچھ زیادہ - ایک لوہے کے ٹکڑے کو لیلو - اور اُسکا نام سونا رکھو - لیکن باوجود اس کے وہ سونا نہیں ہو سکتا - اسیطرح پر باوجود بادشاہوں کے فرمانوں کے بھی سونا لوہا نہیں بن سکتا - جو شخص کہ واقعی براہمن ہے وہ وہی رہیگا - خواہ تم اُسے براہمن یا شودر کہہ کر بلاؤ - اِسی طرح پر جو کہ شودر ہے - براہمن نہیں ہو سکتا بمحض اِسلئے کہ تم اُسے اس طرح پر بلاؤ - اور خواہ تم اُس کی بطور ایک براہمن کے ہی عزت کرو - پھر بھی اُس کا شودر ہونا سب پر روشن ہوگا ۔

سچا براہمن شودر سے نفرت نہیں کرتا - بلکہ اُسے رفتہ رفتہ حسب لیاقت تعلیم دیکر اُٹھانیکی کوشش کرے گا - جو کہ اُس کی علمی ترقی کے ساتھ وسیع ہوگی - یہ شاستروں کے سدھانت کے انوکول ہے جس کسی نے کہ شاستر کو تھوڑا ہی اور ترک کی روشنی میں پڑھا ہے - وہ یہ خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شودر کو ویدوں کے پڑھانے کی ممانعت بالکل بے معنی ہے - کیونکہ شودر وید پڑھنے کی طرف راغب ہی نہ ہوگا - جبتک کہ وہ شودر رہے گا - یعنی جب تک کہ وہ جاہل رہیگا - وہ اُن اعلیٰ سچائیوں کو سمجھ ہی نہ سکے گا - خواہ آپ کتنی ہی کوشش اُسے اس کا موثر کرنے کی کیجئے - شودروں کے لئے وید کی تعلیم کے ادھیکار کی ممانعت ایسی ہی ہے - جیسی کہ ایک بچہ کے فوج میں بھرتی ہونے کے برخلاف ہو - لیکن کیا بچہ جوانی کو نہیں حاصل کریگا؟ تب تم اُسے (محض اس سے) بچہ ہونے کی وجہ پر روک نہیں سکتے - جب وہ سپاہی بننے کے لائق ہو وہ بچہ نہیں رہا - اور اُس کے معاملہ میں ممانعت ضروری نہیں ہے - یہی حالت شودروں کے وید پڑھنے کی ہے ۔

ہماری کوششیں اس طرف ہونی چاہئیں کہ نیک اور مفید اس جہان میں بڑھے اور جو کچھ بُرا اور مضر ہو اُس میں کمی ہو - اگر برہمنتو اچھی ہے تو ہمیں اُسے جسقدر ممکن ہو سکے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے - اگر شودرپن بُرا ہے - تو ہمیں ہر ایک ذریعہ سے اُسے کم کرنا چاہیے - ادنیٰ آتما کو اُٹھا کر اعلیٰ آتما بنانا چاہیے - آتما کی وسعت دُنیا کی نیکی کا باعث ہوتی ہے - برخلاف اِسکے اُس کا اجمال تمام بدیوں کی جڑ ہے - اگر تم تھوڑی سی تکلیف سے تحقیقات کروگے تو تم کو معلوم ہوگا کہ آتما کا اجمال ہی اِس دُنیا میں تمام جھگڑوں کا باعث ہوتا ہے - تمام جھگڑے خواہ گرہستی سماجک یا راج نیتک ہوں اِسی سے اُٹھتے ہیں۔

مترجمہ از رسالہ برہمچارین جیوہ

مُرسلہ خاص نامہ نگار

پنڈت تلسی رام جی میٹھر نواسی

اور

اُن کا منوسمرتی بہاشا انوواد

(۱) پنڈت جی کے بہاشا انوواد کو کہیں کہیں سے دیکہا۔ اُس کے متعلق میں نے اُن کو ایک چِٹھی لکھی تھی جس کا جواب شافی نہ پا کر یہہ مضمون لکھنا پڑا۔

(۲) میری چِٹھی کے جواب میں پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کرو منو جیسے پُستک پر جیسا وِیرگھ وچار کرنے کی آوشیکتا ہے وہ میں نہیں کر پایا۔ اور نہ مجہے ایسا وچار کرنے کی جیون بہر میں ہی آشا ہتی وا ہے" پنڈت جی! پہر آپ نے اِس کے لکھنے کا یتن ہی کیوں کیا؟ کیا اِس لئے کہ پہلے کوئی بہاشا ترجمہ موجود نہ تہا۔ یا تہا تو ویدک سِدھانت انوکول نہ تہا؟ بہرحال یہہ بات سمجہہ میں نہیں آتی۔ کہ کئی ایک ضروری الفاظ کے معنی کیوں نہ لکہے۔ اور بعض کے سوامی جی کے لیکہہ سے وِرُدہ ارتہہ کیوں لکہے۔ اِن دونوں قسم کے الفاظ کا پتہ مع وِپریت ارتہوں کے میں نے لِکہہ بہیجا تہا۔ پنڈت جی اپنے جوابی خط میں لکہتے ہیں کہ۔ "کئی شبدوں کے ارتہہ جو سپشٹ نہیں کئے گئے۔ اُس کا کارن یہہ تہا کہ اُن کو سوامی جی کے لیکہہ انوسار پرسِدہ سمجہہ لیا۔ اور پُنروار لکہنا پِشٹ پیشن سمجہا"۔ اب ہم ناظرین سے پوچہتے ہیں کہ کیا مندرجہ ذیل لفظوں کے ارتہہ پرسِدہ ہیں اور کیا کوئی ایک ہی آریہ اِن کے ارتہہ سوامی جی کے لیکہہ انوسار جانتا ہے؟ ہاں پورانک گرنتہوں کے مطابق تو ارتہہ ضرور لوگوں میں پرسِدہ ہوں گے۔ مگر اُن ارتہوں سے ہم کو کیا مطلب۔ دیکہئے وہ الفاظ یہہ ہیں۔ ——

ادہیائے ۱۲ شلوک ۴۷ میں گندہرو۔ یکش اور اپسرا۔ شلوک ۴۸ میں نکشتر اور دیت۔ شلوک ۴۹ میں رشی۔ دیو اور سادہیہ۔ اور شلوک ۵۰ میں برہما۔ دہرم اور مہان۔ ——

سوامی جی سے وِپریت ارتہہ لکہنے کی نسبت پنڈت جی یہہ اُتر دیتے ہیں۔ کہ " وِشو سرج کا ارتہہ مُنشیہ پرک کرلیتے تو بہی نکشتر دہرم مہان۔ اوِیکت آدی شبد کسی پرمان سے مُنشیہ پرک نہیں ہو سکتے۔ اس دشا میں مُنشیا ترکت کا ورنن ماننا ہی پڑتا"۔ معلوم رہے کہ یہہ الفاظ بعض یونیوں کے نام ہیں۔ جن میں مُنشیہ ستوگن اور تموگن کے پربہاو کے انوسار جنم پاتا ہے۔ اور جو ارتہہ پنڈت جی نے کئے ہیں۔ وہ جڑ پدارتہوں کے نام ہیں۔ جو کسی طرح مُنشیہ کی یونی نہیں ہو سکتے۔ پنڈت جی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کی رائے میں وِشو سرج کے تو ایسے ارتہہ ہو سکتے ہیں جو مُنشیہ یونی پر گہٹ سکیں۔ مگر دوسرے الفاظ کے معنی مُنشیہ یونی پر کسیطرح نہیں گھٹ سکتے۔

گویا سوامی جی نے جو ارتہہ مُنشیہ کی یونیوں پر گھٹنے والے کئے ہیں وہ پنڈت جی کی سمتی میں اپرمان ہیں۔ کیوں پنڈت جی! جب وِشو سرج کے ارتہہ ہو سکتے ہیں تو کیا وجہہ کہ اور شبدوں کے ارتہہ نہ ہو سکیں۔ پنڈت جی نے اپنی پکش کی پُشٹی میں لکہا ہے۔ کہ " شلوک ۱۵ کے اُپسنگہار میں سنسارا پد آیا ہے۔ اِسلئے مُنشیوں کی ہی جاتئیں بتانا اشٹ نہیں۔ کنتو سمست سنسار کی"۔ اِس لیکہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہویں ادہیائے میں جو تینوں گنوں کے پربہاو سے مُنشیہ کی انیک یونیوں کا ورنن ہے اُن یونیوں میں مُنشیوں کی جاتی کے سوا سنسار کے جڑ پدارتہہ بہی شامل ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے بعض شبدوں کے ارتہہ جڑ پدارتہوں پر گہٹائے ہیں۔ مثلاً دیو شبد کا ارتہہ "تینتیس" دیو کیا گیا ہے۔ اور "تینتیس" دیوتا سب جڑ پدارتہہ ہیں۔ نکشتر کا ارتہہ چمکتے نکشتر کیا گیا ہے۔ جس سے صریح مراد تاراگن کی ہے۔ اور یہہ بہی جڑ پدارتہہ ہیں۔ اوِیکت کا ارتہہ جو مُول پرکرتی کیا گیا ہے یہہ بہی جڑ پدارتہہ ہے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ پنڈت جی نے اِن جڑ پدارتہوں میں مُنشیہ کی یونی کا ہونا مانا ہے۔ اور اِس پکش کی پُشٹی میں اُنہوں نے شلوک ۱۵ کے سنسارا پد کا پرمان دیا ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ پنڈت جی نے یہہ نہیں سمجہا کہ اُس شلوک میں سنسارا پد سے مراد سنسار کے سمست جیو ہے نہ سنسار کے جڑ پدارتہہ۔ دیکہئے عام بول چال میں کہا جاتا ہے کہ سنسار بہوکہا مر رہا ہے۔ یعنی سنسار کے جیو بہوکے مر رہے ہیں نہ سنسار کے جڑ پدارتہہ۔ اِسی طرح سنسکرت میں بہی کُہیارتہہ بادہ سے بعض موقع پر پاپ شبد کے ارتہہ پاپ کرنیوالے پُرش کے لئے جاتے ہیں نہ پاپ کے۔ پنڈت جی نے خود وید شبد کا ارتہہ وید کے گیاتا کیا ہے۔ پہر نہ معلوم سوامی جی کے ارتہوں کی نسبت اُن کو کیوں شنکا ہوئی۔ اور اُن ارتہوں سے وِپریت ارتہہ اُنہوں نے کیوں کئے۔ یہہ ایک سوال ہے جس کا جواب پنڈت جی سے ضرور ملنا چاہئے۔ (۳) پنڈت جی سے میں نے پوچہا تہا۔ کہ پانچویں ادہیائے کے چہبیسویں شلوک کا ارتہہ اُنہوں نے ایسا کیوں کیا۔ جس کے کارن اُس شلوک کو پرکشپت (مصنوعی) ٹھہرانا پڑا۔ اِس کا جواب وہ یہہ دیتے ہیں کہ " بہکش انتیہ درپنے بہکشن ورجنے۔ اس سامپرداک سِدھانت

ئے اڑ کول تو ارتھ ہو جاتا ہے۔ اور پرکشپت بنانا بھی اُچت ہو جاتا ہے۔ پرنتو منو کی یہہ شیلی گرنتھ میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ جیسا کھینچا تانی سے وہی شبد کے ارتھ اور بہکشن ورجنے کا سمادھان لوگ کرتے ہیں"۔ پنڈت جی نے کھینچا تانی کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ یہہ بتایا کہ اگر منو کی یہہ شیلی نہیں ہے۔ تو اور کونسی شیلی ہے۔ معلوم رہے کہ جہاں تک مجھکو علم ہے۔ [illegible] اور پنڈتوں نے بھی وہی ارتھ کئے ہیں۔ جو میرے پکش کی پشٹی کرتے ہیں۔ شلوک ۲۶ کا پہلا حصہ جسکے ارتھوں پر بحث ہے نیچے لکھ کر اُس کا بھاشا ارتھ بھی ساتھ ہی لکھ دیا جاتا ہے: تاکہ ناظرین کو موقع وچار کا ملجاوے۔ اصل شلوک کا اخیر سنسکرت حصہ یہہ ہے۔ " مانس سیاتہ پرکشیامی ودھیم بہکشن ورجنے"۔ بھاشا ارتھ۔ اب آگے مانس کھانے کے ورجن میں ودھی کہیں گے۔ پنڈت جی کا ارتھ۔ " اب اُس کے اُپرانت انس کے بہکشن اور تیاگ کی ودھی کہیں گے"۔ (۴) اسی شلوک کی نسبت میں نے پنڈت جی کو لکھا تھا کہ اگر اُن کی رائے اور اُن کے ارتھ کے مطابق اِس شلوک کو پرکشپت مانا جائے تو آگے جو مانس بہکشن کے نشیدھ کا وشے آتا ہے اُس کا شیرشک (ہیڈنگ) کوئی نہیں رہتا۔ حالانکہ منوسمرتی میں ہر جا یہ شیلی پائی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک مضمون کے لئے الگ الگ شیرشک ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی پنجم ادھیائے کے اندر مانس بہکشن نشیدھ کے بعد جو بھن بھن مضمون آئے ہیں۔ یعنی " پریت شدھی" اور " استری شدھی" اِن کے لئے شلوک ۵۷ اور شلوک ۱۴۶ بطور شیرشک کے موجود ہیں۔ اور اسیطرح شلوک زیر بحث نمبر ۲۶ انس بہکشن نشیدھ کا شیرشک ہے۔ اِس کے متعلق پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ " شیرشک تو ادھیائے آرمبھ سے ہی بھکشا بھکش کا ہے۔ دوسرے شیرشک کی آوشیکتا نہیں ہے۔ (کیونکہ) مانس کی ابھکشتا بھی اسی شیرشک کے انترگت ہے" مگر پنڈت جی کو معلوم ہو کہ اِس ادھیائے کے آرمبھ میں بھکشا بھکش کا کوئی شیرشک نہیں ہے۔ آرمبھ تو اکال مرتیو کے دوشوں کا ذکر ہے۔ جس کے انترگت سب سے پہلے پرتھوی سے اُتپن اور دودھ۔ دہی سے بنے پدارتھوں کا بھکشا بھکش ورنن ہوا ہے۔ اور چونکہ اِس کے ساتھ جیو ہنسا روپ مانس بہکشن کا کچھ سمبندھ نہیں ہے۔ اِس لئے ایک علیحدہ ہیڈنگ دیکر اُسکا ذکر آگے کیا گیا ہے۔

(۵) شلوک ۵۲۔ ادھیائے پنجم کا سیدھا سادہ شبد ارتھ یہہ ہے۔ " جو پتروں اور دیوتاؤں کی پوجن نہ کرکے دوسرے کے مانس سے اپنا مانس بڑھانا چاہتا ہے اُس کے برابر کوئی پاپی نہیں ہے"۔ اِس کا صاف مطلب یہہ ہے کہ پتروں وغیرہ کی پوجن کرکے جو مانس کھایا جاوے اُس کا پاپ نہیں ہے۔ مگر پنڈت جی نے کھینچا تانی سے اسکا ارتھ ایسا کیا ہے۔ جس سے وہ شلوک پرکشپت نہ ٹھہرانا پڑے۔ دیکھئے پنڈت جی کا ارتھ۔ " جو دوسرے کے مانس سے اپنا مانس بڑھانے کی اچھیا کرتا ہے پتر اور دیوتاؤں (ودوانوں) کی مانس بہکشن نشیدھ آگیا کا بھنگ روپ انادر کرکے۔ اُس سے بڑھ کر کوئی پاپی نہیں"

(۶) ادھیائے ۱۲ کے شلوک ۴۷ کے ارتھ میں سب شبد کا پریوگ بہت بے موقع ہوا ہے۔ دیکھئے پنڈت جی کا ارتھ۔ " گندھرو۔ گوہ یکش اور دیوتوں کے انوچر تتھا سب اپسرا یہہ رجوگن کی گتیوں میں اُتم گتی ہے"۔ لفظ سب لفظ اپسرا کے ساتھ لکھنے کی بجائے لفظ یہہ کے ساتھ اس طرح مستعمل ہونا چاہئے۔ " یہہ سب رجوگن کی اُتم گتیاں ہیں"۔ ــــ پنڈت تلسی رام جی کی ودیا گیان شکتی اور بُدھی متا سے ہم کو یقین نہیں آتا کہ یہہ بھاشا انوواد اُن کا کیا ہوا ہے۔ پرمیشور جانے اس میں کیا بھید ہے۔ راقم

بندہ جیون داس پنشنر لاہور۔ ۳۰ جولائی [illegible]

دُکھوں کا راجیہ

اور

اُس کا اُپاؤ

اِس سنسار میں جہاں ہمیں نانا پرکار کی اشیا اور موجودات کے جسم اور وجود دکھائی دیتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اُن کے موجود ہونے اور جسم میں لائے جانے کے اسباب بھی ضرور ہوتے ہیں۔ مالک سرو برہمانڈ پرماتما نے کوئی شئے ایسی نہیں رچی جو کہ بلا سبب بلا وجہ اور خالی از حکمت ہو۔ یہہ دوسری بات ہے کہ ہم اپنی کم علمی۔ بے سمجھی یا اگیانتا کے کارن اُس کے سبب کو نہ جان سکیں۔ اور اِس لئے اُس اٹل نیم رکھنے والے پرمیشور نے یوگیہ پدارتھ مہیا کرکے یوگیہ اور مناسب اوشدھ پیدا کر دیا ہے لیکن انسان اپنی کم سمجھی کے کارن بجائے اس کے کہ جائز استعمال کرکے اُن پدارتھوں سے سکھ اُٹھاوے۔ اُولٹا اُن سُکھدایک پدارتھوں سے دُکھ پاتا ہے۔ گلاب موتیا اور گیندے کے پھول اپنے ہرے ہرے بوٹوں کے ساتھ کیسے سہاونے لگے ہوتے کس طرح قدرتی طور پر گرد کی وایو کو شدھ اور پوتر کرکے اپنے مالک کے حکم اور اُس کے نیم کا پالن کرتے ہیں۔ لیکن انجان آدمی اپنی قوت شامہ کے قابو اور بس ہو کر بوٹے سے پھول توڑ کر اپنی ناک سے لگا لگا پانچ ہی منٹ کے اندر اُس کو اس قابل بنا دیتا ہے۔ کہ وہ بجائے سگندھی دینے کے اُولٹا بدبو کا کارن بن جاتا ہے۔

مالک جہان نے جہاں انسانوں کو اشرف المخلوقات بنایا۔ وہاں اُن کے اندر محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تاکہ وہ ہر ایک پدارتھ۔ اور ہر ایک جاندار سے (چاہے اُنہی کی جنس میں سے ہو یا غیر جنس سے) محبت اور پیار کرے۔ لیکن روز مرّہ کا تجربہ اور مشاہدہ ہمیں بتلا رہا ہے۔ کہ اکثر بچوں اور ماتا پتاؤں کے درمیان محبت نہیں۔ کیوں ایک استری اپنے پتی کے دوکھ اور کلیش کا موجب بن رہی ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ دو مادر زاد بھائیوں (جوکہ ایک ہی خون اور مادہ سے پیدا شدہ ہوں) کے درمیان محبت نہیں ۔ اور برخلاف اس کو پوربیا ایک پنجابی کے ساتھ باتحاد برتاؤ اور سلوک کرتا ہے۔ کیوں ایک کابلی ایک لاہوری کے ساتھ پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ بلا سبب ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ نہیں نہیں اسباب سے خالی نہیں۔ میرا اپنا خیال ہے کہ انسانی محبت کا دار و مدار کیول خیالات پر ہی انحصار رکھتا ہے۔ جب تک ایک اور نیک خیالات نہ ہوں۔ شُدھ پوتر اور صاف دل نہ ہوں ایک دوسرے سے سلسلہ اتحاد قایم ہو نہیں سکتا۔ اور جب ایسا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک دوسرے کی بھلائی کا کارن اور موجب نہ ہو۔ لیکن اُنیسویں صدی کے دور میں کچھ نرالا ہی طور ہے۔ آٹھ آدمی اور نو چولھوں والی مثال انپر صادق آتی ہے۔ آپ ذرا انفریح طبع کے لیئے صبح کے سہاونے سمے زمانہ حال کے عبادت خانوں کا تماشا دیکھیے۔ کہیں گھنٹوں اور گھڑیالوں کی گھنگور۔ کہیں واہگورو کا شور۔ کہیں اللہ ہو اکبر کے بلند نعرے۔ کہیں رام رام اور رادھا کشن کے پیارے نیارے جاپ میں مصروف ہیں۔ کہیں رامائن اور بھاگوت وغیرہ پوتھیاں کُھلی ہیں۔ کہیں گرنتھ صاحب اور جپ جی صاحب کا پاٹھ ہو رہا ہے۔ کہیں قرآن کی ورق گردانی۔

اور کہیں مسیح کی قربانی کا تذکرہ شروع ہے۔ لیکن کیا مُنشیہ شریر کے خیالات اتنی حدود کے اندر آ گئے۔ نہیں صاحب گننے والوں اور محقق لوگوں نے سینکڑوں قسم کے مذاہب اور فرقوں کا پتہ لگایا ہے۔ لیکن یہ تعداد درست نہیں ہے۔ ہنوز بڑی بھاری غلطی ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ایک ایک کا باوا آدم نرالا ہے۔ جب انسانی جماعت کے مذہبی خیالات اور عقاید کا اسقدر تفرقہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک سے ایک دوکھی نہ ہو۔ اور کیوں نہ ایک سے ایک روٹھا اور بھاگا پھرے۔ سنسارک دوہار میں یہاں تک برائیاں بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ ایک کے ٹھگنے کی خاطر دوسرے کو کئی قسم کی پیچیدگیاں اور سانپ کی سی ٹیڑھی چالیں چلنی پڑتی ہیں۔ اور وہی اپنے آپ کو ہوشیار عقلمند اور باسمجھ خیال کرتا ہوا جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جو کہ اپنی چالاکی اور دغابازی سے سادھارن آدمیوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر لیتا ہے۔ ایک کا قلم دوسرے کے حق میں دو دھاری تلوار بن رہا ہے۔ ایک کا دھن دوسرے کے لیئے ظلم کا کارن۔ ایک کا علم دوسرے کیلئے قہر الٰہی اور ایک کا آرام اور سرکاری عہدہ دوسرے کی جان پر آسمانی آفت برپا کر رہا ہے۔ برائی کا بول بالا۔ اور سچائی کا مُنہ کالا۔ مظلوموں غریبوں اور بے گناہوں پر بجائے رحم کے جور ستم کا پہاڑ اولٹا یا جا رہا ہے۔ شہنشاہ کا دیو مع اپنی سپاہ و لشکر کے اِس موقع کو غنیمت جان کر چڑھائی کر رہا۔ اور اپنے اگن بان مار مار کر بڑے بڑے سینہ زوروں اور شہسواروں کو اپنے جھنڈے تلے لا رہا ہے۔ رائے صاحب۔ بابو صاحب۔ سیٹھ صاحب۔ لالہ صاحب۔ اور اکسٹرا اسسٹنٹی کی دُم رکھنے والے۔ بی۔ اے کی ڈگریوں کے ابھمانی دن کو کُرسی عدل پر بیٹھ کر لوگوں کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے والے۔

رات کو رنڈیوں کے آگے اپنے دستِ مبارک سے حقّے بھر کر رکھا کرتے ہیں۔ صاحبو! یہاں تک ہی خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اِس سے بڑھ کر واقعات ہیں۔ جس کے لئے کلیجہ تھامنا پڑتا ہے۔

مُنشیہ جماعت کی گری ہوئی حالت ہین دشا اور بھیانک درشیہ کو دیکھکر ایک دیش بھگت اور خیر خواہ خلایق کا کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ اور دل بے قرار اور بے اختیار پانی پانی ہو جاتا ہے۔ لیکن لوگوں کو موجودہ دُکھوں اور حالتوں کے ساتھ کچھ ایسا پریم ہو گیا ہے۔ کہ وہ اِن دُکھوں اور حالتوں سے رہائی پانا ایک مہاپاپ خیال کرتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ تاریکی کے ساتھ اُن کو ایسا اُنس ہو گیا ہے کہ روشنی اُن کو بُری لگتی ہے۔ جن لوگوں نے موجودہ حالتوں پر کچھ تھوڑا بہت وچار کیا ہے اور وید روپی سوریہ کے پرکاش کی خوشخبری نے اُن کی آنکھیں اِس تاریک زمانہ میں کھولدی ہیں اُن میں سے بعض تو شہرت کی بھوکھ اور بعض مذہب کے شکنجہ میں ایسے جکڑے گئے ہیں۔ کہ احاطہ سچائی کے اندر قدم دھرنا اپنی شان کے برخلاف یا ہتک عزت خیال کرتے ہیں۔ اور بعض کا سوچ وچار حال اور جوش زمانہ تعلیم میں ڈبیٹنگ کلبوں تک ہی زندہ رہتا ہے۔ جونہی کہ سکول اور کالج لایف کو چھوڑا ہوا کچھ اور کی اور ہو گئی۔ الغرض کہ مغربی تعلیم کی گود میں پلے ہوئے شہرت کے بھوکھے اس کے کہ ویدک دھرم کا سہارا اور آشرہ لیکر دُنیا کو ایک کیندر (مرکز) پر لانیکی کوشش کرتے۔ اُلٹے اپنی اپنی بھیروی اور دھناسری کے راگ الگ الگ الاپنے لگ گئے۔ جس سے کہ تفرقات اور دُکھوں کی جڑ اور بھی مضبوط ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیوں کہ سب سے بڑا کھلبلی مچانے والا فرقوں اور مذہبوں کا اختلاف ہے۔ پس جب تک اِس تفرقہ کو دور کر کے تمام مُنشیہ ماتر میں ایک اور نیک خیالات کے پیدا

کرنے اور جھوٹے مذاہب کو تمنّا دُنیا پرسی نہیں اوٹھایا جاتا - دوکھہ بنے رہیں گے :—

مہرشی سوامی دیانند کے ظہور اور اور اُن کے اُپدیشوں نے نشچہ کرا دیا ہے . کہ جب تک روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک ویدک دہرم کا جھنڈا نہیں لہراتا - اور جب تک زمانہ حال کے موجودہ مذاہب آریہ سماج روپی بھٹی میں جل کر نیست و نابود نہیں ہوجاتے . سنسار نرک دہام ہی بنا رہے گا ، لہذا اے دیش کی ہین دشا پر آنسو بہانے والو - اے منشیوں کو پشووت زندگی سے نکال کر سچ مچ کے انسان بنانے کی پوتر تمنا رکھنے والو - اے دُنیا سے تفرقہ اور بغض وعناد کی بیخ کنی کرکے مُتشبہ اتریں بھراتری بھاو اور پرسپر پریم کی روح ڈالنے کے اُپاؤ سوچنے والو - اے تمام بُرائیوں کو صفحۂ دُنیا سے اُٹھا کر نیکی اور پوترتا پھیلانے کے آشاگت پُرشو - اور اے سناتن رشی مُنیوں کا از سرِ نو زمانہ لاکر شانتی پھیلانے کے خواہشمند و وید پھر چار روپی سدوھتکاری یگیہ میں سب ملکر تن - من اور دھن کی آہوتیاں ڈالو . تاکہ جس میں سے سیتہ اُپدیش روپی دھواں ادہرم روپی گندی وایو کو دور کرکے سیتہ دہرم روپی برشا کرے - آریہ پُرشو اپنی رفتار کو ڈبل کرو - اور نشچہ رکھو - کہ ایک دن آئیگا اور بالضرور آئے گا - کہ آپ کا پورشارتھ سپھل ہوگا - لوگ ویدک دہرم کے جھنڈے تلے آ بیٹھیں گے - اور پھر تمام اختلافات اور بُرائیاں دور ہوکر سنسار سورگ دہام بنے گا بس یہی ایک رشی مُنیوں کا بتایا ہوا دوکھوں کے دور کرنے کا اُپاؤ ہے :—

راقم

گورو پیارا - از بنوں -

بائیبل کے لفظ نبی کی اصلیت

جن اصحاب نے بائیبل کا مطالعہ کیا ہوگا - اور خاصکر پُرانے عہد نامہ کو غور سے پڑھا ہوگا - اُنہیں جابجا نبیوں کا تذکرہ پایا جاتا ہے - پُرانے عہد نامہ میں اسقدر نبیوں کا ذکر آتا ہے اور پڑھنے والا حیران ہوجاتا ہے - کہ پرماتما کو اسقدر نبیوں کے بھیجنے کی کیوں ضرورت پڑی - علاوہ ازیں پُرانے عہد نامہ میں کئی کتابیں نبیوں کے نام سے منسوب کی گئی ہیں - مثلاً یرمیاہ نبی کی کتاب یسعیاہ نبی کی کتاب وغیرہ وغیرہ - الغرض پُرانے عہد نامہ میں سینکڑوں مقام پر لفظ نبی اور نبوت پائے جاتے ہیں - جن کے لیئے انگریزی الفاظ Prophet اور Prophecy کے ہیں ❋ ہم اس مضمون میں یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ لفظ Prophet اور Prophesying سے مراد نبی اور نبوت کرنا ہرگز نہیں ہے - بلکہ ان ہر دو الفاظ کے معنی شاعر اور شعر پردازی کرنے کے ہیں - زمانہ حال کی انگریزی میں اِن ہر دو الفاظ کے معنی نبی اور نبوت کے ٹھیک ہیں - لیکن بائیبل کے زمانہ کی انگریزی جس کو کہ عرصہ ۳۰۰ سو سال کے قریب ہوگیا ہے - اِسوقت کے مطابق اِن الفاظ کے معنی شاعر اور شعر پردازی کے ہی ہیں - اگر متن اور نفس مضمون کو مطالعہ کیا جاوے تو اس سے صاف ظاہر ہوگا - کہ دراصل الفاظ Prophet اور Prophesy شاعر اور شعر پردازی کے معنوں پر ہی انطباق اور اطلاق رکھتے ہیں - چنانچہ ۱ سموئیل باب ۱۰ - آیت ۱۰ سے ۱۳ تک - "جب وے جبعت کو آئے تو دیکھو کہ نبیوں کی ایک گروہ اُس سے دوچار ہوئی اور خدا کی روح اس پر نازل ہوئی - اور اس نے بھی ان کے درمیان نبوت کی اور ایسا ہوا کہ جب اس کے اگلے جان پہچانوں نے یہہ دیکھا - کہ وہ نبیوں کے درمیان نبوت کرتا ہے ایک نے دوسرے سے کہا - قیس کے بیٹے کو کیا ہوا . کیا ساول بھی نبیوں میں شامل ہوگیا - سو جب وہ نبوت کر چکے تو اونچے مکان میں آیا" ❋ مندرجہ بالا عبارت میں یہہ ظاہر نہیں کیا گیا - کہ ساول نے کیا نبوت کی اور وہ نبیوں کا گروہ کیا کرتا پھرتا تھا اس گروہ نے کیا نبوت کی پیشگوئی کی تھی ہاں اگر نبیوں کی بجائے شاعروں اور نبوت کی بجائے گانا بجانا رکھا جاوے تو مضمون قابل تسلیم اور درست بن جاوے - (۲) لیکن اگر ذرا اُسی کتاب کے ۱۸ باب کی ۱۰ آیت کو مطالعہ کریں تو وہاں یوں تسطیر ہے - " دوسرے دن ایسا ہوا کہ خدا کی طرف سے وہ بُری روح ساول پر چڑھی تب وہ گھر میں نبوت کرنے لگا - اور داؤد اس کے سامنے آگے کی طرح بربط نوازی کرتا تھا" کیا یہہ عبارت صاف ظاہر نہیں کرتی - کہ بیچارا ساول کسی جوش یا نشے میں گھر میں ہی راگ گانے لگ گیا - اور داؤد اس کے سامنے باجا بجاتا تھا - اب اگر ہمارے نبوت کے لیے انجیل میں کوئی اور فقرہ بھی لفظ نبوت کے اصلی معنی ظاہر کرنے کے لیئے نہ ملتا تو یہہ نبوت کا ہی ہوتا - کیونکہ یہاں اصلی معنی کی بجائے لفظ نبوت کا استعمال کرنا بالکل غلط معلوم ہوتا ہے جس طریقہ سے یہہ لفظ استعمال ہوتا ہے مذہب سے کچھ تعلق نہیں رکھتا - اور کہ ہر چال چلن یا اخلاق کے ہر ایک آدمی ہی بن سکتا ہے اور نبوت کر سکتا ہے لفظ Prophesy دراصل گیت اور شاعری کے لئے مستعمل ہوتا ہے - ڈیبورہ اور بیراک

نبی کہلاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے کوئی نبی پیشینگوئی کی۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے شعر پردازی کی اور چند گیت بنائے جو اُن کے نام سے منسوب ہیں۔ داؤد بھی نبیوں کی جماعت میں شامل کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک عمدہ گویا تھا۔ اور زبور کے مصنف کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن ابراہام۔ اسحاق۔ یعقوب نبی نہیں کہلاتے کسی بیان سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ گا سکتے تھے۔ یا شعر بنا سکتے تھے۔ یا باجا بجا سکتے تھے۔ ساتھ اس کے بائیبل میں بڑے اور چھوٹے نبیوں کا بھی تذکرہ ہے۔ بھلا ہم ایماندار پادریوں سے پوچھتے ہیں کہ نبوت کی حالت میں بڑائی اور چھٹائی کا کیا لحاظ۔ کیا بڑے نبی سے مراد یہہ ہے جو بہت پیشینگوئیاں کرے یا یہہ کہ جس کی پیشینگوئیاں زیادہ ٹھیک ہوں اور کم غلط۔ لیکن اگر اسی لفظ نبی کی بجائے شاعر کا لفظ رکھا جاوے تو مطلب ٹھیک ہو جاوے گا۔ کہ فلاں شخص بڑا اور بڑھ کر شاعر تھا۔ اور دوسرا کم درجہ کا شاعر تھا۔ ساؤل اور داؤد کے مابین جسقدر لڑائی ہوئی اور جسقدر خونجنگ و حکمت عملیاں طرفین سے ظہور میں آئیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ یہہ اشخاص نبی تو بجائے خود رہے ان کے شاگردوں میں بھی ٹھہرنے کی قابلیت نہیں رکھتے تھے۔ ایسا ہی اگر باقی نبیوں کی چال چلن کی پڑتال صرف بائیبل سے ہی کیجاوے تو ناظرین ضرور اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ یہہ اشخاص جو بائیبل میں نبی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل آزاد۔ ذوق۔ میر۔ آتش وغیرہ شعرا کی طرح تھے۔ علاوہ اس کے یرمیاہ کی کتاب میں جو کہ انجیل کا ایک جزو ہے اور الہامی کتاب ہے نبیوں کی بابت یہہ رائے دی ہے۔ (۱) یرمیاہ نبی باب ۱۴۔ آیت ۱۴۔ "انبیا میرا نام لیکر جھوٹی نبوت کرتے ہیں وے جھوٹی رویا۔ علم غیب اور بے اصلی باتیں۔ اور اپنے دلوں کی مکاریاں نبوت پرظاہر کرتے ہیں۔ (۲) یرمیاہ ۲۳ / ۲۵ و ۲۶ میں نے سنا جو نبیوں نے کہا جو میرا نام لیکے جھوٹی نبوت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا۔ کب تک یہہ نبیوں کے دل میں رہے گا۔ کہ جھوٹی نبوت کریں۔ ہاں وے اپنے دل کی فریب کاری کے نبی ہیں۔ (۳) متی ۷ / ۱۵ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔ پر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑئے ہیں۔ (۴) پطرس ۲ / ۱ جھوٹے نبی بھی اُس قوم میں تھے جیسے کہ جھوٹے معلم تم میں ہوں گے۔ (۵) مرقس ۱۳ / ۲۲۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئینگے اور نشانیاں اور کرامات دکھلا دیں گے۔ اگر ہو سکتا ہے تو برگزیدوں کو گمراہ کرتے۔ (۶) یرمیاہ ۲۷ / ۱۰ وے تم سے جھوٹی نبوت کرتے ہیں کہ تم کو مُلک سے آوارہ کردیں۔ (۷) یرمیاہ ۱۴ / ۱۵ جھوٹے نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جاویں گے۔ مفصلہ بالا شہادتوں سے پایا جاتا ہے کہ جن نبیوں کا ذکر بائیبل میں آتا ہے وہ ریاکار اور جھوٹے نبی تھے۔ دراصل وہ شاعر اور گوئیے تھے۔ اور جیسا کہ ہر ایک مُلک میں شعرا کا قاعدہ چلا آیا ہے اپنی دلچسپ شعر پردازی سے لوگوں کو محو کر لیا کرتے ہیں انکی کلام شعر پردازی ایک طرح پیشینگوئی میں تصور کیجاتی ہے۔ یہی حال بائیبل کے نبیوں کا ہے۔ ورنہ جن پیشینگوئیوں کا تذکرہ پرانے عہدنامہ میں ہے۔ انمیں سے ایک بھی نئے عہدنامہ میں پوری نہیں ہوئی۔ اس کے اوپر ہم مفصل طور پر آئندہ پرچہ میں لکھیں گے۔ (باقی آئندہ)

راقم (جینی)

آرین لٹریری ٹریکٹ سوسائٹی

پر یہ ور مہاشے ایڈیٹر جی۔ نمستے۔ میں نے عنوان بالا سے آپکے پرچہ میں دو آرٹیکل ۱۰ مئی گذشتہ میں مرقوم کئے تھے۔ میرا خیال تھا کہ اس مضمون پر مکمل بحث کر کے باقاعدہ اس کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سالانہ جلسہ میں پیش کیا جاوی اور سبھا کو پریرنا کیجاوے کہ باقاعدہ ایک سوسائیٹی اپنی سرپرستی میں بنادے۔ میں نے ابھی اپنے مضمون کا دیباچہ ہی ختم نہیں کیا تھا۔ اور سکیم پیش کرنیکا موقع ہی نہیں پہونچا تھا کہ آپکے پرچہ کے ناظرین اُن مضامین کے ساتھ کُلّی اتفاق کرنے لگے۔ اور مجھے میرے چند دوستوں اور چند ناواقف آریوں نے نج کے خطوط میں پرشنسا کر کے بہت پریرنا کی۔ کہ اگر اس کام کا بیڑا میں اُٹھاؤں تو بہت اُپکار ہوگا۔ چونکہ ست دہرم پرچارک اخبار ۲ ہفتہ تک بند رہا۔ میں نے بھی سکیم متعلقہ آرین ٹریکٹ سوسائیٹی اس کے قواعد انضباط۔ معیاد وغیرہ کے شایع کرنے کا خیال نہ کیا۔ میں اب لالہ سانگ رام جی نامہ نگار الہ آبادی کا نہایت ہی مشکور ہوں۔ جنہوں نے اپنے خیالات اور چیشٹا رتھی بہائی سے پبلک کو آگاہ کیا۔ اگر ایسے پورشا رتھی پریمی اور زندہ روح آریہ سماج میں موجود ہیں تو میرا پکا وشواس ہے کہ یہہ کام بہت عمدہ طرح سے چلے گا۔ اور آریہ سماج کی کایا پلٹے گا۔ امریکہ اور یوروپ کی زندگی پلٹنے کے لئے انگریزی لٹریچر میں تحریر کی سخت ضرورت ہے۔ جاپان اور چین میں آریہ دہرم کی اشاعت کے لئے وہاں کی زبانوں کا جاننا انی او شک ہے غرضکہ یہہ کام ایک اہم اور ضروری کام ہے۔ میں نہایت ہی مشکور ہوں گا۔ اگر دیگر آریہ بہائی بھی جو اس کام میں خاص دلچسپی لینا پسند کرتے ہیں۔ اور جن کو تحریر کے میدان میں نوسن خیالات کو

جولائی و پچھلا ماہ کا ہفتہ آتا ہے۔ ورد شہروں والے بنا کر کلین ہو گئے۔ یہ کام مکمل ہو کر پہلی نہ ہی سبھا ہے۔ انہیں پاسدہ پہلی ہی شروع کیا جاوے۔ آریہ سجن اپنی رائے عالی سے بذریعہ اخبار ریاضت کے خطوط سے مجھے مطلع فرماویں۔ تاکہ میں اندازہ کرسکوں کہ کسقدر آریہ بھائی اس کام میں میرے ساتھ شریک ہوں گے۔ اپنے خیالات و سکیم سے بذریعہ اخبار مطلع فرماویں تو زیادہ مفید ہوگا۔ تاکہ عام لوگوں کو اس پر رائے زنی کرنے کا موقع مل سکے۔ اور مکمل نکتہ چینی کے بعد سکیم طے کیجاوے۔

آپکا ہتیشی حبیبی از ملتان شہر :-

ویدک سدہانتوں کے انکول پرارتھنا کس پرکار کی ہونی چاہیے

دُنیا میں جسقدر مذہبی سوسائٹیاں یا مذہب یا فرقے موجود ہیں۔ وہ سب کے سب (سوائے ناستکوں کے) ایشور پریم اور ایشور بھگتی کا سبق سکھلاتے ہیں۔ دُنیا میں کوئی آستک فرقہ نظر نہیں آتا۔ جو کسی نہ کسی ہیئت و شکل میں ایشور کی بھگتی کا سبق دیتا ہو۔ مگر اودیا اور اگیان کے کارن عموماً مذاہب کے مقلدوں اور مُرشدوں نے ایشور کے گنوں یا سروپ کو انوبھو نہیں کیا۔ پرماتما اور آتما کا سمبندھ محسوس نہیں کیا۔ آتما کے لکشن اور اُس کی ماہیت پر غور نہیں کیا اور وہ کر ہی کب سکتے تھے۔ جبکہ ایشور گیان سے شُنیہ (محروم) تھے۔ اسلئے عموماً مذاہب ایشور بھگتی یعنی پرارتھنا دینوی مطلب براری۔ دینوی شہرت۔ دینوی پدارتھوں کی پراپتی کا نام ہی سمجھتے ہیں چونکہ اس قسم کے مضامین آپ کے پرچارک میں ۱۹۳ء میں ماسٹر آتما رام جی

کی قلم سے بہت دلچسپ و عالمانہ نکل چکے ہیں۔ اسلئے اب میں اپنی توسن قلم کو منعطف کرکے اصلیت کی طرف آتا ہوں ÷ عیسائی مت کی پرارتھنا کیا ہے۔ روز کی روٹی مانگنا۔ اور خدا کی بادشاہت کو چاہنا کہ آسمان پر ہے زمین پر چاہنا۔ (اس وقت ہمارا کام نہیں کہ اس پرارتھنا کی لغویت اور بیہودہ خیالات پر نکتہ چینی کریں) ایسا ہی جبکہ اہل اسلام کے عقائد کے مطابق اس جنم کے بعد بہشت کے سات طبقوں۔ حوروں بہشت کی نہروں کی امیدیں اور طمع دی ہوئی ہیں۔ تو اُن کی پرارتھنا۔ عبادت۔ ریاضت۔ کب نشکام ہو سکتی ہے ÷ مضمون کو مختصر کرنے کے لئے ہم اصلیت کی طرف آتے ہیں۔ آریہ پترکا میں چند روز ہوئے۔ کہ ایک نوٹ متعلقہ مرتیو شریمتی وشومتی دہرم پتنی پنڈت پورنانند جی کے درج تھا جس میں ایک صاحب نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اُن کے لئے شانتی مانگنا آریہ سماج کے اصول کے برخلاف ہے۔ کیونکہ کرموں کے انوسار اس نے جنم حاصل کرنا ہے۔ پس دوسرے الفاظ میں اعتراض یہ ہے کہ آیا مرتیو لوک کو پراپت ہوئے منش کے لئے شانتی مانگنا آریہ سماج کے سدہانت انکول ہے یا پرتیکول۔

— پرارتھنا شبد کے لفظی معنی تحریک۔ ترغیب اور تسریع کا پیدا ہونا۔ مگر اصلاح میں۔ دل میں خواہش واسطے ایشور کی بھگتی کے پیدا ہونا ہے ÷ آریہ سماج کے سدہانت کے مطابق پرارتھنا۔ برہم یگ۔ یعنی رشی یگ کا ایک انگ یا جزو اعلیٰ ہے۔ جب کسی چیز کی ستتی کیجاتی ہے یعنی اس کے اوصاف۔ گنوں۔ خوبیوں۔ اور حسن و قبح سے کماحقہ واقفیت ہو جاتی ہے۔ تو اُس چیز کے گرہن کرنے کے لئے یا پراپتی کیلئے دل میں امنگ پیدا ہوتی ہے۔ اور اُس چیز کی طرف رغبت خواہش اسقدر مائل و حایل ہو جاتی

ہے کہ اُس چیز کے حاصل کئے بنا دل کو شانتی میسر نہیں ہوتی۔ اُس چیز کا پریم اُس پدارتھ کا سینہ دل کو مسحور و مسحور کر لیتا ہے۔ اور اسی کا نام پرارتھنا ہے۔ پس **قسم اوّل** پرارتھنا کی یہ ہے کہ ایشور کی ستتی کرنے کے بعد یعنی ایشور کے گنوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد۔ ایشور کے مہتو اور سوروپ کو انوبھو کرنے کے بعد ایسے گنوں سے دل میں پریم اور خواہش پیدا ہو۔ اسی کا نام پرارتھنا ہے۔ جیسے شویتاشوتر اُپنشد میں آیا ہے :-

---

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते। परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च॥

ایسا ہی اسی اُپنشد میں آیا ہے :-

एको देवः सर्वभूतेषु गूढः सर्वव्यापी सर्वभूतान्तरात्मा। कर्माध्यक्षः सर्वभूताधिवासः साक्षी चेता केवलो निर्गुणश्च॥

وہ دیو اکیلا سب بہوتوں میں موجود سب ویاپک سروپرانیوں کا انترجامی کرم پہل پرداتا سب پرانیوں میں ادہکاری ہو کر بسنے والا۔ دیکھنے والا چیتن۔ اسنجکت اور گنوں سے رہت ہے۔

یہ دو واکیہ شویتاشوتر اُپنشد کے ستتی اور پرارتھنا کے مرکب لب لباب کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن عمل اُتم پرارتھنا کا اصول وید منتر میں صاف پایا جاتا ہے

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि

ہے پرماتما تو تیج ہے مجھے بھی تیج عطا کر تو طاقت ہے۔ مجھے بھی طاقت دے ....

پس اعلیٰ قسم کی پرارتھنا تو یہ ہے کہ ایشور کے گنوں کو سوچ وچار کر آتما میں انوبھو کرنے کا یتن

کرے ۔ دوسری قسم کی پرارتھنا یہہ ہے ۔ کہ انسان پرماتما سے اُن چیزوں کی خواہش نہ کرے ۔ جو کہ بازو کی طاقت سے خود حاصل کر سکتا ہے ۔ جو کہ پورشارتھ سے مہیا ہو سکتی ہیں ۔ جن کا جلال عارضی ہے ۔ جو ناپائدار ہیں ۔ مثلاً دھن ۔ دولت ۔ اولاد وغیرہ ۔ جیسے کہ اکثر طلباء اپنے امتحانوں کی کامیابی کے لیئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں ۔ اکثر بے اولاد لوگ اولاد کی خواہش سے ایشور کی بھگتی کرتے ہیں ۔ بعض دھن حاصل کرنے کے لیۓ ایشور کی عبادت کرتے ہیں ۔ ایسی عبادت اور ریاضت عبث ہے ۔ کیونکہ دنیوی اشیاء کا حصول اور کامیابی آتمک اُنتی یا آتمک بل سے چنداں تعلق نہیں رکھتی ۔ پرارتھنا کا مُدعا آتما اور پرماتما کا باہم تعلق اور زیادہ ملاپ کا ہے ۔ جیسے کہ سب سے افضل پرارتھنا گایتری ہے ۔ جس میں لکھا ہے منو ہیو ہونا پر چودیات یعنی ہماری بُدھی کو پوتر کر اور پریرنا کر ۔ —— اور ایسا ہی ایش اُپنشد میں آیا ہے ۔ ——

आग्ने नय सुपथा रायअस्मान् विश वानी देव युनानि बिद्वान

ہے اگنی (پرکاش سوروپ) پرماتما ہم کو سیدھے مارگ پر چلا ۔ ہمارے بُرے خیالات کو دور کرو ۔ پس پرماتما سے آتمک بل ۔ بُدھی تیزی ذہانت کی خواہش کرنا ۔ دوسری قسم پرارتھنا کی یہہ ہے اور ایسا ہی پراچین رشی کرتے آئے ہیں ۔ جس کی تائید وید منتر سے ہوتی ہے ۔ جو کہ یہ ہے ۔ ——

यामेधा देवगणा पितरश्च पासते

یہہ دو قسم کی پرارتھنا انسانی معراج کا اعلیٰ پہلو ظاہر کرتی ہیں ۔ اور آتما کو پوتر کرکے پرماتما کے ساتھہ ملاپ کرانے کا راستہ دکھلاتی ہیں ۔ ——

تیسری قسم کی پرارتھنا

بُرے خیالات کے دور کرنے اور آتما کو پاکیزہ بنانے کی خواہش پیدا کرتی ہے ۔ اور پاپوں سے بچانے اور پہلے بُرے کرم کئے ہوئے دور کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے ۔ تاکہ پہلے بُرے کرم یاد کرکے آئندہ آتما کو پوتر رکھیں ۔ اور ان کے سمرن کرنے سے آئندہ ہمیشہ آتما میں بُرے کرم کرنے کا بچنے رہے ۔ چنانچہ اِس قسم کے منتر سوامی جی نے آریہ بھونے میں دئے ہیں ۔ مثلاً رگ وید منڈل ۵ منتر ۶ ——

त्वंहि विश्वतो मुखस्वतः परिभुरसे

دیکھو صفحہ ۲۲ ۔ آریہ بھونے ۔ ——

ترجمہ (پرماتمن) آپ سرشکتی سے سب جیووں کے ہردے میں ست اُپدیش نت ہی کر رہے ہو ۔ وہی آپ کا مکھیہ ہے ۔ —— ہے کرپالو آپ کی اچھیا سے ہمارا پاپ سب نشٹ ہو جاوے ۔ جس سے ہم لوگ نش پاپ ہو کر آپ کی بھگتی اور آگیا پالن میں نت نت پر رہیں ۔ ایسا ہی اُس آریہ بھونے کے صفحہ ۴۹ پر تیتریہ اُپنشد کے حوالہ سے سوامی جی یوں فرماتے ہیں ۔ من سے بانی کسی اور کرم سے اگیان وا پرماد سے جو جو پاپ کئے ہوں اور کرنے کا میرا وچار ہو اُس اُس پاپ کو کھشما کر اور اگیان پوروک پاپ کرنے سے بھی مجھے روک دے جس سے میں شدھ ہو کر آپ کی سیوا میں تت پر ہو رہوں ۔ ——

نوٹ مضمون کو مختصر کرنے کے لیۓ ہم صرف دو دو منتروں کے حوالے دیں گے ۔ ورنہ اسی نمونہ کے بہت منتر ویدوں میں اور سوامی جی کے گرنتھوں کئے ہوئے پُستکوں میں پائے جاتے ہیں ۔

پس یہہ تیسری قسم کی پرارتھنا ہے جس سے یہہ مراد ہرگز نہیں کہ پرماتما ہم کو ہمارے مند کرموں کا پھل بھوگنے کے بغیر کھشما کر سکتا ہے ۔ یا ہمارے پاپ بنا پھل بھوگنے کے دور ہو سکتے ہیں ۔ بلکہ اصل مطلب یہہ ہے کہ اِس قسم کی بھاونا ہم کو ہمارے پچھلے کرموں اور پاپوں کا سمرن کرا کے آئندہ پاپ کرنے سے روکتی ہے ۔ اِس کی تائید ایش اُپنشد کے مفصلہ ذیل منتر سے ہوتی ہے ۔ ——

वायुर्नलम ऽमृतमथेदं भस्मान्तँ शरीरम ओ३म् क्रतो स्मर किलवे स्मर कृतँ स्मर

جس کا بھاوارتھ یہہ ہے کہ وایو کے ادھار امر جیو آتما رہے گا ۔ شریر بھسم بھوت ہو جاوے گا ۔ اور تو اپنے کرموں کا پھل اوشیہ بھوگے گا ۔ اِس لیۓ ان کو سمرن کر ۔ پس اِس سے پایا جاتا ہے ۔ کہ جیو آتما کو اپنے پاپ سمرن کرکے ایشور سے پرارتھنا کرنی چاہیۓ ۔ کہ اس کو کھشما کرے ۔ یعنی آتما کو ایسا پوتر کرے ۔ کہ آئندہ ویسے پاپ نزدیک نہ پھٹکنے پاویں ۔ پس ایسی بھاونا (یعنی دلی خواہش) پاپوں سے بچنے کا ذریعہ اور اعلیٰ وسیلہ ہے اور اِس کو تیسری قسم کی پرارتھنا کہتے ہیں ۔

چوتھی قسم کی پرارتھنا

چوتھی قسم کی پرارتھنا یہہ ہے کہ انسان اعلیٰ درجہ کا پُرشارتھی بنے ۔ اور اپنی خارجیک اور آتمک اُنتی کے سامان اور وسائل کی خواہش نہ صرف دل میں کرے ۔ بلکہ اُس کے حاصل کرنے کے لیۓ کوشش کرے ۔ اس قسم کی پرارتھنا سے یہہ مطلب

ہے کہ آتما میں ایسی شکتی - اُتساہ اور بل -
اور ویریہ پیدا ہو - جس سے اِن دنیوی اشیا
کے گرہن کرنے سے اپنے آتما کو بلوان بنا دے
اور ہردے کو پوتر کرکے شاریرک اُنتی
کی شیکھر پر پہونچے - اسی قسم کی پرارتھنا
مفصلہ ذیل منتروں سے پائی جاتی ہیں -
آریہ بھونے صفحہ ۴۲ رگ وید منڈل ۵
منتر ۲۳ کا ترجمہ حسب ذیل ہے -

کشٹ - مہیم اور جیشٹھ پتر - عمر - گائے -
وغیرہ جانور - گھوڑا آدی اُتم یان ہماری
سبھا کے شروں میں یگ کے کرنے والے
ان میں کرودھ اور روش یکت ہو کر کبھی
پرورت مت ہو - ہم لوگ آپ کو سرو دیو
آواہن کرتے ہیں - ہے بھگوان رودر پرماتمن
آپ سے بھی پرارتھنا ہے کہ ہماری اور
ہمارے پتر دھنش آدی کی رکشا کر ؛
(۲) صفحہ ۹۳ " ہے پشو آدی کے پتی
مہاتمن آپ کی ہی کرپا سے اُتم اُتم
گائے - بھینس - گھوڑے - ہاتھی - بکری -
بھیڑ اِتیہ سکھ دایک پشو اور دیگر سرو روگ
ناشک اوشدھیوں کا اَت کرشٹ رس
ہمارے گھروں میں نت ستھر رکھو جس سے
کسی پدارتھ کے سوائے ہم کو دکھ نہ ہو"
(۳) صفحہ ۷۰ - ہمارے لئے ایشور
کو اپنے پرکار سے اُتپن کر - سرو اُتم گائے
گھوڑے - منش دیجئے ؛

اگرچہ اس قسم کی پرارتھنا اعلیٰ درجہ کا
بھاؤ ظاہر نہیں کرتی - مگر دلی خواہشوں
کا اظہار اور ان کے حاصل کرنے کے لئے یتن
اور پریشرم کا پریکٹیکل ثبوت اس سے
پایا جاتا ہے -

پانچویں قسم کی پرارتھنا

پرماتما سے رکشا کی التجا کی جاتی ہے - اور
ساتھ ہی جو موذی درندے کہ ندمت انسان
کے لئے مضر ہیں - اور ایسی زہریلی - خوفناک
اور خطرناک نباتات اوشدھیاں ہیں -
ان سے حفاظت کے لئے اور سب پدارتھوں
سے شانتی اور طمانیت حاصل کرنے کے لئے
دلی خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے - مثلاً
صفحہ ۳۰ - آریہ بھونے ؛

द्यौः शान्तिरन्तरिक्ष शान्तिः पृथिवी शान्तिरापः शान्तिरोषधयः

یجروید کے اس منتر کے دوارا جیو آتما
پرماتما سے استدعا کرتا ہے - کہ آکاش
پرتھوی - سیارے - دیگر گرات - پانی
نباتات - درخت - پھل - پھول - برہم
مہاتما سب پدارتھ ہمارے لئے شانتی
دایک ہوں - ارتھات مجھ کو شانتی پراپت
ہو - جس سے میں بھی آپ کی کرپا سے
شانت وشٹ کر دہ آدی بدخو سے
رہت ہوؤں - (۲) ایسا ہی سندھیا کے
پرکرما منتر جو پراچی دگ اگنی سے شروع
ہو کر اردھوا دگ برہسپتی پر ختم ہوتے
ہیں - وہ نانا پرکار کی اوشدھیوں
موذی جانوروں - اکسمات آپتیوں
سے رکشا کے لئے پرارتھنا کا سبق سکھلاتی
ہیں ؛ ظاہر ہے - کہ اگر ایشور ہماری رکشا
نہ کرے اور ان موذی درندوں اور
زہریلی اوشدھیوں سے ہم کو نہ بچاوے
ارتھات ان اوشدھیوں کے گنوں
اور اوگنوں میں تمیز کا مادہ اور
اُن سے واقفیت کے لئے تیکشن بدھی
ایشور عطا کرتا ہے - موذی جانوروں
سے بچنے کے لئے نانا پرکار کے شستر
و دیگر سامان ہمارے لئے ہم پہونچتے
ہیں - ورنہ ہمارے لئے ایک کھن بھی زندہ
رہنا محال ہو جاوے - چہ جائیکہ سانپ
شیر آدی موذی جانور ایک کھن بھی
زندہ رہنے دیتے - مگر ایشور نے اپنی دیا
سے ان سے رکھشا کرنے کے لئے ہم کو
ایسے اپاؤ پرگٹ کر دئے ہیں کہ جن کے
دوارے ہم اُن سے اپنے تئیں محفوظ کر
سکتے ہیں - پس ایشور سے اس قسم کی خوف
کرناک مضر - زہریلی قاتل اور مہلک اشیا
سے ہماری رکشا کرے -

پانچویں قسم پرارتھنا کی ہے

اب ہم چھٹی یعنی آخری قسم پرارتھنا کی طرف
رجوع ہوتے ہیں ؛ (باقی آئندہ)

راقم جیمنی از ملتان شہر

نویدن

جن جن سماجوں کے ذمہ کتاب کا گنس پرچنا
کی قیمت واجب الادا ہے وہ کرپا کرکے
جلدی تصفیہ کر دیویں - ایسا نہ ہو کہ قیمت
واجب الوصول جو نہایت ہی قلیل رقومات
ہیں تحویل خط و کتابت میں محصول ڈاک ہی
کی بھینٹ نہ ہو جاوے - ملتان سماج کے
سوائے باقی سماجیں اگر مناسب خیال کرتی
ہیں تو اب ایک سال کے بعد کتابیں
بیرنگ واپس کر دیویں - سماج نے
پھر بھی مشکور ہو گا - پنڈت کرپا رام
جی شرما جگراؤں تو اسی ہی تو
فرما دیں ؛

ویدک دھرم کا سیوک

گنیش داس ورما
پستکا دھیکش آریہ سماج سیالکوٹ (پنجاب)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے ۔

ریاست ناہن کے حالات

پہاڑی ریاست ضلع انبالہ سے تیس کوس کے فاصلہ پر بجانب مغرب و شمال واقع ہے ۔ راجہ یہاں کا شری مان شمشیر پرکاش ہے ۔ آب و ہوا کے لحاظ سے ناہن بہت عمدہ جگہ ہے ۔ چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں سے گھرا ہوا یہ شہر ایک ٹیلے پر بستا ہے ۔ آبادی تقریباً چار ہزار آدمی کے لگ بھگ ہے ۔ صفائی نہایت دلکش اور قابل تعریف ہے (۲) اول اول جب سادھو کیشوانند اُداسی نے یہاں دخل پاکر پوپ لیلا پھیلانی چاہی تھی ۔ تب شری مان پنڈت لیکھرام جی مشہور اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہاں وارد ہو کر سادھو مذکور کی تمام چالاکیوں کی اصلیت ملشت ازبام کی تھی ۔ اور اپنے پُرجوش لیکچروں اور عالمانہ دلیلوں سے ہر کس و ناکس کو آریہ سماج کی تعلیم عام کی تھی تب سے یہاں آریہ سماج قایم ہے جس کے پردھان شری مان کلوا بہادر سنگھ جی ہیں ۔ آریہ سماج کو ایسے لایق راستباز اور متقی و پرہیزگار اور سرگرم و ہمدرد آریہ سماج کے پردھان ہونا از حد فخر ہے ۔ علاوہ اس کے بابو بنواری لال جی بہت ہی سنجیدہ بزرگوار اس سماج کے منتری ہیں ۔ جو دن رات سماج کے کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں ۔ بابو اودے جاگر سنگھ جی جو یہاں کی سماج کے خزانچی ہیں ۔ سماج کے بڑے پُرشارتھی اور معزز ممبروں سے ایک ہیں جنکی ہونہار طبیعت سے ہمیں سماجک خدمت کی بہت کچھ اُمید ہے ۔

(۳) سوامی شنکر آچاریہ کی فلاسفی کا یہاں پچھلے پڑھے لوگوں میں بڑا زور و شور ہے ۔ تانترک لوگوں اور وام مارگیوں کا بھی بہت بڑا حصہ یہاں آباد ہے ۔ کالکا دیوی کا ایک مندر جو ناہن میونسپل کمیٹی کے بالمقابل ہے ۔ اس کے چھت کا چھجا لنگ ہے ۔ اس مندر کی بابت جو حالات سننے میں آئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے زمانے میں وام مارگیوں کا یہاں بڑا زور تھا چنانچہ یہاں لوگوں میں مشہور ہے ۔ کہ پہلے اس مندر میں انسان جبراً پکڑ کر کاٹے جاتے تھے اور اُن کے بلی بھینٹ سے درگا کی پوجا کی جاتی تھی ۔ جب سے انگریزی راج پنجاب میں ہوا ہے تب اس مکروہ رسم کا خاتمہ ہوا اور انسان کے بجائے پانچ بکروں کا کاٹنا قرار پایا ہے ۔ دسہرہ کے موقعہ پر ایک بھینسا یا بھینسا مندر کے سامنے کھڑا کر کے کاٹا جاتا ہے ۔ اور یہ اُس بات کی یادگار ہے جس کا ذکر بامن پوران اور دیوی بھاگوت پوران اور کالکا تنتر میں لکھا ہے کہ اس دیوی نے بھینسا سر کو مارا تھا ۔ اور اُس کے قتل سے اس دیوی کا دل خوش ہوا ۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ بھینسے کی مارنے سے ہی اُسکی پوجا ہو سکتی ہے ۔ اسواسطے یہ قتل کا عمل ابتک جاری ہے ۔ شراب اور مانس کا پرچار جو تنتروں کے ذریعے سے ہوا ہے ۔ یہاں عام طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے اور شراب و مانس سے پرہیز کرنیوالا کٹا کٹک سمجھا جاتا ہے ۔ بھیروی چکر بھی چلتا ہے ۔ اور خفیہ ننگے تنتروں کا لوگوں پر چڑھایا جاتا ہے ۔ پہاڑی برہمنوں کا اُنپر بہت اعتقاد ہے ۔ جو اُنکے چیلے چانٹے اِن گوروؤں کی بات کو پتھر پر لکیر سمجھتے ہیں ۔ ناہن سے پانچ کوس جانب مغرب شمال ایک اور وام مارگیوں کا مندر ہے ۔ جو بالا سندری کے نام سے مشہور ہے ۔ سارا کا سارا علاقہ اِس مندر کا مرید ہے اور گھور بھکتی کا دلدادہ ۔ علاوہ اِس کے گپت گپت لیلا کرنیکو اور کئی مندر ادہ ادہر گاؤں اور جنگلوں میں موجود ہیں جنکی سرگذشت بڑی عجیب و غریب ہے ۔

(۴) گو مدت سے یہاں پرچار جاری ہے تاہم اِن تانترک لوگوں کی مخالفت اور مہاراجہ صاحب کی عدم توجہگی اور آریہ سماج کے مقاصد سے ناواقفیت کے سبب یہاں آج تک نہ تو کبھی جلسہ ہوا ۔ اور نہ کسی سماجک بڑے کام میں یہاں کی سماج نے بڑے زور سے حصہ لیا ہے ۔ اسکی وجہ فقط یہ ہے کہ عام لوگوں کو پاکھنڈ بھاؤ دو بہر معلوم ہوتا ہے ۔ اور جو اعتقاد بڑی سرگرمی سے لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے اُسکے ماتحت یہاں سینکڑوں نہیں ۔ بلکہ ہزاروں ہیں ۔ اُنکی جاگیریں ۔ اُنکے مندر ۔ اُنکی سادھو ۔ سب کے سب آریہ سماج کی مخالف اور کینہ ور ہیں ۔ ایسی جگہوں میں کاش کہ ہمارے لایق پنڈت اور مہاتما مستقل طور پر رہکر پرچار کرتے ۔ مگر اُپدیشکوں کی نہ تو افراط ہے کہ وہ یہیں جمے بیٹھے رہیں ۔ تاہم معدودے چند آدمی جو یہاں دن رات پرچار میں لگے رہتے ہیں ۔ اُنکی ہمت پر مجھے آفرین کہنی پڑتی ہے ۔ ماسٹر دیوان چند جی اور ماسٹر مراری لال جی جو سماج کے سچے تپسی اور عالی دل ہیں نمونہ میں ہر جگہ پرچار کرتے ہیں اور مدد دے رہے ہیں ۔ اِن ہر دو صاحبوں نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں آئندہ نسل کے بہت سارے بچوں کے خیالات کو بڑا پلٹا دیدیا ہے اور دیتے جاتے ہیں ۔ (۵) اب بابو جگن ناتھ صاحب اسسٹنٹ انجنیر یہاں آئے ہیں جنکی سبھا نیا سے یہاں مندر بنانے کی تجویز پیش ہے ۔ بابو صاحب مذکور نے مبلغ اتنا روپیہ کا وعدہ مندر فنڈ کے لئے فرمایا ہے ۔ اُمید ہو کہ جب یہاں مندر بن جاویگا تب مستقل طور پر یہاں آجا ترقی کا اثر نمایاں ہوگا ۔ (۶) فی الحال پانچ چھ لیکچر میں کر چکا ہوں ۔ ایک کتھا کا ارنبھ بھی کر دیا ہے جس کا سلسلہ دواہ تک جاری رہیگا ۔ (باقی آئندہ)

یوگ اندر پال آریہ اپدیشک پنجاب ۔

مانیہ ور مہاشے ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک جی

نمستے ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے میرا چیتر اخبار میں پرکاشت کر دیا لیکن جو نوٹ پتر کے نیچے آپنے شرادہ ودھی کی بابت میں تحریر فرمایا ہے اُسکے اوتر میں نویدن ہے کہ میں نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ایک سو آگے درتین صفحہ بخوبی پڑھ لئے اسکے بھی آگے کئی صفحے وچار پر شرادہ کی بابت میں ودھی نہیں ملی ۔ چتر تھی گیارہ صفحہ پر ہی ختم ہوجاتا ہے ۔ اور یہی صفحہ پر بلی وشیو دیو یگ شروع ہوتا ہے ۔ ودھی سے میری اور مہاتما میرا خیال ہے ودیا رتھی جی کی مراد ویدیا برہمن گرنتھوں کے بچنوں سے جیوت پتروں کی ان واس آدی سے سیوا کرنی ہے ۔ کیونکہ سب یگوں میں وید منتروں ہی سے سوامی جی اور مانیہ آچاریوں نے کرم کرنے لکھے ہیں جیسے ودواہ سنسکار میں ور کی پوجا منتروں سے

ہوئی ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۱ میں سوامی جی
نے اوم سانو کا سنے اندر ما سے نم اتیادی منتر دیئے اتھی
کو بھاگ رہنے لکھے ہیں۔ اور اتھی کے نہ ہونے پر اگنی میں
چھوڑ دینا لکھا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اتھتی کے نہ
ہونے پر بھی منتر ضرور پڑھے جاویں۔ وایو کی شدھی کو
لئے بھی جو اگنی ہوتر کیا جاتا ہے اسمیں بھی وید منتر پڑھنے
لکھے ہیں کیونکہ منتروں کے بغیر یگیہ نہیں ہو سکتا۔ سنسکار ودھی
صفحہ ۱۷۲ پر جہاں سوامی جی نے سماورتن سنسکار میں بیچاری
کو تھروں کی پوجا لکھی ہے وہاں "اوم پتھریشٹن ودھوم"
اس منتر کو پڑھکر زمین پر جل چھوڑنا لکھا ہے۔ نیز سوامی
جی کے جیون چرتر صفحہ ۹۶۷ سطر ۱۵ میں لکھا ہے کہ سوامی
جی ہم سے کہہ گئے تھے کہ زندہ شرادھ ہمیشہ کرتے رہا کرو۔
اور جو اولاد کو یہ تعلیم ہدایت کر دیگے کہ اس ریت کو دواتے
رہو پھر صفحہ ۹۶۸ سطر ۱۰ میں سوامی جی کا حکم ہے کہ "زندہ
کا شرادھ کرنا چاہئے جسکا طریقہ یہ ہے کہ دیوتا کے پنڈ بنا کر
انمیں برہمن آدمی کے جسکو نمسکار کیا گیا ہوتا ہے میں دیوتوں
پھر اسکو کھلا دیں۔ یہاں ایک ہماری بیاس برہمن ایک تھا
برہمن ایک پلیش برہمن ان تینوں کو کرانے تھے۔ اس سے
پرتیت ہوتا ہے کہ سوامی جی جیوت شرادھ کی کوئی ودھی
مانتے تھے۔ جو کہ شرادھ پرکرن میں کسی کارن سے نہیں
لکھی گئی۔ پہلی میں نے دربار نہی جیو کو اخبار میں اس
بارے میں تحریر کرنے کی یہ بنائی تھی کہ اگر پرتی ندھی
سبھا اوچت سمجھے تو سب دو دوانوں کا بچار ہو کر
ودھی مقرر کی جاوے۔ مجھے اس وقت وہ ہی کنٹھ
نہ تھی اور نہ وہاں میرے پاس پستک تھی ہنتو میں نے
پہلی گرنتھوں میں ودھی دیکھی ہوئی تھی۔ اور
چونکہ اس کا سوامی جی کرت پستکوں میں ودھان
نہیں ہے میں نے اوچت سمجھا کہ اگر سبھا کی معرفت سب
دو دوانوں کا بچار ہو کر ودھی مقرر کی جاوے۔ تو
بہتر ہوگا۔ (۲) میری مراد است سے کار میں
غلطی سے ہی تھی۔ آپ کا شبھ چنتک
دولت رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

تازہ خبریں اور رائیں

علی گڈھ کالج کے متعلق جو محمڈن یونیورسٹی قایم کرنے
کی تجویز سر سید کی یادگار میں ہے اُس کیلئے ابتک اقرار
ہیں سے نواب صاحب والئے رامپور نے پچیس ہزار روپیہ
نقد بھیجا ہے اور اقرار کیا ہے کہ باقی بھی جلد ادا ہو جائیگا
ہم نہیں سمجھتے کہ آیا محمڈن یونیورسٹی سے بھی مراد اسی
طرح کے امتحانات پاس کرانے سے ہوگی۔ جو گورنمنٹ
کالجوں میں کرانے میں پائیگا۔ لیکن افسوس ہم کہہ سکتے ہیں
کہ آریہ سماج کو بہت جلد اپنا گروکل کا طریقہ تعلیم مکمل
کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنے بچوں کو اپنے عقیدہ کے
مطابق تعلیم دے سکیں۔

کوہ منصوری کو بھی ریل جائے گی۔ دیہرہ دون
تک آگے ہی پہونچی ہوئی ہے۔ جہاں وشنو انگریز
بھی ہوں اُن کے لئے سب سامان مہیا ہو جاتا ہے۔
بنارس میں ہندو کالج کی شکایت پائینیر میں چھپی ہے
جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ پڑھائی کا وقت ۱۱ بجے دن سے
۵ بجے شام تک بڑا ناموزوں ہے اور ساتھ ہی اعتراض
ہے کہ ہندوؤں کے تیوہاروں کی معمولی چھٹیاں بھی نہیں
دیجاتیں۔ یہ مضمون نگار پوچھتا ہے کہ کیا یہ عیسائی مشنری
کا انسٹیٹیوشن نہیں معلوم ہوتا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس کالج
میں جہاں یونیورسٹی کے امتحانات کے لئے لڑکے طیار کئے
جاتے ہیں کیا انوکھا ہندو پن ہے جو اسے دیگر کالجوں سے تمیز کرتا ہے۔
دمشق سے مکہ تک ریل بنانیکا خیال ہے جسکے لئے سلطان معظم
نے تقریباً استی لاکھ روپیہ کا چندہ دیا ہے۔
اخباروں میں لکھا جا رہا ہے کہ جو بیاس پوجا کے دن
میلا سادھو تلکن چند جی نے دریاء بیاس کے کنارے کیا
تھا اسمیں حاضری دو سو سے زیادہ نہ تھی اور خاص بات
قابل ذکر یہ تھی کہ تلکن چند جی نے گوسائیں تیرتھ رام
ایم اے کو گرو قرار دیکر اُن کا پوجن کیا یعنی اُن کے
گلے میں مالا پہنائی اور مٹھائی کا تھال اُن کے بھینٹ
کیا۔ یہ گوسائیں جی رسالہ الف کے ایڈیٹر ہیں جس کا
ریویو ہم شائع کر چکے ہیں۔ اچنبا ہے کہ گوسائیں جی نے
دنیاداری سے علیحدہ ہو کر بازاروں میں بیچنا ...
ہے۔ کیا تلکن چند جی کی پوجا سے یہ ثابت ہو کر ...
مگر ایسا ہے تو شاید گوسائیں جی کو بھی پچھتانا پڑے
امریکا کے سب سے بڑے شہر نیو یارک کی آبادی
بڑھتے ساڑھے چھتیس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔
اس شہر میں جو پاپ ہوتے ہیں انہیں سنکر دل کانپ اٹھتا
جرمنی کے ایک صاحب زمین نے اونٹھوں سے کھیتی
شروع کیا ہے۔ جس سے بیل جوڑی کی نسبت دوگنا
جا سکتا ہے۔ حالانکہ چارہ معمولی دینا پڑتا ہے۔
ہم نے بھی ورنلٹہ سے ہل چلتے دیکھے ہیں۔
شہر سکھر میں بھی یتیم خانہ کھل گیا ہے جس
برادری یتیم خانہ سکھر ہوگا۔ ۵۰ یتیم امیر سر
ہیں تین چار یوم تک یہاں آ جاوینگے۔ ایک بڑا
مکان انکی رہایش کیواسطے غریب آباد میں کرایہ
ہے۔ سننا گیا ہے کہ دیوان دیارام ششن جج
مبلغ ۵۰۰ روپیہ یتیموں کی مدد کے واسطے دیا
نصف لاہور آنے کرایہ کیواسطے بھیجا گیا ہے۔ نیز
مہاشہ نے مبلغ یکصد روپیہ ماہوار کا دینا
دیوان دیارام صاحب ہمیشہ ایسا ہی دان کیا کرتے
اور بڑے دانی ہیں۔ ایشور انکو زیادہ دھن دیوے
ایسے کاموں میں خرچ کریں۔ سدا سبھا کے ممبر
پورشارتھ قابل تعریف ہے جو کہ تن من دھن سے

آریہ سماجک خبریں

دہلی آریہ سماج میں پرچار۔ بھارت
مہامنڈل کا جلسہ تاریخ ۸ اگست سے
اگست تک دہلی میں ہونا قرار پایا ہے۔ اور دہلی
سماج نے بھی انہیں ایام میں ویدک دھرم پرچار
پربندھ کیا ہے۔ سماج کے یوگیہ اپدیشک
سنیاسی مہاتما اور آریہ مہاشے اس اوسر پر
درشن دیکر کرتارتھ کریں۔ آپکا شبھ چنتک
کندن لال منتری آریہ سماج دہلی
دیانند آناتھ آلئے اجمیر کو جو

سبھا نا گورنمنٹ کی طرف سے زمانہ قحط کے لئے
فی ہتی ہے میں اسنا فہ کر کے پانچ روپیہ ماہوار ادا کریگا۔
مہاتما کالو رام جی کے دیہانت ہو جانے کی خبر سمعا چار
پتروں کے معلوم ہوئی ان کا نواس ستھان ... سیکر
ہیں چرد رام گڑھ ہے۔ مرتیو کے سمے ان کی عمر ۹۰ برس
کی تھی۔ جب کہ انہوں نے رشی دیانند سے سنتیہ دھرم کی اپدیش
گرہن کی تھی تب سے ہی برابر ویدک دھرم کا پرچار کرتے
ہے۔ بہا لیکچر نہیں دیتے تھے۔ لیکن لیکچراروں سے بڑھ کر
کام کیا۔ ہزاروں مرد اور عورت کو ویدک دھرم کا انویائی
بنایا۔ سال میں دو مرتبہ ویدک مہوتسو کیا کرتے تھے۔ بڑے
ویراگ وان تھے۔ جو کچھ آتا سب سادھو سیوا میں خرچ
ہوتا۔ بیسیوں آریہ سماج انہوں کے پرچار سے قائم ہوئے
ہیں۔ سینکڑوں سادھوؤں سے بھنگ بھگتی کی نفرت
انگیز عادت چھڑا دی تھی۔ ایشور کرے نشکام بھاؤ
سے کام کرنے والے بہت سے مہاتما آریہ جاتی میں پیدا
ہوں۔ شری بھاندی ... اندور وغیرہ کئی جگہوں میں پرچار کر رہی ہیں
موضع سنڈیلہ ضلع ہردوئی میں پنڈت بہوپال
جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویدک دھرم کی
فضیلت اور انسانی زندگی پر دو بڑے موثر اپدیش
دئے حاضری الجمع کے قریب ہوتی رہی ۔ ———

جنوں میں ۱۰ رجولائی کو لالہ لچھمن داس صاحب وکیل کے
مکان پر ہون ہوا۔ اور پر تی پورن ماشی ۱۱ رجولائی کو بابو
روپ نارائن صاحب گماشتہ کمسریٹ کے مکان پر ہون ہوا
بابو صاحب نے ۔ روپیہ گروکل اور ۔ روپیہ
اپدیش پرچار فنڈ کو دان دیا۔ ۱۵ رجولائی کو لالہ مول چند
ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول کے گھر پر ہون ہوا۔ نیز تجویز ہوئی۔
کہ ہر ایتوار کو آریہ مندر میں ہون ہوا کرے۔ اور باری
باری ہر ماہ کوئی نہ کوئی آریہ بھائی اپنے گھر میں ہون کرایا کرے۔
آریہ سماج کوہ شملہ کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ
۲۵ اور ۲۶ اگست ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔ منتری
مہاشہ نویدن کرتے ہیں کہ آپ دیشک گن قدرتی
نظاروں کو خود دیکھیں۔ اور گیان امرت کی
برشا کریں ۔

اشتہار

ضروری نویدن

چونکہ داس کے پاس بہت سے پیغام و خطوط
آدی واسطے ناطہ برخورداران لعل چند و جی چند
بہ کی دستہ و دو ماہ آرہے ہیں۔ اس لئے ہر ایک
مہربان کو بذریعہ خطوط جواب دینے کی شکتی نہ رکھتا
ہوا۔ یہ پورو گیہ پرارتھنا کرتا ہوں کہ اول الذکر
ہر دو تو گروکل کی تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ان کی
شادی وغیرہ بھی پورن وِدوان ہونے اور ۲۵
برس عمر سے پیشتر نہ کی جاوے گی۔ اور موخر الذکر
دونوں ابھی بچے ہیں۔ اور بشرط زندگی وہ
بھی گروکل میں ہی بھیجے جاویں گے۔ اس لئے
نویدن ہے کہ داس کو بالفعل معاف فرما کر
کنیاؤں کو ودیشی بنانے کی کوشش کریں۔
(ویدک دھرم کا سیوک)
خوشالی رام اسٹیشن ماسٹر آدم وان برانچ ۔

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

داس کو اپنے حقیقی بھائی جس کی عمر ۲۶ برس
کی ہے۔ اور صحت بھی اچھی رکھتا ہے۔ آریہ
خیالات والا اور ٹھیکیدار۔ آمد اوسط (؟)
روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے واسطے ایک کنیا کی
ضرورت ہے۔ جو کہ کھتری ورن سے ہو۔
مفصل حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے
ہیں۔ کل خطوط حسب ذیل پتہ پر آنے چاہئیں۔

المشتہر
داس خوشالی رام ورما اسٹیشن ماسٹر
آدم وان برانچ متوطن چنیوٹ ضلع جھنگ۔

گمنام نشان عزیز

مسمی کرشن داس ولد گوبند سہائے قوم کھتری نگرتھہ
عمر تخمیناً ۱۹ سال فارسی پڑھا ہوا۔ قد میانہ۔
رنگ گندمی ممبر آریہ سماج جلال پور بھٹیاں کسی
معاملہ پر گھر سے ناراض ہو کر عرصہ تخمیناً دو ہفتہ کا
ہوا چلا گیا۔ جموں تک اس کا پتہ ملتا ہے۔ جہاں کہ
اس نے کہلوا بھیجا۔ کہ میں افریقہ جانے کا ارادہ
رکھتا ہوں۔ چونکہ بوڑھے والدین کو اس کی جدائی
کا سخت صدمہ ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار دھرم
پرچارک سے دست بستہ نویدن ہے کہ جس مہاشہ
کو وہ کہیں مل جاوے۔ اس کو پکڑ لیوے۔ اور مجھے
تار دیدیوے۔ میں ان کی خدمت میں پہونچ کر جملہ
اخراجات بڑی خوشی سے ادا کر دوں گا۔ اور اس کو
لے جاؤں گا۔ کام بڑھت بھاری اپکار کا ہے۔
امید ہے کہ آریہ بھائی عموماً اور لاہور سماج کے
بھائی خصوصاً اس معاملہ میں کوشش کریں گے ۔

المشتہر سندر داس نگرتھہ رلدھڑی
آریہ سماج جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

بواہ کی ضرورت

لالہ نانک چند ممبر آریہ سماج پٹھان کوٹ کمسریٹ میں
ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں۔ ذات کھتری بعمر ۲۲
سال ہیں۔ کسی کھتری لڑکی سے جس کی عمر ۱۴ یا ۱۵ برس
تک ہو شادی کرنی چاہتے ہیں۔ خط و کتابت مشتہر
کے نام سے ہونی چاہئے ۔ **المشتہر**
منتری آریہ سماج پٹھان کوٹ ۔ —

مطبع دھرم پرچارک جلندھر شہر میں
آریہ دھرم کے متعلق کل کتابیں مل سکتی ہیں جو صاحب چاہیں
منگا سکتے ہیں۔ کل ذخیرہ ... بنام مینیجر دھرم پرچارک کے نام دیں

بواہ کی ضرورت

میں کسی آریہ کنیا سے بواہ کرانا چاہتا ہوں۔ عمر میری ۲۵ سال کی ہے۔ درجہ آریہ ہوں۔ آمدن ماہانہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ کنیا آریہ بھاشا جانتی ہو۔ اور سوشیل ہو میں خود ذات پات کے بندھن کو نہیں مانتا۔ اگر لڑکی والے بذریعہ خصوصی کریں تو بہتر ہے لکھ دیتا ہوں کہ میں اردو فارسی انگریزی جانتا ہوں۔ نیز سنسکرت بھاشا تھوڑی جانتا ہوں۔ باقی حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ المشتہر

گوپال داس اسسٹنٹ ٹیچر ہائی سکول بہاولپور ملتان

فخر پنجاب تحفہ لودہیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کے لئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں۔

المشتہر ماسٹر نبی بخش و احمد جان گبرون لنگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودہیانہ

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت و کیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان۔ ہوادار دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش ہے۔ عیالدار اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ درجہ سوم ۶ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا۔ المشتہر

منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب

دماغی طاقت کیلئے عمدہ اوشدھی

علاوہ دیگر ویدک اوشدھیوں کا شٹ رس آدی کے میرے پاس ۶۰ مقوی رسائن وٹی بطور طالب علموں و دیگر ایسے لوگوں کا کام کرنے والوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ جو بہ برکت معدہ کی خرابی کو دور کرتی اور مقوی دماغ ہے۔ قیمت عام ۶ ۴۸ گولیوں کیلئے ایک روپیہ صرف دیں ودیارتھیوں اور آریہ پرشوں سے ۱۲ لئے جاتے ہیں۔ المشتہر

پیارے لعل وید شاستری اوشدھالیہ بڑوت ضلع میرٹھ۔

بدھوا بواہ کی ضرورت

لالہ منشی رام سبھاسد آریہ سماج اودہودہ ملازم کنسٹبل محکمہ پولیس علاوہ تنخواہ کے ۵۰ سالانہ جاگیر کی آمدنی رکھتا ہے۔ بڑا بھائی محکمہ بارگماسٹری میں ملازم ہے اور چچا صاحب انبالہ میں وکالت کرتے ہیں۔ کسی نیک چلن بیوہ سے شادی کرنی چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۶ ۔ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

المشتہر کندن لعل منتری آریہ سماج اودہودہ ضلع انبالہ۔

مفت۔ مفت۔ مفت

میرے پاس ایک آنجن واسطے آنکھ کی بیماری یعنی پانی جانا۔ پڑوال۔ آنکھوں میں پھنسیاں اور آنکھوں کا گل جانا۔ دھند۔ جالا وغیرہ وغیرہ ان بیماری آنکھ کے واسطے نہایت مجرب ہے۔ جو صاحب اس مرض میں مبتلا ہو دیں وہ مجھ سے دوائی طلب کریں۔ اور نیز گولیاں واسطے لڑکوں کے کمیڑے کے مجرب ہیں۔ وہ بھی مفت ملتی ہیں۔ پتہ حسب ذیل سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

المشتہر

مصطفےٰ آباد۔ چھجو بھگتی عطار سکرٹری آریہ سماج مصطفےٰ آباد

سُنار کی گتی

راجپوتانہ میں ہیضہ سے تباہی

بدقسمت راجپوتانہ کی مصیبتوں کا ابھی خاتمہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ بھیانک اکال نے ابھی پورا پورا پیچھا نہیں چھوڑا تھا کہ ہیضہ نے آدبایا جو خبریں وہاں سے آ رہی ہیں۔ اُن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نامراد بیماری نے وہاں پر سخت تباہی پھیلا رکھی ہے۔ منچیسٹر گارڈین کا ایک خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ خاص اودیپور اور گرد و نواح میں بارہ یوم کے اندر فی سینکڑہ پانچ کس آبادی میں سے اس موذی کی بھینٹ ہوئے۔ بھاڑی تلا قوار، اور ڈونگر پور۔ اور بانسواڑہ میں اموات کی تعداد اس سے دوچند ہے۔ اسی طرح پر اخبار سٹنڈرڈ کا نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے کہ بھیلوں کے علاقہ میں ہیضہ نہایت ہی بھیانک روپ میں پھیل رہا ہے۔ چالیس فی سینکڑہ آبادی کا حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ تمام ملک میں نیمرواڑہ جس کا مرکز ہے موت سخت بیرحمی سے خلق خدا پر اپنا ہاتھ صاف کر رہی ہے۔ ایسی سخت مصیبت کے وقت میں مہاراجہ صاحب اودیپور و دیگر سرداروں کا فرض ہے کہ ڈاکٹر وغیرہ بھیج کر ان مصیبت زدوں کی پوری پوری امداد کریں۔ اور جن علاقوں میں ہیضہ پھیل رہا ہے وہاں اپنے خرچ سے بڑے بڑے ہون یگیہ کراویں کہ جس سے وایو جل کی شدھی ہو کر یہہ روگ شیگھر شانت ہو جاوے۔ ہون یگ سے بڑھکر ہیضہ کے رفیعہ کا اور کوئی علاج نہیں ہے ؎

بھائی جی یہہ کڑاہ پرشاد نہیں ہے!

یکم اگست کے "دی کھالصہ" سے معلوم ہوا: کہ رہتئے سکھوں کے آریہ دہرم قبول کرنے پر بھائی لچھمن سنگھ اینڈ کو کی طرف سے رہتیوں کو پرچانے۔ عام سکھوں کو سمجھانے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے ہٹانے کے لئے جو چند بھائیوں کی منڈلی رہتئے سکھوں کے گاؤں میں بھیجی گئی تھی۔ اُسکی دال نہیں گلی اور اُس کو اپنا سا منہ لیکر لوٹنا پڑا۔ بھائی جی لکھتے ہیں کہ جلندھر۔ لودھیانہ اور انبالہ میں نیچ ذات کے سکھوں کی حالت کے سدھار کا کام ایسا آسان نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ بہت سے سکھ تو ہمارے اُپدیشکوں کے سمجھانے سے مان جاتے ہیں۔ کہ رہتئے سکھوں سے چھوت چھات نہیں کرنی چاہئے۔ مگر عام سکھ جنہیں کہ براہمنوں اور بابوؤں کا بھاری اثر ہے ہمارے راستہ میں رُکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ کیوں بھائی صاحب! اسی حوصلہ پر آپ کودتے تھے کہ ہم رہتئے سکھوں کو شُدہ کرینگے اور اپنے میں ملا دیں گے۔ آپ شاید اِسکو کڑاہ پرشاد ہی سمجھے تھے کہ جھٹ نگل جاویں گے۔ مگر یہہ وہ ثقیل لُقمہ نکلا۔ کہ جاتے ہی حلق میں اٹک گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کا دم خشک کر دیا۔ آپ ہزار حیلے کریں مُردہ سکھہ ازم میں اب جان نہیں پڑ سکتی۔ انسانی مت متانتروں کی کیا شکتی ہے۔ کہ ایشوری دہرم کا مقابلہ کر سکیں۔ یہہ آریہ سماج کی ہی طاقت تھی جس نے کہ صدیوں کے پاکھنڈ جال کو یکدم پارہ پارہ کر دیا۔ اور دہرم پرچارکی مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے برابر اپنا کام کئے جاتا ہے۔ رہتئے سکھوں کے اندر پرچار کا کام زور شور سے ہو رہا ہے۔ اور وہ جوق در جوق ویدک دہرم کے جھنڈے تلے آ رہے ہیں :-

سکھا شاہی عدل کا ایک تازہ نمونہ

ہمعصر لائلپور گزٹ راوی ہے۔ کہ "تحصیل حافظ آباد کے کسی گاؤں میں ایک کنواری لڑکی کا جو کہ قوم کی ماچھن تھی ایک سُنار سے ناجائز تعلق تھا۔ لڑکی کے والدین اس خیال کے درپئے ہوئے۔ کہ کسیطرح لڑکی کا بیاہ ہو۔ تاکہ اُس موذی کے ہاتھ سے بچ جاوے۔ فوراً شادی کی تاریخ مقرر کر کے سامان اکٹھا کیا۔ جس رات براتیان کو درواز پر تھی۔ میاں سُنار اُس دولہن کو لے کر کہیں کے کہیں نکل گئے تھے۔ صبح ہونے پر یہہ بھید کھلا تو گاؤں کا نمبردار بڑا نادم ہوا۔ آخر سب نے تجویز کر کے ایک سُنار کی نوجوان کنواری لڑکی پکڑ کر براتیوں کے حوالہ کر دی اور کہدیا۔ کہ اگر اُن کو تبادلہ منظور ہو گا تو کر لیجئے" ایشور جانے کہ یہہ بیان درحقیقت امر واقعہ ہے یا کہ ایڈیٹر اخبار کی جولانی طبع کا نتیجہ ہے۔ ہمیں اس کے راست ہونے پر سندیہہ ہے۔ لیکن اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تو نمبردار اور اُس کے ہمراہی سب کے سب بھاری مجُرم ہیں۔ اِس قسم کی جابرانہ سکھاشاہی کاروائی کرنے کا اُن کو حق نہیں تھا۔ اِس قسم کے واقعات بتلاتے ہیں کہ ہمارے دیش کی اخلاقی

حالت کیسی گری ہوئی ہے۔ جب تک سنیہ دہرم کا خاطر خواہ پرچار نہیں ہوگا۔ اس پرکار کے اننیا چار بند نہیں ہوں گے۔ محض قانونی بندشیں یا سنسکار کے بچے نیتا انسان کو پاپ کرموں کی طرف پرورت ہونے سے نہیں روک سکتے۔

مسٹر تلک اور مجلسی اصلاح

مسٹر تلک جن کے نام نامی سے بھارت ورش کا بچہ بچہ واقف ہے۔ مجلسی اصلاح کے کٹر مخالف ہیں۔ حال میں انہوں نے پونا سروجنک سبھا میں دو لیکچر دئے۔ پہلے لیکچر میں انہوں نے گورنمنٹ کے انتظام پر نکتہ چینی کی۔ اور دوسرے میں انہوں نے مجلسی ریفارمرں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ انڈین سوشیل ریفارمر لکھتا ہے۔ کہ ملک برہما کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے۔ کہ اُن کے ہاں ذات پات کی کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اور کہ اُن کی عورتوں کو پوری آزادی حاصل ہے۔ مسٹر تلک نے یہہ سوال پیش کیا کہ اُن کے قومی تنزل کا کیا باعث ہے تب انہوں نے بتلایا کہ سوشیل ریفارمرن کا یہہ خیال بالکل بیہودہ ہے کہ انڈیا کی مصیبتوں کا باعث ذات پات کا امتیاز اور عورتوں کی آزادی کا ابھاؤ ہے۔ اخیر میں مسٹر تلک نے بتلایا کہ انڈیا کا بھلا صرف پولیٹکل اصلاح سے ہی ہوگا۔ مسٹر تلک کی یہہ عجیب غریب منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی جس نتیجہ پر مسٹر تلک پہونچے ہیں وہ اُس حالت میں برآمد ہو سکتا ہے۔ جبکہ عورتوں کو آزادی دینا اور ذات پات کے جھوٹے بندھنوں کا توڑنا ہی محض اُنتی کے بواعث قرار دئے جاویں۔ لیکن کسی قوم کی ترقی یا تنزل کا باعث محض یہی دو امور نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی وِدّیا دہرم پرائنتا۔ برہمچریہ وِدّیا اتفاق وغیرہ اور بھی بہت سی باتیں ضروری ہیں۔ جبتک اُنتی کے تمام اَنگوں کی سادھن مہیا نہ ہوں۔ کوئی جاتی ترقی نہیں کر سکتی۔ نہ معلوم انڈیا کے بھلے سے مسٹر تلک کی کیا مُراد ہے۔ کہ جس کا انحصار وہ صرف پولیٹیکل اصلاح پر ہی بتلاتے ہیں۔ کیا عورتوں کو جائز حقوق حاصل ہونا اور مصنوعی ذات پات کی بندھنوں سے رہائی حاصل کرنا بھلائی یا اُنتی میں شامل نہیں ہے۔ تمام باتیں جو کہ انسان کو سچی روحانی وجسمانی خوشی سے محروم کرنیوالی ہیں کسی دیش یا قوم کے لئے لابھ دایک نہیں ہو سکتیں۔ پس جبتک مسٹر تلک یہہ ثابت نکردیں کہ عورتوں کی غلامی اور موجودہ کاسٹ سسٹم انسان کی سچی روحانی وجسمانی ترقی کے حارج نہیں بلکہ ممد ہیں۔ انکا سوشیل ریفارمروں کے برخلاف اِس قسم کا فتوی پاس کرنا ہرگز روا نہیں ہے

مادی تہذیب کے پھل:-

مغربی تہذیب کے خاص پھلوں میں سے ایک وہ بھاری اسنتوش ہے جس نے کہ ایک زبردست گروہ ایسے بیچہرہ انسانوں کا پیدا کر دیا ہے کہ جنکے ڈر کے مارے یوروپ کے تمام بادشاہ تھر تھر کانپتے رہتے ہیں۔ یہہ لوگ انارکسٹ یا نہلسٹ کہلاتے ہیں۔ بڑے بڑے عالم فاضل اور مدبر آدمی انکے اندر شامل ہیں۔ یہہ ایک زبردست خفیہ آرگنیزیشن رکھتے ہیں۔ شہنشاہوں اور امیروں کا خاتمہ کرنا اِن کی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہے مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہوگا کہ یہہ ایک دو بادشاہوں یا امیروں کی جان نہ لے چھوڑتے ہوں گے۔ حال میں ہی جو ہمبرٹ بادشاہ

شاہ اٹلی کا بیان کیا جاتا ہوا ہے وہ انہیں کی کرتوت ہے۔ یہہ ایک ورزشی انجمن کے لڑکوں کو انعام تقسیم کر کے گاڑی پر ہوتے تھے۔ کہ اچانک ایک انارکسٹ نامی نے طمنچے کے تین وار کئے۔ ایک اُن کی چھاتی میں لگی۔ اور وہ تھوڑی کے بعد مر گئے۔ انارکسٹوں نے چار بادشاہوں کو مارنے کا ارادہ کیا تھا اُن میں سے ایک اٹلی مارے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کو بھی کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے پرواہ نہ ورتمان شہنشاہ روس کے دادا کو بھی لوگوں نے بم کے گولے سے اُڑا دیا تھا۔ آف ویلز پر تھوڑے ہی دن ہوئے ایک لڑکے نے طمنچہ مارا تھا۔ مگر وار گیا۔ یہہ ہے تہذیب کے کیندر یوروپ اندرونی دشا۔ لیکن ابھی کیا ہوا ہے اسی پرکار مادہ پرستی کا زور رہا اور سچی آتمک اُنتی کا راج پھیلانے کی زبردست کوششیں نہ کی گئیں۔ تو کچھ تعجب نہیں کہ ایک دن یوروپ کو بھی مہابھارت نظارہ دیکھنا پڑے۔ یوروپ کے اہل سچی شانتی کا راج نسندیہہ تبھی جبکہ ورتمان ادھوری تہذیب کے میں مکمل ویدک تہذیب پر چلت ہوگی۔ افلاس۔ اسنتوش۔ ناستکتا دُر اچار وغیرہ مادہ پرستی کے لازمی پھل ہیں۔ جو کہ اشانتی کی اگنی کو بھڑکا کرتے ہیں ایندھن کا کام دیتے ہیں۔

اُپدیش

तिलेषु तैलं दधिनीव स
र्पिराप: स्रोत: स्वरणीषु चाग्नि:।
एवमात्माऽऽत्मनि गृह्यतेऽसौ
सत्येनैनं तपसा योऽनुप
श्यति ॥

"جیسے تلوں میں تیل - دہی میں گھی - جھرنوں میں جل اور کاٹھہ میں آگ موجود ہے اسیطرح جیو آتما کے اندر پرماتما ساکشات کیا جاتا ہے - جو کوئی اس پرماتما کو سچی تپسیا سے ساکشات کرتا ہے"

اُپدیش ارتھہ ہیں - منشیہ تلوں میں سے تیل کب نکال سکتا ہے؟ آلسی گرہستی دہی کو گھی کی شکل میں کب تبدیل کر سکتی ہے؟ مورکھ آدمی جھرنوں میں جل اور کاٹھہ میں آگ کو کب دیکھہ سکتا ہے؟ لیکن کیا پُرشارتھی انسان کے لئے اِن سب کاموں کا کرنا مشکل ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح پر آلسیہ اور پرماد سے گھیرے ہوئے پُرشارتھہ ہین ہم سب دُنیا کے بندے باوجود اپنے اندر پرماتما کی موجودگی کے بھی اُسے ساکشات نہیں کر سکتے - رشی بار بار تاکید کر چکے ہیں - کہ جب تک اُس پرماتما کو ساکشات نہیں کیا جاتا - تب تک منشیہ جنم سپھل نہیں ہو سکتا - تب تک آواگون سے نہ چھوٹکر پرم مُکتی دھام کا ادھکاری بننا کٹھن ہے - اسلئے اُسے ساکشات کرنے کی بھی اسباب بتلاتے ہیں - طول کو چھوڑکر ایک ہی مول منتر میں اپنی سکشا کو سماپت کرتے ہیں - یعنی یہہ تاکید فرماتے ہیں - کہ سچے تپسیہ پرماتما کا ساکشات کرنا مشکل ہے - اسلئے

ستیہ تپ کیا ہے - اسکی میمانسا کرنی چاہئے - وہ دیکھو ایک بیراگی سخت گرمی کے موسم میں جبکہ اساڑہ کی لُوں چل رہی ہے - بڑا بھاری لکڑ جلا کر سینک رہا ہے - گرہستی ہندو بے اختیار بول اُٹھتا ہے " دھنیہ ہیں سادھوجن اور دھنیہ ہے اُن کا تپ!" نزدیک جا کر بیٹھہ جاتا ہے اور جب تک کہ وہ نہیں بولتے تب تک طرح طرح کے خیالات اُس کے دل میں اُٹھتے رہتے ہیں - آخرکار جب دیر ہو جاتی ہے تو گھر کو چلا جاتا ہے شام کو درشنوں کے لئے لوٹتا ہے - اب رات ہو گئی ہے - سادھوؤں کے آسن کے نزدیک پہونچتا ہے - تو سادھوجن آپس میں باتیں کرتے ہوئے سُنائی دیتے ہیں - بے اختیار ٹھہر جاتا ہے - عجیب گفتگو سُننے میں آتی ہے - کوئی مال پوئے کی تعریف کر رہا ہے - کوئی بہڑا ئچ والے بنئے کو گالیاں دیتا ہوا - اُس کی کھیر کی تعریف کر رہا ہے اور کوئی موجودہ شہر والوں کو اُن کی اشردھا کے لئے کوس رہا ہے - اور آج کی روٹی بھیجنے والی بدحوالی جان کو رو رہا ہے - ہا! غضب ہو گیا - گرہستی ایشر بھگت بنتے بنتے پورا ناستک ہو گیا - دوسرے شہر میں چلئے - ایک تیج دھاری ہاتھہ سُکھائے ہوئے بیٹھے ہیں - بارہ برس تک تپسیا کرنے سے سُوکھہ گیا ہے - ستری پُرش جوق در جوق درشنوں کے لئے آ رہے ہیں - کیا متبرک نظارہ ہے! لیکن ایک مہینے بعد جائیے " رکھی" کو اپنی جگہہ پر نہ دیکھہ کر اُن کی نسبت دریافت کیجئے - فوراً جواب ملے گا - کہ کسی ستری کو نکال کر بھاگ گئے - ایسے ایسے درشٹانتوں نے ہزاروں - لاکھوں انسان کو مُکتی سے - دھرم سے - اور اُن سب کے مبع

پرمیشور بھگتی سے منکر کرا دیا ہے - لیکن یہیں قصور کس کا ہے؟ نہ دھرم کا اور نہ دھرم کے پرچارکوں کا - بلکہ قصور ہم سب سادھارن منشوں کا ہے - جنہوں نے کہ کبھی سنجیدگی سے دریافت ہی نہیں کیا کہ تپ کسے کہتے ہیں - اگر محض دھونی تاپنا ہی تپ ہے اور وہی ایشور پراپتی کا سادھن ہے تو اساڑہ کی دوپہر میں ریت پر لیٹنے والا گدہا سب سے پہلے مُکت ہونا چاہئے - اگر محض تکلیف جسمانی کا اُٹھانا ہی تپ ہے تو وہ چور جس نے اپنے بدن کو سادہ کر سات سات دنوں تک بھوکھوں رہ کر - بادشاہی محلوں کی چھتوں پر چمگادڑ کی طرح چپٹے ہوئے رہ کر ہزاروں - لاکھوں کی چوریاں کیں - اُس سے بڑھ کر تپسوی اور کون ہو سکتا ہے - لیکن محض تکلیف برداشت کرنا تپ نہیں ہے - بلکہ دھرم کے لئے - پروپکار کیلئے - ایشور کی آگیا کے پالن کیلئے - دُکھہ اور کشٹ برداشت کرنیکو تپ کہتے ہیں - اسلئے آریہ بھائیو! قبل اسکے کہ آپ کسی کام کے لئے قربانی کرنا چاہیں - قبل اس کے کہ آپ کوئی خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے تکلیف کا سامنا کرنے لگیں - یہہ پتہ لگانا آپ کیلئے ضروری ہے - کہ آیا وہ ستیہ تپ ثابت ہوگا یا نہیں - جب آپ کو یہہ یقین ہو جاوے کہ جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں وہ ایشور آگیا کے انوکول ہے تو پھر خواہ کتنا ہی کشٹ کیوں نہ اُٹھانا پڑے - آپکا ہردا کبھی بھی آپ کو اشانت نہیں کریگا اور خواہ ساری دُنیا بھی آپ کے مخالف کیوں نہ ہو - آپ کو تمام برتوں کے پتی پرماتما کے حضور سے ایسی غیبی طاقت ملے گی - کہ آپ ساری دُنیا کا مقابلہ کر سکیں گے - لیکن آؤ!

اڈیٹوریل نوٹس

وشیہ بھوگ میں آنند کہاں!

ہم سب کیسے اتہاہ سمندر میں بہے چلے جاتے ہیں۔

در حقیقت اگیانی جیو آتما کو پتہ ہی نہیں ہے کہ دکھ کہاں اور سکھ کہاں ہے۔ اور دنیا میں پڑے ہوئے منشیہ کی پہچان یہی ہے کہ وہ دکھ کو سکھ اور سکھ کو دکھ سمجھتا ہے۔ سنسار کی کامناؤں میں پھنسا ہوا اگیانی پرش سمجھتا ہے کہ وشیوں کی کامنا کے پورا ہونے سے آنند ملتا ہے لیکن معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے کامی پرش وشیہ بھوگ کی کامنا کی آگ میں جلتا ہوا۔ بدھی اور بھرم کو جواب دیکر نرک کنڈ میں کود پڑتا ہے۔ اور وہاں شانتی محسوس کرتا ہے۔ لیکن کیا سخت آگ سے جلا ہوا بدن سینک سے ہی ٹھنڈک نہیں محسوس کرتا پھر کیا یہ مان لینا چاہیئے کہ وشیہ بھوگ سے شانتی ملتی ہے؟ سوچیہ آتما کو پہلے پہل بیبھچار کی طرف پرورت کرو کیسا گھبراتا ہے کیسا چوکنا ہوتا ہے۔ ہردیہ کے اندر بھی شنکا اور لجا اتپن ہوتی ہے۔ لیکن اسی آتما کو بیبھچار میں پھنسکر دھرم سے بے نگاہ ہو جانے دو۔ اسی کو بیبھچار کرم میں آنند آنے لگتا ہے۔ لیکن کیا تمنے نہیں دیکھا کہ وہی آدمی جسکو ایک لات کھانے سے دکھ محسوس ہوتا تھا بڑی منزل ہارنے کے بعد خود بخود اپنے بدن پر لاتیں لگواتا اور اس سے آنند محسوس کرتا ہے اسلیئے پریہ بندھو گن! آؤ ہم سب ملکر پرماتما سے پرارتھنا کریں کہ ہمیں وشیہ بھوگ میں پھنسنے سے بچاوے کیونکہ وشیہ بھوگ میں آنند نہیں ہے۔

گورو کل ہردوار میں کھلیگا

عرصہ سے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے روبرو یہہ سوال پیش تھا کہ مجوزہ گورو کل کہاں کھولا جاوے؟ کئی اجلاس انترنگ سبھا کے اس اہم سوال پر وچار کرنیکیلئے منعقد ہوئے اور بڑی متانت اور سرگرمی کے ساتھ بحث مباحثہ ہوتا رہا مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر ۲۲ جولائی کو اس معاملہ پر مزید وچار کرنے اور کسی قطعی نتیجہ پر پہونچنے کے لئے پھر انترنگ سبھا کا اجلاس بلایا گیا جسمیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ معاملہ زیر بحث کے ہر ایک پہلو پر پورا وچار کرنیکے بعد اتفاق رائے سے نشچت ہوا کہ جلد کوئی مناسب جگہ ہردوار کے متصل برلب دریائے گنگ تلاش کرکے خریدی جاوے اور اسپر ضروری مکانات تعمیر کراکر جلد وہاں گورو کل کھولا جاوے۔ چونکہ ادھشٹاتا کی سیوا سبھا نے ہمارے سپرد کی ہے اسلیئے زمین خریدنے اور آچاریہ آدمی بہم پہنچانے کے متعلق ہمنے کام شروع کر دیا ہے اور امید رکھتے ہیں کہ ایشور کرپا سے جلد سب سامگری اکٹھا کرکے کاریہ آرمبھ کرنے میں کامیاب ہونگے۔ اب گورو کل کے پریمیوں کا پوتر کرتویہ ہے کہ تن من دھن سے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس سرو اپکاری کاریہ کی تکمیل میں سہائتا دیکر اسکی حوصلہ افزائی کریں جس پریم اور اتساہ کا اظہار اس پوتر انسٹیٹیوشن کے ساتھ آریہ پبلک نے ابتک کیا ہے اگر وہ بدستور جاری رہا تو ہمیں پورن وشواش ہے کہ وہ جگت گورو جسکی ویدبانی کے عملی پرچار کیلئے یہ کوشش ہو رہی ہے جہاں اپیوگی کاریہ آرمبھ کیا گیا اوشیہ ہمارے پرشارتھ میں برکت دیگا اور اس گورو کل روپی کلپ برکش کی ہر پرکار کی باد مخالف سے رکھشا کرتے ہوئے اسکو سدا کے لیئے ہرا بھرا رکھنے کے سامان بہم پہنچاکر ہماری نراشاؤں کو آشاؤں میں مبدل کریگا پرم پتا کیول آپکے بھروسہ پر ہمنے یہہ بھاری بوجھہ سر پر اٹھانیکا ساہس کیا ہے آپ اپنی اپار کرپا سے ہمیں بل دو کہ ہم اس سیوا کو ٹھیک ٹھیک ادا کر سکیں۔

آریہ سماج اور ستری شکشا

بھارت بھگنی کی سمپادکا شریمتی [illegible] اپنے اگست ماس کے پرچہ میں وہ آریہ سماج اور ستری شکشا کے عنوان سے ایک نہایت اپیوگی لیکھ دوارہ ستری پرشوں کے ذاتی اور ادھیکاروں پر بحث کرتے ہوئے ستری شکشا کے ورتمان دشا کا نقشہ کھینچکر ایک ایسے مہاودیالیہ کی آوشکتا بتلاتی ہیں کہ جہاں گرہستھی سکھ پراپت کرنیکا سارا سامان پورن ریتی سے پرستت ہو اور جہاں بڑی بڑی لائق و ودشی ادھیاپکائیں سکھانے والی ہوں شریمتی جی لکھتی ہیں کہ ہمارے دیش میں ایک بھی پاٹھشالا اور ستری پاٹھشالا ایسی اچھی ہے۔ سمپورن ودیا کو جاننے والی دس استریاں بھی بہت دیش کا اپکار کر سکتی ہیں ادھوری ودیا اتھوا الگھشترا ماتر کو جاننے والی بھی کسی کام کی نہیں۔ آپنے آریہ بھائیوں کو بڑے زور کے ساتھ اپیل کی ہے کہ اگر ایک ایسی پاٹھشالا استھاپن کی جاوے [illegible] بعد گھروں کی بالکائیں شکشا پراپت کر سکیں ساتھ ہی یہ پرگٹ کرتی ہوئی کہ جالندھر کے مہاودیالیہ کی سہائتا کرکے اسی کو بنا دیا جاوے تو وہ اس کمی کو پورا کر سکتا ہے۔ تجویز پیش کرتی ہیں کہ کنیا مہاودیالہ کو دان دیویں تو بہت کام چل سکتا ہے۔ ہم شریمتی جی کے ایک ایک شبد سے اتفاق رکھتے ہوئے مہاودیالہ کے کارکنوں کی توجہ بڑے زور سے اسطرف کھینچتے ہیں اور نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ورتمان آلسیہ کو تیاگ کر جلد مہاودیالہ کی دل سے لوک انتی اور بردھی کیطرف متوجہ ہوں ستری شکشا کے سچے ہتیشیوں کی آنکھیں اس کنیا مہاودیالہ کیطرف لگ رہی ہیں اگر وہی اپنے ادیشیوں کی پورتی میں ناکامیاب رہا تو [illegible] پنجاب میں ستری شکشا کو ایک ایسا بھاری [illegible]

دیکھا جائیگا۔ کہ جس سے سنبھالنا نہایت مشکل ہو جاوے گا
ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ جس اُتساہ اور پریم کیساتھ
کنیا مہاودیالہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اگر وہ بدستور جاری
رہتا تو مہاودیالہ اس سمے تک اونشچے قریب قریب اُس
اعلیٰ اوستھا کو پہونچگیا ہوتا جس کے لئے کہ اس نے
جنم دھارن کیا تھا اور جسکیلئے کہ شریمتی جی اپیل کرتی ہیں
ہماری رائے میں اگر ٹھیک ٹھیک کام کیا جاوے تو آریہ سماجیں
ہر سال کی سہایتا دینے کو اُدیت ہیں۔ ضرورت صرف
پرنتو اچھے اور منتظم بھاو سے کام کرنے والوں کی ہے
جنکا کہ بدقسمتی سے قریب قریب ابھاو نظر آتا ہے ورنہ
ممکن نہیں کہ کنیا مہاودیالہ جیسی پوتر سنستھا شریمتی جی کو
ساتھ کہ اناتھوں کو بھی پریم اور ہمدردی سے اپنے
اصلی اُدیش کی طرف ایک درشنیہ بڑھا لیجاتی تک
جاتی۔

ایرین ٹریکٹ سوسائٹی

یہاں اس امر پر بحث کرنے کی اونشکتا نہیں ہے کہ ٹریکٹ سوسائٹی کے ابھاو سے کس قدر ہانی اب تک ہو چکی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ تحریری پرچار کے جو لابھ ہیں اُن سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اور وید پرچار فنڈ کے مقاصد میں تحریری پرچار بھی شامل ہے۔ اسمیں سندیہہ نہیں کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس کام کو چلانے کے لئے ٹریکٹ سوسائٹی شروع سے قائم کر رکھی ہے مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے اُسنے اپنے جنم دن سے لیکر آج تک کچھ بھی کام نہیں کیا۔ اُسکی ہستی و نیستی برابر ہے۔ پرتی ندھی سبھا نے بھی اس طرف وشیش توجہ نہیں دی ہماری سمتی میں تحریری پرچار بھی اتنا ہی ضروری ہے جسقدر کہ تقریری۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ سبھا تقریری پرچار پر تو سات آٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرے اور تحریری پرچار کے لئے ایک ہزار روپیہ سالانہ بھی خرچ نہ کرے۔ پیچھے تو خیر جو ہوا سو ہوا آئندہ کے لئے کوئی خاطر خواہ پربندھ ہونا چاہئیے جس سے کہ ہر ماہ ایک دو اُتم اُتم ٹریکٹ مختلف

زبانوں میں نکل جایا کریں جو قریب قریب لاگت پر فروخت ہوں اور ایک خاص تعداد ہر ماہ مفت بھی تقسیم ہوا کرے۔ اس کام کے لئے پرتی ندھی سبھا کو دو یوگیہ ودوان ملازم رکھنے چاہئیے جن کا کام کیول ٹریکٹ تیار کرنا ہی ہو ہم پرتی ندھی سبھا کے یوگیہ پردھان مہاشے کی توجہ بڑے زور سے اس طرف کھینچتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ جلد اس معاملہ کو سبھا کے روبرو پیش کر کے ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کا معقول پربندھ کر کے آریہ پبلک کی عام شکایت کو رفع کریں گے۔

دیانند اناتھالیہ اجمیر

ہمیں یہ سماچار سنکر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ دیانند اناتھالیہ اجمیر دن بدن اُنتی پر ہے یتیموں کی تعداد قریباً ۲۵ تک پہونچ گئی ہے اور ابھی بڑھ رہی ہے۔ کمیٹی وچار کر رہی ہے کہ تعلیم کے متعلق ایک خاص اور جرابوں کا کارخانہ کھولا جاوے اور کوئی یوگیہ راگی نوکر رکھکر ہونہار یتیم بچوں کو راگ ودیا سے بھی بہرہ ور کیا جاوے کمیٹی کا وچار بڑا معقول ہے۔ یدی ان یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف پورا پورا دھیان دیا جاوے تو اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑے ہو کر سوسائٹی کو بہت کچھ لابھ پہونچا سکتے ہیں۔ مگر دھن کے ابھاو میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اُدار چت دیش ہتیشی اور دیالو ہردہ مہاشے سہایتا دے ہی رہے ہیں اور انہیں کے آشرے پر اسقدر بھاری تعداد اناتھ بچوں کی پرورش پا رہی ہے مگر ابھی وشیش سہایتا کی ضرورت ہے۔ موجودہ آمدنی اس قدر قلیل ہے کہ وہ سادھارن جسمانی پرورش کے لئے بھی ناکافی ہے۔ اس لئے آریہ پُرشو دل کھولکر ان اناتھ بچوں کی سہایتا کرو۔ ان کے ماتا پتا تم ہی ہو تمہیں سے اُنکی پکار ہے۔

آریہ مسافر میگزین

۱۔ اپریل۔ مئی۔ اور جون کے رسالے ایک پیکٹ میں روانہ ہو چکے ہیں اور جولائی کا رسالہ علیحدہ روانہ ہوا ہے جس کسی خریدار مہاشے کے پاس کوئی نمبر نہ پہونچا ہو مطلع فرماویں تاکہ دوبارہ ارسال کیا جاوے۔ اگست کا رسالہ چھپکر تیار ہے۔ ۱۴ اگست سے پہلے پہلے یہاں سے روانہ کیا جاویگا۔

۲۔ چونکہ رسالہ کا سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے اور ابھی تک کئی مہاشیوں نے چندہ ارسال نہیں فرمایا۔ اسلئے بہت سے خریداروں کے نام جولائی کا پرچہ وی۔ پی روانہ کیا گیا ہے اور باقی مہاشیوں کے نام اگست کا پرچہ وی پی روانہ ہوگا۔ امید کہ کوئی صاحب واپس کر کے نقصان میں زیر بار نہیں کرینگے۔

۳۔ افسوس کہ کئی مہاشیوں کے نام دو دو تین تین بار رسالہ وی پی روانہ کیا گیا مگر انہوں نے بلا وجہ واپس کر دیا۔ اور اب تک اطلاع نہیں دی کہ آیا اُن کے نام رسالہ بند کر دیا جاوے یا بدستور جاری رہے۔ ایسے مہاشیوں سے ہماری نویدن ہے کہ کرپا کر کے بقایا چندہ تو جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں آئندہ اگر اُن کو رسالہ کی خریداری نامنظور ہو تو اطلاع دیں کہ انکا نام رجسٹر سے خارج کر دیا جاوے بلا اطلاع رسالہ برابر جاری رہیگا۔ اور چندہ انکو ادا کرنا پڑیگا۔ آپکا منیجر آریہ مسافر میگزین جالندھر شہر

ست دہرم پرچارک

دہلی میں آریہ دہرم اور ہندوازم کا مقابلہ

جب سے جگت اوپکاری بال برہمچاری مہرشی دیانند نے ویدودیا کا سنگھ ناد بجا کر آریہ ورت کو خواب خرگوش سے بیدار کیا ہے۔ اور اون کو اپنے کہوئے ہوئے جلال کا دہیان دلا کر سمپورن لگاڑ کے سدہار اور سناتن ویدک دہرم کے پرچار کے ہیتو آریہ سماج کی بنیاد ڈالی ہے کپول کلپت ست متا نتروں اور نوین پنتہوں کے کیمپ میں ایک بہاری کہلبلی مچ گئی ہے۔ جینی کرانی۔ قرآنی۔ پرانی سبھی کی آنکھیں کہل گئی ہیں اور اون کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ویدک بہانو کے عالم گیر پرکاش کی تاب ہمارے ٹمٹماتے ہوئے چراغ نہیں لا سکتے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ ان چراغوں کو جن کی اس سمے کوئی ضرورت نہیں ہے گل کرکے ویدک پرکاش سے لابھ اوٹہاویں اور اندہکار سے نکل کر اپنے تائیں ستیہ مارگ کا یاتری بنا دیں وہ اپنی مورکہتا سے پاپ پاکہنڈ کی دہول اوڑا کر اس آفتاب عالمتاب کو چہپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سمے دہلی میں پورانکوں کی طرف سے جو مہامنڈل کا بہاری جلسہ رچایا گیا ہے۔ اس کی بہی خاص غرض یہی ہے کہ جن کین پرکارین مہرشی دیانند کے لگائے ہوئے آریہ سماج روپی کلپ برکش کو جڑ سے اکہاڑ کر پہینک دیا جاوے۔ اس کو سوائے اس اُتسو کا کوئی اودیش نہیں ہے۔ یدی مہامنڈل کا اودیش ہندوؤں کا سدہار یا دہرم نے ... پرچار ہوتا تو یہہ اب تک بہت کچہہ کامیاب ہو جاتا۔ مگر چونکہ اس کا مکہہ اودیش آریہ دہرم کے پرچار کو روکنا نوین پنتہوں اور ست متا نتروں کی بیجا حمایت کرنا اور ہندو دہرم کے نام سے جتنی کوریتیاں اور پاکہنڈ پرچلت ہیں سوارتہہ سدہی کے لئے اون کی پردہ پوشی کرنا ہے۔ اسلئے ابتک اسکو کسی پرکار کی بہی کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کی ہستی نیستی برابر ہی ہے یہ دو تین سال تک تو ایسی گاڑہی ہنگلی کر سویا رہا اس کے جیون میں ہی سندہ ہو چلا تہا مگر منشی دین دیال جی نے اودہر اودہر ہاتہہ پاؤں مار کر اپنی حکمت عملیوں سے اس کو پہر بیدار کرنے کا حیلہ کیا ہے۔ اس سمے دہلی میں جو اپادہی پہر پہنچ رچا گیا ہے اس کی خاص غرض یہی ہے۔ کہ کسی طرح سسکتے ہوئے گفا منڈل کی جان میں جان آجاوے۔ اور یہہ اکال مرتیو سے بچ جاوے خیر پورانکوں کی غرض خواہ اس اُتسو سے کچہہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر آریہ سماج کو ویدک دہرم پرچار اور ستیہ استیہ وچار کا ایک نہایت عمدہ موقع مل گیا ہے اگرچہ ظاہرا ٹیپ ٹاپ اور نمائشی سج دہج میں آریہ سماج مہامنڈلیوں کا کچہہ بہی مقابلہ نہیں کر سکتا مگر صداقت کے بل پر اوسے ساہس ہوا ہے۔ کہ اسی موقعہ پر اپنا علیحدہ اُتسو رچکر دہلی نواسیوں کو آریہ دہرم کی بڑے زور سے دعوت دی جاوے اور انصاف پسند ودوانوں اور نرپکش وچار شیلوں کو دونوں طرفوں کے خیالات کا باہم مقابلہ و موازنہ کرنے کا موقع دیا جاوے۔ اسلئے آریہ ورت کے مختلف حصوں سے آریہ ودوان اور لیکچرار ویدک دہرم کا منگل سماچار سنانے و دیا ابہمانی پورانکوں کے ناجائز گہمنڈ کو چکنا چور کرکے اونہیں ویدک دہرم کی شرن میں لانے و بہولے بہالے ہندوؤں کو پورانکوں کی آریہ سماج کے متعلق دانستہ پہیلائی ہوئی غلط فہمیوں کی اصلیت جتلانے کے لیئے اکٹہے ہوئے ہیں۔ اودہر مہامنڈل میں بہی بڑے بڑے نام دہاری پنڈت اور ودوان آریہ ورت کے مختلف حصوں سے شریک جلسہ ہوئے ہیں۔ کیا ہی اوتم ہو کہ اس موقع پر اُن معاملات پر جن میں کہ آریہ سماج اور پورانکوں کا باہمی اختلاف ہے پریم پوروک بہم انوسار شاستر ارتہہ ہو کر نرنے ہو جاوے۔ آریہ سماج کو پورانکوں کی طرح کسی پرکار کا ناجائز ہٹ نہیں ہے۔ نہ اونکو کسی سے کسی پرکار کی دیر ودہ ہی ہے۔ اس کا منتوبہ تو کیول یہہ ہے کہ ویدک دہرم ہی منشیہ ماتر کا اصلی دہرم ہے۔ وہ تمام پاکہنڈوں سے رہت ہے۔ اوسی دوارہ منشیہ جاتی کا سچا سدہار ہو سکتا ہے وانانی مت متا نتروں نے منشیہ جاتی کی بہاری ہانی کی ہے۔ ان سے نہ سچا دیش اُپکار ہو سکتا ہے نہ جاتی سدہار آریہ ورت کی ورتمان ادہو گتی کا مول کارن یہہ آدہونک مت متانتر ہی ہیں اسلئے آریہ سماج صداقت والی اور نیک نیتی سے محض جگت اُپکار کے نمت کام کر رہا ہے اور ہر پرکار کی مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ویدک دہرم اور آریہ جاتی کی کہوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنیکے لئے یتن کر رہا ہے۔ پس اگر اسکو نشچے ہو جاوے کہ وہ غلطی پر ہے تو اوسے اپنی بہول سویکار کرکے ستیہ گرہن کرنے میں کسی پرکار کا آگرہ نہیں ہے۔ اسی پرکار پورانک پنڈتوں کو بہی اوچت ہے کہ پکشپات کو چہوڑ کر سچے دل سے ستیہ استیہ کے نرنے کے لئے اُدیت ہوں اور بے فایدہ حجت بازی اور ناجائز مخالفت کا آسترہ چہوڑ کر پریم پوروک آریہ سماج کے ودوانوں کیساتہہ شاستر ارتہہ کا ہلہ کریں۔ نہ ایسا اوتم موقعہ بہر مشکل سے ملیگا اس سمے کو غنیمت سمجہنا چاہیئے۔ ہم بیدار مغز شریمان مہاراجہ صاحب دربہنگہ سے جو کہ مہامنڈل کے اس جلسہ کے میر مجلس تخت ہوئے ہیں بڑے زور سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ وہ آدتیہ اس موقع پر آریہ سماج اور مہامنڈل

کے ہندوؤں کا ہم پرم پوتر دگ شاستر ارتھ کرا کے خود ستیہ
ستیہ کا نرنے کریں اور سمبردسا دھارن کو بھی موقعہ دیں اگر
آریہ سماج کی طرف سے شاستر ارتھ کے لئے پوری ستعدی
ظاہر کرنے پر بھی پورانک پنڈتوں نے شاستر ارتھ سے گریز
کیا تو وہ پھر کہیں منہ دکھلانے کے قابل نہیں ہینگے
چونکہ اسقدر زر کثیر خرچ کیا گیا ہے اور دور دور
سے ودوانوں کو شریک جلسہ ہونیکی تکلیف
دی گئی ہے۔ اُس سے پورا پورا لابھ اٹھانا چاہئے
اس لئے ہم آشا رکھتے ہیں کہ ہمارے معزز سناتن دھرمی
بھائی اپنے ودوانوں کو مجبور کریں گے کہ وہ ضرور
آریہ سماج کے ساتھ شاستر ارتھ کرکے ستیہ استیہ
کا نرنے کریں۔

ابدی بہشت اور ابدی دوزخ

صانع قدرت۔ ارواح۔ مادہ۔ انکے گن۔ کرم سبھاد
اور باہمی تعلقات کی سچی فلاسفی سے کلیتہً بےخبر ہونیکے
باعث مصنف قرآن کا علم و عقل کے سراسر خلاف یہ
مذہب عقیدہ ہے۔ کہ انسان کی موجودہ زندگی کسی پہلی
زندگی کا نتیجہ نہیں ہے۔ انسان محض ارادہ خدا سے قطعی
نیستی سے اول ہی اول ہستی میں آیا ہے اور اس دنیا میں یہ
روزہ زندگی بسر کرنے کے بعد ابدالاباد تک جنت میں عشرت
پذیر ہونے یا آتش دوزخ میں جلنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو
قرآنی خدا اور اُس کے اعرابی رسول کے فرمانبردار ہیں وہ
داخل جنت ہونگے۔ لیکن جو گنہگار ہیں یعنی خدا اور
رسول کے نافرمانبردار ہیں وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی
آگ میں جلیں گے۔ جنت میں دودہ و شہد و شراب
کی نہریں رواں ہیں جنہیں کہ ان بہشت نہائیں گے میوہ دار
باغوں کے اندر موتی۔ چاندی۔ سونے کی اینٹوں
کے خوبصورت محل بنے ہوئے ہیں۔ جن میں مومن حور و
غلمان کے ساتھ گلچھرے اڑائیں گے۔ ایک ایک مومن
کو علاوہ غلمان کے بہتر بہتر حوریں گن گن کر ملیں گی
اور اللہ پاک کے خاص کرم و فضل سے سو مرد کے برابر
جماع کرنے کی طاقت عطا ہوگی۔ ساکنان جنت شراب
و کباب کے مزے اڑائیں گے اور بار بار کمال قوت سے جماع
کریں گے۔ غرضیکہ دن رات یہی شغل ہوگا۔ اور یہ تا ابد قائم
رہے گا۔ لیکن دوزخ میں ان نعمتوں کا نام و نشان بھی نہیں
ہوگا۔ اُنہیں صرف آگ ہی آگ ہوگی جس کا ایندھن دوزخی لوگ
ہوں گے۔ رحیم و کریم خدا کی نظر عنایت سے جنہیں انکو ایسی
عذاب کے اندر رہنا نصیب ہوگا کبھی انکو اس مصیبت سے
نجات نہیں ملیگی۔ اب قطع نظر اس کے کہ بہشت و دوزخ
کا جو یہ شرمناک اور بھیانک نقشہ کھینچا گیا ہے وہ کہاں تک
علم و عقل کے موافق اور انسان کی سچی روحانی خواہشوں
کے مطابق ہے اس طفلانہ عقیدہ کو اگر راست مانا جاوے
تو یہی نہیں کہ قادر مطلق خدا پرلے درجہ کا کوتاہ اندیش
علم و عقل سے خارج اور بے انصافی کا پتلا ٹھہرتا ہے بلکہ
اُسکی ذات پاک پر شرمناک بیرحمی اور ظالمانہ سخت دلی کا
الزام بھی لگتا ہے۔ کیونکہ محمدیوں کے اعتقاد کے
بموجب صرف قرآنی خدا اور اُسکے اعرابی پیغمبر کے فرمانبردار
ہی داخل بہشت ہونگے۔ باقی تمام انسان جنکی تعداد بلاشبہ
ان بہشت کے ٹھیکہ داروں سے کروڑوں بلکہ اربوں گنا
زیادہ ہوگی نار دوزخ کے ایندھن بنیں گے۔ اس حساب
سے صاف ظاہر ہے کہ دوزخ کی آبادی بہشت کی آبادی
سے بدرجہا زیادہ ہوگی۔ پس اگر محمدیوں کے اعتقاد
کے بموجب چند روزہ زندگی کے بدلے ابدی بہشت کا
ملنا خدا کی لامحدود رحمت و بخشش کا نتیجہ مانا جاوے
تو لازمی طور پر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ابدی دوزخ
کا ملنا اسکی لامحدود بیرحمی کا نتیجہ ہوگا۔ اس صورت
میں صاف ظاہر ہے کہ محمدی خدا میں رحم برائے نام
ہی ہے وہ پرلے درجہ کا بیرحم اور سخت دل ہے کیونکہ
دوزخیوں کے مقابلہ میں بہشتیوں کی تعداد برائے نام ہونے
سے اُسکی بیرحمی کے مقابلہ میں رحمت بھی برائے نام
ہی مانی جاسکتی ہے۔ اب اگر اس خوفناک تعلیم کے بجائے
مسئلہ تناسخ کو مانا جاوے تو خدا پاک کی ذات پر بھی
کسی قسم کا الزام نہیں آسکتا۔ اور قابل نفرت دوزخ
و بہشت کا قصہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ
آواگون کے مطابق دیا سوروپ پرماتما نے انادی کال
سے اپنا نیائے دوار اپنی جیو روپی پرجا کے لئے کھول
رکھا ہے۔ وہ سبکو ایک درشٹی سے دیکھتا ہوا ہر ایک
کو اُس کے اعمال کے مطابق پھل دیتا ہے۔ اُسنے اپنی
عالمگیر رحمت سے تمام روحانی و جسمانی برکتیں اور نعمتیں
نیز انکے حصول کے وسائل بلا رو رعایت سب کے لئے
مہیا کر رکھی ہیں۔ جس کا جب جی چاہے اسکے
احکام کی پابندی کرکے اُن سے فیضیاب ہو سکتا ہے
پتت سے پتت روحوں کو بھی اپنے سدھار کے لئے
بار بار موقعہ دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتوں کی مدد یا پیغمبروں
کی سفارش کا محتاج نہیں ہے۔ نہ اُسے انصاف کے
لئے کوئی خاص دن مقرر کر رکھا ہے نہ کوئی خاص
مقامات ہیں جہاں کہ مومنوں اور گنہگاروں کو بھیجے گا
کیونکہ وہ ہمہ دان ہر جا حاضر و ناظر ہونے سے محتاج
بالغیر نہیں ہے۔ اپنے سبھاؤ کے کیان بل اور کریا سے
سارے وشو کو دھارن کر رہا ہے۔ اور جیو روپی پرانیوں کو
جو اُنکے پاپ پن کے پھل بھگتا رہا ہے۔ جو دنیاوی چیزوں
کی پراپتی کے لئے اچھا یوگیہ کرم کرتے ہیں انکو بھی دنیا کے
اندر اُن بھوگوں کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اور جو نفسانی
خواہشوں سے چت ہٹا کر موکش کے سادھن کرتے ہیں اُنکو
وہ گیان سوروپ پرماتما پوتر کرتا ہے۔ اور مادی قیود سے
آزاد کرکے انکو پرانت کال تک وہ اعلیٰ درجہ کی سچی سوتنترتا
بخشتا ہے کہ جسکو حاصل کرکے وہ کامل آزادی کیساتھ سارے
برہمانڈ کے اندر بچرتے ہیں۔ اور سچدانند سوروپ پرماتما کے
پریم میں محو ہوئے پرم آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ ہے
سچی مکتی یا نجات جسکے مقابلہ میں محمدی نجات نجاست سے
بڑھکر نہیں ہے اور حور و غلمان کے متوالے بہشتی کالے پانی
کے قیدیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اہاہا! کیا ہی
انوپم ہو سکتا ہے کہ عالمگیر عدل و انصاف کے ساتھ ہی ساتھ
باران رحمت کی جھڑی بھی ہر وقت لگی ہوئی ہے۔ نراشا
کا نام و نشان نہیں۔ بُرے اعمال کی سزا بھی ملتی ہے تو
ایسے عجیب و غریب طریقہ پر کہ اُس سے اُس جگت پتا کے
نرمل پریم کا اظہار ہوتا ہے۔ ہم پتا تم دھن ہو جس نے

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

نمائشگاہ پیرس میں مذہبی کانگریس

یہہ اخبار سے معلوم ہوا کہ نمائش پیرس کی مذہبی کانگریس میں سوامی وویکانند جی بھی مدعو کئے گئے ہیں۔ قبل اس کے چیکاگو (امریکہ) میں بھی ایک ایسا ہی جلسہ ہو چکا ہے جس میں سوامی جی موصوف کی شرکت مغربی دُنیا میں بہت کچھ [illegible] کا باعث ہوئی ہے۔ گو ایسے جلسوں [illegible] زیادہ تر زبانی ہی جمع خرچ پر مبنی [illegible] ہے۔ عملی طور پر کوئی نمایاں اثر نہیں ظہور [illegible] ہوا لیکن اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ دہرم [illegible] کے لئے ایسے موقعے مغتنمات سے ہیں۔

ہمکو نہایت افسوس ہے کہ آریہ سماج جیسی عالمگیر مذہبی سوسائٹی نے ایسے جلسوں میں شرکت کے لئے اب تک کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جس سوسائٹی کے بانی کی یہہ پُرزور وصیت ہو کہ ویدک دہرم کا پرچار دیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں ہونا چاہئے۔ اُسکے ممبروں کا ایسے مناسب موقعے ہاتھ سے دینا شوکہ [illegible] نہیں ہے تو اور کیا ہے۔؟

اے عالمگیری کا دم بھرنے والے اور تمام دُنیا میں یکتائی کا دعوے کرنیوالے میرے پیارے آریہ سماج کیا تو حقیقت میں ابھی ایسا کمزور ہے کہ مذہبی دُنیا میں تیرا شمار بھی نہیں ہے۔ ہم نے مانا کہ ابھی تو سن بلوغ کو نہیں پہونچا۔ تیرے ممبروں کی تعداد یقیناً بہت کم ہے۔ تیرے [illegible] اہم اور ضروری کاموں کا بار تیرے سر پر ہے۔ لیکن کیا تجھ میں ایک بھی ایسا ممبر نہیں ہے جو تیرے فلسفہ سے بھرے ہوئے اُن سدہانتوں کا اظہار اُن علماء کی جماعت میں کامیابی کے ساتھ کر سکے جو مذہب کو فلسفہ اور سائنس کے قالب میں پورا اُتر جانے کو اُسکی صداقت کا معیار سمجھتے ہیں اور اس روشنی کے زمانہ میں اسی وجہ سے اپنے آبائی دقیانوسی عقائد سے متنفر ہو کر ناستک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گویا اُنکی آنکھیں ایک ایسے سچے دہرم کی متلاشی معلوم ہوتی ہیں جسکے اصولوں کو فلسفہ قطع نہ کر سکے۔ بس اے میری دہارمک سوسائٹی جب تیرا یہی دعوے ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ایسے موقعوں پر تو کیوں اپنے سدہانتوں کے پرچار میں کوتاہی کر رہی ہے۔ ہمیں تیرے ہونہار بچوں ہی سے بہت کچھ امیدیں وابستہ ہیں اور آشا ہے کہ تو جلد ہمارے اس ضروری نویدن پر دھیان دیگی۔

کاش اسوقت پنڈت گورودت ایم اے یا (مجوزہ) گروکل کے ڈگری یافتہ ودیارتھی ہوتے تو ہمیں ہرگز اسقدر خامہ فرسائی کی ضرورت نہ ہوتی۔ سب سے پہلے یہہ وہاں پہونچتے۔ لیکن اے آریہ سماج کے (موجودہ) مغربی زباندانو تم کیا کم ہو کس دن کام آؤگے؟ آریہ ورت (جہاں کی مادری زبان انگریزی نہیں ہے) میں تم نے بڑے بڑے لمبے لکچر انگریزی زبان میں دیکر چیرز حاصل کئے۔ مگر اب امتحان کا وقت ہے پیرس کے پلیٹ فارم پر چلکر اپنے قابلیت اور جادو بیانی کا جوہر دکھلاؤ۔ مغربی تیرہ و تاریک آتماؤں کو جو صدیوں سے اودیا کی اندھکار میں پڑی ہوئی ہیں ویدک دہرم روپی آفتاب عالمتاب سے منور کردو۔ گو تمہارا لٹریچر انگریزی میں مکمل طور پر نہیں ہے لیکن خیر جو کچھ کتابیں موجود ہیں اُنکو وہاں قیمتاً یا مفت تقسیم کرو۔ ہم نے مانا کہ تم مدعو نہیں کئے گئے اور نہ ہی فرنچ۔ جرمنی۔ لاطین وغیرہ زبانوں میں تم کو دخل ہے۔ لیکن یہہ کوئی معقول [illegible] کی نہیں ہے۔ سوامی وویکانند جی بھی [illegible] (جہاں تک مجھے معلوم ہے) مدعو نہیں کئے گئے تھے نہ ہی غالباً وہ انگریزی کے سوائے دیگر مغربی زبانوں میں دستگاہ رکھتے ہیں۔ اب رگھی صرف روپیہ کی ضرورت اُسکے لئے ہم پرتی نذہبی سبھا درست ہیں [illegible] زور کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ اگر اُنکی رائے میں یہہ تحریک غیر مناسب نہ ہو تو فی الفور اسکی جانب توجہ کریں۔ پنجاب پرتی نذہبی سبھا (جس نے اب تک سماجک دُنیا میں بڑے بڑے نمایاں کام کئے ہیں) جسکے پاس چند ایسے لائق تعلیم یافتہ بھی موجود ہیں جو وجہ سے پنجاب ہی نہیں بلکہ تمام مُلک کے آریوں کو اُن سے خاص طور پر نویدن ہے کہ اگر وہ بالخصوص انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے تو نہایت مناسب ہو گا۔ پشچم اُتر دیش اور بنگال کی پرتی نذہبی سبھاؤں سے بھی پرارتھنا ہے کہ وہ روپیہ سے اسکی جہانتک ممکن ہو امداد کریں۔

اب ہم اس مضمون کو یہیں تک ختم کرکے منتظر ہیں کہ سماج کے معزز لیڈران اس ہماری حقیر آواز کو کب تک سُنتے ہیں۔ اوم شم۔

آریوں کا سیوک

سالگرام از الہ آباد

یہہ عقدہ مشکل کسطرح حل ہو گا؟

پریہ مہاشے ایڈیٹر جی۔ نمستے۔

آجکل سماج کے اندر مدت سے آریہ برادری کا سوال زور شور سے چھڑ رہا ہے۔ لاہوری نوجوان اپنے جوانی کے جوش میں اس مسئلہ پر [illegible] تار کوشش قلابے ملاتے ہیں۔ چنانچہ لاہور۔ دینانگر۔ چھاونی ڈیرہ اسمعیلخاں۔ امرتسر۔ اور روپڑ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کی کانفرنسوں میں بھی اس سوال پر [illegible] بہت چیت ہوئی۔ حالیہ میں رائے ہنگام [illegible]

لالہ رام داس بھلہ و لالہ بھیمنداس ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول
کا باہمی مکالمہ متعلقہ سوال نداست دہرم پرچارک میں
ہم نے غور سے پڑھا اور آج کل لالہ بھیمنداس جی کے مضامین
مندرجہ آریہ پتر کا بھی بڑے غور و فکر سے ترمیم شدہ
معلوم ہوتے ہیں۔ ہم ان سب مضامین و معاملات کو
بڑے غور و ہمدردی سے سنتے رہے اور انپر وچار
کرتے رہے۔ ساتھ ہی ہم ان اشتہارات کو بھی بہت
غیرت سے پڑھتے رہے ہیں جو کہ آریہ پتر کا اور ست دہرم
پرچارک میں ور لا در کنیا کی ضرورت پر نکلتے رہتے
ہیں ہمکو اکثر آریوں کے برائے نام بواہ سنسکاروں
میں شامل ہونے کا اتفاق بھی ہوا اور وہاں کی کارروائی
بھی دیکھتے رہے اور اس معاملہ پر آزادرائے سے
وچار کرتے رہے لیکن آج ایک نئے غیر معمولی واقعہ
نے ہمارے اندر قوت برقی کو پھونک دیا ہے اور یہہ
انجمن کے حالات دیکھہ کر آریہ سماج کی موجودہ اوستھا
پر ہم کو رعشہ پڑگیا ہے۔

ناظرین لالہ کیول رام جی منتری آریہ سماج راولپنڈی
اور لالہ گوردیال جی کانٹریکٹر جیکب آباد آریہ سبھاسد کے
نام نامی سے ناواقف نہیں ہونگے۔ موخر الذکر کے
لڑکے کا بواہ سنسکار مورخہ ۲۰ اگست کو بمقام ملتان
تھا۔ لڑکے اور لڑکی کی عمر قریباً برابر برابر یعنی
سولہ سال کے لگ بھگ تھی۔ یہہ ہر دو اصحاب کھتری
کھتری خاندان کے ہیں۔ انکی رسومات بواہ سنسکار
میں بکروں کا ذبح کرنا گوشت بنوانا اور کھلانا۔
شراب کا استعمال اور طوائف کا شریک کرنا لازمی
لوازمات سے سمجھا جاتا ہے۔

لالہ گوردیال جی کی دلی امنگ یہہ تھی کہ کسی طرح
کھتری برادری میں اصلاح ہو اور اس برادری
میں ویدک سنسکار کی دھونی پہونچے۔ چنانچہ
اس امر کو وہ تسلیم کرتے تھے کہ یہہ سنسکار ویدک
ریتی سے نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ لڑکے اور لڑکی
کی ایوشاستروں کے انکول نہیں ہے۔ لیکن وہ
اس دوشن کے لئے پورے حقدار نہیں۔ کیونکہ
رسوم سگائی بلا انکی اجازت اور مرضی کے انکے
والد صاحب نے کھتری برادری میں کرلی تھی اور
خاصکر اس زمانہ میں جبکہ بھائے ممدوح سماجک
خیالات کی طرف مائل بھی نہ تھے۔ لالہ گوردیال جی میرے
ساتھ چند روز تک اس معاملہ پر وچار کرتے رہے۔
میں نے انکو سماجک سدہانتوں پر اتینت درڑہ پایا۔
ایک نکتہ چین بھائی کے لئے یہہ کہنا آسان ہے
کہ انہوں نے ویدک ریتی سے سنسکار نہیں کیا لیکن
جب اس امر پر غور کیا جاوے کہ آیا باہمی عہد
و پیمان جو برادری کے سامنے ہوچکے ہیں یکلخت توڑ
دئے جاویں تو آریہ سماج کی نسبت برادری و دیگر
اصحاب پر کیا اثر ہوسکتا ہے۔ جہاں ہمارا [illegible]
نے اپنے والد کی ناجائز پرتگیا کو پورا کرنے میں
دریغ نہیں کیا۔ وہاں آریہ سماجیوں کے لئے یکلخت
سگائی چھوڑ دینا چاہئے۔ اصولاً نامناسب نہ ہو
لیکن عملی زندگی میں سخت مشکل اور رکاوٹ ہے۔
نکتہ چین کے لئے یہہ کہنا آسان ہے کہ ہاں ناطہ
چھوڑ دینا چاہئے۔ اعتراض یہہ اٹھتا ہے کہ جب
کھتری برادری سے ناطہ ٹوٹ گیا تو پھر لڑکے کا
بواہ سنسکار کس طرح ہو۔ کیونکہ کوئی اور کھتری تو
رشتہ نہیں دیگا۔ اور آریہ سماج میں کوئی برادری
نہیں ہے جہاں سے امید ہو کہ لڑکے لڑکی کے
سمبندھ ہونے کے لئے طمانیت ہو۔ نکتہ چین کے لئے
یہہ کہنا آسان ہے کہ اگر برادری اور سماج سے بھی
رشتہ ملنے کی امید نہ ہو تو بہتر ہے کہ لڑکا یا لڑکی
ساری عمر کنوارے بیٹھے رہیں۔ بجائے اس کے
کہ اویدک شادی کیجاوے۔ بات یہہ ہے کہ اصولاً
تو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی انکار نہیں کرسکتا
لیکن عملی طور پر اس امر کو پایہ ثبوت تک پہونچانا
مشکل سے دو درجہ بڑھکر ہے۔

جب ہماری اور ہمارے والدین کی برہمچریہ اوستھا
بگڑی ہوئی ہے تو کب ممکن ہوسکتا ہے کہ موجودہ
حالات میں۔ موجودہ سوسائٹی اور موجودہ خیالات
میں رہکر ہماری سنتان ساری عمر عالم تجرد میں بسر
کرسکے اور ہم انکا عالم تجرد میں رہنا برداشت کریں
اس لئے نکتہ چینی کرنا آسان ہے لیکن زمانہ کے
حالات دیکھہ کر انپر عمل کرنا مشکل ہے لالہ گوردیال
کی منشا یہہ ہوئی کہ اس امر کو تسلیم کرکے کہ یہ بواہ
اویدک ہے کم از کم ہم اسقدر اصلاح کرنا چاہتے ہیں
کہ ہمارے گھر میں کوئی قبیح رسومات نہ ہونے پاویں
نہ کوئی پورانک رسومات لڑکے کے ہاتھ سے کرائی
جاویں بلکہ بجائے اس کے ہون اور یگن کئے جاویں
تاکہ برادری پر کچھہ آریہ سماج کا اثر ہو۔ میں نے
ہر طرح سے امداد کا وعدہ کیا۔ لیکن جب اُن کی
برادری کو یہہ منشا ظاہر ہوا تو انہوں نے ایکا
کرکے فیصلہ کیا کہ لالہ گوردیال کے گھر سے کوئی
بھاجی نہ لیجاوے نہ قبول دیا جاوے نہ کوئی
شریک شادی ہو۔

ادہر سے والدین کی سخت ناراضگی اور دہمکانا ادہر
برادری کا ایکا کرکے جدا ہوجانا اور شریک شادی
نہ ہونا۔ لڑکی والوں کی طرف سے ہر وقت کی دہمکیاں
اور سخت ناراضگی۔ اس نظارہ اور کشمکش کی صعوبت
اور الم کو وہی شخص محسوس کرسکتے ہیں۔ جن کے
اپنے سر پر کبھی ایسی کلفت آگزرے۔ فی الحقیقت لالہ
گوردیال جی کے گھر میں شادی کے بجائے اشانتی
اور غمکدہ بنا ہوا تھا اور طبیعت سخت ڈانواںڈول
تھی۔ طرفہ تر یہہ کہ منتری سماج نے بھی لالہ
کیول رام کی [illegible] کردی کہ چونکہ بواہ ویدک
ریتی انوسار نہیں ہے۔ ہم سے امداد کی امید نہ
رکھو۔ اسپر وہ تو کچھہ پست ہمت ہونے لگے۔ میں نے
ہر طرح انکی حوصلہ افزائی کی کوشش کی لیکن لالہ
گوردیال جی نے کہا کہ ہم ایسی برادری کے ساتھہ
کب تک نرباہ کریں گے۔ ایک نہ ایک دن ہمنے اس
برادری کو الوداع کہنا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ
ابھی سے انکی جدائی برداشت کیجاوے۔ الغرض
یہی رائے قایم ہوئی کہ کوئی قبیح رسومات یا پورانک

ریتی برادری کو خوش کرنے کے لئے نہ کیجا دین چاہئے
شام کے وقت جب ہون شروع ہوا تو نزدیکی
رشتہ دار چچا - ماموں اور سالہ بھی سب بھاگ گئے
اور سوائے سماجک برادری کے ایک متنفس بھی
وہاں نظر نہ آیا - البتہ بطور تماشبینوں کے عورتوں
اور مردوں کا جمعِ غفیر تھا - ہون کے بعد بھجن منڈلی
نے لوگوں کے دلوں کو آکرشن کر لیا - برات کا جلوس
ایک نہایت عظیم اور قابل دید تھا - لڑکی والوں نے
بجائے اس کے کہ برات کا استقبال کرتے راستہ
روک لیا اور نہ صرف ہر موقعے کر اندر چلے گئے اور
یہاں تک کہ لڑکے کے والد کو بھی اندر نہ جانے دیا
نہ کوئی شگون ہماری طرف سے لیا گیا - نوبت
لٹھ بازی تک پہونچنے کو تھی کہ آخرکار خیریت
سے معاملہ کا خاتمہ ہوا -

نتیجہ

پیارے ناظرین میں نے نمونہ کے طور پر ایک نظیر
آپکے سامنے پیش کی ہے - آریہ بھائیو کب تک
آپ ان تکالیف کا سامنا چُپ چاپ کرتے رہوگے
جب کبھی آپکے گھرانے میں سنسکار ہوتے ہیں بجائے
خوشی کے ماتمکدہ بننا پڑتا ہے - مرتک سنسکار پر
یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ برادری والے جبراً
مُردہ اُٹھانے کو طیار ہو جاتے ہیں بجائے
اس کے کہ ان برادریوں سے ہمکو کچھ امداد ملے
اُلٹا ہمارے اصولوں کے پھیلانے میں سخت
مزاحمت پہونچانے کو طیار ہو جاتی ہیں اگر کبھی
آریہ سماجیوں کو مرتک سنسکار - ویدک ریتی انوسار
کرنے کے بعد ہر دوار کے درشن کرنے پڑے اور وہاں
ہڈیاں پھینکنی پڑیں تو کیوں صرف اس لئے کہ پھر
اُنہوں نے اپنے اوما ہی سنتان کے بواہ کے لئے
انہی برادری کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے -
اگر موقعہ پر بڑے بڑے تقریر کرنے والوں اور
پلیٹ فارم پر آسمان کو گونجا دینے والوں کو
اپنی سنتان کا گن کرم سبھاؤ انوسار بواہ کرنے کا
نمونہ نہیں دکھانا پڑا تو کیوں -

صرف اس لئے کہ آریہ سماج سے کوئی امداد کی امید
نہیں - آریہ سنتان - آتمائیں ابھی کمزور ہیں - دھرم کا
بل ہمارے اندر ابھی اسقدر مضبوطی سے استوار نہیں
ہے کہ دھرم کی خاطر سنتان کی پرواہ نہ کیجاوے -
ڈہائی گھر - چار گھر - پونے تین گھر وغیرہ قوموں
کے اشتہار اور شادیاں بند نہیں ہونگی - کبھی
ہم اس لائق ہوں گے - کہ ورن جو ستھا کو قایم
کرسکیں گے - جبتک کہ ہماری اپنی برادری نہ ہو -
کیا آریہ سنتان کے لئے شرم کا مقام نہیں - کہ
محمد عمر ممبر آریہ سماج ڈیرہ دون جو کہ سوامی
جی کے وقت کا پکا آریہ ہے - اپنی ایک لڑکی رکھتا
ہے وہ کنیا مہا ودیالہ میں اُس کو تعلیم دینا چاہتا
تھا - اس کی درخواست پر لالہ دیوراج جی سابق
منتری آریہ سماج جلندھر نے تحریر فرمایا تھا -
کہ آپ کی لڑکی کو کنیا مہا ودیالہ میں داخل نہیں
کر سکتا - کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ کی لڑکی کے
پرویش کرنے سے **ہندوؤں کی لڑکیاں**
مہا ودیالہ سے چلی جاویں گی -

کیا کوئی صاحب اُس کنیا کو جو کہ سچ مچ آریہ ہے -
قبول کرنیکو طیار ہے - اگر نہیں تو بتلاؤ تو سہی
کہ اپنے آریہ دھرم میں کہاں تک **عملی زندگی**
کو گرہن کیا ہے - ان معاملات پر غور کرتے ہوئے
میں حیران ہوں کہ آریہ سماج کی آیندہ کیا
اوستھا ہوگی - ایک طرف تو آریہ سماج کے بڑے
بڑے لیڈر آریہ برادری کے مخالف - دوسری
طرف پورانک برادریاں ہیں اپنی کارروائی
کرنے میں سخت مخل اور حارج ہوتی ہیں - اور
شادی کے موقع پر ہمارے گھرانے میں کہرام
مچتا ہے - اب یہ مشکل عقدہ کسطرح حل ہو -
میری رائے میں اسکے حل کرنے کے دو طریقے
ہیں - (۱) یا تو ہم کو برادری سے کنارہ کشی
کرکے ایک آریہ سماج کی برادری قایم کرنی چاہیئے
جس کے قایم کرنے کی متعلقہ تجاویز پر ...
میں بحث کروں گا - (۲) یا اپنے اصولوں ...
پھیر کر برادری کی مرضی پر مو بمو عمل کرنا ...
صرف سماج میں اصولوں پر لیکچر ہوا کریں ...
برادری میں وہی پوپ کے پوپ بنے رہیں ...

(باقی آئندہ)

(جیمنی از ملتان)

ہندو دھرم سبھا ہر جگہ شاستر ارتھ سے بھاگتی ہے

دھرم سبھا شاہجہانپور کی کرتوت

(۱) یہاں بماہ اپریل سنہ [illegible]ء پنڈت دیودت ...
کے چندہ وباکھیان دھرم سبھا والوں نے کرائے
اور آریہ سماج کو بولنے کی ممانعت کر دی - ادھر
آریہ سماج کی طرف سے ۲۷ چھپے ہوئے سوالات
در باب مرتک شرادھ پیش کئے گئے - اور شاستر ارتھ
کے لئے چیلنج بھی دیا گیا - پنڈت جی نے نہ ان سوالات
کے جوابات دئے اور نہ شاستر ارتھ کرنا منظور
کیا - اور یہ سمجھکر کہ "رہی سہی دھرم سبھا کی
پول کھلتی ہے" چپ چاپ یہاں سے ریل میں
بیٹھ چمپت ہو گئے - (۲) اس کے کچھ دن
بعد پنڈت جوالا پرشاد مراد آبادی بلائے
گئے - کہ جنہوں نے یہاں اپنے وباکھیانوں میں
ساماجک پرشنوں کو بولنے کی ممانعت کر خوب
دل کھول کر آریہ سماج اور مہرشی دیانند سرسوتی
جی مہاراج کو سخت کلامی سے یاد کیا - جیسے
وُہ کیا کرتی ہے - تب آریہ سماج نے اُن کو
بھی اور نہیں ۲۷ سوالوں کے جواب اور ...
آدی سورلی پوجن و مرتک شرادھ وا ...
اوتار وغیرہ پر شاستر ارتھ کے لئے چیلنج بھی
مگر پنڈت جی سوالوں کا جواب نہ دیکر تنہا

شاستراتھ سے اسمرتھ ہو یہاں سے رفوچکر ہو گئے۔
اس کے بعد سادھو ایشورانند گری بلائے گئے کہ
جنہوں نے آتے ہی ایک چھپا ہوا وگیاپن اور ایک
جالندھر والی آریہ سماج کے پاس واسطے جواب کے
بھیجے۔ دھرم سبھا کی یہہ عجیب غریب کارروائی
قابل تعریف ہے کہ آریہ سماج کے بھیجے ہوئے ۲۴
پرشنوں کا اتر تو اب تک (یعنے ڈہائی ماہ گذر گیا)
دیا نہیں اور الٹے ہم سے بار دو وہ سوالات کرنے کو
طیار ہو گئے۔ ہر شخص جان سکتا ہے کہ اول کس کو کس
کے سوالوں کا جواب دینا لازمی تھا۔ تب آریہ سماج
نے ایک اشتہار شائع کیا کہ اگر دھرم سبھا کا کوئی
پنڈت دعوے رکھتا ہے تو باقاعدہ اول ہمارے
سوالوں کا جواب دیکر پھر اپنے پرشنوں کا اتر لیوے
یا صاف صاف کہدیا جاوے کہ آریہ سماج کے
سوالوں کا جواب دھرم سبھا نہیں دے سکتی ہے۔
تب دھرم سبھا کے سوالوں کا جواب آریہ سماج بڑی
خوشی سے دیگا۔ اور اگر دھرم سبھا کو یوں ہی بیقاعدہ
کارروائی کرنا منظور ہے تو بھی آریہ سماج حاضر
ہے۔ ایک خاص جلسہ میں طرفین کے سوالات وجواب
پیش ہو کر معاملہ طے کر لیا جاوے۔ تاکہ سچ اور
جھوٹھ ہر شخص پر ظاہر ہو جاوے۔ جب اس کا
بھی کچھ جواب نہ ملا تو ممبران آریہ سماج معہ پنڈت
دیودت شاستری جی اور پنڈت کرپارام شرما اپدیشک
۱۰ جولائی ۱۹۲۸ء کو سادھو ایشورانند گری کے
لیکچر میں بغرض شاستراتھ پہنچے۔ اول سادھو
جی نے کہا کہ ہم ایشور کو نراکار مانتے ہیں آریہ سماج
نراکار ثابت کرے۔ اسپر جب ہمارے پنڈت
کرپارام شرما سیدہ کرنے کو کھڑے ہوئے تو سادھو
جی نے ان کو روک دیا اور کہا کہ منتری آریہ سماج
ہمارے سوالوں کا اُتر دیوے۔ ہم پنڈت لوگوں
سے شاستراتھ نہیں کرتے۔ آریہ سماج ہمارے
وگیاپن کے گیارہ منتروں کا ارتھ لکھدے تو ہم
یہہ سو روپیہ نقد اور دو سو کی کتابیں آریہ سماج
کو دیں گے۔ اور آج سے دھرم سبھا توڑ کر اپدیش
کرنا چھوڑ دیں گے۔ ورنہ آریہ سماج کو پانسو روپیہ دینے
ہوں گے اور یہہ لکھنا ہوگا کہ آریہ سماج توڑ دینگے
چنانچہ آریہ سماج نے یہہ بھی قبول کر لیا مگر آخر کار
سادھو جی خود روپیہ کے دینے اور دھرم سبھا کے
توڑ دینے سے منکر ہو گئے۔

۴۔ اسپر آریہ سماج نے عام طور پر ایک نوٹس بطور
چیلنج شاستراتھ شائع کیا کہ اگر دھرم سبھا میں
اب بھی کچھ طاقت ہے تو جب جہاں مناسب سمجھے
شاستراتھ کا بندوبست کرے یا جس طرح ہم دھرم سبھا
میں گئے تھے سادھو ایشورانند جی وغیرہ بھی ہمارے
سماج میں آکر ویدک سدھانت پر سوال کریں۔ آریہ
سماج ہر طرح پر جواب دینے کو طیار ہے۔ ورنہ پیچھے
گال بجانا فضول ہوگا۔ چنانچہ اسپر بھی دھرم سبھا
کے اپدیشک سادھو ایشورانند و پنڈت جوالا پرشاد
نے سکوت کیا اور دھرم سبھا والوں سے اپنی ہٹ پیٹے
پوجا چڑھوا کر یہاں سے چلتے بنے

۵۔ آخر کار جب ہندو دھرم سبھا سے کچھہ نہ بن پڑا
تو سخت نادم ہو کر ایک اشتہار شائع کیا کہ جو سراسر
لغو اور واقعات کے خلاف تھا۔ اسکے جواب میں آریہ سماج
نے فوراً ایک اشتہار ذیل طبع کرا کر عوام کی آگاہی
کے لئے شائع کر دیا:-

سناتن دھرم سبھا کی کرتوت

(الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے)

۱۰ جولائی کو جو دھرم سبھا نے اس ڈٹے کا
ایک وگیاپن پرکاشت کیا ہے کہ "سناتن دھرم سبھا
سے آریہ سماج شاہجہانپور شاستراتھ سے کیوں
بھاگتا ہے" اسکے دیکھنے سے سرو سادھارن کو
بھلی بھانتی پرگٹ ہو گیا ہو گا۔ کہ یہہ بات ہوئی
وہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" سب جانتے ہیں کہ
۷ جولائی کو ہم لوگ اپنے پنڈتوں کے ساتھ شاستراتھ
کرنے کو سادھو ایشورانند جی کے وگیاپن میں گئے
پرنتو انہوں نے کسی پرکار بھی شاستراتھ کرنا سویکار
نہ کیا اور نہ ہم کو آج تک ہمارے مرتک شراددھ
وشیک ۲۴ پرشنوں کا اتر ملا۔ دھرم سبھا نے نہ جانے
کیوں یہہ مہتھیا چھاپ دیا ہے کہ "ہم نے انکا اتر دیا
سماج منتری نے سبھا میں لینے سے انکار کیا!" پھر
جو ہم نے دھرم سبھا والوں کے پاس کئی بار ان کو اپنی
سماج میں بلانے کو بھیجے تو ان میں سے کوئی بھی نہ آیا
اور یہہ لکھدیا کہ یہہ ہمارے دھرم کے ورودھ ہے۔ اس سے
سرو سادھارن وچار سکتے ہیں کہ شاستراتھ سے آریہ سماج
بھاگتا ہے یا دھرم سبھا؟ آریہ سماج تو برابر ڈنکے
کی چوٹ شاستراتھ کے لئے پتر پر پتر دے رہا ہے۔

(۲) آریہ سماج اپنے جلسوں میں پرتیک منشیہ کو
شنکا کرنے اور پرشن کرنے کی آگیا دیتا ہے پرنتو
دھرم سبھا کے پردھان اور منتری لکھتے ہیں کہ "دھرم سبھا
کے پنڈتوں کا آریہ سماج میں پدھارنا ٹھیک نہیں"
اس سے سپشٹ پرگٹ ہے کہ دھرم سبھا اپنے منہ میاں
مٹھو بنتی ہے اور مقابلہ سے منہ چھپاتی ہے۔ کیوں
نہیں میدان میں آتی؟ سچ تو یہہ ہے کہ دھرم سبھا
کے پنڈت اپنے دھرم کی کمزوری سے آریہ سماج
سے شاستراتھ کرنے کا ساہس نہیں رکھتے!

(۳) اب رہا دھرم سبھا کے بھیجے ہوئے گیارہ منتروں
کا ارتھ سو وے بلا سور ہونے سے اشدھ ہیں اور
سور بھید سے ارتھ بھید ہوتا ہے۔ جب تک دھرم سبھا
ان کو شدھ کرکے نہ بھیجے ارتھ کیسے ہو سکتے ہیں۔ یدی
کہو کہ ویدوں میں دیکھ لو تو انکے ادھیائے اشلوک
آدی کا پتہ نہیں لکھا۔ ایسے اتیرکت مہرشی سوامی
دیانند سرستی جی مہاراج نے اپنے وید بھاشیہ میں
انکے ارتھ بھلی بھانتی کر دئے ہیں ان کو دیکھ لیجئے
جہاں نہ سمجھو وا شنکا ہو ہم سے پوچھ لیجئے۔

(۴) اور جو گیارہ منتروں کے براہمن۔ نروکت
کلپ واسوتر کا پرمان مانگا ہے۔ سو مہا شوک
کی بات ہے کہ دھرم سبھا کے پنڈت یہہ بھی نہیں جانتے
کہ ویدوں کے سب منتروں کا براہمن نہیں ہوتا۔

نردکت وکلپ کئی ہیں انہیں ... کسی کا پرمان مانگئے
ہو اور نردکت بھی ہر ایک منتر کا نہیں ہوتا اور ہوتو
کون دیا جائے - دیاکرن کا - یا چھند کا یا شردوت
آدمی کا :

(۱۴) دہرم سبھا نے جو مہا شنکاولی بھیجی ہے
وہ یتھارتھ میں شنکاولی نہیں بلکہ پرشناولی ہے
جبکہ دہرم سبھا کے پنڈت شنکا اور پرشن میں بھی
بھید نہیں جانتے - تو تت ستیارتھ کیا کرسکتے ہیں -
پہلے دہرم سبھا اسکو شنکاولی سدھ کر دے -

(۱۵) سوامی جی مہاراج نے اپنے ستیارتھ پرکاش
میں " ततो मनुष्या अजायन्त
मनुष्या ऋषयश्च ये "
اسکو یجروید کا منتر یا پاٹھ نہیں لکھا بلکہ یہ دکھلایا
ہے کہ یہ وشے یجروید میں ہے (دیکھو یجروید ادھیا
۳۱ منتر ۹ تتھا برہدارنیک اپنشد براہمن ۴ شرتی ۳)
یدی سوامی جی ایسے منتر بتلاتے تو موٹے اکشروں
میں چھاپا جیسے کہ اور منتر چھپے ہیں -

آریہ سماج کا پبلک سے اپیل

(۱۶) اب ہماری سرو سادھارن سے پرارتھنا ہے
کہ جب جہاں اُچت سمجھیں دہرم سبھا اور آریہ سماج
کا شاستراتھ کرا کے اوشیہ اُن باتوں کا جنیں وروده
ہے نرنے کرا دیں - ہم سب پرکار اُدیت ہیں - پھر
پیچھے گال بجانا سجنوں کا کام نہیں ہے :

دیوی پرساد منتری
آریہ سماج شاہجہانپور

دہلی میں پورانک دل کا جلسہ

اخبار ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع
میں ہمارے پیارے مترلالہ گنیشداس جی ورما
کا مضمون بعنوان میری تچھ سمتی میں یہہ پرشارتھ نشپھل
ہو گا پڑھ کر اتنی حیرانگی ہوئی کہ کیوں لائق ایڈیٹر مہاشے
نے ایسی کمزور دلیل کو توڑ کر آریہ پرشون کو موقعہ
پر فوراً پہونچنے کے لیے پریرت نہیں کیا گو ایڈیٹوریل
نوٹس اور خبروں میں ویدک دہرم کا ڈنکا بجانے
کے لیے خوب زور دیا ہے - مگر کیا عمدہ ہوتا کہ
مضمون کے ساتھ ہی تردید کی جاتی - چونکہ یہ بہت
[illegible] رہ گیا ہے اسلئے آریہ پرشون کی سیوا میں
پرارتھنا ہے کہ بھلا آپ سب ودیاؤں کے مخزن
وید اور وشو کے پتا پرمیشور کی سہائتا رکھتے ہوئے
ایک تچھ مہاراج اور چودہ یا بیس ہزار روپیہ کی
لاگت والے جلسہ سے خائف ہوکر پیچھے ہٹ رہے
ہیں کیا یہہ شوک کی بات نہیں ہے اور کیا اس سے
ویدک دہرم کی کشتی کے چکنا چور ہونیکا آپ کو فکر
نہیں ہے - کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ یہہ پورانک
دل کیول بھنگ پینے اور ناچ تماشے میں ہی مصروف
رہکر اپنا وقت ضایع کرینگے - ہرگز نہیں -
آریہ پرشو کیا آپ بھول گئے ہیں کہ وہ ماسے ہیں جسمانی
جنگ کرنیوالے دہرم رکشک گورو گوبند سنگھ نے
"سوا لاکھ سے ایک لڑاؤں تب گورو گوبند سنگھ
نام دہراؤں" کہتے ہوئے وہ کام کر دکھایا کہ اظہر من الشمس
ہے - کیا ویدک ودیا اور جگدیشور کی سہائتا رکھتے
ہوئے روحانی جنگ کے لیے یہہ کہنے اور کر دکھانے
کو طیار نہیں ہو - جہان ایسے اتم سمے ہیں جبکہ چاروں
بلکہ دسوں دشاؤں میں بستی بستی اور گرام گرام
ویدک دہرم کا ڈنکا بجتا ہوا دیکھکر آریہ پرشوں پر
اس تچھ جلسہ میں ویدک دہرم کو "نقارخانہ میں
طوطی کی آواز" بتلانا افسوس آرہا ہے دہان
اس غریب اناتھ بے یار و مددگار مگر دہرم میں کٹی بدھ
طیار [illegible] سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج پر
دہن دہن کا شبد بے روک بر وسے سے
نکل رہا ہے - کہ جس مہارشی نے اس طوطی کی
آواز کو بجلی کی کڑک کر دکھلایا - آریہ پرشو کیا آپ
اس موقعہ پر تن من دہن سے طیار ہوکر بھارت
ورش کی ڈوبتی ناؤ کو بچانے کے لیے کٹی بدھ
نہ ہوگے

پریہ مترلالہ گنیشداس جی کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ
موقعہ ہردوار کے کنبھ [illegible] اور [illegible] کا میلہ
بابا تھمن اور امرتسر کی لباکھی وغیرہ وغیرہ کے جہاں
سوائے اپنا چاروں کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا
ست دہرم کیلئے کیونکر سپھل ہو سکتے ہیں -
ہرگز نہیں بلکہ یہہ ضروری ہے کہ آریہ پرش مہاشے
کسی چیلنج کی انتظار کے بغیر وہاں پہونچکر شاستراتھ کے
لیے انکو خود چیلنج دیویں تاکہ ست دہرم کا ڈنکا بجے
اور ادہرم کا جھنڈا اہراتا ہوا سجن جنوں کو ہرشائے اور
دمبہ پاتوں کا کلیجہ کاٹ کھائے - اسلئے شری متی آریہ
پرتی ندہی سبھا پنجاب و ممالک مغربی و شمالی کی
بڑے زور سے یہہ داس اس امولک سمے کی طرف
کھینچتا ہے اور آریہ پرشون کو عموماً اور ودوان
لیکچراروں اور سنیاسی سوامیوں کی سیوا میں خصوصاً
ہے کہ آٹھ اگست تک وہاں پہونچکر [illegible] لیں -
الراقم آریہ دہرم کا سیوک خوشالی رام [illegible]

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۷ و ۲۸
کامیابی سے ہوا - ۲۶ کی شام کو نگر کیرتن دھوم دھام
ہوا راستہ میں ماسٹر آتمارام و لالہ وزیر چند و پنڈت
جی نے اپدیش سنائے - پنڈت دولت رام جی
پورنا نند جی و ماسٹر آتمارام جی و لالہ وزیر چند جی کے
تینوں دن عالمانہ دیا کھیان اور دہرم اپدیش
ہے - جن کا پربھاو اتم پڑا - پنڈت دولت رام جی
نے اپیل کیا جسپر اٹھارہ سو روپیہ مختلف
فنڈوں کے لیے چندہ ہوا اسمیں سے
وید پرچار فنڈ کا حصہ ہے - جلسہ سرو پرکار
آنند پورک سماپت ہوا -

دہلی - ۶ر اگست کو خبر ملی منشی رام جی جلندہر
روانہ ہوکر دہلی پہونچ گئے اور وہاں دہرم پرچار کے متعلق

ہوں آریہ سماج کے پردہان لالہ دولت رام جی نے اپنے پتا کی وصیت کے مطابق ایک کنواں لگوایا ہے جسکی پرتشٹھا پر اُنہوں نے آریہ بھائیوں اور دیگروں کو ہون کے بعد پریتی بھوجن دیا اور ۵ روپیہ حسب ذیل دان دیئے - کنیا مہا ودیالہ ۲ - وید پرچار ۲ دیانند انا تھ آلے اجمیر ۱ -

ہمعصر آریہ پترکا سے معلوم ہوا کہ دہاری وال آریہ سماج میں از سرِنو جان آنے لگی - مندر یہاں پہلے سے ہی بنا ہوا ہے -

ہمعصر موصوف سے معلوم ہوا کہ کاہن چند شائق ابنائے اپنی مکاریوں اور دہوکہ دہیوں سے باز نہیں آتا - مقام اوراں میں اُس نے ظاہر کیا کہ اُسنے تعلیم ولایت میں حاصل کی ہے - نیز بیان کرتا ہے کہ وہ سولیتن کا امتحان پاس کر چکا ہے - اور بوجہ سخت فیصلہ لکھنے کے برطرف ہوا تھا - اپنے آپکو گوجرانوالہ کا تعلقدار ظاہر کرتا ہے - اور چار پانچ ہزار روپیہ ماہوار خیرات میں خرچ کرنا بتلاتا ہے - ہم حیران ہیں کہ لوگ کیسی سادگی سے ایسے مکار کے پہندے میں پہنس جاتے ہیں -

پنڈت پورنانند جی ۱۴ جولائی کو مسیتی (ضلع ملتان) پہونچے - ۱۵ - ۱۶ - اور ۱۷ جولائی کو متواتر ویدک دہرم کے اصولوں پر ویاکہیان دیئے - حالانکہ بخار میں مبتلا تھے - منتری مہاشہ لکھتے ہیں کہ پنڈت جی کی صحت کی نسبت فکر ہونا چاہیئے -

لالہ فتح چند ساکن تہیاڑہ نے اِس خوشی میں کہ سکھوں کے حملہ والی بات غلط نکلی دو روپیہ گروکل کو اور ایک روپیہ پرچار دہلی کے لیئے دان دیا ہے -

مہاشہ منتری آریہ سماج پونڈری (ضلع کرنال) تحریر فرماتے ہیں کہ وہاں دو آریہ سماج کے ممبروں کے لڑکوں کا بیاہ ہوا جنکے سمدی ہندو تھے - لیکن باوجود اسکے لڑکی والوں کے گھر آریہ سماج کے بہجن ہوتے رہے اور گھوڑی کے وقت گھوڑی اور گدہا وغیرہ لانے کی رسمیں بالکل نہیں کی گئیں بلکہ بہجن ہوتے رہے بیشک لڑکی والے لوگرہ کی پوجن بھی کرتے رہے - بیج پھیری کی بیاہ ہوا - لیکن دان اچھا ملا - چنانچہ لالہ سادہو رام نے تو ایکسو روپیہ کو ٹلیہ گئو شالہ کیتھل کے لیئے دان دیئے - دو روپیہ چہرہ شاہی آریہ سماج پونڈری اور ۸ روپیہ چہوٹی سماج کو (گویا اِسجگہ دو سماجیں ہیں) لالہ کندن لعل نے چار روپیہ آریہ سماج پونڈری کو اور ایک روپیہ چہوٹی سماج کو دان دیا - ایک پورانک بھائی (لالہ کندن لعل) نے اپنے گھر آریوں کو بلاکر اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اور ۱۰ دونوں سماجوں کو دان دیا - لالہ دولترام ممبر آریہ سماج نے بھی اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدوکت کرایا اور ۱۰ اُسی طرح دان دیا اور آریہ بھائیوں میں لڈو تقسیم کیئے - لالہ شردہا رام جی نے پترا بھیتی کی خوشی میں ایکروپیہ آریہ سماج پونڈری کو دان دیا -

آریہ سماج نجیب آباد نے ۲۲ جولائی کی انترنگ سبھا میں پاس کیا ہے کہ سمست آریہ سماجوں کو مناسب ہے کہ بموقعہ جلسہ دہرم مہا منڈل جو کہ ۸ - اگست سے ۱۵ اگست تک بمقام دہلی ہوگا - دہلی آریہ سماج کی ہر ایک پرکار سے سہائتا کیجاوے چنانچہ اِس سماج نے چار روپیہ چلقہ اور دو سو پرچی پر چہاپکر جو کہ ہندو سبھا پر کیئے جاویں گے دہلی سماج کو ارسال کر دیئے ہیں - برہمہ چاری نتیانند جی اگر کہیں نزدیک ہوں تو فوراً پدہاریں -

پنڈ دادنخاں - بخشی شیو رام داس صاحب ساکن پنڈ دادنخاں حال لگنر انچارج دندوٹ کالری نے جو کہ ستانسٹ ہیں اپنے پتر کے جنم اُتسب پر ممبران آریہ سماج کو دعوت دی - شام کو سب بھائی سندہیا اور ایشور پرارتہنا اور بہجن وغیرہ کے بعد سب بھائیوں کو کڑاہ پرساد تقسیم کیا گیا - ایک روپیہ اناتہ آلہ فیروزپور کو دان ملا اور ۴ ماہوار آریہ سماج کو چندہ دینے کا وعدہ کیا -

خضر آباد تحصیل جگادہری کے مدرس لالہ تمارام صاحب جو کہ پرچارک کے پرانے خریدار ہیں پرچارک میں - دیوناگری کے متعلق نوٹ دیکھکر اپنا سب حساب کتاب یکم جولائی سے دیوناگری میں شروع کردیا ہے اور آج سے اُنہوں نے برت دہارن کرلیا ہے کہ آئندہ کے لیئے سب خط وکتابت ناگری میں کیا کرینگے -

آریہ سماج ٹہنڈی سڑک میں ہیتر سپتاہک اپدیش ہوا کرتا تھا پرنتو آگامی کے لیئے سپتاہ میں دو دفعہ بدہ وار اور اتوار کو اُپدیش ہوا کریگا - یہاں پنڈت دیودت شاستری جی ہر وقت سماج میں رہتے ہیں اور اپدیش دیا کرتے ہیں ایشور کرپا سے انیہ مہاتما بھی اسموقعہ پر کوئی نہ کوئی آجاتے ہیں جو منش دیاکرن - وید - شاستر - اُپنشد - سمرتی گیتا وغیرہ کے پڑھنے کے خواہشمند ہو - شری پنڈت دیودت جی موصوف سے مفت پڑھ سکتے ہیں -

پٹھان کوٹ - میں سادہو گیشوانند پوری ساکن گڑرکہ کلان نے آریہ سماج کے برخلاف پرچار کرنا شروع کیا - آریہ سماج نے پنڈت کاشی رام کو دینانگر سے بلوا کر چیلنج شاستر ارتہہ کا دیا سادہو نے منظور تو کرلیا مگر تھانہ میں رپورٹ کر دی کہ آریہ سماج کہتا ہے یا شاستر ارتہہ کرو یا شہر چہوڑدو - ایسی ایسی کارروائی کرکے سادہو صاحب بلا شاستر ارتہہ نو دو گیارہ ہوئے - بعد ازاں ایک اور پورانک پنڈت سے نیوگ وشہ پر شاستر ارتہہ ہونے لگا مگر پورانک پنڈت جی بھی بھاگ نکلے -

۳ - جولائی کو لالہ بھیمنداس ہیڈ ماسٹر رام نگر سکول نے حافظ آباد سے پرچار کرکے دلاور میں آکر دیا کیا بتقریب ایک نام کرن سنسکار منتری سکشا پردیا - یہ سنسکار مہاشہ میلا رام سبہاسد آریہ سماج کے پتر کا تھا - لالہ میلا رام جی نے سات روپیہ سا انک فنڈ میں دان بھی دیئے اور حاضرین کو شیرینی تقسیم کی - یہاں کا ایک براہمن کسی وقت ۱۵ دن تک مسلمان ہوا رہا - ہر چند منت کرتا رہا - مگر براہمنوں نے اسے شامل نہ کیا - لیکن جبکہ موضع گیلیاں والہ کے ایک برہمن کو حال لاہور آریہ سماج کی طرف شدہ ہوا ہوا پنچوں

وہ یہاں آیا تو اول براہمنوں نے تو انکار ہی کیا مگر پھر برادری کے زور دینے پر ملا لیا۔

راہم نگر۔ بالک سدہار کلب کے جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں اور ترقی پر ہے۔

گھوڑ ریا۔ پنڈت پرلیش چندر جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پنڈت بادارام پورانک کے ہمراہ مرتک شرادھ وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ پنڈت جی مرتک شرادھ کو سدھ نہ کر سکے آخرش وعدہ کیا کہ دو گھنٹہ بعد آ کر سدھ کروں گا۔ مگر آنا کون ہے تو صرف بہانہ ہی تھا۔

سکھر۔ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو دریا کے کنارے درختوں کے نیچے مہاشہ ٹوپن داس اور لولا رام جی نے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ لوگ پتھر مارنے لگے۔ جو بدستور پرچار کرتے رہے۔ ۲۴ جولائی کو سپتاہک جلسہ آریہ سماج بدستور ہوا۔

مہاشہ ... جی بھنڈاریہ سماج ... تحریر کرتے ہیں دہرم مہا منڈل دہلی کے موقعہ پر کم سے کم ۲۰ آریہ ودوان جمع ہونے چاہئیں اور ہر ایک ودوان ایک ایک بحث پر شاستر ارتھ کے لئے تیار رہے۔

بھیلی بھر ضلع جونپور میں مہاشہ بھگوتی پرساد جی منتری آریہ سماج کی کوششوں سے پرتھوریہ کی تنسیخ کی خوشی میں ایک خاص جلسہ کیا گیا جس میں علاوہ ممبران سماج کے رئیس شہر بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں پاس ہوا کہ مبارکباد کا تار منتری آریہ سماج کی طرف سے بحضور جناب صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بھیجا جاوے۔

پنڈت پورن چند جی ملازم محکمہ نہر امرتسر سے لالہ ایشر چند صاحب ورسا بھڑاپچ نوسی اور لالہ تانک چند صاحب منتری آریہ سماج کلو کا دھنیہ واد کرتے ہیں جو کہ ویدک دہرم کی اُنتی کے لئے اپنی جیب خاص سے کتابیں وقتاً فوقتاً مفت تقسیم کرتے ہیں۔

چکروتہ۔ سوامی آتمانند سرسوتی جی یہاں پر ویدک دہرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ ۸ جولائی کو بادارام پرساد جی کے مکان پر ہون ہوا۔ ۱۵ جولائی کو لالہ بینی لعل جی

کا سماج مندر میں یگیوپویت سنسکار ہوا۔ اور اسی روز سماج مندر کے سپتاہک جلسہ میں شریمتی ... سات سالہ پتری لالہ بابو لعل منتری کی نے شانتی پاٹھ اور سوستی واچن کے منتروں کو سوہت اچارن کیا۔ دیانند اناتھالہ اجمیر کے منتری کے پاس اس سماج نے (۵) روپیہ اکٹھا کر کے ارسال کر دئے۔

سوامی آتمانند جی یکم اگست کو منصوری کو روانہ ہو گئے۔

چھپرولی سادات ضلع مظفر گڑھ کی کنیا پاٹھشالا میں تقریباً ۲۳ کنیائیں تعلیم پاتی ہیں جنہیں سے چند کو سندھیا بھی یاد کرائی گئی ہے۔ یکم ساون کو ان کنیاؤں نے اور تقریباً ۳۰۰ استریوں نے لالہ چیتا رام منتری آریہ سماج کی حویلی میں لالہ چیتا رام اور بھگت رلو رام کی کوشش سے ہون کیا اور بھجن گائن کئے۔ نیز اور بہت سی استریوں اور کنیاؤں کو گایتری منتر یاد کرایا گیا۔

آریہ سماج بسیاں اچھی حالت میں ہے۔ اکثر یہاں کے سبھاسد دیگر دیہات میں بھی جا کر پرچار کرتے رہتے ہیں۔ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو پنڈت درگا دت جی اُپ منتری کے پتر کا اُپنین سنسکار ودہی وت ہوا۔ علاوہ پنڈتوں کے دو روپیہ سماج کو دیا اور دیگران کو بھوجن سے ستکار کیا۔ پنڈت رام رتن جی اس سنسکار میں شامل تھے۔ آپ نے یہاں پر ۱۱ جولائی تک پرچار کیا۔ درمیان میں ۱۰ جولائی کو کمالپورہ سنگھ سبھا کے جلسہ میں جا کر ان کو اُتر پرشنوں کے لئے لکھا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ ابھی نگرباسیوں نے سنگھ سبھا کے لیڈروں کو بہت دبایا مگر وہ سامنے نہ کھڑے ہوئے۔ آخرش سنگھ سبھا کا جلسہ موقوف کیا گیا اور اس کے بجائے آریہ سماج کے لیکچر شروع ہو گئے۔

دینا نگر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یکم جولائی کو بخیریت سماپت ہوا۔ وزیر چند ودیارتھی پنڈت شیو ناتھ مصر۔ پنڈت بھگت رام ماسٹر درگا پرشاد پنڈت کانشی رام جی کے لیکچر ہوئے۔

پٹھان کوٹ گورداسپور۔ بٹالہ۔ روپڑ۔ نادون شہر ... شکر گڑھ۔ دھاریوال۔ چھینہ۔ سری گوبندپور وغیرہ سبھاؤں سے آریہ پرش آئے ہوئے تھے۔ کانفرنس میں گورداسپور کے ضلع کے لئے ایک اپدیشک رکھنے کی تجویز ہوئی۔ چندہ بہت سا لکھا گیا۔ یہ کام لالہ رنجیت رائے سری گوبندپوری کے سپرد ہوا۔ وزیر چند ودیارتھی نے اپیل کیا ۱۴ روپیہ ساماجک فنڈ کے لئے انہوں نے جمع ہو گئے۔ ۱۹ جولائی کو لالہ بخشیش رام جی کے منتری پد سے مستعفی ہونے پر بجائے اس کے لالہ جتو لعل منتری سماج مقرر ہوئے۔

نگر میں پنڈت بدھ دت جی اُپدیشک شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۲۲ جولائی سے ۲۴ جولائی تک پرچار کیا۔ پورانک پنڈتوں سے شاستر ارتھ بھی ایک دن ہوا۔ دوسرے دن پنڈت اپنے وعدہ پر بلانے سے بھی نہ آئے۔ نیا آریہ سماج قایم ہو گیا۔ منشی کاہن سنگھ مدرس پردھان اور منشی جانی رام پٹواری منتری مقرر ہوئے۔ لالہ متھرا داس منشی بھوپ سنگھ وغیرہ سبھاسد ہیں۔

گنگوہ میں سوامی ودیانند جی نے ۲۳۔۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو پرچار کیا۔

شوک ہے کہ اس آریہ سماج کے سبھاسد لالہ ... جی کی دہرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ پرماتما لالہ صاحب کو شانتی پردان کریں۔

آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسوں میں یہاں پنڈت نند لعل جی اور لالہ رام نراین جی کے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ پنڈت جی کی تقریر بوجہ سنسکرت داں ہونے کے خصوصاً موثر ہوتی ہے۔ بالک سدھار کلب کے ہفتہ واری جلسوں میں ودیارتھی بھی دلچسپی لیتے پڑتے ہیں۔ ودیارتھی نرنجن دیو۔ برہمانند ... و دیگر بورڈر ممبران بھجن منڈلی وغیرہ آریہ سماج کی خدمت میں خاص حصہ لیتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ وہ عموماً بازاروں میں دکانداروں کے ساتھ دلیری سے گوشت خوری وغیرہ مضامین

... بہ مباحثہ کرتے ہوئے کامیاب ہوئے - ہم لالہ [illegible] جی کو مبارکباد دیتے ہیں - کہ اُن کا تبرشار تصفیل پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

[illegible] ملتان سے لکھتے ہیں - گزشتہ ماہ مئی میں لالہ کنہیا لال سبھاسد آریہ سماج کی ماتا اور لالہ تمارام کی استری کا اور گزشتہ ماہ جولائی میں لالہ پرمانند کی استری کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - پہلے ہر دو سنسکاروں میں برادری کی سخت مخالفت اور موخرالذکر میں چند برادری کے اصحاب شریک تھے - گزشتہ ماہ میں لالہ سندر داس اپیل نویس کے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار اور دو لڑکیوں کا منڈن سنسکار لالہ رنجیت رائے کے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوئے - ہر دو اصحاب کھتری قوم سے ہیں - جنکے ہاں اس موقعہ پر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور بہت قبیح رسومات کیجاتی ہیں۔

لالہ سری کرشن کھتری ساہنہ کے لڑکے کا منڈن سنسکار لڑکی کا جات کرم و نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے - سردار گوربخش سنگھ جی کی لڑکی کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

لالہ تیرتھ رام جی فتحابہ کے لڑکے کا جات کرم - نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - لالہ چمن لعل کی لڑکی کا انتیشٹی سنسکار - لالہ ٹھیکچند کی لڑکی کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے - گوسوامی نندلال عیسائی کا پرائشچت کرا کے شدہ کیا - اور لالہ گوردیال جی کے لڑکے کا [illegible] بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے - گویا ان ایام میں کل ویدک ریتی انوسار سنسکار تعداد میں ۱۵ ہوئے

اویدک سنسکار - لالہ ہرکشنداس نے اپنی ماتا کے مرتیو پر سر منڈایا - اور سب پرانک رسومات ادا کیں - لالہ کالنگی رام جی پردھان آریہ سماج ملتان نے اپنے لڑکے کا بواہ سنسکار اویدک ریتی سے کیا اور سب پرانک رسومات ادا کیں - طرفہ تر یہ کہ ملتان میں اگرچہ ضیافت کہ وکلا و شرفا کو دیگئی مگر شراب کباب خاصہ لازمہ تھا - آریہ سماج ملتان پر اسکا بہت خراب اثر پڑا ہے۔

ضرور پڑھئے

کلکتہ سے ایور وید شاستر میں سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن کا مشہور و معروف ایور ویدک وشنو اوشدھالہ۔

شہر راولپنڈی - پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے - جہاں ایور وید کے مطابق ادویات تیار کیجاتی ہیں - جب سے یہہ اوشدھالہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں - اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لاعلاج خیال کر کے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا - ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں - اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں - تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں - باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کیجاتی ہے - جو فائدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔

(۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاتی ہے۔

(۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دیجاتی ہے - (۳) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کیجاتی ہے جسمیں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکٹ چھپے ہوئے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت

اس کے استعمال سے مغز کی کمزوری اور اور طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں - منی کو صاف کر کے طاقتور کرتا ہے - طالبعلموں اور مغز کا کام کرنیوالوں کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت گھرت استعمال یکماہ (عہ) تین روپیہ -

رتی بلاس - اس کے استعمال سے تین قسم کے

پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے۔

قیمت دوائی استعمال یکماہ تین (عہ) روپیہ -

شواس کٹھار

اسکے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے - ہزاروں شخصوں نے اس سے فائدہ اوٹھایا ہے - قیمت دوائی استعمال یکماہ صرف تین (عہ) روپیہ -

رتشم جور اتنک

اس کے استعمال سے رتشم کا پورانا بخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہونچ چکا ہو - اس دوائی سے جاتا رہتا ہے - کئی بیماروں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے - اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو - ایک ماہ کے لئے دوائی کی قیمت صرف تین (عہ) روپیہ -

برہمی گھرت

یہہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے - دھاتوؤں کی ساری خرابیوں کو دور کرتا ہے - قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے - اور بانجھ عورتوں کے لئے بہت فائدہ بخش ہے - طالبعلموں اور دماغی محنت کرنے والوں کو اس گھرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے -

قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف تین (عہ) روپیہ -

دوائی ملنے کا پتہ

کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری

کوی رتن راولپنڈی

پواہ کی ضرورت

میں کسی آریہ کنیا سے بیواہ کرنا چاہتا ہوں۔ عمر میری ۲۵ سال کی ہے۔ ورنہ ۵ آریہ ہوں آمدن [illegible] روپیہ ماہوار ہے۔ کنیا آریہ بھاشا جانتی ہو۔ اور سوشیلا ہو۔ میں خود ذات پات کے بندھن کو نہیں مانتا۔ اگر لڑکی والے ضرورت محسوس کریں تو اس لئے لکھ دیتا ہوں کہ میں ارورہ وہ اکثر اہی ہوں۔ نیز سنسکرت بھاشا جانتا ہوں۔ باقی حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔

المشتہر گوپال داس اسسٹنٹ ٹیچر ہائی سکول چھاونی ملتان

فخر پنجاب تحفہ لدھیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کے لئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں۔

المشتہر ماسٹر نبی بخش و احمد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پر دوبارہ کھڑا کیا بلحاظ ترقی عمارت دکھا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان ہوادار دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش معہ قابل اصحاب کے لیے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ درجہ سوم ۶ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے۔

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب۔

گم شدہ کی تلاش

میرا چھوٹا بھائی گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ عمر بیس برس کی۔ رنگ گورا۔ قد میانہ۔ جوان خوبصورت۔ نام ہیرا رام والد کا نام لالہ بھگوانداس سکنہ ڈنگہ۔ کوئی آریہ صاحب کسی جگہ ایسے پُرش کو دیکھیں تو ضرور اس کا پتہ دیں اور اس کو واپس ڈنگہ ضلع گجرات سٹیشن پر روانہ کر دیں۔ کل اخراجات ان کو دے جاویں گے۔ یا بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا یا بذریعہ ست دھرم پرچارک اطلاع کرتے جاویں گے۔

المشتہر بھگت رام از بیبہ

مفت مفت مفت

میرے پاس ایک انجن واسطے آنکھ کی بیماری یعنی پانی جانا۔ پڑوال۔ آنکھوں میں پھنسیاں اور آنکھوں کا گل جانا۔ دھند جالا وغیرہ وغیرہ۔ ان بیماری آنکھ کے واسطے نہایت ہی مجرب ہے۔ جو صاحب اس مرض میں مبتلا ہوں وہ مجھ سے دوائی طلب کریں۔ اور نیز گولیاں واسطے لڑکوں کے کمیٹرت کے مجرب ہیں۔ وہ بھی مفت ملتی ہیں۔ پتہ حسب ذیل پر خط و کتابت ہونی چاہئے۔

المشتہر چھجو رام عطار سکرٹری آریہ سماج مصطفیٰ آباد۔

ضرورت ہے

ایک نوجوان آریہ کھتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری وِدھوا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔ خط و کتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔

المشتہر گنیش داس ورما سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ شہر (پنجاب)۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

ستیارتھ پرکاش مترجمہ شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ۴۲۵ صفحے بڑی تقطیع ٹائپ میں چھپی ہے قیمت غیر مجلد کتاب ۱۲ اور مجلد ۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو کمیشن دیا جاتا ہے۔ جالندھر میں میجرٹ ... پرچارک کے دفتر میں لالہ آتما رام جی ... لاہور میں لالہ سیتا رام سے مل سکتی ہے۔ کتب فروشوں کو خاص رعایت سے فروخت کی جاتی ہے۔

المشتہر آتما رام آریہ سبھا پنجاب کرنال۔

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲ بہادوں سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۰ء جلندہر شہر | نمبر ۱۹

رقومات

مفصلہ ذیل رقومات ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور میں وصول ہوئیں۔

ویدپرچار فنڈ

رقم	نام
[illegible]	منتری آریہ سماج گوبند کی ....
۵	بابو ہمت سنگہ صاحب پوسٹماسٹر ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ....
۲۵	منتری آریہ سماج جہلم (پنڈت ہیمراج کو واسطے سفر خرچ دیئے گئے) ....
۱۵	منتری آریہ سماج روپڑ معرفت لالہ شیو دیال جی
۳۳	ایضاً جلندہر شہر معرفت لالہ منشی رام جی ۔
۲	بابو خوشحال رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن برج
۲۰	پنڈت گنگا رام سکرٹری آریہ سماج مظفرگڑہ بابت قسط دوم (جو انہوں نے ایک سو روپیہ جمع کرنے کا وعدہ کیا تہا)
۹۲	میزان ....

ودشانس

رقم	نام
۴	منتری آریہ سماج خانگڑہ (ضلع مظفرگڑہ)

گروکل فنڈ

رقم	نام
۵	بابو کیشب دیو سبہاسد آریہ سماج اجمیر ....
۱۰۰	معرفت لالہ کرم چند صاحب ڈویژنل افسر بہار (ضلع بالاگہاٹ) ....
۱۳	منتری آریہ سماج گوجرخان ....
۱	منتری آریہ سماج جہاونگر ....
۲	معرفت لالہ نرنجن داس آریہ سماج ڈنگہ (ضلع گجرات) ....

رقم	نام
۵	مہاشہ ہرپرساد ہاسپٹل اسسٹنٹ زیارت
۵	مہاشہ دی۔ سی۔ وشویشور راؤ اسسٹنٹ سکرٹری آریہ کمار سبہا سکندرآباد (دکن)
۲	بابو خوشحال رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن برج
۴	منتری آریہ سماج پلول (ضلع گوڑگانوہ) .....
۵	لالہ سیوا رام کوشادہیکش آریہ سماج مظفرگڑہ معرفت پنڈت ہرشیش چندر
۱۰	منتری آریہ سماج لاہور ....
۹۹	بہائی بوٹا مل و گنہیا سنگہ زمینداران موضع ڈلی (ضلع جلندہر) نواسی معرفت لالہ منشی رام جی ½ ۶ مرلے زمین قیمتی
۵	لالہ سخت رام صاحب اورسیر قائم گنج (ضلع فتح گڑہ) ....
۲	بابو دیو دیال ہیڈ کلرک ٹیشن جنید معرفت لالہ رلا رام
۳۵۹	میزان ....

لیکہرام میموریل فنڈ

رقم	نام
[illegible]	مہاشہ شب سرن سنگہ آریہ سماج گہنولی

زر امانت

رقم	نام
۳۱	لالہ کیول رام منتری آریہ سماج راولپنڈی

کنیا مہاودیالہ جلندہر

رقم	نام
۵	بابو کیشب دیو سبہاسد آریہ سماج اجمیر
۱	مہاشہ ہرپرساد ہاسپٹل اسسٹنٹ زیارت
۱۴	میزان

اناتہہ آلہ اجمیر

رقم	نام
[illegible]	منتری آریہ سماج گوجرخان .....

کنیا اناتہہ آلہ جلندہر

رقم	نام
۲	مہاشہ ہرپرساد ہاسپٹل اسسٹنٹ زیارت

ست دہرم پرچارک

رقم	نام
۴	بابو خوشحال رام سٹیشن ماسٹر آدم واہن برج

رقم	
[illegible]	میزان زر امانت ....
۵۰۴	میزان کل ....

بواہ سنسکاروں پر سبہا کے پرچارک کیوں نہیں پہونچتے

اگر آریہ پرش بواہ سنسکاروں کا سمے اور دن سنسکار ودہی کے انوسار نیت کیا کریں تو سبہا کو پرچارک بہیجنے میں چنداں دقت نہ ہو۔ گو سنسکار ودہی میں درج ہے کہ بواہ ہر ایک سمے میں ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم لوگ ہندو سنسکار رکہتے ہوئے زیادہ تر انہی تاریخوں کو بواہ کے لئے پسند کرتے ہیں۔ جن کو کہ ہندو لوگ "ساہا" کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ ایک ہی "ساہے" (تاریخ) پر کئی آریہ پرشوں کے لڑکی لڑکوں کے بواہ قرار پاتے ہیں۔ اور بعض اوقات ساہے کے دنوں میں ایک یا دو سماجوں کے جلسے بہی ساتہہ ہوتے ہیں۔ جس آریہ پرش کے ہاں پرچارک بواہ کرانے کے لئے نہیں پہونچتا وہی مایوس ہو جاتا اور سبہا کے انتظام کا شاکی ہو بیٹہتا ہے۔ لیکن یہہ کوئی نہیں سوچتا۔ کہ اگر ۱۰۰ آریہ پرش ایک ہی ساہے میں بواہ کریں گے تو سبہا اس وقت کہاں سے پرچارک بہم پہونچا سکے گی۔ مثال کے طور پر ایک تازہ امر واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ ایک طرف تو کوئٹہ سماج کے جلسے پر پرچارک اور اپدیشک گئے ہوئے تہے۔ دوسری طرف انہیں دنوں میں ۱۸ ہاڑ دن کے ساہے کے چار بواہ مختلف مقاموں میں ہونے والے تہے۔ کمالیہ۔ جہلم۔ سید پور۔ خیرپور کمالیہ کے لئے تو مہاشہ گوکل چند جی پنشنر کو خاص تکلیف دی گئی۔ سید پور اور خیرپور سبہا کا پرچارک گیا۔ لیکن جہلم کوئی بہی پرچارک باوجود

تاروں کی بھرمار کے نہ بھیج سکے۔ بہتم کے پتر سے معلوم ہوا کہ ہمارے معزز آریہ بھائی کو جن کو ہاں بواہ تہا موقع پرچارک کے نہ پہونچنے سے سخت ندامت اٹھانی پڑی۔ یہہ دقت تب دور ہو گی جب آریہ پرش بیاہ کی تاریخیں مثل سالانہ جلسوں کے سبہا کے دفتر کے صلاح ومشورہ سے نیت کیا کریں۔ پورانک لوگ اپنے براہمنوں اور پاندھوں سے ساہا (تاریخ) پوچھتے ہیں۔ اور پاندھا جی کبھی وہ ساہا نہیں بتلاتے جس میں کہ وہ خود غیر حاضر رہیں۔ عموماً پاندھا جی اپنے ججمانوں کو وہی ساہا بتلاتے ہیں جس میں وہ حاضر ہو سکیں۔ اور کرت کرا سکیں۔ ویدک ریتی کے بواہوں میں جبکہ آریہ پنڈتوں یا سبہا کے پرچارکوں نے بیاہ کرانا ہے تو کیا یہہ ضروری نہیں کہ آریہ لوگ پرتی ندہی سبہا کے صلاح مشورہ سے وہ مناسب تاریخ بیاہ کی نیت کیا کریں۔ جبکہ سبہا پرچارک بھیجنے کا خاطر خواہ بند وبست کر سکے۔ اگر آئیندہ صاحبان ایسا نہیں کریں گی تو موجودہ دقت کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔ ایک اور انوکھی بات یہہ ہے کہ بعض آریہ بھائی دفتر میں لکھتے ہیں کہ کوئی پنڈت بواہ کرانے کے لیے بھیجو۔ جب پرچارک کا نام لکھا جاتا ہے تو پہر وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں معمولی پرچارک نہیں چاہیے۔ فلاں اول درجہ کی تنخواہ والا اپدیشک بھیجو۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جب معمولی پاندھے بواہ کرا سکتے ہیں۔ تو اُن کے مقابلہ میں ہمارے پرچارک کیوں نہیں عمدگی سے بیاہ کرا سکتے۔ اگر یہہ ایک شخص خاص اپدیشک کے لئے ہی لکھا کرے گا تو سبہا ایک وقت میں اُس کو کہاں کہاں بہیج سکتی ہے۔ —— ہر ایک سماج میں ایک منڈلی آریہ پرشوں کی مثل نائی آریہ سماج کے ضرور موجود رہنی چاہیے۔ جو مزنگ براہ منڈلی آدی سنسکار کرا سکے۔ اپدیشکوں اور پرچارکوں کی مانگ چاروں طرف سے آرہی ہے۔ اگر یہہ بعض سنسکار کرانے پر ہی لگائے جائیں تو اپدیش کا کام ادہورا رہجائیگا۔ کیوں نہیں آئندہ کے موقع پر سماج کے لوگ بیاہ آدی سنسکار رکھتے؟

آپ کا شبہہ چنتک آتمارام امرتسری از لاہور دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب۔

آریہ سماج شملہ

اِس سماج کا اٹھارہواں سالانہ بجائے ۲۵ و ۲۶ اگست کے یکم دسمبر ۱۹۱۰ع کو قرار پایا ہے۔ ۲۵ و ۲۶ اگست کو لوکل سنگہ سبہا کا جلسہ ہے۔ اِس لئے ہم نے اپنے جلسہ کی تاریخیں تبدیل کر دی ہیں۔ کیونکہ شملہ جیسے مقام میں یہہ مناسب نہیں کہ ایک دن میں دو جلسے ہوں۔

آپ کا داس رگہناتہ داس۔ سکرٹری آریہ سماج شملہ۔

آریہ سماج بنوں کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۳۰ ماہ ستمبر و پہلی اور دوسری اکتوبر ۱۹۱۰ع کو تعطیلات دسہرہ میں ہوگا چونکہ یہاں دسہرہ کا میلہ غیر معمولی دہوم دہام سے ہوا کرتا ہے۔ جس میں کہ قریباً تمام ضلع کے ہندو اکٹھے ہوا کرتے ہیں۔ لہذا آریہ بھائیوں۔ پنڈتوں۔ لیکچراروں اور سادہو مہاتماؤں سے نویدن ہے کہ وہ اپنی تشریف آوری اور اپنے منوہر ویاکھیانوں سے اپنے سرحدی بھائیوں کے اُتساہ کو بڑہا دیں اور اُن کو دھرم اپدیش سے لابہہ پہونچا دیں۔ —— شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے خاصکر نویدن ہے کہ وہ بھی اِس موقعہ پر لایق و قابل ودوان بھیجکر جلسہ کی سوبہا کو بڑہا دیں۔

گوروپیارا منتری آریہ سماج بنوں۔

ویدک دہرم کے پریمیوں کی سیوا میں ایک نگمبھیر نویدن

آریہ سماج بنوں کے متعلق ایک لائبریری کہولی گئی ہے۔ جس سے کہ ہر ملت و مذہب کا آدمی چاہے وہ نوجوان ہو چاہے نوجوان فائدہ اٹھا سکے۔ لیکن چونکہ اس کارخیر کے لیے کتابوں کے ایک بڑے بھاری ذخیرہ کی ضرورت ہے۔ لہذا آریہ گرنتھوں کے مصنفوں کی سیوا میں دست بستہ التماس ہے کہ وہ اپنی بنائی ہوئی پستکوں کی ایک ایک کاپی دان دیکر اس بوجہہ کے ہلکا کرنے میں سہایتا کریں۔ ——

لالہ منشی رام جی۔ لالہ آتمارام جی۔ و لالہ جیون داس جی۔ و بابو نہال سنگہ جی و سنت پربہو دیال جی۔ و لالہ کاشی رام جی وکیل۔ و لالہ بنواری لال جی وغیرہ اصحاب نے اپنی تصنیفات کی کتب ارسال فرماکر سہایتا دی ہے۔ جس کے لئے ہم اُن کے تہِ دل سے مشکور ہیں۔

ویدک دہرم کا سیوک (گوروپیارا) منتری آریہ سماج بنوں۔

ریاست ناہن کے حالات

(۱) پہلے یہاں ایک لق و دق جنگل تہا۔ جس میں شیروں اور ریچہوں۔ چیتوں اور جنگلی جانوروں کا کچہ ٹہکانا نہ تہا۔ آبادی کا نام و نشان بہی نہ تہا۔ حضرہ کی پہلی راجدہانی گری گنگا کے کنارے پر تہی۔ جہاں پر وہ گری گنگا کے سیلاب سے بہ گئی۔ اور وہاں کے راجا کو اپنے لئے دوسری جگہہ دیکہنی پڑی۔ اس تباہی کا سبب لوگوں میں ایک سادہو کی کرامات اور شاپ مشہور ہے:۔ جہاں اب موجودہ دارالخلافہ ہے۔ اس جگہہ لق و دق بیابان جنگل اور اوجاڑ تہی۔ جس میں ایک سادہو رہتا تہا۔ اُس کی خدمت میں دو جنگلی شیر رہتے تہے۔ ایک سادہو ان پر قابض تہا۔ اور جو چاہتا تہا اُن سے کراتا تہا۔ وہ جنگلی درندے اُس کے سامنے آنکہہ نہ اٹہاتے تہے۔ ایک دن راجا شکار کے لئے یہاں آگئے۔ اور سادہو کو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے۔ پہر ہمیشہ سادہو کے سبب سے راجا کا گذر یہاں رہتا تہا۔ چونکہ یہہ ایک تکلیف گذار امر تہا۔ اس واسطے سادہو کے کہنے سُننے پر راجانے اِسی ٹیلہ پر اپنا محل بنوا لیا۔ اور یہیں بود و باش اختیار کی۔ رفتہ رفتہ امرا اور وزرا نے بہی یہاں اپنے مکان بنا لئے۔ اور اس آبادی کی صورت بڑہنے لگی وہ سادہو جب تک زندہ رہا۔ شیر اُسکی خدمت بجا لاتے رہے۔ چونکہ وہ سادہو اگہور پنتھہ کا پیرو کار تہا۔ اُس کی ضروریات کو راجا بہم پہونچایا کرتے تہے۔ اُس کی فرمایش سے ہی یہہ کالی کا مندر تعمیر میں آیا۔ شیو کو پرانوں کے اندر دُرگا کی سواری لکہا ہے اور وام مارگیوں کے خیال میں دُرگا کا نام کالی ہے۔ اور کالی کو ماس شراب اور اور دیگر خوفناک چیزوں سے اُلفت ہے۔ جیسا کہ گرڑ پوران میں لکہا ہے۔ گرڑ پوران اٹہتیسواں ادہیار شلوک ۵۔ ٦۔

एकैक पदम सुसह स्रथ्रा त्रिमथुरा ना तिला सह स् हो- म: । यह्ना मांसेन त्रिम धु- रा कोन सहं हो नर सह सुस्व र कैकस्व पक्ष संयेत तिलां स्तिभथुरा ह्यो सू सह स्र ह स्व होमयेत् महा मांसे ति मधुरा दथ वा सर्वकर्म कृते ।

مہا ماس اور تین پرکار کی مدرا جو دُرگا کی پوجا کے لئے طیار کی گئی ہے۔ اور تِلوں کو ملا کر جپ کرتے جاؤ۔ اور ہوم کرتے رہو۔ ایک ایک پد کو اٹہارہ اٹہارہ ہزار بار کہو۔

اسی طرح کالکا تنتر اور اور یامل میں بہی آتا ہے۔ دیوی بہاگوت کا حوالہ پہر لکہیں گے۔ اِس واسطے یہہ اتیا چار مُدت تک یہاں جاری رہا۔ اور اب بہی جاری ہے۔ جو راجا گدی پر بیٹہتا ہے وہ اس مندر کے پوجاریوں کی ضرور ہی پیروی کرتا ہے۔ دسہرہ پر بہینسا کاٹنے کے لئے پوجاری کو دو سو روپیہ اور ایک دوشالا راج کی طرف سے مقرر ہے۔ وہ آتا ہے اور تلوار بہینسے کی گردن پر رکہہ دیتا ہے۔ پہر بڑے اجلاس میں سپاہی بہینسے کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ یہہ رسم مذہبی طور پر ادا کی جاتی ہے۔ اُسی سادہو کے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ وہ سادہو راجا کے محلوں میں آیا۔ مہا ماس کا ترجمہ ہم لکہنے کے مستحق نہیں۔ اس کو شبد ستوم مہا ندہی کوش میں دیکہو۔ ماس اور مہا ماس۔ اس کا ذکر پہلے چہپ چکا ہے۔ اور اُس نے اپنا چمٹا دہرتی میں گاڑ دیا۔ اور بولا کہ اے راجا اب تیری کبہی ہانی نہ ہوگی۔ اور راج تیرا اٹل رہے گا۔ راجا بولا کہ یہہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا چمٹا جو دہرتی میں گڑا ہے وہ شیش ناگ کے سر پر ہے اور وہ جب تک چمٹے میں جکڑا رہیگا۔ تب تک تیری کوئی ہانی نہ ہو گی۔ راجا بولے کہ ہے مہاراج مجہے نکال کر دکہلاؤ تاکہ مجہے یقین آوے۔ جو چمٹا نکالا گیا تو اُس میں لہو ضرور نکلا۔ اِس وجہہ سے اِس شہر کا نام ناہانی تہا۔ جو اب بگڑتے بگڑتے ناہن رہ گیا ہے ؎

ایڈیٹوریل نوٹس

... ویدپرچار میں ہی اپنا پرچار بھی شامل ہے

رشیوں کے زمانہ میں آریہ ورت کیوں پاپوں ... سے بری تھا۔ یہہ خیالی بات نہیں ہے۔ اِس کے لئے ... موجود ہیں۔ کہ اس دیش میں چوری کا نام ... تھا۔ قفل تو درکنار کواڑے بند کرنے کی ضرورت ... تھی۔ کوئی جھوٹھ نہیں بولتا تھا۔ بیبھچار برائے نام ... تھا۔ اور اب کیوں۔ چوری۔ یاری اور جھوٹھ کا بازار گرم ہے۔ افسوس کہ باوجود روز کے مشاہدوں کے تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ تم اپنے لڑکے کو ... اعلیٰ درجہ کی تعلیم دیتے ہو۔ اُسے دہرم کے اصول سکھلاتے ہو۔ تمہیں یقین ہے کہ وہ دیانت دار۔ ... نیک ذات۔ اور رحمدل ہے۔ لیکن تمہیں سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ جبکہ تم اُسے جھوٹھ بولتے۔ اور دوسروں کو گالیاں دیتے سنتے ہو۔ تم حیران ہو جاتے ہو۔ کہ باوجود اسقدر احتیاط کے ساتھ تعلیم دینے تمہارا لڑکا کیوں خراب ہو گیا۔ مگر تمہاری حیرانی تبتک ہی قایم رہتی ہے جب تک کہ تم نے اپنے پڑوسیوں کے لڑکوں کے آچرنوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ جونہی کہ تم پڑوسیوں کے لڑکوں کو جھوٹھ بولتے۔ گالی گلوچ بکتے اور ایک دوسرے کو دہوکہا دیتے دیکھتے ہو۔ تمہاری حیرانی دور ہو جاتی ہے۔ جب تمہارے چاروں طرف جہالت کا راج ہے اور جبکہ قدم قدم پر تمہارے لڑکے کو ایسی ہی صحبت سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر کیونکر تمہارا لڑکا اعلیٰ بن سکتا ہے۔ تم نے خود غرضی سے اپنے ہی لڑکے کو تعلیم دی اور مایوسی اُٹھائی۔ لیکن اگر تم سارے آریوں کیلئے تعلیم کو مفت اور عام کر دیتے تو ہرگز نہیں اپنے لڑکے کی حالت پر مایوسی نہ ہوتی۔ کیونکہ ویدپرچار میں ہی اپنا پرچار بھی شامل ہے ◆

دہرم سے دل لگی مت کرو

دہرم شکشا دیتا ہے کہ پرتیک نرناری کا کرتویہ ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ سوتے جاگتے ہر سمے پرماتما کو سمرن رکھے۔ اُن کی آگیا کا اُلنگھن کداپی نہ کرے۔ ہمیشہ اُن خیالوں اور کرموں کو درشٹی کے سمُکھ رکھا کرتا ہے۔ کہ جو منشیہ کی آتمک۔ شاریرک اور مانسک اُنتی میں سہایک ہوں اور اپنا من کرم اور بچن سمان رکھتا ہوا۔ پورن پریم اور شردہا کے ساتھ اپنے نمتک اور نیمتک کرموں کے کرنے میں کٹی بدہ رہے۔ ویدوں پر دہیان رکھے۔ پروپکار میں تت پر رہے۔ اور مہاتما پرشوں کا ست سنگ کرتا رہے۔ یدی کوئی پُرش اِس پرکار جیون بتیت نہ کرتا ہوا کیول لوک لجیا یا کسی اپہ نمت سے دہرم دہرم کی پکار مچاتا ہے اور اپنے تائیں دہرم کا جان نثار سیوک ظاہر کرتا ہے۔ تو سچ جانو کہ وہ دہرم سے دل لگی کرتا ہے۔ وہ دہرم کے اصلی گورو کو سمجھتا ہی نہیں۔ کیونکہ دہرم زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے۔ دہرم کرتویہ پرایئنتا کا نام ہے۔ دہرم پرماتما کی آگیا پالن کرنا سکھاتا ہے۔ دہرم کی شکشا یہی ہے۔ کہ اپنے جیون کو ہر پرکار سے سپھل بنانے کی یتن میں لگے رہو۔ جہاں تک ہو سکے پاپ سے بچو۔ یدی تم ایسا نہ کرتے ہوئے کیول لوگوں کے دکھلاوے کے لئے دہرم سے پریم ظاہر کرتے ہو۔ اور ظاہری اڈمبروں کا نام دہرم رکھتے ہو تو تم بڑے ادہرمی ہو۔ تم دہرم کے گورو کو گھٹاتے ہو۔ تم دہرم پر بجر پرہار کرتے ہو۔ ایسی دشا میں تمہارا کلیان کداپی نہیں ہوگا۔ کنتو تم ادہوگتی کو پراپت ہوگے تم دکھ ساگر میں ڈوبوگے اور تمہارا ناش ہوگا اس لئے یدی چاہتے ہو کہ دہرم تمہاری رکشا کرے تو تم دہرم کا سمپادن کرو۔ دہرم کو اپنے آتما کے اندر ستھان دو۔ دہرم کو اپنے جیون سمبندہی سمپورن کاموں میں رہنما بناؤ۔ دہرم کوئی دل لگی کی بات نہیں ہے۔ دہرم ایک سار وستو ہے۔

جو دہرم کو اپنے جیون میں نہیں ڈھالتے۔ وہ نسندیہہ دہرم سے دل لگی کرتے ہیں —

دہلی میں آریہ سماج کی کامیابی

دہلی میں مہامنڈل کے اُتسو کے موقعہ پر جو بھاری کامیابی آریہ سماج کو حاصل ہوئی ہے اُس میں ہم صاف پرماتما کا ہاتھ دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے راجے مہاراجوں۔ سیٹھ ساہوکاروں اور ودیا ابھمان پنڈتوں کے مقابلہ میں گنتی کے ساودہان آریہ پرشوں کا مہامنڈلیوں کے کیمپ میں کھلبلی مچا دینا اور مہانہیں آریہ ودوانوں کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے سے عاجز کر دینا باوجود پوراانک پنڈتوں کی اندہا دہند سخت مخالفت کے بڑے بڑے ودوان اور سادہارن دونوں پرکار کے ہندوؤں کا آریہ ودوانوں کے اُپدیشوں سے متاثر ہونا مہرشی دیانند کے جگت اُپکاری مشن کی پوترتا اور ستیتا کا بدیہی ثبوت ہے۔ اِس میں سندیہہ نہیں کہ ظاہری اڈمبروں اور سنسارک شان و شوکت کے لحاظ سے مہامنڈل کا جلسہ بڑا عظیم الشان تھا۔ مگر دہارمک حیثیت میں بالکل بچوں کا کھیل تھا۔ سوائے بے معنے ریزولیوشن پاس کرنے کے کوئی اعلیٰ اثر اِس جلسہ نے لوگوں کے دلوں پر نہیں چھوڑا۔ برخلاف اِس کے آریہ سماج کی طرف سے اگرچہ کوئی اڈمبر نہیں رچے گئے تھے اور نہ ہی کسی قسم کی دُنیاوی شان و شوکت کا اظہار کیا گیا تھا۔ مگر تو بھی بڑی بھاری کامیابی ہوئی۔ سینکڑوں آتماؤں کے اندر ستیتا کی تلاش کی خواہش پیدا ہوئی۔ بیسیوں کے سنشے نورت ہوئے۔ اور ویدک دہرم کی طرف کئی طبیعتیں مایل ہوئیں۔ آریہ سماج دہلی کو بھاری تقویت پہنچی۔ بیس کے قریب نئے سبھاسد ہوئے۔ اور بہت سے سہایک بنے۔ ہم دہلی آریہ سماج کے پورشارتھ کی پرشنسا کرتے ہوئے اُس کو اِس اُمید سے بڑھ کر کامیابی کے لئے مبارکباد ...

دیتے ہیں۔ اور آثار کہتے ہیں کہ ہمارے دہلی نواسی پُرشارتہی آریہ بہائی اِس تازہ اُتساہ کو جلد سرد نہیں ہونے دیں گے۔ کنتو دن برتی دن اودیگ اُتساہ کے ساتہہ کام کرتے ہوئے دہلی جیسے کہیہ نگر میں پورن اُدیوگیہ سے ویدک دہرم کا ڈنکا بجائیں گے۔ اور گمراہوں کو ستیہ مارگ پر لائیں گے ٭

آریہ سماج اور مردم شماری

ہم افسوس سے دیکہتے ہیں۔ کہ مردم شماری کا سمیہ نکٹ آتا جاتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندہی سبہاؤں اور سماجوں نے ابہی اس طرف دہیان تک نہیں دیا۔ کوئی آریہ پُرش جو کہ سچے دل سے ویدک دہرم میں وشواس رکہتا ہے۔ اور مہرشی دیانند کے پوتر مشن کی بزرگی کو اذبر کرتا ہے۔ ہرگز یہہ امر گوارا نہیں کرے گا۔ کہ مردم شماری میں آریہ نام کے بجائے وہ ہندو نام سے پکارا جاوے اور ویدک دہرم کے بجائے اُس کا مذہب کچہہ اور کا اور لکہا جاوے۔ گذشتہ مردم شماری میں آریہ پُرشوں کو کئی پرکار کی دقتیں پیش آئی تہیں۔ جن میں سے ایک بہاری دقت یہہ تہی کہ حکام بالا کی طرف سے کوئی خاص ہدائتیں آریہ سماج کے متعلق نہ ہونے کے باعث شمار کنندے آریہ لوگوں کو آریہ لکہنے سے باوجود سمجہانے کے بہی انکار کرتے تہے اور مذہبی خانہ کو بہی وہ اپنی مرضی کے موافق پُر کر دیتے تہے۔ جس سے گذشتہ مردم شماری سے آریوں کی ٹہیک ٹہیک تعداد معلوم نہیں ہو سکی یدی اب کے بہی کوئی خاص پربندہ نہ ہوا۔ تو ویسی ہی حالت رہے گی۔ اِس لئے آریہ پرتی ندہی سبہاؤں کا کرتویہ ہے کہ وہ شیگہر اپنے صوبہ کے افسران محکمہ مردم شماری سے پتر بیوہار کرکے اِسی دقت کا انسداد کریں۔ اور مناسب ہدایات متعلق مردم شماری جن کے موافق کہ ہر ایک آریہ کو اپنا نام وغیرہ لکہانا چاہئے تمام آریہ سماجوں میں مشتہر کرا دیویں۔ فرمش ہر سبکہ دینی حاصل کریں ٭ ---

ایک دیسی اخبار نویس کے برخلاف الزام

(سزائے قید)

ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی عدالت میں جمعہ کے روز بعد از دوپہر پنڈت گوپی ناتہہ پروپرائیٹر و ایڈیٹر اُردو اخبار لاہور موسومہ سناتن دہرم گزٹ کا ملتوی شدہ مقدمہ فیصلہ کے لئے پیش ہوا جسمیں اُس پر زیر دفعات ۱۵۳ - الف ۲۰۲ و ۵۰۵ تعزیرات ہند اخبار میں "ہولی کے چٹکلے" کی سرخی سے ایک آرٹیکل جسمیں آریہ سماج کی سخت توہین کی گئی تہی۔ مشتہر کرنے کا جُرم قایم کیا گیا تہا جس سے مختلف فرقوں میں عناد اور نفرت کے خیالات بڑہنے اور عامہ خلایق کے امن میں نقص پیدا ہونے اور خوف پیدا ہونیکا اندیشہ تہا۔ یاد ہوگا کہ مقدمہ کی ابتدائی پیشی پر ملزم جرم کا اقرار کرکے عدالت کے رحم کا ملتجی ہوا تہا۔ اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے جو کہ پیروکار مقدمہ تہا ابا کیا تہا کہ غالباً سزائے قید کی نسبت جرمانہ کی سزا بحالت موجودہ اس مقدمہ میں کافی ہوگی۔ بشرطیکہ ملزم آیندہ نیک چلنی کے لئے دو ذمہ دار مچلکے دینے کو رضامند ہو۔ آخیر پیشی سے پہلے مطلوبہ مچلکوں کے پیش کرنے کی ذمہ داری لینے پر مقدمہ ملتوی کیا گیا تہا سابقہ پیشی پر ہر دو جانب سے کل بحث ہو کر مقدمہ ختم کیا گیا تہا۔ مسٹر اٹکنس صاحب مجسٹریٹ نے اُسکا فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ آپنے اِس تمہید سے شروع کیا ہے کہ الزامات برخلاف ملزم...... آرٹیکل زیر بحث ایسا تہا جس نے عدالت کی رائے میں ضرور آریہ سماج اور سناتن دہرم سبہا کے ابین عناد اور نفرت کے خیالات پیدا کئے ہونگے جو ہمیں نہایت فحش تہک آمیز اور بہیڑ کاٹنے والے طریق سے آریہ سماج کو یاد کیا گیا تہا۔ ایسے آرٹیکل کے مشتہر کرنیکی کوئی اور وجہ دیکہ معلوم نہیں ہوتی کہ اُس فرقہ کے لوگوں کو رنج پہونچایا جاوے۔ اور اُن کا غصہ بڑہ... یہہ سچ ہے کہ عالم گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے مر... سخت سزا کیلئے زور نہیں دیا۔ اور ... کیا تہا کہ سزائے قید دینے سے درگذر کی... بشرطیکہ ملزم آیندہ نیک چلنی کے در... بہم پہونچائے۔ لیکن پورے غور کے بعد ... یہہ رائے قرار پائی کہ اگر صرف آیندہ نیک... کے ملزم سے مچلکے لے لئے جاویں تو ... ہوتا ہے۔ صرف جرمانہ کی سزا بہی غیر موثر ... کیا جاتا ہے کہ خواہ کتنا ہی جرمانہ کیا جاو... سوسائیٹی کی طرف سے ادا ہو جائیگا جیسا ... ہے۔ جرمانہ کا صرف یہہ ایک اثر ہو سکتا ہے ... برخلاف جرم قایم رہیگا۔ جسکی بہت ... جرم کرنے سے کسیقدر باز رہے۔ اس خیال ... جرم کرنے سے سزائے قید برداشت کرنی پڑ... صاحب کے خیال میں یہہ سزا ایسے سخت ... نہیں۔ ملزم ایک ناتجربہ کار نوجوان آدمی ... کہ جسنے یہہ فعل بلا سوچے کیا ہو۔ وہ ایک اردو اخبار کا ایڈیٹر ہے اور صاف ظاہر ہے کہ وہ اخبار نویسی ... ایک دیرینہ تجربہ رکہتا ہے۔ اور ساتہہ ہی ... یہہ امر بہی مدنظر رکہنا ہے کہ ملزم نے جرم ... کرکے رحم کی استدعا کی ہے۔ اور نیز جرم ... میں سرزد ہوا تہا جبکہ کسیقدر آزادی ... تہے اِس لئے ملزم کو سزائے قید دی ... کہ اس مقدمہ میں نرم سزا کافی ہوگی۔ جرم ... الف کے لئے ملزم کو تین ماہ قید محض کی سزا ... ہے۔ اور جرم دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے ... ایکماہ قید محض علاوہ کیجاتی ہے۔ ایسی سزا ... میں ملزم سے کوئی مچلکے نہیں لئے جاوینگے۔ ... اسپر زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری ... کیا جاتا ہے ٭ (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور)

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشہ رام آسرا ریاست بسہلیہ سے لکھتے ہیں کہ اس ریاست میں جانے والے بعض صاحبوں سے ویدک دہرم کے متعلق بات چیت ہونے اور آخر آریہ سماج کے قایم ہونے کا مفصل بیان لکھتے ہوئے دو صاحبان کی سخت شکایت لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے وشواس گھات کر کے سماج کی جڑ کھوکھلی کر دی ہے۔ اور اپنی چیزوں سے لوگوں کو ویدک دہرم سے سخت متنفر کیا ہے۔ اصل لیکھ کے چھاپنے کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے ہم لالہ رامداس جی کے پرشارتھ اور دڑھتا کی پرسنشا کرتے ہیں۔ اور اُن سے ہماری پرارتھنا ہے کہ ادھیر ہونا آریہ پرشوں کا کام نہیں ہے۔ آپ نشکام بھاؤ سے پرشارتھ کے ساتھ کام کرتے جائیں اور آیندہ ایسے آریہ بھائیوں سے خبردار رہیں۔ پرماتما آپ کے پرشارتھ میں برکت دیں گے ÷

ایک آریہ سکھر سے لکھتے ہیں کہ مسٹر چند و لال پردہان دہرم سبھا نے جو کہ میونسپل کمیٹی سکھر کے سکرٹری ہیں۔ اپنے اختیارات کا ناجایز فائدہ اُٹھا کر مہاشہ توپن رام جی آریہ پرچارک کو جو کہ ہمیشہ ہر اتوار دریا کے کنارہ پر اُپدیش دیا کرتے تھے۔ آیندہ وہاں پرچار کرنے سے روک دیا ہے۔ ہمارے سکھر نواسی بھائیوں کو مسٹر چند و لعل کی سکھاشاہی کارروائی سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اُن کی اِس پکشپات کی کارروائی کو حکام بالا کے نوٹس میں لانا چاہیئے۔ ضرور انصاف ہوگا۔ کوئی وجہ نہیں کہ اُسی مقام پر دہرم سبھا کے پنڈت تو بلا روک ٹوک ویاکھیان دے سکیں اور مسٹر چند و لعل دہرم سبھا کے پردہان ہونے کے باعث آریہ سماج کے اُپدیشکوں کو وہاں پر ہونے سے روک دیں۔ یہ اُن کا سراسر پکشپات ہے۔ جس کے لئے اُن کو ضرور نادم ہونا پڑے گا۔

مہاشہ موہن لعل جی منتری آریہ سماج شیر پور تحریر فرماتے ہیں کہ اُپدیشک نہ جانے کی شکایت جو میری طرف سے ست دہرم پرچارک میں شایع ہوئی تھی وہ شیر پور کی بابت نہیں تھی۔ میں نے جنڈیالہ شیر خان کی بابت لکھا تھا جہاں منڈن کھنڈن ہو رہا تھا۔ وہاں اُپدیش کی سخت ضرورت ہے۔ ہم منتری صاحب آریہ پرتی ندہی سبھا سے جنڈیالہ شیر خان میں جلد کوئی اُپدیشک بھیجنے کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

لالہ ایشور داس جی جودھپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاص جودھپور میں عام ہندوؤں کی طرف سے ۲۲ جولائی سے یکم اگست تک جا بجا بھاری یگیہ ہوتا رہا۔ اس کاریہ میں سات ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ مگر افسوس کہ ایک جانب تو باہمن دیوتا بھنگ کی ترنگ میں سواہا شبد اُچار کر رہے تھے۔ دوسری طرف ہون کُنڈ کے سامنے رنڈیوں کا ناچ ہو رہا تھا۔ بارش سوائے پرگنہ پالی و سانچور جودھپور کے باقی پرگنہ جات میں اچھی ہو گئی ہے۔

ناتھو آریہ از رام نگر۔ خوشی کی اصلیت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گورو کل دوارہ ہی سچی خوشی کے سامان پیدا ہو سکیں گے۔ اخیر میں موجودہ تعلیم کے نقایص کا نقشہ کھینچتے ہوئے آریہ پبلک سے گورو کل کی سہایتا کے لئے اپیل کرتے ہیں ÷ ایڈیٹر

منشی محمد عمر الکھ دہاری دیرہ دون
اور
کنیا مہاودیالہ جلندھر

۲۰ ساون سمت ۶۸ کے پرچارک میں مہاشہ جیمنی ملتان نواسی نے ایک مضمون پرکاشت کیا ہے۔ جس میں منشی محمد عمر الکھ دہاری کی کنیا کو ودیالہ میں داخل نہ کرنے کی نسبت وہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"کیا آریہ سنتان کے لئے شرم کی بات نہیں کہ محمد عمر ممبر آریہ سماج ڈیرہ دون جو کہ سوامی جی کے وقت کا پکّا آریہ ہے۔ اپنی ایک لڑکی رکھتا ہے۔ اور کنیا مہاودیالہ میں اسے تعلیم دینا چاہتا تھا۔ اسکی درخواست پر لالہ دیوراج جی سابق منتری آریہ سماج جلندھر نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ آپ کی لڑکی کو کنیا مہاودیالہ میں داخل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ کی لڑکی کے پرویش کرنے سے ہندوؤں کی لڑکیاں مہاودیالہ سے چلی جاویں گی"۔ ——

ہر ایک کام کے لئے وقت درکار ہے۔ پوری تیاری اور سامان کے بنا جو کام کیا جاتا ہے وہ صرف آپ ہی نہیں بگڑتا بلکہ دوسرے کاموں کے بگاڑ کا بھی باعث ہو جاتا ہے۔ الکھ دہاری جی نے جس وقت پہلے نومبر ۱۹۰۸ء میں اس بارہ میں تحریک کی تھی۔ اُس وقت ودیالہ کا آغاز تھا۔ اور چونکہ اُس وقت کوئی آشرم نہ کھلا تھا۔ اِسلئے اُنکی کنیا کی رہایش وغیرہ کا پربندہ یتھا یوگیہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کنیا آشرم ۱۲ اپریل ۱۹۰۹ء کو کھولا گیا۔ مہاشہ سندر سنگھ نے پھر خط و کتابت کی مگر ابتدا میں جو کنیائیں داخل ہوئیں اُن کے پتا نے سنکا ہونے سے الکھ دہاری جی کو کنیا بھیجنے کے لئے نہیں لکھا گیا۔ اب چونکہ کنیاؤں کے خیالات آریہ دہرم کے انوسار ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں نے خود ان کو پریرنا کرتے ہوئے نمن لکھت خط بھیجا تھا۔ جو بجنسہ درج کیا جاتا ہے ÷

"۲۴ مئی ۱۹۱۱ء جلندھر۔ نمبر ۲۹۹۔
پوجیہ ور مہاشہ الکھ دہاری جی۔ نمستے۔ قریباً اڑھائی سال ہوئے کہ آپ نے اپنی کنیا کو آشرم میں بھیجنے کے لئے ارادہ کیا تھا۔ مہاشہ سندر سنگھ جی نے بھی اِس بارہ میں خط و کتابت کی تھی۔ اُس وقت آشرم کا کام نیا تھا۔ اور آشرم باسی کنیاؤں کے خیالات میں اتنا دہرم بھاؤ نہ بڑھا تھا کہ میں حوصلہ کے ساتھ آپ کو لکھنے کی حالت میں ہوتا

کہ آپ کنیا کو جلد روانہ فرماویں۔ مجھے اُس وقت یہہ خوف تہا کہ انسٹیٹیوشن کو نقصان نہ پہونچے اور خصوصاً یہہ خیال تہا کہ مبادا آشرم ہی کنیائیں آپ کی کنیا کے ساتہہ برابر اور ایک سا برتاؤ نہ کرتی ہوئیں کنیا کی تکلیف کا باعث نہ بن جائیں جس سے بجائے فایدہ کے نقصان اُٹہانا پڑے۔ ایشور کی دیا سے ہماری محنت اب سپہل ہوتی اور کنیاؤں کے خیالات ٹہیک ہوگئے ہیں۔ آپ کی کنیا کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی۔ اس کے ساتہہ سمان برتاؤ ہوگا۔ سب کنیائیں اس سے ساتہہ بہن کی طرح ہت کریں گی۔ وہ وہاں ہی شکشا پاتے گی۔ اور گن کرم سبہاؤ انوسار شادی کرنے میں زیادہ مشکل نہ ہوگی۔ اب آپ اس کنیا کو ضرور بہیجیں۔ آشرم میں گو جگہہ کی کمی کے باعث گنجایش نہیں۔ مگر آپ کی کنیا کے لئے خاص طور پر گنجایش نکالی جاوے گی۔ اگر آپ کنیا کو نہ بہیجیں گے تو قصور آپ کا ہوگا۔ میں نہ دوش ہوں۔ آپ کنیا کو بہت جلد روانہ کریں۔ خرچ ماہواری فی کنیا چہہ روپئہ ہوتا ہے۔ اور اگر کسی سبب سے آپ کل فیس یعنی چہہ روپئہ ماہوار نہیں ادا کریں گے تو آپ تحریر کریں۔ میں آپ کی امداد میں یتہا شکتی سہایتا کرنے کے لیے حاضر ہوں؟"

افسوس ہے کہ لکہہ دہاری جی نے۔ نہیں معلوم کیوں میری پراتہنا ابہی تک سویکار نہیں کی اور نہ ہی خط کا جواب دیا ہے۔ تاکہ مہا ودیالہ کے طریق کام پر غلط فہمی نہ پہیلے۔ اس سے یہہ لیکہہ پرکاشت کرتا ہوں۔

دیوراج منیجر

کنیا مہا ودیالہ جلندہر شہر (پنجاب)۔

بلوچستان میں وام مارگ

تحصیل بارکہان کے کئی بڑے بڑے دیہاتوں میں ایک ایک وام مارگیوں کا مندر موجود ہے جن کے

تہانہ پتی اکثر فقیر ہیں۔ جو ہڑکوٹ دہابی کوٹ کے مندر میں نے خود دیکہے ہیں۔ مندر دو دوسرے تیسرے کمرہ کے اندر اور زمین دوز ہو تاریک ہے۔ دن میں روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیوار کے ساتہہ بہیرو اور ہنومان کی مورتیاں بنائی ہوتی ہیں۔ اور ایک آدہ گورو کی سمادہ بہی موجود ہوتی ہے۔ تحصیل بارکہان سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ کے کندرہ (گُفا) ہے جہاں سالانہ کی سنکرانت کو میلہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک ایک میل کے فاصلہ کے لوگ اس جگہہ جمع ہوتے ہیں۔ اس جگہہ کا نام بہتی ہے۔ اس گفا میں ایک فقیر کی سمادہ ہے جس کو مری لوگوں نے جان سے مار دیا تہا۔ گذشتہ سنکرانت کو میں بمقام بارکہان تہا۔ سُنا کہ بہتی پر میلہ ہوگا۔ اور دو تین معززاہلکار بہی وہاں جاویں گے۔ چونکہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہی بارکہان میں مقیم ہے اور معززاہلکاران و ساہوکاران اُس جگہہ موجود ہیں۔ میں بہی وہاں چلا گیا کہ اُن سے کچہہ بات چیت کروں۔ علاوہ دوسرے ہندوؤں کے ایک افغانخیل متمول برہمن مسمی جیا مصر بہی وہاں موجود تہا۔ دوران گفتگو میں جبکہ وہ بتلانے پر اعتراض کرتے تہے۔ کہ اندر کیا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کو کس واسطے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جتلایا گیا کہ جو چیز پوشیدہ کیجاتی ہے اُس میں کرنے والے کو ضرور شک ہوتا ہے۔ کہ یہہ کام اچہا نہیں۔ یا اس میں شک ہے۔ اور ظاہر ہونے پر کچہہ خرابی کا احتمال ہے۔ زیادہ گفتگو کرنے سے وہ لوگ عاری رہے۔ اور دل میں تو اُن کو یقین ہوگیا کہ جو کام وہ کرتے ہیں اچہا نہیں۔ لیکن ظاہراً ہٹ دہرمی سے کہتے رہے کہ ہر ایک کا اپنا اپنا دہرم ہے۔ ایک ہندو نے تو بڑے پریم سے بات چیت کی اور ناواقفیت کے باعث اندہی پیروی کرنا۔ بتلایا اور دہرم کی پیاس جتلائی جس کے واسطے ایک جلد ستیارتہہ پرکاش منگوائی

گئی۔ میلہ کے دوسرے روز گدی والے فقیر صاحب کے جاکر درشن کئے۔ تو اُن کا گلہ گانجہ سے بیٹہا ہوا تہا۔ اچہی طرح بولا نہیں جاتا تہا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ کیا کریں لوگ نہیں چہوڑتے ورنہ وہ ایسی لیلا کو پسند نہیں کرتا۔ یہہ بہی معلوم ہوا کہ ڈیرہ جات کے علاقہ میں بہی اس بد مارگ کا رواج ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کوئی مہاتما اپنا کچہہ سمہ اس علاقہ کی سُدہار میں خرچ کرے اور ویدک دہرم کے امرت اپدیش سے لوگوں کی پیاس کو ٹہنڈا کرے۔

ویدک دہرم کا سیوک مہتہ گیان چند

کیا آریہ سماج ایک زندہ سوسائیٹی ہے؟

یہہ ایک سوال ہے جو کہ ہر ایک آریہ پرش کے دل میں قدرتاً پیدا ہوتا ہے۔ اس سوال کے پیدا ہوتے ہی وہ اپنے دل میں سوچتا ہے۔ لیکن جب تک اس امر کا فیصلہ نہ ہوجاوے کہ ایک زندہ سوسائیٹی کے علامات کیا ہیں۔ تب تک کوئی شخص معلوم نہیں کرسکتا۔ کہ فلاں سوسائیٹی مردہ ہے اور فلاں زندہ۔ جس سوسائیٹی میں بدوں سے نفرت اور نیکوں کی عزت دہرم سے پریم اور ادہرم سے نفرت عالموں کی قدر اور خود غرض لوگوں پر سختی مظلوم و یتیم وغیرہ کی پرورش جن شخصوں نے اس کے واسطے جان قربان کی ہو یا قابل قدر خدمات کی ہوں ان کی بخصوصیت پرسنشا کرکے ان کی یادگار قایم کرنا یہہ علامات پائی جاتی ہوں۔ وہ سوسائیٹی زندہ کہلانے کے یوگیہ ہے اور جو ان اوصاف سے معرا ہو وہ زندہ نہیں کہلا سکتی۔ اب سوال اُتپن ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی یادگار کیا ہوسکتی ہے۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ اس کی یادگار میں کالج کہڑے کئے جاویں۔ سرائے بنائی جاویں۔ فنڈ جاری کئے جاویں۔

میموریل ہال قایم کیے جاویں۔ اِس میں شک نہیں کہ یہہ چیزیں ایک شخص کی یادگار رہ سکتی ہیں لیکن خاص عرصہ کے لیے۔ کیا اگر دیانند کے نام پر کھڑے کیے ہوئے کالج میں مُورتی پوجا یا مانس بھکشن یا کہ اور وید ورودھ سدھانت کا پرچار ہوتا ہو تو وہ کالج دیانند کی یادگار رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ اگر کوئی جاتی کسی رشی کی یادگار قایم کرنا چاہتی ہے تو اُسے لازم ہے کہ اپنے میں سے ایسے آدمی پیدا کرے جو کہ اس رشی کے اصولوں کا پرچار کریں۔ ایسے شخص پیدا کرے جن کا جیون اس رشی کے جیون کا نمونہ ہو۔ پنڈت گورودت سورگباشی سے جب کسی شخص نے مہرشی دیانند کی سوانح عمری لکھنے کے لیے کہا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں طیار کر رہا ہوں اُن کا اس کتھن سے یہہ مطلب نہیں تھا کہ وہ درحقیقت ایک سوانح عمری لکھہ رہے تھے۔ بلکہ یہہ تھا کہ وہ اپنے جیون کو ڈھال رہے تھے جس سے کہ مہرشی کے اصولوں کا خود بخود پرچار ہو۔ ادھم برسر مطلب۔ سوال یہہ تھا۔ کیا آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے یا نہیں۔ یا یوں کہو کہ کیا آریہ سماج دھرم سے پریم اور ادھرم سے نفرت وغیرہ کا ثبوت دیتا ہے اور جن شخصوں نے اس کے واسطے پران ارپن کیے اُن کی واقعی یادگار قایم کی ہے یا نہیں۔ اِس میں سندیہہ نہیں کہ آریہ سماج نے پہلی شرط پر بہت کچھہ عمل کیا ہے۔ لیکن پچھلے حصّہ کے لیے کچھہ بھی نہیں کیا۔ بعض بھائی یہہ اس سوال سے چونک پڑیں گے اور کہیں گے کہ کیا ہم نے گورودت میموریل فنڈ و لیکھرام میموریل فنڈ قایم نہیں کیے۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آریہ سماج نے مہرشی کے پرلوک گمن کے پشچات اسقدر عرصہ میں ترقی کے میدان میں ایک قدم بھی آگے بڑھایا ہے۔ کیا آریہ سماج نے پنڈت گورودت کے بعد کوئی ایسا آدمی پیدا کیا جس نے پنڈت جی کے کام کو ہاتھہ میں لیکر ویدک دھرم کا اپدیش انگریزوں کے کانوں تک پہونچایا ہو۔ افسوس کہ جواب نفی میں ملیگا - آریہ سماج نے کونسا دھرم بیر پیدا کیا۔ جس نے منش ماتر کو اویدک متوں کی خوفناک تعلیم سے بچانے کے لیے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھکر اُپدیش کیا ہو۔ کیا ایک شخص جس نے اپنی جان تک آریہ سماج کے لیے قربان کر دی ہو اور جسکو مرتے وقت بھی آریہ سماج کا خیال ہی دامنگیر رہا ہو۔ اس شخص کی یادگار کے لیے آریہ سماج کا پچاس ہزار روپیہ کی اپیل کرنا۔ اور تین سال کے عرصہ میں کل تیس ہزار روپیہ کا جمع ہونا ثابت نہیں کر رہا۔ کہ ابھی آریہ سماج اِس یوگیہ نہیں کہ اِن اشخاص کی جنہوں نے اِس کی قابل قدر خدمات کی ہوں واقعی قدر شناسی کر سکے۔ کیا پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ کا مکمل ہونا ایک مشکل امر ہے۔ میں نے حساب لگایا ہے کہ اگر ہر ایک آریہ ڈھیلا ہی ہر روز اس فنڈ کے لیے علیحدہ کر دیوے تو یہہ فنڈ ایک سال میں مکمل ہو سکتا ہے اور کسی طرح کی دِقّت بھی محسوس نہیں ہوگی۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ آریہ سماج کی موجودہ حالت بالکل اس شعر کے مصداق ہے۔ ع

> بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
> جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

لیکچرار بنے کھڑے ہوں تو میزیں توڑ ڈالیں۔ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیں۔ لیکن جب عملی زندگی کی طرف دیکھا جاوے تو تین ہی کانے۔ کیا یہہ جاے افسوس نہیں ہے کہ آریہ سماج نے پنڈت لیکھرام کی آخری وصیت کہ "آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پاوے" کی طرف کچھہ دھیان نہیں دیا۔ آریہ سماج کے برخلاف اِسوقت بقول پنڈت کرپارام دو سو کتابیں نکلی ہوئی ہیں۔ لیکن کیا آریہ سماج نے ان کے جواب دینے کا کچھہ بھی پربندھ کیا۔ کیا اگر ایک بھی روح ان دو سو کتابوں سے ستیہ مارگ سے بہک جاوے تو اس کے لیے آریہ سماج ذمہ دار نہیں ہوگا۔ پنڈت لیکھرام کی موت کے وقت یوپی کا یہہ کہنا کہ لیکھرام کے خون کے ایک ایک قطرہ سے ایک ایک لیکھرام پیدا ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوری جوش تھا۔ کیا آریہ سماج کے لیے باعث شرم نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج سے تین برس کے عرصہ میں پچاس ہزار کی معمولی رقم بھی جمع نہیں ہو سکی۔ کیا ہم کرتگھن نہیں بن رہے۔ آریہ پُرشو مہرشی کے اپنے ہاتھہ سے ڈالی ہوئی بُنیاد کو مکمل کرنے میں آلسیہ اور غفلت کو کام میں نہ لاؤ۔ مہرشی کی موت کے بعد کئی ایک پوتر آتماؤں نے اس کے مشن کی تکمیل میں اپنے پران ارپن کیے۔ اور نہ معلوم کیسی قدر آتماؤں کے بلیدان ہونے کی ابھی ضرورت ہے۔ کیا شریمان پنڈت گورودت کا دھرم ارتھہ پران ارپن کرنا اور دھرم بیر پنڈت لیکھرام جی کا تیز خنجر سے پیٹ چاک کرانا اور اُف تک نہ کرنا کیا یہہ وہی آہوتیاں مہرشی کے رچے ہوئے یگیہ کے لیے کافی ہیں۔ آریہ پُرشو دیکھو تو اویدک مت والے ویدک دھرم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے کسقدر جدوجہد کر رہے ہیں۔ کیا جب ہم اُن کی کوششوں کی طرف خیال کرتے ہیں تو ہم نراش نہیں ہو جاتے۔ اُٹھو! اپنے فرائض کو سمجھو۔ اور نمونہ بن کر دکھلا دو کہ ایک سچا آریہ کس طرح دُنیاوی خواہشوں سے بے لاگ اور دُنیاوی مخالفتوں سے بے ڈر ہوکر ویدک دھرم کا پرچار کر سکتا ہے۔ اور ایسے ایسے دھرم بیر پیدا کرو جو پنڈت گورودت و پنڈت لیکھرام کے کام کو ہاتھہ میں لیتے ہوئے اُن کے مشن کو تکمیل تک پہونچاویں۔ اور دُنیا کو دکھلا دیں کہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے۔

آپ کا داس (ودیہ آبادی)

آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ بجاے ۲۴ و ۲۵ اگست ۱۹۰۲ء کے یکم و دوم ستمبر ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔

ستریوں کا یگیوپویت

اخبار آریہ گزٹ مورخہ ۹ اگست میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ماسٹر مرلی دہر جی گوردسپوری کی قلم سے شایع ہوا ہے جس میں یہہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ استریوں کو یگیوپویت کا ادہکار نہیں ہے۔ میں ماسٹر جی کے اعتراضوں کی نمبروار پڑتال کرتا ہوں۔ (۱) ماسٹر جی فرماتے ہیں۔ کہ سوامی جی نے کہیں استری جاتی کے یگیوپویت دہارن کرنے کی ہدایت نہیں لکھی۔ اگر ماسٹر جی نے وچار سے ستیارتہہ پرکاش کو پڑہا ہوتا۔ تو تیسرے سمولاس کے مفصلہ ذیل الفاظ ضرور اُن کی نظر سے گذرتے۔ " نویں سال کے آرنبھہ میں دوج اپنی سنتانوں کا اوپ نین کرکے لڑکوں کو لڑکوں کے گروکل میں اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے گروکل میں بہیجدیویں " کیا اس سے بڑہ کر بہی کوئی سپشٹ پرمان ہو سکتا ہے۔ سنتان شبد سے لڑکے لڑکی دونوں کا گرہن کیا گیا ہے۔ اور واقعی اگر لڑکیوں کا یگیوپویت نہ کیا جاوے تو وہ کسی دہرم یگ میں شامل ہی نہ ہوسکیں کیونکہ لفظ یگیوپویت کے معنے ہی یگ کا پورا کرنے والا ہے۔ اور آریش گرنتھوں میں استریوں کو تمام یگوں میں شامل ہونے کی اجازت صاف دی گئی ہے۔ چنانچہ آپستمبہ شروت سوتر میں لکھا ہے

पत्नी पत्नेजनी गृह्णामि प्र
त्यक्ष्ति पत्नी वसुभ्यो रुद्रे
भ्य आदित्येभ्य इति ॥१२॥
आप० श्रौ० प्र०१२ कं०६

اردہہ پشچم کی طرف کہڑی ہو کر استری یگ کے لئے جل پاتر کو لیکر وسو بہو۔ رودر سے

یہیو آدی منتر اوچارن کرے۔
(پری پاٹہک ۱۲ کانڈ ۵)

پورب میمانسا کا مفصلہ ذیل سوتر بہی اسی بات کو سادہ کرتا ہے کہ استریوں کو یگ کا سمان ادہکار ہے۔

फलवत्तां च दर्शयति ॥

ماسٹر جی نے جو ستیارتہہ پرکاش بار دوم میسر سمولاس کے صفحہ ۳۰ کی سطر ۲۱ و ۲۲۔ اپنی کشش کی پشٹی میں دی ہیں۔ وہاں لفظ یتہا یوگیہ سے یہہ مطلب ہے۔ کہ لڑکیوں کے یگیوپویت کراتے وقت سنسکار کی کئی ایک چہوٹی چہوٹی فروعی باتوں میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً لڑکی کے واسطے یہہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ننگی ہوکر ننگی لوگوں کے سامنے آوے۔ یہہ فروعات کا سوال ہے اصول کا نہیں۔ مہرشی نے یتہا یوگ کا شبد اس واسطے لکہا۔ تاکہ لوگ لڑکیوں کے یگیوپویت کے بارہ میں ایسی چہوٹی چہوٹی باتوں میں تبدیلی کرنے کے مجاز ہوں اور حسب موقع جو کچہہ مناسب حال ہو کرلیں۔

(۲) ماسٹر جی فرماتے ہیں کہ چونکہ سنسکار ودہی اور ستیارتہہ پرکاش میں مہرشی دیانند جی نے جہاں یگیوپویت سنسکار کا ذکر کیا ہے وہاں پر صرف لڑکا یا بالک ہی لکہا ہے۔ لڑکی یا کنیا کہیں نہیں لکہا۔ ماسٹر صاحب یہہ آپ نے خوب دلیل نکالی۔ ہر ایک زبان میں جہاں ایسے فریقین کو بیان کرنا ہو جو کہ تمام پر گہٹیں وہاں پرش جاتی میں استری جاتی کا بہی گرہن ہو جاتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں ایک عام مثل مشہور ہے۔ کہ

Man is mortal

اِس کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ آدمی فانی ہے۔ اِس سے کوئی عقلمند یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ عورتیں امر ہیں۔ اِس قسم کی ہزاروں مثالیں دنیا کی ہر ایک زبان میں ملتی ہیں۔ ———

माता शत्रुः पिता वैरी येन
बालो न पाठितः ।

न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये
बको यथा ॥

نیتی کے اس شلوک میں بال کا شبد صاف پڑا ہے۔ اس شبد کے لفظی معنے بالک یا لڑکے کے ہیں۔ لیکن مہرشی دیانند جی نے اس کا ارتہہ سنتان (لڑکا یا لڑکی) دونوں کئے ہیں۔ اسی طرح پر مفصلہ ذیل منوسمرتی کا ایک شلوک ہے۔

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदाय
हरं पितुः । स्रग्विणं तल्प
आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा ॥
मनु० ३ । ३ ॥

اس کے لفظی معنی اگر لئے جاویں۔ تو صرف لڑکوں کے واسطے ہی سماورتن سنسکار کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے اس کی تشریح میں سنسکار ودہی میں اس کے لفظ لڑکا اور کنیا دونوں کا سماورتن سنسکار ہونا۔ منو جی کے اسی شلوک سے مانا ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ سوامی جی عام بول چال میں پُرش کے شبد سے ہی استری کا بہی گرہن کرلینے کے نیم کو خوب سمجہتے تہے۔ اگر سوامی جی کے بار بار لڑکے ہی کے شبد کے استعمال سے وہی مطلب سمجہا جاوے جو کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے اور جس کی پشٹی ستیارتہہ پرکاش کے اوپر ماتوں سے بہی ہوتی ہے۔ تو رشی واکیہ میں پرسپر ورودہ کا دوش آوے گا۔ کیونکہ جیسے میں پہلے ثابت کرچکا ہوں۔ سوامی جی نے کنیاؤں کو یگیوپویت پہنانے کی سپشٹ اگیا دی ہے۔ (۳) ماسٹر جی کا تیسرا اعتراض ہے کہ سنسکار ودہی صفحہ ۲۰ پر منو مہاراج کا حوالہ دیکر مہرشی لکہتے ہیں کہ یگیوپویت کے لئے آخیر عمر ۲۴ سال ہے۔ استریوں کا وواہ ہی ۱۶ برس کی عمر میں ہو جاتا ہے۔ تو کیا یگیوپویت وواہ کے پیچہے ہوگا۔ آخر میں لوبدن ہے کہ یگیوپویت دہارن کرنے کا مناسب وقت ۸ یا ۱۱ برس کی عمر میں ہے۔ اگر کوئی ۲۴ سال کی عمر میں

کرتا تھا تو اس کو سخت پرایشچت کرنا پڑتا تھا - اگر
آپ کی بات کو مان لیا جاوے تو یہاں منو جی کے
واکیہ پر بھی یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ گرہست
آشرم اور برہمچریہ آشرم کا ایک ہی سمے پر آرمبھ
ہونا سے رہنا نا ممکن ہے - لیکن اس میں دو باتیں
قابل غور ہیں - ایک تو یہہ کہ ۱۶ برس کی عمر تک استری
کے لئے کم سے کم برہمچریہ ہے اُتم برہمچریہ ۲۴ سال
کی عمر تک ہے - دوسرے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا
ہوں - ۲۴ برس کی عمر میں یگیوپویت کرنا مریادا
انکول نہیں ہے - صرف خاص حالتوں میں یگیوپویت
کے اتنی بڑی آیو میں ادہین و دھارن کرنے کی
آگیا ہے - اس میں استریوں کے واسطے خود ہی انکی
برہمچریہ کا لحاظ رکھکر یگیوپویت کے لئے مناسب حد
قائم ہو سکتی ہے - جیسے اشولاین سوتروں میں آیا ہے

समानं ब्रह्मचर्यम्

یعنی استری پرش تو سمان برہمچریہ کا ادھکار
ہے - اس سے ۱۶ و ۲۵ کی نسبت سے مراد لی جا سکتی
ہے - نہ کہ یہہ کہ جتنے برس تک لڑکا برہمچاری رہے
اتنے عرصہ تک لڑکی بھی برہمچارنی رہے -

(۵) استر جی کا پانچواں اعتراض یہہ ہے - کہ
استریوں کو اُن کا علیحدہ علیحدہ ورن جتانے کے
لئے مونج - دہنش اور سن کی تگڑی بندھا کر
لنگوٹی بندھانا بالکل بیہودہ ہے - میں نہیں سمجھتا
کہ جو بات لڑکوں کے لئے بیہودہ خیال نہیں کیجاتی
وہ کنیاؤں کے لئے کیوں بیہودہ قرار دی جاتے
اس میں بیہودہ پن اور پاپ کیا ہے -

(۶) استر جی کا چھٹا اعتراض یہہ ہے کہ وواہ
کے بعد استری کو یگیوپویت کی کوئی ضرورت ہی
نہیں کیونکہ اُس کا ورن اُس کے پتی کے ورن
سے ہی جانا جاتا ہے - برہمن کی استری برہمنی
اورشیہ ہوگی - اول تو یہہ بھی غلط ہے کہ برہمن
کی استری ضرور ہی برہمنی ہو - کیونکہ مہرشی منو
جی لکھتے ہیں کہ اُتم استری نانا پرکار کے رتن آدی

جس دیش میں نشا جس جاتی سے ملیں گرہن کر لینی
چاہئے - اور ایک اور شلوک میں بھی کہتے ہیں - کہ
براہمن - براہمنی - کشتریہ - ویشیہ اور شودرا
ان چاروں سے وواہ کر سکتا ہے - ایسی حالت میں
استریوں کے ورن کی پہچان کیسے ہوگی - اور لوگ
دوہا رہیں بھی یہہ بالکل بیہودہ معلوم ہوتا ہے
کہ دو منش امتحان پاس کریں اور ڈگری ایک
ہی کے پاس ہو - اگر استری کو اپنا ورن کسی کو
جتلانا ہو - تو وہ کیا ہر وقت اپنے پتی کو ڈھونڈتی
پھرے گی - اور جو استریاں بالکل بیاہ ہی نہ
کرائیں گی اُن کے ورن کی کیسے پہچان ہوگی - کیا
وہ ہوا استریوں کا ورن سنکر ہو جائیگا ؛

(۷) استر جی کا ساتواں اعتراض یہہ ہے کہ
جس طرح پر انگریزوں میں استری کی پہچان شوہر
کے نام کے پیچھے مسز لگا دینے سے ہو جاتی ہے -
اسی طرح بغیر یگیوپویت کے استری کا ورن جانا
جا سکتا ہے - یہہ مثال بالکل بے تعلق ہے - جب
ہم مسز رابرٹس (Mrs. Roberts)
شبد وچارن کرتے ہیں - تو ہمیں کیول یہی پرتیت
ہوتا ہے کہ فلاں استری رابرٹ صاحب کی پتنی ہے
اس سے یہہ ہرگز نہیں پتہ لگتا کہ وہ کس ورن کی ہے
اور اس کی ودیا آدی کتنی ہے

(۸) استر جی کی آٹھویں دلیل یہہ ہے کہ استری
کی جسمانی حالت ہی یگیوپویت کے لائق نہیں ہے -
اس دلیل سے ہندوپن کی بو آتی ہے - کیا استر
جی کا یہہ مطلب ہے کہ استریاں اپوتر ہیں - اگر یہہ
ہے تو بڑا شوک ہے - کیونکہ یہہ بات ویدک سدّھانتوں
کے سروتھا ورودھ ہے - اگر استریاں اپوتر
ہوتیں - تو ویدوں اور شاستروں میں رگوید
آدی ایشوری پرم پوتر بانی کے پڑھنے پڑھانے اور
اُپدیش کرنے کا ادھکار اُن کو کیوں دیا جاتا ؛
اپالا اور لوپامدرا ودشی دیویاں ویدوں
کی رشی کس طرح بن سکتیں - دیکھئے رشی مہرشی

کیا فرماتے ہیں -

पतीन्व ॥

یہہ لاٹیائن شروت سوتر کا پرمان ہے - اس کا
یہہ ارتھ ہے کہ پتنی بھی سام وید کا گان کرے -

वैवाहिको विधिः स्त्रीणां स-
स्कारो: पति सेवासो गृहाच
वैदक: ग्निपरिक्रिया स्मृ
तः ॥ ॥ ॥ ॥

یہہ منو سمرتی کا شلوک ہے - اس کا ارتھ یہہ ہے
کہ وواہ - یعنی سیوا - گرو کل واس - گرہ آشرم -
اور اگنی ہوتر استری کے لئے ویدک ہیں -
پتنی شبد کا ارتھ نروکت میں مفصل ذیل لکھا ہے

पत्युनों यज संयोगा

یعنی جو یگیہ میں پتی کے ساتھ شامل ہو وہ پتنی
ہے - جب استریوں کو ہر یگیہ کا ادھکار آدی ویدوں
کے سدرش دیا گیا ہے اور یگیہ جیسے پوتر اوسر میں
پر اُن کا اوپستھت ہونا نہایت ضروری خیال
کیا گیا ہے تو پھر یہہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ
استریاں اپوتر ہیں -

(۹) استر جی کی نویں دلیل تو غضب کی ہے
آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ استریاں کمر اودھپاتی
کو جہاں یگیوپویت پہنا ہوا ہوتا ہے ننگی
کر کے نہیں نہا سکتیں - اس لئے اُن کو یگیوپویت
کا ادھکار نہیں - استر جی نہانے کے لئے غسل
خانے ہوتے ہیں - کیا استریاں وہاں نہیں نہا
سکتیں - دوسرے یگیوپویت کپڑوں کے اوپر
پہننا چاہئے - نہ کہ نیچے پہن کر صرف نہاتے وقت
ہی اُسے دکھلانا چاہئے - یہہ آجکل کا طریقہ ہے -

(۱۰) استر جی کا خیال ہے کہ آرش گرنتھوں میں
کوئی ایسی مثال نہیں ملتی - لیجئے استر صاحب
پرمان بھی حاضر ہیں - اگرچہ سوتروں میں جن کے
کہ سوامی جی مہاراج نے سنسکار ودھی میں جا بجا
حوالے دئے ہیں - صاف لکھا ہے

प्राहृतां यज्ञोपवीतिनी म

(۱) قصبہ شہزادپور ضلع انبالہ میں پنڈت بدھ چندر جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۸ اگست سے ۵ اگست تک متواتر تین دن تک ویاکھیان دیے۔ جن کا پربھاؤ قصبہ نواسیوں پر جو آریہ سماج کے نام سے دُور بھاگتے تھے۔ اُتّم ہوا۔ اِنھیں دیولوں نے ویاکھیانوں میں بجائے پریم پوروک پرشن اُتّر بات سنترا رتھ کرنے کے شور و غل مچایا مگر کچھ پیش نہ گئی۔ اور عوام پر اُن کی پول کھل گئی۔ مہاشہ پرسرام جی نے پرچار کی مدد دی جس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا اُن کی مشکور ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ آگے مہاشہ اِس قصبہ میں شیگھر آریہ سماج ستھاپت کرنیکی کوشش کرینگے۔

ریاست لس بیلہ۔ لالہ رامداس جی منتری آریہ سماج تحریر فرماتے ہیں کہ ملک رام کشن جی سماجک نیموں کے ورودھ چلنے کے باعث سماج سے علیحدہ کئے گئے۔ اور حسب ذیل نیا انتخاب عہدہ داران کا ہوا۔ ڈاکٹر لبھ شنکر دیال جی پردھان۔ لالہ رامداس جی منتری و پستکا دھیکش۔ لالہ چیتند اس جی خزانچی منشی گوکل چند ممبر انترنگ سبھا۔

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۱۶ء کو بروز ہفتہ و اتوار ہونا نشچت ہوا ہے۔ آریہ بھائی شریک جلسہ ہو کر اُتسو کی رونق کو بڑھائیں۔

حکیم سنت رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان آج کل سنٹرل انڈیا میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں میں حکیم جی ریاست دھار میں تھے۔ جہاں اُن کے کئی ویاکھیان سماج مندر میں دھوم دھام سے ہوئے۔

جھنگ۔ افسوس کہ لالہ رام لعل جی سبھاسد آریہ سبھاسد آریہ سماج کے ۱/۲ ۱۴ سالہ لڑکی کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ویدک ریتی انوسار لالہ شنکر داس جی بی اے نے کرایا۔ اگرچہ مخالفت کی امید بہت کچھ تھی مگر سناتنی بھائیوں نے آریہ بھائیوں کا دڑھ نشچہ دیکھکر چوں تک نہ کی۔

پرماتما پسماندگان کو شانتی دے۔

دہلی میں مہامنڈل کے مقابلہ پر آریہ دودوالوں کے اُپدیش خوب دھوم دھام سے ہوئے جنکا پربھاؤ اُتّم ہوا۔

جلندھر شہر کے آریہ بھائیوں نے رکشابندھن کے دن لالہ رام کرشن جی پردھان سماج بڑا کی گرہ سے پراتہ کال سات بجے نگر کیرتن شروع کیا۔ اور شہر کے خاص خاص بازاروں میں سے ہوتے ہوئے نو بجے کے قریب سب بھائی مینہ میں بھیگے ہوئے شانتی سروور پر پہنچے۔ جہاں سنان دھیان کے بعد یگیوپوت دھارن کئے گئے اور سماج مندر میں ہون کیا گیا۔ اب کے پریتی بھوجن موقوف رہا۔

کیتھل بابو جا کمرات جی سٹیشن ماسٹر منتری سماج کی تبدیلی کوئٹہ کو ہو جانے کے باعث آریہ سماج کیتھل کے ادھیکاریوں کا انتخاب عام جلسہ میں حسب ذیل ہوا۔ لالہ اروڑ سنگھ جی پردھان۔ لالہ لوبت رائے جی اُپ پردھان۔ لالہ تلسی رام جی منتری۔ لالہ بسنت لعل جی اُپ منتری۔ لالہ پربھو دیال جی کوشادھیکش۔ لالہ شردھا رام جی پستکا دھیکش۔

پٹیالہ شری مان سوامی سیتانند جی نے بتاریخ ۲۲ ساون سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں دھرم اُپدیش دیا۔ ۲۳ ساون کو خاص وگیاپن دیا جاکر اُن کا جین مت پر ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان سے پورو جینیوں سے سوامی جی کی قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی۔ تمام پرشنوں کا سوامی جی نے خاطرخواہ اُتّر دیا۔ اِس بات چیت اور ویاکھیان کا شہر واسیوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اور لوگوں کو جین مت کی پول معلوم ہوگئی۔ ۲۴ ساون کو پھر سوامی جی کا ویاکھیان ایشور پراپتی پر ہوا۔ پٹیالہ سے سوامی جی انبالہ سماج میں پرچار کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہاں سے پرچار کرتے ہوئے شملہ سماج کے واشک اُتسو میں شامل ہونگے۔

دھرم سالہ چند ہفتوں سے ڈاکٹر بدھ سین جی کے مکان پر آریہ بھائی پرلوار سہت اکیتر ہو کر ہون دیکھنوں کے بعد پیار تھنا اُپاسنا کرکے ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ کرتے ہیں۔

لائلپور آریہ سماج نے بارہ رہتیہ سکھوں کو شدھ کرکے آریہ دھرم میں پرویشٹ کیا۔ ہندو و سکھوں کی طرف سے سماجک لوگوں کی سخت مخالفت ہو رہی ہے مگر آریہ بھائیوں کی دڑھتا کے سامنے اُن کو ضرور نیچا دیکھنا پڑے گا۔

تاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۱۶ء کو لالہ گوپال سنگھ جی اور سیر فتح گڈھ کی پتری بدھو کا انتیشٹی سنسکار مہاشہ بھگوان داس جی شاستری نے پورن ویدک ریتی انوسار کرایا۔

رامنگر ضلع گوجرانوالہ کی پال سندھا سبھا ماسٹر لچھمن داس جی ہیڈ ماسٹر کے اُدیوگ سے اچھی اُنتی کر رہی ہے۔

نواں شہر ضلع جلندھر میں لالہ دُرگا دت جی سبھاسد آریہ سماج کی پتری کا بواہ سنسکار پنڈت سری پت اُپادھیائے کنیا مہاودیالہ نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔

آریہ سماج کپورتھلہ دن بدن اُنتی کر رہا ہے۔ اِن دنوں مہاشے بسا کھی رام ودیارتھی وہاں پرچار کر رہے ہیں۔ **جلندھر** ۱۲ اگست کے نیتیا نیمتک جلسہ میں پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا اور کتھا کی اور لالہ وزیر چند جی نے ابھیمان پر اُپدیش دیا۔

جواب طلب پرشن

پرشن نمبر ۱ - ستیارتھ پرکاش اُردو - صفحہ ۲۸ سطر ۱ "باقی جو بارہ دن رہیں اُنہیں سے گیارہویں یا تیرہویں رات کو چھوڑکر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل اچھا ہے" گیارہویں اور تیرہویں رات میں ہمبستری سے کیا نقصان ہوتا ہے - یا کیوں منع ہیں - اگر ہو سکے تو جواب کسی شاستر کے حوالہ سے ہونا چاہیئے -

پرشن نمبر ۲ - ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳ سطر " اس کے بعد " دہرم راج " یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پُن کے مطابق جنم دیتا ہے "

(**الف**) مخنث کا جنم بھی پاپ پُن کے مطابق پرمیشور دیتا ہے یا نہیں :-

(**ب**) اگر مخنث پاپ پُن کے مطابق جنم پاتا ہے تو پہلے مخنث کا جیو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے یا عورت کے جسم میں ؟

(**ج**) اگر مخنث بوقت ہمبستری رج اور ویرج کے برابر ہونے پر بنتا ہے تو وہ جیو جس کا جنم مخنث کا ہوا ہے - اگر ہمبستری کے وقت برابر حیض اور ویرج نہ ہوتا تو کیا جسم اختیار کرتا -

(**د**) اگر ہمبستری سے پہلے جیو مرد کے جسم میں مرد کے اعمال کے مطابق داخل ہے - اور بوقت ہمبستری حیض اور ویرج برابر ہے تو مخنث پیدا ہوگا - یا مرد اگر مخنث پیدا ہوگا تو ایشور کا نیم ٹوٹے گا - اور مخنث نہ پیدا ہوگا تو ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۴۳ سطر ۸ میں فرق آوے گا -

پرشن نمبر ۳ - سنسکار ودھی صفحہ ۳۰ میں لکھا ہے - کہ " رتو کال ۱۶ دن تک ہے - اور ان میں پورن ماشی اماوس - چتردشی - اشٹمی آدی میں تو سماگم یعنی ہمبستری نہ کرے " ہمبستری کرنے میں کیا نقصان ہوتا ہے -

پرشن نمبر ۴ - سنسکار ودھی صفحہ ۳۲ سطر ۲۲ - " جن کو پُتر کی اچھا ہو - وے چھٹی و آٹھویں و دسویں و بارہویں و چودھویں و سولھویں یہ چھ راتیں رتو دان میں اُتم جانے پرنتو ان میں بھی آخر دو سریشٹ ہیں - اور جن کو کنیا کی اچھا ہو وے پانچویں و ساتویں و نویں - پندرھویں یہ چار راتیں اُتم جانے " اوپر جو لکھا ہے وہ مانا کہ ٹھیک ہے مگر پھر سنسکار ودھی صفحہ ۳۴ کے پڑھنے سے پُرش کے ادھک ویریہ ہونے سے پُتر اور استری کے آرتو ادھک ہونے سے کنیا تلیہ ہونے سے نپنسک پُرش و بندھیہ استری کہیں اور الپ ویریہ سے گربھ کا نہ رہنا یا رہ کر گر جانا ہوتا ہے " ایسا لکھا ہے - اگر ایک شخص پُتر کی اچھا کے واسطے مقررہ تاریخوں میں ہمبستری کرتا ہے اور اس کا ویریہ کم ہے - تو ایسی حالت میں لڑکا پیدا ہوگا یا کنیا - اگر کنیا پیدا ہوگی تو صفحہ ۳۲ سنسکار ودھی کے برخلاف ہوگا - اگر لڑکا پیدا ہوگا تو سنسکار ودھی صفحہ ۳۴ کے خلاف ہوگا ‒ **پرشن (۵)** ویریہ کی زیادتی یا کمی ہونے پر لڑکا یا لڑکی پیدا ہوتی ہے - یا پورولے کرموں کے آدھین مقررہ[۲] تاریخوں پر ہمبستری ہونے پر لڑکا یا لڑکی پیدا ہوتی ہے - ویریہ یا رج کے کم یا زیادہ ہونے پر - اور ایسا ہی مخنث پورولے کرموں کے آدھین پیدا ہوتا ہے یا ویریہ - رج رتو کے برابر ہونے سے پر ‒

ویدک دہرم کا سیوک

میاداس - کوٹ مومن

فہرست چندہ جو لالہ رامداس جی منتری آریہ سماج ست سنگ بہلہ کے اُدیوگ سے جمع ہوا ‒

نمبر شمار	نام اشخاص چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
(۱)	منشی گوکل چند جی......	عقہ	صہ	×	ے	عہ	.
(۲)	لالہ چیتنداس جی......	عقہ	عقہ	×	×	للعہ	.
(۳)	ڈاکٹر بشیشر دیال جی......	عقہ	×	×	×	عقہ	.
(۴)	بدرے خان........	×	×	عقہ	×	عقہ	.
(۵)	ماتا رامداس منتری......	×	×	عقہ	×	عقہ	.
(۶)	دہرم پتنی رامداس منتری..	عقہ	×	×	×	عقہ	.
(۷)	گل محمد سپاہی........	×	×	عقہ	×	عمر	.
(۸)	دل مراد سپاہی........	×	×	عمر	×	عمر	.
(۹)	ملکھا بیداس........	×	عمر	×	×	عمر-	.
.	میزان کل	۵ہ	۸ہ	۶ے	۳ے	۲۵عہ	.

وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور

لالہ پرشوتم لال راجپال وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور۔ اشخاص گرامی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ۳۱ جولائی تک مفصلہ ذیل رقومات انسٹی ٹیوٹ کو عنایت فرمائیں :-

نام اشخاص	تعداد رقم
لالہ ہرکشن لال صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا	۱۵
رائے بیشن داس صاحب لاہور	۳۵
لالہ منشی رام صاحب وکیل جلندھر	۱۰
لالہ لالچی رام صاحب سٹور کیپر کراچی	۲۵
رائے پنڈت نیاردھن صاحب ٹھیکہ دار لاہور	۱۰۰
لالہ دھرم داس سدھی صاحب وکیل لاہور	۱۰
رائے بہادر مسٹر جسٹس پرتولچندر چٹرجی صاحب (براتی وظیفہ) ..	۲۱۲
لالہ گا گرمل صاحب آنریری مجسٹریٹ رائے بہادر امرتسر	۱۰۰
کنور سوجیت سنگھ صاحب تحصیلدار اعظم جلندھر	۳۰۰
لالہ رام کشن صاحب پلیڈر	۵۰
پنڈت چوند لال صاحب۔ رئیس	۱۵
لالہ رلیا رام صاحب پلیڈر	۱۰
پنڈت دیوی چند صاحب پلیڈر ...	۵۰
لالہ رلدو رام صاحب ٹھیکہ دار ...	۶
رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ اے	۳۰
لالہ بھجرائو ٹھاکر داس صاحبان	۲۰
ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ورد آبہ میڈیکل	۸
میزان کل	۹۴۱

اشتہارات

ضرور پڑھیے

کلکتہ سے ایورویدک شاستر میں سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن کا مشہور و معروف ایورویدک وشنو اوشدھالہ۔

شہر راولپنڈی۔ پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے۔ جہاں ایورویدک مطابق ادویات تیار کیجاتی ہیں۔ جب سے یہہ اوشدھالہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں۔ جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لاعلاج خیال کرکے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اِس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں۔ باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کیجاتی ہے جو فایدہ کے بغیر کبھی نہیں رہتی۔

(۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ (۳) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کی جاتی ہے جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت اس کے استعمال سے مغز کی کمزوری اور ہر طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں منی کو صاف کرکے طاقتور کرتا ہے۔ طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت گھرت استعمال یک ماہ (سے) ۔

رتی بلاس۔ اس کے استعمال سے بیس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت دوائی استعمال یک ماہ تین روپیہ (سے)

شواس کٹھار۔ اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے فایدہ اٹھایا ہے۔ قیمت دوائی۔ ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ (سے)

بشم جور انتک۔ اس کے استعمال سے سب قسم کا پرانا بخار دور ہو جاتا ہے۔ گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہونچ چکا ہو اس دوائی سے جاتا رہتا ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فایدہ اوٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ ایک ماہ کے لئے دوائی کی قیمت صرف تین روپیہ (سے)۔

برہمی گھرت۔ یہہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے۔ دماغ کی ساری خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور بانجھ عورتوں کے لئے بہت فایدہ بخش ہے۔ طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کو اس گھرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف تین روپیہ (سے) ۔

دوائی ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے :-

کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری
کوی رتن راولپنڈی

۱۵/۱۲ بواہ کی ضرورت ۱۹/۱۲

میں کسی آریہ کنیا سے بواہ کرنا چاہتا ہوں۔ عمر میری ۲۵ سال کی ہے ورڑھ آریہ ہوں۔ آمدن ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ کنیا آریہ بھاشا جانتی ہو اور سوشیلا ہو۔ میں خود ذات پات کے بندھن کو نہیں مانتا۔ اگر لڑکی والے ضرورت محسوس کریں تو اس لئے لکھہ دیتا ہوں کہ میں اروڑہ انساد ہی ہوں۔ سنسکرت بھاشا قدرے جانتا ہوں۔ باقی حالات بذریعہ خط وکتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ **المشتہر** گوپالداس اسسٹنٹ ٹیچر ہائی سکول چھاونی ملتان

۱۶/۱۲ فخر پنجاب تحفہ لدھیانہ ۲۰/۱۲

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کے لئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں **المشتہر** ماسٹر نبی بخش واحمد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ ؎

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی لاہور

۱/۱۲ ۲۵/۱۲

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھراداس پوری یہ دیرابیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار ولیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ عیال اصحاب کے لئے علیحدہ با پردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش وخوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ - درجہ دوم ۸ - درجہ سوم ۸ - مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے منیجر سے خط وکتابت

کہئے گا ؎ **المشتہر**
منیجر ہندو ہوٹل لاہور (پنجاب)

۱۹/۱۲ ودھوا کے لئے ضرورت ۱۹/۱۲

میرے ایک مہربان جو قوم دکھنا (اروڑہ) سے ہیں۔ ملازم سرکاری ہیں تنخواہ ۶۵ روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ پنشن کا حق بھی ہے۔ ایک اچھے مشہور خاندان سے ہیں۔ عمر تقریباً ۲۶ سال ہے صحت بدنی اچھی ہے۔ ایک ودھوا کے ساتھہ شادی کرنا چاہتے ہیں جو نوجوان ہو اور سوشیلا ہو۔ خط وکتابت حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہئے
المشتہر نہارو لعل چاولہ سیکنڈ ماسٹر بھرا نزہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیلخان

۱۹/۱۲ بر کی ضرورت ۱۹/۱۲

ایک ۱۴ سالہ براہمن لڑکی کے لئے ایسے بر کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس سال سے پچیس تک ہو۔ تندرست برسر روزگار ہو۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ سے ہونی چاہئیں ؎ **المشتہر** رام سرن داس نانگا ایجنٹ چھاونی نوشہرہ

۱۹/۱۲ ضرورت ۲۳/۱۲

ایک نوجوان آریہ کھتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری اتھوا بدھوا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات مجھہ سے دریافت فرماویں۔ خط وکتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے ؎

المشتہر
گنیش داس ورما سبھاسد دیو سماج سیالکوٹ - (پنجاب)

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۹ ربھادوں سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۲۴ راگست سنہ ۱۹۰۰ء بجلنہ ہر شہر | نمبر ۲۰

سنسار کی گتی

تہذیب عیسائیت نے پھیلائی یا شراب نے

آجتک یوروپ اور امریکا کے عیسائی پادری ہی شور مچاتے ہیں کہ دُنیا میں تہذیب عیسائی مذہب نے پھیلائی ہے۔ برخلاف اسکے گو چند ایک محقق یوروپین سنسکرت دانوں نے یہ مان لیا تھا کہ آریہ ورت میں تہذیب کا زمانہ اُس وقت عروج پر تھا جبکہ یوروپین قوموں کے بزرگ پتوں سے اپنی برہنگی کو ڈھکتے تھے تاہم باوجود دین عیسوی سے مُنکر ہونے کے بھی اُن کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا کہ آریہ ورت کے علاوہ دیگر حصہ جات دُنیا کو مہذب بنانے کی بزرگی عیسوی دین سے چھین لیجاوے لیکن لنڈن کا اخبار "سپکٹیٹر" اپنا نیا مسئلہ پیش کرتا ہے۔ اُس کا دعویٰ ہے کہ دُنیا میں تہذیب پھیلانے کا کام دین عیسوی نے نہیں کیا بلکہ شراب نے کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ دین عیسوی کو بھی اسی لئے فروغ ہوا کہ اُس میں مسیح کی یادگار کو قایم رکھنے کے لئے بھی شراب کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ اِس اخبار کا دعویٰ ہے کہ انسانوں کو جو کچھہ قابل وقعت چیزیں ملی ہیں وہ اُنہیں قوموں سے جو شراب کا استعمال کرتی ہیں۔ وہ لکھتا ہے "شراب پینے والی قوموں نے نہ صرف دُنیا کو فتح ہی کیا بلکہ اُسے بااخلاق بنا دیا۔ یہودی شراب پینے والے تھے اور اُنہوں نے ہمیں وحدانیت اور کرشچانیٹی دی یونانی شراب پیتے تھے۔ اور اُنہوں نے ہمیں علم ادب اور ہُنر و دئے (قدیم) روما والے پیتے تھے اور اُنہوں نے ہمیں قانون دیا۔ ٹیوٹن بہت زیادہ پیتے تھے اور اُنہوں نے آزادی کی زبردست خواہش دی" اور خاتمہ پر یہہ نیا مسئلہ نکال پوچھتا ہے "وہ وہ قومیں جنہوں نے شراب سے پرہیز کیا یعنی ہندو وغیرہ اب انہوں نے کیا کیا جو اُن کی رقیب شرابی قوموں کے بخشے ہوئے

فائدوں کا مقابلہ کر سکے؟" جب ایسے خیالات لنڈن میں کام کر رہے ہیں تو کیوں نہیں تمام ٹمپرینس سوسائٹیوں کو یکلخت بند کر دیا جاتا۔ مبادا وہ انگریزوں کو پرہیزگار بنا کر تہذیب کا خاتمہ کرا بیٹھیں۔ دُنیا عجیب الخلقت انسانوں سے بھری ہے اور جبتک اسی طرح کے منطق سے کام لیا جاویگا تب تک کروڑوں انسان امیروں اور طاقتوروں کے ظلم سے تنگ آئے ہوئے بدستور اپنے آہ و نالہ کی آواز پرمیشور تک پہونچانے کی کوشش کیا کرینگے۔

چینی اندھے ہو رہے ہیں

روس کے برخلاف ایک حد پر دھاوا کرنا اور دوسری حد پر دُنیا کی تمام طاقتوں کے ایلچیوں کی جان پر خطرہ میں ڈالنا ظاہر کر رہا تھا کہ چینی اسوقت دیوانہ پن میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ گو چینیوں کی اسوقت کی جدّ و جہد اور بہادری نے ثابت کر دیا ہے کہ اُن کی نسبت جو کچھہ اتہام بزدلی وغیرہ کا یوروپین سیاح یا پولیٹکل افسران لگاتے تھے۔ وہ سب تعصب پر اور پالیسی کا نتیجہ تھا۔ تاہم اِس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ چینی لوگ اِسوقت انتظام اور ترتیب کے ساتھہ کام کرنا بالکل نہیں جانتے۔ روس نے بجائے جگہہ چھوڑنے کے اُلٹے علاقے سر کرنے شروع کر دئے ہیں۔ اور گو یوروپین طاقتوں کے ایلچی اور اُن کے متعلقین اب تک خطرہ میں پڑے ہوتے ہیں۔ تاہم کل طاقتوں کا مجموعی زور پیکن کی طرف روانہ ہونا ظاہر کر رہا ہے کہ چین کی سلطنت کچھہ دِنوں کی ہی مہمان ہے ہم جانتے ہیں کہ بیرونی دُنیا کی خبروں سے بیخبر چینی اکثر اوراُن کے حامی بے رحمی سے بدیسیوں کے گلے کاٹنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور جسوقت چین کے جنگ کے مفصل حالات سے آگاہی ہوگی تو ممکن ہے کہ چینیوں کی خونخوار سپرٹ سے دُنیا کانپ اُٹھے۔ لیکن باوجود اِن تمام واقعات کے بھی دور اندیش لوگ اِسوقت بھی یوروپین طاقتوں کا ہی تصور بتلاتے ہیں۔ اُن کی رائے ہے کہ یوروپین قومیں اگر چاہیں تو اِسوقت

بھی آنیوالی آفت کو ٹال سکتی ہیں۔ لیکن زر۔ زن اور زمین کی ہوس نے ہی آجتک دُنیا کو تباہ کیا ہے اور جب چین سی سرزمین کا سوال درمیان ہو تو کون انسان ہے جو دھرم یا رحم کا خیال کر سکتا ہے۔

ہم نے تہذیب سے بھی اُلٹا سبق لیا

پراچین کال میں بھارت ورش کے اندر راجے مہاراجے تک کام کرنے سے جی نہیں چراتے تھے۔ صنعت اور ہُنر انسان کا زیور سمجھا جاتا تھا۔ انگریزی تہذیب سے ہم نے جہاں دُنیاوی عیش و آرام کے اندر رہنا سیکھا وہاں ساتھہ ہی اِنکے یوروپین قوموں کی جفاکشی کی عادت کو اپنے اندر جذب نہیں کیا۔ سلطنت جرمنی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ولیعہد سے لیکر ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کی رعیت تک ہر ایک شخص کوئی نہ کوئی مفید ہُنر ضرور سیکھتا ہے اور یہی وجہہ ہے کہ اسوقت جرمنی کے کارخانوں کا دُنیا بھر کے کارخانے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ برخلاف اِسکے ہمارے ملک میں سرکاری نوکری سب سے بڑھکر قابل فخر سمجھی جاتی ہے۔ اور پڑھے لکھے آدمی صنعت اور حرفت کا کام سیکھنا اپنے لئے باعث بے عزتی سمجھتے ہیں۔ اِس وقت جبکہ صنعت اور حرفت کے سکولوں کے کھولنے کیطرف عام توجہہ ہو رہی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ تعلیمیافتہ اصحاب اپنے بچوں کو صنعت اور کاریگری کی تعلیم دلا کر اچھی مثال قایم کرنے میں ہرگز دریغ نہ کرینگے۔

سرکاری درسگاہیں اور مذہبی تعلیم

اِس امر پر مدت سے زور دیا جا رہا ہے کہ سرکاری مدرسوں میں مذہبی تعلیم نہ ہونیکی وجہہ سے ہمارے نوجوان ناستک اور دہریئے ہو جاتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ وقت کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا رہا ہے۔ کہ جس ملک میں بیشمار مذاہب ایک دوسرے کے صریح مخالف موجود ہوں اُسجگہہ مذہبی تعلیم کا انتظام گورنمنٹ کا اپنے ذمہ لینا بہت ہی خطرناک ہے۔ حکام وقت خود عیسائی ہیں اُنسے زیادہ تعداد جینیوں کی ہے۔ اُن سے زیادہ محمدی ہیں۔ اور سب سے زیادہ ہندو ہیں۔ اِن کے علاوہ آریہ سماج۔ برہم سماج

اور دیگر بہت سے فرقے ہیں جنکا ایک دوسرے کے سدھانتوں سے بہت کچھ اختلاف ہے۔ ایسے حالات کی موجودگی میں مذہبی تعلیم کا انتظام نہ کرنیکی وجہ سے گورنمنٹ وقت پر کسی قسم کا الزام قائم نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی مذہبی تعلیم کا ابھاؤ ہر ایک فہمیدہ آدمی کو قابل افسوس معلوم ہوتا ہے۔ حال میں مسٹر سجان کی صاحب بہادر (سابق ڈپٹی کمشنر پنجاب) نے شہر لنڈن کی ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن میں ایک مضمون پڑھا جسمیں انہوں نے بیان کیا کہ پرمیشور کی ہستی اور اُس کے اخلاقی انتظام کی نسبت ہر ایک گورنمنٹ سکول میں تعلیم لازمی ہونی چاہئے۔ سپیچ ختم ہونے پر حاضرین کی رائے عموماً یہہ تھی کہ مذہبی تعلیم میں برٹش گورنمنٹ کو کچھ بھی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی اسکے یہہ تاکید کی گئی کہ ہر ایک مذہب کے لیڈروں کو اپنے مذہب کی تعلیم کا خود انتظام کرنا چاہئے۔ ہم نے معتبر ذریعوں سے سُنا ہے کہ اس وقت پنجاب کے سررشتہ تعلیم کیطرف سے مذہبی سوسائٹیوں کو اختیار ملیگا کہ وہ اپنے خیالات کے لڑکوں کو اُپدیش کرانے کیلئے اپنے اپدیشک بھیج سکیں۔ ہم نے یہہ بھی سُنا ہے کہ اخلاقی گیتوں کا گانا بھی مدرسوں میں رائج کیا جاویگا لیکن ہمارے خیال میں ان باتوں سے کچھ بھی مطلب براری نہیں ہو سکتی۔ انگریزی اور دُنیاوی تعلیم کے دن بھر کے اثر کو آدھ گھنٹہ کا اُپدیش دور نہیں کر سکتا ہمیں دیگر فرقہ جات و مذاہب سے اسوقت مطلب نہیں ہے لیکن ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آریہ پُرش اپنی سنتانوں کو پورن آریہ بنانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے لازمی ہے کہ سررشتہ تعلیم کے ان تجربوں کا انتظار نہ کرتے ہوئے گُروکل کو امر واقع بنا دیں اور اُسی طریقہ پر اپنے بچوں کو تعلیم دلوا کر اسوقت کی کمی کو پورا کریں۔

کیا یتیموں کیلئے واقعی کام ہو رہا ہے

اخباروں میں ملک کے متوسط اور راجپوتانہ کے قحط زدہ یتیموں کیلئے درد ناک اپیلیں شایع ہوتی رہی ہیں اور آیندہ کے لئے ہوتی جائیں گی۔ یتیموں کی خاطر کے لئے نوجوان جاتے رہے ہیں۔ اور جائیں گے۔ عارضی یتیم خانے بھی کھولے گئے اور کھولے جائیں گے۔ لیکن کیا واقعی اس طرح پر یتیموں کی دستگیری ہو سکے گی۔ کیا واقعی اس طرح پر اُن کی آیندہ بہبودی کے سامان پیدا ہو سکیں گے جو ہمیں واقعات کی بناء پر معلوم ہے کہ قومی یتیم خانوں میں جو یتیم اپنی محنت سے دس یا بارہ روپیہ ماہوار کماتے ہیں۔ اُن کو بھی کافی کھانا نہیں ملتا۔ پوشاک اور طرز رہائش کا تعلق صرف دیکھنے سے ہے۔ گویا ہمیں جو کچھ سجانے کے لئے ہم نکولایا جاتا ہے اور اپنی مہما کے راگ اُن سے گنوائے جاتے ہیں۔ اس سے کچھ کو بھی ہلوگ اُن کے دُکھ دور نہیں کر سکتے۔ اپیل میں کہا جاتا ہے۔ کہ ہم قوم کے بچوں کو عیسائیوں کے ہاتھوں سے بچاتے ہیں۔ لیکن کیا آپ اُن کو خود کوئی دھارمک تعلیم دیتے ہیں؟ جواب صاف ہے کہ برہمو۔ چندہ۔ سکھ۔ آریہ وغیرہ جب سب ہی اس کام میں شریک ہیں تو کسی ایک کا دھرم سکھلایا نہیں جا سکتا۔ پھر دھارمک تعلیم کیونکر ملے۔ گویا معمولی عارضی زندگی کو با رام گذرانے کے لئے بھی ہم نے ان اناتھوں کیلئے کوئی سامان مہیا نہیں کیا۔ تو پھر اُن کی آیندہ زندگی کیلئے ہم کیا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ جب ہمارا یہہ حال ہے یا اناتھ لڑکیاں وواہ کے قابل ہوں گے تو ہم گُن کرم کا لحاظ نہ کرتے ہوئے اُن کیلئے فرضی برادریوں میں سے ور یا بد ہوا تلاش کرینگے جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہم انہیں گرہستی نہیں بنا سکیں گے۔ ہماری رائے میں وکل لوگوں کا چھوڑ کر آریہ سماج کو دو بڑے مستقل یتیم خانے کھولنے چاہئیں۔ ہمارے مجوزہ یتیمخانوں کے لئے اسوقت بھی سامان موجود ہے اجمیر کا دیانند اناتھ آلیہ محض لڑکوں کے لئے درست کیا جاوے اور اسکا سرمایہ اسقدر بڑھایا جاوے کہ ۵۰۰ یتیم معمولی موقعوں پر اور غیر معمولی موقعوں پر ۱۰۰۰ ایکہزار یتیموں تک کی پرورش اسکی آمدنی سے ہو سکے۔ اسیطرح جالندھر کے کنیا اناتھ آلیہ کو اسی حد تک وسعت دیجاوے۔ ان یتیمخانوں کے اندر یتیموں کو علاوہ پیشوں کی تعلیم دینے کے دھارمک تعلیم بھی دیجاوے۔ اور جیسا کہ کنیا اناتھ آلیہ جالندھر کا حال ہے ہو ان یتیموں کے جنم کی ذات کو بھول کر گُن کرم سبھاو انوسار ورن قائم کرکے اُن کے بیاہ سپرد واہ کر دئے جاویں اسیطرح سینکڑوں ہزاروں یتیموں کی جسم [illegible]

دُنیا بھی عجیب ضدین کا اجتماع ہے

ابھی پورا ایک مہینہ نہیں گذرا کہ چاروں طرف اپنی پانی کی مانگ آ رہی تھی۔ ہر طرف ہاہاکار مچ رہا تھا۔ پرمیشور نے دیوتاؤں کی دنتی سُن لی اور بادل پھٹ پڑے۔ اب اُسکے برخلاف "بس بس" کا نعرہ بلند ہو رہا ہے جل تھل ہو گیا۔ ریل کے پل ٹوٹ گئے گاؤں کے گاؤں بہہ گئے۔ لودھیانہ میں ۲۴ آدمی دب کر مر گئے جالندھر شہر پانی سے گھر کر جزیرہ نما بن گیا۔ اب شور مچ رہا ہے کہ بارش نے ستیاناش کر دیا۔ پہلے شور تھا کہ برسات کے نہ ہونے نے مار ڈالا۔ اس وقت کسانوں کی یہہ دعا ہے کہ بارش بند ہو جائے۔ دس پندرہ دنوں تک برابر کڑاکے دار دھوپ پڑنے دیجئے جب پانچ دن کی دھوپ سے پانی سڑکر بیماری پیدا کرے گا تو تیسرا ہاہاکار مچ جاویگا۔ ہم لوگ پھر پرمیشور کو تیسری صلاح دینے کیلئے طیار رہیں گے۔ لیکن اگر ہماری صلاح لیکر پرمیشور دُنیا کا انتظام کرتا تو اسکا کب کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ ہمیں واویلا نہیں مچانا چاہئے۔ پرمیشور کے ہر ایک کام میں اعلیٰ حکمت شامل ہے۔ سب کو اُنکے کرموں کا پھل مل رہا ہے۔ جہاں اسی بارش سے ہزاروں گھر تباہ ہو گئے۔ وہاں لاکھوں گھر آنند میں پہنچ گئے۔ لیکن ہمارے لئے "آپ موئے جگ پرلو" والا مسئلہ ہی ٹھیک ثابت ہوتا ہے۔ اسوقت ہم لوگوں کو چاہئے کہ صبر اور شانتی کے ساتھ ایشور کے گیان کا مطالعہ کریں اور پھر اُس سے اپنے عمل کے لئے سبق لابھ کر کے اس سنسار کو سکھ دھام بنانے کی کوشش کریں۔ آنند کا انحصار کم یا زیادہ بارش پر ہی منحصر نہیں ہے۔ یہہ تو منشیوں کے کرموں کے مجموعہ کا پھل ہے آنند کا انحصار انسان کی اپنی آتمک حالت کے اوپر ہے۔ اسلئے ہم سب کو مناسب ہے کہ ہر ایک کام کو مشکل سمجھا کا نتیجہ سمجھ کر اس کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اُسکو [illegible] اُسکے آگے سر جھکا کر جیون ویتیت کرنا چاہئے۔

اُپدیش

सर्वव्यापिनमात्मानं क्षीरे सर्पिरिवार्पितम्। आत्मविद्यातपोमूलं तद्ब्रह्मोपनिषत्परम्। तद्ब्रह्मोपनिषत्परम्॥

"دودھ میں گھی کی طرح جو سروویاپی پرماتما کو دیکھتا ہے۔ وہی آتم ودیا اور تپ کا مول ہے۔ اور وہی رازِ نہانی ہے تحقیق کرکے وہی اُپنشد کا خلاصہ ہے"

ہر طرح کا سچا تپ کسی نہ کسی اُدیشیہ سے کیا جاتا ہے۔ ریلوے انجن کے موجد سٹیفنسن نے اِس اُدیشیہ سے مہان تپ کیا۔ کہ انسانوں کو جسمانی آمد و رفت میں سہولیت ہو جاوے اور آخر کار اُس کا اُدیشیہ پورن ہوا۔ لیکن سانسارک وشئوں کو چھوڑ کر ہم دُنیا کے شرومنی مہاتما پرشوں کی طرف توجہ دیں تو کوئی بھی تپ ہمیں بلا کسی مہان اُدیشیہ کے دکھائی نہیں دیتا۔ گوتم بُدھ نے چاروں طرف ہاہاکار مچا ہوا دیکھا۔ مدیہ مانس اور بھچار کے پرچار سے انسانوں کو پشو بھاؤ کو پراپت دیکھ کر اُس نے ایک مہان تپ کا انوشٹھان کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وام مارگ کو بھاگ کر گپت ستھانوں میں پناہ لینی پڑی۔ اِس بات کو بھول جانا چاہیئے۔ کہ ایشور کے بھکتوں کے پیرو اُن کے سچے بھاؤ کو سمجھتے ہیں یا نہیں۔ ہمیں بودھ مت کے پیروؤں سے مطلب نہیں ہے۔ بلکہ بُدھ دیو کے پوتر جیون سے۔ اِسی طرح پر ہر ایک تپ کا مول کچھ نہ کچھ ضرور ہوا کرتا ہے۔ پس آتم ودیا روپی تپ کا بھی مول کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہیئے۔ آتم ودیا کا انوشٹھان کیوں کیا جاتا ہے؟ کیوں رشی اور یوگی آتمک سادھنوں میں اِس قدر کشٹ اور تکلیف برداشت کرتے ہیں؟ اِسلئے کہ پرماتما کو ہر ایک وستو کے اندر اوت پروت دیکھ کر اُس کے سچے درشن کر سکیں۔ پرماتما کا درشن ہی اُپنشد کا سار ہے۔ اِسلئے سانسارک ویوہاروں میں پھنسے ہوئے جیوآتما کا کام یہ ہے کہ اُن بندھنوں کو توڑ کر اپنے اصلی اُدیشیہ کی طرف رجوع ہو۔ ویدوں کا تات پریہ رشیوں نے پرمیشور کی پراپتی کو ہی بتلایا ہے۔ اور وہ اِسلئے کہ گو ویدوں کے اندر سانسارک ویوہاروں کے ذکر کے علاوہ قدرت کی جملہ طاقتوں کا بیان بھی کیا گیا ہے۔ اور اُن سے ٹھیک ٹھیک اُپکار لینے کی ودھی بتلائی گئی ہے۔ تاہم اِن جملہ مادی اشیاء کے بیان کے اندر بھی ایک ہی سپرٹ دکھائی دیتی ہے۔ سمندر کی لہروں اور پہاڑ کی سفید چوٹیوں اور دیودار کی سبز ڈالیوں۔ اور گلاب کی خوبصورت سرخی کے اندر ایک پرماتما کی شکتی کو دیکھنے کی ہی ہدایت ہے۔ شریر کے تمام سادھن ہیچ ہیں۔ اگر اُن کا مقصد آتما کو مضبوط بنانا نہیں ہے۔ جسمانی مضبوطی اگر روحانی ترقی کا زینہ نہیں بنایا جا سکتا۔ تو وہ اُلٹی انسان کو غارت کرنے والی ہوتی ہے۔ اِسلئے انسان کے لئے لازمی ہے کہ جسمانی اور دماغی جملہ طاقتوں کو محض آتما کی مضبوطی کے حاصل کرنے کی کوشش میں لگاتا رہے۔ تمام دُنیا کی اعلیٰ چیزوں کو دودھ کی طرح سمجھتے ہوئے اُس کے اندر سے مکھن کو نکال لینا چاہیئے ہر ایک اعلیٰ طاقت اور ہر ایک اعلیٰ پدارتھ کے اندر پرمیشور ویاپک ہو رہا ہے۔ ہر ایک چیز کا سار وہی جگدیش پتا ہے۔ اور اِس لئے اُسی کو ہر ایک ہستی کے اندر دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پس اے حق کے متلاشیو! اپنے دن رات کے ایک ایک کام کے اندر پرماتما کے درشن کی ابھلاشا کرتے رہو۔ تمہارے اندر جلوۂ حق کو دیکھنے کی طاقت عطا کی گئی ہے۔ اُسے تم نے بند کر چھوڑا ہے۔ اور یہ اِس لئے کہ تم نے اپنے اندر رکھتے ہوئے بھی آتمک سورج کی موجودگی کو انوبھو نہیں کیا۔ اِسلئے دُنیاوی ایک ایک چیز کو دیکھتے ہوئے۔ اور سانسارک ایک ایک ویوہار میں پرورت ہوتے ہوئے بھی تم لوگ اپنی ٹکٹکی اُسی پرماتما کی طرف لگائے رکھو۔ چونکہ ہر ایک چیز۔ ہر ایک حرکت۔ اور ہر ایک خیال کے اندر ویاپک ہے اُس کا سہارا لیکر ہی تم سیدھے راستے چلتے ہوئے پرم دھام تک پہنچ سکتے ہو۔ *

اوم شم

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

آمدنی	آمدنی ماہ جولائی روپیہ	آنہ	پائی	آمدنی سال حال روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۷۷۵۱۶	۱۰	۸ ½	۵۵۴۰۰	۱۲	۱۰ ½
ویدپرچار فنڈ	۹۴	۸	۰	۴۰۶۰	۲	۰
اناتھ فنڈ و پرچار وان پاتر	۰	۰	۰	۴۷	۱	۶
چار آنہ مشن فنڈ	۰	۰	۰	۱۲۶	۷	۰
دشانس	۰	۴	۰	۱۷۵	۲	۹
آریہ پتر کا	۲۱۵	۵	۰	۱۴۵۸	۸	۴
جیون چرتر سوامی جی	۲۴	۰	۰	۲۲۱	۰	۰
چرنجی لال میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۲۴	۰	۰
متفرق	۰	۰	۰	۵	۰	۳
زر امانت برائے دیگر (انسٹیٹوشن) تحریک	۱۳	۱۴	۰	۳۲۱	۱۲	۹
بقایا سبھا جہات وغیرہ	۳۲	۸	۰	۲۲۲۳	۱۴	۰
گروکل فنڈ	۳۵۹	۹	۶	۳۹۷۵	۳	۰
آمدنی سرو	۳۸۹	۹	۱۱	۹۰۰	۰	۲
مدراس پرچار فنڈ	۰	۰	۰	۱۲۰	۱۲	۰
لیکھرام میموریل فنڈ	۴۸	۱۰	۰	۱۳۱۷	۷	۹
سینس اکونٹ	۰	۰	۰	۱۵	۰	۰
واپسی پیشگی	۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
میزان	۱۱۶۴	۸	۵	۳۵۱۰۱	۷	۹
میزان کل	۷۷۵۰۱	۳	۱ ½	۹۳۵۰۲	۴	۴ ½

خرچ	خرچ ماہ جولائی روپیہ	آنہ	پائی	خرچ سال حال روپیہ	آنہ	پائی
سفر خرچ اُپدیشکان	۶۶	۱۳	۰	۹۰۴	۱۲	۰
تنخواہ اُپدیشکان	۳۰۴۴	۰	۳	۱۹۵۱	۷	۹
آریہ پتر کا	۲۵۵	۱۱	۶	۲۱۴۵	۹	۱
جیون چرتر سوامی جی	۰	۰	۰	۶۸	۶	۱
کھٹ گزارہ پس ماندگان لالہ چرنجی لال	۱۰	۰	۰	۵۰	۰	۰
ایضاً پنڈت گرودت	۲۰	۴	۰	۱۰۲	۴	۰
ویدک پاٹھ شالہ و آشرم گوجرانوالہ	۰	۰	۰	۹۲۰	۰	۰
متفرق اخراجات	۰	۰	۰	۹	۷	۹
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر	۱۰۰	۰	۰	۸۴۱	۱۲	۰
سایر خرچ	۲۸	۱۳	۹	۲۵۱	۴	۰
اخراجات لائبریری	۰	۰	۰	۲۶۶	۶	۱
ٹریکٹ ڈپارٹمنٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
واپسی زر امانت { دیگر انسٹیٹوشن / سبھا جہاے }	۰	۰	۰	۴۰۱۸	۹	۰
اخراجات گروکل	۵	۵	۶	۲۲۰۶	۱	۹
لیکھرام میموریل فنڈ	۹۵	۱۱	۹	۱۴۵۲	۱۰	۶
مدراس پرچار فنڈ	۳۵	۰	۰	۳۹۵	۱	۶
میزان	۸۷۳	۱۱	۹	۱۵۷۷۳	۱۳	۰
بقایا زر نقد	۷۶۶۲۸	۷	۴ ½	۷۷۷۲۸	۷	۴ ½
میزان کل	۷۷۵۰۱	۳	۱ ½	۹۳۵۰۲	۴	۴ ½

دستخط گیان چند خزانچی — دستخط مدن گوپال اکونٹس کلرک — دستخط شیو دیال سکرٹری — دستخط گلاب چند لعل پڑتال کنندہ

ست دہرم پرچارک

دہلی میں پُورانک مہا منڈل اور اُس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی غیر معمولی کامیابی

دہلی صرف ہندوستان کی تاریخ میں ہی قابل یادگار نہیں ہے۔ بلکہ پراچین آریہ ورت کے اتہاس میں بھی اِس کا نام خاص طور پر لیا جاتا رہا ہے۔ اِسی ستھان پر دواپر کے دور میں آریہ ورت کے چکرورتی راجے راج کرتے رہے اور اِسی ستھان پر آخرکار کوروؤں کے اتیاچار نے پراچین آریہ ورت کے تیج ہی اور بل کا خاتمہ کرا دیا تھا۔ وام مارگ کا زور اِسی جگہ سے پھیلا اور ہزاروں برسوں کی اندرونی جہاد و جہد کے بعد جب بیرونی یورشیں شروع ہوئیں تو بھارت ورش میں کشتریوں کے چکرورتی راجیہ کا خاتمہ بھی پرتھوی راج کے آخری دم کے ساتھ اِسی جگہ ہوا۔ پٹھانوں کے راج میں بھی اندرونی کشت و خون کا میدان یہی بنا رہا۔ اور آخرکار جب مغلوں کے دُراچار کی حد ہو گئی۔ تو اُن کے خاندان کا خاتمہ بھی مرہٹوں کے ہاتھ سے اِسی مقام پر ہوا۔ لیکن ذی ہوش اور دور اندیش انگریزوں نے اِس جگہ سے۔ جس نے کہ سینکڑوں شاہی خاندانوں کو بھکشن کر لیا تھا کنارہ کشی اختیار کی اور کیا تعجب ہے کہ اِسی لئے اُنکی سلطنت کی بُنیاد پاتال تک پہونچی ہو۔

— جس دہلی نگر میں کہ پراچین زمانہ میں ہمیشہ وید منتروں اور تہواروں کی آوازیں سُنائی دیا کرتی تھیں۔ اور جس دہلی کے گلی کوچوں میں کہ طبلے کی تھاپ اور سارنگی کی چوں چوں کے سوائے اور کوئی آواز ہی آج کل خوشگوار نہیں معلوم دیتی۔ اُس دہلی کے اندر کب امید ہو سکتی تھی کہ دہرم کے نرنے کے لئے لوگ صرف دِن کا وقت ہی نہیں بلکہ رات کا خاصہ حصہ بھی ارپن کیا کریں گے۔ لیکن دُنیا میں ناممکن کچھ بھی نہیں ہے۔ کمی ہے تو صرف پُرشارتھ کی۔

— ہمیں یاد ہے کہ اپنا پہلا سالانہ جلسہ کرنے کے بعد دہلی آریہ سماج مُدتوں تک سویا رہا تھا۔ اور جب ۱۹۰۵ء میں مُدت کی نیند کے بعد جاگ کر اُس نے اپنا دوسرا سالانہ جلسہ منایا تھا۔ تو اُس وقت دہلی والوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ دہرم کو جلسے کے ساتھ کیا نسبت ہے ہمارے نگر کیرتن کو ناٹک والوں کی اشتہار بانٹنے والی جماعت سمجھا جاتا تھا۔ اور جلسہ کا نام سُن کر بے اختیار یہہ سوال ہوتا تھا کہ کتنے طائفے منگائے گئے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کی لگاتار کوششوں نے دہلی والوں کو کم از کم اِسقدر سمجھا دیا تھا کہ ناچ تماشوں کے علاوہ بھی دُنیا میں سنجیدہ کام ہیں۔ جن پر وچار کرنا کہ انسان کا سب سے اعلیٰ فرض ہے۔ لیکن پھر بھی خاص قسم کے آدمیوں کے علاوہ۔ جنمیں طلباً اور دیگر تعلیم یافتوں کی کثرت تھی۔ دہلی کے ساہوکار۔ دوکاندار اور وضعدار آدمی آریہ سماج کیطرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔

— مگر ویدک دہرم کی دہونی ایسی کمزور نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص ہمیشہ کے لئے اُسے اپنے کانوں سے دُور رکھ سکے۔ وے ہی لوگ جو کہ ویدک دہونی کو دہلی والوں کے کانوں سے دور رکھنا چاہتے تھے۔ ویدک دہرم کو اُن کے دلوں تک پہونچانے کے باعث ہوئے۔ یعنی

پُورانک مہامنڈل کے گذشتہ بڑے جلسہ

نے دہلی والوں کی خاص توجہ آریہ سماج کی طرف کھینچی اور اُنہیں موقع دیا۔ کہ وے ستیہ دہرم کے پیغام کو سُن سکیں۔ جسوقت کہ اِس پورانک مہان اُتسب کا نوٹس پہلے پہل اخباروں میں نکلا تھا تو یہہ سمجھا گیا تھا کہ یہہ عظیم الشان جلسہ آریہ سنتان کے اندر اتفاق کا بیج بونے کے لئے بُلایا جاوے گا۔ لیکن واقعات نے ظاہر کر دیا کہ اِس جلسے سے مطلب کچھ اور ہی تھا۔ مہا منڈل کے مہا منتری کے مہا نوٹس (کیونکہ پورانک کوئی بھی کام لفظ مہا کے بغیر مکمل نہیں ہوتا) نے ہی ظاہر کر دیا تھا کہ دربھنگہ نریش کا چودہ ہزار روپیہ معہ دیگر روسا کے دان کے محض آریہ سماج کے برخلاف عوام کو بھڑکانے میں ہی خرچ کیا جاوے گا۔ لیکن بعد کے واقعات نے بتلایا کہ جس تحریک کی بُنیاد سچائی پر نہ ہو بلکہ خود غرضی اور شہرت پرستی پر ہو۔ اُس کو کبھی بھی سچی کامیابی نہیں ہوتی۔

مہا منڈل کا مہا جلسہ ۵ اگست سے ۱۲ اگست تک کے لئے مقرر تھا۔ لیکن ۵ اگست سے ہی پورانک پنڈتوں کے ویاکھیان

شروع ہو گئے تھے۔ پنڈت شام لعل امرتسری اور پنڈت گوبند رام بریلوی نے آریہ سماج پر خوب اپنے دلوں کے پھپھولے پھوڑے۔ لیکن چونکہ جگہہ معمولی تھی جہاں ویاکھیان دئے گئے۔ اِس لئے حاضری بھی معمولی ہی رہی۔ لیکن آریہ سماج بھی اِن دنوں خاموش نہیں رہا۔ ۵ راگست ۱۹۰۹ء کو سماج مندر میں ۵۰۰ کی حاضری میں پنڈت نندکشور دیو شرما نے ویدک دھرم وشیشتا شتک دا ایک ویاکھیان دیا۔ ۶ رکو پنڈت پورنانند جی اُپدیشک کا مورتی پرستی اور ایشور اوتار کے کھنڈن پر بڑا مُدلل اور مفصل ویاکھیان ہوا۔ اور ۷ رکو پنڈت دیوی دیال جی کا ویاکھیان بڑا ہی دلچسپ ہوا۔ جس میں کہ اُنہوں نے پورانوں کا فوٹو کھینچتے ہوئے ثابت کیا کہ پُرانوں کی تعلیم نہایت ہی گندی اور ناقص ہے۔

خاص جلسہ کے پیشتر کی کارروائی کا مختصر خلاصہ پیش کرکے اب ہم اصل کارروائی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ اور اِسجگہہ ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ بجائے پَوراِنک منڈل اور آریہ سماج کی کارروائیوں کو علیحدہ علیحدہ درج کرنے کے اُن کا حال تاریخوار درج کرتے جائیں تاکہ ہمارے ناظرین کو آخری نتیجہ نکالنے میں سہولیت ملے۔ لیکن قبل اس کے کہ ۹ راگست کے جلسہ کا حال شروع کیا جاوے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند ایک

ابتدائی حالات

درج کردئے جاویں۔ اور اِن میں سب سے پہلا امر قابل تذکرہ یہہ ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے حسب ذیل ۳ خطوط بذریعہ رجسٹری ڈاک اُن صاحبان کے نام بھیجے گئے۔ جن کا کہ منڈل کے جلسہ سے خاص تعلق تھا۔ دربھنگہ نریش اور پنڈت دیندیال کے نام پر دو خطوط سنسکرت زبان میں روانہ کئے گئے تھے۔ جن کا ترجمہ اِسجگہہ درج کیا جاتا ہے۔ اور رائے بہادر شری کرشنداس جی کے نام کا خط دیوناگری بھاشا میں تھا۔

خط اوّل

شری یُت مہودیہ دھرم دت پتی بھارت دھرم مہامنڈل مہامنتری ور! نمستے! شریمن! بھارت دھرم مہامنڈل کے اُتسو سے آنندت ہوئے ہم آپکو وگیاپت کرتے ہیں۔ کہ یدی یہہ مہامنڈل کا جلسہ دھرم اور ادھرم کا نرنئے کرنے کے لئے کیا گیا ہے تو آپکے اور ہمارے وِواداسپد (متنازعہ) پاشان مورتی پوجنادی سندگدھ وشئوں میں اور ویدک سدّھانت سے مانے ہوئے وشئیوں میں دونوں پکش کے ماننے والے وِدّوان لوگ شاستراتھ کریں۔ اور ستیہ استیہ کا نشچے کریں۔ جس سے لوگوں کا بڑا اُپکار ہو۔ اور نیم ستھر کئے جاویں۔ یہہ نویدن کرتے ہیں آریہ سماج دہلی کے پردھان۔ (دستخط گردھاری لعل)۔

خط دوم

شری یُت دھرم پرائن ویشیہ بنشا تنس بھوپ ہ کیرتی وِشِشت شری رائے بہادر لالہ شری کرشنداس جی! نمستے۔ مہودیہ! بڑے ہرش کا وشئہ ہے کہ آپ کے پربندہ آدی دوارا بھارت دھرم مہامنڈل کا اُتسو ہوگا۔ جس میں دبل دیشانتر کے اُپدیشک "تتھا ودّوِگن بھی اُپستھت ہوں گے۔ یہہ تو آپ کو گیات ہی ہوگا۔ کہ مورتی پوجنادی کئی وشئیوں میں آریہ سماج کے سدّھانتوں کے ساتھ وِرودھ ہے۔ ارتھات اُکت وشئیوں کو آریہ سماج وید وِرُدھ تبلاتا ہے اور دھرم مہامنڈل کے اُپدیشک ویدوکت تبلاتے ہیں۔ اِس سمے آریہ سماج نے بھی اپنا۔ تاریخ ۹ راگست سے ۱۲ راگست تک۔ اُتسو اِس نمت سے پرارنبھ کیا ہے کہ اُبھے (دونوں) پکش کے وِدّوان گنوں کے ایکترت ہونے سے دھرم و ادھرم نرنئے ہونا سمبھو ہے۔ اتہ ایو آپ سے نویدن ہے کہ نیم پوروک پنڈتوں کے شاستراتھ دوارا دھرم اَدھرم نشچے کریں۔ جس سے درشکوں کا شرم سپھل ہو۔ (دستخط گردھاری لعل پردھان آریہ سماج دہلی)

تیسرا خط

شریمان منوہرا درنیر دوش گدیہ پدیہ (نثر و نظم) آدی وِدّیاؤں سے پرکاشت انتہ کرن۔ اتی برشٹی۔ انا برشٹی آدی انیک اُپدرؤں کے دور کرنے سے اپنی سُجنتا وغیرہ کو ظاہر کرنے والے اپنے دندا اور کوسل سے پیدا ہوئے بل کی ادھکتا سے تمام دشمنوں کی جماعت کو دھمکانے والے تِرھُت کے بھوشن شری مہاراج رامیشور سنگھ جی بہادر کی سیوا میں پرنتی پوروک نویدن ہے۔ شریمان! سینکڑوں آدھونک مت۔ جن میں کہ پرسِدھ وِرُدہ۔ ایشور انیشور واد ادی ہیں۔ خاص انسانوں کے بنائے ہوئے ہونیسے بھگوان وید سے منحرف ہیں۔ اُن کے پرچلت ہونے سے اِس سمے کے سادھارن اور اسادھارن دھرم تتّو کے جگیاسوؤں کو

ی بہاری سندیہہ روپی آفت آن پڑی
اور وہ اِس وقت آپ جیسے دہرماتماؤں
ی دور ہو سکتی ہے۔ اِس لیے بھارت
مہامنڈل کے پنڈتوں کے دوارا
سامنے دور کرنی چاہیئے۔ جس سے دہرم
مین نہ ہو۔ اور آریہ سماج کے ودوانوں
ا منڈل کے پنڈتوں کا جن مورتی
دی وشیوں میں جھگڑا ہے وہ بھی
کو پرمیشور پراپت ہو کر شاسترارتھ
سے دور کرانا چاہیئے۔ پوجا کے اثر تھ
ی اِس ویرودہ کو اُکھاڑنے کے لئے
پنڈت آئے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ مہانو
ں نے اپنی پرشنسنیہ دان شکتی سے
مہہ آگمن سے مہامنڈل کے اُتسو کو
وبہت کیا ہے۔ ویسے ہی اپنے شبھ
سے آریہ سماج کے اُتسو کو بھی وبھوشت
و (نویدن کرنیوالا پردہان آریہ سماج دہلی)

ون نمبر ۸ اگست سے پیشتر ہی تینوں
بتوں کے پاس پہونچ چکے تھے۔ لیکن
ت کسی نے بھی جواب دینے تک کی
گوارا نہ کی۔ دوسرا امر قابل ذکر
کہ مہامنڈل کے ودوانوں میں سے
وان پنڈتوں کے جو ہر ایک پورانک
یں شامل ہوتے ہیں کاشی کے مشہور
ن رام مصر شاستری وشیو کمار
ستری جی بھی تشریف لائے تھے۔ پنڈت
ارت شاستری جی کی تشریف آوری
ی تھی۔ کہ پورانک دل کی اول
کی طاقت دہلی میں آن پہونچی ہے۔
سماج کی طرف سے سوامی وشویشورانند
وامی آتمانند جی۔ پنڈت پورنانند جی۔
یری ودیا لوجی۔ پنڈت نند کشور دیو شرما

پنڈت بھیم سین اوپدیشک سکندرآباد پا تھیشالا
پنڈت رودر دت شرما۔ پنڈت تلسی رام شرما
پنڈت بھیم سین شرما (اٹاوہ) پنڈت دیودت
شاستری۔ پنڈت جوالا دت شاستری
پنڈت گنگا دت شاستری۔ پنڈت گنپتی شرما
اور اِن کے علاوہ دس بارہ اور ودوان
پنڈت ہی صرف تشریف نہیں لائے تھے بلکہ
بہت سے دیگر ویاکھیان داتا بھی پہنچت
تھے۔ اسقدر ودوان آریہ سماج کے کسی
سالانہ جلسہ پر بھی جمع نہیں ہوتے۔ تیسرا
امر قابل ذکر یہہ ہے کہ جہاں پورانک منڈل
میں شریک ہونے کے لئے باہر سے ۸۰۰ سے
ایک ہزار تک ہندو بھائی تشریف لائے
وہاں آریہ سماج کے جلسے میں شمولیت
کے لئے جو بھائی باہر سے آئے اُن کی تعداد
بھی کسی حالت میں ۲۵۰ سے کم نہ تھی۔
پنجاب اور پشچم تر دیش دونوں آریہ پرتی
ندہی سبھاؤں کے منتری مہاشہ شبد پال
ایم۔ اے و منشی نراین پرساد جی کے علاوہ
رائے ٹھاکر دت دہون۔ سیٹھ لچھی رام وغیرہ
کئی دھناڈھیہ اور ذی رتبہ آریہ پُرش
بھی شریک جلسہ ہوتے تھے۔ بعض بھائی
تین تین چار چار دنوں کا سفر برداشت
کرکے اس دہرم یگیہ میں شریک ہوتے۔
سب بھائیوں کا اُتساہ قابل تعریف تھا۔
اِس مختصر ابتدائی تمہید کے بعد ہم اب اِس

دہرم یُدہ

کی کارروائی کو سلسلہ وار بیان کرتے ہیں
ہم اِس مقابلے کو دہرم یُدہ کہتے ہیں اور
وہ اِسلئے کہ جس طرح پر کورو کشیتر کے
میدان میں کوروں اور پانڈوں کے
درمیان ایک اصول پر جسمانی جنگ ہوا
تھا۔ اِسی طرح دہلی کے مقام پر پورانک منڈل
اور آریہ سماج کے درمیان ایک دہارمک
اصول پر آتمک یُدہ ہوا۔ لیکن فرق اسقدر
ہے کہ جہاں مہابھارت کے یُدہ میں ہر ایک
فریق اپنی ہی جے چاہتا تھا وہاں آریہ سماج
یہہ چاہتا ہے۔ کہ جس طرف ستیائی اور
دہرم ہو اُسی طرف جے ہو۔

پہلا دن

۸ اگست ۱۹۱۰ء بروز بدہ وار صبح کے وقت
آریہ سماج کی کارروائی مکان شیش محل
واقع مقابل جمع مسجد دہلی میں ہون کیا تھا
شروع ہوئی اور کچھ بھجن بھی ہوئے
دوپہر کو سب بھائیوں نے دہارمک پارتالاب
میں وقت کی۔ تیسرے پہر کو پورانک منڈل
کی طرف سے وید بھگوان کی سواری نکالی گئی۔
ایک گنگا جمنی (چاندی سونے کا) بوان کے
اوپر وید بھگوان سوار تھے۔ ریشمی پارچات
سے بوآن چاروں طرف سے مڑھا ہوا تھا۔
دوسرا سائبان ریشمی نہایت خوبصورت اوپر
تھا۔ لیکن وید بھگوان پردے کے اندر تھے
معلوم نہیں ہوتا تھا کہ پارچہ کے نیچے کیا ہے چنانچہ
ایک واقفکار نے ایک پورانک اپدیشک سے
پوچھا کہ کیسے نشچے ہو کہ پارچہ کے نیچے وید کی پستک
ہیں۔ ممکن ہے کہ بھاگوت یا الف لیلا ہو۔ مہو
اپدیشک نے ہنسکر جواب دیا۔ کہ ایسا ممکن ہے۔
سواری بڑے کر و فر سے نکلی۔ نفیریوں والے
عجیب مزہ کرتے تھے۔ باجے بھی سنکھ ڈھالتے تھے
لیکن افسوس کہ وید بھگوان کی سواری کیساتھ
نہ تو وید پاٹھ ہوتا تھا اور نہ ہی ہری کیرتن
کے شبد سنائی دیتے تھے۔ ہاں ایک ٹولی
ودیارتھیوں کی مہمن کا پاٹھ کر رہی تھی ہجوم
کثیر ساتھ تھا۔ مہاراجہ دربھنگہ بھی پیدل شریک
ہوتے تو جہاں وید بھگوان کو دولہا بنائے
گئے تھے وہاں راجہ صاحب کو ہاردن سہرا دیا گیا

ویدبھگوان کی سواری پر چاروں طرف سے پھولوں
کی برشا ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ نا حشمہ
عورتوں نے بھی پشپ برشا کی۔ لیکن افسوس
کہ کسی کو بھی ویدک اپدیش سے لابھ نہ پہنچایا
گیا۔ اِس مہان دی شان و شوکت کو دیکھنے
کے بعد جو لوگ آریہ سماج کے اُتسوالئے میں تشریف
لائے اُنہوں نے عجیب فرق ملاحظہ کیا۔ کہاں
وہ شور و شر اور کہاں یہ انتظام اور ترتیب۔
ایشور بھکتی کے رس میں گئے ہوئے بھجن۔ سکندرآباد
کے گنگا سہائے جی سُنا رہے ہیں۔ اُنکے بعد صدر
اور شعبہ دہلی سماج کے سبھاسد پریم میں مگن
ہو کر ویدک دھرم کی بزرگی کا اعلان نظم میں
کر رہے ہیں۔ ٹھیک ۸½ بجے شرمان سوامی
وشیشورانند جی کا ویاکھیان سنسکرت زبان
میں شروع ہوا۔ سوامی جی نے سنسکرت میں
تقریر دینے کے بعد اُس کا مطلب دیوناگری بھاشا
میں بیان کیا اور دھرم کے اصلی گورو کو شردھا
اگنی تک پہونچایا۔ سوامی جی کے بعد پنڈت
دیوی شنکر جی۔ اسسٹنٹ منیجر ویدک یتنترالیہ اجمیر
کا ویاکھیان شروع ہوا۔ دیوی شنکر جی
نے پورانک منڈل اور آریہ سماج کے اُدیشوں کا
مقابلہ کرکے ویدک دھرم کی بزرگی جتلائی۔
اسکے بعد پنڈت نند کشور دیو شرما نے گیتی اور
پران دوارا ویدک سدھانتوں کو پُشٹ کیا۔ آخری
بھجن کے بعد بھی لوگ مُنتوں کی طرح بیٹھے رہے۔ حالانکہ
مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ زیادہ گذر چکا تھا۔
یہہ حالت صرف اسی دن کی نہیں تھی۔ بلکہ ہر
روز مقررہ وقت یعنی دس بجے رات کے ایک
گھنٹہ بعد تک ایک ہزار سے دو ہزار تک کی حاضری
بھی رہتی تھی

دوسرا دن (۹ اگست)

آریہ اُتسوالئے میں صبح کو ہون ہو کر بھجن کیرتن ہوتے
رہے۔ دوپہر کو دس پندرہ آریہ بھائی ٹکٹ واخذ
حاصل کرکے پورانک منڈل کا جلسہ دیکھنے کی غرض
سے روانہ ہوئے۔ منڈل کا منڈپ واقعی قابل
دید بتلایا جاتا تھا۔ ہمنے خود اُس منڈپ کو جاکر
نہیں دیکھا۔ لیکن اُسوقت کی چشمدید شہادت
اور اسوقت سماچار پتروں کے لیکھوں دوارا
ثابت ہوتا ہے کہ منڈپ کی چھبی دیکھنے کے ہی
قابل تھی۔ آریہ بھائی بڑے شوق سے آگے بڑھے
لیکن وے کیسے حیران ہوئے جب اُنہیں دروازہ
پر ہی روک دیا گیا۔ اور آریہ ہونے کے الزام پر نہ
صرف اُنہیں اندر جانے سے ہی روکا گیا بلکہ انکے
ٹکٹ بھی چھین کر پھاڑ ڈالے گئے۔ مگر پھر بھی ہمارا
ایک رپورٹر اندر پہونچ ہی گیا۔ اور گو اُنہیں
دو تین مرتبہ پرشنوں سے تنگ کیا گیا تاہم اُنہوں
نے ٹکٹ کا ٹن جتلا کر باوجود اپنے آپکو ورٹھ
آریہ ظاہر کرنیکے بھی آخر کار بیٹھے رہنے میں کامیابی
حاصل کی۔ دوسرے دن کی کارروائی سے ظاہر ہو گیا۔
کہ منڈل کا جلسہ محض ایک تماشہ گاہ بنایا گیا ہے
حاضرین میں شور و غل بے تحاشا مچ رہا تھا۔
مشکل سے سو آدمی ہونگے جو بولنے والونکی تقریروں
کو سُن سکتے تھے۔ سب سے پہلے پنڈت رام مصر شاستری
نے سنسکرت میں منگلا چرن کیا جسمیں زیادہ تر دربھنگہ
نریش کی تعریف تھی۔ اُسکے بعد رائے بہادر شری
کرشن داس صاحب رئیس اعظم دہلی
سواگت کاری سبھا کے پردھان نے اپنی تقریر پڑھی
جسمیں اپنے آپ کو بدھ سنسکرت قرار دیکر دربھنگہ
نریش اور پورانک پنڈتوں کو راجسوئیگیہ
میں شامل ہونیوالے رشی قرار دیا۔ لیکن آج کے
خاص کام کا مرکز مہاراجہ صاحب والئی ریاست
دربھنگہ کا ویاکھیان تھا۔ جو انگریزی زبان میں پہلے
سے ہی چھپ چکا تھا۔ اور جسے کہ اُنہوں نے کسیقدر
ہندوستانی زبانمیں تمہید بیان کرنیکے بعد پڑھا
تھا۔ تمہید میں راجہ صاحب نے بیان کیا کہ تین سو
برس پیشتر جن کے بزرگ اکبر کے دربار میں آئے تھے۔
جہاں سے پادنا چاریہ کے ساتھ شاستر
جیتنے پانے کے بعد اُن کے بزرگ کو دربھنگہ
ریاست کی سند ملی تھی۔ ہماری سمجھ میں
آیا کہ اِس تمہید سے راجہ صاحب کا کیا
اگر مطلب یہہ تھا کہ اپنے آپکو سنسکرت
براہمنوںکی اولاد ثابت کریں تو اُنکی
ہوئی تقریر پہلا منڈل کے جلسہ میں
تھی۔ اپنی چھپی ہوئی سپیچ میں مہاراجہ
نے جو غلط بیانیاں کیں اُنکے لئے وہ
ہو سکتے۔ کیونکہ اُنہوں نے صاف بتلا
تقریر اُس رپورٹ کا خلاصہ ہے جو کہ
جی نے اُن کے پاس پیش کی تھی۔ ہم
نہیں دیکھتے کہ مہاراجہ دربھنگہ
پردہان اجلاس پنجم پورانک مہا
کو لفظ بلفظ درج کریں۔
اُنکے بیانوں کا اختصار درج کرکے ہی
رائے زنی کیجاویگی۔ شروع میں پردہان
اپنے آپ کو ستھلا کے براہمنوں کا سرگروہ
کرنے پر بڑا زور دیا اور یہی وجہ
جلسہ بنائے جانے کی بیان کی۔ اسکے
کے انعقاد کی دو وجوہات بیان کیں
وجہ تو حکام وقت تک اپنی فریاد
کو پہنچانا اور وجہ دوم پر ہندو مذہب
کرنیکا کام چھوڑا۔ لیکن ساتھ ہی ایسے
ایسے آرگنیزیشن میں راج بھگتی
کوئی بات بھی نہیں ہونی چاہئے۔
غور کیا گیا ہے حکام وقت تک اپنی
کو جایز طور پر مناسب التماس کے
ہی تمام پولیٹیکل جماعتوں کی غرض ہوا کرتی
یہہ تعریف ایک پولیٹیکل سوسائیٹی کی
سمجھتے کہ مہامنڈل کیوں پولیٹیکل سو
اور نہ ہی یہہ ہماری سمجھ میں آتا ہے
پولیٹیکل سے بھی کیوں ڈرتی ہے

...منڈل کے اغراض حسب ذیل بیان
...پرچار پرتی یا دیہ سناتن دہرم کی
...(۱) پرچار ... (۲) ریتی سنشودہن اور (۳) سنسکرت
...انہیں سے اول غرض تو صاف ہے
...کا پرچار ... سماج کے مقابلہ میں ویدوں کے ساتھ
...آریہ سماج کے مقابلہ میں ویدوں کے ساتھ
...پرانوں کو خواہ مخواہ جوڑ دینا۔ دوسری غرض
...مطلب یہہ ہے کہ مُردوں کے شرادہ اور موورتی
...پوجن وغیرہ کی رسموں کو بیخبر جیوت کیا جاوے اور
...تیسری غرض صاف ہے۔ لیکن جب اِن اغراض
...تفصیل بیان کیگئی اور ساتھہ ہی جبکہ اُنکے عملی استعمال
...بیان کیا گیا تو اُنہیں بیشمار غلطیاں پائی گئیں۔
...بیان کیا گیا کہ منڈل نے ساڑھے تین لاکھہ روپیہ
...جس میں مہامنتری جی نے درست کرکے ۵ لاکھہ
...جمع کرکے بہت سے کالج اور پاٹھہ شالا
...ہوگئی ہیں جنہیں (۱) سنسکرت بطور زبان دوم لینا
لازمی ہے۔ (۲) بہاگوت اور گیتا میں روز ایک گھنٹہ
کا لیکچر سُننا لازمی ہے۔ اور (۳) ورن آشرم
دہرم کی پیروی اُنہیں سکہائی جاتی ہے۔ لیکن
افسوس کہ جن کالجوں اور پاٹھہ شالاؤں کا نام
پڑھا گیا اُنہیں سے بہتوں کا تو مہامنڈل کیساتھہ کوئی
تعلق ہی نہیں ہے اور باقیوں میں اِن امور کی
پابندی لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ جلندہر میں سنسکرت
پاٹھہ شالا کی موجودگی تبلائی گئی جو عرصہ سے بند
ہوچکی ہے۔ دہلی ہندو کالج کو اپنا تبلایا گیا۔ اگر
اِسطرح منڈل کی کامیابی کا شمار کرنا ہے تو کیوں نہ
پٹیالہ۔ جے پور وغیرہ تمام ریاستوں کے کالج بہی
کیوں نہ منڈل کی کارروائی میں شامل کئے جاویں۔
راجہ صاحب کی باقی تقریر کا خلاصہ یہہ تہا کہ اینگلو
انڈین اصحاب یعنی اپنے حکام کے ہمقوموں کو یقین
دلا دینا کہ ہندو نمک حلال رعایا سرکار انگلشیہ کی
ہیں اور ساتہہ ہی اپنے حکام کو یہہ بہی یقین دلا دینا
کہ مہامنڈل کی تعلیمی آرگنیزیشن بہی اُسیقدر قابل
ہے جیسا کہ مسلمانوں کا علیگڈہہ کالج اور مجوزہ محمڈن

یونیورسٹی۔ یہی منڈل کی اصلی غرض ہونی چاہئے۔
اِسی ضمن میں آپ نے اپنی فیاضی کا ذکر کرتے ہوئے
تبلایا کہ دس ہزار روپیہ ماہوار کے خرچ پر اُنہوں نے
اپنی راجدہانی میں ایک سنسکرت کالج کی بُنیاد رکہنے کا
انتظام کیا ہے۔ راجہ صاحب کی جملہ تقریر سے یہہ
ٹپکتا تہا کہ **برداشت** اور **راضی نامہ** مہامنڈل
کا دستور العمل ہونا چاہئے۔ لیکن افسوس کہ جگہہ آریہ
سماجیوں کے ساتہہ وحشیانہ برتاؤ ہو رہا تہا۔ راجہ
صاحب نے خاتمہ پر جوش اور استقلال کیساتہہ کام
کرنیکے لئے منڈل کے اراکین سے اپیل کی۔ اور یہی
کمی ہمیں نظر آتی ہے جو دور ہونی مشکل ہے۔
کیونکہ پورانوں کی تعلیم دہرم کیلئے جوش اور استقلال
پیدا نہیں کرسکتی۔ — مہاراجہ صاحب دربہنگہ
کی تقریر ایک خاص دلچسپی رکہتی ہے اور اسلئے ضروری
تہا کہ اُسکی زیادہ تر تفصیل کیساتہہ سمالوچنا کیجاتی
لیکن اِسی پر اکتفا کرکے ہم آگے چلتے ہیں۔ آریہ سماج
کے نوجوانوں نے منڈل سے واپس آنیوالوں کو کئی
طرح کے ٹریکٹ نذر کئے۔ جن سے کہ وہ پورانک عقیدوں
کی اصلیت سے واقف ہوسکتے تہے۔ اور یہاں ایک
مرتبہ ہی بیان کردینا کافی ہوگا۔ کہ آریہ سماج کی سبہا
ہر روز منڈل کے جلسوں کے خاتمہ پر ویدک دہرم کو
واقفیت کرانیوالے ٹریکٹ تقسیم کرنیکے علاوہ آریہ
سماج کے جلسوں میں بہی وہی ٹریکٹ سامعین کی
نذر کرتے رہے۔ — اسی شام کو ۷ بجے ہی آریہ مندر میں
سامعین کی آمد شروع ہوگئی۔ اور اسلئے قبل از
وقت ہی بہجن منڈلی نے اپنا کام کرنا شروع کردیا۔
پہلے پنڈت دیو دت جی شاستری کا سنسکرت میں
دیاکہیان ہوا۔ خاتمہ پر پنڈت رودر دت شرما جی
اُسکا ترجمہ سُنا کر اپنی طرف سے بہی مناسب ودیشاستر
سُنا کر لوگوں کو خوش کیا۔ آخری لیکچر اسدن ۸ بجے
سے ۱۰ بجے تک ہارا ہوا جس میں آریہ سماج اور پورانک
مہامنڈل کے کام کے مقابلہ کرنیکے علاوہ ویدک دہرم
میں جو جو تبدیلیاں کی ہیں اُن سب کا ذکر کیا گیا

بہجنوں کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا دن (۱۰ اگست)

اِس روز رشی ترپن کا پراچین تہوار منانیکے لئے صبح
ہی تمام آریہ بہائی جمنا کے کنارے پر جمع ہوئے۔ اوم
کا جہنڈا استہت کیا گیا۔ سب بہائیوں نے ملکر سنان
کیا۔ یگیوپویت تبدیل کئے۔ گہاٹ پر ہی ہون کیا گیا۔
اور تقریبًا دو گہنٹوں تک سکندرآباد کی بہجن منڈلی
سروساد ہارن کو ویدک اُپدیش اور پورانک مت کھنڈن
کے گیت سُنا کر شکشا دیتی رہی۔ ½ ۹ بجے تک سب
بہائی اُتارے کی جگہہ میں واپس آگئے۔ اسروز
شاستر ارتہہ کے خطوط کے جواب کا انتظار کرتے کرتے
آریہ پُرش تہک گئے تہے۔ کبہی خبر آتی تہی کہ جواب طیار
ہو رہا ہے کبہی سُنا جاتا تہا کہ مہامنڈل کے مہامنتری
جی نے اِس موقع پر مَون ساد ہن کو ہی سب سے
بہتر خیال سمجہا ہے لیکن اصل حال معلوم نہیں ہوتا تہا۔
مہامنڈل کے منتری اور اُپدیشکوں سے تو آریہ سماج
بخوبی واقف تہا اور اُن سے ہرگز امید نہیں کرتا
تہا کہ وے کبہی بہی شاستر ارتہہ کا ساہس کریں گے
لیکن چونکہ پنڈت شیو کمار شاستری سے دہرندہر
ودوان آئے ہوئے تہے۔ اور دربہنگہ نریش کی پکشپات
ہین ہونیکا یقین تہا۔ اِسلئے آریہ سماج کیطرف سے
شاستر ارتہہ کیلئے خاص کوشش کرنیکا وچار کیا گیا۔
رائے صاحب گردہاری لال جی پردہان آریہ سماج دہلی
رائے ٹہاکر دت دہون اور لالہ شدبال اپ منتری ۔ ای ۔
منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب دس بجے کے قریب
دربہنگہ نریش کے درشنوں کو روانہ ہوئے۔ مہاراجہ
صاحب بہادر بڑے اخلاق سے پیش آئے اور سب
بہائیوں کا مناسب ستکار کیا۔ اسکے بعد مطلب کی
بات چیت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے آریہ سماج کی
طرف سے شکایت کی گئی کہ اُسکے سبہاسدوں کو باوجود
ٹکٹوں کی موجودگی کے بہی روکا گیا اور اُنکی توہین کیگئی
مہاراجہ صاحب بہادر نے اس جملہ واقعہ سے لاعلمی ظاہر
کرکے فرمایا کہ وہ ایسے برتاؤ کے سخت برخلاف ہیں۔

اسکے بعد مہاراجہ بہادر کی سپیچ کا ذکر آیا۔ ہمارا دل کو ماننا پڑا کہ اُن کو واقفیت سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے۔ اُنہوں نے وہی امور اپنی سپیچ میں درج کر دئے تھے جو کہ اُنہیں غلط طور پر واقع کر کے بتلائے گئے تھے۔ پھر آریہ سماج کے اصولوں کا ذکر آیا تو مہاراجہ صاحب بہادر نے بیان کیا۔ کہ اُن کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ آریہ سماج وید شاستروں کو پرمانک مانتا ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ آریہ سماج بھی براہمہ سماج کی طرح ایک بے سروپا آزاد پنتھیوں کی سوسائیٹی ہے۔ اس وشے میں مہاراجہ بہادر کے خیالات کو درست کر کے اُن سے درخواست کی گئی کہ مہامنڈل کے بڑے منڈپ میں فریقین کے پنڈتوں کا شاستر ارتھ کرا دیں۔ اس کے جواب میں مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ گوپی ناتھ کا مقدمہ تازہ ہوا ہے ممکن ہے کہ شاستر ارتھ سے پرسپر دویش بڑھ جاوے۔ اسپر مہاراجہ صاحب کی غلط فہمی دور کیگئی۔ مہاراجہ صاحب کو بتلایا گیا تھا کہ گوپی ناتھ کے برخلاف آریہ سماج نے مقدمہ دائر کیا ہے۔ اس خیال کی اصلاح کیگئی اور بتلایا گیا کہ خود گورنمنٹ نے گوپی ناتھ کی تحریر پر نوٹس لیا ہے۔ آریہ سماج نے ہرگز مقدمہ دائر نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی مہاراجہ صاحب شاستر ارتھ کرانیکے لئے طیار نہ ہوئے۔ اسپر آریہ سماج کیطرف سے یہہ درخواست ہوئی کہ دونوں طرف کے چار چار پنڈتوں کو اکٹھا کر کے ہی مہاراجہ صاحب اپنی تسلی کیلئے شاستر ارتھ کرا دیں۔ جب اسپر بھی مہاراجہ صاحب بہادر راضی نہ ہوئے تو اُن سے درخواست کی گئی کہ وہ اکیلے دو تین گھنٹوں تک آریہ سماج کے سدھانت سُن لیں۔ اسپر مہاراجہ صاحب نے یہہ جواب دینے کے لئے فرمایا دو بات چیت ختم ہوئی۔ افسوس کہ مہاراجہ صاحب بہادر نے ۱۳ اگست کے خاتمہ تک آریہ سماج کی بات سُننے کیلئے کوئی وقت نہ دیا۔

(باقی آئندہ ہفتہ)

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج بسولی (ضلع بدایوں) کے ممبروں نے ۱۰ اگست رشی ترپن کے دن بازار میں ایک چبوترہ پر ایک بڑا ہون کیا۔

آریہ سماج شملہ کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ اگست کے بجائے یکم و ۲ ستمبر ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ **آریہ سماج جموں** کا سالانہ جلسہ یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔

پنڈت گوکل چند جی نشتر آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کمالیہ نگر میں لالہ نراین داس سبھاپتی آریہ سماج کا وِواہ ہمراہ بھتیجی لالہ مولی رام ممبر سماج کرایا۔ کل کارروائی سنسکار ودھی کے مطابق ہوئی۔ ور کی عمر ۲۱ سال اور بدھو کی عمر ۱۶ سال کی تھی۔ دونوں طرف سے ۲ آریہ انسٹیٹیوشنوں کو ۱۳ روپیہ دان ملا۔ پنڈت جی کو جو دکشنا ملی وہ اُنہوں نے لاہور کی کنیا پاٹھ شالا کو دیدی۔ اسیطرح ور پکش کی طرف سے ماسٹر سندر سنگھ جی کو دکشنا ملی جو اُنہوں نے کمالیہ پُتری پاٹھ شالا کو دان دیدی۔ پنڈت گوکل چند جی کے ۳ یا ۴ نہایت موثر اُپدیش بھی ہوئے۔

پنڈ دادنخان آریہ سماج کے ممبر لالہ ہر چند کے ۳ سالہ پُتر کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ایک روپیہ دان وید پرچار فنڈ کو ملا۔ لالہ ہر چند نے سچے آریوں کی طرح سہن کیا۔

ظفروال آریہ سماج کچھ شتھل پڑگیا ہے۔ نامہ نگار لکھتے ہیں کہ آس پاس کے آریہ سماج بھی شتھل ہوتے جاتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست ہے کہ کوئی پورشارتھی اُپدیشک اسطرف بھیجیں۔

پشاور سے خبر آئی ہے کہ رکشا بندھن کے دن پشاور میں ... کنیا مہا ودیالہ کی مدد میں جمع ہوئی تھی۔ اب لالہ گنپت رائے جی نے ۔صہ روپیہ اور روانہ کئے ہیں۔

ڈبائی آریہ سماج کے پُرشارتھی ممبروں نے اپنے سماج مندر کی عمارت کے لئے ۵۵۴ روپیہ جمع کرلیا ہے۔

سکھر سے ایک نیا اخبار "سندھ سماچار" نامی نکلنا شروع ہوا ہے جس کے ایڈیٹر ماسٹر ہری سنگھ جی پردھان آریہ سماج سکھر ہیں۔ چونکہ یہہ رسالہ سندھی زبان میں شایع ہوتا ہے۔ اِسلئے سندھ کے آریہ بھائیوں اور دیگر ستیہ کے متلاشیوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

ڈاکٹر کرم چند جی اُپ پردھان آریہ سماج دھرم پور جنگ چین میں شریک ہونے کے لئے گئے ہیں۔ اُنہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہاں کے حالات پرچارک کے لئے لکھیں گے اور ساتھ ہی گروکل کے لئے بھی وہاں تحریک کرینگے۔

پرماتما کی کرپا سے میلسی آریہ سماج کا پہلا سال نرو گھنتا سے ختم ہوا۔ اخیر جولائی ۱۹۰۰ء پر خاتمہ سال گذشتہ کا ہوا۔ یکم اگست ۱۹۰۰ء سے دوسرا سال شروع ہوا ہے۔ ۴ اگست کو رپورٹ سال تمام سماج مندر میں پڑھی گئی۔ خاتمہ پر منتری سماج نے شردھالوؤں کی سیوا میں اپیل کیا۔ جس پر ... روپیہ چندہ لکھا گیا۔ ۱۱ اگست ۱۹۰۰ء کو جدید انتخاب ممبران انترنگ سبھا کا ہوا۔ حسب ذیل اودھیکاریاں وممبران مُنتخب ہوئے۔ چودھری ستیہ داس جی پردھان۔ ڈاکٹر بدھاوا رام جی؛ لالہ دوجیچند جی اُپ پردھان۔ لالہ رام داس جی اکونٹنٹ۔ لالہ ٹھلا رام جی پُستکادھیکش۔ لالہ متھرا داس جی لائبریرین۔ مہتہ کھیم چند جی کوشادھیکش۔ لالہ برجناتھ شرما منتری۔ مہتہ جودھا رام جی اُپ منتری۔ ملک پوکھر داس جی۔ لالہ گنیش داس جی و مہتہ جیتو رام جی سبھاسدان۔ چودھری ستیہ داس جی پردھان خاص میلسی کے باشندہ اور بڑے اُتساہی ودھرم پریمی ہیں۔ آشا ہے کہ ان کے وقت میں بھی بمثل سابق یہہ سماج بڑی ترقی کریگی۔ سابق پردھان ڈاکٹر بدھاوا رام صاحب کے رتت جو کچھہ اس سماج نے ترقی کی ہے وہ قابل فخر ہے۔ کیونکہ ایک سال کے عرصہ میں سماج نے اپنا مندر تعمیر کرالیا ... جی طلب کرلیا اور نقریباً ... ماہ

کے پستک بھی سماج میں خرید ہوئی۔ سنسکار بھی ہونے لگ پڑے۔ غرضیکہ ہر طرح سے اُلٹی ترقی سماج نے بہت اچھی طرح سے کی ہے ✦

لالہ دیویداس درمانی اوپ منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کے پُتر کا ناطہ نسبت بمقام جھنگ ہوا۔ لالہ دیویداس نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیا۔ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان نے حضور ملکہ معظمہ کے پتر کی وفات پر ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء بروز اتوار جلسہ کیا۔ اور اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس ہو کر تجویز ہوئی کہ حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں اظہار افسوس بتوسط صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیا جاوے۔

آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال کے عہدہ داران کا انتخاب تاریخ ۱۰ اگست کو سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ ناگرمل پردھان۔ لالہ لکھو رام اُپ پردھان پنڈت آتما رام منتری۔ لالہ بھلو رام اُپ منتری۔ لالہ بارو مل خزانچی۔ پنڈت دھنی رام پستکادھیکش۔ رودار کا داس۔ درگا دت۔ پربھو بھگت ممبران انترنگ سبھا

واقعہ ۴ اگست ۱۹۰۱ء کو لالہ سوہاوہ رام جی سبھاسد آریہ سماج میلسی کے پُتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ تقریباً کیصد آریہ پرشان و دیگر تماشبین ہندوان موجود تھے۔ منتری سماج اور ادھیاپک پاٹھشالا سماج مندر نے ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ سب بھائیوں نے بڑے پریم اور آنندسی بھجن گائے اور اخیر پر آرتی ہو کر سنسکار سماپت ہوا۔ محلہ کی ستریاں بھی اکٹھی ہو کر اس اُتسو کو دیکھتی رہیں۔ اثر بہت عمدہ پڑا۔ لالہ سوہاوہ رام صاحب نے مبلغ للعہ روپیہ حسب دان دئے۔ ادھیاپک پاٹھشالا ۸ آریہ سماج میلسی ۸ وید پرچار فنڈ ۸ گورو کل ۸ یتیمخانہ فیروزپور ۸

مہاشہ بھگوان سنگھ جی سابق منتری آریہ سماج جھنگ لکھتے ہیں۔ کہ بندہ دس پندرہ یوم سے ٹھٹھہ میں کسی خاص کام کے لئے آیا ہوا ہے۔ اور جس وقت بندہ نے سُنا کہ ٹھٹھہ میں آریہ سماج ہے مجھکو بہت خوشی ہوئی۔ اور بندہ نے یہاں کی سماج کے دو ہفتہ وار جلسے بھی دیکھے۔ اور دیگر وقتوں میں بھی آریہ سماج کے ممبروں سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا ہے۔ مگر یہاں کے سماج میں ایک اور رچنا دیکھی۔ شاید کسی صاحب کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ پرسوں اتوار مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۱ء بوقت تقریباً ۱۱ بجے یا ۱۲ بجے دن کو (چونکہ میرا پہلے سماجیوں کے ملنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ اور جہاں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہاں سے) چوہدری جیا رام صاحب پردھان آریہ سماج ٹھٹھہ بلاکر لیگئے۔ لالہ سکھرام داس جو کہ سابق پردھان تھے اور آج کل سماج کے ہتیشی ممبر اور مہاتما کے الفاظ سے مشہور و معروف ہیں۔ ان کے ہاں ہوں گا تمام آریہ سماجی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ بھی چلیں میں اُن کے ساتھ بمکان مہاتما سکھرام داس صاحب پہونچا۔ مفصل ذیل کارروائی دیکھی۔ پہلے کچھ بھجن ہوئے۔ بعد میں ہون ہوا۔ پھر دوسرے مکان میں گئے۔ تو وہاں دو قطعہ گرنتھ صاحب ریشمی رومالوں سے خوب سجے ہوئے تھے۔ اور پھر مہاتما جی نے رومال اُٹھا کر پاٹھ شروع کیا۔ پھر کبیر جی کی بانی پڑھی۔ پھر فرید کے کبت وغیرہ پڑھے پھر گورو گوبند سنگھ کی بانی پڑھی۔ کچھ اور سکھ ہمارے جانے سے پہلے موجود تھے اور کچھ ہمارے جانے پر بلائے گئے۔ سکھوں میں سے ایک سکھ نے کہا۔ کہ کڑاہ پرشاد طیار ہے۔ تو ارداس کرو۔ پہلے ہزارا کے شبد پڑھو۔ پھر پنج پوڑی پڑھو۔ اور پھر کڑاہ پرشاد حضور لاؤ۔ چنانچہ کڑاہ پرشاد لاکر ایک چوبی چوکی پر جو کہ گرنتھ صاحب کے متصل تھی رکھا گیا۔ جو کہ کڑاہ پرشاد پر رومال تھا۔ وہ خراب تھا۔ سکھوں نے کہا۔ نیا رومال ہونا چاہئے۔ بموجب کہنے سکھوں کے فوراً چار رومال تین سفید اور ایک رنگ دار منگوا کر ایک کڑاہ پر رکھدیا۔ باقی گرنتھ صاحب پر چڑھا دئے۔ بعد ارداس ہوئی۔ پہلے گرنتھ صاحب کا ایک کٹورہ میں کڑاہ نکالا۔ پھر پانچ پیاروں کا۔ پہلے پانچ پیاروں کا تقسیم ہوا۔ پھر عام جو کہ چوکی پر رکھا ہوا تھا۔ تقسیم ہوا۔ بندہ اور چوہدری جیا رام اس کارروائی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوتے تھے۔ اور مسکراتے تھے۔ ایک سکھ نے ناراضگی ظاہر کی۔ گویا یہ سکھوں کی کارروائی سے بڑھ چڑھ کر کارروائی تھی۔ ہمارے مہاتما صاحب گرنتھ کے آگے سر لوانے میں ذرا بھی تکلف نہ کرتے تھے۔ اور کاغذ پرستی کرتے تھے۔ میں حیران ہوں کہ جب آریہ سماج کے پردھان اور ہتیشی ممبر کاغذ پرستی کرنے میں ذرا توقف نہ کریں تو ایسے مہاتما ڈکمی آتی بھی کیونکر کامیاب ہوگی

مہاشہ نقیر چند جی اوورسیر لواسی کی پُتری کا بواہ سنسکار مہاشہ بیساکھی رام جی ودیارتھی نے سنسکار ودھی کے انوسار کرایا۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان ملا ✦

مہاشہ لچھمنداس رام نگر سے لکھتے ہیں۔ (۱) دیوان ٹیک چند صاحب ڈپٹی کمشنر دورے ۴ اگست ۱۹۰۱ء تک رام نگر رہے۔ ۵ تاریخ کو آریہ سکول کے ودیارتھیوں کے ساتھ بندہ نے استقبال کیا۔ دیوان صاحب بڑی خوش خلقی سے پیش آئے۔ ۱۰ کو دیوان صاحب نے شام کو سکول دیکھا۔ ۱۱ کو حسب الحکم دیوان صاحب بابو ہرچنداس صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے سکول دیکھا۔ سنسکرت انگریزی وغیرہ کا امتحان لیا۔ وید منتر ارتھ سہت پاٹھ دکاین سندھیا ارتھ سہت و بھجن وغیرہ سے بالخصوص موثر ہوئے۔ بورڈنگ ہاؤس کے کہان پان انتظام سکول کے رجسٹروں و حساب کتاب کا نہایت ہی باریک بینی سے معائنہ کیا۔ اور خوش ہوئے۔ مذہبی تعلیم کے انتظام اور اُن کے امتحانی نتیجہ سے نہایت ہی موثر ہو کر بابو صاحب نے کتب مذہبی تعلیم سکول سے خرید کیں۔ (۲) ۱۳ کو دیوان صاحب نے خود سکول کا معائنہ کیا۔ اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کی رائے در پورٹ کو جو بڑی طویل تھی

پڑھ کر سنسکرت انگریزی وغیرہ کا امتحان لیا۔ انگریزی
راگ زدہ کی نظمیں ارابالی سُنی۔ سندھیا و بد منتر و
بھجن وغیرہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے۔ سکول کی
اخلاقی اور دھارمک تعلیم کے انتظام کو بڑے پریم سے
دریافت کرتے رہے۔ اور تمام امور میں بڑھ چڑھ کر
خوش ہوئے۔ آخر کہا۔ کہ اب بورڈنگ ہاؤس دیکھنے
کی ضرورت نہیں رہی۔ مجھے تو اچھی تسلی ہو گئی ہے۔
اور جو کچھ میں نے دیکھا۔ نہایت ہی خوش ہوا ہوں۔
دیوان صاحب نے چھ روپیہ کی شیرینی تقسیم کرائی
رائے بہادر سردار امر سنگھ صاحب نے ... روپیہ
اور سردار خوشحال سنگھ صاحب نے ۵ روپیہ اُسی وقت
سکول کو دان دئے ٭

۴ و ۵ اگست کو پنڈت کاشی رام جی اپدیشک
آریہ سماج ودیا نگر دھاریوال میں دو ویاکھیان دئے۔
ہر دو ویاکھیان میں شروتا ۷۰ تھے۔ ایک نوین
ویدانتی سے مباحثہ ہوا۔ اثر اچھا رہا۔ ۱۰ اگست
کو سا ماجک ممبروں نے آریہ سماج مندر میں رشی
ترپن کا تیوہار منایا۔ ہون کے بعد پنڈت کاشی رام
جی نے سا ماجک ممبروں کو یگیوپویت دھارن کرائے۔

جلندھر شہر کے چوک سوداں میں بتاریخ ۱۰ اگست
کو تقریباً دو اڑھائی سو کی حاضری میں مہاشہ منشی رام جی
جگیا سو نے دہلی کے پرچار کے حالات سُنائے اور پُرانک
مت کا ویدک دھرم سے مقابلہ کیا۔ بھجن بھی ہوئے ٭

باوہ دیال داس جی پشاور سے لکھتے ہیں۔
" میں کنیا مہا ودیالہ کے چندہ رکشا بندھن کے تہوار
پر اکٹھا کرنے کے لئے پشاور سے ۶ اگست کو چلا۔
سب سے پہلے نوشہرہ گیا۔ اور وہاں سے شیرہان
لالہ رام سرن داس جی منتری آریہ سماج نوشہرہ
کے پورشارتھ سے ... اکٹھے ہوئے بعد ازاں
میں مردان چلا گیا۔ اور وہاں دو دن تک ٹھہرا
چنانچہ ۱۱ تاریخ سلونو کے دن میرے جانے پر ایک
خاص جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی کارروائی مفصل
ذیل ہوئی۔ سب سے پہلے بھجن۔ بعد ازاں میرے پر اپنا
کرائی اور اس کے بعد ایک لیکچر سنتری شکشا پر
دیا۔ شروتا گنوں پر اثر بہت ہی عمدہ پڑا۔ لیکچر
لیکچر کے سماپت ہونے کے بعد شیرہان باوا لہنا سنگھ
جی نے کنیا مہا ودیالہ کی خوبیوں کو لوگوں پر پرگٹ
کیا۔ اور بعد ازاں سردار تارا سنگھ جی نے ایک
منوہر لاونی سنتری شکشا کے متعلق حاضرین
کے سامنے سُنائی۔ اور مردان آریہ سماج سے
شیرہان باوا لہنا سنگھ جی و لالہ ساگر رام جی و
سردار تارا سنگھ جی کے پرُشارتھ سے ۵ روپیہ
اکٹھے ہوئے۔ اس کے بعد میں پشاور آ گیا ہوں یہاں
سے ۵ روپیہ اکٹھے کئے۔ حاضرین تقریباً پچیس کے
تھے ٭ (نوٹ) پشاور سے ۵ روپیہ اور ملے ہیں
یعنی پنڈت دیو دت نے اپنے بھائی کی شادی پر
۵ روپیہ مختلف فنڈوں کے لئے دان دئے۔
جن میں سے ۵ روپیہ کنیا مہا ودیالہ کے بھی تھے۔
اس ہفتہ پشاور آریہ سماج نے ایک آدمی کو
جو کہ عرصہ ... سے مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کیا۔
اور حاضرین کو لڈو بانٹے گئے اور ہون کیا گیا۔
۱۰ اگست ۱۹۱۰ء بروز سلونو تیوہار منایا گیا
اور حسب ضابطہ کلو سماج مندر میں ہون ہوا۔ اور
کنیا مہا ودیالہ کے لئے اپیل کی گئی۔ چار روپیہ
اکٹھے ہوئے جس میں سے خرچ ہون وغیرہ وضع
ہو کر ایک روپیہ کنیا مہا ودیالہ کو بھیجا جاویگا۔
اور لیکچر وغیرہ ہوئے حاضری ۵۰ کے قریب تھی
نیز پنڈت دینا ناتھ جی پروہان نے اپنی ترقی
کی خوشی میں ایکماہ کی آمدنی پیہ سماج کو دان کی ہے
لالہ گنیشداس ورما سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔
واقعہ ۹ اگست ۱۹۱۰ء یوم سوموار بوقت ۶ بجے
شام ایک بڑا بھاری جلسہ سماج مندر سیالکوٹ
میں مشتمل باشندگان ہر مذہب و ملت و عہدہ
داران و افسران ضلع و میونسپل کمشنران و وکلاء
و دیگر شرفائے شہر بغرض اظہار افسوس بر بوقت
وفات حسرت آیات جناب شہزادہ ڈیوک آف
سیکس کو برگ گوتھا منعقد ہوا۔ جس کے پریزیڈنٹ
لالہ بھیم سین صاحب پلیڈر پردھان لوکل سماج
منتخب ہوئے۔ لالہ گنگا رام جی پلیڈر منتری لوکل
سماج نے بعد تقریر پُرتاثیر و اظہار افسوس تجویز
پیش کی کہ ماتمی ریزولیوشن کی تار سول ملٹری
گزٹ و ٹریبیون لاہور کو دی جاوے۔ لالہ
منگل سین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و لالہ
مول چند صاحب ایم۔ اے پلیڈر و سردار رشید بیگ
صاحب میونسپل کمشنر نے بعد اظہار افسوس اسکی
تائید کی۔ اخیر پر بندہ نے ایک مرثیہ جو اس
موقعہ کے واسطے تیار کیا گیا تھا پڑھ کر سُنایا۔
اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا ٭

تازہ خبریں اور رائیں

دیوان نریندر ناتھ ایم۔ اے ڈپٹی کمشنر رخصت
لیکر ولایت انگلستان گئے ہیں۔ وہاں سُر اپان نواسی
سبھا کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ اثنا لیکچر میں انہوں نے
ظاہر کیا کہ پنجاب میں ویدک دھرم کے پرچار کے ساتھ
ہی صنعتی اشیا پر بھی ہنرکاری کی تحریک شروع ہوئی ہے
جہاں افسوس سے سُنا گیا تھا کہ آنریبل جسٹس
گوند رانڈے جج ہائی کورٹ بمبئی بیمار تھے
وہاں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ مسٹر رانڈے
اب اچھے ہیں اور صحت کی درستی کے لئے رخصت لینگے
ملک کینیڈا (امریکا) میں ایک کھلیان
ہے جس کا کام بجلی سے چلتا ہے ٭
ملک سیام میں بچوں کی پرورش کا کام
عورتیں ہاتھیوں کے سپرد کرتی ہیں۔ جو اس
فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں۔ کہا جاتا
ہے کہ ہاتھی نے کبھی بھی وشواس گھات
نہیں کیا۔ لیکن حضرت انسان کو دیکھئے کہ ایک
پر دوسرا وشواس نہیں کر سکتا ٭

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

پنڈت گھنشام گوسوامی (ملتان) آپ کے پہلے مضمون کا سار بہی دوسرے مضمون کے اندر آگیا اسلئے اُسے اب درج کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ایڈیٹر

ایک آریہ (چمبہ) ماسٹر درگا پرساد جی نے اپنے اخبار میں ریاست چمبہ کی اور وہاں کے مہاراجہ کی بڑی ادیہ (؟) کی تہی۔ ایک آریہ صاحب اُس تحریر کے ایک ایک لفظ کی تردید کرتے ہیں۔ ہمیں ذاتیات سے کچہہ تعلق نہیں اسلئے درج نہیں کرتے۔ لیکن آریہ پرتی ندہی سبہا سے پرارتہنا ہے کہ کسی یوگیہ اُپدیشک کو ضرور اُسطرف بہیجے۔ ایڈیٹر

لالہ لوک چند آریہ اخباروں اور آریہ پرچارکوں کو سخت تحریر اور تقریر سے باز رہنے کی ہدایت کرتے ہیں جو بالکل مناسب ہے۔ (ایڈیٹر)

خاص نویدن

آریہ صاحبان ملتان سے ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۹۰۰ء میں لالہ کاشی رام صاحب پلیڈر ملتان آریہ سماج کے بارہ میں جو یہہ خبر کہ "اُنہوں نے اُپتر کی شادی اویدک کی۔ اور روٹی میں مانس شراب خاصہ زمہ تہا" شایع کی گئی ہے اُسمیں اصل وقوعہ کیطرف خیال نہ کرکے صرف عبارت رنگین بنائی گئی ہے۔ کیونکہ لالہ صاحب موصوف نے جو عام روٹی کی ہے وہ ویدک ہیل تہی دوسرون چند دوستوں کی خاطر مجبوراً مختصر ضیافت کی گئی ہے۔ اُسکی بابت واویلا مچانا اور شکایت کرنا نامناسب امر ہے۔ اِس ضیافت میں اگرچہ کچہہ مانس تہا لیکن پوشیدہ اور لحاظ سے کارروائی ہوئی تہی جس کا اثر دوسروں پر کچہہ بُرا نہیں پڑسکتا اور نہ وہ مانس کا پرچار ہوتا ہے۔ اگرچہ اُن کو مانس کی عادت ہوگی تو وہ بہت پُرانی ہوگی۔ کوئی نئی نہ ہوگی جس کے لئے اصرار کیا جاوے۔ کیونکہ جو شخص آریہ سماج کے سدہانتوں کو بخوبی مانتا ہو اُس کو یا دوسروں کو جتلانا ہی سماج کا فرض ہے۔ نہ کہ اُنپر اٹیک کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے کاموں میں ہر طرح سے پرماتما کی طرف سے آزاد ہے دُنیاوی آدمی جو کبھی گناہوں سے پوری طور پر پاک نہیں ہوسکتا۔ دوسرے کی شکایت کرنیکا اُس کو کوئی حق نہیں۔ آجتک سماج میں اویدک سنسکار کرنے والے و مانس کہانیوالے سبہاسدوں پر ایسا ناجایز سلوک کبھی نہیں کیا گیا۔ کیونکہ سوسائیٹی و زمانہ کی حالت کے بموجب ایسی کمزوریوں پر نکتہ چینی کرنا خلاف انصاف ہے۔ کیونکہ آریہ سماج ایک گُن گراہی سوسائیٹی ہے نہ کہ کمیٹی کی طرح بُری عادت والی ہو۔ —— سماج میں بہت سے ایسے عہدہ دار ہیں جنہیں کسی نے کماری کے ساتہہ دوبارہ شادی کی ہے۔ کئی بال وواہ کرتے ہیں۔ کئی مانس کہاتے ہیں۔ مثلاً ماجہ مہاراجہ اور دہنی لوگ القصہ اُن کی عادت اور مجبوری کی حالت میں ایسی کمزوریاں کچہہ خیال نہیں کیجاتیں۔ بلکہ اُن کے گُنوں کی تعریف کیجاتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتہنا کیجاتی ہے کہ آئیندہ کسی وقت اُن صاحبوں کی کمزوریاں دور ہوں خاصکر اُن کی اولاد پر بہاری امید رکھی جاتی ہے اگر وہ شخص سماج سے علیحدہ ہو جاویں۔ تو اُنکی نسلیں جن کے لئے آئیندہ آریہ بننے کی اُمید ہے وہ اُمید منقطع ہوجاویگی۔ صاحب موصوف مانس کہانے کو پاپ مانتے۔ اُسکا زور سے کہنڈن کرتے شری سوامی جی کے سدہانت کے انکول سدہانت رکہتے۔ مدلل لکہنے و بولنے والے۔ چندہ دہندہ کیوتت دریا دل۔ دانا اور منتظم خاص ہیں۔ آجتک ملتان سماج میں جو عمدہ کارروائی ہوتی رہی ہے اُنکی ہی بدولت ہونے کا نتیجہ ہے۔ نیز آزاد رائے رکہنے والے خاص قابل تعریف آریہ ہیں۔ جو دوسرے فرقہ جنہیں اُن کے دوست ہی شامل تہے۔ اوسکو بسبب بے انصافی چہوڑ کر اس سماج میں شامل ہوگئے تہے۔ ایسے سرشٹ سبہاسد کیساتہہ ایسا بُرا سلوک کیا گیا۔ تو کسکو افسوس نہ ہوگا۔ نتیجہ اُس کا یہہ ہوا ہے کہ صاحب موصوف نے آریہ سماج کو تحریری استعفا دیدیا ہے۔ اور اس کارروائی پر بہت سے آریہ رنجیدہ ہیں۔ احتمال ہے کہ کئی دوسرے بہی استعفا دیدیویں۔ بتلاؤ کتنا نقصان ہوگا۔ ہاں یہہ ٹہیک ہوگا کہ جو سدہانت کے برخلاف رائے رکہتا ہو وہ سماج میں نہ رہ سکے۔ لیکن جس کے سدہانت شری سوامی جی کے مطابق ہوں اور کمزوری یا مجبوری کی حالت میں عملاً پوری پوری تکمیل نہ کرسکے بلکہ حتی الامکان مستعد ہوتا جاوے اور سماج کو امداد دینے میں ہمیشہ تیار رہے جیسا حال کے ممبروں کی حالت ہے اُنپر اگر کسی وقت کسی کو کوئی اعتراض پیدا ہو تو واجب ہوگا کہ جب تک شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا مانٹرنگ سبہا آریہ سماج اونکی بابت کوئی رائے پاس نہ کرلیوے تب تک بدستور پریم بہاؤ سے اُن کے ساتہہ برتاؤ رکہنا چاہئے اور اُن کی بابت بہلا بُرا لکہنے اور کہنے وغیرہ ناجایز حرکات سے باز آنا دہرم ہے۔

نویدن۔ میرے خیال میں یہہ سماج کی بہتری کیواسطے ضروری ہے کہ جلد شایع کیا جاوے۔ نیز سماج کیخدمت میں عرض ہے کہ اس نویدن کو عام سماجک جلسہ میں سُناکر ممنون فرماویں۔

راقم
گھنشام گوسوامی از ملتان۔

ایک پنڈت کا سنیاس گرہن کرنا

امرتسر آریہ سماج کے آریہ بہائی آج کل بہر اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ ابہی تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ اُنہوں نے دو لڑکوں کو جو کہ بدقسمتی سے آج کل کے بہیکہ منگے بہگویں پوشوں کے پہندے میں پہنس گئے تہے۔ گرہستہ آشرم میں پرویش کرا کر اُن کے والدین کے ہاں بہیجدیا

تہا۔ ایک غریب بیچاری لڑکی کو عیسائی صاحبان
کے پھندے سے نکال کر اُس کے بیاہ کا انتظام
کیا۔ اسی طرح سے پھگواڑہ کے ایک برہمن کے
لڑکے کو بہی عیسائی صاحبان کے پھندے سے
نکال کر آریہ سماج میں پرویش کرایا۔ جو کہ
اب امرتسر کے ایک سکول میں پڑہتا ہے اور
سماج میں بڑے اُتساہ سے کام کرتا ہے۔
پچھلے اتوار امرتسر سماج میں ایک پنڈت
کو جس کا نام ایشور داس ہے۔ اور جن کی
اوستہا اس وقت ۵۰ سال کے قریب ہے۔
جو بیس یا پچیس سال ریاست جموں اور کشمیر
کی ایک پاٹھ شالہ میں ادہیاپک ویاکرن کا کام
کرچکے ہیں۔ سنیاس آشرم میں پرویش کرایا۔
پنڈت جی مشہور ویاکرنی ہیں۔ سبہا اُن کا
بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آریہ سماج ان سے
بہت فایدہ حاصل کرسکتا ہے۔ پنڈت بھگت رام
جی اُپدیشک آریہ پرتی سبہا نے سنسکار کرایا۔
سوامی لکشمنانند جی نے سہارنپور سے آکر پنڈت
جی کو دیکشا دی۔ لالہ جیون داس جی پردہان
آریہ سماج لاہور وراقم ودیگر ۱۰ کے قریب
بہائی آریہ سماج لاہور کی طرف سے چھینا سماج
کے پردہان سردار سوچیت سنگہ جی بہاگووال
کے منتری پنڈت فقیر چند جی معہ ایک اور سبہاسد
پھگواڑہ سے ایک بہائی جلال آباد کے چند
بہائی ودیگر کئی مہاشے اس سنسکار کو دیکھنے
کے لئے آئے ہوتے تہے۔ سماج کے سبہاسدوں
و دیگر شہر کے رئیسوں وکیلوں۔ کلارکوں۔
دوکانداروں سادہوؤں اور استریوں
کا ایک خاصہ ہجوم جلسہ میں شامل ہوا۔
پنڈت جی نے اُس وقت اپنی ساری لائبیریری
جس کی قریباً تو یا دس بوریاں بہری ہوئی
تہیں۔ اور جس کا وزن ۱۲ یا ۱۴ من سے
کم نہ ہوگا۔ آریہ سماج کے ارپن کیں۔ جن میں

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت عمدہ
Manuscript –
اور عمدہ عمدہ پُستکیں ہوں گی۔ یہہ سارا نتیجہ
صرف ایک پنڈت جی کے ستیارتہ پرکاش پڑہنے
کا ہے۔ جس کو شاید پنڈت جی نے کھنڈن کرنے
کے لئے خریدا ہوگا۔ سنسکار کی سماپتی پر پنڈت
بھگت رام جی نے وساہو ویکانند نے سنیاس
آشرم کی اصلیت پر لیکچر دئے اور ساہو صاحب
نے اندرجال کا تماشہ دکہلاکر اُس کا پول پبلک
کے سامنے ظاہر کیا۔ تاکہ ایسے پھندوں میں نہ
پھنس جایا کریں۔ سنسکار کے پہلے دن کی شام
کو نگر کیرتن ہوا۔ راستے میں پنڈت بھگت رام
جی اُپدیشک و پنڈت رام بہج دت جی وکیل منتری
آریہ سماج ہذا ساہو پرمانند جی مختلف
وشیوں پر ویاکھیان دیتے جاتے تہے۔ سماج
کے جلسہ میں مختلف اوقات پر لاہور کے مہاشہ
برج لال جی اپنے منوہر بھجنوں سے انی آنندت
کرتے رہے تہے۔ سنیاسی کا نام برہمانند
جی رکہا گیا ہے۔ اور وہ ابہی تک امرتسر
میں براجمان ہیں ٭ **راقم**
ہربنس رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج لاہور

شرمان پنڈت بھیم سین شرما کا پتر

مندرجہ ذیل مضمون جو شرمان پنڈت بھیم سین
جی شرما اٹاوہ نواسی نے بمقام دہلی لکہہ کر
مجہکو دیا تہا اُس کی نقل درج اخبار کرنے کے
لئے ارسال کرتا ہوں۔ اور وہ یہہ ہے۔
" آریہ سدہانت بہاگ ۱۰ انک ۷-۸-۹
میں جو سوامی جی کے وشئے میں لکہا گیا ہے۔ کہ
شرادہ کو آدی انت میں سوامی جی نے مانا ہے

بیچ میں جب دیکہا۔ کہ انگریزی فارسی پڑہے
نئی روشنی والے ایسی بات کے ماننے سے ریہ
میں بہی رُچی نہ کریں گے۔ تو اُن کو اکہٹا
کرنے کے لئے ایسی بات چہوڑ دی " میرا یہہ
لیکہہ کیول اپنا انومان ماتر تہا۔ اِس لیکہہ سے
انیک آریہ مہاشے سوامی جی کی گورب ہانی
سمجہتے ہیں۔ اِس لئے اُس لیکہہ کو میں واپس
لیتا ہوں۔ کیونکہ میں سوامی جی کو پورب
وت ٹھیک ٹھیک گرو مانتا ہوں۔ میں نے
اُس لیکہہ سے گورب ہانی نہیں سمجہی تہی اور
یگیہ آدی کرم کانڈ وشے اب سے انیک مُکہیہ
آریوں کے وچار انوسار وچار پکش میں لانا چاہئے
ہوا ہے۔ اِس لئے شرادہ وشئیک میرا سب
لیکہہ بہی وچار پکش میں سمجہنا چاہئے۔ کیونکہ
شرادہ بہی یگیہ آدی کرم کانڈ کے انترگت
ہے۔ اور وچار پکش میں لانا مجہے بہی سویکار
ہے۔ ابہی سدہانت نہیں ہے۔ کنتو نرنے ہونے
پر جو سدہانت ستہر ہوگا وہی میرا بہی
سدہانت ہوگا ٭ دستخط بہیم سین شرما۔
نراین پرساد سکرٹری آریہ پرتی ندہی
سبہا پشچم اوتر اودہ دیش۔ مُراد آباد ۰۶

بھوشیہ پُران کی پڑتال

اِس پُستک کا خریداروں کی قدردانی کے باعث
بہت عمدہ اور موٹے ٹائپ میں ہندی بہاشا میں
انواد کرکے چھپوایا گیا ہے۔ چھپائی اور کاغذ
نہایت اعلیٰ ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک
۵ وئیم۔ اِس مشہور پُستکالیہ میں آریہ دہرم کے
متعلق ہر قسم کی کتابیں مل سکتی ہیں جو صاحب
منگوانا چاہیں حسب ذیل پتہ پر دستخط خواہش بھیجیں

المشتہر بسنی رام اسسٹنٹ
منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر

اشتہارات

اگر آپ سبز و خشک چارہ کی تجارت سے معقول نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے مویشیوں کی حالت سدھرے - جن پر دودہ اور دودہ کی تمام اشیاء اور باربرداری کا حصر ہے تو مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فی الفور عمل شروع کر دیجئے - اگر اس کتاب کی ہدایات پر لوگ کاربند ہوتے تو اس وقت اس ملک میں چارہ کی قلت کی شکایت نام کو بھی نہ ہوتی - شاید دُنیا کی تواریخ میں یہہ پہلا واقعہ ہے کہ پچھلے سال چارہ گراں قیمت ہونے کی وجہہ سے صوبہ بمبئی میں دیگر چاروں پر لدکر آیا - کیا یہہ امر اس ملک کے باشندوں کی کم ہمتی اور بے توجہی ظاہر نہیں کرتا ضرورت اور مانگ کو دیکہکر غیر ملک کے باشندوں نے اس ملک میں گہاس چارہ کی کاشت اور تجارت شروع کر دی ہے - چنانچہ پچھلے سال ریاست جودھپور کو جہانسی کے ایک انگریز سوداگر چارہ نے کئی لاکہہ روپیہ کا گہاس چارہ دیا - گر وہ کتنے دن کام آسکتا تہا - اگر اہل مارواڑ و بیکانیر وغیرہ تحفظ چارہ کے طریق سے واقف ہوتے تو نہ اُن کا روپیہ ریاست سے ناحق باہر جاتا اور نہ دو چار سال تک بارش کی کمی بیشی کے سبب اُنہیں زیادہ دِقت اٹھانی پڑتی - یہہ موسم عمل کرنے کا ہے - اس لئے بہتر ہے کہ فی الفور مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فایدہ اُٹہائیے -

گہاس چارہ

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

لاثانی کتاب ہے - ہر قسم کے دیسی اور ولایتی سبز اور خشک چاروں کا بیان مع طریق کاشت درج ہے - طرح طرح کے چاروں کو کنوؤں میں بہرنے اور کہیتوں میں ڈال کر خمیرہ وغیرہ بنانے کی ترکیبیں صاف طور پر لکہی گئی ہیں - اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے مویشیوں اور گہوڑوں کو تر اور مقوی چارہ تمام سال میسر آسکتا ہے - **قیمت** فی جلد مجلدہ ۱ر علاوہ محصول ڈاک ۔ **المشتہر** بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر -

---

مُفت مُفت

میرے پاس ایک آنجن واسطے آنکہہ کی بیماری یعنی پانی جانا - پڑوال - آنکہوں میں پہنسیاں اور آنکہوں کا گل جانا دُہند جالا وغیرہ وغیرہ اِن بیماری آنکہہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے - جو صاحب اس مرض میں مبتلا ہوں وہ مجہہ سے دوائی طلب کریں - نیز کیڑے کی گولیاں بچوں کیواسطے بہی مفت ملتی ہیں - خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

المشتہر چہتر ہتی عطار سکرٹری آریہ سماج مصطفےٰ آباد -

مرض بواسیر کی مُفت دوائی

یہہ دوائی مجہے ایک یوگی سنیاسی سے دستیاب ہوئی ہے - جو ہر ایک قسم کی بواسیر کو فایدہ دیتی ہے - تقریباً دس مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں بالکل خطا نہیں ہوئی - ان میں سے ایک بوڑہی عورت کو ۲۰ سال سے یہہ مرض تہی - وہ یوم میں ہی صحت ہو گئی - دوائی مُفت دی جاتی ہے جب آرام ہو تو کسی یتیم خانہ کو بہیجہا شکتی سہایتا دیوے - درخواستیں اس پتہ پر آویں -

المشتہر تلسی رام سیٹہی سٹیشن ماسٹر شورکوٹ روڈ سٹیشن -

ضرور پڑہئے

کلکتہ بمبئی ایورویدشاستر میں سند پاچہو کو کوی ایلج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن کا مشہور معروف ایورویدک شفا اوشدہالیہ راولپنڈی

پنجاب بہر میں صرف یہی ایک اوشدہالہ ہے - جہاں ایورویدکے مطابق ادویات تیار کیجاتی ہیں - سبب یہہ اوشدہالہ کہلاتا ہے - سخت مرضوں میں مُبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں - اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں - جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لاعلاج خیال کر کے علاج کرنا چہوڑ دیا تہا - ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اِس اوشدہالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی - یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدہالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں - اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدہالہ کا علاج کرائیں - باہر کے مریضوں کو بیماری کا پتہ اور مفصل حال لکہنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کیجاتی ہے - جو فایدہ کئے بغیر کبہی نہیں رہتی -

(۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کیجاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدہی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے - (۳) درخواست آنے پر اس اوشدہالہ کی فہرست ارسال کیجاتی ہے - جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکٹ چہپے ہوئے ہیں - **مہاچاکشش گہرت** اسکے استعمال سے مغز کی کمزوری اور اور طرح کی کمزوریاں اور آنکہہ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں - منی کو صاف کر کے طاقتور کرتا ہے - طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں کیلئے

نہایت مفید ہے۔ قیمت گہرت ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ (۳) ۔

رتی بلاس - اِس کے استعمال سے بیس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں - اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کیلئے ۳

شواس کٹھار - اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے - ہزاروں شخصوں نے اِس سے فایدہ اٹھایا ہے - قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (۳)

پشم جور انتک - اِس کے استعمال سے سب قسم کا پرانا بُخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک ہی پہونچ چکا ہو - اِس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے کئی بیماروں نے اِس سے فایدہ اُٹھایا ہے - اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو - تو اِس دوائی کا ضرور استعمال کرو - قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (۳)

برہمی گہرت یہہ گہرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے دماغ کی ساری خرابیوں کو دور کرتا ہے - قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے - اور بانجہ عورتوں کے لئے بہت فایدہ بخش ہے - طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کو اِس گہرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے - قیمت ایک شیشی جو ایکماہ کے استعمال کے لئے کافی ہوگی - تین روپیہ ۳

دوائی ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے -

کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن راولپنڈی -

فخر پنجاب تحفہ لودہیانہ ۲/۱

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزان فروخت ہوتا ہے - تعریف کیضرورت نہیں - صداقت کے لئے نمونہ جات مفت بہیجے جاتے ہیں ۔ **المشتہر**

ماسٹر نبی بخش واحد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودہیانہ ۔

ضرورت ہے ۲/۱

ایک نوجوان آریہ کہتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری اتہوا بدہوا کی ضرورت ہے - مفصل حالات مجہہ سے دریافت فرماویں - خط و کتابت بپتہ ذیل سے ہونی چاہئے ۔ **المشتہر** گنیش داس درماسبہاسد آریہ سماج سیالکوٹ (پنجاب)

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور ۲/۱

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا - اب زیر اہتمام لالہ متہرا داس پوری پروپرائٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے - ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان - ہوادار و دلچسپ امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش مع قبایل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالی شان جگہہ بنوائی گئی ہے بستر اور نوکر ہی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں فیس رہایش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول عہ درجہ دوم ہے - درجہ سوم ہے مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا ۔ **المشتہر**

منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب ۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

کرم مہکی ستیارتھ پرکاش

مندرجہ شرائط لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ سماج ہندی سبھا پنجاب ضخامت ۲۵۰ صفحے عمدہ کاغذ اور چھپائی قیمت ... نمبر مجلد کتاب عمہ اور مجلد عمہ ۱۲ ... کتب فروشوں اور ایجنٹوں ... کو ... فیصد کمیشن دیا جاتا ہے ... طلبہ ... مجموعہ ... لاہور سے ...

کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھا سد لاہور ... لالہ سیتا رام سود آگرکاری انار کلی کے پتہ سے یہ ...

ملسکتی ہے - ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو خاص رعایت ہے ضرور فایدہ اٹھانا چاہئے ۔

المشتہر ... کرتا رام ... آریہ سماج کرنال

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۲۱

بھوشیہ پران کی پڑتال

اس پستک کا خریداروں کی قدردانی کے باعث بہت عمدہ اور موٹے ٹائپ میں اور ہندی بھاشا میں انوواد کرکے چھپوایا گیا ہے۔ چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۴/ ؀

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر دھرم پرچارک جلندھر شہر ؀

ضروری نویدن

آریہ جوگی منتری مہاشیو نکی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ آریہ بھائیوں مہا سبھاؤں کو اس بات سے مطلع کر دیں کہ وہ آیندہ مردم شماری کے وقت اپنے آپکو آریہ اور اپنے مذہب کو ویدک دھرم لکھائیں۔ ہمارے ہیں کہ دھرم شماری کے لئے مہا کی طرف سے خط و کتابت ہو رہی ہے کہ وہ ہر شخص کو ہدایت کر دیں کہ جو شخص آریہ لکھائے اسکو ہندو نہ لکھا جائے۔ تیاری اتیادی ؀ ہمیں یہ بھی معلوم کرکے پرسنتا ہوئی ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی نے بھی اپنے پرانت کے تمام سبھاؤں کو اس بات کی تاکید کر دی ہے ؀

آپکا ہتیشی آتما رام اپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ؀

لاہور ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء

سنسار کی گتی

جنگ چین کی تازہ خبریں

چین کے متعلق جسقدر خبریں آرہی ہیں انہیں تازہ خبروں کا خطاب دیا جاتا ہے لیکن ہمیں نہ تو انمیں کسی قسم کی تازگی ہی دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی ہم انہیں خبروں کا خطاب دیسکتے ہیں۔ ساری دنیا میں واویلا مچ چکا کہ سلاطین دنیا کے تمام وکلا، معہ اپنے ساتھیوں کے بیرحمی سے شہر پیکن میں قتل کئے گئے۔ لیکن اب جبکہ سلاطین یوروپ اور جاپان کی فوجیں پیکن پر قبضہ کر بیٹھی ہیں تو یہہ پتہ لگتا ہے کہ ان ممالک کے سفیروں کا بال بیکا نہیں ہوا۔ اب ایک طرف سے خبر آرہی ہے کہ شاہنشاہ چین کو جاپانیوں نے قید کر لیا ہے۔ لیکن اگر قید بھی کر لیا ہو تو بھی بیچارا اپنی والدہ ماجدہ کی سخت قید سے ہی رہائی پاویگا۔ چین پر اس کا کچھہ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ اسوقت چین کی قلمرو کا تمام کام شاہنشاہ کی پہلوان والدہ کے ہاتھہ میں ہے۔ دوسری طرف سے خبر آرہی ہے کہ چاندی کا بیشمار ریکا جاپانیوں کے قبضہ میں آگیا ہے اور تیسری طرف سے سب سے بڑھ کر خبر یہہ آرہی ہے کہ شاہی خزانہ چین پر روس اور فرانس نے قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن اب تک تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ آیا واقعی مکھیہ میں شاہی خزانہ ہی ہے یا کچھہ اور۔ ان سب خبروں کے ساتھہ ساتھہ کشت و خون کی بھی خبریں آرہی ہیں۔ ہم نے پہلے ہی لکھا تھا کہ چین کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہیں ہے۔ کہ وہ موجودہ تہذیب کو اپنے ہاں جگہہ دینے کے لئے طیار نہیں ہے اور گو چین والوں کا اس بارہ میں کچھہ ہی خیال ہو۔ یوروپین عیسائی قوموں کا خیال اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور چونکہ "جسکی لاٹھی اُسی کی بھینس" کا مسئلہ عیسائی مہذب قوموں میں ویسا ہی مروج ہے جیسا کہ افریقہ کی مردم خور قوموں میں۔ پس چین کی بریت کے لئے اسوقت کوئی بھی دلیل

ہبیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔

دوارکا کی شاردا پیٹھہ کے شنکر آچاریہ کی گدی خالی ہو گئی ہے۔ ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جو شنکر آچاریہ دین کو مشغل کیا تھا اپنی سواری نکالا کرتے تھے۔ وہ مر گئے ہیں۔ انکی موت نے شاردا پیٹھہ کی گدی کی جگہہ خالی کر دی ہے۔ ایپسبی کا ونکٹیشور اخبار لکھتا ہے "اس مضمون پر وچار کرنیکے لئے دوارکا میں ایک سبھا ہوئی تھی جسمیں چار مہا شیوں کے نام نشچیت ہوئے ہیں۔ (۱) سندھ پور کے سوامی شری ادھوتیرتھہ جی۔ (۲) کاشی کے شری سوامی کرشنا نند سرسوتی۔ (۳) گوسوامی شری دیو کی نندن آچاریہ جی اور (۴) سوامی شری واسدیو آنند سرسوتی" ہم نہایت حیران ہیں کہ سٹے کو مہانت جو طلبہ آچاری ہیں انہیں کس طرح پر شنکر آچاریہ کی گدی کے لئے پیش کیا گیا۔ اور اگر کاشی کے کرشنا نند سرسوتی وہی ہیں جو کہ بیہار کے مقدمہ میں قید ہو چکے ہیں۔ تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ دوارکا میں جو سبھا بیٹھی تھی اسکے سبھا سد کس اخلاق کے آدمی ہیں۔ ہمیں تعجب نہ ہوگا اگر اس بڑی بھاری گدی کو سنبھالنے کے لئے داؤد پنتھہ۔ نانک پنتھہ اور کبیر پنتھہ میں سے سادھوؤں کی تلاش کیجاوے اور ہم کو پھر تعجب نہ ہوگا اگر اس گدی کے لئے یہہ پنتھائی لوگ اپنے عقیدوں کو بلکلیت بدلنے کے لئے طیار ہو جاویں۔ لیکن اس بے اصولے پن کیساتھہ رشی دیانند کے جیون چرتر کے حسب ذیل واقع کا مقابلہ کیجئے۔

"ایکدن سوامی جی کو اکیلا پاکر راجہ جی (مراد مہاراجہ سجن سنگھ والئے ریاست اودیپور) نے نہایت منت و سماجت سے پرارتھنا کی کہ آپ راج نیتی کے مطابق مورتی پوجن کا کھنڈن نہ کریں تو آپ جانتے ہیں کہ یہہ ریاست ایک لنگیشور مہادیو کی ہے۔ آپ وہاں کے مہنت بنجاویں بس کئی لاکھہ روپیہ پر آپکا قبضہ ہوگا۔ اور یہہ ریاست بھی مذہبی طور پر اس مندر کے ایک گونہ ماتحت ہوگی۔ اس عمدگی سے مہاراجہ صاحب نے سوامی جی سے یہہ ذکر کیا جس سے کوئی بناوٹ انکی نہ معلوم ہوتی تھی۔" اسکے جواب میں رشی دیانند کے الفاظ قابل یادگار ہیں۔ انہوں نے کہا "یہہ چھوٹی سی ریاست اور اس کے مندر کہ جس سے

میں ایک دوڑ سے باہر جا سکتا ہوں مجھے کبھی بھی وید اور ایشور کی آگیا توڑنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔........ لاکھوں کے ایمان میری تعلق ہیں۔ مجھے ہر طرح پر خیال ہے کہ ست سے کام کروں۔ یہہ سنکر مہارانا صاحب حیران ہو گئے۔ اور اُن کے دھارمک بہاؤ سے چکیت ہو کر عرض کی کہ مہاراج میں نے یہہ سب اسواسطے کہا تہا کہ دیکہوں آپ اِس کہنڈن پر کسقدر درڑہ ہیں۔ اب میرا نشچیہ پہلے سے بہت زیادہ ہو گیا۔ کہ آپ وید کی آگیا پالنے میں درڑہ ہیں۔ بہ ہیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا؟

جینی اور وِدہوا کا پُنر وِواہ

بیوہ کے ازدواج ثانی کے برخلاف عام طور پر ہندؤں کا سخت خیال معلوم ہوتا ہے۔ شریف اور رذیل قوموں میں فرق ہی صرف اسی بات سے سمجھا جاتا ہے کہ شریفوں میں ازدواج ثانی کا رواج نہیں ہے۔ لیکن اِن خیالات کو انگریزی تعلیم نے بڑا بھاری بٹا دیا ہے۔ بنگال میں برہمو صاحبان کے علاوہ پنڈت ایشور چند ودیا ساگر نے وِدہوا پُنر وِواہ کو رواج دینے میں بڑی بھاری کوشش کی تہی۔ بمبئی اور مدراس کے تعلیمیافتہ لوگ بہی اِس اصلاح کو رواج دینے میں بڑی کوشش کر رہے ہیں لیکن اِن سبکی کوششیں ہندو سوسائٹی میں بے اثر ہوتیں اگر رشی دیانند ویدوں کے دوارہ کے دوسرا ور گرہن کرنیکی پرمان نہ پیش کرتے۔ آریہ سماج اور اُس کا بانی اُن وِدہواؤں کے پُنر وِواہ کا حامی نہیں ہے۔ جو کہ اکشت یونی نہیں ہیں۔ لیکن عمل میں اب تک آریہ سماج کے ممبروں نے بہی اکشت یونی اور کشت یونی میں کوئی بہی تمیز نہیں کی۔ اِس مضمون پر علیحدہ لکہنے کی ضرورت ہے اسلئے اِسکو نظر انداز کر کے ہم صرف حالات موجودہ کی طرف ہی رجوع ہونا چاہتے ہیں۔ جینیوں میں ابتک وِدہوا وِواہ کی نسبت کبہی بہی ذکر اذکار نہیں چہڑا تہا۔ اور اسلئے نہیں کہا جا سکتا تہا کہ ہمارے جینی بہائی اس ضروری اصلاح کی نسبت کیا رائے ظاہر کریں گے۔ لیکن آخر کار اِس سوال نے جینیوں کے اندر ہی عملی صورت اختیار کی۔ یعنی ایک جینی رئیس نے میرٹھ میں اپنی بال وِدہوا لڑکی کا وِواہ سنسکار کرنیکا ارادہ ظاہر کر کے اخبارونمیں نوٹس دلوایا۔ جس پر جین اخبارونمیں آندولن شروع ہو گیا۔ جین اخبارونمیں بہی بحث شروع ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاہور کے جین پتر کا اخبار نے اپنی رائے بالکل بدہوا وِواہ کے حق میں دی ہے۔ جولائی اور اگست مہینوں کا جین پترکا صرف اسی مضمون کی بحث سے پُر ہے۔ اِس بحث کے دوران میں جین پترکا کے ایڈیٹر نے ہندؤں کی رسوم کی نسبت بہی بعض عجیب و غریب باتیں پیش کی ہیں۔ جو یہہ ظاہر کر رہی ہیں کہ اسوقت یورپین محققوں کی تقلید میں ہماری دیسی بہائیوں نے بہی مسئلے گھڑنے کا مادہ حاصل کر لیا ہے۔ جین متر اخبار نے وِدہوا وِواہ کا کہنڈن کیا تہا۔ جین پترکا اُسے آڑے ہاتہوں لیکر اپنی رائے حسب ذیل دیتا ہے "ودہوا بواہ میں جین پترکا کی یہہ رائے ہے۔ کہ بدہوا بواہ کرنے میں کوئی دوش نہیں"؟ اِس سے آگے جین بِواہ کی تعریف کرتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ جینیوں میں محض ایک کی بانہہ دوسرے کو پکڑائی جاتی تہی۔ اور "یہہ جو جین متر نے آگ جلانا یا سات پہیرے لکہے ہیں یہہ سب بناوٹی ڈہکوسلے ماری ہے۔ یہہ رواج ہندؤں کا ہے جینیوں کا نہیں۔ جب جینیوں کا راج جاتا رہا۔ تب جبراً یہہ باتیں جینیوں کو گرہن کرنی پڑیں........ سات پہیروں کی ابجا داس پرکار ہے کہ جب دولہن کے مکان پر پہلی گرہن کرنیکے واسطے دُلہا آتا تہا تو اُس کی عزت کرنیکے واسطے دُلہن اپنے مکان سے باہر آ کر اُس کی تین پرکرما (طواف) دیکر اُس سے ملتی تہی........ جب پوجن سے فارغ ہو کر دُلہا دُلہن کو اپنے ڈیرہ پر اپنے ساتہہ لیجاتا تہا تو پہر چار دفعہ دونوں دُلہا دُلہن ملکر بہگوان کی ویدی کی تین پرکرما دیتے تہے۔ اِسپرکار چہہ پرکرما دی جاتی تہیں چونکہ ہندو لوگوں میں بہ نسبت جُفت کے طاق کو زیادہ اچہا سمجہتے ہیں۔ اسلئے چہہ جُفت کی جگہہ رواج پاتے پاتے سات پہیرے ہو گئے۔" اِس عجیب و غریب رائے کے بعد پہیروں کا جین مت کے انوسار کہنڈن کیا ہے اور اپنے مت انوسار کنیا دان کا بہی نشیدہ کیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ ستری پُرش کی جائیداد نہیں ہوتی بلکہ خود بخود اُسے ور کر لینے کا ادہکار ہے۔ اسلئے پہلے ور مر جانیکے بعد دوسرا ور کر لینے کا بہی اُسے خود اختیار رہے۔ چنانچہ لکہا ہے "دیکہو جب کوئی مر جاتا ہے اور جب اُس کا بارہواں ہوتا ہے یعنی مرے ہوئے کو بارہ روز ہو جاتے ہیں تو ستری کے ماتا پتا یا بہائی آدک سمبندہی سب ستری پُرش ملکر آتے ہیں۔ اور جو اُس ستری کا بہت نزدیکی ہوتا ہے........ اُس ستری کے پاس رنڈاپے میں جاتا ہے۔ اور ایک سُرخ رنگ کا کپڑا ساتہہ لیجاتا ہے۔ وہ اُس بدہوا کے سر پر ڈال آتا ہے........ یہہ کپڑا جو دستور ہے ہم اپنے ناظرین کو جتلا دیتے ہیں کہ یہہ پہلے زمانہ میں جب کسی کا بہرتار (خاوند) مر جاتا تہا اگر اُس کو اِس دُنیا کی لذتوں سے ویراگیہ اُتپن ہوا تہا تو وہ فوراً دیکشا لیجاتی تہی۔ اگر ویراگ روپ اُس کے پرنام نہیں ہوتے تہے تو اُس ستری کے ماتا پتا وغیرہ اُسکے ہت کوئی یوگیہ پُرش اُسکا ور تلاش کر کے سارے اُسکے گہر پر جا کر رنڈاپے کے بیچ میں اُس ور کا دستر اُس ستری کے سر پر ڈال دیتے تہے وہ ستری اُسکی ستری سمجہی جاتی تہی۔ دوسری دلیل اس امر کی کہ جینیوں میں بیوہ کا ازدواج ثانی جائز ہے۔ یہہ دی ہے کہ جین دہرم تمام ملکوں میں اور سوائے ہندوستان کے اور سب جگہہ بدہوا بواہ جائز ہے۔ آگے جین متر کے پیش کئے ہوئے پرمانوں کا کہنڈن کرتے ہوئے جین پترکا کے ایڈیٹر نے جین پُستکوں کی گپوں کی خبر لی ہے۔ نمونے کے طور پر ہم ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ "بہوگول اور سورگ نرک کا حال لکہتے ہوئے تو بس غضب کی ہی........ اتنی گپیں ماری ہیں کہ بس زمین و آسمان سب ایک کر دیا جس گرنتہہ کا نام ترلوک سار ہے وہ تو نِرا پورا گپ ہے........ جب سورگوں کا بیان کیا تو دیوتوں کی مانند ایک مُنش بان ہمارے کتنے لکہے ہیں اور اُن کے مکان سینکڑوں یوجن لمبے چوڑے۔ مکان کے دروازے آٹہہ آٹہہ یوجن اونچے۔ خبر نہیں وہ سولہ ہزار کوس اونچے دروازے کوکس پرکار کہولتے بہیڑتے یا چہوتے ہونگے۔ اُن کے بدن کئی ایک یوجن لمبے چوڑے وغیرہ وغیرہ" اگست نمبر میں ودہوا بواہ سے جو فایدے ہونگے اُنکا ذکر کر کے وہ نقصانات بتلائے ہیں۔ جو کہ ودہواؤں کو پُنر بواہ سے باز رکہنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں یہہ پرشن کر کے کہ "کیا پُنر بواہ برادری قبول کر لیوےگی"؟ ایڈیٹر جین پترکا نے ایک جواب دیا ہے جسپر کہ ہم اس لیکہہ کو ختم کر کے اپنے جینی بہائیوں سے نویدن کرتے ہیں۔ جین پترکا کے پورے لیکہہ کو اوشیہ دیکہیں تو دہیان کریں۔ لکہا ہے۔ "جب ہندوستان میں دیانند سوامی

اُپدیش (۲۰)

युञ्जानः प्रथमं मनस्तत्त्वाय सविता धियः । अग्नेर्ज्योतिर्निचाय्य पृथिव्या अध्याभरत् ॥ ॥ ॥ ॥ ॥

"منشیہ جیون کا اُودیشیہ رشی بڑی صفائی سے بیان کر چکے ہیں۔ وہ بتلا چکے ہیں۔ کہ سنسار روپی برہم چکر" کا چلانے والا ایک اودیتہ (لاثانی) پرماتما ہی ہے۔ اُسی کو جان کر اِس برہم چکر" سے چھٹکارا ممکن ہے۔ پس منشیہ جیون کا اُودیشیہ محض برہم چکر" (دُکھوں) سے چھوٹنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اُس کا مقصد بہت ہی اعلےٰ ہے۔ اُس کا مقصد ہے کہ آنند سوروپ (راحت کل) پرماتما کے اندر خود آنند میں مگن ہو جاوے۔ یہہ پدوی بہت ہی اونچی ہے۔ اِس تک پہونچنے کے لئے بڑی طیاریوں کی ضرورت ہے۔ جیو آتما اپنے تمام کام من کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے گیان اور کرم اندریاں اپنے اپنے کاموں میں لگائی جاتی ہیں۔ لیکن من کا بہاؤ جل کی طرح ہے۔ جس طرح کہ جل معمولی حالت میں اپنے بہاؤ سے نیچی سطح کی طرف بہت جلد جھک جاتا ہے۔ اسی طرح پر من بھی جب تک کہ بیروک ٹوک آزاد چھوڑا جاتا ہے۔ تو وشیوں کی نیچ واسناؤں کے اندر کھنچا ہوا چلا جاتا ہے۔ لیکن جس طرح پر کہ پانی روکنے سے اوپر کو چڑھ سکتا ہے اور پھر تمام اوپر کی سطح کو صاف کر کے اُسے اصلی کام کے قابل بنا سکتا ہے۔ اِسی طرح پر من بھی اگر وشیوں کی طرف سے روکدیا جاوے۔ اگر اندریاں اُسے نیچے کیطرف کھینچنے سے بند ہو جاویں تو من روپی جل کے اندر طاقت بھرتی چلی جاتی ہے۔ وہ طاقت بڑھتے بڑھتے یہاں تک اعلےٰ ہو جاتی ہے۔ کہ اُس سے بُدھی کو بھی بڑی زبردست حرکت پہونچتی ہے۔ وہ بُدھی اِس طرح پر گیان سے بھرپور ہونے لگتی ہے۔ اور پھر اُس کا پھیلاؤ آسان ہو جاتا ہے۔ جوں جوں بُدھی زیادہ تر پھیلتی ہے توں توں وہ برہم دھام کے زیادہ تر نزدیک پہونچتی جاتی ہے۔ اور اِس طرح پر جیو آتما کو برہم سے زیادہ تر نزدیک کرتی جاتی ہے۔ بس اگر پرماتما کی نزدیکی حاصل کرنے کی ابھلاشا ہے تو انسان کو چاہئے۔ کہ اس اصلی مقصد کے حصول کے لئے من کو ذریعہ بناوے کیونکہ ہر ایک رکاوٹ کی بُنیاد من سے ہی اُٹھتی ہے۔ شاستر کاروں نے بارہا اِسلئے کہا ہے کہ "من ہی بندھ اور موکش کا کارن ہے"۔ من کی زبردست شکتی کو جن آدمیوں نے سمجھا ہے۔ اُنہوں نے کبھی اُس کی درستی سے لاپرواہی ظاہر نہیں کی۔ جو لوگ کہ سانسارک دُکھوں سے تنگ آکر۔ وشیوں کی غلامی سے پیشتر اپنے آپ کو آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ وے کیوں باوجود مضبوط خواہش اور سخت کوشش کے بھی کامیاب نہیں ہیں؟ اِس لئے کہ وے اندریوں کو ہی دُکھوں کے کارن سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اُنہیں کی درستی میں دن رات لگے رہتے ہیں۔ لیکن اندریاں واقعی کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ اندریوں کو بس کرنا ہی ناممکن ہے۔ جب تک کہ من کو بس میں نہ کیا جاوے۔ جس اندریہ سے کہ ہم اپنے پیارے پُتر کو "آلنگن کرتے ہیں۔ کیا اُسی سے ہم لوگ ناجنسہ عورتوں کو آلنگن نہیں کرتے۔ پھر ایک پُن اور دوسرا پاپ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ اسلئے من بدل گیا۔ وہی کرم جو من کی ایک حالت میں پُن تھا من کی حالت بدل جانے سے پاپ ہو جاتا ہے۔ اندریاں ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکتیں۔ اگر من ہمارے قابو میں ہو جاوے۔ کیونکہ اندریاں محض اوزار ہیں جو من کے قابو رہ کر کام کرتے ہیں۔ اگر من قابو ہو جاوے تو اندریاں خودبخود قابو آجاتی ہیں۔ لیکن اندریوں کے قابو ہو جانے سے لازمی نہیں ہے کہ من بھی قابو میں آجاوے۔ پس ہم سب کو چاہئے کہ من کو قابو کرنے کے سادھنوں میں بڑے پُرشارتھ سے لگ جاویں۔ کیونکہ من کو جیتنے سے ہی انسان سنسار کو فتح کر کے آتمک سادھنوں میں لگ سکتا ہے۔ اِسلئے کسی مہاتما نے سچ کہا ہے کہ "من جیتے جگ جیت"۔ پرمیشور کے ساتھ یوگ کرنے کی پہلی منزل یہی ہے۔ اِسکے قابو کرنیکے لئے پرانایام (حبس دم) وغیرہ سادھن یوگیشوروں نے مقرر کئے ہیں۔ اِسلئے وید کی ہدایت کے مطابق رشی فرماتے ہیں۔ کہ "اندریوں کو اپنے کاموں میں لگانے والا جیو آتما پہلے من کو ٹھیک کرتا ہوا بُدھیوں کو پھیلا کر۔ روشنی کُل پرمیشور کی روشنی کو اپنے اندر دھارن کرے"۔ اوم شم

ست دہرم پرچارک

دہلی میں پورانک مہا منڈل

اور اُس کے مقابلہ میں

آریہ سماج کی غیر معمولی کامیابی

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہا راجہ صاحب سے یہہ کورا جواب لیکر ہماری معزز بہائی واپس آ گئے۔ اور پہر بہت سے آریہ سماجسٹ بہائی منڈل کا جلسہ دیکہنے کے لئے گئے۔ اس روز رائے گردہاری لعل صاحب اور رائے ٹہاکر دت جی بہی تشریف لے گئے تھے۔ اِن دونوں مہاشیوں کو اُنکی جگہہ سے اُٹہانے کے لئے ایک ہندو کالج کا طالب علم آن موجود ہوا۔ جو ان کے جواب کی مضبوطی پر واپس چلا گیا۔ ہماری رائے صاحبان نے راتی بہادر شری کشنداس اور پنڈت مدن موہن مالوی وکیل وغیرہ کو ایسے بیہودہ برتاؤ کے لئے بہت ہی شرمندہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دوسرے روز پنڈت مالوی جی کی طرف سے خط آیا جسمیں آریہ سماج کے ممبران کو عام طور سے آنے کی اجازت دی گئی منڈل کے جلسہ میں اِس دن زیادہ تر وقت ہندی کے حق میں ریزولیوشن پاس کرنے میں صرف کیا گیا اور گو حسب ذیل ریزولیوشن آریہ سماج کے برخلاف پروگرام میں درج تہا۔ تاہم اس کے پیش ہونے کی نوبت نہ آئی۔ نقل ریزولیوشن۔ "وید پُران سے پرتیاوت اوتار۔ مورت پوجن۔ تیرتہہ مہاتم۔ شرادہ۔ گؤ براہمن کی پوجا۔ وید اور براہمن دونوں حصوں کو یکساں پرمان ماننا سناتن ویدک دہرم ہے۔ اِس کے خلاف اُپدیش اچرن کرنا اور بہوجن اور شادی وغیرہ میں آزادانہ کارروائی کرنا خلاف دہرم اور قابل ملامت ہے۔ ایسے آچرن اور اُپدیش کرنے والے ابیدک اور اہندو لوگوں سے سناتن دہرم کی رکہشا کرنے کے لئے مناسب طریق اختیار کرنا ہمارا عین فرض ہے"۔ اِس ریزولیوشن کے پیش ہونے کی خبر سُن کر ہی سیٹہ رائے گردہاری لعل جی نے دربہنگہ نریش سے اجازت مانگی تہی۔ کہ جب کسی مہذب عدالت میں ہی بغیر دونوں فریق کو سُننے کے فیصلہ نہیں دیا جاتا۔ تو منڈل کیطرف سے اُن کی پریسیڈنسی کی کیوں ایسی یکطرفہ کارروائی کیجاتی ہے۔ منڈل کے دیگر مہذب رئیسوں سے بہی استدعا کی گئی کہ شاستر ارتہہ خواہ نہ کرو۔ لیکن اِس ریزولیوشن کے بارے میں تو آریہ سماج کی بات سُن لو۔ لیکن ہر ایک نے صاف ہی جواب دیا۔ اِسپر منڈل کے اراکین سے درخواست کی گئی۔ کہ وے لوگ آریہ سماج کے اُتسوا میں آ کر ویاکہیان آدی سُنیں۔ اِس کا جواب ایک پولیٹیشن مہا منڈلی نے یہہ دیا کہ آریہ سماج کے لکچرار اگر امور متنازعہ پر نہ بولیں تو ہم آ سکتے ہیں۔ اِس پر جواب دیا گیا کہ مطلب تو بلانے سے یہہ ہے کہ آپ لوگوں کو ستیہ اور استیہ کے نرنے کرنے کا موقع ملے۔ پہر اگر مقابلہ ہی نہ کیا گیا تو آپ کو فائدہ کیا ہوگا۔ ہاں یہہ ساتہہ ہی کہا گیا کہ اگر آپ لوگ ہماری اُپدیشکوں کے جواب میں کچہہ کہنا چاہیں گے تو اُسیجگہہ آپ کو تقریر کرنے کی اجازت دیجائیگی۔ اِسپر بہی کوئی مہا منڈلی آریہ سماج کے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے طیار نہ ہوا۔

لیکن کیا اِس کے یہہ معنی ہیں کہ کسی مہا منڈلی کا بہی دل نہیں ہلا۔ ہرگز نہیں! اگر ہمارے پاس جگہہ کی کافی گنجایش ہو۔ اور ہم تفصیل وار لکہنا مناسب بہی سمجہیں تو ہم ایسے بیسیوں ودوانوں کا نام بتلا سکتے ہیں جو کہ اِس جلسہ پر ہمیشہ کے لئے پورانک مہا منڈل کو تلانجلی دیکر چلے گئے۔ سیکڑوں نام جمہور ایسے ملیں گے۔ جنہوں نے کہ منڈل کی کارروائیوں سے نفرت پکڑ کر آریہ سماج کے ساتہہ ہمدردی کرنی شروع کر دی ہے۔ لیکن ایسی تفصیلوں کی کچہہ ضرورت نہیں ہے۔ وقت خود بتلا دیگا کہ ستیہ کس طرح پر انسانوں کے دلوں میں گہر کرتی جاتی ہے۔ اِس دن شام کو بہجنوں کے بعد آریہ سماج کے اُتسوا میں پہلا ویاکہیان پنڈت پورنانند جی کا ہوا۔ اِس ویاکہیان کی تعریف اِس سے بڑہ کر نہیں ہو سکتی کہ دہلی کے مہذب رئیسوں اور دیگر آدیوں نے پنڈت جی کو اُسی رات امرتسر آریہ سماج کے ایک خاص کام کے لئے جاتے ہوئے روک لیا۔ اِس لئے کہ اُن کا ایک اور لیکچر سُننا چاہتے تہے۔ خاتمہ پر پنڈت گرو دت جی کا پُر مضمون لیکن ہنسانے والا لیکچر ہوا۔ جس کے دوران میں کہانیوں کی جہڑی بندہ گئی۔ اِس لیکچر کے دوران میں پنڈت گرو دت جی نے پورانک اخلاق کی جہاں قلعی کہولی وہاں ساتہہ ہی منڈل کے اُپدیشکوں کی بہلدہی کا خاکہ اچہی طرح سے کہینچا۔ بہجنوں کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔

چوتہا دن (۱۱ اگست)

اِس دن صبح کے وقت ہون آدی کے پشچات پنڈت بہیم سین جی اور مہاتما گرو کل سمبندہی پاٹہشالا سکندر آباد نے ایشور پرارتہنا کے بعد ایک بڑا ہی ویراگیہ سے بہرا ہوا اُپدیش دیا۔ علاوہ آریہ بہائیوں کے کسیقدر منڈل کے مہمان بہی تشریف فرما تہے۔ دو پہر کو حسب دستور مختلف پورانک پنڈت آتے رہے اور آریہ پنڈت اُن کی شنکا سمادہان کرتی رہے۔ مہا منڈل کا جلسہ حسب دستور ۲ بجے سے شروع ہوا۔ کچہہ عرصہ تک شور و شر مچتا رہا۔ بعدہ وہی کل کا بچا ہوا ریزولیوشن پیش ہوا۔ لیکن اُسمیں کسیقدر کمی بیشی کر کے حساب برابر کیا گیا۔ جہاں ایک طرف "وید پُران پرتی پادیہ" کی جگہہ "وید سمرتی پُرانوں سے پرتی پادیہ"

ہے
بار سمرتی کو ایذا دکیا گیا وہاں وہ ویدک کے ساتھہ
ہندو پد کو علیحدہ کر دیا گیا ۔ واضح ہو کہ آریہ سماج
کی طرف سے اس مشہور دیو ستہا پتر کی نقل چھپوا کر
اس کی چودہ سے کا پیاں بنوائی گئی تہیں جو کہ
سبھی کے پرسدّہ پنڈتوں نے آریہ سماج کے قایم
ہونے سے بہت پیشتر دی تہی اور جس میں مانا
تہا کہ ہندو شدہ مسلمانوں نے ہمارے لئے مخصوص
ہی ہے ورنہ ہم سب کو آریہ کہلانا چاہیئے ۔ شاید اسی
دیوستہا پتر کی بدولت یہہ قابل توجہہ تبدیلی
عمل میں آئی ہو ۔ خیر خواہ کچہہ ہی ہو ۔ ریزولیوشن
پیش ہوا ۔ اور بلا رائیں اکٹہا کئے پاس بہی ہو گیا ۔
لیکن اس ریزولیوشن کا پورا اتہاس جن اصحاب
کو معلوم ہے وے بتلا سکتے ہیں کہ زمانے نے حیرت انگیز
تبدیلی پیدا کر دی ہے ۔ اصل ریزولیوشن جو پیش
کرنے کے لئے تجویز کیا گیا تہا اور پنڈت وید بال جی کے
سب سے پہلے دگیان پتر میں ماہ جولائی میں ہی
نمبر ۲ پر چھپ چکا تہا ۔ حسب ذیل ہے ۔

"جو لوگ جگدیشور کے اوتار ۔ تیرتہ مہاتمیہ ۔
مورتی پوجن پتری شرادہ آدی ویدک سدہانتوں
کو ۔ اوم ۔ منتر براہمن بہاگ روپ وید کو
پرمانت مانتے اور گو براہمن کو پرم پوجیہ جانتے
ہیں ۔ وے ہی ست پرش یتہارتہہ ویدک ہیں
جو لوگ ویدک دہرم کا پری تیاگ کر سوتنترا چار
میں پرورت ہو اپنے کو ویدک دہرم انند وکہہ رہے ہیں
اُن کے آچرن کی آلوچنا کرنا ؟ "

جسوقت یہہ ریزولیوشن سبجکٹ کمیٹی میں پیش کیا
گیا تو اسکی کسیقدر کاٹ چھانٹ کراس کے ذریعہ سے
آریہ سماج کے ممبروں کو برادری سے خارج کرانے
کا اعلان دیا مہا منڈل کے مہا منتری نے تو نشچت
کیا ۔ اسپر پنڈت مدن موہن مالویہ جی وکیل
ہائیکورٹ الہ آباد نے بجائے خود سبہی منڈل
والوں کو خبر دار کیا ۔ جن کے الفاظ قابل یادگار
ہیں ۔ انہوں نے کہا " تم آریہ سماجیوں کو ہرگز

ہرگز برادریوں سے خارج نہیں کرا سکتے ہو ۔ پہر
کیوں خواہ مخواہ اِس قسم کا ریزولیوشن پیش
کرکے اپنے سر پر کلنک کا ٹیکا لیتے ہو اور بہائیوں
کو بہائیوں کے دشمن بناتے ہو ؟ " پنڈت مدن موہن
جی نے اپنے پبلک لیکچر میں بہی اِسی طرح کے خیالات
ظاہر کئے تہے ۔ یہہ اسی زبردست مخالفت کا
نتیجہ ہے ۔ کہ بجائے خارج کرنے کے اپنی حفاظت
کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ۔ کیا اِن حالات
کی موجودگی صاف ثابت نہیں کر رہی کہ ہمارے
پورانک بہائی رفتہ رفتہ ویدک سدہانتوں کی
طرف چلے آ رہے ہیں ۔ پہر ہم کیوں نہ اُمید کریں کہ
وہ دن دور نہیں ہے جبکہ بہارت ورش میں
کرم از کم ویدک دہرم کا ہی ڈنکا چاروں اور بجیگا
اور ایک ہی اوم کے جہنڈے کے نیچے تمام آریہ
سنتان اکٹہی ہو گی ۔

آریہ مندر میں شام کے وقت پہر ۷ بجے ہی بہیڑ بہا
شروع ہو گئی ۔ اور اُسیوقت سے بہجن شروع
کرا دئے گئے ۔ جن کے خاتمہ پر پنڈت گنگا دت جی
شاستری نے سنسکرت زبان میں ویاکہیان شروع
کیا ۔ آدہ گہنٹہ تک پنڈت جی نے ویدک دہرم کی
تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے شنکر تک اُنہیں
پہونچایا اور کسیقدر مکتی کا نروپن کر کے
ویاکہیان کو آپنے ختم کیا ۔ چونکہ اِن جلسوں کا
انتظام خاص طور پر ہمارے سپرد کیا گیا تہا ۔ اسلئے
ہم نے پنڈت جی کے ویاکہیان کا مختصر مطلب
ہندوستانی زبان میں بیان کرکے پنڈت تلسی رام
شرما مالک سوامی پریس میرٹھہ کا ویاکہیان
شروع کرا دیا ۔ پنڈت جی نے بڑے عالمانہ طریقہ
پر اِس امر پر بحث اُٹہائی کہ آیا ایشور کا اوتار
ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ اسجگہہ یہہ ذکر کر دینا
مناسب ہے کہ آریہ سماج میں جسقدر ویاکہیان
ہوتے تہے اُنہیں اپنے سدہانتوں کی اصلیت
بتلانے کے علاوہ منڈل کے اُٹہائے ہوئے اُسدن کے

تمام اعتراضوں کا جواب بہی ہوا کرتا تہا ۔ اِسلئے
پنڈت تلسی رام جی نے اوتار و شیگہ منڈل والوں
کی دلیلوں کا کہنڈن ایک گہنٹہ تک کیا ۔ اور آئندہ
بہی اِسی مضمون پر بولنے کا ارادہ ظاہر کیا ۔
خاتمہ پر پنڈت گنپتی شرما کا ویاکہیان ہوا ۔
جنہوں نے کہ پورانک تعلیم کی اصلیت کو بڑی خوبی
سے ظاہر کیا ۔ اور پرمانوں دوارا ثابت کیا ۔ کہ
سوا ویدک دہرم کے اور کسی مت کی شرن لینے
سے بہی مکتی نہیں مل سکتی ۔

اور اسجگہہ ایک اور ذکر بہی بیموقع نہیں ہوگا ۔
آریہ سماج کے اُپدیشکوں نے ہر روز اِس امر پر
زور دیا تہا کہ اگر واقعی سنسار سے پاپ کو دور کرنے
کے لئے ہی ایشور کا اوتار ہوتا ہے ۔ اور اگر
فی الحقیقت بمقابلہ دیگر یگوں کے کلی یگ میں
پاپ بہت زیادہ ہے ۔ تو اِس یگ میں زیادہ
اوتار ہونے چاہیئے تہے ۔ برخلاف اِس کے اِس
یگ کے اوتار کی ابہی انتظاری ہی ہو رہی
ہے ۔ آریہ سماجیوں کے اِس بار بار کے طعنہ
کے برداشت کرنے کی تاب نہ لاتے ہوئے
پورانکوں نے نِہ کلنک اوتار کے انتظار کے
بغیر ہی ایک نیا اوتار کہڑا کر دیا ۔ چنانچہ اسی
دن ایک کتاب کا اشتہار تقسیم کیا گیا جسمیں
مہا منتری جی کی شفقت اور اُن کا سایہ
حاصل کرنے کی نیت سے مراد آباد کے ایک چہاپہ
خانہ کے مالک نے اپنی کتاب کے بنانے کی وجہہ
بیان کرتے ہوئے پہلے آریہ سماج کی نسبت یوں
دُر فشانی کی ہے " شرادہ ۔ اوتار ۔ تیرتہ
برت آدی کے ناش کرنے کے لئے دیانند نے آریہ
سماج ہوا کرتا ہے ۔ کہ جس میں چمار کا بہی
کوٹ پتلون پہر کر تہا گدّی کو دہارن
کرکے جاتا اور ویاکہیان دیتا ہے ۔ گڑبڑ سے
نیچ جاتی ہی شُدہی سبہا کے سکرٹری بنتے اور
براہمن ۔ کشتری ۔ ویش کہنی آگیا چلانا چاہتے ہیں ؟ "

اِس تہذیب کی بوچھاڑ کے بعد حسب ذیل مضمون کچھ زیادہ ناموزوں نہیں ہے۔ ——

"جب جب بھارتی سے اِنتہہ ہونے لگتا ہے۔ جب گئو براہمن دُکھت ہو کر ناش کی اوستھا کو پراپت ہونا چاہتے ہیں۔ تب اس واکیہ کے انوسار کہ۔

جب جب ہوئے دھرم کی ہانی۔
باڑھ ہیں اسُر۔ ادھم۔ ابھمانی۔

تب تب پربھو دھر منج شریرا۔
ہرہیں کرپا ندھی سجّن پیرا۔

بھگوان کا اوتار ہوا کرتا ہے۔ اِس سمے بھی سرو پرکار کی دھرم بیوستھا کو اُلٹ پلٹ دیکھ کر شری آنند کند نند نندن دیو کی شکت (یعنی کرشن جی) بھگت وتسل کمل نیترنے ——

بھارت دھرم مہا منڈل کے نیتا بنکر شری دین دیالو نام سے اوتار لے بھگو و بھکت دھرم جگیا سو بھکتوں کی رکشا کی اور کرتے جاتے ہیں۔ دھنیہ ہے بھگوان کی مہا کو کہ اُکت پنڈت جی کی کرپا سے اِس مہا منڈل روپی مہا سکر کے اُدے ہوتے ہی اُلوک گن بن میں جا چھپے۔ دیانند یہ سماج کا واک ستمبھ ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ——

پیارے ناظرین! اوپر کا ایک ایک لفظ خود بخود بول رہا ہے۔ ہماری طرف سے کسی حاشیہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ دین دیالو جی اوتار تو ہوئے لیکن کس کے؟ رام چندر کے نہیں بلکہ چیر ہرنے والے کرشن چندر کے۔ یہہ نئی عزت اُنہیں مبارک ہو۔ لیکن آریہ سماج تو خود گئو اور براہمن کی رکشا کرنے والا ہے۔ پھر اگر اسی غرض کے لئے اوتار ہوتے ہیں۔ تو اُنہیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی طرف رُخ کرنا چاہئے۔ نہ کہ غریب آریوں کی طرف۔ کیونکہ آریوں کی تو زبان بند ہو گئی جس کا ثبوت یہہ ہے کہ باوجود آریہ سماج کے رجسٹری شدہ خطوط بھیجنے اور مہاراجہ صاحب بہادر دربھنگہ اور دیگر معززین منڈل کی سیوا میں زبانی عرض کرنے کے بھی آج تک کوئی جواب نہ ملا۔ لیکن ہم بھول گئے۔ یہہ پورانک منطق ہے کہ دُنیا داروں کا پرمان بہت نیا ہے۔ اِس نئے اوتار کی آمد پر ہم پورانک دھرم سبھاؤں کو عموماً اور دربھنگہ نریش و ہاں کے بہادر لالہ سہگل شنکر داس جی رئیس دہلی کو خصوصاً مبارکباد دیتے ہیں۔ جن کی وساطت سے کہ اِس گوپیوں کے کانہہ کا ظہور ہوا ہے۔ ——

پانچواں دن (۱۲ اگست)

آج کی صبح کو بہت سے آریہ بھائیوں نے یگیو پویت دھارن کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ یہہ لوگ بکام تردد جوں کے کرتے تھے۔ اور اکثر بلحاظ جنم پورانک برادریوں میں بھی دوج کہلاتے تھے۔ لیکن اودیا کی وجہہ سے اِن کا اُپ نین سنسکار نہیں ہوا تھا۔ اِن بھائیوں میں سے بعض کو تو پرائشچت کرایا جا چکا تھا۔ لیکن بعض کی اُسیوقت کی استدعا کمزوری کی وجہہ سے ان کو آریہ پنڈتوں نے بلا پرائشچت ہی اُن کا یگیو پویت کرا دیا۔ اِس کارروائی کو ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ اور اِسی لئے اپنی آزادانہ رائے ظاہر کر دیتے ہیں تاکہ آئندہ کے لئے زیادہ احتیاط سے کام ہوا کرے۔ گیارہ بھائیوں کا اُپ نین سنسکار کرایا گیا۔ گائیتری کا اُپدیش دیا گیا۔ اور سندھیا۔ اگنی ہوتر وغیرہ نتیہ کرموں کے کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اُپ نین لینے والوں نے یتھا شکتی دان بھی دیا۔ ——

منڈل کا جلسہ پھر دو بجے سے شروع ہوا۔ اِس جلسہ میں سنسکاروں کے سنشودھن کے نسبت جو ریزولیوشن پاس ہوا وہ نہایت ہی موزوں تھا۔ لیکن سوال ہے تو یہہ کہ آیا براہمن دیوتا سنسکاروں کے کرم کانڈ میں زیادہ تکلیف برداشت کرنا گوارا کریں گے یا نہیں۔ دوسرے ریزولیوشن کا مطلب یہہ تھا کہ تمام سمپردار والے اپنے اپنے سمپردار کے کتھن انوسار چلتے ہوئے بھی پرسپر بھارتری بھاؤ کا پرچار کریں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ بلحاظ کارروائی گذشتہ کے اِس ریزولیوشن کا کہاں تک صحیح عمل حاضرین جلسہ پر پڑا ہوگا۔ تیسرا ریزولیوشن حسب ذیل تھا۔ "پنجاب میں شری گرو نانک دیو جی سے گورو گووند سنگھ جی تک جن دس مہاتماؤں نے کشتریہ کل میں اُتپن ہو کر آپت کال میں رام نام مہما دیو پوجا برت تیرتھ۔ شرادھ۔ سورن ورن دھرم وغیرہ سناتن دھرم کے انگوں کی رکشا کر بھارت کی اپنے دھرم بھاؤ کا پریچے دیا ہے۔ اُن کو اور اُن کی سمپردار کو ہندوؤں سے بھن (علیحدہ) کہنا بڑی بھول ہے"؟ ——

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ سنگھ سبھا دہلی کے چند ممبر بھی اس ریزولیوشن پر بولنے کی اجازت چاہتے تھے۔ لیکن اُنہیں بھی بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیا سچ مچ بابا نانک آدی مہاتما دیو پوجا یعنی بت پرستی کا ہی پرچار کرتے تھے۔ کیا شورویر مہاراجہ گووند سنگھ جی نے بتوں کی حفاظت کے لئے ہی کھڑگ اُٹھایا تھا؟ کیا اُنہوں نے مورتی پوجا کے منڈن میں نہیں کہا تھا کہ۔ میں نہ پہ تہم گنیش مناؤں۔ کرشن وشن ایکو نہیں دھیاؤں اور کیا مہاتما نانک دیو نے یہہ کہتے ہوئے کہ۔ ——

پتھر و پرے کو کیا پاوے گوا کو کہا ہیں

مزنک شرادھ کی ہی رکشا کی تھی۔ اصل ہمیں اِس سے مطلب نہیں۔ یہہ کام مہاتما نانک جی اور مہاراجہ گووند سنگھ جی کی سمپردار کا ہے۔ کہ اپنی اصلی پوزیشن کو پورانک منڈل کے مقابلہ میں صاف کرے۔ ——

اِس روز کے جلسۂ منڈل کا نظارہ جنہوں نے دیکھا ہے وے بتلاتے ہیں کہ حاضرین

طبیتیں تعصب سے بری ہو چلی نہیں۔ چنانچہ اگر ہمارے پاس صحیح رپورٹ پہونچی ہے تو جسطرح پرکر جلسہ پر دہرم سبھا کے پنڈت بہاگوت آدی پُرانوں کو دہرم پُستک ماننے سے بہاگتے ہیں۔ اُسی طرح پر مہامنڈل کے جلسہ میں بہی اکثروں کے خیالات پرتیت ہوتے تہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے جو کہ منڈل کے جلسہ میں ایک خاص فرقہ کی طرف سے پرتی ندہی (وکیل) بن کر آئے تہے ایک لیکچرار کی تقریر کا خلاصہ لکہکر ہمیں دیا۔ جسے ہم بجنسہ اسجگہہ نقل کرتے ہیں ؏

" الہ آباد کے ایک مہاشے جو کہ شاید بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی تہے۔ (بیان) جو کچہہ کہ یہہ کلُ دہرم پُران ایک پنڈتوں میں موجود ہیں۔ وہ سب موافق پُرانوں کے ہیں۔ اور چونکہ (آریہ) سماج ہی پُرانوں کو مانتی ہے۔ وہ اصلی پُران آج بتانے چاہئیں۔ کہ وہ **شت پتہہ برہمن** وغیرہ کے نام ہیں۔ اور یہہ **اٹہارہ پُران نہیں ہیں** "

پیارے ناظرین! سچائی کو خواہ کتنا ہی دبانے کی کوشش کی جاوے آخرکار ہزاروں پردوں کو چیر کر ہی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے۔

اُسی شام کو آریہ مندر میں بھجنوں کے بعد پہلے پنڈت جوالا دت شاستری کا سار گربہت ویاکہیان سنسکرت زبان میں ہوا۔ جس کے ضمن میں پنڈت جی نے اُپسیدن کے طیار کئے ہوئے۔ چہہ بڑے ہی معنی خیز شلوک پڑہے تہے۔ ویاکہیان کا وشئہ "وید ارتہہ پر وچار" تہا۔ گو ویاکہیان کا خلاصہ ہم نے بیان کر دیا تہا۔ تاہم شلوکوں کا ارتہہ کرنے کا کسی پنڈت کو موقع نہ ملا۔ ہم آشا رکہتے ہیں کہ پنڈت جوالا دت جی حسب اقرار ان شلوکوں میں چاروں اور ایزاد کرکے ارتہہ سہت چہپنے کے لئے سماچار پتروں میں بہیجیں گے۔ اِس ویاکہیان کا مطلب بیان کرنیکے بعد آریہ سماج کی طرف سے اُس چیلنج کی پہر تاکید کی گئی جو کہ دربہنگہ نریش سے جواب ملنے پر روز دیا جاتا شروع ہو گیا تہا۔ آریہ سماج کیطرف سے عام اجازت دی گئی تہی۔ کہ جس وقت کوئی مہامنڈلی پنڈت شاسترارتہہ کے لئے اُدیت ہو۔ اُسی وقت ویاکہیان آدی بند کرکے ہی شاسترارتہہ شروع کر دیا جایا کرے گا۔ لیکن افسوس کہ گذشتہ دنوں کی طرح آج بہی کوئی پنڈت خاتمہ تک شاسترارتہہ کے لئے طیار نہ ہوا۔ دوسرا ویاکہیان پنڈت دیوی دیالو جی کا ہوا۔ اِن کا نام ہم نے پُرانا چاریہ رکہدیا ہے۔ آپ نے پدم پُران سے چند کہانیاں سُنا کر پُرانک مکتی کا ستیاناس درشایا۔ اور بہوشیہ پُران کے چند ایک حوالوں سے ثابت کیا کہ یہہ گرنتہہ بہت ہی نئے ہیں۔ اور پُران کہلانے کے ادہکاری نہیں ہیں۔ پنڈت دیوی دیالو جی کے طرز بیان سے شروتاگن بہت ہی پرسنّ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ عام فہم ہوتا ہے۔ اِن کے بعد پنڈت رُدر دت جی نے اپنے ویاکہیان میں نئے جہجہکے اوتار کی خوب قلعی کہولی۔ پنڈت رُدر دت جی کو ویاکہیان میں حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ جاتے تہے۔ لیکن یہہ ویاکہیان محض ہنسانے والا ہی نہیں تہا۔ بلکہ بعض اوقات سچائی کو بڑی واضع طور پر عوام کے ذہن نشین کرانے کا کام دیتا تہا۔ ڈیڑہ ہزار کا مجمع بے حس وحرکت ۱۰ بجے تک جما رہا۔ آخرکار بہجن کے ساتہہ ہی جلسہ کی سماپتی کرکے حاضرین کو درخواست کی گئی کہ اپنے اپنے گہروں کو تشریف لیجاویں ورنہ نہ معلوم کب تک جمے بیٹہے رہتے ؏

چہٹا (آخری) دن (۱۳ اگست)

یہہ آخری دن تہا۔ اِس دن بہی صبح کو ہون ہوا۔ جس کے بعد افواہاً معلوم ہوا کہ منڈل کی طرف سے ہمارے ننگا[illegible] چیلنجوں کا کچہہ جواب آوے گا۔ لیکن بدسمت انتظاری کے وہی مثل صادق آئی کہ۔

کہودا پہاڑ اور نکلا چُوہا

یعنی مہامنڈل کے مہامنتری۔ اور مہا پردہان تنتہا ہو پدیشکوں کی طرف سے تو کوئی جواب نہ آیا۔ بلکہ صبح کے دس بجے ایک بنگالی مہاشہ دہرم داس کہو پادہیاے کی طرف سے خط آیا کہ ہماری ایک "ہری بہگت پرداین سبہا" ہے۔ اُس کا جلسہ ۱۴ اگست کو شام کے ۶ بجے کنجنی کی گلی میں نزد کشمیری دروازہ کے ہوگا۔ وہاں وچار کے لئے آئیے۔ کیونکہ بنگال کے نیایک (نیاے کے پنڈت) خصری پنچانن ترک رتن بہٹاچاریہ جی آئے ہوئے ہیں۔ اور اگر کوئی مدہیستہہ مانیں تو اُس کا نام بہی ظاہر کردیں۔ اِس کے جواب میں لکہا گیا۔ کہ اگر آپ مہامنڈل کے انترگت ہیں تو آپ مہامنتری کے دستخط کراکے بہیجئے اور منڈل کے منڈپ میں شاسترارتہہ کرائے اور اگر آپ منڈل کے انترگت نہیں ہیں تو ہمارا انتظار کیوں کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا جلسہ آج ہی شام کو ہے۔ اُسیجگہہ مع اپنے پنڈت صاحب کے تشریف لے آئے۔ اور مدہیستہہ کا نرنئے کر لیجئے۔ لیکن اُدہر سے وہی حیلہ حجت رہا۔ منڈل کے جلسہ میں اِس روز پنڈت دین دیال جی مہامنتری کی آخری سپیچ تہی۔ لیکن جلسہ کے خاتمہ سے پیشتر ہی اِس زور کا مینہہ برسا کہ اوپر کے ٹین بہی اُڑ گئے۔ اور معززین حاضرین تربتر ہوکر گہر گئے۔ اِس دن کی رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ حسب ذیل ریزولیوشن ہائے مجوزہ مہامنتری جی پر کسی خاص پالیسی کی وجہہ سے وچار ملتوی کیا گیا ؏

اصلی نمبر ۴ - "پرم ہنس - پریواجک آدی سمپردایوں کے سادہو سنیاسیوں کی اُپستہت اور ستہاپر وچار کرنا" ——

اصلی نمبر ۵ - "جن دیو مندر اور دہرم ستہانوں کی دیو وتیر ستہتی کا ستارگ میں سدہ نہیں ہوتا ہے اور جہاں دہرم شکشا اور دیو مندر کی پرتشٹہا کا سو وچار نہیں ہے - اُن کی سمونتی کا اُپائے کرنا"

اصلی نمبر ۶ "تیرتہ ستہان اور تیرتہ پروہتوں کے کل میں اِس پرکار کی شکشا کا پربندہ کرنا جن سے اُن کا لیش اور پرتاپ بڑہے - تتہا تیرتہوں کا مہتو ہندوؤں کے چت میں اٹل ہو" اِن تین ریزولیوشنوں پر نہ وچار ہونے کا باعث بہی معلوم ہو گیا - مہا منتری جی نے سمجہا تہا کہ سمپردایوں کے مہنت وغیرہ اِن ریزولیوشنوں کو دیکہتے ہی ڈر جائیں گے - اور اُن کی غیر حاضری میں ہم کچہہ معقول ریزولیوشن پاس کر کے کچہہ نہ کچہہ کارگذاری تعلیم یافتہ اور سمجہدار انسانوں کے روبرو بہی دکہا سکیں گے - لیکن گوکیشوانند اور ہنس سروپ وغیرہ اپنی ان ہانی کے ڈر سے رُک گئے - تاہم دادو پنتہی - نانک پنتہی کبیر پنتہی وغیرہ اور بہت سے سادہو اکٹہے ہو گئے - تیرتہوں اور دیوالیوں سے تعلق رکہنے والے گدی نشین بہی موجود تہے - اِن سب کے ڈر کے مارے یہہ ریزولیوشن نظر انداز کر دئے گئے - اگر اِن ریزولیوشنوں کو چہیڑا جاتا تو اِس میں ذرا بہی شک نہیں ہے - کہ اُس عظیم الشان منڈپ کے اندر سوٹا لاٹہی تک نوبت پہونچ جاتی - ہمیں افسوس ہے کہ مہاراجہ دربہنگہ کے چودہ ہزار نقد اور دیگر کثیر التعداد اخراجات کا کچہہ بہی پہل نہ نکلیگا - آریہ سماج کے برخلاف یہہ تو کچہہ ریزولیوشن ہی نہیں ہے - اِس سے بڑہ چڑہ کر ریزولیوشن پاس ہو چکے ہیں - اور اُس کا بال بیکا نہیں ہوا - دیوناگری کے حق میں اِس سے بڑہ چڑہ کر جلسے ہو چکے ہیں - سکہہ ہندو ہیں یا نہیں اِس کا فیصلہ اُنہوں نے خود کرنا ہے - پہر اگر اِس وقت کے کروڑوں مشٹنڈے بے فکرے سادہوؤں کی پلٹن کا ہی کچہہ انتظام ہو جاتا تو ہم دربہنگہ نریش کے چودہ ہزار کے ساتہہ دیگر مہا منڈلیوں کے ہزاروں روپیوں کے خرچ کو کسیقدر مفید سمجہتے ۔ کم از کم اگر یہہ قرار دیا جاتا - کہ جو لوگ شاستر ورُدہ بیراگی - اُداسی - نرملے - کبیر پنتہی - دادو پنتہی - جے کشننے - بلبہ آچاری وغیرہ بنکر سنیاس سے پوتر آشرم کو بگاڑ رہے ہیں - اُن کی منڈل کے پہیرو تعظیم نکریں - تو بہی اِس عالیشان مجمع کا کچہہ فایدہ سمجہا جاتا - لاکہوں کی گدیوں کے مالک بن کر جو مہنت لوگ مدیہ - مانس اور بہبہچار میں صرف لپٹ ہی نہیں رہتے - بلکہ اپنے اوپر وشواس کرنے والے گرہستہیوں کے ساتہہ وشواس گہات کر کے اُن کی عورتوں کی عصمت کو خاک میں ملا دیتے ہیں - اگر اُن کا کچہہ انتظام کیا جاتا تو ہم یہہ ہزاروں - لاکہوں کا خرچ کسیقدر سپہل سمجہتے لیکن جس منڈل کے جلسے کا کہ آریہ سماج کو گالیاں دینے پر ہی خاتمہ ہو - اور جس منڈل کے جلسہ پر اُسقدر دھنہ اور استہ کے نرنئے کرنے کا موقع بہی نہ ملا - جسقدر کہ ہم نے پنڈت گوپی ناتہہ کے ساتہہ ملکر بلا کسی خرچ کے لاہور جیسے نگر میں حاصل کر لیا تہا تو ہم اُس کے انعقاد پر نہ تو دربہنگہ نریش کو ہی مبارکباد دے سکتے ہیں - اور نہ ہی مہا منڈل کے مہا منتری اور کرشن کے اوتار کو ہم اِس ناٹک کی کامیابی پر چیئرز دے سکتے ہیں * ——

پورانک اخباروں میں جو اِس جلسہ کی دہوم مچائی گئی ہے - آجکل ان حالات کے ساتہہ مقابلہ کر کے فہمیدہ اور دور اندیش آدمیوں کو وچار کرنا چاہئے - کہ کیا اِس طرح پر اپنی طاقتوں کو بیفایدہ ضایع کرنا پاپ نہیں ہے - جسوقت کہ پورانک منڈل کے منڈپ میں پورانک مہوپدیشک شور مچا رہے تہے کہ چونکہ آریہ سماج مہا منڈل کو شاستر ارتہہ کا چیلنج دیتا ہے - گویا اُن کی پگڑیاں اُتارنے کو آمادہ ہوتا ہے - اِس لئے کیوں نہ اُسکے ممبروں کو خارج کر دیا جاوے - اور جسوقت کہ بعض بے تعصب ہندو بہائی مہا منتری جی سے یہہ پوچہ رہے تہے - کہ آریہ سماج کے چیلنجوں کا جواب داخلخارج کے مسئلہ سے کیونکر چل سکیگا - اور نیز عرض کر رہے تہے کہ منڈل کی اِس خاموشی کا اثر عوام پر بہت برا پڑے گا - اور ٹہیک جسوقت کہ پنڈت بہیم سین شرما کے آریہ سدہانت پتر میں پرکاشت کئے ہوئے آخری لیکہہ کیطرف اشارہ کر کے مہا منڈل نیتا اور اُسکی رہبری کرنے والے مہا منتری جی سمجہا رہے تہے - کہ منڈل کو کچہہ بہی پریشرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے - خود آریہ سماجیوں کے گہر والے ہی اُنکی خبر لے چہوڑیں گے - جسوقت کہ یہہ سب گہٹنا ہیں پورانک منڈل کے ناٹک گاہ میں ہو رہی تہیں - اُسیوقت رائے صاحب گوردہاری لعل جی کے مکان پر چند ایک

آریہ پُرش پنڈت بہیم سین جی کو وچار

کر رہے تہے - اُن کے پرتی پوروک سمجہانے پر ہمارے فاضل بہائی پنڈت بہیم سین شرما نے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا - اور وہ پتر اپنے ہاتہہ سے لکہہ کر دیا - جو کہ ہم پرچارک کے گذشتہ نمبر میں درج کر چکے ہیں اور جس نے کہ پنڈت بہیم سین جی کی نسبت

شکوک کو رفع کر دیا ۔

...ں پہلے ہی پوراتک مہا منڈل کا جلسہ آریہ سماج
...ے مبارک ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ معزز آریہ بھائیوں
...فیصلہ دہلی نگر میں شریمان منڈت بھیم سین جی کی
...ہیکیاہے اُس کی جلیہ آریہ سماج عزت کریں گے اور
...ت بھیم سین شرما کی سیوا میں بھی نویدن ہے۔
...ے اپنے بھائیوں کو اپنا وشواس پاتر بناتے
...ہ آئیندہ کبھی بھی تعجیل سے کام نہ لیں گے ◆ ۔۔۔
... ایک بڑی اشانتی کو شانت کرنے کے بعد
...دن آریہ سماج کا آخری جلسہ ہوا۔ گو بارش
...ہیش روز ہی ہوتی رہی جسکی وجہہ سے کہ
...لگا تار سخت کام ایسے موسم میں انجام پذیر
...ا۔ لیکن آریہ سماج کے جلسوں میں بارش کی
...ے اب تک وگھن نہیں پڑا تھا۔ آج کچھہ وگھن
...ہوتا دکھائی دیا۔ لیکن آخرکار دور ہو گیا۔
...آج بھجنوں کے بعد پہلے سوامی آتما نند جی کا
...بیان شروع ہوا۔ سوامی جی نے چاروں
...ں اور چاروں آشرموں کا مختصر بیان کرنے
...عد۔ پنچ مہا یگیوں کا بیان کرکے اپنی تقریر
...ختم کیا۔ ان کے بیٹھ جانے پر پنڈت تلسی رام جی
...اُٹھا ہی تھا کہ بارش زور شور سے شروع
...ہی۔ لیکچرار کا میز اندر چلا گیا۔ لیکن باوجود
...ں کے لوگ اندر جم گئے۔ گرمی وغیرہ کی کچھہ پروا
...رتے ہوئے دہرم کے پیاسے اپنی پیاس کو
...بجھاتے رہے۔ پنڈت تلسی رام جی نے اوتار ورشہ
...ہی پر تقریر جاری کی اور ایسے فاضلانہ طریقہ
...اس مضمون پر بحث کی کہ سُننے سے ہی تعلق
...رکھتی تھی۔ افسوس کہ وقت کی کمی کے باعث پنڈت
...جی پھر بھی اس مضمون کو ختم نہ کر سکے۔ خاتمہ
...لیکچر ہارا تھا جس میں کہ پراچین ورن آشرم
...دہرم کا فوٹو کھینچکر دکھایا گیا کہ آریہ سماج کس
...ا پر کو لانا چاہتا ہے۔ دہرم کے راستے پر
...سوامی دیانند نے جو سختیاں جھیلیں اُن کا بیان
...گرو دت اور لیکھرام کی دہرم پر اُنیتا کا ذکر

کیا گیا۔ اور آخرکار آریہ سماج کے اصولوں
کی بزرگی جتلا کر اُس کی مدد کرنے کے لئے اپیل
کی گئی۔ تقریباً ۱۰ ممبر اُسیوقت بن چکے تھے۔
اور دیگر فارمیں بھر رہے تھے۔ آخری لیکچر کے
خاتمہ پر مہاشہ دہان جی مہاشہ نے سب بھائیوں کا
دھنیہ واد دیا اور آخری دفعہ پھر چیلنج دیا۔ کہ
اگر اب بھی کوئی شاستر ارتھہ کرنا چاہتا ہے تو
آریہ پنڈت طیار ہیں۔ لیکن اُس وقت بھی
کوئی شخص نہ کھڑا ہوا۔ اِسکے بعد بابو رگھوناتھہ
داس صاحب بیرسٹر نے خاص اجازت مانگ کر
آدہ گھنٹہ تک مہا منڈل کی کارروائی کا پول
کھولا۔ اور جو اثر ہر دو جگہوں کی کارروائیوں
کو دیکھکر اُن کے دل پر ہوا تھا اُس کا اظہار کیا۔
اِسوقت رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ لیکن آریہ
بھائیوں نے پھر بھی بڑے پریم سے مبارکباد
کا بھجن گایا۔ اور جلسہ برخاست کیا گیا ◆ ۔۔۔

اِسجگہہ یہہ کہانی ختم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ
ہر ایک کہانی سے کچھہ نہ کچھہ سبق لینا ضروری
ہے۔ اِسلئے ہم بھی اِس دہرم یُدہ کی کہانی کو
سُنا کر آخری نتیجہ نکالنا ضروری سمجھتے ہیں
لیکن قبل اِس کے کہ ہم اُسے بیان کریں۔

بعض حالات متعلقہ کا بیان

کرنا اِسجگہہ ضروری ہے۔ اِس مہان کاریہ کے
پورا کرنے میں دہلی آریہ سماج نے جو حوصلہ دکھایا
ہے اور خصوصاً جس پریم اور اُتساہ کے ساتھہ
کہ دہلی آریہ سماج کے روح روان لالہ کندن لعل
جی منتری نے کام کیا ہے اُس کا دھنیہ واد
دینے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں لیکن
سب سے بڑھ کر تعجب ہمیں رائے صاحب گردہاری لعل
جی پر دہان کے پُرشارتھہ اور حوصلہ کو دیکھکر
ہوا۔ اور ہمیں نشچہ ہو گیا کہ دہرم کی پریرنا
انسان کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی
ہے۔ رائے صاحب نے مان اپمان کے خیال کو

چھوڑ کر جس اُتساہ سے سب بھائیوں کا ستکار
کیا اور جس دلیری سے کہ وربھنگہ نریش کو شاستر
ارتھہ کے لئے پریرت کیا اُس سے آشا پڑتی ہی
کہ رائے صاحب دہلی آریہ سماج کو واقعی ایک
جیتی جاگتی شکتی بنا دیں گے۔ مہاشہ سندر لعل
جی کے پریم اور ماسٹر بہاگیرتھہ لعل اپنے پرانے
منتر کے دہرم بہاؤ کا ہم کہاں تک ذکر کریں۔ ہم
دہلی کے کل سبھاسدوں کو دھنیہ واد دیتے ہوئے
دُعا کرتے ہیں کہ پرمیشور اُن کے جملہ دہارمک
کاموں پر اچھی برکتیں نازل کرے ◆ ۔۔۔

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ دہلی آریہ سماج
کے منتری مہاشہ نے ابتک حسب اقرار ہمارے پاس
مفصل رپورٹ نہیں بھیجی ہے۔ تاہم ہم انومان
سے کہہ سکتے ہیں کہ اِس جلسہ پر ۸۰۰ سے ۱۰۰۰
کل خرچ آئیگا۔ جس کا بوجھہ برداشت کرنا
چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ کھانے کا انتظام قابل
تعریف تھا۔ اِسمیں شُبہہ نہیں کہ بعض بھائیوں
کو یہہ شکایت ہوگی کہ کھانا بیوقت ملتا رہا لیکن
یہہ قصور دہلی کے بھائیوں کا نہیں ہے بلکہ اُسی
کام کا ہے جس کے لئے کہ ہم سب جمع ہوتے تھے جب
جلسہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہے تو بھوجن میں
توقف ایک لازمی امر ہے۔ گو ہمارے پاس کوئی
فہرست نہیں ہے تاہم ہم انومان سے یہہ بھی
کہہ سکتے ہیں کہ آٹھہ اور دس ہزار کے درمیان
مختلف قسم کے ٹریکٹ آریہ سماج کی طرف سے
مفت بانٹے گئے۔ جنمیں ۱۴۰۰ جلدیں اُس
شاستر ارتھہ کی بھی شامل تھیں جو کہ ہمارے
اور پنڈت گوپی ناتھہ کے درمیان ورن بیوستھا
کے مضمون پر بمقام جلندھر ہوا تھا۔ دوپہر کے
وقت دو دن آریہ بھائیوں کی ایک کانفرنس
بھی ہوئی جسمیں پرسپر آریہ بھائیوں کا پریم
بھاؤ بڑھانے اور آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کا
زیادہ تر نزدیکی سمبندہ قایم کرنے کے مضمون پر

تقریریں ہوئیں۔ ہمیں نشچے ہے کہ ان تقریروں کا اثر حاضرین کے دلوں پر بہت اچھا ہوا تھا اور اگر اُنہوں نے اُن خیالات کو لیجا کر اپنے اپنے آریہ سماجک بھائیوں میں پھیلایا تو وے آریہ سماج کے استقلال کا باعث ہوں گے اور اب ہیں

آخری نتیجہ

عرض کرنا ہے۔ دہلی کے دہرم یُدہ نے جتلا دیا کہ سچائی کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی دامی طاقتیں بھی ٹھہرنے کا ساہس نہیں کر سکتیں۔ پنڈت شیو کمار شاستری سے ودوان کی موجودگی میں پورانک مہامنڈل کا منوں سا دہن صاف ثابت کر رہا ہے کہ منڈل کے چلانے والوں کو اپنے مانے ہوئے عقیدوں کی سچائی پر اعتبار نہیں ہے۔ بھارت ورش کی تمام پورانک دولت اور شان و شوکت کے مقابلے میں اس استقلال سے کام کرکے آریہ سماج نے دکھلا دیا ہے کہ جہاں بیجان ڈھانچوں کی ظاہری نمایش سے کچھ بھی اثر پیدا نہیں کر سکتیں۔ وہاں واقعی زندگی کی ایک چھوٹی سی سلگتی ہوئی چنگاری بھی حیرت انگیز حرکت کا باعث ہوتی ہے۔

آریہ پرشو! دہلی کے دہرم یُدہ کی کامیابی تو محض تمہارے ہلانے کے لئے تھی۔ لیکن تمہارے دیش کے اندر کروڑوں انسان اودیا اندھکار میں پھنسے ہوئے اپنا جیون بُت پرستی اور مردم پرستی کے اندر ضایع کر رہے ہیں۔ اُٹھو ہمت کی کمر مستقل طور پر باندھو۔ اور

وید پرچار فنڈ کو مضبوط کرو۔

تاکہ آریہ سماج کے اُپدیشک بھارت ورش کے تاریک سے تاریک کونوں میں بھی ویدک روشنی پہونچانے کے بعد ودیش و پشانتروں کے پرچار کے قابل بن سکیں۔

"اوم شم"

ریویو

ساونتری ناٹک۔ بزبان دیوناگری۔ مصنفہ لالہ دیوراج جی پربندہ کرتا کنیا مہاودیالہ جالندھر۔ قیمت فی جلد ۷ ضخامت ۵۰ صفحہ۔ ساونتری کی مشہور کہانی کو جو بہارتھ ہے لیکر اُس میں ضروری ردو بدل کرنے کے بعد مصنف نے اُسے سنسکرت ناٹک کی شکل میں لکھا ہے۔ لالہ دیوراج جی کی طرز تحریر سے جو بھائی واقف ہیں اُن کے روبرو اس کتاب کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کاغذ عمدہ اور چھپائی بڑی صاف ہے۔ خوبصورت سیاہ کپڑے کی جلد علاوہ ہے۔ درخواستیں لالہ دیوراج جی کے نام بھیجیے۔

غنچہ ہم بھجن حصہ دوم۔ مصنفہ لالہ نتھو رام ورما سبھاسد آریہ سماج پسرور۔ بحروف فارسی قیمت فی جلد ار ۲۰ بھجن ہیں۔ کاغذ اور چھپائی معمولی

ستی حرنی دہرم پرکاش۔ مصنفہ لالہ نتھو رام ورما موصوف آٹھ چھوٹے صفحوں کا رسالہ۔ قیمت درج نہیں ہے۔

مُراسِلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ گوروپیارا (بنوں) کمار سبھا کی ترقی اور اُس کے ممبروں کے آچرنوں میں تبدیلی کا حال لکھتے ہوئے عیسیٰ خیل کے ہندؤوں کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ وے لڑکوں کو تاکید کرتے ہیں کہ آریہ سماج میں جا کر بگڑ نہ جاویں۔ ہمارے نامہ نگار اس پر افسوس کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کی کوئی بات نہیں ہے۔ جو غریب دوست دشمن میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اُن پر افسوس لاحاصل ہے۔ (ایڈیٹر)

پرودھان آریہ سماج ڈیرہ ... لکھتے ہیں کہ ... دیش کی کالج کمیٹی اور آریہ ... ہو گئی ہے اور سہارنپور نے تہمایش کرنے ... کی کالج کمیٹی اور آریہ پرتی ندھی سبھا ... ہو جاوے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو مبارک ... قابل ہے۔ لیکن دہلی میں ہم نے دیکھا ... دیش کی کالج کمیٹی کے پرچارک گرو کل کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم پرودھان مہاشے ... کرتے ہیں کہ پہلے اپنی کمیٹیوں کا پورا اتفاق ... پھر پنجاب ... کی طرف رجوع ہوں۔ (ایڈیٹر)

مہاشے لکھی رام جی اُپدیشک ... آریہ پرتی ندھی سبھا متعلقہ کو لکھئے۔ ... ایسے مضامین کی ضرورت نہیں ہے۔ (ا...)

اوشیکتا

آریہ سماجیوں میں جن کو سوامی دیانند کی ... یا انیہ آرش گرنتھوں کے دیکھنے کا شوق ہے جن کی تعداد دس فیصدی سے زیادہ نہیں ... بہت سے بھائی ایسے ہیں جن کو بہت سی شنکائیں پڑھتے پڑھتے اُٹھتی ہوتی رہتی ہیں ... بوجہ اپنی کم لیاقتی یا بباعث عدم موجودگی ... لایق اُپدیشک و ودوان کے یا اپنی خیال ... شنکائیں پرگٹ کرنے سے ہماری سبکی ... ظاہر ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسباب سے ... اُن کو دل ہی دل میں رہ کر پیچ و تاب ... ہیں۔ جو بہت ہانی کارک ہے۔ اب ... طریقہ ہی جاری نہیں ہے کہ جس وسیلہ ... شنکائیں دفع ہوتی رہیں بجز اس کے ... میں کسی نے چند سوالات لکھے ... اور اُن کے جواب مل گئے ورنہ ... لہذا ان جملہ امور کو مدنظر رکھ کر اور ... کو محسوس کرکے میں اپنی رائے ... بہتر ...

رست دھرم پرچارک. جو صرف اس قابل ہے کہ نظم
ایک صفحہ ہر ہفتہ اس ضروری کام کے واسطے پردان
کرے۔ اور عام نوٹس دیدے کہ ہر شخص کو اپنے اپنے
شکوک در بارہ آریہ سدہانت و سوامی کرت گرنتھہ
بذریعہ جوابات ست دھرم پرچارک میں بھیجنے کا اوسکا ہے۔
اس کے ساتھہ یہہ بھی ضروری ہے کہ اگلے ہفتہ یا
زیادہ سے زیادہ تیسرے ہفتہ تک اُن کے جوابات
بتفصیلی ایڈیٹر صاحب شایع ہوجادیں۔ اس کام
سے نہ صرف دھرم کے پریمیوں کی ابھلاشا پوری
ہوگی بلکہ ست دھرم پرچارک میں بھی ایک نمایاں
ترقی ہوگی۔ کیونکہ پرچارک کے قابل اس سلسلہ کی
خاطر باقاعدہ رکھنے لازمی ہوجائینگے۔ اور جسکی
وجہہ سے اُن اُپدیشوں اور بعض بعض دھرم مبندھی
ایڈیٹوریل ریمارکس پر مطالعہ کرنے والوں کی نظر
پڑتی رہیگی۔ جو ایسے مہاودوان پروپکاری اور
ست وادی منش کی قلم سے ہمیشہ نکلتے رہتے ہیں۔
جو اُپدیش ایک طی کو بشرطیکہ اُن کو غور سے پڑھکر
باعمل ہونے کے راہ راست دکھانے مقصد اعلیٰ حاصل
کرانے اور دین و دنیا میں سُکھہ و راحت پراپت کرانے
میں ایک سچے راہبر کا کام دینگے۔ لہذا پرارتھنا ہے
کہ ایڈیٹر صاحب مضمون بالا کو اپنے اخبار میں معہ
اپنے نوٹ کے اگر مناسب خیال کریں تو چھاپ دیں۔

راقم رگھوبر دیال گپتا اور سیر بستی

(نوٹ) پرچارک میں پرشنوتر کا کالم کچھہ عرصہ
تک جاری رہا۔ اور بیچ بیچ میں پھر بھی شروع
کردیا جاتا ہے۔ لیکن بیرونی مدد کے نہ ہونے سے پھر
بند ہوجاتا ہے۔ اب پھر یہہ سلسلہ شروع
کیا جاوے گا۔ ایڈیٹر

ستپادان

"عین حالت مایوسی میں جبکہ آریہ پبلک کو دلدر
اور کنجوس بتلایا جاتا تھا۔ مجھکو بڑی خوشی ہوئی جب
میں نے سلونوں کے روز ایک سیٹھ بابو بنارسی لال جی
سوداگر کی دوکان پر جاکر دیکھا۔ پنڈت لوگ (یعنی
پیدایشی برہمن) حسب معمول دکشنا مانگنے آئے تھے۔
اُن سے سوال ہوتا تھا کہ آپ اگر گایتری جانتے ہیں۔
تو پڑھئے۔ آپ کو آدہ آنہ دکشنا ملے گی۔ اور اگر ارتھہ
سہت پڑھیگا تو ا۔ چنانچہ اس قسم کے برہمنوں
کا جو گایتری پڑھتے تھے اور ارتھہ سُناتے تھے۔
دوکان پر ایک ہجوم لگا ہوا تھا۔ دریافت کرنیسے
معلوم ہوا کہ یہہ طریقہ کچھہ نیا جاری نہیں ہوا ہے۔
بلکہ کئی سال سے اسی طریقہ پہ دان ہوا کرتا ہے۔
ہماری بھائی کی سچی پریتی دھرم کے کام میں قابل
تعریف ہے۔ اور دوسرے بھائیوں کو بھی ایسے ہی
طریقے اختیار کرکے دھرم اُنّتی کرنی چاہئے۔ ناظرین!
کیا یہہ سچی ہمدردی اور ستپادان نہیں ہے؟ کیا
اسی قسم کے دان نے سینکڑوں برہمنوں کو جو ہرسال
گروہ در گروہ دکشنا مانگنے آتے ہیں گایتری نہیں
سکھلا دی؟ کیا اس دان نے غیر قوموں کو یہہ نہیں
دکھلا دیا کہ سچے پُرش سچی کمائی کا پیسہ سچے آدمیوں
کو سچے کام میں دان دیتے ہیں؟ کیا یہہ دان پبلک
کی اُس غلط فہمی کو دور نہیں کرتا ہے۔ کہ آریہ
دلدر اور کنجوس ہیں؟ نہیں نہیں یہہ ظاہر کرتا
ہے کہ آریہ پُرش اپنی سچی کمائی کے پیسہ کو بے ارتھہ
ننگے۔ اور بے مستحق فقیروں کو نہیں دیتے۔ وہ
اپنا پیسہ اُن لوگوں کو نہیں دیتے جو دن میں بھیک
مانگتے اور رات کو ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ یہہ کہ وہ
اپنے ملک کے سچے خیرخواہ ہیں۔ اور ہندو بھائیوں
کی ترقی دل و جان سے چاہتے ہیں۔ یہہ کہ وہ
پیدایشی برہمنوں سے نفرت نہیں کرتے۔ وہ اُن سے
دشمنی نہیں رکھتے بلکہ یہہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے
معاش کو بیجا طریقہ سے کمانا چھوڑ دیں۔ یہہ کہ
وہ اپنے تن من دھن کو بھی دھرم کاریہ میں ارپن
کرنے میں عار نہیں کرتے۔ یہہ کہ وہ دھرم پرچار
بڑی سنجیدگی اور درڑھتا کے ساتھہ کرتے ہیں۔
اتنا ہی نہیں بلکہ پبلک پر بڑے بڑے اثر پیدا کرتے
ہیں۔ میں آریہ پبلک کے روبرو (اس لئے کہ وہ دھرم
پرچار تن من سے کریں) اور غیر آریہ پبلک کے روبرو
(اس لئے کہ وہ غلط فہمی کو دور کرکے آریوں کا اپنا سچا
خیرخواہ سمجھیں) ایک دھرم پرچار کی مثال جو میں نے
ایک میلہ کے موقعہ پر دیکھی۔ ذیل میں پیش کرتا ہوں۔
گڑیوں کے میلہ میں جو لکھنؤ کے بڑے میلوں میں
سے ایک میلہ ہے۔ اور ہر سال بڑی دھوم دھام کے
ساتھہ ہوا کرتا ہے۔ جب بنارسی لال جی پرچار کر
رہے تھے۔ اور ایک گروہ دھرم بانی سے مستفید ہورہا
تھا۔ جس وقت کہ دنیا کی فانی چیزوں سے ترک لذت
اور اس دنیا کا رہی تیاگ سے محبت کرنے کا اُپدیش ہو رہا
تھا۔ اُس وقت ایک نیٹو کرسچین کا سر ہلا ہلا کر
ویدک اُپدیش میں مگن ہونا اور حاظرین کا بےحس و
حرکت اُپدیش سُننا ظاہر کرتا تھا کہ ویدک اُپدیش
کس درجہ کا اثر پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور
کہاں تک اس دھرم میں سچائی کوٹ کوٹ کر بھری
ہے۔ لیکن پیارے بھائیو! کیا وید۔ وید کہنے
سے اور آریہ نام صرف کہلانے سے کام چلیگا؟
نہیں بلکہ ہر شخص کو پریشرم کرکے اس ویدک دھرم
کے بوجھہ کو سنبھالنا چاہئے۔ اور ہر شخص کو ہمارے
بھائی کی مثال سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

آپ کا شُبھہ چنتک

چنڈی پرساد ودیارتھی جوبلی ہائی سکول لکھنؤ

نوٹ رشی ترپن کا دن
سنیاسیوں کی سیوا کے لئے تھا
جس کو اب بگاڑ کر ٹکے جمع کرنے کا
سادھن برہمنوں نے بنا لیا ہے۔ لالہ
بنارسی داس کا ٹکے بانٹنا گو
ہندوؤں کی نسبت معقول
طریقہ ہے۔ لیکن اویدک ضرور
ہے ۔ (ایڈیٹر)

آریہ دھرم پستک پرچارنی سبھا

آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۳ و ۲۰ ماہ جیٹھ اور ۱۳ و ۲۰ ماہ ساون سمت ۱۹۵۰ کے مضمون بعنوان آریہ ٹریکٹ سوسائیٹی آدی پڑھ کر اتی انند ہوا۔ اور اپنے پریہ بھائی مہاشہ جیمنی جی و لالہ سالگرام ال آبادی کا دھنیاواد دیا گیا۔ کہ جن کے پُرشارتھ سے آریہ دھرم کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کے کنارہ پر لگنے کا پورن وشواس پرتیت ہوا۔ گو اس پونترکاریہ کا آرنبھ کرنا چرکال سے انبھو ہو رہا تھا اور اس تچھ بدھی کے دل میں بھی اس گوڑہ وشے پر چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ لکھنے کی امنگیں اُٹھتی تھیں۔ لیکن جب دیکھا کہ بڑے بڑے مہاتما پُرشوں مثلاً کرنال۔ دھرم کوٹ نواسیوں کی بڑی پربل تحریروں پر کچھ دھیان نہیں دیا گیا۔ تو بھلا اس ناچیز۔ بے شعور کی اوٹ پٹانگ تحریر کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ داس کو بھلی پرکار معلوم ہے کہ اس کام کے لئے دھرم کوتی آریہ پُرشوں نے دسمبر ۱۸۹۹ء میں آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر زبانی بھی بہت سے آریہ پُرشوں سے وارتالاپ کی گر کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ چونکہ اب اپنے دھرماتما بھائی جیمنی جی کی تحریر مطبوعہ ... سے معلوم ہوا کہ بہت سے بھائی اس شُبھ کاریہ کے جو واقعی ویدک دھرم کو عملی پہلو پر لانے والا اور سار روپ بنانے کا مخزن پرتیت ہوتا ہے۔ حق میں اپنی سمتی دے رہے ہیں۔ اس لئے یہ تچھ بُدھی بھی اپنی ناقص رائے ان کے حق میں ذیل میں دیتا ہے۔

(۱) اس بات کی زیادہ تشریح کی اب چنداں ضرورت نہیں۔ کہ اس سبھا کے کیا کیا اغراض ہوں۔ کیونکہ مہاتما جیمنی جی اور لالہ سالگرام جی بھلی پرکار ان امور پر بحث کر چکے ہیں۔ اور نہ اتنی بدھی ہے کہ اُن سے زیادہ لکھ سکوں۔

(۲) میری ناقص رائے میں اس سبھا کا نام بدی بموجب سرخی مضمون ہذا آریہ دھرم پُستک پرچارنی سبھا رکھا جاوے۔ تو بہت اُتم ہوگا۔ کیونکہ اُردو یا ناگری پڑھنے والوں کے لئے انگریزی نام رکھنا کچھ ٹھیک نہیں معلوم دیگا۔ اور نہ آریہ دھرم کیلئے ہی اچھا ہوگا۔ ہاں انگریزی کتابوں اور ترجموں میں برائے واقفیت اپنے بدیشی بھائیوں کے آریہ ٹریکٹ سوسائیٹی آدی لکھا جانا کوئی غیر موزون نہیں ہوگا۔ (۳) یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جو آریہ پُرش کوئی پُستک طیار کرے۔ وہ پہلے واسطے ملاحظہ رجسٹرڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں ارسال کرے۔ اور سبھا کی سمتی انکول چھپوائی جاوے۔ (۴) بموجب کتھن شریمان جیمنی جی ہر ایک آریہ پُستک پر سبھا کی مہر چھپی ہو۔ ورنہ بغیر مُہر آریہ پُستک نہ سمجھی جاوے۔ (۵) پرتی ندھی سبھا کم سے کم پانچ آریہ پُرش ایسے منتخب کرے کہ جن کا کام کیول پُستکوں کا شودھنا اور مہر کرنا آدی ہو۔ (۶) جیسا کہ لالہ کرتا رام کرنال نواسی۔ مہاشہ جیمنی جی اور لالہ سالگ رام جی نے اپنی امولک راؤں سے آریہ پبلک کو کرتارتھ کیا ہے۔ ویسے سبھا بھی اُتم اُتم نیم مقرر کرکے پبلک کو مشکور کرے۔ جنہیں اُپدیشکوں اور ودوانوں کے لئے لازمی اور دیگر آریہ پبلک کے لئے اختیاری ہو۔ سو کم سے کم مہینہ میں چھوٹی یا بڑی ایک پُستک طیار کرکے سبھا کے پیش کریں۔ تاکہ آریہ دھرم کا ڈگمگاتا ہوا چراغ سورج کی طرح ساری پرتھوی پر چھا جاوے۔ نقط اخیر میں لالہ سالگ رام کی کوششوں کا دھنیاواد دیتا ہوا آپ کے نقائص میں سے نمبر دوم و سوم کی نسبت وِنے پوروک کچھ عرض کرتا ہوں۔

نمبر دوم کی نسبت یہ عرض ہے کہ لفظ اُردو کے معنے ہی سموہ یعنی مجموعہ کے ہیں۔ کہ جس میں انگریزی۔ فارسی۔ ناگری۔ سنسکرت۔ ہندی آدی مختلف دیش بھاشائیں ملی ہوئی ہوں۔ مثال کے لئے آپ کے مضمون کے ہی چند الفاظ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے نقص دوم کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے۔ "میرے چند محمدی احباب ساماجک لٹریچر کے بہت شایق ہیں" اب جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے۔ ان سے صاف پرتیت ہو رہا ہے کہ اس میں اردو۔ انگریزی۔ عربی۔ سنسکرت و فارسی الفاظ لکھے گئے ہیں۔ جب اس ایک ہی سطر میں آپ جیسوں کی قلم سے اس طرح عبارت لکھی گئی۔ تو پھر باقی کیا رہا۔ پر یہ ور۔ اُردو اخباروں میں سنسکرت شبدوں کا ہونا نہایت ضروری اور لابدی ہے کہ جس سے ہمارے نوجوان محمدی بھائی سنسکرت و ناگری پڑھنے کے شایق ہو سکتے ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ اخبار ست دھرم پرچارک ہندوستان کے اُردو پرچوں میں دھارمک اور شرومنی گنا جاتا ہے اور یہ تھوڑی تھوڑی وقتیں تو محمدی کتابوں رسالوں اور اخباروں میں عربی الفاظ کی ہی کثرت سے محسوس ہو رہی ہیں۔ ——

نقص سوم کی نسبت یہ عرض ہے کہ آریہ پُرش سُست ہرگز نہیں ہو رہے۔ مگر کیا کریں ایک وہ ہیں اور ہزاروں ان کے دشمن۔ اِدھر ایک ضروری سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ اُدھر ایک اور اہم کام لگ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے نامکمل رہ جاتے ہیں۔ پرنتو نشچے ہے اور درڑہ نشچے ہے کہ آپ جیسے پروپکاری اور مہاتما پُرشوں کے دھیان کرنے سے اس کا ضرور بیڑا پار ہو جاویگا۔ مگر بقول دیر آید درست آید۔ جو کام سہج سے ہوتا ہے وہ جلدی سے نہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ سہج پکے سو میٹھا ہوئے

آریہ دھرم کا سیوک

خوشالی رام ورما سٹیشن ماسٹر۔

آریہ سماجک خبریں

سوامی سیتانند جی لودہیانہ۔ پٹیالہ راجپورہ۔ انبالہ پرچار کرنے کے بعد کالکا۔ کسولی اور سباٹو ہوتے ہوئے آریہ سماج شملہ کے سالانہ جلسہ پر شامل ہونے کے لئے پہونچ گئے ہیں ٭

شہر فیروز پور آریہ سماج کے ممبر لالہ دیوی دیالو جی کے اُنیس سالہ جوان لڑکے کا دیہانت ہوگیا۔ لڑکے کو آخری وقت تک پرنا اوم کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ رونا پیٹنا موقوف کر دیا۔ وید منتر پڑھتے ہوئے مرتک شریر کو شمشان بھومی میں لے گئے۔ جہاں پر کہ انتیشٹی سنسکار ٹھیک ودھی کے مطابق ہوا۔ ایشور ہمارے بھائی کو شانتی پردان کریں ٭

لالہ بالک رام جی مشہور ٹھیکہ دار سانگلہ کے جوان بیٹے کا دیہانت ہوگیا۔ ہم اپنے بھائی کے ساتھ کمال ہمدردی کرتے ہوئے پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی کو شانتی دان دے۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

رنگون میں گو آریہ سماج قائم ہے۔ اور ستپاہک جلسوں کے لئے ایک مہاشہ نے اپنا … روپیہ ماہوار کے کرایہ کا مکان مفت دے چھوڑا ہے۔ مگر بے موقعہ ہونے کی وجہ سے آریہ بھائیوں نے اپنا مکان بنانے کے لئے فہرست چندہ کھولی ہے۔ جس پر آج تک صرف تین اصحاب کیطرف سے بتفصیل ذیل۔ مہتہ راجمل ڈپٹی انسپکٹر پولیس … لالہ بدھاوال صاحب سٹورکیپر سنگھاسی … مہاشہ ماگھی رام … جملہ … روپیہ لکھے جا چکے ہیں۔ اور مہاشہ ماگھی رام جی … روپیہ وید پرچار فنڈ میں علاوہ دان دینے کے بعد برہما نواسی آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں کہ وہ اوشیہ اس مہان یگیہ کی دہن کی سہایتا سے پورتی کریں۔ جو مہاشہ دان دیویں وہ یا تو بخدمت لالہ بدھاوال سٹورکیپر سنگھاسی یا بخدمت صاحب سکرٹری آریہ سماج رنگون ارسال فرماویں ٭

آگرہ آریہ سماج کی طرف سے ۲۰ جولائی کو میلہ کیلاش ناتھ پر خوب پرچار ہوا۔ خاصکر ولی رام شرما نے اس روز خوب پرچار کیا۔ کوئی عیسائی مقابلہ میں نہ ٹھہرا یہ شخص ۳۵ برس سے عیسائی ہے۔ ذات کا برہمن ہے۔ آریہ سماج میں پوری کی کوشش سے اس کے خیالات ویدک دہرم کی طرف ہوئے۔ ۱۰ ستمبر اگست کو آریہ سماج آگرہ میں آن کر پرائشچت کرایا۔ اس کے بعد پنڈت کرپا رام جی نے ویاکھیان دیا۔ اثر اچھا پڑا۔ شہر میں اس پرائشچت پر خوب کھچڑی پک رہی ہے۔ آریہ سماج آگرہ اُنتی پر ہے۔ ہر ہفتہ سو سوا سو کی حاضری ہو جاتی ہے۔ ویدک آشرم کی بنیاد رکھی گئی پنڈت کاشتا پرساد جی رجسٹری نے اپنی نگرانی سے کام کرانا شروع کیا ہے۔ نائٹ سکول بھی ترقی پر ہے ٭

آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی میں رکشا بندھن کے تیوہار پر مہاشہ رام بلاس جی شرما نے ہون کرایا۔ رائے میکو لعل جی اُپ منتری نے اس کی اصلیت پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں رام بلاس شرما نے انجمیر اناتھ آلہ کے لئے اپیل کی۔ جسپر مبلغ … روپیہ اکٹھے ہوئے حاضری تقریباً ۳۰ کی تھی ٭

سکندر آباد آریہ سماج کے اُپ منتری لکھتے ہیں کہ جو یہاں پر بھجن منڈلی ہے اُسکا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے جو صاحب آئندہ کو اُنہیں منگوانا چاہیں وہ اُنہیں سے براہ راست خط و کتابت کریں۔ آریہ سماج اسکا ذمہ وار نہ ہوگا۔

پنڈت ہرشچندر جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بمقام اُدڑ ضلع جلندھر ۸ اگست کو چند رہتیوں کو شدھ کرکے ۸ اگست کو بازار میں بحاضری تقریباً ۱۵۰ ویاکھیان دیا۔ شہر دار ایک سادہو صاحب کو شاستر ارتھ کے لئے لائے۔ جس نے آتے ہی لکھ دیا کہ شدہی شاستر انکول ہے۔ اسلئے شاستر ارتھ کس وشئہ پر کیا جاوے۔ رات کو اُنہیں سے جیو برہم کے وشئہ پر بھاشا میں کبھی سنسکرت میں بحاضری تقریباً ۲۰۰ کے شاستر ارتھ ہوا۔ آخرش سادہو جی جیو برہم کی ایکتا کو سدہ نہ کرسکے۔ پھر لوگوں نے شدہی کے وشئہ پر شاستر ارتھ کی سادہو صاحب سے درخواست کی۔ اُنہوں نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ شدہی شاستر انکول ہے۔ اس پر شہر داروں نے کہا کہ اگر تو انشہر اور جلندھر کے سماجک آن کر ان کے ساتھ برتاؤ کریں تو ہم کو بھی برتاؤ کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

جموں ریاست میں سادہو سدانند کا چیلہ سادہو پرکاشانند دانش پرچارک نے جاکر بامداد رائے بھگت رام صاحب ایک مکان کرایہ پر لیکر اُسکو آریہ سماج مشہور کیا۔ کچھہ عرصہ بعد بہ سمت سیالکوٹ سماج کے لئے دہن ایکتر کرنے کو چلے گئے۔ اسلئے سب آریہ سماجوں کے منتریوں اور آریہ بھائیوں کو ودت ہو کہ جموں میں کوئی آریہ سماج نہیں ہے۔ جو مکان اُنہوں نے کرایہ پر لیا تھا وہ مالک کو واپس دیا گیا۔ بنا بریں کوئی صاحب اس دہوکے میں نہ آوے۔ ہاں البتہ اس موقعہ پر چونکہ رائے بہلت رام صاحب جو جج کے کمیٹی میں ہیں جموں میں تشریف رکھتے ہیں کم سے کم اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ایک سال کے لیے اگر کسی لایق اُپدیشک کو یہاں پر چھوڑے ـ جس کے کل اخراجات رائے صاحب موصوف برداشت کرنے کو طیار ہیں ـ تو مضائقہ نہیں کہ ایک عمدہ آریہ سماج قایم ہو جاوے ـ چند دن گذرے ہیں کہ رائے صاحب نے وایو کی شدھی کے لیے ایک بڑا ہون اپنے مکان پر کرایا ـ بہت سے اصحاب اسمیں شریک تھے ٭ مورخہ ۱۸ اگست کو بر دھان سٹیشن لالہ سکھیارام جی بی ـ اے پلیڈر و آپ پر وہان آریہ سماج بنوں کا ہون یگیہ ہوا ـ اور بعد ازاں لالہ صاحب نے ڈیڑھ سو سے زیادہ آدمیوں کو پرتی بھوجن دیا ـ مکان وید منتروں سے سجایا گیا تہا ٭

آریہ سماج بنوں کے ستاہک جلسے میں ہون کے پشچات پرارتہنا کی گئی ـ بعد ازاں لالہ سکھیارام جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی ـ اور لالہ گوروبھایا جی منتری نے لیکچر دیا ـ رکشا بندھن کے لیے چندہ اکٹھا ہو رہا ہے ـ جو عنقریب دو بالہ میں بھیجا جاوے گا ٭

میرٹھ شہر آریہ سماج میں شریمان پنڈت دیری دیا لو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے دو اڑہائی سو کی حاضری میں کامل ڈیڑھ گھنٹہ (۱½) مانس کھنڈن پر ایک عالمانہ لیکچر دیا ـ آپ نے پرمانک یکتیوں سے ثابت کر دیا کہ مانس کہانا مہاپاپ ہے ـ اور ویدک سدہانت کے بالکل وردھ ہے جسکا اثر سامعین پر بہت ہی اچھا پڑا ٭

سوامی ستیانند جی مہاراج نے آریہ سماج مندر لودھیانہ میں متواتر دو لیکچر دئے ـ حاضرین کی تعداد دونوں روز کافی ہوتی رہی اثر اچھا پڑا ـ لالہ شیو پرساد خلف لالہ راجپد رام جی خزانچی و آنریری مجسٹریٹ لودھیانہ کے پُتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ریتی سے ہوا ـ

لالہ راجپد اس جی نے اپنے پُتر تولد ہونے کی خوشی میں مندرجہ ذیل دان سماج کو دیا ـ گوروکل ۵ ر وید پرچار فنڈ ۵ ر ـ کنیا مہاودیالہ جلندہر ۵ ر آریہ سکول لودھیانہ ۵ ر یتیم خانہ ۵ ر پنڈت جی دہن لالہ سکھرام ٹھیکیدار نے مبلغ ۵ ر روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے ٭ بتقریب تیوہار سلونوں آریہ سماج مندر میں سامانک پرشوں نے ہون یگ کیا ـ اور کنیا مہاودیالہ کے لئے ۵ روپیہ سے کچھ زیادہ دہن اکٹھا کیا ٭ لودھیانہ آریہ سکول خراب موسم ہونے کے کارن پہلے ۱۵ روز بند رہا ـ اب موسم اچھا نہ ہونے کے باعث ۱۰ روز کے لئے پھر بند کر دیا گیا ہے ـ یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء کو کھلے گا ٭

چھنا پرسا ؟ آریہ سکول لودھیانہ کا ششماہی امتحان پنڈت رام لچھمن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر حلقہ جلندہر نے لیا ـ نتیجہ تسلی بخش رہا ـ

آریہ سماج رام نگر میں ۱۹ اگست کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون اور بھجنوں کے بعد پنڈت نند لال جی و لالہ رام نراین جی کے ویاکھیانوں سے پہلے لالہ لچھمنداس جی منتری آریہ سماج نے اُپاسنا کرائی ـ اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی ـ (۲) جلسہ کے بعد حسب اجازت سنگھ سبھا لالہ لچھمنداس جی نے بھائی موہن سنگھ نت خالصہ اُپدیشک کے ساتھ نرگن سرگن وشے اور وید ایشورکرت وشے پر مباحثہ کیا ـ جس میں بھائی صاحب ایک بھی یکتی کا کھنڈن نہ کر سکے ـ اور آخر بالکل لاجواب ہو گئے ـ (۳) ۲۰ اگست کو بازار میں چوک کلاں کے متصل ۴۰ سے ۱۲۵ تک کی حاضری میں دو وید اور ویدک دہرم کی فضیلت پر ویاکھیان دیا ـ (۴) ۲۰ اگست کو چوک خورد میں ۸۰ سے ۲۰۰ تک کی حاضری میں "آریہ سماج اور گئو رکھشا"

پر ویاکھیان دیا ـ (۵) ۲۲ اگست کو چوک خورد میں ۵۰ سے ۳۰۰ کی حاضری میں مضمون پر ویاکھیان ہوا کہ گورو صاحبان کا منشا ان کرتے تھے اور کہ کل دُنیا کے ... اور تفاق کیول ویدک دہرم سے ہی ... ہو سکتے ہیں ـ اس پرچار سے تعصب کے ... آریہ سماج کی نسبت بڑا پریم پیدا ہوگا اور بہاری اثر پڑا ٭

سبزی ترکاری

طبع ثانی ـ بعد نظر ثانی و اضافہ

اس تین سو صفحوں کی ضخیم کتاب میں ... کی دیسی اور ولایتی سبزی ترکاریوں اور ... کے دیسی اور ولایتی خوشبودار مصالحوں ... بیان اور استعمال ـ انگریزی اور ہندی ... نام ـ میدانوں اور پہاڑوں میں موسم ... اور طریق کاشت نہایت عمدگی سے درج ... ہیں ـ عبارت ایسی سلیس کہ بچہ بھی اس کی ہر ایک بات کو سمجھ سکتا ہے ـ اسمیں ... سے صدہا قسم کی نئی ـ لذیذ اور مقوی ترکاریاں پیدا کر سکتے ہیں ـ اور اکثر ... ایسی ہیں جنہیں خاص ترکیب سے مدت تک بہت اچھی حالت میں رکھ سکتے ہیں ـ اور ان کی تجارت سے معقول منافع ہو سکتا ... علاوہ زمینداروں باغ باغیچے اور کوٹھی بنگلے والوں کے وہ تمام اصحاب بھی جن ... احاطے یا گھر کے صحن کسیقدر وسیع ہیں اس کتاب سے پورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ... قیمت فی جلد مجلد بلا محصول ڈاک ...

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر ٹیم چارک جالندہر

اشتہارات

اگر آپ سبز و خشک چارہ کی تجارت سے
معقول نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
یہہ چاہتے ہیں کہ اپنے ملک کے مویشیوں
کی اعلیٰ تربیت کرے جنہیں گھی دودھ اور دودھ کی
تمام اشیا اور بار کشی کا حصہ ہے تو مندرجہ ذیل
کتاب خرید کر فی الفور عمل شروع کر دیجئے۔ اگر اس کتاب
کی ہدایات پر لوگ کاربند ہوتے تو اس وقت اس ملک
میں چارہ کی قلت کی شکایت نام کو بھی نہ ہوتی۔ شاید
دنیا کی تواریخ میں یہہ پہلا واقعہ ہے کہ پچھلے سال چارہ
گراں قیمت ہونے کی وجہ سے صوبہ بمبئی میں دیگر
جانوروں پر کیا گذرا۔ کیا یہہ امر اہل ملک کے
باشندوں کی کم ہمتی اور بے توجہی ظاہر نہیں کرتا۔
ضرورت اور مانگ کو دیکھکر غیر ملک کے باشندوں
نے اس ملک میں گھاس چارہ کی کاشت اور تجارت
شروع کر دی ہے۔ چنانچہ پچھلے سال ریاست
جودھپور کو جہانسی کے ایک ولایتی سوداگر چارہ
نے کئی لاکھ روپیہ کا گھاس چارہ دیا۔ مگر وہ کتنے
دن کام آسکتا تھا۔ اگر اہل مارواڑ و بیکانیر وغیرہ
محفوظ چارہ کے طریق سے واقف ہوتے تو نہ اُن کا
روپیہ ریاست سے باہر جاتا۔ اور نہ دو چار سال تک
بارش کی کمی بیشی کے سبب اُنہیں زیادہ دقت
اُٹھانی پڑتی۔ یہہ موسم عمل کرنے کا ہے۔ اسلئے
بہتر ہے کہ فی الفور مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فایدہ
اُٹھائے۔

گھاس چارہ

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ۔
لاثانی کتاب ہے۔ ہر قسم کے دیسی اور ولایتی تر
اور خشک چاروں کا بیان معہ طریق کاشت
درج ہے۔ طرح طرح کے چاروں کو گڑھوں میں بھرنے
اور کھیتوں میں ڈال کر خمیرہ وغیرہ بنانے کی
ترکیبیں صاف طور پر لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب
کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے مویشیوں اور گھوڑوں
کو تر اور مقوی چارہ تمام سال میسر آسکتا ہے۔
قیمت فی جلد مجلد ۱۰ بلا محصول ڈاک۔
المشتہر بستی رام اسسٹنٹ مینجر ست ویدم پرچارک جالندھر

گمشدہ کی تلاش

میرا چھوٹا بھائی گھر سے ناراض ہوکر کہیں چلا گیا ہے
عمر ۲۰ سال کی رنگ گورا۔ قد میانہ۔ جوان خوبصورت
نام ہے رام والد کا نام لالہ بھگوان داس۔
سکنہ ڈنگہ۔ کوئی آریہ صاحب کسی جگہہ ایسے شخص
کو دیکھیں تو ضرور اُس کا پتہ دیں۔ اور اُس کو
واپس ڈنگہ ضلع گجرات کے سٹیشن پر روانہ کر دیں۔
کل اخراجات اُن کو معہ شکریہ دئے جاوینگے۔
یا بذریعہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب یا بذریعہ
ست ویدم پرچارک اخراجات ادا کردئے جاوینگے۔
اور پتہ لگانیوالے کو ۲۵ روپیہ انعام بھی دیا
جاوے گا۔ المشتہر بھگت رام
اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

مرض بواسیر کی مفت دوائی

یہہ دوائی مجھے ایک یوگی سنیاسی سے دستیاب
ہوئی ہے جو ہر ایک قسم کی بواسیر کو فایدہ دیتی
ہے۔ تقریباً دس مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں
ایک بوڑھی عورت جس کو ۲۰ سال سے یہہ
مرض تھی۔ اس دوائی کے استعمال سے دو یوم
میں ہی صحت ہو گئی۔ دوائی مفت دیجاتی ہے۔
درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔
المشتہر تلسی رام
سٹیشن ماسٹر شکرگڑھ روڈ سٹیشن۔

ضرور پڑھیئے

کلکتہ سے ایورویدک شاستر میں سند
پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتا رام
جی شاستری کوی رتن کا مشہور و
معروف ایورویدک وشو اوشدھالہ راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے جہاں
ایوروید کے مطابق ادویات تیار کی جاتی ہیں جب سے
یہہ اوشدھالہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں
بیمار شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور ہر روز ہوتے جاتے
ہیں جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں
نے لاعلاج خیال کرکے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا۔
ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اس اوشدھالہ
کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی
سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف
بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ اگر آپ نئی اور پرانی
بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ
کا علاج کرائیں۔ ہر کہ مریضوں کو بیماری کا پورا
اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال
کی جاتی ہے۔ جو فایدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔
(۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کیجاتی
ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت
پر دوائی دی جاتی ہے۔ (۳) درخواست آنے
پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کیجاتی ہے۔
جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات
اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوتے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت۔ اس کے استعمال
سے مغز کی کمزوری اور دور طرح کی کمزوریاں
اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی
ہیں۔ منی کو صاف کرکے طاقتور کرتا ہے۔ اور
طالب علموں و مغز کا کام کرنے والوں کے لئے
نہایت مفید ہے۔ قیمت گھرت ایک ۱۰ کی استعمال

کے لیے صرف تین روپیہ (سے)

رتی بلاس۔ اس کے استعمال سے بیس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ جن مرد اور عورتوں کو جن کے گہر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہیے۔ قیمت دوائی ایک ماہ کیلئے (سے)

شو اس کٹہار اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے فایدہ اٹھایا ہے۔ قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کیلئے تین روپیہ (سے)

بشم جور انتک اس کے استعمال سے سب قسم کا پرانا بخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہنچ چکا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فایدہ اٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کے لیے تین روپیہ (سے)۔

برہمی گھرت یہہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لیے نہایت مفید ہے۔ دھاتوؤں کی ساری خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے۔ اور بانجہہ عورتوں کے لیے بہت فایدہ بخش ہے۔ طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کو اس گھرت کا ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال کے لیے کافی ہوگی۔ تین روپیہ (سے)

دوائی ملنے کا پتہ

کوی راج پنڈت سیتارام

شاستری کوی رتن

راولپنڈی۔

فخر پنجاب تحفہ لودہیانہ $\frac{16}{12}$ $\frac{25}{12}$

ہمارے کارخانہ میں گبروں ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزان فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔ صداقت کے لیے نمونہ جات مفت بہیجے جاتے ہیں۔ درخواستیں پتہ ذیل پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر ماسٹر نبی بخش واحمد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودہیانہ ٭

ضرورت ہے $\frac{18}{12}$ $\frac{23}{12}$

ایک نوجوان آریہ کہتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لیے ایک یوگیہ کنواری انپڑہ بدہوا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیے

المشتہر گنیش داس ورما۔

سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ (پنجاب)

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور $\frac{1}{12}$ $\frac{52}{12}$

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متہرا داس پوری پروپرائٹر کیا بلحاظ تہ نی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلی درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار وسیع۔ امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ فیملی اصحاب کے لیے علیحدہ بالاخانہ عالی شان جگہہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بہی ساتہہ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش وخوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ درجہ سوم ۵ مفصل حالات کے لیے منیجر سے خط وکتابت کیجیے ٭

المشتہر منیجر ہند و ہوٹل لاہور۔

ایجنسی علمی کتب [illegible]

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ۳۵۰ [illegible]

تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد [illegible]

مجلد [illegible] ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو [illegible]

کمیشن دیا جاتا ہے۔ جالندہر میں منیجر [illegible]

کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد [illegible]

لاہور میں لالہ ستیا رام [illegible]

سے مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو [illegible]

[illegible]

المشتہر [illegible] کرتا رام [illegible]

جلد ۱۲ — مطبوعہ ۲۳ بھادوں سمت ۱۹۵۵ بکرمی مطابق ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع جلندھر شہر — نمبر ۲۲

سنسار کی گتی

تہذیب موجودہ کا لازمی ساتھی

آریہ ورت کے اتہاس میں تہذیب کا تعلق ہمیشہ امن اور شانتی کے ساتھ سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس جگہہ اُسی زمانہ کو اسبھیہ اور ناشایستہ کہا جاتا ہے۔ جبکہ جنگ و جدل سے شہروں کو شہر تباہ کرتے تھے۔ لیکن آجکل کی تہذیب کا لازمی ساتھی جنگ ہے۔ آج کل کی مہذب قوموں کا نکیہ کلام یہہ ہو رہا ہے کہ قوموں کی اصلاح اور روئے زمین کی بہتری کی بنیاد خون کی ندیوں پر رکھی جاتی ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ آج کل روئے زمین کی خبروں کا گلدستہ مکمل نہیں سمجھا جاتا۔ جبتک کہ اُس سے لہو کی بو نہ آتی ہو۔ ہم گتی کا درشیہ اپنے ناظرین کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ وہ خوشنما ہو لیکن آج کل کے مہذب زمانہ میں خوشنمائی کا بھی آدرش کچھہ اور ہی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ شُند زہل اور منوہر پھولوں ہی سے کوئی گھر کی شوبھا سمجھی جاتی تھی۔ لیکن آج انسی بناسب گھاس رسوئی " کا درد ہر ایک مہذب گھر میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اخبار کو نمک مصالحہ دار بنانے کے لئے یہی ضروری ہے کہ اُس میں جنگ و خونریزی کی خبریں لازمی طور پر ہوں۔ کیونکہ خون اور موت آجکل امور واقع بن رہی ہیں چین کی طرف جب دار الخلافہ پیکن پر قبضہ ہوگیا تو اب روسی ریچھہ کہتا ہے کہ سلاطین دنیا کے سفیر بھاگ گئے۔ اب تم لوگ سب اپنے فائدہ کے لئے جنگ کرنا موقوف کردو۔ اور محض مجھے ہی چین سے سمجھہ لینے دو جس کے معنے یہہ ہیں کہ تم اس کے پیچھے وسی نہیں۔ یہہ اسکی ہڈیاں چوسنے کا تمہیں حق کیونکہ پیدا ہوا۔ اُدہر جاپان کوریا کی طرف بڑھنے کو طیار ہے۔ اس کشمکش میں تعجب نہ ہوگا اگر گذشتہ دار السلطنت لیکر چین اور جاپان اکٹھے ہو کر روس سے بھگتنے کے لئے طیار ہو جاویں۔ ہمیں ان پالسیوں سے کچھہ مطلب نہیں اور نہ ہی ہم انکے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ ہم محض چند

سودیشی بھائیوں کو دکھلانا چاہتے ہیں کہ جس تہذیب سے وے اپنے دُکھہ دور کرنا چاہتے ہیں اُنکے دکھوں کا دافعیہ نہیں ہے۔

کہتے تو یہہ تھے کہ ٹرانسوال فتح ہوگیا

پریٹوریا راجدھانی ٹرانسوال کے گرنے پر مدت ہوئی کہ خوشیاں منائی جا چکی ہیں۔ وہ دعوےٰ نہیں ہوائی ہوگئیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ سرکاری تسلط پورا ہوگیا۔ انگریزی اخباروں نے بھی لکھنا شروع کر دیا تھا۔ کہ جوق در جوق انگلستانی نوجوان شکار کی تلاش میں ٹرانسوال کی طرف جا رہے ہیں کہ دفعتاً اب خبر ملتی ہے کہ جنرل ڈی ویٹ نے سرکاری فوج کا ناکوں میں دم کر دیا۔ جنرل بوتھا مضبوط جماعت لیکر آن پہونچا ہے۔ دشمن کا استقدر زور ہے کہ لارڈ رابرٹس کو معہ اپنی تمام طاقت کے خود میدان میں جانا پڑا ہے۔ تین چار دنوں تک سخت جنگ کے بعد بھی سرکاری فوج نے کچھہ بھی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ سرکاری فوج کے بہت آدمی مارے گئے۔ گُم ہوگئے یا زخمی ہوئے۔ یہانتک کہ ولایت سے اور فوج ٹرانسوال کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ اگر یہہ سب خبریں صحیح ہیں تو ہم پال کروگر جنرل بوتھا اور بوئر لوگوں کو کیا کہیں اِن کے ساتھہ اپنے ہندوستانی بیرسٹر صاحبان کا مقابلہ کیجئے کہ محض رائے بہادری کا لالچ دیکر اِن سے خواہ اُن کی ساری جماعت خرید کر لو۔

دور کر ہی تھے۔ ہمیں افسوس ہے کہ پولیٹیکل کانگریس کے حامیوں نے اصلی نتیجے پالیٹکس (راج نیتی) کو ہی نہیں سمجھا۔ اتفاق " ہی ٹھیک ہوا کرتا ہے جسکی بنیاد سچائی پر ہو۔ اگر نیشنل کانگریس کے اغراض ہستی پر مبنی ہیں تو مت اس اتہام سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ کہ اُس نے نا اتفاقی کرائی یا فرقے بنوا دئے۔ لیکن سوال تو یہہ ہے کہ آیا نیشنل کانگریس کے حامی اپنا فرض بھی ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ مہینوں گذرے ہم سوال کر چکے ہیں کہ جن لاکھوں کروڑوں کو تمہارے اجلاس کا پتہ ہی نہیں۔ ماہ دسمبر میں اُن کے وکیل بن کر جب تم کام کروگے تو کیا تمہارا تماشا نہ ہو جاویگا۔ کہ تم نے اپنے فرض کو ادا کیا۔ یہہ اعتراض محض یہہ کہکر نہیں ٹل سکتا کہ ولایت میں عام آدمی راج نیتی کے معاملات کو نہیں سمجھتے۔ یہہ غلط ہے۔ اگر آپ کے ہی انگلستان سے واپس آئے ہوئے بھائی قابل اعتبار ہیں تو ولایت کا ہر ایک کوچبان اور سائیس۔ خدمتگار وغیرہ اپنا روزانہ اخبار علیحدہ خرید کر پڑھتا ہے۔ خیر ہمیں نیشنل کانگریس کے دیگر سوالات کی پڑتال کرنیکی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ذاتی طور پر ہم موجودہ پالیٹکس کو بخوبی سمجھہ سکتے ہیں۔ لیکن استقدر ضرور کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ خواہ کوئی بھی سوسائیٹی کیوں نہو وہ راج نیتک۔ یا سماجک) ہر ایک کو ایمانداری اور سچائی کے اصول پر سرکاری سے علیحدہ ہو کر کام کرنا چاہئے۔ بیچارہ اس دیش کی اصلی بہتری دور نہیں ہوگی۔

نیشنل کانگریس کیطرف نیشن کی توجہہ

نیشنل کانگریس کیطرف نیشن کی توجہہ دلانے کیلئے ہمعصر ٹریبیون نے ۳۰ اگست کے پرچہ میں ایک خاص مضمون لکھا ہے۔ اِس مضمون میں تمام مذہبی اور اصلاح قوم کی سوسائیٹیوں کو ملک میں فساد برپا کرنے اور نا اتفاقی کا بیج بولنے والی قرار دیکر محض نیشنل کانگریس کو ہی " ہماری امیدوں کی اندھیاری کا ایک روشن حصہ " قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ صاحب مضمون کو خود دلی واقعات ماننا پڑا ہے۔ کہ نیشنل کانگریس نے اور کچھہ نہیں تو ہندو مسلمانوں کے بھی دو ٹکڑے کرا دئے۔ یہہ سچ ہے کہ اس نا اتفاقی کا بیج سر سید احمد نے بویا۔ لیکن وہ بھی تو نیشنل

اس پالیسی نے ہی تو پہلے بیڑا غرق کر دیا ہے۔

جیسور کے بابو جادو ناتھہ موزمدار نے ایک ہماری آشرم کھولا ہوا ہے جسکی اصلیت ہم ایک گذشتہ پرچہ میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اِس آشرم کے ودیارتھیوں کیلئے انگریزی کو بھی سیکھنا لازمی ہے۔ اسکے سوا اور بھی بہت سی باتیں تھیں جو اُس آشرم میں نا قابل عمل سمجھا جاتا ہے۔ اُسی آشرم کے متعلق ایک ماہوار رسالہ برہمہ چارن نامی نکلتا ہے۔ جب ستیہ شاستروں کی تعلیم لازمی تھی تو پرچہ سنسکرت میں چاہئے تھا۔ وہ انگریزی میں نکلتا ہے خیر یہانتک تو خیریت تھی۔ لیکن مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ آشرم اور پرچہ کے چلانیوالے کچھہ مقصد اور ہی رکھتے ہیں۔

جیسے پورا کرنے کے لئے ویدآدی ستیہ شاستروں کو محض
مٹی کی آڑ بنایا جاتا ہے۔ جولائی ۱۹۰۲ء کا پرچہ اسوقت
ہمارے روبرو ہے۔ اسمیں بنگال کے پرم ہنس رام کرشن کی سوانح
عمری کا ایک واقعہ جس پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اُس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ بابو جادو ناتھ بھی وویکانندی خیالات کے
ہی ہیں۔ اِس سے آگے ایک پرچی دراجک کے خیالات کے ضمن
میں شردھ اور ترپن کو اسی پالیسی سے بیان کیا گیا ہے۔
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس مضمون کے لکھنے والے جہاں ویدوں
کے سچے بھاشیہ کے متلاشی نہیں۔ وہاں شاستروں کے
تو پورانک خیالات پر بھی اعتقاد نہیں رکھتے۔ اِس سے
آگے چلکر ویدوں کے بارے میں ایک خاص مضمون شروع کیا گیا
ہے۔ اِس مضمون میں ویدوں کی نسبت اسقدر غلط بیانیاں
کی گئی ہیں کہ اُن کا ذکر ایک مختصر مضمون کے اندر کرنا مشکل ہے۔
لفظ رگ کا ارتھ کرتے ہوئے وہی یوروپین لوگوں کی تقلید
کرتے ہوئے رگوید کو تعریفی بھجنوں کا وید بتلایا ہے۔ رشی کو
کہیں منتر کا بنانیوالا اور کہیں درشٹا لکھدیا ہے۔ گوری اور
کالی یجروید کی وہی کہانی پیش کی ہے۔ اتھروید میں جادو
ٹونوں کی موجودگی وغیرہ سب کچھہ مان کر اُسے اتھرو رشی
کی بنائی ہوئی قرار دیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ اتھرو کا نام اُسکے
مضامین کے لحاظ سے نہیں رکھا گیا لیکن رشی دیانند نے صاف
بتلایا ہے کہ اتھرو کے معنی اہنسا کے ہیں اور چونکہ یہہ وگیان
کانڈ ہے اسلئے تمام ہنساؤں سے بچانیوالا ہے۔ لیکن افسوس تو
یہہ ہے کہ یہہ انگریزی تعلیمیافتہ لوگ جہاں ردی سے ردی
لیاقت والے گوروں کی تصنیف کو کمال عزت کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں وہاں اپنے بڑے سے بڑے عالموں کی تحریروں
کی بھی محض اسلئے قدر نہیں کرتے کہ وہ انگریزی زبان میں
نہیں ہیں۔ وہ دن کب آویگا جبکہ آریہ سماج کے سدھانتوں
کا سمجھنا ہر ایک انگریزی دان کے لئے آسان ہو جاویگا۔

دو رُخی تلوار

کابل کا امیر بھی دو رُخی تلوار ہے اور کیسی خوبی سے یہہ شخص دونوں
ہاتھوں سے لوٹتا ہے۔ ایک سرکار انگریزی سے جو بیس لاکھہ روپیہ
سالانہ حاصل کرتا ہے اور اُدھر روس کیساتھ بھی ٹیٹس لڑائی
رکھتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ روس سے بدظن ہو گیا ہے۔ ایک

روسی اخبار نے کچھہ عرصہ ہوا لکھا تھا کہ انگلستان اور
روس کو کابل ابھی تقسیم کر لینا چاہئے۔ امیر عبدالرحمان
گرگ باران دیدہ ہے۔ کیا اُس تک یہہ خبر نہ پہونچی ہوگی؟
اس وقت امیر نے حکم دیا ہے کہ اُس کے علاقہ کے جسقدر
نوجوان نکمے ہیں سب کے سب فوج میں بھرتی کر لئے جاویں۔
اس کے معنی یہہ ہیں کہ کوئی تیسری جنگ چھڑنے والی ہے۔
ہمیں نہیں معلوم کہ کابل کے وحشیوں کا رُخ کسطرف ہے۔
لیکن اگر اِدہر بھی چھڑ گئی تو ہندوستان کو سخت نقصان
پہونچنے کا احتمال ہے۔ اس ملک کی اگر کچھہ بہتری ہو سکتی
ہے تو اُس کا انحصار آئیندہ نصف صدی کے امن پر
ہے۔ اور اگر اُس امن میں فرق پڑا تو بیچارے
ہندوستانیوں کا ایشور ہی سہایک ہے۔

ویدک وہی ہے جو ویدوں کی پیروی کرے

اُس زمانہ میں جبکہ ویدک دہرم سارو بہوتک مت تھا۔
کسی مرد کو بھی چوبیس برس کی عمر سے پیشتر اور کسی عورت
کو بھی سولہ برسوں کی عمر سے پیشتر بیاہ کرنے کی اجازت
نہیں ملتی تھی۔ بغیر گرو کی اجازت کے سماورتن نہیں ہو سکتا
تھا۔ اور بغیر سماورتن کے وواہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن
آجکل عمر کی کوئی قید ہی نہیں ہے۔ جورائیں ایک سالہ
لڑکی کا بیاہ کر دیتے ہیں۔ جہاں اُنہیں کوئی نہیں روک
سکتا۔ وہاں کھترانیوں اور بامنیوں کو بھی آٹھہ آٹھہ
دس دس سالہ بچوں کو سنتان اُتپتی کی کریا کے لئے اکٹھا
کر دینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن اس کے مقابلہ
میں امریکا سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے واضعان قانون
کے اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے جسکی
غرض ہے کہ محض تندرست مضبوط اور با اخلاق انسان
ہی بیاہ کر سکیں۔ مرد کی عمر کم از کم ۲۵ - اور عورت کی
کم از کم ۲۲ برسوں کی معیاد کے وقت ہونی لازمی
قرار دی گئی ہے۔ دونوں (مرد اور عورت) کا متعدی
اور خاندانی بیماریوں سے بری ہونا لازمی ہے۔ اور
جانگھتوں سے دور ہونا بھی لازمی ہے۔ (واضح ہو کہ
عیسائیوں میں چچیری بہن سے بھی بیاہ ہو سکتا ہے)
اس غرض کے لئے ایک ڈاکٹروں کا بورڈ مقرر کیا جاویگا۔

جس سے صحت کا سارٹیفکٹ لینا لازمی ہوگا۔ ہمارے
جابرانہ کارروائی پر ویدک زمانہ کی دہارمک
ترجیح دیتے ہیں۔ جہانتک گرو کا ہی حق تھا کہ وواہ کی
دی یا نہ دے اور جہاں اُسوقت کی دہارمک سپرٹ
کرتی ہیں۔ جبکہ گرو کی آگیا کو اُلنگھن کرنے کا خیال
نہیں ہوتا تھا۔ وہاں ہم یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے
آریہ سماج کے گرے ہوئے آریوں کی نسبت تو امریکا
کے بھائی ہی زیادہ تر اعلیٰ درجہ کے آریہ ہیں جو وید
تعلیم کے آدرش تک پہونچنے کی ہر وقت کوشش کرتے
ہیں۔ کاش کہ ہماری آواز اپنے امریکہ نواسی بھائیوں
پہونچ سکتی اور ہم اُنہیں سمجھا سکتے کہ جس ستیا
وہ صدیوں کی جد و جہد کے بعد دیکھتے ہیں اُن کو
وید کے اندر موجود ہے۔ جس سے وے ہی فائدہ اٹھا
ہیں۔ اور نہ صرف خود اپنی حالت بہت کچھہ درست کر
بلکہ ان دینے والے ہم لوگوں کو بھی اپنے ساتھہ

رنگ کا فرق کیا تعصب پیدا کرتا ہے

یوروپین قومیں اپنے اپنے تعصب ظاہر کرتی ہیں
عیسائیت کا تعصب سب تعصبوں سے بڑھکر ہے۔ عیسائی
سب کو بھائی کہتے ہوئے بھی کالی رنگ کے امریکا والے
برخلاف ہیں کہ فرانس نے ایک حبش کے لڑکے کو اپنی فوج
افسر جنگ چین کے لئے مقرر کر نیکے بعد ہی تاکہ
امریکا والے نہ ناراض ہو جاویں۔ اسوقت گورنمنٹ
گو مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ (جودھپور) اور مہاراجہ
کو جنگ چین میں شریک ہونیکی اجازت دیدی تھی
جب گوروں کے ساتھہ جنگ تھا تو سکھہ کالوں
یوروپین قوموں میں ابھی اقرار نامہ کے برخلاف
سمجھا گیا تھا۔ لڑائی میں بھی گوروں کالوں
کیسی تمیز ہے۔ گورا دشمن بھی کالے دوست کی نسبت
زیادہ تر معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب دشمن
کالا ہو تو پھر یہہ ادب قواعد سب دہرے رہجاتے
کیا اِس اصول پر چینیوں سے جنگ کرنے میں
نہیں اِس تمیز کا اصول ہی سمجھہ میں نہیں آتا

اُپدیش (۲۱)

युक्तेन मनसा वयं देवस्य सवितुः सवे । सुवर्गेयाय शक्त्या ॥

اُس پرماتم دیو کی سرشٹی میں ہی ہم
سب کو دن رات رہنا پڑتا ہے - اس
برہما چکر کے اندر پھنسے ہوئے ہی اس
سے چھٹکارے کا اُپاؤ سوچنا پڑتا ہے -
لیکن تعجب یہہ ہے - کہ چھٹکارا پا کر بھی
ہم اُس چیتن شکتی کے قبضۂ قدرت سے
علیحدہ نہیں ہو سکتے - ہمیں اُسی کے اندر
پھر بھی بچرنا ہے - دُکھوں سے چھوٹ کر
پرم آنند (راحت حقیقی) کی پراپتی
بھی ہمیں اُسی کے اندر رہ کر ہوتی
ہے - اِس لیئے پرماتما کے نیموں کا اُلنگھن
کرنا کسی حالت میں بھی ممکن نہیں * اور
جبکہ سارے برہمانڈ کو وہی بناتا ہے -
جبکہ اروپ پرکرتی کو نانا روپ میں
وہی لاتا ہے - اور جب کہ ایک ذرہ
بھی اُس کی موجودگی سے خالی نہیں
تو وے لوگ کیسے مورکھ ہیں - جو کہ
بستیوں کو چھوڑ کر جنگل میں نواس
کر کے پرکرتی سے چھٹکارا حاصل کرنا
چاہتے ہیں - جگہہ کی تبدیلی کی وجہہ
سے محض پرکرتی کی شکل میں تبدیلی
واقع ہو جاتی ہے - مگر پرکرتی کے
سنیوگ سے بچاؤ پھر بھی نہیں ہوتا -
شہر میں پکے ہوئے کھانے ملتے تھے -
جنگل میں پھل آدی پر گذر کرنا پڑتا
ہے - پلنگ پر سوؤ خواہ زمین پر -
دونوں حالتوں میں پرکرتی کے ساتھ
ہی سنسرگ رہتا ہے - اس لیئے
پرکرتی سے بالکل علیحدہ ہونے کی
خواہش عبث ہے - پھر کیا ہم دُکھوں
میں ہی ہمیشہ پھنسے رہیں گے ؟ کیا کبھی
بھی شانتی نہ ہوگی ؟ یہہ سوالات
قدرتی طور پر ہر ایک ویاکُل جیو
آتما کو ستاتے ہیں - لیکن افسوس ہے
کہ سوال اُٹھانے والا ویاکُل جیو
آتما جواب لینے کی تکلیف گوارا نہیں
کرتا - وہ جواب کا انتظار بالکل
نہیں کرتا - اور اپنی دُھن میں مست
"شانتی شانتی" کی پکار مچاتا ہوا
سرگردان پھرتا ہے - اگر ذرہ تامل
کرتا تو اُسے ایک دھیمی مگر گمبھیر
آواز سُنائی دیتی جو کہہ رہی ہے
کہ اگر شانتی کی خواہش پوری
ہونے والی نہ ہوتی تو ہر ایک انسان
کے اندر یہہ خواہش پرمیشور نہ
ڈالتا - یہہ خواہش پوری ہونے والی
تو ہے - لیکن کس طرح پر ؟ کس کے ذریعہ
سے ؟ جس پرمیشور نے ہمارے اندر
اس زبردست خواہش کو حرکت دی
ہے وہ ہی اس خواہش کو پورن
بھی کر سکتا ہے - اور چونکہ اُس
پرمیشور تک اندریوں کی رسائی
نہیں - صرف یہی نہیں - بلکہ چونکہ
اُس پرمیشور کے راستے پر کسی
حد تک بھی اندریاں بلا مدد
من کے نہیں پہونچا سکتیں -
اِس لئے ہمیں اندریوں کو بالکل نظر
انداز کر دینا چاہئے - اور من کو
مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہئے -
من ہی اندریوں کو جملہ ناچ نچاتا
ہے - اگر من شانت ہو جاوے - تو
اندریاں آپ سے آپ شانت ہو جاتی
ہیں - اِس لیئے من کو قابو کرنا چاہئے
لیکن قابو کرنے کا مطلب بھی ہم سے
اَوِدیا گرست منشیوں کی سمجھ میں نہیں
آتا - من کو قابو کرنے کے یہہ معنی
نہیں ہیں - کہ من کو بالکل مُردہ کردو
من کو کام کرنے کے لایق ہی نہ
چھوڑو - بلکہ مطلب یہہ ہے - کہ اُسے
پیشتر کی نسبت زیادہ تر عمدگی
اور مضبوطی سے کام کرنے والا بناؤ -
کیونکہ وشیوں میں اندریوں کو
لگانے کا کام بڑا ہی سہل ہے - جو
کہ کمزور سے کمزور من بھی کر سکتا ہے
لیکن وشے واسنا سے علیحدہ ہو کر
انتر مکھ ہونا - اور باوجود بیشمار
ترغیبوں کے بھی ایکاگر رہ کر آتما
میں لگنے کا کام بڑا ہی مضبوط من
کر سکتا ہے - من کے اندر واقعی
زبردست طاقتیں موجود ہیں -
لیکن اُن کو نشوونما دینا جیو آتما
کا کام ہے - اِس لئے ہم سب کو
چاہئے - کہ "ہم سب کے پیدا کرنے
والے - روشنی کل پرمیشور کے
جہان میں مُکتی (حصول نجات)
کے لئے یتھا شکتی سوشکشت من
سے کوشش کریں"

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

تم سچّا پشچاتاپ کرو

سنسار کو جھوٹھے پشچاتاپ نے دکھہ ساگر میں ڈبو دیا ہے۔ لوگ پاپ کرکے اُسے بار بار یاد کرتے اور آنسوؤں کی جھڑی اُس پر لگا دیتے ہیں۔ اور اِسے وہ اپنی دھرم سمجھتے ہیں۔ لیکن شاستر کہتا ہے کہ کئے ہوئے کرموں کا پہل اوشیہ بھوگنا پڑے گا۔ تم خواہ اپنے پاپ کرموں پر خون کے آنسو ہی کیوں نہ بہاؤ۔ تمہارے کرموں کا ناش نہیں ہو سکتا۔ پھر اُن کو بار بار یاد کرکے کیوں اپنے آپ کو زیادہ تر ناقابل بناتے ہو۔ لیکن اگر تم اُن پاپ کرموں کو بھول جاؤ اور آیندہ کو لئے اپنا جیون شدھ بنانے کا یتن کرو۔ تو جہاں تم آیندہ محفوظ ہو گے وہاں کئے ہوئے پاپ کرموں کے پہل برداشت کرنے میں بھی تمہیں اسقدر تکلیف نہیں ہو گی۔ تم اپنے من کو شانت کرو اور آتما کو پرماتما میں مگن کرو۔ پھر تمام کرموں کے پہل تمہارے آتما سے اِس طرح پر جھڑ جائیں گے جس طرح جسم پر سے بال جھڑ جاتا ہے۔ تم اِن پاپوں کو اپنے اندر سے نکال ڈالنے کی کوشش کرو۔ یہہ پاپ خواہشوں کی شکل میں تمہارے اندر برابر موجود ہیں۔ جب تک کرودھ واسنا کا چکر اندر نہیں گھومتا۔ تب تک تمہارا من روپی گنگا جل شدھ و پوتر دکھلائی دیتا ہے۔ لیکن جیونہی کرودھ واسنا کا چکر چل جاتا ہے۔ من کے تمام سنکلپ گندے ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے اِن بُری خواہشات کو ہی اپنے اندر سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کرو تاکہ اِن کے ساتھہ ہی ہر طرح سے پاپ کرنیکی شکتی تمہارے اندر سے دور ہو جائے۔ یہی سچا پشچاتاپ ہے۔ گذشتہ پاپوں کو یاد کرکے رونے سے کیا بنتا ہے۔ تم اپنا آیندہ جیون شدھ کرو۔ کیونکہ جب تمہارا من شدھ ہو گیا۔ تو پرماتما کے۔ جو کہ تمہارے ہردے کے اندر موجود ہے۔ خود بخود درشن ہوں گے۔ اور پھر پاپ تمہارے نزدیک نہیں پہٹک سکیں گے ۔

ویدک دھرم کے پرچارک ایسے نہیں ہونے چاہئیں

ناہن میں سادھو یوگیندر پال گئے تھے وہاں سے ناہن کے حالات لکھکر بہیجے۔ جو ہمنے بہلے پیش ہی کر دئے گئے ہیں کہ معمولی حالات ہیں۔ زیادہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن آج کے مراسلات کے کالم میں منتری آریہ سماج ناہن کا پتر چھپا ہے جس سے معلوم ہو گا کہ سادھو صاحب نے بلا تحقیقات کسقدر بے سر و پا باتیں لکھہ ماری ہیں۔ ہمنے آج سادھو صاحب کا مضمون پھر پڑھا۔ کیونکہ ہماری دہلی کی غیر حاضری میں چھپا تھا اُس میں کالی کے مندر کا اور اُس کے ساتھہ ہی بھینٹ کی بھینٹ کا ذکر کرتے ہوئے سادھو جی لکھتے ہیں۔ کہ یہہ رواج اب تک جاری ہے " جو راجا گدی پر بیٹھتا ہے وہ اس مندر کے پوجاریوں کی ضرور ہی پیروی کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ " ہمیں نہایت افسوس ہے کہ اِس قسم کے بیہودہ الفاظ ہمارے اخبار میں سادھو یوگیندر پال نے لکھکر بہیجے۔ ہم اس سال کے شروع میں خود ناہن گئے تھے۔ ہمنے خود وہاں کے حالات قلمبند کرنے کے لئے نوٹ لکھے تھے۔ جو اب تک بوجہ عدیم الفرصتی پرچارک کے کالموں میں نہیں نکلے۔ ہماری رائے میں ریاست ناہن کے فرمانروا کا متانت و اصلاح پسندی اور انصاف پروری میں شاید ہی دوسرا کوئی ہندوستان کا دیسی فرمانروا مقابلہ کر سکے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو راجا کہ خود اپنی عدالت مائے دیوانی اور فوجداری کا کام کرتا ہے۔ جو کہ اپنے شہر کو برٹش انڈیا کے صاف سے صاف شہروں سے بھی زیادہ صاف رکھتا ہے۔ جو کہ تعصب کے نزدیک تک نہیں جاتا۔ اُس کی نسبت سادھو یوگیندر پال نے مدیہ انس آدمی کے سیون کرنے والے مہنتوں کا سیوک ہونیکا اتہام لگا کر ہمارے ناظرین کو گمراہی میں ڈالا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر سادھو جی آریہ سماج کے ساتھہ ملکر کام کرنا چاہتے ہیں تو وے خوب سوچ لیں گے کہ اُنہیں جہاں پریم بہاؤ سے پرچار کرنا چاہئے۔ وہاں اس طرح کی بے سر و پا تحریروں کے ذریعہ محقق بننے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے ۔

پنڈت بھیم سین شرما اور گیتا وشے

پنڈت بھیم سین جی نے دہلی میں زبانی طور پر مان لیا تھا کہ جو تحریریں اُن کی رشی دیانند کی نسبت ہتک آمیز سمجھی جاتی ہیں اُن پر وہ پشیمان ہیں۔ اُنہوں نے اثنا گفتگو میں ہم سے یہہ بھی اقرار کیا تھا کہ جس وقت اُن کے مضمون کا پروف ہی نکلا تھا تو اُن کے ایک متر نے شروع کی تحریر کو دیکھکر جیسا جی کے گروپنے پر بحث نہیں کہدیا تھا کہ وہ تحریر غیر مناسب ہے لیکن خاصہ بشریت ہی تو ہے۔ پنڈت جی لوگوں کی تحریروں پر چڑے ہوئے تھے اور اِسلئے کمزوری میں پھنسکر اُس مضمون کو نکالدیا۔ اور جبکہ پنڈت جی نے اپنی کمزوری اور غلطی کو مان لیا ہے تو اُن کی تحریر کو پڑھ کر ہمارے پاس پر خطوط آ رہے ہیں جنکا اشیہ یہہ ہے کہ پنڈت جی کی تحریر اب ہی تسلی بخش نہیں ہے۔ جہانتک ہمیں یاد پڑتا ہے پنڈت جی نے وعدہ کیا تھا کہ وے آریہ سدھانت کے آیندہ نمبر میں اپنے لیکھہ کی تردید مفصل طور پر کر دیں گے۔ پس آریہ پبلک کے لئے نہ تو کوئی گھبرانے کی بات ہے اور نہ ہی اِس قدر اتبار سے کام لینا چاہئے۔ ایسی ہی جلدبازی اور سادھواس سے کئی کام بگڑ چکے ہیں۔ اور آیندہ بگڑنے کی اُمید ہے۔ پنڈت بھیم سین جی سے وچار ہونے کے لئے جو چیدہ اصحاب کی کمیٹی بیٹھی تھی۔ اُس نے یہہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کو پریرنا کی جاوے کہ نیمتّک گیتا سمبندہی وچار آرش گرنتھوں دوارا پنڈتوں سے کرا کے اُس کا نتیجہ پبلک کی آگاہی کیلئے شایع کرا دیں۔ پنڈت بھیم سین جی نے بھی مان لیا ہے (جیسا کہ اُن کے لیکھہ سے ظاہر ہے) کہ اِس طرح سے گیتا کے وشے میں جو کچھ نشچے ہو گا وہی اُن کا سدھانت ہو گا۔ چنانچہ ہمنے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں یہہ مضمون پیش ہونے کے لئے بھیجدیا ہے۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ منتری مہاشے پرساد جی نے ایسا ہی اپنی طرف کیا ہو گا۔ ہم اِس لئے آریہ سماج کے سبھاسدوں سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ صبر اور شانتی سے کام لیتے ہوئے اپنے فرایض کو ادا کرتے جاویں ۔

سملاں ہی کامیابی کی روح ہے -

انگریزی لفظ آرگنیزیشن کا ترجمہ ہم لفظ سملاں

... کرتے ہیں - بغیر ترتیب اور انتظام کے کوئی چیز بھی قایم نہیں رہ سکتی - پرمیشور کے بنائے جگت میں ہم چاروں طرف سملاں پاتے ہیں - اِسی الیشور یہ نیم کی پیروی کرتے ہوئے رشی دیانند نے آریہ سماج کیواسطے سملاں قایم کیا - نیم اور اُپ نیم بناکر اُن کی پابندی لازمی بنائی گئی - آریہ سماجوں کے سمودہ کی پرتی ندہی سبھائیں اور اُن کے سمودہ کی سارودیشک سبھا بنانیکا وچار ہو رہا ہے - ہماری رائے ہے کہ اِس انتظام کے ساتھ معمولی آدمی بھی بہت کام کر سکتا ہے - اور اس انتظام کو توڑ کر بڑے سے بڑا کام کرنے والا بھی اپنی طاقتوں کو ضایع کرتا ہے - اوپر لکھے ہوئے خیالات ہمارے دل میں مہاشہ بنواری لعل جی منتری آریہ سماج بدایوں کے پیپر کو دیکھ کر پیدا ہوئے - مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ پنڈت کرپارام جی نے ضلع بدایوں کے لئے ایک پاٹھ شالا - ایک اُپدیشک اور ایک بھجن منڈلی قایم کرانے کی تحریک کی ہے - جس کے لئے ۱۲۰۰ بارہ سو روپیہ کا اپیل ہوا ہے - پنڈت نرنجن دیو شرما اُپدیشک بھی نیت ہو گئے ہیں - جو پرچار کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ - بجنور میں بھی پنڈت جی نے ایسی ہی تحریک کی تھی - آگرا کے لئے بجائے پاٹھ شالا کے بورڈنگ ہوس کے لئے اپیل ہوئی تھی ٭ بدایوں کے منتری مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ پنڈت جی اور دیگر آریہ سماجوں کو اپنی پیروی کرنے کے لئے تحریک کرتے ہیں - یہہ خیال نیا نہیں - جب ہم آگرا گئے تھے - اُسی وقت معلوم ہوا تھا کہ پنڈت کرپارام جی آریہ پرتی ندہی سبھا کو جواب دینے اور اس طرح پر کام کرانے کے لئے آریہ سماجوں کو پریرت کر رہے ہیں - ہمنے اپنی رائے وہاں بھی ظاہر کر دی تھی - ہم پنڈت کرپارام جی کو بڑا اعلیٰ پرچار کرنے والا سمجھتے ہیں - لیکن ہمارے نزدیک معاف کریں - اُن میں انتظام کا مادہ بالکل نہیں ہے - اُن کی امیدیں ہمیشہ بڑی اونچی ہوا کرتی ہیں - جو بہت کم حد تک پوری ہوتی ہیں - ہم پنڈت جی سے بڑی ادب اور بڑی ادب لیکن بڑی مضبوطی کے ساتھ پرارتھنا

کرتے ہیں کہ اُن کو بڑی شانتی اور بڑی گمبھیرتا سے اِس وقت کام کرنا چاہئے - اسوقت آریہ پرتی ندہی سبھا نے اپنے خاص سرکیولر لیٹر سے آپ کی طبیعت کو شانت کر دیا ہے - آپ اپنے آپ کو مت بھول لیئے - آ ایسی زبردست آرگنیزیشن (آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی واودھ) کو جسکی بنیاد اپنے ہاتھوں سے آپ رکھہ چکے ہیں جسمیں ستیا جیون ہی آپ ڈال چکے ہیں ہم پرارتھنا کرتے ہیں کہ اُس آرگنیزیشن پر اپنے ہاتھہ سے تو کلہاڑا نہ ماریئے - اگر سبھا کے کسی عہدہ دار یا ممبر نے سبھا کے گورو کو بھلا دیا تو آپ کیوں آریہ دھرم کے گورو کو بھولتے ہیں - آپ خواہ کیسے ہی پرچار رتنی ہیں لیکن یاد رکھئے کہ آرگنیزیشن کو اُکھیڑ کر آپ بھی بے بس ہی ہوجاویں گے

ست دھرم پرچارک

گروکل بھکشا سمبندھی

میرا آخری دورہ

پیارے ناظرین ! ۱۱ پھاگن سمت ۶۵ یعنی ۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء کے پرچارک میں گروکل بھکشا منڈلی کے تیسرے دورے کے متعلق میرا آخری مضمون چھپا تھا - اُس سلسلہ میں میں نے لکھنؤ کے مقام پر انڈین نیشنل کانگریس کے جلسے کے موقع پر پہونچنے کا حال لکھکر محض کانگریس پنڈال کا بیان شروع کیا تھا - اُس سلسلہ میں اُسی وقت کا لکھا ہوا کسیقدر مضمون باقی ہے - جو آج اسجگہہ درج کیا جاتا ہے - لیکن میرے پاس برابر آریہ بھائیوں کے خطوط آ رہے ہیں جن میں استدعا ظاہر کیگئی ہے کہ میں اپنے دورہ کے کُل حالات ۸ اپریل ۱۹۰۹ء تک (جبتک کہ میں اپنی پرتگیا پورن کر کے اپنے گھر پر پہونچ گیا تھا) درج کروں - میرا ارادہ اِس سلسلہ

کو بند کرنے کا نہیں تھا - اور میں حالات بھی سلسلہ وار ہی لکھنا چاہتا تھا - لیکن حیدرآباد دکن پہونچکر بیمار ہوگیا جس نے مجھے بہت کمزور کر دیا تھا - اور گھر پہونچکر مجھے دیگر ضروری کاموں میں اسقدر مصروفیت ہوگئی کہ اپنے برہمن برتانت کو قلمبند کرنیکا موقع نہ ملا - اب اسقدر عرصہ کے بعد محض یادداشت سے کام لینا اور سلسلہ وار لکھنا تو مشکل ہے - لیکن میں کوشش کرونگا کہ ہر ایک جگہہ کے ضروری حالات میں سے کوئی بھی نہ رہ جاوے ٭

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۱۲ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی

اس باغ کے ساتھہ لگتا ہوا ہی - ایک بڑا فراخ میدان ہے - جس کے اندر کہ کانگریس کا پنڈال بنایا گیا تھا - اِس پنڈال کی ساخت میں بڑے تکلف سے کام لیا گیا تھا - کل کمرہ جھاڑوں اور فانوسوں سے جگمگ کر رہا تھا - اور رات کو جب کل بتیاں جلائی جاتیں تو عجیب سمہ بندھ جاتا تھا - پنڈال کے گرد بڑا بھاری احاطہ گھیرا ہوا تھا - جس کے گرداگرد بانسوں کو باندھکر اُن پر روشنی کے لئے گلاس لگائے ہوتے تھے - یہہ کل گلاس بھی رات کو روشن کئے جاتے تھے - اور اُس وقت نظارہ قابل دید ہوتا تھا - کہا جاتا ہے کہ اسی روشنی کو دیکھنے کے لئے ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کی شام کو تیس ہزار آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ہو گئی تھی - اِس جگہہ سے تین میل کے فاصلہ پر گنیش گنج واقع ہے - جہاں پر صدر آریہ سماج لکھنؤ کا مندر واقع ہے - دوسرا آریہ سماج شہر کا ہے - جسکا مندر تو کوئی موجود نہیں - لیکن جہانتک مجھے خبر ملی ہے کام اُس سماج کے سبھاسد بڑے پریم اور اُتساہ سے کرتے ہیں - چنانچہ اُس سماج کے منتری نے ویدک دھرم پر چلتے ہوئے جو جو مخالفتیں برداشت کیں اور جو جو تکلیفیں جھیلیں اُن کا مفصل بیان کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے - مختصراً یہہ ہے کہ باوجودیکہ اُن پر مقدمے دائر کئے گئے - اُس دھرم ویر نے پرچار کا کام

بند نہ کیا اور نہ ہی مورتی پوجک ہندو اُس سے یہہ کہلانے میں کامیاب ہوئے۔ کہ وہ آریہ نہیں ہے۔ آخرکار انسانی پالسیاں ہار گئیں۔ اور ایشور کی دیا سے مجسٹریٹ شہر (انگریز) کو خبر ملجانے پہ انصاف کے ساتھ مقدمہ فیصل ہوا۔ شہر سماج کی طرف سے ایک تموٹی بھی کانگریس کے صدر دروازے کے عین مقابل لگی ہوئی تھی۔ ——

لکھنؤ میں دیکھنے کے لائق پُرانے مقامات بھی کچھ ہیں۔ کانگریس پنڈال کے پاس والا بھی بہوت خاص طور پہ قابل ذکر ہے۔ یہہ ایک امام باڑا ہے۔ جو کہ اودھ کے نواب آصف الدولہ کے عہد میں بنایا گیا تھا۔ اِس کا خاص ہال (کمرہ) بڑا ہی فراخ ہے۔ اُس کے اردگرد دو چھوٹے کمرے بھی خاصے لمبے چوڑے ہیں۔ لیکن ان پر گنبد کی طرز کی چھتیں ہیں۔ ہموار ڈاٹ جوڑ کر اسقدر لمبی چوڑی چھتیں بنانا یورپین انجنیروں کو بھی اس وقت حیرت میں ڈال رہا ہے۔ اِنہیں کمروں کے گرد جو دالانڈے ہیں اُن کے اوپر سے لیکر کمروں کے نیچے کے تہخانوں سے ملی ہوئی بھول بھولیاں ہے۔ اِس بھول بھولیاں میں بڑا سے بڑا ہوشیار آدمی بھی ایسا پہنستا ہے کہ بلا مدد واقف کار دربان کے اُس کے لئے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عندالدریافت معلوم ہوا کہ یہہ دربان لوگ ہی خاص جگہہ تک ہی پہونچ سکتے ہیں۔ اِس بھول بھولیاں کا انت بھی انگریز انجنیر نہیں لے سکتے۔ روایت مشہور ہے۔ کہ ایک انگریز انجنیر جو انت لینے گیا وہاں کا وہیں رہا۔ اور تب سے نچلا حصہ۔ راستہ پہ اینٹیں لگوا کر۔ بند کر دیا گیا ہے۔ اِس عمارت سے کچھ فاصلہ پہ دوسری طرف دوسرا حسین آباد کا امام باڑہ ہے۔ جس میں نزاکت سے زیادہ تر کام لیا گیا ہے۔ اسجگہہ ایک خاص قلمی قرآن ہمیں دکھلائی گئی۔ جو کہ کسی بادشاہ کے قلم کی لکھی ہوئی بہت پُرانی بیان کی جاتی تھی۔ اس امام باڑہ میں نہریں اور فوارے جاری تھے۔ بیلی گارد بھی یہاں دیکھنے کے لائق مشہور جگہہ ہے۔ جس جگہہ کہ انگریزوں کی فوج نے باغیوں کا مقابلہ کیا تھا۔ لیکن اُسے میں پہلے دیکھ چکا تھا۔ کیونکہ لکھنؤ کے دیکھنے کا میرے لئے یہہ تو پہلا ہی موقع تھا۔

—— عمارتوں کی نسبت میں اسقدر عرصہ کے بعد کچھ زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ لیکن ایک پُرانی عمارت کا ذکر کروں گا۔ جس میں کہ اب انگریزوں کا ٹنس کلب ہے۔ لیکن ساتھ ہی جس کے ایک کمرے میں کہ لکھنؤ کے تمام مسلمان فرمانروایان کی تصویریں قد آدم سے کم و بیش بڑی عمدگی سے طیار کی ہوئی موجود ہیں۔ اِن تصویروں کا میں نے بڑے غور سے مطالعہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ جن شیر مردوں نے کہ اپنی محنت اور جانفشانی سے ریاست حاصل کی تھی اُن کے چہروں سے ہی اُن کے کیرکٹر کا اندازہ لگ جاتا تھا۔ لیکن جن شہوت پرستوں نے کہ ریاست کو برباد کر دیا اُن کے چہروں سے اُن کی حیوانی طبیعتوں کا خاصہ معلوم ہو جاتا تھا۔ جب میں تمام تصویریں دیکھتے دیکھتے خاتمہ پہ پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آخری تصویر کے آگے پردہ ڈالا ہوا ہے۔ چپراسی نے میرے کہنے پہ پردہ ہٹایا۔ تو اندر سے واجد علی شاہ کی تصویر نظر پڑی۔ میں چپراسی سے اِس تصویر کے روبرو پردہ ڈالنے کی وجہ پوچھنے کو ہی تھا کہ میرے سوال کا جواب اُسی تصویر سے حل ہو گیا۔ جہاں دیگر فرمانروایان اودھ کے سروں پہ تاج وغیرہ دکھائی دئے۔ وہاں واجد علیشاہ کے سر پہ دوگوشی دو اُنگل کی ٹوپی نظر آئی۔ اور جہاں دیگروں کی پوشاک شاہانہ تھی وہاں اُن کی صرف پوشاک ہی زنانہ نہ تھی بلکہ انہوں نے کپڑے کے ایک کونہ کو بالکل سمیٹ کر اُنہوں نے ایک طرف کی چھاتی ننگی کی ہوئی تھی۔ چہرہ اور تمام بدن سے شہوت پرستی اور عیاشی کے آثار نمودار تھے۔ غالباً اِسی بیہودہ نظارے سے یوروپین لیڈیوں کو بچانے کے لئے یہہ احتیاط کی گئی تھی بلکہ میری سمجھ میں آتا کہ جو یوروپین لیڈیاں فیشن کی غلامی میں پہنکر اپنے کلے بازو معہ کندہے ونصف حصہ سینہ کو برہنا رکھنا خلاف تہذیب نہیں سمجھتیں وے واجد علی شاہ کی طرز پوشش پہ کیونکر نکتہ چینی کرنے کا حوصلہ کر سکتی ہیں

—— میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ سلسلہ وار بطور ڈائیری روزانہ کے حالات قلمبند کرنا اتنے عرصہ کے بعد میرے لئے ایک مشکل امر ہو گیا ہے اِسلئے میں لکھنؤ کے حالات مختصر طور پہ علیحدہ علیحدہ درج کر دیتا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں

انڈین نیشنل کانگریس کے پندرہویں (۱۵) اجلاس

کا حال بیان کرتا ہے۔ جس کے طفیل کہ مجھے پہلی مرتبہ لکھنؤ دیکھنا نصیب ہوا۔ پنڈال وغیرہ کا حال میں پہلے ہی درج کر چکا ہوں۔ اُسکے علاوہ جو جو تقریریں ہوئیں اور اُن کا جیسا جیسا اثر لوگوں پہ پڑا اُس کا حال بھی عام اخباروں کے ذریعہ سے میرے ناظرین پہلے ہی پڑھ چکے ہوں گے۔ اِس موقع پہ اُن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس پولٹیکل کانگریس کے اغراض کس قسم کے ہیں اور آیا اِس کے کام سے دیش کو فایدہ پہونچتا ہے یا نقصان یہہ اور دیگر سوالات کا جواب دینا میرا کام نہیں ہے۔ لیکن ایک امر خاص ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کی طرف کہ میں کانگریس کے کام کرنے والوں کی خاص توجہ کھینچتا ہوں۔ میں نے لکھنؤ میں افسوس سے دیکھا کہ

ڈبلیگیٹوں کا نصف سے زیادہ حصہ تو انہیں ناٹک کی تماشہ والی کمپنی کے اوپن کرتا تھا۔ اور دن کو وہ گھنٹے اوگھنٹے صرف سر بندر بابو کے کھڑی ہونے پر چوکتا ہوا کرتا تھا۔ ایسے صاحبان کے مجمع سے معلوم پولٹیکل ترقی کیونکر ہو سکے گی۔ جن انگریزوں کی تقلید میں کہ یہہ پولٹیکل کانگریس جاری کی گئی ہے۔ اُن کے بزرگوں کا اتہاس پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن لوگوں نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے خون کی ندیاں بہا دی تھیں۔ اُن کے جیون چر تر ظاہر کر رہے ہیں کہ وے تماشبین نہ تھے۔ بلکہ بڑے سنجیدہ اور گمبھیر آدمی تھے۔ ہم اسلئے اُن بھائیوں سے نویدن کرتے ہیں۔ جو کہ نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس میں شامل ہونے کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ کہ وے لاہور میں ناٹک اور سرکس کمپنیوں کا تماشہ دیکھنے کی غرض سے نہ جاویں۔ بلکہ اس کانگریس میں بڑے سنجیدہ ذمہ واری کے خیال سے شریک ہوا کریں۔ ———

نیشنل کانگریس کی تعریفوں کے پُل تو روز ہی باندھے جاتے ہیں۔ اور جس طرح پر کہ ہر فرد انسان کو تعریف کرنے والے میراسی اور ڈوم مل جاتے ہیں۔ اسیطرح پر اِس سے بڑھ کر بہاٹ سوسائیٹوں اور کمیٹیوں کو بھی ملجاتے ہیں۔ لیکن کھری کھری سنانے اور سچی بات بتلانے والے ———

वक्ता श्रोता च दुर्लभः

کہنے اور سُننے والے دونوں تقریباً نایاب ہیں۔ اس لئے نیشنل کانگریس کے گن گانے کا کام دوسروں کے لئے چھوڑ کر ہم اُسکے خاص نقایص سمجھہ بیان کرینگے۔ تاکہ کانگریس کے کارکنوں کو سُدھار کے لئے وچار کرنیکا موقع ملے۔ اگر فی الواقع وے دیش کا سُدھار کرنا چاہتے ہیں۔ تو اُنہیں سب سے پہلے اپنی جماعت کا سُدھار کرنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ

ایشور کی کرپا سے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ سوامی وشیشورانند جی۔ برہمچاری نتیانند جی۔ پنڈت دولت رام جی۔ سوامی ستیانند جی۔ لالہ کاشی رام جی۔ اور مہاشہ وزیر چند ودیارتھی جی کے ویاکھیان اور اُپدیش ہوئے۔ نگر کیرتن بڑی رونق کے ساتھ ہوا۔ ساڑھے آٹھ سو روپیہ وید پرچار فنڈ۔ گُروکل وغیرہ کے لئے چندہ ہوا۔ جسمیں سے صرف دو سو روپیہ وعدہ ہے جو کہ بہت جلد وصول ہونے والا ہے۔ دس نئے سبھاسد بنے۔ آریہ بھائیوں کا اُتساہ بڑھ گیا ہے۔

پرشنوتّر

بابو رگھوبر دیال گُپت کی پریرنا کے مطابق اِس ہفتہ سے پرشنوتّر کا سلسلہ پھر سے جاری کیا جاتا ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسوقت جسقدر سوالات بلا جواب ہمارے دفتر میں پڑے ہیں اُن سب کو یکجا نکال دیا جاوے۔ تاکہ جہاں پرشن کرتاؤں کو تسلی ہو جاوے کہ اُن کی شنکاؤں کا سمادھان کرنے کی کوشش کی جاویگی۔ وہاں ساتھ ہی آریہ سماج کے سوچنے والے سبھاسدوں کو موقع ملے کہ وے جس پرشن کا اُتر عمدہ دیکھیں اُسکا اُتر لکھکر پرچارک کے دفتر میں بھیجدیں۔ لیکن واضع رہے کہ آئندہ کے لئے وہی پرشن چاہے جائینگے۔ جو کہ نئے ہوں۔ اور جواب بھی وہی چھاپے جائیں گے۔ جو کہ تسلی بخش ہوں۔

(۱) پرشن۔ از سردار شمشیر سنگھ صاحب (پشاور) وید انوسار نرک اور سورگ اِسی دُنیا میں ہیں۔ اور کرما نوسار نرک سورگ حاصل ہوتا ہے۔ اب آپ مہربانی تحریر فرماویں۔ کہ انگریز لوگ جو تمام دُنیا میں سب سے زیادہ عیش سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ سورگ میں ہیں کس کرم کے انوسار یہہ عشرت اُنہوں نے حاصل کی ہے۔ اور جو یہہ کرم اور آچار کر رہے ہیں وہ سورگ کے لایق ہیں یا نہیں۔ اور اگر یہہ کہا جاوے کہ پچھلے جنم میں یہہ آریہ تھے۔ اور آریہ کرم انوسار اِنکو یہہ بہشت ملا۔ تو اب یہہ آریہ برودھ کرم کر رہے ہیں۔ بعد مرنے کے یہہ سورگ میں جاویں گے یا نرک میں۔ ———

(۲) پرشن۔ از لالہ نتھو رام ویشیہ (مالیر کوٹلہ) ستیارتھ پرکاش ناگری جو چوتھی دفعہ کا چھپا ہوا ہے اُسکے صفحہ ۲۳۲ پرشت بھومی میں آخر کا پران وغیرہ شری سوامی جی لکھتے ہیں لا مُکتی میں جیو مُکت شریر اور اندریوں کے گولک جیوآتما کے ساتھ نہیں رہتے کنتو اپنے سوابھاوک شُدھ گُن رہتے ہیں"۔ اور اسکے برخلاف صفحہ ۲۴۴ سطرہ ۲ میں لکھا ہے " اور جیو تک شریر مُکتی میں بھی رہتا ہے"۔ اِسکا برودھ کیوں ہے۔ نویدن ہے کہ کوئی صاحب ویدک سدّھانت سے پوری واقفیت رکھنے والا جواب دیوے۔ کہ مُکتی میں جیو تک شریر رہتا ہے۔ یا نہیں۔

(۳) پرشن۔ از مہاشہ نراین سنگھ۔ سب آریہ جن اِس بات کو مانتے ہیں۔ کہ روح اور مادہ پہلے تھے۔ پھر دُنیا کی پیدایش ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ اس طرح ہونا ناممکن ہے۔ پس جسطرح ممکن ہے۔ کوئی صاحب اخبار ست دھرم پرچارک کے ذریعہ سے تشفی وہ جواب دیکر مشکور فرماویں۔ ———

(۴) از لالہ اودھو رام سب اوورسیئر کئی آریہ مہاشوں اور اُپدیشکوں سے نیچے لکھے ہوئے پہلے دو پرشنوں کا اُتر چاہا۔ مگر تسلی بخش جواب کہیں سے نہ ملا۔ اسلئے مانیور ایڈیٹر اور دیگر سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ اِن کا اُتر دیکر راقم کو مشکور فرماویں۔

(۱) مُکت شدہ جیو کو واپس آنے پر (سنسار میں) کونسا جنم ملتا ہے۔ اگر انسان کا جنم ملتا ہے۔ تو وہ کونسے کرموں کے پھل انوسار ملتا ہے؟ کیونکہ مُکتی

اُن کرموں کا پھل ہے - جو کہ جیونے مُکتی ہونے سے پہلے کئے تھے - اسلئے دوبارہ جیو کے (مُکت شدہ جیو کے) واپس آنے پر اُس کے ساتھہ کوئی کرم نہیں رہتا جب کرم نہ رہا - تو جنم ملنا اسمبھو - (۲) کیا موت کرموں کا پھل ہے؟ اگر موت کرموں کے پھل انوسار مانی جاوے یعنی یہہ مانا جاوے - کہ فلاں بیماری یا فلاں طرح سے موت آوے گی - (جو کہ اُس کے کرموں کا پھل ہو اور جو سوائے ایشور کے کوئی جان نہیں سکتا) تو ایک قاتل کو کیوں پاپی مانا جاتا ہے؟ کیونکہ قاتل کے ہاتھہ سے قتل ہونا مقتول کے کرموں کا پھل ہے - اگر موت کرموں کا پھل نہیں ہے تو کیا ہے؟ (۳) "اہنسا پرمو دھرمہ" کونسے آرش شاستر کا پرمان ہے * -

(۵) از مہاشہ لکھان چند (بریلی) آئندہ جنم میں منشیہ دیہہ کن کرموں کے کرنیسے ملتا ہو - ہمیں وید اور شاستروں کے پرمان مل سکیں تو بہت اچھا ہو - (۲) سندھیا کرتے وقت چت ٹھیک نہیں رہتا - اِدہر اُدہر چلایمان رہتا ہے - چت کے ایکاگر کرنے کی کوئی خاص ریتی بتلائے بڑی کرپا ہو گی - (۳) موت کسطرح واقع ہوتی ہو آیا مقررہ وقت پر ہوتی ہو یا درمیان میں بھی ہو جاتی ہے - جسکو اکال مرتیو کہتے ہیں - مطلب یہہ کہ کیا موت ایشور کی مقرر کی ہوئی ہے یا انسان اپنے کرموں کے انوسار گھٹا بڑھا سکتا ہے - یہہ بھی اگر پرمان مل سکیں تو بہت اچھا ہو *

(۶) از لالہ دولت رام اُپ منتری آریہ سماج دینا نگر - (۱) ویدک سدھانت کے مطابق منشیہ کرم یونی و انیہ جنتو بھوگ یونی میں ہیں - ہم دیکھتے ہیں - کہ منشیہ بمقابلہ انیہ جنتوؤں کے بہت ہی قلیل التعداد ہیں - ایک اینٹ اُٹھاؤ ہزاروں جانور نیچے سے نکل پڑینگے الغرض منشیہ اور انیہ جنتوؤں میں اگر ہم ایک اور سنکھیہ کی نسبت لگائیں تو بیجا نہیں - پس تعجب معلوم دیتا ہے کہ کیا یا دیکش کے راجیہ میں مرتکب جرایم تو اتنے قلیل التعداد اور بھوگتا اتنے کثیر التعداد ہوں - (۲) ایک نہر چل رہی ہو جسپر سے ہزاروں ترنگیں اُٹھتی اور بہہ جاتی ہیں - ایک زمانہ میں یہی نہر موجود تھی - اور لاکھوں جانور اسمیں موجود تھے - ایک زمانہ آویگا کہ یہاں نہر نہیں رہیگی - پس ایشور کو اِس نہر - اسکی ترنگوں - اسکی ابتدا اور اسکی آئندہ حالت کی نسبت کیا گیان ہے * بہتر ہو کہ ان پرشنوں کا اُتر وہ اُپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے دیویں جو اپنے آپ کو آریہ سدھانت سے پورا واقف سمجھتے ہوئے دوسروں پر آکشیپ کر دیا کرتے ہیں کہ فلاں آدمی نے آریہ سدھانت کے برخلاف سرمن دیا - اور فلاں فلاں پرشن کرنے کا ادھکاری نہیں *

از مہاشہ حاکم سنگھ (رُہتک) میں تناسخ کے مسئلہ پر وچار کرتا ہوا - اس فکر میں پڑتا ہوں کہ جیسا پنڈت نندکشور جی اُپدیشک پشچم اوتر دیش پرتی ندھی نے اپنے لیکچر بمقام دہلی میں فرمایا کہ جب ہم پاپ کرتے ہیں تو ہم حیوان اور پھر گھور پاپ کرنے سے درخت آدی جنموں کو پراپت ہوتے ہیں - اب شنکا یہہ ہے کہ جب ہم حیوان ہوئے تو کیا ہم کو اتنی سمجھہ اُس سمہ ہوتی ہے - کہ ہم بُرے و بھلے میں تمیز کرسکیں - اگر کہیں کہ نہیں ہوتی تو اُن کو اُن کاموں کی جو وہ اس اوستھا میں کرتے سزا یا پھل ملتا ہو یا نہیں - اور جب ہمنے درخت کا جنم حاصل کیا - تو کیا جب پتہ یا شاخ توڑی جاتی ہے تو درخت کے آتما کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں - کیونکہ اس سمہ بھی تو جیو آتما اسکے ساتھہ ہی درخت میں موجود رہتی ہوگی - اگر نہ ہو تو پھر کہتی ہوگی - اور جب درخت بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے تو پھر اسکو کیا جنم ملتا ہے - کیونکہ درخت اپنی عمر میں جہاں تک معلوم ہے کوئی گناہ نہیں کرتا بس فقط کھڑا ہی رہتا ہے - اور دوسرے جب جیو درخت کے اندر رہا تو اسمیں درد یا پیڑ ضرور ہوتی ہوگی - اور پھر واپس جا کر جب ہمکو پرماتمانے شیر کا جنم دیا تو ہم کو اُس پرماتمانے ایسا درندہ بنایا کہ ہم ماس کے سوا رہ نہیں سکتے - تو ہم اس کارن بہت سے جنتوؤں کو مارتے ہیں - کیا ہمکو اُس وقت جبوقت کہ ہم شیر میں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام بُرا ہے کرتے یو گیہ نہیں - اور اگر اس قدر سمجھہ نہیں تو یہہ ہم جو گناہ کریں گے - تو اُس کے ہم ذمہ دار نہیں - کیونکہ اُس پرمیشور نے ہم کو اِس اوستھا میں اتنی سمجھہ عنایت نہیں فرمائی جو اُس کو سمجھہ کر ہم خونریزی سے بچ جاویں *

(۸) از پنڈت رام چند سپاہی آریہ سماج چکر ونہ

(۱) پنچ مہا یگیہ وِدہی تتھا ستیارتھہ پرکاش میں گایتری منتر کا ارتھہ لکھتے ہوئے سوامی جی لکھتے ہیں - "جو اِس (اوم) ایک نام سے ایشور کے سب ناموں کا بودھ ہوتا ہے - جیسے آکار سے ورات اگنی - وشو وہ (उ) اُکار سے ہرنیہ گربھہ وایو - تیجس (म) مکار سے ایشور - آدیتیہ - پراجیہ؟ اِن (अ-उ-म) میں سے ہر ایک سے الگ الگ تین تین نام کس طرح نکلتے ہیں؟ (۲) پیدا ہوتے ہی یا بہت چھوٹی عمر میں جو بچے مرجاتے ہیں - اُن کا انتییشٹی سنسکار کس طرح سے کرنا وید وکت ہے دبانے سے یا جلانے سے؟ اگر دبانے سے تو کس عمر تک؟ جواب پرمان سہت ہو * - (۳) ہیضہ وغیرہ سے جو آدمی اکسمات مرجاتے ہیں کیا اُن کی مرتیو کو اکال مرتیو کہنا درست ہے - یعنی کیا مرنے کے وقت سے پہلے ہی آدمی مرسکتا ہے *

نوٹ

کوئی صاحب اِن پرشنوں کے اُتر بھیجنے کا ساحس نہ کریں - جب تک کہ اُنہیں یقین نہ ہو کہ اُنہوں نے پرشن کو سمجھ لیا ہے - اور کہ اُس کا جواب شافی وہ دے سکتے ہیں *

(ایڈیٹر)

لوکل

افسوس کہ کچھ عرصہ سے یہہ لوکل خبروں کے درج کرنے کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ اِس عرصہ میں آریہ سماج میں معمولی کارروائی ہوتی رہی۔ دو آریہ ہائی سکول اور کنیا مہا ودیالہ دونوں بند رہے۔ بارش وقتاً فوقتاً ہوتی رہی۔ حالانکہ ضرورت بہی نہیں تہی۔ ۲۶ اگست کو شوتیا شوتر اُپنشد کی کتہا سماج مندر میں ختم ہوگئی۔ شہر میں ہیضہ کی بیماری پہیل گئی ہے۔ اِسلئے چند آریہ پُرشوں کا وچار ہوگیا کہ شہر میں بڑے ہون ہونے چاہئیں۔ چنانچہ ۳۱ اگست کو لالہ گنیشداس کُتب فروش کے چوشارتہہ سے بہیروں کے بازار میں ہون ہوا۔ بہجنوں کا خوب آنند رہا۔ اور ہون کی سُگندہی تمام بازار میں پہیل گئی۔ لوگ بڑے پریم سے کثیر تعداد میں شریک رہے۔ یکم ستمبر کو چوک سوداں میں ہون ہوا۔ اور خاتمہ پر لفریباً ڈیڑہ دوسو حاضرین کو ہون کے فوائد اور پنچ مہا یگیہ کی بزرگی پر پنجابی زبان میں ویاکہیان دیا گیا۔ لالہ جسونت رائے ایم۔اے منصف دوسوہہ تبقریب تعطیلات ستمبر اپنے گہر تشریف لیجاتے ہوئے جلندہر ٹہہرے اور معہ اپنی دادی صاحبہ اور دہرم پتنی کے کنیا اناتہہ آلئے کا ملاحظہ کیا۔ جسے دیکہکر وہ بہت پرسن ہوئیں۔

۲ ستمبر کی صبح کو بازار بوہڑ والہ میں لالہ سکہہ رامداس صاحب بزاز کی دوکان کے سامنے ہون ہوا۔ آج شہر میں ہون یگیہ کے لئے چاروں طرف شور مچ گیا اور مختلف بازاروں اور محلوں میں ہون کے لئے چندے ہونے شروع ہوگئے۔ اِسی دن شام کو آریہ سماج مندر میں پنڈت پورنانند جی نے ایشور اپاسنا اور بہجنوں کے پشچات بڑا ہی شکشا دایک اُپدیش دیا۔ پنڈت جی نے اُپنشدوں کے حوالوں سے پہلے یہہ ثابت کرکے کہ برہم گیان کا دان ادہکاری کو ہی دینا چاہئے۔ منو جی کے حوالہ سے بتلایا کہ برہم گیان کا ادہکاری بننے کے لئے کِن کِن سادہنوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ

اُن میں سے پہلی ضرورت دہرم گرنتہوں کے پاٹہہ کو بتلایا گیا۔ جس پر زور دیتے ہوئے پنڈت جی نے اپنے اُپدیش کو سماپت کیا۔ ۳ ستمبر سوموار کی صبح کو محلہ مہاپراں میں دیوانخانہ کے مقام پر ہون ہوا۔ اِسی طرح پر اب سلسلہ ہون کا شروع ہوگیا ہے جسپر ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے شہر کے دہارمک جن جاری رکہیں گے۔ کیونکہ ہیضہ کا زور ہوتا جاتا ہے۔ اور جب تک کہ جل وایو کی شدہی نہ ہو۔ تب تک یہہ خرابی دور نہیں ہوسکے گی۔

آریہ ساماجک خبریں

دیہرہ دون سے بڑی افسوسناک خبر آئی ہے۔ کہ دیہرہ دون آریہ سماج کے اُپ پردہان ماسٹر گوپال سنگہ جی کا دیہانت ہوگیا ہے۔ یہہ بہائی ایک طرح سے دیہرہ دون آریہ سماج کی بُنیاد ڈالنے والوں میں سے تہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج کو اِنہیں نے دیہرہ دون میں بُلایا تہا۔ ہمارے سورگباشی بہائی کی ارتہی کے ساتہہ جم غفیر چلا جاتا تہا۔ جو ساتہہ تہا۔ اُسی کی آنکہیں آنسوؤں سے تر تہیں۔ آپ مشن سکول کے ماسٹر تہے۔ اور دیہرہ دون اسکول جنگلات ڈیری پاٹہہ شالا میں ریاضی پڑہاتے تہے۔ تینوں انسٹیٹیوشن اُن کی موت کے رنج میں بند کردئے گئے۔ پادری مارلین صاحب ہی شمشان تک ساتہہ گئے۔ پرمیشور اُنکے پس ماندگان کو شانتی دیوے۔

پشچم اوتر ودیش میں گروکل کا کام بڑی زور شور سے ہورہا ہے۔ مراد آباد کے ملاون ہال میں پنڈت نند کشور دیوشرما نے گروکل کے لئے اپیل کی تہی جس پر چودہ سو روپیہ چندہ لکہا گیا۔ منجملہ جس کے ۵۰۰ اُسی وقت نقد وصول ہوگیا اب ڈیپوٹیشن علی گڑہ گیا ہے۔

ڈسکہ سے مہاشہ نہال چند لکہتے ہیں۔ کہ پنجبش راگی جو وہاں ایک برات کے ہمراہ گیا تہا دو دنوں تک

سماج میں بہجن کیرتن کرتا رہا۔ جس سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

سکرٹری آریہ سماج بیان پور اطلاع دیتے ہیں کہ اُس آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو قرار پایا ہے۔ اور وہ خواست کرتے ہیں کہ اِن تاریخوں اور کوئی آریہ سماج اپنا سالانہ جلسہ نہ کرے۔ تاکہ بے رونقی نہ ہو۔

لالہ نند لعل سارٹر لائبریرین آریہ سماج سکہر نے اپنے یہاں لڑکا پیدا ہونے کا سماچار گہر سے پاکر خاص ہون کرایا۔ جس میں علاوہ حاضرین کو حلوا تقسیم کرنے کے ایک چاندی کا انت گروکل۔ ویانند اناتہہ آلئے اجمیر۔ کنیا مہا ودیالہ جلندہر۔ اور یتیم خانہ سکہر کو دان دیا۔

بدالوں سے خبر آئی ہے کہ پنڈت کرپا رام جی نے اُس ضلع کے لئے جو ایک اُپدیشک ویدک پاٹہہ شالا اور ایک بہجن منڈلی کے لئے بارہ سو کا سرمایہ لازمی ضروری سمجہا تہا۔ اُس کے لئے پنڈت جی نے بسولی میں اپیل کیا۔ جس پر ایک صد روپیہ لکہا گیا منجملہ جس کے لعہ نقد وصول ہوگئے۔

سادہو نتیا نند بہارت اناتہہ سیوک نے کروڑ شہر میں ۱۵ اگست ۱۹۰۶ء سے ۱۸ اگست ۱۹۰۶ء تک پرچار کیا۔ اور تین لیکچر دہرم پر دیا۔ ورن آشرم پر دئے۔ حاضری شہر کے لحاظ سے خاصی تہی۔ ورن آشرم کا لیکچر بہت موثر تہا۔ ۱۸ کی صبح کو سادہو جی نے لالہ کو ٹہا رام ممبر آریہ سماج کروڑ کے گہر لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا۔ حاضری خاصی تہی۔ بڑے معزز اشخاص سنسکار میں شامل ہوئے جس سے عام پبلک پر بڑا بہاری اثر پڑا۔ اِسکے بعد آنند دایک بہجن گائے گئے۔ اِس موقعہ پر دہارمک لالہ جی نے ۲ سماج کو دئے اور پتاشے تقسیم کرائے لڑکے کا نام سومدت رکہا گیا ہے۔

۲۶ اگست ۱۹۰۶ء بروز اتوار لالہ نوبت رائے صاحب مختار عدالت دوسوہہ ضلع ہوشیارپور نے لڑکوں کا نام کرن سنسکار ویدوکت ریتی سے

کرایا گیا۔ بڑے لڑکے کا نام ہری متر اور چھوٹے لڑکے کا نام وِبومتر رکھا گیا۔ پنڈت ماہلا رام نے سنسکار کرایا۔ مبلغ ایک(عہ) روپیہ پنڈت جی کو دکشنا دی گئی۔ اور لالہ نوبت رائے نے مبلغ ھہ روپیہ گروکل فنڈ میں دان دئے۔ منشی دیوان چند عرایض نویس اور لالہ جسونت رائے صاحب ایم۔ اے منصف روسوھڑ۔ اور لالہ کرم چند صاحب ڈاکٹر۔ لالہ جگن ناتھ صاحب بی۔ اے مختار۔ اور لالہ نند لعل صاحب سب پوسٹماسٹر بھی سنسکار میں شامل ہوئے تھے۔ لالہ نوبت رائے صاحب کے بڑے لڑکے کا نام پہلے مبارک رائے رکھا گیا تھا۔ چونکہ یہہ نام اویدک تھا۔ اِس لئے نام تبدیل کرکے ہری متر رکھا گیا آریہ سماج روسوھڑ بند ہو گیا ہوا ہے۔ اُپدیشک کی ضرورت ہے ۔۔۔۔۔

آریہ سبہا دان کوٹ آریہ سماج کی کمیٹی منعقدہ ۴ اگست سنہ ۱۹۰۰ء میں مفصلہ ذیل صاحبان عہدہ دار سال حال کے لئے مقرر ہوئے۔ لالہ گنیش داس وِگ پردہان۔ پنڈت ہری کشن بی۔ اے و لالہ گنیش داس ورما اُپ پردہان۔ لالہ حکم چند سکرٹری۔ لالہ ٹھاکر داس وِگ خزانچی (کوش دہکش) لالہ ٹوپن لعل پستکا دہکش لالہ ہودن لعل۔ پنڈت نقیر چند۔ لالہ لدہا مل لالہ جے دیال۔ لالہ رامچند۔ سردار سوجیت سنگ ممبران انترنگ سبہا نیت ہوئے ۔۔۔۔۔

پٹھانکوٹ لالہ پنا لعل صاحب کسرٹ ایجنٹ نے اپنے صاحبزادہ کی بیماری سے صحت پانے پر دو روپیہ گوروکل فنڈ میں دان دئے ۔۔

بھوشیہ پُران کی پڑتال۔

اِس پُستک کا خریداروں کی قدردانی کے باعث موٹے ٹایپ اور ہندی بہاشا میں انوواد کرکے چھوا گیا ہے۔ قیمت ۴ر۔ منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر سے ملتا ہے۔

آریہ ساماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج بنوں ۔۔۔۔	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج جیاپور (ضلع گورداسپور)	۲۲ و ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج ملتان شہر	۲۹ و ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

تازہ خبریں اور رائیں

موضع بووراد (ملک ترکستان) میں ایک ترک ۱۲۰ برسوں کی عمر کا رہتا ہے۔ یہہ شخص اب تک ایسا مضبوط ہے کہ ایک پڑوس کے گاؤں میں۔ جو چھہ گھنٹوں کا راستہ ہے۔ جاکر خرید فروخت کر آتا ہے۔ یہہ شخص ۳۴ بیویوں سے بیاہ کر چکا ہے۔ سب سے آخری ساٹھہ سال ہے۔ جس سے چند روز ہی ہوئے کہ اِس نے نکاح کیا ہے۔ اِس شخص کی نرینہ اولاد در اولاد کی تعداد ۴۰ ہے۔ مادّا اولاد کا پتہ نہیں کسقدر ہے۔ یوروپین ٹرکی کی اِس گھٹنا کے ساتھہ آریہ ورت کے ورن آشرم دہرم کا مقابلہ کیجئے۔ پہر یوروپ والے کیونکر آریہ تہذیب کو ٹھیک طور پر سمجھہ سکتے ہیں ۔۔

جاپان میں عورتیں خاوندوں کے لئے خود اشتہار دیتی ہیں۔ چنانچہ ایک نمونہ اشتہار کا کسی جاپانی اخبار سے لیکر اِس دیش کی اخباروں میں شایع ہو رہا ہے۔ اِس پر ہندوستانی اخبار نویسوں نے ٹھٹھہ اڑایا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جب ہندوستانی تعلیم یافتہ لوگ بواہ کے اشتہاروں میں ور اور کنیا کے تمام گُن ورنن کر دیتے ہیں۔ تو اگر خود مختار عورت اپنے لئے ور تلاش کرنے کا نوٹس دیوے۔ تو اُس میں کیا قباحت سمجھتے ہیں۔ جہاں ہم جاپان وغیرہ دیشوں کے ستری پُرشوں کی عیاشی کی سپرٹ کے برخلاف ہیں۔ وہاں اُن کی اُس جایز آزادی کی مخالفت کرنا بُرا سمجھتے ہیں۔ جس سے پرپورے ہوئے کہ وے اپنی آیندہ زندگیوں کا اپنی رائے میں بہتر سے بہتر انتظام کرنا چاہتے ہیں ۔۔

سُنا گیا ہے کہ پہگواڑہ میں بابو ہری چند صاحب کالکٹر کپورتہلہ نے پردہان بن کر ایک دہرم سبہا قایم کی ہے۔ اُمید کہ اب بہت جلد وہاں آریہ سماج بھی قایم ہو گا ۔۔

ملکہ معظمہ جب شاہی پوشاک پہنتی ہیں۔ تو اُسکے ساتھہ بائیس تیس لاکھہ کے جواہرات ہوتے ہیں۔

امریکا میں ایک خدمتگارنی کو دفعتاً پانچ چھہ کروڑ کی جایداد مل گئی۔ اِس کے تہوڑے ہی عرصہ بعد تک اُس سے نوسے اِس قسم کے آدمیوں نے وِواہ کی درخواست کی جنہوں نے اُس کی شکل تک نہیں دیکھی تہی۔ اور یہہ امریکا کے سویمبر وواہ ہیں ۔۔

آج کل بہت سے کیس دہاری پنجابی زبان کی اشاعت کی حمایت کر رہے ہیں۔ لیکن کیا وہ یہہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ پنجابی یعنی گورمکھی کی پہلی ویاکرن کب اور کس نے طیار کی تہی۔

ٹرمیبون لکہتا ہے کہ عورتوں کی اوسط عمر بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر یہہ صحیح ہے تو قابل تحقیقات ہے۔ کہ جس حالت میں عورت کو بوجہہ بچہ جننے کے مرد کی نسبت جسمانی تکالیف زیادہ برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو بھی کیوں عورت کی اوسط عمر زیادہ ہے۔ ہماری رائے میں وجہہ یہہ ہے کہ بہ نسبت مرد کے عورت جذبات شہوانی میں کم پہنستی ہے۔ اور اِسلئے بے اعتدالیوں سے اپنا خاتمہ جلد نہیں کر لیتی۔

شاہنشاہ روس کی نسبت مشہور ہے۔ کہ اُسے اپنی لڑکیوں سے بڑا پریم ہے ۔۔

ہمعصر ٹرمیبون لاہور کا نامہ نگار لکہتا ہے۔ کہ منڈی کے بعد کاشی کے مہاتما پادھیائے رام مصر شاستری نے سیٹھہ سری رام

...کے ہاں دیا کھیان دیا جس میں اُنہوں نے
...بہ کیا کہ ہندؤں کو لڑکیوں کا بیاہ چودہویں
...برس سے پیشتر نہیں کرنا چاہئے۔ آخر کار
...ان پنڈتوں کو آریہ سماج کے عقیدوں
...ہی لکھنا پڑے گا ٭

انبالہ چھاونی میں لالہ دیوی چند (سابق
...بھائی بوگان ہند) نے اپنی دہرم تپنی سے
...ایک کنیا پاٹھ شالا کھلوا رکھی ہے۔ اُس کے
متعلق آپ اب ایک کنیا آشرم کھولنے کا اعلان
...تے ہیں۔ یہہ کام بڑا نازک ہے۔ قابلیت
اور طاقت دیکھ کر ہاتھ میں لینا چاہئے۔ گویا
چادر دیکھ کر پیر پسارنے چاہئے ٭

افریقہ کے سیاہ سے سیاہ وحشیوں کے
...ولی وقت پیدایش گورے ہوتے ہیں۔ رفتہ
رفتہ رنگت بدلتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ تین
برسوں کی عمر میں اُن کا رنگ بالکل سیاہ
ہو جاتا ہے ٭

بنگال کی تین لیڈیوں نے لنڈن کے کالج
میں علم موسیقی میں درجہ اوّل دوم وسوم
حاصل کیا ٭

تت کھالصہ جی نے پوتر اسنگ مہا منڈل
کے مقابلے میں فتوے دیدیا ہے۔ کہ کھالصہ پنتھ
ہندو مت کی شاخ نہیں ہے ٭

انگلستان میں مرد کنوارے کم اور عورتیں
قابل شادی زیادہ ہیں۔ پس ایسی عورتیں
اُن نو آبادیوں میں بھیجی جا رہی ہیں جہاں
کہ مرد زیادہ اور عورتیں کم ہیں۔ کہا جاتا
ہے کہ اُن مقاموں میں جاتے ہی عورت
کا رنگ ڈھنگ بدل جاتا ہے۔ اِس طریقہ پر بہت
سے مردوں اور عورتوں کی زندگیاں درست
ہو جاتی ہیں۔ جو دیگر حالات میں خراب ہو جاتیں ٭

جاپان نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔
وہاں فوج کی وردی کاغذ کی بنتی ہے۔ جو

چونکہ بہت کم قیمت میں بن سکتی ہے۔
اِس لئے بہت جلد بدلی جاتی ہے ٭

لالہ پرشوتم لال راجپال سکرٹری
وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹی
ٹیوٹ لاہور۔ مفصلہ ذیل اشخاص گرامی
کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں
نے ماہ اگست سنہ ۱۹۰۵ء میں مفصلہ ذیل رقومات
انسٹی ٹیوٹ کو عنایت فرمائی ہیں ٭

نمبر	نام اشخاص چندہ دہندہ	تعداد رقم
(۱)	دیوان بہادر دیوان رام ناتھ صاحب	۵ صہ
(۲)	لالہ دہرم داس صاحب سوری پلیڈر	۱۰ عہ
(۳)	لالہ جیا لیہ رام صاحب محکمہ آبکاری لاہور	۵ صہ
(۴)	لالہ دیسراج صاحب بنکر جلندہر	۴۰ للعہ
(۵)	لالہ ہرکشن لال صاحب بی۔اے۔ایم بیرسٹرایٹ لا	۳۰ عہ
(۶)	رائے بھگوان داس صاحب قائمقام سول سرجن گورداسپور	۲۵ صہ
(۷)	لالہ کشن داس صاحب اکونٹ کلرک ملتان...	۵ صہ
(۸)	لالہ ایشور داس صاحب پلیڈر ملتان	۵ صہ
(۹)	بھائی خوشی رام صاحب بنکر ملتان	عہ
(۱۰)	لالہ آسانند صاحب ایجنٹ	عہ
(۱۱)	سردار موہنا سنگہ صاحب ٹھیکہ دار	۵ صہ
(۱۲)	لالہ موہن لال صاحب	عہ
(۱۳)	لالہ نعمت رائے صاحب	عہ
(۱۴)	لالہ ہری رام صاحب ریڈر	عہ
(۱۵)	لالہ کانشی رام صاحب پلیڈر	۲۵ صہ
(۱۶)	لالہ لیکھراج صاحب ریڈر ...	عہ

نمبر	نام اشخاص چندہ دہندہ	تعداد رقم
۱۷	بابو مہندر ناتھ صاحب پلیڈر	۵ ضہ
۱۸	لالہ چیتن آنند صاحب پلیڈر	۱۰ عہ
۱۹	لالہ ٹیکچند صاحب	۳ ےہ
۲۰	رائے کرم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج لودہیانہ	۳۰ عہ
۲۱	رائے پنڈت جنار دہن صاحب ٹھیکہ دار	۱۰۰ مار
۲۲	لالہ سکھرام داس صاحب پنشنر گورداسپور	۵ صہ
۲۳	ڈاکٹر رام کشن صاحب امرتسر	۵ صہ

میزان ۲۲۳ صہ

رائے کرم چند صاحب نے مبلغ ۳۰ روپیہ
اپنے اور وعدہ شدہ کے علاوہ دئے ہیں۔
یہہ رقم انہوں نے بڑی مہربانی فرماکر اپنے
لڑکے کی شادی کے موقعہ پر انسٹی ٹیوٹ
کو عطا فرمائی ہے۔ اگر دیگر بھی خواہان
قوم و ملک اپنے اِس قسم کے شبھ موقعوں
پر انسٹی ٹیوٹ کو بھی یاد فرما دیں تو عین
مہربانی ہوگی ٭ اوپر کی رقومات جو ملتان
سے ملی ہیں۔ لالہ پرشوتم لال راجپال ملتان
سے خود جا کر لائے ہیں۔ جہاں کہ اُنہوں
نے ایک پُر اثر لیکچر فوائد ٹکنیکل ایجو
کیشن اور ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ پر دیا۔
جلسہ عام میں اتنا جوش پھیلا۔ کہ چند
اصحاب نے بقیہ مبلغ ۲۳۰ روپیہ
وعدہ فرمائے۔ اِس جلسہ میں رائے
ہرنام داس صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر
میر مجلس تھے۔ جنہوں نے وعدہ شدہ
ایک سو روپیہ کے علاوہ ایک سو روپیہ
زائد کا وعدہ فرمایا ہے ٭

ریویو

بھکشک نبندھ - دیوناگری بھاشا کی پستک مصنف سادھو سنت داس جی ساکن شہر پاٹن علاقہ گجرات کے نارائن بھارتی دلشونت بھارتی نے احمد آباد کے تیبھو پریس میں چھپوا کر شایع کیا۔ قیمت فی جلد ۸ر

اس کتاب میں بھیکھ مانگنے والوں کی خوب خبر لی گئی ہے۔ شروع میں تول سنگھ کی اُس لاونی کا خلاصہ دیا ہے جس میں بھارت نواشی پرجا کے کاموں کا بیورا دیا ہے۔ پھر اس روگ کی نورتی کے اُپاؤ لکھتے ہوئے تمام بھیکھ مانگنے والے فرقوں کا ذکر ہے۔ گو ہم تفصیل میں مصنف کی ہر ایک رائے کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ ایک سادھو کا اپنے فرقہ کی خرابی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ظاہر کرتا ہے کہ روگ لاعلاج نہیں ہے۔ لیکن جو تجاویز مصنف نے بتلائی ہیں وہ عملی صورت میں آنے والی ایک بھی نہیں معلوم ہوتی۔ تاہم جو کچھ ہے غنیمت ہے۔ اس قسم کے خیالات کا پھیلنا ہی کچھ کم لابھ دایک نہیں۔ درخواست خریداری شایع کرنے والوں کے پاس بمقام پاٹن گجرات بھیجئے۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشہ مہر سنگھ جی بھادوں کی پتھر چوتھ کی فلاسفی آپ دریافت کرتے ہیں۔ اس کے متعلق جو کرشن پر کلنک لگنے کی کتھا ہے اُسے تو کوئی براہمن دیوتا ایک ٹکے کو سُنا دیں گے۔ باقی رہا یہہ امر کہ اس وقت ہندو لوگ کیوں ایک دوسرے کو پتھر مارتے ہیں۔ سو اس کی وجہ یہہ ہے کہ ہندوؤں کے خیال میں جس کو لوگ گالیاں دیں یا کوئی کلنک لگا دیں اُس کے پاپ دھوتے جاتے ہیں۔ پس گالیاں کھانے کے لئے پتھر مارے جاتے ہیں۔ یہہ پتھر چوتھ کی مختصراً بنیاد ہے اسے خواہ فلاسفی سمجھیں یا سائینس کی سچائی یہہ ہندوؤں اور تھیاسوفیکل سوسائیٹی کے ممبروں کے اختیار ہے (ایڈیٹر)

ناھن کے سچے حالات

جو حالات ریاست ناھن پرچہ ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲ بھادوں سمت اور اس کے سابق پرچہ میں منجانب وید یوگ اندر پال شایع ہوتے ہیں۔ نہ معلوم سادھو صاحب نے کس غرض اور فایدہ کی نظر سے شایع کرائے ہیں۔ کیونکہ جو حالات لکھے ہیں کسی ثبوت یا تحقیقات پر مبنی نہیں ہیں عوام لوگوں سے واہیات گپ شپ سُن کر ایک تواریخی پیرایہ میں کسی جگہہ کے حالات لکھنے عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ اور بالکل ناتجربہ کاری پر اس کا انحصار ہے۔ اول ہفتہ میں چنداں کوئی امر قابل اعتراض نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ چند جگہہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ مثلاً کالی کے مندر میں انسانوں کی پہلے بلی ہوتی تھی اور اب پانچ بکرے بجائے انسان چڑھائے جاتے ہیں یہہ خلاف ہے۔ جہاں تک معلوم کیا گیا ہے انسانوں کی بلی اس مندر پر نہیں ہوتی ہے۔ اور اب بکرے شاید صرف ۲ ہی ریاست کی طرف سے دئے جاتے بیشک عوام لوگوں کی طرف سے دسوں بکرے چڑھ یہہ امر دیگر ہے۔ پرچہ ۲ بھادوں سمت میں جو سادھو صاحب نے بالکل لغو خرافات اور واہیات ہی درج کیا ہے۔ جس سے سادھوؤں کی کرامات جہالت کی ہی جگہہ پکڑ سکتی ہے۔ جو سادھو صاحب کی کتھا گئی ہے۔ یعنی اس تباہی کا باعث سب لوگوں میں ایک سادھو کی کرامات اور شاپ مشہور ہے۔ بالکل واہیات اور کسی سفلہ کس کی گفتگو سادھو صاحب نے درج کر دیا ہے۔ کوئی تواریخی ثبوت نہیں ہے۔ ایسی ایسی واہیات اور غلط روایات کو کرامات اور معجزات کا پرچھاؤ سادہ لوحوں پر ڈالا گیا ہے اور ڈالا جاتا ہے جسکی بیخ کنی کرنی آریہ سماج کا خاص کام ہے۔ کیونکہ دیگر مذاہب کی بنیاد تو قریباً انہیں ڈھکونسلوں پر ہے۔ یہہ کوئی تواریخی معاملہ نہیں ہے جو سادھو جی نے الاپا ہے لکھا ہے۔ چونکہ وہ سادھو اگھور پنتھ کا پیرو کار اس کی ضروریات کو راجا بہم پہونچایا کرتے تھے اور اُسی کی فرمایش سے یہہ کالی مندر تعمیر ہوا یہہ سراسر لغو اور بیہودہ بات ہے۔ کوئی ثبوت اسکا تواریخی موجود نہیں ہے۔ آگے چلکر تو غضب ڈھا دیا ہے۔ اسواسطے یہہ اپنا چار مدت تک یہاں جاری رہا اور اب بھی جاری ہے۔ جو راجا گدی پر بیٹھتا ہے وہ اس مندر کے پوجاریوں کی ضرور ہی پیروی اختیار کرتا ہے وغیرہ وغیرہ بالکل بکواس ہے۔ کبھی کوئی گدی نشین اُس پوجاری کا پابند نہیں ہوا۔ اور نہ اب مہاراجہ صاحب اُسکی پیروی کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے چال چلن کے آدمیوں کو خواہ وہ سادھو ہوں خواہ گرہستی ہوں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور آپ تو مدرا وغیرہ ورکنا حقہ تک منہ نہیں لگاتے بلکہ نفرت قطعی کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا پوجاری یا پنتھ کالی مندر ہی پر ڈٹا ہے پیٹ کا دھندا چلاتا ہے۔

(رائٹ کالم)

[ش]راب اور شراب سے قطعی پرہیز رکہتا ہے - موجودہ
[م]ہنت ہی ان رشیا ز سے بذات خود با سکل صاف
ہے رہتا ہے - ریاست کی طرف سے اس مندر کے لیے
[ز]مین بند ہان اور چڑہاوہ وغیرہ جیسا کہ دیگر مندروں
[کے پ]جاریوں کو بہہ سنگہ وغیرہ کے لیے کچہہ کچہہ
[م]قرر ہے ملتا ہے جو واجب اور مناسب ہی ہے -
اور جو یہہ لکہا ہے کہ دسہرہ پر بہینسا کاٹنے کے
[لیے پ]جاری کو دو سو روپیہ اور ایک دوشالہ راج
[کی ط]رف سے دیا جاتا ہے - اور وہ بہینسا کاٹتا ہے -
[م]حض بہتان ہے - کوئی ڈنیم سادہو صاحب کو نہیں
[م]لتی - اور نہ وہ بہینسا کے ذبح کرنے میں حصہ لیتے
[ہ]یں - بلکہ اُس کو چہوتے تک نہیں ہیں - البتہ بطور
چڑہاوا یا نذر شاید ایک پارچہ دوشالہ اُن کو ملتا
[ہ]ے جو معمولی بات ہے - یہہ حق الخدمت جہوٹے کاٹنے
کا نہیں ہے - مہنت موجودہ مانس نہیں کہاتا نہ
شراب پیتا ہے - اور پرہیزگار اور نیک چلن
آدمی ہے - یہہ تحریرات سادہو لوگ اندر پال محض
ناتجربہ کاری اور پچہلے سنسکاروں پر دلالت کرتی
[ہ]یں - اس میں کوئی آریہ سماج کا سدہانت پُشٹی
نہیں پاتا - اور نہ آریہ سماج کو فائدہ پہونچتا
ہے - اور نہ ریاست نابن کے سچے حالات تواریخی
[ع]وام تک پہونچاتا ہے - سب ایڈیٹر ستیہ دہرم
پرچارک نے سخت غلطی کہائی ہے - جو کہ بے
پرواہی سے ایسی بیہودہ تحریر کو درج اخبار کر دیا -
ان فقروں پر ذرہ تو نظر ڈالنی تہی - کہ جو راجا
گدی نشین ہوتا ہے وہ اس مندر کے پوجاریوں
کی ضرور ہی پیروی کرتا ہے - اور وہ پوجاری
مہامانس اور مدرا وغیرہ اناچار کا استعمال
کرتا ہے - جس کی کچہہ بہی بنیاد نہیں ہے *

ویدک دہرم کا سیوک

بنواری لال شرما سکرٹری آریہ سماج نابن *

لیجیئے مچہلی پٹم (مدراس پرانت) میں ویدک دہرم کا جہنڈا لگا گیا -

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کو اپنی زندگی میں کاش
نہ ملا کہ وہ مدراس پرانت میں خود جا کر دہرم اُپدیش
کرتے - اُن کے پرلوک گمن کے پشچات بہی آریہ سماجوں کو اُس
طرف اُپدیشک بہیجنے کا دہیان تک نہ آیا - عرصہ ایک
سال کا ہوا کہ ظلم رسیدہ شنار لوگوں کا ذکر اذکار
اخباروں میں ہونے لگا اور پنجاب پرتی ندہی سبہا
نے اپنے یوگیہ منتری لالہ شیو دیال جی کو اُس
پرانت میں بہیجا - جو حالات کہ آج تک مدراس
پرانت کے معلوم ہوئے ہیں اُن سے یہہ صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ بہارت ورش میں یہی ایک پرانت ہے -
جہانکہ پورانک مت اپنے پورے جوبن پر ہے - جہانکہ
شودر کے درشن کرنا براہمن اب تک بہی پاپ مانتے ہیں
جہانکہ چہوت چہات اپنی معراج پر ہے - جہانکہ پورانک
شکشا انوسار بدہواؤں کو مندروں میں دیوداسیاں
بنایا جاتا ہے جہانکہ تہیاصوفی اور کرسچانٹی بہی
لوگوں میں اصلاح کا کام ہرگز نہیں کر سکتی *
ایسی بے خبری میں دہرم بیج بونا نہایت کٹہن کام
کرنے کی بنائیں پرتیت ہوتا تہا - لیکن پنجاب پرتی
ندہی سبہا نے اس اٹل سدہانت کا سمرن کر کے کہ
ستیہ کی سدیو جے ہوتی ہے ایک اُپدیشک جنکا نام
مہاشہ سومناتہہ راؤ ہے پورانک لیلا کے چہٹا لو نیکو
ویدک امرت سے صاف کرنیکے لئے مقرر کیا - اُپدیشک مہاشے
نے جہانتک ہمیں علم ہے پوری کوشش سے کام کیا - اور
تو ہمات کے بادلوں کو چہن بہن کر کے جگہہ جگہہ ویدک
سوریہ کی جیوتی دکہائی - لیکن آج کیا شبہ سمے ہے
کہ ہمارے پاس تو ماہ کام کرنیکے بعد مہاشہ سومناتہہ راؤ
کا تار ۲۵ اگست کا لکہا ہوا پہنچا جسمیں وہ لکہتے ہیں
کہ مچہلی پٹم میں آج آریہ سماج ستہاپن ہو گیا -
سبہا نہایت شکریہ ادا کرو مفصل خط بہیجتا ہوں *

آریہ سجنو! اس منگل سماچار کو پڑہ کر آپکا من
گدگد پرسن ہوگا - سجن جنو آؤ پرتی ندہی سبہا
پنجاب کے کوش کو مضبوط کرو تا کہ یہہ ودیش دیشانتروں
میں ویدک دہرم کی جیوتی پہیلا سکے - مہاشیو! وید
پرچار اور شانتی نندوں کی پورن آشا اور پریم
سے پورتی کیجئے - آپکا پرشارتہہ نشپہل نہیں جائیگا
ایشور وہ دن لائے جبکہ آپ اسی پرکار شردہا
کرتے رہیں گے - کہ مدراس پرانت میں مثل پنجاب ممالک
مغربی و شمالی کے سب جگہہ سماجیں ستہاپن ہو رہی ہیں -
سجن جنوں یدی آپ اس منگل سماچار سننے کی شیگہر
ابہلاشا رکہتے ہیں تو دان روپی پرشارتہہ سے سبہا کے
کوش کی پورتی میں ترٹی نہ کرو - آپکا ہتیشی
آتمارام اُپ منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب -

مغربی اور مشرقی تہذیب کا مقابلہ

سب جانتے ہیں کہ یوروپ کو اپنی اس اُنیسویں صدی
کی تہذیب پر کیا کچہہ ناز ہے - ہمارے فاضل بزرگ لالہ
منشی رام جی نے اپنے گذشتہ پرچہ میں ہی یوروپ کے
ایک ایڈیٹر کی رائے کا جسمیں اُسنے شراب ہی جملہ ترقی
کا انحصار بتلایا ہے - خوب اچہی طرح سے خاکہ کہینچا ہے - ہم
ناظرین کی دلچسپی کیلئے اسی تہذیب کا ایک اور تازہ واقعہ
تحریر کرتے ہیں - اور ساتہہ ہی اُسکے چند واقعات مشرقی
نظروں سے گری ہوئی تہذیب پیش کر کے دونوں کا مقابلہ
کریں گے - ہمکو لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اُپنشدوں اور
شاستر کاروں کی تہذیب کا زمانہ جو کہ آریہ ورت کی ترقی
کے معراج کا زمانہ تہا لیں وہ مثالیں اُس وقت کام آئینگی -
جبکہ یوروپ روحانی و اخلاقی ترقی اُس سے کہیں ہزاروں
گنی کریگا - خیر آمدم بر سر مطلب - حال میں ہی شاہنشاہ جرمن
کی ایک سپیچ جو کہ اُنہوں نے بمیر شیون Bremen
کے مقام پر دی تہی شایع ہوئی ہے جسکا Ahaven
خلاصہ ہم یہاں درج کرتے ہیں شاہنشاہ اپنی اُس فوج کو
جو چین کیطرف روانہ ہوئی - مخاطب کر کے یوں فرماتے ہیں -

"جسوقت کہ تمہاری دشمن سے بھینٹ ہو تُنل کر ڈالو سکان خالی نہیں جہاں اُنکو جگہہ دیجاوے۔ قیدی بنانیکی ضرورت نہیں جو کوئی تمکو میسر ہو سمجھو کہ تمہارے حوالہ کر دیا گیا جسطرح کہ قوم ہن (وحشیانہ) نے بادشاہ ایٹیلا کے ماتحت ہزار برس پیشتر یوروپ میں کشت و خون سے اپنا نام روشن کیا۔ اُسی طرح جرمنی بھی اپنا نام چین میں چھوڑے تا کہ چینی آیندہ کو جرمن کے مقابلہ کی جرات نہ کر سکیں" اور اسکے بعد خدا سے پناہ اور مدد کے لئے دعا مانگی گئی۔ کیا خوب سمندر تازیہ ایک اور تازیانہ ہوا۔ ناظرین یہ اُس ملک کے شہنشاہ کے الفاظ ہیں جسکو اپنی تہذیب اور تعلیم پر فخر ہے جو بالجبر تعلیم دلانیکا دعویٰ کرتا ہے اور جسکو اپنی آبادی میں ۹۹ فیصدی آدمی تعلیمیافتہ ہونیکا فخر ہے۔ اس ترقی کے معراج پر پہونچی ہوئی قوم کا مقابلہ بھارت ورش کی آرین قوم سے کرو چنانچہ اسکے لئے ہم مہابھارت کے چند واقعات پیش کرتے ہیں۔ جو بتلائینگے کہ لڑائی کیوقت آرین قوم کے بہادر جوانمرد اپنے جانی دشمنوں کے ساتھہ بھی کیسا فیاضانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ راجہ دریودھن کے سردار سوسرمان نے جسوقت راجہ براٹ پر حملہ کیا عین اُسوقت پر جبکہ لڑائی خوب سرگرم ہو رہی تھی سردار سوسرمان نے راجہ براٹ کی گردن میں کمند ڈالکر قید کر لیا قریب تھا کہ لڑائی کی فتح سردار سوسرمان کے نام لکھی جاوے۔ بہادر پانڈوں نے فوج کو ہمت دلا کر آپ بھی ہتھیار سنبھالا۔ لیکن لڑائی کا رُخ بدل دیا آن کی آن میں راجہ کو کمند کاٹکر رہا کر دیا اپنی قوت بازو پر بھروسہ رکھنے والے دلیر ارجن نے سردار سوسرمان کو پکڑ لیا اور ساتھہ ہی دلیرانہ جوانمردی سے چھوڑ دیا۔ رن بیر کرن نے یدھشٹر کے بیر اُسوقت جبکہ کوروی فوج کا ایک بڑا حصہ قتل ہو چکا تھا اور فتح کی اُمیدیں جواب دے رہی تھیں۔ پھر میدان جنگ سے اُکھاڑ دیئے اور اتنا غالب ہوا کہ اگر چاہتا تو سر اُتار لیتا اور وہ بھی کس کا دریودھن کے رقیب کا جسکی موت پر فتح و شکست کا فیصلہ تھا اور دنیا کی سب سے بڑی لڑائی کا فاتح کہلا کر ناموری و شہرت حاصل کریگا

حکم دیتا ہے۔ اسلئے کہ اُس کا نام قوم ہن کیطرح چین میں لیا جاوے اور اپنے چند معدود آدمیوں کے قتل کا خونخوار انجام لے۔ دوسری طرف آرین قوم کا ایک سپہ لار دنیا کی سب سے بڑی لڑائی کا فاتح ہونیکی عزت اور شہرت کو جواب دیتے ہوئے اپنی لاکھوں سپاہ اور نامور سپہ سالاروں کا خون اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے بہتا ہوا دیکھتے ہوئے اپنے قابو میں آئے ہوئے دشمن کو جسکی موت پر فتح اور شکست کا فیصلہ ہے محض اپنی عہد شکنی ہونیکی وجہہ سے دلیرانہ جوانمردی سے چھوڑ دیتا ہے۔ دُور کیوں جاتے ہو راجپوتی قوم کے بہوشن پرتھی راج راجہ دہلی کا حال پڑھ جاؤ۔ محمد غوری جیسے دغاباز کو بار بار شکست دیکر اور قید کرکے اُسکو چھوڑ دینا کہ بھاگتے ہوئے کا پیچھا کرنا۔ اور عاجز پر زور دکھانا راجپوتی قوم کا دہرم نہیں۔ آریوں کی گری ہوئی حالت میں بھی اُنکی فراخ دلی۔ بہادری اور رحم کا کافی سے زیادہ ثبوت دیرہا ہے۔ مسلمانوں نے جس بزدلانہ اور نامردانہ طور پر فتح حاصل کی اُسکو کوئی مہذب قوم فتح جائز نہیں بتلا سکتی۔ گرفتار کئے ہوئے پرتھی راج کا مضبوط ہاتھہ جب غصہ کیحالت میں کمر کی جانب تلوار نکالنے کو اُٹھنے لگا تو بہادر پٹھانوں کی جرات نہ ہوئی کہ رہا کرکے اور تلوار دیکر راجپوتی جوہر دیکھیں۔ دوسری طرف راجہ یدھشٹر دریودھن کو اُس کی بے سروسامانی کی حالت میں کُل ہتھیار اور زرہ بکتر اسلئے دیتا ہے کہ ناجائز طور سے فتح نہ حاصل کیجاوے اور ایک راجپوت کو لڑائی کے ہُنر دکھلانیکا ارمان دل میں نہ رہجاوے۔ چندربنسی خاندان کا آفتاب لاکھوں سپاہ اور عزیزوں کا گلا کٹوانے کے بعد ایک جھوٹھہ بولکر چکرورتی راج کو لینا پسند نہیں کرتا لیکن دغاباز محمد غوری سینکڑوں جھوٹھہ بولکر سازش کرکے محسن کش بنکر تھوڑے راج کو لینے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ اہل یوروپ کی تہذیب کی ہم ایک مثال دیکھتے ہیں اور کوئی اپنی رائے انکے بارے میں نہیں قائم کرتے خود مسٹر بادشاہ تو ہیں کہ مجھو اُنکے

اشتہارات

گھر کا درزی

یہہ شلپ ودیا کے متعلق اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے جس میں ہر قسم کے کپڑے کی کاٹ کے طریقے و اصول کو اچھی طرح سے بذریعہ اشکال بیان کیا گیا ہے اور آخر میں بتایا گیا ہے کہ ۰ گرہ سے لیکر ۴۰ گرہ عرض کا کپڑا مختلف لباس کوٹ پاجامہ وغیرہ کو اتنا درکار ہے۔ قیمت صرف ۵ ر ہے۔ اسکا ہندی و گورمکھی ترجمہ عنقریب ۳۰۰ درخواست آنے پر مہیا ہوگا جس میں مضامین زیادہ واضح کئے جاوینگے۔ **المشتہر** ملا رام درزی متصل باغیچہ نہال چند۔ لوہاری دروازہ لاہور

برکی ضرورت

کنیا برہمن بعمر ۱۴ سال کے واسطے ایک بر کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس۔ پچیس برس کے درمیان ہو اور نیک چلن بھی ہو برسر روزگار ہو۔ کنیا کی گوت والدین بہاردواج ذات سنگ۔ نانکے وستے۔ خط و کتابت بنام رام سروپ سٹامپ ایجنٹ ڈسٹرکٹ چھاونی ضلع پٹنا ہونی چاہئے

گمشدہ کی تلاش اور ۲۰ روپیہ انعام

میرا ایک عزیز مسمی لال بہاری لال قوم کایستھ باشندہ خاص بریلی قسمت روہیلکھنڈ محلہ فالونگوپان ٹولہ۔ ولد منشی بندری لال صاحب حسب حلیہ ذیل۔ اوسط قد۔ چھریرا بدن۔ چہرہ لمبا اور دو بلا سامنے کے دانت کسیقدر بڑے۔ تنگ پیشانی۔ رنگ گندمی۔ عمر اٹھارہ سال۔ میں ہگنی ہوئی انٹرنس پاس اردو خوان۔ مقام لکھنؤ سے پانچ بجے صبح یکم اگست ۱۹۰۸ء سے مفقود الخبر ہے۔ لہٰذا اشتہار دیا جاتا ہے

کہ اگر کوئی صاحب اُس کے قیام یا پتہ سے پورے طور پر واقف ہوں تو براہ کرم مجھے مطلع فرماویں۔ اور اُس کو مکان پر واپس بھیجنے یا لانے میں کافی امداد دیں۔ اس صلہ میں مبلغ ۵۰ روپیہ معہ شکریہ کے پیش کئے جاویں گے۔ **نوٹ** اُس کو آریہ دھرم سے دلی محبت تھی اور سنسکرت پڑھنے کی جانب اُسکی طبیعت مائل تھی۔ ممکن ہے کہ کسی ودوان سنیاسی کے پاس ہو یا اُسکی تلاش میں ہو۔

المشتہر

جگدیش پرشاد مہتہ جہان آبادی محلہ نگوہاں بریلی قیمت روہیلکھنڈ صوبہ ممالک مغربی و شمالی ٭

ضرورت

یتیم خانہ آریہ سماج جہادنی فیروزپور کے لئے دو ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ لیاقت کے مطابق ہوگا۔ جو آریہ خیال کی ہوگی اُسکو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستوں کے ساتھ سارٹیفکٹ لیاقت اور کارگذاری ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ کیونکہ جلد فیصلہ ہونے والا ہے ٭

گمشدہ کی تلاش اور پانچسو روپیہ انعام

میرا چھوٹا بھائی گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے عمر ۲۰ سال کی رنگ گورا۔ قد میانہ۔ جوان خوبصورت نام ہریرام والد کا نام لالہ بھگوان داس۔ سکنہ ڈنگہ۔ کوئی آریہ صاحب کسی جگہہ ایسے پُرش کو دیکھیں۔ تو ضرور اُس کا پتہ دیں۔ اور اُس کو واپس ڈنگہ ضلع گجرات کے سٹیشن پر روانہ کر دیں۔ کل اخراجات اُنکو معہ شکریہ دئے جاویں گے۔ یا بذریعہ آریہ پرتی ندہی سبھا یا بذریعہ ست دھرم پرچارک اخراجات ادا کردئے جاویں گے۔ اور پتہ لگانے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام بھی دئے جاویں گے ٭

المشتہر بھگت رام اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور ٭

ضرور پڑھیئے

کلکتہ بمبئی ایورویدشاستر میں سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتارام جی شاستری کوی رتن کا مشہور و معروف ایورویدک وشنو اوشدھالہ راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے۔ جہاں ایوروید کے مطابق ادویات تیار کی جاتی ہیں جب سے یہہ اوشدھالہ کھلا ہے۔ سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں۔ جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لاعلاج خیال کرکے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں۔ باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کیجاتی ہے۔ جو فائدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔ (۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کی جاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ (۳) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کیجاتی ہے جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکٹ چھپے ہوئے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت اسکے استعمال سے مغز کی کمزوری اور دماغ کی کمزوریاں اور آنکھہ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ منی کو صاف کرکے طاقتور کرتا ہے۔ طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت گھرت ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ (عہ) ٭

رتی بلاس اس کے استعمال سے بس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کے لئے (عہ)

شواس کٹھار اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے فائدہ اوٹھایا ہے۔ قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (عہ)

وشم جور انتک اس کے استعمال سے سب قسم کا پرانا بخار دور ہو جاتا ہے۔ گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہونچ چکا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ قیمت دوائی ایکماہ کیلئے (عہ)

برہمی گھرت - یہہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور بانجھہ عورتوں کے لئے بہت فائدہ بخش ہے۔ طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے اس گھرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال کے لئے کافی ہوگی (عہ)

دوائی ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے ٭ —

کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن راولپنڈی

لوٹس

چونکہ میں اب یکم ستمبر سے طیاری امتحان وکالت میں مصروف ہونا چاہتا ہوں۔ لہذا اپنے کل آریہ بہائی اور دوسرے دوستوں کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کرتا ہوں کہ سوائے خاص اور نہایت ہی ضروری امورات کے سرِدست کوئی صاحب خط وکتابت بند کر دیں ورنہ عدم توجہی یا عدم تعمیل کیلئے مجھ سے شاکی نہ ہوں بعد حصول فراغت امتحان آگے سے بڑھکر سیوا کرونگا ۔ جیمنی از ملتان

سبزی ترکاری

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

اس تین سو صفحوں کی ضخیم کتاب میں ہر قسم کی دیسی اور ولایتی سبز ترکاریوں اور ہر قسم کے دیسی اور ولایتی خوشبودار مصالحوں کا بیان اور استعمال انگریزی اور ہندوستانی نام۔ میدانوں اور پہاڑوں میں موسم کاشت اور طریق کاشت نہایت عمدگی سے دیے گئے ہیں۔ عبارت ایسی سلیس کہ بچہ بھی اس کی ہر ایک بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہر قسم کی بہت لذیذ اور مقوی ترکاریاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اکثر ان میں ایسی ہیں جنہیں خاص ترکیب سے مدت تک بہت اچھی حالت میں رکھ سکتے ہیں۔ اور دائمی تجارت سے معقول منافع ہو سکتا ہے۔ علاوہ زمیندار اور باغ، باغیچے اور کوٹھی بنگلے والوں کے وہ تمام اصحاب بھی جن کے احاطے یا گھر کے صحن کسی قدر وسیع ہیں۔ اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قیمت فی جلد مجلد للعہ محصول ڈاک ۸

المشتہر

[illegible]

فخر پنجاب تحفہ لودھیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کے لیے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں ۔

المشتہر

اسٹر نبی بخش اور احمد جان گبرون لونگی فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ ۔

بواہ کی ضرورت

ایک نوجوان آریہ کھتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری اتھوا بدھوا کی ضرورت ہے بمفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔ خط وکتابت پتہ ذیل سے ہونی چاہئے۔

المشتہر گنیشداس سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ۔

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تہا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت وکیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالی شان ہے اور دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہایش معہ قابل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالی شان جگہ بنائی گئی ہے بلستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہایش وخوراک یومیہ فی کس درجہ اول عہ درجہ دوم ۸ درجہ سوم ۶ مفصل حالات کے دریافت کرنے کے لئے منیجر سے خط وکتابت کیجئے ۔

المشتہر

(منیجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب)

[illegible]

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۳۰ بھادوں سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع جلندھر شہر | نمبر ۲۳

سنسار کی گتی

دیکھو عیسائی اور آریہ تہذیب میں فرق۔

ایک ہالینڈ کی ملکہ شراب سے قطعی پرہیز کرتی ہیں یہانتک کہ ہر ایک عام جلسہ میں شراب کے [illegible]وں کو ہاتھ لگانے سے بھی انکار کرتی ہیں۔ یہہ پیر اور ویپیر[illegible] [ہو]رہا ہے۔ لیکن اگر آریہ ورت میں کسی عورت کی نسبت یہہ خبر مشہور ہو جاوے کہ اُس نے شراب سے قطعی پرہیز شروع کر دیا ہے تو زانجہ دوسری طرح کی حیرانی دکھلاتی دیں۔ لوگ ایک دوسرے سے حیرانگی سے پوچھیں کہ یہہ کونسی چڑیل تھی جو شراب [illegible] کرتی تھی۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک ڈاکٹر نے ایک کتاب موسوم بہ "زچہ بچہ" لکھی تھی اُس میں ہدایت تھی کہ عورت کو ایام حمل میں شراب سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اگر پیئے تو کسی ہلکی شراب کا استعمال کرنا چاہئے۔ ہم نے اس مضمون کو حیرت سے پڑھا تھا۔ لیکن دریافت پر معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے چونکہ اپنے خیالات انگریزی ڈاکٹری کی کتابوں سے لئے تھے۔ اسلئے اُنہوں نے ایسا مشورہ یہاں اس ملک کی عورتوں کی ہدایت کے لئے لکھدیا۔ ہم عیسائی اور آریہ تہذیب کا اسی پر مقابلہ سمجھتے ہیں۔ یہہ ایک نمونہ ان دونوں قسم کی تہذیبوں کی تفریق بتلانے کیلئے کافی ہے۔

سارے بھارت ورش کیلئے ایک زبان

راجپوتانہ۔ پنجاب اترا دیش و اودہ۔ بہار۔ ممالک متوسط اور بمبئی کے خاص خاص حصوں کی زبان دیوناگری کہہ سکتے ہیں [ہند]وستانی یا ہندی بھی پکارا جاتا ہے۔ اِن ممالک کے علاوہ بنگالی [زبان] نے بہت کچھ اُسی سنسکرت سے لیا ہے۔ جو کہ دیوناگری [زبان] کیلئے ایک اتھاہ خزانہ ہے۔ مرہٹی اور تیلنگی یعنی تلگو کا [مدار] بھی سنسکرت پر ہی ہے۔ اسوقت کہا جاتا ہے کہ تامل زبان سنسکرت الفاظ سے بالکل بری ہے۔ لیکن جب ہم حیدرآباد دکن [گئے] تو دریافت پر وہاں معلوم ہوا کہ انگریزوں کی یہہ [illegible] تامل زبان نے سنسکرت سے کچھ نہیں لیا۔ قابل [illegible] ہے۔ غرضیکہ جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے عام طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کی کوئی بھی ایسی زبان نہیں ہے جس نے کہ سنسکرت زبان سے بہت کچھ مدد نہ لی ہو۔ اور پھر ان میں سے بعض میں تو محض کا۔ کی۔ کے اپنا ہے۔ ورنہ باقی کو سب کچھ دیوناگری بھاشا کہہ سکتے ہیں۔ انکے علاوہ اور بہت سی وجوہات ہیں جو صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ بھارت ورش کی ایک زبان اگر کوئی ہو سکتی ہے۔ تو وہ دیوناگری بھاشا ہی ہے۔ لیکن ہم افسوس کساتھ دیکھتے ہیں کہ جہاں سارا دیش دیوناگری کی پکار مچا رہا ہے۔ وہاں تھوڑے سے پنجابی بھائی ایک نئی زبان کے حقوق پیش کرتے ہیں۔ وہ پنجابی کو بھی ایک ایسی زبان بتلاتے ہیں جس کا دیوناگری بھاشا سے کچھ تعلق نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر غور کیا جاوے تو پنجابی میں بھی کثرت سے سنسکرت کے ہی الفاظ ملینگے۔ جن کو کہ محض تلفظ بگاڑنے سے اُنہیں پنجابی بنا لیا گیا ہے۔ پنجابی کوئی بھاشا نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ اسکا کوئی علیحدہ صرف و نحو نہیں ہے بلکہ سنسکرت کے صرف و نحو کی نقل جو دیوناگری میں کیگئی ہے اُسکی نقل در نقل کے اندر تھوڑی سی ترمیم کر کے اُسے "پنجابی ویاکرن" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اگر محض گنوار یا ان پڑھ آدمی پنجابی زبان کو منبر ثبوت کرنے پر زور دیتے۔ (حالانکہ کوئی بھی زمانہ تاریخ نہیں بتلاتی جبکہ پنجابی کوئی بھاشا رہی ہو) تو کوئی بات نہ تھی لیکن جبکہ ہم بعض گریجوایٹوں کو پنجابی زبان کی وکالت کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں اُن کی انوکھی دیش بھگتی پر افسوس آتا ہے۔ کیا ہر ایک صوبے کے لئے جدا جدا بھاشا مقرر کرنے سے اتفاق بڑھیگا۔ اور قومیت ترقی کریگی؟ ایک وقت ایسا تھا کہ انگریزی دان ہندوستانیوں کے سر پر یہہ خبط سوار ہو گیا تھا۔ کہ انگریزی سارے ہندوستان کی زبان ہو جاویگی۔ لیکن تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ انگریزی کبھی بھی ہمارے گھروں اور ہماری چوپالوں کی زبان نہیں بن سکتی اور جب یہہ ٹھیک ہے تو کیوں نہ ہندی دیس کی زبان کو ہی سارے بھارت ورش کی زبان بنانے کی کوشش کی جاوے۔ کیونکہ اُس میں تھوڑے پرشرم سے ہی کامیابی ہو سکتی ہے۔

قادیانی شعبدہ باز کا نیا پینترا

ہمارے اکثر دوست قادیانی مرزا کو شعبدہ باز کا خطاب دینا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ کیونکہ شعبدہ باز تو کچھ عرصہ کیلئے تماش بینوں کو حیرانی میں ڈال سکتا ہے لیکن مرزا صاحب میں اسقدر طاقت بھی نہیں ہے۔ تاہم مرزا غلام احمد نے جس ڈھنگ سے کہ چیلے مونڈنے کا طریقہ نکالا ہے۔ اور جس خوبی سے کہ وہ ٹکے جمع کر رہے ہیں اُس کو مدِ نظر رکھکر ہم اُنہیں درجہ اوّل کے شعبدہ باز کا خطاب دے سکتے ہیں۔ جب تک گورنمنٹ پر سارا حال نہ تھا تب تک موت وغیرہ کے فتوے دیتے رہے۔ لیکن جب کہ گورنمنٹ نے تنبیہہ کی کہ خبردار بلا ہماری مرضی کے کوئی پیشگوئی نہ نکلے اور اُس میں لوگوں پر حملے نہ ہوں۔ اُسیوقت سے مرزا صاحب کے خاص خدا نے انگریزی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہی الہام بھی نازل کرنے شروع کر دئے۔ خدائے زمین و زماں سے اگر مرزا صاحب کا تعلق ہوتا تو وہ ایسی دھمکی سے ہرگز نہ ڈرتا۔ اور نہ ہی مرزا صاحب کو (اگر وہ سچے نبی تھے) بھی کسی قسم کا خوف دامنگیر ہوتا۔ اب چونکہ اس قسم کی پیشگوئیوں کی ممانعت ہے اسلئے مرزا صاحب اب نئے روپ میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اور مخالفین پر اپنی حجت تمام کرنے کیلئے چالیس اشتہار شایع کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں جیسے کہ اُس سلسلہ کا نام [illegible] رکھا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا اشتہار ہمیں منتری آریہ سماج جلندھر سے ملا ہے ہمیں شروع کا نوٹ ظاہر کرتا ہے کہ "ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو۔ یا کسی خاص شخص کی ذات یا موت پر مشتمل ہو۔" اشتہاروں کے اس سلسلہ کی وجہ یہہ بیان کرتے ہیں وہ قیامت میں خدا پر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جس امر کیلئے وہ بھیجے گئے تھے وہ اُنہوں نے پورا کیا۔ وہ کیا امر ہے؟ مرزا صاحب جواب دیتے ہیں۔ "میں یہہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہوں"۔ اسیجگہہ ذرا توقف کر کے ہم پڑتال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا واقعی مرزا صاحب اِن اصلاحوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور اگر

بھیجے گئے ہیں تو اُنھوں نے کہاں تک اپنے فرائض کو ادا
کیا ہے۔ اخلاقی سدھار کا نمونہ دیکھنا ہو تو مرزا صاحب کی
تحریروں کو پڑھ جائیے جنہیں سخت سے سخت اور گندے سے
گندے الفاظ اپنے مخالفین کے لیے استعمال کئے گئے ہیں۔ آپکی
اعتقادی اور ایمانی اصلاح کے کام کا اثر غیروں پر تو کچھ
ہوا نہیں اور مسلمان خود آپ کے لیے کفر کا فتویٰ دیچکے ہیں۔
اس سے آگے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے۔
"محض خوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے
سچائی کو دُنیا میں" پھیلانے کا دم بھرتے ہیں لیکن مرزا
صاحب کے خوق العادت نشانوں سے ہمارے ناظرین بخوبی
واقف ہیں۔ جب اپنے یہاں بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی
پر بیٹی پیدا ہوئی تو دوسروں کی نسبت اُنکی پیشگوئی
کی کیا وقعت رہی۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جہادی تلوار وغیرہ
سے روکنے کا فتویٰ دیکر جملہ مذاہب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں
کہ "دُنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے" مسیح کی بائیبل کو
پڑھ کر آج مرزا صاحب کو یاد آیا ہے۔ کہ اس قسم کے خیالات
ظاہر کیا کرتے ہیں۔ ورنہ مرزا صاحب کی زندگی کیا ظاہر
کرتی ہے جس شخص کی اپنے بھائیوں تک سے اور عدالت
میں مقدمہ بازیاں ہوں۔ وہ دعویٰ کرے کہ میرا کوئی دشمن نہیں
قادیان والے مرزا صاحب کے اس فقرہ کو پڑھ کر خوب ہنستے
ہونگے۔ اور پھر حضرت لکھتے ہیں "میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت
کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے
بھی بڑھ کر" اگر مرزا صاحب جیسی ماں کسی کو نصیب ہو تو
تو اُس بیچارے کی کم بختی ہی آجائے۔ آپ محبت میں بنے
بھی تو ساری دُنیا کی ماں۔ ماں سچ ہے اب خدا اور ماں مرزا
صاحب۔ لیکن عبداللہ آتھم اور لیکھرام کی موت کا فتویٰ
دینے والا خدا۔ نہ کہ برہمانڈ کا سوامی۔ آگے ڈینگ مارتے
ہیں کہ اُنھوں نے سچا خدا پایا ہے۔ اُسے پہچانا اور اُس پر
ایمان لائے ہیں اور یہی ہیرا وہ دوسروں کی نذر کرنا چاہتے
ہیں۔ لیکن اس خیال پر کہ لوگ شہادت مانگیں گے۔ مرزا صاحب
فرماتے ہیں۔ کہ اُن کے پاس آسمانی گواہیاں موجود ہیں
کہ اُنھوں نے سچے خدا سے لاب حاصل کیا ہے۔ خدا نے حضرت
کے کان میں پھونک دیا ہے کہ سچا نبی محمد تھا اور تو مسیح موعود
اور مہدی معہود ہے۔ پہلے تو آپ کو مسیح اور مہدی کی
پدوی محمد صاحب نے دی۔ پھر خدا نے آپ سے ستیہ ہمکلام
ہو کر اُس پر اپنی مہر لگا دی۔ اور تیسرے زمانہ کی حالت
موجودہ نے بھی تقاضا کیا۔ کہ یہی امام ہو۔ لیکن ان تینوں
گواہوں کو چونکہ عوام کے روبرو پیش کرنا مشکل ہے اسلئے
مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "اگر آسمانی نشانوں میں میرا
کوئی مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں" واہ ری مرزا
صاحب! آپکے ہتھکنڈوں کو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔
حضرت! جو آپکے اپنے ہوئے آسمانی نشانوں کا قائل
ہی نہیں۔ اُس کا مقابلہ کرنا چہ معنی دارد۔ آپ کو چاہئے
تھا کہ یہ دعویٰ کرتے۔ کہ (۱) جس قسم کا آسمانی نشان کوئی
مانگے آپ دینے کو طیار ہیں۔ آپ لکھتے ہیں (۲) "اگر دُعاؤں
کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے۔ تو میں
جھوٹا ہوں" لیکن ذاتیات کا تعلق ان پیشگوئیوں وغیرہ
سے آپ اُٹھا چکے ہیں۔ پھر دُعا کس کے حق میں کھینچے گا۔
پھر فرماتے ہیں۔ (۳) "اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان
کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں"۔
یہ تو سب کچھ ٹھیک لیکن اِسکا فیصلہ کون کریگا۔ کہ آیا
مولوی محمد حسین بٹالوی قرآن کو ٹھیک سمجھتے ہیں یا آپ
اور (۴) "اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا
کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ پر ظاہر ہوتے
ہیں۔ اُن میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کیطرف
سے نہیں ہوں" پھر اسکا بھی فیصلہ کون کریگا۔ کہ پوشیدہ
باتیں تم سے بڑھ کر کوئی نہیں ظاہر کر سکتا۔

مرزا صاحب! اگر اس طرح کے بیہودہ مضامین شائع کر کے
آپنے دس بیس پچاس مسلمانوں کو اپنی طرف پھانس
بھی لیا تو اُس سے کیا بنیگا۔ آپ نے اپنی خوشی کر اپنے
آپ کو امتحان کے لیے پبلک کے روبرو پیش کیا ہے۔ ایسے
آپ کو کوئی اختیار نہیں ہونا چاہئے۔ کہ مقابلے کی شرائط
آپ مقرر کریں۔ اور وہ بھی بیہودہ الفاظ میں۔ بلکہ
ہر ایک مذہب کے پیرو کا حق ہے کہ وہ حسب دلخواہ اپنے
آپ سے نشان مانگے۔ پس آج ۲۰ ستمبر ۱۹۰۰ء کو ہم
آپ کو استدعا کرتے ہیں کہ آپ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو دن
اگر یہ گوید کا کل پاٹھ صحیح تلفظ کے ساتھ کرکے سنا دیں
گے۔ تو ہم مان لیں گے۔ کہ آپ کو خدا نے دُنیا کی اصلاح
کے لیے بھیجا ہے۔ اور آپ پر ایمان لانے کے لئے طیار
ہوں گے۔ ورنہ آریہ سماج کی طرف سے سمجھا جاویگا
کہ آپ محض دُنیا کو دھوکا دیکر ٹھگنا چاہتے ہیں۔
اگر آپ کو ہماری یہ شرط منظور ہے تو بواپسی اطلاع
دیجئے۔ کہ آپ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو کس شہر۔ قصبہ
یا گاؤں میں کس مقام پر ہماری مقرر کردہ شرائط کے
مطابق آسمانی نشان دکھانے کے لیے طیار ہوں گے۔
تاکہ بذریعہ اخبار کے پبلک کو اطلاع دیجاوے۔ اور آپ
کو نہ صرف یہی موقع ملے کہ ہمیں اپنا پیرو بنائیں۔ بلکہ
ہزاروں کو اپنی طرف کھینچ سکیں ٭

سنا ہے کہ یہی عجیب گتی ہے۔ قادیاں میں جب ہم
گروکل کے لیے کام کرنے گئے تھے۔ تو مرزا صاحب کے
اپنے شریک بھائیوں کے جھگڑا کرنے پر قادیاں کے
بہت سے رؤسا کو بلایا تھا۔ تاکہ صلح ہو جاوے فریقین
کی طرف سے عرضی پرچے گذر چکے تھے۔ مرزا صاحب
کی اٹاری کا بھی دور سے درشن کیا تھا جس بیچارے کا
سُنا تھا۔ کہ وہ صرف شام کو اپنی بیوی کے ساتھ
ہوا خوری کے لیے ہی نکلا کرتے ہیں۔ اُس وقت ہم
بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ مرزا صاحب کی طبیعت مزاج
ناساز رہتی ہے۔ ہمیں امید تھی۔ کہ بڑھاپے میں
مرزا صاحب گذشتہ توبہ کر کے اس قسم کی
ڈھینگ اور شیخی سے باز آجاویں گے۔ اور اپنی
عاقبت کے سُدھار کا کچھ فکر کریں گے۔ لیکن شہرت
پسند آدمی خالی بیٹھ نہیں سکتا۔ شہرت پسندی
اُس کے لیے ایک زبردست دشمن بن جاتی ہے
لیکن یہ شہرت کس کام کی ہے جس وقت جیو
آتما جسم سے علیحدہ ہوتا ہے۔ اُس وقت ساری
کی ساری شہرت یہیں دھری رہ جاتی ہے
اُس وقت اپنے اعمال ہی ساتھ جاتے ہیں پس
اعمال کو درست کرو۔ اگر تم منزل مقصود کو پانا
چاہتے ہو ٭

اُپدیش (۲۲)

युक्त्वाय मनसा देवान्सुवर्यता धिया दिवम्। बृहज्ज्योतिः करिष्यतः सविता प्रसुवाति तान्॥

سانسارک سُکھوں کی "تلاش میں ہماری اندریاں بھاگی پھرتی ہیں۔ پرکرتی میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ وہاں روشنی کا نام ونشان نہیں ہے۔ اور اس لئے یہہ بھاگتی ہوئی اندریاں بے سروپا چل رہی ہیں۔ اِنہیں راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اِدہر اُدہر بھٹکتی پھرتی ہیں اور اس بھٹکنا کے اندر جیوآتما کی کیسی دیاکلُ حالت ہے؟ اور ہو کیوں نہ؟ جبکہ ہاتھہ پسارا نہیں سوجھتا۔ لیکن آتما تو پرکاش تھا۔ وہ تو اندھیرے میں پھنسنے کے قابل نہ تھا۔ اُس کے اندر تو روشنی کو جذب کرنے کی طاقت موجود تھی۔ پھر کیوں وہ ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے؟ وجہہ صاف ہے۔ محض پرکاش کو جذب کرنے کی طاقت کا اندر موجود ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ اُس کے ساتھہ کام کرنے کی طاقت بھی چاہئے۔ اور اُس کام کرنے کی طاقت کو حرکت ملنی بھی ضروری ہے۔ قبل اس کے کہ پرکاش ظاہر ہو سکے۔ لیکن جیوآتما پھل کیسے سکتا ہے؟ جس طرح پر راجا کا غلاموں کے بس میں ہو جانا ریاست کی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ اسیطرح پر آتما کا اندریوں کے قابو ہو جانا انسان کے روحانی خان ومان کی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن آتما اندریوں کے قابو اس لئے آجاتا ہے۔ کہ من اُسے ایک جگہہ ٹھہرنے نہیں دیتا۔ من چنچل ہے۔ وہی اندریوں کو حرکت دینے والا ہے۔ اگر من قابو آوے تو اندریاں قابو آدیں۔ جیوآتما کا اندریوں کی غلامی میں رہنا ثابت کرتا ہے کہ جیوآتما من کا غلام ہے۔ کیونکہ اندریاں بذات خود کچھہ کر نہیں سکتیں۔ اُن میں ساری طاقت من کی ہے۔ وہی ان کے اندر زندگی ڈالنے والا ہے۔ اور اُسی کی پریرنا سے اندریاں سانسارک سُکھوں کے پیچھے دوڑتی ہیں۔ پھر اندریوں کو بس میں کرنے کی فکر عبث ہے۔ کیا زبان کو کاٹ کر بھی ہم رسنا اندریہ کی غلامی سے ازاد ہو سکتے ہیں۔ لوگوں نے پاپ کی چِنتا کو دور کرنے کے لئے آنکھیں نکلوا ڈالیں۔ کانوں میں سیکے بھروا کر قوت سامعہ کی غلامی سے بچنا چاہا۔ اُپستھہ اندریہ کو کاٹ کر کام چِنتا کو دور کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ ایسے کمزور انسان من کو وشی بھوت کرنے کی طرف متوجہہ نہ ہوئے۔ اِس لئے اُن کی ساری کوششیں خاک میں مل گئیں۔ اِسلئے یدی ہم سب پرکاش چاہتے ہیں۔ اور اُس پرکاش سے زندگی کا سیدھا راستہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سب سے پہلے من کو قابو کریں۔ سب سے پہلے چنچل من کو سِتھر کرکے اُسے بُرائیوں کیطرف سے ہٹاکر بھلائی کی طرف لگاویں۔ اور دُنیاوی بھلائی کو بھی پرکرتی سے سمبندہ رکھنے والا سمجھہ کر آخرکار اُسے پرکرتی سے بالکل علیحدہ کرکے پرکاش سوروپ پرماتما میں لگا دیویں۔ لیکن یہہ سب تو تب ہو۔ جبکہ من چنچل ٹھہر سکے۔ من کے ٹھہرنے کا سادہن مہاتماؤں نے **وِویک** کو بتلایا ہے۔ وِویک کے سوائے اور کسی کی شکتی نہیں۔ کہ من کے بیگ کو روک سکے۔ اور یہہ وویک وچار سے اُتپن (پیدا) ہوتا ہے۔ جنوں جنوں ایک منشیہ کا وچار اصلی ہوگا۔ تیوں تیوں اُس کے اندر وِویک کی شکتی بڑھتی چلی جاوے گی۔ پھر وچار کو اصلی کیسے کریں۔ ہم تو بڑی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیالات پھر لڑکھڑا کر خاک پر ہی آن گرتے ہیں۔ اِن کو کیسے اُٹھائیں؟ گھبراؤ مت! ہر ایک چیز کا سادہن موجود ہے۔ وچار کو اعلیٰ کرنے کے لئے بُدھی کو مانجو۔ بُدھی کے سوکشم ہونے سے تمہارا وچار اعلیٰ ہوگا۔ اعلیٰ وچار سے وِویک پیدا ہوگا۔ وہ من کی چنچلتا کو روک اُسے ٹھیک راستہ بتلا دیگا۔ جیو آتما کو اندریاں آزاد چھوڑ دیں گی۔ اور اُس وقت وہ جیون کا اُدیشیہ حاصل کرنیکے لایق ہوگا۔ کیونکہ "دُنیاوی سکھہ پر بھاگتی ہوئی اندریوں کو من سمیت بُدھی سے روک کر آنند سے جیون کو جو لوگ بڑھا کریں گے اُنہیں کو پرماتما سے مدد ملتی ہے"۔

اوم شم۔

ست دہرم پرچارک

ہم کس کو سچا مانیں؟

کچھ عرصہ ہوا میرزا صاحب قادیانی نے "ست بچن آریہ دہرم" نامی ایک کتاب لکھی تھی۔ اُس میں آنند پور کے "چولا صاحب" کا فوٹو دیکر بابا نانک دیو جی کو محمدی مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اپنی طرز پر واقعات کو بیان کرکے نتیجہ یہہ نکالا تھا کہ یا تو بقول دیانند کے وہ دہریے تھے۔ اور یا محمدی مسلمان تھے۔ اور خاتمہ پر سکھوں کو محمدی مذہب کی دعوت اِس بنا پر دی تھی کہ جب اُن کا ادل گورو پکا محمدی تھا تو ضرور اُنہیں بھی محمدی مذہب اختیار کرنا چاہئے۔ — میرزا صاحب قادیانی کی اِس انوکھی دلیل کو پڑھ کر ہی ہم حیرت میں تھے۔ کہ ہمیں پروفیسر میکس میولر کی نئی تصنیف کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ جس کتاب کا نام ہے۔ "اولڈ لینگ سین مائی انڈین فرینڈس" اِس میں جہاں ویدک دہرم پر میٹھی چھری چلائی گئی ہے وہاں ساتھ ہی اپنے ہندوستانی دوستوں کے بعض حالات بھی درج کئے ہیں۔ اُسی ضمن میں بابو کیشب چندر سین برہمو سماج کے مشہور رُکن کے جیون کے بھی کچھ حالات لکھے ہیں۔ اُن میں سے حسب ذیل عبارت نے ہمیں بڑی تشویش میں ڈالدیا — صفحہ ۱۰۰ پر پروفیسر میکس میولر لکھتے ہیں۔ —

"میں نے کیشب چندر سین کو مضبوطی سے صلاح دی۔ جبکہ وہ اوکسفورڈ میں میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ وہ بائیبل کے نئے عہد نامہ کا عمدہ ترجمہ زبان سنسکرت میں اور ہندوستان کی کچھ [illegible] میں کرا دیں۔ جس میں سے کہ صرف تواریخی حصے چھوڑ دیں جو ہندوستان کے اوام جمہور کے لئے بے معنی ہیں۔ اور بہی دیگر باب یا آئتیں چھوڑ دیں جو کہ ہندوستانی من کے متاثر کرنے کے لئے غیر ضروری سمجھیں۔ کیشب خود ایسا عمل کرنے کے لئے بالکل طیار تہا۔ کیونکہ **وہ اپنے دل میں واقعی مسیح کا ایک سچا پیرو تھا**۔ ایک مرتبہ جب کہ میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ وہ کیوں اپنے آپ کو علانیہ مسیحی مشتہر نہیں کرتا۔ تو اُس نے بڑے سنجیدہ اور فکرمند لہجہ میں کہا "فرض کرو کہ آج سے تیس برس بعد اگر لوگوں کو پتہ لگے کہ میں مسیح کا شاگرد تھا۔ تو اِس میں کیا حرج ہوگا؟ بات صرف یہہ ہے کہ **اگر میں آج اپنے آپ کو مسیحی قبول کروں تو میرا اتمام اثر ایک دم سے دور ہو جائیگا**۔"

جن فقروں کو ہم نے موٹا کر دیا ہے اور جن پر کہ خط کھینچ دئے ہیں۔ اُنہیں ہم بار بار پڑھتے تھے۔ اور حیران تھے کہ کس کا اعتبار کریں۔ ایک طرف کیشب کا جیون ہمیں میکس میولر کی تحریر کو نظرِ حقارت سے دیکھنے کے لئے مجبور کرتا تہا۔ اور دوسری طرف میکس میولر کے سنجیدہ الفاظ تھے۔ اُن کے اندر بہی کوئی سُقم معلوم نہیں ہوتا تہا۔ لیکن دل گواہی نہیں دیتا تہا۔ کہ اپنی گرج سے ہندوستان تو درکنار انگریزی بولنے والی قوموں کو جگانے والا کیشب چندر سین اِس طرح کے آچرن رکھتا ہو۔ یہہ دل قبول نہیں کرتا تہا۔ کہ کیشب پر مکاری کی تہمت لگے۔ میکس میولر چونکہ غرض مند ہے چونکہ اِس آخری زندگی میں وہ عیسائی پادریوں کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ اور عیسائی تہذیب کے خیالات پہیلانا چاہتا ہے۔ اسلئے ہم نے یہی نتیجہ نکالا۔ کہ یہہ تحریر میکس میولر کی سراسر بہتان ہے۔ سوارتہ وش ہوکر میکس میولر نے اپنی یادداشت میں درج کیا ہے۔ اِس قسم کی دلیلوں اور من سمجھوتیوں سے تسلی تو ناممکن تھی۔ لیکن چھٹکارے کے لئے بہی کوئی راستہ نہیں ملتا تہا۔ —

مگر آخرکار عقدہ حل ہو گیا۔ ابھی ابھی جو بابو کیشب چندر سین کی سوانح عمری لالہ رگہوناتہ سہائے جی نے نکالی ہے۔ اُسے ہم نے اوّل سے آخر تک پڑہا۔ جس عبارت نے ہمارا بھرم دور کیا۔ اُسے ہم بجنسہ اسجگہہ نقل کرتے ہیں۔ اور چونکہ اِس کل عبارت کا ایک بڑے آدمی کے جیون میں ایک خاص واقع کو صاف کرنے کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ناظرین ہمیں اِس لمبے اقتباس کے لئے معاف کریں گے۔ —

کیشب بابو کی لڑکی کے کوچ بہار کے راجہ کیساتھ وواہ کا حال لکھتے ہوئے اور اُن شرائط پر مفصل بحث کرتے ہوئے جو کہ ابین کیشب بابو اور گورنمنٹ بنگال مقرر کی گئی تھیں۔ لالہ رگہوناتہ سہائے جی لکھتے ہیں۔ کہ کیشب بابو کو گو پہلے سے اطلاع ہو گئی تھی۔ کہ اِن شرائط کو توڑا جاویگا تاہم اُنہوں نے محلوں کے اندر لڑکی کو بہیجدیا۔ پہر کیا تہا۔ کیشب بابو کی ایک پیش نہ گئی۔ جو چاہا کیا گیا۔ اِس پیرہ جوڑ سے لالہ رگہوناتہ سہائے نے دی ہے اُس پر اور کوئی زیادہ حاشیہ کیا چڑہا سکتا ہے۔ لالہ رگہوناتہ سہائے لکھتے ہیں۔ "یہہ پہلا موقع ہے کہ ہم اُن کی رائے سے اختلاف کرنیکا موقع پاتے ہیں۔ اُس جیسے بیدار مغز کو پہلے ہی سب باتیں سوجہ جانی چاہئے تھیں۔ پہر جبکہ متواتر ہر طرف سے خطوط پر خطوط آ رہے تھے۔ تب ہی اُن کو سوچنا چاہئے تہا۔ کہ معاملہ بڑا نازک ہے؟" (صفحجات ۱۲۱ و ۱۲۲)

پہر لکہا ہے۔ "جب معمولی بہولے لوگ شادی کے نتائج کو مدت پہلے سوچ سکتے تھے۔ تو تعجب کی بات ہے کہ کیشب چندر سین کی غیر معمولی ذہانت اِس موقع پر کس طرح چوک گئی؟" (دیکہو صفحہ ۱۲۳) پہر لکہا ہے۔

"اُن کی پیاری لڑکی کی شادی سرکاری روئداد کے بموجب ایک ہندو شادی قرار دی گئی۔ اول تو انہیں کلکتہ سے چلنا ہی نہ چاہئے تہا۔ اور خیر اگر یہہ غلطی ہو گئی تھی تو اُن کو کبھی بہی ادہیاس کے لئے اپنی لڑکی کو اپنے پاس سے محل میں نہ بہیجنا چاہئے تہا۔ اور اگر ایسا کر ہی بیٹھے تھے۔ تو اُن کو ہرگز ایسی شادی میں شامل نہ ہونا تہا۔ کیا اچھا ہوتا کہ کیشب چندر سین فوراً

کوچ بہار سے چلے آتے؟" (دیکھو صفحہ ۱۲۲)

لیکن سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ جس شخص نے
دو یقینا یہہ تھا کرے جاتا صفت آدمی کے ساتھہ
راضی نامہ نہ کرنا چاہا۔ اور جس نے اس بات پر ضد
کی کہ بیوپت دھاری کو براہمہ سماج کی ویدی پر
بیٹھکر اپاسنا کرنے کی اجازت نہ دی جاوے۔
اس نے کیوں عیوان لیلا کے ساتھہ راضی نامہ کرکے
اپنے ہی پاس کئے ہوئے متبرک قاعدوں کو توڑا۔
اس کا جواب بھی لالہ رگھوناتھہ سہائے جی دیتے
ہیں۔ وہ لکھتے ہیں "مگر اُن کیشب بابو کا خیال
تھا کہ چونکہ دولہا دولہن نے ایک دوسرے کو پسند کرلیا
ہے۔ اسلئے اخلاقی طور پر شادی ہوچکی۔ اور نیز اُنکو
یہہ بھی خیال تھا کہ شادی سے براہمو سماج کو بڑا
فایدہ پہونچیگا۔ یعنی کہ اتنے بڑے مہاراجہ کا براہمو
ہونا براہمو دھرم کی ترقی کا باعث ہوگا۔" ——

ہمیں کیشب بابو کی اس دلیل بازی پر سخت افسوس
اور اُن کی اُس وقت کی حالت پر رحم آتا ہے کیا
ایسا اعلی دماغ آدمی یہہ ٹھیک سمجھتا تھا کہ ایک تیرہ
سال لڑکی اور ایک سولہ سالہ لڑکا ایک دوسرے کو
پسند کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور کیا ایک راجا
کا براہمو ہونے کے لئے اپنے اصولوں کو قربان کرنا
بڑے آدمیوں کا کام ہے۔ لیکن ہم کیوں لکھیں لالہ
رگھوناتھہ سہائے خود اس ڈیفنس سے سنتشٹ
نہیں ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "لیکن ہمارے خیال
میں اُن جیسے بہادر ریفارمر کو اپنے اصول
کے مقابلہ میں براہمو سماج کی ترقی کی کچھہ پرواہ نہیں
کرنی چاہئے تھی۔ وغیرہ وغیرہ" یہہ ٹھیک ہے لیکن
ہماری رائے میں اس واقعہ نے کیشب بابو کے اصلی
کیریکٹر کو ٹھیک شکل میں ظاہر کردیا ہے۔ لالہ رگھوناتھہ
سہائے نے کیشب بابو کی مضبوط دلی کی تعریف
کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو ارادہ وہ ایک مرتبہ کرتے تھے
اُس کو پورا کرکے چھوڑتے تھے۔ یہہ ٹھیک ہے کہ پوری
طیاری کے بعد وہ بڑی مضبوطی سے کام کرتے تھے۔
لیکن اُن کی مضبوطی اُن کے جیون چرتر سے محض
ہٹھہ کے درجے تک ہی پہونچتی ہے۔ ہم مانتے ہیں۔
کہ کیشب بابو میں اعلی درجہ کی بعض لیاقتیں تھیں۔
لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ دفعتاً سامنے لائی
ہوئی ترغیب پر غالب نہیں آسکتے تھے۔ ——

اور اس واقعہ سے میکس میولر کی تحریر کی بھی پوری
تصدیق ہوجاتی ہے۔ اُس تحریر سے معلوم ہوتا ہے
کہ میکس میولر نے اُنہیں اصلیت کو چھپا کر کام
کرنے کا سبق سکھایا تھا۔ جن تواریخی واقعات
پر کہ سخت اعتراضات اُٹھا کرتے ہیں۔ اُنہیں
چھوڑ کر اور اُن کے علاوہ اُن حصوں کو
چھوڑ کر جن کا اثر ہندوستانیوں پر مناسب
پڑنے کی امید نہ تھی۔ بائبل کے ترجمے شایع
کرنے کی صلاح دینا ظاہر کرتا تھا۔ کہ میکس
میولر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے۔ ممکن
ہے کہ جس طرح پر کہ کوچ بہار والے ویواہ
کو کیشب براہمو دھرم کی اشاعت کی اُمید کو کیشب
بابو الہام سمجھتے تھے۔ ویسے ہی عیسائیوں
کے ذریعہ براہمو دھرم کے دُنیا میں پھیلنے کی
آشا کو بھی الہام سمجھہ کر اُنہوں نے اپنے
آپ کو دھوکھا دے لیا ہو۔ کہ وے مسیح کے پیرو
ہیں۔ اور ایسی حالت میں میکس میولر نے یہہ
عذر پیش کیا ہو۔ کہ علانیہ کرسچین ظاہر
ہونے سے اُن کا اثر جاتا رہے گا۔ ——

لیکن باوجود کیشب بابو کے کیریکٹر پر اس
نئی روشنی کے پڑنے کے بھی پھر بھی یہہ
یقین کرنے میں تامل ہوتا ہے۔ کہ کیشب بابو
اس طرح پر اپنے اندرونی بھاؤ کو چھپانے
والے ہوں۔ لیکن مقابلہ پھر دو دُنیا کے بڑے
آدمیوں کا ہے۔ کیشب اور میولر
دونوں اپنے اپنے دائرے میں یکتائے زمانہ
رہے ہیں۔ پھر ہم کس کو سچا مانیں؟

ایڈیٹوریل نوٹس

تم اپنے اندر اُونچ بھاؤ اُتپن کرو

پراکرتی پدارتھوں کے پریم میں پھنس کر ہم نیچے
کی طرف چلے جاتے ہیں۔ جس طرح پر کہ پانی کا کام ہر
ایک چیز کو نیچے کی طرف لے چلنا ہے۔ اِسی طرح پر مادی
جذبات کے اندر پھنسکر انسان نیچے کی طرف چلا جاتا ہے
لیکن جس طرح پر کہ ہوا چیزوں کو اُڑا کر اونچے سے
اونچے درجہ تک پہونچا دیتی ہے۔ اِسیطرح پر ایشور یہ
گیان روپی ہوا ہمارے خیالات کو اُڑا کر اوپر کی
طرف لیجاتی ہے۔ وہی مٹی جو کہ پانی کے ساتھہ مل کر
کیچڑ بن جاتی ہے۔ اور لوگوں کو تکلیف دیتی ہے
ہوا کے ساتھہ ایک ہوکر انترکش میں پھیلنے سے
کیا اونچا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔ اِسی طرح پر
وہی من جو کہ سانسارک وشیوں کے اندر پھنسا
ہوا ملین ہوجاتا ہے اور وہی آتما جو کہ جڑ پرکرتی
کے ساتھہ ملکر اپنے آپ کو خاکی سمجھہ لیتا ہے۔
جہاں گیان کو اپنے اندر جذب کرکے شدھ پوتر
ہوجاتا ہے۔ وہاں پرمیشور کے آشریہ ہوکر اپنی
آتمی زروشنی) سوروپ کو سمجھہ لیتا ہے یہی
انتہ کرن اور اُس کے ذریعہ سے آتما کے اندر پاک
اور اعلی بھاو پیدا کرنا مبنیہ ماتر کا کرتویہ کرم
ہے۔ ہم پہلے ہی اسقدر ملین ہو رہے ہیں کہ پرکرتی
کا زیادہ تر سنسرگ ہم کو کہیں کا بھی نہ چھوڑیگا۔
اِس ملین اوستھا سے چھوٹنے کے لئے ضروری
ہے کہ ہم پاکیزگی کا سہارا لیں۔ اور چونکہ مکمل
پاکیزگی پرماتما ہیں۔ اور اُن کے دربار میں پہونچنے
کے لئے بلند پروازی کی ضرورت ہے۔ اِس لئے
ہم سب کو اپنے اندر اونچ بھاؤ پیدا کرنا چاہئے۔

تعصب اور انصاف میں تھوڑا ہی فرق ہے

مثل مشہور ہے کہ انصاف پسند

آدمی ساری دُنیا کو ایک ہی آنکھہ سے دیکھتا ہے لیکن کیا متعصب

آدمی اس سے کیسے مختلف ہے؟ وہ بھی تو ایک ہی آنکھ رکھتا ہے۔ دوسری آنکھ سے تو وہ بھی کام نہیں لیتا۔ لیکن پھر بھی منصف مزاج اور متعصب آدمی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ دیکھتے دونوں ایک ہی آنکھ سے ہیں۔ لیکن جہاں منصف مزاج آدمی دوست اور دشمن کو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔ وہاں متعصب یک چشم اپنے دوستوں کی تو خوبیوں کا ملاحظہ کرتا ہوا۔ اُن کی عیبوں کی طرف بند آنکھ گھما دیتا ہے۔ اور دشمنوں کی خوبیوں کو بھی اُس آنکھ کی طرف جمع کرکے کھلی ہوئی آنکھ دشمنوں کے نقایص کی طرف پھیرتا ہوا بھی اس آنکھ کو پاک نہیں رکھتا بلکہ اُس پر ایک عینک چڑھا لیتا ہے۔ جو دشمنوں کے عیب اُس کے لیے دس گنے کر دیتی ہے)۔ ہمارے ناظرین پورانک مہا منڈل کے جلسہ کا حال پڑھ چکے ہیں۔ اور اُنہیں معلوم ہے کہ باوجود رجسٹری شدہ خطوط بھیجنے اور خود جاکر زبانی استدعا کرنے کے بھی دربھنگہ نریش پردھان اجلاس مہا منڈل نے شاستر ارتھ کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس خبر کے شایع ہوتے ہی پورانک اخبار چونک اُٹھے ہیں۔ اور اب اپنے مربی پورانک منڈل کے مُکھیوں کی غلطی کو دھونے کے لیے آریہ سماج کو ان سب اخباروں نے کوسنا شروع کر دیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اس شور و شر میں بڑے بڑے مُدبر اور بے تعصبی کا دم بھرنے والے اخبار نویس بھی بوندیا گئے۔ اور اپنی تمام گذشتہ متانت کو بُھلا کر واقعات پر پردہ ڈالنے کے لیے طیار ہو گئے ہیں۔ ہم اخبار وینکٹیشور بمبئی کو باوجود پورانک خیالات رکھنے کے کسی قدر معقول پسند سمجھتے تھے۔ لیکن پُرانوں کا معقولیت کے ساتھ میل کیا! اس اخبار نے ۲۸ اگست ۱۹۲۷ کے اپنے پرچہ میں وینکٹیشور نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "دھرم پر ہلا اور آریہ سماج کا واویلا" اس مضمون کے شروع میں یہہ رائے دیکر کہ دونوں طرف سے محض ایک دوسرے کو ہرانے کی نیت ہوتی ہے اور محض ایسا ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہمعصر لکھتے ہیں۔ "ہمارے آریہ سماجی بھائی اس کام میں اگرگی (اگوا) ہیں۔ سناتن دھرمیوں پر متھیا آکشیپ کرکے شاستر ارتھ میں ہار پرکاش کرنے میں اُن کا مکھیہ اُدیشیہ ہی ہے۔ کہ جیسے بنے ویسے آریہ سماجیوں کی سنکھیا (تعداد) بڑھے" ایڈیٹر وینکٹیشور کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ سب سے پہلے کاشی میں اُسی کے ہمخیال پوراننکوں نے وصل شاستر ارتھ نہ چھاپ کر مشہور کر دیا تھا۔ کہ سوامی دیانند شاستر ارتھ میں ہار گئے۔ اور اسی طرح پھر اور جگہوں میں بھی ہوتا رہا۔ پھر آپ کا یہہ آکشیپ اپنے ہی سناتنی بھائیوں پر گھٹ سکتا تھا۔ پھر ہاں اُن کی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ "بدی اہا بلطیع کا کارہ سناتن دھرمیوں کی اور سے ہوتا ہے لو تو بھی اس انش میں دوشنیہ ہیں" کیا خوب بدی کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ کو خبر ہی نہیں اور آریہ سماجی تو سرو انش میں دوشنیہ اور سناتنی صرف اسی انش میں دوشنیہ! اس کے بعد دہلی والے آریہ سماج کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔ "ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس بات میں کتنی ستیتا (سچائی) ہے؟" اگر آپ نہیں کہہ سکتے۔ تو مہربانی فرماکر دربھنگہ نریش مہا پردھان۔ پنڈت دینڈیال۔ مہا منتری۔ اور لالہ سکھنندا مس رائے بہادر گڑگانواں سے پوچھ لیا ہوتا۔ کہ آیا اُن کے پاس رجسٹری شدہ خطوط پہونچے یا نہیں اور آیا اُنہوں نے کوئی جواب دیا۔ آیا راجہ صاحب کے پاس ڈیپوٹیشن گیا اور آیا اُنہوں نے شاستر ارتھ سے انکار کیا یا نہیں۔ جب یہہ کل واقعات بڑی بڑی اخباروں میں نکل چکے ہیں۔ اور مہا منڈل کے مہا منتری کی طرف سے اِن کی تردید نہیں ہوئی۔ تو ہم نہیں سمجھتے کہ وینکٹیشور کی اس تحریر کو ہم کس کوٹی میں سمجھیں۔

خاتمہ پر وہی ڈھکوسلا پیش کرتے ہیں۔ کہ جب تک نرنیش مدھیستھ نہ ملے۔ تب تک شاستر ارتھ نہیں ہونا چاہیے۔ اور باوجود پہلے اِس امر سے لاعلمی ظاہر کرنے کے کہ آیا شاستر ارتھ سے انکار ہوا یا نہیں آپ لکھتے ہیں۔ "ایسے ہی وچاروں سے دونوں مہانبھاؤں (مراد دربھنگہ نریش و دینڈیال جی) نے آریہ سماجیوں کی رجسٹری کا اُتر دینا اُچت نہیں سمجھا ہوگا"؟ اگر انکار نہیں ہوا۔ تو آپ دجوہات کیوں پیش کرتے ہیں۔ خاتمہ پر وینکٹیشور نے لکھا ہے۔ کہ بوندی کے شاستر ارتھ میں بھی باوجود ہار جانے کے آریوں نے ہار نہیں مانی تھی۔ اگر اپنے مخالف کو راج بل سے زبردستی باہر نکال دینے اور اُس کے ساتھ پتر بیوہار بند کر دینے کا نام ہی جیتنا ہو تو ایسی جیت پورانک سبھا کو مبارک ہو۔ مہاراجہ بوندی نے شاستر ارتھ کرنے والے سوامی وشیشورانند۔ تتہا برہمچاری نتیانند کو بارہ گھنٹوں میں راجیہ سے باہر ہو جانے کی آگیا دی تھی۔ لیکن جب اس واقعہ کے آٹھ دوں بعد اس وقت کے مہاراجہ صاحب کا دیہانت ہو گیا تھا۔ تو تمام پرجا یکزبان ہو کر کہنے لگ گئی تھی۔ کہ مہاتماؤں کو دُکھ دینے کا پھل ملا ٭ ——

کیا گیتا شٹک ہی سناتن دھرم ہے؟

اِس مضمون پر لکھتے ہوئے ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے۔ ذیل کے خط پر حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بھائی مظفر گڈھ سے لکھتے ہیں۔ "دہلی کے مہا منڈل کے جلسہ میں جو ہندو لوگ خیر پور۔ اور علی پور سے گئے۔ اُنہوں نے یہاں آکر یہہ مشہور کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے چیلنج کا جواب راجہ دربھنگہ نے یہہ دیا ہے۔ کہ ہم پورا شاستر ارتھ ۶ ماہ کے بعد کرا دیں گے۔ اِس عرصہ میں دونوں طرف والے خوب طرح سے اپنے اپنے گرنتھوں کی پڑتال کر لیویں۔ شاستر ارتھ مفصل ہوگا۔ خواہ تین ماہ تک ہوتا رہے۔ خرچ دونو طرف کے

دیں گے۔
[پن]ڈتوں کا راجہ صاحب اپنی طرف سے
اگر اس کی کوئی اصلیت ہو تو درج اخبار فرما دیں۔
ہم اِس گپ کا کیا جواب دیں۔ اِس قسم کا
اقرار تو درکنار۔ راجہ صاحب بہادر نے جب پبلک
شاستر ارتھہ کے علاوہ اپنی طور پر فریقین کے
چار چار پنڈتوں کی بات چیت کرانے سے بھی انکار
کیا تو اُن سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ آریہ سماج
کے عقائد سُننے کے لئے ہی دو تین گھنٹے دیویں۔
جس کا جواب اُنہوں نے پھر بھی ملتوی کیا۔
جو آج ملتا ہے۔ لیکن راجہ صاحب بھی سچے تھے۔
ایک مہامنتری اُنہیں آریہ سماجیوں کے ملنے سے
روکتے تھے۔ اور دوسرے اُنہیں فرصت کہاں
تھی۔ دن بھر منڈل کا جھمیلا۔ اور رات کو رنڈیوں
کا ناچ۔ کیونکہ جب تک مہاراجہ صاحب دہلی میں رہے
رات کو دو تین طائفوں کا ناچ روز کراتے رہے
جس سے سناتن دہرم کی بڑی بھاری اُنتی ہوئی ۔

ریویو

اٹے گائنڈ ٹو دی کانگڑا ڈسٹرکٹ (رہنمائے
ضلع کانگڑا) مصنفہ لالہ رام رکھا مل اسسٹنٹ انگلش
ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول پالمپور۔ زبان
انگریزی۔ قیمت فی جلد ۸ر۔ یہہ مختصر سی کتاب ضلع
کانگڑا کے حدود اربعہ۔ آبادی وغیرہ کی نسبت
مختصر واقفیت دلانے کے علاوہ۔ پٹھانکوٹ سے
براستہ پالمپور و کلو وغیرہ شملہ اور درمیانی دیگر
راستوں کا حال لکھتے ہوئے سیاح کے لئے واقعی
راہبر کا کام دے سکتی ہے۔ اِس کتاب میں رنگینی
عبارت وغیرہ سے کام نہ لیکر مؤلف نے عام
مسافروں کی واقفیت کے لئے بہت اچھے حالات
لکھدئے ہیں۔ گو بمقابلہ لاگت قیمت زیادہ نظر آتی
ہے۔ تاہم جب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایسی کتابوں
کی خریداری کس قدر کم ہوتی ہے۔ تو قیمت کچھہ
زیادہ نہیں سمجھنی چاہئے۔ خریداری کی
درخواستیں مصنف کے نام بھیجیں ۔

براہمو سماج کے بھوشن اور نوجوان سماج
کی بُنیاد ڈالنے والے **بابو کیشب چندر سین**
جی کا جیون چرتر ہر ایک دہرم سمبندھی کام
کرنے والے کے لئے ایک خاص دلچسپی کا باعث ہے۔
اُردو زبان میں اِس بڑے آدمی کی زندگی کے
حالات کسی نے اب تک قلم بند نہیں کئے تھے۔ اِس
کمی کو "لالہ رگھوناتھہ سہائے بی۔ اے جائنٹ
سکرٹری پنجاب برہمو سماج" نے دور کیا ہے۔
اور دُنیا کے مہاتماؤں کے جیون چرتر کے
سلسلہ میں نمبر اول پر اِس جیون چرتر کو نکالا
ہے۔ کاغذ اور چھپائی اچھی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر
رکھی گئی ہے۔ اِس میں شُبہہ نہیں۔ کہ لالہ رگھوناتھہ
سہائے جی نے واقعات کو ٹھیک طور پر بیان
کرنے کی بڑی کوشش کی ہے۔ اور خاص حد
تک وُہ تعصب سے بری ہو کر لکھنے میں کامیاب
بھی ہوئے ہیں۔ لیکن جب واقعات سے رائیوں
پر آتے ہیں۔ تو اکثر اوقات سخت غلطیاں کرتے
ہیں۔ واقعات کی بھی چونکہ اُنہوں نے ذاتی
طور پر پڑتال نہیں کی۔ بلکہ محض لوگوں کی
تحریروں سے ہی اُنہیں لیا ہے۔ اس لئے اُنہیں
بھی اکثر جگہہ غلطی کی ہے۔ چنانچہ صفحہ ۳ پر لکھا
ہے۔ کہ "راجہ رام موہن رائے نے ویدوں کا سنسکرت
زبان میں اچھی طرح مطالعہ کیا"۔ حالانکہ راجہ صاحب
تو درکنار رشی سوامی دیانند جی سے شاستر
ارتھہ ہونے کے وقت تک کاشی کے پنڈت بھی وید
کے مضمون سے محض ناآشنا تھے۔ اسی ضمن میں
لکھا ہے۔ کہ راجہ رام موہن رائے نے تمام مذاہب
کا حقہ واقفیت حاصل کی تھی۔ جو کہ ویدک دہرم
کی نسبت صحیح ہو نہیں سکتا۔ کوچ بہار کے وواہ
کے بارے میں صحیح حالات درج کرکے لالہ رگھوناتھہ
سہائے جی نے مان لیا ہے کہ کیشب بابو نے بڑی
بھاری غلطی کی۔ لیکن اِس غلطی کو اِس لئے مبارک
خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کیشب چندر سین سے
غلطیاں نہ ہوتیں تو "کمزور دل انسان مُبرا
از خطا سمجھہ کر اُن کی پرستش قایم کر لیتے۔"
لیکن انسانوں کو انسان پرستی سے بچانے کے
لئے غلطیاں کرنا بھی ایک عجیب طرح کا معجزہ الٰہی ہے۔
—— اس سے آگے سین خاندان کا ذکر کرتے ہوئے
جس میں کیشب بابو نے جنم لیا تھا لکھا ہے۔ کہ
"کیشب چندر سین کی پیدایش نے گویا اِس قوم
(مراد سین) کے رتبہ کو عرش معلےٰ تک پہونچا دیا۔"
جو شخص کہ جات پات کے بندھنوں کا بالکل دشمن
ہو اُس کی وجہہ سے اُس کی جات کا عرش معلےٰ
تک پہونچنا ایک بے معنی تحریر ہے ۔

اِس مختصر ریویو میں گنجایش نہیں کہ ہم مصنف کی
غلط رائے کے اور نمونے پیش کر سکیں۔ لیکن اسقدر
ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ بعض جگہوں میں (شاید
مصنف کی سنسکرت زبان سے ناواقفیت کے باعث یا
سہو کاتب سے) سنسکرت الفاظ غلط درج ہیں۔
جنہیں امید ہے کہ آئندہ بار طبع کرانے ہوئے درست
کر دیا جائے گا۔ چنانچہ سادھن کی جگہہ سدھان اور
اور اِسی طرح کی اور غلطیاں بھی ہیں۔ کیشب بابو
کے آدمی برہمو سماج سے علیحدہ ہونے کا جو قصہ
ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس میں جس قدر
کیشب بابو کا قصور تھا۔ اُسقدر مہاتما دیوندر ناتھہ
ٹھاکر کا نہیں تھا۔ گو لالہ رگھوناتھہ سہائے جی
نے یہہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کیشب بابو
گرو بن کر پجنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ لیکن
ثابت محض یہہ کر سکے ہیں کہ وہ پرمیشور کی جگہہ
لینا نہیں چاہتے تھے۔ سو یہہ تو محمد صاحب نے بھی
کوشش نہیں کی تھی۔ اگر لالہ رگھوناتھہ سہائے
جی کے لکھے ہوئے واقعات اور کیشب بابو کی تحریروں
کے التباس صحیح ہیں تو اسمیں شک نہیں رہتا کہ
کیشب بابو اپنے آپ کو اپنے تمام ساتھیوں سے برتر

سمجھتے تھے۔ اور اس لئے ہر ایک معاملہ میں کثرت رائے پر شخصی رائے کو ترجیح دینا چاہتے تھے۔ اس تحریر سے ہمارا یہہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے خیالات میں نیک نیت نہ تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے پُرجوش بیرونی زبانی پرارتھناؤں سے اپنے آپ کو یہہ دھوکا دے لیا تھا کہ جو کچھہ وے سوچتے ہیں سب کچھہ پرمیشور کیطرف سے انہیں بذریعہ الہام کے دیا جاتا ہے۔ کوچ بہار کے راجا کے ساتھہ اُنکی لڑکی کے وِواہ کا معاملہ لالہ رگھوناتھہ سہائے نے اس طرح پر بیان کیا ہے۔ کہ اُس میں بابو کیشب چندر سین کی محض غلطی ہی نہیں پائی جاتی۔ بلکہ بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ثابت ہوتی ہے۔ خیر۔ باوجود ان تمام باتوں کے جہاں ہم بابو کیشب چندر سین کو ایک کمزور دل لیکن نیک نیت کام کرنیوالا اور باوجود اپنے تمام نقایص کے بھارت ورش کا ایک ہوشمند سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پر لالہ رگھوناتھہ جی کی تصنیف کو بھی باوجود اُس کے معمولی نقصوں کے اُردو لٹریچر میں اعلیٰ درجہ دینے کے لئے طیار ہیں ۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشہ رامچندر جی۔ ولمن مُلک کی نا اتفاقی کا بیاگ تو بارہا الاپا گیا ہے۔ اُس کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کے دفعیہ کا کوئی نیا علاج ہو۔ اور رنگینی عبارت کے پردوں سے پبلک کے روبرو آئے تو اُس کے شایع کرنے سے کچھہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایڈیٹر

شرما مانوی (از حصار) اول تو آپ نے اپنا پورا نام اور پتہ نہیں لکھا۔ پھر جو کچھہ آپ نے دہلی کے جلسہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب مفصل طور پر پرچارک میں آگے ہی نکل چکا ہے۔ ہاں آپ نے اپنے مضمون میں خاص تو بین آریہ سماج اور بہا منڈل

کی سیوا ہیں کیا ہے۔ لیکن اُس میں بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ البتہ بعض جگہوں میں آپ کو غلط فہمی سی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ آپ کا یہہ خیال غلط ہے کہ آریہ لوگ براہمن اور دیو نندا کرتے ہیں۔ سچے براہمنوں کے لئے آریہ سماج نے کبھی بھی کوئی خراب کلمہ استعمال نہیں کیا۔ ہاں انپڑھہ آدمیوں کو اگر براہمن مانا جاوے تو نندا نہیں کہلا سکتی۔ منڈل سے جو آپنے پرارتھنا کی ہے وہ آپ سے زیادہ تر لایق لوگ کر چکے۔ اور منظور نہیں ہوئی۔ پھر آپ کی بات بہا منڈل والے کب سُنیں گے ۔ (ایڈیٹر) ۔

رشی کا پُرشارتھہ اوشیہ ہی سپھل ہوگا۔

جس وقت گیلیلیو نے دریافت کیا۔ اور دُنیا کو بتلایا کہ زمین گول ہے۔ تو زمانہ بھر نے اسکی مخالفت کی۔ عیسائی پادریوں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ اُسکو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ اُس کو ہر طرح کے دکھہ سہنے پڑے۔ لیکن اُسی گیلیلیو کی موت کے بعد۔ عیسائیوں نے زمین کو گول مانا۔۔۔ مدراس کرسچن ٹریکٹ سوسائیٹی کے چھپے ہوئے دُنیا کے جغرافیہ کے دوسرے نہیں نہیں بلکہ پہلے ہی صفحہ پر اگر آپ دیکھیں تو زمین کو گول مانکر اُس کی گولائی کے تین ثبوت دئے ہیں۔ جس وقت کولمبس نے دعویٰ کیا کہ اگر مجھے ملے تو میں امریکہ دریافت کرتا ہوں۔ تو اُس کو ہر طرح سے نا امیدی ہوئی۔ اُس نے مُنہہ دکھایا۔ کسی راجہ نے سہایتا نہ دی ہر ایک دربار سے ناکام پھرا۔ لیکن آج اسی کولمبس کا دستخط ہے۔ جو ۱۹۰۰ پونڈ کو بک رہا ہے۔ آریہ پُرشو بعینہ یہی حالت آپ کی ہے۔ جس وقت مہرشی دیانند نے دُنیا کو بتلایا کہ "جب ٹھیک طور پر برہمچریہ

آشرم میں دھرم کے مطابق آچاریہ کی ہدایت پر چل کر چاروں تین دو یا ایک وید کو معہ انگ و اپانگ کے پڑھہ لے تب وہ مرد یا عورت جس کا برہمچریہ نہ ٹوٹا ہو گرہ آشرم میں داخل ہو" تو اس کا مضحکہ اڑایا گیا۔ اور اُس کو موجودہ حالت پر غور نہ کرنیکا ملزم ٹھہرایا۔ جس وقت رشی نے بتلایا کہ "جو لڑکی ماں کے خاندان کی چھہ پُشتوں میں نہ ہو اور باپ کے گوتر کی نہ ہو اُس لڑکی سے شادی کرنا مناسب ہے"۔ تو اس کے بچن پر ہنسی اڑائی گئی۔ طرح طرح کے اعتراض کئے گئے۔ کئی نقص نکالے گئے۔ کہیں محبت کی کمی کا بہانہ بنایا گیا۔ کہیں زیادہ خرچ کی وجہہ بتلائی گئی۔ جس وقت یوگی نے دکھلایا کہ "جو خاندان نیک عمل سے گرا ہو۔ اور جس میں نیک آدمی نہ ہوں۔ وید کی تعلیم سے منحرف جسم پر بڑے بڑے بال یا جن میں بواسیر۔ تپ دق۔ دمہ۔ امراض مرگی اور جذام ہوں ان خاندانوں کی لڑکی یا لڑکے ساتھہ بیاہ نہیں کرنا چاہئے"۔ جو دُنیا نے ہنس دیا اور اس کی بات کو نہ ماننا لوگوں میں اعلان دیا گیا۔ کہ دیانند چاہتا ہے کہ ہماری ستریاں اب مردوں کے سامنے جا کر اور اُنہیں پسند کرکے بیاہ کریں۔ اور نہ معلوم کیا کیا الزام لگائے گئے۔ جس وقت رشی نے کہا۔ کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے اور اس میں برہمچریہ کی سخت ہدایت ہے۔ تو ویدوں کو بچوں کی بلبلاہٹ بتلایا گیا۔ لیکن آج اُس رشی کی کہی ہوئی باتوں کو ایک دُنیا مان رہی ہے۔ اس کے سدھانتوں کو ایک زمانہ تسلیم کر رہا ہے۔ بکی یکتیوں کے سامنے تمام مہذب دُنیا کو سر خم کرنا پڑا۔ تعلیم یافتہ جماعت کو ماننا پڑا۔ گو وایرکٹ طور پر نہیں کہ ویدک سدھانت ہی ماننے کے قابل ہیں۔ دیکھئے حال میں ہی امریکہ کی کونسل واضع قوانین میں ایک بل پیش ہوا ہے جس میں یہہ تجویز پیش ہوئی ہے کہ صرف تندرست طاقتور اور نیک چلن آدمی

اپنا بیاہ کر سکیں۔ مرد کی عمر کم از کم پچیس برس کی ہونی چاہیے۔ اور عورت کی بائیس برس کی۔ دونوں مفصلہ ذیل بیماریوں سے آزاد ہونے چاہئیں۔ تپ دق۔ مرگی۔ دم کشی خفقان اور اور جسمانی یا جدی کسی قسم کی بیماری نہیں ہونی چاہیے۔ اور چار پشتوں سے اوپر رشتہ (زیادہ خواہ کتنے ہوں) میں تعلق نہیں پیدا کرنا چاہیے۔ اس قانون کو عمل میں لانے کے واسطے ڈاکٹروں کی ایک بورڈ بنائی جاوے گی۔ اور کوئی شخص جس وقت تک کہ اس بورڈ سے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر لیوے۔ شادی کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔" آریہ پرشو دیکھو تو دنیا آپ کے اصولوں کو کس طرح ایک ایک کر کے مان رہی ہے۔ دنیا بھر کے مہذب ملک امریکہ سے آواز آتی ہے کہ بیاہ بہت پہلے جلا ہے اس کا انسداد کرنا چاہیے۔ اور یہ پیش ہوتا ہے کہ کس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس لنگوٹ بند سنیاسی کی کوششوں کا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ جنہوں نے برہمچریہ کے رواج دینے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ وہ اسکو نبھا نہ سکے۔ ہمارے پاس وید روپی خزانہ ہے۔ اور کنجی بھی ہے۔ لیکن ہم ایسے آلسیہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ اس خزانہ کو کنجی سے نہیں کھولتے اور فائدہ نہیں اٹھاتے۔ امریکہ والوں نے برہمچریہ کی بزرگی اور فوائد کو انوبھو کیا اور ہر ڈیپارٹمنٹ میں کیا بلحاظ دماغی۔ اور کیا بلحاظ جسمانی ترقی کی۔ مہرشی نے ہمیں وید روپی خزانہ کی کنجی دی۔ لیکن ہم کام میں نہ لائے۔ اس کی زندگی میں ہم نے اس کی مخالفت کی۔ وہی شخص جنہوں نے اس رشی کو اینٹیں ماری تھیں۔ ہاں وہی جنہوں نے رشی کو مشن میں بہ ہر پکار سے بگھن ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ وہی شخص آج اس زمانہ کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ کہ ہم نے کیوں ایسا انرتھ کیا۔ وہ

افسوس کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ کاش آج وہ رشی زندہ ہوتا۔ تو ہم انہی ہاتھوں سے جن سے کہ ہم نے اینٹیں پھینکی تھیں۔ اس کی سیوا کرتے اور دل کا غبار نکالتے۔ یہ کیوں۔ اسواسطے کہ رشی سچ کا پرچار کرتا تھا۔ سچ نے اپنا جلوہ دکھایا۔ رشیوں کا قول ہے کہ ستیہ کی ہمیشہ وجے ہوتی ہے۔ پورا ہونا تھا۔ اور وہ ہو گیا۔ رشی نے تمام عمر سچ کا پرچار کیا۔ بلکہ اپنے پران بھی اسی میں ارپن کر دئے۔ اور اسکی کوششیں پھل لائیں۔ آریہ پرشو۔ یہ سچ ہے کہ آپ کی مخالفت کیجاویگی۔ طرح طرح کے الزام لگائے جاویں گے۔ یہ سچ ہے کہ ستیارتھ پرکاش کو ایک واہیات اور فحش کتاب بتائی جاویگی۔ لیکن وقت آرہا ہے کہ سب اشخاص ویدک اصولوں کے سامنے سر جھکائیں۔ وہ وقت دور نہیں ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش۔ اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا تمام سکولوں کی پڑھائی میں داخل ہوں۔ اس واسطے اب عملی زندگی کی ضرورت ہے۔ آریہ پرشو اگر تم نے ذرا بھی ہمت کر لی تو بیڑا پار ہے۔ مہذب دنیا عیسائیت کی ناممکن اور خلاف قانون قدرت تعلیم سے "تنگ آگئی ہے۔ اور سچی دھرم کی پیاس میں تڑپ رہی ہے۔ آپ کے پاس وید روپی چشمہ ہے۔ آپ ان کو کچھ قطرہ آب دیویں۔ تاکہ وہ اپنی دھرم روپی پیاس کو بجھا کر شانتی کے دروازہ تک پہونچ سکیں۔ وید ہدایت کرتے ہیں۔ کہ جس طرح پر میں نے اس وید روپی کلام کو تمہاری بھلائی کے لئے دیا ہے۔ اسی طرح پر تم بھی اسے براہمن۔ کشتریہ۔ ویشیہ۔ شودر۔ چنڈال بلکہ اتی چنڈال تک پہونچاؤ۔" ہمارا کرتویہ تو یہ تھا۔ کہ اس وید بانی کو پورا کرنے کے لئے۔ ویدک دھرم کی روشنی کو تمام جگت

میں پھیلاتے۔ لیکن دنیا تو ایک طرف ہندوستان نہیں نہیں پنجاب بھر میں بھی نہیں پھیل سکا۔ آریہ پرشو اتنے اپرادھ جو ویدک تعلیم نہ ہونے سے ہو رہے ہیں۔ ان کا کون ذمہ وار ہے۔ آپ اس واسطے تن من دھن سے کوشش کرو۔ کہ یہ وید کی بانی پوری ہو۔ اور وید کا جھنڈا یورپ امریکہ بلکہ تمام دنیا میں لہراتا نظر آوے۔ اور ضرور ہے کہ آپکی کوششیں کامیاب ہوں کیونکہ رشی کا پرشارتھ اوشیہ ہی پھل لاویگا۔

آپکا داس وزیر آبادی

ایک غلط فہمی کا جواب

مجھے آپ بہت مشکور فرماویں گے۔ اگر آپ میرے ذیل کے مضمون کو اپنے معزز پرچے میں جگہ دیں۔ یہ فقط لالہ گورو پیارا صاحب کے اس اعتراض کا جواب ہے جو کہ انہوں نے میری مضمون مطبوعہ "تحفہ سرحدیوں" پر کیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپکو اس کے طبع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

"میں نے ۲۰ ساون سمت کے ست دہرم پرچارک کے پرچے میں اپنے ایک مہربان واقف لالہ گورو پیارا صاحب کی قلم سے لکھے ہوئے "ایک بنوچی برہمو کا عجیب منطق" کی سرخی والے مضمون کو نہایت افسوس سے دیکھا۔ میرے مہربان شاید مضمون نویسی کی ترنگ اور انشا پردازی کی امنگ میں بغیر موجودگی تختہ و رفتار چاند ماری کرنیکی کوشش کی ہے۔ میں اپنے مہربان کی خدمت میں مودبانہ ملتمس ہوں کہ (۱) میں نے اپنے مضمون میں ہرگز ہرگز ویدک تعلیم اور ویدک شائستگی کی مذمت نہیں کی۔ اور نہ مغربی شائستگی کی کسی طور پر اور کسی پیرایہ میں تعریف کی ہے۔ بلکہ برعکس اسکے ویدک تعلیم کی تعریف کرتے ہوئے اور ویدک تعلیم

کے حالوں کے عنقا ہونے پر اظہار تالیف کرتے ہوئے از دواج صغر سنی سے پیدا شدہ امراض کے واسطے مبارک برہمچریہ کا موثر نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر زبانی جمع خرچ رکھنے والوں۔ بیجا فخر کرنے والوں اور بے زیادہ ڈینگیں مارنے والوں پر میرا طعنہ زنی کرنا آپ کو بیجا معلوم ہوا ہے۔ تو اس میں میرا قصور نہیں ہے۔

(۲) میں نے اپنے پیارے دیش کے گذشتہ رشیوں۔ مہاتماؤں اور بزرگوں کی ذات بابرکات کے بارے میں ہرگز کوئی کلمہ حقارت آمیز استعمال نہیں کیا۔ بلکہ میں اُنکی قدمبوسی کو باعث اعزاز و افتخار سمجھتا ہوں۔ اگر میری زبان اُن کی فضیلتوں پر انگشت نمائی کرنے کے لئے جرات بھی کرے۔ تو میں اُسے آگ میں جلائے جانے کے لایق سمجھوں گا۔

(۳) مجھے اسمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر گذشتہ رشیوں اور موجودہ مہاتماؤں پر سورج اور جگنو کی تمثیل صادق آتی ہے۔ اور نہ میں نے اپنے مضمون میں کسی طرح کا مقابلہ کیا ہے۔ میں نے اگر یہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا اگر ایک دو کلمات میں شکریہ کیا ہے تو یہہ اس شکریہ کا عشر عشیر کیا بلکہ کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے۔ جس کے وہ مستحق ہیں۔ اگر اُنہوں نے شریمان لالہ منشی رام جی کی نصیحت کو عملی شکل دی ہے تو اسمیں بھی ہر دو صاحبان مستحق تعریف ہیں + صاف اور صحیح الفاظ میں میرا یہہ کہدینا ٹھیک ہوگا۔ کہ شاید میرے مہربان دوست کو میرے مضمون لکھنے سے پہلے ہی مجھہ پر نکتہ چینی کا خیال سمایا ہوا ہوگا۔ مگر پیارے دوست کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر میں انسانی طبیعت کے تقاضا کے بموجب پیارے حضرت مسیح کی قربانی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ تو یہہ میرے دوست کی غلط منطق سمجھی جاویگی۔ اگر وہ مجھے مخاطب کرکے لکھیں۔ کہ میں ویدوں اور پُرانی شایستگی کو عظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ میرے مہربان بھائی صاحب میں اپنے پیارے دیش اپنے کتب مقدسہ۔ وید۔ اُپنشد وغیرہ اپنے پُرانے مہاتماؤں کو دل سے محبت کرتا ہوں۔ گو دیگر ممالک کے پیارے اور میٹھی حیرت انگیز تعلیم دینے والے مہاتما بھی مجھہ پر ایک استحقاق رکھتے ہیں۔ میں نے اپنے دوست کی خود غرضی اور بدنصیب کورنگی تمثیل کو میری حالت پر عاید کرنے اور میرے مضمون کو ذاتی اغراض کی طرف منسوب کرنے اور میرے مضمون پر ایک نفرت آمیز سرخی دیکر اعتراض کرنے کو اور بھی زیادہ حسرت سے دیکھا ہے یسوع میں اس بارے میں سوائے اس کے کہ ایسے سنجیدہ خیالات والے آدمی کے ایسا کرنا شایان شان نہیں تھا۔ کہدوں اور کیا لکھہ سکتا ہوں۔ اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے اپنے پیارے گولہ بازی کرنے والے دوست سے محبت ہے۔ اور میں اُن کے دھرماتماپن اور دیگر رفاہ عام کاموں میں حصہ لینے کو بہت محبت و عزت کے ساتھہ محسوس کرتا ہوں۔ گو مجھے اُن کی بے فائدہ نکتہ چینیوں پر اعتراض ہے +۔

راقم چیتن دت بی۔ اے۔

(از نسیم باغ سرینگر)

(نوٹ)

یہہ خط و کتابت اسی جگہہ بند ہونی چاہئے۔ ایسی باہمی غلط فہمیوں کو دور کرکے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہر دو نامہ نگار بدستور ایک دوسرے کیساتھہ پریم بھاؤ سے برتاؤ کریں گے + ایڈیٹر

آریہ دھرم پستک پرچارنی سبھا

ست دھرم پرچارک کے کالموں میں ہم آج کل عنوان بالا کے مضامین دیکھتے ہیں۔ عرصہ ہوا کہ ہم نے بھی اسبارہ میں کسیقدر خامہ فرسائی کی تھی جس کا نوٹس صرف ایک دفعہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک نے لیا تھا۔ کسی آریہ بھدر پرش و یا کسی آریہ پرتی ندھی سبھا نے اُس کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ لیکن ہم کو واثق امید تھی کہ ہر ایک دھرم کی اشاعت کے لئے یہہ لابدی ہے۔ کہ ٹریکٹ سوسائٹی قایم ہو کر اُس دھرم کے متعلق ٹریکٹ بکس کی تصنیف اور تقسیم کا کام جاری کرے۔ چنانچہ اس بارہ میں اندنوں مہتہ جیمنی جی کی طرف سے اول تحریک شروع ہوکر اُس کی پشتی لالہ سالگرام اور لالہ خوشحال رام جی کی طرف سے ہوئی ہے بلاشک جب تک کہ ویدک دھرم کے متعلق ٹریکٹ سوسائیٹی کی پختہ اور مضبوط بنیاد نہ باندھی جاوے گی۔ ویدک دھرم کا پرچار زور وشور کے ساتھہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی آریہ سماج یا مہرشی دیانند کے مشن کا آوازہ ہر کس وناکس تک پہونچ سکتا ہے۔ ہم کو ایک گونہ افسوس ہے کہ مضامین پر مضامین نکل رہے ہیں۔ لیکن تا ہنوز شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا کسی مانیہ ور آریہ لیڈر نے اس کا نوٹس نہیں لیا۔ اسلئے ہم کو اس امر کے ظاہر کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ کہ سبھا موصوف نے اکثر موقعات پر مفصلات کے آریہ پرشوں کی رائے کو باوقعت خیال نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی اُن کی کبھی تسلی کی کہ وہ اُن کی رائے کی جانچ پڑتال کریگی۔ سبھا موصوف کا وجود صرف اُن کاریوں کے لئے پایا جاتا ہے۔ جن پر فی الفور عمل درآمد ہو کر اُن کو عملی جامہ پہنایا جاوے۔ اور اس کے

علاوہ ازیں کا فایدہ صرف معزز جماعت کو پہونچے ۔
سبھا نے بھی اس امر کی طرف دھیان نہیں دیا ۔
آریہ دھرم کو ویدک دھرم کا آوازہ گھمانے کا
پربندھ کرے ۔ مثلاً اُپدیشکان موجودہ صرف قصبات
اور شہروں میں ہی پرچار کرتے ہیں ۔ دیہات میں
کم جاتے ہیں ۔ اُپدیشکان کو جو سفر خرچ دیا جاتا ہے
وہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ سبھا کے کوشش
سے رہا جانا لاحاصل ہے ۔ سماجیں اُن کو بڑی
آسانی سے دے سکتی ہیں ۔ اور [illegible]
سے اور اُپدیشک بلوا سکتے ہیں ۔ اور پرچار
زیادہ ہو سکتا ہے ۔ چنانچہ کرنال آریہ سماج
کی طرف سے اس بارہ میں تجویز ہو کر سبھا کے
منتری کے پاس بھیجی جا چکی ہے ۔ جس کو عرصہ ہوا ۔
لیکن جواب ندارد ہے ۔ شاید اُس کو تچھ خیال کر کے
پھینک دیا ہو ۔ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے ۔
[illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماجوں
کی اعلیٰ شرومنی سمجھی جاتی ہے ۔ اور نیز آریہ
سماجیں اسی لئے سبھا موصوف کی باج گزار
ہیں ۔ کہ وہ ایسے وسایل ویدک دھرم کے پرچار کے
سوچتی رہے ۔ کہ جن سے ویدک دھرم کی اشاعت
آریہ ورت کے ہر گوشہ میں ۔ ہر درجہ ہر مذہب
ہر ملت کے آدمی کے لیے ہو سکے ۔ جہاں تک سوچا
جاتا ہے ۔ تعلیم یافتہ جماعت اور کم استطاعت رکھنے
والے شہر اور دیہات کے رہنے والوں کے لیے
اس تجویز سے بہتر اور کوئی تجویز نظر نہیں
آتی ۔ کہ اس مضمون کا عنوان ہے ۔ پس ایسی
عمدہ تجویز کے لئے فراموشی اختیار کرنا معزز
سبھا کے لیے نامناسب ہے ۔ جو لوگ اب تک اس
[illegible] اپنی بیش بہا رائیوں سے پرچارک
کالموں کو تزئین کر چکے ہیں ۔ جب اُنکی بابت
سبھا موصوف نے کچھ بھی دھیان نہیں دیا
اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا
کہ ان بیچاروں کو آئندہ کے لیے رائے زنی

کا حوصلہ نہ رہا ۔ اِس وقت ویدک دھرم کا آوازہ
قریباً آریہ ورت کے ہر گوشہ میں پہونچ چکا
ہے ۔ اور لوگوں کو شوق معلوم ہوتا ہے ۔ کہ
ویدک دھرم سے اُن کو واقفیت ہو ۔ اس لیے
بڑے ادب کے ساتھ شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ جلد ٹریکٹ
سوسائیٹی کی قایمی کے لئے قواعد مرتب کرے ۔
اور بطور مشورہ کے جملہ آریہ سماجوں اور آریہ
بھدر پُرشوں کے پاس بطلب رائے بھیجے ۔ جس کا
نتیجہ یہہ ہوگا ۔ کہ اس بارہ میں کوئی عمدہ اور
مستحکم تجویز قایم ہو جاوے گی ۔

اس بارہ میں جو امور کہ تجویز طلب میری ناقص
رائے میں آتے ہیں وہ ذیل میں پیش کرتا ہوں ۔
جب کوئی مسودہ قواعد آریہ پرتی ندھی سبھا
کی طرف سے طیار ہووے ۔ اُس وقت اگر
مناسب ہو تو ان امور پر بھی لحاظ ہونا چاہیے ۔

(۱) یہہ کہ ٹریکٹ سوسائیٹی کے لیے مستقل
فنڈ کی کیا تجویز ہونی چاہیے ۔

(۲) یہہ کہ ٹریکٹ سوسائیٹی کے ممبر تعداد میں
کسقدر ہوں اور وہ خاص پرتی ندھی
سبھا کے ممبروں سے ہوں یا آریہ سماجوں
کے ممبر بھی ہوں ۔

(۳) یہہ کہ ٹریکٹ ہائے کا تصنیف کرنا کس کے
ذمہ رکھا جاوے ۔ آیا اُپدیشکان سے بھی
اِس کام میں مدد لی جاوے یا نہیں ۔
اور جو لوگ ٹریکٹ طیار کریں ۔ اُن کو
کچھہ معاوضہ دیا جاوے یا نہیں ۔

(۴) ٹریکٹ کس تقطیع ۔ کسقدر صفحہ تک
اور کس قیمت تک کے ہوں اور کس کس
زبان میں طیار ہونے چاہئیں ۔

(۵) یہہ کہ آیا زیادہ ٹریکٹ ویدک دھرم
کی تائید میں ہوں یا دیگر مذاہب کی
تردید میں ۔ کیونکہ خیال یہہ ہوتا ہے

کہ لوگوں کا میلان طبع تردید کی طرف
زیادہ مایل ہے ۔ اگر ایسا ہوا تو اُس کا
نتیجہ یہہ ہوگا ۔ کہ ویدک دھرم کی عظمت
لوگوں پر ظاہر ہو سکیگی ۔ صرف دیگر مذاہب
کے نقص ظاہر ہو جائیں گے ۔ میری رائے
میں جو دیگر مذاہب کی تردید میں ٹریکٹ
طیار کیا جاوے ۔ ویدک دھرم کی خوبی بھی
پہلو بہ پہلو دکھلائی جاوے ۔

(۶) تیاری ٹریکٹ ہائے کا کام جن لوگوں
کو دیا جاوے اُن کی فہرست سبھا کے دفتر
میں رہنی چاہیے ۔ اور اس کام کے لیے
ایسے اشخاص منتخب کئے جاویں کہ جو بلحاظ
زباندانی اور واقفیت سِدّانت کے مستند
اور معتبر ہوں ۔ ہر شخص کا تیار کردہ
ٹریکٹ قبول نہیں ہونا چاہیے ۔

(۷) ٹریکٹ ہائے کی چھپائی ۔ خوبصورتی ۔
اور عمدگی کاغذ وغیرہ کا خیال ضرور ہونا
چاہیے ۔ یعنی ایسی تجویز ہونی چاہیے ۔ کہ
ٹریکٹ کسی صورت میں بھی خراب
اور بھدا معلوم نہ پڑے ۔ ایسا خوبصورت
ہو کہ لوگ خواہ مخواہ اُس کے دیکھنے کی
طرف مایل ہوں ۔ اگر ممکن ہو سکے مطبع
مفید عام پریس میں چھپوائے جاویں ۔

(۸) یہہ کہ تقسیم ٹریکٹ ہائے کا کیا طریقہ رکھا
جاوے ۔ جس سے تقسیم ٹریکٹ ہائے میں
زیادہ وقت نہ ہووے ۔

(۹) ٹریکٹ مفت تقسیم ہوں گے یا قیمت پر
یا حسب موقع مناسب ۔ قیمت پر یا بلا قیمت
ہمارے نزدیک اگر ٹریکٹ صرف زر
لاگت پر فروخت ہوا کریں تو مناسب
اور زیادہ تر موزوں ہوگا ۔

(۱۰) اُپدیشکان کو سفر خرچ اُن کے دورہ
کے لئے نقد دیا جاوے [illegible]

دورہ کے خرچ کا اندازہ کرکے اوسیقدر قیمت کے اُن کو ٹریکٹ فروخت اور تقسیم کے لئے دئے جاویں۔ وہ اُن کو فروخت کرکے سفر خرچ نکالیں۔ اس سے یہہ فائدہ ہوگا۔ کہ ٹریکٹ فروخت ہوکر پرچار زیادہ ہوگا۔ بڑی بڑی سماجوں کے ذریعہ بہی انتظام فروخت مستقل طور پر کیا جاوے ۔

ہم لالہ خوشحال رام جی سٹیشن ماسٹر سے اس امر میں متفق ہیں۔ کہ ٹریکٹ ہائے میں آریہ بہاشا اور سنسکرت کے الفاظ بالضرور ہونے چاہئیں۔ تاکہ آریہ بہاشا اور سنسکرت کے الفاظ کا بالعموم رواج ہوجاوے۔ جوکہ آریہ سماج کا خاص منشا ہے۔ لالہ صاحب کے ہمراہ ہمارا اس بات میں اتفاق نہیں ہے۔ کہ اس سوسائیٹی کا نام "آریہ دہرم پُستک پرچارنی سبہا" کہا جاوے۔ بلکہ "ویدک دہرم پُستک پرچارنی سبہا" رکہا جاوے۔ یا کوئی دوسرا مختصر نام۔ لیکن وہ نام انگریزی نہیں ہونا چاہئے۔ آریہ بہاشا میں ہونا چاہئے ۔ جو تجاویز اب تک اس بارہ میں مہتہ بہیشم جی بی۔اے۔ اور لالہ سالگ رام جی نے فرمائی ہیں سبہا کو مناسب ہے کہ اُن سب کو جمع کرکے قواعد مرتب کرے اور سماجوں میں رائے کے لئے بہیجدیوے ۔ آیندہ اختیار۔

راقم کرتا رام - از کرنال ۔

دہوکہہ سے بچو

ایک آدمی پست قد۔ چہرہ پر چیچک کے داغ۔ فربہ چشم۔ عمر تقریباً ۲۶ سال جو اپنا نام پرشوتم داس بتلاتا تہا۔ اور گرہست کا نام پرتہوی چند ظاہر کرتا تہا۔ اور ساتہ ہی اپنے آپ کو پنڈت رام بہرت جی کا سالا کہتا تہا۔ پہر

پاس تقریباً ۵ ماہ ملباس برہمچاری رہا۔ اور آخر وشواس گہات کرکے تقریباً ۵ صد روپیہ کا نقد مال لے گیا ہے۔ سماجیں اور آریہ پُرش اس سے محتاط رہیں۔ اور اگر ملے تو ہمیں اطلاع بخشیں ۔

راقم پنڈت کاشی رام ودیا پرکاش آریہ سماج ریناگر۔

موضع ببیال میں پوپ لیلا کون سے شاستراتہہ

مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے۔ کہ میں اپنے ایک متر لالہ رادہے لال جی وکیل کے پاس بیٹہا ہوا تہا۔ اور آپس میں دہرم چرچا کررہے تہے۔ مضمون دیوسماج اور آریہ سماج کی تعلیم کا مقابلہ تہا۔ کیونکہ بابو رادہے لال جی دیوسماج کی طرف بہت راغب ہیں۔ اور میری اُن کی عرصہ سے روز سے انہیں ہر دو سماج کی تعلیم کے بارہ میں گفتگو ہوتی ہے۔ جب میں ان کو آریہ سماج کو نیم سمجہا رہا تہا۔ اور ستیارتہہ پرکاش پر جو اُن کے شکوک تہے اُن کو رفع کر رہا تہا۔ اتنے ہی میں پنڈت نراین داس جی منتری سناتن دہرم سبہا اس جگہہ آگئے۔ اور آتے ہی بولے۔ کہ بہائی پرشن رام ہمارے ایک پنڈت آئے ہیں۔ ان سے شاستراتہہ کرلو۔ یا کسی اور آریہ پنڈت کو بلا لو۔ میں نے اُن کو جواب دیا کہ جب دہلی کے مہا منڈل میں جہاں کہ ہندوستان بہر کے پنڈت موجود تہے۔ کسی کو آریہ سماج سے شاستراتہہ کرنے کی تاب نہ ہوئی۔ تو یہاں کیا ہوگا۔ میرے اس کہنے پر وہ بہت ہی گرم ہوتے۔ اور بہت لوگ اکٹہے ہوگئے۔ آخر شاستراتہہ کی ٹہہر گئی۔ میں نے اُسیوقت سادہو یوگ اندرپال جی کو جوکہ اُن دنوں شاہ آباد تہے تار دیدیا۔ سادہو صاحب یکم کو تو بسبب بارش کے انبالہ چہاونی ٹہہر گئے۔ دوسری تاریخ

کی صبح ہی۔ میرے پاس پہونچ گئے۔ دوپہر کو سناتن دہرم سبہا کی طرف سے نوٹس ہوا کہ مورتی پوجا کا منڈن ویدوں سے کیا جاویگا۔ شام کو جلسہ سبہا سدان کے لیکچر ہال میں لگے۔ لیکچر شروع ہوا۔ سرخی کچہہ۔ درمیان کا حصہ کچہہ۔ کہیں کچہہ کہیں کچہہ۔ سمجہدار لوگ تو ہنس رہے تہے۔ کہ پنڈت جی کو کہیں جنون تو نہیں ہوگیا۔ آخر لوگوں کے بار بار کہنے پر اصل مضمون کی طرف راغب ہوئے۔ پہر تو بڑے زور سے سوامی جی مہاراج اور آریہ سماج پر برسنے لگے۔ اور بار بار یہی کہتے تہے کہ بہائیو گہور کلیگ آگیا جس کی بابت شاستروں میں پہلے سے کہا گیا ہے۔ اور بہت سی بے معنی باتیں کہکر آخر لوگوں نے اُن کو اصل مطلب کی طرف راغب کیا۔ اور کہا ویدوں کا پرمان دو۔ اگر دے سکتے نہیں تو سادہو جی کا دیاکہیان شروع ہو۔ اسپر اُنہوں نے دو ٹکڑے بولے جن میں سے پہلا تو یہہ ہے۔ तस्य प्रतिमा ऽस्ति اور کہا کہ اس منتر کا ارتہہ سوامی دیانند نے غلط کیا ہے۔ اس منتر سے تو مورتی پوجا ثابت ہے۔ اور اس طرح اس کا ترجمہ کیا۔ کہ میں اُس پرماتما کو کہ جس میں بہت سے گُن ہیں اور جس کا نام مہا دیو ہے۔ نمسکار کرتا ہوں۔ اور دوسرا یہہ ہے۔ तिमः रुदन्ति हसन्ति کہ پرتما پرماتما کی کبہی روتی ہے۔ کبہی ہنستی اور بہی دو چار شلوک پرانوں سے بولے کوئی دو گہنٹہ متواتر وہ بول چکے تو سادہو اندرپال جی کہڑے ہوئے۔ اور لالہ تیلو رام جوکہ آج ہی سناتن دہرم سبہا کے منتری کئے گئے۔ سوال کرنے کی اجازت حاصل کرکے بولے۔ کہ تسکل چنڈی پرشاد جی نے پہلے منتر کا بالکل غلط کیا ہے۔ اور دوسرا منتر جیسا انہوں نے کہا ہے کہ سام وید میں ہے ہمیں نکال کر دکہا دیا جاوے۔ اور نیز اگر وہ سوامی جی

بھاشیہ کو نہیں مانتے تو میں پہلے منتر کے ترجمہ کے
واسطے مہی دہر کا بھاشیہ پیش کرتا ہوں جس کو
آریہ سماج پرمانک نہیں مانتا۔ مگر سناتن دہرم
بہاشیہ مانتی ہے۔ یہہ کہا۔ اور سادھو جی نے مہی دہر
کا بہاشیہ نکال اُن کے سامنے دہر دیا۔ کہ بتلائیے
یہاں ना کو بھی دہرنے صاف نشیدھ یعنی نفی کے
معنوں میں لیا ہے۔ یا نہیں۔ اور کہ آپ نے ना او
ना کو ملا کر نمرتا کا ارتہ کس طرح سے کر دیا۔ اس پر
شور ہو گیا۔ اور پنڈت نراین داس جی کہنے لگے کہ
ہم شاستر ارتہ نہیں کرتے۔ خیر لوگوں کے کہنے
سے یہہ قرار پایا۔ کہ کل کو بحث کی جاوے۔ جلسہ
برخاست ہوا۔ اگلے روز شنکل جنڈی پرساد سناتن
اویدیک اور سادھو یوگ اندر پال کے لئے دس دس
منٹ بولنے کے لئے مقرر ہوئے۔ ایک گہڑی میری
پاس اور ایک شنکل جنڈی پرساد کے پاس تہی۔
اُسی منتر پر پہر مباحثہ شروع ہوا۔ مگر آج تو
ایک نئی چال چلی۔ یعنی جو وقت سادھو جی بولتے
تہے تو لالہ تیلو رام جی اتنا شور مچاتے تہے۔ کہ الا
مان۔ آخرش اُنہوں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو
سکہا دیا۔ کہ شور مچاؤ۔ گویا شاستر ارتہ سے
پہلو تہی کرکے گالیوں پر اُتر آئے۔ گو اُنہوں نے
اس طرح سے آریہ سماج کو نقصان پہونچانا چاہا
تہا۔ مگر کب ہو سکتا ہے۔ ستیہ کے سامنے سر جہکانا
ہی پڑا۔ بہت سے لوگوں نے کہا۔ کہ گو ہم سناتنی
ہیں۔ مگر ہم کو یہہ کارروائی پسند نہیں ہے۔
ہم آج سے سماج کے سبھاسد ہو جاویں گے۔
نہیں تو شاستر ارتہ اچھی طرح سے ہونے دو۔
اسپر پہر اگلے روز کی ٹھہری۔ اگلے روز پہر
جلسہ ہوا۔ آج مورتی پوجا کا رشتہ چھوڑ کر
مرتک شرادھ کی طرف جہکے۔ شنکل جی نے آج
ایسی فلاسفی گہڑی کہ لوگ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ
ہو گئے۔ آپ نے منتر تو جو کہے۔ سو کہے۔ مگر یہہ
نئی فلاسفی گہڑی کہ ہر چیز جو برہمن کو پتروں کے

نمت کہلائی جاتی ہے۔ ہضم ہو کر شرایان وغیرہ
میں جاتی ہے۔ وہاں اس کا رس بنتا ہے اور پہر
ساموں کے ذریعہ پسینہ کی صورت میں بدن
پر آتا ہے وہاں سے سورج دیوتا اسکے بخارات
بنا کر پتر لوک میں پتروں کو پہونچا دیتے ہیں۔
واہ شنکل جی ایک ہی کہی۔ مگر پوری۔ شاباش
یہہ کس جگہہ کی فلاسفی ہے۔ اسپر لوگ بہت
ہی حیران ہوئے۔ کہ اس طرح سے تو انگریزوں
کے مسلمانوں کے بخارات بہی اوپر جاتے ہیں۔
ہر ایک گندی سے گندی چیز کے بہی جاتے ہیں۔
اب براہمنوں کے کہلانے کی ضرورت کیا رہی۔
اور اگر کسی کو کہلایا بہی۔ تو اُس کو باندہکر دہوپ
میں لٹا دو۔ تاکہ جلدی بخارات پہونچا کریں۔
اسپر بابو شیو پرساد جی نے شنکل جی سے سوال
کیا۔ کہ آپ نے علم طبیعات بہی پڑہا ہے۔ اب تو شنکل
جی شرمندہ ہوئے۔ اور کہا کہ اب کل کو مباحثہ
ہوگا۔ اگلے روز اس مضمون کو بہی چہوڑ دیا۔
اور چہوٹی عمر کی شادی کے فوائد بیان کرنے
لگے۔ اور شگر بودہ کا **اشٹ ورشا** والا
شلوک بول کر کہا۔ کہ یہہ ویدوں کا پرمان ہے۔
اسپر سادھو جی نے اُن کے وہ دہرے اُڑائے
کہ دیکھنے والے عش عش کرنے لگے۔ اور آریہ سماج کی
بانی اور سماج کی تعریف کرنے لگے۔ آج سادھو
جی نے اُن کے سب گذشتہ مضمونوں کو
ایک ایک کرکے لیا۔ اور خوب ہی دہجیاں اُڑائیں
اور ستیہ شاستروں کے پرمانوں سے ثابت
کر دیا۔ کہ شنکل جی صرف اپنے ٹکے کے سبب سے کرنیکی
غرض سے یہہ کام کر رہے ہیں۔ ورنہ شاستروں
میں ایسی باتوں کا پتہ نہیں۔ اسپر سناتنی
بہائیوں میں ہل چل مچی۔ اور صلاح کی کہ انٹیں
مارو۔ ڈلے برساؤ۔ اسپر کئی آدمی جو کہ حق
اور ناحق میں تمیز کرنا چاہتے تہے۔ اور سچ کے
متلاشی تہے۔ اُن کے برخلاف ہو گئے۔ اور اُن کو

بہت شرمندہ کیا۔ آخر شام ہوئی۔ جلسہ برخاست
ہوا۔ اگلے روز سادھو جی نے بڑے بازار میں بہت
سے آدمیوں کے سوالوں کے جواب دئے۔ جس سے
اُن کی تسلی ہو گئی۔ اور سب نے صلاح کی کہ انکا
ایک لیکچر اور کرایا جاوے۔ اگلے روز یعنی ۹ تاریخ
کو سادھو یوگ اندر پال جی کا لیکچر بازار میں حاضری
ڈیڑھ سو آدمی کے ہوا۔ مضمون تہا "آریہ سماج
اور سناتن دہرم سبھا کی تعلیم کا مقابلہ" سادھو
جی کوئی دو گہنٹہ تک اس مضمون پر بولے۔ اور
ایسی آسان عام فہم بہاؤ میں کہ لوگوں کے ذہن
نشین ہو گیا۔ کہ ہاں آریہ سماج بالکل ٹہیک ہے۔
آج بہی سادھو جی نے مورتی پوجا اور مرتک شرادھ
کے مضامین کو پہر دوہرایا۔ اور پورانوں کے وام
مارگ کی تعلیم کے خوب دہرے اُڑائے اور پنج
یگیوں کی بڑی اچھی طرح سے فضیلت بیان کی۔
آج کے لیکچر سے بہابل میں آریہ سماج جو کہ تہوڑے
دنوں سے بسبب ممبروں کی غیر حاضری۔ اور
خاصکر چودہری بشن سنگھ جی کی غیر حاضری سے
جو کہ ملازم ہو کر بلند شہر چلے گئے۔ کمزور ہو گیا تہا
پہر مستحکم ہو گیا۔ اگرچہ ویدک دہرم کر بدہی
ساماجک بہائیوں کو طرح طرح کی دہمکیاں دیتے
ہیں۔ کبہی برادری سے خارج کرنے کی دہمکی کبہی
کچہہ کبہی کچہہ۔ مگر وہ ایشور پر بشواس رکہتے
ہوئے ست دہرم کو پالتے ہوئے ذرا بہی انکی
پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ زیادہ ہی زیادہ کام
کر رہے ہیں۔ اور اب کے موسم سردی میں
سالیانہ جلسے کی تجویز کر رہے ہیں۔ فہرست
چندہ کہولی گئی ہے۔ اور جو ممبر باہر شہروں
میں ہیں۔ اُنکو لکہا جا رہا ہے کہ رخصت لینے کا انتظام
ضرور کریں۔ پرماتما پر بہروسہ رکہنے والوں کے کاریہ
ہمیشہ ٹہیک ہوا کرتے ہیں۔ ایشور بہابل نواسی آریہ
بہائیوں کی اچہیا پورن کریں ✦ ویدک دہرم
کا سیوک۔ ہربنس رام ویدی ✦

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج نکیریاں (ضلع ہوشیارپور) کا سالانہ جلسہ ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱ کو ہوگا۔ منتری مہاشہ آریہ بھائیوں اور آریہ اپدیشکوں کو بڑے پریم سے نمنترن دیتے ہیں ؛

پنڈت شیوناتھ مصرا اپدیشک کا شمیر اور کوہ مری سے پرچار کرتے ہوئے راولپنڈی میں آ گئے ہیں۔ جہاں اُن کے اپدیش بڑا اچھا اثر پیدا کر رہے ہیں ؛

بجنور کے لئے بھی ایک علیحدہ پاٹھ شالا۔ ایک اپدیشک پور ایک بھجن منڈلی کے لئے پنڈت کرپا رام جی نے وہاں کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر اپیل کی تھی جس پر ۱۶۷ روپئے ۱۲ آنہ چندہ لکھا گیا تھا۔ جس میں سے ۱۱۶ روپئے ۱۰ آنہ وصول ہو گئے تھے۔ اسی طرح سنگرام شہر کوٹ سے بھی ۱۲۶ روپئے ۱۰ آنہ لکھا گیا جس میں سے ۱۰۵ روپئے ۱۰ آنہ نقد وصول ہو چکا ہے۔ اس وقت ایک معمولی پنڈت اشٹادھیائی لڑکوں کو کنٹھ کرا رہے ہیں۔ سکندرآباد کے نمونہ پر ایک بھجن منڈلی بھی طیار کر لی گئی ہے۔ جس نے دیہات میں بہت کچھ کام کیا ہے۔ منڈلی کے کچھ ممبر تنخواہ دار ہیں۔ اسی منڈلی کے مہاشے واسدیو لیکچر بھی دیتے ہیں ؛

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ نومبر ۱۹۰۸ء کو قرار پایا ہے۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء کو سماج ہفتہ وار جلسہ میں برہمچاری گوروودت نے اپدیش دیا۔ (برہمچاری جی تو آریہ سماج سے ناراض تھے) اور مہاشہ لچھمنداس رام گڑھ واسی کا لیکچر ہوا ؛

آریہ سماج ہاپوڑ ضلع میرٹھ ترقی پر ہے لالہ بدری پرشاد کوشش کر رہے ہیں روز دو گھنٹہ سماج مندر میں لڑکوں کو دیوناگری پڑھاتے ہیں۔ اُن کے ساتھ لالہ دیو پرشاد مل کر بھجن منڈلی طیار کر رہے ہیں۔ یہاں کے پردھان مہاشہ رام سروپ جی نے ایک مکان قیمتی نو سو روپیہ دان کرنے کے واسطے خرید کیا ہے۔ ہفتہ گذشتہ میں پنڈت شنکر لال ایک ہونہار نوجوان بعد تحقیقات کے آریہ سماج کے سبھاسد بنے۔

شملہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر نو سو روپیہ چندہ ہوا تھا۔ پچھلے ہفتہ کے پرچارک میں غلطی سے ساڑھے آٹھ سو چھپ گیا تھا ؛ —

افسوس کہ ۲۵ بھادوں ۱۹۶۵ء کو لالہ دیوی دیال جی ممبر آریہ سماج سندرپور کی بھگنی کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ مرتکہ کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی بچے ہیں۔ پرماتما مرتکہ کے پس ماندگان کو شانتی دیوے۔ بیچاری اپنے جوان بھتیجے کا جسکا دیہانت ۲۳ اگست کو ہوا تھا ماتم پرسی کے واسطے آئے ہوئے تھے۔ ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۶۵ کو مہاشہ لالہ دیوی دیال جی کے بیٹے لالہ لعل چند جی کی مرتیو کا پندرھواں دن تھا۔ شری یان پنڈت گوکل چند جی اس خاص موقعہ کے واسطے لاہور سے بلائے گئے تھے۔ اول گھر میں ہون ہوا۔ بعدہ ایک مختصر اپدیش سنتری شکشا پر ہوا۔ پھر سجا میں قریب ڈیڑھ سو آدمی سماج مندر میں اُپنشد کی کتھا کی لالہ دیوی دیال جی اور اُن کی برادری کی طرف سے ۵۰ روپیہ دان ہوا۔ جو مندرجہ ذیل فنڈوں کے واسطے مخصوص ہوا۔ گروکل عہ۔ کرایہ اپدیشک عہ۔ گوکل عہ۔ برائے خرید وید مقدس عہ۔ سماج فنڈ تعمیر عہ۔ یتیم خانہ عہ۔ ویدپرچار فنڈ عہ۔ جنہیں سے پہلے تین رقمیں حوالہ پنڈت گوکل چند صاحب ہوئیں۔ باقی بے جمع خزانہ

اشتہارات

۲۲/۱۲ کُھر کا و رزمی ۲۲/۱۲

یہ شلپ ودیا کے متعلق اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے۔ لالہ سنت رام ماسٹر ٹیکنیکل وبائلہ کالج لاہور کی تصنیف کی ہوئی جس میں ہر قسم کے کپڑے کی کاٹ کے طریقے اور اصول کو اچھی طرح سے بذریعہ اشکال بیان کیا گیا ہے اور آخر حصہ میں بتایا گیا ہے کہ ۹ گرہ سے لیکر ۴۲ گرہ عرض کا کپڑا مختلف لمبائی کوٹ پاجامہ وغیرہ کو اتنا درکار ہے۔ قیمت صرف ۵ آنہ ہے۔ اسکا ہندی دگورمکھی ترجمہ بھی ۲۰۰ درخواست آنے پر طیار ہوگا جس میں مضامین زیادہ واضح کئے جاویں گے۔ **المشتہر** ماما و ارام درزی متصل بانیچہ تھا بچند۔ لوہاری دروازہ لاہور

مفت ! مفت !! مفت !!!

مجھ کو پنڈت پورن چند اور پنڈت شام لعل جی نے ذیل کی کتب مفت تقسیم کرنے کو عنایت کی ہیں۔ براہمن سندیش۔ جیون چرتر سوامی شنکراچاریہ۔ شمشان بھومی۔ جس صاحب کو ضرورت ہو اس ڈاک محصول ارسال فرماویں۔ اور مجھ سے مفت منگا لیں ؛ **المشتہر** دیوی دیال طالبعلم سوئیم مڈل بی۔ این۔ پبلک سکول امرتسر

۲۲/۱۲ بر کی ضرورت ۲۲/۱۲

ایک معزز۔ دولتمند برہمن خاندان کی ۱۰ سالہ لڑکی کیلئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۵ سالہ یا کم و بیش ہو۔ کسی اعلیٰ اور شریف برہمن خاندان کا ہو۔ اچھا چال چلن ہو۔ برسر روزگار ہو۔ زیادہ حالات کے لئے پتہ حسب ذیل سے خط و کتابت

بر کی ضرورت

برکی عمر ۱۶ سے ۲۵ سال تک ہو۔ تندرست نیک چلن خوبصورت۔ شریف خاندان۔ قوم اروڑہ۔ ارز ڈائرہ سے ہو۔ انٹرنس پاس ہو۔ خصوصاً میڈیکل و رڑکی کالج سٹوڈنٹوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضلع امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم کی سکونت۔ جس کی درخواست نامنظور ہوگی۔ اُس کو جواب نہیں دیا جاویگا۔ خط وکتابت بنام راقم کے ہووے۔ بقیہ حالات خط وکتابت سے معلوم ہوں گے۔ راقم

نقیر چند کلرک سٹیشن ہسپتال (فوجی) چھاونی پشاور۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

گمشدہ کی تلاش اور پانچ روپیہ انعام

میرا چھوٹا بھائی گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ عمر بیس سال کی۔ رنگ گورا۔ قد میانہ۔ جوان خوبصورت۔ نام ہری رام والد کا نام لالہ بھگوان داس۔ سکنہ ڈنگہ۔ کوئی آریہ صاحب کسی جگہ ایسے پرسش کو دیکھیں تو ضرور اُس کا مجھے پتہ دیں۔ اور اُس کو واپس ڈنگہ ضلع گجرات کے سٹیشن پر روانہ کر دیں۔ اور کل اخراجات اُن کو معہ شکریہ دئے جاویں گے۔ یا بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا یا بذریعہ ست دھرم پرچارک اخراجات ادا کر دئے جاوینگے۔ اور علاوہ اخراجات کے پانچ روپیہ نقد بھی دئے جاویں گے۔ المشتہر بھگت رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

ضرور پڑھیئے

کلکتہ سے ایوروید شاستر میں سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن کا مشہور ومعروف ایورویدک اوشدھالیہ راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالیہ ہے۔ جہاں ایوروید کے مطابق ادویات تیار کیجاتی ہیں۔ جب سے یہ اوشدھالیہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفا پا چکے ہیں اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں۔ جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج خیال کر کے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ایشور جی کی کرپا سے انہوں نے اس اوشدھالیہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالیہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالیہ سے علاج کرائیں۔ باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور وفکر کے بعد دوائی ارسال کی جاتی ہے۔ جو فائدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔ (۲) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کی جاتی ہے۔ (۳) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ (۴) درخواست آنے پر اس اوشدھالیہ کی فہرست ارسال کیجاتی ہے۔ جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت اس کے استعمال سے مغز کی کمزوری اور طرح طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ منی کو صاف کر کے طاقت دور کرتا ہے۔ اور مغز کا کام کرنے والوں کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت گھرت ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ .... (ستے)

رتی بلاس اس کے استعمال سے بیس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت دوائی اکیاون کے استعمال کیلئے ستے۔

شواس کٹھار ۔ اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو۔ دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ قیمت دوائی اکیاون کے استعمال کے لئے تین روپیہ ...... (ستے)

رشمہ جور انتک اس کے استعمال سے سب قسم کا پورانا بخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہونچ چکا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ قیمت دوائی عرصہ ایک ماہ کے استعمال کے لئے ...... (للعہ)

برہمی گھرت یہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اور بانجھ عورتوں کے لئے بہت فائدہ بخش ہے۔ طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے اس گھرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال کے لئے کافی ہوگی .... (ہے)

دوائی ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے
کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن راولپنڈی

لوکل

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء کو سبہاسدان آریہ سماج جالندھر شہر نے مسمی بسنت سنگھ رہنیہ ڈاکٹر موتیشیان متعلقہ پلٹن ۳۵ و مٹ مقیم [illegible] اسمعیل خان کو معہ اسکی دھرم پتنی اور دو لڑکوں کے شدھ کیا۔ بسنت سنگھ کا نام دھرم پال رکھا گیا۔ اور اس کے بڑے لڑکے کا نام بہدر سین اور سب سے چھوٹے کا نام علم چند۔ یہ صاحب پشاول آریہ کے بھائی ہیں *

سبزی ترکاری

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

اس میں سو صفحوں کی ضخیم کتاب میں ہر قسم کی دیسی اور ولایتی سبزی ترکاریوں اور ہر قسم کے دیسی اور ولایتی خوشبودار مصالحوں کا بیان اور استعمال انگریزی اور ہندوستانی نام۔ میدانوں اور پہاڑوں میں موسم کاشت اور طریق کاشت نہایت عمدگی سے دئے گئے ہیں۔ عبارت ایسی سلیس کہ بچہ بھی اسکی ہر ایک بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے صدہا قسم کی نئی لذیذ اور مقوی ترکاریاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اکثر ایسی ہیں جنہیں خاص ترکیب سے مدت تک بہت اچھی حالت میں رکھ سکتے ہیں۔ اور انکی تجارت سے معقول منافع ہو سکتا ہے۔ علاوہ زمینداروں باغ باغیچے اور کوٹھی بنگلے والوں کے وہ تمام اصحاب بھی جن کے

احاطے یا گھر کے صحن کسیقدر وسیع ہیں۔ اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں *
قیمت فی جلد مجلد بلا محصول ڈاک ۸/-
المشتہر بستی رام اسسٹنٹ مینجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر *

فخر پنجاب تحفہ لودھیانہ

ہماری کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں صداقت کیلئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں۔
المشتہر ماسٹر نبی بخش واحمد جان گبرون لونگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا۔ اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پرو پرائیٹر کیا لحاظ عمارت وکیا لحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان بڑا عالیشان ہوادار دلیپی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش معہ قبایل اصحاب کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانیکی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش وخوراک یومیہ فی کس درجہ اول ۱۲/ درجہ دوم ۸/ درجہ سوم ۶/ مفصل حالات کے لئے مینجر سے خط وکتابت کیجئے گا۔ المشتہر
رمینجر ہندو ہوٹل لاہور پنجاب

بیوہ کی ضرورت

ایک نوجوان آریہ کھتری ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری اتھوا بیوا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔ المشتہر
گینشداس سبہاسد آریہ سماج سیالکوٹ

ایسی اعلیٰ کتاب اوت آج تک نہیں چھپی

کتب فروشوں اور [illegible] خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ شری مان لالہ آتما رام جی سابق منتری [illegible]
پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ۳۵۰ بڑی تقطیع
کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible]
کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو کمیشن دیا جائیگا
[illegible] جلد منگوائیں [illegible] پرچار کرنا
[illegible]

سنسار کی گتی

کون سائیں نوں کہیے ایچ نہیں ابیچ کر

سنسار کی گتی تو نرالی ہے ہی پرنتو سنسار کی رچنا کی گتی اتینت ہی نرالی ہے۔ انسان بے بنیان کی کیا مجال کہ پرماتما کی اگادھ شکتی کی تھاہ لے سکے یا ادسکی مہان مہما کا پار پا سکے۔ جگت پتا ایسے بے پرواہ ہیں کہ انہیں کسی کے صلاح مشورہ کی ضرورت ہے نہ وہ کسی کی سفارش کو سنتے ہیں۔ وہ اپنے سہج سبھاؤ سے ہی کسی کی سہایتا کے سارے برہمانڈ کا انتظام چلا رہے ہیں۔ اور سمپورن پرانیوں کو اپنے اٹل نیائے کے انوسار کرم پھل بھگتا رہے ہیں۔ انسان اپنی اپنی اڑیں لگاتے ہیں اور شکوے و گلے کرتے ہوئے شور مچاتے ہیں مگر پرم دیو ایسے گمبھیر ہیں کہ وہ انکی ذرا پروا نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کی قدرت کے تمام قوانین عالمگیر اور مکمل ہیں اور ان کا کوئی کام بھی ایسا نہیں ہوتا جو پریم اور نیائے سے رہت ہو یا جس میں کسی پرکار کی کمی یا چینی کی گنجائش ہو۔ اونکی طرف سے جو کچھ ظہور میں آتا ہے وہ عالمگیر بھلائی پر مبنی ہوتا ہے۔ ہم خواہ اوسکے قائل ہوں یا نہوں۔ جائے غور ہے کہ کہاں تو چاروں طرف کال کا بھیانک روپ تھا اور برشٹی کے ابہاؤ سے پرانیوں کے اندر اشانتی کی اگنی سلگ رہی تھی۔ تراہ تراہ کا رنج رہتا تھا کہاں اب بکثرت بارش کے باعث خلق خدا توبہ توبہ پکار رہی ہے۔ اور بس بس کا نعرہ بلند کر رہی ہے ملک کے قریب قریب ہر ایک حصہ میں وہ زور شور کی بارشیں ہوئی ہیں کہ مدتوں تک یاد رہیں گی۔ کہیں سے خبر آئی ہے کہ فلاں سنگین پل بہہ گیا۔ کہیں سے سماچار ملتا ہے کہ اتنے گاؤں طغیانوں سے تباہ ہو گئے کہیں سے سن پاتے ہیں کہ فلاں شہر جل مستغرق ہو رہا ہے

اخبار بنگالی کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ تین چار دنوں میں اندیا کی راجدہانی کلکتہ کے گلی کوچوں میں گھٹنوں اور چھاتی تک پانی بہتا رہا راستے بند ہو گئے۔ ٹریموے والوں نے کام بند کر دیا۔ سینکڑوں غریبوں کی جھونپڑیاں بہ گئیں اور مال و جان کا نقصان ہوا۔ یہی حالت اور کئی مقامات پر ہوئی۔ اتنا ہی نہیں طاعون نے آریہ ورت کے پردہان نگروں کلکتہ اور بمبئی میں ابھی تک اپنے خیمے گاڑ رکھے ہیں۔ ہیضہ شریف بھی جا بجا اپنے کرتب دکھا رہے ہیں۔ بخار کا بھی دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ گھٹنائیں ہمیں تبلاتی ہیں کہ قدرت کے کاموں میں انسان کی مجال نہیں کہ دست اندازی کر سکے۔ اس کو اپنی بے احتیاطیوں اور قوانین قدرت کی خلاف ورزیوں کی سزا ضرور بھگتنی پڑتی ہے اسکا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ شبھ کاموں میں ہمیشہ تتپر رہے اور اون کا نتیجہ پرماتما پر چھوڑ دے۔ قوانین قدرت کی فرمانبرداری سے گردن نہ موڑے۔ اور صدق دل سے پرماتما میں وشواس رکھے۔ اور مطمئن رہے۔ کہ وہ جو کچھ کرتا ہے پریم پورک اور نیائے پورک کرتا ہے۔ اوسکو کسی کے سمجھانے بجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوسنے اپنے نیائے انوسار جو کچھ کرنا ہوتا ہے وہی ظہور میں آتا ہے تبھی تو کہا گیا ہے کون سائیں نوں کہے ایچ نہیں ابیچ کر

ایک باپ کی کھوپری پھوڑنے والا سپوت

یوں تو۔ کام کرودھ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار پانچوں ہی انسان کی بدہی کے ہرنے والے ہیں ان کے وشی بھوت ہو کر منشیہ کو کرتویہ اکرتویہ اور یوگیہ ایوگیہ کا وچار نہیں رہتا۔ وہ ایسے ایسے ناکردنی فعل کر بیٹھتا ہے۔ کہ جو پشوؤں سے بھی سرزد نہیں ہوتے۔ پرنتو کرودھ اگنی انسانی بدہی کو بالکل جھلس ہی دیتی ہے۔ آتش غضب جب انسان کے اندر شعلہ زن ہوتی ہے۔ تو وہ اسقدر اندھا ہو جاتا ہے۔ کہ جانتا بوجھتا ہوا بھی ایسے ایسے سنگین جرائم کا مرتکب ہو جاتا ہے کہ جن کے نام مات سے بیروہ کمپایمان ہوتا ہے تاریخ ۵ ستمبر کو ڈپٹی مجسٹریٹ علی پور نے ایک شخص رحیم بخش کو اپنے بوڑھے باپ پر ایک لاٹھی سے حملہ کرنے کا جس سے اوس کی کھوپری پھٹ گئی مجرم قرار دیا۔ اپرادھی کو ۶ ماہ سزائے سنگین کا ڈنڈ ہوا۔ اس قسم کا کیول یہی ایک واقع نہیں ہے۔ ایسے بیسیوں واقعات روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں۔ اور دن بدن اون کی سنکھیا بڑھتی جاتی ہے۔ سخت سے سخت قانونی سزائیں بھی ملتی ہیں مگر وارداتوں میں کسی قسم کی کمی دیکھنے میں نہیں آتی۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ جرائم کے روکنے کا کیول مات علاج راج ڈنڈ ہی نہیں ہے۔ اصلی اور مجرب علاج ستیہ دہرم کا عملی پرچار ہے۔ جسکے بغیر انسان حیوانی جذبات پر قابو نہیں پا سکتا۔ اور جب تک یہ نہو جرائم کے کم ہونے کی امید رکھنا عبث ہے سنسار کی عجیب گتی ہے کہ جو پوتر بھومی کسی زمانہ میں اپنی اپور و پتری بھگتی کے لئے جگت وکھیات تہی۔ وہاں آج والدین کی کھوپریاں پھوڑنے والے اور پرانوں تک لینے سے دریغ نہ کرنے والے کپوت نواس کرتے ہیں۔ تراہان۔ تراہ مان

جاپانیوں کی بھارت کے اکال پیڑتوں سے عملی ہمدردی

سنسار کی گتی بڑی وچتر ہے۔ کہاں تو وہ سمے کہ بھارت نواسی انیہ دیشوں کے باشندوں کی ہر پرکار سے سہایتا کرنے میں سامرتھ تھے۔ اور اون کی ہمدردی کا دائرہ اسقدر فراخ تھا کہ پرانی ماتر دان کی اُدارتا اور ہمدردی سے لابھ اوٹھاتے

سکتے ۔ اور کہاں یہ پنڈت اوستاد کہ وہ دوسرے ولایتوں کا محتاج ہو رہا ہے ۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ خود غرضی بھارت نواسیوں کے رگ وریشہ میں پیوست ہو گئی ہے ۔ اور سچے دان کے مہاتم کو آریہ سنتان بالکل بھول گئے ہیں ۔ تب ہی تو مت وادی بھیڑئیے آریہ سنتان کا بھیڑوں کی طرح شکار کر رہے ہیں ۔ ہزاروں بیکس بچے بھوک کے مارے کال کا گراس ہو رہے ہیں ۔ اور سینکڑوں مزدوری محض پران رکشا کے لئے مت وادیوں کے جال میں پھنس رہے ہیں ۔ ہم اپنی آنکھوں سے اس بھیانک نظارہ کو دیکھ رہے ہیں ۔ پرپھول سکے پروسے ہمدردی سے پگھل رہے ہیں ۔ مگر ہم اپنے بجبر وہ ہیں کہ ہمارے اندر کنچت ماتر بھی دیا کا بھاؤ پیدا نہیں ہوتا ۔ ورنہ اس گری گذری حالت میں بھی بھارت کے اندر ایسے ایسے دہناڈیہ پرش موجود ہیں کہ یدی وہ ذرا بھی اس طرف توجہ کریں تو ساری مشکلات دور ہو سکتی ہیں ۔ جب کہ اپنوں کے اندر اسقدر سرو مہری گھر کر چکی ہو ۔ بدیسیوں کی تھوڑی سی سہایتا بھی نہایت غنیمت سمجھنی چاہئے ۔ ہمیں سماچار پتروں دوارا یہ گیات کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے ۔ کہ ہمارے جاپان نواسی بھائی بھارت کے اکال پیڑتوں کے لئے دھن ایکتر کرنے میں اُدیوگ کر رہے ہیں ۔ اور اگرچہ جو رقم ابھی تک اونہوں نے بھیجی ہے ۔ وہ اون کی اعلے حیثیت کے لحاظ سے نہایت قلیل ہے لیکن اون کا اُدیوگ یہیں تک سماپت نہیں ہو گیا ہے ۔ چار پانچ بھارت نواسی بھائی جو کہ جاپان میں بغرض تعلیم مقیم ہیں کئی پرم اپکاری جاپانی سجنوں کی سہایتا سے کوشش اُدیوگ کر رہے ہیں ۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ جس پرکار سے اونہوں نے جمع شدہ دھن

بانٹ کر مختلف پرانتوں کے اناتھوں کے لئے بھیجا ہے ۔ ابکے دیانند اناتھ آلہ اجمیر کو بھی ایک بھاگ ملیں گے ۔ راجپوتانہ میں سب پرانتوں سے بڑھ کر اکال کا زور شور ہے ۔ اسلئے ایک ایسے سنٹرل یتیم خانہ کی بھاری ضرورت تھی جو کہ اس پرانت کے اناتھ بالکوں کو پناہ دیسکے ۔ اسی وچار سے راجپوتانہ کے پرورہان نگر اجمیر کے اندر آریہ سماج اجمیر کے دہرماتما بھائیوں نے دیانند اناتھ آلہ استھاپن کیا ہے ۔ جو اپنی اغراض کو یتھا شکتی پورا کر رہا ہے ۔ قریباً ڈیڑھ سو یتیم اس وقت اوس میں پرورش پا رہے ہیں

سچی بیرتا کا بھاؤ ابھی تک بھارت سنتان کے اندر موجود ہے

جن مہاشوں نے آرش گرنتھوں کے اندر کشاتر دہرم کے ویاکھیان اور مہابھارت آدی اتہاسوں میں آریہ شور بیروں کے اوپاکھیان پڑھے ہوں گے وہ بھلی پرکار سے جانتے ہیں کہ جس پرکار کی کشاتر دہرم کا اپدیش وید آدی ستیہ شاستروں کے اندر کیا گیا ہے ۔ اور جس قسم کے شور بیر اس پوتر بھومی پر ہو چکے ہیں اوسپر آریہ سنتان جسقدر فخر کریں بجا ہے اگر چہ بسبب انقلاب زمانہ وید آدی ستیہ شاستروں کے پٹھن پاٹھن کا پرچار نہ رہنے ۔ اور ورن آشرم دہرم کی بیوستھا الٹ پلٹ ہو جانے سے کشاتر دہرم کے اصلی مہتو کو سمجھنے والے ویرم پرائن کشتریوں کا ابھاؤ ہو گیا ہے ۔ پرنتو اتینت ابھاؤ نہیں ہوا ۔ ابھی تک بھارت ورش میں ایسے ایسے کشتری کل بھوشن موجود ہیں ۔ کہ جن کے اندر آریہ بیرتا کا سچا بھاؤ کم وبیش دوہان ہے ۔ مہاراجہ سر کرنیل پرتاپ سنگھ جی کے نام نامی سے ہمارے ناظرین ابھگیہ نہیں ہیں

آپ کی شور بیرتا کے بہت سے تذکرے مشہور ہیں ۔ مگر حال میں چین جنگ کی اثنا میں بیمار پڑنے کے وقت جو بیرتا بھری تقریر آپ نے کی اوس کو پڑھ کر ہم فخر سے کہ سکتے ہیں کہ آریہ بیرتا کا بھاؤ ابھی تک بھارت سنتان کے اندر سے بالکل معدوم نہیں ہوا ۔ ہمعصر آریہ گزٹ راوی ہے کہ آپنے مہاراجہ صاحب جودھپور سے نویدن کیا کہ میں چین میں جاکر خاندان کے نام کو اُجالوں گا ۔ جیتا بچا تو پھر آکر ان چرن کملوں کے درشن کروں گا ۔ اور یدی خاندان سنہیں کی پرتاپ سنگھ مارا گیا تو جب حضور کے پاس خبر آن وے تو میں ونتی کرتا ہوں کہ اسکا رلیا اتسو کریں ۔ جیسا اوس دن کیا تھا جبکہ پرتھوی راج کے پتر ہونے کی خبر آئی تھی ۔ شوک و سنتاپ کسی پرکار نہ کرا دیں ۔ نہیں تو میری آتما دکھی ہوگی ۔ چونکہ سب لوگ پرارتھنا کرتے تھے ۔ کہ مہاراج کشل پوروک لوٹیں ۔ اور مہاراج ہنستے کہ رن بھومی میں بیرتا سے مارا جانا کوئی نہیں ۔ مہاتما ان بیرتا بھرے بچنوں کو پڑھ کر راجپوت پورانگ کے تذکرے مندرجہ ٹاڈس راجستہان بے اختیار ہماری نگاہوں تلے پھر جاتے ہیں ۔

اوستاد کی ضرورت

ایک اوستاد کی جو انگریزی میں انٹرنس پاس ہو واسطے تیار کرنے امتحان مڈل کے چار لڑکوں کو جو اس وقت پرائمری میں پڑھتے ہیں ضرورت ہے ۔ تنخواہ للعہ ماہوار اور مکان رہائش مفت دیا جاوے گا آریہ اوستاد کو ترجیح دی جاوے گی درخواستیں ۱۰ اکتوبر تک بہ اقم کے نام آنی چاہئیں

مہا فسم

پنہو رام ٹھیکہ دار کرنال

اُپدیش

अस्मिन् द्यौः पृथिवी च
नरिक्ष मोतं मनः सह
प्राणैश्च सर्वैः। तमेवैकं
जानथ आत्मानमन्या
वाचो विमुञ्चथ अमृ-
तस्यैष सेतुः॥

ودیا (گیان) سے بہرا ہوئی ہوئی چنچل بدھی پراکرت جگت کی شوبھا پر موہت ہو کر ظاہری روپوں اور درشیوں کے اندر ہی اولجھ جاتی ہے - اور نہیں جان سکتی کہ یہ عجیب وغریب سنسار چکر کیسے چل رہا ہے - نانا پرکار کی کلپناؤں سے پھر اپنی شانتی کرنے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارتی ہے - پرنتو ستیہ گیان کے بنا شانتی کہاں - بڑے ویگ کے ساتھ کبھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جاتی ہے کبھی سمندروں کی تہوں تک جا پہنچتی ہے - کبھی نباتاتی عالم کی سیر کرتی ہے - کبھی جیو اناتی اور جاواتی دنیا کا گشت لگاتی ہے اور کبھی وسترت اکاش میں پرواز کرتی ہوئی تارا منڈل میں ماری پھرتی ہے - مگر اس کو کچھ پتہ نہیں لگتا - کہ یہ موجودات کا کارخانہ کیسے چل رہا ہے وہ اس کے ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کے اندر حیرت انگیز پربندھ کو پاتی ہے - ایک ایک پرمانو کے اندر اس کو عالگیر سمپتا اصول کام کرتا ہوا پرتیت ہوتا ہے - پرنتو پھر بھی وہ اس بھید کو سمجھنے میں اپنے تئیں اسمرتھ پاتی ہے - کہ اس چراچر جگت کا نیتا کون ہے کہاں ہے اور کیسے وہ اس کارخانہ کو چلا رہا ہے - انت کو تھک کر رہ جاتی ہے - اور نتھیا کلپناؤں کا بھرم جال بن کر مکڑی کے سدرش اسی کے اندر چکر لگاتی رہتی ہے - جب تک کہ اوس کو برہم ودیا کے دویہ نیتروں کی پراپتی نہیں ہوتی - دویہ نیتروں کے پراپت ہوتے ہی اوس کی کایا بالکل پلٹ جاتی ہے - وہ درشیہ جو اوس کو پہلی اوستھا میں بھرانتی جال کے اندر پھنسانے کا ہیتو تھے - وہی اب اوس کے مارگ کو نشکنٹک بنانے کا کام دینے لگتے ہیں - پہلے جہاں اوس کو چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار درشٹی پڑتا تھا - اب وہ جگت کے ایک ایک ذرہ کے اندر ایک ادبھت جیوتی کا پرکاش وسترت دیکھتی ہے - اس جیوتی کے ساکشات ہو کر جب وہ سوتنتر تا پوروک بچرنے لگتی ہے - تو اوس کو کیسا اسچریہ ہوتا ہے جبکہ وہ ہر جگہ اسی ادبھت جیوتی کی کرنوں کو کام کرتے ہوئے انوبھو کرتی ہے - اس میاں اوستھا میں وہ سارے دکھوں اور کلیشوں کو بھول کر بے اختیار بول اٹھتی ہے - کہ یہی جیوتی (پرماتما) ہیں سورج آدی لوک - پرتھوی وایو اور میگھ آدی ٹھہرنے کا مدہ اکاش اور سب اندریوں کے سہت من بھی سوت میں موتیوں کے تمیہ لگا ہے - یہی سنسار دکھوں سے چھوٹنے کے لئے سنسار سمدر سے پار ہونے کا کارن ہے - اسی ایک کو جانو - اور ہر بار تم سے بھی درخواست ہے کہ سنسار کے بھوگوں کو کہنے والی بانیوں کو چھوڑ دو -

---

ست دہرم پرچارک

گروکل بھکشا سمبندھی میرا آخری دورہ

سلسلہ کے لیے دیکھو نمبر ۲۱ - صفحہ ۹ کالم اوّل -

اوّل نقص نیشنل کانگریس کی کارروائی میں ہمنے یہہ دیکھا - کہ اس میں نمایش بہت زیادہ ہوتی ہے - اور کام بہت ہی کم ہوتا ہے - ہم نے مانا کہ ہر ایک ملک اور قوم کے اندر تعلیمیافتہ اصحاب ہی عوام کی رہنمائی کرتے ہیں - اور اسلیئے تعلیمیافتہ اصحاب کی رائے ہی ملک کی عام رائے سمجھی جانی چاہئے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا سارے ہندوستان کے تعلیم یافتہ اصحاب کے وکیل اس قومی اجلاس میں شریک ہوا کرتے ہیں؟ اگر نیک نیتی سے کام لیا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ اس ملک کے بہت بڑے حصّہ کے تعلیم یافتہ اصحاب کے وکیل اس سالانہ اجلاس میں شریک نہیں ہوتے - لیکن عوام کے وکیل بننے کا حق بہی آپ کو کب حاصل ہے - جبکہ آپ اُن عوام سے پوچھتے تک نہیں - کہ اُن کی ضروریات کیا ہیں - لیکن آپ پوچھیں کیسے جو آپ لوگوں کو فرصت کہاں - اور آپ میں ہمت کہاں - کہ گاؤں بہ گاؤں اور کوچہ بہ کوچہ پہر کر لوگوں کو پولٹیکل تعلیم دیویں اور اُن کے دُکھہ درد کو سُن کر اور اُن کے سچے وکیل بن کر گورنمنٹ تک اُن کے دُکھوں کی کہانی کو پہونچا دیں - یہہ سالانہ نمایش نکمی ہے - اگر آپ کم از کم ایک سو آدمی ایسے نہیں نکال سکتے جو کہ سلسلہ وار سارا سال اسی طرح پر عوام کی سچی ضروریات کو دریافت کرتے پہریں ؛

دوم - یوروپین تقلید میں نیشنل کانگریس کے چلانے والوں نے اندہے ہو کر یوروپین راج نیتک (پولٹیکل) پُرشوں کے نقص زیادہ تر اپنے اندر جذب کئے ہیں - بلکہ اُن پر خود حاشیہ چڑہا کر اپنے دوستوں سے بہی آگے سبقت لے گئے ہیں - چنانچہ ہم نے بعض نوجوان کانگریس مینوں کو علانیہ کہتے سُنا - کہ مکاری اور دہوکہ دہی پالیٹکس (راج نیتی) کی ضروری ساتہی ہیں - کون نہیں جانتا کہ تہوڑی سے پُرشارتہ سے بچنے کے لیے پبلک جلسوں کی غلط اور بناوٹی رپورٹیں بہیجی جاتی ہیں - ہمارے راۓ میں جسقدر زیادہ محنت کی جاوے گی - اُسی قدر کام کرنے والوں کا پریم اپنے کام کے ساتہہ بڑہتا جاویگا ؎

سوم - بڑا بہاری نقص یہہ ہے - کہ حالانکہ مسلمانوں کی بہت کم ہمدردی کانگریس کے ساتہہ ہے - پہر بہی بہت سے آوارہ گرد مسلمانوں کو محض تماشہ کے لالچ سے جمع کر کے اُن سے تقریریں کرائی جاتی ہیں - ایسے حضرات مضمون کو تو کچہہ سمجہتے نہیں محض اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر کے چیئرز پر چیئرز اُڑاتے ہوئے بلا ریزولیوشن کی طرف توجہہ دئے اپنی جگہہ پر جا بیٹہتے ہیں - اس قسم کے بعض لیکچرار بہت سی بیہودہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں - جن سے کہ لکہنؤ کے اجلاس کانگریس میں شریک ہونے والے اکثر اصحاب واقف ہوں گے - ہماری یہہ مراد نہیں ہے - کہ نیشنل کانگریس کے اغراض کے ساتہہ کسی مسلمان کو بہی ہمدردی نہیں ہے - جہاں تک ہمارا تجربہ ہے نیشنل کانگریس کے اغراض کے ساتہہ تو ہندوستان کے تمام باشندوں کو ہمدردی ہے - لیکن اُن کے طریق کارروائی کے ساتہہ اتفاق رکھنے والے جہاں چند ایک ہندو ہیں وہاں کثرت سے ایسے مسلمان موجود ہیں جو کہ کسی نہ کسی وجہہ پر نیشنل کانگریس کے اغراض کے ساتہہ ظاہر طور پر شامل نہیں ہوتے - بلکہ اُس کی مخالفت کرتے ہیں ؛ ایسے بہائیوں کیلئے خیالات بدلنے کی کوشش کرنیکی بجائے محض اُن کی ہستی کو ہی نظر انداز کرنے کی کوشش کرنا نیک نیت راج نیتی نہیں ہے ؛

چہارم - نیشنل کانگریس کے پبلک جلسے کے وقت اگر کوئی ڈیلیگیٹ کسی ریزولیوشن کی ترمیم پیش کرتا ہے - تو اُس کے ساتہہ اچہا سلوک نہیں کیا جاتا ہم گزشتہ کانگریسی اجلاسوں کی کارروائی کیطرف جانا نہیں چاہتے - لیکن لکہنؤ کے اجلاس کا ایک تازہ واقعہ پیش کرنے سے نہیں رُک سکتے ؛ ایک تجویز خاص الفاظ میں سبجکٹ کمیٹی میں پاس کی گئی - اُن کو پبلک اجلاس میں پیش کرتے وقت پریسیڈنٹ جلسہ نے اُس میں کچہہ الفاظ ایزاد کر کے پیش کرنے کی اجازت دی - اس پر اعتراض ہوا - اور ایک ترمیم پیش کی گئی - جس کے پیش کرنے کی اجازت دینے میں پہلے پس و پیش ہوا - اور پہر انصاف کی پُکار پر اجازت بہی دی گئی - تو ایک معزز لیڈر کانگریس کی صلاح پر صاحب پریسیڈنٹ نے یہہ جانتے ہوئے - کہ ترمیم کے پیش کرنے اور تائید کرنے والے دونوں لمبی تقریر نہیں کر سکتے - اُن کے سوائے تیسرے آدمی کو تقریر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا - ہم سمجہتے ہیں کہ نیشنل کانگریس کی عزت بڑہ جاوے گی - اگر ہر ایک ڈیلیگیٹ کو آزاد طور پر ترمیم پیش کرنے اور تقریر کرنے کی اجازت دی جاوے - آریہ ورت جیسے بڑے ملک کی اصلاح کا دم بہرنے والوں کے لیے یہہ عذر باعث شرم ہونا چاہئے - کہ وہ زیادہ وقت آپکے کاموں کے لیے نہیں دے سکتے ؛

پنجم - کانگریس کے اجلاس میں جو کچہہ کسی لیکچرر کے مُنہہ سے نکلے وہی رپورٹ میں جانا چاہئے - اگر ایسا ہوگا تو لوگ احتیاط سے تقریریں کریں گے - ہم نے یہہ قاعدہ بہت ہی قابل اعتراض دیکہا - کہ لیکچرر کی تقریر تو پہلے سے چہپی ہوئی ہو - اور لیکچرر کچہہ کا کچہہ بول جاوے - لیکن اخباروں میں وہی

۔۔۔ ہی ہوئی سپیچ بہیجی جاوے۔ چنانچہ صاحب
۔۔۔ مسٹر رومیش چندر دت) کی تقریر کا
۔۔۔ نہ تہا۔ سپیچ تو آپ نے بالکل پہلے سے ہی چہپوائی
۔۔۔ تہی۔ لیکن بجائے اس کے کہ مسٹر دادا بہائی
۔۔۔ کی طرح اپنی تحریری سپیچ کو سامنے رکہہ کر
۔۔۔ نے پہلے ہی تقریر شروع کر دی۔ نتیجہ یہہ ہوا
۔۔۔ تحریری سپیچ میں سے بہت کچہہ چہوڑ گئے۔ اور
۔۔۔ باتیں ادہر اودہر کی اور بیان کر گئے جن کا
۔۔۔ تحریری سپیچ میں نام ونشان نہ تہا۔ ——
۔۔۔ کے علاوہ اور بہت سی باتیں قابل اعتراض
۔۔۔ جن کی اصلاح کی طرف اگر نیشنل کانگریس
۔۔۔ چلانے والوں کی توجہہ ہو جاوے گی۔ تو ہماری
۔۔۔ میں بڑا فایدہ ہوگا۔ ڈیلیگیٹوں میں سے
۔۔۔ وں کے ساتہہ ہم نے گروکل کے اغراض کی
۔۔۔ نسبت بات چیت کی۔ عموماً سب نے ہی ہمدردی
۔۔۔ اظہار کیا۔ جس کا ذکر کہ آگے چلکر اپنی جگہہ پر
۔۔۔ ے گا۔ کانگریس کے اجلاس میں ہندوستانی
۔۔۔ انگریزی۔ اور اُردو میں زیادہ تر تقریریں ہوئیں
۔۔۔ ان اکثر تقریریں فضول زیادہ تر ہوتی تہیں۔
۔۔۔ سریندر ناتہہ بابو کا لیکچر سب سے بڑہ کر رہا۔ اور اُسی
۔۔۔ بہت ہوا۔ پائونیر اخبار کی لیڈی رپورٹر نے
۔۔۔ دہلی کی اپیل کے وقت ۵ روپیہ نقد اپنی
۔۔۔ ف سے دئے تہے۔ مس گارلنڈ ایک معزز
۔۔۔ لیڈی انگلستان سے محض کانگریس میں شریک ہونے
۔۔۔ کے لئے آئی تہی۔ اُس کی تقریر پر لوگ بہت محظوظ
۔۔۔ غرض بہیڑ بہاڑ اور بیرونی رونق کے لحاظ سے
۔۔۔ کانگریس کا یہہ اجلاس بڑا ہی تعریف کے قابل تہا
۔۔۔ لیکن یہہ سوال بہی ہے کہ آیا اسقدر روپیہ وقت
۔۔۔ اور دیگر طاقتوں کا خرچ آیا سپھل ہو رہا ہے یا نہیں
۔۔۔ ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۹ء سے کانگریس کے اجلاس
۔۔۔ شروع ہوا۔ اُسیدن رات کو شریمان جہا ۔۔۔ ولو
۔۔۔ راناڈے جج ہائی کورٹ بمبئی کا لیکچر مجلسی
۔۔۔ اصلاح کے بارے میں سوشیل کانفرنس کیطرف

سے مقرر تہا۔ لیکن چونکہ اُس کے لئے ایک خیمہ
کی جگہہ مقرر تہی۔ جہاں بیجا جانے تنگ و
مرد ماں بسیار ۔۔۔ کا معاملہ تہا۔ اسلئے ۲۰ ر
پر ملتوی ہوگیا۔ اس اثنا میں ہم نے گروکل کی سکیم
کی ایک کاپی مسٹر راناڈے تک پہونچا دی تہی۔
۲۰ ر کی رات کو اپنے لیکچر میں مسٹر راناڈے نے
گروکل کی سکیم کا بہی ذکر کیا۔ اور اُس کے متعلق
آریہ سماج کے کام کی بڑی تعریف کی۔ ہا ناظرین
ہمارے اس لکہہ کو دیکہکر حیران ہونگے۔ اُنہوں نے
مسٹر راناڈے کی سپیچ بجنسہ اخباروں میں پڑہی
ہے۔ اُس میں گروکل کا نام ونشان نہیں ہے۔
لیکن ہم لکہہ رہے ہیں کہ مسٹر راناڈے جی نے
اُس کا ذکر کیا تہا۔ اب کس رپورٹ کو صحیح سمجہا
جاوے۔ لیکن جب ہم اصلیت بتلاویں گے۔ تو
اُن کا تعجب دور ہو جاوے گا۔ مسٹر راناڈے نے
بہی نیشنل کانگریس کے پریسیڈنٹ کی طرح اپنی
سپیچ کو لکہکر چہپوا رکہا تہا۔ لیکن لیکچر کیوقت
تحریری سپیچ اُن کے روبرو نہ تہی۔ اسلئے
نہ صرف ایسجگہہ غلطی ہوئی۔ بلکہ کچہہ باتیں تحریری
سپیچ کی وہ چہوڑ گئے۔ اور ایک دو نئی باتیں
شامل کر دیں۔ لیکن اخباروں میں وہی چہپی
ہوئی سپیچ گئی تہی۔ مسٹر راناڈے نے اس سال
اپنی ابتدائی سپیچ میں مسلمانوں کی خاص
تعریف کی۔ مسلمانی بادشاہت کے زمانہ سے پیشتر
کے ہندوؤں کو نیم وحشی ظاہر کرکے ہر طرح کو فن
ہُنر وغیرہ حتیٰ کہ ادب تو اعد تک مسلمانوں
سے سیکہنا ظاہر کیا۔ مسٹر راناڈے کی اس تقریر
پر بہت کچہہ نکتہ چینی ہو چکی ہے۔ لیکن یہہ
کسی کو معلوم نہیں ہے۔ کہ مسٹر موصوف نے
مسلمانوں کی ایسی بیجا خوشامد کیوں کی۔ واضح
ہو کہ کانفرنس کا نام پہلے دی انڈین سوشیل
کانفرنس تہا۔ لیکن گذشتہ دسمبر سے اسکا

از سری لونام کرن سنکار

کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام رکھا گیا ہے۔

دی انڈین نیشنل سوشیل کانفرنس

گویا گذشتہ سال سے مسلمانوں کو بہی اس مجلسی
اصلاح کے سالانہ اجلاس میں شریک کیا گیا۔ لیکن نتیجہ
کچہہ بہی نہ ہوا۔ بلکہ مسلمانوں کی سوشیل کنفرنس کے
اندر شمولیت بہی ولیسی ہی (بلکہ اُس سے بہی زیادہ
تر) عجیب ہے۔ جیسی کہ انڈین نیشنل کانگریس
میں۔ چنانچہ انڈین نیشنل سوشیل کنفرنس کے ساری
اجلاس میں صرف ایک ہی مسلمان صاحب شریک ہوئے
جو بریلی کے حاجی تہے۔ آپ تین مرتبہ اٹہے اور ہر
مرتبہ اپنے مطلب کی بات بول کر بیٹہہ گئے۔ اوّل
مرتبہ ہندو۔ مسلمانوں کے اتفاق کے مضمون کی
تائید مزید کے لئے آپ کو وقت دیا گیا۔ آپ نے فرمایا
کہ آج کل جس اتفاق پر آپ لوگ ایک دوسرے کو
مبارکبادیاں دے رہے ہیں۔ یہہ بناوٹی اتفاق ہے
اگر سچا اتفاق کرنا ہے تو ہندوؤں کو چاہئے کہ اُردو
کے ہٹانے اور اُس کی جگہہ ہندی کے رواج دینے
کی کوشش نہ کریں۔ اسپر ایک اور ہندو ممبر نے
بولنے کی اجازت مانگی۔ جب تحریک مسٹر راناڈے
پریسیڈنٹ کانفرنس نے اس شرط پر اجازت دی
کہ حاجی صاحب کی تقریر کا کچہہ بہی جواب نہ دیا جاوے۔
وہ بیچارا چُپ چاپ بغیر بولے بیٹہہ گیا۔ دوسری
مرتبہ صغیر سنی کے وواہ پر اعتراض کرنے اور وواہ
کی عمر بڑہانیوالے ریزولیوشن پر بولنے کے لئے آپنے
اجازت مانگی۔ اور گویا ہوئے کہ صاحب اگر پوران
والے چہوٹی عمر کی شادی کرتے ہیں اور اپنے شاستروں
کے حوالجات پیش کرتے ہیں تو کیا وجہہ ہے۔ کہ
اُنہیں سچ نہ مانا جاوے۔ اس کے بعد حاجی صاحب
نے فرمایا۔ کہ آپ لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ عمر کی خاص
حد مقرر کرتے ہو۔ ہمارے قرآن شریف میں ٹہیک
ہدایت ہے۔ کہ جب لڑکا لڑکی بالغ ہو جاویں۔ تو
نکاح کر دو۔ تیسری مرتبہ حاجی صاحب نے پہر بولنے کی

اجازت مانگی - لیکن چونکہ مضمون یہہ تہا کہ جو اشخاص اپنے دہرم سے پتت ہونے کے بعد پہر واپس آنا چاہیں تو ہندو برادریاں اُن کی واپسی میں رکاوٹ نہ ڈالا کریں" اسلئے پریسیڈنٹ جلسے حاجی صاحب سے عرض کی کہ اِس سے آپ کا کچہہ تعلق نہیں ہے - پس معاف فرمائیے - یہہ عذر لازماً اسلئے ہوا - کہ پریسیڈنٹ صاحب حاجی صاحب کی جولانئی طبع کو دیکہہ چکے تہے - اور ہر ایک لفظ سے جو حاجی صاحب کے مُنہہ سے نکلتا تہا گہبرا اُٹہتے تہے - لیکن حاجی صاحب فوراً روٹہنے لگے - آپ نے فرمایا - " میں تو اسے نیشنل کنفرنس سمجہہ آیا تہا - خیر اگر آپ اجازت نہیں دینا چاہتے تو نہ دیں - لیکن یہہ نیشنل کنفرنس نہیں ؟" پہر کیا تہا بڑے بڑے لیڈر سب کے سب یکدم سے چلا اُٹہے - " نہیں حاجی صاحب آئیے - فرمائیے - دل کہول کر بولئے - بہلا آپ کو کوئی روک سکتا ہے ؟" حاجی صاحب خندہ وش وان سٹیج پر تشریف لاتے - اور ہندوؤں کو ایک نیک صلاح دیکر بیٹہہ گئے - آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہندو دہرم کو چہوڑتا ہے اُس کی نسبت سمجہہ لینا چاہیئے کہ وہ اُس دہرم کے لایق ہی نہیں ہے - اُس کو واپس لینا عبث ہے - جو گیا اُس کم بخت کو جانے دو - اِس نیک صلاح دینے کے بعد پہر حاجی صاحب نے میرے سامنے تو اجازت مانگی نہ تہی - بعد کی معلوم نہیں - کیونکہ جس وقت میں سوشیل کنفرنس کے اجلاس سے چلا آیا تہا - اُس وقت کچہہ مضامین پیش ہونے ہنوز باقی تہے - اِس جملہ معترضہ کے لئے ہم معافی مانگ کر پہر اصلی مضمون کی طرف چلتے ہیں ؛

میں لکہنؤ میں محض گُروکُل کے اغراض کو آریہ ورت کے سوچنے والے حصّہ تک پہونچانے اور اُس کی طرف اُن کی توجہہ کو کہینچنے کی غرض سے گیا تہا - اِس لئے وہاں پہونچتے ہی میں اِس کوشش میں لگا کہ کسی طرح ایک پبلک لیکچر کے ذریعہ سے گُروکُل کی ضرورت کو دلیش دیشانتروں سے آئے ہوئے بہائیوں کے کانوں تک پہونچاؤں - مجہے خیال تہا کہ لوکل آریہ سماج نے ویدک دہرم کے اُپدیش کیلئے کوئی خاص پربندہ کیا ہوگا - یا آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر دلیش و اودہ کی طرف سے ہی شاید کچہہ انتظام ہوا ہوگا - لیکن دریافت پر معلوم ہوا کہ آریہ بہائیوں نے پرچار کے لئے کچہہ بہی انتظام نہیں کیا ہے - صرف شہر سماج کے غریب ممبروں نے احاطہ کانگریس کے بڑے دروازہ کے مقابل ایک چہوٹی کہڑی کی ہوئی تہی - جس میں کہ آریہ سماج کے لٹریچر کے فروخت کا انتظام کیا گیا - میں نے رفاہ عام ہال کا کرایہ دینے پر بہی آمادگی ظاہر کی - لیکن معلوم ہوا کہ جلسہ کے لئے سامان فرش و نشست ملنا مشکل ہے - کیونکہ جملہ سامان کانگریس کی طرف سے کرایہ پر لیلیا ہے - اِس حیرانی کی حالت میں نیشنل کانگریس کی کمیٹی استقبالیہ کے سکرٹری صاحبان بابو گنگا پرساد ورما - اور پنڈت کشن نراین در صاحب بیرسٹرایٹ لاء سے استدعا کی گئی - یہہ صاحبان آریہ سماج کے کمال شکریہ کے مستحق ہیں - کہ انہوں نے

کانگریس پنڈال میں گُروکُل پر لیکچر

دینے کی اجازت دی - ۲۹ر دسمبر کی شام کے ۶ بجے سے لیکچر شروع ہوتا تہا - اور اُسی وقت کے لئے اشتہارات بہی چہپنے گئے تہے - اور اگر واقعی لیکچر ۶ بجے شام کے شروع ہوتا - تو بہت کم حاضری ہوتی - کیونکہ جو لوگ نیشنل کانگریس کے اجلاس میں دو پہرے شریک تہے اُن سے امید نہیں ہوسکتی تہی کہ فوراً ڈیرہ پر پہونچکر میرے خشک لیکچر کے لئے واپس آدیں - لیکن سامان عجیب بن گئے - ۳ بجے میرے پاس بابو گنگا پرساد جی آتے - اور فرمایا کہ کانگریس کی کارروائی بہت جلد ختم ہونے والی ہے - اِسلئے کیوں نہ آپ ۴ بجے ہی لیکچر شروع کر دیں - اتفاق سے نوٹس اُس وقت چہپ کر نہیں آئے تہے - اور اسلئے ابتک نہ تو نوٹس ہی ہوا تہا - اور نہ ہی کسی کو وقت مقررہ سے آگاہی تہی - گو اُس وقت میری طبیعت خراب تہی - تاہم میں نے مصلحت وقت دیکہہ کر لیکچر شروع کرنا قبول کر لیا - کانگریس کا اجلاس ½ ۴ بجے ختم ہوئی - اور پریسیڈنٹ کانگریس نے میرے لیکچر کا نوٹس سُنا کر کہدیا کہ یو - پی وغیرہ کے سب بہائی اُسی جگہہ ۶ بجے جمع ہوجاویں - امید نہ تہی کہ حاضری اچہی ہوگی - لیکن جب لیکچر شروع ہوا

تو حاضری بارہ سو سے زیادہ تہی

جنہیں مدراس - بمبئی - ممالک متوسط - راجپوتانہ - ممالک مغربی و اودہ - بہار وغیرہ ہر ایک بہاگ کے معزز لوگ شامل تہے - جناب پنڈت شام نراین صاحب رئیس لکہنؤ نے اِس جلسہ کا میر مجلس بننا منظور فرمایا - یہہ صاحب کشمیری پنڈتوں میں اوّل درجہ کے ریفارمر ہیں - پنڈت بشن نراین در کو ولایت بہیجنے اور اُس وجہہ سے جو طوفان مخالفت برپا ہوا تہا اُس کی سختیاں جہیلنے والے ہی بزرگ ہیں - اِنہوں نے چند ایک الفاظ میں مضمون کی طرف توجہہ دلائی - اور میں نے اُن مقاصد کو بیان کر کے جن کو مدِنظر رکہکر کہ گُروکُل کا جاری کیا جانا آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے تجویز کیا ہے - میں سامعین کے حاضرین کا کس مُنہہ سے شکریہ ادا کروں - اُنہوں نے میری بہت ہی حوصلہ افزائی کی - لیکچر کے خاتمہ پر بابو بلدیو پرساد جی وکیل بریلی نے میری تائید میں برہمچریہ کی عظمت کو بڑی خوبی سے بیان کیا - اُسوقت حاضرین میں سے کئی معزز بہائیوں نے مجہہ سے استدعا کی کہ چندہ کے لئے اپیل ہوجانی چاہیئے - لوگ بڑے جوش میں بہرے ہوئے تہے - لیکن چونکہ میں سُن چکا تہا کہ آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر دلیش و اودہ نے بہی بیس ہزار کا سرمایہ جمع کر کے گُروکُل کہولنے کا ارادہ کر لیا ہے - اِسلئے میں نے اِسجگہہ روپیہ کے لئے اپیل کرنا مناسب نہ سمجہا - بابو بلدیو پرساد

پریسیڈنٹ جلسہ نے جنکی عمر ۷۰ سال
سی کے بعد بڑی پر جوش تقریر میں برہمچریہ
سے زیادہ ہے
[...]شرم کے اس طرح بہتر تم کر نیکی تائید کی۔
انہوں نے اپنے تجربہ سے اس کی ضرورت کو حاضرین
کے ذہن نشین کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ صغیر سنی
کی شادی کے ہمیشہ خلاف رہے ہیں۔ کئی معززین
نے اُن کے کہنے پر اپنے لڑکوں کو بڑی عمر تک
کنوارا رکھا۔ لیکن جب کبھی کسی ایسے لڑکے کا چال
چلن بگڑ جاتا تھا تو اُس وقت اُن کے پاس
کوئی جواب نہ ہوتا تھا۔ پنڈت شام نرائن صاحب
نے فرمایا۔ در صاحبان! اگر اُسوقت اس قسم کا
گرو کل موجود ہوتا۔ تو میرا کام یکطرفہ نہ رہتا۔
اور میں ہزاروں کو صغر سنی کے ویواہ سے بچانے
میں کامیاب ہوتا۔ خاتمہ پر مسٹر روشن لال
بیرسٹر لاہور آریہ سماج کے معزز پردہان نے
پریسیڈنٹ جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رشی
دیانند کے جیون کو پُر جوش الفاظ میں بیان کرکے
اُس کے جیون سے برہمچریہ کی حفاظت کے لیے
اُپدیش لینے کی پریرنا کی۔ سماپتی پر گرو کل کے
قواعد اور سکیم کی تقسیم شروع ہوئی۔ پندرہ سو
کاپیاں ہاتھوں ہاتھ بٹ گئیں۔ اس سکیم کی اسقدر
مانگ ہوئی۔ کہ ۲۸ دسمبر کی شام کو جب میں ریلوی
سٹیشن پر پہونچا تو بیسیوں معززین مجھہ سے سکیم
لینے کے لیے اُسجگہہ موجود تھے۔ کیونکہ میری روانگی
کے وقت سے سب صاحبان کو آگاہی تھی۔ اس رات
شور مچ گیا۔ اور جب ۳۰ دسمبر کی صبح کو میں
سوشیل کنفرنس کی سبجکٹ کمیٹی میں شامل ہونے
کے لیے گیا۔ تو بہت سے معزز کانگرس لیڈرز
نے گرو کل کی نسبت بہت سے پرشن کرکے اپنی تسلی
کی۔ میں اِسجگہہ مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اُن بڑے
آدمیوں کے نام درج کروں۔ جنہوں نے کہ اس سکیم
کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کرکے مجھے مدد دینے کا
وعدہ فرمایا تھا۔ ہاں اتنا ضرور لکھوں گا کہ اُن سے

میں یہ خط وکتابت اب جاری کی ہے۔ اور اُمید
ہے کہ اس خط وکتابت سے نتیجہ نیک برآمد
ہوگا ✢ (باقی آیندہ ہفتہ)

مرسلہ خاص نامہ نگار

راہوں میں پورانک پنڈتوں کا شاستر ارتھہ سے گریز

واضح ہو کہ راہوں میں پورانک دہرم سبہا کا دوسرا سالانہ
جلسہ از ابتدائے ۵ لغایتہ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مقرر تھا اسموقعہ
پر پورانک سبہا کے مفصلہ ذیل پنڈت تشریف لائے تھے
پنڈت جوالا پرشاد مراد آبادی۔ پنڈت بہانودت جی لاہوری
اور روپڑ کے ایک مہان برہمن وغیرہ وغیرہ۔
آریہ سماج کی طرف سے پنڈت پورنانند جی آریہ
اوپدیشک اون کے مقابلہ کے لئے بلائے گئے
نواں شہر آریہ سماج کے کل ممبران پنڈت جی
کے ہمراہ راہوں گئے۔ اور جاتے ہی بازاروں میں
دہوم دہام سے نگر کیرتن کیا گیا۔ اور جا بجا
اوپدیش بھی ہوئے۔ لالہ نتھو مل جی رئیس
راہوں کے مکان کے سامنے جہاں پہلے سے
ہی ویاکھیان دینے کے لئے شامیانہ لگایا گیا
تھا۔ پہنچ کر پنڈت پورنانند جی کا دہرم وشیہ
پر اتی اتم ویاکھیان ایک خاصی تعداد کی
حاضری میں ہوا۔ پہر ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ایک
چٹھی بنام شریمان لالہ گینڈا مل جی رئیس راہوں
پردہان ہندو دہرم سبہا بدیں مضمون بھیجی گئی
کہ وہ آریہ سماج اور ہندو سبہا کے پنڈتوں
کے مابین پاشان آدی مورتی پوجا۔ مرتک
شرادھ۔ نیوگ۔ اور تیرتھ اشنان سے

متعلق آدی وشئوں پر شاستر ارتھہ کرا دیں
چنانچہ چہہ گھنٹہ کے بعد پنڈت جوالا پرشاد
کی قلم کا لکھا ہوا جواب آیا کہ پہلے آریہ سماج
یہ سویکار کرے کہ سوامی دیانند آپت پرش
نہیں تہا۔ اور اس کے بنائے ہوئے گرنتھہ
غلطیوں سے بہرے پڑے ہیں۔ اور ان باتوں
کی تصدیق پہر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب
لاہور سے دستخط کرا کے ہمارے پاس بہیجدیوے
تو کل صبح آٹھہ بجے شاستر ارتھہ کرنے کے
لئے ہم تیار ہیں۔ اب جائے غور ہے۔ کہ پرتی
ندہی سبہا کا دفتر لاہور میں ہے۔ کیا ممکن ہوسکتا
ہے کہ ایک آدمی راہوں سے راتوں رات چلکر
لاہور سے پرتی ندہی سبہا کے ممبروں سے
(جہاں کہ بہت کم تعداد پرتی ندہی سبہا کے
ممبروں کی رہتی ہے) دستخط کرا سکے۔ اور نیز
یہ شرط بڑی عجیب ہے کہ پہلے آریہ سماج
یہ منظور کرے۔ کہ سوامی دیانند آپت پرش
نہیں تہا۔ اس سے ایک معمولی سے معمولی
آدمی بھی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ ہندو دہرم
کے سبہا کے بٹورنے والے پنڈت آریہ سماج سے
شاستر ارتھہ کرنے میں کس طرح حیلہ بازی
کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہندو سناتن دہرم سبہا
کے پردہان کی سیوا میں اوسی شام کو ایک
اور پتر لکھا گیا۔ جس کا جواب ۷ بجے صبح تک
کچھہ نہ آیا۔ اس لئے ایک اور پتر ادکت پردہان
مہاشئی کی سیوا میں لکھنا پڑا۔ پیشتر اس کے
کہ اوس پتر کے جواب کا ذکر کیا جاوے۔ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ ۶ ستمبر کو آریہ سماج کی طرف
سے جو پرچار ہوا اوس کا ورنن کیا جاوے قریباً
چار بجے شام کے جائے اوتارہ سے نگر کیرتن کا جلوس
روانہ ہوا جو نگر کے بڑے بڑے بازاروں اور کوچوں میں
سے ہوتا ہوا اوس استہان پر پہنچا جہاں کہ ویاکھیان
کیلئے شامیانہ لگایا گیا تہا۔ راستہ میں موقعہ بموقعہ

پنڈت ہرچرن داس جی نے اوپدیش دئیے - اور
عوام الناس پر پرگٹ کیا کہ ہندو سناتن دھرم سبھا کی
طرف سے اسقدر زر کثیر پنڈتوں کے بلانے میں صرف ہوا ہے
اسکی سپھلتا کے لئے اونکو چاہئے کہ سادھارن پرشنوں تک
کو ستیہ ارتھ نشچیہ کا موقعہ دیویں اور آریہ سماج کے پنڈتوں سے
منادی پنڈتوں کا شاستر ارتھ کرادیں قریباً ۷ بجے شام کے
مذکورہ بالا استھان پر پہنچکر پنڈت پورنانند جی کا سیکچر سکیہ
کی پراپتی پراتی اوتم ویاکھیان ہوا۔ جسکا اثر لوگوں پر عمدہ
پڑا اب ۷ ستمبر ۱۹۰ کی صبح کی لکھی ہوئی چٹھی کا جواب لالہ
گینداس کی طرف سے ہمارے پاس پہنچا چنانچہ بہت سے آریہ بھائی
ابھی دو کا نمبر اس معاملت کے لئے گئے ہمارے پہنچنے پر لالہ گینداس نے
ایک پنڈت کو جو کہ روپڑ کے مہاں برہمن ہیں ہمارے ساتھ شاستر ارتھ
نیم طے کرنیکے لئے بلایا بات چیت ہوتے پنڈت مذکور نے اصرار
کیا کہ شاستر ارتھ سوامی دیانند اور اونکے رچے ہوئے گرنتھوں پر ہوگا
کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ سوامی دیانند وِدوان نہیں تھا اور
اوسکی گرنتھ غلطیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ تو سناتن سبھا
کی جیت ہوگی۔ جواب میں عرض کیا گیا کہ اگر سناتن سبھا
سوامی دیانند کو آپت پرش نہیں مانتی۔ اور اوسکے رچے ہوئے
گرنتھوں کو پرمانک نہیں مانتی ہو تو ملنے لیکن جو اختلافات کہ
مابین آریہ سماج اور ہندو سبھا کے ہیں اونہیں پر شاستر ارتھ
ہونا چاہئے۔ سناتن سبھا کے اوکت پنڈت صاحب نے بر لالا کا
کیا اور دھرم دیا کر چلدئیے۔ آریہ سماج کے پرشنوں نے سناتن سبھا کے
پردہان سبھاسدوں کو پھر مجبور کیا کہ شاستر ارتھ ضرور ہونا چاہئے
اسپر اونہوں نے فرمایا کہ پنڈتوں سے مشورہ کرکے جواب دیویں گے
لیکن افسوس کہ سناتن سبھا کے جلسے کے خاتمے تک کوئی اطلاع
شاستر ارتھ کے متعلق آریہ سماج میں نہیں پہنچی۔ ۷ ستمبر ۱۹۰
کو تیسرے پہر نگر کیرتن کیا گیا اور راجا جی چھوٹے چھوٹے لیکچر بھی ہوئے
نگر کیرتن کی سماپتی پر شام کو قریباً چھ صد کی حاضری میں پنڈت
ہرچرن داس جی کا پورانکے بھرم کھنڈن پر برابر ۲ گھنٹے تک لیکچر ہوا
جسپر کہ سامعین نے بڑی بشاشت ظاہر کی اس دن سے پیشتر عام
لوگ آریہ سماج کے سخت دشمن تھے مگر آج لوگوں کے دلوں پر
ویدک دھرم کی صداقت کا سکہ بیٹھ گیا۔ ۸ ستمبر ۱۹۰ کی صبح
کو سناتن سبھا کے پنڈت شہر سے روانہ ہوئے اور انکے پیچھے پیچھے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشہ گوپی ناتھ سنگھ جی (نابھہ جیو -) آپ کے
خط سے پنڈت کرپا رام جی کے ساتھ بعض آریہ سماجیوں
کی مخالفت کا کوئی ٹھیک باعث معلوم نہیں ہوتا۔ آپنے
بھی یقیناً کچھہ نہیں لکھا۔ ہماری رائے میں اخباروں میں
ایسے وشیوں کو چھیڑنے کی بجائے مناسب معلوم ہوتا
ہے۔ کہ پچھم اوتر دیشیہ آریہ سماجوں کے سبھاسد اگر
آریہ پرتی ندھی سبھا میں کچھہ نقص دیکھتے ہیں تو بذریعہ
اپنے پرتی ندھیوں کے وہاں درستی کریں۔ اور
اگر پنڈت کرپا رام جی کو کوئی شکایت ہے۔ تو انہیں
صاف طور پر سبھا میں یا اوس کی بجائے توجگی پر
باقاعدہ آریہ سماجوں میں تحریک کرنی چاہئے۔ پس
آپ کی لمبی مراسلت بجنسہ درج نہیں ہوسکتی۔
کیونکہ اس مباحثے سے کوئی نیک نتیجہ برآمد ہونیکی
امید نہیں ہے ۔ (ایڈیٹر)

وِواہ اور نیوگ پر چند خیالات

متقدمین کے اندر جہاں حق بینی۔ آزادی طبع۔
نشانِ بزرگی۔ اور پہچان توقیر وعزت خیال کئے
جاتے تھے۔ وہاں آج کل زر پرستی۔ رواج پرستی اور
مردہ دلی مختلف صورتوں کے اندر جلوہ نما ہے۔
اس میں شک نہیں۔ کہ بعض محقق اور دور اندیش
ریفارمروں نے موجودہ زمانہ کی قابلِ رحم حالت
کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھا۔ اور طوفان بےتمیزی
کے خطرناک نظاروں کے عجیب وغریب فوٹو کھینچکر
پبلک کی خدمت میں نذر کئے۔ یہاں تک کہ اسی
پرادپکار میں جان ومال بھی صرف کردیا۔ مگر پھر
بھی کوئی عملی فائدہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ الٹے

دروغگوئی۔ اور فساد بھگڑے اور مکر وفریب اسقدر
رایج الوقت ہوگئے ہیں۔ کہ پنجابی مثل "چور اُچکا
چودھری۔ گنڈی رَن پردھان" ٹھیک زمانہ حال
کے اطوار کا نقشہ کھینچ جاتی ہے۔ بیوپاریوں کا مقولہ
ہے۔ کہ جھوٹھ کے بغیر بیوپار نہیں چل سکتا بلا زم
لوگوں کی جیب بھی دیانتداری کے سبب سے خالی
ہے۔ یہہ آواز نوکری پیشہ لوگوں کے اندر زور وشور
سے گونج رہی ہے۔ غرض اب تک اعمال کے اندر
ریفارمروں کی خدمات کے مقابلہ میں کچھہ بھی پورتا
پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ بلاحیل وحجت ہم اس بات
کے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ پرندرشا
ناشکرگذاری کا بٹہ لگتا ہے۔ بلکہ کئی پہلوؤں سے
شرارت اور خود پسندی نے ترقی کی ہے۔ وہ
سادگی اور حق پرستی۔ علمیت اور تپ کے نشانات
جو متقدمین کی ذات پاک میں پائے جاتے تھے وہ
آجکل شاعرانہ مبالغہ خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر خواہ
کچھہ ہی ہو۔ اسقدر ماننا انصاف سے خالی نہیں ہے
کہ وہ لوگ صداقت اور دیانتداری میں مشہور
مکر وفریب سے نفور تھے کیا وجہہ وہ لوگ ہر ایک طرح
سے حفظ منی میں کوشاں یہانتک کہ ایک یہی بات کو
تمام خصایل حمیدہ کا پیش خیمہ تصور کرتے تھے۔
انگریزی میں بھی مثل مشہور ہے۔ "ساؤنڈ ان
ہیلتھ ساؤنڈ ان مائنڈ" یعنی جسقدر رشتہ عوارض
جسمانی سے مُبرا ہوتا ہے۔ اوسیقدر خیالات کے
اندر پاکیزگی اور درستی پائی جاتی ہے۔ مگر لوگوں
نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔ اور استقلال
طبعی کو جو الکھنڈ برہمچریہ کا لازمی نتیجہ ہے۔
برہمچریہ کے ساتھہ ہی کھو دیا۔ پھر تمام خوبیاں
خیرباد کہکر رخصت ہوگئیں۔ کیونکہ مہرشی منو
فرماتے ہیں۔ کہ "استقلال۔ معافی۔ ضبط دل
چوری نہ کرنا۔ اندرونی اور بیرونی پاکیزگی۔
ضبط الحواس۔ عقل۔ علم۔ صداقت۔ خد...
...رقرار طبیعت وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا

دہرم کی صفت ہے؟ یہاں پر دہرتی یعنی استقلال
کا ذکر اول آیا ہے۔ باقی تمام کا جیسا کہ وہ ایک
دوسرے پر منحصر ہیں۔ بنا بیچ بعد میں اندراج ہے
اسلئے استقلال ہی دہرم کی عمارت کی بنیاد ہے۔
مگر وہ حفظ منی پر منحصر ہے۔ پس حفظ منی وہ بنیاد ہے
جسپر دہرم کی پوتر عمارت قائم ہو سکتی ہے۔ اسواسطے
جن وسائل اور تدابیر سے ویریہ (منی) کم خرچ ہو
اور سنتان اوتم پیدا ہو۔ اون کو مد نظر رکھنا ہمارا عین
فرض ہے۔ اب ویدک بواہ اور رسم نیوگ ایسے اصول
ہیں جن سے مذکورہ دونوں مقاصد بر حل ہو سکتے
ہیں۔ کیونکہ ویدک بواہ کنوارا کنواری کے درمیان
گن۔ کرم۔ سبہاؤ کے لحاظ سے ہونا چاہئے۔ اور
بیاہ کے بعد استری۔ پرش کا سماگم نہایت معقول
اور قدرتی طریقہ پر ایام حیض کے بعد چوتھے
سے سولہویں دن کے اندر جب کہ دونوں کو
جماع کی خواہش حقیقی ہو۔ ہونا چاہئے۔ باوجود
ان تمام باتوں کے اگر بدقسمتی سے بیوہ ہونے
کی حالت یا پتی کی نامردی وغیرہ عوارض ہو
جانے کی وجہ سے دوج استری کو اور دوج استری
کے بندہیا اور وفات کی حالت میں یا آتشک وغیرہ
دائمی عوارض کے ہو جانے کی وجہ سے دوج پرش
کو فالی سنتان کی اچھیا ہو۔ تو نہ رکنے والی خواہش
کے اندر بذریعہ نیوگ اولاد پیدا کر لینے کی اجازت ہے
اس کے لئے اور بھی بہت سی شرائط ہیں۔ جسکا
مفصل ذکر ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی دیانند
سرسوتی میں درج ہے۔ ہاں شودروں کیلئے
رنڈوا اور رنڈوی ہونیکی حالت میں رنڈوی
اور رنڈوے سے پھر بواہ ہونا یوگ ہے۔ مگر اب
اکثر لوگوں کو تعصب اور اودیا کی دہول نے یہانتک
اندہا کر دیا ہے کہ وہ پوتر اور خوب صورت ونارک
نظارے جو کہ متقدمین کے اندر دکھائی دیتے تھے
اپنی آنکھوں کے سامنے لا بھی نہیں سکتے۔ یہی وجہ
ہے کہ وہ لوگ ویدک احکام کی بزرگی اور عظمت کو

محسوس نہیں کر سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ جسطرح
آنکھ بغیر دوربین سورج اور دیگر سیاروں کی
ماہیت معلوم نہیں کر سکتی۔ ٹھیک اسی طرح سے
وہ لوگ جنکے قوائے روحانی وجسمانی بالکل بدرجہا
کمزور اور مشتعل ہو گئے ہیں۔ اور دل وجگر۔ دماغ بالکل
بیمار اور ردی ہو گئے ہیں۔ اون کے پوتر نیموں کو
سمجھنے میں قاصر ہیں۔ اور توہمات کو دل سے دور نہ
کر کے شادی کے پوتر اصول کو نہ سمجھتے ہوئے نیوگ اور
بواہ کی پاکیزہ رسومات پر نت نئی حجتیں اور اعتراضات
کھڑے کرنے میں مشغول ہیں۔ مگر یہانتک علم تواریخ سے
بے بہرہ ہیں کہ نہیں جانتے۔ کہ جسوقت نیوگ وغیرہ رسومات
پرچلت تھیں۔ ہر ایک طرح سے ترقی علم اور جاہ وحشمت
تھی۔ اور زناکاری کا نام تک نابود تھا۔ یہی وجہ ہے
کہ اوس وقت اس قسم کی پتی برتا استریاں دکھائی
دیتی تھیں۔ کہ اپنے پتی کے پیچھے جان ومال تک قربان
کر دینا اون کے نزدیک ایک معمولی سا کام تھا۔ استری
برت اسقدر ترقی پر تھا کہ ایک ایک استری کی خاطر
لاکھوں جانوں۔ بہائی بندوں کی تباہی بسر وچشم منظور
خاطر تھی۔ اس بات کے ثبوت کے واسطے رامچندر اور
سیتاجی کا نام لینا ہی کافی ہوگا۔ مگر وہ پرش جنہوں
نے ان شور بیروں کے اتہاس ابھی تک
نہیں سنے۔ اون کو جاننا چاہئے۔ کہ جسوقت رامچندر
شاہی تخت پر بیٹھے تھے اور ہر ایک طرح سے راحت
اور خوشی کے سامان موجود تھے۔ سیتاجی اون کے
جان ومال کا دم بھرتی تھیں مگر جب بن باس کے
موقعہ پر یک لخت رامچندر جی کی زندگی نے خطرناک
پلٹا کہایا تو وفادار سیتا اون کی ہمراہی میں جنگلوں
کے کانٹوں اور گہاس کے بستر کو محل شاہی کے
پہول اور پلنگ خیال کرتی رہی اور پھر جب لنکا
پتی راون سیتا کو دہوکہ سے زبردستی لنکا میں
لیگیا۔ تو رامچندر جی نے اپنے اور اپنے بہائی اور
تمام ہمراہیان کی جانیں ایک سیتا کے پیچھے قربان
کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ غرض جو جو

دکھ اور مصیبتیں رام اور سیتا نے اپنے اپنے ذاتی فرض
کو پورا کرنے میں برداشت کیں بیان سے باہر ہیں
مگر کیوں؟ کیا رام اور سیتاجی کو ایسا کرنے پر
کسی نے مجبور کیا تھا۔ ہر گز نہیں اون کے قدرتی
جذبات اس قسم کے تھے کہ یہ باتیں اون سے خود بخود
ظہور میں آئیں۔ یہاں پر بعض صاحبان جو کہ
آریہ بواہ فلاسفی سے واقف نہیں ہیں اعتراض
کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے استری پرش کا رامائن
کے اندر شاعرانہ بیان ہے۔ ورنہ اس قسم کی محبت
کا ہونا بالکل ناممکن ہے۔ مگر اون کو معلوم نہیں ہے
کہ سیتاجی نے آریہ سویمبر رچا تھا۔ اور ٹھیک
ویدک اصول کے مطابق جسکا ذکر پیچھے ہو چکا ہے
شادی کی تھی۔ اسواسطے اس سے نہ صرف دونوں
کے اندر فرمانبرداری ظہور میں آئی۔ بلکہ اُن کے
اکٹھا رہنے کا اتفاق بہت ہی تھوڑی دیر تک رہا
پھر بھی لو اور کش ولیسے شور بیر پیدا کر گئے۔ جن
کے مقابلہ کرنیکی کوئی بھی راجا اوس زمانہ میں تاب
نہیں لا سکتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ اگر ویدک طریقہ پر
شادیاں کی جائیں۔ تو کوئی بھی دوج استری پرش
لاولد نہیں رہ سکتے ہیں۔ اگر بالفرض کسی سبب سے
لاولد رہ ہی جاوے۔ تو بصورت اکھشت یونی عورت
(باکرہ عورت) اور اکھشت ویریہ مرد پنر بواہ ہونے
میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ اور نہ ہی ویدوں کے اندر
اسبات کے لئے کوئی ممانعت ہے۔ کیونکہ حقیقت
میں ایسی استری۔ پرش کا پتی۔ پتنی کا سمبندھ
قرار ہی نہیں پاتا۔ مگر جب پتی۔ پتنی کا تعلق دونوں
کے اندر پیدا ہو جاوے۔ تو قدرتاً پُنر بواہ درست
نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی وعدہ خلافی ہے۔ کیونکہ
اس سے خاندان کی استری پرت کی اور زوجہ کی پتی
برت کی حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ
کے وقت پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا
کہ اپنی حین حیات تک دوسرے کیساتھ بواہ نہ کرینگے
دوسرے محبت دو ہی جسم کی ہو سکتی ہے۔ ایک

اصلی - اور دوسری نقلی - اصلی محبت چاہے
کسی پہلو میں ہو - وہ دوا شہبانے کے ساتھ کبھی نہیں
ہوسکتی - کیونکہ جب ایک چیز کے ساتھ مکمل پیار ہوتا ہے
تو اوسی قسم کی دوسری چیز سے ضرور نفرت ہونی چاہیے
اگر دوسری چیز کی طرف طبیعت کا رخ پلٹ جاوے
تو سمجھنا چاہیے کہ وہ محبت اصلیت کے درجہ سے
بہت کچھ گری ہوئی ہے - تیسرے - ایک ہی گن
کرم - سبھاؤ کی استری - پرش کے دلوں کے اندر
جب محبت کی مشترک روحیں چمکتی ہے - تو دوسری
طرف میلان طبع ہونا ناممکن ہے - کیونکہ دو مرد
ایک ہی گن کرم - سبھاؤ کے نہیں ہوسکتے - جب
دوسرا استری - پرش سب حالتوں میں مطابقت
اور موافقت نہیں رکھ سکتے - تو پہلے سے جسکے
ساتھ ایسا سمبندھ ہوچکا - کس طرحسے اندرونی
ویوگ ہوسکتا ہے - پس جب پہلے سے دونوں کے آتما
کے اندر محبت کی ڈور مرنیکے بعد بھی ٹوٹ نہیں سکتی
تو ایسی پتی یا استری اگر رنڈوے یا رنڈوی بھی ہو
جاویں - تو کیا ممکن ہے - کہ کسی دوسرے کے ساتھ
عقد ثانی کرکے باہم محبت اور خدمت کے حقوق
کما حقہ بجا لاسکیں - ہرگز نہیں یا جیسا کہ رام
اور سیتا کے بیان سے عیاں ہے - یہی وجہ ہے کہ
عقد ثانی کی ممانعت ویدوں اور ست شاستروں
کے اندر پائی جاتی ہے - مثال کے طور پر اور بھی آپ
دیکھ سکتے ہیں کہ یہ دھارمک سمبندھ تو ایک طرف
رہا - شہوت پرست استریوں بمثل شیرین - سسی
اور لیلا کی لگن جب فرہاد - پنوں - اور مجنوں
سے لگ گئی - تو اپنی عین حیات میں کسی نے بھی
ایک دوسرے کو نہ چھوڑا - بلکہ ایک دوسرے کیلئے
وفادار رہے - یہانتک کہ بے مثل قربانیاں کرگئے
گو ہم ان تمام تعلقات کو عاشقانہ ہونے کی وجہ سے
اور ویدوکت نہ ہونے کے باعث جائز قرار نہیں
دیتے - مگر ان تمام واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا
بالکل درست ہوگا - کہ دوسری عورت سوائے

اولاد کے باقی گرہست کے فرائض پورا کرنے کے
واسطے قدرتاً حامی و مددگار نہیں ہوسکتی - بلکہ
اکثر دیکھا جاتا ہے - کہ اگرچہ موجودہ زمانہ کے اندر
آئیڈیل شادیاں بالکل معدوم ہیں - تاہم جب اون
کی عزیز اور طبیعت کی عورتیں وفات پاگئیں - تو
دوسری کنواری یا رنڈوی عورتوں کے ساتھ جب
اونہوں نے شادی کی تو اون کی تمام زندگی
وبال جان رہی - دل تو پہلی عورت کے گن گا
رہا ہے - اور نئی عورت کے ساتھ اون کا کیول
زبانی تعلق ہے - جس کا نتیجہ بموجب مصرع دل
را بدل رہ است - یہ ہوتا ہے - کہ عورت بھی کچھ
عرصہ کے بعد نقلی محبت کرنے لگ جاتی ہے - ہر دو
کی طبیعت میں بیقراری پیدا ہو جاتی ہے کشمکش
تک نوبت پہنچ جاتی ہے - جب یہ حالت
ہے - تو گرہست آشرم کے اعلے مقاصد کو پورا
کرنے کی امید کرنا سراسر وہم ہے - جب یہ حالت
ہے تو کیا وجہ - کہ نیوگ کی رسم کے بموجب اولاد
پیدا نہ کر لی جائے - ہاں شودر لوگ نیوگ کے
اعلے مقاصد کو نہیں سمجھ سکتے - اور نہ ہی اون
میں ایک دوسرے کے گن - کرم - سبھاؤ پرتالنے
کا مادہ ہوتا ہے - اسواسطے اون میں اگر دوسری
شادی کو رواج دیا جاوے - تو بالکل معقول ہے
اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہے - کہ شودر گن
کرم - سبھاؤ کے استری - پرش کو اپنے پتی اور
استری کے مرنے کے بعد دوسرے سدرش پتی
اور استری کا ملنا نہایت دشوار ہے - جیسا کہ آج
کل کے لوگوں کی حالت سے عیاں ہے - مگر
دوجوں کے اندر اس بات کا رواج دینا تمام
روئے زمین پر نفاق - کینہ - بغض - حسد
کا بیج بونا ہے - کیونکہ دوجوں کے اندر جیسا
کہ ہم بیان کر چکے - اس قسم کے قدرتی تعلقات
ہوتے ہیں - اون کو پورن گیان ہوتا ہے - اور
یہی وجہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو تادم

زیست بھلا نہیں سکتے - اور وفاداری دونوں
میں بدستور دکھائی دیتی ہے - مگر آجکل اس
پوتر خیال کو نظرانداز کرکے اکثر صاحبان اعتراض
کرتے ہیں - کہ نیوگ سے بدمعاشی پھیلنے کی
گنجائش ہے - مگر اون کی اس غلط فہمی کی بنیاد
لاعلمی کے سوائے اور کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید
اون کے خیال میں دوجون سے مراد آجکل
کے برہمنوں وغیرہ سے ہے - اگر ایسا ہے - تو اون
کا خیال بہت درجہ تک درست ہوسکتا ہے کیونکہ
یہ لوگ گرہست آشرم کے فرائض کو محسوس نہیں
کرسکتے - اور نہ ہی زناکاری وغیرہ کے نقصانات
کا سچا گیان اون کو ہے - تو کیوں کر ہوسکتا ہے
کہ وہ نیوگ کے منشا کو پورا کرنے کی غرض سے
نیوگ کریں - مگر اون کو معلوم رہے - کہ آجکل کے
برہمن وغیرہ دوج کہلانے کے مستحق نہیں ہیں
کیونکہ دوج اوسے کہتے ہیں - جو کہ ٹھیک طور پر
برہمچریہ آشرم میں دھرم کے مطابق آچاریہ
(اتالیق) کی ہدایت پر چلکر چاروں - تین - دو
یا ایک وید کو معہ سانگ اوپانگ کے پڑھ لے
تب وہ شخص جسکا برہمچریہ نہ ٹوٹا ہو - گرو کی
اجازت لے - گروکل سے باقاعدہ واپس آ اپنے
ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی
کرے (دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۴ اور
۵) اب آپ دیکھ سکتے ہیں - کہ جب صفات کے
لحاظ سے بدمعاش شخص دوج ہی نہیں کہلا
سکتا - تو نیوگ سے بدمعاشی کی گنجائش کے
معنی ہی کیا - ؟ دوسرا - گرہست آشرم
جسکا ویدوں کے اندر ذکر ہے - ایک پوتر کام
کو انجام دینے کی غرض سے ہے - اسواسطے
وہاں شہوت نفسانی کو بالکل حرام سمجھا گیا ہے
اور جو شخص اس مرض میں گرفتار ہے - وہ دوج
کہلانے کا مستحق نہیں ہے - پس ویدک بواہ
ایک ایسا حقیقی تعلق ہے - جس سے کہ منش

خوشیوں سے محروم رہ کر ابدی اور حقیقی
راحت کو حاصل کر سکتا ہے۔ مگر اکثر کوتہ اندیش
لوگوں کی حالت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
وہ لوگ چھوٹے سکھوں کی بہت ہی زیادہ پرواہ
کرتے ہیں۔ اسواسطے ایک چھوڑ چار چار شادیاں
روا رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی طلاق کی رسم کو جائز
قرار دیتے ہیں۔ اسوجہ سے جب چاہیں تب مرد
عورت۔ عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ
تعلق کر سکتے ہیں۔ اس طریقہ سے اگر ایک آدمی
کی سینکڑوں عورتوں اور ایک عورت کی سینکڑوں
خاوندوں تک نوبت پہونچ جاوے۔ تو کوئی عجب
بات نہیں ہے۔ چنانچہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض
آدمی سال بسال عورتوں کو تبدیل کرتے ہیں
لگے رہتے ہیں۔ اور عورتوں کو ہر سال نیا خاوند
مل جاتا ہے۔ یہ بات ہمنے اس غرض سے بیان
نہیں کی۔ کہ طلاق کے ماننے والوں کی کتب
کے اندر ہر سال نئے خاوند یا نئی عورت کو تبدیل
کرنا ثواب گنا جاتا ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ
مکاروں اور چوروں کو ہر وقت گنجائش ہے۔ مگر
اوسکا مناسب انتظام یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک
شخص کو زناہ کے جرم کی سخت اور واقعی سزا
دیجاوے۔ چنانچہ منو مہاراج لکھتے ہیں کہ جو
عورت اپنے حسب ونسب کے گھمنڈ سے شوہر
کو چھوڑ کر زنا کرے۔ اوسکو جیتے جی بہت مردوں
اور عورتوں کے سامہنے کتوں سے کٹوا کر مروا دے
اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت
خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پینگ
کو آگ میں تپا کر اور سرخ کر کے اوس گنہگار مرد
کو اوسپر بٹھلا کر بہت سے آدمیوں کے سامہنے
جلا دیوے (منوسمرتی ادھیائے ۸۔ شلوک ۳۷۱
و ۳۷۲) اب اگر شاہنشاہ وقت اس سزا کو روا
نہ رکھے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ایسے مجرم کو برادری
سے خارج کر دیا جاوے۔ یا کوئی اور مناسب
سزا سوچی جاوے۔ مگر ودوں کے اندر نیوگ
نہ ہونا۔ اور گن۔ کرم۔ سبہاؤ کے لحاظ سے باہم
رضامندی سے شادیوں کا نہ ہونا
بالکل قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ایک
غلطی کی طرف دھیان نہ دینے سے ہر ایک طرح
کی بدمعاشی دیکھنے میں آتی ہے۔ پتی کی پاس
سندر۔ شبھ گن۔ لکھشن والی استری موجود ہے
مگر وہ رنڈیوں کے ہاں ورا چار کر رہا ہے۔ اس
کی وجہ کیا ہے۔؟ وجہ یہ ہے کہ استری کی پتی
اور پتی کی استری کیساتھ نیہا لوگ دلی محبت نہیں
ہے۔ ہو بھی کیونکر۔ نام کے خاوند اور زوجہ
کو تو اتنا گیان ہی نہیں ہوتا۔ کہ بیاہ کرنے سے
ہماری زندگی میں کیا تبدیلی آگئی۔ ساس اور نند
کی زبانی معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں چھوکرے سے
گھونگھٹ نکالنا ہے۔ اور بس۔ بلکہ اکثر تو
یہاں تک ناوان ہوتی ہیں۔ کہ گھونگھٹ کے مطلب
کو بھی نہیں جانتیں۔ چنانچہ مجھے اپنے ایک رشتہ
دار کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جب وہ بیاہی آئی
تو دیکھا دیکھی گھونگھٹ نکال لیا۔ اور ساتھ ہی
اندر سے آنکھیں ہی بند کر لیں۔ اور جسوقت اوٹھ
کر چلنے لگی۔ تو آگے ایک کتا سے پاؤں ٹکرا گیا
اور چت گر گئی۔ جب یہ حالت ہے۔ تو بتلائیے
کہ وہ اوسوقت پتی کے مزاج کو پہچاننے اور اوسکے
کے مطلب کو سمجھنے کی کیا استعداد رکھ سکتی ہے
یہ حالت نہ صرف لڑکیوں تک ہی محدود ہے۔ بلکہ
شوہر بھی اسوقت ایسے شیرخوار ہوتے ہیں۔ کہ
اونکی نسبت شوہرپت کا گمان کرنا ہی عقل کو دماغ
لگانا ہے۔ ہاں دونوں تیلی کی طرح جدہر نچاؤ
خوب ناچ کرتے ہیں۔ اور سوائے اسکے کہ اون کو
والدین کے کھلونے کہا جائے اور کسی طرح نامزد
نہیں کئے جاسکتے۔ خیر وہ زمانہ تو کسی نہ کسی
طرح سے گذر جاتا ہے۔ مگر جب دونوں عالم
شباب (بلوغت) کو پہونچتے ہیں۔ اور دونوں
کی قدرتی طاقتیں اپنی رَو میں کام کرنے
لگتی ہیں۔ تو طبعی طور سے اپنے جنس کیطرف
مائل ہو جاتی ہیں۔ اب اگر خوش قسمتی سے دونوں
ہمجنس نکلے تو خیر۔ مگر ایسی امید کرنا سخت
غلطی ہے۔ کیونکہ جوا کی کھیل سے آخر نتیجہ
اچھا پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور ویدک شادی
کے سوانگ بنانے سے شادی کا مطلب پورا
نہیں ہو سکتا۔ پس خاوند اور زوجہ کا تعلق
ایسی حالتوں میں اکثر اجتماع ضدین کا معاملہ
ہو جاتا ہے۔ اسواسطے رنجیدگی اور شورش
دونوں میں پیدا ہو جانے سے دکھ
افلاس اور بدنامی گھروں کے اندر قیام کرتے
ہیں۔ غرض نقلی شادی کے یہ وہ خوفناک
نظارے ہیں۔ جو کہ ہر ایک بہن بیٹی والے
کو محسوس کرنے چاہئے۔ اور اصلی شادیوں کو
رواج دینا چاہئے۔ پھر اون کو معلوم ہو جاویگا
کہ نیوگ اور پنر بواہ کے بغیر قومی سدھار نہیں
ہو سکتا۔ اب ہم بتلائینگے کہ پنر بواہ اور نیوگ
میں کیا فرق ہے۔ اور ودوں کے اندر نیوگ
کو رواج دینے سے کیونکر مجلسی بہبودی متصور
ہے۔ فرق یہ ہے (۱) کہ بواہ کرنے میں لڑکی
اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر خاوند کے گھر جاتی ہے
اور اوس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا
مگر بیوہ عورت اوسی بیاہے خاوند کے گھر
میں رہتی ہے۔ گو نیوگ ہو جاوے (۲) اوس
بیاہی عورت کے لڑکے اوسی بیاہے خاوند
کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیوگتا عورت کے لڑکے
ویریہ داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ اور نہ
اوسکا گوتر ہوتا ہے۔ اور نہ اوسکا اختیار اون
لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وے متوفی خاوند
کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اوسی کا گوتر رہتا ہے
اور اوسی کی جائیداد کے وارث ہو کر گھر میں رہتے
ہیں۔ (۳) بیاہی عورت اور مرد کو باہم خدمت

عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا
جیسے بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت
تک رہتا ہے۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا
تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے (۵) بیاہی
عورت مرد کے گھر کے کاموں کے سرانجام دینے
میں کوشش کرتی ہے۔ اور نیوگ شدہ عورت
مرد اپنے اپنے گھر کا کام کیا کرتے ہیں۔ باوجود
اسکے نیوگ شدہ عورت مرد دو چار سے زیادہ
اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کنوارا
کنواری کے درمیان نیوگ جائز ہے اس سے
ہر ایک صاحب عقل یہ نتیجہ نکال سکتا ہے
کہ ونیر بواہ میں نیوگ کا عمل بدستور ہوتا رہتا ہے
مگر نیوگ کے اندر ونیر بواہ کا عمل نہیں
ہو سکتا۔ کیونکہ جیسے ونیر بواہ میں استری
مرد۔ گیارہویں مرد۔ عورت تک بیاہ کرکے اولاد
پیدا کر سکتے ہیں۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی۔ فرق
صرف یہ ہے۔ کہ شادی کرنیکی حالت میں وہ
دن رات تا دم زیست اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اور ہم انہار
جماع کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے مگر
نیوگ شدگان رتودان کے وقت ہی ایک بار
سے زیادہ مہینہ میں گربھادان کا کام نہیں
کر سکتے۔ اور حمل کے قیام کے ایک برس بعد
تک جدا رہیں گے۔ پس نیوگ شدگان کو
زیادہ تر اندریوں دمن اور سن کو قابو کرنے
کی ضرورت ہے۔ مگر وہ بغیر عالم باعمل کے
نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دوجوں کو
ہی نیوگ کرنے کی اجازت ہے۔ مگر بعض آدمی
سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ بھی بیاہے ہوئے
کی طرح بہت دفعہ جماع کریں۔ تو کون دیکھتا
ہے۔ اگرچہ شرائط نیوگ کو پڑھنے سے اسکا
کافی جواب مل سکتا ہے۔ مگر سہولت بیان کے
لئے ہم پھر یاد دلاتے ہیں۔ کہ جب وہ دونوں

ایک بار سے زیادہ اکٹھے نہیں رہ سکتے
تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں مہینہ
میں ایک بار سے زیادہ گربھادھان کریں۔
اور لوگوں کو اون کی حقیقت حال معلوم ہو
پس اگر وہ ذرا بھی خلاف ورزی کریں گے
تو پتت سمجھے جائیں گے۔ اور راجہ کے
ڈنڈ کے مطابق یا پراورتی کے قواعد کے موافق
سزاوار ہوں گے۔ غرض یہ انتظام ہے جس
سے کہ سب کی اصلاح ممکن ہے (باقی آیندہ)

راقم
گوبند رام

آریہ سماجک خبریں

چکروتہ ۱۹۔ اگست سماج مندر میں
ہون ہوکر مہاشہ رام چندرجی نے سری کرشن جی
کے جیون چرتر پر لیکچر دیا۔ ۲۵۔ اگست کو منشی
بابو لعل جی منتری کی تحصیل موانہ میرٹھ کو تبدیلی
ہونے پر الوداعی جلسہ ہوا۔ اون کی سماجک
کارگذاری کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور انتخاب عہدہ
داران تفصیل ذیل ہوا۔ مہاشہ رام چند منتری
بابو رام پرساد اوپ پردھان۔ بابو گنپت چندر
کوشادھیکش۔ سہارنپور آریہ مندر کے لئے
چندہ کرکے ...روانہ کیا گیا۔ ۹ ستمبر کو بابو کیشب
چندرجی کے مکان پر ۱۵ روزہ ہون ہوا۔ اور
مہاشہ رام چندجی نے مرتک شرادھ کھنڈن پر
لیکچر دیا۔

رام نگر آریہ سکول کا منشی جیون کشن جی وکیل
گوجرانوالہ نے بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ ملاحظہ کیا
اور طلباء کو شیرینی تقسیم کرائی

ولاور ۱۳ ستمبر کو بابو سوستی پرساد برادر
بابو بھگوتی پرساد جی کی لڑکی کا نام کرنی سنسکار

وید وکت ہوا پنڈت نند لعل جی ودیا ہیہ سکول
رام نگر معہ بھجن منڈلی کے شامل ہوئے خاتمہ پر
صاحب نے شیرینی تقسیم کی اور مبلغ چھ روپیہ
مختلف سماجک فنڈ میں دان دیا۔

دینا نگر تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں
لالہ تولا رام سبھاسد آریہ سماج شہر ملتان کی اُدیوگ
سے قائم کیا گیا ہے آریہ سماج قائم ہے جسکے ہفتہ وار
جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ۳۴ ممبران درج رجسٹر
ہو چکے ہیں۔ اودھیکاریوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ لالہ تولا
رام ورما پردھان۔ لالہ چنت رائے ورما اوپ پردھان
لالہ جوالا داس ورما منتری۔ لالہ جواہر سنگھ رام ورما کوشا
دھیکش۔ پنڈت جیون رام پستکادھیکش

منشی آریہ سماج گجرات تحریر فرماتے ہیں کہ بابو رلا
رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب صحتیاب ہو کر
۵ ستمبر کو گجرات سے گوجرانوالہ کو تشریف لیگئے بابو صاحب
نے اپنی صحتیابی پر گیارہ روپے گجرات سماج کو دان دیا۔

افسوس کہ پنڈت راجیشور پرشاد جی پردھان آریہ
سماج پٹنا کا دیہانت ہو گیا انتیشٹی سنسکار ویدک
ریتی سے ہوا کل کارروائی مرگھٹ میں سماپت ہوئی پردھان
صاحب نے حسب ذیل دان دیا:۔ سماج مندر فنڈ پٹیالہ
ایک دوشالہ قیمتی پچیس روپیہ اور نقد ...۔ ویدک پرچار فنڈ ...
گورکل۔ پنڈت سنسکار کرتا ...

پنڈت رام رتن جی اپدیشک کے اُپدیشوں سے
شورکوٹ ضلع جھنگ میں نیا آریہ سماج ستھاپت
ہوا جسکے اودھیکاری حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں
لالہ کالا رام ہیڈ ماسٹر پردھان۔ لالہ گنیش داس
منتری۔ لالہ اروڑا رام بزاز کوشادھیکش۔

کشمیر میں سوامی سچدانند جی کئی ہفتوں
سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں اُن کے
کئی دیا کھیان ہو چکے۔ ہر روز سوامی جی
ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ نومبر
کو ہونا قرار پایا ہے نگر کیرتن ۲۳ کی شام کو ہوگا

جھنگ مگھیانہ میں لالہ گہل چندجی کی پوتری کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ وقت پر سبھا کی طرف سے پنڈت نہ پہونچنے کے باعث پوراتک پنڈت نے سنسکار ودھی کی رو سے سنسکار کرایا بعدازاں پنڈت رام رتن جی پہونچ گئے ۱۰۰ روپیہ والد دولہا نے اور ۔۔ روپیہ والد دلہن نے ساماجک فنڈات میں دان دئے ؛

سکھر۔ ۲۹ اگست کو مہاشہ ڈپن داس جی نے پنڈت تولارام اور ماسٹر ہری سنگھ جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ادھکاریان دھرم سبھا نے بخدمت صاحب کلکٹر آریہ سماج کی طرف سے لیکچروں کا ہونا بند کرنے کی غرض سے درخواست کی جنہوں نے بڑی بیدارمغزی اور پوری تحقیقات سے آریوں کو بلاقصور ثابت کرکے لیکچروں کا بند کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ۲ ستمبر اور ۹ ستمبر کو مہاشہ تولارام جی نے شکارپور اور روہڑی میں پرچار کیا۔ سکھر سماج کا مندر بنا نہیں ہے۔ جس کی فہرست چندہ کھولی ہوئی ہے۔ جسکا آجتک کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ادھکاریان سماج سُستی سے کام کرتے ہیں ؛

ہردوئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو ہوگا ؛

سکھر سے لالہ گھیٹا رام نے اناتھ آلہ اجمیر کے لئے ۔۔ روپیہ دان دئے ہیں ؛

لالہ لعل چند سیٹھی نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ۔۔ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان کئے۔

۱۶ ستمبر کو آریہ سماج لاہور نے ایک رہتیہ سکھہ کو شدھ کیا۔

ماسٹر شادی لال نے بیال سے اپنے بیٹے کی بیماری سے صحت یابی کے موقعہ پر دو روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے ؛

لالہ منشا رام نہاپہ لاہور نے اپنے پوتر کے نام کرن سنسکار کے موقعہ پر دو روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے ؛

لالہ رلا رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اب صحت اچھی ہے۔ مگر کمزوری زیادہ ہے ؛

لاہور۔ لالہ گوری شنکر ایم۔ اے۔ سی نے اپنے بیٹے کے نام کرن سنسکار کے موقعہ پر مختلف ساماجک فنڈات میں ۱۵ روپیہ دان دئے ؛

آریہ سماج آگرہ کے لئے لالہ جھانگل سبہاسد نے ایک قطعہ زمین مالیتی ۱۵۰ روپیہ آریہ سماج آگرہ کو دان دیا ؛

آریہ سماج گورکھپور نے اجمیر اناتھ آلہ کے لئے مبلغ ۱۲ جمع کرکے ارسال کئے ؛

لاہور۔ بوجوالا سہائے سبہاسد آریہ سماج لاہور پانچ روپیہ ماہوار قسط بامداد گوروکل فنڈ برابر ادا کرتے جاتے ہیں ؛

آگرہ۔ پنڈت رام لعل شرما کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ پنڈت صاحب نے ۔۔ روپیہ اناتھ آلہ اور ۔۔ روپیہ ویدک آشرم کے لئے دان دئے۔ ماسٹر کرپا شنکر ایم۔ اے کے لیکچروں کا شہر میں بڑا بھاری اثر پڑ رہا ہے۔

آریہ ساماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج بنوں ...	یکم و دوم اکتوبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج ہردوئی ...	۳ و ۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج بیان پور	۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج ملتان ..	۲۷ و ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج میانمیر ..	۳ و ۴ نومبر ۱۹۰۰ء
آریہ سماج لاہور ...	۲۴ و ۲۵ نومبر ۱۹۰۰ء

لوکل

۱۶ ستمبر ۱۹۰۰ء کو اتوار کے دن ایک جلسہ آریہ سماج میں معمولی ہون آدی کے بعد ماسٹر نند لعل جی نے پراتھنا کرائی۔ اور لالہ سالگ رام ولیش نے سنتیار تہہ پرکاش سے کتھا کی۔ بیماری ہیضہ کا سابق کی نسبت زور کم ہے۔ شہر کے ہندو ماتر چندہ جمع کرکے اور ساماجک ممبروں کو بلاکر بڑی پڑتی سے ہون کراتے ہیں۔ پرماتما ان کے پورتھ کو جلد پھلدایک کرکے اس بلا کو شہر کے سر پر سے ٹالے ؛

کمیٹی کی طرف سے بھی اب کے انتظام اچھا ہے ملازمان دفتران کمیٹی روزمرہ گلی کوچوں اور بازاروں میں پھر کر صفائی کی کوشش کرا رہے ہیں۔ خوش نصیبی سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس وقت جالندھر میں ہی تشریف رکھتے ہیں جو خود مریضوں کے مکانوں پر جاکر اُن کا ملاحظہ کرتے۔ اور تن من دھن سے اُنکی امداد فرماتے ہیں۔ پرماتما ایسے نیک نیت حاکم کو ہمیشہ آنند رکھیں ؛

بڑا مشہور اور نامی پریس ست دھرم پرچارک جلندھر شہر۔

اس کارخانہ میں آریہ دھرم کے متعلق ہر قسم کی کتابیں مل سکتی ہیں۔ جو صاحب منگانا چاہیں وہ اسسٹنٹ منیجر مطبع مذکور سے درخواست کریں۔ علاوہ ازیں کام نقاشی نہایت عمدہ بیلبار قطعات و خطوط سنہری و روپہری رنگوں کے چھپ سکتے ہیں۔ اس قسم کے شائقین بھی اسسٹنٹ منیجر مطبع سے ہی درخواست کریں۔ المشتہر
بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

پڑھنے کے قابل کتاب ہے

عروج

قیمت علاوہ محصول ڈاک

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے اسے منظور فرما لیا ہے

درحقیقت یہہ ایک بے نظیر ناول ہے۔ علاوہ انتہا درجہ کے دلچسپ ہونے کے اعلیٰ درجہ کا اخلاق آموز ہے۔ دُنیا میں ترقی کرنے۔ عروج پانے۔ دیانت داری سے دولت مند بننے۔ اور عوام میں نیک نام اور شادکام ہونے کے عملی وسایل اس کتاب سے سیکھ سکتے ہیں۔ بالخصوص دیہاتی معلموں اور طالب علموں کے لئے از بس مفید ہے۔ اگر دیہاتی معلم اور طالب علم ایک مرتبہ اسے غور سے پڑھ لیں۔ تو خود بخود اُن کا حوصلہ بلند ہو سکتا ہے۔ اور وہ بہت جلد اولوالعزم اور مہذب بن سکتے ہیں۔ جو عمدہ باتیں اور کتابوں کے پڑھنے سے طالب علموں کو برسوں میں نہیں آسکتیں وہ اس کتاب سے چند دنوں کے اندر آسکتی ہیں۔ ہمارے بیان کی صداقت کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب مدراس اور بنگال و بہار نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ اعلیٰ افسران سررشتہ تعلیم نے

اسے بہت پسند کیا ہے۔ کم از کم امدادی اور غیر امدادی مدرسوں میں اسے فی الفور بلا تامل رایج کر سکتے ہیں۔ اُردو میں جو کتابیں اس وقت مروج ہیں۔ اُن میں زیادہ تر چند الفاظ کی ترکیب آتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اسوائے زباندانی۔ اور شایستہ محاورات کے روزمرہ کے برتاؤ میں بھلائی کی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔ نیز جن زنانہ مدرسوں میں اُردو زبان پڑھائی جاتی ہے اُن کے لیے اس سے بہتر اور کوئی کتاب مشکل سے ملے گی۔ عام عورتوں کو اس کے مطالعہ سے بہت فایدہ ہو سکتا ہے۔ ترجمہ کرانے۔ املا لکھوانے۔ اور روان پڑھوانے کے لئے بھی یہہ کتاب بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ اس موقع پر ایک رائے درج کیجاتی ہے۔

از لالہ شیولال صاحب بی۔ اے۔ انسپکٹر مدارس حلقہ ڈیرہ جات

(عروج)

مجھے یہہ کتاب انتہا درجہ کی دلچسپ معلوم ہوئی ہے۔ پنجم اپر پرایمری کی جماعتوں کے طلباء کے حق میں بہ نسبت اُن کی موجودہ ساتویں کتاب کے جس کے بعض حصے اُن کے لئے دقیق اور ناموزوں ہیں۔ یہہ (مراد عروج) سہل تر اور زیادہ مفید ہے۔ آپ کی کتاب "عروج" نیکی اور شرافت۔ بشاشت صبر و قناعت۔ رضا جوئی حق و دیانتداری فرمانبرداری شوق علم۔ خودمدی۔ دایمی محنت۔ استقلال۔ فہم و فراست۔ سلیقہ شعاری متحمل مزاجی۔ فروتنی۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری دور اندیشی۔ پاس ادب راستبازی و صاف گوئی

وفاداری و خیرخواہی اور نیک نیتی وغیرہ کو اعلیٰ درجہ کے اخلاقی سبق داستانوں و مکالمہ کی پیرایہ میں سکھاتی ہے۔ بدیں وجہہ اگر اسے مدرسوں کی جماعتوں میں بطور درسی کتاب کے پڑھایا جاوے تو زیادہ مفید ہو سکتی ہے ....

کُل درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر بستی رام۔ اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

نوٹس

۲۲/۱۲ — ۱۲

امیدواران امتحان اکسٹرا اسسٹنٹی و تحصیلداری و منصفی و وکالت وغیرہ کی اطلاع کے لیے نویدان ہے کہ شروع ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء میں اپنی تشریف آوری سے پیشتر منیجر ہند ہوٹل لاہور کو مطلع فرما دیں۔ کہ وہ کس تاریخ سے اور کتنے روز تک ہند ہوٹل لاہور میں ٹھہریں گے۔ یہہ سب صاحبان کو معلوم ہی ہے۔ کہ خصوصاً امتحان کی تیاری کرنے والوں کے لیے بلحاظ رہایش و خوراک کے لاہور میں ایسی جگہہ ملنی مشکل ہے

نوٹ امیدواران امتحان وکالت و دیگر طلباء جو دو تین ماہ یا کم و بیش عرصہ کے لیے ہند ہوٹل لاہور میں مستقل طور پر درجہ دویم میں ٹھہرنا چاہیں۔ وہ پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیویں

المشتہر منیجر ہند ہوٹل لاہور

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک اگروال گرگ ۲۵ سالہ کلرک سروس اور سیم آریہ پاپی پتی۔ اپنا ودیہ وکت بیاہ کسی خواندہ و تندرست کنیا سے چاہتے ہیں۔ خط و کتابت ہم سے کریں۔

المشتہر شادی رام سکرٹری آریہ سماج پانی پت

اشتہارات

گھر کا درزی

یہ کتاب درزی کے متعلق اچھے قسم کی پہلی کتاب ہے جو مسماۃ ٹھاکر دیوی دیانند کالج لاہور کی تصنیف کی ہے جس میں ہر قسم کے کپڑے کی کاٹ کے طریقے مفصل و بہت عمدہ طرح سے بذریعہ اشکال بیان کیا ہے - اور آخیر حصہ میں بتایا گیا ہے کہ گز سے پیمائش ہو کر ہر عورت کا کپڑا مختلف لباس کوٹ پاجامہ وغیرہ کو اندازہ سے کر سکے۔ قیمت صرف پانچ آنہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی انگریزی ترجمہ صرف ... درخواست آنے پر طیار ہوگا جس میں مضامین زیادہ واضح کئے جاویں گے ۔ المشتہر ملاوا رام ورذی سنعل ... بمقام ... موری دروازہ لاہور۔

گمشدہ کی تلاش و رقم انعام

میرا چھوٹا بھائی گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ عمر بیس سال کی۔ رنگ گورا۔ قد میانہ۔ جوان خوبصورت۔ نام ہری رام والد کا نام لالہ بھگوان داس سکنہ ڈنگہ۔ کوئی آریہ صاحب کسی جگہ ایسے کو دیکھیں تو مجھے اس کا پتہ دیں۔ اور اسکو واپس ڈنگہ ضلع گجرات کے سٹیشن پر روانہ کریں۔ اور کل اخراجات اُن کو معہ شکریہ دئے جاویں گے۔ یا بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا یا بذریعہ ست دھرم پرچارک اخراجات ادا کر دئے جاویں گے۔ اور علاوہ اخراجات ادا کرنے کے پانچ روپیہ نذر بھی دئے جاویں گے ۔

المشتہر

بھگت رام اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ۔

ضرور پڑھئے

کلکتہ کے ایورویدک شاستریوں سے سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن کا مشہور دھنونتری ایورویدک شفاخانہ و شفا خانہ ...

١٩/١٢ راولپنڈی ١٨/١٢

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے جہاں ایور وید کے مطابق ادویات طیار کی جاتی ہیں۔ یہی سبب ہے یہ اوشدھالہ کہلاتا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفا یاب ہو چکے ہیں۔ اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں۔ جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لا علاج خیال کر کے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ایشور جی کی کرپا سے اُنہوں نے اس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں۔ باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کی جاتی ہے جو فائدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔ (١) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کی جاتی ہے (٢) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ (٣) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کی جاتی ہے جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں۔

مہا چاکشش گھرت اس کے استعمال سے مغز کی کمزوری۔ اور دیگر طرح طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ منی کو صاف کر کے طاقتور کرتا ہے۔ طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت گھرت ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ (سے)

رتی بلاس - اس کے استعمال سے بیس قسم کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اُن مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کے لئے (سے)

شواس کٹھار اس کے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو۔ دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے کامل فائدہ اُٹھایا ہے۔ قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (سے)

وشم جور انتک - اس کے استعمال سے سب قسم کا پرانا بخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہونچ چکا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے کئی بیماروں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ قیمت دوائی عرصہ ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ (سے)

برہمی گھرت یہہ گھرت دماغ کی کمزوری کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اور بانجھ عورتوں کے لئے بہت ہی فائدہ بخش ہے طالبعلموں اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے اس گھرت کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال کیلئے کافی ہوگی (سے)

دوائی ملنے کا پتہ **کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن راولپنڈی**

سبزی ترکاری

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

اس بیش قیمت مصنفوں کی ضخیم کتاب میں ہر قسم کی دیسی اور ولایتی سبز ترکاریوں۔ اور ہر قسم کے دیسی اور ولایتی خوشبودار مصالحوں کا بیان اور استعمال انگریزی اور ہندوستانی نام۔ میدانوں اور پہاڑوں میں موسم کاشت۔ اور طریق کاشت نہایت عمدگی سے دئے گئے ہیں۔ عبارت ایسی سلیس کہ بچہ بھی اس کی ہر ایک بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے صدہا قسم کی نئی لذیذ اور مقوی ترکاریاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اکثر ان میں ایسی ہیں۔ جنہیں خاص ترکیب سے مدت تک بہت اچھی حالت میں رکھ سکتے ہیں۔ اور ان کی تجارت سے معقول منافع ہو سکتا ہے۔ علاوہ زمینداروں باغ باغیچے اور کوٹھی بنگلے والوں کے لئے وہ تمام اصحاب بھی جن کے احاطے یا گھر کے صحن کسیقدر وسیع ہیں۔ اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قیمت فی جلد مجلد۔ بلا محصول ڈاک ۱۔۸

المشتہر بستی رام اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

جو کہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا اب زیر اہتمام لالہ متھرا داس پوری پروپرائیٹر کیا بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا مکان۔ بڑا عالیشان ہوادار دیسی امیروں اور شریفوں کے قابل رہائش مستقل ہے۔

کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک یومیہ فی کس درجہ اول عظ۔ درجہ دوم ۱۲؍۔ درجہ سوم ۸؍ مفصل حالات کے لئے منیجر سے خط و کتابت کیجئے گا۔

المشتہر منیجر ہندو ہوٹل لاہور (پنجاب)

بواہ کی ضرورت

ایک نوجوان آریہ کھتری۔ ملازمت پیشہ ذات دوہرہ کے لئے ایک یوگیہ کنواری اتھوا بدھوا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات کیلئے راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

المشتہر گینڈا داس سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ

فخر پنجاب تحفہ لودھیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔ صداقت کے لئے نمونہ جات مفت بھیجے جاتے ہیں۔

المشتہر ماسٹر نبی بخش و احمد جان گبرون لنگی وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودھیانہ۔

بر کی ضرورت

ایک معزز دولتمند براہمن خاندان کی سولہ سالہ لڑکی کے لئے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سال یا کم و بیش ہو۔ کسی اعلیٰ اور شریف پنجابی خاندان کا ہو۔ اچھا چال چلن اور برسر روزگار ہو۔ زیادہ حالات کے لئے پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر سولال بی اے کلاس کوچہ اوپلاں امرتسر۔

یہی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ شریمان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ ...

پہلی ہزار کا پہلا چھاپا ضخامت ۵۰۳ صفحے طبع ہو کر تیار ہے

قیمت مجلد ... کتب فروشوں کو ... کمیشن دیا جاتا ہے ... جلد منگائیں

منیجر ست دھرم پرچارک کرنال میں لالہ ...

لاہور میں لالہ سیتا رام ...

المشتہر ...

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۳ اسوج سمت ۵۶ بکرمی مطابق ستمبر سنہ ۹۹ء جالندھر شہر | نمبر ۲۵

سنسار کی گتی

لنڈن میں ایک شرمناک نظارہ

جن مہاشوں نے یوروپ امریکہ کے ڈاکٹروں و جارشیوں کے لیکھوں کو سنجیدگی و متانت کے ساتھ پڑھا ہوگا وہ اس امر سے ناواقف نہیں ہوں گے کہ ان ملکوں کی اندرونی حالت کیسی خوفناک ہے۔ ہر طرح کی روحانی۔ جسمانی اور مجلسی برائیاں سوسائٹی کو گھن کے کیڑے کی طرح اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہی ہیں۔ اگرچہ بیشمار سوسائٹیاں ان برائیوں کے انسداد کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہیں مگر بقول کسے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ان کی دشا دن بدن ابتر ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ نمونہ کے لئے شرابنوشی کو لے لیجئے۔ اسوقت دنیا بھر کے ڈاکٹر اور وچارشیل لوگ یک زبان ہوکر پکار رہے ہیں کہ شراب خانہ خراب ہے بچو۔ سینکڑوں ٹیمپرنس سوسائٹیاں تحریروں اور تقریروں دوارا اس بُرائی کا سر کچلنے کا اُدیوگ کر رہی ہیں۔ مگر نتیجہ یہ کہ اس کا بل کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ولائت کے ایک اخبار ویسٹ منسٹر گزٹ نامی میں ایک میم صاحبہ لکھتی ہیں کہ گذشتہ سنیچر کو میں کنگ کراس نامی سٹیشن سے گریٹ پورٹ لینڈ تک پیدل گئی۔ راستہ میں قریب ایک ہزار آدمی ملے ہوں گے۔ اون میں سے بلاشبہ ۵۰۰ نشے کی حالت میں بدمست تھے۔ جن میں دو سو عورتیں ضرور ہوں گی۔ ریلوے کے قریب ایک کوچہ میں میں نے کئی عورتوں کو شراب کے نشہ میں بدمست پڑا ہوا دیکھا۔ مرد غل مچا رہے تھے۔ اور عورتیں چیخ رہی تھیں۔ ایسا نظارہ کسی مہذب یا غیر مہذب ملک میں نظر نہ آئیگا جو لوگ ہائیڈ پارک میں بد مستوں کی شکایت کرتے ہیں اون سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ ہائیڈ پارک میں شام کے بعد کسی شریف آدمی کو ایک قدم ہی نہیں رکھنا چاہئے مگر ایسٹرن روڈ تو ایک عام راستہ ہے اوس کی حالت سنیچر کی شب کو اہل لنڈن کے لئے غائت درجہ شرمناک ہوتی جاتی ہے" وہ نئی روشنی کے متوالے جو مغربی تہذیب و اخلاق کی پکار مچاتے ہوئے آسمان سر پر اوٹھا لیا کرتے ہیں اس طرف توجہ کو بغور پڑھیں:—

قومی زوال ایسے شروع ہوا کرتا ہے

سنسار کا اتہاس بڑے زور سے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ نیک افعال و نیک عادات سے قومیں اٹھا کرتی ہیں اور بُرے کرموں اور بُری عادات سے گرا کرتی ہیں۔ یہ ایک قدرتی نیم ہے۔ جو کسی حالت میں ٹل نہیں سکتا خواہ کوئی قوم کیسی ہی جلال والی کیوں نہ ہو بُرائیوں اور خلاف قانون قدرت طریقوں کی اختیار کرنے سے ضرور اوس کو نقصان پہنچتا ہے اور اگر وقت پر انسداد نہ کیا جاوے تو بعض حالتوں میں ایسا سخت دھکا لگتا ہے کہ پھر سنبھلنا مشکل ہو جاتا ہے اسلئے بُرائیوں کو نزدیک ہی نہیں آنے دینا چاہئے۔ جنوبی افریقہ کی موجودہ لڑائی اس کی زندہ مثال ہے۔ کیا انگریزی فوج کے لاکھوں سپاہیوں کے مقابلہ میں ہزاروں بوئیروں کا مردانہ وار کھڑے رہنا اور شور بیر تا کے وہ وہ جوہر دکھانا کہ دنیا عش عش کر اوٹھے اس امر کا بدیہی ثبوت نہیں ہے کہ انگریزی افواج کس درجہ تنزل کو پہنچ گئی ہیں۔ اس سے ہم باقی قوم کی حالت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جب بڑے بڑے آدمیوں کا یہ حال ہے تو کلرکوں اور بیوپاریوں وغیرہ کا تو خدا ہی حافظ ہے اس تنزل کے بھاری بواعث شرابنوشی۔ گوشت خوری اور اسی قسم کی دیگر بد عادات ہیں جنہوں نے کہ اس شور بیر قوم کو عیش پرستی کی طرف حد سے زیادہ مائل کر دیا ہے۔ اگر ان برائیوں کا جلد تر واقعی علاج نہ کیا گیا تو تعجب نہیں کہ اس دنیا کی موجودہ اقوام کی سرتاج قوم کو ایک بیماری دیکھ لگے۔ اسلئے اس کے لیڈروں کا اعلےٰ فرض ہے کہ وہ بڑی سیانوتانی کے ساتھ ان تمام برائیوں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اُدیوگ کریں جو کہ اس خطرہ کے پیدا ہونے کا مول کارن ہے۔

مایا کے کھیل

سنسار کی گتی بڑی ہی وچتر ہے۔ کہاں تو سینکڑوں ایسے آدمی کہ جن کو ساری عمر کبھی تولہ بھر سونے کا مالک ہونا بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔ کہاں سینکڑوں ایسے کہ جن کے پاس سینکڑوں تولہ سونا بیکار پڑا ہے۔ پیرس کی نمائش گاہ میں ایک ایسا بھاری بت بنا کر رکھا گیا ہے کہ جو بلحاظ اپنے قدو قامت کے دنیا میں نہائت ہی قیمتی ہے۔ یہ خاص سونے کا بنایا گیا ہے یہ امریکہ کی مشہور ایکٹرس میس ریٹ۔ ایڈمس کی شبیہ خیال کی جاتی ہے قریبًا چالیس ہزار کا سونا اوس میں لگا ہے۔ اوس کا وزن ۲۱ پونڈ ہے۔ یہ سب مایا کے کھیل ہیں

سال لائٹ کے اوٹھ جانے والے بھارت نواسی راجے مہاراجوں کیلئے ایک سبق

راجے مہاراجوں کا کرتویہ ہونا چاہئے کہ وہ ہر وقت اپنی رعیت کی بہبودی و اصلاح میں تتپر رہیں نہ یہ کہ عیش و عشرت میں مشغول ہوکر اپنی پرجا کی طرف کچھ بھی دھیان نہ دیں

ہی حکمران اپنے پاک فرائض سے سبکدوش ہوکر بیٹھ گئے ہیں۔ ہم مثل مشہور ہے وغیرہ

وہ جیسا کہ ڈیوک آف جوٹو آگئی سرزمین میں سفر کرتے رہتے ہیں شاہ منیلک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب ان سے درخواست کی گئی کہ آپ انگریزوں کے ملک میں تشریف لے چلیں تو وہ آپ کی تشریف آوری سے نہایت خوش ہوں گے جواب میں فرمایا کہ آہا! آپ کا عجیب وغریب ملک دیکھنے کی میری مدت سے خواہش ہی تھی تمہارے جہازوں۔ تمہارے کارخانوں تمہاری ایجادوں کی نسبت بہت کچھ سنا ہے۔ تمہارے ہاں عمدہ گھوڑے اور ہتھیار بھی ہیں۔ جن میں سے کچھ یہاں بھی پہنچے ہیں۔ لیکن بادشاہ اپنی رعایا کی طرف ایک فرض رکھتا ہے۔ اور افسوس کہ وہ اپنی پرجا کو تھوڑے عرصہ کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ باہر خواہ کیسی ہی دلچسپ چیزیں اسکو ترغیب میں ڈالنے کے لئے موجود کیوں نہوں ؟ مبارک ہے وہ دیش کہ ان راجے مہاراجوں کو شاہ منیلک سے سبق سیکھنا چاہئے۔ جو کہ ہر سال ولایت کو اٹھ بھاگتے ہیں۔ اور اپنی پرجا کا ان کو کچھ بھی خیال نہیں ؞

سچا دان اسکو کہتے ہیں

سنسار کی عجیب گتی ہے کہ وہ بھارت ورش دیش جو کسی سمے دان بھومی کے نام سے جگت وکھیات تھا جہاں دردتا کا نام دشان تک نہ تھا۔ آج سچے دان کی مہما کو بھول کر درد کا بھکاری بن رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی اس دیش میں سب دیشوں سے بڑھکر دان ہوتا ہے۔ مگر اس کو سچا دان نہیں کہنا چاہئے۔ یدی سچا دان ہوتا ہو تو بھارت نواسیوں کی وہ ادہوگتی نہو جو کہ اس وقت ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے سیٹھ ساہوکاروں اور دہن پاتروں کے ہوتے ہوئے دیش کے اکال پیڑتوں کی دستگیری غیر ممالک کے چندوں سے ہو۔ بھارت نواسیوں کے لئے کچھ کم شرم کی بات نہیں ہے امریکہ کی انڈین ریلیف کمیٹی کی طرف سے جو سہ ماہی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۴ر اگست اور ۱۰ر دسمبر کے درمیان کمیٹی ہذا نے ۱۰۱۴۸۹ روپیہ اٹھاسی مختلف پارٹیوں کی معرفت تقسیم کیا۔ بہ نسبت سابق اب کے زیادہ تر روپیہ ہندوستانی سوسائیٹیوں کی معرفت دیا گیا۔ اب تک کمیٹی ۵۶۲۹۷۴ روپیہ بھیج چکی ہے۔ انگلینڈ وغیرہ دیشوں سے جو روپیہ اکال پیڑتوں کی مدد کے لئے آتا رہا ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے ہمکو اس اُپکار کے لئے بدیسیوں کا تہ دل سے شکرگذار ہونا چاہئے۔ اور ان سے سچے دان کی مہما سیکھنی چاہئے۔ ودیا پرچار۔ دیش اونتی۔ وویا پرچار دہرم پرچار اور محتاجوں کی امداد میں دہن دینا سچا دان ہے نہ کہ سوار تہیوں اور مفت خوروں کو دینا یا فضول رسومات میں ویرتہہ دولت لٹانے کا نام سچی خیرات ہے۔ پرماتما سمتی دے

پاسچر انسٹیٹوٹ اور بھارت نواسیوں کا فرض

انگلینڈ فرانس آدی دیشوں میں جب کوئی ایسی کارروائی ظہور میں آتی ہے جو عام رائے کے برخلاف ہو تو ہر طرف شور مچ جاتا ہے اور اوس کے دبانے کے لئے سرتوڑ کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں مگر بھارت نواسی ایسے خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں اور ان کی ہردے ایسے بجر ہو رہے ہیں کہ گھر تک سے گھر تک کارروائیاں اون کی آنکھوں کے سامنے ظہور میں آرہی ہیں۔ اور وہ چوں تک نہیں کرتے۔ جو لوگ پاسچر انسٹیٹوٹ کی اصلیت سے بخوبی واقف ہیں۔ اون سے یہ امر مخفی نہیں ہے۔ کہ ایسی ناپاک انسٹیٹوٹ کا اس دیش میں قایم ہونا بھارت کے گورو پر ایک بھاری کلنک ہے۔ جب کہ ان دیشوں کے دیالو ہردہ یعنی پرشوں نے اس انسٹیٹوٹ کو انسانیت کے خلاف قرار دیکر اوس کے قایم ہونے کی سخت مخالفت کی کہ جہاں پشوؤں کے پران لینا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ تو بھارت جیسے دیش میں جہاں کہ ایک چیونٹی کو ایذا دینا بھی پاپ خیال کیا جاتا ہے کسی قسم کی مخالفت نہ ہونی بہت ہی اشچریہ کی بات ہے۔ ہمیں یہ معلوم کرکے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ کہ صورت کے ہندو مسلمان اور پارسیوں نے مل کر سولی کی پاسچر انسٹیوٹ کی مخالفت کی ہے۔ ولایت سے مسٹر نورو جی دادا بہائی نے بھارت گورنمنٹ کو تار دیکر اس نردئی کام کو بند کرنیکا انرودہ کیا ہے۔ اب تمام بھارت نواسیوں کو زور شور سے صورت نواسیوں اور مسٹر دادا بہائی کی پشٹی کرنی چاہئے۔ ہر ایک نگر میں جلسے ہوکر اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجنے چاہئیں۔ اور جب تک یہ انسٹیٹوٹ توڑ نہ دیا جاوے آندولن برابر جاری رہنا چاہئے

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جہنگ گھیانہ	۲۹-۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج بنوں ...	یکم و دوم اکتوبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج ہردوئی ..	۳- ۴- اکتوبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج بیان پور .	۲۲- ۲۳- اکتوبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج ملتان ..	۲۷- ۲۸- اکتوبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج میانمیر	۳ و ۴- نومبر ۱۹۰۰ع
آریہ سماج لاہور ...	۲۴- ۲۵- نومبر ۱۹۰۰ع

آریہ سماج کیریاں کا سالانہ جلسہ بسبب بیماری فی الحال ملتوی کیا گیا ہے ؞

اپدیش

दिव्यो ह्यमूर्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः। अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात् परतः परः॥

جسپرکار سورج چندر آدی دور استھت لوک لوکانتروں کی اندرونی ماہیت کا پتہ بے مدد آنکھ نہیں لگا سکتی۔ وہ دوربین کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی پرکار پرماتما اور اون کی رسیم رچنا کے گپت بھیدوں کا پتہ سادھارن بدھی نہیں لگا سکتی۔ بدھی کی آنکھوں کو برہم ودیا روپی دوربین کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتمک جگت کے کھوجیوں کا پہلا فرض یہہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ اپنے تئیں برہم ودیا کی پراپتی کا ادھکاری بناویں۔ پورن شردھا اور وشواس کے ساتھ ان نیموں اور سادھنوں کا سیون کریں کہ جن دوارا اون کی تمام شکتیاں بلوان ہو کر برہم ودیا کے لطیف رموز اور اسراروں کو دھارن کر سکیں۔ سادھن سمپن ہوئے بغیر کوئی بھی برہم ودیا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جب تک کہ برہم ودیا حاصل نہو

برہم کی پراپتی اسمبھو ہے۔ وہ لوگ جو کورے وشواس کے بھروسہ پر برہم کو جاننے کی آشا رکھتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اگیانی پرش پرماتما کو تینوں کال میں نہیں جان سکتا نہ کرم ہین ہی اوس تک پہنچ سکتا ہے۔ جیسے اندھا آدمی اندھیرے کے اندر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے ایسے ہی ودیا ہین پرش کی گتی ہوتی ہے۔ اس سے پرماتما کے سروپ کے متعلق اتینت ہی بھرانتی گیان پھیل رہا ہے۔ اوس کا مول کارن یہی ہے۔ کہ لوگوں نے برہم ودیا سے رہت ہونے کے کارن اپنی اپنی سمجھ بدھی کے وچاروں کے موافق برہم کے سروپ کلپنا کر لئے ہیں۔ مت متانتروں کے اندر اس وقت جو ہم ایک برہم کے انیک من مانے سروپوں کا ورنن پاتے ہیں۔ اوس کا مول کارن یہی اودیا ہے۔ ماہران برہم ودیا کے بیان کردہ برہم کے سروپ کو بھی بدھی قبول کرتی ہے۔ قدرت کے خدا اور دستوں کے خدا میں دن رات کا سا فرق ہے۔ ایک اصلی ہے دوسرا فرضی۔ اس لئے اگر تم پر برہم کے سروپ کو جاننا چاہتے ہو۔ یدی اس برہمانڈ سوامی کے سچ مچ درشن کرنا چاہئے

برہم ودھا رشیوں کے نقش قدم پر چلو۔ اون کے تجربوں سے لابھ اوٹھاؤ۔ وہ ہم کو صاف لفظوں میں بتاتے ہیں۔ کہ وہ پرماتما کوئی ایسی شئے نہیں ہے جیسی کہ سنسارک مت متانتر بتلاتے ہیں۔ وہ ایک ازلی و ابدی ہستی ہے۔ جو کہ پرکاش سروپ ہے۔ شریر سے رہت ہے۔ سروویاپک ہے۔ سب کے اندر باہر سم بھرپور ہے۔ جنم مرن سے رہت ہے۔ موہ اور پرزوہ آدی سے رہت ہے۔ پوتر ہے اور آکاش سے بھی سوکشم ہے بلکہ جیوآتما سے بھی لطیف ہے

اوم شم

لوکل

شہر میں ہیضہ کی نسبت شکایت رہ چکی ہے۔ اب موسمی بخار کا آغاز ہے مطبع ستیہ دھرم پرچارک کو بھی مرض ہیضہ سے نقصان پہنچا۔ منشی نظام الدین کاتب کا لڑکا بیمار ہو کر مر گیا۔ جس کے صدمہ سے وہ اب تک غیر حاضر ہے۔ منشی فیروز علی خود اس دنیا سے چل بسا۔ دوسرا کوئی کاتب جلتی آگ میں آنا قبول نہیں کرتا ہے۔ مجبوراً دو ہفتوں کے اخبار پڑے رہے اب شہر میں آرام ہے۔ ہیضہ صرف سیکتا رہ گیا ہے۔ موسمی بخار بھی امید ہے کہ جلد دور ہو جاوے گا

ایڈیٹوریل نوٹس

ایرین ٹریکٹ سوسائٹی

کئی ہفتوں سے پرچارک کے کالموں میں ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق لگاتار مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ کئی ایک آرٹیکل ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں۔ جو کہ باری باری درج کئے جاویں گے۔ ہم اس سلسلہ مضامین کے شروع ہونے سے پیشتر کئی بار تحریری پرچار کی اشد ضرورت جتلاتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی توجہ بڑے زور سے اسطرف کھینچ چکے ہیں مگر ہمیں نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک نہ معلوم کیوں اس طرف توجہ نہیں دی گئی۔ ہم منتری سبھا ہذا کی توجہ پھر بڑے زور کے ساتھ اس اہم سوال کی طرف مبذول کرتے ہیں اور نہایت ادب سے ان کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد اس کو انترنگ سبھا میں پیش کر کے آریہ پبلک کی اس عام شکایت کو دور کرانیکا پریتن کریں۔ کہ پرتی ندھی سبھا نے تحریری پرچار کے کام کو بالکل التوا میں ڈال رکھا ہے حالانکہ اس کے مقاصد کے رو سے تحریری پرچار بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ تقریری۔

دیانند اناتھ آلہ اجمیر کو وشیش سہایتا کی ضرورت

اس بات کا تو ہمیں فخر ہے کہ دیانند اناتھ آلہ کے متعلق اب تک جو اپیلیں ہم نے آریہ پبلک سے کی ہیں وہ رائیگاں نہیں گئیں مگر اس امر کا ہمیں افسوس ہے کہ پوری پوری توجہ جسکا کہ یہ ہر طرح سے مستحق ہے آریہ بھائیوں نے ابھی تک اس کی طرف مبذول نہیں کی۔ اناتھ آلہ کی عمارت ابھی تک نامکمل پڑی ہے۔ یتیموں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ سوا سو تک پہنچ گئی ہے۔ اور سرکاری غریب خانوں کے ٹوٹنے پر تین سو یتیم اور آنے والا ہے۔ مگر آمدنی اس قدر قلیل ہے کہ اگر دو چار مہینے اور جو کہ اسوقت امدادی کمیٹی کی طرف سے مل رہی ہے بند ہو جاوے تو پچاس یتیموں کی پرورش کرنا بھی مشکل ہو جاوے۔ اناتھ آلہ کمیٹی یتیم خانہ کو مستقل بنانے اور ہر طرح سے اس کی اُنتی کے سامان بہم پہنچانے کا اگرچہ پورا پورا یتن کر رہی ہے مگر جب تک کہ آریہ پبلک اس کو پوری پوری سہایتا نہ دے وہ اپنے ارادہ میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اسلئے ہم ہزار ہا آریہ بھائیوں سے بڑے زور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ہاں اناتھ آلہ کے لئے دھن ایکتر کرنے کا اُدیوگ شیگھر آرمبھ کر دیں اور اس کو تب تک برابر جاری رکھیں جب تک کہ کمیٹی کم از کم پانچسو اناتھوں کی مستقل طور پر پرورش اور تربیت کرنے کے قابل نہ ہو جاوے۔

والمیکی رامائن کا بھاشا ٹیکا اور سنشودھن

جن مہاشوں نے بالمیکی رامائن کو بغور مطالعہ کیا ہوگا اور ساتھ ہی ان محققانہ تحریروں کو بھی اولوکن کیا ہوگا جو کہ مختلف ودوانوں کی طرف سے اس مشہور رزمیہ نظم کے متعلق مختلف صورتوں میں نکل چکی ہیں۔ ان کو اس امر کے قبول کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں ہوگا۔ کہ جس شکل میں بالمیکی رامائن کو ہم اس وقت دیکھتے ہیں وہ اس کی اصلی صورت نہیں ہے۔ سینکڑوں شلوک اس کے اندر صریحاً ملاوٹی معلوم ہوتے ہیں سورگیہ مہاشے پنڈت لیکھرام جی کا یہ درڑھ سنکلپ تھا کہ اس آرش گرنتھ کا سنشودھن کر کے چھپوایا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے اس کام کو آرنبھ بھی کر دیا تھا۔ مگر افسوس کہ بےرحم موت نے انہیں اس نیک ارادہ کو پورا نہ کرنے دیا۔ اب ہم کو یہ سماچار دیتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے معزز آریہ بھائی سیٹھ ماگھی مل جی پر دہان آریہ سماج بیہج نے اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے۔ چنانچہ کئی پنڈتوں کی سہایتا سے وہ اس اپور و گرنتھ کی بھاشا ٹیکا سمیت سنشودھن کرا کر چھپوا رہے ہیں اگرچہ یہ کام بڑا اہم اور نازک ہے۔ اس کے لئے کم از کم چار ایسے یوگیہ پنڈتوں کی ضرورت ہے جو کہ آریہ سدھانتوں سے پورے پورے واقف ہوں اور سمرتھ بھی جہاں ہیں کا مادہ بھی ہو تاہم سیٹھ جی کا ادیوگ بہ قابل تعریف ہے۔ اور ہم آریہ بھائیوں سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ خریداری کی درخواستیں بھیج کر سیٹھ جی کے اُتساہ کو بڑھاویں۔ جس سے اس پرکار کے اپکاری کاموں کے کرنے کا ان لوگوں کو بھی ساہس ہو کہ جو اس کے ادھیکاری ہیں۔

وید پرچار فنڈ اور آریہ پرشوں سے ایک نویدن

آریہ پرشوں سے یہ بات مخفی نہیں ہے۔ کہ اس سال وید پرچار فنڈ میں بہت کم سہایتا سماجوں سے ملی ہے اس کی بواعث خواہ کچھ ہی ہوں ہم ان پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ اگر وید پرچار فنڈ کی طرف اسی پرکار آریہ پرشوں کی کم توجگی رہی تو پرچار کے کام میں بھاری بگھن پڑنے کا اندیشہ ہے اور پرچار ہی سماجوں کی جیون کا ہیتو ہے اسلئے ہم آریہ پرشوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اکتوبر کے خاتمہ تک وہ وشیش یتن کر کے کم از کم دو ہزار روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں ضرور سبھا کے دفتر میں پہنچا دیں تاکہ اگلے سال جو کہ نومبر سے شروع ہوگا پرچار کے کام میں کسی پرکار کا ہرج واقع نہ ہو۔ یدی چالیس آریہ پرش ہی ایسے کھڑے ہو جاویں کہ جو پچاس پچاس روپیہ پاس سے دیدیں یا ایکتر کر کے بھیجیں تو کوئی بڑی بات نہیں؟ ابھی ایک مہینہ باقی ہے اس عرصہ میں بہت کچھ ہو سکتا ہے ہم آشا کرتے ہیں کہ ہمارا یہ نویدن ویرتھ نہیں جائے گا

ست دھرم پرچارک

گروکل بھکشا سمبندھی میرا آخری دورہ

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے

گروکل کی سکیم اور برہم وشنیک ویدک خیالات کا جو ۲۹ دسمبر کی شام کو ظاہر کیئے گئے تھے ایک نمایاں اثر یہ دکہائی دیا کہ ۳۰ - دسمبر کے جلسہ کانگرس میں ہندو دیا کہیا تا لوگوں نے عموماً اس بات پر زور دینا شروع کر دیا کہ جب تک تمہارے پاس برداشت کرنیکے لائق آدمی نہیں ہیں - تب تک تمام نمائشی اور کاغذی پولیٹکل کوششیں ویرتھ ہیں - اسثو. جہاں تک کہ میں نے لوگوں سے بات چیت کر کر پتہ لگایا مجھے معلوم ہو گیا کہ آریہ سماج کا لٹریچر انگریزی زبان مین پھیلانے کی بڑی بہاری ضرورت ہے - انگریزی خوانوں میں خصوصاً میں نے آریہ سماج کے حالات سے بڑی بہاری ناواقفیت اور اُس کی طرف سے خاص لاپرواہی کا اظہار دیکھا جو صرف آدھ گھنٹہ کی گفتگو سے دور ہو جاتا تھا - میرے ناظرین یہ سُنکے حیران ہونگے کر پنا کے شریماں بال گنگا دھر تلک سے سنسکرت دان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ سوامی دیانند نے بھی یجروید اور رگوید پر سنسکرت میں بہاشیہ لکھا ہے - لکھنؤ میں مختلف اطراف کے معززین سے بات چیت کر کے مجھے آریہ سماج کی سستی پر جسقدر افسوس آیا اُس کا ذکر کرنا لاحاصل ہے - مین جانتا ہوں کہ یہ سستی اب اخبار کی تحریروں یا کاغذی اپیلوں سے دور نہیں ہو سکتی - اس کے دور کرنے کے اُپاے کچھ اور ہی ہیں جو دے لوگ عمل میں لا سکتے ہیں

جنہوں نے کہ بقول گرودت ودیارتھی

اپنے جیون میں دیانند کا جیون چرتر

لکھا ہو - نیشنل کانگرس کے جلسہ کی سماپتی پر چندہ کے لیئے استدعا کرتے ہوئے جو زبردست اپیل کی

آنریبل بابو سریندرو ناتھ بینرجی نے کی تھی اُسکا نتیجہ دیکھ کر میرے دل میں عجیب خیالات پیدا ہوئے پانچ چھ ممبران کونسل - دو راجے - ایک نواب بیسیوں رائے بہادر - دو سو سے زیادہ ہزاروں روپیہ ماہوار کی آمدنی والے - وکیل - بیرسٹر زمیندار - ساہوکار موجود ہوں - اپنے دیش کا اُدھار اُن کی غرض ہو پچپن ہزار روپیوں کیلیے اپیل ہو - اور جمع کیا ہو ؟ تین چار سو روپیہ نقد اور ۳ یا ۴ ہزار روپیوں کے وعدے ! میں نے اُس وقت خیال کیا کہ جو لوگ اس قدر روپیہ بھی قومی کام کیلیے خرچ کرنے کو تیار نہیں ہین جسقدر کہ وے ایک ناچ رنگ کے تماشے مین خرچ کر دیتے ہیں اُنکی قوم کی حالت کب سُدھر سکتی ہے -

لکھنؤ میں میرے پاس پشچم اُتر دیش کے کئی آریہ سماجوں کیطرف سے نمنترن آئے جنہیں صاف الفاظ مین گروکل کے لیئے دھن سمبندھی سہاتیا دینے کے وعدے تھے - لیکن جس خیال نے کہ مجھے کانگریس پنڈال کے لکچر میں چندہ کے لیئے پبلک اپیل کرنیسے روکا تھا اُسی خیال نے مجبور کیا کہ ان بہائیوں کے پریم بھرے خطوں اور تار خبروں کا نفی میں جواب دوں -

۳۱ - دسمبر کو سوشیل کانفرنس کی کارروائی ہوئی تھی - اس کانفرنس کی نسبت بہت کچھ اپنے خیالات کا اظہار میں پیچھے کر چکا ہوں - اب صرف اسیقدر بتلاتا ہے کہ نیشنل کانگرس کی طرح یہاں بھی ریزولیوشن ہی پاس کئے جاتے تھے - ستری شکشا کے مضمون پر مس گارلنڈ بولی تھیں - اور اس ضمن میں قابل ذکر یہ امر ہے کہ اس مضمون کی تائید میں ڈاکٹر

اندر منی جی کی دُودشنی پُتری نے ایک لکھی ہوئی تقریر پڑہی تہی - جسکو سنکر مس گارلنڈ نے آریہ سماج کو مبارکباد دیا تہا اور خواہش ظاہر کی تہی کہ آئیندہ اجلاس سوشیل کانفرنس پر زیادہ آریہ دیویاں اپنی تقریروں سے اپنے حقوق ثابت کرنیکی کوشش کریں گی - اس ساری کارروائی میں مجھے یا تو بریلی کے حاجی صاحب کی تقریروں میں لطف آیا اور یا ایک بریلی کے برودھ پنڈت صاحب کی تقریر مین جنہوں نے کہ بال بدھوا کے وواہ کے نتیجہ مین دیا کہیان دیا تہا پنڈت صاحب کی تقریر کا جواب مین نے بہی دیا تہا -

چونکہ انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس آئیندہ دسمبر مین لاہور بیٹھیگا اور اسی لیئے چونکہ لازمی طور پر انڈین نیشنل سوشیل کانفرنس کا اجلاس بہی اسی جگہ ہوگا - پس ہم ان تحریکوں کی نسبت اپنے دیگر خیالات کو ظاہر کرنے کی اس وقت ضرورت نہیں سمجھتے ہین - پنجاب کی پبلک اپنے لیئے خود رائے قائم کرے گی - لیکن ان تحریکوں کے چلانے والوں سے پرارتھنا ہے کہ اپنے اور دیگر رفیقوں کے اندر سچائی اور جفاکشی سے کام کرنیکی سپرٹ پیدا کریں تاکہ بجائے نمائش کے واقعی کام ہوتا ہوا دیکھ کر بہت سے نیک آدمی کام کرنے کے لیئے طیار ہو جاویں -

۳۰ - دسمبر کی شام کو مین نے لکھنؤ چھوڑ دیا - بھیڑ اسیقدر تھی کہ جگہ کا ملنا مشکل ہو گیا تہا - لیکن ایک دو دوستوں کی مہربانی سے ایک سیکنڈ کلاس کی گاڑی مین جگہ مل گئی جس میں آرام سے سوتے ہوئے نیا سال مین نے سہارنپور مین آ چڑھایا اور وہاں سے چلکر

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کی دوپہر کو جلندھر پہونچگیا

اس جگہ مین نے ۳ - جنوری ۱۹۰۲ء تک آرام لیا

اور ۸ - جنوری ۱۹۱۸ء کی صبح کو پنڈت شیو ناتھ مصر اپدیشک کو ہمراہ لیکر بسواری یکہ تکیریاں آریہ سماج کے بھائیوں کی سیوا میں پہونچنے کے ارادے سے کوچ کیا - دو بجے کے قریب ہم ایک قصبہ ٹانڈہ میں پہونچ گئے تھے مگر اس جگہ کوئی بھی دوسرا یکہ تکیریاں جانے کے لیئے نہ ملا آخر کار اسی یکہ بان کے بھائی سے سودا کر کے ہم روانہ ہوگئے لیکن ٹانڈہ سے ایک میل کے فاصلہ پر یکہ کا پہیا ٹوٹتا ہوا معلوم دیا۔ پس یکہ واپس کیا گیا اور پھر وہی گھوڑا اور یکہ جو ٹانڈہ سے آیا تھا ہماری سواری کیلئے پہونچگیا - اسی آمد رفت میں سورج بھگوان نظروں سے غائب ہونے لگ گئے - رستہ کچا تھا تکلیف بہت تھی. لیکن پنڈت شیو ناتھ جی کی منوہر بات چیت اور ان کی صاف دل گفتگو نے رستہ بڑی آسانی سے کٹوا دیا - سارے دن کے بھوکے

رات کے ½۱۰ بجے تکیریاں پہونچکر

آریہ سماج مندر میں ڈیرا کیا . اس جگہ ہم دونوں تین دن رہے . باوجود بوندا باندی کے بھی مین نے دو ویاکھیان اور پنڈت شیو ناتھ جی نے ایک ویاکھیان دیا - باوجود حالات مخالف موجود ہونے کے بھی اس جگہ کے بھائیوں نے اپنی طاقت سے بڑھکر کام کیا - روپیوں کی فہرست دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ فہرست معہ دیگر فہرستوں کے مدت ہوئی کہ اخباروں میں چھپ چکی ہے . مگر اس جگہ کے چندہ میں ایک رقم قابل ذکر ہے . سماج میں ایک چودہ رام گوڑھ کیلئے بھاٹوں کا لڑکا معہ اپنی ماں کے رہتا ہے مانگ کر گذارہ کرتا ہے یا دیگر لوگوں کا کام کرکے اور آریہ سماج کا کام مفت بڑے پریم سے کرتا ہے اس شخص نے ۸ روپیہ گروکل میں دان دیا - اس جگہ چھینا کا براگی ہریداس جو جنم کا مسلمان ہے آیا ہوا تھا - اس نے بھی بڑا آنند کیا - ۱۰ جنوری کی دوپہر کو ہم لوگ تکیریاں سے روانہ ہوئے اور اسیدن شام کو

گورداسپور پہونچگئے

اور مہاشہ مرلیدھر بیری کے مکان پر جا کر ڈیرا گیا - دیوان نور تن داس بھی اس جگہ تبدیل ہوکر آگئے تھے - یہ مہاشہ بڑے ہی پرسنا رہتے ہیں ان سب بھائیوں کی مدد سے ۸۰ - و نمبر کو چندہ لکھا جانا شروع ہوگیا - ہمارے بعض مہربانوں نے اس جگہ خوب مخالفت کی . لوگوں کو گھر جا جا کر چندہ دینے سے منع کیا - لیکن باوجود انکی ان مہربانیوں کے بھی چندہ معقول ہوگیا - اس ضمن میں ہم نمونہ کے طور پر ایک خاص دلیل پیش کرتے ہیں جو کہ ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پیش کی - جب آپ نکتہ چینی کرتے کرتے ہر ایک اعتراض کا جواب تشفی بخش پاکر خاموش ہوئے تو آخری دلیل یہ پیش کی کہ کوئی شخص گروکل میں اپنا لڑکا نہیں بھیجیگا - جواب میں کہا گیا کہ ۸۰ سے زیادہ لڑکے تیار ہیں تو فرمانے لگے " اچھا اور جگہ سے چاہے کوئی لڑکا آوے لیکن گورداسپور سے کوئی نہ جائیگا " اس پر دو صاحبان جو اسی جگہ موجود تھے اور اپنے لڑکوں کو بھیجنے کے دعوے کر چکے تھے - اس دعوے کی تردید کے لیئے طیار ہوئے - اس پر مین نے رائے صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپکے گھر سے البتہ کسی لڑکے کے جانے کی امید نہیں ہے - آخر رائے صاحب منصف مزاج تھے انہوں نے کچھ وعدہ کیا - اور باوجودیکہ انہیں وعدہ خلافی کرنے کے لیئے گروکل کے دشمنوں کیطرف سے پریرا گیا - انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق رقم بھیجدی میں نے اس واقعہ کا محض یہ دکھلانے کے لیئے اظہار کیا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ گروکل کی مخالفت کی وقعت کیا ہے -

اسوقت مڈل کا امتحان ہونیوالا تھا اور اسلیئے طالبعلم اپنی پڑھائی میں مشغول تھے لیکن باوجود اس کے بھی طالبعلموں کی خاصی تعداد میرے لکچر میں جمع ہوگئی اور تعلیم یافتہ اصحاب بھی کثرت سے تشریف لائے تھے - مجھے بھی تسلی رہی کہ سب لوگ پریم اور شردھا سے گروکل کے طریقہ تعلیم کی بزرگی کو سنتے رہے - اس جگہ لالہ رنجیت رائے صاحب مرکو جنید پوسٹ ماسٹر بخشیش رام جی دینا نگر سے - سردار سوجیت سنگھ جی جہنڈ سے اور ان بھائیوں کے علاوہ اور بھی بہت سے بھائی جمع ہوگئے تھے - اسیدن پنڈت پورنانند جی بھی پہونچ گئے تھے - رات اس جگہ آرام کیا اور ۹ - جنوری کی صبح کو ہم سب گورداسپور سے روانہ ہوگئے - پنڈت شیو ناتھ جی کو تو اس ضلع کے ضلع میں پرچار کیلئے بھیجدیا اور مین معہ پنڈت پورنانند جی کے بٹالہ کے اسٹیشن پر اترا پڑا جہاں سے بسواری یکہ ہم لوگ روانہ ہوکر دوپہر کو

قادیاں میں پہونچ گئے

اس جگہ کے آریہ بھائیوں نے بھی حوصلہ سے بڑھکر کام کیا - اسیدن شام کو پنڈت پورنانند جی نے گروکل کی مہما پر ایک ویاکھیان دیا - تقریبا ۷۰ - روپیہ نقد ہوگیا - اس جگہ قادیانی مرزا کے بھی حالات معلوم ہوئے . جس قسم کا شور کہ مرزا غلام احمد نے کتابوں اخباروں اور اشتہار بازی کے ذریعہ مچایا ہوا تھا اس سے ہمیں امید ہو رہی تھی کہ قادیاں میں سچ مچ دارالامان ہونے کے سامان موجود ہوں گے . لیکن ہم نے جہاں ایک طرف تعجب سے یہ معلوم کیا کہ اس جگہ حضرت کی پیغمبری سے کوئی واقف بھی نہیں اور وہاں یہ معلوم کر کے کچھ حیرت نہوئی کہ جہاں کل قصبہ قادیان کو حضرت دارالامان بتلاتے ہیں وہاں ان کے اپنے گھر میں ہمیشہ فساد برپا رہتا ہے چنانچہ ان دنوں بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ مرزا صاحب کی مقدمہ بازی جاری تھی اور فیصلہ جائداد کیلئے شہر کے چودھریوں کو

...انا۔ ہاں یہ ضرور معلوم ہوا کہ ان کے
...ریقہ۔ اسٹریلیا اور دیگر دور دراز مقاموں
...کے لئے بڑی بڑی رقمیں منی آرڈر
...ان
...بھیجتے ہیں۔ واقعی اسوقت پر ہیں، بہی
...ورکرے جسکی مدد سے کہ آدمی اپنے آپکو
...کو ظاہر کرسکتا ہو۔ مرزا صاحب کی اٹاری
...ہی دور سے درشن ہوئے۔
...وں کا آریہ سماج اسوقت کسیقدر سُست
...ہیں نہایت افسوس ہو کہ آریہ سماج کے
...ذاتی رنجشوں کو آریہ سماج کے کاموں کے اندر
...آریہ سماج کے انتظام میں مخل ہوتے ہیں
...اوقات لوکل آریہ سماج کے کل انتظام کو
...کر کے رکھ دیتے ہیں۔ لیکن جب کہ آریہ سماج
...دھارمک سادھوؤں کی طرف اسوقت
...دہیان نہیں دیا جاتا تو ہم نہیں سمجھتے کہ نیک
...برباد ہو سکتا ہے اس جگہ ایک دو لڑکے
...ورش دکھلائی دیئے ان کو آریہ سماج کی
...ہوئی تہی۔ لیکن افسوس کہ ایسے آتماؤں
...بھری کرنیوالا قادیان مین کوئی بہی موجود نہ تہا
...رات کو اسی جگہ آرام کیا۔ دوسرے دن
...کو بٹالہ کیلئے یکہ پر روانہ ہوتے کو ہی تہے
...کے سردار سوجیت سنگہ معہ اپنے راگی وغیرہ
...گئے۔ لیکن ہم لوگوں کا رُکنا اسوقت
...تہا۔ سوامی جی کو پرچار کے لیئے اسجگہ چہوڑ کر
...پہنچے۔ اُس جگہ ماسٹر موہن لال جی اور
...سوامی جی کو مل ملا کر رات کی ریل مین ہی چلنے
...کر دی۔ اور رستہ میں کہیں بہی قیام نہ
...کرتے ہم رات کے دو بجے لاہور کے سندر ہوٹل
...پر ڈیرا جا لیا۔ اور اس مرتبہ پختہ ارادہ
...کہ لاہور مین بہی کام جاری کر دیا جاوے
...بہت سی تیاریوں کے بعد آریہ سماج لاہور
...سے اشتہار جاری ہو گئے اور
...ہو گئے

میرے ویاکہیان گروکل کی بزرگی اور برہم چریہ کی ضرورت پر

شروع ہو گئے۔ ۱۷ جنوری کو پہلا ویاکہیان آریہ سماج سندر مین قرار پایا تہا۔ وہاں سنسکار کی فلاسفی کو واضح طور پر بیان کر کے برہم چریہ پر ابتدائی بیان کیا گیا۔ ۱۸ جنوری کو پہر سماج سندر مین لکچر تہا۔ ۱۹ اور ۲۰ کو باؤلی صاحب واقع ڈبی بازار میں لیکچر ہوا۔ اور ۲۱ کو پہر آریہ سماج مندر مین اس سلسلہ کا میرا آخری ویاکہیان ہوا۔ اس عرصہ مین بہکشا کا کام بہی برابر جاری رہا۔ گروکل کی تحریک کا مکمل اتہاس محفوظ کرنیکے لیئے ضروری تہا کہ اس کے متعلق لاہور کے حالات من وعن بلحاظ وقت سلسلہ وار درج کیئے جاتے۔ لیکن مین نے اُن واقعات کے سلسلہ وار نوٹ نہیں رکہے۔ اس لیئے اس جگہ اس تحریک کے متعلق خاص خاص واقعات کو بلا لحاظ ترتیب وقت و مضمون درج کرونگا اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ جتلانا ضروری ہے کہ گروکل کے مخالفوں نے اپنی

مخالفت کا سارا زور لاہور کیلئے رکہہ چہوڑا تہا

میرے پہلے لکچر کا اشتہار نکلتے ہی جہاں اسکیطرف مخالفوں نے معززین کے گہر و نیز جا کر انہیں اس بات کیلئے تیار کرنیکی کوشش کی کہ ہمارا ڈیپوٹیشن جانے پر وہ اُسے ٹکا سا جواب دیویں وہاں سب سے پہلے ایک اشتہار لکہکر جگہ بہ جگہ چسپاں کر دیا جسے ناظرین کی دلچسپی کیلئے ہم ذیل میں بجنسہ درج کرتے ہیں:-

"رستہ جانیوالو ذرا اسے بہی پڑہتے جانا۔ بلانیوالا منشی مہاشہ نمستے۔ بلانیوالا کیا آپنے اشتہار پڑہا ہے۔ مہاشہ کیا اشتہار؟ بلانیوالا لالہ منشی رام جی وکیل ... لکچر دینگے۔ مہاشہ کس مضمون پر؟ اور کون منشی رام جی؟ بلانیوالا۔ تعلیم کے بارہ میں۔ یہ وہی منشی رام جی ہیں جو لیکچر دیتے رہے ہیں کہ تعلیم کا بندوبست کرنا ہمارا فرض نہیں ہے۔ مہاشہ بہت خوب عجیب بات ہے کہ گرگٹ کیطرح فوراً چال بدلتے ہیں۔ بلانیوالا۔ جگیا سوپن کی دم بہی رکہتے ہیں کیا آپنے نہیں سُنا کہ ایک مثل مشہور ہے۔ مہاشہ وہ کیا۔ بلانیوالا پنجابی میں۔ جدہر دیکہے تواہ پرات۔ اُدہر گائیے ساری رات۔ مہاشہ تسلیم تسلیم تسلیم۔ بندگی۔ بندگی۔ بندگی۔ بلانیوالا تسلیم کیسی؟ بندگی۔ بندگی۔ بندگی کیسی۔ مہاشہ بس جی بس معلوم شد ذات شما بافندگی"

اس اشتہار سے بجائے اس کے کہ گروکل کی تحریک کو کچہ نقصان پہونچے لوگوں کا خاص توجہ اس اسٹیوشن کیطرف کہنچی۔ دوسرا ڈہنگ مخالفت کا یہ اختیار کیا گیا کہ ایک کالج کے بورڈنگ ہوس میں میرے لکچروں کے ٹہیک وقت پر خاص کار روائی شروع کر دیگئی۔ لیکن طالب علموں کا پریم ایسا بڑہا ہوا تہا کہ وہ جرمانہ ادا کر کے برہم چریہ کے فوائد اور گروکل کے طریقہ تعلیم کی بزرگی کا بیان سننے کیلئے شامل جلسہ ہوئے۔ جو مخالفت کہ میرے پرانی مہربانوں یعنی کلچرڈ ماتش پرچارکوں کی طرف سے ہوئی تہی اُس کا مفصل حال اخباروں میں پہلے ہی شائع ہو چکا ہے اسکے اسجگہ دوہرانے کی ضرورت نہین ہے۔ پورانک سبہا کیطرف سے بہی مخالفت میں کسر نہیں چہوڑی گئی تہی۔ اخباروں میں غلط بیانی کے علاوہ پمفلٹ چہپوا کر تقسیم کرائے گئے اور زبانی بہی بہت سی غلط افواہیں اڑائی گئیں باؤلی صاحب میں عجیب طرح کی مخالفت ہوئی۔ سکہوں کو سمجہایا گیا کہ گروؤں کے کل پر بولنے کی نندا کیجاویگی اس لیئے اُنکی طرف سے کچہ تامل ہوا۔ مین نے لکچر شروع کیا۔ پندرہ بیس خالصہ لٹہ بند آن کہڑے ہوئے۔ مضمون کو پندرہ منٹ سنکر بیٹہ گئے لاٹہیاں علیحدہ رکہدیں۔ خاتمہ پر پرسن بدن ہو کر شکریہ ادا کرنے لگے۔ تب معلوم ہوا کہ لفظ گروکل کے معنی انہیں اُلٹے سمجہائے گئے تہے۔ انسانوں کی مخالفت کے علاوہ انہیں دیوتاؤں نے بہی گہین ڈالنا چاہا لیکن باوجود اس کے سننے والوں کے پریم اور کام کرنیوالوں کے اُتساہ نے تمام مشکلوں کو حل کر لیا۔ باؤلی کو دوسرے لکچر والے دن سخت بارش ہوئی۔ لکچر کو بند کرنیکا ارادہ ہو گیا لیکن لکچر کی جگہ میرا جانا ضروری سمجہا گیا تاکہ وہاں آنیوالوں کو کہہ آؤں کہ لکچر ملتوی ہو گیا ہے اسکے سوا اسیدن وہ اور جگہوں میں پبلک جلسوں کا نوٹس تہا۔

باقی آئندہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

ممالک مغربی و شمالی کی گروکل بھکشا منڈلی

تاریخ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء سے ۹ ستمبر تک بھکشا منڈلی نے لکھیم پور کھیری اور دھورہ مین کام کیا - گروکل کے لیے مبلغ مالغہ روپیہ چندہ ہوا - اور اسی موقعہ پر ۳۲۵ روپیہ ویدپرچار فنڈ کیلیے بھی چندہ ہوا مبلغ ۱۸۱ روپیہ نقد ملا - باقی ایک ہفتہ مین روانہ کرد ینے کا وعدہ کیا۔ الیقین ہے کہ بھیجدیا ہوگا اس شہر مین بابو سیتارام صاحب بی - اے وکیل و بابو گھنشیام لال صاحب اسسٹنٹ ماسٹر نے بڑی امداد دی اور ابھی تک آپ صاحب چندہ کی تعداد کو بڑہانیکی کوشش کر رہے ہین - اس کے بعد تاریخ ۷ ستمبر سے ۹ ستمبر تک لکھنؤ گنیشگنج آریہ سماج مین کام کیا - کل چندہ مبلغ مالغہ ۱۸۱ روپیہ تحریر ہوا - منجملہ اس کے ۵ روپیہ نقد ملے اور گھڑی قیمتی ۵ روپیہ وصول ہوئی - ابھی اس سماج کے پر شارتھی بھائی پنڈت بالگوبند شکل سکرٹری و چندکا پرشاد صاحب و بابو گومتی شنکر سہائے صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ چندہ کی رقم اور بھی بڑہا دیں گے -

صاحبان موصوف نے بھکشا منڈلی کو بڑی مدد دی جسکے لیے خاص شکریہ کے مستحق ہین - یہاں پنڈت بھیشی لال صاحب نے پوسٹ آفس مین علیحدہ فہرست چندہ کھولدی ہے - یقین ہے کہ معقول رقم کر کے خزانہ سبھا کو بھیجدی ہوگی - ہم پنڈت جی کو دہن باد دیتے ہین -

اس کے بعد فیضآباد مین تاریخ ۱۱ سے ۱۴ ستمبر تک کام کیا اُس وقت تک اس بھکشا منڈلی مین منشی نراین پرشاد صاحب سکرٹری پرتی ندہی سبھا و ساہو برج رتن صاحب خزانچی و پنڈت نند کشور اپدیشک پرتی ندہی سبھا اور میں شریک تھا - لیکن یہاں پنڈت بیکنٹھ ناتھ جی پریسیڈنٹ پرتی ندہی سبھا بھی شریک ہوگئے تھے - اور ساہو برج رتن صاحب کو اپنے ساتھ لیکر دوسرا ڈیپوٹیشن بنا کر ہم لوگوں سے علیحدہ ٹانڈہ وغیرہ مقامات کو تشریف لیگئے - فیضاباد مین مبلغ مالغہ ۱۸۱ روپیہ چندہ تحریر ہوا جس مین سے مبلغ مالغہ ۱۰۱ روپیہ نقد وصول ہوگیا - ابھی مبلغ مالغہ روپیہ یا کچھ زیادہ رقم اس شہر سے اور وصول ہوجانیکی امید ہے یہاں پر پنڈت بھیشی لال تواری و بابو نورنگ مل صاحب سکرٹری سماج و بابو کشن پرشاد صاحب و پنڈت رگھونندن وغیرہ صاحبان نے بڑی سرگرمی کے ساتھ چندہ فراہم کرانیکی کوشش کی - ہم آپ صاحبان کے بہت شکرگذار ہیں - اس کے بعد تاریخ ۱۵ سے ۱۷ ستمبر تک لکھنؤ سٹی سماج مین کام کیا مبلغ مالغہ ۱۸۸ کل چندہ تحریر ہوا - جس میں سے مبلغ مالغہ ۱۱۲ روپیہ نقد اور ۱۲ روپیہ کی قیمتی گھڑی وصول ہوئی - یہ بابو بنارسی داس صاحب و بابو رگھونندن پرشاد صاحب کے پورشارتھ کا پھل ہے کیونکہ آپ صاحبان نے بڑی کوشش کی تھی - تاریخ ۱۷ ستمبر کو ڈاکٹر اندرمنی جی کی استری نے ڈیپوٹیشن کو بلا کر مبلغ مالغہ ۱۰۱ روپیہ دان دیا دیبی ہے ایسے اودار دہرماتما استریاں کو - یہاں پر بابو امراؤ بہادر صاحب میونسپل کمشنر لکھنؤ نے بھی بڑی مدد دی اور وعدہ کیا ہے کہ مبلغ مالغہ روپیہ اور کم سو کم چندہ کر کے پیچھے سے روانہ کرنیکا وعدہ کیا ہے - اسکے بعد بھکشا منڈلی بارہ بنکی اودہ کو گئی وہاں دو روز بابو جیوارام صاحب وکیل کے یہاں مقام کیا گو یہاں آریہ سماج نہیں ہے لیکن بابو صاحب موصوف بڑے انصاف پسند اور لائق آدمی ہین - آپنے گروکل کے قواعد پر دو دن کالون انسٹیٹیوٹ میں لکچر کرائے - یہاں پر بابو صاحب موصوف نے مبلغ ۵ روپیہ خود چندہ دیا اور آئندہ بہت کچھ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اسکے بعد تاریخ ۲۰ ستمبر سنہ الیہ سے بھکشا منڈلی بہرائچ مین کام کر رہی ہین قریب دو سو روپیہ کے چندہ ہوچکا ہے اور بھی زیادہ ہوجانیکی امید ہے - سیوک

حکم سنگھ وائس پریسیڈنٹ پرتی ندہی سبھا

بنوں

(۱) شریمان پنڈت ہیراج جی اپدیشک ... سے لکچر ہو رہے ہین اور نیوگ و شدہ پر ایک ... اور ایک سکول ماسٹر سے چند یوم تک مباحثہ ہوا عرائض نویس صاحب جو کسی زمانہ مین ہندو ... سکرٹری تھے سوائے گڑبڑ ڈالنے کے اور کوئی نشانہ ... البتہ سکول ماسٹر صاحب نے بات چیت معقولیت ... جس سے آنیراد و دیگر اصحاب پر عمدہ اثر پڑا ... ایک ہندو پنڈت کو جو وشارد پاس ہے اور ... میں ٹیچر ہے شاستراتھ کیواسطے چیلنج دیا گیا - لیکن ... مین آنیکی تاب نہ لاسکے اور صاف الفاظ مین انکار ...

(۲) مورخہ ۱۸ و ۲۰ ستمبر کو ڈاکٹر پنیل صاحب ... کے ساتھ نجات کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا جس میں ... نے سوائے انجیل کی عبارت سنانیکے کسی معقول دلیل ... اور نہ پنڈت جی کے اُن سوالات کو چھوا جو کہ انہوں نے ... صاحب پر کیئے - آخری وقت مین ڈاکٹر صاحب کے ... مشن اور ہسپتال کے آدمی فساد پر آمادہ پائے گئے ... میں ایسے ایسے آدمیوں کے دہرم و ایمان کا بخوبی ... جنہوں نے اپنے دہرم اپنے ایمان اور اپنے ضمیر کو ٹکوں کے ...

(۳) اخبار تحفہ سرحد کے ایڈیٹر میرزا الیشع نام ... ایڈیٹری کے گھمنڈ مین آکر ویدوں سے گاؤ کشی ... کو تیار ہوئے - جب تحریری نوٹس کے ذریعہ چیلنج ... تو پہلے نوٹس لینے سے بھی انکار کیا اور جب زور دیا گیا تو ... کہکر انکار کردیا کہ آریہ سماج والے مسیح کو گالیاں نکالتے ... ہمیں ایسے آدمیوں کی عقل پر نہایت افسوس آتا ہے ... کہ جو کہ کھا تک نہین جانتے اور ویدوں سے گاؤ کشی ثابت ... تیار ہوجاتی ہین - لیکن جب کوئی پوچھنے والا سامنے ... تو ساری شیخی کھل گئی - میرے دوست ناصر صاحب ... ہو کہ یہ اخبار نہیں جو اودہاری یا عارتیالی ہوئی ... سے حل سکیگا اور نہ یہ انجیلی اور بائبلی خدا کی باتیں ... جناب وید ونکی پڑہائی اور انکے مطالعہ کیواسطے اعلیٰ درجہ کی ... سنسکرت ودیا پاک کیرکٹر اور اعلیٰ درجہ کے دماغ کی ضرورت ... اور جناب تو تا ہنوز اپنی عیسائیت سے بھی پورے طور پر ...

وواہ اور نیوگ پر چند خیالا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اگر اب بھی آپ کی تسلی نہیں ہوئی۔ تو بتلائیں
بیوا کی حالت میں کیا اس قسم کی بدمعاشی ممکن
نہیں ہے؟ صاحبان۔ شادی شدگان آئے دن
اکثر قسم کی بدمعاشیاں اور ناجائز حرکات کرتے
ہیں۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر
بتلایئے تو سہی۔ کہ سوائے سزا کے اور کیا انتظام
ان کے دُراچار کے دفعیہ کیلئے ہو سکتا ہے۔
اب صرف یہ بتلانا باقی رہ گیا ہے کہ گیارہ تک
خاوند یا استری کرنا کیوں جائز قرار دیا جاتا ہے۔
اور اگر نیوگ سے حفظ منی۔ نیک چلنی مجلسی بہبودی
وغیرہ ممکن ہیں تو پہلے ہی شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟
کیا ہی اچھا ہو کہ بذریعہ نیوگ اولاد پیدا کر لی جائے۔
اس کا جواب یہ ہے۔ کہ از روئے وید و شاستر
برہمچریہ آشرم کو پورا کرنے کے بعد پچیس برس ہی
اولاد پیدا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور انہیں
پچیس برس کے اندر اس سے بڑھکر بیاہ کرنے
کسی صورت میں جائز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک
وقت میں دو عورتوں یا دو خاوندوں کا رکھنا
بالکل ممنوع ہے۔ جب یہ حالت ہے تو ایک ایک
خاوند سے اگر ایک ایک بچہ بھی پیدا ہو جائے تو
انکی پرورش کرنے میں یہ عرصہ دتیت ہو جاتا ہے
اسواسطے گیارہ تک حد قائم کرنا عین مصلحت ہے
مگر اس حد کے توڑنے سے الٹی خرابی اور بربادی
ہوگی۔ کیونکہ اس صورت میں اگر سینکڑوں تک
نوبت پہنچ جاوے تو بھی تعجب نہیں ہے۔ جسکا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کمزور کم عقل اور کم عمر
ہوگا۔ عورت اور مرد بھی کمزور۔ کم عمر اور بیمار
ہوکر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں۔ اور
دونوں کی باہمی محبت بھی جاتی رہتی ہے۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھکر ویدک بواہ اور نیوگ
کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مگر بعض آدمی جو کہ نیوگ
سے صرف نیا خیال ہونے کی وجہ سے اور خلاف
رواج ہونے کے باعث دل برداشتہ ہیں۔ پنر بواہ
کو ہی رواج دینا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں
کہ بواہ کیوقت تادم زیست۔ دوسرے سے شادی
نہ کرنے کی قسم اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
مگر اُن کا یہ خیال بالکل درست نہیں ہے کیونکہ
اگر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اس قسم کا
وعدہ نہ کریں تو کبھی ایک دوسرے پر اعتبار نہیں
ہو سکتا اور نہ کبھی دونوں ملکر گھر کی بردھی کی
تجویز سوچ سکتے ہیں کیونکہ دونوں کے دل میں
یہی خیال رہتا ہے کہ کل جسکا جی چاہے ایک
دوسرے کو چھوڑ دیویگا۔ غرض بکرے کی ماں
کیطرح کوئی بھی اپنی خیر نہیں منا سکتا۔ اس دقت
کو رفع کرنیکے واسطے اس قسم کے عہد کیلئے قسم
کہانا ضروری خیال کیا جاتا ہے! اور نیوگ کی
ضرورت ہر حال میں پڑتی ہے اس کے لئے کافی
وجوہات ہم درج کر چکے ہیں رہی یہ بات کہ نیوگ
ہی کو کنوارا۔ کنواری کے درمیان بجائے شادی کر
رواج دینے میں کیا ہرج ہے؟ اس کا جواب یہ ہے
کہ بواہ کے بغیر گرہست آشرم کی بنیاد نہیں
پڑ سکتی اور گرہست آشرم ہی سب سے اعلےٰ گنا
جاتا ہے جیسے کہ منو سمرتی میں درج ہے۔

यथा नदी नदाः सर्वे सागरे
यान्ति संस्थितम्। तथैवा
श्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति सं-
स्थितम्॥

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا تب تک ہی
گھومتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ سمندر کو حاصل
نہیں کر لیتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سب
آشرم قائم رہتے ہیں۔ بغیر اس آشرم کے کسی
آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ

برہمچاری۔ بان پرستھ اور سنیاسی تین آشرموں کو
اناج وغیرہ کا دان۔ ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے
اس لئے گرہست جیشٹھ (اعظم) یعنے سب کاروبار
میں دھرن دھر (تمام آشرموں کا گذارہ کرنیوالا)
ہے۔ اسواسطے کنوارے۔ کنواری کا بیاہ ہی
ہونا چاہیئے۔ نہ کہ نیوگ۔

اسکے علاوہ بیشمار تاریخی حوالے ہیں۔ جنسے
معلوم ہوتا ہے کہ پرانے آریاؤں میں یہ رواج بڑی
خوبی کے ساتھ جاری تہا۔ اسکے متعلق شری مان
بابو نہال سنگھ جی کرنال نواسے نے اپنے بنائے اردو
ترجمہ وید بھاشیہ بھومکا مصنفہ مہرشی دیانند کے
دیباچہ میں بہت سے تواریخی حوالے درج کئے ہیں
امید ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں گے۔ مہرشی
دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش میں کئی ایک
تواریخی شہادتیں اور ویدک پرمان درج کیئے ہوئے ہیں
دیکھو اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ 155۔

اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری قوم اور
ملک کے اندر بہادر شور بیر اور دہرماتما اولاد پیدا
ہو اور یکلخت زناکاری دنیا سے اُٹھ جائے۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آجکل کے بچوں کے سفید بال
آئندہ نسلوں کو ناممکن پرتیت ہوں۔ اگر آپ
چاہتے ہیں کہ ان مرجہائے ہوئے زرد چہروں
کی بجائے آپ پہول کیطرح تازہ اور لالہ رخ نوجوان
پیدا کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ افیون۔
شراب۔ گوشتخوری۔ نسخہ جات تقویت باہ کی
ضرورت ہمارے اہل ملک کو نہ پڑے تو آج سے
قسم اٹھاؤ کہ ہم اپنے بہائی بہنوں بیٹوں۔ بیٹیوں
کو بدستور حفظ منی کی تعلیم دیں گے اور جہاں تک
ہو سکے گا پچیس اور سولہ برس عمر سے کم لڑکے
لڑکی کی شادی نہ ہونے دیں گے اور ان کی
اس طرح سے حفاظت کریں گے جیسے کہ ایک
راجہ ایک خزانہ کی کیا کرتا ہے کیونکہ جس طرح خزانہ
پہرہ داروں کی حفاظت کے بغیر چور ڈاکو لوٹ کر

لے جاتے ہیں اسی طرح سے ویریہ روپی رتن ممکن نہیں کہ بغیر مناسب انتظام کے برباد ہو۔ اگر یہ درست ہے تو ایک یہی طریقہ ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے ہمیں امید ہو سکتی ہے کہ بیوگان دنیا میں نہ رہیں اور اگر بالفرض کسی بیرونی وجہ سے ان کا پتی مر بھی جاوے تو جو تھوڑا عرصہ ان کی عمر اکٹھی وتیت ہوا اس میں کوئی نہ کوئی سنتان پیدا ہو جاوے۔ غرض یہی صورتیں ہیں جن سے نہ پنر براہ اور نہ نیوگ کی ضرورت پڑ سکتی ہے - اور اگر کسی مجبوری حالت میں ضرورت پڑے تو اس میں کوئی برائی نکلنے کی امید نہیں ہو سکتی بلکہ الٹی بہبودی انسان متصور ہے کیونکہ اس سے زناکاری کا کم ہونا عمدہ اولاد پیدا ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے - اور نیز رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری کی بدفعلی - اعلےٰ خاندان کا کلنکت اور نسل کا قطع ہونا - اور عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بچاؤ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔

(عاقلے را اشارتے کافی است)

راقمہ گوبند رام سکرٹری

ڈھول کا پول

ایک باہمن جو اپنے آپ کو "پنڈت جگت پرشاد شاستری ترک شرومنی ودیا بھوشن انتخاب ہند" کے نام سے ظاہر کرتا ہے ماہ فروری ۱۹۲۸ء کو کرنال میں آیا تھا اس نے کئی پرچے جن پر دگ وجے کی سرخی تھی بانٹے - ان دنوں آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ تھا - جلسہ کے موقعہ پر آریہ سماج کی طرف سے اس کو شاستر آرتھ کیلئے نمنترن دیئے گئے - لیکن حضرت میدان میں نہ آئے - آتے کہاں سے اگر شاستر کا بل ہوتا تو ہرگز نہ بھاگتے - لیکن شاستر کا بل تو دور رہا انکو معمولی سنسکرت بولنے کی بھی مہارت نہیں - یہ شخص علاقہ ناگپور میں بھی اسیطرح سے لوگوں کو بہکاتا رہا ہے لیکن جب وہاں اس کا پول کھلگیا تو کرنال کی طرف آگیا - کرنال میں آریہ سماج کے جلسہ پر اس کا پول کھولا گیا - کرنال آریہ سماج سے شکست فاش کھا کر سنا گیا ہے کہ کیتھل میں آیا ہے اور وہاں پرم ودوان مہرشی دیانند کے برخلاف لیکچروں میں ڈینگیں ہانک رہا ہے ممکن ہے کہ اسیطرح سے یہ پنجاب کے مختلف شہروں میں جاوے اس لئے پنجاب کے جملہ آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے نویدن ہے کہ وہ ایسے باہمن کا جو کہ محض طوطے کیطرح دو چار لیکچر و چند شلوک جانتا ہے پول کھولدیں اور اگر جاننا ہو کہ یہ کس لیاقت کا آدمی ہے تو اس سے تحریری دستاویز جسپر شہر کے پانچ معزز اصحاب کے دستخط ہوں اسبات کی حاصل کریں کہ میں سنسکرت میں تحریری شاستر ارتھ مطابق ان نیموں کے جو کہ آریہ پرتی ندہبی سبھا پنجاب نے شائع کئے ہوئے ہیں کرنے کو آریہ سماج کے ساتھ طیار ہوں - تاکہ پھر دوبارہ اس کے پول کھولنے کا پربندھ کیا جا سکے اور لوگوں کو ست است کے نرنے کا مزید موقعہ دیا جائے پبلک کو یہ بھی واضح رہے کہ اگست ۱۹۲۷ء کے مہینہ میں دہلی میں بھارت دھرم مہامنڈل کے جلسہ پر ہندوستان کے اعلےٰ سے اعلےٰ ہندو پنڈت مثل شوکمار آدی کے موجود تھے جنکے سامنے ایسے ایسے دگ وجئی کچھ حقیقت نہیں رکھتے - اس موقعہ پر آریہ سماج دہلی کیطرف سے مہاراجہ دربھنگا میر مجلس دھرم مہامنڈل کی سیوا میں شاستر ارتھ رکھے - لیکن کوئی بھی پنڈت ساشتر ارتھ کے لئے سامنے آنے کی جرات نہ کر سکا اور میر مجلس صاحب نے بھی ٹال دیا جگت پرشاد جیسے معمولی پاندھوں نے روزی کمانیکا ایک نیا ڈھنگ یہ نکالا ہے کہ اپنے موہنہ میاں مٹھو بنکر مہرشی دیانند کی شان میں اپنی زبان کو جھوٹھ سے آلودہ کرتے پھرتے ہیں - ایسے ٹھگ پنتھیوں سے پبلک کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

آریہ سجنوں کا شبھ چنتک

آتما رام

اپ منتری آریہ پرتی ندہبی سبھا پنجاب

لاہور

پرشن

(۱) کیا جنم کے مسلمان و عیسائی وغیرہ پر الیچھ سے شدہ کئے ہوئے کے ہاتھ کا اسپرش کیا ہوا بھوجن کرنا اوچت ہے اگر ہے تو کیوں - (دیوتا جی سری ۱۰۸ سوامی دیانند سرستی جی مہاراج مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر صفحہ ۱۵۰ لائن ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ سے تو اسوچت معلوم ہوتا ہے)

(۲) کیا جو شخص پشت در پشت سے گوماس آدی کھاتا چلا آیا ہے اور اگر وہ شدہ ہونا چاہے تو وہ ذرا سی دیر کے ہون کرنے سے شدہ ہو سکتا ہے یا نہیں اور آیا اس کے بدن میں گندہ پرمانوں نکل جاتے ہیں یا نہیں۔

(۳) منوسمرتی میں لکھا ہے کہ پریت کریا کرکے برہمن دس دن میں چھتری ۱۲ دن میں اور ویش ۱۵ دن میں شدہ ہوتا ہے اور شودر ۳۰ دن میں - کیا یہ اشلوک منوسمرتی کا ماننے کے لائق ہے یا نہیں۔

(۴) اکشت یونی استری (اکشت ویرہ) پرش کا بواہ دوسرا ہونے کی ستیارتھ پرکاش میں آگیا ہے آریہ لوگوں میں اس کے خلاف

کشٹ بونی استری وکشٹ دیدیہ پٹھن کا کیوں ہوتا ہے -

نیاز مند آپکا اتر ابھلاشی دھرم سیوک پرشوتم داس
آریہ سماج ڈبائی

جواب

(۱) جب شاستر ودھی انوسار پرائشچت دوارا شدھ ہوگیا تو اُس کے ہاتھ کا سپرش کیا ہوا بھوجن کھانے میں کوئی دوش نہیں - اس سے کسی پرکار کی چھوت چھات نہیں کرنی چاہیئے اس کے ساتھ ویسا ہی بوہار کرنا چاہیئے جیسا کہ دوسرے آریوں کے ساتھ - ورنہ پرائشچت کے کچھ معنی ہی نہیں - جیون چرتر کے اس حوالہ کا سمبندھ پرائشچت دوارہ شدھ کئے ہوئے پرش کے ساتھ نہیں ہے - بلکہ بدھ مانس کا سیون کرنیوالے اویدک مت انویائی آریہ لوگوں کے متعلق ہے -

(۲) کون کہتا ہے کہ ذرا سی دیر کے ہون کرنیسے شدھ ہوسکتا ہے - شاستر ودھی انوسار پرائشچت کرکے اُس کی شدھی ہوسکتی ہے - پرمانو تو ہر سمے شریر سے نکلتے رہتے ہیں آئیندہ کو جب وہ مانس کھانا چھوڑ دیگا تو مانس کے گندے پرمانو اُس کے شریر میں کہاں سے رہیں گے

(۳) منوسمرتی کا یہ شلوک ہماری رائے میں پرکشپت ہے -

(۴) پھتر بواہ بیوستھا وہی ٹھیک ہے جو کہ سوامی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں درج کی ہے - اس کے پرتیکول چلنے والے مہاشے غلطی پر ہیں جسکو جواب دہ وہ خود ہیں -

ڈبلیو - سی -

گوجرخاں میں تت کہالصہ سے مباحثہ

جناب اڈیٹر صاحب - نمستے

مورخہ ۲ - اگست ۱۹۰۰ء کو مہاشہ بھگت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تشریف لائے - ۳ لغایت ۵ تاریخ کو دھارمک وشیوں پر اُنکو ویاکھیان ہوئے - جن سے پبلک پر بڑا اثر ہوا - ۶ - تاریخ کو پنڈت صاحب یہاں سے راولپنڈی جانے کو تیار تھے - کہ ایک تت کہالصہ بھائی سادھو سنگھ نامی جی نے خواہش ظاہر کی کہ آج ۲ - بجے دن کے بازار میں میری دوکان پر آکر پنڈت صاحب مباحثہ کریں - چونکہ آریہ سماج ہر وقت سچ اور جھوٹھ کے نرنے کرنے کو تیار ہے اس لئے بھائی صاحب کی پرارتھنا کو منظور کرکے پنڈت صاحب معہ چار پانچ ممبران آریہ سماج بھائی صاحب کی دوکان پر گئے - اور کل تت کہالصہ گوجرخانی اور دیگر سکھہ صاحبان بھی آموجود ہوئے - جو گفتگو ہوئی ذیل میں تحریر کی جاتی ہے - تت کہالصہ کیطرف سے حرف (ت) اور آریہ کیطرف سے (ا) لکھا گیا ہے - درج اخبار فرماکر مشکور فرمائیں -

ت - تت خالصہ پتھر وغیرہ کی مورتی نہیں پوجتا -

ا - مگر کاغذ کی مورتی کی پوجا کرتا ہے - پتھر اور کاغذ کی پوجا ایک جیسی ہے -

ت - کاغذ کی پوجا مورتی پوجا نہیں -

ا - جسطرح پتھر کی پوجا میں - دھوپ - دیپ نئی وید وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں - ویسے ہی گرنتھ صاحب کو رومالوں میں لپیٹتے ہو - اور پوجا کرتے ہو پھر دونوں میں کیا فرق ہوا - دونوں جڑ پدارتھ ہونیکی وجہ سے ناجائز ہیں -

ت - اگر کوئی شخص اپنے باپ کی چٹھی کو رومال میں بادب لپیٹ کر رکھے اور اُسپر دھوپ دیپ وغیرہ چڑھائے تو باپ خوش ہوگا - ویسے ہی دربار صاحب ہمارے باپ کی چٹھی ہے جسکی پوجا کرنا ہمارا فرض ہے -

ا - باپ کی چٹھی کی پوجا صرف یہی ہے کہ جو کچھ اُس میں لکھا ہو اُس کے مطابق کاروائی کی جائے - اگر کوئی آدمی بجائے اُس پر عمل کرنے کے باپ کی چٹھی کو رومال میں لپیٹ کر اونچی جگہ رکھہ چھوڑے اور نئی وید - دھوپ دیپ وغیرہ چڑھایا کرے تو باپ ضرور اُسپر ناراض ہوگا -

ت - تم پستکوں کی عزت اور پوجا کیسے کرسکو - تم پستکوں کو نیچے دیکر بیٹھ جاتے ہو پاخانہ پھر کر اُن کے ساتھ صاف کرتے ہو

ا - آپ مختار ہیں - جیسا چاہیں کریں -

ت - تم کیس جو قدرتی ہیں اُنکو نہیں رکھتے -

ا - کیس کہتے ہیں بالوں کو - اُن کے لمبے چھوٹے رکھنے سے دھرم کا کوئی تعلق نہیں جیسا گرنتھ صاحب میں بھی لکھا ہے - بہا دیں لانبے کیس کر - بہادیں گھر ڑ منڈا - دیگر سویا نمبر ۲۰ گورو گوبند سنگھ - کیس دھرے نہ ملے ہری پیارے بتاؤ تم دربار صاحب کو مانتے ہو یا کسی اور پستک کو بھی -

ت - ہم گورو گرنتھ صاحب کے بغیر کچھ نہیں مانتے -

ا - گرنتھ صاحب میں ککے دھارن کرنا نہیں لکھا -

ت - لکھا ہے دیکھو کہا ہے - ثابت صورت ربدی - بھنے بی ایمان -

ا - یہ محمدیوں کے ختنہ کرنیکی تردید میں کہا گیا ہے - اس میں بال رکھنے کی کوئی ہدایت نہیں ہے - چہ جائیکہ کڑا کچھ وغیرہ -

ت - تم بتلاؤ ویدوں میں بال کٹانا کہاں لکھا ہے - وہاں بھی تو کوئی ہدائت نہیں ہے -

ا - بال کٹانے کی صاف ہدائت ہے -

ت - بالکل نہیں ہے -

ا - دیکھو - یہ منڈن سنسکار کا وید منتر صاف بتلاتا ہے کہ اُسترے سے سر منڈادو - علاوہ اس کے تمہارے نو گوروؤں کے برابر منڈن اور یگیوپویت سنسکار ہوتے رہے ہیں دیکھو گوربلاس -

ت - گوربلاس میں بالکل نہیں لکھا -

ا - گوربلاس سے آؤ مین ابہی نکال کر دکہاتا ہوں۔

ت - وہان نہیں لکہا۔ ہم گوربلاس نہین لاتے۔

ا - تم گرنتھ صاحب سارا مانتے ہو یا آدہا۔

ت - سارا مانتے ہین گرنتھ صاحب ہمارا دہرم پستک ہے۔

ا - دربار صاحب میں لکہا ہی (تحمید) بے نمازا کتیا رہیہ نہ بہلی ریت۔ کبہوں نہ چل آئیوں پنج وقت مسیت

بتاؤ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

ت - یہ شبد مسلمانوں کیلئے ہے۔

ا - اچہا تمہارے واسطے تو نہیں ہے پہر کیوں کہتے ہو کہ سارا گرنتھ صاحب مانتے ہین۔ اگر سارا مانتے ہو تو نماز پڑہا کرو۔ اگر نہیں مانتے ہو تو اس کو بیچ سے نکالدو۔

ت - (چیں بجبیں ہوکر) ہم تمہارے ساتہ بات نہیں کرتے۔ تم ہمارے دیشی کالی نہیں ہو۔

ا - دیشی کالی کیا ہوتا ہے۔

ت - جو ہمارے گروؤں اور گرنتھ صاحب کو ماننے اور سکہے دہارن کرے۔ ہر ایک اور تت خالصہ بہائی ساد ہو سنگہ جی بولے کہ ایسے آدمیوں کے ساتہ بات کرنے سے کیا فائدہ انکو کیوں اپنی دوکان پر لائے ہو۔

ت - یہ خود چلے آئے ہین۔ مینے انکو نہیں بلایا۔

ا - میں آپ کو نہیں جانتا تہا آپکے بلانے پر یہاں آگیا ہوں۔ اگر آپ ناراض ہوتے ہین تو میں اب چلا جاتا ہوں۔

ت - گرنتھ صاحب میں ہندو اور مسلمان دونوں کیلئے اپدیش ہین۔ جو اپدیش مسلمانوں کے پرتی ہین انکو ہم نہیں مانتے۔ یہ فریدکا واک مسلمانوں کے لیئے ہی۔

ا - اچہا تم اسکو نہیں مانتے ہو۔

ت - ہم اسکو نہیں مانتے۔ صرف گورد صاحبان کی بانی کو مانتے ہین۔

ا - تو بتلاؤ یہ اس قسم کے اور بہت سے شبد گرنتھ صاحب میں کیوں لکہے گئے۔

ت - ہم نہیں جانتے تم بتلاؤ کیوں لکہے گئے۔

ا - پوتہا بنانے کے لیئے۔

ت - (غصہ سے لال آنکہیں کرکے اور ذرا پرے ہٹ کر سونہہ پہیر کر) جی پوتہا بنانے کے لیئے۔ تمہارے وید کس نے بنائے۔

ا - ایشور نے۔

ت - ایشور نے ویدوں کو کیسے لکہا قلم دوات کہاں سے لایا۔

ا - ایشور نے وید لکہے نہیں۔ بلکہ سرشٹی کے آدمیں رشیوں کے ہردے میں پرکاش کیئے۔

ت - تو وید لکہے کس نے۔

ا - پہلے تو ویدونکا اپدیش زبانی گرو سے ششش کو ہوتا رہا۔ مگر جب منشوں کی سمرن شکتی کمزور ہو گئی تو رشیوں نے ویدونکو قلمبند کردیا۔

ت - تو ویدوں کو لکہنے سے پہلے بہول بہی گئے ہونگے۔ کیونکہ انسان بہول جاتا ہے۔

ا - پہلے چار گروؤں کے شبدوں کو پانچویں گرو نے قلمبند کیا تو ان کے اپدیش بہی بہول گئے ہوں گے کیونکہ پیچہے لکہے گئے۔

ت - گرو صاحبان کے اپدیش جیوں کے تیوں ہین بالکل انکے قلمبند کرنے مین بہول نہیں ہوئی۔

ا - تو ویدوں کے قلمبند کرنیں بہول کسطرح ہو گئی۔

ت - ہم شرادھ اور کریہ کرم وغیرہ نہیں مانتے۔

ا - تمہارا گرنتھ مانتا ہی۔ تم مانو یا نہ مانو دیکہو لکہا ہی۔ محلہ تیسرا۔ پنڈ پتل کریا دیوا پہل ہر سر پاد لئے۔

ت - کہاں لکہا ہے۔ کہاں لکہا ہی۔ اسکا ارتھ کیا ہے۔ سارا شبد پڑہو۔

ا - سنو کیشو گوپال پنڈت سدیو۔ یہ پڑہی کتہا ہر سر پران جیو۔ پنڈ پتل کریا دیوا پہل ہر سر پاد آسنگے۔ مطلب یہ ہی۔ کہ جب گرو امرداس جی کا مرنیکا وقت نزدیک آیا تو اس نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی کہ میرے مرنیکے بعد کیشو گوپال نامی پنڈت کو بلواکر پران کی کتہا کروانا میرے نام کے پنڈ وغیرہ دینا۔ کریا کرم دیوا وغیرہ ٹہیک ٹہیک طور پر کرانا اور ہڈیاں ہردوار پہنچانا۔

ت - تمہارا ارتھ ہم نہیں مانتے۔ ہمری گورد گرنتھ صاحب جی میں ایسی باتیں نہیں لکہیں تمکو ارتھ کرنیکا عقل کہاں سے آیا۔

ا - آپ ہی جو سچا ارتھ ہی کر دیجیئے۔

ت - (دہیان کرکے) سن ہم ارتھ کرتے ہین کیشو نام پرماتما یعنے اکال پرکہ کا ہی۔ یا کیشو نہیں یہ بدکیسو ہی۔ کیسو پنڈت سدیو یعنے کیسا پنڈت۔ سدایا یعنے بلایا۔ گوپال ہی نام ایشور کا ہی ارتھ یہ ہے۔ گوپال جو ایشور ہی اور پنڈت ہی اسکا نام ہے یا دوسرا مطلب کیشو پرماتما ہیں وہ گوپال اور پنڈت بہی کہلاتے ہین۔ ایک مولویصاحب۔ اچہا کیا جہگڑا ہی بہائی جی تم کیا ارتھ کرتے ہو۔

ت - بہائی جی نے اپنے من گھڑنت ارتھ سنائے۔

مولویصاحب - اچہا پنڈت جی اب تم ارتھ کرو۔

ا - پنڈت جی نے اپنا ارتھ سنایا۔

مولویصاحب - پنڈت جی کا ارتھ ٹہیک ہی لفظ سدیو یعنی بلاؤ۔ انسانوں کیلئے بولا جاتا ہی۔ خدا کیلئے نہیں۔

ا - اچہا کہا لیجہ جی اب اس سے آگے ارتھ کرکے سنائیے۔

ت - تم کیا۔ اگر برہما بہی آجاوے تو ان شبدوں سے کریا کرم آدی کبہی ثابت نہیں کر سکیگا۔ ہمارے گرو ساکشات ایشور ...

اون کی بانی ہیں تم دوش لگاتے ہو۔ تم
ارتھ کیا جانو۔ ہم گروؤں کے بغیر کسی کو نہیں جانتے

ا۔ بھائی جی تمہارا دربار صاحب پنجابی بول
چال ہیں لکھا ہوا ہے۔ اوس کا ارتھ کرنا کوئی
بڑی بات نہیں۔ معمولی گاؤں کا جاٹ بھی
اس کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ آپ اسکے
شبدوں کا ارتھ کرئے

ت۔ ہمارے ارتھ کیا تم مان لوگے۔

ا۔ اگر سچے ہوئے تو مان لوں گا۔

ت۔ سنو تمہارے ارتھ غلط ہیں۔ پنڈت
کا ارتھ وہ نہیں۔ جو تم نے سمجھا ہوا ہے۔
گرو صاحب کہتے ہیں۔ ہمارے۔ پنڈت
دیوا۔ کرپا کرم۔ ہر سر یعنی پرمیشور کا سمرن
کرا دیا۔

ا۔ پھل۔ کا کیا ارتھ کروگے۔ کیا گرو کی ہڈیاں
ہی ایشور کے سمرن کی جاتی ہیں۔

ت۔ تم بتلاؤ ہر سر کے ارتھ کیا ہیں۔

ا۔ ہر سر یا ہر دوار کے ارتھ ایک ہی ہیں

ت۔ جی تمہارے کہنے سننے تمکو سمجھ ہی نہیں ہے
تمہارے ساتھ بات ہی نہیں کرنی چاہئے۔ تم
گروؤں کی نندا کرتے ہو تم کیس کیوں منڈواتے ہو

ا۔ تم گیوپویت کیوں نہیں دھارن کرتے۔

ت۔ کیس، قدرتی ہیں۔

ا۔ گیوپویت قدرتی ہے۔ کیسوں کا رکھنا
بے فائدہ ہے۔

ت۔ ہمارے گروؤں کا حکم ہے۔ کیس رکھو
گیوپویت قدرتی نہیں ہے۔ ہم کیوں دھارن کریں

ا۔ تمہارے نو گرو پہلے کیس نہیں رکھتے تھے
بلکہ کٹاتے تھے۔ اور گیوپویت وغیرہ سب
سنسکار کراتے تھے۔ دیکھو گوربلاس۔ گیوپویت
قدرتی ہے۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں مکمل
ہوتا ہے۔ تو قدرت ایشوری اوس کو گیو
پویت پہنا دیتی ہے۔ اگر تمکو شک ہو۔ تو ہسپتال

میں جاکر تصویر ڈاکٹر صاحب سے درخواست
کرنے پر دیکھ سکتے ہو۔

ت۔ وہاں گیوپویت کون بناتا ہے۔ کوئی
آنت ہوگی۔

ا۔ وہاں آنت ہی کا گیوپویت ہوتا ہے۔

ت۔ تم کس طرح جانتے ہو۔ وید ایشور نے
بنائے ہے۔

ا۔ گیان سے۔

ت۔ گیان سے تم کیسے جانتے ہو۔ تم کو تو
گیان ہی نہیں۔ ہمارے گورو پورن گیانی تھے
اونہوں نے وید کو نہیں مانا۔ ہم بھی نہیں مانتے

ا۔ تمہارے گورو ویدوں کو مانتے تھے۔
دیکھو تمہارے گرنتھ میں لکھا ہے۔ دیپک
جلے اندھیرا جائے۔ وید پاٹھ تینوں پایاں
کہائے۔ اسکے گرنتھ کمہ وید۔ آہرن مرت
وید ہتھیار دید کتیب کہو مت جھوٹھے جھوٹھا
جو نہ بوچارے۔ یہ تمہاری اپنی بھول ہے
کہ ویدوں کو تم نہیں مانتے۔

ت۔ تم تو ان کا ارتھ ہی نہیں جانتے۔ کیا
تم ان شبدوں کو مانتے ہو۔

ا۔ ہاں مانتا ہوں۔

ت۔ تو تم قران ہی پڑھا کرو۔

ا۔ کیوں۔

ت۔ لکھا جو ہے۔ وید کتیب کہو مت جھوٹھے

ا۔ واہ خالصہ جی۔ کتیب کے معنی قران نہیں
یہ آپ نے کہاں سے نکالے۔ کتیب کا ارتھ
پستک ہے۔ چونکہ وید چار پستکوں کا نام ہے۔ اسلئے
وید کتیب لکھا ہے۔

ت۔ ہم گرنتھ صاحب کے آگے ماتھا ٹیکتے ہیں
کیونکہ وہ ہمارا گورو ہے۔ اس میں کیا دوش ہے

ا۔ بڑا دوش ہے۔ دیکھو پہلے وقتوں میں
چھاپہ کے نہ ہونے سے پستک قلمی لکھے جایا
کرتے تھے۔ اور اون پر بڑی محنت اور لاگت

خرچ ہوتی تھی۔ اسلئے لوگ اون کو بڑی
احتیاط سے رکھتے تھے۔ آجکل چھاپہ خانہ
کی بدولت پستکیں بہت سستی اور خوش خط
چھپی ہوئی مل سکتی ہیں۔ اون پر رومال وغیرہ
چڑہانے بالکل بے فائدہ ہیں۔ اور پستک
بذات خود گرو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پستک
جڑ پدارتھ ہے۔ گورو چیتن ہونا چاہئے
نیز گرنتھ میں لکھا ہے۔ سکھی سکھیا گورو چار
چونکہ گرنتھ صاحب بوجہ جڑ پدارتھ ہونے کے
وچار نہیں ہے۔ وہ گورو ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ت۔ کیا تم ہمارے گورو ہو۔ ہم تمہارا اُپدیش
کبھی نہیں مانیں گے۔ ہمارے لئے حکم ہے
سب سکھن کو حکم ہی گورو مانیو گرنتھ۔

ا۔ کون گرنتھ۔ ت۔ تمکو معلوم نہیں۔ جو گرنتھ ہی
رہی۔

ا۔ آدمی یا جسم۔

ت۔ دونو۔

ا۔ دونوں کا لفظ کہاں ہے۔

ت۔ اپنے گیان سے۔

ا۔ گیان کس کو کہتے ہیں۔

ت۔ ارے تو ہمارا امتحان لینے آیا ہے۔ ہم
امتحان نہیں دیں گے۔ بحث کرنی ہے۔ تو
جیسا ہم کہتے ہیں مانو۔ ورنہ ہم تمہارے سے
بات چیت کرنا نہیں چاہتے۔ تو گوروؤں سے
بے مکھ ہے۔ ایک اور نت خالصہ حاضرین سے
مخاطب ہوکر۔ دیکھو جی یہ مانتے ہیں کہ سرشٹی
کے آدمیں جوان مرد عورتیں بغیر ماں باپ کے پیدا
ہوئے ہیں۔

ا۔ اچھا تم کیا مانتے ہو۔

ت۔ جوان نہیں۔ بلکہ بچے پیدا ہوئے تھے

ا۔ اُن کے ماں باپ کون تھے۔ اون کی رکھشا
کس نے کی۔

ت۔ ہم کیا جانیں۔

ایک سناتنی - بھائی صاحب جس ایشور کو بغیر ماں باپ کے بچے پیدا کرنے کی سامرتھ تھی - کیا وہ جوان نہیں پیدا کر سکتا تھا - اور اگر بچے پیدا ہوئے - تو گرمی سردی بھوک پیاس - بارش - آندھی - درندوں وغیرہ سے کیسے بچا یا کیونکہ وہ تو خود اپنی رکھشا کرنے کے ناقابل تھے - اسلئے ضرور جوان ہی پیدا ہوئے ہونگے -

ت - ہم بحث نہیں کرتے - ہم نے کہا تھا کہ ایکانت میں شاستر ارتھ کریں گے - یہاں دنیئے آدمی جمع ہو گئے ہیں - تم نستے کیوں کہتے ہو - سری واہگورو جی کی فتح کیوں نہیں کہتے -

ا - دیکھو جو چیز کسی سے مانگ کر لی جاتی ہے - وہ واپس کرنی چاہئے - اور وہ واپس کرنی پڑتی ہے - کیا لصہ اور فتح غیر زبانوں کے الفاظ ہیں - اگر فارسی عربی والے تمکو کہیں کہ ہمارے لفظ ہمکو واپس کر دو - ان کا استعمال مت کرو - تو تمہارے پاس کیا رہ جاوے گا - واہگورو جی کی فتح کہاں جاوے گی - لہٰذا خالصہ کی بجائے آریہ اور فتح کی جگہ نستے بولا کرو -

ت - مہاراج تم ودوان ہو - سرشٹی کی آدمیں اگر ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے تو اب ہی ایسے کیوں نہیں ہوتا - یہہ سرشٹی کرم کے ورودھ ہے -

ا - ایشور کے کرم کبھی ورودھ نہیں ہوا کرتے - جس طرح سورج کی شعاعیں طلوع کے وقت ترچھی پڑا کرتی ہیں - بعدہٗ عمودوار - ایسی ہی سرشٹی کی آدمیں - انسان وغیرہ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں - مگر اس کے بعد ماں باپ کے ذریعہ اتپتی ہوا کرتی ہے

ت - ہم ایکانت میں بات کریں گے

ا - آپ کی مرضی - مگر ایک بات بتا دو کہ سب گرنتھ ایک جیسے ہیں یا نہیں

ت - ایک جیسے -

ا - ایک مسلمان کے گھر میں یوں ہی بغیر جلد کے فرش پر پڑا ہے - اور دوسرا دھرم سالہ میں رومالوں میں نئی دلہن کی طرح لپٹا ہوا ہے - دونوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں -

ت - نہیں کوئی فرق نہیں - دونوں ہی ایک روپ ہیں -

ا - تو تمہارا پوچھنا یا نہ پوچھنا برابر ہوا - پھر کیوں پوجتے ہو

ت - تم نندا کرتے ہو - تمہارے ساتھ بات کرنا دھرم نہیں -

مرقومہ بالا گفتگو سے پبلک خود نتیجہ نکال لیوے گی - میں بلا کسی رائے زنی کے برائے اندراج اخبار ارسال خدمت کرتا ہوں - درج اخبار فرماویں

راقم

آپ کا تابعدار سکرٹری آریہ سماج گوجر خان

خدمت عام کا سلسلہ

درخواست

(۱) کوئی صاحب از راہ خیر خواہی عوام خبر دیویں کوئی ایسی کتاب ہے - جس میں یہہ درج ہو کہ فلاں شہر ہندوستان میں فلاں شئے عمدہ قابل سوداگری تیار ہوتی ہے - اور فلاں شہر میں فلاں اس طرح کی مکمل فہرست تمام ہندوستان یا کسی صوبہ کی مطلوب ہے - تاکہ ہندوستانی لوگوں میں خوب مشہور کی جاوے

جرمنی کے کسی نادرہ پوچھیئے - ملک کی تیار شدہ چیزوں کا رواج ہو - ایک نیا دمی نے (میری معرفت) اقرار کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب عمدہ کتاب اس قسم کی تصنیف فرماویں وہ صاحب ان کو انعام دیویں گے - اور قومی خیر خواہوں میں ان کا نام ہوگا - ان کی یادگار ہوگی - کار ثواب ہے - کوئی صاحب کوشش فرماویں

راقم

رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات ...

حیرت انگیز رسم

جرمنی کے بعض علاقوں میں رواج ہے کہ جب کوئی شادی ہوتی ہے جو براتی آتے ہیں - وہ کھانا یا شراب جو کچھا تے ہیں - اس کی قیمت نئے شادی شدہ جوڑہ کو دیتے ہیں - اس سے اس جوڑہ کو بہت بچت ہوتی ہے - وہ سرمایہ من جانب برادری سمجھا جاتا ہے - یہ رسم بہت کچھ ہمارے نیوتوں سے مطابقت رکھتی ہے -

بابو محبوب عالم سپرنٹنڈنٹ سکنڈ سرکل پنجاب نے ایک تجویز نکالی ہے جس سے کنوا یا تالاب کا پانی نہایت تھوڑے خرچ اور تکلیف سے باہر آسکتا ہے زمینداری سماج ڈیرہ اسمٰعیل اور ملک کے خیر خواہوں کا فرض ہے کہ اس کا مطالعہ اور ملاحظہ کریں اور اپنے کھیتوں کے واسطے اس کو کام میں لاویں

مسٹر رتنا گر مرہٹہ بمبئی نے ایک ایسی تجویز ایجاد کی ہے جس سے نلکا سے پانی ہر وقت ... جاری ... ضرورت ہو تو نلکا گرمی سے اور اس کا نام بھی پانی بنانا ہوتے سے بچانیوالا ... خیر خواہان ملک کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر نلکوں کے اندر لگاویں کفایت شعاری ... ہے خواہ پانی میں ہو خواہ دو ... اقتصادی ...

اشتہارات

اگر آپ سبز و خشک چارہ کی تجارت سے معقول نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے مویشیوں کی حالت سدھر سکے جن پر دودھ اور دودھ کی تمام اشیاء اور بارکشی کا انحصار ہے تو مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فی الفور عمل شروع کر دیجئے۔ اگر اس کتاب کی ہدایات پر لوگ کاربند ہوتے تو اس وقت اس ملک میں چارہ کی قلت کی شکایت نام کو بھی نہ ہوتی۔ شاید دنیا کی تواریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پچھلے سال چارہ گراں قیمت ہونے کی وجہ سے صوبہ بمبئی میں دیگر جہازوں پر لد کر آیا کیا یہ اس ملک کے باشندوں کی کم ہمتی اور بے توجہی ظاہر نہیں کرتا۔ ضرورت اور مانگ کو دیکھ کر غیر ملک کے باشندوں نے اس ملک میں گھاس و چارہ کی کاشت اور تجارت شروع کر دی ہے۔ چنانچہ پچھلے سال ریاست جودھپور کو جھانسی کے ایک انگریز سوداگر چارہ نے کئی لاکھ روپیہ کا گھاس چارہ دیا۔ مگر وہ کتنے دن کام آسکتا تھا۔ اگر اہل بیکانیر و مارواڑ تحفظ چارہ کے طریق سے واقف ہوتے تو نہ اون کا روپیہ ریاست سے باہر جاتا اور نہ دو چار سال تک بارش کی کمی بیشی کے سبب اونھیں زیادہ دقت اٹھانی پڑتی۔ یہ موسم عمل کرنے کا ہے اس لئے بہتر ہے کہ فی الفور مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فایدہ اٹھایئے

گھاس چارہ

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

لاثانی کتاب ہے جس میں ہر قسم کی دیسی اور ولایتی سبز و خشک چاروں کا بیان مع طریق کاشت درج ہے۔ طرح طرح کے چاروں کو گڈھوں میں بھرنے اور کھاتوں میں ڈال کر خمیرہ وغیرہ بنانے کی ترکیبیں صاف طور پر لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے مویشیوں اور گھوڑوں کو تر اور مقوی چارہ تمام سال بہتر آسکتا ہے۔ قیمت فی جلد مجلد ۸ر بلا محصول ڈاک

المشتہر بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت پڑھئے

کلکتہ سے ایورویدشاستری میں پاس ہوئے کوی راج پنڈت سیتارام جی شاستری کوی رتن کا مشہور و معروف ایورویدک اوشدھالہ

راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے جہاں آیورویدک کے مطابق ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ جب سے یہ اوشدھالہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں۔ جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج خیال کر کے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا ایشور جی کی کرپا سے اونہوں نے اس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی بڑی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں۔ باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کی جاتی ہے جو فایدہ کے بغیر کبھی نہیں رہتی (۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کیجاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دیجاتی ہے (۳) درخواست آنے پر اوشدھالہ کی فہرست ارسال کی جاتی ہے جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں۔ مہابرنگ راج گھرت اسکے استعمال سے مغز کی کمزوری اور دیگر طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں منی کو صاف کر کے طاقتور کرتا ہے۔ طالب علموں اور مغز کا کام کرنیوالوں کیلئے نہایت ہی مفید ہے قیمت گھرت ایکماہ کے استعمال کیلئے صرف تین روپیہ (عہ)

رتی بلاس اسکے استعمال سے ہر قسم کی پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں ان مرد اور عورتوں کو جن کی گھر اولاد نہیں ہوتی یہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کیلئے (عہ) شوابس کٹھار اسکے استعمال سے دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے ہزاروں شخصوں نے اس سے کافی فایدہ اٹھایا ہے قیمت دوائی ایکماہ کے استعمال کیلئے (عہ)

بشم جور انتک اس کے استعمال سے ہر قسم کا پرانا بخار دور ہو جاتا ہے گو بخار کا اثر ہڈیوں تک پہنچ چکا ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فایدہ اٹھایا ہے اگر بخار جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو قیمت دوائی عرصہ ایکماہ کیلئے صرف تین روپیہ (عہ)

برہمی گھرت - یہ گھرت دماغ کی کمزوری کیلئے نہایت ہی مفید ہے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور بانجھ عورتوں کیلئے بہت ہی فایدہ بخش ہے طالبعلموں اور دماغی محنت کرنیوالوں کیلئے اس گھرت کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال کے لئے کافی ہوگی (عہ)

دوائی ملنے کا پتہ کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن راولپنڈی

جلد ۱۲ — مطبوعہ ۱۲ اسوج سمت ۶۷ مطابق ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء جالندھر شہر شکروار — نمبر ۲۹

پرشنوتر

کرم اور اوس کا پھل

از پنڈت بھگت رام اپدیشک

ستیا دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۳ بھادوں سمت ۶۷ میں کئی ایک آریہ صاحبان کی طرف سے مختلف الفاظ میں کئی سوالات ایک ہی قسم کے پیش کئے گئے ہیں جو کہ پہلے بھی کئی ایک دفعہ مختلف پیرایہ میں کئے جاچکے ہیں۔ اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اون کے جوابات مفصل طور پر دئے جاویں تاکہ آیندہ اس قسم کے سوالات کا موقعہ ازسرنو نہ ملے جس سے پورا پورا پتہ لگ جاویگا کہ آریہ سدھانت ازروئے وید اور شاستر کیا ہے۔ اگر کرم اور اوس کے پھل کو ہم لوگ پورے طور پر سمجھ جاویں تو سورگ اور نرک کس طرح سے ملتا ہے۔ اور کن کن کرموں کے سبب نرک سے سورگ اور سورگ سے نرک میں شش پہنچ جاتا ہے۔ اور وہ نرک اور سورگ کہاں ہیں۔ اسی دنیا میں ہی یا کسی اور جگہ ساتھ ہی موت اور اوس کے اصول کا بھی پورا پتہ لگ جاویگا۔ کہ ہر ایک قسم کی موت کس اصول پر ہوتی ہے۔ آیا قاتل پر اوسکا اثر ضروری ہے یا نہیں۔ جنم کے بھید کو بھی وہی حل کرویگا۔ کہ کس جنم کو کون دھارن کرتا ہے۔ لالہ دولت رام صاحب کا یہ سوال بھی بالکل صاف ہو جاویگا کہ ویدک سدھانتوں کے مطابق منشیہ کرم یونی اور انیہ جنتو بھوگ یونیاں ہیں۔ تعلیم و سیکھنے میں کہ منش بمقابلہ انیہ جنتوں کے بہت ہی قلیل التعداد ہیں۔ ایک اینٹ اوٹھاؤ تو ہزاروں جانور نیچے سے نکل پڑیں گے۔ الغرض منشیہ بمقابلہ جنتوں میں اگر ایک اور سنکھیہ کی نسبت لگائیں تو بھی نہیں۔ پس تعجب معلوم دیتا ہے کہ دنیا یا بخشش کی رُجیہ میں اس قدر مرتکب جرائم تو اتنے قلیل التعداد اور بھوگتا اتنے کثیر التعداد ہیں۔ لہذا اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگ جاویگا۔ کہ کس طرح سے بخشش ہوتی ہے یا نہیں اور مکتی میں اور اوس میں کیا فرق ہے۔ اور کوشش کرونگا کہ اس سوال سے یہ بھی اخذ کیا جاوے کہ مکت شدہ جیو کو واپس آنے پر کونسا جنم ملتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر منش جنم ملتا ہے تو وہ کونسے کرموں کے پھل انوسار ملتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یوگ شاستر کے دوسرے پاد کے سوتر نمبر ۱۲ سے سوتر نمبر ۱۵ تک بہت سے سوالات صاف کر دئے ہیں۔ جن کی مدد سے میں اون کے جوابات دونگا۔ اور ساتھ ہی ساتھ شاستروں کے سدھانت کا بھی پتا لگ جاویگا میں کوشش کرونگا کہ ہر ایک بات کے ثبوت میں شاستر یا رشی واکیہ عرض کروں۔ اوس سے پہلے کہ کرم اور اوس کے سلسلہ پر وچار کیا جاوے کہ کس طرح سے کرم آیندہ کے واسطے جیو کو دکھ یا سکھ کے بھوگنے کا سبب بنتے ہیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کرم کے سبب پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جاوے۔ کیونکہ جب تک بنیاد سمجھ میں نہیں آتی آگے محل بنانے کی کوشش دوان لوگ نہیں کرتے۔ پس اوس کے جواب میں شاستر فرماتے ہیں:۔

क्लेश मूलः कर्माशयो दृष्टा-
दृष्ट जन्म वेदनीयः। यो० पा० २ सू० १२

اس کا مطلب مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ کرم آشیہ جو کہ درشٹ اور ادرشٹ دونوں قسم کے جنموں کا سبب ہے۔ کلیش مولک ہے۔ ازتہات۔ وہ کرم آشیہ کلیشوں کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ جسکو اگر باریک وچار جاوے۔ تو معلوم ہو جاویگا کہ کرم کرتا جیو اصل میں شدھ پوتر ہے۔ فاعل کا دوسرا حصہ اس حالت کو پیدا کرتا ہے۔ جس میں وہ کام لو بھ موہ کرودھ کو اوتپن کرتا ہوا۔ نیک و بد کرم آشے کو پیدا کرتا ہے۔ اس سب کا اصلی سبب اودیا ہے۔ چنانچہ دوسرے پاد کے چوتھے سوتر میں اس خیال کو بیان کیا ہے

अविद्या क्षेत्र-
मुत्तरेषां प्रसुप्ततनु विच्छिन्नो-
दाराणाम्॥ योग० पा० २ सू० ४

اس کے اوپر بیاس جی فرماتے ہیں۔

अत्र-
विद्या क्षेत्रं प्रसव भूमि रुत्तरेषा-
मस्मिता दिनां इत्यादि,

کہ اودیا باقی چار اسمتا وغیرہ کے پیدا ہونے کا استھان ہے۔ ازتہات اودیا کے اندر یہ سب کچھ پیدا ہوتا ہے پس کرم آشے کو سمجھنے کے واسطے ضروری ہے کہ اودیا کے اصلی سبب کو جانا جاوے اودیا کی بھی تعریف یوگ شاستر کار نے کر دی جسکا ماحصل یہ ہے کہ اوناشی گیان نتیہ میں انیتہ۔ اناد ی میں سادی قایم بالذات میں تبدیلی پریرتا وغیرہ گیان کا نام اودیا ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں متھیا گیان یا غلط علم کہتے ہیں۔ اور اوسی بھاؤ کو نیائے شاستر کار بھی اسی طرح سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً

दुःख जन्म प्रवृत्ति दोष मिथ्या-
ज्ञानाना मुत्तरोत्तरा पाये तदन-
न्तरापा याद पवर्गः॥ न्याय०
अ० १ आ० १ सूत्र २

جس پر واتساین رشی بھاشیہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جنم کا سبب پرورتی ہے اور پرورتی سے مراد دھرم اور ادھرم ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں

जात प्रवृत्ति साधनौ धर्माधर्मौ प्रवृत्ति शब्दे नोक्तौ ॥

یکے معنی یہ ہیں کہ اس سوتر میں پرورتی سے دھرم اور ادھرم جو کہ اصلی پرورتی اور اس پرورتی کا سبب دوش ہے - اور دوش کا سبب متھیاگیان ہے - رشی فرماتے ہیں -

मिथ्या ज्ञानादनुकूलेषु रागः प्रतिकूलेषु द्वेषः, रागद्वेषाधिकाराच्चासत्येर्ष्या माया लोभादयो दोषा भवन्ति। दोषैः प्रयुक्तः शरीरेण प्रवर्तमानो हिंसास्तेय प्रतिषिद्ध मैथुनान्याचरति, वाचाऽनृत पुरुषः...... मनसा परद्रोहं...... सेयं पापात्मिका प्रवृत्तिरधर्माय। अथ शुभा शरीरेण दानं परित्राणं...... वाचा सत्यं हितं प्रियं...... मनसा दयामस्पृहां श्रद्धां चेति सेयं धर्माय ॥

اسکا مختصر مطلب یہ ہے کہ متھیاگیان سے انوکول اشیا میں پیار اور پرتی کول چیزوں سے دشمنی پیدا ہوتی ہے - راگ اور دویش سے جھوٹ - ایرشا لوبھ موہ وغیرہ دوش پیدا ہوتے ہیں دوشوں سے اچھادت گرہ ہوا جیوآتما شریر سے ہنسا چوری متعت وبہچار کو کرتا ہے - بانی سے جھوٹ کٹھور وغیرہ وچن بولتا ہے - من سے دوسرے کا برا چاہنا وغیرہ خیال کرتا ہے - اس قسم کی پاپ سے ملی ہوئی پرورتی ادھرم کے واسطے ہوتی ہے اور جب دھرم سے ملتی ہے تو شریر سے دان دوسرے پر دیا وغیرہ بانی سے ستیہ بولنا - دوسرے کا ہت اور پیار لوچن وید وغیرہ کا پڑھنا - من سے دیا ... پیار اور شردھا کرتا ہے - وات ایسی رشی کی قول کے مطابق ہی بیاس جی نے یوگ بھاشیہ میں

مختصر الفاظ میں بیان کر دیا تھا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اودیا یا متھیاگیان سے ہی لوبھ موہ ایرشا وغیرہ پیدا ہوتے ہیں جو کہ پنیہ اور پاپ روپی پرورتی کا سبب ہیں - پھر آگے چلکر بیان کیا ہے -

सेयं कुत्सित तस्याम् पुजि-
तस्य च जन्मनः कारणम् ॥

ارتھات - وہ پرورتی بری اور اچھی دونوں پرکار کے جنم کا کارن ہے - وہی خیال یوگ کے سوتر میں بیان کیا تھا کہ کلیش جنم کا کارن ہے - جنم کی تعریف اس طرح کرتے ہیں -

जन्म- पुनः शरीरेन्द्रिय बुद्धीनां का-
य विशिष्टः प्रादुर्भावः ॥

جسم کے معنی - شریر - اندریہ - بدھی کا ایک شکل کے اندر ظاہر ہوتا ہے -

پس ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ متھیاگیان کرم آدی کا سبب ہے - اور وہ آخرکار جیوآتما کو - شریر اندریہ - بدھی کے ساتھ جوڑ کر دنیاوی بنانے کا سبب بنتا ہے - لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے متھیاگیان کہاں سے آتا ہے - یہی ایک سوال ہے جسنے نوین ویدانتی سادھوؤں کی چکر میں پھرائی ہوئی ہے - کہ جس سے اونہوں نے جیو کو پیدا ہونے والا مانا ہے - اور ایک قسم کے خیالات کو ظاہر کرتے ہوئے بڑے بڑے گرنتھ رچ ڈالے ہیں - لیکن غور سے اگر وچار کیا جاوے تو معلوم ہو جاتا ہے اونہوں نے متھیاگیان اور اوسکی اصلیت کو نہیں سمجھا - آپنے متھیا گیان - اگیان - الپ گیان میں بالکل تمیز نہیں کی - البتہ یہ سب خیال نہیں گھٹ سکتے کیونکہ خود گوتم شاستر کے کرتا اور سید ہی پر بیاس جی بھاشیہ کرتے سمے صاف کر چکے ہیں - کہ ایشور میں کلیش - کرم - وپاک - آشے یہ سب کچھ نہیں ہو سکتے ہیں - اور نہ ہوں گے وہ ہمیشہ ایک رس ان تینوں کالوں میں بے بھول

سے ہمیشہ بری ہے - یہ ساری کے سارے جیو کے اندر رہتے ہیں - پس جیو کو اگر پیدا ہونیوالا مانا جاوے تو متھیاگیان کی سبب کو بھی ایشور سے ہی ماننا پڑیگا - کیونکہ بنا کارن کے کاریہ کی اُتپتی ناممکن ہے اور متھیاگیان کاریہ روپ ہے اس کو سمجھنے کے واسطے عام مثال جو کہ ہر ایک پُرش وچار کرتا ہے رسی میں سانپ کا گیان ہے یا سیپی میں چاندی کا گیان ہے - اسی مثال کی اصلیت پر غور کرنے سے صاف پتہ لگ جاویگا کہ جس پرش کو رسی کا علیحدہ گیان اور سانپ کا علیحدہ گیان نہیں ہو چکا - اوسی میں سانپ کا غلط گیان نہیں ہو سکتا اسی طرح دوسری مثال کے ساتھ جاننا چاہئے - لیکن اس غلط گیان کے ثابت کرنے کے واسطے نیمیت روپی روشنی کی ضرورت ہے - جس کی موجودگی میں یہ غلط گیان دور ہو جاتا ہے - اور یتھارتھ گیان حاصل ہو جاتا ہے ارتھات معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ رسی ہی یا سیپی ہے اور اس غلط گیان کی پیدائش کا سبب تلاش کرنے سے معلوم ہو جاویگا کہ کسقدر روشنی اور کسقدر اندھیرا ملا ہوا ہوتا ہے - اگر بالکل اندھکار جس میں کچھ دکھلائی نہ دے سکے تو بھی یہ خیال نہیں ہو سکتا یا بالکل چاندنا ہو تو بھی یہ حالت بالکل ناممکن ہے پس درمیانی حالت اس غلط گیان کا باعث ٹھیک اوسی طرح سے پورن گیان ہی غلط گیان کا سبب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اگیان (گیان کا ابھاؤ) اس کا سبب ہو سکتا ہے - درمیانی حالت تھوڑا گیان اور تھوڑا اگیان اس غلط گیان کا باعث ہے - جسکو دوسرے الفاظ میں الپ گیان کہتے ہیں - پس الپ گیان (تھوڑا گیان یا کم گیان) متھیاگیان کا سبب ہے جو کہ جیو میں ہمیشہ موجود رہتا ہے - پس جیو کا اصلی سوروپ ہی متھیاگیان کا کارن ہے یہ سوروپ بندھ اور موکش کا اصلی سبب ہے

نہ بندھ ہے اور نہ موکش جیوآتما کو ہمیشہ۔ نہایت
یہ دونوں اوستھا ہیں جو کہ خاص خاص کارنوں
کی موجودگی پر موجود ہوتی ہیں۔ اور اون
سببوں کی غیر موجودگی سے ناش کو پراپت ہوتی
ہیں۔ اگیان سے بندھ اور پورن ستیا رتھ
گیان سے موکش پراپت ہوتا ہے۔ جو کہ اصلی
مطلب نیائے شاستر کے مذکورہ بالا سوتر کا ہے
وہاں یہی رشی نے دکھ کا بندھ یا جنم بیان
کیا ہے۔ (कुत्सित) نفرت کے لائق
ارتھات برا اور دوسرا (...) ارتھ تیکار کے لائق
ارتھات چاہا ہوا لیا ہے۔ جسکو ویاس جی اور دوسرے
پارکے سوتر میں ہی اسکے بھاشیہ میں

मनुष्य اور तिर्यक

دو قسم کے جنموں سے پکارتے ہیں۔ جنکا مطلب
یہ ہے کہ جس جنم کو پسند کیا جاتا ہے اوس کو منش
جنم کہتے ہیں۔ اور جس سے نفرت کی جاتی ہو اوس
کو تریک (پشو پکشی وغیرہ) کے جنم کہتے ہیں
ساتھ ہی بھاشیہ کار ان دونوں جنموں کو
अदृष्ट जन्म کے نام سے پکارتے ہیں۔
جس سے اون کا تات پریہ ہے کہ وہ حالت جو
کہ آئندہ کرموں کے سبب ملنے والی ہو جس کو
ہم اس وقت نہیں دیکھ سکتے۔ ان میں سے
تریک یونی کو درشٹ جنم نہیں ہوتا۔ لیکن منش
یونی کو درشٹ جنم ہی ہوتا ہے۔ رشی فرماتے ہیں

तत्र नारकाणां नास्ति दृष्ट जन्म वेदनीयः कर्माशयः॥

وہاں نرک کو پراپت جیووں کو درشٹ جنم کا سبب
کرم آشے نہیں ہوتا ہے۔ جس سے رشی نے صاف
الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ تریک یونی کا نام
ہی نرک ہے۔ اور درشٹ جنم کا نام سورگ ہے
پس نرک اور سورگ اس سنسار میں ہی ہیں ان
دونوں کی دو حالی حالت کا نام منش ہے۔ اور
نرک کا نام پشو پکشی کیٹ پتنگ یونیاں ہیں۔

اور سورگ کا نام وہ حالت ہے جس میں منش
دیوتا۔ رشی۔ مہاتما مہاتماؤں کو پراپت ہوتے
ہیں۔ یہ دوسری حالت اسی جنم میں پراپت
ہوتی ہے۔ اصلی مطلب یہ ہے کہ منش یونی
میں دو جنم ہوتے ہیں لیکن تریک یونی میں صرف
ایک ہی جنم ہوتا ہے۔ منش کا دوسرا جنم وید
آدی ستیا شاستروں کے پڑھنے برہم چریہ آدی
(...) کے کرنے سے ایشور پر پورن وشواس
کرنے سے اور گورو آچاریہ آپت پرشوں کا
سنگ کرنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اسی پر تون
کے واسطے ویاس جی فرماتے ہیں کہ۔ दोष-

क्लेशानामपि नास्त्य दृष्ट ज-न्म वेदनीयः कर्माशय इति

اون پرشوں کا جن کا کلیش بالکل دور ہو گیا ہو
ایسا کرم آشے نہیں رہتا جس سے منش اور
تریک یونی مل سکے۔ ارتھات اونکا کرموں کے
سبب سے جنم نہیں ہوتا۔ ارتھات یہ کلتی ہے
کہ اون جیووں کا جن کو مکتی مل چکی ہو کیوں دوسرا
جنم ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مکتی تب پراپت ہوتی
ہے جب کہ ہر ایک قسم کا پورن گیان ہو جاوے کسی
قسم کا اگیان باقی نہ رہے کیونکہ ویاس جی کہتے ہیں

नहि जीवितं धनानि किल कैवल्यं

کیونکہ وہ جیو جو کہ مکت ہوتے ہیں وہ تینوں
قسم کے بندھنوں کو توڑ کر مکتی پراپت کر لیتے ہیں
جسکو سانکھیہ شاستر کے پہلے سوتر میں بیان کیا گیا ہے

अथ त्रिविध दुःखात्यन्त नि-वृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थः॥ सां

جب تک تینوں قسم کے دکھوں سے انسان بالکل
نہیں چھوٹتا تب تک مکتی نہیں ہوتی۔ ارتھات
جب تک اور درشٹ جنم کرم آشے بنا رہتا ہے تب
تک جنم مرن کا چکر قائم رہتا ہے۔ جسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر منش کریا یوگ سے شروع کر کے
ساوہن کرتے کرتے ہر ایک قسم کے سنسکاروں کو

دور کر کے اصلی سوروپ کو پراپت کرتا ہے جس کو
یوگ شاستر نے بیان کیا ہے۔ تو پرماتما کی انوگرہ
اور کرپا سے اوس پرشارتھ کا پھل آنند ملتا ہے
جس کو مکتی کا آنند کہتے ہیں جب وہ پرشارتھ
پھل ہو چکتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ جیو اصلی سوروپ
میں پراپت ہو جس سے شروع کر کے مکتی کو اصلی
سوروپ کو پراپت ہوا تھا۔ اسواسطے دھرم میگھ
سمادھی سے آخری حالت مکتی ہو اسیواسطے مکتی کی آخری
اوستھا دھرم میگھ سمادھی ہے۔ جب میں اوس
خاص جیوآتما کو کسی قسم کا بھی خواہ نیک خواہ بد
سنسکار باقی نہیں ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے پرماتما نیم
کے مطابق وید کا اصلی گیان اون پر جن پر پرکاشت
ہوتا ہے۔ اگر کنچت ماتر بھی گیان یا اوس کا سنسکار
باقی ہو تو پورا پورا اصلی سوروپ میں وید روپی
گیان کا پرکاش ہونا ممکن ہے۔ مکت اوستھا
کو بیان کر نیکا کوئی چونکہ سوال نہیں اسواسطے
میں بھی اوس کو چھیڑنا نہیں چاہتا صرف اتنا عرض
کر دیتا ہوں کہ اوس اوستھا میں جیوآتما اور پرماتما
میں صرف اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ پرماتما ہر ایک وقت
ہر ایک گیان کو ستیارتھ ریتی سے جانتا ہے لیکن
جیوآتما جس وقت جس گیان کے جاننے کی اچھا
کرتا ہے اوسی وقت اوس گیان کو پورن طور پر
جانتا ہے۔ اونکو گیان میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔
پورن گیان تا دونوں کی برابر ہوتی ہے بلکہ ایک جیو
کے واسطے ایک وقت میں صرف ایک ہی گیان کا
پرکاش ہونا ممکن ہے۔ چونکہ وید علیحدہ علیحدہ
ودیا کا پرکاش کرتے ہیں اسواسطے ایک ہی وقت علیحدہ
علیحدہ جیوآتماؤں کو علیحدہ علیحدہ ودیاؤں کا
پرکاش کیا گیا۔ یہ نہیں کہ اون جیوآتماؤں میں
کچھ تمیز کی جا سکتی تھی ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔
مختصراً عرض کر دیا گیا ہے۔ جب ہم کسی قدر جیوآتما
کی دونوں آخری حالتوں پر غور کر چکتے ہیں تو اب
ضروری معلوم ہوتا ہے کہ درمیانی حالتوں کو بھی یا مختصی عرض کروں

اڈیٹوریل نوٹس

نہ ہو شاخ پر میوہ سر سبز ہیں

تمہیں دولت کا گھمنڈ کیوں ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہاری یہ سب دولت - تمہارا ساراایشور یہ - تمہارا سارا گورو کیول تمہارے کرموں ہی کا پہل ہے - سندر گیہ وستوؤں کی پراپتی کے لائق کرم کرنے ہی سے تم نے ان سب شرونوں کو حاصل کیا تھا پہر کیا کرموں کے بگڑنے سے یہ سب چیزیں تمہیں جواب نہ دے جاویں گی؟ پہر کیوں تم یہ دہی شروتیں پا کر گھمنڈ کی شراب پی کر بدمست ہو رہے ہو۔ تمہارا تو ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے - جملہ پراکرت پدارتھ (مادی چیزیں) پرمیشور سے خوب صورتی حاصل کرتی ہیں اور جو دیگر اعلے اوصاف ان میں ہیں وہ بھی انہیں پرمیشور سے ہی ملتے ہیں - پہر شروت کو حاصل کر کے بجائے مغرور ہونے اور اپنے بھائیوں سے نفرت کرنے کے تم پرمیشور کی شکر گزاری کرو - اور جن انسانوں کو کہ ویدوں میں پرمیشور نے **حیات ابدی** کے مستحق قرار دیا ہے۔ ان سے پریم کرتے ہوئے - ان کی سیوا کرتے ہوئے ترقی کے میدان میں قدم مار کر تم خود **مکتی** کے ادھکاری بنو۔ جس پرمیشور نے وید دوار تمہیں **نمرتا** کا اپدیش دیا ہے۔ اپنی سرشٹی میں بھی نہایت بہتر ہدایتیں پیدا کرتا ہے دیکہو میوہ دار درخت کس عجز سے اپنا سر جہکا دیتا ہے اور کیا یہ سر جہکانا اس کے لئے مضر ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ اس عمل سے وہ اور بہی زیادہ پہولتا اور پہلتا ہے تلسی داس جی فرماتے ہیں

دوہا

پہولے پہلے بٹپ سب	رہے بہومی نیڑائے
پادیکا پرشش رجم	نو جبن سو سہیتی پائے

پانچال پنڈتا کو مہینے میں دو بار نکالا جاوے

جلندھر "پانچال پنڈتا" مہینے میں ایک بار نکلتا ہے - اس کے جاری کرنے کی خاص غرض ستریوں کو دنیا کے حالات سے واقف کرنا اور ان کی ہدایت کے لئے نیک نصائح پیش کرنا تھی - ستریوں کے خاص فائدہ کے لئے اور بھی ماہواری رسالے نکلتے ہیں لیکن ہماری رائے میں ہندی بھاشا کا کوئی بہی اس قسم کا رسالہ اپنے فرائض کو اس خوبی سے ادا نہیں کرتا - جس طرح پر کہ پنڈتا کر رہی ہے - اب اس کی یوگیہ سمپادک مہاشہ دیوراج جی نے اسے مہینے میں دو بار شایع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے - شرط صرف یہ ہے کہ دو سو خریدار اور بڑہ جاویں - یہ صاف نہیں لکہا گیا کہ آیا اس حالت میں قیمت میں کچہ اضافہ ہوگا یا نہیں۔ ہماری رائے میں یہ امر صاف ظاہر کر دینا چاہئے۔ اگر موجودہ قیمت سالانہ پر ہی مہاشہ دیوراج جی پاکشک پتر دینے کے لئے تیار ہیں تو ہماری رائے میں دو سو خریدار تو درکنار چار سو خریدار ہونے میں بھی کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئے - لیکن ہم اس موقع پر پنڈتا کے لائق سمپادک سے عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے - ترقی کی منزل پر قدم رکہنے والے ہر ایک انسان کے لئے اپنی کمیوں کی طرف نگاہ ڈالنا لازمی ہوتا ہے - اور انہیں دور کرنا ضروری۔ خبروں کو درج کرنے کی غرض اگر یہ ہے کہ پڑہنے والیوں کو دنیا کے حالات سے واقفیت ہو جاوے تو محض خبر کا درج کر دینا کافی نہیں ہے۔ ہماری ستریوں کی عام واقفیت کچہ بہی نہیں ہے اس لئے ان کے لئے تقریباً ہر ایک خبر قابل تشریح ہوا کرتی ہے۔ ہم اپنے مطلب کو ایک ہی مثال سے صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ۵ ستمبر کے پانچال پنڈتا کی خبروں میں درج ہے "امریکہ والوں نے فرانس۔ انگلستان جرمنی - روس والوں کو لکہا ہے - کہ چین پر آکرمن نہ کریں - بیوپاری وغیرہ کو اب آتے ہوئے کوئی ہانی نہ ہوگی اسپر سب نے سویکار کر لیا اور اپنی اپنی سینیاؤں کو واپس بلا لیا ہے" اب ہم نہیں سمجہتے کہ جب تک چین کے جنگ کے مفصل حالات اور اسکی تبدیلی وجہ سے پانچال پنڈتا کی پاٹہکا آگاہ نہ ہوں تب تک ان کو اس خبر سے کیا لابھ پہنچ سکتا ہے اس کے علاوہ ہماری رائے میں خبروں کے انتخاب میں بہی خاص احتیاط لازمی ہے - اگر جرمنی کے کارخانے کہولنے کی خبر ہو تو ساتھ ہی چرخہ چلنے کی برائیاں بھی درج ہونی چاہئیں ہر ایک خبر سے کچھ نہ کچھ سبق برامد کیا جانا چاہئے - کیونکہ ہماری ستریوں کی اب تک وہ حالت نہیں ہے کہ وے کسی واقع سے خود بخود نیک نتیجہ برامد کر سکیں -

نمونے کے طور پر ہم نے ایک قابل اصلاح امر کا ذکر کر دیا ہے اور باقی کمیوں کا پتہ لگانا اس رسالے کے لائق اڈیٹر ان پر چہوڑ دیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پنڈتا اسم بامسمے بننے کی کوشش کر کے اس بات کا ثبوت دیگی کہ بہارت ورش تعصب اور دولیش کے اندہکار سے باہر نکلنے لگا ہے اور زمانہ آئندہ میں ہزاروں ستریوں کی راہ بری کر کے گرے ہوئے ولیش کو ایک مرتبہ پہر "سورن بہومی" بنانے میں مدد دیگی

درمیانی حالت جیو آتما کی وہ ہوتی ہیں

अदृष्ट जन्म कर्माशय॥

ادرشٹ جنم کرم آشے

दृष्ट जन्म कर्माशय॥

درشٹ جنم کرم آشے بنا رہتا ہے۔ جس حالت میں سکھ اور دکھ دونوں کم وبیش حالت میں موجود رہتے ہیں۔ پھر ساراسنسار ان دونوں قسم کے سنسکاروں کی موجودگی کا ہی نام ہے جس کے واسطے یوگ شاستر نے کہا ہے۔

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः॥ यो॰ पा॰२ सू॰१३

کلیشوں کی موجودگی میں ہی کرم آشے وپاک پیدا کرتا ہے۔ لیکن کلیشوں کے نشٹ ہونے پر نہیں۔ چنانچہ بیاس جی لکھتے ہیں۔

यथा तनडुलाः शालि तुषावनद्धा अदग्ध बीजभावाः प्ररोह समर्था भवन्ति, नापनीत तुषा दग्ध बीज भावा वा॥

جسکے معنے یہ ہیں کہ جب تک چاول پر تُش (چھلکا) لگی رہتی ہو تب تک وہ چاول انکھوا سکتے ہیں جطرح سے جب تک بیج ہوتا ہے تب تک وہ کھیتی کے کام آتا ہے۔ اور اگر چاولوں سے تُش کو اوتارا جاوے یا بیجوں کو بھونا جاوے تو نہیں اُگتے ٹھیک اوسی طرح سے کلیشوں کی موجودگی میں ہی کرم آشے نتیجہ نکالتا ہے۔ ورنہ نہیں (تُش نام اوس چھلکے کا ہے جو کہ چاولوں پر سے اوتارنے کے بعد چاول استعمال کہانے وغیرہ میں لائے جاتے ہیں) وہ وپاک تین قسم کا ہوتا ہے۔ جاتی آیو اور بھوگ۔ جاتی سے مراد۔ منش جاتی پشو جاتی اور اس میں گو جاتی۔ گدہا جاتی وغیرہ وغیرہ کیٹ جاتی۔ مچھلی جاتی اور ستہاور جاتی۔ اور اوس میں مختلف اقسام۔ ہر ایک

ویکتی (فرد بشر) کی خاص خاص عمر اور اوس کی ساتھ خاص خاص بھوگ ارتھات۔ ورجہ بدرجہ دوکھ اور سکھ۔ کیونکہ ایک جاتی میں بھی مختلف اقسام کے دوکھ اور سکھ کے درجہ اور عمر دکھلائی دیتی ہے۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ ایک کرم ایک جنم کا سبب ہے یا ایک کرم انیک جنموں کا سبب ہے۔ دوسرا امر وچار کرنے کے لائق یہ ہے کہ انیک کرموں کی سبب سے ایک جنم ہوتا ہے یا انیک کرموں سے انیک جنم ہوتے ہیں۔ ایک کرم ایک جنم کا سبب نہیں ہو سکتا کیونکہ انادی کال سے اکٹھے کئے ہوئے اسنکہہ کرم اسنکہہ جنموں کا باعث ہوئے اور چونکہ ایک جنم میں پھر اسنکہہ کرم منش کرتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ کبھی ہی اس جیو کو مکتی پراپت نہیں ہو سکیگی۔ جب یہ حالت ہے تو وید آدی ست شاستروں کا مکتی کے واسطے اپدیش بے فایدہ ہوتا ہے۔ اور بنا مکتی کے وشواش ولائے کوئی کام نیک یا اوپکار کا نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے یہ کہنا غلط ہے کہ ایک کرم ایک جنم کا سبب ہے۔ اور اگر ایک کرم انیک جنموں کا سبب مانا جاوے تو بھی اوسی واسطے کی زیادتی ہونیسے ناممکن ہے۔ اور نہ ہی انیک کرم انیک جنموں کا سبب ہو سکتے ہیں کیونکہ انیک جنم ایک ہی وقت میں ہونے ناممکن ہیں۔ چونکہ ہیں کے ہو گنے والا ایک جیو آتما ہے جو کہ اندریوں اور من کے دوارا ایک ہی وقت ایک جگہ ایک ہی پہل کا یا جنم کا بھوگتا ہو سکتا ہے۔ اگر مانا جاوے کہ وہ سب جنم سلسلہ وار ہوں گے تو بھی پہلے سارے دوش اون پر جاری ہونگے اس واسطے جنم سے شروع کر کیے کئے ہوئے پنیہ اور پاپ کرموں کا سمودہ مختلف حالتوں کو سنا تیئے ہوئے ایک کرم آشے کو پیدا کرتا ہے۔ جس میں انیک قسم کے سکھ اور گون بہاؤں

کو حاصل کرتے ہوئے کرم دوسرے جنم سے شروع کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ پرمیشور کے اٹل نیم سے سارے کے سارے ایک اصول کے اندر باندہے جاتے ہوئے موت کا باعث ہوتے ہیں۔ اور وہی کرم آشے ہو کر آیو عمر کو پراپت کراتے ہیں۔ اس عمر میں انہیں کرموں کے سبب خاص قسم کے بھوگوں کو پراپت کرتا ہے۔ پس وہی کرم آشے جنم۔ آیو اور بھوگ کا سبب ہے (میں نے کوشش کی ہے کہ ایک ایک بیاس جی کے شبد کا مختصراً مطلب آپ کو سمجھا دوں اور ساری عبارت اس واسطے درج نہیں کی کہ اگر کسی کو شوق ہو تو وہ اصل کتاب سے مطالعہ کر سکتا ہے۔ اور غلط اور ٹھیک کو وچار کر سکتا ہے) بیاس جی اس اوپر کے جنم آیو اور بھوگ کے سبب کو ایک مجموعہ (بھوگ) نام رکھتے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

अत एक भविकः कर्माशय उक्त इति॥

پہر آگے چلکر بھاشیہ کار فرماتے ہیں۔ اور اوس وقت ہر ایک منش کی حالت اور واسنا کا نمونہ پیش کرتے ہیں: क्लेश॰ कर्म वि-

पाकानुभव निमित्ताभिस्तु वासनाभिरनादि काल सं-मूर्छितमिदं चित्तं चित्री कृतमिव सर्वतो मत्स्य जाल ग्रंथिभिर ततं इत्येता अनेक भव पूर्विका वासना॥.........

جسکا مطلب یہ ہے کہ انادی کال سے اون واسناؤں سے جو کہ کلیش۔ کرم اور وپاک

کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ چیت ایسا ہر طرح سے جیتری کیا گیا ہے۔ جس طرح کہ مچھلیاں پکڑنے کا جال گانٹھوں کے سبب سے۔ یہ واسنائیں انیک کرم آشے کے مجموعوں کا دہوگوں کا نتیجہ ہیں یہ سارا کا سارا اس واسطے لکہا گیا ہے۔ کہ لالہ دولت رام صاحب کو آریہ سدہانت سے واقفیت کرائی جاوے۔ صرف دلیلی بات چیت نہ سمجہی جاوے۔ رشی نے صاف الفاظ میں لالہ صاحب کے پرشن کا اوتر دیتے ہوئے نیایا درشن کے اٹل نیموں کو ورنن کر دیا ہے اور بتلا دیا ہے۔ کہ کس طرح سے مرتکب جرائم اتنے قلیل التعداد ہوتے ہوئے بہی ہوگ اتنے کثیر التعداد میں۔ اس سے پہلے کہ یہ از حد مشکل سوال سمجہ میں آوے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ پرشوں کو اس بات کے سمجہنے میں ذرا من کو ایکاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ کیوں ایک یونی ارتہات منش ہی مرتکب جرائم ہیں۔ اور باقی سب بہوگ۔ اگر غور کیا جاوے۔ تو صاف ہو جاویگا۔ کہ پرمیشور سدہارک ہے نہ کہ سزا اور جزا کے دینے والا۔ فرق ان الفاظ میں اسی واسطے رکہا گیا ہے۔ کہ جس حالت میں کسی جیو کو سزا اور جزا دی جاتی ہو وہ جیو اس حالت میں دوسرے کی نیک و بد حالت سے اپنے آپ کو تمیز نہیں کرتا۔ مثلاً ایک پاخانہ کا کیڑا اپنی اوسی حالت میں خوش معلوم ہوتا ہے اور ایک کتا اپنی حالت کو کسی دوسرے گہوڑے یا گدہے سے اچہی یا بری محسوس نہیں کرتا۔ یہ بات صرف انسانوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ اسی واسطے اون کو مرتکب جرائم ٹہرایا گیا ہے۔ میں نے

اس جگہ اصل اصول تناسخ کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرنی ہے۔ صرف مختصراً اسد ہار کے طریقہ کو ورنن کرنا ہے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ ایک انسان ایک کام کو لگاتار کرتا کرتا اوس برے یا بہلے کو عادت خیال کرنے لگ جاتا ہے اور وہ عادت اوس کی اپنی ہو جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اون حالات کی موجودگی میں عادت اوس سے دور ہونی ناممکن ہے۔ اور کوئی اوپکاری جو اوس سے وہ بری عادت کو دور کرنا چاہتا ہے۔ تو اوس کے واسطے عام فرض یہ ہے کہ اوس بری عادت والے پرش کو اوس صحبت اور خیالات سے دور کرے جس میں کہ وہ بری عادت پیدا ہوئی تہی یا آئندہ ممکن ہے۔ مثلاً ایک شرابی یا کبابی ویسے ہی پرشوں میں بود و باش کرتے ہوئے اون برے کرموں سے باز نہیں آسکتا تاوقتیکہ وہ ویسے پرشوں کی صحبت سے علیحدہ کر کے پرہیز کرنے والے نیکوں کا سنگ نہ کرے دن بدن اون برے کاموں میں ترقی کرتا جاویگا۔ ایک شخص کا بازو یا ٹانگ جبکی بہ سخت چوٹ آنے سے وہ ٹوٹ گیا ہے۔ جب ڈاکٹر سے علاج کراتا ہے تو نیک ڈاکٹر اوسی ٹوٹے ہوئے عضو کو اپنی جگہ پر قائم کر کے کچہ خاص مدت کے واسطے اوس پر اس قسم کی پٹی باندہنا ہے کہ وہ شخص اوسی عضو سے اوس مدت تک کام نہ لے سکے تاوقتیکہ وہ عضو اصلی حالت کو حاصل کرتا ہوا پہر از سر نو کام دینے کے لائق ہو سکے ٹہیک اسی طرح سے سب کا اوپکاری جگد یشور سب مرتکب جرائم کو سدہار نے کا خیال کرتا ہوا کچہ خاص مدت تک ایک ایسی حالت میں رکہتا ہے۔ کہ جس میں وہ اوس خاص عادت سے دور رہ کر اوس والی کو

دور کرے۔ تاکہ آئندہ وہ واسنا اوسی قسم کے کلیش۔ کرم وپاک کے پیدا کرنے کا باعث نہ ہو سکے۔ اس خیال کو منوجی مہاراج اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جس اندری سے جو پاپ کیا جاتا ہے وہ اندری اوس کی چہینی جاتی ہے۔

मानसं मनसैवायमुपभुङ्- क्ते शुभाशुभम्। वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव कायि- कम्॥१॥ शरीरजैः कर्मदो- षैर्याति स्थावरतां नरः। वाचिकैः पक्षिमृगतां मा- नसैरन्त्यजातितां॥२॥

منو فصل ستیارتہ پرکاش سے دیکہنی چاہئے پس ایک بہوگ واسنا کو دور کرنے کے واسطے ایک نیچ یونی پرماتما کے نیم سے پراپت ہوتی ہے۔ جیسا کہ بیاس جی نے فرمایا ہے کہ انیک بہوگ واسنا انادی کال سے اس جیو کے ساتھ ہیں اس واسطے مرتکب جرائم کے قلیل التعداد ہوتے ہوئے بہی کثیر التعداد بہوگ دیہو کرم آشے ہی کو پیدا کرنے کا سادہن ہونے سے کثیر التعداد ہو گئیا یونیوں کی بناوٹ گئی ہے۔ جس سے ایک منش جنم ہی انیک پیدا شدہ بری عادتوں کے دور کرنے کے واسطے انیک یونیوں کی ضرورت ہے۔ جسکو شاستر کار نے مختصراً ایک بہوگ اور انیک بہوگ کے نام سے پکارا ہے اور ایک جنم ایک بہوگ کے سبب سے مانا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون جنم ہوگا۔ تو خود بیاس جی فرماتے ہیں کہ

विचित्रः प्रधानोपसर्जन भावेना वस्थितः प्रायश मिश्रतः एक एवैको

सत्वा मरणं प्रसाध्य संमूर्छित एकमेव जन्म करोति ॥ ....

اسی واکیہ کا ترجمہ مختصراً میں پہلے لکھ چکا ہوں صرف یہاں دو الفاظ کے ارتھ ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ سنسکرت کو غور سے وچار نے والے ہی سمجھ سکیں۔

प्रायणाभिव्यक्त: - اس شبد کے معنے شروع کرنے کو ظاہر کرنے والا Ready for Commencement

اور دوسرا لفظ **एक प्रघट्टक ॥** ایک اصول کے مطابق یعنی ایک نیم کے انوکول -

اس واکیہ میں **उपसर्जन: प्रधान** دو شبد ہیں۔ جو کہ پہلے سوال کا جواب دیتے ہیں جو کہ پردھان یا مکھیہ ہیں اون کو پہلے دور کیا جاتا ہے اور جو اوپسرجن یا گون ہیں وہ پیچھے دور کرنے کا موقعہ آتا ہے۔ ارتھات۔ پردھان اور گون کرموں کو خیال کرتے ہوئے مختلف بھوگوں کو ایک اصول پر بنایا جاتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ایک قسم کے کرم آشے کو ایک بھوگ ٹھہرا کر ایک جنم اور دوسری قسم کے کرم آشے کو دوسرے جنم کا سبب بنانا ہوتا ہے۔ لیکن ہر ایک بھوگ میں ہی پردھان اور گون کرم بنے رہتے ہیں۔ اسی واسطے ہر ایک جنم میں مختلف آیو اور بھوگ بنے رہتے ہیں۔ وہ صرف اوسی خاص بھوگ کے پردھان اور گون کرموں کا سبب ہے۔ جب ہم غور سے اس اصول کو سمجھ جاویں گے تو پھر کسی قسم کا دوش اوس نیا ہا ویکش کے بنائے پر نہیں آسکیگا آشا ہے کہ آریہ صاحبان میرے مطلب کو آسانی سے ہی سمجھ جاویں گے۔

جہاں تک میں نے کوشش کی ہے کہ مرنے اور جنم لینے کے اصول پر کسی قدر روشنی ڈالی جاوے۔ زیادہ وچار کرنے والے اس سے بھی زیادہ خیال کر کے مختلف قسم کی اعتراضوں کو حل کریں گے۔ اب میں ایک جنم کے اندر جس جس قسم کی تبدیلیاں واقعہ ہوتی ہیں۔ اون کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ گو ویاس جی کی سنسکرت کو کہیں کہیں سے عرض کرونگا تاہم زیادہ اعتراض کرنے والوں کو اوس سارے بھاشیہ کے ایک ایک لفظ کو غور سے خود یا کسی آریہ وچاروان پنڈت سے پڑھنے چاہئیں۔ تاکہ سارے قسم کے اعتراضات حل ہو جاویں۔ چنانچہ ویاس جی فرماتے ہیں۔

यस्त्वैकभविक: कर्माशय: स नियत विपाको-ऽनियत विपाकश्च ॥

وہ جو ایک بھوگ کرم آشے ہے۔ وہ دو قسم کا ہے۔ نیت وپاک۔ اور انیت وپاک۔ وپاک کے معنے میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ارتھات (جاتی جنم۔ (آیو) عمر (بھوگ) سکھ یا دکھ۔ ہیں۔ یہ تینوں مختلف صورتوں میں مستقل اور غیر مستقل ہیں۔ پہلے اس بات کو تو ظاہر کیا جا چکا ہے۔ کہ کرم آشے درشٹ اور ادرشٹ دونوں قسم کے جنموں کا باعث ہوا کرتا ہے۔ ان دو قسموں کے جنموں سے دو اقسام کے وپاک مل کر چار قسم کی صورت کو پیدا کرتے ہیں۔ درشٹ جنم ویدنیہ نیت وپاک **दृष्ट जन्म वेदनीय नियत विपाक** اور دوسرا ادرشٹ جنم ویدنیہ وپاک تیسرا ادرشٹ جنم ویدنیہ انیت وپاک **(२) दृष्ट जन्म वेदनीया नियत विपाक: ॥** اور چوتھا ادرشٹ جنم ویدنیہ انیت وپاک **(४) अदृष्ट जन्म वेदनीया नियत विपाक:**

ان میں سے دوسرے قسم کے وپاک کی جو کہ **अदृष्ट जन्म वेदनीय नियत विपाक: ॥** نام سے مشہور ہے تین قسم کی گتی ہے (۱) کئے ہوئے لیکن ادپاک (وپاک رہت) کرم کا ناش ہو جانا (۲) یا ایسے کرموں کا کسی پردھان کرم میں مل جانا۔ اور یا (۳) نیت وپاک کا پردھان کرم سے اچھادت ہو کر بہت دیر تک پڑا رہنا۔ کئے ہوئے ادپاک کرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ جس طرح سے اسی جنم میں ہی شکل (شکل) کرم کے پرگٹ ہونے سے کرشن (کرشن) کرم کا ناش ہو جاتا ہے پردھان کرم میں مل جاتا ہے۔ ارتھات۔ دونوں کرموں کا جس اکٹھا ہو کر پراپت ہوتا ہے وہ دونوں کرم ایک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر اصل میں سوچا جاوے تو ہر ایک کرم ناش وان۔ صرف سنسکار روپ آتما میں موجود رہتا ہے جن کی وجہ سے واسنا ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ تیسری قسم کی گتی نیت وپاک پردھان کرم سے اچھادت ہو کر بہت دیر تک پڑا رہتا ہی اس میں ادرشٹ جنم ویدنیہ نیت وپاک کرم سے ہی موت کا نیم ایک جیسا رہتا ہے۔ نہ کہ ادرشٹ جنم ویدنیہ انیت وپاک کرم سے کیونکہ ایسا کرم آشے نشٹ ہو سکتا ہے۔ یا کسی دوسری طرح سے ذائل کیا جا سکتا ہے یا پرگٹ ہوا ہوا بہت دیر تک بھوگنا پڑتا ہے جب تک اوسی قسم کا کرم نیت وپاک کو پیدا نہیں کرتے تب تک برابر پچھلے کرم آشے کا اثر بنا رہتا ہے۔ اسی طرح سے مختلف صورتوں کو اختیار کرتا ہوا کرم آشے وبنش کال کے نمت کو نہ سمجھتا ہوا منش ایک قسم کے گورکھ دھندے میں پڑ جاتا ہے۔ جس

نکلنا از حد مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک وقت
اور ہر ایک دیش میں دونوں صورتیں قایم
رہ کر منش کرم پھل کو پراپت کرتا ہے۔ جو کچھ
اس دنیا میں کرم ہوتا ہے وہ سارے کے
سارے نیت وپاک اور انیت وپاک کو مل کر
ہی پیدا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ
انسان بڑے بڑے خیالات قایم کرتا ہے لیکن
نتیجہ صرف بدھی بل اور پرشارتھ کے ملنے سے
ہی پیدا ہوگا۔ اندھا ہزار کوشش سے بھی
دیکھنا روپ خیال نہیں کر سکتا۔ لیکن دیکھنے
روپ خیال کے نتیجہ سے ہی بڑھ کر پرشارتھ کی
مدد سے فایدہ اوٹھا سکتا ہے۔ جس طرح سے
کہ کبھی اندھے ودیا کے بل کو پراپت کر چکے ہیں۔
جس طرح کہ ڈنڈی جی جو کہ مہرشی دیانند جی کے بھی
گرو ہونے کا فخر رکھتے تھے۔ جو کہ آنکھوں والوں
کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ اسی طرح سے لاکھوں
ودیا کی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں کو
سنسکار ون کے ابھاؤ ہونے سے بہت کم پراپت
ہوتی ہے۔ اسی خیال کو پورے طور پر سمجھنے کے
واسطے ضروری ہے کہ دو پرشوں کو اپنے ساتھ
رکھ کر نتیجہ نکالیں۔ جن میں سے ایک ہاتھوں
اور پیروں میں مضبوط بیڑیاں باندھے ہوئے
ہے۔ اور دوسرا کھلا۔ ہر ایک طرف حرکت کرنے
کے واسطے مجاز ہے۔ اگر دونوں کو دوڑنے
کے واسطے حکم دیا جاوے۔ اور دونوں کو
ایک ہی قسم کا موقعہ دیا جاوے۔ تو بھی اور تیسرے
کام کرنے سے پہلے جو جو رکاوٹیں ایک دوسرے
پر آ چکی ہیں اون کی وجہ سے دونوں کی ترقی
ایک جیسی نہیں ہو سکے گی۔ اسی طرح سے گو
اس دنیا میں دو منش ایک جیسا پرشارتھ کرتے
ہیں پرنتو اپنے سنسکار جو کہ آتما کے اوپر پڑے ہوئے
ہیں۔ بعض اوقات مانع ہونے سے ایک جیسا
نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ اس قسم کی حالت ہر

ایک منش کی اس جنم میں کم و بیش ہوتی رہتی ہے
جیسی کہ مختصراً عرض کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو ختم
کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قاتل اور
قتل شدہ آدمی کی حالت پر بھی غور کیا جاوے
تاکہ پتہ لگ جاوے کہ کس طرح سے ہم لوگ قاتل کو
پاپی ٹھہراتے ہیں۔ جب کہ ہر ایک فعل کرم کرنے
والے کی ضرورت رکھتا ہے۔ اور وہ فعل نہیں ہوتا
جب تک کہ اوس کا اثر تھوڑا بہت کسی چیز پر نہ ہو
خواہ اپنے اوپر ہو یا کسی دوسرے پر۔ جو کہ
اوس فعل کا مفعول کہلاتا ہے۔ اسی طرح
قتل روپی فعل ایک فاعل یا قاتل کی ضرورت
رکھتا ہے۔ اور دوسرے مفعول یعنی مقتول
کو چاہتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ ہر ایک فعل
کا پھل اوس کے فاعل کو ملے۔ جو کہ اس فعل
کا ضروری سبب ہے۔ مثلاً گھڑا بنانے کا پھل کمہار
کو ملتا ہے جو کہ ضروری سبب ہے نہ کہ اوس کمہار
کے پتا یا دادا کو جو کہ پرم پرا سے اوس کے فاعل
ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ کیونکہ دادا کے بغیر
باپ نہیں اور باپ کے بنا گھڑا بنانے والا فاعل
نہیں۔ اسی طرح سے پریرک کرتا بھی فاعل ہوتا
ہے۔ جیسے رام نے کرشن کو ترغیب دی کہ
تو گووند کو قتل کر۔ وغیرہ وغیرہ۔ کرتا
دوہی خاص فعل کا ضروری سبب ہونے سے
پھل پانے کا بھی مستحق ہے۔ لیکن دوسری
صورت میں مقتول کا قتل ہونا کچھ
ضروری نہیں کہ کئے ہوئے کرموں کا
ہی پھل ہو۔ قاتل کا نیا فعل بھی ہو سکتا
ہے جس کے سبب سے مقتول پر ظلم
ہونا کہا جا سکتا ہے پھل دونوں کو علیحدہ
علیحدہ ملیگا۔ اور ساتھ ہی یہ کوئی نہیں
کہہ سکتا کہ مقتول نے کوئی کام نہیں کیا
جس کا نتیجہ قتل ہوا۔ ایک جاہل یا پاگل
کو ذرا سا اشتعال دینا ہی بعض اوقات

قتل کا باعث ہو جاتا ہے۔ جرم کا بڑا یا چھوٹا
ہونا مرتکب جرایم کے خیال پر انحصار رکھتا
ہے۔ مثلاً افغان یا بلوچ یا بدوی لوگوں
کے خیال میں قتل کر دینا اس طرح کا کام
ہے۔ جس طرح ایک قصاب کا ایک بکری
کو مار دینا۔ اون کے خیال میں ایک
دشمن انسان بکری سے کچھ زیادہ
حیثیت نہیں رکھتا۔ میرے اپنے ساتھ
ایک موقعہ آ چکا ہے۔ جب کہ ایک کا...
صرف بکریوں کے ڈرنے سے ہی میری
اپنی زندگی تلف کرنے کا ارادہ بندوق
وغیرہ کے سہارے سے عملی طور پر ظاہر کر
دیا۔ جو لوگ اپنے بچوں تک مار کھانے
کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور دوسری طرف
ایک معمولی کیڑے تک کے مرنے کو پاپ سمجھتے
ہیں۔ پس ہر ایک فعل مختلف صورتوں اور
مختلف ملکوں میں مختلف طرح کے اثر
رکھتے ہیں۔ پس ایک منش کا کسی قاتل کے
ہاتھ سے مارا جانا۔ ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک
قصاب کے ہاتھ سے کسی گائے یا بکری کا
مارا جانا۔ دونوں صورتوں میں برابر
قتل روپی فعل ہے۔ جو کہ قاتل پر عاید
ہوتا ہے۔ میں نے مکتی کی حالت کو بیان
کرتے ہوئے دوسری یونیوں سے تمیز ظاہر
کی تھی۔ تاہم مختصراً بندش اور مکتی کی حالت
میں اس سے بڑھ کر کیا فرق ہو سکتا ہے کہ
ایک طرف تو پورن گیان اور دوسری طرف
سدا نرک کی سب سے نیچ حالت (باقی آیندہ)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی راے کا ذمہ دار نہیں

کئی جنوں کی لکڑیاں اور ایک جنے کا بوجھ

اکثر یہ بات تجربہ سے معلوم ہوئی ہے کہ بہت سی آریہ سماجیں دھن نہ ہونے کے کارن اپنے مندر نہیں بنا سکتیں۔ اور جو کہ جس شہر میں اپنا سماج مندر نہ ہو آریہ سماج کے مستقل طور پر قائم رہنے کی امید قوی نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی جگہوں سے اسی سبب سے تھوڑا عرصہ تک سماج جاری رہ کر بند ہونے کی بھی خبریں آتی رہتی ہیں۔ جس کے سننے سے ہر دہ کو زیادہ دکھ پہنچتا ہے۔ بہ نسبت اوس خوشی کے جو اوس سماج کی قائمی کے وقت حاصل ہوئی تھی۔ لہذا ہمیں نے اس مرض کے دور کرنے کی یہ دوائی سوچی ہے۔ کہ کسی سماج مندر کی تیاری کے واسطے رسمیں آنے پر ہر ایک آریہ سماج کم از کم مبلغ پانچ روپے بطور تنبول بغرض امداد سماج بلا بھیج دیا کریں۔ اور جو مندر بنا رہا ہو لے پڑا اوس سے پیشتر جیسا حسب موقعہ مناسب خیال کیا جاوے اوس مندر کو متعلقہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے نام رجسٹر کرا دیا جاوے۔ اس طریقہ سے جس سماج کا مندر نہیں بنا۔ وہ بہ آسانی اپنا مندر بنوا سکتی ہے۔ اور امدادی چندہ دینے والے سماج کو بھی ایسی قلیل رقم کا دینا کچھ ناگوار نہیں گذر سکتا یہ رسم تنبول عنقریباً ہمارے سب ہندو بھائیوں میں موجود ہے۔ جو کہ بر موقعہ شادی ادا کی جاتی ہے۔ جس سے کہ شادی کرنے والے کو بہت بھاری مدد مل جاتی ہے۔ اور ادا کنندہ تنبول کو کچھ ناگوار معلوم نہیں ہوتا۔ تمام ہندوستان بھر میں تقریباً چار سو کے آریہ سماجیں ہیں۔ اگر ہر ایک سماج یہ تنبول بھیجے تو دو ہزار روپیہ جمع ہو سکتا ہے جو کہ بہت کثیر رقم ہے۔ میرے خیال میں سب آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کو اس ضرورت کے رفع کرنے کی غرض سے مذکورہ بالا تجویز کی بابت اپنی انترنگ سبھا کی رائے لینی چاہئے اور اگر پاس ہو تو ایک سرکلر جاری کر کے ماتحت سماجوں میں واسطے عملدرآمد روانہ کرنا چاہئے۔ اوم شم

سچے آریوں کا سیوک

بندہ ہرنام داس

منتری آریہ سماج سہارنپور

آریہ برادری بنائیں یا ایک گاؤں یا محلہ بنام آریہ بھون بسائیں

آریہ اخباروں میں بارہا اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ جب تک آریہ برادری نہ بنائی جاوے تب تک وہ دقت جو آریہ پرشوں کو بعض سنسکاروں کے موقعہ پر پیش آتی ہے رفع نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہماری باقی مشکلات جو پتت منشوں کے شدھی کے معاملات میں پہلے اور پیچھے حائل ہوتی ہیں مگر چونکہ سب آریہ پرش ورڈھ نہیں۔ اور اس معاملہ میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ اس واسطے اس تجویز نے کوئی عملی صورت نہیں پکڑی اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس قسم کا کوئی پربندھ نہ ہونے سے سنسکاروں کے موقعہ پر بعض اوقات بڑی تکلیفات پیش آتی ہیں۔ اور برادری کے لوگ آئندہ رشتہ ناطہ کی بابت دھمکی دیتے ہیں اور موقعہ بنے تو مالی اور دیگر قسم کا نقصان پہنچانے سے بھی نہیں ٹلتے۔ مگر یہ نقصان اس نقصان کا عشر عشیر بھی نہیں۔ جو کہ ہم لوگ پتت پرشوں کی شدھی کی معاملہ میں محسوس کرتے ہیں۔ یہ بات عموماً ہمارے تجربہ میں آ گذرتی ہے کہ جسقدر لوگوں کو ہم شدھ کرتے ہیں اون ساری لوگوں کو برادری کے لوگ شامل نہیں کرتے اور اون میں سے کئی اشخاص یا عورتیں پھر مسلمان یا عیسائی ہو جاتی ہیں۔ میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ پشاور آریہ سماج میں ہر سال آٹھ دس استری پرش شدھ کئے جاتے ہیں مگر یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اون میں سے دو تین آدمی اس وجہ سے کہ اون کی برادری اونکو نہیں لیتی یا کسی اور وجہ سے پھر مسلمان یا عیسائی ہو جاتے ہیں گوسائیں پرسرام کا واقعہ جسکو لاہور آریہ سماج میں شدھ کیا گیا ابھی آریوں کو بھولا نہیں ہوگا۔ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ اوس کی لڑکی مرنے پر آریوں کی پوپ خیال کی استریوں کی جانب سے کچھ ہمدردی نہ کی گئی۔ حالانکہ مسلمان عورتوں نے اوس سے ہمدردی ظاہر کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں مع دو لڑکیوں کے پھر مسلمان ہو گئے جسکو آریہ پرشوں نے اچھی طرح سے محسوس کیا ہوگا مگر کیا کسی نے سوچا کہ اس کے دور کرنیکا کوئی آسان اپائے ہے یا نہیں۔ اگر یہ ایک ہی معاملہ ہوتا تو چنداں ہرج نہ تھا۔ مگر اس قسم کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور باوجود اس کے ہم اسکے متعلق کوئی آسان طریقہ نہیں نکالتے اور نہ اوس کے واسطے کوشش کرتے ہیں جس سے یہ دقت رفع ہو۔ اس سے بڑھ کر ایک اور معاملہ ہے آریہ پرشوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ہمارے چند مسلمان بھائی مدت سے آریہ ہیں جن میں سے اکثروں کی بابت آریہ پرشوں کو معلوم ہی ہوگا۔ اور ان میں سے بعضوں کے جوان لڑکے لڑکیاں اسوقت موجود ہیں۔ یہ لوگ اپنی مسلمان برادری کیساتھ رشتہ ناطہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور اون کا یہ منشاء ہے کہ اگر ہو سکے تو ہم آریہ سماج کے حلقہ میں کسی پشتینی آریہ خاندان کیساتھ رشتہ ناطہ کریں آریہ پرش ہی جو خم ٹھونک کر اور لنگوٹ کس کر دھرم کے کام کے لئے میدان میں

اُنتر ہے اور سچے دہرم یعنی بنی نوع انسان
پر وہ دروازہ جو ہندؤں کے باہمی تعصب
اور حسد و کینہ کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے کھولدے
ہاں کوئی آریہ بھیر ہے جسکو چاہئے جیون بہر کوشش
و ٹھانا پڑے۔ مگر دوسری قوموں اور مذہبوں
کے ان آدمیوں کے واسطے جو سچے ہردے سے
ویدک دہرم کی شرن میں آ کر دہرم کے برکھش کے
نیچے آرام کرنا چاہتے ہیں اون کے واسطے ان
دروازوں کی زنجیروں کو توڑ پھوڑ کر پھینکدے
اور ہمیشہ کے لئے دوسرے مسافروں کے لئے
راستہ صاف کر چھوڑے تاکہ وہ اس دہرم روپی
برکھش کے نیچے آرام کریں۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا
پڑتا ہے۔ کہ بہت کم بلکہ نہایت ہی کم آریہ پُرش
ہونگے۔ جو کہ اس کام کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ
بہت سے پورانی برادری کے بہوت کے بھئے سے
پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے۔ کس
قدر شوک کا مقام ہے۔ کہ ہم ایک کنواں تالاب
یا باوڑی تو بنائیں۔ مگر اسمیں سے چند پرشوں
ستریوں کے سوائے اور کسی کو پانی پینے نہ دیویں
ہسپتال تو بناویں مگر اپنی بنا کسی بیچارے کو دوائی
نہ دیں۔ بعینہ ہماری آجکل کی سبھا اور سماجیں
ہیں۔ اپنی زبان سے ہم سب سے اچھے اور ہمارا
دہرم سب سے اونچا ہے۔ مگر جب کوئی پاپی
منش ہم سے آ کر درخواست کرتا ہے۔ کہ کرپا
کر کے میرا ہاتھ ہی پکڑ کر پاپ کے کنوئیں میں سے
نکالو۔ یا جو بیچارہ مدت سے اپنے پُرشارتھ
سے پاپ کے کنوئیں سے نکلکر ہماری سبھا اور
سماجوں کے دروازوں پر امیدوار بیٹھے ہیں
کہ ہم اون کو اپنے ساتھ شامل کریں۔ مگر ہم
اپنی آتما کی کمزوری کی وجہ سے اون کو بھی
سچے طور پر شامل نہیں کر سکتے۔ اگر کسی ہسپتال
میں سے غریب بیماروں کو دوائی نہیں دیجاتی
تو میرے خیال میں اوس کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے

ویسے ہی اگر ہمنے اپنی سبھا سماجوں کا دروازہ
دوسروں پر بند کر رکھا ہے۔ تو اوسکا بھی ہونا نہ
ہونا ایک برابر ہے۔ بدھ نے اپنے پرچار
کے ساتھ ہی اس بات کا عملی ثبوت دیا تھا۔
کہ اُس کا دہرم سب قسم کے لوگوں کے لئے ہے مگر
آریہ سماج نے باوجود بیس سال کی لگاتار کوشش
کے اس امر کا بہت کم ثبوت دیا ہے کہ یہ دہرم
سار و بھومک ہے۔ زبانی طور پر تو ہمارے اوپدیشک
اپنی سدہانتوں کا منڈن اور دوسرے مذہبوں
کا کھنڈن کرنیکو بڑی اچھی طرح سے تیار رہتے
ہیں۔ مگر جب اون سے یہی سوال کیا جاتا ہے
کہ اگر ہم آپکے ساتھ شامل ہو جاویں تو آپ
ہمارے ساتھ رشتہ ناطہ کرنیکو طیار ہیں۔ تو
اون کو چپ ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ شنکر گڑھ آریہ
سماج کے جلسہ پر ایسا ہی ہوا۔ لالہ بخشش رام
کھنڈن کا لیکچر دیتے تھے۔ جسپر ایک عیسائی
نے کہا کہ مہاشے اگر ہم ویدک دہرمی ہو جاویں
تو کیا آپ ہمارے ساتھ رشتہ ناطہ کریں گے۔ جسپر
اُپدیشک مہاشے شرمندے ہو کر چپ ہو پڑا
تو کیا ہمیں نراس ہو کر غصہ کے ساتھ ویدک دہرم
سے مُنہ موڑ کر کسی اور دہرم کی شرن لینی چاہئے
جس میں اس قسم کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا
ہو۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہم نے حق الیقین کے
درجہ پر اس امر کو انوبھو کیا ہے کہ ویدک دہرم
کے اندر جو سچائیاں ہیں اور جس خوبی کیساتھ
دہرم کے اصولوں کو اس میں بیان کیا ہے وہ
اور کسی مذہب میں نہیں۔ لیکن درمیانی زمانہ
میں باہمی دشمنی تعصب اور جہالت کی وجہ سے
دہرم کا دروازہ دوسروں پر بند کر دیا گیا ہے
پس ہمیں صرف ان روکاوٹوں کو دور کرنے کا
یتن کرنا چاہئے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جو ہمارے
آریہ بھائی عیسائیوں اور مذہبوں کو تیاگ کر ویدک دہرم
کی شرن میں آئی ہوئی ہیں (جو کہ جنم سے دوسرے

مذہب میں پیدا ہوئی۔) اور نیز ہمارے وہ بھائی
جو اب آنے کو تیار ہیں۔ یا آیندہ آویں گے۔ اور وہ
آریہ بھائی جو اس امر کے لئے نہایت بیقرار ہو رہے
ہیں کہ اس قسم کے لوگوں کا بہت جلدی کچھ بندوبست
کیا جاوے۔ اور وہ خود بھی اون کے ساتھ رشتہ
کرنیکو تیار ہیں مل کر ایک چھوٹا سا گاؤں یا محلہ
آباد کر لیں تو۔ اس صورت میں ان سب لوگوں
کا درد دکھ سانجھا ہوگا۔ اور کسی قسم کی تکلیف
نہوگی۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ جہاں جہاں
عیسائیوں کے گرجا گہر ہیں۔ اون کے ساتھ ہی
عیسائیوں کا ایک ایک محلہ بھی اکثر جگہ
پر آباد کیا گیا ہے اور اوس میں وہ عیسائی لوگ
آباد ہیں۔ جو دوسرے مذاہب سے آتے ہیں
اور اون کو مطلق کوئی تکلیف نہیں ہوتی مرگ
و زلیست کے موقعہ پر جو کچھ رنج و آلام آدمی
پر گذرتے ہیں اون کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا
ہے۔ جسکو گرہستی ہونے کا اتفاق ہوا ہو۔ اگر
ایسے موقعہ پر آدمی کے ساتھ سر کا دشمن بھی
ہمدردی کرے تو متیر معلوم ہونے لگتا ہے اور
جو اپنا سچا متر رشتہ دار یا دہرمی بھائی ہو اور
اوس کی طرف سے بے اعتنائی ہو وے تو شترو
پرتیت ہوتا ہے۔ اور بہت ہی شاق گذرتا ہے
اور جس صورت میں اس نظارہ کو وہ لوگ
دیکھ لیں جو کہ آپ کے دہرم میں شامل ہونا چاہتے
ہیں تو اون پر اسوقت کیا اثر پڑیگا۔ سوا اس
کے وہ کیا خیال کریں گے کہ جس دہرم کے اُپدیش
سے خود وہ لوگ ہی متاثر نہیں ہوئے جو اسکے
پیشوا ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ بھلا وہ دہرم
ہمارا کیا کلیان کریگا۔ اور ہمیں دکھ سکھ کے
موقعہ پر کون پوچھیگا۔ جب کہ ہمکو جنم کی وجہ سے
ملیچھ راکشس وغیرہ پکارا جاتا ہے یہی نہیں کہ عیسائیوں
نے ہی گاؤں یا محلے آباد کئے ہیں۔ بلکہ کلکتہ کے
برہم سماجیوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ کلکتہ

ہیں ایک محلہ ہے - جسکا نام برہمو کوارٹر ہے
اوس کے بیچ میں برہمو سماج کا مندر ہے - اور
تمام برہمو لوگ اوسکے گرد اگرد رہتے ہیں ایک
دوسرے کے درد دکھ میں شریک ہوتے ہیں اور
چین سے اون لوگوں کی گذر ہوتی ہے - اب
سوال یہ ہے - کہ روپیہ کہاں سے آویگا جس کو
ہم اپ کریں - اوس کے متعلق معلوم رہے
کہ اکثر لوگ تو ایسے ہونگے کہ جو اپنے مکان
آپ بنا سکیں گے - کیونکہ گاوں کے کچے
اینٹوں کے مکان بنانے پر کچھ زیادہ صرف
نہیں آتا - اور کئی ایسے ہی ہوں گے - جن کو
پرتی ندہی سبہا اپنے فنڈوں میں سے مکان
بنوا دیوے تو کرایہ دے سکیں گے - اور بعض
ایسے ہی ہوں گے - جو آریوں کے امداد کے
مستحق ہوں گے - جب کہ ہم آئے دن اور
فنڈوں کے لیئے ہزاروں روپیہ اکٹھا کرتے
ہیں تو اس کے متعلق بہی کوشش کر کے روپیہ
اکٹھا کر سکتے ہیں - اور اس فنڈ میں آریہ سماج
سے باہر کے بہت لوگ بہی مدد دیں گے کیونکہ
خود وہ لوگ برادریوں کے ڈر سے ایسا کرنے میں شامل
نہیں ہوتے مگر وہ دل سے خواہاں ہیں شدہی
کا معاملہ زور و شور سے چلایا جاوے اور اس
کام میں وہ روپیہ وغیرہ سے بہی مدد کو تیار ہیں
صرف کام کرنے والے پربھدر پرشوں کی
ضرورت ہے - آپ کو معلوم ہے کہ آجکل
سرکار پنجاب میں جہلم چناب راوی دریاؤں
میں سے جا بجا نہریں نکال رہی ہے اور
اون نہروں کے گرد اگرد زمین بہی دستیاب
ہو سکتی ہے - اور ایکٹ انتقال اراضی جو
اب پاس ہوگا - اوس کا اثر سرکاری زمینوں
پر نہیں ہے - پس ہم وہاں کوشش کر کے
کسی ایک موزوں موقعہ پر زمین حاصل کر
سکتے ہیں - اور وہاں پر ایک گاؤں آباد
کر سکتے ہیں محلہ کی نسبت گاؤں زیادہ
مفید ثابت ہوگا - وہ لوگ جو یہاں آباد ہونگے
آریہ پرشوں کے سب سے زیادہ ہمدردی
کے مستحق ہوں گے - جو اُن میں سے پرچار
کے لائق ہوں اون کو اُپدیشک بنایا جاوے
جو تعلیم یافتہ ہوں سکول ماسٹر بنائے جاویں
چند لوگ وہیں کئی اقسام کی دوکانیں نکال
لیویں گے - اور کئی لوگ زمینداری کے کام
کے قابل ہوں گے - اور بعض لوگوں کو
کوشش کر کے لوہار ترکہان درزی وغیرہ
مختلف اقسام کے پیشے سکہلائے جاویں
تا کہ پیشہ وروں کی جماعت بہی پیدا ہوتی جاوے
اس طور پر عمل کرنے سے اور بہی کئی قسم
کے فوائد ہوں گے جو آریہ پرش سوچ سکتے
ہیں - امید ہے کہ وچارشیل پرش اس پر
غور کر کے اس تجویز کو بحث مباحثہ کے میدان
میں لاویں گے - تا کہ پتہ لگ جاوے - کہ
یہ تجویز قابل عملدرآمد ہے یا نہیں فقط ::

راقم نیازمند شیورام اسسٹنٹ سکرٹری
آریہ سماج پشاور

آریہ دھرم پستک پرچارنی سبہا

ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۳۰ بہادوں سمت ۸۵
کے صفحہ ۱۳ کالم اول میں ذیل کی عبارت "سبہا
(مراد آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ہے) نے ہی
اس امر کی طرف دہیان نہیں دیا کہ ہر کہ و مہ
کو ویدک دہرم کا آوازہ سنانے کا پربندہ کرے
مثلاً اُپدیشکان موجودہ صرف قصبات اور
شہروں میں ہی پرچار کرتے ہیں دیہات میں
کم جاتے ہیں" ایک لائق ممبر اور معزز
آریہ پرش کی قلم سے ایک خاص پیرایہ میں
نکلی ہوئی دیکھ کر مجھے نہایت ہی مگر امید سے
ملی ہوئی خوشی معلوم ہوئی اور نتیجہ ہوا کہ اب
تو اوشیہ ہی کوئی مناسب طریق اس نقص
کے رفع ہونے کا عنقریب ظہور میں آویگا - مگر
یہ امید فی الفور یاس میں ہی بدل گئی جب کہ ذیل
کی تجویز دیکھی "اپدیشکان کو جو سفر خرچ دیا جاتا ہے
.... سماجیں اون کو بڑی آسانی سے دے سکتی ہیں
اور اس قدر بچت سے اور اپدیشک بڑہ سکتے
ہیں اور پرچار زیادہ ہو سکتا ہے" نتیجے
مسطور بالا میں اس میں سندیہ نہیں ہے کہ تجویز
بالا کے مطابق سفر خرچ بند کر دینے سے
دو اپدیشک پنجاب بہر کے لیئے ضرور بڑہ جاویں گے
اور اسی نسبت سے اپدیش اور پرچار بہی
زیادہ ہوگا - مگر سوال یہ ہے کہ کہاں اور کن
کے لیئے ؟ - جواب صاف ظاہر ہے کہ اون
امصار و قصبات کے لیئے جہاں پہلے سے ہی سماجیں
قائم ہیں اور جہاں کے لوگ ہردوار نواسیوں
کی طرح دیو گنگا کا نرمل اور نرجال بہوراکال
نکلتی دینے والا جل چہوڑ کر کنوؤں یا نالیوں کے
سڑے ہوئے پانی سے نہاتے ہیں (اپنے
زمانہ کے لاثانی ودیوانوں کے لیکچروں میں
نوٹس پر نوٹس جاری ہوئے اور ڈونڈیاں
پیٹے جانے کے باوجود ہی آنا تو درکنار رہیں
ان سماج مندر کے آگے سے گذرنا ہی پاپ
سمجھتے ہیں - اور دیہات میں جہاں اب تک بہی
آریہ سماج کو آریہ سماں - آریہ سماجدار اور آئے
سمیاں کے نام سے پکارا جاتا ہے - اور آریہ
پرشوں کو آریاں والے کہا جاتا ہے نہ کہ دانستہ
یا کسی طعنہ سے بلکہ محض ناواقفی کی وجہ سے
اور جہاں کہ آریہ سماج کے سدہانتوں اور
دیدوں کی تعداد اور اون کے نام تو کجا اب تک
بہی اون کی علمی ہستی سے ناواقف ہونے کی وجہ

ویدک دھرم کے ستبد کو حیرانی ہو سنتے ہو تو آریہ پرشوں
کی مشکلوں کے بارے میں اون سے منسوب غلط العام
محبوب الخلقتی کی روایت کو مدنظر رکھ کر یا ایسے ہیچ تسنیم نگر
غلط خیالوں پر اعتبار کرتے ہوئے بخشیں ہو رہی ہیں
جہاں کہیں بھی بدمعاشی بدکاری و ریاکاری سے اپدیشیں
کی قائم مقام بنکر لفظی دھرم کی آڑ میں عملی دھرم
کا خون کر رہی ہے۔ خود غرضی و مکاری آریہ ستیا
تک سے نفرت دلاکر گمراہی کی زنجیروں سے جکڑ
سادہ لوحوں کا تن من اور دین ٹھگ رہی ہے
جہاں صدیوں کی اندھکار کا اثر یہاں تک کر
چکا ہے۔ کہ ویدک دھرم روپی پرکاش کا معمولی
سا چمتکار نمونہ کے طور پر دکھانے والے معجزہ
ٹریکٹ روپی جگنو آنکھوں کو حیران کئے جو بنا
دیتے ہیں۔ کہ دیکھنے والا جو لفظاً بادی دکسی
گاؤں کے آٹے میں نمک کی نسبت رکھتا ہے
آنکھوں پر ہاتھ دھرے ہوئے وہیں کا وہیں بیٹھ
جاتا ہے۔ اور بلا امداد غیر سے ایک قدم بھی آگے
نہیں چل سکتا۔ ایسے دیہات میں جبکہ پہلے سے
ہی اپدیشک مہاشے بقول نامہ نگار صاحب جانے
سے جھجکتے ہیں۔ اور واقعی نہیں جاتے ہیں جب
تک کہ سماجوں والے شہروں کی طرح کھان پان
اور رہائش کا قرار واقعی پورا پورا انتظام ہو جانے
کی انہیں امید واثق نہ ہو جاوے بلکہ تحریری ثبوت
بھی آریہ پرش گا و تخطی نہ مل جاوے۔ بسا اوقات
دیکھا گیا ہے کہ کئی ایک اپدیشک مہاشوں نے
سواری اور کھان پان کا خاص انتظام کر دینے
پر بھی مالدینے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ تو پھر
کے ذریعہ یعنی سفر خرچ بہ الفاظ دیگر چلنے سکی
آلہ پاؤں سے آریہ سماجوں کے ساتھ جکڑ
دینے سے کب امید ہو سکتی ہے کہ دیہاتی لوگوں کو
بھی کبھی اپدیشکوں کے درشن نصیب ہوں گے
اس سے میرا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے۔ کہ
سبھا کے اخراجات کو کم کرنے۔ اور

بذریعہ ٹریکٹ ویدک دھرم کی اشاعت کی
تجاویز نہ سوچی جاویں۔ غرض صرف منفصلات
اور خاص کر دیہات کی حالت زار کو معزز کمیٹی
انتظامیہ کے کانوں تک پہنچانا اور بعض ضروری
اور مفید مطالب کے متعلق اخراجات کی بہم رسانی
کے لئے آریہ پبلک کا اوتساہ بڑھانا ہے
ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق نامہ نگار صاحب
کی تجاویز فی الواقعہ معقول ہیں۔ مگر اون
میں سے بعض کے عملدرآمد کی نسبت مجھے
ذاتی طور پر کچھ شکائتیں (مشکوک) ہیں۔ جو
کہ پھر عرض کرونگا **الراقم** ویدک دھرم کا
سیوک گنیش داس ممبر آریہ سماج سیالکوٹ

قابل توجہ شریمتی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پچھلے سال مہاشہ
کرتا رام جی کرنال نواسی کی طرف سے ایک مضمون
در باب اینکہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں
کے موقعہ پر سماج کی طرف سے کھان پان وغیرہ
مہمان نوازی کی ضرورت نہیں ہے۔ پرچارک میں
شائع ہوا تھا جس کی تردید میں کسی انیہ
مہاشہ نے اوکت پتر دوارہ ہی ایک لیکھ
پرکاشت کیا تھا۔ ان ہر دو مہاشوں کی بحثیان
بجائے خود ایسی پربل نہیں کہ ثالث کے لئے
رائے زنی کے لئے ساہس کرنا نہایت ہی کٹھن
معلوم دیتا تھا۔ مگر بعد ازاں حال ہی لاہور
سماج کے سالانہ جلسہ پر جو کال (بھوجن
تیار ہونے کی جگہ) کی بے طرح اور ناقابل برداشت
بھیڑ بھاڑ نے صاف طور پر ثابت کر دیا کہ مہاشہ
کرتا رام جی کی دور اندیشی واقعی قابل غور
اور باوقعت تھی۔ پہلے دن دوپہر کو جیسے
تو مناسب انتظار کے بعد سے اپنے دیگچے

چند ایک ہمراہیوں نے بازار سے بھوجن کیا تھا
اور نتیجہ یہ ہے کہ دور ہی اکثروں نے ایسا ہی کیا
ہو۔ یہ کچھ گلہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جو لوگ
دور دراز سے کرایہ ریل یا دیگر سفر خرچ کی
برداشت کر کے شردھا پورک شامل اتسو
ہونے کو اہو بھاگیہ سمجھتے ہیں۔ اور اوسپر
بھی یتھا شکت چندہ وغیرہ سے شبھ کاموں
میں سہائتا کرنا ہی اپنی کمائی کی سپھلتا جانتے
ہیں۔ اون کے لئے دو دن کی روٹی پر آٹھ دس
آنے یا زیادہ سے زیادہ ایک ایک روپیہ اور
خرچ کر دینا کچھ ناگوار نہیں ہوسکتا۔ بات تو
یہ ہے کہ اوتاروں کی جگہ پر دور دیشوں سے آئے
ہوئے آریہ پرشوں یا مدتوں کی بعد ملنے والے
متروں کا باہمی ملاپ ذرا کر بیٹھے ہوئے ہونا
آنا پرکار کے سماجک اور دھرم سمبندھی بارتالاپ
کو ترک کر روٹی کھانے کی غرض سے تتر بتر ہونا
اسوقت گوارا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اوس میں
پربندھ (انتظام) کرتاؤں کی کچھ شکائت ہے
کیونکہ وہ بیچارے صبح کے دو بجے سے لے کر
رات کے ۱۲ بجے تک برابر لگے رہتے ہیں۔ پھر
بھی یہی صدا (آواز) آتی ہے کہ ابھی بہنیں
کہا ہے؟ کیا کچھ جگہ خالی ہوئی ہے؟ منتظم
بیچارے اور کارکن بھی کیا کرتے۔ کثرت
مہمان تھی۔ الاماں۔ الاماں کے درجہ تک
پہنچ چکی تھی۔ اب اگر یہ سارے مہمان ہی ہوتے
تو چشم بد دور بجائے الاماں کے سبحان کہا
جاتا۔ اور اہو بھاگیہ سمجھے جاتے۔ مگر میں
دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سارے مہمان ہی
نہیں تھے۔ بلکہ ان میں بے ایمان بھی بہت تھے
صاحبان کیا آپ ہر روز نہیں دیکھتے کہ جہاں
کوئی بھلا مانس کسی سے بات کرنے کے لئے
ایک یا پانچ منٹ کے لئے ہی ٹھہر جاوے وہیں
دو چار دس تماش بین آموجود ہوتے ہیں

کر رہا تہا کہ مہاراج بابو جی کی جے رکہیے برہمن بہت چار روز سے بہوکے ہیں۔" کیا ایسے لوگ وہاں عید نہیں مناتے ہوں گے۔ جہاں کہ پوری کچوری کا سکہا شاہی کہنڈار کہا تہا۔ اور کوئی پرسان حال نہیں تہا۔ کہ تم کون اور کہاں سے ہو۔ چنانچہ پہلے تو کسی نے خیال نہ کیا۔ صرف آخری رات کو شری مان لالہ متہراداس جی پوری ستیم ہندو ہوٹل لاہور نے سب سے یا صرف ناٹیڈ وہی ایک پنگتی سے جس میں واس

ہی بہوجن کے لئے بیٹہا تہا۔ نام پتہ دریافت کرایا تو صرف ادہی ایک چونکی ہیں جو کہ ایک دکی سکولوں اور کالجوں کے طالب علم نکلے جن میں سے کوئی کہتا تہا کہ میرا بہائی وہنا گہر سماج کا ممبر ہے۔ کسی نے کہا کہ میرا چچہ فلاں سماج میں چندہ دیتا رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ چونکہ ان کو کوئی نہ کوئی جاننے والا وہاں موجود ہونے کا فکر تہا اسلئے یہ اپنے آپ کو بچا نہ سکے۔ مگر دیگر صاحبوں نے اگر کہیں ایک ارضی سماجوں کی نام لیکر ٹال دیا ہو تو کیا عجب ہے حاصل یہ کہ مذکورہ بالا واقعات مہاشہ کرتا رام جی کے خیال اور دلائل کی تائید کرتے ہوئے صاف طور پر جتلا رہی ہیں کہ مہمان نوازی کو بہوجن انتظام اگر قطعی بند نہ کیا جاوے تو کم از کم ان دقتوں کو رفع کرنے کے واسطے کوئی اپائے تو اوشیہ ہی کرنا چاہئے۔ جس سے معلوم ہو کہ لوکل آبادی کے غیر مستحق اشخاص اِدہر اُدہر کے وہورت اناریہ گداگر پیشہ لوگ تو آریہ پرشوں کا مشکل سے کمایا ہوا دہن خراب کریں۔ قبل اس کہ شری متی پرتی ندہی سبہا کوئی مستقل اور معقول انتظام اس بارے میں تجویز فرمائے۔ بالفعل اگر مناسب اور عالی ہو تو شری متی مندرجہ ذیل یا دیگر مناسب نمونہ کی ایک ایک

پاس بک نام نمبر نام اوپنسکار اگر کوئی رکہتا ہو نہ تعداد دہرم اپیان اگر کوئی ہوں تاریخ جو آگئی نام آریہ سماج جلسہ کنندہ۔ نام سماج روانہ دہندہ دستخط سکریٹری پردہان تتہا اوپ منتری و اوپ پردہان تصدیق کنندہ چہپوا کر بہ ثبت مہر خود ہر ایک آریہ سماج میں بہیجدیوے (باغذ زر لاگت) یا بہ نظر سہولیت جملہ سماجوں کو ہدایت فرما دیوے کہ وہ اس طرح کے نمونے کے (اگر سب کے لئے ایک ہی نمونہ ہو تو زیادہ موزوں ہوگا) ایک ایک پاس بک چہپوا کر اپنے اپنے پاس رکہیں جس ممبر سبہاسد یا ممبروں یا سبہاسدوں کو کسی سماج کے جلسہ میں شامل ہونا ہو وہ سکریٹری (مراد اپنے سماج کے سکریٹری سے ہے) یا کسی اینہ عہدہ دار سے پاس حاصل کرکے جاویں۔ یہ پاس ایک دو مرتبہ ہونے چاہئیں۔ ایک پرت ممبر کو دی جایا کرے۔ اور پرت ثانی بر شدہ شامل پاس بک رہنی چاہئے۔ اتسو رچنے والے سماج کو ایک سبہاسد یا والنٹیر کی زیادہ ہتوں کی) بہ ڈیوٹی ٹہرانی چاہئے کہ وہ روٹی کہلانے کے سمے (وقت) رسوئی (باورچی خانہ) کے دروازہ پر کہڑے ہو کر اندر جانے والے یا جانے والوں سے داخل ہوتے وقت پاس دیکہ لیا کرے۔ اگر یہ تجویز پسند رائے شری متی ہو تو لاہور سماج کو اس آنے والے جلسے سے پہلے پہلے اعلان بلکہ انتظام فرما دیا جاوے تو نہایت مناسب ہوگا۔ ادہت جان کر نویدن کیا گیا ہے۔ آئندہ اختیار۔ ادم تم

الراقم۔ ویدک دہرم کا سیوک گینڈ داس ورما سبہاسد آریہ سماج سیالکوٹ"

پرتیانت آریہ سماج پشاور

از ابتدائے ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۹۹ لغایت ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

اپدیش و ویاکہیان

بعد اختتام جلسہ سنہ ۱۸۹۹ء پنڈت دولت رام و پنڈت گردہاری لعل جی یہاں ٹہرے تہے ۵۔ ۱۔ اکتوبر کو دن کے اپدیش و ویاکہیان ہوئے۔ نمبر ۲ بماہ اپریل سنہ ۹۹ء بہائی جگت سنگہ جی۔ کوہاٹ جاتے ہوئے یہاں ٹہرے۔ تین چار نہایت پرجوش لیکچر دئے۔ اور یگیہ وہون کرنے کی واسطے خاص کر بہت زور دیا۔ رونق بہت اچہی رہی نمبر ۳۔ ۱۔ ب مسٹر شنو ناتہ جی کل ۱۳۔ ستمبر کو یہاں آئے ہوئے ہیں مگر ابہی ان کا کوئی لیکچر نہیں ہوا۔

ٹریکٹ و کتب بانٹنا و بیچنا

نمبر ۱۔ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء بموقعہ میلہ بیساکہی

بمقام تالاب گور کہہ ناتہ جو شہر سے تین چار میل پرے ہے۔ میں بابو شیو سہائے اور دیگر ممبر گئے۔ اور بہت ٹریکٹ مفت بانٹے اور بیچے بہی دسمبر سنہ ۹۹ء میں بہون ضلع جہلم میں اپنے گہر گیا۔ ایک ستیارتہ پرکاش گورمکہی اور ایک اردو بہون آریہ سماج کو اپنی پاس سے دیا

شدہی

ان گیارہ مہینوں میں سات آدمی جو اپنے دہرم سے پتت ہوئے تہے پشاور آریہ سماج نے شدہ کئے۔

سنسکار

جہنڈا منڈن

نمبر ۱۔ بابو رلا رام جی پردہان آریہ سماج نے اپنے لڑکے یوگ راج کا منڈن سنسکار شری میں کیا اور پنڈت سری پت جی کو جو سنسکار کرانے میں بہت عمدہ مہارت رکہتے ہیں جالندہر سے بلوایا۔ جنہوں نے سنسکار کرایا۔ اس موقعہ پر بابو جی نے جملہ آریوں کو پریتی بہوجن دیا۔ اور پنڈت کو سفر خرچ و دکہشنا کے علاوہ دس روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے لئے دئے۔

[illegible]

بماہ جون سنہ ۱۹۱۶ء اپنے لڑکے کا منڈن سنسکار کرایا جو بابو کشن چندجی مرحوم اور دیگر آریوں نے کرایا۔ بابوجی نے علاوہ تقسیم شیرینی وغیرہ کے قریبًا مبلغ ۵ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیئے

یگیوپویت سنسکار

بابو دادیال داس اور سردار جواہر سنگھ سہائیکال نے اپنا یگیوپویت بابو کشن چندجی مرحوم سے کرایا

مرتک سنسکار

نمبر ۱ بابو کشن چندجی ڈسٹرکٹ اور سیر ۲۸- جون سنہ ۱۹۱۰ء پرلوک سدہارے - اون کا سنسکار سماجک ممبروں نے ویدک ریتی سے کیا۔

نمبر ۲- پنڈت دیودت جی پشاور سماج کے عرصہ چار سال سے بڑے پرجوش ممبروں سے تھے۔ ماہ اگست میں بعمر جوانی قریبًا تیس سال چل بسے۔ اون کی دہرم پتنی نے ایک سماجک ممبر کو جو نزدیک رہتا تہا کہا کہ ان کا سنسکار ویدک ہو- کیونکہ وہ خود بھی کہتے تہے - کہ میرے مرنے کے بعد سنسکار ضرور ویدک ہو۔ مگر ممبر صاحب مذکور بجائے دلیری دینے کے اولٹی یہ رائے دی کہ جہگڑا فساد ہوگا۔ اون کی پتنی نے کہا کہ تو بہر سامگری ڈالی جاوے چنانچہ سامگری کسیقدر ڈالی گئی۔ مگر سنسکار نہ ہوا

ہون

نمبر ۱- لوہڑی سمت ۶۷ کے موقعہ پر مشترکہ چندہ سے ایک بڑا ہون سماج مندر میں ہوا۔

نمبر ۲ اوسی دن لالہ راسنا تہ ہون آریہ سبہاسد نے اپنے گہر ہون کیا۔ اور اہل محلہ کو مدعو کیا- جو خوشی سے شامل ہوئے۔ اور اس موقعہ پہ اپنی طرف سے شیرینی وغیرہ بانٹی۔

نمبر ۳- لالہ ٹاکر داس جی نے آج ۴- ستمبر کو پنڈت شونا تہہ جی سے اپنے گہر ہون کرایا اور ۱۰ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان حسب ذیل دئے وید پرچار ۲ روپیہ - گورکل ۲ روپیہ - ماسٹر درگا پرشاد سکول ۲ روپیہ - یتیم خانہ فیروزپور ۲ روپیہ لیکہرام

میموریل فنڈ ۱ روپیہ - گرل سکول پشاور سماج ۱ روپیہ کنیا مہاودیالہ ۱ روپیہ بہگوتی دودہوا سبہا کو فنڈ ۱ روپیہ

دان و اگراہی

بابو کشن چندجی مرحوم ڈسٹرکٹ اور سیر کی دہرم پتنی شریمتی شانتی نے بکرماآرم عورات اہل محلہ کی دبائو میں کیا۔ دہرم شانت کے دن قریبًا ۵ روپیہ ۸ آنہ روپیہ کا مال واسباب سماج و کنیا اناتہ آلہ جالندہر کے لئے دیا جسمیں چارپائی سماج میں رکہ لی گئی- اور باقی اسباب اناتہ آلہ کو دیا گیا

نمبر ۲- پنڈت مولچندجی پلیڈر سکرٹری آریہ سماج نے قریبًا بیس روپیہ چندہ کرکے سماج کے لئے لیمپ وغیرہ خریدے۔

نمبر ۳- بیکانیریوں وغیرہ کے متعلق خصوصیت کے ساتہ بابو شیو سہائے جی کام کرتے ہیں ماہ اگست سنہ ۱۹۱۰ء میں وہ یہاں تہے ۳ ۴ بیکانیری آگئے اور اونہوں نے کہا۔ کہ ہمارے وطن میں اب بارش ہوگئی ہے- اگر کچہ زادراہ ہمکو دیا جاوے تو ہم وطن کو جاویں۔ مبلغ ستائیس روپیہ اون کو سماج و باہر سے چندہ کرکے دیا گیا۔ لالہ راسنا تہ جی نے اسمین بہت پرشارتہ کیا

سیوک منڈلی

نمبر ۱ پشاور میں بابو شیو سہائے جی کی کوشش سے ایک سیوک منڈلی قایم ہے جسمیں کچہہ تو سماجک ممبر و سہایک ہیں اور کچہ سناتن دہرم سبہا کے ممبر و دیگر اشخاص شامل ہیں۔ سماجک پرشوں کا ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔ مگر دیگر ممبران سیوک منڈلی میں سے لالہ سالگ رام صاحب وہون قابل خاص تذکرہ ہیں۔ علاوہ سیوک منڈلی کا کام کرنیکے اون کو شاہی کو کام سے بڑی الفت ہے ہمیشہ اون کی یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ اول تو کوئی اپنے دہرم سے پتت نہ ہو جاوے۔ اور اگر ہوگیا ہو تو واپس لایا جاوے- چنانچہ بارہا وہ اس کوشش میں شامل رہے ہیں۔ جو بہت ہی پرسنشا یوگیہ کام ہے۔ علاوہ اس کے لالہ سندر داس صاحب بہی اچہا کام کر رہے ہیں۔ سیوک منڈلی کا کام یہہ ہے۔ کہ بیماروں کی بیمارداری کریں۔

بہکشک منڈلی

یہ بہی بابو شیو سہائے جی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس میں بابو شیو سہائے بابو دادیال داس و جواہر سنگہ شامل ہیں- اس منڈلی کا کام یہ ہے۔ کہ ہفتہ وار آٹا اوگراہ کر اندہوں لنگڑوں بیماروں بوڑہوں میں سات دن کے لئے بانٹ دینا چنانچہ اب بیس آدمیوں کو روزمرہ آدہ سیر آٹا کے حساب سے دیا جاتا ہے جو ہفتہ کی بعد بانٹا جاتا ہے

دو یتیم

پشاور میں بابو شیو سہائے جی کو دو لڑکے ملے جنمیں سے ایک کا نام راملو اور دوسرے کا نام ہیلو ہے یہ دونوں اجمیر کے پاس کی ہیں قحط زدوں میں ریل میں سوار ہوکر پشاور آگئے۔ انمیں سے ایک لڑکا سخت بیمار تہا اور دوسرا قدرے ہر دو کا علاج کیا گیا اب تندرست ہیں اور سماج میں رہتے ہیں اب پڑہنے بہائے گئے

سماجک قابل تذکرہ ممبر و سہایک

بابو شیو سہائے جی کا پرشارتہ خاص قابل تذکرہ ہے دو سال کا عرصہ گذرا کہ جب بڑا قحط پڑا تہا اور جبلپور وغیرہ کے یتیموں کے لئے اپیلیں ہوئیں تہیں تب پشاور میں بہی ایک کمیٹی قایم ہوئی مگر اوسنے بہت کم کام کیا بابو صاحب موصوف نے کمر ہمت باندہ کر پچیس یتیموں کی پرورش کا انتظام کیا اور ماہ بماہ چندہ بابو کالی چرن بوس کو بمقام جبلپور بہجواتے رہے اور بہت سا روپیہ بہجوایا جسکا تذکرہ کبہی بہی کسی اخبار میں نہیں ہوا۔ نمبر ۲ علاوہ اسکے ہر موقعہ ہر ایک کا دہشت سے بچانے بابو شیو سہائے بابو دادیال داس و جواہر سنگہ نے کئی یتیم خانوں کو فی یتیم ایک پنکہہ کے حساب سے بہیجا ہے

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

مژدہ ۱۲/۲۵ مژدہ

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی - اور مختلف آوازیں اوس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں - ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائے کلی حاصل ہوگئی ہے - اس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹیٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائے ہیں - کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے سائلوں کو درخواستیں بمقام

سبزی ترکاری متعلقہ زراعت قیمت ۸/
گھاس چارہ ۸/
مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر سے ملیں گی

المشتہر
لبھو رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع مذکور !!

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن ... ۳۰ گنی ... پوسٹ فری ...
پیانو باجہ ... ... ۳۰ گنی ...
سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن ۳۰ گنی ...
سینے کی کل ... ... ۳۰ ...

(سنہ ۱۹۰۰ کی پیرس اگزبیشن) تمام اخراجات ادا کئے جاویں گے - قیمت ہر ایک شے کی صرف ۳۰ گنی ہے ... ...

بغرض استفادہ ترقی "ویمنز ورلڈ" "ترقی نسوانی دنیا" ہم نے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز کی ہے - کہ ان متذکرہ بالا اشیائے میں سے کوئی ایک انعام دی جائے - جسکو کہ وہ پسند کریں - یعنی بائیسکل فی تیس گنی یا پیانو - یا سنہری گھڑی یا سینے کی کل ہر ایک فی تیس گنی بلا کسی دیگر اخراجات کے علاوہ زر چندہ -

یہ نفیس اشیائے کاہل الوجود اشخاص کے واسطے تجویز نہیں ہوئی ہیں - بلکہ اُن ہوشیار آدمیوں کے لئے جو کہ اپنے خالی وقت میں ان سے فائدہ اوٹھائیں گاڑی بازار یہ دروازہ پر موجود اگر آپ ان اشیائے میں سے کوئی چاہتے ہیں تو "ویمنز ورلڈ" کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کرلیں بلا صرف ان کو حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے - ہر فرد بشر چندہ دہندہ ان اشیائے میں سے ایک چیز لینے کا مستحق ہوگا بموجب ادن شرائط کے جو ہم بھیجینگے - چندہ ایک سال کیواسطے ۵ شلنگ ۲۵ اینیں سٹ فری ہوگا ہر ٹکٹ کی لفافہ جات معہ اندراج پتہ و ٹکٹ ڈاک نہ آنے چاہئیں تاکہ نفول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں - اور پتہ لکھنا چاہئے کہ کون انعام پسند ہے -

ضرور پڑھیے

کلکتہ سے ایورویدشاستری سند پائی ہوئی کوئی راج پنڈت سیتارام جی شاستری کوئی رتن کا مشہور و معروف ایورویدک ونود اوشدھالہ راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے

جہاں ایوروید کے مطابق ادویات تیار کی جاتی ہیں - جب سے یہ اوشدھالہ کھلا ہے سخت مرضوں میں مبتلا ہزاروں بیمار شفایاب ہو چکے ہیں - اور ہر روز ہوتے جاتے ہیں - جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیموں نے لا علاج خیال کرکے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا ایشور جی کی کرپا سے انہوں نے اس اوشدھالہ کی بدولت مرض سے رہائی پائی - یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کر رہے ہیں - اگر آپ نئی اور پورانی

بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ سے علاج کرائیں - باہر کے مریضوں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور و فکر کے بعد دوائی ارسال کی جاتی ہے جو فائدہ کے بغیر کبھی نہیں رہتی (۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل ارسال کی جاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دیجاتی ہے (۳) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کی جاتی ہے - جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں

مہا چاگشٹس گھرت اسکے استعمال سے
مغز کی کمزوری اور دیگر طرح طرح کی کمزوریاں
اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں
منی کو صاف کر کے طاقت ور کرتا ہے
طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں
کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت گھرت
ایک ماہ کے استعمال کے لئے صرف تین روپیہ

رتی بلاس اس کے استعمال سے ہر قسم
کے پرمیہہ اور پیشاب کی سب قسم کی بیماریاں
دور ہوتی ہیں۔ ان مرد و عورتوں کو جن کے
گھر اولاد نہیں ہوتی یہ دوائی ضرور استعمال
کرنی چاہئے قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال
کے لئے تین روپیہ (۳)

شواس کٹھار اس کے استعمال سے
دمہ کی بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی پرانی
کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے ہزاروں شخصوں نے
اس سے کامل فایدہ اوٹھایا ہے۔ قیمت دوائی
ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (۳)

بشم جور انتک اس کے استعمال سے
سب قسم کا بخار دور ہو جاتا ہے۔ گو بخار کا
اثر ہڈیوں تک پہونچ گیا ہو۔ اس دوائی
کے استعمال سے جاتا رہتا ہے کئی بیماروں
نے اس سے فایدہ اٹھایا ہے۔ اگر بخار جیسی
خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو تو اس دوائی
کو ضرور استعمال کرو۔ قیمت دوائی عرصہ
ایک ماہ کے استعمال کیلئے صرف تین روپیہ

برہمی گھرت یہ گھرت دماغ کی کمزوری
کے لئے نہایت مفید ہے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے
اور بانجھ عورتوں کے لئے بہت ہی فایدہ
بخش ہے۔ طالب علموں اور دماغی
محنت کرنے والوں کے لئے اس گھرت
کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت
ایک شیشی جو ایک ماہ کے استعمال
کے لئے کافی ہوگی تین روپیہ (۳)
دوائی ملنے کا پتہ کوی رام پنڈت
سیتا رام ساستری کوی رتن
راولپنڈی

ہند و ہوٹل بیرون دروازہ
موچی لاہور

چونکہ عرصہ سے ایک معمولی حالت پر تھا اب
زیر اہتمام لالہ ... اس پوری پروپرائیٹر
کیا بلحاظ ترقی عمارت اور کیا بلحاظ انتظام
خوراک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ ہوٹل کا
مکان بڑا عالیشان ہوادار دیسی امیروں
اور شریفوں کے قابل رہائش معہ قبائل عیال
کے لئے علیحدہ باپردہ عالیشان جگہ بنوائی
گئی ہے۔ بستر اور نوکر بھی ساتھ لانے
کی ضرورت نہیں۔ فیس رہائش و خوراک
یومیہ فی کس درجہ اول ۸؍ درجہ دوم ۶؍
درجہ سوم ۴؍ مفصل حالات کے لئے منیجر سے
خط وکتابت کیجئے گا **المشتہر**
منیجر ہند و ہوٹل لاہور (پنجاب)

فخر پنجاب تحفہ لودہیانہ

ہمارے کارخانہ میں گبرون ہر قسم کا دستی
بنا ہوا ارزاں فروخت ہوتا ہے۔ تعریف کی
ضرورت نہیں۔ صداقت کے لئے نمونہ جات
مفت بھیجے جاتے ہیں **المشتہر**
ماسٹر نبی بخش واحد جان گبرون لونگی
وغیرہ فروشان کارخانہ گبرون لودہیانہ

اعلیٰ کاغذ اور اعلیٰ ... ایسی سستی
کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ
کوہمی ستیارتھ پرکاش
مہنتم ... لالہ آتما رام جی سابق منتری
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ... بڑی تقطیع
کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد ... مجلد عمدہ
... کمیشن دیا جاتا ہے ...
... ایجنٹوں اور ...
منیجر ست دھرم پرچارک ... لالہ ... سوداگر
... لاہور ...
... المشتہر ...

مطبوعہ ۲۷۔ اسوج سمت ۱۹۵۵ مطابق ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء جالندھر شہر گرودر منبادی ۲۷

آوشیک نویدن

... میں ۱۱ ستمبر سے ۲۷۔ ستمبر تک ہردیوار
... والی گروکل کی ... کیلئے جگہ تلاش
... کی غرض سے گیا ہوا تھا۔ اور وہ سخت کوشش
... بھی حسب ضرورت جگہ گروکل کے
... ہردوار کے گرد نواح میں ... تھی
... مفصل رپورٹ آریہ پرتی ندہی سبھا
... کے منتری مہاشہ کی سیوا میں
... بھیجدی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ
... ہردوار کے پاس جگہ ملنے سے بہت
... سے زمانہ مستقبل میں بہت کچھ کی امید
... لیکن ودیارتھیوں کی صحت اور
... ان کے اخلاق کو محض گنگا جل کی
... پر قربان کرنا مناسب نہ سمجھ کر
... نے رپورٹ کردی ہے۔ کہ گروکل
... لئے پنجاب میں کوئی صحت مند اور
... جگہ تلاش کی جاوے۔
... گروکل کے ستھان کی تلاش میں
مجھے ان دنوں ڈیرہ دون وغیرہ بھی
... پڑا تھا۔ اس سفر میں مجھے تجربہ ہوگیا
... میری صحت اب کچھ عرصہ تک سفر
... تکلیف برداشت کرنے کے قابل نہیں
... لئے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے
... مجھے جالندھر سے باہر بلانے کے لئے نہ
... کریں۔ نیز میں ان پستکوں کو ختم
... چاہتا ہوں جن کو لکھنا شروع کر
... رکھا ہے۔ اس لئے جب تک کہ وہ ختم
... ہو جاویں۔ تب تک بھی جالندھر
... سے باہر جانے سے میرا سخت نقصان ہوگا

(۳) میری غیر حاضری میں ایک کاتب
کا لڑکا مر گیا وہ چلا گیا۔ پھر دوسرا
کاتب بھی ہیضہ کی نذر ہو گیا۔ پہلا کاتب
اب تک واپس نہیں آیا۔ ان حالات
میں اخبار مجبوراً رکھنا پڑا۔ امید ہے
کہ اس مرتبہ کی بے قاعدگی کو خریداران
پھر معاف فرماویں گے۔ چونکہ میں نے
اب درڑھ سنکلپ کر لیا ہے۔ کہ جالندھر
سے معمولی حالتوں میں غیر حاضر نہیں
ہونگا۔ اسلئے امید رکھنی چاہئے کہ پرچارک
ویسے ہی باقاعدہ ان کی خدمتوں میں
پہنچتا رہیگا۔ جیسا کہ کچھ دنوں پہلے پہنچ رہا تھا

منشی رام جگیاسو
ایڈیٹر اخبار ست دھرم پرچارک

پرشنوتر

کرم اور اُسکا پھل

از پنڈت بھگت رام ایڈوکیٹ

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

جس میں اونچی تو درکنار اونچی کی حد ہے
جتنی پرمیشور کی نزدیکی ہوتی ہے او
اوتنا ہی سکھ اور جتنی دوری ہوتی ہے
اوتنا ہی دکھ ہوتا ہے۔ لیکن جب دکھ
کی حد بڑھ جاتی ہے تو بہی محسوسات کا
خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جسطرح کہ مرگی گو دکھ
کی حالت کا انت ہے تاہم مرگی والا اوس
حالت میں کچھ محسوس نہیں کر سکتا یا جسطرح
سے کسی دوائی وغیرہ کے عمل سے دوسرا
بیہوش کیا جاتا ہے اور اس حالت میں
کبھی پرکار کے انگ کاٹ دیئے جاتے ہیں تو
اس بیہوش پرش کو اس وقت تکلیف نہیں
ہوتی تاہم اس حالت سے اوٹھکر تکلیف
کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے۔ اس کی
صاف ظاہر ہے کہ وہ حالت بھی کچھ سکھ
کی حالت نہیں بلکہ گھور دکھ کی ہی۔ اسی
طرح قدرتی بیہوشی کو پراپت پرش
ہتوں وغیرہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے یعنی
باقی سنسکاروں کی موجودگی کے سبب
جو دکھ اوس خاص جیو نے حاصل کرنا ہے
وہ وہی محسوس کر سکتا ہے۔ لیکن برخلاف
اس کے مکت جیو آنند کی حالت اور گیان
کی اعلےٰ سے اعلےٰ حالت پراپت ہی ہے کسی
قسم کا برا یا اچھا سنسکار آنے کا باقی نہیں
رکھتا۔ ودوان پرش ہی اون کی اندر تمیز
کر سکیگا۔ موڑھ خود اپنی موڑھتا کے کارن
اپنی حالت کو انوبھو کرنے ... سمجھتا ہے دوسروں
کی حالت کو سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ اس وقت
چونکہ یہ سوال پیش نہیں اس واسطے اس پر
بحث نہیں ہی صرف اتنا عرض کرونگا کہ پرکشش
بھی ہوگ یونی ہیں اسی بات کی پشٹی وید بھاشیہ
میں منشی دیانند جی صاحب کرتے ہیں دیکھو یجروید
بھاشیہ ادھیائے ۱۲۔ منتر ۳۶ اور ۳۷۔

गर्भोऽस्योषधीनां गर्भो
वनस्पतिनाम। गर्भो
विश्वस्य भूतस्याग्ने गर्भो
अपामसि ॥ य. भाष्य

अ० १२ मं० ३७

اگر موقعہ ہوا تو پھر بھی مفصل عرض کرونگا ادم شم

दाणो गोघ्नौ संप्रदाने

از پنڈت بھگت رام اوپدیشک

بھاشیہ سے لاعلم گیانا تھ ودیارتھی سوال کرتے ہیں کہ

दाणो गोघ्नौ संप्रदाने

اس سوتر میں جو سے شبد پڑا ہے۔ اس کو ارتھ آریہ سماج والے کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ کاشکا وغیرہ گرنتھوں میں یہ شبد انتی وغیرہ کے استعمال کیا گیا ہے۔ جسکے واسطے گو مارنا جاوے۔ یہہ اشٹادھیائی کے تیسرے ادھیائے کے چوتھے پاد کا تہتر واں سوتر ہے۔

اس سوال کا جواب کچھ زیادہ تکلیف دینے والا نہوتا۔ اگر اسی سوتر کے اوپر مہابھاشیہ کار کچھ کہہ دیتے۔ چونکہ رشی نے اس پر بھاشیہ نہیں کہا۔ اسی واسطے عام پنڈت اوپراپنے اپنے خیالات ظاہر کر دیتے ہیں اور ویدک سدھانتوں سے دور چلے جاتے ہیں۔ جو کہ عموماً غلط فہمی کا باعث ہوتے ہیں خیر۔ پھر بھی اگر بھاشیہ کار کے طریقہ کو مدنظر رکھا جاوے تو بھی ہر ایک منش سمجھ جاویگا کہ گو کو مارنا کہاں تک اس سے نکلتا ہے۔ لفظی معنی اس سوتر کے یہہ ہیں کہ داش اور گوگھن شبد سنپردان کارک میں سدھ کئے جاویں۔ ارتھات گو یہہ شبد دوسرے کارکوں میں پرتیوں کے لگنے سے بن سکتے ہیں۔ لیکن پانی جی نے سوائے اس سوتر کے اور کہیں بھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ داش اور گوگھن شبد سنپردان کارک میں مستعمل ہو سکیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی پرش کو کچھ دیا جاوے۔ یا گو آدی کا دان دیا جاوے۔ تو اس پرش کا نام داش اور گوگھن رکھا جاوے۔ یہ فعل سنپردان اس لفظ سے پورے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ پانی جی خود اس کی تعریف کرتے ہیں۔

कर्मणा यमभिप्रैति स सं

جس کا ارتھ یہ ہیں کہ

दानस्य कर्मणा यमभिप्रैति स संप्रदान संज्ञस्यात्॥

ارتھات۔ دان فعل جس پرش کے واسطے کیا جاوے اس کو سنپردان کہتے ہیں پس صاف طور پر ثابت ہے کہ اس پرش کا نام داش اور گوگھن رکھا جاوے۔ جسکے واسطے سنپردان کارک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سوال پیدا ہے کہ اس سوتر میں داش شبد بے فایدہ ہے کیونکہ

दाण् दाने

داش مصدر سے یہ لفظ بنا ہوا ہے۔ جسکے معنی دان کے ہیں۔ جب لفظی معنی ہی دان کی فعل کو ظاہر کرتے ہیں تو پھر نیا سوتر بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر جواب دیا جاسکتا ہے۔ کہ داش شبد

अच्

پرتیہ کے لگنے سے کرتا ارتھ میں سدھ ہوتا ہے۔ چنانچہ رشی نے فرمایا ہے

नन्दि ग्रहि पचादिभ्यो ल्युणिन्यचः॥ ३।१।१३४

اس سوتر سے دھاتوؤں سے کرتا ارتھ ہوتا ہے اور اس بات کی کاشکا کار بھی مانتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ داش شبد اس سوتر نے بنا دیا ہے۔ لیکن ارتھ میں فرق ہونے سے دوسرے سوتر کے بنانے کی ضرورت پڑی تھی۔ پہلے سوتر نے دان شبد کے ارتھ دان کے کرنے والے کے ظاہر کئے تھے۔ لیکن یہ سوتر زیر بحث نے اس کو ارتھ جسکے واسطے دان کیا جاوے۔ یا جسکو دیا جاوے کر دئے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح

...प्रकरणे मूलविभु-जादिभ्य उपसंख्यानम्

اس وارتک سے

...तघ्नः आगुघ्नः गोघ्नः

شبدوں کی طرح گوگھن بھی سدھ ہے۔ اس سوتر میں شبد ارتھ ... تن سے کیا گیا ہے۔ نپاتن کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی دھاتو اور پرتیہ سے ارتھ نہ نکلے اور رشی اُن کو ضروری سمجھتا تو اس کو نپاتن کے سدھ مانتے ہیں۔

...शान्ति तस्य इति ...हन्ति ग्रस्मै

اوسی طرح کے لفظی معنوں کی طرف ہی اگر غور کیا جاوے تو شک دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ

हन्

دھاتو کے لفظی معنی صرف مارنے کے ہی نہیں بلکہ پراپت کرنے (حاصل کرنے) کے بھی ہیں۔ اگر ... جھ۔ اسی دھاتو کے ارتھ قتل کرنے کے ہی ... تو گیان گمن اور پراپتی کے ارتھ کس موقعہ ... جاویں گے۔ پس اس کے ارتھ یہ ہیں

...हन्ति प्राप्नोति दातमस्मै ...हन्यते प्राप्यते ... प्राप्नोति

جسکے دینے واسطے گو حاصل ہو جاتی ہے ...

गोघ्न

جسکو گو ملتی ہو اوسکو کہتے ... سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت ... کہ اس موقعہ پر قتل ارتھ نہ لئے جاویں۔ اور ... ارتھ لئے جاویں۔ بھاشیہ کار خود جواب دیتے ہیں کہ

सहचरिता सह-चरितयोर्मध्ये सहचारी तस्यैव ग्रहणम्

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں جھگڑا ہو جاوے ... کہ خلاف ارتھ اس موقعہ پر لینے چاہئیں ... نہیں لینے چاہئیں۔ کیونکہ دھاتوؤں کے ایک ...

ارتھ ہوتے ہیں۔ نور شی فرماتے ہیں کہ جو ارتھ ساتھ سے رہا تو دوں سے تعلق رکھتے ہوں وہی لینے چاہئیں۔ دوسرے نہیں۔ اسی سوتر میں ایک رہا تو کے ارتھ صاف وان کے دیئے ہوئے ہیں۔ اسی واسطے دوسرے رہا تو گو جہت ہیں اس رہا تو کے لیکن یوگ سے ہی پراپتی کو ہی ارتھ لئے جاویں گے۔ سپردان کارک کے ساتھ ہونے سے لارٹ ارتھ کا امکان ہی نہیں ہوسکتا۔ پس اس سوتر کے ارتھ صاف الفاظ میں یہ کہی جاسکتی ہیں کہ اگر دتی ودوان کو سوائے گو کے کچھ دیا جاوے تو اس دتی کو دولتش کہتے ہیں اور اگر گو یا گو ارتھ بدارتھ دیئے جاویں۔ تو گو گن شبد سے پکارا جاتا ہے

مراسلہ خاص نامہ نگار

سیت پور گرام ضلع مظفر گڈھ کے حالات اور شاستر ارتھ

مانیہ ور سمپادک جی۔ شستے۔ کرپا کر کے اپنے انمول پتر میں اس لیکھ کو درست فرما دیں۔

مظفر گڈھ میں ودیا آدی شبھ گنوں کا پرچار بہت ہی کم ہے۔ ساری ضلع کے منش آتی مور کہہ مورتی پوجک اور دریائی سیوک انیک اوگنوں میں پرورت ہیں۔ بنا ودیا کے آریہ سماج کو شیشم و شئے کہاں سمجھ میں آسکتے ہیں سنہ ۱۹۰۵ میں جب پہلے پہل میں اس گرام میں آیا تھا۔ اس وقت اس جگہ آریہ سماج کا نام ہی کوئی نہیں جانتا تھا مجھے کام کرنے سے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہاں کو لوگ پنجابی تک بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اس حالت میں نہایت ہی کٹھن بلکہ اسمبھو تھا۔ کہ یہ منش آرج دھرم کو گرہن کر سکیں گے۔ لیکن ہمارے بلہا بزرگ ستہ یمان پنڈت گنگارام جی منتری آریہ سماج مظفر گڈھ کے انتھک پورشارتھ نے سارے ضلع میں چار ڈونگ اور آریہ سماجیں استھاپت کردی ہیں۔ پرماتما ایسے دھرماتما سجنوں کو نیروگ اور چرنجیور رکھے۔ اور بل پردان کرے تاکہ وہ ویدک دھرم کی اس سے بھی ادہک سیوا کر سکیں۔ اون دنوں میں نے لگاتار دو ڈھائی ماہ کام کیا تھا۔ جس کا پہل بہت ہی امید دلانے والا نکلا تھا۔ چالیس کے قریب آرج بن گئے تھے۔ ایک شاستر ارتھ بھی ہوا تھا لالہ چندورام بجاج جو آجکل سماج ہذا کا پردھان ہے۔ اوس وقت اس گرام میں ودیا اور قانون میں ایک تھا۔ پرورتی مند کرموں کی اور تھی کوشش سے آرج بنا تھا۔ اور اب پریوار بہت اور ورڈہ آرج ہے۔ بلکہ اپنے ایک بالک کا بواہ سنسکار بھی ویدک ریتی انوسار کر چکا ہے چار بالک ہیں سب ذہین ہیں۔ اگر ان میں سے دو گورو کل میں لئے گئے۔ تو گورو کل اہم ہا سمی ہوگا۔ ۸۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ سے پھر میں یہاں آیا ہوں رہیباتی کہ سارا گرام آرج بن جاوے، لیکن یہاں آکر وچتر رچنا دیکھی۔ کل گرام کے ہندو بھائی مع ٹکہیا پنچ کے آریہ سماج کے برخلاف ہوئی پرتیت ہوئے کارن آرج پرشوں کے چار بواہ ویدک ریتی انوسار ہونے اور دو تین پنچوں کو آرج بننے سے دویش اگنی پرجولت معلوم ہوئی۔ اپنے بل انوسار اس کو شانتی کیا پورشارتھ کیا گیا۔ لیکن بمصداق مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مخالفت اور تیز ہوتی گئی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچائی گئی۔ کہ مندر اور ٹھاکر دوارہ چھوڑ کر سر بازار مدہ میں ستیارتھ پرکاش کھائی گئی اور پہلی اڈیشن سنہ ۱۸۷۵ کی ستیارتھ پرکاش اور مورتی پوجا آدی کی گرنتھ منگوائے گئے۔ اور پنڈت

باہر سے بلوایا گیا۔ وہاں گیا تھا۔ ایک چھوڑ چار پانچ آگئے۔ ایک تو اوددیا آدمی اونگنوں سے کارن یہاں کو منش پہلے ہی سے مورتی پوجک تھے دوسرا بمصداق (ایک کریلہ دوسرا نیم چڑھا) ٹکہیا پنچ کی اوکساہٹ سے سب یک دل ہوگئے اور تین تین سو منشوں کی حاضری ہونے لگی اودھر ٹکہیا پنچ نے جو کپٹ منی تھا (یعنی جیترامیں آکر کچھہ وعدہ کر جاتا تھا۔ اور وہاں جاکر کچھہ اور کرتا تھا) راکھشس دل کو ساتھہ بڑی بڑی برخلاف سازشیں کیں۔ ایک جگہہ ناتھ دروازہ میں تین سو ہندوؤں کا مجمع کیا گیا۔ اور وہاں بلیو (عہدو پیمان) ہو چکیا۔ اور چار ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اول یہ کہ سناتن دھرم کا کوئی بھائی آریہ سماج میں نہ جاوے اور اپنی استریوں اور بالکوں کو بھی وہاں جانے سے روکا جاوے ورنہ برادری سے خارج کیا جاوے گا۔ اور ہر ایک سناتنی کا فرض ہوگا کہ اپنے رشتہ دار یا دوست کو جو آریہ سماج کا ممبر ہو یا وہاں جاتا ہو جس طرح ہوسکے جائز ناجائز و ذرائع و وسایل سے روکا جاوے۔ آریوں کے گھر وں میں برہمنوں (برہمنوں کی عورات) کی معرفت اون کی استریوں کو اوکسایا جاوے اور چاروں طرف سے دویش اگنی بھڑکائی جاوے۔ اور اپنی استریوں کو سمجھایا جاوے کہ آریہ گیارہ پتی کراتے ہیں۔ اور جس کا خاوند تین سال باہر جاوے تو اوس استری کو دوسرا پتی کرا دیتے ہیں۔ دوسرا ریزولیوشن یہ تھا۔ کہ آریوں کے برخلاف جھوٹے مقدمات بنائے جاویں۔ اور اون کو چلانے کے لئے ایک شخص مقدمہ باز منتخب کیا گیا۔ کہ وہ سب کا مختار نامہ لے گا۔ اور ایک دولتمند نے وعدہ کیا کہ وہ ایک لاکھ روپیہ تک اس کام کے لئے دیگا۔ اور یہ بھی پاس ہوا۔ کہ جو آریہ سماج میں جاویگا۔ اوسپر ٹکسیں لگائی جاینگی

تیسرا ریزولیوشن یہ کہ جو بہائی سناتنی غریب ہو وہ شادی میں ایک سو روپیہ کی جگہ اگر دس روپیہ لگاوے۔ تو اوس کو زیادہ لگانے کے لیئے مجبور نہ کیا جاوے۔ چہارم یہ کہ برہمنوں کو تاکید کیا جاوے کہ وہ اپنی آچرن شدھ کریں۔ اور سندھیا گائتری کرنا سیکھیں اور سنسکرت پڑھیں ورنہ اون کے ہاتھ سے ہون بند کئے جاویں گے۔ اور دوسرا پنڈت اجرت پر بلایا جاویگا

ناظرین اخبار دیکھئے۔ کہیا پنچ اور پورانکوں نے کیسی اودہم مچا کر کارروائی تجاویز پیش اور پاس کرنے میں کی۔ اول تو ایسے مورکھوں سے یہ امید کرنا بیرو نیا سمجھو تہا۔ دوسرا کہاں ہندوں کی دیا اور ڈرپوک سبھاؤ۔ اور کہاں یہ کروڑتا اور نردیتا۔ سچ ہے جو کہتے ہیں کہ گوشت کہانے سے بہادری آتی ہے۔ لیکن اوس تین سو کے مجمع میں سوائے چار منش کے باقی سب ویشنو تہے۔ یہ جوش مذہبی جوش ہی ہے جو نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ کہاں کراڑ ڈرپوک اور کہاں اس شور بہیرتا کا جوش۔ سچ مچ دیوانے ہو گئے تہے۔ نیائے اور دہرم راج گورنمنٹ کا بہی اون کو خیال نہ رہا۔ کیونکہ اب مجمع خلاف قانون تہا۔ یہ ہر دو ریزولیوشن خالی پاس ہی نہیں کیئے گئے۔ جیسا کہ کانگریس آدی سبھاؤں میں ہوتا ہے۔ بلکہ اوسی پر پورا پورا عملدرآمد ہوا ہمیں ناگفتہ بہ تکلیفات پہنچائی گئیں۔ ہمارے دل سے درنہیں لعل جو پنچ تہے چھینے گئے۔ ہماری ستریں اون کے خیال کی ہو گئیں۔ طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ بعضوں کو روٹی سے بہی جواب ملا۔ آریوں کی بواہ سنسکار میں دس پندرہ روپیہ خرچ ہوتا ہوا۔ اس گرام کے لوگوں نے دیکھا تہا۔ اوس ترغیب سے بچانے کے لیئے ریزولیوشن نمبر ۳ پاس کیا گیا۔

کیا ریزولیوشن نمبر ۴ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ ویدک دہرم کے اپدیشکوں نے کہاں تک لوگوں کے دلوں میں سچائی کا بیج بویا۔ یا دوسرے لفظوں میں سچائی نے کس قدر منشوں کے دلوں میں گھر کیا۔ بمصداق چہ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ آریہ دہرم کے اپدیش ہیں کہ پاتروں کو دان دینا چاہئے۔ یہاں پہلی بیونت ہوا۔ کہاں یہ خیال کہ برہمن بہ ہمہ جہتی پیر مانگے کے گرو ہیں اور ہر ہم و ہیم خیانہ ٹہہا۔ اور ان کو پاپ کا گمان نہیں ہوتے اور کہاں یہ ریزولیوشن نمبر ۴۔ صاحبان وہ مثال کہ سچائی پتھر پہوڑ کر تاثیر کرتی ہے۔ یہاں صادق آئی۔ کیونکہ پتہر سے کم نہیں ہوتے یہی باتیں ہیں جن سے آریہ بہائیوں کو ست دہرم وید اور پرماتما پر پورن وشواسی بناتی ہیں۔ اور سوامی دیانند جی مہاراج کے سوٹوئنٹ میو جیتی پر زور کرتی ہیں۔ پورانک پنڈت ٹہاکر داس نامی نے (جو گھمرا ہے اور گجرانوالہ کے ضلع کا رہنے والا ہے) اپنی کتہا میں آریہ سماج کو چیلنج دیا۔ کہ وہ ویدوں سے مورتی پوجا سدہ کریگا۔ آریہ سماج نے (جو ہر وقت ستیہ استیہ کے نرنے کا منتظر رہتا ہے) اوس موقعہ کو غنیمت جان کر پنڈت ہر چندر جی کو جہوگیوالہ سے بلوایا۔ اور سماج کی طرف سے نوٹس پر نوٹس دئیے گئے۔ اور ڈونڈیاں پہوائی گئیں۔ پورانک سبہا سے جواب نفی میں دیا گیا اور لکہا گیا کہ ہم آریہ سماج والوں کے ساتہ شاستر ارتھ نہیں کر سکتے۔ کہیا پنچ اور چند سوزین شہر کو بلایا گیا۔ بہت اصرار اور مجبور کرنے پر وہ راضی ہوئے۔ آخرش ۲۸ ستمبر کو شاستر ارتھ مورتی پوجا پر شروع ہوا آریہ سماج کی طرف سے پندرہ بیس پرش اور پورانکوں کی طرف سے پانچ منش اسکے علاوہ

مسلمان بہی ایک سو جمع ہو گئے تہے۔ اور آریہ سماج کے پنڈت نے کہا۔ کہ ویدوں کو ایشور کا بنایا ہوا کس شہر پر ثابت کرو۔ اور تین چار منتر ویدوں سے ایشور کا نراکار رہنا۔ سربیاپک آدی گنوں سے یکت ثابت کیا۔ پورانک پنڈت معمولی لیاقت کا آدمی تہا۔ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ اور کچہ نہ ثابت کر سکا۔ بلکہ سوال گندم جواب چنا کہتا رہا۔ اور صاف کہدیا۔ کہ ویدوں سے نہیں پورانوں سے ثابت کر سکتا ہوں۔ چار پانچ پنڈت اور مدد دینے والے تہے۔ منتر اور بہاشیہ اوس کو نکال دیتے تہے۔ مگر پڑہتا کون وہ تو بدہو تہا۔ منتر تک اوس سے نہ پڑہا جاتا تہا۔ ہمارے پنڈت جی نے اوس کو خوب آڑے ہاتہوں لیا۔ اور اوس کی قلعی کہولی۔ کہ یہ دیاکرن نہیں جانتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر وہ کسی کا جواب نہ دے سکا۔ گو مسلمانوں کو ہندوؤں نے آریوں کے برخلاف اکسایا ہوا تہا۔ اور اون کو آریوں کی برخلاف فساد برپا کرنے کو لائے تہے مگر اوس دن کی کارروائی نے اولٹا اہل اسلام کو اون کے گلے کا ہار بنا دیا۔ مسلمانوں نے اوس دن اور دوسرے دن کراڑوں کی وہ مٹی پلید کی۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ بیچارے شرمندہ اور کسی کو منہ دکہانے کے قابل نہ رہے۔ یہ حالت دیکہہ کر کہیا پنچ نے پہر ہندوں کا مجمع کیا۔ جس میں پاس کیا گیا۔ کہ آریہ لوگ بہرشٹ ہیں۔ مسلمان اور کرانی ہیں۔ چاہے یہ کچہ کہیں۔ ان کی بات پر اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ یہ لوگ دیش پردیش کا پانی پیئے ہوئے ہیں انگریزی پڑہے ہیں۔ دلیل بازی کرتے ہیں۔ بہلا آدمی مورتی پوجا چلی آتی ہے۔ ہمارے پتا پتامہ کا دہرم ہے۔ سرکار بہی بارہ برس کے بعد قبضہ توڑ نہیں سکتی۔ ہم کس طرح ان کی دلیلوں کو مان لیں وغیرہ وغیرہ۔

سب پکے ہوگئے۔ عہد و پیمان ہوگیا۔ آج
ہوا کچھ اور رُخ پر چلنے لگی۔ سب پورانکوں
کی زبان سے یہ صدا آتی تھی کہ ہم جو سمجھے
آریہ بیچے۔ لیکن ہم اون کی بات نہیں نہیں
نہیں سنیں گے۔ نہ اوسپر عمل کریں گے بسوج
بچی ادہر سے اودہر جا چڑھے۔ تب ہی مورتی
پوجا سناتن دہرم نہیں چھوڑیں گے۔ پرمیشور
بھی اگر اوتار دھار کر کہے کہ مورتی پوجا چھوڑ
دو تب بھی نہیں مانیں گے۔ آریوں کا اُپدیش
ہوگا۔ تو کان میں انگلیاں ڈال لیں گے
یا روئی ڈال لیں گے۔ کبھی نہیں سنیں گے
اگر مجبور ہوں گے۔ تو گرام چھوڑ جائیں گے
دوکانیں بند کر کے ہڑتال مچا دیں گے۔ اودہر
عورتوں سے صدا آتی تھی۔ کہ وید تین ہیں
ایک وید قرآن۔ دوسرا وید مصنو۔ اور
تیسرا وید جاگوت۔ یہ موئے آریہ
چوتھا وید کہاں سے لائے ہیں۔ جس میں
لکہا ہے کہ مورتی نہ پوجو ———

دوسرے دن کی کارروائی کرنے کو پورانکوں
کا دل نہیں تہا۔ اون کے حوصلے پست ہوچکے ہوئے
تھے۔ کمریں ٹوٹی ہوئی تہیں۔ آخرش ہماری
سخت مجبور کرنے اور ڈہول پٹوانے پر جمع
ہوئے۔ کل ست راکہشش دل بہت کم تہا
آج یہ چالاکی کی گئی۔ کہ مورتی پوجا۔ اور
مرتک شرادہ پر (جسکا پورا ایک وعدہ کر چکے تہے)
شاستر ارتہ نہیں کرتے۔ (دوسرے معنوں
میں وہ اُس کو ویدوں سے ثابت نہیں کر سکتے
ہار گئے) نیوگ پر شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں
ایک گہنٹہ تک میرے ساتھ مباحثہ ہوتا رہا
کہ کیوں مرتک شرادہ آدمی ضروری او نشچت
وشے چہوڑ کر نیوگ وشے پر وار تالاپ کیا جاوے
اون کی طرف سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ
پاکر ہمارے پنڈت جی اس مضمون پر بات چیت

کرنے پر راضی ہوگئے۔ ہمیں معلوم نہیں تہا
کہ راکہشش دل میں دغا سمایا ہوا ہے۔ ہمارے
پنڈت جی سے گیا وہ بیتی الا منتر معہ ارتھ
ایک آدہ وشے کی بات چیت میں سن کر
دوسری طرف ٹرہی ہیں آگیا۔ گہڑیاں پٹنا
شروع کیا گیا۔ اور اودہر جواب دیا گیا کہ
ہم شاستر ارتہ نہیں کرتے۔ کہیں دنگا فساد
نہ ہو جاوے۔ بہت سمجہایا گیا۔ زور دیا گیا
کامیابی نہ ہوئی۔ بس پہر کیا تہا۔ ہار اودہر
سے آنا تہا۔ کہ بولو سناتن دہرم کی جے۔ اور
سنکہہ۔ گہڑیال اور چہینے اور ڈہولکی بجنے
لگ پڑے۔ اور انہیں ہاتوں میں اپنی جے
منانے لگے۔ استریوں۔ لڑکوں اور منشوں میں
مشہور کیا گیا کہ ہم جیت گئے ہیں۔ آریوں پر
چاروں طرف سے بجر پڑار ہونے لگے۔ اور
گالیوں کی بوچہاڑ پڑنے لگی۔ اور راکہشش
دل کی مصنوعی بجلی چمکنے اور کڑکنے لگی۔ تمام
شہر میں ہاک۔ منش کہنے لگے کہ آریوں نے
کہ دیا ہے کہ گیارہ پتی کراؤ۔ وہ رات اور دوسرا
دن پورانکوں نے اسی جے منائی۔ شام
کو مناسب سمجہا گیا۔ کہ بازار میں جاکر بذریعہ
اپدیش غلط فہمی دور کی جائے۔ بڑی
کوشش کی گئی۔ اپدیش ہی دیا گیا۔ مگر
پوراناک دل نے اپنے عہد و پیمان کو توڑا
اور ہمارے سماج میں نہ آئے۔ نہ اپدیش سنا
دوسرے روز بہی اسی طرح کیا گیا۔ بالفعل
دولیش حد درجہ پر ہوگیا ہے اور امید بیشتر
کہ چند ماہ تک اونکو حیا اور سنگدل موم ہوں ۰۰۰
اس رام کہانی کے بعد شریمتی آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب کا یہ سماج تہ دل سے مشکور ہے۔
کہ جو کہ دیا ہے ایسے سوشیل اور ودوان اُپدیشک
مہیا کئے گئے ہیں جو دہرم کا اپدیش کرتے ہیں
اور لوگوں نے سنتے رہتے ہیں۔ پوراناک

ون ہی پنڈت ہری چند جی ذیشیل سبہاؤ اور ودوتا
اور بدہیتا کا قائل ہے۔ مسلمان تو اون پر قربان
تہے۔ اور کہتے تہے کہ یہ اوستہا اور اس قدر
لیاقت۔ آریہ سماج ہذا بہی پنڈت جی کا شکر گذار
ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے منوہر اپدیشوں سے
ہم آریہ بہائیوں کو کرتارتہ کیا۔ باقی بہی
آپ کا نو زن واس از سبب بور

عجیب غیل دھنون میں ایک بونشکار
اوسا
آریہ دھرم کا پرچار

ضلع بنوں میں عیسے خیل ایک ایسا شہر ہے کہ
جہاں آریہ دہرم کا پرچار خاطرخواہ نہ ہونے کے
کارن پورانک پنڈت اور برہمن دیوتا آج تک
بے کھٹکے من مانے لڈو کہاتے رہے اور یہاں
کے ہندو لوگ بہی بڑے شوق کے ساتہ پورانک
اندہکار میں خرانٹے بہرتے رہے۔ اور اپنے تن من
اور دہن کے علاوہ اپنا دہرم ایمان تک بہی ان بہروپوں
یا ورویش میں سفید پوشوں کے کپڑے اوتارنے والوں
کے ارپن کرتے رہے۔ ایشور کی کرپا سے اگر گرام گرام میں
نہیں تو مشہور مشہور نگروں میں تو ضرور ہی کم از کم وید
دہرم کی منادی ہو چکی ہے۔ اکثر مقامات ایسے
ہیں کہ وہاں آریہ دہرم کے اپدیشکوں کو خاص طور پر جانے کا اتفاق
سے پرچار کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جس طرح ایک
چراغ سے دوسرا چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اوسی
طرح سچائی پسند طبیعتیں آریہ دہرم کی روشنی
کو لے کر دوسروں کو ترسے ٹہار اہ راست پر
لانیکی کوشش کر رہی ہیں۔ تہوڑی مدت کا ذکر ہے
کہ لالہ بہاری لال جی آریہ سماج بنوں سے آریہ دہرم
کے خیالات لے کر اپنے نگر عیسے خیل میں گئے اور وہاں
اپنی واقفیت کے موافق لوگوں میں بات چیت کرتے
رہے۔ چنانچہ ایک دفعہ پنڈت دیوی دیال جی نے

اور دوسری دفعہ پنڈت پورنانند جی نے دھرم اپدیش کیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آریہ دھرم اور پورانک دھرم کا فرق لوگوں کو نہ جتلایا۔ جس سے لوگوں میں آریہ دھرم کا شوق نہ پیدا ہوا۔ لالہ بہاری لال جی پکے اور درڑھ آریہ ہیں۔ انہوں نے بڑی تحقیقات کے بعد کئی مصیبتوں اور دقتوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنی کنیا کی سگائی لالہ کشن چند جی سبھاسد آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں سے کر دی۔ لالہ بہاری لال جی کے درڑھ آریہ ہونے کا ذکر جہاں میں خوشی سے کرتا ہوں۔ وہاں مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں لالہ کشن چند جی کی بابت بھی صرف اوتنا ہی لکھ دوں۔ کہ ویدک دھرم کے سچے سیوک ہیں۔ سگائی ہونے کے ایک سال پیچھے لالہ بہاری لال جی نے تاریخ شادی ۲۹۔ اگست مقرر کر دی۔ اور انہوں نے بنوں آریہ سماج کے ممبروں کو شادی میں داخل ہونے کیلئے بڑی زبردست پریرنا کی۔ گو لالہ بہاری لال جی آریہ سماج بنوں کے رجسٹرڈ ممبر نہیں۔ لیکن تاہم اون کا زیادہ تعلق انکے ساتھ ہے۔ اسلئے بنوں کی چار آریہ پرش اپنے بھائی کی ہر مگر کی سہائتا اور اون کے اتساہ بڑھانے کیلئے ۲۷۔ اگست کو پہنچ گئے۔ اوسی روز نامہ نگار کا لیکچر بھگت دسطی رام کی دھرم سال میں ہوا۔ حاضری ۲۵۰ تک ہو گی۔ پہلے ہی روز کے لیکچر میں شور اور رولا مچ گیا۔ اور شاید یہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ جیسے خیل نواسی لوگوں کے خیالات کو دھکا لگا۔ ۲۸۔ تاریخ کو ہمنے بازار میں جا کر پرچار کیا۔ اور اوسی شام کو لالہ کشن چند جی کی برات آ گئی۔ لالہ گوردھا رام جی سکریٹری اور لالہ دیو داس جی اور سردار سادھو سنگھ جی سبھاسدان آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کے درشن سے ہم لوگوں کے من کو بڑا آنند پراپت ہوا۔ بڑے پریم سے بھائی بھائیوں کو ملے۔ اور سب مل کر ایشور گن نواد گاتے ہوئے

شہر میں داخل ہوئی۔ راستہ میں لالہ گوردھا رام جی نے اپدیش بھی دیا۔ اور جا کے اوتارا پر آ کر آدر ستکار پوروک جگہ دیگئی۔

۲۹۔ کی شام کو شریمان پنڈت ہیمراج جی کا لیکچر "آریہ دھرم" وشے پر بھگت دسطی رام کی دھرم سال میں ۳۰۰ کی حاضری میں ہوا جس سے کہ لوگ دنگ رہگئے۔ اور لوگوں کے دلوں میں پورانکوں کی نسبت گھرنا اور آریہ دھرم کی نسبت زیادہ تر خواہش پیدا ہو گئی۔ چونکہ شادی اوسی روز تھی۔ اسلئے ہون وغیرہ ہو کر برات روانہ ہوئی۔ اور ساری بازار میں ایشور گن نواد گاتے ہوئے لالہ بہاری لال جی کے مکان پر پہنچے۔ اوس موقعہ پر اسقدر تعداد تھی کہ پانوں زمین پر رکھنا بھی مشکل تھا۔ اور دھکے پر دھکا لگتا تھا۔ رات کو بڑی اوتم ریتی سے پنڈت ہیمراج جی نے ویواہ سنسکار کرایا۔ اور اوس کی ایک ایک شرط کو حاضرین کے دلوں پر نقش کر دیا۔ چونکہ یہ دونوں صاحبان پکے اور درڑھ ہیں۔ اسلئے کوئی پورانک لیلا نہ ہونے پائی۔ ہمنے اس موقعہ کو غنیمت جان اور یہ دیکھ کر کہ لوگ ہماری سہائتا کریں گے جیسے خیل کے آریہ سماج مندر کیلئے ایک فہرست چندہ کھول دی۔ جس پر کہ مبلغ [illegible] روپیہ تک لکھے گئے۔ جن میں کچھ بہت تو وصول ہیں اور کچھ باقی ہیں۔ امید ہے کہ بہت جلد زمین کا پربندھ ہو جائیگا۔ مورخہ ۳۰ کو ہیرا دھی دھرم سال میں پنڈت جی کا دیاکھیان ہوا۔ ایک پورانک پنڈت پرشن اوتر کیلئے کھڑے ہوئے۔ لیکن آخر چپ ہونا پڑا۔ ۳۱ اگست کو ڈیرہ نواسی بھائی تو چلے گئے۔ اور ہم رہ گئے۔ ہمنے سنا کہ یہاں کے ایک دیہی پنڈت ہیں۔ جو کہ شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں ادہر سے اوسیوقت ایک چٹھی ان کی بھیجدی گئی۔ جسکے اوتر میں انہوں نے جگہ کے متعلق کچھ اعتراض کئے۔ لیکن ہمنے اون سے زبانی زبانی فیصلہ کر لیا۔ جلسہ یعنی مباحثہ کیلئے میر مجلس اکثر

مالک ہیمراج صاحب جو کہ جیسوخیل میں ایک معزز آدمی ہیں۔ تجویز کئے گئے اور دو بجے کا وقت دونوں پنڈتوں کو دیا۔ مضمون مباحثہ مورتی پوجا رکھا گیا۔ لیکن جب دیہی مہاراج نے تقریر شروع کی تو اوتار سدہ کرنے لگے۔ میر مجلس کی سیوا میں نویدن کیا گیا کہ مضمون مورتی پوجا تھا لیکن اوتار سدہ ہونے لگی ہے کہ جواب ملا کہ اوتار سدہ کریں گے۔ ادہر سے بخوشی منظور کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیہی پنڈت نے کبھی آریہ پنڈتوں کے ساتھ مباحثہ جیت نہیں کی اگر کی ہوتی تو ہرگز مقابلہ کو نہ آتے۔
(داس - گوبند پرشاد از بنوں)

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج بریلی کا سالانہ جلسہ ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ کو ہونا قرار پایا ہے۔ متعدد مہاشے سنیاسی مہاتماؤں اور دیگر اپدیشکوں سے شریک ہونیکی پرارتھنا کرتے ہیں۔ نیز اسی موقعہ پر بریلی زنانہ آریہ کمیٹی کا بھی معمولی سالانہ جلسہ ہے اوس کے ممبروں سے شرکت کیلئے ضروری نویدن ہے۔

لال کرتی بازار راولپنڈی میں بھی ایک نیا آریہ سماج کھل گیا ہے۔ پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک کے لیکچروں کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جو بھائی پہلے سر ہیجن اپدیش کا پربندھ کیا کرتے تھے۔ اب آریہ سماج کا نام رکھ کر کارروائی کیا کریں گے۔ آجکل آریہ سماج کے لالہ لکھمن لعل جی پردھان اور لالہ ٹھاکر داس جی منتری مقرر ہوئے ہیں۔

بنگلہ بھاگٹ علاقہ ہزارہ پورسی لالہ [illegible] جی سنگھ کی کوشش سے مبلغ [illegible] بابت امداد آلہ اجمیر اکٹر کردہ بذریعہ لالہ چندو لعل جی بصیغہ منی آرڈر ہمارے دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔

شاہجہانپور میں آریہ ڈیبیٹنگ کلب اور آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسے کامیابی سے

ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۹ - ستمبر کو جو ڈیبیٹنگ کلب کا ہفتہ واری جلسہ ہوا۔ اوس میں بحث مباحثہ بڑی متانت سے ہوتا رہا۔ ۱۵ - ستمبر کو آریہ سماج مندر میں ٹھاکر ورسنگھ جی نے ہون کرایا اور حاضرین کو پان وشربت بھی تقسیم کی ستمبر کے پہلے ہفتہ میں آٹا فنڈ میں تقریباً ۱۲ سیر آٹا اکٹھا ہوا۔ ۹ - ستمبر سے بابو شیام کشور جی کے لیکچر ہو رہے ہیں

پنڈت شیو ناتھ مصر جی اوپدیشک نے پشاور میں از ابتدا ۲۱ - ستمبر لغایت ۲۶ سنہ مذکور ویدک دہرم کا خوب پرچار کیا۔ ۲۶ - ستمبر کو بھی بھائی گوپال سنگھ جی کے ہاں یگیوپویت سنسکار کرایا۔ بھائی صاحب نے صدر روپیہ مختلف سماجک فنڈات میں امداد دان دئے۔ ہمارے پشاوری بھائی پنڈت صاحب کے پرچار کا بہت پرسنشا کرتے ہیں

منتری آریہ سماج نجیب آباد پوچھتے ہیں کہ کوئی صاحب مجھے اطلاع دیویں کہ جین مت سے کہی واقفیت کون صاحب اچھی طرح سے رکھتے ہیں۔ جو تحریری خواہ تقریری شاستر ارتھ جینیوں سے اچھی طرح کر سکیں،،

سفیدوں ریاست پٹیالہ میں پنڈت شمبھو جی اوپدیشک کرنال آریہ سماج کے اوپدیشوں سے ۷ - ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ براہمنوں نے بھی چند گھن ڈالا اور ہاتھ پاؤں مارے آخرش اون کو شرمندہ ہونا پڑا۔ ادہکاریان حسب ذیل منتخب ہوئے۔ لالہ سیوا رام سبہ اور شیر پردہان۔ ڈاکٹر اتم چند جی اوپ پردہان۔ لالہ منشی رام منتری۔ لالہ بنواری لعل اوپ منتری۔ لالہ رلا مل جی داس خزانچی۔ لالہ کدار ناتھ پستکادہیکش۔ چند دیگر ممبران کے علاوہ ہیں

میلہ گوبندوال پر ویدک دہرم پرچار

بلوچستان سبھا سدان آریہ سماج جلال آباد کی طرف سے بدستور سابق امرتسر سے سوامی پورنانند جی۔ سادھو پرانند جی ۔ برہمچاری ست پرکاش جی ۔ بپورت جی معہ دو اور اصحاب کے آن کر پرچار میں امداد دی۔ مگر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے سابق دستور کی طرح کوئی امداد نہیں ملی جس سے اوپدیشکوں کی قلت معلوم دیتی ہے۔ اسلئے آریہ پرشوں کو وید پرچار فنڈ میں تن من اور دہن سے امداد دینی چاہیے تاکہ اوپدیشکوں کی قلت نہ رہے گوبندوال نواسی بھائیوں نے بھجن منڈلی تو اچھی عمدہ تیار کر رکھی ہے کہ سکندر آبادی بھجن منڈلی کے بھجن گانے میں اونہوں نے عمدہ مہارت حاصل کی ہے۔ برت آنند سو لیکچر اور بھجن وغیرہ ہوتے رہے

آریہ سماج فیروزپور شہر میں بموجب ریزولیوشن انترنگ سبھا منعقدہ ۲۶ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء بابو جگن ناتھ جی کی تبدیلی کے باعث اون کی جگہہ لالہ ٹھاکر داس جی آرسنل کلرک منتری پر نیت ہوئے۔ اور لالہ بنسی لعل جی پردہان چونکہ سماجک کاموں میں انٹرسٹ نہیں لیتے تھے۔ اس لئے اون کی جگہہ لالہ لکھی رام جی پردہان نیت ہوئے۔ آیندہ کو کل خط وکتابت متعلقہ آریہ سماج لالہ ٹھاکر داس جی آرسنل کلرک منتری آریہ سماج فیروزپور شہر کے نام سے ہونی چاہیے۔

ریاست جموں خاص میں جو کہ مورتی پوجا کا ایک گڑھ ہے۔ ایک شوالہ میں سے جو کہ متصل منڈی کلاں جو کہ نذب کردہ مہاراج صاحب ہے۔ اوس میں سے کوئی بدمعاش شیوجی کی مورتی بوقت ۸ بجے رات کے اوڑا کر لے گیا دو مسلمانوں پر شک ہے۔ مقدمہ زیر تفتیش پولیس ہے۔

آریہ سماج حیدرآباد دکن سے گوروکل فنڈ کے لئے

مندرجہ ذیل مہاشیوں نے بہائی دیا ہے

رقم	اسمائے گرامی چندہ دہندگان
[illegible]	راجہ گوبند پرشاد جی ....
[illegible]	رائے کنور بہادر جی تعلقدار ....
[illegible]	آریہ کمار سبھا سکندر آباد ....
[illegible]	مہاشہ یوجراج جی ....
[illegible]	مہاشہ درگا سنگھ جی ....
[illegible]	پنڈت پورنانند جی ....
[illegible]	مہاشہ رام پرشاد جی ....
[illegible]	مہاشہ بدل پرشاد جی ....
[illegible]	مہاشہ کیشورا و جی ....
[illegible]	مہاشہ کامتا پرساد جی ....
[illegible]	مہاشہ کرشن راؤ جی ....
[illegible]	مہاشہ شیو پرساد جی ....
[illegible]	مہاشہ دیوی پرساد جی ....
[illegible]	ٹھاکر گوبند سنگھ جی ....
[illegible]	مہاشہ سکھرام داس جی ....
[illegible]	مہاشہ رام راؤ جی ....
[illegible]	میزان

بنارس آریہ سماج کے متعلق ایک ریڈنگ روم کھولا گیا۔ منتری مہاشہ آریہ اور آریہ پتروں کے پروپرائیٹروں سے کتب اور اخبارات کی سہائیتا مانگتے ہیں۔

قائم گنج سے لالہ سنت رام جی سب اوورسیئر نے مبلغ روپیہ سماجک فنڈات کی امداد میں اپنی صحت یابی پر دان دئے۔

گنٹور (مدراس) مسٹر سوم ناتھ راؤ جی ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء لغایت ۲۹ صدر دس ویاکھیان دئے ہر ایک ویاکھیان میں اوسط حاضری ۶۰۰ کی رہی اور لکھتے ہیں کہ ہندو لوگ مخالفت کرتے ہیں مگر تعلیم یافتہ اور سمجھدار اصحاب اور طالب علم ویدک دہرم کے حق میں ہیں

آریہ سماجات سالانہ جلسے

سماج	تاریخ
بہاولپور آریہ سماج ...	۲۲ و ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۰ء
ملتان شہر آریہ سماج ...	۲۷ - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۰ء
بریلی آریہ سماج	۲۷ - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۰ء
جنرل میٹنگ انجمن ایسپراکی	۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۰ء بوقت صبح
میانی آریہ سماج ...	۳ - ۴ - نومبر ۱۹۰۰ء
لاہور آریہ سماج ...	۲۴ - ۲۵ - نومبر ۱۹۰۰ء
کوٹہ (راجپوتانہ) آریہ سماج ..	۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۰ء

۱۱ - اسوج سمت ۱۹۵۷ کو مہاشہ لالہ لچھمن لال سبھاسد آریہ سماج شرق پور کے لڑکے کا اوپ نین سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - اس کارروائی کے واسطے لاہور سے پنڈت مہر چند جی تشریف لائے تھے انہوں نے بڑے پریم سے کارج مندرجہ بالا کرایا لالہ لچھمن لال جی نے مبلغ تین روپیہ ساماجک فنڈات میں دان دئیے لالہ بالمکند اسسٹنٹ گوڈس کلرک جہلم نے مبلغ آٹھ روپیہ گورو کل فنڈ میں دان دئیے - پرمیشور ایسے اتساہیوں کا الف وہمیشہ کے لئے نہار کھے

گنگوہ آریہ سماج تاریخ ۳۰ - ستمبر ۱۹۰۰ء بروز ایتوار بوقت صبح چند اشخاص کے یگیوپویت سنسکار ویدک پورک ہوئے - پانچ مہاشہ غیر سماجک تھے - اور ایک سماج کا ممبر تھا - بعد دوپہر عہدہ داروں کی تبدیلی حسب ذیل ہوئی - لالہ رتنو لال پردھان - لالہ گنپت رائے اوپ پردھان - لالہ رتنو مل ثانی منتری - لالہ مکند لعل اوپ منتری لالہ رامچندر داس ثانی خزانچی - لالہ نول سنگھ پستکادھیکش - اور پنڈت شیو پرساد جی اپدیشک - اور آریہ سماج کا دفتر اردو کو ناگری میں کیا گیا - اور جو کچھ سماج مندر کی تیاری کا بابت قرض لگا تھا - وہ سب بیباق

کر دیا گیا - اور تین اشخاص نئے سماج کے ممبر ہوئے (۱) شریمان پنڈت ہیم راج جی اوپاپیشک کے مورخہ ۵ - ستمبر سے لیکچر ہو رہے ہیں - اور بھوگ وشیہ پر ایک عرائض نویس اور ایک سکول ماسٹر سے چند یوم تک مباحثہ ہوتا رہا - عرائض نویس صاحب جو کسی زمانہ میں ہندو دھرم سبھا کے سکرٹری تھے - سوائے ڈینگ ہانکنے کے اور کوئی منشاء نہ رکھتے تھے البتہ سکول ماسٹر صاحب سے بات چیت معقولیت کے ساتھ ہوئی - جس سے اون پر اور دیگر اصحاب پر عمدہ اثر پڑا علاوہ اس کے ایک ہندو پنڈت کو جو کہ وشارد پاس ہیں - اور بورڈ سکول میں ٹیچر ہیں - شاستر ارتھ کے واسطے چیلنج دیا گیا - لیکن مقابلہ میں آنے کی تاب نہ لا سکے - اور صاف الفاظ میں انکار کر دیا (۲) مورخہ ۱۸ و ۲۰ ستمبر کو ڈاکٹر مینش صاحب عیسائی کے ساتھ نجات کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا - جس میں کہ ڈاکٹر صاحب نے سوائے انجیل کی عبارت سنانے کے کسی معقول دلیل سے کام نہ لیا - اور پنڈت جی کے اون سوالات کو جو کہ اونہوں نے ڈاکٹر صاحب پر کئے - آخری وقت میں ڈاکٹر صاحب کے سکول مشن اور ہسپتال کے آدمی فساد پر آمادہ پائے گئے - اس مباحثہ میں اچھے اچھے آدمیوں کے دھرم و ایمان کا نمونہ پتہ لگ گیا - جنہوں نے اپنے دھرم اپنے ایمان اور اپنے ضمیر کو ٹکوں کے بدلے فروخت کر رکھا ہے - (۳) اخبار تحفہ ہند کے ایڈیٹر میرزا ابیشع ناصر عیسائی ایڈیٹر گمبند میں آکر ویدوں سے گاؤ کشی کے

نکالنے کو تیار ہوئے - جب تحریری نوٹس کے ذریعہ چیلنج دیا گیا - تو پہلے نوٹس لینے سے انکار کر دیا - اور جب زور دیا گیا تو یہ کہہ کر انکار کر دیا - کہ آریہ سماج والے مسیح کو گالیاں نکالتے ہیں - ہمیں ایسے آدمیوں کی عقل پر نہایت افسوس آتا ہے کہ جو کا کھا تک نہیں جانتے - اور ویدوں سے گاؤ کشی نکالنے کو تیار ہو جاتے ہیں - لیکن جب کوئی پوچھنے والا سامنے ہوا تو ساری شیخی کہیں گئی - میرے دوست نام صاحب کو معلوم ہو - کہ یہ اخبار نہیں ہے جو اودھاری یا عارتیانی ہوئی لیاقت سے چل سکے گا - اور نہ یہ انجیلی اور بائیبلی خدائی باتیں ہیں - جناب! ویدوں کی پڑھائی - اور اون کے مطالعہ کے واسطے اعلیٰ درجہ کی **سنسکرت ودیا** **پاک کیرکٹر** اور **اعلیٰ درجہ** کے دماغ کی ضرورت ہے - اور جناب تو تاہنوز اپنی عیسائیت سے بھی پورے طور سے باخبر نہیں ہیں

ضرورت

ایک اودھیاپکہ کی ضرورت ہے جو بوڑھی اور بدھوا ناگری اور سنسکرت دان ہو - درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں - **المشتہر**

اے - معرفت مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

منشی بھگوتی پرساد آریہ

سبھاسد آریہ سماج مراد آباد - لالہ لاجپت رائے صاحب کے قومیت والے لیکچروں کا حال لکھتے ہوئے اون پر اعتراض اٹھاتے ہیں لیکن انکو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہم نے اپنے کلیچرڈ بھائیوں کی کارروائیوں کا پبلک نوٹس بہت عرصہ سے بند کیا ہوا ہے - اگر آپ کو اعتراض ہیں - تو آریہ گزٹ میں بھیجئے - مراد آباد شیحیم او تر ودیشیہ پرتی ندہی سبھا کا صدر مقام ہے - اسجگہ قومیت کے لیکچروں کا ہونا اور اُن میں پرانوں کا پوتر (پاک) کہا جانا ثابت کر رہا ہے کہ ہوا کا رخ بدلا ہوا ہے - پھر کیوں نہیں آریہ سماج کا خاتمہ کر کے ہندو سماج میں شامل ہو جاتے - اس طرح پر دوست کی شکل میں آریہ سماج کے ساتھ وشواس گھات کرنیکی نسبت کھُلی مخالفت کرنا زیادہ ترا ایمان داری ہوگی (ایڈیٹر)

گروکل ڈیپوٹیشن بہرائچ میں

گروکل کا ڈیپوٹیشن ۲۰ - ستمبر کو رونق افروز بہرائچ ہوا جس میں مفصلہ ذیل اصحاب شامل تھے - منشی نرائن پرشاد جی منتری شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ - کنور حکم سنگھ صاحب اپ پردہان سبھا موصوف - پنڈت نند کشور جی اپدیشک - منشی نرائن پرشاد جی نے گورو کل کے واسطے اپیل کی جسپر علاوہ وعدہ کے مبلغ دو سو روپیہ نقد گورو کل کے واسطے ملا اور بیس روپیہ واسطے بنانے ٹریکٹوں کے - جو سوا لاکھ روپیہ کے قیمتی تحت سبھا موصوف واسطے مستقل سرمایہ جمع رکھنے کے بنا کر فروخت کرنا چاہتی تھی - اور یہ بھی وعدہ کیا کہ ٹریکٹ تیار ہو جانے پر کم از کم ایک سو روپیہ کے ٹریکٹ یہ سماج بھی خرید کریگی - کنور حکم سنگھ صاحب بڑے ہی سادہ مزاج و ہر ماتما پُرش ہیں عام لوگ اون سے مل کر بڑے خوش ہوتے تھے - منشی نرائن پرشاد جی کی نسبت اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے - جب کہ منشی جی صاحب اس صوبہ میں ثانی مہاتما منشی رام جی خیال کئے جاوینگے - گورو کل کی فضیلت سے شہر کا ہر خاص و عام اچھی طرح سے واقف ہوگیا ہے - سماج روز بروز ترقی کر رہا ہے - پنجم جولائی سنہ ۱۹۰۶ کو سالانہ جلسہ ہونے کی وجہ سے سماج میں اچھی طاقت آگئی ہے - سالانہ جلسہ کے بعد چند سوار نتیو نے برائے نام ویدک دھرم سبھا بھی قایم کی ہے - فہرست اصحاب چندہ دہندگان بھی درج اخبار فرماویں - جو کہ ہمراہ عریضہ ارسال ہے

الراقم امین چند و ساہجھ منتری
آریہ سماج بہرائچ اودھ

فہرست اصحاب چندہ دہندگان گورو کل
جن سے نقد روپیہ وصول ہوا و علاوہ وعدہ

نام چندہ دہندہ	تعداد
جناب سردار لابھ سنگھ صاحب	۵
بابو بہانا رام کارندہ ریاست جمدان	عہ
لالہ امین چند وساہجھ مختار عام ریاست جمدان	عہ
منشی واجد علی	عا
منشی بہل سنگھ صاحب بہنگا	عا
پنڈت گہراؤ لعل صاحب	عہ
حکیم محمد عمر صاحب	عہ
بابو ہرگو بند پرشاد صاحب	عہ
ماسٹر ہزاری لعل صاحب بی اے	عہ
لالہ سیتل پرشاد صاحب مختار عام ریاست بہنگا	عہ
ماسٹر ساگ رام صاحب	عہ
منشی اشرف علی	عہ
منشی مولا بخش	عہ
جے - این - بی	عا
بابو درگا دیال صاحب	عہ
پنڈت جانکی پرشاد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر	عہ
منشی لال بہادر صاحب	عہ
لالہ چینی مل صاحب	عا
حسین بخش دوکان دار	عہ
لالہ شتاب رائے صاحب	عہ
ٹھاکر مہابیر سنگھ صاحب	عہ
بابو گھنشام داس صاحب وکیل	عا
لالہ بنسی دھر صاحب مختار	عہ
منشی گوپال چند صاحب جمدان	عہ
لالہ امین چند وساہجھ واسطے بنانے ٹریکٹوں کے	عہ
لالہ بلدیو پرشاد صاحب	عہ
لالہ رام چرن لعل	عہ
لالہ گنیش لعل	عہ
لالہ کشوری لعل	۸
لالہ بدری داس	عہ
بابو نیل منی صاحب	عا
لالہ ہیرا رام صاحب	عہ
منشی بخت بہادر صاحب	۸
بابو سوہن لعل صاحب	عہ
سیٹھ شنبھو ناتھ صاحب	عہ
بابو کیلاش ناتھ خلف سیٹھ شنبھو ناتھ صاحب	للعہ
لالہ میلی رام صاحب اہلمد	عہ
لالہ نتھو مل صاحب	عا
پنڈت مہاراج صاحب کمبل	عا
بابو راجہ بہادر صاحب	عا

نام	رقم
لالہ بدیو پرصاحب خزانچی	عا
لالہ آتمارام	عہ ر
پنڈت ہری نرائین صاحب ..	صہ ر
بابو نندکشور صاحب	عا
جواہر دوکان دار	عہ ر
بابو سورج سہائے صاحب .. بی اے ہیڈ ماسٹر ..	صہ ر
منشی لعل بہادر	عہ ر
بابو رام کوبیر صاحب	للعہ ر
بابو بشمبر دیال	صہ ر
بابو گوبند لعل مختار	صہ ر
بہیا رندپال سنگہ صاحب ..	عا
بابو پال مکند صاحب سرشتہ دار ..	ے ر
مہنت جگناتہہ داس صاحب ..	صہ ر
منشی گنپت رام	عہ ر
لالہ رام ناتہہ صاحب	صہ ر
منشی نعمت اللہ خاں صاحب	عم ر
میزان	مالعہ

ناپن کے متعلق

(۲۱) آپنے اور لالہ بنواری لعل جی منتری آریہ سماج ناہن نے جہانتک میرے برخلاف ست دہرم پرچارک میں لکھا ہے۔ اوس میں میری گذارش یہ ہے کہ میں نے اوس میں راجا صاحب کے چال چلن پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ اور بددیانت ۔ بزدل وغیرہ لکھا۔ آپنے گہر سے لفظ ایزاد کر دئے ہے۔ جو واقعہ بہینسے کاٹے جانے کا میں نے لکہا ہے۔ وہ ٹہیک ہے بنواری لعل صاحب خود اقبال کرتے ہیں۔ یہ رسم راجا صاحب کے راج میں او ہوتی ہے۔ اور دکہلا دیا جاتا ہے۔ تو میرے کہنے میں کیا دوش ہے۔ میں نے کالی کے مہنت کا کوئی ذکر نہیں کیا تہا بلکہ یہ کہا تہا کہ کالی کا منڈ بام مارگ کا پرچارک ہے۔ آپ تو کیا جب سارے پورانوں میں یہ تذکرہ موجود ہے راجہ صاحب کا خوف ہوگا تو آپ کو مجہے کچھ خوف نہیں ہے۔ جہوٹوں کا کاٹا جانا فقط راجگی نت ان کرتا ہے۔ جس طرح کہ منڈی میں آپ کو پتہ نہیں۔ میرے واقعات ٹہیک ہیں آریہ سماج میں کام کرنا نہ کرنا میری اپنی مرضی ہے۔ اس میں کسی کا کیا دخل ہے۔ خاص کر ڈرپوک اور کمزور لوگوں کا ....

راقم یوگندر پال

خدمت عام کا سلسلہ

مباسا میں کچھ عرصہ ہوا مسٹر تہمپسن صاحب کنشونمنٹ مجسٹریٹ مباسا نے ایک مقدمہ فیصل کیا ہے۔ جسمیں دو دیسی ماتحت افسران محکمہ کمسریٹ کی اون بہشتیوں سے جبراً روپیہ لینے کی تحقیقات کی گئی ہے جو خدمات جنوبی افریقہ کے لئے بہرتی کئے گئے تہے۔ اور جو اوس روپیہ سے لیا گیا تہا جو گورنمنٹ کی طرف سے بہشتیوں کو بطور پیشگی ملا تہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ملزمان نے بہشتیوں کو جن کی تعداد ایکسو پچاس تہی ایک سرائے میں بند کر دیا تہا اور اون کو بتلایا کہ "صاحب" کا حکم ہے کہ فی کس تین روپیہ بطور فیس دینے ہونگے اور اون کو ڈرایا بہی کہ جو کوئی انکار کریگا اوس کو برخاست کر دیا جاویگا۔ اور وردی بہی اوس سے چہین لی جاویگی۔ سرکاری وکیل نے منجانب سرکار اس مقدمہ کی پیروی کی۔ مجسٹریٹ صاحب نے اپنے طویل فیصلہ میں ہر دو ملزمان کو مجرم ٹہرایا۔ اور یہ بہی جتلایا کہ ایسے مقدمات اکثر پکڑے نہیں جاتے مگر کہ یہ بخوبی معلوم ہے۔ کہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ کمسریٹ ایجنٹ لوگ جس صورت میں مالدار ٹہیکہ داران کو رشوت ستانی کرتے ہیں۔ بہت خراب ہے تو یہ جرم بہت قبیح تر ہے۔ کیونکہ یہ بیچارے اون خدمتگاران سے جو ہزارہا میل کی مسافت پر گورنمنٹ کی خدمت کے لئے بہرتی ہوئے تہے اور جن کو دام دام جو منجانب گورنمنٹ اون کو پیشگی ملے تہے اپنے عیال و اطفال کے گذارہ کے لئے چہوڑ جانے کی ضرورت تہی جبراً روپیہ لینے میں سرزد ہوا۔ ملزمان فی کس دو سال قید بامشقت اور تین تین سو روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے اور بصورت عدم ادائے جرمانہ چہہ چہہ ماہ قید مزید۔

ایڈیٹر صاحب سول اینڈ ملٹری گزٹ کی خاص فہمائیش ہے کہ اس قسم کے قومی دشمنان ظالمان کی اس بدکرداری کو نیٹو پریس خوب مشتہر کرے۔ درحقیقت اس قسم کے ظالم لوگ اس لائق ہیں کہ قوم اون سے حقہ پانی بند کر دے اور اون کی ہتک کرے۔ برہمن ان کا دان نہ لیں۔ مہتر اور کہار اون کے گہر میں کام نہ کریں۔ درحقیقت قوم کو گناہ سے نفرت ہونی چاہئے۔ تب اہل قوم شاید آدمی بن جاویں ۔ (رام رکہا انسپکٹر)

تصحیح غلطی

مانیور مہاشئے لالہ منشی رام جی صاحب منتری آپنے ۔ اپنے ست دہرم پرچارک اخبار مورخہ ۷ ۔ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ مضمون "گودو گل بہکشا کبندھی میں اگنی ہوتر" سلسلہ اخبار ۱۱ پہاگن سمت ۱۹۵۶ بکرمی ۔ میں سیٹی آریہ سماج لکہنؤ (City Arya Samaj Lucknow)

...گی حال تحریر فرمایا ہے۔ اُس میں آپنے ...مہاشہ سکرٹری آریہ سماج کے مقدمہ ...نہیں ...وغیرہ کا حال لکہا ہے۔ وہ سکرٹری ...سماج کا حال نہیں بلکہ بابو بنارسی لال ...صاحب آریہ کو شاہجہانپور ستی آریسماج ...کا ہے۔ خلاصہ کیفیت یہ ہے کہ بابو بنارسی ...لال صاحب برادری سے خارج کر دئے گئے ...تہے۔ اور سناتن دہرم کی طرف سے ایک ...مقدمہ اون پر قایم تہا۔ اور اُسی وقت ...میں اون کی ستری (.......) کا ...دیہانت ہو گیا تہا۔ برادری والے ...لاش کو ہاتہ نہیں لگاتے تہے۔ بابو ...صاحب موصوف سے یہ کہا جاتا تہا ...کہ آپ ایک کاغذ پر تحریر کر دیویں کہ ...میں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ سناتن ...دہرم کا پیرو ہوں۔ اور بازار کا لیکچر ...دینا بند کر دیجئے۔ برادری میں شامل ...ہو جاویں۔ اور مقدمہ میں راضینامہ ...لکہا جاوے۔ لیکن بابو صاحب موصوف ...نے زیادہ زور سے سماج کا کام شروع ...کر دیا۔ اون پر عجیب وقت تہا۔ سوائے ...پرمیشور کے ایسے نازک وقت میں دوسرا ...کوئی مددگار نہیں تہا۔ اوسوقت ثابت ...قدمی سے رہنا بابو صاحب ہی ایسے مضبوط ...شخص کا کام تہا۔ ایشور دہرم کا پالن ...کرنے والے کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔ میں ...بابو صاحب موصوف کا ایک خاص عزیز ...ہوں۔ مجکو اون کی کل کیفیت بخوبی معلوم ...ہے۔ اور سچ تو یوں ہے۔ کہ اگر بابو صاحب ...موصوف کی کل کیفیت تحریر کی جاوے تو ...ایک دفتر ہو جاوے۔ اطلاعاً تحریر کیا ...گیا۔ نام کی غلطی کی وجہ سے مجکو اس ...امر میں تحریک کرنے کی ضرورت معلوم

ہوئی۔ میں آشا رکہتا ہوں۔ کہ آئندہ پرچہ میں آپ اس غلطی کو صاف کر دیویں گے

(برج موہن لعل سہایک آریہ سماج لکہنؤ)

آریہ دہرم پستک پرچارنی سبہا

مضمون متعلقہ عنوان بالا اگر شائع نہ ہوتا تو بہا ضر پرچارک وہ میدان ہوگا جس میں کہ چند ایک سربرآوردہ آریہ پرشوں کے توسن کلک دلایل ساطع و براہین قاطع وغیرہ کمل ساز و سامان سے مسلح ہو کر خاطر خواہ تگ و پو کر چکے ہیں۔ ایسی صورت میں میرے جیسے بے بضاعت رنگروٹ کا بے سر و سامانی کی حالت میں کود پڑنا اور وہ بہی پاپیادہ) اگرچہ دخل در معقولات کا مذاق اوڑوانا اور خاصکر مہاشہ کرتا رام جی کرنال نواسی جیسے معقول اور مدبر آریہ کی تجاویز پر مزید رائے زنی کے لئے خامہ فرسائی کرنا گویا لقمان کو سبق سکہانا ہے تاہم اپنے خام ضمیر کے بیہودہ شکوک کا دفعیہ اپنا فرض عین جان کر ذیل کی چند سطور اپنے عزیزوں متروں اور خاصکر بزرگوں کی سیوا میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں ۔ بغلط بر ہدف زند تیرے

کے مقولہ ہی پر عمل فرما کر توجہ فرماتے ہوئے میرے شکوک رفع کرنے کی تکلیف گوارا فرما کر مجہے مشکور فرما دیں گے۔ دہونڈا آمدم برسر مطلب۔ پور وادکرت مہاشہ جی پرچارک مطبوعہ ۳۰ بہادوں سمت ۵ کے صفحہ ۱۳ - ۱۴ پر اول وشنس تجاویز

مضمون زیر بحث کے متعلق تحریر فرما کر آخیر پر سبہا تجویز طلب کا نام بجائے آریہ دہرم پستک پرچارنی سبہا مجوزہ مہاشہ خوشالی رام جی ورما کے ویدک دہرم پستک پرچارنی سبہا تجویز فرماتے ہیں مگر چونکہ ہر ایک وستو کا نام کرن سنسکار مقدم ہوتا ہے۔ اسلئے سب سے پہلے نام کا فیصلہ ہونا واجب ہے۔ جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ دہرم پریہ مہاشہ ..... جی تہا۔ مہاشہ سالگ رام جی آدی آریوں کی تجاویز و پریہ متر مہاشہ خوشالی رام جی ورما کی تائید (ملاحظہ ہو ورما جی کی تجاویز تاثیری از ابتدائے نمبر ۳ لغایت نمبر ۵) سے پرتیت ہوتا ہے کہ اس سبہا کا مکہیہ کام ویدک لٹریچر مروجہ یعنے آریہ پرشوں کی حال کی تصنیفات کا جو آریہ سماج سے منسوب کی جاتی ہیں۔ صحت و پڑتال کرتا ہوگا۔ نہ کہ پرچار کرنا۔ ایسی صورت میں سبہا کا نام بجائے اسمائے مجوزہ صدر کے ویدک ساہتیہ شدہارنی۔ یا ویدک ساہتیہ سنشودہنی سبہا۔ اسم با مسمے تصور کرنا کیا غیر موزوں ہوگا؟ اور اگر پرچار ہی مقصود سمجہا جاوے۔ اور پستک لفظ کا ساتہ لگائے رکہنا لازمی خیال کیا جاوے (حالانکہ ساہتیہ ایک وسیع با محاورہ اور اصطلاحی لفظ ہے) تو ویدک دہرم پستک پرچار پربندہ کرتری سبہا کہنا ٹہیک ہوگا۔ کیونکہ سبہا کی اغراض سے پرچار کا انتظام کرنا عیاں ہے۔ نہ کہ پرچار میں وا..... کی رائے ناقص میں (۱) مذکورہ صدر نام سنسکرت۔ دیوناگری و ہندی اردو کے پستکوں پر بجنسہ لکہا جانا

چاہیئے ۔ اور انگریزی ٹریکٹ پر اصل نام لکھہ کر اوس کا ترجمہ بہ الفاظ آرین ٹریکٹ سوسائٹی ۔ اور فارسی عربی کی کتابوں پر یہ عبارت ۔ "انجمن حمائیت اشاعت کتب ویدک دہرم" کیا جاوے نمبر ۲ کمیٹی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اپنے میں سے اور بیز جملہ سماجوں میں سے لائق لائق پرشوں کی جن کو سماجیں تجویز کرکے پیش کریں ایک معقول تعداد کی مطلوبہ سبھا بہ طریق مناسب بناوے اور پہر یہ سبھا بھی اپنے میں سے واقف کار اور یوگ پرشوں کی منظوری سبہ پرستی پوروا دکتا نتری ستی ایک مناسب مگر معقول تعداد میں سب کمیٹی تجویز کرے جس کا کام کہ مختلف و دیگر پرشوں کی تیار کردہ کتابوں کی صحت پڑتال کر کے اون پر سبھا کی مہر کا بعد اطلاع پردھان سبھا ثبت کرنا اور فرداً فرداً جدید ٹریکٹ مرتب کرکے سب کمیٹی میں پڑتال کے لئے پیش کرنا ہو سبھا کم سے کم ایک دفعہ سال میں اپنا ایک اجلاس کرکے بعد ترمیم و تجدید قواعد سابقہ نتیجہ اجلاس معہ سالانہ کارگذاری سب کمیٹی پرتی ندہی سبھا پنجاب میں بھیجا کرے جس کو موخر الذکر سبھا (آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب) اپنے ریمارک کے ساتھ پترکا وست دہرم پرچارک میں شایع کیا کرے ۔ (۳) سب کمیٹی کے ممبر حتے الوسع نزدیک تر مقامات کے یا ایسے اشخاص ہونے چاہئیں جن کا کم سے کم ہفتہ میں ایکدفعہ اکٹھا ہونا ممکن ہو سکے ۔ تاکہ عدم فراہمی ممبران کی وجہ سے ایک ایک ٹریکٹ برسوں زیر تجویز نہ پڑا رہے ۔ حسب تجویز مہاشہ خوشحال رام

جی اوپدیشکوں کے لئے ہر ایک ایک ٹریکٹ ماہوار لازمی طور پر تیار کرکے سبھا میں پیش کرنے کی قید لگانا ۔ ایک طرح سے پرچار کے کام کو عین معرض خطر میں رکھنا ہے ۔ میرے مہاشہ جی کو مناسب اور یہ بھی واضح ہو کہ تقریر اور تحریر دو علیحدہ علیحدہ فن ہیں ۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک بشر ہر دو فنون بالا میں مساوی دسترس رکھتا ہو ۔ بولنا اور شئے ہے اور لکھنا اور ۔ اوپدیشکان موجودہ میں سے ہر ایک سے یہ امید نہیں ہوسکتی کہ وہ اس کام کو مناسب خوش اسلوبی سے نبہا سکیں مگر جب ہر کس و ناکس کے لئے لازمی ہوگیا تو اس میں شک نہیں ہے کہ ہر ایک کو

گلے پڑی بجانے کے لئے ہمیشہ

اسی کام میں بغیر معمولی تکلیف سے مشغول و مصروف رہنا پڑیگا ۔ جسکا نتیجہ لابدی طور پر یہ ہوگا کہ پرچار کے کام کا خون اور تحریر کا نئے اور ناتجربہ کار ہاتھوں میں پڑنا ناک میں دم ہوگا ۔ ایسی صورت میں اگر ہیچ قسم تصنیفات کو سبھا پاس کریگی تو جس نقص کے رفع کرنے کے لئے سبھا نے جنم لیا تہا اُس کی اولٹی حمایت ہوگی ۔ اور اگر نامنظور کرے تو اوپدیشکوں کا وجود عدم وجود برابر ہوگا ۔ اسلئے ہر ایک اوپدیشک کے لئے لازمی قرار دینا نامناسب ہے ۔ مہاشہ کرتا رام جی کی تجویز کے مطابق اگر "ہر شخص کا تیار کردہ ٹریکٹ قبول نہیں ہونا چاہیئے" سے مراد بعد پڑتال مناسب بوجہ نقائص متعلقہ نامنظور (ریجکٹ) کرنا ہے ۔ تو عین واجب ہے لیکن اگر اس سے مطلب پڑتال کے لئے قبول کرنے سے انکار کرنا ہے تو نہایت غیر واجب ہے ۔ غرض اول تو سبھا کا فرض

بلکہ ظہور سبھا کا عین مدعا بھی ہے پھر اسلئے ریزولیوشن علیحدہ تجویز کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر مطلب ثانی ہے تو پھر کیونکہ ٹریکٹ کا منظور یا نامنظور کرنا اس کے مضامین و مطالب کے حسن و قبح پر مبنی ہوگا نہ کہ مصنف کی اشتہاری یا اخباری ناموری یا سرکاری اعزاز پر ۔ کئی ایک رتن ایسے بھی ہیں جو اخباری شہرت سے محفوظ چھپے بیٹھے ہیں ۔ اگر معدودے چند اشخاص کے سوائے باقی ساری دنیا کے برخلاف قلم اوٹھانے کی ممانعت کا جزئی حکم جاری ہوگیا تو پہر ایسے لوگوں کو کبھی اپنے جوہر دکہلانے کا موقعہ نہ ملیگا جو میدان تحریر کے شہسوار دہرم بیر آریہ مسافر کی وصیت کے برخلاف ارادی کوتاہی کرنے کا باعث ہوگا ۔ حالانکہ عوام کی آزادی پر اس طرح غاصبانہ قابض ہونا قانوناً اخلاقاً ہر طرح سے ناروا و ناواجب ہے فرض کیا کہ کسی وقت کوئی ایک مقامی حالات کی وجہ سے کسی خاص مطلب کے متعلق ویدک خیالات کی تائید اور کسی مخالف کے عقاید و اعتراضات کی تردید کا بذریعہ تحریر فی الفور اشاعت کرنا ضروری ہے مگر بدقسمتی سے اوسجگہ کا کوئی بھی آریہ پُرش معدودے چند کی فہرست میں داخل نہیں ہے ۔ ایسی حالت میں اگر کوئی کچھ لکہنا چاہتا ہے تو تحریر مشتہر ہونے کے شرف سے غیر مشرف رہنے کی شرم مانع ہے ۔ اگر اس طرح سوچ بچار کرہ جاتا ہے تو ادائیگی فرض کے بارہ میں ضمیر کو دبانا سخت پاپ ہے ۔ اب زمانے بیچارے کے لئے نہ راہ رفتن نہ جائے ماندن کا معاملہ درپیش نہیں تو کیا ہے ۔ پس اما ممبران سب کمیٹی کے علاوہ دیگر آریہ علماء

(دشیول اوپدیشکان) واضح کردیا جاوے
کہ جو صاحب کوئی پستک تیار کریں وہ قلمی نسخہ
سبھا میں بھیجدیا کریں۔ سبھا بعد پڑتال وصحت
بطریق متذکرہ دفعہ نمبر ۲ بصورت منظور
ہونے کے مہر ثبت کرکے چھپوا دیوے۔ یا اگر
مؤلف اپنی معرفت کسی اور مطبع سے چھپوانا
چاہے۔ تو اوس کو واپس بھیجدیا جاوے مصنف
ہر ایک کاپی کی پیشانی پر عبارت منظور سبھا
(یا پورا نام سبھا کا) لکھا دیا کرے۔ اگر خاص واقعات
کی بنا پر کسی کو کوئی ٹریکٹ فی الفور بعد منظوری
چھپانا ضروری ہو تو چھپا کر ایک کاپی سبھا کی
سیوا میں بھیجدیا کرے۔ سبھا منظوری
کی صورت میں ایسی منظوری کی اطلاع
آریہ پتر کا ست دہرم پرچارک میں ریویو
کے ساتھ چھپا کر مشتہر کردیا کرے۔ مہاشہ
کرتا رام جی لوگوں کے میلان طبع کا تردید کی
طرف زیادہ مائل ہونے کا احتمال ظاہر فرماتے
ہوئے اُن کو ویدک دہرم کی خوبی پہلو بہ پہلو
دکھلانے کے لئے مجبور فرماتے ہیں۔ اس میں
نویدن ہے کہ اول تو میلان طبع کے خلاف
مجبوراً لکھنا بالکل خالی از لطف ہوگا۔ دوئم فرض
کیا کہ ایک آدمی جیسے ویدک سدھانتوں سے
پوری واقفیت نہیں ہے۔ کسی اویدک مت
کے نقائص کو جن سے کہ وہ بخوبی واقف ہے
بذریعہ تحریر عوام پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ مگر
سبھا کا نیم (قاعدہ) مانع ہے تاوقتیکہ۔
وہ ویدک سدھانتوں سے پورا واقف ہوکر
ویدک دہرم کی خوبی کو پہلو بہ پہلو نہ دکھلاوے
اور سدھانتوں سے واقف ہونے کے لئے
آرش گرنتھوں کا مطالعہ اور مطالعہ کے لئے
سنسکرت کی تعلیم ضروری ہے۔ مگر ٹریکٹ تیار
کرنے کے شائق زائد از سالہ ہو چکے ہیں ایسی
صورت میں ادہی مثال صادق آوگی "کہ نہ

نو من تیل ہوگا نہ رادہا ناچے گی" اسلئے
(۵) جو شخص اویدک متوں سے ہی واقف ہیں
وہ تردید (کھنڈن) میں جو ویدک دہرم سے پوری
باخبر ہیں۔ وہ تائید (منڈن) میں جو ہر دو کو
بخوبی سمجھتے ہیں۔ وہ مشتملہ تردید و تائید میں
(کھنڈن منڈن) ٹریکٹ جس جس زبان میں
پوری دسترس رکھتے ہوں تیار کریں۔ خاص
مشاہرہ دار لوگوں سے تیاری ٹریکٹ کا کام
لینا یا کسی قسم کا معاوضہ دینا ایک طرح
کی ٹھیکہ داری ہو جاویگی۔ مگر یہ عمل کام
کو مناسب خوش اسلوبی سے سرانجام کرنے
کے لئے شائد کافی نہ ہو۔ بنابراں (۵)
خاص خاص حالات میں اگر بعض مصنفین
کی مناسب انعام سے حوصلہ افزائی کرکے
دوسروں کو کام کرنے کے لئے اُبھارا جاوے
تو غیر واجب نہ ہوگا

مہاشہ منتر خوشالی رام جی ٹریکٹوں میں
سنسکرت الفاظ لازمی طور پر درج کرنے
کی تاکید و مہاشہ کرتا رام جی اس کی تائید
فرماتے ہیں میرے منتر کا خیال ہے کہ اس
عمل سے نوجوان محمدی تو ناگری پڑہنے
کے شائق ہوں گے مگر جہاں تک معلوم
ہوا وہ نوجوان پہلے سے ہی آریہ سماجک
پستکوں کے دیکھنے سے محض اسی وجہ
سے متنفر ہو رہے ہیں ایسی صورت میں بجائے
نیا شوق پیدا ہونے کے اگلا ہی کافور ہو جانے
کا اندیشہ ہے نظر میں مہاشہ جی ست
دہرم پرچارک کو پلٹ کرتے ہیں۔ مگر میرے
منتر کو معلوم رہے کہ مذکورہ بالا اخبار
محض آریہ پرشوں کی نظروں میں دہرم
اور شتر دمنی ہے نہ کہ غیر مذاہب والوں
کے لئے اس میں بہی اس کا دار تک
[illegible]

کی قابلیت دہرم سمبندہی اعلےٰ اعلےٰ
مضامین اور آریہ سماجک خبروں پر مبنی
ہے۔ نہ سنسکرت و ہندی الفاظ پر اگر
چند الفاظ کے طفیل اوس کو یہ پدوی
دیجاتی ہے تو پہر مہبئی کا وینکٹیشور
جو کہ ساری کا سارا ہی دیوناگری میں اور
سنسکرت الفاظ بکثرت سے لکھوں وہاں رہارک
اور مہاں شترو دمنی کی ڈگری کا مستحق
نہ سمجھا جاوے گا۔ اسلئے (۶)
اگر ٹریکٹ میں خاص خاص موقعوں پر
سنسکرت یا دیوناگری الفاظ کا درج
کرنا ضروری ہو تو ساتھ ساتھ اُن کا ترجمہ
بہی خطوط وحدانی میں لکھا جانا چاہئے
اپدیشکوں کو نقد سفر خرچ دینے کی بجائے
ٹریکٹوں کا حوالہ کرنا کہ وہ انہیں بیچ کر
سفر خرچ پورا کریں اُن کے لئے بڑی بہاری دقت
کا باعث ہوگا۔ اگر ایک اپدیشک کے لئے
چہ روپیہ ماہوار درکار ہوں تو ۳ پائی والے
۲۲ ٹریکٹ کی فروخت ماہواری ضروری
ہوگی۔ مگر عوام الناس کی رغبت کا یہ حال ہے
کہ اگر اپدیشک مہاشہ اوپدیش وغیرہ کے
کام کو بالائے طاق رکھ کر محض ٹریکٹ
فروشی میں ہی لگے رہیں تو بہی امید نہیں
ہوسکتی کہ اتنے ٹریکٹ مہینے میں بک سکیں
بکنے تو کجا لوگ مفت لینا بہی گوارا نہ کریں
ہمارے سماج سے کئی مرتبہ نامی ٹریکٹ
نہ صرف بذریعہ خطوط بلکہ بعض نے بذریعہ
تار خبروں کے منگائے مگر بیسہ ایک بہی دینا
آج تک حرام سمجھتے ہیں۔ جب آریہ پرشوں
کا یہ حال ہے تو پہر دوسروں اور خصوصاً
دیہاتیوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ اور اگر
اُن پر کچھ امید ہی کی جاوے۔ تو پہر
[illegible]

نہ فرمائیں گے۔ جیسے مہاشہ کرتا رام جی
تمہید میں تسلیم فرما چکے ہیں۔ بنابراں
اس عمل سے پرچار کے کام میں روکاوٹ
پیدا کرنا اور اوپدیشکوں کو مشکل میں ڈالنا
مناسب نہیں ہے۔ بلکہ (۸) چونکہ کتابوں
کا بیچنا اوپدیشکان کے لیئے ایک زائد کام
(ایکسٹرا ڈیوٹی) ہوگا۔ اسلیئے اگر اُن کے
لیئے اس فروخت پر کچھ مناسب کمیشن
تجویز کیا جاوے تو خوب بجا نب ہوگا۔
قبل ازیں کتنی ایک مفید کاموں کے لیئے
بچار ہوا اور چند ایک شروع بھی کیئے گئے
مگر وہن کے ابھاؤ کے باعث اکثر ادھورے
رہ گئے۔ مشہور کتاب ۔۔۔ اوپدیش کے
مصنف دنیا کے سکھوں کے مقابلہ میں
دکھوں کا شمار کرتے ہوئے۔ پرائے استھان
یعنی بیگانی جگہ میں نواس (بود و باش) کرنا
کو بھی دکھ بتاتے ہیں۔ اگر ذرا غور اون
دقتوں پر کیا جاوے جو بیگانی جگہ میں
رہنے میں عموماً ہوا کرتے ہیں تو متذکرہ
صدر دکھ کی حقیقت از خود ہویدا ہوسکتی
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتب فروشی کا ارادہ
کرنے والے معمولی آدمی کی بھی یہی کوشش
ہوا کرتی ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے
اچھا برا پریس (چھاپہ خانہ) اگر اپنا ہو جاوے
تو کسی کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔ مگر
نہایت ہی افسوس سے سنا جاتا ہے۔ کہ
سال بھر میں سیکڑوں روپیہ کی کتابیں چھپوانے
انگریزی اردو اخبار نکلوانے ٹریکٹوں
کی اشاعت کے خیالات اوٹھانے والے تو
نہایت ہی ہیں مگر معزز رجسٹرڈ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کا ایک معمولی قسم کا بھی اپنا پریس
نہیں ہو۔ پس مفید عام وغیرہ پرنگی نے
مطبعوں پر بھروسہ رکھنے کی بجائے اگر

اول ضروری ہے کہ (۸) شری متی آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ پتر کا۔ تنترا
ست دھرم پرچارک۔ آریہ مسافر میگزین
آدی آریہ پتروں بتوا دیجئے یوگیہ ساد ہنوں
دوارہ آریہ پبلک سے اس کام کے لیئے
دہن سے سہائتا کی اپیل کرے (۹) جو لوگ
اپنے طور پر کتابیں چھپوانی اور بغرض حصول
منافعہ تجارت کے طور پر خود فروخت کرنی
چاہیں وہ اپنی کتابوں کو سبھا مستند اور
مہر کروانے کی صورت میں کل کتب مطبوعہ
شدہ کے زر منافعہ پر ایک خاص رقم بطور
کمیشن یا نذرانہ کے جو سبھا تجویز کرے
دیا کریں۔ آریہ پبلک عموماً اور سبھا مجوزہ
کے ممبران خصوصاً ایسے سنٹ (اٹرمیٹ
سوسائیٹی) کے ممبر ہونے کے اعزاز کی خوشی
میں اگر حسب المقدور ماہواری یا سالانہ چندہ
سے سبھا کے مستقل فنڈ کی امداد کریں۔ تو
بعید از فیاضی اور دریا دلی نہ ہوگا (۱۰)
ہیچو قسم آمدنی یا امداد کے علاوہ اگر کسی قدر
کمی رہ جاوے تو اُس کے پورا کرنے میں بھی
امید ہے کہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا
دریغ نہ فرماویگی۔
دوں جملہ اصحاب کا جن کے نام نامی کہ اوپر درج ہو
ہو چکے ہیں۔ اور جنہوں نے آریہ دھرم کی
اونتی کے متعلق تجاویز سوچنے اور اونہیں
پبلک تتھا معزز سبھا کے روبرو پیش کرنے کیلیئے
اپنا بیش قیمت وقت صرف کیا ہے اور ہمیشہ
کرتے رہے ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرکے
شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے
نہایت ادب کے ساتھ پرارتھنا ہے
کہ اس بیش قیمت خیال کو بہت
جلد عملی صورت بخشنے کی کوشش
سے آریہ پبلک کو کرتارتھ کیے

جالندھر ۔ ادھم اشرم
ویدک دھرم کا سیوک
گنیش داس ودیا سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ

لوکل

(۱) دسہرہ کے میلہ پر اب کی دفعہ لوکل
سماج کی طرف سے دھرم پرچار کا خاص
پربندھ کیا گیا تھا۔ چار یوم تک ۳ بجے
دوپہر سے ۸ بجے شام تک لگاتار منشی
رام جی۔ لالہ وزیر چند جی و لالہ تیلو رام
جی ویاکھیان دیتے رہے۔ تین دن
ایک لالہ منشی رام جی و لالہ وزیر چند
کا ایک عیسائی اور ایک محمدی کے ساتھ
روح اور تناسخ پر بڑا بحث مباحثہ ہوا
جس کا سامعین پر اثر بہت اچھا پڑا
(۲) سنیچر کو ڈیبیٹنگ کلب میں لالہ وزیر چند
جی اور ایک محمدی کے مابین روح کی ہستی
پر مباحثہ ہوا جسمیں محمدی صاحب کو جن کا یہ
دعوے تھا کہ روح مادی ہے نہ کہ غیر مادی
لاجواب ہونا پڑا حاضری ڈیڑھ سو کے قریب تھی
اثر بہت اچھا ہوا اگلے سنیچر کو ندان آشرم ...
ہوگا۔ (۳) اتوار کو سپتاہک جلسہ میں بھجن
و بھجنوں کے بعد لالہ وزیر چند نے ایشور ... تھا
کے بعد سنسکار ودھی سے کتھا کی۔ اور لالہ
دیوراج نے سنسکار ودھی کے ...
لیکچر دیا۔ جس کے بعد آرتی ہو کر جلسہ برخاست
(۴) شہر میں اب ہیضہ کی شکایت بالکل نہیں
البتہ موسمی بخار ضرور ہے۔ بستی غزال
میں بھی ہیضہ پھوٹ نکلا تھا۔ اکتوبر تک
اکثر واردات اور اموات ہوتی رہیں۔ مگر
۲۷ اکتوبر سے بالکل ہی آرام ہے

پرکاش خاص نمبر

دیوالی اور مہرشی دیانند کی مشن وچار

متر ورو! آپ بھلی پرکار جانتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ ویدک دہرم کی اوستھا اس درجہ تک خراب ہوگئی تہی کہ ویدا اور ایشور کا نام قریباً بھارت نواسیوں کے دل سے فراموش ہوگیا تہا۔ مردم پرستی گور پرستی۔ سنگ پرستی۔ زن پرستی اور زرپرستی کی گہری غار میں لوگ گر چکے تہے۔ ہر کس و ناکس نے اپنا پاسن کھڑا کر لیا تہا۔ یہانتک کہ آریہ ورت میں ۷۰۰ متوں کے قریب موجود تہے۔ ایسے زمانہ میں جبکہ سنگ تراشوں کا نصیبہ اوج پر تہا۔ برہمن زادگان اپنی کم علمی اور ویدوں کا نادر کرنیکی وجہ سے در بدر دریوزہ گر تہے۔ طلباء علم کو برہمچریہ آشرم کا نام لینا آشچریہ وت پرتیت ہوتا تہا۔ ایسے زمانہ میں جبکہ پتروں (بزرگوں) کی شردہا سے سیوا کرنا آریہ سنتان کیلئے بار گراں معلوم ہوتا تہا۔ اور اوس کی بجائے ناہنجار کرم مرتک شرادہ جیسے کرنے سے ہمیشہ اہالیان دانش کو انکار رہا ہے۔ بڑے زور و شور کے ساتہ چلت ہوگیا تہا۔ ایسے زمانہ میں جبکہ ساٹینا چاریہ اور مہیدہر آدی ویدوں کے بہاشیہ کاروں نے اپنے بہاشیہ کے ذریعہ کم لیاقت اور پرشارتہہ ہین منشوں کو دام تزویر میں پہنسا کر گرویدہ بنا لیا تہا۔ ایسے زمانہ میں جبکہ راستی کا خون ہو کر ناراستی کا کامل پرچار ہو رہا تہا۔ اور پورانوں کی گندی اور ناپاک تعلیم نے ہندوؤں کو چاہ ضلالت میں ڈبو کر شراب۔ مانس کے سیون اور زناکاری کی طرف بدرجہ غائت مائل کر دیا تہا۔ مہرشی دیانند کا شبہ آگمن بہارت نواسیوں کے لئے خصوصاً اور انیہ دیش نواسیوں کے لئے عموماً مبارک ہوا۔ اوس نے جب دیکھا۔ کہ ویدوں کا پرچار اولٹا ہو رہا ہے۔ اور اون کا صحیح صحیح بہاشیہ موجود نہیں ہے تو یہی وجہ ویدک دہرم کی تنزلی کی معلوم کی۔ رشی کا سب سے اعلےٰ منتو راستی کا پرکاش اور پرچار اور جہوٹ اور دمبہ کا ناش کرنا تہا۔ چنانچہ اُن کی فرمودہ چند سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اون سب کا آدی مول پرمیشور ہے (۲) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ (۳) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چہوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے (۴) سب کام دہرم انوسار ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں (۵) جو بے رو رعائت انصاف کا رویہ راستگوئی وغیرہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہے۔ وہی دہرم ہے اور اوسکے برخلاف ادہرم (۶) جسکو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے۔ دوسروں کی بہلائی کرنے والے اور بے رو رعائت عالم مانتے ہیں۔ وہی منتو ماننے کے لائق ہے۔ (۷) میرا کسی نئے خیال یا مت کو جاری کرنے کا ذرا بہی منشاء نہیں ہے بلکہ جو سچ ہے اسکو ماننا منوانا۔ اور جو جہوٹھ ہے اوسکو چہوڑنا چہڑوانا مجہے ملحوظ خاطر ہے (۸) اوس چال چلن کو جو دہرم کے خلاف آریہ ورت میں مروج ہے نہیں مانتا۔ اور اوسکو جو دہرم بحث دیگر ممالک میں رائج ہے تسلیم کرتا ہوں (۹) جو راستبازانہ چال چلن کو قبول اور طریق باطل کو ترک کراوے وہ آچاریہ ہے (۱۰) جو سچی تہذیب اور تعلیم کو حاصل کرنیکے لائق ہو وہ شاگرد ہے (۱۱) سچائی کو اختیار کراوے اور جہوٹھ کو چہوڑاوے وہ گرو ہے (۱۲) سچائی کا واعظ اور جو مریدوں کی بہلائی کرنے والا ہو وہ پروہت کہلاتا ہے (۱۳) پنڈت [illegible] وغیرہ پرانوں سے سچ جہوٹھ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار کرنا اور جہوٹھ کو ترک کرنا نیک چلنی ہے۔ (۱۴) جو سچ بولنے والا دہرماتما سب کے سکہ کے لئے کوشش کرتا ہے وہ آپت کہلاتا ہے۔ (۱۵) صحیح صحیح معانی کے روشن کرنے کو میں سچ کہتا ہوں۔ وہ سچ نہیں کہلاتا۔ کہ راستی کی جگہ ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکہلائی جاوے۔ بلکہ جو شئے جیسی ہے اوسکو ویسا ہی کہنا۔ لکہنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے۔ مہرشی کا کتہن بالا بطور نمونہ صرف اسلئے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی ہر بات اور اوپدیش وغیرہ میں راستی اختیار کرنیکی ہدایت پائی جاتی ہے۔ بلکہ اپنی تصنیف کردہ کتاب کا نام ہی ستیارتھ پرکاش ہی رکھا ہے۔ یعنی سچے معانی کا اظہار کرنا۔ کیا آپکے پاک اور زبردست منتو اس مخزن علوم کا تہا۔ جسکو دیکھ اور سن کر بدہی چکت رہجاتی ہے۔ اور ہم بلا تامل کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہادیان میں سے اب تک کوئی ایسا نہیں گذرا۔ جسکو اپنی شہرت اور ناموری کا خیال نہ ہو۔ اور جسکا مانا ہوا دہرم اور ایمان مستحکم اور استوار بنیاد (راستی) پر قائم ہو۔ بلکہ تمام مذاہب اور مت جہوٹھے زیادہ تر شہرت پانے کے لئے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایکاگرچت ہو کر وچار فرمائیں گے اور ستیارتھ پرکاش کے آخری چار سمولاسوں کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو کچھ معلوم ہوگا کہ مروجہ دیگر مذاہب راستی اور حقانیت سے کوسوں دور اور سراپا بے نور ہیں۔ [illegible] آزادی کرنا خدا سے منکر ہونا۔ دیگر مذاہب کے منشوں کو تنسخ کرنا سفارش پر گناہوں کا دور ہونا۔ بہشت میں حور و غلمان اعلےٰ درجہ کی شراب اور جملہ سامان معیشت کا ملنا۔ جانوروں کی قربانی کرنا اور قابل رحم اور بے کس جانوروں کو مار کر کہا جانا بکثرت ازدواج سے شہوت رانی کرنا۔ پرماتما کو جملہ افعال نیک و بد کا موجد قرار دینا۔ جن مذاہب

یں ایسی ہی باتیں ماں دہرم اصولوں مانی جاتی ہوں
تو آپ ہی جار کریں۔ کہ کبھی وہ مذاہب راستی سے
بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ صرف ویدک
دہرم ہی ایک ایسا قدیمی اور عظیم دہرم ہے جسکی
بنیاد راستی یعنی ایشور۔ گیان (ویدوں) پر
قائم ہے۔ اسلئے مہرشی دیانند کا سب سے
پہلا خیال تہا۔ کہ اگر ویدوں کے سچے معنی کا اظہار
کر دیا جاویگا۔ تو ویدک دہرم کی مضبوط بنیاد
قائم ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہیگا
اور اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ویدوں کا
بہاشیہ شروع کر دیا۔ یجر وید کا سالم اور
رگوید کا کچھ بہاشیہ کرنے پائے تھے کہ ظالم
موت کی للکار کو رنج اوٹھی۔ اور مہرشی دیانند
کا پرلوک ہوگیا۔ اگر وہ چند سے اور زندہ رہتے تو
کامل یقین تہا۔ کہ باقی سام اور اتہرو وید دونوں
کو بہاشیہ کر جاتے۔ ہمکو آجکل کی پرنالی دیکھ کر نہایت
افسوس ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے وہ پنڈت اور
سبہا سد جن کی لیاقت مہرشی دیانند کے مقابلہ
میں سورج اور جگنو کی سی مثال رکہتی ہے۔ مہرشی
منتو اور ویدک دہرم کے خلاف پرچار کرنا چاہتے
ہیں۔ وہ سبہا سد جن کی کایا آریہ سماج میں
داخل ہوکر بالکل پلٹ گئی۔ وہ ذرا سی سنسکرت
آگئی۔ مہرشی کی لیکھ اور منتو کے سمجھنے
کی لیاقت نہ رکھتے ہوئے اون کی ہنسی اوڑانا
باعث فخر سمجھتے ہیں۔ بعض صاحب فرماتے ہیں
کہ سوامی جی کا سدہانت پالیسی پر مبنی ہے۔ کوئی
کہتا ہے کہ سوامی جی نے ویدوں کو سرسری
نگاہ سے دیکھا تہا۔ ورنہ مرتک شرادہ کو ضرور
جائز قرار دیتے۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں۔
کہ مہرشی دیانند کا مطلب کچھ اور تہا۔ اور آریہ
سماج کچھ اور کر رہا ہے۔ غرضیکہ رشی کی عزت
و عظمت پر بٹہ لگا رہے ہیں۔ اسلئے ہم اس
امر کے اظہار سے ہرگز پہلو تہی نہیں کر سکتے

کہ جو لوگ آج کل ویدک سدہانت اور مہرشی
دیانند کے منتو کے خلاف ہو رہے ہیں۔ اون
میں برہمن قوم کے منشیہ زیادہ تر ہیں۔ چونکہ
خراب سنسکار مدت سے پڑے ہوئے ہیں
اسلیئے اُن لوگوں کی وہ نامعقول عادت
خود غرضی کی وجہ سے ہٹ نہیں سکتی۔ کہ جو سالہا
سال سے پڑی ہوئی ہے اور ... اجکل لوگ
بالکل خیال نہیں کرتے۔ چنانچہ پنڈت بہیم سین
جی جنکو سماجک دنیا آج بلحاظ لیاقت زیادہ مانتی
ہوئی ہے۔ اُنہوں نے خصوصاً آج کل ویدک
دہرم کے اندر سب گڑبڑ مچا دیا ہے۔ یعنی نہ یہ
اپنے علمی ذخیرہ کو نوین ہندو دہرم کے زیر
سایہ بیچاکر بلا سوچ سمجھ پٹہا دینے کے سامان
پیدا کر لیئے ہیں۔ اور مہرشی دیانند کی نسبت
نہایت سخت الفاظ اپنے آریہ سدہانت میں
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اون کو وہ بلحاظ فرضی
کے گرو مانتے ہیں۔ اور کسی صورت سے نہیں
جہاں تک ہمارا وچار ہے پنڈت بہیم سین جی
نے دانستہ ویدک دہرم پر سخت حملہ کیا ہے۔
کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ مہرشی دیانند چاروں
ویدوں کے فاضل تھے۔ اور نہایت مسئلہ
سے وہ بہت متنفر کرتے تھے۔ جسکے لیئے اون کی
تصانیف اور تحاریر موجود ہیں۔ کیا وہ نہیں
جانتے تھے کہ رشی دیانند خود غرض اور بوالہوس
نہ تھے۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ سوامی
جی مہاراج نے سرونتر کے سدہار کا بیڑا
اوٹھایا ہوا تہا۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ
اُن کے قدم مبارک سے ویدک دہرم کا ٹہیک
ٹہیک پرچار ہو چلا تھا۔ وہ سب جانتے تھے
اور خصوصاً یہ بہی جانتے تھے کہ اُن کی لیاقت
مہرشی کے مقابلہ میں محض ناچیز ہے۔ مگر کیا کریں
اپنی شہرت اور خود غرضی کا خیال آگیا اور رشی کے
احسان کو فراموش کرکے سیدہے رستہ سے گریز کر گئے

ہمارے آریہ بہائی بہت بہولے بہالے ہیں دہلی کی جلسہ
حال کی تقریب میں جو لیکچر اُنکا پرچارک میں نکلا ہے
وہ اصلاً تسلی بخش نہیں ہے اور افسوس ہے کہ کسی نے
اوسپر آجتک توجہ نہیں کی ہے اور نہ اون معاملات
کی سدہار کی کوشش کی جسمیں پنڈت بہیم سین
جی سے سماجک دنیا کو اختلاف نظر آرہا ہے اور
نہ ہی کوئی آریہ پنڈت حوصلہ رکہتا ہے غرضیکہ
خاموشی ہوگئی ہے۔ ایک پنڈت بہیم سین
جی کے ہوا خواہ کرنال سماج کے۔ سبہاسد چلے
جا رہے ہیں جو کہ قدم بقدم چلکر مرتک شرادہ
کو مان رہے ہیں۔ اور ابھی دفعہ انہوں نے
اسپر عمل کر کے بہی دکہلا دیا ہے۔ جو کوئی اُنکے
بر خلاف ہوتا ہے اوسکو بہت ناشائستہ الفاظ
سے یاد کرتے ہیں۔ کوئی صاحب سندہیا اپنی
طبع زاد بناتے ہیں۔ کوئی ویدوں کا ترجمہ
کرتے ہیں۔ کوئی کچھ اور کوئی کچھ کرتا ہے۔
ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ خود غرضی اور شہرت پسندی
جسکی قلعی فوراً کھل سکتی ہے۔ کیا معنی رکہتی ہے جبکہ
دیانند کی تصانیف موجود ہیں۔ بلاشک
آریہ سماج میں بہت گڑبڑ مچ رہا ہے۔ گرو گدا
بادشاہی کا دعوے کر رہے ہیں اور ہر ایک اپنی
اپنی ناچیز لیاقت کا کامل گہمنڈ رکہتے ہوئے صاحب
لیاقت آدمیوں کو نظر حقارت سے دیکھ رہا ہے
اتفاق کی جگہ اسی لیئے نااتفاقی ہو چلی ہے۔ اور
بلحاظ علم و عمل آج آریہ سماج تنزل پر ہے اور
اگر ایسی ہی حالت رہی تو وہ زمانہ آنیوالا ہے
جبکہ ہمارے پاس سوائے دست تاسف ملنے کے اور کچھ
باقی نہ رہیگا۔ اگر آج ہم سب ملکر کام کرنا سیکھیں
تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ شتروؤں کا چکنا چور
ہو سکتا ہے اور ویدک دہرم کے خلاف کوئی قلم
اوٹہانے اور بولنے کا ساہس نہیں کر سکتا۔
اسلیئے پیارے بہائیو آؤ۔ ہم سب اکٹہے ہوں اور
آپسمیں نمرتا اور پریم سے ملنے کہ کرشادمان ہوں

پیسے پہلے شروع آریہ سماج کے وقت ہوتا تہا
اور دیوالی کے روز جب کہ رشی کا دیہانت ہوا تہا
اون کرمشن کے پرچار ارتہ وچار کریں اور غور
کریں کہ کن کن صورتوں میں ویدک دہرم کی
ترقی ممکن ہو۔ ہمارے خیال میں پوراتک لازم
آریہ سماج میں زور پکڑتی جاتی ہے اور ایک تیسرا
فریق آریہ سماج میں پیدا ہو چلا ہے کہ جو توہمات
باطلہ کا گرویدہ ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ جملہ
آریہ سماجیں مالک دیوالی کے روز تجاویز ذیل
پر بذریعہ انترنگ سبہا وچار کریں۔ اور شرومنی
آریہ پرتی ندہی سبہاؤں کو نتیجہ سے برائے غور
اطلاع و سوچت کریں (۱) ویدوں کا بہاشیہ
جو کہ باقی ہے اوس کو پورا کرنے کی تجویز یعنی یہ کہ
پانچ لائق اور ودوان پنڈت منتخب کئے جاویں
جو کہ بقیہ ویدوں کو مطالعہ کریں اور پہر منتروں
کے ارتہوں پر وچار کر کے ویدک سدہانت
لوگوں سب متفق الرائے ہو کر بہاشیہ کریں کیونکہ
یہ ثابت ہو چکا ہے کہ فرداً فرداً آریہ سماج کے
نامی گرامی پنڈت بہی اون منتروں کا ارتہ ٹہیک ٹہیک
نہیں کر سکتے۔ جن کا ارتہ سوامی جی مہاراج نے
نہیں کیا ہے۔ اور نہ سائناچاریہ کے بہاشیہ
میں غلطی نکالنے کی قابلیت رکہتے ہیں۔ تو پس
ایسی حالت میں نہائیت ضروری ہے کہ ویدک دہرم
کی بقیہ بنیاد کو بہی مضبوط اور مستحکم بنا دیا جاوے
تاکہ کوئی شک اور شبہ باقی نہ رہے (۲) مہرشی
دیانند نے جو ویدوں کا بہاشیہ کیا ہے اون میں
اکثر چہاپہ کی غلطیات ہیں اسلئے اون کی جملہ
تصانیف کو خوب غور سے دیکہ کر اون میں درستی
کی جاویں اور اس کام پر بہی لائق صاحبان
کو مامور کیا جاوے۔ (۳) ویدک دہرم پرچار ارتہ
ودین کی دہرم پستک پرچارنی سبہا زیر اہتمام
شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا کہولی جاوے۔ کہ جو
پستکیں اور ٹریکٹ تیار کروا کر تحریری پرچار کرے

(۴) دیہات کی پرچار کیلئے تجاویز سوچی جاویں اور قرار دیا جاوے کہ
آئندہ دیہات میں پرچار ہو کر بڑے قصبات اور شہروں میں تو ضرورت ہو گی
(۵) سولہ سنسکار کرانا برہمنوں پر ہی منحصر رکہا جاوے بلکہ ہر ایک شخص
رشی منی خاوندوں کی اپنی اپنی ورنوں ہی سنسکار کرائیں۔ تاکہ کسی
خاص ورن والے کو ابہمان کا موقعہ نہ ملے۔ ہمارا اعتراض ہے
کہ سنسکاروں پر اکثر لوگ شنکا اوٹہایا کرتے ہیں
یعنی جو جو فرائض ہر ایک سنسکار پر ادا کئے جاتے
ہیں۔ اون کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ جو کہ
سنسکار ودہی میں نہیں ملتے۔ مثلاً عورت
کا سرخاو مانگ نکالنی وغیرہ۔ اسلئے تجویز ہونی
چاہئے کہ ہر ایک سنسکار کی پوری پوری تشریح
کی جاوے اور بتلایا جاوے کہ ہر ایک بات کا یہ
مطلب ہے۔ تاکہ سنسکاروں کا رواج بڑہے
اور لوگوں کا شک ناپید ہو کر سنسکار مستقل ہوں
(۶) یہ تجویز مستقل ہونی چاہئے کہ آریہ سماج کا
ہر ایک سبہاسد سندہیا و اگنی ہوتر وغیرہ پانچ
یگیہ روزمرہ کیا کرے۔ اور تندرستی قائم رکہنے
کے لئے ورزش جسمانی بہی روزمرہ کیا کرے
زبان سنسکرت کے سیکہنے کا پریتن کرے اور
بہاشا تو ضرور ہی سیکہ لیوے۔ غرضیکہ بہر صورت
ویدک دہرم سے واقفیت حاصل کر کے اوسپر
عامل ہو تاکہ آریہ سماج کی دن دونی اور
رات چوگنی ترقی ہو۔ ہمارا تجربہ ہے کہ آریہ سماج
کے پرتشٹہت سبہاسد بہی اکثر سندہیا اور
اوس کے ارتہ نہیں جانتے اور نہ ہی سندہیا کی
عظمت اونکے دلوں میں قائم ہے۔ اور نہ ہی سیکہنے
کا اونکو شوق ہے۔ تو پہر جب ایسا حال ہے
تو آریہ سماج کی ترقی کیونکر ہو ہمارے خیال میں
ایسے سبہاسدوں کو سبہا سے الگ بنانا چاہئے اور
جو ویدک دہرم پر عامل ہوں اون کو سبہاسد
رکہنا چاہئے (۷) آریہ سبہاسدوں کو ایک ایسا
ہوادار جگہ میں استہان تجویز کرنا چاہئے کہ جہاں
پر وہ روزمرہ شام کے وقت اپنے اپنے متعلقہ

کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اکٹہے ہوں اور سندہیا
کیا کریں۔ ضروری اشیاء وہاں مہیا کی جاویں جنکو
سندہیا آتی ہو وہاں پر ایک منتر روز سیکہہ کر یاد کر
لیا کرے۔ اور جو جو آپسکی شکایتیں ہو ویں اونکو دور
کر لیا جایا کرے ایسا کرنے سے پریتی اور پریم بڑہتا ہے
اور جب پریتی اور پریم بڑہجاتا ہے تو ہر ایک کاریہ
سدہ ہو جاتا ہے۔ (۸) آریہ سبہاسدوں میں پرہیز
گراس ہونا چاہئے۔ اور آپس کی نندا سے بچنا چاہئے
کیونکہ دیکہنے میں آتا ہے کہ ہر ایک سبہاسد ایک دوسرے کی
نندا کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بہتر سمجہتے ہیں اور ایک دوسرے
کی بات پر اعتبار نہیں کرتے افسوس جب تک یہ سبہاسد ایسے ہیں تو ہرگز
اونکی ترقی کیونکر ہو اسلئے تجویز ہو کر ہر ان کمیا چاہئے کہ
یہ نقص دور کیا جاوے۔ (۹) اوپدیشکوں کیلئے ایک
امتحان مقرر کیا جاوے اور شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا کو چاہئے
کہ وہ ایسی ایسی پستکیں امتحان کیلئے مقرر کرے کہ جن سے
پورے طور پر دہرم سے واقفیت ہو جاوے جو اپدیشک امتحان میں
کامیاب ہو جاوے اوسکو اول چہہ ماہ کیلئے آزمائشی رکہا جاوے
اگر اس عرصہ میں اوسکی کوئی شکایت نہ ہو تو اوسکو مستقل کر دیا
جاوے کیونکہ بوجہ عدم واقفیت سدہانت اپدیشک لوگ
خرابی کر رہے ہیں (۱۰) ہر ایک ضلع کے آریہ سماج کو
تجویز کر لینی چاہئے کہ وہ باتفاق جملہ آریہ سماجہائے اوس ضلع کے
اپنے ضلع کے لئے ایک اپدیشک ویدک دہرم پرچار ارتہ
بمشورہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا ملازم رکہیں کہ جو دیہات
کے پرچار کی خصوصاً قابلیت رکہتا ہو۔ کیونکہ ایک اپدیشک
کے اخراجات کی نسبت شاید اوس ضلع سے دگنی رقم آریہ پرتی
ندہی سبہا میں پہنچ جاتی ہو اسلئے اس تجویز سے سبہا کو
کچہ بار گراں معلوم نہ ہوگا۔ مقابلہ اسباب کے کہ انتظام
موجودہ سے شاید ہر ایک سماج میں ایک اپدیشک ایک
دفعہ ہی پہنچتا ہو۔ تجاویز بالا پر آریہ سماجوں اور آریہ پرتی
ندہی سبہاؤں کو مکرر دہیان دینا چاہئے یہ کوئی ضروری
بات نہیں ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبہائیں ہر ایک تجویز کو
جسمیں آریہ سماجوں کا ہی خاص فرض ہے کہ وہ ہر ایک
معاملہ میں اپنی سماج کی تجاویز پاس کر کے سبہا میں غور کیلئے بہیجا

کریں۔ بنا بریں ہم پرارتھنا کرتے ہیں
کہ جملہ آریہ سماجیں اگر مناسب ہو تجاویز
بالا پر ذرا غور فرماویں۔ اور ویدک
دھرم کی ورودھی ارتھ۔ جو تجاویز مناسب
ہوں پاس کر کے سبھا کے دفتر میں بنا بر
غور ارسال فرماویں۔ نتیجہ کے منتظر ہیں اور
سبھا بھی ان پر دھیان دیوے۔ اس میں کچھ
شبہ نہیں ہے کہ اس وقت آریہ سماجیں اور یہ
پرتی ندھی سبھا ٹھیک ٹھیک رستے پر نہیں ہیں
اور ٹھیک ٹھیک کام نہیں کرتیں اسلئے سماج کو ...

کہ دیوالی کی رات کو اوس مہرشی دیانند کو بڑے
پریم سے یاد کر کے اوس کے مشن پر وچار کریں جی
کیا وہ مہرشی دیانند جسکے مقابلہ کی تاب نہ لا کر پاکھنڈ
دھوت اور دنیائی چپ چاپ فرار ہو گئے جنکی ودیا کو سامنے
تمزناش ہو کر چھوٹی دکھلائی دینے لگی جن
کی گرج سبھا میں سنگھ کی مانند ہوا کرتی تھی
جن کے سامنے پرمادی اور ان ایشور
وادی بخوف اون کی لیاقت کے دب جایا
کرتے تھے۔ جن کے سامنے بڑے بڑے
ناستک آستک بن گئے تھے۔ جس نے

ویدوں کی پول ایہہ کھلی پر پل سے کلجگ
کی کایا پلٹا دی تھی۔ جس یوگندر آتم درشی
مہرشی کے عقیدہ میں دگوجے آئی تھی
جسکے تلیہ پیدا ہونا کٹھن ہے۔ اور جس دھرم اور
ویدرتو یادگی مہرشی نے زندگی پرکشٹ اٹھا کے پرچار
ویدک دھرم کو نچھوڑا۔ جسکے سامنے انگریزی دان دست
بستہ نظر آتے ہیں۔ بھولا دینے کے قابل ہے
ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر وقت ہر لحظہ اور ہر دم یاد رکھنے کے
قابل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر اس ایکہ پر وچار ہو
تو ضرور نیک نتیجہ ہوگا۔ راقم۔ کرتا رام از کرنال۔

بہروں کو اطلاع!

ترقی نسوانی دنیا

پرشنوتر

(انادی اد، ہادی ساھل (کوٹ ادو))

سوال (۱) ایشور کیا ہے؟ **جواب** (۱) ایشور کی تعریف شری سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کی خاتمہ پر اپنے منتویہ پرکاش کرتے ہوئے نمبر اول پر ہی کی ہے۔ اور ساتویں اور آٹھویں سمولاس میں ایشور کے گنوں پر بخوبی بحث کی ہے۔ اس پر اگر کوئی اعتراض ہو تو پیش ہونا چاہیے۔ مختصراً ایشور ست چت۔ آنند سروپ آتما ہے۔ جو پرکرتی سے سنسار روپ بناتا۔ اور جیو آتماؤں کو اُن کے کرموں کا پھل دیکر اُن کا اُدھار کرتا ہے۔

سوال (۲) برہمنڈ والے جیو اُنکو کس طرح جان سکتے ہیں۔ اور اُن سے کرم۔ اکرم کارنوں میں ایشور کا کیا تعلق ہے۔ **جواب** (۲) برہمانڈ والے جیو کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پرشن کرتا برہمانڈ سے باہر بھی جیو آتماؤں کی موجودگی مانتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو صاف لکھنا چاہیے اگر معاملہ زیادہ تر صاف کیا جاوے۔ لیکن اگر سہواً لکھا گیا ہے۔ تو جواب یہ ہے۔ جیو آتما اس پرماتما کو یوگ سادھن کے دوارا انوبھو کر سکتا ہے یعنی جیو آتما پرم آتما کے درشن کر سکتا ہے۔ اُسکو جاننے کے معنی یہ ہیں کہ اُس کا پار لے سکتا ہے مگر جب اُس کا انت ہی نہیں تو یہ خیال ہی خام ہے۔ اس کا دوسرا حصہ دوم پرشن کا۔ اُس کا مطلب زیادہ صاف ہونا چاہیے۔ لیکن اگر مطلب یہ ہے۔ کہ جیو آتما کرم کرنے میں سوتنتر یعنی خود مختار ہے اور کرموں کا پھل بھوگنے میں ایشور کے آدھین ہے۔

سوال (۳) مکت ہو جانے سے کس آتما کا تعلق کس سے ہوتا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں اور کس طرح؟ **جواب** (۳) سمبندھ

[illegible]

تو جیو آتما کا پرماتما کے ساتھ ہر وقت رہتا ہے چنانچہ شاستروں کا سدھانت ہے۔ کہ پرماتما نتیہ پراپت ہیں۔ صرف اگیان کی وجہ سے ہم اوسے دور سمجھ رہے ہیں۔ اسلئے ویدک کرموں کے دوارا گیان کی پراپتی کرنی چاہیئے۔ جس طرح کہ یوگ شاستر میں آٹھ انگوں کے بیان سے واضح کیا ہے۔ اُس وقت بندھن چھوٹ جاتے ہیں۔ اور جیو آتما برہم دھام میں سو تیچھا چاری وچرتا ہے۔ جب سرو تھا بے تعلق نہیں ہوتی تو آخری فقرہ کے جواب کی ضرورت نہیں

سوال (۴) آد۔ انت سرشٹی اور اُس کے بعد سے یا قیام کن صورتوں میں جیووں کے (۔۔۔ پڑھا نہیں گیا) مطابقت یا اختلاف پاتے ہیں۔ **جواب** (۴) جو لفظ پڑھا نہیں گیا۔ اوسے صاف کر دیجئے۔ اور سوال کو بھی واضح الفاظ میں لکھیئے۔ تب جواب دینا ٹھیک ہوگا۔ (ج)

(ادھیاپک اُم چند منتری آریہ سماج پچھاونی سبھا جہنگ)

پرشن۔ صفحہ ۱۸۱ ستیارتھ پرکاش ہندی (چوتھا ایڈیشن) ساتواں سمولاس منتر یجر وید کے ارتھ کی سطر میں لکھا ہے کہ "ایشور کہتے ہیں کہ ہے منشیو! اوس سکھ سوروپ پرماتما کی بھکتی جیسے ہم کریں ویسے تم لوگ بھی کرو" ہم کا اشارہ کس کی طرف ہے؟ اگر ایشور کی طرف مانیں تو وہ اپنی بھکتی آپ کرتا ہے۔ اور اگر رشیوں کی طرف منسوب کریں تو یہ خیال ہوتا ہے کہ وید رشی کرت ہیں نہ کہ ایشور کی طرف سے۔

جواب۔ آپ کو بھرم اسلئے ہوا کہ آپ نے ستیارتھ پرکاش کی عبارت میں اپنی طرف سے جہاں الفاظ "ایشور کہتے ہیں" ملا دئے وہاں ستیارتھ پرکاش کی پوری عبارت کو نقل نہ کیا۔ آپ کی درج کی ہوئی عبارت ساتویں سمولاس کے شروع کی ہے جہاں ایشور وشے کی ویاکھیا کرتے ہوئے ایشور کی ستتی کے منتر دئے ہیں وہاں سرنیہ گربھا والا منتر درج کر کے لکھا ہے "یہ یجروید کا منتر ہے ہے منشیو! جو سرشٹی کے پورب دیپتی سروج آدی تیج والے لوکوں کا اُتپتی ستھان آدھار وغیرہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اُس سکھ سوروپ پرماتما کی ہی بھکتی جیسے ہم کریں ویسے تم لوگ بھی کرو" پس یہاں ایشور کا اپنی آپ بھکتی کرنیکا بھرم تو پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اب سوال یہ ہے کہ جب رشی لوگ منشیوں کی طرف مخاطب ہو کر منتر کہتے ہیں تو کیوں نہ وہی منتر کے بنانے والے سمجھے جاویں۔ اس کا جواب کئی مرتبہ آریہ سماج کی طرف سے دیا جا چکا ہے کہ جب گیان منشیہ کا سوابھاوک گُن نہیں اور ویدک گیان پرمیشور سے ملا ہے تو ضروری تھا کہ پرمیشور جو کہ آدی گرو ہے انسانوں کو ستتی اور پرارتھنا کا طریقہ سکھاتا۔ پس وہ دہن پرشوں کو تبلایا گیا کہ اس طریقہ پر اپنے ساوھارن بھائیوں کو اوپدیش دیا کریں

(ج)

(ازمہاشہ شادی رام ودیارتھی)

پرشن آریہ سماج مانتا ہے کہ نہ دنیا کا خاتمہ ہے اور نہ آغاز۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مانتا ہے کہ جو ویدک دھرم پر پورا پورا چلے۔ اُس کی مکتی ہو جاتی ہے۔ فرض کرو کہ تمام دنیا نے ویدک دھرم گرہن کر لیا اور پورے طور پر اُس پر چلنا شروع کر دیا۔ تو کوئی زمانہ آویگا کہ کل دنیا کی مکتی ہو جائے۔ مکتی ہونے کی حالت میں کوئی آدمی اس دنیا میں نظر نہیں آئیگا تو خاتمہ ہوا۔ ویدک دھرم پر کل دنیا کے چلنے

(۲) کیا جنم بغیر کرم بہوں کے ہی ہوسکتا ہے؟

واضح ہو کہ جیو آتما سوبہاؤ سے پرکرتی کو بہوگتا ہے چنانچہ رگوید کا وچن ہے کہ

नयो हन्तः पिण्डं स्यादस [illegible]

ارتہات جیو آتما پرکرتی کا پہل بہوگتا ہے

اوپنیشد ۴ منترہ سے بہی اسی کی تائید ہوتی ہے کہ

प्रजो [illegible] को अ भाग्दो नु [illegible]

یعنی انادی پرکرتی کا بہوگ انادی جیو کرتا ہے (ستیارتہ پرکاش صفحہ ۲۰۹ سطر ۵) اور پرکرتی بہوگ بغیر بہوگک شریر اور اندریوں کی کولک کے غیر ممکن ہے۔ پس ایسے شریر کی پراپتی کے لئے کرموں کی باسنا یا پورب سنسکار ضروری نہیں جنم دو طرح سے ہوتا ہے ایک سانکلپک دوسرا ماتوشی یا میتہونی۔ سانکلپک سرشٹی میں تمام مکتی شدہ جیو ہی واپس آکر دوبہ منش شریر کو پراپت ہوتے ہیں اور ماتوشی یا میتہونی یونی میں پراپیہ کرم باسنا یا سنسکار دکہی پریرنا سے جنم ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ پرکرتی کے سمبندہ مانزہی سے بندہن ہوتا ہے۔ تو اوس کا اُتر مہرشی کپل جی دیتے ہیں کہ

प्रकृति निबन्धनाचेन्न तस्या अपि पारतन्त्रम्॥
सां० अ०१ सू०१८

ارتہات۔ اگر بندہن کا کارن پرکرتی کو مانو تو پرکرتی خود ہی سوتنتر نہیں اور پرتنتر پرکرتی کسی کو کیا باندہ سکتی ہے۔ مگر یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مکتی دشا کے بعد جیو آتما کیا بلا سنسکار جنبیہ شریر کے نہونے سے وہ ماوہ میں کس پرکار پہنستا ہے۔ کیونکہ نیم سے سمان گن والوں کا میل ہوتا ہے۔ ورودہ کا نہیں۔ بلکہ جیو آتما اور پرکرتی کے گنوں میں بہید ہونے سے دونوں کا پرسپر میل کس طرح ہوتا ہے تو اوسکا جواب یہ ہے

पूर्वोत्पत्तेस्तत्कार्यत्वं
भोगादेकस्य नेतरस्य॥
सां० अ०३ सू०८

یعنی پورب سے جو سوکشم شریر جیو کے ساتھ ہے اسی سے جیو آتما بہوگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور وہ سوکشم شریر

सप्तदशैकं लिङ्गम् सां० सू०९

پانچ گیان اندریہ پانچ سوکشم بہوت پانچ پران من اور بدہی ان سترہ تتوں کا مجموعہ ہے وہ ہمیشہ جیو آتما کے ساتھ رہتا ہے۔ وہی شریر اگنی منڈل وایو۔ منڈل ورن۔ لوک وغیرہ میں گہماتا ہوا پرکرتی بہوگ میں جیو آتما کو لاکر شریر کو پراپت کراتا ہے۔ جہاں وہ آتما گیان کا سنچے اور پریتن کرنے کے قابل ہوتا ہے (مفصل دیکہو نرکت پرشسٹہ کانڈ) چونکہ کرم یونی صرف منش شریر ہے۔ اسلئے وہ کرم باسناؤں سے شوبہ آتما اول منشیہ یونی کو پراپت ہوکر دہرم ادہرم میں پرورتی کے لئے بالکل آزاد ہوتا ہے۔ لیکن اگر اب سنسکار شوبہ آتما منشیہ شریر کو پاتے ہوئے بہی بندہن میں نہیں تو

(۳) بندہن کسکو کہتے ہیں؟

واضح رہے کہ بندہن اگرچہ شریر سہتیہ جیو کا ہی ہوتا ہے۔ مگر بندہن اسکو کہتے ہیں کہ جب جیو کسی فعل یا ترک فعل کے لئے مجبور بالذات ہو جہیں سوتنترتا کا دخل نہو یا یوں کہئے کہ جس دشا میں پورن روپ سے بیبیک وغیرہ کے ساتھ کرم کرنیکی آزادی نہو بلکہ سنسکاروں کے پہل بہوگ میں پہ جیشور کی پریرنا سے پرتنتر ہونیکی پرتنترتا جسقدر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ بندہن اوسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ جسطرح کہ ایک منشیہ وڈیا ابہیاس کرنیکے لئے سدہا نتیں عمل میں لاتے ہوئی بہی کامیاب نہیں ہوتا وجہ یہ کہ سنسکاروں کی پریرنا سے اودیا کے اسقدر بندہن میں ہے۔ کہ آزادی سے ودیا نہیں پراپت کرسکتا۔ پس ایسا شریر جو سنسکاروں کی پریرنا سے کسی جنم کو خواہ وہ منش جنم ہی کیوں نہو پاتا ہے۔ وہ ضرور بندہن میں ہے۔ مگر وہ منش شریر جسمیں جیو آتما سروتہا سوتنتر اپنی مرضی کے موافق کرم کرے نہیں کسی سنسکار کے بندہن سے پریرت نہیں ہوتا جس کی شوبہ بدہی شدہ سوبہاؤ دہرم پرائن وغیرہ شبہ گن یکت ہو وہی مکتی کے بعد جنم پایا ہوا کہلاسکتا ہے۔ ہاں یہی دیہی ایک بیں چہنسکر ادہرم میں پرورت ہوجاوے تو پرتنترتا کے بندہن میں پڑجاتا ہے۔ جس طرح کہ ایک جیلر جیل میں رہتا ہوا بہی قید کے بندہنوں سے آزاد ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی خلاف قانون فعل کرے تو اوسی جیل میں بندہن کو پراپت ہوجاتا اسی طرح مکتی سے لوٹا ہوا جیو اپنے گن کرم سوبہاؤ کے انوکول پرکرتی بہوگ کے لئے سنسار میں آتا ہوا پورب سنسکاروں سے موثر نہونے کے باعث سوتنتر یا جیون مکت کہلاتا ہے اور دشیوں میں نہ پہنسکر پریم نیم آدی دہرم اچرن سے رہ کر پہر اگر پرمیشری گیان پراپت کرے تو پہر مکتی کا بہاگی ہوسکتا ہے۔ ورنہ درجہ بدرجہ بندہن میں ہوکر نیچ یونی یعنی بہوگ یونیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ (دیکہو یجروید ادہیائے ۴ منتر ۲۶) :-

پس صرف شریر پانا ہی اس بات کا مقتضی نہیں کہ اوس کا بندہن ضروری ہو بلکہ کرم کرنیکی آزادی کے چہن جانے کا نام بندہن ہے۔ چونکہ مکتی سے لوٹا ہوا جیو اپنے سوبہاوک گیان کو کام میں لانے اور پریتن کرنے میں ہر طرح آزاد ہے اس لئے اوس شریر کے لئے کسی نیمتک کرم کی پریرنا کی ضرورت نہیں۔ اب مذکورہ بالا بحث کو مدنظر رکہہ کر ہم اصل پرشن کا فردًا فردًا جواب دیتے ہیں :-

(پرشن) مکتی شدہ جیووں کو سنسار میں کون جنم ملتا ہے

(اُتر) وہ جیو دیو منشیہ یونی کو پراپت ہوتے ہیں

(پرشن) اگر انہیں منشیہ جنم ملتا ہے تو وہ کونسے کرموں کے انوسار ملتا ہے۔

(اُتر) وہ منشیہ (دیو) جنم انکو اپنے سوبھاوک کرموں کے انوسار ملتا ہے۔ کیونکہ پارمارتھک گیان کے چھین ہونے سے وہ پرکرتی بھوگ کے لیئے سوکشم شریر کو لے کر واپس آتا ہے

(پورب پکش) کیونکہ مکتی اُن کرموں کا پھل ہے۔ جو جیو نے مکت ہونے سے پہلے کیئے

(اُتر پکش) مکتی کرموں کا پھل نہیں کرموں کا پھل سانسارک دکھ سکھ ہے:-

(پورب پکش) اس لئے دوبارہ جیو کے واپس آنے پر اس کے ساتھ کوئی کرم نہیں رہتا

(اُتر پکش) سنچت - کریہ مان اور پراربدھ کرم نہیں رہتے مگر بھوگ اور سوبھاوک پریتن وغیرہ ضرور رہتا ہے۔

(پورب پکش) جب کرم نہ رہا تو جنم ملنا اسمبھو

(اُتر پکش) کرم نہ رہنے سے سنسار جنیہ جنم ملنا اسمبھو ہے۔ مگر سوتنتر سوبھاوک شریر پارمارتھک گیان چھین ہونے کے بعد سوکشم شریر کی پریرنا سے ملتا ہے۔

اپنے مذکورہ بالا خیالات کو وچارارتھ پیش کر کے امید ہے کہ ناظرین کسی مُناسب طور حقیقت اُدیک معلوم ہو اس سیوک کو ضرور آگاہ کریں گے تاکہ آیندہ سہو کی گنجائش نہ رہے

راقم لالہ تا پرشاد اگنی ہوتری از بستی

(۵) (انا لادھو شانتی دام)

(۱) پرشن سردار شمشیر سنگھ صاحب (پشاور) پریہ مشتر کرم تین پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک سنچت دوسرے کریہ مان اور تیسرے پراربدھ۔ ان میں سے موجودہ جنم میں موجودہ سنچت کرموں کا پھل تو کچھ بھی نہیں مل رہا۔ مگر باقی جسقدر سُکھ دُکھ پرانی بھوگ رہے ہیں۔ وہ کریہ مان اور پراربدھ کا پھل ہیں۔ پراربدھ وہ ہیں جو کیول پورب جنموں کے سنچت اور پچھلے جنم کے کیئے ہوئے ہیں اور کریہ مان وہ ہیں جو اس جنم میں اپنی سوتنترتا انوسار کر رہے ہیں اور ان میں (یعنی کریہ مان میں) بعض کرم ایسے ہوتے ہیں جن کا کل پھل اس جنم میں مل جاتا ہے۔ جیسے اگنی میں دیدہ دانستہ ہاتھ ڈالنا اور دکھ پاتا آدمی - اور بعض کرم ایسے ہوتے ہیں جن کا پھل کچھ تو اسی جنم میں مل جاتا ہے۔ اور باقی بعد مرتیو - جیسے ویشیا سے بھوگ کرنا چوری وقتل کرنا آدمی کہ جس سے جگت کی بدنامی - آتشک سوزاک آدک روگ سہنا - مارپیٹ قید اور پھانسی آدک میں مبتلا ہونا اور اُن سے عمر کا گھٹنا اور مرنا آدک سختیاں جھیلنا نیچ یونی پانا آدمی اس اور نیز جنم کا پھل ہیں۔ اسلئے پریہ مشتر کیا انگریز - کیا روسی - کیا چینی - اور کیا بھارت باشی آدمی - سب اپنے اپنے کرموں کا پھل بھوگ رہے ہیں۔ جو جس طرح کی محنت کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے۔ چونکہ انگریز لوگ کرموں میں بڑے جتن انہماک اور سرتوڑ کوشش کرنے والے تھے اور کر رہے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ان لوگوں کو سُکھ اور پھل ملے پریہ مشتر اُن کا ہر ایک موجودہ کرم آریہ دھرم برودھ نہیں ہے - اور یہ ضروری ہو کہ جو کرم ایشور یہ نیم انوکول ہونگے۔ ان کا پھل سُورگ اور جو برودھ ہوں گے اُن کا پھل نرک ادشیہ ملیگا - وہ لوگ (انگریز) کیول ویدک ودیا سے ہین ہیں۔ جس کے لیئے اُن کے کرم آریہ دھرم برودھ پرتیت ہو رہے ہیں ورسنیہ برسنے میں جسقدر انگریز نکلیں گے بھارت باسی بہت کم ہوں گے۔ جسمانی کاموں میں دیکھو تو کوئی وقت سنتری ہو یا پرتی شہ ہو پرتیتھ نہیں جانے دینگے۔ دان آدک کرنے میں بھی اُن کا قدم اگاڑی دکھائی دیتا ہے۔ کیول ویدک ودیا کے نہ ہونے سے یہ بڑا بھاری عیب ہے کہ وہ جب کبھی اپنے کام سے فارغ ہوتے ہیں تو دل بہلاوہ کیلئے اتیاچار اور شراب کباب آدمی میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور یہ عیب اُن کے قدیم وحشی پن کا پرتیت ہوتا ہے۔ جسکا پھل پرتیکش دیکھ رہا ہے۔ کہ منشیہ یونی میں آ کر اسقدر دھن دان ہونے پر بھی ویدک ودیا سے محروم ہو رہے ہیں ورنہ اس جنم اور نیز جنم میں اُتّم پھل پاتے اسلئے نویدن ہے کہ انیک پرکار کے کرم اور ان کے انیک پرکار کے پھل ہیں اور ہر ایک منشیہ اپنے اپنے کرموں کی سزا و جزا پوری پوری ضرور پائیگا - خواہ انگریز یا کوئی اور

(۲) پرشن از لالہ منتھو رام دیشی (دیلی کوٹھ) اُوتر پریہ مشتر مکتی کال میں بھوتک (موجودہ) استھول شریر نہیں رہتا کیول سوکشم شریر رہتا ہے اور جو آپنے لکھا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں دوسری جگہ لکھا ہے (اور بھوتک شریر مکتی میں بھی رہتا ہے) اور انکو ایک دوسرے کے برودھ مانا ہے یہ آپ کی بھول ہے۔ یدی آپ ساری عبارت کو سوچتے تو کدا پت شنکا نہ کرتے - لیجئے - آپ غور فرماویں۔ سوامی جی نے دیا کہیا کرتے کرتے کیا لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تین شریر ہیں ایک استھول جو دیکھتا ہے۔ دوسرا پانچ پران پانچ گیان اندریہ پانچ سوکشم بھوت اور من تتھا بدھی ان سترہ تتوں کا سموداو سوکشم شریر کہلاتا ہے یہ سوکشم شریر جنم مرن آدی میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے اسکو دو قسم شریر کے دو بھید ہیں ایک بھوتک ارتھات جو سوکشم بھوتوں کے انشوں سے بنا ہے دوسرا سوبھاوک گن روپ ہیں (باقی آئندہ)

مراسلات

اشاعت نامہ نگاروں کی رائے کی ذمہ داری ہم پر نہیں

ہندوؤں کی بیہودگیوں پر تاسف کرنیوالا ایک ناش ہیں (ازریواڑی) آپ ناحق تعجب کرتے ہیں۔ ہندوستان میں صد ہا جگہ اس طرح رام چندر اور سیتا بناکر دو لڑکوں کا باہمی دواہ سنسکار کیا جاتا ہے۔ اور ناٹک کی وجہ سے سب کچھ روا سمجھا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

لالہ نرسنگھ داس ساکن پونڈری ضلع کرنال تماشہ دکھلانے والے سوامی وویکا نند کے بارہ میں کچھ پرشن کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی صاحب نے حسب عادت وہاں بھی بہت سی گپ شپ ہانکی ہیں۔ دیگر حالات تو کسی کو معلوم نہیں ہیں۔ لیکن ہمیں اسقدر ضرور معلوم ہے کہ سوامی صاحب نے وید پرچار فنڈ یا گوروکل وغیرہ کے لئے کچھ بھی اب تک دان نہیں دیا۔ سوامی صاحب آریہ سماج کے سدھانتوں سے بھی بخوبی واقف نہیں ہیں۔ ہاں اب تک اونہوں نے آریہ سماجوں میں لائچ کا کوئی اظہار نہیں کیا۔ اور سیدھا سادا لیکچر جو دیتے ہیں وہ آریہ سماج کی پشٹی میں ہی ہوتا ہے البتہ جادوگری وغیرہ کا پول اچھا کھول دیتے ہیں اگر یہیں تک اپنی کوشش محدود رکھیں تو اچھا کام کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

شاعر (لکھنؤ) آپ کا نظم اگر کسی آزاد پرچے کو زینت بخشے تو خوب ہو۔ ست دہرم پرچارک کے کالموں کیلئے اس قسم کی تحریر ناموزوں ہیں اس کی شوخیٔ خیال کا بوجھ پرچارک نہیں اوٹھا سکتا۔ (ایڈیٹر)

مہاشہ جگناتھ جی (نورمحل ضلع جالندھر) اپنے کارخانہ سے فی تھان ۲۰ گز گوروکل کے لئے دیا کرتے ہیں چنانچہ ۵ روپیہ اب تک اس طرح دے چکے ہیں۔ اب پبلک سے بہ درخواست کرتے ہیں کہ اُن سے نمونہ جات منگواکر کپڑہ گبرون خرید کریں۔ ہم ایسے مراسلات کو آئندہ کے لئے درج کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ کیونکہ اکثر شکایتیں ایسی بھی ہمارے پاس آتی ہیں ہم پبلک کو پھر خبردار کرتے ہیں کہ ہمارے کالموں میں کسی اشتہار یا کسی خط کے درج ہو جانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم اشتہار دینے والوں یا مراسلہ نویسوں کے بھی ذمہ وار ہیں۔ (ایڈیٹر)

اخبار مطبوعہ ۲۰۔ اسوج سمت ۵ صفحہ ۱۲ کالم دوم میں لالہ شیورام جی پٹواری نے تحریر فرمایا ہے "لالہ بخشیش رام کہنڈن کا لکچر دیتے تھے۔ جبہ ایک عیسائی نے کہا کہ مہاشے اگر ہم ویدک دہرمی ہو جاویں تو کیا آپ ہمارے ساتھ رشتہ ناطہ کریں گے۔ جبہ اوپدیشک مہاشہ کو ٹھنڈی سانس لیکر چپ ہونا پڑا" مجھے جہاں تک یاد ہے اور جہاں تک میری طاقت حافظہ مجھے یاد دلاتی ہے اور جہاں تک مجھے اپنے اعتقاد کا حال معلوم ہے میں نے ہرگز ہرگز ٹھنڈی سانس نہیں بھری۔ بلکہ میں اپنی ذات (Personally) کے لحاظ سے ہر وقت ایسے سجنوں کو خیر مقدم کہنے کے لئے تیار رہا ہوں اور تیار ہوں اور بخیالات موجودہ تیار رہوں گا۔ کیونکہ میں آریہ دہرم کا سچا سیوک۔ سچا معتقد ہوں اور آریہ سدھانت کے مقابلہ میں برادری اور بہائی بند ہو تو درکنار سرو سو کو تلانجلی دینے کیلئے تا حال سرود امستعد ہوں۔ لالہ شیورام نے معلوم نہیں کس بنا پر ایسا لکھدیا۔ غالباً اُنہوں نے میرے جوابات کے مطلب کو غلط سمجھا ہوگا

راقم بخشیش رام کلرک سہارنپور آریہ سماج دینا نگر

کئی جنوں کی لکڑی اور ایک جنے کا بوجھ

آہاہا۔ پرم ایشور سہارنپور کے آریہ سماج کے منتری ہرنام داس جی کی اہدھی وگیان میں آئینت ادھیتا پردان کریں جنہوں نے باوجود اپنا عمدہ سماج مندر بنا ہوا رکھنے کے بھی دوسرے غریب بھائیوں کی سماج مندر نہ ہونے کی دوکھ درد کو بخوبی محسوس کیا ہے۔ اور وہ عمدہ تجویز نکالی ہے۔ کہ اسی ذریعہ سے گاؤں بگاؤں اور شہر بشہر دیگر جگہ میں آریہ سماج ستھاپت ہو جانا کوئی مشکل کام نہیں یہ تجویز کرنا کہ اوپدیشک بڑہائے جاویں۔ یا وید پرچار فنڈ کو تقویت دیجاوے۔ یا آریہ دہرم لیٹک پرچارنی سبھا قایم کی جاوے یا اخبارات نکالے جاویں۔ تب تک عالگیر پہل کو نہیں پا سکتی۔ اور پورے طور پر ویدک دہرم کی عظمت کو سنسار میں نہیں پھیلا سکتیں۔ جب تک کہ گاؤں بگاؤں و شہر بشہر آریہ سماجیں قایم نہیں ہو جائیں۔ جہاں آریہ سماج قایم ہوئے وہاں دہرم پرچار کا پودا قایم ہو کر باقی تجاویز کو سہارا دیسکتا ہے۔ آریہ سماج ہی سوامی جی مہاراج کی زندہ یادگار ہے اور اسی کی ہی عام طور پر ہر جگہ قیام و ترقی سے ملک کا سدہار ہے۔ گوروکل جیسے مہان دہرم کارج ہی سب اس کی شاخیں ہیں پس دہرم کے مُول روپ آریہ سماج کا ہی ہر جگہ عملی طور پر قایم کرنا دہرم پرچار کا مستقل ذریعہ ہے۔ دہن کے بغیر یہ کام ہو نہیں سکتا اور شہری ہندوؤں کا چند ایک آریہ خیال کے جوانوں سے دولت دنیا دیدکرنا تو درکنار روکاوٹ پرروکاوٹ ڈالنا اور دوکھ پہنچانا دہرم سمجھتے ہیں۔ اور آدیہ بہی فی زمانہ

کے پاس اتنا کوشش (خزانہ) نہیں کہ کم ہمت سماج کو مدد دیکر ہر جگہ مندر بنانے کا اودم کرے تو اس صورت میں آریہ سماج روپی بیج کئی قصبات و دیہات میں بہت سے کمزور آریہ پُرشوں کے ہردے روپی زمین میں پڑا ہوا دولت روپی بارش کی امید میں خشک ہو جاتا رہا ہے - دھن ہیں ہرنام داس جی کو جنہوں نے آریہ سماج روپی انیک بیج منڈلوں سے تھوڑا تھوڑا دھن بطور تنبول بارش کا پتہ دیا - جو اگر منظور ہو کر قابل عملدرآمد ہو جاوے تو دیکھئے کہ ہر جگہ سماج مندر قائم نہ ہو جاویں - بلکہ بہتر ہو کہ فی آریہ سماج دو روپیہ سے زیادہ تنبول کسی صورت میں نہ دیوے پانچ روپیہ فی آریہ سماج بہت بوجھ ہے اور قریباً دو ہزار روپیہ کا مطالبہ حد سے زیادہ ہے - اور جو کمزور سماج سالانہ جلسہ رچانا چاہی اوس کو بھی اخراجات دھرمی جشن کے لیئے اگر ایک روپیہ فی آریہ سماج تنبول دیا جاوے تو یہ کام بھی ہر ایک آریہ سماج بشوق کرے گی اور جلسوں کے رچانے سے جو دھرمی فوائد ہو سکتے ہیں وہ بھی ہر ایک کمزور سماج کو باسانی پراپت ہوتے رہیں گے - میانوالی - عیسیٰ خیل - دیگی مروت - دکالہ باغ وغیرہ مشہور علاقجات میں آریہ سماجیں صرف دھن کی امداد نہ ملنے کے سبب قائم نہیں ہوتیں تو ترقی کیسے ہو - اور اوپدیشک کیسے تشریف لاویں - اور وید پرچار فنڈ وغیرہ کو کیسے مدد ملے - مدت سے میرا ارادہ ایسی تجویز نکالنے اور عرض کرنے کا تھا - مگر مجھے خیال تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتیں منظور نہیں ہوتیں - تو ایسی بڑی بات کب منظور و قبول ہوگی - اب تجویز بالا کو پڑھ کر دیری ہوئی اسکو منفصل عرض کر دیا میری ناقص رائے میں جہاں تک ہو سکے اس تجویز کو عمل میں لانا چاہئے - راقم

منشی رام ... عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

شدھی کے متعلق

ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۳ - اسوج نظر سے گذرا - ڈبلیو - کا جواب شدھی کی بارہ میں مبہم نظر آتا ہے - اگر اس طرح پُرش کرتاؤں کو ٹالا جاویگا - تو اُن کی شکایتیں ہرگز دور نہیں ہونگی - پرشن کرتا کو دوسری دفعہ جواب دینے کے لیئے بھی تاکید کی تھی - مگر کل رات پشاور کا مضمون پڑھ کر - مناسب سمجھا کہ خود گیا سو تنا جرابُ ن جواب کی اول دو سطروں میں یہ لکھا ہو کہ حسب ودھی شاستر شدھی ہونی چاہیئے اور جس ودھی شاستر کا پرشن کرتا نے جو آنہ دیا اوسکو پرشچت جان کر کھنڈن کیا گیا - اب ہم جگیاسون کو یہ معلوم ہونا ضروری ہے - کہ کونسی ودھی شاستر کی انوسار پرشچت ہے آریہ سماج میں کارروائی ہو رہی ہے - ایک دفعہ ست دھرم پرچارک میں نوٹس شائع ہوا تھا کہ جو کوئی پرائشچت کی کتاب تصنیف کرے اوسکو تین سو روپیہ یا کم و بیش انعام دیا جاویگا - جہاں تک مجھکو معلوم ہے وہ کتاب آج تک تیار نہیں ہوئی مگر عیسائی اور مسلمانوں کی شدھی کے لیئے روزمرہ چاروں طرف سے زور دیا جاتا ہے - یہ معلوم نہیں ہوتا - کہ اون کو کیا بنایا جاتا ہے - برہمن چھتری - ویش - شودر - اگر شودر بنایا جاتا ہے - تو اون کو یگیوپوِیت کا ادھیکار ہی نہیں ہے کیوں یگیوپویت اوس کے گلے میں ڈال اوس پُرش کو پوِتر تصور کیا جاتا ہے - اوس کے برخلاف لاہور میں ایسی بادصرصر چل رہی ہے کہ بیشمار طالب علم اور انگریزی خواں جوان یگیوپویت کا دھاگا گلے میں لٹکتا ہوا نفرت سے دیکھ کر جس کو مونکھا سیاس آشرم کی قسمت

ہوں میں جوالا نتھا ہو برہمچریہ کی حالت میں اوتار کر فخر سے جا توڑ دیتے ہیں - پوچھنے پر اپنے آپ کو اور سکا ادھیکاری اور آپ کو شودر برن کا کہنے والا کہتے ہیں دوسرے وقت وہی صاحب پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اوپدیشک بن کر اوپدیش کا کام کرتے ہیں - روپیہ کھانے کے وقت معقول تنخواہیں پاتے ہیں - کوٹ پتلون پہنکر دفتروں میں بابو بن کر کام کرتے ہیں - (ہائے افسوس) اگر اس وقت کوئی دھرم سبھا ہوتی تو ہمارا دل بھی شدھی نقطے کے ارتھ سمجھ میں نہیں آتے کہ آریہ سماج میں اس سے کیا مراد ہے - سوامی جی کے سدھانتوں سے ظاہر ہوتا ہے - کہ شدھی دو پرکار کی ہو باہر اور بھیتر کی - باہر جل آدی سے بھیتر کی راگ دویش کے تیاگنے اور ایشور کی بھگتی سے - جل مٹی آدی سے تو پہلے ہی سے اشنان کرتے ہیں یہ انگریزی سکار بالک سوپ کا استعمال تو کیا ہی نہیں جاتا - اندر کی شدھی کی ٹیٹی اُس کو موقعہ نہیں دیا گیا - ہوم کے آگے بٹھلا کر اوس وقت کی سوستی واچن سننے سے اگر شدھی ہو جاتی تو آریہ سماج کے کل ممبر ہی شدھ ہوتے - کسی کو روگ پیڑا نہ ہوتی - جنکا کارن اشدھی ہے علاوہ ازیں ہمارے سدھانت ہمکو اچھی طرح سے بتلاتے ہیں کہ جس جاتی جس گھر میں جس برن میں ہمارا جنم ہوا ہے - وہ پورب کی جنم کی کرم انوسار ہے - اور جس آدمی کا مہتر کے گھر میں جنم ہوا تھا - اوس کی جیو آتما نے مہتر کے گھر میں پیدا ہونے کی سامگری پر کیرتی کا پھل اور یہ کیول مٹایا تھا - وہ بلا کارن نہیں تھا - اوس کارن کو جب تک دور نہ کیا جاوے تب تک پُرش شدھ نہیں ہو سکتا - میری رائے میں آجکل آریہ سماج میں بلا وچارے سب کام کیا جاتا ہے ناتجربہ کار جوان جو کچھ چاہتے ہیں فوراً کر بیٹھتے ہیں

اکتوبر دریافت کرنے پر وہ شور مچاتا ہے پرچہ
تہذیب بالا میں ایسا کیا۔ بس میری سمجھ میں نہیں
آتا۔ کرپا کرکے ڈبلیو ... صاحب پھر مجھکو
اس معاملہ پر مفصل طور سے سدھانت اوپدیش
فرماویں تاکہ شکوک دور ہو جاویں۔

(۲) بدھوا کے بارہ میں جو آجکل ہو رہا ہے اوسکا
جواب تو صاف دیدیا ہے۔ کہ ودھوا وواہ سدھانت
کے برخلاف ہے۔ وہ پرنتو جواب وہ نہیں۔ جو
شادی کنندہ ہیں۔ مگر اسقدر شبہ باقی ہے کہ
اگر سماج مندر میں اردو ہم انگریزی باجے بجاکر
ایسا بواہ رچایا جاوے تب تو آریہ سماج اوسکا
ذمہ وار ہے۔ نہیں اور جس پرنتو نے ایسا
کیا ہو۔ وہ سماج میں چت شمار ہونے کے یوگیہ ہے
یا عہدہ کی ترقی و دیگر لیڈر بنانے کے یوگیہ سمجھتے
اگر پہلے اوسکا رسکے یوگیہ ہے۔ تو لاہور سماج میں
بجائے بندش ہونے کے اوس کی پرچار رہیں
کیوں زور دیا جاتا ہے۔ اور پرچار کرنا سماج
سدھانتوں سے موافق ہے یا نہیں

راقم گوکل چند منشر

عیسی خیل (بنوں) میں ایک بواہ سنسکار (۲) اور آریہ دھرم کا پرچار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ہفتہ ...

مہاراج نے سمجھا کہ شاید یہ بھی حلوہ ہیں۔ پہلی
تقریر میں ادھر ادھر کے شلوک سنا سنا کر غلط ترجمہ
لوگوں کو سمجھا کر کوشش کرتے رہے۔ کہ لوگ
مغالطہ میں رہیں۔ اور پرمیشور کو ڈاڑھی مونچھ
والا بتاتے ہوئے کتنے ہی ٹھگ بنا گئے۔ پنڈت
ہیمراج جی اوس کی اڑتھوں کی اصلیت لوگوں
پر کھولتے ہوئے وید کے پرمانوں اور یکتی دوارا
اوتار کی تردید کی۔ جس سے کہ پہلی ہی دفعہ
ولبھی مہاراج کی عقل کے طوطے اوڑ گئے اور
اون کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ پچھتا
رہے ہیں۔ کہ مقابلہ میں ناحق کیوں آ پہنچے۔ دوسری
بار کے لئے ولبھی مہاراج کے پاس کچھ مصالحہ نہ تھا
ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے مارتے وقت کو
پورا کیا۔ اور لوگوں کو اچھی طرح اوس کی اصلیت
کا پتہ لگ گیا۔ پنڈت ہیمراج جی نے جب اپنی
دوسری تقریر شروع کی تو ہنوز پانچ منٹ
نہ گذرے ہونگے۔ کہ اونہوں نے سنکھ گھڑیال
لے کر ڈھوں ڈھوں پوں پوں سے شور مچا دیا
پنڈت جی نے اپنی تقریر کو بند کر دیا۔ اور جب
وہ تھک چکے تو پھر تقریر شروع کر دی انہوں
نے پھر شور مچا دیا۔ غرض جوں توں کرکے تقریر ختم کی گئی
اور دوسرا دن پھر اس مضمون کے لئے مقرر ہوا
وقت شروع ہونے شاستر ارتھ کا چار بجے رکھا
گیا تھا۔ اسلئے ہم لوگ پانچ اگست کے دن آدھ
گھنٹہ پہلے ہی وہاں جا پہنچے۔ لیکن ولبھی جی مہاراج
مع ساتھیوں کے ۵ بجے صرف تشریف لائے
یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ ولبھی جی
کے ساتھ کوئی ایک پنڈت تھے۔ اور وہ سب
کے سب اپنے ماتھوں کو نانا پرکار کے رنگوں
سے منقش کرکے یعنی اُن پر چتر کاری کرکے
اور گلے میں مالائیں پہر کرکے آتے تھے۔ ایک
ولبھی جی اور ایک دوسرے مہاراج نے
جن کے لئے گھر سے ہی آسن لائے تھے +
ڈاکٹر ہیمراج جی پر مجلس نشست ہوئے۔ اور ولبھی
مہاراج نے تقریر شروع کی۔ چونکہ مصالحہ
تو ختم ہو ہی چکا تھا۔ اور ولبھی صاحب کے اب
ہاتھ پلے کچھ نہ تھا۔ اسلئے اونہوں نے شروع
تقریر میں ہی ایسی باتوں کا تذکرہ شروع کر
دیا۔ کہ جن سے شاستر ارتھ سے کچھ بھی تعلق
نہ تھا۔ اُن کے جواب میں پنڈت ہیمراج جی
نے اپنی تقریر میں ویدوں اور شاستروں
کے پرمانوں دوارا اچھی طرح سے ولبھی
مہاراج کے اوتاروں کی کھنڈن کیا۔ اور
آگے کو وعدہ کیا۔ کہ میں ہر ایک تقریر میں پستکوں
کے پرمانوں دوارا ثابت کرتا ہوا یکتی سے کھنڈن
کرتا جاونگا۔ اب تو مہاراج بہت گھبرائے۔ اور
کمر پر ہاتھ رکھکر افیونیوں کی طرح اونگھنے
لگے۔ دوسری تقریر میں کرشن کا گوپیوں سنگ
نانا پرکار کے کلول کرنا۔ اور چیر ہرن لیلا کا بیان
ولبھی مہاراج نے بڑے پریم سے آنکھیں
موند موند کر لوگوں کو سنایا۔ جسکا اثر لوگوں
پر اولٹا پڑا۔ لیکن ولبھی مہاراج آنند اور پریم
میں مگن تھے۔ جوں جوں اپنے تعصبوں کو پبلک
کے سامنے کھولتے تھے۔ اپنے دام فریب سے
نکلنے کیلئے گویا کھلا راستہ دیتے تھے۔ بس
بڑی مشکل سے مہاراج نے وقت کو پورا کیا
اور سناتن دھرم کی جے ہوئی۔ اُس کی جواب
میں پنڈت ہیمراج نے پورانوں کی وہ دھجیاں
اوڑائیں کہ ولبھی مہاراج کو ودوان کے چیلے
کیا یاد کریں گے۔ اور کہا کہ جن کتابوں میں
ایسے واہیات شہوت انگیز قصے بھرے پڑے
ہوں۔ جن کو ہماری مائیں وغیرہ سنا کرتی
ہیں۔ اور جن کا اثر اون کے آتماوں پر بہت
بُرا پڑتا ہے۔ لہذا ایسی کتابیں جن کے
پڑھنے سے کیرکٹر خراب ہوتا ہے۔ جلا دینی
چاہئیں۔ پھر تو کیا تھا۔ کہ ولبھی مہاراج
کو بہانہ مل گیا۔ اور شاستر ارتھ بند کر دیا۔
تھوڑی دیر کے بعد اصلی مطلب سمجھایا گیا
اور پنڈت جی کی تقریر شروع ہوئی۔ ولبھی
مہاراج بول اوٹھے کہ اچھا اب میری جگہ میرے
ساتھی دوسرے پنڈت اوٹھیں گے۔ ادھر
سے کہا گیا کہ آپ کہ دیویں کہ آپ اوتار شدہ
نہیں کر سکے۔ ادھر سے جواب ملا کہ نہیں
دوسرے مہاراج بولیں گے۔ لیکن جب ہنو

برخلاف قاعدہ ہونے کے کارن انکار کر دیا تو بہت شور مچا دیا۔ اور فساد پر آمادہ ہوئے چاہتے تھے۔ کہ وہ اپنے مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب ڈنڈے سے دیویں۔ یا اگر ہم ان کے ساتھ شاستراتھ کرنا چاہیں۔ تو وہ بھی مہاراج کو دس روپیہ دیویں۔ اور یہ شاید اسلیئے کہ جو شرادھوں میں کسر گئی ہے۔ وہ اس سے پوری کی جاویگی۔ لیکن بصورت انکار اپنا ناک قایم رکھنے کی خاطر بہت شور مچا دیا۔ لیکن پولیس اور میر مجلس کے حسن انتظام کی باعث کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی۔ اور نہ وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ اس موقعہ پر تقریباً نصف شہر کے لوگ اصلیت سے واقف ہو کر۔ ہماری خیالات کو لے گئے اور عیسیٰ خیل میں آریہ دہرم کا زور شور سے ڈنکا بجا۔ حق کے متلاشیوں کے دل خوشی کے مارے باغ باغ تھے۔ اور راستی کی دشمنوں ارتھات اندھکار کے پیاروں کے دل غم سے مرجھا گئے۔ ایشور کرے کہ عیسیٰ خیل نواسی لوگ اپنے ستیہ گرہن کئے ہوئے پر دڑہ رہیں۔ اور استیہ کو چھوڑنے کے لئے سدا تیار۔

ہم پولیس اور میر مجلس صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چودہری بنہ رام اور چودہری کھیم چند وتالا اندر بہان و لالہ کہنڈ رام رینیر جملہ اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ دونہوں نے ہمارے ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کا برادرانہ برتاؤ کیا۔ اور ساتھ ہی اس کامیابی کے لئے اپنی معزز سبھا کو دھنیہ واد دیتے ہیں

راقم گورو پیارا از بنوں۔

آریہ برادری!

چونکہ آریہ برادری کے سوال کو اب عملی جامہ

پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس واسطے اس کے قواعد وغیرہ تیار کر لئے گئے ہیں۔ جو مہاشہ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوں اور مزید حالات دریافت فرمانا چاہیں وہ مجھسے خط وکتابت کریں آپ کا سیوک

رام داس ہیڈ ماسٹر وکٹر ہائی سکول جھاولی جالندھر

آریہ سماج کی خبریں

کروڑ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں) آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے وارشکوتسب کا کیا جانا منظور کر لیا ہے۔ امید ہے کہ جلد تاریخ مقرر کر کے ہماری پرشارتھی بہائی وارشکوتسب منائیں گے

لالہ مریدہر منتری آریہ سماج گڑھی عبداللہ خاں کے ڈیڑہ سالہ پتر کا دیہانت ہوگیا۔ منتری مہاشہ نے اس سخت حادثہ کے موقعہ پر بھی اپنے دہرم ورت کو نباہا۔ اور دسہرے کے پرچار میں بڑے پریم سے حصہ لیا۔ پرماتما انہیں شانتی پردان کریں

گوجرانوالہ - آریہ سماج کا وارشکوتسب ۳ اور ۴۔ نومبر ۱۹۰۰ع کو ہونا قرار پایا ہے منتری مہاشہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ اور کوئی آریہ سماج ان تاریخوں میں اپنا سالانہ جلسہ مقرر نہ کرے۔

آریہ سماج راولپنڈی کا بھی سالانہ جلسہ ہونیوالا ہے۔ گو ابھی تاریخیں مقرر نہیں ہوئیں۔ تاہم چندہ جمع کرنیکا کام شروع ہے۔ پنڈت ہرنام سنگھ نے اس علاقہ میں اچھا پرچار کیا ہے۔

سیالکوٹ میں مہتہ ایشور داس جی کی گنگتی کے دیہانت کا حال سنکر ہمیں

شوک ہوا ہے۔ یہ دیوی پورن آریہ تھی اور مرتے دم تک ہری کیرتن سنتی رہی۔ ... سنسکار مرتک شریر کا ودہی پوروک کیا گیا

لالہ گنپت داس ورما سیالکوٹی نے ... ستمبر کی تعطیلات میں انہوں نے اپنے جنم ستھان خانا نوالی میں ہون وغیرہ کا پرچار کیا۔ اون کو گہر میں شرادہ وغیرہ کسی نے نہیں کیا

ملتان کے نوجوان آریوں کی سبھا کا جلسہ ۶۔ اور ۷۔ اکتوبر کو بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ نگر کیرتن میں نبی بخش راگی اور ماسٹر کنہیا لعل کی منڈلیوں نے خاص قابل ذکر کام کیا۔ نبی بخش کے بھجن دریان میں بھی لوگ پریم سے سنتے رہیے۔ پنڈت دولت رام جی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے شامل ہوئے اون کی اپدیشیں اور لیکچر نے دلوں کو موہت کر لیا۔ لالہ کانشی رام پلیڈر کا لیکچر اس وشے پر ہوا کہ دہرم کیا ہے؟ جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ جو کچھ ویدوں میں درج ہے وہی دہرم ہے۔ سبھا کی رپورٹ سکریٹری نے پڑہی اور سبھا کی طرف سے پانچ روپیہ آریہ پرتی ندہی سبھا کو دان دیا گیا۔

گروکل سمبندہی ویدک پاٹھشالا ... کا جلسہ خاص وجوہات سے ملتوی ہوگیا ہے اب ۲۰ و ۲۱۔ اکتوبر کو نہیں ہوگا۔ جب تاریخیں مقرر ہوں گی اسوقت اطلاع دیجاویگی۔

بہیانپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جو ۲۲ و ۲۳۔ اکتوبر کو ہونا قرار پایا تھا۔ اب بباعث بیماری ملتوی کیا گیا ہے۔

سیالکوٹ میں سادہو کیشوانند نے ۱۸۔ ستمبر سے ویاکہیان شروع کئے تھے آریہ سماج نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا لیکن سردار شیام سنگھ جی کے اصرار پر وہ ... ہو

کیشوانند کو شاستر ارتھ کے لئے طیار کر دیں گے
آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دیوی دیالو جی
کو بلایا گیا۔ لیکن پنڈت جی کی تشریف آوری
پر سادہو کیشوانند کی طرف سے شاستر ارتھ
کے بارے میں صاف جواب ملا سردار شبد یو سنگھ
نے خود اقرار کیا کہ سادہو صاحب ٹال مٹول کرتے ہیں
پنڈت دیوی دیالو جی نے ۲۲ ستمبر سے ۲۵
ستمبر تک برابر جوابی لیکچر دیکر ویدک دہرم
کی عظمت کو لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا
سادہو کیشوانند کی منڈلی کے اکثر سادہو بھی
ویاکھیان سننے کے لئے آتے تھے۔ ۲۵ کو
جھنگ جانے کے لئے پنڈت جی کو تار آیا۔ باوجود
اس کے بھی چار سو آدمیوں میں اعلان دیا گیا
کہ اگر آپ بھی سادہو کیشوانند شاستر ارتھ کے
لئے تیار ہو جاویں۔ تو پنڈت جی کو روکا جا سکتا ہے
لیکن کوئی بالمقابل نہ آیا۔ سادہو کیشوانند
گورو نانک جی کو چھبیسواں اوتار بتلاتا ہے
اور بجائے "سناتن دہرم کی جے" کے "گورو
نانک جی کی جے" بلاتا ہے۔ سکھوں کی گرنتھ
کو بھی الہامی کتاب مانتا ہے۔ اور کہتا ہے
کہ وید گرنتھ صاحب کی برابری نہیں کر سکتے
اس پر ایک برہمن پنڈت نے اعتراض کیا کہ
وید کی طرح گرنتھ صاحب میں گیان نہیں ہے
چنانچہ اس نے کچھ وید منتر پیش کئے جس کے
جواب میں سادہو کیشوانند نے سکھوں کو
بھڑکایا۔ اور بیچارے برہمن کو گردن زدنی
قرار دیا۔ گو سادہو کیشوانند ہندوؤں کے
وید کی بھی نندا کرتا ہے۔ تاہم چونکہ وہ
دیانند اور آریہ سماج کو گالی دیتا ہے
اس لئے اُس کا مانیہ ہو رہا ہے۔

سادہو یوگندر پال جی نے سہارنپور کے
آریہ سبھاسد لالہ کرم چند کی دہرم پتنی
کا سیمنتونین سنسکار ۳۰ ستمبر کو کرایا
کو سادہو جی کو دکشنا بھی ملی۔ جو انہوں نے کل
سماج میں دیدی۔ اور لالہ کرم چند نے
ایک روپیہ کنیا پاٹھ شالا سہارنپور کو
دان دیا۔ میلہ دسہرہ پر بروز بدھ وار
۳۔ اکتوبر کو بھی سادہو جی نے معہ دیگر
ممبران سماج کے پرچار کیا۔

بھیال (ضلع انبالہ) آریہ سماج کے دہارمک
اور پرشارتھی سبھاسد لالہ شیورام جی کے
دیہانت ہونے کا حال ہم نے بڑے افسوس
کے ساتھ سنا ہے۔ یہ بھائی عین عالم شباب
میں بعمر پچیس سال اس جہان سے اپنی جوان
استری کو بیوہ چھوڑ کر چل بسے ہیں۔ ایک بیس
دنوں کی پیدا ہوئی لڑکی بھی موجود ہے۔
بھیال آریہ سماج کے یہ روح رواں تھے
ہم اپنے بھیال نواسی آریہ بھائیوں کے
ساتھ کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔
اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ سورگباشی
بھائی کے پس ماندگان کو شانتی عطا کرے

میلسی آریہ سماج کے سبھاسد لالہ ...
سوہاوا رام نے اپنے بیٹے کے یگیوپویت
سنسکار پر دو روپیہ آٹھ آنہ مختلف آریہ
سماجک فنڈوں کو دان دیا اور ۷ ستمبر
سنہ ۱۹۰۷ کو لالہ بدھاوا رام صاحب اوپ
پردہان نے اپنے بیٹے کا نام کرن سنسکار
ویدوکت کرایا جس پر معہ مختلف آریہ
سماجک فنڈوں کو دان دیا۔

سرینگر (کشمیر) میں جولائی و اگست
گذشتہ کے مہینوں میں خوب دہرم پرچار
ہوا۔ سوامی سچدانند جی نے خوب ویاکھیان
دئے پنڈت شیوناتھ مصر آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کی طرف سے پہنچے۔ اُن کے ساتھ
پنڈت شنکر ناتھ جی اوپ پردہان آریہ سماج
سے بڑا آنند کیا اُس کے بعد اب تک سوامی
جی اسناد بھی دہرم پرچار کر رہے ہیں۔ اکیسو
ساٹھ روپیہ نقد گروکل کے لئے جمع ہو چکا
ہے اور اکیسو پچاس تک اور ہو جانے کی امید ہے
ہمارے کشمیر نواسی آریہ بھائی باوجود
روکاوٹوں کے جس قدر کام کرتے ہیں۔ وہ
پرشنسا کے قابل ہے۔

آریہ سماج بلند شہر کے عہدہ داران کا
انتخاب واسطے سال آئندہ حسب ذیل ہوا۔

ٹھاکر استی سنگھ صاحب .. .. .. پردہان
لالہ گوپال نراین صاحب .. .. اوپ پردہان
بابو نراین داس جی .. .. .. منتری
لالہ شام منوہر .. .. .. اوپ منتری
لالہ گوکل چند صاحب .. .. کوشادھیکش
لالہ بہاری لعل صاحب .. .. پستکادھیکش

آریہ سماج ہنوں کا سالانہ جلسہ بڑی دہوم
دہام سے آریہ سماج مندر میں ہوا۔ شریمتی آریہ
پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے ماسٹر
آتما رام جی و پنڈت ہیرا لال جی و پنڈت دولت رام جی
و پنڈت شیوناتھ مصر جی تشریف لائے تھے
ماسٹر جی کے عالمانہ لیکچروں نے بڑے بڑے سنگدلوں
کو موم کر کے آریہ سماج کی طرف جھکا دیا۔ وید
پرچار فنڈ کے لئے چھ سو کے قریب چندہ ہوا

مہاشہ منتری آریہ سماج چکروتا ضلع
دہرہ دون لکھتے ہیں کہ ۲۳ ستمبر کو بروز اتوار
بابو لچھمن سنگھ کے گھر پر حلقہ جنگلات میں پندرہ
روزہ ہون ہوا۔ بابو رام پرشاد جی نے ہون کے
لابھوں پر۔ بخشی گومتی پرشاد جی نے پنچ یگیوں
پر۔ اور رام چند نے اکتا پر ویاکھیان دئے
۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ کو سماج کا سادھارن سالانہ
جلسہ سماج مندر میں ہوا۔ منشی کرپا رام جی کی
طرف سے ہون ہونے کے بعد رام چند نے پڑھا تھا

بابو ہرپرشاد جی نے ورن بیوستھا پر ویاکھیان دیا اس کے بعد منتری سماج رام چند نے سماج کی وارشک رپورٹ سنائی جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔ اور بخشی گومتی پرشاد نے آریہ سماج اور اوسکے کام پر لیکچر دیتے ہوئے اوس کی مدد کرنے کے لئے حاضرین سے اپیل کی۔ مبارکبادی کا بھجن اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا برخاست ہوئی خلاصہ رپورٹ: زیر رپورٹ میں سماج کو ۱۱۲ روپیہ آمدنی ہوئی اور خرچ ۱۱۲ ہوا یتیم خانہ آریہ سماج بریلی۔ یتیم خانہ آریہ سماج اجمیر۔ ویدپرچار فنڈ بھگوتی دہو اسبہا ایک فنڈ۔ سنسار پرچار فنڈ۔ لیکھرام میموریل فنڈ سہارنپور سماج مندر فنڈ۔ چوہڑپور سماج مندر فنڈ وغیرہ کو سہایتا۔ دہن دی گئی۔ دوران سال میں پانچ ممبر اور سات سہایک سماج میں داخل ہوئے تیوہاروں کے علاوہ ہر سندر ہوہن روز ممبران کے ہاں اون کی اپنے خرچ سے ہون ہوتے ہیں۔ سماج کے بڑے ہال کے لئے دری کلاں ایک اور ہنگنگ لیمپ ایک ہر دو ۹۰ روپیہ کے خرید گئے۔ سماج کے دفتر کا کام بجائے اردو کے دیو ناگری میں ہونے لگا۔ پستکالے میں ۹ کتابیں داخل کیں۔

حسب ذیل صاحبان نے گوڑگانوہ میں رکشا بندھن پر کنیا مہا ودیالہ کے لئے چندہ دیا:-

فہرست چندہ دہندگان	رقم
بابو دینی رام وکیل گوڑگانوہ	عا
پنڈت گوجرمل صاحب سوپروائزر گوڑگانوہ	صہ ر
ڈاکٹر سریرام صاحب اسسٹنٹ سرجن	عہ ر
لالہ منبی دہر صاحب نائب تحصیلدار	عہ ر
لالہ جینتی پرشاد صاحب سول ناظر	۹ر
لالہ مگھن ناتھ صاحب محرر وکلفنڈ	[illegible]

نام	رقم
منشی گوری سہائے صاحب صدر واصل باقی نویس	۴ر ۲ر
لالہ چنڈی سہائے صاحب محرر رجسٹری	۸ر
لالہ شیورام صاحب محرر قحط	۴ر
لالہ کنہیا لال صاحب عرضی نویس	۲ر
لالہ سردار سنگھ صاحب سابق سررشتہ دار	۸ر ۸ر
لالہ رام پرشاد صاحب ساہوکار	عہ ر
لالہ ہیراج صاحب ساہوکار	عہ ر
لالہ نرائن داس صاحب پنساری	۸ر
بابو ہرپرشاد صاحب کلرک	عہ ۴ر
منشی تیکھ رام صاحب سٹور کیپر	عہ ر
بابو روپ چند صاحب کلرک	عہ ر
لالہ گردہاری لال صاحب نائب واصل باقی نویس	۸ر ۴ر
لالہ بختاور لال صاحب ساہوکار	۲ر
لالہ بالمکند صاحب ساہوکار	۲ر
لالہ ہردواری لعل صاحب رم مرچنٹ	۲ر
لالہ میلا رام صاحب اہلمد	۲ر
لالہ ہنس رام صاحب اہلمد	۲ر
لالہ کلو رام صاحب اہلمد	۲ر
لالہ لکھمن لعل صاحب ساہوکار	۲ر
لالہ جواہر لعل صاحب ٹھیکیدار	۲ر
لالہ امراؤ سنگھ نائب تحصیلدار رسنیہ بند	عہ ر
لالہ چھوٹے لال صاحب اوورسیر	عہ ر
بابو ہنا لچند صاحب کلرک	۸ر
منشی کالیچرن شرما محرر	۸ر
منشی جانکی داس صاحب محرر	۸ر
لالہ برکھا رام صاحب محرر	۴ر
منشی ہرلال صاحب سٹور کیپر	۴ر

نام	رقم
لالہ راجیداس صاحب خزانچی	۸ر
منشی گوردیال سنگھ ورک ایجنٹ	۴ر
منشی بہادر سنگھ مستری	۴ر
منشی دھرم لعل صاحب محرر	۸ر
بابو چنڈا سنگھ صاحب اوورسیر	عہ
لالہ ہرلال صاحب ساہوکار کیمپ	۸ر
سردار گوروت سنگھ ورک ایجنٹ	۴ر
بابو جگندر سنگھ صاحب ورک ایجنٹ	۲ر
باوا ایشر سنگھ صاحب محرر	۴ر
منشی سوہن لعل صاحب محرر	۲ر
منشی دھرم سنگھ صاحب محرر	۲ر
لالہ اودھی رام صاحب مستری	۲ر
بابو ایشری پرشاد صاحب محرر	۴ر
بابو ہیراج صاحب محرر	۴ر
پنڈت بھیکھم داس صاحب سٹور کیپر	۴ر
لالہ چھجو رام صاحب مہاجن کیمپ	۲ر
بابو سالک رام صاحب مستری	۸ر
لالہ نندگوپال صاحب سوپروائزر	عا
لالہ بختاور سنگھ صاحب نائب تحصیلدار	عہ
لالہ سندر داس صاحب سب اوورسیر	عہ
لالہ ٹوڈرمل خزانچی	۱۲ر
لالہ نانک چند خزانچی	۸ر
بابو ظاہر مل کلرک	۸ر
لالہ سالگرام سٹور کیپر	۸ر
پنڈت دیو دیال اسسٹنٹ سٹور کیپر	۸ر
بابو رام رچھپال صاحب کلرک	۸ر

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک سوشیل ۱۵ سالہ کے لئے جو کہ ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھ پڑھتی ہے۔ اور ویدک سدہانتوں سے پوری واقفیت رکھتی ہے ایک ورن آریہ بر کی جس میں ذیل کی صفات ہوں۔ ضرورت ہے۔

(۱) بر کی عمر ۲۲ و ۲۵ سال کے درمیان ہو

(۲) برسر روزگار ہو یا بی اے تک تعلیم ہو

گو بہت مگر برہمنوں کی جھوٹی تعریفوں کا لحاظ
نہیں رکھا جاوے گا۔

المشتہر

رائداس ہیڈ ماسٹر وکٹر سکول چیاولی جالندھر

جھول

شہر میں ہیضہ کی شکایت اب
نہیں ہے۔ بستی غزاں میں ان دنوں سخت ہیضہ ہو
چلا تھا۔ لیکن دو تین دنوں ہی زور رہا۔ بخار
کی شکایت ہے۔ پرمیشور اپنا فضل و کرم کریں

اس سال بیماری کے موسم میں کپتان ہرڈیشا
صاحب ڈپٹی کمشنر کی دیانتی رحمدلی اور ہمدردی
کے بہاؤ نے سارے شہر کو سوحت کرلیا۔ یہہ
فرشتہ سیرت ڈپٹی کمشنر اس قابل ہے۔ کہ ایسے
کسی دیسی ریاست کا منتبر خاص بنایا جاوے
روپیہ اور ہمدردی دونوں کا منہ کہول دیا
تھا۔ ہماری ہوش میں ضلع جالندھر میں ایسا
پیارا ڈپٹی کمشنر کبہی نہیں آیا۔

آریہ سماج کا کام بدستور ہوتا رہا۔ سہرہ
کے میلے پر آریہ سماج کی طرف سے ویدک
دہرم کے پرچار کا خاص انتظام کیا گیا تہا۔ شامیانہ
نصب کرکے دریاں بچھوائی گئی تہیں۔ اور یکم
اکتوبر سے ۴۔ اکتوبر تک برابر پرچار کا کام ہوتا
رہا۔ پہلے اور دوسرے دن تو تین تین گھنٹوں
تک بھجن اور اپدیش ہوتے رہے۔ لیکن
تیسرے اور چوتھے دن عیسائیوں اور مسلمانوں
کے ساتھ مسئلہ تناسخ پر بحث ہونے کے باعث
رات کے نو نو بجے تک گفتگو رہی۔ گویا چھہ
چھہ گھنٹوں تک لگاتار کام ہوتا رہا۔ لالہ وزیر چند
اپدیشک کا کام خاص تعریف کے قابل ہے

ہر ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس پرچار
کا بڑا عمدہ اثر پڑا۔ ہر وقت پانچ چھہ سو کا مجمع
لگا رہتا تہا۔

آریہ مندر میں ہر سنیچر کو جو ڈیبیٹنگ کلب
ہوا کرتی تہی۔ اوس کے جلسے بوجہ تعطیلات بند
ہوگئے تہے۔ ۶۔ اکتوبر سے کلب کے اجلاس
پہر شروع ہوگئے۔ اوس دن مسئلہ تناسخ پر ہی
بحث رہی۔ جس میں مسلمانوں کے جواب مہاشہ
وزیر چند جی دیتے رہے۔ ۱۲۔ کو ورن بیوستھا
پر بحث ہوئی۔

ہر بدھوار کو سناتنی بہائیوں کی طرف
سے لالہ ہربھجرائے جی کے مکان معروف مائی
ہیراں کی حویلی میں۔ ڈیبیٹنگ کلب کا جلسہ
ہوتا ہے۔ آریہ بہائی بہی شامل ہوتے ہیں۔ اور
دونوں طرف سے بڑا پریم کا برتاؤ رہتا ہے

اوپنہ دوار - مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سے مہاشہ
منشی رام نے یجروید کی کتھا سنانی شروع کردی ہے

نکودر میں لالہ نوڑ بندہ مل صاحب ڈاکٹر
کی تبدیلی پر ایک الوداعیہ جلسہ ہوا۔ جس کے
میر مجلس سردار جوالا سنگھ صاحب تحصیلدار قرار
پائے۔ میر مجلس اور لالہ ہربرام بی۔ اے نے
ڈاکٹر صاحب کے حسن اخلاق کی تعریف کرتے
ہوئے شہر کی طرف سے اون کا شکریہ ادا کیا
جس کے بعد ماسٹر شیو نرائن صاحب نے باشندگان
کی طرف سے ایک سنہری حرفوں میں تیار کیا ہوا
ایڈریس پیش کیا۔ اور ایک گھڑی نقرہ جسپر
وجہ پیش کرنے کی کندہ تہی نذر کی۔ ڈاکٹر
صاحب نے مناسب جواب دیتے ہوئے گھڑی اور
ایڈریس کے لینے سے اس وجہ پر انکار کیا
کہ بلا اجازت صاحب سول سرجن و صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر وہ لے نہیں سکتے۔ ڈاکٹر
نوڑ بندہ مل صاحب آریہ سماج کے سبہا ایک

اعلی لیاقت اور کیرکٹر کا فخر ہے۔ ڈاکٹر صاحب
پہلور تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں امید ہے کہ
وہ ایسی ہی نیک نامی حاصل کریں گے۔

شراب کی نسبت

(۱) شراب نے سمندر کی نسبت زیادہ آدمی ڈبوئے ہیں
(۲) شراب جب اندر داخل ہوتی ہے۔ تو عقل باہر
چلی جاتی ہے (۳) شیطان کے ساتھ ملانے
کا بڑا بہاری ذریعہ شراب ہے۔ (۴) انسان
اور حیوان کو ایک جیسا بنا دینے والی شراب ہے
(۵) شراب کا وجود اگر دنیا میں نہ ہوتا۔ تو
جتنے گناہ اس وقت دنیا میں ہیں۔ اون کا
نصف بہی نہ ہوتے (۶) شراب بمنزلہ
ایک عینک کے ہے۔ کہ جس کے لگانے والے
کو شیطان اور اس کے کام دکہائی دیتے ہیں
(۷) دوزخ میں پہنچانے کی سیڑھی سادھن
محرک شراب ہے۔
(۸) شراب انسانی خون کو زہر بنا کرتی ہے
اور آخر کار اس کی تباہی کا باعث ہوتی ہے۔
(۹) ثابت ہو چکا ہے کہ شراب سانپ کی طرح
کاٹتی اور بچھو کی طرح ڈنگ مارتی ہے۔ (۱۰)
شراب روپیہ کی بربادی سے شروع ہوتی ہے
اور عزت عقل اور جان کی بربادی اس کا خاتمہ
ہے (۱۱) ہر ایک قسم کا نشہ عقل کو خراب کرتا ہے
(۱۲) قوموں کے افلاس اور مصیبتوں کا زیادہ
تر باعث شراب ہے (۱۳) شراب ہماری
دولت اور عمر کو گھٹاتی ہے۔ اور صحت اور عقل
کو ضایع کرتی ہے۔ (۱۴) آگ کا جلا ہوا اچھا
ہو جاتا ہے۔ مگر آتش بے دود یعنی شراب
کا جلا ہوا پرمیشور ہی اچھا کرے۔ (۱۵) شراب
ایک انڈہ ہے۔ کہ جس سے دنیا کی تمام شرارتیں

ورم - طحال - دردسر - ہیجہنی شب ... یہ سب
استعمال شراب سے پیدا ہوتی ہیں۔ (۱۷)
شراب خواہ تھوڑی پی جائے - خواہ زیادہ لیکن
عمر کو ضرور کم کر دیتی ہے۔ (۱۸) شرابخواروں
میں اکثر اشراف بن کر جاتے ہیں اور بدمعاش
بن کر نکلتے ہیں (۱۹) شراب کی بدولت ۵۰
فی صدی پاگل ہوتے ہیں - (۲۰) شرابی ہمیشہ
والدنشہ کی حالت میں اپنے کئی راز دوسروں
کو بتلا دیتا ہے - راقم

پنڈت امرناتھ ہیڈ ویدیہ دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول ہسپتال جالندھر

سبزی ترکاری

طبع ثانی بعد نظر ثانی و اضافہ

اس تین سو صفحوں کی ضخیم کتاب میں ہر قسم
کی دیسی اور ولائتی سبز ترکاریوں اور ہر قسم کے دیسی
اور ولائتی خوشبودار مصالحوں کا بیان و استعمال
انگریزی و ہندوستانی نام میدانوں اور پہاڑوں
میں بموسم کاشت اور طریق کاشت نہایت عمدگی
سے درج کئے گئے ہیں عبارت ایسی سلیس کہ بچہ بھی اسکی
ہر ایک بات کو سمجھ سکتا ہے - اس پر عمل کرنے سے ہر
قسم کی نئی لذیذ اور مقوی ترکاریاں پیدا کر سکتے
ہیں اور اکثر ان میں ایسی ہیں جنہیں خاص ترکیب
سے مدت تک بہت اچھی حالت میں رکھ سکتے ہیں
اور ان کی تجارت سے معقول منافع ہو سکتا ہے
علاوہ زمینداروں باغ باغیچے اور کوٹھی
بنگلے والوں کے وہ تمام اصحاب بھی جن کے
احاطے یا گھر کے صحن کسی قدر وسیع ہیں -
اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں
قیمت فی جلد مجلد ۱ عہ محصول ڈاک ۸

المشتہر

بستی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دھرم
پرچارک جالندھر شہر

اوستادوں کی ضرورت

ایک اوستاد کی جو انگریزی میں انٹرنس
پاس ہو واسطے تیار کرنے امتحان مڈل کو
سئے چار لڑکوں کو جو اس وقت پرائمری
میں پڑھتے ہیں ضرورت ہے - تنخواہ عہ
روپیہ ماہوار اور مکان رہائش مفت دیا
جاویگا - آریہ اوستاد کو ترجیح دیجاویگی
درخواستیں راقم کے نام آنی چاہئیں

المشتہر

لالہ جھجو رام ٹھیکہ دار کرنال

مفت ! مفت !! مفت !!!

میرے پاس مرض دنبل اور داد کی
مجرب دوائی ہے - صرف پانچ چار دفعہ
لگانے سے آرام ہو جاتا ہے - صرف ۱ر
کا ٹکٹ بوجہ محصول ڈاک آنے پر دوائی
ارسال کر سکتا ہوں المشتہر
گوری لعل ہزنام ومس ممبران آریہ سماج
ڈیرہ دون پلٹن بازار نمبر ۷۲

ضرورت

(۱) جلالپور جٹاں اینگلو سنسکرت مڈل سکول کیواسطے ایک
ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ ہیڈ ماسٹری کا کام بخوبی چلا سکے
استاد الیف اے پاس یا الیف اے فیل ہو آریہ دھرم سیوک ہو
تنخواہ ۱۸ روپیہ سے ۲۰ روپیہ تک (۲) اسی سکول کیواسطے ایک نارمل
پاس شدہ کی ضرورت ہے جو کہ مڈل کی جماعتوں کو فارسی پڑھا سکے
تنخواہ ۲۰ روپیہ ہوگی (۳) ایک ٹریننڈ مڈل پاس کی جو کہ اپر
پرائمری کی جماعتوں کو دیگرہ پڑھا سکے یک چٹھی کا سارٹیفکیٹ لگا کر
درخواست بھیجیں ہوں درخواستیں اس پتہ پر ہوں پیتہ
تارا چند کچھ صرف ارتھ سوتی رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان

ضرورت!

ہم اشتہار بذا کے ذریعہ صرف اون
بیماروں کو معالجہ کے لئے خاص طور پر
تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ جو ساری دنیا
سے علاج کر کے ہار کر اور زندگی سے مایوس
ہو کر بیٹھ گئے ہوں۔ اور اپنی خطرناک عوام
کی خیال کر وہ لا علاج امراض میں دن رات
تڑپ رہے ہوں۔ مردوں۔ عورتوں۔ اور
بچوں کا ہر قسم کے مرض کا علاج خواہ وہ کیسا ہی پرانا
یا نا قابل علاج ہو اور حال معلوم ہونے پر بہت محنت اور دلی
توجہ سے کیا جاتا ہے بلکہ حکیم الشفیع جیتی لال کی مفصل فہرست ادویات مفت
بھیجوائی جاتی ہے
پتہ اگر بہت کنگارام سابق ڈاکٹر میڈیکل افسر نواب صاحب
بہاولپور حال میڈیکل پریکٹیشنر
محلہ ... جالندھر شہر

مطبوعہ ۱۰ کاتک سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۰ء بروز شکروار جالندھر شہر　　نمبر ۲۵

وشٹبک نویدن

(۱) ...میری غیر حاضری کی وجہ سے اخبار کو جو نقصان ...تا اُس کا میرے واپس آنے پر ہی دفعیہ ...نہ ہو سکا۔ کیونکہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء تک میں ...نردری آریہ سماج اور دیگر کاموں میں ...ر ہا۔ اور ساتھ ہی صحت میں بہت کچھ فرق ...ہے۔ صحت تو رفتہ رفتہ ہی درست ہو گی۔ لیکن ...کاموں سے اب فراغت حاصل کر لی ہے اسلئے ...گراہک مہاشئوں سے معافی مانگ کر پھر اُن ...میں تت پر ہو گیا ہوں (۲) خبروں کی خطوط ...پڑے رہے۔ جن کا بہت جلد درج اخبار ہونا ...تھا۔ اُن کی اب تعمیل کی جا رہی ہے۔ ناظرین ...صاحبان تسلی رکھیں کہ جو مراسلہ قابل اندراج ...وہ اب بھی درج کر ہی دیا جاویگا۔ (۳) ...خبروں کا اندراج بھی پھر شروع کیا جاتا ہے ...پشنوتر کا کالم بھی اب پھر کھل گیا ہے۔ ...امید رکھیے کہ ہفتہ آئندہ سے اخبار ٹھیک ...جملہ مضامین سے پُر آپ کی خدمت ...پہنچا کریگا۔ منشی رام ایڈیٹر

آریہ برادری

...دیش کو اودھار آریستان کی اونتی تب ہی ہو گی جبکہ ...ویدک دھرم شاستر کے موافق آچار تب ہی ہو گا ادھیکاری ...تب ہی دور ہوگی جب آریہ برادری قایم ہو۔ ابھی برادری ...کیا نایدہ ہوگا اسکے بغیر کیا نقصان ہیں ...کیسی ہونی چاہئے ان باتوں پر ایک مضمون پھر چھپوا کر ...بحث ہونگی۔ یہاں اب غرض یہ ہے کہ جو صاحب آریہ برادری ...پسند کریں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں ہم ایک رجسٹر تیار کر رہے ہیں ...سبھا کی جاوے جسکا پتہ خط بھیجنے کا ...

ایڈیٹوریل نوٹس

کام کا ویگ بڑا پربل ہے

کام کیسا بلی ہے؟ اس کے مقابلے میں کون انسان کھڑا ہو سکتا ہے؟ یہ ایک طوفان کی طرح آتا ہے اور جس جس کو اپنی جھپیٹ میں لپیٹ لیتا ہے۔ اُس اُس کو نشٹ کر دیتا ہے۔ اسی لئے مہاتماؤں نے کام کے ویگ کو پربل بتلایا ہے۔ پانچ پاپ۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ اور اہنکار چاروں کی نسبت کام مہا بلی ہے۔ کیونکہ اس کی بدولت یہ چاروں پیدا ہو سکتے ہیں۔ تب کام کو جیتنے بنا منشیہ اپنے جیون کے اُدیشیہ کو کیسے پورن کر سکتا ہے؟ جب یہ حال ہے تو ہر منشیہ اتر کو کام کے جیتنے کا یتن کرنا چاہئے۔ لیکن یہ بڑا ہی کٹھن کام ہے جسقدر سادھنوں کی دیگر برائیوں کو جیتنے کے لئے ضرورت ہے۔ اوسی قدر سادھن اکیلے کام چیتنا کو دبانے کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ انیسویں صدی کا رشی اور وہ رشی بال برہمچاری دیانند کہتا ہے "یہ بڑا کٹھن کام ہے۔ یعنی کام کے ویگ کو تھام کر اندریوں کو اپنے وش میں کرنا"

لیکن کیا یہ کام بالکل ناممکن ہے؟ رشی دیانند جواب دیتا ہے "پرنتو یہ کام پورن ودیا والے۔ جتیندریہ اور نردوش یوگی ستری اور پرش کا ہے"۔ پس اگر تم کام کے ویگ کو روکنا چاہتے ہو اور جملہ حیوانی خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہو تو تمہیں چاہئے سب سے پہلے ستیہ ودیا یعنی علم حق کو سیکھو۔ اسکی پراپتی کے لئے اپنی اندریوں کو وش میں کرکے سچے مجرد بنو اور یوگ سادھن کرتے ہوئے تمام دوشوں کو اپنے آپ سے جدا کر کے اس قابل بنو کہ اندریوں کی غلامی سے چھوٹ کر

تم ہر انسان کے سچے پرمیشور کی پوجا کی مدد میں نواس کرنے کے قابل بن سکو۔

سچائی کی تلاش اور یہ بے صبری!

آئے دن ہمارے پاس اس قسم کی تحریریں پہنچتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دیش میں بھی جدوجہد اور کشمکش کا مغربی معرکہ آن پہنچا اس میں شبہ نہیں کہ مختلف مذہبی سوسائٹیوں کی قایمی کے باعث لوگوں کے اندر دھرم سمبندھی سچائیوں کے دریافت کا مادہ تو پیدا ہو گیا ہے لیکن افسوس کہ ہمارے سٹوڈنٹ بھائیوں نے دھرم کے گورو اور اس کی عظمت کو بالکل بھلا دیا ہے۔ ہمارے پاس اکثر تحریریں پہنچتی ہیں جن میں دھرم کی سچائیوں کی پڑتال کے لئے اسقدر محنت گوارا کرنے کی بھی سپرٹ نہیں نظر آتی جسقدر کہ معمولی روز کی روٹی کے حاصل کرنے میں برداشت کرنی پڑتی ہے۔ کوئی ویدوں کے الہامی ہونیکا ثبوت بیرنگ خط میں مانگتا ہے۔ کوئی پرمیشور کی ہستی کے ثبوت میں کتابوں کو پڑھنے کی فرصت نہ دیکھ کر دو لفظوں میں پرمیشور کے درشن کرنا چاہتا ہے۔ کوئی جیو۔ ایشور اور پرکرتی کی مکمل ماہیت ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ سے معلوم کرنا چاہتا ہے۔ نئی تہذیب نے افسوس کہ ہم میں نئی سپرٹ ڈالنے کی بجائے ہمیں سنجیدہ کاموں کو ناقابل بنا دیا۔ ہم اپنے پرجوش نوجوانوں کو بڑے ادب لیکن مضبوطی کے ساتھ اون کے خطرے سے آگاہ کرتے ہیں اور اونہیں قدرت کے بیجا ہاتھ کی طرف متوجہ کرتے ہیں جنہوں نے بجلی کے حروف میں لکھ رکھا ہے "سچائی کی تلاش۔ اور یہ بے صبری!"

ریویو!

ناگری اور اُردو ٹیچر یعنی اوستاد زبان ناگری و اُردو مرتبہ کامتا پرساد ترویدی محافظ دفتر کلکٹری شاہجہانپور قیمت فی جلد ۱۔ درخواست خریداری بنام بابو رام شرما مالک آریہ پستکالے نزد مدرسہ سرکاری **شہر اٹاوہ** (ممالک مغربی و شمالی) یہ کتاب اس مطلب سے لکھی گئی ہو کہ اُردو دان اہلکار بلا مدد اوستاد کے خود محنت کر کے دیوناگری اکشروں میں کیتھی یعنی

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی راؤں کا ذمہ دار نہیں)

شرما ہانسوی کسی مضمون کے درج کرانے کیلئے بہتر طریقہ یہ نہیں ہوتا کہ جس سے درج کرنیکی درخواست کیجاوے سب پہلے اوسی کی بچتائی ٹہرایا جاوے ہمارے پاس اس قدر سمے نہیں ہے کہ پہلے آپ کے بے بنیاد شخصی حملوں کا جواب دیں اور پھر آپکا پہلا مضمون درج کریں خود پشیمان رہتے ہو کر جب آپ مضمون بھیجینگے ہمیں درج اخبار کرنیمیں کبھی بھی دریغ نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر

کیا جیو آتما مکتی سے واپس آتا ہے

اخبار ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۲۰ و ۲۷ اسوج سمت ۵۵ مضمون "کرم اور اسکا پہل" کے پڑہنے سے بہت سے شکوک اوتپن ہو گئے۔ سوتر ارتہوں سے مجھکو صاف ظاہر ہے جیو کا موکش سے واپس نہ آنا پرتیت ہوتا ہے۔ اور مضمون داتا کے شبدوں سے جو اونکے نتیجہ نکالنے میں لگائے ہیں اون سے موکش سے واپس آنا پرتیت ہوتا ہے۔ اس واسطے شکوک دور کرنیکے لئے عرض کرتا ہوں کہ اون شبدوں کو جو بہاشیہ داتا نے یا یوگ میں موکش سے واپس آنا کہتے ہیں بجنسہٖ ہی درج اخبار کیا جاوے۔ اور جو میں شبد بہاشیہ کے معہ ارتہ درج کرتا ہوں اون کو کہنڈن فرمایا جاوے۔ بہاشیہ کی عبارت کا پتہ دیکر ایک شروع کا لفظ اور ایک آخر کا یعنی حرف سے درج ہوگا جس سے اُن شبدوں کے اندر کی عبارت کل عبارت سنسکرت دان خیال کریں۔ شروع میں کرم کرتا جیو کو شدہ مانا گیا ہے۔ جیسے ارتہ نرمل نرلیپ پاپ سے رہت کو شاستر بکار کر کہتا ہے۔ پاد اول سوتر نمبر ۲

अस्यनचलै + ननपा

ترجمہ۔ بونتہان چت میں وہ پہلے ہی ویسا نہیں ہوتا۔ کلیشر بکُت اوریا کے سبب سے اس حالت کو جس میں کرم کرتا ہے پراپت ہوتا ہے ارتہات۔ اودیا نمت کارن سے یہ کلیش ہوتے ہیں جو چار پرکار کی حالت میں رہتے ہیں۔ پرلیت تنو۔ وچہن۔ اودا۔ واتسائن کو بہاشیہ میں لفظ پرورتی اور یوگ میں کلیش جو ورنن کیا گیا ہے کیا اوس سے یہ مطلب ہے۔ کہ دونوں ایک ہی ارتہ واچک ہیں۔ ویدانتی سادہوؤں باک جال کہ ہر ایک شبد کا بناوٹ سدہ کرنیکو سوتروں اور بہاشیہ کے انوسار لکشنوں کو چھوڑ کر من گھڑت لکشن بنالیتے ہیں پرسدہ ہے۔ اوس کو فضول جان کر اتنا پر گھٹ کرنا مناسب جانتا ہوں کہ وہ لوگ بھی جیو کو پیدا شدہ اور متھیا گیان ساوی نہیں مانتے۔ مگر متھیا گیان الپ گیان۔ اگیان میں تمیز کرنیکے لئے شاستر کار کچھ بھی اوپدیش نہیں کرتے۔ اون لفظوں میں جہاں شاستروں میں اس بات کو ورنن کیا ہو۔ بجنسہٖ ہی درج کیا جاوے یا اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے پراچین نوین یا سوامی جی کرت پستک میں جہاں اس کا وچار کیا ہو اوس سے مطلع کیا جاوے۔ بیشک سفید گیان کے لئے سفیدی کے گیان کی ضرورت ہے۔ ... اناری اوِدیا کا کارن تھوڑا گیان یا الپ ... دیکھنے میں نہیں آیا۔ اسلئے جو الہ بہاشیہ کی ... ہے۔ قبل ازیں مانا گیا ہے کہ جیو آتما کا ... شدہ ہے۔ تو دونوں الپ گیان اور ... متضاد ایک دوسرے میں کس طرح ... اور بندھ اور موکش میں کچھ فرق نہیں ٹہرتا ... اوسوقت بھی الپ گیان رہتا ہے۔ ... واتسائن سو نمبر دوم پاد اول۔

**...दि मान प्रेत्यभावो ऽ...
...न स्व "**

ارتہات جو شخص جنم مرن کو ردی والا ... ہونے والا مانے وہ متھیا گیان کا سنگت ہے۔ ... ستیارتھ گیان انادی اور نمت والا مانا ہے ... بیشک انادی شئے انت ہوتی ہے۔ مگر جو شئے ... انادی ہے اوسکا ٹوٹنا ممکن ہوا کرتا ہے ... نمبر ۱۶ پاد اول سفر آخر۔

...ऽ ये जन्म + वगान्त

ترجمہ (یہ جنم مرن کا پربندھ بارم بار انادی ... اپ ورگ کہے) علاوہ ازیں تھوڑا اگیان اور ... تھوڑا اگیان تو ورشٹ جنم میں ہی جاتا ہے ... میں کیا وشیشتا ہوئی۔ اس واسطے الپ گیان ... کا شبد معہ اُس کے لکشن کے شاستر سے دکھلایا ... اگر متھیا گیان سے بندھ اور پورن ستیارتھ گیان ... سے موکش مانی گئی ہو۔ مگر الپ گیان نشٹ نہیں ... ہوتا۔ جیسے کو یوگ شاستر سوتر نمبر ۱ پاد چہارم ... میں کہا گیا۔ کہ

**...न स्वभाव वा वस्तु निमत्...
...सुपाद तत्ते "**

سہاوک وستو نت کو نہیں گرہن کرتا۔ اسلئے الپ گیان کا جب ناش نہوا تو پورن کا لفظ ... جائز نہیں ہوتا۔ واتسائن بہاشیہ ... ایسا پرتیت نہیں ہوتا کہ وہ برم سے موکش کی ...

اوتپتی ہوتی ہے - واتسایُن رشی صاف لکہتو ہیں -

काथ बुद्धि मान
होव होदिति

سوتر نمبر ٢ پاد اول - جو بدہی وان سب ہو کہیہ کا ناش اچیتن ابہوگ میں نہ رچی کرے - وہ منتہا گیان میں پہنچا ہوا ہے - یوگ بہاشیہ ترکیہ اور منشیہ جنم کو درشٹ اور ادرشٹ جنم سے نہیں پکارتے ان دو نو شبدوں کا ارتہ برتمان اور بہوشیت جنم فرماتے ہیں - اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے - کہ تریک یونی بہوگ یونی ہے ارتہات - وہ برتمان جنم میں بہوشیت کے لئے کوئی کرم نہیں کرتے اور منشیہ جنم درمیانہ حالت جسطرح ثابت کی گئی ہے مانی گئی ہے اور جن کو کلیش کشین ہوتے ہیں - ارتہات جیون مکت وغیرہ پُرشوں کا آئیندہ جنم کے لئے کوئی کرم نہیں - اسلئے کہا گیا ہے سوتر نمبر ١٢ پاد دوم سطر آخیر -

तत्र क्के श्ना नां नास्ति ज्ञ-
हृ ९ जन्म वेदनाय:

اگر درشٹ جنم کے ارتہ سٹورگ ہوتا تو ہون اوپاسنا آدی کا کرنا فضول ہوتا - کیونکہ کرم کا نشٹ سورگ کے لئے ہوتا ہے ورنہ یوگ شاستر سوتر نمبر ٧ پاد چہارم میں

कर्म + इतरेषाम्

ایسا درج ہوتا - کہ چار پرکار کے کرم ہوتے ہیں - پاپ - پنّ - پاپ پنّ - نہ پاپ نہ پن - والے ارتہات مکت جیو سوامی دیانند جی جیسے رشی دیبہ دہاری کرم پاپ پن سے رہت ہوتے ہیں ارتہات - پاپ جنک کو چہوڑ دیا - پن جنک کا پہل تیاگ دیا - تب بدہیہ اور اسدہیہ مکت ملتی ہے - نیائے سوتر نمبر ٢٢ پاد اول صاف طور سے اپبرگ کا لکشن کیا ہے -

उपातस्य + विद:

جنم سے بالکل چہوٹ جانا اپ ورگ کہاتا ہے سطرح سے گرہن کئے ہوئے کا تیاگ دوسرے جنم کا نہ گرہن کرنا - اگر ان لفظوں سے یہ آشا نکلتی ہو کہ شاستراپ ورگ کے ہیں تو اس کے لئے حوالہ کی ضرورت ہے اور اس کے برخلاف اوپر والے شبد سے صرف ایک سٹورگ کے لئے شاستروں کا ہونا کہا گیا ہے - جب تک ادرشٹ جنم بنا رہتا ہے تب تک جنم مرن کا چکر بنا رہتا ہے ارتہات ایسا کرم آشیہ جسنے دوسرے جنم میں کام کرنا ہے بنا رہتا ہے - تب تک مکتی نہیں ہوتی جب کریا یوگ سے شروع کرتے کرتے پراپ جنم کے سنسکاروں کو دور کر دیتا ہے - اصلی سوروپ شدہ کیول کو پراپت ہوتا ہے - سوروپ میں ٹہرنا یہ مراد رکہتا ہے - کہ رجو - تمو - ستو گن - اپنا کام نہیں کرتے - پہل کے تیاگ سے موکش ملتی ہے - آنند کی پراپتی جو درج اخبار ہیں وہ کو نسے شبدوں کا ارتہ ہے - مجکو تمام شاستر وات تین اور یوگ میں ایسا کہیں نہیں پرتیت ہوتا - پس جب پہل پرشارتہ والا نہیں ہے تو اوسکا سپہل ہونا کیوں کہا جاوے اور کس طرح مانا جاوے - رتت گیان سے منتہا گیان کا ناش - منتہا گیان کے ناش سے دوشوں کا ناش دوشوں کے ناش سے پرورتی کا ناش - پرورتی کے ناش سے جنم کا ناش جنم کے ناش سے دوکھ کا ناش دوکھ کے ناش سے اپبرگ ہوتی ہے - دہرم میگہہ سمادہی کا لکشن شاستر کار اپنے سوتر نمبر ٢ پاد اول میں کرتے ہیں -

सत्त्व पुरुषान्यताख्या + भवात

چت اور پرش کا پہلا پرکاش والا دہرم میگہہ دہیان سمادہی پراپت ہوتا ہے - اور اوسی کی بابت کیولیہ پاد سوتر نمبر ٢٩ میں صاف کہا ہے

پرسنکہیان سے بہی نفع

ख से + भवात

نہ چاہنے والا سب وتہا سرو پرکار سے گیان سے دہرم میگہہ سمادہی ہوتی ہے - جب یہ برہمن پرسنکہیان ہونے پر اوس سے کچہہ نفع نہیں لیتا - اور مکت ہو جاتا تب یکہ خیاتی ہوتی ہے - سنسکار کے بیج ناش ہونے پر دوسری مرتبہ نہیں پیدا ہوتے - تب اوسکو دہرم میگہہ سمادہی نام والی ہوتی ہے - جب اوسکو کلیش کرم کی نورتی ہوتی ہے - اگر سبک خیاتی شبد کے ارتہ آنند کے ہیں تو اوس سے مطلع کیا جاوے - یوگ شاستر خود ہی اوس کا ارتہ سوتر نمبر ٢٦ پاد دوم میں سروپ میں ٹہرنے کو سبک خیاتی فرماتے ہیں - ایسا ممکن نہیں کہ چار ہی آدمی مکت ہوں اور مکت جیو سب ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں اُن میں کچہہ فرق نہیں ہوتا اب تو ممکن ہے - کہ ہر ایک شرشٹی میں سو دو سو مکت آدمی ہوں یا کبہی ایک بہی نہ ہو تو پہر وید یا تو آدمیوں پر پرگٹ ہونگے - یا چاروں وید ایک آدمی پر پرگٹ ہونگے - تو پرماتما کے نیم میں فرق آگیا - علاوہ اس کے یہ مانا گیا ہے - کہ کنچت ماتر بہی اگیان نہیں رہتا - پس الپ گیان جسکا ثبوت دیا تہا - وہ بہی نہوا - اس مخالفت کو دور کیا جاوے اخبار میں پرماتما اور جیو آتما کا فرق دکہلایا گیا ہے اوسکو برخلاف پاتنجل کے درشٹانت پیش کرتا ہوں - کہ ایک ہی کشن میں سب کچہہ جانتا ہے سوتر

सर्वमेव + जानाति

نمبر ٣٢ پاد سوم - پراتب گیان یونی پریوگی سب کچہہ جان لیتا ہے اگر اس کا مطلب کرم بدہ ارتہات سلسلہ وار گیان ہے تو اوسوقت اور اوسوقت کے گیان میں کیا فرق ہے - سوتر نمبر ٥٤ پاد سوم میں پہر صاف درج ہے -

अकुसमिति + छि:

اکرم ایک ہی دفعہ کال کو کشن پر جڑ جانب طرح سے جانتا ہے - اوسی پاد کے سوتر نمبر ٥٥ میں صاف درج ہے جس کلیش کا درگدہ بیج ہو گیا اوسکو پہر کسی گیان کی ضرورت نہیں رہتی - علاوہ ازیں ہاور کا جہکا نکالنے کا درشٹانت اخبار کا ثابت کرتا ہے کہ پہر جنم نہیں لیتا - یوگ شاستر میں

न पुनरावर्तते

بہت دفعہ آیا ہے - جس کا ارتہ پہر واپس نہیں آتا دکہلا دیتا ہے - سوتر نمبر ٢٤ پاد نمبر اول ایشور اور جیو میں

یوگ شاستر خود ہی ژق درشاتا ہے

केवल्यं - ध्यामाः नैव मीक्ष रस्य

ایشور اور مکت میں یہہ فرق ہوگا۔ کہ جیو سادہنوں سے اوس حالت کو پراپت ہوا ہے۔ ایشور کی ایسی سیدہ کوئی پورب نہیں ہوتی میری رائے میں اس سے زیادہ درشٹانت اور کیا ہو سکتا ہے۔ ان ثبوتوں سے پرتیت پڑتا ہے۔ کہ یوگ شاستر اور نیائے شاستر موکش سے واپس آیا نہیں مانتے۔ مضمون ورتا یا کوئی اور صاحب میرے ہر ایک پرشن کا جواب دیکر مجھکو شاستروں کا آریہ سدہانت کے انوکول ہونا ثابت کرا کے شاستروں پر وشواس دلا دینگے۔ اس کو جواب پر نمبروار پرشن کل یوگ سے علیحدہ کر کے نذر پیش کرونگا۔ بشرطیکہ جواب بہی اوسی شاستر کے حوالے سے دئے جاویں دوسرے شاستر میں اوہر اودہر پرشن کرا یا جواب دیا نہ جاویں۔

الراقم گوکل چند پنشنر از لاہور

سوال کا جواب

اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۳ - اسوج سمت ۵۹ میں ایک صاحب ایسی کتاب کا نام دریافت فرماتے ہیں جس میں کل ہندوستان یا کسی خاص صوبہ کی اشیائے سوداگری شہروار درج ہوں۔ میرے علم میں اس مضمون کی سب سے عمدہ کتاب ڈاکٹر واٹ صاحب کی ڈکشنری ہے۔ جسکا نام ہے

Dr Walts Dictionary of Economic Products of India

یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں ہے اور انگریزی میں ہے۔ اس میں ہندوستان کی جملہ اشیاء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس قدر تحقیقات کی گئی ہے۔ کہ اسکو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ مٹی سے لیکر بیش قیمت معدنیات تک اور گہاس سے لیکر اعلے درجہ کی ادویات تک۔ غرض کہ کوئی شئے جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ فرو گذاشت نہیں کی گئی ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہہ کتاب تیار ہوئی ہے۔ اور ممالک مغربی و شمالی کی ہر کلکٹری کے کتب خانہ میں یہ کتاب منجانب سرکار مہیا کی گئی ہے۔ اور غالباً دیگر صوبجات میں بہی بہیجی گئی ہوگی۔ امید ہے کہ محقق صاحب اوسکو دیکہہ کر نہایت خوش ہونگے۔ اور دیسی زبان میں اوسکا ترجمہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ مگر واضح رہے کہ کتاب مذکور میں صرف اون اشیاء کا ذکر ہے جو ہندوستان کی پیدا شدہ ہیں۔ اور ترتیب کتاب کی بلحاظ شہر یا صوبہ نہیں ہے۔ بلکہ بلحاظ علمی نام کے ہے۔ اشیاء کے بیان میں البتہ ذکر کیا گیا ہے کہ شئے مذکور کس جگہ اور کس ترکیب سے کاشت یا طیار کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کتب کا حال M. S. J. Jellery & Co سوداگران کلکتہ و دہلی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو کہ ہندوستانی ساخت کی اشیائے کے بہت بڑے سوداگر ہیں۔ اور جن کا لکچر نسبت سوداگری و حرفت ہندوستانی مال کے اخبارات میں شایع ہوا تہا۔ علاوہ ان کے اس قسم کی کتب کا نام مع قیمت درج ذیل ہے۔

Monograph on cotton fabrics of N. W. P. oudh by C. H. Silbered I.C.S. 1/2/4
Monograph on woollen fabrics N. W. P. oudh by A. W. Pum 1/0/0
Do Brass copper wares Do W. G. R. Dampir 1/0/0
Do Dyeing N. W. P. by Sayad Mohd Hadi 2/4/-

یہ کتابیں سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس الہ آباد سے مل سکتی ہیں۔
اسسٹنٹ ایڈیٹر

آریہ پتنگ پرچارنی سبہا

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دہرم کے پرچار کے دو ہی طریقے ہوا کرتے ہیں ایک تقریری اور دوسرا تحریری اور یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ اگر ان دونوں طریقوں کو عمل میں لایا جاوے۔ تو ضرور کامیابی ہوتی ہے لیکن اگر ہم آریہ سماج کی ترقی پر نظر ڈالیں تو پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماج نے جہاں پرچار کی طرف بہت زور دیا ہے وہاں تحریر کے کام کی طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ گویا کہ ایک دو پہیہ گاڑی کو ایک پہیہ کے سر پر چلایا ہے۔ اور دوسرا پہیہ بیکار رکہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جسطرح دو پہیہ گاڑی کو ایک پہیہ کے سہارے چلانے سے وہ گاڑی ویسی تیزی سے نہیں چل سکتی اسی طرح آریہ گاڑی ایک پرچار روپی پہیہ کے سہارے ویسی کامیابی سے نہیں چل سکتی۔ جیسی کہ دو پہیہ کے سہارے سے چلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک آریہ سماج کو اپنے مشن سے ویسی کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ ہونی چاہئے تہی جب پنڈت گورودت کے دو تین رسالوں نے دنیا بہر میں تہلکہ مچا دیا تہا تو کیا ممکن تہا کہ اگر تحریر کا کام جاری رہتا تو آج تک یورپ اور امریکہ میں اپنے آریہ سبہا قائم رکہنا فخر نہ ہوتا۔ پنڈت لیکہرام آریہ مسافر اس ضرورت کو محسوس کرتا تہا۔ اور یہی وجہ تہی کہ اوسنے مرتی دفعہ بہی وصیت کی تہی کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پاوے کیونکہ اوس کی زندگی میں وہ خود ہی تحریکیٹ ڈیپارٹمنٹ تہا۔ لیکن اوس کی موت کے پشچات تحریر کا کام ڈہیلا پڑ گیا۔ لیکن شکر ہے کہ آریہ پبلک کی توجہ اس سوال کی طرف پہری ہے امید ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائیگا بہت سے مہاشوں نے اپنی قیمتی رائے سے پبلک کو کو کرتارتہ کیا ہے میری تچہ بدہی میں جو کچھ آتا ہے نویدن کرتا ہوں (۱) اس سبہا کا نام خواہ آریہ دہرم

پرچارنی سبھا ہو خواہ ویدک لٹریچر پرچارنی سبھا لیکن جتنا چھوٹا نام ہو سکے اُتنا ہی بہتر ہوگا گو اس میں شک نہیں کہ انگریزی کتابوں پر اس کا نام آریہ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ ہی لکھا جاویگا - (۲) ایک سب کمیٹی بنائی جاوے جو اس ڈیپارٹمنٹ کا باقاعدہ انتظام کرے اور ایک کمیٹی وید والوں اور ویدک سدہانتوں سے ماہر لوگوں کی بنائی جاوے جو ہر ایک ٹریکٹ کو چھپنے سے پہلے دیکھ کر رائے دیویں جب تک وہ نہ کہدیویں کہ اس میں کوئی بات وید ورودھ نہیں تب تک وہ کتاب چھپنے نہ پاوے - سب کمیٹی کے ممبروں کے لیئے میری تو یہ رائے ہے کہ بجائے اس کے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے ممبروں میں سے انتخاب کیا جاوے بہتر ہو اگر تمام سماجوں میں سے آدمی لئے جاویں - کیونکہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے ممبروں پر تو پہلے ہی کام کا بوجھ ہے - دوسرے آدمیوں کو کام کرنا چاہیئے - کوئی کتاب جس پر اس سبھا کی مہر نہ ہو یا اس سبھا کی طرف سے نہ نکلی ہو مستند نہ سمجھی جاوے (۳) اس کے خرچ کے لیئے آریہ پرتی ندہی سبھا اپنی آمدنی کا چوتھا حصہ دیا کرے - کچھ تو چوتھے حصہ سے کام چل جاویگا اور کچھ کتابوں کی بکری سے آمدنی ہو جاویگی (۴) اس سبھا کے لیئے کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں - تینوں ویدک سدہانتوں سے بخوبی واقف ہونے چاہئیں - ایک انگریزی کے واسطے - دوسرا اردو کے لیئے اور تیسرا سنسکرت اور دیوناگری کے لیئے - یہ تینوں آدمی تنخواہ دار آدمی ہونے چاہئیں اور اون کی تنخواہ معقول ہونی چاہیئے - تاکہ اون کو اور کسی طرف خیال نہ ہو - اور بے فکر ہو کر اپنے دماغ کو اس کام میں لگا سکیں - اگر ہو سکے - تو ایسا شخص رکھا جاوے جو گورمکھی میں ترجمہ کر سکے اور لکھ سکے - (۵) اس سبھا کا سب سے پہلا فرض یہ ہوگا - کہ سوامی جی کی تصنیفات کو تمام زبانوں میں ترجمہ کرا کے جتنی سستی ہو سکے فروخت کرے

ایک ماہ میں کم از کم تین ٹریکٹ ایک ہی مضمون پر - تینوں زبانوں انگریزی - اردو اور ناگری میں نکلا کریں - یہ ضرور ہے کہ ہر ایک اردو ٹریکٹ میں جسقدر ہو سکے عام فہم ہندی الفاظ ہوں (۶) ٹریکٹوں کی بکری کے لیئے آریہ سماجوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جاوے - ہر ایک سماج کی طرف ایک خاص تعداد ٹریکٹوں کی بھیجی جاوے - اور سماج سے ہر ماہ کے بعد اون کی قیمت وصول کی جاوے یہ ضرور نہیں کہ اُس سماج نے وہ ٹریکٹ فروخت کیئے ہیں یا نہیں - آریہ سماجیں ممبروں کو ساتھ انتظام کر سکتی ہیں - (۷) یہ لازمی ہو کہ ٹریکٹ کی قیمت اردو اور ناگری کی ایک پیسہ اور انگریزی کی دو پیسہ سے زیادہ نہو - اس طرح ٹریکٹ بہت زیادہ بکیں گے - نہ تو کسی کو بیچنے میں تکلیف ہوگی اور نہ خریدنے میں لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت نفیس ہونا چاہیئے - اس بات کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے - (۸) اس سبھا کی ماتحت ماہواری میگزین تینوں زبانوں میں نکلنے چاہئیں - انگریزی میں ویدک میگزین بالکل پنڈت گورودت کے نقش پا پر ہو - اردو کے لیئے آریہ مسافر کافی ہے - اور دیوناگری میں ایک ماہواری رسالہ نکال سکتی ہیں (۹) اس ڈیپارٹمنٹ کے لیئے ہم دوسرے صوبوں کی سماجوں سے بھی مدد لے سکتے ہیں - اور قوی امید ہے - کہ مدراس میں انگریزی کے ٹریکٹ پنجاب اور نارتھ ویسٹ میں بہت بکیں گے - (۱۰) ان تمام باتوں کے لیئے میرے خیال میں بہتر ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کی اپنی ملکیت کا ایک پریس اردو ناگری انگریزی تینوں تمام زبانوں کا ہو اس سے خرچ بھی تھوڑا ہیگا اور اتنا کام کسی بیگانے پریس میں ہو بھی نہیں سکتا - (۱۱) میں اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا کہ اپدیشک اپنا لیکچر ٹریکٹوں کی بکری سے نکالیں اپدیشکوں کا کام صرف اپدیش کرنا ہے اون کو کسی قسم کی فکر میں ہونا نہیں چاہیئے خاصکر گذران کی

بابت تو بالکل بے فکر ہونا چاہیئے - جس وقت ان پر یہ قید لگائی گئی کہ اپنا سفر خرچ ان کی بکری سے نکالیں تو اون کو یہی فکر ہر وقت دامنگیر رہیگا - کہ جس طرح ہو ٹریکٹ بک جاویں - تاکہ سفر خرچ تو مل جاوے - ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ چونکہ وہ دورہ کرتے رہتے ہیں - اسواسطے ہر مہینہ کے بعد جو جو رقم جس جس سماج کے ذمہ ہو اُس سے وصول کر کے سبھا کے دفتر میں بھیجدیویں - یا اون کو ٹریکٹ دیئے جاویں اپنا لیکچر ختم کرنے کے بعد اون ٹریکٹوں کا اشتہار بھی سُنا دیا جاوے جسکو خریدنا ہو خرید لیوے - لیکن اپدیشکوں پر کسی قسم کی قید نہیں ہونی چاہیئے - یہ صرف نوٹ ہیں اور بہت سی باتیں اور تجاویز اور تو ضیحات ہیں لیکن اون کا اُسوقت فیصلہ ہو سکتا ہے - جب یہ سوال ایک عملی صورت میں آریہ پرتی ندہی سبھا کے سامنے پیش ہوگا - فی الحال اتنا ہی کہنا کافی ہوگا جس وقت میں مشن سکول میں پڑھا کرتا تھا تو ہر مہینہ کے بعد ہمارے ہاتھوں میں ایک ٹریکٹ عیسائی دہرم کی خوبیاں جتلاتا ہوا دیا جاتا تھا - اوس کا نام منتھلی بل ہوا کرتا تھا اور لودہیانہ کی پریس یا سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتا تھا - اس میں شک نہیں کہ بہت سے لڑکے اونکو صرف کتابوں پر چڑہانے کے کام میں لاتے تھے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے بھائی جو پڑہتے تھے اون پر اون کا اثر بھی کچھ نہ کچھ ہو جاتا تھا عیسائیوں کی طرف اگر ہم دیکھیں تو معلوم ہوگا - کہ یہ لوگ آئے مہینے لاکھوں ٹریکٹ مفت تقسیم کرتے ہیں اون کو ضرور کچھ فایدہ کی امید ہے جو وہ اپنا روپیہ خرچ کر رہے ہیں - وہ جانتے ہیں کہ قطرہ قطرہ بہم شود دریا - اور اس اصول پر عمل کرتے ہوئے وہ ترقی کر رہے ہیں - آریہ پرشو ! اگر اور نہیں تو آریہ بیر کے آخری الفاظ پر دھیان دیتے ہوئے اس ڈیپارٹمنٹ کو قایم

کرو۔ اگر ہم دل میں سوچیں تو کیا ہمکو جواب نہیں ملیگا کہ ہمنے اس امر کی رعایت پر ویسا عمل نہیں کیا۔ جیسا کہ چاہئے تھا۔ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ قائم ہوتا اور کام کرتا ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ آجتک یورپ اور امریکہ ویدک دھرم کی جیوتی سے محروم رہگئے ہوتے۔ جب پنڈت گورودت جی کے دو تین رسالوں نے مہذب دنیا میں اسقدر تہلکہ مچادیا تھا۔ تو کیا کبھی ممکن تھا کہ اگر ویدک دھرم کے ٹریکٹ اُن تک پہنچتے رہتے تو آج تک ویدک دھرم کا جھنڈا یورپ اور امریکہ میں نہ لہراتا ہوتا۔ آریہ پتھو مہذب دنیا آپکے سدہانتوں کو دل میں مان رہی ہو یورپ اور امریکہ کے غلط سفر اور بد اربقہ رد یا کیے جانے والے عیسائیت کی ناقابل تسلیم تعلیم سے تنگ آ کر سچے دھرم کی پیاس میں تڑاہ تڑاہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ اسوقت ہی کام شروع کر دیں تو بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ موجودہ حالت میں ہم اوپدیشکوں کا ایک دستہ امریکہ یا کسی اور دیش میں نہیں بھیج سکتے۔ کیونکہ نہ ہمارے پاس آدمی اور نہ روپیہ اسوقت جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کر کے اپنے دھرم کی پستکیں اور خیالات اُن تک انگریزی زبان میں پہنچائیں اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ کوئی دن آویگا کہ جب اگر ظاہرا نہیں تو باطن میں ایسے شخص پیدا ہو جاویں جو ویدک سدہانتوں کو ماننے والے ہوں۔ اور جب آریہ دھرم کے اوپدیشک وہاں جاویں تو وہ عملی صورت میں آریہ بن کر دنیا کے سامنے آجاویں اور اوم کا جھنڈا یورپ اور امریکہ میں لہراتا نظر آوے۔ اوم شم۔ ۔ ۔ آپکا داس وزیرآبادی۔ ۔ ۔

ویدک دھرم پرچارنی سبھا

ہم بارک میں آج کل مضمون مذکور الصدر پر بڑی سرگرمی سے بحث شروع ہو رہی ہے۔ اور چند مہاشئوں نے

اپنی رائے مہاراہیں بھی اس بارہ میں پیش کی ہیں جن میں آخری تجویز لالہ کرتا رام جی کرنال نواسی کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔ درحقیقت اس امر پر تعجب ہے کہ ایک ایسے ضروری سوال پر آریہ سماج کی ہستی میں اتنی دیر پہلے کیوں کافی غور نہیں ہوئی۔ اور خاصکر جب کہ ویدک دھرم کی بڑھوتی کے لئے پرچارک کی ایک لابد ضرورت سمجھی گئی ہے تو پھر صرف تقریری پرچار پر ہی کیوں اکتفا کیا گیا سوامی جی اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام جیو کی آخری وصیت کس طرح اسوقت گونج دار آواز کرتے ہوئے ہمارے اندرونی کانوں کو دیکھا و تحریری پرچار اور تحریر کی ضرورت کو بتلاتے ہیں۔ مگر نہ معلوم کہ معزز ممبران پرتی ندھی کیوں اس معاملہ میں اس وقت تک سرد مہری کو کام فرما رہے ہیں درحقیقت بڑے افسوس کہ ساتھ میرا ذاتی مگر تھوڑا تجربہ بتلاتا ہے کہ وہ سبھا جو کہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی شرومنی گنی جاتی ہے۔ اور جس کی طرف کہ پنجاب کے دوسرے سارے سماجوں کی اپنی سرسبز امیدوں کی برآمدگی کے لئے آنکھیں لگی ہوئی ہیں اس سبھا میں کئی ایسے مہاشے ہیں جو کہ ظاہرا طور پر اپنے سنجیدہ ذمہ داریوں کا بہت کم خیال کرتے ہیں "بیتی باتیں بسار دو آگے کی سُدھ لے۔" اب پرتی ندھی کی سیوا میں بہت نمرتا پورک نویدن ہے۔ کہ وہ آریہ پبلک کی طرف اپنے وظائف کا خیال کر کے جلدی اس معاملہ میں جو کچھ کارروائی کہ اون کی نزدیک مناسب ہو کر کے پبلک کو نتیجہ سے آگاہ کریں اس بارہ میں جو کچھ کہ میری ناقص رائے میں آتا ہے میں بھی پیش کرتا ہوں (۱) لالہ کرتا رام جیو تجویز نمبر ا میں سبھا کے لئے ایک علیحدہ مستقل فنڈ کی ضرورت جتلاتے ہیں۔ درحقیقت جبکہ روپیہ ہر ایک کام کے واسطے جان مانی گئی ہے اوس کی ساتھ چند ایسے امور بھی ہیں جن کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ میرے نزدیک ایک فنڈ کو قائم کرنا چھوڑ کر دوسرے کی طرف بھاگنا۔ اور دوسرے کو ایسی حالت میں چھوڑ کر تیسرے کی طرف کو دوڑنا کیا کوئی نا ٹھیک رکھنا ہے۔ اور آریہ پبلک نئے فنڈوں کے نام سے ہی بہت گھبراتی ہے۔ اور اسی وجہ سے بہت سے آدمی جو کہ دوسری حالت میں سماج میں داخل ہو کر کسی نہ کسی طرح آریہ دھرم کی پشٹی کرتے سماج سے برطرف رہنے کی کوشش کرتے ہیں میری ناقص عقل میں وید پرچار فنڈ کو ہی بڑھانے میں زیادہ زور لگایا جاوے۔ اور اسی میں سے ایک مناسب حصہ اس کام کے لئے علیحدہ کیا جاوے۔ (۲) لالہ کرتا رام جی کی تجویز دربارہ بندش سفرخرچ اوپدیشکان بہت مناسب معلوم ہوتی ہے یہ خرچ عموماً سماجوں کو اپنے اوپر لینا چاہئے۔ ماہ جولائی کے گوشوارہ کے بموجب سفرخرچ اوپدیشکان ۷۷ روپیہ ہے اور تقریباً ہر ماہ میں شائد اس کی لگ بھگ ہوتا ہوگا۔ اگر اس میں سے مبلغ ۵۰ روپیہ اس طرح پر بچ سکیں تو دو ودوان اس رقم سے ملازم رکھے جا سکتے ہیں جو کہ فی الفور تجاویز ذیل کے بموجب کام کو شروع کر سکتے ہیں۔ اور بعد میں جس طرح کہ روپیہ کی گنجائش اجازت دیوے کام کو وسعت دیجا سکتی ہے۔ (۳) پرتی ندھی سبھا میں سے ایک لائق ممبر ان ہر دو ملازمان پر بطور انچارج کے کام کرے اور یہ تمین صاحب معمولی ٹریکٹوں کو شود ہے اور اون پہ مہر لگا کر اون کو چھپوانے کی کام میں لاویں (۴) اختلاف رائے کی صورت میں سبھا کی طرف سے چار ایسے ممبران کی کمیٹی مقرر کیجاوے جن کے آگے کہ ایسے اختلافات کو پیش کر کے اون کے طے کرنے میں اون سے مدد لی جاوے مگر ایسے موقعے شائد تھوڑے ہوں گے (۵) ہر ایک اوپدیشک مہینہ میں کم از کم ایک ٹریکٹ تیار کرے۔ اور یہ ہی اسکا منجملہ دیگر فرائض کے ایک فرض منصبی سمجھا جاوے۔ اوپدیشکوں

کو میرے نزدیک کافی وقت اس کام کے لئے
مل سکتا ہے۔ یہ ٹریکٹ سیدہے پرچارنی سبھا
کے دفتر میں آنے چاہئیں (۶) لالہ کرتارام جیو
کی تجویز نمبر ۶ میں تیاری ٹریکٹ صرف چند آدمیوں
تک محدود رہتے ہیں۔ میرے نزدیک ہر ایک آریہ
ممبر جو کہ اپنے آپ کو اس کام کے لائق سمجھتے
تیار کرنے کا مجاز ہو۔ تحریر کے میدان کو تنگ کرنے
سے کسی قوم یا دہرم نے ترقی نہیں کی۔ البتہ
اس کا صحیح اور مناسب ہونا شرط ہے۔ میں
خیال کرتا ہوں کہ مفصلات کے ممبر بھی ذیل
کی تجویز سے بغیر کسی دقت کے کافی اور عمدہ مدد
دینے کے لائق ہوں گے۔ (۷) ہر ایک آریہ ممبر
جو اپنا ٹریکٹ بناوے وہ پہلے اپنے سماج کے سکرٹری
کے پاس برائے ملاحظہ بھیجے۔ سکرٹری بعد پڑتال
اور دیگر ایک لائق ممبر کے اسکو اول دیکھیں
اور اگر وہ مناسب سمجھے تو اوسکو پرچارنی سبھا
کے دفتر میں برائے شودہن روانہ کردیں۔ (۸)
ٹریکٹ پاس شدہ بعد ثبت مہر سبھا نہایت خوبصورتی
کے ساتھ جیسا کہ لالہ کرتارام جی نے بیان کیا ہے چھپوائے
جاویں (۹) ٹریکٹ جہاں تک ممکن ہو کم قیمت
کے ہونے چاہئیں جو کہ اصلی لاگت پر بالفعل ہر ایک
سماج میں برائے فروخت رہنے چاہئیں۔ (۱۰) ہر ایک
سماج اپنی کوشش میں سے کم از کم مبلغ پانچ روپیہ
یا جسقدر مناسب سمجھے ایسے ٹریکٹ کے خرید کیلئے
سرمایہ جدا کرے اور وقتاً فوقتاً بعد فروخت نئے
ٹریکٹ منگواتے رہیں۔ مگر سبھا اور سماجوں
کا جہاں تک ہو مدعا ٹریکٹوں کو مفت تقسیم کرنے
کا ہونا چاہئے۔ (۱۱) اوپدیشکان کو سفر خرچ
کی بجائے ٹریکٹ کے ملنے کی تجویز کچھ مشکل سی
معلوم ہوتی ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ شاید اس
طرح سے کام نہ چل سکے۔ میرے نزدیک اوپدیشکان
کو ٹریکٹ برائے فروخت دئے جاویں۔ اور اون
کی فروخت کے مقابلہ پر اون کی ترقی تنخواہ

اور انعام کا انحصار ہو۔ (۱۲) ٹریکٹ سوسائٹی
کا نام جہاں تک ہو ہندی اور چھوٹا ہو اور پورا ہو
ویدک دہرم پُستک پرچارنی سبھا زیادہ
موزوں معلوم ہوتا ہے۔ راقم
حاکم رائے اسٹیشن ماسٹر اعظم

امر توجہ طلب

آج کل اخبار ست دہرم پرچارک میں لالہ جیمنی
جی کی تحریک سے پہر ویدک پُستک، پرچار پر مضامین
نکل رہے ہیں۔ اصل میں یہ پہلی دفعہ ہی نہیں کہ
یہ تحریک شروع کی گئی ہو۔ کئی دفعہ اس بارہ میں
آگے بھی توجہ دلائی گئی۔ اس بارہ میں ابھی اور
اور بھی تجاویز مختلف دماغوں سے نکلنی چاہئیں
اور پہر سب کو یکجا کرکے پمفلٹ کے طور پر چھاپکر
مختلف آریہ انترنگ سبھاؤں کے وچار میں
آنے کے واسطے آریہ سماجوں میں تقسیم ہونی
چاہئیں اور آخیر میں کسی تجویز کی صورت میں
شرومنی پرتی ندہی سبھا کی سیوا میں ارسال
ہونی واجب ہے۔ لالہ کرتارام صاحب نے
اپنے دہارمک جوش سے اس وشئے میں پہلے
پرچارک میں سبھا کی توجہ کے لئے۔ جو کچھ زور
دیا ہے۔ اوس سے کوئی آریہ اختلاف نہیں کرسکتا
مگر ہاں اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ بہت سے
حالات میں کیا پرتی ندہی اور کیا اور سماجیں
ان کمیوں سُستیوں اور کوتاہیوں کے انتظامیہ
کے لئے مجبور نردوش ہیں۔ کیونکہ آریہ
سماجک دنیا میں فی زمانہ کام کرنے والے
آدمی بہت کم پائے جاتے ہیں ایسے آدمی
کثرت سے پائے جاتے ہیں جو انتظامی مادہ
نہیں رکھتے۔ مگر صرف پانچویں سوار بننے کے
لئے منتظم بن جاتے ہیں اور اپنے عہد میں اپنی
بے سمجھی سے سماج کو ترقی کے بدلے ہانی

پہنچا کر تہوڑے ہی دنوں میں پانی کے
بلبلہ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں کام کرنے والوں کی
اس تہوڑی سی تعداد میں ہی کمی پر کمی ہو رہی
ہے۔ جسکے کئی وجوہات میں سے ایک وجہ ہیں
ایک تو بعض نوجوانوں کے بے سوچے سمجھے منہ زور
کارروائیاں جو سماج کے حق میں زہر ہیں اون کو
چپ رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔ دوئم ایسا طریقہ
کوئی نہیں سوچا گیا جو ایسے اشخاص کو باقاعدہ
سلسلہ ورک (network) کو جاری رکھے یا ایک
دوسرے کے نگراں حال رہے سوئم سماجک
انتظامی امور یا منصب جیسے اون کا انتظامی
مادہ ترقی پاسکتا یا بدستور قائم رہ سکتا ہے حسب
مناسب اون کی پیروی نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ
مذکورہ بالا صورت میں لالہ کرتارام اور دیگر مہاشیو
کو پہلے کام کرنے والوں کے اکھاڑے سے نہایت نازک
حالت میں ہو رہی ہیں علاوہ اس کے یہ بھی ازرو
ہے کہ پہلے جو جو کام شروع کئے گئے تھے اون کی
حالت کی جانچ پڑتال کرلی جایا کرے کہ کہاں
تک تکمیل کو پہنچے پہلے کام اگر کسی تسکین بخش
ترقی پر نہ پہنچ چکے ہوں تو خواہ مخواہ ایک اور نیا
کام پرتی ندہی کا سر پر اوٹھالینا صرف اپنی بد انتظامی
اور کمیوں کا زور سے پرگٹ کرنا ہے اور کچھ نہیں
مثلاً عموماً وہ سارے کام جو شرومنی پرتی
ندہی سبھا کے ادہین یا کسی اور سماج کی ذمہ
داری پر اوٹھائے گئے ہیں اور خصوصاً لیکھرام
میموریل فنڈ اور کمیٹی اول اون کی بابت تحقیق
کرنا چاہئے کہ کس کس انش میں اُن میں کام ہوا ہے
اور کیا کیا کام ہوا ہے۔ اور باقی کیا کیا ہے۔ پہلے
ان ہی کی تکمیل کے لئے زور دینا میری دانست
میں اوتم کام ہے اور اعلیٰ کام ہے۔ لیکھرام
میموریل فنڈ کے متعلق اون کو وابستگان کا امداد
پانا تو سب کو معلوم ہے ایک آریہ مسافر پرچہ
بھی ماہواری نکلتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اون

کی بار کار قائم ہو چکی ہے - اور اون کی تحریر کے کام کو جاری رکھا گیا ہے ۔ فنڈ کی وصولی اور میموریل فنڈ کی کمیٹی کے حالات کیا کیا ہیں -

تتمہ سنہ ۃ گنگارام وسم -

شدھی کے متعلق

آپنے میرے چار پرشنوں کا اوتر ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۲ - اسوج سمت ہیں شائع کئے ہیں جن کو دیکھ کر میری تسلی نہیں ہوئی پہلے سوال کے جواب میں جو آپ نے لکھا ہے وہ ستیہ ہے مگر جیون چرتر صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۵ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو سجہدار ہیں وہ بلا ضرورت اپنے دیش یا رواج کے خلاف کام نہیں کرتے - اور جیون چرتر صفحہ ۶۶ سطر ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ دہم ۲ و ۲۵ کے بموجب سوامی جی نے اپنے شسیوں کو بیٹی دینا ہی منع کرتے ہیں بونم - پرشچت شدہ کیسا تہ کہاں یان یا بیٹی بیوہار ہمارے دیش یا رواج کے خلاف ہے اسلئے ایسا کرنا انوچت ہے - اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم ہندوؤں کے دیش رواج کو اپنا کیوں خیال کریں کیا مسلمان اس دیش کے باشندے نہیں ہیں - تو مانس آدک کہانے والے دکا بکیج سایت کانیستہ وغیرہ) ہندوؤں کا پرائشچت کیوں نہیں ہوتا - کیونکہ مسلمان تو صرف ماس ہی کہاتے ہیں مگر ہندو لوگ اون سے ایک قدم بڑھکر ہیں - یعنی شراب کو بھی نہیں چھوڑتے کیا ایسے ہندوؤں کا آریہ سماج نے پرائشچت کر کے سماج میں داخل کیا ہے - اگر نہیں تو کیوں سوال دوسرے کے جواب میں جو آپنے تحریر کیا ہے وہ درست ہے مہربانی کر کے آپ بتلا دیں کہ وہ کونسے پرائشچت کی شاستر ودھی ہے جسکو بموجب شدھی کرتے ہیں ست الپوسفتا و پرشٹ کے گندہ پرماون

شدر برہمن سے نکل جاتے ہیں - جو اکثر لوگوں کا ہی یہ قول ہے کہ شدر کے پرانوں دس برس سے بعد بدل جاتے ہیں - تیسرے سوال کو جواب میں آپنے تحریر کیا ہے کہ منوسمرتی کا یہ شلوک غلط ہے کر یا کر کے اس کو غلط یعنی پرکشپت ہونے کا ثبوت تحریر کیجئے - کہ یہ کیوں پرکشپت ہے کیونکہ ستیارتھ پرکاش دوسرے ادہیائے میں یہ شلوک لکھا ہے کہ گرو کے بپریت کریا کرنے سے شخص دوسرے دن شدر ہوتا ہے - کیا منوسمرتی کا یہ اشلوک ہی پرکشپت ہے - کیونکہ سوامی جی نے اس کو کہیں پرکشپت نہیں لکھا - بلکہ اس سو بہوت پریت کے اصلی معنی ظاہر کئے ہیں اگر آپ اس کو پرکشپت مانتے ہیں تو سوامی جی کا (۵) یعنی بہوت پریت کی شدھی ٹہیک نہیں رہیگی - چوتھے سوال کے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ڈبیٹر بواہ کی بیوستھا جو سوامی جی نے لکھی ہے وہ ہی ٹہیک ہے اوس کی پرتیکول چلنے والے مہاشے غلطی پر ہیں جسکے وہ خود جواب دہ ہیں) جب ایسا ہی ہے تو آریہ سماج میں اس قسم کے بواہ کیوں کراتی ہیں - اور آریہ سماج اپنے منار میں ایسے کیوں ہونے دیتا ہے - اور پرتی ندھی سبھا اس بات کا نوٹس کیوں نہیں لیتی چنانچہ کچھ تہوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آریہ سماج مندر لاہور میں اس قسم کے کئی بواہ سنسکار ہوئے - اور چنانچہ چند مہاشیوں میں سے ایک لالہ تولارام سکریٹری ہیں - کیا اوس صورت میں آریہ سماج بھی اس قسم کی شادیوں کا ذمہ وار ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں - فقط

دھرم سیوک - پرشوتم - دور بلڈ باٹی ضلع بلند شہر

آرین ٹریکٹ سوسائیٹی

آریہ سماج کو جسقدر تعلیم یافتہ گروہ ہونیکا فخر ہے اوسی قدر تحریر و تصنیف میں پیچھے ہے - آریہ سماج کی قلمی لیاقت بدون کافی انتظام کے بیکار پڑی ہے جو تعداد

ہندوستانی آریوں کی ہو اگر یہی انگریزوں کی برابر تو آجتک رسالوں و کتابوں کا دنیا میں طوفان بپا کر دیتے - جہاں ہر ایک آریہ پرش ٹریکٹ سوسائیٹی کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہے - مگر تعجب ہے جو پرتی ندھی اون کی پرتی ندہی ہو وہ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا اپنے وجود کو بھول گئی ہے - اگر عام رائے کی پرواہ نہیں کرتی تو وہ اونکی وکالت کیا کریگی - لالہ کرتارام صاحب بھی نرم الفاظ میں سبھا موصوف کو کارسنجی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں - مگر پرتی ندہی سبھا معلوم ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ ضروری کام میں مصروف ہے - لالہ کرتارام صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پرتی ندہی سبھا اپنے آپ کو آریہ پبلک کی وکیل نہیں تصور کرتی بلکہ حاکم سمجھتی ہے اگر میں غلطی پر نہوں تو یہ سخت افسوس کا مقام ہے آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کا تو ذکر ہی کیا - ہماری ناچیز زندگی نیست اور رہی پرچار نرمنگ اصول نابود ہو جاویگا - جبکہ ہماری بہتری کی بنیاد رکھی گئی ہے جب سو کلوں کی بات تک نہ سنی جاویگی تو پہل بنا کر خواہ مخواہ زیہ بار ہونا کیا مطلب (۱) نام سبھا کا آرین ٹریکٹ سوسائیٹی ہونا چاہئے - کیونکہ ٹریکٹ ہندوستان میں ہی محدود نہ رہینگے - بغیر ممالک کے واسطے بھی ضروری ہیں غیر ممالک میں کل دنیا شامل ہو - اور یہ نام ہر جگہ اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے ۔ (۲) آریہ پرشوں کو چاہئے - ٹریکٹ سوسائیٹی کا بوجھ پرتی ندہی سبھا پر نہ ڈالیں ورنہ یہ کام بھی اور بہت سے کاموں کی طرح ادہورا رہ جاویگا - یہ ضروری نہیں - کہ ایک ہی سبھا سب کاموں کو سرانجام دیوے - ہمیں بہت قسم کی سوسائیٹوں کی ضرورت ہے - جب تک آریہ پرش خود کام کرنے پر کمربستہ نہوں - آریہ پرتی ندہی سبھا - سب ضرورتوں کو پورا نہ کر سکیگی (۳) آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کی تصنیفات ویدک دھرم انکول ہوں (۴) سوسائیٹی کا یہ مقصد ہو کہ آریہ سماج

ہے جلق میں تحریر و تصنیف کا شوق پیدا کرے
ممبروں کی تعداد یا لیاقت کا اندازہ ۔ شہرت کے لحاظ
کی قید نہ لگائی جاوے ۔ جسکی تصنیف ویدک
دہرم کے انکول ہووے ممبر تسلیم کر لیا جاوے (۵) ہر ٹریکٹ
پڑتال کرنیکے بعد چہاپا جاوے ۔ کہ کوئی بات
ویدک دہرم کے خلاف تو نہیں ۔ اگر کوئی نقص ہو
اصلاح کرکے واپس کیا جاوے ۔ تاکہ مصنف ایڈٹ
کی بہتر تحریر نکال سکے (۶) پہلے ماہواری
ٹریکٹ نکالے جاویں ۔ جو ہر ممبر کے سات آٹھ پڑہیں
اور دیگر آریہ پُرش خرید کر مفت تقسیم کر
سکیں ۔ بعد ازاں ٹریکٹوں و کتابوں کی طرف توجہ
کی جاوے (۷) بلحاظ اسکے کہ ٹریکٹ سوسائیٹی چندہ
لیکر کے مفت تقسیم کرنیکا ذمہ اٹھاوے ۔ اور ہمیشہ
ایسی شایع کرتی رہے ۔ یہ بہتر ہوگا ۔ کہ سماجیں یا
دیگر آریہ پُرش خود ٹریکٹ یا ہینڈبل منگا کر تقسیم
کریں ۔ اس ذریعہ سے دور دراز ممالک میں ٹریکٹ
پہنچ جاویں گے ۔ اور خریدار اچھی طرح تقسیم کرینگے
(۸) سوسائیٹی کے مقاصد ہیں ویدک دہرم کی
اشاعت ۔ غیر مذاہب کی تردید ۔ سوانح عمری
سفر و سیاحت ۔ صنعت ۔ تجارت ۔ حرفت ۔ و سب
علوم جو ہند و آریہ قوم کے حق میں مفید پائے جاویں
شامل ہونے چاہئیں کوئی سچا علم جو آجتک دنیا میں
دریافت ہوا ہے ۔ غیر ضروری نہیں ۔ اور ہر علم کا اصول
ویدوں میں پایا جاتا ہے ۔ اسلئے ٹریکٹ سوسائیٹی
کسی علم کو اپنے پروگرام سے خارج نہیں کر سکتی (۹)
جس زبان میں ضرورت ہو ٹریکٹ شایع کئے جاویں
البتہ یہ امر مدنظر رہے ۔ کہ جہانتک ہو سکے آریہ
بہاشا اور سنسکرت کا پرچار زیادہ بڑہے ۔ (۱۰)
مصنف کا نام ٹریکٹ پر درج رہے ۔ حق تصنیف
خرید کرنیکا قاعدہ بہت عمدہ ہے ۔ اچھی اچھی کتابیں
اور رسالے اس طرح مل سکتی ہیں ۔ ہندوستان جیسے مفلس
ملک میں بہت سے اعلے درجہ کے ودوان ہو گئے
گذر رہے ہیں ۔ جب تک حق تصنیف نہ خرید ا جاوے

اون کو علم و تجربہ سے کوئی فایدہ نہیں مل سکتا
(۱۱) لالہ کرپا رام صاحب کی اس تجویز سے اتفاق نہیں
کہ ایڈیٹران کو تنخواہ میں کچھ حصہ ٹریکٹوں کا
دیا جاوے ۔ اس سے وہ پست ہمت ہو جاوینگے
البتہ کمیشن پر یا بطور قرض اون کے پاس رہنا
مناسب ہوگا ۔ (۱۲) کاغذ و چہپوائی میں اعلے
درجہ کی صحت مدنظر رکہی جاوے ۔ عملی پہلو
یہ ٹریکٹ سوسائیٹی خواہ پرتی ندہی سبہا کے ماتحت
قایم ہو یا علیحدہ عملی کارروائی شروع ہو جانی
چاہئے ۔ میں حسب ذیل تحریک کرتا ہوں ۔ کہ زیادہ
وقت خامہ فرسائی میں نہ ضایع ہو ۔ جب کہ قواعد
مرتب ہو کر پریذیڈنٹ منتخب نہ کیا جاوے ۔ مہتہ صاحب
جیمنی اس آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کی ابتدائی
کارروائی کو چلاویں ۔ (۲) مہتہ صاحب بذریعہ
اخبارات اون آریہ پُرشوں کی فہرست مرتب کریں
جو تصنیف کا کام کر سکتے ہیں ۔ کس کس زبان میں
کس کس وشے پر (۳) ست دہرم پرچارک یا کسی
اور اخبار کو ابتدائی کارروائی طے کرنیکے واسطے
میڈیم مقرر کیا جاوے (۴) جب فہرست مقبلان
تیار ہو جاوے تب ایک جگہ مل کر کارروائی طے کریں
کمیٹی و عہدہ دار مقرر کئے جاویں ۔ ضروری
امور پر غور کیا جاوے (۵) جب تک کم از کم
پچاس نام درج نہوں فہرست بند نہ کی جاوے
امید ہے کہ آریہ پبلک اور مہتہ صاحب جیمنی
اس احقر کی تحریک کو منظور فرما کر آرین ٹریکٹ
سوسائیٹی کا کام بلا توقف شروع کریں گے
باقی امور میٹنگ کے موقعہ پر سوچے جاویں

نند لعل بخشی جبہ

کاشی آریہ سماج کا نویدن

مہاشے ۔ نمستے ۔ مقامات بعید سے روزمرہ خطوط

ودیارتہیوں کے ممبر و پاس اس غرض سے آتے ہیں
کہ آیا وہ بنارس سماج میں سکونت رکھکر سنسکرت
کی تعلیم پا سکتے ہیں ۔ درباره اس امر کے خدمت عالی
میں التماس ہے ۔ کہ حضور پرنور راجہ صاحب بہادر
رام لال پور دشت والی جیند کی و دیگر دوستوں
کی نوازش مربیانہ سے انتظام سکونت و خورش
سامانکہ ودیارتہیوں کا ہو رہا ہے ۔ ہنوز قواعد
اس بارہ میں منضبط نہیں ہوئے ۔ کہ کس انتظام
سے ودیارتہی رہینگے ۔ مگر بلا منظوری اُس سماج
جہاں کا وہ ودیارتہی ہے ۔ کوئی ودیارتہی قبول نہ
کیا جاویگا ۔ قواعد زیر تجویز ہیں ۔ اس خیال سے
کہ بنارس سنسکرت علم کا خزانہ ہے ۔ اور یہاں
سنسکرت علم کے عالم و فاضل آسانی سے میسر ہو
سکتے ہیں ۔ کاشی سماج انتظام معقول واسطے
تعلیم طلب و سنسکرت کی کوشاں ہو رہی ہے جو سماجیں
کہ اپنے ودیارتہیوں کو تعلیم دینا چاہتی ہیں ۔ وہ
یہاں پر اُن کو بہیج سکتی ہیں ۔ صرف انہیں سماجوں
کے ودیارتہی داخل کئے جاوینگے ۔ جو کاشی سماج کی
امداد و زر مدد کرنا منظور فرماوینگی ۔ قبل اس کے
کہ کوئی ودیارتہی بنارس کا عازم ہو اُس کو لازم
ہے کہ وہ بالواسطہ اپنے سماج کے اس سماج کی اجازت
حاصل کر لیوے ۔ کسی ودیارتہی کی درخواست منظور
نہ کی جاویگی ۔ جو براہ راست بہیجیگا اور کسی ودیارتہی
کا داخلہ نہ کیا جاویگا ۔ جو اجازت نامہ اس سماج
کا جسپر دستخط اور مہر ہو حاصل نہ کریگا ۔
آپکا خادم جگدیو پرشاد گوڑ ۔ سکرٹری آریہ سماج بنارس

مہاشے ایڈیٹر صاحب ست دہرم پرچارک
نمستے ۔ ذیل کی چٹھی جو میں آپکی اخبار کی معرفت پرتی ندہی
آریہ سبہا پنجاب کے منتری صاحب کی سیوا
میں ارسال کرنا چاہتا ہوں بہیجتا ہوں ۔ اپنی اخبار
میں درج کر دیویں تاکہ اگر کوئی بہائی اس میں کچھ مدد
دینا چاہتا ہو ۔ یا اپنی خاص رائے ظاہر کرنا چاہتا ہو

تو اوسکو بھی تحریر کرنے کا موقعہ ملے ۔۔۔۔۔۔

ناظرین! اس چٹھی کو پڑھتے وقت نوجوانان مبتلائے آتشک اور اون کی ناکردہ گناہ بیویوں اور بچوں کا بھی خیال کر لیا کریں

بیچار نوارن فنڈ

مہاشہ منتری صاحب شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ نمستے ۔ چہار صد روپیہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خزانہ میں ذیل کی شرائط پر نیچے لکھی اغراض کے واسطے میں جمع کرانا چاہتا ہوں ۔ امید ہے کہ آپ میری درخواست کو سبھا موصوف میں پیش کرنے کے بعد منظوری یا نا منظوری سے اطلاع بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک دینگے ۔ بصورت منظور ہو جانے کے فی الفور مبلغان مذکورہ بالا روانہ آپکی خدمت میں کروں گا

اغراض و شرائط ۔ (۱) فنڈ بنام بیچار نوارن فنڈ ۔ سبھا موصوف کے ماتحت قایم کیا جاوے اور ہر ماہ کے حساب میں جیسے کہ اور فنڈوں کا حساب دکھایا جاتا ہے ۔ اسی طرح اس فنڈ کا حساب بھی دکھایا جایا کرے ۔ اور سالانہ رپورٹ میں بھی اس فنڈ کا علیحدہ ذکر ہوا کرے ۔ اور جو صاحب اس میں روپیہ دیں ۔ وہ بھی باقاعدہ اس میں جمع کیا جایا کرے ۔ متفرق حساب میں وہ روپیہ نہ دکھلایا جایا کرے ۔ (۲) یہ چہار صد روپیہ جمع رہے ۔ اور یہ اصل روپیہ کبھی خرچ نہ کیا جاوے ۔ اور جو کچھ اس کا سود ملے اوس کا ⅛ حصہ اصل روپیہ میں جمع کرنے کے بعد باقی ⅞ حصہ خرچ ہوا کرے ۔ اور دیگر جو روپیہ اس فنڈ میں آتا رہے ۔ وہ بھی اصل میں جمع ہوتا رہے اور اسی قاعدہ سے اوس کے سود میں سے ⅛ حصہ میں اصل جمع ہونے کے بعد ⅞ حصہ خرچ ہوتا رہے ۔ اور کسی وقت میں روپیہ کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے کہ جس کا سود ٹریکٹ چھاپنے کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ایک یا دو یا جسقدر ممکن ہوں خاص اوپدیشک رکھے جاویں ۔ جن کا خاص کام بیچار کے نوارن کا ہو ۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو کتابیں مفت تقسیم کرنیکے ذریعہ سے یہ روپیہ خرچ ہو ۔ غرضیکہ اس فنڈ کا روپیہ اسی اودیش کے پورا کرنے میں یعنی صرف بیچار کے نوارن کرنے ہی میں صرف ہو (۳) اس ⅞ حصہ روپیہ سے آریہ ٹریکٹ سوسائٹی ہر سال ایک یا دو یا جسقدر ممکن ہو ٹریکٹ یا بڑی کتاب چھپوا کر آریہ سماجوں کی سالانہ جلسوں پر مفت تقسیم کیا کرے ۔ حتی المقدور وہ ٹریکٹ یا کتابیں ناگری میں ہوں ۔ بصورت نہ ہونے ناگری کے سبھا موصوف جس زبان میں مناسب سمجھے اوسی زبان میں لکھی جایا کریں جس میں عوام کو فایدہ پہنچے (۴) اون ٹریکٹوں یا کتاب سے حسب ذیل مدعا کا پورا ہونا مدنظر رکھا جاوے ۔ (الف) آتشک و سوزاک کے خوفناک نتایج سے نوجوان آگاہ ہوتے ہوئے ہر قسم کی زناکاری سے کنارہ کشی کرنا سیکھیں (ب) برہمچریہ کی خوبیوں کو سمجھیں اور ستری برت دھرم کا پالن کرنا سیکھیں ۔ غرضیکہ زناکاری کی جڑیں اکھاڑ نیکے واسطے ہی یہ ٹریکٹ لکھے جایا کریں ۔ اور اول دو صفحہ یا چار صفحہ پر فنڈ کی شرائط و اغراض درج ہوں ۔ اور آخیر چار صفحہ پر آریہ سماج کے اصول و دیگر چند مفید باتیں متعلق آریہ سماج درج ہوا کریں اگر یہ فنڈ قایم ہو جایگا ۔ تو علاوہ اس چار سو روپیہ کے وقتاً فوقتاً اور روپیہ سے مدد دیکر اس فنڈ کو ایک معقول رقم تک پہنچانیکی کوشش کی جائیگی ۔ اور میں اس امر کیلئے خاص طور سے کوشش کروں گا ۔ آخر میں میں یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ میں اس بات پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ ویدک پرچار فنڈ ایک دن ساری دنیا کے کل عیوب کو دور کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا ۔ لیکن اس وقت تمام خرابیوں کی جڑ تین چیزیں نظر آتی ہیں ۔ اول شراب خواری دوم مانس خواری ۔ سوم زناکاری ۔ جس میں اول دو کے دور کرنے کے لئے علاوہ آریہ سماج کی ... سوسائٹی و ویجی ٹیرین سوسائٹی بھی کام کرتی ہیں پس تیسری برائی کے دور کرنے کیلئے بجائے اسکے خاص طور سے کام بہت کم ہو رہا ہے ۔ بذریعہ اس فنڈ کے آریہ سماج کی خاص کوشش ہونی چاہئے ۔ کیونکہ یہ خرابی ساری خرابیوں سے بڑی ہے ۔ وجہ صاف ہے کہ اول اونتی جسکو شاریرک اونتی کہتے ہیں اوس میں یہ بڑا بھاری نگھن ڈالنے والی ہے ۔ جب اول اونتی ہی قایم نہ ہوگی تو دوسری اور تیسری اونتی یعنی آتمک اور سماجک اونتی کیونکر ہو سکتی ہے ۔ فقط

راقم ایک چندہ دوسا ... منتری آریہ سماج ...

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک

مغربی و شمالی و اودھ و پنجاب کے دہا ... ریہ

ایک ضروری نویدن

چند آریہ اخبارات عرصہ سے اعلان کر رہے ہیں کہ آیندہ مردم شماری میں پیروان ویدک دہرم اپنے آپ کو بجائے ہندو کے آریہ لکھا دیں ۔ مگر قواعد مردم شماری مشتہرہ گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی شمالی و اودھ مطبوعہ ۶ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء حصہ اول صفحہ [illegible] کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ہم آریوں کو اپنا مذہب ہندو اور فرقہ آریہ سماجی لکھانا پڑیگا ۔ یوں تو ہم گورنمنٹ کی فرمانبردار رعایا ہیں ۔ کسی حکم کی تعمیل میں عذر ہی کیا ۔ مگر درحقیقت ہمکو ہندؤوں سے علیحدہ جگہ نہ ملنے کے باعث ہماری سخت حق تلفی ہے ۔ اگر ہماری عادل گورنمنٹ بنظر انصاف ہماری مذہبی عقاید کے لحاظ سے ہم آریوں کی بھی مذہبی استحقاق بر مثل دیگر اقوام کی لحاظ کرنا چاہتی ہے تو ہم آریہ لوگ نہایت ادب سے ضرور عرض کرینگے ۔ کہ ہم ہندو لفظ سے جو کہ نہایت ذلیل معنی رکھتا ہے اور ہمارے خیال میں ہتک آمیز کلمہ ہے ۔ نامزد ہونے کیلئے معاف رکھے جاویں ۔ ہم جبکہ ہندؤوں کی مذہبی عقاید کو تسلیم

ڈرنے کیلئے تیار نہیں اور نہ ہی ہندو کہلانے کی جرأت رکہتے ہیں. تو یہ نہایت ہی بدنصیبی کی بات ہوگی کہ ایسی ترقی پسند گورنمنٹ ہمکو بہ لفظ سوسوم کرکے اوس کا ایک فرقہ گردانیں۔ علاوہ اس کے یہ امر بہی قابل غور ہے کہ قواعد مذکورہ کے قاعدہ ۸ میں گورنمنٹ ہمکو آریہ سماجی لکہانیکی ہدایت کرتی ہے۔ میری رائے میں آریہ سماجی سے مراد اوس آریہ سے ہے جو آریہ سماج میں شامل ہو مگر ایسے بہی بہت آریہ ہیں جو کسی سماج میں شامل نہیں. اور آریہ نام سے علیحدہ نہ ہو کر کسی خیال سے اپنے آپکو سماجی نہیں لکہانا چاہتے. بالفرض محال اگر یہی مان لیا جاوے کہ تمام ہی آریہ سماج میں شامل ہیں تو بہو جب اُپ نیم (بائی لاز) سماج ایسے نوجوان جن کی عمر ۱۸ برس سے کم ہے سماج میں شامل نہو سکنے کی وجہ سے آریہ سماجی لکہانے میں گریز کرینگے اور کرنا ہی چاہیئے۔ کیونکہ اصلیت کے خلاف اندراج گورنمنٹ ہی نہیں چاہتی۔ پس قواعد سوپروائزر ان کے قاعدہ ۸ کی پابندی کرنے میں سخت تردد ہوگا۔ پس گورنمنٹ کی خدمت میں حسب ذیل جو شریمتی سبہا مناسب سمجہہ چند ترمیمات پیش کرنی نہایت لازمی ہیں. یعنی۔ (۱) قاعدہ ۴ میں مثل۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ جین وغیرہ کے آریہ مذہب اضافہ کیا جاوے۔ (۲) قاعدہ ۸ میں مثل ہندو مسلمان اور جین کے آریوں کا بہی ورن (Caste) دریافت کیا جاوے (۳) قواعد سوپروائزران کی قاعدہ ۸ میں بجائے آریہ سماجی کے آریہ لکہا جاوے۔ اور آریوں کو ہندوؤں کا ایک فرقہ نہ سمجہا جاوے وغیرہ ترمیم متعلقہ قاعدہ ۴ کی پابندی قاعدہ ۸ میں بہی ہو (۴) نقشہ منسلکہ کے خانہ ۸ میں ہندو اور جین کے ساتہ لفظ آریہ بہی اضافہ ہونا چاہیئے عہدہ داران پرتی ندہی سے امید ہے کہ وہ بشرط ضرورت اپنا عرضداشت گورنمنٹ کے

پہنچانے میں توقف نہ کریں گے۔

آریو نکا سیوک لالتا پرشاد اگنی ہوتری ازبستی"

ایسے پرا پکار سے بچو

ست دہرم پارک مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء میں بابو دیویدیال طالب علم تیسری مڈل ڈی اے وی پبلک سکول اٹاوہ کا اشتہار نکلا تہا جس میں درج تہا۔ برہمن سار شنکرا چارج کا جیون چرتر ادہشٹان بہومی مفت تقسیم کے لئے اون کے پاس موجود ہیں جسکو چاہیئے ایک آنہ کا ٹکٹ بہیجکر منگوالے۔ اس اشتہار کے مطابق ارکے ٹکٹ بہیجکر کتب منگوائیں۔ کتب کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ وہ تو ارکے ٹکٹ میں بخوبی جا سکتی ہیں۔ تو پہر ایک آنہ کا ٹکٹ منگوا کر بابو دیویدیال صاحب لوگوں کو دہوکہ دیکر کتابوں کی قیمت وصول نہیں کرتے تو اور کیا ہے۔ ؟ نام مفت کا اور وصول کئے جاویں دام۔ اور دام بہی بہت زیادہ۔ آپ دیکہ سکتے ہیں کہ ایک آنہ کے ٹکٹ بہیجنے والے کو ڈیڑہ آنہ خرچ کرنا پڑیگا کیونکہ آدہ آنہ کا لفافہ لگے گا۔ پس اس ڈیڑہ آنہ میں منگوانے والے کو تین کتابیں ملتی ہیں۔ جن کی قیمت فروخت کی حالت میں پون آنہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ بہیجنے والے کو ایک آنہ کی ٹکٹ میں آدہ آنہ بچ جاتا ہے۔ کیونکہ آدہ آنہ کا ٹکٹ کتابوں پر لگا دیتا ہے۔ لیکن چہاپہ خانہ سے واقف لوگ جان سکتے ہیں کہ ان تینوں کتابوں کی لاگت آدہ آنہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ تو پہر جب کہ تقسیم کنندہ کو اصل لاگت وصول ہو جاوے۔ منگوانے والے کو دوگنی قیمت فروخت پر کتابیں پڑیں تو مفت کسی چیز کا نام ہوا۔ اگنی نہ کو تو بیشک ایک آنہ کا فائدہ کتاب بہیجنے اور منگوانے میں ہو گیا یعنی بابو دیویدیال صاحب کی آدہ آنہ کی کتابوں سے ایک آنہ کا فائدہ ہوا۔ کتابوں کے

مضمون کی طرف غور کیا جاوے تو کتابیں آدہ آنہ کی بہی نہیں۔ شنکرا چارج کا مختصر جیون چرتر تو آپ ہی کے چہاپہ خانہ کا چہپا ہوا ہے۔ آپ کی نظروں سے ضرور گذرا ہوگا۔ شٹشان بہومی مطبع آنند پرکاش کا چہپا ہوا۔ اور تیسی تو برہمن سدہار ملا ہی نہیں کیونکہ بابو دیویدیال صاحب نے لکہدیا کہ رہا نہیں۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ وہ بہی ان کتابوں کا ہم پلہ ہوگی حقیقت یہ ہے کہ محض آپ کی اخبار میں اشتہار نکلنے سے لوگ اعتبار کر لیتے ہیں۔ اگر کسی اور ایسے ویسے اخبار میں اشتہار ہوتا تو کون پرواہ کرتا۔ مگر اگر اشتہار دہندوں نے بابو دیویدیال کی طرح آپ کی اخبار کی نیکنامی کا فائدہ اٹہانا شروع کیا تو اشتہار کی وقعت آپ کے اخبار سے بہی جاتی رہیگی۔ لہٰذا آپ سے پرارتہنا ہے کہ آپ اس کا ضرور نوٹس لیویں۔ اور آئندہ بہی اشتہار چہاپنے سے پہلے پڑتال کر لیا کریں تو بہتر ہو۔ راقم۔ رام چند۔ سکرٹری آریہ سماج چکروتہ

آریہ دہرم پستک پرچارنی سبہا

ایشور کا شکر ہے کہ ست دہرم پرچارک کے کالموں میں ہم آجکل اس عنوان کے مضامین مختلف یوگیہ مہاشیوں کی قلم سے لکہے ہوئے دیکہتے ہیں۔ اور ساتہ ہی بڑی خوشی کی بات کہ بعض ایڈیٹوریل نوٹس بہی اسی وشے پر نکلے ہیں۔ جس میں آریہ پرتی ندہی سبہا سے پرارتہنا کی گئی ہے۔ مگر ہمیں آجتک بہی اس سوسائیٹی کے اجراء کی امید نہیں ہم تین سال سے یہ خیال کرکے کہ " ہر ایک دہرم کی اشاعت کیلئے یہ ضروری ہے کہ ٹریکٹ سوسائیٹی قائم ہو کر تصنیف اور تقسیم کا کام جاری ہو " اس کی اجراء کی دہن میں لگے ہوئے تہے۔ ۱۹۰۸ء کے جون میں اس کی اجراء کے اظہار کرکے واسطے اندراج اخبار

مانیہ ور لالہ منشی رام جی کی سیوا میں بھیجے تھے۔ آپنے جواباً تحریر فرمایا۔ کہ "اسے اخبار میں درج کرنیکی ضرورت نہیں۔ میتے بجنسہ مضمون منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیجدیا ہے" اسپر بھنر منتری پرتی ندھی کے ساتھ پتر بیوہار کیا جسپر مانیہ ور لالہ دیپ چندجی مرحوم منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نے سبھا کے جلسے میں پیش کرنیکا وعدہ بھی کیا۔ مگر شوک مہاشوک وہ پہلوک سدھار گئے۔ سنہ ۹۹ میں لاہور کے وارشک اُتسو پر بہت سے آریہ سجنوں سے عرض کی جیساکہ معزز بھائی لالہ خوشالی رام جیو نے ۱۱ بھادوں کے پرچارک میں ظاہر کیا ہے۔ گو نیموں کی عمدگی پرساد کرتے تھے۔ مگر اُنہا ایک نے بھی نہ مانی پہنترہاں لالہ شیودیال جیو ایم اے منتری سبھا کی سیوا میں بھی بذات خود حاضر ہوکر عرض کی آپنے لالہ کو منشی رام جیو ملتان نواسی سے خط و کتابت کرنے کو کہا۔ لالہ کو منشی رام جی کی سیوا میں دو پتر بھیجے۔ مگر افسوس ہے کہ (لالہ جی خفا ہوں) جواب ایک کا بھی موصول نہوا۔ گذشتہ مارچ یا اپریل میں پھر مہنو پرچارک میں آریہ پرشوں سے اپیل کی۔ مگر سواء اس کی اس سے مدت بعد یہ سوال صرف زیر بحث ہوگیا۔ اور کوئی مفید نتیجہ اب تک نہیں نکلا۔ سہنے یہ سمجھکر کہ ابھی تک آریہ سماج سے سُستی کا مرض دور نہیں ہوا۔ سکوت اختیار کی۔ مگر اب بعض مہاشیوں کی پبلک تحریروں پر لکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید پرتی ندھی سبھا پنجاب اب کچھ نوٹس لے۔ اسلئے ہم بھی اپنی ناقص رائے انوسار مہاشہ کرتارام جیو کے مقرر کردہ قواعد پر کچھ قلم اٹھاتے ہیں۔

(۱) شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کو ایک معقول رقم اس فنڈ کی ویدپرچار فنڈ سے تجویز کرنی چاہیئے۔ اس نام سے علیحدہ کوئی فنڈ نہیں کھولنا چاہیئے۔ یعنی اس کیلئے علیحدہ اپیل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو پہلے ہم آرین ٹریکٹ سوسائٹی نامی علیحدہ فنڈ جو ویدپرچار فنڈ کی برنچ ہوتی کھولنے کی رائے رکھتے تھے۔ مگر اب اس کو خلاف ہیں (۲) ٹریکٹ سوسائیٹی کے ممبروں کے نام ترتیب وار ایک رجسٹر میں رہنے چاہیئں۔ اور وہ رجسٹر آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں رہنا چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس سوسائیٹی کے ممبر ہی ہوں۔ بلکہ آریہ سماجوں کے ممبروں میں سے ہی ہوں۔ اس کی لیکھ وہ معیار رکھنا چاہیئے۔ جو کہ کرتا رام جی نے نمبر ۶ میں لکھا ہے۔ (۳) ٹریکٹ ہا کی عمدہ چھپوائی اور خوبصورتی اور عمدگی کے خیال کی بارہ میں ہم لالہ کرتارام جی کی تجویز نمبر ۶ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (۴) ہماری رائے میں ٹریکٹ زیادہ سے زیادہ ۱۶ یا ۳۲ صفحہ کے ہونے چاہیئں اور اُن کی قیمت ایک دو پیسہ سے کبھی بڑھنی نہیں چاہئے۔ کیونکہ پنڈت کرپارام جی کے ۳ پائی والے ٹریکٹ آریہ سماج کیلئے بڑے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ہمیں امید نہیں کہ کوئی صاحب اس قدر چھوٹے ٹریکٹ کی تیاری کے لئے کچھ معاوضہ لینا پسند کرے۔ ہاں کسی دوسری بھاشا مثلاً بنگالی مرہٹی وغیرہ میں تیار کرنے والے مہاشیوں کی انعام وغیرہ سے حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ (۷) تقسیم ٹریکٹ ہای وغیرہ کا یہ طریقہ ہونا چاہئے۔ کہ ٹریکٹ سبھا کے دفتر میں رہیں۔ مشہور میلوں پر جو پرچارک بھیجے جاویں۔ وہ وہاں ان کو بھی تقسیم کریں۔ عام صورت میں جو ٹریکٹ مفت تقسیم کئے جانے منظور ہوں۔ وہ صرف محصول ڈاک لینے پر مستحق لوگوں کو بہ تصدیق منتری آریہ سماج بھیجے جایا کریں۔ بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ سبھا اخبارات کی طرح روانگی ٹریکٹ ہا کے کا بندوبست کرے (۹) گو ہم ٹریکٹ کی اصل زرلاگت پر فروخت کرنے میں لالہ کرتارام جیو کی تجویز سے متفق ہیں مگر یہ بہت ضروری بات ہے۔ کہ کچھ تعداد ٹریکٹوں کی میلوں پر بھی مفت تقسیم ہوا کرے۔ اور کچھ دفتر سے بموجب تجویز بالا مفت تقسیم ہوا کرے

(۱۰) ہم لالہ کرتارام جیو کی اس تجویز کو کہ اوپدیشکوں کو سفرخرچ کی بجائے ٹریکٹ دئیے جائیں ٹھیک نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس بارہ میں لالہ گنیش داس جی آریہ سبھاسد سیالکوٹ کی رائے بڑی قدر کے قابل سمجھتے ہیں۔ (۱۱) ہماری رائے میں سوسائیٹی کے اصولوں میں یہ اصول ضرور بڑھایا جاوے کہ سوسائیٹی پراچین رشی منیوں اور ودشی ماتاؤں کے جیون چرتر بذریعہ ٹریکٹوں کے مشہور کیا کریگی۔ یہ ایک ضروری بات ہے (۱۲) پرتی ندھی سبھا صرف اُن یوگیہ اپدیشکوں سے جو تحریر اور تقریر دونوں فنوں میں کمال رکھتے ہوں۔ ٹریکٹ تیار کرنے کیلئے سفارش کرے فقط

ویدک دھرم کا سیوک عزیز راؤ اروڑہ از دھرم کوٹ

آریہ سماجک خبریں

ڈبائی آریہ سماج کا مندر۔ جسکے لئے زمین ٹھاکر نراین داس جی اور بابو گنگا پرساد جی نے عطا کی تھی۔ بننا شروع ہوگیا ہے۔ عمارت کے لئے پانچ سو روپیہ نقد جمع ہے

مقام شیرکوٹ میں پنڈت رام رکھی سادھو ستیا نند اور پنڈت بھگت رام جی اپدیشکان جینگ کے سالانہ جلسہ سے واپس آتے ہوئے ٹھہرے اور خوب زور شور سے ۷۔ ۸۔ اور ۹۔ اکتوبر کو پرچار کیا۔ ۱۰۔ اکتوبر کو جب جانے کیلئے تیار ہوئے تو پورانکوں کی طرف سے شاستراتھ کی چھیڑ چھاڑ ہوئی۔ چنانچہ باوا شیوداس کے ساتھ شاستراتھ مقرر ہوا۔ لیکن مضمون **مکتی** کا لیا گیا۔ شاید اس وجہ سے کہ لوگوں کے سمجھ نہ آویگا۔ تین سو کی حاضری میں پنڈت بھگت رام جی نے شاستراتھ کرکے پرمان اور یکتیوں سے پورانکوں کی دھاوی کا

...ن بڑی خوبی سے کیا نہایت ہی عمدہ اثر پڑا
...مدت ...رنام سنگہ پرچارک نے ۸ - اکتوبر
...۱۰ اکتوبر تک مردان ضلع پشاور میں پرچارکیا
...دہرم - برہمچریہ اور ستری سکشا پرویاکہیان
...، حاضری ۸۰ سے ۱۰۰ تک ہوتی رہی - لوگوں
...نہایت ہی عمدہ اثر پڑا - کیونکہ لیکچر عام فہم تہا

...اُمبہ ہوڈل (ضلع گوڑگانو) میں میلہ دسہرہ
...بہار ہوتی ہے - لوکل آریہ سماج نے اُس
...پر خاص شامیانہ وغیرہ کا انتظام کرا کے
...ک دہرم کا پرچار کرایا - لالہ شب لعل جی پلول
...سابق اوپدیشک ویشیہ مہا سبہا نے دو
...پُرمضمون لیکچر خاصی حاضری میں دئے
...ہی ہوا - ویدک دہرم کی نسبت بہت سی
...غلط فہمیاں دور ہوئیں - لوکل سماج
...منتری مہاشہ نے بہی تقریر کی تہی اثر عمدہ رہا

...روکل سمبندہی ویدک پاٹھ شالا سکندر
...کا سالانہ جلسہ بجائے ۲۰ و ۲۱ - اکتوبر کے
...۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ہونا قرار پایا ہے

...پرچارک بہوجدت جی نے کوٹ مومن میں
...چالیس چالیس کی حاضری میں دئیے
...ایک ہون کرانے کے بعد آریہ سماج ستہاپت
...پنڈت رگہوبیر چند جی اور منتری
...داس جی نیت ہوئے ہیں - اس کے بعد
...کی حاضری میں ایک گہنٹہ ویاکہیان دیکر
...کی پرچار کے لئے آگے چلے گئے سماج
...وار جلسے باقاعدہ شروع ہیں

...لوہ آریہ سماج میں ۳۰ - ستمبر کو چہہ یگیوپویت
...سنسکار ہوئے - جنہیں آریہ سماج کو صہ وان ملا
...آریہ سماج کے ایک اونچ گہرانے کے آریہ
...شیورام جی اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج
...کا خط پڑہکر درڑہ پرتگیا کرلی ہے - کہ کوئی
...خواہ عیسائی یا مسلمان کے نطفہ
...اگر ویدک دہرم کی پیرو ہوکر شدہ ہوچکی ہو

تو وہ اُس کے ساتہہ وواہ کرنیکے لئے تیار ہونگے
بشرطیکہ اوس کی گن - کرم - سوبہاؤ انسے ملجائیں

آریہ سماج کیریاں کے منتری مہاشہ نے جنوری سنہ ۱۹۱۱ء سے اب تک کی مفصل کارروائی آریہ سماج کی لکہہ کر بہیجی ہے - جن میں سے بہت سے امور پہلے ہی درج اخبار ہو چکے ہیں - مختصر یہ کہ گروکل کے لئے سماج نے اب تک تین سو نو روپیہ چودہ آنہ بہیجے ہیں اور کچہہ رقم جمع ہے ہندوؤں کے تیوہاروں کے مجمعوں میں خاص پرچار ہوتا رہا - لالہ بہولا ناتہہ ممبر کے پُتر کا جات کرم - اور نام کرن سنسکار علیحدہ علیحدہ تاریخوں پر ہوا - میلہ بیساکہی پر کنہیا لعل جی نے خوب پرچار کیا - جو درج ہو چکا ہے - لالہ اچہرو مل نے دو کان کی پرتشٹہا کرائی - پُتری شکشا کیلئے خاص پربندہ کرنیکا ارادہ ہوا - دو ہزار روپیہ کی اپیل بہی کی گئی - اور ایک ہزار جمع ہونے پر پُتری پاٹھ شالا کہولنے کا وچار کیا گیا - لیکن افسوس کہ بائیس روپیہ سے زیادہ اب تک جمع نہیں ہوئے - جلسہ کی تاریخیں مقرر ہو کر پہر جلسہ موسم سرما کے لئے ملتوی ہوا - سب سے بڑہ کر قابل ذکر واقع لالہ رادہا کشن جی خزانچی آریہ سماج کی دہرم پتنی کے دیہانت کا ہے جسپر لالہ رادہا کشن جی نے بجائے فضول رسم کے دہرم انوسار انتیشٹی سنسکار ویدوکت کرایا - اور جب اُن کی دہرم پتنی نے مرنے سے ایک دن پہلے دان دیا تہا - اناتہہ ودہواؤں کے پارچات کیلئے دس روپیہ مجوزہ پُتری پاٹھ شالہ کے لئے بیس روپیہ اور کنیا مہاودیالہ جالندہر کیلئے پانچ روپیہ جملہ پچاس روپیہ - دہرم کی پہچان ایسے ہی موقعوں پر ہوا کرتی ہے

سباتو (ضلع سمہ) میں نیا آریہ سماج عرصہ دو ماہ سے قائم ہے - مفصلہ ذیل اصحاب عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں - لالہ بیج ناتہہ میر منشی اوپ پردہان

لالہ رام رکہا سنگہ سکریٹری - ماسٹر دولت رام لائبریرین خزانچی - اور باقی دس ممبر

گہر کا درزی - مہاشہ سمپادک ست دہرم پرچارک جی نمستے - آپکے اخبار اور نیز دیگر اخباروں میں عنوان بالا کتاب کا اشتہار دیکہہ کر چار جلد ناگری کیریکٹر کی منگائی گئیں - مینے اس کتاب کو اول سے آخیر تک غور سے دیکہا - میری رائے میں یہ کتاب بحالت موجودہ بہت نامکمل ہے - خصوصاً ستریوں اور بچوں کیواسطے تو بالکل ناموزوں اور اُن کی سمجہہ سے باہر ہے - اس کی اکثر نقشہ جات کا متن کتاب میں حوالہ تک نہیں دیا گیا - بلکہ ایک دو اسکیچ بہی فضول ہیں - گو خاص کتاب کی چہپائی عمدہ ہے - مگر اسکیچ اکثر غلط چہپے ہیں اور نقشہ جات تو ایسے ردی اور نامکمل بنے ہیں - کہ اون کا سمجہنا بہت جگہ سے ناممکن ہو جاتا ہے آخر میں جو کپڑے کے اندر کے انداز کے نقشے دئے ہیں وہ بہی لابہہ دایک نہیں - کیونکہ اُن میں کمر وغیرہ کا ذکر نہیں ہے - علاوہ ازیں اس کی قیمت بہی بہت زیادہ ہے - غرضیکہ یہہ کتاب بحیثیت موجودہ کسی کو فائدہ مند نہیں ہوسکتی - اگر مصنف صاحب فرماویں - اور ایڈیٹر صاحب اجازت دیں تو میں ایک دو کپڑے کا حال بذریعہ نقشہ جات و عبارت لکہہ کر دکہا دوں کہ کس طرح کی کتاب عوام کو اور خصوصاً بچوں اور مستورات کو فائدہ مند ہوسکتی ہے - مصنف صاحب و لالہ سالگ رام صاحب بیری اس لیکہہ کو کسی دوسرے معنی میں نہ سمجہیں - کیونکہ میں نے اپنی بدہی انوسار کتاب کو جیسا پایا ہے اوس کو ویسا ریویو کر دیا ہے - دیگر خریداران کتاب بہی اگر اس کے بارہ میں لکہیں تو ہمارے لیکہہ کی پشٹی ہوسکتی ہے - راقم
نیاز مند رگہوبر دیال گپتا - اوورسیر لسبتی

دھرم کوٹ (ضلع فیروزپور) کی خبریں
ایک مرتک سنسکار اور سچی شودھیتا

شوک مہاشوک. ہمارے سماج کے سچّے
آریہ بھیر پنڈت ملکھی رام جیو کی دھرم پتنی ۱۰.
اکتوبر ۱۹۱۱ء کو پرلوک سدھار گئیں۔ اُن کے چار
بچے تھے. مگر سامگری وغیرہ طیار نہ ہونے کے سبب
۱۱- نومبر کو سنسکار کیول ویدک ریتی سے کیا گیا. برادری
اور اہالیان شہر کی مخالفت کے. باوجود ہم پنڈت
جیو کی اس ہمّت اور دھرم پر درڑھتا کی پرشنسا
کئے بغیر نہیں رہ سکتے. مرحومہ بڑی نیک تھیں
صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ گئیں. دیو
ناگری پڑھنا شروع کیا ہوا تھا. اپنے پتی کی
موجودگی کے وقت دونوں کال سندھیا اور
ہون نیں پتی سے شامل ہوتی ہوئیں دھرم کوٹ
میں نمونہ بنتی تھیں. سچ تو یوں ہے. کہ اس سماج
میں پنڈت ملکھی رام ہی ایک رتن ہیں جن
کے سہارے سماج ہے. اور پرماتما پنڈت جیو
اور اُن کے صاحبزادہ کو شانتی پردان کریں. ادم شم

بابو رگھوبر دیال جی لیپٹ کی پریرنا
کے مطابق پرچارک میں پرشنوتر کا کالم ۲۲
مہاروں سے پھر کھل گیا ہے. شریان ایڈیٹر
جی نے مناسب سمجھ کر پہلے اُن سب سوالات
کو شائع کر دیا. جو مدّت سے پرچارک کے
کالموں میں حل طلب پڑے ہوئے تھے جن
میں سے بعض کا جواب شریمان پنڈت بھگت رام
جیو اپدیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف
سے بڑا معقول اور شاستر وکت نکل چکا ہے
مگر بعض اب تک (۲۷ اسوج کا پرچارک نکل
چکا ہے) زیر بحث پڑے ہوئے ہیں. میرے
خیال میں گپت مہاشا کی اوشکتا میں سے
مندرجہ ذیل الفاظ جو انہوں نے اپنی
رائے میں ہی ضروری خیال کئے ہیں یہ کہ
دگلے ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ تیسرے ہفتہ

تک اُن کے جوابات نکل جانے چاہئیں"
بڑے ضروری اور مدنظر رکھنے کے قابل ہیں
کیونکہ بہت دیر کے بعد جوابات کا نکلنا اُن
مہاشیوں کے دل پر جو پرچارک کو کسی اور نظر
سے دیکھتے ہیں. اُلٹا اثر ڈالنے والے ہیں
امید ہے یوگیہ مہاشہ اس پر پورے طور پر
دھیان دیکر پیچیدہ سوالوں کو جلد صاف کر
دیں گے. اور آئیندہ بھی جلد ہی حل کر دیا کریں گے
(عزیز رائے)

آریہ سماج دھرم کوٹ ضلع فیروزپور کے
ستسنگ جلسے کچھ عرصہ سے بند ہیں. چندہ
وغیرہ کا بھی پورا سربندہ نہیں. جس کے
لئے ہم ادھکاریان سماج کی توجہ اب سے پھیرتے
ہیں. آریہ پرتی ندھی سبھا کوئی یوگیہ
اپدیشک بھیجکر پرچار کرائے

شاستر ارتھ. لالہ فقیر چند جی پرتی
ندھی آریہ سماج دھرم کوٹ. اور لالہ آتما رام جیو
زرگر کے درمیان تحریری مباحثہ "ایشور کی
ہستی" وشے پر چھڑا ہوا ہے. ابھی کوئی
فیصلہ نہیں ہوا. ہم خاتمہ پر اس مباحثہ کا
خلاصہ ناظرین کے پیش کریں گے. مگر فی الحال
ہم پھر اس تحریر کو دُہراتے ہیں. جو پرچارک
میں کسی وقت شائع ہو چکے ہیں کہ آریہ سماج
کے لیڈر ایک ایسی پستک ضرور رکھیں جن
میں ناستک لوگوں کو دنداں شکن جواب دیا جاویں
راقم عزیز رائے

سوال. ولائتی سفید کھانڈ جو آجکل
بازاروں میں عام اور دیسی کی نسبت سستی
ملتی ہے. بعض کی رائے میں اشدھ ہے
اور قابل استعمال نہیں. اس کی بابت ایڈیٹر
مہاشہ اپنی رائے آریہ سماج کو دیویں. کہ
یہ کیوں قابل استعمال نہیں. گو یہ سوال ایسا
دھرم سمبندھی نہیں ہے. کہ پرچارک کے

کالموں میں نکلے. مگر یہ ایک ضروری ...
عام کو نفرت کرتے دیکھ کر عرض کیا گیا ہے ...
امید اس کا مکمل جواب دیا جاوے گا. راقم
عزیز رائے

گروکل

گروکل اسکیم ... دادہ دیش ڈیپوٹیشن کی ...
تک کا سماچار ناظرین کر چکے ہیں اس کے ...
درج ذیل کئے جاتے ہیں. آریہ سماج ...
روز تک برابر و یکساں مختلف ویشیوں پر ...
گروکل کے حالات سننے والوں پر ظاہر ...
رہے. آخر نتیجہ وہاں کی کوششوں کا یہ ہوا ...
دو سو دو روپیہ نقد چندہ. گروکل کے لئے ...
روپیہ کا وعدہ ہوا. جو غالباً جلد وصول ہو ...
نقد روپیہ میں سے ایک رقم پچاس روپیہ کی ...
سردار لابھ سنگھ جی رئیس جمنال کی ہے ...
ڈیپوٹیشن کے پہنچنے پر بڑا اُٹھ تشریف لائے ...
سردار صاحب نہایت سادہ فراخ اور سمجھدار ...
میں سے ایک منتخب رئیس ہیں. اُن سے مل کر ...
خوشی ہوئی. کاش ایسے ہی سب رئیس ...
بھارت ورش کو دیش کی حالت پر نظر ڈالنے ...
ہو جائیں تو سب درد و دکھ دور ہو سکتے ہیں. ...
طور سے جو چندہ بٹھنڈہ میں ہوا. وہ لالہ ...
دو سماج. بابو بنواری لعل صاحب بی اے ...
بال گوبند صاحب پیشکار کلکٹری کی کوششوں ...
نتیجہ ہے. خاصکر ہمارے دھرماتما بھائی لالہ ...
جی بہت ہی سراہنیہ ہیں جنہوں نے سماج کے ...
سب کچھ ارپن کر رکھا ہے آپنے علاوہ اس چندہ ...
جو گروکل میں دیا بیس روپیہ کی رقم مستقل ...
کے سرمایہ بڑھانے کے لئے جو ٹریکٹ بنانے ...
تجویز ہوئی تھی اُوس میں اور دیگر یہ وعدہ ...
کہ ٹریکٹ بن جانے پر سو روپیہ کے وہ ...

ایسی پرشنوں کی اس صوبہ میں خاص کر کمی ہے
آشا ہے کہ ایشور اس کمی کو پورا کریں گے۔ ہمارا یہ
کا کام ختم ہونے پر کوشش کی گئی کہ نان پارہ اور
پراگ پور کی ریاستوں میں گروکل کا کچھ کام ہووے
پرنتو کوشش شروع کرنے پر پتہ ہوا کہ کچھ
دنوں بعد شاید یہاں کام ہو سکیگا۔ وہاں سے
ڈیپوٹیشن کاپی پہنچا۔ پنڈت نندکشور جی اپدیشک
پہلے سے بیمار تھے وہ راستہ میں رہ گئے۔ میں اور
کنور حکم سنگھ جی ۲۸۔ ستمبر کی دوپہر کو کاپی پہنچے
اور گروکل سمبندھی وارتالاپ اور بھائیوں سے
شروع کی گئی۔ یہاں ویاکھیان نہ ہو سکا۔ اور
اس کی وجہ یہ ہوئی کہ خاص کاپی میں یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ جب تک وہاں تحصیلدار صاحب سے
اجازت نہ لی جاوے کوئی لیکچر نہیں ہو سکتا۔ میں
نے شام کے وقت تحصیلدار صاحب سے مل کر وجہ
دریافت کی تو معلوم ہوا کہ کوئی قاعدہ نہیں ہے
کچھ عرصہ سے ایسا رواج ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ رواج
منشائے گورنمنٹ کے خلاف اور مذہبی آزادی
قائم رہنے میں رکاوٹ ڈالنے کا سبب تھا۔ اس لئے
تحصیلدار صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ اس رواج
کو دور کریں۔ جس کا انہوں نے وعدہ کیا۔ پنڈت
شبھ چرن جی سارسُت منتری آریہ سماج کاپی
خود بھی سوچت کریں کہ اس رواج کے دور کرنے
کا حکم ہو گیا یا نہیں تاکہ اگر نہیں ہوا تو باضابطہ گورنمنٹ
سے درخواست کر کے اس کی منسوخی کرائی جاوے
آریہ سماج کاپی میں لعہ چندہ ہوا لعہ
نقد اور لعہ روپیہ کا وعدہ جلد بھیجنے کا سماج
کے منتری مہاشے نے جلد کا وعدہ کیا ہے۔ ۲۹۔
ستمبر کو ہم لوگ موہنڈ یا شبھ چرن لعل جی کے
اور ہی پہنچکر منشی گنیشی لعل جی انسپکٹر سوارہ
کے مکان پر فروکش ہوئے یہاں سے کنور حکم سنگھ
جی اپنی ضرورتوں کی وجہ سے اپنے گھر چلے گئے
اور پنڈت شبھ چرن لعل جی ایک دن ٹھہر کر کاپی
واپس چلے گئے۔ مجکو تنہا رہ کر کام کرنا پڑا
۳۰۔ ستمبر کو ایک ویاکھیان اوری میں ہمکو "تتو
گیان کیونکر پراپت ہو سکتا ہے" اس وشے پر ہوا۔
حاضری معقول تھی۔ بابو رام چرن لعل صاحب
ڈپٹی کلکٹر اور دوسرے معززین شہر شریک جلسہ
ہوئے تھے۔ قریب دو گھنٹے کے ویاکھیان ہوا
جس کے آخری حصہ میں گروکل کی تعلیم کا ذکر کرتے
ہوئے بتلایا گیا تھا کہ گروکل کی شکشا سے ودیارتھیوں کو
ودیا اور اس سے تتو گیان پراپت ہو سکتا ہے۔ ربانی

راقم نارائن پرشاد

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن ... ۳۰ گنی ... پوسٹ فری

پیانو باجہ ... ... " ... " ...

سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن ... " ... " ...

سینے کی کل ... " ... " ...

سنہ ۱۹۰۰ء کی پیرس کی اگزبیشن تمام اخراجات ادا کیئے جاویں گے قیمت ہر ایک شئے کی ... گنی

بغرض استفادہ ترقی ویمنز ورلڈ (ترقی نسوانی دنیا)، ہمنے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ ان متذکرہ بالا اشیاء میں سے کوئی ایک انعام دی جاوے - جس کو وہ پسند کریں - یعنی بائیسکل فی تیس گنی یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی یا سینے کی کل فی تیس گنی - بلا کسی دیگر اخراجات کے - علاوہ زر چندہ - یہ کل نفیس اشیاء کاہل الوجود اشخاص کی واسطے تجویز نہیں ہوئی ہیں - بلکہ اون ہوشیار آدمیوں کے لئے ہیں - جو کہ اپنے خالی وقت میں اون سے فایدہ اوٹھائیں گاڑی بلا کرایہ ہر وقت دروازہ پر موجود - اگر آپ ان اشیائے میں سے کوئی چاہتے ہیں تو "ویمنز ورلڈ" کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کریں - بلا صرف ان کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے - ہر فرد بشر چندہ دہندہ ان اشیاء میں سے ایک لینے کا مستحق ہوگا - بموجب اون شرائط کے جو ہم بھیجیں گے - چندہ ایک سال کے واسطے ۵ شلنگ ۵ اپنس پوسٹ فری ہوگا - ہر ٹکٹ کے لفافہ جات معہ اندراج پتہ و ٹکٹ ڈاک خانہ آنے چاہیئیں - تاکہ نقول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں - اور لکھنا چاہیے کہ کون انعام پسند ہے ۔

ایڈریس

The womans world Brentford
London W England

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

مشق ۲۵/۱۲ مشق

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی - اور مختلف آوازیں اوس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں - ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائے کلی حاصل ہو گئی ہے - اوس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائے ہیں - کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے سائلوں کو درخواستیں بمقام ذیل بھیجنی چاہیئں

ایڈریس

Address

No 166 The
Nicholson Institute
Longcott Gunnersbury
London England

ضروری

ہم اشتہار ہذا کے ذریعہ سے صرف اون بیماروں کو معالجہ کرنے کیلئے حاصل کرنا اور تلاش کرنا چاہتے ہیں جو ساری دنیا کا علاج کرکے ہار کر اور زندگی سے مایوس ہو بیٹھے ہوں اور اپنی خطرناک عوام کی خیال کردہ لاعلاج امراض میں دن رات تڑپ رہے ہوں۔ عورتوں اور بچوں کا ہر قسم کے مرض کا علاج خواہ وہ کیسا ہی دیرینہ بانجھ کیوں نہ ہو پورا پورا حسب معلوم ہوتے ... [illegible] ... موسم پر بہت محنت اور دلی توجہ سے ... [illegible] ... کی مفصل فہرست اور دوا ... [illegible]

ڈاکٹر ... [illegible] ... دوا بہ ... [illegible]

جلد ۱۲ مطبوعہ ۲۷ کاتک سمت ۱۹۶۷ مطابق ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء شہر جالندھر بروز شکروار نمبر ۳۰

بھجن

ٹیک - یہ وہی رشی سنتان ہو ویدوں کا جنہیں گھمنڈ تہا

۱۔ ہتھو منڈل میں جن کی کہانی	سنی جائے اتہاس زبانی	ہارے	اب کیسی یہہ ہو گئی ہانی	جن کا نہیں سنمان ہے	ویدوں کا جنہیں گھمنڈ تہا
۲۔ سب بھارت کو شاگرد کہائے	دسہا دیشیں میں پڑہنے آئے	ہارے	جو سکہہ ہیں سب بہلائے پائے	گئی کہاں وہ کان ہے	ویدوں کا
۳۔ پرہیو تیری ہے ادبھت مایا	وہی دیشیں سہند دکھلایا	ہارے	کیا پاپ سب آگے آیا	نہیں کسی پر طعن ہے	ویدوں کا
۴۔ ویہ چہوڑ رچ ہیں کہانی	تلف کری لاکھوں زندگانی	ہارے	زندہ ہونا کسے تنی کرمانی	اس سی بڑی کیا ہانی ہے	ویدوں کا
۵۔ بال ودوا کی ریت چلائی	کر کے رانڈ لاکھوں بٹھلائی	ہارے	کتنے گربہ نشٹ ہوئیں صفائی	کیا خوب انوکھا آن ہے	ویدوں کا
۶۔ جہنڈو سنگہہ اب مت پچھتانا	ہٹ کے آوے وہی زمانہ	ہارے	پریمی کے سب سنیو دانا	جڑ گرو کل کا متوبان ہے	ویدوں کا

کنیا مہاودیالہ کے متعلق ضروری نویدن

(۱) گو میں اس وقت اس قسم کے تحریری کاموں میں مشغول ہوں کہ ایک پل بہی دوسرے کاموں کے لئے دینا ممکن سا ہو رہا ہے تاہم چونکہ میرے بہائی لالہ دیوراج جی کنیا مہاودیالہ کے کام سے کچھہ عرصہ سے سبکدوشی حاصل کر کے کسی قدر آرام کرنا چاہتے تہے اسلئے کچھہ عرصہ کیلئے کنیا مہاودیالہ کی منیجری کا کام میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے - اور لالہ دیوراج جی بجائے منیجری کاریہ ورشک مہاودیالہ کے ہو گئے ہیں -

(۲) کنیا آشرم اور کنیا اناتہہ آلے کے بدستور لالہ دیوراج جی منیجر اور ادہشٹاتا ہیں - اسلئے ان دونوں انسٹی ٹیوشنوں کے متعلق بدستور اُن کے ساتھ خط وکتابت ہونی چاہئیے

(۳) دیگر کل خط وکتابت متعلق کنیا مہاودیالہ کی لالہ بدری داس ایم اے سکریٹری مہاودیالہ سبہا کے ساتھہ ہونی چاہیے - میرے پاس خطوط بھیجنے سے جواب جلد ملنا مشکل ہے

(۴) بھگوتی ودہوا سہائک فنڈ کے نیم تیار ہو گئے ہیں - جو اسی پرچہ میں شایع کئے گئے ہیں - آریہ پرشوں کو اگر کوئی یوگیہ ودہوائیں معلوم ہوں تو اُن کی درخواستیں بہجوا دیویں - لیکن اس وقت تین ودہواؤں سے زیادہ کے لئے دہن اکٹھا نہیں ہوا - امید ہے کہ آریہ بہائی اس بہنڈار کے کوش کو پورن کرنے کی کوشش کریں گے

منشی رام ۱۰ - تا ۱۱ - مقام
سا اعم
پربندہ کرتا کنیا مہاودیالہ -

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

چونکہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے سال کا اختتام بہت نزدیک آ رہا ہے - اور آئندہ سال کے بجٹ کے مرتب کرنے کے لئے سامان تب ہی تیار ہو سکتا ہے جبکہ سال رواں کی کل آمدنی کی میزان معلوم ہو - کئی سماجوں نے ابہی تک وہ رقومات جو اون کے پاس نقد جمع ہیں دفتر میں نہیں بہیجیں اسلئے جملہ سماجوں کے منتری مہاشیوں اور ویدک دہرم کے سچے حامیوں سے نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے کل رقوم جو اون کے ہاں وید پرچار - وشانش - چارٹی مشن - وان پاتر - گروکل - آٹا فنڈ - لیکھرام میموریل فنڈ - وغیرہ کی جمع ہوں - سبہا کو دفتر میں بہت جلدی ارسال فرما کر وید کے دہرم کی رکشا کا سادہن بنیں

آریہ سجنوں کا ہتیشی شیو دیال ایم اے منتری
آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور

معذرت

میں ۳۱۔ اکتوبر تک بہت سے خطوں کا جواب نہیں دے سکا تھا۔ کیونکہ لوکل لیکچروں اور دیگر کاموں میں ایسا مصروف تھا کہ خط وکتابت کی طرف متوجہ ہونا میرے لئے مشکل ہو گیا تھا اب یکم نومبر سے خطوں کا جواب باقاعدہ دینا پھر سے شروع کیا گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کے خط کا جواب نہ دیا گیا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ یا تو مجھے خط ہی نہیں ملا۔ اور یا گذشتہ گڑبڑ میں خط کہیں ردّی میں چلا گیا۔ آئندہ احتیاط سے جواب دیتا رہوں گا۔ لیکن گذشتہ بے قاعدگی کی کشما مانگتا ہوں منشی رام

لوکل خبریں

جلندھر کے حالات شروع کر کے پھر بند ہو گئے تھے۔ آئندہ لوکل رپورٹر سے زیادہ باقاعدہ رہنے کی امید ہے۔ موسم ابھی تک خراب ہے بخار کی اکثر شکایت ہے۔ باوجودیکہ اس قدر بارش ہوئی تھی موسم ہنوز سرد نہیں ہوا۔

طاعون کے جو تین بیمار تھے۔ ان کی معمولی حالت تھی۔ اب فی الحال طاعون کے بڑھنے کی امید نہیں۔ لیکن جب بارش کے بعد بھی بچاؤ ہو جاوے تو سمجھیں کہ کوئی رہائی کی صورت ہو گی۔ **لوکل** سماج کے ہفتہ وار جلسے بدستور رونق سے ہوتے ہیں دیوالی کی شام کو خاص جلسہ ہوا جس میں مہاشہ منشی رام نے رشی دیانند کے جیون بھی ویاکھیان دیا۔ حاضری ۱۵۰ سے زیادہ تھی۔ ۔۔ فنڈ کے لئے روپیہ جمع ہوا جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیجا گیا ہوگا

بدھ وار کو مکان لالہ ہرہیجرائے صاحب میں۔ اور ہر سنیچر وار کو آریہ سماج مندر میں بیچ ست سنگ سبھا کے جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں بڑی تہذیب سے دھارمک وشنوں پر پرسپر وچار ہوتا ہے۔ ۲۵۔ اکتوبر سے ۲۹۔ اکتوبر تک جلندھر آریہ سماج کے مندر میں خاص سلسلہ لیکچروں کا جاری رہا۔ ۲۵۔ اکتوبر کو مہاشہ منشی رام نے ویاکھیان دیا جس کا مضمون تھا "گیان کا چشمہ اور اوس کی تلاش"۔ اس ویاکھیان میں درشایا گیا کہ ویدہی پرم پرمان ایشوریہ گیان ہیں۔ ۲۶ اور ۲۷ کو بھی مہاشہ منشی رام کے ہی لیکچر تھے۔ دوسرا مضمون تھا "ویدک گیان کی بزرگی" اور تیسرا مضمون تھا "عبادت اور اس کا اصلی طریقہ"۔ چوتھا لیکچر ۲۸۔ اکتوبر کو لالہ دیوراج جی کا ہوا جس میں "دنیا کے عالمگیر دکھ روپی روگ کا ذکر کر کے انہوں نے شاستروں اور اتہاسوں کے پرمانوں سے بتلایا کہ بغیر ورن آشرم دھرم کی بردھی کے یہ عالمگیر روگ دور نہیں ہو سکتا۔ آخری لیکچر ۲۹۔ اکتوبر کو مہاشہ منشی رام کا تھا جس میں آریہ سماج کے مشن اور اوس کی آئندہ امیدوں کی نسبت ذکر تھا۔ ان لیکچروں میں برابر ۲۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان حاضری ہوتی رہی۔ اور ویدک دھرم کا سندیس بہت سے نئے کانوں تک پہونچا۔ **لالہ امراؤ سنگھ** صاحب ایم اے انسپکٹر مدارس حلقہ جلندھر کی تبدیلی پر ایک خاص الوداعی جلسہ نارمل سکول کے مکان میں لالہ دیوراج جی مینجر کنیا مہاودیالہ۔ اور لالہ نرائن داس وکیل کے ایما سے ہوا۔ جس میں لالہ امراؤ سنگھ صاحب کے حسن اخلاق اور لیاقت کی تعریف کی گئی۔ جملہ معززین شہر ووکلا و بیرسٹر وغیرہ شامل تھے۔ مٹھائی اور میوہ جات بھی ... نے کے لئے موجود تھے

جناب کنور ہرنام سنگھ اہلووالیہ کے سی آئی۔ ای کے شملہ سے تشریف لانے پر بتاریخ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء تمام شہر کے رؤسا و عموم نے اُن کا استقبال ریلوے سٹیشن پر کیا۔ دوا بہ ہائی سکول جلندھر اور مشن سکول میں اس خوشی میں عام تعطیل کی گئی تھی۔ ہر دو سکولوں کے لڑکے بھی پیشوائی کو موجود تھے۔ جناب کنور سوچیت سنگھ صاحب و سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلووالیہ معہ تمام معززین شہر پلیٹ فارم ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ ہماری رائے میں کنور صاحب واقعی اُس عزت کے قابل تھے جو کہ اونہیں دی گئی۔ جس دلیری سے انہوں نے قانون اراضی کی نسبت کاونسل واضعان قانون ہند میں گفتگو کی وہ واقعی قابل قدر ہے۔ ہماری رائے میں اہالیان شہر کو یہیں تک خاتمہ نہیں کر دینا چاہئے۔ بلکہ خاص جلسہ کر کے کنور صاحب کو ایک خوشنودی کا اڈریس دینا چاہئے

جالندھر کے ضلع میں بھی ویدک دھرم کا کام بخوبی چل رہا ہے۔ گو کچھ مدت سے وہاں کے ست سنگ بھی بند ہو گئے ہیں۔ اب نوانشہر کے منتری مہاشہ تحریر فرماتے ہیں کہ قصبہ جاڈلہ میں پنڈت راجا رام و دیا رام کے پتا کا دیہانت چند روز بیمار رہ کر ہو گیا۔ جب اُن کے شواس کنٹھ میں ہی تھے تو اُنھوں نے یعنی پنڈت راجا رام نے نوانشہر آریہ سماج کے ادہکاریوں کے نام ایک چٹھی بھیجی کہ آیا وے اُنکو اون کے ویدک مرتک سنسکار کرانے میں مدد دیتے ہیں میں نے اون کے جواب میں بصلاح دیگر ممبران تحریر کر دیا کہ ہم دہرماتما کرے کہ آپ کے پتا (شیگھرہی روگ رہت ہو جاویں) اگر اُن کا کال ہو گیا۔ تو ضرور ہی آویں گے۔ پھر اوسی شام کو چونکہ اون کے پتا کا کال ہو گیا تھا اونہوں نے اپنے لڑکے کو ہمارے پاس ہماٹے خرید نے

ساتھہ گھی و دیگر ضروری اشیاء کے اور ساتھہ ہی ہمارے بلانے کے لئے بھیجا۔ ہم قریباً ۲ بجے ...ے روانہ ہو کر قصبہ جاڈلہ میں پہنچے۔ مگر وہاں اور ہی نقشہ دیکھا۔ پنڈت راجارام و دیارام کی برادری اور وہاں کے کل ہندو ان سے اس معاملہ میں برخلاف پائے گئے۔ اور کل گاؤں نے انکا حقہ پانی بند کرنے کی انکو دھمکی دی۔ مگر پنڈت صاحبان کے دڑھ وشواش کے آگے اون ہندو لوگوں کی گیدڑ بھبکیاں بالکل بے سود تھیں۔ آخرکار ویراگ کے بھجن شروع ہوئے اور مرتک شریر کو چندن آدی سگندھیوں سے معطر کر کے اون کو ارتھی پر رکھا گیا۔ اور اون کے آگے آگے بھجن ہوتے گئے پرشمشان بھومی میں اون کا سنسکار وید منتروں دوارا گھی اور ساگھری کی آہوتیاں ڈال کر کرایا گیا۔ ہندوؤں کی مخالفت وہاں پر برابر ہو رہی ہے۔ مگر پنڈت صاحبان پکے آریہ ہیں۔ اور ویدک دھرم کو اپنا اصلی متو جانتے ہوئے اون لوگوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اون کی برادری اور قصبہ جاڈلہ کے ہندو لوگوں نے اپنی منتی نہ دیکھ کر اون کی تیسرے بھائی کو جو کہ ضلع جلندھر کے کسی گاؤں میں پٹواری ہیں۔ اُن کو بلا کر اُن کے داہ وٹے گئے پتا کے سرکنڈوں کا شریر بنا کر ارتھی پر رکھ کر از سر نو پورانک مرتک سنسکار کرایا گیا۔ اب اون کی کریا کرم ٹیکے جوڑنے کے لئے کراویں گے۔ ہے پرماتمن انو ہمارے بھولے بھالے بھائیوں کو ایسی اودیہ ک کاروائیاں کرنے سے چھٹکارا دے تا کہ وہ ست سناتن ویدک دھرم کے مرم کو سمجھتے ہوئے تیرے نج سروپ کو جانیں۔ اور ایسی بیہودہ کارروائیاں نہ کریں۔

اڈیٹوریل نوٹس

اس عالمگیر دکھ کی کیسے نورتی ہو؟

دکھ عالمگیر ہے کونسا ہردا دکھ کی پیڑا سے خالی ہے لیکن کیا اس کی نورتی کا ٹھیک اُپاے ہم لوگ کرتے ہیں؟ ہم لوگ مکان۔ آرائیش۔ زیور پوشاک۔ لذیذ کھانوں اور دولت سے دکھ کی نورتی چاہتے ہیں۔ دن رات پرکرتی کے غلام بنے ہوئے شانتی دھام میں پہونچنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا بانجھ عورت کے لڑکے کو کوئی دیکھ سکتا ہے۔؟ کیا آکاش کے اندر پرتھوی کے بغیر پھول کھل سکتے ہیں؟ کیا مرگ ترشنا سے پیاس بجھ سکتی ہے؟ کیا کتے کے سینگ اُگ سکتے ہیں؟ کیا اندھکار سورج کو بھگا سکتا ہے؟ کیا برف سے آگ نکل سکتی ہے؟ کیا پانی کے متھنے سے مکھن نکل سکتا ہے؟ کیا بالو (ریت) کے پیڑنے سے تیل نکل سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا آنند سوروپ پربھو کی شرن آئے بغیر ہی یہ عالمگیر دکھ دور ہو سکیگا؟ ہرگز نہیں گوسائیں تلسی داس جی فرماتے ہیں:-

دوہا

باری متھے برد ہوے گھرت
سکتا تے بردتیل .. ..
بنو ہری بھجن نہ بھو ترئے
یہ سدھانت اپیل .. ..

بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ کو ضرور پورا کرو

آج کے پرچے میں تمام ناظرین بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ کے قواعد ملاحظہ فرمائینگے ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آخرکار کنیا مہا ودیالیہ کے ادھکاریوں نے اپنی ذمہ واریوں کو سمجھا اور کسی قدر سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے لیکن ہمیں افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ اس فنڈ کا سرمایہ اب تک آٹھ سو روپیہ سے بہت زیادہ نہیں ہوا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جو بیس سو سی معمولی رقم ہی جس آریہ سماج کے ممبروں اور سہایکوں کی کوشش سے جمع نہ ہو سکے وے کیسے دعوے کر سکتے ہیں کہ انہیں استری شکشا کے ساتھ پریم ہے۔ یا یہ کہ وہ بھارت کی ودھواؤں کا دکھ دور کرنا چاہتے ہیں رشی دیانند کے جیون چرتر میں صفحہ ۶۲۱ پر لکھا ہے۔ یہ بیان حالات کنبھ ہردوار ۱۸۷۹ء ایک روز سوامی جی بیٹھے بیٹھے لیٹ گئے۔ اتفاقاً سوامی جی نے اُٹھ کر اور سانس بھر کر یہ کہا کہ "رانڈوں اور گائیوں کی ہائے سے ہی یہ ملک برباد ہوا" اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ودھواؤں کی حالت کے سدھار کو آریہ سماج کی بنیاد ڈالنے والا کہاں تک ضروری سمجھتا تھا۔ ہم آریہ اور دیگر پبلک سے یہ اپیل کرتے ہوئے کہ وے یوگیہ ودھواؤں کی درخواستیں بھجوایا کریں۔ بڑے زور سے اون کی توجہ اس بھنڈار کی پورتی کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ استری شکشا کے پریمی ایک زور پھر لگا کر باقی پندرہ سو روپیہ بھی جمع کر دیویں گے

کیا اس طرح سے آپکا چھٹکارا ہو جائیگا

ہمارے پاس کچھ عرصہ سے پنڈت کرپارام شرما جگرانوی کے متعلق بہت سے خطوط آ رہے ہیں۔ اس سے کوئی بھی آریہ پرش انکار نہیں کر سکتا کہ پنڈت کرپارام جی مہاراج آریہ سماج کے سچے پریمی اور رشی دیانند کے مشن کے ساتھ سچی ہمدردی رکھنے والے ہیں

کاشی میں جو بہترالی پنڈت جی نے کہولا تہا
اُس کا دیوالا آریہ سماج کی ہی بدولت نکلا
اُس کے بعد پنجاب میں جو کام پنڈت جی نے
کیا ہے اوس سے ہماری نسبت بہتر معلومات
کسی کو نہیں ہیں - اور ہم کہ سکتے ہیں کہ جس
وقت دہرم کی کشتی منجدہار میں تھی اُسوقت
اُس کے بچانے میں پنڈت کرپارام جی کی برابر
بہت کم آدمیوں نے مدد دی تہی - اُس کے
بعد پشچم اوتر دیشیہ آریہ سماجوں میں ہی
اعلے کام کرکے پنڈت کرپارام جی نے روح
پہونکی تہی اور اُس پرانت کی آریہ پرتی ندہی
سبہا کو بہت کچہ کامیابی انہیں کی طفیل
ہوئی - وید پرچار فنڈ کو خصوصاً پنڈت
جی کی بدولت ہی بڑی بہاری تحریک ملی
لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ اس وقت
پنڈت کرپارام اور سبہا کے درمیان وہ
پورانے تعلقات قائم نہیں رہے - ہمارے پاس
وہ سرکیولر چٹہی نہیں پہونچی جو کہ آریہ
پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی نے
جاری کی ہے - لیکن جو ریزولیوشن کہ اوس
پرانت کے آریہ سماجوں کی طرف سے آرہے
ہیں - اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس چٹہی کے
رو سے پنڈت کرپارام کو سبہا کی طرف
سے اوپدیشک پدوی جو ملی تہی وہ چہین
لی گئی ہے اگر جیسا کہ بعض آریہ
سماجوں کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے - تحقیقات
بغیر ایسی کارروائی کی گئی ہے تو شبہ نہیں
کہ معزز سبہا کو سرکیولر پر پہر سے نظر
ثانی کرنی چاہئے - لیکن پنڈت جی کو
اس وقت جو کرنا چاہئے تہا - ہمیں اطمینان
ہے کہ انہوں نے ویسا ہی کیا ہوگا - سبہا نے
اس کی سبہا سے مخالفت کرکے خواہ مخواہ اپنا
سمے گنوادیں پنڈت جی نے کسی طرح کے

خطوط لکہنے کی طرف ہی توجہ نہیں کی -
لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ
پنڈت جی نے آریہ سماجوں سے ہی کنارہ
کشی کا حسب ذیل نوٹس ہمارے پاس
بہیجا ہے "میں اپنے آپ کو موجودہ
آریہ سماجوں کے پوتر خیالات سے اتفاق
نہ رکہنے کے سبب کمزور سمجہہ کر یہی مناسب
سمجہا کہ میں اپنے وجود سے اس کی سپتی
اور آرگنیزیشن کو کلنکت نہ کروں اسلئے
آریہ سماجوں سے ہر قسم کا تعلق قطع کر دیا
اب کوئی سماجک پرشن خط لکہہ کر اپنے
پیسہ کا جو موجودہ سماجک دہرم کی جان
ہے نقصان نہ کریں - کیونکہ میں جواب
نہیں دوں گا " . . . .

کرپارام شرما نوٹ جن لوگوں کا
سچ کا تعلق ہے اُس کو ختم کرنے کی کوشش کرو لگا
ہم نہیں سمجہتے کہ پنڈت جی آریہ سماجوں یا آریہ
پرشوں سے اپنا تعلق کس طرح پر قطع کر سکتے
ہیں - یہ ٹہیک ہے کہ جس سبہا کے کارکنوں کے
ساتہہ اتفاق نہ ہوسکے اون کے ساتہہ مل کر
کام نہیں ہوسکتا - لیکن اسلئے یہ ضروری
نہیں ہوتا کہ اوس دہرم کے ماننے والوں سے ہی قطع
تعلق کیا جاوے جسے کہ انسان خود مانتا ہو ہم پنڈت
جی کو جواب دیتے ہیں کہ وہ ویدک دہرم کے سدہانتوں
کو ماننے والوں سے قطع تعلق نہیں کر سکتے ہیں
ہم اپنے آریہ بہائیوں اور آریہ سماج کی
آرگنیزیشن کے رکنوں سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ جہاں
تک ممکن ہو سب کو تیاگ کرکے پریم بہاؤ سے
پرسپر برتاؤ کرنا سیکہیں تا کہ انسانوں کی کمزوریوں
کے باعث انسٹی ٹیوشنوں کو نقصان نہ پہنچے -

کیا ویدک دہرم کو ان سے نقصان پہنچیگا

ہمیں افسوس ہے کہ کرخاص کاموں کے بوجہ نیچے دبے رہنے

سے کار ان ہم دو ماہ تک عرصہ سے آریہ سماج کی بابت
اپنا وچار پبلک کے روبرو نہیں رکہہ سکے - اس عرصہ
میں بیرونی سمتوں سے سخت حملوں کے علاوہ آریہ
سماج کے اندر سے بہی از سر نو فساد اور کشمکش
پیدا کر دیا ہے - پنڈت گوپی ناتہہ پوراک نے
غلط فہمیاں پہیلائی ہیں مسلمانوں - عیسائیوں سکہوں
غرضیکہ سب کو اپنا دوست بنانا چاہا ہے - تت کہانت کی
علیحدہ ہی اپنا پیترا بدلتی رہی ہیں - مسلمانی
پیدائش کے عیسائیوں نے ہی مسیح کی تعلیم کا دم
بہرتے ہوئے ہی محمدی جہاد کا اثر لیکر آریہ سماج
کے پاک سدہانتوں پر دہول پہیرنے کی عبث
کوشش شروع کر دی ہے - دوسری طرف
جہاں پنڈت ہیم سین جی اٹاوہ نواسی نے
اپنا اصلی رنگ و روپ ظاہر کر دیا ہے - وہاں آریہ
سماج کے نوجوان حصہ میں ہی خاص جوش نے
انہیں بہت کچہہ من گہڑت سدہانتوں کی بانی
کی طرف رجوع کر دیا ہے - اس وقت بڑی دانائی
سے ان تمام مسئلوں پر وچار کرنے اور شانتی
سے مخالفوں کی چوٹوں سے آریہ سماج کو
بچانے کی کوشش کی ضرورت ہے - اس
ناچیز پرچے نے ویدوں کے اٹل سدہانتوں
اور رشی دیانند کے پاک مشن کی حفاظت اپنا
فرض قرار دیا ہوا ہے - اور جب تک کہ تن میں جان ہے
ہمارا دردہ نشچے ہے کہ ہم اپنا فرض ادا کرتے چلے جاویں
اسلئے آریہ بہائیوں سے التماس ہے کہ غیر معمولی اندرونی
اور بیرونی دشمنوں کی یورش سے گہبرا نجائیں
بلکہ شانتی اور شردہا سے کام کرتے جائیں
اور امید آخرکار سب بگہنوں کے ناش
ہونے کی رکہیں - کیونکہ راستی کی ہی
آخرکار فتح ہوا کرتی ہے

لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳ - ۲۴ - اور
۲۵ - نومبر کو ہوگا - نگر کیرتن ۲۳ - کی
شام کو ہوگا

مراسلہ خاص نامہ نگار

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

اور

مہماں نوازی

پچھلے سال ہفتے پرچارک کے کالموں میں نوید
دیا. کہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جو
طریق مروجہ مہماں نوازی کا ہے وہ غیر انسب ہے
اور نیز اس مہماں نوازی کا کوئی اثر ساماجک
بھائیوں کو دلوں میں اس وجہ سے پیدا نہیں
ہوتا. کہ وہ کسی ایک شخص کی طرف سے نہیں
ہوتی. بلکہ ساماجکوں یا غیر ساماجکوں سے چندہ
جمع کرنے پر ہوا کرتی ہے. بلکہ اس کی وجہ سے
ایک گونہ ویدک دہرم پرچار میں بادھا پڑتا ہے
اور مضمون تحریک ہذا تو اس وجہ سے بھی
ضرورت پیش کی گئی ہے. کہ لاہور آریہ سماج
کا سالانہ جلسہ آنیوالا ہے. جو کہ سب سماجوں
کا سرغنہ سمجھی جاتی ہے. اور جہاں پر کہ
پرتی نِدہی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا ہیڈ
کوارٹر ہے. اور نیز اس سماج کے بغیر شاید
کوئی سماج پیشقدمی نہیں کر سکیگا. جو کہ طریقہ
مروجہ مذکورہ بالا کو بند کر دے. یعنی جبکہ
بڑی بڑی سماجیں اس کو پسندیدہ خیال کر کے
اس پر عمل کرتی ہیں. تو چھوٹی سماجیں عموماً
اس کے خلاف نہیں کر سکتیں. لیکن خوشی
کا مقام کہ پچھلے سال آریہ سماج لاہور میں اس
امر پر چرچہ ہوا. اور ہمنے سنا کہ چند فہمیدہ
اصحاب ہمارے متفق تھے. اور اونہوں نے
تسلیم کر لیا تہا کہ طریقہ مروجہ فی الواقع
مناسب نہیں ہے. مگر چونکہ سالانہ جلسہ قریب
تھا اوسوقت کچھ نہو سکا. اوس موقعہ پر

لالہ وزیر چند جی قائمقام ایڈیٹر ست
دہرم پرچارک نے بھی تہوڑا سا اتفاق ہمارے
ساتہہ کیا تہا. نجیب آباد آریہ سماج کا پورا
اتفاق ہمارے ساتہہ ہو گیا. یعنی کہ اوس
سماج نے طریقہ مروجہ مہمانداری کو قطعی
بند کر دیا. اور دو سال سے اسپر عملدرآمد
کیا ہے. اور باوصف اس کے بھی وہاں
کا سالانہ جلسہ اوسی طرح پر رونق ہوتا ہے
اور کوئی شکایت نہیں ہوتی. رائے بہادر
دت جی جن سے ساماجک دنیا خوب اچھی
طرح واقف ہے. اور جو کہ ہر صورت سے
ایک پرسدہ اور مانیہ ور آریہ سمجھے جاتے
ہیں. اون کا مضمون بالا کی تحریک میں
ایک بڑا زبردست حصہ ہے. اور رائے
صاحب موصوف طریقہ مروجہ مہمانداری
کو برہان قاطع سے ناروا اور ناپسندیدہ
خیال فرماتے ہیں. لالہ منشی رام جی سے
جسوقت وہ گورکل کے لئے چندہ اکٹر کرنے
کرنال تشریف فرما ہوئے رائے صاحب موصوف
کے مکان پر اس ونشہ کا ذکر آیا تو اونہوں
نے ہماری تجویز سے اتفاق کیا تہا. ماسٹر
آتما رام جی سے بھی ذکر آیا تہا. تو اونہوں نے
بھی یہی فرمایا کہ ماسوائے اوپدیشکان کے
باقی کے لئے انتظام مہمانداری کرنا (یعنی
کہانا کہلانا) فضول ہے. علاوہ اس کے وقتاً
فوقتاً دیگر ساماجک بھائیوں سے جو کہ مضافات
کے رہنے والے ہیں ذکر آیا. تو بہت دیر
تک سمجھنے سمجہانے پر اونہوں نے بھی
تسلیم کر لیا. مگر بہت ڈہیلے ہیں. برخلاف
پرچلت رواج کے قدم رکھنا نامناسب
سمجھتے ہیں. لیکن اگر مشہور سماجیں ایسا
کریں تو وہ بھی کرنیکو تیار ہیں. ہماری بانی بیت
والے بھائی بھی ہم سے اتفاق کرتے ہیں.

لیکن مہمانداری مذکور کے بند کرنے کا
دم نہیں بہرتے. حال میں ہی چٹہی مہت
دہرم پرچارک میں لالہ گنیش داس جی نے
سیالکوٹ سے بہیجا ہے. وہ ہماری دعوے
کے ثبوت میں پیش کیا ہے. اور ظاہر فرمایا ہے
کہ لاہور سماج کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر
موقع نہ ملنے کے سبب اونہوں نے بازار
میں کہانا کہایا. اور کہانا کہلاتے وقت
بہت سے غیر متعلق صاحبان کہانا کہاتے ہوئے
اور بیٹھے ہوئے پکڑے گئے. اب اسوقت
کوئی ضروری نہیں ہے. کہ ہم اس بات پر
دلائل پیش کریں. کہ طریقہ مروجہ مہمانداری
کو بند کرنا چاہیئے. بلکہ گذشتہ سال بہت
واضح طور پر ہم اس کا ثبوت پیش کر چکے
ہیں. اور سکرٹری آریہ سماج مظفر گڑہ کے
سوالات کا کافی جواب دے چکے ہیں. جو کہ
اونہوں نے ہمارے دعوے کی تردید میں پیش
کئے تہے. اور جن کا جواب پہر آج تک نہیں
ملا. آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ دہلی آریہ
سماج کے سالانہ جلسہ پر جو کہ حال میں بوجہ
انعقاد جلسہ بہارت دہرم مہامنڈل کیا گیا
تہا. بہت بڑا خرچ آریہ بہائیوں کی مہماندار
پر وہاں کے ساماجکوں کا ہوا. ہم اوس کی
تعداد ظاہر نہیں کر سکتے. لیکن اس قدر
ضرور عرض کریں گے. کہ ایسے ایسے کثیر
اخراجات کا بوجہ اوٹہانے سے یہہ نتیجہ
ضرور پیدا ہو جاتا ہے. کہ سالانہ جلسہ چند
آئندہ سالوں کے لئے مفقود ہو جاتا ہے
اور جو مقصد ویدک دہرم پرچار کا ہے وہ
فوت ہو جاتا ہے. یعنی وید پرچار فنڈ میں
کچھ نہیں ہوتا. ہماری رائے میں خصوصاً
ایسے موقعہ پر جبکہ آریہ بہائیوں کا اسقدر
ہجوم تہا. اور وہ صاحبان بہارت دہرم

سہا منڈل کی کارروائی کو ہی دیکھنے گئے تھے
دعوت دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں
تھی۔ اور پھر دہلی جیسے شہر میں جہاں کھانا
ہر وقت تیار ملسکتا ہے۔ ابھی تک مجھکو اس
بات کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں ملتا کہ آریہ
سماجوں کو اس میں کیا فخر ہے۔ کہ سماجوں
یا دیگر اشخاص سے چندہ اکٹھا کرکے اون
مہاجان کو مدعو کیا جاوے جو بخوبی اپنی
جیب سے خرچ کرکے کھانا کھا سکتے ہوں
کیا یہ پریم بھری دعوت کہلا سکتی ہے
ہرگز نہیں۔ سینے کہیں نہیں سنا کہ جہاں
پر لوگ اپنے دھارمک ستھانوں یا میلوں
پر جایا کرتے ہیں وہاں پر وہ لوگ اون
کی دعوت ہی کیا کرتے ہیں۔ جن کے پاس
وہ جایا کرتے ہیں۔ بلکہ جہاں کا خیال لی
کیا جاتا ہے جانے والے لوگ ہی اون کو
بہت کچھ دیکر آتے ہیں۔ لیکن یہ طریقہ
آریہ سماج کا ہی ہے کہ لوگوں کو بجائے اس
کے کہ وہ وید پرچار فنڈ میں امداد دیویں
اولٹا اون لوگوں سے چندہ جمع کرکے جو کہ
دوسری صورت میں وید پرچار فنڈ کے
لئے دان کرتے اون کو کھانا کھلایا جاتا ہے
دہلی آریہ سماج کو واجب تھا کہ ایسے موقعہ
ہجوم پر وہ ضرور پرچار فنڈ کے لئے اپیل
کرتی۔ اور ضیافت کا خیال تک دل میں لاتی
کیونکہ وید پرچار فنڈ میں بہت کمی رہتی ہے
اور رہنے لگی ہے۔ واضح رہے کہ آریہ سماج
کے پاس سوائے سالانہ جلسہ کے اور کوئی مذہبی
ستھان یا دھارمک میلہ نہیں ہے۔ جہاں پر
لوگ دھرم اوپدیش سننے کے لئے جاتے
ہیں۔ پھر افسوس ہے کہ ایسے موقعہ پر بھی
جہاں کہ لوگ بڑے پریم سے آیا کرتے ہیں اور
مناسب خرچ کے کفیل ہوسکتے ہیں لوگوں سے
چندہ جمع کرکے اون کی مہمان نوازی کرنا کونسی
عقلمندی اور دانائی کا کام ہے۔ اکثر
سماجیں جو کہ بلحاظ مالی حالت کے نادار ہیں
اسی وجہ سے اپنا سالانہ جلسہ نہیں کرسکتیں
اور دیہات کی عدم پرچارکی بھی ایک بڑی
زبردست وجہ ہے۔ کیونکہ اگر دیہات کی سماجوں
کے سالانہ جلسے ہونے لگیں تو دیہات میں
ویدک دھرم کا پرچار بڑی عمدگی سے ہوسکے
لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماج نے تاہنوز اون
کی حوصلہ افزائی کا کوئی سامان نہیں پیدا کیا
نہ تو دیہات میں اوپدیشک لوگ جاتے ہیں
اور نہ دیہاتی سماجوں کے سالانہ جلسے ہوتی
ہیں۔ جو سماجیں سماج کے ماہواری چندہ کی
آمدنی سے ضیافت کرتی ہیں۔ وہ سخت ناانصافی
پر ہیں۔ کیونکہ یہ دھن سماج کے اخراجات
کے متعلق ہے نہ کہ دعوت کے لئے اور اسی
لئے ایسی ایسی سماجوں میں نہ اپدیشک ہے۔ اور
نہ ہی اون سماجوں کے اخراجات خاطر خواہ
چل سکتے ہیں۔ جلسہ پر آریہ سماج [illegible]۔ ایسا
کرتی ہے لیکن ہم بڑے ادب سے دریافت کرتے ہیں
کہ اوس سماج کے پاس کتنا پرانا اپدیشک ہے۔ اور
کسقدر قیمت کی کتب لائبریری سماج میں موجود
ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت کرنے
والے بہت سی سماجیں ایسی ہونگی جن کے اپنے
مندر نہیں ہیں۔ تو پھر جبکہ ویدک دھرم پرچار
کے متعلق ہی کام نہوا تو ضیافت پر لوگوں سے
روپیہ لے کر لگانا کونسے انصاف میں داخل ہے
عموماً جو وجوہات تائید ضیافت میں عام
آریہ پبلک کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں
وہ یہ ہیں (۱) اگر ضیافت بند ہوگئی تو لوگ
نہ آوینگے۔ (۲) ایسا کرنا حد اخلاق سے
باہر ہے (۳) ایسا کرنے سے سماج کی بدنامی
ہوگی۔ امر اول کے جواب میں ہم نجیب آباد

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی رونق کا ثبوت
پیش کرتے ہیں کہ دو سال سے وہاں پر ضیافت
نہیں ہوتی۔ اور جلسہ بڑی رونق اور
سے ہوتا ہے۔ اور اگر بالفرض مان لیا جاوے
کہ لوگ کم آتے ہیں تو یہ ثابت ہوا کہ
صرف روٹی ہی کھانے آتے ہیں۔ جہاں
دھارمک ایسا کوئی سالک نہیں ہے کہ جو
روٹی ہی کھانے آتا ہووے۔ ہر ایک
اپنے ہمراہ خرچ مناسب لے کر چلتا ہے۔
دوم کے جواب میں نویدن ہے۔ اخلاق
کا نام نہیں۔ کہ نام تو اپنا کیا جاوے
کی۔ اور چندہ دیگر سالک لوگوں سے
کرکے یا سماج کے چندہ ماہواری سے
کر دیا جاوے۔ ہر ایک بڑھی مان اس
وچار کر سکتا ہے۔ کہ لوگوں کے دھن کے
پر اپنی ہمدردی کس طرح ظاہر ہوسکتی
اور آیا یہ بناوٹی خیال ہے یا نہیں۔ امر
کے جواب میں عرض ہے۔ چونکہ سماج
نام ہے اسلئے ضیافت کا سلسلہ بند ہونے
کسی خاص بیاری کی بدنامی نہیں ہوسکتی
بدنامی اوس وقت ہوا کرتی ہے جبکہ کسی
کے منوانے میں دھینگا مشتی کی جاوے
کی بابت خوب وچار کر لیا جاوے۔ اگر بات
ہے تو مان لیا جاوے ورنہ نہیں۔ اگر بات
تو بدنامی نہیں ہوسکتی بلکہ نیک نامی ہوگی
آخر پر ہم پھر دوبارہ لاہور آریہ سماج سے
نویدن کرتے ہیں کہ اب کے سالانہ جلسہ
پر وہ ضرور طریقہ مروجہ مہمانداری کو بند کرے
اور اعلان کر دیوے کہ سب اپنا اپنا
کیونکہ اگر لاہور سماج نے یہ طریقہ جاری کیا
تو یقیناً جملہ سماجیں اس کی پیروی کرینگی
اور اس بارگراں سے سماجک بھائی بچ
پرچار فنڈ میں بعوض کھول کر مدد دینگے۔

کتنی بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اس کام کے
بند ہونے پر عموماً چھوٹی بڑی سماجیں سب
اپنا اپنا جلسہ کرنے لگ جاویں گی۔ کیونکہ اکثر
سماجوں کے پاس ایسے روپیہ کا خرچ
سد راہ ہے کہ وہ جلسہ نہیں کر سکتیں۔ ہماری
رائے میں جیسا کہ اہل ہنود کے لئے بلحاظ فضول
خرچی میدان جہالت فراخ ہے۔ ویسا اہل آریہ
کے لئے ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ جہاں پر جیسی
ہو کام کیا جانا فرض ہے وہاں پر فضول خرچی
کا ہونا نہایت نا واجب ہے۔ اور خصوصاً ایسے
موقعہ پر جہاں پر کہ اہل ہنود ہی خرچ کرنا
نامناسب سمجھتے ہوں۔ آریہ ورت میں اب بھی
بڑی بڑی سبھائیں ہوتی ہیں۔ اون میں یہ
دستور ہے کہ لوگوں سے کل خرچ کا اندازہ لگا کر
فیس لی جاتی ہے اور اوس میں سے جملہ اخراجات
کو نکال دیا جاتا ہے۔ اگر فی الحال طریقہ مروجہ
کو آریہ سماج بنظر حالات بند نہ کر سکے تو جلسہ میں
شامل ہونے والے صاحبان سے ایک رقم فیس مقرر
کر کے وصول کر لینی چاہئے۔ ورنہ سماج کے لئے
تو یہی مناسب ہے۔ کہ مکان روشنی اور ملازمان
خدمتگاران اور نہانے دھونے کا انتظام کر دیو
باقی کھانے کا انتظام خود لوگ کریں۔ بیشک اگر
کسی ایسے ستھان پر جلسہ ہو جہاں پر ساماجک
لوگ انتظام نہ کر سکیں۔ تو یہ سماج کا فرض ہوگا
کہ وہ انتظام کر دیوے۔ لیکن خرچ کھانے
والوں کا ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے آریہ
بھائی ضرور اس وشے پر دھیان دیویں گے
اور ہمارے صوبہ کے شرومنی لاہور سماج ضرور
اس پر وچار کر کے اس جلسہ پر کچھ نہ کچھ بہتر
نتیجہ پیدا کریں گے۔ سب سے بڑی اوچت ہے کہ
ہر وقت اور ہر دم ستیہ کے گرہن اور استیہ
کے تیاگ کرنے کے لئے مستعد رہیں (کرتا رام از کراں)
(نوٹ) ہمیں ٹھیک الفاظ یاد نہیں جن میں

تائید کی تھی۔ لیکن اس وقت یہ خیال ہے۔ کہ
بجائے کھانے کا انتظام بالکل یاتریوں پر چھوڑ دینے
کے۔ لوکل سماج کل انتظام خوراک کا خود کر دیوے
اور پانچ وقتوں کے لئے ایک روپیہ فی کس وصول
کر لیا کرے۔ تاں لاہور سے شہروں میں خوبی
انتظام ہو سکتا ہے۔ (۲) جالندھر آریہ سماج
میں خاص چندہ مہمان نوازی کے لئے کیا جاتا ہے
جس میں اوپر سے خرچ نہیں ہوتا (۳) دہلی
کے تجربہ نے ہمیں بھی بتلا دیا کہ اگر یاتریوں کو
اپنا انتظام کرنے کی آزادی دی جاوے تو اون کو
زیادہ تر آرام رہتا ہے۔ اور ساتھ ہی وائسکو
کی کامیابی کے بڑھانے کے لئے لوکل سماج
کو کافی وقت ملتا ہے (ایڈیٹر)

ریویو

ویدک شرو پدیش۔ مصنفہ مہاشے
گوند سہائے جی پردہان آریہ سماج شری نگر
کاشمیر۔ قیمت بیجلد ۸ر۔ اس پستک کو
ویدی ورن مالا وغیرہ کے بجائے پڑھایا جاوے
تو نہایت ہی لابھ کاری ہوگا۔ ورنوں کی
تقسیم اور اون کی اچارن کا طریقہ نہایت
عمدگی سے بیان ہوا ہے۔ گویا ورن اچارن
سکشا ہندی بھاشا میں پیش کیا گیا ہے جو والدین
اپنے سنتانوں کو گروکل کے لئے تیار کریں وہ
اس پستک سے بڑا لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ ہاں
ایک زبردستی مصنف نے کی ہے کہ ہم سے پوچھے
بغیر یہ کتاب ہمیں سمرپن کی ہے۔ ہم سمرپن
وغیرہ کے طریقہ کے برخلاف ہیں۔ لیکن اب
کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ ہم سے دریافت ہی نہ
کیا گیا۔ مصنف کے پاس درخواست بھیجنے
پر مل سکتی ہے۔

جگن ناتھ بھرم ناشک

بزبان اردو قیمت فی جلد ۸ر درخواست خریدار
بنام پنڈت کنور سین صاحب منتری آریہ سماج
مراد آباد بھیجیں۔ اس کتاب میں لالہ جگن ناتھ
صاحب مراد آبادی کے مصنفہ قصیدہ "دیانند"
کا جواب ہے۔ مصنف نے تمہید میں ثابت کیا
ہے کہ جگن ناتھ داس کا واقعی اعتقاد پرانک
مذہب پر نہیں ہے بلکہ محض ٹکے کمانے کے لئے
یہ سوامی جی کے سدہانتوں کا کھنڈن کرتے ہیں
بڑی معقولیت اور لیاقت سے اون تمام
اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں جو کہ سوامی
دیانند جی مہاراج کی تحریروں پر جگن ناتھ
داس نے کئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس وقت
جبکہ چاروں طرف سے آریہ سماج کے برخلاف
کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ آریہ سماج کے سبھا سد
سوتے چلے جاتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آریہ
سماج کی آرگنیزیشن کو کیا ہو گیا۔ یہ وقت سخت
مقابلہ کا ہے۔ اس وقت استقلال و محنت سے
کام کرنا چاہئے۔ ہم بہت خوش ہونگے۔ اگر اس
کتاب کے مصنف جگن ناتھ داس کے تمام اعتراضات
کا اسی طرح جواب لکھ کر شائع کر دیں گے

آریہ ساماجک خبریں

آریہ سماج پانیر کا جلسہ جو تاریخ ۱ و ۲
۳ و ۴ نومبر کے لئے مقرر تھا۔ بوجہ بیماری
پرشارتھی ممبران کے فی الحال ملتوی کر دیا گیا
ہے۔ جب پھر کبھی تاریخیں مقرر کی جاویں گی
تو اطلاع دی جاوے گی

لالہ جگیشر داس جی پردہان آریہ سماج اٹھور
نے پانچ روپیہ نقد ایک کنستر گھی۔ ایک چارپائی

اور ایک جوڑی مَندل کاشی آریہ سماج کو
ودیارتھیوں کے لیئے دان دیتی ہیں

لالہ جیون رام جی نے کرنال سے ایک اوپدیشک
کی ضرورت کا اشتہار دیا تھا۔ اوس میں تنخواہ
بجائے ۱۵ روپیہ کے پچیس روپیہ غلطی سے لکھی گئی
جس سے چند درخواست دہندگان کو تکلیف
اوٹھانی پڑی۔ اب اوستاد مل گیا ہے۔ اور کوئی
صاحب درخواست بھیجنے کی تکلیف نہ گوارا فرمائیں

علی پور (ضلع مظفر گڑھ) کے آریہ سماج
کی بابت لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت
ہو چکی ہے نتیجہ عرصہ تک آریہ سماج کے جلسے
بھی بند رہ چکے ہیں۔ لیکن پرشارتھی آریوں
کے اُدیوگ نے تھوڑا عرصہ کا نتیجہ یہ ہے کہ دیوالی
کے جلسہ پر پچیس یون وغیرہ ہو کر رشی دیانند
کے جیون چرتر سے پاٹھ ہوا۔ اور وید پرچار
فنڈ کے لیئے اچھا ہو کر للہ سے زیادہ جمع ہو گیا

آریہ سماج باگڑیاں ضلع لودہیانہ کا سالانہ
جلسہ ۵ و ۶ و ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو قرار پایا ہے
آریہ بھائی اچھی طرح درشن دیویں۔

۷ اکتوبر جمعرات وار کو لالہ گیلا رام جھنگ
نواسی کی لڑکے کا سوندن سنسکار ہوا ایک
روپیہ وید پرچار کو لئی دان ملا

جھنگ مگھیانہ آریہ سماج کے سالانہ
جلسہ کا مختصر حال پہلے چھپ چکا ہے۔ مفصل
حال اب آیا ہے۔ اس توقف کی وجہ یہ تبلائی
گئی ہے کہ منتری مہاشہ کو کثرت کار سرکار
کے باعث فرصت نہیں ملی۔ نگر کیرتن و درشیہ
بڑا ہی پر اثر ہوا۔ پنڈت بھگت رام پنڈت
رام رتن اور سوامی نتیانند جی اوپدیشکان
کے ساتھ ساتھ مختصر ویاکھیان ہوتے تھے جن
کا بڑا اثر پڑتا تھا۔ لیکچر تو معمولی طور پر ہوئے
ہی لیکن ایک سناتنی پنڈت سے شاستر ارتھ خوب
ہوئی جس میں کہ وہ لاجواب ہو کر چلا گیا مخالف

آریہ سماجک فنڈوں کے لیئے ۱۲ آنہ صرف ۱۲۷ روپیہ
جمع ہوئے اس کمی کی وجہ پردھان مہاشہ کی
بیماری اور ممبران آریہ سماج کی باہمی ناچاقی
تبلائی گئی ہے۔ لیکن اب شکر ہے کہ سبھاسدان
ملکر کام کرتے ہیں اس سال گروکل کے
کے لیئے بھی چندہ دیا گیا ہے۔ اب خاتمہ جلسہ
کے دسہرہ کے میلہ پر بڑا زبردست پرچار ہوا
۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے رات تک ویاکھیان ہوتے رہے
اور لوگ بڑے پریم سے اپنے سنشے نورت
کرتے رہے۔ نامہ نگار صلاح دیتے ہیں کہ آئندہ
موقع پر ٹریکٹ مفت تقسیم ہونے چاہئیں۔

فورٹ سنڈیمن سے مہاشہ دھرم چندر
جی حسب ذیل صاحبان سے چندہ جمع کر کے بھیجتے ہیں

لالہ گیلا رام صاحب تحصیلدار عہ - لالہ بہاری
لعل عا - منشی نرائن سنگھ عہ
پنڈت رام چندر عہ لالہ گوبند سہائے عہ
ارباب کرم خانصاحب عا منشی اس ... عا
لالہ ... داس عہ لالہ موسی خاں ...
لالہ دیوی داس عہ لالہ آسانند عہ
مسٹر چاند خاں ۸ بابو پران سنگھ ۱۲
لالہ متھولال عہ لالہ نانک لعل ...
لالہ راجا رام عا - ملک دھم چند ...
متفرق ۴ میزان ... - جس میں سے
... وید پرچار فنڈ ... یتیم خانہ
اجمیر عا کنیا مہا ودیالہ اور ... آریہ
گوروکل کے واسطے ہے۔

تازہ خبریں

امرتسر ٹمپرینس سوسائٹی کا جلسہ ۲۸
۲۹ اور ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو بڑی کامیابی
سے ہوا۔ نگر کیرتن میں شراب کی برائیوں
کے اظہار کے لیئے بھجن اور نظم گائے گئے
جن کا حاضرین پر نہایت ہی صحت بخش اثر ہوا
اس جلسہ کے متعلق ایک ناٹک کا تماشہ کیا گیا ہے
جس کے ذریعہ سے شراب خوری کی برائیوں کو
حاضرین کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی
گئی۔ ہماری رائے میں ہر ایک دھارمک سوسائٹی
کو شراب خانہ خراب کے دور کرنے کے لئے ایک
ایک خاص سب کمیٹی بنانی چاہئے جو برابر
کام کرتی رہیں

گجرات میں مہاراجہ صاحب جموں کی ملکیت
کا شوالہ ہے اوس کے شیولنگ
کو کوئی بدمعاش اٹھا کر لے گیا۔ ۲۷ اسوج
کے اخبار میں یہ واقعہ غلطی سے جموں کا
چھپ گیا ہے۔ اصل میں یہ سندر گجرات
میں واقع ہے۔ دو مسلمانوں پر شبہ ہے
مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ افسوس ہے ہمارا دیو
بھی اپنے چور کا پتہ دیکر اس اشتباہ کو
دور نہیں کر دیتے۔

کیتھل کے ہتر یونچ ... پر سجیا دان
کا ہونا نہ کر دیا ایک عورت کے مرنے پر
برہمنوں نے زبردستی اوس کے وارث
سے سجیا دان کرایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برادری
نے اس خلاف ورزی کی کرنیوالے وارث
کو برادری خارج کر دیا۔ یہ آریہ سماج کی
تعلیم کے طفیل ہے۔ کہ ایسی ایسی اصلاحیں
جاری ہو رہی ہیں

ضرورت

ایک بال ودھوا کے لیئے جس کی عمر اس وقت
۱۸ یا ۱۹ برس کی ہے ایک ودوان آریہ ور
کی ضرورت ہے۔ ودھوا مذکور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو
اور نفیس خیالات رکھنے والی ہے ور کی عمر
۲۸ اور ۳۶ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ گن کرم سوبھاؤ
انوسار ورن ہو سنتا قائم ہو کر ... خط و کتابت
ذیل کے پتہ پر کیجئے۔ منشی رام جگیاسو مالک مطبع
ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

بھگوتی ودھوا سہایک چندہ
کے
قواعد

(۱) جو روپیہ کہ سیٹھ گنگا بشن ماتا شریمتی بائی بھگوتی کی یادگار میں ودھواؤں کو تعلیم دینے کے واسطے اکٹھا ہوا ہے یا ہوگا۔ اُس کا نام بھگوتی ودھوا سہایک چندہ ہوگا۔ اور اس فنڈ میں جو روپیہ اکٹھا ہو چکا ہے یا ہووے گا وہ دیا جاویگا۔ جس کا نام بھگوتی ودھوا سہایک وظیفہ ہوگا۔ (۲) مقصد اس چندہ کا ودھواؤں کو وظیفے دینا ہے (۳) ہر وظیفہ جس کی زیادہ سے زیادہ تعداد چھ روپیہ ماہوار ہوگی صرف ودھواؤں کو دیا جاویگا۔ (۴) یہ وظیفہ کسی ایسی ودھوا کو دیا جاویگا۔ جو کنوں سے بچت ہو۔ (الف) نیک چلن ہو۔ (ب) تندرست ہو (ج) جو قوت والد کے کم از کم پرائمری تک تعلیم پائی ہو یا اسقدر لیاقت رکھتی ہو۔ (د) کم سے کم سال کی عمر کی ہو (۵) عرصہ - معمولی طور پر ہر ایک ودھوا کو چار سال تعلیم دی جاویگی (۶) شرائط ہر ایک ودھوا کے لئے جسکو وظیفہ دیا جاویگا مفصلہ ذیل شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔ ۱۔ کنیا مہا ودیالہ جالندھر میں تعلیم پانا ہوگا۔ اور کنیا آشرم جالندھر میں باس کرنا ہوگا۔ ۲۔ بلا اجازت پربندہ کرتری سبھا کنیا مہا ودیالہ جالندھر سکول یا آشرم کو نہیں چھوڑ سکیگی۔ ۳۔ اور قواعد سکول و آشرم و قواعد ہذا کی پابند رہیگی۔ ۴۔ تعلیم میں بخوبی کوشش کرے گی :: مگر پربندہ کرتری سبھا کنیا مہا ودیالہ کو اختیار ہوگا۔ کہ کسی ودھوا کو کسی خاص وجہ سے کنیا آشرم جالندھر سے باہر رہنے کی اجازت دے۔ لیکن ایسی اجازت کسی ودھوا کو نہیں دی جاویگی۔ تاوقتیکہ سبھا کو مکمل تسلی اس بارے میں نہ ہو کہ باہر رہنے سے کوئی حرج اُس ودھوا کی تعلیم یا آچاروں میں نہ ہوگا۔ اور کنیا مہا ودیالہ کا پربندہ کرتا اُس ودھوا کی کافی نگرانی رکھ سکیگا۔ نیز پربندہ کرتری سبھا کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے اس اجازت کو منسوخ کرکے ایسی ودھوا کو آشرم میں رہنے کیلئے مجبور کرے (۷) ہر ایک ودھوا کے لئے اپنی داخلہ کی درخواست منتری کنیا مہا ودیالہ کے پاس بھیجنی ہوگی۔ جس میں علاوہ دیگر امور کے مفصلہ ذیل امور درج ہوں۔ ا۔ اپنا نام معہ ولدیت۔ قوم والدین و سکونت ب۔ اپنے مرے ہوئے پتی کا نام معہ اوسکی ولدیت و قوم و سکونت۔ ج۔ اپنی تاریخ پیدائش د۔ تاریخ شادی ہ۔ تاریخ ودھوا ہونے کی و۔ ودھوا ہونے پر کس جگہ رہی۔ اور کس طرح گزارہ ہوتا رہا ز۔ بچے اور پتی کے کون کون سے نزدیکی سمبندھی حیات ہیں۔ ح۔ کہاں تک پہلے تعلیم پائی اور کب اور کس جگہ۔ ط۔ نام معہ پتہ ایسے دو معزز اشخاص کا جن سے اوس کی نسبت حالات معلوم ہو سکیں ی۔ نام اُس شخص کا جو اُس کے لئے ایک اقرارنامہ بموجب قواعد ہذا مضمون مندرجہ قواعد ہذا لکھنے کے لئے تیار ہو۔ ک۔ کیا اُس کو کوئی اور جگہ سے مدد سوائے اس وظیفہ کے کسی جگہ سے ملسکتی ہے اور اگر ملسکتی ہے تو کس قدر۔ اور اوس درخواست کیساتھ ایک سرٹیفکیٹ دو معزز اشخاص کی طرف سے جو کسی آریہ سماج کے ممبر ہوں شامل ہونا چاہئے جو ودھوا کی نیک چلنی و عمر و دیگر امور مندرجہ درخواست کے صحیح ہونے کی تصدیق کریں۔ (۸) ہر ایک ودھوا کی درخواست موصول ہونے پر بعد ایسی تحقیقات کے جو پربندہ کرتری سبھا بذریعہ کسی قواعد کے جو اس بارہ میں مقرر ہوں تجویز کرے پربندہ کرتری سبھا میں پیش کی جاویگی (۹) ہر ایک درخواست کے منظور ہونے پر پربندہ کرتری سبھا تجویز کریگی۔ کہ کسقدر وظیفہ ماہوار اوس ودھوا کو دیا جاویگا۔ جو معمولی صورتوں میں ۵ روپیہ ماہوار ہوگا۔ اور یہ بھی تجویز کریگی۔ کہ آیا وہ شخص جو ودھوا کے لئے اقرارنامہ دینے کے لئے تیار ہے (قاعدہ ۷ ضمن ی) ان قواعد کے منشاء کے مطابق سبھا کو منظور ہوگا یا نہیں۔ ان تجاویز کی اطلاع فوراً ودھوا کو دی جاویگی۔ اور اگر پربندہ کرتری سبھا شخص مقررہ مندرجہ درخواست کو منظور نہ کرے۔ تو ودھوا کو کسی ایسے شخص کا نام جو اقرارنامہ دینے کیلئے تیار ہو۔ پیش کرنا ہوگا۔ جسکو پربندہ کرتری سبھا منظور کر سکے ایسا شخص ودھوا کا گارڈین کہلائیگا۔ (۱۰) بعد منظوری درخواست اور قبل اس کے کہ ودھوا وظیفہ حاصل کر سکے ضروری ہوگا کہ ایسا شخص جسکو پربندہ کرتری سبھا نے بموجب قاعدہ نمبر ۹ منظور کیا ہو ایک اقرارنامہ اس مضمون کا جو ان قواعد کے آخر میں دیا گیا ہے پربندہ کرتری سبھا کے منتری کے حق میں سٹامپ پر تحریر کرکے پیش کرے (۱۱) ہر ایک ودھوا کے لئے یہ وظیفہ خرچ خوراک و رہائش کیلئے قریباً کافی ہوگا۔ اور اُس کے گارڈین کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ اقرارنامہ میں یہ بھی اقرار کرے کہ وہ اس زائد خرچ کی اُس وقت تک جب تک کہ ودھوا کو وظیفہ ہذا ملتا رہے ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ (نوٹ) اگر پربندہ کرتری سبھا کسی ودھوا کے لئے ایسے زائد خرچ کا خود انتظام کر دیوے تو گارڈین کے لئے یہ شرط درج اقرارنامہ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ (۱۲) ہر ایک ودھوا کیلئے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مفصلہ ذیل شرائط ہونگی روپیہ جو اُس نے بھگوتی ودھوا

سبھا ایک بھنڈار سے حاصل کیا ہوگا پربندہ کرتری
سبھا کو واپس کرنا ہوگا۔ اول۔ ودہوا کے
ملازم ہوکر عـہ یا اوس سے زیادہ ماہوار
حاصل کرنے پر کم ازکم ⅕ حصہ اپنی تنخواہ کا
ہر مہینہ بطور قسط کے سبھا کو ادا کرنا ہوگا۔ جب
تک کہ کل روپیہ بلا سود کے باقی نہ ہوجاوے
دوئم۔ اوس کو عـہ یا اس سے زیادہ مشاہرہ
حاصل کرنے پر کم ازکم ¼ حصہ اپنی تنخواہ کا ہر
مہینہ تا معیاد مذکورہ بالا ادا کرنا ہوگا۔ (۱۳)
پربندہ کرتری سبھا کو بعد عرصہ تعلیم یا اوس کی
دوران میں اختیار ہوگا کہ کسی ودہوا کو عملی
طور پر کام سکھانے کے لئے ودیالہ میں ادھیاپیکا
مقرر کرے۔ مگر ایسی صورت میں پربندہ کرتری
سبھا ایسی ودہوا کو عـہ روپیہ ماہوار سے کم
تنخواہ نہ دیگی۔ اور ودہوا کیلئے ضروری ہوگا
کہ وہ کم ازکم ایک سال تک اس طرح سے ودیالہ
میں کام کرے۔ (نوٹ) یہ قاعدہ ان ودہواؤں
سے متعلق نہ ہوگا جنکو کسی سماج یا دیگر سوسائٹی نے
کنیا پاٹھشالا کیلئے تیار کرنے کیلئے بھیجا ہو۔
اور جس کا خرچ کم ازکم نصف اوس سماج یا
سوسائٹی نے برداشت کیا ہو (۱۴) اگر پربندہ
کرتری سبھا کو کسی طرح پر بعد داخل ہونے کسی
ودہوا کے ثابت ہوجاویگا کہ اوس نے اپنی
درخواست میں امور مندرجہ قاعدہ نمبر ۷
صحیح طور پر بیان نہیں کیئے۔ اور عمداً کوئی
غلط اندراج کیا ہے۔ یا یہ ثابت ہو کہ ودیالہ
میں داخل ہوکر اوس نے تعلیم میں مناسب کوشش
نہیں کی ہے۔ تو پربندہ کرتری سبھا کو اختیار
ہوگا کہ اوس ودہوا کا وظیفہ بند کر دیوے
(۱۵) پربندہ کرتری سبھا کو اختیار ہوگا کہ
کسی ودہوا کو بوجہ بدچلنی یا خلاف ورزی قواعد
ہذا وظیفہ بند کر دے یا ودیالہ سے خارج کرے
(۱۶) اگر کسی ودہوا کا وظیفہ بموجب قاعدہ

نمبر ۱۵ یا قاعدہ نمبر ۱۴ بند کیا جاویگا
یا وہ خود برخلاف قواعد ہذا ودیالہ کو چھوڑیگی
تو اوس ودہوا کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ کل
روپیہ جو اوس نے فنڈ سے اوس وقت تک
حاصل کیا ہو پربندہ کرتری سبھا کو واپس
کر دیوے۔ مگر شرط یہ ہے کہ پربندہ کرتری سبھا
کسی خاص صورت میں اس روپیہ سے جس
قدر مناسب سمجھے معاف کر دیوے۔ (نوٹ)
قاعدہ نمبر ۱۴ و قاعدہ نمبر ۱۵ کے مطابق
پربندہ کرتری سبھا کا فیصلہ آخری تصور ہوگا
(۱۷) وہ کل روپیہ جو کسی ودہوا کو بموجب
قواعد ہذا ادا کرنا لازمی ہو اوس کو بلا عذر
ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر کوئی ودہوا اوس روپیہ
کی کوئی قسط یا یکمشت جیسی کہ صورت ہو ادا
نہ کرے تو پربندہ کرتری سبھا کو اختیار ہوگا کہ
وہ کل روپیہ یکمشت طور پر اوس کی گارڈین
سے وصول کرے مگر شرط یہ ہے کہ اگر روپیہ
ودہوا کی جانب سے باقساط واجب الادا ہو
تو کسی قسط کے نہ ادا ہونے پر کل روپیہ
یکمشت اوس کی گارڈین سے وصول کرے

نمونہ مضمون اقرار نامہ

منکہ ...... ولد ...... ذات ...... عمر ......
سال ...... پیشہ ...... ساکن ......
کا ہوں ...... جو کہ ...... شریمتی ......
بیوہ ...... ذات ...... ساکن ......
کو پربندہ کرتری سبھا کنیا مہا ودیالہ نے
بھگوتی ودہوا سہایک وظیفہ ......
روپیہ ماہوار کا دیکر کنیا مہا ودیالہ میں ادھیاپیکا
بننے کے لئے تعلیم پانے کے واسطے داخل
کیا ہے۔ اور بموجب شرائط قواعد
بھگوتی ودہوا سہایک بھنڈار کے وہ کل
روپیہ جو شریمتی ...... بیوہ مذکور اسی
بھنڈار سے وصول کریگی۔ وہ اوس کے ملازم

ہونے پر عـہ روپیہ ماہوار یا اوس سے زیادہ
تنخواہ حاصل کرنے پر اوس کو بموجب شرائط
بالا واپس کرنا لازمی ہے۔ اور چونکہ پربندہ کرتری
سبھا کنیا مہا ودیالہ کو چند صورتوں میں
جن کا ذکر قواعد مذکور میں جن کو میں نے بخوبی
پڑھ لیا ہے۔ کیا گیا ہے۔ اختیار ہے۔ کہ
شریمتی ...... بیوہ مذکور کا وظیفہ بند
کر دے۔ اور کل روپیہ جو اوس وقت تک
شریمتی مذکور کو بطور وظیفہ مذکور کے دیا
گیا ہو۔ واپس طلب کرے۔ اور چونکہ وظیفہ
تعدادی ...... مذکور شریمتی ......
کے کل اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوگا
اور اوس کو سوائے وظیفہ مذکور کے اور
اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے میں
بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر تعلیم
حاصل کرنے کے بعد شریمتی ......
بیوہ مذکور ملازم ہوکر عـہ یا اوس سے
زیادہ تنخواہ حاصل کرنے پر کل روپیہ جو
اوس نے بھگوتی ودہوا بھنڈار سے
بطور وظیفہ حاصل کیا ہو حسب ذیل اقساط
سے یعنی عـہ یا اوس سے زیادہ تنخواہ ہونے
پر ⅕ حصہ تنخواہ ماہوار اور عـہ یا اوس
سے زیادہ تنخواہ ہونے پر ¼ حصہ تنخواہ
ماہوار ادا کریگی یا اوس کی کسی قسط کی ادائگی
میں فروگذاشت کریگی تو میں خود وہ کل روپیہ
جو اوس وقت اوس کے ذمہ واجب الادا ہو
اور وہ خود ادا نہ کرے۔ یکمشت سکریٹری
کنیا مہا ودیالہ جالندھر کو اپنی گرہ سے ادا
کر دونگا۔ اور اگر پربندہ کرتری سبھا
مذکور شریمتی ...... بیوہ مذکور کا کسی
وجہ مندرجہ بالا قواعد پر جس کا فیصلہ
کرنے کا سبھا مذکور کو کلی اختیار ہوگا
وظیفہ بند کر دے گی۔ یا شریمتی مذکور

خود بلا اجازت سبہا مذکور و دیالہ کو چھوڑ دیگی۔ تو میں کل روپیہ جو اوس نے اوس فنڈ سے اوس وقت تک حاصل کیا ہوگا سکرٹری کنیا مہا ودیالہ کو اپنی گرہ سے بلا عذر ادا کر دوں گا اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ جو خرچ شریمتی مذکورہ کا علاوہ رقم وظیفہ کے ودیالہ میں ہوگا۔ وہ سکرٹری کنیا مہا ودیالہ کو اختیار ہوگا کہ ودیالہ کے فنڈ سے ادا کرے مجھ سے معہ سود ۸ ر فی صدی ماہوار وصول کر لیوے۔ یہ بھی درج کرتا ہوں کہ جو روپیہ اس اقرار نامہ کے بموجب میرے ذمہ واجب الادا ہوگا۔ وہ سکرٹری کنیا مہا ودیالہ کو اختیار ہے کہ وہ میری ذات یا جائداد سے جس طرح چاہے وصول کرے۔ . . . .

نمونہ درخواست

شری مت مہاشہ منتری کنیا مہا ودیالہ جالندھر.... بر ارتھنا ہے کہ مجھے بھگوتی ودہوا سبہا کے وظیفہ ماہوار کا عطا کیا جاوے۔ میں نے بھگوتی ودہوا سبہا کے بھنڈار کے نیم پڑھ لیئے ہیں۔ اور میں اون کو ہر پرکار سے سویکار کرتی ہوں مہاشہ ... و نام معہ پورے پتہ کے) میرے گارڈین ہوں گے۔ اور وہ میرے لئے اقرار نامہ بموجب قواعد بھگوتی ودہوا سبہا بھنڈار کے دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور مہاشہ ...... مجکو علاوہ آپ کے وظیفہ ...... روپیہ ماہوار کی مدد دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ آشا ہے۔ کہ میری درخواست منظور ہوگی۔ اور مفصل حالات میں نے پشت درخواست پر جہاں تک مجھ کو صحیح طور پر معلوم ہیں۔ درج کر دئے ہیں۔ . . . .

تاریخ .... ماہ ...... سنہ

دستخط سائلہ معہ پتہ ....

دستخط گارڈین معہ پتہ .. ..

نمونہ پشت درخواست

(۱) نام معہ ولدیت و قوم و سکونت والدین

(۲) مرے ہوئے پتی کا نام و ولدیت و قوم و سکونت .. ..

(۳) تاریخ پیدائیش ....

(۴) تاریخ شادی .. ..

(۵) تاریخ ودہوا ہونے کی ....

(۶) ودہوا ہونے پر کس جگہ رہی اور کس طرح نرواہ ہوتا رہا

(۷) سسرال اور پتی کی کون کون نزدیکی سمبندھی حیات ہیں ....

(۸) کہاں تک پہلے تعلیم پائی کب اور کس جگہ

(۹) نام معہ پتہ دو ایسے معزز اشخاص کا جن سے مزید حالات نسبت [illegible] معلوم ہو سکیں

میں اپنے علم اور یقین سے حالات بالا کا صحیح ہونا خیال کرتی ہوں

دستخط سائلہ

سائل سے ٹیکٹ

ہم شریمتی ...... سائلہ کو جانتے ہیں اوس کا چال چلن ہر طرح سے نیک ہے اور اوس کی صحت اچھی ہے۔ ہم اوس کو بھگوتی ودہوا سبہا کے بھنڈار سے مدد کے قابل خیال کرتے ہیں اور باور کرتے ہیں کہ جو حالات اوس نے اس درخواست میں لکھے ہیں وہ درست ہیں

اطلاع

جو صاحب لائبریری آریہ سماج بچھووالی لاہور سے فہرست کتب منگوانا چاہیں۔ وہ ½ کا ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے ارسال کیا کریں

المشتہر لابھ مل کلرک لائبریری آریہ سماج بچھووالی لاہور

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

گنگہر کاوزی!

آپ کے اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۰ اکتوبر میں ریویو "گنگہر کاوزی" از قلم بابو رگھبر دیال اوورسیر پڑھا۔ چونکہ اوس سے تھوڑی سی غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اس واسطے میں اوس کو صاف کرنا چاہتا ہوں۔ جس کتاب کا اشتہار آپ کی اخبار میں ہے۔ وہ اردو میں ہے۔ مگر جس کا ریویو اوورسیر صاحب نے کیا ہے۔ وہ ہندی میں ہے۔ جس کو لالہ سالگ رام صاحب نے بدون اجازت ہمارے چھپوایا ہے۔ بیشک ہندی ترجمہ کرنے پر مترجم صاحب نے نفس مضمون کو بعض جگہ نہیں سمجھا۔ اور نقشہ جات تو بالکل ردی ہیں جو کہ اصل کتاب اردو میں صفائی سے مع پیمائش دیئے گئے ہیں۔ میں نے ترجمہ کو غور سے پڑھا۔ اوس میں چھاپہ کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بر اس ہنر کی کتاب کے لئے بہت ہی مفید ہیں ہم خود اس کتاب کو ہندی بھاشا میں چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر لالہ رگھبر دیال جی اس کتاب کو ستریوں کے مفید مطلب بننے کے لئے جیسا کہ اونہوں نے بذریعہ اخبار ظاہر کیا ہے۔ ہمیں ہدایات دیویں۔ یا مضمون بھیجیں تو بشکریہ تمام درج کتاب کیا جاویگا

راقم ... ماسٹر دیانند کالج لاہور

وگیاپن!

ودت ہو کہ بمقام دارانگر گنج ضلع بجنور کا ایک ...

کے میلہ پر ویدک دہرم اور پرلیش کا بجنور
آریہ سماج کی طرف سے پر بندہ کیا جاویگا
چونکہ یہ مقام ایسا ہے کہ ہرسہ ضلع یعنی میرٹھ
مظفرنگر۔ بجنور سے پرش اجمع ہوتے ہیں
لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ودوان
دہرم آتما ستیاسی ایسے موقع پر جمع ہوکر
ہماری مدد کریں گے۔ چونکہ اس سال نمائش
ہونا ہی قرار پایا ہے۔ جو آریہ بہائی تشریف
لاویں وہ سماج منڈہو کو ضرور رونق بخشیں
آنے والے اوپدیشک صاحبان کو دوسری
نومبر کو بجنور پہونچ جانا چاہئے۔

راقم ۔ کشن رام آریہ سبھا سد

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنے

اخبار تحفہ سرحد بنوں مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۰؁ میں ایک
مضمون متذکرہ بالاسرخی سے مرزا الیشع ناصر
کی قلم سے نکلا ہے۔ جس میں آپنے اپنے خیال؛
میں اون واقعات کی تردید کی ہے۔ جن کو میں نے
اخبار ستیہ دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۲ اسوج
میں طبع کرایا تہا۔ ویدوں سے کاؤنشی کا
دعوے کرنیوالے پڑہتے نہ لکھے نام کے ودیا
ساگر جناب مرزا الیشع ناصر کو آریہ سماج کا
چیلنج نامنظور کرنے سے جو ہانی نعیب ہوئی اپنے
ماتھے سے اوس کو دور کرنیکے واسطے اپنی
تحریر سے گویا میٹرس سوپ کا کام لیا ہے
اور بعض بعض جگہ ایسے ناشائستہ الفاظ ہیں
کہ جی دل سے مونہہ کہول کر آریوں کو عموماً اور
مجھے خصوصاً گالیاں دی ہیں۔ جن کو سمجھدار
اور عقلمند آدمی کوئی پسند نہ کریگا۔ اور چونکہ
میں نے اونہیں کی تحریر کو سامنے رکھ کر جواب
لکھا ہے۔ اور ساتھ ہی اس بات کی زیادہ تر
پرواہ کی جاویگی کہ میں حد سے باہر نہ نکل جاؤں

لہذا مجھے متذکرہ بالا ہیڈنگ بہت ہی پسند
آیا۔ ناصر صاحب نظر شفقت سے مجھے بدزبان
اور دریدہ دہن وغیرہ الفاظ سے مشکور فرماتے
ہوئے لوگوں پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو
مباحثہ پنڈت ہیراج آریہ اپدیشک۔ اور
ڈاکٹر ٹی۔ ایل پنیل صاحب کے درمیان ہوا تہا
اوس میں میدان ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ رہا۔ اوس
کے بعد وہ شروع میں ایک طول طویل تحریر
پیش کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ
انسان تو بغیر خدا کا فرضدہ ہے۔ اور اوس کی ادائیگی
کیلئے اعمال حسنہ کی ضرورت ہے۔ اور اعمال
حسنہ انسان سے ہو ہی نہیں سکتے اسلئے مسیح کے
وسیلہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ وہ مباحثہ پبلک میں
ہوا تہا۔ اسلئے ناصر صاحب بذریعہ اپنے اخبار
باہر کے اون لوگوں کو جو اون کی تحریر کو کلام
ربانی سے کم نہ خیال کرتے ہوں۔ دہوکے میں
ڈال سکتے ہیں۔ دوسروں کو نہیں۔ لیکن ناصر
صاحب کو یا تو تشریف نہ لانے کے سبب کسی
نے خبر غلط دی۔ یا الہام غلط پڑا۔ اور یا اگر
تشریف لائے تہے۔ تو اون کے حافظ کو تعصب
کی بدبو نے ناکارہ اور نکما کر دیا۔ حضرت میں
مباحثہ میں موجود تہا۔ اسلئے کہہ سکتا ہوں
کہ اگر اوس کو مفصل طور پر لکہا جاوے۔ تو
علیحدہ ٹریکٹ کی ضرورت ہے۔ لیکن آپ
کی تسلی کے لئے صرف ایک دو باتیں تحریر کرکے
آگے چلوں گا۔ ناصر صاحب ڈاکٹر صاحب کو
پنڈت ہیراج جی نے جو اونہیں کی الہامی
انجیل و بائیبل سے اس بات کا ثبوت دیا تہا
کہ خدا بندوں کو اون کے اعمال کے مطابق
سزا دیتا ہے یا دیگا۔ آپ ہی بتلادیں۔ کہ اوس
کا جواب ڈاکٹر صاحب نے کیا دیا تہا۔ چنانچہ
اون میں سے چند حوالجات آپ کی کتاب کے پیش
کئے جاتے ہیں۔ جو پنڈت جی نے دئیے ہوئے

ڈاکٹر صاحب سے اون کا اقبال کرایا تہا ۔ اور
نوازش تعصب کی عینک کو اوتار کر ملاحظہ فرمائیے
(۱) ”جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ
کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ بیٹے کا گناہ سہیگا
صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی۔ اور شریر
کی شرارت اوسی پر پڑیگی۔“ (۲) ”جیسے بدن
بے روح مردہ ہے۔ ویسا ہی بے اعمال مردہ ہے
(۳) ”میں نے مردے کیا چہوٹے کیا بڑے خدا کے
حضور کہڑے دیکہے اور کتابیں کہولی گئیں۔ اور
ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کہولی گئی
اور مردوں کی عدالت جیسا کہ اون کتابوں میں
لکھا تہا۔ اون کے کاموں کے مطابق کی گئی“
(۴) ”اور دیکھو کیا ہمارا باپ ابراہام اعمال سے
راستباز نہیں ٹہرایا گیا“ (۵) ”پس تم دیکھتے
ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹہرایا جاتا ہے۔
اور فقط ایمان سے نہیں“ (۶) ”کیونکہ نہ شریعت
کے سننے والے خدا کے نزدیک راستباز ہیں۔ بلکہ
شریعت پر عمل کرنیوالے راستباز“ (۷) ”اور مردوں
کی عدالت جیسا اون کتابوں میں لکھا تہا
اون کے کاموں کے مطابق ملے گی۔ کیونکہ انسان
کا بیٹا اپنے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ
آویگا۔ تب ہر ایک کو اوس کے کام کے موافق
سزا دیگا“ (۸) ”تم دغا نہ کہاؤ۔ خدا ٹھٹھوں
میں نہیں اوڑایا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ
بوتا ہے۔ وہی کاٹے گا“ ناصر صاحب!
آپ ہی بتلادیں کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کی
تردید کس طرح کی تہی۔ جب کہ پنڈت ہیراج
جی نے اون سے پوچھ لیا تہا کہ آپ نے اور
پرانے عہد نامے کے لفظ لفظ کو الہامی مانا
ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرار
کرنے کے بہی اون باتوں کا جواب نہ دیا جن
سے کرموں ہی کا پہل انسان کو ملنے کے لئے ابھی
بائیبل اور انجیل میں لکہا ہے۔ اور یہ ہی بتلادیں

کہ جب ڈاکٹر صاحب سے اوس آسمان کی بابت پوچھا
گیا جہاں کہ بائبل کا خدا اور اوس کا بیٹا رہتے ہیں
تو اونہوں نے سوائے لاعلمی کے کیا جواب دیا۔
ناصر صاحب تھوڑی دیر کے لئے برائے خدا تعصب
کو الگ رکھ کر دل میں سوچیں۔ کہ کیا آدم کے
گناہ کی وجہ سے کل نوع انسان کا بالطبع گنہگار
ہو جانا۔ اور انسانوں کو خود اپنی مخلصی نہ کر سکنا
اور پھر کفارہ کی ضرورت پڑنا اور یسوع خدا
کے بیٹے کو تمام انسانوں کے گناہوں کا ٹھیکہ دار
بنانا۔ گناہوں کا بوجھ اوس کے سر پر رکھ کر صدقے
کا بکرا بنانا بعید از عقل و علم نہیں ہے؟۔ یہ تو وہی
بات ہوئی کہ ”زانی خصم کرے اور دو ہتھا چٹی
بھرے“! بدمعاشی کوئی کرے اور بجائیں کے
جوتوں سے آتشک کی مکھیاں کوئی اڑاوے
مسٹر ڈی صاحب کلکتہ کا ٹکٹ لے کر گاڑی پر
سوار ہوں۔ اور وہاں جا پہنچیں۔ مسٹر نائٹ
حلوہ پوتا کھائے اور مونہہ میٹھا لوتھا کا ہو جائے
یہی سکھا شاہی اور اندھیر گردی ہے۔ اور کیسی
خارج از علم و عقل باتیں ہیں۔ کہ جن کو آج
کل کا بچہ بچہ بھی فضولیات میں شامل کرتا ہے
ہم نے لکھا تھا۔ کہ پنڈت ہیراج جی نے جو
سات سوالات ڈاکٹر صاحب سے کئے تھے
اون کو ڈاکٹر صاحب نے چھوا تک نہیں
تردید میں لفظ چھوا کو موٹا دیکھ کر خیال پیدا
ہوا تھا۔ کہ شاید میاں ناصر میری غلطی ثابت
کر کے اون کا جواب لکھتے ہیں۔ لیکن ایک
الٹی کی مثال دیکر (جو کہ گویا ناصر صاحب
کے اپنے ہی نے لکھی تھی) خاموشی کا ڈکار
مار گئے۔ کیوں حضرت جھوٹ بولتا کون نہیں
شرماتا اور صداقت کو چھوڑ کر لوگوں کو فریب
اور دھوکے میں کون ڈالنا چاہتا ہے ؟
ذرا آپ ہی بتلا دیں۔ آگے ناصر صاحب
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب پنڈت جی سے
ڈاکٹر صاحب کی اس برجستہ دلیل کا جواب نہ بن آیا
تو اونہوں نے اصل سوال سے پیٹھ پھیر
کر مسیح کے حق میں کلمات ناشائستہ استعمال
کرنے شروع کر دئیے“۔ حضرت اگر کوئی آپکی
ہی کتاب سے مسیح کو یوسف کا بیٹا کسی گدہی کی بچھیرا
پر سوار ہو جانے والا بے علم وغیرہ وغیرہ ثابت
کرے تو بھائی ثابت کرنیوالے کا کیا قصور
ہاں اگر آپ ان باتوں کو برا خیال کرتے ہیں
تو یا تو اون پر ہڑتال پھیر دو یا اون کو ماننے
سے سچے دل سے توبہ کرو۔ ورنہ جناب لوگ
انکو جو کچھ آپ کی کتابوں میں پائیں گے
ضرور پبلک میں ظاہر کریں گے۔ میں نے لکھا
تھا کہ ”ڈاکٹر صاحب کے سکول۔ مشن اور ہسپتال
کے آدمی فساد پر آمادہ ہو گئے“ ناصر صاحب
لکھتے ہیں کہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اور اس
کا ثبوت وہ ضرور طلب کرتے ہیں۔ لیجئے!
میاں ناصر آئیے۔ ڈاکٹر پنیل صاحب اور دیگر
دو اصحاب کو ساتھ لائیے۔ میں اس کے ثبوت
میں ڈاکٹر پنیل صاحب کی چٹھی پیش کرونگا
لیکن جھوٹے کیلئے کوئی اچھی سی سزا بھی ہونی
چاہئے۔ اگر منظور ہو تو آگے میں ثابت کرنیکو
تیار ہوں۔ ساتھ ہی اس کے اون بھلے انسانوں کے
نام بھی آپ کو بتلا دونگا۔ امید ہے کہ آپ ضرور
منظور فرما دیں گے۔ آگے میاں ناصر کہتے ہیں
کہ میں نے اقرار کر کے کھانا نہ کھایا۔ اس کا
جواب یہہ ہے کہ میں ایسے کھانے میں کوئی
فائدہ نہیں دیکھتا۔ جس شرط پر میں پسند
کرتا ہوں وہاں روش کے برخلاف تھا
آگے میاں ناصر ہمارے چیلنج کو نا منظور کرنیکی
وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ پنڈت جی نے مسیح
کی شان میں گستاخی کی اور اوس کے حق میں
کلمات ناشائستہ استعمال کئے۔ وغیرہ وغیرہ
حضرت اگر کوئی کانے کو کانا ثابت کرنے کی
کوشش کرے اور اوس کا ثبوت پرمانوں
اور یکتی سے دیوے تو یہ کونسی گستاخی ہے
اگر ہمارے اعتراضات کے جوابات آپ کے
پاس ہوں تو حل کر دیجئے۔ بھلا اگر یہ بات
تھی تو جناب نے پھر زبان کھولنے کی کیوں جرأت
کی۔ کیا آپ کو اور آپ کے بیوی بچوں کو ہم نے چوم
چاٹ کر رکھیں گے۔ آپ ہی کی پاک اور مقدس
کتابوں سے معترضین خدا کے چال چلن کو پبلک میں
طشت از بام کر کے آپ سے کہیں گے کہ اگر
کوئی جواب ہے تو پیش کیجئے۔ پھر آپ کے اگر یہ کہا
کہ ناشائستہ کلمات ہیں تو ہمارا کیا قصور۔
حالات ہی اس قسم کے ہیں۔ آگے میاں ناصر
گاؤکشی کا ثبوت کھڑک سنگھ اور راجندر لال کی
کتابوں سے دیتے ہیں کہ اونہوں نے ایسا کہا ہے
شیخی مارنے میں حضرت ناصر شیخ چلی کے بھی تایا
بن بیٹھے ہیں۔ لیکن جب ثابت کرنے کی باری
آئی تو بغلیں جھانکنے پر مجبور ہیں۔ منہ دیکھنے
لگے۔ حضرت اگر آپ اپنے دعوے کو ثابت
کرنے کے واسطے کوئی وید کا منتر پیش کرتے تو
ویسی طرح جواب پاتے۔ اس کا تو جواب یہ ہے کہ
کہ آپ اپنے کھڑک سنگھ وغیرہ کے جواب میں متعصب
پادریوں کی نافہمی کا علاج پڑھیں۔ جناب پنڈت
لیکھرام کی تقویم پارینہ میں ہم لوگوں کو گھسیٹنے
کا کیا مطلب ہے۔ ہمارے لئے تو اون کی تصانیف
قابل فخر ہیں۔ بھائی پنڈت لیکھرام جی اپنی وسیع
معلومات سے ہم لوگوں کو وہ ہتھیار دے گئے ہیں
کہ جن ہتھیاروں سے ہم لوگ مدت کے مجرموں
کی خبر اچھی طرح سے لے سکتے ہیں۔ اور وہ سامان
پنڈت جی جمع کر گئے ہیں۔ کہ جس سے ہم لوگ
ٹوٹے پھوٹے اور مرمت طلب گرانتھوں کی مرمت بھی
اور مرمت اچھی طرح سے کر سکتے ہیں اور وقتاً فوقتاً
کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت جی کے نام سے تو آپ لوگوں
کے حواس باختہ ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور

ایسا ہو کیوں نہ آپ تو کسی گنتی میں نہیں
جب کہ آپ کے بڑے بڑے گرو گھنٹال اور دادا گرو
پادری صاحبان ان کی تحریروں کے جواب سے عاجز
ہو چکے۔ مت مت پادریوں کی نابینی کا علاج
کرشچین مت درپن - آئینہ انجیل - ثبوت تناسخ
وغیرہ وغیرہ کتابیں تصنیف کر کے ان بھولے
بھٹکوں (جو کوٹ پتلون اور ڈبل روٹی وغیرہ
پہن کر ... والے تھے) کو راہ راست پر لانے
کا سبب تھے۔ اور تمام عیسائیوں کے ایسے دانت
کھٹے کئے کہ تا قیامت یاد رکھیں گے۔ حضرت!
ان کی تصنیف کو تو ذرا ملاحظہ فرمائیے تا کہ
پتہ لگے کہ آپ کی مچھلی کس قدر گہرے پانی میں ہے
لیکن میاں ناصر کاہے کو کرنے لگے بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ؟ آگے میاں ناصر
لکھتے ہیں کہ ویدوں کے کئی ترجمے شائع ہو
چکے ہیں۔ اب اس جھوٹی شیخی سے کام نہیں چلتا
کہ ویدوں کو کوئی پڑھ اور سمجھ نہیں سکتا۔
اب وہ زمانہ ہے کہ ویدوں کی ہر ایک بات طشت
از بام ہو چکی ہے" حضرت ان ترجموں کی بابت
تو ذرا مفصل لکھا ہوتا۔ اور ساتھ ہی یہ کہ آپنے
کس کس ترجمہ کا مطالعہ فرمایا ہے۔ بعضے آدمی
جھوٹ بولتے شرمندہ نہیں ہوتے۔ شاید اسلئے
کہ جھوٹ کسی کی باپ دادا کی میراث نہیں۔ جناب
ویدوں سے گاؤکشی کا ثابت کرنا ایسا ہے جیسا
کہ بائیبل میں جانوروں کی قربانیاں نہ ہونے کا
دعوے کرنا ہے۔ لیکن آپ کی پرواہ کون کرتا ہے
مقبول شخص کہ "اگر دنیا کو دیکھا تو کیا چارہ کرا
دیگا" میاں ناصر جس علم اور لیاقت سے آدمی
اٹھے ہو اوس کی بات لاف گزاف نہ مارے اور
نہ اوس کا دعویدار بنے ورنہ ... نادانی
میں پشیمان اور سرگردان ہو کر شرمندگی اٹھانے
کے سوائے ہاتھ کچھ نہیں پڑتا۔ جو لوگ
سنیچر کو تیل اکٹھا کرتے کرتے عیسائی ہو جایا کرتے ہیں

یا جو پادریوں سے لیکے کر ترجمہ کر دیتے ہیں
یا جو برائے نام دو چار سنسکرت لفظوں کو پڑھ کر
ترجمہ کرنے کا دعوی کرتے ہیں ان کے ترجمے
صحیح اور درست نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر ہمت
ہو تو آئیے۔ تشریف لائیے۔ ہم پھر آپ کو چیلنج
دیتے ہیں۔ اگر پھر سطح کے اندر ہی بھاگا ہے
جیسا کہ اوس دن جب کہ ہم چار پانچ آدمی آپ
کے پاس تحریری نوٹس مباحثہ کا لے کر گئے تھے
تو پھر بیہودہ کائیں کائیں کرنے سے سوائے
شرمندگی اور پچھتانے کے کوئی بہتر نتیجہ نہیں نکلیگا
آگے ناصر میاں بائیبلی اور انجیلی خدا کو قدوس
رحیم - عادل - قادر مطلق بتلاتے ہوئے زور
لگاتے ہیں کہ وہ بڑا ہی قدوس وغیرہ ہے
اور ویدوں کا خدا عاجز - ناتوان اور بے بس
ہے میں نے لکھا تھا کہ میاں ناصر عیسائیت سے پوری
طرح پر باخبر نہیں۔ جس کی جواب میں آپنے اپنی
بے خبری کا ... بیان کیا ہے۔ لیکن میرا دعویٰ
اور بھی مضبوط ہو گیا۔ کہ میاں ناصر بائیبل
کے خدا کی صفات سے ہی ناواقف اور محض
کورے کے کورے ہیں۔ حضرت آنکھیں کھول
کر پڑھو آپ کے دعوے کی آپ کی ہی الہامی
کتاب کہاں تک تائید کرتی ہے۔ اور آپ
کی بائیبل خدا کی قدوسیت اور اوس کا رحم
اور عدل اور اوس کا قادر مطلق پن کہاں تک
ثابت کرتی ہے۔ بیٹھے بیٹھے باری باری سے سنتے
اور پڑھتے جائیے۔ بائیبلی خدا کی قدوسیت
ناصر صاحب بائیبل کھولئے اور نکالئے سموائیل
اول باب ۱۳ - آیت ۱۴ وہ خدا نے ایک شخص
اپنے دلخواہ کو طلب کیا ہے۔ اگرچہ داؤد خدا
کا اپنا دلخواہ تھا۔ تاہم اوس نے غیر قوموں کے
بادشاہ کی طرح کئی ہزار بیویاں کیں اور ایک سو ...
عورتوں سے شادی کی۔ لیکہ دوسرے ...

اوریاہ کی جورو سے بد فعلی کی جب عورت حاملہ ہو گئی
تو داؤد نے ... یوآب کو جو اوس کا سپہ سالار تھا
کو خط لکھا کہ اوریاہ کو سخت لڑائی کے وقت آگے
بھیجو اور اوس کے پاس سے پھر آؤ تاکہ وہ مارا جائے
اور ... ایسا ہی ہوا۔ اور یاہ
جنگ میں مارا گیا۔ داؤد نے اوریاہ کی جورو کو
اپنے گھر میں بلا لیا۔ اور وہ اوس کی جورو ہوئی
یہ کام خداوند کی نظر میں برا معلوم ہوا (دیکھو
سموئیل ۲ باب ۱۱) داؤد کی بابت لکھا ہے۔ کہ
میں نے ایک مرد یسّی کے بیٹے داؤد کو اپنے دل کے موافق
پایا وہی میری سب خواہش پوری کریگا" یہ قول ثابت
کرتا ہے کہ خدا کی صرف یہ غرض تھی کہ داؤد
اوس کی خواہش پوری کرے۔ داؤد کے چلن کو
دیکھ کر ... یا وہ چشم پوشی کرتا تھا یہیں
وہ خدا کیونکر قدوس کہلا سکتا ہے۔ جو ایسے چلن
کے آدمی کی نسبت کہے کہ میں نے اوس کو اپنے
دل کی موافق پایا۔ اور وہی میری سب خواہشیں
پوری کریگا" علاوہ اس کی لوط سلیمان - یہوداہ
سوسنے وغیرہ کو دوست رکھنا کونسی قدوسیت
ہے۔ اور عورتوں کے اندام نہانی اور کھاونا
کس قدوسیت میں داخل ہے باب ۳ آیت ۱۱
بائیبلی خدا کا رحم و عدل۔ بالفرض
آدم و حوا نے خدا کے حکم کی خلاف ورزی ارادتاً
کی۔ اور گنہگار ہوئے۔ تاہم کیا یہ عدل و انصاف
تھا کہ اون کی ناپیدا شدہ نسلیں بھی ملعون کی
جاویں - (۲) کیا طوفان اور کنعان کے قتل
و خون میں معصوم بچوں اور بے زبان جانوروں
کو تباہ کر دینا عدل اور انصاف ہے (۳)
بنی اسرائیل کو اپنی برگزیدہ قوم بنانا اور اوس
کی خاطر کنعان اور دوسرے میدان کے شہروں
کو تہ تیغ کرانا اور معصوم بچوں کو بھی نہ بچانا
عدل ہے۔ (۴) تب وہ بولا کہ کنعان ملعون ہو
وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہو گا۔

پیدائش ۲۵ باب ۵ - ۱۵ کیونکہ میں خداوند تیرا غیور ہوں - جو باپ داداؤں کی بدکاریاں اون کی اولاد پر تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں خروج ۵ باب (۶) میں مہربانی نہ کرونگا - اور نہ چھوڑونگا - اور رحم نہ دکھاؤنگا بلکہ اون کو ہلاک کرونگا - یرمیاہ ۱۳ باب (۷) اور تو اون سب گروہوں کو جن کو خداوند تیرا خدا تیرے حوالہ کریگا نگل جائیگا - اون پر تیری شفقت کی نظر نہ ہوگی - استثنا ۷ باب (۸) سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ اون کا ہے بالکل حرام کر اور اون پر رحم نہ کر بلکہ مرد و عورت ننھے بچے اور شیرخواروں کو قتل کر - سموئیل اول باب ۱۵ آیت ۳

(۹) اسلئے کہ انہوں نے خدا کا صندوق اندر رکھا - سو اونے پچاس ہزار اور ستر آدمی اون میں سے مار ڈالے - سموئیل اول ۶ باب ۱۹ (۱۰) تیرا خداوند جلانے والی آگ ہے - استثنا ۴ باب (۱۱) خدا نے آسمان سے پتھر برسائے تو اور وے مر گئے یشوع ۱۰ باب بائبل کے خدا کا قادر مطلق پن - بائبل کا خدا شیخی مارنے اور لاف زنی میں تو سیانا صرف سے ہی بڑھا ہوا ہے - اور قادر مطلق ہونے کا دعوی کرتا ہوا تو میدان میں گکر سنگھ اور غلام پہلوان کی طرح خم ٹھونک کر آتا ہے - لیکن جب موقعہ آتا ہے تو رہ جاتا ہے - جیسا کہ لکھا ہے کہ اور خداوند یہودہ کے ساتھ تہا اور اوسنے کوہستانیوں کو خارج کیا - پر صحرا نشینوں کو خارج نہ کر سکا کیونکہ اون کے پاس لوہے کے رتھ تھے - قاضیوں باب ۱ - آیت ۱۹ - کیوں حضرت اسی خدا پر نازتہا اور اسی پر بغلیں بجاتے تھے - آگے میاں ناصر یوں رقمطراز ہیں - کہ " ذرا وید وں کو پڑھ کر ویدک خدا کا حال ملاحظہ فرمادیں اگر ٹھیک پتہ نہ ملے - تو بناؤ ستہ ویدوں کی خدائی قلعی کہولنے کے لیے حاضر ہیں " شکر ہے کہ ایک لائق آدمی وید کی قلعی کہولنے والا ہنوں کے مشن کو نصیب ہوا

اچھا میاں قلعی ضرور کہولنا - ناصر صاحب جب استعداد و لیاقت کا گھمنڈ ہے تو چیلنج کیوں نہیں منظور فرماتے جناب بتلائیے تو سہی آپ نے کون کون وید پڑھا ہے - راقم گورو پیارا ۔۔۔۔
(باقی آئندہ)

توجہ ! توجہ !!

میں نے سیکڑوں اچھے اچھے ٹریکٹ اردو زبان کے ایسے دیکھے ہیں - جن کا ترجمہ کیا جاوے - تو ہندی دان پبلک بہت فائدہ اٹھا سکتی ہے - پشچموتر دیش کا پوربی بھاگ اون سے بالکل ہی ناواقف ہے - جن کو ہمارے اُن ہی پنجابی بھائیوں نے اردو زبان میں بذریعہ ٹریکٹ ظاہر کیا ہے - نہ صرف مذہبی بلکہ جملہ علمی مضامین کی کتابیں صدہا ایسی موجود ہیں - جو ترجمہ کرائے جانے کے لائق ہیں جن اصحاب کو اردو زبان سے ہندی بانی میں انوواد کرانا سویکار ہو وہ مجھکو لکھیں میرے یہاں کئی مترجم موجود ہیں - ترجمہ کا نمونہ پیشگی پسند کرا لیا جاویگا - تب حسب ہدایت کام کیا جاویگا - اُجرت کا فیصلہ کتاب دیکھنے پر منحصر ہے

المشتہر
پنڈت سورج پرساد شرما مہتمم آریہ بھاسکر پریس
آگرہ

آریہ برادری

بھارت ورش کا ادھار اور آریہ سنتان کی اونتی تب ہی ہوگی جب وید کے آگیا کا ٹھیک پالن اور دھرم شاستر کے موافق آچار تب ہی ہوگی اور ہماری سب مصیبتیں تب ہی دور ہونگی جب آریہ برادری قایم ہو - ابھی برادری کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے کیا فائدے ہونگے؟ اس کے بغیر کیا نقصان ہیں؟ - اور یہ برادری کیسی ہونی چاہئے؟ - ان باتوں پر ایک مضمون ہمنے چھپوا کر رکھا ہے جو صاحب چاہیں مفت منگوالیں اب غرض یہ ہے کہ جو اصحاب آریہ برادری کا قایم ہونا پسند کرتے ہوں وہ اپنا پتہ لکھکر بھیجیں ہم ایک رجسٹر تیار کر رہے ہیں - ایک ہزار نام اکٹھا ہونے پر سبھا کیجاویگی
خط بھیجنے کا پتہ ودیا ساگر آفس علیگڈھ

ضرورت

آریہ پاٹھ شالا مظفر نگر کو ایک ایسے جوگیہ پنڈت کی ضرورت ہے - جو پکا آریہ ہو - اور انٹرنس تک ناگری و سنسکرت پڑھا سکتا ہو اشٹادھیائی کے منتر پڑھا سکتا ہو - اور آریہ سدھانتوں کا پورا واقف ہو اور آریہ سماج کا پورا اہتشی ہو - فیصلہ تنخواہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

پتہ چیت رام منتری آریہ سماج مظفر نگر

ضرورت

ایک ایسے سنسکرت ادھیاپک کی ضرورت ہے جو اشٹادھیائی تک پڑھا سکے یا ایشاد وپاس ہو - حساب جانتا ہو - تنخواہ دس روپیہ ماہواری ملیگی - آریہ خیالات کا ہو - درخواست نیچے لکھے پتہ پر بھیجے

پتہ متھرا داس منتری اینگلو ویدک پاٹشالہ قصبہ کلاں ضلع میرٹھ - ممالک مغربی شمالی

ضرورت ہے

آریہ پتر بریلی بلحاظ مضامین و اشاعت اچھا

قسم کا ایک ہی اخبار ہے۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ اگر پسند ہو فیض رسانی فرمائیے ورنہ اختیار ہے۔ المشتہر
بندہ سورت لال۔ ایم اے۔ ایڈیٹر آریہ پتر۔ بریلی

ضرورت

۲۹/۱۲ ۲۲/۱۲

ایک اوپدیشک کی ضرورت ہے جو بوڑھا ہی ہو اور بھاشا ناگری اور سنسکرت دان ہو۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہوں۔ ۲۵ ای معرفت منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

اشتہار!

۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء نمبر ۱۰۳۹ ایل پی

بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ حکام سلطنت روم نے سنہ ۱۸۹۷ء میں اہل تشیعہ اور لاشوں کے ہندوستان سے عراق (میسوپوٹیمیا) میں داخل ہونے کی ممانعت کی تھی وہ ابھی تک جاری ہے۔ اس سے اشتہار نمبر ۵۸۸ مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء کو منسوخ کیا گیا ہے۔

دستخط ایچ اے کیسن
جوڈیشیل وجنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

کارخانہ

ہذا میں ہر ایک قسم کی چھپائی کا کام نہایت خوبی عمدگی اور صفائی سے عین وقت پر کیا جا سکتا ہے۔ اہل ضرورت ایک دفعہ آزما کر دیکھ سکتے ہیں۔ المشتہر
بسنتی رام اسسٹنٹ منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

مئی ۲۵/۱۲ ۳۰/۱۲ مئی

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی اور مختلف آوازیں اوس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں۔ ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائے کلی حاصل ہو گئی ہے اوس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائے ہیں کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے سائلوں کو درخواستیں بمقام ذیل بھیجنی چاہئیں

Address
No. 166 The
Nicholson Institute
Longeott Gonnesbury London
W. England

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن ... ... ۳۰ گنی ... پوسٹ فری
پیانو باجہ ... ... " ... " ...
سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن ... ... " ... " ...
سینے کی کل ... ... " ... " ...

سنہ ۱۹۰۰ء کی پیرس اگزیبیشن تمام اخراجات ادا کئے جاویں گے۔ قیمت ہر ایک شے کی صرف تیس گنی ہے۔ بغرض استفادہ ترقی ومینز ورلڈ۔ ترقی نسوانی دنیا، نے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ ان مذکرہ بالا اشیاء میں سے کوئی ایک انعام دی جاویگی جسکو وہ پسند کریں یعنی بائیسکل فی تیس گنی۔ یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی یا سینے کی کل فی تیس گنی بلا دیگر اخراجات کے علاوہ زر چندہ۔ یہ نفیس اشیاء کاہل الوجود اشخاص کے واسطے تجویز نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ اون ہوشیار آدمیوں کے لئے ہے جو کہ اپنے خالی وقت میں اون سے فائدہ اوٹھاتے ہیں۔ گاڑی بلا کرایہ دروازہ پر موجود۔ اگر آپ ان میں سے کوئی چیز چاہتے ہیں تو "ومینز ورلڈ" کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کریں۔ بلا صرف ان کے حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ہر فرد بشر چندہ دہندہ ان اشیاء میں سے ایک چیز لینے کا مستحق ہوگا۔ بموجب اون شرائط کے جو ہم بھیجیں گے چندہ ایک سال کے واسطے ۵ شلنگ ۱۰ پنس پوسٹ فری ہوگا۔ ہر شخص کے لفافہ جات معہ اندراج پتہ وٹکٹ ڈاکخانہ آنی چاہئیں تاکہ نقول کا غذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں لکھنا چاہئے کہ کون انعام لینا ہے۔

ایڈریس
The Womans World Bredford
London W. England

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۳ کاتک سمت ۵۷ بکرمی مطابق ۹ نومبر سنہ ۱۹۰۰ بروز شکروار جالندھر شہر | نمبر ۳۶

سنسار کی گتی

دنیا کی اندر بال تہہ و بالا ہو جائیں۔ امن نابود ہو جائے اور آکاش خواہ سست پڑ جائے۔ لیکن سنسار کی گتی رک نہیں سکتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کے باعث سنسار کی گتی کا بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن سنسار چکر بدستور چلتا ہے اور چلتا رہیگا۔

چین میں عارضی امن

پیکن میں شاہی فوج نے تو سر ہی کی انتہا [illegible]

تاہم شہنشاہ چین اگرچہ دارالسلطنت سے بھاگ نکلا اور اس کی نسبت ... دوسری طرف اپنے کیمپوں سے بھی ہو گئے کو فرار ہوگئی۔ دنیا کی طاقتوں کی فوجوں نے پیکن کو لشکری بارک گہر بنا لیا ہے۔ بالسر کی ... پر سرا ... ہیں۔ وہاں وقت کا پردہ گرا ہوا ہے۔ جب یہ پردہ اٹھیگا۔ معلوم کس طرح کے نظارے دیکھنے ملینگے۔

جنوبی افریقہ کو بوئیر اب تک زندہ ہیں

بوئیروں کا خاتمہ سمجھا جاتا تھا ابھی

ریاست سلطنت برطانیہ کا ایک حصہ قرار دی جا چکی ہے۔ لارڈ رابرٹس لندن کو واپس آنے کی تیاریاں کر چکے تھے۔ پال کروگر کی نسبت ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ بھاگ گیا۔ ایک مرتبہ اسکو حراست میں ہو جانے کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ لیکن آخری خبریں دنیا بھر کو پھر حیرت میں ڈال رہی ہیں کہیں بوئیروں کا برٹش فوج سے توپیں چھین لینا اخباروں میں مشتہر ہو رہا ہے اور کہیں ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ ریل کی سڑکیں اور تاریں برباد کرنے میں رات دن مشغول ہیں۔ سرکاری فوجیوں کو برابر مار ڈالتے اور زخمی کر رہے ہیں۔ اور خاص تار خبر بتلاتی ہے کہ اسوقت ۵ ہزار بوئیر فوج لڑائی کے لئے مستعد ہے۔ لارڈ رابرٹس رکے پڑے ہیں۔ پال کروگر یعنی معزول صدر ملزم بنوں کی اپنی جنم بھومی ہی سے دنیا کی طاقتوں کے نام اپیل شائع کریگا۔ یہ خبریں واقعی دنیا کو حیرت میں ڈال رہی ہیں۔ نہ معلوم اس ناٹک پر آخری پردہ کب گریگا۔

پروفیسر میکس مولر کی موت پر اظہار افسوس

پروفیسر میکس مولر سنسکرت کے مشہور محقق ۲۹ اکتوبر

کو دار فانی سے جہاں چھوڑ گئے۔ گو ہماری رائے میں پروفیسر میکس مولر صاحب نے ویدوں کے ٹھیک ارتھوں کو نہ سمجھتے ہوئے ہندوستان کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو گمراہی میں ڈال رکھا تھا۔ تاہم اسوقت سنسکرت کی اُنتی کے لئے جو زبردست تحریکیں ہو رہی ہیں انہیں پروفیسر صاحب کا ہی بڑا بھاری حصہ تھا۔ لیکن علاوہ ان سب باتوں کے کون انکار کر سکتا ہے کہ پروفیسر میکس مولر ایک خاص دل اور دماغ کا آدمی تھا۔ جس نے اپنی لگاتار محنتوں سے ایک خاص شوق پراچین بھاشاؤں کے جاننے کا لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیا تھا۔ ایسے انسان کی موت ساری دنیا کے لئے نقصان دہ ہوا کرتی ہے۔ ہم جہاں پروفیسر میکس مولر کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں وہاں اپنے ملک کے تعلیم یافتہ اصحاب کی توجہ اس محنت کی زندگی کی طرف کھینچتے ہیں اور انسے التجا کرتے ہیں کہ اپنے دیش کو اُنت کرنے کے کام میں ایسے انسانوں کی زندگی سے سبق لیا کریں۔

ہندوستان اپنی سالانہ عارضی زندگی حاصل کریگا

ہندوستان لمبی نیند ہی اسوقت کچھ

کرن کی ناسو کم نہیں ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض شمالی جگہوں میں چھ چھ مہینوں تک کی رات ہوتی ہے لیکن ایسا ملک کوئی نہ دیکھا ہوگا جہاں بارہ مہینوں کی رات ہو۔ گر ہمیں ایسے عجیب نظارہ کیلئے کچھ دور جانیکی ضرورت نہیں۔ دس مہینوں تک نہ کوئی شخص راج نیتک (پولیٹکل) سنسار کا نام لیتا ہے اور نہ بیچارے اوتار کا۔ لیکن جونہی کہ ۱۵ اکتوبر گذر گیا اور کالجوں کے لڑکے رخصتوں کے بعد شہروں میں واپس آ گئے سارے ہندوستان میں جان سی دکھلائی دینے لگتی ہے کہیں ابتدائی جلسے ہو رہے ہیں۔ کہیں مہمان نوازی کیلئے چندے جمع ہو رہے ہیں۔ جس صوبہ میں کہ نیشنل کانگریس کے جلسے کی باری ہو وہاں تو مستعدی کا کچھ ٹھکانا نہیں رہتا۔ لیکن ۳۱ دسمبر گیا تب ہی ہندوستان کی ساری مستعدی اور تندہی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور پھر سب کے سب پولیٹکل اور سوشیل ریفارمر پلنگ اور بڑے کے نیچے کوچیں اور آرام چوکیاں بچھا کر اونگھنے لگتے ہیں۔ اسوقت پنجاب کے مردہ جسم میں عارضی روح پھونکنے کا موقع ہے۔ آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی نوجوان خون کے اندر جوش پھونک رہے ہیں۔ یہ دورہ کچھ عرصہ تک چلیگا۔ لیکن آخر ۳۱ دسمبر کو سارا جوش ٹھنڈا ہو جاویگا۔ ناعاقبت اندیش لوگ ہمیں کانگریس کا دشمن ظاہر کرتے ہیں لیکن کیا اس چالاکی سے اصل کھوکھلا پن ڈھکا جا سکتا ہے۔ ہم نہ کانگریس کے دشمن ہیں اور نہ ہی ملک کی پولیٹیکل حالت کی سدھار کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ جبتک ہماری اندر شدھ ہردے اور مضبوط ارادوں کے آدمی کام کرنیکو نہیں ہونگے نیشنل کانگریس کے اجلاس محض ناٹک گاہ ہی بنے رہیں گے۔ کیا دسمبر کے شروع میں معمولی جلسہ بلا کر بغیر مطلب سمجھے ڈیلیگیٹ چن لینا پولیٹیکل سدھار کی امیدیں بندھا سکتا ہے۔ پرمیشور جانتا ہے کہ ہم مخول نہیں کرتے سنجیدہ سوال کرتے ہیں کیا مسٹر سریندر بابو ہو کر معمولی کانگریس میٹنگ سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ جو ڈیلیگیٹ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ کو [illegible]

حکومت بخشیں گی انہیں اُن ممالک کی کیوں کر سکیں گو جنکی طرفسے وہ تقریباً نیابتاً دعوی کرینگے - جبکہ انکے پاس بارہ آدمی بھی ایسے موجود نہیں جو کہ آمدنی آرام - دنیاوی اور وضعداری کو چھوڑ کر دیہات کے گاؤں گاؤں گھوم کر لوگوں کو انکے حقوق سے خبردار کریں - اور انکی ضروریات کی سچی تحقیقات کریں - تو ہم نہیں سمجھتے کہ یہ سالانہ نمائش کس مصرف کی ہے - ہم آپکا یہ جواب پڑھ چکے ہیں کہ ایک جگہ آنریبل گوکھلے نے آپکا پریم جیا ہو کر اٹھایا ہے لیکن کیا یہ سچ نہیں کہ زیادہ واقفیت سے دور کے سہاونے ڈھولوں کے پول بھی کھل جایا کرتے ہیں ہم پھر کانگریس کے کارکنوں سے اپیل کرتے ہیں - کہ اگر وہ واقعی ملک کی ضرورت کو دریافت کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتے تو اپنی جماعت کا نام نیشنل کانگریس جو کہیں نیشنل کانگریس نام رکھنے کا حق اُس وقت حاصل ہوگا جبکہ نیشن کی آواز سیدھی اُس عظیم الشان اجلاس کے اندر پہنچ سکے اور جبکہ اُس کو کام کرنے والے عام طور پر سنجیدہ خیال پبلک اس کی کارروائیوں میں شامل ہوں

قادیانی شعبدہ باز کا دوسرا کھیل

جب اُسے طرح طرح سے شہرت حاصل کرنیکی تمنا ختم ہو چکی اور گورنمنٹ کی طرف سے تنبیہ ہوگئی کہ آئیندہ کے لئے لوگوں کی نسبت موت وغیرہ کے شر انگیز فتوے جاری کرنے سے قادیان کے مرزا صاحب پرہیز کریں تو اب چالیس خطوط نکالنے کیلئے تیاریاں ہوگئیں - چنانچہ اربعین کے نمبر اول کا خلاصہ تذکرہ ناظرین کر کے ہمنے مرزا صاحب کو ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں چیلنج دیا تھا کہ اگر وہ خدا کی طرف سے پیغامبر ہونیکا دعوی رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسیح اور مہدی ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ہماری تحریر کے مطابق معجزہ دکھلا دیں - یعنی ۱۲ اکتوبر کو جس جگہ وہ مناسب سمجھیں ۔۔ کو یہ کا نقل بالکل صحیح لفظ کے ساتھ لکھ ۔۔ دیں - اس کے جواب میں مرزا صاحب سے تو کچھ بن نہ آیا لیکن انکے خاص چیلے یعنی ایڈیٹر اخبار "الحکم" جواب کے لئے تیار ہوئے لیکن جب ہم نے اُن کا مضمون پڑھا تو سوائے اعرابی سپرٹ میں گالیوں کی بارہ داغنے کے جواب ایک لفظ کا بھی نہ پایا گیا - ہاں یہ اقرار تھا کہ جواب آئیندہ کسی پرچہ میں دینگے - سو اُسکا آجتک انتظار ہے - اب اسی عرصہ میں مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۲ - ۳ ۳۶ صفحوں کا بھیجا ہے اس خط میں چونکہ محض مسلمان صاحبان کو خطاب کیا گیا ہے - اسلئے کچھ زیادہ تعلق ہمارے ساتھ نہیں ہے تاہم چونکہ ہمارے پاس خاص طور پر "بغرض ریویو و اظہار رائے" بھیجا گیا ہے - اور چونکہ پیغمبر کا اُن الہاموں کو پبلک کی نکتہ چینی کیلئے پیش کرنا جو اُسے خدا کی طرف سے ہوں انیسویں صدی کا ہی خاص نظارہ ہے - اسلئے ہم اُس خط کا اختصار پیش کر کے سنسار کی گتی کا نیا ثبوت دینا چاہتے ہیں - اس خط کے شروع میں نبیوں کی ضرورت اس طرح پر بیان کی گئی ہے - کہ جب لوگ دہریہ وغیرہ ہو جاتے ہیں اور زمین گناہ اور غفلت سے بھر جاتی ہے تو "خدا تعالی کی غیرت اور جلال اور عزت تقاضا فرماتی ہے کہ دوبارہ اپنے تئیں لوگوں پر ظاہر فرمائے" غیرت اور عزت کا جلال کیساتھ ہی عجیب تعلق ہے اور خدا کو اپنے تئیں ظاہر کرنیکے فکر میں غرقاب بیان کرنا بھی عجیب خدا پرستی ہے ان سب باتوں کو ظاہر فرما کر مرزا صاحب پیغمبری اور نبوت کا دعوی کرتے ہیں - لیکن انکی مرتبہ اپنے دعاوی کے ثبوت میں ایک نیا ڈھنگ اختیار کیا ہے - اپنے الہاموں پر نکتہ چینی دیکھ کر جواب دیتے ہیں - کہ اگر میرے الہام اور میرے معجزے غلط ہیں تو اس قسم کے اعتراضات تو گذشتہ نبیوں پر حتے کہ محمد صاحب تک پر ہوئے بس جس دلیل سے کبھی بھی نبی اور پیغمبر وغیرہ منور کر و مسلمانوں کے لئے تو یہ دلیل ہو سکتی ہے مگر ساری باقی دنیا کے لئے مرزا صاحب کا کیا جواب ہے - جب بقول انکے کچھ الہام انکی نسبت غلط نکلے تو کیوں اُن کا دعوی تسلیم کیا جاوے - اس کے خط میں محض اپنی براہین احمدیہ کی پرانی عبارت پیش کر کے آپنے ظاہر فرمایا کہ چونکہ اُنکی بیس سال پہلے مشتہر کئے ہوئے واقعات سچے ہوئے اسلئے وہ نبی ہیں بارہا ثابت کیا جا چکا ہے - کہ اُن کا لکھا ہوا ایک جملہ بھی من وعن ٹھیک نہیں اترا - لیکن ان کے علاوہ جن الہاموں کو مرزا صاحب نے درج کیا ہے وہ عجیب ہنسانے والے ہیں - ہم نمونہ کے طور پر دو ایک یہاں پیش کرتے ہیں "تو ہنیرے پردہ وقت ہی کوئی کوئی بھی نہیں پہچانتا اور نہ دیکھے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائیگا خوب ابد نام اگر ہوگی تو کیا نام ہوگا" تیرے بیٹے بیٹے رات اور دن پیدا کیا" اور جب مرزا قادیانی پیدا نہیں ہوئے تھے تب معلوم دن اور رات کسکے لئے بنائے گئے تھے - ان الہاموں کا کہاں تک ذکر کریں جہاں مرزا صاحب کی شادیوں اور لاولد پیدا ہونیکا ذکر بھی ہے - ہم نہیں سمجھتے کہ یہ کیا منطق ہے کہ چونکہ یہی اعتراض دیگر نبیوں کے کلاموں اور فعلوں پر عاید ہو سکتے ہیں اسلئے مجھے بھی نبی مان لو - کیوں نہ سبکو ہی غلط دعاوی کرنیوالے مان لیا جائے جو بالکل معقول ہے - مرزا صاحب نے ایک عذر یہ بھی پیش کیا ہے کہ "پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ بھی ہوتے ہیں اور تبدیل و تحریف کا بھی امکان ہے" اگر یہ پیشگوئیاں خداوند تعالی کی طرف سے ہیں اور خداوند تعالی کی ذات مکمل ہے تو تبدیل اور تحریف کی گنجائش کہاں رہتی ہے - اب فیصلہ کیلئے مرزا صاحب نے وہی پرانا ڈھنگ نکالا ہے - آپ فرماتے ہیں کہ چالیس مولوی ایک جگہ اکٹھے ہوں اور وہ دعا کریں کہ اگر مرزا غلام احمد خدا کی طرف سے نہیں تو اسے دنیا سے اٹھا لے - اور اگر ہماری عقلوں کا قصور ہے تو ہمیں راستہ دکھا تا کہ ہم اُسے قبول کریں اور اس سے کوئی ایسے نشانات ظہور پذیر ہوں کہ ہماری طبیعتیں قبول کر لیویں - یہ ایک عجیب چالاکی ہے - مولوی لوگ مرزا کو مار تو سکتے ہی نہیں اور مر جائیگا وہ اُس وقت جبکہ انکی عمر پوری ہو چکیگی پس جب تک زندہ ہیں تو فتح ہی فتح ہے - کیوں نہ یہ دعا ہو کہ اے خداوند تعالے اگر مرزا سچا نبی ہے اور ہم لوگ شرارت سے اُسکی تکفیر کرتے ہیں تو ہمیں اُسی وقت مار ڈال ورنہ مرزا غلام احمد کو توفیق دے کہ وہ اس بڑھاپے میں سمجھے کہ موت سر پر کھڑی ہے اور اعمال ساتھ جاتے ہیں تا کہ وہ اپنی ناز یبا حرکتوں سے باز آکر اس خلق اللہ میں خلل انداز نہ ہو اگر چالیس مولویوں میں سے ایک ہی اُسی وقت نہ مرے تو سمجھ لینا چاہیے کہ مرزا صاحب جھوٹا دعوی نبوت کا کر رہے ہیں - مرزا صاحب میں ایک بڑی خوبی ہے کہ جس زمانہ میں وہ پیدا ہوئے ہیں اُسکی نبض خوب پہچانتے ہیں - قتل اور موت اور اسی طرح کے دیگر بیہودہ دعاوی

اُپدیش

युञ्जते मन उत युञ्जते धियो विप्रा विप्रस्य विपश्चितः। वि होत्रा दधे वयुनाविदेक इन्मही देवस्य सवितुः परिष्टुतिः॥

سب سے اتم یگیہ برہم یگیہ ہے۔ اُنہیں اگنی پربھو پرم آتما کا جیوتی سُوروپ ہے۔ من ہون کُنڈ ہے اور سنکلپ وکلپ ہون کرنیکے لائق پدارتھ ہیں۔ پس جو سنکلپ اور وکلپ کا پرماتم روپی اگنی کو اندر سواہا کرنا ہی برہم یگیہ ہے۔ اس یگیہ کے کرنیوالے سب سے افضل ہوتری سمجھے جاتے ہیں۔ ان ہوتری عالمانِ باعمل کے لئے اس امر کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وے اپنے من کو یکسو کریں۔ من کو چنچلتا سے بری کرنا اُن کی عادت کا حصہ ہو جاتا ہے۔ من کو یکسو کرکے اپنے گیانی یوگی پُرش اپنی بُدھی (آنہ علم یعنی عقل) کو بھی لگاتے ہیں۔ لیکن بُدھی ٹِک نہیں سکتی۔ جب تک اُس کے لئے کوئی آدھار نہ ہو۔ اسجگہ من اور بُدھی دونوں کا میل ہو جاتا ہے۔ اور دونوں بغیر کسی سہارے کے ٹھہر نہیں سکتے۔ اور پھر وہ سہارا بھی ایک ہونا چاہیئے۔ ورنہ جہاں مختلف سہارے موجود ہوں۔ وہاں من اور بُدھی کا ٹھہرنا مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سانسارک بڑے سے بڑے پدارتھوں کے اندر ہی من اور بُدھی کو لگانے کی کوشش کرتے ہوئے ہم لوگ ناکامیاب ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ جب تک من اور بُدھی ایک وستو کے اندر لگے رہتے ہیں۔ اُس وقت تک ضرور وہ نہیں شانتی رہتی ہے۔ اس لئے ایسے ایک کی تلاش چاہیئے۔ جو کہ نہ صرف ایک ہی ہو۔ بلکہ اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر اُس کی مقابلے کی کوئی اور شکتی ہوگی تو ممکن ہے کہ من اُس کی طرف کھنچا چلا جاوے۔ لیکن اگر ایسی شکتی لاثانی ہی ہو تاہم اُس کے اندر جُڑے رہنے کے راستے میں رُکاوٹیں حائل ہوتی رہیں گی جب تک کہ اُس کے اندر پورن گیان نہ ہو۔ جس کے بل سے کہ وہ بغیر کوشش کے انسانی من کو خود بخود قابو رکھ سکے۔ انسان کمزور ہے۔ اُس کے تمام اوصاف محدود ہیں۔ اس لئے من اور بُدھی کو نرگھن لگانے کے لئے ایسے بڑے بھاری بل کی ضرورت ہے۔ پس سرو گیان شکتی کی شرن لئے بغیر من قابو میں نہیں آسکتا۔ پھر ایسی شکتی کسی کارن کا کاریہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو چیزیں بنائی گئی ہیں۔ وے ضرور بگڑیں گی۔ اور اس لئے اُن میں من اور بُدھی نرگھنتا سے ٹھہر نہیں سکتی۔ پس ہم کو اپنا سہارا ایسے بنانا چاہیئے۔ جس نے سارے جگت کو پیدا کیا ہو لیکن خود کسی کا کاریہ نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا۔ تو وہ سب سے بڑا ہوگا۔ سارے برہمانڈ کو گھیرنے والا ہوگا۔ نہ صرف یہی بلکہ اُس کے گیان کی کوئی حد نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اگر اس کے گیان کی کوئی حد ہو سکے تو وہ اننت جگت کو کیسے رچ سکتا ہے۔ اور جگت کو رچنے کی وجہ سے وہ سب کا پِتا بھی ضرور ہے۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر اُس کا وصف یہ ہے۔ کہ وہ پرکاش سوروپ ہے۔ وہ جیوتی ہی ہے۔ اُس میں اندھکار کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ وہ روشنی کُل ہے پس جس انسان کا اُدیش یہ ہو۔ کہ وہ اپنے من کو یکسو کر کے اپنی بُدھی کو لگا کر شانتی لابھ کرنے کی کوشش کرے۔ اُس کے لئے لازمی ہے۔ کہ اوپر بیان کردہ صفات سے موصوف شکتی کو تلاش کر کے اُس کی ستتی کرے۔ کیونکہ برہم

یگیہ کے ہوتری عالمانِ باعمل من کو یکسو کرنے اور بُدھی (عقل) باقاعدہ جوڑنے کے لئے جو ایک لاثانی اعلےٰ گیان سے منور پرمیشور ہی اُس علم کُل سب سے بڑے عقل کُل سب کے پتا روشنی کُل کی بڑی ستتی کرتے ہیں۔ تاکہ اُس کے اندر اُن کے من اور بُدھی دونوں استھت رہیں۔ اوم شم۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پر بھو کو دھوکھا دینا ناممکن ہے

من کے اندر میل چھدر اور کپٹ جال بچھا کر بھی ہم دنیا کو دھوکھا دے کر سادھو مشہور ہو سکتے ہیں۔ لیکن من رکھتے ہوئے بھی ہم پاکیزگی کی دوکانداری سے دنیا کو اندھا کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا پرم پتا سرب گیہ ستار جگت کے مالک کو بھی اس طرح دھوکھا دیا جا سکتا ہے؟ پھر کیوں ہم دن رات اگیان وش ہو کر اپنے پرمیشور کو دھوکھا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ادھم کیا انسان کی حالت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس انیسویں صدی میں ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ مکاری کا راجیہ قائم ہو رہا ہے۔ اخلاق اسی کو سمجھا جاتا ہے۔ جو کہ محض ہمیں راج دنڈ سے بچانے کا کارن ہو۔ خواہ بڑے سے بڑے پاپ ہی کیوں نہ کریں۔ اگر ہم اپنے آپ کو راج شاسن سے بچا سکتے ہیں۔ تو ہمارے کرم پاپ نہیں سمجھے جاتے۔ لیکن یدی ہم سچائی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مالک سے ڈرتے ہوئے۔ اس کی آگیا کے اصولوں پر چلتے ہوئے کسی قانونی شکنجے میں پھنس جاویں۔ تو ہمیں بیوقوف سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کیا دنیا کی ایسی حالت دیکھ کر منشیہ کو اپنے اصول چھوڑ دینے چاہئیں؟ کیا دنیا کو خوش کرنے کے لئے اپنا امرت دھام جیون کا آدھار چھوڑ دینا چاہئے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ سانسارک کشٹ اور کلیش سہن کرتے ہوئے بھی دھرم کی شرن میں رہنا چاہئے کیونکہ دنیا کو دھوکھا دینا ممکن ہے۔ لیکن پربھو کو دھوکا دینا بالکل ناممکن ہے۔

ہم موت سے بھی سبق نہیں لیتے

بخشی جیشی رام کی اچانک موت کی خبر نے ہمیں بڑا صدمہ پہنچایا۔ باوجود اپنی کمزوریوں کے اور کون شخص ہے جو کمزوریوں سے خالی ہو؟ بخشی جیشی رام کی موت نے انکے دوستوں کو ہی صدمہ نہیں پہنچایا۔ بلکہ ان کی موت نے قوم کو نقصان پہنچایا ہے۔ کونسی مفید تحریک ملک میں تھی جس میں بخشی جیشی رام حصہ نہ لیتے تھے۔ لیکن اس دیش کے کُکرموں کا مجموعہ نہ معلوم کس قدر بڑا ہے کہ اس کے لئے کام کرنیوالے عمر کا عالم شباب ہی میں چل دیتے ہیں۔ ہم جہاں بخشی جیشی رام کے پتر بخشی شباب چند اور ان کے ذریعہ سے ان کی پرسوار آتما کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی ان انجمنوں اور خصوصاً نیشنل کانگریس کے ساتھ بھی ان کی پربتی میں کمال ہمدردی رکھتے ہیں۔ جن کے کہ بخشی جی روح رواں تھے۔ مگر اس موت پر محض ہمدردی پر ہی اکتفا نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ ایک خاص سبق سیکھنا چاہئے۔ ہم لوگ عموماً پرلوک اور جیو آتما کے سمبندھ پر وچار کرنیکو فضول سمجھتے ہیں۔ اور بتفاقاً اگر کسی نوجوان بھائی کے دل میں دھرم آندولن کا خیال پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اسے بڑھاپے کے لئے ملتوی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ہمیں کب معلوم ہے۔ کہ ہم کتنے دنوں تک۔ نہیں! نہیں! ہمیں اس قدر بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم کتنے منٹ تک زندہ رہیں گے۔ پھر جب کہ موت کے پیغام کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے تو کیا ہمارے لئے لازم نہیں ہے کہ ہم ہر وقت مرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنے اعمال کو ایسا درست رکھیں کہ موت کا بلاوا ہمارے لئے بھیانک نہ معلوم ہو۔

ایک سچے آریہ کی جدائی کا صدمہ

پرنسپل بسل ارثر بمبئی میں ہمارے پیارے تھے۔ آپ جب گزشتہ دنوں رخصت لیکر آئے تھے تو پنشن لینے کا خیال اور اُس وقت یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر میں لڑکیوں کو تصویر کشی کی خاص تعلیم دیں گے۔ آپ کو مصوری کا اعلےٰ درجہ کا علم تھا۔ چنانچہ اقرار کرتے تھے کہ رشی دیانند کے جیون کے خاص نظاروں کو تصویر کی شکل میں لاکر انکے جیون چرتر کے ساتھ شامل کرینگے۔ بمبئی میں ویدک دھرم کا پرچار انہیں کے طفیل زیادہ تر ہوا کرتا تھا۔ اور باوجود اپنے سادہ مزاج اور منکسر ہوا کرتے تھے۔ کرا ابھیمان ان کے نزدیک سے نہیں گزرا تھا۔ ہم نے سخت افسوس کیا تھا اپنے اس دھارمک بھائی کی موت کا حال آریہ پتر کا میں پڑھا ہے۔ پیارے ناظرین! سوچئے وہ منصوبے کہاں گئے؟ ہم دھرم کے کاموں کو ہمیشہ آئندہ پر ملتوی کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ موت کا پروانہ پہنچنے کا وقت ہمیں معلوم نہیں ہے۔

ضروری اطلاع

گزشتہ پرچہ پہلے کو تیار رکھا گیا تھا جب پوسٹماسٹر جنرل بہار کے دفتر سے حکم موصول ہوا کہ بوجہ ٹھیک تاریخ پر اخبار نہ روانہ ہونے کے اخبار کی رجسٹری منسوخ کی گئی۔ پس مجبوراً اخبار کو اٹکا لیا گیا۔ کیونکہ محصول ڈگنا دینا پڑتا۔ اب دونوں پرچے اکٹھے روانہ کئے جاتے ہیں۔ جناب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کی خدمت میں وجہ دریافت کی گئی ہے۔ اور رجسٹری کے بدستور قائم رہنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اگر درخواست جلد منظور ہو گئی تو بدستور اخبار ہفتہ وار روانہ ہو گا۔ ورنہ

یہ امر قابل غور ہوگا۔ کہ آیا مطبع ہیں اس
قدر طاقت ہے کہ ۔ مرکا ٹکٹ لگا کر اخبار سفت
وار روانہ کیا کرے۔ (مینجر ست دہرم پرچارک)

آوشیک نویدن

(۱) باوجود منع کئے جانے اور اطلاع دینے کے اب تک گروکل سمبندہی پتّر میرے پاس آرہے ہیں۔ اِسلئے پھر نویدن کرتا ہوں کہ جملہ خط وکتابت دربارہ دریافت حال وانتظام گروکل لالہ شبدیال ۔ ایم ۔ اے منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے ہونی چاہئے
(۲) میں اِس وقت خاص تحریر کے کام میں مشغول ہوں ۔ اِس لئے اپنے بہائیوں سے نویدن ہے کہ بے ضروری خط وکتابت میں میرا کم وقت لیا کریں ۔ جن جن کتابوں کی تیاری کا پبلک یا پرائیویٹ وعدہ کرچکا ہوں ۔ اُن سب کے تیار ہوکر طبع ہونے کی امید رکہتے ہوئے ۔ میرے آریہ بہائی مجہپر بڑا احسان کریں گے ۔ اگروہ مجہے کافی وقت اُن کی تیاری کے لئے دیں گے ۔
(ویدک دہرم کا سیوک منشی رام جگیاسو)

ضرورت

ایک بال ودہوا کے لئے جس کی عمر اِس وقت ۱۸۔ یا ۱۹۔ برسوں کی ہو ایک ورڈھ آریہ ور کی ضرورت ہے ۔ ودہوا مذکور اچھی تعلیم یافتہ روپوتی ۔ اور نفیس خیالات رکہنے والی ہے کسی قدر انگریزی زبان سے بہی واقف ہے ور کی عمر ۲۸ اور ۳۶ کے درمیان ہونی چاہئے ۔ گن کرم سوبہاو انوسار وِواہ قایم ہوکر وِواہ ہوگا ۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کیجئے

المشتہر
منشی رام جگیاسو مالک مطبع ست دہرم پرچارک
جالندہر شہر

جلد ضرورت

ایک ورن ودیا کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے ۔ کنیا کی عمر ۱۶ برس کی ہے ۔ مدھیہ کومدی تک ویاکرن پڑہنے کے علاوہ سنسکرت کی اچھی لیاقت رکہتی ہے درخواست صرف ایسے آریہ پرش بہیجیں جورشی دیانند کے سدہانتوں کے پورے طور پر ماننے والے ہوں

المشتہر
منشی رام جگیاسو

ریویو

بالابودہنی یعنی پتا کا اپدیش پتری کو ہندی بہاشا میں ۔ قیمت فی جلد ۵ر ۔ ملنے کا پتہ ۔ پنڈت سورج پرساد جی ویدا ٹور ویدیہ بہارت ہتیشی اوشدہالئے سورج پاڑا شہر میرٹھ ۔ اس کتاب کی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں ۔ مضمون کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے ۔ پتری کے لئے اپدیش ہے ۔ جس میں زیادہ تر پتی بھگتی اور سُسرال میں رہنے کے طریقے کا بیان ہے ۔ یوں تو مضمون عام فہم زبان میں بہت اچہا بنا ہے ۔ لیکن سوامی بھگتی کا ذکر کرتے ہوئے ۔ بعض جگہ حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں ۔ جب اُپنیشدوں میں یہاں تک اُپدیش ہے ۔ کہ گرو تک کا اِزت بیوہار انوکرنیہ (قابل تقلید) نہیں ہے ۔ تو یہاں بہی صاف کردینا چاہئے تہا ۔ کہ پتی کی سیوا وغیرہ سب کرو ۔ لیکن اُس کے برے بیوہاروں سے سبق نہ سیکہو ۔ باوجود اس تہوڑی سی کمی کے کتاب واقعی بولیاں ستریوں کے لئے مفید ہے ۔

گوہر کا ورزی بزبان ہندی ۔ قیمت فی جلد ۴ر ۔ یہ پستک اصل میں بزبان اردو لالہ سنت رام سیکنڈ ماسٹر دیانند اینگلو ویدک کالج نے تیار کرکے چہپوائی تہی ۔ لالہ ساگر رام مالک اروڑ بنس پریس نے اُسکا ہندی بہاشا میں ترجمہ کرکے چھپایا ہے ۔ اسپر لالہ رگہوبر دیال جی کے اعتراض نکل چکے ہیں ۔ اور اُس کا جواب بہی از جانب لالہ سنت رام نکل چکا ہے جس میں اس کتاب کی اشتہریوں اور شکلوں کی عدم تکمیل کو تسلیم کرکے مصنّف نے خود اس کا ہندی ترجمہ شایع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے ۔ موجودہ ترجمہ کے لئے درخواست خریداری لالہ ساگر رام مالک اروڑ بنس پریس کے پاس بہیجیں ۔

تحفہ عاجز یعنی لالہ برج لعل کلرک بارگ ماسٹری لاہور کی تالیف کی ہوئی بہجن پستک جس میں کہ ناٹک کے وزنوں پر نہ صرف اپنے ہی بنائے ہوئے چند بہجن دئے ہیں بلکہ منشی کیول کرشن جی ۔ چودہری نول سنگہ لالہ گنگا رام وبہم وغیرہ صاحبان کے بہجنوں کو بہی انہیں سُروں پر چلایا ہے ۔ کتاب چھپائی معمولی ہے ۔ حجم ۳۲ صفحہ قیمت فی جلد ۱ر درخواست خریداری بنام لالہ رامسرنداس چوپڑہ کلرک کارخانہ ریلوی بارگ ماسٹری معرفت جے گوپال ٹھیکہ دار ہونی چاہئے

اردو مساحت ۔ مصنفہ شری ہیمی لیلاوتی ۔ اس سرخی سے یہ مراد نہ سمجھ لیجئے کہ شریمتی لیلاوتی نے اردو زبان میں مساحت لکھی ہے ۔ بلکہ شریمتی لیلاوتی کے سنسکرت ریاضی کے گرنتھ میں سے مساحت کے حصہ کو لے کر لالہ جودہا رام صاحب انگلش ماسٹر سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور نے

منشی آتمارام صاحب مہتمم مفید عام پریس لاہور نے اردو ڈھانچے میں اسے ڈھالا ہے۔ پیلا دتی کی لیاقت کا تو انگریزی دنیا ہی مان چکی ہے۔ کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے پرنسپل بھی اس کی حد سے زیادہ تعریف کر چکے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ر درخواست [illegible] مہادیو داس انگلش ماسٹر [illegible] سکول لاہور کے نام بھیجئے۔

بھارت ورش اور [illegible] یعنی قدیمی شہادتوں سے بھارت ورش کی بزرگی کا ثبوت [illegible] زبان ہندی۔ قیمت فی جلد ۴ر درخواست خریداری بنام بھیجئے آریہ متر پریس مراد آباد میں بھیجئے۔ نسخہ خبط احمدیہ مصنفہ دہرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے تیسرے باب کا یہ لفظی ترجمہ پنڈت سوریہ [illegible] آریہ متر پریس نے کیا ہے۔ [illegible] کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم پنڈت جی سے استدعا کرتے ہیں کہ نسخہ خبط احمدیہ کا پورا ترجمہ بہت جلد شائع کر دیویں۔

انگریزی تعلیم یافتوں میں ویدک دہرم پرچار کا آسان طریقہ ایک ۲ ورقہ مضمون کا ٹریکٹ آریہ سماج آگرہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں وہاں کے لائق پردھان۔ اپ پردھان۔ اور منتری کی طرف سے جو تینوں گریجویٹ ہیں۔ یہ تمہید اٹھا کر کہ اس وقت کی درسگاہوں میں دھارمک تعلیم نہیں ہوتی اٹھو دی گئی ہو کہ آگرہ میں جہاں تین کالج تین ہائی سکول۔ تین کلیجیئیٹ سکول ایک مدرسہ قانونی اور ایک مدرسہ ڈاکٹری ہے۔ ایک بورڈنگ ہوس آریہ سماج کی طرف سے ہونا چاہئے۔ جس میں رہنے والے طالبعلموں کو دھارمک تعلیم دی جایا کرے۔ اس غرض سے ایک سو دو یا ڈیڑھ سو طالبعلموں کے رہنے کے مکان بنانے کی تجویز کرنے پر سہ صاحبان پندرہ ہزار روپیہ کی اپیل کرتے ہیں۔ چار پانچ سو کی لاگت سے [illegible] شروع ہو گئے ہیں۔ اگر دس شہر ہیں پندرہ ہزار روپیہ جمع ہو جانا کچھ مشکل بات نہیں ہے۔ اور اگر یہ کچھ دن یا [illegible] آریہ سماج آگرہ کی [illegible] ہوئی تو ضرور فائدہ ہوگا۔ لیکن یہ ایک سوال ہی باہر ہے کہ آیا انگریزی تعلیم یافتوں میں ہی ویدک دہرم کے پرچار کا یہی آسان طریقہ ہے۔ ہماری رائے میں اس کے ساتھ نہایت ضروری ہے کہ ویدک دہرم کے متعلق وسیع لٹریچر انگریزی زبان میں پیدا کیا جاوے۔

چانک نیتی درپن حصہ اول و دوم جس کا اردو ترجمہ لالہ بہاری لعل صاحب ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بلند شہر نے کیا ہے ترجمہ اردو کا بامحاورہ ہے۔ اصل شلوک چانکیہ نیتی کے نہیں دئے گئے۔ صرف ترجمہ ہی دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر مترجم کے پاس درخواست خریداری بھیجنی چاہئے۔

بھرتری ویراگ شتک اور نیتی ویراگ شتک دونوں کا اکٹھا اردو ترجمہ ایک کتاب میں ہی انہیں مترجم صاحب سے مل سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر

بھجن پچاسا۔ مصنفہ شری بابو مراری لعل شرما منتری آریہ سماج سکندرآباد کا اردو ترجمہ۔ اس بھجن پستک میں پچاس بھجن درج ہیں۔ آریہ سماجک پبلک کو انکی خوبی کی نسبت جتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ سکندرآباد کی بھجن منڈلی مشہور ہے۔ قیمت فی جلد ۱ر۔ درخواست خریداری بنام لالہ بہاری لعل کتب فروش بلند شہر بھیجئے۔

انمول بوٹی معروف بہ [illegible] اس کتاب میں اس ایک بوٹی کے ذریعہ پچاسوں مرضوں کا علاج درج کیا ہے۔ چونکہ ان تمام نسخوں [illegible] کا تجربہ نہیں ہوا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ آیا کتاب عوام کے لئے مفید ہے یا نہیں۔ ہاں اگر اس کتاب کو لے کر کوئی وید حکیم یا ڈاکٹر تجربہ کرے تو کوئی ہرج نہیں ہے قیمت فی جلد ۳ر ملنے کا پتہ وہی ہے جو اوپر کی کتابوں پر درج ہے۔

[illegible] فنڈ یعنی پنجاب [illegible] ہندو [illegible] کے بنیادی اصول کا خطرناک پہلو پر ایک نظر۔ از لالہ بسنت رائے صاحب ممبر فنڈ مذکور۔ مصنف کے پاس ایک ٹکٹ بھیجنے پر مل سکیگا۔ اس ۸ صفحوں کے رسالہ میں لالہ بسنت رائے صاحب نے اپنے دستخطی خطوط مع ایک ضمیمہ کی شکل کے طبع کرائے ہیں جو کہ انہوں نے اس فنڈ کے بنیادی اصول کی ترمیم کے لئے وقتاً فوقتاً فنڈ کے آرگن میں چھپوائے تھے۔ لالہ بسنت رائے کا خیال ہے کہ موجودہ صورت میں جب کہ قدامت ممبری کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور سب کو [illegible] ممبری [illegible] جاتا ہے کسی نہ کسی دن فنڈ کا خاتمہ ہو جاویگا۔ کیونکہ لوگ آخیر وقت کے منتظر رہ کر فنڈ کی ممبری میں جلد شامل ہو کر بہت روپیہ دینا نہیں چاہینگے۔ دوسری طرف اس پر یہ اعتراض ہے۔ کہ یہ تجارتی اصول ہو جاویگا۔ جو کہ اس فنڈ کی قائمی کے وقت منشاء نہ تھا۔ یہ بنیادی ترمیم ہے۔ اور بھی اصلاحیں تجویز کی گئی ہیں۔ جنہیں [illegible] میں شامل کرنا بیجا نہ ہوگا۔ ہماری رائے میں ہر ایک ممبر فنڈ کو اسے غور سے پڑھ کر اپنے تئیں فیصلہ کر کے اپنی رائے بورڈ ڈائریکٹران کے پاس بھیجنی چاہئے۔ گو ہم لے بذاتہ

اپنا تعلق اس فنڈ سے دیگر وجوہات پر
جس کا اس پمفلٹ کے نفس مضمون سے
کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ قطع کر لیا ہے
تاہم بطور ایک پبلک فنڈ کے ہمارا اس کے
ساتھ عام تعلق اب تک ہے۔ اور اسلئے
ہم ضرور رائے دیں گے۔ کہ بورڈ آف ڈائرکٹران
لالہ لاجپت رائے جی کی مجوزہ اصلاحیں
ضرور ممبران کے ایک عام جلسے کے روبرو
پیش کر کے ان کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنے

سلسلہ کے لئے دیکھئے اجرا ہفتہ گذشتہ

جناب! اتنا لائے تو سہی کہ آپنے کون کونسا وید پڑھا
ہے۔ آپنے لکھا تھا۔ کہ ویدوں کے مطالعہ
کے لئے اعلےٰ درجہ کی سرٹیفکیٹ ڈگریاں۔ پاک
کریکٹر۔ اور اعلےٰ درجہ کے دماغ کی ضرورت
ہے۔ اسپر میاں ناصر نیوگ و تناسخ اور
روح و مادہ کی ازلیت و ابدیت جیسے مسئلہ
کو لیکر ویدوں کی تعلیم کو ناقص بیان کرتے
ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ پاک کریکٹر کی ضرورت
نہیں۔ وغیرہ۔ حضرت! اپنے گھر کی بھی خبر ہے؟
یا نہیں۔ اور کیا کبھی بائیبل شریف کو بھی مطالعہ
اشرف میں لایا کرتے ہو یا نہ؟ دیکھے بھالے بے
سوچے سمجھے از حد بیہودہ اعتراض کرنا ہی سیکھ
لیا ہے۔ ناصر صاحب! اپنے خدا پاک کے حکم
ہی ذرا پڑھیں۔ جو کہ نیوگ کے بارہ میں بائیبل میں
ہے "اگر کئی بھائی ایک جگہ رہتے ہیں اور ایک ان
میں سے بے اولاد مر جاوے۔ تو اس مرحوم
کی بیوی کا بیاہ کسی اجنبی سے نہ کیا جاوے
بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے ساتھ
خلوت کرے اور اسے اپنی جورو کرے۔ اور
بھاوج کا حق اوسے ادا کرے اور یوں ہوگا
کہ اس کا پہلوٹھا بیٹا جو اس سے پیدا ہو تو
اس کے مرحوم بھائی کے نام پر قائم ہوگا
تاکہ اس کا نام اسرائیل سے مٹ نہ جائے"
استثنا ۲۵/۵-۶۔ اور پھر روت کی کتاب میں
روت کا قصہ پڑھیے اور راخل اور لیاہ دو
عورتوں کے حالات مطالعہ کرو۔ اسی
روت کے شکم سے بوعز کے تخم سے عوبید نام
لڑکا پیدا ہوا۔ دیکھو روت کی کتاب ۴/۱۳-۲۲
مفصل دیکھو کرسچن مت درپن اور نیوگ بجواب
پادری ٹی ڈیس مصنف پنڈت لیکھرام جی
مہاراج۔ اس سے آگے میاں ناصر تناسخ کے
ماننے والوں پر زہر اگلتے ہوئے اپنی شائستگی
اور تہذیب کا اس طرح ثبوت دیتے ہیں کہ
"ویدوں کی تعلیم میں سے تناسخ ایک ایسا
مسئلہ ہے۔ کہ جس کو مان کر کسی زمانہ میں اگر
کوئی آریہ ماں بہن سے بھی بیاہ کرے تو
اس کو پتہ نہیں لگ سکتا" !! حضرت آپ کو
واضح ہو کہ یہ بات ان لوگوں پر گھٹ سکتی ہے
جو کہ ایک ہی مرد اور عورت سے ساری انسانوں
کی پیدائش مانتے ہیں۔ بلکہ یقیناً جانتے ہیں
کہ وہ سب ایک ہی جوڑے کے نطفہ سے ہیں
نا ضرور بالضرور بقول آپکے بیاہ کرتے
بلکہ سب کچھ کرتے ہیں۔ تناسخ ماننے والے
لوگ روح کو پیدا شدہ نہیں مانتے۔ ایک
جوہر لطیف مانتے ہیں۔ روح کے جسم میں
آنے سے سب رشتے اور تعلقات بنتے ہیں
بلا جسم کے کچھ نہیں۔ لیکن حضرت ہم بھول گئے
شاید آپ کا خیال مبارک بائیبلی نبیوں اور
مقربین خدا کی طرف چلا گیا ہوگا۔ جو کہ ہر روز
خدا کی حضور میں جانے والے اور اپنے پاک
کریکٹر اور نیک چلنی کے باعث خدا سے
ہمکلام ہونے والے۔ اور آپ لوگوں کو آسمان
کی بادشاہت میں داخل کرنے کا دعوے
کرنیوالے ہیں۔ اور جن کا ذکر بائیبل شریف
آپ کی الہامی کتاب اس طرح کرتی ہے
غور سے دیکھو۔ (۱) ابراہام نے اپنی
بہن سے شادی کی۔ اور برابر جورو کو
بہن کہتا رہا۔ پیدائش ۱۲/۱۹، ۲۰/۱۲ (۲) اضحاق
نبی نے اپنی جورو کو بہن کہا۔ پیدائش باب
۲۶۔ آیت ۷۔ (۳) لوط نبی نے شراب پی
کر اپنی دونوں دختروں سے زنا کیا۔ اور اپنی
دختروں کو زنا کے واسطے دیتا تھا۔ پیدائش
باب ۱۹۔ آیت ۳۳۔ (۴) خدا کے عزیز نبی
اسرائیل کا پیارا بیٹا روبن اپنے باپ کے حرم
بلہاہ سے ہمبستر ہوا۔ پیدائش باب ۳۵۔ آیت ۲۲
(۵) حضرت امنون داؤد کا بیٹا اپنی بہن تمر
پر ایسا عاشق ہوا۔ کہ اس کے عشق میں جان
کر بیمار ہو گیا۔ کیونکہ کنواری تھی۔ اور امنون
کا اوسپر کوئی داؤں نہیں چلتا تھا۔ اسلئے
اس نے ایک دن اپنے آپ کو بیمار بنایا اور
اندر جاکر پڑا رہا۔ اور جب اس کا باپ داؤد
اس کی خبر لینے کو اندر آیا۔ تو اس نے اپنے
باپ کو کہا کہ میری بہن تمر کو اجازت دیجئے
کہ وہ اندر آوے۔ اور میرے سامنے پھلکے
پکاوے۔ سو تمر آئی۔ اور جب پھلکے پکا
کر اندر لائی تو جھٹ اس کے بھائی نے تمام
آدمیوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیا۔ اور جب
سب کے سب باہر چلے گئے۔ تو تب امنون
اپنی بہن کو پکڑا۔ اور اس سے کہا کہ اے
میری ہوا آ۔ اور مجھ سے ہمبستر ہو۔ اور
اوسنے کہا کہ اے بھیا تو مجھ سے ایسا نہ کر
کیونکہ یہ جہالت کا کام ہے۔ اور میری
رسوائی ہوگی۔ اور تو لوگوں میں احمق
ٹھیریگا۔ پھر اس نے اس کی ایک نہ مانی
آخر کار اوس سے زبردستی ہمبستر ہوا

واہ صاحب! شرم چہ کتیست کہ پیش مرداں بیاید۔ کیوں حضرت کیا یہ زنا عظیم الشان اخلاقی گناہ نہیں کیا یہ ان کی عزت کا خون کرنا۔ اور ان کی عزت کی بے حرمتی نہیں۔؟ کیا ایسی تعلیم سے آئندہ نسلوں کی تہذیب اور عزت میں کلہاڑی مارنا نہیں۔ اے بائبل کی تعلیم پہ ناز اور فخر کرنے والے اس نیک اور پاک تعلیم کا ثبوت رکھنے والے۔ ایسی ایسی واہیات اور تہذیب سے گری ہوئی باتوں کو ان کی پاکیزگی اور عزت کے فرشتے میاں ناصر آپ ہی انصاف کر لیجئے۔ اور مجھے کیوں کر اسکے سے معاف رکھیے۔ اسیلئے مجھے بھی کہنا پڑا کہ در ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد۔ آگے ناصر صاحب روح و مادہ کی ازلیت و ابدیت پر اعتراض کر کے پرمیشور کو بے تعلق وغیرہ ظاہر کرتے ہیں حضرت یہ تو مسئلہ ایسا ہے۔ کہ جس کو سوائے کسی علم و عقل کے دشمن کے آج کل ہر ایک بچہ بچہ بھی بخوبی جانتا ہے۔ ہاں! آپ لوگوں کو باوجود تسلی و تشفی ہو جانے کے بھی انکار ہی کرنا پڑیگا۔ کیونکہ آپ کی بائبل اور آپ کے مذہب کی بنیادی اینٹ ہی یہی ایک مسئلہ ہے اگر مفصل دیکھنا ہو تو ثبوت تناسخ اور تکذیب براہین احمدیہ وغیرہ پنڈت لیکھرام جی کی بنائی ہوئی کتابیں مطالعہ میں لاویں۔ اور سباری العلوم کو دیکھیں۔ آخر میں ناصر صاحب اپنے آپ کو تھیولاجیکل سیمنری پٹیالہ ریاست کا سند یافتہ گریجویٹ ظاہر کرتے ہیں۔ اور دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ میں نے وید کہاں پڑھے ہیں۔ اپنی نسبت تو صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہوگا۔ کہ میں نے بیشک باقاعدہ

شدہ وید کا ہر روز پاٹھ کیا کرتا ہوں۔ اور علاوہ اس کے ویدک دھرم کے متعلق بڑے بڑے عالموں کی بنائی ہوئی کتابوں کا مطالعہ ہر روز کیا کرتا ہوں۔ اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اپنے سدھانتوں کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اور یہ سب کچھ عالموں اور ودوانوں کی تصانیف کے مطالعہ اور ان کی نیک صحبت کے پھل کا نتیجہ ہے۔ جس سے کہ ان کے پاؤں کی خاک کو اپنے ماتھے پر رکھ کر فخر کر سکتا ہوں۔ کہ آپ جیسے سند یافتہ گریجویٹوں کی خبر اچھی طرح لے سکتا ہوں۔ رہا سارٹیفکیٹ سو شہد لگا کر چاٹا کرو۔ کیونکہ میں نے لکھا تھا کہ جناب عیسائیت سے پورے طور پر باخبر نہیں۔ سو میں نے بہت عمدہ طور پر ثابت کیا صرف ایک بات اس کے متعلق باقی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انجیل میں عیسائی لوگوں کی یہ علامتیں لکھی ہیں " اور وے جو ایمان لاویں گے ان کے ساتھ یہ علامتیں ہوں گی۔ کہ وے میرے نام سے دیوؤں کو نکالیں گے۔ نئی زبانیں بولیں گی۔ سانپوں کو اٹھا لیں گی۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئیں گے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا وے بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہو جائیں گے" مرقس ۱۶/۱۷-۱۸ " میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا۔ تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی۔ مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے۔ متی ۱۷/۲۰-۲۱ آگے حضرت ناصر بتلائے کہ آپ صفات متذکرہ

نہیں تو آپ بقول انجیل یا مسیح کیا ٹھہر سکتے اور جو ٹھہر سکے تو وہ حق کی وجہ گریبان میں منہ ڈال کر اپنے دل سے پوچھ لیجیں۔ اور باقی لوازم فرمائیے۔ مرزا الیشع ناصر صاحب! اب اجازت ہے۔ کہ اس جوابی تحریر کو بند کروں۔ بہت بہتر سنا ہی کو دیتا ہوں۔ لیکن دوست اگر گستاخی نہ ہوئی ہو تو غلام سے رخصت ہوا کے لئے تابعدار ہے جس طریقہ پر قلم اٹھاؤ نگے اسی طرح جواب دینے کو تیار ہو۔ خبط کے۔ وہم کے۔ زبان درازی کے۔ دریدہ دہنی اور پھکڑ بازی کے۔ یہاں ایسی عجیب سریع التاثیر ویدک نسخے موجود ہیں کہ جنکے استعمال سے مدتوں کے وہمی۔ خبطی۔ زبان دراز۔ دریدہ دہن اور پھکڑ باز بلکہ آپے سے باہر ہوئے ہوئے جنکو سارے زمانوں کے طبیب لا علاج سمجھ کر چھوڑ اور ان کے منہ موڑ چکے ہوں۔ پرماتما کی فضل و کرم سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں۔ بھائی ناصر! اب زمانہ نہیں رہا کہ عیسائی دین کی جھوٹی جہالت کی باتیں لوگ دھوکہ کھا جائیں۔ زمانہ نہیں رہا کہ لوگ کوٹ۔ پتلون اور ڈبل روٹی و بسکٹ وغیرہ کے شوق پر سر منڈا ویں۔ زمانے نے پرمیشور کے فضل سے ایک غیر معمولی پلٹا کھایا ہے۔ جہالت کے بادلوں سے آفتاب وید کے نکلنے سے جدھر اندھیرا جا رہا ہے ادھر ہی اسکے ساتھ پیار اور محبت کرنیوالے جا رہے ہیں اور ایک دن آئیگا ضرور آئیگا اور بالضرور آئیگا۔ کہ تمام سنسار میں ویدک دھرم کا آفتاب چمکے گا۔ بھائی ناصر! ویدک دھرم کے اندر بڑے بیش قیمت رتن بھرے پڑے ہیں۔ جھوٹی سنائی باتوں کو چھوڑ کر ان کی حاصل کرنے کی خود کوشش کرو۔ اور اس کوشش کو کرسچن مت دیں۔ متعصب پادریوں کی ناسمجھی کا علاج۔ ثبوت تناسخ۔ بائبل کی ادھیڑ بن۔ بائبل پر سرسری نظر۔ سچے دھرم کی شہادت۔ بائبل کلام الٰہی نہیں وغیرہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ گوردہن داس جی ملتانی ۔ مدت ہوئی کہ آپنے ایک مضمون لکھا تھا جس میں رسالہ آریہ مسافر میگزین کی بہتری کے لئے چند تجاویز پیش کی تھیں ۔ یہ کا غذ مراسلات میں ادہر ادہر پڑا رہا اور اب ملا ہے ۔ مختصراً تجاویز ذیل ہیں (۱) کاغذ لکھائی چھپائی بُری نہیں لیکن ترقی کی گنجائش ہے (۲) رسالہ وقت پر نہیں نکلتا ۔ جس کی وجہ یہہ ہے کہ ایڈیٹر اور سب ایڈیٹر سے ایک ہی کام نہیں لیا جاتا ۔ اس کے لئے خاص آدمی چاہئیں اور نامہ نگاران بڑے لیاقت مند آدمی ہونے چاہئیں (۳) مضامین کے لحاظ سے بڑی ترقی کی ضرورت ہے ۔ ویدوں کی تفسیر میں موجودہ سائینس کے ساتھ مقابلہ ہونا چاہئے اس کے لئے خاص اجرت دیکر مضامین لکھائے جانے چاہئیں ۔ جیسا کہ یورپ اور امریکہ کی اخبارات کا قاعدہ ہے (۴) ایڈیٹر پورے وقت والا معقول تنخواہ پر مقرر ہونا چاہئے (۵) اس رسالہ کے دفتر میں اعلےٰ اعلےٰ میگزین منگوانے کا بندوبست ہونا چاہئے ۔ اور معقول کتب خانہ واسطے مدد ایڈیٹران کے ساتھ ہونا چاہئے ۔ چونکہ ویدک پستکالے لاہور میں ہے اسلئے رسالہ کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہونا چاہئے ۔ ایڈیٹر

مہاشہ اوتار سنگھ جی ۔ اس قسم کی گفتگو درج کرنیسے کچھ فائدہ نہیں ہے اس مت کے اصولوں کی باقاعدہ پڑتال ہو تو البتہ کچھ فائدہ ہو سکتا ہے اسلئے معاف فرماؤ ۔ ایڈیٹر

لالہ بہولا ناتھ وزیر آبادی ۔ لالہ کرتا رام جی کی تحریر بجواب الی پرشی دیانند کی یادگار کی نسبت شائع ہوئی تھی ۔ اس پر ادہار کرتا ہوئے آپ سوامی جی مہاراج کے تیوہاروں کی یادگار کے منانے سے مورتی پوجا ۔ مترادف کو پھر جیوت ہونیکا خوف کرتے ہیں ۔ اس کو وید ایک بہی تحریر میں ثابت کرتے ہیں کہ ہاتھی لوگ ہزار سدہانتوں کو گڑبڑ کرنیکی کوشش کریں اگر منتوں اور اپنیشدوں کی پیروی ہو تو رہیگی تو وہ ناکام رہیں گے ۔ لیکن اصل دفعیہ تمام خوف کا گرو کل کو سمجھتے ہیں ۔ لیکن بقول شخصے کہ دودھ کا جلا چھاچھ بہونک بہونک کر پیتا ہے لالہ بہولا ناتھ جی زور دیتے ہیں کہ گروکل میں کوئی بہی براہمن کا لڑکا ودیارتھی داخل نہ کیا جاوے ہم اپنے بہائی کی اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے ہاں اگر سب کو داخل کیا جاوے جیسا کہ نیم مقرر ہے لیکن کسی خاص فرقہ کے لڑکوں کے لئے ممانعت کرنا گویا وہی عیسائی مسئلہ کی پیروی نہ ہوگی کہ باپ کے قصور کے لئے بیٹا لعنتی کیا جاوے ۔ ایڈیٹر

بابو پرتاپ سنگھ جی (نورالائی) لالہ کرتا رام کے دیوالی والے مضمون کی تائید کرتے ہوئے اوسپر عمل کرنے کی اپیل کرتے ہیں ۔ اور آریہ برادری کی تنظیم کی ضرورت بتلاتے ہیں ۔ وجوہات سب پرانی ہیں اسلئے بجنسہ درج اخبار نہیں کیا گیا ۔ ایڈیٹر ۔

مہاشہ رتن لعل جی پردہان آریہ سماج گنگوہ ۔ آپ کا لکھنا ٹھیک ہے کہ جب تک دہرم پر دورڑہ نشچے ہو تب تک برادریوں کا خوف ہمیں برابر ڈرائیگا ۔ ایڈیٹر

مہاشہ آسا رام گوئل ازجیند ۔ آپ ہندو بہائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ماس خور مسلمان اور عیسائی شدہ چماروں سے ہاتھ لگانے اور ملنے جلنے کا پرہیز کرنے ہندو چماروں سے جو کہ ماس خور نہیں پرہیز کرنا کہاں انصاف ہے ۔ کیوں نہیں بلا تمیز ہندو ۔ مسلمان ۔ عیسائی وغیرہ ہر ایک ماس خور سے یکساں پرہیز کیا جاتا ؟ سوال معقول ہے لیکن جواب کون دیگا ۔ ایڈیٹر

لالہ سیتا رام جی (لاہور) لالہ کرتا رام جی کے مضمون سے خیالات اٹھا کر اس امر کا ذکر کرتے ہیں جو کہ آریہ سماج کو ان کی رائے میں لاحق ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ ہندو دہرم کا اثر در آریہ سماج کو ہی تنگ رہا ہے ۔ عملی زندگی کی طرف وہ آریہ سماج کو رجوع کرنا چاہتے ہیں ہماری رائے میں اخبار ہی مضمون سے باہر لیجا کر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ بہی آوشیک ہے کہ دوسروں پر رشی دیانند کے سدہانتوں کے برخلاف ہونے کے الزام لگاتے تھکتے نہیں خود وہ اوسی مرض کا شکار ہو بیٹہیں ۔ اور آریہ سماج کے نام پر کہیں عیسائی تہذیب کا پرچار نہ شروع ہو جاوے ۔ ہماری رائے میں بہی آریہ سماج کا رخ اس وقت غلط طرف جا رہا ہے ۔ لیکن اوسے صحیح طرف پہیرنے کے لئے بڑی سنجیدگی ۔ شانتی اور استقلال کیساتھہ کام کرنے کی ضرورت ہے ۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ آریہ سماج میں اس وقت سوچنے اور صحیح راستہ پر چلنے والے نہیں ہیں ۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہے ۔ کہ ایسے آدمی ابہی قدر کم رہ ہیں کہ اُن کا وجود آریہ سماج کو پورا فائدہ نہیں پہنچاتا ۔ ایڈیٹر

آریہ دہرم پستک پرچارنی سبھا

مہاشے جی ! نمستے میں نے اس عنوان سے آپ کے پرچہ میں ماہ مئی میں کچھ مضامین لکھے تھے میں آریہ اُتساہی بہائیوں کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اس وشے پر بہت غور و خوض کر کے آپ کے

پرچے کو مسلسل ان مضامین سے گوہر بار کیا ہے
از جو ولیسی قدر خامہ فرسائی کے آریہ پرتی
ندہی سبھا کی عنان توجہ اس طرف منعطف نہیں
ہوئی۔ اس لئے اب میں آریہ سماج کالیہ کی معرفت
سبھا کے دفتر میں دو مضامین بھجوا دئے ہیں۔

(۱) دہرم اُپدیشک پرچارنی سبھا۔

(۲) پنجاب میں منڈلیوں کا انتظام۔

اس لئے اب آپکے نامہ نگاروں کی خدمت میں
ملتمس ہوں کہ براہ مہربانی ان ہر دو مضامین پر لکھنا بند کریں۔ اغلب ہے کہ سبھا
کے سالانہ جلسہ پر یہ ہر دو مضامین پیش ہونگے
اگر سبھا نے ان مضامین و تجاویز کو کچھہ وقعت
دی تو پہر قواعد بنانے اور کمیٹی بنانے کے وقت
نامہ نگاروں کو کھُلم کھُلا لکھنا چاہئے۔ بالفعل
اس وقت پر مضامین لکھنا بند کردیں۔ میں یہہ
دیکھہ کر بہت خوش ہوں کہ پبلک آریہ ٹریکٹ
سوسائٹی کی ضرورت سخت محسوس کر رہی ہے۔ میں
نے اسی وجہ سے قواعد مفصل مرتب نہیں کئے اور نہ
چھپائے کہ جب تک سبھا کی طرف سے باقاعدہ انتظام
نہ ہو اخباروں میں مضامین کو چھوڑ دینا سٹن کے
گھوڑے چلانا ہے۔ مجھے بباعث کم فرصتی یہ چند سطور
پبلک کی آگاہی کے لئے تحریر کری ہیں

آپکا ہیشی جیشی

جناب ایڈیٹر صاحب جی۔ نمستے

اخبار تحفہ سرحد بنوں مورخہ ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں
آپ کے اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۲ اسوج
سمت میں لالہ گورو پیارا جی کہتری آریہ اپدیشک کے مضمون
پر ایڈیٹر اخبار مذکور نے عبارت آرائی کے گھمنڈ
میں ویدک دہرم و نامہ نگار مذکور پر بے طرح دہنگیں
اڑکر حملہ کیا۔ جس کو پڑھ کر مجھے سچا جوش پیدا ہوا
اگرچہ لالہ گورو پیارا صاحب خود اس کا جواب دینگے
لیکن میرا یہ جوش دہنت تب مستقل ہوگا کہ میں کو

مضمون کو بھی آپ ضرور بقدر جلدی ممکن ہو
پرچارک میں جگہ دیوین۔ ایڈیٹر صاحب تحفہ سرحد
تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے پنڈت ہیرا رج
کے سوالوں کا جواب دیا تھا۔ پہلے تو مجھے شک تھا
کہ جب انہوں نے جواب دیا تو نامہ نگار نے کیوں
یہ لکھہ یا کہ ڈاکٹر صاحب نے پنڈت جی کا سوال
کو چھوا بھی نہیں۔ لیکن ساتھہ ہی جب اوس جواب
کو جو کہ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ایڈیٹر صاحب نے
اخبار مذکور میں درج کر دیا ملاحظہ کیا تو بے اختیار
دل نے قبول کیا کہ بیشک یہ جواب نہ دینے کے
برابر ہے۔ پیارے ناظرین! امر مباحثہ طلب یہ ہے
کہ آیا انسان کی نجات اعمال حسنہ پر منحصر ہے۔ یا
کہ حضرت یسوع مسیح کی سفارش واوپر ایمان
لانے پر؟ اول امر کا دعویدار آریہ سماج ہے اور
امر دوم کا دعویدار مذہب عیسائی۔ ڈاکٹر
صاحب کا جواب یہہ ہے کہ "چونکہ خدا راست
اور عادل بھی ہے۔ تو وہ گناہ اور گنہگار کو بلا
معاوضہ کے نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر چونکہ وہ رحیم
بھی ہے۔ اسلئے وسیلہ و مبادلہ بھی ضروری ٹہرتا
ہے۔ اور چونکہ انسان کامل نیک ہو ہی نہیں سکتا
اسلئے وسیلہ اور مبادلہ المسیح لابد ہے"۔
صاحبان! اس جواب سے صاف نتیجہ نکلتا ہے
کہ دعوے آریہ سماج کا کامیابی پر ہے بوجوہات
ذیل (۱) گناہوں سے دل ہٹا کر اور حضرت یسوع
مسیح پر بھی ایمان لاکر اور دیگر اعمال حسنہ مندرجہ
بائیبل کی تعمیل بجا لاکر اور کہ خدا تعالےٰ کی
تابعداری کرکے بقول عیسائیان انسان نجات
پاسکتا ہے۔ تو یہ چاروں کام مل کر اعمال حسنہ
ہوئے۔ کیا حضرت یسوع مسیح پر ہی ایمان لانا
اور اوس کے احکام کی تعمیل کرنا اعمال حسنہ
میں شمار نہیں ہوتا۔ اگر کہو کہ نہیں تو یہ کام
بداعمالی میں شامل ہوا۔ اور بداعمالی باعث
نجات نہیں۔ اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا

و مبادلہ و شفیع ٹہرانا اعمال حسنہ سے ہے
یا کامل عمل نیک ہے۔ تو دعوی آریہ سماج کا ثابت ہے
کہ اعمال حسنہ سے ہی نجات ہوتی ہے۔ اب یہہ
ثابت کرنا باقی ہے کہ آیا حضرت عیسےٰ پر ایمان لانا
اور اون کو گناہوں کے عوض مبادلہ ٹہرانا باعث نجات
و نیکو کاری ہے یا نہیں۔ اس پر سوال یہ ہے
کہ آیا حضرت یسوع مسیح انسان تہے۔ یا کہ پاک
خدا۔ اگر کہو کہ پاک خدا تہے۔ تو خدا کے سامنے
دوسرے خدا کو مبادلہ یا سفارشی ٹہرانا بیسود ہے
یوں کیوں نہیں کہتے کہ خدا تعالےٰ خود ہی وسیلہ
ہوکر گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مگر اس صورت
میں خدا تعالےٰ کا عادل ہونا جاتا رہے گا
اگر کہو کہ حضرت عیسےٰ مسیح انسان ہے تو اوس کے
وسیلہ سے کُل دنیا کے انسان نجات نہیں پاسکتے
اور نہ خدا کو عادل ایک انسان کو بخشنے سے
تمام گنہگاروں کو بخشنے پر عادل رہ سکتا ہے
اور نہ ہی قادر مطلق۔ کیونکہ اس صورت میں
جبکہ وہ عادل نہیں رہتا۔ تو اُس کو بلا وسیلہ
گنہگاروں کو بخش دینا واجب ہے۔ تاکہ دوسرے
کا محتاج نہ رہے۔ اور اگر کوئی مجرم خونی کسی
عیسائی مجسٹریٹ یا سشن جج کے روبرو حضرت
یسوع مسیح کو مبادلہ ٹہرا کر معافی چاہے۔ تو
کیوں نہیں صاحب بہادر معافی بخش دیتا۔ اور جب
یہاں یہہ حال ہے تو خدا کے کامل کیون عدل
کا خون کرکے صرف ایک انسان کے واسطے
لانے پر بخشش دیگا۔ اگر ایسا ہوا تو خدا کی خدائی
میں اندھیر ہے۔ بلکہ خدا ہی تو اوس شفیع انسان
کی ہے۔ اور اس صورت میں اگر وہ شفیع انسان
ہے تو اوس پر ایمان لانا عمل نیک نہیں ہے۔ اور جب
عمل نیک نہ رہا تو باعث نجات نہیں۔ پس
ہر صورت میں اعمال نیک ہی باعث نجات
ہوسکتے ہیں۔ (۲) آگے ایڈیٹر صاحب بہادر
گورو پیارا جی کی ذاتی معاملات پر اُتر آئے

اس کا اون کا جواب دینا میرے لئے غیر واجب ہے۔ اس کے بعد ایڈیٹر صاحب گئوکشی کا ثبوت ویدوں سے دینے کے لئے ایسے آمادہ ہو گئے کہ گویا اون کو چاروں وید حفظ یاد ہیں۔ مگر جب ثبوت دینا پڑا تو وہی مثل صادق آئی کہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا۔ آپ دو چار دنی انسانی عیسائی دھرم قبول کرنے والوں کے بنائے ہوئے رسالجات کا نام لے دیا۔ ایڈیٹر صاحب کیوں نہ آپنے اُن رسالجات سے ہی اون وید منتروں کو بمعہ ترجمہ اردو درج کر دیا۔ جن سے آپ کا دعوے ثابت ہو جاتا۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں عزیز ہندو ناظرین کا خوف نہ ہوتا تو مفصل و مشرح بیان ویدوں سے گئوکشی ثبوت پیش کرتے۔ آپ سچ کہنے پر اپنے ہندو بھائیوں سے کیوں ڈرتے۔ اگر وہ آپ کے ہندو بھائی کچھ دہریا تھا یا عقلمند ہیں تو اون کا ڈر اب ہی آپ کے لئے کافی ہے جب کہ آپ اون کو یہ سُناتے ہیں کہ وید سے گئوکشی ثابت ہو سکتی ہے جس کلام کو کہ ہندوستان ہی نہیں سکتے۔ اور اگر وہ سچ مچ بے دھرم اور بے عقل اور بے تمیز ہیں تو چاہے کچھ ثابت کرا دیجئے وہ آپ کا کیا کر سکتے ہیں۔ مگر سچ یہ ہے کہ وید کا ترجمہ ہی جس کا نام آپنے سُنا ہے آپ کے دیکھنے میں نہ آیا۔ ورنہ آپ وید جیسے قدرتی علم کو جس میں انسان پرستی اور شفاعت اور خدا کے بیٹے وغیرہ و جنم و مرن اور گئوکشی تو بجائے خود رہی جیو ہتیا تک کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ اور جس میں ایک پاک و تعلیم کُل و محیط کُل و عادل و رحیم و قادر مطلق و راحت کُل ایشور کا صرف واقعی کا بیان ہے۔ وید میں تو ایک مرد ایک عورت کو بیاہ کا اپدیش ہے وقت ضرورت نیوگ جیسی پاک رسم کو واسطے بند کرنے زناکاری کی اختیاری ٹھہرایا نہ کہ لازمی

[illegible] ایسی منش پر نکتہ چینی عارفانہ کر کے ہنسی اڑانا آپ کی لیاقت عیسوی کا کافی ثبوت ہے۔ لیکن عیسوی شادی کے کیا کہنے جس سے دنیا میں مشتری بھلی ہے (۳) یہی ایک تناسخ کا مسئلہ ہے جس کے کہ ماننے سے خدا تعالیٰ کے عدل کامل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان کامل پاک و نیک نہ ہوگا قسم قسم کے اجسام تبدیل کر کے بدلے پاویگا۔ جب اگر گناہ تھوڑے اور نیکیاں بہت ہونگی تو ترقی کرتا کرتا آخر کار پورا نیک ہو کر نجات کے لائق بنے گا۔ اور روح کے لئے کوئی ماں بہن وغیرہ کی تعریف نہیں جسم کے واسطے ہے۔ سو اگر جسم دوسرا ہے روح تو سابقہ جسم کی ماں بہن۔ ماں بہن ہی نہیں ہی (۵) خدا کے خالق ہونے اور مادہ روحوں پر اختیار رکھنے رہیگا کا بیان آریہ مسافر میگزین جلد ۲ نمبر ۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں مفصل و مشرح درج ہے اسلئے اوس کی نقل میرے لئے بے فائدہ ہے۔ وہاں دیکھ لیجئے گا اُس میں انجیل کی تعلیم اور عیسیٰ کے ذریعہ نجات پر بھی مکمل بحث ہوئی ہے۔ اور شاید تب آپ کی آنکھیں کھُلیں گی۔ کہ خدا کا بیٹا اور کیسے خود خدا اور کیسے انسان اور کیسے تین خدا علیحدہ علیحدہ اور کیسے مجموعہ میں ایک خدا ماننا اور کفر کی غار عمیق میں گرنا آپ کا کیسا خطرناک اور نادانی ہے۔ ایشور آپ کو راہ راست پر لاوے۔ اور آریہ سماج پر حملہ کرنے کے لئے اول اول دماغ و عقل و علم کو مکمل و وسیع بنائیے ورنہ جہلا میں عیسائیت پھیلائیے۔ مگر روشنی اندھیرے کو پھیلنے نہیں دیتی۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ خود روشنی میں آ جائیے ::

آپکا خیر خواہ [illegible] کا ایک گمنام آریہ"

آریہ پبلک کی سیوا میں نویدن

میرے بارہ میں جو تحریر منجانب منشی نرائن پرشاد صاحب سکریٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب [illegible] آریہ پتر مطبوعہ ۲۲ اکتوبر [illegible] میں شائع ہوئی تھی کہ میں سکندرآباد سماج کے دو معزز سبھاسدوں سے کہا کہ ویدوں میں مانس کا کھانا لکھا ہے۔ اور یجروید کا [illegible] اوپدیا مانس کھانے کی اجازت میں ہے اور نیز میں نے سکرٹری سبھا کے پوچھنے پر اون سے بھی کہا کہ مذکورہ بالا اوپدیائے میں گئو قربانی کی اجازت ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ میں صرف [illegible] طریقہ پر [illegible] لے کر یہ کہا تھا کہ مذکورہ بالا اوپدیائے کے ایک دو منتر کی بابت [illegible] کوئی ایسی شنکا اعتراض کرتے ہیں میرے جی کا یہ عقیدہ ہرگز نہ تھا بلکہ میرا عقیدہ تو بالکل اس کے خلاف تھا۔ یہاں تک کہ میں نے علانیہ کہہ دیا تھا کہ میں کسی حالت میں بھی کسی منتر کا وہ ارتھ جو گوشت خوری کو ثابت کرے نہیں مان سکتا۔ پنڈت رادہے لعل جی و پنڈت جمنا پرساد جی جو اس وقت موجود تھے۔ اون سے حلفاً پوچھا جاوے کہ یہ بات اسی طرح ہوئی تھی یا نہیں؟ اور یہی بات میں نے سکریٹری سبھا کے روبرو بھی کہی جس کے شاہد پنڈت بھگوان دین جی و بابو شیام سندر لعل جی وغیرہ ہیں۔ یہی بات کہ میں کالج کمیٹی میں چلا آیا۔ سو میں مانتا ہوں کہ یہ میری بڑی بھاری غلطی ہے اس قصور کے عوض اگر مجھ [illegible] بھی دی جاوے تو بھی شاید میرے گناہ [illegible] تلافی نہ ہوئی۔ اگر میری [illegible] مجبور کرتی

... دت نے کالج کمیٹی میں آنے کے لئے پرتی
ندہی سبھا میں اپنا استعفیٰ نہ بھیجا۔ تو
کبھی ممکن نہ تھا کہ میری دیرینہ خدمات پر
خاک ڈال کر مجھے اس طرح بدنام کرنے کی
کوشش کی جاتی۔ خیر۔ ایڈیٹر یہ کیسی تعجب
کی بات ہے کہ پردھان صاحب تو میری
خدمات کو تسلیم کرتے ہیں اور کافی سمجھتے
ہیں [illegible] کی اطلاع بذریعہ بابو جیون لال
صاحب قائمقام سکرٹری مجھ کو مل گئی ہے
لیکن ہمارے منتقل سکرٹری صاحب اس
مقدمہ میں یہی نہیں کہ فریق ثانی کی عذرات
کو ہی نہیں سنتے۔ بلکہ اسیسروں کو
بلانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اچھا صاحب!
"حاکم کرے سو نیاؤ" آپ کا حکم بسر و
چشم منظور ہے۔ سر تسلیم خم ہے ....
مگر آپ کو اپنی ہی عدالت کا اختیار ہے۔ پرتی
ندہی سبھا میں (جو ہماری ہائی کورٹ ہے)
ہم آپ کی تجویز کے خلاف اپنا اپیل
دائر کر سکتے ہیں۔ (ودیا رتن شرما آریہ اپدیشک)

نوٹ:- ہمیں افسوس ہے کہ پرتی ندہی
سبھا کے سابق اپدیشک مہاشہ نے
شانتی سے کام نہ لیا۔ بلکہ اپنی بریت کی
کوشش میں منتری مہاشہ پہ ضروری [illegible]
کردی۔ لیکن باوجود اس کے ہم نہیں سمجھتے
کہ وہ اپنے آپ کو بری کیسے کر سکے جب
کہ انہوں نے مان لیا کہ انہوں نے ایسا
کیا ضرور تھا۔ لیکن پوروپکش کے طور پر اگر
بشمہ تھا تو اپنے سے لائق پنڈتوں سے
دریافت کرنا چاہئے تھا۔ نہ کہ آریہ
سماج کے ممبروں کو سنبشہ آتمک
بنا۔

ایڈیٹر

آریہ سماج کی خبریں

آریہ سماج بہیڑہ ضلع سہارنپور کی طرف
سے شاکمبھری دیوی کے میلہ پر بڑے دھوم
دھام سے پرچار ہوا۔ اس میلہ پر پہلے کبھی
پرچار کے لئے آریہ سماجی نہیں گئے تھے۔ پہنچ
ہی ہوکر ہری کیرتن ہوا اور گیارہ بجے سے
ویاکھیان شروع ہوئے پنڈت جیدت شرما
جی نے پرارتھنا کرائی اور دو ویاکھیانوں کے
بعد چار بجے جلسہ سماپت ہوا۔ رات کو آٹھ
بجے سے گیارہ بجے تک ویاکھیان ہوتے دوسرے
دن بھی اسی طرح کارروائی ہوتی رہی۔ برہم
چاری بھوانی دت اور پنڈت مکند رام وغیرہ
کے ویاکھیان تعریف کے قابل ہوئے۔ پنڈت
رام چند پورانک سے شاسترارتھ کے وشے پر
لکھا پڑھی ہوئی لیکن نتیجہ کچھ نہ برآمد ہوا۔

آریہ سماج جاجپور کا انتخاب عہدہ داران
حسب ذیل ہوا۔ سیٹھ ڈنڈہ رام صاحب کارپردھان
منشی بھوج رام صاحب و بھائی جھانگی رام صاحب اپپردھان
منشی موہن لعل صاحب منتری۔ چودھری [illegible]
صاحب اپ منتری۔ چودھری دسندہ رام
صاحب پستکادھیکش۔ سیٹھ نرائن داس صاحب
کوشادھیکش۔ بموقعہ تیوہار دیوالی ایک عارضی
مکان میں (کیونکہ سماج مندر کی تعمیر ہو رہی ہے)
روشنی کی گئی۔ سوامی دیانند جی کے جیون پر
ویاکھیان ہوکر [illegible] فنڈ کے لئے اپیل کی
گئی۔ جس پر [illegible] نقد جمع ہوگئے۔ دوسرے دن ہون
ہوا حاضری تقریباً ۳۰۰ کے تھی۔ پھر اگلے روز
[illegible] بھی آریہ سماج کی تقلید کی دھرم سبھا کے
متعلق میں وید منتروں سے ہون کیا۔ اور لیکچر
بھی کرایا گیا

پنڈدادن خاں [illegible]

بھائی لال [illegible] کی شادی کے موقعہ پر [illegible]
[illegible] سبھا کا [illegible] دان دئیے

علی گڑھ کی آریہ منڈلی کے [illegible]
[illegible] سب کو تحریر فرماتے ہیں کہ جو صاحب
یہاں سے آریہ منڈلی کسی جلسہ کے موقعہ پر بلانا
چاہے کم از کم ایک ماہ یا ۱۵ روز پیشتر
اطلاع دیوے

ڈاکٹر چرنجی رام صاحب نے [illegible]
لیکچر دئے جن میں سے دو سماج مندر میں ایک [illegible]
[illegible] اور چوتھا لیکچر میونسپل ٹاؤن ہال
میں۔ حاضری خاصی تھی بڑا اچھا اثر پڑا۔

رام نگر ماسٹر لچھمن داس جی نے اپنے [illegible]
کا مکان گوروکل اور آریہ سکول رام نگر کے نام
وقف کر دیا ہے۔ دیوالی کے روز سماج مندر میں
جلسہ ہوکر سوامی دیانند جی کے جیون چرتر پر لیکچر
دیا گیا۔ ستیانک جلسے سماج مندر میں بارونق
ہوتے ہیں

گکھیانہ آریہ سماج نے بھی سماج مندر میں
دیوالی کا تیوہار منایا اور اس کی اصلیت پر لیکچر دیا

ریاست [illegible] آریہ سماج کے ستیانک جلسے
ہوتے ہیں افسوس کہ بابو جیوا رام جی سبھاسد آریہ سماج
کا دیہانت ہوگیا۔ [illegible]
سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-اور ۲۷ دسمبر
کو قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب سے دو لائق اپدیشک ایک پنڈت
دولت رام اور دوسرے کسی اور کو بھیجنے کی
درخواست کرتے ہیں

آریہ سماج نجیب آباد کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶
و ۷ فروری ۱۹۰۱ء کو ہونا قرار پایا۔ اور اسی
موقعہ پر چونکہ جینیوں کی مندر کی پرتشٹھا ہے
اور پار سال ان ہی تواریخ میں شاسترارتھ
کی تجویز قرار پائی تھی اسلئے آریہ بھائیوں سے
عموماً اور جین صاحب جین مت کے گرنتھوں کے واقفین

رکھتے ہوں اون سے خصوصاً نویدن ہی کہ اس
موقعہ پر ضرور تشریف لاکر کرتارتھ کریں
لالہ موسے گو ایک چھوٹا آریہ سماج ہی۔ مگر
ریلوے لاین کے کنارہ پر ہونے کی وجہ سے
عموماً اپدیشک یہاں پہنچتے رہنے سے بارونق
ہے۔ رکت مذاہب کی موقعہ پر باوا وپال داس جی
اپ دیدی دو پارتھی نے مبلغ تین روپیہ کنیا
مہا ودیالہ جلندہر کو دان دئے۔ چونکہ بباعث
سخت بارشوں کے آریہ سماج مندر کی تمام عمارت
جو کہ پارسال تیار کی گئی تھی گر گئی ہی۔ اس لیے
آریہ سبہا سدوں کی جو کہ تعداد میں صرف چھہ
سات ہیں اور معمولی حیثیت کے آدمی ہیں ارادہ
ہی کہ تقریباً دو سو روپیہ جمع کرکے عمارت
پختہ بنوائی جاوے۔ آس پاس کے ہمدردان آریہ
پرشوں سے اور سماجوں سے منتری سبہا امداد کی
درخواست کرتے ہیں۔ سوامی ستیانند اناتھہ
بہارت سیوک نے ماہ ستمبر میں چار پانچ روز
تک پرچار کیا۔ اور بابو نند لعل جی کے گہر
میں ہون بھی کرایا ۸ روان بھی ملے جو انہوں
نے گروکل فنڈ میں دیدئے۔ سپتاہک جلسے
رونق سے ہوتے ہیں

ہتہم ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چوہدری بسنت رام
جی کی کوشش سے آریہ دہرم کا پرچار بہت
ہی۔ اس وقت تک تین ویدوکت بواہ سنسکار
ہوچکے ہیں۔ اور ایک اب اون کی کنیا کا بواہ
سنسکار ویدوکت ہوا۔ پنڈت ہریشچندر جی
اپدیشک نے سنسکار کرایا۔ چوہدری صاحب
نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے
اور ۸ روان کے سہائت موتی رام وغیرہ سے
جو کہ انہوں نے پتر کی نسبت ہونے کی خوشی
میں دان کئے تہے۔ جملہ ۵ روپیہ حوالہ پنڈت
ہریشچندر کے سبہا میں داخل کرنے کے لئے کئے
یہاں پر پنڈت جی کا پورانکوں اور مسلمانوں

سے کچھہ مباحثہ بھی ہوا جن کو آخرش ویدک
دہرم ہی سچا ماننا پڑا۔

موضع شورکوٹ میں پنڈت رام رتن
پنڈت بھگت رام کے چلے آنے کے بعد سناتنی پنڈت
دیوانچند نے آکر لیکچر شروع کئے۔ چنانچہ مقابلہ
میں پنڈت ہیمراج جی لاہور سے تشریف لے گئے
مباحثہ ہوا جس میں لالہ شاہداس صاحب
نائب تحصیلدار میر مجلس تہے۔ جملہ حاضرین
نے اتفاق سے کہدیا کہ پنڈت ہیمراج نے
از روے وید مورتی پوجا کو ناجائز ثابت
کردیا ہے۔ اس موقعہ پر لالہ گوردت مل صاحب
نے ویدک دہرم کی جے کی نسبت ایک نظم
بناکر پڑہی جو عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہیں ہوسکی

جہنگ (۱) ۳۔ اکتوبر کو سمبر
کی تقریب پر لالہ منشی سہین جی کے گہر پر ہون
ہوا۔ بخشی گونپتی پرشاد جی نے شری رام چندر
جی کے جیون اور کام پر ویاکہیان دیا (۲) ۲،
۱۴ و ۲۱۔ اکتوبر کو سپتاہک جلسہ سماج مندر
میں بدستور ہوتے رہے (۳) ۲۲۔ اکتوبر کو
دیوالی کا اتسب منشی کرپارام جی کے مکان پر
منایا گیا۔ پرارتھنا۔ ہون اور بہجنوں کے
بعد بابو شوپرشاد جی نے اور بخشی
گونپتی پرشاد جی نے ستری شکشا۔ تیوہار دیوالی
اور تیوہار کس طرح منانے چاہئیں وشیوں
پر باری باری ویاکہیان دئے (۴) ۲۴۔ اکتوبر
بدہ کے روز آریہ مندر میں سیاناسارو سنگھ
شرما اپ منتری سماج کی پتر کا یگیوپویت سنسکار
اور وید آرنبہ سنسکار ہوئے۔ آچاریہ کرم
آسن ماسٹر ہرپرشاد جی نے گرہن کیا۔ سیانا
جی نے اناتھ آلہ اجمیر کو ۸ اناتھ آلہ بریلی ۸
وید پرچار فنڈ ۸ گروکل ۸ اور چکروتی
سماج کو ۸ کل ۸ روپیہ دان دئے
اور لگ بہگ چالیس آدمی اونکو پریتی بہوجن بہی

۸ ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو چونکہ بابو مول راج پٹہہ
منتری آریہ سماج ڈسکہ یہاں سے گجرات براے
پریکٹس تشریف لے گئے اسلئے عام جلسہ ۲۳۔ اکتوبر
کو حسب ذیل ہوا۔ لالہ کرم چند بی اے مختار پردہان
بابو منوہر لعل ایف اے .... پردہان
منشی دیناناتھ مدرس .... قائمقام پردہان
تا وقتیکہ لالہ کرم چند لاہور سے امتحان وکالت دیکر
واپس تشریف نہیں لاتے ....
لالہ دیوی داس عرائض نویس ..... منتری
لالہ نہال چند ایجنٹ ..... اپ منتری پستکادہیکش
لالہ ٹاکر داس بزاز ..... کوشادہیکش
خط و کتابت بنام لالہ دیوی داس منتری سماج
ہذا ہوا کرے۔ لالہ سولراج پلیڈر سابقہ منتری
سماج ہذا کا ارادہ گجرات یا ہوتی مردان میں
کام کرنیکا ہے۔ امید ہے کہ وہ جہاں تشریف
لے جاویں گے سماج کا کام اچہی طرح سے کرینگے
اپدیشک کی ضرورت ہی۔ آج بابو منوہر لعل
کے گہر ممبران سماج نے ملکر ایک پورانک
پنڈت کے ہون کیا

پٹھان کوٹ۔ افسوس کہ ۳۰۔ اکتوبر
کی شام کو لالہ کاکارام سکریٹری آریہ سماج
پٹھانکوٹ کی دہرم پتنی کا دیہانت ہوگیا ایشور
اون کو کٹمب کو شانتی دیویں

تیسرا مختصر برتانت پنڈت شمبہودت
جی لوکل پرچارک آریہ سماج کرنال کا ۲۰ جولائی
سے ۷۔ ستمبر تک حسب ذیل ہی۔ اس عرصہ میں
پنڈت جی نے ضلع کرنال کے مختلف دیہات میں
حسب ذیل دنوں تک پرچار کیا۔ گہوگڑی پور میں
۷ دن۔ بلہ ۳ دن۔ سالون ۵ دن۔ منانہ
۱۰ دن۔ کرہس ۱۰ دن۔ پانی پت میں ۲ دن
ستانہ میں ۱۰ دن۔ الوپور میں ۲ دن خلیلہ
میں ۲ دن ٹولہ میں ۲ دن۔ سینک میں ۴ دن
سفیدوں میں ۴ دن۔ اہر میں ۱۰ دن اور

انتہ میں ادن - اس پرچار کا نتیجہ یہہ ہوا کہ گھوگڑی پور میں ۱۱ زمینداروں نے کرنال سماج کا ممبر ہونا قبول کیا۔ یہاں ایک لیکچر ستریوں میں وتارام ذیلدار کے مکان میں ہوا۔ تب میں پنڈت شیورام اور سری دیو نے پرتگیا کی ہے کہ اگر ستیارتھ پرکاش کا پرنٹنگ اردو کو جاوے تو وہ لوگوں کو سنا دیا کریں گے ستقانہ میں تگینہ گوجر نے جو ایک مکھیا گنا جاتا ہے سماج کا سبھاسد ہونا سویکار کیا۔ الوپور میں لالہ وتارام اور برہمچاری بردت کے خیالات سماجک ہو گئے۔ خلیلہ میں سبھا چند ذیلدار نے سماج کا سبھاسد ہونے اور آئندہ دورہ میں سماج قایم کرنے کا اقرار کیا۔ سینک میں موگلا اور نیکی نمبردار سماج کے سبھاسد ہوئے۔ اور بہت سے زمینداروں نے سماج کے سدھانتوں کو پسند کیا۔ آئندہ دورہ میں سماج کے قایم ہونے کی امید ہے۔ سفیدون میں کئی پنڈتوں کے ساتھ شاسترارتھ ہونے کی وجہ سے بہت زور شور کے ساتھ پرچار ہوا اور سماج بھی قایم ہو گئی۔ انتہ میں (دوجی نمبردار نے دجو گاؤں میں ایک بڑا معزز گنا جاتا ہے۔ اور سو روپیہ روز کا سدابرت خرچ کرتا ہے) سماج کا سبھاسد ہونا سویکار کیا۔ اور یہ پرتگیا کی کہ جب سینک میں سماج قایم ہو جاویگی تو اوس وقت یہاں بھی سماج قایم کر دی جاویگی کیونکہ انتہ اور سینک کے زمیندار دونوں آپس میں بھائی ہیں۔ (۲) اس دورہ میں ۱۱ شخصوں نے یگیوپویت کئے (۶ سالون میں۔ ۲ - سونک میں اور ۳ سفیدون میں) ان میں ۷ گشتہ ی ۳ ولیش اور ایک برہمن ہے۔ انہوں نے مبلغ للعہ روپیہ پنڈت جی کو دکشنا میں دئے۔ سالون اور سفیدون میں اگلے دورہ میں بہت سے شخصوں نے یگیوپویت لینے کا اقرار کیا۔ (۳) اس دورہ میں دو مرتبہ شاسترارتھ ہوا۔ ایک تو میں ایک پنڈت اور برہمچاری کیساتھ شرادہ وشے پر ہوا۔ اور دوسرا سفیدون میں۔ سفیدون کا شاسترارتھ شہر کے کئی معزز آدمیوں نے کئی پنڈت جمع کر کے نیم پورو کرانا شروع کیا تھا مگر پنڈت شمبھودت جی جب ان کے پرشنوں کے جواب دینے لگے تو وہ پنڈت شور مچا کر چلے گئے۔ جس سے ان کی بہت ہانی ہوئی۔ اور پنڈت شمبھودت جی کا لیکچر اگلے روز بہت بڑے مجمع میں بہت زور شور کیساتھ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں سماج قایم ہو گئی (۴) سوائے دو یا تین گاؤں کے اور سب جگہ حاضری ۲۰۰ - ۳۰۰ اور بعض جگہ ۵۰۰ اور ۶۰۰ شخصوں کے درمیان ہوتی رہی۔ اس سفر میں سفر خرچ پر کل للعہ خرچ ہوئے

راقم بنواری لعل پربندہ کرتا دوکل پرچارک

نانک خبریں
اور
رائیں

مقام تیلیچری (علاقہ مدراس) میں انگریزی صابن کے استعمال پر ہندو برادری کے دو فریق ہو گئے۔ عام قاعدہ اُبٹن لگا کر نہانے کا تھا۔ کچھ نئی روشنی والوں نے صابن مل کر سورتی کے مندر کے تالاب میں سنان کیا اس پر روول ہو گئے جو مندر کے پربندہ کرتا اور ذات کے پردھان نے صابن سے نہانے والوں پر جرمانہ کر دیا۔ اب صابن سے نہانے والوں نے صابن کی ناپاکی تو مان لی لیکن مگر صرف یہ ہے کہ آیا برادری کے پردھان بلا صلاح برادری کے جرمانہ کا اختیار رکھتے ہیں یا نہیں اس طرف یہ نئی بات نہیں۔ احاطہ بمبئی کے پونا نگر میں ہندوؤں کے بڑے بڑے ریفارمروں نے شنکراچاریہ کے قدموں پر گر کر پرائشچت کیا تھا۔ اُس طرف نامعقولیت کا اب تک بڑا زور ہے۔

تت کہا الصول کا انگریزی آرگن سہچر اپنا راگ الاپتا جاتا ہے۔ کبھی اپنی بھول تسلیم کرتا ہے اور کبھی پھر گالیوں پر اُتر آتا ہے۔ ہم اس کا نوٹس لینا ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن بعض اوقات یہ ایسا بیہودہ ہو جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ لکھنا ہی پڑتا ہے۔ اب بھائی لکشمن سنگھ اپنا گذشتہ کارنامہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے ۱۸۸۹ء میں ہی آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی مذمت کی تھی۔ چنانچہ اُس مضمون کو بجنسہ اب نقل کیا ہے۔ جس میں ذیل کا فقرہ بڑا مزیدار ہے۔ دس گروؤں کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ وہ سے تپسوی تھے اس کے برخلاف دیانند تپسوی نہ تھا" کیا خوب! جنہوں نے بیاہ کئے۔ لڑکے بالے پیدا کئے۔ گدیاں بنائیں وہ تو تپسوی۔ اور جو بال برہمچاری رہا وہ دنیادار! لیکن یہ منطق ہی تو سکھا شاہی ہے : : : :

سادھارن براہمو سماج کا انگریزی لاہوری آرگن صلاح دیتا ہے کہ کل انڈیا کو پروفیسر سکیس موبیر کا شرادہ کرنا چاہئے کل انڈیا تو شرادہ خواہ کرے یا نہ کرے لیکن براہمو سماج کو ضرور ایک نیا پتری سالانہ شرادہ کے لئے مل گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ کیوں لفظوں کے معنوں کو بگاڑ کر خوش ہوتے ہیں۔

تجویز ہے کہ لاہور کے جلسہ انڈین نیشنل کانگریس کے موقعہ پر ایک زراعت کی کانفرنس کی جاوے۔ جب کہ مختلف زبانی

... تو ہر قسم کی شفاءیں
دوا خانہ ہی خانہ ہے۔
آج کل ہو سکتی ہیں۔

لالہ پرشوتم لعل - راجپال سکرٹری وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور اُن صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے رقومات ذیل ادا کر کے انسٹی ٹیوٹ کو مشکور فرمایا ہے

سردار مہتاب سنگھ صاحب ایکزامنر	للعہ
رائے کلم چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انسنر	لعہ
بورڈران میونسپل بورڈ ہائی سکول ملتان	ہی
سردار وزیر سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہنگ	عہ
میزان	للعہ
لالہ سنگت رائے صاحب گورنمنٹ پنشنر ملتان	عہ
ماسٹر مرلیدھر صاحب مدرس ریاضی گورداسپور	عہ
ماسٹر داس صاحب پلیڈر منٹگمری	عہ
سیٹھ واسو رام صاحب معزز رائے بہادر لالہ مکند صاحب پلیڈر ملتان	للعہ
لالہ موہن لعل صاحب مفید عام پریس لاہور	للعہ /۵
لالہ سنگھ لال صاحب پلیڈر لاہور	عہ
میزان کل	للعہ

خدمت عام کا سلسلہ

فرانس میں عام قانون ہے کہ ایک برس کی عمر والے بچے کو کوئی کھانے والی خوراک نہ دی جاوے۔ صرف پینے والی اشیاء دینے کی اجازت ہے۔ کھانے کی چیز صرف اُس حالت میں دی جاتی ہے جب کوئی سند یافتہ ڈاکٹر ضرورت تصدیق کرے۔

خوشی کی خبر عام باشندگان ہندوستان سن کر خوش ہو نگے۔ کہ پنڈت ہری گنپت راؤ گوہرپوری برہمن ساکن ناگپور امتحان سول سروس میں کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ آپ نے علم حساب میں آنرز حاصل کی ہے۔ اُن کے خاندان کے بہت لوگ گریجویٹ ہیں۔ یہ صاحب دوسرے مرہٹہ برہمن ہیں جو سول سروس میں پاس ہوئے ہیں۔ قبل ازیں مسٹر گوکلے مسٹر سٹیا کر تھے۔ برہمن سولین افسوس تھوڑے ہیں۔ خیر خواہان ہند کو مناسب ہے کہ برہمن لوگوں کو اپنے خرچ سے ولائیت بھیجا کریں۔ کیونکہ برہمن لوگ نسبتاً غریب ہیں۔ اور دماغی طاقت میں اعلےٰ

عمر بڑھانیکا قاعدہ - ایک بزرگ ڈاکٹر نے ارادہ کیا ہے کہ ضرور یک صد سال کو پہنچیں گے۔ اگرچہ ایسا دعوےٰ کرنا ممکن نہیں۔ لیکن چونکہ صاحب موصوف اعلےٰ درجہ کے محقق ہیں اس واسطے امید کی جاسکتی ہے۔ کہ اُن کی پیشین گوئی درست ہو گی۔ آپ کا فرمان ہے کہ بہت لوگ اپنی قبر اپنے دانتوں سے کھود لیتے ہیں۔ کیا وجہ کہ واجب ناواجب اشیاء کھا لیتے ہیں۔ جس سے جلدی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آپ کا فرمانا ہے نہ کوئی عقل مٹھائی نہ کوئی گوشت نہ کوئی درد نہ دکھ غصہ کرنے سے عمر کم ہوتی ہے۔ اگر سردی معلوم ہو تو بجائے کونین کے پیاز کھاؤ۔ چاء۔ کافی شراب ہر سہ دل کی طاقت کو کم کرتی ہیں شرینی اور پھل کی خوراک آدمی کو

ڈاکٹر صاحب شرینی کی خوراک کی تاکید کرتے ہیں۔ ایک امر ضروری پر ڈاکٹر صاحب زور دیتے ہیں۔ وہ یہ کہ خوب خیرات کرو۔ احسان کرو اس سے زندگی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی تمام دولت نیک کاموں میں خرچ کر دی ہے۔ اس واسطے ہم سب کو صلاح دیتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں کہ آداون کی نصیحت بر سر آئیں

زبان - ایک دفعہ اعضاء انسانی نے میٹنگ کی۔ کہ آؤ جسم انسانی کا بادشاہ بناویں۔ ہاتھ نے کہا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میری طاقت اعضیٰ بادشاہ زبردست ہے۔ بڑی بڑی مشکل کام میں پوری کرتا ہوں۔ ضروریات انسانی سب میری ہی مدد سے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کان نے تقریر شروع کی۔ اور اپنی کارگذاریوں کے ثبوت دئے۔ فرمایا کہ خوش آوازی۔ وعظ ونصیحت جو آدمی تک پہنچاتا ہوں۔ وہ میرا حق ہے پس آپ ہر ایک میں زبان کے نقص بیان کئے اور سب نے سننا شروع کیا کہ زبان کی بد عنوانی اور بد لگامی سے آج تک جتنی مصیبتیں دنیا میں آئی ہیں جن کا بیان نہیں۔ پس بڑا شور برپا ہوگیا۔ اور کسی کی آواز اچھی طرح نہ سنی گئی۔ اور فیصلہ نہ ہو سکا دوام رکھا انکیٹر

ضرورت

اگر کوئی شخص شریف ہارمونیم بجانا جانتا ہو اور دوسرے کو بھی سکھلا سکتا ہو تو اُسکو یہاں عنہ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ بہتر ہو کہ وہ شخص سائبک ہو۔ اور بھجن گاتا ہو لیکن وہ شخص اپنے کام میں ہوشیار ہو۔ یہ نہ ہو کہ صرف دس بیس بھجن گا بجا سکتا ہو۔ بلکہ گانے اور بجانے کے اصول پر قادر ہو۔ یہاں ایک کلاس کھولنے کی تجویز ہے۔ تاکہ نوجوان آدمی بھجن منڈلی کے لئے تیار کئے جاویں۔ جناب بابو گوپال لال صاحب بی اے وکیل ہائی کورٹ خلف الرشید جناب رائے بہادر بابو مکول صاحب مرحوم

جو ہمارے سماج کے پریزیڈنٹ بتی عت
ودیارتی گر المشتہر
Maheshi Lal Tewari
Offg Inspr Of Schools
Fyzabad Oudh

بر کی ضرورت

میرے ایک معزز آریہ سماجی کے بچے سہاگ
اپنی پتری کا دواہ ویدک ریتی سے کسی

آریہ سماجی سے بلا لحاظ ذات پات جس
میں ذیل کی صفات ہوں کرنا چاہتے ہیں۔
(۱) شستہ آچرن۔ صحیح المذہب ہو یعنی
دانشمند زادہ نہ ہو۔ عمر کم از کم ۲۰ سال ہو
تعلیم یافتہ ہو۔ لڑکی عمر ۱۴ سال۔ شدہ
انگ۔ صحت اچھی۔ سرو پیا و لی۔ بالفعل
اردو پڑھتی ہے۔ لڑکی کے پتا کا نام گنیش سنگھ
متوطن موضع ہشام پور پرگنہ ڈونڈیا کھیڑہ ضلع
اناؤ حال فوٹوگرافر حیدر آباد دکن لڑکی
کے دادا کا نام بودھی سنگھ قوم تتیا کی ٹھاکر

اسامی دیدہ و کھایا کی کشب گونز سارویہ
لڑکی کی دادا کے سنگا پور اچپ کھیڑہ پرگنہ
ڈونڈیا کھیڑہ ضلع اناؤ ہے۔ اور ناناکا ر
تپچھم رام ہے۔ گنیش سنگھ جی کا سکونت حیدر آباد
دکن میں ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہو

المشتہر

گنیش سنگھ فوٹو گرافر حیدر آباد
دکن محلہ فیل خانہ متصل دیول آدوبیان
شبھ ہوانی بخش کے باڑے میں۔

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

صفحہ ۱۳ / ۱۴ صفحہ

ایک دولت مند لیڈی جو کہ کانوں سے
بہری تھی۔ اور مختلف آوازیں اوس کے
کانوں میں سنائی دیتی تھیں۔ ڈاکٹر نکلسن
کے مصنوعی کانوں سے شفائے کلی حاصل
ہو گئی ہے۔ اس لیڈی نے پانچ ہزار پاونڈ
اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت
فرمائے ہیں کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج
کیا جاوے سائلوں کی درخواستیں پتہ ذیل
پر آویں۔ ایڈریس

Address
No. 166 The
nicholson Institute
Longcath Guners-
Bury
London
W England

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن .... ۳۰ گنی .... پوسٹ فری
پیانو باجہ .... ״ .... ״
سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن .... ״ .... ״
سینے کی کل .... ״ .... ״
سنہ ۱۹۱۰ع کی پیرس کی اگزیبیشن۔ تمام اخراجات ادا کئے جاویں گے قیمت ہر ایک

تنخواہ کی بغرض استفادہ و ترقی "ویمنز ورلڈ" یعنی "ترقی نسوانی دنیا" ہمنے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ ان متذکرہ بالا اشیاء میں سے کوئی ایک انعام دیجاوے۔ جس کو وہ پسند کریں۔ یعنی بائیسکل فی تیس گنی۔ یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی یا سینے کی کل فی تیس گنی بلا کسی دیگر اخراجات کے۔ علاوہ زر چندہ۔ یہ کل نفیس اشیاء کامل الوجود اشخاص کے واسطے تجویز نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ ان ہوشیار آدمیوں کے لئے۔ جو کہ اپنے خالی وقت میں اون سے فائدہ اٹھائیں۔ گاڑی ہر وقت بلا کرایہ دروازہ پر موجود۔ اگر آپ ان اشیاء میں سے کوئی چیز چاہتے ہیں۔ تو "ویمنز ورلڈ" کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کر لیویں۔ بلا صرف ان کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے۔ ہر فرد وابستہ چندہ دہندہ ان اشیاء میں سے ایک لینے کا مستحق ہوگا۔ بموجب اُن شرائط کے جو ہم بھیجیں گے۔ چندہ ایک سال کیواسطے ۵ شلنگ ۵ اپنس پوسٹ فری ہوگا۔ ہر ٹکٹ کی لفافہ جات مع اندراج پتہ و ٹکٹ ڈاکخانہ آنے چاہئیں۔ تاکہ نقول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں۔ اور لکھنا چاہئے کہ کونسا انعام پسند ہے۔

ایڈریس

The Womans World Brentford
London W England

ضروری اطلاع

جس طرح ۱۹۰۶ء میں ایک مرتبہ انیس راتیں نیند نہیں آئی تھی اُسی طرح اب بھی آٹھ راتوں تک بالکل نیند نہیں آئی۔ بمصیبت دار ۲۱۔ نومبر کی نویں رات کو سونا نصیب ہوا ہے۔ اور وہ بھی دوائی کی مدد سے۔ اس لئے کام میں گھبن پڑا ہے۔ اور دماغ کو بھی آرام دینے کی ضرورت ہے۔ پس جہاں اِس دفعہ کی اخبار کی ترچھی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں وہاں ساتھ ہی ایک ہفتہ پھر مہلت چاہتا ہوں۔ آئندہ کا اخبار ۳۰۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو نہیں بلکہ ۷۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کو نکلیگا۔ حجم میں کمی نہیں کی جاوے گی

راقم
ویدک دھرم کا سیوک
منشی رام جگیاسو

اشتہار

سب آریہ بھائیوں کو واضح ہو کہ کرنال آریہ سماج کی طرف سے ۱۹۱۱ء کی جنتری چھپ رہی ہے۔ غالباً دسمبر ۱۹۱۰ء کی پہلے ہفتے کے خاتمہ تک تیار ہو کر شائع ہو جاویگی

المشتہر
کشن سروپ سکرٹری آریہ سماج
کرنال

پنڈت تلسی رام جی کا منوسمرتی کا ترجمہ

پنڈت تلسی رام جی نے اپنا مضمون بھیجا پرچارک میں چھپوانے کے آریہ سماچار میرٹھ میں بھیجا تھا۔ اب لالہ کشن سروپ جی کے خط کے ذریعہ سے اُن کا وہی مضمون ہمارے پاس آیا ہے۔ چونکہ اُن کا جواب الجواب ہی اسی اخبار میں درج ہے۔ اس لئے پنڈت تلسی رام جی کا مضمون بھی جہاں تک اس اخبار میں آ سکا دیدیا گیا ہے۔ باقی ہفتہ آئندہ میں دیا جاوے گا۔ ایڈیٹر۔

کرنال مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۱۰ء

شری مان ایڈیٹر صاحب ست دہرم پرچارک جی۔ نمستے۔ چند اوراق آریہ سماچار میرٹھ میں سے بھیج کر کے آپ کی خدمت میں ست دہرم پرچارک میں چھاپنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ پنڈت تلسی رام جی نے مجھے کئی دفعہ تاکید کی ہے۔ اور بھی کہا ہے۔ کہ چونکہ وہ اردو خواں نہیں ہیں۔ اس لئے خود لکھ کر مضمون نہیں بھیج سکتے۔ بلکہ آریہ سماچار میں انہوں نے اپنی ناگری کا ترجمہ چھپوایا ہے۔ چونکہ لالہ جیون داس جی کا مضمون پرچارک میں نکل چکا ہے۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ اُس کا جواب بھی اُسی میں شائع ہو جاوے۔ براہ مہربانی ان کو ضرور آئندہ پرچہ میں چھاپ کر ممنون فرماویں

آپ کا داس
کشن سروپ از کرنال

شنکا سمادھان
(اعتراضوں کا جواب)

لالہ جیون داس جیو پنشنر لاہور نے ۳۔ اگست ۱۹۱۰ء کے ست دہرم پرچارک میں سیری منوسمرتی بھاشانواد

پرچہ اعتراض کئے ہیں۔ اس سے پہلے وہ ایک پرائیویٹ خط میں اونہیں اعتراضوں کو مجھے لکھ چکے تھے۔ میں نے جواب بھی دیدیا تھا جسکو جواب شافی نہ بتلا کر وہ ست دہرم پرچارک میں بحث کرتے ہیں۔ کچھہ دنوں سے آریہ سماجک بھائیوں میں یہ طریقہ بہت بڑھ گیا ہے۔ کہ کسی بات کو پیشتر پرائیویٹ طور سے پورا پورا بلا تحقیق کئے ہوئے ہی اخبار میں فوراً پہونچا دیتے ہیں۔ گویا اونہوں نے اخباروں کو نالش کرنے کی جگہ یا کچہری سمجھہ رکھا ہے۔ اس طریقہ کے اختیار کرنے سے دن رات جھگڑے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور کھچش پڑتے جاتے ہیں۔ پرمیشر ہماری مدد کرے اور اس بڑے طریقہ کو ہم سے دور کرے۔ اگر یہ طریقہ موجود نہ ہوتا تو ایک دفعہ کے جواب سے تسلی نہ پاکر مکرم اونکو دوسری دفعہ مجھہ سے پھر خط و کتابت کرنی چاہئے تھی۔ جب اوسپر بھی تسلی نہ ہوتی تو اخبار میں پہنچنا تھا۔ خیر اونہوں نے اپنے اعتراضوں کے مختصر حصے کئے ہیں۔ (۱) پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے تسلی بخش جواب نہ ملا۔ مہاشان مہربانی کرکے آپکو دوسری دفعہ دریافت کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ میں نے آپ کے پہلے خط کے جواب میں نہ تو دیر کی تھی نہ بے پرواہی۔ جس سے آپ کو دوبارہ امید نہ رہی ہو۔ (۲) دوسرے حصہ

کا خلاصہ یہ ہے کہ "میں نے گندہرو گیہہ۔ الپسرا۔ بھمشتر وغیرہ" الفاظ کا صاف صاف ترجمہ کیوں نہیں کیا اور وشوسرج وغیرہ کئی لفظوں کے معنی سوامی جیو کے مطابق کیوں نہیں کئے۔ مہاشان۔ گندہرو وغیرہ الفاظ کے معنی ستیارتھ پرکاش طبع پنجم صفحہ ۲۷۲ میں درج ہیں۔ سب آریہ لوگ جنہوں نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ سوامی جی کی تصانیف پڑھی ہیں۔ اونکے لئے یہ مدہ مشہور ہیں میں نے صرف ترجمہ کیا ہے۔ نہ کہ شرح شرح صرف اون مقامات پر کی ہے۔ جہاں سوامی جیو کی تصانیف سے شرح نہیں مل سکتی تھی۔ میرا مطلب ترجمہ کے چھپوانے سے جو کچھہ تھا وہ میں نے ترجمہ ہذا کے دیباچہ میں صاف صاف لکھدیا ہے جو لوگ چاہیں وہاں دیکھہ سکتے ہیں غالباً آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔ پنتر۔ رشی وغیرہ لفظوں کے جو معنے میں نے لئے ہیں۔ وہ لفظی معنی ہیں۔ اور جو سوامی جیو نے کئے ہیں وہ مرادی معنی ہیں ان لفظ دیوتا کے معنی سوامی جی نے ودوان کے لئے ہیں۔ اور میں نے ۳۳ دیوتوں کے۔ وشوسرج کے معنی سوامی جیو نے جہان وغیرہ بنانے والے کئے ہیں۔ اور میں نے وشویہ جگت کے رچنے والے۔ دیوی سرشٹی کے برہمانڈ وغیرہ پیدا ہونے کے ہیں۔ یہ سوامی جی کے سدھانت سے اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ سوامی جیو نے خود اور نرکت میں یاسک منی نے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی

درج کئی ہیں۔ اور ایک ہی منتر کے ایک جگہ سے دوسری جگہہ مختلف معنی تحریر کئے ہیں۔ میں اونکو دکھلا سکتا ہوں۔ کیا اختلاف معنی ہے؟ نہیں ہے۔ بلکہ ایسے کئی قسم کے معنی جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن دہرم شاستر یا ویدوں کے سدہانت سے اختلاف نہ رکہتے ہوں۔ سب ہی صحیح خیال کئے جاتے ہیں۔ اور کئے جانے چاہئیں سوامی جیو نے اپنے منتویہ امنتویہ آریہ اودیشیہ رتن مالا وغیرہ میں جو کچھہ کہ آریوں کے یا اپنے یا وید کے سدہانت تحریر فرمائے ہیں۔ جب تک کوئی شخص اون سے انحراف نہ کرے۔ تب تک سوامی جیو کے سدہانتوں سے انحراف کرنے والا نہیں سمجھنا چاہئے۔ آپ جس موقعہ پر یونیوں کی مراد لیتے ہیں اوس یہ ہے کہ کس کرم سے کیا یونی ملتی ہے اس کا بیان تو ادہیائے ۱۲ اشلوک پچاس سے تین شلوک آگے بڑھہ کر یونوں کا بیان کرنا شروع کیا ہے۔

यां यां योनिं तु जीवोऽयं येन येनेह कर्मणा।
क्रमशो याति लोकेऽस्मिंस्तत्तत्सर्वं निबोधत॥

یعنی جس جس کرم سے جو یونی ملتی ہے وہ وہ آگے کہینگے۔ ۵۳ اس کو سمجھنا چاہئے کہ پہلا بیان یونیوں کا نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام جاندار اور بیجان چیزوں میں تین گنوں میں سے کس کس گن کی کتنی کتنی مقدار رہتی ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ اس موقعہ پر میرے طرز ترجمہ

(۳) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۷

اور... لکھے ہوئے طرز ترجمہ
... ہیں
کو مقابلہ کر کے دیکھیں گے ۔ اور
ان تہہ ہی لفظی معنی سمجھنے کی قابلیت
رکھتے ہوں گے ۔ وہ ضرور غور کر سکینگے
ہیں ۔ کہ میں نے لفظی معنی اور سوامی
جیو نے مرادی معنی یاد یا کیا لکھی ہے
لفظی معنی نہیں لکھے ہیں اگر آپ کا
یہ دعوے ہو کہ سوامی جیو نے ہی لفظی
لکھے ہیں ۔ اور آپ ثابت کرنا چاہتے
ہوں ۔ تو میں آپ سے دریافت کرونگا
کہ اس موقعہ پر سوامی جیو نے
فلاں فلاں الفاظ کے کیا لفظی معنی
لکھے ہیں ۔ یا جو لفظی معنی لکھے ہیں
وہ کس کس لفظ کے ہیں ۔ کہ میں
سوامی جی کے ارتھ کو نامناسب نہیں
خیال کرتا لیکن یہ ضرور کہتا ہوں ۔ کہ
وے لفظی معنی نہیں ہیں بلکہ مرادی
ہیں ۔ آپ جو یونیوں کے نام بتلاتے
ہیں ۔ تو براہ مہربانی الفاظ بتائیں
یتی ۔ پتر ۔ نکشتر ۔ یجوا ۔ رشی
دیو اور وید ۔ وشر ۔ برھما ۔ وشوسرج
دہرم ۔ مہان اور اویکت جو کہ اشلوک
۴۸ ۔ ۴۹ ۔ اور ۵۰ میں آئے ہیں بتلائے
کس یونی کے نام ہیں ۔ لفظ سنسار
سے مراد سنسار کے جیووں سے بیشک
بعض موقعہ پر ہوتی ہے ۔ لیکن جب کہ
اس کی نہایت ضرورت ہو اور بغیر ایسے
کئے معنی ٹھیک نہ لگ سکتے ہوں
(۳۳) کا خلاصہ یہ ہے کہ "ادھیائے
۵ ۔ اشلوک ۲۲ ۔ میں اتنے اعتراض
کیا ۔ کہ مانس بھکشن ورجنے کا ارتھ
مانس کے بھکشن کے نشیدھ ہیں ۔ کیوں

نہ کر لیا ۔ ایسی ہی کیا کھینچا تانی ہے
منو کی کس طرز کی تصنیف سے یہ
خلاف ہے کہ یہ ارتھ نہ کریں اور
اس کو پرکشیپ مانیں تو مانس
بھکشن کا امتناع heading.
(ہیڈنگ) نہ رہیگا ۔ جیسا کہ منو اکثر
heading (ہیڈنگس) لکھا کرتے
ہیں ۔ دیگر تین پنڈتان نے بھی میرے
موافق ارتھ کئے ہیں ۔ ادھیائے کے
شروع میں کوئی heading (ہیڈنگ)
نہیں آیا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ "
سماوان ۔ بھکشن کا ورجن یہ
ارتھ کریں تو ایک امتر تبہ سماس ہے
جو ویاکرن کے خلاف ہے ۔ دیکھو
سماسک معنفہ سوامی دیانند سرسوتی
کیول تشید کا سماس ۔ بھکشن سے
نہ کرے ورجن سے بھکشن کا سماس کرنا
ویسا ہی نامناسب ہے جیسا کہ دیو تشیبہ
گروہ کلم کو دیو وتشیبہ گروکلم یہ امتر تبہ
سماس ہے ۔ دوئم لفظ ورجی اور نشیدھ
دھرم شاستر میں ایک قسم کے اصطلاحی
الفاظ ہیں ان کے معنی صرف یہی لئے
جایا کرتے ہیں ۔ کہ کسی کرم کے جواز کو
ودہی اور ناجواز کو نشیدھ کہتے
ہیں ۔ پھر یہاں ورجن کے معنے ودہی
کیسے ہوں گے اور کیا ایسا کرنا تمام دھرم
شاستر کے محاورہ کے خلاف نہ ہوگا
ادھیائے ۵ کے شروع میں چوتھے
اشلوک میں لفظ اندوشش ہے ۔ اور
وہی بھکش ابھکش کا heading (ہیڈنگ)
ہے ۔ واضح رہے ۔ کہ لفظ ان میں
تمام قسم کی خوراک شامل ہیں ۔ خواہ
جائز خواہ ناجائز ۔ نہ صرف اناج

اگر صرف اناج سے مراد لیں ہیں
تو اشلوک ۵ میں ودبد اور وتی
اور ہوتی وغیرہ جو الفاظ مستعمل ہیں
وہ ہرگز اندوشش کے ذیل میں نہیں
آنے چاہئیں ۔ پس اس سے ظاہر
ہوتا ہے ۔ کہ لفظ اندوشش سے ہر قسم
کی خوراک جائز اور ناجائز لی جا سکتی
ہے ۔ اور اس صورت میں انس جو
کہ ایک ناجائز خوراک ہے اس کے
امتناع کا ذکر بھی اندوشش کے
heading (ہیڈنگ) میں
شامل کرنا مناسب نہیں ۔ اور دوسرا
کوئی heading (ہیڈنگ) رکھنا
غیر ضروری ہے ۔ اگر بقول آپ کے
اس ادھیائے کے شروع میں کوئی
heading (ہیڈنگ) نہیں ہے
تو آپ ہی فرمائے لہسن وغیرہ بھکشن
ابھکش کے ذکر کا جو اشلوک پانچ میں
ہیں درج ہے آپ کے خیال میں
کون heading (ہیڈنگ) ہے
میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ سوائے
پنڈت بھیم سین جی کے تین پنڈتوں
میں سے باقی کونسے دو پنڈت ہیں
جنہوں نے آپ کے موافق ارتھ کیا ہے
(۵) ادھیائے ۵ ۔ اشلوک ۵۲ میں
کھینچا تانی ہے وغیرہ وغیرہ ۔
سماوان ۔ ادھیائے ۵ ۔ اشلوک
۵۵ تک آگے میں نے ایک نوٹ دیا ہے
جس میں اشلوک ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ اور ۵۵ کی
بابت اپنی رائے ظاہر کی ہے ۔ اگر اس نوٹ
کو آپ ملاحظہ فرماتے تو غالباً آپ کو اعتراض
نہ رہتا ۔

(باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

جو دو نوٹس ایک بال دو ہوا - اور دو سر کلاری کیا گئے دواہ کے نکلے ہیں - اُن کی نسبت جو درخواستیں آتی ہیں اُن کے بھیجنے والوں کو سوچنا دی جاتی ہو کہ جس مہاشہ کو جواب جاوے سمجھ لیوے کہ اُس کی درخواست منظور نہیں ہوسکتی - نیز آئندہ کے لئے یہ بھی اطلاع دی جاتی ہو کہ جن مہاشیوں کی آمدنی لنٹہ روپیہ ماہوار سے کم ہو وہ درخواستیں نہ بھیجیں

المشتہر
منشی رام جگیاسو

پرشنوتر

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ

کیا جیو مکتی سے واپس آتا ہے؟

باقی رہا یہ سوال کہ آیا شاستر کار مکت جیو اور ایشور میں اِس اوستھا میں بھی تمیز بتلاتے ہیں یا نہیں کیونکہ جو لوگ مکتی سے واپس آنا نہیں مانتے وہ سارے کے سارے ساتھ ہی یہ بھی سویکار کرتے ہیں کہ مکت جیو اور ایشور میں کوئی تمیز نہیں ہوتی جیسے کہ ویدانتی لوگ کیونکہ جیو کا برہم ہونا ہی اُن کی مکتی ہو - یعنی کہنے کا غرض کیا ہو کہ یہ خیالات ہیں جو کہ آتما کے اوپر مضبوط ہو بیٹھے ہم آریہ لوگوں کو اُن خیالات کے جنگل سے باہر نہیں جانے دیتے اور وہیں ہیرا پھیری میں چکر لاتے ہیں - لیکن پراچین رشی اِس بات کو نہیں مانتے ہیں بلکہ صاف الفاظ میں تمیز بتلاتے ہیں

اور اُس تمیز کا سبب ہی بیان کرتے ہیں یعنی یوگ شاستر پاد ۳ سوتر نمبر ۵۳ کے بھاشیہ میں جی کا بیان ہو

एतेन दृष्टान्तेन परमाणो स्तुल्य जाति लक्षण देशस्य सहलक्षण मेदान्तरीय स्व रस्य योगिनो ऽन्यत्व प्रत्ययो भवतीति ॥

جسکا مطلب یہ ہے کہ اِس درشٹانت (مثال) سے ایک ہی قسم کے پرمانوں کا سب کچھ برابر ہونے پر بھی اُنکے لکشن کا بھید سے ایک دوسرے سے بھید پرتیت ہوتا ہے ٹھیک اُسیطرح ایشور اور دھرم میگھ پراپت یوگی کا بھید گیان لکشن بھید سے ہوتا ہے دوسرے کہتے ہیں -

येऽस्या विशेषा स्तेऽन्यता प्रत्ययं कुर्वन्ति ॥

جو ایک دوسرے میں خصوصیتیں ہیں وہی ایک کو دوسرے سے تمیز کرا دینگی - خواہ وہ ورلیش کا بھید ہو - گن کا بھید ہو - جاتی کا ... ویاکشن کا بھید ہو - یا صورتی سوروپ کا بھید ہو - یہ چیزیں ہیں جو کہ ایک دوسرے کو تمیز کراتی ہیں - شاید کوئی دوسرا یا معترض صاحب لفظی بحث کے اندر آکر یہ اعتراض کریں کہ یہاں تو योगी شبد ہے کیونکہ مکت پراپت تو نہیں - تو اِس ہی تیسرے سوتر اور بھاشیہ میں ہی صاف کیا گیا ہے - یہ ضروری نہیں کہ کیونکہ ارتھات مکتی شبد پورن یوگی کے واسطے استعمال نہیں کیا جاتا - کیونکہ پد کو پراپت کا نام ہی پورن یوگی ہوا کرتا ہے - اور وہی وجہ ہے کہ ایشور اور ویسے یوگی کو تمیز کرنیکا سوال پیدا کیا گیا ہے - اگر سادھارن خیال ہوتا تو رشی کو تمیز کی ضرورت ہی کیا تھی۔

सत्त्व पुरुषयोः शुद्धि साम्ये कैवल्य मिति पा ३ - सू ५५ - جسکے بھاشیہ میں فرمایا ہے - کہ

तदा पुरुषस्यो पचरित भो-

-भाव: शुद्धि ...स्या स वृ... यो कैवल्यं भवति ॥

جب ہر ایک قسم کے کلیش کا بیج نشٹ ہو جاتا ہو اور دھرم میگھ سمادھی کو پراپت یوگی کئے ہوئے کرموں کو بھوگ کر نشٹ کر کے شدھ ہو جاتا ہے تو اُس حالت میں کیونکہ ارتھات مکتی ہوتی ہو - دُنیا میں اگر کوئی حالت کی اوستھا ہو تو کیول وہی ہو سکتی ہو - اور کوئی اوستھا نہیں - اگر صرف اِسی جگہ اِس بات کی تمیز ہوتی تو بیشک اعتراض کی گنجائش تھی - اور جگہ میں عرض کروں گا پاد اول سوتر ۲۴ میں صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہو جہاں ایک طرف ایشور اور جیو کی اوستھا کو ہمیشہ کے واسطے تمیز کیا گیا ہے وہاں دوسری طرف اُس حالت میں ہی خاص الفاظ کے استعمال سے تمیز کر دیا ہے

यो ह्यनेन भोगेनापरामृ ष्ट: स पुरुष विशेष ईश्वर:

ایشور کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو نشچہ کر کے کلیش کرم وغیرہ بھوگوں سے بالکل بری ہو وہ خاص پرش ایشور کہلاتا ہے - رشی کو خود ہی سوال پیدا ہوتا ہو کہ مکت جیو کو بھی تو یہ حالت ہوتی ہو - جیسا کہ ابھی اوپر ذکر کیا گیا - تو کیا وہی مکت کو پراپت جیو آتما ہی ایشور ہوتا ہے - چنانچہ وہ فرماتے ہیں

कैवल्यं प्राप्तास्तर्हि सन्ति च बहव: केवलिन: ॥

ایسے کلیشوں سے بری تو انیک مکت جیو ہیں یہاں اِس واکیہ کے بیان کرنے سے میرا صرف یہ مطلب ہے کہ اگر ایشور اور مکت جیو آتما کے اندر تمیز نہ ہوتی تو ایک مکت جیو آتما کی دوسری مکت جیو آتما کا بھید ہوتا تو بہو شبد کیوں استعمال کیا جاتا - جس کے معنے بہت کے ہیں اگر وہ مکت جیو آتمائیں ایک ہی ہو جاتی ہیں تو پھر بہت شبد کے کہنے کا مطلب ہی کیا ہو سکتا ہے - بس بہو شبد کے استعمال سے رشی نے بتلا دیا ہے کہ اُن میں ایسی تمیز ہے جو کہ ایک کو دوسرے سے علیحدہ کئے ہوئے ہے

اب سوال یہ ہے کہ جب تمیز ہے تو بنا شیشنا کے نہیں ہوسکتی۔ خواہ وہ خصوصیت جاتی سے ہو۔ سوروپ سے ہو۔ گن سے ہو۔ دیش سے ہو کشش سے ہو۔ جیسا کہ بھاشیہ کار نے تمیز کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ نتیجہ صاف ہے کہ مکت جیو بالکل ایشور نہیں ہو جاتا۔ تھا پڑیگا کہ مکت جیو سب کچھ سلسلہ وار جانتا ہے۔ اور ایشور ایک ہی بار سب کچھ جانتا ہے۔ معترض صاحب پھر سوال کرتے ہیں کہ صاف الفاظ میں مکتی سے واپس آنا نہیں لکھا۔ حالانکہ اس کے برخلاف کئی جگہ یوگ شاستر کے اندر

न पुनरावर्तते

بہت دفعہ آیا ہے۔ جسکا ارتھ پھر واپس نہیں آنا دکھلائی دیتا ہے،، اس سے پہلے کہ میں یوگ شاستر یا دوسرے شاستر سے مکتی سے واپس آنا عرض کروں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ

न पुनरावर्तते

اسی کے ارتھوں کو صاف کرنیکی کوشش کروں

वृतु वर्तने

اسی دھاتو سے یہ شبد سیدھ ہوا ہے جسکے معنے موجود ہونے کے ہیں۔ لیکن اگر आ اس کے پہلے لگا یا جاوے تو اس کے معنے چکر کے ہوتے ہیں۔ مثلاً

एकावृत्ति

ایک چکر یا ایک بار۔ کہا جاتا ہے کہ میں ابھی اس پستک کی ایک آورتی کی ہے۔ ارتھات اسکو ایک ہی بار پڑھا ہے اور جگہ بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے

चक्रावृत्ति

ارتھات پہیئے کی آورتی کا چکر۔ جس جگہ سے وہ چکر چلا تھا اسکا وہیں آکر خاتمہ ہونا آورتی کہلاتی ہے؟ یہ آورتی ہرگز نہیں کہلا سکتی کہ ایک چکر جو کہ چل رہا ہے اس کو آدھوں چرشوں کے واسطے وہیں چھوڑ دینا اور پھر شروع کرنا جب کہ یہ نشچے نہیں ہے کہ وہ پرش ضروری اس چکر میں پڑیگا یا نہیں اس واسطے

न पुनरावर्तते

یہ لکھا ہے۔ جسکا مطلب صاف ہے کہ پھر وہ جنم مرن کا چکر بند ہو جاتا ہے۔ پھر وہ آورتی نہیں ہوتی

اس سے ہرگز یہ معنی نہیں لئے جا سکتے۔ کہ مکت جیو پھر اس سنسار میں نہیں آتے۔ اور شریر دھارن نہیں کرتے۔ ضرور کرتے ہیں۔ وہیں کو غلط ثابت کرنیکے واسطے پرمان پیش نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ دلیل کو مضبوط کرنیکے واسطے شاستروں کا حوالہ ہوا کرتے ہیں۔ یوگ شاستر کے پرتھم پاد کے سوتر نمبر ۲۴ میں صاف الفاظ میں مکتی سے واپس آنا ورنن کیا ہے۔ جہاں رشی ایشور اور مکت جیو کا مقابلہ کرتے ہیں وہاں فرماتے ہیں۔

ते हि त्रीणि बन्धनानि छित्वा कैवल्यं प्राप्ताः

وہ مکت تین اقسام کے جو بندھن ہیں مثلاً ادھیاتمک ادھی بھوتک۔ ادھی دیوک۔ ارتھات وہ تکالیف جو کہ اس شریر میں بخار۔ پیٹ درد روگ وغیرہ ہوتے ہیں اور وہ تکالیف جو کہ ایک شریر دھاری جیو آتما کو دوسری پرانیوں سے ہوتی ہیں اور تیسری وہ تکالیف ہیں جو کہ زیادہ بارش ہو جانے۔ زیادہ گرمی پڑنے بیماری کے پڑ جانے اور جنگ۔ کال وغیرہ کے سبب سے ایشور کی طرف سے ہوا کرتی ہیں،، ان سے نپٹ کر ارتھات ان کے اثرات کو یوگ آدی سادھنوں کے ذریعہ دور کر کے جیو آتما مکتی کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایشور کے ساتھ نہ یہ حالت تھی اور نہ ہوگی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ۔

ईश्वरस्य च तत्सम्बन्धो न भूतो न भावी

ایشور کا ان تینوں اقسام کے بندھنوں سے نہ کبھی تعلق ہوا اور نہ ہوگا۔ ارتھات ایشور جو کہ اس وقت مکت ہے جیووں کے خیال کے مطابق نہ کبھی بندھن میں تھا اور نہ ہے۔ نوین ویدانتوں کے خیال کے مطابق اودیا کے خیال میں پھنس کر دکھ پاویگا۔ اور جیو بھاو کو پراپت ہو کر جنم مرن کے بندھن میں آویگا صاف کرنیکے واسطے رشی فرماتے ہیں کہ

स तु सदैव मुक्तः सदैवेश्वर इति

وہ جگدیشور تو ہمیشہ مکت ہے۔ اور ہمیشہ ایشور ہے وہ ہمیشہ ایک رس ہے۔ اسکو واسطے دوسرا نیچ یا اونچ کے بیان کرنیوالا لفظ نہیں آسکتا۔ آپ کو خیال ہوگا کہ رشی نے ایشور کی پورو (پہلے) اور اتر (بعد ازاں) دونوں قسم کے بندھنوں سے انکار کیا ہے اور چونکہ مقابلہ کرنا ہے اسلئے ضروری تھا کہ ایشور کا مکت جیو کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مکت جیو کی بھی دونوں حالتوں کو بیان کیا جاوے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

यथा मुक्तस्य पूर्वा बन्धकोटिः प्रज्ञायते नैवमीश्वरस्य

جسکے معنے یہ ہیں کہ جس طرح مکت پرش کی پورو بندھ کوٹی ارتھات ایسی حالت جس میں وہ ایک وقت بندھن میں تھا جانی جاتی ہے ویسی ایشور کی نہیں آگے چلکر اوتر کوٹی کو بھی بیان کرتے ہیں۔ لہذا

यथा वा प्रकृतिलीनस्योत्तरा बन्धकोटिः सम्भाव्यते नैवमीश्वरस्य स तु सदैव मुक्तः सदैवेश्वर इति ॥

یا جسطرح سے پرکرتی لین (مکت) پرش کی اوتر بندھ کوٹی خیال کی جاتی ہے ویسی ایشور کی نہیں وہ تو ہمیشہ مکت ہے اور ہمیشہ ایشور ہے۔ اسی سے صاف ظاہر ہے کہ جب مکت جیو کی اوتر بندھ کوٹی ارتھات وہ حالت جس میں مکت کے بعد بندھن کی سمبھاونا کی جاتی ہے ہے۔ تو رشی مانتا ہے کہ مکت کے بعد بھی ایک بندھ کی اوستھا آسکتی ہے۔ جو کہ رشی دیانند جی نے صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ اس سے بڑھ کر کیا صاف صاف الفاظ شاستر کے اندر مکتی سے واپسی کے واسطے خیال کئے جا سکتے۔ ہاں اتنا میں مان سکتا ہوں کہ مکتی سے واپس نہ آنا ماننے والے اس کے ارتھ اور کے اور کرنے کے واسطے تیار ہوں جیسا کہ بعض

[اور مہاتما یا] پنڈت لوگ کرتے ہیں۔ لیکن کبھی ممکن نہیں
[ہے کہ] اِس سے کچھ اور مطلب نکال سکیں۔ غرض
[یہ ہے کہ] پہلے تو یہاں वा شبد پڑا ہے جسکے معنے
[یا کے] ہیں۔ یہ لفظ وہاں آیا کرتا ہے جہاں ایک
چیز کی دو مختلف حالتوں کو بیان کیا جاوے
اگر پہلے فقرہ میں مُکت لفظ صاف طور پر درج کیا گیا
تو دوسرے فقرے سے بھی مُکت کے ارتھ خیال کرنا
ضروری بلکہ لازمی ہے ورنہ "یا" کے کچھ معنی نہیں
[دو]سرے یہ کیا بُرا معلوم نہ ہوگا کہ پورو بندہ
[سے] تو مُکت جیو کی بیان کی جاوے اور اوتر ا
[بندہ] سے کوئی کسی اور چیز کی دکھلائی جاوے۔ یہ
بالکل محاورہ کے برخلاف ہے نہایت موزون یہ
[ہے] کہ جس کی پورو بندہ کوٹی پہلے فقرہ سے نکلے
اُسی کی بندہ کوٹی کا خیال دوسرے فقرہ سے
نکالا جاوے۔ کیونکہ آخیر میں ایشور کے واسطے
صرف ایک ہی لفظ مُکت استعمال کیا گیا ہے۔
[اسی] واسطے प्रकृतिलीन
[شبد] کے ارتھ سوائی مُکت کے اور کچھ نہیں لئے جا سکتے
[یو]گ مہا بھاشیہ کے ٹیکا کار نے اِس لفظ کے ارتھ بالکل
نظر انداز کئے ہیں۔ اور اِس خیال کو اپنی ٹیکا میں
ذکر تک نہیں کیا ہے۔ نہ معلوم معترض صاحب
اِس شبد کے کیا ارتھ کریں۔ لیکن میں اپنے خیال
کے مطابق عرض کرتا ہوں کہ پنڈت لوگ عموماً دوسرے
ارتھ کیا کرتے ہیں۔ مثلاً۔ پرکرتی نام جڑ پدارتھوں
کے کارن کا ہے۔ اور اُس میں لین پُرش ارتہات
[وہ] پُرش جو کہ ہر وقت عیش و عشرت میں غرقاب ہے
اور اُسی میں رت ہے اور اُس کو نہ دھرم کی ضرورت
[نہ] کرم کی اوشکتا۔ ایسی حالت کو پراپت پُرش
[کو] پرکرتی لین کہتے ہیں۔ اِس کیواسطے شاید
[کو]ئی ودوان بھی اِس موقعہ پر یہ لفظ استعمال
[نہ] کریگا۔ کیونکہ شاستر کار ایسے پُرش کو ہی
[مکت] کہتو ہیا جب وہ پہلے ہی بندہ میں ہے تو اُس کے
[واسطے] اوتر ابندہ کا خیال کرنا بے معنی ہے۔ جو پرش

ایک خاص وقت میں ایک قسم کی تکالیف میں مبتلا ہے
اُس کے واسطے یہ خیال کرنا کہ ممکن ہے کہ یہ کبھی
تکلیف کو دیکھو غلط ہے۔ مکان کا لفظ اُس جگہ
استعمال کیا جاتا ہے جہاں اُس حالت کے عین متضاد
حالت کھینچنے کے وقت اُس خاص پُرش پر موجود ہو
مثلاً ایک راجہ ہو۔ اُس کی واسطے ہم کہہ سکتے ہیں۔
کہ ممکن ہے کہ یہ راجہ کسی وقت کنگال ہو جاوے
یا ایک کنگال ہو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پُرش کبھی
وقت ممکن ہو کہ راجہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ دونوں حالتیں
نشٹوں پر ہم لوگ دیکھتے ہیں۔ بندھن میں موجود
پُرش کے واسطے بندھن کو خیال کرنا کیا معنی رکھتا
ہے۔ دوسیرا ارتھ جو کہ پرکرتی لین کا لیا جا سکتا ہے
وہ یہ ہے کہ جب پرلے اوستھا میں یہ سارا جگت
ہوتا ہے۔ یہ معنی بھی اسجگہ نہیں لئے جا سکتے کیونکہ
یہ جیو کا ذکر ہے نہ جگت کا۔ پرلے اوستھا میں جگت
اپنی پرکرتی میں لین ہو جاتا ہے۔ چونکہ جیو نو کی
بناوٹی چیز نہیں ہے۔ اسواسطے جیو کے واسطے
پرکرتی میں لین ہونا ناممکن ہے۔ دوسرا اگر مان
بھی لیا جاوے۔ کہ ایسا محاورہ میں آ سکتا ہے کیونکہ
جیو آتما اُس سے کچھ نہیں کرتا۔ ایک قسم کی گاڑھ
نیندرا میں رہتا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک
جیو کے ساتھ وہ حالت ہوتی ہی یا ہر ایک جیو کے
ساتھ جب ہر ایک قسم کے پاپ پُن میں لتھڑے
ہوئے جیو آتما کی پرلے کی حالت میں ایک سی حالت
ہوتی ہی تو پرمیشور کے ساتھ مقابلہ ہی کیا ہے
کیونکہ اُس حالت میں بھی ہر ایک قسم کے پاپ پُن
کے سنسکار نشٹ نہیں ہو جاتے وہ برابر بنے
رہتے ہیں۔ مقابلہ تو تب ہو سکتا ہے جبکہ پرکرتی
لین کی اوستھا ساتھ ہی ساتھ اِس قسم کی بھی ہو
جبکہ وہ جیو آتما کلیش کرم وپاک وغیرہ کے
بندھنوں سے بری ہو۔ جب وہ بری ہی نہیں تو
مقابلہ چہ معنی دارد۔ نظر کی کمی اور بیشی کا
مقابلہ دو آنکھوں والوں کا ہو سکتا ہے نہ کہ

ایک اندھے کا دوسرے آنکھوں والے کے ساتھ۔
پس یہ معنی بھی یہاں نہیں لئے جا سکتے۔
معترض صاحب سوال کرسکتے ہیں کہ اگر پرکرتی
لین کو ارتھ مُکت کے لئے جاویں تو سوتر نمبر ۱۹
میں کیا ارتھ ہونگے۔

तथा प्रकृतिलयाः साधि
कारे चेतसि प्रकृतिलीने
कैवल्य पद मिवा नुभवन्ति
॥ ॥ ॥

اِس میں اگر خیال کیا جاویگا تو معلوم ہوگا۔ کہ گیان
کی اوستھا کو بیان کیا ہوا ہے۔ جو کہ ایک شخص یوگی
یوگ اُس یوگ سادھی کی حالت میں پراپت ہوتا ہی
اور وہ بیان کرتے ہیں اگر وہ یوگی کسی قسم کے
سنسکار اپنے چت میں باقی رکھتا ہے جو کہ ابھی تک
دور نہیں ہوئے۔ تو بھی اگر وہ پرکرتی میں لین ہو
گیا ہے۔ تو مُکتی کی طرح اپنے آپکو محسوس کرتا ہے
کب تک جب کہ وہ واپس اُس حالت میں نہیں آتا
چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

यावन्न पुनरावर्तते
अधिकारवशाच्चि
त्तमिति ॥

جب تک کہ وہ ادھیکار کے ماتحت ہوتا ہوا پھر ترت
روپی سنسکاروں کو پراپت نہیں کرتا ہے۔ جب تک
اُس حالت میں وہ رہتا ہے۔ اُسکو مُکتی کی اوستھا
محسوس ہوتی ہی۔ یہاں بھی پرکرتی لین کے وہی
ارتھ ہیں جو کہ سوتر نمبر ۲۴ میں خیال کئے جا سکتے
ہیں۔ کیونکہ سناک پدارتھوں میں بنا سنسکاروں
کی موجودگی کہ وہ جیو آتما لیائے مان نہیں ہوتا
یہاں صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہی۔ کہ ایسے
سنسکاروں سے علیحدہ ہو کر جب پرکرتی میں لین
ہوتا ہے اُس کے معنی سوائے مُکتی کے اور کچھ نہیں
ہو سکتے کہ۔

स्वरूप प्रतिष्ठा

اپنے سوروپ میں لین کیونکہ پرکرتی نام سوروپ اور سوبھاؤ کا ہے اور نیز نام अस्मिता ارتھات وہی پرکار سے اُس میں مگن ہوگیا ہے۔ چنانچہ دوسرے جگہوں پر رشی نے مکتی کے واسطے سوروپ پرتشٹھا شبد ہی استعمال کیا ہے دیکھو پاتنجل درشن کیولیہ پاد سوتر نمبر ۳۴ بھاشیہ

पुरुष स्यात्यन्ति गुण
वियोग: कैवल्यं तदा
स्वरूप प्रतिष्ठा
चिति शक्तिरेव पुरुष इति

جسکے ارتھ سوائے اُس کے اور کچھ نہیں ہو سکتے کہ جب پُرش پرکرتی کے گُنوں سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ارتھات جب ہر ایک قسم کی سنسکاروں کے کارن واسنا کو دور کر لیتا ہے۔ تو وہ مُکت کہلاتا ہے۔ اُس وقت اُس کی حالت سوروپ پرتشٹھا کہلاتی ہے۔ اور وہ کیول چیتی شکتی روپ ہوتا ہے۔ پس پرکرتی لین شبد کے ارتھ سوائے اُسکے کوئی دوسرے نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کوئی پُرش شاستر کاروں کے واسطے رکاوٹ ڈال سکتا ہے۔ کہ وہ مُکت پُرش کے واسطے دوسرا لفظ استعمال نہ کریں بلکہ یہ تو اُن رشیوں کی خوبی ہے۔ اور عبارت کی نیرنگی اس بات کو خاص طور پر جتلاتی ہے کہ ایک خیال کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک طرح کے لفظ استعمال کئے جاویں یہ کوئی ارتھ غیر موزوں نہوں گے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے ارتھ یا خیال اس جگہ کسی دوسرے ٹیکا کار نے نہیں کئے تو اس میں میرا یا کسی دوسرے پُرش کا کیا قصور ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ ارتھ ہو بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اور کون ارتھ ٹھیک ہیں۔ اور کون ارتھ ناموزوں ہیں

پس یوگ شاستر کار مکتی سے واپسی کو مانتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

راقم بھگت رام
اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کوٹ راولپنڈی

تصحیح غلطی

گذشتہ ہفتہ کے پرچارک میں صفحہ ۵ کالم نمبر ۲ - سلسلہ خبروں میں آریہ سماج گوجرانوالہ کا حال لکھتے ہوئے جو آخر میں انتخاب درج کیا گیا ہے وہ گوجرخاں آریہ سماج کا ہے

از لالہ دولت رام جی
منتری آریہ سماج دینانگر

پنڈت بھگت رام جی ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۲۰۔ اسوج سمت ۵ میں انتخاب کی جانب سے الفاظ ذیل "ہم لالہ دولت رام جی کو سدہانت سکھلاتے ہیں" دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مگر افسوس کہ ساری کی ساری خوشی منغض ہوگئی۔ جب پتہ لگا کہ میرے پرشنوں کا اُوتر دینا تو درکنار پرشنوں کا نفس مضمون بھی سمجھ شریف میں نہ بیٹھ بجائے ست دہرم پرچارک جیسے ایسو پتر کے دو تین ورق خامہ فرسائی سے سیاہ کرنے کے بہتر ہوتا کہ آپ ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ کا ارشاد فرماتے۔ رائے ناقص میں تو جو کچھ سدہانت آپ نے درشایا۔ اُس سے تو معمولی آریہ بھی سب واقف ہوں گے آپ نے ناحق تکلیف تحریر کی برداشت فرمائی۔ ہاں آپ کی تحریر میں بہت سی باتیں معقولات کے ورودھ ہونے سے سدہانت ورودھ دکھلائی ضرور دیتی ہیں۔ نہ وقت ہے نہ اخبار میں اتنی گنجائش ہے۔ کہ ان سب تشکی امور پر بحث کی جاوے۔ تمثیلاً ایک بات عرض کر دیتا ہوں۔ قاتل مقتول کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا ہے "لیکن دوسری صورت میں مقتول کا قتل ہونا کچھ ضروری نہیں۔ کہ کئے ہوئے کرموں کا پھل ہو۔ قاتل کا نیا فعل ہی ہو سکتا ہے جس کے سبب سے مقتول پر ظلم ہوا کہا جا سکتا ہے۔ پھل دونوں کو علیحدہ علیحدہ ملے گا"۔ یہاں سمجھ میں نہیں آتا کہ مقتول کو کیا پھل ملے گا۔ اور ایشور نیائے کاری کے راجیہ اور سروشکتیمانتا میں ایک ناکردہ گناہ معصوم شخص پر ظلم کیونکر ہو سکتا ہے اور وہ کونسا قاتل زبردست ہے جو ایشور کی رعایا پر ظلم کرنیکا اقتدار رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اپنے پرشنوں کو مع ارتھ بھیجے آپکے مضمون کو دوبارہ سہ بارہ پڑھا۔ آپکی بڑی بڑی دعاوی کے باوجود سوائے اس کی اور جواب نہ پایا کہ جناب جی فرماتے ہیں۔ کہ ایک بہو واسنا نادی کال سے اُس جیو کے ساتھ ہو نیسے ترکیب جرائم قلیل التعداد تھے ہو ہی کثیر التعداد ہوگ (مجموعہ کرم آشے) تو پیدا ہونیکا سادھن ہو نیسے کثیر التعداد ہو گیا یونہی بنائی گئی ہے جیسے ایک منشیہ کو بھی ایک یونیورسٹی ضرورت ہے۔ جناب من! کیا اچھا ہوتا اگر آپ ایکدفعہ اور سوچ لیتے کہ اس اشٹر کا میرے پرشن کیساتھ کیا تعلق ہے۔ حضرت ایک منشیہ کے نا یونیورسٹی ہیں سمجھا سے مجھے کب انکار تھا مطلب تو یہ تھا کہ ایک وقت یعنی آن واحد میں ایک جیو ایک شریر سے زیادہ نہیں دھارن کر سکتا۔ اور سوال یہ تھا کہ جنم کال میں جب دیکھیں تو ایک ہی وقت میں مرتب جرائم ...

ریویو

نرالی پہیلی بنگ یعنی ورتو باساگر مصنفہ منشی ایما نند صاحب بریلوی قیمت فی جلد ۳/ - ملنے کا پتہ منیجر سید و پریس مراد آباد محلہ بازار دیوان اس کتاب کا پہلا نرالاپن تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُردو ہندی دونوں میں اس کا قصہ درج ہے دوسرا نرالاپن شاید یہ ہے کہ عدت الاالنفرا یا بکار فارسی حروف میں اور اگلے ہو ئے اصل درج کرنے کے بعد صرف چند ایک نام ہندی میں لکھ کر یہ ہندی کی خوبیوں کا قصہ شروع کر دیا ہے ہماری رائے میں جس طرح کے ہیبہ اور نکتے والے الفاظ کر کے پیرایہ میں ویدنا گری الشرون کی بزرگی ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ بالکل نامناسب ہے۔ اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی ہے ایسے مضامین صاف مروانہ الفاظ میں اور اچھو ہی ٹھیک ہوتے ہیں۔ ہاں ایک بات ہم بھول گئے آجکل کی مذاق کے مطابق ناول کے نام پر تو سب کچھ ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر دو کھیا پہیلی کا نام ہو تو قابل قدر کتابوں کو بھی کوئی نہیں پوچھتا۔

کپاس و تجارت ایک نیا ماہواری رسالہ اول نومبر سنہ ۶ سے از مقام لاہور نکلنا شروع ہوا ہے اس کے مالک لالہ ہرکشن لعل صاحب بیرسٹر ہیں لالہ ہرکشن لعل کا اسقدر کارخانجات کے ساتھ تعلق ہے۔ کہ اُن سب کو مشتہر کرنے کے لیے ہی انہیں ایک رسالہ کی ضرورت تھی۔ اس رسالہ میں عام تجارت کے معاملات پر بحث کرنے کے علاوہ کپاس کی نسبت خصوصاً لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہ مضمون ہی توجہ خاص کے قابل ہے۔ کیونکہ دیگر ممالک ہندوستان کی کپاس کی بدولت مالا مال ہو گئے ہیں۔ ہم اس نئے معصر کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس وقت پولیٹیکل اخبارات و رسالہ جات ضرورت سے زیادہ ہیں نئے رسالہ جات اس قسم کے مفید ہیں جو ملک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو ترقی دینے کا کام کر سکیں۔ مضامین بھی پہلے پرچے میں اچھے ہیں لیکن ایڈیٹر صاحب کچھ رنگین مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی مضمون نہیں لکھتے جس میں ایک دو شعر درج نہ ہوں۔ تجارت سے خشک مضمون کے اندر شاعری کا رس داخل کرنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ قیمت سالانہ للعہ ہے حجم وضخامت ہماری رائے میں زیادہ ہے۔ ایسے رسالہ اسقدر سستا ہونا چاہیئے کہ چھوٹی سے چھوٹی حیثیت کا آدمی بھی خرید سکے۔ چھپائی اور کاغذ اچھا ہے۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کو خیر مقدم کہتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

ولیسی تولیئے اب تک ہمارے ہیں تو ریویو کے لئے اکثر آتی ہیں اور کبھی کبھی نئے ویدیہ راج اور حکیم و ڈاکٹر صاحبان اپنی طبع زاد دوائیں کو ریویو کے لیے بھیجتے تھے۔ لیکن اب اس طریقہ نے ایک نئی صورت اختیار کی ہے۔ لودیانہ کے ماسٹر نبی بخش اور احمد جان سوداگران الکان کارخانہ گبرون نے اپنے یہاں کا طیار کرایا ہوا ایک تولیا ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجا ہے جسکا ناپ ۳۸ × ۲۰ ہے۔ قیمت فی تولیا ۱/ ہے ہماری رائے میں یہ ہاتھ کا بنا ہوا تولیا بہ نسبت مل کے کپڑے کے زیادہ پائیدار اور مضبوط ہوگا۔ اگر قیمت میں کچھ کمی ہو سکے تو ہماری رائے میں ولائتی تولیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

آریہ سماجک خبریں

گروکل سمبندھی ویدک پاٹھ شالا سکندرآباد کا میلا یعنی جلسہ عام ۸- اور ۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو نزدیک ریلوے سٹیشن کے ہوگا۔ منتری مہاشے سنیاسیوں تتھا اپدیشکوں کو پریم پوروک نمنترن دیتے ہیں۔

پیشاور آریہ سماج کے منتری بابو دیال داس جی نے ایک ریڈنگ روم کھولا ہے۔ جس میں اخبارات اور کتابیں واسطے ملاحظہ موجود رہیں گی بابو دیال داس اپیل کرتے ہیں کہ پروپکاری سجن اخبارات اور کتابیں ریڈنگ روم کے لئے دان کریں۔

پرچارک کے کسی گذشتہ پرچہ میں جو بابو دیال داس کا ۱۰۰/ روپیہ رکت بندھن پر کنیا مہا ودیالہ کو دینا درج ہے وہ سہو ہے۔ اصل میں اُن کی پریرنا سے لالہ موتے کے پرشارتھی سپاہی لالہ ویرہبان سنگیلرنے یہ رقم جمع کی تھی۔

پرچارک ہرنام سنگھ جی پیشاور آریہ سماج میں ویدک دہرم کی عظمت پر ویاکھیان دے رہے ہیں حاضری کی اوسط ۱۲۵ ہو جاتی ہے

پرچارک ہرنام سنگھ جی کو بابو شندر سنگھ وکیل نے اُن کے لیکچر دل سے خوش ہو کر ایک لنگی اور ایک کوٹ بطور رخصتانہ دیا۔

علی گڈھ کے ڈاکٹر کشنچند جی کے بوڑھے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ باوجود اسّی کے قریب پہنچنے کے وہ اپنی ہوش میں اس چولے کو چھوڑ گئے۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۱۰۰ رقم مدیہ سماجک سنستھاؤں کو دان ملا

حیدرآباد دکن آریہ سماج کا وارشکوتسب (سالانہ جلسہ) ۷- ۸- اور ۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۶ کو ہوگا سنیاسی مہاتما اور اپدیشک گن کرپا پوروک درشن دیویں۔

لالہ نانک چند کپور سکرٹری آریہ سماج
جہلم جی کی پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ ۱۳۔ اکتوبر
کو سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا اور ...
روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا

بتقریب دیوالی بوقت ۸½ بجے رات
بمکان لالہ امراؤ سنگھ جی لودیانہ نواسی
خاص جلسہ کیا گیا۔ جس میں پرارتھنا اپاسنا
کے بعد شریمان لالہ رامجی داس صاحب خزانچی
نے دیوالی کی اصلیت اور سوامی جی کی جیون
چرتر پر مختصر اپدیش دیا۔ اور فہرست ۴ ر
مشن فنڈ کھول دی گئی۔ لالہ گنپتی لال صاحب
پان والہ نے اپنی صحتیابی پر ہون کرایا اور عا
گروکل - عا کنیا مہاودیالہ - عہ ر ویدپرچار
فنڈ کو دان دیا۔

جمنا پرشاد آریہ سکول لودیانہ کا سالانہ
امتحان لالہ امراؤ سنگھ صاحب انسپکٹر نے لیا
ضلع بھر کے سکولوں میں اچھا رہا۔ اور گذشتہ
سال سے ... روپیہ کے قریب امداد زیادہ
حاصل کی۔ جب سے ہیڈ ماسٹر لالہ شنکر لال
جی آئے ہیں۔ سکول دن بدن ترقی کر رہا ہے

نامہ نگار راولپنڈی لکھتے ہیں ہر مشن فنڈ (جو
دیوالی کے روز سوامی جی کے مرتو کی یادگار
کے جلسہ کے وقت فراہم ہوا کرتا ہے) کی بابت
مبلغ ... اسی دن پرتی ندھی سبھا کو سماج
نے بھیج دئے تھے باقی وصول ہو رہی ہیں۔ ہمارے
پریمی بھائی لالہ کرپا رام جی ساہنی پردھان سماج
نے کوہ مری سے واپس تشریف لا کر اپنے سب آریہ
بھائیوں کو دیوالی کے دوسرے دن پریتی بھوجن دیا جس میں
... آدمی اور سماجک انتی پر آنند سے بات چیت
ہوتی رہی۔ اگر گاہے گاہے ہر ایک سماج میں متمول بھائیوں
کی طرف سے جلسے ہوا کریں تو پریم کی ترقی کے علاوہ
سماجک ترقی کے متعلق بھی سوچنے کیلئے اچھا موقعہ
مل سکیگا۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی ۶ اکتوبر کے آخری

ہفتہ میں بمقام گوجر خاں - چوہا بھگتیاں - کلر
پر چار کیا۔ پھر آپ نوشہرہ کے سالانہ جلسہ کیو سطے
تشریف لیگئے۔ ۱۰۔ نومبر کی شام کو آریہ سماج کے
مکان میں پنڈت بھوجدت جی کا دیاکھیان سولہ
سنسکاروں پر ہوا۔ حاضری اچھی تھی۔ تیسواں
سالانہ جلسہ آریہ سماج راولپنڈی کا بتاریخ ۸ و ۹
دسمبر قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۷ کی شام کو اور ورم
چرچہ ۱۰۔ دسمبر کو ہوگا۔ یہ جلسہ نہایت دھوم دھام
و رونق سے ہونا چاہئے مگر یہ سب کچھ کارکنان پرتی ندھی
کی امداد اور بیرونجات کے لیکچراروں اور دیگر آریہ بھائیوں
کے شبھ آگمن پر ہی منحصر ہے۔

سکرٹری آریہ سماج نجیب آباد لکھتے ہیں (۱)
وید پرچار فنڈ میں دہن کی نیونتا سے اپدیشکوں کا ابھاو
دیکھ کر آریہ سماج نجیب آباد نے نشچے کیا کہ ہر ایک سبھاسد
سے یتھا شکتی ایک روپیہ پارشک وید پرچار فنڈ میں
میں لیا جایا کرے اور پارشک اُتسو پر وید پرچار کا
اپیل ہوا کرے۔ جہانتک ہمیں معلوم ہے شرمتی پرتی
ندھی سبھا کی بھی ایسی ہی اگیا ہے پرنتو شوک سماجیں
اپنے کرتویہ پر دھیان نہیں دیتیں۔ اس سماج سے یہ
دین شِگر شرمتی کے کاریالہ میں بھیجدیا جاوے (۲)
آریہ سماج - دو برس سے اپنا سالانہ اتسو بلا کہان پان
کرتا ہے گو پارسال چند اشخاص کی بدولت کچھ گڑبڑ
ہو گئی تھی۔ اسلئے نویدن ہے کہ سماج سوائے اپدیشکوں
سنیاسیوں وغیرہ کے کسی شخص کے کہن پان کا ذمہ دار
نہ ہوگا۔ البتہ جو بھائی پہلے سماج کو سوچنا دینگے انکے کھان پان کا ...

شہر اور ضلع جلندھر کی خبریں

دیتوار تاریخ ۴۔ نومبر ۱۹۲۵ کی صبح کو کنیا مہاودیالہ
جلندھر کے مکان پر ایک خاص جلسہ ہوا جو اپنا آپ ہی
نظیر ہے۔ ڈاکٹر ہرنام داس سنہ میں ہومیوپیتھک
کا کام کرتے ہیں۔ آپنے اپنی دھرم پتنی کو تعلیم
کیلئے کنیا مہاودیالہ میں عرصہ اڑھائی سال سے
سے بھیجا ہوا تھا۔ اب انکی پیاری پتری ...
اپنی شکشا سماپت کر کے پتی کیسا تھ جانیوالی تھیں
ڈاکٹر صاحب انہیں لینے آئے تھے۔ چنانچہ اس دن
کو ڈاکٹر صاحب اور انکی پیاری شریمتی ... کی
طرف سے ودیالہ کے تمام ہمدردوں کو دعوت تھی کنیا
مہاودیالہ کی ایکسو سے زیادہ لڑکیوں کے علاوہ قریباً
ڈیڑھ سو مرد اور عورت شریک تھے۔ پہلے ہون ہوا
اس کے بعد بڑے کمرے میں سب لڑکیاں اور استریاں
پریم سے بیٹھ گئیں۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کی پیاری
ویدی کے سامنے بیٹھ گئے۔ لالہ دیوراج جی ... نے
پرارتھنا کے بعد دونوں کو کچھ شکشا دی جس کے
بعد انکو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ جواب میں شریمتی ...
نے اپنی شردھا کے بھاو ظاہر کرتے ودیالہ سے پائی
ہوئی شکشا کو سپھل کرنیکا وعدہ کیا اور سب بہنوں سے
پریم سے ملی۔ اسکے بعد سب نے پریتی بھوجن کیا۔ دوپہر کے
دن نج کو ڈاکٹر صاحب معہ اپنی پیاری کے روانہ ہوئے
ایشور اس جوڑی کو دھرم کاریوں کے کرنے میں مدد دے۔
اسی شام کو سماج مندر میں سبھاشد منشی رام جی نے
وید کی کتھا کی۔ حاضری اب بہت معقول ہوتی ہے
حاضرین کی تعداد ۱۵۰ سے زیادہ ہوتی ہے۔ کنیا مہا
ودیالہ کے متعلق جو کنیا آشرم ہے اُنہیں اب زیادہ
لڑکیوں کی گنجائش بلحاظ سکانیت کے نہیں رہی ہے
مکان کرایہ پر ہے جسمیں ٹھیک انتظام ہر ایک قسم کی
ضروریات کا نہیں ہو سکتا۔ کنیا مہاودیالہ کے
کارکنوں کو اپنا مکان آشرم کے لئے بنانا چاہئے اس
کام کیلئے رائے ملا رام صاحب چارصد روپیہ کا وعدہ
کر چکے ہیں۔ آشرم کیلئے فراخ اور مناسب عمارت
بننے کے بغیر کنیا مہاودیالہ ... ترقی کا
اس سے نصف بھی نہیں کر رہا۔ بینچھا تاریخ ...
نومبر کو ست سنگ سبھا کا جلسہ آریہ مندر میں ہوا
حاضری معقول تھی۔ لالہ سومناتھ جی پردھان ...
ودیارتھیوں پر سبجیکٹ تھی۔ پردھان کی خاطر کی تقریر

عجیب ہی تھی۔

ایت وار تاریخ ۱۱ نومبر کو آریہ سماج کے سالانہ جلسے ہیں جن بڑے آنند سے ہوئے جن کی بابت ہم اگلی دفعہ کچھ دینگے کہ کہا گرہستھ دھرم پر اپدیش ہوئی

مراسلات

پنڈت تلسی رام جی میرٹھ نواسی کا

مشنو سمرتی بھاشا انوواد

اور میرا جواب الجواب

(۱) پنڈت جی کی بھاشا انوواد اور منو جو مضمون ست دھرم پرچارک جالندھر مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ میں چھپوایا تھا اسکا جواب پنڈت جی نے ماہ اکتوبر کے آریہ سماچار میرٹھ صفحہ ۲۵۵ پر چھاپا ہے جو آپکے بہالی کی مہربانی سے میری نظر سے گذرا (۲) پنڈت جی ابتدا میں بات کی شکایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنا مضمون اخبار میں کیوں چھاپا اسکا جواب یہ ہے کہ پنڈت جی کا پستک عوام کی آگاہی اور ہدایت کے لئے تھا سو مینے بھی اپنی رائے عوام کی آگاہی کیلئے اخبار میں چھاپ دی (۳) مینے اعتراض کیا تھا کہ پنڈت جی نے ادھیائے ۱۲ کے شلوک ۴۰ لغایت ۵۰ میں کنڈر چھندس - اپسرا - نکشتر - دیت - رشی - دیو - سادھیہ - برہما - دھرم - مہان - شبدوں کے ارتھ کیوں نہیں لکھے - پنڈت جی فرماتے ہیں کہ چونکہ ان کے ارتھ ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں اور وہ ان سب آریوں کو معلوم ہیں جنہوں نے سوامی جی کے پستک پڑھے ہیں اس لئے انکا لکھنا پشٹ پیشن سمجھا - کیا پنڈت جی آپکا پستک ان ہی آریوں کے لئے لکھا گیا ہے جنہوں نے سوامی جی کے پستک پڑھ لئے تھے اور باقی آریوں اور غیر آریوں کے لئے نہیں؟ کیا سوامی جی کے پستک پڑھنے والے سب آریوں کو ان الفاظ کے معنے ایسے یاد ہیں کہ آپکا پستک پڑھتے وقت فوراً ذہن میں آ جاویں اور ستیارتھ پرکاش کو دیکھنے کی ضرورت نہ رہے پھر اگر ان الفاظ کا ارتھ لکھنا پشٹ پیشن تھا تو اور بہت سے الفاظ کے ارتھ کیوں لکھے جنکے ارتھ سوامی جی کی پستکوں میں درج ہیں (۴) آپنے اس بات پر نا حق اتنا زور دیا ہے کہ ایک ایک لفظ کے انیک معنی ہیں مینے اس بات سے کب انکار کیا تھا؟ سوال تو صرف یہ تھا کہ آپنے سوامی جی کے ارتھوں کو چھوڑ کر اپنے ارتھ کیوں لکھے اسکے جواب میں آپ کہتے ہیں کہ "سوامی جی نے بھاوارتھ سا لکھا ہے شبدارتھ نہیں اب بھاوارتھ تو میرا لیکھ سے ہی کوئی سمجھنا چاہے تو سمجھ سکتا ہے" پنڈت جی مہاراج! کیا بھاوارتھ کا لکھنا ٹھیک نہیں ہے یا سوامی جی کے بھاوارتھ میں ہی کوئی نقص تھا۔ دیو شبد کا ودوان ارتھ جو سوامی جی نے کیا ہے کیا یہ بھاوارتھ ہے اور آپکا تیتیس دیوتا شبدارتھ ہے؟ علے ہذا نکشتر شبد کا چمکنے نکشتر ارتھ اور وشوسرج کا وشو کو اتپن کرنے والی سرشٹی کا ارتھ کے برہمانڈ آدی ارتھ شبدارتھ ہیں؟ الغرض سوامی جی کے ارتھ بھاوارتھ کے طور پر ہیں تو بغیر غلط ہونے کے آپنے انکو کیوں چھوڑا؟ اگر کسی خاص وجہ سے چھوڑا ہی تھا تو انکی جگہ ایسے ارتھ کیوں لکھے جو مضمون سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ مثلاً آپنے جو ادھیائے کے شلوک ۴۹ میں دیو شبد کا ارتھ ۳۳ دیوتا اور شلوک ۴۸ میں نکشتر کا ارتھ چمکنے نکشتر اور شلوک ۵۰ میں وشوسرج کا ارتھ وشو کو اتپن کرنے والی سرشٹی کی ارتھ کے برہمانڈ آدی اور اویکت شبد کا مول پرکرتی ارتھ کرتے ہیں جو سب جڑ پدارتھ ہیں انکا اشلوکوں کے جیو یونی مضمون سے کچھ سمبندھ نہیں ہے شاید برہمانڈ ارتھ کی نسبت پنڈت جی یہ کہیں کہ وہ چھاپہ کی غلطی ہے اور اصل برہما تھا۔ مگر معلوم باقی ارتھوں کی نسبت کیا عذر پیش کرینگے۔ پنڈت جی نے جو لکھا ہے کہ ان شلوکوں میں یونیوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ انمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہان کی تمام جاندار اور بیجان چیزوں میں کس کس گن کی کتنی کتنی مقدار رہتی ہے اور یونیوں کا ذکر شلوک ۵۰ کے بعد آتا ہے۔ اس حجت کے رفع کرنیکے لئے ضروری ہے کہ ان شلوکوں کا ارتھ لکھکر پنڈت جی سے دریافت کیا جائے کہ ان میں یونیوں کا ذکر ہے یا نہیں

شلوکوں کے ارتھ - (شلوک ۴۰) ستوگنی منشیہ دیوتا کو رجوگنی منشیہ کو اور تموگنی تریگ یونی کو پاتے ہیں یہ تینوں گتیوں کی تفصیل ہے۔ (شلوک ۴۱) ان تینوں گتیوں میں ہر ایک گتی کا تین درجہ ہیں ادہم - مدہم اور اتم (شلوک ۴۲) جو پرش ادہم تموگنی ہیں وہ پرش کرمی کیٹ مچھلی سرپ کچھوا پشو - مرگ کی گتی یعنی یونی کو پاتے ہیں (شلوک ۴۳) مدہم تموگنی منشیہ ہاتھی گھوڑا شودر ملیچھ - سنگھ - ویاگھر - سوٗر کی یونی پاتے ہیں (شلوک ۴۴) اُتم تموگنی منشیہ چارن - پکشی - دامبک - راکشس پشاچ کی یونی کو پاتے ہیں۔ (شلوک ۴۵) ادہم رجوگنی منشیہ جھلا - ملا - نٹ - شستر ورتیہ جواری شرابخور کی یونی کو پاتے ہیں۔ (شلوک ۴۶) مدہم رجوگنی منشیہ راجا کشتری راجیہ پروہت واد ودیا میں پردھان کی یونی کو پاتے ہیں۔ (شلوک ۴۷) اُتم رجوگنی منشیہ گندھرو گہیک یکش ودیادھر دونوں کے سیوک کی یونی پاتے ہیں۔ (شلوک ۴۸) اُتم ستوگنی منشیہ تپسوی سنیاسی وید پاٹھی ودیا کا جوتشی دیہہ کی یونی کو پاتے ہیں (شلوک ۴۹) مدہم ستوگنی منشیہ یگیہ کرتا رشی دیو وید ودیا کے گیاتا ودیت آدی ودیا کے گیاتا کال ودیا کے گیاتا پنڈت سادھیہ کی یونی کو پاتے ہیں (شلوک ۵۰) اُتم ستوگنی منشیہ برہما وشوسرج دھرم مہان اویکت پرش سرودھتم یعنی تحقیق پرش اور وشچت کی یونی کو پاتی ہیں (شلوک ۵۱) تین پرکار کے کرموں کو انوسار سمپورن جیووں کی تین تین درجہ کی تین گتیاں بیان ہوئی ہیں۔ اشلوکوں سے جو خاص خاص پاپوں کے بدلے جو جو یونیاں ملتی ہیں وہ بتائی جاویگی۔ واضح ہے کہ اس شلوک کے آگے جو تفصیل یونیوں کی لکھی ہے وہ شلوک ہائے اقبل الذکر کی یونیوں کے انترگت ہے۔ اب پنڈت جی تبلاویں کہ مینے شلوکوں کا ارتھ غلط تو نہیں لکھا۔ اور اگر کچھ غلطی ہے تو ظاہر کریں (۵) پنڈت جی فرماتے ہیں کہ اگر شلوک ۵۰ اور اس سے پہلے شلوکوں میں یونیوں کا ذکر ہے تو بتایا جاوے کہ ان کی مندرجہ ذیل الفاظ کن یونیوں کے نام ہیں۔ تپسوی یتی وپر بھوان رشی - دیوتا ودیا برہما

آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کو سونپنا دی جاوے
آریہ اخبارات میں یہ پرستاؤ چھپوا دیا جاوے
آپکا ہتیشی نارائن پرساد سکرٹری آریہ
پرتی ندہی سبھا پشچم اوتر۔ اودہ " " "

سنسار میں چار طرح کے منش

اس سنسار میں چار پرکار کے منش ہیں۔ اُتم وہ ہیں جو پرسوارتھ کو تیاگ کر دوسروں کا سوارتھ سیدہ کرتے ہیں۔ اس سے نیچے درجہ پر وہ ہیں جو اپنا کام نہ بگاڑتے ہوئے دوسروں کا کارج پورا کرتے ہیں۔ راکھشش وہ ہیں جو خودغرضی کے لئے دوسروں کا کام بگاڑتے ہیں۔ راج رشی مہاراج بہرتری جی کہتے ہیں۔ کہ اُن کا نام ہم نہیں جانتے جو بنا اپنی غرض کے دوسروں کا کام بگاڑتے ہیں

(ایل۔ آر۔ نیچی ٹیوجیبانہ)

مضمون اشتہاد

بخدمت ایڈیٹر صاحب ست دہرم پرچارک جالندہر بعد تسلیمات کے گذارش ہے کہ راقم الحروف منگولال شہر بریلی محلہ بہاری پور میں بمکان منشی پربہولعل صاحب مرحوم نایب دیوان ریاست گوالیار بوم ولادت سے سکونت پذیر ہے۔ عرصہ زائد از دو سال بلکہ تخمیناً تین سال سے مجکو عارضہ دمہ لاحق تہا۔ ہر سال دو تین مرتبہ دورہ ایسی شدت کا ہوتا تہا۔ کہ جس کی تکلیف پر موت کو بدرجہا ترجیح تہی۔ اور ایسی عبارت سے میری جان ناتوان پر عذاب عظیم تہا۔ مرض دمہ میں مبتلا ہونے سے قبل میرا جسم تندرست اور چالاک وچُست تہا۔ مگر بیماری کی ... نحیف ... نہایت سست ہوگیا

ہر قسم کا علاج برابر کیا۔ مگر کسی دوا سے افاقہ نہوا۔ الحاصل بُرا حال تہا۔ جینا وبال تہا۔ ایک روز میرے ایک مہربان مکرم ایک دوا کا اشتہار لائے۔ اور اُس کے استعمال کے درپے ہوئے۔ کثرت اشاعت اشتہارات سے جسقدر وقعت ایسی دواؤں کی کم بلکہ معدوم ہوگئی ہے۔ اظہر من الشمس ہے تاہم بخیال ولداری مکرم میں نے تین ماہ متواتر دوا کا استعمال کیا۔ اور پرہیز کامل بلکہ اکمل رکہا اُسکا اثر یہ ہوا کہ میں اب بالکل تندرست ہوں۔ اور حالت اصلی سے کوئی تفاوت محسوس نہیں ہوتی۔ لہذا بہ نظر رفاہ عام ملتمس ہوں کہ جناب اس مضمون کو درج اخبار فرماکر شریک ثواب ہوں۔ دوا کا پتہ بابو جگت رائے صاحب رہتا کبود۔ دُرگا کُنڈ روڈ بنارس

المشتہر
منگولال محلہ بہاری پوری بریلی

نوٹ۔ پہلے اِس اشتہار کی عبارت بابو جگت رام نے بہیجی تہی۔ لیکن ہمارے عذر پر کہ اصل کے پاس سے جو لکہا آویگا اُسے جگہ دی جاویگی۔ یہہ خط آیا ہے جسے ہم بجنسہ بلا کسی ذمہ داری کے درج کرتے ہیں ایڈیٹر

مفت

بکہ ٹکٹ نصف آنہ گرہ سے لگا کر جنتری ۱۹۰۱ء مع نمونہ جات گبردن۔ ٹوپی۔ کشمیرا وغیرہ عام تقسیم کرتے ہیں۔ المشتہر ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گبرون لودیانہ پنجاب

زراعت کے متعلق

اگر آپ سبز وخشک چارہ کی تجارت سے معقول نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اس مُلک کے مویشیوں کی حالت سدہر جنپر دودہ اور دودہ کی تمام اشیاء اور بارکشی کا حصر ہے تو مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فی الفور عمل شروع کردیجئے اگر اس کتاب کی ہدایات پر لوگ کاربند ہوتے تو اس وقت اس مُلک میں چارہ کی قلت کی شکایت نام کو بہی نہ ہوتی شاید دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پچہلے سال چارہ گراں قیمت ہونیکی وجہ سے صوبہ بمبئی میں دیگر جہازوں پر لدکر آیا۔ کیا یہ امر اس مُلک کے باشندوں کی کم ہمتی اور بے توجہی ظاہر نہیں کرتا ضرورت اور مانگ کو دیکہہ کر غیر مُلک کے باشندوں نے اس مُلک میں گہاس چارہ کی کاشت اور تجارت شروع کردی ہے چنانچہ پچہلے سال ریاست جودہپور کو جہانسی کی ایک انگریز سوداگر چارہ نے کئی لاکہہ روپیہ کا گہاس چارہ دیا مگر وہ کتنے دن کام آسکتا تہا اگر اہل مارواڑ دبیکانیر وغیرہ تحفظ چارہ کی واقف ہوتے تو اُنکا روپیہ ریاست سے باہر نہ جاتا یہ موسم عمل کا ہے اسلئے مناسب ہے کہ مندرجہ ذیل کتاب خرید کر فائدہ اُٹہائیے۔

گہاس وچارہ

طبع ثانی بعد نظر ثانی واضافہ۔ لاثانی کتاب ہے ہر قسم کے دیسی اور ولائتی تر وخشک چاروں کا بیان معہ طریق کاشت درج ہے طرح طرح کے چاروں کو گڑہوں میں اور کہتیوں میں ڈال کر خمیرہ وغیرہ بنانے کی ترکیبیں صاف طور پر لکہی گئی ہیں اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل کرنیسے مویشیوں اور گہوڑوں کو تر اور چارہ تمام سال بہتر آسکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۸/ بلا محصول ڈاک

المشتہر
لبہنی رام اسسٹنٹ مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر۔

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

مژدہ ۔ مژدہ

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی ۔ اور مختلف آوازیں اس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں ۔ ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائی کلی حاصل ہو گئی ہے اور اس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائی ہیں کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے سوالیوں کو درخواستیں بنام ذیل بھیجنی چاہئیں

Address

No 166 Nicholson Insti-
tute, Langwal-
gunness Bury
London
England

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۳۰ گنی ۔۔ ۔۔ پوسٹ فری

پیانو باجہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ”

سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ”

سینے کی کل ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ”

سنہ ۱۹۰۰ء کی پیرس اگزیبیشن تمام اخراجات ادا کئے جاویں گے ۔ قیمت ہر ایک شئے کی صرف تیس گنی ہے ۔ بغرض استفادہ ترقی ومینز ورلڈ ”ترقی نسوانی دنیا“ ہانے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز سوچی ہے کہ ان متذکرہ بالا اشیاء میں سے ایک کوئی انعام دیا جاویگی جوکہ وہ پسند کریں ۔ یعنی بائیسکل فی تیس گنی ۔ یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی یا سینے کی کل فی تیس گنی ۔ بلا دیگر اخراجات کے علاوہ زرچندہ ۔ یہ نفیس اشیائے کامل الوجود اشخاص کی خاطر تجویز نہیں کی ہیں ۔ بلکہ ان ہوشیار آدمیوں کے لئے ہے جو کہ اپنے خالی وقت میں ان سے فائدہ اٹھائینگے ۔ گارنٹی بالا کراید در انعام پر موجود ۔ اگر آپ ان چیزوں میں سے کوئی چیز چاہتے ہوں تو ”ومینز ورلڈ“ کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کریں ۔ بلا صرف ان کے حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ہر فرد بشر چندہ دہندہ ان اشیاء میں سے ایک چیز لینے کا مستحق ہوگا ۔ بموجب ان شرائط کے جو ہم بھیجینگے ۔ چندہ ایک سال کا دس شلنگ ۵ پنس پوسٹ فری ہوگا ۔ ہر شخص کے لفافہ جات معہ اندراج پتہ و ٹکٹ ڈاکخانہ آنے چاہئیں تاکہ نقول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں ۔ یہ بھی لکھنا چاہئے کہ کونسا انعام پسند ہے

ایڈیٹر

The Womans World Bred-
ford. London England.

آریہ برادری

۲۹ ۔ ۳۲

بھارت ورش کا ادّھار اور آریہ ستان کی اُنتی تب ہی ہوگی جب وید کی اگیا کا ٹھیک پالن اور دھرم شاستر کے موافق آچار تب ہی ہوگی اور ہماری سب سبھائیں تبھی دور ہوں گی جب

آریہ برادری قائم ہو

ایسی برادری کی کیا ضرورت ہے ؟ اس سے کیا فائدہ ہوں گے ۔ اس کے بغیر کیا نقصان ہیں اور یہ برادری کیسی ہونی چاہئے ؟ ان باتوں پر ایک مضمون ہم نے چھپوا کر رکھا ہے جو صاحب چاہیں مفت منگوا لیں

اب عرض یہ ہے کہ جو اصحاب آریہ برادری قائم ہونا پسند کرتے ہوں وہ اپنا پتہ لکھ کر بھیجیں ۔ ہم ایک رجسٹر تیار کر رہے ہیں ایک ہزار نام آنے پر سبھا کی جاوے گی

خط بھیجنے کا پتہ

ودیا ساگر آفس علی گڑھ

ادھیاپکا کی ضرورت

ادھیاپکا جی آریہ خیالات کی ہونا چاہئیں ستیارتھ پرکاش وغیرہ ہندی کی کتابیں اچھی طرح پڑھا سکتی ہوں ۔ اور اُن کے کام سے بخوبی طرح سے واقف ہوں ۔ برہمنی ہو اور اپنے پتر کے ساتھ ہو تو بہتر ۔ دی جاوے گی تنخواہ دس روپیہ ماہوار دیکھا

المشتہر

شانتی دیوی پرنسپل کنیا پاٹھشالہ بازار گراں

کرنا چاہئے۔ اور سالانہ فضول خرچی کو بند کرکے کوئی مستقل کام کرنیکی تجویز کرنا بھی چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ظاہر اطور پر کانگریس لیڈر کبھی بھی اپنی جماعت کے نقص کو نہیں مانیں گے۔ لیکن سچ کی بات چیت پر ہمارے نوجوانوں نے اچھی طرح ان سب کمیوں کو محسوس کرکے اقبال کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ بھی سپرٹ جل کی طرح ہوا دار ہو کر پھر غائب ہو جاتی ہے۔ اور پھر ہمارے نوجوان پولیٹیکل ریفارمر لوگ بھی رائے قائم کر لیتے ہیں کہ سوشیل اور دھرم کو ذہنی پولیٹیکل کاموں کا لازمی جزو ہے۔ ہم نے لکھنؤ میں دیکھا تھا کہ ڈیلیگیٹوں کا خاص حصہ رات کو نیو الفرڈ تھیٹریکل کمپنی کے شو میں دکھائی دیتا تھا۔ اور دن کو نو بجے اٹھنے کے بعد صرف اسپانٹ کا منتظر رہتا تھا۔ کہ کب مسٹر مینڈر بابو اپنا ناٹک شروع کرتے ہیں۔ کیا اس قسم کے ناٹک دیکھنے والی جماعت سے اس دیش کے اودھار کی امید ہو سکتی ہے۔ جن قوموں کا تم مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ جن کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہو۔ کیا انہوں نے ناٹک تماشے دیکھتے دیکھتے اپنے حقوق حاصل کئے تھے؟ افسوس کہ مسٹر مینڈر بابو تو کانگریس کو ایک دھارمک خیال ظاہر کرکے اپنی جان تک پیش کرنے کیلئے طیاری ظاہر کریں اور سینکڑوں ڈیلیگیٹ محض ناٹک کے تماشے کی خاطر کانگریس ہال میں جمع ہوں۔ ہم پھر اپنے پولیٹیکل لیڈروں کو کہتے ہیں کہ جب تمہارے پاس آدمی کام کرنیوالے موجود نہیں۔ جب تک کام بہادری سے کام کرنیوالے موجود نہیں۔ تو کیوں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتے ہو۔ پہلے کام کرنیوالے آدمی پیدا کرلو۔ جیسے پرُوپکار کے لئے تن۔ من اور دھن ارپن کرنے والے آدمی پیدا کرلو۔ اس کے بعد پولیٹیکل ریفارمیشن کا نام لینا واجب ہوگا۔

مسٹر رانڈے کی سوشیل کانفرنس

یوں تو دسمبر میں پینتہ کانگریس۔ ویشیہ سبھا کانفرنس۔ کرمی کانفرنس۔ گرو کنفرنس۔ اور تیسری کانفرنس۔ وغیرہ سب ہی ہونگی۔ لیکن سب سے بڑھ چڑھ کر اسوقت انڈین نیشنل سوشیل کانفرنس کا اجلاس بیٹھے گا۔ پہلے اس کا نام نیشنل نہ تھا۔ لیکن جب سے مسٹر رانڈے نے مسلمانوں کو بھی جاتی معنفت و حرمت۔ اتفاق۔ اور رشتہ داری وغیرہ کی تعلیم تسلیم کرکے انہیں دعوت دی ہے تب سے اس کے نام کے ساتھ بھی نیشنل کا پچھلا لگ گیا ہے۔ اس کنفرنس کی گذشتہ سالانہ رپورٹ چھپکر آئی ہے جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ سبھا محض ہندوستان کے سوشیل کام کی کسیقدر رپورٹ دینے کے لئے جمع ہوتی ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ مسٹر رانڈے کی شائع کی ہوئی کل رپورٹ سے جو سوشیل اصلاح کا کام ظاہر ہوتا ہے۔ وہ پنجاب کا ایک معمولی آریہ سماج ایک برس کے اندر کر چھوڑتا ہے اِمسال بھی اس کانفرنس کے لئے نوٹس جاری ہو رہے ہیں۔ اب تک اس کا پریسیڈنٹ نشچت نہیں ہوا۔ لیکن غالبا کوئی رائے بہادر وغیرہ منتخب کئے جاویں گے۔ جو شاید برادریوں میں کچھ بھی قیمت نہ رکھتے ہوں اور جنہوں نے شاید اپنی زندگی بھر میں کوئی بھی اصلاح کا کام نہ کیا ہوگا۔ ہماری رائے میں یہ کنفرنس عملی کام کچھ بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کرنے کا دعوے کرتا ہے۔ لیکن کیا یہ مناسب ہے کہ ایسے اصحاب کو پریسیڈنٹ بنایا جاوے جو اپنی سپیچ پڑھنے کے تین دنوں بعد ہی سوشیل کانفرنس میں پاس شدہ ریزولیوشنوں کی خلاف ورزی کریں۔ گذشتہ پنجاب کے سوشیل کنفرنس کے اجلاس میں دیوان نریندر ناتھ صاحب پریسیڈنٹ ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اپنی سپیچ کے بعد ناچ کروایا تھا ہم سمجھتے ہیں کہ اگر سوشیل کنفرنس کے کارکن ممبران ٹھیک کام کرنا چاہتے ہیں تو دیوان سنت رام صاحب اکال گڈھیا کو پریسیڈنٹ بناویں۔ ہماری رائے میں دیوان سنت رام کا پریسیڈنٹی کی کرسی پر بیٹھنا کچھ معنی رکھیگا۔ غرض ہمارا کام محض اصلاح دینا ہے۔ عمل کرنا یا نہ کرنا کمیٹی استقبالیہ کے اختیار میں ہے۔ لیکن ایک خیال ہم اپنا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ سوشیل کنفرنس پر ہمیشہ یہ اعتراض ہوتا رہا ہے۔ کہ وہ عملی کارروائی کچھ بھی نہیں کرتی۔ اس کا جواب مسٹر رانڈے ہمیشہ یہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کنفرنس بلحاظ اپنی بناوٹ کے ہی ایسی ہے۔ کہ عملی کام کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ ان کا عذر ہوا کرتا ہے کہ کنفرنس کے موقع پر کوئی عملی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اِمسال ہم ایک ایک کام بتا سکتے ہیں۔ جو عملا کنفرنس کر سکتی ہے۔ پنجاب میں آریہ سماج نے رھتیہ سکھوں کو برابری کے حقوق دئے ہیں۔ کنفرنس ہر سال سفارش کر رہی ہے۔ کہ موجودہ نیچ ذات کے آدمیوں کی حالت کو ابھارنا لازمی ہے۔ اب اگر کنفرنس کے موقع پر آریہ رھتیوں کو ہر قوم اور فرقہ کے مختلف لوگ اُن کے ساتھ ایک پنگتی میں بیٹھ کر کھا جاویں۔ تو واقعی اصلاح کا بڑا بھاری کام ہو۔ اگر واقعی کچھ کام کرنا ہے تو مسٹر رانڈے کو اپنا سارا زور اس میں لگانا چاہئے ورنہ ہر سال زبانی ریزولیوشنوں کے پاس کرنے سے اُن کو چھپوا کر تقسیم کرنے سے موجودہ حالت میں ہی مجلس اصلاح کے میدان میں ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھ سکتا۔ ہم پروفیسر روچی رام صاحب سکرٹری۔ اور منشی روشن لعل صاحب پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری تجویز پر ضرور غور کریں۔

اُپدیش

अग्नि र्यत्राभि मथ्यते वा
युर्यत्राभि रुध्यते । सोमो
यत्राति रिच्यते तत्र सञ्जा
यते मनः ॥

جس طرح پرکرساسے برہمانڈ کا کام وایو (ہوا) پر چل رہا ہے۔ اسی طرح پران کی بناوٹ کا کل کام پرانوں کی گتی پر منحصر ہے۔ پرانوں کی گتی بند ہوتے ہی منشیہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ پران نہ صرف سانس ہی چلنے کا باعث ہیں۔ بلکہ منشیہ جیون کے اودیشہ کی پورتی میں بھی انہیں زیادہ ترسہائتا ملتی ہے۔ من جیسے رشیوں نے بندھ موکش کا کارن بتلایا ہے۔ اسی پران کے روکنے سے ستھر ہوتا ہے۔ اور من کے روکے بغیر اندریاں بس میں نہیں آتیں پھر وشئوں کی غلامی سے انسان کیسے آزاد ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ پرانوں کو ستھر نہ کر سکے۔ لیکن ان کو کہاں ستھر کرے؟ تجربہ کار یوگیوں نے بتلایا ہے۔ کہ مولادھار میں ستھر کرنا چاہیئے لیکن شبد سے کیا پتہ مل سکتا ہے؟ مول اور آدھار دو شبدوں کے جوڑ دینے سے واقف انسان کو کیا گیان ہو سکتا ہے؟ پس اس کا پتہ دینے میں یہ وہ جگہ ہے جہاں پرکہ انسانی بناوٹ کی اگنی تیز کی جاتی ہے سرریوں کے اندر اس کا بڑا ہی مان لوگ بڑا عمدہ تجربہ کیا کرتے ہیں؟ اگنی تا ہی چکر میں گھوم کر جیٹھر اگنی کو تازہ کرتی ہوئی ساری بناوٹ کی پرورش اور تربیت کا باعث ہوتی ہے۔ اس کا ستھان زبانی گفتگو سے نہیں معلوم ہوا کرتا۔ وہ سادھن سے معلوم ہوتا ہے۔ وہی جگہ ہے جس کے معلوم ہونے پر کہ وایو کا دہکا جو اندر اور باہر دونوں طرف جاتا ہوا ستاتا ہے۔ بند ہو جاتا ہے۔ اس جگہ کا پتہ کیول پرانایام کرنے سے ہی مل سکتا ہے۔ اس ستھان کا رشی نے پھر پتہ صاف دیا ہے۔ انہوں نے بتلایا ہے۔ کہ جب پرانوں کے ستھر ہونے پر اندر ہی امرت کی برشا پرتیت ہونے لگے۔ جب شانتی ایک خاص مقام سے اٹھتی ہوئی پرتیت ہو۔ اس جگہ کو مولادھار سمجھو۔ اور پھر عادت ڈالو کہ اسی جگہ پران ٹھہرائے جایا کریں۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اگنی کا متھن ہوتا ہے۔ جہاں وایو روکا جاتا ہے۔ اور جہاں پر کہ امرت کی برشا ہوتی ہے اس جگہ من کو ٹھہرانا چاہیئے۔ یوں تو من تھوڑے عرصہ کے لئے عارضی ترکیبوں سے بھی ستھر ہو جاتا ہے۔ کسی خاص وستو پر وشیش دھیان لگانے تک سے من کی کچھ عرصہ کے لئے ستھرتا ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سے جیون کے اصلی اودیشیہ کی پورتی میں کچھ بھی مدد نہیں ملتی۔ اس لئے مکتی مارگ کے مسافروں کے لئے پرانوں کی ستھرتا کی اصلی ستھان تلاش کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ اس ستھان کے لابھ کر لینے کے بعد من کے ایکاگر کرنے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوتی۔ اور ایشور اپاسنا کا کام بہت ہی سگم ہو جاتا ہے اس میں ایک خاص قسم کی راحت معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر منشیہ سچا پروپکاری بن سکتا ہے۔ کیونکہ جو شخص وشئوں کی غلامی سے خود آزاد نہیں ہوا۔ وہ دوسروں کو کب آزاد کرا سکتا ہے۔ اور دنیا کے انسان محض وشئوں کی غلامی کے باعث ہی دکھ اٹھا رہے ہیں جن سے آزادی پاتے ہی ان کے دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہی سچا پروپکار ہے۔ پس ہم سب کو پریم پوروک اس اوستھا کی پراپتی کا یتن کرنا چاہیئے جس کی پراپتی کے بنا سارے سنسارک سکھ ہیچ ہیں۔

اوم شم

پر میہ مہاشئہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک

میرے رسالہ لائف فنڈ پر جو ریویو آپ نے اخبار مطبوعہ ۱۹۰۰ میں شایع کیا ہے۔ اُس کے لیئے میں مشکور ہوں لیکن میں نے اپنے فنڈ ہندو میوچل کے ممبر صاحبان کے فائدہ و اطلاع کے لیئے خصوصاً اور باقی ہندو آبادی کے لئے عموماً گذشتہ ساڑھے چھ سال کی کارروائی کا ایک خلاصہ تیار کر لیا ہے۔ جس کی ایک نقل لف ہذا ارسال خدمت کرتا ہوں اگر کرپا کر کے اپنے اخبار کے آئندہ پرچے میں اس کو بھی شایع کر دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ کیونکہ امید ہے کہ آپکے اخبار کے خریداران سے بہت سے صاحبان ہندو میوچل فنڈ کے بھی ممبر ہوں گے۔ اور اس خلاصہ کے مطالعہ سے اون کو اپنی بھلائی یا بُرائی کا اندازہ خود کرنے کا آسان ذریعہ بہم پہنچ جاویگا اور کیا عرض کروں۔ مورخہ ۵۔ دسمبر ۱۹۰۰ء

بندہ بسنت رائے ممبر فنڈ۔

پنجاب ہندو فیملی ریلیف فنڈ کے عملی نتایج

بر رو موجودہ قواعد از ابتدائے اکتوبر ۱۸۹۳ء لغایت آخر مارچ ۱۹۰۰ء ساڑھے چھ سال بمقابلہ نتایج جو ظہور میں آ سکتے اگر تقسیم زر امدادی کی بلحاظ قدامت ممبری کی جاتی اور ایک سال کا بونٹ تصور کیا جاتا۔

(۱) شروع سے آخر مارچ ۱۹۰۰ء تک کُل تین سو ممبر فوت ہوئے ہیں جن میں ۲۳۲ وہ ہیں کہ جو یکم اپریل ۱۸۹۶ء کے بعد مرے ہیں یعنی جب سے سہ ماہی تقسیم زر امدادی کا طریق جاری ہوا ہے (۲) مندرجہ بالا اموات کے متعلق زر امدادی جو تقسیم ہو چکا ہے۔ اُس کی کُل میزان ۲۸۱۰۵۲ روپیہ اور چھ آنہ ہے پہنچا ہے جسکے ۲۰۵۰۷۷ روپیہ اس طریق سہ ماہی تقسیم ہوا ہے (۳) اوسطاً فی ممبر متوفی کے ورثاء کو کل پر ۹۳۷ روپیہ کی امداد ملی ہے۔ اور سہ ماہی طریق کے موجب یہ اوسط ۸۹۲ روپیہ پڑتی ہے (۴) سب سے زیادہ تعداد زر امدادی کی جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملی ہے وہ بمبلغ ۲۰۱۳ روپیہ ۸ رہتی جو بلحاظ چندہ ادا کردہ ممبر فی روپیہ پر ۱۱۱ روپیہ کے حساب سے پڑی کیونکہ اس ممبر متعلقہ نے ابھی صرف ۲۴ روپیہ ۶ رہی ادا کئے تھے۔ کہ وہ فوت ہو گیا (۵) سب سے کم تعداد زر امدادی کی جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملی ہے وہ ۴۶۳ روپیہ تھی۔ جو بلحاظ چندہ ادا کردہ ممبر کے فی روپیہ پر ۱۹۱ روپیہ کے حساب سے پڑی کیونکہ ممبر متعلقہ نے اپنی موت سے پہلے صرف تین روپیہ ۱۴ ر ہی ادا کئے تھے۔ نوٹ۔ یہ بر دو نتیجے شروع شروع کے ہیں یعنی ۱۸۹۵-۹۶ء تک کی ہیں۔ جب سے تقسیم سہ ماہی زر امدادی کا طریق جاری ہوا ہے۔ (۶) وہی نتیجہ برابر ہوا ہے۔ یعنی بلحاظ چندہ دہی تفاوت اس قدر گراں نہیں رہی (۶) جبکہ سب سے زیادہ زر امدادی کی جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملی ہے وہ ۱۳۱۸ روپیہ ۹ آنہ ۶ پائی تھی۔ جو بلحاظ چندہ ادا کردہ ممبر فی روپیہ ۹۵ روپیہ ۱۰ آنہ پڑی کیونکہ ممبر نے صرف ۱۵ روپیہ ۸ آنہ ہی دیئے تھے۔ (۷) اسی سہ ماہی تقسیم کی رو سے سب سے کم تعداد زر امدادی کی جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملی وہ ۶۰۱ روپیہ ۷ آنہ تھی۔ جو رقم ادا کردہ بطور چندہ پر بحساب ۹ روپیہ ۵ آنہ فی روپیہ پڑی کیونکہ اس ممبر نے ۶۴ روپیہ ۸ آنہ ادا کئے تھے۔ اور نقصان اموات والا سہ ماہی میں سب سے زیادہ ہوا یعنی ۴۳ فی صدی ممبران چندہ دہندہ پر۔ (۸) سب سے زیادہ معاوضہ فی روپیہ ادا کردہ پر جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملا ہے وہ ۳۲۰۵ روپیہ تھا۔ کیونکہ اُس ممبر متعلقہ نے صرف ۶ روپیہ ادا کئے تھے۔ اور اُس کے ورثاء کو ۱۹۸ روپیہ بطور معاوضہ فنڈ سے ملے۔ (۹) سب سے کم معاوضہ فی روپیہ ادا کردہ پر جو ایک ممبر کے ورثاء کو ملا ہے وہ ۹ روپیہ ۵ آنہ تھا کیونکہ اُس ممبر متعلقہ نے ۶۴ روپیہ ۸ ر ادا کئے تھے۔ اور اس کے ورثاء کو صرف ۶۰۱ روپیہ ۷ آنہ ملے۔ جب سے فنڈ دیرینہ ہوتی جاویگی یہ اوسط بھی کم ہوتی جاویگی۔ کیونکہ موجودہ قواعد کا نتیجہ یہی ہے۔ (۱۰) سب سے زیادہ عرصہ ممبر رہ کر جو شخص فوت ہوا ہے وہ ۶ سال پانچ ماہ گیارہ یوم ممبر رہا تھا۔ اور اُس نے ۹۰ روپیہ بطور چندہ ادا کیئے تھے۔ لیکن اس کے ورثاء کو ۱۱۵۲ روپیہ بطور امداد ملے یعنی ۱۲ روپیہ ۱۳ ر فی روپیہ ادا کردہ پر۔ آئندہ دیرینہ ممبران کی بابت اوسط اور بھی کم ہوتی جاویگی۔ کیونکہ اصول یہی ہے۔ کہ جتنا دیرینہ ممبر اوسی قدر زیادہ اُس کا خرچ۔ لیکن جو مدد اس کے ورثاء کو ملی وہ اُتنی قدر کم۔ (۱۱) سب سے کم عرصہ ممبر رہ کر فوت ہونیوالا شخص صرف ۵ یوم ممبر رہا۔ اور اُس نے صرف ۳ روپیہ فنڈ کو دیئے تھے۔ لیکن اُس کے ورثاء کو ۷۷۳ روپیہ بطور امداد ملے۔ یعنی فی روپیہ ادا شدہ پر ۲۵۸ روپیہ کے قریب۔ جہاں اس کا نام ہمدردی ہے۔ اُس میں ترقی کہاں۔ (۱۲) مجموعی طور پر اس فنڈ نے فی روپیہ ایکروہ

بطور چندہ وغیرہ ... مبلغ ۳۰ روپیہ واپس دیکر
ہیں - اس پر جو شوق لوگوں کو اس میں شامل
ہونے کا ہے - وہ اندراج نمبر ۱۳ سے ظاہر ہوگا
خود سمجھئے اصل نتیجہ پر - زبانی ہمدردی ہمدردی
کا نعرہ مارتے رہنا بے سود ہے - (۱۳) آخیر مارچ
۱۹۲۵ء تک تعداد ممبران رجسٹر شدہ کی ۹۴۳۶
تھی منجملہ اُن کے صرف تین سو ممبر فوت ہوئے
باقی ماندہ ۶۱۳۶ میں سے ۱۴۹۷ ممبران
یعنی ۲۴ فی صدی سے زیادہ خود قطع تعلق
کر گئے - یہ حیرانی کی بات نہیں تو اور کیا ہے؟
کیا یہی جوش ہمدردی کا عملی ثبوت ہے؟
(۱۴) کیا تمام پنجاب - بلوچستان اور سندھ
میں ہندو آبادی کی عام حالت ایسی ہی ہے کہ
اُن کو فی روپیہ کے عوض اپنے ورثا کو ۳۰
روپیہ دلانے کی ضرورت نہیں؟ - یا اُن کی
اس طرف توجہ نہ کرنے کے باعث کوئی اور نقص
قواعد فنڈ میں موجود ہے - پہلے سوال کا جواب
تو سوائے نفی میں ہونے کے اور ہو ہی نہیں سکتا
تو پھر اگر دوسرے سوال کا جواب اثبات میں ہو
تو کیا اُس نقص کا علاج ممبران فنڈ کے حد
اختیار میں نہیں - اور اگر ہے تو اُس کو دور کرنا
واجب ہے - یا کہ ایسے مفید فنڈ کو توڑ دینا؟ -
(۱۵) موجودہ اصول اس فنڈ کا یہ ہے کہ جسقدر
جلد کوئی شخص اس میں شامل ہو کر اپنے ہندو
بھائیوں کی مدد کا حوصلہ کرے - اور جس قدر
عرصہ دراز تک وہ مدد کرتا ہے - اسی قدر
وہ یعنی معاوضہ اُس کی وفات کے بعد
اُس کے ورثا کو کم ملے گا - دیکھئے کیا ہی حوصلہ
بڑھانیوالا اصول ہے - کیوں نہو اسی لئے قریب
ایک چوتھائی ممبران شامل ہو کر چھوڑ چکے ہیں
(۱۶) گذشتہ سات سال کا نتیجہ ظاہر کرتا ہے
کہ ہم پنجابیوں کی زندگی میں سب سے زیادہ
خطرناک وقت ۳۰ سے ۴۰ سال کی عمر کا وقت ہے

اور اس سے پہلے پہلے شامل فنڈ ہونا اور اپنے
ورثا کے لئے امداد کے وسائل حاصل کر لینا
دانائی ہے - لیکن متوسط درجہ کے غریب ہندوؤں
کا حوصلہ توڑنے والا مندرجہ بالا اصول اُن کا
مانع ہوتا ہے - حتّیٰ کہ ۲۵ فی صدی ۴۰ سال
کی عمر پہنچنے سے پہلے پہلے ہی عدم کو سدھار
جاتے ہیں - اور اپنے ورثا کو بے سر و سامان
چھوڑ جاتے ہیں - (۱۷) ڈائریکٹر صاحبان فنڈ
اس نقص سے بخوبی آگاہ ہیں - لیکن فرماتے ہیں
کہ ممبران اس خطرناک اصول کو تبدیل کرنا پسند
نہیں فرماتے - میرا اپنا خیال ہے کہ ممبر صاحبان کو
موقعہ اور کافی اطلاع سوچنے کے لئے نہیں
ملی - اے بھائی صاحبان! سوچو اور اس اصول
کو بدلو اور اپنے اوپر اور نیز ہندو قوم پر رحم
کرو - رحم کرو - ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے -
اور پھر دلیسی انتظام پر لعنت کرو گے - لیکن قصور
آپ کا اپنا ہوگا - (۱۸) گذشتہ تین سال
سے جس طریق کو جاری کرنے کی درخواست
میں آپ صاحبان سے کر رہا ہوں اُس کی رو
سے گذشتہ ساڑھے چھ سال کے عملی نتائج کو
ترتیب کر کے برائے غور پیش کرتا ہوں - اپنی
بھلائی یا برائی خود سوچو - مقابلہ کے لئے وہ
نتائج بھی درج کرتا ہوں جو اُس طریق پر عمل
کرنے سے پیدا ہوں گے - کہ جو لالہ ہرکشن لعل صاحب
بی اے - پراویڈنٹ فنڈ نے بذریعہ اپولری
سرکلر فنڈ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۰ء میں پیش کیا
تھا - اور جس کے متعلق رسالہ "لاثانی فنڈ" پر
ریویو کرتے وقت صاحب موصوف نے لکھا تھا
کہ میں فی الحال اُس طریق پر بحث نہیں کی: حالانکہ
اُس کے نقص رسالہ مذکور کے صفحہ ۳۸ سے ۴۰
پر صاف درج ہیں - خیر پھر ملاحظہ کیجئے -
(۱۹) فی صدی ممبران چندہ دہندہ پر کم از کم اور
زیادہ سے زیادہ اور نیز عام اوسط اموات

بالترتیب ۷، ۰ و ۴ اور ۲۹ رہی ہے - گویا فی
۲۴۵ ممبران سے اوسطاً ایک ممبر فوت ہوا ہے
جس کے معنی یہ ہیں فی موت ۴۴۳ روپیہ ہوجاتی
ہے ... (۲۰) اگر شروع سے ہی زر امداد
بلحاظ قدامت ممبری تقسیم کیا جاتا اور ایک سال
کا یونٹ قرار پاتا تو فی سال حسب ذیل رقوم ملتیں
(الف) بابت مدت جبکہ تقسیم اپولری ہوتی تھی
(۱) سب سے زیادہ ۱۴۱۰ روپیہ فی سال
(۲) سب سے کم مبلغ ۲۶۵ روپیہ فی سال
لیکن یہ زمانہ شروع کا تھا - (ب) جب سے
تقسیم زر امدادی سہ ماہی جاری ہوئی - تو
فی سال (۱) سب سے زیادہ مبلغ ۴۲۴ روپیہ
(۲) سب سے کم مبلغ ۴۴ روپیہ (۳) اوسط ۲۶۰
روپیہ (۲۱) تین سو ممبر جو فوت ہوئے ہیں
اُن کی قدامت ممبری حسب ذیل آتی ہے -

کُل

تعداد ممبران فوت شدہ	سال مدت	تعداد کل سال ممبری
۵۸	اول سال میں	۵۸
۸۰	دوم "	۱۶۰
۴۷	سوم "	۱۴۱
۵۴	چہارم "	۲۱۶
۳۴	پنجم "	۱۷۰
۲۱	ششم "	۱۲۶
۶	ہفتم "	۴۲
۳۰۰	میزان	۹۱۳

کُل زر امدادی / سال قدامت = ۲۸۱۰۵۲-۶ / ۹۱۳ = ۳۰۸ روپیہ

اس سال کی اوسط کو ہی زیادہ سمجھ کر چھوڑتا ہوں

جب سے تقسیم زر امدادی کی سہ ماہی شروع ہوئی -

تعداد ممبران نوشتہ	سال موت	تعداد کل سال ممبری
۲۲	اول سال میں	۲۲
۴۶	دوم "	۹۲
۴۰	سوم "	۱۲۰
۵۴	چہارم "	۲۱۶
۳۴	پنجم "	۱۵
۲۱	ششم "	۱۲۶
۶	ہفتم "	۴۲
۲۲۳	میزان	۶۸۸

روپیہ ۲۶۰ سال = ۲۰۵۰۷۷۱۱۰ کل زر امدادی / ۷۸۸ سال قدامت

گو سب سے زیادہ رقم فی سال ۴۴۲ روپیہ برامد ہوتی ہے اور اوسط ۲۶۰ روپیہ اور سب سے کم ۱۴۴ روپیہ لیکن آئندہ کے لئے اندازہ شمار کرنے کے لئے میں پچھلی دو رقمیں ہی شمار میں لیتا ہوں۔ تاکہ سوتع ناکامیابی نہ رہے۔

(۲۲) مندرجہ بالا نتائج کی بنا پر ہر دو تجاویز کا جو جو انجام ہو سکتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل نقشہ سے باسانی فہم میں آسکتا ہے وہ توجہ کیجئے۔

حسب تجویز پیش کردہ راقم یعنی ایک سال کا ایونٹ قرار دے کر

میعاد ممبری	بحساب ۱۴۴ روپیہ فی سال جو سب سے کم رقم ہے	بحساب ۲۶۰ روپیہ فی سال جو اوسط ہے	مجموعہ ماہ جو نمبر کو دینا ہوگا
ایکسال یا کم کے لئے	۱۴۴ روپیہ	۲۶۰ روپیہ	۱ سے ۱۲
۲ سال یا کم کے لئے	۲۸۸ "	۵۲۰ "	۲۴ سے ۱۳ "
۳ سال یا کم "	۴۳۲ "	۷۸۰ "	۳۶ سے ۲۵ "
۴ سال یا کم "	۵۷۶ "	۱۰۴۰ "	۴۸ سے ۳۷ "
۵ سال یا کم "	۷۲۰ "	۱۳۰۰ "	۶۰ سے ۴۹ "
۶ سال یا کم "	۸۶۴ "	۱۵۶۰ "	۷۲ سے ۶۱ "
۷ سال یا کم "	۱۰۰۸ "	۱۸۲۰ "	۸۴ سے ۷۳ "
علی ہذا ۱۰ سال یا کم "	۱۴۴۰ "	۲۶۰۰ "	۱۲۰ سے ۸۵ "
۱۵ سال یا کم "	۲۱۶۰ "	۳۹۰۰ "	۱۸۰ سے ۱۲۱ "
۲۰ سال یا کم "	۲۸۸۰ "	۵۲۰۰ "	۲۴۰ سے ۱۸۱ "
۲۵ سال یا کم "	۳۶۰۰ "	۶۵۰۰ "	۳۰۰ سے ۲۴۱ "
۳۰ سال یا کم "	۴۳۲۰ "	۷۸۰۰ "	۳۶۰ سے ۳۰۱ "
۳۵ سال یا کم "	۵۰۴۰ "	۹۱۰۰ "	۴۲۰ سے ۳۶۱ "
۴۰ سال یا کم	۵۷۶۰ "	۱۰۴۰۰ "	۴۸۰ سے ۴۲۱ "

نوٹ (۱) ۴۴۲ روپیہ فی سال اُس سہ ماہی میں تھے کہ جب تعداد اموات سب سے زیادہ ہوئی تھی یعنی ۸ء۴ فی صدی۔ (۲) گویا چندہ ماہواری جو فی سال ۱۲ ہے ۴۰ سال میں ۴۸۰ روپیہ ہونگے۔ جن کے عوض میں کم از کم رقم کے حساب سے قریباً چھ ہزار روپیہ ورثا کو ملنے کی توقع ہو سکتی ہے۔ کیا کوئی دوسری کمپنی ملک کو اس قدر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اور کیا یہ طریق کسی کے حق میں خراب ہو سکتا ہے۔ سب ممبران اپنی اپنی قدامت کے لحاظ سے اپنا بھلا اور بُرا سوچ سکتے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ یہ روپیہ کہاں سے آویگا۔ میں کہوں گا۔ کہ موجودہ سے تعداد ممبران بہت زیادہ ہو جاویگی۔ اور روپیہ کی کمی نہیں ہوگی۔

حسب تجویز لالہ برکشن سہ بی۔ اے یعنی ۵ سالہ یونٹ کو قرار دے کر
(دیکھو اندراج نمبر ۱۴ اوسط فی نمبر ۹۲۰ روپیہ)

میعاد	حساب	رقم
کم از پانچ سال کے لئے	$\frac{920}{16} \times 4\frac{1}{2}$	۲۶۰ روپیہ
سالم پانچ سال کے لئے	$\frac{920}{16} \times 9$	۵۱۷ روپیہ ۸ آنہ
دس سال یا کم کے لئے	$\frac{920}{16} \times$ [illegible]	۷۵ء۵
۱۵ سال یا کم کے لئے	$\frac{920}{16} \times 11$	۶۳۲ روپیہ ۸ آنہ
۲۰ سال یا "	$\frac{920}{16} \times$ [illegible]	۶۹۰ روپیہ
۲۵ سال یا "	$\frac{920}{16} \times 13$	۷۴۷ روپیہ ۸ آنہ
۳۰ سال یا "	$\frac{920}{16} \times 14$	۸۰۵ "
۳۵ سال یا "	۱۵ "	۸۶۲ " ۸ "
۴۰ سال یا "	۱۶ "	۹۲۰ "

نوٹ (۱) جب تقسیم سہ ماہی کا طریق جاری ہوا ہے۔ زیادہ سے زیادہ امداد ۱۳۱۸ روپیہ ۹ آنہ اور کم سے کم ۱۰۶ روپیہ ۷ آنہ ملتے ہیں پس ۹۲۰ روپیہ پر اندازہ لگانا بالکل نا زیبا نہیں ہوگا۔

نوٹ (۲) ملاحظہ فرماویں فرق ان ہر دو طریق کا اول تین سال سوائے

جبر – نوٹ پر نسبتاً امداد زیادہ ملیگی اور فذکور ہی استقامت نصیب ہوگی

یعنی بابت چندہ موت

۸۰ روپیہ اور ۳۶ روپیہ دیگرہ کل ۱۴۳ روپیہ جو اگر داخل ڈاک خانہ بنک کیا جاوے تو ۲۳۰ روپیہ چالیس سال بعد ممبر جب چاہے لے سکتا ہے۔ حالانکہ حسب تجویز لالہ ہرکشن لعل اگر ممبر خود لینا چاہے۔ تو وہ ۲۶۰ روپیہ کا حقدار ہوگا۔

(۲۲) اسپر بھی اگر کوئی صاحب بدیں وجہ اس طریق کو ناپسند فرماوے کہ اول ایک دو سال میں ہی فوت ہو جانے والے کے ورثا کو مدد کم ملے گی۔ تو میں کہوں گا کہ گذشتہ تین سال میں اوسط موت اول سال میں فوت ہونیوالوں کی ۶ فی صدی کل اموات کا ہوئی ہے پس ان ۶ کی خاطر ۹۴ فی صدی کو نقصان نہ پہنچاویں۔ آئندہ یہ اوسط اور کم بھی ہوتی جاویگی اور نیز ۱۲ سے ۲۴ روپیہ فی روپیہ اداشدہ کے عوض دینا کم تعداد نہیں ہے۔ غور کیجئے۔ علاوہ بریں استقامت فنڈ کا فایدہ علاوہ رہا۔ فقط مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء

راقم بسنت رائے ممبر فنڈ ہا۔

نویدن

(۱) طبیعت ابتک بالکل درست تو نہیں ہوئی لیکن کچھ کام کرنے کے قابل ہوں۔ پس آئندہ ناغہ نہیں ہوگا۔

(۲) ابتک محکمہ ڈاکخانہ سے کچھ جواب نہیں ملا اور رجسٹری بند کرنے کی معلوم ہوتی ہے لیکن میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ڈاک کا دوگنا خرچ برداشت کرکے بھی اخبار ہفتہ وار جاری رہیگا

(۳) سب سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ گرو کل فنڈ۔ وید پرچار فنڈ

لیکھرام میموریل فنڈ و دیگر پرچار فنڈ یا آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے تعلق رکھنے والے۔ دیگر فنڈوں کے لئے بھیجنا چاہیں وہ میری معرفت نہ بھیجا کریں۔ کیونکہ اس میں نقصان ہوتا ہے۔ آئندہ کے لئے اگر کوئی صاحب اسی طرح روپیہ روانہ کریں گے تو اسی میں سے منی آرڈر کمیشن کاٹ کر میں فوراً اس روپیہ کو سبھا کے دفتر میں ارسال کر دیا کروں گا۔ پس جب منی آرڈر کمیشن بہر صورت خرچ ہی ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ سارا روپیہ سیدھا اسی جگہ بھیجا جاوے جہاں کہ اسے آخر کار جانا ہے۔ اسی طرح دیانند اناتھ آلے اجمیر کا روپیہ بھی سیدھا ان جگہوں میں بھیجا جانا چاہئے۔

(۴) آریہ سماجوں کے وارشکوتسووں پر مجھے جو بھائی طلب کرتے ہیں ان کی سیوا میں عام طور پر نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ میری غیر حاضری سے ناراض نہ ہوا کریں۔ کیونکہ علاوہ تحریری کام میں مشغول ہونے کے اب ایک اور اب باعث ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے جلندھر سے باہر جانا تقریباً ناممکن ہے۔ میں ایسے خاص فرائض کی ادائگی میں مشغول ہوں۔ جن سے کہ ویدک دہرم کی ہی سیوا مقصود ہے۔ پس کرپا پورونک بہت سے تاکیدی خطوط بھیجکر مجھے شرمندہ نہ کیا کریں۔ مجھے جس وقت اوکاش ہوا کریگا۔ بغیر بلائے حاضر ہو جایا کروں گا۔ ویدک دہرم کا سیوک

منشی رام جگیاسو

آریہ سماجک خبریں

پٹھانکوٹ۔ بابو بسنت رام بکنگ کلرک کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا تین روپیہ مختلف سماجک فنڈات میں دان دئے

گوجرانوالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام ۲۴-۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء کو سماپت ہوا۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت دیوی دیالو۔ پنڈت بھگت رام اور لالہ وزیر چند جی کے عمدہ عمدہ اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت رام بھج دتا جی نے وید پرچار فنڈات کے لئے اپیل کیا سات سو روپیہ نقد وید پرچار اور گروکل وغیرہ فنڈات کے لئے جمع ہوا۔

شاہجہاں پور۔ ۲۴-۲۲ نومبر کو بابو ہزاری لعل اپ پردہان آریہ سماج کے پوتر کا ان پراشن سنسکار اور ۲۵ نومبر کو بابو گوردیال جی خزانچی کے پتر کا منڈن سنسکار ویدریتی سے ہوئے۔ مہاشہ گوردیال جی نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں اور ایک روپیہ مقامی سماج کو دان دیا۔

ٹینک منڈ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کا انتخاب یکم دسمبر کو حسب ذیل ہوا۔ لالہ تخت رام صاحب پردہان۔ لالہ داس صاحب اپ پردہان۔ لالہ ٹہل داس صاحب منتری۔ لالہ کشن چند اپ منتری۔ لالہ بنوں رام صاحب خزانچی۔

پالمپور آریہ سماج گو تعداد ممبران کے لحاظ سے برائے نام ہے۔ گر ہفتہ واری جلسہ برابر ہوتا ہے کبھی کبھی خاص جلسے بھی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دیوالی کو بڑا ہون ہوا۔ اور راجہ رام چندر و سوامی دیانند کے جیون چرتر پر لکچر ہوا جس کے بعد وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ اور للعہ روپیہ وصول کرکے سکریٹری پرتی ندہی سبھا

پنجاب کی خدمت میں بھیجے گئے۔ ۱۸ نومبر کو تجویز پاس ہوئی کہ فرد خلقتی دھرم سمبندھی پُستکیں منگوا کر فروخت کی جاویں۔ اس کے لئے قریب ۲۰۰ کے چندہ جمع ہو گیا ہے۔ کتابیں منگوائی جاویں گی۔ چندہ دہندگان کا سکریٹری شکریہ ادا کرتا ہے

آریہ سماج رام نگر سے لالہ لچھمنداس لکھتے ہیں کہ لالہ دیوان چند کی پُتری کی شادی پر آریہ سکول کے ودیارتھی وید منتروں اور بھجنوں سے شامل ہونیوالے ستری پُرشوں پر اثر ڈالتے رہے۔ برات آنے پر بھی گہر اور آنگار پائیں گیت وہ دھرم چرچا رہا۔ براتی اور دیگر رشتہ دار سب کے دلوں میں آریہ سماج نے گہرا اثر کیا۔ تمام براتیوں میں لالہ دیوان چند صاحب بندہ کی بنائی ہوئی سندھ پنجابی حصہ اوں کی ایک ایک جلد تقسیم کی لالہ دیوان چند صاحب نے ۵ روپیہ آریہ سماج اور ۵ روپیہ آریہ سکول کو۔ سمدھی نے ۵ روپیہ سکول لالہ جہنڈا مل صاحب چڈہا لاہور نواسی نے ۵ روپیہ سکول کو دان دیا۔ برادری کہتریاں نے منظور کیا کہ فی شادی ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا جاوے۔ ۱۸ نومبر کو ہفتہ وار جلسہ میں ہون بھجن کے بعد بندہ نے اُپاسنا کرائی۔ منشی پریم چند صاحب نے ایک موثر اپیل اپنی تیار کردہ سنائی۔ ازاں بعد بندہ نے دھرم پرچار پر لیکچر دیکر جلسہ فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جس پر فہرست چندہ اسیوقت کھولی گئی۔ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ہولیوں کی تعطیلوں میں قرار پایا۔ انتخاب سالانہ حسب ذیل ہوا۔ لالہ گوبند سہائے صاحب بھاٹیہ پردھان۔ لالہ لچھمنداس صاحب اُپ پردھان۔ لالہ ...چند صاحب منتری۔ لالہ دینا ناتھ اُپ منتری۔ پنڈت ... لعل پُستکادھیکش۔ لالہ رام بخش و لالہ دیویدیال جی ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ دیویدیال بمواز خزانچی

آریہ سماج علیگڈھ کا دوسرا سالانہ جلسہ بہ جلسہ اعظم شرمیتی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ بتاریخ ۲۶۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۰ء کو ہوگا بمقام ... ۲۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کی شام کو ہوگا۔ منتری سبھا

لکھتے ہیں کہ ۔ اُپدیشک ۔ لیکچرر ۔ بھجن منڈلی و دیگر مہاشیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ تشریف لاکر جلسوں کو رونق بخشیں۔ اور یہ بھی ہدایت دیتے ہیں کہ جو مہاشے شریک جلسہ ہوں وہ اپنی تاریخ تشریف آوری سے براہ نوازش مطلع کر دیں۔ ورنہ اُن کے ٹہرنے وکہانے پینے کا انتظام نہ ہوگا۔

شوک سے معلوم ہوا کہ آریہ سماج جالندھر کے سچے ہتیشی اور پراُپکاری۔ آریہ سماج کے ترتی من۔ دہن سے سہائتا کرنے والے مہاشے لالہ نرائن داس جی کو تادہیکش سماج کی نوجوانی میں ہی چٹنی کا دیہانت بعارضہ تپ دق ہو گیا ہے جس کی سبب سے ممبران سماج کے دلوں کو خصوصاً اور عوام کے دلوں کو عموماً سخت صدمہ پہونچا ہے ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ مرحومہ کے پسماندگاں کو شانتی پردان کریں۔

۲۴ **نومبر ۱۹۰۰** کو آریہ ڈیبیٹنگ کلب شاہجہانپور میں اس مضمون پر کہ "آریہ ورت کی کیسی حالت ہے" دیاکھیان ہوئے۔ کارروائی معمولی کے بعد سالانہ انتخاب ہوا۔ اور صاحبان ذیل اس سال کے واسطے منتخب کئے گئے۔ پنڈت سکا ستاپرساد جی ترویدی پردھان۔ بابو ... لال پرساد جی اُپ پردھان۔ بابو برہما نند منتری۔ بابو کلونت لال صاحب اُپ منتری۔ لالہ گوپال جی خزانچی۔ بابو دوارکا پرساد جی پُستکادھیکش بابو جیوالال صاحب۔ بابو سہادیو پرساد صاحب بابو دیبی پرساد صاحب۔ بابو رام چندر جی ممبران انترنگ سبھا۔

سکرٹری کہتری کانفرنس لکھتے ہیں۔ کہ "مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۰۰ء بوقت ۱۱ بجے دن کے ایک کمیٹی برگزیدہ کہتریان بمکان آنریبل رائے بہادر لالہ مدن گوپال صاحب ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور۔ منعقد ہوئی۔ اور مفصلہ ذیل تجاویز پیش ہوئیں۔ (۱) کہتری کانفرنس جو لاہور میں ۱۰ دسمبر سنہ حال کو ہونیوالی ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی استقبالیہ بنائی جاوے۔ (۲) کہ ایسے مضامین سوچے جاویں جو کانفرنس میں برائے غور پیش ہونے ہیں۔ (۳) کہ رائے بہادر مدن گوپال سکالرشپ کے قواعد پاس کئے جاویں۔ (۴) سکول ہوگان میں سالانہ انعام تقسیم کرنے کا دن مقرر کیا جاوے چنانچہ حسب منشاء مضبوط کمیٹی قائم مقامان ہر فرقہ برادری کی قائم ہوئی۔ اور ایک سب کمیٹی مضامین کے سوچنے کے لئے بنائی گئی۔ انعام تقسیم کرنے کیلئے کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر ایک دن مقرر کیا گیا۔ کمیٹی کے اختتام پر آنریبل رائے بہادر مدن گوپال صاحب نے کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو ایک پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جس کو حاضرین نے بڑی خوشی اور شکریہ کیساتھ منظور کیا ہمیں پوری امید ہے کہ کانفرنس اپنے مدعا کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی۔ لاہور اور بیرونجات کے کہتری صاحبان اس میں بڑا شوق اور ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تمام صوبوں کے کہتری صاحبان اس موقعہ پر اپنی شمولیت سے اعزاز بخشیں گے۔ لہذا صاحبان ذیل جائنٹ سکرٹری مقرر ہوئے (۱) لالہ ... لال صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب (۲) لالہ دہنپت رائے صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل (۳) لالہ ہیرالال صاحب کپور مالک پنجاب سماچار (۴) لالہ کرم چند صاحب پوری چودہری (۵) لالہ ... رام صاحب کپور (۶) لالہ شیو دیال صاحب ایم اے اسسٹنٹ انسپکٹر۔ (۷) لالہ پیارے لال صاحب مینجر پنجاب نیشنل بنک۔ (۸) ہرکشنداس ایم اے ... کہتری کانفرنس کے متعلق تمام خط و کتابت پرکشنداس ایم اے سے ہونی چاہئے۔ کانفرنس کا دفتر دہیودالی سدھ ربابا لالو جیسرکی ہی والی ہے

چاروں ویدمول چھپکر تیار ہو گئے

ویدک پریس اجمیر میں چاروں وید مول

شنکا سمادھان

اعتراضوں کا جواب

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچارک مطبوعہ ... ستمبر

(۴) ادھیائے ۱۲ - اشلوک ۷۴ میں لفظ سبہ کا استعمال اوشدھ ہے۔

سمادھان - بیشک یہ چھاپہ کی غلطی ہو گئی ہے۔ جو دوسرے ایڈیشن میں صحیح کر دیجاویگی۔ لیکن اس سے کوئی سدھانت میں ہرج واقع نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر اس قسم کی بیس غلطیاں بھی اکٹھی ہو جاویں گی۔ تو اسی ایڈیشن میں ایک غلط نامہ لگا دیا جاویگا - آخر میں التماس یہ ہے کہ آپ میرے موافق خط اور اس سمادھان کو بغور پڑھیے گا اگر آپ کو پھر کچھ شک شبہ باقی رہیں تو مجھے نج کے طور پر تحریر فرمائیے۔ میں سمادھان کی کوشش کرونگا۔ اور میرے خیال میں تو اگر آپ میرے جوابی خط کو پورا پورا اپنے مضمون کے شروع میں درج کر دیتے۔ تو مجھے ایسے سمادھان کے چھپوانے اور شایع کرانے کی ضرورت ہی نہوتی

تلسی رام سوامی سمبر ٹھہ

اب آریہ بندھو کی سنئے

مذکورہ بالا مضمون لالہ جیون داس کے حوالے ڈاکٹر راجندر ورما اڈیٹر آریہ بندھو اپنے پرچہ ابتدا اگست صفحہ ۳۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۳۔ اگست میں لالہ جیون داس جی کی اور سے پنڈت تلسی رام جی کی منوسمرتی انوواد پر ایک بڑا دلچسپ لیکھ شایع ہوا ہے جس میں لالہ صاحب ممدوح نے پنڈت جی کی اس تازہ تصنیف کی پول کھولی ہے اور بہت سے اشلوکوں کے حوالے دیکر دکھایا ہے کہ پنڈت جی نے اکثر جگہوں میں نہ صرف آریہ سدھانتوں سے انحراف کیا ہے۔ بلکہ بہت سے سن گھڑت ارتھ بھی بیچ میں شامل کر دئے ہیں۔ ان سب نقائص سے بڑھ کر عجیب پنڈت جی کا وہ جوابی خط ہے جس کو لالہ جیون داس جی نے اپنے لیکھ کے شروع میں درج فرمایا ہے اس میں پنڈت جی لکھتے ہیں کہ میں منوسمرتی پر حسبقدر وچار ضروری تھا۔ ہرگز نہیں پایا اور نہ اوس کی اوشکتا سمجھتا ہوں۔

اڈیٹر (آریہ بندھو) ؟ خود غرضی تیری بدولت وچار رہت ہو کر ایسے گرنتھ کی پستکوں پر بھاشیہ لکھے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت جی کو آریہ سدھانتوں کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ اون کو تو ٹکے رولنے سے کام ہے بقول شخصے دھرم وہ بہشت میں جاؤ یا دوزخ میں قاضی کو حلوے مانڈے سے کام) ہم آریہ پرتی ندھی سبھاوں سے نویدن کرتے ہیں کہ وہ آریہ لٹریچر کی شودھ لیں ورنہ ایسی ایسی پستکوں کے شایع ہونے سے آریہ سدھانتوں کو از حد نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ پنڈت تلسی رام جی کے خیالات سے ہمکو بھی شبہ پڑتا ہے کہ پنڈت بھیم سین جی کی طرح کہیں یہ بھی سماجوں کے ہاتھ سے نہ چلے جاویں" ناظرین جس مضمون کا (اوپر) ذکر ہے مضمون مذکورہ بالا لکھا گیا ہے۔ اوس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ مضمون مذکورہ کا اندراج کسی خصوصیت کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک آریہ بھائی کسی دوسرے آریہ بھائی کی بابت ایسے ناشائستہ الفاظ میں مضمون لکھے ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔ خیر علاوہ الفاظ ناشائستگی کے چند واقعات جو کہ آریہ بندھو میں غلط تحریر ہوئے ہیں اور جن سے پبلک میں ایک قسم کی غلط فہمی پھیلنی ممکن ہے۔ اون کی بابت بذریعہ چٹھی حسب ذیل کے اڈیٹر صاحب سے دریافت کیا گیا تھا۔

اوم
میری چٹھی کا ترجمہ

از سوامی پرلیس میرٹھ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

شری سمپادک آریہ بندھو جی میرٹھ۔ نمستے آپ نے اگست کے آریہ بندھو میں حسب ذیل مضمون کسی ثبوت کی بناء پر تحریر فرمائے ہیں۔ براہ مہربانی دریافتین روز میں جواب مرحمت فرمائیے میں تین روز تک انتظار کرونگا

(اول) میری چٹھی اپنے مضمون کے شروع میں لالہ جیون داس نے کہاں تحریر فرمائی ہے جیسا کہ آپنے لکھا ہے؟ اگر میری چٹھی اونہوں نے نہیں چھاپی - تو آپ نے ایسا کیوں لکھا ہے

(دویم) میرا یہ فقرہ آپنے کہاں پایا ہے کہ میں منوسمرتی پر حسبقدر وچار ضروری تھا ہرگز نہیں کر پایا۔ اور نہ اوس کی اوشکتا سمجھتا ہوں،، تحت خط فقرہ جو بالکل غلط ہے مہربانی کرکے بتلائیے۔ کہ یہ آپ نے کہاں سے پایا ہے؟

(سویم) آریہ سدھانتوں سے انحراف کرنا میری چٹھی یا ست دہرم پرچارک - کی لالہ جیون داس والی تحریر یا منوسمرتی کے کسی اشلوک یا ارتھ یا تشریح سے آپنے سمجھا یا لکھا آریوں کا سدھانت کیا ہے - ؟ جس سے میں نے کسی سے انحراف کیا ہے ؟ مہربانی کرکے ست دہرم پرچارک یا میری چٹھی یا ترجمہ منوسمرتی کا پتہ دیجئے - آپ کا شبھ چنتک

تلسی رام سوامی

اسی چٹھی کا جواب بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء کو معرفت رام جی چپڑاسی آریہ سماج میرٹھ

حسب ذیل حاصل ہوا۔ ناظرین کے ملاحظہ
کے واسطے اصل جواب شائع کیا جاتا ہے
جس سے آسانی سے یہ سمجھ میں آسکے
کہ الفاظ یا الزام (جن کی بنیاد پر وہ خود
غلط فہمی کا الزام لگاتے ہیں) کا جواب کس
قدر صحیح یا غلط ہے۔

نقل چٹھی

بخدمت پنڈت تلسی رام جی
سوامی ودیا بھاشکر جی نمستے۔ آپنے ہمارے
ادس پالوبہ کی نسبت جو آریہ بندھو بابت ۱۵
اگست ۱۹۱۵ء میں آپ کی منوسمرتی اردو
پر بحوالہ ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۳۰ اگست
۱۹۱۵ء شائع ہوا ہے۔ کئی ایک سوالات
دریافت فرمائے ہیں جواب میں عرض ہے
(اول) آپ نے لکھا ہے کہ لالہ جیون داس
نے اپنے لیکچر کے شروع میں آپ کی
چٹھی کہاں چھاپی ہے جیسا کہ آپنے آریہ بندھو میں
لکھا ہے۔ پنڈت جی ست دھرم پرچارک مطبوعہ
۱۳ اگست کے صفحہ ۷ کے کالم اول کی
ساتویں سطر کے شروع میں جو الفاظ ہیں ان
کو ملاحظہ فرمائیے۔ لالہ جیون داس نے لکھا
ہے "میری چٹھی کے جواب میں پنڈت جی
لکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ کیا پنڈت جی یہ جواب
آپنے اون کو نہیں دیا تھا۔ اگر واقعی ایسا
کیا ہو تو کرپا کرکے لالہ جیون داس جی سے
دریافت فرمائیے۔ کیونکہ آگے جا کے اونہوں
اس شبہ کو بھی رفع کر دیا ہے وہ فرماتے ہیں"
کہ پنڈت جی اپنے جوابی خط میں لکھتے ہیں وغیرہ"
اب آپ ہی سمجھ لیجئے کہ آپ کا فرمانا ٹھیک ہے
یا لالہ جیون داس جی کا۔ (دوئم) آپ یہ
دریافت فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کا یہ لیکچر
کہاں سے پایا ہے جو کہیں منوسمرتی پر جس
قدر وچار ضروری تھا ہرگز نہیں کر پایا۔ اور نہ
اوس کی اوشکتا سمجھتا ہوں یہ لیکچر کر دینا
استت ہے اتیادی۔" پنڈت جی لالہ جیون
داس اپنے لیکچر مذکورہ بالا میں یوں رقمطراز
ہیں "میری چٹھی کے جواب میں پنڈت
جی لکھتے ہیں کہ منو جیسے لمبے ٹکسٹ پر جتنا
وچار کرنے کی اوشکتا ہے وہ میں نہیں
کر پایا۔ اور نہ مجھے ایسے وچار کرنے کی اپنی
زندگی بھر میں آشا ہی پاتی ہے" اب پنڈت
جی اگر یہ لیکچر آپ کا ہے جیسا کہ ست دھرم
پرچارک کے نامہ نگار لالہ جیون داس جی
تحریر فرماتے ہیں۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ
اون کا یہ قول ضرور صحیح ہوگا تو انصاف فرمائیے
کہ اس کا وہی مطلب نہیں جو آریہ بندھو میں ظاہر
کیا گیا۔ اگر آپ نے ایسا نہیں لکھا تو کیوں لالہ
جیون داس جی سے دریافت نہیں فرماتے جنہوں
نے حسب قول آپ کے آپ کی نسبت اسست
کہا۔ شاید آپ زیادہ تشریح ہمارے اس فقرہ
کی چاہتے ہیں (اور نہ میں اس کی اوشکتا
سمجھتا ہوں) کیوں مہاشے جی اوشکتا صرف
لکھنے والے کے لئے ہوتی ہے۔ یا حقیقت میں کچھ
برا بھلا اثر بھی رکھتی ہے۔ اگر لکھنے والے کے لئے ہی
ہوتی ہے۔ تو خیر ہم بھی آپ کے اس کتھن کو مان
لیتے ہیں کہ جسقدر اوشکتا تھی اوس قدر وچار
میں کر نہیں پایا۔ مگر کسی کام میں کسی چیز کی اوشکتا
اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اوس چیز کے بغیر وہ
کام نہیں ہو سکتا۔ اب اگر آپ منوسمرتی کے انوواد
میں وچار کی اوشکتا سمجھتے تو بیشک وچار
کئے بغیر اوس کو ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔ پس
آپکا بنا وچار کئے منوسمرتی کا انوواد
کر دینا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ آپ عملی
طور پر اس میں وچار کرنے کی ضرورت کو محسوس
نہیں کرتے تھے۔ گو آپ نے خط میں غلطی سے
لکھدیا ہو" جسقدر وچار کی اوشکتا ہے میں
کر نہیں پایا" لیکچر یا کوئی دوسری تحریر ہو گو
غلط فہمی کا ذمہ وار نہیں سمجھا اس لئے
سمجھئے آپ کی اس غلطی کا خیال نہ کرتے ہوئے جو
کچھ آپکا اصلی مقصد اس خط و کتابت سے ظاہر
ہوتا تھا۔ اوس کو آریہ بندھو میں درج کیا۔
(سوئم) پنڈت جی آپ جو ہم سے دریافت
کرتے ہیں کہ آپ نے آریہ سدھانتوں سے کہاں
انحراف کیا ہے۔ اور آریہ سدھانت کیا ہیں جواب
میں یہ نویدن ہے کہ آپ نے اپنی منوسمرتی اردو
میں ادھیائے ۳ شلوک ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰
کے جو ارتھ کئے ہیں وہ اون ارتھوں سے درود
ہیں جو سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج
نے کئے ہیں چونکہ ہماری اور شاید تمام آریوں
کی رائے میں سوامی جی مہاراج کی ویدوں میں
آپ سے ادھک گتی ہے۔ اس لئے اون کے
ارتھوں کو ہم ویدوں کو جانتے ہوئے آپ کے
ارتھوں کو آریہ سدھانت کے خلاف سمجھتے ہیں
پنڈت جی آپ یہ تو فرمائیے کہ منوسمرتی میں بیسوں
اشلوک ایسے ہیں یا نہیں جن کا ارتھ وید یا آریہ
سدھانت کے خلاف ہے جن کو آریہ لوگ پرکشیپ
اشلوک کہتے ہیں اور سوامی جی مہاراج
بھی ایسا ہی مانتے تھے۔ اگر آپ کی رائے میں
یہ ٹھیک ہے تو آپنے انوواد کرتے وقت
اون سب پرکشیپ اشلوکوں کو کیوں الگ
نہیں کر دیا کم سے کم اتنا تو ضرور ہی کرنا مناسب
تھا کہ اون سب پر اپنی طرف سے نوٹ دیکر
لکھدیا ہوتا کہ یہ اشلوک پرکشیپ ہے۔ کیا آپنے
کسی پرکشیپ اشلوکوں کے نیچے ایسا کیا ہے
اگر ایسا نہیں کیا تو صاف ظاہر ہے کہ آپ نے
آریہ سدھانتوں کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ جیسا
پورانک پنڈتوں کا بھاشا ٹیکا منوسمرتی پر پہلے
موجود ہے۔ قریب قریب ویسا ہی آپ نے
بھی کرکے آریہ پبلک میں پھیلا دیا پھر آپ کا
قول فعل آپ کا آریہ سدھانتوں کا خون کرنے

...یا ہیں۔ آپ آریہ سماج کے ایک مشہور پنڈت ہیں۔ آپ پر آریہ پبلک وشواش رکھتی ہے ... کے بھاشکار ہیں آریہ پبلک سمجھتی ... پنڈت تلسی رام جی نے جو انوواد کیا ہے بہت ٹھیک ہوگا۔ لیکن افسوس کہ آپ نے پبلک کی اس امید کا کیسے بُری طرح سے خون کیا۔ آپ کو ایسا مناسب نہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو آریہ سدھانتوں کی مطلق پرواہ نہیں۔ اور منوسمرتی کا انوواد محض ... کے لئے کیا گیا ہے کچھ باتیں ایسی ہی ہیں جن کو ہم بذات خود جانتے ہیں کہ آپ آریہ سدھانتوں کی پرواہ نہیں کرتے ۔۔۔

(چہارم) ہم آریہ سدھانت اُس کو مانتے ہیں جس کو شری سوامی جی مہاراج نے اپنی پستکوں میں تحریر فرمایا ہے آپ کا نیازمند۔ ڈاکٹر رامچند ورما ایڈیٹر آریہ بندھو۔ (دستخط انگریزی)

آخری التماس۔ مجھے ایڈیٹر صاحب آریہ بندھو کی مخالفت میں کچھ لکھنے کی ابھی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اون کی تحریر کے الفاظ سے ہی اون کے طبعی خیالات مترشح ہیں۔ ہاں بیشک جو غلط فہمی اس سے پبلک میں پھیلی ہو اوس کے رفع کرنے کی میں کوشش کروں گا۔ (۱) لالہ جیون داس صاحب نے اپنے مضمون کے شروع میں میری چٹھی کی نقل نہیں چھاپی۔ ۳۔ اگست [illegible]ء کے ست دھرم پرچارک کو اون سے آخیر تک پڑھ جائیے کہیں نہ ملے گی۔ آریہ بندھو جی نمبر وغیرہ تو لکھتے ہیں۔ لیکن صاف نقل میری چٹھی کی نہیں بتلاتے۔ اب میری چٹھی کے کسی کسی فقرہ کو لالہ جیون داس جی نے اپنے مضمون میں کہیں کہیں اقتباس کیا ہے جس سے میرا پورا پورا مطلب ظاہر نہیں ہو سکتا۔ میرے پورے الفاظ حسب ذیل ہیں " منو سے پتنگ پر جیسا دیرگھ وچار کرنے کی اوشیکتا ہے وہ میں نے نہیں کر پایا۔ نہ مجھے یہ امید ہی پاتی ہے۔ کہ میں زندگی بھر میں بھی وہ سب وچار کر پاؤں گا۔ جو ضروری ہے۔ شاید ہماری قسمت اچھی ہو۔ اور ہماری آئندہ نسل ویدک دھرم کی پیرو رہے۔ تو پچاس یا سو سال کے بعد ٹھیک وچار کرنے والے انسان میرے خیال میں ہو سکیں گے۔ لیکن فی زمانہ جس قدر وچار کر سکتا تھا کر چکا ہوں" اسی کو آریہ بندھو جی میری چٹھی مان لیں۔ تو یہ اون کی خوش فہمی ہے۔ اگر لالہ جیون داس میری پوری چٹھی چھاپ دیتے تو جھگڑا ہی مٹ جاتا۔ یوں تو سوامی جی نے کہیں کہیں منو کے اشلوک ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں۔ تو اس سے کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی جی نے اپنی ستیارتھ پرکاش کے شروع میں منوسمرتی چھاپی ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح میری چٹھی کے کوئی کوئی فقرہ کہیں چھاپنے پر یہ لکھنا بالکل ٹھیک نہیں ہے کہ انہوں نے میری چٹھی چھاپی ہے۔ مجھے لالہ جیون داس سے دریافت کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اونہوں نے میری چٹھی غلط شایع کی جبکہ اونہوں نے شایع ہی نہیں کی۔ بلکہ آپ نے ہی لالہ جیون داس کی چٹھی شایع کرنے کی بابت تحریر کیا ہے۔ جو کہ محض بے بنیاد ہے اور اس لئے آپ سے سوال کیا گیا۔ جس کا جواب نہ کبھی آپ دیں گے اور نہ دے سکتے ہیں (۲) جب کہ چٹھی میں لکھا تھا کہ " منو جیسے پتنگ پر جیسا دیرگھ وچار کرنے کی ضرورت ہے وہ میں کر نہیں پایا!! اور نہ مجھے ایسا وچار کرنے کی جیون بھر میں آشا ہی پاتی ہے" اس سے میرا مطلب صاف صاف یہ تھا کہ منو پر پورا وچار تو زندگی بھر میں ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جتنا وچار کرنا میرے امکان میں تھا اوتنا کر لیا اور منو بھاشانوواد کی ہو سکا صفحہ ۲۔ سطر ۱۱ میں اسی لئے لکھ دیا کہ " پر منو کئی جگہ ابھی وچارنیہ ہی ہیں"۔ اسی فقرہ کو میں نے منو کے ہندی اور انگریزی اشتہاروں میں بھی لکھ دیا ہے۔ پھر آپ کیسے کہتے ہیں کہ میں نے آریہ پبلک سے ٹکے رولے۔ منوشیہ الپگیہ ہے۔ میں بھی منوشیہ ہونے سے الپگیہ ہوں اس لئے میرا وچار بھی محدود ہونے سے کبھی مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ دوسرے کسی منوشیہ کا وچار اکھنڈیہ (مکمل) ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب الپگیہ ہیں تو کیا الپگیہ ہونے سے کوئی بھی کام کو ہی نہ کرے؟ کیا سوامی جی اور آپ الپگیہ نہیں ہیں؟ اور کیا سوامی جی کو الپگیہ ہونے سے ویدبھاشیہ وغیرہ کا آرمبھ نہ کرنا چاہئے تھا؟ کیا الپگیہ ہونے سے پورن وچار نہ کر سکنے۔ اور کام کو شروع کرنے سے آدمی آپ کی رائے میں ٹکے رولنے والا ہے؟! اگر ایسا ہے تو آپ شاید اپنے سوا اور کسی کو اس جگت میں اس عیب سے بری نہ سمجھتے ہوں گے۔ آپ نے میرے دیرگھ وچار نہ کر پانے کا جو یہ ارتھ لگایا ہے کہ " اور نہ اوس کی اوشیکتا سمجھتا ہوں " سو کیا آپ کے صریح جھوٹ اور میرے آشیہ کے خلاف نہیں لکھا؟ جب کہ میں تو اتنی زیادہ ضرورت سمجھتا ہوں جتنی کہ جنم بھر میں بھی نہیں ہو سکتی۔ اور آپ ٹھیک اوس کے برعکس نتیجہ نکالتے ہیں " کہ میں اوشیکتا ہی نہیں سمجھتا" آپ کا ایسا انرگل (بیہودہ) لکھنے سے میرا کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ میں نے وہ فقرہ کہیں نہیں لکھا۔ جو آپ نے چھاپا ہے۔ لیکن آپ کی اس میں بڑی بدنامی ہے۔ اگر آپ اس سے بچنا چاہیں تو بچیں ورنہ آپ کی خوشی۔ آپ نے آریہ بندھو میں یہ فقرہ غلط چھاپا ہوا تھا۔ لیکن آپ اپنی جوابی چٹھی میں پھر غلط لکھتے ہیں کہ " گوپ

سے غلطی میں غلطی سے لکہدیا ہو جس قدر وچار کی اوشیکتا ہے۔ میں کر نہیں پایا کہ اس فقرہ میں ہی آپ نے لفظ ویر گیپ کو اڑا دیا ہے۔ جس سے مطلب دوسرا ہو جاتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ آپ نے ایکبار ہی میری تحریر کے خلاف غلط بیانی نہیں کی۔ بلکہ ایسا ہی کرتے جاتے ہیں۔ خیر آپ کی مرضی (۲۰) شلوک نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۴۹ و ۵۰ کا جواب لالہ جیون داس کے جواب میں آگیا اس لئے یہاں پر ان کے لکہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن لالہ جیون داس جی ان شلوکوں کا ارتہہ سدہانت کے خلاف نہیں تبلاتے بلکہ اپنی رائے میں ان ارتہوں کو اسنگت (غیر موزوں) تبلاتے ہیں۔ یہ ان کی رائے ہے۔ لیکن میں اپنی رائے میں ان ارتہوں کو موزوں اور ٹہیک ثابت کرسکتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے ان کے جواب میں لکہا ہے۔ آپ نے سدہانت کا فیصلہ خوب کیا۔ سوامی جی کے سدہانتوں یا آریہ سدہانتوں کا یہ عجیب لکشن (ڈیفینیشن) ہے۔ کہ جو کچھہ سوامی جی کرت گرنتھوں میں لکہہ ہے۔ وہ سب سدہانت ہے۔ شاباش!! جن باتوں کو سوامی جی نے منتویہ (مسلمہ) ان گرنتھاں کیا ہے۔ وہ ان کا سدہانت ہے۔ یا کسی شلوک کا ترجمہ بھی۔ اور ان کے گرنتھوں کی تمام عبارت ہی ان کا سدہانت ہو جائیگی کیا آپ اصول اور فروع میں بہی فرق نہیں جانتے۔ یہ ترجمہ تو نہ اصول ہے نہ فروع لیکن خیر ہم کو اس بہانہ آپ کی ایک بات تو ملی کہ آپ سوامی جی کے حرف حرف کو آریہ سدہانت مانتے ہیں۔ (۲۱) معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہمارے ترجمہ کو دیکہنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ بغیر دیکہے ہی چٹہی لکہدی ہے

اگر وہ سیکہتے نوجوان لیتے کہ میں نے اس بہانہ وار میں مرتک شرادہ اور مانس بہکشن وغیرہ سدہانت بروہ شلوکوں کے اوپر کہنڈن چہاپا ہے اور تقریباً ۲۹ شلوک ایسے پرکشیپت (تحریف شدہ) مانے ہیں۔ آپ شاید پرکشیپت کو بہی اپنی چٹہی میں دکشتت لکہتے ہیں۔ اگر آپ نے پستک اوٹہا کر اتنا ہی نہیں دیکہا اور نہیں تو پہر آپ اس سے بہی زیادہ بے سرو پا لکہیں تو تعجب ہی کیا ہے۔ مجہہ پر جیسا آریہ پبلک کا وشواش ہے۔ میں نے حتے الوسع ویسی سعی اور محنت کرکے کام کیا ہے۔ لیکن آپ کی طرح بنا دیکہے لکہنے پر وشواش کے کیا وشا ہوگی سو آپ ہی تبلا سکے ۔۔ ۔۔ ۔۔

دراصل میرا ارادہ نہ تہا کہ میں آپ کی بے بنیاد تحریر کا نوٹس لوں۔ لیکن آپ کی اس جوابی خط نے مجہے مجبور کیا کہ میں آپ کی غلط بیانیوں کی تردید کروں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

رہا آپ کا ذاتی طور پر یہ جاننا۔ کہ میں آریہ سدہانتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ میں آپ کو ایسے ہی سخت کلمہ کہہ دوں۔ لیکن مجہے ایسا کرنا منظور نہیں ہے۔ اب آپ کی تحریروں کا جتنا حصہ میرا انوواد کی بیجا نکتہ چینی میں ہوگا صرف اُتنے کا جواب ضرور دیا جاویگا لیکن اگر آپ یا اور کوئی صاحب نیک نیتی سے کوئی واقعی بہول نکالیں گے اور کوئی ودوان اسے تصدیق کرے گا۔ تو میں ضرور آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کردوں گا فقط

راقم

تلسی رام سوامی ایڈیٹر

ویدپرکاش میرٹھہ

ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

سکولوں میں ناٹک

موجودہ زمانہ میں جب کہ انسانوں کی حالت ایک نرالے قسم کی حرکت پیدا ہونے سے پلٹا کہایا۔ تو جس طرح سے کہ بڑے گہرے پانی میں ایک بہاری پتھر پہینکنے سے پانی کے متحرک ہونے سے طرح طرح کی لہریں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ٹہیک اسی طرح انسانی جماعت کے اندر ایک زبردست حرکت پیدا ہو کر خیالات کی لہریں اُٹھہ رہی ہیں کوئی اپنی آتش بیانی سے موجودہ تعلیم کی اشاعت کے لئے اپیل کر رہا ہے۔ کوئی اپنی جادو بہری تحریرات سے ٹمپرنس سوسائٹیوں کی ضرورت جتلا رہا ہے۔ ایک طرف ایک اگر وال اپنے فصیح و بلیغ لیکچروں سے اگروال سبہا کے فوائد پر لیکچر دیتا ہے۔ تو دوسری طرف ایک ویش ویش سبہا کے اغراض و مقاصد بتا ہوا اس کی ترقی چاہتا ہے۔ کہیں اردو ہندی سبہائیں اور کہیں کہتری سبہائیں اس میں ہی کوئی سرین سبہا کوئی پنجابی سبہا قائم ہو رہی ہیں۔ غرضیکہ انسانی جماعت کے اندر ایک عجیب قسم کی ہلچل مچ رہی ہے۔ اور ہر ایک دور اندیش اور قوم کی خیر خواہی کا دم بہرنے والا اپنے اپنے خیال میں قوم کا بیڑا پار کرنے کے واسطے اپنی اپنی الگ الگ اڑہائی پاؤ کی کہچڑی پکا رہا اور ڈیڑہ اینٹ کی عمارت بنا رہا ہے۔ لیکن یہ سارے ہی بیوقوف ایک مہا تما کے بڑائی یا جہالت روپی درکش کی شاخوں کو کاٹ رہے ہیں۔ جس سے کہ وہ درخت اور بہی پہل کر اپنے آپ میں بڑہ رہا ہے۔ بڑے بڑے دانا اور بیدار مغز بناس لک کی نبض کو دیکہہ کر مختلف اقسام

کے نسخہ ایجاد کر کے استعمال میں لانے کی ہدایت
کرتے ہیں۔ لیکن جب تک روگ کے اصلی کارن
کا پتہ لگا کر علاج نہ کیا جاوے۔ پوری پوری صحت
ہوتے دیکھنا تو درکنار روگ کو اپنی جگہ سے ہلانا
بھی دشوار ہے۔ علاوہ اس کے کئی ایک
بزرگ اور دور اندیش جن کا سکولوں اور
کالجوں کے ساتھ ایک گہرا تعلق اور واسطہ
ہے یا یوں کہ جن کا ان پر ناز ہے۔ آج کل
کے نوجوان طلباء کی اخلاقی صحت کو قائم رکھنے
کے لئے ایک اور عجیب نسخہ استعمال میں لا رہے
ہیں۔ یعنی وہ طلباء میں سے خاص خاص لڑکے
منتخب کر کے سال میں دو چار دفعہ ناٹک کراتے
ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ اس بے نظیر
طریقہ سے نوجوانوں کو ملک کے لئے اُبھار کر تیار
کریں گے۔ بنوں کے مشن ہائی سکول کے بیدار
مغز اور دور اندیش ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے سکول
میں اس طریقہ کو جاری کر رکھا ہے۔ اور وہ ہر
سال طلباء سے پریکٹس کرا کر پبلک میں بذریعہ
نوٹس مشتہر کر کے ناٹک کرایا کرتے ہیں جس پر
کہ امراء اور رؤسا سے ایک معقول رقم وصول
کر کے ایک خاص کام میں صرف کرتے ہیں۔ چنانچہ
امسال ۲۱ اکتوبر کے لئے ففتھ ہائی کلاس کے طلباء نے
"ہماری سرحدی حکمت عملی" ڈرامہ
کرنے کے واسطے اپنے قیمتی وقت کا بہت سا حصہ
پریکٹس میں خرچ کیا۔ اور مڈل کلاس کے ہونہار
لڑکوں نے حاضرین کو نہال کرنے کے لئے انگریزی
سنسکرت، پشتو۔ اور اُردو کی غزلیات پر خوب
گیت گائے چنانچہ اُردو میں ذیل کی غزلیات ہیں
(۱) پیتے تھے جسکے واسطے وہ دل رہا نہیں + دنیا میں زندگی
کا اب مزا نہیں (۲) اے رشک قمر دل کا
جانا نہیں اچھا + الفت کا بڑھا کر کے گھٹانا نہیں
اچھا (۳) امروز وگر ہم بفراق تو شام شد
فردا ز دست وصل تو عمرم تمام شد

اب خیال فرمائیے کہ ایسی ایسی واہیات اور خراب
غزلوں سے طلباء کے کریکٹر اور ان کے اخلاق کو
ایک خوفناک دھکا لگنے کے سوائے اور کیا فائدہ ہو
سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے طلباء سے نقلیں
کرا کر گویا ان کو بے ادب بنانا اور اس بات کی ترغیب
اور ہدایت دینا ہے کہ وہ کمپنیوں اور تماشوں میں
کھلے دل سے جا کر رونق بخشا کریں۔ میرا اپنا خیال ہو
کہ ایسی باتوں کا اثر نوجوانوں پر بجلی کی طرح پڑ
رہا ہے۔ یا یہ کہ بارود بھرے ہوئے مکان میں چنگاری
پھینکنا ہے۔ اگر بظاہر ہمیں معلوم نہیں ہو۔ لیکن
یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی باتیں تپ دق کی حرارت
کی مانند نوجوانوں کی اخلاقی رطوبت کو آہستہ
آہستہ چوس جاتی ہیں۔ لہذا اگر طوطی کی صدا کو نقار
خانہ میں سُنی جانے کی گنجائش ہو تو طلباء کے
شمار کی ذمہ داری کو ہاتھ میں لینے والے صاحبان
ضرور غور اور توجہ فرمائیں۔

راقم
گوداپیارا۔ از بنوں۔

مرض کی جڑ کو دریافت کرو

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۹ ماہ حال میں ایک
آرٹیکل بدیں مضمون ہے کہ اب گورنمنٹ نے ضروری
انتظام در بارہ بندش مظالم جو کہ پنکھا قلیوں پر
فوجیوں (مراد گورہ سپاہیان سے ہے) کی طرف سے
ہوا کرتے تھے کر لیا ہے۔ یعنی آئندہ بوڑھے اور
کمزور آدمی بارکوں میں پنکھا کھینچنے کے لئے نہیں
رکھے جایا کریں گے۔ اور صرف یہی سبب راقم حاشیہ
کے نزدیک ان تمام مظالم کی جڑ ہے۔ درحقیقت بڑے
افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے چند بھائی تعصب
اور خود بینی کے شکار ہو کر۔ بعض اوقات اس طرح
سے دلیرانہ طور پر عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنا
چاہتے ہیں۔ کہ ان کو یہاں تک بھی خبر نہیں رہتی
کہ ان کی تحریرات ان کی اپنی عزیز اردو سے باہر
دنیا میں کس نگاہ سے دیکھی جاویں گی۔ ہم کو اس
سوال پر پولیٹیکل پہلو سے بحث کرنے کی کچھ
ضرورت نہیں۔ صرف یہی امر نہایت تسلی بخش ہے
کہ ہماری گورنمنٹ کی نگاہ پنکھا قلیوں کی حالت
زار کی طرف متوجہ ہے۔ اور جو انتظام وہ وقتاً
فوقتاً اس کمبخت فرقہ کی بہتری کے لئے مناسب
سمجھتے ہیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر راقم مضمون کی
خدمت میں اتنا ضرور عرض ہے کہ وہ ایسے بیان سے
خلق کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اصلی
سبب ان جملہ جات کا صرف گورہ اور انکار ہے
جو کہ سوائے اعلیٰ مذہبی اور روحانی تعلیم کے
کبھی نہیں رک سکتے۔ اور وہ تعلیم صرف ویدک
دھرم میں ہی سب سے بہترین پائی جاتی ہے
پڑتال پر ایسی بہت سی تمثیلیں ملیں گی۔ جن سے
فوجیوں نے اپنے سپاہی پیشہ اور قوت بازو کا
جوانوں پر ہی نہیں ثبوت دیا ہے۔ جیسا کہ
بوڑھوں پر۔ اور اگرچہ اس وقت ہمارے چند بھائی
ہماری اس تحریر پر حقارت سے ہنس پڑیں گے
یا ہمیں خبطی بتلائیں گے۔ مگر ہم ان کے اس ہیکڑی
کی کچھ پروا نہ کر کے سنجیدگی سے ان کو یقین
دلاتے ہیں کہ اگر آریہ سماج نے اپنے فرائض
کو سمجھ کر مہرشی دیانند جیو کے مشن کو پورا کرنے
کی کوشش کی۔ اور بظاہر انسانوں کو حیوانیت
کے پھندوں سے چھڑا کر سچی انسانی زندگی کے
فرائض کی طرف ان کو مائل کرنے میں کامیاب
ہوئے۔ تو تب اور صرف تب ہی ایسی بد تیوں
کے واسطے گورنمنٹ کو آئے دن سوچنے
اور نیا انتظام کرنے کی کچھ ضرورت نہ رہیگی
پرمیشور وہ دن جلدی لائے۔ آریہ بھائیو
خیال کرو۔ آپنے کیا کیا کرنا ہے۔ اور کس رفتار
آپ چل رہے ہو ہمت کرو۔ ابھی آپ نے اپنے
گھر میں ویدک دھرم نہیں پہنچایا اور کہاں کرہ زمین
کے ہنیہ دیش میں۔ راقم حاکم رائے سٹیشن ماسٹر آیجم۔

بخدمت اڈیٹر صاحب ستدھرم پرچارک
براہ مہربانی مضمون ذیل کو درج اخبار فرما
کر مشکور فرماویں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

"پنڈت کرپارام"

آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اُتّر وا اودھ دیش
کے پنڈت کرپارام آنریری اُپدیشک رہے تھے ۱۸۹۵ء
کے آخیر میں آپ پنجاب سے اِس صوبہ میں آئے
تھے۔ اور اُس وقت سے ۱۸۹۸ء کے آخیر تک سبھا
کا کام نیہا نوسار کرتے رہے۔ ۱۸۹۸ء کے آخیر سے
مختلف جگہوں پر رہ کر اپنے کارخانے قایم کرتے
اور بگاڑتے رہے۔ اور وقتاً فوقتاً سبھا کی طرف
سے اُپدیش کرنے بھی چلے جایا کرتے تھے۔ اُن کی
جو خاص باتیں ہیں وہ جب سے یہاں آئے اُسی
وقت سے ہی اُن کے ساتھ ہیں۔ ۱۸۹۷ء میں
جب سبھا کا سالانہ جلسہ بمقام سنبھل ہوا تھا
تب میں نے کوشش کرکے ایک اُپدیشکوں کی
کانفرنس کرائی تھی کہ پرچار میں جو رُکاوٹیں ہو جاتی
ہیں۔ اُن پر وچار کرکے اُن کے دور کرنے کا یتن
کیا جاوے پرنتو۔ پنڈت کرپارام کی نسبت اُس
بیٹھک میں ایک اُپدیشک نے اُن کے حالات بیان کرتے ہوئے
کہا کہ ایسے اُپدیشکوں کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہو سکتا
وہ حالات کیا تھے؟ اُن کو اُس سبھا میں جو شریک
تھے جانتے ہیں۔ میں اُن کے بیان کرنے کی ضرورت
نہیں سمجھتا۔ میں نے اُس کانفرنس کے جلسہ
کو وہیں ختم کر دیا تاکہ زیادہ معاملہ نہ بڑھے اور
ہی اِس قسم کی شکایتیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں
جس سے اب تک برابر قطع نظر ہوتا رہا۔ آخر
میں جب اُن کے بیوہار مالی معاملات میں نہایت
گر گئے۔ اور انہوں نے اِس کو بھی روا رکھنا شروع
کر دیا کہ سماجوں سے سبھا کے نام سے روپیہ کیلئے
اور سبھا کے خزانہ تک اُسکو نہ پہنچا کر اپنے صرف
میں لے آئے۔ اور اُس کی اطلاع تک دفتر
میں نہیں کی۔ تو مجبوراً سبھا کو اِس کا نوٹس
لینا پڑا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف اُن کے
لوگ اوشواسی ہوتے تھے بلکہ سبھا سے بھی
ہی اُن کا پریم کم ہوتا تھا۔ انتو یہ وشے انترنگ
سبھا میں پیش ہوا اور پنڈت کرپارام کو اطلاع
دی گئی۔ کہ وہ جو کچھ اپنے وشے میں کہنا چاہتے
ہیں انترنگ سبھا میں آکر ظاہر کریں۔ تاکہ
اُن کو عذر کا موقعہ نہ ملے پرنتو وہ نہ آئے
نہ پتر وتر دیا۔ انترنگ سبھا میں سب
کاغذات دیکھنے اور زبانی بیانات ممبران
کے سننے کے بعد نمن لکھت پرستاو پاس ہوا
بابو شیام سندر جی ورما بی۔ اے ایل ایل
بی نے پرستاو پیش کیا۔ کہ چونکہ اِس سبھا
کے سامنے اِس بات کی کافی شہادت بہم
پہنچ چکی ہے۔ کہ پنڈت کرپارام جی نے
کئی ایک سماجوں سے سبھا کے کوشارتھ
روپیہ لیا۔ پرنتو وہ سبھا کے کوش میں اب
تک نہیں پہنچا اور دہلی آدی کئی سماجوں سے
سخت شکایتیں آئی ہیں کہ اوکت پنڈت
جی نے بہت سا قرض لے کر اُسکو نہ چکا کر
آریہ سماج کے گورو کو اپنے عمل سے نیون
کیا ہے۔ اتیو اوکت کارن اور انیہ کارن
سے بھی جن کا پرگٹ کرنا اُچت پرتیت نہیں ہوتا
اوکت پنڈت جی کو یہ سبھا اُپدیشک پد سے
پرتھک کرتی ہے۔ ساہو برج رتن جی نے
اِس کی پشٹی کی اور کثرت رائے سے پرستاو
سویکرت ہوا۔ نیز یہ بھی نشچے ہوا کہ اوکت
نشچے کی نقل سماجوں تتھا انیہ پرتی ندھیوں
کو بھیج دی جاوے" سبھا کا خیال یہہ
تھا کہ یہ وشے آریہ سماجک دنیا تک محدود رہے
اور اخبار کا وشے نہ بنے اور اِسی لئے اخبارات
میں ریزولیوشن کی نقل نہیں بھیجی گئی تھی۔ مگر
آریہ سماج آگرہ نے (شاید اُس نے اِس میں
پنڈت کرپارام کا کچھ فایدہ سمجھا گر میرے نزدیک
فایدہ نہیں ہے) اِس کو اخبارات کا
وشے بنا دیا اور چونکہ اخبارات ستدھرم پرچارک
اور آریہ پتر کا وغیرہ نے اِس پر بحث کی ہے اِس لئے
مجکو بھی مجبوراً اخبارات کی دنیا میں آنا پڑا جہاں
آنے سے میں گریز کرتا تھا۔ سبھا نے کبھی یہ نہیں چاہا
کہ پنڈت کرپارام جی کے ساتھ کسی قسم کی سختی کیجاوے
مگر اُن کی طرز عمل نے مجبوراً سبھا کو اِس نتیجہ پر پہنچایا
اور میں اب بھی آریہ پبلک کو یقین دلانے کے لئے
طیار ہوں کہ اگر پنڈت کرپارام آیندہ اپنے برتاؤ
ٹھیک رکھنے کا وعدہ کریں اور جو کچھ دھن اُنہیں
سبھا کا واجب ہے اُسکو ادا کر دیویں تو سبھا اُن کو
پہلے کی طرح پھر بھی اپنا اُپدیشک بنا سکتی ہے۔ اور
اپنی تجویز کو منسوخ کر سکتی ہے۔ آگرہ اور بعض
اور سماجوں نے پنڈت کرپارام کے اُپدیشک قایم
رکھنے کے حق میں ریزولیوشن پاس کرکے بھیجے ہیں
اِسی طرح نجیب آباد اور کئی سماجوں نے اُن کو خلاف
پاس کئے ہیں۔ میرے نزدیک اِن ریزولیوشنوں
کے پاس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ضرورت صرف اِس
بات کی ہے کہ جو شکایت ہے وہ رفع کر دیجاوے
جن سماجوں نے پنڈت کرپارام کو اُپدیشک قایم
رکھنے کی تجویز کی ہے وہ اِس بات کی بھی ذمہ
واری کرنے کے لئے تیار ہیں کہ پنڈت کرپارام
نے جو سبھا کے نام سے دھن لیا یا آیندہ لیویں
وہ اُسکو ادا کریں گے۔ اگر ہاں تو اُن کو کہنا
چاہئے۔ اگر نہیں تو خود اُن کو سوچنا چاہئے
کہ اُن کے پرستاووں کے کیا یہ معنی نہیں ہیں
کہ سماجوں کا روپیہ چاہے کہیں چلا جاوے لیکن
پنڈت کرپارام اُپدیشک ضرور رہیں۔ اور نیز
یہ خیال کرنا چاہئے کہ اُن کی تجویز کہاں تک
ماننے کے قابل ہے۔ میں آخر میں ستدھرم
پرچارک مطبوعہ ۱۷ کاتک کے مضمون پر جو

اُس نے پنڈت کرپارام کے متعلق لکھا ہے کہ
آخری حصہ پر اپنی خیال ظاہر کیا ہے۔ اور جس سبھا
کے کارکنوں کے ساتھ اتفاق نہ ہو اُن کے ساتھ
اُن کا کام نہیں ہو سکتا"۔ ہم اپنے آریہ سبھا سدوں
اور آریہ سماج کے آرگنیزیشن کے رکنوں
سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ حضرات ان ابہام سب
کو تیاگ کر پریم بھاؤ سے پرسپر برتاؤ کرنا سیکھیں
ایک سرسری نظر ڈال کر اس کیفیت کو ختم کرونگا
اخبار مذکور کے سمپادک مہاشے کا فرض تہا
کہ وہ اس وشے پر رائے دئے بغیر نہیں رہ
سکتے تہے۔ تو سبہا کی تجویز کو بہی منگا کر دیکھ
لیتے۔ جسکا دیکھنا انکو تسلیم ہے۔ یا ادہیکاریوں
سے دریافت کرتے کہ پنڈت کرپارام کے متعلق
شکایت کیا ہے۔ اتنا علم نہ ہونے کے بعد
اُن کی رائے قابل وقعت ہو سکتی تہی۔ انہوں نے
ایسا نہ کرکے تمام آریہ سبہاسدوں اور آرگنیزیشن
کے رکنوں پر یک طرفہ ڈگری کرکے سب کو تنگ
وغیرہ کا خطاب بخش دیا۔ خیر درچہ از دوست میرسد
نیکوست) لیکن آریہ پبلک کی واقفیت کے لیے
میں یہ ضرور لکہوں گا کہ لالہ منشی رام جی نے اپنی
چٹھی مورخہ ۱۷۔ جون سنہ ۱۹ء میں پنڈت کرپارام
جی کی بابت حسب ذیل الفاظ تحریر کیے تہے::
"پنڈت جی کے بیوہار وغیرہ کی بابت تو میں
پرچارک کے کالموں تک میں لکہ چکا ہوں۔ میں
انہیں بیوہار کے لائق نہیں سمجہتا"، اور ابہی اُن
کے بیوہار کی شکایت جب ایک سبہا کی طرف سے
ہوئی تو اُس کے کارکنوں اور آریہ سماجیوں
پر مہاتما وغیرہ کا کہاں تک میں نہیں جانتا ہوں۔ کہ
کیا معنی رکہتا ہے۔ (۳) میں اتنا اور ظاہر کر دینا
چاہتا ہوں کہ آریہ سماج آگرہ کی اچہیا نوسار
پنڈت کرپارام کا وشے دوبارہ انترنگ سبہا
کے سامنے جو ۱۵ نومبر سنہ ۱۵ء بمقام
علی گڈہ منعقد ہوئی تہی رکہا گیا تہا۔ اور بابو
شری رام جی جو آگرہ آریہ سماج کے پرتی ندہی
ممبر اور انترنگ سبہا سد ہیں اُن کو اجازت
دیگئی کہ وہ اس وشے پر جو کچہ کہنا چاہیں کہیں
لیکن انہوں نے کہا کہ آگرہ سماج نے اُن کو
اس وشے پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی ہے
اس لئے یہ وشے اگلی انترنگ سبہا کے واسطے
ملتوی ہو کر آریہ سماج آگرہ کو لکہا گیا ہے۔ کہ
وہ جس کو مناسب سمجہے اس وشے پر بحث کرنے
کے لیئے بہیجے۔ آیندہ انترنگ سبہا میں جو
کارروائی ہوگی اُس سے آریہ پبلک کو سوچنا
دی جاویگی۔ راقم
نرائن پرساد سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبہا
پشچم اتر و اودہ دیش۔ مرادآباد"

ستیارتھ پرکاش
کا
مستند اردو ترجمہ

[illegible]

بلا شبہ یہ اسم بامسمیٰ ترجمہ اس مذکورہ بالا نام
کا ٹہیک مستحق ہے۔ جبکہ تصدیق کے لیئے ابتدائے
کتاب میں اُن اصحاب کے اسمائے گرامی موجود
ہیں جن کے ساتہہ لفظ مستند گویا خاص طور
پر وابستہ ہے۔ جن کو آریہ سماج کی زینت
اور فخر کہنا بجا ہے۔ اور جن کے بطفیل کہ درہم
کے پیاسوں کو اُس چشمہ امرت کا پانی نصیب
ہوا ہے۔ جس کی تلاش میں وہ ایک عرصہ سے
بیاکل ہو رہے تہے۔ آریہ ساماجک دنیا تو
بربنائے متذکرہ صدر پہلے سے ہی مطمئن
تہی اور دیگر عام پبلک کے سامنے کتاب
مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید
کو خود اپنے وجود سے ثابت کرتے ہوئے سائنشا
موجود ہی ہے۔ جلدی کی وجہ سے جو کچہ غلطیاں
کتابت کی چہپائی میں رہ گئی ہیں اُن کے اور
دیگر چند ایک مضمونی نقائص کے بارے میں
معترض صاحبان کا اُس عالمانہ مضمون میں
بخوبی پورا کیا گیا ہے جو کہ آریہ سماجوں کے
ہوشمند شرومن مہاشے پنڈت راماجی دہون
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر پنجاب کی قلم سے
کتاب کے شروع میں التماس کی سرخی کے ساتہہ
شامل ہے۔ ناظرین میری اس غیر موزوں تحریر
سے یہ خیال نہ فرماویں کہ میں کوئی ریویو لکہہ رہا
ہوں یا کسی قسم کی رائے زنی کر رہا ہوں۔ کیونکہ
میں اس کام کے کسی طرح بہی قابل نہیں ہوں
مجہے صرف اس قدر مترجم صاحبان یا دیگر معزز اراکین
آریہ سماج یا شرومنی پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا
میں نویدن کرنا ہے۔ کہ اس کتاب کی دوسری
ایڈیشن میں جس کی غالباً بہت جلد ضرورت پڑیگی)
اُن تمام غلطیوں سہووں اور نقصوں کے جو کہ
چہپائی وغیرہ میں رہ گئے ہوئے ہیں اور جن کا
ذکر غلط نامہ مشمولہ کتاب میں نہیں کیا گیا ضروری
طور پر ہونی واجب ہے۔ بدیں خیال کہ بجائے
اس کو کسی لائق صاحب کا تنقیح جس میں وہ
آریہ سماج کی کوئی اس سے بہی زیادہ بہتری کر سکے
لحاظ اس کام کے لیئے صرف نہ ہو۔ بندہ اُن
غلطیوں کے علاوہ جو اغلاط نامہ میں درج ہو
کر شامل کتاب ہیں اور کئی ایک ہیچ قسم کی غلطیاں
معہ دیگر چند ایک شکوک کے پیش کرتا ہے نتیجہ
ہے۔ کہ اغلاط مندرجہ نقشہ ذیل کے علاوہ
دیگر شنکاؤں کا شنکا سمادہان فرما کر کوئی نہ کوئی
مہاشے مجہے ضرور کرتارتہ فرمائیں گے۔
شنکا نمبر (۱) صفحہ ۶۵ کی سطر ۲ میں شیش
وت انومان کی تعریف میں معلول کو دیکہ کر
علت کا علم حاصل کرنا لکہا ہے۔ مگر سطر نمبر ۲
میں تیسری تمثیل اس کے برخلاف معلوم ہوتی
ہے۔ جس کی اصل عبارت یہ ہے: (باقی آیندہ)

اشتہارات

ترقی نسوانی دنیا

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمین ... ۳۴ گنی ... پوسٹ فری
پیانو باجہ ... ... ″ ... ″
سنہری گھڑی ... ... ″ ... ″
سینے کی کل ... ... ″ ... ″

سنہ ۱۹۱۰ع کی بیرس کی ایگزبیشن تمام اخراجات ادا کیے جاویں گے۔ قیمت ہر ایک شئے کی صرف تین گنی۔ بغرض استفادہ و ترقی وومن ورلڈ ترقی نسوانی دنیا نے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ ان متذکرہ بالا اشیاء میں سے کوئی ایک انعام دی جاوے جس کو وہ پسند کریں یعنی بائیسکل فی تیس گنی۔ یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی۔ یا سینے کی کل فی تیس گنی۔ بلا کسی دیگر اخراجات کے۔ علاوہ زرچندہ۔ یہ کل نفیس اشیاء کامل الوجود اشخاص کے واسطے تجویز نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ اُن ہوشیار آدمیوں کے لئے جو کہ اپنے خالی وقت میں اُن سے فائدہ اٹھائیں۔ گاڑی ہر وقت بلا کرایہ دروازہ پر موجود۔ اگر آپ ان اشیائے میں سے کوئی چیز چاہتے ہیں تو وومن ورلڈ کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کرلیویں۔ بلا صرف ان کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ ہر فرد بشر چندہ دہندہ ان اشیائے میں سے ایک لینے کا مستحق ہوگا۔ بموجب اُن شرائط کے جو ہم بھیجیں گے۔ چندہ ایک سال کے واسطے ۵ شلنگ ۸ پنس پوسٹ فری ہوگا۔ ہر شخص کے لفافہ جات معہ اندراج پتہ و ٹکٹ ڈاک خانہ آنے چاہئیں۔ تاکہ نقول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ ارسال ہوں۔ اور لکھنا چاہئیے کہ کون انعام پسند ہے۔

The Woman world Brentford London
= W. England. =

بہروں کو اطلاع

مژدہ ¹⁄₂ مژدہ

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی اور مختلف آوازیں اُس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائے کلی حاصل ہوگئی ہے۔ اور اس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائے ہیں۔ کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے۔

سائلوں کو درخواستیں بنام ذیل بھیجنی چاہئیں

Address

No. 166 The Nichelson Institute Longcoat Gaunsbury London W. England.

بمقدار آزمائش دوائی اور ادویات

لالہ کو ٹو ٹل صاحب وید یہ لاہوری اپنی ادویات کی سریع التاثیری کے بیحد قدر پر وثوق رکھتے ہیں کی کل مرضوں کے واسطے دوائی بمقدار آزمائش بلا قیمت دیتے ہیں اگر کوئی صاحب اپنی بیماری کا کل حال تحریر کر کے قیمت طلب کریں۔ تو بھی دوائی خط کے جواب کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال کیجئے۔

میسرز نور وزجی داؤ یا اینڈ سنز بمبئی نے ایک ایک پورا صفحہ اپنے اشتہارات کے لئے حاصل کیا ہے۔ اشتہارات کا نرخ ارزاں۔ ایجنٹوں کی ضرورت معقول کمیشن۔ انگریزی کا اشتہارات ہم خود ترجمہ کریں گے۔ قیمت تین روپیہ سالانہ

المشتہر

منیجنگ ڈائریکٹر لاہور اسپنگ اینڈ ویونگ کمپنی لیٹڈ

چھپ گیا ہے

کپاس و تجارت

ماہواری رسالہ حرفت و صنعت کپاس زراعت کاشتکاران کپاس کے متعلق عوام میں واقفیت پیدا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ ۱۰ نومبر کے رسالہ میں ۱۰ اعلیٰ مضامین ہیں۔ بمبئی کے مشہور ملکوں کے سوداگران میسرز گریوز کاٹن اینڈ کو

جلد ۱۲ مطبوعہ پنجم پوہ سمت ۱۹۵۷ مطابق ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء شکروار جالندھر شہر نمبر ۳۶

سنسار کی گتی

ہے گتی! تو وچتر ہے۔ تیری تبدیلیوں کا وچار کرتے ہوئے عقل حیران ہو جاتی ہے۔ کہاں وہ زمانہ جب کہ چتر یگیوں پر ہی زمانہ کا اندازہ لگایا جاتا تھا! اور پھر کیسا پری ورتن! انسانوں نے ایمان میں آ کر کہیں کہیں خود بخود اپنے ناموں سے سمبت گھڑنے شروع کئے۔ اور کہیں بڑے یا بھلے۔ لیکن زبردست طاقتوں والے۔ انسانوں کی یادگار میں سمبت قایم ہونے شروع ہوئے۔ کس کو معلوم ہے۔ کہ دو ارب سے کچھ کم عرصہ کے اندر کس قدر سمبت جاری ہوئے۔ اور کتنے دایرہ خاموشی کے اندر چلے گئے۔ گذشتہ پانچ ہزار برسوں کے عرصہ میں ہی راجا یدھشٹر سے لے کر آج تک کس قدر سمبت جاری نہیں ہو چکے! ان میں سے کتنوں کو ہم اب تک کم و بیش مروج دیکھتے ہیں اور کتنے ہی جاری ہو کر بند ہو چکے ہیں اگر ان سب کی تحقیقات کی جاوے۔ تو کس قدر واقعات ان کے اندر چھپے ہوئے نظر آئیں گے۔ کہیں دشٹوں کا دلن۔ کہیں ظالموں کے ظلم و ستم۔ کہیں دھرم کا پرچار اور کہیں ادھرم کا اتیاچار۔ غرضیکہ ہم ان بے جان ہندسوں کے اندر بھی عجیب طرح کی کشمکش یعنی گتی کو ملاحظہ کریں گے۔ لیکن کیسی تعجب کی بات ہے۔ کہ ان تمام سمبتوں کے جدو جہد میں ویدک سمبت سرشٹی کی آدی سے اسی طرح پر جاری چلا آیا۔ اور آج تقریباً دو ارب برسوں کے بعد دش کا حساب اسی صحت کیساتھ لگایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ زمانوں میں لگایا جاتا تھا۔ یہہ بھی ایک دلیپ ہی اچنبھا ہے جیسا کہ یورپین قوموں کا تسلیم کیا ہوا۔ ویدوں کی سورہ سمبت رتن کا۔ اچنبھا دنیا کے عالموں کو بحر حیرت میں غرق کر رہا ہے۔

لیکن باوجود اس گمبھیر نظارے کے ہم کیسے حیران ہوتے ہیں۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی تعلیم یافتہ قومیں ابھی انیسویں صدی کا ہی خاتمہ سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتی ہیں کہ تقریباً ایک ماہ کے بعد بیسویں صدی کا آغاز ہوگا۔ یہہ تفریق زمانہ جیسی مصنوعی ہے۔ ویسے ہی وہ جملہ نتایج بھی مصنوعی ہوں گے جو کہ بعض اخبار نویس نئی عیسائی صدی کے آغاز سے برآمد کرنے کی کوشش کرینگے لیکن یہ بھی تو گتی کا ایک انگ ہی ہے!

عیسائی انیسویں صدی کا کارنامہ

عیسائیوں کی انیسویں صدی خاتمہ پر ہے اس لئے چاروں طرف سے اس صدی کا کارنامہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یوروپ اور امریکا کے ممالک کے باشندے تو عیسیٰ کیساتھ گہرا تعلق رکھتے ہی ہیں۔ ان لوگوں میں سے آزاد خیال اور ناستک لوگ تک باوجود عیسیٰ کی مسیحیت سے انکاری ہونے کے بھی عیسیٰ کی پیدائش کے دن کو متبرک اور عیسیٰ کے نام پر قایم کی ہوئی صدی کو ایک قومی فخر کا نشان سمجھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا یہہ خیال سمجھ میں ہی آ سکتا ہے۔ لیکن معمولی عقل والے انسان کی سمجھ میں یہہ بات ہرگز نہیں آتی۔ کہ تقریباً دو ارب برسوں سے انسانی دنیا کی پیدائش ماننے والے آریہ ورت کے باشندے کیوں انیسویں صدی کے گن گا رہے اور کیوں بیسویں عیسوی صدی کی امید کا راگ الاپ رہے ہیں۔ خیر اس معمے کے حل کو غیر معمولی عقل والے انسانوں کیلئے چھوڑ کر ہم انیسویں صدی کے کارناموں کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور اس جگہ یہہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مجھے اس صدی کے شخصی کارناموں سے کوئی تعلق ہے۔ ملکوں میں نئے بادشاہ آئے اور چلے گئے قوموں کے اندر جنگ چھڑے اور ہزاروں لاکھوں سر کٹ گئے اور خون کی ندیاں بہ گئیں۔ انسانوں کی باہمی بغض و حسد نے قوموں کے اندر کشمکش پیدا کر دی۔ مجھے ان معاملات سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ لیکن یہ بڑا سنجیدہ سوال ہے کہ آیا اس صدی کے اندر انسانی زندگی کے مقصد کا حصول کس قدر زیادہ آسان ہو گیا۔ اور اس سوال کے پیدا ہوتے ہی ایک نئی مشکل آن پڑتی ہے۔ لوگوں کا انسانی زندگی کے مقصد (منشیہ جیون کے اُدیشیہ) کی نسبت باہمی اسقدر اختلاف ہے۔ اور انہوں نے اسکی نسبت اس قدر مختلف مسایل مان رکھے ہیں کہ سرسری نظر پہ یہ پتہ لگانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیا ہم انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کی طرف چل رہے ہیں یا اس کے خلاف۔ لیکن یہ بے ترتیبی محض ظاہرا ہی معلوم ہوتی ہے۔ اگر گہری نگاہ سے دیکھیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ناستک ہو۔ خواہ آستک۔ ایشور یہ گیان کا قایل ہو یا۔ خواہ آتما کی رہبری کا۔ ہر ایک انسان اپنی ساری کوشش۔ اور اپنا پورا زور دکھ سے چھوٹ کر آنند کی حالت میں جانے کے لئے لگا رہا ہے۔ پس منشیہ جیون کا اُدیشیہ دکھوں سے چھوٹ کر آنند پد کا حاصل کرنا ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اب تہذیب کے معنے بھی بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتے ہیں جسقدر دریافتیں یا ایجادیں انسانوں کے دکھوں کے دور کرنے کے لئے کسی صدی میں قومیں آویں

اُسی قدر اُس صدی کو زیادہ تر مہذب صدی کا
خطاب دیا جا سکتا ہے۔ اور اس کسوٹی پر رکھ
کر عیسوی اُنیسویں صدی کی بھی پڑتال کی جا
سکتی ہے۔ تہذیب کے ایک دوسرے معنے
بھی لئے جاتے ہیں۔ لیکن اصل میں وہ کوئی نئے
معنی نہیں ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جس زمانہ میں
ترقی ہو وہ تہذیب کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن
محض ترقی کا لفظ استعمال کرنے سے مشکل حل نہیں
ہو سکتی۔ لفظ ترقی کی تعریف ہونی چاہئے۔ لیکن اس
لفظ کی تعریف کی نوبت جب آتی ہے تو اُسی نتیجہ پر پہنچنا
پڑتا ہے۔ یعنی ماننا پڑتا ہے کہ دُکھوں کی ترقی کا نام
تہذیب نہیں ہے۔ بلکہ جسقدر انسانوں کی سُکھ
کی ترقی کسی زمانہ میں ہو اُسیقدر اُس زمانہ کو
مہذب زمانہ کا خطاب دیا جا سکتا ہے۔ اسوقت
یورپ اور امریکا تو درکنار ایشیا تک کی تعلیم یافتہ
قوموں میں عموماً اور بھارت ورش دیش میں خصوصاً
تمام اخبار نویس انیسویں صدی کی گُن گا رہے ہیں
سب ایک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس صدی
میں تہذیب نے بڑی ترقی کی ہے۔ اس صدی سے پیشتر
ولایت انگلستان تک میں بڑے بڑے سفر لشکروں
پر کرنے پڑتے تھے۔ جو مسافت مہینوں میں طے ہوتی تھی
وہ اب دنوں میں ہوتی ہے۔ جن جنگلوں اور بیابانوں
میں انسان کی شکل نہیں دکھائی دیتی تھی وہاں
ریلیں چل رہی ہیں۔ تار برقی قایم۔ منٹ میں
سیکڑوں ہزاروں کوسوں کی خبر لاتی ہے۔
سائنس کی معلومات کس قدر بڑھ گئیں! طرز
معاشرت کیسا اعلےٰ ہو گیا! وغیرہ وغیرہ۔ لیکن
باوجود ان تمام دعاوی کے میرے لئے سوال وہی
بنا رہتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ علوم
جن کا کہ اسوقت فخر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں بھی موجود
تھے۔ خود یورپین محققوں کی تحقیقات ثابت
کرتی ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ اور اگر
یہ معلومات کسی زمانہ میں پہلے ہی عام نہیں تو ان کا
ازسرنو دریافت ہو جانا کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اگر
ان معلومات سے انسانوں کی حالت میں کچھ فرق نہ آیا ہو
پس سوال پھر اُسی جگہ آن پہنچتا ہے جہاں سے شروع کیا گیا تھا
اور وہ سوال یہ ہے کہ ——

کیا انیسویں صدی میں انسانوں کا سُکھ بڑھ گیا

کیا انیسویں صدی میں انسانوں کا سُکھ بڑھ گیا؟

اسکا جواب اسوقت کے اخبار نویس اثبات میں دے رہے ہیں
اور سرسری نظر پر شاید وہ راستی پر بھی دکھائی دیتے
ہوں۔ لیکن کیا واقعی انیسویں صدی نے انسانوں کو
دُکھ دور کر کے کسقدر اُن کا سُکھ بڑھا دیا ہے؟ مانا
کہ ریل اور تار برقی نے آمد و رفت اور خط و کتابت
کا کام زیادہ تر آسان کر دیا۔ لیکن کیا اس سے انسانی
سُکھ بڑھ گیا؟۔ اگر ہم اسوقت خوشی کی خبر جلد پہونچا
سکتے ہیں اور خوشی میں جلد شریک ہو سکتے ہیں۔ تو کیا
اُسیقدر رنج کی خبریں جلد نہیں پہنچ جاتی؟ کیا طرز
معاشرت اعلےٰ ہو جانے سے خوشی ہی بڑھ جاتی ہے؟ کیا
اُسکے ساتھ ہی روزی کے لئے جد و جہد زیادہ مشکل نہیں ہو جاتی
اور کیا مصنوعی ضروریات کا بڑھ جانا انسان کے لئے پیشتر
کی نسبت دس گُن زیادہ تر دکھدائی نہیں۔ اسی قسم کے
سیکڑوں سوالات اٹھ سکتے ہیں جن کے جوابات کیلئے کسقدر
تامل ہو جاتا ہے۔ پھر اُس جو صدمہ کیا گیا ہے یہ کہنے کی گنجائش
نہیں رہتی کہ اس صدی میں ترقی ہی ترقی ہوئی ہے
اگر غور سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا۔ کہ انیسویں صدی میں
جہاں پانچ سو نئی ضروریات بڑھائی گئی ہیں۔ وہاں اُنہیں سے
ایکسو ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی طاقت اُن انسانوں کی
اندر نہیں تھی جنہیں کہ دُنیا کے دماغ کا راہبر کہا جاتا ہے
پھر یہ کہنا کہ اس صدی میں انسانوں کا سُکھ بڑھا کہاں تک
معقول ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی عقلمند اُس سُکھ کے لئے مشکور
نہیں ہو سکتا۔ جسکے سامان کہ خود دُکھ پیدا کرنیکے بعد
مہیا کئے گئے ہوں۔ اور کون انکار کر سکتا ہے کہ نئی ضرورتوں
کا پیدا کرنا۔ نئے دکھوں کا انسانی جماعت پر نازل کرنا ہے
پھر جبکہ نئے پیدا کئے ہوئے دُکھوں جیسے بھی یہ کارروائی مشکل
ہو جاوے تو کیا شک ہے۔ کہ دُکھوں میں ترقی ہوئی
ہے۔ نہ کہ تنزل۔ میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ اسکے
یورپ کے کشت و خون کے اتہاس کو دہراؤں۔ نہ
یہہ ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ مہذب قوموں نے
جو کچھ تہذیب کے نمونے ممالک ایشیا و افریقہ
میں دکھلائے اُنکا اسجگہ مفصل بیان کیا جاوے۔ اتہاس
کے اوراق کھلے ہوئے ہیں۔ اور وے صاف الفاظ
میں گواہی دے رہے ہیں۔ کہ جہاں بیرونی پرک
نے انیسویں صدی کو مہذب صدی کا خطاب دلا
رکھا ہے۔ وہاں انسانوں کا سُکھ (جو کہ تہذیب کی
اصلی کسوٹی ہے) وہاں کا وہیں رُکا ہوا ہے۔ آج
میں اسی جگہ رُک جاتا ہوں۔ اور اپنے ناظرین
کو سوچنے کا موقعہ دیتا ہوں۔ اُن سے استدعا
کرتا ہوں کہ یورپ اور امریکا کی نسبت گذشتہ
ایکسو برسوں کی ہسٹری کا مطالعہ کریں۔ محض
تاریخوں اور جنگ و جدل کے بیانوں پر نہ
اکتفا کرتے ہوئے انسانوں کی شاریرک اور
آتمک حالت پر وچار کریں۔ اور پھر بتلادیں۔ کہ
کیا ان سو برسوں نے یورپ اور امریکا کو
زیادہ تر سُکھی اور نیک بنا دیا ہے؟ آپ
شاید کہیں گے کہ پورانی خونخوار سپرٹ دور
ہو چلی ہے۔ لیکن اول تو وہ خونخوار سپرٹ
دور نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ٹرانسوال اور چین
کے واقعات ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ایک
منٹ کے لئے یہہ بھی مان لیا جاوے کہ پورانی
خونخوار سپرٹ دور ہو رہی ہے۔ تو کون انکار
کر سکتا ہے۔ کہ مکّاری کی سپرٹ بڑھ رہی ہے
لیکن میں تو آج کے لئے خاتمہ کا اقرار کر چکا
ہوں۔ اس لئے بس! آپ بیتی کا انتظار
کیجئے

اپدیش

सवित्रा प्रसवेन जुषेत ब्रह्म पूर्व्यम्। तत्र योनिं कृणवसे नहि ते पूर्तमक्षिपत्॥

من کو ستھر کرنے کے بعد جب اندریاں وشئیوں کو چھوڑ دیتی ہیں - اور آتما جیوآتما ہی آنتر مکھ ہو جاتا ہے اس وقت سوریہ اور چندر سنہانی دو طرح کے پرکاش آتما کے اندر پرکاشت ہوتے ہیں - ان کا سمبندھ خاص ناڑیوں سے ہے جن کا معلوم کرنا خاص سادھنوں پر منحصر ہے - اس حالت کو پہونچ کر ہی جیو آتما ان دونوں پرکاش شکتیوں کے دوارا برہم کی سیوا میں تت پر ہو سکتا ہے - یہہ وقت ہی پرم آتما کے درشنوں کا ہوتا ہے - اس لئے اس کی اپلبدھی کے لئے ہر ایک منشیہ کو کوشش کرنی چاہئے - اس حالت کو حاصل کر کے ہی منشیہ اپنے اصلی سوروپ کو انوبھو کرتا ہے - اور سنسار بندھن کے جسقدر ہیتو ہیں وے سب خودبخود کٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ کرم کرتا ہوا ہی بندھنوں سے رہت ہو جاتا ہے - اور وے کرم اس کے پھنسانے میں اشکت ہوتے ہیں - پس رشی فرماتے ہیں کہ -

"سوریہ اور چندر (روپی انتریہ شکتیوں) سے ہی برہم کا سیون کرے - اور وہاں آنند کے ثروت میں من کو لگانے سے کرم کئے ہوئے ہی سنسار بندھن کا ہیتو نہیں ہوتے" لیکن رشی کا یہہ وچن شاید ستھول درشیوں کو حیرت میں ڈال دیوے ان کی سمجھ میں نہ آوے - کہ کرم کرتا ہوا ہی منشیہ کرم کے پھلوں سے کیسے بچ سکتا ہے لیکن رشی کا مطلب صاف ہے وید مقدس کی ہدایت کے مطابق رشی اپدیش کرتے ہیں - کہ اس حالت میں تمام کرم یوگی کی نشکام بھاؤ اختیار کر لیتے ہیں - انہیں کرموں کا پھل ملتا ہے - جو کہ سکام بھاؤ سے کئے جاویں - لیکن جو کہ محض نشکام بھاؤ سے کئے جاتے ہیں - جن میں بدلا لینے کا خیال نہیں ہوتا - بلکہ محض اپنے فرائض کی ادائیگی ہی مکھیہ دھرم سمجھا جاتا ہے - وہاں کرم پھل دے ہی نہیں سکتے - ہاں ایک پھل ضرور ملتا ہے - منشیہ

آواگون

سے چھوٹ جاتا ہے - سب بندھنوں سے رہت ہو جاتا ہے - پس کیسے مورکھ ہیں وے لوگ جو کہ پھل بھوگ کی اچھا رکھتے ہوئے سنسارک سکھوں اور ان پر ترشنا کی ابھلاشا رکھتے ہوئے ہی سمجھتے ہیں کہ وے پرماتما کی بھگتی کر سکتے ہیں! اور کیسے مورکھ ہیں وے لوگ جو محض اندریوں کو بھوگوں سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ وے پرم آنند کو حاصل کر سکیں گے!

جب تک کہ من قابو میں نہیں آتا جب تک من ٹھیک اوستھا میں ہو کر سوریہ اور چندر شکتیوں کے سہارے سے پرماتما کی نزدیکی کے قابل نہیں ہوتا - تب تک ایشور اپاسنا کا شبد استعمال کرنا کفر ہے - جب سانسارک سادھارن سے سادھارن اوستھا بغیر سخت سادھنوں کے پراپت نہیں ہوتی - تو ایشور پراپتی کے لئے کیول سادھارن وشواس کو کافی ذریعہ سمجھنا عقلمندی نہیں ہے - وشواس کے اصلی ارتھ سمجھنے والے جانتے ہیں کہ وشواس کیسا مشکل ہے - وشواس کی اوستھا کی پراپتی کے لئے کیسے کیسے کٹھن سادھنوں کی ضرورت ہے - اس لئے یدی ہم سچا وشواس اپنے اندر لانا چاہتے ہیں - اور پرمیشور کی اصلی نزدیکی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو من کو ستھر کرنے کے یتن کرتے ہوئے نشکام بھاؤ سے کرم کرنا سیکھیں - پھر سنسار ہی سکھ دھام بن سکتا ہے - اور جیون مکت ہو کر ہم سب پرسپرشتی اور پریم کا پرواہ چلا سکتے ہیں

اوشم

ایڈیٹوریل نوٹس

پرمیوا ہمیں سہن شیل بناؤ

سنسار کیوں نرک دھام بن رہا ہے؟ ... جل اور پرپشٹا

ویدک دھرم کے چلتے ہوئے بھی سبشٹیہ سماج کے اندر سے کیوں ہا ہا کار کا شبد اٹھ کر سنسار چکر میں گونج رہا ہے؟ چاروں اور مذہبی جماعتوں کی طرف سے بہرا انتری بہاؤ کا پرچار ہوتے ہوئے بھی کیوں انسانوں کے خون کی ندیاں بہ رہی ہیں؟ باوجود مذہبی واعظوں کے پریم راجیہ کا پرچار کرنے کے بھی کیوں ہزاروں گردنیں آئے دن کٹ رہی ہیں؟ کیا پریم راجیہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے؟ آہ۔ دیا کل ہردیہ بار بار ان پرشنوں کو اٹھاتا ہے۔ لیکن افسوس کسی طرف سے شانتی دایک اُتر نہیں ملتا۔ کیا توپ اور تفنگ کے چلتے ہوئے۔ رنگ کے فرق پر انسانوں کی جانیں ضائع ہوتے ہوئے دیکھتے بھی ہم یہی مانتے جاویں۔ کہ سنسار میں پریم کا راجیہ پھیل رہا ہے؟ پھر کیا سنسار نرک دھام ہی بنایا گیا تھا؟ پرمیشور کی انادی ودیا جواب دیتی ہے۔ کہ یہ دنیا منشیہ کے لئے سورگ دھام بنائی گئی ہے۔ وید کہتا ہے۔ کہ اس جگت میں چاروں اور پرم پتا کی طرف سے سکھوں کی برشا ہو رہی ہے۔ پھر یہ کلیش اور دکھ کیوں اکر دور ہو؟ یہ سارا کلیش اسیوقت دور ہوگا جبکہ سانسارک پرش سہن شیل بنیں گے۔ لیکن کیا اب تک سہن شیلتا کا کسی نے سبق ہی نہیں سیکھا؟ جاؤ اور جا کر سنسار میں غور سے ملاحظہ کرو کیا تم کو کوئی آدمی ملتا ہے جو کہ نشہ کا مع بیاوت دوسروں کے اپکار میں لگا ہوا ہے؟ سنسار میں کتنے آدمی ہیں جن کے ساتھ کہ کام ہی بلا کسی سوارتھ کے ہو رہے ہیں۔ اگر ایسے آدمی۔ ہاں سارے سنسار کے ایسے آدمی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ تو پھر یہ کہنا کہ سہن شیلتا کا بہاؤ نہیں غلط ہے پھر سہن شکتی کہاں سے لاویں؟ وید کہتا ہے کہ پرماتما ہی سہن شکتی کا بھنڈار ہے۔ اسلئے آؤ پیارے بھائیو! اس سے پرارتھنا کرو کہ پربھو ہمیں سہن شیل بناؤ۔

پنڈت کرپا رام کی نسبت غلط فہمی

پنڈت کرپا رام جی کی نسبت مفصل لکھنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے

انکا آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اوتر دیش کیسا تھ کیا سمبندھ رہا ہے۔ اس سبھی آریہ ساماجک پرش اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آج خواہ کچھ کہا جاوے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ پشچم اوتر دیش کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس اُنتی پر پہنچانے۔ اس کے لئے کام کرنیوالے پیدا کر اور اس کے دائرہ اثر کو فراخ کرنیوالے پنڈت کرپا رام جی ہی ہیں۔ ان کی سبھا سے علیحدگی کا مجھے بڑا افسوس ہوا تھا اور میں نے اسپر ایک نوٹ لکھا۔ جسپر منشی نارائن پرساد جی نے ایک لیکھ بھیجا۔ اُس لیکھ میں منشی جی نے گو میری نسبت الفاظ نہ برتاؤ نہیں کیا تھا تاہم میں نے اسپر کوئی نوٹ نہیں دیا۔ منشی جی کے اس لیکھ کا جواب آگرہ آریہ سماج کے اپ منتری مہاشے نے بھیجا جو مدت پہلے نکل جانا چاہئے تھا۔ افسوس کہ میری حالت درست نہ رہنے کے کارن باوجود باموقع چھپ جانے کے بھی پبلک کی خدمت میں نہ پہنچ سکا۔ مجھے اسوقت اسقدر لکھنے سے ہو اگر منشی نارائن پرساد جی کا مضمون نہ نکلتا تو نہیں اس مضمون کے درج اخبار کرنیکی اجازت نہ دیتا۔ لیکن اسوقت الفیاد ... اسکے ... اپنی نسبت صرف ... عرض کر دونگا۔ کہ منشی نارائن پرساد جی نے میرے خط کا ایک ٹکڑا درج اخبار کرنے سے میرے ساتھ بے الفاظی کا برتاؤ کیا ہے۔ مناسب یہ تھا کہ منشی صاحب اپنے اس خط کو جسکے جواب میں میرا خط تھا لفظ بلفظ درج اخبار کراکے میرا خط تجنسہ درج کرنیکے لئے بھیج دیتے۔ لیکن مجھے اس معاملہ کو طول دینا منظور نہیں ہے۔ اسلئے میں اپنے مہربان بھائیوں کے عمل کی شکایت کو صرف اتنے ہی پر ختم کرکے اعلان کرتا ہوں کہ اس ودیشی اب کوئی بھی شخص جلوس کی پرخط وکتابت درج اخبار ہونیکی اجازت میں نہیں دیگا۔ مجھے افسوس ہے کہ آریہ بھائی گمبھیر درشٹی سے زمانہ کی رفتار کو نہیں دیکھتے۔ اور اعلیٰ بنیادی اصولوں کو بھول کر فروعات میں اپنی طاقتیں ذائل کر رہے ہیں۔ شخصیت کو اصولوں پر قربان کرنیکی عادت جبتک پیدا نہ ہوگی تبتک کام بہاؤ جب تک ہمارے اندر نہ آویگا۔ تب تک ویدک دھرم کی اپنتر جیوت کرنے کا خیال ایک وہم سے بڑھکر حیثیت نہیں رکھیگا۔ پربھو! ہم سب کو سیدھا راستہ دکھلاؤ۔

نئے تحفے

پنڈت کرپارام

...لکھے ہوئے ہیڈنگ کا ایک مضمون ...شی نارائن پرساد منتری شری متی پرتی ندہی سبہا ...مغربی پنجاب کا آریہ متر اخبار مورخہ ۲۲ ...برت ۱۹۹۶ء میں نکلا ہے۔ اُس لیکہہ سے پبلک ...لوگوں میں پڑجانے کا احتمال ہی۔ اسلئے میں جو ...اس رت (پنڈت کرپارام کے وشٹ) ...جانتا ہوں اُس سے پبلک کو آگاہ کردوں ...منشی جی صاحب کے لیکہہ کی سماوچنا کروں ...ماں کے کہ میں منشی نارائن پرساد کے لیکہہ ...سماوچنا کروں میں کچھ شریمتی سبہا کی حالت ...ڈال لوں۔ گذشتہ چار پانچ برس ...اس صوبہ میں ایک دبی ہوئی آگ چمک ...ہے۔ اور اس آگ کا سلگانے والا کوئی ...نہو۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ ...ریمتی سبہا کے پدادہکاری ہی اس کے ...ت سمجھے جارہے ہیں۔ بیشک سبہا موصوف ...موجودہ عہدہ داران کے سمے میں ہی آجوں ...نفاق کا بیج بویا گیا ہے۔ اور اس وقت ...ننھے پودے کی شکل میں دکہائی دیرہا ہی ...اگر اس پودہ کی جڑ کو ابھی سے نہ کاٹا ...جاویگا۔ تو ضرور ہے کہ پنجاب کا سا نفاق کا درخت ...اس صوبہ میں بھی پہلا پھولا نظر آویگا۔ اس ...میں شک نہیں کہ گذشتہ چار پانچ سال میں ...بہت سی نئی سماجیں قایم ہوئی ہیں۔ لیکن نصف ...قریب ایسی سماجیں موجود ہیں کہ جن کے ...ہفتہ وار نہ ایک جلسے ہوتے ہیں نہ ...اور کوئی کارروائی ہوتی ہی۔ ہاں اکثر اُن ...مقامات ایسی ہیں کہ جب شریمتی سبہا سے ...دھرم اُپدیشک سبہاسدوں کا آتا ہے۔ اُسکو ...ہر کر سبہا میں بھیجدیا جاتا ہے۔ اور شریمتی

کے سالانہ جلسہ میں بہت سے ایسے مہاشے آتے ہیں جو صرف ہاں میں ہاں ملادیتے ہیں۔ خود سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ جب ایسی حالت ہے تو اُس کی درستی کے لئے بہت سے وِدوانوں کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہی کہ پرتی ندہی سبہا کے ادہکاری ودوانوں کو کہونا جانتے ہیں بنانا نہیں جانتے۔ آپ کا ایک عرصہ سے آریہ متر میں نوٹس نکلتا ہے کہ مخالف پُستکوں کا جواب دیا جاویگا۔ مگر اب تک سبہا کی طرف سے ایک کتاب کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ تو کارن صرف یہ ہے کہ آپ لوگ ودیا والوں کی قدر کرنا نہیں جانتے حکومت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں :: :: ::

اب میں اپنی توجہ منشی نرائن پرساد کے لیکہہ کی طرف کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں کہ "سنبہل میں جب اُپدیشک کانفرنس کرائی تہی۔ اُس میں ایک اُپدیشک نے پنڈت کرپارام کے سماچار برنن کرتے ہوئے کہا کہ ایسے اُپدیشکوں کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہوسکتا"۔ مہاجی! سُنئے۔ پنڈت کرپارام کی عادت ہے۔ کہ جب کسی منش ہیں۔ خواہ امیر ہو یا غریب۔ خواہ پنڈت ہو یا اپدیشک کسی بات کی کمی دیکھتے ہیں بلا کہے نہیں رہتے۔ ایسے ہی کارن ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے اُن سے ملازم اُپدیشک ناراض رہتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ بہت سے اُپدیشک ظاہرا تو کہانے پینے کا اس طرح پرہیز کرتے ہیں۔ کہ عام طور پر کسی کی بنی چیز نہیں کہاتے۔ لیکن پوشیدہ طور سے بازار کی بنی پوری وغیرہ کہالیتے ہیں۔ پنڈت جی نے اس بارہ میں ضرور کہا ہوگا۔ کہ ایسے اپدیشک جن کے ظاہر اور باطن طریقہ میں فرق ہو۔ وہ کس طرح سماج کی اُنتی کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اپدیشکوں

کو سفر کاروں کے سمے ایک روپیہ سے زیادہ دکشنا نہ ملنے کے ریزولیوشن نے پنڈت کرپارام کا بعض بعض اُپدیشکوں کو ورشی بنادیا اگر ایسے کارن ہوئے۔ کسی اُپدیشک نے پنڈت جی پر الزام لگائے ہوں تو تعجب ہی کیا ہے پھر آپ لکھتے ہیں کہ وہ اسی طرح کے سمے سمے پر اپنے بنتے رہے"۔ مہاشہ جی یہ سب کہنے ماتر ہیں۔ اگر میں نے پنڈت جی کے پُستکوں و اخبار کی خریداری و فروخت کے معاملہ کی تسکا کی تو یہ معاملہ اُن کا ذاتی بیوہار سے سمبندہ رکہتا ہے۔ شریمتی سبہا کو ایسے جہگڑوں سے تعلق کیا ہے۔ آگے آپ لکہتے ہیں کہ "رد انت میں جب اُن کے بیوہار وہاں وشئے میں بہت گر گئے۔ اور اُنہوں نے اُس کو ہی اوچت سمجہا۔ کہ سماجوں سے سبہا کی نام سے روپیہ لے لئے۔ اور سبہا کے کوش میں اُن کو نہ پہنچا کر اپنے وسے میں لے آئے اور اس کی سوچنا تک دفتر میں نہیں کی۔ تو بشس سبہا کو اُس کا نوٹس لینا پڑا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نہ کیول لوگ اُن کے اوشواسی ہوتے تہے۔ پرنتو سبہا سے بھی اُن کا پریم کم ہوتا تہا۔ انیو یہ وشئے انترنگ سبہا میں پرویشٹ ہوا"۔ سکرٹری صاحب فرمائیگے تو سہی۔ کہ یہ کون "انت" کا سمے ہے؟ جب پنڈت جی کے بیوہار گر گئے۔ اور سماجوں سے روپیہ لاکر ہضم کرنے لگے۔ ستمبر ۱۹۹۶ع سے پہلے یا بعد؟ اگر آپ کہیں کہ پہلے! تو قابل یقین نہیں۔ کیونکہ اس مہینہ میں پنڈت صاحب شریمتی سبہا کی جانب سے آگرہ میں ہی اپیل کرنے تشریف لائے تہے۔ اور اپیل کی تہی۔ اور اگر بعد میں۔ تو آپ کا کہنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ اسی مہینہ میں پنڈت جی آگرہ میں بود و باش کے لئے تشریف لے آئے

اور آگرہ کے متعلق جو ہمکو واقفیت ہے
وہ آپ کو ہو ہی نہیں سکتی - بلکہ اُس کے
عہدہ سے بہت ہی کم آپکے کام کے لیے گئے
ہیں - ہاں ایک بات اور یاد آئی - وہ یہ ہے
کہ نومبر ۱۸۹۹ء میں منشی نرائن پرساد
آگرہ اس غرض سے تشریف لائے تھے - کہ
پنڈت کرپارام جو ناراض ہیں اُن کو سمجھا
کر کو ٹکیسوہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر
بھجوا دیں - چنانچہ پنڈت جی تشریف لے گئے
تھے - پنڈت جی کے بیوہار اُس تاریخ تک خراب
نہ تھے - یہ صاف ظاہر ہے - پھر وہ "اُنت"
کیوں ہوئے - اب ایک بات - دریافت
طلب یہ ہے - کہ آیا کسی سالانہ رپورٹ میں
بوقت پیش ہونے سالانہ حساب شرمیتی سبھا
کے جلسۂ عظیم کے سامنے یہ امر ظاہر کیا
یا نہیں - کہ اوکت پنڈت جی کے ذمہ اس
قدر روپیہ شرمیتی سبھا کا باقی ہے جو جہاں
تک میں نے کئی پچھلے سال کی رپورٹوں کو
دیکھا کسی میں بھی اس قسم کا تذکرہ نہیں ملا
اب شک یہ ہوتا ہے کہ جب اس رقم کو نہیں
دکھایا گیا - تو پھر نہ معلوم اور کسقدر رقمیں
بھی گڑبڑ میں ہوں گی - اور ایسی حالت میں
شرمیتی سبھا کے آمدنی و خرچ کے حساب کے
صحیح ہونے کا کیا اعتبار ہو - اور ممکن ہے
کہ اس وجہ سے حساب ماہی یا ماہواری جیسا
کہ پنجاب میں ہوتا ہے نہیں چھپتا ہے (یہ امر
میں نے بحث کے طور پر لکھا ہے - تاکہ ظاہر ہو
کہ اگر پنڈت کرپارام کے ذمہ روپیہ باقی ہوتا
تو ضرور حساب میں دکھایا جاتا - اصل میں جو
آمدنی و خرچ ہوا وہ پورا پورا حساب میں دکھایا
جاتا ہے) اس کے علاوہ یہ بھی واضح
رہے - کہ آگرہ سماج کے پردھان بابو رام پرشاد
بھائی اے - وکیل بمقام مرادآباد بماہ اکتوبر

گئے تھے - وہاں آپ کے ایک معزز عہدہ دار
سے اسی وقت پر گفتگو ہوئی تو انہوں نے فرمایا
تھا کہ سبھا کا کچھ روپیہ نہیں ہے - مگر اور
لوگوں کا اُن پر باقی ہے - پھر آپ کہتے ہیں
کہ "پنڈت کرپارام کو سوچنا تھا کہ جو کچھ
اپنے وقت میں کرنا چاہیں انترنگ سبھا
میں کہیں - جس سے اُن کو عذر کا موقعہ نہ ملے
پر نفتوں سے نہ آپ آئے نہ پتر اوتر دیا"
مہاشے جی پنڈت کرپارام نے قبل اس کے
کہ آپ اُن کا وقت انترنگ میں پیش کریں
نرائن پرشاد اور دوسرے عہدہ داران پرتی
ندھی سبھا کا اپنے ساتھ انوچت بیوہار اور
ظاہر کچھ اور باطن کچھ اور پرتی ندھی سبھا
کے روپیہ کو ناجائز طور پر خرچ کرتے دیکھ کر
(اُن کے خیال کے مطابق) پرتی ندھی سبھا
سے اپنا تعلق قطع کرنے کا عام نوٹس اپریل
سنہ ۱۹۰۰ء میں بھیجدیا تھا - جسکو سوائے آریہ
سماچار میرٹھ کے اور اخباروں نے مشتہر
کرنا اس غرض سے مناسب نہ سمجھا کہ ایک
لائق شخص کی علیحدگی ہونا اچھا نہ ہوگا
مگر کسیقدر خلاصہ آریہ پتر بریلی نے بماہ جون
چھاپ دیا تھا - اور آریہ سماچار میرٹھ نے
مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں پورا چھاپا ہے - جتنے کا پرچہ
ملکہا - پھر آپ کا یہ لکھنا کہ اُن کو انترنگ میں
بلایا کہ اپنا جواب داخل کریں تاکہ پھر ان کو عذر
کا موقعہ نہ ملے کیا وقعت رکھتا ہے - جب اُن کو
آپ سے کوئی تعلق نہیں وہ آپ کو اپنا افسر
نہیں سمجھتے پھر وے آپ کو جواب کیوں دیں
اور آپ کے روبرو بطور ملزم کے کیوں
حاضر ہوتے - آپ کا تعلق سماجوں دیگر سبھاسدوں
سے پولیٹیکل نہیں ہے - کہ ہر شخص خواہ مخواہ
آپکے حکم کا پابند ہو - بلکہ جیسے ہر ایک کا تعلق
دھارمک ہے - ایسے آپ اپنے حکم کی تعمیل اسی

حد تک جایز قرار دے سکتے ہیں - ...
اپنے آپ کو آپ کا ماتحت سمجھے - اور آپ ...
لیکن جسنے پہلے سے ہی آپ سے تعلق ...
کر لیا ہو اُس کے لئے آپ کا حکم کچھ ...
رکھتا - پس اس لحاظ سے آپ کے لئے ...
سوچنا سماجوں کو دینا کافی تھی - کہ چونکہ ...
جی نے شرمیتی پرتی ندھی سبھا سے ...
نوٹس اخبار اپنا قطع تعلق کر لیا ہے - ...
اب وے اس سبھا کے اپدیشک نہ سمجھے ...
پھر یہ تو فرمائیے کہ آپنے پنڈت جی سے ...
سرٹیفکیٹ اُپدیشکی کا بھی لیا - جب کبھی ...
ذکر آتا تھا وے صاف کہدیتے تھے ...
خواہ کوئی اپدیش کرائے یا نہ کرائے ...
پاس کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہے - جسکو ...
حکم سنگھ صاحب ایڈیٹر و پردھان شرمیتی ...
اچھی طرح جانتے ہیں - جسکا جواب صرف ...
دیا جا رہا ہے - کہ پنڈت جی کا سرٹیفکیٹ ...
میں موجود ہے - آپنے اپنے پاس ...
نہیں رکھا - ایسے ایسے حالات کے ہوتے
ہوئے بھی جب تک پنڈت جی آپ کی مرضی
موافق کام کرتے رہے - آپ اُن کی خوشامد
کرتے رہے - لیکن جب پنڈت جی نے (اپنے خیال میں)
ایسی حالت دیکھی کہ بجائے وید پرچار کو فائدہ
پہنچانے کے آپ لوگوں سے اس کو نقصان پہنچ
رہا ہے وہ علیحدگی اختیار کرنے لگے اور لوکل
سماجوں کو فائدہ پہنچانا شروع کر دیا - ...
لوکل سماجوں کے لیے چندہ اکٹھا کر کے
کوئی نہ کوئی انسٹیٹیوشن قایم کیا - یہ طرز ...
اُس کا آپ کو ممکن ہے کہ سخت ناگوار گذرا ہو
جسنے آپ کو اس طرف راغب کیا ہو کہ پنڈت
جی کی عزت میں فرق آجاوے - لیکن افسوس ...
بھی جب پنڈت جی کسی نہ کسی لوکل سماج میں
کام کر رہے تھے - آپ لوگ اپنے ہمراہ کام کر ...

کے لئے برابر درخواست کرتے رہے۔ چنانچہ چند مثالیں ہی پیش کرتا ہوں۔ لیکن بطور نمونہ مختصر سے ایک سوال اور کئے دیتا ہوں۔ کہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء میں جب شریمتی سبھا کی انترنگ سبھا بمقام مرادآباد ہو رہی تھی اس وقت پنڈت جی وید پرچار فنڈ کے روپیہ کو بیجا خرچ ہوتے ہوئے دیکھ کر ناراض ہوتے تھے یا نہیں؟ (۱) ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء بوقت انترنگ سبھا ہر ایک سبھاسد موجودہ نے پنڈت جی سے التجا کی تھی کہ آپ گردکل کے ڈیپوٹیشن میں چلیں۔ چنانچہ انہوں نے صاف کہدیا تھا کہ آپ اپنا طریقہ کام کا درست کیجئے۔ اور اول دس ہزار روپیہ خود جمع کر لیجئے۔ پھر باقی دس ہزار روپیہ میرے لئے جمع کرنے کو چھوڑ دیجئے۔ میں اندر تین ماہ کے بقیہ دس ہزار روپیہ لا دونگا مگر انترنگ سبھاسدان ساتھ کام کرنے کے لئے زور دیتے رہے (یہ حالات زبانی بابو سریرام جو انترنگ سبھا شریمتی سبھا کے سبھاسد ہیں معلوم ہوئے تھے۔ گو میں خود موجود نہ تھا) (۲) یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو بدایوں میں درخواست کی گئی کہ دی آر ہمراہ ڈیپوٹیشن گردکل ہردوون چکر ونہ چلیں۔ کیونکہ آپ کو خوف تھا کہ بلا پنڈت جی کے ساتھ گئے ہوئے ان مقامات میں سپھلتا پراپت نہیں ہو سکتی (۳) آپ نے اسی ماہ میں بمقام شیرکوٹ معہ چودھری چھتی سنگھ جی و بابو شیام سندر جی کے پنڈت جی سے معافی مانگی تھی۔ لیکن بقول پنڈت جی آپ نے دوسرے روز ہی پنڈت جی کے خلاف دوسرے مقام پر کہا جب آپ کو کسی طرح بھی ان سے کام لینے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو آپ نے سبھا پلٹی اب آپ سے سوال یہ ہے۔ کہ جب آپ کو پنڈت جی کے روپیہ غبن کرنے اور دیگر حالات سے واقفیت تھی تو کیوں ایسے شخص سے کام

لینے کی کوشش کرتے رہے۔ اور اتنے عرصہ دراز تک اپنی رجسٹری شدہ جماعت کے روپیہ غبن ہونے کی اطلاع پبلک کو نہیں دی۔ جسطرح اب کیا۔ اگر فرض کیجئے کہ یہ معاملہ صحیح ہی ہو (جو دراصل صحیح نہیں ہے) تو آپ پبلک کے روپیہ کے ضائع ہونے کے ذمہ وار قرار دئے جاوینگے۔ سچ تو یوں ہے کہ جب پنڈت جی سے کام کرانے میں آپنے بالکل ناامیدی حاصل کی تب آپ نے پنڈت جی کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور اس طرح سے یہ عمل اختیار کیا کہ جن سماجوں کو پنڈت جی سے فایدہ پہنچ رہا ہے۔ اس سے وہ سماجیں محروم رہیں اور پنڈت جی کی عزت خاک میں مل جاوے۔ چنانچہ آپ نے اسطرح کوشش شروع کی۔ کہ آپنے مختلف مہاشیوں کے پاس بماہ جون سنہ ۱۹۰۰ء خطوط بھیجکر پنڈت کرپارام کے چال چلن وغیرہ دریافت کئے۔ شوک ہے ایسی گپت کارروائی پر۔ مگر آپ کو اس میں کامیابی نہ معلوم ہوئی تب زبانی شنکائیں انترنگ سبھا میں پیش کرکے پنڈت جی کی نسبت ریزولیوشن پاس کرا دیا (یہ جملہ حالات ہم پہلے سے زبانی بابو سریرام سے سن چکے ہیں) آپ نے اس وقت کوئی خط اس امر کا پیش نہیں کیا تھا۔ کہ فلاں فلاں سماج کا روپیہ پنڈت جی غبن کر گئے ہیں یہ سب باتیں آپ کی زبانی ہی داخلہ تھیں۔ پھر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "سبھا کا یہ خیال تھا۔ کہ یہ معاملہ سبھا حلقہ تک ہی محدود رہے۔ اور اخبارات کی دنیا کا وشہ نہ بنے۔ اور اسی لئے اخبارات میں ریزولیوشن کی نقل نہیں بھیجی گئی تھی۔ مگر آریہ سماج آگرہ نے دشٹ ارادے سے اس میں پنڈت کرپارام کا فایدہ سوچا ہے مگر میرے نزدیک فایدہ نہیں ہے) اس کو اخبارات کا وشہ بنا دیا!!" کیوں صاحب اتنا

بڑا معاملہ اور محض گپ چپ سے ہو جاوے نہیں نہیں آگرہ سماج نے جو کچھ کیا وہ اصل میں شری یتی پرتی ندہی سبھا و سماجوں کے فایدہ کو مدنظر رکھ کر کیا تا کہ جسطرف غلطی ہو دور ہو جاوے آگرہ سماج کا ریزولیوشن ایسے الفاظ میں ہے جس سے پبلک پر برا اثر نہ پڑے۔ مگر افسوس ہے کہ آپنے شروع سے ہی اخبار میں نہایت عمدہ الفاظ میں تمہید اٹھائی۔ اور پنڈت جی کی گویا اپنے جان خوب دن چڑھے ظاہر کی۔ اب اپنے معاملہ کو پوشیدہ کرتے ہیں۔ مگر آپ کی کارروائی نئی الفاظ ویدک دھرم کے ہاتھ میں پہونچ ہی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک مشہور دشمن آریہ سماج جو ٹوانک دھرم سبھا کا بہت بڑا ایڈیٹنک ہے۔ جس کو پنڈت جی کی علیحدگی کی خبر نے بہت ہی خوشی دی۔ کیونکہ آگرہ میں اس نے ہی پنڈت جی کے مقابلہ بڑی ذلت حاصل کی تھی اس کو آپ کا سرکلر نمبر ۶ کسی طرح سے مل گیا۔ اور اس نے آگرہ میں لوگوں کو دکھایا۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ "سبھا نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ پنڈت کرپارام کے ساتھ کسی قسم کی سختی کی جاوے۔ مگر ان کے طرز عمل نے مجبوراً سبھا کو اس نتیجہ پر پہنچایا" خوب صاحب! ناظرین خوب غور کیجئے۔ کہ منشی نراین پرساد منتری و دیگر عہدہ داران سبھا نے پنڈت جی کی نسبت سختی سے برتاؤ کیا یا نہیں۔ اور جو فایدہ سماجوں کو پنڈت جی کی ذات سے پہونچتا تھا۔ اس سے محروم کرنے کی کوشش کی یا نہیں سبھا موصوف کے عہدہ داران اور پنڈت جی کے سمبندھی کچھ اور ہی عرض کرتا ہوں سنئے کیا آپ بھول گئے؟ کہ پنڈت بھگوان دین جی سبھا پتی شریمتی سبھا۔ و پنڈت کرپارام جی میں آریہ ہتیشر و آریہ میگزین ۱۰ اپریل و مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں چھیڑ چھاڑ ہوئی تھی۔ کیا ان

اخبارات کی عبارت کافی شہادت اس امر کی نہیں ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ کیا آپ کو علم ہے؟ کہ جس زمانہ میں پنڈت جی آگرہ سدہارے تھے۔ آپکے ایک اُپ پردہان نے ایک گمنام خط بابو سریرام کے پاس اس التجا سے بھیجا تہا۔ کہ وہ پنڈت کرپارام کو آگرہ میں ٹہرنے نہ دیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ ایک آپکے عہدہ دار نے آگرہ سماج کے ایک عہدہ دار سے زبانی بات چیت کرتے ہوئے کہا تہا۔ کہ آگرہ سماج بہت نقصان اٹھاویگی۔ اگر پنڈت جی کو آگرہ سے نہ نکالا۔ کیا لالہ جیون مل ستہانا پتی منتری کا خط جو بجواب ریزولیوشن آگرہ سماج کے۔ آگرہ سماج میں آیا ہے کیا اُس کے الفاظ ظاہر نہیں کرتے کہ آگرہ سماج کا ریزولیوشن اُن کو سخت ناگوار گذرا ہے اور اُنہوں نے غصہ میں وہ خط بلا پیش کئے ہوئے انترنگ سبہا سوتنترتا کے ساتہ تحریر کیا ہے۔ اور آپ کی پریتی پنڈت جی سے تو آپ کے اس مضمون سے ظاہر ہوتی ہے ایسے ایسے واقعات کے ہوتے ہوئے یہ لکہنا کہ سبہا پنڈت جی کے ساتہ سختی کرنا نہیں چاہتی کیا معنی رکہتا ہے؟ اُن کا طرز عمل تو نہایت عمدہ ہے۔ جس کے ہم دوسال سے شاہد ہیں آگے آپ لکہتے ہیں" میں اب بہی آریہ پبلک کو یقین دلانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ اگر پنڈت کرپارام آئندہ اپنا برتاؤ ٹہیک رکہنے کا وعدہ کریں اور جو کچہ دہن سبہا کا اُن پر واجب ہے اُس کو ادا کر دیویں۔ تو سبہا اُن کو پہلے کی طرح پہر اپنا اپدیشک بنا اور اپنی تجویز منسوخ کر سکتی ہے"۔ مہاشہ جی وعدہ کس سے کریں۔ اُن کی رائے میں تو آپ جیسے عہدہ داران کی وجود گی شرومنی پرتی ندہی سبہا کو غارت کرنے کا باعث ہوگی۔ یہ سے

خیال میں تو سبہا کا اُن پر دہن ہے نہ انہوں نے کبہی لیا۔ مگر یہ تو فرمائے کہ یہ تجویز آپکی ہے۔ کہ سبہا کی؟ اگر آپ کی ذاتی ہے۔ تو کچہ وقعت نہیں رکہتی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرے سبہاسد آپسے اتفاق نہ کریں۔ آگے بڑہ کر آپ تحریر کرتے ہیں کہ" آگرہ اور تین اور سماجوں نے پنڈت کرپارام کے اپدیشک قایم رکہنے کے حق میں ریزولیوشن پاس کرکے بہیجے ہیں اور اسی طرح نجیب آباد اور کئی سماجوں نے اُن کے خلاف پاس کئے ہیں"۔ واہ صاحب! اسی لیاقت پر اس بڑے صوبہ کی سماجوں کا بوجہ اپنے اوپر لیا ہے۔ شوک ہے کہ آپ نے آگرہ سماج کے ریزولیوشن کو بالکل نہ سمجہا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ سبہا موصوف کے عہدہ دار اور سبہاسد ہی نہ سمجہے۔ سنئے مہاتما جی! آگرہ سماج کا پرستاؤ یہ کہاں ہے کہ پنڈت کرپارام جی اپدیشک رکہے جاویں ذرا غور سے پڑہیئے۔ آگرہ سماج کا پرستاو تو صرف یہ ہے۔ کہ شرومنی پرتی ندہی سبہا کی کارروائی پنڈت کرپارام کے معاملے میں یکطرفہ معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے آگرہ سماج ایک سوتنتر کمیشن کے دوارہ پنڈت کرپارام کی تحقیقات چاہتی ہے۔ کیونکہ جو الزامات پنڈت جی پر انترنگ سبہا کی جانب سے لگائے گئے ہیں۔ وہ اس سماج کی وانست میں اُن میں نہیں ہیں آگرہ سماج نے یہ کب پاس کیا ہے؟ کہ پنڈت جی کو اوکت سبہا پہر اپدیشک رکہے یہ سبہا کو اختیار ہے۔ کہ جسکو چاہے۔ خواہ وہ قصوروار ہو یا بے قصور اپدیشک رکہے یا نہ رکہے۔ کیونکہ اپنی بنائی چیز پر ہر ایک کو اختیار رہتا ہے۔ کہ قایم رکہے یا نہ رکہے

بحث تو صرف یہ ہے کہ آیا جو الزامات پنڈت جی پر لگائے گئے ہیں۔ وہ کہاں تک ٹہیک ہیں۔ اور اسی کی تحقیقات ہونی ضروری ہے اور اسی لئے آگرہ سماج سے یہ بہی پاس ہوا ہے۔ کہ آگرہ سماج کے ریزولیوشن کو جلسہ اعظم شرومنی سبہا میں پیش کیا جاوے (کیونکہ وہیں سے سوتنتر کمیشن نیت ہو سکتا ہے) مگر افسوس یا تو جان کر اس رشتہ کو انترنگ سبہا سے ٹال دیا گیا یا یہ کہ آپ مضمون کے مطلب کو ہی نہ سمجہے۔ بہرحال آگرہ سماج کی درخواست کو آپنے کم سے کم سوا سال کے لئے ردی میں ڈال دیا۔ دوسرے آریہ سماج جنہوں نے پنڈت جی کو موافق رائے دی ہے۔ اُس کی نسبت میں کچہ نہیں کہہ سکتا۔ مگر جنہوں نے خلاف پاس کیا ہے۔ اُن کا پاس کرنا بقول منشی نرائن پرشاد محض فضول تہا۔ کیونکہ اُن کو تو شرومنی سبہا کے حکم کی تعمیل کرنا فرض تہا اُن کا ریزولیوشن بعد پاس ہونے آپ کے ریزولیوشن کے کیا ہستی رکہتا تہا۔ منشی جی لکہتے ہیں کہ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ جو شکایتیں ہیں وہ رفع کر دی جاویں"۔ سنئے لالہ جی! ابہی آپ کو شکایتوں کے ثابت کرنے کا موقع دیا جاویگا۔ اگر آپ ثابت کر دیویں گے۔ اُسوقت آپ کا یہ کہنا کہ شکایتیں رفع کی جاویں۔ مناسب ہوگا آپ اپنے فیصلہ کو فیصلہ ناطق کیوں قرار دے رہے ہیں کہ جن سماجوں نے پنڈت کرپارام کو اپدیشک قایم رکہنے کی تجویز کی ہو کہا دے اس بات کی ذمہ داری کرنے کے لئے تیار ہیں کہ پنڈت کرپارام نے جو سبہا کے نام سے دہن لیا یا آیندہ لیویں وہ اُسکو ادا کریں گے اگر ہوں "تو ان کو لکہنا چاہئے اگر نہیں تو اُن کو خود سوچنا چاہئے

کہ ان کے پرستاووں کے کیا یہ معنی نہیں ہیں
کہ سماجوں کا روپیہ چاہے کہیں چلا جاوے
لیکن پنڈت کرپارام اڈیٹر ضرور رہیں؟
مہاشہ جی! اگر سماج نے جیسا کہ آپ نے
لکہا ہے۔ ایسی درخواست نہیں کی۔ اسلئے
یہ تحریر آپ کی محض فضول ہے۔ کرپا کرکے
سوچئے کہ کیا پنڈت کرپارام نے ان تنخواہ دار
اپدیشکوں سے جنہوں نے سبہا کا ہزاروں
روپیہ ہضم کیا۔ سیکڑوں گنا کام زیادہ نہیں
کیا۔ کیا وے آپ کی سبہا کے چنتیا سے
والے۔ سوتے ہوئے کو جگانے والے نہیں
ہیں؟ کیا انہیں کی بدولت آپ نے اس
صوبہ میں ہلچل (سارا جگ دنیا میں)
نہیں ڈالی۔ یہ انہیں کی شکتی کہ کالیج
پارٹی کے مقابلہ میں پرتی ندہی سبہا
کی سرخروئی کر دکہائی۔ اگر تہوڑی دیر کو
تسلیم کیا جائے۔ کہ ایسے شخص کے پاس
کسی طرح دس بیس روپیہ شریمتی پرتی ندہی
سبہا کا رہ ہی جاوے۔ تو کیا وے ایسی
سزا کے مجرم قرار دئے جانے چاہئیں (کہ جو
دراصل نہیں ہے) میں خوب جانتا ہوں۔ کہ
سبہا موصوف کو کامیابی کی شکل میں لانے
کی کوشش میں پنڈت جی نے اپنے تن من
دہن تینوں لگا دئے تہے۔ ہزاروں روپیہ
اپنی جیب کا خرچ کیا۔ جسنے پنجاب میں اس
وقت کام کیا جسوقت سماجوں کی زندگی اور
موت کا سوال تہا۔ افسوس اس کی نسبت
ایسی زیادتی کی جاوے۔ علاوہ اس کے یہ بہی
عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ پنڈت جی نے کہا ہے
کہ اگر میرے ذمہ روپیہ باقی نکلے۔ تو میں دینے
کو تیار ہوں۔ مگر جو کتابیں سبہا نے لیں ہیں
ان کی قیمت تو مجھے دیں۔ مگر یہ واضح رہے
کہ پنڈت جی نے سبہا موصوف کا روپیہ

ہرگز نہیں رکہا۔ ان یہ ممکن ہے۔ (مگر میں
یقیناً نہیں کہ سکتا) کہ جب پنڈت جی کا
منشی صاحب سے میل تہا۔ اسوقت نجی
طور پر آپ سے کچھ روپیہ قرض لیا ہوگا
جس کو آپنے اپنے ذمہ نہ لیکر سبہا کی
حساب میں ڈال دیا ہو تو تعجب نہیں۔ اسکے
علاوہ یہ بہی ظاہر کئے دیتا ہوں کہ جسوقت
بموجب درخواست آریہ سماج آگرہ پنڈت
جی کا معاملہ کسی ثالثی کمیشن کے روبرو پیش
ہوگا۔ اسوقت اس کے معنے بیان کئے جاوینگے
کہ سماجوں کا روپیہ چاہے کہیں چلا جاوے
لیکن پنڈت کرپارام اڈیٹر بنے رہیں"
اسی وقت تبلایا جاویگا کہ کس طرح ناجائز
طریقہ سے بہت سا روپیہ سبہا کا بلا منظوری
بجٹ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد
منشی جی نے ست دہرم پرچارک ۱۷ اکتوبر
کے لیکہ کی طرف آکشیپ کئے ہیں۔ مگر
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسی بات
اس اخبار میں ایسی ہے۔ جو عدم واقفیت
کا نتیجہ ہے۔ آپ اگر ہٹ۔ مان اپمان
کے شبدوں پر چونکے ہوں۔ تو میرے اس
لیکہ سے ہر ایک بات کی موجودگی ملے گی
بیچارے ایڈیٹر ست دہرم پرچارک کا ایک
ایک لفظ قابل وقعت کے ہے۔ آپ نے اس
کی بے وقعتی بالکل نہیں دکہائی۔ اس کے
بعد پنڈت جی کی نسبت جو چٹہی لالہ منشی رام
جی کی آئی ہے۔ اس کے مضمون کو لکہتے
ہیں۔ مگر میں نہیں سمجہتا کہ آپنے اپنے حق
میں کیا اب اس میں پایا۔ کرپا کرکے پوری
پورے الفاظ خط کے شروع سے آخیر
تک چہاپ دیجئے۔ تو صاف معلوم ہو کہ ان
کا کیا منشا ہے۔ اور ہم یہ بہی امید کرتے ہیں
کہ لالہ منشی رام جی خود اپنی نسبت تحریر کریں

پہر ضرور کچہ لکہیں گے۔ آپ لکہتے ہیں کہ
"میں اتنا اور ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ آریہ
سماج آگرہ کی اچہا نوسار پنڈت کرپارام
کے وشئے کو دوبارہ انترنگ سبہا کے سامنے
جو ۵۔ لغائت ۷ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء بمقام علی گڈہ
ہوئی تہی رکہا گیا۔ اور بابو سری رام جی جو آگرہ سماج
کے پرسیدہ ممبر اور انترنگ سبہا ہیں انکو
اجازت دیگئی کہ وہ اس وشئے پر جو کچہ کہنا چاہیں
کہیں لیکن انہوں نے کہا کہ آگرہ سماج نے ان کو
اس وشئے پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی ہے
اس لئے وہ وشئے اگلی انترنگ سبہا کے
واسطے ملتوی ہو کر آریہ سماج آگرہ کو لکہا گیا
کہ وہ جسکو مناسب سمجہے اس وشئے پر بحث
کرنے کے لئے بہیجے آئیندہ انترنگ سبہا میں
جو کارروائی ہوگی اس سے آریہ پبلک کو
سوچنا دی جاویگی" مہاشہ جی آپ نے آریہ
سماج آگرہ کی اچہا کو ہرگز پورا نہیں کیا۔ لیکہ
آپ کا بالکل انوچت ہے۔ آریہ سماج آگرہ
جیسا کہ میں پہلے لکہ آیا ہوں چاہتی ہے۔ کہ جلسہ
اعظم میں پیش ہو کر کمیشن مقرر ہو۔ مگر آپ
انترنگ میں زبردستی پیش کرنے کو اور وقت
ہوئی۔ اور اس طرح اس وشئے کو ٹال دیا۔ آپ
لکہتے ہیں کہ بابو سری رام نے کہا کہ آگرہ سماج نے
اس وشئے میں بحث کرنے کی اجازت نہیں دی
بیشک ان کا کہنا ٹہیک۔ تہا وہ بحث کس سے
سامنے کرتے۔ ان کی درخواست تو یہی تہی کہ یہ معاملہ
جلسہ اعظم میں پیش ہو جو نقل پرستاو نمبر ۲۴
مورخہ ۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء کی شریمتی سبہا سے
آگرہ سماج میں آئی ہے۔ اس میں صاف لکہا ہے
کہ بابو سری رام نے رائے دی کہ یہ وشئے جلسہ
اعظم میں پیش ہو۔ بحث آگرہ سماج کی جانب
سے تو کمیشن کے روبرو ہوگی۔ اس لیکہ سے
آپنے پبلک کو دہوکہ میں ڈالا ہے۔ اگر یہ کہ

ہیں ڈالنے کی غرض نہ ہوتی تو صاف تحریر کرتے
کہ بابو سری رام کی یہ رائے تھی جو آگرہ سماج
کا منشاء ہے۔ اگر آپ یہ لکھیں کہ آگرہ سماج
کے ریزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء
میں (جو کہ جواب چٹھی بابو جیون لال کا ہے) انترنگ
سبھا سے درخواست ہے کہ دوسری بار وچار
کرے۔ سو بیشک درست ہے۔ اُس ریزولیوشن
میں یہ الفاظ ہیں کہ آگرہ سماج کا پرستاو
نمبر ۲ و ۳ تاریخ ۲۵ اگست و نمبر ۵ و ۶ تاریخ
۹ ستمبر ۱۹۰۶ء پتہا سبھو نیکت تا کے ساتھ
نردھارت ہوا تھا۔ اور انتنت گمبھیرتا پوروک
نیایو کو اُس دشٹ پر دھیان دیکر اوکت
پرستاو شرومنی پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں
پرشت کیا گیا تھا۔ جسکا یہی ابھپرائے ہے کہ آگرہ
سماج اوکت پرستاو دوارا شرومنی سبھا
کی انترنگ سبھا کے پرستاو جو سرکلر نمبر ۵ کے
دوارا اس سماج کو پراپت ہوا تھا اپیل کرے اور
شرومنی سبھا کی سیوا میں بھیجنے سے یہی آشے
تھا۔ کہ یدی شرومنی سبھا اپنی نردھارت پرستاو
کو دوسری بار وچار کرے۔ اور پنڈت کرپا رام
کے وشئے کو نیایو پوروک نیم انوکول نشچے کر
دے تو اتیو اُتم ہے۔ یدی وہ دوبارہ وچار
کرنا اوچت نہ سمجھے تو یہی پرستاو آگرہ آریہ
سماج کا اپیل سمجھا جاوے۔ اور اپیل کی بنیاد
بھی اوکت پرستاو انوسار سمجھی جاوے اتیو
یہ سبھا۔۔ سونیہ شرومنی پرتی ندھی سبھا سے
تتھا اُس کے ادھیکاری مہاشیوں سے تتھا لالہ
جیون لال سے یہ پرارتھنا کرتی ہے کہ تعصب اور
ہٹھ کو تیاگ کر آریہ سماج آگرہ کا نردھارت
پرستاو اوشیہ ہی شرومنی سبھا کے برہدا
ادھیویشن میں اپیل کے طور پر پیش کرے
اور اوکت پرستاو کے ایک ایک اکشر پر یہ
سبھا برہدا ادھیویشن میں انترنگ سبھا میں

کمیشن کے سامنے اُتر دینے کو سمرودا اُدیت
ہے ادی" اب آپ نے اسی پرستاو سے کیا یہ
کہاں سے سمجھ لیا کہ آگرہ سماج ایکٹ ڈنڈ
پر انترنگ سبھا میں بطور فریق کے بحث کرنے
کو تیار ہے۔ بلکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ انترنگ
سبھا کے فیصلہ کی اپیل اس طور پر کرتا ہے
کہ پنڈت جی کا وشئے جلسہ عام میں پیش کرکے
کمیشن مقرر ہو اگر آپ یہ کہیں کہ سماج نے
اپنے پرستاو میں یہ لکھا ہے کہ "یدی شرومنی
سبھا نیایانوکول نیایو پوروک پنڈت جی کے
وشئے کو دوسری بار وچار کرینگی تو اتیو اُتم ہے"
اس میں آگرہ سماج نے انترنگ سبھا کے
سامنے بحث کرنے کی درخواست نہیں کی۔ ہے
یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ اگر آپ خود ہی الفاظ
کی نظر سے دوبارہ غور کرکے جو الزامات لگائے
ہیں اُن کو دور کر دیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ
ان الفاظ کے معنی کہ "آگرہ سماج برہدا
ادھیویشن میں انترنگ سبھا میں کمیشن کے
سامنے اپنے پرستاو کے ایک ایک اکشر
پر اُتر دینے کو تیار ہے" یہ لگائیں کہ انترنگ
سبھا میں آگرہ سماج بحث کرنے کو تیار ہے
تو افسوس ہے۔ مہاشے جی! اس کے یہ معنی ہیں
کہ لالہ جیون لال قائم مقام منتری نے جو آکشیپ
آگرہ سماج کے پرستاو پر کیا تھا۔ اور لکھا تھا
کہ بلا سوچے سمجھے بڑے بڑے گریجویٹوں
(ایم اے۔ بی اے) نے پرستاو پاس کر
دیا ہے۔ چنانچہ آگرہ سماج لکھتا ہے۔ کہ ہم
اپنے پرستاو کے ایک ایک اکشر کو گمبھیرتا
پوروک وچار کیا ہوا ثابت کرنے کو ہر جگہ تیار ہیں
اور ایسی ہی آشا ہے۔ کہ جس وقت اس وشے
کو ہمارے سماج کے لائق ودوان ثابت کرینگے
اُس وقت معلوم ہوگا کہ بلا سوچ سمجھے پرستاو
پاس کیا ہے۔ یا خوب سوچ سمجھ کر مناسب

با معنی الفاظ ہیں۔ مگر مجھے پھر بھی افسوس
ہے کہ آپ نے سبھا سد لیکھ نے پرستاو کے
معنی غالباً نہیں سمجھے یا جان کر غلطی کی کوشش
کی ہے۔ بابو سری رام کی خاموشی کے غالباً یہ
معنی ہیں۔ کہ آگرہ سماج کو آپ کی سمجھ کی
پڑتال کا موقعہ ملے۔ اب میں اپنے لیکھ کو
سماپت کرتا ہوں اور سرو سجن مہاشیوں اور
سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ شرومنی
پرتی ندھی سبھا کے جلسہ عام میں جو امسال
بمقام علیگڈھ بتاریخ ۲۲، ۲۳، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء
ہوگا۔ اپنی اپنی سماجوں سے لائق لائق ممبر
بھیجے گا۔ جو صرف ہاں میں ہاں ملانے والے
نہ ہوں بلکہ خود اپنی ذاتی رائے رکھتے ہوں
تاکہ انتخاب میں منتخب شدہ ممبر آ سکیں

سجن مہاشیوں کا سیوک

رام لال شرما

اُپ منتری آریہ سماج آگرہ۔

کیا ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو [illegible]

(ج) اپنے کو ایک ہی مثال میں بس کرتے ہیں
آپ کو ایک اور بتلاتا ہوں جو ایسی ہی مزیدار ہے
اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں اگر چوری کرنا اور
قید ہونا باعث شرم اور گناہ ہے۔ تو علاقہ
بار میں باعث ثواب اور موجب فخر۔ بلکہ کہا جاتا ہے
کہ وہاں کے نوجوان پگڑی باندھنے کے مستحق
ہی نہیں ہوتے۔ جب تک کہ بعلت سرقہ جیل
سے نہ ہو آویں۔ (سوال) تو پھر تم ہم ایک اصول
کو عالمگیر قرار دینے کے خبط میں کیوں ہو

جواب ہرگز نہیں۔ بلکہ دونوں کی نسبت سے
اور ویدک اصولوں نہیں نہیں معاف کیجئے گا
کیونکہ لفظ وید اور ویدک سے آجکل کے نئے
فیشن والے جنٹلمینوں کو چڑ ہے اور بعض گریجویٹوں
کو خصوصاً سخت عداوت ہے بلکہ عالمگیر اصولوں
کی نسبت لفظ خدا کا شکر کرو جو شک آتا ہو تو
اسکو غلط کہنا ہی کٹھن ہے۔ اسلئے میں دعوے
سے کہتا ہوں کہ اگرچہ آپ ایک گریجویٹ ہونے
کی وجہ سے شاید انگریزی فلاسفی کے ظاہری
مادی اور لفظی تار کے سہارا لیتے پھر کے چند
ٹھہر سکیں تو ٹھہر سکیں۔ لیکن آخر کو ویدک اصول
یا باتوں اوہو پھر بھول گیا معاف کیجئے گا
لاز آف نیچر یا نیچرل لاز ([illegible])
یعنی قدرتی اصولوں کے آگے سب کو سر جھکانا
پڑیگا۔ (س) باتوں ہی سے یا کوئی دلیل بھی؟
(ج) باتوں سے نہیں بلکہ دلائل قاطع و براہین
ساطع سے۔ چنانچہ سنئے۔ سورج سب کو سب
جگہ چمکتا ہوا اور روشن آگ گرم معلوم ہوتی اور
حنظل یا اندرائن کا پھل بلحاظ مذہب و ملت رنگ
و روغن سب کو کڑوا معلوم ہوگا۔ فرنگی ہو یا ہندوستانی
امریکن ہو یا ایرانی۔ افریقہ کا باشندہ ہو۔ چاہے
چینی۔ برہمی ہو یا جاپانی۔ زندگی کے لئے سب
کو ہوا کی ضرورت یکساں ہوگی۔ علےٰ ہذا القیاس
بدی سب جگہ بدی ہے۔ اور نیکی نیکی عیب
سب کے لئے عیب ہے۔ اور ثواب ثواب۔ سکھ
سروار سب کے لئے سکھ ہے۔ اور دکھ دکھ
چنانچہ بھگوان منوجی مہاراج کا کتھن ہے کہ۔
(س) بات کاٹ کر۔ پھر منو کو لے آئے۔ ارے
کو تمہارے لئے منو ہے یا سب کے لئے؟ کیا ہر ایک
پر فرض ہے کہ منو کے مقولہ کو سند مانے
(ج) بیشک سب کا فرض ہے۔ اگرچہ لفظ
منو کے لغوی معنی کچھ اور ہیں۔ مگر اسوقت ضرورتاً
کے لئے آپ فرض کر لیجئے کہ منو کے معنی ہی یہ ہیں

کہ جسکا قول سب کے ماننے کے قابل ہے۔ چنانچہ
سب ہی مانتے رہے اور مان رہے ہیں۔ اور سدا
مانا کریں گے۔ اگر منو کا یہ قول اسکا اپنا طبع زاد
ہوتا تو آجکل کے نئی روشنی والے اس قول کو صفحہ
ہستی سے اٹھا دینے کی کوشش کرتے۔ مگر چونکہ
یہ ویدوں سے اخذ کی ہوئی ایک قدرتی سچائی ہے اسلئے
سنسار بھر کو اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا
(س) معلوم کیا چاہئے وہ ایسا کون زبردست
قول ہے (ج) ہاں سنئے مہارشی فرماتے ہیں

वेद: स्मृति: सदाचार: स्वस्य च प्रियमात्मन: । एतच्चतुर्विधं प्राहु: साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥

یعنی دھرم کی یہ چار علامات
ہیں (۱) وید (۲) شاستر (۳) نیک آدمیوں
کا چلن (۴) اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں
کا لحاظ (س) مطلب کیا ہم تو کچھ سمجھے نہیں
(ج) میں عرض کرتا ہوں ذرا صبر سے سنئے مطلب
یہ ہے کہ ہر چہار امورات متذکرہ صدر میں سے
پچھلا یعنی آخری کا چوتھا امر پہلے ہر سہ امورات
کی تشریح کا عام فہم نتیجہ اور دھرم کی ایک ٹھیک
پہچان کے طور پر بتلایا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ
جو امر یا فعل ہمیں ناگوار ہے سمجھنا چاہئے
کہ اوروں کو بھی ناگوار ہی گذریگا۔ بقول شخصے
کہ۔ ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگراں مپسند۔
فرض کیجئے کہ (الف) بہ تقاضائے خودی بد
(ک) کی عورت کو بری (شرارت کی) نظر
سے دیکھتا ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ (ک)
کو (الف) کی یہ حرکت ضرور ناگوار گذریگی۔ پس
(ک) کو سمجھنا چاہئے کہ کسی کی عورت کو بری
نظر سے دیکھنا گناہ ہے الخ + جناب فرماتے
ہیں کہ غیر عورت کو دیکھنا یورپ میں گناہ نہیں
سمجھا جاتا مگر دیکھنا تو یہاں بھی گناہ نہیں۔ البتہ
بری نظر سے دیکھنا یہاں بھی گناہ ہے وہاں بھی

مانا کہ یورپ میں پردہ سسٹم (یہاں کے رواج
مروجہ الوقت کی طرح) نہیں ہے۔ اور مستورات
سے بلا تکلف ملنا ملانا غیر موزوں خیال نہیں کیا
جاتا۔ مگر اس بات کے ثابت کرنے کے لئے تو کوئی
بھی تیار نہیں ہوگا کہ یورپ میں اگر کسی عورت کو
بری نظر سے دیکھا جاوے تو اسکا خاوند
خوش ہوتا ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہاں عورتوں
کا مردوں پر خاص رعب (انفلوئنس) ہونے کی
وجہ سے ایسا خاوند روک ٹوک یا لعن طعن نہ کر سکے
مگر دل میں تو ضرور جلتا ہوگا پس منوجی کے اس
ویدک اصول کے مطابق کسی غیر عورت کو بری
نظر سے دیکھنا سب جگہ سب سوسائٹیوں میں گناہ
ہے۔ اگرچہ بارداوں نے چوری کرنا اور ڈاکہ مارنا
نہ صرف روا بلکہ فخر سمجھ رکھا ہے۔ مگر اوروں کے
لئے ہی۔ جب اُن کی اپنی گھوڑی کوئی چور لے
لے جاوے تو اُن کو معلوم پڑتا ہے کہ جن کی
گھوڑیاں وہ چراتے رہے ہیں۔ اُن کو بھی ایسا
ہی قلق ہوتا ہوگا۔ جیسا کہ اُن کو خود ہوا ہے۔ بنا
بریں یہ اصول کہ جو فعل اپنے آتما کو دکھ
دینے والا ہو وہ ہی۔ اور جو دکھ دینے والا ہو وہ
پاپ ہے۔ ایک عالمگیر اصول ہے۔ اپنی کی پاؤں
کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اسی عالمگیر کسوٹی
سے بخوبی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ چوری۔ زنا
شراب نوشی۔ قماربازی وغیرہ وغیرہ حرکات
قبیحہ کے نتائج بد اور اُن کا خوفناک اثر ہر جگہ
کے لئے یکساں ہوتا ہے۔ اسلئے یہ فعل سب جگہ
سب سوسائٹیوں میں مخل امن ہونے کی وجہ
سے گناہ ہیں۔ پس ویدک اصول عالمگیر اصول ہیں
اور سب کے لئے یکساں واجب التعمیل (س)
مگر ہم دنیا بھر کی سوسائٹیوں کے ممبر بھی تو نہیں ہو سکتے
(ج) اول تو یہ سوال ہی غیر متعلق ہے۔ ہماری
ممبر ہونے یا روئے زمین پر مختلف مقامی سوسائٹیوں
کی قائمی سے۔ قدرت یا قدرتی اصولوں کے کرشمہ

نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اُن میں کچھ فرق آ سکتا ہے جیسے ہر ایک دیش میں ہر ایک بستے رسا پُٹی کو تنفس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی دیگر تمام قدرتی اصولوں کا ہی اُنہیں یکساں ماننا پڑیگا۔ دویم ایک دو سو چہ آریہ یا ویدک دہرم یا اُپدیسی کے لئے منتشب۔ اتر ہی اُس کی برادری ہوتی ہے بقول دہرما تمائے۔ کہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

अयं निज: परो वेति गणना लघुचेतसाम।
उदारचरितानां तु वसुधैव कुटम्बकम॥

(ارتھ) یہ اپنا ہے اور وہ بیگانہ ایسا قول تنگدل والوں کا ہے۔ فیاض طبیعت لوگوں کے لئے بنی نوع انسان اُن کے رشتہ دار ہیں اس سے یہ مراد نہیں کہ دُنیا کی ہر ایک سوسائٹی سے ہماری یکساں راہ ورسم دتبول۔ بہاجی) اور میل ملاقات ہو۔ بلکہ غرض یہ ہونی چاہئے کہ ہم بنی نوع انسان کو اپنے عزیز و اقربا سمجھیں اور بالحاظ پوزیشن تنتہا سجاتی سرود سروتر سب کی بھلائی کے لئے حتی المقدور کوشاں رہتے ہوئے دل میں سب سے پریتی اور پریم رکھیں چنانچہ رکھتے رہے اور رکھہ رہے ہیں۔ اور رکھا کریں گے۔ ثبوت میں میں اگنی ہوتر سے لے کر بڑے بڑے ہون یگوں کا ویدک سدہانت موجود ہے۔ جو کہ اسی مذکورہ بالا پریم یکت پوتر اصول پر مبنی ہے۔ اور جس سے کہ گھر بیٹھے ہوئے پرتی دن دیش ودیش نتر نواسی بدیشیوں کا ہت کرتے ہیں۔ ایک مہان پورانک دستر ضی صاحب کے خاموش ہو جانے پر بات کاٹ کر واہ ہی آج تو ہم بھی تمہاری تعریف کرتے ہیں واقعی تم تکڑے ہو سچ تمہاری بڑی زبردست ہے۔ اگر تم پورانوں کا کھنڈن کرنا چھوڑ دو تو

پھر تو تمہاری بات واقعی قابل تسلیم ہے (واضح ہو کہ پہلے انہیں پورانک مہاشے سے پورانوں کی نوبت پر بات چیت ہو رہی تھی جسکو گرجوٹ صاحب نے فریقین کو شانت کرنے کے بعد سوال متذکرہ صدر پیش کیا تھا) (ج) پورانوں کا کھنڈن تو ہم سے تا دم زیست چھوٹیگا نہیں باقی رہا تگڑہ ہونا سو یہ آپ کا حسن ظن ہے لیکن تو تگڑہ نہیں۔ ویدک سدہانت اٹل ٹھیرے پربل اور تگڑے ہیں جن کے سامنے سب کا مات ہو جانا ایک قدرتی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مغربی تعلیم کا سارے کا سارا ناز و نخرہ ویدک سدہانتوں کی اطاعت میں سر تسلیم خم کئے کھڑا ہے ایک بہم لگانے والے کوپین دہاری سنیاسی دیانند کے نام پر چیرز پر چیرز دیتا ہوا سیر نہیں ہوتا ہے۔ (س) ایک ہی اصول سب جگہ واجب التعمیل کیسے ہو سکتا ہے (ج) جیسے عرض کیا جا چکا ہے۔ مختصراً پھر عرض کر دیتا ہوں کہ قدرتی اصول سب جگہ ایک ہی جیسے اور یکساں واجب التعمیل ہوتے ہیں۔ صرف سمجھ کی غلطی ہوتی ہے۔ سو سمجھنے والے کی اس غلطی کا اثر اصول میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا ہے۔ مثلاً کسی خاص دیش کے جنگلی لوگوں کو اگر یہ معلوم نہیں ہے کہ آگ کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ جل جاتا ہے اور درد ہوتا ہے تو کیا اُن کی اس ناسمجھی سے آگ اپنا قدرتی عمل ترک کر دیگی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ چھونے والے کا ہاتھ ضرور جلے گا۔ اور چھونے والے کے لئے موجب تکلیف ہوگا۔ پس اُن کو سمجھنا چاہئے کہ اگر کسی دوسرے ہاتھ پر آگ رکھیں گے تو اسکو بھی ایسا ہی تلق ہوگا۔ جیسے کہ ہمیں ہوتا ہے پس کسی کا ہاتھ جلانا اُسکو دُکھ دینا ہے اور گناہ ہے۔ پس آگ سے جلنے کا اصول عالمگیر ہے۔ اگر کوئی بوجہ ناواقفیت اُس کو نہیں سمجھتا

یا اُلٹا سمجھتا ہے۔ تو اصول کی کمزوری نہیں بلکہ سمجھنے والے کی عقل کی کمزوری ہے۔ اور سمجھداروں کا فرض ہے کہ وہ بے سمجھوں کو سمجھا دیں۔ اور بتلا دیں کہ ویدک دہرم عالمگیر دہرم ہے۔ (س) چونکہ وقت بہت ہو چکا ہے۔ اسلئے پھر کبھی اس کے متعلق گفتگو کریں گے۔ (ج) بہت اچھا۔ مجھے بھی سنیاسی آدمی کا فکر لگ رہا ہے۔ اچھا نمستے ۔۔۔ پیارے ناظرین! اس گفتگو میں گرجوٹ کا لفظ سُن کر آپ شائد حیران ہوں (اور اگر یہی رفتار رہی تو ہوتے رہیں گے) مگر محض لفظ تعلیم اور تعلیمیافتہ کے سننے سے ہی حیران ہو جانا واجب نہیں ہے۔ جبکہ جملہ علوم حقیقی کا مخزن وید ہیں تبلاتا ہے۔ کہ دُنیا میں دو پرکار کی ودیا ہے۔ ایک پرا دوسری اپرا۔ یعنی ایک دینی او دوسری دُنیوی۔ ان میں سے اپرا کو اگر صوری۔ ظاہری۔ مجازی یا نقلی اور جسمانی کہیں تو پرا معنوی۔ باطنی۔ حقیقی۔ اصلی اور روحانی ہے۔ تو پھر کب ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم پرا ودیا یعنی روحانی تعلیم کو نظرانداز کرتے ہوئے محض اپرا ودیا کا منبع صرف وید ہی میں پایا جاتا ہے۔ اسلئے آپ ویدک دہرم اور انہیں رشی سنتان کہلانے اور رشیوں کا نام سُن کر حیران ہو جانے اور محض دیکھا دیکھی تالیاں بجانے والو خصوصاً سبھاسدو! آریہ شبد کے دلدادہ آریہ سماج اور اُس کے بانی دیانند! دیانند کے پکارے جانے والو! ویدک جوتی کا پرکاش دیش ودیشانتر میں پہنچانے۔ ویدک دیونی کو منشش اتر تک کو سنانے۔ باتوں سے زمین آسمان کے قلابے ملانے والو! وید پرچار کا دم بھرنے۔ درخواست داخلہ کی تصدیق (یعنی اِن اصولوں کو بخوبی سمجھ لیا ہے) پر دستخط کرتے وقت سب کچھ سمجھ جانے کا دعو

رشی دیانند کے نام کی مخصص
قربانی۔ اور رشی دیانند کے رشی ان
ربانی خدمت کرنے والو! دیانند کے رشی
ان کے مشن۔ (اپنی ذمہ داریوں۔ اور آریہ
سماج کے تیسرے نیم کو سمجھو۔ اور اپنے
تن من۔ اور دھن کی ویدک پرچار روپی
یون کنڈ میں بڑی ... سے آہوتیاں ڈالو جیسے وید پرچار روپی
اُدرت ورشٹی کا پروردہ یہ گرسار سے سنسار
کے دکھ دور کرے اور سکھ سمپت اور شانتی
کا سردتر راج ہو۔ اوم شم

(ویدک دھرم کا سیوک گینڈا مل از سیالکوٹ)

آریہ دھرم سبھا کی ضرورت

انسانی زندگی کے مقصد یا دھرم کی عظمت اور
ضرورت متجنوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ عالم لوگ
دھرم کی باریکیوں سے واقف ہیں۔ لیکن دھرم
کسی ایک خاص فعل کا معنی دہ لفظ نہیں ہے
بلکہ سب پرکار کے امر و نہی افعال اس میں شامل ہیں
انسان کو بوجہ ضعیف البنیا ہونے کے ان میں سے
کسی امر کے دان کے اُس پہنچ پر ہی ٹھیک
ٹھیک سمجھنے میں بہرم ہو سکتا ہے۔ لہذا
مہاکال یتھا دیش، دھرم کی کئی انشوں میں
تحقیقات کی ضرورت ہوتی رہی ہے۔ شاستر کاروں
نے دھرم نرنیہ کے چار طریقہ بتلائے ہیں۔ جیسا
کہ منوسمرتی میں کہا ہے۔

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः। एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम्॥

मनु अध्या २ श्लो

ارتھ۔ وید۔ سمرتی۔ ستیہ پرشوں کا آچار۔
اور جو ضمیر کو پریہ معلوم ہو۔ یہ چار دھرم کے لکشن
کاشن کیے گئے ہیں۔ یعنی ایشوری فرمان آرش
بچن درشیوں کے اقوال، شریف لوگوں کے افعال
اور ضمیر کی شہادت سے دھرم کو جنہوں نے ان میں
سے وید اور آرش بچنوں کو اعلیٰ درجے کے ودوان
ہی سمجھ سکتے ہیں۔ عوام میں ہر ایک کی یہ لیاقت
کہاں کہ وہ وید اور رشیوں کے اقوال کو یتھارتھ
سمجھ سکیں۔ بدقسمتی سے موجودہ زمانہ میں ایسے
منشیہ جنہوں نے سد انگ اُپانگ ویدوں کو
اول سے آخر تک پڑھ کر دھرم کی باریکیوں کو
سمجھا ہو۔ اگر مفقود نہیں تو نہایت قلیل ضرور ہیں
اس واسطے ان عالموں کے سداچار سے جو انہوں
نے شرتی و سمرتی کی رو سے بعد تحقیقات گرہن کیا ہو
اور اپنی آتما کی ساکھشی سے ہی دھرم کو نرنیہ
کر سکتے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ عوام
شرتی و سمرتی کو پڑھ کر خود دھرم کی تحقیقات
نہ کریں۔ لیکن وہ خود شاستروں کو پڑھیں یہ
نہایت اُتم ہے۔ مگر یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا
آیا ہے۔ کہ بہ نسبت عالموں کو عوام کی تعداد کہیں
بڑھ کر رہی ہے۔ اور آپت پرش (عالم لوگ)
ہمیشہ سے عوام کے لئے تحقیقات کر کے دھرم کا
راستہ بتلاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ بچن ہے کہ

महाजनो येन गतः स पन्थाः

مہاتما جس مارگ سے چلتے ہیں وہی مارگ ہے
دھرم نرنیہ کی ضرورت اُس وقت ہی ہوا کرتی ہے
جبکہ زمانہ حال کی نسبت سے تمام آریہ ورت
وید ودیا کی اُنتی کی شکھر پر براجمان تھا
جیسا کہ پراچین سمرتی شروتی منو سمرتی میں
یہ شلوک متعلقہ ہدایت تحقیقات دھرم پائے
جاتے ہیں۔

अनाम्नातेषु धर्मेषु कथं स्यादिति चेद्भवेत्। यं शिष्टा ब्राह्मणा ब्रूयुः स धर्मः स्यादशङ्कितः॥ धर्मेणाधिगतो यैस्तु वेदः सपरिबृंहणः। ते शिष्टा ब्राह्मणा ज्ञेयाः श्रुतिप्रत्यक्षहेतवः॥

दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत्। त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत्॥

मनु अ॰ १२ श्लो॰ १०८, १०९, ११०

ارتھ نمبر ۱۰۸۔ متعلقہ دھرم۔ اگر کوئی امر واضح
نہ ہو تو سداچاری براہمن رائے دیویں وہی دھرم
ماننا واجب ہے۔ نمبر ۱۰۹۔ جنہوں نے دھرم
پوروک مع انگ اُپانگ کے ویدوں کو پڑھا
ہو۔ وہ وید کے مضمون کو ہویدا کرنے والے
نیک افعال براہمن جاننے چاہئیں۔
نمبر ۱۱۰۔ دس ہی اعلیٰ ودوانوں کی سبھا جس
دھرم کو کہے یا تین ہی سداچاری جو ویدستھا دیں
اُس کو نہ توڑنا چاہئے۔ جب ایسے آرین زمانہ
میں ہی دھرم نرنیہ کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ تو
زمانہ حال کا کیا کہنا جبکہ زمانہ حال میں جبکہ
پراچین آریوں کی لہہ ہٹی نیتی اور اتہاس سب
غارت ہو گئے۔ جبکہ ہماری بہت سی دھرم کی
پستکیں جن میں سے کئی نام ہی ہماری لوح یادداشت
سے مفقود ہو گئے ہیں۔ طلسم اجل ہو گئی۔ جبکہ
ہم اپنا نام آریہ ہی بھول چلا تھا۔ اور یہ ہی
رشی دیانند کی سہایتا ہم کو نہ ہوتی۔ معلوم
نہیں کیا سے کیا ہو جاتا۔ جبکہ چھاندوگیہ
اُپنشد کے اس وچن انوسار

دھرم کی تین شاخوں میں سے ایک شاخ یگیہ سے
باہم بالکل ناواقف ہو گئے ہیں۔ نرنیہ کی نہایت
ضرورت ہے۔ اور یہ ہی آخر الذکر تحقیقات یگیہ
ہماری اس ناچیز تحریر کا خاص مضمون ہے
اول یگیہ کی عظمت اس سے ہویدا ہے۔ کہ وہ

اور دیگر دہرم گرنتھوں کے بارہ میں اسوقت بڑی ابیوستہا ہو رہی ہے۔ مذکورہ بالا گرنتھوں میں ملاوٹ کی موجودگی سے کیسا ہات ریت ودوانوں کو انکار نہیں ہے۔ لیکن ایک ہی مہابھارت گرنتھ پنڈت سکا ملاوٹ کہنا اور دوسرے سکا اسی کو آرش بتانا ناطری ابیوستہا ہے۔ برہمن اور گرہیہ سوتر دیگر دہرم گرنتھوں کی فہرست میں سوامی جی نے ویدوں سے اُتر کر گنا ہے اور جن کی عظمت اُن کے گرنتھ پڑہی مہاشاؤں میں دہیہ نامرد کرنے سے ہو پیدا ہے ہی کے بارہ میں یہ کہنا شاید بیجا نہو گا۔ کہ اسوقت تک آریہ سماج میں انکا پتہ نہیں لگایا گیا حرف مخالفین سے شاستراتھ کیوقت کسی گرنتھ سے کسی قول کو پرمان تسلیم کرنا لازمی کہہ دینا یا کسی پرمان یکار انتھ اپنے سدہانت انوکول کر دینا کیسا ہی گرنتھ پنڈت کے خطاب سے سرفراز نہیں کرسکتا۔ مذکورہ بالا گرنتھوں کی ناواقفی اس وقت آریہ پبلک میں تگیہ متعلقہ گولاہل کا خاص کارن ہے۔ پروپکاری سبہا کے ویدک پریس اجمیر میں شت پتھ براہمن .... گرنتھوں کے پرچار سے ڈرتا ہے۔ اسوسطے اُنکے بارہ میں گول مال رکھنا چاہتا ہے۔ دیگر دہرم گرنتھوں کی بہی یہی حالت ہے۔ منوسمرتی کے اسوقت تین ترجمہ پنڈت بہیم سین جی۔ پنڈت تلسی رام جی۔ پنڈت کرپا رام جی کرت موجود ہیں لیکن تینوں مہاشیوں کے ایک ہی پرکشپت ور پرانک ٹہرانے کے علاوہ کئی موقعوں پر اجتماع ضدین واقع ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک موقعہ لکھا جاتا ہے۔ اوکت گرنتھ کے تیسرے ادہیائے میں وشیو دیوکرم میں جو آہوتیاں لکھی ہیں اُن میں شلوک نواسی میں

भद्रकाल्यै नपदत:

ترتیب ایک آہوتی بہدرکالی کے لئے دیوے یہ لکھا ہے۔ لیکن یہ بہدرکالی کیا ہستو ہے پنڈت بہیم سین جی بہدرکالی:

भद्रकल्याषां यानयति सा
मा पुरीं ब्यापत्य नसार

اس بیت میں انوسار سیار یا ارتھات گرہنی کے سنتان کی سدہی کیلئے آہوتی دیویہ ہے ہیں پنڈت تلسی رام جی پرتہوی کا نام بہدرکالی بتلاتے ہیں۔ پنڈت کرپا رام جی کی رائے میں یہ وشنو دیو کا پرکرتی ہی پرکشپت ہے۔ کیونکہ ایسی بے پورانک دیوتا کی ستوتی نہ دلی ان نام ہی پائی جاتی ہے۔ کیسا کسکو سمجھ نہیں جب ایک پدارتھ کی ہستی کے بارہ میں یہ ابیوستہا ہے تو گرنتھ کا کون کون حصہ شدھ ہے اس بشیہ ابیوستہا کا کیا ہے۔ بدیں وجہ براہمن گرنتھوں گریہہ سوتروں اور منو آدی دہرم شاستروں کے پرکشپت حصہ نرنیہ کرنیکے لئے اور ان گرنتھوں پر ایک بہاشیہ بنانے اور سابق نمونہ پر بہاشیہ بنوانے کیلئے بہی ایک سداچاری شاستر گیہ ودوانوں کی سبہا کی ضرورت ہے آریہ سماج کے کہنڈن میں پورانک وغیرہ مخالفین چاروں طرف سے پوتھے نکال رہے ہیں آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی نے بہت زوروں سے معترضوں کو جواب دینا تکا وگیان ہی شایع کیا ہوا ہے لیکن اسوقت تک کام کچہ بہی نہیں ہوا اور ہو کیسے سکتا ہے۔ انکے جواب میں پستکیں شایع کرنیکے لئے بہی ایک آریہ ودوانوں کی کمیٹی کی ضرورت ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب و ممالک مغربی و شمالی نے ایک گروکل جسمیں پراچین طریقہ پر طالبعلموں کو برہمچاری بنایا جا کر وید آدی شاستروں کی تعلیم دیجاوے علیحدہ علیحدہ گروکلوں کا وچار کیا ہوا ہے لیکن ایک ایسی انسٹی ٹیوشن کی سکیم آف اسٹڈیز تیار کرنا جسمیں کہ نہ صرف رشیوں کے طریقہ پر انگ اپانگ سہت ویدوں کا پاٹھن ہی شامل ہو بلکہ ایک خاص حد تک مغربی علوم کی تعلیم بہی جسکا اُدیش ہے کسی ایک دو پرشوں کا کام نہیں ہے بلکہ اس کی سکیم تیار کرنے میں کل آریہ ودوانوں کی سمتی بہی ضروری ہے اور ایسی سمتی کا نہ لیا جانا ہی اسوقت دونوں پرتی ندہیوں کی سکیم آف سٹڈیز میں بہنتا کا خاص کارن ہے ویسے پنڈت تلسی رام جی میرٹہ نواسی بہی اپنے رسالہ وید پرکاش میں اعتراض کر چکے ہیں اور انہوں نے ہی آریہ سنسکرتگیہ ودوانوں کی سمتی لیجانے کی رائے دی ہے

پس میری رائے ناقص میں ہر دو گروکل کیلئے ایک سکیم اور ایک آریہ ودوانوں کی سبہا ذمہ دار اختیار ہونا چاہئے اور گروکل ہی کل آریہ ورت کیلئے ایک ہی ہونا مناسب ہے کیونکہ ایسے مہان کاریہ کا جس میں کل آریوں کے تن من دہن کی مدد کی ضرورت ہے پرتھک پرتھک ہونا غیر مناسب ہے اسلئے اوکت گروکل ودیالہ کی سکیم آف سٹڈیز بنوانے اور وقتاً فوقتاً اوکت ودیالہ کو تحقیقات ٹیکسٹ بک وغیرہ دینے کیلئے بہی ایک شاستر گیہ ودوانوں کی سبہا کی آوشکتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا ایسی مہان اور ذمہ دار کاریہ میں گرانکو کوئی سوتنتر سبہا انجام نہیں دے سکتی اور ان کاریوں کے سمپادن میں سرو آریوں کو یوگ کی ضرورت ہے اسلئے یہ سنسکرتگیہ ودوانوں کی سبہا آریہ سارودیشک سبہا کی جسمیں کل آریوں کی پرتی ندہی موجود ہونگے زیر انتظام ہی استہاپت ہونی چاہئے۔ اور اوکت سارودیشک سبہا کی انترنگ سبہا ہی اس ویوستہاپک سبہا کی پربندہ کرتری سبہا ہونا چاہئے جو مضمون ویوستہا طلب ہو وہ پربندہ کرتری سبہا کی طرف سے ویوستہاپک سبہا میں پیش ہووے اور ویوستہاپک سبہا کا ہر ایک سبہاسد اوسپر اپنی سمتی مع دلیل دیوے اور پہر ان کی سبہا میں پرشن نت کرے اور بعدہ وہ سمتیاں واد اپواد کے لئے کسی سماچار پتر میں شایع کی جاویں اور کچہ عرصہ آریہ پبلک کو ان پر واد اپواد کے لئے دیا جاوے بعد مکمل انوسار نرنیہ ہو کر ویوستہاپک سبہا سے ویوستہا دی جاوے۔ اور وہ ویوستہا پستک اکار میں (کتاب کی صورت میں) سبہا کی طرف سے شایع کی جاوے۔ (باقی آئندہ)

ویدک دہرم کا شُبھ چنتک بہوانی پرساد گپت
(متوطن قصبہ ہلدور ضلع بجنور)

اشتہارات

بہروں کو اطلاع

مژدہ ۲۵/۱۲ مژدہ

ایک دولت مند لیڈی کو جو کانوں سے بہری تھی۔ اور مختلف آوازیں اُس کے کانوں میں سنائی دیتی تھیں ڈاکٹر نکلسن کے مصنوعی کانوں سے شفائی کُلّی حاصل ہو گئی ہے۔ اور اُس لیڈی نے پانچ ہزار پونڈ اس انسٹی ٹیوٹ کو بدیں غرض مرحمت فرمائے ہیں کہ بہرے آدمیوں کا مفت علاج کیا جاوے۔ سائلوں کی درخواستیں بہ پتہ ذیل آویں

Address

No. 166 The
Nichelson
Institute Langcot
Gunnersbury
London
E England

۲۵/۱۲   ترقی نسوانی دنیا   ۲۵/۱۲

بائیسکل برائے لیڈیز یا جنٹلمن .. .. .. مع گھی .. .. پوسٹ فری
پیانو باجہ .. .. " .. " .. " .. " .. "
سنہری گھڑی برائے لیڈیز یا جنٹلمن .. " .. " .. " .. "
سینے کی کل .. " .. " .. " .. " .. "

سنہ ۱۹۰۰ع کی پیرس کی اگزیبیشن تمام اخراجات ادا کئے جاویں گے۔ قیمت ہر ایک شئے کی صرف تیس گنی بغرض استفادہ و ترقی ویمنز ورلڈ "ترقی نسوانی دنیا" نے چندہ دہندگان کے لئے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ ان متذکرہ بالا اشیا میں سے ایک انعام دیا دیگا جسکو وہ پسند کریں یعنی بائیسکل فی تیس گنی۔ یا پیانو باجہ یا سنہری گھڑی۔ یا سینے کی کل فی تیس گنی۔ بلا دیگر اخراجات کے علاوہ زر چندہ۔ یہ نفیس اشیاء کابل الوجود اشخاص کے واسطے تجویز نہیں ہوئی۔ بلکہ اُن ہوشیار آدمیوں کے لئے جو کہ اپنے خالی وقت میں اُن سے فایدہ اٹھا سکیں گاڑی بلا کرایہ دروازہ پر موجود۔ اگر آپ اُن چیزوں میں سے کوئی ایک چیز چاہتے ہوں۔ تو "ویمنز ورلڈ" کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر حاصل کرلیں۔ بلا صرف ان کے حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ہر فرد لیشر چندہ دہندہ ان اشیاء میں سے ایک چیز لینے کا مستحق ہوگا بموجب اُن شرائط کے جو ہم بھیجیں گے۔ چندہ ایک سال کے واسطے ۵ شلنگ ۱۵ پنس پوسٹ فری ہوگا۔ ہر ٹکٹ کے لفافہ جات مع اندراج پتہ و محصول ڈاکخانہ آنے چاہئیں تاکہ نقول کاغذات برائے مفصل ہدایات اور طریق داخلہ رسال ہو۔ یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ کونسا انعام پسند ہے

The Woman Worlds Bredford
London E England

آریہ برادری

بھارت ورش کا اُدھار اور آریہ ستان کی اُنتی تب ہی ہوگی جب ویدک اگیا کا ٹھیک پالن اور دھرم شاستر کے موافق آچار تب ہی ہونگے۔ اور ہماری سب مصیبتیں تب ہی دور ہوں گی جب آریہ برادری قایم ہو ایسی برادری کی کیا ضرورت ہے؟ اِس سے کیا فایدہ ہوگا؟ اس کے بغیر کیا نقصان ہیں؟ - آریہ برادری کیسی ہونی چاہئیے؟

ان باتوں پر ایک مضمون ہم نے چھپوا کر رکھا ہے۔ جو صاحب چاہیں مفت منگوالیں اب عرض یہ ہے کہ جو صاحب آریہ برادری قایم ہونا پسند کرتے ہوں۔ وہ اپنا پتہ لکھ کر بھیجیں ہم ایک رجسٹر تیار کر رہے ہیں۔ ایک ہزار نام اکٹھا ہونے پر سبھا کی جاویگی۔

خط بھیجنے کا

پتہ

وِدّیا ساگر آفس۔ علی گڈھ

بَر کی ضرورت

ایک سادرہ کی از قوم دکھشا اور ۲۰ کیلئے جو کہ ایک ذی عزت خاندان سے ہے بَر کی ضرورت ہے لڑکی ہندی بھاشا پڑھی ہوئی اور سنسکرت پڑھتی ہے۔ دستکاری سینے پرونے گلوبند جورابیں وغیرہ کے طیار کرنے میں اُگائے اور رشتہ انگ و تندرست ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ۔ المشتہر

دھرم چند معرفت سکریٹری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۸ پوہ سمت ۱۹۵۷ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء شکروار جالندھر شہر | نمبر ۳۷

سنسار کی گتی

انیسویں عیسوی صدی کا بھارت ورش پر اثر

اس صدی کے آغاز میں بھارت ورش کا جو حال تھا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ سلطنت مغلیہ کا اصل میں خاتمہ ہی ہو چکا تھا۔ گو مرہٹے اُسوقت وسط ہندوستان کے حکمران کہے جا سکتے تھے۔ اور گو دیگر اطراف میں کم دیش حکمران موجود تھے تاہم ہندوستان کا کوئی والی وارث نہ تھا۔ مغل بادشاہوں میں سے کئی اعلےٰ درجہ کے عادل اور کئی سخت ظالم اور ستمگر ہوئے تاہم اُنہیں سے ہر ایک یہاں کے باشندوں کو اپنی رعایا سمجھ کر گو خود اُنپر کتنا ہی ظلم کرتا لیکن دوسروں کے ظلم سے اُن کو بچانے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن نئے فصلی حکمرانوں نے محض لوٹ مار سے اپنا پیٹ بھرنا ہی اپنا مقصد سمجھ رکھا تھا۔ گو اِن میں سے مرہٹے ایک زبردست سلطنت کی بنیاد رکھنے کے لئے تیار تھے اور اگر اُن کی ترقی کے راستے میں گھن نہ پڑتا تو شاید وہ مغلوں کی نسبت زیادہ تر بہتر سلطنت قائم کر لیتے۔ تاہم وہ وقت ابھی تک نہیں آیا تھا کہ وے علاوہ مہاراشٹر دیش کے اور جگہوں کو بھی اپنے دائرہ حفاظت میں سمجھتے۔ جب یہ حالت تھی تو جان و مال کی حفاظت کا کون سوال تھا۔ لوٹ مار کا راجیہ تھا۔ ایسے اندھکار کے زمانہ میں بسم کے سواء من یا آتما کا خیال ہی کیسے آسکتا تھا۔ کچھ عرصہ تک اسی طرح کشمکش اور دوڑ دھوپ جاری رہی۔ انگلش قوم یہاں اپنے بسیرا جما چکی تھی۔ لیکن وہاں بھی ابھی معاملہ سوداگری کے بھنور میں پڑا ہوا تھا۔ ان سوداگروں کا مطلب بھی مرہٹوں کی لگ بھگ ہی تھا۔ اُن کے ڈائریکٹروں کا بھی یہی حکم آتا تھا "زیادہ روپیہ بھیجو۔ زیادہ روپیہ بھیجو" اور اسلئے۔ لالچی ہاکموں کے لالچی ملازم جہاں پچاس لاکھ ڈائریکٹروں کے لئے تیار کرتے تھے۔ تو پچاس لاکھ اپنے لئے پیسے جمع کر لیتے تھے۔ نصف صدی کے قریب تک یہی حالت بنی رہی۔ لیکن ممالک متحدہ برطانیہ اعظم کے تخت پر ایک ستری متمکن ہو چکی تھی۔ مہارانی وکٹوریہ نہ کیول راج گدی ہی سنبھال چکی تھی۔ بلکہ بیس برسوں کی حکومت کے تجربے اور دنیا کی سخت سے سخت آفتوں کے مقابلے نے اُسکے ستری بھاؤ کو اور بھی زیادہ پرکاشت کر دیا تھا۔ آخر کار ۱۸۵۷ء کے غدر پر اس ساری خرابی کا خاتمہ ہو گیا۔ بھارت ورش کا سیدھا مہارانی وکٹوریہ کے ساتھ سمبندھ پیدا ہوا۔ اور اسی وقت سے اس دیش کی بیرونی اور اندرونی کایا پلٹ شروع ہو گئی۔ پُرانی بہلیوں۔ رتھوں۔ اور چھکڑوں کی جگہ ریل گاڑی نے لے لی۔ رتھوں کی سب سے تیز سواری سمجھنے والوں کی اولاد آج ریلوے کی لوکل ٹرین کو سُست گڈے کا خطاب دیتی ہے۔ جن راستوں پر آدمی مشکل سے چلا کرتے تھے۔ آج ریل ہر ایک آدمی کو اُن جگہوں میں آسانی سے پہونچا دیتی ہے۔ سڑکیں چاروں طرف جاری ہیں۔ تار برقی نے غضب ڈھا دیا ہے۔ ہندوستان اور انگلستان کو سمندر چیر کر ایک بنا دیا ہے۔ مکان آگے کی نسبت ہوادار اور عمدہ بنتے ہیں۔ طرز معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ چھنی اور لیپ۔ مگر اور کورسی پردے اور میز پوش نے اس دیش کے گھروں کو ہی گویا نیا جنم دے دیا ہے اور پھر ذہنی ترقی کا کیا ٹھکانا ہے۔ پنجاب کو ہی اگر لیں تو جہاں بیس پچیس گاؤں کے اندر کہیں ایک شاید فارسی خواں نظر آتا تھا وہاں اسوقت ہزار پانچسو کی آبادی کا بھی کوئی ہی ایسا بدقسمت گاؤں ہوگا جسمیں دس بیس مڈل چار پانچ انٹرنس والے اور شاید کہیں ایک آدہ گریجویٹ بھی مل سکتے ہوں۔ لیکن اگر آتمک اوستھا پر وچار کیا جاوے تو سرسری نظر پر گو چاروں طرف ترقی ہی ترقی کے آثار نظر آئیں گے گو برہمو سماجوں۔ سنگ سبھاؤں۔ ہندو دھرم سبھاؤں۔ آریہ سماجوں اور دیگر بہت سی سبھاؤں اور سماجوں کی ہستی ہمیں دھوکھا دیگی۔ کہ آتمک آندولن بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ گو واستو میں بھی اسوقت بھارت ورش کی اندر آتمک ہل چل بڑی زبردست ہو رہی ہے تاہم اگر گمبھیر درشٹی سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا۔ کہ اسوقت کی حالت اطمینان دہ نہیں ہے۔ مگر اس وچار کا ابھی موقع نہیں ہے۔ لیکن یہ تمام تبدیلیاں کیا ہمیں بذات خود یقین دلا سکتی ہیں کہ اس صدی کے آخری حصہ میں ہم نے واقعی ترقی کی ہے میں ہفتہ گذشتہ کی گتی میں لفظ ترقی کی تعریف کر چکا ہوں۔ اگر ترقی اُس حالت کو کہتے ہیں جو کہ منشیہ کو جیون اُدیشیہ کی طرف لے چلے۔ اور اگر جیون کا اُدیشیہ سب پرکار کے دُکھوں سے چھوٹ کر آنند لابھ کرنا تسلیم کیا جاوے تو کب سندیہہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ان تمام تبدیلیوں نے ہمارے دُکھوں۔ ہمارے کشٹوں اور کلیشوں کو نہیں گھٹایا۔ تو انہیں ترقی کے سامان نہیں کہہ سکتے۔ کیا ہماری جسمانی حالت نے اس صدی میں کچھ ترقی کی ہے؟ کسی سکول یا کالج کی بنچوں پر نگاہ ڈالئے پاہروؤں کا ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دقت نہ ہوگی۔ کہ اس صدی

کے اندر اس دیش کے باشندوں کی جسمانی حالت بہت ہی خراب ہو گئی ہے۔ پھر کیا جسمانی عیش عشرت کے ساماؤں نے بھارت کچھ بڑھا دیا ہے؟ یہ امر مسلمہ ہے کہ پیشتر کی نسبت ہندوستان زیادہ تر مفلس ہو گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ضروریات کا بڑھ جانا کیا جسمانی سکھ کا باعث ہو سکتا ہے؟۔ اسوقت بھی جو پرانے فیشن کے کچھ آدمی زندہ ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک ٹال کے طالب علم کا مقابلہ کیجئے تو آپکو صاف معلوم ہو جاویگا۔ کہ نئی طرز معاشرت نے ہمارے لئے کسقدر نئے دُکھوں کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ پھر ذہنی ترقی کو لیجئے کیا انگریزی تعلیم کی اشاعت نے ہمارے دُکھ کچھ دور کر دئے۔ ظاہرا صورت تو کچھ دلفریب معلوم ہوتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں ہماری جاہل بزرگ گاڑوں کے سُست سفر میں بھی وقت گذارنے کا کوئی سامان نہیں رکھتے تھے وہاں ہم لوگ ریل کے تیز سفر میں بھی اوقات گذاری کے لئے ناول پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس ٹرین کی ناول بازی سے کسقدر آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ اس کا بھی کبھی اندازہ لگانا چاہیئے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس صدی میں ہم لوگوں کی معلومات بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں لیکن کیا وہ معلومات جو ہمارے اندر عمل کی طاقت ہی نہیں چھوڑتیں بجائے فایدہ پہونچانے کے زیادہ تر نقصاندہ نہیں ثابت ہو رہیں؟۔ ایک عالم آدمی کی نسبت جو کہ اپنی حالت زار کو معلوم کر کے اسکی درستی کی طاقت نہیں رکھتا وہ جاہل زیادہ تر خوشحال ہے۔ جسے کہ اپنی حالت زار کی خبر ہی نہیں ہے۔ ایک سانپ چلا جا رہا ہے پاس ہی ایک بالک کھیل رہا ہے۔ خوبصورت چت کبری شکل زمین پر چلتی ہوئی دیکھ کر اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھا دیتا ہے۔ سانپ پاس

سے گذر جاتا ہے۔ بالک اپنے آپ میں مست کھیلتا رہتا ہے۔ اُسکو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا کچھ آنند ہی آتا ہے۔ لیکن پاس ہی ایک تجربہ کار آدمی بیٹھا ہوا ہے سانپ اُسکی طرف رخ کرتا ہے۔ اب اُس آدمی کے چہرہ کو ملاحظہ کیجئے۔ کسطرح پر چہرہ بدل رہا ہے سارا جسم کانپ رہا ہے۔ لرزہ کی سی حالت ہے یہ کیسلئے؟۔ اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ سانپ کے کاٹتے ہی زہر سارے بدن میں پھیل جائیگی۔ اور اُسکی وہی حالت ہو گی جو کہ سانپ کے کاٹے ہوئے کی وہ پہلے دیکھ چکا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُسکو تڑپ تڑپ کر مرنا ہوگا۔ اور اسلئے آیندہ دکھ کا خیال کر کے بیتاب ہو رہا ہے۔ پھر کیوں نہیں راستہ سے ہٹ جاتا؟ کیوں نہیں سانپ کی زہر سے بچنے کی کوشش کرتا؟۔ جاؤ خود اُس سے پوچھو کیا جواب دیتا ہے "ہائے ہلنے کی طاقت نہیں۔ سارے جسم کو اوسرنگ مار گیا ہے" کیا یہی حالت اس بدبخت دیش کے باشندوں کی نہیں ہو رہی ہے یہ جملہ سائینس اور فلاسفی کی نئی معلومات کس کام کی ہیں۔ جبکہ ہم ان سے کام لینے کے ہی لائق نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی راج نیتی کی ساماجک اور شاریرک کمزوریوں کے معلوم ہونے سے ہی کیا فایدہ۔ جبکہ ہم میں اُن کو درست کرنے کی طاقت ہی باقی نہیں ہے۔ اور یہی حالت بھارت ورش میں آتمک ہل چل کی بھی ہو رہی ہے اس میں شبہ نہیں کہ انگریزی راجیہ کے آتے ہی مہارانی کا مشہور فرمان جاری ہوا جب اس کا راجیہ آیا تو ہندوؤں کو اپنی آتمک حالت پر وچار کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ بُت پرستی اور قبر پرستی سے خدا پرستی کو سوں دور ہے۔ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ ظلم و ستم کو دہرم سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں علم دکھدائی ہوا کرتا ہے

جبتک عمل کی طاقت اندر موجود نہو۔ صدیوں کی غلامی نے اس دیش کے باشندوں میں اپنی لئی کار کرنیکی طاقت ہی باقی نہیں چھوڑی تھی۔ محمدی سلطنت نے جہاں بھارت نواسیوں کے جسم غلام بنا لئے تھے وہاں جمہور اُن کے آتما پہلے ہی سے پوجاریوں اور براہمنوں کے غلام بن چکے تھے۔ انگریزی راجیہ نے اُنہیں جسمانی غلامی سے آزاد کرایا۔ وہاں انگریزی تعلیم نے اُنکے آتما کو دکھلا دیا کہ جس غلامی میں رہ رہے ہوئے ہیں وہ ناجایز اور مصنوعی ہے۔ لیکن جہاں مہارانی وکٹوریا کی دی ہوئی آزادی سے فایدہ اٹھانے کی بجائے لوگوں نے پھر اُسی پوپ لیلا خانہ میں جانیکی درخواست کی۔ وہاں باوجود آتمک غلامی سے پورے واقف ہونے کے بھی ہمنے اُسی غلامی کے اندر پڑے رہنا اپنا فرض سمجھا۔ اور یہ اسلئے کہ غلامی کی زنجیر کاٹنے کی ہم میں طاقت نہ رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھارت ورش میں مکاری کا راجیہ پھیل گیا۔ اسوقت عجیب حالت ہو رہی ہے۔ ... بیٹھکوں میں ... ہربرٹ سپنسر اور ... کا مطالعہ ہے۔ جہاں بیٹھک کے اندر خدا پرستی کے مضمون اُڑائے جاتے ہیں۔ وہاں گھر کے اندر جاتے ہی ساری فلاسفی بھول جاتی ہے عورتیں ... چانول۔ گڑ وغیرہ کو درکنار ہی کی ... لیتی ہیں۔ اشٹمی کی جوت کے روبرو متھا ٹیکتی ہیں اور اس ساری قواعد کے بعد ہمارے تعلیمیافتہ اپنے دوستوں کے روبرو یہ کہتے نہیں شرماتے کہ یہ سب جاہل عورتوں کو خوش کرنے کے لئے کیا۔ واہ رے بزدلو! جہالت کی خاطر آتما پر تو ... جبر کر سکتے ہو۔ لیکن اتنا حوصلہ نہیں کہ ان جاہلوں کو سمجھا کر راہ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ ناشکوں پر ہی کیا منحصر ہے۔ آستک تعلیم یافتہ اصحاب میں سے کتنے ہیں جو ۲۴ گھنٹوں میں سے ۲ گھنٹے بھی ایشور کے سمجھنے میں صرف کرتے ہوں مجھے معلوم ہے کہ ہمارے دیش میں ایسے سجن پُرش بھی موجود ہیں

اپدیش

त्रिरुन्नतं स्थाप्य समं शरीरं हृदीन्द्रियाणि मनसा संनिवेश्य। ब्रह्मोडुपेन प्रतरेत विद्वान् स्रोतांसि सर्वाणि भयावहानि ॥

من ستھت کرنے کا اپدیش دیتے ہوئے یہ ہی تبلایا گیا ہے۔ کہ من کس کس ستھان میں ستھر ہو سکتا ہے۔ من کی ستھرتا کے ستھانوں کا ذکر کرنے کے بعد یہ ہی جتلایا گیا کہ ستھرتا کے بعد ہی جیو آتما اپنے انتم اُدیشیہ یعنی پرماتما کو پراپت ہو سکتا ہے۔ لیکن پرشن پھر وہی بنا رہتا ہے۔ کہ من روپی چنچل بجلی کو کیسے ستھر کیا جاوے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ پرانایام کے ذریعہ سے ہی من ستھر ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال پھر یہ رہتا ہے۔ کہ پرانایام کے لئے کس طرح بیٹھیں۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ جب کبھی انسان کسی عمل کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے تو اس عمل کو مکمل کرنے کے لئے اسکو پہلے آسن دریافت کرنا پڑتا ہے اگر انسان آرام کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ کھڑا ہو کر ٹہلنے نہیں لگ جاتا اس کے لئے لازمی ہوتا ہے کہ وہ لیٹنے کا وہ خاص طریقہ دریافت کرے۔ جس کے عمل سے کہ اسے نیند بخوبی آ جاوے اسی طرح پر جب کہ سنگھ کے گوڑھ مسئلوں پر وچار کرنے کا سمے آتا ہے۔ تو بیٹھنے کا خاص طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پرساد ہی کی پراپتی کے لئے بھی

خاص آسن

کی ضرورت ہے۔ آسن کیسا ہونا چاہئے؟ رشی جواب دیتے ہیں کہ سارے جسم کو سیدھا رکھ کر بیٹھ جانا چاہئے۔ لیکن تین جگہیں۔ (سر۔ گلہ۔ اور سینہ) اُبھرے ہوئے رہیں۔ اس عمل سے پرانوں کی گتی بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ تیاری کس لئے ہے؟ اس کے لئے درشٹانت پیش کیا جاتا ہے فرض کرو کہ تمہارے راستہ میں بڑی زبردست ندیاں حائل ہیں۔ تم پار اترنا چاہتے ہو۔ کیونکہ تمہاری منزل مقصود دوسرے پار ہے۔ سامنے ایک ڈونگا موجود ہے۔ وہ پار لے جا سکتا ہے۔ کیا اسوقت تم دھوتی کو مضبوط باندھ کر اور کپڑوں کو سمیٹ کر ڈونگے میں نہیں جاتے۔ اور جب تک پار نہیں ہو لیتے کیا تم اپنے بدن اور اس کے تمام عضو کو باہوش نہیں رکھتے۔؟ اگر یہ ٹھیک ہے تو کیا یہ سنسار بڑا بھاری ساگر نہیں اور کیا سکام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار آدی بڑی گہری اور پُر جوش ندیاں نہیں ہیں؟۔ ان سے پار ہونے کے لئے برہم آتما پر میشور ہی ایک ڈونگا ہے یہ ڈونگا کسی خاص انسان سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ سب کے لئے موجود ہے۔ لیکن اُس کی شرن لینے کا حوصلہ کون کر سکتا ہے جو ہو کہ اندریہ روپی اپنے سارے سامان کو من سے ہردے کے اندر ستھت کر دیوے۔ کیونکہ ہردا ہی جیو آتما کے نواس کا ستھان ہے پس جب تک کہ منشیہ اپنی اندریوں کو وشے روپی بندھنوں سے چھڑا کر من کو انتر مکھ نہیں ہونے دیتا۔ اور جب تک کہ من جیو آتما کے اندر ستھت نہیں ہو جاتا تب تک برہم روپی ڈونگا پر سوار ہونے کے قابل انسان نہیں بنتے۔ پس رشی فرماتے ہیں کہ یہ عالم باعمل جسم کو تین اونچائیوں والا سیدھا رکھ کر اندریوں کو من سے ہردے میں ستھت کرکے برہم روپی ڈونگے سے خوفناک تمام ندیوں سے تر جاتا ہے۔ کیا زمانہ کی ناہنجاری اور دنیا کی بیوفائی کی شکایت کرنے والے منشیہ بھائیو! کیا آپ نے ایک اندریہ کو بھی اس کے وشے کی غلامی سے روکا ہے؟ شاید آپ جواب دیں کہ آپ نے کبھی اندریہ کے گولک کو ہی ضائع کر دیا ہے۔ لیکن آپکو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک من کو ہردے میں ستھر نہ کیا جاوے۔ تب تک اندریوں کے سارے گولک ہی ضائع ہو جاویں۔ تب بھی من برابر دکھ ساگر میں ڈبائے رکھیگا۔ اعلےٰ ویدک شانتی کی تلاش ہو تو آؤ ہم سب مل کر اندریوں سے کام لیتے ہوئے بھی انہیں وشے کی غلامی سے نکال کر من کو جیو آتما کے اندر ارپت کرنے کی کوشش کریں

تصحیح غلطی

صیغہ مراسلات میں راولپنڈی آریہ سماج کے وارشکوتسو کے حالات کے نیچے راقم ہنگت رام کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے - اس کی بجائے - گنگا رام دھم پڑھئے - کتابت کی غلطیاں اور بھی ہیں جو اس لئے رہ گئیں کہ بیرسے بلا پروف دیکھے کاپیاں جم گئی تھیں - امید ہے کہ ناظرین خود درست کر لیں - منیجر ایڈیٹر

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدک دہرم ہی سچے ویوہار کا شکشک ہے

سنسار میں جیون ویتیت کرتے ہوئے یقین اپنے ادیشیہ کی طرف استقلال کیساتھ چلنے والے دہارمک انسان کے لئے ویدک دہرم کیا ہی اعلے شکشا دیتا ہے - اسوقت افسوس سے دیکھا جاتا ہے - کہ ویدک دہرم کے ماننے کا دعوے کرنیوالے انسان بھی ویوہارک زندگی سے محض ناواقف نظر آتے ہیں - جیسے کی دوسری گال تھپڑ کیلئے روبرو کرانے والی تعلیم سے گھبرا کر بیٹھ گئے شاید کہ آریوں کو بھی بعض اوقات ہم نے اُلٹے ہی معنی کرتے پایا ہے - سوٹے کے جواب میں سوٹا اور تھپڑ کے جواب میں تھپڑ یہ اصول عوام کا بن رہا ہے - شانتی شانتی کے جواب میں اکثر اوقات میں نے طنزاً آریوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ "اس شانتی نے تو ہمیں برباد کر دیا" لیکن ویدک سدہانت کیا ہے ؟ وید منتروں کے گہرے مطلب پر وچار کر کے اس کی آشا کو ظاہر کرنیوالے رشیوں نے بتلایا ہے کہ منشیہ کو ویوہارک جیون کس طرح پر ورتیت کرنا چاہئے - بھگوان پتنجلی فرماتے ہیں -

मैत्री करुणा मुदितोपे
क्षाणां सुख दुःख पुण्या
पुण्य विषयाणाम्भा
वनातश्चित्तप्रसादनम्
॥ ॥ ॥ ॥

॥ ॥

پرشن یہ تھا کہ کون شخص اپنے جیون کے ادیشیہ کی پورتی کی طرف چل سکتا اور نیز کون پُرش پرم دہام کے راستہ پر چلنے کا ادہکاری ہو سکتا ہے - رشی جواب دیتے ہیں کہ وہ شخص جس کا چت کہ سدا آنند میں رہتا ہے - پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس شخص کا چت سدا پرسن رہتا ہے - جواب ملتا ہے کہ جو شخص (۱) سُکھی (۲) دُکھی (۳) پُنیہ آتما اور (۴) پاپی کیساتھ ٹھیک برتاؤ کرنا جانتا ہے - اسکے نزدیک اپرسنتا نہیں آتی - وہ سدا ہی خوش دل رہتا ہوا اپنے جیون ادیشیہ کیطرف بڑھتا جاتا ہے - اور خاتمہ پر اس برتاؤ کا معمہ کھولا جاتا ہے - سُکھی سے کیا برتاؤ کرنا چاہئے ؟ کیا اسکی اچھی حالت کو دیکھ کر اس سے حسد کرنا چاہئے ؟ ہرگز نہیں - بلکہ سُکھی کو آنند میں دیکھ کر خود سُکھی کیساتھ مترتا و پیار کرنا چاہئے - کیا دُکھی کو دیکھ کر اس سے نفرت کرنی چاہئے ؟ جواب ملتا ہے - کہ دُکھی پر کرونا کرنی چاہئے - اسپر رحم کر کے اسکو دُکھ سے چھوڑانیکی کوشش کرنی چاہئے - پُنیہ آتما کو دیکھ کر پرسن ہونا چاہئے - پھر کیا پاپ آتما کو دیکھ کر اس سے اپرسن ہونا چاہئے ؟ نہیں بلکہ محض اس کی صحبت سے بچنا چاہئے اُس سے کسی قسم کی بھی نفرت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے - یہ ویوہارک زندگی کا نمونہ رشی پتنجلی بتلاتے ہیں - اور کون کہہ سکتا ہے اس پر چلنے سے اشانتی دور نہ ہو گی -

کیا آریہ سماج اُنتی کر رہا ہے ؟

یہ سوال کیول ... میں بہیا ... بار ... کے بروں میں اٹھا کرتا ہوگا " کیا آریہ سماج اُنتی کر ... ویدک دہرم کے مخالفین میں بھی جب اس پر اتفاق رائے نہیں ہے - اور جہاں کہ ... اور محمدی مخالف یہ کہہ کر دنیا دل ٹھنڈا کر ... کہ آریہ سماج کی ترقی رُکی ہوئی ہے - وہاں ... تعلیم یافتہ اصحاب کا فرقہ موجود ہے - جیسے ... سماج کے اندر ترقی کے آثار دکھائی دیتے ہیں ... کب امید ہو سکتی ہے - کہ آریہ سماج کے ممبروں ... خیالات بھی اس سوال پر ایک ہی نتیجہ پیدا ... جن کو سوچنے کی عادت نہیں ہے انہیں ... بھی آریہ سماج کے بعض ممبروں کا یہ خیال ہوگا ... کی ترقی اسوقت کسقدر رُک گئی ہے - پیارے ... آپ شاید منتظر ہونگے کہ میں اپنی رائے پیش کرتا ... ہوں - لیکن میرا یہ منشاء نہیں ہے - اور نہ اس سوال ... بحث کرنیکے لئے میں نے اسوقت اٹھایا ہے - ... مطلب اس سوال کے پیش کرنے سے محض یہ ہے ... سماج کا سوچنے والا حصہ اس سوال کو اپنے سامنے ... کر اگر واقعات کی بناء پر یہ سمجھے کہ واقعی آریہ ... کی ترقی اس وقت رُکی ہوئی ہے - تو دریافت کیا جا ... کہ وہ کون سے اسباب ہیں جنہوں نے کہ آریہ سماج کی ترقی ... کے رستہ میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے - اور پھر اگر ... توفیق دے تو سب بھائی مل کر ان رکاوٹوں کو دور کرنے کی ... کوشش کریں - میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سوال پر ... اخباروں میں طبع آزمائی کیجاوے - بلکہ غرض صرف یہ ہے ... کہ ہر ایک بھائی ان رکاوٹوں کا پتہ لگا کر خود بخود ان ... دور کرنے میں مشغول ہو جاوے -

آریہ دہرم سبھا کی ضرورت

گذشتہ پرچہ میں ایک لیکھ آریہ دہرم سبھا کی ... ضرورت پر میرے ناظرین درج پائیں گے - اس ...

و اسوقت دیدک سدہانتوں کی ویاکھیا میں سماج کے پنڈتوں کے ذریعہ سے بڑی گڑبڑ مچ رہی ہے یہی سوال اس جگہ پر وہی پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان غلطیوں کو دور کئے بغیر ہم کبھی بھی سدہانتوں کے خیال کو دور ... تھیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ میرا تجربہ ہے کہ جو لوگ بھاؤ سے محض دہرم کی لگن سے آریہ سماج میں داخل ہوئے ہیں۔ اور جن کے لئے کہ دیدک دہرم کی شرن میں آنا زندگی اور موت کا سوال ہے اُن کے ہردیہ کبھی بھی سنشے آتمک نہیں ہوئے سچے وشواس سے ویدک کرموں کے کرنے میں پرورت ہو رہے ہیں۔ میرا تجربہ بتلاتا ہے کہ جو لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی سے ہی فرصت نہیں پاتی اور اسلئے عدیم الفرصتی کی وجہ سے کوترک اٹھانے کا انہیں موقعہ ہی نہیں ملتا۔ لیکن جن کا دہرم سے محض زبانی جمع خرچ کا تعلق ہے۔ اُن کے دماغ میں بڑے بڑے باریک مسئلے اُٹھتے ہیں۔ نہ صرف یہی۔ بلکہ نکمے ہونے کی وجہ سے بعض اوقات وے خود مسئلے گھڑنے شروع کر دیتے ہیں۔ میرے خیال میں اس گڑبڑ کے دور ہونے کی امید موجودہ آدمیوں کی دہرم سبھا وغیرہ قائم ہونے پر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آریہ سماج کے رووان ایرشا اور دولشیں۔ ان اور ایمان کے خیالات کو ترک کر کے کیول ستیہ استیہ کے نرنے کے لئے ویدوں کے مطالعہ میں پرورت ہوں گے۔ تو مجھے کامل امید ہے کہ وہ دن دور نہیں ہوگا۔ جب کہ وے نہ صرف خود ایک سچائی پر پہونچیں گے بلکہ ہر آریہ سماجی کو ویدک سدہانتوں پر درڑھ کر سکیں گے

ریویو

ہندی ٹیچر حصہ اول۔ قیمت فی جلد ۱ر مصنفہ محمد قدرت اللہ خاں فرخ آبادی درخواست خریداری بنام منشی پنّا لال شیو چرن لعل کتب فروش فرخ آباد بھیجئے۔ اس کتاب میں اردو والوں کو بلا مدد استاد کتاب کے ذریعہ سے ہندی سکھلانے کی کوشش کی گئی ہے چھپوائی اچھی ہے۔ اور بلا استاد کے جہاں تک کام ہو سکتا ہے۔ وہ اس کتاب کے ذریعہ سے ہونا ممکن ہے

پرائشچت آدرش۔ پرتھم بھاگ بزبان ہندی۔ مصنف پنڈت جوالا دت شاستری جی قیمت فی جلد ۴ر محصول ڈاک ۱ر۔ اس کتاب میں پرائشچت کر کے پتت آدمی کی شدھی کے لئے وید شاستر تو در کنار پُرانوں اور معمولی سمرتیوں تک سے پرمان تلاش کر کے لکھے گئے ہیں۔ پنڈت جوالا دت جی نے کام تو اچھا آرمبھ کیا ہے۔ لیکن اس قدر لکھنا ہمیں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب کی ترتیب میں سلسلہ کا کم لحاظ رکھا گیا ہے نیز ہماری رائے میں محض شلوک لکھ کر ارتھ کر دینے ہی کافی نہ تھے۔ یہ بھی ضروری تھا۔ کہ ہر ایک وکرم کے لئے پرائشچت تجویز کرتے ہوئے خاص دلائل سے اُنکا پرسپر سمبندھ ثابت کیا جاتا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پنڈت جی اس کا دوسرا حصہ تیار کرتے ہوئے ان سب باتوں کا ضرور لحاظ رکھیں گے۔ خریداری کی درخواستیں منیجر آریہ متر پریس مرادآباد کے نام بھیجئے

بھارت رتن منظوم۔ یعنی فخر ہندو دہرم ویر شریمان مہاراج حقیقت رائے جی کا جیون چرتر مصنفہ لالہ نتھو رام سکرٹری آریہ سماج پسرور قیمت فی جلد ۱؎ یہ بڑے لمبے نام والا ٹریکٹ حقیقت رائے کا جیون چرتر نظم کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ مصنف کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس کتاب کے چھپوانے سے کیا ہے۔ حقیقت کا جیون چرتر تو مناسب زبان میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ البتہ یہ مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ شاعر اپنی نازک خیالی سے مضمون کو زیادہ مقبول ناظرین بنانے کی کوشش کرے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ تک بندی کیوں کی گئی۔ خیر مصنف نے اپنے خیالات کو مرنے سے بچا لیا۔

ڈھوری کی بیماریوں کا علاج یعنی مویشیوں کے علاج کے متعلق ہندی بھاشا میں ایک ٹریکٹ درخواست خریداری بنام منیجر راجپوت اینگلو اورینٹل پریس آگرہ۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔ اس کتاب کو مسٹر بلیک صاحب کلکٹر۔ اور راجہ لکشمن سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر بلند شہر نے۔ ڈاکٹر ہالن کی کتاب سے انتخاب کر کے یہ رسالہ تیار کیا تھا۔ ہم نے پڑھ کر اسے مفید پایا ہے۔ جو لوگ جانور رکھنے کے عادی ہیں۔ اور اُن کے نزدیک مویشیوں کا معالج نہیں رہتا۔ اُن کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہو سکتی ہے

بداطواری کا سرچشمہ تعلیم۔ معروف بہ صحیفہ تہذیب بزبان اردو۔ قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک علاوہ۔ مصنفہ منشی سنکٹھا پرساد صاحب سکرٹری کایستھ ہیریج پراویڈنٹ فنڈ ضلع رائے بریلی۔ مصنف سے مل سکتی ہے۔ اس رسالہ میں مصنف نے واقعات کی بنا پر ثابت کیا ہے۔ کہ فاحشہ عورتیں ہی (جنہیں ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں رنڈیاں کہا جاتا ہے) تمام خرابیوں اور بداطواریوں کی جڑ ہیں۔ یہ رسالہ کایستھ سبھا کی طرف سے مفت بانٹا گیا تھا۔ پشچمو تروپش نواسیوں کے لئے یہ رسالہ خاص سبق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ کی برائیاں اور خصوصاً کایستھ فرقہ کی بیان کی گئی ہیں۔

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج کی زندگی میں ایک نئی منزل

پیارے ناظرین! ہفتوں کی جدائی کے بعد یہ پہلی ہی مرتبہ ہے۔ کہ اپنے پیارے پریم کے بھاؤ کو لے کر آپ بھائیوں کی سیوا میں حاضر ہوا ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے طرز تحریر کو تبدیل کر کے آئندہ سے بجائے صیغہ جمع کے پھر صیغہ واحد کا استعمال شروع کرتا ہوں۔ اس تبدیلی سے میری غرض یہ نہیں ہے۔ کہ نئی مصنوعی روشنی کی جھلک سے کچھ فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں۔ بلکہ کیول یہ آدیشیہ ہے۔ کہ آپ بھائیوں سے بات چیت کرنے میں زیادہ تر سہولیت ہو جائے اس عرصہ کی خاموشی میں نہ صرف یہی ہوا کہ متعدد ضروری آریہ سماجک معاملات کے علاوہ بہت سے دھارمک اور سماجک دشنیوں اور تحریکوں کی نسبت میں اپنے خیالات آپ کے روبرو پیش نہیں کر سکا بلکہ عیسائی صدی کا ہی خاتمہ ہو گیا۔ دنیا کا رخ کدھر سے کدھر کو پھر گیا۔ زمانہ کا رنگ ہی بدل گیا۔ مجھے اس مضمون میں دنیا کی دیگر تحریکوں سے کچھ بھی مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ گو دنیا کی تمام تحریکیں خواہ وہ کیسے راج نیتک (پولیٹیکل) ہوں۔ یا سماجک (سوشیل) دھارمک ہوں یا اخلاقی۔ ویدک دھرم کے عالمگیر اصولوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رکھتی ہیں تاہم اس مضمون میں اُس زبردست تحریک کی عملی حالت کی نسبت وچار کرنا چاہتا ہوں جس کا

نام آریہ سماج رکھا گیا ہے

آریہ سماج کا لفظ گو بہت پرانا ہے۔ گو اس پاک شبد کا استعمال سرشٹی کے آد سے ہی چلا آتا ہے۔ گو اس وقت سے ہی جب کہ سریشٹھ پرشوں کی جماعتیں مل جل کر دھرم پد کی پراپتی کا یتن کیا کرتی تھیں۔ آریہ سماج قایم تھے۔ تاہم انسانی جماعتوں کے کرموں کی مجموعی پرابدھ نے سرکھچھ عرصہ سے آریہ سماج کے نام کو ہی ایک طرح پر معدوم کر دیا تھا۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ اس پوتر نام کو از سر نو تازہ کیا جاوے۔ پس گو آریہ سماج سرشٹی کی آد سے ہی قایم ہے۔ تاہم چونکہ اُسے کلی یگ میں ایک رشی نے از سر نو تازہ کیا۔ اسلئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ

آریہ سماج کی بنیاد

اس زمانہ میں رشی دیانند نے ڈالی ہے رشی دیانند کا جیون چرتر میرے ناظرین کے لئے کوئی نیا سبق نہیں ہے۔ کیونکہ اُن میں سے کثیر تعداد اُن کے جیون کے حالات اُس سوانح عمری کے اندر مطالعہ کئے ہیں۔ جو کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔ اور باقی بھی ان کالموں میں وقتاً فوقتاً رشی جیون کے متعلق بہت سے حالات معلوم کرتے رہے ہیں۔ دیانند نے کس طرح اس سماج کی بنیاد ڈالی۔ کن پاک کوششوں سے اُس کی جڑ کو سینچا۔ اور کیونکر جیتا انگور لایا۔ یہ کئی واقعات ہیں جن سے میرے ناظرین بھی کیا اسوقت دنیا بھر کے تعلیم یافتہ اصحاب واقف ہیں کس طرح ایک لنگوٹ بند فقیر نے سارے بھارت ورش میں تہلکہ مچا رکھا تھا۔ کس طرح پر اُس نے عیسائی۔ محمدی۔ بودھ اور جین۔ دنیا کو اُن کے اُن پرتی مذہبوں کی معرفت حرکت دی۔ جو کہ اس دیش میں کام کر رہے تھے۔ اس زبردست حرکت سے کس طرح پر ایک چیدہ پرشوں کی جماعت اپنے بھولے ہوئے ویدک دھرم کی شرن میں آئی۔ یہ واقعات ہیں۔ جن کے اسوقت دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیانند نے آریہ سماج روپی باغ کو سرسبز کیا۔ لیکن آخرکار باغبان اپنا فرض ادا کر کے چلدیا۔ چاروں طرف سے یاس وحسرت کے آثار نمودار ہونے ہی لگے تھے کہ سینکڑوں مزدور میدان میں نکل پڑے اور باغ کی حفاظت اور پرورش کے لئے سرگرمی سے کام کرنے لگے۔ یہ خیالات پھیلانے کی دوسری منزل تھی۔ خوب زور شور سے کام ہوا۔ مذہبی دنیا میں ہلچل مچ گئی۔ اس دوسری منزل میں گورودت ودیارتھی نے نمایاں کام کیا۔ خیالات کا تختہ پلٹ دیا۔ بڑے بڑے ڈگری یافتہ نوجوانوں اور بڑے بڑے معزز اور بزرگ سرکاری عہدہ داران کے ہاتھوں میں ستیارتھ پرکاش دیانند کی کتاب اسی زمانہ میں دکھائی دیتی تھی۔ لیکن پراربدھ اس ملک کے باشندوں کی عجیب صورت بگڑ چکی تھی۔ سچائی اور پاکیزگی سے یہ لوگ بہت دور جا چکے تھے اسلئے اس قدر قلیل عرصہ کے اندر راستی

پر آ جانا مشکل تہا۔ دیواسُر سنگرام۔ جو سرشٹی کی آد سے چلا آتا ہے۔ پہر جاری ہو گیا۔ وہرم اور راج نیتی کا سخت جنگ ہوا آخر کار ستیہ کی جئے ہوئی اور آریہ سماج نے

ایک منزل آگے قدم رکہنے

کی کوشش کی۔ اب زبانی جمع خرچ سے گذارہ ہونا مشکل تہا۔ حق پسند طبیعتوں کے اندر سوال پیدا ہونے لگا۔ کہ کب تک بکواس کئے جائیں گے۔ یہ کُل دہرم اپدیش کس کام کے ہیں۔ اگر اُن پر عمل نہ کیا جاوے پس عملی زندگی کی طرف زیادہ تر توجہ شروع ہوئی۔ لیکن اِس تحریک میں ایک خاص نقص پیدا ہو گیا۔ سِن رسیدہ اور تجربہ کار بزرگوں نے اِس طرف بالکل توجہ نہ کی۔ نوجوان رگوں کے اندر جوش پیدا ہوا۔ لیکن چونکہ اُن کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ تہا۔ اور یہ اِس لئے کہ آریہ سماج کے مشن بزرگ اُن نوجوانوں کی بیرونی بے ادبانہ سپرٹ سے گہبرا کر اُن سے نفرت کرنے لگ گئے تہے۔ نوجوانوں نے منو کے اُس اُپدیش کو بہلا دیا۔ جہاں اُس اول دہرم اپدیشک نے مان کو زہر سمجہ کر اُس سے دور بہاگنے اور اپمان کو امرت سمجہ کر اُس گرہن کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور بجائے اپنے اعمال کے سدہار میں مصروف ہونے کے اپنے بزرگوں کی جا بیجا ہر طرح کی نکتہ چینی پر کمر باندہ لی۔ کشمکش زیادہ بڑہتی گئی۔ اِسی کشمکش کے اندر ان نوں کے اصلی جوہر کہلنے لگے جنہیں آریہ سماج نے اپنا ستمبہ سمجہا تہا۔ اُن کی بنیاد بالو پر نکلی۔ سرو ساد ہارن

کی آنکہیں کہلنے لگیں۔ جسقدر آشچریہ جنک نظارے گذشتہ آٹہ برسوں کے اندر دیکہنے میں آئے ہیں اُن کا ورنن کرنا اِس جگہ میرا اُدیشیہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب واقعات میرے ناظرین کے لئے مثل ایک کہلی کتاب کے رہے ہیں۔ لیکن اس زمانہ کو پیچہے چہوڑ کر مجہے چند ایک حالات کے واقعات کا ذکر کرنا ہے۔ کیونکہ اِن واقعات کا مجموعہ ہی آریہ سماج کو اُس نئی منزل کی طرف لے جا رہا ہے۔ جسکا ذکر میں نے اِس مضمون کی سُرخی میں کیا ہے... قبل اِس کے کہ میں اِن نظاروں کا ذکر شروع کروں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظاہر کر دوں کہ اِن نظاروں سے جن نتایج کے پیدا ہونے کا احتمال ہے اگر اُن میں خود حصہ لینے کا موقع ہوتا تو میں ہرگز قلم اٹہانے کی ضرورت نہ سمجہتا۔ لیکن چونکہ میں اِس وقت فرلو پر ہوں اور کچہ عرصہ تک اسی طرح شانت رہ کر خاص مستقل کام کرنے کا ارادہ رکہتا ہوں اسلئے اپنا فرض سمجہتا ہوں۔ کہ جہاں اِس وقت کی خاص الجہنوں میں حصہ نہیں لے سکتا وہاں اُن کی نسبت اپنی رائے کا اظہار کر دوں۔ تاکہ پہر یہ کہنے کا موقع نہ رہے

"کاش میری صلاح پر کام ہوتا"

ایک ضروری اطلاع

آریہ سماج لودہیانہ کا سالانہ جلسہ جو کہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۰ء کو ہونا قرار پایا تہا چند وجوہات سے ملتوی ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب آنیکی تکلیف نہ فرمائیں۔

المشتہر لبہورام سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ

بیوک ضرورت

میرے ایک بہتر آریہ سماج کے سبہاسد اپنی دو پتریوں کا بِواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں۔ کنیاؤں کی عمر ۱۳ و ۱۴ سال کی ہے۔ ذات برہمن گوڑ۔ گوت بطس ہے بڑی لڑکی خوب اچہی ناگری بہاشا پڑہ لکہ لیتی ہے۔ حساب اریتہمتک اور دستکاری اور اُردو بہی جانتی ہے۔ سروپ وتی اور صحت تندرستی بہی اچہی ہے۔ دوسری کنیا بہی اُسی کے برابر ہے۔ لیکن حساب اور پڑہائی میں کچہ کم ہے۔ اُن دونوں کے لئے ایسے بروں کی ضرورت ہے۔ جو کہ آریہ۔ مضبوط۔ تندرست اچہے خاندان کے اور تعلیم یافتہ ہوں۔ اور پہلے شادی شدہ نہ ہوں۔ عمر اون کی بیس اور بائیس سال کے درمیان ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی جملہ خط و کتابت مجہ سے ہو

المشتہر

کرتا رام۔ از مقام کرنال

آریہ برادری!

بہارت ورش کے اُدہار اور آریہ ستان کی اُنتی تب ہی ہو گی۔ جب ویدک آگیا کا ٹہیک پالن اور دہرم شاستر کے موافق آچار تب ہوں گے اور ہماری سب مصیبتیں تب ہی دور ہوں گی جب آریہ برادری قایم ہو۔ ابہی برادری کی کیا ضرورت ہے؟ اِس سے کیا فایدہ ہونگے؟۔ اس کے بغیر کیا نقصان ہوں گے آریہ برادری کیسی ہونی چاہیے۔ ان باتوں پر ایک مضمون ہمنے چہپوا کر رکہا ہے۔ جو صاحب چاہیں مفت منگوالیں اور عرض یہ ہے کہ جو صاحب آریہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی آرا کا ذمہ دار نہیں ہے

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔

اگر آپ کا خط ۲۲ دسمبر سے پیشتر اخبار میں چھپ کر شائع بھی ہو سکتا تو درج کیا جاتا۔ اخبار کو غیر معمولی دیر ہو گئی اس لئے آپ کے چھپے پتر کا شائع کرنا لاحاصل ہو گیا۔ کرپا کر کے کشما کیجئیگا ایڈیٹر

منتری آریہ سماج ڈسکہ

۔ اگر وہ مہا پُرش ودیا بھاشیہ سماج کا نہیں بھیجتے تو ان کو کچھ اخبار میں شائع کرنے سے کیا فایدہ ہوگا ایڈیٹر

ولایتی کھانڈ

۔ ۲۶ اکتوبر کے پرچا کے میں مہاشے عزیز رائے جی نے دریافت کیا تھا کہ ولایتی سفید کھانڈ جو آجکل بازاروں میں عام اور دیسی کی نسبت سستی ملتی ہے اور بعض اصحاب ادسوا شدھ سمجھ کر استعمال نہیں کرتے اسکا کیا باعث ہے؟

سوال ہذا کا جواب مہاشے رامچندر جی نے ۲۳ نومبر کے پرچہ میں دیا تھا۔ کہ چونکہ یہہ کھانڈ ہڈیوں کی بنائی جاتی ہے۔ اور شوخی رنگ کے لئے بیل کی چاشنی دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ صفراوی طبیعت والوں کے لئے مضر صحت ہے۔ اور سوجان پور کی کھانڈ کو اس پر سبقت دیتے ہوئے اپنا تجربہ بھی لکھا تھا۔ کہ انہوں نے بارہا حلوائی کی دوکان پر بنتے ہوئے دیکھا ہے۔ مہاشے رامچندر جی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی کھانڈ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو پنجاب میں بنتی ہے۔ لیکن میرے خیال میں پرشن کرتا کی مراد اس سفید قند سے ہے جس کے دانے (روے) کوزہ کی مصری سے ہوتے ہیں۔ یہ کھانڈ شاہجہانپور کے پاس روضہ میں بنتی ہے چنانچہ میں نے صحیح حال معلوم کرنے کے لئے ایک کارڈ بخدمت منشی بختاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج شاہجہانپور بھیجا تھا۔ اس کی جواب میں جو پتر میرے پاس ۲۰ دسمبر کو انجناب کا آیا ہے۔ اس کی نقل پرشن کرتا کی تسلی اور سرو سادھارن کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"واقعی روضہ کی شکر مثل نیٹر کی ہڈی کی کوئلہ سے صاف کی جاتی ہے۔ یعنی ہڈی پھونک کر کوئلہ بنایا جاتا ہے۔ پھر اس کوئلہ کی ایک تہ دیکر اوپر سے شیرہ نیچے آجاتا ہے۔ اور اس میں چمک اور صفائی آجاتی ہے۔ صرف اس قدر ہوتا ہے مگر معلوم ہوا کہ مقام کانپور جو کارخانہ ہے۔ اس میں ایسا نہیں ہوتا ہے اور وہ بھی رس سے قند بنایا جاتا ہے"۔

راقم

کشن سروپ منتری آریہ سماج کرنال اسکیر

دہوکہ باز حکیم سے بچو

:۔ ناظرین! تخمیناً ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ قصبہ گنگوہ میں **ایک شخص اندہوں کو خوشخبری**"۔ اس ہیڈنگ کے دو قسم کے اشتہار جن پر آخیر میں مشتہر کا نام ایک پر **پنڈت سدارام حکیم دوا بیچ**۔ دوسرے پر **پنڈت سدارام چشمان اور عکسی تصویر بنانیوالا** درج تہا۔ اس نے لوگوں کو دہوکہ دیکر کئی شخصوں سے پانچ پانچ روپیہ۔ کسی سے کوئی شے۔ غرضیکہ اس نے دو جو عام میں انکیوسے زیادہ مشہور ہے) پچاس ساٹھ روپیہ کی چاندی کر کی یعنی علاج کے بہانہ پر پیشگی لے کر ۱۹ نومبر کی شب کو راہ فرار لی اور بعض کا کٹورا وایک کہرل لیگیا ہے۔ اور بعض بعض کا علاج درمیان میں ہی پٹی باندھ چھوڑ گیا۔ سُنا گیا ہے کہ اب بوڑھیہ ضلع کرنال کی طرف گیا ہے۔ خاص و عام آدمی اس کے دہوکہ میں نہ آویں۔ اور اس کا پتہ بھی دیں۔ کیونکہ اب بہت آدمی اس کی جان کو رو رہے ہیں۔ کیونکہ بہت سے غریب بیکسوں نے بھی ایک ایک دو دو روپیہ پہلے ہی علاج کی غرض سے اس کو دیا تھا۔ اور حکام وقت کو بھی ایسے شخصوں کا لحاظ رکھنا واجب ہے پر انکار آرتہہ عام کو مطلع کرنا میرا فرض تھا۔ اگرچہ پانچ روپیہ کا دہوکہ مجکو بھی دیگیا ہے۔ مگر اور غریبوں کا زیادہ خیال ہے۔ اور اگر کوئی صاحب اس سے علاج بھی کرا دے۔ تو پیشگی ایک کوڑی اسکو نہ دے۔ ورنہ پچھتائیں گے ؎

سمجھانے سے تہا ہمیں سروکار

اب ان نہ مان تم ہو مختار

دینشر کا شُبھ چنتک

رہتو لال پردہان آریہ سماج گنگوہ

آریہ سماج راولپنڈی کا تیئسواں وارشک اُتسو

بخیر و خوبی ہو لیا۔ جس کے لئے اول مفصل کے سماجوں کو نمنترن۔ دوئم خاص احباب اور رؤسا کو سنہری خطوط بھیجے گئے تہے۔ پبلک کی آگاہی کے لئے بحروف انگریزی و اردو پروگرام تقسیم کئے گئے۔ اور ہر ایک آباد حصہ میں بڑے سایز کے چپیاں کے گئے۔ خاص جلسہ کی تاریخیں تو ۸ و ۹ دسمبر ہی مقرر تہیں۔ مگر ۷ و ۱۰ کو بھی اس اُتسو کے متعلق ضروری کارروائی عمل میں آکر آنند ملتا رہا۔ مفصل حال بسبب عدم فرصتی لکہنا مشکل ہے۔ ہاں بطور خلاصہ کے حسب ذیل ہے۔ **نگر کیرتن**۔ شہر میں ۷ دسمبر کے ۵ بجے شام کو سماج کے مکان سے یہ جلوس روانہ ہوا۔ کارنگ گنج۔ راجہ کا بازار۔ بڑا بازار وغیرہ مشہور بازاروں اور کوچوں سے گذرتے ہوئے سپر پوری دروازہ پر سب منڈلیں جا پہنچیں۔ وہاں سے کالوں کی گلی سے ہوتے ہوئے بھجن منڈلیں کئی حصوں میں جدا ہو کر ایک ایک محلہ میں داخل ہو گئیں۔ ایکے یہ نئی تجویز تہی۔ جس سے ہر ایک شخص کو ایشور بھجن سُننے کا اور اس اُتسو

سے سنادیئے آسانی سے پہونچ گیا۔ قریباً ۱۱ بجے
رات کے یہ جلوس سماج مندر میں پہنچا۔ اس
نگر کیرتن میں امید سے بڑھکر کامیابی حاصل ہوئی
سب سے آگے پڑھ کر پنڈت ہرنام سنگھ جی۔ پنڈت
بہگت رام جی۔ باری باری اپنا منوہر اُپدیش
سُنا رہے تھے۔ ان کے ساتھ اس قدر بہیڑ بہاڑ
جمی رہتی تھی کہ پارسال سکندر آباد کی بھجن منڈلی
کی رونق ہو بہو نظر آ رہی تھی۔ اُن کے پیچھے
نوکل بھجن منڈلی اپنے ولادہر راگ اور باجہ
کے ساتھ ہری کیرتن گا رہی تھی۔ اور ارد گرد
خاصہ ہجوم رہتا تھا۔ اُس کے بعد آریہ سکول،
صدر بازار کی پانچ بھجن منڈلیاں تھیں۔ جن
میں سے ماسٹر ربو رام کی بھجن منڈلی کے ساتھ
زیادہ رونق تھی۔ پھر آریہ سماج لال کورٹی
بازار کی بھجن منڈلی اور اُس کے پیچھے پٹ دس
آریہ سماج کی بھجن منڈلی جس کے پردھان
لالہ شو رام جی تھے۔ شوبھا دے رہی تھی۔ اور
نہایت ہی دل پسند اور خوش آیند بھجن گا کر
اپنے ارد گرد جم غفیر اور انبوہ کثیر کے دلوں کو
تسخیر کر رہی تھی۔ لوگ اس بھجن منڈلی سے
جدا نہیں ہونا چاہتے تھے۔ اسلئے خوب کچھ کچھ
ہو کر سننے جاتے تھے۔ حقیقت میں اس
بھجن منڈلی نے ہمارے نگر کیرتن کو خاص
رونق دی جس کے لئے پشاوری برادران
کا جوش محبت سراہنے ہے۔ پنڈت سیتارام
جی شاستری کوئی راج کے روشندالیے پر
(جو عین راستہ اور بازار میں ہے) بڑے بڑے
سنہری حروف میں " ویلکم " لٹکتا ہوا خیر مقدم
کر رہا تھا۔ جب بڑے بازار کے آخر پر پہنچے
تو لالہ کرپا رام جی ساہنی پردہان سماج کی
طرف سے سب آریہ بھائیوں کو ٹی پارٹی دی
گئی تھی۔ اسی طرح سید پوری دروازہ کے
نزدیک پنڈت سیتارام جی شاستری کا گھر

ہونے کے کارن اُن کی طرف سے بھی آریہ
بھائیوں کو چائے پلائی گئی۔ اور میٹھا کہہ چکا ہوں
کہ بھجن منڈلیں محلوں میں بٹ گئیں۔ جب
نوکل بھجن منڈلی اور پشاوری بھجن منڈلی لالہ
کرپا رام جی کے سامنے کے مکان کی طرف
گذرنے لگی تو لالہ صاحب نے اُن کا مٹھائی
وغیرہ سے ستکار کیا اور اُن کی دہرم پتنی کی
طرف سے اُن ہر دو بھجن منڈلیوں کو مبلغ
عہ عہ روپیہ بھی دئے گئے۔ ۸ ستمبر۔ ۸
دسمبر کی صبح کو صدر بازار میں نگر کیرتن آریہ
سکول سے شروع ہوا۔ اور پہلے دن کی
طرح یہاں بھی بازار میں اُپدیش اور بھجن
آدی بڑے آنند اور دہوم دہام سے ہوئی
اس موقع پر (اُن کے مکان سے گذرتے ہوئے)
لالہ گنج بہاری لعل نے سب آریہ بھائیوں کو
ٹی پارٹی دیکر اپنی محبت اور اُلفت کا اظہار
کیا۔ ادہر جلسہ گاہ میں ٹھیک ۸ بجے سے
ہون ہوتا رہا۔ بعد ہون کے بھجن ہو کر پنڈت
بہگت رام جی اُپدیشک نے اُپاسنا کی اور
ایک منوہر اور عالمانہ اُپدیش اس وشے
میں دیا کہ منشیہ اُتم گتی کو کیسے پراپت
ہوتا ہے۔ اور نیچ درجہ میں کیوں جا گرتا ہے
اس ضمن میں آپ نے ورشٹ اور اوورشٹ
جنم کی تشریح کرتے ہوئے اور ستیہ شاستروں
سے کئی پران اور اُدہرن دیتے ہوئے
بڑی خوبی سے جتلایا کہ پانچ کلیشوں کے توڑنے
اور یوگ سادہن سے ہی منشیہ اُتم۔ اور
اونچ پدوی پر پہونچ سکتا ہے۔ اور اُس کے
برعکس جو ان کلیشوں میں پہنسا رہتا ہے
وہی نیچ درجہ پر گرتا ہے۔ یہ اُپدیش قریباً
گہنٹہ بہر ہوتا رہا۔ اور اُس وقت بسبب
مقررہ وقت ختم ہو جانے کے صبح کی کارروائی
سماپت ہوئی۔ اُس وقت کی حاضری بلحاظ دفاتر

کے کہلے ہونے کے اچھی تھی۔ بعدہ دوپہر
دو بجے بھجنوں سے پھر کارروائی شروع
ہوئی۔ اور پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک
کا سنہری شکشا پر لکچر ہوا۔ استریوں کی موجودہ
حالت۔ اُن کو ودیا کی ضرورت اور اُن کے
حقوق بمقابلہ مردوں کے ان باتوں پر آپ
نے بہت کچھ کہا۔ اور بیچ بیچ میں آپ کا
حاضرین کو ہنسانا لکچر کو اور بھی دلچسپ بنا
رہا تھا۔ اُس کے پشچات منتری سماج
نے اپنی رپورٹ سالانہ پڑہ کر سنائی۔ جس
کے بعد بھجن ہوئے۔ اور پنڈت دولت رام
جی اُپدیشک نے (اگرچہ وہ سنجار سے بیمار تھے)
آپنے اپنی مشہور یوگتا کے انوسار برہم کی
پراپتی پر ایک موثر ویاکھیان دیا۔ آپ
نے فرمایا کہ آریہ سماج کی ہستی سے پہلے
بھی یہی سرشٹی اور یہی سامان چاند سورج
آدی اور وید شاستر آدی اور پنڈت
ودوان موجود تھے۔ اُن کے ہوتے ہوئے
بھی ستیہ کی روچی کسی کو نہ ہوئی۔ مگر
بال سوامی دیانند جی مہاراج نے اس
ستیہ کو اپنے پرشارتھ سے ڈہونڈ کر
اُس کی طرف روچی دلائی۔ اسی طرح اس
منشیہ دیہہ میں ایشور پراپتی کے سب
سامان موجود ہوتے ہوئے (بلکہ خود بھی
کا نواس ہوتے ہوئے) ہم اُس سے بے خبر
اور محروم ہو رہے ہیں۔ اگر پورا پورا پرشارتھ
اور باقاعدہ سادہن کام میں لاویں۔ تو
ایشور کو پا سکتے ہیں۔ سچا بھوگ کیول
پرماتما کا دھیان ہی ہے۔ تیاگ کسکو
کہتے ہیں؟ اس کو درشاتے ہوئے آپنے
بتلایا کہ زہر کو جب تک منہ میں نہ ڈالیں
اثر نہیں کرتا۔ مگر دشئے کے سُننے سے
ہی منشیہ نشٹ ہونے لگتا ہے۔

اُپدیشوں میں سے دیوتوں اور رشیوں کے مقابلہ
کی کتھا بطور اُلنکار کے سُنا کر نشکام کرم کرنے کی
اوستھا ثابت کی۔ دُنیا کی خواہشات سے بچا کرتا گئے
اور جائز بیوہاروں میں مصروف رہنا اور اگنی ہوتر آدی
نت کرم بلا ناغہ کرنا ان سب کو نتیجہ خیز بتلایا۔ غرضیکہ
یہ دیاکھیان برابر شام تک ہوتا رہا اور بھجن ہو کر
دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر سے ہی آج
کی حاضری عمدہ اور تسکین بخش نظر آتی رہی۔
رات کے ۸ بجے ماسٹر آتما رام جی کا عالمانہ اور
فلسفانہ پُر تاثیر دیاکھیان ہوا جس میں انہوں نے
آریہ سماج کی ہستی پر آج کل دُنیا میں لوگ
کیا کیا خیال باندھ رہے ہیں۔ اور ان خیالات
کا آخری نتیجہ کیا نکل رہا ہے بوضاحت تمام دلچسپ
پیرائے میں بیان کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ان
خیالات کے آپ نے تین حصے کئے۔ یا تین تصویریں
کھینچیں جن کو لوگ کھینچ رہے ہیں۔ اول آریہ
ورت کے لوگوں کا یہ خیال کہ ویدوں کو دیانند
سرسوتی جی نے من گھڑت ارتھ کر ڈالے ہیں
دوم یورپ والوں کا ویدوں کو اپنے بائیبلی
ڈھکوسلوں کے مطابق یا انکول کرنے کی کوشش
کرنا اور نرالے بے قاعدہ ارتھوں پر نازاں ہونا
آخر پر آپ نے مصر کے میناروں اور اونچے ستونوں
کی مثال دیکر ثابت کیا کہ زمانہ آئیگا اور بہت جلد
آئیگا کہ جب آریہ سماج کے باہر کی دُنیا کو صاف
پتہ لگ جاویگا کہ ویدوں کے ارتھوں کی کنجی
اس زمانہ صرف دیانند جی نے ہی ایسی ٹھیک اور
[illegible] خیال میں پڑ کر امرت کیسے بنوں اپنی محنت
اور [illegible] سے حاصل کی ہے وغیرہ وغیرہ۔
حاضرین کی تعداد اتنی کثرت سے تھی کہ منڈپ پڑتا تھا
[illegible] بجے رات تک ہوتا رہا۔ اتوار کی صبح کو ہون
[illegible] بھگت رام جی اُپدیشک۔ پنڈت ستیا رام جی
شاستری۔ بھگت ریل داس جی۔ چودھری گیان سنگھ
[illegible] مہاشیوں نے کرایا۔ ہون کی سماپتی پر

بہانت۔ پہلے [illegible] جی نے اُپاسنا کر کے ایک عمدہ
اُپدیش اس بارہ میں دیا۔ کہ کون دھرم سچا
دھرم اور سکھ کا ہیتو ہے۔ آپ نے مختلف مت
متانتروں کے نام اور دعووں کو کہ ہمارا ہی
دھرم سچا ہے بیشمار پورو پکش ورنن کر کے ان کے
باہمی کشمکش اور اختلاف کو جتلاتے ہوئے ثابت
کیا کہ نام نہاد دھرم دھرم نہیں ہو سکتا اور نہ وہ سکھ
دے سکتا ہے۔ دھرم وہی ہو سکتا ہے۔ جو سارو بھوم
ہو کسی خاص دیش سے مخصوص نہ ہو۔ سو ایسا
دھرم وید کا ہی دھرم ہے۔ لہٰذا ویدوں کا صحیح
ارتھ نہ سمجھ کر یا اُس کی طرف توجہ نہ کر کے ہوئے
لوگ مغالطے میں پڑ کر پُن پاپ کی پریکشا کرنے
سے بیزار ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف دھرم کے نام
پر دُنیا کو لوٹ رہے ہیں۔ اُن کے پاس حقیقی سُکھ
ہرگز نہیں بھوگ ہی بھوگ ہے۔ اور اپنی جاتی
کے اُدّھار پورن کرنے۔ غیروں کو کنگال بنا کر آپ
مالا مال ہونے میں ہی اُنّتی سمجھ رہے ہیں
یہ سچ ہے کہ اُن کی ظاہرا خوشحالی بعضوں کو
اُنّتی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اُن کی برابری
حاصل کرنے کے لئے جدوجہد ہی کر رہے ہیں
مگر دراصل یہ اُنّتی نہیں آخر اُن کو پچھتانا
پڑیگا۔ کیونکہ مانسک دُکھ اُن میں برابر نظر
آ رہے ہیں۔ بھوگ شیلوں میں اکثر اچھی باتیں
بھی ہیں۔ مگر سب ہی اچھے لکشن نہیں۔ اور جب
تک ویدوں کی ہدایت پر عمل نہ ہوگا یہ ترقی برابر
ادھوری بنی رہیگی۔ وید بُرے کاموں سے نفرت
اور اُتم کاموں کی خواہش یعنی بھوگ اور ویراگ
کے ساتھ ساتھ اُپدیش دیتا ہے۔ لیکن کیول
ویدوں کو مان لینا یا اُس کے کسی ایک انگ کو
لے لینا اور دوسرے انگوں کو چھوڑ کر دھرم کا
دعوے کرنا (جب کہ موجودہ اوستھا میں
پایا جاتا ہے) کداپی سُکھ کا ہیتو نہیں ہو سکتا
سُکھ کا ہیتو ویدوں کے سمپورن سدّھانتوں

پر عمل کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس اُپدیش
کے بعد پنڈت بھگت رام جی نے اچھا عالمانہ اور پُر زور
دیاکھیان اس بارہ میں شروع کیا کہ آیا وید کو
آریہ سماج ٹھیک طور پر مانتا ہے۔ یا دیگر
مت متانتر۔ مورتی پوجا۔ یا شرادھ آدی ماننے
والے ہی تو وید منتروں کا حوالہ دے کر وید ہی
کو مانتے ہیں۔ پھر آریہ سماج کے دعوے کو کیا
اور کیوں ترجیح ہو سکتی ہے۔ آپ نے ویدوں کو
ایک جتی اور اس کے ارد گرد صدہا آتماؤں کو [illegible]
[illegible] قرار دیکر جتلایا کہ ہر ایک آتما کی بدھی اور
سنسکار الگ الگ ہونے سے وہ اپنے اپنے
خیالات میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے خیالی
رنگ کو ہی لے کر ویدوں کے ارتھ کو بھی اپنا
ہمرنگ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اور جو اصل رنگ بتی
کا ہے۔ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ اس لئے
وہ ویدوں کو ٹھیک نہیں مانتے۔ آریہ سماج
کا آتما شُدھ پوتر ہے اور دوسرے آتما عارضی رنگ
سے ملبوس ہیں۔ آریہ سماج سوچھ آتما ہے اور
دیگر لوگ موٹی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہی کارن ہے
کہ اصل معنوں تک نہیں پہنچتے۔ ویدوں کا کیول
پڑھ لینا یا سُن لینا ہی کافی نہیں یعنی ندھیاس
یعنی وچار کرنا عین لازمی اور ضروری ہے۔ عام پنڈت
سادھارن طور پر ویدوں کے ارتھ کرنے پر طیار ہو
جاتے ہیں۔ مگر سوامی دیانند جی مہاراج نے برسوں
جنگلوں میں رہ کر یوگ سمادھی کے دوارا ویدارتھوں
پر وچار یعنی ندھیاس کیا اور منتر درشٹا کی پدوی
کو حاصل کر کے اس مہان کام کو اُٹھایا تھا۔ پس جب
اول پورانک خیالات مٹا کر اور تعصب کو دور کر کے
پھر چھ انگ اور اُپانگ کو عبور کر لیا جاوے۔ تو
نسندیہ وید ارتھ انبھو ہو سکیں گے ورنہ نہیں وغیرہ
وغیرہ۔ ایک دو بھجنوں کے بعد بیچ کی کارروائی
بند ہوئی۔ ۲ بجے دن کے بھجن ہو کر پنڈت نرنجن سنگھ
جی کا [illegible] دھرم پر دیاکھیان ہوا۔

بعد ازاں پنڈت ہری کشن صاحب بی۔ اے پر دہان آریہ سماج گوجرانوالہ نے اپنی وکترتا سے حاضرین کو آنندت کیا۔ آپ نے Truth is ever Green ایک سائنہ لٹکے ہوئے موٹو کو پڑھ کر اپنا بیان شروع کیا اور سچائی کیا ہے سچا کون ہے؟ آریہ ورت کی گذشتہ اور موجودہ حالت کی طرف اشارہ دہرم کے راستہ کی مشکلات۔ عمر کی بے ثباتی۔ ہمارا خواب خرگوش سے اٹھنا وغیرہ بیانات بڑی عمدگی سے ورشا کر اپنے فرائض کے ادا کرنے اور منشیہ جنم کے سپھل کرنے پر بڑا زور دیا۔ اُن کے بعد شریمان ماسٹر آتمارام جی کھڑے ہوئے۔ منڈپ چیرز سے گونج اٹھا۔ لائق لکچرار نے اسی وقت اپنے رات کے لکچر کا باقی حصہ یعنی تیسری تصویر" کہ آریہ سماج کیا کر رہا ہے اور کیا کریگا" کو دکھلایا یوں ارنبھ کیا کہ آریہ سماج ایک ڈاکٹر یا وید یہ کا کام کر رہا ہے۔ اِس کے ایک ہاتھ میں امرت یعنی وید کا اُپدیش اور دوسرے ہاتھ میں چرائتہ کی بوتل یعنی برے سنسکار اور توہمات کا کھنڈن کرنا لازمی ہے کہ پہلے چرائتہ پلا کر مریض کی صفائی کی جاوے۔ مگر مریض کڑوی دوائی نہیں پینا چاہتا اور امرت ہی چاہتا ہے۔ بھارت ورش جو کہ ہزاروں برس سے مریض ہو رہا ہے اُسکے علاج کے واسطے کارل شنکر بدھ وغیرہ کئی مہاتماؤں نے ڈاکٹری کا کام کرنا چاہا مگر وے ناکامیاب رہے مہارشی دیانند جی نے ہی اس مریض کے مرض اور علاج کو سمجھا اور پہلے چرائتہ پلا کر ہزاروں کو امرت کے چشمہ سے تریپت کر دکھایا۔ اور ہمیشہ کے لئے آریہ سماج اپنا قائمقام ڈاکٹر قایم کر دیا جسکو ذریعہ ہر ایک لا علاج مریض بھی شفایاب ہو رہا ہے جیسا کہ رہتیوں کی شدھی اور دیگر کئی مثالیں موجود ہیں۔ آریہ سماج جیسے روحانی ڈاکٹر کی پریکٹس بڑھانے اور یہ علاج سستا کرنے کیلئے وید پرچار وغیرہ فنڈوں کو تن من دھن سے امداد کرنا ہر ایک آدمی کا فرض ہے۔ گو اب تک آریہ ورت میں ایک ہزار آریہ سماج قایم ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی لاکھوں اور کروڑوں تک خبر پہونچانے کی ضرورت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اِس فصاحت سے بھرے ہوئے ویاکھیان نے حاضرین پر جادو کا اثر کیا اور دھن برسنا شروع ہو گیا۔ مردوں کے علاوہ بہت سی استریوں نے بھی دھن دان کیا اور کُل چندہ ۱۲۶۵ روپیہ اکٹھا ہو گیا جسمیں صرف ایکسو سے کچھ ہی زیادہ وعدہ تھا باقی سب نقد۔ تفصیل چندہ آئندہ بھیجی جاویگی۔ اُس وقت حاضرین سے وسیع منڈپ سب پُر تھا۔ بلکہ بہت سے لوگ باہر جم کر کھڑے تھے۔ اس کارروائی کے اختتام میں شام ہو گئی۔ اور پھر ۸ بجے رات کے جوق در جوق شائقین آنے شروع ہوئے۔ لکچر پنڈت دولت رام جی نے دینا تھا۔ مگر وہ بیچارے سخت بیمار تھے اسلئے اُسوقت ماسٹر آتمارام جی نے ہی ویاکھیان دیا۔ جسکا سار انش یہ تھا" جو لوگ یوروپ کی ترقی کے نمونہ پر تصور کر کے آریہ سماج کے سدھانت یعنی ویدوں سے کوئی سدھار نہ ہونا پکارتے ہیں۔ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ جس طرح ہندوستان میں بیجا خیرات صغر سنی کی شادی وغیرہ وغیرہ امورات اصلاح طلب ہیں۔ ویسے ہی یوروپ بھی کئی باتوں میں سخت اصلاح کے قابل ہو رہا ہے۔ نری کلا کوشل کی اندھی تقلید پوری ترقی نہیں گنی جا سکتی۔ جب تک اصلی شانتی اور آرام حاصل نہ ہو۔ شکاگو کی نمائش کے بعد مزدوروں کا صرف روزگار پیدا کرنے کی خاطر آگ لگا دینا فرقہ دشمن امرا (نہلسٹ) کا پیدا ہونا۔ اور بقول جنرل بوتھ صاحب دو لاکھ استریوں کا بھوکھ کے مارے بھیچار کا پیشہ اختیار کرنا۔ اور بکثرت ایسے آدمیوں کا ہونا۔ جن کو صرف ایک ہی وقت کہانا میسر ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ مثالیں زور سے بتلا رہی ہیں کہ موجودہ ترقی اشانتی کا مخزن ہی ہے۔ اور یہ اشانتی اِس واسطے ہے۔ کہ وے ممالک وید کی پیروی سے ابھی کوسوں دور ہیں۔ وہاں آریہ ورت کی طرح برہمن کی اعلےٰ قدر نہیں۔ وے کشتری پن کو ہی سب سے اونچ سمجھ رہے ہیں۔ اسواسطے وہاں مادی ہی مادی ترقی ہو رہی ہے۔ لاکن وید سب سے زیادہ قدر کے لایق برہمن پن کو بتلاتا ہے یہی ایک اصلی کارن روحانی ترقی کا ہے۔ جو سچی ترقی ہے۔ اور جس کے بغیر مادی ترقی نقصان دیتی ہے زمانہ حال کے فلسفہ سائنس۔ الوپتھی میڈیکل کی صنعت وغیرہ وغیرہ جن پر وہ ممالک فخر کر رہے ہیں۔ سنسکرت میں بھرے پڑے رتنوں کے مقابلہ میں آخر ان کو تُچھ ثابت ہوں گے۔ اور ضرور ہوں گے۔ کیول ایک وید دوارا۔ یا یوں کہو کہ آریہ سماج ہی سے کیا آریہ ورت کیا دیگر سب ملک اصلی ترقی کی معیار پر پہونچیں گے۔"

۱۰۔ دسمبر یعنی سوم وار کا دن صرف دہرم چرچہ کے لئے تھا۔ ۲ بجے سے ۸ بجے شام کا وقت مقرر تھا۔ یہاں یہ موقع بھی قابل دید ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ آج وہ شخص بھی تشریف لے آتے ہیں۔ جنھوں نے عمر بھر سماج میں نہ آنے کی شرط باندھ رکھی ہو ۲ بجے سے ہی لوگ آنے شروع ہو گئے۔ اور چند منٹوں میں ہی منڈپ پُر ہو گیا۔ غالبًا اُس وقت کی حاضری دو ہزار تک ہو گئی ہو گی۔ جیسا کہ پروگرام میں فہرست مضامین مباحثہ درج تھی۔ اس کو چھوڑ کر بابو جیون پرشاد ممبر دہرم سبھا نے چھوٹے گل کے مسئلہ پر بحث چھیڑ دی۔ اگرچہ اس نے مضمون کی اجازت اسکو قبل از وقت لینی چاہئے تھی۔ لاکن اُس کو روکنا مناسب نہ جان کر ماسٹر آتمارام جی اوتر دینے لگے۔ لاکن قبل اس کے کہ بحث شروع ہو۔ ماسٹر جی نے اُس کا مذہب دریافت کیا۔ اور پوچھا کہ آیا ویدوں کو وہ مانتا ہے یا نہیں۔

بابو جیون پرشاد نے یہ بتلانے سے صاف انکار کیا
اور یہی زور دیا کہ میں صرف دلیل پر بحث کرنا چاہتا
ہوں۔ بحث کسی طرح رہ نہ جاوے۔ اِس خیال سے
ماسٹر جی نے دلیل سے ہی بحث کرنا سویکار کر لیا
مگر بعض باتوں کا دوران بحث میں حل ہونا
ضروری تھا۔ اول وہ دس سوالات کے طور پر بابو
جیون پرشاد پیش کئے گئے۔ کہ وہ اُن کو کس طرح
پرمانتا ہے۔ یہ سب کچھ سُن کر بابو جیون پرشاد
اپنی چوکڑی بھول گیا اور لگا گریز کرنے جتے اک شور
دغل کرتے اپنے دس بیس ساتھیوں معیت میدان
چھوڑ کر حضرت گھر کو رفو چکر ہو گئے۔ بعد ازاں ایک
سنسکرت دان سادھو نے دویت ادویت پر بحث
شروع کی۔ مگر کسی نتیجہ پر پہونچنے کے پہلے ہی
اُن کو بھی اُن کے ساتھی اُٹھا لے گئے۔ پشچات
لک نرسنگداس جی جیو ایشور کی ایکتا کے متعلق
پرتی پورک پرشنوتر کرتے رہے۔ کلچرڈ بابا دہاری
اب کے بھی اپنے کرتب میں مشغول پائے گئے۔
چنانچہ ایک ادنے مثال یہ ہے کہ اپنے سکول کے
ایک طالب علم کو سکھلا کر پرشن کرنے کو کھڑا کر دیا
بیچارے کو سرشٹی اتپتی اور کرموں کا سوال سکھلا
تو دیا۔ مگر آگے وہ کیسے چل سکتا۔ اگرچہ کلچرڈ سکول
کے ایک ماسٹر نے جو اُس کے پیچھے کھڑا تھا اب بھی
کچھ سکھلانے کی کوشش کی۔ مگر وہ سوائے طفلانہ
شوخ چشمی کرنے کے کیا کر سکتا تھا۔ جو اُن کا خاص
منشا تھا۔ اتنے میں رات کے ۸ بج گئے۔ چیرمین
نے سالانہ جلسہ کی کارروائی سماپت کرکے باشندگان
شہر راولپنڈی کا شکریہ ادا کیا۔ اور رائے بہادر
سردار بوٹا سنگھ جی کو جنہوں نے اپنا عالیشان خیمہ
دیکر اس جلسہ کی زینت بڑھائی خاص دھنواد دیا
نیز ملکہ معظمہ قیصر ہند اور شری سوامی دیانند
جی کے واسطے تین تین چیرز سب نے خوشی کے نعروں
کے ساتھ دیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
باہر کے آریہ سماجوں یا پرتی ندھی سبھا پنجاب کی
طرف سے حسب ذیل آریہ بھائی اور اُپدیشک
شامل ہوئے۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک
پنڈت بھگت رام جی اُپدیشک۔ پنڈت دولترام جی
اپدیشک۔ ماسٹر آتمارام جی اُپدیشک مہابھی ستری
سکے رکوئیٹہ سے پنڈت ہری کشن صاحب بی اے
اور پنڈت گنگارام صاحب بیدی۔ لدھیانہ سے
لالہ چرنجی لعل جی۔ لاہور سے لالہ جیدارام مع
دھرم پتنی۔ بھگت رجیداس جی اور ایک اور مہاشے جی
چوہا بھگتان سے۔ لارنس پورٹ۔ پشاور سے
دودیارتھی لالہ دولت رام جی لالہ شورام
جی مع کسِ دیگر۔ آریہ برادران۔ اب کے
کھانے کے متعلق اتوار اور سنیچر کے چاروں وقت
کی ضیافت ہمارے اُتساہی بھائی لالہ دینا ناتھ
جی۔ لالہ تاراچند جی مدہوک۔ لالہ بھگونداس جی
اور لالہ دولت رام جی نے ایک ایک وقت کی اپنے
اپنے مکان پر کی۔ اور بڑھی پریتی اور ستکار
سے اپنے بھائیوں کی سیوا کی۔ مختصر یہ۔ کہ
جلسہ کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ شروتا خاص
لگن اور شوق سے آتے رہے۔ جسکا ادنی ثبوت
یہ ہے کہ باوجود اس قدر سردی کے رات کے
دس دس بجے تک نقش بدیوار کی طرح جمے رہتے
تھے۔ ایشور آریوں کی ہمت میں برکت دیوے
کہ آئندہ آئے سال اس سے بڑھ کر کامیابی حاصل
کرتے ہوئے اپنے دھرم یگیہ کو پورن کرتے رہیں۔ اوم شم

راقم
بندہ بھگت رام دھرم از راولپنڈی

آرین ٹریکٹ سوسائیٹی
کے
حامیان کو اطلاع

پریہ وراڈیٹر جی۔ نمستے۔ آپ کے انمول
رتن ست دھرم پرچارک میں گذشتہ سال اِس
مضمون پر بہت ہی خوش اسلوبی اور متانت سے
بحث ہوتی رہی ہے۔ اور بہت آریہ بھائیوں نے
اپنے گمبھیر خیالات سے پبلک پر آرین ٹریکٹ
سوسائٹی کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ مجھے یقین ہو
گیا تھا۔ کہ یہ تحریریں ضرور سبھا پر اپنا اثر دکھلائینگی
اور سبھا کو مجبور کریں گی کہ سبھا اس طرف ہی غور
کرے۔ جب مجھے خفیہ ذرایع سے معلوم ہوا کہ
آریہ پرتی ندھی سبھا خود بخود اس مضمون پر غور
کرنے کو تیار نہیں تو لاچار میں نے آریہ سماج کمالیہ کی
طرف سے منڈلوں کے انتظام اور آرین ٹریکٹ سوسائیٹی
کے متعلق تجاویز سبھا کے دفتر میں بھجوا دیں۔ مگر ناظرین
سُنکر حیران ہوں گے کہ باوجود تجاویز ارسال کرنے
کے بھی اِس مضمون کو یہاں تک بھی وقعت نہیں
دی گئی کہ سالانہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پر
پیش کیا جاتا۔ اب ناظرین خود خیال فرما سکتے ہیں
کہ باہر سے آئے پرتی ندھی سبھا کے ممبران و
حامیان آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کیا کر سکتے ہیں۔ جبکہ
مضمون ہی سرے سے پیش نہ کیا جاوے۔ ہم سخت
حیرانی کے ساتھ ۸۔ دسمبر سے آریہ پتر کا مطالعہ کرتے
ہیں۔ کہ انترنگ سبھا نے باتفاق رائے وہی پُرانا
سسٹم جاری رکھا ہے۔ لالہ جیون داس جی کو ٹریکٹ
سوسائٹی کا ادھشٹا مقرر کیا گیا ہے۔ اور لالہ آتمارام
جی اُن کے ماتحت کام کریں گے۔ جب کہ وہ سبھا کے
کام سے سبکدوش ہوں گے۔ اُس ریزولیوشن
کے پڑھنے سے ایک تو ہمیں یہ حیرت ہے کہ آیا ٹریکٹ
ڈیپارٹمنٹ کا ادھشٹا مقرر کرنا انترنگ سبھا
کے اختیار میں کب سے آیا۔ یہ کام تو آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کا تھا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب ایک پبلک سبھا ہے اور اُس کا سرمایہ بھی
کسی خاص آدمی کا نہیں بلکہ پبلک کا ہے تو میرا
خیال ہے کہ میں ہی بحیثیت ایک سبھاسد آریہ
سماج کا ہونے کے نہایت ہی نیک نیتی سے سبھا
کے منتری جی سے چند سوال کرکے اپنے شکوک کو
رفع کروں۔ تاکہ اگر میرے اِس مضمون کے

سمجھنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو تو اُس سے آگاہ ہو جاؤں۔ (۱) جب یہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا اُس انترنگ سبھا میں سوائے لاہور کے ممبران کے باہر سے کون کون اصحاب شامل تھے (۲) آج تک جب سے ٹریکٹ سوسائٹی قایم ہوئی ہے۔ اور ایک ادھشٹاتا کے سپرد کام ہوا ہے۔ کتنے ٹریکٹ سبھا کی طرف سے نکلے اور کہاں کہاں تقسیم ہوئے۔ (۳) ہر سال جو ایک سو روپیہ ٹریکٹوں کے لئے بجٹ میں رکھا جاتا ہے۔ وہ صرف دکھلاوے کے لئے رہا ہے۔ یا کبھی اُس کو استعمال میں بھی لایا گیا ہے۔ (۴) آج تک جہاں تک میرا علم ہے رائے ٹھاکر دت دہون۔ لالہ رام کرشن پلیڈر جلندھر لالہ جیون داس جی پنشنر لاہور۔ لالہ منشی رام جی پلیڈر جلندھر۔ لالہ کانشی رام جی پلیڈر ملتان۔ ادھشٹاتا کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان سب اصحاب کے زیر اہتمام کسقدر ٹریکٹ چھپوائے گئے۔ اور کسقدر روپیہ صرف ہوا۔ (۵) کیا لالہ آتما رام جی کو بدستور ؏ ماہوار ٹریکٹوں کے لکھنے کے لئے ملیں گے تو سوال یہ ہے۔ کہ اگر ایک آدمی کے ہاتھ میں آرین ٹریکٹ کی کُل باگ دینے کے بجائے اِس میں کیا نقص اور ہرج ہوتا اگر پنجاب میں سے کارکنوں سے تحریر کا کام مفت لیا جاتا۔ بالفعل ان سوالات پر اکتفا کر کے حامیان ٹریکٹ سوسائٹی کو اطلاع دیتا ہوں کہ اب اخبارات میں اِس مضمون پر شور و شر مچانا میری اپنی ذاتی رائے میں عبث ہے۔ ہاں جوقت سبھا کے ادھکاری اس قابل ہوئے کہ وہ ضرورت محسوس کریں کہ کام کرنے والوں سے کام لیا جاوے اُس وقت آپ کا اخباروں میں شور و شر مچانا مفید ہوگا اب آپ سب صاحبان کے لئے دو صورتیں ہیں (۱) یا تو اپنے سماجوں سے ریزولیوشن پاس کرا کے انترنگ سبھا کے اِس ریزولیوشن کو منسوخ کرا دیں۔ اور منتری جی کو مجبور کریں۔ کہ یہ مضمون آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پیش کیا جاوے۔ یا بالکل خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ اور انترنگ سبھا جو ریزولیوشن پاس کرتی رہے اُن پر ست بچن کا کلمہ پڑھتے رہیں۔ (۲) چاہئے کہ اگر سبھا کے ادھکاری کسی طرح بھی ٹریکٹ سوسائٹی کا بنانا منظور نہ کریں۔ تو پھر آپ ہمت کر کے خود ٹریکٹ سوسائٹی قایم کر کے کام کریں نہیں افسوس ہے تو یہ کہ زبانی اپدیشکوں کے لئے سال میں چار ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اور تحریری اپدیش کے لئے جس کی ضرورت تقریری اپدیش سے بڑھ چڑھ کر ہے ایک فلوس بھی آج تک کسی ادھشٹاتا پستک پرچارنی سبھا نے خرچ نہیں کیا

آپ کا سیوک ـــــــــــــ

جینی از ملتان شہر

اوم

مہاشے۔ نمستے۔ کرپا کر کے اس کو اپنے پتر میں جگہ دیجئے

توجہ کے قابل ملاحظہ کے لائق

ای آریہ سبھاسدان ذیجاہ ۔۔ اے دہرم کے حامی و بہی خواہ
کتنا بڑا یہ کلنک ہے آہ ۔۔ کہ آپ کے ہے نفاق ہمراہ

سوچو تو کہ ہوگا کیا نتیجا
لازم ہے خیال جا و بیجا

جب ایک ہی مدعا ہے سب کا ۔۔ بھارت کا سُدھار دہرم رکشا
پھر کسلئے ہے نفاق برپا ۔۔ ہے قابل غور اے احبا

اس معاملہ میں ہے عقل ہاری
بھارت کی ہے بدنصیبی بھاری

کالج کا قیام و ویدپرچار ۔۔ جھگڑے کے سبب ہوئیں اظہار
مطلوب ہے دونوں کا پرچار ۔۔ پھر کسلئے ہے عبث یہ تکرار

مقصد ہے جب ایک دعا ایک
پھر کسلئے اپنی اپنی ہو ٹیک

ہے دہرم کا کام یہ عزیزو ۔۔ دل اسمیں نہ دیجئے حسد کو
معلوم نہیں یہ بات کسکو ۔۔ اک کام کے گر ہوں راہ دو

بہتر ہو اُسکو قبول کیجئے
کیا فایدہ ہو کہ طول دیجئے

کالج ہے اگر طریق انسب ۔۔ تو پھر ویدوں اُسکی پیروی سب
پرچار سے گرچہ نکلے مطلب ۔۔ کالج کا وجود ہے عبث تب

چاہو کہ جو دونوں ہاتھ ہوں کام
ہوگا نہ کبھی بخیر انجام

طاقت ہی ابھی تمہاری کیا ہے ۔۔ چندے کا ہمیں ایک آسرا ہے
وہ بھی نہیں آریوں کے سوا ہے ۔۔ تعداد بھی آریوں کی کیا ہے

پیش نظر اسکا دیکھ کے اگر دم
سوچو تو کہ کام کیا ہے کیا ہم

اسپر بھی جو دو فریق ہوں گے ۔۔ یہ جان لو کچھ نہ کر سکو گے
بدنام جہاں میں مفت ہو گے ۔۔ افسوس ہے انفعال رہو گے

ہوئیگا نفاق سے یہ انجام
مفت آپکا ہر شخص پہ الزام

گر کام ہی کا فقط ہے جھگڑا ۔۔ کچھ بغض و حسد نہیں ہے اصلا
تو سہل ہے اسکا ایک نسخہ ۔۔ جمہوریت مذہبی میں ہے مسئلہ

کثرت ہو جدہر اُدہر عمل ہو
قلت ہو جدہر وہ بے عمل ہو

اسوقت بھی کیجئے اگر غور ۔۔ واضح ہو جائیگا یہ فی الفور
کہ چند سماجوں کے سوا اور ۔۔ پرچار ہی پہ ہیں ویدیں اور

کثرت کا ہے صاف صاف اظہار
اب آپکو کیا ہے اسمیں انکار

سچ تو یہ ہے غور کیجئے گر ۔۔ پرچار ہی ہے طریق بہتر
اُودیشو نہیں سوامی کی برادر ۔۔ تقلید اسکی ہوگی بہتر

پرچار سوامی نے کیا تھا
اب آپکو اسمیں عذر ہے کیا

کالج جس شہر میں بنے گا ۔۔ بس اُسکا سماج وہ بڑھیگا
پھر اوروں کو لابھ کیا ملیگا ۔۔ اور روپیہ سبھی کا لگیگا

بہتر ہے جو دس سے سو کا ہو کار
سو سے جو ہو ایک کار بیکار

ناحق کو نہ دو کسیکو الزام ۔۔ کیوں کرتے ہو بھائیوں کو بدنام
بدنام جو ہونگے وہ تمکو نام ۔۔ کیا آپ پہ آئیگا نہ الزام

موقع یہ بڑی ہی شرم کا ہے
یہ کام بڑے ادہرم کا ہے

بیچارا گر انہیں لگیگا ۔۔ سنسار کیا تمہیں ہنسیگا

گروکل فنڈ

(ا) آمدنی گروکل سال رواں	7200.0.0
(ب) آمدنی سود سرمایہ متعلق فنڈ ہذا	1200.0.0
چرنجی لعل میموریل فنڈ	60.0.0
کل میزان	27202.0.0

دستخط رلارام پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

تخمینہ خرچ

وید پرچار فنڈ

(ا) تنخواہ اپدیشکان	3684.0.0
(۲) سفر خرچ	400.0.0
(ب) ویدک پستکالہ	400.0.0
(ج) ویدک پاٹھ شالہ و آشرم گوجرانوالہ	800.0.0
(د) آریہ پتر کا	3038.0.0
(س) عام انتظام	
(۱) خرچ دفتر	552.0.0
(۲) خرچ کنٹنجنٹ	350.0.0
(ص) وشانش خانہ آمدنی کے رقومات بنز (ب)، (ج)، (د)، (س) و سرمایہ میں جمع ہوگا	100.0.0

پنڈت گرودت میموریل فنڈ

(ا) گذارہ پس ماندگان پنڈت جی	243.0.0
(ب) وہ رقم جو کہ سرمایہ میں جمع کرنی ہیں	108.0.0

ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ

(ا) ٹھاکر دیوی میموریل سکالرشپ	36.0.0
(ب) وہ رقم جو اس فنڈ میں جمع ہوگی	4.0.0

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ

(ا) گذارہ پسماندگان پنڈت جی	243.0.0
(ب) پسماندگان کے لئے مکان کا کرایہ	24.0.0
(ج) آریہ مسافر میگزین	1080.0.0
(د) اپدیشکان کی تنخواہ اور سفر خرچ	960.0.0
(س) سکائر کنٹی خرچ	180.0.0
(ص) پس ماندگان کے لئے گھر کی قیمت کا اندازہ	2000.0.0
(ط) قاتل کو پکڑنے کا انعام	1200.0.0
(و) مقدمہ کی پیروی کا خرچ	1500.0.0
(ع) انعام کتاب شدھی	300.0.0
جیون چرتر سوامی جی مہاراج	50.0.0
وہ رقم جو جیون چرتر فنڈ میں جمع ہوگی	950.0.0

گروکل فنڈ

(ا) وہ رقم جو سرمایہ میں جمع کی جاوےگی	6000.0.0
(ب) خرچ رواں	2400.0.0
مدراس پرچار فنڈ	540.0.0
گذارہ پس ماندگان لالہ چرنجی لعل	60.0.0
میزان	27202.0.0

دستخط رلارام پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سنت دہرم پرچارک جلندھر نمبر

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس مفصلہ ذیل رقومات مختلف فنڈوں کے لئے ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء سے ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء تک پہونچیں

چاروآشرم فنڈ

- لالہ موہن لعل سکرٹری آریہ سماج جاسپور ...... [illegible]
- لالہ درگا داس سکرٹری آریہ سماج لبیاں ضلع لودہیانہ ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج کمالیہ ...... [illegible]
- میزان ...... [illegible]

ویدپرچار فنڈ

- لالہ جگناتھ ضلعدار نہر چوہڑکانہ ...... [illegible]
- لالہ سرنداس ...... [illegible]
- لالہ رام سرنداس نوشہرہ ...... [illegible]
- پنڈت گنگارام مظفرگڑھ ...... [illegible]
- سردار سوجیت سنگھ چھینا ...... [illegible]
- لالہ کرم چند بکنگ کلرک چھینا ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج میانمیر ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج کمالیہ ...... [illegible]
- میزان ...... [illegible]

آریہ سماجوں کی بابت

- سکرٹری آریہ سماج لدھیانہ [illegible] میزان [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج بٹالہ [illegible]

آٹا فنڈ

- سکرٹری آریہ سماج انبالہ [illegible] میزان [illegible]

گروکل فنڈ

- سکرٹری آریہ سماج کمالیہ ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان ...... [illegible]
- لالہ دوارکا پرشاد بجنور سے ...... [illegible]

وشانش

- لالہ درگا داس لبیاں ضلع لودہیانہ ...... [illegible]
- لالہ ساون رام مردان ضلع پشاور ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج دہرم سالہ ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج رام نگر ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج بٹالہ ...... [illegible]
- سکرٹری آریہ سماج گوجرانوالہ ...... [illegible]

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۲ پوہ سمت ۵۷ مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء۔ جالندھر شہر شکروار | نمبر ۳۹

سنسار کی گتی

ہندوستان کی سالانہ جاگرت اوستھا

جب یہ دیش آریہ ورت تھا تو جاگنے کے

وقت ہمیشہ جاگتا رہتا۔ اور سونے کے وقت آرام کے لئے سویا کرتا تھا۔ اور دیوتاؤں کا وطیرہ بھی یہی ہے۔ لیکن راکشسوں کے اندر یہ قدرتی طریقہ تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ جہاں رامچندر اور لکشمن آدی آریہ پرش دن کو کام کرتے تھے شام کو پرمیشور کے بھجن کرتے اور رات کو سو جاتے تھے۔ وہاں کُنبہ کرن سے راکشسوں کی نسبت روایت ہے۔ کہ وے شراب وغیرہ نشوں میں مست ہو کر مہینوں سوتے رہتے تھے۔ پس جب آریہ ورت کا ہی کیول نام ہی نہیں۔ بلکہ گُن۔ کرم۔ سوبھاؤ انوسار ہندوستہان بن گیا۔ تو یہاں بھی ایشور یہ نیم کے اندر تبدیلی آنی ضروری تھی۔ پس یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے جو ہندوستان نے خراٹے لینے شروع کئے تھے۔ تو نومبر سنہ ۱۹۰۰ء تک تو کروٹ بھی نہ بدلی۔ یکم دسمبر کو کچھ ہلنا جُلنا شروع کیا تھا۔ رفتہ رفتہ اُٹھ بیٹھا اور آخر کار آنکھ ملتے ملتے بغیر منہ دھوئے ہی ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو بالکل بیدار ہو گیا یہ عالم بیداری ۳۱ دسمبر تک تو دن رات جاری رہا۔ لیکن یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے پھر خواب غفلت نے آن گھیرا۔ پر جب جاگرت اوستھا اس ملک کی محض آٹھ دنوں کی ہے تو اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اگر جلد جلد کام نہ کرتے چلے ہیں۔ تو پھر کام کرنیکا موقعہ ہی کونسا ہو

ہندوستان میں عالمگیر حرکت

ان دنوں میں عالمگیر حرکت دکہائی دیتی ہے

لاکھوں روپئے صرف ہو جاتے ہیں۔ گو ریلوے کمپنیوں اور سرکاری افسران ریلوے نے بہت جگہوں میں نصف کرایہ کر دیا تھا۔ تاہم اس سالانہ تحریک کی وجہ سے پھر بھی دو اڑھائی لاکھ روپیہ زائد ریلوے کمپنیوں کی نذر ہوا ہوگا سامان جلسہ پر بھی لاکھوں ہی خرچ ہوتے ہیں کہیں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس جمع ہو کر مسلمانوں کی تعلیمی کمی پر افسوس ہی ظاہر نہیں کرتی۔ بلکہ اپنے دیگر بھائیوں سے گورنمنٹ کو بدظن کرانے کے ذریعہ سے اپنے خیال خام میں اپنی بہبودی کے سامان جمع کر جاتی ہے۔ کہیں ویشیہ مہا سبھا بڑے شاندار پنڈال کے نیچے جمع ہو کر محض برادری کے چودھریوں کی کہیت کے علاج میں ہی سمہ گنوا کر بڑھتی ہوئی تاریں انگریزی اخباروں میں بھیج دیتی ہے۔ کہیں کائستہ کانفرنس۔ کہیں گوڑ مہا سبھا۔ کہیں کورمی کانفرنس۔ غرضیکہ اسی طرح کی بیشمار سبھائیں اپنی اپنی کھچڑی علیحدہ علیحدہ پکانے کے لئے جمع ہو جاتی ہیں۔ اس سال بھی ایسا ہی ہوا۔ لیکن ان جاگرت اوستھا کی رانی صرف ایک ہی ہے۔ جس کا نام

انڈین نیشنل کانگریس

رکہا گیا ہے۔ جس طرح پر کہ راج کنیا کے وِواہ کا حال سُن کر داسی کنیاؤں کے وِواہ بھی رچ دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر اسی موقع پر دیگر کئی سبھاؤں کو ہمیشہ کہا جایا کرتا ہے کہ بھئی اس وقت کانگریس کا جلسہ ہو لینے دو تم کسی اور وقت میں اپنا جلسہ کر لینا

لیکن کیا اس دلیل پر راج کنیا کے وِواہ کے موقعہ پر داسی کنیاؤں کے وِواہ بند ہوا کرتے ہیں وہاں جواب ملا کرتا ہے کہ اگر راجا کو اپنی کنیا سے پریم ہے اور ٹھیک لگن پر وِواہ کرنا چاہتا ہے تو ہمارے لئے بھی تو لگن یہی ہے ہم کیسے لگن چوک کر اپنی کنیا کی بربادی کا باعث بنیں۔ اسی طرح پر یہ جلد چھوٹی چھوٹی سبھائیں بھی لا چار ہیں۔ جب جاگرت اوستھا کے دن ہی آٹھ ہیں۔ تو پھر وے بیچاری کیا کریں۔ دوسرے وقت میں کون ان سبھاؤں میں شریک ہوگا پس طوعاً و کرہاً انہیں دنوں میں ہی دیش کا شدھار ختم کرنا پڑتا ہے۔ انہیں سب ان سبھاؤں کا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ جو کہ لاہور سے باہر ہوئیں۔ کیونکہ وِواہ کے وقت صرف دلہن کی طرف ٹکٹکی لگا کرتی ہے باقی متعلقین کو کوئی بھی نہیں پوچھتا دُلہن کی لونڈیوں باندیوں کی پوچھ ہوتی ہے سو جسقدر جلسے پولیٹیکل کانگریس کے موقع پر لاہور میں ہوئے اُن سب کا کچھ کچھ ذکر اسجگہ پر کرنا مناسب ہوگا

کہتری مہا سبھا

اور جسکا پہلا جلسہ جسکا ذکر میں کرنا چاہتا

ہوں کہتریوں کی کانفرنس ہے۔ گذشتہ سال لکھنؤ میں دو چار کہتری صاحبان نے سوچا کہ ہماری برادری میں اہل دول اور بڑے بڑے آدمی ہیں۔ افسوس کہ ہم کیوں نہ برادرہاں اپنا اپنا جلسہ کریں۔ اخباروں میں تاریں بھجوائیں۔ اور ہم بھی پھنڈر مچائیں ہمیں بھی پانچویں سواروں میں ہونا چاہئے۔ چنانچہ جس روز لکھنؤ والے کانگریس کے پنڈال میں میرا "گئو رکشا" کے مضمون پر لیکچر تھا۔ اسیروز چونکہ کانگریس کی کارروائی کے خاتمہ اور میرے لیکچر کے آغاز میں آدھ گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ اسی کو

غنیمت سمجھ کر دس بیس کھتری صاحبان پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کچھ گفتگو کرنے لگے۔ ابھی ابتدائی کچھ تقریریں ہوئی تھی کہ کیچہ شروع ہو گیا۔ پس پہر پنچ کی کمیٹی میں کچھ طے ہو کر لاہور کے لیئے یہ کام ملتوی کیا گیا۔ میں چونکہ ایسی "قومی سبھاؤں" کو قوم کی دا اگر کچھ کوئی تباہی کا باعث سمجھتا ہوں اسلیئے شریک نہیں ہوا تہا۔ اس سال رائے بہادر مدن گوپال صاحب نے کھتریوں کی بڑی عالیشان کانفرنس جمع کی۔ اخباروں میں شائع کیا گیا ہے کہ ایکہزار ڈیلیگیٹ باہر سے جمع ہوئے۔ ساتھ ہی یہ بھی چھپا ہے کہ بڑی کامیابی ہوئی۔ میں نے اس جلسہ میں جمع ہونیوالے محض معززین سے پوچھا کہ کامیابی کیا ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ سوا شور و شر کے کچھ نہیں تہا اس کھتری مہاسبھا کے پریسیڈنٹ کون تھے؟ آنریبل سر بابا کھیم سنگھ بیدی۔ کے سی۔ ایس آئی جنکے بابا صاحب سرکار انگلشیہ کے دربار میں بڑے ممتاز ہیں۔ لیکن کیا برادری میں بارہ صاحبان کی قدر و منزلت کو کوئی بھولا ہوا ہے۔ دیوان انجمن صاحب سورگباشی نے جو بوجاہی کھتریوں کا جلسہ ۱۸۹۳ء میں کیا تہا۔ اُسمیں بڑا زور دیا گیا تہا کہ بارہ صاحبان کے ساتھ سلسلہ رشتہ ناطہ کھولا جاوے لیکن باوجود اسکے اب تک وہ سلسلہ نہ کھلا۔ کیا اس کانفرنس کی کامیابی کا یہ نشان سمجھا جاوے۔ کہ ایک بارہ صاحب پریسیڈنٹ بنے۔ پہر رائے بہادر مدن گوپال نے کھتریوں کی بہادری کی راگ گا کر کھتری ذات کو بھی پرانے کھتریوں کے تبر بیان کیا۔ لیکن جب ایک بھائی نے تجویز پیش کی کہ کل کھتری بھائی بلا تفریق دو چار۔ اڑھائی ۵½۔ ۷½ بارہ گہر وغیرہ باہم جاہی اور سرین ایک ہو جاویں۔ اور ناطہ رشتہ باہمی کھول دیویں۔ تو پریسیڈنٹ صاحب نے ٹریڈ اپنی حالت پر خیال کر کے فرمایا کہ ایسی باتیں اس کانفرنس کو بچپن کی حالت میں نہیں کرنی چاہئیں

افسوس ہندوستان کے باشندے ہمیشہ تکو ہی بنے رہنا چاہتے ہیں۔ اس سبھا کی کل کارروائی کو پڑھ کر میرا خیال زیادہ درڑہ ہو گیا۔ کہ اس دیش کے سدہار کے دن ابھی بہت دور ہیں۔ ابتک جہاں ایسی مختلف برادریوں کی سبھائیں تعصب پھیلانے کیلیئے طیار ہیں وہاں انکی منشا ایک ایکواں درجہ کھتری مہا کانفرنس کو دیگا۔ خیر خواہ کچھ ہی ہو۔ جہاں ایکطرف رائے بہادر مدن گوپال اخباروں میں کھتری قوم کے لیڈر مشہور ہو گئے۔ وہاں ساتھ ہی کھتریوں کو بھی یہ کہنے کا موقع ملا کہ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔

صنعت و حرفت کا ہندو مدرسہ

اسی ۲۶۔ دسمبر کو جب کہ بڑی شان و شوکت سے کھتری سبھا میں شور و شر ہو رہا تہا۔ چند ایک معزز اور مضبوط دل آدمیوں نے ایک جلسہ ریلوے سٹیشن کے پاس "ہندو ڈائمنڈ جوبلی ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ" کے مکان میں منعقد کیا تہا۔ اُس جلسہ میں صنعت و حرفت کو ملک میں پھیلانے پر زور دیا گیا وہاں واقعی کام بھی ہوا۔ یعنی اس انسٹیٹیوٹ کیلیئے تقریباً بارہ سو روپیہ نقد جمع کیا گیا اور آٹھ ہزار کے لیئے اقرار لیئے گئے۔ گو اس جلسہ میں مہاراجہ جموں کے علاوہ بڑے بڑے معزز اصحاب موجود تھے۔ تاہم چونکہ کام عملی تہا۔ اسلیئے کارروائی بھی بڑی سنجیدگی سے ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں ہزاروں لاکھوں روپیہ محض نمائش کی نظر ہوتا ہے وہاں اسقدر عرصہ کی جد و جہد کے بعد یہ مفید انسٹیٹیوشن ملک کے دولتمندوں کی اسقدر ہمدردی بھی اپنی طرف نہیں کھینچ سکا۔ کہ اسکا سرمایہ دو تین لاکھ تک بھی پہونچ سکے میں اس انسٹیٹیوشن کے کارکنوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ منجملہ دیگر تحریکوں کے ساتھ انکا تعلق ہے اُن سبکو دوسرے نمبر پر رکھ کر سب سے پہلے اس ضروری انسٹیٹیوشن کا سرمایہ درست کرنے پر اپنی کوششیں صرف کریں۔ تاکہ وہ ضرور جو کہ آئے دن تعلیمیافتہ اشخاص کو اپنے بچوں کی

تعلیم کی نسبت محسوس ہو رہی ہے رفع ہو سکے۔ قانون انتقال اراضیات پاس ہو گیا ہے۔ جہاں ایکطرف وکلا کیواسطے کام گہٹتا جاتا ہے۔ دوسری طرف گریجوایٹوں کی تعداد اس شکل کثرت سے بڑہ رہی ہے کہ جو کہ ان کے لیئے کافی نہیں تہی۔ اگر ان کے پیچھے پنڈت لوگ جاویں۔ تو پہر محلے والوں کی مسند کا خدا ہی حافظ ہے۔ پہر سرکاری نوکریاں کہ خالی ہوتی ہیں۔ اور امیدوار حد سے زیادہ ہیں ہر جگہ سے یہی جواب ملتا ہے۔ کہ کوئی جگہ خالی نہیں۔ جب ایسی حالت ہے۔ جب کہ ۲۵ کی اسامی کیلیئے ایم۔ اے گریجوایٹوں کی درخواستیں فوراً پہونچتی ہیں۔ تو کیا یہ سوال سنجیدگی سے سوچنے کے قابل نہیں ہے۔ کہ یہ تعلیم یافتہ لوگ کیا کریں گے۔ اس مسئلہ کے حل میں لاہور کا ہندو ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ بڑی بہاری مدد دے سکتا ہے۔ دیگر کانفرنسوں کی گلے ڈالی ہوئی بلاؤں کو بھی میری رائے میں یہی انسٹیٹیوٹ رفع کر سکتا ہے۔ اس کے لیڈروں اور پردھانوں کے لیئے لازم ہے کہ کچھ عرصہ کے لیئے اور کاموں سے کنارہ کشی ہو کر اس مفید انسٹیٹیوشن کے کوشش کو پورا کریں۔ منوجی مہاراج نے کہا ہے "بھوکا کون کونسا پاپ نہیں کرتا" اگر پاپ کی جڑ افلاس ہٹانا چاہتے ہو تو بھوک کا کچھ علاج کرو۔ روٹی کی تلاش میں ہمارے بڑے بڑے لایق گریجوایٹ جنکا وقت کہ اپنے ہموطنوں کی بہتری میں صرف ہونا چاہیئے تہا۔ عجیب عجیب نامناسب حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ابھی ۳۱۔ دسمبر کی بات ہے کہ جب میں لاہور سے سفر کرنے سے جالندھر آرہا تہا۔ تو مدراس کے کچھ بھائی ساتھ تھے انہوں نے ایک کانگریس کے بڑے پرجوش لیکچرار کا نام لیا۔ جس کی تقریریں ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۹ء کی مہا کانگریسوں کے اجلاسوں میں سن چکا تہا۔ بابو سریندر ناتہ کے لگ بہگ کا وہ مقرر تہا لیکن مجھے یہ سن کر کیا افسوس ہوا۔ کہ وہ شخص پولیٹیکل ایجیٹیشن لیکچر دیکر اپنے لیئے دہوکہ دیکر چندہ کرتا تہا۔ اب اس بیچارے پر معشوقوں کی پرچھائیں پڑ رہی تہی۔ لیکن اس بیچارے سے کیوں نفرت کیا۔ اسطرح سینکڑوں تعلیم یافتہ اور سینکڑوں لیاقتوں کے انسان محض پیٹ کی خاطر اپنی آتما کا خون ہنس کر رہے

ایڈیٹوریل نوٹس

پران پتی رکشا کرو

لوگ میری بیرونی حالت کو دیکھ کر رشک کھاتے ہیں۔ وے کہتے ہیں "کاش ہماری بھی یہی حالت ہوتی"۔ لیکن کون جان سکتا ہے کہ میرے اندر کیا گذر رہی ہے۔ یہ ایک آتما ہی کا حال نہیں۔ عموماً جیو آتماؤں کا یہی حال ہے۔ لوگ مجھے ایشورگ سمجھتے ہیں۔ مگر میں ہی جانتا ہوں کہ مجھے اپنی رکشا کے لئے کشمکش کی کس قدر ضرورت ہے۔ وہ دیکھو کام کے تیکشن بان بیدھت کر رہے ہیں! ادھر ہوا آتا پر ڈوبنے لگا ہے۔ سخت جدوجہد کے بعد ان زہریلے تیروں کو سن پر سے اتارتا ہوں۔ کہ کرودھ اپنا حملہ شروع کر دیتا ہے۔ اپنے آپ کی خبر نہیں رہتی۔ بے بس ہو جاتا ہوں۔ اس بے کسی کی حالت میں ہی اگر جوں توں کر کے سنبھلا تو موہ کا شکار ہوتا ہوں لوبھ چوتھی طرف سے آن گرتا ہے۔ اور اگر ان سب سے سخت کشمکش کے بعد چھٹکارا بھی پاتا ہوں۔ تو اہنکار لے ڈوبتا ہے۔ اس آخری شترو سے بچنا نہایت ہی مشکل ہے۔ ہا! اندر کیسا گھور سنگرام ہو رہا ہے۔ پیارے بھائیو! اس گھور انتریہ سنگرام کے ہوتے ہوئے تم بھی کمزور اور تچھ جیو آتما۔ و یاکل جیو آتما۔ اپنی لینتا کو انوبھو کرتا ہوا جیو آتما کدھر جا رہے؟ پران ناتھ! جب سارے رکشا نہیں ہو سکتی۔ جب اس انتہ کرن کے گھور سنگرام کو دیکھ نہیں انوبھو کر سکتے۔ تو سوائے آپ کے اور کس کی شرن آویں۔ ملین ہوں۔ ادھم ہوں۔ گر رہا ہوں۔ پران پتی تم رکشا کرو!

پنڈت بھیم سین اور آریہ سماج

جن خاص وجوہات نے کہ مجھے اس قدر عرصہ کام کرنے سے روکا تھا انہیں نے ان ضروری معاملات پر توجہ نہیں ہونے دی۔ جنہوں نے کہ شاید آریہ دنیا میں ہی کیا اس کے باہر بھی کچھ نہ کچھ کھلبلی مچا رکھی ہے۔ ان میں سے ایک پنڈت بھیم سین اٹاوہ نواسی کا معاملہ ہے جس نے آریہ سماج کی ورتمان دشا پر کچھ لکھنے کا وچار کیا ہے۔ اس میں کرشٹ پنڈت بھیم سین کا معاملہ ہی ناظرین کے روبرو آوے گا۔ لیکن اس جگہ خاص طور پر اپنے آریہ بھائیوں کو اس غلطی سے خبردار کرتا ہوں۔ جو کہ ان سے اس موقع پر سرزد ہوئی ہے۔ اگر میں دوسری طرف نہ پھنسا ہوا ہوتا۔ تو کبھی کا انہیں خبردار کر دیا ہوتا۔ استو! گذرے ہوئے کا افسوس چھوڑ کر اب آریہ بھائیوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ پنڈت بھیم سین کے معاملہ کو بے قدر طول دیا گیا ہے۔ اس کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ پورانک اخبار پنڈت بھیم سین کے آریہ سماج سے علیحدہ ہونے پر بغلیں بجاتے ہیں۔ لیکن اس لئے آریہ پرشوں کو بھول نہیں جانا چاہئے۔ کہ پنڈت بھیم سین سے آدمیوں کی شمولیت یا علیحدگی آریہ سماج سی تحریکوں کو کچھ فائدہ یا نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ آریہ سماج کو اگر فائدہ ہوا ہے تو ان ہی جنہوں نے اپنا جیون عملی طور پر آریہ جیون بنایا تھا۔ اور اسلئے آریہ سماج کو نقصان بھی انہیں پرشوں کی علیحدگی سے پہنچ سکتا ہے۔ جو کہ آریہ جیون ویتیت کرنے کے بعد اس سے علیحدہ ہوں۔ پنڈت بھیم سین جیسا کہ میں مفصل صفحے قیمہ درج کروں گا کبھی بھی عملی طور پر آریہ نہیں ہوئے تھے۔ ان کے جیون میں کوئی پریورتن نہیں ہوا تھا۔ وہ پورانک توہمات کے بدستور غلام تھے۔ پورانک برادری کے بدستور فرمانبردار تھے۔ جب وہ آدہ کی شہادت سے ثابت ہو گیا کہ اگر تہی ہو تو تک نہیں کیا گیا تو پھر ایسے آدمی کی علیحدگی سے آریہ سماج کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ میری رائے تو ہے تو ایسے آدمی جن کو کہ خود اپنا بھی یہ بھی خبر نہیں کہ اُنکا ضمیر ہے یا نہیں یعنی جو اپنے ضمیر کو ہی وچار سوتنترتا نہیں سمجھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایسے آدمیوں کی علیحدگی ہی مفید ہوا کرتی ہے۔ میری رائے میں جہاں بھیم سین جی ہر ایک معترض کے اعتراضوں کے جواب کے لئے آریہ سماج کو ہر وقت طیار رہنا چاہئے۔ وہاں ایسے آدمیوں کی باتوں کو مناسب سے زیادہ منزلت نہیں دینی چاہئے۔ پورانک لوگ اگر پنڈت بھیم سین کی علیحدگی پر اپنی دھن میں دولتیاں جھاڑتے ہیں تو کم از کم انکو کبھی اجازت ہے۔ اور اگر پنڈت بھیم سین کو شاستر ارتھ کا کچھ حوصلہ ہے تو بھی انکو آنا چاہئے۔ شوق سے میدان میں آئیں۔ لیکن جب تک یہ شیخی بگھارتے رہیں گی۔ اور خود کشش ستیارتھ پرکاش نہ کرتے ہوئے لوگوں کو ششتہ آتمک بنانا ہی اپنا کام سمجھیں گے تب تک باوجود پنڈت دیورت جی کی پریرنا کے بھی میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ آریہ پنڈت گن بھیم سین جی سے شاستر ارتھ کرنے کی فکر کی جاویں۔ پنڈت بھیم سین جی نہ معلوم اپنی تحریر کو کہاں تک لے چلیں گے۔ یا نہیں۔ لیکن اگر وے آگے چلے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی تسلی کرنے کے لئے بہت سے آریہ پرش طیار ہوں گے

وصف واہ وا!

یہ سُن کر کہ مجھے نیند نہ آنے کی شکایت ہے بہت سے بھائیوں نے نہیں سے بعض آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ نہ صرف تحریری ہمدردی ہی ظاہر کی ہے۔ بلکہ اپنے تجربہ کے مطابق نسخے بھی لکھ کر بھیجے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے ڈاکٹر وغیرہ نے بھیجے ہیں۔ میں ان سب بھائیوں کا دھنیہ واد دیتا ہوا ان کا آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے علاج شروع کر دیا ہے۔ کہ جب رات کو آرام سے سو جاتا ہوں تو شکایت رفع ہو گئی ہے۔

علم تار برقی کے اصولوں پر ایک نظر

بجلی کے لئے انگریزی زبان میں جو علمی لفظ ایلکٹرسٹی (Electricity) ہے وہ یونانی لفظ ελεκτρον سے نکلا ہے۔ جسکے معنے کہربا کے ہیں۔ علم تار برقی کے سائنس دانوں نے مندرجہ ذیل تین حصے کئے ہیں۔

(۱) Electrostatics
جو کہ قوت برقی کو ٹھہری ہوئی حالت میں بیان کرتا ہے

(۲) Electrokinetics
جو بتلاتا ہے کہ کس طرح سے قوت برقی ایک چیز یا جگہ سے دوسری چیز یا جگہ میں سرایت کرتی ہے

(۳) Electromagnetism
جو کہ قوت برقی کا قوت مقناطیسی سے تعلق ظاہر کرتا ہے۔ یورپین محقق بتلاتے ہیں کہ گو اُس شخص کا ٹھیک نام معلوم نہیں جسنے کہ یورپ میں پہلے قوت برقی کے خواص کا پرچار کیا۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ مسیح کی پیدائش سے چھہ سو برس پیشتر تھیلز نامی ایک مشہور شخص نے کہربا کی قوت کشش کا تجربہ کیا تھا۔ اور "زمانہ سلف کے لوگوں کو مینڈک کی قوت برقی کا علم تھا" اور مینڈک کے متعلق ارسطو کا بیان ہے کہ وہ طاقت برقی سے اپنے شکار کو مبہوت کر دیتا ہے"۔ زمانہ سلف کے لوگوں کو یہ بھی معلوم تھا۔ کہ طاقت برقی کا اثر انسانی جسم پر کیا ہوتا ہے۔ اور نیز وہ جسم انسانی کی بجلی سے واقف تھے"۔ صدیوں کے بعد کولچسٹر کے ڈاکٹر گلبرٹ کو تجربے کرنے سے پتہ لگا۔ کہ بجلی میں قوت کشش ہے۔ اور وہ اشیاء جن میں رگڑ سے بجلی پیدا نہیں ہوتی وہ۔ زمرد۔ موتی۔ پکھراج۔ مونگا۔ سنگ مرمر پتھر۔ ہڈی۔ ہاتھی دانت سخت لکڑی اور دھاتیں ہیں۔ گلبرٹ نے یہ بھی دریافت کیا۔ کہ "کرہ ہوائی کا بجلی کی پیدائش پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جب خشک ہوا شمال یا مشرق سے آئے تو بجلی عمدگی سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ لیکن جب کہ جنوبی تر ہوا کا زور ہو تو بجلی پیدا نہیں ہوتی"۔

سر آئیزک نیوٹن نے بجلی کے پیدا کرنے کے لئے ایک گول چکر بنایا۔ اور سنہ ۱۷۰۵ء میں ھاکس بی صاحب نے تجربہ کرکے دکھایا کہ بجلی سے بعض اشیاء جلائی جا سکتی ہیں اور اُس کے تین برس بعد ڈاکٹر وال نے بتلایا۔ کہ کہربا کا صدمہ اور اُس سے پیدا شدہ بجلی کا شعلہ بادلوں کی گرج اور آسمانی بجلی سے مشابہت رکھتا ہے۔

سنہ ۱۷۲۰ء میں سٹیفن گرے نے ایسے مضمون کا رسالہ شائع کیا کہ بجلی۔ پروں بالوں۔ ریشم۔ کتان۔ اون۔ کاغذ چمڑہ۔ لکڑی کی رگڑ سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ اِس کے چند سال بعد ڈوفے نے معلوم کیا کہ بجلی دو قسموں میں تقسیم کی جا سکتی ہے یعنی ایک وہ جو شیشے کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ دوسری وہ جو گوند وغیرہ سے ہوتی ہے۔ شہر لنڈن میں ایک شخص نے محسوس کیا۔ کہ جن چیزوں میں قوت برقی پیدا کی جاتی ہے وہ کچھہ دیر بعد ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اِس لئے اُس کے محفوظ رکھنے کے لئے کسی ایسی چیز سے ملبوس رکھنا چاہئے۔ جو کہ اُس کو جلد نہ لے سکے اور آخر کار اُس نے ایک آلہ بوتل کی شکل کا ایجاد کیا۔ جسکا نام سائنس دانوں میں آج تک لیڈن جار مشہور ہے۔ اِس علم کی تاریخ میں ۱۷۴۶ء سے ۱۷۹۰ء کا زمانہ نہائت مشہور گنا جاتا ہے۔ اِس زمانہ میں امریکہ کے ڈاکٹر بینجمن فرینکلن نے قوت برقی کے متعلق واٹسن صاحب کے پرانے خیال کو زیادہ تشریح اور عمدگی سے ان الفاظ میں بیان کیا۔ کہ مثبت اور منفی دو قسم کی بجلی ہوتی ہے۔ اُس نے یہ بھی ثابت کیا کہ رگڑ سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ جو مادہ میں موجود ہوتی ہے وہ اکٹھی کی جاتی ہے۔ اُس نے لیڈن جار کی یوں تشریح کی کہ اندرونی ٹین چونکہ زیادہ بجلی جذب کرتی اور بیرونی کم اسلئے اندرونی بجلی کا نام مثبت اور بیرونی کا منفی ہے اور کڑک اور چمک اسلئے پیدا ہوتی ہے کہ مثبت (زیادہ) بجلی کسی ذریعہ سے منفی میں داخل کرتی ہے۔ نوک دار چیزیں بجلی کو جذب کرنے کی زیادہ طاقت رکھتی ہیں اس لئے پہلے ھاکس بی۔ وال اور نالٹ صاحبان کافی طور پر اشارہ دے چکے تھے۔ کہ آسمان کی بجلی۔ اور آلات سے پیدا شدہ بجلی کی چمک یکساں ہے۔ اور مصنوعی جھٹکے سے بادل کی گرج ملتی ہے لیکن ان باتوں کو فرینکلن نے زیادہ توضیح کے ساتھہ تجربے کرکے پایہ ثبوت کو پہونچایا۔ فرینکلن کے تجربوں نے اُسکو

سے بجلی کو پیرت (متحرک) کرتا ہے
اور جس طرح کہ بجلی اُس کی غلام بن کر
دوڑنے والے قاصد کی طرح یا بو کی پریرنا
یعنی تحریک کو دور لے جاتی ہے۔ اُسی طرح
سے پُرانے آریہ لوگوں کے سامنے یہہ
گوری اور موسیہ واشٹ کا کام کرتی رہی ہے
شت پتھ براہمن گرنتھ ہے جسکے معنی
یہ ہیں کہ یہ براہم یعنی وید کی تشریح ہے
ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید میں سے
ہی جس کی کہ یہ تشریح ہے۔ مطلوبہ اگنی
ودّیا کی بابت ناظرین کے سامنے کچھ
پیش کیا جائے۔ پیشتر اس کے ہم وید
منتروں کے حوالجات سے تار برقی کا ذکر
کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لفظ اگنی
کے مختلف معنوں کو دیگر ممالک کے رہنے
والوں کے حوالجات سے ناظرین پر ظاہر
کریں۔ تاکہ کوئی عقلمند ہم پر یہ الزام نہ
لگا سکے۔ کہ انہوں نے اگنی کے مختلف معنی
اپنی مطلب براری کے لئے گھڑ لئے ہیں۔ ور
اصل اگنی کے معنی صرف آگ کے ہی ہیں
آریہ لوگ مانتے ہیں کہ اگنی دیوتا ہے۔ اور
دیوتا سے مراد یہ لیتے ہیں کہ "دیہ گُن یکت
پدارتھ" یعنی مفید شئے جو کہ قدرت میں
پائی جائے۔ لیکن جو اصحاب کہ وید کی تعلیم
سے ناآشنا ہیں۔ یا خود غرض ہیں۔ وہ دیوتا
کے معنے کسی خاص وہمی اشخاص کے
لیتے ہیں ہمیں اس وقت ضرورت نہیں
کہ ست شاستروں کے پرمانوں سے ثابت
کریں۔ کہ دیوتا کے کیا معنے ہیں۔ مہرشی
سوامی دیانند رشی منیوں کے حوالجات
سے اسبات کو بخوبی ثابت کر چکے ہیں۔ اس
وقت دکھانا صرف یہ مطلوب ہے۔ کہ بدیشی[1]
میکس ملر رشیوں کے معنوں کو کہاں تک

صحیح ان رہا ہے۔ فزیکل ریلیجن کے
لیکچر نمبر ۶ میں صفحہ ۱۳۶ پر وہ لکھتا ہے۔ کہ
قدیمی مذہب اور قدیمی زبان کے مطالعہ
کی وجہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ آریوں کے
دیوتا اور اصل کیا تھے۔ وہ شیطان۔ فرشتے
یا وہمی اشخاص نہ تھے۔ بلکہ قدرت کے
مختلف نظاروں کے نام تھے۔ پس ظاہر
ہوا کہ ویدک زمانہ میں آریہ لوگ دیوتا سے
مراد قدرت کی کسی مفید شئے سے لیتے تھے
اسلئے اگنی چونکہ ایک نہایت مفید شئے
ہے اسلئے اُس کو دیوتا کہا گیا ہے۔ یا یوں
سمجھو کہ اگنی کی پہلی تعریف جو کہ سائنس کا
بنیادی پتھر ہے یہ ہے کہ یہ ایک

مفید قدرتی شئے ہے

اور مفید قدرتی اشیائے کے قدرتی خواص
بیان کرنا ہی سائنس کا خاص کام ہے

بدیشی میکس مولر نے اگنی کے کیا معنی مانے ہیں

اُسی لیکچر ۶ کے صفحہ ۱۲۲ پر میکس مولر
درج کرتا ہے کہ "اگنی لفظ بہت پرانا ہے
اور لاطینی زبان میں اِگ نس کی شکل
میں اور سیلونیک زبان میں اوگنی کی شکل
میں پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ اگنی
سے مراد تیز رفتار شئے کی لی جاتی تھی
رگوید منڈل دس سوکت ۶ کے منتر ۳
میں "رگھو پتوان" لفظ اگنی کے لئے
مستعمل ہوا ہے۔ جس کے معنے جلد اُڑنے

والی کے ہیں"۔
(۳) "اگنی کے لئے ایک لفظ "داکشن"
جسکے معنے جلانے والے کے ہیں"۔
(۳) رگوید منڈل اول سوکت ۱۲۸ منترہ ۵
میں اگنی "ابھی سواسن" کے معنوں
میں مستعمل ہوا ہے۔ اور ابھی سواسن
سے تعلق رکھنے والا لفظ Animus
ہے یعنی باعث زندگی۔
(۴) "پاوکا" بھی اگنی کا نام ہے۔ جس
کے معنی صفائی کرنے والے کے ہیں۔
(۵) "تنوپات" بھی اگنی کا نام ہے۔
(۶) مہابھارت (۱۹۔ ۱۳۹۳۱) میں اس
کو "سوایونی" کہا ہے۔ یعنی جو نیستی
سے ہستی میں نہ آوے۔
(۷) "جات ویدا" بھی اس کا نام ہے جس
کے معنے "دھمہ دان" کے ہیں"۔
(۸) ولیشوانرا۔ جسکے معنی مفید یا ہر شئے
میں موجود کے ہیں۔
(۹) بھُرنیو یعنے "تیز رفتار"۔
(۱۰) امریکہ میں جیسا کہ میکس مولر صفحہ ۱۲۹
پر بتلاتا ہے۔ سورج اور آتش کو ایک ہی
شئے سمجھتے تھے۔ ملک میکسیکو میں*

* نوٹ۔ جو کہ ہمارے خیال میں سنسکرت والے
نگر کا بگڑا ہوا ہے۔ (ب) ایشیاٹک ری سرچز
کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ امریکہ کے اصلی
اور قدیمی باشندوں کا یہ تیوہار آریوں
آریوں کے تیوہار دسہرہ یعنی رام لیلا سے
بالکل مشابہت رکھتا ہے۔ ہندو لوگ اس
موقع پر ہون کرتے ہیں اور ویسے ہی امریکہ
کے قدیمی باشندے کرتے تھے (ج) ہمارے
خیال میں بلا شبہ پرانے امریکہ اور پرانے
انگلینڈ والوں نے وید سے علم حاصل
کیا تھا۔ (آتمارام)

[1] نوٹ نمبر ا بدیشی یعنی غیر ملک کا باشندہ
آتمارام

(۱۱) میکس مولر صفحہ ۱۵۱ پر ویدوں کے پران کا ذکر کرکے کہتا ہے۔ کہ اگنی کے معنی بجلی کے وید منتروں میں آئے ہیں۔ اور رگوید منڈل ۳ سوکت ۱ کا بارہواں منتر پیش کرتا ہے۔ جس میں "اپام گربھا" الفاظ آئے ہیں۔ جس کے معنے ہیں کہ "بجلی ہے جو کہ بادلوں سے پیدا ہوتی ہے" منتر یہ ہے

उदग्निया जनिता यो ज
जाना यां गर्भो नतमो यह्वो
अग्नि :

(مول رگوید صفحہ ۱۵۹) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پھر رگوید منڈل ۶ سوکت ۶ کا منتر دوم اس بات کی تائید میں کہ آسمان میں جو گرج پیدا ہوتی ہے۔ وہ اگنی یعنی بجلی کی ہی کڑک ہے منتر یہ ہے

स श्विता नस्तन्यतू रोचन
स्था

(مول رگ وید صفحہ ۲۸۸)

اس بات کی تائید میں وہ رگوید منڈل ۷ سوکت ۳ کا چھٹا منتر پیش کرتا ہے۔ یعنی مول رگوید صفحہ

दिवो न ते तन्यतुरेति शु
ष्मश्चित्रो न सूरः प्रति
चक्षि भानुम् (۳۳۷)

رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۵ کا چوتھا منتر (مول رگوید صفحہ ۵۷۲) اسی بات کی تائید میں پیش کرتا ہے۔ کہ کڑک اگنی کی ہوتی ہے۔

(۱۲) رگوید منڈل اول سوکت ۱۴۳ کا دوسرا منتر (مول رگوید صفحہ ۹۲) پیش کرکے وہ بتلاتا ہے کہ اگنی یعنی بجلی آسمان سے بذریعہ ہوا[12] زمین پر آتی ہے۔ لفظ ماترشوان کا ترجمہ اُس نے ہوا کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۳) لیکچر نمبر ۷ کے صفحہ ۱۵۳۔ میکس مولر کہتا ہے کہ رگوید میں اگنی کے دو پتھروں[13] سے پیدا

کرنے کا ذکر ہے۔

यो अश्मनोरन्तरग्निं जजा
न संवृक् समत्सु स ज
नास इन्द्रः

(رگوید منڈل ۲ سوکت ۱۲ منتر ۳ صفحہ ۱۳۵)

اس کے معنے میکس مولر نے دو کئے ہیں اول دو پتھروں کی رگڑ سے آگ کا پیدا ہونا دوم دو بادلوں کی رگڑ سے بجلی کا پیدا ہونا

(۱۴) دو لکڑیوں سے اگنی پیدا کرنے کا ذکر اور آلہ ارنی کا بیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کی تائید میں رگوید منڈل ۵ سوکت ۹ کا تیسرا منتر پیش کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

उत स्मायं शिशुं यथा नवं
जनिष्टारणी धर्तारं मा
नुषीणां विशामग्निं स्व
ध्वरम् ॥ ॥ ॥

(مول رگوید صفحہ ۳۴۲)

اس منتر میں ارنی کا ذکر ہے۔ وہ ارنی کیا ہے اُس کی تشریح ہم مناسب موقع پر آگے کرینگے

(۱۵) رگوید منڈل دہم سوکت ۱۱۵ کا پہلا منتر میکس مولر اس بات کی تائید میں پیش کرتا ہے کہ اگنی دوت یعنی پیغام بر کا کام کرنے والی ہے

अनूधा यदि जीजन
दधा च नु ववक्ष सद्यो
महि दूत्यं चरन् ॥

(مول رگوید صفحہ ۶۲۸)

(۱۶) لیکچر نمبر ۷ کے صفحہ ۱۵۸ پر وہ درج کرتا ہے۔ کہ اگنی کے ذریعہ جنگ[11] میں دشمنوں پر فتح پا سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۷) رگوید منڈل ۱ سوکت ۴۲ ۔ منتر ۳ کے حوالہ سے ظاہر کرتا ہے کہ رسومِ یگیہ اگنی کے استعمال کو نہیں جانتے

(۱۸) رگوید منڈل ۸ سوکت ۴۳ منتر ۳ کے حوالہ سے وہ ثابت کرتا ہے (صفحہ ۱۶۴) کہ آگ جنگلوں کو جلا دیتی ہے ۔ ۔ ۔

(۱۹) صفحہ ۱۶۷ پر بتلاتا ہے۔ کہ میکسیکو (امریکہ) کے پرانے باشندے آگ میں اپنا پہلا لقمہ کھانے سے پیشتر ڈالا کرتے تھے۔ لیکن اُن کو سبب ایسا معلوم کرنے کا معلوم نہ تھا۔ اور پیچھے بجلی کی آگ اور ہون کی آگ کا ذکر کرتا ہے

(باقی آئندہ) الراقم ۔ آتما رام امرتسری

آریہ بھراتری سبھا نمبر ۲

اڈیٹر صاحب ست دہرم پرچارک۔ نمستے آپکے ایک گذشتہ پرچہ میں میرے مندرجہ بالا عنوان کی ایک چٹھی میں اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ آریہ بھراتری سبھا کس خیال سے کس ارادے سے۔ و کس ضرورت سے قایم کرنے کا ہمارے بعض نوجوان بھائیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ میں نے ظاہر کیا تھا کہ یہ سبھا مثل ان تحریکوں کی ہے۔ جو ہمارے بعض بھائیوں کی طرف سے بلا سوچے سمجھے ہوتی رہیں۔ اور بوجہ کم استقلالی کے ناکامیاب رہیں۔ اور اس طرح سے پبلک کا روپیہ اسیر ضایع ہوا۔ میں جس قدر اس سبھا کے پریسیڈنٹ جی کی زبانی گفتگو و اُن کی آریہ پترکا میں چھپی ہوئی چٹھیوں سے اس سبھا کے ارادوں کی نسبت معلوم کر سکا۔ اُس کا لب لباب آپ کی اخبار میں دیا تھا۔ چونکہ اس کے اور مفصل حالات معلوم ہونے کی ضرورت تھی اس لیے اُس کے سکریٹری صاحب سے بھی گفتگو کرنے کا موقعہ حاصل کیا گیا۔ اُن سے گفتگو کرنے کے بعد اور مفصل طور پر سبھا کے ارادوں کی

کی نسبت جو میں نے معلوم کیا ہے۔ وہ حسب ذیل گذارش کرتا ہوں۔ بدیں امید کہ اگر کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ تو سبھا کی طرف سے اس کے ادہکاری اس سے مطلع فرماوینگے

اس سبھا کی قائمی کی ضرورت

اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔ کہ آریہ سماج میں کئی طرح کے لوگ شامل ہیں عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔ بلکہ اصولوں پر یقین رکھنے والے ہی کم ہیں۔ آریہ سماج میں ایسی کوئی شرط نہیں کہ اگر کوئی شخص عمل نہ کرے۔ یا وشواس آریہ سماج کی تعلیم پر نہ رکھتا ہو تو خارج کیا جاوے۔ جو لوگ کام کرنا ہی چاہتے ہیں۔ اوروں کو دیکھ کر اُن کے حوصلے بھی پست ہو جاتے ہیں اس لئے لازم آیا کہ ایک مجمع ایسے بھائیوں کا بنایا جاوے۔ جو ایک دوسرے کی ہمدردی سے آریہ سماج کی تعلیم پر عمل کریں۔ ایسے مجمع کی ضرورت اس لئے بھی ہے۔ کہ ہندو برادری فرداً فرداً عمل کرنیوالے کو نکال دیتی ہے اور اس کے خوف سے اور کوئی سہارا نہ ہونے کے باعث آریہ بھائی عمل کرنے میں گھبراتے ہیں۔ اون کو اپنے بچوں کے بواہ شادی نہ ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ڈر رہتا ہے۔ کہ اگر برادری نے خارج کر دیا تو کس سے برتاؤ کریں گے۔ اس طرح سے آریہ بھائیوں کو آپس میں پریم و ہمدردی پیدا کرنے کا موقع ملے گا۔ سنسکار ویدک اصولوں کے مطابق ہوں گے۔ خصوصاً بواہ سنسکار گن کرم سبھاؤ کے بموجب ہو سکے گا۔ اور لڑکوں و لڑکیوں کے بواہوں کے لئے سوسائٹی کا دائرہ فراخ ہوگا۔ موجودہ حالت میں چند خاص قیود کے اندر بواہ کرنا پڑتا ہے۔ بڑی بڑی بہمیں

مثل پردہ سبھا یا عورات کا زیورات پہننا وغیرہ دور کر سکیں گے۔ یہ امر کہ آریہ سماجوں کے ماتحت ہی سب کمیٹیاں اس کام کے لئے بنائی جاویں۔ اس واسطے مناسب نہیں سمجھا گیا کہ آریہ سماج میں جو انترنگ سبھائیں قائم ہیں۔ وہ کسی خاص عمدہ اصول پر نہیں ہیں انترنگ سبھا کے ممبر کے لئے لازمی سمجھا نہیں جاتا۔ کہ وہ بموجب آریہ سماج کی تعلیم کے عمل کرے اگر نہ کرے تو خارج ہو وے۔ بہت سے آدمی اس قسم کے ہیں جو عمل کرنا پسند نہیں کرتے۔ امید نہیں کہ وہ ایسی کارروائی پسند کریں۔ اور یہی حال پرتی ندہی سبھا کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ آریہ سماج کوئی باقاعدہ سوسائٹی ہی نہیں۔ صرف ایک سکول ہے بنا بر ریفہ ویدک اصولوں کے۔ ناظرین علیحدہ سبھا قائم کرنے کی وجوہات و ضرورت کا خاکہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جسقدر کہ میں ہر دو ادہکاریاں کی گفتگو و اون کی تحاریر سے معلوم کر سکا جنہیں قدر سکرٹری صاحب نے مفصّل طور پر میرے ذہن نشین کیا۔

آپ کو شاید اتفاق ہوگا۔ کہ یہ وجوہات آریہ سماج سے ناراض ہو کر علیحدہ سبھا قائم کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ ناراض ہو کر علیحدہ سبھا قائم کرنے کے الفاظ سن کر شاید اس سبھا کے بعض ممبر فی الحال گھبراہٹ ظاہر کریں۔ کیونکہ اس سے وہ ایک صورت ناکامیابی کی خیال کرتے ہیں۔ مگر میرے بھائیوں کو معلوم ہووے۔ کہ اول لاہور سماج کے جلسہ پر کانفرنس میں یہی تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ کسی سماج کے ممبر ہونے کی شرط رکھنے کی ضرورت نہیں جس وجہ سے ہی کانفرنس کا قائمی سبھا سے اتفاق نہ ہوا۔ ہمارے چند بھائیوں نے علیحدہ دیکھا۔ بیس آدمیوں کا جلسہ

کر کے سبھا کو قائم کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور اس میں اعتبار کا ممبر بننے کی شرط رکھی۔ اور شاید فرض کر لیا گیا۔ کہ شاید سبھا میں اعتراض نہیں ہے۔ حالانکہ خود ماسٹر لچھمن داس جی نے اپنی چٹھی نمبر ۱۱ میں آریہ پترکا میں چھپی ہے لکھا تھا۔ کہ اول آریہ سبھا کی تعریف میں یہ شرائط ایزاد کرائی جاویں (۱) آریوں کے ہاتھ کا کھانا (۲) بواہ ویدک ریتی سے گن کرم سبھاؤ کے مطابق کرنا (۳) جو اور اقوام کے لوگ شدھ کئے جاویں ان سے مثل آریوں کے برتاؤ کرنا مقتضیٰ پر واس رکھنا۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو چند بھائی مل کر اس طرح سے آریہ سماج کی تعلیم کے مطابق عمل کرنیوالوں کے نام ایک رجسٹر میں درج کر کے علیحدہ سبھا بنائیں۔ اس قسم کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ پبلک کو اس چٹھی کے جواب میں۔ جس میں لالہ رام داس جی نے سبھا کی قائمی کی نسبت رائے ظاہر کی تھی پہنچنے کے لئے کافی موقع نہ دیا گیا۔ اور بے قاعدہ طور پر سبھا قائم کی گئی۔ اس طریقہ سے سبھا کا قائم ہونا۔ آریہ سماج کے لئے کوئی بہتری کی بات نہیں۔ آریہ سماج کو ہر طرح سے سنگٹھن کرنا ہے۔ ان حالات پر غور کر کے اگر یہ کہا جاوے کہ آریہ سماج سے ناراض ہو کر یہ علیحدہ سبھا قائم کی گئی تو عین درست ہے۔ دیگر یہ کہ جس سپرٹ میں یہ قائم ہوئی ہے وہ عمدہ نتائج پیدا نہ کرے گی اس طرح سے سبھا کا قائم ہونا غیر ضروری و نامناسب ہے۔ جن ضروریات و جن وجوہات پر یہ سبھا قائم ہوتی ہے۔ وہ پورے طور پر ثابت نہیں ہوئے۔ آریہ سماج میں مجموعی طور پر عمل اچھا ہوتا ہے۔ خاص خاص حالات میں جو غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کی درستی بلا قائمی

سبہا کے ہو سکتی ہے۔ جس طرح لاہور سماج نے سدھیا کمیٹی قایم کی ہے۔ اسی طرح اور سماجوں میں آریہ سماج کی تعلیم کے بموجب عمل کرنے کے لئے خاص بہائیوں کی کمیٹیاں بن سکتی ہیں۔ اور ایسی سب کمیٹیاں عمل کرنے والے بہائیوں کی دقتوں کو رفع کرا سکتی ہیں۔ اور آپس میں ہمدردی پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر اس اصول کو عام طور پر ابہی قایم کیا جاوے۔ کہ جو شخص بموجب آریہ سماج کی تعلیم کے عمل نہ کرے سماج سے خارج کیا جاوے۔ درست نہیں۔ آریہ سماج کی طاقت ابہی کمزور ہے اس عمل کے کرنے سے شاید کوئی ہی سماج قایم نہ رہ سکے۔ اور اسی طرح سے پرچار کا کام بند ہو جاوے گا۔ ہاں بموجب حالات خاص خاص سماج کے یہ شرط قایم ہو سکتی ہے کہ بعض ضروری معاملات پر عمل نہ کرنے والے انترنگ سبہا کے ممبر یا ادہکاری نہ رہیں اور ایسا عمل ہوا ہے۔ آریہ سماج کی تعلیم پر وشواس نہ رکھنے والے بعض بعض ودیارتہی خارج بہی ہوئے ہیں۔ قطعی اخراج کے قاعدہ بنانے سے پیشتر اور بہت سے امورات در ریفارم کے لئے کوشش ہونے کی ضرورت ہے۔ اب اس سبہا کے قایم کرنے کی ضرورت پر بحث کرنے میں کسی قدر اس سبہا کی تعلیم پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس کی بموجب عمل کرنے کا جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے اس سبہا کا ارادہ ہے۔ میری معلومات صرف ان تحریروں پر جو اخبارات میں شایع ہوئی ہیں۔ و نیز اس سبہا کے قواعد و ہمدرد ادہکاریاں سے جو گفتگو ہوئی ہے۔ اسپر مبنی ہے۔

اصول اول۔ آریہ لوگوں میں پرسپر پریم و ہمدردی پیدا کرنا۔ اسپر عمل کرنے کے لئے اول یہ ضروری سمجہا گیا ہے۔ کہ استریاں گہونگٹ نہ نکالیں۔ اس سے استریوں کی صحت میں فرق آتا ہے۔ اور غیر ضروری ہے۔ اس سے استریاں زیادہ پاکباز نہیں ہو جاتی۔ اور نہ اس کے دور کرنے سے کوئی بدتہذیبی پہیلتی ہے۔ مرد اپنی استریوں کو ساتہہ لاکر سبہا کے جلسوں میں آ رہیں اور وہاں بلا گہونگٹ استریاں بیٹہیں اور سبہا کے ممبروں میں بہیں۔ بہائیوں کی طرح بات چیت ہووے۔ سیاپہ وغیرہ کی رسم کو دور کیا جاوے۔ استریاں زیورات نہ پہنیں۔ اگرچہ سکرٹری صاحب بعض زیورات کا پہنانا پسند کرتے ہیں۔ پریسیڈنٹ صاحب بالکل زیور پہننے کے برخلاف ہیں۔ اور حوالہ اس دلیل کا انہوں نے اپنے چہٹی میں دیا ہے۔ جو بچوں کو زیور د پہنانے کے لئے سوامی جی نے ستیارتہ پرکاش میں دی ہے۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کا آریہ سماج کی تعلیم پر وشواس ہو اس کے ہاتہہ کا بنا ہوا کہانا پرسپر پریم و ہمدردی بڑہانے کے لئے ضروری سمجہا گیا ہے۔ اس کے لئے دفعہ ۸ میں درج ہے۔ کہ جس طرح ستیارتہ پرکاش میں کہان پان آدی کے بارہ میں بیوہار کرنے کے لئے ہدایت ہے۔ اس کے بموجب عمل ہونے چاہئیں۔ مگر زبانی گفتگو سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی انگریز کے ساتہہ جسنے آج ہی شراب و گوشت ترک کیا ہو۔ اور آیندہ کے لئے ترک کرنے کا وعدہ کیا ہو کہایوے تو برا نہیں ہے ممبر سبہا کا رہ سکتا ہے

یہہ کہ یہہ پروگرام متعلقہ اول۔ مقصد کے کسقدر مناسب ہے۔ اس پہ آئندہ

چہٹی میں بحث کی جاوے گی ؞ ؞ ؞

راقم

بشمبرداس سہگل از جالندہر شہر

آریہ برادری سے فرقہ بندیکا خوف

ذیل کی تحریر اخبار میں چہپنے کے لئے نہیں آئی ہے۔ بلکہ ایک نیک نیت آریہ معزز کی طرف سے محض مجہے خبردار کرنے کے لئے بہیجی گئی ہے۔ لیکن میں سمجہتا ہوں۔ کہ اپنے مترکا نام پرگٹ کئے بغیر ہی ان کے خیالات کو آریہ برادری کے محرکوں کے فائدہ کے لئے شایع کر دوں۔ تاکہ وہ اس نیک نیت کی چہٹی سے اگر کچہہ فائدہ اٹہا سکتے ہیں تو اٹہا سکیں .... ایڈیٹر

نقل خط

پریہ ور مہاشے لالہ منشی رام جی۔ نمستے

ایک عرصہ سے میرا ارادہ تہا۔ کہ میں آپ سے مل کر کچہہ گفتگو آریہ برادری کے وشے میں کروں چونکہ موقع نہ ملا۔ اور زیادہ چپ رہنا مناسب نہیں سمجہتا۔ اسلئے میں آپ کو پرائیویٹ چٹہی بہیجتا ہوں۔ کہ اگر آپ میرے خیالات سے کسی انش میں متفق ہوں تو اس سعد کو روکیں۔ اول تو میری رائے یہ ہے کہ یہ برادری کے معنی کیا۔ یعنی بے معنی لفظ ہے نہ تو برنسٹر ہو سکتا ہے ٹہیک ہے۔ آجکل جو ہوتا ہے خواہ اس کی کرتوت کیسی ہی ہوں گفتگو میں تو مہارشیوں تک ہمدردی [illegible] ہی جاتا ہے۔

(۱) سوا خال خال آدمیوں کے میرا خیال ہے اور ایشور کرے یہ خیال غلط ہو۔ آریہ سماج

کے ممبر بہت تھوڑے ہوں گے۔ جو جتی اندریہ ہوں۔ اول تو ۲۵ برس کا برہمچریہ کئے ہوئے نہیں۔ دوم یہ کہ بہت آشرم کو پالن نہیں کرتے بلکہ تھوڑے یا بہت شاستر کے ورودھ درشٹے ہیں۔ پس اور ساری باتوں کو جانے ہی دیں تو منوسمرتی کے موافق وہ دوج اپنے تئیں کہلانے کے مستحق نہیں

ایک لفظ کے استعمال سے بہت مغالطہ لفظی ہی نہیں۔ بلکہ عملی گڑبڑ کا اندیشہ ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ آریہ سماج کہتا ہے۔ کہ کاسٹ سسٹم ٹوٹنا چاہئے۔ شاستر یہ کبھی نہیں کہتا ہے کہ کاسٹ سسٹم ٹوٹنا چاہئے۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کاسٹ سسٹم تو ضروری ہے اور شروع سے ہے۔ لیکن صرف پیدائش سے کاسٹ کسی منشیہ کی نہیں ہونی چاہئے۔ بہرحال۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر چاروں جاتیں تو قائم رکھنی ہیں۔ اب جو برادری بنے گی وہ کیا بنے گی۔ کیا ایسی برادری اس وقت جبکہ عقاید کے پکے سماجی سو دو سو یا کچھ زیادہ پانسو تک ہی سمجھ لیں۔ چار برنوں کی بن سکتی ہے فی الحال مجھے تو اسمبھو معلوم ہوتا ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تھوڑے آدمی بالکل ہندوؤں سے علیحدہ ہو کر شل برہمنوں کے ہو جائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ایک چھوٹا سا فرقہ ہندوؤں سے علیحدہ بن جاوے۔ اور ایک قسم کی عداوت اور جھگڑے سے زیادہ بڑھا لیں۔ اور جو کچھ عام ہندوؤں کے دلوں میں اچھے خیالات اسوقت جو پڑتے جاتے ہیں۔ اُن میں رُوک ہو جائے اور وہ ایسا فرقہ ہو۔ کہ جس کو ویدوکت براہمن کہ سکتے ہیں۔ نہ کھشتری۔ اور نہ ویش کیونکہ ویدوکت زمانہ میں گرتے گرتے جب

بطور صفات کے شاید کوئی بھی دوج رہا ہو۔ ایک وم سے وہ اشخاص جو کئی کئی نسلوں سے دوج سنتھیا میں گرے ہوئے ہیں۔ کیوں کر دوج ہو جائیں گے۔ ۔۔ کیا اگر ویدک زمانہ کے دوج موجود اس وقت ہوتے۔ تو وہ اپنی توہین نہ سمجھتے کہ جو آریہ برادری کے پریذیڈنٹ ہیں وہ ہی اپنے تئیں دوج کہیں۔

میرا منشا یہ ہے۔ کہ اب تو ہم ایسے دوج ہیں۔ جیسے اور اپنی برادری کے لوگ۔ سوائے اس کے کہ کچھ ویدک سنسکار شروع کر دئے۔ اور جب آریہ برادری بنی۔ تو اس وقت تو آریہ ہی ہونے چاہئے۔ اور یہ کام کئی نسلوں کا ہے۔ کاسٹ تو سامانجک بھائی توڑ سکتے ہیں۔ لیکن آریہ بننا کچھ کام ہے۔ اور وہ کام سوائے بہت ہی مستعد آدمیوں کے ناممکن ہے۔ اور میں تو یہ کہوں گا کہ میرے علم میں تو ابھی آریہ کا ابھاؤ ہی ہے۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ یہ خیال نہ صرف سماجیوں کو بلکہ کُل ہندوؤں کو نقصان پہونچانے والا ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جس طرح آریہ سماجی آریوں کی سنتان ہیں۔ اُسی طرح ہندو ہیں۔ کیا یہ امر صاف نہیں ہے۔ کہ اگر ایک جز و اُس سنتان کو خیال آتا ہے۔ کہ ہم آریوں کی سنتان ہیں۔ اور ہمارے کرتو کچھ اور ہی ہونے چاہئیں۔ تو اُس کا فرض یہ ہے۔ کہ اپنے بھولے بھائیوں کو آہستہ آہستہ ہوش میں اُن کے ساتھ اُن کی اس معیت میں رہ کر جس کو وہ راحت سمجھے بیٹھے ہیں لائے۔ نہ کہ یہ۔ کہ خود غرضی سے علیحدہ ہو بیٹھیں

یہ ویسے ہی فرق ہے۔ جیسا کہ ان سنیاسیوں میں۔ جو دُنیا سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں اور شری سوامی جی مہاراج میں تھا مجھے تو بہت افسوس آتا ہے۔ کہ جب میں یہ دیکھوں۔ کہ کہا تو یہ جائے۔ کہ ہم سوامی جی مہاراج کے انوکول کام کرتے ہیں حالانکہ اُن کے نیتی کے بالکل خلاف لاکھوں گالیاں اُنھوں نے سہا ہیں۔ اینٹوں پتھروں کی بوچھاڑ اُنھوں نے سہی۔ آخر زندگی کو اُنھوں نے ارپن کر دی۔ لیکن کبھی ہندوؤں سے علیحدگی کا خیال نہیں کیا۔ بلکہ یہی خیال ہمیشہ رہا۔ کہ اُن کو ہوش میں لایا جائے۔ اب اگر کسی بھائی کو تھوڑی سی ہی تکلیف کسی ویدک سنسکار کے کرنے یا کسی ایسے کام کے کرنے میں جو سماج کے منتویہ کے انوکول ہی نہ ہو۔ اُٹھائی۔ تو جھٹ علیحدگی کی دھن لگی۔ کیا ایسے سامانجک بھائی آریہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ اینٹ کا جواب پتھر دینا سماج کا کام نہیں ہے بلکہ سماج کا کام یہ ہے کہ جس طرح ہو سکے رفتہ رفتہ ہندوؤں کو آریہ سنتان ہونے کا خیال دلائے۔ اور اُن کے آچرن کو رفتہ رفتہ درست کرے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ اگر ہندوؤں نے کہا۔ کہ ہم برادری سے نکال دیں گے۔ تو جواب یہ دیا۔ کہ لو ہم خود ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ اور ہم نے تمہیں ہی نکال دیا۔ یہ تو میرے خیال میں ایسا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ عقلمند آدمی ایک بیوقوف کو عقلمند بنائے خود ہی اپنی عقل کو جواب دیدے اور یہ آپ جیسے مہاتماؤں کا پہلا فرض ہے۔ کہ یہ بھینو کچھ پہلے رد ہال جو بالکل تھوڑے ہیں۔ اور جو خالص میل کو ردبال

جن کے بعد غالباً ہماری شانتی والی چیز رہے گی۔ نوجوان بھائیوں کو دہ کہیں ہی ہی کہوں گا جو لوگ آجکل کی برادریوں میں اپنے آریہ پیدا نہیں کر سکتے کہ جو بشرط وقت آپس میں سمجھا دہ بڑا مل چھانے کے کہ ایک آریہ برادری نئی بنائی جائے کر سکیں۔ اُن سے آریہ برادری جس میں کہ وہ چاہتے ہیں بن ہی جاتی۔ تو کیا ہوگا۔ وقت تو میری رائے میں یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے کرم سا ماجک بھائی اچھی کریں آچرن درست کریں۔ شانت سبھاؤ سے لوگوں کو اپنے منتویہ سمجھائیں۔ اور ہر وقت یہ خیال رکھیں۔ کہ ہندو ہمارے انہیں آریہ بزرگوں کی سنتان ہیں جن کی ہم سنتان ہیں۔ اُن سے دل میں دشمنی کا انکر کبھی نہ بڑا کرنا چاہئے۔ وہ گو کچھ ہی کریں۔ کیونکہ وہ بیچارے سماج کے بول میں پڑے ہیں۔

نسبت جاتی کے ہی یہ خیال ہے۔ کہ گو ورن پیدائش پر محض منحصر نہیں ہے۔ لیکن پہلی چیز پیدائش ہی ہے۔ اصلی براہمن کا بیٹا براہمن بیتی کی قدرتی طور پر زیادہ قابلیت رکھتا ہے۔ بہ نسبت کسی اور ورن کے لڑکے کے۔ گو اور ورن کا بالک براہمن ہو سکتا ہے اور براہمن اور ورن کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا۔ کہ وہ وچ جاتیوں میں جب کبھی کہ وہ ویدوکت ہوں گی اپنی اپنی جاتی کی ... قدر کرتی ہوں گی اور نتیجتاً اُن کی خواہش یہی ہوگی کہ اُن کی سنتان بھی ویسی ہی کرنے والی ہو۔ جب یہ فرض کر لیا جاوے تو جب وہ ویدوکت سنسکار گربھادھان وغیرہ کا کرتے ہوں گے۔ تو دل یہ گواہی دیتا ہے۔ کہ اُن کی سنتان اُن کی خواہش کے موافق اُن کے ورن میں قائم رہنے کے لائق پیدا ہوگی۔ اور یہ مُتنا ہوتے ہوں گے۔ کہ کوئی منتشبہ ایک ورن سے دوسرے میں چلا گیا یعنی مُتنا سے میری مراد یہ نہیں۔ کہ دلیپ نسبت شاذ و نادر ہوتا ہوگا۔ لیکن بمقابلہ کل آبادی دو جوں کے مستثنیٰ میں سمجھے جاتے ہوں گے۔ جب تک زمانہ عقل زور علم کا اور ویدوکت رہا تب تک یہ مستثنیٰ اشخاص برابر ہوتے رہے۔ جب زمانہ نے چکر کھایا۔ جہالت کا اندھیرا چھایا۔ اول تو مستثنیٰ ہوتے ہی کم ہو گئے نہ اور رواج جاتا رہا۔ اور کرم کا خیال ہی اُٹھ گیا۔ پیدائش سے ہی جاتی رہ گئی۔ تو پیدائش کے جزو کو نظر انداز تو ہم نہیں کر سکتے۔ اول تو پیدائش ہی ہے۔ گو جنم سے سب شودر مانے گئے ہیں۔ لیکن قابلیت سوا بھاوک تو اسی ورن کی قیاس کرلی چاہئے کہ جس ورن کے ماں باپ ہوں اگر اولاد صحیح النسب ہو اور گربھادھان آدی سنسکار دید وکت ہوئے ہوں۔ میرا منشاء یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ جنم سے ہی جاتی ماننا چاہئے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ایکشن کے بعد جو ری ایکشن ہوتا ہے اُس وقت سنبھلنے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی جنم سے جاتی کی برائیوں کو دیکھ کر اُس سے ایسا متنفر نہیں ہونا چاہئے کہ اُس کے فائدہ یا اُس کے اثر کو بالکل نظر انداز کر دینا پڑے۔ میرا اپنا خیال یہی ہے۔ کہ بعض بعض نوجوان بھائیوں کی تیزی کا نتیجہ ہے۔ مثلاً مغربی تاریخ پڑھی۔ اور لیوتھر وغیرہ کا حال پڑھا اور حد سے بڑھ کر کام کر بیٹھے۔ حالانکہ اُن میں اور ہم میں بڑا فرق ہے۔ اُن کا معاملہ قریباً نیا تھا۔ یعنی کچھ صدی پہلے وہ وحشیانہ حالت میں تھے۔ نئے خیالات کوری تختی کی طرح قبول کر سکتے تھے۔ اور ہر محدہ چہرہ کہ ایک اُنس کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ گو سب تھا ہی آزادی و ایسی انکی وحشیانہ طبیعت کی وجہ سے اصلاح کنندہ کو نہ تھی۔ لیکن یہاں اصلاح کنندہ نسلاً بعد نسلٍ کے بگڑے پرانے آدیوں کے Conicatanc ہیں۔ اور اپنی طرح اور ہندو بھائی۔ یہ ایسی عمارت ہے کہ بہت شاندار تھی۔ اور بے شمار جگہ سے بوسیدہ اور مرمت طلب ہے۔ اگر نہایت احتیاط سے اس کو آہستہ آہستہ درست نہ کیا جاوے۔ تب تک اس کو اصل صورت میں لانا محال ہے۔ اور ساتھ ہی مایوس ہونے کی جگہ ہی نہیں ہے۔ کہ جب کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس پرانے زمانے میں ایک آریہ نے جان سی ڈال دی۔ اور کتنے ہی زخموں میں سے سڑاند نکل گئی اور کہیں کہیں انگور ہی آنے لگے۔ گو ایسے بیمار کے زخموں کا یہی حال ہے۔ کہ پُروا بادل کی ہوا لگی پھر کہیں کہیں زخم ٹوٹ آئے۔ آپ ہی دیکھ لیں۔ کہ کئی سماج کے وہ ممبر جو اول درجہ کے ورکر سمجھے جاتے تھے۔ چھوڑ کر کسی دوسری سبھا کے ممبر ہو گئے۔ برا بھلا سماج کو کہنے لگے۔ سوامی جی کے کام کو پورا کرنا الگ ہو کر بیٹھنا نہیں ہے۔ دنترا تھاؤ ناسس Sinmaas کو اپنی لیول Level پر لاؤ۔ اور چونکہ دُن میں پیدا ہوئے ہو۔ اپنے پیدا ہونے کے ہی کرم کے بھوگ بھوگو۔ جو دُکھ وہ

پہونچا دیں سہو۔ اور رہتی میں آپ کو اپنے آچرنٹر درست رکھو اور ان کو سنبھالو۔ اور اُن کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جو سنیئڈ فورڈ مرٹن کے قصہ میں ایک انگریز نے ایک بد مزاج کسان پڑوسی کے ساتھ کیا تھا۔

اب حد سے زیادہ تجاوز کرنے کی بابت عمل شُنئے۔ وہ رہتیوں کا سوال ہے۔ شُدھی کا سوال نہیں۔ بلکہ فوراً دوج بنا دینا۔ جو کسی شاستر کے بھی انکول نہیں۔ مثلاً۔ کون وہ رہتیہ ہے۔ جس کو دوج بننے کا ادھیکار ہے۔ کیا کوئی رہتیہ ایک ویدیا دو ویدوں سے واقفیت رکھتا ہے۔ جس کا جواب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم کیا ویدوں سے واقفیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہم تو فالس پوزیشن False position میں ہوئے۔ یعنی در اصل دوج کہلانے کی قابلیت نہ رکھتے ہوئے ہی یگیوپویت دھارن کرتے ہیں۔ رواجاً یا یوں کہو کہ بعض بزرگوں کی یادگار۔ لیکن اگر کسی شودر کو جو دوج بناؤ۔ تو وہ سنسکار آدکرن کے موافق ہی دوج ہوا۔ اُسے ہی ایک دھوکہ کی سی حالت میں کیوں ڈالا جائے۔ مناسب طریق یہ ہوتا۔ کہ اُن سے شروع میں محض میل ملاپ رکھتے۔ اور چھوت چھات دور کرتے سماج کے ممبر زیادہ سے زیادہ بنا لیتے پھر رفتہ رفتہ وہ اپنے تئیں سنبھالتے جاتے میرا یہ منشا نہیں ہے۔ کہ جو دوج بننے کے لائق ہو۔ وہ نہ بنے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ جو دوج بننے کے لائق ہو۔ وہی صرف دوج بنے۔ ہم تو محض جنم کے ہی دوج بنتے ہیں۔ یعنی گویا غلط ہو جاتی ہے

لیکن جو کرم سے دوج بنتی ہو۔ وہ تو کرم سے دوج بنتی نہیں ہے۔ ہو گئیہ ہو۔ جیسے ہی ہو غرضیکہ حوصلہ کو اور شانتی کو کام میں لاکر سماج کی اُنتی ہونی چاہیئے۔

مبارک ہیں وہ جو
نیچی
اور دردھ وشواس رکھتے ہیں

منشیہ آبادی میں جہاں ایک طرف ایک ہی طرح کے آنکھ۔ ناک۔ کان۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ اندریہ رکھنے والے انسان پائے ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف اشکال۔ مختلف طبائع۔ مختلف عادات و اطوار کے آدمی دیکھتے ہیں۔ اگر ہم متذکرہ بالا جملہ اختلافات و تفرقات کو نظر انداز کر کے منشیہ شرھی (انسانی جماعت) کے اندر یہ بہاؤ پر نگاہ ڈالیں۔ تو ہمیں تمام آدمیوں کو پانچ قسم پر منقسم کرنا پڑیگا

ایک تو وہ جو کہ اپنے دھرم پر ذرا بھی وشواس نہ رکھتے ہوئے اپنے مذہبی دایرہ کے اندر کسی نہ کسی خوف کے کارن جمے بیٹھے ہیں۔ دوم وہ جو کہ ہر طرح کے مذہبی عقائد کی زنجیروں کو توڑ تاڑ کر بلا کسی خوف و خطرہ کے الگ ہو بیٹھے ہیں۔ سوئم وہ جو کہ اپنے آپ کو موجودہ مذاہب میں سے کسی کے پیرو اور معتقد تو مانتے ہیں۔ لیکن اُن کے آتما اس قدر زبردست اور مضبوط نہیں۔ کہ وہ جن اصولوں یا جس دھرم کو مانتے ہیں۔ کامل وشواس سے پریکٹیکلی اُن پر اپنے آپ کو چلائیں۔

چہارم وہ جو کہ اندھا وشواس رکھتے ہوئے حق و ناحق کی تفتیش اور تحقیقات کی ضرورت نہ سمجھ کر جڑ پدارتھوں کی طرح جہاں ہیں وہیں کے وہیں بیٹھے رہتے ہیں۔ پنجم وہ جو کہ پنا چکی کے زبردست شکنجوں اور رسومات و توہمات کی کڑیوں کو اپنی تحقیقات کی زبردست طاقت سے چکنا چور کر کے انسانوں کے بنیادی دھرم کو تن انجلی ویکھ ابتدائے آفرینش میں پرماتما کے عنایت فرمائے ہوئے گیان یا دھرم اپدیش کو گرہن کر کے اس کے انوسار اپنے جیون کو چلاتے ہیں۔

اس میں ٹھیک نہیں کہ اندھا وشواس رکھنے والے آدمی جس سوسائٹی میں داخل ہوں۔ چاہے اُس سوسائٹی کی بنیاد کیسی ہی کمزور اور کمزوریت کے ٹیلے پر بھی کیوں نہ ہو۔ تاہم وہ اس قدر جلدی نہیں گرتی۔ جسقدر جلدی کہ وہ گر جانے والی ہوتی ہے۔ لیکن جس سوسائٹی کی بنیادی پتھر ہی سچائی اور قانون قدرت ہو اور اُس کے ممبر دردھ وشواسی اور صفات متذکرہ بالا سے موصوف ہوں تو ہمیں بے اختیار کہہ اٹھنا ہوگا کہ

"مبارک ہیں وہ جو سچا اور کامل وشواس رکھتے ہیں"۔

لیکن زمانہ حال کے تغیر و تبدل کی کتاب کا بغور مطالعہ فرمانے کے لئے اُس کی ورق گردانی کرنے والے اصحاب سے یہ بات مخفی نہیں۔ کہ جہاں مغرب کی مادی اور حیرت افزا ترقی نے لوگوں کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا جہاں مغرب کی تعلیم نے گھر گھر میں فیشن ایبل بابو پیدا کر دئے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ

ں نے لوگوں کے دل اسقدر دہلا اور
سواس کی گہری اور کالی گہٹائوں
ڈاپ کر اُن کو ناستک یا کچھ کا کچھ
ہی کارن ہے۔ کہ باوجود آریہ
ن کی زمین سے پیدا ہوئے ہوئے
اور دیگر پدارتھوں سے اپنی
گیوں کو نشو و نما دینے۔ اور ویدودیا
ول دگیا۔ کی ہیٹی و تارا سے لذتیں حاصل
نے کے ہی۔ نہ صرف اُس کی بکلٹی ہی نہیں
بلکہ نیائوں نے اُس کی نندا سُننے
اپنے مُنہ سے کرنے میں کوئی بُرا خیال
کرتے۔ والدین بڑی خوشی سے اپنے
جگروں کو عیسائی سکولوں اور
لجوں میں تعلیم پانے نہیں نہیں۔ بھیج عیسائی
بنانے کے واسطے داخل کرتے ہیں۔ جہاں
مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ عیسائیت
چاشنی کا مزا چکھتے۔ اور دھن کے اثر
اپنے اُستادوں کے اندر جذب کرتے ہوئے
پرشی مُنیوں اور ویدک دھرم کی نندا
سُننے اور بسا اوقات خود اُن پر مخول اڑانے
کوئی مذہبی پابندی خیال نہیں کرتے
آدمی وشنوں میں آتہن ہو کر ایک
ان مغربی تعلیم کی گود میں پرورش پا
کے بعد جب باہر آتا ہے۔ تب وہ اپنے
دوستوں یاروں اور اپنی جنس کے لوگوں
ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے
ہے۔ جس گھر کے بسیروں نے شراب
آنکھوں سے نہیں دیکھی تھی۔ اُسی
انہیں بسیروں کے روبرو اب بابو صاحب
ہمجولیوں اور لنگوٹیوں یاروں کیساتھ
کی بوتلیں اڑاتے ہیں۔ اور گھر کی
کا شر لگا راب برانڈی اور وسکی
سوڈا واٹر کی بوتلیں بنتی ہیں۔ جس بچہ

کے والدین مانس کو راکھشسوں کا بھوجن
اور اُس کا کہانا مہا پاپ سمجھتے تھے۔ اب
اُن کا نورِ چشم۔ اُن کا لختِ جگر۔ اور اُن کی
امیدوں کا سہارا اُن کے سامنے بکریوں اور
مرغیوں کو بے رحمی سے مار کر کہاتا۔ اور ان
کی ہڈیاں اپنی دریا دلی کے ثبوت میں بڑے
شوق کے ساتھ اپنے مہربانوں کے آگے
پیش کر کے فخر حاصل کرتا ہے۔ اس نظارہ
کو دیکھ کر ایک دلیش بھگت کی آنکھوں کے
آگے پہلا اور پچھلا زمانہ پھر جاتا ہے۔ ہنوز بہت
عرصہ نہیں گذرا۔ اگر یہاں شراب کی بوتلیں
باوجود صرف ایک ٹکا فی بوتل دام ہونے کے
کلالوں کے گھروں میں ہی خالی ہوتیں۔ یا
پڑی رہتیں تھیں۔ وہاں آج معقول دام
ہوتے ہوئے۔ ہی برہمن اور کھشتری بابو بہار جو
کے پیٹ میں غڑپ ہو جاتی ہیں۔ اگر آپ
شیرانجیوں اور قصابوں کی دوکان پر جاکر
دیکھیں اور ان سے دریافت کریں۔ تو آپ
کو پتہ لگیگا۔ کہ آجکل کے پڑہے لکھے بابو
ہی اُن کی ترقی اور رونق کا باعث ہیں۔
لیکن بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں
اور کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ جب یہ خیال آتا ہے
کہ یہ اُن رشیوں کی سنتان ہیں جن کا پوتر
مقولہ "رگھو کُل ریت یہی چلی آئی۔ پران
جائیں پہ دہرم نہ جائے" تھا۔ یہ اُسی
آریہ ورت کی مٹی کے خمیر سے ہیں۔ جس
نے ویدوں کے درڑہ اور اعلےٰ درجہ
کے وشواسی اور اُن کے نام پر قربان اور
جان نثار ہونے والے کمارل۔ اور دیانند
سریکھے آتمین کئے۔ کہتے ہیں۔ کہ کمارل
بھٹاچاریہ بودھوں کی کتب اور اُن کے
دہرم سے کما حقہ واقفیت حاصل کرنے
کے لئے اُن کی پاٹھ شالا میں داخل ہوئے

تاکہ بعد واقفیت وہ اُن کے دہرم کا پورے طور پر
کھنڈن کر سکیں۔ ایک دن اُن کے گرو نے ویدوں پر
دوش لگا کر اُنکی نندا کی۔ وشواسی کمارل اس بات کو
سُن کر ضبط نہ کر سکا۔ اور اُسکی آنکھوں سے آنسو بہ
دوسرے ودیارتھی تاڑ گئے کہ یہ ہمارا دشمن ہے
اور اپنے باوجود ہمارا دشمن ہونے کے ہمارے سارے
رہسئوں کو پڑھ لیا ہے۔ ایک دن موقع پا کر
جبکہ وشواسی کمارل ایک بلند مندر کی دیوار
پر بیٹھا ہوا کچھ سوچ رہا تہا۔ انہوں نے کمارل
کو دہکا دیا۔ گرتے وقت ویدوں کے درڑہ
وشواسی کمارل کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ

"شرتی اپنے شر ناگتوں کی رکھشک ہے"

آجکل کے نوجوان چاہے اس بات کو کسی نظر سے کیوں
نہ دیکھیں۔ لیکن یہ شبد بتلا رہے ہیں کہ کمارل کا
کسقدر ویدوں پر درڑہ وشواس تہا۔ مہرشی
سوامی دیانند کے نام مبارک اور اُن کے کام سے کون ناواقف
ہے۔ اور کسکو جانے اعتراض ہے کہ ویدوں پر کامل
درڑہ اور سچا وشواس رکھنے والے لنگوٹ بند دیانند
نے آریہ ورت کی کایا کو پلٹا کر دکھا دیا۔ ویدوں پر
اعتقاد رکھنے والو! جبتک کمارل اور دیانند
کی طرح آپ ویدوں کے سچے اور درڑہ وشواسی نہیں
ہوتے۔ اور جبتک ویدوں کے نام پر آپکا خون
میں جوش نہیں آتا۔ مت امید رکھو کہ آپ اپنے پوتر
اور نیک ارادوں میں کامیاب ہوگے۔ سچا اور درڑہ وشواس
رکھنے والا آدمی نہ صرف اپنے ہی لئے مبارک ہوتا ہے
بلکہ اپنے سارے خاندان اپنے نگر اور اپنے دیش بھر کے
کے لئے مبارک ہوتا ہے۔ اور اس لئے

مبارک ہیں وہ جو سچا اور درڑہ وشواس رکھتے ہیں

راقم گوردہ پیارا۔۔۔۔۔۔

آریہ سماجک خبریں

پنڈی بھٹیاں میں پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک نے ۱۹۔ دسمبر سے ۲۶۔ دسمبر تک وید دھرم کا پرچار کیا۔ کئی اشخاص نے ناش شراب کو ترک کیا۔ حاضری اوسطاً ۲۰۰ کے قریب قریب ہوتی رہی

آگرہ آریہ پتر سبھا آگرہ کا ۱۵۔ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو وارشکوتسب بڑی دھوم دھام سے سماپت ہوا۔ پنڈت دولت رام جی۔ مہاشہ پورن پرساد ورما۔ سوامی منگل دیو جی اور پنڈت کرپا رام جی کے اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ آیندہ سال کے لئے ادھیکاریاں کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا

پردھان۔ ٹھاکر تیئن سنگھ۔ اوپ پردھان پنڈت دولت رام شرما۔ منتری پورن پرساد ورما اُپ منتری بابو چتر بہاری لال و بابو امیر چند کوشادھیکش۔ بابو گنگا رام جی۔ پستکادھیکش مہاشہ بابو رام جی۔

آریہ سماج روپڑ کے اُپ منتری لالہ گوبند رام جی بجائے لالہ سومناتھ کے مقرر ہوئے ہیں۔ اسلئے آیندہ کو کل خط وکتابت متعلق سماج لالہ گوبند رام جی کے نام سے ہونی چاہئے۔

لالہ گنگا رام جی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست پونچھ نے مبلغ ۵ روپیہ بتفصیل ذیل اکٹھا کرکے ہمارے پاس بابدادگرروکل ارسال کئے ہیں مہتہ گنپت رائے صاحب سفرم۔ پنڈت

متھرا داس سفرم — لالہ ہربرچند مجھو و کشیں
سردار بوٹا سنگھ سفرم — رام پرساد تلنچجرہ کش
رام چند سیتجرہ کش — سید عالم تلنچجہ کش
مہاشہ سیتارچند — ٹھاکر بیر سنگھ جی
کریم داد خاں صاحب — لالہ گنگا رام جی خود

لالہ موسیٰ میں پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک نے مورخہ ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء سے ۱۳۔ دسمبر تک چار یوم

ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور ۱۴۔ دسمبر کو بابو چیت رام سکرٹری کی لڑکی کا نام کرن سنسکار کرایا۔ بابو صاحب نے ایک روپیہ پنڈت جی کو اور ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیا۔

آگرہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷۔ ۱۸ اور ۱۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔

آریہ سماج گجرات پنجاب کا سالانہ جلسہ ۳ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔ چونکہ سالانہ جلسہ ۷ برسوں کے بعد ہونیوالا ہے اسلئے منتری مہاشہ کی درخواست ہے کہ آریہ بھائی اچھی طرح سے درشن دیویں۔

پنڈت بھگت رام بیرالواسی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۳۰۔ دسمبر کو چوہڑکانہ میں آریہ سماج قایم کیا۔ خانقاہ ڈوگران کی بھجن منڈلی نے نگر کیرتن میں خوب مدد دی۔ نگر کیرتن کا لوگوں پر بڑا عمدہ اثر پڑا۔ ہون کے بعد پنڈت کا دھرم وشے پر ویاکھیان ہوکر آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے نام سنائے گئے لالہ جگن ناتھ صاحب ضلعدار پردھان اور بھائی کشن سنگھ جی ہزانہ منتری مقرر ہوئے۔ باقی عہدہ داران بھی باقاعدہ مقرر ہو گئے۔ آشا ہے کہ یہ سب بھائی بڑے اتساہ سے کام کرتے رہیں گے۔

ادھیاپکہ کی ضرورت

ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں میں ایک ستری کو ابتدائی حساب اور ہندی بھاشا پڑھانے کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیں

المشتہر

ایک آریہ معرفت مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

بمقدار آزمایش دوائی بلا قیمت

لالہ کوٹومل صاحب وید لاہور اپنی ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر دہات کی کُل مرضوں کے واسطے دوائی بمقدار آزمائش بلا قیمت دیتے ہیں اگر کوئی صاحب پہلے ہی دوائی بلا قیمت طلب کریں تو بھی کل حال تحریر کرکے طلب کریں۔ خط کے جواب کے لئے ادہ آنہ کا ٹکٹ ارسال کیجئے

لالہ کوٹومل سوداگر پشمینہ لاہور کی دوکان سے ہر قسم کا مال پشمینہ

دستیاب ہو سکتا ہے۔ تفصیل مال حسب ذیل ہے۔ (۱) پورے سوٹ کے لئے پٹی کشمیری خود رنگ و چارخانہ۔ پانچ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک (۲) چادریں چہار گز بارہ روپیہ سے بیس روپیہ تک (۳) لمیدہ بیس روپیہ فی تھان۔ لوئیاں چھ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک۔ گلوبند لمیدہ فی ۸ر

مفت!

بلکہ آدہ آنہ کا ٹکٹ گرہ سے لگا کر جنتری سنہ ۱۹۰۱ء مع نمونہ جات کشیدہ، بوٹی و کیمرون وغیرہ عام تقسیم کر رہا ہوں

المشتہر

ماسٹر نبی بخش احمد اعلیٰ کارخانہ گلبہار بوٹی جالندھر

اپدیش

नीहार धूमार्कानिलानलानां खद्योत विद्युत्स्फटिक शशीनाम्
एतानि रूपाणि पुरःसराणि ब्रह्मण्यभिव्यक्तिकराणि योगे ॥

جب پرانایام کا ساد ہن یعنی حبس دم کی عادت پڑ لے پر یوگی بیرونی وشئوں سے اپنے چت کو ہٹانا چاہتا ہے۔ اُسوقت اُسے ایک خاص وقت پیش آتی ہے۔ اب تک وہ اِس قابل نہیں ہوا۔ کہ پرماتما میں دھیان کو ٹکا سکے۔ ابھی تک حد والے پدارتھوں اور اُن میں سے بھی ستھول پدارتھوں کے اندر ہی من بھٹکتا رہا ہے۔ پس ستھول سے ہی سوکھشم کی طرف چلنا ممکن ہے۔ لیکن چلنا کہاں؟ کیا برہمانڈ سے باہر کہیں برہم کا ستھان ہے؟ کیا سنشیہ شریر سے باہر کہیں اُسکو کھوجنے کی ضرورت ہے؟ رشی بتلاتے ہیں۔ وہ ملیگا تو جیو آتما کے اندر ہی۔ اُس کے درشن وہیں ہوں گے۔ لیکن اُسے ساکشات کرنے کے لئے من کو کئی منزلوں میں سے گذرنے کی ضرورت ہے۔ رشی فرماتے ہیں "کوہر۔ دھواں سورج۔ ہوا۔ اگنی۔ جگنو۔ بجلی۔ چکیلے پتھر اور چندرما۔ یہ سب روپ برہم کا ساکشات کار کرانے والے ہیں" ان میں سے کسی ایک پرمن کو لگانے سے منزل بہ منزل من اُٹھنا شروع ہوتا ہے۔ اور وہ اِس لئے کہ یہی سلسلہ سرشٹی کی پیدائش کو بتلانے والا ہے پرلے کے بعد کوہر کی حالت سے ہی دھواں اُٹھتا ہے۔ اور پھر سرشٹی کا بننا شروع ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ سے نہ صرف یوگی کو اپنے من کے اندر دھیان کی اوستھا میں وچار ہی کرنا چاہئے۔ بلکہ اِسی کے تھوڑے سے پریشرم سے اِسی قسم کے وچار کا سلسلہ خود بخود شروع ہو جاتا ہے۔ جب سارا برہمانڈ کارن پرکرتی روپ میں لئے ہوتا ہے۔ اُس وقت اندھکار کے سوا اور کیا پرتیت ہو سکتا ہے لیکن برہم کی اننت شکتی کے ہلانے سے آخرکار پرمانو (ذرّے) ملتے ہیں کوہر کا سماں بندھ جاتا ہے۔ جو بہت جلد دھوئیں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ دھواں چھٹتا نہیں جب تک گرمی کی شدت اُسے تتر بتر نہ کر دے۔ پس سورج کا ظہور ہوتا ہے۔ سورج کے پیدا ہوتے ہی ہوا کو حرکت ملتی ہے اور دھوئیں سے مطلع صاف کر کے چاروں طرف روشنی پھیلا دیتا ہے۔ اُس روشنی سے پر تو حاصل کر کے بیشمار چھوٹی چھوٹی روشنیاں چاروں طرف گھومنے لگتی ہیں یہاں تک کہ اندرونی بجلی کو حرکت دیکر انسان کو سرشٹی کی اور بہت رچنا پر وچار کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں پھر سورج کی سخت روشنی چندرما میں تبدیل ہو کر جسطرح پردیو کو شانت کرنیوالی بنتی ہیں۔ اسی طرح دھیان کا آتما بھی ان منزلوں سے گذر کر شانت ہو جاتا ہے۔ اور اس اوستھا میں کُل بیرونی وشئیوں سے اُسکا من علیحدہ ہو کر کیول پرماتم چنتن میں لگ کر برہم جیوتی کو درشن کرتا ہے۔ اِس اوستھا کا بیان کرنا بڑا آسان ہے لیکن اسکا حاصل کرنا کیسا کٹھن ہے! اگر محض منزل ہی دوری اور اُسکے راستے کی مشکلوں کا خیال کیا جاوے تو کمزور انسانی ہردے سورچھت ہو جاتا ہے۔ جیون آدرشیہ کے رستہ میں نصف سے زیادہ ناکامیوں کا باعث یہی ہے کہ انسان اِن منزلوں کے محض وچار سے ہی گھبرا کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنی معمولی سے معمولی بیرونی حرکت سے ہی سبق لیں تو ہمیں چلنے کا سیدھا راستہ معلوم ہو سکتا ہے۔ دو مسافر جیٹھ اساڑھ کے دنوں میں میدان کی گرمی سے دیا کل اپنے دگبدھ ہردیوں کو شانت کرنے کیلئے پربت راج کی چوٹی پر جانا چاہتے ہیں کچھ منزل طے کر کے پربت راج کے نیچے جا پہونچتے ہیں۔ اُسکی چوٹی کی طرف نگاہ ڈالکر دونوں حیران ہو جاتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُنمیں سے ایک رفتہ رفتہ اوپر چڑھنا شروع کرتا ہے۔ جسم کے ہلنے ہی ذرا سا آگے بڑھتے ہی ساری حیرانی اُسکی حرکت کیساتھ تبدیل ہو جاتی ہے۔ وہ قدم بہ قدم اوپر کیطرف چلدیتا ہے لیکن دوسرا اُسیطرح حیرانی کی حالت میں اُسی جگہ کھڑا رہ جاتا ہے۔ پل پل پر اُسکی حیرانی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اوپر چڑھنے کی ہمت اُسیقدر کم ہوتی جاتی ہے اب کیا نشچے نہیں ہے۔ کہ جو مسافر اوپر کو چلدیا ہے وہ ضرور کبھی نہ کبھی وقت چوٹی پر جا پہنچیگا۔ کیونکہ جوں جوں وہ آگے بڑھتا ہے توں توں اُسکا سینہ اور اُسکی جانگھوں کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن جو شخص کہ حیرت زدہ پربت راج کے نیچے کھڑا ہے اُسکا حوصلہ دم بہ دم کم ہوتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُسکی تمام طاقتیں کم ہوتی جاتی ہیں اور آخرکار اُسکے اندر ملنے کی طاقت بھی باقی نہیں رہتی۔ یہی حال یوگ مارگ کے مسافر کا ہے۔ اُسیجگہ ہی اٹھ پھیر ہلاتے ہی تمام حیرانی دور ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رشیوں نے سادھنوں پر اسقدر زور دیا ہے۔ پس اگر گھر کے بننے سے قبل گھر سادھن شروع کر دینا چاہئے تا کہ آتما کو بلا کر ہم

ایڈیٹوریل نوٹس

یہہ غیر معمولی سُستی کیا معنیٰ رکھتی ہے

اتنی جہاں بار سے یہ خبریں آ رہی ہیں کہ بمبئی مدراس سے

لوگ آریہ سماج کی سبھا پنجاب میں دیکھ کر اس سماج کے کام کی نسبت بڑے اعلیٰ خیالات اپنے دلوں میں جاگزین کر کے گئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اُنکے یہ دیکھ کر بڑا ہی افسوس ہوتا ہے کہ آریہ سماج میں غیر معمولی سُستی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ سیکریٹری صاحبان آریہ سماج کی بر ایک آریہ گزٹ بلیٹن کی شکایتیں ہی شکایتیں میرے پاس پہونچ رہی ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ دیگر صوبوں میں آریہ سماج کے کام کی دھوم مچ رہی ہے۔ ضروری تھا کہ آریہ پُرش موقع غنیمت سمجھ کر اپنے خیالات کے پرچار لئے جاتے۔ افسوس کہ جس پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا نے شاروں تک کی پکار سُنی تھی۔ وہ اسوقت بالکل خاموش ہے۔ گذشتہ کانفرنس کے جلسے کے موقع پر اگر سبھا کی طرف سے پرچار کا انتظام ہوتا تو کیا اِس سے دس گنا زیادہ اثر نہ پڑتا۔ محض کلکتہ بمبئی اور مدراس میں چرچا ہونے سے کیا فائدہ۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوششوں سے ایک ہی آدمی کے خیالات نہ بدلے۔ اگر آریہ سماج کی طرف سے کافی انتظام ہوتا تو کیا مسٹر تلک کا لکچر باجواز کے رہتا۔ افسوس کہ دوسری وجہ سے میں اُس لکچر میں موجود نہ تھا۔ لیکن جو رپورٹ مجھے پہونچی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج نے ویدک دھرم کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کو سبق سکھانے کا ایک نادر موقعہ اپنے ہاتھ سے جانے دیا۔ میں جس آریہ سماج کی انسٹی ٹیوشن کو دیکھتا ہوں اُس کے کارکنوں میں غیر معمولی سُستی پاتا ہوں۔ آریہ پُرشو! اس غیر معمولی سُستی کی وجہ دریافت کرو۔ اور حرکت کرو۔ کیونکہ

بلا حرکت کے زندہ رہنا ناممکن ہے ؎ ؎ ؎

آہ! اُتم کس سودے کیلئے آئے تھے!

منش جنم کیا اُتم ہے؟ اِسکی مہما میں رشیوں نے کیسے منوہر بچن کہے ہیں۔ یہ منشیہ جنم ہمیں کیوں دیا گیا؟ اسکا اُدیش کیا ہے؟ اِسکی سپھلتا کیسے ہو؟۔ یہ پرشن ہیں جو ہر ایک انسان کے ہردے میں اُٹھنے چاہئیں۔ لیکن کتنے آدمی ہیں جنہوں نے ان پرشنوں پر کبھی بھی سنجیدگی سے وچار کیا ہے۔ وہ شخص کیسا مورکھ ہوگا کہ بازار میں جاوے تو سودا خریدنے کے لئے اور اُس سودے کے لئے اُس کے پاس ہو بھی اُسی کے خرید کرنے لایق قیمت۔ اور پھر کُل دن کو محض بازار کی ظاہری نمائش کے دیکھنے میں صرف کر ڈالے۔ یہ سنسار ایک بازار ہے۔ منشیہ دیہہ ایک خاص دن ہمیں دیا گیا ہے۔ اِس کے ذریعہ سے ہم سنسار روپی بازار میں سے مکتی کا سادھن تلاش کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن کیسے مورکھ ہم ہیں۔ کہ جن وشیوں پر قابو حاصل کر کے ہمنے اپنا مطلب سِدھ کرنا تھا۔ ہم انہیں کے غلام بن گئے ہیں۔ آئے تھے مول کے ساتھ بیاج لانے کو۔ اور مول بھی گنوا چلے۔ کبیر جی فرماتے ہیں

دوھا

ساںچا سودا کیجئے اپنے من میں جان
ساںچے ہیرا پائے جھوٹے مول ہی ہان

ایسے لوگ ہی ہندوستان پر بوجھ ہیں

اخبار ٹریبیون لاہور میں ایک یوروپین بابو ہی کا نفرت انگیز اور ہولناک کارنامہ چھپا ہے۔ یہ شخص ریل کا کام سیکھنے کیلئے لاہور ریلوے سٹیشن کے متعلق کام کرتا تھا۔ اِس موقع پر اسنے نالایق ریلوے سٹیشن کے سامنے اور مسافروں کے درمیان ایک پہاڑی عورت کو بےعزت کیا۔ جو حرکات اُسکی بیان کی گئی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ آدمی نہ تھا۔ بلکہ حیوان بن گیا تھا۔ اور یہ شخص اُس قوم کا ایک ممبر ہے۔ جو ساری دنیا میں مہذب سمجھی جاتی ہے

کیا یہ ایک واقعہ سارے بھارت ورش کی مہذب عورتوں کی چھاتی کو دہلا دینے کیلئے کافی نہیں ہے۔ لیکن اُس شخص کو سوا اس کے کیوں سزا ہوئی اور بالفرض اگر برٹش نیائے اُس شخص کو سخت سے سخت سزا بھی دیدیگی۔ تو کیا پھر گورے اِس قسم کی وحشیانہ حرکتوں سے باز آجاویں گے؟۔ ہرگز نہیں! برٹش نیائے کا سخت سے سخت ڈنڈ اِس شہوت دیگیز سپرٹ کو روک نہیں سکتا۔ یہ اُس بیچارے اور اُس کے دیگر ساتھیوں کی مذہبی تعلیم کا قصور ہے اور خصوصاً یہ قصور اسوقت کی شائستگی کی ادہوری تعلیم کا ہے۔ عیسائی۔ محمدی اور ویدک دھرم کی تعلیموں کا باہمی مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ان تینوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جہاں سچائی وغیرہ کے لحاظ سے پولنے آریوں کی سنتان سخت درجہ تک گر چکی ہے۔ وہاں اب تک کام کو دبانے کی طاقت اُن کے اندر موجود ہے۔ اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ گیری ہوئی پورانک تعلیم نے بھی ویواہ کی پاکیزگی کو بالکل نہیں چھیڑا۔ جہاں دیگر مذاہب کی تعلیم ویواہ کو محض دُنیاوی معاہدہ اور حیوانی خواہشات کے پورے کرنے کا ذریعہ بتلاتی ہے وہاں ویدک دھرم تعلیم دیتا ہے۔ کہ یہ رشتہ پاک ہے۔ اور سنتان اُتپن کر کے اُسے دھارک بنانا ہی۔ اِس تعلیم کا اُدیشیہ ہے۔ میں اِس لئے دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ دُنیا سے شہوت پرستی کے درشٹانت دور نہ ہوں گے اور آئے دن ایسے ہی واقعات سننے میں آئیں گے جب تک کہ ویدک دھرم کی اعلیٰ تعلیم کا عام پرچار نہ ہوگا۔ آریہ پُرشو! تمہاری نیت اِس قدر ضرورت ہے۔ اور تم خود کام کے منکر ہو رہے ہو۔ شوک! مہا شوک!!!

ست دھرم پرچارک

پنڈت بھیم سین اور آریہ سماج کا ہت

پرچارک کے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ جب سے پنڈت بھیم سین جی نے گیہ سمبندھی کارروائی کرنے کے بعد آریہ پُرشوں کے پیشنوں سے تنگ آ کر کسی قدر تیز اور اسمبندھ لیکھ لکھنے شروع کئے تھے۔ تب سے ہی اُن کے رُخ میں آندولن شروع ہو گیا تھا جس کا خاتمہ کہ دہلی میں ہوا تھا۔ اور میں نے یقین کر لیا تھا کہ پنڈت بھیم سین جی آئندہ کے لئے صفائی سے کام کریں گے۔ چنانچہ میں نے ۲۳ بھادوں کے پرچارک میں بعنوان ایڈیٹوریل "پنڈت بھیم سین شرما اور گیہ رشتہ" کی سرخی دے کر آریہ پبلک کی گھبراہٹ کو دور کرنے کی کوشش کی تھی اور لکھا تھا کہ "جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے پنڈت بھیم سین جی نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آریہ سدھانت کے آئندہ نمبروں میں اپنے لیکھ کی تردید مفصل طور پر کر دیں گے پس آریہ پبلک کے لئے نہ تو کوئی گھبرانے کی بات ہے۔ اور نہ ہی اس قدر بے اعتباری سے کام لینا چاہئے۔ ایسی ہی جلد بازی اور اوشواس سے کئی کام بگڑ چکے ہیں اور آئندہ بگڑنے کی امید ہے"۔ آریہ پبلک کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے اس لیکھ کے بعد آریہ بھائیوں نے بڑے صبر کے ساتھ پنڈت بھیم سین جی کے لیکھ کا انتظار کیا۔ لیکن افسوس کہ پنڈت بھیم سین پر جو امیدیں ہم نے قائم کی تھیں۔ وہ پوری نہ ہوئیں۔ بلکہ پنڈت جی نے پیشتر کی نسبت ہی زیادہ تر گڑبڑ مچانے کی کوشش کی۔ اُن کا لیکھ جو دہلی کے جلسہ کے بعد انہوں نے اپنے آریہ سدھانت رسالے میں شائع کیا۔ اس امر کا شاہد ہے کہ پنڈت بھیم سین جی نے نہ تو مشتبہ الفاظ کا استعمال ہی چھوڑا ہے۔ اور نہ ہی اُس ودویش بھاؤ کو تیاگ کیا ہے جس سے پریرے جا کر آپ نے اپنے پہلے لیکھ درج کئے تھے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ پنڈت بھیم سین جی دہلی کے ملاپ کے وقت جس بھاؤ کو پرگٹ کرتے تھے۔ وہ اُن سے کیوں دور ہو گیا اس میں کسی تیسرے آدمی کا دخل ضرور معلوم ہوتا ہے۔ آریہ سدھانت بھاگ ۱۰ کے جو ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ انک اکٹھے نکلے تھے۔ اُن میں پنڈت بھیم سین نے آریہ سماج کے ہت کا وچار کرتے ہوئے اپنے سنتنے آتنک لیکھوں سے اُسے بہت کچھ نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اور یہ کوشش چونکہ بہت سی غلط بیانیوں سے پُر تھی اسلئے میں اُس پر مفصل لکھنے کا وچار کر رہا تھا۔ لیکن میری شاریرک دیوستھا نے مجھے اب تک اُس طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں دیا تھا۔ میں اُس کی طرف متوجہ ہو کر پنڈت بھیم سین کی تمام تحریروں کا مفصل نوٹس لینے کا وچار ہی کر رہا تھا کہ پنڈت جی کی طرف سے ایک چھپا ہوا نوٹس آیا۔ جس پر انہی کے قلم سے پنڈت بھیم سین جی نے حسب ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے "آپ اُچت سمجھیں تو اس کو اپنے پتر میں چھاپ دیں"!

اس نوٹس میں پنڈت بھیم سین نے چونکہ اپنی ساری پچھلی کارروائی کا لب لباب دے دیا ہے۔ اس لئے میں اب ضروری نہیں سمجھتا کہ پنڈت جی کی گذشتہ تحریروں کی پڑتال میں اپنا وقت ضائع کروں۔ دہلی کے خاص ملاپ کے بعد اور اُس سے پہلے ہی جس قدر تحریریں گیہ رشتہ میں پنڈت جی کی نکلی ہیں اُن میں چونکہ براہمن گرنتھوں سے پرمان پیش کرنے کی بجائے محض دعاوی ہی دعاوی ہیں۔ اسلئے جب تک کہ پنڈت جی مُردوں کا شرادھ ثابت کرنے کے لئے کوئی خاص پرمان پیش نہیں کرتے تب تک آریہ سماج کی طرف سے ان کا جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن باوجود اس کے شریمان پنڈت تلسی رام جی الک سوامی پرلیس میرٹھ نے اس رُخ پر اپنے ویدپرکاش نامی رسالہ میں تحقیقات شروع کر دی ہے۔ جس کی طرف پنڈت بھیم سین جی کو ہی متوجہ ہونا چاہئے۔ اس وشیہ میں میں بھی بہت کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور اس لئے پنڈت بھیم سین جی کو ایک خاص خط روانہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ اُن کے چھپے ہوئے خط نے مجھے مفصل لکھنے کا موقعہ دے دیا ہے پس بغیر کسی اور تمہید کے پنڈت بھیم سین جی کے گشتی خط کا ریویو شروع کرتا ہوں اس خط کی سرخی ہے۔

پنجم تہ ویلیورت ہو سکتی ہے۔ جودھپور میں
یہاں اور پنڈتوں کو دھن کے لالچ سے
گرو آکپرکاش شنکرانند اسن پرچارک نے
ان سے ماس بھکشن کے جواز کا فتوے
لیا تہا۔ وہاں پنڈت بھیم سین جی کی بھی
قلعی ہو گئی تھی۔ پنڈت جی پہلے دن
مہاراجہ سر کرنل پرتاپ سنگھ سے ملنے
گئے۔ تو وہاں مان آئے۔ کہ کشتریوں
کو ماس کہانے سے کوئی پاپ نہیں ہوتا
ابھی مہاراجہ صاحب کے یہاں سے
پنڈت جی واپس ہی آئے تہے کہ سوئے اتفاق سے
پنڈت لیکھرام آریہ مسافر بھی جودھپور
میں پہونچ گئے۔ آریہ پرشوں میں شور
مچ ہی چکا تھا۔ کہ پنڈت جی کیا کہ آئے
ہیں۔ پرکاشانند وغیرہ خوش ہو ہی
چکے تھے۔ اور پنڈت جی بھی کم از کم
ایک ہزار کے رخصتانہ کی امیدیں مضبوط
باندھ بیٹھے تھے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی
ان کی گردن پر جا سوار ہوئے۔ شیر
کی گرج سن کر بہلا حواس کہاں قائم رہ
سکیں۔ فوراً کہہ دیا کہ "میں تو ماس
کو سرد تہا ویدوں کو ہی ماننا ہوں"۔ دھرم
ویر نے پوچھا کہ پھر کیوں آپ کی نسبت
ایسا مشہور ہے۔ کہ آپ کشتریوں
کے لئے جائز بتلا آئے ہیں۔ جواب
دہ ہوئے۔ کہ مہاراجہ صاحب سمجھے
نہیں ہوں گے۔ اس پر پنڈت لیکھرام
نے پنڈت بھیم سین جی کو کہا۔ کہ یا
تو کل جا کر صاف الفاظ میں کہ آؤ
کہ تمہارا مطلب صاف یہ تہا۔ کہ ماس
بھکشن سروتھا وید برودھ ہے۔ یا
نہیں۔ تمہاری قلعی سارے آریہ سماج
کے روبرو کہولوں گا۔ اس پر

دوسرے دن پنڈت جی پھر جانے
کے لئے طیار ہوئے۔ لیکن پنڈت
جی پر وشواس اس قدر تہا۔ کہ
کہ شہادت کے لئے بابو گنگا پرساد
ایم اے ساتھ روانہ کئے گئے۔
پس پنڈت جی کو علیٰحدہ کر کے کہنا پڑا
کہ ان کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے
کہ وے کشتریوں کے لئے بھی ماس
بھکشن کو کسی حالت میں جائز سمجھتے
ہیں۔ اس کے بعد وہاں سے پنڈت جی
کو صرف چار سو روپیہ رخصتانہ ملا۔
جس پر پنڈت جی نے اپنا دھرم بہاؤ
پرگٹ کرتے ہوئے۔ یہ بھی کہا تہا
کہ اگر انہیں دوسرے دن جانے
کے لئے مجبور نہ کیا جاتا تو انہیں
ایک ہزار سے کم رخصتانہ نہ ملتا
اب اس زبردست واقعہ کی
موجودگی میں بھی کیا پنڈت جی
یہی دعوے کر سکیں گے۔ کہ وے
ہمیشہ "وید شاستر انوکول ہی
کہنے کا ادیوگ" کرتے رہے ہیں۔
اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے
کہ آیا پنڈت بھیم سین جی "وید آدی
شاستر کے انوکول ماننے کا ادیوگ"
ہی کرتے رہے ہیں یا نہیں۔ یہ امر
مسلمہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے
سوا کسی دوسرے کو اپنے منتویہ
کا ثبوت دینا چاہے تو اس کے لئے
سب سے بڑھ کر شہادت اس کا
اس بارے میں عمل ہوا کرتا ہے
اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا پنڈت
بھیم سین جی اپنے عمل سے یہ ظاہر
کرتے رہے ہیں۔ کہ وے وید آدی

شاستروں کے سدھانتوں کو مانتے
ہیں۔ اس وقت تو اخباری دعوے
پنڈت جی کا یہ ہے کہ وے کرم کانڈ
کو پنر جیوت کرنیوالے ہیں۔ وے
بار بار لکھ چکے ہیں کہ باقی سب نقلی
آریہ ہیں۔ اصلی آریہ اکیلے وہ ہیں
جو کہ یگیہ کو ہی ویدوں کا سدھانت
مانتے ہیں۔ لیکن کیا ہم پنڈت جی کے
لیکھ ماتر سے ہی مان لیں۔ کہ یگیہ
کی پونرتا پر انکو وشواس ہے
جس کو منشیہ پوتر کرم سمجھا کرتا ہے
اس پر عمل بھی کیا کرتا ہے۔ اگنیشٹوم
آدی یگیوں کی نسبت تو شاید پنڈت
جی کو یہ عذر ہو کہ ان کے کرنے کے
لئے پنڈت جی کے پاس دھن نہیں ہے
لیکن جب نتیہ کرم میں دیو یگیہ یعنی
معمولی اگنی ہوتر بھی پنڈت جی نہیں
کرتے۔ تو کیسے سمجھا جاوے۔ کہ وے
ویدک سدھانتوں کو ماننے کا ادیوگ
کرتے رہے ہیں۔ آریہ پبلک سے پوشیدہ
نہیں ہے کہ باوجود دو تین دفعہ سماچار
پتروں میں صاف پرشن لکہے جانے
کے بھی پنڈت جی نے اسبارے میں ایک
لفظ بھی نہیں لکہا۔ کہ آیا وہ نتیہ ہون
کرتے ہیں یا نہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ جو
شخص نتیہ معمولی آہوتیوں سے بھی
منشن معلوم ہوں نہیں کر سکتا۔ وہ کیونکر وید
یگیوں کے حامی ہونے کا دعویدار ہو سکتا ہے
پر ایسی کو جانے دیجئے۔ میں جب ۱۸۹۸ء
کے اگست میں اٹاوہ گیا تھا۔ اور پنڈت جی
سے وید بھاشیہ کے بارے میں ذکر
کیا تھا۔ جب کہ میں نے ان کو یقین دلایا
تھا۔ کہ وے رشیہ ورتی کر رہے ہیں

جسکو قبول کر کے اُنہوں نے اُس سے
چھوٹنے کی ابھلاشا ظاہر کی تھی۔ اُس
وقت پنڈت جی کی موجودگی میں وہاں
کے ایک باشندہ نے جو اجمیر آریہ سماج
کا ممبر تھا۔ صاف الفاظ میں کہدیا تھا
کہ جب ایک طرف پنڈت جی سماج مندر
میں اُپنشدوں کی کتھا کے لئے بیٹھتے
ہیں۔ اور دوسری طرف پنڈتانی جی
اپنے بچوں کو لے کر دیوی کی مورتی
کو پوجنے کے لئے جاتی ہیں۔ تو آریہ
سماج کا اس جگہ کیا اثر پڑ سکتا ہے
میرے پاس یہ بھی شکایت ہوئی تھی
کہ پنڈت جی کا لڑکا رشی دیانند کو
اپ شبد ہی کہ دیتا ہے۔ اس کے
علاوہ ایک طرف پنڈت جی کا محض
اپنی لڑکی کا اونچ کنوجیوں میں بیاہ
کرنے کی غرض سے اج پی جی کے
خرچ کا بوجھ برداشت کرنا۔ اور
دوسری طرف آریہ سدھانت میں
لکھنا۔ کہ ان کے منتر بھید وچار پر
اعتراض کرنے والے پوپ ہیں۔ اور
اس قدر فراخ حوصلگی تحریر میں دکھلانا
کہ عیسائیوں اور مسلمانوں تک میں
ورن بیوستھا موجود ہے۔ ظاہر کر
رہا ہے کہ پنڈت جی ویدک سدھانتوں
کا درڑھتا سے ماننا اپنا فرض نہیں
سمجھتے رہے۔ اور اس لئے اس
کے لئے اُدیوگ بھی نہیں کرتے رہے۔
یہ تو میں نے صرف پنڈت جی کے لیکھ کے
پہلے حصہ کی سمالوچنا کی ہے۔ دوسرے
حصے میں اُن کا دعوےٰ ہے۔ کہ جگدیش
میں اُنہوں نے آٹے کے پتلے بنا کر اور اُن
پر اون لگا کر اُنہیں ہوم کیا تھا۔ اس

کی تیاری کے لئے جب اُنہوں نے گرنتھ
پڑھے تب اُن کو گیان ہو گیا۔ کہ موجودہ
آریہ سماج ویدوکت دھرم کرم کو نہیں
مانتا۔ مجھے حیرانی ہے۔ کہ باوجودیکہ
پنڈت مہاشے نے اب تک شتپتھ براہمن
سے ایک بھی ایسا پرمان نہیں پیش
کیا۔ جس سے یہ گیات ہو سکے کہ مُردوں
کا شرادھ ہونا چاہئے۔ پھر بھی یہ
ٹھینگا مارتے جاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج
میں کوئی بھی دھرم کرم کا ماننے والا
نہیں۔ اور کہ وے خود ہی ویدک
کرم کانڈ کا نمونہ ہیں۔ ایسے پوچ وچنوں
کا جواب دینے کی ہی ضرورت نہیں ہے۔

سوچنا۔ آریہ سماج میں کیول
ویدک دھرم شبد کا پرچار ماتر ہے
پرنتو ویدک دھرم کے تتو کو جاننے
والا ماننے والوں کا ابھاؤ سا ہے۔

سمالوچنا۔ ابھاؤ سا ہے
یہ شبد ظاہر کرتے ہیں۔ کہ پنڈت
بھیم سین موجودہ آریہ سماج میں
ویدک دھرم کے تتو کو جاننے والوں
کا بالکل ابھاؤ نہیں مانتے۔ اگر ایسا
تھا تو بتلانا چاہئے تھا۔ کہ وے کونسے
آدمی پنڈت جی کے علاوہ ہیں۔ جو
ویدک دھرم کے تتو کو جانتے ہیں۔
کیونکہ اپنے آپ کو تو پنڈت جی
موجودہ آریہ سماج سے علیحدہ ہی
مانتے ہیں۔ لیکن میں پنڈت جی کی
اس شیخی کی قدر و عافیت بخوبی جانتا
ہوں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ
اتفاق سے پنڈت بھیم سین جی ہوشیار
تھے۔ اور انہوں نے ویدک منترالیے
میں اپنی ملازمت کا یہ فائدہ اٹھایا

کہ جہاں ایک طرف پریس کا کام سیکھ
کر پریس کا سامان رفتہ رفتہ اکٹھا جمع
کر لیا۔ وہاں ساتھ ہی سوامی جی مہاراج
کی صحبت سے کسی قدر اُن کا طرز تحریر
بھی سیکھ لیا۔ بس پھر کیا تھا۔ سوتنتر
پریس کھول کر اس قدر مقدور پیدا
کر لیا۔ کہ باری باری کئی پنڈتوں کو
نوکر رکھ کر چھوڑ دیا۔ پھر جو ایک
مرتبہ کسی کی ملازمت کر چکے۔ وہ اس
آنکھ کیسے ملا سکتا ہے۔ اس امر کی
شہادت مجھے دہلی میں ملی تھی۔ جب
رائے صاحب گردھاری لعل کے مکان
پر سب پنڈت بھیم سین جی سے بات چیت
کرنے کو جمع ہوئے۔ تو بوجہ پورانے
تعلقات کے پہلے سب کے سب ولیے ت معلوم
ہوئے۔ میں نے صاف الفاظ میں
پنڈت جی کو کہدیا۔ کہ اُن کو آریہ سماج
کی ممبر سمجھ کر ہم سب سمجھانے کے لئے
اکٹھے ہوئے ہیں۔ اگر وے آریہ سماج
سے علیحدہ ہو جاویں۔ تو پھر سمجھانے
کا مطلب ہی کیا ہے۔ پھر تو کھلم کھلا ہر
ایک آریہ اُن کے ساتھ ستیہ استیہ
کا نرنے کرنے کے لئے تیار ہے۔ میرے
اس کہنے پر پنڈت جی کچھ گھبرائے
اور آخر کار صاف الفاظ میں مان لیا
کہ انہوں نے لوگوں کی تحریروں سے
چڑ کر سوامی دیانند جی کی شان میں
انوچت لیکھ لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد
جب نیتیہ ویشیہ کے نرنے کرنے کا سوال
پیش ہوا۔ تو پہلے پنڈت بھیم سین جی نے
سب پنڈتوں کی طرف اشارہ کر کے
کہا۔ ان کو تو کچھ آتا ہی نہیں پہلے بچ
سے شتپتھ آدی پڑھ لیں۔ جن کا

میں نے حال میں ہی مطالعہ کیا ہے۔ اُس کے بعد یہ کچھ سوچنے کے "قابل ہو گئے" مجھے اُس وقت پنڈت جی کے حوصلہ پر بڑا تعجب آیا کیونکہ میں پہلے ہی پنڈت جی کے یگیہ کے بارے سیٹھ لچھمی رام جی پردھان آریہ سماج بہرائچ سے نشچے کر چکا تھا۔ کہ جو پدھیہ تی پنڈت مہاشہ نے شائع کی ہے۔ وہ پنڈت جوالا دت جی کی بنائی ہوئی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت شدہ امر تھا۔ کہ شت پتھ کا زیادہ مطالعہ کر کے سارا مصالحہ پنڈت جوالا دت جی نے یہ کام پنڈت بھیم سین کے نوکر رہ کر کیا تھا۔ شاید اسلئے وہ چپ رہے لیکن میں نے جب سیٹھ لچھمی رام جی کی طرف اشارہ کیا۔ اور انہوں نے صاف اقرار کیا کہ پدھیہ تی جو چھپی ہے۔ وہ پنڈت جوالا دت جی نے تیار کی ہے۔ تو پنڈت بھیم سین نے اپنا طرز کلام بدل لیا کہ "ہاں جوالا دت کچھ جانتے ہیں" اِن حالات کی موجودگی میں پنڈت جی کی اس شیخی پر کس کو تعجب ہو گا۔ کہ ویدک دھرم کے تتو کو سوائے پنڈت جی کے اور کوئی بھی شخص نہیں جانتا! مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ جب اپریل ۱۸۹۹ء کے سالانہ جلسہ پر علی گڑھ آریہ سماج کے بلائے ہوئے پنڈت جی اُس جگہ تشریف لے گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں ۸ روپے فی جلد پر اپنی پدھیہ تی خود فروخت کرنی شروع کر دی تھی۔ جسپر میں نے انہیں کتابوں کو سماج کے پستکالیہ کے سپرد کرنے کی پریرنا کی تھی۔ اور پنڈت جی نے ولیشیہ ورتی کو عروج پر پہونچا کر خود زرافت کرنا نہ چھوڑا تھا۔ اُس وقت یگیہ ورتی پر میری پنڈت جی سے بات چیت آئی تھی۔ میں نے پنڈت جی کی رو برو شت پتھ کا پاٹھ پیش کیا تھا جہاں پتوں کو ہی پتری کہا ہے۔ پنڈت جی پہلے تو سارا پاٹھ کر کے حیرت سے بولے "یہ تو سارا کا سارا لنکار ہی بن گیا" میں نے عرض کی۔ کہ اگر النکار بن گیا۔ اور اُس سے اعلے آتمک ارتھ نکلیں تو ویدوں اور شاستروں کا گورو بڑھتا ہے۔ لیکن پنڈت جی نے سادگی سے جواب دیا "پھر کرم کانڈ کہاں سے نکالو گے" یہ ایسا ہی عذر تھا جیسے کہ عام لوگ بدی کی تائید میں پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر پاپی پاپ نہ کریں تو ایشور کی سرشٹی کیسے چلے گی میں حیران ہوں کہ ایسی بدھی رکھنے والے انسان نہ صرف آریہ سماج کے سب کے سب موجودہ ودوانوں کو ہی للکار رہے ہیں۔ بلکہ رشی دیانند پر مکاری کا دوش لگانے کے لئے تیار ہیں۔

سوچنا "جب مجھ الوان ڈیڑھ دہائی سے ایک گیان ہوا۔ کہ آریہ سماج میں ویدک دھرم کا ابھاؤ ہے۔ تبھی میں اس سمودائے سے الگ ہو گیا تھا"

سالوچنا میں ان لفظوں کو بار بار پڑھتا ہوں۔ اور تعجب سے پوچھتا ہوں کیا اس کے کہنے والے پنڈت بھیم سین جی ہیں!! مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ دہلی میں رائے صاحب گردھاری لعل کے مکان پر اگست ۱۹۰۰ء کی ۱۳ تاریخ کو جب پنڈت جی اپنے انوچت لیکھ پر ذکر ہی نہیں ہونے دیتے تھے بلکہ اس ذکر کو ٹالتے ہوئے وے اِسبات پر زور دیتے تھے۔ کہ سب سے پہلے اِس ودھ سا تر لئے ہو۔ کہ آیا مُردوں کا شرادھ ویدانوکول ہے یا نہیں۔ اسپر میں نے صاف الفاظ میں کہا تھا۔ کہ یا تو آپ صاف طور پر اقبال کیجئے کہ آپ آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں اور اُس سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ آپ کے ساتھ باقاعدہ شاستر ارتھ کیا جاوے یا صاف الفاظ میں اپنی بیہودہ تحریر کے لئے پشچاتاپ کر کے اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیجئے۔ تاکہ پریم پوروک وچار کیا جاوے اسپر پنڈت جی نے آخری طریقہ اختیار کیا تھا۔ میں نے پنڈت جی کو صاف کہدیا تھا۔ کہ اگر اُن کو آریہ سماج کے سدّھانتوں پر کوئی سندیہ ہے۔ تو انہیں چاہئے کہ نیک نیتی سے اپنی علیحدگی کا اظہار کر دیویں۔ آریہ سماج کے اندر رہ کر لوگوں کو دھوکے میں نہ ڈالیں۔ میری اِس گذارش کا صاف نتیجہ ہی نکل آیا تھا۔ یعنی اس کے بعد پنڈت جی نے آریہ سدّھانت میں چھاپ دیا تھا۔ کہ اُن کو آریہ سماجی نہ سمجھا جائے یہیں تک نہیں بلکہ اپنے شریر کو بھی دھار کوٹھی میں لیا۔ پنڈت جی نے سویکار کیا تھا۔ چنانچہ پنڈت جی نے وہاں لکھا تھا "وے لوگ (یعنی آریہ لوگ) میرے شریر کو بھی دچار کوٹھی میں ہی سمجھیں۔ کنتو آریہ سماجی ہی نہ سمجھیں اور نہ کسی آریہ سماج کا انویائی سمجھیں...... میرا نشچے ہے کہ اب سمجھنے یا ماننے سے آریہ سماجیتوں میں اویوستھا نہ ہوگی کوئی گھبرائے گا بھی نہیں"

پنڈت جی کے اس لیکھ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگست ۱۹۰۰ء تک پنڈت جی آریہ سماج میں شامل تھے۔ پس اگر علیحدہ ہوئے تو اُس کے بعد جسکو ہرگز ہرگز ڈیڑھ سال نہیں ہوا۔

سوچنا "بیچ میں یہ بھی وچار آیا

کر دیوے ہوں۔ دھرم انکو کوئی سوہرو جاوے تے
بجو سمجھا دیویں۔ وار مجھ سے سمجھ لیویں
تو اچھا ہے۔ اسی کارن میں نے اندر پرستھ
میں رشٹر ورن (اس سمت ۱۹۵۷) جب کہ
سناتن دھرم سبھاؤں کا بر عکس اپدیشن
تھا۔ منشی رام جی تھا سیٹھ لیکھی رام جی
منشی نارائن پرساد جی آدی سبھیہ پرشوں
کے سامنے ٹیپ کرم انتر گت سو انیت پتری
منتر وی کو وچار کشش میں استعمال کیا
تھا۔ جیسا کہ میں آریہ سدھانت بھاگ ۱
کے انگ ۱۰ کے پرشٹ ۴۵ میں پوروہی
بیان کر چکا تھا۔ پرنتو آشچریہ کہ پنجاب تھا
پشچمی ترلیشن کی پرتی ندھی سبھاؤں
کے آرگنزاروں نے پرتگیا کرنے پر بھی اس
وشئے کے وچار کے لئے کچھ بھی اُدیوگ
نہ کیا۔ ودن کر پاکر میری سو آشا کو نراشا
سے ملا دیا۔"

سالوچنا دہلی کی خاص سبھا کا ذکر
پنڈت جی نے بار بار کیا ہے۔ اگر یہ معلوم
ہوتا کہ پنڈت جی گھر پر واپس جاتے ہی
اسی طرح پھر اپنی پرتگیا اور اپنے بیانوں کو
بدل لیں گے۔ تو اسی وقت اُس جلسہ
کی حالات قلمبند کر لئے جاتے۔ لیکن پھر
بھی جو لوگ اُس جلسہ میں شامل تھے۔ اُن سے
وہاں کا حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ دہلی
کے جلسہ میں پنڈت جی نے بات چیت کرتے
ہوئے جو جو پیچ و تاب کھائے۔ اور جس
طرح کے اقرار و انکار کئے ان کا اندازہ
اسی سے لگ سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی کے
پیچھے سوامی شانتا نند جی نے کان میں انگلیاں
ڈال لی تھیں۔ تاکہ جو کچھ اُن کے گرو کو
اُن کی رائے میں انوچت کہا جاتا تھا۔ وہ
اُن کے کان میں نہ پڑے۔ چونکہ پنڈت جی

کے آریہ پرشوں) کا سمجھانا مان جانے پر
سوامی شانتا نند پنڈت جی کے ٹہرتے ٹہرتے
اُٹھ کر چلے گئے تھے۔ اور میں آریہ پبلک
کو یہ بھی بتلانا چاہتا ہوں کہ پنڈت جی نے
اپنی بھول کیوں قبول کی تھی۔ جب پنڈت
"تلسی رام۔ پنڈت رودر دت۔ پنڈت
جوالا دت۔ وغیرہ سب سمجھا کر ہار گئے
(میں پنڈت جی کے ساتھ آریہ سماج کی طرف
سے گفتگو کرنے والا تھا۔) اور پنڈت بھیم سین
جی نے سوامی دیانند کی نسبت جو کچھ
لکھا تھا۔ اُسے واپس لینے کی بات کو ٹال
کر وہ یگیہ وشٹ کے وچار پر ہی پہلے
زور دیتے رہے۔ تو اُسوقت میں نے
سیٹھ لیکھی رام جی سے پوچھا۔ کہ آیا اُنہوں
نے ویدک دھرم کو سوامی دیانند کے
اُپدیشوں سے گرہن کیا یا نہیں۔ اور اگر یہ
ٹھیک ہو تو پھر بھی پنڈت بھیم سین جی
کا لکھنا ٹھیک ہے۔ کہ سوامی جی پہلے شرادھ
کو مانتے تھے۔ بیچ میں انگریزی پڑھوں کی
خاطر اُنہوں نے ماننا چھوڑ دیا۔ اور مرنے
سے پہلے پھر مانتے تھے۔ یعنی مکار تھے۔ تو
پھر نرنیہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سب
سے پہلے آریہ سماج کو ہی توڑ دینا چاہئے
اس پر جب سیٹھ لیکھی رام نے ذرا آنکھیں
بدل کر کہا۔ کہ بیشک وے سوامی جی کے
اُپدیشوں سے آریہ ہوئے تھے۔ اور اگر
سوامی جی کی بے عزتی ہوگی تو وہ پنڈت
بھیم سین کو کچھ نہیں سمجھیں گے۔ تو پنڈت
جی نے بلا چون وچرا مان لیا کہ وہ اپنے
سارے ہتک آمیز لیکھ کو واپس لے لیویں گے
آریہ پرش حیران ہوں گے کہ جو بات
آریہ سماج کے سب پنڈت اور دیگر
پرتشٹھت پرش پنڈت بھیم سین جی سے

نہ منا سکے وہ اُنہوں نے سیٹھ لیکھی رام
جی کے کہنے سے کیوں مان لی۔ آریہ پبلک
کو واضح ہو۔ کہ پہلا یگیہ ختم ہو جانے پر سیٹھ
صاحب کے ایک اور بھائی نے دس ہزار روپیہ
علیحدہ کر کے پنڈت جی کی معرفت یگیہ کرانے
کا سامان مہیا کر رکھا ہے۔ پس اگر سیٹھ صاحب
کا کہنا نہ مانا جاتا۔ تو اُس وقت باوجود
پریس کا کام تقریباً بند ہو جانے کے بھی
پنڈت جی آرام سے زندگی کیسے گذارتے
استو۔ پنڈت جی کے ماننے پر میں نے تو تسلیم
کر لیا تھا۔ کہ پنڈت جی اپنی تحریر کی آئندہ
آریہ سدھانت میں تردید کر دیں گے۔ مگر
پنڈت جوالا دت جو پورانی واقفیت کے
باعث اُن کو بخوبی جانتے تھے۔ زور دینے
لگے۔ کہ جو کچھ لکھنا ہے۔ اسی وقت لکھا لو
علیحدہ ہو کر نہ جانے ان کی رائے کیا بدل
جاوے۔ اور تحریر میں نہ معلوم وچار کوٹی
اور سدھانت پکش میں یہ کون کون سی
باتیں رکھ کر ٹال جاویں۔ اسپر بھی صرف
ایک وشے کی تحریر ہی لے کر جلسہ کا خاتمہ
کر دیا گیا۔ اور باقی تحریر کو ان کے وشواس
پر چھوڑ دیا گیا۔

اسقدر معاملہ طے ہو جانے پر ساتھ ہی
میری طرف سے یہ اقرار تھا۔ کہ میں آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پریرن کروں گا۔ کہ
وے یگیہ وشے پر پنڈتوں دوارا آندولن
کرا دیں۔ اور منشی نارائن پرساد جی نے
اپنی سبھا میں یہ معاملہ پیش کرنے کا اقرار
کیا تھا۔ چنانچہ میں نے حسب اقرار خود
اس معاملہ کو اپنی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب میں پیش ہونے کے لئے بھیجا ہی تھا
اور ایسا ہی جواب سیٹھ لیکھی رام جی کے
خطوط کا دیا تھا۔ کہ پنڈت بھیم سین جی

...اپنے آریہ سدہانت جلد ۱۰ کے نمبر ۱۱ اور ۱۲ میں آریہ سماج کے ہت کا وچار کرتے ہوئے اپنے آپ کو آریہ سماج سے علیحدہ ہی نہ کرلیا۔ بلکہ شانتی شانتی کی پکار مچاتے ہوئے پیشتر کی نسبت زیادہ اشانتی پھیلانی کی کوشش کی۔ پھر آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کا یہ فرض رہا کہ پنڈت بھیم سین کے ساتھ پنڈتوں کو جوڑ کر اس وشے میں آندولن کرادیں۔ بلکہ شل اور انار یہ متوں کے آدمیوں کے وے ہی ایک ہو گئے۔ جن کے ساتھ کہ شاستر آرتھ کرنے کے لئے آریہ سماج ہر وقت طیار ہے۔ پس پنڈت جی کی شکایت بالکل بیجا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھاؤں نے اس وشے میں آندولن نہیں کرایا۔ پنڈت جی کو واضح ہو کہ ان کی تحریروں کا کھنڈن کرنا پنڈت تلسی رام جی نے شروع کر دیا ہے۔ اور اگر پنڈت جی اپنے شرادھ سمبندھی منتویہ کے وشے میں شاستر یہ پرمان پیش کریں گے۔ تو اور لوگ بھی ان کے لیکھوں کی سمالوچنا کے لئے تیار ہو جاویں گے۔

سوچنا " پہیلی میں نے ۱۲ برس سے سماج میں جانا ہی چھوڑ دیا ہوا تھا۔ اور آریہ سدھانت بھاگ ۱۰ کے ۱۱-۱۲ انکوں میں چھپا چکا تھا۔ کہ جب تک میرے وچار گرشتھ گیانی کرم کا ٹھیک ٹھیک نرنے نہ ہو تب تک مجھے کوئی آریہ نہ سمجھے۔ میں ورتمان آریہ سماجی نہیں ہوں۔"

سمالوچنا۔ آپ سماج میں کیوں نہیں جاتے تھے۔ اس کی وجہ میں بیان کرچکا ہوں۔ سماجک لوگ آپ کے گھر کے ویوہاروں سے سماج کی ہانی ہوتے دیکھ کر جب کہا اور آپ کو ناگوار لگا تو آپ سماج میں جانے سے کترانے لگے نیز آپ تو گیہ سمبندھی پربندھ کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے تھے۔ جس کا مفصل بیان آریہ ورت پرچے میں چھپ چکا ہے۔ بس یہی وجوہات ہیں۔ کہ آپ سماج کے جلسوں سے غیر حاضر رہا کرتے تھے۔ پھر آپ کا یہ کہنا۔ کہ آپ ڈیڑھ برسوں سے آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے تھے غلط ہے۔ نیز آریہ سدھانت میں جو علیحدگی آپ نے چھپوائی۔ اس کے لئے ہی آپ کو فخر نہیں مل سکتا۔ کیونکہ وہ کارروائی آپ نے میرے اشارہ کرنے پر کی تھی۔ میں نے آپ کو کہہ دیا تھا کہ اپنا مذہبی کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس سبھا کے نیم کو آدمی نہ مان سکے اس سے علیحدہ ہو جاوے۔

سوچنا " وچار کا ستھان ہے کہ جب میں آریہ سماج سے سُو بیہ (خود بخود) پرکٹ کرکے پرتھک ہو گیا تھا۔ تو (ہم لوگوں نے ان بھیم سین شرما کو آریہ سماج سے پرتھک کر دیا) اب چھپا کر پرکاشت کرنا کیا اوشیک اُچت تھا؟ ایسے دوشش پوروک ہوئے واہونے والے آکشیپوں کا کچھ بھی اُتر دنیا میں اُچت نہیں سمجھتا تھا پی میں اُن مہاشیوں کے ان پرستاو کو اپنے لئے وشیش کر مدد کاری سمجھتا ہوں۔ ارتھات میری چاہنا کو ان آریہ لوگوں نے پورن کیا!"

سمالوچنا۔ یہ تو ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ کہ پنڈت جی کا یہ کہنا غلط ہے۔ کہ وے خود بخود آریہ سماج سے علیحدہ ہوئے۔ اُن کا عمل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر ہی رہ کر اس کے سدھانتوں کو بگاڑنے کی انہوں نے بہتیری کوشش کی۔ اور یہ آریہ پرشوں کی پریرنا کا نتیجہ تھا۔ کہ انہیں آخرکار سیدھے بیوہار کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ لیکن اس میں سندیہہ نہیں کہ جب پنڈت جی نے خود بخود ظاہر کر دیا تھا۔ کہ ان کو آریہ سماجی نہ سمجھا جاوے یہاں تک کہ اپنے شریر کو بھی وچار کوٹی میں ڈال دیا تھا (جس کے معنے میں نہیں سمجھا۔ کیا ہم لوگ اس میں بھی سندیہہ کریں کہ آیا پنڈت جی کا شریر واستو میں ہے۔ یا کلپنا اتر ہی ہے) تو پھر پنجاب وغیرہ دیشوں کی آریہ پرتی ندہی سبھا کو مناسب نہ تھا۔ کہ اپنے جلسہ میں پنڈت جی کو آریہ سماج سے علیحدہ کرنے کا ریزولیوشن پاس کرتی۔ صرف اس قدر اعلان تمام آریہ سماجوں کے لئے کافی تھا۔ کہ پنڈت بھیم سین کو آریہ سماج کا سبھاسد نہ سمجھیں اور ان کی تحریروں کو آریہ سماج کے انوکول نہ سمجھیں۔ یہ بیشک پنڈت جی کے ساتھ بے انصافی کا برتاؤ ہوا ہے۔ گو میرے اخبار میں بھی سبھاؤں کے اس قسم کے اعلان۔ کہ پنڈت بھیم سین جی آریہ سماج سے علیحدہ کئے گئے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن میں ان کا اس طرح پر شائع کرنا اپنی بھول مانتا ہوں۔ مجھے بھی یہی مناسب تھا۔ کہ پنڈت جی کے خود بخود علیحدہ ہونے کی (خواہ وہ کسی کی پریرنا سے کیوں نہ ہوئی ہو) خبر شائع کرتا

لیکن آریہ سماجوں کو خبردار کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ جس رسالہ میں کہ پنڈت جی نے اپنا آریہ سماج سے علیحدگی کا حال شائع کیا تھا۔ اُس میں یہ بھی پر یرنا کی تھی۔ کہ اُن کے گرنتھوں اور رسالوں کو آریہ پرش بدستور خرید کرتے رہیں۔

سوچنا "اب مجھے اِس کا بڑا ہرش ہے۔ کہ میرے ساتھ کسی مت کا بندھن نہیں رہا۔ کیول وید شاستروں کا بندھن تو مجھے سر و دا رکھنا سویکار ہی ہے۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا مراد آباد کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ کہ میرے پورو پرستاؤ کو پر کار انتر سے سویکار کیا ہے۔ میں آریہ سماج تتھا دھرم سبھا دی کے سب ہی سمودایوں سے میل رکھونگا۔ میرا کسی سے دویش وا بیر نہیں ہے"

سالوچنا - پنڈت جی نے اِس جگہ Evolution ایوولیوشن کی تھیوری کو ثابت کر دکھایا ہے۔ یعنی اُن کے خیالات نے رفتہ رفتہ پلٹا کھایا ہے چنانچہ اِس تحریر کے مقابلہ میں (جس میں کہ پورا آنک سبھاؤں کو میل ملاپ کا اعلان دیا گیا ہے) میں پنڈت جی کی وہ تحریر پیش کرتا ہوں۔ جو کہ اُنہوں نے اپنے آریہ سِدّانت میں اگست ۱۹۱۰ء کے خاتمہ پر شائع کی تھی۔ وہاں پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں "آریہ سماجستھ لوگ مجھ کو تیئنت تنگ کریں سبھا سے بھی الگ کر دیں تو بھی میں

آریہ سماج کا پرتی پکشی

جیون بھر نہ بنوں گا

اور پرتی پکشیوں کو سہائتا بھی کدا پی نہیں دوں گا۔ کنتو آوشیکتا ہونے پر آریہ سماج کو ہی سہائتا دوں گا۔"

اب اِس سپشٹ لیکھ کے ساتھ حال کے لیکھ کا مقابلہ کیجئے۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

سوچنا "سب کے لئے نِشکش ویدانوکول سناتن دھرم کو کہوں گا۔ و لکھوں گا۔"

سالوچنا - یہ الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اِس سے پیشتر پنڈت جی بے رو رعایت ہو کر کہا یا لکھا نہیں کرتے تھے۔

سوچنا "آریہ سماج میں بھی انیک منشیہ وید مانو لیشی دھرم کے شردھالو ہیں۔ اُن کے لئے تتھا انیہ دھرم سے پریم رکھنے والوں کے لئے اب اچھا سمے آیا ہے"

سالوچنا - پنڈت جی کی یہ تحریر بڑی مطلب خیز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے آریہ سماج کے چند ایک سبھاسد بھی اپنے خیالات کے اندر پھانس لئے ہیں۔ اور خود آریہ سماج سے علیحدہ رہ کر اُن کے ذریعہ سے آریہ سماج میں اپنے خیالات خفیہ طور پر داخل کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس لئے ایسے آریہ سماج کے سبھاسدوں سے (اگر کوئی ہیں) پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وے بھی ایمانداری سے کام کریں۔ اگر انہیں پنڈت بھیم سین جی کے سمجھانے پر وشواس ہو گیا ہو کہ براہمن آدی گرنتھوں میں مُردوں کے شرادھ کا

[illegible]

وِدھان ہے۔ تو وے آریہ سماج کے ودوانوں کے پاس آ کر اپنی شنکاؤں کا سمادھان کرا لیں۔ اگر وشواس نہ جم سکے تو پھر نیک نیتی کے ساتھ آریہ سماج کی ممبری سے استعفا دے کر اپنے خیالات کا شوق سے پرچار کریں یا اُن پر عمل کریں

سوچنا "میرے ساتھ ورتمان آریہ سماج کا جو وِواد ہوا۔ اُس کا کارن کیول شرادھ اور تیرتھ ہی نہیں ہے۔ کنتو سبھی کرم کانڈ وِواد کا ہیتو ہے میں سپشٹ کہتا ہوں کہ آریہ سماج نے ابھی سوامی دیانند سرسوتی جی کے منتویہ پر بھی اوردھ نہیں ہیں۔ اِس لئے سنسکار ودھی بھی آریوں میں ٹھیک ٹھیک نہیں مانی جاتی

سالوچنا - اِس لیکھ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی کا رِشی دیانند کی سِدّھانتوں کے ساتھ بھی اختلاف ہے۔ کیونکہ اُن کا یہ لکھنا کہ سوامی دیانند جی کے مت پر بھی آریہ لوگ اوردھ نہیں ہیں ظاہر کر رہا ہے کہ پنڈت جی سوامی جی کے سِدّھانتوں کے ساتھ سہمت نہیں ہیں۔ پھر اُن کا اپنی دیگر تحریروں میں یہ ظاہر کرنا کہ وے سوامی جی کے انوکول پرچار کرتے ہیں کیسا بھرم جنک ہے! پھر یہ لکھنا کہ آریہ لوگ سنسکار ودھی کو ٹھیک ٹھیک نہیں مانتے سرو سادھارن کو مغالطے میں ڈالنے والا ہے

(باقی آئندہ)

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی آراء کا ذمہ دار نہیں

ہندو دھرم کو سہایک

اور

آریہ سماج

ناظرین کچھ عرصہ سے سناتن دھرم گزٹ
ایڈیٹر اس کوشش میں ہے۔ کہ جس طرح
ہو سکے آریوں اور سماجک اِنسٹی ٹیشنوں
کو نقصان پہنچایا جاوے۔ لیکن جب سے
منصف عدالت نے اُس کا جُرم حد سے بڑھا
کر اُس کو مجرم قرار دیتے ہوئے معقول
سزا دی ہے۔ جس کا وہ خود بھی اقراری ہے
تب سے وہ بذریعہ گزٹ مذکور اہلِ ہنود
دیگر مذاہب کو آریوں سے بھڑکانے کے
اور گورنمنٹ عالیہ کو اشتعال دلا کر
آریوں کو خواہ مخواہ قانونی شکنجہ میں کھچوانا
چاہتا ہے۔ پرنتو اُن کو معلوم رہے۔ کہ اگر
کوئی سماجک پُرش اپنے کو آریہ کہتے
کہلاتے ہوئے بھی اپنے اصولوں سے گر
کر خلاف قانون برتاؤ کریگا۔ تو اُسی کو ہی
منصف راجیہ میں ضرور سزاء ملے گی
اُس وقت کے آپ کے رونے چِلّانے سے کوئی
کچھ نہیں نکل سکتا۔ آپ کی مسلسل تحریر کا
مطلب ہر ایک سمجھدار بخوبی سمجھ سکتا ہے
مجھ کو شوک یہ ہے کہ جس پوتر آریہ قوم کا
اُن صفات موصوف ہو کر اب ہندو قوم
کہلاتا ہے۔ اُس کے سہایک یا رہبر وہ لوگ
ہو رہے ہیں۔ کہ جو سنسکرت وِدّیا سے
کورے۔ اور اردو انگریزی کے دلدادہ اپنے
نفع یا بڑائی کے خیال میں غرقاب ہو
بھارت ورش کی رہی سہی مٹی خراب کرنا

چاہتے ہیں۔ کیا کبھی یہ آریہ بھومی ایسے
خود غرض لوگوں سے ترقی حاصل کر سکتی
ہے۔ اتی شوک ہے۔ ایسے رہبروں کے
مطیع یعنی نوین پورانکوں پر کہ وہ ذرا بھی
خواب غفلت سے کروٹ نہیں بدلتے۔ اور
اپنے کلجگی اوتار و اُپدیشکوں کا خفیہ
عقیدہ تو درکنار علانیہ کرتوت کو بھی
دیکھ کر اُس پر کچھ بھی وچار نہیں کرتے
ہا۔ بھارت بھومی! تیرے مند بھاگ ہیں
کیا تجھے پھر کبھی آریہ بھومی کہلانے کا فخر
حاصل ہوگا؟ کیا بھارت باسیوں کے
پاپوں کا پھل اب تک پورا نہیں ہوا
میرا وشواس ہے کہ وہ دن نزدیک
ہیں۔ جب کہ گُرُکُل سے سچے برہمچاری
نکل کر بھارت کی گم شدہ عظمت کو پھر
دوبالا کر دکھائیں گے۔ بدلی خود غرضوں
نے اِس پاک تحریک کی مخالفت میں بھی
کوئی کمی نہیں کی۔ اور آریوں سے علاوہ
دیگر غیر آریہ پرستوں کا خاطر خواہ مدد
دینا دیکھتے ہوئے گوپی ناتھ صاحب کا
دلی خوف ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء کے گزٹ
میں ظاہر ہی ہو گیا۔ جیسا کہ اُنہوں نے
ہندوؤں کو آریہ سماج سے نفرت دلاتے
ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر اب بھی ہندو بھائی
کچھ دھیان نہ دیں گے۔ تو دو پشتوں میں
سب دیانندی ہو جائیں گے۔ اور یہ خیال
اُن کا ٹھیک ہی ہے جب کہ ہنسا ہنسی
پشتہ سے نکل کر ہندو لوگ دیانندی ہو
جائیں گے۔ تو پھر اُن کی کیسہ بڑی کیونکر
ہے۔ میں اپنے بھولے ہندو بھائیوں کو متنبہ
کرتا ہوں۔ کہ اُن کو اب ہی اُن کے رہبر ہی
جو پورے شاکتک ہیں۔ گو اپنے کو سناتن
دھرمی بیان کریں۔ سخت نقصان پہونچا رہے ہیں

اور آریہ سماج جو کچھ مشکلات والزامات
کا پاتر بن رہا ہے۔ وہ سب پروپکار کی
نیت سے نہ کوئی اُس کو ذاتی مطلب ہے
حیرت کا مقام ہے کہ سناتن دھرم کے پرچارک
کہلانے کا دعوے کرنے والے وام مارگ
کے اصولوں کے برجستہ و سنجیدہ ہونے کا
اقرار کریں۔ اور یہ ہی تحریر کریں کہ ہم
نراکار پرماتما سے نہیں ڈرتے۔
دیکھو گزٹ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء و آئینہ بھاگوت
کتابچے اعتراض ۸۶ کا نوٹ۔ و اخبار
آریہ مسافر میگزین اکتوبر ۱۹۰۹ء کا صفحہ ۱۲ جس
میں ان کلجگی دیوتاؤں کا خیال گنو نہسا
و پرماتما کی نسبت خود تحریر کردہ ہے جس کا
نمونہ حال کے گزٹ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۰ء میں بھی
موجود ہے۔ جس میں اُنہوں نے انسس
کھانا جائز بتلا کر ویدک یگوں میں: دان
کرنا تسلیم کیا ہے۔ پس اِن باتوں سے
ہمارا یہ خیال کہ نوین پورانکوں کی تعلیم
ہی شاکتک مت سے نکلی ہے۔ کیسے درست
نشچے ہو۔ کیونکہ اس وقت عام ہندوؤں
میں مورت کا دیکھنا۔ تین وقت سندھیا
کرنا۔ وناک پکڑ کر پرانایام اور پران پرتشٹھا
و سورج کو جل دینا و چرن امرت پینا
یہ سب باتیں رائج ہیں۔ اور انہیں پر
ہندو مذہب کا زیادہ انحصار رہا ہے
اور یہ سب باتیں وام مارگیوں کے تنتر
یا یمنتر۔ دیال تانتر۔ و گورو منتر گرنتھوں
میں موجود ہیں۔ جو شاکتکوں کے دھرم پستک
ہیں۔ اِس بات سے ہماری حیرت بھی
کم ہو جاتی ہے۔ کہ جب کہ عام ہندوؤں میں
یہ باتیں وام مارگیوں کی موجود ہیں
تو پھر گزٹ کی ایسی تحریروں پر کون
نوٹس لے سکتا ہے۔ اور کون گوپی ناتھ

جی پر اعتراض کر سکتا ہے۔ ناظرین نے ست ہیہ اخبار عام ۲ و ۳ و ۴ و ۹۔ اکتوبر و ۸ و ۲۷ و ۲۸ نومبر و ۱۴ و ۱۸ و ۲۵ دسمبر ۱۹ء کے مضمون جن میں انگریزی کے اُن تعلیم یافتوں کے برخلاف جو ولایت سے تعلیم پاکر واپس آئے ہیں اور نیز آریوں کے خلاف ہیں "ہندو سوسائٹی کا کھُن" اور "ہندو قوم کے زوال کے آثار" اِس ہیڈنگ سے چھپے ہیں۔ اُنہیں میں ایک حق پسند دہلی کے سناتنی پنڈت کی جانب سے ہی تردیدی مضمون قابل دید چھپا تھا۔ جس پر ایڈیٹر صاحب کو کچھ خوشامدانہ تحریر چھپانا پڑا۔ کیونکہ وہ ہی سناتنی ہے۔ اور اب حال میں ہی ایڈیٹر سناتن گزٹ میں اپنی تحریر میں گوجروں کی طرف سے نوٹس جانے پر وہ بذریعہ کارڈ معافی مانگتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایسا خیال ہرگز نہیں صرف آریوں سے دل لگی کی ہے۔ کیوں؟ پنڈت جی صاحب؟ اسی عقلمندی پر آریوں کو قانونی شکنجہ میں جکڑنا چاہتے ہو۔ آپ کا اس منصف گورنمنٹ کو اپنے گزٹ میں خود ظالم کہنا۔ آپ کو راج بھگتی کا بھگت ظاہر کرتا ہے کیا اسی لئے آریوں کو جو اعلےٰ درجہ کے راج بھگت ہیں۔ راج بھگتی کے خلاف ثابت کرنا آپکا شیوہ ہو رہا ہے کیا آپ نے اپنے جرم کی سزا معقول مانتے ہوئے بھی اُس سے یہی سبق سیکھا ہے۔ کہ آریوں سے دل لگی کرنا ہی سناتن دھرم ہے۔ خواہ اور قوموں کو بھی برا کہنا پڑے۔ اب یہی آپ کا بوجہ ہلکا کرنے کے لئے بھارت پرتاب نے ہی جنم لیا ہے۔ گھبرائے نہیں۔ دیکھیں وہ آپ کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ یا بڑھ کر۔ اُس میں جو تحریر دیکھی گئی۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ گپتا صاحب ویدک سدہانت سے ناواقف ہونے کے علاوہ اپنے نوین مروجہ سدہانتوں سے بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ یا دیدہ ودانستہ من مانا سدہانت لکھ کر آپ کی طرح اخبار سے کمائی کا صیغہ اختیار کیا ہے جسکو بضرورت موقع پر ظاہر کیا جاویگا

(باقی آیندہ)

راقم

دلیش کا شبھ چنتک

رہنولال پردھان آریہ سماج قصبہ گنگوہ "

ریویو

پشچم اُتّرا اودھ دیش کی آریہ پرتی ندہی سبھا نے ایک آریہ پستک پرچارنی سبھا قایم کی ہے۔ جس کی طرف سے کچھ ٹریکٹ نکل چکے ہیں۔ ان میں سے دو حسب ذیل میرے پاس ریویو کے لئے آئے ہیں۔

(۱) ایشور بھگتی اور اُسکی پراپتی بزبان ہندی۔ اس گرنتھ پریم ارتھات بھگتی کو ہی ایشور پراپتی کا سادہن بتلا کر بڑی عام فہم لیکن زبردست عبارت میں پرمیشور کی عبادت کے لئے زور دیا گیا ہے اِس قسم کی کوششیں چونکہ بڑی مفید ہیں۔ اِس لئے میں مصنف کا اُتساہ گرانا نہیں چاہتا۔ لیکن آریہ پُرشوں کو اُن کی ایک غلطی سے خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آستک وشیوں پر لکھتے ہوئے حال کے سنسکرت کویوں (شاعروں) کے پرمان نہ پیش کیا کریں۔ درشنوں میں ان کل مضامین پر کافی لکھا جا چکا ہے۔ اُن کے سوتر ہمیں گمراہی سے بچاتے ہیں اور شاعرانہ مبالغہ بعض اوقات ہمیں اپنے اصولوں سے گرا دینے والا ہوتا ہے۔ قیمت فی جلد ۱ر

(۲) کاسٹ سسٹم بزبان انگریزی از بابو گنگا پرساد ایم اے۔ ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی۔ قیمت فی جلد ۱۰ر

اِس انگریزی کے ٹریکٹ میں جات پات کے بندھنوں سے جو برائیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اُن کا ذکر کرنے کے علاوہ ویدوں۔ شاستروں اور پورانوں تک سے ثابت کیا گیا ہے کہ جنم پر جاتوں کی تقسیم ایک نئی اختراع ہے۔ جس قدر پرمان کہ اب تک ورن بیوستھا کے متعلق کتابوں میں نکل چکے ہیں اُن سب کو جمع کرکے اس جگہ اُنہیں سلسلہ وار لکھا گیا ہے۔ ویدک ورن بیوستھا کو بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے اور اُس کے از سر نو تازہ کرنے

کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ لیکن جاتِ پات کے بندھنوں سے پیدا ہوئی برائیوں کے دور کرنے کی تدابیر پیش کرتے ہوئے مصنف نے محض مشتبہ لفاظی سے ہی کام لیا ہے۔ کوئی عملی طریق اِس مسئلہ زبردست برائی سے رہائی کا نہیں بتلایا۔ حال کی جاتیہ (قومی) سبھاؤں کو البتہ اچھی صلاح دی ہے۔ کہ کم از کم جاتوں کی چھوٹی تقسیموں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس کے سوائے کوئی بھی عملی صلاح نہیں بتلائی گئی۔

پرشن

(۱) کیا آریہ سماج پاتنجل۔ گوتم۔ بیاس منو۔ انگرا۔ آدک گذشتہ پوروکت رشیوں منیوں سے بڑھ کر شری سوامی جی مہاراج کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یا برابر یا کم؟

(۲) سوال ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں۔ جواب انجوستا ئیس ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش کا اُردو مستند ترجمہ سملاس ۷۔ صفحہ ۲۷۶ سطر ۹ و ۱۰۔ لیکن دوسری جگہ ویدوں کی گیارہ سو ستائیس شاکھا بیان کی گئی ہیں۔ یہ پرسپر وردھ ہے۔ ملاحظہ ہو اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش مذکور سملاس چودھواں بیان منتویہ امنتویہ صفحہ ۲۲۷ سطر ۹ تا ۱۰۔

(۳) कन्यानां सम्प्रदानंच
कुमाराणांचरक्षणम् ॥
मनु अ० ७ श्लो १५२

سوامی جی نے شلوک مذکور کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ کہ سرکاری قانون اور برادری کا قاعدہ ہوا چاہئے کہ پانچویں یا آٹھویں سال کے بعد کوئی شخص اپنے لڑکے لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ مدرسہ میں ضرور بھیج دیوے۔ اگر نہ بھیجے تو مستلزم سزا ہووے۔ لڑکوں کا پہلا یگیہ پوبت گھر میں ہو۔ اور دوسرا پاٹھ شالا میں۔ گُرُکُل میں۔

مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ صفحہ ۴۲ سطر ۱۶ لغایت ۲۱ لیکن منوسمرتی میں یہ لمبا چوڑا ارتھ اس شلوک کا نہیں لکھا ہوا ہے۔ صرف لڑکوں کا پڑھانا اور لڑکیوں کا کنیا دان لکھا ہے اور کچھ یگیہ پوبت۔ اور پانچویں آٹھویں سال کا ذکر اذکار نہیں ہے۔

(۴) سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ پھر انہوں نے ویدوں کے معنے کیسے سمجھے۔ جواب پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنے جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کرکے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنے جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنے ظاہر ہوئے تب رشیوں منیوں نے وہ معنی مع رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے۔ ان کا نام برہمن ہوا۔ یعنی برہم جو بمعنی وید ہے۔ اُس کی شرح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا۔

اِس سے ثابت ہوتا ہے برہمن ویدوں کے نکیہ ستیہ پران ہیں۔ کیونکہ ویدوں کے معنے پرماتمانے یوگی مہرشی لوگوں کو جتلائے۔ نہ کہ خود کلپنا کی۔ پھر یہ کہنا کہ براہمن کا کہنا وید انوکول ہونے سے مانیہ ہوگا۔ کیسا فضول اور نامعقول جواب ہے جبکہ براہمن پرماتما کے جتلائے ہوئے معنے سے اُسکی شرح ہے پیدا ہوئی ہیں۔

ملاحظہ ہو ترجمہ ستیارتھ مذکور سملاس ۷ صفحہ ۲۶۹ سوال (۵۱)، نوٹ۔ جو مہاشے مذکورہ بالا پرشنوں کا اُتر دینا چاہیں۔ وہ کرپا کرکے مدلل مفصل جواب دیویں زیادہ نمستے

راقم
آریہ بھائیوں کا داس شورام از جلال پور جٹاں

آریہ سماجک خبریں

نروانہ سے بہ تفصیل ذیل اصحاب نے مبلغ ۶ بہ رائے کنیا انانتھ آلہ جلندھر ہمارے پاس ارسال کئے۔ لالہ جینت رام شاکا ڈاکٹر ماہیو رام صاحب پنڈت ہرنندرائے صاحب میزان ۶

کروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ گنگا رام جی پردھان لالہ دھرم چند جی اُپ پردھان۔ ماسٹر گنیش داس جی منتری۔ لالہ موہن لال جی اُپ منتری لالہ جیون لال جی خزانچی۔ لالہ بینگا رام جی

پُستک کا دہکشنا - بابو ہری موہن جی و لالہ خوشی رام جی ممبران انترنگ سبہا لالہ موہن لال جی و لالہ روپ چند جی نے اپنے پتروں کی جنم اتسو کی خوشی میں آریہ سماج کے ممبران و دیگر اصحاب کو جو کہ تقریب ۷ کے نیچے پرتی بھوجن دیا۔

آریہ سماج گجرات پنجاب کا اتسو سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو ہونا قرار پایا ہے

۲۰ - جنوری ۱۹۰۱ء کو بمقام فیروزپور (پنجاب) میں جینیوں اور آریہ سماج کا شاستراتھ ہوگا - آریہ ودوان وہاں پر اوشیہ ہی رہا کریں

مچھلی شہر ضلع جونپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - جنوری ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔

آریہ سماج ضلع ایٹہ کا چوتھا سالانہ جلسہ

ایشور کی کرپا سے آریہ سماج سکیٹ ضلع ایٹہ کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۱ - ۲۲ و ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء مطابق ا ۲ اور ۳ ماگہ شدی سمت ۱۹۵۷ بکرمی کو ہونا قرار پایا ہے - اسلئے سب آریہ بھراتا اُپدیشک و سنیاسی مہاتماؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۹۰۱ء کی شام کو سکیٹ ضلع ایٹہ پہونچ جاویں۔ کاسگنج ریلوے سٹیشن پہ اتریں - نگر کیرتن تاریخ ۲۱ - ماہ جنوری ۱۹۰۱ء کو صبح ۸ بجے شروع ہوگا - سوامی آتما نند سرسوتی جی یہاں براجمان ہوں وہاں سے

کرپا کر کے یہاں ضرور پدھاریں

ضرورت

ایک بر کے لئے کنیا کی ضرورت ہے ایک اعلیٰ خاندان کا ۲۰ سالہ لڑکا برسر روزگار اور گھر کی حیثیت اچھی ہے ایک لڑکی جو قدرے ہندی بھاشا جانتی ہو قوم کھتری نندہ خاندان دیوان کے نام سے ہیں آریہ قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں باقی امورات خط وکتابت سے فیصلہ ہوسکتے ہیں

المشتہر
بابو گنپت رائے بالٹ انسپکٹر ریلوے بائی خیل امبالوالی

۳۹/۱۲ بر کی ضرورت ۳۹/۱۲

میرے ایک متر اگروال راجپنی کو ور کی ضرورت ہے - جو ۲۲ و ۲۵ سال کے درمیان ہو صحت اچھی ہو۔ سنسکرت جانتا ہو انگریزی میں مڈل یا انٹرنس پاس ہو یا برسرروزگار۔ لڑکی کی عمر ۱۵ سال ہے۔ ہندی اچھی طرح سے پڑھی ہوئی ہے۔ لڑکا آریہ سماجی ہو شادی ودھی پوروک ہوگی المشتہر ماسٹر مولچند از کنکھل

۳۷/۱۲ ادھیاپکہ کی ضرورت ۳۹/۱۲

ضلع گورداسپور میں ایک ستری کو ابتدائی حساب اور ہندی بھاشا پڑھانے کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - لہذا درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

المشتہر
آیک آریہ معرفت سیکرٹری دھرم پرچارک جالندھر شہر

بمقدار آزمائش دوائی بلا قیمت ۳۹/۱۲

لالہ کوٹول صاحب ویدیہ لاہور اپنی ادویات کی سریع التاثیری کے بہروسہ پر وہاں کی کل مرضوں کے واسطے اپنی دوائی بمقدار آزمائش بلا قیمت دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب پہلے ہی دوائی بلا قیمت طلب کریں۔ تو وہ بھی کل حالات تحریر کریں۔ خط کے جواب کے لئے ٹکٹ ہمراہ ارسال کریں

لالہ کوٹول سوداگر پشمینہ لاہور کی ۳۶/۱۲ ۳۹/۱۲ دوکان سے ہر قسم کا مال بکفایت

دستیاب ہوسکتا ہے۔ تفصیل مال حسب ذیل ہے (۱) پورے سوٹ کے لئے پٹی کشمیری خود رنگ و چارخانہ پانچ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک۔ (۲) چادریں چھ گز بارہ روپیہ سے بیس روپیہ تک (۳) لیمدہ بیس روپیہ فی تہان۔ لوئیا چھ روپیہ سے ۲۰ روپیہ تک گلوبند لیمدہ فی جوڑہ ....

مفت

بلکہ آدہ آنہ کا ٹکٹ گرہ سے لگا کر جنتری ۱۹۰۱ء معہ نمونہ کشمیرہ پٹی۔ پٹو۔ گبرون وغیرہ عام تقسیم کرتے ہیں۔

المشتہر
اسٹر احمد جان نبی بخش کان کارخانہ گرڈ لدھیانہ پنجاب

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۶ ماگھ سمت ۵ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۰۱ء شکروار جلندھر شہر | نمبر ۳۱

سنسار کی گتی

گذشتہ احوال سے آگے
سوشیل کانفرنس

جس ریزولیوشن کا گذشتہ ہفتہ میں ذکر کرچکا ہوں۔ اگر اسی ریزولیوشن کو صاحب میرمجلس کی طرف سے بغیر کسی بحث کے منظوری کیلئے پیش کیا جاتا تو کچھ بات بھی تھی۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی ایک اور ریزولیوشن بھی پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ کمی وقت کی وجہ سے یہ دونوں ریزولیوشن بلا تقریر پیش کئے جاتے ہیں۔ واں کیا دیر تھی all! all! کا نعرہ بلند ہوا۔ اور ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اس ایک نمونہ سے پتہ لگ جاویگا۔ کہ آیا اس کانفرنس کو کانگریس کے تین میں والی انگریزی خانہ کی نقل کا خطاب دینا کیا مناسب ہے۔

کانفرنس والے دن ایک بات کا ضرور پتہ لگتا تھا۔ اور وہ یہ کہ پنجاب جو کہ کانگریس میں بہت کم دلچسپی رکھتا ہے صرف اپنی عزت رکھنے کی خاطر (بقول نامہ نگاران ہمعصر) ... کانگریس کا گلے پڑا ڈھول بجایا وہی پنجاب سوشیل کانفرنس میں بڑے شوق سے شریک ہوا۔ حاضری چار ہزار انسانوں کی تھی۔ یورپین فیشن کی دیسی لیڈیاں تو کلکتہ اور بمبئی میں سوشیل کانفرنس کے پلیٹ فارم پر بیٹھی ہی ہیں لیکن چادر پہننے والی لیڈیوں کا جمگھٹ لاہور سوشیل کانفرنس کے اجلاس میں دکھلائی دیا۔ یہ دیگر صوبجات کے بھائیوں کے لئے ایک نظارہ تھا۔ اور اس شریف ستریوں کے مجمع میں ہماری بھی شریمتی ... ہی تھا۔ لاہور آریہ سماج کے یوگیہ بھائی لالہ روشن لال کی دھرم پتنی گویا انکی رہبر تھیں ستری شکشا پر جو تقریر ... سلکوٹ کانفرنس کی تقریب ... شرومنی کی پدوی ... بابو سرندرناتھ بنرجی نے اس کانفرنس میں بھی ... تقریر سے لاہور کے نوجوانوں کو خوش کر دیا۔ آپ کی ... الفاظ زیادہ ہوتے ہیں ... مذاق ... لوگوں کے ... اپنے احباب ...

اور مجلسی رسوم میں بڑی تبدیلیوں کے برخلاف ہیں شاید اسلئے اپنی لڑکی کے بیاہ میں نوگرہ وغیرہ کی پوجا کرا کے برادری میں شریک ہونے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ سرندرو بابو کی تقریر سے یہ پتا ہرگز نہیں لگ سکتا کہ انکا اصلی مطلب کیا ہے۔ اور بھی بہت سے صاحبان نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ لیکن نتیجہ نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوگا مجھے بھی مجبور کیا گیا تھا کہ میں ایک دوسرے مضمون پر کچھ کہوں لیکن میں نے صرف ریزولیوشن انگریزی میں پڑھکر اسکا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا۔ اور صاف کہدیا تھا کہ جب آپ لوگ ان تجاویز کے پاس کرنے کی نیت سے جمع ہیں تو دلائل پیش کرنا محض وقت ضائع کرنا ہے۔ لیکن سوال وہی ہے جو میں نے اسوقت کیا تھا کہ کیا برادری کے سرگروہ بنے بغیر کوئی اصلاح چل نہیں سکتی تمہاری ان تجاویز کے ساتھ متفق ہیں۔ اگر تم انکو قائل نہیں کر سکتے۔ تو تمہارا ریزولیوشن پاس کرنا فضول ہے۔ اس کانفرنس کے موقع پر جو کام لیکچر بازی کا ہوا وہ تو بڑا اعلیٰ تھا لیکن بہتر یہ ہوتا۔ کہ حاضرین اپنے دل سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے کہ جن جن مضامین پر کہ وہ حاضرین کو موثر کر سکے ہیں ان اور پر اُن کا خود بھی عمل ہے۔ سوشیل کانفرنس نے بھی اپنا کام ۳۰ دسمبر کی شام کو ختم کر دیا۔ اور آٹھ دنوں کم ایمال کے لئے پیر آرام کرنے کا حق حاصل کر لیا۔

مسٹر ٹہلرام کی ایگریکلچرل کانفرنس

اسی موقع پر مسٹر ٹہلرام نے زراعت کے سوالات پر وچار کرنے کیلئے ایک زراعت کی کانفرنس بلائی تھی۔ اس میں بڑے بڑے سرکاری افسران کے علاوہ ہر ایک خیالات کے لوگ لیکچروں کے لئے شریک ہوئے تھے۔ سارے ملک میں ایک ... قائم کرنے ... اسکے علاوہ بہت سے تخم وغیرہ کی بھی نمائش ہوئی۔ اس زراعتی ملک میں اس قسم کی نمائش اور کانفرنس بڑی ہی ضروری تھی۔ اسلئے ہم مسٹر ٹہلرام کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے اسوقت دکھلا دیا ہے۔ کہ آخرکار انہیں کچھ نہ کچھ ...

عزیز ہیں اور میں انکی نسبت آزادی سے اپنی رائے ظاہر کر دیا کرتا ہوں۔ اسلئے پیشتر انکے استقلال پر میں نے سوال کیا تھا میں خوش ہوں کہ مسٹر ٹہلرام نے آخر ایک کام کو مضبوطی سے ہاتھ لگایا ہے جسمیں اُن کی کامیابی کے لئے میری بھی دعا ہے۔ یہ کانفرنس برابر ۳۰ دسمبر تک بیٹھی رہی بہت سے اصحاب لیکچر دیتے رہے جن کو شاید زراعت کیساتھ بالکل مس ہی نہیں ہے۔ لیکن ان اصحاب کو شاید اسلئے تکلیف دی گئی ہو کہ یہ کانفرنس بھی کسی خاص فرقہ یا مذہب کی کانفرنس سمجھی جاوے۔ یہ بھی موجودہ تحریکوں کا ایک پہلو ہے جو قابل غور ہے۔ اسوقت وار کے خیالات کو لوگ تعصب کے ہم معنی سمجھتے ہیں۔ یہ نہایت افسوسناک ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیشن میں آتمک ... کچھ بھی غور کے قابل نہیں سمجھی جاتی۔ آج اسی جگہ خاتمہ کرنا پڑتا ہے۔ اب جگہ نہیں ہے اور لونڈیوں باندیوں کے کارنامے بھی ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں لیں اسی پر اکتفا کر کے آئندہ وہیں خاص کا تذکرہ شروع کیا جاوے گا ———

لاہور میں دیگر جلسے

سوشیل کانفرنس کی کارروائی ختم ہوتے ہی سوشیل کانفرنس کے سخت مخالف مسٹر بال گنگا دھر تلک جی کو لاہور کے طالب علموں نے ایڈریس دیا۔ جس میں انہیں پرانے رشیوں کا ہم پلہ بیان کیا گیا۔ لیکن اس ایڈریس کے خاتمہ پر ہی انہوں نے اپنے لیکچر میں پرانے رشیوں کی وہ مٹی پلید کی جس کی کوئی حد نہیں۔ میں اس لیکچر میں بباعث سر درد شریک نہ تھا۔ لیکن جو رپورٹ میرے پاس پہونچی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسٹر تلک نے وید منتروں کا مطلب سمجھنے کے قاعدوں کو باقاعدہ مرتب نہیں کیا ہے۔ جب لکھنؤ کانگریس کے جلسہ پر مسٹر تلک سے میں ملا تھا۔ تو انہیں یہ بھی معلوم

نے ہی کوئی سنسکرت زبان میں حاشیہ کیا ہے۔ اور اُنہوں نے مجھ سے اقرار کیا تہا۔ کہ وے ضرور سوامی دیانند کے بہاشیہ کا مطالعہ کریں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کہاں تک اپنے اقرار کو پورا کیا۔ لیکن جو آریہ پُرش کہ مسٹر تلک کو ملے تھے۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ انہوں نے سوامی دیانند کے بہاشیہ کی نسبت یہ رائے لگائی ہے کہ اُس میں کھینچ تان ہے۔ یہ تو پورانی رائے انگریزی طریقہ کے سنسکرت دانوں کی ہے مگر جب تک کہ وجوہات اور واقعات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش نہ کی جاوے۔ کہ کہاں کہاں کھینچ تان ہے۔ تب تک مسٹر تلک کی رائے کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی جس منتر کے ارتہوں پر کہ مسٹر تلک نے اپنے لیکچر کی ساری بنیاد قایم کی تہی۔ اُس پر میں گنجائش کے وقت کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور اُن کی باقی تہیوری کی نسبت اُن کی نئی کتاب کا انتظار کروں گا۔ جو کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ زیر طبع ہے۔ مسٹر تلک نے ۳۱۔ دسمبر کو سناتن دہرم سبہا میں ہی لیکچر دیا۔ جہاں سناتن دہرم کی خوبیاں بیان کیں۔ سُننے والے بیان کرتے ہیں۔ کہ دونوں لیکچروں کے بہاؤ میں زمین آسمان کا فرق تہا۔ لیکن آخر مسٹر تلک ہیں ہی تو :: **پولیٹکل مین**۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ مجلسی اصلاح سے ہی پولیٹکل حالت درست نہیں ہو سکتی مذہب کی نسبت ہی اُن کے خیالات عجیب وغریب ہیں۔ جو کسی وقت ہدیہ ناظرین کئے جاویں گے۔

مسٹر تلک کے لیکچروں کے علاوہ پُورانک ہندو دہرمیوں نے ہی سوشیل اصلاح کے برخلاف بہت کچھ تقریریں کیں۔ جن سے کچھ فایدہ نہیں

ہوا۔ اور نہ سوشیل ریفارمروں کا ہی نقصان ہوا۔ غرضیکہ لاہوریوں کا یہ ہفتہ بڑے آنند سے گذرا۔ اِس دیش کے بچپن کے خیالات والے آدمیوں کے لئے اچہا تماشہ تہا۔ تفریح طبع خوب ہوئی آخر کار اپنے اپنے دل کا بخار نکال کر سب بہائی خواب خرگوش میں مبتلا ہو گئے

بیسویں عیسائی صدی کا آغاز

چاروں طرف سے شور مچ رہا تہا۔ کہ وہ بیسویں صدی آئی! وہ آئی!

لیکن یکم جنوری کو نہ تو دن میں ہی کچھ فرق ذرات میں اور نہ ہی انسان بدلے۔ چین میں بدستور مہذب وحشی پن کا زور رہا جنوبی افریقہ میں بوئر لوگوں نے دوسری مرتبہ جاگ کر بدستور ہلچل مچا رکہی تہی کُشت وخون کی خبریں بدستور آ رہی ہیں بہائی کی گردن پر بہائی بدستور سوار نظر آتا ہے۔ مکّاری کا بدستور راجیہ دکہائی دیتا ہے۔ اِنسانوں نے مصنوعی طور پر زمانہ کو بدلنا چاہا۔ لیکن الشیٔ یقیم اصلہٗ ہیں۔ اِنسان کی فرضی تقسیم اوقات کا پرمیشور کے لاتبدیل قانون پر ذرا ہی اثر نہیں پڑتا۔ اس بدبخت دیش پر تو اِس کا اثر ہی کیا پڑ سکتا ہے جہاں تو وہ مثل ہے کہ "نہ ناڑ ہرے نہ ساون سوکہے" یہ چرخہ تو اسی طرح چلے گا۔ یہاں اکیسو برس یہ پتہ لگانے ہی گذر گئے۔ کہ ہمیں کن کن باتوں کی ضرورت ہے۔ کون کون سی اصلاحیں کرنی لازمی ہیں۔؟ اور اب تک ہماری تحقیقات کا ہی خاتمہ نہیں ہوتا۔ نہ معلوم یہ تحقیقات کب تک چلے گی ::

آریہ سماج کا فرض

عیسوی صدی کی تبدیلی پر آریہ سماج کی حالت پر بہی ایک نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ انیسویں صدی کے آخری چوتہے حصہ میں جنم لے کر پچیس برسوں میں آریہ سماج نے کیا کام کیا ہے۔ بہ عرصہ سے پیشتر جو کام ہو رہا تہا اُسکا سہرہ اکیلے رشی دیانند کیسا تہ تہا۔ اور اسلئے موجودہ آریہ سماج کا کام نہیں کہہ سکتے۔ گذشتہ پچیس ۲۵ برسوں میں آریہ سماج کئی منزلیں طے کیں۔ اِس کو کئی سخت صدموں کا سامنا کرنا پڑا۔ بیرونی اور اندرونی دونوں قسموں کی چڑہائیاں اس پر ہوتی رہیں۔ لیکن باوجود ان تمام مشکلات کے اِسنے اپنا وجود قایم رکہا۔ اِس دیش میں آریہ سماج ہی کچہ مذہبی اصلاح کے لئے ایک باقاعدہ سماج نہیں۔ اور بہت سے نئے سماج موجود ہیں۔ لیکن دُنیا کے جملہ مذاہب کیطرف سے سخت حملے صرف آریہ سماج پر ہی ہوتے ہیں یہ ایک غور طلب سوال ہے۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے اسلئے جملہ مذاہب مخالف ہیں کہ وہ جو کہ بھی لڑائی کرتے پھیری رہتے ہیں اِس کہنے میں کسقدر سچائی موجود ہے۔ البتہ بیان کرنے میں فرق ہے۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ جہاں دیگر مذاہب کے پیرو ناجائز راضینامے کرنیکے لئے تیار ہو جاتے ہیں جسکی وجہ اُن مذاہب کی بنیاد ڈالنے والوں کے وشواس کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ وہاں آریہ سماج کے بانی کا وشواس ایسا پختہ تہا کہ وہ جہوٹہ کیسا تہ راضینامہ کو پاپ سمجہتا تہا۔ یہ انتہا اس کا گمبہیر مطالعہ ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ سچائی کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے۔ اور جن اصولوں میں جہوٹہ کیساتہ راضینامہ نہیں رہا۔ اُنکے ساری دُنیا مخالف ہو جاتی رہی ہے لیکن جیت آخر کار سچائی کی ہی ہوتی ہے۔ اسی سچائی پر غور کرکے کچہ دھارس بندھتی ہے۔ ورنہ بیسویں صدی کے آغاز میں آریہ سماج کی جو حالت ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے جس آریہ سماج نے کہ سخت سے سخت بیرونی حملوں کا مقابلہ کیا تہا۔ وہ اسوقت اپنے ممبروں کے آلسیہ اور بیپرواہی کے کارن بے حس و حرکت ہو رہا ہے

اُپدیش

पृथ्व्या से जो नि ख ले सम
ुत्थि ते पंचात्मके योग गुणे प्रवृ
त्ते । न तस्य रोगो न जरा न मृ
त्युः प्राप्तस्य योगाग्निमयं श
रीरम ॥

برھ دھام کی منزل بڑی اونچی ہے۔ اور
آتما کسقدر نیچے ہے! پھر کسطرح آگے
بڑھ سکتا ہے۔؟ اِس پرشن کے اُتر کے لئے
یہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ
آتما کو نیچے گرانے کا باعث کیا ہے
باعث۔ سوبھاؤ سے ہی نیچے گرا ہوا ہے۔؟ اگر
اِس کی یہ نیچ حالت سوابھاوک ہے
تو اُسے بدلنے والی شکتی ہی کوئی نہیں ہو
سکتی۔ پھر ہاتھ پیر مارنے سے فائدہ کیا!
لیکن اگر انسان کی گری ہوئی اوستھا
کسی نمت سے ہے۔ کسی خاص سبب سے
ہے۔ تو وہ نمت۔ وہ سبب دریافت
کرنا چاہیئے۔ آتما سُوروپ سے مُوجب ہے
بندھ اور موکش اُسے نمت سے ہوتا ہے
اور بندھ کے معنے ہیں پنچ بھوتوں کے بنے
ہوئے شریر (جسم) کے اندر قید ہو جانا
گویا آزادی سے قید میں آنا ہی بندھ ہے
اور اِس قید سے آزادی ہی موکش ہے
پس صاف معلوم ہو گیا۔ کہ ہماری
تمام گردیوں کا باعث یہ پنچ بھوتک شریر
یہ پانچ عنصروں (اگنی۔ وایو۔ جل
پرتھوی۔ آکاش) کا بنا ہوا جسم ہی ہے
پرکرتی چونکہ اندھیرا ہے اسلئے اُس میں
دُکھ ہے۔ پر آتما چونکہ جیوتی مئے ہے
اسلئے اُس میں سُکھ ہے۔ آنند ہے
لیکن ہر ایک چیز چونکہ اپنی اصلیت کی طرف
سوابھاوک طور پر چلتی ہے۔ اِس لئے پانچوں
مادّی عنصروں سے بنا ہوا انسانی جسم بھی اپنے
کارن (پرکرتی) کی طرف ہی جُھکتا ہے۔ اور اِسی لئے
جیو آتما کو دُکھ ہوتا ہے۔ پس سب سے پہلا کام
یوگی کا یہ ہے۔ کہ وہ اِس پنچ بھوتک شریر
کو اپنے قابو میں کرے۔ سوال ہو سکتا ہے
کہ بجائے اِس پنچ بھوتک شریر کو اپنے قابو
میں کرنے کے کیوں نہ اِس سے علیحدگی
ہی اختیار کر لے۔ لیکن یہ علیحدگی انسان
کے اپنے بس میں نہیں ہے۔ اور اِس علیحدگی
کے لئے ہی تو اِس عنصری بناوٹ کو اپنے
بس میں کرنے کی ضرورت ہے۔ فرض کرو
کہ ایک زہریلا سانپ ہمارے بدن کو
لپٹ گیا ہے۔ کیا ہم اُس کو بس میں کئے بغیر
ہی اُس سے کنارہ کشی کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔
بلکہ اُسکو علیحدہ کرنے کیلئے پہلے اُسے اپنے قابو میں
لانا پڑتا ہے اسلئے رشی فرماتے ہیں کہ "پانچ عنصروں یعنی
پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش کا مجموعہ جو جسم ہے
اُس پر فتح حاصل کرنے یعنی اُس کو بس میں کرنے سے
اور یوگ کا پھل ملنے پر جو یوگ کے نتیجے سے بھرپور
شریر یوگی کا ہو جاتا ہے اُس یوگی کو نہ روگ ہوتا
نہ بڑھاپا ستاتا اور نہ دُکھ ہوتا ہے" یوگی کا شریر
سچ مچ یوگ اگنی مئے ہو جاتا ہے۔ بجائے
اسکے کہ جسم آتما کو کمزور کرے۔ بجائے اسکے کہ اندریاں
آتما کو اپنا غلام بنا کر جدھر چاہیں گھمائیں۔ یوگی کا آتما
اندریوں اور من کو اپنے قابو میں رکھکر انکو ہی اپنی
آتمک سدھی کا ذریعہ بناتا ہے۔ اسوقت یوگی کا
شریر روگ رہت ہو جاتا ہے۔ جسطرح رعیت بادشاہ کو
اپنا غلام بنا لیتی ہو۔ جبکہ نوکر چاکر مالک کی طبیعت
پر قابو پاکر اُسے اپنے بس میں کر لیتے ہیں۔ اسوقت
ہر ایک بیرونی غنیم اُسکو آن کر دبا لیتا ہے۔ لیکن اگر بادشاہ
رعایا کو پورے طور پر قابو میں رکھے۔ اگر مالک نوکروں کو
باقاعدہ چلانیوالا ہو تو بیرونی دشمنوں کے بھی کلیجے دہل
جاتے ہیں۔ اُنکا حوصلہ نہیں پڑتا کہ حملہ کر سکیں
اسی طرح پر جب تک کہ انسان اندریوں کا غلام
بنا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ اندریوں کو وشیوں کے
اندر بے تحاشا طور پر جانے سے نہیں روکتا۔ تب
تک شاریرک اور مانسک ہر پرکار کے روگ
اُس کو گھیرے رہتے ہیں۔ لیکن جیوں ہی کہ
وہ اندریوں کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔ سب
پرکار کے روگ اُس سے دور بھاگتے ہیں۔ اُس
کے نزدیک کوئی روگ نہیں آتا۔ اور جب روگ
ہی نزدیک نہیں آتا۔ تو پھر بڑھاپا کیسا۔ روگ
رہت شریر سے بڑھاپے کا کچھ تعلق نہیں ایسے
ہی انسان یہ وید کی پرارتھنا کرنے کے ادھکاری ہوتے
ہیں کہ "ہم سو برسوں تک ہر ایک اندری سے اُسکا مناسب
کام لیتے ہوئے جیویں" اور جب روگ اور بڑھاپا دونوں
سے چھٹکارا ملا تو پھر دُکھ کہاں! کیونکہ جب کسی چیز کی
خواہش ہو اور وہ حاصل نہ ہو سکے تو دُکھ ہوا کرتا ہے لیکن
جہاں روگ اور بڑھاپا دونوں نہیں۔ جہاں جسم سے تمام
متعلقہ طاقتوں یعنی اندریوں اور من کے قابو میں آ گیا
پھر کوئی ایسی خواہش ہی دل میں نہیں اُٹھ سکتی جو پوری
ہونیوالی نہ ہو جب ایرشا اور دویش کا ناش ہو گیا
تو پھر دُکھ کہاں! جسطرح کہ اگنی کے پرویش کرنے سے
سونا اگنی روپ ہی ہو جاتا ہے۔ اور باوجود سونا رہنے کے
بھی کسی کی تاب نہیں ہوتی کہ اُسکو ہاتھ لگا سکے۔ اسیطرح
یوگ اگنی مئے جو شریر ہو جاتا ہے وہ گو بھوتک شریر ہی بنا
رہتا ہے۔ تاہم اُسکو ستانیکی تاب کوئی بھی روگ نہیں لا سکتا
کیونکہ ایسے یوگ اگنی مئے شریر کا پرکاش ہی ایسے روگوں کے
ناش کر دینے کیلئے کافی ہے۔ پھر کیا ہم سب مورکھ نہیں
ہیں۔ جو ایسے اُتم یوگ کو چھوڑ کر بھوگ میں لپٹ
ہو رہے ہیں! ۰ ۰ ۰

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹ

آخر کب تک کہتے ہی چلے جاؤ گے

آخر کب تک کہتے ہی چلے جاؤ گے۔ یہ آواز کبھی کبھی سننے میں آتی ہے لیکن جو لوگ اس نصیحت کو دوسروں کیلئے ضرورت سمجھتے ہیں۔ افسوس کہ وہ خود ہی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ بھارت ورش میں اسوقت ہر ایک انسان واعظ بن رہا ہے۔ دیش اپدیشکوں کی پراپت ہو رہا ہے یا اُنتی کی اوشکتا ہے یا پرچار کی ضرورت ہے اور اسلئے ہر ایک بھارت واسی اُپدیشک بننا اپنا فرض سمجھتا ہے لیکن جب سب ہی اُپدیشک ہیں۔ تو اُپدیش کس کے لئے کیا جا رہا ہے؟ پولیٹکل۔ سوشل۔ ریلجس ہر قسم کے سدھار کے لئے اگنت تقریریں ہوتی ہیں لیکن اِن کا پھل؟ کچھ بھی نہیں! اگر بولنے والے تھوڑے ہوں اور سننے والے زیادہ ہوں تو شاید کچھ پھل نکلے کچھ نتیجہ برآمد ہو سکے۔ لیکن جہاں سب ہی بولنے والے ہوں۔ تو وہاں سننے والا کون ہو سکتا ہے۔ اور جب سننے والا ہی کوئی نہیں۔ تو عمل کرنیوالے کہاں سے آویں بیری الڈیں بکواس کافی ہو چکی۔ کہا بہت کچھ جا چکا ہے۔ اب بغیر کئے کچھ نہیں بنتا۔ کبیر جی فرماتے ہیں

دوہا

کہتا تو کہتا ملا۔ گہتا ملا نہ کوئے
سو کہتا وا چھوڑ دے۔ جو نہیں گہتا ہوئے

یعنی کہنے والے بہت ملے۔ لیکن عمل کرنیوالا ایک نہ ملا۔ اس کہنے کو چھوڑ دینا چاہئے جس پر عمل نہ ہو

کیا یہی سناتن دھرم ہے؟

پراچین کال میں ستیہ سناتن ویدک دھرم یعنی ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ... سمجھا جاتا تھا ...

وید پڑھنے اور وید ونکا اپدیش کرنیکو ہی سناتن درشٹیہ ریتی بتلاتے تھے۔ لیکن زمانہ نے عجیب پلٹا کھایا ہے۔ اسوقت اَوری سناتن دھرم کیا سمجھا جاتا ہے۔ اسکا نمونہ میں ایک نئے ماہوار رسالے سے پیش کرتا ہوں۔ جو کہ دہلی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس رسالے میں سناتن دھرم کی ہانی کرنیوالوں میں سب سے اول نمبر سوامی دیانند کا لکھا ہے۔ اس رسالہ کا نام بھارت پرتاپ ہے۔ اور اس کے پہلے ہی رسالے میں جنم دن سے ہی جو سپرٹ اسکے اندر پھونکی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے حقیقی بھائی لاہور کے سناتن دھرم گزٹ کا ٹھیک ساتھی ثابت ہوگا۔ آریہ سماج کا حال لکھتے ہوئے جس شائستگی سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے علاوہ ایڈیٹر کی سبھیتا کے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کیا سناتن دھرم نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ آریہ سماج کا منتویہ ہے۔ اِن نئے سناتنیوں کے نزدیک اسکا اُلٹا ہی سناتن دھرم ہے۔ ایڈیٹر بھارت پرتاپ آریہ سماج اور اُسکے بانی کی نسبت یوں دُر افشانی فرماتے ہیں "مہاراجی نے سدا برت کی روٹیاں کھا کر **دیا نند جا بانکلے** آپنے پنجاب میں آریہ سماج پھیلایا۔ یہ دو گھوڑوں پر چڑھتے تھے۔ (پنچھو تر دیشیہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ کیا گندہ مذاق ہے) ہندوؤں میں رہنا ہی چاہتے تھے۔ اور ہندو دھرم کو مٹا دینا ہی چاہتے تھے۔ اور ساتھ ہی لوگوں کو پادریوں میں مل جانے سے بچاتے تھے۔ مگر سب کی شکل پادریوں کی سی ہی بنا دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے پنجاب میں قدم جما کر اپنے کو **ویدک دھرم** کا پرچار کیا۔ شور مچایا کہ مندروں اور مورتی پوجا نے ملک خراب کر دیا..... خدا نزاکار ہے اُسے اسقدر طاقت کہاں کہ انسانی صورت میں ظہور پذیر ہو اور انہیں اتنی لیاقت کہاں کہ رام کرشن بنے..... برہمن یا شودر کوئی نہیں **جو ستیارتھ پرکاش پڑھے** وہی برہمن..... عورتو تم وید پڑھو۔ اُسی ہون کراؤ۔ سندھیا سے جگ سب باتوں میں انگریزی نقل کر دو (خوب! سندھیا کرنا اور اُس سے یگ کے انگوں کو پہونچا انگریزی نقل ہے) وغیرہ وغیرہ۔ بس ایسا اقتباس کافی ہے اگر یہی دلائل اور ایسی قسم کی تحریریں پورا ایک دھرم کی رکشا کے لئے مناسب سمجھی جاتی ہیں تو اسکا خدا ہی حافظ ہے

آریہ سماج میں ایک ضروری تحریک

سنت دھرم پرچار کی علانیہ ...

اگر پرچین آریہ رشیوں کی تصانیف کو غور سے پڑھا جاوے تو یہ امر بخوبی صاف نظر آ جاتا ہے کہ اُنہیں تحقیقات کا بڑا اعلیٰ مادہ تھا یہی وجہ ہے کہ اُنکے بیان کئے ہوئے اصول اب تک دنیا کے رہبر بن رہے ہیں۔ اسوقت یورپ کی سائنس اور فلاسفی جو جو نئی دریافتیں اور معلومات پھیلاتی ہے قریب قریب وہی اصول آرش گرنتھوں میں سے تلاش کرنے پر ملسکتے ہیں۔ پُورا ایک ہندو بھائی ہونے کے تو اسبارے میں مجھے کچھ کہنا ہی نہیں ہے کیونکہ وہ پُرانے رشیوں کی سپرٹ سے بہت دور پیچھے ہٹ گئے ہیں لیکن اور کچھ نہیں تو خیالات میں تو ضرور ہی آریہ سماج کے ممبر اُن رشیوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں۔ بس کیا اُنسے یہ امید رکھنا مناسب ہے کہ وہ اپنے دھرم گرنتھوں کی نسبت بڑا بھاری اندولن کریں؟ افسوس کہ میرے آریہ سماجی بھائی اسطرف بالکل متوجہ نہیں ہیں جن کی مذہبی بنیاد قصّے کہانیوں کی مختصر کتابوں پر ہے اُنکو اغلاط اور محرّف تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کتب خانوں کو چھان مارا ہے اور جس دھرم کی بنیاد سرشٹی کے آدی تک پہنچتی ہو اور اعلیٰ درجہ کی سائینس اور فلاسفی پر مبنی ہو وہ محض ترجموں پر ہی گذارہ کر کے بیٹھ رہیں! کیا افسوسناک نظارہ ہے! حال میں ہی مسٹر تلک نے جو لیکچر دیا۔ اور آئے دن مسٹر تلک سے ہندوستانی سنسکرت دانوں کے یورپین گرو۔ جو غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اُنکو دور کرنے اور اُنکی نسبت تحقیقات کرنیکا کوئی ہی انتظام آریہ سماج میں موجود نہیں ہے۔ میرے ناظرین میں سے شاید کم واقف ہونگے لیکن اُنکو معلوم ہونا چاہئے کہ وید کے دھرم کی محض اسکی کھنڈن کے لئے تفتیش کرنیکی نیت سے عیسائی مشن لاکھوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ عیسائی اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ اپنی اُس میں گورنمنٹ تھیوری کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کام کر رہے ہیں جو انسان کی ابتدائی حالت (وحشی) مان کر ویدوں کو بچوں کی بلبلاہٹ بتلاتی ہے۔ یہ کمزوری کیوں ہے؟ آریہ سماج اِس پہلو میں کیوں خاموش ہے؟ یہ سوالات ہیں جنکا جواب تلاش کرنا چاہئے میری رائے میں سرد مہری کی ساری وجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر تحقیقات کا کام کرنیوالے آدمی نہیں ہیں اور اسلئے ہمارا **آرگنیزیشن** باوجود کا غذ پر بڑی زبردست اور معقول ... نہ کرنے کے عملی طور پر بڑی ڈھیلی پڑی ہوئی ہے۔ ایسے کون

سدھرم پرچارک

پنڈت بھیم سین اور آریہ سماج کا مت

بقیہ صفحہ گذشتہ سے آگے

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آریہ لوگ رشی دیانند کرت سنسکار ودھی کو ٹھیک ٹھیک مانتے ہیں۔ اور ساتھ ہی میں یہ کہنے کی جرات کرونگا کہ آپ ہرگز ہرگز ویدک سنسکاروں کی عظمت کو سمجھنے کے لائق نہیں ہیں۔ واضح ہو کہ ہر ایک کرم کا ایک مکھیہ انگ ہوتا ہے۔ اور باقی سب انگ گون ہوتی ہے۔ مثلاً ویواہ کا مکھیہ انگ کیا ہے؟ ور اور کنیا کا پورن برہمچریہ دھارن کرنے کے بعد۔ گن۔ کرم۔ سوبھاؤ انوسار سمبندھ پیدا کرنا۔ لیکن باقی جس قدر کریا ہے وہ گون ہے۔ اب آج کل کے آریہ سماجی گو عمل میں کیسے ہی گرے ہوئے کیوں نہوں۔ تاہم اسقدر ضرور مانتے ہیں۔ کہ اگر ور یا کنیا کی عمر ٹھیک نہو۔ یا اُن کے گن کرم سوبھاؤ نہ ملتے ہوں تو اُن کے سمبندھ کو ویدک ویواہ نہیں کہ سکتے۔ ہاں اگر پرکشنی یا پرتشٹھا پاتر مجوزہ شکل کے نہیں ملسکتے۔ تو اُن کی جگہ گلاس۔ یا کٹورے رکھ کر کام کیا جاسکتا ہے۔ لیکن پنڈت بھیم سین کے لئے خواہ ایک چودہ سالہ براہمن کے لڑکے کے ساتھ چودہ سالہ سورکھیا قند جٹے کی کنیا کا ویواہ ہوجاوے تاہم اگر پرنیتا اور پروکشنی پاتر ٹھیک شکل کے بنے ہوئے ہیں۔ تو وہ ویواہ ویدک ہو جائیگا۔ پورانک زمانہ میں اگر ویدک دھرم ڈوبا تھا۔ تو انہیں ہی سپرٹ کی بدولت اور اب بھی اگر ویدک دھرم کی کشتی بھنور میں چکر کھا رہی ہے۔ تو انہیں خیالات ہی کی پرورش

سوچنا" دہرم کی انوپتی۔ شردھا ہو دہرم کے پرینی آریہ وا ہندو سب لوگوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں یہ ہے۔ کہ وے مہاشے میرے اِس کٹھن پر وشواس اور شانتی سنتوش رکہیں کہ شرادھ ویدوکت ہے۔ جیوت ماتا۔ پتادی کی سیوا شسروشا یدیہ پی کرتو یہ دہرم ہے۔ تتھاپی اُس کا نام شرادھ نہیں ہے۔ اور جگیا سو لوگوں کو اُوپدیش ہی ٹھیک ٹھیک اس کا نرنے ہو جائیگا۔ تتھاپی لوگ کرا پی نہیں ہے دہرم کا وچار ہے۔ کوئی بنئے بھگتی کا کام نہیں ہے۔ جو شیگھر ہی من مانا چھپا کر کوئی سدھ کر لیوے۔ میں جگیاسو لوگوں کو تھوڑے کال میں بہرن کر کر اس وشے کا ٹھیک ٹھیک نشچے کرا دونگا۔ تتھا لیکھ دوارا بھی پرمان آدی دیکر نشچے کرا دونگا۔ تھوڑا سنتوش کریں۔

سالوچنا۔ جب میں نے پڑھا۔ کہ پنڈت بھیم سین جی آریوں تتھا ہندوؤں کو وشواس دلاتے اور شانتی تتھا سنتوش کے لیے پریرنا کرتے ہیں۔ کہ وے شرادھ کو ویدوکت مان لیں۔ تو مجھے امید ہوئی کہ پنڈت جی نے اس وشے میں مفید ثبوت پرمان پیش کئے ہوں گے۔ لیکن آگے چلکر میری امید یاس سے تبدیل ہو گئی۔ کیونکہ وہاں ابھی اقرار ہی اقرار کئے گئے ہیں ہم بہرن کر کے جگیاسوں کو نشچے کرا دیں گے۔ ہم لیکھ دوارا پرمان سے بھی ثابت کر دیویں گے۔ وغیرہ وغیرہ!! لیکن

جب یہ حال تھا۔ تو پنڈت جی مہاراج کے لیے مناسب تھا۔ کہ وشواس اور شانتی سنتوش کا اُپدیش بھی اُسی وقت شروع کرتے۔ جبکہ پرمان وغیرہ پیش کر لیتے۔ پنڈت جی نے ہندوؤں کو بھی وشواس دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ مردوں کا شرادھ ویدوکت ہے۔ لیکن پنڈت جی کو اِس پرشرم کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وشیدھ شرم کیا ہندو تو آپ کے کہنے کے بغیر ہی مُردوں کا شرادھ جائز مان رہے ہیں۔ اور آریوں کی تسلّی کے لئے اب تک آپ نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ پھر آپ کی اِس جگہ سوئد اِس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ اور پرمان پیش کرنے سے پیشتر ہی لوگوں کو شانتی وغیرہ کہنا نہ معلوم کس بناء کے انوکول ہے۔ میں پنڈت بھیم سین جی سے درخواست کرتا ہوں کہ وے اپنی تحریر کو پھر غور سے پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اُنہوں نے اِس **سوچنا** کے شائع کرنے میں بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اُن کو چاہئے تھا سب سے پہلے پرمان اور یکتی دوارا مرتک شرادھ کو ویدانوکول ثابت کرتے۔ اور اُس کے بعد پھر اِس طرح کے عام اعلان شائع کرنے کی جرات کرتے۔ میں پنڈت بھیم سین کے جواب میں اُن سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وے وشواس کریں کہ شت پتھ برہمن میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں آیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہو۔ کہ شرادھ کرم مرے ہوئے بزرگوں کے لئے کھانے پہنچانے کی غرض سے کرنا چاہئے۔ اور میں اُنہیں چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا لفظ ہو تو مہربانی کر کے آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے اُسے پیش کریں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ جب آپ نے

ایک لفظ بھی اپنی تائید میں وید تو درکنار کسی رشی کرت گرنتھ سے بھی پیش نہیں کیا تو آپ کس معقولیت کی بنیاد پر آریوں سے اِس وشواس کی پیر بنا کرتے ہیں۔ کہ مُردوں کا شرادھ ویدوکت ہے
اصل بات یہ ہے کہ آپ آریہ سماجک پُرشوں کے برتاؤ سے چڑ گئے ہیں۔ اور آریہ سماج کو نقصان پہونچانے کے لئے آریہ سماجیوں کے روپیوں کی ہی مدد سے چکر لگا کر آریہ سماج کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ میرا الزام ہے۔ کہ نئے یگ کے لئے جو روپیہ سنکلپ ہو چکا ہے۔ اُس میں سے آپ کے اِس ودیش سے بہرے ہوئے بھرمن کے لئے مدد ملے گی۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ جب آریوں کی رائے میں آپ مار آستین کی طرح کام کر رہے تھے تو کیا آریہ سماجیوں کا فرض نہ تھا۔ کہ اپنی رکشا کے لئے وے آپ سے آریہ پبلک کو خبردار کر دیویں۔ اس پر ناراض ہونا انصاف نہیں ہے۔ آپ شوق سے بھرمن کیجئے۔ لیکن جو کچھ بھی پرچار کیجئے علانیہ کیجئے۔ پھر مجھے تو کم از کم آپ سے کوئی بھی شکایت نہ ہو گی۔

سوچنا: مجھے ٹھیک ٹھیک نشچت وشواس ہے۔ کہ میرے ساتھ نشپکش ہو کر سو بیرو بھاؤ سے کوئی سوجرد وشاستر گیہ پُرش کرم کانڈ وشئے میں چار یا چھ دن بھی وچار کرے تو مجھے منوا دے۔ وا میری بات کو وہ مان لے۔ میں پوروَ سے بھی ایسا چاہتا تھا۔ اور اب بھی چاہتا ہوں پر اس کی آشا بہت کم ہے۔

سمالوچنا: پنڈت مہاشے! دکھلاوے کے لئے خواہ آپ نے ایسی خواہش ظاہر کی ہو لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ نے ایسا ارادہ مصمم کبھی بھی ظاہر نہیں کیا۔ جب آپ بار بار کہہ چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں شاستروں کا جاننے والا کوئی بھی نہیں۔ تو پھر نہ معلوم آپ اِس وقت کس نیتی سے یہ لکھ رہے ہیں کہ کوئی شاستر گیہ پُرش آپ کو سمجھا دیوے آپ سے پریم پوروک بات چیت کرنے کو تو اکثر لوگ پہلے ہی تیار ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے تو آپ کو بڑے پریم سے نمنترن بھی بھیجا تھا۔ اور آپ کی آمدورفت کا خرچ بھی برداشت کرنے کو تیار تھا۔ لیکن ایسی درخواستوں پر آپ جواب بھی تو اینڈ بینڈا ہی دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ آگے لکھتے ہیں۔

سوچنا: اور شرادھ آدی کے وِشے میں کولاہل سمپرتی ادھک ہے۔ لکھنے والے سمپرتی اودوان انیک ہیں۔ اپنے اپنے سنسکاروں کے انوسار سب لکھتے ہیں۔"

سمالوچنا: کیا آریہ ورت میں جو لیکھ نکل چکے ہیں۔ وے سب اودوانوں کے قلم سے نکلے تھے؟۔ کیا آپ نے اُن کے اعتراضوں میں سے ایک کا بھی جواب دیا؟ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ جب آپ کے پہلے لیکھ کا پرسپر ورودھ میں نے آپ کو دہلی میں دکھلایا تھا تو آپ کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔ اور میں اب بھی آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر کاتیاین کلپ سوتر کی تحریر لیشو بدھ کے بارے میں آپ دیو برودھ ہونے سے پرمانک نہیں مانتے تو ہم لوگوں کو بھی کیوں نہیں اجازت دیتے۔ کہ شرادھ وشے میں بھی اُس کا لیکھ دیو برودھ ہونے کی وجہ سے ہم لوگ بھی نہ مانیں۔ پھر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا پنڈت تلسی رام شرما بھی جاہل ہیں۔ اُن کے لیکھ کا بھی جواب دیجئے۔ لیکن آپ کا یہ لکھنا کہ اودوانوں کا آپ جواب نہیں دینا چاہتے۔ بھی اس وقت و بیر تحفہ ہے۔ جب کہ آپ نے اب تک کوئی پرمان بھی پیش نہیں کیا۔ تو پھر دوسری طرف سے لیکھ لکھنے کی ضرورت ہی کیا رہتی ہے۔

سوچنا: انیک لکھنے والوں کا میں ایک منشیہ اُتر دے بھی نہیں سکتا ہوں تو بھی اتنے سے ہی دھرم جگیاسوؤں کو کسی پرکار کا سنتوش وا ایک رشیش نرنئے شیگھر پراپت بھی ہو نہیں سکتا اس لئے یہ آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ کہ شرادھ آدی کرم کیسے ویدک دھرم ہے وا کوئی انیہ ویدک دھرم ہے۔ اتیادی نرنئے ہونا اوشیہ چاہئے۔ اس کارن میں نے اس کاریہ کی سدھی سنگم رہا ہے یہ شو چاہے

کہیں وِیشٹن کر کے ویدک

دھرم کا نرنئے کروں کراؤں

یہ بھی پورو کال میں یہ ریتی تھی کہ جگیاسو لوگ گیان داتا کے سمیپ آیا کرتے تھے۔ پر اب ایسا سمئے نہیں ہے۔ اِس سے میں جگیاسوؤں کے پاس جا جا کر اپدیش کر دوں یہ وچار ٹھیک کیا ہے۔"

سمالوچنا: بہتوں کے لیکھوں کا اُتر دینا کچھ کٹھن نہیں ہے۔ آپ ہر ایک تحریر کا مکھیہ تاتپریہ لے کر اگر وید برودھ ہو تو اُس کا کھنڈن کر دیا کیجئے۔ ہاں! یہ دوسری بات ہے کہ آپ کی رائے میں آپ کے محض لیکھوں سے جگیاسو کی تسلی ہونا ناممکن ہو

بارے میں آپ کے ساتھ میرا بھی اتفاق ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے میرا گمان ہے۔ کہ آپ کی تحریر اور تقریر دونوں میں قسم کو سنتنے جنگ ہوا کرتی ہیں۔ کہ آپ کی تقریر سے ہی جگیا سوؤں کی تسلی ہوا سمجھو ہے۔ لیکن اصل مطلب تو آپ کا وِشا ئن ہے۔ جیسا کہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ آپ آریہ سماج کے برتاؤ سے چڑ کر اُس کے برخلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو شکایت آپ نے پینش کی ہے۔ وہ بے معنی سی معلوم ہوتی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پراچین کال میں گیان داتا کے نکٹ جگیا سو خود جایا کرتے تھے۔ لیکن اگر آپ ان الفاظ کو جو میں نے موٹے کر دئے ہیں۔ غور سے دوبارہ پڑھیں گے تو آپ کو ماننا پڑیگا۔ کہ اگر پراچین کال واپس آ جاوے۔ تب ہی آپ کو ہی بھرمن کرنا پڑے گا۔ کیونکہ آپ خود اب تک سنتنے آتمک ہیں۔ آپ صرف لوگوں کو سنوالے ہی نہیں چلے۔ بلکہ خوف بھی الرئیٹ رکھتے ہیں۔ گو شاید آپ کو ہی مان کر واپس آنا پڑے۔ پس اگر آپ بھرمن کرنے کے لئے نکلیں گے تو دوسروں کو بھیجیں گے نہ اپنا بھلا ہی ضرور کیا اسے۔ جب سے مشکل تھا۔

سوچنا: پرنتو اس وقت میں چھاپہ خانہ آدمی کا پربندھ وا بیبار۔ مجھ سے کوئی سچا ودوان آتما سروتھا ہی لے لیوے۔ وہی ادھکاری وا آدھیکش بن کے اپنی اچھا نوسار اس کا پربندھ کرے یہ ہی کوئی مہاشے کار یا سنٹھ کا پورن ادھکار لینا چاہیں۔ تو وے میرے ساتھ پتر وِیوہار کریں۔ انہوا کوئی اچھا ابھگیہ سنسکرت گیہ پرش اس کا مینجر پربندھ کرتا نیت ہو کر میری اور سے ہی چلاوے۔ ایسا ہونے پر ویشا ئن ہو سکیگا۔ یدی کوئی سنسکرت گیہ مہاشے پربندھ کرنا چاہیں تو وے مجھے لکھیں وتین بیتھو چٹ پتر و وار انشچت ہو گا۔

سوچنا: پنڈت جی کی اول درخواست تو یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی اُن کا پریس مع سامان اور کتابوں کے خرید لیوے۔ یہ درخواست پنڈت جی کی کچھ نئی نہیں ہے۔ جب اگست ۱۸۹۱ میں میں اُن سے وید بھاشیہ وِشے کی بات چیت کرنے اٹاوہ گیا تھا تو اُس وقت ہی پنڈت جی نے اپنے ارادوں کے پورا کرنے کے رستے میں اسی دلیشہ ورتی کو بادھک ٹھان لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس شرط پر بقیہ وید بھاشیہ کے کام میں دوسرے پنڈتوں کے ساتھ شریک ہونا سویکار کیا تھا۔ کہ اُن کا پریس مع کتابوں وغیرہ کے دس ہزار روپیوں میں خرید کر لیا جاوے۔ اور دس ہزار روپیہ یکمشت بعوض اُن کو اُن کی آئندہ خدمات میں دیا جاوے۔ لیکن چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل فنڈ ہی اس قدر تھا اس لئے سبھا کا حوصلہ نہ پڑا۔ کہ پنڈت جی کی لیاقت اور خدمات سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر آریہ ورت اخبار میں بھی پریس کے

بیچنے کا اشتہار دیا تھا۔ اور اُس وقت قیمت بھی نصف لینے پر آمادگی ظاہر فرمائی مگر وہاں بھی ناکامیابی ہی رہی۔ اب یہ تیسری مرتبہ پریس سے کنارہ کشی کرنے کی کوشش ہے۔ دیکھئے۔ اس کوشش میں پنڈت جی کب کامیاب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر پریس کا انتظام ہو سکا تو پنڈت جی مانتے ہیں۔ کہ وے ویشا ئن کا کام شروع نہیں کر سکیں گے۔ میری رائے میں اب آریہ پرشوں میں سے کسی خریدار کی امید تو پنڈت جی کو رکھنا نہیں چاہئے۔ اور پورانک لوگوں کے مطلب کی کتابیں نہیں ہیں۔ ہاں! مینجر ضرور پنڈت جی کو مل سکے گا اور وہ بھی آریوں میں سے نہیں۔ کیونکہ بقول پنڈت جی کے آریوں میں تو کوئی ابھگیہ سنسکرت گیہ رہے ہی نہیں۔ پس پورانکوں میں سے ہی تلاش کرنا۔ اُن کے لئے مناسب ہوگا۔ اور چونکہ یہ صرف ویشا ئن کر کرنے کا کام ہے۔ اس لئے پورانک لوگ بھی کر سکتے ہیں۔ میں منتظر ہوں کہ کب پنڈت جی پریس کے کام سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی اس سبکدوشی کے ساتھ میری خاص خواہش کا سمبندھ ہے۔ جسے کہ میں آگے چل کر ظاہر کروں گا۔

سوچنا: میں اس پر پٹن کو ویدک دھرم پرچار کے لئے اُدیشیہ اُپکاری سمجھتے ہوئے آرمبھ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے جگیا سو لوگ مجھے پوچھ دیویں۔ کہ اَنک اَنک (فلاں فلاں) پراتھ میں ہم لوگ شرادھ آدی

ویدک دھرم کرم کانڈ نے کرنا کرانا چاہتے ہیں۔ ان ان مہاشئوں کا نام پتہ پرتنّن کے رجسٹر میں لکھا جاوے۔ اور جس پرانت کے جگیا سوؤں کی ادھکتا دیکھی جائے۔ اوہر کو پہلے پرستھان کیا جائے

سمالوچنا۔ آپ جب دوارا کرکے اپنے منتویہ کو پھیلانے کا وچار کر چکے ہیں۔ توپھر سب سے پہلے آپ کو چاہئے۔ کہ وہ موقع پیدا کیجئے کہ آپ ہاتھ پیلنے [illegible] ہو سکیں۔ جب آپ اب تک پریس کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ تو پبلک سے جگیا سوؤں کی فہرست مانگنا غیر ضروری ہے پرو پکاری لوگ جگیاسوؤں کی فہرست مانگ کر نہیں ہوا کرتے لیکن اگر آپ کو زیادہ دریافت کی ضرورت ہے۔ تو میں آپ سے نویدن کروں گا۔ کہ آپ سب سے پہلے جلندھر شہر میں تشریف لائے۔ یہاں کے آریہ پرش بڑی خوشی سے آپ کی مہمانداری کا بوجھ اٹھانے کو تیار ہیں۔ آپ یہاں نہ صرف اپنی ہی سنا سکیں گے بلکہ آپ کو سننے کا بھی موقع ملیگا اور میں اُس وقت کچھ اور ودوان پرشوں کو بھی جمع کروں گا۔ تاکہ ہم سب مل کر یا تو آپ بھرم کی نورتی کر دیں یا آپ ہم سب کو قائل کر کے اپنے منتویہ کے انوکول کر لیویں اس جگہ پنڈت بھیم سین جی

کی سوچنا کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اسی لئے میں بھی اپنی سمالوچنا کو سماپت کرتا ہوں۔ لیکن اس سارے لیکھ کی اصلی علت غائی ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میری رائے میں پنڈت بھیم سین کے بارے میں آریہ سماج کی پوزیشن صاف ہو چکی ہے۔ وہ مان چکے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں۔ یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ رشی دیانند کے سدّہانتوں کو پرمانت نہیں مانتے۔ بلکہ اُن میں کمی بیشی کرتے ہوئے بھی آریہ سماج کو اسی دھوکے میں رکھنا چاہتے تھے۔ کہ وے سوامی دیانند کے منتویہ کا ہی پرچار کرتے ہیں۔ یہ بھی پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ کہ پنڈت جی باوجود اپنے سخت اقراروں کے بھی اس وقت آریہ سماج کے برخلاف کام کرنے اور اُس کے مخالفوں کو مدد دینے کے لئے طیار ہیں۔ پس اب آریہ سماج کی نظر میں اُن کی وقعت ابھئے آنند وغیرہ اُن سوارتھی پرشوں سے بڑھ کر نہیں ہے جنہوں نے کہ اپنے فائدے کے لئے آریہ سماج کو نقصان پہونچانے کے لئے کمر باندھ لی تھی۔

لیکن پنڈت بھیم سین کو جاننا چاہئے کہ جو پرمیشور آریہ سماج کی اب تک رکشا کرتا رہا ہے۔ جس کی دیا سے کہ بڑے بڑے صدمے اٹھا

نہیں سکے۔ وہ پرمیشور اس کی اب بھی رکشا کر رہا ہے۔ پنڈت جی جب چاہیں آریہ سماج کے ساتھ سنتیہ اور اسنتیہ کا نرنے کرنے کی غرض سے وچار کر لیں۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ یدی پنڈت جی کھلے طور پر آریہ سماج کے منتویوں سے ورودھ ظاہر کر کے ستیا ستیہ کا نرنے کرنے کے لئے اُدیت ہوں گے تو مجھے اُن سے کسی طرح کی شکایت نہ ہوگی۔ لیکن اگر وہ آئندہ بھی اُسی نیتی سے کام لیں گے۔ جس سے کام لیتے ہوئے۔ کہ وے بعض آریہ پرشوں کو سنشے آتمک بنا دینے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ تو اُن پر کرتگھنتا کا دوش ارشیہ لگے گا۔

پنڈت جی کی جو کچھ مانسک ادھک [illegible] ہے وہ سب رشی دیانند کی بدولت ہے۔ اس وقت جو سانسارک دھن اور مان انہوں نے حاصل کیا ہے۔ وہ سب آریہ سماج کی بدولت ہے۔ پھر وے خود وچاریں کہ ایسے اُپکاریوں کو دھوکا دینا کہاں تک ٹھیک ہے پرمیشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کو سیدھا راستہ دکھلا دے تاکہ آنے والے دکھوں سے بچ سکیں

—— ادم سنگھ ——

یا جنم انوسار زیادہ تر صرف ایک ہی موقعہ پر ہوسکتی ہے۔ ہم نے مانا کہ کھانے پینے کے معاملے میں پنجاب دیش نے چھوت چھات کو بہت کچھ جواب دیدیا ہے۔ لیکن دوسرے صوبہ جات میں اب تک اس بارے میں اندھا تعصب کام کر رہا ہے۔ پنجاب کے ایک معزز جنم کے براہمن گریجویٹ کی دعوت پر ایک پونا نواشی براہمن جج کا برادری کے خوف سے صاف جواب دینا ثابت کرتا ہے۔ کہ کھانے پینے کے معاملے میں اب تک ذات کی زنجیر نے بھارت نواسیوں کو مضبوط جکڑا ہوا ہے لیکن بہر صورت کھانے پینے کے بیہودہ پرہیزوں کو توڑنا ایک مضبوط دل انسان کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگر برادری کا احاطہ محدود نہ کیا جاوے۔ اور نئی شائستہ برادری قایم کرنے کی جرات ہو تو ہمارے لئے کھانے پینے کی چھوت چھات اور ناجائز قیود کو توڑنا کچھ مشکل نہیں ہے رسوی بنانے والا براہمن خواہ شودر کل میں ہی کیوں نہ اُتپن ہوا ہو۔ ہمارا اختیار ہے۔ کہ روزمرہ برتاؤ میں ہم اُسے شودر ہی تصور کریں۔ ایک شودر کل میں پیدا ہوئے ودیہ پاٹھی کی عزت براہمن وت کرنے سے ہمیں کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ لیکن ایک موقع ایسا ہے۔ جہاں ہماری بڑی سے بڑی اخلاقی دلیری بھی ہماری سہایک نہیں ہوسکتی اور وہ موقع پرسپر بواہ سمبندھ کا ہے۔

یہ ایک پرتیکش پرمان سدھ ستیہ ہے۔ جسکے ثبوت میں کسی کیفیت کی ضرورت نہیں۔ کہ ہر ایک دیش کے رہنے والوں کے لئے وہاں کے راج نیموں کی پابندی لازمی ہے۔ اور جن جن دیشوں میں راج نیم جو جو آگیا دیتے ہیں۔ اُن کے انوسار چلکر ہی اس دیش میں جیون بتیت ہوسکتا ہے۔ بواہ ایک

انڈین گورنمنٹ کی عدالتوں کا ایک ادھیکار ہے اور اسلئے جو قانون اس بارے میں مانا گیا ہے۔ اُس کے برخلاف چلکر ہم اپنا اور اپنی سنتان کا سا لسار بھلا نہیں کر سکتے۔ پس اس وقت ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری وچار یہ ہے۔ کہ آیا ویدک ورن بیوستھا قایم کر اُس کی پوری پیروی کرتے ہوئے آریہ سماج کے ممبر کہیں اپنے لئے زیادہ تر دکھ تو نہ سہیڑ بیٹھیں گے۔

آریہ سماج کے اپدیشکوں کی پرزور تقریریں اور آریہ بھدر پرشوں کی تحریریں ورن بیوستھا کے بارے میں بڑا بھاری ہلچل مچا چکی ہیں۔ اور اسوقت ایسے پرجوش آریہ پرش موجود ہیں۔ جو ذات کے جھوٹے بندھنوں کو توڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن آج تک آریہ سماج کے لیڈروں نے یہ وچار نہیں کیا۔ کہ اگر کوئی دھارمک آریہ ذات کی قیود کو توڑ کر اپنی کھشتری کل اُتپن پتری کا اُجوگن کرما نو براہمنی ہو۔ کسی براہمن کل اتپن کسی سچے آریہ براہمن کے ساتھ بواہ دیوے۔ تو اُن کی سنتان قانون کی نظروں میں کیا حیثیت رکھے گی۔ اِس امر کی پڑتال کے لئے ہمیں قانون کی اُن کتابوں کے مضمون کی طرف رجوع ہونا پڑتا ہے۔ جنہیں دھرم شاستر ہنود کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ان کتابوں کی بنیاد زیادہ تر انگریزی عدالتوں کے فیصلوں پر ہے۔ اور یہ فیصلے اُس زمانے میں صادر ہو چکے ہیں۔ جب کہ انگریزی عدالتوں کے لئے آریہ سنتان کے بواہ نیموں کی جانچ کے لئے سوارتھی براہمنوں سے بڑھکر کوئی بھی رہبر نہ تھا۔ اِن فیصلوں نے قرار دیدیا ہے۔ کہ ایک ورن میں پیدا ہوکر کوئی آریہ سنتان بھی دوسرے ورن میں نہیں جاسکتا اور اسی لئے اُن کا فتوے ہے۔ کہ اس زمانہ میں ایک ذات کے لڑکے کا دوسری ذات کی لڑکی کے ساتھ بواہ کرنا ممنوع ہے۔ اور ایسے بواہ کی

وید انوسار ورن بیوستھا قایم کرکے اُس کے مطابق آچرن کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ قانون کی نظروں میں آریوں کی آئیندہ سنتان جایز نہ کہلائیگی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بیٹا باپ کی محنت سے پیدا کی ہوئی جائیداد کا وارث نہو سکیگا۔ پس ہمارے لئے اِس موقعہ پر دو امور کی پڑتال کرنا لازمی ہے جن کو ہم پرشنوں کی صورت میں پیش کر کے اُن پر بحث کریں گے۔ امید ہے آریہ پبلک سے آشا رکھیں گے کہ وے اُن کو معمولی سوالات سمجھ کر نظر انداز نہ کردیں۔ بلکہ انہیں بھارت ورش کی آئیندہ بہبودی کا بھاری جزو سمجھ کر اُن کا حل کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

پہلا پرشن جو اس موقعہ پر اُتپن ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ آیا ہم پر اُن قانونی اصولوں کی پابندی لازمی ہے یا نہیں۔ جن کے مجموعے کا نام انگریزی عدالتوں نے "ہندو لا" رکھا ہے۔ اس میں تو شک نہیں۔ کہ عیسائی اور مسلمانوں کے بواہ سمبندھی نیموں سے ہم مذہبی تعلق نہیں رکھتے۔ پس اگر ہندو لا سے علیحدہ کوئی قانون اور موجود ہو تو۔ بیشک ہم اُس کا فایدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اُس میں اور کوئی رکاوٹ موجود نہو۔ پارسیوں کے پرسپر بواہ کی نسبت ایک خاص قانون موجود ہے۔ جس کا تعلق ہم سے کچھ بھی نہیں ہے پس صرف ایک ایکٹ باقی رہ جاتا ہے۔ جس کی طرف ہمیں اپنی توجہ پھیرنی پڑتی ہے۔ اور وہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۲ء ہے۔ اس ایکٹ کی پڑتال سے پہلے یہ بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ جس قسم کی دقتیں ہم اس وقت محسوس کرتے ہیں۔ بھارت ورش میں برہمو مذہب کی بنیاد ڈالنے والوں کے لئے بھی ایسی ہی دقتیں موجود تھیں۔ اس مذہب کی بنیاد رکھنے والے کوئی بھی ہندو مذہب کے پیرو نہ تھے۔ اور اس لئے اُن کو بواہ کے

ضرورت پڑی۔ اس ایکٹ کی تمہید میں واضعان قانون نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ قانون اُن اشخاص کے لیے بواہ کے طریقے قایم کرنے کی غرض سے پاس کیا گیا ہے۔ جو عیسائی۔ ہندو۔ یہودی محمدی۔ پارسی۔ سکھ۔ بودھ۔ یا جین مذہب کے پیرو نہ ہوں۔ پس اگر ہم یہ ثابت کر سکیں کہ آریہ سماج اِن مذاہب میں سے کسی کا پیرو نہیں ہے۔ تو یہ دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ آیا ویدک بواہ کی اشاعت میں ہم ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۷۲ء سے کچھ مدد لے سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ صورت موجودہ میں جہاں تک قانون انگریزی کا تعلق ہے۔ ہم ہندو شبد سے کنارہ کشی نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ہم کوئی خاص قانون حاصل نہ کریں۔ جو ہمارے ادھیکار (حقوق) مطابق ویدمنشا کے ہمیں دلا سکے۔ لفظ ہندو کی تشریح کرتے سٹر میگناٹن۔ مسٹر مین اور دیگر قانونی مصنفوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ لفظ ہندو کا اطلاق اُن کل اشخاص پر ہے۔ جو ویدوں کو الہامی یا ایشور پرنیت مانتے ہیں۔ اور گو اُنہوں نے لفظ وید میں شرتی اور سمرتی دونوں کو شامل کر دیا ہے۔ تاہم بعض مصنفوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ وید برودھ سمرتی ماننیہ نہیں ہے۔ پس صورت موجودہ میں لفظ ہندو کی تعریف کے اندر آجانے سے ہم پر بواہ کے سمبندھ میں اُن کل نیموں کی پابندی لازمی ہو جاتی ہے جو حاکم وقت نے ہمارے رہبر پنڈتوں سے دریافت کرکے (خواہ وہ کیسے ہی من مانی تغیر کیوں نہ ہوں) قایم کئے ہوں۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ سانسارک قانون کو توڑنے سے اگر وہ ہمارے آتما اور ایشوریہ گیان کے برودھ نہ ہو ہم کسی پاپ کے بھاگی نہیں ٹھہرتے۔ لیکن

ہیں جیون بتیت کر رہے ہیں۔ جس کا نیم ہماری معقول فریاد سننے کے لئے ہر وقت طیار ہے تو ہمارے لئے قانونِ ملک کو بلاوجہ توڑنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ ویدک تعلیم کی عملی پیروی میں جہاں ہماری اخلاقی بزدلی اور صدیوں کا داس بھاؤ سخت حارج ہو رہا ہے وہاں قانونی رکاوٹوں کو بھی ہم کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایک باعث بواہ کی بیہناوت بیوستھا کے نہ سُدھرنے کا یہ بھی ہے کہ موجودہ انگریزی قانون جو ہمارے ہی گرنتھوں کا بہن ہے۔ اور ہمارے ہی برہمنوں کی خود غرضی اور سوارتھ سدھی کا نتیجہ ہے۔ ہمیں آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ کون باپ ہے۔ جو دیدہ دانستہ اپنے بچوں کو اُن کی جایز وراثت سے محروم کرنے کا ذریعہ بننا قبول کرنے کے لئے طیار ہوگا۔ سارانش یہ ہے کہ جب تک ہم کوئی اور یتن نہ سوچیں موجودہ انگریزی قانون ہماری درن بیوستھا کے سُدھار کی کوششوں کے راستے میں سخت رکاوٹ ہے۔ جب یہ ثابت ہو چکا کہ ہندو لا کی پابندی ہم پر صورت موجودہ میں لازمی ہے۔ تو دوسرا پرشن یہ اُوتپن ہوتا ہے کہ آیا ایسی حالت میں ہمیں چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہیے۔ یا کہ ہر شاردھا سے کام لے کر ایسے مہلک قانون کو اپنے لئے تبدیل کرانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ دھرم کی تعلیم ہمیں بتلاتی ہے کہ اگر جاہل سے جاہل خود مختار نظالم راجا کی پرجا ہونے کی بدقسمتی بھی آن گھیرے۔ تب بھی سچے دھارمک پرشوں کے لئے دھرم کی مریادا قایم کرنے کا یتن چھوڑنا پاپ ہے۔ پھر ایسی راجا کی پرجا ہونے کا فخر کرتے ہوئے جو کسی کے دین اور

اپنے جایز حقوق کے حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پیر نہ مارنا مورکھوں اور آلسی پرشوں کا کام ہے۔ دھارمک پرشوں کا اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ سمے کی پرواہ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اُنتی کا بیڑا اٹھا کر جو ان سے دھارمک پیر پیچھے نہیں پھیر سکتے۔ پھر آگے بڑھنے کے لئے جن رکاوٹوں کو دور کرنے کی ضرورت ہو۔ انہیں بچے پراپت کرنا ایک کرتبیہ ہو جاتا ہے۔ آریہ پرشو! ان ہر دو پرشنوں پر وچار دو۔ پھر کسی آئندہ پرچہ میں ہم اِن رکاوٹوں کو دور کرنے کی عملی تجویز پیش کریں گے۔۔۔

ہمارے گذشتہ ہفتہ کے مضمون کو پڑھ کر بہت سے سجن پرشوں نے بھی من ہی من میں یہ وچار کیا ہوگا۔ کہ جو دقت ہم نے ویدک ورن بیوستھا کے عملی پرچار میں بیان کی ہے۔ کیول من گھڑت اور خیالی ہے۔ اور ایسا خیال اُن بھائیوں کا کسی قدر زمانہ کی موجودہ رفتار کے عین مطابق ہی ہے مدتوں کی قسمت پرستی کی عادت نے بھارت واشیوں کو دور اندیشی سے آنیوالی آفتوں کا مقابلہ کرنے کے یوگیہ ہی نہیں چھوڑا ہماری اوستھا ٹھیک کنکھوں کے اُن انیونوں اہدیوں کی طرح ہو گئی ہے۔ جو مکان کے جل اٹھنے پر سفید چادر اپنے اوپر تان لیا کرتے تھے۔ اور اس طرح پر جلتی اگنی کی چنگاروں سے بچنے کی امید رکھتے تھے۔ ہم انہیں افیونیوں کی طرح اس وقت تک جلنے کے عادی ہیں ہیں۔ جب تک کہ اگنی ہمارے شریر کو دگدھ نہیں کر دیتی۔ لیکن اب پھر پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جب تک کوئی مصیبت ہمیں واقعی نہیں آن دباتی۔ اور جب تک اُس سے چھٹکارے کی صورت ہمارے

لئے قریبًا مشکل نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک ہم پورے شمار تحت کام نہیں لیتے۔ لیکن اتفاق سے ہماری تحریر کی تصدیق لکھتے ہی ہوگئی۔ ہمارا مضمون ابھی پریس سے نکل ہی رہا تھا۔ کہ ایک چٹھی منتری آریہ سماج کراچی کی طرف ۱۰۔ مارچ ۱۹۳۱ء کی لکھی ہوئی ہمیں ملی جس میں یہ لکھ سوچنا (حسب ذیل نوٹس) پتریں پرکاشت کرنے کی استدعا کی درج ہوتی۔ ایک پنڈت

کشتری کُل اُتپن جوگن کرم انوسار

براہمن ورن کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ چھ شاستر اوپنشد شنکر بھاشیہ آدی ریدانت گرنتھ۔ سدھانت۔ کومدی آدی پڑھے ہیں۔ سو یوگیہ پنڈت استری کے ساتھ بواہ کرنا چاہتے ہیں۔ کسی ورن میں اُتپن ہوئی پنڈت کنیا اتھوا اکشت یہ ہوا ہو۔ تو وہ ہمارے پاس پتر دوارا سوچنا کر یوا دنشچیت کرلے" پیارے آریہ بھائیو۔ اور ویدک سدھانتوں کا پرچار کرنے والے بھائیو! کیا یہ پتر تمہیں زبان حال سے پکار پکار کر نہیں کہ رہا۔ کہ یدی تم بہت جلد ویدک بواہ کی نسبت پرچرت رواج نیم انوسار بیوستھا لینے کا یتن کروگے تو اپنے پرچوش اپدیشوں کی بدولت بھارت سنسار میں سکھ پھیلانے کے بھارت ورش میں دکھ پھیلانے کے اندھے کارن ہوگے یہ تو ایک درشٹانت ہے۔ کنتو ہمیں اپنے پنج کے اندر ہی بہت سے ایسے آریہ پرشوں کا گیان ہے۔ جو موقعہ آنے پر ویدوکت بواہ کا پرچار کرنے میں کبھی بھی دریغ نہ کریں گے اور یدی ایسے شریمانوں کا ابھاو ہو تو ہمیں بھارت سنتان کی آئندہ اُنتی کی امید ہی کب ہو سکتی ہے۔

ایک بھاری باعث جو ہمیں ایسے قانون کے

یہ ہے۔ کہ ہماری رائے میں آریہ پرشوں کی توجہ ورن بیوستھا کے سدھار کی طرف کبھی بھی نہیں کھنچے گی۔ جب تک کہ ان کے راستہ سے رکاوٹیں عملی طور پر دور کرنے کی کوشش نہ ہو۔ ایسی کوششیں ہمارے بھائیوں کی طبیعتوں کو خواہ مخواہ ورن بیوستھا کی طرف پرچار کرنے کے لئے کھینچیں گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو جیا ایک سا راجک ورشیہ جنم پر ورن بیوستھا قائم کرنیکا نتیجہ ہیں ان کی تصویر اپنی اصلی حالت میں بھارت نواسیوں کے روبرو آن کھڑی ہوگی۔

ابھی ایک دگیابن پر وچار کیجئے۔ جو کراچی سے آیا ہے۔ یدی کشتری کل اُتپن برہمن کسی ویشیہ کل اُتپن براہمنی کے ساتھ بواہ کرلیوے۔ تو آج ہی آریہ پرشوں کی طرف سے سادھو! سادھو! کا نعرہ بلند ہوگا۔ ہر ایک ویشیہ کا پتا ایسے ویر بھائی اور بہن کی پرشنسا کرنا اپنا کرتبیہ سمجھیگا۔ لیکن کیا آپنے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ ان دھرم ویروں کی سنتان انگریزی قانون کی نظروں میں کس نگاہ سے دیکھی جائیگی دھرم کی درشٹی میں جو سنتان پرشنسا کے یوگیہ ہے۔ قانون اسکو اپنے باپ کی جائیداد میں حصہ لینے سے روکیگا۔ پھر اس وقت کیا اپنے ورثہ سے محروم آپکے بھائی کی سنتان آپکو کن نرم الفاظ سے یاد کریگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آریہ سجنوں کو جگانے کیلئے اتنا ہی لکھنا کافی ہوگا۔ اب ہم وہ طریقہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے جلد ہم اس انسان کی ڈالی رکاوٹ کو اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہیں ایشور چندر ودیا ساگر نے بھارت کی ودھواؤں کو اسیم دکھ میں ڈوبے ہوئے دیکھا۔ دھرم ویر کا کومل ہردا کمپایمان ہوا۔ جھٹ شاستروں میں آندولن کیا۔ پرم پتا کی اور سے اپنی بیکس بہنوں کے واسطے میں کوئی رکاوٹ

فوراً ہی ان کی عقد ثانی کا ایکٹ پاس کرا کے بیوہ بواہ کو جائز قرار دیا۔ برہمو سماج کے لیڈروں نے اپنے لئے بواہ کے سمبندھ میں رکاوٹیں دیکھیں۔ انہوں نے بھی سرکار سے فریاد کی۔ نتیجہ ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۷۲ء ہوا۔ ہمیں ان واقعات کی موجودگی میں ایک ہی سیدھا راستہ اپنے مطلب براری کا بتلاتی ہے۔ ہم بھی اپنی فریاد اپنے حاکم وقت کے پاس پہنچا دیں۔ اور چونکہ انہیں نے (اگر غلطی ہی) ہمارے حقوق پر ان کو نکے بہکانے سے چھینے ہیں اسلئے وہی ہمارا دُکھ بیان کر کے ہمارے حقوق ہمکو واپس دیں ہماری منصف مزاج گورنمنٹ ہماری ہر ایک جائز فریاد سننے کے لئے طیار ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنا دکھ ایسی آواز سے اسکے کانوں تک پہونچائیں جس میں شک کی گنجائش ہی نہ ہے۔ اور وہ شک سے بری آواز کونسی ہوگی۔ جو بھارت ورش بھر کے آریہ سماجوں سے ایک زبان ہو کر نکلیں۔ پس پہلی منزل اس مشکل کو حل کرنے میں یہ ہونی چاہئے کہ ہر ایک آریہ سماج ایک ایک ریزولیوشن ہمراتفاق سے اس مضمون کا پاس کرے۔ کہ گن کرم انوسار ورن بیوستھا قائم کر کے جو بواہ کئے جاویں۔ وہ ویدانوسار ہیں۔ اور اسلئے گورنمنٹ ہند کی سیوا میں آریہ سماج کی طرف سے ایک عرضداشت بھیجی جاوے۔ کہ ایسے بواہوں کو جائز قرار دینے کے لئے کونسل ہند ایک خاص ایکٹ پاس کرے۔ جب کل آریہ سماج سروسمتی سے اس قسم کے ریزولیوشن بنا کر دیویں۔ تب بھارت ورش کی کُل پرتی ندھی سبھاؤں کی طرف سے اس قسم کے ریزولیوشن پاس کرائے جاویں۔ اور آخر میں آریہ سماج کے معزز اور ودوان سبھاسدوں کی ایک خاص سب کمیٹی مقرر کیجاوے۔ جو عرضداشت

مراسلات

پنڈت کرپارام

شریمان اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک
جلندھر شہر - نمستے
مضمون ذیل کو درج فرما کر مشکور فرمائیے -
آپ نے اپنے ۱۴ - دسمبر ۱۹۰۰ء کے پرچارک
میں رام لال جی شرما اسسٹنٹ منتری آریہ سماج
آگرہ کا مضمون چھاپا ہے اور اُسکا حوالہ دیتے
ہوئے میرے ایک مضمون کی طرف جو میں نے
"پنڈت کرپارام" اِسی سرخی کے ساتھ
چھپوایا تھا - اور جس میں میں نے آپ کی چٹھی
کے ایک حصہ کی نقل متعلق مضمون سمجھ کر
کی تھی - اشارہ کر کے اور اُس مضمون میں جو
میں نے آپ کی پوری چٹھی کی نقل نہ کر کے
صرف ایک حصہ چٹھی کی نقل کی تھی - اُس کو
اپنے ساتھ ناانصافی قرار دیتے ہوئے اس
بات کے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے - کہ اگر
آپ کی پوری چٹھی چھپتی تو شاید پنڈت کرپارام
کی نسبت آپ کی رائے پبلک پر ظاہر نہ
ہوتی - جو ایک حصہ چٹھی کے چھاپ دینے
سے ہوئی ہے - میں اب اس ارادہ سے کہ
آپکے ساتھ انصاف ہو جاوے - اور آپ کو
ناانصافی کی شکایت باقی نہ رہے - کُل چٹھی
کی نقل بھیجتا ہوں - آپ براہ مہربانی چٹھی
کو ایک دو مرتبہ غور سے پڑھئے - اور دیکھئے
کہ اس پوری چٹھی سے بھی آپ کی وہی رائے
پنڈت کرپارام کی نسبت ظاہر ہوتی ہے یا
کچھ اور - اور پبلک کو بھی اُس کے اندازہ
کا موقعہ دیجئے کہ آپ نے اپنی
moral courage کی کمی کو اپنی
ناانصافی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کی

پا گیا - وہ چٹھی یہ ہے

جلندھر شہر ۱۶ - جون ۱۹۰۰ء } پریہ مہاشئے ور منشی نارائن پرشاد جی نمستے - پنڈت کرپارام
جی کا لیکچر آریہ سماچار میرٹھ میں پڑھ کر ماتھا
ٹھنکا تھا - اس سے پہلے ہی آگرہ میں مجھے
معلوم ہو گیا تھا - کہ پنڈت جی آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب اُنڈر لیشن وادوہ کے ادھکاریوں
سے سخت ناراض ہیں - میں نے وہاں ہی
پنڈت جی کو سمجھایا تھا - کہ ادھکاریوں
سے ناراض ہو کر Constitution کے
برخلاف کام نہیں کرنا چاہئے - لیکن اُن پر
معلوم ہوتا ہے کہ میرے کہنے کا کچھ اثر نہ ہوا
آپ کے خط سے یہ معلوم کر کے مجھے افسوس ہوا
ہے - کہ پنڈت جی آپ کے صوبہ میں ناچاقی
پھیلا رہے ہیں -

پنڈت جی کے بیوہار وغیرہ کی بابت تو میں
پرچارک کے کالموں میں لکھ چکا ہوں
میں انہیں بیوہار کے لائق نہیں سمجھتا - کیونکہ

انتظامی مادہ اُن میں بالکل نہیں ہے
لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی کشمکش
برا نتیجہ نہ پیدا کرے گی - آہ - جنہوں نے
خود ویدپرچار وغیرہ کی کوشش کی -
اور اُن کی بنیاد ڈالی وہی اُن کے لئے
اگر سلھاڑا پکڑ لیں تو پھر دھرم کی رکھشا
کیسے ہو - مہاشئے جی کچھ آپ ہی کی
طرف نہیں - بلکہ مجھے ہر طرف اسی طرح کی
حالت دکھائی دیتی ہے - نہ معلوم ہمارے
کرپالو سارالبشور کو کیا منظور ہے - میری
عقل اس وقت کام نہیں کرتی - میں نہیں
سمجھتا کہ آپ کو کیا رائے دوں - آپ خود
دانا ہیں - جیسا مناسب ہو انتظام کریں -
جو لوگ Constitution کے برخلاف
کام کرتے ہیں - وہ پنڈت کرپارام ہوں
خواہ کوئی اور ہوں - اچھا ہمیشہ دھرم
کے برخلاف ہوں - آپ پرتیندھی کا نام
لے کر اُن کے معیار سے کام کرتے جائیے
اور اُن کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو
اپنے عمل سے دور کرتے جائیے -

آپ کا بہی خواہ منشی رام

ماتحت

آپ کا نرائن پرساد

نوٹ - میں نے اس بارہ میں آئندہ خط
و کتابت کے شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا
لیکن چونکہ میرے پرانے مِتر منشی نرائن پرساد
جی میرے خط کو شائع کر کے میری
اخلاقی بزدلی کو ظاہر کرنے کے ذریعہ
سے شاید کوئی خاص مطلب حاصل کرنا چاہتے
ہیں - اس لئے اُس خط کو شائع کرتا ہوں
آئندہ اس وشے کی کوئی تحریر شائع نہ ہوگی
لیکن اتنا افسوس پھر بھی باقی ہے - کہ آپنے
اپنے خط کی نقل نہ شائع کی - جس کے
جواب میں میں نے خط لکھا تھا -

منشی رام

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی

یہ امر مسلمہ ہے کہ ویدپرچار فنڈ روپی گاڑی
کو سلامتی سے منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے
روز بروز پہیوں کی ضرورت ہے - جن کی
مضبوطی اور درستی پر اسکی عمدگی رفتار کا

انحصار ہو سکتا ہے۔ وہ پہیے کون سے ہیں؟
یہ سوال ہے جسکا جواب آریہ سماج کو دینا
نہیں گونج دار نعرہ کی آواز سے دیتی ہے
تقریر اور تحریر۔ پس اگر ان دونوں
پہیوں کی درستی کا خیال ایک پیمانہ پر
رکھا گیا۔ تو یقین کلی ہے کہ وید پرچار
کی دھنی جلدی ہی ہر ایک مکان میں گونج
اُٹھے گی۔ لیکن اگر ایک کو ون پر مضبوط
اور دوسرے کو کمزور کیا گیا۔ جیسا کہ کیا
جا رہا ہے۔ تو یاد رکھئے کہ ہم اپنے مشکل
کام کو اور بھی مشکل بنا رہے ہیں۔
اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی اعلے کوششوں
کا ادنے پھل دیکھ کر مایوس ہو جاویں گے
لیکن اگر ٹھیک طریقہ سے کام کو چلایا جاوے
تو ممکن نہیں کہ ہماری کوششیں اعلے پھل
نہ لاویں۔ تحریری کام کی ضرورت پر
مجھے چنداں بحث کرنے کی ضرورت نہیں
کیونکہ اس کی ضرورت پر کئی اعلے دماغ
ست دھرم کے کالموں میں طبع آزمائی
کر چکے ہیں۔ جس سے ہمیں پورا یقین تھا
کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے
عہدہ داران ممبران اس تحریک کو عملی جامہ
پہنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ لیکن
افسوس کہ اس بات میں کوئی اصلاح
ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ گویا کہ وید پرچار
کے دلدادہ خود ہی اس نیک کام میں حائل
ہو رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ
کیا اس تحریک کی طرف سبھا کی توجہ
نہ ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ سبھا اس
کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کرتی؟۔
میرے خیال میں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ
سبھا دھرم ویر مرحوم پنڈت لیکھرام
کے آخری الفاظ کی پوری قدر کرتی ہے

اور تحریر کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے
پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس ضروری کام میں اس
قدر غفلت کی جاتی ہے۔ جواب شاید یہ
ہوگا۔ کہ کام کرنے والے نہیں ملتے۔ لیکن
ہم پوچھتے ہیں۔ کہ بمقابلہ تقریر کے اس پر
کیا خرچ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے واسطے آدمی
نہیں مل سکے۔ یا اگر کسی صاحب کو اس
کام کے لئے مقرر کیا گیا تو اُن کے گلے اور
کام ڈال کر انہیں اس کام کی طرف توجہ
نہ دینے کا کافی عذر دیدیا۔ کیا ہی ہو سکتا
ہے۔ کہ لالہ آتما رام جی کی جگہ سبھا کے
دفتر میں ۵۰ و ۶۰ روپیہ پر اسسٹنٹ
سکرٹری رکھا جاوے۔ کیونکہ اس عہدے
کے لئے صرف ایک ایسے آریہ کی ضرورت
ہے۔ جو کہ نوشت و خواند میں پوری مہارت
رکھتا ہو۔ اور انہیں صرف تحریر کے کام
میں سارا وقت صرف کرنے کا موقع دیا
جاوے۔ تو وہ اپنی لیاقت سے کتب اور
ٹریکٹوں کا کافی ذخیرہ آریہ پبلک کے
پیش نہ کریں۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ لالہ
وزیر چند جی جو خاص طور پر آریہ مسافر کی آخری
وصیت کو پورا کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ کیا
کام کر رہے ہیں۔ اور آریہ مسافر کے سلسلہ
میں جس کی شہادت کو چار سال ختم ہونے
والے ہیں۔ کس قدر کتب اس فنڈ سے
تنخواہ پانے والوں نے نکالی ہیں۔ سچ تو
یہ ہے۔ کہ اس ضروری کام کو بالکل نظر
انداز کیا گیا ہے۔ ہم کہاں سے لاویں
آریہ مسافر کو۔ کہ باوجود اس کے۔ کہ
سبھا اُن کے تحریر کے کام میں حائل ہوتی
رہی۔ لیکن وہ شیر مرد اپنے پیارے کام
میں برابر مصروف رہا۔ لیکن ان باتوں
کو جانے دیں تو بھی سبھا کی معمولی سستی

تحریک سے اس کام کے لئے بہت آدمی
با آسانی مل سکتے ہیں۔ مہتہ جیمنی جی ایم اے
پلیڈر ملتان کے نام سے آریہ پبلک بخوبی
آگاہ ہے۔ اس مضمون کے متعلق انہوں
نے بھی پرچارک کے کالموں میں بہت اچھا پرچار
شروع کی۔ اگر وہ اس کام کو اپنے
ہاتھ میں لینا منظور کریں۔ تو سبھا سمجھے
کہ اس نے پوری کامیابی حاصل کر لی۔
مہتہ صاحب کے جیون سے جو صاحب واقف
ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اپنے پرن
کے پورا کرنے کا ارادہ اُس شخص میں کس
غضب کا ہے۔ بی۔ اے اور وکالت تک
امتحانات پاس کرتے ہوئے یہ ایک ہی
شخص ہوں گے۔ کہ جنہوں نے رات کے
نہ پڑھنے کے پرن کو پورا کیا۔ جو کہ ہر ایک
کا کام نہیں ہے۔ اسی طرح اُن کے کئی
پرن ہیں۔ کہ ناظرین سُن کر حیران ہو جاویں
ان وجوہات سے یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ
اگر وہ اس ذمہ واری کو لیویں۔ اور
امید ہے۔ کہ وہ ضرور لے لیویں گے۔ تو
ممکن نہیں کہ یہ تحریک کامل نہ کر جاوے
اُن کی تحریر کے مادے سے آریہ پبلک بخوبی
واقف ہے۔ اور پھر اُن کی فارسی اور
عربی کی لیاقت اس امر کا اور یقین دلاتی
ہے۔ آریہ مسافر کی وفات کے بعد مرزا
کی زبان بند کرنے میں انہوں نے سب سے
بڑھ کر حصہ لیا تھا۔ جن لوگوں نے
اُن کے مضامین پرچارک میں پڑھے ہیں وہ
اُن کی اعلے لیاقت کی داد دئے بغیر نہیں
رہ سکتے۔ ان عذر یہ ہوگا۔ کہ وہ لاہور
میں مقیم نہیں ہیں۔ یا وہ سبھا کے سبھاسد
نہیں ہیں۔ اس کام کو کرنے کے لئے لاہور
کے قیام یا سبھا کی سبھاسدی کی چنداں

ضرورت نہیں ۔ کیونکہ جب اُپدیشک بغیر سبھاسد ہونے کے پرچارک نے کا استحقاق رکھتے ہیں ۔ تو تحریر کے کام کے لئے یہ کونسی رکاوٹ ہے ۔ صرف آریہ سماج کا سبھاسد ہونا کافی ہے ۔ پس تجویز یہ ہے ۔ کہ بغیر پرتی نیدھی جی ایک سب کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت بنائی جاوے ۔ جس میں وہ اصحاب جنہیں تحریر میں دسترس ہو ۔ بطور ممبر شامل ہوں ۔ اور ہر ایک ممبر کے واسطے کم از کم ہر ماہوار چندہ دینا اور سال بھر میں کم از کم ایک ٹریکٹ بنا کر سب کمیٹی کو دینا لازمی ہو ۔ اور اس کے عوض میں ان کو وہ ٹریکٹ مفت ملا کریں ۔ جو کہ سب کمیٹی چھپوائے ۔ اور ٹریکٹ بنانے والوں کو حسب عمدگی ٹریکٹ سب کمیٹی کا سالانہ جلسہ کر کے اس میں انعامات دئے جایا کریں ۔ اور جو ٹریکٹ چھپنے کے لئے آویں وہ چھپنے سے پہلے ایک خاص کمیٹی کے سامنے پیش ہوں جو کہ ان کے ویدک سدھانتوں کے انکول ہونے کی صورت میں چھپنے کی اجازت دیوے اور ان پر اپنی مُہر لگوا دیوے ۔ اس طرح سے سبھا کو جہاں سال بھر میں کافی تعداد ٹریکٹوں کی مل جاویگی ۔ وہاں اُن کو روپیہ کی مدد بھی مل جاوے گی ۔ اگر سبھا اس تجویز کو منظور کرنا چاہے ۔ تو انتظام میں اور بھی بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے ۔ لیکن پہلے ہم یہ تو دیکھ لیویں کہ ابھی اس طرف توجہ مبذول ہوتی ہے یا نہیں ۔

آخر میں ہم آریہ مسافر کے آخری کلمات درج کرتے ہوئے مضمون کو ختم کرتے ہیں ۔ کہ آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہونا چاہئے ۔ العارقم سندر داس ہیڈ ماسٹر کالیہ

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی

از لالہ بھگوان داس کپور بٹھنڈہ

ست دھرم پرچارک جلد ۱۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲ ، ۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء میں صفحہ ۱۵ پر مہاشے جیمنی جی کی قلم سے آرین ٹریکٹ سوسائٹی کے حامیان کو اطلاع کے مضمون پر جو کچھ لکھا ہے ۔ نہایت ہی شوچنیہ ہے ۔ کہ اس ورش میں ست دھرم پرچارک کے امولیہ کالموں میں اس پر کئی صاحبان نے اپنے قیمتی وقت اور دماغ کو خرچ کر کے اپنی امولیہ سمتیوں سے لابھ پہنچایا ہے لیکن جب اس سارے خیال کو ہی نیرتھی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بجٹ کو دیکھنے ہیں ۔ تو بالکل ہی بھولا ہوا دکھائی دیتا ہے ۔ اس پر بھی ہماری پُرش رتی سنتر جیمنی جی کو شوک کے ساتھ اپنے لیکھ کے ساتھ سرو سادھارن کے سامنے رکھنے کی اوشیکتا ہوئی ۔ یہ پی ویدک دھرم اس بات کو بھلی پرکار گیات کرتا ہے ۔ کہ ہمارا (آریہ ویدک مت اولمبیوں کا) وچار ۔ چت ۔ برت ۔ ایک ہی ہونا چاہئے ۱۱ اتھرو کانڈ ۶ منتر ۲ ۔ لیکن جو کچھ آجکل گڑبڑ چل چل ۔ جدّو جہد دکھائی دیتی ہے یدی اس کو گہری نظر سے دیکھیں ۔ تو اس کے سوائے کوئی سبب پرتیت نہیں ہوتا کہ اس ساری گڑبڑ کا مول کارن اودیا ہے ۔ اور اودیا ودیا سے ہی دور ہو سکتی ہے ۔ پرنتو ودیا پستکوں دوارا ہی بھلی پرکار پراپت ہو سکتی ہے ۔ اور پستکوں کا یہ حال ہے کہ بھاشیہ تو الگ رہے ۔ مول پستکوں کا بھی پتہ نہیں ملتا اور اگر بھاشیہ ملتے ہیں ۔ تو بالکل ہی آریہ سدھانتوں سے دور پہنچتے ہیں ۔ اگر کسی قدر آریہ پنڈتوں نے ہمت کی ہے تو وہ بھی کچھ چھپی ہوئی نہیں ہیں ۔ چنانچہ مختصراً آپ کی نظر کرنا کچھ بُرا نہ ہوگا ۔

(۱) پنڈت کرپا رام جی نے بہت سا دھن ضایع کرتے ہوئے گو بہت ساری کتابوں کو چھپایا یا ترجمہ کیا ۔ لیکن کافی انتظام نہ رکھنے کی وجہ سے کسی خاص نتیجہ پر پہنچانا مشکل ہی کٹھن ہے ۔ چانکیہ نیتی کا بھاشا ۔ سانکھیہ درشن بھاشا ۔ منو سمرتی کا ۔ اخبار کے طریقے ویدک فلاسفی کا اقرار کرتے ہوئے پرن کرتے ہوئے رہ جانا معمولی باتیں ہیں ۔

(۲) پنڈت بھیم سین جی نے اُپنشد آدی پستکوں کے بھاشیہ میں بہت سی روکاوٹوں کو دور کیا ہے ۔ لیکن جو رنگ بدلا ۔ اور جو خاص خاص منتروں کے ارتھوں پر جدّو جہد کی ہے ۔ بہت ہی سوچ وچار کے بعد یہ کہنے کی جرات کرنی چاہئے ۔ ہاں اتنا بھاگ ماننے کے قابل ہے ۔ ساتھ ہی آپ نے بھی آریہ سدھانت دوارا بہت دفعہ کئی پستکوں کے لئے وگیاپن دیا ۔ اور رہ گئے ۔ کئی پستکوں کو چھاپنا آرمبھ کیا اور پھر ادھورا ہی چھوڑ دیا ۔ اخبار میں سوتروں کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنے اخبار کے مضمون کو ہی پورا کرتے رہے اور پھر علیحدہ پستک چھاپ کر اخبار کے گراہکوں کو دوبارہ قیمت کے خرچ کا بوجھ کا بھار ڈالا

پنڈت تلسی رام جی نے بھی بہت سا حصہ سامبھ پرکاش کا وید پرکاش دوارا اخبار کی شکل اور منو کا بھاشا ترجمہ جو چھپا ہے اُس سے بھاشا چھپا کا کچھ پتہ نہیں ملنے کے کارن پھیلنے کچھ سنسکرت اُنتی کے کرنے والے لابھ نہیں اُٹھا سکے

(باقی آئندہ)

تصحیح غلطی

۷ - اگست کے اخبار صفحہ ۱۰ کالم دوم میں جو تفصیل بابت ... والے رسالہ لالہ دہرم چند از فورث سنڈ میں درج ہے۔ اُس میں ذیل کی غلطی ہوگئی ہیں۔

(۱) لالہ بہاری لال جی نے دو روپیہ دئے تھے۔ غلطی سے ایک روپیہ چھپ گیا ہے۔

(۲) لالہ لچھمن داس جی نے عہ

(۳) لالہ ہری رام جی نے دو روپیہ دئے تھے غلطی سے عہ چھپ گئے۔

المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک

گمشدہ کی تلاش کے لئے نوٹس!!

پنڈت درگا دت خلف پنڈت ماتری دت اپدیشک آریہ سماج باندا جو آگرہ کالج تھرڈ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ بلا اطلاع ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء سے کہیں چلا گیا ہے۔ حلیہ ذیل میں درج ہے۔ قد میانہ۔ رنگ گورا چہرہ لمبا۔ عمر ۲۰ سال لاغر اندام۔ سر کے بال منڈے ہوئے یا چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ ایک کان بالے سے پھٹا ہوا ہے ... رہی نہیں آتی مگر آغاز ہے۔ جس صاحب کو کہیں پتہ لگے مجھکو ذیل کے پتہ سے مطلع کرکے کرم تابعہ کریں۔

المشتہر

ماتری دت اپدیشک آریہ سماج باندا

گمشدہ کی تلاش ضروری ہے

میرا چھوٹا بھائی جگناتھ پرساد عمر تخمیناً ۱۸ سال رنگ گورا۔ آگے کے دو دانت بڑے ہوئے۔ متوطن موضع بچھیرا ضلع آگرہ طالب علم دیانند ویدک سکول آگرہ۔ انگریزی اور ناگری تعلیم پاتا۔ پہلے ویدک پاٹھ شالا سکندرآباد میں تعلیم پاتا تھا۔ ۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو بلا اطلاع کہیں چلا گیا ہے۔ جس صاحب کو کہیں پتہ ملے مجکو اطلاع دے کر شکر گزار فرمادیں۔

المشتہر

اننت رام شرما فورمین واسودیو ... الہ تاپ پور آگرہ

ایک ضروری التماس

ایک یتیم لڑکا اس وقت رڑکی کالج کی اوور سیر کلاس میں تعلیم پاتا ہے۔ اور اپنے کام میں نہایت ہوشیار ہے۔ جیسا کہ اُس کے امتحانوں کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب تک تو ایک رشتہ دار اُس کا تمام خرچ ادا کرتا رہا ہے۔ مگر زمانہ کے انقلاب کے باعث وہ بھی اس وقت اُس کی امداد کرنے سے معذور ہے۔ اس طالب علم کو اس وقت آٹھ ماہ کے لئے ۳۵ روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اُس کو اس تنگدستی کی حالت میں رقم مذکورہ کی امداد فرماوینگے اُن کو یہ نوکر ہونے پر ڈیوڑھی رقم ماہواری قسطوں سے ادا کرنے کا

اقرار کرتا ہے۔ اس لئے پبلک سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ کوئی صاحب اس مستحق کی ضرورت کے وقت امداد فرما کر اُس کو شکر گزار تحف کریں گے۔

المشتہر

بندہ سنت رام ہیڈ ماسٹر نورمل سکول جالندہر شہر

بمقدار آزمایش دوائی بلا قیمت

لالہ کوٹول صاحب ویدیہ لاہور اپنی ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر وہاں کی کُل مرضوں کے واسطے دوائی بمقدار آزمائش بلا قیمت دیتے ہیں اگر کوئی صاحب پہلے ہی دوائی بلا قیمت طلب کریں تو بھی کُل حال تحریر کرکے ارسال کریں۔ خط کے جواب کے لئے آدہ آنہ کا ٹکٹ ارسال کیجئے گا۔

لالہ کوٹول سوداگر پشمینہ لاہور کی دوکان سے ہر قسم کا مال بکفایت

دستیاب ہوسکتا ہے۔ تفصیل مال حسب ذیل۔

(۱) پورے سوٹ کے لئے پٹی کشمیری خوش رنگ و چارخانہ پانچ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک

(۲) چادریں چھ گز بارہ روپیہ سے بیس روپیہ تک (۳) لمیدہ بیس روپیہ فی تھان۔

لوئیاں چھ روپیہ سے آٹھ روپیہ تک گلوبند فی ... علیحدہ کے ہیں۔

کل درخواستیں دوپہر کے پتہ سے آنی چاہئیں

جلد ۱۴ | مطبوعہ ۱۳ - ماگھ سمت ۵۷ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء شکروار | نمبر ۴۲

سنسار کی گتی

کلکتہ کے لاٹ پادری کا نیا عیسائی وشواس

عیسائیوں کے دھرم کی ساری بنیاد ہی وشواس کے اوپر ہے - اُن کا عقیدہ ہے کہ اگر وشواس سے پہاڑ کو کہا جاوے کہ اچھل پڑے تو وہ فوراً اچھل پڑیگا - لیکن افسوس کہ اس وقت کے عیسائی لاٹ پادریوں تک میں اس وشواس کا شائبہ بھی موجود نہیں ہے - ہندوستان کے لاٹ پادری بمقام کلکتہ - ریورنڈ بشپ ویلڈن صاحب بہادر ہیں - آپ نے یہاں ناچ کی مذموم رسم پر نکتہ چینی کرنے اور اپنی آواز اسکے برخلاف اوٹھانے سے تہذیب کے حامیوں کو مشکور کیا ہے - وہاں ساتھ ہی گورمنٹ سے یہ درخواست کر کے کہ سرکاری مدرسجات میں عیسائی مذہب کی تعلیم جاری کیجاوے - انگریزی اخباروں کے ناظرین جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی عیسائی لوگ اکثر اپنے وشواس سے معجزے دکھلانے کا دم مارا کرتے ہیں - لیکن باوجود اس کے جبکہ عیسائی مذہب کی تعداد بڑھانے کے لئے انہیں پھر بھی گورنمنٹ وقت سے بھی مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے تو بہت نوسیحیوں کے دلوں میں شک پیدا ہو جاتا ہے - اور وے ان معجزوں اور قصوں کا بھی اعتبار کرنے کے لئے طیار نہیں ہوتے جن کا ذکر کہ عیسائی چرچ کی تواریخ میں بڑے فخر کے ساتھ کیا ہوا ہے - دھرم کا تعلق آتما سے ہے - اور اگر آتما کو آگ جلا نہیں سکتی - پانی گلا نہیں سکتا اور شستر کاٹ نہیں سکتے - تو ہم نہیں سمجھتے - کہ دنیاوی ذریعوں سے دھرم کو پھیلانے کی کوشش کرنیوالوں کو کیسے عقلمند کہا جاوے - یہ دل کا سودا ہے - اور اس لئے اعلےٰ سے اعلےٰ دنیاوی جاہ و حشمت بھی بجبر دل سے قبول کرائے دھرم کو اصلی طور پر نہیں

پھیلا سکتی -

ناچ کے معاملہ پر عجیب رائیں

اس دیش کے اندر ناچنہ عورتوں کا ناچ اسقدر رائج ہے اور چونکہ زمانہ میں اسکو مذہبی رسوم کا ایک جزو قرار دیکر یہاں تک عزت بخشی گئی کہ ہندو اسے بھی سناتن دھرم کے اندر ہی شامل کر لیتے ہیں - چنانچہ ناچنہ عورتوں کا سلسلہ راجا اندر کے اکھاڑے کے ساتھ ملا دیا گیا ہے - دوسری طرف ہمارے مسلمان بھائیوں میں بھی ارباب نشاط کی بڑی قدر و منزلت ہو گئی ہے جس طرح پر کہ باوجود شاستروں کی سخت تاکید کے بھی ہندوؤں نے اپسرا نام رکھکر بہچار کو ایک طرح پر جائز قرار دے لیا اسیطرح پر مسلمان بھائیوں نے بھی فاحشہ عورتوں کا نام ارباب نشاط رکھکر انہیں مہذب سوسائیٹی کا ایک جزو بنا لیا اب اس وقت جبکہ ہندوستان کے لاٹ پادری نے ناچ کے برخلاف اپنی آواز اٹھائی ہے اور جبکہ ہندوستانکی مہذب فرقوں نے والیسرائے ہند تک کی رائے اس معاملہ پر طلب کی ہے عجیب طرح کے خیالات ظاہر ہو رہے ہیں - ہندوؤں میں گو پورانوں نے عجیب طرح کی تعلیم پھیلا رکھی ہے اور گو انہوں نے ناچ وغیرہ پر مذہبی خول چڑھا کر ان ناجائز تفریح کے ذرائع کو جائز بنانے کی کوشش کی ہے - تاہم پنجاب کے ہندوؤں نے اپنے عمل سے دکھلا دیا ہے - کہ وے اس برے کام کو برا ہی قرار دیتے ہیں - اکثر اضلاع میں بیاہ شادیوں کے اندر ناچ کا بیجانا بالکل بند کر دیا گیا ہے لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں میں سے اکثر ایسے اصحاب ملینگے جو تفریح طبع کے بہانہ پر فاحشہ عورتوں کے ناچ کے حامی ہیں لیکن یہ غلطی کی شمولیت ہے ہمیں عوام تو اس برائی کی تعلیم کے درسگاہ کو نفرت کی نگاہ سے ہی دیکھتے ہیں - البتہ نئی تعلیم یافتہ صاحبوں میں سے کچھ ایک ایسے نکلینگے جو اس بنیاد پر ناچ کی حمایت کرتے ہیں کہ انسان کو تفریح طبع کی ضرورت ہے - اور اب خیال ہیں انکے ساتھ ہیں اکثر ہندو تعلیم یافتوں کو بھی شامل پایا ہے - یہ بات صرف نیچ کے طور پر ہی ظاہر نہیں کیجاتی - بلکہ ملک کے

جلسوں میں بھی ایک طرح پر ناچ کی رکشا کے لئے ہاتھ پیر مارے جاتے ہیں - چنانچہ پورتاپ چارنی بھاؤں کے ممبر اپنی تقریروں میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ جبتک تفریح طبع کے سامان مہیا نہ کر دوگے تبتک ناچ کو بند کرنا تمہارے لئے ناممکن ہے جسکا صاف مطلب ہے کہ جبتک تفریح طبع کے اور سامان مہیا نہ کئے جاویں تبتک ناچ باز لوگ ناچ دیکھنا بند نہ کریں - میری رائے میں اسطرح کی تقریریں بجائے برائیوں کو روکنے کے انکے عادیوں کو اپنی عادات پر جم جانے کی ترغیب دیتی ہیں -

اس بحث میں چند ایک اخبار نویسوں نے جو ایک رائے لاٹ پادری صاحب کو دی ہے وہ میرے بہت پسند آئی - ویلنٹین ویلڈن صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا انگریزوں کا بال ہندوستان کی فاحشہ عورتوں کے ناچ سے کسی درجہ زیادہ شہوت پرستی پھیلانیکا ذریعہ نہیں ہے - پھر کیا لاٹ صاحب اسکے برخلاف بھی اپنی آواز اٹھانے کے لئے تیار ہیں - اور اگر نہیں تو وہ کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ انکی ہدایت پر کوئی آدمی بھی عمل کرنے کے لئے طیار ہوگا -

افسوس! مہا دیو گوبند رانڈے کا بچھوڑا

ابھی مسٹر رانڈے کی آخری چٹھی کا جواب بھیجنے کا ہی خیال کر رہا تھا کہ ناگہانی خبر نے ہاتھ کو روک لیا - ایکطرف تو ہفتہ وار اخباروں میں مسٹر رانڈے کی طبیعت کے کسی قدر درست ہونے کا حال پڑھا اور ساتھ ہی روزانہ اخبار میں انکی موت کی خبر دیکھی - دلپر ایک عجیب صدمہ ہوا میرا اسقدر مسٹر رانڈے کے ساتھ زیادہ تر اسوقت سے رہا ہے جبکہ انہوں نے پنجاب میں ۱۸۹۳ء کے دسمبر میں سوشل کانفرنس کا جلسہ کیا تھا - باوجود خاص اصولی اختلاف رائے کے مسٹر رانڈے کی میں دل سے عزت کرتا تھا - انکی سادہ زندگی اور انکی فراخ ہمدردی نے انکی خاص کمزوریوں کو میری نظروں سے علیحدہ کر دیا تھا - باوجود دنیاوی اعلےٰ درجہ کا رتبہ حاصل کرنے کے بھی ابھمان انکو چھو تک نہیں گیا تھا - رشی دیانند کو یہ اپنا گورو کہا کرتے تھے اور باوجود ویدوں کو الہامی گیان نہ ماننے کے بھی پروپکارنی سبھا کے ممبر تھے - اسی لئے کے سبب کا جس کسی کو تھوڑا بہت بھی خیال

وہ مسٹر رانڈے کا دوست دلی تھا۔ ایسے آدمی کا ہم سے ایسے وقت میں جدا ہونا جبکہ جڑ اناج وغیرہ کے قحط کے علاوہ انسانوں یعنی ہمدرد شیلوں کا سخت قحط ہے۔ نہایت افسوسناک ہے لیکن سب سے زیادہ افسوسناک اس دیش کے بھاگ ہیں جبانکہ جس وقت کوئی انسان ملک کے لئے زیادہ تر مفید بننے کے قابل ہوتا ہے۔ اسی وقت وہ ہم سے چھین لیا جاتا ہے مسٹر رانڈے کا سرکاری ملازمت سے علیحدہ ہونے کا وقت آگیا تھا۔ اور امید تھی کہ جن اصلاحوں کو کہ وہ محض لوگوں کے ذہن نشین کرنے کا کام کر رہے تھے۔ انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے لیکن افسوس کہ یہ سب امیدیں دل کی دل میں ہی رہ گئیں۔ آمیں سندیہہ نہیں کہ کوئی نہ کوئی بہدر پُرش ساماجک سنشودھن کے لئے تحریک کرنے کا کام لینے کے لئے طیار ہو ہی جاویگا۔ ممکن ہے کہ جیسا پونا کے چند ایک نوجوان گزشتہ دسمبر میں ہندو سوشل میں کہتے تھے۔ پروفیسر گوکھلے ہی مسٹر رانڈے کے جانشین ہیں جیسا کہ آنکے عمل سے معلوم ہوتا تھا۔ مسٹر چندر وارکر جس طرح ہائی کورٹ کی ججی میں آنکے جانشین بنے ہیں سوشل کانفرنس کا کام بھی خود سمجھا ہیں لیکن میری رائے ہے کہ مسٹر رانڈے کا سچا جانشین کوئی نہیں ملیگا۔ موت کا ہاتھ اسوقت اس دیش کے سد ھارکوں پر بڑے زور سے صاف ہو رہا ہے۔ اس سے کام کرنیوالوں کو سبق سیکھنا چاہئے۔ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔ موت کے آنیکا کوئی وقت نہیں۔ اُدھ حساب پاک رکھیں تاکہ ہر وقت پڑتال کے لئے طیار ہیں۔

سچ مچ صدی پلٹ گئی

میں گزشتہ پرچوں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ صدی کی تبدیلی [illegible] مصنوعی ہے۔ ورنہ کوئی بھی قدرتی آثار اس تبدیلی کے نظر نہیں آتے۔ مجھے آج اس رائے کو بدلنا پڑا ہے۔ ۲۳ جنوری کی صبح کو ہی شہر جلندھر میں تار خبر آئی کہ راج راجیشوری شریمتی مہارانی وکٹوریہ کا دیہانت ہو گیا۔ اس خبر کے سنتے ہی میرے خیالات نے عجیب پلٹا کھایا میں اسی وقت بے اختیار بول اٹھا کہ صدی کی تبدیلی کا قدرتی نشان بھی مجھے

ملگیا۔ اس موقعہ سے بھارت ورش کے باشندوں کو بڑا ہی رنج پہونچا ہے اور وہ ضروری تھا۔ کیونکہ مہارانی کا نام ابھی ہندوستانی رعایا کے لئے ہمیشہ رحم اور انصاف کے ساتھ ہی کا ہوا رہا ہے۔ اور روئے زمین کی تمام برٹش مملکت کو افسوس بھی ہونا ہی تھا کیونکہ انکے سر پرسے ایسے عادل اور رحیم حکمران کا سایہ اٹھ گیا لیکن میری رائے میں اسوقت ساری دنیا زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ وکٹوریا مہارانی کی موت نے سچ مچ صدی کو پلٹا دیدیا۔ ایشور دنیا کے موجودہ تاجداروں کو توفیق دے کہ وے دنیا کے امن کو قائم رکھنے میں کامیاب ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ مہارانی وکٹوریہ کی ہی ایک شخصیت تھی جو کہ یورپ کی مہذب خونی قوموں کے گلے میں ایک طرح کی زنجیر سی پڑی ہوئی تھی بیسیوں جنگ چھڑتے چھڑتے اسی کی شخصیت سے رک گئے۔ اس لئے میرے خیال میں وکٹوریہ مہارانی کی موت نے سچ مچ صدی کو ہی پلٹا دیدیا ہے غریب ہندوستانیوں کے لئے یہ بڑا ہی سخت صدمہ ہے۔ ایک تو عورت کا نرم دل اور دوسرے آخری وقت میں اس دیش کے ساتھ ایسا پریم کہ یہاں کی بولی سیکھنے کی کوشش مہارانی نے کی۔ اور آخری وقت اس سمے بھی انکے مرتک شریر کی حفاظت کے لئے دو ہندوستانی نوکر تعینات ہیں۔ اگر ہندوستانیوں کی رہی سہی امیدیں بھی یاس کے ساتھ تبدیل ہو جاویں تو تعجب کی بات نہیں ہے لیکن پرمیشور کے دربار سے کبھی بھی نراش نہیں ہونا چاہئے ممکن ہے کہ ہمارے نئے مہاراجادھیراج

شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم

اپنی پیاری ماتا کی وصیت کو جو انہوں نے زبان حال سے کی۔ یاد رکھیں۔ اور اپنی ماتا کے رحم کے ساتھ اپنی مردانہ مضبوطی کو ملا کر اس دیش کے دکھوں کے بندھن کاٹ دیویں۔ میں سچے دل سے ایشور کی درگاہ میں اپنی پرارتھنا کو پہونچاتا ہوں کہ پرماتما صرف سارے دنیا کے تاجداروں کو ہی سُمتی دیویں کہ وے دنیا کا امن قائم رکھنے اور موجودہ جدو جہد کو ختم کرنے میں کامیاب ہوویں۔ بلکہ نئے پرتھوی راج کے دل میں اس دیش کے باشندوں کے لئے کرونا اور پریم کا برتاؤ بست بھاؤ پیدا کریں۔ تاکہ پراچین آریوں کی سنتان سنگھٹن اپنی اُنتی کرکے سنسار کی اشانتی کو شانتی کے ساتھ تبدیل کر سکے۔

اوم شم

اُپدیش

लघुत्वमारोग्यमलोलुपत्वं
वर्णप्रसादं स्वरसौष्ठवं च।
गन्धः शुभो मूत्रपुरीषमल्पं यो
गप्रवृत्तिं प्रथमां वदन्ति॥

شریر کو بس میں کرنا - انسانی بناوٹ کا پورن
ری سے قابو میں لانا - یوگ سِدھی کا نتیجہ
بتلایا گیا ہے - لیکن ممکن ہے کہ واقعی بہوتک
بناوٹ کے قابو نہ آتے ہوئے بھی بھرم ہو جاوے
کہ شریر ہمارے قابو میں آگیا ہے - اِس لئے
یوگی راج اپنے تجربہ سے بتلاتے ہیں کہ جس
انسان کا شریر یوگ اگنی مے ہو جاتا ہے
اُس کا پہلا چِنہ یہہ ہے کہ اُس کا شریر ہلکا
ہو جاتا ہے - اور یہہ پرانا یام کا صریح نتیجہ ہے
اگر شریر میں ہلکاپن نہیں ہے - اگر سُستی کاہلی
وغیرہ گھیرے ہوئے ہوں تو ہرگز مت سمجھو
کہ ہم نے یوگ کی منزل میں کوئی بھی قدم رکھا
ہے - پھر اِس کا بدیہی نتیجہ یہہ ہوگا - کہ شریر
روگ رہت ہو جاوے گا - جب روگ رہت ہوا
تو لوبھ کا سپرش بھی نہیں ہوگا - اور لوبھ کے
علیحدہ ہو جانے سے دن رات پرسنّ بدن
رہے گا - کبھی بھی رنج نزدیک نہیں آوے گا -
پرسنتا کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ سُور میٹھا
ہو جاوے گا - یوگی کی آواز سوابھاوِک طور پر
میٹھی ہو جاویگی - اور چونکہ یہہ امر مسلمہ ہے
کہ اِن حالتوں کے حاصل کرنے کے لئے یوگی کو
ہر ایک طرح کے راجس اور تامس بھوجن سے پرہیز
کرنا چاہئے - اِس لئے ساتوک بھوجن کا نتیجہ یہ
ہوگا - کہ فضلا بہت کم پیدا ہوگا - اور اِس لئے
شریر سے بھی کم خارج ہوگا - اِس شُدھی کے سبب
یوگی کے شریر سے ہر طرح کی بدبو دور ہو کر ایک
خاص قسم کی خوشبو نکلیگی - یہہ نشان کِس لئے
بتلائے گئے ؟ اِس لئے کہ جہاں اپنی حالت کی
پڑتال کر کے انسان راہِ راست پر چل سکے وہاں
ساتھ ہی ست سنگ کے حاصل کرنے کے لئے بھی
اُسے ایک راہبر اُپدیش ملجاوے - کون نہیں
جانتا کہ سنگت کا اثر بڑا بھاری پڑتا ہے اور
اِسی لئے شاستر کاروں نے ست سنگ کی مہما کا
بہت کچھ گاین کیا ہے - لیکن جہاں ست سنگ
انسان کو تارنے والا ہوتا ہے - جہاں ست سنگ
کو سب سے اُتم تیرتھ بتلایا ہے - وہاں کُسنگ کو
نرک دھام میں پہونچانے والا مانا گیا ہے - اِسلئے
ہم کو سنگ بڑے احتیاط کے ساتھ کرنا چاہئے
آج کل کِن پُرشوں کو یوگی مانا جاتا ہے - ایک
سرسری نظر بھارت ورش کے بھگوین پوشوں
پر ڈال جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک
طرف ماس کھا کر مدہ پان کئے ہوئے مست
یوگی کہلاتے ہیں - جنکے آس پاس کوس کوس
تک کہیں سُگندھی کا پتہ نہیں لگتا - دوسری طرف
مہان آلسی اور رُدگی و مے کی بیماری کے شکار
گانجا اور چرس کے دم لگاتے ہوئے یوگی راج
سمجھے جاتے ہیں - یوگیوں کے لاکھوں کے مٹھوں
اور ہزاروں کی جاگیروں پر باہمی مقدمے ہوتے
ہیں - کرودھ اگنی میں جلتے ہوئے بھی
سنت اور سادھو کہلاتے ہیں - دن رات
اکھڑپن سے گالیوں کی بوچھاڑ چاروں طرف
بکھیرتے ہوئے بھی ویراگوان اور اُداسین
کہلاتے ہیں - پھر ایسے یوگیوں کی موجودگی
میں اگر یوگ مارگ پر ہی اشردھا نہ
ہو جاتی تو بڑے ہی تعجب کی بات ہوتی - یہی
باعث ہے - کہ اِسوقت بھارت سنتان
پرمیشور اور اُسکے راستہ سے بیگانہ ہو رہی
ہے - جس دیش سے کہ دُنیا کے تمام دھارمک
خیالات کا شروت پہلے پہل بہا تھا - اِسوقت
اُس دیش یہہ ادھوگتی ! کون سا سنگدل
ہوگا - جو خون کے آنسو نہ بہائے گا - اِسلئے
اِس اوستھا کو درست کرنا ہر ایک بھارت
نواسی کا فرض ہونا چاہئے - اگر ہم چاہتے
ہیں کہ ہم خود دُکھوں سے چھوٹیں تو ہمارے
لئے لازمی ہے - کہ اپنے ارد گرد سُکھ کو
پھیلا دیں - اور یہہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ
ہر ایک آریہ پُرش پرن کرلے کہ وہ ضرور
بالضرور یوگ سادھن سے اپنی حالت کو
درست کرنا شروع کردے گا - کیا یہہ
صحیح نہیں ہے - کہ ایک روگ رہت آدمی زیادہ آدمیوں
کو روگ سے بچا سکتا ہے - بہ نسبت اِسکے کہ وہ
سارا جنم روگ رہت ہونے پر لکچر دیتا رہے
ایک نِرلوبھ آدمی اپنے عمل سے نِرلوبھتا کا
زیادہ پرچار کر سکتا ہے - بہ نسبت اِسکے کہ وہ
دس ہزار لکچر نِرلوبھتا کی خوبیوں پر سنا دے
کیا خود کڑوا بولنے والا بانی کی مٹھاس کا پرچار
کامیابی کے ساتھ کر سکتا ہے ؟ یدی اِن سب
سوالوں کا ہم لوگ ایک گھنٹے کے لئے بھی سنجیدگی سے
وچار کریں - تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جملہ تکلیفوں
کا دفعیہ ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے - اور اِسلئے
ہم سب کو پرتگیا کرنی چاہئے کہ سنسار کو سُکھی
اور سورگ دھام بنانے کے لئے نہ صرف
بیرونی کوششوں سے ہی لوگوں کو راہِ
راست پر لانے کی کوشش کریں گے - بلکہ
اپنی زندگیوں کو خود نمونہ بنا کر جہاں اپنا
بھلا کریں گے - وہاں ساتھ ہی سنسار کا
اصلی بھلا کر کے اپنی مُکتی کو نشچت کرلینگے ”

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

کیا ایسے سنتوش کہتے ہیں ؟

کسی گاؤں کے پاس سے گزر جاؤ - پانی کے چھپڑ میں نہیں کیچڑ میں بھینس لیٹتی ہیں - ان کے جسموں پر کوے اور بگلے بیٹھے ہوئے نظر آئیں گے لیکن دکھائی دیگا کہ وہ اٹھنے کا نام نہیں لیتیں - اگر تمہارے ساتھ کوئی نوین ویدانتی ہوگا تو فوراً بول اٹھیگا "کیا سنتوش ہے"! کسی تالاب پر گرمیوں کی شام ٹہلتے ہوئے چلے جاؤ تمہیں چند ایک شکلیں دکھائی دیں گی - جنکے تمام جسم پر خاک ملی ہوئی ہے - جنکے بدن پر سوائے لنگوٹ کے کوئی کپڑا نہیں ہے - جنکے آگے بڑا بھاری لکڑ جل رہا ہے - اور جنکے سر پر مختلف قسم کے بالوں کے بینگ بن رہے ہیں تم حیران ہو جاؤ گے - اور تعجب سے پوچھو گے کہ کس جنگل کے نئے جانور ہیں - لیکن ایک شردھالو دیہاتی سے پوچھو - فوراً جواب دے گا - "یہ بیراگی بابا بڑے سنتوکھی ہیں"! آلسی اور پرمادی پرشارتھ ہین آدمیوں کا نام اسوقت بھارت ورش میں سنتوشی رکھا گیا ہے - اور اسی سنتوش کے غلط ارتھوں نے اس دیش کو آریہ ورت سے ہندوستان بنا دیا - بھارت نواسیو! چیتو - اپنی حالت پر غور کرو اور سوچ کر بتلاؤ کہ کیا یہ سنتوش ہو سکتا ہے - جو کہ تمہیں دن بدن تنزل کی طرف لیجا رہا ہے *

ملک چین میں بھارت ورشیہ آریوں کے جانیکے ثبوت

مراسلات کے کالم میں میرے ناظرین لالہ نانک چند کا خط دیکھیں گے جو شہر حسن ملک چین سے ابھی آیا ہے - اس خط کے ساتھ میرے بھائی نے دو تحریریں بھیجی ہیں جنکو دیکھ کر ہی پراچین زمانہ کا سمرن ہوتا ہے - انہیں سے ایک تحریر تو تقریباً مربع کاغذ پر ہے جو قریب دس انگل کے چوڑا اور ۱۲ انگل لمبا ہے - یہ کاغذ میلے رنگ کا ہے - اور جب بنایا گیا ہوگا تو نہایت مضبوط ہوگا - اسپر ایک چکر بنا ہے - جیسے اٹھالوں میں کھچا ہوا ہے چاروں کونوں میں چار خاص قسم کی شکلیں بنی ہوئی ہیں - سیاہی سرخ رنگ کی استعمال کیگئی ہے - لیکن بہت ہی پورانی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ رنگ اسکا کسی قدر پھیکا پڑا ہوا ہے - دوسرا کاغذ اسکی نسبت بھی پورانا معلوم ہوتا ہے - اور اسی لئے کسی قدر زیادہ بوسیدہ ہوا ہے - کہیں کہیں سے کیڑوں کا کھایا ہوا ہے - یہ چار انگل کے قریب چوڑا اور اڑھائی تین بالشت کے قریب لمبا ہے - اسپر پانچ سطریں اسی سرخ سیاہی سے لکھی ہوئی ہیں - لیکن یہ کاغذ ایک طرف سے سفید ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاید کاغذ بنانے کے بعد رنگا گیا ہو - ان کاغذات کی تحریریں سنسکرت زبان کے اکشروں میں نہیں ہیں - اور یہ تحریریں چینی زبان کے اکشروں میں بھی معلوم نہیں دیتی ہیں ان تحریروں کی نسبت مفصل تحقیقات کر رہا ہوں اور آخر نتیجہ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے پیش کرونگا میری رائے ہیں میرے بھائی لالہ نانک چند جی نے اپنی رائے ٹھیک واقعات پر قائم نہیں کی - لیکن جب تک کہ اصل تحریر کا مطلب معلوم نہ ہو - تب تک لالہ نانک چند جی کا مسئلہ بھی قابل غور بنا رہتا ہے - اور اسلئے میں نے انکا خط بجنسہ درج اخبار کر دینا مناسب سمجھا ہے - میرے ناظرین میں سے جو صاحبان پالی - چینی یا دیگر اسی قسم کی زبانوں کے جاننے والوں سے واقف ہوں - ان کا پتہ مجھے ضرور دیں -

آریہ سماج کے بانی اور اسکے دھرم پر گندہ بزدلانہ حملے

پنڈت گوپی ناتھ پر جب سے مقدمہ دائر ہوا تھا - انکی پرچہ سناتن دھرم گزٹ کی ٹون کسی قدر بدلگئی تھی - پھر انپر سزائے قید کا حکم صادر ہوا - کچھ عرصہ تک تو یہ چپ رہے - لیکن اپیل دائر ہوتے ہی نہ معلوم کس شہ پر انہوں نے آریہ سماج کے برخلاف نہ صرف سخت ہی لکھنا شروع کیا - بلکہ آریہ سماجوں کی تحریروں کو غلط پیرایوں میں ظاہر کرنے کی کوشش کی - باوجود تقریر وکیل سننے کے مسٹر مری صاحب سشن جج نے فیصلہ کے لئے لمبی تاریخ ڈال چھوڑی اس عرصہ میں آریہ سماج پر پنڈت گوپی ناتھ کی گالیاں بڑھتے گئے - اور آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کی طرف سے پھر سفارش ہوئی کہ محض جرمانہ کافی ہے - جج صاحب نے فیصلہ میں لکھا کہ ملزم نے اپنے طرز تحریر کو بدل دیا ہے - لوگ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں مجھے مطلب نہیں ہے - اسی عرصہ میں نہ معلوم کیوں قادیانی مرزا کے پیروؤں نے آریہ سماج اور اسکے کام کرنے والوں پر سخت حملے کرنے اور انکی نسبت گندے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دئے - اور سب سے بڑھکر نور الاسلام نے گندگی اور ناشائستگی کا خاتمہ کر دیا - ان حملہ تحریروں کو پڑھ کر آریہ پرش سخت مشتعل ہو کر مجھے تنگ کر رہے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا اسی طرح یہ لوگ آریہ سماج کو دبا لیں گے انکے علاوہ میرے پاس بعض سرحدی عیسائی اخبار کی تحریریں بھی بطور نمونہ کے بھیجی گئی ہیں جن میں آریہ سماج پر تناسخ اور نیوگ کی بنا پر اس قدر فحش حملے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کوئی شریف عیسائی ان تحریروں کو اپنی مستورات کے ہاتھ میں دینے کا حوصلہ کر سکے - میرے پاس روز دو تین خطوط آریہ بھائیوں کے پہونچ رہے ہیں - جن میں میری بیچارگی پر سخت افسوس کا اظہار ہوتا ہے میں ان سب بھائیوں سے نویدن کرتا ہوں کہ میں ہرگز ان اور دیگر تمام مذاہب کے اخباروں کی گندہ تحریروں اور ناشائستہ حملوں کا جواب ترکی بترکی دینے کے لئے طیار نہیں ہوں - بلکہ انکا نوٹس بھی نہیں لینا چاہتا - ہاں آریہ سماج کے اصولوں پر جسقدر اعتراض ہوں - انکے جواب ہمیشہ بھگتی اور پیار سے دیتا رہا ہوں - اور دیتا رہوں گا - میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان تحریروں سے آریہ سماج کا کچھ بگڑ تو سکتا نہیں - پھر میں ہمارا

ست دھرم پرچارک

اپنی دھرم پتریوں پر ترس کھاؤ

آریہ پرشو! تمہاری دھرم پتریاں اس وقت نازک حالت میں ہیں جنہیں تم نے باہنہ دی تھی۔ جنہیں تم نے مرنے سے بچایا تھا۔ جنہیں تم نے دیویاں بنانے کا پرن کیا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ انکی شریر رکشا کا سامان ختم ہو جاوے۔ پھر جب شریر رکشا کا ہی خاتمہ ہو جاویگا تو انکے آتما کی کیا حالت ہوگی۔!

تم حیرانی سے پوچھتے ہو۔ "ہماری کونسی دھرم پتریاں؟ ہم نے کب باہنہ دی تھی؟ ہمارا کیا دوش"۔ سنو! میں تمہیں ان دکھیاریوں کی کہانی سناتا ہوں۔ ۱۸۹۷ء کے سخت قحط میں جبکہ ممالک متوسط سے دردناک آواز اٹھ رہی تھی۔ جلندھر کے چند بھدر پرشوں نے بھی مثل دوسرے شہروں کے اپنا ایجنٹ بھیجکر ۵۲ اناتھ اور اناتھا منگوائے تھے۔ انہیں سے ۳۱ تو لڑکے تھے جو کہ سنتوکھی آدمیوں کے سپرد کئے گئے تھے جنہیں سے بعض کو جاٹوں نے متبنیٰ بنا لیا تھا۔ اور گو یہ جملہ معترضہ ہے لیکن کہنا پڑتا ہے کہ ان لڑکوں کی حالت بہ نسبت ان لڑکوں کے بہتر ہے جو کہ اسوقت سے یتیم خانوں کے اندر پرورش پا رہے ہیں۔ باقی ۲۱ لڑکیاں تھیں جنہیں سے ۳ چمارن کی لڑکیاں تو چمار لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی گئیں اور باقی ۱۸ کے لئے ایک یتیم خانہ کھولا گیا۔ جس کا نام

کنیا اناتھ آلے جالندھر

رکھا گیا۔ ان کے علاوہ لاہور ہندو اَرفنڈ کمیٹی نے چار کنیائیں جبلپور سے آئی ہوئیں اور امرت سر ہندو یتیم خانہ نے چار کنیائیں ناگپور سے آئی ہوئیں اس اناتھالے میں داخل ہونے کے لئے بھیجیں۔ منجملہ ان کنیاؤں کے ایک کنیا مر گئی۔ ایک خاص وظیفہ حاصل کرنے پر کنیا مہاودیالہ کے متعلقہ کنیا آشرم میں چلی گئی۔ پھر اجمیر سے ایک کنیا آئی اور ایک لاہور آریہ سماج کی بھیجی ہوئی۔ انکے بعد بھی کنیائیں آتی رہی ہیں۔ اور ۳ سردار بکرماں سنگھ آہلووالیہ کی دھرم پتنی نے جو خاص طور پر منگائی تھیں وہ بھی اناتھالے سے علیحدہ ہوئیں۔ گویا سب ملا کر اس وقت ۲۰ کنیائیں اناتھالے میں داخل ہیں۔

کنیا اناتھ آلے جلندھر میں قائم ہونیکی تاریخ سے ہی ایک طرح کی

خصوصیت

تھی۔ جہاں دیگر ہندو اناتھالوں میں محض عارضی بھوکھ کا علاج اور عیسائی مشنریوں سے عارضی بچاؤ کا خیال مدنظر رکھا گیا تھا۔ وہاں کنیا اناتھ آلے کی پہلی کارکن کمیٹی نے ہی مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ان اناتھاؤں کو مستقل طور پر بچانا چاہئے۔ چنانچہ شروع سے ہی انکی تعلیم و تربیت کا خیال پیدا ہو گیا۔ اور چونکہ یہ پتریاں خوش قسمتی سے ایسی جگہ لائی گئی تھیں۔ جہاں سے بڑھ کر پتریوں کی تعلیم اور تربیت کا انتظام سارے پنجاب میں موجود نہیں ہے۔ اسلئے انہیں کنیا مہاودیالہ میں

مانسک اور آتمک رکشا

کے لئے داخل کیا گیا۔ مجھے اس امر سے انکار نہیں ہے کہ آریہ سماج کی طاقت سے عموماً اور جلندھر نواسیوں کی طاقت اور انکے حالات متعلقہ سے خصوصاً جس اعلیٰ انتظام کی امید ہو سکتی تھی وہ کنیا مہاودیالہ کو اب تک نصیب نہیں۔ لیکن کون انکار کر سکتا ہے کہ جو کچھ استری شکشا کے بارے میں اب تک اس ودیالہ نے کام کیا ہے۔ اسکا مقابلہ پنجاب کا کوئی بھی اسی قسم کا انسٹیٹیوشن نہیں کر سکتا۔ اگر استریوں میں ویدک دھرم کے کچھ سنسکار ڈالے ہیں تو اسی ودیالہ نے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اپنے گزشتہ دورے میں میں نے ہر جگہ کنیا مہاودیالہ کے سابقہ چھاتراؤں کو کچھ نہ کچھ لابھ اپنی گمراہ بہنوں کو پہونچاتے ہوئے دیکھا۔

اگست ۱۸۹۷ء سے ان کنیاؤں کا پہلا حصہ لایا گیا تھا۔ ستمبر ۱۸۹۷ء سے انہوں نے ودیالہ میں تعلیم پانی شروع کی تھی۔ اسکے بعد جنوری ۱۸۹۸ء تک برابر اناتھا آتی رہیں۔ فروری کے پہلے ہفتے میں ودیالہ کی پریکشا ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد نئی جماعت بندی ہوتی ہے گویا فروری ۱۸۹۸ء سے ان پتریوں کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہوئی۔

گو اناتھاؤں کو منگانے کے لئے کرایہ کا دھن جلندھر نواسیوں نے عام طور پر بھی دیا تھا۔ لیکن جب سے کہ اناتھا اِس جگہ آئیں۔ سوائے دو چار خاص اصحاب کے رؤساء جالندھر نے کچھ بھی مدد مالی نہ دی۔ مگر آریہ پرشوں نے صوبہ پنجاب تو درکنار ملک برما۔ افریقہ اور آسٹریلیا تک سے ان اناتھاؤں کے لئے دھن بھیجا۔ صرف دھن کی ہی سہائتا نہ دی۔ بلکہ بار بار پریرنا کی کہ انکو آریہ دیویاں بنایا جاوے۔ جب آریہ پرش اس طرح پر ان کنیاؤں کو اپنی سنتیت میں لانے کے لئے طیار ہو گئے۔ اور جب انہوں نے زبان حال سے پرن کیا کہ ہم انہیں

اپنی دھرم کی پتریاں بنانے

کے لئے طیار ہیں۔ تو جلندھر آریہ سماج کے چند ایک ممبروں کی پریرنا پر شہر کی کمیٹی نے کنیا اناتھ آلے جلندھر کو آریہ سماج جلندھر کے سپرد کرنے کی تحریک کی۔ اس درخواست کو لوکل سماج نے بڑی خوشی سے منظور کیا۔ اور ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو

آریہ سماج جالندھر شہر نے اناتھالیہ کا چارج

لے لیا۔ اور اُس وقت سے اِس اناتھ آلے کی سبھا میں زیادہ تر کیول آریہ پُرش ہی کرتے رہے ہیں۔ پھر آریہ بھائیو! آپ کس طرح انکار کر سکتے ہو کہ یہ اپنی دھرم پُتریاں ہیں۔

اب میں مختصراً آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جن پُرشوں کے کہ آپ نے اپنی دھرم پُتریوں کی تربیت کا کام سپرد کیا تھا اُنہوں نے اپنا فرض کس طرح پر ادا کیا ہے۔ اِن پُتریوں کو باقاعدہ پڑھائی شروع کئے ہوئے ابھی ۳ سال پورے نہیں ہوئے۔ کیونکہ اِس سال کی پریکشا کا وقت ابھی بیس پچیس دنوں کے بعد آوے گا۔ لیکن باوجود اِس کے ۳ لڑکیاں پانچویں جماعت میں پڑھتی ہیں اور انہیں سے بھی ایک ایسی ہے جو کہ چھٹی جماعت کی لڑکیوں سے عمدہ مضمون لکھ سکتی ہے۔ اِن سب لڑکیوں کی خوشخطی کی خاص تعریف ہوتی ہے۔ ہر ایک جماعت میں خوشخطی کے لئے اناتھ آلے کی کنیائیں ہی مشہور ہیں۔ سب سندھیا جانتی ہیں اور اناتھ آلہ میں صبح اور شام سندھیا کرنے کے بعد ملک اگنی ہوتر کرتی ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ یہ لڑکیاں کنیا مہاودیالہ جالندھر کی شہر سے آنے والی کنیاؤں اور کنیا آشرم کی کنیاؤں کی نسبت بھی زیادہ تر سوشیلا اور آگیا کارنی ہیں۔ اور باوجود اسکے صحت انکی بہت ہی اچھی ہے۔ انہیں بعض تو امیدیں دلاتی ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی اودھیاپکا یا پرچارکا بن سکیں گی۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اِن امیدیں کامیابی تب ہی ہوسکیگی جبکہ کنیا مہاودیالہ کی حالت کو سُدھار کر اُسے زیادہ تر مفید بنانے کی کوشش کیجاوے۔ اور اُسکی نسبت میں بہت جلد مفصل لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ لیکن جب ماں ہی موجود نہ ہو تو پھر فردی کوششیں بھلا کیا اثر پیدا کر سکتی ہیں۔ میں اسجگہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اِن کنیاؤں کی موجودہ حالت کا فوٹو کھینچنے کا کام خود کروں۔ کیونکہ مجھے اِن اناتھاؤں سے خاص پریم ہے اور ممکن ہے کہ میں کسی امر میں مبالغہ سے کام لوں۔ اِس لیے کسی قدر بیرونی شہادت پیش کروں گا۔

لاہور کانگرس کے جلسے سے واپس آتے ہوئے کچھ معززین جالندھر میں کنیا مہاودیالہ اور اُسکے متعلقہ انسٹیٹیوشنوں کو دیکھنے کی غرض سے ٹھہرے تھے۔ جب وے کنیا مہاودیالہ کو دیکھنے گئے۔ تو چونکہ اُس وقت مینیجری کا کام میں کرتا تھا۔ انہوں نے باتوں باتوں میں ہی کہا کہ ممالک متوسط کے یتیموں میں سے بھی تو کچھ لڑکیاں آئی تھیں۔ مجھے اُس وقت ایک خاص خیال آیا اور میں نے اُن سے کہا "کیا آپ پتہ لگا سکتے ہیں کہ جبلپور سے آئی ہوئی کون سی کنیائیں ہیں" جماعتوں پر نظر ڈالکر سوائے ایک دو کے باقی کی کل ۲۴ یا ۲۵ کنیاؤں کا وہ پتہ ہی نہ لگا سکے۔ اِن لڑکیوں کا اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا تو بدل ہی گیا۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ بلحاظ رنگ اور طرز وضع کے بھی ان کا کنیا آشرم کی لڑکیوں سے کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا۔ یہ معزز بھائیوں نے اُس وقت صاف اقبال کیا کہ یہ جو یتیم لڑکے کہ لاہور کانگریس کیمپ میں بطور نمائش کے لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے قطاروں میں بٹھائے گئے تھے اُن کو اِن اناتھاؤں سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے اِس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے جو ثابت کرے کہ آپ نے جن کو اپنی دھرم کی پُتریاں قرار دیا ہے۔ وے واقعی دیویاں بننے کے قابل ہیں۔ اور اسجگہ میں اپنے اُس خیال کو نہیں روک سکتا جو کہ مدت سے میرے دل میں اُٹھ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جو تحریک ہندو یتیم خانوں کے لئے ۱۸۹۹ء کے قحط سے ہورہی ہے۔ اُسکی تہ میں یا تو نیشنل بھاؤ کام نہیں کر رہا ہے محض شہرت پسندی ہی اُس تحریک کی علت غائی ہے۔ اور یا اُسکے محرک دور اندیش نہیں ہیں۔ کیا یہ اُس وقت کُھلا راز نہیں ہے کہ اِن یتیم خانوں کے لڑکے اکثر بھاگ جاتے ہیں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ اِن یتیموں کی تربیت کا خیال بہت کم ہے۔ اور انہیں کارخانوں میں بھیجکر انکے ذریعہ سے کمائی کرنے کا خیال زیادہ ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ جو لڑکا کسی کارخانہ میں کام کرکے ۸ یا ۱۰ روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ اُسپر بھی للعہ یا صہ روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ نہیں کیا جاتا؟ کیا اِن لڑکوں کی اخلاقی حالت درست کرنیکا کوئی خاص انتظام اب تک کیا گیا ہے؟ ہم لوگ عیسائیوں کے پنجے سے اِن "قوم کے لڑکوں" کو بچانے کے لئے زمین اور آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں لیکن کیا ہم میں سے کسی نے بھی عیسائیوں کے یتیموں سے انکا مقابلہ کیا ہے؟ کیا عیسائی تم سے بہتر انکی جسمانی پرورش نہیں کر رہے؟ پھر تمہارا بچانا کس کام کا اگر تم اُسی ہی کا انتظام نہیں کر سکتے جیسے کہ تم نے انہیں عیسائیوں کے جسم پرور مہربان مالکوں سے چھڑایا؟ تم نے اِن بچوں کو اِس لئے اپنی حفاظت میں لیا تھا کہ انکا دھرم بچاؤ لیکن کیا عیسائیوں کے پنجے سے چھڑانا ہی دھرم قائم رکھنے کے لئے کافی ہے؟ کیا آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب کے اِن نئے یتیم خانوں میں دھرم کی کوئی خاص تعلیم ہوتی ہے جہاں پنچ میل انتظام کرنے والی جماعت ہو۔ وہاں دھرم کی تعلیم کا انتظام کیا ہو سکتا ہے۔ اگر آریوں کی سندھیا پڑھائی جاوے تو ہندو ناراض۔ اگر پورانک ستوتر پڑھائے تو آریہ چیں بجبیں لیکن بدھو سکھمنی صاحب کے پاٹھ پر شاید مصلحتاً اتفاق کریں تو اُسپر ویسے ہی دوسرے اعتراض کے لئے تیار۔ پھر اِن بیچاروں کے آقاؤں کا پرمیشور ہی مالک ہے۔

میری رائے میں آریہ سماج کے ممبروں نے جو قومی لہر کے بہاؤ میں پڑکر بلا سوچے سمجھے کام کیا ہے۔ اُسکے لئے انکی بڑی بھاری ذمہ داری ہے جب دیانند اناتھ آلے اجمیر کو وسعت دینے کا

سوال پبلک کے روبرو آیا تھا تو اُس وقت اِس انسٹیٹیوشن کی مدد کے لئے اپیل کرتے ہوئے میں نے بتلایا تھا کہ اگر اُس اناتھ آلئے کے کارکن بھی ان یتیموں کو ودیارتھ آریہ بنانے کی کوشش نہیں کریں گے تو باوجود اِس عارضی جوش اور عارضی انتظام کے بھی یہ لڑکیاں پھر بھی کسی نہ کسی دن یا تو عیسائی مشنریوں کے شکار ہو جاویں گے۔ یا اُس سے بدتر حالت میں ہو کر بدچلن بن سنسار میں زیادہ تر دکھ پھیلانے کے ذریعہ بنیں گے۔ میں اپنے اُس نویدن کو پھر یہاں دہراتا ہوں اور آریہ پُرشوں سے اننتی کرتا ہوں کہ وے اس مسئلہ پر پھر سوچیں اور آریہ سماج کی طرف سے دو بڑے اناتھ آلئوں کی بنیاد ڈالیں۔ لڑکوں کے لئے ویانند اناتھ آلئے اجمیر کو وسعت دیں اور لڑکیوں کے لئے جلندھر میں ایک عالیشان کنیا اناتھ آلئے کی بنیاد ڈالیں۔

اس ضروری جملہ معترضہ کے لئے معافی مانگ کر میں پھر مطلب کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ آریہ پُرش اِس وقت جات پات کے بندھنوں سے تنگ آکر اُسے توڑنے کی کوشش میں لگ رہے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کنیا اناتھ آلہ سے بڑھ کر اس کام میں آپ کو اور کون مدد دے سکتا ہے۔ جلندھر آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے اناتھ آلئے کے نیموں میں صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ کہ اِن پُتریوں کے وِواہ یوگیہ ہونے اور وِواہ کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کرنے پر گُن۔ کرم۔ سُوبھاو انوسار اُن کا ورن قایم کر کے وِواہ کر دینا چاہئے۔ چنانچہ اِس طرح کے ایک وِواہ کے لئے انتظام ہو بھی رہا ہے۔ اِس وقت یہ سب پُتریاں اپنے گذشتہ اتہاس کو بھول کر محض اپنے آپکو آریہ پُتریاں سمجھ رہی ہیں۔ پُرانے سنسکار بالکل دور ہو چکے ہیں اور اگر اِس اناتھ آلئے کو وسعت دیجاوے تو امید ہے کہ جو نئی لڑکی آویگی وہ چند دنوں میں ہی موجودہ لڑکیوں کے اثر سے متاثر ہو جاویگی

مجھے یقین ہے کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر بہت سے بھائی آشچریہ سے پوچھیں گے۔ کہ کیا ایسی انسٹیٹیوشن موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے سوال کریں گے کہ اگر ایسی انسٹیٹیوشن موجود ہے۔ اور اُس سے اس قسم کے لابھ ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے اُس کا مفصل حال کیوں نہیں سُنا۔ جبکہ علاوہ پبلک سے ہزاروں روپیوں کی مدد لینے کے ہند و یتیم خانوں نے ہزاروں روپیوں کی مدد قحط فنڈ سے بھی لی تو کنیا اناتھالئے جلندھر کے لئے کیوں مدد نہ ملی۔ اس کا جواب میں کیا دوں جو مدت تک جلندھر سے غیر حاضر رہا لیکن اسقدر کہوں گا۔ کہ جلندھر آریہ سماج کے ادھکاریوں نے جہاں اِن پُتریوں کی تربیت میں خاص محنت کی۔ جہاں میں موجودہ مینیجر لالہ نگینہ مل کی تعریف کروں گا۔ کہ اُنہوں نے اپنے برتاؤ سے اِن دیویوں کو بھلا دیا کہ وے اناتھ ہیں وہاں ساتھ ہی اس کے یہ لکھنے کے لئے مجبور ہوں۔ کہ جلندھر آریہ سماج کے ادھکاریوں نے کسر نفسی کو حد سے زیادہ بڑھا دیا۔ اُنہوں نے آریہ پُرشوں کو خبر ہی نہیں دی کہ اناتھ آلئے کی مالی حالت کیا ہے۔ سوال ہو سکتا ہے کہ جب قحط فنڈ کے لوٹنے پر اور یتیم خانوں کو مدد ملی تو کنیا اناتھ آلئے کا حق کیوں نہ سمجھا گیا۔ اسکی وجہ تھی۔ قحط کمیٹی کے بقیہ روپیہ کی تقسیم میں وے لوگ شریک تھے جنکا کہ ہند و یتیم خانوں سے تعلق ہے۔ بابو امباش چند موزمدار اس کے خاص ممبر تھے۔ اپنے ہند و یتیم خانے کے لئے ضروری تھا کہ وے بڑا حصہ لیتے۔ چونکہ لالہ لاجپت رائے وغیرہ کے ساتھ اس یتیم خانہ کی وجہ سے خاص تعلق تھا۔ اسلئے ضروری تھا کہ آپ فیروزپور کے یتیم خانہ کے لئے بھی خاص رقم دلواتے۔ لیکن کنیا اناتھ آلئے جالندھر سے اُن کا کیا تعلق تھا؟ گو بابو امباش چند موزمدار براہمو سماجی ہیں۔ لیکن پھر بھی تو پُرانی ہند و سنسکار

کہیں نہیں چلے گئے۔ شاید پُرانے سنسکاروں نے انہیں آن گھیرا ہو اور لڑکیوں کا حق لڑکوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہ سمجھا گیا ہو۔ لیکن میرے یہ سب انومان شاید غلط نکلیں کیونکہ شاید میرے مسٹر موزمدار جی واقف ہی نہ ہوں کہ جلندھر میں بھی کوئی کنیا اناتھ آلئے موجود ہے۔ اور اگر یہ بات سچ نکلے تو جلندھر آریہ سماج کے ادھکاریوں کا کس قدر قصور ہے جنہوں نے کہ پبلک کو آگاہ تک نہیں کیا۔ کہ اس قسم کا مستحق انسٹیٹیوشن موجود ہے جسکی مدد کرنا کہ اُن کا فرض ہونا چاہئے۔ آریہ پرشو! گو جلندھر آریہ سماج نے تمہیں خبردار نہیں کیا۔ کہ اس انسٹیٹیوشن کی مالی حالت کیا ہے تاہم میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو اِس وقت اسکی مالی حالت سے واقفیت حاصل کرائی جاوے لیکن قبل اس کے کہ میں آپکے روبرو کنیا اناتھ آلئے جلندھر کی موجودہ مالی حالت کو پیش کر کے آپ سے اُسکے مضبوط کرنے کے لئے اپیل کروں۔ آپ کو یہ بتلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ورن بیوستھا کو گُن۔ کرم۔ سُوبھاؤ انوسار قایم کرنا چاہتے ہیں تو آپ سو کام چھوڑ کر بھی کنیا اناتھ آلئے کی تمام ضروریات کو بہم پہونچادیں۔ اِس وقت جس مکان میں اناتھا رہتی ہیں۔ اُسمیں شاید آپ لوگ اپنی صحت کو معمولی حالت میں بھی نہ رکھ سکیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ بہت جلد ایک ایسا ہوادار مکان بنوایا جاوے۔ جسمیں ایک سو اناتھا تک رہ سکیں تاکہ آئے دن جو اناتھاؤں کے بھیجنے کے لئے درخواستیں آتی ہیں۔ اُنکا جواب نفی میں نہ دینا پڑا کرے۔ ایسا مکان دس ہزار روپیوں کی لاگت سے کم میں طیار نہیں ہو سکتا۔ دوم مستقل سرمایہ کم از کم بیس ہزار روپیوں کا جمع رہنا چاہئے تاکہ قحط کے زمانہ میں آسانی سے زیادہ اناتھاؤں کی پرورش ہو سکا کرے۔ سوم۔ خرچ روزمرہ کے لئے کم از کم دو سو روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی چندوں وغیرہ سے ہوا کرے۔ اِس

سامان کئے ہم پہونچانے پر آپ آریہ سماج کی عملی زندگی میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کر سکیں گے میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں جات پات کے بندھنوں کو توڑ کر ورن آنوسار ویواہ کرنے کے لئے بہت سے آریہ نوجوان تیار ہو جاتے ہیں۔ وہاں اُنکے لئے یوگیہ کنیا ملنی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں نوجوان آریہ خود ہزاروں طرح کی رکاوٹوں اور دقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں وہاں لڑکیوں کے پتا عورتوں کی موجودگی میں سوتنترتا سے کام کرنے کا ساہس نہیں کر سکتے۔ ایسے بہادر نوجوانوں کے لئے کنیا اناتھ آلہ بڑے بھاری مددگار کا کام دے سکتا ہے۔

کنیا اناتھ آلے کس طرح پر ویدک دھرم کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ کس طرح پر اس کے ذریعہ سے آریہ پریواروں کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ کس طرح پر عیسائی پریواروں کی بجائے یہ اناتھائیں آریہ پریوار بڑھا کر اس دیش کو سورگ دھام بنانے میں مدد دے سکتی ہیں۔ یہ سوالات ہیں جنپر اسوقت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ پونا میں رمابائی کے پاس بارہ سو سے زیادہ آریہ پُتریاں اسی قدر آریہ پُتروں کو ویدک دھرم سے پتت کرنے کے لئے تربیت پا رہی ہیں۔ اور پھر اس دیش کے دیگر مختلف حصوں میں ہزاروں ہندوؤں کی لڑکیاں "عیسیٰ عیسیٰ بول" کا گائن کرتی ہوئیں آئندہ کے لئے کس قدر "کرانی خاندانوں" کی ترقی کی باعث ہونگی۔ ان ہزاروں میں سے اگر ۲۰ یا ۳۰ لڑکیاں بھی اسوقت بجر وید منتروں کا گائن کرتی ہوئیں آئندہ کے لئے آریہ گرہوں کی بنیادیں ڈالنے کی امید دلاتی ہیں۔ تو اس کے لئے جلندھر آریہ سماج ہی دھنیہ واد کے یوگیہ ہے۔ اور اگر آپ اس اناتھ آلے کی بنیاد کو مضبوط کر دیویں۔ اور اسکے لئے ایک ہوادار عالیشان پختہ مکان بنوا دیویں۔ اگر اسکے لئے مستقل سرمایہ جمع کر دیویں۔ تو خیال کیجئے کہ کس قدر مستقل کام ویدک دھرم کی رکشا کا ہو سکے گا۔ یہہ تو بڑے خیالات ہیں۔ انکی تکمیل کے لئے تو بڑی محنت اور بہت وقت کی ضرورت ہے۔ لیکن اسجگہ تو سوال ہی اور ہے سوال یہ ہے کہ آیا موجودہ ۲۶ لڑکیوں کے گذارہ کا کیا انتظام ہے جس اطمینان کے ساتھ کہ جلندھر آریہ سماج کے ادھکاری اکیسو روپیہ کے قریب ماہوار خرچ کرتے ہوئے بھی چُپ سادھے بیٹھے تھے۔ اُس سے پبلک کو یقین تھا کہ اناتھ آلے کے لئے کافی سرمایہ گذارہ کے لئے موجود ہے۔ بیرونی پبلک کا تو ذکر ہی کیا ہے میں (جو کہ اسی شہر کا رہنے والا اور آریہ سماج جلندھر کی انترنگ سبھا کا ممبر ہوں) بھی یہی سمجھے بیٹھا تھا کہ گو سرمایہ مستقل نہیں تاہم موجودہ اناتھاؤں کے گذارے کے لئے کافی ہو گا۔ جب میں گروکل بھکشا منڈلی کے ساتھ روانہ ہوا تھا۔ تو اناتھ آلے کے لئے آٹا جمع کر کے ایک معقول مدد ملجاتی تھی کپڑے اور اناج کی بوریاں آتی تھیں۔ روپیہ بھی معقول تعداد میں باہر سے آتا تھا۔ لوکل چندہ ماہوار بھی معقول تھا۔ لیکن واپسی پر دیکھا کہ نہ تو آٹا ہی جمع ہوتا ہے اور نہ ہی باہر سے پیشتر کی طرح مدد آتی ہے پھر بھی خیال تھا کہ اناتھ آلے کے کوش میں کافی روپیہ موجود ہو گا۔ لیکن انترنگ سبھا کے ایک جلسے میں مجھے

اس غفلت کی نیند سے جاگنا پڑا

اتفاقاً انترنگ سبھا کے اُس جلسے میں سماج کے معمولی سرمایہ کا ذکر آیا۔ جلندھر آریہ سماج کی جنرل سُسٹی کا تذکرہ چھڑتے چھڑتے جب میں نے اناتھ آلے فنڈ کا حال دریافت کیا تو خزانچی مہاشے جو اُسدن اتفاق سے انترنگ سبھا کے جلسہ میں موجود تھے۔ بول اُٹھے۔ کہ اناتھ آلہ فنڈ میں اسوقت

صرف اکیس سیکڑیں پیسے باقی ہیں

ان الفاظ کو سُنتے ہی جو حیرت مجھے ہوئی اُسکا بیان محال ہے۔ ہیں! صرف ۲۱ روپیہ باقی ہیں اور پھر یہہ دو مہینوں کے خرچ کے لئے بھی کافی نہیں۔ سوال پھر کیا گیا کہ باہر سے آمدنی کا کیا حال ہے۔ جواب ملا کہ عرصہ سے روپیہ آنا بند ہے۔

آریہ پُرشو! تمہاری دھرم پُتریوں کو بھوکھ اور مصیبت سے بچانے کے لئے صرف ۲۱ روپیہ باقی ہیں۔ تم شاید اب تک بھی نہ سمجھے ہو گے کہ ان اناتھاؤں کو میں تمہاری دھرم پُتریاں کیوں کہتا ہوں۔ میرا یہ کہنا النکار ماتر نہیں ہے۔ اُسکی بنیاد مضبوط واقعات پر ہے۔

ایک امر واقعہ سُنو۔ ودیالہ میں میرے پاس شکایت پہونچی کہ کھیل کے وقت اناتھ آلے اور آشرم کی کنیاؤں میں باہمی لڑائی ہو گئی۔ اور اس لڑائی میں اناتھ آلے کی تین چار کنیاؤں کی نسبت بیان کیا گیا۔ کہ اُنہوں نے آشرم کی کنیاؤں کو مارا یہہ بھی بیان کیا گیا کہ ان تین چار کنیاؤں کا مقابلہ دیگر کُل کنیائیں بھی نہ کر سکیں۔ مجھے اناتھ آلے کی کنیاؤں کے بل اور ساہس کا حال معلوم کر کے تو خوشی ہوئی۔ جسکی وجہ شاید یہہ بھی ہو کہ وے مجھے ہمیشہ سے دیگر کُل کنیاؤں کی نسبت زیادہ تر پیاری معلوم ہوتی رہی ہیں۔ لیکن انتظام کو قایم رکھنے کے لئے اُن کو ڈنڈ دینا ضروری تھا۔ ڈنڈ کے ساتھ ہی جب میں نے اُنکے دلوں کو ٹٹولا تو اُنہیں کی ایک کنیا جو بڑی مضبوط دل ہے۔ بولی۔

"مہاشہ جی! جب تک ہمیں آشرم کی لڑکیاں اور بہت کچھ کہتی رہیں۔ ہم نے برداشت کیا۔ لیکن جب اُنہوں نے یہہ کہا کہ تمہارے ماں باپ نہیں ہیں تب ہم سے برداشت نہ ہو سکا اور ہم نے انکو ضرور خوب مارا"۔ یہہ کہہ کر لڑکی (جو عموماً ایسی کمزوری دکھلانے کی عادی نہیں ہے) پھوٹ کر رو پڑی اور مجھے بھی اُسکی اس حالت نے بے بس کر دیا۔ اسوقت تو میرے آنسو جاری ہو گئے تھے لیکن اب

اتنے عرصہ کے بعد لکھ رہا ہوں - اُس نظارے
درد کے میرے آنسو بے اختیار جاری ہو رہے ہیں
طبیعت کو جبراً قابو کر کے اِن پُتریوں کو کہا
دلوا دی تھیں ایسے طعنے دیئے جاویں تو
کہاؤں کو کہدو کہ جہاں اُنکے ایک ایک ماں باپ
وہاں تمہارے ہم سب آریہ پُرش ماں باپ ہیں"
تھوڑے سے الفاظ نے جو تبدیلی اِن اناتھاؤں
چہروں پر پیدا کی وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی
وے اپنا سب دُکھ بھول گئیں - اور وہ دونوں
جب اُنہیں پھر ایک بیوقوف لڑکی نے طعنہ
اِن اناتھاؤں کا جواب سُننے کے قابل تھا - اُنہیں
یقین ہو گیا کہ تمام آریہ پُرش اُنکی رکشا
لئے اُنکے پِتا وت ہیں -

اور ایسی پُتریوں کا کون نہ فخر کرنا چاہے گا -

آریہ پُرشو! دیانند کو آچاریہ ماننے والو! آچاریہ
وصیت کو یاد کرو - یہہ واقعی تمہارے دہرم کی پُتریاں
ہیں - پھر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ جب ڈیڑھ ہزار
کی یہ کُل زر وپیہ ختم ہو جاویگا - تو کیا تم جلندہر
سماج کے ادھکاریوں کو - چھاتی پر پتھر رکھ کر
لکھنے کی آگیا دو گے - کہ "پُتریو! دیویو! تم
غلطی پر تھیں - واستو میں تمہارا کوئی بھی ماں باپ
نہیں" - کیا تم ایسے پتھر دل ہو سکتے ہو؟ کیا اِن
پُتریوں کی امیدوں کو یاس سے بدلنا تم گوارا کر سکتے
دہرم؟ کیا ہزاروں رکشک پِتاؤں کی پُتریاں بھوکھی
مریں گی -

اِس جگہ بڑے عالیشان مکان کا سوال نہیں ہے
اِس جگہ مستقل فنڈ کا کچھ ذکر نہیں ہے - سوال
صرف یہ ہے کہ آیا تم اپنی دہرم پُتریوں کے لئے

بارہ سو روپیہ نقد جمع کر کے

کم از کم ایک سال کے لئے یہ اطمینان دلا دو گے
کہ تم اُنکی "بانہہ گہے کی لاج" رکھو گے -
جلندہر شہر میں خاص چندہ کی فہرست میں نے
کھوا دی ہے - میں منتظر ہوں کہ باہر سے آریہ
بھائی کیا جواب دیتے ہیں ؞

ریویو

کیا دُنیا ہمیشہ سے ایسی ہی بنی بنائی چلی آتی ہے؟ یہ ایک پمفلٹ ہے جو کہ ایک ناستک کے رسالے کے جواب میں لکھا گیا ہے - مصنفہ پنڈت دوارکا پرشاد سکرٹری آریہ سماج بجنور - اِس پمفلٹ میں مصنف نے بڑے محققانہ طریقہ پر یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ دُنیا ہمیشہ سے اِس طرح بنی بنائی نہیں چلی آئی بلکہ کلپ کلپ میں بنتی اور بگڑتی رہتی ہے - طرز تحریر بڑی عالمانہ لیکن سادہ عبارت میں نہایت ہی عمدہ ہے - بجائے جذبات کو اپیل کرنے کے بدھی کو پریرنا کی گئی ہے - جس کا پھل ہمیشہ دیرپا ہوا کرتا ہے قیمت درج نہیں ہے - لیکن بلحاظ حجم شاید ۲ر یا ۳ر ہوگی - مصنف کے پاس درخواست خریداری بھیجیئے -

---

اخبار خوشباش - گجرات سے لالہ وزیر چند خوشباش نے یہ ہفتہ وار اخبار نکالنا شروع کیا ہے - چھپائی اور کاغذ اچھا ہے - صرف مجلسی اصلاح وغیرہ کی نسبت تحریک کرنے کے لئے یہ پرچہ جاری کیا گیا ہے - پولیٹکل اور مذہبی معاملات سے کوئی تعلق نہ ہوگا - البتہ خبریں ہوا کریں گی - ایک ناول بھی شروع ہے - اور ساتھ ہی سوانح عمریاں بھی ہوا کریں گی - لیکن حجم صرف آٹھ صفحوں کا ہے - قیمت سالانہ للعہ روپیہ - جو زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن ایکہزار خریدار ہو جانے پر نصف کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے - میں اپنے ہمعصر کو خوش آمدید کہہ کر امید رکھتا ہوں کہ حسب اقرار خود وہ نیک خیالات کے پھیلانے میں کوشش کرے گا -

---

بالابودھنی - پرتم بھاگ قیمت فی جلد ۲ر مصنفہ بابو سوہن لعل گپت - ملنے کا پتہ دفتر ویشیہ مہا سبھا میرٹھ - یہ ہندی کی پہلی کتاب لڑکیوں کے لئے بنائی گئی ہے ساری کتاب پڑھنے سے بھی اسکی لڑکیوں کے ساتھ کوئی خصوصیت نہ نظر آئی - لڑکوں کے لئے بھی یکساں مفید ہو سکتی ہے - البتہ اِسمیں کچھ فقرے دال روٹی وغیرہ کے متعلق ہیں - شاید اِسی وجہ سے اِسکا نام بالابودھنی رکھا گیا ہے - اِس کتاب میں ادھیاپک ادھیاپکا کیلئے اچھی ہدائتیں ہیں - لیکن میری رائے میں یہ ہدائتیں کتاب سے علیحدہ چھپنی چاہیئے تھیں - یا بطور ضمیمہ کے دی جانی چاہیئے تھیں - خاتمہ پر جو پہیلیاں دی گئی ہیں وہ پہلی جماعت کی لڑکیوں کی لیاقت سے بہت بڑھکر ہیں ؞

لوکل خبریں

جس عرصہ میں کہ اخبار باقاعدہ نہیں نکلتا رہا - اِس عرصہ میں بھی لوکل کام کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہا ہے - ہفتہ وار جلسوں میں برابر مہاشہ منشی رام جی ویدک کتھا کرتے رہے - درمیان میں اور صاحبان کے بھی ویاکھیان ہوئے - ایکمرتبہ پنڈت دیو وید بالو جی نے بھی کتھا کی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ پنڈت جی اُپدیشک کے کام میں یہاں اچھی مدد دے سکتے ہیں - پنڈت دیو وید بالو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب چونکہ باعث اپنی دہرم پتنی کی آنکھیں بگڑ جانے کے باہر کا کام نہیں کر سکتے - اِس لئے اُنہوں نے جلندہر آریہ سماج ہی میں بطور ستھانک اُپدیشک کے کام کرنا سویکار کر لیا ہے -

کانگریس کے جلسہ سے واپس ہوتے ہوئے بہت سے بھائیوں نے کنیا مہاودیالہ - کنیا آشرم اور کنیا اناتھالیہ جلندہر کا معائنہ کیا - مسٹر کیشو راؤ وکیل تو کچھ گھنٹوں ٹھہر کر چلے گئے لیکن رائے کنور بہادر وکیل - پنڈت کاشتا پرساد جی منتری حیدرآباد دکن آریہ سماج اور ٹھاکر گوبند سنگھ جی تین دنوں تک ٹھہرے - اِن بھائیوں نے اِن ہر سہ انسٹیٹیوشنوں کے ساتھ بڑی ہمدردی ظاہر کی

کنیا اپاٹھ آلہ کو رائے کنور بہادر جی اور انکی دہرم پتنی نے ۵۰ روپیہ ٹھاکر گوبند سنگھ جی نے ۔۔۔ اور پنڈت ۔۔۔ پرساد جی نے ۔۔۔ روپیہ دان دیا۔ رائے کنور بہادر جی نے چوک سود داں میں سنگھ کی بیراپتی پر ایک بڑا عالیشان ہیمن ۔۔۔ دیا کھیان دیا۔ اس ویا کھیان کا شہر والوں پر بڑا بھاری اثر پڑا۔ رائے کنور بہادر جی آریہ سماج کے اچھے جاننے والے اور آریہ سماج کے برگزیدہ کام کرنیوالوں میں سے ہیں۔

اسی عرصہ میں بابو آتما رام جی ودیدی نے بھی اس انسٹیٹیوشنوں کا معائنہ کیا۔ اور اب اپنی دہرم پتنی کو معہ اپنی چاند لڑکیوں کے کنیا آشرم میں داخل کر دیا ہے۔ جلندھر نواسیوں کو ایشور سے پرارتھنا کرنی چاہیئے کہ مقصد وشواس کو آریہ بھائیوں نے اپنا کیا ہے۔ وے اسکے پانے کی کوشش کریں۔

کنیا مہاودیالہ کا کام چلا جاتا ہے۔ مہاشہ منشی رام نے جو کچھ دنوں کے لئے لالہ دیوراج جی کو ودیالہ کی منیجری کا چارج دے کر سہارا دیا تھا اسکا خاتمہ ہو گیا اب لالہ دیوراج جی پھر بدستور منیجری کا کام کرتے ہیں اور مہاشہ منشی رام کاریہ درشک ہیں۔

جلندھر آریہ سماج نے شاید ہیں کو گول ثابت کرنے یعنی زمانہ کی رفتار کو ایک دائرے کی مانند ثابت کرنے کی کوشش میں پیچھے کی طرف ترقی شروع کر دی ہے۔ پہلے جلسہ سالانہ بند ہوا۔ پھر امتحان کے لئے ہوئے لڑکوں کو جو پہلے ایڈریس دیا جاتا تھا وہ بند کیا گیا۔ اور اب بسنت کا نگر کیرتن اور میلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اب صرف ہفتہ وار جلسے باقی ہیں ہمیں ڈر ہے کہ وے بھی نہ بند ہو جاویں۔

جلندھر آریہ سماج کا انتخاب انترنگ سبھا و عہدہ داران ۳ - فروری ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔

اسی عرصہ میں کئی سنسکار وغیرہ بھی ہوئے جن کا ذکر نہیں ہو سکا۔ اور دیگر بہت سی کارروائیاں بھی ہوئیں۔

کنیا اپاٹھ آلہ کی مالی حالت بڑی افسوسناک ہے جسکے لئے علیحدہ اپیل کیگئی ہے۔

کنیا مہاودیالہ کی مالی حالت بھی اطمینان دہ نہیں ہے۔

افسوس کہ جلندھر آریہ سماج جو کسی زمانہ میں واقعی پنجاب میں آریہ سماجوں کے لیئے ایک آدرش سمجھا جاتا تھا۔ اسوقت بہت کچھ گر گیا ہے۔ ممبر پہلے کی نسبت کچھ امیر زیادہ شریک ہیں۔ پرانے ممبر جنکی بدولت کہ آریہ سماج جلندھر مشہور ہوا تھا بدستور اسی مقام پر قیام پذیر ہیں پھر نہ معلوم اس سستی اور بے پروائی کی کیا وجہ ہے۔

آیتوار ۲۰ - فروری ۱۹۰۱ء کو سماج کی ہفتہ وار جلسہ میں مہاشہ منشی رام نے ایشور دہیان پر اپدیش دیا۔ حاضری مرد و عورت سب ملا کر ڈیڑہ سو سے زیادہ تھی اسی موقعہ پر راؤ بہادر پنڈت مہادیو گووند رانڈے جج ہائی کورٹ بمبئی کی موت پر اظہار افسوس اور انکی دہرم پتنی کے ساتھ اظہار ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا گیا جسکی خبر بذریعہ تار مسز رانڈے کو دیگئی اسی شوک کے پرکاشت کرنے کے لیے کنیا مہاودیالہ جلندھر ایک دن کے لئے بند کیا گیا۔

شری مہارانی راج راجیشوری وکٹوریا کی موت پر اظہار افسوس کے لئے آریہ سماج مندر میں ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو بذریعہ خاص اشتہاروں کے ایک خاص جلسہ ۳ بجے منعقد ہوا۔ تقریباً دو سو کی حاضری میں ماسٹر سنت رام جی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول نے اظہار افسوس کا رزولیوشن پیش کیا اور مہاشہ منشی رام جی نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ اسکی تائید کی جسمیں مہارانی وکٹوریا کی خاص اوصاف بیان کئے گئے۔ کل حاضرین نے کھڑے ہو کر اس رزولیوشن کو پاس کیا اور اسی وقت اظہار افسوس کی ایک تار حضور وائسرائے ہند اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بھیجی گئی اور حالات جلسہ انگریزی اخبارات میں مشتہر ہونیکو بھیجے گئے۔

اسی تاریخ کو ۴ بجے شام کے ایک جلسہ اسی غرض کے لئے سردار پرتاب سنگھ صاحب آہلووالیہ کے مکان پر ہوا جسمیں سنگھ سبھا کی طرف سے اظہار افسوس کیا گیا۔ اور اسی وقت ایک بڑا جلسہ کل مذاہب اور فرقوں کے آدمیوں کا سردار کنور سوچیت سنگھ صاحب آہلووالیہ کے مکان پر جمع ہوا جسمیں تقریباً پانچ سو کی حاضری میں اظہار افسوس کے رزولیوشن پاس ہوئے۔ شہر میں دو دن کے لئے ہڑتال ہوگئی۔

دوابہ ہائی سکول جلندھر اس وحشت اثر خبر کے سنتے ہی ۲۳ اور ۲۴ جنوری کے لئے بند کیا گیا۔

کنیا مہاودیالہ جلندھر ۲۳ - اور ۲۴ جنوری دونوں دنوں کے لئے اسی افسوس کے اظہار کے لئے بند رہے کیونکہ شری ترلوکی کے ساتھ مہارانی کا خاص سمبندھ تھا اور وے ہمیشہ اپنی ہندوستانی بہنوں کا حال پوچھا کرتی تھیں۔

۲۴ جنوری کی سہ پہر کو کنیا مہاودیالہ جالندھر کے مکان میں ستری سماج کا ایک خاص جلسہ بلایا گیا۔ حاضری ڈیڑہ سو کے قریب تھی۔ شریمتی مہارانی راج راجیشوری شریمتی وکٹوریہ کی موت پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پڑھ کر سنایا گیا۔ جسپر شریمتی وید کماری جی نے ایک مختصر تقریر میں مہارانی جی کی خاص ہمدردی کا ذکر کرکے انکے پریوار کے ساتھ ہمدردی کے لئے تجویز پیش کی اور شریمتی سمترا دیوی نے مہارانی کے جیون کے بڑے واقعات سنا کر تائید کی۔ ایک لمبی تار ہمدردی کی نواب لفٹنٹ گورنر جنرل وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔

اسی موقعہ پر مسٹر جسٹس رانڈے کی موت پر بھی اظہار افسوس ہوا۔ اور انکی ودھوا کے نام بھی ہمدردی کا تار شریمتی ساوتری دیوی منتری ستری سماج کی طرف سے بھیجا گیا۔

بارش اس سال بہت مدہ ہوگئی ہے۔ اب زیادہ ضرورت نہیں۔ مہارانی کی یادگار میں جلندھر نواسی کوئی مستقل یادگار قایم کرنا چاہتے ہیں۔

اشتہار

عام

۲۳ - جنوری سنہ ۱۹۰۱ع

نمبر ۱۶۲ - جناب معلےٰ القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بحیث افسوس سے اس امر کا اظہار فرماتے ہیں کہ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ - ملکہ ممالک متحدہ برطانیہ کلاں و آئرلینڈ و قیصرۂ ہند نے وفات پائی - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بذریعہ اشتہار ہذا ہدایت فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے محکمہ ہائے سول و فوجی و بحری کے عہدہ داران تا حکم ثانی ماتم میں رہیں - نیز جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ارشاد فرماتے ہیں کہ اس نہایت رنج و الم کے موقعہ پر ہند کی انگریزی رعایا کی تمام اقوام بھی علیٰ ہذا اسی طرح اپنا رنج و افسوس ظاہر کریں - فورٹ ولیم و دیگر تمام قلعوں اور مقامات کے جھنڈے تا حکم ثانی نصف مستول پر بلند کئے جاویں گے اور تمام بڑے بڑے قلعوں اور مقامات میں آج بعد دوپہر ۸۱ توپیں ایک ایک منٹ کے وقفے کے بعد چلائی جاوینگی ۔

دستخط جے ہیلی ہیوٹ

سکرٹری گورنمنٹ ہند

حسب الحکم

قائم مقام چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

آریہ سماجک خبریں

لاہور - پنڈت پورنانند اور سادھو سیتانند جی اپدیشکان آج کل بمبئی میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں ۔

جگادھری (علاقہ انبالہ) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا - پنڈت نندکشور ودیا شرما کے لکچروں نے لوگوں کے دل ہلا دئے - بمبئی کی ویدک دھرم پرچارنی سبھا کے پردھان مہاشہ نے بڑے جوش سے کام کیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بمبئی کے لئے ایک آریہ پرتی ندھی سبھا کا انتظام شروع ہو رہا ہے -

دھرمکوٹ - آریہ سماج نے لوہڑی کے دن نگر کیرتن کیا اور سماج مندر میں ہون کر کے حاضرین جلسہ کو چاء پلائی - اسی شام کو پنڈت بھگت رام جی کے مکان پر ہون ہوا اور مٹھائی تقسیم ہوئی ۔

بہیرہ - آریہ سماج نے بھی مہارانی وکٹوریا کی موت پر اظہار افسوس کیلئے جلسہ کیا اور پنجاب کے لاٹ صاحب کی خدمت میں ہمدردی اور اظہار افسوس کا تار روانہ کیا -

بکھیریاں - آریہ سماج کے ادھکاریاں کا انتخاب حسب ذیل ہوا - حکیم رامسرنداس جی پردھان - لالہ جیون مل جی اپ پردھان - لالہ منشی رام جی سکرٹری - سردار ارجن سنگھ جی اسسٹنٹ سکرٹری - لالہ سنت رام جی لائبریرین - لالہ گنگا رام - لالہ گوپال مل - لالہ کہنیا لعل ممبران انترنگ سبھا

۱۳ - جنوری کو بتقریب لوہڑی بازار چوک سنگر میں ہون کیا گیا - ماسٹر گھسیٹا رام نے پرارتھنا کرائی اور حکیم لالہ رامسرنداس نے لوہڑی کی اصلیت پر لکچر دیا ایک شخص نے کچھ اعتراض کیا جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا - اسموقعہ پر صاحبان ذیل نے بتفصیل ذیل دان دیا ٹیکٹ فنڈ - حکیم رامسرنداس ۱۲ - لالہ کہنیا لعل ۴ - لالہ منشی رام ۱۲ - لالہ گھسیٹا رام ۱۲ اور چودھری پچھمنداس نے سماج فنڈ میں ایک روپیہ دان دیا ۔

افسوس کہ گوجرخاں آریہ سماج کے سکرٹری منشی اوتار سنگھ جی کی دھرم پتنی کا ۱۰ - ۱۵ جنوری کو بوقت دیہانت ہوگیا - مرحومہ کا ایک خوردسالہ بچہ ہے - پرماتما بچے کی حفاظت کرے اور منشی صاحب کو شانتی پردان کریں ۔

کلکتہ - آریہ سماج نے آریہ سماج کے پتا ایک جلسہ میں بے وقت موت جسٹس ایم - جی رینڈے اظہار افسوس کیا - اور تجویز پاس ہوئی - کہ ریزولیوشن کی ایک نقل مسز جسٹس رینڈے کی سیوا میں بذریعہ تار بھیجی جاوے اور اخبار میرٹھ اور دیگر آریہ اخبارات میں چھاپنے کے لئے ایڈیٹران کی سیوا میں بھیجی جاوے ۔

پنڈت بھوجدت شرما نے ۴ - دسمبر سے ۲۲ - جنوری تک علاقہ تحصیل شرقپور میں ویدک دھرم کا پرچار کیا چنانچہ ۱۸ - جنوری کو مولوی محمد حسین متوطن چکوالی حال وارد شرقپور سے کچھ مباحثہ کی ٹھہری گر مولوی صاحب نے شرائط مباحثہ اور انتظام پولیس کو نامنظور کیا - اس سے مباحثہ نہ ہوسکا اور شرقپور میں پنڈت جی کی کوشش سے ایک استری سماج بھی قائم ہوگیا -

بنارس - میں جو ہندو کالج مسز اینی بسنٹ نے کھولا ہے - اسمیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ برہمچریہ کے پرانے قاعدے استعمال کئے جاویں - چنانچہ کمیٹی نے پاس کر دیا ہے کہ آئندہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع سے جو لڑکے شادی شدہ ہونگے - وہ مڈل کی جماعت میں داخل نہ کئے جاویں اور کچھ عرصہ بعد اعلےٰ درجہ کی جماعتوں میں بھی قواعد سخت کرنے کا ارادہ ہے - یہ تجویز لالہ رام رکھامل پوسٹماسٹر بھی نے پیش کی تھی مبارکو

گوجرانوالہ آریہ سماج میں ملکہ معظمہ کی بیماری کا حال سنکر ایک عام جلسہ ہوا جسمیں ملکہ معظمہ راج سبھا جو کچھ سے ہیں - ان کا سمرن کر کے انکی صحت کے لئے پرارتھنا کیگئی - ویدک دھرم کی مطابق ایک شخص کی پرارتھنا سے دوسرے پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا - لیکن اس سے محض یہ معلوم ہوا کہ ملکہ معظمہ کے لئے کس قدر پریم بھاو اس ملک کی رعایا کے دل میں موجود ہے ۔

تازہ خبریں اور رائیں

یورپ تک ہندو معجزوں کے لئے آگے سے ہی مشہور ہے - عیسائیوں نے بھی ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادی کا فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے عیسائی معجزوں کے ذریعہ سے قابو کرنے کی کوشش کی ہے - چنانچہ مشہور

کہا گیا ہے کہ رومن کیتھولک پادری سینٹ فرانسس زیویئر کی لاش کے ہاتھ چھونے سے ایک مہندراج روگ سے بری ہو گیا۔

کھتری کانفرنس لاہور میں جو رائے بہادر مدن گوپال صاحب بیرسٹر نے تقریر کی تھی۔ وہ بلحاظ تواریخی لیاقت کے بڑی ہی دلچسپ اور مزہ دار ہے لیکن کھتریوں کے اصل کشتریہ نسل سے ہونے کے ثبوت میں جو دلائل رائے بہادر نے پیش کی ہیں وہ معمولی انسانی مذاق سے کچھ بڑھی ہوئی ہیں آپ فرماتے ہیں "جنیو میں چیلوں کو گوشت دینا شادی کے وقت گھوڑے پر سوار ہو کے جانا۔ بچے کا بلیدان کرنا۔ شیو اور چنڈیکا کو کُل دیوتا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ اسی قوم کے آبائی رسومات ہیں" اخباروں کے رپورٹر بتاتے ہیں۔ کہ اسپر بڑے زور سے چیئرز ہوئے اگر یہی وحشیانہ اور طفلانہ رسوم کھتریوں کو کشتریہ ثابت کرتی ہیں تو پھر نہ معلوم اُن آہنک بہادروں کو کس ان کا اوھکار دیا جاوے۔ جو کہ رشیوں کے زمانہ میں دھرم کی رکشا کیا کرتے تھے

انہی رائے صاحب کی رائے ہیں "لفظ مہرہ صاف سوج جنسی ہیں"۔ اسی اصول پر کپوروں کو چندربنسی ٹھہرایا ہے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اپنی تقریر کے اندر رائے بہادر یہ بھی مانتے ہیں کہ پراچین آریوں میں ورن بیوستھا گُن کرم سبھاؤ انوسار مانی جاتی تھی۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو مہرے اور کپوروں کا سلسلہ سورج اور چندربنسیوں کے ساتھ ملانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کھتری واقعی کشتریہ بننا چاہتے ہیں تو انکو اپنے گُن کرم سبھاؤ درست کرنے چاہئے۔

مہارانی وکٹوریہ کی موت پر کُل جہان میں رنج و الم پھیل گیا ہے اُنکے جانشین اُنکے بڑے صاحبزادے ایڈورڈ البرٹ ہوئے ہیں۔ جن کا نام شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم و قیصر ہند رکھا گیا ہے۔ ایشور کرے کہ یہ اپنی ماتا کے سپوت ثابت ہوں ۔۔
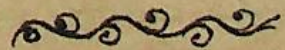
مُراسلات

مُلک چین کے شہر پیکن میں آریہ لوگوں کے جانیکا ثبوت

۔ ۔ ۔ لالہ منشی رام صاحب ۔ نمستے

کرپا کر نے میرے ذیل کے مضمون کو پیارے پرچارک میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

کون کہتا ہے کہ زمانہ قدیم میں مُلک چین میں آریہ لوگ نہیں رہتے تھے۔ میں آپکی خدمت میں وہ چیز بھیجتا ہوں جسکو دیکھ کر آپ ضرور کہیں گے۔ کہ مُلک چین میں آریہ لوگ ضرور آباد تھے۔

بندہ نے اخباروں وغیرہ میں دیکھا ہوا تھا کہ مُلک چین کے شہر پیکن میں ایک بھاری کُتب خانہ ہے۔ اور آنے سے پہلے ہم لوگوں کو کب معلوم تھا کہ مُلک چین کو دیکھنا نصیب ہو گا۔ نا نہ مند جب شہر پیکن میں پہونچا تو اُسے پہلے پہلے پیکن لُٹ چکا تھا۔ مگر پھر بھی لوٹ کی چیزیں بہت فروخت ہو رہی تھیں۔ فدوی کو کسی چیز کے لینے کا شوق نہیں تھا۔ سوائے اسکے اُس کُتب خانہ کو دیکھنا چاہتے۔ مگر پیکن جیسے شہر میں کسی چیز کا جلدی پتہ لگا لینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ بہت تلاش کرنے کے بعد ایک اور سردار آسا سنگھ صاحب صوبیدار پلٹن نمبر ۲۴ کے ساتھ اس امر کی گفتگو ہوئی اور بندہ نے کہا کہ آپ پیکن میں پہلے سے آئے ہوئے ہیں آپکو معلوم ہو کہ شہر پیکن کُتب خانہ کس طرف ہے تو سردار صاحب نے فرمایا کہ وہ کُتب خانہ ہم لوگوں کے آنے سے پہلے کیسر لوگوں نے جلا کے خاک کر دیا تھا کہ کوئی دوسری قوم اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔

پھر تو بندہ حیران تھا کہ کیا کیا جاوے۔ بہت سے دفتروں میں جا جا کر دیکھا۔ کہ کاغذ بہت پورانے ہونے کے باعث مٹی ہو گئے ہیں۔ مگر مکانوں کے مکان بھرے پڑے ہیں۔ افسوس کہ سب کے سب چینی زبان کے۔

آخر کار۔ مقام ٹمارہیٹی جس جگہ کے کمسریٹ کا ایک بھاری گودام ہے جہمیں ہم لوگ اُترتے ہوتے تھے اُسکے نزدیک ایک تھا جسکی عمارت اچھی خوبصورت بنی ہوئی۔ مگر ابھی اُسکی مورتیاں کسی نے نہیں گرائی تھیں اور ایک آدمی حفاظت کنندہ بھی تھا۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ یہ مندر مُسلمانوں کے ہاتھ سے کس طرح سے بچ گیا۔ مسلمان لوگ اسکے اندر اسواسطے نہیں گئے۔ کہ یہ مکان کچھ ویران سا تھا۔ اور اس طرف بادشاہ چین کا ہاتھی خانہ تھا۔ کہ شاہ چین کے فرار ہونے پر ہاتھی اُسکے ساتھ چلے گئے۔ تو یہ بالکل ہی ویران ہو چکا تھا۔ اور کسی کی شاید آمد و رفت نہ ہوئی ہوگی۔ اور مُسلمان لوگ اس خیال سے ہزاروں مندر توڑ چکے تھے۔ کہ مورتیوں کے پیٹ میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت شہر پیکن میں پلٹن نمبر ۲۴ وپلٹن نمبر ۲۰ وپلٹن نمبر ۲۷ بنگال سالہ نمبر ۱ بنگال سالہ نمبر ۱۶۔ بنگال وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور بہت لوگ ایسے بھی ہیں کہ جنکو تواریخ ہند محمود غزنوی کا ظلم اچھی طرح سے معلوم ہے۔ وہ پراچین جیسے مُلک اور پیکن جیسے پورانے شہر کے مندر۔ اُنکو توڑے بغیر چھوڑ دیتے اور اُس دولت و جواہرات کو حاصل نہ کرتے جس طرح کہ محمود غزنوی نے سومناتھ مندر کو توڑ کر حاصل کیا تھا۔

پیارے بھائیو یہ مورتیاں مٹی کی بنی ہوئی تھیں مگر بڑی خوبصورت اور بڑے بڑے قد کی اور ایسی عمدہ طرح سے رکھی ہوئی ہیں کہ مندر کے اندر جانے سے راجہ اندر کا اکھاڑا نظر آتا ہے۔ اور کسی کسی مندر میں تو بندہ نے بیٹی بیس من کا فیتل لگا ہوا دیکھا۔ مندر ٹمارہیٹی کے اندر جا کر دیکھا کہ ابھی تک موجود تھا۔

...ہے کہ بندہ اوپر بیان کر آیا ہے۔ اِس مندر
...کی کونے میں ایک بڑا بھاری ٹوکرہ بھرا ہوا
...کی مورتیاں کا نظر پڑا۔ جو کہ وزن میں اندازہ
...سے بیس کر وس سیر تک کی ہونگی۔ ایک
...تیاں کو اُٹھا کر کے دیکھا۔ سیر کرنے والے
...نے اوپر سے اِن مورتیوں کو رگڑ رگڑ کر
...کیا ہوا ہے کہ شاید یہ سونے کی ہونگی۔ مگر
...سونے کے نہیں ہیں۔ اوپر پانی
...کا فرور ہے۔ دیکھتے دیکھتے میرا خیال
...کے نیچے کی طرف گیا تو معلوم ہوا کہ نیچے
...بہت مضبوطی سے بند کیا ہوا ہے
...نے پاکٹ سے چاقو نکالکر اُسپر سے مٹی
...اُتار کر دیکھا تو اُسکے اندر روئی بھری ہوئی
...تھی۔ روئی کو نکالا گیا تو مورتی کے اندر
...ایک لکڑی قلم کی طرح جسکے اوپر شاستری کے
...لکھے ہوئے تھے لی۔ میں دیکھ کر بہت
...حیران ہوا۔ تو اِسی خیال سے بہت مورتیوں کو
...لگایا۔ اور مورتیوں کے اندر سے ویسی ہی
...جن جسکے اوپر سنسکرت لکھا ہوا اور اوپر
...کاغذ شاستری کا لکھا ہوا۔ اور ساتھ
...چار چار پانچ پانچ ریشمی کپڑے کی
...تھیلیاں نکلیں۔ جنکے اندر چاندی کا ٹکڑا

وسونا کا ٹکڑا موتی نگلیاں (نوگیں) غلہ ساتھ قسم
دغیرہ وغیرہ چیزیں نکلیں۔ اور ریشم کے سات
رنگ۔ دھاگہ سے لپٹی ہوئی ہیں مگر ریشم کا
ڈورہ بہت پرانہ ہونے کے باعث ٹوٹ
جاتا تھا اور تھیلیاں بھی پھٹ جاتی تھیں
یہ لکڑیاں جوکہ اندر سے یعنے مورتیاں کے
پیٹ سے برآمد ہوتی ہیں۔ یہ قسم چندن کی
ہیں جنکو کہ بندہ نے اپنے پاس رکھا ہوا
ہے۔ فقط دو مورتیوں کے کاغذ ارسال
خدمت ہیں۔ جیسے کہ بھارت ورش میں
ہندو لوگ مورتیوں کو مندروں میں استھاپن
کرتے وقت وید منتر لکھ کر کے اندر اُسکے
ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح چین کے لوگ
بھی مہاراج بُدھ کے وقت چینا لوگ
کرتے ہونگے۔ یہہ مورتیاں بہت پرانی ہیں
کچھ مورتیاں بندہ اپنے ساتھ لایا ہے باقی
حالات دوسرے خط میں تحریر کرونگا۔

راقم

آپکا داس ناک چند منشی ملٹری کمسریٹ

از

ٹن سن۔ ملک چین

التوا سالانہ جلسہ آریہ سماج رام نگر

مہاشے جی۔ نمستے

رام نگر آریہ سماج کے ستمبر سے وارشکوتسب
کے لئے ہولیوں کی تعطیلیں تجویز کی گئی
تھیں۔ مگر چند ایک کارنوں سے اِن تاریخوں پر
یہ جلسہ کیا جانا ملتوی کیا گیا ہے۔ تاریخ تبدیلی
یعنے جس تاریخ پر اب جلسہ کیا جانا تجویز
ہوگا۔ اُس سے اطلاع دیجاویگی۔ اس لئے
پرارتھنا ہے کہ آپ اخبار میں وہ شایع کر دیں
کہ اِن تاریخوں پر رام نگر سماج کا جلسہ
نہیں ہوگا۔ تاکہ اگر کوئی دوسرا سماج
یہ تاریخیں رکھنا چاہے۔ تو رکھ سکے۔ اِس
سال کے الیکشن میں حسب ذیل عہدہ داران
سماج منتخب کئے گئے ہیں۔ لالہ گوبند سہائے
مہاشیہ پردھان۔ ماسٹر گھمنڈا سِس اُپ پردھان
پریم چند منتری۔ لالہ دینا ناتھ اُپ منتری۔
لالہ دلو دیال لوا خزانچی۔ براہ مہربانی انتخاب
بھی درج اخبار فرمایا جاوے۔

آپکا سیوک

پریم چند منتری

بقیہ صفحہ ۔ اخبار ہذا

...یں اِس قسم کی تحریروں کو روکنے کی کوشش ہی نہیں کرنی چاہئے میں اِس
...ہمارے بھائی کیوں اِسقدر رنج محسوس کرتے ہیں۔ میری رائے میں اِس قسم کی تحریروں کو روکے۔ مجھے اِس سے مطلب
...کی کوشش کے سخت مخالف ہوں۔ جسکے ذریعہ سے کہ گورنمنٹ کے پاس اسقدر کافی ہے۔ کہ وہ ایسی تحریروں کو روکے۔ مجھے اِس سے مطلب
...ہے کہ گورنمنٹ اپنے انتظام کو قایم رکھنے کے لئے کیا کارروائی کرتی ہے۔ لیکن میں گورنمنٹ سے بھی درخواست کروں گا کہ آریہ سماج کے
...بارے اُسپر کیئے ہوئے کسی حملے کو بھی نہ روکے۔ میرا پختہ یقین ہے کہ دھرم کے معاملے میں گورنمنٹ کی مدد لینا دھرم کی کمزوری
...مان لینا ہے۔ میرا وشواس ہے کہ یدی ویدک دھرم سچا ہے تو جسقدر زیادہ حملے اُسپر ہونگے۔ اُسی قدر اُسکی سچائی ظاہر ہوگی
...پوران۔ محمدی۔ عیسائی۔ جینی۔ وغیرہ جملہ مذاہب کے واعظوں اور مصنفوں کی آگاہی کے لئے یہاں درج کرتا ہوں۔ کہ اُنکی ناشائستہ
...تحریروں کا ہرگز نوٹس نہیں لیا جاوے گا۔ البتہ ویدک دھرم کے اصولوں پر جسقدر اعتراضات کئے جاویں گے۔ اُن کا جواب ہمیشہ دیا
...جاوے گا۔ دھرم بیر! سہن شیلتا پردان کریں۔ تاکہ آریہ سماج کے ممبر اپنی سہن شکتی سے ویدک دھرم کی رکشا کر سکیں۔

ویدک گرنتھ کا پتہ

شریمان مہاشے منیجر ستیہ دھرم پرچارک - نمستے
کہا آپ کرپا کر کے ذیل کے دریافت طلب سوال کو درج اخبار کر کے مشکور فرماویں گے - آپ بذات خود جواب سوال سے کرپا کریں گے - اگر فضول خیال کریں تو جواب دیویں ۰۰
کوئی مہاشے کرپا کر کے کسی ایسے ہندی کے ویدک حکمت کے گرنتھ کا نام بمعہ پتہ مقام کا جہاں سے میسر ہو سکے ظاہر بذریعہ پرچارک کریں اور جس میں ہندی بھاشا میں ہو کہ نو آموز آدمی پڑھ سکے اور بغیر مدد کسی استاد کے سمجھ سکے - ... میں انسان کی بناوٹ کا ... اور کام مفصل طریقہ پر ظاہر کیا گیا ہو - اور ...

آپ کا داس گوراندتا مل سٹیشن ماسٹر ملوانا ۰۰

ایشور پرارتھنا

مولفہ ڈاکٹر چھدامی لعل قمر از قائم گنج

جگت کی جننی جگت کی ماتا نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
تمام دکھوں کے دور کرتا - تمام پاپوں کے آپ ہرتا
جگت کے کرتا تم ہو سوامی سکھوں کے بھنڈار تم ہو سوامی
تمہیں نے کرپا ہے ہمکو اپنی عطا کری ہے منشیہ یونی
ہماری خاطر زمیں بنائی - ہماری خاطر بنائی اگنی
ہمارے کارن بنائی وایو - ہماری کارن بنائی خوشبو
ہمارے کارن بنائی ماتا - پتا دیا پرورش کا کرتا
ہمارے چلنے کو پیر بخشے - وہی پکڑنے کو ہاتھ تم نے
زبان چکھنے کو تم نے دی ہے - دیئے ہیں سننے کو کان پربھو
ہزاروں کھانے لذیذ شیریں ہزاروں خیریں ملیح نمکیں

جگت کے آدھار وشو کرتا - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
تمام خوشیوں کے تم ہو داتا - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
ہر اک کے رکشک تمہیں ہیں ہستی - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
تمہیں نے بخشی ہے عقل و دانش نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
ہماری خاطر بنایا سورج - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
ہمارے کارن بنایا جل کو - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
ہزاروں آرام ہمکو بخشے - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
بنائی آنکھیں کہ دیکھیں ہر شے - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
تمہیں نے بخشا ہے نطق شنکر - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا
ہمارے کارن بنائی تم نے - نمستے پہونچے تمہیں ہمارا

قسم جو تم سے پتی کو چھوڑے۔ جو تم سے کرے تنک نا تا توڑے	کہیں ٹھکانا لگے نہ اُس کا۔ نستے پہونچے تمہیں ہمارا

بھجن

ٹیک

لگی ہوت تیرے ہے گھات میں۔ تو نڈر ہوا کیا ڈولے

پرناری سے ہو مستانا	جمع کرے نت جوڑ خزانہ	ہری	جھوٹ بول نت پاپ بڑھانا		نہیں سوچ اس بات میں
	تو اکڑ اکڑ کیا بولے		تو نڈر ہوا کیا ڈولے		
ست دا کیلئے اگیانی	کیوں کرتا دھن دہرم کی ہانی	ہرے	وید کہیں ست کی یہہ بانی		جائیں نہیں یہ ساتھ میں
	کچھ اپنا ہی تو کھولے		نونڈر ہوا کیا ڈولے		
لاکھوں جنم آپنے دھارا	بنے سینکڑوں ست اور دارا	ہرے	رہے سنگ بن دہرم پیارا		جو ساتھی ہے دنرات میں
	تو اسی کے سنگ میں ہولے		تو نڈر ہوا کیا ڈولے		
شرن وید کی جب سے آیا	جھنڈو سنگھ نے دہرم کمایا	ہری	پریمی کو ابنگ نہیں پایا		تھا تیرے سب ہاتھ میں
	تو اپنی گٹھڑی ٹولے		تو نڈر ہوا کیا ڈولے		

بھجن

حواسوں پر ترا قابو اگر ہو	تو سکھ کا سامنا آٹھوں پہر ہو	جو مکتی چاہتا ہی ای بشر تو	تو اس پر برہم پر تیری نظر ہو
جو اپنے آتما کی چاہے شدھی	پراناّیام تو شام و سحر ہو	غم و رنج و ملن سب دور ہوویں	شرن میں ایش کی آیا اگر ہو

بجز اعمال ہوگا ساتھ کچھ نہ	جب اس دنیائے فانی سے سفر ہو	سمجھ اس سے اگر انسان ہو جائے	تو پھر دکھ ہر گھڑی پیش نظر ہو

شرن میں ایش کی آؤ بھر تم — جو کچھ سمپت تمہیں مد نظر ہو

اشتہارات

بر کیضرورت

میرے ایک متر آریہ سماج کے سبھاسد اپنی دو پتریوں کا وواہ ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں۔ کنیاؤں کی عمر ۱۳ و ۱۲ سال کی ہے ذات برہمن گوڑ۔ گوت بطس ہے۔ بڑی لڑکی خوب اچھی طرح سے ناگری بھاشا لکھ پڑھ لیتی ہے۔ حساب ارتھمیٹک اور دستکاری اور اردو بھی جانتی۔ سروپ وتی۔ اور صحت تندرستی اچھی ہے۔ دوسری کنیا بھی اسکے برابر ہے۔ ان دونو کے لئے ایسے بروں کی ضرورت ہے۔ جو کہ آریہ مضبوط۔ تندرست۔ اچھے خاندان کے تعلیم یافتہ اور پہلے شادی شدہ نہ ہوں۔ عمر ان کی ۲۰ اور ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ جملہ خط وکتابت مجھ سے ہونی چاہئے۔

راقم

کرتا رام ۔ از مقام کرنال

ادھیاپکہ کی ضرورت

ضلع گورداسپور کے کسی گاؤں میں ایک استری کو ابتدائی حساب اور ہندی بھاشہ پڑھانے کے لئے ایک ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں

پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ۔ راقم

ایک آریہ

معرفت مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

تعلیمی امداد

ملدیو آریہ سنسکرت پاٹھ شالہ مراد آباد اپنے بورڈنگ ہوس میں دو ایسے ودیارتھیوں کو کھنے اور انکے کھان پان کا بار برداشت کرنے کو تیار ہے۔ جو پاٹھشالا مذکور کے سکیم کے موافق اشٹا دھیائی مہا بھاشیہ تک پڑھنے کا اقرار کر کے پاٹشالہ میں داخل ہوں۔ جو بالکل ناگری و سنسکرت نہیں جانتے۔ لیکن عمر زیادہ رکھتے ہیں ان کو درخواست نہیں کرنی چاہئے۔ خط وکتابت منتری پاٹھشالہ سے کرنا چاہئے۔

راقم

شیام سندر لال منتری ملدیو آریہ سنسکرت پاٹھشالا مراد آباد

سستی اور نئی کتابیں

چارو ید مول

جو کہ مکمل و مستیاب ہوتے ہیں نہایت عمدہ کاغذ پر نفیس ٹائپ کے چھپے ہوئے قیمت پانچ روپیہ بلا محصولڈاک

آریہ سنگیت مالا

بہت عمدہ پرانے اور نئے بھجن انکے علاوہ وہ بھجن بھی درج ہیں جو آنند سمرو میں درج ہو چکے ہیں۔ اور شانتی پاٹھ اور سوستی واچن مول معہ اردو ترجمہ کے شامل ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ۔

آریہ جنتری ۱۹۰۱ء

یہہ جنتری نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اسکے مضامین دیکھنے کے قابل ہیں۔ فضول پیشنگوئیوں اور سیارگان کی نحوست و سعد وغیرہ کے بجائے بڑے عمدہ عمدہ جیون اور علمی مضامین درج ہیں۔ ضرور منگایئے - المشتہر مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۰۔ ماگھ سمت ۵۷ بکرمی مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء جلد نمبر شہر | نمبر ۴۳

سنسار کی گتی

مہارانی وکٹوریہ کی موت پر عالمگیر رنج

ہندوستانی مثل مشہور ہے کہ مرد کی مایا اور برکش کی چھایا" اُس کے ساتھ ہی جاتی ہے لیکن مہارانی وکٹوریہ کی موت نے ثابت کر دیا کہ یہہ کچھ مرد پر ہی منحصر نہیں ہے۔ مرد ہو خواہ عورت ہو جو اقبال کہ اُسکے اپنے سنسکاروں کا نتیجہ ہو وہ اُسکے ساتھ ہی چلا جاتا ہے۔ اسوقت مہارانی وکٹوریہ کی موت پر عالمگیر اظہار افسوس ہو رہا ہے ممکن ہے کہ اسمیں سے بہت سا اظہار افسوس محض نمائشی ہو۔ دیگر ممالک اور سلاطین میں ممکن ہے کہ محض بلحاظ تاجداری کیوجہ سے بیرونی افسوس ظاہر کیا گیا ہو لیکن جب ان تمام ممکنات کا لحاظ کر لیا جاوے پھر بھی شبہ نہیں کہ مہارانی وکٹوریہ کی رعایا کا بڑا بھاری حصہ واقعی بڑا سخت رنج محسوس کر رہا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ دُنیا کے تاجدار بھی اِس موت کو سچ مچ ایک عالمگیر آفت سے کم نہیں سمجھتے ہونگے۔ کیونکہ خواہ مہارانی کا ظاہرا کوئی دخل کاروبار سلطنت میں نظر نہیں آتا تھا۔ تاہم کون نہیں جانتا کہ روئے زمین کے امن کا انحصار زیادہ تر اِس بزرگ عورت کی زندگی پر منحصر رہا ہے۔ انسان عموماً خود غرض ہیں اور اِس لئے یہہ عالمگیر رنج نمائشی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جو لوگ اِسوقت رو رہے ہیں۔ وے اپنے گزشتہ سُکھوں کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ یہ روئے زمین کا اظہار افسوس امید ہے کہ ہمارے نئے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو ترغیب دیگا کہ جیسا اُنہوں نے شاہی کاروبار کا بوجھ اپنے سر پر لیتے ہوئے اپنی والدہ ماجدہ کے نقش قدم پر چلنے کا وعدہ کیا ہے۔ اُسے پوری طور پر نبھائیں گے۔

ضعیف الاعتقادی عالمگیر ہے

ہمارے دیش میں مشہور ہے۔ کہ انگریز لوگ تہذیب یافتہ ہیں اِس لئے اُنکے اندر ضعیف الاعتقادی بہت کم ہے لیکن میری رائے میں ساری دُنیا میں سے اگر کسی مُلک کے سوچنے والے لوگ ضعیف الاعتقادی سے بری ہیں تو وہ بھارت ورش کے فلسفہ دان لوگ ہیں اسمیں شبہ نہیں کہ یہاں کے عوام (جن میں میں امیرا دمیوں کو بھی شامل سمجھتا ہوں) اول درجہ کے ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست ہیں لیکن یہاں کے وارشنک لوگ عموماً ضعیف الاعتقادی سے بری ہوتے ہیں۔ لیکن یورپ کے مہذب سے مہذب انسان بھی اب تک ضعیف الاعتقادی اور بُت پرستی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اِسوقت مہارانی وکٹوریہ کے مرنے پر اظہار افسوس کے لئے ماتم کا نشان جگہ جگہ لگوایا جاتا ہے جب ہماری راجواڑوں کے مرنے پر رعایا کا سر مُنڈا جاتا ہے تو اُسے بیہودہ پن اور وہم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن عیسائی قاعدہ کے مطابق سال بھر کا لانشان رکھنا وہم نہیں سمجھا جاتا۔ اسکے سوا جو نمائش کہ جنازہ کے ساتھ کیجاتی ہے۔ اُسکا مورتی پوجا سے فرق ہی کیا ہے۔ اِس جملہ نمائش سے آریہ شاستروں کی تعلیم نہایت ہی اعلیٰ ہے جہاں کہا گیا ہے کہ راجا کے مرنے پر تو کوئی اشُدھی ہی نہیں ہوتی اور بھسم کے بعد مُردے کے لئے کچھ کرتو یہ ہی نہیں رہتا۔ خواہ بادشاہ ہو یا غریب بھیکھ منگا۔

چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

کا مسئلہ کچھ آریہ پرشوں نے ہی اپنے جیون میں حل کیا تھا اور میرا یقین ہے کہ جب تک ویدک دہرم کے سادہ لیکن عالمگیر اصولوں کا پرچار نہیں ہوتا۔ تب تک دُنیا توہمات کے اندر پھنسی ہوی اسی طرح پر بیہودہ رسموں کے اندر اپنا وقت ضایع کرتی رہیگی۔

آفرین ہے بہادر بوئیر ونپر

انسان کا استقلال مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ ٹرانسوال کی پبلک کا اسوقت نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ پال کروگر اس ریپبلک کا پریسیڈنٹ یورپ کے ممالک میں انصاف کے لئے بیہودہ اپیل کرتا پھر رہا ہے لیکن بہادر بوئیروں کے عمل میں تکن تک نہیں پڑا۔ ڈی ویٹ اور بوتھا وغیرہ بوئیروں کے بہادر جنرل اِس طرح پر جنگ کر رہے ہیں گویا اُنکی ریاست اب تک قایم ہے۔ باوجود اِس بے سروسامانی کے دشمن کے ساتھ وہی مہذبانہ برتاؤ اور وہی بہادرانہ عمل۔ کیا ایسی پُر استقلال انسانی جماعت کو بالکل برباد کر دینا چاہیئے۔ جو اِسوقت برطانیہ اعظم کا بادشاہ بدلگیا ہے۔ بجائے عورت کے مرد حکمران ہے۔ اگر اپنی ماں کی دیا کے ساتھ ایڈورڈ ہفتم اپنی مردانہ مضبوطی کو ملادیوے تو کیا اُسکے تخت نشین ہونے کا پہلا کام یہ مبارک ہوگا کہ وہ بوئیروں بہادر جیسی جماعت کی آزادی کا حکم صادر فرماوے جس سے نہ صرف ساری دُنیا میں ہی اُنکی سخاوت کی دہوم مچ جاویگی۔ بلکہ وہ ایک مضبوط اور بہادر جری قوم کو ہمیشہ کے لئے اپنا جان نثار دوست بنالیگا۔ مگر رموز مملکت خویش خسرواں دانند۔ تو ٹھیک ہے لیکن مگر کس لبشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم۔ کے لئے بھی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

قادیانی مرزا کی پیغمبری کے کرشمے

دُنیا میں پیغمبری جن کارسازیوں سے چلتی ہے اُس کا مطالعہ کئے بغیر کوئی شخص بھی پیغمبر نہیں بن سکتا۔ خصوصاً جس کے اندر کوئی غیر معمولی وصف نہ ہو اگر وہ پیغمبر ہونا چاہے تو اُسے گزشتہ پیغمبروں کے اعمال کے مطالعہ کے سوا اُنکے اندر کچھ اپنی طرف سے ایزادی کرنی پڑتی ہے۔ یہی حال قادیانی پیغمبر کا ہے۔ خود امام الزمان بنے ہیں۔ اپنے دوست نورالدین طبیب کو حکیم الزمان کا خطاب بخشا گیا ہے۔ اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی آپکے کارناموں کو قلمبند کرنے اور آپکے ہر ایک دعوی کی شہادت دینے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ چونکہ آجکل سائینس کا دور دورا ہے۔ اور تقسیم کام کا مسئلہ مسلمہ ہے۔ اِس لئے اِس زمانہ میں پیغمبر کو بھی زمانہ کے خیال کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے۔ اُنکی پیغمبری کی شہرت پبلک تک پہونچانے کے لئے اردو کا اخبار الحکم جاری ہے جسکے ذریعہ سے

کہ ہر ہفتہ عجیب مسلم سکے خیالات ہمارا بھی کوشش کیجاتی ہے۔
۲۴ جنوری سکے پرچے میں مرزا صاحب اپنی تقریر میں اپنے
آپکو چودھویں کا چاند ثابت کرتے ہیں۔ اور وہ بھی عجیب دلیل
سے۔ محمدی سٹیٹ سے بدر کی تاریخ کو واضح پیش کرتے ہوئے
فرماتے ہیں کہ بدر ایسی عظیم الشان نشان کے اظہار میں
آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودھویں
رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں
اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایما ہے۔
اور لاثانی منطق سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قرآن میں مرزا
صاحب کو چودھویں کا چاند کہا گیا ہے۔ اسکے بعد مسلمانوں کی
اس وقت کی حالت کو سخت ذلیل ظاہر کرکے اپنے آپکو انہیں
تمام ملیوں اور مذہبوں پر غالب کرانے والا ظاہر فرمایا
ہے۔ باوجود ان دعووں کے بھی ایک کنز مرزا صاحب
میں ایسی ہے جسکی وجہ سے کہ وہ معمولی پیغمبری کے پایہ
سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ گزشتہ پیغمبر اگر اپنے آپ کو
دھوکا بھی دیتے تھے تو انکے عمل سے ظاہر ہو جاتا
تھا کہ انہوں نے اپنے آپ کو پورا دھوکا دے لیا ہی
یعنی جو کچھ عقیدہ ظاہر کرتے تھے اس پر انکا عمل
بھی ہوتا تھا۔ اور اسی لئے باوجود گورنمنٹ وقت
کی سخت مخالفت کے بھی وہ اپنے خیالات نہیں بدلتے
تھے۔ چنانچہ عیسیٰ مشہور مسیح اسی لئے پھانسی پر چڑھ گیا
لیکن حاکم وقت کے سمجھانے اور دھمکانے پر بھی اپنے
دعوے سے باز نہ آیا۔ لیکن مرزا صاحب نے محکموں
اور مخالفوں کے خوف سے آئندہ کے لئے پیشگوئیاں
نہ کرنے کا گورنمنٹ وقت کو اقرار بہر مقرر کرنے کا
اقرار کرلیا۔ اور اب پیشگوئیوں کی نقل میں جو کچھ واقعہ انکو
سنا تے ہیں آتا ہے۔ اسکے بعد جب کہہ دیتے ہیں کہ
مجھے خواب میں بھی واقعہ ظاہر ہوا تھا اور تھوڑا وقت
کے بعد اپنی سابق روش یعنی محمد صاحب کی پیروی
کرتے ہوئے اپنی بیوی کو پیش کردیتے ہیں کہ دیکھنے
اپنے گھر میں یہ واقعہ بتلا دیا تھا۔ لیکن یہ شہادت
بے غرض نہیں سمجھی جاتی۔ کبھی جو خیال پیدا ہوتا ہے انکی
قلم سے اس کو خاص موجب ظاہر کرکے انکی تعبیر میں
مرزا صاحب کی نبوت کا اظہار ہوتا ہے۔ گزشتہ اور موجودہ
مسیح کا مقابلہ بھی عجیب دلچسپ مطالعہ ہے۔ کہاں وہ
مسیح جسکو رات کی روٹی کی بھی پرواہ نہیں تھی اور کہاں
وہ مسیح جو اپنی شخصیت کے باعث تمام فرضوں سے پاک
ہوکر ہزاروں روپیہ جمع کرکے کئی بیویوں کا خاوند ہو چکا ہے!

ہم کہیں کو نیشنل فنڈ کہیں

جب بابو سریندر ناتھ بنرجی
پبلک سروس کے امتحان
کے بارے میں تحریک کرنے
کے لئے آئے تھے تو انہوں نے نیشنل فنڈ قائم کرنے کی
ضرورت بیان کی تھی۔ پھر جب آزادانہ تحریر کی وجہ سے
انہیں جیلخانہ کا منہ دیکھنا نصیب ہوا تھا تو انکے بعد جب
سارے دیش نے انکو اعلیٰ عزت بخشی تھی تو اپنے دورے
میں انہوں نے نیشنل فنڈ کے لئے اپیل کیا تھا۔ وہ نیشنل فنڈ
تو نہ اکٹھا ہوا۔ لیکن کانگریس بن گئی۔ لیکن آجکل نیشنل
فنڈ سے کچھ اور ہی مراد لی جاتی ہے۔ ہمارے دیش کا ایک
ایک آدمی علیحدہ نیشن بن رہا ہے۔ اور اسی لئے نیشنل فنڈ
بھی بیشمار کھل رہے ہیں۔ کالیستھ نیشنل فنڈ۔ ویشیہ نیشنل فنڈ
کورمی نیشنل فنڈ۔ سادھ نیشنل فنڈ وغیرہ وغیرہ تو سنتے ہی
تھے۔ اب ایک نیا نیشنل فنڈ کھلا ہے۔ جسکی بنیاد برندابن
میں اپیل ہوکر ۱۱۱ روپیہ جمع بھی ہوگیا۔ اور جس میں سے ۱۳۱ روپیہ
نیشنل جلسے میں بھی خرچ ہوگیا۔ اس فنڈ کے قائم کرنے والے
لگن چند جی کالیستھ سادھو ہیں۔ یہ صاحب پہلے آریہ سماج
کے ساتھ کام کرتے رہے۔ پھر اپنی ہمدردی کا دائرہ فراخ کرکے
کالیستھ سبھا کے اپدیشک بنے۔ اسی عرصہ میں رادھا سوامی مت کا
بھی کچھ کام کرنے کے بعد پھر آریہ سماج کی طرف رخ کیا۔ وہاں
دال نہ گلنے کے باعث سادھارن دھرم قائم کیا۔ کیونکہ انہوں
نے آریہ سماج چکاگو جانے کے لئے آریہ سماج کے وکیل بننے
کی بہتیری کوشش کی تھی جسمیں یہ ناکامیاب رہے تھے۔
پس چکاگو کی نقل پر ایک مذہبی کانفرنس اجمیر میں بلوائی
پھر ایک سال لاہور میں مذہبی کانفرنس کرنے کے بعد گجرات
(پنجاب) میں ایک آشرم قائم کیا۔ وہاں آپ اپنے رودگار
گیانی جی سے لڑ پڑے جسکی وجہ سے گیانی جی نے سر بازار
آپکی پول کھولنی شروع کی۔ اسوجہ سے وہاں لالہ رامجوایا مل
عرصہ سنگھ لیو کو سپرد آشرم کا چولا بنا کر جو انکی اپنی اور
لڑکی کے وراثت کے رہے بنا کر خود لاہور میں آ کر جلسہ کیا۔ اور
کوستا تھا۔ تب سندرام جی کو وہاں بٹھا کر مالک کیا اور تھوڑے
تھوڑے دنوں میں پیغام برندابن منتقل کرکے اب انکی کایا یہی
ہے۔ یعنی جہاں پہلے مورتی پوجا اور ایشور اوتار وغیرہ کی تردید ہوتی
تھی۔ اب ہندوؤں کو خوش کرنیکی نیت سے اوتار وغیرہ
کے بھی کچھ وہ نہ کہے گئے۔ اب سوامی بھگون جی کا ارادہ ہے
کہ شانتی آشرم اپنے لئے برندابن میں ہی کھولا جاوے۔ یہ
تجویز بہت مناسب ہے۔ کیونکہ سوامی صاحب کے لئے
سچ مچ وہی ٹھیک موزوں ہے۔

- جہاں پر کہ کرشن جی
نے وہ کیا ہے۔ لیکن علاوہ اپنا شانتی آشرم کھولنے کے
سوامی صاحب کا وچار ہے کہ جہاں ایک پاٹھ شالہ
لڑکوں کے لئے کھولی جاوے۔ وہاں ایک پاٹھ شالا
پتریوں کے لئے بھی انکی نگرانی میں کھولی جاوے۔ میں
نہیں سمجھتا کہ بھارت ورش کی کیا دُرگتی اور ہونی باقی
رہ گئی ہے کہ سنیاسی بھیس دھارن کرکے بھی لوگ سنیاس
کی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے۔ مانا کہ دیگر آشرم درست
نہ ہونے کے باعث اعلیٰ سنیاس کی زندگی ناممکن ہے لیکن
سنیاسی بھیس دھارن کرکے کچھ تو اسکے قاعدوں پر عمل ضروری
ہے۔ میں سوامی صاحب کی خدمت میں با ادب التماس
کرتا ہوں کہ گرہستیوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت
کے کام کو ایشور کے لئے ہاتھ نہ لگائیں۔ اپنی سالانہ
نمائش کرکے رپورٹ چھپوانے پر ہی اکتفا کریں۔ مجھے
لگن چند جی صاحب پر تو کوئی افسوس نہیں ہے
لیکن ان اخبار نویسوں پر بڑا افسوس ہے۔ جو کہ انکی
ساری کیفیت جانتے ہوئے بھی محض خلاف صاف
لکھنے سے کترا کر بعض اوقات پبلک کو بڑے بھاری
مغالطے میں ڈال دیتے ہیں۔ پرمیشور سوامی لگن چند
جی صاحب کو توفیق دیں کہ وہ خود بخود ایسے
نازک کاموں سے کنارہ کشی کرکے اپنا بقیہ جیون
محض ایشور کے بھجن میں صرف کرسکیں۔

ایڈیٹ

यथैव बिम्बं मृदयोपलिप्तं तेजोमयं भ्राजते तत्सुधान्तम् । तद्वाऽऽत्मतत्त्वं प्रसमीक्ष्य देही एकः कृतार्थो भवते वीतशोकः ॥

سونا مٹی میں لپٹا ہوا ایک طرف پڑا ہے۔ اور دوسری طرف کیچڑ میں سنا ہوا مٹی کا برتن پڑا ہے مٹی کے برتن کو کیچڑ میں سے نکالو۔ اور پھر پانی سے اُسے صاف کرو۔ پانی کے گھڑوں کے گھڑے اُسپر سے بہا دو۔ کیا اُسمیں ذرا بھی چمک آ سکتی ہے؟ کیا وہ ذرا بھی روشنی دے سکتا ہے؟ لیکن دوسری طرف سے مٹی میں لپٹی ہوئی سونے کی ڈلی کو اُٹھا لو۔ اُسپر ایک لوٹا پانی چھوڑتے ہی نیچے سے چمک دکھلا ئی دیگی۔ انگوچھے سے پونچھتے ہی اندر سے پرکاش کے سوَرن نکل آئیگا۔ یہی حال جیوآتما کا ہے۔ "جس طرح پر کہ سونے کی ڈلی مٹی سے سنی ہوئی بھی دھو دینے سے چمکنے لگتی ہے۔ اسی طرح پر ویہہ دھاری جیوآتما آتم تتو کو جان کر اکیلا کرت کرتیہ اور شوک رہت ہو جاتا ہے۔" جیوآتما سُبھاؤ سے شُدھ ہے۔ جس طرح یہ کہ آئینہ اپنے سوروپ سے صاف اور اپنی اصلی حالت میں چیزوں کا ٹھیک ٹھیک روپ دکھلا دیتا ہے۔ اُسی طرح پر جیوآتما بھی اپنی اصلی حالت میں بدی اور نیکی

کا ٹھیک ٹھیک روپ دکھلانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ لیکن جسطرح پر آئینے پر زنگار وغیرہ لگ جانے سے آئینہ میں اُسکے مقابل کی رکھی ہوئی چیزوں کا اصلی روپ نظر نہیں آتا۔ اُسی طرح پر اگر جیوآتما پر بھی پرکرتی کے سنسرگ سے میل جم جاتی ہے تو وہ سچائی کے اصلی سوروپ کو دیکھنے کے لایق نہیں رہتا۔ ایسے موقعہ پر بے اختیار وہ بُرائیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے نفع نقصان سے بے خبر جہالت کے سمندر میں بہا چلا جاتا ہے۔ باوجود خود نراکار اور شُدھ ہونے کے۔ سوکشم (لطیف) اور شُدھ ہونے کے بھی مادی تعلق سے کثیف اور ناپاک دکھائی دیتا ہے جسمانی جذبات اُسکے سارے دلوں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور وہ شوک ساگر کے اندر ڈوب جاتا ہے۔ اس اوستھا میں پڑ کر وہ اپنی اصلیت کو بھول جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ہی وہ بھوک لگنے پر اپنے معدے کو ہی آتما سمجھ لیتا ہے جب سواد لینا چاہتا ہے تو قوت ذائقہ کو جب میٹھی مُدھر سور سُننا چاہتا ہے۔ تو قوت سامعہ کو جب سندر روپ دیکھنا چاہتا ہے تو قوت باصرہ کو اسی طرح پر موقعہ بموقعہ جب ضرورت باقی گیان اور کرم اندریوں کو آتما سمجھ بیٹھتا ہے۔ اسی اندھکار کی حالت میں باوجود شریر اور من کے بلوان ہونے کے بھی جیوآتما نہ کیول پرماتما کو ہی بھول جاتا ہے۔ بلکہ اپنی ہستی کو بھی جڑ پرکرتی کے اندر بھلا دیتا ہے۔ اور باوجود چیتن آزاد ہستی ہونے کے بھی اپنے آپکو پرکرتی کے کارن مادہ کا ایک خاص ترکیبی اظہار مان بیٹھتا ہے۔ یہ حالت بڑی ہی افسوسناک اور شوچنیہ ہے۔ اس سے بچنے

کے لیئے ایک ہی اوپاؤ ہے۔ جس طرح کہ کیچڑ کے اندر اپنا سوروپ گنوایا ہوا سونا کیچڑ کو علیحدہ کر دینے سے اپنا صاف روپ پرکاشت کر دیتا ہے۔ اسی طرح پر جیوآتما کی اصلی سوروپ کے اظہار کے لیئے بھی ضروری ہے۔ کہ پرکرتی روپی کیچڑ کو اُسکے اوپر سے اُتار دیا جاوے۔ تاکہ شُدھ پرکاش کے گرہن کرنے کی سورن کی طرح طاقت رکھنے والا جیوآتما اپنے سوروپ کو سمجھ کر اُس طرف چلے جو کہ اُسکی منزل مقصود ہے۔ پس منشیہ کے لئے اتیّنت آوشیک ہے کہ وہ پرکرتی کے پھندے سے نکلنے کی کوشش کرے۔ اس کیچڑ کو اپنے اوپر سے دھو ڈالے لیکن سوال پھر وہی پیدا ہوتا ہے کہ کیا پرکرتی سے ہم علیحدہ ہو سکتے ہیں؟ کیا اُسکے بندھنوں سے ہم آزاد ہو سکتے ہیں؟ سرشٹی کی آدی سے لیکر اب تک کا منشیہ کا عمل زبان حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ اگر دُکھ سے رہائی ممکن نہ ہوتی تو اُسکا ایسا زبردست خیال منشیہ مات کے اندر نہ ڈالا جاتا۔ اسلئے جب دُکھ سے چھوٹنا ممکن ہے اور سب دُکھ پرکرتی کی غلامی سے پیدا ہوتے ہیں تو پرکرتی کی غلامی سے آزاد ہونا بھی ممکن سمجھنا چاہیئے اور اُسی کے لیئے منشیہ کے تمام سادھن ہونے چاہیئے لیکن ہم میں سے کتنے آدمی ہیں جو پرکرتی سے آزاد ہونے کے لیئے سادھنوں کا انوشٹھان کر رہے ہیں۔ بجائے اسکے کہ ہم اپنی اندریوں کو وشیوں کی غلامی سے روکنے کے لیئے من کو وشی بھوت کرنے کا پریتن کریں۔ ہم اندریوں کو زیادہ تر وشیوں میں پھنسانے کیلئے دن رات پُرشارتھ کر رہے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہم دن رات پرکرتی کی زنجیروں کے اندر زیادہ سے زیادہ جکڑے ہوئے چلے جاتے ہیں اور اپنی ہستی کو بھولکر پرکرتی روپ ہو۔ ہم پتا پرمیشور سے دن بدن دور جا رہے ہیں۔ یہ دشا بھیانک ہے۔ اس لیئے

ایڈیٹوریل نوٹس

تمہارے اندر ہی تیرتھ ہے

جل سنقل آدی کے اندر ہر روز مکتی کی تلاش کرتے ہوئے لاکھوں ہندو دکھائی دیتے ہیں۔ مانا کہ جل سنقل کے اندر پاپوں سے رہائی دلانے کی شکتی نہیں ہے۔ لیکن کیا ان روز کے بھٹکنے والوں کو دیکھ کر جنکی تعداد کہ ایک سال کے اندر کروڑوں تک پہونچ جاتی ہے تمہارے دل میں کوئی خاص سوال پیدا نہیں ہوتا کیا نہیں کم ازکم اس امر کی شہادت اپنے ہی اندر نہیں ملتی۔ جسکی تصدیق کہ ان کروڑہا ہندوؤں کا عمل کر رہا ہے کہ ہمیں بھوساگر سے پار اُترنے کے لئے کسی تارنے والے تیرتھ کی ضرورت ہے۔ اگر سچ مچ انسان کو ترنے کی آوشیکتا نہ ہوتی تو یہہ اسقدر بھٹکنا کیوں دکھائی دیتی۔ ہندوں پر ہی کیا منحصر ہے کیا خدا پرست مسلمانوں میں بھی ہم اُسی دیا گلتا کا راجیہ نہیں دیکھتے۔ کیا لاکھوں مسلمان ہر سال کعبہ کی زیارت کو نہیں جاتے کیا ہزاروں عیسائی ہر سینٹ تھیرو روما کا رُخ نہیں کرتے۔ جینی اور بودھ۔ چینی اور جاپانی۔ غرضیکہ جس طرف نگاہ ڈالو۔ دُنیا کی آبادی کا بڑا بھاری حصہ کسی کشتی کی تلاش میں چاروں طرف بھٹکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس بھٹکنا کو تمام فلسفہ دان وہم مانتے ہیں۔ ہر ایک فرقے میں انسان موجود ہیں جو اس وہم کی اصلیت کو سمجھ کر اس سے بچنے کی ہدایت دے گئے۔ انہوں نے اپدیش کیا کہ جو تیرتھ تمہیں بھوساگر سے پار اُتار سکتا ہے وہ باہر نہیں ہے۔ اسلئے تمہارا بھرمن بے سود ہے۔ لیکن افسوس کہ ایسے راہبروں کے پیرو ایک قسم کے دھرمی تیرتھوں سے بچ کر دوسری قسم کے دھرمی تیرتھوں کی تلاش میں سرگرداں ہو رہے ہیں۔ پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے تھیرو روما سے رُخ تو ہٹایا۔ لیکن گرجوں کے خاص جگہ میں ہی عبادت کرنا محدود رکھا۔ لاکھوں نے دیگر بیرونی سامانوں کو تیرتھ مانکر اُن سے مکتی کی ابھلاشا کی۔ مسلمانوں میں بھی ایسے فرقے ہوئے۔ جنہوں نے کعبہ کا جانا تو بند کیا۔ لیکن اُنکی جگہ دیگر دھرمی تیرتھ کھڑے کر لئے۔ اسیطرح پر آریہ سماج نے بھی یہہ تو سمجھ لیا کہ موجودہ دھرمی تیرتھوں میں مکتی کی تلاش لاحاصل ہے۔ لیکن افسوس کہ اصلی تیرتھ کی طرف انہوں نے بھی کم رُخ کیا ہے۔ کوئی آریہ سماجوں کے جلسوں کو تیرتھ مان کر اپنی شانتی کر لیتا ہے۔ اور کوئی آریہ سماجک انسٹیٹیوشن کو ہی مکتی کا سادھن مان لیتا ہے۔ لیکن باوجود ان سب کو تیرتھ فرض کرنے کے بھی سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہم موت سے تر گئے ہیں؟ کیا بھوساگر سے ہم پار ہو گئے ہیں۔ افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری حالت ویسی ہی ڈانواڈول ہے۔ اور وہ اس لئے کہ ہم نے اصلی تیرتھ کو تلاش نہیں کیا جنہیں بھوساگر سے پار اُتارنے والا تیرتھ ہمارے اندر ہے۔ اور اس لئے جب تک کہ ہم اپنے اندر نہیں گھُستے۔ تب تک سچی تیرتھ یاترا کا پھل نہیں ملتا۔ کسی مہاتما نے سچ کہا ہے۔ گھٹ ہی مانہہ نرنجن تیرے۔ تو کیوں بھرے اُدیانا۔

ایک آریہ کی وان پرستھ کے لئے طیاری

آریہ سماج کو قائم ہوئے چوتھائی صدی کے قریب عرصہ گزر گیا۔ اس عرصہ میں بیسیوں پلٹے اس تحریک کو ملے۔ لیکن افسوس کہ ابتک پرچارکی منزل ختم ہو کر عملی جیون کا موقعہ نہیں آیا۔ جسدن کہ لاہور میں آریہ سماج قائم ہوا۔ اسدن سے آج تک کس قدر بھائی گرہستھ کے جملہ فرائض ادا کر کے سبکدوش ہو چکے ہیں ہیں کتنے مر گئے۔ اور کتنے اب تک زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہمت ور نکلا ہو جسنے کہ تیسرے آشرم کے اندر قدم رکھنے کی جرأت کی ہو۔ بالفرض اگر کسی بھائی کے دل میں ویراگ کا بھاؤ اُٹھا بھی ہوا۔ تو اُسنے کود کر فوراً سنیاس آشرم کو زینت دینے کی کوشش کی اور چونکہ بغیر سادھنوں کے داخل ہوئے تھے۔ اسلئے عام ہندو بھگویں پوشوں سے کچھ بڑھکر جیون کا ثبوت نہ دیا۔ ان کالموں کے اندر ظاہر کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اسوقت ایک خبر آئی ہے۔ جسنے مجھے بہت ہی آنند دیا ہے۔ آریہ سماج ہردوئی کے منتری مہاشہ نے ایک پوسٹکارڈ میں لکھا ہے: "کرپا کر کے چھاپ دیجئے کہ ۲۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو شریمان پنڈت لالتا پرساد جی آریہ سبھاسد آریہ سماج ہردوئی وان پرستھ آشرم قبول کریں گے۔ جو مہاشے اس سنسکار کو دیکھنا چاہیں۔ کرپا کر کے تاریخ مذکور پر تشریف لاویں۔" اس مختصر خبر کو پڑھکر مجھے جو آنند ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ یہہ آنند اسلئے نہیں ہوا کہ میں لالتا پرساد جی کو جانتا ہوں یا مجھے معلوم بھی ہے۔ کہ وے کن اوصاف کے پُرش ہیں۔ میں یہہ بھی نہیں جانتا کہ انہیں وان پرستھ آشرم کے درجہ برت کو دھارن کرنے کی قابلیت بھی ہے یا نہیں۔ مجھے آنند محض اس بات سے ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج

اندر کم از کم یہ خیال پیدا ہو گیا ہے
رحمتہ کے بعد دان پرستھ آشرم
ورہی پورو ک پر دیش کرنیکی اوشکتا
لیکن ۔ ایس آنند کے ساتھ ہی مجھے
بھائی لالتا پرساد جی کو اُن کے فیصلے
اور کرنا ہی ضروری معلوم ہوتا ہے
ن پرستھ آشرم میں اب تک کسی آریہ
نے ہی (جہاں تک میرا علم ہے) پرویش
کیا ۔ آپ پہلے پہل اِس میدان میں قدم
گئے ہیں ۔ اس لئے مضبوطی سے
اس کے اندر قدم رکھئے گا ۔ آپ کو بہت
ترغیبیں سنیاس کا لباس اختیار کرنے
ف پہنچیں گی ۔ اگر آپ ترغیبوں سے
گئے ۔ تو آپ واقعی کچھ کام کر دکھائیں گے
آریہ سماج کی تحریک کو عملی زینے کی
سیڑھی ادپر لے جائیں گے ۔

اتفاق ہی ویدک دھرم کا سار ہے

مراسلانہ کے کالم میں گورکھپور آریہ سماج
منتری مہاشے کا پتر چھپا ہے ۔ جس سے
معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اُس جگہ کے دونوں آریہ
مل کر اکٹھے کام کرنے لگ گئے ہیں
یہ اتفاق دھار مک اصولوں کے اتفاق
مبنی ہے ۔ تو میں گورکھپور آریہ سماج
مبارک باد دیتا ہوں ۔ میری دلی خواہش
ہے کہ ویدوں کو ایشوریہ گیان
ماننے والوں کے درمیان ایک مت
دھرم کے سدھانتوں میں اتفاق اپنی
زندگی میں دیکھ سکوں ۔ لیکن

ع
او رچہ خیالیم فلک در چہ خیالی
نہیں کیا معلوم ہے کہ چار سے کروں گا

مجموعہ ہمیں کس طرف لیجا رہا ہے ۔

اپنے جیون اُدیشیہ کو مت بھولو

جس طرف نگاہ پڑتی ہے انسانی جماعتوں
کے اندر حرکت ہی حرکت نظر آتی ہے ۔ اس
عالمگیر حرکت کو دیکھ کر ستھول درشی پُرش
کو یقین ہو جاتا ہے ۔ کہ تمام انسان اپنی منزل
مقصود کی طرف چل رہے ہیں ۔ یہی باعث
ہے ۔ کہ دُنیا میں مختلف خیالات کے انسانوں
کا یہ مقولہ کسی نہ کسی شکل میں مل جاتا ہے
کہ خواہ کسی طرح عبادت کرو ۔ اور خواہ
کچھ ہی دستور العمل رکھو ۔ آخر کار سب
ایک ہی کیندر کے پاس پہونچ جاوینگے
اِس قسم کا دھرم آبھاس خیال اب تک
سنسار کا ستیاناش کرتا رہا ہے ۔ اس
خیال کو کمزور انسانوں کے دلوں سے دور
کرنے کے لئے بارہا مہاتماؤں نے اپنی زبردست
آوازیں اُٹھائیں ۔ لیکن آخر کار انسان
پھر ویسے کے ویسے ہی گمراہی میں پڑ گئے
منشیہ جیون کا اُدیشیہ ایک ہونا چاہئے
اگر سارے برہمانڈ پر حکمرانی کرنے اور اُسے
نیم میں رکھنے والا ایک ہی پرمیشور ہے
اگر وہ سارے جیو آتماؤں کا پتا ہے
سب آپس میں بھائی ہیں ۔ اگر یہ سب
اپنی سوجھ بوجھ اور ستھا سے کرا نوسار
کرکر بندھن میں پڑے ہوئے ہیں
تو کیونکر شک ہو سکتا ہے ۔ کہ اس بندھن
سے چھوٹنا ہی ہر ایک منشیہ کے جیون
کا اُدیشیہ ہے ۔ لیکن سنسار میں ہم دیکھتے
ہیں کہ اس اُدیشیہ کو سب نے بھلا دیا ہے
جس پرکرتی نے کہ ہمیں دُکھ کے اندر
ڈالا ۔ جس نے کہ ہمیں آواگون کے بندھنوں
میں جکڑ دیا ۔ اُسی پرکرتی کی غلامی
میں ۔ ہمارا رات دن گذر رہا ہے ۔ اور
پھر ہم امید رکھتے ہیں ۔ کہ ہماری دُکھوں
سے نجات ہو گی ۔ اور کہ ہم جیون اُدیشیہ
کو پورن کر رہے ہیں ! کسی مہاتما نے کیا
خوب کہا ہے

دوہا

تین پہر بہو سوئے	پانچ پہر دھندے رہیو
مکتی کہاں سے ہوئے	اک پل نام نہ جپیا

پنڈت بھیم سین کی سوجھا پورانک پتروں میں

پنڈت بھیم سین کی سوجھ کی سمالوچنا
میں کر چکا ہوں ۔ میں نے اُس میں دکھلایا
تھا ۔ کہ وہی پنڈت بھیم سین جو مہینے دو مہینے
پہلے پرتگیا کر چکے تھے کہ آریوں کے کھنڈن سے
کھنڈن کرنے پر بھی وہ برابر دوسروں
کے مقابلے میں آریوں کو ہی مدد دیتے
جاوینگے ۔ اب اپنی پہلی پرتگیا کے
برخلاف لکھتے ہیں ۔ کہ دھرم سبھا وغیرہ
سب کے دوست ہیں ۔ لیکن اس سے
بڑھ کر تیز بہاؤ انہوں نے یہ پر گلے کیا ہے
کہ اپنی سوجھا پورانک پتروں میں چھپنے
کے لئے بھیجدی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں
کہ اب تو یہ پنڈت جی کی سوجھ کا منشا
سدھ ہو جاوے ۔ کہ کوئی نہ کوئی پورانک
مضامین پُرش اُن کے پریس وغیرہ
کا سامان خرید کر اُنہیں برہمن کر کے
اپنے مذہب کا پرچار کرنے کا موقع دیگا
میں پنڈت بھیم سین جی کو اس قدر سمجھانا
چاہتا ہوں ۔ کہ دو کشتیوں میں پیر رکھنے
والوں کو آخر کار نقصان عظیم پہونچا
کرتا ہے ۔ اب بھی اُن کو سمجھنا چاہئے

اور ایک طرف ہو کر تسلیم کرنا کا ارادہ کر لی چاہیئے۔ ورنہ وہی مثل صادق آئیگی۔ کہ
جیسے دوید ناہیں دونوں گئے پاپاتی نہ رام ہ ہ

مردم شناسی کی ضرورت

آریہ سماج کے اندر دھارک بھاؤ کی موجودگی سے تو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ اِسی دھرم بھاؤ کے ساتھ بردباری اور دانائی کا ابھاؤ سا پرتیت ہوتا ہے۔ پنڈت بھیم سین کی حالت شروع سے ہی مشتبہ تھی۔ مگر محض آریہ سماجیوں نے اُنہیں آسمان پر چڑھا دیا تھا۔ اور پھر وہی آریہ سماجی جب اُن کا اصلی روپ ظاہر ہو جانے پر کیسی جلدی اُن سے متنفر ہو گئے۔ لیکن دور اندیش آدمی شروع سے ہی اُن سے لوگوں کو خبردار کرتے رہے تھے۔ سلورگباشی دھرم بیر لیکھرام ہمیشہ اپنی آواز اِن کے برخلاف اٹھاتا رہا۔ لیکن اب چونکہ ایک جگہ دھوکھا کھا چکے ہیں۔ اِس لیئے آریہ پُرش دودھ کے جلے ہوئے کی طرح ۔۔۔ چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتے ہیں۔ بلکہ چھاچھ کو بالکل گرا دینے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے غور کی ہے۔ پنڈت تلسی رام جی کی تحریریں عموماً آریہ سدھانت کے مطابق ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر بھی معلوم ہے۔ کہ پنڈت تلسی رام پر آریہ سماج کا اچھا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ اُن کی تحریروں میں اکثر جگہ ڈھیلاپن اور بعض جگہوں میں مشتبہ عبارت

لگ گئی ہے۔ لیکن یہ جو کچھ ہوا ہے وہ جلدی یا سہو سے۔ مگر باوجود اِن سب باتوں کے ذرا سی نکتہ چینی پر اکثر بھائی سر ہلانے کے لیئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کہ جنم کے بداصلوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ میں اِس قسم کی اوشواس گھیٹ سپرٹ کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنے بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ ضرب المثل پرہیٹ دھیان رکھا کریں۔ کہ

> آدمی آدمی انتر
> کوئی ہیرا کوئی کنکر

امولک منش جنم کو مُفت مت گنواؤ!

باقی سب بھوگ یونیاں ہیں۔ جملہ دیگر قالب محض کرموں کا پھل بھوگنے کے لیئے بنتے ہیں۔ ایک انسانی قالب ہی جیوآتما کو اپنے مُکتی کے سادھنوں کے عمل کے لیئے دیا گیا ہے۔ یہی ایک کرم یونی ہے جس میں کہ ہم اپنی آئندہ زندگی کے لیئے سامان اکٹھا کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اِسے کیسے صرف کر رہے ہیں؟ ہم میں سے کوئی تو محض رسنا اندریہ کی ترپتی میں ہی لگا ہوا ہے۔ ساری دُنیا اُس کے ذائقہ کی تسلی کے لئے چھانی جاتی ہے اور پھر بھی رسنا اندریہ شانت نہیں ہوتی کوئی قوت سامعہ کی ترپتی کے لیئے شہر بشہر بھٹکتا پھرتا ہے۔ کوئی آنکھوں کا غلام پہاڑوں اور جنگلوں میں نئے نئے نظاروں کی تلاش میں سرگردان پھرتا ہے۔ کوئی ناسکا کی ناز برداری میں اپنے جملہ فرائض بھول رہا ہے۔ اور کوئی لچا اندریہ کا غلام بنا ہوا گناہ بے لذت کی غار میں ڈوب کر دکھ اٹھا رہا ہے۔ اگر محض اِن اندریوں کی ترپتی کے لیئے ہی منش جنم دیا جاتا۔ تو ہمیں بدھی ہرگز نہ ملتی۔ سنیہ اسنیہ کے نرنے کرنے کی کسوٹی ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔ اندریوں کے جملہ بھوگ تو ہم سے بہتر حیوانوں کو میسر ہیں۔ وہ بیں ہزار دقتوں سے بھوگ حاصل ہوتے ہیں اور پھر اُن کے رکھنے میں کس قدر رکاوٹیں ہیں۔ لیکن حیوانوں کو بغیر پرشرم اور بغیر رکاوٹ کے جملہ بھوگ پراپت ہیں۔ پھر ہمیں اُس مقصد کی تلاش کرنی چاہیئے جس کے لیئے کہ ہمیں منش جنم ملا ہے۔ کسی مہاتما نے ہمارے حسب حال کیا ہی اچھا کہا ہے

دوہا

> آیا تھا جس بات کو بھول گئی وہ بات
> کیا لے سُتے ساجکو خالی دونوں ہات

ریویو

بچیسم صرو باندھکار نند۔ پرنظم ...
قیمت فی جلد ۱ر۔ بزبان ہندی۔ ملنے کا پتہ۔ پنڈت آریہ متر شرما۔ ہیشری مہال کانپور۔ اِس پمفلٹ میں پنڈت ریورنٹ شاستری جی نے پنڈت بھیم سین کی بنائی ہوئی شردت پرهیہ ... کا کھنڈن کیا ہے اور اِس سلسلہ کو جاری رکھنے کا وعدہ کیا ہے پنڈت جی نے اِس کھنڈن میں لیاقت تو بہت دکھلائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ... سے سختی سے کام لیا ہے اُس میں تبدیلی ہو تو اُن کا نتیجہ زیادہ مفید ہو سکے گا۔

تازہ خبریں اور رائیں

کلکتہ کے لاٹ پادری صاحب نے اب ایک پبلک تقریر میں یقین دلایا ہے۔ کہ وہ کسی کے مذہبی خیالات میں بھی گورنمنٹ لک کے ذریعہ سے دست اندازی اچھی نہیں سمجھتے۔ گویا اپنی پہلی ناعاقبت اندیش تحریر کی تلافی کی ہے۔

تت کھالصہ کا انگریزی آرگن "دی کھالصہ" سکھوں کی علیحدہ قوم بنانے میں ناکامیابی ہی ناکامیابی کا سامنا دیکھتا ہے اُس کو اب یقین ہوگیا ہے۔ کہ جب تک کھالصہ پنتھ کا دروازہ غیر ہندوؤں کے لئے نہیں کھولا جاتا تب تک ہندو ازم کے مگرمچھ کے مُنہ سے بچنا مشکل ہے۔ لیکن کھالصہ پنتھ کو ایک اور دقت کا سامنا ہے۔ ہندوؤں سے علیحدہ واقعی نہ تو اُن کا کوئی مجلسی قانون ہے۔ اور نہ ہی دھارمک فلاسفی اور اس لئے انہیں باوجود اپنی تمام کوششوں کے ہندو ازم کا ہی ایک جزو بنا رہنا پڑیگا۔

مہارانی وکٹوریا کی یادگاریں قایم کرنے لئے ہر ایک مذہب اور فرقے کے آدمی علیحدہ علیحدہ کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے ہندو جو یادگار قایم کرنا چاہتے ہیں۔ اُس کے لئے لاہور میں ۱۰۔ فروری کو ایک عالیشان جلسہ تمام پنجاب کا بلایا گیا ہے۔ لیکن علیحدہ علیحدہ ضلعوں میں بھی الگ یادگاریں قایم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جالندھر میں ایک سرائے اور ایک زنانہ ہسپتال قایم کرنے کا ارادہ ہے اور ساتھ ہی لڑکیوں کے یتیم خانہ کے لئے عمارت بنانے کی تجویز بھی پیش ہو رہی ہے۔

بمبئی کا وینکٹیشور اخبار جو کسی زمانہ میں نرئیش بھاؤلے کا آرگن ہوا تھا۔ اور جسنے شروع شروع میں پنڈت گوپی ناتھ کے ہتر ولاس کی بیہودہ تحریروں سے بڑا اختلاف ظاہر کیا تھا۔ آج اپنی کایا پلٹ بیٹھا ہے۔ گذشتہ ایکسال کے اندر اُس میں عجیب تبدیلی واقع ہوئی اور اب وہ بالکل پورانک مت کا اوتار بن کر اعلےٰ درجہ کی تعصب آمیز تحریروں کو شایع کر رہا ہے حال کے ہی تازہ یکم فروری کے پرچہ میں سناتن دہرم کے ایک سوتنتر سپتاہک پتر کے لئے اپیل کرتے ہوئے وہ پنڈت گوپی ناتھ کی خاص مالی مدد پر پچھلے زور دیتا ہے اور اُس کے لئے وجہ یہ دیتا ہے۔ کہ پنڈت گوپی ناتھ روپیہ والے نہیں ہیں اور جو کچھ اُن کے ساتھ ہوئی۔ وہ سناتن دہرم کی سہایتا کرنے کی وجہ سے ہوئی۔ لاہور والے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آیا پنڈت گوپی ناتھ غریب ہیں یا امیر۔ لیکن کیا سناتن دہرم کی سہایتا سخت فحش اور گندی تحریروں کے ذریعہ سے ہی ہوا کرتی ہے؟۔ وینکٹیشور کی رائے ہے۔ کہ روپیہ جمع کرکے نہ صرف پنڈت گوپی ناتھ کو ہی مالی مدد دینی چاہئے۔ بلکہ سناتن دہرم کا ایک آزاد ہفتہ وار پرچہ نکالنا چاہئے۔ کیا "وینکٹیشور" بھارت متر۔ بنگ باشی اور ایسے ہی درجنوں کے فریب اور چتر پورانک مت کے بچنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

آرین ٹریکٹ سوسائیٹی

(از لالہ بھگوان داس کپور، دہنبہ(؟))

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچارک صفحہ گذشتہ

منو سمرتی کے بھاشیہ پر لالہ جیون داس نے تو بہت سا ست دہرم پرچارک دوارا فروخت کیا ہے:

(۴) دھارمک ست دہرم پرچارک کے سمپادک مہاشہ نے ہی پورن بھگت کی کتھا پرچارک میں چھپتے ہوئے کتاب کی شکل میں علیحدہ چھاپا غرض جس طرف نگاہ کریں قیمت کی زیادتی اور بے اصول پن۔ بے سُر بے تان۔ کسی خاص کیا تحت کے بڑھانے کا تو دل میں خیال اور نہ ہی توجہ۔ پس نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ ایک ایسی سبھا اور سوسائیٹی ہونی لازمی ہے جو کہ کافی شافی اس طرف توجہ دے کر اس کا پورا پورا انتظام کرے۔

چونکہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے اُدیشوں میں یہ ہی پرتھم اُدیش ہے۔ کہ دہارمک پستکیں تیار کرانی اور لیکھ دوارا اُپدیش کرنا اور کرانا اگر چہ جی اور دیگر مہاجنوں نے شری متی پرتی ندہی سبھا کو اُس کے اُدیشوں کی اور جو نہایت ضروری تھا متوجہ کیا تو پرتی ندہی پر بہت سا احسان کا کام کیا۔ اور

تو یہ تھا کہ ایک طرف پرتی ندہی سبھا سب اُن مہاشیوں کا دھنیہ واد کرتی ۔ اور دوسری طرف پورا پورا انتظام کرتی جس کے لئے بہت سارے ودوانوں نے آکر شٹ کیا تھا ۔ لیکن حیرانی ہے کہ بالکل چپ ہے ۔ کیا آگے کو کوئی شخص سالس کر سکتا ہے کہ یہ مفید بات ہے ۔ اور پرتی ندہی سبھا کو لکھا جاوے ۔ تاکہ فوراً عمل میں لائی جاوے ۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے ۔ پھر جب وہ دیکھیگا کہ اعلیٰ نئی قیمتی وہانی ۔ قیمتی شخصوں کی منتیوں کی جب کہ پرواہ نہیں کی جاتی تو کب ممکن ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ لکھنے کی یا تہائی کی دلیری کرے

چونکہ یہ سوال بڑی دیر سے اُٹھ رہا ہے ۔ اور ضرورت نے اچھی طرح سے ظاہر کر دیا ہے ۔ کہ سب سے پہلے اور لازمی اور ضروری امر یہ ہے ۔ کہ جہاں تک ہو سکے جہاں ایک طرف قیمتی اور بے بہا جوہر اُپدیشوں سے لابھ پہونچایا جاوے وہاں ہی دوسری طرف ان کو قلمبند کرکے آئیندہ سنتان کے لئے محفوظ ہی کیا جاوے ۔ لیکن آج بھارت ورش کی اُپتاک پرنالی کی یہ دُردشا ہو رہی ہے ۔ کہ جسکا حد و حساب ہی نہیں ہے ۔ ذمہ دار بھائی ۔ اپنی ذمہ واریوں کی طرف شخصی جھگڑوں میں خوش رہتے ہوئے اس اہم اور ضروری سوال کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے ۔ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے لیکن اے ای سنتان ۔ اے بھارت ورش کا فخر کرنے والی سنتان ۔ اے آریہ خون کا پُرجوش ارادہ رکھنے والی سنتان ! تو کیوں اس معمولی سوال پر چپ وجہ

کرتی ہے ۔ جب کہ لاکھوں اس سو نہایت ضروری سوال تیرے پیش ہوئے تو تو نے پرواہ نہ کی ۔ ہاں ۔ ہاں میں بھول گیا ۔ تو اب جاگ اُٹھی ہے ۔ اور تو نے اندھیری رات کی مسافت طے کر لی ۔ جن کانٹوں نے تجھکو اندھیرے میں تکلیف پہونچائی تھی ۔ اُن کو دور کرکے راستہ صاف کرنا چاہتی ہے ۔ تیرا یہ خیال تجھے مبارک ہو ۔ اور تو اس ہی من میں کا آشرا لیتی ثبوتی بل کیت ہو ۔ اس طرف بھی اپنی ذرا توجہ کر میں بھی اپنی سمجھ سمھتی تیرے ارپن کرتا ہوں ۔ اگر تیرے خیال میں درست آوے ۔ تو عمل کرنا کہ تیرا ارادہ پورا ہو ۔ اور تو اپنے اُس عروج کو پہونچے ۔ جو تو چاہتی ہے

(۱) ایک کمپنی قایم کر خواہ کچھ ہی نام رکھے مگر جو تجھے پسند ہو اور تیرے کام کو ظاہر کرتا

(۲) سرمایہ کسی خاص حد تک مقرر کر

(۳) ایک حصہ کی قیمت پانچ روپیہ سے زیادہ مت رکھو ۔

(۴) نفع کے خیال کو دل سے بھلا دے ۔

(۵) وہ اُدّیشیہ رکھ جس سے تیرا مقصد پورا ہو ۔ یعنی مول بھاشیہ انیہ دلیشیہ بھاشاوں اپنی قیمت کر مختصوں کا بھاشیہ کرا ۔ اور فیض اُٹھا ۔ اور پہونچا ۔

نوٹ ۔ اگر حامیان آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کوشش کریں ۔ اور اس طرف توجہ کریں ۔ تو کچھ مشکل نہیں ہے ۔ میں اپنا وقت چار ماہ تک اس کام میں صرف کرنے کو تیار ہوں صرف یہی چاہتا ہوں ۔ کہ میں اتنے حصے لوگکا آپ یا اپنے سماج کے منتری کی طرف سے آگاہ کر دیں ۔ اور پورے ہونے ایک سو حصہ دار کے تجویز دی کو سوچا جاوے ۔ جب سب کچھ نتیجہ ہو جاوے ۔ تو روپیہ اکٹھے ہوں ۔ کام شروع یا عمل میں لانے کی کوشش کی جاوے

پرشن

کیا کوئی مہاشے تبلا سکتا ہے کہ شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سالانہ رپورٹ جو یکم نومبر ۱۸۹۸ء لغایت ۱۸۹۹ء تک چھپی ہے اس کے بعد بھی کوئی چھاپی گئی ہے ؟

راقم

بھگوان داس کپور سار شر ۔ از بٹھنڈا ۔

کنیا ناتھالہ جالندھر

(۱) تم نہیں جانتے تو جانو ۔ نہیں سُنا تو سُنو کہ کنیا ناتھالہ جالندھر اپنے فرض کو اچھی طرح سے ادا کر رہے ہیں

(۲) مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی اور اناتھوں کی رکشا میں تت پر ہیں مبارک ہے ۔ اُن لوگوں کی زندگی جو اُن کے جن کے ناتا پتا نہیں ہیں ۔ ناتا پتا کہلاتے ہیں ۔

(۳) امرت چھتر ہیں وہ لوگ جو اپنی کمائی کا حصہ اناتھ دین اور محتاجوں کے ارپن کرتے ہیں ۔ ایشور کی پیاری سنتان ہیں وہ لوگ جو اپنے وقت کو ان اناتھالہ اناتھاؤں کی سیوا ۔ رکشا اور پالن میں لگاتے ہیں ۔

(۴) اُن سے جو اپنی اناتھاؤں پر دیا نہیں کرتے ۔ وہ سے جو ان کی

کی کرنال سے بڑھ کر ہے۔ اور ضلع کرنال میں اول درجہ کا تجارتی قصبہ ہے۔ لال مرچ کی یہاں بھاری منڈی ہے۔ پھول کے برتن نہایت خوب صورت تیار ہوتے ہیں۔ پانی پت کی ملائی کلکتہ تک جاتی ہے۔ چاندی کے موتی ایسے بنتے ہیں۔ کہ ان میں اور اصلی موتیوں میں مشکل سے پہچان ہو سکتی ہے۔ دو تین پرانے کانچ کے کارخانے بھی ابھی تک موجود ہیں۔ جن میں مال تیار ہو کر دساور کو جاتا ہے قینچیاں اور سپاری کاٹنے کے سروتے بھی یہاں بکثرت تیار ہوتے ہیں۔ اگر یہاں کے لوگ بیوپار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ تو یہ پنجاب میں ایک مشہور تجارتی مقام ہو سکتا ہے۔ یہاں پر ہندو مسلمانوں کی تعداد قریب قریب مساوی ہے اور دونوں میں باہم میل جول ہے۔ یہاں کے آسودہ حال باشندوں میں سے شاید ہی کوئی ہوگا۔ جس کے پاس تھوڑی بہت اراضی نہ ہو۔ یہاں مشہور تاریخی عمارت بو علی قلندر کا مزار ہے جو کہ شہر کے اندر ہے۔ اس کے علاوہ کئی پرانی عمارتیں اور مسجدیں بھی ہیں۔ جو کہ خستہ حالت میں پڑی ہیں قصبہ کے نزدیک ہی ½ میل کے فاصلہ پر ابراہیم لودھی کی قبر بنی ہوئی ہے عرصہ قریباً آٹھ سال کا ہوا۔ کہ اس قصبہ میں ویدک دھرم کا بیج بویا گیا تھا۔ جو کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سوٹ نکلا

اور ایک چھوٹا سا آریہ سماج کی شکل میں نمودار ہوا۔ لیکن بھومی کے دکار گیت ہونے اور بادِ مخالف کے تند جھونکوں کے کارن یہ ننھا سا پودا اپنی پہلی سالگرہ کا جشن منا کر ہی مرجھا گیا۔ تاہم بالکل سوکھ نہیں گیا تھا اس کی جڑیں برابر قائم رہیں۔ اور دو چار پریمی آریہ پرش اس پراگندہ حالت میں بھی اس کو جل سینچتے اور وقتاً فوقتاً اس کی سُدھ لیتے رہے چونکہ یہ ایشوری نیم ہے۔ کہ ستیہ کا بیج نشٹ نہیں جاتا۔ وہ اوشیہ کسی نہ کسی دن ہرا بھرا ہو کر پھلتا پھولتا ہے اور جو نیک نیتی سے پرشارتھ کیا جاتا ہے۔ وہ ضرور ہی بار آور ہوتا ہے۔ ہوتے ہوتے وہ وقت آ گیا۔ کہ آریہ پرشوں نے بھی اپنی حالت کو سنبھالا۔ اور بڑی تن دہی اور لگن سے اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے پودے کی جو عنقریب بالکل سوکھنے کو تیار تھا پرورش شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے آشرت ہو کر اپنی لگاتار کوششوں سے اس کو اس قدر نشو و نما کیا۔ کہ تھوڑے ماہ میں ہی یہ آٹھ سال معلوم دینے لگا۔ اس امید سے بڑھ کر کامیابی نے آریہ پرشوں کے اندر اس قدر اُتساہ پیدا کر دیا۔ کہ جس کو وہ ضبط نہ کر سکے اور جھٹ انہوں نے اس کی دوسری سالگرہ کا جشن منانے کے لئے ۲۶۔ ۲۷۔ جنوری کی تاریخیں نیت کر دیں اس جشن میں شمولیت کے لئے آریہ پرشوں کو آریہ پتر دوارا سوچنا دی گئی۔ اور آریہ سماجوں کو نمنترن پتر بھیجے گئے ... [illegible]

کی آمد آمد شروع ہو گئی۔ اور ۲۵ کی دوپہر تک قریباً چالیس آریہ بھائی پہونچ گئے۔ سب کو مہاجنوں کی عالیشان دھرم شالا میں اُتارا دیا گیا۔ بھوجن کی بابت چونکہ لالہ کرتا رام جی کرنال نواسی کی تحریک پر انترنگ سبھا میں نشچت ہو چکا تھا۔ کہ سماج کی طرف سے نہ دیا جاوے۔ اس لئے سکرٹری سماج کی طرف سے نمرتا پورک سب بھائیوں کو انترنگ سبھا کو اس وچار کی سوچنا دی گئی۔ صرف ایک حلوائی کی دوکان کا بندوبست جائے اُتارہ پر سماج کی سے کر دیا گیا تھا تاکہ آریہ بھائی سہولیت سے پوری وغیرہ خرید سکیں۔ مگر یہ بندوبست معقول نہیں تھا۔ اس لئے بہت سے آریہ بھائیوں نے کسی قدر تکلیف محسوس کی۔ آئندہ جو سماجیں پانی پت سماج کی نیک مثال کی پیروی کریں۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ اسباب کا معقول انتظام کریں کہ عمدہ پکا ہوا بھوجن سب کو حسب دل خواہ مل سکے۔ سب کو مجبوراً پوری کچوری کھا کر ہی گذارہ کرنا پڑا۔

۲۵ کی دوپہر کے دو بجے کا وقت نگر کیرتن کے آرمبھ کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا تھا مگر لوگ ۱۲ بجے سے ہی جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ اور ایک دو گھنٹوں کے اندر دھرم شالہ کے وسیع مکان میں ایک میلہ سا لگ گیا۔ جلسہ کے لئے بھی دھرم شالہ کا مکان ہی تجویز کیا گیا تھا۔ دھرم شالہ کے دو عالیشان ہالوں میں سے بڑا ہال جس میں ... کے لئے اوپر چاروں طرف گیلری ... ہی بنی ہوئی ہے ...

اور جھاڑ فانوس لیمپ وغیرہ سے
بڑی خوب صورتی کے ساتھ سجایا گیا
تھا۔ اور ہال کے باہر میدان میں ایک شامیانہ
پتوں اور کیلوں سے آراستہ ایک
اتی شوبھایمان منڈپ ہون یگیہ
کے لئے بنایا گیا تھا۔ تمام ستھان
جگ مگ جگ مگ کر رہا تھا۔ دوکاندار
کام چھوڑ چھوڑ کر دیکھنے کو آتے تھے
اور پرسن ہو ہو کر جاتے تھے۔ بہو بجے
کی گاڑی کا انتظار کر کے ۲ ½ بجے
نگر کیرتن کا جلوس روانہ ہوا۔ سب سے
آگے انگریزی باجا تھا۔ اس کے پیچھے
سکندرآباد کی بھجن منڈلی اپنے جوشیلے
بھجنوں سے لوگوں کو آنندت کر رہی تھی
دوسرے نمبر پر لوکل سماج کی بھجن منڈلی
ہری یش گانے میں مگن تھی۔ تیسرے نمبر
پر پنڈت ہرنام سنگھ جی اپنے عام فہم
اپدیشوں سے آریہ دھرم کی خوبیاں
بتلا رہے تھے۔ سب سے پیچھے مہاشے
رام چند جی اپدیشک۔ بیراگی۔ اور
بھگتی وغیرہ کے بھجنوں اور اپدیشوں
دوارا لوگوں پر ویدک دھرم کا مہتو
پرگٹ کر رہے تھے۔ اور سبھی جلسہ میں
شامل ہو کر آریہ اپدیشکوں بھجنیکوں کو
بے لاجھ اُٹھانے کی پریرنا کرتے جاتے
تھے۔ لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا۔ کہ
کئی جگہوں پر راستہ بند ہو جاتا تھا
اور آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا۔ لوگوں
کا پریم اور شوق اس قدر بڑھ رہا
تھا۔ کہ بڑے بازار میں دو تین مقامات
پر فرش بچھوا کر گھنٹہ گھنٹہ آدھ آدھ
گھنٹہ ویاکھیان سنانے اور بھجن گانے
کی ضرورت پڑی۔ ہندو مسلمان —

پہ بڑا اُتّم اثر پڑا۔ آریہ پُرش
خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور
بار بار یہی ذکر زبان پر لاتے تھے۔ کہ پرماتما
کی ہی کرپا ہے کہ اسقدر کامیابی ہوئی۔ جسکی کہ
ہمکو ہرگز امید نہ تھی۔ ۸ بجے رات کے یہ جلوس
مختلف بازاروں اور بڑے بڑے کوچوں میں سے
ہوتا ہوا۔ جب سماج ستھان کے قریب پہنچا۔ جہاں سے
مہاشیوں نے ملکر بڑے پریم اور جوش کیساتھ یہ بھجن
گایا۔ گاؤ منگلاچار آج گھر شانتی ہوئی ہے۔ اسکے
بعد لالہ جوگندر پال جی نے نگر کوتوال اور پولیس
وغیرہ کو دھنیہ واد دیکر سبکو پراتہ کال ہون یگیہ میں
شریک ہونے کی پریرنا کی۔ اسکے بعد لوگ اپنے اپنے
گھروں کو روانہ ہوئے۔ اور باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائی
جائے اتارہ کو تشریف لے گئے۔ ۲۶۔ کو پراتہ کال
۸ بجے ہی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ یگیہ ہون کیا گیا
ہوا اور پنڈت دولت رام جی و پنڈت شمبھو دت جی
نے تین مہاجنوں کا یگیوپویت سنسکار کراکے انہیں سماج
میں پرویش کیا۔ تت پشچات سکندرآباد کی بھجن منڈلی
کے بھجن ہو کر پنڈت دولت رام جی نے ایشور پراتھنا
کے بعد سُکھ پراپتی پر ایک سندر اپدیش دیا۔ ۱۲ بجے کے
قریب آرتی ہو کر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی پھر ۲ بجے
سے کارروائی آرمبھ ہوئی ایک گھنٹہ دھرم چرچا کیلئے رکھا
گیا تھا۔ بار بار کہنے پر بھی جب کسی باہر کے آدمی نے کوئی پرشن
پیش نہ کیا۔ تو سماج کے سبھاسدوں کو شنکا سمادھان کی اجازت
دیگئی۔ جیسرلال نرسنگھ داس جی سبھاسد آریہ سماج کرنال
نے یہ سوال کیا کہ ویدک آریہ سماج صرف ہندوؤں کے لئے ہی
یا کل منشیہ ماتر کے لئے"؟ جواب میں ماسٹر آتما رام جی نے
فرمایا کہ ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے: اسکا ظہور
جگت پتا پرماتما سے کسی خاص قوم یا ولایت کیلئے نہیں ہوا
آریہ سماج چونکہ اسی عالمگیر کا پرچارک ہے اسلئے وہ
منشیہ ماتر کے لئے ہے۔ ماسٹر جی نے سوال زیر بحث کا جواب
ایسی عمدگی کیساتھ دیا کہ ایک ہی بار کے بیان میں پرشن
کرتا کی تسلی ہو گئی۔ اب چونکہ دھرم چرچا کا وقت ختم

ہو چکا تھا ایک بھجن ہو کر پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان قریباً ڈیڑھ گھنٹہ
تک شدھی پر ہوا۔ اسوقت تمام ویدی ستریوں سے بھر گئی
تھی۔ لیکچر چونکہ عام فہم اور ظریفانہ ڈھنگ کا تھا جس سے
سامعین کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ شروتا گنوں پر اس
لیکچر کا خوب ہی اثر پڑا۔ تت پشچات ایک بھجن ہو کر
ماسٹر آتما رام جی کا ویاکھیان "ویدوں کی فضیلت" پر
ہوا جسکا بہت ہی اُتّم اثر ہوا۔ اُسکے بعد دھنیہ واد دے کر
ہو کر پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو بھی جلسہ تھا جس
میں آریہ بھائیوں کا باہمی میل ملاپ ہوا۔
۲۷۔ کو پراتہ کال ۸ بجے ویدک یگیہ ہون ہوا۔ اور شریمان
مہاشے کالکا پرشاد جی کا یگیوپویت سنسکار کرایا گیا تھا آج انکا
وید آرمبھ سنسکار کرایا گیا۔ جب سندھیا آدی نتیہ کرم
کی شکشا دیجا چکی۔ اسکے بعد بھجن ہو کر پنڈت دولت رام جی، پنڈت
شمبھو دت جی اور مہاشے رام چند جی نے ملکر وید پاٹھ کیا
بعد ازاں پنڈت دولت رام جی نے ایشور پراتھنا کرائی اور
یگیوپویت پر اپدیش دیا۔ تت پشچات پنڈت شمبھو دت جی اپدیشک
فصیح زبانی نے جیوتش پر ایک عام فہم اور موثر لیکچر دیا
چونکہ پنڈت جی خود جیوتشی رہ چکے ہیں اور جیوتشیوں کے تمام
ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہیں: اسلئے انہوں نے جیوتش
کی خوب ہی پول کھولی۔ لیکچر بڑا دلچسپ ہوا۔ پھر
۲ بجے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ آج بھی ایک گھنٹہ دھرم چرچا
کے لئے رکھا گیا تھا۔ ایک محمدی نوجوان نے گوشت خوری
کے متعلق سوالات کئے جنکا جواب ماسٹر آتما رام جی نے
ایسی معقولیت کیساتھ دیا کہ معترض کو پھر کچھ پوچھنے کی جرات
نہ ہوئی۔ اسکے بعد مہاشے رام چند جی نے یہ بھجن گایا۔ "دنیا
میں چاروں ویدوں کا پرچار کر دینگے ہم جو کچھ کہا رشیوں نے
اسکو سرسبز کرینگے"! اس بھجن نے لوگوں کے دل ہلا دئے
بھجن کی سماپتی پر شریمان ماسٹر آتما رام جی نے محققانہ لہجہ
میں ویدوں کی قدامت اور صداقت ظاہر کرتے ہوئے پُرجوش
اور موثر الفاظ میں "ویدک دھرم پرچار فنڈ" کے لئے اپیل کی
جسپر ۲۰۰ روپیہ چندہ ہوا۔ ۱۸۱ روپیہ نقد اور
۱۹ روپیہ وعدہ۔ ۸ مہاشیوں نے سماج کی ممبری قبول کی۔

مالک نے جیسے ہاتھ چاہا بیچ دیا۔ اُسی طرح ولی [illegible] اور [illegible] نے جیسے چاہا گلے مڑھ دیا۔ مگر اُنھیں کیا مجال کہ اُف تک کر سکیں۔ اس سے بڑھکر کوئی اور بڑا ظلم اور ناانصافی کی بات قیاس میں آسکتی ہے۔ کہ عورت جسکو شوہر و کیسا گذارنی ہو نہ بچہ کر سکتی ہو اور کوئی لڑائی پر کر سکتی ہو۔ اس خیال سے [illegible] تک کے شادی بیاہ کا معاملہ تو اور بھی کہ لاٹھی ہو وغیرہ وغیرہ۔ یہ خیالات بیشک نیا پر مجمل نا کرتے ہیں باوجودیکہ قرآن کی تعلیم عورت کو مساوی حقوق دینے کی مقتضی ہے۔ تاہم تعلیم یافتہ اہل اسلام نئے خیالات کی زبردست حرکت کو روک نہیں سکتے

استری شکشا کی حالت ایشیائی ملکوں میں

ایشیائی ممالک میں اس وقت استریوں کی جو درگت ہے۔ وہ افریقہ کی وحشی قوموں میں بھی دکھلائی نہیں دیتی۔ یوں تو سارا ایشیا ہی زبان حال سے کہہ رہا ہے۔ کہ استریاں محض مرد کی جاگیر اور [illegible] کی طرح بنائی گئی ہیں۔ لیکن بھارت ورش میں استریوں کی حالت بہت ہی زیادہ خراب ہے۔ بھارت ورش کے اس اثر سے آس پاس کے ممالک بھی نہیں بچ سکے۔ چنانچہ سیام ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں پر کہ پردہ کی مذموم رسم نہیں ہے تاہم منگولیہ دیش سے وہاں بھی استریوں کو تعلیم دینے کا رواج نہیں تھا۔ کچھ عرصہ ہوا اس جگہ دو انسٹی ٹیوشن لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے کھولے گئے۔ ایک تو رذیل قوم کی لڑکیوں کے لئے ہے جو سوا ایٹاد سکول کہلاتا ہے۔ اور عرصہ تین برس سے کھلا ہوا ہے۔ ایسے سیام کی ملکہ نے کھولا ہے۔ جس میں محض دین کمینہ قوم کی لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک بورڈنگ کالج ہے۔ جسے سنٹ الیبہ کالج کہتے ہیں۔ یہ کالج شاہ سیام اور ملکہ سیام کی شہزادیوں کے لئے کھولا گیا ہے۔ اور سب کی سب لڑکیاں آشرم میں رہ کر تعلیم پاتی ہیں۔ اس کالج کو بھی پرشادہ نے ہی کھلوایا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے ناراض ہو کر چونکہ شاہ نے اپنے خاندان کی لڑکیوں کو اٹھوا لیا ہے۔ اسلئے اب باوجود آٹھ سالہ اعلےٰ کارروائی کی اس کالج میں بھی لڑکیاں کم رہ گئی ہیں لیکن باوجود ایسی سخت مخالفت کے بھی انکی یورپین پرنسپل لیڈی کی ہمت سے کالج اپنا کام کر رہا ہے۔ سیام کی ایسی حالت شکشا سے جگہ استری شکشا کے لئے کام کرنے والوں کو کسقدر تسکین ہوتی ہے۔ لیکن جب دیکھنے میں آتا ہے کہ باوجود زبانی اقرار کے ابتک بھی تعلیم یافتہ لوگ زیادہ تر لڑکوں کی پڑھائی کیلئے ہی روپیہ دیتے ہیں۔ تو سب امیدیں یاس سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اُس سوارتھ کی سپرٹ کا نتیجہ ہے۔ جو کہ صدیوں کی غلامی نے ہمارے گلے مڑھ دی ہے۔ پرمیشور ہمارے نوجوانوں کو سمجھ دے کہ وہ اس خود غرضی کی زنجیر سے چھوڑا دے!

سچی تہذیب ابھی دنیا سے کوسوں دور ہے

ساچار پتروں میں چھپ رہا ہے کہ موضع کنانا ضلع ایٹہ میں ایک اہیرن کی ایک مسلمان پٹھان سے آشنائی تھی۔ عورت اپنے خاوند کا گھر چھوڑ کر مسلمان کے گھر چلی گئی۔ اہیروں کی پنچایت جمع ہوئی اور اپنی بدنامی کے داغ کو دھونے کیلئے انہوں نے چالیس پچاس کی جماعت لیکر حملہ کر دیا۔ پہلے مسلمان کو جا گھیرا۔ اور اسکا پیچھا کر کے انہیں گھسیٹ کر اُسکے گھر کے پاس لے آئے۔ اور آرہ لاٹھیوں سے اسکا دم نکال دیا۔ پھر اسکی لاش پر عورت کو لا کر اُسے بھی لاٹھیوں سے مار ڈالا۔ ۳۲ آدمیوں کا چالان ہوا جنمیں سے ۷ کو سزاء پھانسی کی ملی۔ ہائیکورٹ میں اپیل ہونے پر ایک کی سزا بوجہ نوجوان ہونے کے بدل گئی۔ یعنی حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ اور باقیوں کیلئے پھانسی کی سزا قائم رہی۔ اس واقعہ پر انگریزی [illegible] کے اخبار مجموعی بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ہم وحشیوں کی وحشیانہ حرکت پر افسوس کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی تازہ اخباروں ہی ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں کہ امریکہ میں ایک حبشی آدمی ایک گوری عورت پر حملہ کرنیکی کوشش اور ایک گوری لڑکی [illegible] کے شبہ میں عوام کے روبرو جلا دیا گیا۔ ان دونوں [illegible] کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انسانی فطرت [illegible] ہے۔ اور محض دماغی ترقی اُسے مہذب نہیں بنا سکتی۔ اگر امریکہ میں یہی حرکت کسی گورے سے سرزد ہوتی تو کوئی بھی عدالت جلانے کا حکم صادر کرتی؟ اور کیا اگر ایٹہ کے ضلع کی عورت مسلمان ہوتی یا مرد اہیر ہوتا۔ تو کوئی بھی پنچایت اُسکے مار ڈالنے کا فتوےٰ پاس کرتی؟ ہرگز نہیں! یہ سب تفاوت اُن دو فیصلے اخلاق کا نتیجہ ہیں جو ہمیں سکھلاتا ہے۔ کہ جو عمل اپنی محدود برادری کیلئے پاپ ہے وہ ہی اُن لوگوں کے ساتھ نہیں جنہیں ہم غیر سمجھتے ہیں [illegible] جبتک اس دو فیصلے اخلاق کو دور نہیں کیا جاتا۔ تبتک اُمید رکھنا کہ دنیا سے اس قسم کی انیائے دور ہو جائیگی [illegible] اور یہ خرابی دور ہوگی جبتک کہ ویدک دھرم عالمگیر اصولوں کو سچے دل سے گرہن کر کے لوگ پرانی [illegible] کے ساتھ [illegible] کو پرگٹ کرنا نہ سیکھیں گے

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

اجمیر کے ہندو اناتھالیہ کی رپورٹ ہمارے پاس ریویو کے لئے آئی ہے لیکن ریویو کا کوئی بڑا اصالی نہیں ہے۔ یہ اناتھالیہ محض اسلئے قائم ہوا تھا کہ دیگر یتیم خانوں میں [illegible] کے لئے جو یتیم ملک متوسط اور راجپوتانہ سے نکالے جادیں۔ انکو پہلے اجمیر میں اکٹھا کیا جاوے۔ سو اس کا کام ختم ہو چکا۔ ۱۰۲۳ یتیم مختلف یتیم خانوں اور خاص آدمیوں کے لئے بھیجے گئے۔ لیکن ہمارے لئے اس [illegible] کو دیکھ کر پھر وہی سوال آن روبرو ہوا ہے کیا سویا ہوا دوسروں سوئے ہوئے کو جگا سکتا ہے۔ کیا یتیم یتیموں کی پرورش کر سکتے ہیں؟ بہت ناظرین حیران ہونگے کہ ہم یتیموں کی پرورش کرنیوالوں کو یتیم کیوں بتاتے ہیں لیکن غور سے وچار کرنے پر معلوم ہوگا کہ جو لوگ خود [illegible] ہیں۔ اور جنکے اندر خود آتمک بل نہیں ہے آتما کے لحاظ سے خود یتیم ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قحط کے تمام [illegible]

اپدیش

यदात्मतत्त्वेन तु ब्रह्म
तत्त्वं दीपोपमेनेह युक्तः
प्रपश्येत्। अजं ध्रुवं सर्व
तत्त्वैर्विशुद्धं ज्ञात्वा देवं
मुच्यते सर्वपाशैः॥

جب پرماتما ہی پرکاشس ہے۔ اور اس نے سکھ دھام ہے۔ (کیونکہ اندھیرے میں ہی دُکھ ہوتا ہے)۔ تو جیو آتما اُسی کو درشن کرکے دُکھ سے رہائی پا سکتا ہے۔ جیو آتما کو اس جگہ دُکھ کیوں ہے؟ اسلئے کہ وہ جنم مرن کے بندھنوں میں آتا ہے اس لئے کہ وہ ڈانواں ڈول ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ناپاک ہے۔ پھر کیا یہ دُکھ پرکرتی کے اعلےٰ سے اعلےٰ پدارتھوں سے ہی اُسے حاصل کر سکتے ہیں۔ پرکرتی خود نانا روپ بدلتی رہتی ہے۔ وہ خود بنتی اور بگڑتی رہتی ہے۔ پھر وہ آواگون کے دُکھ سے کیسے چھڑا سکتی ہے؟۔ وہ خود پاک نہیں ہے۔ اُس میں سویم کئی طرحوں کے وکار موجود ہیں۔ پھر وہ جیو آتما کو کیسے پاک کر سکتی ہے؟۔ اندھیرا کبھی اندھیرے سے دور نہیں ہوا کرتا۔ اندھیرے کو پرکاشس ہی دور کیا کرتا ہے۔ اسلئے جیو آتما کے لئے لازمی ہے کہ اندھیرے سے چھوٹنے کے لئے پرکاشس سوروپ پرماتما کی نزدیکی کے لئے یتن کرے لیکن وہ نزدیکی کیسے حاصل ہو

کیا یہ ہماری اندریاں ہمیں پرماتما تک پہونچا سکتی ہیں؟۔ آنکھ سے پوچھو۔ ناک سے پوچھو۔ زبان سے پوچھو۔ کان سے پوچھو۔ توچا سے پوچھو۔ بے اختیار جواب دیتی ہیں۔ ہماری وہاں تک رسائی کہاں؟ سچ اُچ جڑ اندھکار سے پرکرتی کے کاریہ تمام کے تمام کے اندر یہ پرماتما تک پہونچانے میں اشکت ہیں۔ لیکن کیا وہ پرماتما کہیں دور ہے۔ کیا وہ کسی خاص ستھان میں ستھت ہے۔ کہ اُس تک پہنچانے کے لئے مدد کی ضرورت ہے۔ ویدشاستر جواب دیتے ہیں۔ کہ وہ ہر جگہ موجود ہے وہ گھٹ گھٹ میں ویاپک ہے۔ پھر یہ دوری کیسی! اگیان اندھکار میں پھنس کر ہم اپنے آپ کو اُس سے دور انوبھو کر رہے ہیں۔ ورنہ وہ تو ہمکو نہایت پراپت ہے۔ پھر چلنے کی کیا ضرورت! محض دیکھنے کی ضرورت ہے محض درشن لابھ کرنے کی ادشکتا ہے۔ یہ درشن کیونکر ہوں۔ کیا یہ آنکھ ہمیں ایشور کے درشن کرا سکتی ہے؟۔ جب وہ روپ اور رنگ ترکیب سے بری ہے۔ تو ہماری آنکھ کی کیا سامرتھ ہے کہ ہمیں اُس تک پہونچا سکے۔ جب وہ شبد رس گندھ اور سپرش سے بری ہے۔ تو ہمارے کان۔ زبان ناک۔ اور توچا۔ ہمیں کب اُسکا سوروپ درشا سکتے ہیں۔ نراکار کے نراکاری درشن کر سکتا ہے پرکاشس سوکاش سوچھ ہی درشن کرنیکا ساہس کر سکتا ہے۔ اسلئے جیو آتما ہی پرم آتما کے درشنوں کا ادھیکاری ہے۔ اُسے کسی دیگر ذریعہ کی ضرورت نہیں۔ آتما کو خاکی بن کر ذریعہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن سوچھ ادستھا میں اُسے پرکاشس تک پہنچنے کے لئے ذریعہ کی ضرورت نہیں ہوتی

اسلئے رشی بے اختیار پکار اُٹھتے ہیں کہ "جب یوگی جب دیپک کی طرح اپنے سے (خود) پرماتما کو دیکھے تب اجنما نِشچل اور سب سے بڑھکر پاپ ماتما کو جان کر جملہ بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے"۔ یہ جملہ بندھن جیو آتما کو کیوں جکڑے ہوئے ہیں؟ اسلئے کہ وہ بندھنوں کے مول پرکرتی کے راجیہ میں اسنتوش بکھر رہا ہے۔ پس اگر ان تمام بندھنوں کو کاٹنے کی خواہش ہو تو پرکرتی کی قید سے آزادی حاصل کرنیکی کوشش ہونی چاہئے۔ لیکن ہماری تمام کوششیں بیسود ہونگی اگر ہم جڑ کو کاٹنے کی کوشش نہ کرینگے۔ تمام بندھن اودیا سے شروع ہوتے ہیں اور اُسکی وجہ سے ہم پرکرتی کی غلامی میں پھنسے رہتے ہیں۔ اُس اودیا کو ودیا کے بل سے ہی دور کیا جاسکتا ہے اور وہ ودیا گیان ساگر پرماتما سے ہی مل سکتی ہے اسلئے گیان ساگر پرکاشس سوروپ شدھ سوروپ پرماتما کی شرن میں آنیکا پریتن کرنا چاہئے۔ اندریوں کی مدد سے ہاتھ دھو کر۔ من کو بھی اس منزل میں بیچ نہ پہنچنے اشکت سمجھکر کیول اپنی آتما کو پرم آتما میں جوڑنے کے لئے تت پر ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ رشیوں نے سندھیا بندھن پر جسقدر زور دیا ہے اُس قدر اور کسی سادھن پر زور نہیں دیا۔ جب سادھنوں کا لکش یہی رکھا ہے کہ جیو آتما کو پرماتما کے ساتھ جوڑنے کا رستہ لے۔ پس ہم سب کو برے شدھ بھاؤ کے ساتھ اندریوں۔ من اور بدھی سب کو کیول گون ذریعہ سمجھ کر ایک ماتر جیو آتما کو مضبوط اور سوستھ کرنے کا پریتن کرنا چاہئے کیونکہ اُسی کی مضبوطی سے پرکاشس سوروپ کے درشن ہو کر سب دُکھ دور ہو سکتے ہیں

اوم شم

بھانڈا پھوٹ گیا

سنسکرت میں ایک مشہور ضرب المثل ہے
وناش کالے وپریت بدھی
یعنی جب آتم گھات آدمی مند کرموں کا
پھل بھوگ کرنے کے لئے ناش کا سمے آتا ہے
تو منشیہ کی بدھی الٹی ہو جاتی ہے۔ وہ
وچار سب بیٹھ جاتے ہیں۔ آتما اور
بدھی دونوں کے وکار یکت ہو جانے سے
الٹے ہی الٹے ہی وچار سوجھتے ہیں۔ بات بات
میں بھرم آتپن ہونے لگتا ہے۔ اپنے ہت
اہت کی بھی خبر نہیں رہتی۔ سنسار کا اتہاس اس
قسم کے اداہرنوں سے بھرا پڑا ہے۔ مصریوں
کا زوال۔ یونانیوں کا تنزل۔ ایرانیوں کی گراوٹ
آریوں کا بام اوج سے گر کر رسائل کو پہونچنا
سب ہی اس کے درشٹانت ہیں۔ راون کی شرارت
کنس کی کرورتا۔ دریودھن کی حماقت۔ اس
صداقت کے جگت وکھیات اداہرن ہیں۔
بھی ہر آدمی ودیا اجھانی دامیوں کے درجہ اچار
اور نا ستک کے دوان کے اتیاچار اس سدھانت
کی مثالیں ہیں۔ مگر ہم بھوت کال کی طرف کیوں
جائیں۔ جب کہ ہم ورتمان کی ایک زندہ مثال
پیش کر سکتے ہیں۔ پنڈت بھیم سین جی کے
نام ہی سے ہمارے ناظرین واقف ہی ہیں۔
ان کی کایا پلٹ کا عجیب و غریب حال
پرچارک میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اگرچہ وہ
... پرش چونکہ پنڈت جی کے اندرونی سروپ
سے ... جانتے ہیں۔ ان کے نزدیک
... کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہوگی۔ مگر ظاہر
... اور دیگر ناواقف لوگ پنڈت
بھیم سین جی کے چولا بدلنے کے حالات پڑھ کر
... ہو گئے ہوں گے۔ اور ... دلوں میں

طرح طرح کے خیالات دوڑ رہے ہوں گے
کئی بھائیوں کے اندر یہ خیال کام کر رہا
ہوگا۔ کہ پنڈت جی آگے بھی تو کئی بار گرتے
گرتے سنبھل چکے ہیں۔ تعجب نہیں کہ اب
بھی سمے پا کر ہوش میں آ جاویں۔ کسی دھوت
کے سکھے سہارے بگڑ بیٹھے ہوں گے۔ کئی
سجن اپنی سادہ لوحی سے پنڈت جی کی ستیہ
پرائنتا۔ نرپکشتا اور صادق دلی کی داد
دے رہے ہوں گے۔ کئی بھولے بھالے بھائی
پنڈت جی کے ان

آریہ سماج جتنے لوگ مجھکو اتینت
تنگ کریں سیا ہے بھی دے کر
دکھ پہنچاویں۔ تو بھی میں آریہ سماج
کا پرتی پکھشی جیون بھر نہ ہوں گا
اور پرپکشیوں کو سہایتا بھی
کداپی نہیں دوں گا۔ کنتو وشیش
ہونے پر آریہ سماج کو ہی سہایتا دونگا"

چکنے چپڑے الفاظ سے دھوکا کھا کر
ابھی تک پنڈت جی سے آریہ سماج کے ہت کی
امید رکھتے ہوں گے۔ اس میں تعجب ہی نہیں
وہ تو پنڈت صاحب کی ظاہرداری پر فریفتہ
ہوں گے۔ یہ ان کو کیا معلوم کہ پنڈت جی
کے اندر کیا جادو کام کر رہے ہیں۔ ان کو تو
اس قسم کے خیالات مرگ ترشنا کے جل کی
سے دشا بھرم میں ڈال رہے ہوں گے۔ کہ کیا
ہوا اگر پنڈت جی کا آریہ سماج سے ایک دو
سدھانتوں میں اختلاف ہو گیا۔ باقی
سدھانتوں میں تو وہ سماج کے انکول ہی ہیں
آخر وید وان ہیں۔ بڑے کرم کانڈی ہیں
شدھوتری کی مہان پدوی دان کئے ہیں۔

ابھی تک اپنے اسکے پتر آریہ سدھانت
کے سرورق پر اپنے تئیں سوامی دیانند کا
ششیہ لکھے چلے جاتے ہیں۔ کیا ہوا اگر وہ
آریہ سماج کے ممبر نہیں رہے تو ان کے دل
سے آریہ سماج کا پریم تھوڑا دور ہو سکتا ہے
آریہ سماجوں کے طفیل وہ اس رتبہ کو پہونچے
کیا وہ کبھی ایسے کرتگھن ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی
وہ آریہ سماج کے مددگار ہی رہیں گے۔ یدی
کچھ شیشں لابھ نہیں پہونچائیں گے تو ان سے
کسی پرکار کی ہانی پہونچنے کی بھی سمبھاونا
نہیں ہو سکتی۔ شاید اس قسم کے خیالات
سے پریرت ہو کر آریہ سماج آگرہ نے پنڈت
جی کو پریم پورک شاستر ارتھ کرنے کے لئے
۱۷ و ۱۸ و ۱۹ فروری کو اپنے وارشک اتسو
کے موقع پر بڑے مہان سنسکار کے ساتھ
مدعو کیا ہے۔ یہاں تک کہ آنے جانے کا کرایہ
بھی بھیج دیا ہے۔ اور پورودت ان سے
... اور کہاں پان آدمی کا پربندھ بھی
اپنے ذمہ لیا ہے۔ لیکن ان سب بھائیوں
کو کس قدر رنج ہوگا۔ ان کی طبیعتوں پر کیسا
گراں گذریگا۔ ان کے دلوں پر کس قدر ٹھیس
لگے گی۔ وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے
اور شاید ان کو اعتبار نہیں آئیگا۔ جب کہ
ان کو اس **خفیہ سازش** کا حال
معلوم ہوگا۔ جو کہ پنڈت جی نے محض ودویش بھاؤ
سے جاتی گرب اور ودیا ابھیمان کی مستی میں اپنی
سوتی بدھی سے اس غرض سے گانٹھی ہے
کہ وہ اس دوارا بال برہمچاری کے خون سے
سینچے ہوئے پودے کو جڑ سے اکھیڑ کر گورو
دکشنا کا رن ادا کریں۔ اور وشواس گھات
کر اس جگت اپکاری سماج کو کینہ کی اگنی سے
بھسم کر کے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر سکیں۔ جن کے
اندر کہ پنڈت جی عرصہ قریباً تیس سال سے

تو آپ جلد اس خط کا جواب میرے پاس ارسال کریں۔ جس کے موصول ہونے پر میں آپ کو تاریخ وغیرہ سے اطلاع دوں گا۔ ایسا غنیمت موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ پس اس کا فائدہ اٹھانا لازم ہے۔ آگے آپ کا اختیار ہے میں نے حتے المقدور اپنا فرض ادا کیا ہے جواب بذریعہ رجسٹری ارسال کریں۔

آپ کا صادق

پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر سناتن دھرم گزٹ

کیوں آریہ پرشو! بس یا کچھ اور بھی؟ ابھی ہم نے گزرہ دھی اور وشواسھی گھاتی پنڈت جی کی مکروہ **سازش** کا ایک حصہ ہی آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ جب دوسرا پیش کریں گے تو آپ بالکل ہی دنگ رہ جاویں گے اس وقت ہم اشارتاً صرف اس قدر لکھنا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ کہ آگرا کے پڑوس میں ہی ایک اور **سیکریٹ** (خفیہ) منڈلی بھی ایسی سازش میں شریک ہے۔ جس کے سرغنہ بظاہر آریہ اور گپت میں جاتی ابھیمانی ایک ایک کٹر پوپ ہیں۔ جو کہ پرودیکارنی سبھا میں اپنی ایسی قسم کی کارروائیوں کے پول کھلنے پر آریہ سماجوں سے رُشٹ ہو کر اُن سے بدلا لینا چاہتے ہیں۔ یہ مہا پُرش پنڈت بھیم سین کو طرح طرح کے دم دلاسے دے کر اُبھار رہے ہیں۔ اور قسم قسم کی پٹیاں پڑھا کر آریہ سماج کے برخلاف برانگیختہ کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا سازش انہیں کے اعلےٰ دماغ کا نچوڑ ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ پنڈت

بھیم سین نے آریہ سماج **آگرا** کے ستھ شت ستیارتھ کرنا سویکار کر لیا ہے۔ انہوں نے پنڈت موصوف کو لکھا ہے۔ " آگرا میں دھرم سبھا میں جا کر ٹھہرنا۔ وہاں کے ایک پرتشٹھت سناتنی وکیل کو میں نے آپ کی بابت لکھ دیا ہے۔ اُن سے پولیس کی مدد منگوانا۔ مدھیہ ستھ کا جھگڑا چھیڑنا وغیرہ وغیرہ "

آریہ گن! مذکورہ بالا حالات کو پڑھ کر آپ کو کھید تو ضرور ہوا ہوگا مگر محض کھید سے کچھ نہیں بن سکتا۔ آپ کا کرتویہ ہے کہ آلس کو چھوڑ کر آریہ سماج کی رکشا کے لئے۔ تن من دھن سے کٹی بدھ ہو جاویں۔ آئیندہ کے لئے سانپوں کو دودھ پلانے سے پرہیز کریں۔ یہ سب کچھ آپ کی لاپروائی اور بیجا چشم پوشی کا پھل ہے۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اس قسم کی گھٹناؤں سے شکشا پراپت کر کے آئیندہ کے لئے ساودھان ہو جاؤ۔ جن کی فطرتوں کے اندر مکاری اور دغابازی کا مادہ بھر رہا ہے اُن سے سوائے ہتر ودرھ اور وشواس گھات کے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ جب تک تم خود وید آدی ستیہ شاستروں کو نہیں پڑھو گے۔ اور اُن کی شکشاؤں پر عملدرآمد نہیں ہوگا۔ تب تک تمہیں اپنے اُدیشیہ میں سپھلتا پراپت نہیں ہوگی۔ مانا کہ رشی کے تپ بل کے پرتاپ سے سینکڑوں بھیم سین اور ہزاروں گوپی ناتھ بھی مل کر آ جاویں اور کتنی ہی بھاری سازشیں بنا

گانٹھیں وے آریہ سماج کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ مانا کہ بھیم سین تو درکنار اگر بھارت ورش کے جملہ پوراک پنڈت بھی شاستراتھ کے لئے طیار ہو جاویں تو آریہ سماج اُن کی تسلی کے لئے ہر وقت طیار ہے لیکن اس کا فخر آپ کو نہیں ہو سکتا یہ سب کچھ بال برہم چاری کے تپوبل کا پرتاپ ہے۔ اُن کی دھرم پر اٹل نشٹھا کا پھل ہے۔ آپ نے ابھی تک کیا ہی کیا ہے۔ آپ کی ہمت دکھلانے کا سمے تو اب آیا ہے۔ جبکہ تمہارے مخالف ہو رہیں آریہ سماج روپی ننھے سے پودے کو جڑ سے اکھاڑنے کی دھمکیاں دے رہی ہیں۔ جبکہ وے لوگ بھی جن کو آپنے براتی سمجھ رکھا ہے اُس کے ہیں کے نشٹ ثابت ہو رہے ہیں اور وشواس گھات کرتے ہوئے اندر ہی اندر اس انا تھ بالک کی گردن پر کٹار چلانے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ آریہ پرشو! جاگو۔ کب تک سوتے رہو گے۔ کہاں گیا تمہارا وہ جوش اور اُتساہ جسکی دنیا بھر میں دھاک بندھ رہی تھی! کہاں گئی وہ تمہاری سنگٹھن شکتی جس سے تم نے دنیا بھر کے پوپ پاکھنڈوں کی بنیاد کو ہلا دیا تھا! کہاں گیا تمہارا وہ دیا کا بھاؤ جس سے پریرت ہو کر تم آریہ ستان کی درتمان اودھوگتی پر پریم کے آنسو بہاتے ہوئے اُن کی خاطر اپنا خون تک بہانے کو اُدیت دکھائی دیتے تھے! کیا تم نہیں دیکھتے کہ دشٹ لوگ ایسی بے بس بالک کو گلا گھونٹ کر اس کا کام تمام کرنے کی گھات میں لگے ہوئے ہیں! کچھ تو رحم کرو! ایسے اوسر پر بھی یدی تم منہ ہی تکتے رہو گے۔ اور بال برہم چاری کی خون

مُراسلات

[illegible]

لئے ہے۔ گزشتہ بڑے دن کی تعطیلوں سے ماقبل منشی مہتہ ماسٹر رام داس جی جنرل سیکرٹری آریہ برادری نے مجھے بھی شمولیت برادری کی دعوت دی۔ اس وقت میں نے اُنہیں کوئی صاف جواب نہیں دیا۔ اور بات کو ہنسی میں ٹال دیا۔ دو چار دن بعد ہی میں نے اُنہیں مندرجہ ذیل چٹھی لکھی۔

"پریہ ماسٹر جی۔ نمستے

آپ ان دنوں آریہ برادری کے رکن اعظم ہیں۔ اور غالباً سکرٹری بھی ہیں۔ درحقیقت آپ اس کی ترقی کے لئے نہایت ہی سرگرم معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں۔ کہ اس میں بہت سے اصحاب شامل ہوں۔ چنانچہ ازراہ کرم گستری ایک مرتبہ آپنے مجھے بھی اس کی شمولیت کی دعوت دی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ میں اعزاز کے قابل نہ سمجھ کر میں کچھ جواب صاف نہیں دے سکا تھا کیا یہ آپ کو ناگوار تو نہیں ہوگا۔ اگر میں آپ سے اس کے متعلق کچھ سوالات کروں۔ میری رائے میں آپ اس کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ اس کے محرک ہیں۔ اور ان دنوں اس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت میں ہمہ تن ساعی ہیں۔ آپ کو عین شایاں ہے۔ کہ میرے استفساروں کا متانت سے ساتھ جواب دیں۔ کیا اس میں آپ کو سہولت ہوگی۔ کہ آج سماج کے جلسہ کے بعد ۔۔۔۔۔ کے مکان پر تشریف لے چلیں ۔۔۔۔۔ گو باہمی سوال و جواب قلمبند کرنے کی تکلیف گوارا کرنی ہوگی۔ آپکے جوابات کا کسی اخبار میں چھپوانا یا نہ چھپوانا میری مرضی پر منحصر ہوگا۔ نیز یہ واضح ہو۔ کہ میں آپ سے صرف سوالات ہی سوالات کروں گا۔ آپ کو مجھ سے میری ذاتی رائے آریہ برادری کے متعلق دریافت کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور نہ یہ مجاز ہوگا۔ کہ میرا نام بلا میری اجازت تحریر یا تقریر کے ذریعہ مشتہر کریں۔ آپ اکثر اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دو چار مرتبہ آریہ برادری کے متعلق آپ کی بحث شائع بھی ہو چکی ہے۔ اور آپ اس تحریک کے واقف ہیں۔ اس لئے آپکے نام کے اظہار میں بظاہر کوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا۔

چونکہ جس تحریک کے آپ پرجوش پیشوا ہیں وہ بذاتہ میری رائے میں انتہا درجہ کی نازک ہے۔ اور اس کی عملی نتائج بہت دور تک پہونچتے ہیں۔ یعنی آپ ایک نیا مجلسی ڈیرہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔ دیگر سیدھا نتیجہ کے بالکل صحیح سمجھنے۔ اور اُن کی تفسیر و تعیین و تعبیر کرنے خون کی رشتوں اور مجلسی تعلقات کی قطع و برید کا معاملہ ہے نسل کے مخلوط ہونے۔ اور قانون وراثت کا سوال درمیان میں آتا ہے۔ اس لئے جو کچھ آپ فرمائیں گے اُس کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ یعنی وہ آپ کی محض ذاتی رائے نہیں سمجھی جاویگی۔ بلکہ یہ سمجھا جاویگا۔ کہ آپ باعتبار عہدہ اور بحیثیت ایک اعلےٰ کارکن برادری فرماتے ہیں۔ نیز آپ کے جوابات۔ آپ کی برادری کے جوابات سمجھے جاویں گے۔ تقریر اُردو میں ہوگی۔ آپ نے بی۔ اے کے امتحان کے لئے فارسی لی ہے۔ اس لئے آپ کو اُردو میں گفتگو کرنے میں کچھ دقت محسوس نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے سوالات کے جواب دینے میں کسی منطق۔ لفاظی۔ رنگینی عبارت یا انشاپردازی کا کام نہیں ہے۔ صرف نفس مضمون سے سروکار ہوگا۔ جو کچھ آپ مجھے اس عریضہ نیاز کا جواب دینا چاہیں۔ تحریری دیں۔ اگر اخبارات میں آپ کے جوابات چھپنے کی ضرورت سمجھی گئی تو بسم اللہ اسی ترتیب سے ہوگی۔"

المختصر ماسٹر رام داس جی نے کچھی قدر قیل و قال کے بعد میرے سوالات کے جواب دینا میری مجوزہ شرائط پر منظور کر لیا۔ قیل و قال صرف اس امر پر تھی کہ ماسٹر صاحب کے جواب اُن کے ذاتی سمجھے جاویں۔ برادری کی جانب سے نہ سمجھے جاویں۔ میری طرف سے یہ جواب تھا۔ کہ سمجھنے کا حصر مجھ پر ہے۔ البتہ مدعا یہ ہے۔ کہ آپ جوابات میں اپنی برادری کے اصولوں اور اغراض و مقاصد کو نظر انداز کرکے اپنی ذاتی رائے کا اظہار نہ کریں۔ بلکہ برادری کی عام رائے کا۔ (باقی آیندہ)

ضلع گجرات میں اُپدیش کی ضرورت

(۴) ضلع گجرات میں جلالپور جٹاں گجرات لالہ موسیٰ پھالیہ ڈنگہ۔ میں آریہ سماج قائم ہیں۔ اور مونگ رسول کھاریاں ۔۔۔ اورنگ آباد میں بھی چند آدمی آریہ خیالات کے ہیں مگر آریہ سماج کے اُپدیشک صرف لالہ موسیٰ اور گجرات میں اُپدیش کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ باقی آریہ سماجوں میں کبھی کوئی نہیں آتا خاص کر آریہ سماج ڈنگہ تو لب دریا پیاسا کا مصداق ہے۔ کیونکہ جو اُپدیشک اکثر رسول مانگٹ سیانی۔ بھیرہ۔ پنڈدادن خاں۔ کٹاس۔ شاہپور۔ شاہ پور۔ ڈیرہ اسمعیلخاں وغیرہ وغیرہ مقامات کو برائے اُپدیش یا سالانہ جلسوں سندھ ساگر ریلوے لائین پر جاتے ہیں۔

ائے ہے۔ گزشتہ بڑے دن کی تعطیلوں سے پیشتر عشرہ پیشتر ماسٹر رام داس جی جنرل سکرٹری آریہ برادری نے مجھے بھی شمولیت برادری کی دعوت دی۔ اس وقت میں نے انہیں کوئی صاف جواب نہیں دیا۔ اور بات کو ہنسی میں ٹال دیا۔ دو چار دن بعد ہی میں نے انہیں مندرجہ ذیل چٹھی لکھی۔

"پریہ ماسٹر جی۔ نمستے

آپ ان دنوں آریہ برادری کے رکن اعظم ہیں۔ اور غالباً سکرٹری بھی ہیں۔ درحقیقت آپ اس کی ترقی کے لئے نہایت ہی سرگرم معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں۔ کہ اس میں بہت سے اصحاب شامل ہوں۔ چنانچہ ازراہ کرم گستری ایک مرتبہ آپ نے مجھے بھی اس کی شمولیت کی دعوت دی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ میں اعزاز کے قابل نہ سمجھ کر میں کچھ جواب صاف نہیں دے سکا تھا کیا یہ آپ کو ناگوار تو نہیں ہوگا۔ اگر میں آپ سے اس کے متعلق کچھ سوالات کروں۔ میری رائے میں آپ اس کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ اس کے محرک ہیں۔ اور ان دنوں اس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت میں ہمہ تن ساعی ہیں۔ آپ کو عین شایاں ہے۔ کہ میرے استفساروں کا متانت کے ساتھ جواب دیں۔ کیا اس میں آپ کو سہولت ہوگی۔ کہ آج سماج کے جلسہ کے بعد . . . . . کے مکان پر تشریف لے چلیں . . . . گو باہمی سوال و جواب قلمبند کرنے کی تکلیف گوارا کرنی ہوگی۔ آپکے جوابات کا کسی اخبار میں چھپوانا یا نہ چھپوانا میری مرضی پر منحصر ہوگا۔ نیز یہ واضح ہو۔ کہ میں آپ سے صرف سوالات ہی سوالات کروں گا۔ آپ کو مجھ سے میری ذاتی رائے آریہ برادری کے متعلق دریافت کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور نہ یہ مجاز ہوگا۔ کہ میرا نام بلا میری اجازت تحریر یا تقریر کے ذریعہ مشتہر کریں۔ آپ اکثر اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دو چار مرتبہ آریہ برادری کے متعلق آپ کی بحث شائع بھی ہو چکی ہے۔ اور آپ اس تحریک کے داعی ہیں۔ اس لئے آپکے نام کے اظہار میں بظاہر کوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا۔

چونکہ جس تحریک کے آپ پرجوش پیشوا ہیں وہ بذاتہ میری رائے میں انتہا درجہ کی نازک ہے۔ اور اس کی عملی نتائج بہت دور تک پہونچتے ہیں۔ یعنی آپ ایک نیا مجلسی ڈیرہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔ ویدک سدھانتوں کے بالکل صحیح سمجھنے۔ اور ان کی تفسیر و تعمیل و تعبیر کرنے خونی رشتوں اور مجلسی تعلقات کی قطع و برید کا معاملہ ہے نسل کے مخلوط ہونے۔ اور قانون وراثت کا سوال درمیان میں آتا ہے۔ اس لئے جو کچھ آپ فرمائیں گے اس کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ یعنی وہ آپ کی محض ذاتی رائے نہیں سمجھی جاوے گی۔ بلکہ یہ سمجھا جاویگا۔ کہ آپ باعتبار عہدہ اور حیثیت ایک اعلے کارکن برادری فرماتے ہیں۔ نیز آپ کے جوابات۔ آپ کی برادری کے جوابات سمجھے جاویں گے۔ تقریر اردو میں ہوگی۔ آپ نے بی۔ اے کے امتحان کے لئے فارسی لی ہے۔ اس لئے آپ کو اردو میں گفتگو کرنے میں کچھ دقت محسوس نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے سوالات کے جواب دینے میں کسی منطق۔ لفاظی۔ رنگینی عبارت یا انشا پردازی کا کام نہیں ہے۔ صرف نفس مضمون سے سروکار ہوگا۔ جو کچھ آپ مجھے اس لطیفہ نیاز کا جواب دینا چاہیں۔ تحریری دیں۔ اگر اخبارات میں آپ کے جوابات بھیجنے کی ضرورت سمجھی گئی تو بسم اللہ اسی رقیمہ سے ہوگی۔"

المختصر ماسٹر رام داس جی نے کسی قدر قیل و قال کے بعد میرے سوالات کے جواب دینا میری مجوزہ شرائط پر منظور کر لیا۔ قیل و قال صرف اس امر پر تھی کہ ماسٹر صاحب کے جواب ان کے ذاتی سمجھے جاویں۔ برادری کی جانب سے نہ سمجھے جاویں۔ میری طرف سے یہ جواب تھا۔ کہ سمجھنے کا حصر مجھ پر ہے۔ اصل مدعا یہ ہے۔ کہ آپ جوابات میں اپنی برادری کے اصولوں اور اغراض و مقاصد کو نظر انداز کر کے اپنی ذاتی رائے کا اظہار نہ کریں۔ کہ برادری کی عام رائے کا۔ (باقی آئندہ)

ضلع گجرات میں اپدیشک کی ضرورت

(۲) ضلع گجرات میں جلالپور جٹاں گجرات لالہ موسیٰ پھالیہ ڈنگہ۔ میں آریہ سماج قائم ہیں۔ اور موگ رسول کھاریاں۔ سرائے اورنگ آباد میں بھی چند دیسی آریہ خیالات کے ہیں مگر آریہ سماج کے اپدیشک صرف لالہ موسیٰ اور گجرات میں اپدیش کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ باقی آریہ سماجوں میں کبھی کوئی نہیں آتا خاص کر آریہ سماج ڈنگہ تو لب دریا پیاسا کا مصداق ہے۔ کیونکہ جو اپدیشک اکثر رتنال (؟) سیانی۔ بھیرہ۔ پنڈدادن خاں۔ کشن شاہپور۔ شاہ پور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ وغیرہ مقامات کو برائے اپدیش یا سالانہ جلسوں سندھ ساگر ریلوے لائن پر جاتے ہیں۔

(۵) یہ کہ جہاں ایک طرف سمبندھیوں کے مہمان پان اور خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ وہاں دوسری طرف لالہ بشنداس جی کی دریادلی کا ایک اور ثبوت ملتا ہے جس نے نگر نواسیوں کے دلوں میں نقش کر دیا۔ کہ ان میں تمیز کرنا آریوں کے ہی حصہ میں آیا ہے۔ نہ کہ ہندوؤں کے جو کہ باہمنوں نائیوں کو دینا ہی دینا کہہ کر توفہ سمجھتے ہیں۔

واقعہ ۶۔ اور ۷ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو بدھ وار یوم رات کے ۱۱ بجے سے غربا کے لئے روٹی بٹنی شروع ہو جاتی تھی۔ اور صبح تک کافی تعداد پک چکتی تھی۔ اور اس وقت بھوکے بھی ایک دوسرے پر گر گر کر اندر داخل ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح شام کے چھ بجے تک ایک طرف کھاتے جاتے تھے۔ دوسری طرف پکتی رہتی تھی۔ اس یگیہ میں آردہ روغن غلہ۔ اشیں۔ لالہ صاحب موصوف کا صرف ہوا۔ کاش ہندو بھی آریوں سے سچا دان کرنا سیکھیں۔

(۶) پور ایک صاحبان عموماً جہیز میں لڑکیوں کو وہ پارچات دیا کرتے ہیں۔ جو کئی ایک جگہوں سے برابر اسی طرح منتقل ہوتے چلے آتے ہیں۔ اور یہاں تک نکمے ہو جاتے ہیں۔ کہ دیکھنے کو طبیعت پسند نہیں کرتی۔ ہاتھ لگاؤ تو فوراً پھٹنے کو تیار۔ سترو۔ چولی وغیرہ ایسے ناقابل پوشیدنی ہوتے ہیں کہ اگر راستہ میں گرا ہوا مفت کسی کو مل جاوے تو کبھی نہ اٹھاوے۔ ایسا ہی حال زیور کا ہوتا ہے۔ تین تولہ سونا اور بیس تولہ چاندی پر ستری دھن کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے لالہ بشنداس جی کی طرف جو پارچات دئے گئے۔ وہ دیکھنے اور پہننے کے لائق ہیں فقط ضروری سامان خانہ داری اور تین صد روپیہ نقد

کے علاوہ ایک ہزار روپیہ کا زیور تھا۔ اور دو جلد ستیارتھ پرکاش دان۔ اور کنیا کے لئے دیے ہوئے پو۔ انکی لوگ دیکھ کر لب بند ہو جایا کرتے تھے۔

(۷) لالہ فقیر چند جی ان کے سمبندھی بھی بڑے گمبھیر پرش ہیں۔ اور برادری کی رسومات کی اصلاح میں سب سے بڑھ کر قدم مارنے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس موقع پر لالہ فقیر چند جی نے مبلغ ۱۸۰ روپیہ مختلف جگہوں کے لئے دان کئے جن سے کچھ روپیہ ایک یتیم لڑکی کی شادی کر لئی ہی ہے۔ آخر میں پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ دراور دھو کو چرنجیو رکھیں۔

راقم

ایکزیکٹو سکرٹری آریہ سماج سرگوبند پور

مہرشی دیانند کا اپکار

اور

ایک ان پڑھ دوکاندار آریہ سبھاسد کی دھرم پرورتی

مہرشی دیانند کا اپکار ایک معمولی اپکار نہیں ہے بلکہ سنسار بھر کی کایا پلٹنے والا اپکار ہے۔ جدھر ادھو کن کرو۔ کچھ نہ کچھ اپکار کے چہن درشٹی گوچر ہوتے ہیں جن سے ڈھارس بندھ جاتی ہے۔ کہ اس کا اپکار اُنتی کے شکھر پر چڑھائے بغیر نہیں چھوڑیگا بہر و جی پُرش روئیں۔ چلائیں۔ اور اپنے بُت کدوں کو ماتم کدے بنائیں۔ مگر یہ اپکار ان پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کوئی ڈاکٹر کسی بیمار کے اپریشن کرنے پر اس کے رونے چلانے اور بیمار کے واہیات بکنے سے خائف ہو کر

اس کے علاج سے دست بردار نہیں ہو سکتا اگر ہو جانا چاہتا۔ تو بیمار رہتا اور دوسرے کی بھلائی کا خیال اس کے دماغ سے منفقا ہو گیا ہے۔ اور وہ اول درجہ کا سنگدل اور بیرحم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہرشی نے باوجود ودرد بہیوں کے واویلا کرنے اور شور مچانے اور خود گالی گلوچ اینٹ پتھر کھانے کے کہ کسی خاص قوم یا فرقہ کے لئے اپنے اپکار کو محدود نہیں رکھا جسکا اثر یہ پیدا ہوا۔ کہ صدہا پتت آتمائیں جب کہ مہرشی کے اپکار روپی برشا کی بوند ان کے حلق میں ٹپکی۔ ویدوں کی شرن آگئیں۔ ابھی عام مخالفوں میں سے میرے ایک مِتر لالہ ہولاس رائے جی تھے۔ جو کہ اب سرگوبند پور آریہ سماج کے سبھاسد ہیں مجھے پختہ طور پر یاد ہے کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں لالہ صاحب موصوف عام طور پر لوگوں کو کہا کرتے تھے کہ آریہ لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو جوتے میں پانی ڈال کر پیا کرتے ہیں۔ مگر انہی ایام میں مہرشی کے اپکار روپی آکرشن شکتی نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور اب ان سے وہ واقعہ ظہور میں آیا کہ جو آریہ سماج کے میدان میں شائد پہلی ہی مثال رکھتا ہے۔ لالہ ہولاس رائے جی سنہ ۱۹۰۰ء سے سری گوبند پور آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اور بالکل ان پڑھ ہیں۔ مگر پوجا پاٹ اول درجہ کے ہیں۔ اور صاحب جائیداد ہیں ان کے پوتر عزیز چیت رام کی سگائی قصبہ نوانشہر میں لالہ گوری شنکر کتھری عرف بوچھر کی پوتری سے مدت سے ہو چکی ہے۔ یاد رہے کہ یہ صاحب لالہ ہولاس رائے کے چھوٹے بھائی تلسی رام کے سسر بھی ہیں۔ شادی عزیز مذکور کے لئے درمیان فریقین ۲۲ ماگھ سمت ۱۹۵۷ مقرر ہو چکی تھی۔ مگر بواہ پتر کا آنے

سا جک کاموں میں بڑے شوق سے حصہ
لیتے ہیں۔ ایک بھنگی باردنامی نے آریہ دھرم
کے اپدیشوں سے متاثر ہو کر عرصہ چار سال
کا ہوا۔ کہ اپنا آبائی پیشہ چھوڑ کر کھیتی کا کام کرنا
شروع کر دیا۔ اور خیالات کی تبدیلی کیساتھ
ہی ناقص شراب آدی کو بھی ترک کر دیا۔
اپنی استری کو بھی اُس نے اپنا ہمخیال بنا
لیا ہے۔ دونوں آریہ دھرم کے بڑے پریمی
ہیں۔ باردو ستیارتھ پرکاش ہر روز پڑھتا
ہے۔ اور سماج کا سبھا سد ہے۔ یہیں پر ایک
آریہ سادھوؤں کی منڈلی بھی ہے۔ جو کہ
بجنور کے ضلع میں اکثر پھرن کیا کرتی ہے۔ اس
منڈلی میں اس وقت قریب پچیس ۲۵ سادھو ہیں
جو کہ سب کے سب پکے آریہ ہیں۔ دن رات
ان کا یہی کام ہے۔ کہ جہاں جاتے ہیں لوگوں
کو ویدک دھرم کا اپدیش سناتے ہیں۔ اور
پورانک سادھو سنیاسیوں کی منڈلیوں میں
جا کر اُنہیں سمجھاتے ہیں۔ کہ پاکھنڈ جال
چھوڑ کر ویدک دھرم کی شرن میں آجاؤ۔
ان مہاتماؤں کے پرشرم سے اس چھوٹے
سے گاؤں کے چاروں طرف آریہ دھرم
کا پرچار خوب پھیل گیا ہے۔ انہیں کی
تحریک سے باگڑیاں سماج کا پہلا وارشک
اتسو ۵ و ۶ و ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ کو رچا گیا تھا
باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کا بھوجن آدی
ستکار اسی منڈلی کی طرف سے بڑی اُتم
ریتی سے کیا گیا۔ یہ مہاتما اپنی نگرانی میں
بھوجن طیار کراتے تھے۔ اور خود پروستے
تھے۔ ان کے دھرم پریم۔ نمرتا اور اتساہ
سے آریہ بھائی بہت متاثر ہوئے۔ آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ
وزیر چند۔ پنڈت رام رتن۔ پنڈت ہیراج
جی۔ اور سادھو مہانند جی۔ شریک جلسہ

ہوئے تھے۔ جن کے اُتم اُتم ویاکھیان اور
اپدیش ہوئے۔ لوگوں پر اثر اچھا پڑا
ایک ویدانتی سادھو نے۔ جو کہ اچھا ودوان
ہے۔ شاستر ارتھ کے لئے سر اٹھایا تھا۔ مگر
آخر کو انکار کر دیا۔ سکھوں نے بھی بہت کچھ
شور مچایا تھا۔ اور شاستر ارتھ کی خواہش
ظاہر کی تھی۔ مگر جب اوپر سے لکچروں
میں اُن کی پوری پوری تسلی کی گئی۔ اور
شاستر ارتھ کا چیلنج دیا گیا۔ تو اپنا سا
منہ لے کر رہ گئے۔ دونوں دن دھرم
چرچا کے لئے کافی وقت رکھا گیا تھا۔ ایک
دو پورانکوں نے پرشن کئے۔ جن کا اتر
تسلی بخش دیا گیا۔ نگر کیرتن ۵۔ دسمبر کی شام
کو بڑی کامیابی کیساتھ ہوا۔ پچاس روپیہ
وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ ہوا۔ چونکہ
منتری سماج کی دھرم پتنی عرصہ سے بیمار
تھی۔ اور چاروں طرف گاؤں میں بخار
پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے وہ چندہ اکٹھا کرنے
کا یتن نہ کر سکے۔ آئندہ سال سے اُمید
امید ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کے لئے معقول
دھن اکٹھا کر سکیں گے۔ ایک آریہ بہن
جو کہ بڑے شریف اور متمول خاندان کی
لڑکی ہے۔ ممالک مغربی و شمالی سے شامل
جلسہ ہوئی تھی۔ یہ بھی پہلے کٹر پورانک تھی
اب پکی آریہ ہے۔ باہر کوٹ وغیرہ مقامات
سے بیس کے قریب آریہ بھائی شامل جلسہ
ہوئے تھے۔ اسی موقع پر منتری سماج
کے پتر کا چوڑا کرم سنسکار، اور ہنگا سنگھ
نمبردار کا گیہہ پرویش سنسکار، ویدک ریتی
سے ہوا۔ منتری جی نے دو روپیہ وید پرچار
فنڈ کو دان دئے۔ اور دونوں مہاشیوں
نے پندرہ آدی کو دکشنا دی۔ اور پرچار
بھوجن بھی کیا۔ جلسہ کی سماپتی پر بھی آریہ

پنڈتوں کے ویاکھیان ہوئے۔ قصبہ ....
میں ۱۳۔ دسمبر کو نگر کیرتن کے بعد پنڈت
ہیراج کا پرجھا وشالی ویاکھیان ہوا۔
ایک پورانک پنڈت سے مورتی پوجا اور
شرادھ وشے پر بات چیت بھی ہوئی۔
جس میں پورانک پنڈت پراست ہوا۔

راقم

ایک آریہ

موت

کیا موت درحقیقت ظالم ہے؟

ناظرین! موت کے ظالم ہونے کے ثبوت میں
جو دلائل پیش کی جاتی ہیں۔ اُن کی اُدھیڑ
بُن کرنے کے لئے میں قلم کو ہاتھ میں لے
ہی رہا تھا۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک چٹھی دی
گئی۔ جسکو پڑھتے ہی میں خود بے اختیار
بول اُٹھا۔ اوہ! ظالم موت تو نے کیا کیا"
ناظرین! یہ معلوم کر کے کہ آریہ سماج جلالپور
جٹاں کا دھارک اور دھنشد یہ سبھا سد
لالہ بیج ناتھ دھون ہمیشہ کے لئے موت
نے ہم سے جدا کر دیا ہے۔ میرے دل کو
جو ٹھوکر لگی ہے۔ اُس کو احاطہ تحریر میں
لانا امر نا ممکن ہے۔ مرحوم اُن رتنوں میں
سے تھا۔ جنہوں نے کہ آریہ سماج کے
اُپدیش سے سچا فائدہ اُٹھایا۔ آریہ سماج
جلالپور کو سارا حاب دُنیا میں اگر کچھ عزت
ملی تو اس قسم کے دو چار دھارک پُرشوں
کے طفیل تھی۔ مرحوم ایک سولہ سال کا
لڑکا تین لڑکیاں اور ایک کمبخت بیوہ
چھوڑ مرا ہے۔ افسوس ہماری نظروں کے
سامنے ہر روز امیر سے امیر اور غریب سے

غریب اِس قالب انسانی کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور ہم ذرا بھی سنتوکھ حاصل نہ کرتے ہوئے تن پروری میں ایسے مست ہیں کہ جیسے ہم نے کبھی فنا ہی نہ ہونا ہے۔ لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ناظرین! گو میں خود موت کو ظالم کے نام سے منسوب کر چکا ہوں۔ لیکن ہمارے اظہار رائے سے سچائی بھی نہیں دب سکتی۔ گو مصیبت میں پڑنے پر ہم اپنے آتما کے وہ دکھ دہ کلمات نکال دیتے ہیں۔ لیکن چند لمحے کے لئے اگر دُنیاوی تعلقات۔ صدمات۔ اور خیالات کو بھول کر مندرجہ عنوان سوال آتما سے کیا جاوے تو وچارشیل آتما ہمیں کبھی مثبت میں جواب دینے کو تیار نہیں ہے۔ موت ظالم ہے۔ اُن کے واسطے جنہوں نے دُنیا میں آکر اپنے فرائضِ انسانی بھلا دئے۔ لیکن جن مہاپرشوں نے اپنی زندگی کی گاڑی کو ٹھیک ویدک شاہ راہ پر چلایا۔ اُن سے پوچھو۔ کہ وہ موت کی کیسی تعریف کرتے ہیں۔ پوچھو مہاتما کرشن سے! وہ جواب دیتا ہے کہ مرنا ٹھیک اسی طرح ہے۔ جس طرح کہ پورانے کپڑے اُتار کر نئے پہنے جاتے ہیں۔ بھلا اِس سے بڑھ کر صاف لفظوں میں موت کی اور کیا تعریف ہوسکتی ہے۔ کون ہے؟ جو پورانے کپڑے اُتار کر نیا جوڑا نہیں پہننا چاہتا۔ جن کو ایشور نے توفیق دی ہے۔ وہ ہر روز پوشاک بدلتے ہیں۔ پوچھو یوگیوں سے! جو بڑی خوشی سے موت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور اُس کا ثبوت بالکل عیاں ہے۔ انت کال کے سمے دنیا کے ولداروں کی کیفیت کا مقابلہ ایشور کے بھگتوں سے کرو۔ دنیا پرست کے چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ ایڑیاں رگڑتا ہے۔ روتا ہے چلاتا ہے۔ اور بڑے عذاب سے جان دیتا ہے لیکن برخلاف اِس کے خدا پرستوں کے چہرہ پر خوشی کی لالی آجاتی ہے۔ بشاشت اور استھا میں سماوھست ہو بیٹھتے ہیں۔ اور وید منتروں کا پاٹھ کرتے ہوئے بڑی شانتی سے شریر کو چھوڑتے ہیں۔ آریہ پرشو! کیا مہرشی دیانند کی موت کا نظارہ آپ کو بھول گیا۔ موت کے سمے جو خوشی رشی محسوس کر رہا تھا۔ اُسی خوشی نے تو پنڈت گورودت کو ایشور کی ہستی کا بھاری اور پکا ثبوت دیا۔ پنڈت لیکھرام کے مرتیو کا نظارہ ہمارے دِلوں کو کپکپایا کرتا ہے ہم گھر میں محفوظ بیٹھے ہوئے ہی ہمیں یاد آتا ہے کہ کس طرح انگڑائی لیتے ہوئے پنڈت جی کے پیٹ میں بے ایمان قاتل نے زہرآلود خنجر گھسیڑ دیا۔ غش پڑ جاتا ہے۔ اور بدن تھرانے لگتا ہے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ پنڈت نے ہائے تک بھی کی۔ ڈاکٹر اُس کے حوصلہ پر حیران تھے۔ لیکن کیا وجہ تھی کہ وہ دُکھ محسوس نہیں کرتے تھے۔ وجہ صاف کہ وہ اپنے پرم پتا کی گود میں جارہے تھے۔ ناظرین! ہم کچھ موت کے برخلاف تقریریں کرتے ہیں۔ وہ سراپا جھوٹ اور فضول ہیں۔ درحقیقت موت ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں دُنیا کے دکھوں سے رہائی دلا سکتی ہے۔ اور اِن کے سب بندھن کاٹ سکتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیوں موت کو ظالم کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اِس کا جواب ہم اگلے ہفتہ پر چھوڑتے ہیں اوم شم

راقم

آریہ دھرم کا سیوک سندر داس نگدھ جلالپوری

جب وید پرچار ہوگا

(۱) دُنیا سے جہالت کی تاریکی کا ناش اور سُکھ وائیک ودیا کے سورج کا پرکاش کب ہوگا؟ جب وید پرچار ہوگا۔

(۲) حشرات الارض کی طرح آئے دن مختلف نام دھارن کر کے کئی ایک کانفرنسیں جنم لے کر بد رسومات کے برخلاف اپنا آوازہ بلند کر رہی ہیں۔ اور سوشل اخبارات بھڑکتے ہوئے مضامین سوشل ریفارم کے متعلق شائع کرتے ہیں۔ لیکن اُن کو کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب کبھی ہوگی؟ جب وید پرچار ہوگا۔

(۳) سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہوئے۔ اور یونیورسٹی کے اعلےٰ امتحانات پاس کرتے ہوئے ہمارے نوجوان جن ناگفتہ بہ فعلوں کے مرتکب ہو رہے ہیں ہائے بھارت سنتان کا چھٹکارا ان سب سے کب ہوگا؟ جب وید پرچار ہوگا۔

(۴) سینکڑوں شریف خاندانوں کی عزتیں اور ہزارہا یگ داسیوں کی عصمتیں بدمعاش بھگوے پوشوں کے ہاتھ سے تباہ ہونے کی خبریں آئے دن ہمارے شیشہ دل کو ٹھیس لگاتی ہیں۔ بھارت کی اِس غارت کرنیوالے سنتان کا خاتمہ کب ہوگا؟ جب ویدپرچار ہوگا!

(۵) پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل کی مثل کے مصداق نرا اکھشر بھٹاچاریہ۔ پیسے کے بُتر پیسے کے لئے گدھے کو بھی باپ بنانے والے رشیوں کے برخلاف بکواس کرنے والے۔ جب ہند و قوم کی کشتی کے ملاح ہوں۔ اور ایسے نالائق اور نامعقول ملاحوں کی خاطر کشتی ورق بدن غرقاب ہو رہی ہو۔ تو پھر ایسی اوستھا میں کشتی نشینوں کو ہوش کب آویگا

آریہ سماج کی ورتمان دشا پر ایک نظر

ویدک دھرم کا دھستوک ہت ہمیں مجبور
کرتا ہے کہ ہم صاف لفظوں میں اس امر واقعہ
کا اقرار کریں۔ کہ آریہ سماج کی ورتمان دشا
تسلی بخش نہیں ہے۔ بال برہمچاری کا اپنے
خون سے سینچا ہوا پودا اپنے اچت نشو ونما
نہیں پا رہا۔ آریہ سنتان کی ناامیدی کو
آس میں بدلنے والا نونہال اپنی بال اوستھا
میں ہی بڑھاپے کے دوشوں سے گرست ہو
رہا ہے۔ سارے سنسار میں ویدک دھرم
کے پرچار کا دعوے کرنے والی سوسائٹی اپنی
تنظیم ذمہ واریوں کو فراموش کر رہی ہے
کیوں؟ کیا انہیں ویدک دھرم کے سدھانتوں
کا دوش ہے۔ کیا آریہ سماج کے اصول
ناقص ہیں۔ ہرگز نہیں! تو پھر اس شوچنیہ
اوستھا کا اصل باعث کیا ہے؟۔ جہانتک
ہم نے اس بارہ میں وچار کیا ہے۔ ہماری
رائے میں آریہ سماج کے اندر اس وقت
جتنی کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں اُن سب
کا مول کارن سچے آدرشوں کا ابھاؤ ہے
ویدک دھرم شکشا دیتا ہے کہ ویدوں کا
پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے
پرتیک آریہ کے لئے نتیہ پنچ مہایگیہ کرنا لازمی
ہے۔ ہر آریہ پریوار دھرم پرائن ہو۔ پوترتا۔
ستیاچار۔ پریم۔ ایشور بھگتی اور پرشارتھ کا
نمونہ ہونا چاہیئے۔ استریاں پتیوں کے
تئیں سوسنگت ہوں۔ آریہ پتریاں اکھنڈت
برہمچریہ کا سیون کر کے گن کرم سبھاؤ کے
پرسپر پرسنتا پوروک بواہ کر کے گرہست آشرم
کے اندر پرویش کریں۔ گرہستی بڑے اُتساہی
پراکرمی۔ وعدہ وفا۔ دیش بھگت۔ دیالو
اور سروپکار کے ودھیئنوں سے رت ہوں
نیت سمے پر گرہست کو تیاگ کر ودیا برد ھ لوگ
بانپرست آشرم کو گرہن کریں۔ بانپرست کی جو
سنیاسی بن کر پرانی ماتر کو سمدرشٹی سے دیکھتے
ہوئے ویدک دھرم کے پرچار دوارا جگت کا
کلیان کریں۔ آریہ ماتر پتا اور آچاریہ ودیا کی
اُنتی میں تن من دھن سے ہمیشہ لگے رہیں
اودیا۔ اگیان۔ کمزوری آدی دوشوں سے
ہمیشہ بچتے رہیں۔ پہلے درجہ کا سوتنتر
پریم اور پرشارتھی ہونا آریہ جیون کا ایک
خاص وصف ہے۔

آریہ سماج کا پہلا کرتویہ یہ تھا۔ کہ وہ اس
پرکار کی وسائل پر اپنی طاقتوں کو زیادہ تر
خرچ کرتا۔ جس سے کہ سچے آریہ جیون کے بہت
سے نمونے پیدا ہوتے۔ اور آریہ دھرم پریواروں
کے اندر اپنے قدم مضبوط جما سکتا۔ لیکن
افسوس کہ دیگر سبھا سماجوں کی طرح وہ
بھی سمجھ کے پر راہ میں نہ نکلا۔ اور ان کے
مقابلہ میں پورا اُترنے کی دھن میں اپنے اصلی
کرتویہ سے غافل ہو کر ظاہری اڈمبروں
اور نمائشی کارگذاریوں میں اس قدر پھنس
گیا۔ کہ اپنی اصلیت کو بھی قریب قریب
بھول گیا۔ جس کا نتیجہ یہ وہ سمجھ میں آتا؟
کہ جو برکت مہرشی نے بڑے پرشرم سے
پیدا کی تھی۔ آریہ پرشوں کی بے پروائی
اور سرد مہری کے کارن دن بدن دھیمی
پڑتی جاتی ہے۔ ہماری موجودہ حالت صاف
بتلا رہی ہے۔ کہ ویدک دھرم میں ہمارا زندہ
وشواس نہیں ہے۔ اور زندہ وشواس
ہو بھی کیسے۔ جب کہ ہم ویدک دھرم کے
اصولوں کی زبانی پکار پر ہی آرتھو کا
خاتمہ کئے بیٹھے ہیں۔ آریہ سنسکاروں نے
ہمارے دل و دماغ پر اس قدر قابو پا رکھا
ہے۔ کہ وہ ہمیں ایک پگ بھی آگے نہیں بڑھنے دیتے
جیوتشی لوک لاج اور سنسار کی نندا استتی
کے خیال نے ہمیں اس قدر بزدل بنا رکھا ہے
کہ عملی جیون کا نام سنتے ہی تھر تھر کانپنے لگتے
ہیں۔ اندر سے دھکا پہ دھکا اور جھٹکا پڑتی
ہے۔ مگر ہم ایسے ڈھیٹھ ہیں۔ کہ ایک نہیں سنتے
آتما پدیہ۔ عذر کریں گے کہ اس میں ہمارا چنداں
قصور نہیں ہے۔ یہ تمام ہندو ازم کی برکتیں
ہیں۔ جس کے مکھ سے ہم حال میں ہی نکلے
ہیں وہ بھی پورے پورے نہیں۔ ابھی ایک
پاؤں اس کے اندر ہے۔ اور ایک باہر۔ ایسی
حالت میں جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو رہا ہے۔ وہی
غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ باوجود ان تمام نقصوں
کے پھر بھی آریہ سماج نے جو کچھ کر دکھایا ہے
اس کا مقابلہ اس کی کوئی ہمعصر سوسائٹی
نہیں کر سکتی۔ بیسیوں برس کے قلیل عرصہ میں
کروڑوں آدمیوں کے اندر ہلچل پیدا کر دینا
ہزاروں برسوں کی رسومات قبیحہ کی لغویت
کو دیش کے سمجھدار لوگوں کے ذہن نشین
کرا دینا۔ تمام اویدک مت متانتروں کے
کیمپ میں کھلبلی مچا دینا۔ وید آدی ستیہ شاستروں
کے پٹھن پاٹھن کا شوق عام پیدا کر دینا
ویدک سنسکاروں کی طرف لوگوں کو رُچی
دلانا وغیرہ وغیرہ کوئی معمولی کام نہیں ہیں۔ یہ
وہ بھاری کارگذاریاں ہیں جنہوں نے کہ
دنیا بھر میں آریہ سماج کی دھاک مچا دی ہے
مخالفین بھی جن کی داد دے رہے ہیں۔ ایسی
ہی رفتہ رفتہ دھرم کے عملی پہلو پر خاص
توجہ بھی ہوتی جاویگی۔ اور ایک ایسا وقت
خود بخود آ جائے گا۔ کہ جب آریہ لوگ ویدک
دھرم کی مریادہ پرپورن ریتی سے چل سکیں
ایسے بڑے کام دس بیس برس میں نہیں

ہو جاتا۔ اگر صدیوں میں سرانجام پائے ہیں
صدیوں میں ہونے قابل کاموں کو مہینوں
اور برسوں میں کرنے کی چیشٹا کرنا ایسراسر
ناتجربہ کاری کا نتیجہ ہے۔ وغیرہ۔ یہ سب
کچھ سچ۔ مگر اس پرکار کے ڈیفنس پیش
کرکے ہمیں اپنے تائیں مو کھا دینے کی
کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ آریہ سماج
کا مشن مہا گمبھیر ہے۔ اس کا معراج بڑا اونچا
ہے۔ وہ تمام سنسار کی شاریرک آتمک اور
سماجک اُنتی کرنے کا دعوے رکھتا ہے۔ اس
نے تمام مت متانتروں کے تجالوں کو توڑنا ہے
بڑے بڑے ناستک پن کے گڑھوں کو فتح
کرنا ہے۔ اس نے دنیا کے تاریک سے تاریک
کونوں میں ویدک دھرم کا منگل سماچار
پہونچانا ہے۔ اتنے بڑے کاموں کے لیئے
اتنے ہی بل اور پریشرم کی ضرورت ہے
جس کی اُپتی تبھی ہو سکتی ہے۔ جب کہ ہر
ایک آریہ پرش ستری اپنے جیون کے
آرتیو کا نمونہ بنا کر آریہ سماج کی اندرونی
آرگنیزیشن کو مضبوط کرے۔ گھسے ہوئے
اور ڈھیلے پُرزوں والی مشین اپنا کام ٹھیک
طور پر نہیں کرسکتی۔ جتنے کسی مشین کے پُرزے
مضبوط اور اپنی اپنی جگہ پر باقاعدہ کام
کرنے والے ہوں گے اُتنی ہی عمدگی کے
ساتھ وہ مشین کام بھی کرسکے گی۔ جس
مشین کے پُرزوں کو مناسب طور پر صاف
نہیں کیا جاتا۔ تیل نہیں لگایا جاتا اور ہر پرکار
کے وکاروں سے رکھشا نہیں کی جاتی۔ اس
کے پُرزے زنگ آلودہ ہو کر بالکل نکمّے ہو
جاتے ہیں جس سے وہ کل چلنے اور کام
کرنے کے لائق نہیں رہتی۔ آخر اُس کو
توڑا پھوڑا جاتا ہے۔ اور پُرزوں کو گلا
پگھلا کر اُن سے نئے پُرزے وغیرہ تیار

کیئے جاتے ہیں۔ ٹھیک یہی حالت سبھا
سماجوں کی سمجھنی چاہیئے۔ سبھا بھی مثل
ایک کل کے ہے۔ جیسے سبھاسد بھی اُس کے پُرزوں
کے ہیں۔ جب تک سبھاسد اپنے قول و
فعل کے پکے رہتے ہیں۔ اُن کے اندر طاقت اور
اُتساہ بنا رہتا ہے۔ لیکن جونہی کہ انہوں نے
اپنے فرائض میں تغافل شروع کی۔ تمام جیں
اُن سے رخصت ہونا شروع ہوا۔ اور اُتساہ
کافور ہو کر وہ کسی کام کے نہیں رہتے۔ اُن
کے نکما ہوتے ہی سوسائٹی کی حرکت بند
ہو جاتی ہے۔ اور سبھا کر وہ بالکل مُردہ
ہو جاتی ہے۔ ہم بڑے افسوس سے محسوس
کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے اندر اس وقت
اسی قسم کے منحوس آثار تھوڑے تھوڑے
ظاہر ہونے لگے ہیں۔ لیکن ابھی آغاز ہے
بگاڑ کچھ نہیں ہوا۔ اب بھی اگر ہم اپنی ذمہ
داریوں کو سمجھ کر سنبھل جاویں۔ تو تھوڑے
ہی عرصہ میں ہمارے اندر وہ بل اور اُتساہ
پیدا ہو سکتا ہے۔ جو آریہ سماج سچ مچ صدیوں
کے کام برسوں میں کر کے دکھا سکتا ہے۔ جو
بھدر پُرش مہرشی دیانند کے مشن کیساتھ
دلی پریم رکھتے ہیں۔ جو سچ مچ آریہ دھرم
کی بزرگی کو انتہ کرن سے محسوس کرتے
ہیں۔ جو دیا لو مہاشے آریہ سماج کی ورتمان
دشا پر سچے دل سے رحم کھاتے ہیں۔ اُن کا
کرتویہ یہ ہے۔ کہ عملی طور پر اپنے دلی بھاؤ
کا اظہار کریں۔ اپنی تمام طاقتوں کو آریہ سماج
کے سبھاسدوں کے اندر نیا جیون پیدا
کرنے میں خرچ کر دیں۔ تاکہ آریہ دھرم
جو کہ اس وقت بیٹھک کا دھرم بن رہا ہے
پریواروں کے اندر پرا جان ہو کر سچے آریہ
گرہوں کے نمونے پیش کرے۔ زبانی جمع
خرچ بہت ہو چکا۔ اب عملی جیون کا سمے ہے

آریہ پرشو! آؤ ہم سب ملکر جیون بربادی
کے زنجیروں کو یکلخت توڑیں۔ اور سوچو
ہو کر ویدک دھرم کی کتیابوں کا رو [illegible]
کو اپنے جیون دوارا ساکھشات کریں۔ [illegible]
وشواس تمہارے اندر تب ہی پیدا ہوگا۔
جب تک تم دھرم کی خاطر کشٹ اٹھانا نہیں
سیکھو گے۔ جب تک تمہارے اندر [illegible]
بھاؤ اُتپن نہیں ہوگا۔ جب تک تم اپنا سدھار
نہیں کرو گے۔ دوسروں کا سدھار ہرگز
نہیں کرسکتے۔ اندھے کو اندھا راستہ نہیں
دکھا سکتا۔ اس سے مت ڈرو کہ ایسا کرنے
سے ہماری تعداد میں فرق آ جائیگا۔ اور تعداد
گھٹ جائیگی۔ تعداد گھٹ نہیں جاوے گی
بلکہ بڑھ جاوے گی۔ اور اگر کچھ عرصہ کے لئے
گھٹ بھی جاوے تو مضائقہ نہیں۔ لاکھ
مُردوں سے ایک زندہ بہتر ہے۔ پرماتما
آپ کو سمتی دے

ایک آریہ

آریہ سماج باگڑیان کا سالانہ جلسہ

باگڑیاں ایک چھوٹا سا گاؤں نابھہ سے
۹ میل کے فاصلہ پر لب سڑک مالیر کوٹلہ واقع
ہے۔ یہاں عرصہ چار سال سے آریہ سماج
قائم ہے۔ اس کے منتری لالہ رام لعل جی
بڑے ورڈھ آریہ ہیں۔ اور نہایت اُتساہ
سے کام کر رہے ہیں۔ اُن کو جب کبھی اوسر
ملتا ہے۔ ارد گرد دیہات میں جا کر پرچار
کرتے ہیں۔ دن رات اُن کو آریہ سماج کی ہی
دھن لگی رہتی ہے۔ گاؤں کے تین نمبردار
ہیں وہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ اور

نئی تحقیقات کے نتیجہ کو قطعی ثبوت سمجھ کر پیش کیا کرتے ہیں
اُس سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ تحقیقات اچھی چیز ہے۔ لیکن
جس طرح حال کے محققوں کا حق ہے کہ گذشتہ تحقیقات کو نئے دلائل
اور ثبوتوں سے رد کر دیں۔ ٹھیک اسی طرح آئندہ انکی تحقیقوں کی کمزوری
ظاہر کرنے کا بھی ہر ایک دیگر محقق کو حق حاصل ہے۔ میں علاوہ اپنی
نوجوان تعلیم یافتہ ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ کسی نئے
مسئلے کو جہاں کے اعتبار کی نظر سے دیکھیں اُسے قطعی
ثبوت کی طور پر ہی نہ سمجھ لیا کریں۔

کیا قادیانی مرزا نے الہام میں ترقی کی ہے

برہمو سماجی لوگ الہام کو ترقی پذیر بتلاتے ہیں اور اسلام کے پیغمبر کے کارناموں
سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملہم لوگ اپنی زندگی میں ہی ظاہر کر
چکے ہیں۔ کہ ان کی معلومات ترقی کر رہی ہیں۔ لیکن اگر شخصی
الہام کے اونچے زینہ سے نیچے اتر آویں تب بھی یہی معلوم
ہوگا۔ کہ جو انسان کامل العقل نہیں ہیں وہ معلومات کے لحاظ
سے نت نئی ترقی ہی کرتے ہیں۔ لیکن پیغمبر قادیان کی
حالت ساری دنیا سے نرالی ہے۔ ۱۰ فروری ۱۹۱۳ء
کے قادیانی ارگن میں مرزا صاحب کا ایک خط چھپا ہے
جو انہوں نے کسی پیر عباس علی شاہ کے نام لکھا تھا۔ اس
خط کی تحریر کو تقریباً ۱۵ برسوں کا عرصہ
گذر چکا ہے۔ ابھی مرزا صاحب کو تازہ تازہ زخم لگا تھا
آریہ سماج سے مرزا صاحب کی سخت مخالفت چھڑ چکی
شروع ہوئی۔ اسکا حال پنڈت لیکھرام جی اپنی تصانیف
میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ اسی گھبراہٹ کے باعث مرزا
صاحب نے اس خط میں وید کی نسبت بہت کچھ فضول
باتیں لکھی ہیں جنکی تردید بارہا ہو چکی ہے۔ لیکن ایک
فقرہ اس خط کا بڑا مطلب خیز ہے۔ جسے میں اپنے ناظرین
کی دلچسپی کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دعویٰ قائم
کر کے دنیا کے تمام ہندو وید میں عناصر پرستی اور بت پرستی
مانتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں "اور جب ہم بذات
خود وید کو کھول کر دیکھتے ہیں۔ تو ہندوؤں کو اس بیان میں
راست گو پاتے ہیں"۔ اس عبارت سے صاف عیاں ہے
کہ مرزا صاحب اپنے مکتوب الیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ
ان میں وید کا مطلب سمجھنے کی استعداد لیاقت ہے۔ کہ وہ
انہیں کھول کر منتر کا پاٹھ کرتے ہی مطلب سمجھ لیتے ہیں
لیکن میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کبھی وید کی سنگھتا
یا بھاشیہ کو کھول کر مرزا صاحب سے انکی عبارت پڑھنے کی
درخواست کی جاوے تو وہ ہرگز نہیں پڑھ سکیں گے
چہ جائیکہ اس کے معنی سمجھ اور بتلا سکیں۔ پھر کیا
نتیجہ نکالنا ٹھیک نہیں ہے کہ مرزا صاحب نے
الہام میں تنزلی کی ہے!

اس پرانے خط کی دیگر لغویات

مرزا صاحب کی دیگر تحریروں کے پڑھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں اپنے
مخالف خیالات کی نسبت غلط بیانی کی ایک عادت پڑ گئی ہے
جو غالباً اسلئے ہے کہ حضرت ایسے خیالات پر رائے زنی کرنے
کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں جنکو اصل زبان میں پڑھنے کی
وہ لیاقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ اسی خط میں رشی دیانند کے
وید بھاشیہ اور انکی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں
"اس کے بیجا خیال (یعنی وید میں وحدانیت
کی تعلیم) کے ثابت کرنے کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مارے
کہ کسی طرح داغ مخلوق پرستی وید کی پیشانی سے دھویا جاوے
اور برخلاف اپنی تمام قوم کے یہ دعویٰ کر بیٹھے۔ کہ اگرچہ
وید میں بظاہر مشرکانہ تعلیم معلوم ہوتی ہے۔ مگر در پردہ
اصلی مقصد انکی "میں توحید چھپی ہوئی ہے"۔ میں مرزا صاحب
سے پھر درخواست کروں گا۔ کہ اگر یہ دعوے ان کا
صحیح ہے تو ایسے الفاظ رشی دیانند کی کسی تحریر سے
صاف طور پر نکال کر دکھلا دیویں۔ رشی دیانند نے
ایسے مشتبہ الفاظ ہرگز نہیں استعمال کئے۔ انہوں نے
کہیں نہیں لکھا "اگرچہ بظاہر وغیرہ وغیرہ"۔ بلکہ انہوں
نے سپشٹ پرمان پیش کئے ہیں۔ اور انہیں وید منتروں
کا حوالہ دیا جنکے سچے معنی سائن آدی تو درکنار یورپین
سنسکرت دان بھی نہیں اُڑ سکے۔ کیا مرزا صاحب نہیں
جانتے کہ
وید بھی یہ دوہی ہیں جو کہ پہلے وید میں عناصر پرستی بیان کرتے تھے
آخر کار دیانند کا لوہا مان گئے۔ اور انہیں مجبوراً ماننا
پڑا کہ ویدوں میں اعلیٰ درجہ کی توحید کی تعلیم موجود ہے
انہیں ہم بھول گئے۔ مرزا صاحب خود انگریزی پڑھے ہوئے نہیں
دوسروں سے اپنے خیالات کے برخلاف تحریریں سننے کے عادی
ہیں۔ پھر انکی غلط فہمی کیونکر دور ہو۔ صرف یہی نہیں
بلکہ ویدوں کی تالیف منتروں سے رشیوں کا تعلق
وغیرہ کئی امور میں وہی غلط فہمیاں ان کی تحریر
میں یہاں بھی دکھلائی دیتی ہیں۔ جنکے جواب بارہا دئیے جا چکے
ہیں۔ میں مرزا صاحب کی اس عبث کوشش پر حیران ہوں
جب مرزا صاحب کی پیروؤں میں سے ایک بھی وید کی نسبت
کچھ جانتا ہے۔ نہ ہی جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وے
کیوں ویدوں کی نسبت غلط خیالات پھیلانے کیلئے ہاتھ پاؤں
مارتے ہیں۔ ہاں اگر محض اخبار کے کالموں کی خانہ پری
مطلب ہے۔ تو شوق سے لکھتے جاویں۔

چین میں پھر آگ سلگ رہی ہے

اسقدر عرصہ کی خاموشی کے بعد چین سے آئی ہوئی خبریں پھر ظاہر کر رہی ہیں
کہ وہ جگہ آگ بجھی نہیں تھی۔ محض بات یہ تھی کہ اس جلتی ہوئی
آگ کو دنیا کی آنکھوں سے چھپایا گیا تھا۔ اب معلوم ہوتا ہے
کہ چینی پھر مقابلہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ایک جگہ سے خبر
آئی ہے کہ ۲۰ روسی چینیوں نے قتل کر دئیے۔ ایک طرف سے
تو یورپین اخبار نویس ہی چینیوں کو صلح پسند بیان کرتے
ہیں۔ اور دوسری طرف سے انہیں سخت ظالم اور خونخوار
ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو لوگ یورپین پالیٹکس سے ناواقف ہیں
ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان مختلف بیانوں کا کیا معنی
خواہ کچھ ہی وجہ ہو لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ جہاں چینی
لوگ عیسائی مشنریوں کو دور ہی سے سلام کرنا چاہتے ہیں
وہاں عیسائی مشنری انکی روحانی بہبودی کی خبر لینا اپنا
فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسی انکی روحانی بہبودی پر انکی
جسمانی ہستی کو قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس بدبخت
ملک کی روحانی حالت کی یورپ کو اسقدر فکر لگ رہی ہے کہ

اپدیش

एषो ह देवः प्रदिशोऽनुस
र्वाः पूर्वो ह जातः स उ ग
र्भे अन्तः। स एव जातः
स जनिष्य माणः प्रत्यङ्
जनांस्तिष्ठति सर्वतो मुख

جب پرماتما کے درشن ہوتے ہیں تو یوگی پرش جگت سارہ جاتا ہے۔ اپنے اندر ہی پرکاش کا بھنڈار دیکھ کر اُس کا آتما آنند میں مگن ہو جاتا ہے اُس وقت بے اختیار زبان حال سے پکار اُٹھتا ہے۔ کہ یہی وہ دیو ہے جس کی تلاش میں کہ اس قدر بھٹک رہا تھا۔ اپنے مالک اپنے سوامی اپنے پران پتی کو پہچانتا ہے۔ پھر تعجب ہوتا ہے۔ یہ شُدھ پرکاشمان پرش کہاں سے آگیا۔ جس پردے کو اندھکار پیٹرت کر رہا تھا۔ اس میں پرکاش کہاں سے آیا۔ جہاں دُکھ اور کلیش سخت پیڑا دے رہا تھا۔ وہاں آنند اور امرت کی برشا کہاں سے آئی! یہ تبدیلی حیرت انگیز تبدیلی سچ مچ آتما کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ لیکن اننت جیوتی کے درشن کرنے سے یہ بھرم دور ہو جاتا ہے۔ جیو آتما گیان نیتروں سے دیکھتا ہے۔ کہ گذشتہ کوئی بھی زمانہ پرم پرش کی دیا کرپا سے خالی نہیں ہے وہ ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔ یوگی پرش کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ جو روشنی آج مجھے سرشار حقیقی بخش رہی ہے گذشتہ زمانہ میں بھی رشیوں منیوں اور مہاتماؤں نے اُسی سے پرمانند کو لابھ کیا تھا۔ کوئی زمانہ ایسا ہمارے خیال میں نہیں آسکتا۔ جب کہ یہ پرکاش سروروپ آتما موجود نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی حالت یا ایسا زمانہ خیال میں آتا ہے۔ جب کہ ہمارے اندر پرماتما ویاپک نہ تھا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس پرکاش کو پردہ نے ہمارے گیان نیتروں سے اوجھل کیا ہوا تھا۔ نسندیہ اگیان کی گرنتھی نے ہمیں پرکاش کی کرنوں سے پران شکتی لینے سے روکا ہوا تھا۔ لیکن کون شک کر سکتا ہے۔ کہ جیو آتما کے اندر پرماتما ہر وقت موجود رہتا ہے اور رہے گا۔ اُسی نے ساری سرشٹی کو آپن کیا۔ اور یاتھ ہی وہی ہمیشہ سے اُسکا پالن کرتا ہوا اُسکا آدھار بن رہا ہے۔ نہ کیول گذرے ہوئے زمانہ میں ہے۔ بلکہ آنے والے زمانہ میں بھی۔ وہ پرماتما ہمیشہ ہمارا سہارا اور آشرے بنا رہیگا۔ پرماتما ایسا مہان ہے! ایسا پرم سہارا ہے! لیکن یہی اوشو اسی جیو آتما پرتن ہوتا ہے۔ قدرتی طاقتوں کی عظمت کو دیکھتا ہوا اُن کی شکتیوں کو ہر جگہ کام کرتے ہوئے ملاحظہ کرتا ہوا اُنکی اُونچائی کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتا ہوا کمزور انسان خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ اُس کو کہیں سے بھی سہارا نہیں ملتا۔ چاروں طرف بھیانک ہی بھیانک درشیہ دکھلائی دیتے ہیں۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بدھک گیان ہی اُسکو سہارا دینے والا ثابت ہوتا ہے۔ یہ گیان اُسے دلاسا دیکر کہتا ہے مت گھبرا اور ڈر نہیں۔ پرمیشور نہ کیول (بھوت بھوشیت اور ورتمان) تینوں زمانوں میں ہی موجود ہے بلکہ کوئی استھان ہی اُس سے خالی نہیں ہے۔

تیرے آگے اور تیرے پیچھے تیرے دائیں اور بائیں تیرے اوپر اور نیچے ہر جگہ وہ موجود ہے۔ کیول موجود ہی نہیں۔ بلکہ اپنی گیان شکتی سے چاروں طرف بغیر آنکھوں کے دیکھتا اور بغیر کانوں کے سُنتا ہے۔ تو قدرتی طاقتوں سے مت ڈر کیونکہ یہ سب اُسی کے تابع ہیں۔ ان سب کو حرکت دینے والا وہی ہے" ان مدھر شبدوں کو سن کر دھارس بندھ جاتی ہے۔ تب منشیہ ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے۔ اور اندریوں کی ناکامیابی کو دیکھ کر ناک۔ کان۔ آنکھ۔ زبان اور تو جہاں سب کو اُس کے دربار تک لے چلنے میں اشکت دیکھ کر منشیہ کا ہردے ویاکل ہو جاتا ہے۔ تب انتہ کرن کے اندر سے ایک باریک مگر اندر گھر کرنے والی آواز نکلتی ہے۔ جو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جو بتلاتی ہے۔ کہ وہ پرم جیوتی بیرونی آنکھوں سے دیکھنے کے قابل نہیں جب اُسکو چاند اور سورج یہاں تک کہ بجلی بھی پرکاشت نہیں کر سکتی۔ تو محدود اور کمزور اندریوں میں کہاں طاقت ہے۔ کہ اُس تک ہمیں پہونچا سکیں بس یوگی کی ہردے کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ باہر سے تنگ آکر انتر مکھ ہو جاتا ہے۔ باہر کلیش ہی کلیش دیکھتا ہوا بیرونی تمام مشاہدات سے کنارہ کشی کر کے جب اندر کی طرف ہٹتا ہے۔ تب وہاں پرکاش ہی پرکاش پرتیت ہوتا ہے۔ اسوقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرکاش لئے پربھو کے درشنوں کے لئے اندریوں کے تمام بندھنوں سے جدا ہونے کی ضرورت ہے۔ اسوقت بے اختیار ہردے کے بھاؤ سے یوں اُٹھتا ہے "یہی دیو ہے۔ جو ہمیشہ سے موجود ہے۔ وہی میرے انتہ کرن کے اندر مجھ میں ویاپک ہے۔ وہی زمانہ ماضی میں موجود تھا اور وہی ہمیشہ کے لئے رہیگا۔ وہ سب طرف جیو آتما کے کرموں کا ساکشی (شاہد ہے)۔ جد خلائق میں اور جد اطراف میں ایک وہی ویاپک ہو کر مخلوقات سے سنبندھ ہے"۔ کیا منوہر یہ درشیہ ہے! بھاگی ہیں وہ جن جو ایسے پرکاش ہو تما کو ایک پل کے لئے

ضرورت

دوابہ ہائی سکول جلندھر شہر کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو بی۔ اے کا ڈگری یافتہ ہونا چاہئے۔ یا اگر انڈر گریجویٹ ہو۔ تو ٹریننگ کالج کا پاس شُدہ ہونا چاہئے۔ مضامین پڑھانے کے لئے اُسے ریاضی اور سائنس دئے جاویں گے آریہ پُرش کو ترجیح دیجاویگی

تنخواہ ۵۰ سے ۶۰ تک حسب لیاقت

درخواستیں معہ اسناد میرے نام آنی چاہئیں

المشتہر
منشی رام مینجر دوابہ ہائی سکول جلندھر شہر

بدھوا بواہ کی ضرورت

میں از قوم ویش اگروال گوت گرگ۔ باشندہ خاص قصبہ راودر حال پٹواری محکمہ مال حلقہ سکندرہ تحصیل تھانیسر ضلع کرنال ممبر آریہ سماج مصطفےٰ آباد ہوں اور میری عمر اس وقت ۳۵ سال کی تنخواہ لعہ ماہوار ہے۔ کسی بال بدھوا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ درخواستیں میرے نام آنی چاہئیں۔

المشتہر
کنہیا رام پٹواری حلقہ سکندرہ
ڈاکخانہ نرسنگپور تحصیل تھانیسر

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج کی زندگی.

مدیٔ

ایک نئی منزل.

نمبر ۳

اِس مضمون کو میں نے از حد ضروری سمجھ کر شروع کیا تھا۔ اور میری رائے میں آریہ سماج کی حالت ایسی ہو رہی ہے۔ کہ اگر اس کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو اس زبردست تحریک کو نقصان پہنچنے کا سخت احتمال ہے۔ لیکن ع

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال

بہت کام ہمارے کرانوسار ہی انجام پاتے ہیں۔ اور ہم اپنی کوششوں میں اُسی قدر کامیاب ہو سکتے ہیں جسقدر کہ ہم نے اُن کی کامیابی کے لئے سامان مہیا کئے ہوں اپنے پورو کرموں کے انوسار شاید پرک اور مانسک دیوستھا ایسی بگڑ گئی تھی اور دیگر واقعات بھی کچھ ایسے جمع ہو گئے تھے۔ کہ میں اس ضروری مضمون کی طرف پوری توجہ نہ دے سکا۔ اس میں حسب وعدہ تک میں نے مضمون کو ختم کرنا تھا اُس سے کہیں آگے کے خیالات کو بعض نامہ نگاروں نے عجیب طرح سے بدنامت اور منتر میرے گلے مڑھ دئے اور بعض بعض نکتہ چینوں نے مختلف

خیالات کو ایک جگہ جمع کرکے مجھے ایسی
حالت میں پہونچا دیا۔ کہ مجھے دفعتاً
اپنے خیالات کے سلسلے کو توڑ کر بعض
غلط فہمیوں کو سب سے پہلے صاف کرنا پڑیگا
کہ ان میں سب سے پہلے اس امر کو صاف
کرنا چاہتا ہوں کہ ——

آریہ بھراتری سبھا کے اغراض اور اُسکے سرگروہ ممبروں

کی نسبت میرے خیالات کیا ہیں۔ اور اُس
سبھا کے ساتھ میرا تعلق کہاں تک ہے۔ میں
نے اس سبھا کے نیم پڑھے ہیں۔ اور سبھا کی(؟)
اُن تحریروں کو بھی دیکھتا رہا ہوں۔ جو کہ وقتاً
فوقتاً اس سبھا کے پردھان لالہ گنشیام داس(؟)
بی۔ اے۔ اور منتری لالہ رام داس
کی طرف سے نکلتی رہی ہیں۔ اس
میں شبہ نہیں کہ جن گیارہ نیموں کو لیکر
اس سبھا نے جنم لیا ہے۔ اُن کی عبارت
کچھ ایسی مشتبہ سی بن گئی ہے۔ کہ وکالت
پیشہ لوگ ہر ایک نیم کی دو دو تین
تین تعبیریں کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں
کہیں لے ان نیموں کو اس سبھا کے
ممبروں کی دیگر تحریروں اور تقریروں
سے ملایا ہے۔ میرے لیے اُن کا اُدیشیہ
صاف ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ
آریہ بھراتری سبھا کی بنیاد ڈالنے
والے نوجوانوں نے چاروں طرف ملی
جیون کا بھاؤ دیکھ کر اور تھوڑی
تھوڑی سی بات پر اچھے اچھے آریہ
پُرشوں کو اپنی اُنتی پدوی سے
گرتے ہوئے دیکھ کر نتیجہ کر لیا ہے
کہ جب تک کوئی ایسی اندرونی آریہ
سماج کی اُپ سبھا نہ بنائی جاوے
جس کے ممبر کہ مخالفت کے وقت اپنے
بھائیوں کی سہائتا کے لیے کھڑے(؟)
ہو سکیں۔ تب تک آریہ سماج
کے ممبروں سے اپنے سدّھانتوں
پر چلنے کی امید کرنا عبث ہے۔ اس
پرسپر کی سہائتا سے آریہ بھراتری
سبھا کے ممبر جس اُدیشیہ کو حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اُن کے قواعد
سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ پرسپر
کے کھان پان کا بیوہار رشی دیانند
کے ستیارتھ پرکاش کی ہدایت
کے مطابق قایم کرنا۔ مولہ سنسکاروں(؟)
کے رشی دیوستھا کے انوسار کرنیکی
پرتگیا کا لینا۔ سیاپا اور پردہ (بیداد(؟)
بےپردگی سے ہے۔ یعنی بڑے گھونگھٹ
میں منہ چھپائے ہوئے اُن انگوں کے
بے نہ رہنے کی پرواہ نہ کرنا۔ جن کو ڈھکنے
کی رشیوں نے سخت ہدایت کی ہے)
وغیرہ کی مذموم رسموں کو بند کرانے
پر زور دینا۔ یہ سب تفصیلی قواعد کسی
ایک ہی قاعدہ کو قایم کرنے کی نیت
سے بنائے گئے ہیں۔ اس کا جواب
ستیارتھ(؟) نیم میں ملتا ہے۔ جہاں اپنی
اولاد کا دیواہ گُن کرم اور سوبھاؤ
کے میل پر کرنے کی ہدایت ہے۔ بلا شبہ(؟)
خود اس نیم کی عبارت تو سب ہی مشتبہ
ہے۔ کیونکہ گُن کرم اور سوبھاؤ کے
ساتھ ہی "تھا اپنے آریہ ورن" کے الفاظ
بے معنی سے ہیں۔ اور اس سبھا کے
خاص سبھاسدوں میں اس ایک بات(؟)
کو محدود کرنا اور بھی زیادہ نہ لینا(؟)
ہے۔ لیکن کون شک کر سکتا ہے۔ کہ ان
نوجوانوں کا مطلب صاف ہے۔ وہ سب
چاہتے ہیں۔ کہ بجائے جنم پر ورن ویوستھا
کو محدود کرنے کے بیاہ میں سے اناریہ اولاد
پیدا کرنے کے آریہ پُرشوں کے اندر ورن
ویوستھا درست کی جاوے۔ میرے خیال میں
اگر آریہ بھراتری سبھا کے نیموں میں
ذکر ایسی قدر درج ہوتا۔ کہ "جو شخص
جنم کے ناپاک سمبندھوں کو توڑ کر ویدوں
کی پوتر ہدایت کے مطابق گُن۔ کرم اور
سوبھاؤ کی یوگیتا سے ورن ویوستھا
عملاً قایم کرتے ہیں۔ وہی اس سبھا
کے ممبر ہو سکتے ہیں" تو کافی تھا۔ کیا
وہ دیوی جو ذات کے نیچا تک بہوت
کو جواب دے کر گُن۔ کرم اور سوبھاؤ
کے معیار پر رشتہ تلاش کرلیتی ہے
ذرا بھی خوف نہیں کھاتی وہ کبھی بیچیا
میں بے پردہ کھڑی ہو کر کھڑی ہو سکتی
ہے؟ کیا وہ کبھی بھی گوارا کر سکے گی
کہ اپنا منہ گھونگھٹ سے ڈھک کر پیٹ
اور پیروں وغیرہ کے پردے کی
نہ پرواہ کرتے ہوئے ایک عجیب الخلقت
جانور کی طرح بازاروں میں چکر لگاوے
ع۔ ایں خیال است و محال است و جنوں!
پس اگر آریہ بھراتری سبھا کے قایم
کرنے کا اُدیشیہ محض یہ ہے۔ کہ اُس
کے ممبر ویدک ورن ویوستھا کو قایم
کرکے سنسار میں سُکھ پھیلانا چاہتے
ہیں۔ تو میں اُن کی سبھا کو آریہ سماج
کی ایک سب کمیٹی سمجھتا ہوں۔ اور

اُن کے اُدیشیہ کے ساتھ میری پوری
ہمدردی ہے۔

اور اِس جگہ پر میں اپنے ایک دوست
مہربان کی غلط فہمی کو دور کرانا چاہتا
ہوں۔ پرچارک کے گذشتہ نمبر میں
آریہ برادری کے عنوان سے ایک
مراسلت چھپی تھی۔ چونکہ اُس کے
لکھنے والے لالہ دیوی دیال جی تھے
اِس لئے میں نے اُسے جگہ دینے سے
بیشتر پڑھا نہیں تھا۔ ورنہ اُسی خط
کے ساتھ ہی میرا نوٹ بھی نکل جاتا
اُس خط میں لالہ دیوی دیال جی نے
لکھا ہے کہ ایک معزز صاحب کی زبانی
جو اِس وقت آریہ برادری میں شامل
ہیں یہ دریافت ہوا کہ لالہ منشی رام
آریہ برادری کے حق میں ہیں۔ مگر
اِس طرح پر سے کہ مثلاً جتنے برہمن
یا کھتری آریہ سماج میں داخل ہیں
اُن میں بلا قیود فرقہ بندی رشتے
ناطے شروع ہو جاویں"۔

میں اپنے مہربان کی غلط فہمی کو
درست کرنے کے لئے بتلانا چاہتا ہوں کہ
آریہ برادری کے قائم کرنے کے حق
میں میں کبھی نہیں تھا۔ اور نہ اب
ہوں۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے
لفظ "آریہ برادری" کے بیہودہ پن
کو اُس کے موجدوں کے روبرو ظاہر
کیا تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ
بجائے آریہ برادری کے لفظ کے
آریہ پرتنیدھی سبھا اِس آریہ سماج
کی نئی سب کمیٹی کا نام رکھا گیا۔
لیکن میں نے اِس نئے نام کرن پر
بھی اپنے پرانے خیال کو نہیں چھوڑا
اور اب تک اِس کمیٹی سے اپنے اُدیشیہ
کی پورتی کی آشا نہیں کرتا۔ لیکن
میرا اختلاف اُن وجوہات پر مبنی
نہیں ہے۔ جنہوں نے کہ آپ کو اِس
تحریک کے برخلاف پریرا ہے۔ میں
اِس سبھا کے اُدیشیہ کو آریہ سماج
میں اصلی جیون پھونکنے کا اُدیشیہ
سمجھتے ہوئے ہی اپنے لئے اِس میں
شمولیت کی کوئی بھی ضرورت نہیں
سمجھتا۔ جس کے لئے کہ آگے چل کر
حسب موقعہ وجوہات پیش کروں گا۔

میں نہیں جانتا کہ لالہ دیوی دیال جی
کو کس معزز بھائی نے میرے خیالات
کی نسبت اطلاع دی ہے۔ لیکن میں انہیں
یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں ورن بیوستھا
کی اصلاح کی کوششوں کو محض چھوٹی
فرقہ بندیوں کے توڑنے تک ہی محدود
رکھنا کافی نہیں سمجھتا۔ بلکہ آریہ سماج
کا عین فرض سمجھتا ہوں کہ اِس وقت
کی برادریوں کی اویدک تقسیم
کو یک لخت دور کرنے کی کوشش
کرے۔ اگر لالہ دیوی دیال جی یہیں تک
میری نسبت اپنے بیان کا خاتمہ کر دیتے
تو غنیمت تھی۔ لیکن اِس سے آگے انہوں نے
حسب ذیل الفاظ (بقول ایک معزز صاحب
کے) میرے منہ میں ڈال دئے ہیں یعنی
(وہ مراد مجھ سے ہے) "یہ نہیں چاہتے
کہ غیر طریق سے پیوند ہو کر "ورن سنکر"
اولاد پیدا کی جاوے"۔ میں نہیں جانتا
کس معزز بھائی نے لالہ دیوی دیال جی
کو مجھ سے منسوب کر کے یہ کلمات سنائے
لیکن اِس قدر کہہ سکتا ہوں کہ اِس قسم
کے بیہودہ اور پاپ آلودہ خیالات
کا اظہار میری زبان سے کبھی بھی نہیں
ہوا ہوگا۔ میں بتلاؤں کہ میں کن اولاد
کو ورن سنکر سمجھتا ہوں؟۔ میں اُس
اولاد کو ورن سنکر سمجھتا ہوں۔ جو کہ
آجکل کے بڑے بڑے بیٹھے باہمنوں کے
گھروں میں شہوت پرستی کے ذریعہ
سے سنسار کے اندر قدم رکھتی ہے۔!
جہاں وید پاٹھی دھارمک پنڈت کا چڑیل
مورکھا ذات کی باہمنی کے ساتھ سنیوگ
ہو کر اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جہاں پڑھی
لکھی دیوی کے لئے اپنے ورن کے اندر
ہی ور کی تلاش کو محدود کرنے سے کسی
بھنگڑ یا شرابی کے ساتھ جوڑا جاتا ہے
جہاں ودُشی۔ سوشیلا دھرم پرائن نتیہ
سندھیا اگنی ہوتر کرنے والی آریہ پُتری
کو کسی دہریہ مادر پدر آزاد برانڈی
اور چرٹ کے دلدادہ تھیٹروں کی سیر
کرنے والے اوباش کے حوالے کیا جاتا
ہے۔ اور ان سنبندھوں سے جو بالک
اُتپن ہوتے ہیں میں اُنہیں ورن سنکر
کے نام سے پکارتا ہوں!

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آریہ پرتنیدھی
سبھا کے ممبروں کی نسبت میرا کیا خیال
ہے۔ ایک طرف تو وہ پُرجوش نوجوان
ہیں۔ جو کہ خود بے حد آزادی سے کام
لیتے ہوئے جب میری آزاد رائے سنتے
ہیں۔ تو مجھے اپنی ذات کے برخلاف
سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف
وہ سنسنتہ آتنک وضع داری کے پابند
اور دور اندیش بزرگوار ہیں۔ جو
رشی دیانند کے سدھانتوں پر لفظ بہ
لفظ چلنے کے لئے آمادہ اور اُسی کا
پرچار کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے

لگا دیتے ہیں۔ کہ میں بھی آریہ برادری
کے کرم مخذ کون میں سے ایک ہوں۔ میں
ان دونوں قسموں کے بھائیوں کی
غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بتلانا
چاہتا ہوں۔ کہ جہاں میں آریہ برادری
کی قایمی سے جلد خرابیوں کے دور
ہونے کی امید رکھنے والوں سے متفق
نہیں ہوں۔ وہاں میں یہ کہنے کے
لئے طیار ہوں۔ کہ میری رائے میں آریہ
پرتندھی سبھا کی بنیاد ڈالنے والے
نوجوان دھرم سے پریرے جاکر اس
قدر جد و جہد کر رہے ہیں۔ میں اُن میں
کثرت سے ایسے آتماؤں کو دیکھتا ہوں
جو نیک نیتی کے ساتھ اپنے آتما
کی رکشا کے لئے مل جل کر کام کرنا
چاہتے ہیں۔ اس جماعت میں بہت سے
ایسے بھدر پرش موجود ہیں۔ جن کو
میں اپنا عزیز سمجھتا ہوں۔ اور جن کے
اخلاق اور سوچ بچار کی نسبت میں
بڑی اعلیٰ رائے قایم کر چکا ہوں
لیکن اس سوال کا ایک اور پہلو ہے۔
جو زیادہ تر وچار کے قابل ہے۔ سوال
یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس سبھا کی قایمی
کا اثر آریہ سماج پر کیا پڑے گا؟
چنانچہ اس پہلو پر لالہ [illegible] جی
کے خطوط میں زیادہ تر بحث کی گئی ہے
جہاں تک میں نے غور کیا ہے آریہ پرتندھی
سبھا کے نیموں سے تو کچھ بھی معلوم
نہیں ہوتا۔ کہ اس سبھا کا اثر آریہ سماج
کی عام حالت پر کیا پڑے گا۔ میں بذات
خود اس سبھا کا ممبر نہیں ہوں۔ اور
نہ ہی مجھے ضرورت معلوم ہوتی ہے۔
کہ میں اس کا ممبر بنوں۔ جس کے

ان کی وجوہات آگے چل کر بیان کروں گا
تاہم میں نہیں خیال کرتا۔ کہ اگر چند ایک
آدمی پرسپر کی زیادہ تر سہائتا کی
ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آریہ
سماج کے اصولوں کو عمل میں لانے
کے لئے ایک خاص سبھا بنا دیں۔ تو اُن
کو کیوں نہ موقع دیا جاوے۔ کہ وے
اس غرض کے لئے پوری کوشش
کر سکیں۔ اگر دو آدمیوں کا مل کر ایک
ویدک سنسکار میں کامیابی حاصل
کرنے کی کوشش کرنا معیوب نہیں ہے
تو دس یا زیادہ بھائیوں کا مل کر ایک
دوسرے کو حوصلہ دیتے ہوئے اپنے
سدھانتوں کے عامل بننے کی کوشش
کرنا کیوں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ہاں
ایک بات ضرور قابل غور ہے۔ اگر یہ بات
صحیح ہے۔ کہ آریہ پرتندھی سبھا کے ادھیکاری
یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ چونکہ آریہ سماج
میں اب تک کوئی عامل پیدا نہیں ہوا
اسلئے وے آریہ پرتندھی سبھا کی بنیاد رکھنے
کے لئے مجبور ہیں (واضح رہے کہ [illegible]
ایسا دعوے آریہ پرتندھی سبھا کے ادھیکاریوں
نے کبھی نہیں کیا) تو میں بلا تامل کہوں گا
کہ آریہ پرتندھی سبھا کے ممبر آریہ سماج
کے اندر ایک نامناسب سپرٹ پیدا کرنے
کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں اُس وقت
اُن سے پوچھوں گا۔ کہ اگر آریہ سماج
نے کچھ نہیں کیا۔ تو وہ اس قابل کہاں
سے ہوئے۔ کہ آریہ پرتندھی سبھا کے نیم
بنا سکیں۔ نہ صرف یہی بلکہ میں اُن سے
پوچھ سکتا ہوں کہ اُن کے کس ممبر نے
اُن کی سبھا کی قایمی کی تاریخ سے گن
کر علم سوبھاؤ انوسار دن چرچا قایم کرکے

پیدا کیا ہے۔ برخلاف اس کے اُن کو
کسی پرچے کے آخری ایڈیٹوریل نوٹ کے
پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جس عمل کو وے
اپنی سبھا کا مقصد اُدیش سمجھتے ہیں۔ اُس کی
تعمیل کے لئے ایک ایک آریہ [illegible]
کہ آریہ پرتندھی سبھا سے کوئی بھی تعلق
نہیں۔ لیکن میں اس قسم کی مثالیں کیوں
پیش کروں۔ میں کیوں فرض کروں کہ آریہ
پرتندھی سبھا کے ممبر ایسے کرتگھن ہیں۔
کہ وے اُن پوتر آتماؤں کی قدر نہیں کرتے
جنھوں نے کہ ویدک دھرم کی شکشا پر چلنے کے
لئے اپنے آپ کو دنیاوی بول چال میں برباد
کر دیا ہے (گو اپنی رائے میں انھوں نے اپنا سب
کچھ بنا لیا) آریہ پرتندھی سبھا کے جن ممبروں
کو میں جانتا ہوں اُن کے اندر تو مجھے بڑا سرل
بھاؤ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس میری رائے
میں اس سبھا سے آریہ سماج کو ہانی پہونچنے
کی بجائے بڑی بھاری سہائتا مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ
جہاں آریہ پرتندھی سبھا کے ادھیکاری
اور ممبر ابھمان کی سپرٹ کو چھوڑ کر سرل بھاؤ
سے کام کریں۔ وہاں فقط ہی آریہ سماجوں کے
رکن بھی اُن نوجوانوں کے سچے جوش اور اُن
کی نیک نیتی کی قدر کریں۔ مجھے شری متی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا
کی ممبری کی وجہ سے یہ معلوم ہوا ہے
کہ ۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کے اجلاس میں انترنگ
سبھا کی روبرو آریہ پرتندھی سبھا کے نیم
آ پہنچے۔ فرلو پر ہونے کی وجہ سے میں اس
اجلاس میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔ لیکن
اس مقدس سبھا کے ممبروں سے پرارتھنا
کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ بجائے اِن نیک نیت
آتماؤں کی کوششوں کو شبہ کی نگاہ سے
دیکھنے کے اُن کو اطلاع دیویں۔ کہ آریہ

پرتی ندہی سبہا اُس سپرٹ کی عزت کرتی ہے۔ جس سے پریرے جاکر کہ آریہ پرتی ندہی سبہا کے ممبر کام کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ انہیں سیدھے راستہ پر چلا وے۔

اور یہاں پھر تیسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا میرا آریہ پرتی ندہی سبہا کے ساتھ کیا سمبندھ ہے۔ جو کچھ میں اوپر بیان کرچکا ہوں اُس سے زیادہ کوئی بھی سمبندھ میرا آریہ پرتی ندہی سبہا کے ساتھ نہیں ہے وہ سمبندھ جو کہ ہر ایک نیک نیت ویدک دہرم کے سیوک کے ساتھ میرا بنا ہوا ہے وہ تو آریہ پرتی ندہی سبہا کے بھی بہت سے ممبروں کے ساتھ میرا موجود ہے۔ لیکن میں نہ اُس سبہا کا کوئی او ہکاری اور نہ ہی ممبر ہوں۔ اور اس جگہ مجھ پر سوال ہوسکتا ہے کہ جب میں اِن نوجوانوں کی کوششوں کو نیک نیت سمجھتا ہوں اور ساتھ ہی اُن کے ادیشیہ کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ تو میں اُنکی سبہا میں کیوں داخل نہیں ہوتا۔ یہ سوال بارہا آریہ پرتی ندہی سبہا کے او ہکاری اور ممبر مجھ سے کرچکے ہیں اِس سوال کا جواب دینے سے پیشتر میں خود آریہ پرتی ندہی سبہا کے ممبروں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اُنہوں نے آریہ سماج کو انتظام کی موجودگی میں اپنی سبہا کیوں قایم کی۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اُن کا جواب کیا ہوگی۔ وہ جواب دینگے کہ چونکہ آریہ سماج کے ممبروں میں سے بہت زیادہ تعداد اپنے اصولوں سے عمل کے موقع پر گر جایا کرتی ہے۔ اسلئے انہیں ایک اور اندرونی سبہا کے بنانے کی ضرورت ہوئی۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا آریہ سماج کی ممبری اختیار کرتے وقت انہیں سبہاسدوں نے ویدوں کی تعلیم پر چلنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ اور اگر ایسا وعدہ کیا تھا (جو کہ امر واقع ہے) تو اب کیا سنیہہ ہے کہ دوبارہ وعدہ کرکے وہ لوگ نہ مکر جائینگے۔

کیا آریہ پرتی ندہی سبہا کے ممبر کہیں سے نیا سادہن سر کرکے آئے ہیں؟ کیا یہ لوگ بھی اُنہیں آریہ سماجیوں میں سے نہیں ہیں جو کہ عمل کے وقت گر گر اپنی کمزوری کا ثبوت دے چکے ہیں؟ پھر وہ بہ نسبت دیگر آریہ سماجیوں کی نسبت زیادہ تر اعتبار کیونکر کیا جاسکتا ہے؟ -

یہ ایک وجہ ہے کہ میں آریہ پرتی ندہی سبہا کا ممبر نہیں بنتا دوسری اور وجہ بھی ہے۔ میرے ممبر ہونے کے یہ معنی ہونگے کہ آریہ پرتی ندہی سبہا سے علیحدہ محض آریہ سبہاسد رہ کر میں آریہ سماج کے سدہانتوں کی پیروی کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت ایک آدمی آریہ سماج کا ممبر بنتا ہے۔ تو وہ چلہ سدہانتوں پر چلنے کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن جس آدمی نے کبھی بھی اِس وعدہ کو اپنے دل سے نبہایا ہو اُسکے لیے کسی نئے اقرار کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اِسکے جواب میں میرے روبرو ایسے بہائی پیش کیے جاوینگے۔ جو کہ باوجود عملی جیون کے لئے ہر وقت طیار رہنے کے بھی اب آریہ پرتی ندہی سبہا کے ممبر بن گئے ہیں۔ لیکن ایسی شایں تیرے لئے رہبری کا کام نہیں دے سکتیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ جب وہ بہائی بھی دوبارہ غور کرینگے۔ تو اُنہیں اِسی نتیجہ پر پہونچنا پڑیگا۔ کہ انکا آریہ پرتی ندہی سبہا میں شامل ہونا ضروری تھا میری رائے کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں آریہ پرتی ندہی سبہا کے ممبروں کی کوششوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور انہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ مکر کوشش نہ کریں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر اُنکی سبہا کا ممبر ایک بھی آزمائش کے وقت گر گیا۔ تو نہ صرف انہیں کی سبہا کو نقصان پہونچیگا بلکہ آریہ سماج کو بھی ایک دہکا لگیگا۔ کیونکہ معترض ابھی کبھی ہی معقولیت سے کام نہیں لیتے بلکہ گدہوں کی طرح کمزوریوں کے منتظر رہتے ہیں۔ یہ کہینگے کہ جب آریہ سماج کے خاص ممبر علیحدہ ہوکر بھی عملی جیون نہ رکھ سکے تو پھر آریہ سماج سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ گو میں بذات خود ایسی سبہا کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایک طرح پر آریوں کے عملی جیون کے عالمگیر پرچار کے راستہ میں

رکاوٹ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اِس سبہا کی موجودگی اور ایک دوسرے کی نزدیکی عبادت اور ہمدردی کی وجہ ویدک ورن ویوستھا قایم کرنیوالوں کو وہ تشفیات نہیں ہونگی جو کہ نہ صرف دہرم پر چلنے والوں کے ہی جوش کو بڑہایا کرتی ہیں۔ بلکہ بہت سوں کو اُن میں شامل ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جبکہ سبہا قایم ہوچکی ہے۔ تو میں اُسکے اودہکاریوں اور ممبروں کو جنہیں اصلاح ضرور دونگا۔ میرے دہارمک جوش سے بہرے ہوئے بہائیو! تمہارا ایک ساتھی بھی اگر گر گیا تو وہ تمہاری تمام کوششوں پر پانی پہیر دیگا اسلئے ممبر بنانے میں بڑی احتیاط سے کام لیا کرو۔ جو شخص پیچ پگیہ کرنے کا عادی نہیں۔ جو شخص ویدک دہرم کی بزرگی کو محسوس کرنے کے قابل نہیں۔ محض گہونگھٹ اور سیاپے کی رسم کو ترک کرانے پر اُسے مت شامل کرلیا کرو اگر تمہارا مطلب واقعی عملی جیون کا پرچار کرنا ہے۔ تو جلندھر آریہ سماج کے اُس وقت کے عمل کی پیروی کرو جب کہ اِس جگہ آریہ سماج کی ممبری کی درخواست گذرنے پر ایک سال تک امیدوار میں درج ہوکر درخواست کنندوں کے اچرنوں کی پڑتال کے ساتھ اُس کے ساتھ زیادہ تر نزدیکی سمبندھ پیدا کرنے کی کوشش ہوا کرتی تھی "

آریہ پرتی ندہی سبہا کی نسبت مجھے اسوقت اور کچھ لکھنا نہیں ہے۔ میں اِس ذکر کو محض اِس پر ختم کرتا ہوں۔ کہ پرمیشور اِن پرجوش بہائیوں کے دہارمک جوش میں دن بدن ترقی دیوے تاکہ میں انہیں عملی جیون میں منت ہی اُنتی کرتے دیکھ کر آنند لابھ کرتا رہوں۔ اور اب فروعات کو چھوڑ کر میں پہر نفس مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں -

(باقی آیندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

پربھو جی! ہاتھ گہے کی لاج رکھو

تمہارے وشواس پر ہی تو میں نے سنسار کے لیشور یہ اور مان کو جواب دیا تھا

تمہارا آشیرواد پاکر ہی تو میں نے سنسار کے سہارے کو چھوڑا تھا۔ تمہارے بل پر اِتراتے ہوئے ہی تو میں نے دُنیا داروں کے بلوں کی پرواہ نہیں کی تھی جب مجھے اپنی ستری کا سچا پریم یاد آتا تھا۔ تو نہیں آلنگن کر کے ہی تو میں آتمک شانتی پراپت کرتا تھا۔ مجھے جب اپنی ماں کی پیاری گود یاد آتی تھی۔ تو تمہاری شانتی دایک گود میں ہی تو آنند لابھ کیا کرتا تھا۔ میں اپنے بچوں کو تمہاری حفاظت میں ہی چھوڑ کر تو تمہاری آگیا پالن کے لئے آنند سے بچرتا تھا۔ کنتو ورتمان یہ کیوں بدل گیا؟ کیوں اب وشواس کی جگہ اوشواس نے چھین لی؟ کیوں سنسار کی طاقتیں اس وقت مجھے ڈراونی معلوم ہو رہی ہیں؟۔ میں کیوں سندیہہ کے ساگر میں ڈوبا جا رہا ہوں؟۔ میں کیوں پہلے کی طرح تمہاری موجودگی کو محسوس نہیں کر رہا؟ تمہاری گود کو گیسیان نیتروں سے پرتیکش دیکھتے ہوئے تمہارے دربار کا دروازہ صاف کھلا دیکھتے ہوئے بھی میں کیوں ماں کی گود کو یاد کر کر کے آنسو بہا رہا ہوں؟۔ تمہارے اسیم پریم کو سنسار میں پر وآپت ہوتے ہوئے پھر بھی میں دوسری لکڑی پیاری صورت کو یاد کر کر کے کیوں بیاکل ہو رہا ہوں؟۔ کیا یہ درشیہ سنسار کو تعجب میں ڈالنے والا نہ ہو گا؟۔ پربھو جی۔ ہاتھ گہے کی لاج رکھو! میں تمہارا ہوں۔ میرا آپ ہی خیال نہ کرو۔ مجھے اپنی رکشا میں لو۔ اور مجھے

بل دو۔ کہ سوار تھ اور خودی کو آپ کی سنگل اچھا پر بلی اگنی میں دگدھ کر کے اس سے پرسوارتھ اور آپ کی بھگتی کی سُگندھی چاروں طرف پھیلا سکوں

کنیا آنا تھ آشرم کی کوشش اجائی نہیں جائیگی

ہیں اپنے بھائیوں کو دھنیہ واد کیا دوں جو وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اتنا کہے بنا نہیں رہ سکتا کہ جو اسوقت بیچ بچے انا تھاؤں کے مائی باپ بن رہے ہیں۔ ایشور اُن کے بچوں کی خود رکشا کریگا آریہ بھائیو! گذشتہ کچھ مہینوں سے مجھ سا آتشا رکھنے والا آدمی۔ مجھ سا یہ دُنیا بہ اُمید قائم پر عمل کرنیوالا آدمی بھی اپنی امیدوں کو یاس کے ساتھ بدل رہا تھا۔ لیکن آپ لوگوں کے عمل نے میری طبیعت میں کسقدر تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ میں ابھی ابھی اپنے پیارے بھائی لالہ خوشی رام جی پوسٹ ماسٹر امرتسر کا خط پڑھ رہا ہوں۔ میرے بھائی لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کا مضمون کنیا اناتھ آشرم جالندھر کے بارے میں پڑھا۔ میں اُس کے مضمون کو پڑھ کر اس قدر افسوس میں ہوا۔ اور میں اس قدر اُس سے موثر ہوا۔ کہ میں نے اُسوقت پچاس روپیہ بھیجنے کا وعدہ کر لیا۔ لیکن پھر میں نے مناسب سمجھا کہ ایتوار کے ستیاہک جلسے میں سماج میں پڑھ کر سنا دوں۔ میں نے گذشتہ ایتوار کو ایسا ہی کیا۔ ۱۸۶ روپیہ اُس وقت جمع ہو گئے۔ اور کچھ وعدے ہوئے جو جمع ہو رہے ہیں۔ یہ روپیہ جلد بھیجا جاویگا جو کہ شاید اگر زیادہ نہیں تو ایک سو بیس کے قریب ہوگا۔ جب ایسے کام کرنے والے اور دھرم کے لئے خصوص کرنے والے موجود ہیں۔ تو اناتھ آشرم کا کوشش اب خالی نہیں رہے گا۔

ستریوں کے سدھار کا ایک اور ذریعہ

ہماری آئیندہ سنتانوں کی بہتری کے لئے کنیا مہاودیالہ اور دیگر کنیا پاٹھ شالاؤں کا قائم ہونا ایک سخت ضرورت ہے۔ گو ان پاٹھ شالاؤں کا انتظام ویسا نہیں جیسا کہ چاہئے۔ اور جیسا کہ ہو سکتا ہے۔ تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کماری کنیاؤں کو بہتر ماتائیں بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ پریتن اوشیہ ہو رہا ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ان پاٹھ شالاؤں میں کس قدر فی صدی تعلیم کے لائق بہتر یا شکشت کی جاتی ہیں۔ اور پھر آریہ سماج کے اندر ہی اُن ہزاروں بوڑھیا۔ اور ادھیڑ استریاں کی کیا گتی ہے۔ جو کہ اب پاٹھ شالا میں نہیں جا سکتیں۔ ہمعصر آریہ پتر کا نے گذشتہ پرچہ میں مدراس سوشیل ریفارم ایسوسی ایشن کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ اُس سبھا نے وہاں کی شریف بیویوں کی اصلاح کے لئے یوروپین تعلیم یافتہ لیڈیوں کے ذریعہ سے اُنہیں لیکچر دلانے شروع کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی پنجابی مصلحان قوم کو صلاح دی ہے۔ کہ وے بھی اس خیال سے فائدہ اُٹھاویں۔ اس میں شک نہیں کہ گو یہ کام نہایت مشکل ہے۔ تاہم جب تک کہ موجودہ گرہ پتنیوں کے اندر اعلٰے خیالات داخل کرنے کی کوشش نہ ہو گی تب تک کبھی بھی ہماری سنتان خواہ پتر ہوں یا پتری اُن کے اندر دھرم اور پروپکار کے اعلٰے بھاؤ پیدا نہیں ہوں گے۔ جو دیش کی آئیندہ بہبودی کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ لیکن محض لیکچروں سے مطلب برآری مشکل ہے میری رائے ہے۔ کہ جہاں آریہ پُرش خاص لیکچروں کا محض عورتوں کے لئے انتظام کریں وہاں ساتھ ہی کچھ ایسے نمونے کے آریہ گرہ بنانے

کی کوشش کریں جن کے ساتھ تعلق پیدا کر کے دیگر آریوں کی عورتیں اپنے خیالات کو آسانی سے درست کر سکیں۔ میں اس خیال کو زیادہ تر واضح طور پر خاص مضمون میں بیان کروں گا لیکن اس وقت اپنے بھائیوں سے یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گھروں کی عورتوں کی حالت درست کرنے کی طرف مضبوط دل سے رجوع ہو جاویں

ایک طرف اصلاح کے بیچ میں

میں اکثر اوقات اپنے سودیشی بھائیوں کو یہ عذر پیش کرتے سنا کرتا ہوں۔ کہ ان کو ابھی ایک اصلاح سے ہی فرصت نہیں ملی۔ اس لئے وہ دوسری اصلاح کی طرف فی الحال رجوع نہیں ہو سکتے۔ کتنی مرتبہ جب ورن بیوستھا کا تذکرہ چھڑا۔ تو یہ صاف جواب ملا ہے کہ پہلے سوراج ہو جا۔ اور جب تک شرادھ کو دور کر لیں گے۔ پھر ورن بیوستھا کی درستی کی جاوے گی۔ یہ بڑی بھاری بھول ہے۔ میری رائے میں جب تک ہر پہلو میں ترقی کے لئے قدم نہ اٹھایا جاوے۔ تب تک ایک پہلو میں بھی ترقی ہونا مشکل ہے جو شخص جات پات کے بندھنوں کو توڑنے کے لئے تیار ہے۔ اس کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ برہمچریہ کا پالن کر کے پورن اوستھا میں وواہ کرے۔ جو دیوی گن۔ کرم سبھاؤ کی پریکشا لے گرہست گرہن کرنے کے لئے آمادہ ہے اسے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ گھونگھٹ فضول ہے۔ آریہ سماجوں کو کام کرتے ہوئے چوتھائی صدی گذر چکی۔ لیکن افسوس اب تک اس کے سبھا سدوں کی زبان سے یہی سننے کا موقع ملتا ہے۔ یہ تحریک قبل از وقت ہے۔ شاید اس قبل از وقت کے بہانے کا کبھی خاتمہ ہوگا۔

بیچ سوئمبر ودواہ واقعی ویدک تھا

سنیچر ۹۔ فروری کی رات کو ایک ودواہ سنسکار میرے مکان پر ہوا۔ جس کو واقعی سوئمبر ودواہ کہہ سکتے ہیں۔ کنیا شری متی سُمترا دیوی جی (جنہوں نے علاوہ دیگر انسٹی ٹیوشنوں میں ودیا ابھیاس کرنے کے۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر میں بھی دو برسوں تک شکشا پائی تھی) اور ور ڈاکٹر گورودت سابق منتری آریہ سماج ریاست کوٹا تھے۔ جن کے ادیتو اور دڑھتا سے کہ وے بھائی بخوبی واقف ہیں۔ جنہیں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ سمبندھ پرسپر کے گن۔ کرم اور سبھاؤں کو وچار کر کیا گیا تھا۔ اور دونوں فریق نے میری معرفت ایک دوسرے کے گن دوشوں کو نرنیہ کیا تھا۔ کنیا کے ساتھ میرا بیت ہی نزدیکی سمبندھ ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں نے اسے واقعی اپنی پتری بنا لیا ہے۔ ۹ برس کی عمر میں سُمترا دیوی کو بال ودھوا کہلانا پڑا تھا۔ اس کے بعد تقریباً ۹ برسوں تک ودیا ابھیاس کرتی رہیں۔ اس عرصہ میں باوجود سمبندھیوں کی وشٹتا کے ہی مبیائی جالوں سے بچ کر انہوں نے اپنے دھرم کی رکشا کی۔ اور کنیا مہا ودیالہ جالندھر میں ویدک دھرم کے نیموں کو سمجھ کر ان کو دڑھتا سے گرہن کیا۔ ودواہ سنسکار میں آریہ سماج جالندھر کے بہت سے سبھاسد اور دیگر بھائی بہن شریک تھے۔ اُونچ آسن پر ور اور کنیا کو دیکھ کر سب ہی سچے آریہ ہرشت ہو رہے تھے۔ دونوں نے خود بخود منتر پڑھ کر ان کے ارتھوں سے پرسپر پرتگیائیں کیں۔ دونوں کا لہجہ یہ ظاہر کر رہا تھا۔ کہ دونوں گرہستھ آشرم کی پوتر لیکن نازک ذمہ واریوں کو سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر گورودت کی عمر ۲۷ برسوں کی ہے۔ لیکن سنجیدہ اور ورڈھ آریہ ہیں۔ جالندھر کی بھائیوں نے کنیا کو کچھ اُتم بستر۔ دھرم گرنتھ اور اگنی ہوتر کا سامان معہ چاندی کے پاتروں کے دئے۔ اور ایک گھڑی بھی دی۔ تاکہ ہماری پتری سمے کی قدر کرنا سیکھے میں نے کنیا کو اپنی پتری بنا کر ور کو پانی گرہن کرایا۔ ودواہ کے خاتمہ پر ور اور کنیا کو خاص شکشا دے کر رخصت کیا۔ اس ودواہ کے ذریعہ سے نہ صرف ایک بال ودھوا ہی انیائے سے بچی۔ بلکہ ان سچے آریوں نے ذات پات کی سخت زنجیروں کو توڑ کر عملی طور سے ویدک ورن بیوستھا کی بنیاد رکھی۔ کنیا کے والدین جنم کے لحاظ سے براہمن کہلاتے تھے۔ اور ور کے راجپوت۔ میں نے ان دونوں کو پہلے سے ہی ان کی اس دلیری کے آئندہ نتیجوں سے آگاہ کر دیا تھا۔ لیکن دونوں میں سے ایک نے بھی لغزش نہیں کھائی۔ دونوں کا جواب تھا کہ جب وید اور رشی دیانند کی آگیا کے انوکول ہم چلنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں سنسار کی کچھ پروا نہیں ہے۔ مجھے ان دونوں پر پورن نشچے ہے۔ کہ گرہستھ کے نا تن ثابت ہوں گے ۱۲۔ فروری کو کچھ آریہ بھائیوں کے یہاں ور۔ بدھو کو نمنترن رہے۔ اور ۱۱۔ فروری کو ۷ بجے شام بھی ریل میں یہ سچا آریہ جوڑا ریاست کوٹا کے قصبہ انتہ کو روانہ ہو گیا۔ میری پرمیشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان دونوں کے دلوں میں دن بدن دھرم کے لئے اتساہ پیدا کریں۔ اور پتری سُمترا دیوی کو بل دیویں کہ وہ جس طرح سوئمبر شکشا لابھ کر کے پوتر بنی اور اُنتی کر کے آنند کی ادھیکارنی ہوئی ہے۔ اسی طرح اپنی دیگر بہنوں کے لئے بھی پرمتن کرتی رہے۔ اور اپنے جیون سے

ثابت کر دیو سے - کہ سیچی آدیہ دیوی - اور معمولی عورتوں میں بڑا بھاری فرق ہے۔
ڈاکٹر گوروونت جی نے اپنے دورہ کی خوشی میں حسب ذیل دان دیا۔ گیا انتھ۔ آپنے میڈیکل ... بدھاوہ پالہ ... پر چار فنڈ ...

ریویو

گایتری مہاتم بزبان اُردو۔ مصنفہ لالہ سالگ رام نائب ناظر کلکٹری الہ آباد قیمت فی جلد ۳ پائی۔ دو سو کاپی یا اس سے زیادہ کے خریدار کے لئے نصف قیمت پر اس چھوٹے سے ٹریکٹ کا گایتری منتر کی بزرگی دیگر مذاہب کی مناجات پر جتلا کر گایتری منتر کے اوصاف گئے گئے ہیں درخواست خریداری مصنف کے نام جانی چاہیے۔

کتاب آداب المعاشرت ہ بیان ادب مطابقت رسوم مروجہ ہندوستان۔ مصنفہ مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس آگرا۔ اور اسی گرنتھ کا **ہندی ترجمہ** از منشی ہزدا ین۔ یہ دونوں کتابیں ریویو کے لئے آئی ہیں۔ ترجمہ کی نسبت رائے ظاہر کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اُس کا نفس مضامین سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ لیکن خاص کتاب کی نسبت میں نے کچھ لکھنا ہے۔ کیونکہ سرورق پر درج ہے کہ " ہ کمیٹی ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے بمنظوری ڈائرکٹر بہادر پبلک انسٹرکشن کتب انعامی و کتب خانہ جات کے واسطے منتخب فرمایا ہے۔"

اس کتاب کے مضامین تو نہایت ضروری ہیں۔ جن سے ہر ایک انسان کو واقفیت ہونی چاہیئے۔ لیکن لکھنے والے نے خصوصاً اہل اسلام کے رسوم اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کتاب لکھی ہے۔ میری رائے میں ہندوؤں یا آریوں کے لئے یہ کتاب بالکل مفید نہیں ہو سکتی۔ اُلٹی نقصان دہ تو ہو سکتی ہے ریویو کی حد کے اندر گنجائش نہیں ہے۔ کہ ۱۵۲ صفحوں کی کتاب کے اندر جہاں جہاں محدود خیالات ہیں۔ اُنہیں ظاہر کیا جاوے لیکن نمونہ کے طور پر میں چند ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جن سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ کتاب محض مسلمانوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی ہے۔ ازدواج کی نسبت تحریر فرماتے ہوئے ڈپٹی صاحب فرماتے ہیں " بعض نوجوان طبیعت خواہش نفسانی کے بندے ایک سے زیادہ چار چار بعض اس سے بھی زیادہ تجاوز ہو کر غیر معینہ تعداد کے ساتھ اپنے محلات کی بیشی کرتے جاتے ہیں

اگر یہ اُن کی خواہش زناکاری سے بچنے کے لئے یا محض اولاد کے واسطے ہے تو اس میں کوئی محل اعتراض نہیں " جن الفاظ کو میں نے موٹا کر دیا ہے۔ اُن پر اپنے ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کیا یہ صریح ہدایت نہیں ہے کہ زیادہ بیویاں کرنے والے یہ عذر پیش کر دیویں کہ چونکہ وہ شہوت پرست ہیں اس لئے انہیں زیادہ بیاہ کرنے کی اجازت دی جاوے۔ اخلاق یہ چاہتا تھا۔ کہ ڈپٹی صاحب بےخوف ہو کر اپدیش کرتے۔ کہ ایک مرد کے لئے ایک وقت میں ایک عورت جائز ہو سکتی ہے

پھر صفحہ ۷۲ پر زوجہ کو تو اپنے شوہر کے ساتھ ترشروئی یا نافرمانی کرنا ہر حالت میں نہایت برا لکھا ہے۔ لیکن شوہر کے لئے ہدایت کی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو زوجہ کو نرمی اور آہستگی سے اصلاح پر لاوے اور بصورت نافرمانی اُس سے تعلق توڑنے کہ یہ علاج آخر ہے " گویا اچھا سلوک عورت کے ساتھ مرد کے اختیار میں رکھا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ محمدی طلاق کو بطور اخلاق کے پیش کر دیا ہے۔ جیسے کہ اہل ہنود عموماً اخلاق سے بعید سمجھتے ہیں صفحہ ۸۸ پر حقہ نوشی کے لئے ایک طرح کی تحریک ہے۔ یعنی کھانے کے خاتمہ پر لکھا ہے کہ " قلیان آخری تواضع مہمان ہے۔ حقہ میں بہت بڑی احتیاط لازم ہے۔ نہایت **پاکیزہ** و صاف، و اجلا و تازہ کر کے بھرا جاوے وغیرہ وغیرہ " حقہ اور پاکیزگی! عجیب ضدین کے ملاپ کا معجزہ ہے۔

خشکیوں کے چوسنے اور شوربے کے استعمال کے متعلق جو ہدایتیں ہیں۔ وہ اہل ہنود کی رائے میں بالکل لغو ہیں۔ ڈاکٹر کیا کرتے ہیں کہ اگر ہضم کرنے کی نیت ہو تو دودھ کو بھی تھوڑا تھوڑا گھونٹ کر پیو ے تاکہ **سلیوا** (saliva) کے شامل ہونے سے ہضم جلدی ہو جاوے۔ لیکن ڈپٹی صاحب دودھ پینے وقت سڑپ سڑپ کی آواز نکالنا بے ادبی تصور فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر تندرست کے لئے ٹھنڈے پانی سے غسل مفید بتاتے ہیں لیکن ڈپٹی صاحب گرم پانی سے غسل زیادہ تر مفید ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جس طرح اس کتاب کی چھپوائی کاغذ وغیرہ اعلیٰ ہیں۔ اور باوجود اس کے جس طرح پر کہ قیمت ۸ بہت سستی ہے اسی طرح یہ مضامین ہر فرقہ اور قوم کے آدمیوں کے

لئے مفید نہیں ہو سکتے۔ وں اہل اسلام کے لئے کچھ ایسی ہدایتیں ہیں جو انہیں پیشتر کی نسبت بہزاران بنا سکتی ہیں۔ بہتر ٹھیک وہ ان پر عمل کریں۔

مہارانی وکٹوریا کی موت پر جالندھری شاعر کا نظم

ہمارے شہر میں پنڈت برجموہن دتاتریہ متخلص بہ کیفی ایک لائق شاعر ہیں۔ آپ کی (اردو شاعری) میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ اردو شاعروں کی مبالغہ بازی سے پرہیز ہوتا ہے۔ مہارانی وکٹوریا کی موت پر جو نظم وفاتِ قیصرہ پر جی نے بعنوان نالۂ غم طیار کرکے چھپوائی ہے وہ قابل پڑھنے کے ہے یوں تو شاعری اعلیٰ اور ملکہ معظمہ کے اوصاف کا بیان بھی اچھی طرز پر کیا ہے۔ لیکن ستریوں کی وکالت کرتے ہوئے جو بند کیفی صاحب نے لکھا ہے۔ وہ خاص کر قابل داد ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

وہ وہ سادہ لوح جن کا ہے یہ قول ناروا
ترکیب زن میں نقص ہے پیدا بہرہوا
جن کے گماں میں عورتیں خلقی کنیز ہیں
ناقص جو عقل زن کی بتاتے ہیں برملا
کہتے ہیں جو اسیر ہوا و ہوس اسے
ہے قول جنکا۔ فطرتِ نسواں میں ہے دغا
کہتے ہیں جو غلام ہی عورت رہے مدام
عورت کو اختیار کا دینا ہے ناروا
جن کا عقیدہ یہ ہے کہ آزادیٔ زناں
سوسائٹی کے نظم کی لرزائے گی بنا
فتوےٰ ہے جن کا عورتیں ہیں قدرتاً حقیر
انکو مساوی مرد کے حق دینا ہے خطا
وہ آئیں اور دیکھیں کوئین کی حیات کو
انصاف ہے تو چھوڑ دیں تعصب کی بات کو

ایک ہی بیت کے اندر ستری رکھشا کے مخالفوں کو کیا ہی عمدہ جواب دیا ہے۔ لیکن ستریوں کے حقوق کی وکالت کے لئے اسی قدر دور جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ جنہوں نے بھارت ورش کی دیویوں کے اتہاس پڑھے ہیں۔ ستریوں کے حقوق کے لئے جو اپیل کی جاوے اس کا اُن کے دلوں پر بڑا عمدہ اثر ہوتا ہے

لوکل خبریں

آریہ سماج جالندھر شہر کی انترنگ سبھا کا انتخاب بعد سخت انتظار کے ۳۔ فروری ۱۹۰۱ء کو ہوا حسب ذیل عہدیداران اور ممبران مقرر ہوئے۔ لالہ رام کرشن جی پلیڈر پردھان۔ لالہ تیلو رام جی اُپ پردھان۔ لالہ دیوراج جی منتری۔ لالہ نند لعل جی اُپ منتری۔ لالہ مادھو رام جی کوشادھیکش۔ لالہ نگینہ مل پستکادھیکش۔ مہاشہ منشی رام۔ لالہ بسنت رائے بزاز۔ لالہ کرم چند بی۔ اے اور ماسٹر سنت رام جی۔ پرتشٹھت ممبران مقرر ہوئے

لوکل سماج کے ہفتہ وار جلسے بدستور ہوتے رہے۔ گذشتہ آدیتہ وار کو پنڈت لکشمی رام پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتر دیش دادا وہ کا ویاکھیان ہوا جو اپنی بہنوں کو کنیا مہاودیالہ میں داخل کرنے آئے تھے۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چوک سودان میں دو لیکچر دھرم اور ستری شکشا وشئوں پر دئے۔ جن میں حاضری معقول تھی۔ پنڈت جی اپنے سارے پریوار کو کنیا مہاودیالہ میں شکشا پانے کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ سنیچر ۱۶۔ فروری کی انترنگ سبھا کے اجلاس میں سالانہ اُتسو کے لئے کمیٹی انتظام کے لئے حسب ذیل اور عہدیدار مقرر کئے گئے۔ مہاشہ منشی رام اوشٹھاتا۔ بابو نگینہ مل جی پربندھ کرتا اور ماسٹر سنت رام جی کاریہ درشک و انسپکٹر اسپیشل وواز تاریخ ۱۷۔ فروری ۱۹۰۱ء کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت دیوی دیال جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ سماج کے سماپت ہونے کے بعد آریہ سبھاسدوں کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ قرار پایا کہ جو آریہ سبھاسد اپنی لڑکی کا وواہ ۱۶ سال کی عمر سے پیشتر اور اپنے لڑکے کا وواہ ۲۵ برس کی عمر سے پیشتر کر دیوے۔ اس کو آریہ سبھاسد کی پدوی سے گرا دیا جاوے۔ اور پھر اس کو آریہ سبھاسد نہ بنایا جاوے۔ جب تک کہ وہ پھر ویدک وواہ کرکے اپنے پورے پشچاتاپ کا ثبوت نہ دیوے۔ لیکن اگر اس کے کوئی اولاد سنتان نہ ہو تو ایسے پرائشچت کے بعد پھر آریہ سبھاسد بنایا جا سکتا ہے جو کہ انترنگ سبھا تجویز کرے۔ اگر پنجاب کے دیگر آریہ سماج بھی اسی تجویز کی پیروی کریں اور اصولوں کی پابندی کی عادت ڈلوائیں تو بڑا بھاری فائدہ ہووے۔ [illegible] بارش کی ضرورت کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن خاصی بارش پھر ہوگئی

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

سکرٹری آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر اپنی ایک مراسلت میں ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ جلال آباد کے سماج مندر کے مقدمہ کی نسبت آریہ گزٹ میں غلط خبر شائع ہوئی ہے اور ساتھ ہی ایک کلرک مہاشے کے خط کا

حوالہ دیکر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ زیادتی ویسی بھی طرف سے ہوئی ہے۔ میرے بھائی کو معلوم رہنا چاہئیے کہ میں نے اپنے کلچرڈ بھائیوں کی تحریروں اور تقریروں کا نوٹس لینا چھوڑ دیا ہے۔ لفظ کلچرڈ بھی محض اسلئے استعمال کیا ہے۔ کہ اُن کی شخصیت پڑھنے والوں کی سمجھ میں آجاوے۔ ورنہ میں یہ لفظ بھی نہ استعمال کرتا۔ میری رائے میں جلال آبادی بھائیوں کو غلط فہمیاں پھیلانے والوں کی پروا نہیں کرنی چاہئیے۔ جب وہ راستی سے کام کر رہے ہیں جیسا کہ منتری مہاشہ کے پتر سے گیات ہوتا ہے تو کسی قسم کی غلط فہمی پھیلانا بھی انہیں نقصان نہیں پہونچا سکے گا۔

ایڈیٹر

پڑوالوں کا علاج:۔ جب آریہ بھائی نے پڑوالوں کا علاج دریافت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کامل علاج تو یہ ہے۔ کہ مریض کسی ہوشیار ڈاکٹر سے پلک ہندی کا اپریشن کراوے۔ کلی صحت ہو جاویگی۔ اگر نہ کرا سکے تو بالوں کو موچنے سے نکال کر جڑوں کی جگہ نوشادر کی ڈلی جس کا کنارہ ایک پتھر پر رگڑ کر صاف کر لیا جاوے لگانی چاہئیے جہاں پر یہ لگایا جاویگا۔ بال دوبارہ پیدا نہ ہو سکینگے یہ تجربہ ہے (بسنت رائے ہاسپٹل اسسٹنٹ)

آریہ سماج کا بل:۔ آج کل کے بعض بیگنی بابو اور پورانے سکے کے ڈھکا دہرمی بابوں کہو کہ آریہ سماج کے نیچ دل سے شترو بعض اوقات اپنے دل کو خوش کرنے اور اپنی تسلی خاطر کے لئے کہہ اٹھا کرتے ہیں کہ وہ آریہ سماج بھی کچھوں کے مت کی طرح نکل کر اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے"۔ لیکن جب اُن سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کیوں جناب مورتی پوجا مرتک شرادھ۔ ایشور اوتار اور بالیل یواہ وغیرہ ویدوں سے ثابت ہو گیا۔؟۔ تو جواب ملا کرتا ہے۔ کہ نہیں صاحب! اب وہ زور نہیں رہا۔ سوائے اس کے کہ آریہ سماج کے شترو آریہ سماج کی نندا کر کے اور اُس کی تنزلی کا خیالی زمانہ دل ہی بنا کر چار یاروں میں بیٹھ کر اپنے دل کو خوش کر لیا کریں۔ اور کیا مطلب ہو سکتا ہے لیکن شاید انھوں نے کبھی وچارنے اور سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ کہ آریہ سماج پر چاروں طرف سے مخالفوں کی جسقدر زبردست چڑھائیاں ہوئیں اور جس زور شور سے ہو رہی ہیں۔ انہیں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک زندہ جیتی جاگتی اور زبردست سوسائٹی ہے۔ چیونٹی کے مارنے کے واسطے کبھی کوئی بندوق سے کام نہیں لیگا۔ چڑیا کے شکار کے واسطے کبھی توپ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن برخلاف اس کے جب سارے زور اور ساری طاقت سے ایک پر انیک چڑھائیاں ہوئیں تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ آگے بھی کوئی طاقت ور چیز ہے تمام ہند و دہرم سبھائیں۔ اور ان کے کشمیری پنجابی۔ اور ہندوستانی لیڈر ناجائز طریقوں اور اپنی پورانک تہذیب کے مصالحہ اور بارود سے بنے ہوئے گولوں اور شستروں سے آریہ سماج کی ہستی کو دُنیا کے تختہ سے اُٹھا دینے کی فکر میں دن رات مصروف ہیں۔ محمدی لوگ اپنے توپخانوں رسالوں اور سپاہ سے سارا زور آریہ سماج کے وجود کو عدم تک پہونچانے میں لگا رہے ہیں۔ عیسائی اپنے ہتھیاروں اور ساری طاقت کو اسی کام کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ بھادر تت کہا سے ہر تت جا تک پیچھے لگائے اور آستینیں چڑھائے اپنے نیتروں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ غرضیکہ سارے کے سارے مذاہب اسی دُھن میں ہیں کہ جس طرح ہو سکے آریہ سماج کے نام کو دنیا سے مٹا دیا جاوے۔ اور اسی لئے کی نیند کسی کو بھی نصیب نہیں۔ تمام ویدک دہرم کے مخالف مذاہب دن رات آریہ سماج کو نیست و نابود کرنے کی سوچ اور فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آریہ سماج سے ڈر کے مارے اپنے قلعوں کو اپنے خیال میں مضبوط کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اسقدر چڑھائیوں اور زبردست مخالفتوں کے بھی آریہ سماج کا ابھی تک کچھ نہیں بگڑا۔ بلکہ آریہ سماج دشمنوں کے واروں اور حملوں کو سہتا ہوا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس قدر سخت مخالفتوں اور زبردست چڑھائیوں کو دیکھ کر بھی اگر کسی کو آریہ سماج کے بل اور اُس کی سچائی کا یقین نہ آوے۔ تو اُس کی مرضی۔ اپنا دل خوش کرنے کے لئے جس طرح چاہے دل میں نقشہ بنا لیا کرے۔

راقم
گوردہیارا

شریمان پنڈت کرپارام جی کی سیوا میں التماس

(۱) آپ نے نیاء اور سانکھیہ کا اردو ترجمہ کر کے جو لابھ اردو دان پبلک کو پہونچایا ہے اُس کے لئے جہاں تک پبلک آپکا دھنیہ واد دے تھوڑا ہے۔ لیکن اب نظر باقی کے ترجموں کی طرف لگ رہی ہے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ باقی کے ترجمے کب تک طیار ہو کر پبلک کی اُمیدوں کو پورا کریں گے۔

(۲) سانکھیہ درشن کے ترجمہ میں پہلے ادھیائے کے ۵۵-۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ سوتروں کا ترجمہ غلطی سے رہ گیا ہے لہذا بادب التماس ہے۔ کہ اگر آپ متذکرہ بالا سوتروں کا ترجمہ مع تشریح اخبار ست دہرم پرچارک میں درج کرا دیویں۔ تو جن لوگوں کے پاس وہ درشن ہے وہ اس کی کمی کو پورا کر لیویں

راقم
گوردہیارا۔ منتری آریہ سماج جوں

موت

کون شخص ہے۔ جسے موت کے لفظ سے واقفیت نہو۔ جسکے پاس اِس کا ذکر کرو۔ وہی اِس ظالم کے ظلموں کی فہرست سُنا کر اِس کی بدسلوکیاں ظاہر کرے گا۔ کوئی اپنے والدین کے گذر جانے کے غم میں مبتلا۔ کوئی اپنے اکلوتے بیٹے کی جدائگی میں سراسیمہ و سرگردان۔ کسی کو بھائی کے بچھڑنے کا غم۔ اور کسی کو بہتر کے چھینے جانے کا اندوہ۔ غرضیکہ دُنیا اِس کے ہاتھوں پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے سنو! اُس کونے سے ایک باریک سی آواز نکل رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کسی معصوم لڑکی کے چلّانے کی آواز ہے۔ یہ بھی اِسی موت کے ہاتھوں رو رہی ہوگی۔ ماں مرگئی ہوگی۔ یا باپ گذر گیا ہوگا۔ بھلا آؤ! معلوم تو کریں۔ کہ ماجرا کیا ہے۔ وہ وہ یہ تو بیاہی ہوئی لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کیوں لی ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو خوبصورت سُرخ رنگ کا ہاتھی دانت کا چوڑا کیوں توڑ رہی ہے ہائے! اِس کا پتی سر سے گذر گیا۔ موت !! او ظالم موت !! معصوم لڑکی کے ساتھ اِس قدر ظلم! اِس کی ساری زندگی تو نے تلخ کردی صرف اِسی کی نہیں۔ بلکہ والدین بھی ساتھ ہی تباہ ہوگئے۔ نہ معلوم کہ یہ معصوم ودھوا عالم جوانی میں خاندان کی عزت کو کیا کچھ داغ نہ لگائے ناظرین! ۔ آپ صرف ایک لڑکی کی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئے۔ آپ کی بھارت بھومی میں اِس قسم کی لاکھوں دردناک چیخیں نکلتی ہیں۔ لیکن ہائے بھارت واسی ایسے غافل ہوئے ہیں۔ یا اُن کے کانوں میں اِس طرح سے سیسہ ڈھالا گیا ہے۔ کہ اُن کی عنان توجہ اِس طرف منعطف ہی نہیں ہوتی۔ بھلا اِس بیچاری لڑکی کو زمانہ کی روش سے کم از کم یہ تو محسوس ہوگیا۔ کہ میرا پتی سر سے گذر گیا۔ لیکن ہزارہا ایسی ودھوائیں موجود ہیں۔ جنکو ہم تو ودھوا کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور وہ ابھی ماتا کی گود میں بیٹھی اپنی بچپن کی میٹھی میٹھی باتوں سے اُسکو خوش کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ماتا کے دل میں خوشی کہاں سے آوے۔ معاف فرماویں ناظرین۔ میں کدہر کا کدہر چلا گیا۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ دُنیا میں ہر ایک آدمی موت کے ہاتھوں ستایا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور اُس کو ظالم کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ آیا درحقیقت اُن کی شکایت بجا ہے؟

ناظرین میرے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ مجھے موت کے ظالم ہونے میں شک ہے اور شاید آپ مجھ پر یہ الزام لگا دیویں کہ کہ میں اُس آدمی سے جسکا اکلوتا بیٹا چھینا گیا۔ یا اُس یتیم سے جس کے والدین سر سے گذر گئے۔ یا اُس بال ودھوا سے جسکا پتی اُس سے بچھڑ گیا۔ ہمدردی نہیں رکھتا جو کہ انسانیت سے بعید ہے۔ نہیں ناظرین! میں مظلوموں کے ساتھ ہمدردی کرنے کو تیار ہوں اور ایسی طرح ہر ایک انسان کو ہونا چاہئے لیکن ہماری یہ ہمدردی کچھ بھی مفید ہو سکتی؟ میونسپل کمیٹی کا انتخاب تو یہ ہے ہی نہیں۔ کہ جس کے زیادہ ہمدرد ہوں میونسپل کمشنری کا سہرہ اُسی کے سر بندھے ہرگز نہیں!! اپنے بزرگوں کی طرف دھیان دو۔ رام چندر۔ ارجن۔ پرمعشر۔ بھیم وبالی کی تصاویر اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ وہ کہاں ہیں؟ ناظرین! ۔ ہماری ان ہمدردیوں سے موت سے رستگاری ناممکن ہے۔ دُنیا کی طاقتیں اور عظمتیں شان و شوکت جاہ و جلوس سب بڑے رہجاتے ہیں۔ بڑے بڑے فلاسفر اور حکیم جنہیں دُنیا میں لاثانی ہونے کا گھمنڈ تھا بڑے بڑے پہلوان و پہلوان جو کہ اپنی طاقت کی افزونی سے دُنیا بھر کو ٹھہرا دینے کی ڈینگیں مارا کرتے تھے۔ آخر اِسی موت کے آگے زیر ہوئے ہوئے اِس کے پاؤں تلے کی خاک بنے۔ کیا ابھی تھوڑے دنوں کا تازہ واقعہ آپ کی نظروں کے سامنے نہیں پھر رہا۔ کیا مہارانی وکٹوریا سے بھی بڑھ کر موجودہ زمانہ میں کسی کی جاہ و حشمت ہوگی۔ کیا بدا رتھ و دیا یا ہُنل یا دھن کی مدد سے اگر ہماری مہربان ملکہ کو موت سے چھٹکارا مل سکتا۔ تو اُس کی پاس اِن کی کمی تھی؟ ہرگز نہیں! وہ سب کچھ مہیا کر سکتی تھی۔ اگر یہ چیزیں کبھی کام آسکتیں لیکن یہاں تو وہ سب ہیچ ہیں۔ اِس لئے پیارے ناظرین جب آخر موت کا وار سب پر ایک نہ ایک دن چلنا ہے۔ اور کوئی اِس سے خالی ہی نہیں رہ سکتا اور پھر لطف یہ کہ اِس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ ابھی ہم عیش و عشرت میں غلطاں پڑے ہیں۔ اور ابھی موت کا وارنٹ ہمیں دوستوں اور یاروں سے علیحدہ کر لیوے۔ تو پھر کس جاہ و حشمت پر بھروسہ کئے بیٹھے ہو۔ آؤ! ہر وقت موت سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ چار و ناچار ہمیں اُس کے حوالے ہونا پڑیگا۔ لیکن پھر سوال یہ ہے۔ کہ جب ایشور جیوں کو سکھ دیتے ہیں۔ اور دُنیا کے سب پدارتھ جیو کے سکھ کے ارتھ رچے ہیں تو ایسا شترو کیوں پیدا کر دیا۔ جو کہ جیو کی ساری خوشیوں کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ بیشک اگر موت سچ مچ ظالم ہے تو ایشور نے ہمارے ساتھ

انصاف نہیں کیا۔ لیکن اب فیصلہ یہ کرنا
ہے کہ کیا موت در حقیقت ظالم ہے؟
باقی آئندہ

آریہ دہرم کا ہو کہ سندر داس اگر لکھنہ
ہیڈ ماسٹر برادری سکول کالیہ

کنیا اناتھ آلیہ جالندھر شہر

راجہ گووند پرساد جی حیدر آباد سے اناتھا
کی سہایتا کے لئے [illegible] روپیہ بھیجتے ہوئے لکھتے
ہیں کہ باوجود سخت مضبوط دل کے بھی وہ سے
پڑھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا
اکثر بھائیوں نے اپنا چندہ بھیجتے ہوئے اسی
طرح کے موثر الفاظ لکھے ہیں جو امید دلاتے ہیں
کہ آریہ پرش اپنی دہرم پتریوں کو بھول نہیں
سکتے

منتری آریہ سماج خاکی تحریر فرماتے ہیں "
اس سماج نے کنیا اناتھ آلیہ کے سرمایہ کی
کمی کو افسوس کے ساتھ سنا ہے اس سماج
کے سبھاسد لالہ اتم چند جی نے [illegible] روپیہ
حسب ذیل کنیا اناتھ آلیہ [illegible] اور دیانند
اناتھ آلیہ [illegible] دان دیا ہے۔ جو کہ سکرٹری
آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پاس بھیجدیا
ہے۔ اپیل کا اثر دیگر ممبران پر بھی ہو رہا ہے"
لالہ گوراندتامل سٹیشن ماسٹر جلو آنا
لکھتے ہیں " آپ کے پرچارک میں کنیا
اناتھ آلیہ کی حالت پڑھ کر مجبور ہوا
کہ کچھ رقم بطور مدد کے روانہ کروں لہذا
مطلع کرتا ہوں کہ مبلغ [illegible] روپیہ آج
روانہ خدمت ہیں قبول فرمادیں"
منتری آریہ سماج بجنور تحریر فرماتے ہیں

" یہاں سیر منشی کالکا پرساد مختار کے
یہاں ان کی لڑکی کا دیواہ تھا۔ اس موقع
پر ان کو کنیا اناتھ آلیہ کا دردناک
اپیل سنایا گیا تو انہوں نے [illegible] روپیہ
دان اس پوتر کاریہ کے لئے دیا۔ ہفتہ
وار جلسہ میں ممبران سماج نے ماہواری
چندہ [illegible] دیا۔ وہ ارسال خدمت ہے"
معلوم ہوتا ہے کہ منی آرڈر کمیشن کاٹا
گیا۔ کیونکہ [illegible] روپیہ میرے پاس پہونچ
گئے ہیں۔ جن مہاشئوں نے ماہواری
چندہ دینا سویکار کر لیا ہے ان کی فہرست
حسب ذیل ہے۔

بابو لال جی .... ۱/ ماہوار
پنڈت ادومیو رام جی .. .. .. ۱/ ماہوار
ٹھاکر گنپت سنگھ جی .. .. .. ۲/ ماہوار
لالہ اجیت پرساد جی .. .. .. ۱/ ماہوار
پنڈت دوارکا پرساد جی .. .. ۱/ //
لالہ امبکا پرساد جی .. .. .. ۲/ //
پنڈت رام سروپ جی .. .. .. ۲/ //
پنڈت گنگا پرساد جی .. .. .. ۲/ //
بابو جیا لال جی .. .. ۱/ //
میزان [illegible] ماہوار

آریہ سماجک خبریں

گوروکے جنڈیالہ میں پنڈت بھوجدت
پرچارک کی کوششوں سے از سر نو
آریہ سماج ستھاپت ہوئی ہے جس کے
ادہیکاری حسب ذیل ہوئے ہیں۔ پنڈت
نتھو مل مہر کھنٹی پردہان۔ لالہ میلا رام
منتری۔ لالہ منگل سین اپ منتری
لالہ رلیا رام خزانچی۔ صاحبزادہ لچھمن داس
پستکادہیکش۔ اور دیگر ممبران انترنگ سبھا

نوانشہر (ضلع جالندھر) آریہ سماج
نے بھی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
کے ساتھ اپنا سمبندھ پیدا کر لیا ہے
اس سماج کی طرف سے لالہ رکانشی رام
بی۔ اے مختار پرتی ندھی مقرر ہوئے
ہیں

آریہ پتر کا یہ پڑھ کر حیرانی
ہوئی کہ پنڈت منصدی رام اپدیشک
گوجرانوالہ کے ضلع میں پرچار کر رہے
ہیں۔ اگر یہ وہی پنڈت منصدی رام
ہیں۔ جنہوں نے راجپوتانہ آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب کے پرچارک کا
کام کرتے ہوئے ایک سندھیا کی پستک
پورانک خیالات سے پر چھاپی تھی
(جسکا ریویو کہ پرچارک میں چھاپا ہو گیا
کیا گیا تھا) تو آریہ پرتی ندہی کو ادہیکاریوں
کی ناواقفیت پر افسوس ہے۔

اجمیر کا اخبار " دی آریہ " جو ہندی
اور انگریزی دونوں زبانوں میں نکلتا
تھا۔ اب محض انگریزی زبان میں نکلا کریگا۔

آریہ سماج ڈیرہ دون کا بائیسواں
سالانہ جلسہ ۱۰ اور ۱۱۔ مارچ کو ہونا قرار
پایا ہے۔ منتری مہاشہ جابر اپدیشکان
اور سنیاسی مہاتماؤں کو اس موقع پر
دعوت دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ سکھوں
کے گرو رام رائے کا میلہ بھی ۱۰۔ مارچ کو
ہے۔ اسلئے پرچار کا اچھا موقع ہے۔

موضع چھینہ (ضلع گورداسپور)
کے آریہ سماج کے ادہیکاری اس وقت
حسب ذیل ہیں۔ سردار سوچیت سنگھ
جی پردہان۔ پنڈت سکھدیال جی اپ
پردہان۔ ماسٹر کرپا رام جی منتری

لالہ بھجولا ناتھ اپ منتری و ایڈنکا پیکٹش اور سردار جوالا سنگھ خزانچی۔

چھینہ آریہ سماج کے ممبران ویدک سنسکار کرانے میں بڑا حوصلہ دکھاتے ہیں۔ چنانچہ ۹۔ فروری کو چھینہ آریہ سماج کے سابق منتری مہاشے کی پتری کا وواہ سنسکار۔ پنڈت ہیمراج جی نے سنسکار ودھی کے مطابق کرایا۔ اِس سنسکار میں دو سو کے قریب غیر آریہ لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے سنسکاروں کی بزرگی کو تسلیم کیا۔ اِس سنسکار پر سردار بھگوان سنگھ جی نے معہ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ نیز ۱۴۔ فبروری سنہ ۱۹۰۱ء کو سردار سوچیت سنگھ جی پردہان نے گربہادان سنسکار ویدک ریتی سے کیا۔ اِس موقع پر آریہ ساماجک بھائیوں کو پرتی بہوجن بھی دیا گیا۔

شریمتی جوالا دیوی جی تحریر فرماتی ہیں۔ کہ آریہ کنیا پاٹھ شالا اور ستری سماج میرٹھ کا بارہواں سالانہ جلسہ چیت بدی تویتی ۲ دسمی سمت ۱۹۵۷ء مطابق ۱۲ تا ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء ۶ دن بروز جمعیت دشنکر کا مقرر ہوا ہے۔ سب آریہ بہنوں اور اپدیشکاؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اِس شبھ اوسر پر پدھار کر ستری سماج میرٹھ کو کرتارتھ کریں۔ اور اپنے آنے کی سوچنا شیگھر ہی دیں جس سے سواری و استہان وغیرہ کے پربندھ میں آسانی ہووے

۹۔ فبروری سنہ ۱۹۰۱ء کو آرین سیلف ڈینش کلب گوجرانوالہ کا ہفتہ واری جلسہ

سبھا جس میں قریباً ۵۰ کے حاضری تھی بھجن۔ سندھیا اور پرارتھنا کے بعد ایک لیکچر دلوں کے برے خیالات ہٹانے کے طریقہ پر ہوا۔ لیکچرار صاحب نے اچھی طرح ظاہر کیا۔ کہ ایک ویدک دہرم ہی ایسا دہرم ہے جس کی شرن میں آدمی آکر چال چلن بناکر برے خیالات سے بچ سکتا ہے اِس کے بعد آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

تازہ خبریں اور رائیں

کلکتہ میں بہروں اور گونگوں کے لئے بھی ایک مدرسہ ہے۔ جس کے پرنسپل مسٹر جے این بنرجی صاحب ہیں۔ وہ ارادہ کر رہے ہیں۔ کہ بہلانے والے اور زبان کی دیگر کمزوریوں والوں کے نقایص دور کرنے کے لئے بھی ایک جماعت کھولی جاوے۔ انسانی ہمدردی کا سبق اِس وقت یوروپ سے آتا ہے۔ کوئی زمانہ تھا جبکہ شکشائیں یہاں سے یوروپ وغیرہ کو جاتی تھیں۔

ریاست میسور کی مہارانی کے نام سے جو لڑکیوں کا سکول مدت سے چل رہا ہے اُس کا نام اب کالج رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اُس میں اب ایف۔ اے تک تعلیم کا انتظام ہو کر پڑھائی ہو رہی ہے۔ ستری شکشا کی اُنتی کی بنا پر سوں کی بڑی سے بڑی شکشا بھی اُن میں اخلاقی بھاوری کی صورت نہیں پیدا کر سکتی۔ دیکھیں جالندھر کا کنیا مہاودیالہ کے آگے قائم رہنے کی کب باری آتی ہے۔

بمبئی میں ایک پارسی لیڈی۔ مس پیرز جی

آریا جی نے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ پھر کیسے کہیں کی استریوں کی دماغی طاقت مردوں سے کم ہے

گوتم بدھ کے دانت کے لئے جو سونے کا ستمبہ نیلی بن کر بنگا کو گیا ہے اُس کے ساتھ ایک شہزادہ یاتری روانہ ہوا ہے۔ اب تک اُس دانت کی پرتشٹھا باقاعدہ نہیں ہوئی اور لاکھوں آدمی اور روپیہ اُس کے لئے جمع اور خرچ ہو چکا ہے۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ بودھ لوگ مورتی پوجک نہیں ہیں

جنوبی افریقہ کے جنگ کے اخراجات کے لئے ۲۵ کروڑ روپیہ کے قریب منظور ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس حد سے خرچ تجاوز کر چکا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں ہے جبکہ سلطنت برطانیہ اعظم کی فوجی لینے کی طاقتیں ہی تھک جاویں۔ اگر بوئر لوگ اسی طرح تنگ کرتے رہے تو تعجب نہیں۔ کہ اُن کے پوری اطاعت قبول کرنے یا اُن کے نیست و نابود ہونے تک ایک ارب سے زیادہ تک اخراجات جنگ پہونچ جاویں اگر یہی روپیہ انسانوں کے گلے کٹوانے کی بجائے اُن کی بہبودی کے لئے خرچ کیا جاتا تو کیا اچھا ہوتا۔

گورنمنٹ ہند نے صوبہ پنجاب سے چار سرحدی اضلاع یعنی پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں اور ڈیرہ اسمعیلخان علیحدہ کر کے ایک نیا صوبہ بنا دیا ہے۔ جس کے ساتھ دیگر سرحدی علاقہ بھی شامل کرنے کا خیال ہے۔ اِس سے کچھ مطلب نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کے اِس عمل کا پبلک پر اثر کیا پڑے گا۔ میں محض آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی توجہ اسطرف کھینچتا ہوں۔ تا کہ انتظام اور سرکاری سوچیں کہ آیا تبدیلی قانون اور انتظام وغیرہ سے اُن کے پرچار کے راستے میں تو کوئی

جلد ۱۲ | مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۹ ماگھ سمت ۱۹۵۷ شکروار ۔ جلندھر شہر | نمبر ۷ ، ۴

اُپدیش

यो देवो अग्नौ यो अप्सु
यो विश्वं भुवनमाविवेश
य ओषधीषु यो वनस्पति
षु तस्मै देवाय नमो नमः

" " " "

یوگی جن اگنی کے تیج کو دیکھ کر چکرت نہیں رہ جاتے بلکہ اُس کے اندر پرماتما کی دیا یک شکتی کو تلاش کرتے ہیں۔ جنگلوں کے جنگل صاف کر دینے کی آگ کی ایک چنگاری کو کس نے طاقت دی؟ سخت سے سخت سردی کے ٹھٹھرے ہوئے پرانی کو تھوڑے سے سیرش سے کسنے کام کے قابل بنا دیا؟ پرکاش کی طاقت اگنی کے اندر ڈال کر کسنے انسان کو طاقت دی کہ وہ اندھیری راتوں کو دن کے ہم پہلو بنا لیوے؟ پیہ شیتل جل کے پرواہ کسنے چلائے؟ اور انہیں زور سے چلنے کی شکتی پردان کر کے کس نے بشیار گُن اپنے اندر کھینچنے کی طاقت جلوں کو بخشی؟ بنسپتی (نباتات) کے اندر رنگ برنگی شوبھا اور سُوندریہ کسنے کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ ؟ ان میں آنکھوں کو موہ لینے والی شکتی کس نے ڈالی؟ اُن کو کس نے طاقت دی کہ یہ ایک بے ڈول بیج کے اندر سے نانا پرکار کی منوہر لتائیں نکل آویں۔؟ اور پھر اُنہیں سے بعض کو انسانوں کے بے شمار رنگ کشٹ دور کرنے کی زبردست شکتی کس نے عطا کی؟۔ اس قسم کے پرشن وچارشیل یوگی جنوں کے ہردیوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے تو سادھارن سے سادھارن معمولی عقل والے انسان کے اندر بھی یہ پرشن اُتپن ہوتے ہیں۔ لیکن ان ہردیوں میں یہ گمبھیر پرشن اُتپن ہو کر وہیں کے وہیں سماپت ہو جاتے ہیں۔ تاکہ ایسے لوگ بیرونی زبان کے ذریعہ سے ان پرشنوں کے اُتر میں پرمیشور کی دیا لتا کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ مانا کہ ایسے پرشوں کے ہردیوں میں ایک طرح کی جوش بھی لگتی ہے۔ اور وے کچھ عرصہ کے لئے شردھا بھاؤ سے اُس مہان آتما کی تلاش کے لئے یتن کرتے ہیں۔ جسکی شکتی کو ان قدرتی طاقتوں کے اندر کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ مگر یہہ عارضی جوش قائم نہیں رہتا۔ استقلال کی طاقت چونکہ اندر موجود نہیں ہے۔ اسلئے ذرہ وشواس اندر جمتا نہیں برخلاف اسکے یوگی کا ہردیہ جہاں ایک بچے کی طرح سرل ہوتا ہے۔ وہاں ایک چٹان کی طرح دڑھ اور مستقل ہوتا ہے۔ چٹان کو تو جڑ ہونے کے باعث کوئی شکتی ہلا بھی سکتی ہے۔ لیکن یوگی کے ہردیہ کو کوئی بھی ہلا نہیں سکتا۔ پھر اُسوقت جبکہ یہ کے بنڈار سے پورن بل حاصل کر لیتا ہے۔ یوگی کو اپنے اندر باہر اور چاروں طرف پرم دیو کی مہیم مہان دکھلائی دیتی ہے۔ یہ خیال وہمی نہیں ہے اس کا ثبوت ہماری اندریوں کے محسوس کرنے کے لائق موجود ہے۔ ہم نتیہ ایسے درشیہ دیکھتے ہیں۔ لیکن ان پر غور نہیں کرتے۔ میں زبان سے پرمیشو۔ کی ہستی کا اقرار کرتا ہوں۔ اُسے سروویاپک اور سروگیہ انتا ہوں۔ اُسے شدھ سروروپ ہونے کا اقراری ہوں۔ لیکن پرشن یہ ہے۔ کہ کیا میں واقعی آستک ہوں؟ اپنے کرموں کی طرف جب جاتا ہوں۔ تو مجھے جواب ملتا ہے۔ کہ میں آستک نہیں ہوں۔ اگر میں سچ مچ آستک ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ لوگوں کی آنکھیں چرا کر ہزاروں کا مال اُڑا لیتا! اگر اسے گھٹ گھٹ میں دیاپک سمجھتا تو کیا ممکن تھا۔ کہ پرے ہردیہ کے اندر اپرمتا یہ دوش بھبچار اور قتل سے بھیانک خیال کبھی بھی اُتپن ہونے! اسا انسان کہ محدود ہستی کی موجودگی کا اگر یقین ہو جاوے تو بُرے کام میں لگتے لگتے رُک جاتے ہیں۔ پھر پرماتما کی ہر جگہ کی موجودگی کا یقین ہو کر کیونکر یہ اندریاں وشیوں کے اندر لپت ہو سکتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کو پرماتما پر وشواس نہیں ہے۔ ہم لوگ باوجود ان سے آستک پن کے اظہار کے سچ مچ آستک نہیں ۔۔ ہم آستک بنتے ہی کیونکر۔ جسنے پیارے کے درشن ہی نہیں کئے۔ اُسکے ہردیہ کے اندر پریم کا پرواہ کیسے چل سکتا ہے! بچہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ کیا شنید کبھی بھی درشن کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ جنہے پرمیشور کے گُن کو سُننے پر ہی اپنی کوششوں کا خاتمہ کر دیا جو کہ آغاز تھا اُسے ہی انجام سمجھا۔ نتیجہ وہ بھیانک ہوا جو آج چاروں طرف دکھلائی دیتا ہے۔ باوجود آستک پن کی پکار کے۔ باوجود کروڑوں آدمیوں کے روز سر بسجود ہونے کے۔ باوجود مندروں۔ مسجدوں اور گرجاؤں میں دن رات کی بھیڑ بھاڑ کے اتنے دنیا سچی خدا پرستی سے کوسوں دور جا رہی ہے۔ اور ایسا ہوتا ہی تھا۔ کیا محض سُن کر جو پریم اُتپن ہوا ہو۔ وہ کبھی بھی دیرپا ہو سکتا ہے۔ اسلئے پرم پاٹھک گن! آؤ اور شدھ ہردیہ سے یہ کہنے کے ادھیکاری ہوں۔ کہ آپ جو اگ میں۔ جو جل میں۔ جو اوشدھیوں میں۔ جو بنسپتیوں میں اور جو سب جگت میں دیاپک ہو کے ستھت ہیں۔ اُن آپ دیو سروروپ کو بارمبار نمسکار ہو"

اوم شم

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائوں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ بھراتری سبھا اور لالہ دیوی دیال

(مہاشیہ وید دھرم پوجنیہ مہاشے ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک)

نمستے۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کے مراسلات کے کالموں میں لالہ دیوی دیال جی کی قلم سے آریہ برادری کے عنوان سے ایک مضمون چھپنا شروع ہوا ہے۔ جس میں کہ انہوں نے میرے سامنے اپنے تحریری مباحث کی تمہید باندھی ہے آپ کی بابت جو اس میں کرپاکٹاکش کئے ہیں۔ اُن کا تو آپ نے جواب دے ہی دیا ہے پرنتو مباحث مذکور کی نسبت بھی کچھ غلط فہمی یا غلط بیانی ہوئی ہے۔ جسکا رفع کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے قیل وقال کے بعد ان کا چیلنج منظور کیا لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے اپنا نتیجہ پیش کر کے نہ صرف پبلک کو اپنے لئے واقعات کی بنا پر خود نتیجہ نکالنے کے موقعہ سے محروم کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ ساری خط وکتابت کو چھپوا دیتے۔ اور پھر پبلک کو اپنے بیش بہا نتیجے سے بھی آگاہ کر دیتے۔ میں اُن چٹھیوں کی نقل آپ کی سیوا میں ارسال کرتا ہوں۔ جن کو انہوں نے مصلحتاً شائع نہیں کروایا۔ ناظرین اپنے لئے خود نتیجہ نکال لیں۔ کہ آیا میری طرف سے قیل وقال ہوئی۔ یا ان کی طرف سے کی از حد درجہ نامناسب اور بعید از انصاف شرائط الٹا بیان کر کے مباحثہ منظور کیا میں ناظرین کی توجہ اس خط وکتابت میں کیول مفصلہ ذیل امور کی طرف منعطف کرتا ہوں۔

(۱) یہ کیسی عجیب شرط اُن کی طرف سے پیش کی گئی۔ کہ اُن کو تو میرا نام ظاہر کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہو۔ اور مجھے اس حق سے محروم کیا جاوے۔ لیکن مطلب سعدی دیگر است۔ ساری پالیسی تو اُس کی تہ میں یہ کام کر رہی ہے۔ کہ اگر میرے جوابات میں سے کوئی ذرا بھی کمزور ہو تو لوگوں میں بیجا سدھ ہو لیکن ان کے سوالات کیسے ہی نامناسب کیوں نہ ہوں اُن کے لئے وہ پبلک کے سامنے بالکل ذمہ وار نہ قرار دئے جاویں۔

(۲) یہ شرط بھی کیسی ناموزوں اور عوام کو غلط فہمی میں ڈالنے میں مدد دینے والی تھی۔ کہ میری بات چیت کی ذمہ داری تو ساری سبھا قرار دی جاوے (حالانکہ مجھے سبھا کی طرف سے ایسی کوئی سند عنایت نہیں فرمائی گئی ہے) اور مجھکو اُن کے لفظوں کی تشریح دریافت کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔

(۳) ویدک سدھانتوں کے ماننے کے معاملہ میں اُن کے جواب کیسے گول مال ہیں۔ سمجھدار ناظرین خود ہی معاملہ کی اصلیت کو سمجھ لیں گے۔ اور اس بھاؤ کو جان جاویں گے۔ جو کہ ایسے گول مول اور ٹالمٹولہ کے جوابوں کا صریح طور پر محرک معلوم ہوتا ہے۔ بقول شخصیکہ۔ عاقل را اشارہ کافی است۔ واضح ہو کہ انہوں نے اپنی مراسلت میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ لیکن شریمان مہاتما منشی رام جی نے مفت ہمارے نام لکھ ہی دیا۔ اب میرے لئے لازمی نہیں تھا۔ کہ نام کو زیادہ چھپاؤں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ چٹھی نمبر ۲ میں لالہ منشی رام جی نے مضمون بند آنے وغیرہ کی بابت جو صریح غلط بیانی درج ہے۔ اُس کی نسبت ایک معزز آریہ جینٹلمین نے لالہ دیوی دیال کو بہت شرمسار کیا۔ اور کہا مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ آپ کی یہ بات بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ تو انہوں نے اس چٹھی کو واپس لے لیا۔ لیکن۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ چٹھی ان چاروں کا اظہار کرتا ہے جو کہ اس وقت اُن کے گھر میں موجود ہے۔ اور یہ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ اُن کو ذہنی امور واقعی۔ اور غلط باتیں گھڑنے میں خاص ربط حاصل ہے۔

آریہ دھرم کا سیوک۔ ۔۔۔۔ جنرل سکرٹری شری ۔۔۔۔ آریہ بھراتری سبھا۔

نقل جواب چٹھی لالہ دیوی دیال جی جو کہ پچھلے پرچارک میں شائع ہو چکا ہے۔

از دفتر آریہ بھراتری سبھا

مورخہ ۱۵۔۱۔۵ دسمبر ۱۹۱۰ء ۔۔۔۔۔۔ نمبر رجسٹری ۱

نمستے۔

پریہ ور مہاشے جی ۔۔۔۔۔۔۔

بجواب آپ کے نوازشنامہ کے گذارش ہے۔ کہ

(۱) میں آپ کا اُن تمام تعریف آمیز جملوں کے لئے جو کہ آپ نے میری نسبت استعمال کئے ہیں نہایت مشکور ہوں۔

(۲) مجھے آپ کی یہ شرط کہ آپ کو تو اخبار میں میرا نام اور تمام بحث شائع کرنے کا حق حاصل ہو اور مجھکو آپ سے آپ کی پوزیشن دریافت کرنے کا بھی حق نہ ہو۔ بعید از انصاف معلوم پڑتی ہے خیر اگر آپ یہ منظور فرما دیں کہ اپنے استفسار میں جو شبد آپ استعمال فرما دیں اُس کی تشریح دریافت کرنے کی مجھکو اجازت ہو تو میں یہ شرط بھی منظور کرنے کو طیار ہوں۔ ورنہ بات چیت ہونا ہی محال ہے۔

(۳) آپ فرماتے ہیں کہ جو کچھ بھی میرے منہ سے نکلے۔ وہ میری ذاتی رائے نہ سمجھی جاویگی

یہ ۔ سمجھا جاویگا۔ کہ میں باعتبار عہدہ اور بحیثیت ایک "اسکے کارکن برادری" کہتا ہوں۔ معاف فرماویں۔ اگر میں یہ عرض کر دوں کہ میرے نزدیک یہ شرط بے معنی ہے۔ اول تو میں نے آج تک دور اُئیں رکہنی کبہی لکہا ہی نہیں۔ دوسرے یہ کب ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ جو کچہ بہی میری زبان سے نکلے اُس کے لئے برادری کا ہر فرد ذمہ دار قرار دیا جاوے۔ اس میں ذرا بہی شک نہیں کہ میں بات چیت میں وہی پوزیشن ظاہر کرونگا جو کہ میرے خیال میں ویدک سدہانتوں کے انکول ہوگی۔ یہ تو کبہی آپ امید ہی نہ رکہئے کہ میں کبہی متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے دوں گا یا کبہی میں دو رائیں رکہنے کے قابل ہو سکتا ہوں معاف فرمائے اگر میں دہراتا ہوں۔ کہ میں متذکرہ بالا آپکے الفاظ کو ہر ایک ایماندار آدمی کے لئے بے معنی خیال کرتا ہوں۔

(۳) اردو میں بحث کرنا مجہے منظور ہے۔ تحقیقات کس ساج کے بعد کیا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو اُس میں کچہہ اعتراض نہ ہو۔

(۴) آخیر میں مجہے ایک نویدن کرنی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ ساری بات چیت میں ویدک سدہانتوں کا ذکر آتا ہے۔ اسواسطے میں آپ سے بڑے ادب کے ساتہہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ آیا آپ مہرشی دیانند کے منتویہ امنتویہ کے قائل ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ہیں تو زہے قسمت ورنہ پہلے اس امر کا فیصلہ ہونا چاہئے۔ کہ آیا بحث عقلی ہوگی یا نقلی۔ اگر نقلی ہے۔ تو کس

۵۔ یہ عرض صرف تضیع اوقات سے بچنے کی خاطر کی ہے۔

آپکا شبہ چنتک رام داس . . . . . .

نقل خط نمبر ۲۔ از جانب لالہ دیوی دیال ۱۶ دسمبر ۱۹۱۰

پوجیہ ورما شرجی۔ نمستے

کل آپ کا الطاف نامہ مورخہ ۱۵ ماہ حال موصول ہوا۔ کمال ممنون فرمایا۔ ہفتہ بہر اس کا انتظار رہا۔ چنانچہ دو تین مرتبہ خاص آپ کو یاد دلانے کی غرض سے لالہ . . . . . . جی کے مکان پر گیا تہا۔ مگر معلوم ہوا کہ آپ بہت مصروف ہیں۔ اس توقف کا باعث شاید یہ بہی ہو۔ کہ میرے رقیمہ نیاز کے جواب دینے

کے لئے آپ کو لالہ منشی رام جی کو تکلیف دینی پڑی۔ کم از کم خط اور انشا پردازی چہپی نہیں رہتی

خیر اس سے مجہے کچہہ سروکار نہیں خواہ آپ میرے سوالات کے جواب دیتے وقت انہیں اور اپنے سربراہ دہ دل برادری کو اپنے پاس بٹہالیں۔ اور انکی استصواب رائے کرتے جاویں

(نوٹ) یہ طعن وتشنیع اور فرضی امر واقعوں کو گہڑنا اور دوسروں کی خواہ نخواہ بلاوجہ ہتک کرنا ہی کافی طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ آپکو شدہی آریہ بہراتری سبہا کے برخلاف اتنا تعصب ہے۔ کہ آپ اُنکے ادہیکاریوں کے ساتہہ برتاؤ کرنے میں شرافت سے کام لینے کے قابل ہی نہیں ہے۔ بلکہ خواہ نخواہ اُنکے برخلاف معروضات میں اپنی عقل دوڑانا ہی اپنا فرض عظیم خیال فرماتے ہیں۔ آپ خود ہی وچار فرمائیے۔ کہ جب آپ تمہیدی خط وکتابت ہی میں اسقدر غلط بیانی کرتے ہیں تو آپکا الزام کو نیوتی قائم کرکے بحث کرنی منظور کی ہے۔ کسی انصاف پسند آدمی کے واسطے قابل وقعت قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی سے ناظرین لالہ دیوی دیال جی کے جاری سلسلہ کا اندازہ لگالیویں !!

مجہے افسوس ہے کہ یا تو آپنے میری معروضات کو بغور ملاحظہ فرمانے کی تکلیف گوارا نہیں کی یا میرے مدعا کو صحیح طور پر سمجہے نہیں یا اب عمداً بدلنا چاہتے ہیں۔

(نوٹ) اس سے ہی آپ کی سنجیدگی اور بزرگی کا شدہ بہاو کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔

آپنے جا بجا اپنے الطاف نامے میں بحث کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ میرے سرسری سوالوں اور غیرہ وغیرہ بہی تہا۔ محض استفسار اور بحث میں زمین وآسمان کا فرق ہوا کرتا ہے۔

(نوٹ) بات چیت پڑہکر ناظرین ہی نتیجہ نکال لیگو کہ آیا انکی استفسار ونیز بحث کی شکل پکڑتی ہے یا نہیں۔

مزید تشریح کی اس موقع پر ضرورت نہیں معلوم ہوتی ۔ میں جس مقصد سے آپکو تکلیف دی تہی ۔ وہ یہ تہا کہ آپنے آریہ بہراتری سبہا یا المدوفی آریہ برادری کے رکن اعظم یا کارکن ہونیکی حیثیت میں مجہے یہ ارشاد فرمایا تہا۔ کہ "آپ بہی ہماری برادری میں شامل ہو جاویں" میں نے یہ مناسب سمجہا کہ کم از کم آپکی تازہ برادری کے اصلی حالات طریق عمل اور اغراض ومقاصد وضاحت اور صراحت سے دریافت کروں۔ پس اس سے زیادہ مجہ اور کچہ مدنظر نہ تہا اب نہ معلوم کس وجہ سے آپنے لفظی تکرار چہیڑ دی۔

(نوٹ) میری طرف سے لفظی تکرار چہیڑنے کی آپنے ایک ہی کہی۔

تاہم آپکے الطاف نامہ کا جواب مختصر طور پر ذیل میں عرض کرتا ہوں

۱۔ بلا شک یہ میری مرضی پر منحصر ہوگا۔ کہ آپکے جوابات کو اخبار میں شائع کراؤں یا نہ کراؤں۔ کیا اسمیں آپکو کوئی اندیشہ ہے۔ یا کوئی اپکو پیش بندی کی وجہ ہے۔ (گستاخی معاف اندیشہ تو آپکو تہا جو کہ آپنے نام کے افشا سے اتنا چلا اٹہے تہے۔) غرض اصلی مطلب میرے نام اخفا یا افشا پر کیا انحصار ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے استفساروں میں جو شبد میں استعمال کروں اُنکی تشریح دریافت کرنیکی آپکو اجازت ہو۔ ورنہ بات چیت کا ہونا محال ہے "میری التماس ہے کہ میں ایسی الجہنوں کو خوب سمجہتا ہوں۔ لہ واقعی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ آپکے دل میں خطرہ کی بات پہلے ہی کہٹک جاتی ہے) اگر میرا کوئی سوال آپکو مجہول یا گنجلک یا بے معنی یا غیر مکمل معلوم ہو تو آپ مجہے جواب میں یہ لکہ دیں کہ فلاں جملہ یا فلاں فقرہ یا سوال بے ربط یا تشریح طلب ہے یا جیسا آپ سمجہیں جواب دیں مجہے اختیار ہوگا کہ تشریح کروں یا نکروں

(نوٹ) استیہ استیہ کے نہ نرنے کرینگا ہی تو کیوں اتنا اعتراض تہا۔ میں نے تو اب ہی کہا تہا کہ آپکے بات کو میں آپکی برادری کا عام رائے سمجہونگا میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ آپکی جو کچہ زبان سے نکلیگا اس کے لئے آپکی برادری کا ہر فرد ذمہ دار قرار دیا جاویگا۔

(۳) آپ فرماتے ہیں کہ اسمیں ذرا بہی شک نہیں کہ میں بات چیت میں وہی پوزیشن ظاہر کرونگا۔ جو کہ میرے خیالات میں ویدک سدہانتوں کے انکول ہوگی۔ میری گذارش ہے کہ اس موقع پر آپکے خیال دریافت ویدک سدہانتوں سے بحث نہیں ہے۔ بلکہ سوالات آپ کی برادری

آخری جملہ معترضہ

مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ لالہ دیوی دیال
جی نے میرے مضمون کے سلسلے کے اندر
پھر ایک نئی بحث چھیڑ دی۔ میں نے اُن
کے ذریعہ کے خط پر زیادہ لکھنے کی ضرورت
نہیں سمجھی۔ اسلئے جہاں جہاں مناسب سمجھا
نوٹ دیدیئے ہیں۔ آئیندہ کے لئے میں
اُن سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ
لکھنا ہو اپنے مضمون کے سلسلے میں تحریر
فرمائیں۔ اور زیادہ تر لالہ رام داس
کے تنقید کرنے کی طرف رجوع ہوں
میرا یہ آخری جملہ معترضہ ہوگا۔

آریہ برادری

بخدمت لالہ منشی رام صاحب ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

آپ نے اپنے ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ کے پرچہ میں
آریہ برادری کے متعلق میرا پہلا مضمون ازراہ
کرم گستری شائع فرمایا ہے۔ میں اس سلسلہ
میں دوسرا مضمون بھیجنے کو ہی تھا۔ کہ میں نے
یہاں معتبر ذریعہ سے سُنا۔ کہ آپ میرے مضامین
آئندہ تاوقتیکہ میں اپنا نام شائع کرنے کی اجازت
نہ دوں۔ درج اخبار نہیں فرماویں گے۔ مجھے
اس خبر کے باور کرنے میں تامل ہوا۔ وجہ یہ ہے
کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ آپکے اخبار کا ہرگز
یہ اصول نہیں ہے۔ کہ کسی نامہ نگار کی تحریر
محض اس وجہ سے اشاعت سے روکی جاوے
کہ وہ اپنا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتا۔
نوٹ (۱) پرچارک میں کئی دفعہ نوٹ نکل چکے ہیں
کہ نامہ نگاروں کو نام ظاہر کرنے سے انکار نہیں
نہیں کرنا ہوگا (ایڈیٹر) .....

مجھے اس خبر پر اس وجہ سے بھی اعتبار نہیں تھا
کہ پہلے مضمون کے ہمراہ جو میں نے چٹھی بھیجی تھی
اُس میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ میرا نام
شائع کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ظاہر
ہے کہ اگر آپ کو یہ منظور ہوتا۔ کہ جب تک
اپنا نام آخیر میں نہ لکھوں تب تک مضمون شائع
نہ ہو۔ تو آپ میرا پہلا مضمون نہ شائع فرماتے
جب پہلا مضمون شائع کر کے سلسلہ چھیڑ دیا
تو آپ سے توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔ کہ دیگر
مضامین اسی سلسلہ میں شائع کرنے سے پہلو تہی کرینگے
نوٹ (۲) پہلو تہی ہرگز نہیں ہوگی البتہ اگر آپ کی
تحریر میں بیجا سختی یا قانونی نقص ہوگا تو
حق ایڈیٹری استعمال کیا جاویگا۔ ایڈیٹر

پرسوں میں آریہ برادری کے سلسلہ میں دوسرا
مضمون بھیج چکا ہوں۔ کل ایک چٹھی میں آپ
سے اس برادری کے متعلق چند امور دریافت
کئے ہیں۔ ....
نوٹ (۳) آپ نے جو امور دریافت کئے ہیں۔ اُن
کے جواب میرے مضمون میں آچکے ..

آج صبح مجھے آپ کا ۲۲۔ فروری کا اخبار ملا
اُس میں آپ نے بہت کچھ وضاحت کے ساتھ
اپنی رائے آریہ برادری کی نسبت ظاہر فرما کر
انواع و اقسام کی افواہوں اور قیاسات کو
رفع کر دیا ہے۔ آپ کا یہ مضمون میرے لئے نہایت
دلچسپ تھا۔ اور میں نے اُسے بہت غور سے دوبارہ
پڑھا ہے۔ یہ پڑھ کر مجھے نہایت خوشی ہوئی
کہ آریہ سماج کی موجودگی میں آپ ہرگز اُس
میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اور نہ ضروری
سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ برادری قایم ہو چکی
ہے۔ بعض اُس کے دعاگو ہے پر ہی گفتگو کرتے
ہیں۔ لیکن صاف فرمائیے۔ اس مضمون
کی طرز یہ کہتی ہے۔ کہ یا تو آپ کی رائے
بہت جلدی میں لکھی ہے۔ یا طبیعت پر کسی
قسم کی بے قراری اعتدال سے زیادہ تھی۔
نوٹ (۴) نہ کوئی بے قراری تھی اور نہ ہی کسی
قسم کی جلدی کی گئی ہے ..... ایڈیٹر

یہ تو آپنے اس مضمون کے شروع میں ہی ظاہر
فرما دیا ہے۔ کہ آپ کو اپنے مضمون کی منزلیں
بتدریج طے کرنے کی بجائے یکبارگی جست سے
کام لینا پڑا ہے۔

سب سے پہلے مجھے آپ سے شکایت ہے۔ کہ آپ نے
بلا میری اجازت میرا نام ظاہر فرما دیا ہے۔ اس
کی وجوہات بظاہر دو ہوسکتی ہیں (۱) کہ آپ
میری اُس استدعا پر غور نہیں فرما سکے۔ جو مضمون
اول کے ساتھ ملفوف تھی۔ (۲) یا یہ کہ اپنے
نامہ نگاروں کے ناموں کا اخفا یا افشا صرف
اپنی مرضی پر منحصر رکھتے ہیں۔ قاعدہ تو جہاں
تک مجھے معلوم ہے۔ تمام دنیا کے اخبارات کا
یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر نامہ نگاروں کے نام اخبار
میں دینے نہ دینے میں نامہ نگاروں کی خواہش
کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور اُس سے کسی حالت
میں تجاوز نہیں کرتے۔ البتہ مضمون کا شائع
کرنا نہ کرنا ایڈیٹروں کی رائے پر منحصر رکھا ہے
نوٹ (۵) آپ کی درخواست کوئی میرے پاس
ایسی نہیں پہونچی جس سے یہ ظاہر ہوتا۔ کہ
آپ اپنا نام شائع کرنا نہیں چاہتے ورنہ
میں پہلے ہی مضمون کو جگہ نہ دیتا۔ آپ کے
اُس پتر میں جو رام داس جی کو نام تھا۔ البتہ
ایسے الفاظ تھے۔ لیکن جب آپ نے مجھے کوئی
علیحدہ ہدایت نہیں دی تو مجھے اختیار تھا
کہ آپ کا نام ظاہر کر دوں۔ ایڈیٹر

دوسری شکایت مجھے آپ سے یہ ہے۔ کہ آپ
نے اپنے مضمون متعلقہ آریہ برادری میں مجھ پر
ایک سہل اور بیجا طنز کیا ہے۔ جس کی مجھے
آپ سے سنجیدہ اور واجب التعظیم بزرگوار

سے امید نہیں تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ لیکن میرا اختلاف ان وجوہات پر مبنی نہیں ہے۔ جنہوں نے کہ آپ کو اس تحریک کے برخلاف پر برانگیختہ کیا ہے۔ گویا صاف دوسرے الفاظ میں اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ آریہ برادری کے نیک نیت مخالف ہیں اور میری مخالفت پر بقول آپ کے اور کسی ذاتی بنا پر ہے

نوٹ (۶) یہ مطلب آپ نکالتے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ تو اس سبھا کو آریہ سماج کے مخالف سمجھتے ہیں۔ میں گو مفید نہیں سمجھتا۔ تاہم مضر نہیں سمجھتا

اس بیچ اور بعض طنز کی وجہ مندرجہ ذیل میں سے ایک ہو سکتی ہے:۔

(۱) انتشار طبیعت کی وجہ سے آپ نے میرے اس سلسلہ پر بحث چھیڑنے کی علت غائی کچھ عجیب فرض کر لی ہے

(۲) چونکہ جب سے مجھے آپ سے ذاتی نیاز حاصل ہے۔ کبھی آپ سے کسی مذہب یا آریہ برادری پر شمہ بھر بھی گفتگو کرنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لہذا قیاس غالب ہے کہ آپ نے سماجی وجوہات پر یہ طنز کیا ہے اگر یہ صحیح ہے۔ تو اخبار میں طنز کا کام لینے سے پیشتر آپ کو واجب یہ تھا۔ کہ مجھ سے دریافت کر لیتے۔ کہ فلاں شخص آریہ برادری کے متعلق آپ کی نسبت اس طرح ظاہر کرتا ہے۔

(۳) یا کسی غرض مند شخص نے حفظ ماتقدم کے خیال سے میری رائے کی نسبت غلط بیانی کی ہے۔ اور آپ نے اُسے لفظاً یا معنیاً باور کر کے مجھے ناحق مطعون فرمایا ہے۔ اور یہ امر آپ کی شان کے خلاف ہے۔

نوٹ (۷) آپ کے قیاسات آپ کو مبارک ہوں۔ لیکن یہ سب غلط ہیں۔ کیونکہ میں نے آپ کی پہلی تحریر سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آپ اس سبھا کو آریہ سماج کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

یہ صاف عیاں ہے۔ کہ جب آپ سے میری آریہ برادری کے متعلق کبھی ایک لحظہ کے لئے بھی گفتگو نہیں ہوئی۔ اور نہ اس سے پیشتر تحریر کے ذریعہ آپ کو میرے خیالات اس کے متعلق دریافت کرنے کا اتفاق ہوا تو سوائے اس کے اور کچھ قیاس میں نہیں آتا کہ کسی تیسرے شخص نے آپ سے کچھ کہہ دیا۔ اور آپ نے اُسے تسلیم کر کے برملا طنز کرنے میں ذرا تامل نہیں فرمایا ہے۔ کم از کم اگر آپ میرے اور ماسٹر رام داس جی کے سوال و جواب شائع فرما کر یہ طنز کرتے تب بھی میں یہ خیال کرتا کہ آپ نے ان سوال و جواب کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ آپ نے درحقیقت اس عجلت سے کام لیا ہے۔ کہ میں حیران ہوں۔ کہ کیا سمجھوں اور کیا نہ سمجھوں قبل از وقت آپ نے اپنے ناظرین کو میرے مضمون کی نسبت ایک حد تک مغالطہ میں ڈال دیا ہے۔ اب انصاف اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ سب سے پہلے آپ یا تو اپنی طنز بیجا کو واپس لیں۔

نوٹ (۸) کوئی طنز نہیں ہے۔ جسے واپس لوں۔ آپ مضمون نگاری سے پیشتر اپنے جذبات کو روک لیا کریں۔ ورنہ اگر آپ کے ایک ایک لفظ کی نسبت الفاظ واپس لینے کی تاکید کرتے۔ تو شاید آپ کا مباحثہ ہی نہ چل سکتا (ایڈیٹر)

یا اُس کی مدلل وجوہات کہیں۔ یا اُس کا نام مشتہر فرما دیں۔ جنہوں نے اس سلسلہ کی نسبت آپ سے کچھ کہا ہے۔ تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے۔ کہ وہ ذات شریف کس قماش کے آدمی ہیں۔

اس وقت مجھے آپ کے مضمون کے بارہ میں کچھ اور تھوڑا سا عرض کرنا ہے۔ آپ نے آریہ برادری کو آریہ برادری کو آریہ سماج کی سب کمیٹی اس منطق کی رو سے قرار دیا ہے۔ کہ وہ بس اگر آریہ براتری سبھا کے قائم کرنے کا اُدیش محض یہ ہے۔ کہ اُس کے ممبر ویدک درن بیوستھا کو قائم کر کے سنسار میں عملی شکل پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو میں اُن کی سبھا کو آریہ سماج کی ایک سب کمیٹی سمجھتا ہوں ۔۔۔ اسی منطق کی رو سے تمام ویجی ٹیرین سوسائیٹیاں جو گوشت سے لاش ضروری دور کر کے انسانوں کو بدترین حیوانوں کے درجہ سے پر انسان بنانا چاہتی ہیں۔ اور ٹمپرنس سوسائیٹیاں جو انسان کو مے نوشی سے باز رکھ کر اُن کی عاقبت سدھارنا چاہتی ہیں تمام تجارتی کمپنیاں جو ملک میں تجارت کے ذریعہ آسائیش کے سامان مہیا کرنا چاہتی ہیں۔ سب کی سب آریہ سماج کی سب کمیٹیاں ہیں۔

نوٹ (۹) یہ ہرگز آریہ سماج کی سب کمیٹیاں نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو ماننا اُن کے لئے ضروری نہیں۔ آریہ براتری سبھا کے نیموں کے مطابق نہ صرف آریہ سماج کے سدھانتوں کا ماننا ہی ضروری ہے۔ بلکہ اُس کا ممبر ہونا لازمی ہے۔ ایڈیٹر۔

صرف آریہ برادری پر ہی کیا خصوصیت ہے۔ مگر سب کمیٹی انگریزی کے دو الفاظ سے مرکب ہے جس کے معنی عام فہم ایسے وسیع نہیں ہو سکتے جیسے کہ آپ نے تحریر کئے ہیں۔

بلا شک چند ماہ گذرے ہیں۔ مجھے ایک معزز آریہ پُرش نے جن کا آپ سے خاص تعلق ہے۔ جو کچھ آریہ برادری کی نسبت مجھے کہا تھا میں نے اُسے اشد ضرورت سمجھ کر لکھ دیا تھا۔

ورنہ میرا سلسلہ سخن درہم برہم ہو جاتا۔ اگر نہیں کسی قسم کی خلط نہیں ہوتی تھی۔ تو یہہ اور بات ہے۔ مگر میں اُس موقعہ پر یہہ امر ظاہر کر دینا خلاف موقع نہیں سمجھتا۔ کہ مجھے میرا حافظہ ہرگز ہرگز دہوکا نہیں دیتا ہے آج سے چند ماہ پیشتر اُن کی رائے (جہاں تک میں سمجھ سکا تھا) آریہ برادری کے اراکین عظم کی نسبت ہی اعلےٰ درجہ کی نہیں تھی۔ چنانچہ یہ فرماتے تھے۔ کہ ماسٹر لکشمنداس جی (جو اِس وقت آریہ برادری کے پردہان ہیں) اپنی دہرم پتنی جی کے دیہانت پر جسے شاید ڈیڑہ سال کے قریب عرصہ ہوا ہے۔ رسم سیاپے کے القط کرنے میں ہی معذور ثابت ہوئے تھے۔ باوجود اُن کے زور دینے کے ماسٹر صاحب کچھہ نہیں کر سکے۔ نیز وہ فرماتے تہے۔ کہ ماسٹر صاحب باقاعدہ دونوں وقت ہون نہیں کرتے ہیں۔ اِسی طرح سے وہ اِس برادری کے جنرل سکریٹری صاحب کی نسبت بہی یہی رائے ظاہر فرماتے تہے۔ کہ یہ ایک اعتدال سے زیادہ پُرجوش نوجوان ہیں۔ بلکہ ان کی پیشین گوئی یہاں تک تہی کہ اِس قسم کے نوجوانوں کا انجام یہہ ہوتا ہے کہ وہ ہر ایک کام میں بوجہ حرارت طبع ناکامی اُٹہا کر کسی مصرف کے نہیں رہتے۔ میں نے اُس وقت شاید یہہ شعر پڑہا تہا۔

وزیرے چنیں شہریارے چناں
زمیں را چوں بگیرد قرارے چناں

رہا آپ کا یہہ خیال کہ آریہ برادری کے تئیں چند نوجوان ویدک ورن ویوستہا کو قایم کرنا چاہتے ہیں۔ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ میرے ایک سوال کا جواب جو کچھہ ماسٹر رام داس صاحب جنرل سکرٹری آریہ برادری نے دیا تہا اُس سے صاف عیاں ہے۔ کہ ویدک ورن ویوستہا قایم کرنے کا اُنہوں نے ایک نیا ڈہنگ ایجاد کیا ہے۔ میں نے سوال یہہ کیا تہا۔ کہ آپ کی برادری میں گُن۔ کرم۔ سوبہاو کے مطابق ورن قایم کرنے کا کس کو اختیار ہوگا۔ جواب ملا کہ آریہ برادری کے چند معزز ممتاز اشخاص کو جو اِس کام کے قابل سمجہے جاویں گے۔ پہر سوال یہہ تہا۔ کہ برادری کے اُن ممتاز اشخاص کا گُن۔ کرم۔ سوبہاو کے مطابق ورن قایم کرنے کا کس کو اختیار ہوگا۔ اِس کا کچھہ بہی قابل اطمینان جواب نہ دے سکے۔ اگر ویدک ورن ہو سکتا اِس آریہ برادری کے سبہ سے بآسانی قایم ہو سکتی ہے۔ تو گُرو کُل اور آچاریوں کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تعجب ہے۔ کہ بااینہمہ آپ اِس برادری کو ویدک مریادا کے مطابق ورن قایم کر کے دُنیا میں سُکہہ پہیلانے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ میں اِس بارے میں بہت کچہہ لکہہ سکتا ہوں۔ مگر بخوف طوالت فی الحال اِسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ (اتم دیو پال)

کنہیا ناتھہ آئے جلندہر شہر

لالہ شام لعل پلیڈر سکرٹری آریہ سماج امرتسر لکہتے ہیں ” نمستے “ آپ کا مضمون متعلق **کنہیا ناتہہ آئے** **جلندہر** لالہ سوشی رام نے آریہ سماج کے معمولی ہفتہ وار جلسہ میں بروز ۱۱۔ فروری ۱۹۰۱ع ست دہرم پرچارک سے سنایا تہا جو صاحبان سماج مندر میں اُپستہت تہے۔ اُن میں سے مفصلہ ذیل صاحبان نے حسب تفصیل ذیل کنہیا ناتہہ آلہ جلندہر کی سہایتا میں چندہ دیا ہے۔ براہ کرم کے فہرست ذیل کو

پرچارک میں شایع کر دیویں۔

مہاشہ جے کرشن جی پردہان	[illegible]
مہاشہ خوشی رام جی پوسٹ ماسٹر	[illegible]
” کرم چند جی آٹا والہ	[illegible]
” ٹہاکر داس جی زرگر	[illegible]
” سائگ رام جی	[illegible]
” راولا رام جی وکیل	[illegible]
” چیکرشن نین سنیجر نلوہ ونڈر کمپنی	[illegible]
” اچہر دل جی	[illegible]
” لبہو رام جی رینا نگر نواسی	[illegible]
” دیوی داس جی	[illegible]
” گوپال داس جی	[illegible]
” بوٹا سنگہ جی ٹیچر	[illegible]
” دیوی دیال جی ٹیچر	[illegible]
” شام لال جی اُپ منتری	[illegible]
” اُپدیشک پرمانند جی	[illegible]
” سیلا رام جی	[illegible]
” دوارکا داس جی	[illegible]
” ٹہاکر داس جی عرائض نویس	[illegible]
” جگن ناتہہ جی	[illegible]
” کنہیا لال جی	۲

میزان [illegible] بالر

(نوٹ) بجز دو روپیہ مہاشہ بوٹا سنگہ جی ٹیچر اور سب روپیہ وصول ہو گئے ہیں۔ جس کو مہاشہ خوشی رام جی کسی آتے جاتے کے ہاتہہ آپ کی سیوا میں بہیج دیں گے۔ تاکہ منی آرڈر وغیرہ کا خرچ بچ جاوے۔

(نوٹ) ۔۔ روپیہ پہونچ کر جلندہر آریہ سماج کے کوش میں داخل ہو گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

پریہ ور شریان لالہ منشی رام جی نمستے آپ کی اپیل دوبارہ کنہیا ناتہہ آئے پڑہ کر نہایت ہی ہمدردی پیدا ہوئی۔ [illegible]

مناسب سمجھا گیا۔ کہ اس اپیل کو مختلف صاحبان کے پاس پڑھ کر سنایا جاوے۔ اور ان سے سہایتا کی درخواست کی جاوے۔ چنانچہ جن جن صاحبان نے آپ کے مضمون کو پڑھا سنا۔ انہوں نے بے اختیار آنسو بہائے۔ اور شردھا سے چندہ دیا۔ جس میں سے وصول کر کے ارسال خدمت ہیں۔ باقی وصول کر کے بعد میں بھیج جاویں گے۔ اس سے پہلے اس سماج کے پردھان لالہ دلباغ رائے بھی کچھ چندہ بھیج چکے ہیں۔ آپ کو وہ دھنیہ واد ہے۔ کہ آپ کے اُتّم جیون سے ایسے ایسے اُتّم کام ہو رہے ہیں۔ اور ان کے واسطے سہایتا دی جا رہی ہے۔ پرمیشور آپ کو اس سے بھی زیادہ بل دیوے کہ آپ بھارت کی بگڑی ہوئی حالت کو سدھار سکیں۔ اوم شم۔

راقم

رام رکھامل سکرٹری آریہ سماج میانمیر

لالہ حاکم رائے منتری آریہ سماج گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۰۔ فروری کو میرے دوسرے لڑکے کا منڈن سنسکار جسکو میں گورکل کے واسطے تیار کر رہا ہوں موضع جاہل میں ہوا۔ چنانچہ یہاں سے ایک اپدیشک کلاس کے اُستاد اور دوسرے نہال چند ودیارتھی دونوں گئے۔ میری برادری کے ۵۰ گھر کے قریب ہیں۔ بڑی رونق ہوئی۔ لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ للعہ پنڈت صاحبان اور ۵ گورکل کو دان دیا گیا۔ اِس مضمون کو اخبار میں اطلاع کے واسطے درج کر دیویں۔

مہارانی وکٹوریا کی یادگار

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ جو خصوصیت آریہ سماج کو شریمتی مہارانی بھارتیشوری کے ساتھ تھی۔ وہ کسی دوسری کو نہیں ہو سکتی اگر مہارانی نے اپنے ریاستی وچن سے جنم داتا کو یقین نہ دلایا ہوتا کہ مذہبی یادھارمک نشٹی ٹیوشن اُن کے راج میں نہ صرف ہر قسم کی آزادی سے مختار رہیں گی۔ بلکہ ہر قسم کی رکشا کے پاتر سمجھی جاوینگی۔ تو اُن کا جنم ہونا ہی ایک امر مشکلات سے تھا۔ اور اگر جنم بھی ہوا تھا۔ تو اُس کے لئے ہزارہا ایسے کنس موجود تھے۔ جو اُس کو جنم میں ہی لقمہ کر جاتے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج کو مہارانی سے خاص پریم ہے۔ لیکن افسوس کہ کال چکر نے آج اُس مادر مہربان کی سرپرستی سے اُس کو محروم کر دیا۔ آج وہ مورتی جسکی گود میں یہ پھولا نہیں سماتا تھا ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئی۔ اگرچہ مہارانی کے بعد ارمغز جانشین نے اُسی قسم کی سرپرستی کا اقرار کیا ہے۔ مگر آریہ سماج اپنی ایسی پرم دیالو ماتا کی جُدائی کو کس طرح بھول سکتا ہے۔ وہ کیوں نہ ایسے وسائل پیدا کرنے کے لئے کمربستہ ہو جس سے احسان فراموشی کے الزام سے بری ہو سکے۔

چونکہ بھارت ورش کے ہر ایک حصہ سے صدا آ رہی ہے۔ کہ مہارانی کی یادگار قایم کی جاوے۔ پس آریہ سماج کا بھی فرض ہے کہ ایسے وقت میں کمر ہمت باندھ کر اپنی سعادتمندی کا اظہار کرتے ہوئے ایک مناسب یادگار قایم کرے مہارانی کی وہی یادگار اُن کی فوت کے قایم کرنی چاہئے۔ جسکو زندگی بھر وہ اپنے دل و جان سے پیار کرتی تھی۔ نہ صرف پیار بلکہ اُس کو پورا کرنے میں اپنی تمام طاقت صرف کرتی تھیں۔ وہ کیا ہے؟ وہ ودیش ودیا نشٹرو میں اودیا کو ناش کر کے ودیا۔ سکھ شانتی اور دیا کا پھیلانا ہے۔ جسکے لئے انہوں نے ایسے سامان مہیا کئے تھے۔ جس سے آئے دن پرجا ولبشر مستفیض ہوتا رہے۔

چونکہ آریہ سماج ایک دھارمک سوسائٹی ہے جسکا اُدیشیہ وہی ہے۔ جو مہارانی کی سچی اور حقیقی یادگار کے لئے موضوع ہو سکتا ہے۔ لہذا تمام ہندوستان کی سماجوں کو ونیز پرتی ندھی سبھاؤں کو چاہئے۔ کہ فوراً اپنی اپنی سماج میں میموریل فنڈ قایم کر کے ایک معقول یادگار قایم کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہوں اور اس فنڈ اور اس فنڈ کو "مہارانی میموریل فنڈ" کے نام سے (یا جو مناسب معلوم ہو) موسوم کر کے ویشیشٹروں میں دھرم پرچار یا ویدک ودیا یا جو تجویز مناسب معلوم ہو قایم کر کے آنند ولن کریں۔ ہر ایک آریہ سماج کو واجب ہے۔ کہ اپنے متعلق مقامات میں فوراً کارروائی شروع کر کے اس فنڈ کی تکمیل کے لئے نہ صرف آریہ پُرشوں سے ہی اپیل کرے۔ بلکہ ہر قوم اور فرقہ کی ہمدردی کو مدعو کرے۔ کیونکہ مہارانی کی وفات نے ہر فرد بشر کے دل میں ایک صدمہ پہونچایا ہے۔ اسلئے ہر شخص کا فرض ہوگا۔ کہ وہ نہ صرف میموریل فنڈ میں امداد دیکر اپنی وفاداری کا اظہار کرے۔ بلکہ جناب فیضمآب حضور وائسرائے ہند کی اُس عالمگیر اپیل کی تعمیل کریگا۔ جو کہ اُنہوں نے حال میں بمقام کلکتہ کی ہے۔ جسمیں انہوں نے ہر ایک ہندوستانی سے میموریل فنڈ قایم کرنے و امداد دینے کی درخواست کی ہے۔ فنڈ کی تکمیل ہو جانے پر ہر ایک آریہ سماج کو اختیار ہے۔ کہ وہ بذریعہ تعمیر مندر یا یتیم خانہ۔ یا پاٹھشالا وغیرہ وغیرہ میں سے جو مفید مطلب سمجھیں یادگار قایم کریں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس اہم کام کی طرف فوراً متوجہ ہو جاوینگی۔ اور پورے حوصلہ کے ساتھ اُس کی تکمیل کی طرف پیشقدمی کرینگی۔ صدہا دیہات اور قصبات ایسے ہیں جہاں سوائے آریہ سماج کے اور کوئی پبلک گروہ نہیں ہے اُن مقامات پر آریہ سماج کو خاص موقعہ کام کرنے کا ہے اس کام کو اُٹھانے سے آریہ سماج نہ صرف اُس نظام ملکی راج بھگتی کا اظہار گورنمنٹ پر کریگا۔ بلکہ اپنی ترقی اور بہبودی کے واسطے کوئی مفید انسٹی ٹیوشن بنا سکیگا۔

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی

نمبر ۲

جیسا کہ ہم نے اپنے پچھلے مضمون میں اُمید ظاہر کی تھی کہ مہتہ جیمنی جی بی اے پلیڈر آریہ پرتی ندھی سبھا کی تحریک پر آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینا منظور کریں گے۔ مہتہ جی کے پتر سے جو ہمیں ۱۵ ماہ حال کو موصول ہوا۔ معلوم ہوا کہ وہ (شاید آریہ پرتی ندھی سبھا سے مایوس ہو کر) خود اس تحریک کو عمل میں لانے کے لئے ایسی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہ جن سے یہ سوسائٹی اعلےٰ اسکیل پر جلدی پہونچ کر نمایاں کام کر دکھائی گی۔ ہمیں معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ آخر وید پرچار روپی گاڑی کے دوسرے پہیئے "تحریر" کی حفاظت کئے جانے کا بھی کچھ پربندھ ہونے لگا۔ لیکن ہمیں سخت افسوس ہے کہ سبھا نے تا حال کروٹ نہیں بدلی۔ ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ آریہ سماج کی کل تحریکوں کو بسرپرستی آریہ پرتی ندھی کام کرنا چاہئے۔ اگر سبھا سے مایوس ہو کر مختلف اصحاب پرائیویٹ طور پر علیحدہ کام جاری کر دیویں۔ تو انتظام میں سخت گڑبڑ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہم مہتہ جی سے بڑے ادب سے درخواست کریں گے کہ گو اُن کی تجویز بہت عمدہ ہے۔ اور اس سے تحریر کے کام کے چل نکلنے کی اعلےٰ امید ہے۔ لیکن سبھا کی سرپرستی کے بغیر سوسائٹی بنا کر کام کرنا مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ دو خود مختار سوسائٹیوں میں کام چخ ہونا ممکن ہے۔ لیکن کیا مہتہ جی سے اس قسم کی درخواست کرنا مناسب ہے۔ جب کہ مہتہ صاحب معہ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے دیگر صاحبوں کے کئی دفعہ سبھا کو اس معاملہ میں کام کرنے کی تحریک کر چکے ہیں۔ لیکن سبھا نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ لیکن سبھا کی اس بے پرواہی کے بانی کون ہیں؟۔ اس کا جواب بالکل صاف معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم اس بات پر وچار کریں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کیا ہے؟۔ جواب یہی۔ کہ مختلف آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کے سموہ کا نام آریہ پرتی ندھی سبھا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ سبھا کو سست کرنے کا الزام سماجوں پر ہی آخر عائد ہوتا ہے۔ اور پھر سبھا کے برخلاف شکایتیں اُٹھانے والی بھی سماجیں ہی ہیں۔ عجیب ماجرا ہے خود ہی غلطی کریں۔ اور پھر خود ہی اُس کی شکایت کریں۔ لیکن شکایت کرتے ہوئے بھی اپنی غلطی کو رفع کرنے کا خیال تک نہ لاویں۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ابھی تک سماجوں میں دھرم پر دھن کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سماجوں کے انتخاب عہدہ داران کی فہرست کو سامنے رکھ کر دیکھیں۔ تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک سماج میں پردھان پدوی پر ہمیشہ وہی نیت ہوگا۔ کہ جو اُس سماج کے سبھا سدوں میں زیادہ دھناڈھیہ یا اعلےٰ عہدہ دار دنیاوی ہو۔ سماجیں اس بات کا فخر کیا کرتی ہیں۔ کہ ہمارا پردھان صرف بی۔ اے ہی نہیں بلکہ ماشاءاللہ ایل ایل بی کی دُم بھی لگی ہوئی ہے ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا موجودہ تعلیم کا پھل ہے! پالیسی اور مادہ پرستی پوری مہارت جب اسکا بی اے پاس کر لیا۔ اور پھر ایل۔ ایل بی بن کے پیشہ وہ اختیار کر لیا۔ جو کہ جملہ قانون کا ٹھیکہ دار ہے۔ جب آریہ سماج کی کشتی کے ملاح مقرر ہو گئے۔ تو کیوں نہ منجدھار کے گرداب میں پڑے۔ اسی طرح پرتی ندھی منتخب کرتے وقت سماجیں اس بات کا ذرا خیال نہیں کرتیں کہ ویدک دھرم کا وکیل بننے کا کون ادھیکاری ہے بلکہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ ہماری سماج میں کون فیشنیبل جنٹلمین ہے۔ جس کو کہ لاہور کی ہوا لگ آئے۔ بس اُسی کو پرتی ندھی مقرر کر دو۔ خواہ اُسے یہی نہ سمجھا ہو۔ کہ آریہ سماج کیا چیز ہے۔ چلو آریہ سماج کے وکیل تو بن گئے۔ جب اس قسم کے وکیلوں کی کثرت ہو جاوے۔ تو وہ چند اصحاب جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کی کچھ پیش ہی نہیں جاتی۔ اور آخر ہر طرف سے شکایتیں اُٹھنے لگتی ہیں۔ لیکن اگر آریہ سماجیں پیشتر ہی سے کام کرنے والے اصحاب کو پرتی ندھی بنایا کریں۔ تو کیوں شکایت کرنے کا موقع ملے۔ اور یہ تب تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دھرم کی قدر ہمارے دلوں میں جاگزین نہیں ہوتی۔ اس لئے مہتہ جی سے التماس کرنے کی بجائے ہم پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ برائے خدا اپنے فرض کو سمجھو!۔ اور پھر آریہ سماجوں سے التماس کرتے ہیں۔ کہ اگر بھارت کا اُدھار چاہتے ہو تو ہمیشہ دھرم کے مقابلہ میں دھن کو ہیچ سمجھو۔ اور اپنی مکھیہ سبھا میں اُن پرشوں کو چناؤ کر کے بھیجو۔ جو کہ ویدک دھرم کی وکالت کا کام جانتے ہوں۔ چونکہ مضمون بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ہم مختصر سی التماس کے بعد اسے یہیں بند کرتے ہیں۔ اور آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق مختصر سی سکیم کسی اگلے ہفتہ میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں ہم یہ بھی دیکھیں گے۔ کہ آیا پرتی ندھی سبھا ہماری التماس پر توجہ دینے کی تکلیف گوارا کرتی ہے یا نہیں۔

آریہ دھرم کا سیوک...

سنت داس نگرتھ
جلال پوری

مفید عام باتوں کا سلسلہ

نمبر ۱

(۱) جو چیز تیری اپنی نہیں ہے۔ اُس کو بلا اجازت مالک مت لے۔ کیونکہ اُس پر تیرا کوئی حق نہیں

(۲) غضب ہے۔ کہ ایک آدمی محنت و مشقت سے ایک چیز حاصل کرے۔ اور دوسرا آدمی اُسے موقع پاکر اُٹھالے جائے۔

(۳) جب خدا نے تجھے پاؤں۔ آنکھ۔ ناک کان وغیرہ اعضاء دئے تو تو بھی ان سے کما کر کھا۔

(۴) یاد رکھ اگر تو غیروں کا حق چھیننا شیوہ اپنا بنائیگا۔ تو تو چور و بدمعاش کہلائے گا۔

(۵) خدا چوروں کو سخت سزا دیگا۔ پس تو بھی اگر اس گناہ کا مرتکب ہوگا۔ تو سزا پائے گا

(۶) تو نہیں دیکھتا کہ تیرے سامنے چوروں کو ہتکڑیاں لگتی ہیں۔ اور اُن کو جیلخانے بھیجا جاتا ہے پس سمجھ لے کہ سرکار بھی اس قسم کے لوگوں کو بُرا سمجھتی ہے

راقم

نگر نند جلالپوری۔۔

نمبر ۲

انسانی دُنیا میں سرسری طور پر دیکھنے سے ہی ہمیں یہ معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ خدا نے سب انسانوں کو ایک رُتبے یا پائے کا نہیں بنایا کوئی غریب ہے۔ کوئی امیر۔ کوئی آزاد ہے کوئی اسیر۔ کوئی خوشی ہے۔ کوئی دستگیر۔ کوئی شہنشاہ ہے۔ کوئی فقیر۔ غرضیکہ گوناگون کی خلقت ہماری نظروں کے سامنے موجود ہے۔ اگر ہم تندرست ہیں تو ہزاروں بیمار ہیں۔ اگر ہم فارغ البال ہیں تو سیکڑوں لاچار۔ لیکن حالت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔ ممکن ہے کہ جس آدمی پر ہم اس لئے ہنسی کرتے ہیں۔ اُسی کو موقع ملے کہ ہمیں اندھا دیکھے۔ اگر ہم غریبوں پر اسلئے ہنسی کرتے ہیں کہ وہ دھن کے نہ ہونے سے ہمارے محتاج ہیں۔ ممکن ہے کہ ہماری دولت چوری جاوے اور ہم بالکل محتاج رہجاویں۔ اگر ہم بے زبان مخلوق کی گردنوں پر اسلئے چھُری چلادیں کہ اُن کی چون و چرا ہمارے کانوں تک نہیں پہونچتی اور کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ممکن ہے کہ ظالم آدیں۔ اور ہماری گردن پر خنجر چلادیں۔ اسلئے اے انسان! اگر تم گتی سے ڈر۔ اور دولت اور مرتبے کا طاقت اور ظلم اور جبر کا غرضیکہ کسی چیز کا غرور نہ کر کیونکہ یہ سب چیزیں دائمی طور پر ہمارے ساتھ رہنے والی نہیں ہیں۔ اچھی طرح یاد رکھ کہ غرور کا سر آخر نیچا ہوتا ہے۔

راقم

نگر نند جلال پوری

بھجن

ستیوں کے لئے

آؤ سیتو اسی ہری گُن گائے
ہری گُن گا کے مکتی پائے
دُشٹ کرم تُمیں تیاگو نی جھیلیو
سریشٹ کرم وچ من چت لائے
چھوڑ کُور ہت کر دشنجھ ریتی
سنسکار وید وکت پھیلائے
دھرم کرم آسان تیاگیا نی جھیلیو
ایسے کارن اسیں دُکھڑے اُٹھائے
دیہ کرم سنگ کرو نی پریتی
پوپ پکھنڈیاں توں بنبد ا چھوڑائے
سندھیا کرو دو وقتانی جھیلیو
تال بن تال کتنے من بھائے

اُتم پد وی تد ہی سے گی
دھرم کرم جے نیت کمائے
ودّیا ہے ان مول پد ارتھ
اس بن کیوں اسی مورکھ رہجائے
سُن مہابروہی ونتی نی جھیلیو
پربھو چرنن میں سیس جھکائے

راقم

نوٹ اور خبریں

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۹۔ مارچ کی شام کو بڑی دہوم دہام سے ہوگا امید کی جاتی ہے۔ کہ رام نگر کی مشہور بھجن منڈلی جلالپور بھٹیاں کی دلکش بھجن منڈلی۔ کہروڑ اور جامپور کی منوہر بھجن گاین کرنے والی منڈلیاں اِس شبھ اوسر پر اپستھت ہوں گی۔ اجلاس اتسو غیر معمولی رونق سے ہوگا۔ خصوصاً آرین کانفرنس میں ”منڈلی سسٹم“ کی سکیم و قواعد اور آرین ٹریکٹ سوسائیٹی کے قیام پر بحث ہوگی اور عملی کارروائی شروع کی جاویگی حامیان آریہ برادری منڈل سکیم و آرین ٹریکٹ سوسائیٹی سے خصوصاً سماجہائے اضلاع ملتان۔ مظفرگڈھ و ڈیرہ غازیخان (جو سرحدی منڈلی میں شامل ہوں گے) سے تاکیداً۔ اور پنجاب کی آریہ سماجوں۔ اور اُتم آریہ پُرشوں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ اس جلسہ میں شریک ہوکر آنند اٹھاویں ملتان شہر ایک نہایت ہی پُرانا شہر اور دھرم کا مرکز پنجاب میں رہا ہے۔ ... شمس تبریز۔ پہلاد پوری ...

... سوراج وغیرہ مقالات یہاں قابل دید ہیں

راقم
آپ کا سیوک جیمنی از ملتان

نمنتی دپی

چونکہ مجھے نمن لکھت مہاشے گن کا پتہ نہیں کہ آج کل کہاں براجمان ہیں۔ اس لئے آپکے پتر دوارا دریافت طلب ہے۔ کہ جن اصحاب کو معلوم ہو کرپا کرکے مجھے مطلع فرمائیں۔ اور نیز اگر نمن لکھت صاحبان "ست دھرم پرچارک" کے خریدار یا پڑھنے والے ہوں۔ تو اِس لیکھ کو ملتان سماج کے سالانہ جلسہ میں تشریف لانے کے لئے نمنترن پتر سمجھیں۔ اور اُدرشٹیہ کرپا کرکے اس اُتسو پر تشریف لاویں۔

سوامی برہمانند جی مہاراج (جو عرصہ سے کاشی میں تعلیم پانے گئے ہوئے ہیں) (۲) چودھری نول سنگھ جی مشہور ومعروف بھجنیک آریہ سماج مظفر آباد (۳) برہمچاری ستیانند جی مہاراج۔ (۴) سادھو پرمانند جی مہاراج (جو کہ کچھ عرصہ ہوا لاہور میں براجمان تھے) (۵) سادھو ستیانند جی مہاراج بھارت سیوک حال وارد ملک خاندیس (۶) پنڈت پورن آنند جی مہاراج حال وارد ملک بمبئی۔ (۷) سوامی اچتانند جی مہاراج سابق مقیم ریاست جودھپور

راقم
آپ کا درشن ابھلاشی
جیمنی وکیل
سیوک آریہ سماج ملتان

ہرش یکت شنکا

پرچارک مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۸ء میں نمن لکھت شُبھ سماچار "لالہ گوپال داس صاحب سود نے موضع ڈھیمیاں کا علاقہ پھگواڑہ میں آریہ سماج قائم کرکے ایک مندر بصرف لاگت خود تیار کراکر اس کا نام آریہ مندر گوپال رکھا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی آریہ سادھو ہمیشہ کے لئے مقیم کیا جاوے" پڑھ کر مجھے بڑا آنند پراپت ہوا پرنتو کچھ شنکا بھی ہوئی۔ جو کہ سرل بھاؤ سے پرگٹ کئے دیتا ہوں۔

(۱) مندر کے ساتھ گوپال کا شبد ظاہر کرتا ہے۔ کہ مہاشہ گوپال داس جی نے حسب دستور اس مندر کو آریہ سماج کے لئے وقف نہیں کیا ہے۔ جو کرنا چاہئے تھا۔ اور اگر کر دیا تو شبد ساتھ لگا رہنا انوچت اور غیر موزوں ہے۔ چونکہ پورانک اصطلاح میں "گوپال" ماکھن چور گوپیوں کیسر را کرنے اور گئو چرانے اس لیلا کے ناٹک کاہن کا دوسرا نام ہے اس لئے اس شبد سے عوام کو اس مندر کو ٹھاکر دوارہ خیال کرنے کا ذریعہ ہی مغالطہ ہوا کریگا۔ جبکہ درست الفاظ میں آریہ ٹھاکر دوارہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر اس تمام خیال کو منطقی قرار دے کر نظر انداز کرکے یہ کہا جاوے۔ کہ یہ لفظ محض ایک یادگار کے طور پر ساتھ رہا ہے۔ مطلب نہیں رکھتا ہے۔ تو بھی اس قدر فویدن کرنے سے باز نہیں رہوں گا۔ کہ اس سے سکام بھاؤ کی بو آتی ہے۔ جو آریہ پرشوں کی شان کے شایاں نہیں۔ آئندہ لالہ گوپال داس صاحب مالک و مختار ہیں۔

(۲) آریہ سادھو کا لفظ شرح طلب ہے جہاں تک ہم نے آریہ پنڈتوں اور اپدیشکوں کی زبانی سنا ہے۔ اور رشی دیانند کرت آریہ گرنتھوں کی تحقیقات کی گئی ہے آریہ گرنتھ کسی کو گرہست کے تیاگنے کی اجازت نہیں دیتا۔ سوائے برہمچاریوں۔ بان پرستھوں اور سنیاسیوں کے سوائے ہیں سے کسی کو بھی کسی مندر میں مقیم ہو کر رہنے کی آگیا نہیں ہے اگر کسی بھگوے پوش کو بٹھایا ہی تو وہی گدی نشینی بن جاوے گی جس کی بیخ کنی کے لئے رشی دیانند نے ریاضت جیون ارپن کر دیا تھا۔ اور ایسی صورت میں آریہ مندر ایک آریہ دھرم شالہ اور اس میں ایک آریہ سادھو بھائی کا مقصد بن جاویگا۔ جبکہ یہ شنکا اُتپن ہو رہی ہیں جو میں نے آریہ جگت کے وچار کے لئے دھرم بھاؤ سے پرگٹ کر دی ہیں۔ آشا ہے کہ مہاشہ گوپال داس جی مجھے چھما کریں گے

راقم
ویدک دھرم کا سیوک گنیش داس ورما از سیالکوٹ

قابل توجہ گرامی مہاشہ
مصنف لغت

پرچارک میں ایڈیٹر مہاشہ کے ریویو سے گیات ہوا۔ کہ مصنف مہاشہ نے ودیارتھیوں کے دوستوں پر ایک قابل وید کتاب تصنیف فرما کر پبلک کو کرتارتھ فرمایا ہے۔ نسخہ مصنف بڑے دقیقہ و اد کے یوگیہ ہے۔ جب یہ ریویو پڑھا۔ اِس کتاب کے مطالعہ کا شوق دامنگیر ہو رہا ہے۔ میں فی الفور درخواست بنام خرید کتاب بھیج دیتا۔ مگر آج تک ایسی فکر میں ہوں۔ کہ کہاں سے ٹکٹ خرچ کرکے لغت

منگانے کی درخواست کرتے ہوئے مجھے عقلمند کیا کہیں گے؟ اور ظریف طبع. ہم نشینوں کے لئے ہر روز پہونچتے رہنا۔ کیوں صاحب ابھی آپ کو لعنت آئی ہے یا نہیں؟ ایک مفت کا لطیفہ مل جاویگا. اگر مصنف مہاشہ اس کتاب کا نام بجائے "لعنت" کے ڈیٹ گاہی پر "لعنت" رکھہ دیویں۔ تو کیا ہرج ہے

راقم

داس. گنیشداس ورما۔ از سیالکوٹ

اناتھاؤں کے اپیل

کا جواب

ست دھرم پرچارک صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۴ ماگھ سمت میں عنوان ذیل میں ایک مضمون "ویدک دھرم پتریوں پر ترس کہاؤ" آپ کی طرف سے ہے۔ یہہ مضمون نہایت رقت انگیز ہے۔ مضمون کے جب اس حصہ پر پہونچا جہانکہ اناتھ کنیوں نے سوال کا جواب دیا کہ جب آشرم کی کنیاؤں نے یہہ کہا۔ کہ تمہارے ماں باپ نہیں ہیں۔ تب ہم سے برداشت نہ ہوسکا۔ اور ہم نے ان کو خوب مارا یہہ کہہ کر لڑکی پہوٹ کر رو پڑی۔ تو میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا میرے دل کو ایک چوٹ لگی۔ اور آنکھوں سے بے تحاشا آنسو جاری ہوگئے۔ اور اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا. دل ہی دل میں وچار کرتا گیا۔ چند منٹ کے بعد خیال آیا۔ کہ رونے سے کیا فائدہ۔ اناتھاؤں کی مدد کرنا لازم ہے غیر دل ہی دل میں سوچتا گیا۔ کہ کسی طرح کچھہ تھوڑا بہت چندہ ہوجاوے۔ تو بہتر ہے۔ اور سماج کے کسی ممبر سے ذکر تک کا موقعہ

نہ ملا۔ اور نہ ہی کوئی جلدی اُپدیشک آنے والا تھا۔ لیکن دل میں دن بدن خیال پختہ ہوگیا۔ ۱۷ فروری کو ستسنگ جلسہ میں کو حاضری قریب بیس تک تھی۔ اور صحت ہی اجازت نہ دیتی تھی کچھہ کہنے کے لئے طیار ہوگیا۔ اور حاضرین کو جتلایا۔ کہ اناتھ کنیاؤں کی مدد کرنی ضروری ہے۔ اور وے سچی آریہ دیویاں ہیں آریہ ورت کو نمایاں فائدہ ہوگی۔ بیشک کنیا اناتھ آلہ کے فنڈ کو مستقل طور پر قایم کرنا آریوں کا فرض ہے۔ اسیوقت مبلغ للعہ چندہ ہوا جو کہ خدمت میں روانہ ہے۔ اور ہر کمیشن منی آرڈر میں خرچ ہوئے ہیں رسید سے مشکور فرماویں اور آیندہ کے لئے بہی کوشش ہونے کی امید ہے مکرر التماس ہے۔ کہ مبلغ للعہ ان میں سے ایسے صاحبان نے دئے ہیں۔ جو ساماجک خیالات کے برخلاف ہیں۔ یا وہ کسی آریہ سماج کے ممبر یا سہایک نہیں ہیں۔ نام چندہ دہندگان ذیل میں درج ہیں

لالہ بہاگ مل صاحب اسپیشل اسسٹنٹ ——— ۲/
لالہ جوالا سہائے قانونگوئے ——— عہ/
لالہ مسی رام ہیڈ منشی ——— عہ/
پنڈت میدہ رام پٹواری ——— عہ/
لالہ منشی لال بہوہر ——— عہ
منشی ہرنام سنگھ ——— عم
منشی کرپا رام ——— عہ/
بابو ہیرا لال سب اورسیر ——— ۸/
منشی الک رام پٹواری ——— عہ/
لالہ سرہا رام لہنڈکا ہیڈ کلرک ——— عہ/
منشی ن لال پٹواری ——— عہ/
منشی ہر لال پٹواری ——— عہ/
منشی عطا محمد ——— عہ/

——— میزان للعہ ۱۸/

سماج کے ستسنگ جلسے برابر ہوتے رہتے ہیں لالہ فوجت رائے ——— جیو پرداہان بڑے سرگرم ممبر ہیں۔ اور سماج کی خدمت میں ہر وقت طیار رہتے ہیں

راقم

داس. بہاگ مل اسپیشل اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ کیتھل۔ خریدار ست دھرم پرچارک۔

لال مرچوں نے ہرگز ایسا قصور نہیں کیا

حال میں آپ کے اخبار میں سرخ مرچوں کے بارہ میں رام رکہا مل جی کا مضمون میری نظر سے گذرا۔ لالہ صاحب نے جسقدر الزام بیچاری سُرخ مرچوں کے ذمہ لگائے ہیں۔ وہ دراصل بے گنہیا وہی نہیں ہیں۔ بلکہ خاصی دل لگی کے سامان ہیں۔ افراط تفریط اور مبالغہ کی بہی کوئی حد ہوتی ہے۔ مگر لالہ صاحب نے اپنے مضمون میں کمال کر دکہایا ہے۔ میری یہ مراد نہیں ہے کہ لالہ صاحب عمداً مرچوں سے آمادہ پرخاش ہوئے ہیں۔ خیال یہ ہے۔ کہ غلط قیاس کی بنیاد پر ذرا سی بات کا طومار باندہ دیا ہے۔ لالہ صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ لونگ۔ دارچینی۔ ہینگ۔ رائی۔ اور سیاہ مرچ انسان کی خوراک میں نقصان پیدا کرتی ہیں اور یہ انسان کی قدرتی خوراک نہیں ہیں۔ لالہ صاحب شاید بوجہ طوالت مضمون اس کے گوشت کی طرح انسان کی قدرتی غذا نہ ہونے کا ثبوت پیش نہیں کرتے۔ اور جن مصالحوں کو وہ مضر صحت قرار دیتے ہیں وہ فی الحقیقت جہاں تک میں نے اطبا سے سنا

اور حکماء یوروپ کی رائے سے نتیجہ نکالا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سبز اور خشک مصالحے اعتدال کے مطابق ضرور استعمال کرنے چاہئیں یہ انسان اور حیوانوں کی خوراک کو لذیذ۔ زود ہضم اور مفرح بنا دیتے ہیں لعاب دہن کو افزوں کر کے باعث تقویت معدہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر سال خوشبودار۔ اور چرپرے مصالحوں کی دنیا کے ہر ایک حصہ میں کروڑوں روپیہ کی تجارت ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔ اس وقت خصوصیت کے ساتھ سُرخ مرچ زیر بحث ہے۔ مرچوں کی دو جداگانہ قسمیں ہوتی ہیں۔ سرخ۔ ہری یا لال مرچ۔ جس کا سائنٹیفک نام کیپ سی سم چلتی ہے۔ دوسری سیاہ یا گول مرچ جس کا سائنٹیفک نام پائی پر نائیگرم ہے۔ سُرخ مرچ کو دو بڑے حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔ ۱ خوردنی۔ ۲ آرائشی۔ ان دونوں حصوں کو پھر بلحاظ رنگ۔ جسامت۔ شکل وغیرہ بہت سے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اقسام خوردنی میں وہ تمام اقسام شامل ہیں جو اس ملک کے پہاڑوں اور میدانوں کے مختلف حصص میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ تمام قسمیں جن کے تخم ممالک یوروپ سے اس ملک میں کاشت کے لئے آتے ہیں۔ اُن میں سے ہی بعض اقسام زیادہ تیز۔ چرپرے۔ اور تلخ ہوتی ہیں۔ بعض نہایت خوش ذائقہ۔ اور شیریں ہوتی ہیں۔ اُن میں حد اعتدال سے زیادہ چرپراہٹ ہوتی ہے۔ اور نہ جہاں۔ ان کے استعمال کی مختلف ترکیبیں ہیں۔ بعض چٹنی اور سرکہ میں ڈال کر کھائی جاتی ہیں۔ اور بعض کچی اہل ہند خاص ترکیب سے مرچوں کی ترکاری بناتے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ ایسے خاص مرچوں سے ہی چھوٹ سکتے ہیں۔ یہ ترکاری خاصی لذیذ ہوتی ہے۔ اور کبھی مُضر صحت ہونے کی شکایت نہیں سُنی گئی۔ اسی طرح سے گول مرچ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک سفید۔ دوسری سیاہ۔ گول مرچ قدرتاً سیاہ پیدا ہوتی ہے ایک خاص طریق سے اس کے چھلکے کو رگڑنے سے یہ سفید یا بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے اس کا بھی استعمال یا تو بطور مصالحہ کیا جاتا ہے یا بطور ادویات۔

یہ امر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر سُرخ مرچوں کا استعمال حد سے زیادہ کیا جائے۔ تو یہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مگر اس نقصان کی صرف اسی پر کیا تخصیص ہے۔ دیگر نباتاتی اور معدنی پیداوار پر بھی یہی اصول اسی وباعث کے ساتھ عاید ہو سکتا ہے۔ اگر خاص خاص امراض میں مریضوں کو سُرخ مرچ کھانے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ تو اسی طرح سے کھٹائی۔ مٹھائی تیل۔ اور آلو۔ اروی وغیرہ کے استعمال کی بھی ہدایت نہیں کی جاتی۔ ویدک شاستر میں اشیائے خوردنی کے چھ ذائقہ قرار دئے گئے ہیں۔ کوئی ذائقہ ان سے باہر نہیں ہو سکتا وہ یہ ہیں:- کٹو (کڑوا) تخت (چرپرہ) کشے (کسیلا) امل (ترش) کشار (کھاری) مشٹ (میٹھا) انہیں اجزا کی ترکیب سے انواع واقسام کے ذائقے پیدا ہوتے ہیں اگر مرچ کو اُڑا دیا جاوے۔ تو ہمارے کھانوں میں سے ایک ذائقہ دور ہو جاتا ہے حالانکہ اسے قطعی دور نہیں کر سکتے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ دیگر نباتات میں ہی بعض حالتوں میں مرچ سے زیادہ چرپراہٹ ہوتی ہے کسی نباتات میں خاص قسم کے تیزاب یا چرپراہٹ کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہے۔ کہ قدرت اُسے ہماری قدرتی خوراک قرار نہیں دیتی مثلاً زمین قند میں ایک خاص تیزاب اور چرپراہٹ ہوتی ہے۔ اگر ہاتھ کو اُس کا عرق لگ جاوے۔ تو آفت آ جاتی ہے۔ مگر کیا اس سے کوئی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ زمین قند استعمال ہی نہیں کرنا چاہئے۔

ویدک شاستر میں یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ نری مرچ کا حد سے زیادہ استعمال جسم میں کسی قدر فتور پیدا کرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اُس کے دفعیہ کی ترکیب بتلا دی ہے۔ اور وہ یہ کہ مرچ کو گھی میں بھون کر یا گھی کے ساتھ کھانے میں کچھ ہرج نہیں ہے۔ مریضوں کا یہاں ذکر نہیں ہے صرف تندرستوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ ہر ایک مریض کی نسبت ہی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اُسے مرچ ضرور نقصان دہ ہو گی۔

آریہ ورت میں در اصل کھانے بنانے کی ترکیبیں ویدک شاستر سے لی گئی ہیں۔ گویا یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری جتنی کھانا بنانے کی ترکیبیں ہیں وہ ویدک شاستر کے نسخے ہیں۔ مرچ کا کھانوں میں تین طرح استعمال ہوتا ہے۔ اول چھونک بگھار میں جسے پنجابی زبان میں تڑکا کہتے ہیں۔ اُس میں گھی میں مرچیں بھون کر دال بھاجی میں ملائی جاتی ہیں۔ دوئم ہلدی یا دھنیہ پودینہ وغیرہ کے ساتھ پیس کر کسی دال ترکاری میں ملائی جاتی ہیں۔ یا دیگر مصالحوں کے ساتھ خشک پیس کر چاٹ کی چیزوں میں ڈال دی جاتی ہیں۔ اگر ہری مرچیں نری کھائی جاتی ہیں۔ تو وہ بھی کھانے کے ساتھ ہی کھائی جاتی ہیں۔ اس صورت میں وہ کھانے سے باہر نہیں سمجھی جاتیں۔ مختلف نباتات کی آمیزش سے کیمیائی تغیر و تبدلات پیدا ہوتے ہیں۔ نیز آنچ پر پکانے کے وقت کئی طرح کی تبدیلی واقع ہوتی ہے اس لئے مرچوں میں جو جُزو بد اعتدالی اور بد پرہیزی کی حالت میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ زائل ہو جاتا ہے۔

ہیں نے بڑے بڑے ڈاکٹروں کی رائے پڑھی تھی۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جن دنوں موسم کی خرابی کی وجہ سے آب و ہوا بگڑ جاتی ہے اور لوگوں کو معدہ کے نقص کے سبب وبائی امراض میں مبتلا ہو جانا پڑتا ہے۔ اُن دنوں نمک اور مرچ کا ایک خاص مقدار تک روز مرہ استعمال نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ایک انگریز نے ایک انگریزی رسالہ میں تھوڑے دن ہوئے لکھا تھا کہ "سوچئے اگر ہندوستان میں لال مرچ نہ رہے۔ تو اس دیش کا کیا حال ہو" اُن کا مطلب یہ تھا۔ کہ جیسے انگلستان میں انگریزوں کو تنبیر پڑ جائے نہ تو وہ کیسے گھبرا دیں ویسے ہی اگر ہندوستانیوں کے کھانوں میں مرچ نہ ہو تو وہ کیسا بد مزہ اور پھیکا ہو۔ انگریز اپنے کھانوں میں زیادہ تر سیاہ مرچ استعمال کرتے ہیں جن میں لاکھوں بڑے بڑے ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ چونکہ اس سے موٹے ہوتے ہیں۔ وہ بالخصوص جو اچھی طرح سے نہیں رکھتے انہیں مرچیں کیوں نہیں کھائی جاتی ہیں۔ اور تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ وہ تیزی کے ساتھ ر [illegible] لگ جاتے ہیں۔

مرہٹے۔ مدراس کے باشندے۔ تلنگے۔ اور پنجاب ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے کشتری جو اعلیٰ درجہ کے بہادروں میں شمار کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی سلطنت کو پامال کر کے ایک مرتبہ پھر آریہ ورت کو سر حکومت کر دیا تھا۔ مرچ کے خاص شائق ہیں۔ چاولوں کے سا تھ یہ مرچ اس ملک کے۔ بنے دالوں کی نسبت زیادہ کھاتے ہیں۔ چنانچہ مدراسیوں کی خاص قسم کی تلخ۔ تندا چٹنی و اثر دینی (مرچ کا پانی) جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرچ چاولوں کی ذائقہ خوشبو کو مذہب کر دیتی ہے۔ اس مضمون پر میں اور بہت کچھ لکھ

سکتا ہوں۔ مگر بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگر مرچوں سے کبھی کسی طرح کا نقصان ہو سکتا ہے۔ تو صرف بداعتدالی اور زیادتی کی حالت میں۔ نہ کہ اور طرح۔ چونکہ بداعتدالی بُری بات ہے اس لئے کسی حالت میں اُسے روا نہیں رکھنا چاہئے۔ یہ کہنا سراسر واقعات کے خلاف ہے کہ مرچوں کا استعمال روز بروز شراب کی طرح ترقی پذیر ہوتا جاتا ہے۔ مرچوں کا استعمال زیادہ تر غذا کی نوعیت پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ ایک حد سے زیادہ کبھی نہیں بڑھ سکتیں۔ مثلاً یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر آج آلوؤں میں صرف تین مرچیں ڈالی جاتی ہیں۔ تو ایک مہینہ بعد وہ تین چھٹانک یا تین پاؤ ہو جاویں گی۔ البتہ جن لوگوں کی غذا میں تبدل کم ہوتا ہے۔ اور وہ یکساں مہینوں سرسوں کا ساگ اور مکی کی روٹی کھائے جاتے ہیں۔ انہیں مرچوں کی استعمال کی قدرتاً کم ضرورت ہوگی۔ مگر جو لوگ خوش خور ہیں اور طرح طرح کی ساگ ترکاریاں بنواتے ہیں۔ وہ مرچ ضرور استعمال کریں گے۔ مگر کھانا بنانے کی ترکیب ہرگز مصالحہ کی کسی جزو کو اعتدال سے زیادہ ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ خاص خاص قسم کے کام کرنے والوں کو یا خاص خاص مزاج کے آدمیوں کو مرچ قطعی ناموافق ہو۔ مگر ایسی ہی اور بہت سی چیزیں ہیں جیسے بیسنی روٹی بعض اصحاب اگر ذرا سا ٹکڑہ ہی کھا لیں تو قبض کی شکایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اکثر اشخاص ایسی مزاج پر بسر اوقات کرتے ہیں۔

لالہ رام رکھا مل جی نے ایک ڈاکٹر صاحب کا حوالہ بھی دیا ہے۔ جو مرچ سے بہت گھبراتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ چاہیں۔ تو بیسیوں ڈاکٹر ایسے کے ثنا خواں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اس صورت میں بہترین ثالث ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا غیر مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ دنیا سے چھ ذائقوں میں سے ایک ذائقہ کو قطعی اُڑا دینے کی کوشش عبث ہے۔

اقـــــــــم
ایک مرچ کا مداح

آریہ برادری!

(بخدمت لالہ منشی رام صاحب ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر)

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار مطبوعہ ۱۵ فروری ۱۹۱۰ء)

پیشتر اس کے کہ میں آریہ برادری کے متعلق کچھ زیادہ لکھوں مجھے یہ امر واضح کر دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے پہلے مضمون میں جا بجا کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن سے کم و بیش ربط عبارت میں سقم ہو گیا ہے۔ مگر اس کا چنداں مضائقہ نہیں ہے تا وقتیکہ نفس مضمون خبط یا فوت نہ ہوتا۔ مگر ایک جگہ ذرا سی غلطی سے مطلب بالکل برعکس ہو گیا ہے۔ اُسکی درستی لازمی امر ہے۔ غلطی صرف ہوں اور نہ ہوں کی ہے۔ پس ذیل کی عبارت صحیح کر کے دوبارہ لکھی جاتی ہے:۔

"سات آٹھ مہینہ ہوئے ماسٹر صاحب (مراد ماسٹر لکشمنداس صاحب) سے آریہ برادری کے بارہ میں کچھ زبانی گفتگو کا اتفاق ہوا تھا اُسوقت آپنے میرے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا تھا۔ کہ جو اصحاب اس تحریک (مراد آریہ برادری) سے متفق نہ ہوں گے۔ وہ قابل حقارت ہوں گے۔ اور اُن کی خود حقارت ہونی چاہئے۔ یا کرنی چاہئے"

ماسٹر رام داس جی کے جوابات متعلق آریہ برادری درج کرنے سے پہلے بلحاظ سلسلہ سخن یہ امر بھی عین موزوں ہوگا۔ کہ ایک خاص چٹھی ذیل میں بجنسہ شائع کر دی جائے:۔

(پریم استری۔ نمستے)

ان دنوں بعض وجوہات سے میری توجہ بہت کسی قدر آپ کی آریہ برادری کی جانب مائل ہوئی ہے۔ اسلئے متکلف خدمت ہوں۔ کہ اگر آپ براہ مہربانی مندرجہ ذیل چند سوالات کے جواب از راہ کرم گستری عنایت فرما دیں۔ تو میں نہایت شکرگزار ہوں گا۔ دراصل یہ سوالات پہلے سوالات کے ساتھ ہو جاتے۔ تو آپ کو دوبارہ تکلیف دینے کی ضرورت نہ ہوتی مگر جس رات آپ نے شب بیداری کو گوارا فرما کر مجھے جوابات سے ممنون فرمایا تھا افسوس ہے۔ کہ اُس موقع پر مجھ سے یہ استفسار فروگذاشت ہو گئے۔ مگر تاہم مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ اپنی برادری کی ترقی و بہبودی کے لئے اپنے بڑے بڑے ضروری کاموں کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اُسے فروغ دینے میں اپنی جانب سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے۔ اسلئے امید ہے۔ کہ آپ میری معروضات پر فی الفور توجہ فرمائیں گے۔ مجھ سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ کہ اس تحریک کے روح رواں کو چھوڑ کر اوروں کی خدمت میں تصدیعہ پرداز ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض سوالات آپ کو ناگوار معلوم ہوں۔ مگر مجلسی تحریکوں کے اراکین اور پیشواؤں کو اُن کے جواب دینے میں تامل اور پس و پیش نہیں ہونا چاہئے۔

(۱) لاہور میں کچھ عرصہ ہوا میں نے سُنا تھا کہ چند نوجوانوں نے ایک آریہ دہرم سبھا المعروف بہ "سرمنڈی سبھا" قائم کی تھی۔ کیا وہ ابھی تک زندہ ہے یا چل بسی؟ .....

(۲) سُننے میں آیا ہے کہ اُس انجمن کو ذرہ بھی فروغ نہ ہوا۔ اور اب وہ انجمن آپ کی انجمن میں شامل ہو گئی ہے۔ کیا یہ بالکل صحیح ہے؟

(۳) مذکورہ بالا آریہ دہرم سبھا المعروف بہ سرمنڈی سبھا۔ اور آپ کی سبھا کے اصول اور اغراض و مقاصد میں کیا فرق ہے؟

(۴) آیا سرمنڈی سبھا محض اسی وجہ سے مشہور ہو گئی تھی۔ کہ اُس میں داخلہ کی شرط یہ تھی۔ کہ سب سے پہلے داخل ہونے والے مُنہ سر منڈوالیں۔ یا کسی اور وجہ سے نیز عورتوں کو اس شرط سے مستثنیٰ کیا گیا تھا یا نہیں؟

(۵) اگر اس سبھا کو فروغ نہیں ہوا۔ تو آپ کے خیال میں اس کے وجوہات کیا ہیں؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے۔ کہ سرمنڈی سبھا کے سرگروہ گرو یا پیشواؤں نے یہ وعظ شروع کر دیا تھا۔ کہ اگر ایک عورت ایک ہی وقت میں ایک خاوند کی بجائے زیادہ خاوند کر لے اور سب کی بحیثیت خاوند خدمت کرے تو اُس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے؟

(۷) کیا آپ ایک مرتبہ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس وقت کلچرڈ فرقہ کے لوگ پنڈت لیکھرام جی کی وفات پر دوبارہ شریک آریہ سماج ہو گئے اُس وقت آریہ سماج سے مایوس ہو کر لاہور آریہ سماج کے قریب قریب تمام برگزیدہ سبھاسد سرمنڈی سبھا میں داخل ہو جانے کو مستعد ہو گئے تھے۔ مگر بعد میں ایسی وجہ سے رُک گئے۔ کہ پھر وہ خود بخود علیحدہ ہو گئے؟

(۸) کیا ایک مرتبہ آپ سے جس سوال پر کہ آیا سرمنڈی سبھا میں کیوں آپ "ایک" داخل نہیں ہوئے۔ آپ نے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ اگر میں اس میں داخل ہوں تو میرے ساتھ اور بیسیوں کے سر منڈیں گے

(۹) کیا آپ یہ فرما سکتے ہیں۔ کہ حال میں چند بڑے سرگرم اور پُر جوش نوجوانوں نے جو آج سے تھوڑا عرصہ پیشتر آریہ سماج کے اصلاح کرنے اور کرانے والے اور اپنے آپ کو آریہ سدھانتوں پر حرف بحرف چلنے والے یا کم از کم آریہ سماج سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تعلق رکھنے والے مشہور کرتے تھے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور بعض نے اپنی بیویوں اور سسرال والوں کو دھمکیاں دیکر اپنی بیویوں کو اپنی مرضی کے مطابق لباس رکھنے اور اپنی دُھن میں ہاں ملانے پر مجبور کیا ہے؟

(۱۰) کیا ایسے اشخاص سے جنہوں نے جارحانہ نہایت بے رحمی کے ساتھ اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور نان نفقہ سے بھی اُن کی خبر نہیں لیتے آپ کا ستا تعلق رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور اُن کے ساتھ اپنے گھر میں ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں۔ یا نہیں جیسے کہ اپنے کسی یگانہ اور رشتہ دار سے کیا جاتا ہے؟

(۱۱) کیا بعض نوجوانوں کا اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کا یہ اثر نہیں ہوا۔ کہ دوسری قبیل کے نوجوانوں کی بیویاں حد سے زیادہ سہم گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے اپنے پُر جوش خاوندوں کی آنکھ میچ کر تقلید شروع کر دی ہے۔ اور اسی میں اپنی سلامتی سمجھتی ہیں؟

(۱۲) کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جتنی ستیاں اس وقت تک اپنے نوجوان خاوندوں کے ساتھ آپ کی برادری میں شریک ہوئی ہیں۔ وہ صدق دل سے آپ کی برادری کے اصولوں اور کارروائیوں کو پسند کرتی ہیں۔ یعنی وہ صدق دل سے اس امر پر مستعد ہیں۔ کہ اگر عیسائی۔ مسلمان۔ مہتر۔ چمار۔ قصائی یا جلاہے آریہ سماج کی ممبری کا نقشہ پُر کر کے شامل ہوں تو آپ کی برادری کے رابطہ کا نقشہ پُر کر دیں تو اُس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنے کے لئے تیار

ہیں۔ جیسے کہ آپ کے کسی سابقہ اہل برادری یا قریبی رشتہ دار کے ساتھ ہے؟ نیز کیا آپ کے خیال میں بلحاظ تعلیم وتربیت اُن عورتوں اور مردوں کے کیساں خیالات نہیں جو اس وقت تک آپ کی برادری میں شامل ہوئے ہیں؟

(۱۳) آخر دسمبر میں جب میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بہ ماتحتی آریہ سماج ایک مطلب کمیٹی موسومہ شدھ اچار سبھ کمیٹی" قایم ہوئی ہے۔ آپ اُس کے اغراض و مقاصد اور اپنی سبھا یا برادری کے اغراض و مقاصد میں کچھ تفاوت ظاہر فرما سکتے ہیں۔ آپ نے صرف یہ جواب دیا تھا۔ کہ مجھے اُس کی نسبت کچھ معلوم نہیں ہے۔ کیا اتنے عرصہ بعد اب آپ اِس سوال کا جواب دے سکتے ہیں یا نہیں؟

واضح ہو کہ اِس چٹھی کا جواب آج تک ماسٹر رام داس جی نے قطعی نہیں دیا۔ صرف ایک مرتبہ زبانی گفتگو میں یہ فرمایا تھا۔ کہ آریہ دھرم سبھا (مراد سرمتی سبھا لاہور) کا ہم سے کیا تعلق۔ بس اور اِس چٹھی کے متعلق اُنہوں نے زبانی بھی کوئی جواب نہیں دیا

(باقی آیندہ)

نوٹ ۔ راقم مضمون نے بعض جگہ دیا ہیں تو محض مبالغہ سے ہی کام لیا ہے۔ بعض جگہوں میں واقعات کو اِس طرح بگاڑ کر بیان کیا ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو گیا ہے۔ نہ صرف یہی۔ بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ کہ ستریوں سے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اُس میں بہت سی غلط بیانیاں ہیں۔ اور اِسی پر خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ تہذیب کو تقریباً جواب دینے کی تیاریاں ہیں۔ اِس کے بعد بھی۔ اگر طرز تحریر ایسا ہی جاری رہا۔ تو مجھے اِس خط وکتابت کا شایع کرنا مجبوراً بند کرنا پڑے گا۔ میں لالہ رامداس جی سے پرارتھنا

کرتا ہوں۔ کہ اگر اُن کو جواب بھیجنے کی ضرورت محسوس ہو تو جواب نرمی و نرمی سے سرفراز کریں

(ایڈیٹر)

آریہ سماجک خبریں

گوجرانوالہ میں آریہ سٹوڈنٹس ڈیبیٹنگ کلب کے جلسے برابر ہوتے ہیں۔ ۱۶۔ فروری کے جلسے میں حاضری ۲۰ کے قریب تھی۔

قصبہ ڈیکی ڈاکخانہ قاضی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے۔ جس کے پردھان لالہ خوشحال چند جی ہیں۔

آریہ سماج پونڈری (ضلع کرنال) کا سالانہ جلسہ ۵۔ ۶ و ۷ اپریل ۱۹۰۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ مہاشہ کرتارام جی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اپیل ویدپرچار فنڈ کے لئے ہوگا۔ اُپدیشکوں کی تشریف آوری ضروری ہے۔ نیز اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہ جگہ کرنال سے بفاصلہ بیس کوس بجانب کیتھل ہے۔ سواری یکہ کی جاتی ہے

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ ۳۱۔ مارچ اور یکم اپریل کو ہوگا۔ نگر کیرتن کے واسطے ۳۰۔ مارچ مقرر کی گئی ہے۔

امرتسر آریہ سماج کے منتری سوچت کرتے ہیں کہ جو خط وکتابت اُس آریہ سماج کے ساتھ ہو۔ اُس میں پتہ کی جگہ لالہ شام لال پلیڈر منتری کا نام اور آریہ سماج مندر واقعہ بازار نرسنگھ داس (دھنک منڈی) ضرور لکھا جایا کرے

گجرات میں پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک نے ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۰ فروری کو لیکچر دئے۔ لالہ ہرداس منتری آریہ سماج گجرات نے آخری دن اپنے لڑکے کا مونڈن سنسکار کرایا۔ جس میں ۵ روپیہ گروکل کو دان دئے۔

آریہ سماج چاندپور ضلع بجنور نے بھی ۲۲۔ فروری کو مہارانی وکٹوریہ کی موت پر شوک سوا ظاہر کرنے کے لیئے ایک ماتمی جلسہ کیا۔

ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

بمقام قصبہ بگھرہ ضلع مظفرنگر واسطے ایک سکول کے ایک لایق تجربہ کار ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے انٹرنس پاس کو ۲۰ ماہوار اور ایف۔ اے پاس فیل کو ۲۵ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ آریہ پرشوں کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواست مع نقول سارٹیفکیٹ بہ پتہ ذیل جلد آنی چاہئیں

المشتہر

منشی بختاور سنگھ ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور"

اگروال بدھوا سہایک کمیٹی

جن اگروال ویشیوں کو کسی بال بدھوا کے نقص یا بال ودھوا کا کسی مرد کے ساتھ بیواہ کرنا منظور ہو مجھ کو لکھیں۔ کہ ایک چھپا ہوا نقشہ اُن کے پاس واسطے اندراج کے بھیجکر رجسٹر کروں اور لایق سمبندھ سے اطلاع دوں

المشتہر

منشی بختاور سنگھ۔ ایڈیٹر ودیا درپن شاہجہانپور

علمی جنتری

مرتبہ لالہ نانک چند صاحب منتری آریہ سماج کلو جس میں بڑے اُتم بھجن۔ آریہ سماجک نیم سوانح عمریاں اور مفید باتیں درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۲ پیسہ مصنف سے ملے گی۔

ہیں تو ... بعض اوقات اندر ہی اندر ... گویا وہ ناکارہ ہو کر مجبور ہو کر کام کرتی ہیں۔ بات یہ ہے ... جب ... کاشی (بنارس) میں پڑھتا تھا اسوقت وہاں ایک راجپوت بہادر بھی آیا تھا۔ بندوق چلانے میں ... کمال حاصل تھا۔ ... بغیر ... اپنی آنکھوں سے دیکھے ایک ہی برتن کے اندر ... مختلف ... رکھ دیجئے۔ اور ... دیکھنے دیجئے۔ کس ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔ پھر برتن کو بند کر کے کسی درخت یا کھمبے سے باندھ دیجئے۔ ... گولی لگی ... ٹھیک ... گولی کہیں اور اِدھر اُدھر ہو جاتی۔ اسکی ... دکھلاتا تھا۔ ... اسکا ذکر ... بیان میں ایک ... دلچسپی ہے۔ انہوں نے بنارس میں ... شور سے ... دیا۔ جہاں ڈاکٹر۔ وید اور حکیم علاج کرتے تھے۔ وہاں اس راجپوت نشانچی نے بھی عام طور پر مشہور کرا دیا کہ ہیضہ کے بیمار کو میں آرام کر دیتا ہوں۔ ... بیمار کو لیکر اسکے دروازہ پر پہنچے۔ دیکھو ... بڑی ... کر ہی گئی مگر جانا ... رہتا تھا۔ علاج عجیب تھا۔ بیمار کو ایک کونی کھلا کر گرم پانی پلایا جاتا تھا اسکی ڈولی کے پاس راجپوت نشانچی ایک جھرجھری بارہ چلا دیتا تھا ... حیرت سے دیکھتے تھے کہ جہاں ڈاکٹروں وغیرہ کے مریض بھی بہت ... مرتے ہیں۔ وہاں اس کے پاس جا کر شاید ہی پانچ ... مرتے ہونگے۔ اب تو ڈولیوں کی بھیڑ لگنے لگی۔ لیکن جسم پر ... سخت صدمہ ہونے کا اثر بعض اوقات اتنا ہی بڑا ... ہے۔ ... صدموں میں ... کو کر دو ... بیمار ... گئے۔ ... کہ جال توڑتے ... ہی ... کہ ... دنیاوی آفتوں کی شکایت نہیں کرتے۔ ... ایسی آفتوں کا خیر مقدم ... کیا کرتے ہیں ... دنیاوی آفتوں سے تنگ ہو کر شور ... اور ... پرمیشور ... کو کوسنے لگ جاتے ہیں۔ وہاں ... جانتے ہیں۔ کہ پرمیشور دنیاوی ... پر زیادہ ... ہے۔ جنہیں دنیا کی ... سے بچانا اُسے منظور ہوتا ہے۔ پھر ... دنیاوی آفتوں کے اندر اُسی کے جلال ... کی ... دیکھیں!

جب تک ہنس نہ بن لو ہنس کی چال مت چلو

مثل مشہور ہے کہ کوا ہنس کی چال چلا تھا۔ اپنی چال بھی بھول گیا۔

ٹھیک یہی حالت اُن تحریکوں اور اُن کے محرکوں کی ہو رہی ہے۔ جو یوروپ کی تقلید میں بھارت کے اندر چل پڑی ہیں۔ ہزیک تعلیم یافتہ نوجوان کی زبان پر اسوقت یہ بات چڑھی ہوئی ہے۔ کہ جیسے ... ستیاناش کر دیا۔ دھرم وغیرہ کا وہم ... ہم ... بیٹھنا چاہتے بلکہ یوروپ کی تقلید میں اپنی قوم کو ابھارنا چاہتے ہیں۔ ابھی کل کا ذکر ہے۔ کہ ایک سردار جی تھے۔ ... کچھ ... کہتا تھا کہ ... اور خود بخود فرمانے لگے "آپ جانتے ہیں میں کہاں سے آیا ہوں۔ اُس ملک سے آیا ہوں جہاں ... وغیرہ سب کچھ کہا جاتی ہیں۔ شہر ... آیا ہوں۔ میں ... کا ممبر تھا۔ لیکن سب کچھ ظاہرا۔ ... میں جا کر دیکھ لیا۔ کہ ... کی مخالفت اور ... سے قومیت قائم نہیں ہو سکتی۔ آپ چال بھول گئے۔ کیسی نہیں ... ہیں خود ... کی ... پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن پولیٹکل چال ہی نہیں چوکتا۔ آپ بھی سب کچھ چھوڑ دو۔ ... ملک والوں کو اکٹھا کرو۔ ...... کہاں تک کہوں۔ سردار صاحب کی زبان ... کی طرح چل رہی تھی۔ شاید ... تو ... پر فرور سوار ہی تھی۔ پیارے ناظرین! ایک اسطرح کی تقریر آپنے ایک دو بار نہیں سُنی ہے۔ مجھ کو کئی بار ایسی تقریریں سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب انگلستانیوں کے بزرگوں نے انگلستان کو غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ جنہوں نے رعایا کو بادشاہوں سے ... حقوق دلوائے تھے کیا وہ اسی قسم کے لا مذہب آدمی تھے؟ آج کی انگلستانی پولیٹکل ورزا کو بھارت ورش کے لئے بطور آدرش کے پیش کرنا صرف نادانی ہی نہیں۔ بلکہ سخت پاپ ہے۔ تم قومیت تو قائم کرنا چاہتے ہو لیکن کیا قومیں مکاری کی بنیاد پر قائم ہوا کرتی ہیں؟ بھلا بتلاؤ تو سہی۔ کہ جس طرح لارڈ کرزن کو اسوقت ... وغیرہ اینگلو انڈین پرچوں نے آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اسکا نصف ہی لکھتا۔ تو صحیح وسلامت اپنے گھر میں بیٹھا رہتا۔ پھر قومیت کے کیا معنی؟ اور قومیت کیسے قائم ہو؟ پہلے ... کرو پھر ... تیار ... گا۔ کہاں ہیں ایسے آتما

جو آگ اور پانی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے آدرش کی طرف چل سکتی ہیں۔ ... آرام کو تو تم پر ... کے لئے قربان نہیں کر سکتے۔ ابھی ماتاؤں۔ بہنوں۔ بیٹیوں پر رحم تو دور کنار ان کے ساتھ پیار کرنا تو الگ رہا۔ ... محض الفاظ کا ... تو ... تمنے نہیں سیکھا۔ اپنے بچوں کو آتما کے سنسکار کر کے انہیں منش بنانا تو تمنے ابتک نہیں سیکھا۔ اور ... ہو یہ ہے کہ تم قومیت قائم کرو گے! اسوقت پولیٹکل تحریکوں کی ضرورت نہیں۔ اسوقت سوسائیٹیوں اور لیکچروں کی بھی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری کوشش کے بغیر ہی ہزاروں لیکچرار اور سینکڑوں سبھائیں کام کر رہی ہیں۔ اسوقت بڑی بھاری ضرورت یہ ہے کہ اس ملک کے مردوں اور اس ملک کی عورتوں کے اندر اپنے گیان اور کرتو یہ کو ایک کر نیکی عادت پڑے اگر مجھے کوئی پوچھے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ تو گویا میرا انتم آدرش یہی ہوگا۔ کہ تمام سنسار کے اندر ویدک دھرم کے اصولوں کا راج پھیل جاوے۔ لیکن میں یہ ضرور کہونگا۔ کہ سب سے پہلے میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ بھارت ورش کے اندر سے مکاری کی سپرٹ دور ہو۔ میں یہ چاہونگا کہ مورتی پوجک دل سے مورتی پوجا کریں۔ نہ کہ ہٹ اور خود غرضی سے۔ آریہ سماجی دل سے اپنے اصولوں کے پابند ہو کر سندھیا ہون کے ابھیاسی بنیں نہ کہ دکھلاوے کے دھرم انسانوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہو جاوے نہ کہ محض فیشن کے نشیب وفراز کا چرخا۔ میری رائے میں ایک مکار خدا پرست کی نسبت ایک وشواسی مورتی پوجک اس ملک کے لئے زیادہ تر مفید ہے۔ کیونکہ جسوقت ایسے مورتی پوجک کی آنکھیں کھل گئیں تو واقعی دھرم کے راستہ کو وشواس کیساتھ پکڑیگا۔ لیکن امر واقع کیا ہے۔ چاروں طرف مکاری کا راج پھیل رہا ہے۔ اور مکاری انسانوں کو بزدل بنا رہی ہے۔ پھر کیسے امید رکھی جاوے۔ کہ قومیت قائم کرنے کا مسئلہ جسے ہمیشہ بہادر آتماؤں نے حل کیا ہے۔ اس گرے ہوئے دیش کے لئے۔ بزدل کایر لوگ حل کر سکیں گے۔ آؤ پہلے ہنس بن لیں پھر ہنس کی چال چلیں۔ ورنہ اپنی چال بھی بھول کے سوا ٹھوکروں کے اور کچھ بھی نصیب نہ ہوگا۔

اُپدیش

य एको जालवानीशत ई
शनीभिः सर्वांल्लोकानीशत
ईशनीभिः य एवैक उद्भवे.
सम्भवे च य एतद्विदुरमृतास्ते
भवन्ति ॥ " " "

کاریگر جال پھیلا کر طیار رہتا ہے۔ چاروں طرف سے جانوروں کو گھیر کر اُس جال کے اندر ترتیب وار رکھ دیتا ہے۔ جال کے اندر پھنسے ہوئے جانور جال کے نیموں کو نہ جانتے ہوئے اُس کے اندر کسی ترتیب یا انتظام کو محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ وے سمجھتے ہیں۔ کہ ہم سب بلا کسی قانون اور قاعدہ کے اٙپ شناپ اس جال کے اندر بسر کر رہے ہیں۔ لیکن جوں ہی کہ وے اُس جال کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں تیوں ہی اُن کو نشچے ہو جاتا ہے۔ کہ واستو میں اِس جال کے اندر کوئی خاص نیم کام کر رہے ہیں۔ جن کا پتہ جال سے نہ نکلتا ہوا دیکھ کر اُن کی نگاہ اُس پُرش پر پڑتی ہے۔ جو کہ جال کو پھیلائے ہوئے خود اُسے حرکتیں دے رہا ہے۔ اُسوقت زبان حال سے وے سب کے سب جانور جال کے مالک کی تعریف میں سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ اور نہ اُس کی وساطت کے رہائی کا کوئی دروازہ دیکھ کر اُسی کی حمد و ثنا میں معروف ہوتے ہیں۔ ایسا ہی حال اِس سنسار کا ہی ہے۔ پرماتما کا کرم پھل کا نیم ایک بڑا بھاری جال ہے۔ جس کی ڈور مہان پتا کے ہی ہاتھ میں ہے۔ پرانی ماتر۔ یعنی انسان اور حیوان سب کے سب اپنے کرموں کے انوسار کرم پھل روپی سنسار چکر کے اندر پھنسے ہوئے یہاں کے تہاں اٹک رہے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ جڑ جگت بھی اُسی جال کے مالک یعنی پرمیشور کے مہان نیم کے اندر بندھا ہوا ہے۔ کوئی جگہ اور کوئی حالت اُس کی شکتی سے باہر نہیں ہے۔ وہی ایک اور تتیہ اِس سارے پرپنچ کے چلانے والا ہے اِسی لئے سب جڑ اور چیتن اُسی کے آدھین اپنے سب کاموں کو سِدھ کرتے ہیں۔ نہ صرف اِسی زمانہ میں بلکہ سرشٹی کے آد میں بھی اُسی کے آدھین اِس مہان چکر کے نیم تھے۔ اور پرلے کے وقت بھی یہ سب نیم اُسی کے اندر موجود رہیں گے۔ لیکن اِس جال کے اندر کبھی ہل چل مچ رہی ہے۔ انسان بھی پریشانی سے اِدھر اُدھر ہاتھ پیر مار رہے ہیں بہتیری جد و جہد کرتے ہیں۔ لیکن رہائی کی کوئی بھی صورت نظر نہیں آتی۔ بعض اوقات مجبوری اور بیکسی کی حالت میں پاگل ہو کر بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ اور مست ہاتھی کی طرح جال توڑنے کیلئے زور کرتے ہیں۔ جال زیادہ تر گرد لپٹ جاتا ہے آہ و زاری زیادہ تر بڑھ جاتی ہے۔ ہانپتے ہوئے کمزور انسان ایسے موقع پر گر پڑتا ہے۔ اور پھر جب ساری مستی دور ہو کر ہوش آتی ہے تو اپنے آپ کو پیشتر کی نسبت بہت زیادہ تر پھنسا ہوا پاتا ہے۔ تب ہوش آتا ہے۔ سامنے تجربہ کار رشی کھڑے ہیں جو اِن حالتوں سے کب کے گذر گئے ہیں۔ اُنہیں کمزور انسان کی حالت پر رحم آتا ہے۔ اور وے بے اختیار اُس کی راہبری کے لئے جتلاتے ہیں:" جو داتا جال والا اپنی شکتیوں سے لیلا ہی کرتا ہے۔ سب لوگوں کو اپنی جدا طاقتوں سے اپنے قبضہ قدرت میں لیتا ہے جو اکیلا ہی جہان کو بناتا اور بگاڑتا ہے اُس کو جو لوگ جانتے ہیں اُنہی کو راحت حقیقی حاصل ہوتی ہے" یہ کہہ کر رشی گیان روپی اُنگلی اُٹھا کر کمزور انسان کو اُس مہان پُرش کا پتہ دیتا ہے۔ جو کہ جنگل اور بستی۔ جڑ اور چیتن غرضیکہ روم روم کے اندر رم رہا ہے۔ کمزور انسان کی نگاہ اُسوقت جال کے مالک کی طرف پڑتی ہے۔ اُسے یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ جال اپنی کیفیت اور اپنا نیم بتلانے میں اشکت ہے۔ اُسوقت دنیاوی کل فلسفہ آتمک کتب کے ابجد کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر ایک بالک کی طرح وشواس کی بھینٹ لئے ہوئے انسان پتا کے روبرو پہنچتا ہے۔ وہ سمے کیسا وچتر ہے! جبکہ پتا کے درشن کرتا ہے۔ اُسکا سچا سوک رنج کا ہرن کرتا ہے۔ روم روم سے پتا کی بھگتی کا اظہار ہو رہا ہے۔ اُس سمے کی شوبھا کون ورنن کر سکتا ہے۔ پیارے پاٹھک گن! پتا کے منوہر سروپ کی جھلک کبھی ہر تب تمہیں نظر پڑی ہے۔ تم نے کئی مرتبہ اُس سے روشنی حاصل کی ہے۔ پھر کیوں اُسے بھول کر سنسار چکر کے اندر جکڑے ہوئے چلے جا رہے ہو۔ منشیہ جنم بار بار نہیں ملتا یہی کرم یونی ہے۔ اِسی موقع کو غنیمت سمجھ کر جس قدر ہو سکے دھرم دھن کو جمع کر لو۔ یہی تمہ جیون اُدیشیہ کی پورتی میں آخرکار یہی کام آوے گا۔

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

کس کی حالت افسوس کے قابل ہے

بیرونی دنیاوی تکلیفیں اصلی دُکھ کی کسوٹی نہیں ہیں کیا وہ جگیاسو جو رستے کی

تلاش میں شہر اور بستی ۔ جنگل اور بیابان چھانتا ہوا سرگردان پھرتا ہے ۔ جو کہ چھوٹے سے چھوٹے دھارمک مسئلے کو زندگی اور موت کا سوال سمجھتا ہے ۔ کیا وہ جگیاسو واقعی دکھی ہے ؟ اور کیا اُس کی حالت افسوس کے قابل ہے ؟ کیا وہ دہرم پرائن پُرش جو کہ اپنی پرتگیا کے پالن میں تن من اور دھن کی بھی پرواہ نہیں کرتا ۔ سوچنے کے قابل ہے ؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے ۔ کہ شتریہ کُل بھوشن بھرت افسوس کے قابل تھا ۔ جس نے کہ باوجود پتا کی آخری وصیت کے مطابق راجیہ کا ادھکاری بنتے ہوئے بھی اپنے بڑے بھائی کے حق کو نہیں بُھلایا ؟ اور کیا اُس بہادر بھرت کو ہم دکھی سمجھ سکتے ہیں ۔ جس نے کہ چودہ برس اپنے بڑے بھائی کی کھڑاؤں کی آگیا پالن سمجھ کر خود تپسوی جیون ویتیت کیا ؟ ہم جنہیں دُکھی سمجھ رہے ہیں وہ واستو میں دُکھی نہیں ہیں ۔ بہ جو اپنا فرض ادا کرتے ہوئے ۔ بدی ٹھیک طور پر دہرم کا پالن کرتے ہوئے ہی سانسارک دُکھ تمہیں دبانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ تو سمجھو کہ پرمیشور کی تم پر دیا ہے وہ تمہیں پیشتر سے ہی بڑھ کر دھارمک کاموں کے لئے تیاری کرنے کا موقع دیتا ہے ۔ جنہیں تم سُکھی سمجھ رہے ہو ۔ جنہیں تم قابل حسد سمجھ رہے ہو سچ جانو کہ واستو میں وہی دکھی ہیں ۔ سچ مچ اُنکی حالت قابل رحم ہے ۔ کیا اُس کامی پُرش کو جو کہ دنیاوی عیش و عشرت میں آ تنا تو ہو کہ نارمن اندریوں کی ترپتی کیلئے مدہوش ہوتا ہے ۔ اُن کو سکا ستیاناس کر لیتا ہے سُکھی کہا جا سکتا ہے ؟ کیا وہ کرودھی پُرش جو کہ کرودھ وش اپنے پڑوسی کی گردن مار کر اُسکو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھکر دور کر دیتا ہے قابل حسد ہے ؟ کیا وہ لوبھی پُرش جسکی بدولت یتیم اور بیوہ آہ سرد کھینچ رہی ہیں ۔ آنند مت سمجھا جا سکتا ہے ؟ کیا وہ موہی جو خوبصورت چہرے کو دیکھکر آتما کو بھول جاتا ہے قابل تقلید سمجھا جاتا ہے ؟

پیارے ناظرین ! ہم سب اُلٹی راہ میں چلے جا رہے ہیں خبردار ہو جاؤ ! جاگو !! میں تمہیں اس وقت میں ایک خوبصورت کلام سُناتا ہوں ۔ جب بھرت جی ننھیال سے ایودھیا میں آ کر اپنے پتا دشرتھ کے دیہانت کا حال سُنا تو وہ بیاکل ہو گئے ۔ اُنکے سمجھانے کیلئے رشی وششٹھ جی تشریف لائے اور یہ کہہ کر کہ راجا دشرتھ سوچ کے قابل نہیں ہیں جن چھ قسم کے آدمیوں کو سوچ کے قابل بتلایا ۔ وہ یہ ہے

سوچئے گرہی جو موہ بس ۔ کرے دہرم پتھ تیاگ
سوچئے بتی پرپنچ رت گت ۔ ودیک دیراگ

یہ پاٹھک گن ! دہرم کے راستے پر چلکر سختیاں برداشت کرنیوالے گرہستی کی حالت قابل افسوس نہیں ہے اور نہ ہی اُس سنیاسی کی حالت قابل رحم ہے جو کہ حقیقی ویراگ سے دنیاوی لذتوں پر لات مار کر اپنے پربھو کے سمرن میں مگن ہو جاتا ہے ۔

لالہ دیوی دیال جی سے آخری التماس

میں نے لالہ دیوی دیال جی کے اعتراضوں کے جواب بطور نوٹوں کے اُنکے مضمون کے ساتھ ساتھ ہی دیدئے تھے ۔ چونکہ لالہ صاحب نے یہ اعتراضات مجھپر کئے تھے اسلئے اُن کے جواب دینے کا حق مجھے حاصل تھا ۔ اسپر لالہ دیوی دیال جی نے صرف میری شکایت ہی نہیں کی ۔ بلکہ آپنے مضمون کے اندر میرے ساتھ جدید متنازعہ کی بحث میں پھنسنے سے پرہیز کرنے کا اقرار کرتے ہوئے ہی پھر اُسی قسم کے اعتراضات کردئے ہیں ۔ میں اُن اعتراضوں کا جواب اسلئے نہیں دونگا ۔ کہ مبادا لالہ دیوی دیال جی کو پھر جواب دینے کی ترغیب ہو اور اسی طرح پھر وہ اُس مضمون کی بحث سے دور نہ چلے جاویں ۔ جسکے لئے کہ انہوں نے ان کالموں پر مہربانی فرمائی ہے ۔ مجھے امید ہے ۔ کہ لالہ صاحب مہربانی فرما کر آئیندہ کے لئے میرے ذاتی سوال کو علیحدہ رکھتے ہوئے آریہ برادری وغیرہ کے سوال پر بحث چھیڑینگے ۔ اور میری ان شرائط کو مدنظر رکھینگے ۔ جو کہ پیشتر گذشتہ پرچے میں درج کر چکے ہیں ۔ میں یہی سمجھتا کہ آریہ برادری سبھا اور اُسکے کنسٹیٹیوشن کو لالہ رامداس ۔ بابا اچھمدر اور دیگر نوجوانوں کے خارجی عملوں سے کیا تعلق ہے ۔ اسوقت بحث صرف اس امر پر ہونی چاہئے کہ آیا آریہ برادری سبھا آریہ سماج کیلئے مضر ثابت ہوگی یا مفید یا بقول تیرے نہ مضر نہ مفید ۔ اگر اُسکے چلانیوالوں کے آچرن اچھے ہونگے تو یہ تحریک خود بخود ہی بند ہو جاویگی ۔ علاوہ بریں کوئی بھی سوسائٹی (خواہ نئی ہو یا پُرانی) ایسی نہیں دکھلائی دیتی جسمیں سب آدمی ہی اسکے اصولوں پر ٹھیک طور پر چلتے ہوں ۔ تو کیا اس صورت میں اُس سوسائٹی کے اصولوں پر بحث کرنیکی بجائے اُن چند ایک ممبروں کی آچرنوں کی وجہ سے ہی اُس کے برخلاف فتوے دیا جا سکتا ہے ؟

کنیا اناتھ آلہ جلندھر کو مت بھولو !

مراسلات کے کالم میں اُن خطوط کا خلاصہ درج ہے

جو کہ نقدی کے ہمراہ آریہ سماجوں کے منتریوں اور دیگر آریہ پُرشوں کیطرف سے باظہار ہمدردی کنیا اناتھ آلہ میرے اس کے جواب میں چلے آ رہے ہیں ۔ اُن کے مطالعہ سے معلوم ہو جاویگا ۔ کہ باوجود سخت جد و جہد کے اندر سے گذرنے کے بھی آریہ پُرشوں کے اندر ابھی تک کسقدر دہرم کیلئے پریم موجود ہے لیکن اس عرصہ میں ایک اور غلط فہمی پھیلنی شروع ہو گئی ہے یعنی روگ گرست ہونے اور دیگر چند ایک کارنوں سے اناتھ آلہ

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ برادری

سدّھرم پرچارک یکم مارچ سنہ ۱۹۰۱

[...] کیلیہ [...]ہوت دہرم پرچارک

[...] سنہ ۱۹۰۱ء کے اخبار میں آپ نے جبکہ [...] نے میرے مضامین متعلقہ آریہ [برادری] [...] ہیں۔ اُن کی نسبت میں بہت کچھ [...] کرسکتا ہوں۔ مگر اندیشہ یہ ہے۔ کہ ایسا [...] آپ کے مزاج کو درہم برہم کردوں [...] کے گذشتہ حاشیوں کی طرز تحریر صاف [...] ہے۔ کہ میرے مضامین آپ کی آشفتگی [...] کا موجب ہوئے ہیں۔ ورنہ جا بیجا مجھ پر [...] گناہ جو عتاب نازل ہوا ہے وہ ہرگز [...] تا۔ کہیں حقوق ایڈیٹری استعمال کرنے [...] نوٹوں سے مجھے آگاہ کیا گیا ہے۔ کہیں [...] مضامین بند کردینے کا ایما [...] ہیں جنرل سکرٹری صاحب آریہ برادری [...] کی بہتر کی جواب نہ دینے کی ہدایت کی [...] اب میری جرأت بہت کم ہو گئی ہے [...] کے اس عتاب کے واجبی یا غیر واجبی [...] کے بارہ میں کچھ کلام کروں۔ مگر تاہم [...] غلط فہمی کی مراد سے اور آپ کی اجازت [...] ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ :-

[...] آپ تسلیم نہیں کرتے۔ مگر یہ مکرّر التماس [...] سکتا ہوں۔ کہ مضمون اول کے ہمراہ میں [...] درخواست بھیجدی تھی کہ میرے نام [...] شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب [...] مضمون آپ تک پہنچ گیا۔ تو لازمی ہے [...] درخواست بھی جو اُس کے ساتھ ملفوف [...] پہنچ گئی۔ چونکہ وہ مضمون آپ [...] (جیسا کہ آپ اخبار میں لکھ چکے ہیں) [...] تا نہیں۔ اسلئے وہ درخواست ہی ملاحظہ [...] نہیں گذری۔ اس میں بظاہر میرا کوئی قصور نہیں ہے۔

(۲) جہاں تک میرے پہلے مضمون کا اس سلسلہ میں تعلق ہے۔ اُس سے کسی نوع یہہ ترشح نہیں ہوتا تھا۔ کہ میں آریہ برادری کو آریہ سماج کا مخالف یا موافق سمجھتا ہوں اگر آپ ایسا سمجھتے تھے۔ تو آپ کو صاف لکھ دینا چاہیے تھا۔ بات کو مبہم رکھنے کی کیا ضرورت تھی

(۳) میں نے آپ کے مضمون میں کوئی بھی بحث نہیں چھیڑی۔ بلکہ صرف سب کمیٹی کی تشریح مزید کی تھی۔ وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کے صرف اسی لفظ نے مجھے اخبار میں اس سلسلہ کے شروع کرنے پر مجبوراً آمادہ کیا ہے۔ ورنہ مجھے اُس وقت ہرگز اتنی فرصت نہیں تھی۔ کہ ادہر توجہ کرتا۔

(۴) آپ نے اب ہی جو سب کمیٹی کی شرح کی ہے۔ وہ مجھے مطمئن نہیں کرسکی۔ اس لحاظ سے اگر پانچ ممبران آریہ سماج کے مبر مل کر ایک تجارتی کمپنی قایم کرلیں۔ تو وہ بہی آپ کی اصطلاح کے مطابق آریہ سماج کی سب کمیٹی ہوسکتی ہے۔ مگر لغوی معنی اس کے یہ نہیں ہیں۔ اور میں شروع سے یہی کہتا رہا ہوں کہ "آریہ برادری کو آریہ سماج کی سب کمیٹی" قرار دینا سیدھے سادے آدمیوں کو ایک طرح مغالطہ میں ڈالنا۔ اور "آریہ برادری" کے معدودے چند آدمیوں کو فایدہ پہونچانا ہے۔ سب کمیٹی کو جنرل کمیٹی منتخب کیا کرتی ہے۔ اور اپنے فرایض کا ایک خاص حصہ اُس کے سپرد کیا کرتی ہے۔ نیز اُس کی کارروائی کے رد و بدل کا کامل اختیار رکھتی ہے۔ سب کمیٹی کے معنی کوئی آزاد جماعت نہیں ہوسکتے۔

(۵) آپ آریہ برادری کو آریہ سماج کے حق میں نہ مضر بتاتے ہیں۔ اور نہ مفید مگر باین ہمہ آریہ سماج کی سب کمیٹی قرار دیتے ہیں۔ یہ میرے لئے درحقیقت ایک معمہ یا چیستاں ہے۔

(۶) ماسٹر رام داس جی جنرل سکرٹری "آریہ برادری" کی خامہ فرسائی کے جواب میں میں صرف اتنا کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ یہ صحیح ہے۔ کہ مجھے آپ کی ایک چٹھی کے خط اور انشا پردازی کی نسبت دھوکہ ہوا تھا جسے میں نے تسلیم کرلیا تھا مگر تو بھی "اُن لگاتار دھوکوں سے کچھ مناسبت نہیں رکھتا۔ جو آپ کو لالہ منشی رام جی۔ باوا ارجن سنگھ جی۔ لالہ روشن لال جی۔ وغیرہ وغیرہ اصحاب کے آریہ برادری میں داخل ہونے کی نسبت ہوتے رہے ہیں۔ اور جنہیں آپ غالباً اپنی برادری کی افزونی کے خیال سے جا بجا مشتہر کیا کرتے تھے۔ آپ اطمینان رکھئے۔ واقعات کی بناء پر آپ سے بحث کرنے کے لئے میرے پاس اسقدر مصالحہ موجود ہے۔ اگر سالہا سال یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو آپ کبھی یہ ملاحظہ نہیں فرمائینگے کہ میرا قلم چلنے سے رک گیا۔ لوگوں کو بہت جلد روشن ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے بدترین سے بدترین بدخواہ جس بات کو آرزو چاہا کرتے تھے۔ اُس کی تعمیل اور تکمیل پر آپ کی منڈلی خود بخود آمادہ ہوئی ہے۔

(۷) میں نے نہ مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اور نہ واقعات کو بگاڑا ہے

(۸) اگر میرے مضامین دربارہ آریہ برادری پایہ تہذیب سے بقول آپ کے "تقریباً" ساقط ہوتے تو مجھے کامل یقین ہے۔ کہ ہرگز سدّ دہرم پرچارک کے صفحات میں اُن کے لئے جگہ نہ ہوتی۔

(۹) اگر ماسٹر رام داس جی جنرل سکرٹری

میرے مضامین متعلق آریہ برادری کا ترکی بہ ترکی جواب دے سکتے ہیں۔ تو آپ انہیں قطعی باز نہ رکھیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ترکی بہ ترکی جواب ست دھرم پرچارک کے اوراق کو مزین نہ کریں میں ہر وقت اُن کے ترکی بہ ترکی جواب سننے کے لئے طیار ہوں۔ گو سوال و جواب متعلقہ آریہ برادری مشتہر کرنے سے پیشتر میں چاہتا تھا کہ چند اور ضروری چٹھیاں جو میں نے ماسٹر داداس جی کو اُن کی برادری کی متعلق لکھی تھیں شائع ہو جائیں۔ مگر اُن کو کسی اور موقع کے لئے اُٹھا رکھتا ہوں۔ اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں۔ جہاں جہاں مجھے ناظرین کی خاص توجہ کو خاص امور کی جانب متوجہ کرانے کی ضرورت محسوس ہوگی میں جدید نوٹ دیتا جاؤنگا۔ ماسٹر صاحب کو کامل مجاز ہے کہ جب کبھی وہ کسی فعل کا منشک بمعنی الفعود ظاہر کر دیں۔ تاکہ میں اُن کا اطمینان کر سکوں بعض بعض مقامات میں جو میں نے جوابات کے الفاظ کو موٹا اور معکوس ستونوں کے درمیان کر دیا ہے۔ تاکہ ناظرین اُن پر خاص توجہ دے سکیں

یہ سوال و جواب ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۰ء سے شروع ہوئے تھے

س۔ آپ اکثر آریہ برادری کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔

ج۔ آریہ برادری سے میری مراد ایک ایسی جماعت سے ہے۔ جس میں کہ اتحاد اور محبت کا رشتہ مضبوط ہو۔ اور جس کا ہر فرد سولہ سنسکاروں کے کرنے اور ویدک سدھانتوں کو حتی الوسع اپنی زندگی میں گھٹانے کی کوشش کیا کرے۔

س۔ کیا یہ مقاصد آریہ سماج کے نہیں ہیں؟

ج۔ ہیں تو سہی لیکن افسوس کہ آریہ سماج موجودہ حالت میں اُن کو ٹھیک طور پر پورا نہیں کر رہی۔

نوٹ۔ ماسٹر صاحب کا یہ جواب نہایت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ برادری کی قائمی کی بنا اسی پر ہے۔ ماسٹر صاحب اقرار کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے ہی وہی اغراض و مقاصد ہیں۔ جو اُن کی برادری کے ہیں۔ اور آریہ سماج انہیں انجام بھی دے رہا ہے۔ گو ٹھیک طور پر نہیں۔

س۔ کیا آپ کے خیال میں اگر سماج کے کسی طریق عمل میں کوئی نقص واقع ہو۔ سبھا سدوں کی غفلت یا دیگر خارجی وجوہات سے۔ تو سماج کو علیحدہ رکھ کر اسی مقصد کے لئے کوئی علیحدہ جماعت قائم کرنی چاہئے؟

ج۔ میں نے یہ کبھی نہیں کہا

نوٹ۔ منہ سے نہیں کہا۔ مگر عملاً کر دکھایا۔ ورنہ یہ برادری شئے کیا ہے؟

(باقی آئندہ)

اقتباس

دیوی دیال

موت

موت کو کیوں ظالم کہا جاتا ہے
نمبر ۳

انسانی رائے بھی عجیب اختلاف رکھتی ہے۔ ایک آدمی اگر ایک چیز کو مفید ثابت کر رہا ہے۔ تو دوسرا دماغ اُسی چیز کے مضر ہونے کا فتویٰ دے رہا ہے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ ایک چیز کی بابت ایک انسان کی رائے بھی پلٹا نہیں کھا جاتی۔ ابھی ہم ایک چیز کے گن گایا کرتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسی چیز کی مخالفت کے راگ الاپتے ہیں۔ کیا درحقیقت اشیاء کی خاصیت ہی بدل جاتی ہے۔ یا ہماری رائے کی کمزوری ہے۔ ایشور کے پیدا کئے ہوئے پدارتھ جن خاصیت کے ساتھ پیدا کئے گئے تھے۔ اُسی حالت میں ہیں جن جنسیتوں کی جو خاصیت ابتدائے عالم میں تھی اب بھی وہی ہے۔ جس انتظام پر نظام شمسی پیشتر مدار تھا۔ اب بھی بدستور ہے۔ کیونکہ ایشور کے نیم اٹل ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم اصلیت کو چھوڑ کر اپنے من مانے فائدے یا نقصان پر کسی چیز کے مفید یا غیر مفید ہونے کا انحصار سمجھ لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر (۱) سکول میں دو طالب علم پڑھتے ہیں ایک تو فرض کا پابند ہے۔ اور اُس نے اُستاد کے بتلائے ہوئے کام کو مکمل کر لیا ہے۔ اور اس لئے وہ انتظار میں ہے۔ کہ کب گھنٹہ بجے اور میں سکول میں جاؤں۔ اور استاد کا نیاز حاصل کروں سبق سناؤں اور شاباش پاؤں۔ اُس کو اس بات کی دھن ہے کہ جلدی اپنی تعلیم کو مکمل کر کے میں اعلےٰ عہدہ حاصل کروں۔ لیکن دوسرا کاہل اور سست ہے ہمیشہ کھیل کود میں مشغول رہتا ہے۔ اور پڑھنے لکھنے سے معذور۔ کام کو کبھی ہاتھ نہیں لگاتا۔ وہ اس قسم کے مجہولانہ خیالات میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ چپراسی گھنٹہ بجانا بھول جائے۔ اور کسی طرح سکول جانے سے بچ سکوں۔ لیکن اس امر کا اُسے یقین ہے۔ کہ میرے خیالات بجز خیالات کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ کب ممکن ہے۔ کہ فرض کا پابند چپراسی ایسی غفلت کرے۔ اسے بیاکا چاہتا ہے۔ تاکہ اسے پکڑ کر مدرسے میں لیجاویں (۲) عدالت کا ایک چپراسی دو آدمیوں کو ہانکے لئے جاتا

میں میں سے ایک اپنے ملک کے قانون کا پورا پابند ہے۔ اور اپنے راجہ کے حکموں کی صدق دل سے تعمیل کرتا ہے۔ چپراسی کو دیکھ کر وہ خوش ہوتا ہے۔ اور راجہ کے اُس بلاوے سے پھولا نہیں سماتا۔ کیونکہ اس کو خیال ہے۔ کہ راجہ کے حضور جاکر میں نیک نامی حاصل کروں گا۔ راجہ مجھے مان اور عزت دے گا۔ لیکن دوسرا آدمی چور اور بدمعاش ہے۔ چپراسی اُس کی نظروں میں ملک الموت جچتا ہے۔ یہ سمجھ کر کہ وارنٹ اُس کے نام آتا ہے۔ چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ یا کسی تنگ و تاریک کوٹھے میں چھپ جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی نظر سے بچ سکے۔ ذرا توجہ دیجئے۔ پہلی مثال میں گھنٹہ اور دوسری مثال میں چپراسی ایک ایک خاصیت رکھتے ہیں۔ لیکن اپنے کرموں کے بموجب گھنٹے کی آواز اور چپراسی کی شکل کو بعض طلباء اور اشخاص تو اپنے لئے مبارک سمجھتے ہیں۔ اور بعض اُن کے نام سے ہی ڈرتے ہیں۔ وجہ کیا؟۔ پہلی قسم کے اشخاص کو اپنی صداقت کا اعتبار ہے۔ اور دوسرے اپنے کاہلی سے شرمسار۔ یہی حال موت کا ہے۔ ہم سب نے ایشور کی عدالت میں حاضر ہونا ہے۔ موت ایک ایلچی دوت ہے۔ جو ہمیں وہاں بلا کر لے جاتا ہے۔ پرماتما نے ہمیں یہاں شتر بے مہار کی طرح دنیا میں نفس پرستی کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ ہمیں خاص فرض دئے تھے۔ جنہوں نے فرض ادا کیا۔ وہ بڑے شوق سے موت کے ساتھ ہاتھ ملانے کو تیار ہیں۔ تاکہ اُس کے ذریعہ دکھ روپ پرکرتی سے مخلصی پاکر اپنے مالک کے حضور میں حاضر ہوں۔ اور انسانیت سرشٹی کر سو کشش روپ جو پدوی ہے۔ اُسے حاصل کریں۔ لیکن جنہوں نے ایشور آگیا کے پالنے

میں سخت کوتاہی کی ہے۔ بلکہ اپنی ساری آیو اُس کی آگیا کے اُلنگھن کرنے میں صرف کی۔ وہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح موت کے پنجے سے بچ جاویں۔ اور مہاراجہ اوھیراج کے حضور میں جاکر شرمسار نہ ہوں کیونکہ انہیں پر تیقن ہے۔ کہ اگر ہمارا اُنشٹ شریر چھوٹ گیا۔ تو کرم گتی انہیں گدھے یا کتّے کے قالبوں میں ہی قید کرے گی۔

پیارے ناظرین! اس سندرجہ عنوان سوال کا یہی جواب ہے! کہ جو لوگ دنیا میں اپنا فرض دل و جان سے پورا کرتے ہیں۔ بیشک ان کے باقی انسان اس لئے موت کو ظالم کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض سے غافل رہے۔ پس اگر موت کو اپنا سچا دوست بنانا چاہتے ہو۔ تو انسانیت کے فرض کو پورا کرو لیکن یاد رکھو۔ کہ پاپ کرم کرتے ہوئے اگر ہم موت کو ظالم کہہ کر اُس سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا یہ خیال محض بیہودہ ہے۔ موت ہمیشہ ہمارے سر پر ہے۔ یہ کسی کو کبھی نہیں چھوڑتی۔ خواہ ہم کتنی ہی چالاکیاں کیوں نہ کریں۔ اور ہمارے کپڑے پر اس پر ظلم کا بٹہ ہی نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ رشی اس کی صفائی کے لئے کافی دوائی ہیں اس لئے اے انسان! اندریوں کی غلامی سے بچ۔ حق و ناحق کی تمیز کر۔ اور اپنی کمزوری کے باعث غیر چیزوں کی بابت غلط بیانیاں مت کر۔ اور یاد رکھ۔ کہ تو خواہ کتنی ہی پردہ پوشی کرے۔ آخر سچائی آشکار ہوئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔ کوشش کر کہ موت تیرے لئے مفید بن سکے۔ اور تو جلدی اُس کے ذریعہ اپنے پتا کی گود میں جاکر آنند حاصل کرے۔ اپنی زندگی کی کتاب کے اوراق کو صاف رکھ۔ دیکھ کہیں انہیں داغ نہ لگا بیٹھیو۔ ہاں، ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ تمہیں فرض انسانی جتلائے جاویں۔ اور جتلایا جاوے۔ کہ موت کس طرح تیرے لئے مفید بن سکتی ہے؟ صبر کر! ہم تجھے جلدی بتلا دیں گے

راقم

آریہ دھرم کا سیوک

سندر داس نگر تھ جلالپوری از کمالیہ

مفید عام باتوں کا سلسلہ

نمبر ۲

(۱) اپنے آتما سے پوچھ کر وہ دکھ اٹھانا چاہتا ہے؟۔ اگر نہیں تو تو اُس کو کہہ کہ غیروں کو دکھ مت دے

(۲) کسی بے زبان کی گردن پر چھری رکھتے ہوئے اُس کے چہرے کی طرف دیکھ کر وہ تجھ کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

(۳) حق تو یہ ہے۔ کہ جو دوسروں کو ستائیں گے وہ خود بھی ستائے جائیں گے

(۴) اس بات کا یقین رکھ۔ کہ ادی پدارتھ تیرے جسم کا سنگار ہیں۔ تو نہیں۔ لیکن تیری آتما کا سنگار بننے میں یہ بالکل اشکت ہیں

(۵) اگر تو اس لئے کھاتا ہے۔ کہ بل ذور اور دگیتا حاصل کرکے دھرم کے مارگ پر نرودگھن چل سکے تو کھانا تجھے مبارک ہو۔ لیکن لعنت ہے تیرے کھانے پر اگر تو آیو بھر بے زبانوں کو اذیت دیتا ہوا اپنے گناہوں کی گٹھڑی کو بھاری کرتا جاوے

(۶) تیرا یہ خیال غلط ہے۔ کہ دھن کی بہتات تجھے بڑا آدمی بناوے گی۔ خواہشوں میں ڈوبا ہوا اگر ڈپٹی سیٹھ بھی کنگال سے کنگال ہے

(۷) کیا تو نہیں جانتا۔

گند مجنس باہمجنس پرواز

کبھو نہ کبھو تو بار بار
کثیف کا ساتھی کثیف اور لطیف کا ہمجولی لطیف ہوتا ہے۔ دھن دولت۔ محل ماڑی۔ سندری پتنی تب تک ہی تیرے ہیں۔ جب تک پنچ بھوتک جسم سے تیرا تعلق ہے۔ لیکن لطیف جیو آتما اور کثیف پدارتھوں کا آپس میں کیا علاقہ جیو آتما کا ساتھی دھرم ہی ہو سکتا ہے۔ پس دھرم کما۔ تاکہ تیرا جیو آتما بے یار نہ رہے

مہاتما

لکھرام فنڈ۔ جالندھری

نوٹ

یورپین طاقتیں انسانی ہمدردی کی آڑ میں جو ظلم چین میں بپا کر رہی ہیں۔ اخبارات میں اُن کا ذکر پڑھتے ہوئے کون انسان ہے جو چینیوں کی قابل رحم حالت پر آنسو نہ بہاتا ہو اور اُن طاقتوں کی ایسی حرکت پر اظہار افسوس نہ کرتا ہو۔ جائے افسوس نہیں ہوتی۔ اگر حملہ آور محمود اور محمد غوری کی فہرست میں شامل ہونے کو کسر شان نہ سمجھتے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سب حملہ آور اس مذہب کا پیرو ہونے کا فخر کرتے ہیں۔ جس کی تعلیم صاف بتلاتی ہے۔ کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی پھیر دو تو سخت افسوس ہوتا ہے۔ تواریخ میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ بابر وغیرہ بادشاہوں نے ہندوستان کی سرزمین میں بے گناہوں کے خون کی ندیاں بہائیں۔ لیکن اُن بادشاہوں اُن کارناموں کو اہل انصاف ہمیشہ حقارت کی نظروں سے دیکھتے رہے۔ لیکن سچ پوچھو تو چین میں موجودہ تہذیب کے کارناموں نے ابدالی اور نادر کو بھی مات کر دیا ہے۔ اور ناگ زیبی تعصب کا رنگ بھی اس کے سامنے پھیکا پڑ گیا ہے اخبار

پنجاب سماچار ایک انگریز نامہ نگار کے الفاظ نقل کرتا ہے۔ کہ "دو ایک مرتبہ تو زندہ سے دفن کر دئے گئے۔ کیونکہ سپاہیوں کے پاس وقت کم تھا۔ اور مارنے کے لئے آدمی زیادہ" ناظرین! قتل عام کا اندازہ آپ انہیں الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ لیکن یورپین تہذیب کا یہاں تک ہی خاتمہ نہیں ہوتا۔ آنسو بے اختیار گر پڑتے ہیں۔ جب یہ خبریں ہمیں سنائی دیتی ہیں کہ مہذب عیسائی سپاہیوں نے اس بے رحمی سے چینی عورتوں کے ساتھ منہ کالا کیا۔ کہ جس کی تکلیف سے اُن کی جان نکل گئی۔ بھلا۔ انسانی دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ اہل یوروپ ذرا سوچو تو سہی۔ کہ کیا یہ حالت تم اپنے اوپر گوارا کر سکتے ہو۔؟۔ تیرہ مان! تیرہ مان!! اس قسم کی حرکتیں کرتے ہوئے بھی یوروپ تہذیب کا ٹھیکہ دار بنا بیٹھا ہے۔ اور غیر ملک والوں کو نیم وحشی کہنے میں ذرا نہیں جھجکتا۔ آہ ہیں وہ! جو کہ عیسائی تہذیب پر مائل کیا کرتے ہیں اور ویدک تہذیب سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آریہ راجوں کی درمیان جنگ نہیں ہوا کرتی تھی۔ لیکن ہاں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے جنگ کے ساتھ ہی دھرم کا لفظ برابر وابستہ تھا لیکن آج دغابازی اور جنگ لازم ملزوم ہیں۔ عیسائی تہذیب! کیا انسانوں کے خون کی ندیاں بہانا غیر عورتوں کے ساتھ زبردستی . . . . کرنا تیرا اصول ہے۔ اگر نہیں تو اے عیسائی مشنریو! براہ نوازش ایشیا سے بستر بوریا اٹھا کر یوروپ میں جا ڈیرا لگاؤ۔ اور اگر انجیل تمہاری مدد نہیں کر سکتی تو ویدک مشنری سے چکشو شاستر انی بھونا سیکھ کر مبارکوں ساتھ لے جاؤ۔ ورنہ اس کا

ہاں پرچار کرو۔ تاکہ تمہاری کوشش اپنے بھائیوں کو حیوانی فطرت سے بچانے میں بار آور ہو سکے۔ خدا تمہیں اس نیک کام میں عملی قدم رکھنے کی توفیق دے آمین

مہاشہ
سندر داس نگر نجفہ

لال مرچ انسان کے لئے مضر صحت ہے

پریہ درشن یہان ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی نمستے۔ آپ کے اخبار میں دو مضمون بعنوان "لال مرچ انسان کی خوراک نہیں" اور "لال مرچوں نے ہرگز ایسا قصور نہیں کیا" نکل چکے ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے میں بھی اپنی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ کرپا کرکے درج اخبار فرما دیں۔

لال مرچ کے مداح صاحب فرماتے ہیں۔ کہ لال مرچ کے استعمال سے ہاضمہ کو مدد ملتی ہے لیکن اُنہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ یہ فائدہ عارضی ہوتا ہے اور آئندہ کے واسطے اس کا استعمال مضر صحت ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لال مرچ یا گرم مصالحہ کے استعمال سے معدہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اور بھوک زیادہ لگتی ہے۔ اس لئے غذا معمول سے زیادہ کھائی جاتی ہے۔ جس سے معدہ کو ہضم کرنے کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ کچھ مدت تو وہ لال مرچ وغیرہ کے کھانے پینے سے بھاڑے کے ٹٹو کی طرح اپنا کام کرتا رہتا ہے لیکن آخر کار وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور بدہضمی جو کہ کل بیماریوں کی ماں ہے آن گھیرتی ہے اور وقت بیوقت دکھ دیتی رہتی ہے۔ اور ذرا سی سخت یا تیز چیز کے استعمال سے معدہ میں خراش ہو جاتی ہے اور بعض وقت معدہ کی سخت بیماری بھی ہو سکتی ہے

لال مرچ اور گرم مصالحہ کے استعمال سے رودوں میں انفلامیشن ہوکر ڈسنٹری ہی ہو جاتی ہے۔
جگر کی بیماریوں کے اسباب اکثر شراب خوری گوشت خوری۔ گرم مصالحہ اور مسالے دار یا (malaria) وغیرہ ہوتے ہیں۔ گرم مصالحہ کہانے والوں کو کنجشچن آف لور کی بیماری اکثر ہو جاتی ہے۔ جس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔
زہروں کا اثر جسم پر دو طرح سے ہوتا ہے۔ اول یہ کہ زہر زیادہ مقدار میں دیئے سے فوراً ہی ہلاکت یا علامات زہر کا باعث ہوتے ہیں۔ دوم یہ کہ خوراک کے مقدار سے زیادہ دئیے جاتے ہیں۔ اور اگر غلطی سے زیادہ دیر تک استعمال کئی جاویں تو خون میں حدت ہوکر کچھ عرصہ بعد زہر کی علامات پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح سے اگر غذا کے ساتھ زیادہ مقدار میں لال مرچ کا استعمال کیا جاوے تو فوراً ہی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں یعنی معدہ میں جلن ہوتی ہے۔ اور اجابت کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت میں جب کہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں عرصہ تک استعمال کیا جاوے۔ تو بھی اپنا مضر اثر ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یعنی عرصہ تک اپنا اثر کرتے کرتے یا تو بواسیر کی کمبخت بیماری ڈوکھ دیگی۔ یا جگر کی دردناک بیماری درد کے غوطوں میں ڈالے گی لیکن بواسیر تو لال مرچ کے استعمال کا خاص نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ جس کو تقریباً ہر فرد بشر جانتا ہے۔ اگرچہ شروع شروع میں اس کا استعمال ناواقف شخص کو بجائے مضر کے مفید ثابت ہو

لیکن مدت گذرنے پر اس کا بد اثر اپنے اصلی سؤ روپ میں ظاہر ہو ہی جاتا ہے لال مرچ کے مداح صاحب نے زیادہ تر اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ان کی پسندیدہ چیز کے استعمال سے غذا خوش ذائقہ ہو جاتی ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ جہاں خوش ذائقہ کے حصول کی خواہش ہو وہاں ساتھ ہی ساتھ اپنے نفع و نقصان کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ دوائی کا استعمال اسی وقت ہوتا ہے۔ جب کہ بیماری کی حالت میں ادویات کے استعمال سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوا کرتا ہے۔ اس لئے لال مرچ وغیرہ کا استعمال بھی اسی وقت مفید ہو سکتا ہے۔ جبکہ بدہضمی یا کوئی اور بیماری ہو۔ روزمرہ استعمال رکھنے سے ضرور نقصان ہوگا علاوہ مذکورہ برائیوں کے اور بھی ہو سکتی ہیں۔ جن کو بباعث طوالت مضمون تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ علاوہ جسمانی عارضات کے ایک بیماری عارضہ جو کہ لال مرچ کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ من کو چنچلتا ہے۔ جو کہ بہت ہی ہانی کارک ہے۔ من کی چنچلتا سے منشیہ کئی دکھ اٹھا رہے ہیں۔ اسلئے ایسی ایسی مضر اشیاء سے پرہیز کرنا ہی لازم ہے۔ زبان کی لذت کے واسطے آئندہ کے سکھ کو جواب دے دینا بدھیمان منشیہ کا کام نہیں ہے۔ لالہ رام رکھا مل انسپکٹر ڈاکخانہ جات نے درحقیقت اپنا مضمون عام کے فائدے کے لئے لکھا تھا۔ مجھے امید ہے۔ کہ کئی ایک نے لال مرچ کا استعمال ترک کر دیا ہوگا۔ یا مقدار کم کر دی ہوگی

اگر فرض ہی کر لیا جاوے۔ کہ لالہ صاحب نے لال مرچ کے بد اثروں کے ظاہر کرنے میں مبالغہ کیا ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ ایک بری چیز کی اصلیت ظاہر کرنے میں قدرتے مبالغہ کیا جاوے۔ تو کیا ہرج ہو سکتا ہے لال مرچ کے مداح صاحب کی سیوا میں ونے پوروک نویدن ہے۔ کہ آپ ایسی مضر اشیائے کے مداح نہ ہوا کریں۔ بلکہ اس کی اصلیت معلوم کر کے اس کے دور کرنے کا پرچار کریں

راقم
رام رکھا مل ہاسپٹل اسسٹنٹ ٹیانبر چھاؤنی

عیسائی تہذیب!

میں نے بڑی حیرانی کے ساتھ ایک اخبار میں پڑھا۔ کہ انگلستان کے شراب خانوں میں اس وقت ۷۵ لاکھ لڑکیاں ساقیوں کا کام کرتی ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ ان کا سود اسلف زیادہ ہو۔ اس پر میں

"یوروپ کی اندرونی دشا"

کے ہیڈنگ سے ایک مضمون لکھ ہی رہا تھا۔ کہ ۲۳ فروری کے اخبار پنجاب سماچار لاہور میں ایک مضمون

"عیسائی تہذیب اور چین"

کے عنوان سے نظر پڑا۔ جو کہ اس نے بحوالہ اخبار ریویو آف ریویوز لکھا ہے جس کو پڑھ کر میں نے اپنی حیرانی کے کارن کو یوروپ کے اندر ایک معمولی بات سمجھا چونکہ یہ واقعات پرچارک کے ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا کارن ہوں گے۔ لہذا اختصار کو چھوڑ کر اس مضمون کی ہوبہو نقل کی جاتی ہے۔ جو اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ ان واقعات کے لکھنے والے دو ایماندار

انگریز ہیں جن میں سے ایک کا نام ڈاکٹر ڈلن ہے۔ اور دوسرے کا نام سر رابرٹ ہارٹ ہے۔ مسٹر ڈلن چین میں تہذیب پھیلانے کا حال حسب ذیل بیان کرتے ہیں۔

"ایک روز میں نے ایک امیر آدمی کے مکان میں جو کہ غالباً بہشت نصیب ہو چکا تھا۔ ایک سیاہ صندوق دیکھ کر اور اس کو ہاتھ سے کھٹکھٹا کر کہا۔ کہ اے خدا بتلاؤ یہ کیا ہے۔ یہ مکان مقام تنگشیاؤ میں تھا۔ اور صندوق اس مکان کے ایک بڑے کمرے میں تھا۔ اس صندوق سے سخت بدبو آ رہی تھی۔ میرے ساتھ ایک اور یوروپین تھا۔ جس نے میرے سوال کے جواب میں کہا۔ حضور یہ تین لڑکیاں ہیں۔ اور ان کی لاشیں صندوق میں ہیں۔ میں نے کہا۔ ان کو اس میں کس نے رکھا ہے۔ جواب ملا چند افسروں نے میں نے کہا کیا تم کو پورا یقین ہے۔ (جواب) ہاں جناب میں یہاں موجود تھا۔ میں نے کہا کیا تم نے عورتوں کو خود دیکھا تھا۔ (جواب) ہاں جناب میں یہاں موجود تھا۔ یہ تینوں ایک مکان کی لڑکیاں ہیں۔ افسروں نے پہلے زبردستی ان کے ساتھ زنا کیا۔ اور پھر سنگینوں سے ان کو مار ڈالا۔ اور جب یہ مر گئیں۔ اس صندوق میں بھروا دی گئیں۔ اور صندوق بند کر دیا گیا۔ میں نے یہ سن کر کہا۔ اے خدا یہ ہماری کیا عادت ہو رہی ہے جس کے جواب میں میرے ساتھی نے کہا۔ حضرت ایسی حرکتیں پہلے بھی ہو چکی ہیں۔ اور اکثر ہوتی ہیں۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں ان سے خراب واقعات ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ پہلے تو زنا کیا گیا۔ اور پھر مروا ڈالی گئیں۔ ان کے علاوہ اور بھی عورتیں جن کے ساتھ اس قدر زنا کیا گیا۔ کہ وہ خود بخود مر گئیں۔ سنگینوں کی ضرورت نہیں پڑی۔ اصل یہ ہے۔ کہ اس جنگ کے اثر سے جاپانی کم۔ چینیوں کا اثر تھا۔ صرف خون لوٹ۔ اور زنا میں مرد اور لڑکے مارے گئے ہیں۔ اور وہ بھی بدتری کے ساتھ۔ اور دو ایک مرتبہ تو ادھ مرے ہی دفن کر دئے گئے۔ کیونکہ سپاہیوں کے پاس وقت کم تھا اور مارنے کے لئے آدمی زیادہ"۔ میں اپنی آنکھوں کی دیکھی بات کہتا ہوں۔ کہ اکثر شہر تنگشیاؤ کے نالے میں خون بہتا تھا۔ اور اکثر میرے لئے یہ ناممکن ہوتا تھا۔ کہ میں بلا اپنے پاؤں ان کے خون میں بھرے ہوئے راستہ چلوں۔ بہت کم دوکانیں یا مکانات ایسے تھے۔ جن میں لاشیں یا خون سے بھرے ہوئے گڑھے بنے تھے۔ اور ایک ایسی ویسی آبادی میں جہاں کی باشندے صندوق پیٹی یا فوجی وردی کو دیکھ کر کانپ اٹھتے ہیں۔ اس خونی حکومت کی کوئی معقول وجہ معلوم ہوتی ہے"

اب ہم سر رابرٹ ہارٹ کے مضمون سے اقتباس کرتے ہیں پر تعجب تو یہ ہے۔ کہ شہر پیکن کے اس حصہ میں سب سے عمدہ انتظام تھا۔ جو کہ جاپانیوں کی حکومت میں تھا۔ ایک ملک کے لوگوں نے اس پرانی تہذیب کی یہ عزت کی۔ کہ جو کچھ نہ کی جا سکے۔ اس کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ دوسری قوم والوں نے صفائی کا یہ انتظام کیا کہ جس شخص نے کچھ بھی گندگی پھیلائی اس کو فوراً گولی مار دی۔ تیسری قوم والوں نے عورتوں کی عزت کا اظہار یوں کیا۔ کہ گھروں میں گھس کر ان کو بے عزت کیا۔ بہرحال فوجیں بھی مشہور تھیں۔ چند پادریوں نے لوٹ میں خدا کو خوش کرنے کے واسطے خوب حصہ لیا یہ حال دیکھ کر ایک راہرو نے کہا کہ چین میں جو لوگ عیسائی کئے گئے ہیں۔ وہ سو برس تک لوٹنے اور بدلہ لینے کو عیسائی اخلاقی نیکیاں خیال کریں گے"

اسی طرح مسٹر ڈلن اور سر رابرٹ ہارٹ صاحب ایماندار انگریز چین میں عیسائی صاحبان کے کارنامے اور ان کی تہذیب کا نمونہ صاف صاف الفاظ میں پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ جس سے کہ پتھر سے پتھر دل بھی پانی ہو جاتا ہے۔ آج کل بعض لکھے پڑھے۔ لیکن اخباروں و کتابوں سے بالکل ناواقف نوجوان اور ظاہری ٹیپ ٹاپ و مادی ترقی کو دیکھ کر ان پڑھ لوگوں میں دین عیسوی کی عظمتا جتلانے والے پادری صاحبان یوروپ کی تہذیب اور شائستگی پر بڑا ناز کرتے ہیں۔ لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ جہاں یوروپ اپنی حیرت افزا مادی ترقی سے آج کل کے لوگوں کو حیرت میں ڈال رہا ہے۔ وہاں باوجود اس سب کچھ کے برائیاں پھر بھی اپنے اصلی جوبن پر ہیں۔

افسوس

گورو پیارا از بنوں۔

اطلاع

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ مارچ کو قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۹ کی شام کو ہوگا۔ باہر سے آنے والے سجنوں کی سیوا ایں پرارتھنا ہے کہ چونکہ استقبال کا انتظام ملتان شہر کے سٹیشن پر ہوگا۔ اس لئے کوئی صاحب

ملتان چھاونی اتنے کی تکلیف نفرما ویں

نیز چونکہ شری ہنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک چٹھی نمبر ۹۸۱ سے معلوم ہوا کہ سبھا نے منڈلوں کا انتظام منظور کر لیا ہے۔ اور سبھا کی طرف سے پنجاب بھر کے لئے منڈل اُپدیشک مقرر ہو کر پرچار کا تسلی بخش انتظام ہوگا۔ اس لئے کانفرنس میں منڈل سسٹم پر بحث و چار نہیں ہوگا۔ اب ویدپاٹھ شیلہ اور آرین ٹریکٹ سوسائٹی کا مضمون زیر بحث رہیگا۔

چونکہ نگر کیرتن غیر معمولی رونق اور دھوم دہام سے ہوگا۔ اس لئے آنے والے سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ سنیچروار کو ۵ بجے شام کی گاڑی میں یا اُس سے پہلے کی گاڑیوں میں آجاویں تو اتینت کرپا ہوگی

راقم

آپ کا درشن ابھلاشی

جیٹھی

سیوک آریہ سماج ملتان

کنیا انتہ آلئے جلندہر

مہا انوبین نویدن

آپ لوگوں نے جو کرتو یہ پالن کا بھاو جس وقت پرگٹ کیا ہے۔ اُس کے لئے آپ کا دھنیہ واد کرتے ہوئے نویدن ہے کہ بارہ سو روپیہ ایک سال کے لئے جمع کر دیجئے میں اب زیادہ دیر نہ کیجئے میں چاہتا ہوں کہ جون کے آخر تک یہ

رقم جمع ہو جاوے۔ جن بھائیوں اور آریہ سماجوں نے اس طرف توجہ اب تک نہیں کی اُن کو بہت جلد متوجہ ہونا چاہئے۔

آپ کا دہرم بھائی منشی رام۔

بنوں سے لالہ گوردھن داس منتری آریہ سماج لکھتے ہیں:۔ "مورخہ ۲۴ فروری کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسے میں مضمون "وہ اپنی دہرم پتریوں پر ترس کیا"۔ در بارہ اپیل کنیا انتھالیہ جلندہر پڑھا گیا۔ جو کہ بہت ہی موثر تھا۔ فہرست چندہ کھولی گئی۔ چالیس روپیہ تک لکھا جا چکا ہے۔ جس میں صرف دس روپیہ کا وعدہ ہے۔ امید ہے۔ کہ بہت جلد روانہ کیا جاویگا"۔

مہاشہ بیلا سنگھ جی نور الائی سے لکھتے ہیں۔ اناتھاؤں کا سندیسا سماج میں سنایا گیا۔ جس پر مبلغ ۔۔ روپیوں سے زیادہ چندہ لکھا گیا ہے۔ ابھی بازار میں سنانا باقی ہے۔ بسبب زیادہ گرنے برف کے نہیں سنا سکے امید ہے۔ کہ جلدی جمع کر کے بھیج دیا جاویگا۔

شریمتی سندرا دیوی جی مقام انتہ ریاست سوم سے لکھتی ہیں۔ کہ وہ کنیا انتھالیہ کے لئے ایک روپیہ ماہوار ماہ مارچ ۱۹۰۱ء سے دیا کریں گی۔

منتری آریہ سماج جھنڈہ لکھتے ہیں "آپ کی کنیا انتھالیہ کی اپیل سماج مندر میں پڑھی گئی۔ جس پر قریب ۔۔ روپے چندہ ہوا ہے۔ اگرچہ سارے کا سارا روپیہ وصول نہیں ہوا مگر یقین ہے کہ

وصول ہو جاوے گا۔ مگر سماج کا ارادہ ہے۔ کہ چند اخبار لائین پر بھیجے جاویں امید ہے کہ وہاں سے بھی کچھ چندہ ہو جاویگا اس لئے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ ۲۵ جنوری ۱۹۰۱ء کے چار پانچ اخبار بھیج دیویں۔ تاکہ جلدی بندوبست کیا جاوے"۔

لالہ لبھو رام جی سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ لکھتے ہیں:۔

مطبوعہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۱ء کے پیارے پرچارک میں اپنی اناتھ بہنوں کا سماچار پڑھ کر دل کو سخت صدمہ محسوس ہوا۔ یہاں تک کہ آنسو جاری ہو گئے۔ اُسی وقت اپنی اناتھ بہنوں کی سیوا کے لئے طیار ہو گیا۔ جو کچھ کہ تھوڑے وقت میں ہو سکا اُس کا رزلٹ یہ کہ میرے ہاتھ میں ۔۔ نقد اور تقریباً ۔۔ کے وعدے ہو گئے۔ اور میں جب تک ۔۔ روپیہ آپ کی سیوا میں ارسال نہ کروں تب تک برابر کوشش کرتا رہوں گا۔ اس وقت مبلغ ۔۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر آپ کی سیوا میں اناتھ بہنوں کے لئے روانہ کرتا ہوں آشا رکھتا ہوں کہ بہت جلد ۔۔ روپیہ کی کمی پوری کر کے باقی رقم روانہ خدمت کروں گا۔ مجھے اب تک پرچارک میں لکھی ہوئی اپیل اپنے متروں کو پڑھ کر سنانے کا موقعہ حاصل نہ ہوا۔ کوئی موقعہ ہی شائد ایسا ہوا ہوگا کہ میرے اور سننے والوں کے آنسو نہ جاری ہو گئے ہوں۔

ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارے آریہ بھائیوں کو رشیوں کی وصیت پورن کرنے کی ہمت بخشیں۔ تاکہ وہ اپنی اناتھ بہنوں کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ جو نقد ۔۔ روپیہ ہی اکٹھے ہوئے ہیں

چونکہ صدر جلد وصول ہونے والے ہیں لہذا وہ بھی ملاکر صے روپیہ روانہ کرتا ہوں
لالہ جگنا تھ تحصیلدار چوہڑ کانہ ہے کہتے ہیں "میں نے ست دھرم پرچارک میں گنپا ناتھ آلئے جلندھر کا حال پڑھ کر نہایت افسوس کیا۔ کہ کیوں اب تک اس کی خبر نہیں لی گئی۔ جس سے یہ غفلت ہماری کا باعث ہوئی۔ خیر اب بھی اچھے وقت پر آپ نے پتہ لگا کر پبلک کو آگاہ کر دیا ہے میں نے فہرست چندہ کھول دی ہے۔ جو امید ہے۔ کہ یک صدروپیہ پہونچ جاویگی بروقت وصول ہونے کے فوراً آپ کی سیوا میں ارسال کیا جاویگا۔ منتظمان اناتھ آلہ امید ہے۔ کہ ہراسان نہ ہو کر استقلال سے اناتھ آلہ کی مدد میں کوشش کرتے رہیں گے"

ریویو

غزل پچیسی مصنفہ پنڈت گنگا سہائے مختار عدالت ضلع بلندشہر۔ قیمت فیجلد ۸ر اس کتاب میں پچیس غزلیں جن میں آٹھ متوں کا کھنڈن کر کے آریہ دھرم کی بزرگی جتلائی ہے۔

مہاشہ شیوبرت لال ایم۔ اے ایڈیٹر آریہ پتر بریلی نے حسب ذیل ٹریکٹ ریویو کی غرض سے بھیجے ہیں۔ جن کی نسبت میں اپنی رائے علیحدہ علیحدہ ظاہر کرتا ہوں۔

(۱) **تماکو** اور اس کے استعمال کرنے کے نتیجے۔ قیمت فی جلد ایک آنہ۔ یہ رسالہ دوسری بار چھپا ہے۔ تماکو کی تواریخ جو شروع میں دی گئی ہے بڑی ہی دلچسپ ہے۔ عوام کو تو معلوم ہی نہیں ہے۔ کہ تماکو آریہ ورت کی پیدائش نہیں ہے۔ بلکہ امریکا سے پرتگال میں۔ اور وہاں سے ہندوستان میں آیا۔ یہ ایک زہریلی گھاس ہے۔ جسے امریکا کے اصلی باشندوں کو پیتے ہوئے پرتگیزوں نے دیکھا۔ اور ان کی تقلید میں خود بھی ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ اس کا نام ٹوبیکو (یعنی انگریزی میں ٹوبیکو؟) ...

کا نام سیتم ہم اُشرولیشیا میں سُرتی ہے۔ یکن یہ بھی لفظ بجڑ ہے۔ یعنے پہلے پہل تماکو کی تجارت شہر سورت سے شروع ہوئی۔ جو پرتگیزوں کے قبضہ میں تھا اس لئے اس کا نام صورتی رکھا گیا اس مختصر ریویو میں زیادہ لکھنا مشکل ہے۔ کل بیان دیکھنے کے قابل ہے اور ساتھ ہی یہ بھی قابل ملاحظہ ہے کہ کس طرح باوجود بادشاہان وقت کے مخالف ہوتے ہوئے بھی اس برائی نے لوگوں میں جڑ پکڑ لی۔ اس کے بعد مصنف نے زبردست واقعات اور شہادت کی بناء پر ثابت کیا ہے۔ کہ انسان کی ہر ایک عضو کو یہ زہریلی گھاس نقصان پہونچاتی ہے۔

(۲) واقعات صحیح یعنی (۱) مہارانا صاحبان اُدیپور کے نوشیروان عادل کی اولاد ہونے۔ اور مہاراجا گوہ کی مہربانو پارسی شاہزادی کے ساتھ شادی کرنے کے ثبوت

(۲) مہاراجا باپا کے واقعات جس میں اس کے مختلف غیر قوم کی شاہزادیوں سے شادی کرنے کے حالات درج ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ۔

(۳) مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی کا دلکش و دلچسپ بیان۔ قیمت فی جلد ۲ر

(۴) سیواجی و روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی وغیرہ واقعات کا حیرت انگیز بیان۔ قیمت فی جلد ۳ر

ان ہر سہ ٹریکٹوں میں ہندوں کے غیر قوموں کے ساتھ بیاہ کرنے کے حالات درج کرنے کے ذریعہ سے کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس وہم کو دور کیا جاوے جو اس وقت پراچین آریوں کی سنتان کے اندر گھر کر گیا ہے۔ کہ ان کا دیگر قوموں کے ساتھ کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور کہ دیگر اقوام کے آدمیوں سے چھونے سے دھرم بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان واقعات کو پڑھ کر انصاف پسند آدمی یہ کہنے کی جرات کرے کہ ورن کی بیوستھا کا بنا ایک کیول جنم کسی وقت رہا ہے۔ گن کرم انوسار ورن بیوستھا کا قیام برابر رہا ہے جنم کی قید مسلمانوں کے آنے کے بھی بہت عرصہ بعد لگائی گئی ہے۔ یہ کل کے کل ٹریکٹ بابو شیوبرت لال۔ ایم اے کو لکھنے سے مل سکتے ہیں

آنند سرور

جسکا پچھلا ایڈیشن ختم ہو چکا تھا۔ اور مانگ در مانگ آرہی تھی۔ اب چھپ کر تیار ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہے۔ بہت جلد درخواستیں ارسال فرماویں قیمت فیجلد ہر ایک گھر بار کو ایسی ملیگی

المشتہر
بستی رام ایجنٹ مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک

ضروری نوٹس

نامہ نگاروں کی خدمت میں التماس ہے کہ پرانی شکایتوں کو نہ دوہرایا کریں۔ بلکہ محض اشتہار کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھایا کریں بلکہ انہیں کوئی نئی بات لکھنی ہو تو ارسال فرمائیں۔
ایڈیٹر

ایک آریہ (از ہوشیارپور) نوبت کے کارن جو لوگ ویدک دھرم سے گر جاتے ہیں اون کا نمونہ پیش کرتے ہوئے عملی آریہ جیون حاصل کرنے کی ہدایت دیتے ہیں

ایک آریہ (از ممالک مغربی و شمالی) آپ کا مضمون شائع کرنے سے سوائے اس کے عہدہ داران سبھا کو تکلیف ہو۔ اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ جن اصلاحوں کے لئے آپ زور دے رہے ہیں۔ ایک مرتبہ پھر سبھا کے دفتر میں ان کے لئے تحریک کریں

بابو شیام سندر لعل صاحب (مراد آباد) میرے پاس پنڈت کرپا رام جی کا ٹریکٹ نہیں پہونچا۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی نے انہیں ٹریکٹ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اُپدیشکوں پر حملہ کرنے کے علاوہ آریہ سماج کے انتظام کی نسبت ہی غلط رائیں ظاہر کی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کی نسبت اخبار میں لکھنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ ٹریکٹ اخبار کی خدمت میں پہونچا ہے یا نہیں۔ نیز آریہ سماج کی اب ایسی حالت نہیں ہے۔ کہ اس قسم کی تحریریں اُسے کچھ بھی نقصان پہونچا سکیں۔ ماسوائے اس کے پنڈت کرپا رام جی اب خود پنڈت بھیم سین کے مقابلے میں جب شاستراارتھ کے لئے برہمن کرنے کے لئے طیار ہیں۔ تو ٹریکٹ میں ظاہر کی ہوئی رائے سکا خود بخود کھنڈن ہو گیا
ایڈیٹر

لالہ مسارام ورما (موگا ضلع فیروزپور) نفاق کی ہدایت کرتے ہوئے مہاتما اور کلچرڈ پارٹیوں کے نام سے خطاب کرتے ہوئے نفاق کو دور کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ان کو واضح ہو کہ اخباروں میں لکھنے سے نفاق نہیں دور ہوا کرتا نفاق کے دور ہونے کے لئے ہر دو جانب سے شدھ بھاؤ سے کام کرنے کی ضرورت ہے ایڈیٹر

نامہ نگار از میانوالی ایک شخص کی نسبت خبر دیتے ہیں جو اپنے آپ کو آریہ اپدیشک کہتا ہے لیکن اس کے آچرن خراب ہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج کے سدھانتوں کو سمجھتا ہے۔ بہتر ہے کہ وہ ایسے آدمی کی پول خاص میانوالی میں ہی کھولنی کافی ہے۔ اخبار میں تفصیل دینے سے کچھ فائدہ نہیں ایڈیٹر

مراد آباد پاٹھ شالا

شری یوت بابو مہاشہ۔ نمستے۔ میں پاٹھ شالا کی طرف سے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اپنی قیمتی اخبار میں پاٹھ شالا کا دگیاپن درج فرما کر ممنون کیا۔ امید ہے کہ آپ نوٹس ذیل کو ایک مرتبہ درج فرما کر عنایت مزید فرمائیگے

ضروری سوچنا

صاحبان ذیل کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ان کی درخواستیں وظیفہ کے متعلق منظور کری گئی ہیں ان کو چاہئے۔ کہ ان طلباء کو جن کا ذکر ان کی درخواستوں میں ہے جلد پاٹھ شالا میں شریک کرا دیں۔ جن صاحبان کی درخواستیں سویکار نہیں ہوئیں۔ ان کی سیوا میں التماس کیا جاتا ہے۔ کہ فی الحال زیادہ طلباء کے لئے گنجائش نہیں ہے

الملتمس
آپ کا سیوک شیام سندر لال منتری آریہ پاٹھ شالہ بلدیو
مراد آباد

آریہ برادری کیا ہوگی

میں نے بہت دنوں سے آریہ برادری کی چھیڑ چھاڑ اخبارات میں دیکھی اور سُنی۔ اور سالانہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا مقام علی گڑھ میں بھی اس کی نسبت کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ چونکہ میرا ارادہ بھی اس میں کام کرنے کا ہے۔ اسلئے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ ورت دیش میں اس خیال کے کتنے صاحب ہیں۔ جو صاحب اس خیال کے ہوں۔ وہ اپنا پورا حال نقشہ ذیل کی خانہ میں بھر کر میرے پاس روانہ فرماویں۔ تاکہ ڈائرکٹری برادری کی طیار کی جاوے

۱	۲	۳
نام آریہ سماج	نمبر شمار	نام وپتہ

۴	۵	۶
قوم موجودہ	مرد ہے یا عورت	عمر

۷	۸
آمدنی سالانہ یا ماہواری	زبان دانی ولیاقت

سندھیا اگنی ہوتر کرتا ہے یا نہیں	کیفیت

(۱) کمیٹی کرکے آریہ برادری کے نیم بنا کر بھیجدیں کہ ان پر پرچار کیا جاوے

(۲) جلسہ کا مقام تجویز کرکے بھیجدیویں۔ اگر یہاں جلسہ ہوگا۔ تو خرچ خوراک کا انتظام یہاں سے کیا جاوے گا۔ اور جو اور کہیں ہوگا۔ تو وہاں کے لوگ شریک ہوں گے۔

(۳) اور جو جو باتیں مناسب سمجھیں لکھیں۔

راقم
لالتا پرشاد مشرا سنسکرت ہیڈ ٹیچر
آریہ سماج ہائی سکول بریلی (روہیلکھنڈ)

نوٹ۔ آریہ برادری جب ابھی بنی ہی نہیں تو اُسے ہو کیا جاتا تھا۔ آریہ سماجوں کی ہی برادری بن سکتی ہے۔ پنجاب میں لالہ رامداس ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ ہائی سکول جلندھر سے خط وکتابت کیجئے تو آپ کو زیادہ حالات معلوم ہوں گے۔
ایڈیٹر

آریہ بھراتری سبھا
اور
لالہ دیوی دیال

گذشتہ اشاعت سے آگے

تو اس قدر کاوشِ طبع کی ضرورت نہ ہوتی کیا میرے پہلے رقعہ سے آپ نے درحقیقت یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ میں نے آپ سے ویدک سدھانتوں کے متعلق عقلی یا نقلی بحث کی درخواست کی تھی (نوٹ) اس نتیجہ کے ذمہ وار آپ ہیں۔ (۲) یا سمجھا بوجھ کر بات کجیا فہم پر آپ کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ غالباً آپ نے مجھے آریہ سبھا ستسنگ کی شمولیت برادری کی دعوت دی تھی۔ آپ اپنے خیال کے مطابق جیسا کہ آپ فرما چکے ہیں۔ میرے سوالات کے جواب دیجئے گا۔ پھر مجھے اختیار ہوگا۔ کہ اپنے فہم کے مطابق انہیں ویدک سدھانتوں کے مطابق سمجھوں یا غیر

مجھے اسوقت کسقدر تعجب ہوا۔ کہ آپ سوامی جی کے نام کے پہلے مہرشی کا لفظ استعمال کرتے ہیں شائد لالہ منشی رام جی نے آپ سے اپنی رائے ظاہر نہیں فرمائی حالانکہ مجھے وہ ایک مرتبہ تحریر فرما چکے ہیں کہ مہرشی .... پرمیشور کے سوائے اور کسی کو نہیں کہہ سکتے۔ پھر اپنی قلم سے ہی لکھنا طرفہ ماجرا ہے بہ کیف آپ کے جواب آنے اور طیار ہونے پر وقت مقرر ہوسکتا ہے۔ میں تو ایک ہفتہ سے حاضر ہوں (نوٹ) اس کا جواب مہاتما منشی رام جی آپ ہی دیں گے۔ بیشک آپ کی منطق کے جواب کے لئے برسوں کی طیاری کی ضرورت تھی۔ بحث کے بعد اب تک میرا بوجھ ...... ہلکا نہیں ہوا۔

راقم

آپ کا شبھ چنتک دیوی دیال

ناظرین! اس مخالفت کی تہ میں کچھ اور ہی سپرٹ کام کر رہی ہے

شریمان مانیہ ور پرم پوجنیہ مہاشے ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی۔ .... نمستے

لالہ دیوی دیال جی نے ست دھرم پرچارک کی پچھلی اشاعت میں آریہ برادری کے عنوان سے دو مضمون شائع کرائے ہیں۔ پہلے مضمون میں آپ کی نسبت جو کچھ ذہنی امور واقع گھڑ کے انہوں نے سرل بہاؤ اور نیک نیتی کا ثبوت دیا ہے اس سے تو آپ کے ناظرین کسی قدر آگاہ کر ہی دئے گئے ہیں۔ لیکن دوسرا مضمون عجب ہی ڈھنگ کا ہے۔ البتہ جو آپ نے رائے لگائی ہے وہ عین موزوں ہے۔ میں نے اُس خط کی ناشائستہ طرز تحریر دیکھ کر اُس کو اس قابل ہی نہیں سمجھا تھا۔ کہ اُس کا جواب دیکر اپنا سمہ خرچ ہو۔ اسلئے آپ کی اُس نصیحت پر عمل کرتا ہوا اب بھی اپنی قلم کو اس کی ترکی بترکی جواب دینے میں گندہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اُن کی طرز تحریر کا لچر پن اور ناشائستہ پن ہی ان بہتانوں کی کافی وشافی تردید ہے کہ وہ پڑھنے ...... میری ذاتی رائے تو یہ ہے۔ کہ اخباری مضمونوں میں زبانی بات چیت کو دلیل کے طور پر پیش کرنا غیر مناسب ہے۔ کیونکہ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو معمولی سمجھ کر آدمی چند یوم کے عرصہ کے بعد فراموش کر دیتا ہے۔ اور جب تک کہ زبانی گفتگو کسی خاص غرض سے نہ کی جاوے تب تک فریقین کو ایک دوسرے کے خیالات کی نسبت بہت ساری غلط فہمی کا بڑا احتمال ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لالہ دیوی دیال نے اپنے مضامین کی کئی ضروری دلائل کی بنیاد ہی زبانی گفتگو پر رکھی ہے اسلئے میں پبلک کو یہ جتلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ یہ صاحب۔ جو کہ اپنے آپ کو آریہ سماج کے بڑے بھاری خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی رکشا کے لئے نیک نیتی سے شریمتی آریہ بھراتری سبھا کی مخالفت کا دم بھرتے ہیں۔ زبانی بات چیت میں کئی ویدک سدھانتوں پر مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ اس امر کی تھوڑی بہت تصدیق تو ناظرین کو اس خط وکتابت کے بغور مطالعہ سے ہی ہوگئی ہوگی۔ جو کہ پرچارک کے پچھلے دو نمبروں میں شائع ہو چکی ہے۔ چنانچہ اپنے پہلے ہی نمبر میں لالہ دیوی دیال آئیندہ مشکلات سے پیچھا چھڑانے کی عبث کوشش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ مجھ کو اُن سے ویدک سدھانتوں کی نسبت ان کی رائے پوچھنے کا ادھیکار بالکل نہیں ہوگا۔ اور باوجود میرے تاکیدی اور سخت اصرار کے بھی اپنے دوسرے پتر میں انہوں نے مجھے بھی اس امر کا سپشٹ جواب نہیں دیا۔ کہ آیا وہ ویدک سدھانتوں کے قائل ہیں یا نہیں۔ بلکہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق بن کر مجھ کو اور مہاتما منشی رام جی کو بے تُکی سُنا کر سوال کے ٹالنے کا یتن کیا ہے۔ لیکن باوجود ان تمام صحیح ثبوتوں کے میں لالہ دیوی دیال جی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں صاف صاف اپنی رائے ظاہر کر دیویں۔ تا کہ کسی پر کار کی غلط فہمی کی گنجائش تک نہ رہے۔ پرنتو یدی میری سمرن شکتی مجھے دھوکہ نہیں دیتی۔ اور یہ ٹھیک ہے۔ کہ (۱) وہ مہرشی دیانند کی تبلائے ہوئے گن کرم سوبھاؤ سے ویدک ورن ویوستھا کو نہیں

بکہ جنم سے بیہودہ ذات پات کے بندھنوں کا
ان کا دماغ اس قدر غلام بنا ہوا ہے۔ کہ وہ کھتری
اور براہمنوں کی آپس میں شادی کو "بیہودہ"
کے نام سے پکار کر شیلی کی م توہین کیا کرتے ہیں
(۱) یوگ جیسے دنیا میں پونتر ا پھیلانے والے
یش بت ہانت کی نسبت ناشائستہ الفاظ استعمال
کرکے اور بیہودہ اور ناگفتہ بہ تشبیہہ دے کر
بندری گیان کی ہتک کرنے کے عادی ہیں
(۲) رشیوں کی مسلمہ اور نشچت ا سدھانت
رکی پرکاشوں میں جیو ہے۔ محول کیا کرتے ہیں
میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ نتیجہ نکالنا
ان غیر مناسب ہے۔ کہ وہ شری متی آریہ
اتری سبھا کی طرف اس وجہ سے اور اس نیت
بیجا مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس کے ادھکاریوں
ہوئے بہتان لگاکر شملہ شریمان لالہ کچھمن اس
پرہون نہ کرنے کا الزام کیسا لغو ہے۔ میں تحقیق
اہوں کہ ماسٹر جی حیرکال سے دونوں سمنہ
جونرار سمنہ صبا کرنے کے عادی ہیں۔
و نام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ویدک
دانتوں کو علمی جامہ پہنانے کی عاجز کوشش
والوں کے راستہ میں خواہ مخواہ رکاوٹیں پڑیں
ٹر لالہ دیوی دیال جی! بدی آپ واستو
ویدک ایک ویدک سدھانتوں پر وشواس
تے تو دیا نداری اس امر کی مقتضی ہے
آریہ سماج سے پرتھک ہو جاویں۔ یہ
یک نیت آدمی کا شیوہ نہیں ہوتا۔ کہ اپنے
اصولوں کو مس کی صورت میں تبدیل کرنے کی
کوشش کرنے والوں کا حوصلہ گرادیں
اں کی کاروائیوں پر بےجا نکتہ چینی کرکے
اپنی غرض چھپاکر دنیا کو مغالطے
نے کی کوشش کریں

اریہ دھرم کا سیوک ۔ داس

آریہ ساماجک خبریں

پنڈت منصدی لعل پرچارک آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب نے ہمراہی ٹھاکر بری چندجی
کے مواضعات ڈیکے۔ دہ ہوں کی۔ بہڑتالوالی
کنجری وغیرہ میں پرچار کرتے ہوئے موضع بڈھا
گورایہ میں بال بواہ کھنڈن اور ویدک دہرم منڈن
پر ویاکھیان دیا۔ جس کے اثر سے گیارہ نئے
ممبر بڑھے۔ موضع بڈھا والے میں ایک عیسائی
سے مباحثہ بھی ہوا۔

آریہ سماج پھپھوند کا سالانہ جلسہ
۲۸-۲۹- اور ۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء کو ہونا قرار
پایا ہے۔ منتری مہاشہ سنیاسی مہاتماؤں
اور دیگر آریہ اپدیشکوں کو شمولیت کی دعوت
دیتے ہیں

آریہ سماج لودہیانہ نے بھی ۲۷ جنوری
سنہ ۱۹۰۱ء کو اپنے آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ
میں مہارانی وکٹوریہ کی موت پر اظہار افسوس کیا

شہر بستی (ممالک مغربی و شمالی) سے
تین میل کے فاصلہ پر بدیشور مہادیو کا میلہ
ہوتا ہے۔ پارسال چند ایک آریوں نے عیسائیوں
سے پرشن اتر بھی کئے تھے۔ اب کی مرتبہ عیسائی
صاحبان تشریف نہیں لائے۔ آریہ سماج
کا پرچار بدستور زور شور سے ہوا۔

حیدرآباد دکن آریہ سماج مندر کے
لئے دس ہزار روپیوں کا اپیل ہو چکا ہے جن
میں سے دو ہزار روپیوں تک فہرست چندہ
لکھی جا چکی ہے۔ اور پانصد وصول بھی ہو چکا
ہے۔ آریہ سماجوں سے جو اپیل ہوا تھا۔ منجملہ
ان کے آگرہ۔ متھرا۔ دہلی اور سیاہ نود کے
آریہ سماجوں نے مدد بھیجی ہے۔ باقی آریہ سماجوں
کی طرف سے کچھ بھی نوٹس نہیں لیا گیا

منتری مہاشہ کا شا پر سادجی پنجاب کے آریہ
سماجوں سے خصوصاً مدد کے لئے اپیل کرتے ہیں

باگڑیاں آریہ سماج کے منتری مہاشہ
رام لعل نے ۱۰ اور ۱۲ فروری کو لودہیانہ
بازار میں دہرم پرچار کیا

رامپور علاقہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ میں باگڑیاں
آریہ سماج کے ممبر سادہو برہمانند۔ دیوان چند
و نہال چند ممبران واسطے پرچار کے روانہ
کئے گئے۔ جنہوں نے ویدک دہرم کا خوب
زور شور سے پرچار کیا۔ نگر کیرتن خوب ہوئے
پورانکوں کے ساتھ ایک مباحثہ بھی ہوا جس میں
حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی

لالہ لبھورام منتری آریہ سماج لودہیانہ لکھتے ہیں
اور آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ لودہیانہ سماج کا سالانہ
جلسہ کئی ایک کارنوں سے ابکے ملتوی رہا۔ جس
کے لئے مجھے خود افسوس ہے۔ لودہیانہ سماج کی
طرف سے مندرجہ ذیل فنڈوں کو جو کچھ ان کے
لئے اکٹھا ہوا تھا روانہ کیا گیا۔ آئندہ برابر کوشش
جاری رہے گی۔

وید پرچار فنڈ	گورو کل	کنیا انانتھ آلئے جلندھر
۴۰ روپیہ	۵	۵

چار آنہ فنڈ وٹ نس آریہ سماج آخر جنوری ۱۹۰۱ء تک
۵ روپیہ
مذکورہ بالا رقوم بھیجادی گئی ہیں۔ کنیا مہا ودیالہ
جلندھر کے لئے تقریباً ۵ روپیہ جمع ہیں۔ جو
عنقریب روانہ کئے جاویں گے۔ مبلغ ایک سو روپیہ
وید پرچار فنڈ کے لئے جو وعدہ لالہ شیو پرساد
جی نے ایک سال میں اکٹھا کرنے کا کیا تھا
وہ روپیہ بھی عنقریب لالہ شیو پرساد جی سکرٹری
آریہ سماج لودہیانہ روانہ کرنے والے ہیں۔

عروج

مصنفہ پنڈت ... صاحب ... فاضل کمپاؤنڈر ...

طبع ثانی بعد نظر ثانی

ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے اسے منظور فرمالیا ہے

درحقیقت یہ ایک بے نظیر ناول ہے۔ علاوہ انتہا درجہ کے دلچسپ ہونے کے اعلےٰ درجہ کا اخلاق آموز ہے۔ دُنیا میں ترقی کرنے۔ عروج پانے۔ دیانت داری سے دولت مند بننے۔ اور عوام میں نیک نام اور دلشاد کام ہونے کے عملی وسایل اِس کتاب سے سیکھ سکتے ہیں۔ بالخصوص دیہاتی معلّموں اور طالب علموں کے لئے ازبس مفید ہے۔ اگر دیہاتی معلّم اور طالب علم ایک دفعہ اِسے غور سے پڑھ لیں تو خود بخود اُن کا حوصلہ بلند ہوسکتا ہے۔ اور وہ بہت جلد اولوالعزم اور مہذب بن سکتا ہے۔

جو عمدہ باتیں اور کتابوں کے پڑھنے سے طالب علموں کو برسوں میں نہیں آسکتیں وہ اِس کتاب سے چند دنوں

کے اندر بسہولت آسکتی ہیں ہمارے بیان کی صداقت کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہو سکتی ہے ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب مدراس، بنگالہ و بہار نے اسے منظور فرمالیا ہے۔

اعلےٰ افسران محکمہ تعلیم نے

اسے بہت پسند کیا ہے۔ کم از کم امدادی اور غیر امدادی مدرسوں میں اِسے فی الفور بلا تامل رایج کر سکتے ہیں۔ اُردو میں جو کتابیں اِس وقت مروّج ہیں اُن سے زیادہ تر الفاظ کی ترکیب آتی ہے۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے باسوائے زباندانی اور شائستہ محاورات کے روزمرّہ کے برتاؤ میں بھلائی کی باتیں سیکھ سکتے ہیں نیز جن زنانہ مدرسوں میں اردو زبان پڑھائی جاتی ہے۔ اُن کے لئے اِس سے بہتر اور کوئی کتاب مشکل سے ملے گی۔ عام عورتوں کو اِس کے مطالعہ سے بہت فائدہ ہوگا۔ ترجمہ کرانے۔ املا لکھوانے اور روان پڑھوانے کے لئے بھی یہہ کتاب بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے اِس موقعہ پر ایک رائے درج کی جاتی ہے۔

از لالہ شیولال صاحب بی۔ اے۔ انسپکٹر حلقہ ڈیرہ جات

(عروج)

مجھے یہہ کتاب انتہا درجہ کی دلچسپ معلوم ہوئی ہے بمقابلہ پرائمری کی جماعتوں کے طلبا کے حق میں بہ نسبت اُنہی کی موجودہ ساتویں اردو کتاب کے جس کے بعض حصے اُن کے لئے دقیق اور ناموزوں ہیں (یہ مراد عروج) سہل تر اور زیادہ مفید ہے۔ آپ کی کتاب "عروج" نیکی اور شرافت۔ بشاشت۔ صبر و قناعت۔ رضا جوئی حق دیانت داری و فرمان برداری۔ شوق علم۔ خود مددی۔ دائمی محنت استقلال۔ فہم و فراست۔ سلیقہ شعاری منکسر مزاجی۔ خود تنی۔ فراخدلی کفایت شعاری۔ دور اندیشی پاس ادب۔ راستبازی و صاف گوئی۔ وفاداری و خیر خواہی اور نیک نیتی وغیرہ کے اعلے درجہ کے اخلاقی سبق داستان و مکالمہ کے پیرایہ میں اول درجہ کی ہے۔ بدیں وجہ اگر اسے مدرس کی جماعتوں میں بطور درسی کتاب کے پڑھایا جاوے تو زیادہ مفید ہو سکتی ہے

کل درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیئں

المشتہر

بسنتی رام اسسٹنٹ مینجر

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

کر کچھ عرصہ ہوا۔ بناوٹی ڈگریوں کے معاملہ میں ہمارے ملک کے اخباروں میں کچھ بحث اٹھی تھی۔ نہ صرف یہی بلکہ بناوٹی ڈگریوں کے خریداروں کو اُنکی ناجائز حرکت سے روکنے کیخاطر گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ڈگری یافتہ ڈاکٹروں کی طرف سے ایک عرضداشت بھیجی گئی تھی۔ یہ جو اکثری بناوٹی ڈگریاں بیچا کرتی امریکا کے دو ذہین آدمی دیا کرتے تھے جو اپنے آپ کو ایک آنریری کالج کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ اِن کے سرغنہ جیمس آرمسٹرانگ اور ٹامسن آرمسٹرانگ دونوں پکڑے گئے۔ اور اب وہ مقدمہ چل رہا ہے۔ اُن میں سے ایک نے جرم سے بالکل اقبال کر لیا ہے۔ اِن مہذب سوداگروں کی بدولت لاہور میں بھی کئی پیشتروں پر ایم۔ ڈی کے خطاب منقوش ہو گئے۔ اور اُن کی بدولت بہت سے نیم حکیموں کی بھی روزی کی صورت پیدا ہو گئی صرف خطرہ جان ہی نہ بنے۔ بلکہ کئی جانیں ضائع کر چکے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آجکل کی تہذیب کو ترقی کا زینہ کس طرح کہہ سکتے ہیں جبکہ اُس کی آڑ میں اس طرح کی دغابازیاں ہو سکتی ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اصولوں کا [illegible] جاری ہی دُنیا کا دُکھ دور نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اُن اصولوں کو پھیلانے اور عمل میں لانے والے انسان نیک نیت اور سچے نہ ہوں

کیا سنسار واقعی ترقی کر رہا ہے

اخباروں میں ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے پہلی مرتبہ پارلیمنٹ میں جا کر کارروائی شروع کرانے کا حال مفصل چھپا ہے۔ اُسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک انگلستان کے بادشاہ اپنی تخت نشینی کیوقت پُرانے بہت سے توہمات کے مطابق کارروائی کرنے کیلئے مجبور ہیں۔ جب اِن واقعات کو دیکھ کر بعض محقق لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں تو اُسکا جواب عموماً یہ ملا کرتا ہے کہ پُرانی بے معنی رسموں کو ادا کر دینے سے سنسار کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انہیں دفعتاً بدل دیا جاوے تو بڑے بھاری شور و شر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اسلئے محض نفس خیالات کی دلجوئی کیلئے سلطنت کے امن میں خلل ڈالنا دانائی نہیں ہے۔ اِس جواب کو سُن کر مجھے عجیب حیرانی ہوا کرتی ہے۔ ایسے جواب دینے والے حضرات اِس بات کے قائل ہیں کہ سنسار ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔ اگر میں اُن سے پوچھوں کہ جس زمانہ کی توہمات کے مطابق اس وقت شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو قسم کھلائی گئی ہے۔ کیا اُس زمانہ کی نسبت اس وقت بہت ہی زیادہ ترقی ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ جن توہمات کا بیان اوپر کیا ہے زمانہ میں ترقی ہو یا نہیں تو ماننا پڑیگا کہ اب اُن توہمات کو کوئی بھی عقلمند نہیں مانتا یعنی صاف الفاظ میں نتیجہ یہ ہوا کہ زمانہ گذشتہ میں لوگ انہیں توہمات پر عمل کرتے تھے۔ جن کو کہ وہ اپنی دانست میں صحیح سمجھتے تھے۔ لیکن جن توہمات کو زمانہ حال میں غلط سمجھا گیا ہے۔ اُن کی پیروی کرنا ہی مصلحتاً ٹھیک سمجھا جاتا ہے۔ پھر اگر میں صاف لفظوں میں یہ کہوں کہ زمانہ گذشتہ کی نسبت زمانہ حال نے یہ ترقی کی ہے کہ بجائے ایمانداری کے مکاری کا رواج پھیلا دیا ہے۔ تو کیا بیجا ہوگا۔ اپنے دیش کی طرف ہی دیکھو۔ ابھی پچیس برسوں کا عرصہ نہیں گذرا ہے کہ گو لوگ عموماً توہمات میں مبتلا تھے لیکن سچے دل سے اُن پر وشواس رکھتے تھے۔ آج وہ زمانہ ہے ایک کٹر ناستک جو کہ بریڈلا اور سپنسر کو بھی سبق دینے کیلئے تیار ہے۔ [illegible] کوشش کرنے کیلئے مٹی کی مورتیوں کے آگے سر جھکاتا۔ اور [illegible] آدمی کی پوجا کرنیکے لئے تیار ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تعلیمیافتہ سوسائٹی کے اندر مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ اور دیگر پورانک ضعیف الاعتقادیوں پر مخول اڑانے والے اپنے گھروں میں انہیں پر عمل کرکے اپنے رشتہ داروں اور بزرگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ میں نے انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے بعض جوانمردوں کو [illegible] وغیرہ کرتے تو خود دیکھا ہے۔ اور جب اُن سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیباکانہ یہ جواب دیا کہ ایسی چھوٹی سی بات کیلئے وہ اپنے والدین کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے۔ باوجود تعلیم کے سچی جانی اور صداقت کی [illegible] میں یہ ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں کہ بھارت دیش نے ترقی کی ہے۔ اگر سچائی اور نیک نیتی سوسائٹی کی طرف ہماری ترقی کا لفظ ہے تو ترقی کی تلاش زیادہ تر جرائم پیشہ اقوام کے اندر کرنی چاہئیے

اس ترقی کے مسئلے کا ظہور پنڈت بھیم سین ہیں

اس ترقی کا درخشاں پنڈت بھیم سین اٹاوہ نواسی ہیں مفصل حال اگرچہ تو میرے ناظرین پڑھ ہی چکے ہیں۔ آگرہ میں آپنے کیسطرح [illegible] تو دور کنار گھوڑے وغیرہ جانوروں کو مار کر یگیہ کرنا وغیرہ سب کچھ وید انوکول مان لیا۔ لیکن اب ایک نئی چال چلی ہے۔ پھر ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب پنڈت صاحب کو اپنے پریس کا کوئی خریدار نہ ملا اور کتابوں کی بکری بالکل بند ہو گئی تو ہندوستان دہرم سبھاؤں میں بھرتی کر کے روپیہ پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے پریس کو پنڈت صاحب نے اپنے داماد کے سپرد کر دیا۔ ان داماد کا نام شاید پنڈت سندرلال تھا جسے بدل کر ستیہ ورت شرما نام رکھا گیا ہے۔ اب جہاں پنڈت صاحب سوامی دیانند کے شیشہ بنکر آپ کو [illegible] ہو رہے اور آریہ سماج کی نئی تشریح کرتے ہوئے یعنی جنم کو براہمن کشتریہ۔ ویشیہ۔ شودر کا نام آریہ سماج رکھتے ہوئے [illegible] سبھاؤں کے انوکول ویاکھیان دینگے۔ اور گرنتھ چھپوا کر فائدہ اُٹھائینگے وہاں اُسی مطلب سے اُنکے داماد صاحب ویدک [illegible] نامی ہفتہ وار ہندی کا اخبار نکال کر نئی آریہ سماج کے سدہانتوں کی رکشا کرینگے اور آریہ پرشوں سے [illegible] فائدہ اُٹھائینگے بلکہ پنڈت بھیم سین کرت [illegible] پستکوں کی بکری باقاعدہ آریہ سماجوں میں جاری رکھینگے۔ اب آریہ پرش سمجھ سکتے ہیں کہ اس سے بڑھکر ترقی کی حیرت کا ظہور اور کیا ہو سکتا ہے۔ اسکے پہلے [illegible] پنڈت بھیم سین کا [illegible] آریہ سماجوں کو شاستر ارتھ کے لئے نکلتا ہے۔ اور اُسی سے ستیہ ورت شرما آریہ سماج کی [illegible] کا اعلان دیتے ہیں۔ اور [illegible] رکھتے ہیں کہ [illegible] آریہ پرش ہی ان لوگوں کے [illegible] پھنس جاویں۔ لیکن آریہ سماج کے [illegible] سے نکلے ہیں۔ تاہم اُن کے اندر اسوقت ایک خاص سپرٹ کام کر رہی ہے جس کی بدولت [illegible] مشکل ہے۔ لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پنڈت بھیم سین نے اسوقت کی پالیسی سے یوروپ اور امریکا کے تمام راج نیتک پرشوں (ڈپلومیٹس) کو مات کر دیا ہے۔ [illegible] میں پنڈت بھیم سین جی کسی دلیش کی طرف [illegible]

اُپدیش

एको हि रुद्रो न द्वितीया
य तस्थुर्य्य इमाँल्लोकान् ई
शत ईशनीभिः। प्रत्यङ् जना
स्तिष्ठति सञ्चुकोचान्त काले
संसृज्य विश्वा भुवनानि गोपाः॥

پرمیشور کے دشمن کسکو نہیں ہوتے ؟ پربھو نے اپنا پرکاشمان سوروپ کسی کے لئے بھی چھپایا نہیں۔ پاپی سے پاپی اور دشٹ آتما کر دشٹ آتما پرش بھی اُسکی روشنی سے محروم نہیں رکھا گیا۔ ساد اور رنک شاہ وگدا۔ کون ہے جسپر وہ آتمک کرنیں یکساں نہیں پڑتیں لیکن باوجود اس کے کیا باعث ہے۔ کہ پھر بھی کروڑوں آتما آہ و زاری میں مبتلا ہیں۔ پرکاش میں آہ و زاری کا کیا کام! آہ و زاری تو اندھکار کے سمبندھی ہیں۔ پھر باوجود پرماتما کا پرکاش چاروں طرف پھیلا ہونے کے بھی کیوں چاروں طرف سے دُکھ اور کلیش کی آواز اُٹھ رہی ہے۔ ؟ اسلئے کہ باوجود پرکاش سے چھن بھر کے لئے آنند لابھ کرنے کے بھی مورکھ جیو آتما خود بخود گیان نیتروں (علم کی آنکھوں) کو بند کر لیتا ہے۔ گیان نیتروں کے بند ہوتے ہی پھر چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار پرتیت ہوتا ہے۔ جس لمحہ کہ آتمک سورج کا پرکاش ہو رہا تھا۔ جس چھن میں کہ پرماتما کے درشن کئے تھے۔ اُس سمے پربھو کا پیارا روپ پرتیت ہو رہا تھا۔ اُس روپ نے موہت تو کیا لیکن آنکھیں بند ہوتے ہی وہ [illegible] کا گنبد (تمام خوبصورتیوں کا مرکز) جاتا رہا۔ کمزور انسان پھر مادی بندھنوں کے اندر پھنس گیا لیکن وہاں بھی اُسی مہان شکتی کا دوسرے روپ میں پرکاش ہوا۔ باوجود آنکھیں بند کر لینے کے بھی یقین ہو گیا۔ کہ اندھکار سے پرکرتی خود بخود کچھ نہیں بن سکتی۔ اور اسکے نتیجہ ہوا کہ اسکو نانا روپ میں لانیوالا اور کرمانوسار دُکھ سُکھ کی بھوگ کرانیوالا ایک ہی سوروپ مہان آتما ہے۔ تمام لوک لوکانتر جو کہ پرکرتی کی شوبھا کے درشانت ہیں۔ اُسی کے قبضۂ قدرت کے اندر اپنے اپنے مقررہ فرائض کو پورا کر رہے ہیں جب اُسی مہان شکتی کے چلائے ہوئے قانون کے مطابق ہی یہ سب لوک لوکانتر گردش کرتے اور ایک دوسرے پر عمل کرتے ہیں۔ تو کیا انہیں شک ہے کہ وہی ان سب کا رچنا میں لانیوالا بھی ہے۔ پھر جب اُسی نے ان سب کو روپ دیا اور تمام طاقتیں بخشیں تو اُن کا نیام بھی اُسکے سوا اور کس شکتی سے ہو سکتا ہے۔ پھر ان سب کو نیم پوروک برتے اور بھگتانیوالا بھی وہی رُدر ہے جسکی مہماں کا اپرمپار ہے۔ سورج اور چاند۔ تارا گن اور نکشتر۔ یہاں تک کہ موت کا عالمگیر اصول بھی اُسی دشٹوں کے رلانیوالے رُدر پرماتما کے نیارے نیم کے مطابق ہی اپنے فرائض کو پورا کرتے ہیں لیکن اس جگہ تو کمزور انسان کے ہردے میں سنشے اُتپن ہوتا ہے۔ اُسکی محدود نگاہ میں نہیں جچتا۔ کہ وہ بے مثال کاریگر جو کہ ایسے ایسے سندر اور منوہر روپوں کو بناتا ہے۔ کب اپنی ہی بنائی ہوئی چیز کو بگاڑ سکتا ہے۔ اُسکی سمجھ میں نہیں آتا کہ جو پُرش کہ جہان کی حفاظت کرتا رہا ہو اور سب کی پالنا کرتا رہا ہو۔ وہی اُسی جہان کو بے روپ کر دیوے۔ اس شک میں پڑ انسانوں نے باوجود مالک شکتی کے بڑے سے بڑے انجانوں کے بھی بدی کا ایک علیحدہ خدا کھڑا کر دیا۔ اور پرمیشور کو وحدہ لاشریک بتلاتے ہوئے اُس کا برابر کا شریک شیطان کلپنا کر لیا اسی کمزوری سے بچانے کے لئے وید کے رشی تاکید کرتے ہیں کہ وہ رُدر سوروپ پرماتما ایک ہی ہے۔ اس لئے اسی کی پرستش اور اُسی کی عبادت کرنی چاہئے۔ دوسرا کوئی بھی عبادت کے لائق پُرش اس برہمانڈ کے اندر نہیں ہے۔ پھر کیوں کمزور انسان اپنے پربھو کو بھولا ہوا ٹھوکریں کھاتا ہے۔ کیوں پراکرت پدارتھوں کی اُپاسنا میں پھنسکر دشٹوں کا غلام ہوتا ہے۔ کیوں تھوڑی سی طاقت انسان کے اندر دیکھ کر انسان اُسکے لئے وہ سجدہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ محض سارے جہان کے آتما اور روح رواں کے ہی شایاں ہے ؟ اس لئے کہ اُنکی سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ہی شکتی کیونکر نیکی اور بدی کا منبع ہو سکتی ہے۔ لیکن یہی تو بھول ہے پرماتما بدی کا منبع نہیں ہے۔ وہ تو پوترتا کا بھنڈار ہے۔ بدی انسان اپنے کرموں سے پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے نشچے جانو کہ ایک ہی پرماتما عبادت اور پرستش کے لائق ہے۔ اُسی کی عبادت سے انسان اپنے من اور آتما کو شدھ کر کے جیون کے اُدیشیہ کو پورن کر سکتا ہے۔ اوم شم ؟

ایڈیٹوریل نوٹس

ایک ایک پتہ نشکام بھاؤ کا اُپدیش دے رہا ہے

پہاڑی جنگلوں میں چلے جاؤ تمہیں عجیب غریب درشیہ دکھائی دیں گے۔ وہ دیکھو میوہ جات کے درخت کس طرح سر جھکائے اپنی ڈالیوں میں پھل لگائے ساتھ لگا رہے ہیں۔ گویا پرتھوی کو چومنے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ کیا تم بھوکے ہو؟ پھر ڈرتے کیوں ہو۔ نسندیہ ہو کر ڈال پر ہاتھ ڈالکر پھل توڑ لو۔ یدی برکش کی طرف سے کچھ بھی رد و بدل ہو تو میں ذمہ وار ہوں۔ دیکھو! تمہارے ہاتھ لگاتے ہی برکش کی شاخ اور بھی زیادہ جھک گئی۔ گویا تمہیں زبان حال سے پکار کر بلا رہی ہے اور اپنے پھل توڑنے کی دعوت دے رہی ہے۔ لیکن یہ برکش یا اسکی شاخ اُس آنند کے بدلے میں جو کہ تمہیں سوادشٹ پھل کے چکھنے سے پراپت ہوا ہے۔ کیا کچھ تم سے پرتیوپکار کی آشا رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر سورج کی طرف دیکھو۔ اُسکے دکھلائی دیتے ہی مرجھائے ہوئے دل بھی ایک مرتبہ تازہ ہو جاتے ہیں۔ سُستی میں ڈوبے ہوئے ہڈیوں کے اندر بھی انگیزہ پھرتی آ جاتی ہے۔ لیکن کیا سورج اس پران شکتی کو جو جیتن کے اندر ڈالنے کے بدلے اُن سے کچھ مانگتا ہے؟ پرماتما کی بنائی سرشٹی میں جدھر دیکھو اُدھر ہی نشکام بھاؤ کا درشیہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس ہدایت کنندہ درشیہ کو دیکھتے ہوئے بھی منشیہ سوارتھ کے ہی گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ باپ بیٹے کو اس لئے تعلیم نہیں دلاتا کہ پتری رن سے اُترن ہو بلکہ اس اُمید پر کہ بیٹا کما کر اُسکی خدمت کریگا۔ والدین اولاد اس لئے پیدا نہیں کرتے کہ سنتان اُتپتی ہی وواہ کا اُدیشیہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بشیہ وتی حیوانی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکتے لیکن ہیسرشٹ اس نے وعدوں سے دھار کیوں نہیں دے رہا۔

کہ اُس سے ملک کی کچھ بہتری ہو گی بلکہ اسلئے کہ اُس کے لئے چاروں طرف سے مرحبا اور شاباش کے نعرے بلند ہونگے۔ لڑکوں کے پڑھانے کے لئے لوگ اس لئے قربانی نہیں کرتے کہ لڑکوں کی بہتری ہو بلکہ اس لئے کہ لڑکے اُنکے غلام ہو کر اُنکے اپنے خیالات کے پرچار کا ذریعہ بنیں۔ اور اپنی پڑھائی کا ہرج کرکے بھی اُنکی شہرت پھیلانے میں لگے رہیں۔ استری شکشا اور استری سدھار کا کام لوگ اس لئے اپنے ہاتھوں میں نہیں لیتے کہ استریوں کو بہتر ماتائیں اور سچی دھرم پتنیاں بنائیں بلکہ اسلئے کہ انکا شکریہ ادا کرنیوالی ایک جماعت پیدا ہو جاوے۔ یہاں تک دیکھو جس طرف دیکھو سوارتھ کا راجیہ نظر آتا ہے۔ نیک سے نیک کام کو بھی کوئی آدمی بغیر سکام بھاؤ کے ہاتھ نہیں لگاتا۔ پروپکار کے کاموں سے بھی سوارتھ سدھی ہی مدنظر دکھائی دیتی ہے۔ جب ایسی حالت ہے۔ تو منشیہ جاتی کے اندر سورگ کا راجیہ کیسے آ سکتا ہے۔ پریہ پاٹھک گن! پرماتما کی رچی ہوئی سرشٹی سے شکشا لو جہاں ایک ایک پتہ پروپکار کا اُپدیش دے رہا ہے۔

دھرم ویر لیکھرام کے لئے میرے دل میں غیر معمولی عزت

۶ مارچ کی تاریخ آئی اور چلی گئی گزشتہ ۶ مارچ کو پورے چار سال گزرے تھے جبکہ لیکھرام نے دھرم ویر کا خطاب حاصل کیا تھا۔ اُس دن پنجاب کا کوئی آریہ سماج ہی ایسا ہوگا۔ جہاں پر کہ آریہ مسافر کے گُن نہ گائے گئے ہوں۔ میں نے بھی اُس دن دھرم ویر کے گُن گائے ہوتے تھے۔ لیکھرام کی تحقیقات اور مستعدی۔ اُنکی دلیری اور دھرم پرائنتا۔ ہر ایک گُن کا ورنن ہوا۔ لیکن میں جس لئے دھرم ویر کی غیر معمولی عزت کرتا ہوں وہ بات ہی اور ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض معاملات میں آریہ مسافر کمزور تھا۔ میں اُسکی کمزوریوں کو نظر انداز نہیں کرتا ہوں۔ لیکن لیکھرام میں ایک وہ وصف تھا جسکے ابھاؤ سے کہ اسوقت آریہ سماج کی کشتی ڈانواں ڈول معلوم دیتی ہے۔ وہ آتم سمرپن کا بھاؤ تھا۔ لیکھرام کو آریہ سماج سے ایسا پریم تھا کہ وہ اُسکی بہتری کے لئے اپنی شخصیت کو بالکل بھلا دیا کرتا تھا۔ جہاں دیگر اُپدیشک اکیلے دوسرے کے لکچر کے بگاڑنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکھرام آریہ سماج کے معمولی سے معمولی اُپدیشک کے لکچر کے وقت بھی باوجود اشد ضرورت کے بھی اسلئے نہیں اُٹھتا تھا کہ کہیں حاضرین نہ چلے جاویں۔ آریہ مسافر کی ضد مشہور تھی لیکن ہر یدوار کمبھ پر۔ گنگ پریاں کے تماشہ اور ٹھ میں اور اسی طرح کے کئی موقعوں پر جب یہ خیال تھا کہ لیکھرام اپنی ہتک برداشت نہیں کر سکے گا۔ کام بگڑتا دیکھکر اُسنے خوشی خوشی کام دوسروں کے حوالہ کر دیا۔ آتم سمرپن کا بھاؤ پورا ہر ایک آدمی میں قابل تعریف سمجھا جاتا ہے لیکن لیکھرام کا آتم سمرپن بہت ہی اونچا بھاؤ رکھتا ہے کیونکہ لیکھرام کی بعض خیالات میں مضبوطی ضد اور تعصب کی حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ باوجود ایسی سخت سپرٹ کے آریہ سماج کے ہت کے لئے اپنی شخصیت کو بھول جانا سادہ بات نہیں ہے۔

لیکھرام کے دھرم پر جان دینے کے بعد سینکڑوں آدمی لیکھرام بننے کے لئے تیار ہوئے بیسیوں نے آریہ مسافر کی پدوی کی درخواست کی پچاسوں گرنتھ لکھنے کیطرف رجوع ہوئے لیکن کیا ایک آریہ نے بھی لیکھرام کی سپرٹ میں اپنے مان۔ اپنے اہنکار۔ اپنے غرور کو آریہ سماج کی رکشا روپی بھٹی میں سواہا کر دیا! اگر نہیں تو میں سچ کہتا ہوں کہ جب تک تمہارے اندر ایسے آتما بلیدانی نہ ہونگے دیانند کا اُدیشیہ کبھی بھی پورن نہیں ہوگا۔

جاپان کے متعلق ضروری ہدایتیں

جاپان کے متعلق اکثر بھائی مجھ سے دریافت کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بھائی کا خط بھی پرچارک میں میں نے درج کیا تھا۔ اُسکے جواب میں مہاشہ سالگرام جی نے الہ آباد سے بڑی عمدہ ہدایتیں لکھ کر بھیجی ہیں۔ جنہیں میں اسجگہ بجنسہ نقل کر دیتا

نے جنم لیا ہے۔ اور رشی دیانند جیسی آتما نے اُنکو
پرورش کیا۔ بال برہمچاری دیانند نے اپنا سارا
جیون برہمچریہ پر نچھاور کیا۔ اور پرُاپکار پر
ساری زندگی بسر کی۔ پرانتو سمے کے اتہاس
پر غفلت اور گمبھیر رشی کا رنگنے والے منشیہ
اپدیشکوں [illegible] کے گیان پر وشواس رکھنے والے
پُرش کبھی وہم بھی خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ
رشی سمے گنگا اور سینچا ہوا پودا بار آور نہ ہوگا لیکن
چند سال سے جب کہ یہ موسم اور باد صرصر سے
یہ پودا مرجھانے لگا۔ تو کبھی کمزور آتمائیں آریہ
سماج کی اوستھا دیکھ کر گھبرا جاتی رہیں۔ اور
نراش ہو جاتی رہیں۔ لیکن تجربہ کار دانا اور
حاذقوں کے قول اور بچن ہمیشہ تیر بہدف اور
ٹھیک ہوا کرتے ہیں۔ پنجاب دیش میں بال برہمچاری
رشی نے جو عجیب کام کیا اسکا ثمرہ آج شہر بشہر
اور گاؤں بگاؤں آریہ سماجوں کا ستھاپن ہونا۔ اور
ویدک دھرم کا اُپدیش گونج رہا ہے۔ پنجاب
میں ویدک پرچار [illegible] اور گرد کل [illegible]
صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج ان ضرورتوں
اور دقتوں کو محسوس کرنے لگی ہے۔ جن کی خاطر
سوامی دیانند بال برہمچاری نے ستیارتھ پرکاش
لکھنے کی ضرورت سمجھی۔

مہارشی دیانند کے کارناموں میں سے
ایک یہ بھی تھا کہ اُنہوں نے ایک پرُاپکارنی سبھا
ستھاپن کی تھی۔ جسکے ادیشوں میں سے خاص
ایک یہ بھی تھا۔ کہ آریہ دھرم کا پرچار بذریعہ
تحریر و تقریر دیش دیشانتر میں پہونچانا چاہئے۔
سوامی جی نے مرتیو کے بعد پرُاپکارنی سبھا اگرچہ شاد
بود کام کرتی رہی مگر تاہم جو امیدیں کہ پرُاپکارنی
سبھا روپی سمندر پر باندھے جاتے تھے وہ سب ممبران
کی غفلت اور سُستی [illegible] سے ٹوٹ گئے۔ اور پرُاپکار
وید پرچار کے ہوائی قلعے جو پرُاپکارنی سبھا روپی
[illegible] اور ستاروں سے بنانے کی آشا تھی وہ یا ہی
عنا اور استغنا کی پاور [illegible] سے چکنا چور ہو گئے
گویا ایک عرصہ قلیل تک پرُاپکارنی سبھا کا وجود
آریہ سماجوں اور سوامی دیانند کے مشن کے لئے
چنداں مفید نہیں تھا۔

اگرچہ وید بھاشیہ۔ ستیارتھ پرکاش اور دیگر
سوامی جی کرت گرنتھ پرُاپکارنی سبھا کی طرف
سے شائع ہوتے رہے۔ مگر ان کی قیمت اس قدر
گراں ہیں۔ کہ ہر ایک آدمی کی رسائی اور پہونچ
سے یہ کتب دور رہیں۔ اس لئے حالت یاس ہی
بڑھ رہی۔ مگر پھر بھی خیال ہی آتا تھا۔ کہ
بال برہمچاری نے اپنے پوتر آتما سے پیار کر کے جسی
سبھا کی بنیاد رکھی تھی۔ اسکا پرشارتھ نہیں ہیں
جاویگا۔ چنانچہ **انیسویں صدی کا آخری سال**
پرُاپکارنی سبھا کی تاریخ میں اور آریہ سماج کے
جیون میں قابل یادگار رہیگا کہ جب کہ پرُاپکارنی
سبھا نے ایشوری گیان کا بھنڈار
چاروں وید مبلغ صد روپیہ قیمت پر پبلک
کی بھینٹ دردست گویا **آریہ سماج کی ترقی**
کی پہلی منزل یہی تھی۔

وہ وید جو سوامی دیانند کے جنم لینے سے پیشتر
خیال کئے جاتے تھے۔ کہ اب کل یگ میں چھپ گئے
ہیں (یعنی غائب ہو گئے ہیں) عنقا کی طرح کئے
جاتے تھے۔

وہ وید جو رشی دیانند کے پرچار سے پہلے
برہمنوں کے نام تک بھی یاد نہیں تھے جن
کی شکل دیکھنا اور نام سُننا بھی باعث نجات اور
راحت سمجھا جاتا تھا۔ وہ وید جو کہ آریہ سماج کی
طرف سے پرچار ہونے سے پہلے جرمن اور دکہن
سے بمشکل دستیاب ہوا کرتے تھے۔ اور جن کو حاصل
کرنا امیر دھناڈیہ آدمیوں کا کام تھا۔

آج سوامی دیانند کے پُرشارتھ اور سینچے ہوئے پودے کی برکت سے
مبلغ صد روپیہ پر میسر ہو سکتی ہیں۔

وہ وید جو کہ بال برہمچاری کے اُپدیش سے
پہلے عنصر پرستی۔ آتش پرستی۔ بت پرستی۔ شجر
پرستی وغیرہ پرستیوں کے مخزن خیال کئے جاتے تھے۔
وہ وید جو کہ بقول مسٹر میکس مولر۔ اور مسٹر ہگ
آریوں کے وحشی زمانہ کے خیالات کا نچوڑ۔ اور شائستگی
کے ظہور سے پہلے کے اختراع تصور کئے جاتے تھے
وہ وید جو کہ مسٹر منفی اور ہرنوف اور گولڈ سٹکر
انسان کو جانفشانی۔ ضلالت اور بطالت میں گرانے
والے مانے جاتے تھے۔ اور خشک۔ غیر دلچسپ۔
تہی از فیلسوفی۔ اور انسان کو نیچے لے جانے والے
تسلیم کئے جاتے تھے۔

بال برہمچاری کے اُپدیشوں اور سچے گیان
سے بھرپور [illegible] سے اصلی روپ میں نظر آ گئے
اور ایشور پرستی۔ الوہیت پرستی اور وحدانیت
پرستی کے مخزن و معدن بن گئے۔
سوامی دیانند جب ویدک روپی بھنڈار اشٹ
ادھیائی [illegible] روپی کلید سے منکشف کیا۔ تو دنیا
ساری چکا چوندھ میں پڑ گئی۔

اب وہی وید گویا دنیا کی راحت
کا منبع۔ گویا منشیہ ماتر کی آنند
کا ینبوع۔ گویا دنیا کے تمام علوم
و فنون کی کلید۔ گویا ایشوری
گیان کا مصباح آج صد میں
میسر ہو رہا ہے۔

شرمیتی پرُاپکارنی سبھا کو میں تہ دل سے مبارکباد
کہتا ہوں۔ کہ جس نے سنسار کا اسقدر بھاری اُپکار
کر دیا ہے۔ گویا دنیا کو راہ راست دکھلانے کے لئے
اب جرات کی ہے۔ سناتن سبھائیں اور ہند و
سبھائیں بھی جو ویدوں کو ایشوری گیان
ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ بھلا سچ بتانا۔

اور اپنے آتما سے اِنصاف پوچھا کہ کیا اب بھی آپ لوگ سوامی دیانند کے کرتگھن رہ سکتے ہیں۔ کیا اب بھی آپ وُشی بزرگی اور عظمت کے سامنے سر نہیں جھکاؤ گے۔ اور آریہ سماج کی شرن میں نہیں آؤ گے۔

ہندو دھرم کے لیڈرو! پیارا جاؤں۔ سیٹھوں اور دنیا کے متمول آدمیوں کا زور اور سرپرستی رکھنے والو! کیا آپ نے رشی دیانند کے پُرایکار اور چِنتکار کا بھارا ثبوت اب بھی اپنے دل میں جاگزین نہیں کیا؟ آپ باوجود اپنے اس قدر جم غفیر اس قدر دولت و ثروت کے ... پر ہی چاروں وید پبلک کے سامنے پیش نہیں کر سکے لیکن سوامی دیانند کے مشن سے پریرے ہوئے مٹھی بھر پُرشوں نے باوجود بے سروسامانی کے لیکن استقلال، سچائی اور دھرم کی کھڑگ ہاتھ میں لے کر ایشوری گیان کے بھنڈار وید کو اب ایسا سستا کر دیا ہے کہ غریب سے غریب بھی ان کو حاصل کر سکے۔ اور فیضیاب ہو سکے

پُراپکارنی سبھا کی ترقی میں

دوسری منزل

ابھی سہ روز ہوئے کہ ہمیں ایک اشتہار منجانب پراپکارنی سبھا جس کا سرنامہ مختلف پتہ برہمن قیمت تین روپیہ تھا ملا۔ یہ اشتہار پڑھ کر ہم کو ایک طرح سے نہایت ہی حیرت اور دوسرے پہلو سے عجیب خوشی ظاہر ہوئی۔ اور ہمیں یقین ہو گیا۔ کہ اب پراپکارنی سبھا نے عملی طور پر اپنے وجود سے دنیا کو مستفیض کرنا ثابت کر دیا ہے ناظرین سے مخفی نہیں کہ شت پتھ برہمن کچھ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ... سے میسر ہو سکتا تھا۔ اور اب تھوڑے دنوں سے ... قیمت سے دستیاب ہو سکتا تھا۔ لیکن آج پراپکارنی سبھا

کی طرف سے شت پتھ برہمن جو ایک مشہور دیا کھیا یجروید سمجھی جاتی ہے۔ مبلغ ... میں دستیاب ہو سکے گی۔ پراپکارنی سبھا کی طرف سے یہ اپکار نہ صرف آریہ سماجوں اور ہندو سبھاؤں کے لئے ہے۔ بلکہ تمام مغربی محققوں فیلسوفوں۔ عالموں اور سنسکرت دانوں کے لئے بھی ایک بڑا بھاری کار خیر ہے۔ دُنیا بھر کے اعلیٰ اعلیٰ پستکالے بھی ایسے گرنتھ کی اشاعت اور موجودگی سے بہت فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور عوام کو مباحثوں اور عام واقفیت بڑھانے کے لئے۔ اور سنسکرت زباندانی کی ترقی کے لئے اور سنسکرت کے علم ادب کی زینت و خوش اسلوبی کی ایزادی کے لئے یہ بڑا عمدہ سنہری موقع ملے گا۔

اس لئے ہم پراپکارنی سبھا کو ایسے مہا گرنتھ کے چھپنے کے لئے دوبارہ مبارکباد کہتے ہیں

(باقی آئندہ)

اتم

مہتہ جیمنی۔ از ملتان

ریویو

دی سٹڈی ان دی ویدز بائی دی ویمن اور دی شودرز یعنی کیا ستری اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھکار ہے؟ مصنف پنڈت لنکا ناتھ جی اُپ پردھان کلکتہ قیمت فی جلد دو آنہ زبان انگریزی۔ اس مختصر ٹریکٹ میں ستریوں اور شودروں کو وید ادھین کا ادھکار ہونے کے ثبوت بیشمار پرمان تلاش کر کے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ میری رائے میں ہر ایک آریہ اپدیشک اور آریہ سماج کے ممبر کو اس کا پڑھنا فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ ماسوائے اس کے پوراک بھائیوں

کو اور شبہ اس کے درشن کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر وہ سچائی کی تلاش کرنا چاہتے ہیں تو کم از کم ایک ضروری مسئلہ کا تو فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مصنف سے پاس درخواست بھیجنے سے مل سکتی ہے۔

شاد ناول موسومہ بہ بیوہ کی آہ وزاری قیمت فی جلد ۸ مصنف پنڈت ... اردو لٹریچر کچھ اسوقت عجب بن رہا ہے۔ ناول نویسی کا فن اپنے جوبن پر ہے۔ کیونکہ ناول کے نام سے ردی سے ردی عبارت اور چھپائی کی کتاب بھی بک جاتی ہے لٹریچر پڑھنے والے نوجوانوں کی دلشکنی تو ہمیں منظور نہیں۔ لیکن اگر سکولوں کے طالبعلم بجائے ناول نویسی کے اپنی پڑھائی کی طرف زیادہ دھیان دیں تو بہت اچھا ہو۔ اس ناول کے مصنف ایک انٹرنس کلاس کے طالبعلم ہیں۔ ایک طرف تو تک بندی کی مٹی پلید کی ہے۔ اور دوسری طرف کتابوں سے عبارت نقل کر کے نثر کی خدمت کا بھی خاک ہی اڑایا ہے۔ کہیں منہ دردہ کے لئے کھور رکھن کی فکر ہے۔ اور کہیں موسلادھار رونے کی چنتا۔ قصہ کا بھی نہ کہیں سر ہے نہ پیر حیرانی ہے کہ کیا ریویو لکھا جاوے۔ بس ابھی دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ ہمارے نوجوان طالبعلم بھائی اپنے اعلیٰ مقصد یعنی حصول علم کو بھول کر اس قسم کی ناول نویسی میں مشغول نہ ہوں

کنیا اناتھ آلہ جلندھر شہر

خانگی سے مہاشہ جگت رام چوپڑہ سکریٹری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ پیشتر صرف کنیا اناتھ الے کے لئے لالہ اُتم چند ہمارے سبھاسد دے چکے ہیں۔ جو رقم منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جا چکی ہے۔ اب پردھان آریہ سماج کے دئے ہوئے پانچ روپئے میں نے آج مینجر کنیا اناتھ آلہ جلندھر کے نام بھیج دئے ہیں۔ اور

ہی رقم جمع ہوگی۔ کیونکہ اپیل کا نتیجہ اچھی کامیابی ہوگی۔

لالہ بھوارام ٹھیٹر سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ کہتے ہیں " جیسا کہ میں نے پہلے پتر میں مبلغ ۵ روپیہ (پنج) اناتھ بہنوں کے لئے ارسال کرتے ہوئے کہا تھا کہ بہت جلد ۵۰ روپے پورے کرنے کی آشا ہے۔ پرماتما کا دھنیہ واد ادا کرتا ہوں کہ جس کی کرپا سے میں اپنی پرتگیا پورن کرسکا ہوں۔ مبلغ ۴۵ روپیہ معرفت پنڈت باشی رام جی وزیر آبادی ارسال خدمت ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا۔ تاوقتیکہ ایکسو روپیہ پورا نہ کروں برابر اپنی اناتھ بہنوں کی سیوا کے لئے طیار رہونگا۔

لالہ گنگا بخش صاحب ذیلدار چوہڑ کانہ علاقہ لائل پور اپنے یکصد روپیہ کے وعدہ میں سے پہلی قسط پچاس روپیہ کی روانہ کرتے ہیں۔ ... ہے کہ ۵۰ روپیہ بھی بہت جلد پہونچ جاوینگے۔

لالہ گوردو پیارا جی لکھتے ہیں نوں آریہ سماج کے پیشہ جلسے میں ۱۰ فروری کو اپیل دربارہ کنیا اناتھ آدھ جلندھر پڑھی گئی جس سے مفصلہ ذیل اصحاب متاثر ہوکر چندہ بہ تفصیل ذیل دیا۔

نمبر شمار	نام	تعداد
۱	لالہ سکھیا رام ہیڈر ...	عہ
۲	لالہ لدھا رام ہیڈر ...	ے
۳	لالہ لدھا رام ...	ے
۴	لالہ پرسرام مع فرزند	عمر
۵	سردار سنت سنگھ ...	للعمہ
۶	منشی سوہن لعل ...	عم
۷	لالہ گوردو پیارا ...	عمہ
	لالہ بیلی رام ...	عا
	لالہ نوڑ بندہ رام پٹواری	عمہ

نمبر	نام	تعداد
۱۰	لالہ مول چند ...	عمہ
۱۱	لالہ نانک رائے ...	عمہ
۱۲	لالہ آیا رام ودیارتھی ...	اعمہ
۱۳	لالہ فتح چند ودیارتھی ...	۸ر
۱۴	لالہ حکم چند ...	عا
۱۵	لالہ بلبیدر ورما ...	۸ر
۱۶	لالہ وشنداس ...	۴ر
۱۷	لالہ جندی رام ...	۸ر
۱۸	لالہ سائیں دتا مل ...	عمہ

میزان للعہ

لالہ منوہر لعل کارکن دیوانی ضلع نرور ریاست گوالیار مبلغ للعہ بہ تفصیل ذیل ارسال کرتے ہیں

نمبر	نام	تعداد
۱	پنڈت گوبند راؤ صاحب سررشتہ دار	عا
۲	منشی راجیند رائے صاحب ...	عا
۳	منشی بالک رام صاحب گرداور قانونگوے ...	عمہ
۴	منشی گوردیال سنگھ صاحب محافظ دفتر	عا
۵	منشی رگھبر سہائے صاحب داروغہ	عمہ
۶	پنڈت سریدھر راؤ صاحب ...	۸ر
۷	مہتاب بھوبیا صاحب درائیوٹ ...	عہ
۸	لالہ بھگوان سہائے صاحب ...	۵ر
۹	پنڈت شیو دیال صاحب پٹواری	۴ر
۱۰	بابو برج کشور صاحب ...	عمہ
۱۱	منشی مہتاب رائے اہلمد ...	عمہ
۱۲	منشی منوہر لال اہلمد ...	عہ

میزان للعہ

پرچارکا ولسوز اپیل اور سلطانپور جس آفس

ست دھرم پرچارک میں اناتھ کنیاوں کے لئے اپیل جو آپکے پرجوش قلم سے نکلا ہے پڑھکر شاید ہی کوئی ہمدرد ہوگا۔ جسے ہمدردی پیدا نہ ہو۔ اناتھ شبد ہی چت کو کیا حیران کردیتا ہے۔ پھر وہ اناتھ کنیا جن کی پرورش

سکا یوجہ آریہ سماج کے سرپر ہے کیوں نہ دل کو ہلادیں۔ اثر بالعموم سب پر لیکن بالخصوص ہمارے ورڈ آریہ جیلر صاحب کے دلپر غایت درجہ ہوا۔ اگر جیلر صاحب کو وہ سخت صدمہ جسکی وجہ سے وہ آجکل زیادہ مغموم رہتے ہیں۔ یعنی انکی دھرم پتنی جی کا دیہانت جو چند روز ہوئے کہ ہوگیا۔ نہ ہوتا۔ تو شاید اس سے بہت زیادہ مدد دیتے۔ دھرم پتنی جی انکے پانچ کنیا چھوڑ گئی ہیں۔ ایشور انہیں شانتی پردان کریں۔ امید ہے کہ وہ آئندہ وقتاً فوقتاً بھی امداد فرماتے رہینگے۔ فہرست چندہ جو آنا فانا آج ہی وصول ہوگیا۔ ذیل میں درج ہے۔

نام	تعداد
پنڈت بھیرون بخش سنگھ صاحب جیلر	۔۔
منشی شیو نراین لعل صاحب نائب داروغہ ...	سے
لالہ ہر بھگوان صاحب گنگا ہسپیٹل اسسٹنٹ ...	عا
بابو گنگا پرشاد صاحب انگلش کلرک ...	عا
منشی ٹھاکر پرشاد صاحب محرر ...	عمہ
میزان ...	للعہ

راقم بھگوان مددگی

تازہ خبریں اور سمائیں

شہر پیرس ملک فرانس میں ایک خاندان کا قبرستان وقت ضرورت کھولنے پر ایک نوجوان لڑکی کی لاش ملی جوکہ نیچے کے زینہ پر چڑھنے کیحالت میں جان بحق ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ معلوم نہیں کہ زندگی باقی رہی دفنائی گئی ہوش آنے پر کفن پھاڑکر نوکلی آئی لیکن خوراک نہ پہنچنے کے باعث مرگئی۔ اسیطرح ہمارے دیش میں بھی بعض مردے چتا پر اٹھ کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ پر کیا تحقیق نہیں کہ صدہا آدمی جلائے اور دفنائے جاتے وقت زندہ ہی ہوں اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ موت کے کچھ خاص وقت تک مردہ کی حفاظت رہے۔ اور جب تک یقین نہ ہو جاوے کہ جان بالکل باقی نہیں اسے جلایا نہ جاوے۔

آریہ سماجک خبریں

لالہ بوٹا مل اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر میاں میر سے وزیر آباد تبدیل ہو گئے ہیں۔ آپ کے ست سنگ سے بہت لوگ سداچار کی طرف رجوع ہوئے۔ امید ہے کہ وزیر آباد کے ریلوے سٹاف کے لئے بھی اسی طرح پر مفید ثابت ہوں گے۔

آریہ سماج میانمیر کی حالت اچھی ہے ہفتہ وار جلسے بدستور ہوتے ہیں

ھرن پور ضلع جہلم میں لالہ منگت رائے ہیڈ ماسٹر سکول برادری مول سنگھ صاحب ریوے کلرک اور مہاشہ دیو دت جی کی کوششوں سے آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ جس کے یہ تینوں بھائی ادھکاری مقرر ہوئے ہیں۔ ایشور اس نئی آریہ سماج کی چرآیو کرے۔

آریہ سماج راولپنڈی کے سپتاہک جلسے بدستور سرائے سردار شیر سنگھ میں ہوتے ہیں۔ گذشتہ دو ہفتوں میں پنڈت شتیارام شاستری جی پنڈت بھیم سین کے وید اور براہمنوں والے مضمون کی خوب پڑتال کی۔ لوکل پرچار منڈلی بازاروں میں پرچار کا پر انتظام کر رہی ہے چوہدری گیان سنگھ جی سماج کے منتری ہیں

آریہ سماج ڈنگہ کی خبریں:۔

(۱) لالہ رام چند صاحب سیبل نے مبلغ دو روپیہ نقد اپنی بھانجی کی شادی پر آریہ سماج ڈنگہ کو دان دئیے۔

---

(۲) اسی شادی کی تقریب پر برادری پونجاہی قصبہ ڈنگہ نے ڈبل (بدھان) ۵ عدد مقرر کی ہیں جیسا کہ عام دھرم سالوں۔ ٹھاکر دواروں وغیرہ میں دیا کرتے ہیں۔ نقد دو روپیہ آٹھ آنہ فی ڈبل (مر) سماج کو دئے گئے ہیں۔ اور آئندہ کے واسطے بھی ۵ عدد ڈبل مقرر کر دی ہیں۔

(۳) آریہ سماج ڈنگہ۔ لالہ رام چند صاحب سیبل۔ لالہ میا داس صاحب سیبل میونسپل کمشنر ڈنگہ۔ لالہ بہاری رام صاحب اپیل نویس اپ پردھان آریہ سماج ڈنگہ۔ سردار جیون سنگھ صاحب میونسپل کمشنر۔ و سردار حکم سنگھ صاحب سرنانہ۔ و لالہ نرائن داس صاحب سیبل و دیگر برادری پونجاہی کا خاص طور سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ پرماتما ایسے پرشوں کی سہایتا کرے۔ جو کہ دھرم کی سہایتا کرتے ہیں۔

(۴) لالہ فتح چند جی حکیم ایڈیٹر سورج پرکاش لاہور آریہ سماج ڈنگہ کے نام مفت جاری کی ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے

---

(۵) آریہ سماج ڈنگہ میں ہر روز شام کو سندھیا کی جاتی ہے۔ اور ہفتہ وار جلسے ہوا کرتے ہیں

---

(۶) ہولیوں کے سوانگ اگلے سال اس قصبہ میں بند کئے گئے۔ منتری آریہ سماج ڈنگہ

ڈسکہ میں ویدک ریتی سے بیواہ سنسکار

لالہ لچھمن داس جی رام نگر سے لکھتے ہیں کہ برلالہ وداوا مل صاحب پٹواری سبھاسد آریہ سماج بھوپالوالہ تھے۔ اور بدھو لالہ رام داس صاحب عرضی نویس ساکن ڈسکہ کی کنیا تھی۔ ہر دو ٹھیک یوا اوستھا کو پراپت یعنی ۱۶ و ۱۹ برس سے ایک ہی آیو والے تھے۔ بندہ حسب الطلب آریہ سماج بھوپالوالہ ۱۶ کے ۱۰ بجے رام نگر سے روانہ ہو کر مع بھجن منڈلی کے رات کے ۱۲ بجے ڈسکہ پہونچ گیا۔ اور پنڈت مفید لعل کے ساتھ سنسکار میں شریک ہو گیا سماپتی کے موقع پر وید منتروں کے مطابق بھجنوں نے ستری پرش سب کے دلوں پر گہرا اثر کیا۔ اور بندہ نے ستری شکشا پر رات کے ۳ بجے لیکچر دیا۔

اس کے بعد ۱۷ و ۱۸ فروری کو دو روز دو دو بار نگر کیرتن ہوا۔ کنیا کے مکان اور آتار سے کی جگہ پر بھی برابر وید منتر پاٹھ و گایتری اور بھجن ہوتے رہے۔ نگر کیرتن کے بعد بندہ کے لیکچر بھی ہوئے ستری پرش ہر موقعہ پر بڑی کثرت سے بھجنوں و اپدیشوں کو سنتے رہے۔ بازاروں میں اس قدر بھیڑ ہوتی تھی کہ گذرنا محال ہوتا۔ برہمن بھائیوں نے بھی گھبراہٹ میں ہر طرح گھبن ڈالنے کے ارادے کئے۔ لیکن پہلے ہی دن نگر کیرتن کرتے ہوئے جب دیکھا کہ ان کی کوئی نہیں سنتا سب پریم سے مگن ہو کر ویدک دھرم کے اپدیش شروع کر رہے ہیں اپنے ناسمجھ ارادوں سے باز آئے۔ آخری لیکچر بندہ نے لڑکی کی گرہ پر دیا۔ جہاں ستری پرش اس قدر تھے کہ تل بھر جگہ نہ تھی۔ اس میں ویدک سنسکاروں کی فضیلت جتائی گئی۔ تمام قصبہ پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔ دان حسب ذیل ہوا۔ لالہ وداوا مل کی طرف سے

وید پرچار فنڈ ۵ر	سماج بھوپالوالہ ۵	ڈسکہ سماج ۵
رام نگر سکول ۵ر	کنیا پاٹھ شالہ ۱۰	پنڈت مفید لعل ۵
کنیا کی طرف سے وید پرچار ۵		کنیا مہا ودیالہ ۵

لالہ دیوی داس کنیا کے بھائی سے رام نگر سکول کو ایک روپیہ ملا۔ بعد شادی ۱۹ فروری کو بندہ مع بھجن منڈلی بھوپالوالہ واپس آیا۔ جہاں صبح ۱۰ بجے تک لالہ سولراج جی منتری کے گھر میں بھجن ہوتے رہے بندہ نے اپدیش دیا۔ ۱۱ سے ۲ بجے تک بازاروں اور گلیوں میں نگر کیرتن کرتے ہوئے سکول کے پاس جہاں حاضری بہت زیادہ تھی بندہ نے لیکچر دیا۔ منتری جی نے عہ رام نگر سکول کو دیا اس جگہ بھی اثر نہایت عمدہ ہوا۔ عہ کرایہ منڈلی بھی لالہ دوداوا مل جی نے دیا۔ امید ہے۔ ڈسکہ میں اس سنسکار کی تقلید ہو گی۔

نمبر	نام	رقم
۷۳	لالہ ٹھاکل بانیہ	۲/
۷۴	لالہ ماتھو رام روڑہ	۲/
۷۵	لالہ نتھی رام کپور	۲/
۷۶	لالہ سوہیا رام ٹکدھال	۲/
۷۷	لالہ اُتم چند بانیہ	۲/
۷۸	لالہ سنت رام روڑہ	۲/
۷۹	لالہ گنگا رام مہری	۲/
۸۰	لالہ پدھو رام روڑہ	۲/
۸۱	لالہ رام چند کہتری	۲/
۸۲	لالہ فقیر چند روڑہ	۲/
۸۳	لالہ منشی رام ٹھیکیدار	۱/
۸۴	لالہ داتا رام ججیدیو	۱/
۸۵	لالہ گنڈو مل بانیہ	۱/
۸۶	لالہ کنہیا رام بانیہ	۱/
۸۷	لالہ جے سنگھ زرگر	۱/
۸۸	سریرام حلوائی	۱/
۹۰	لالہ رام بخش بانیہ	۱/
۹۱	لالہ سرداری مل بانیہ	۱/
۹۲	سرداران جھنگ کلیاں	۴/
	میزان	۱۵/

۱۲۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو بذریعہ منی آرڈر بھیجے گئے ۱۵
فیس منی آرڈر ـــــــ ۶/
۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو بھیجے گئے ـــــــ ۴
محصول منی آرڈر ـــــــ ۴/
میزان ۔ ۱۰/

باقی
چونکہ چند صاحبان نے اپنے چندہ لکھایا تھا جس کی وصولیت اب ایک مرف بیت وعلی پتہ ہو رہا ۔ اب لاچار دنا امید ہوکر یہ روپیہ باقی ماندہ بذریعہ منی آرڈر منتری سبھا کی سیوا میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اور فہرست چندہ ارسال خدمت عالی ہے کرپا کر کے درج اخبار فرما کر ہمیں چندہ دہندگان کا سچا سوسنکھ پتی فرمائیں

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

ایک نامہ نگار ایک لمبی خراست میں لاہور سے لکھتے ہیں کہ امسال لاہور میں ہولیوں کی سواری صرف ہر دوار نے ہی نکالی ۔ بلکہ عورتوں نے بھی خاص جلوس نکالے ۔ جن میں خوب نحش بکا گیا وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت مردوں کی پوشاک پہن کر بیچ میں ہو جاتی تھی ۔ اور وہ گندہ سے اشارہ سے پھکڑ بازی بک بک کر دیگر عورتوں پر چکلا کرتی تھی ۔ اس پر بہت سے نامہ نگار سناتن دھرمیوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیتے ہیں ۔ لیکن میری رائے میں ایسے ایسے لوگوں پر کچھ ہی اثر نہیں ہوگا ۔ جب تک پرمیشور اُن کی آنکھیں نہ کھولے وہ ہم لوگوں کے سمجھانے پر تو ضرور ہی اولٹی طرف چلیں گے ۔ **ایڈیٹر**

پرسش

کیا آپ یا آپ کے اخبار پڑھنے والوں میں کوئی مہاشے بتا سکتے ہیں کہ راجہ جبرتھ والئی اجودھیا کس گوت سے تھے ۔ مہربانی فرماکر درج اخبار کر کے ممنون کریں ۔ نہایت ہی مہربانی ہوگی

راقم
آپکا شبھ چنتک ۔ گنگا سنگھ معرفت مولراج خریدار اخبار نمبر ۱۳۱۲ ۔ لاہور انجینیرنگ کلاس ۔ آرٹ سکول

تصحیح غلطی

ست دھرم پرچارک مطبوعہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۱ء میں صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۸ پر غلطی سے شام لال پنڈت منتری آریہ سماج امرتسر لکھا گیا ہے ۔ اس کی بجائے صرف شام لال اُپ منتری آریہ سماج امرتسر چاہیئے تھا ۔ خط و کتابت بھی اس تاج کے ساتھ شام لال (اُپ منتری آریہ سماج امرتسر) محرر دفتر صاحب سول سرجن بہادر ضلع امرتسر کے پتہ پر ہونی چاہیئے ۔

راقم
آپکا شبھ چنتک شام لال اُپ منتری آریہ سماج امرتسر محرر دفتر صاحب سول سرجن بہادر امرتسر
۵ بیساکھ سمت ۶۸ کے پرچارک صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر بعنوان سانا جاب خبروں کے جالندھر بھیاں کی جگہ جالندھر جیاں چھپ گیا ہے ۔ آپ جالندھر چھاؤنی تصور کریں

منیجر

ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق

بخدمت فیضدرجت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر شہر زاد کرمہ ۔ منتری ٹریکٹ سوسائٹی کے بارے میں چند پیارے اور معزز بھائیوں کی طرف سے بہت سا جوش و خروش دیکھا جا چکا ہے ۔ جو نیاز مند کے خیال کے مطابق جوش و خروش ہی ہے ۔ اسلئے اسپر کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ اُمید کہ کرپا کر کے نیاز مند کے معروضات کو ست دھرم پرچارک کے کسی گوشہ میں جگہ عزو بخشیں گے

(۱) کیا جو اصحاب بڑے جوش سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کو ملامت کے تیروں کا نشانہ بنا رہے ہیں ۔ وہ بتلا سکتے ہیں کہ ٹریکٹوں کا لکھنا محض معمولی لیاقت کے آدمیوں کا کام ہے ؟

(۲) تمام مہذب ممالک میں نامور اصحاب ٹریکٹ لکھنے پر لگائے جاتے ہیں ۔ جن کی لیاقت اس بارے میں سب سے اعلےٰ اور مسلمہ ہو ۔

(۳) عربی - فارسی - انگریزی وغیرہ زبانوں میں کسی زبان کی محض واقفیت کوئی سند لیاقت کی نہیں ہو سکتی۔

---

(۴) جہانتک کہ خاکسار کا خیال ہے - اس بارہ میں زیادہ تر اندازہ اسی امر کا لگایا جانا درکار ہوتا ہے۔ کہ آیا جس جس قسم کے ٹریکٹوں کی ضرورت ہے - ٹریکٹ لکھنے والے میں اُس قسم کی تحریر کا مادہ کہاں تک ہے ؟

---

(۵) یہ تحریر غلط ہے - کہ اس بارہ میں جو تجاویز آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجی گئیں وہ پیش ہی نہیں ہوئیں - جہانتک کہ خاکسار کو علم ہے - وہ سب تجاویز پیش ہوئیں - اور اُن پر بہت دفعہ کئی اجلاسوں میں غور ہوا - جنکا نتیجہ لالہ جیون داس اور ماسٹر آتما رام کی تقرری ہے

---

(۶) رہا یہ کہ دیر کیوں ہوئی ؟ - اس کی وجہ ظاہر ہے - کہ سبھا میں عام سمتی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا - سبھا کسی ایک شخص کا کام نہیں ہے یا وہ کوئی شخصی حکومت نہیں ہے - کہ ادھر ایک شخص کی زبان سے کچھ نکلا اور فوراً ہو گیا - سبھا میں اُس کے ایک ایک ممبر کو پورا پورا موقع وچار اور بحث مباحثہ کا دینا پڑتا ہے - اور وہ حق رکھتا ہے کہ اس قسم کا پورا موقع لیوے - اور جب کسی بات پر ٹھیک سمتی ہو جائے - تو وہ عمل میں آتی ہے -

(۷) جو صاحب بہت سا واویلا مچا رہے ہیں - وہ براہ مہربانی کسی سماج کی طرف سے منتخب ہو کر سبھا میں آویں - تا کہ ہم دیکھیں کہ سبھا میں اُن کو کوئی اس قسم کا موقع نہ دیا جاوے - تو شانتی کہاں تک قائم رہ سکتی ہے - اور وہ بھی دیکھ لیں کہ کس قدر جلد ہر ایک معاملہ طے ہو سکتا ہے - اور آیا کتنے ہی سخت ضروری سے ضروری معاملے بھی جو پیش ہوتے ہیں - بمجبوری آئندہ اجلاس کے لئے ملتوی کرنے پڑتے ہیں - یا نہیں ؟ براہ مہربانی وہ ضرور کسی سماج کی طرف سے منتخب ہو کر آویں - اور کر کے کام کر کے دکھلاویں - محض نمائشی خامہ فرسائی کوئی خوبی یا تعریف کی بات نہیں ہے

---

(۸) طنزاً سوال ہے کہ سبھا نے کتنے ٹریکٹ اب تک شائع کرائے ؟ - سو واضح رہے - کہ سماج کے لئے اناپ شناپ ٹریکٹوں کی بڑی بھاری تعداد کا شائع کرنا بہت آسان ہے - مگر وہ کسی طرح بھی مفید نہیں ہے - اُس سے تو زبردست بڑے بھاری نقصانات کا احتمال ہے - نیز ہم کہ سکتے ہیں - کہ سماجوں میں ایسے ٹریکٹوں کے نہ چھپوائے جانے کا واویلا ایسا زیادہ سخت اور مشکلات سے بھرا ہوا نہیں ہو سکتا - جیسا کہ اُن کے چھپوانے کا ہو سکتا ہے - اس صورت میں غالباً سب لوگ خود پکار اُٹھتے کہ پبلک کا روپیہ ناحق برباد کر دیا گیا -

---

(۹) اعتراض ہے - کہ ماسٹر آتما رام کو کیوں اس کام پر نیت کیا گیا ؟ - ہاں اسلئے کہ سبھا کو ان خدمات کے لئے اُن سے بہتر کوئی آدمی نہیں ملا - اور زیادہ رائے اُن کے حق میں تھی - اسلئے اسسٹنٹ سکرٹری کے پد سے علیحدہ کر کے اس کام پر لگانا پڑا - کہ جو ٹریکٹ وقتاً فوقتاً تیار ہو کر آویں - اُن کو دیکھیں - اور خود بھی جہانتک ہو سکے تیار کرنے کی کوشش کریں - یا طیار کرنے میں مدد دیں

---

(۱۰) انتظام کے لئے کسی کو اس کام کا اپدیشٹا مقرر کرنا بھی ضروری تھا - اسلئے لالہ جیون داس جی کو اپدیشٹا مقرر کیا گیا - اس میں بگاڑ ہی کونسا ہوا ؟ - آئندہ اگر عام سمتی کسی اور صاحب کی سپردگی میں اس کام کے رکھنے کی ہوئی تو اُن کی تحویل میں دیا جا سکتا ہے !

(۱۱) سبھا اگر کچھ بھی انتظام نہ کرتی - تو نہ جانے کس قدر ستم ڈھایا جاتا - جب کہ کسی وجہ سے کہ انتظام کر دینے پر بھی شور مچ رہا ہے -

(۱۲) ہمارے کرمفرماؤں میں سے جو صاحب کہ اتنا جوش و خروش دکھلا رہے ہیں ذرا بتلائیں - کہ خود انہوں نے کون کون سے ٹریکٹ بنا کر بھیجے -

(۱۳) بیچاری سبھا پر الزام اُس صورت میں درست ہو سکتا تھا - جب کہ سبھا کے پاس کوئی ٹریکٹ پہونچتا اور سبھا نے کوئی انتظام اُس کی جانچ پڑتال کا نہ کیا ہوتا - یا بعد درستی اور پسندیدگی کے سبھا کوئی انتظام اشاعت وغیرہ کا نہ کرتی -

---

(۱۴) چونکہ نیاز مند خود میرپرتی ندھی سبھا کا ہے اسواسطے نیاز مند سے مخفی نہیں ہے - کہ سبھا میں بیچارے ممبران پرتی ندھی سبھا کا کیا حال ہوا کرتا ہے ہم کو بخوبی معلوم ہے - کہ ہم لوگ شام کو کھانا کھا کر ماہ نومبر سنہ ۱۹۰ میں جو سبھا میں بیٹھے اگلے روز کے سات بجے دن چڑھے پر ہم اُٹھے تھے - اور اسی طرح اُس سے اگلے روز رات کو پھر اسی طرح بیٹھنا پڑا - اور پھر بھی ممبران کے بحث مباحثہ میں رات گذر گئی - اور یہ بھی وہاں نہیں ہو سکتا تھا - کہ کسی کو وچار کے لئے وقت نہ دیا جاوے - اور باین وجہ ماہ دسمبر میں پھر لاہور جانا پڑا - اور پھر تین چار روز تک یہی حال رہا - اور پھر بھی کتنے ہی ایسے امور جو پیشی میں تھے طے ہونے سے رہ گئے - ہم کو شب بیداری سے سماج کا جلسہ بھی دیکھنا نصیب نہیں ہو سکا - اور کتنے ہی اپنے نج کے کاموں کو جو بڑے ضروری تھے - جواب دینا پڑا - سفر کی زیر باری اور اپنے مقامی کاموں کا ہرج جدا رہا - اور اُس کا انعام جو ممبران پرتی ندھی سبھا کو ملتا ہے ظاہر ہے - کہ کسقدر دھتکار اور ملامتیں اُنپر پڑتی ہیں -

---

(۱۵) چونکہ جلسہ کے موقعہ پر کام کرنے میں رات کو زیادہ مشکل پیش آتی ہے - اسواسطے آئندہ کے لئے تجویز در پیش ہے - کہ ماہ جنوری میں سبھا ہوا کرے - تاکہ کسی طرح فرائض زیادہ عمدگی سے انجام پائیں -

ہمارے معزز دوست براہ مہربانی ہماری
کو معاف فرمائیں گے۔ اگر ہم اتنا کہہ دیں
نے غالباً اپنی مذہبی سبھا کی نازک اور
ذمہ داریوں کو ایک ہی معمولی اقرار
جیسا کہ دو چار میلو آتیں سنا دینا۔ کہ جب
زبان سے کہہ دیا۔ یا قلم کے نیچے دے گھسیٹا
بالی وہ کیسی دن خود سبھا کا کچھ کام کر کے دکھلا دیں

نرائن کشن اپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ

آریہ سماج میں کھنڈن کا کام

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ (سوامی جی کے وقت یا اس کے بعد) میں مخالفوں کے اعتراضوں کے رد کرنے میں جس زور سے اور شوق کا کام ہوتا تھا۔ وہ پرانے سماجک پرشوں سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہوگا۔ ہاں نئے اور نوجوان شاید ضرور ناواقف ہوں گے۔ مگر اُن کو پرانے زمانے کے رسالہ "آریہ درپن شاہجہانپور"۔ "آریہ سماچار میرٹھ" پرچارک - "دیش ہتیشی اجمیر"۔ "بھارت سُدشا پرورتک فرخ آباد"۔ "دی آریہ میگزین لاہور" "اخبار آریہ گزٹ فیروزپور"، "آریہ ورت کلکتہ" اور وغیرہ کے ملاحظہ کرنے سے اس بیان کی تصدیق بخوبی ہو سکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ معترضوں کے جواب دینے سے ہی پرچار مکمل ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کو آج شہرت اور ترقی حاصل ہے۔ یہ سب اُن پہلی کوششوں کا ہی پھل کہا جا سکتا ہے۔ مگر اُن چند برسوں کی دگرگوں حالت کی طرف غور سے دھیان کرنے پر عجیب حیرانگی اور مایوسی رونما ہوتی ہے۔ ایک شور بیر یعنی پنڈت لیکھرام کے پرشارتھ کو ایک طرف رکھ دیں۔ تو صاف معلوم ہو گا کہ اس بارہ میں کوشش بہت ہی کم ظہور میں آئی ہے۔ ہاں شہید ہونیوالی روح ضرور کچھ ڈھارس بندھاتی رہی تھی۔ مگر وہ اکیلی جان کس کس کام کو پورا کر سکتی تھی۔ پنڈت جی کی موجودگی میں بھی اور ہاتھوں کی سخت ضرورت تھی۔ مگر جب وہ بھی چل بسے۔ تو ایسی حالت میں تو خدا حافظ ہی کہنا پڑتا ہے۔ اب جب کہ بہ نسبت ابتدائی زمانہ کے صرف پرانے مخالفوں کے مخالفتیں ہی کم نہیں ہوگئیں۔ بلکہ نئی اور نئی نئی مخالفتیں بھی زور سے پھوٹ پڑی ہیں۔ اور ہر آئے دن سینکڑوں کتابیں رسالے اور کئی اخبار ہیں معترضوں کی طرف سے نکل رہے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں یہ ضرورت اور سخت ضرورت نہیں۔ کہ ابتدائی دنوں کے مقابلہ میں اب چوگنا زور مخالفوں کے منہ بند کرنے میں لگایا جاتا ہے؟ [illegible] سوسائٹی جب کھلے گی۔ دیکھا جاویگا۔ فی الحال اپنی لیاقت پر بھروسہ رکھنے والے اصحاب فرداً فرداً ہی مخالفوں کے جواب تیار کرتے یا کروانے بجائے پنجاب بھر میں صرف ایک دو اخبار اور رسالہ ہونے کے زیادہ آریہ اخبار اور رسالے مہیا کرتے۔ مگر حیف کہ سپے انٹرسٹ کا ابھاؤ سا پرتیت ہو رہا ہے۔ اور عالم خاموشی چھا رہا ہے۔ گویا کانوں اور آنکھوں کو بند کرکے مون سادھ رہے ہیں۔ جو اصحاب اس کام کے لائق ہیں۔ اُن میں سے جو جاگتے ہیں بیدار بھی ہیں اُن کے خیال میں مخالفوں کا جواب دینا اُن کی شرارت کو روکنا چنداں ضروری ہی نہیں! یا وہ اپنا وقت کسی اور طرف لگانا مناسب سمجھ کر اسکو حسب ذیل وجوہات پر avoid کرتے ہیں

اول مخالفانہ اعتراضوں یا رخنہ اندازیوں یا الزاموں (جو وہ آریہ سماج یا اس کی تعلیم یا سوامی جی پر لگاتے ہیں)

دویم۔ مخالفوں کی غلط بیانی یا اعتراضوں کا جواب نہ دینے سے مخالفوں کی ہانی خود بخود ہو جاویگی۔ کیونکہ پبلک اب سمجھ گئی ہے۔

سویم۔ چونکہ سناتن دھرم گزٹ وغیرہ میں گالی اور جھگڑا بازی ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کا جواب نہیں دینا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ناظرین کیسی عجیب منطق ہے۔ اور کس قدر مایوسی بخش نظارہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کم ہمتی اور ضرر رساں حالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اندرونی اور بیرونی مخالفوں کا وہ زور شور ہو۔ اور ہم سیلف ڈیفنس کے لئے قلم کو بھی بالائے طاق رکھ دیں۔ اپنا جیون سدھار کو کون ضروری نہیں کہتا۔ مگر یہ بذاتہ ایک علیحدہ کام ہے۔ اس کے کرنے والے کی ذات کو ہی زیادہ تر فائدہ پہونچنا مقصود ہے۔ اور یہ فائدہ بھی اور قسم کا ہے۔ مخالفوں کو جواب دینا اور پبلک میں آریہ گنوں اور خوبیوں کو پھیلانا یہ دوسری قسم کا فائدہ اور علیحدہ کام ہے جیسے انسانی زندگی قائم رکھنے کے لئے سونا بھی کام ہے۔ مگر کھانا ایک جدا کام ہے۔ دونوں ایک نہیں ہو سکتے۔ پبلک اب سمجھ گئی ہے۔ یہ خیال بھی کچھ معنی نہیں رکھتا۔ آج لوگ کچھ سمجھتے ہیں کل کچھ اور سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اُن کے سامنے جب تک ایک بیان کی تردید نہ پیش کی جاوے وہ خود بخود بھلا کیونکر اُس کو جھوٹ مان لیں گے ہاں ہماری خاموشی سے یہ تو لازمی ہے۔ کہ وہ ہم کو جواب دینے سے قاصر اور جھوٹا تصور کریں اس میں ہانی پرا ہیں کیوں ہوگی۔ گالی گلوچ کا جواب آپ مت دیجئے۔ مگر اُنکے اعتراض کا تو رد کرنا ضروری ہے۔ مخالف لوگ تو بہر حال غلط بیانی اور ناجائز طریقوں سے بات کا بتنگڑ بنا کر ہمیں بدنام کرنا اور اپنا کام بنانا ہے۔ جس سے لوگوں کی شردھا آریہ دھرم سے دور رہے لیکن ایسے دھوکوں کی دھوتی کی خبر لینا اور غلط بیانیوں کو دور کرنا آریہ سیوکوں کا ہی فرض ہے

راقم

گنگارام دھم ـ

"تحریر کا کام بند نہ ہونا چاہیے"

ایڈیٹر۔ اخبار ست دھرم پرچارک میں نے بھی ایک دفعہ سے زیادہ لکھا ہوگا۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کی مذکورہ بالا وصیت کا پورا کرنا صرف اُن کی بنائی کتابوں کا چھپوانا یا بسستا کرنا ہی نہیں۔ بلکہ اُس کا جزو اعظم یہ ہے کہ مخالفوں کی کتابوں یا رسالوں کے جوابی ٹریکٹ یا کتابیں تیار کی جاویں۔ جو پہلے کے بنے ہوئے جواب طلب ہیں۔ یا آج کل بنتے جاتے ہیں کیا آج تک لیکھرام میموریل سب کمیٹی یا کسی اور مہاشے نے ایسی کوئی مکمل فہرست تک بھی تیار کی ہے۔ جس سے یہ پتہ لگے۔ کہ کون کون سے مخالفوں کی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ اور کس کس کا جواب دیا گیا ہے۔ اور کون کون قابل جواب باقی ہیں۔ جہاں تک معلوم ہوتا ہے ابھی تک اس ضروری امر کی طرف شاید کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اور صدائے برنخاست کا معاملہ ہو رہا ہے۔ کیا یہی انصاف ہے؟ کہ وصیت پورا کرنے کے لئے چندہ کے لئے اتنی جد و جہد عمل میں لائی جاوے۔ مگر پھر اس کام کو ایسی کس مپرسی میں ڈالا جاوے۔ میں نے ایک دفعہ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ رسالہ آریہ مسافر میگزین میں بجائے ادبی علمی مضامین یا ویدوں کے ترجمہ (کیونکہ اُن کا علیحدہ رسالہ ہونا چاہیے) کے بھی مخالف ماہواری میگزینوں یا ہفتہ وار اخبار وغیرہ کے ہی جواب درج ہونے مناسب اور واجب ہیں۔ اس پر ایڈیٹر صاحبان کی طرف سے اب تک توجہ نہ ہوئی۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ اب کچھ توجہ مبذول کی گئی ہے۔ اور اُنہوں نے بارے اس سخت ضرورت کو کچھ محسوس کر لیا ہے۔ چنانچہ جنوری کے رسالہ میں اعلان دیا گیا ہے۔ کہ اب آئندہ سے وہ سلسلہ وار مخالف رسالوں کے اعتراضوں کی خبر لیا کریں گے۔ شکر ہے۔ مگر اتنا کر دینا اور بھی ضروری ہے۔ کہ نسانتن دھرم گزٹ وغیرہ وغیرہ رسالوں کے پرانے فائلوں کے مہیا کرنے کی بھی ضروری کوشش کریں۔ کیونکہ اکثر مضامین قابل جواب اُن میں سے بھی نکلیں گے۔ اور یوں سلسلہ بھی ٹھیک رہیگا

راقم

گنگا رام وحم

پنڈت لیکھرام جی کی تصانیف کی قیمت کی تخفیف

دو بارہ ہو چکی ہے۔ یعنی جو قیمت پہلے ۱۲ تھی وہ پہلے دس بارہ آنہ ہو کر پھر ۵۔ یا ۶ اب ہو گئی ہے۔ مگر برخلاف اس کے ابھی تک دھرم پرچارک میں پہلی تخفیف کی قیمت ہی درج ہوتی ہے۔ اور نہ ہی دوبارہ تخفیف والی فہرست عام طور پر مشتہر کی گئی ہے۔ نہ یہ ٹھیک بتلایا گیا ہے۔ کہ کہاں سے مل سکتی ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کے دفتر والے جلندھر کا پتہ بتلا دیتے ہیں میری دانست میں اگر وہ فہرست ہر ایک شہر اور قصبہ میں بطور اشتہار کے گذرگاہوں پر چسپاں کرائی جاوے۔ تو امید کہ اب ہر کس و ناکس اطلاع پا کر ضرور اُن کتابوں کو خرید لے گا۔ کیونکہ اب اتنی قیمت پر ہر ایک آدمی بآسانی خرید سکتا ہے۔ (گنگا رام وحم)

علاقہ پوٹھوہار

دوہنی یعنی اضلاع جہلم و راولپنڈی کے علاقوں میں آریہ دھرم کے پرچار کی اشد ضرورت کئی دفعہ بتلائی جا چکی ہے۔ مگر قبل بخش یا کوئی مستقل آدمی ابھی تک نہیں سوچا گیا۔ سکھی مت کے عجیب طرح کے پرچار نے ایک تو پہلے سے اس علاقہ کو سخت اگیان میں پھنسا رکھا تھا جس سے عام ویدک خیالات کے چھینٹے (جو عموماً ہندوؤں میں اکثر پائی جاتی ہیں) اور ٹوٹے پھوٹے سنسکار ہی بالکل معدوم نظر آتے ہی تھے۔ مگر اب تو تت خالصہ و سنگھ سبھا والے دونوں ہاتھ دھو کر رہے ہیں شاستر مریادا یا خیال کو بڑی ہمت سے دور کر رہے ہیں۔ ہر ایک گاؤں یا قصبہ میں اُن کے اپدیشک لوگوں کے یگیوپویت توڑوا رہے ہیں۔ شادی اب گرنتھ صاحب کے ذریعہ کرانے پر زور ہے۔ وید منتروں یا سنسکرت زبان کے سننے تک سے لوگوں کو نفرت دلائی جاتی ہے۔ وید و شاستر صرف گرنتھ صاحب کا ہی نام رکھا جاتا ہے خالصہ سکول کھولے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس میں اُن لوگوں کو کامیابی بھی آسانی سے ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی سے سکھی مت والے ہیں۔ اس موقعہ پر اگر ایک آریہ لائق اپدیشک منڈلی جس میں ایک ودوان وہو آریہ۔ اور ایک دو پنڈت جو سکھی مت سے واقف ہوں مع ایک راگی کے تیار کی جاوے۔ اور اُس علاقہ میں مستقل طور پر پرچار کرے۔ تو ممکن ہے کہ چاہ ضلالت میں گرنے سے کئی پُرش بچ جاویں۔ اور وید شاستروں کی طرف پھر اُن کی توجہ ہو جاوے۔ اور پتھر کی پوجا کی بجائے کاغذ پوجا۔ مکان پوجا رنگے کپڑے والے کی پوجا کا جھگڑا اور اٹھارہ پورانوں کی بجائے چودسوں گروؤں کے متعلق سینکڑوں بے از عقل قصہ کہانیاں بطور مکتھا

گھٹے جا رہے ہیں۔ وہ سب چکنا چور اور کافور ہو جاوے۔ یہ عرضداشت پرتی ندھی سبھا کے لائق کارکنوں کے عین غور کے قابل ہے۔ اگر وہ ست دھرم پرچارک اخبار پڑھا کرتے ہوں گے۔ تو ضرور دھیان دیتے ہی۔ ورنہ اور مہاشوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ان کو ان کے مبارک کانوں تک ضرور پہونچا دیویں ایسا نہ ہو کہ یہ آواز ان تک پہونچ ہی نہ سکے۔۔۔۔۔۔

راقم

گنگا رام دھم

گمشدہ عزیز کی تلاش

مانیہ ور ایڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ سطور ذیل کو مراسلات کے کالم میں درج فرما کر مشکور فرما دیں براے حصول عزیز بھگونت سنگھ کسی جگہ پاٹھ شالہ اُسے آریہ سماج میں عرصہ سے باہر گیا ہوا ہے۔ جس کی بابت عزیز مذکور بوجہ نامعلوم مجھ سے خط و کتابت نہیں رکھتا ہے۔ مجھے اس کو بذریعہ اخبار جناب یہ اطلاع دینی ضروری ہے۔ کہ مخالفین نے عزیز بھگونت سنگھ کا نام ایک عداوتی جھوٹے الزامی مقدمہ میں لیا ہے۔ اسے واجب ہے۔ کہ اگر اس کی نظر سے نوٹس یہ گذرے۔ تو وہ فی الفور مکان پر آجاوے اور جوابدہی سے فراغت پانے کے بعد چلا جاوے بخدمت دیگر ناظرین اخبار گذارش ہے۔ کہ اگر ان کو عزیز بھگونت سنگھ کا پتہ ہووے

تو اس کو مطلع فرما کر مشکور فرماویں اور ایک نیاز نامہ اسی مضمون کا سابق میں بخدمت جناب ارسال کیا گیا تب لیکن اب تک شائع نہیں کیا گیا۔

راقم

دیوان سنگھ ساکن نہٹور ضلع بجنور ۲ مارچ ۱۹۱۰ع

اشتہار

ہر ایک انسان کا تمام پرشارتھ سکھ کی پراپتی کے لئے ہے اور نشیہ دنیوی سکھ کی کوشش کرتے ہیں مگر اچھے مہاتما و ودوان دوامی سکھ (موکش) کے ابھلاشی ہیں۔ ویدک کے رشی منیوں اور فاضلان اہل نے وید انوکول موکش کا طریقہ صرف یوگ ثابت کرکے بتلایا ہے۔ اور یوگ کا خاص طریقہ پرانایام ہے۔ جو پرماتما کے ملاپ اور پہچاننے اور پانے میں کامل ذریعہ اور نایاب وسیلہ اور افضل عمل ہے۔ چنانچہ کامل درویشوں اہل اسلام نے بھی اسی کو نگہبہ سمجھ کر مانا ہے اور کہا ہے

چو در بندی پاس انفاس است
در دوساں ان درویشی تمام است

یہ بات تو سب لوگ جانتے ہی ہیں۔ کہ کوئی ودیا بغیر سکھلائے گورو کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یوگ ودیا جو گورو مکھ ودیا یعنی علم سینہ بہ سینہ ہے۔ اس کا حاصل کرنا بغیر گورو کے کب ممکن ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ جس قدر زیادہ سکھ جس چیز سے مل سکتا ہے۔ اس چیز کی پراپتی

میں بھی اسی قدر جانفشانی۔ کوشش محنت درکار ہے۔ آج کل کے زمانہ میں اگرچہ یوگ کی کتابیں بہت ہیں۔ تاہم جب تک کہ گورو ابھیاس کے طریقے اور سادھن ذہن نشین نہ کرائے۔ تب تک پرانایام کی پورن بھی کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ دیکھنے میں آیا اور آتا ہے۔ کہ کسی پرانایام اور یوگ کے لالچ میں منشیہ طرح طرح کے اگروں میں جو ویدوں کے آشے سے بدر جہا اور کوسوں دور ہیں پھنس جاتے ہیں اور متلاشیوں کی دکھی میں نایاب زندگی برباد اور ختم ہو جاتی ہے۔ افسوس! ایسی حالتوں میں غور اور وچار کرکے بہ تحریک چند سجنوں کے جو اس کی فضیلت اور فوائد کو محسوس کر چکے ہیں اب ہم نے ایک پستک (دھیان یوگ پرکاش) نامک سنسکرت بھاشا مع بھاشا ٹیکا وید و شاستروں کے ثبوت سے کر تیار کی ہے۔ جس میں چار پرکار کے پرانایام کی ودھی جیسی یتھارتھ پرکاش میں ہے۔ اور دو پرکار کی پرانایام کی ودھی جس سے دیرگھ کا چلانا ممکن ہو۔ اور گرہ آسن ودھی ہے۔ اچھے پرکار لکھے گئے ہیں۔ کہ آپ فی ہر ایک ناگری دان فائدہ اٹھا سکے۔ اور یوگ سادھن میں کامیابی حاصل کر سکے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ عالم سن میں ویریہ پات وغیرہ روگوں سے محفوظ رہ کر اور یوگ سدھیوں پر قادر ہو کر مہا لابھ سکھ کو پراپت ہو سکیں اس غرض سے کہ ہر کوئی فائدہ اٹھا سکیں پستک کی قیمت صرف

ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں سہارنپور محلہ یار کہانہ لالہ نتھو سنگھ کے پاس سے منگا لیں۔ دس پتک کے خریدار کو ایک کتاب کمیشن میں دی جاوے گی

المشتہر

سوامی نکشانند ستیہ مقام سہارنپور

نادر موقعہ

سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند کرت پورشارتھ پرکاش طبع دوم تقریباً چھپ چکا ہے۔ اور شرح قیمت حسب ذیل ہے:

پیشگی قیمت دینے والوں سے ...... عہ
صرف نام لکھانے والوں سے ..... ۱۲ عہ
مابعد چھپ جانے کے .... ۱۲ عہ

محصولڈاک ذمہ خریدار

ترسیل قیمت اور خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

المشتہر

رلا رام اگزکٹو انجینیر ای۔ بی ایس ریلوے چیف انجینیر آفس

سیالدہ کلکتہ

بوڑھا کیفر روزت

میرا ایک دوست بعمر ۲۸ سال خود مختار ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر سولہ سال یا اُس سے اوپر ہو۔ اور کسی اروڑہ خاندان

سے ہو۔ مزید حالات کے لئے مجھ سے خط وکتابت ہونی چاہیئے۔

المشتہر

کرم چند اکونٹنٹ ہیڈ برانچ صاحب

چھاؤنی انبالہ

ایک کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک شریف اروڑہ (انڑودھی) خاندان کی لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۴ سال کے قریب ہے۔ لائق بر کی ضرورت ہے۔ لڑکی لکھنا پڑھنا اور سینے کا کام بخوبی جانتی ہے۔ والد اُس کا ایک معزز سرکاری عہدہ پر بمشاہرہ مالغ ۱۲۵ روپیہ ماہوار ملازم ہے۔ درخواستیں مع ضروری حالات کے بنام کے۔ چ۔ معرفت لالہ شیو دیال صاحب ایم۔ اے پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور آنی چاہئیں۔

تجربہ کے لئے دوائی بلا قیمت

ہم انجنی ویدک اودیات کے سریع التاثیری کے بھروسہ پر تمام گُپت امراض کے لئے و دات کی کل بیماریوں کے واسطے تجربہ کے لئے بلا قیمت دوائی دیتے رہے ہیں۔ جن کی حیرت انگیز چمتکاری سے بہت سے صاحبوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ کسی دوائی کی قیمت ایک روپیہ سے کم اور پانچ روپیہ

سے زیادہ چارج نہیں کی جاتی ہے چونکہ اشتہاری دنیا نے آج کل بہت کچھ بے اعتباری حاصل کی ہوئی ہے۔ اس لئے منقولات سے جو صاحب کسی بیماری کے واسطے دوائی طلب کریں تو وہ کل دوائی کی ایک جز منگا سکتے ہیں۔ جس کا صرف ایک روپیہ چارج کیا جاویگا۔ خط کیساتھ ارقت ۲ پائی۔ کا ٹکٹ جواب کے لئے اور مفصل حالات بیماری کے تحریر بھیجنے ہوگا۔

المشتہر

کوٹول ویدیہ شاہ عالمی دروازہ لاہور

مستند اردو ستیارتھ پرکاش

جو شخص پچاس یا زیادہ کاپیاں خریدنا چاہیں۔ اُن کو لکھنؤ سے ۱۲ فی کاپی کے حساب سے۔ اور لاہور سے ۱۳ فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہیں۔ لکھنؤ سے منگانے کے واسطے درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ورنہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

المشتہر

تولارام سب ایڈیٹر آریہ پتر کا لاہور

آنند سرود

جسکی پہلی ایڈیشن ختم ہوکر دوبارہ طیار ہوگئی ہے تیاری سے پیشتر مانگ پر مانگ آرہی تھی اب جس صاحب کو ضرورت ہو منگوالیں ایکسو جلد کے خریدار کو ایکسو بیس جلد ملیگی المشتہر مینیجر مطبع

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۱۰ چیت سمت ۵۷ مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء۔ شکروار۔ جالندھر شہر | نمبر ۵۰

سنسار کی گتی

...یا درڈھ
...کلپ ہے!

جنوبی افریقہ کے بوئیروں کی نسبت بارہا یہ لکھا اور مشتہر کیا گیا کہ وے
...ت و نابود ہو گئے۔ انکی سلطنت مٹی میں مل گئی۔ اب
...کے پاس کچھ نہیں۔ وے بے بس ہیں وغیرہ۔ لیکن باوجود
...ن خبروں کے مشتہر ہونے کے بھی ان بہادروں نے وہ ہاتھ دکھلائے
...جسے انگلش قوم شاید مدتوں تک نہیں بھولیگی۔ اسوقت
...کہا جاتا ہے کہ شاید دس بارہ ہزار سے زیادہ زن و مرد
...بچے وغیرہ ملا کر بوئیر ہونگے۔ لیکن تعجب کیا تھ دیکھا جاتا ہے
...ان مٹھی بھر آدمیوں نے دنیا کی اول درجہ کی بادشاہت
...کی ساری طاقت کا مقابلہ کیا ہوا ہے۔ کیا درڈھ سنکلپ ہے!
...بات ایک بوئیر آدمی بھی زندہ ہے تب تک غلامی کا نام نہیں لیگا
...اسوقت تک ٹرانسوال فتح نہیں سمجھا جا سکتا! دنیا اسکو ایسا
...تک سمجھتی رہی۔ لیکن بہادر بوئیروں نے دکھلا دیا کہ ان کی قوم کے
...ر جان موجود تھی۔ ایسے ہی درڈھ سنکلپ سے نیچے سے ابھرنے کے باعث
...ا کرتے ہیں۔ اسی قسم کے درڈھ سنکلپوں کی بدولت ایک انسان اپنی
...رگی کا مقصد پورا کرنے کے قابل بن سکتا ہے۔ کیا بھارت ورش
...ری ہوئی حالت سے کبھی اٹھے گا بھی؟ یہ سوال اسوقت ہر ذی در
...دلشیں میں اٹھ رہا ہے۔ سبز باغ دیکھ کر خوش ہونے کا زمانہ
...جا رہا ہے۔ اسوقت خواب کی حالت نہیں ہے۔ بھارت نواسیوں
...اس حقیقت نے جنکا پکڑ کر جگا دیا ہے اور اسی چاروں طرف بربادی
...آثار دیکھ کر سمجھدار آدمی پوچھتے ہیں "کیا یہ دیش پھر کبھی
...ا ہوئی ارتھات سے اٹھ سکتا ہے"۔ ایسے پرشن کرنیوالوں کو کہہ دو
...ا بھارت پھر پن ارتھات سے اونتی شکھر پر پہونچ سکتا ہے بشرطیکہ
...کے اندر درڈھ سنکلپ برت دھارن کرنیوالے انسان موجود
...ں! اب پرشن کرنا کہاں گئے؟ خدا پر نخواست کا معاملہ ہے۔ کیا
...ست اور کاہل انسان قوموں کو گمنت کرا سکتے ہیں۔ کیا بزدل
...اور مکار راہبر کبھی ٹھیک رہنمائی کر سکتے ہیں؟

انتظام کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے

یوروپ اپنے انتظامی مادے کے لئے مشہور ہے۔ اور جہاں انتظام ہیں سو فوجی انتظام کی بڑی بھاری تعریف ہے۔ فوجی انتظام میں مخل ہونیوالے کے لئے سوائے گولی مار دینے کے اور کوئی سزا نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ انتظامی مادہ دنیا کے لئے سکھ کا باعث ہوا ہے؟ یوروپ کی حالت زبانحال سے پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس انتظام اور ترتیب نے بجائے سکھ اور شانتی کا راجیہ دنیا کے اندر لانے کے سنسار کو نرک دھام بنا دیا ہے۔ میں نے اخباروں میں ایک خبر پڑھی ہے۔ جسے سن کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جزیرہ سینٹ ہیلنا میں جہاں نپولین کو قید کیا تھا چند بوئیر قید ہیں۔ جو ایشور پرارتھنا کا جلسہ کر رہے تھے۔ ایک بوئیر قیدی بھجنوں کے جوش میں اپنی قطار سے پیچھے ہٹ گیا۔ جو ان قیدیوں کے چلنے پھرنے کی حد مقرر کی گئی ہے سنتری نے آواز دی۔ لیکن قیدی تو ایشور بھکتی کے جوش میں تھا اسنے نہ سنا۔ سنتری نے فوراً گولی مار دی۔ یہ فوجی انتظام کا گورکھ دھندا ہے۔ کیا سنسار سے دکھ دور ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ انسانوں کے اندر ایسا اور دیش سمار اجیہ ہو رہا ہے۔ اور اس پر ہی بس نہیں جاگ کر ایک دوسرے کا خون کرنے کے لئے طیار ہیں۔

بس اپنی ہمدردی رہنے دیجئے

اخبار جدید روزگار میں امیر کابل سے مشنریوں کی درخواست اور امیر صاحب کا جواب چھپا ہے۔ جسے میں یہاں بجنسہ نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ میرے ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ جو گہری پالیسی ان کی لائق مدبروں کے لئے معمہ ہے اسے امیر کابل نے کس طرح پر آسانی سے حل کر لیا ہے۔ جدید روزگار میں چھپا ہے

"امیر صاحب اور مشنری"

اخبار اللوا کہتا ہے۔ کہ حال میں دربار افغانستان کے ایک ہندوستانی اعلے عہدہ دار نے ایک مراسلہ بھیجا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیحی مشنریوں نے امیر کابل سے یہ التجا کی ہے۔ کہ ہمیں سرزمین افغانستان میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی جاوے۔ ہماری غرض صرف اسی قدر کہ وحشی اقوام میں تہذیب شائستگی پھیلائیں۔ اور علوم و فنون کا رواج دیں۔ دوسری اسلامی گورنمنٹوں میں ہم مشنری کو کامل آزادی عطا کی گئی ہے۔ جہاں ہم نہایت عرقریزی اور خلوص سے اس بات کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے کہ وہاں سے جہالت کی لت اور کہانت کو معدوم کر دیا۔ اور یوروپین تہذیب و شائستگی کا رواج دیا جس سے سارا ملک علم کی روشنی اور جدوجہد سے منور اور سرسبز ہو گیا ہے۔ کیا آپ ہم کو ایسے عمدہ اغراض جو محض ہمدردی بنی نوع پر مبنی ہے شائع کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جناب امیر کابل نے یہ لطف آمیز جواب دیا کہ:- بلاشبہ ہم افغان مذہب اسلام کے پورے پابند ہیں وہ پادریوں اور یوروپین تاجروں سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ کیونکہ افغانی قوم کا یہ خیال ہے کہ وہ صرف اس غرض سے مشرقی بلاد میں داخل ہوا کرتے ہیں کہ فتنہ و فساد ملک میں برپا کریں۔ استقلال و خودمختاری کی بنیاد کھود دیں۔ ان کے ملک چھین لیں۔ رعایا کو ذلیل و خوار کریں۔ ان کی آزادی برباد کریں اور تعلیم و تربیت۔ تہذیب و شائستگی اور دعوی تجارت اس پھندے کا نام ہے۔ جو مشرقی اقوام کے پھانسنے کے لئے تیار کیا ہے تم جو دعوی کرتے ہو کہ دوسری اسلامی حکومتوں میں آزادی عطا کی گئی ہے۔ ہاں میں تمہارے زعم کو تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن میں اسبات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ تم وہاں صلح اور امن پسندی سے رہتے کیونکہ خلاف اس کے تمہاری نسبت سے شواہد پائے جاتے ہیں۔ اس اور کریٹ کے باغی فسادیوں میں سلطنت چین کے موجودہ فساد کے محرک تمہی ہیں۔ اگر تمہاری درخواست صرف نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اور بلحاظ ہمدردی انسانی ہماری قوم کی اصلاح اور تربیت کرنا چاہتے ہیں تو میں تم کو ایک مفید اور کار آمد تجویز بتلاتا ہوں۔ کہ اگر تم افغانستان میں بذات خود آؤ تو تم کو تکلیف گوارا کرنی پڑیگی۔ اور ہر وطن کو دو اور نزاع اپنے اہل جہاں سے بھیجو۔ ہاں تم اس تجویز پر عملدرآمد کرو کہ مالی اور نقدی امداد ہمارے ملک کو دیا کرو۔ تو وہ بیشک تعلیم و تربیت اور اصلاح قوم میں کوشش

کرتے گئے۔ پھر تو تھا یا رہا۔ جا بجا بغیر مشقت سفر حاصل ہو سکتا ہے
ابتدا تمہارا فرض منصبی ہے کہ تم یورپ کے ایسے لوگوں کو ڈانٹ
کر جو عیسائی مذہب کی تبلیغ وغیرہ کرتے ہیں اور جنگلی سیاہ کاری
اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ گرجا پادری مطلق اعلان کر گئے ہیں۔ ان کو
دین مذہب سے تعلق ہی نہیں۔ اور ایک ہی قوم کی اصلاح کر کے پھر
دوسروں کی طرف متوجہ ہو گا۔

امیر عبد الرحمن گو یورپی تہذیب کے دلدادہ نہیں ہیں۔ تاہم اس
تہذیب کی اصلیت کو اچھی طرح سمجھا۔

دھرم پرست مذاہب نے ہی دنیا میں خونخواری پھیلائی

اس مت کے مطابق محمد صاحب برہما کے اوتار ہیں۔ جناب علی
وشنو کے اوتار ہیں۔ اس مت میں مسلمانوں کے علاوہ ہزارہا ہندو
شامل ہیں۔ ملتان وغیرہ میں کثرت سے اس مت کے پیرو ہیں
بمبئی کے خوجے جو عموماً ہندو مت سے مسلمان ہوئے ہیں اسی
مت کے پیرو ہیں اور ان خوجوں کا سرغنہ آغا خان اس
مت کا اسوقت گورو مانا جاتا ہے۔ یہی گویا دھرم پرستوں
کا ایک مت ہے۔ آغا خان اسی وجہ سے ہز ہائینس کہاتا ہے
اور دیگر والیان ملک کی طرح اسکی عزت ہوتی ہے۔ ہندوؤں
کی تو آنکھیں کھلیں لیکن مسلمانوں کی آنکھیں کھلتی جاتی ہیں
اٹھارہ مہینوں کی غیر حاضری کے بعد آغا خان صاحب واپس
بمبئی آئے ہیں۔ ان کی تشریف آوری کی تاریخ سے ایک روز
پیشتر تین سو معزز خوجوں کے دستخط سے ایک اشتہار نکلا جس میں
یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ان لوگوں نے آغا خانی مت سے علیحدگی
اختیار کر کے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے۔ اس اشتہار کے شائع
ہونے کے دوسرے روز آغا خان صاحب تشریف لائے۔ اسپر اسقدر
جوش ابھرا کہ اس نئی مسجد کے امینوں میں (جس مسجد کو منحرف
شدہ خوجوں نے تیار کیا تھا) کیوں پر آغا خان کے تین پیروؤں
نے حملہ کیا۔ اور دو کو جان سے مارنے کے علاوہ ایک تیسرے
کو سخت زخمی کیا۔ جہاں جہاں گرو دم کا قدم جاتا ہے۔ جہاں
جہاں مردم پرستی پر مذہب کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہاں
وہاں خون کی ندیاں بہ گئی ہیں۔ عیسائی مذہب نے
پہلے ہی جو ظلم کئے وہ چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ پوپ پرستی

جو نتیجہ ہوا وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ محمدی مذہب کے
جہاد وغیرہ بھی دھرم پرستی پر مذہب کی بنیاد رکھنے کا
نتیجہ تھا۔ اور اب ان خوجوں کا خونی سپرٹ سے چھرے
لے کر چلنا اور یہ بھی مردم پرستی کی سپرٹ کا ہی نتیجہ ہے
سنا ہے کہ آغا خان صاحب نے اپنے تینوں قاتل پیرؤں
کو اپنے فرقہ سے خارج کر دیا ہے۔ اور اعلان دیا ہے
کہ ان کے متبرک قبرستان میں ان قاتلوں کی لاشوں
کے لئے دفنانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ لیکن سوال یہ ہے
کہ اگر سلطنت انگریزی نہ ہوتی اور کسی آغا خان صاحب
کے طرفدار کا راجیہ ہوتا۔ تو کیا وہ ایسا اعلان دیتے۔ میری
رائے میں مذہب کشت و خون دور نہ ہو گا۔ جب تک کہ مذہب
کی بنیاد مردم پرستیوں پر قائم رہیگی۔

مارا ہوا دھرم مارنے والوں کا ناش کر دیتا ہے

اس ہو گئے تعین دیش کے باشندوں نے

صدیوں سے دھرم پر وار کرنے شروع کئے ہوئے ہیں نتیجہ
ان کی موجودہ گری ہوئی حالت ہے۔ اگر برائی کی پیروی
میں لوگوں کے باہمی اختلاف ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں
لیکن یہاں نیک کام کے انجام میں بھی سخت باہمی مخالفت
دیکھنے میں آتی ہے۔ وجہ صاف عیاں ہے۔ ہم لوگ دھرم
کے کام بھی محض سوارتھ پسندی اور خود غرضی کے خیال
سے کرتے ہیں۔ اور اسلئے ہماری بڑی سے بڑی کوششیں
اور اعلیٰ سے اعلیٰ نیک تحریکیں سب کی سب خاک نتیجہ پیدا
نہیں کرتیں بمبئی کے مشہور دانی مسٹر ٹاٹا پارسی نے ۲۵
لاکھ روپیہ اسلئے دان کیا تھا۔ کہ سائینٹفک ریسرچ (تحقیقات
ودیا سمبندھی) اور صنعت و حرفت کے متعلق تحقیقات
کرانے کے لئے اس فنڈ سے ایک بڑی یونیورسٹی قائم کیجاوے
مہارانی وکٹوریہ کے مرنے پر بمبئی میں تجویز ہوئی کہ مسٹر ٹاٹا
اپنے ۲۵ لاکھ روپے بھی مہارانی کی یادگار میں دیدیں۔ تو
اور بہت سا دھن جمع کر کے ایک عالیشان یونیورسٹی کی بنیاد
رکھی جاوے۔ مسٹر ٹاٹا نے بھی رضامندی دیدی۔ لیکن اب خبر
آئی ہے کہ انہوں نے یہ رضامندی واپس لے لی ہے۔ افسوس ہے کہ
نیک کاموں کے اندر بھی شہرت پسندی اور خود غرضی کی سپرٹ

ہمیں کچھ نہیں کرنے دیتی۔ اسی پر کیا منحصر ہے۔ کسی تحریک
کو دیکھ لیجئے جب تک ایک تحریک میرے قبضہ میں ہے میں اسی
ملک کے لئے اصولاً بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ لیکن جونہی کوئی
تحریک کو میرے ہاتھوں سے نکال لیا جاتا ہے۔ میں اسکا اصولاً
دشمن ہو جاتا ہوں۔ آج کشتریوں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے برخلاف
ہیں کیونکہ اعلیٰ تعلیم دینے والی انسٹی ٹیوشن ہمارے قبضہ میں
نہیں۔ لیکن اگر کل ہی کوئی ایسی انسٹی ٹیوشن ہمارے قبضہ میں
آجاوے۔ تو ہمیں دفعتاً الہام ہو جاتا ہے۔ کہ کشتریوں کو اعلیٰ
تعلیم دئے بغیر کبھی بھی دیش کا ادھار نہیں ہو گا۔ اس ذہنیت
کو جو خیالی ہے ملک کی تمام تحریکوں پر گھٹا ہے۔ آپ کو معلوم
ہو گا۔ کہ لوگ اسلئے بعض خیالات کے پرچار اور بعض کی تردید
کے چلانے میں نہیں لگے ہوئے کہ وہ کسی سچائی کے دل سے قائل ہیں
بلکہ اسلئے کہ ان تحریکوں اور انسٹیٹیوشنوں کیساتھ تعلق رکھے
بغیر انکا اپنا سوارتھ سدھ نہیں ہو سکتا۔ ہا! بھارت ورش
میں چاروں طرف دھرم پر سخت سے سخت چوٹیں لگ رہی ہیں
اور پھر بعض دیوانے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہندوستان
از سر نو آریہ ورت بن جاوے گا!

رشیوں اور سادھارن آدمیوں میں فرق کیا ہے؟

ظاہرا شکل صورت سے تو رشیوں اور سادھارن آدمیوں
میں کچھ بہت فرق نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ رشیوں کا ایک
بڑا گن جو شانت رہنا ہے وہ زیادہ تر من اور آتما سے تعلق
رکھتا ہے۔ اسکا بیرونی اظہار تو نٹ اور نقال بھی کر سکتے ہیں
لیکن ایک عمل ہے جو رشی کو عام آدمیوں سے بہت جلد تمیز کرتا ہے
رشی کبھی بھی کسی کو دھوکھا دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ رشی
رکھتے ہیں۔ کہ گیان ایشور سے آتا ہے۔ اور اسلئے اپنے آپ کو
کیول منتر درشٹا سمجھتے ہیں۔ لیکن سادھارن پرش لوگوں کو
دھوکھا دیتے دیتے خود ہی دھوکھا کھا جاتے ہیں۔ کہ دنیا میں
وہ نئی معلومات کے پھیلانے والے ہیں۔ حال کے آدمیوں میں
سے ہی مقابلہ کیجئے۔ رشی دیانند کا سادھارن پرشوں کیساتھ
رشی دیانند بڑی تاکید سے بتلاتے ہیں کہ ان میں کوئی
[illegible] ہے۔ کپل [illegible] ہے۔ انکا مت جہاں تک
جیمنی رشی کے مت پر مبنی ہے۔ اور وہ اسکا مول ہے۔

اس رسالہ کا پرچار کیا۔ تو اسکو [illegible] خلاف آواز بھی اٹھتی رہیں۔ لیکن جب آدیہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گرو کل کا سکیم عوام کے روبرو رکھ کر ساتھ ہی ایک گرو کل ڈالا تو "بنارس ہندو کالج" نے پاس کیا کہ مڈل تک ہیا ہے ہوسٹل کے داخل نہ کئے جاویں۔ لیکن ظاہر ہے کہ کیا۔ کہ یہ بھی یہ باہمی خیال
نکالا ہے۔ اسوقت اس ملک میں جسقدر اصلاح کے خیالات پھیل رہے ہیں سب کے سب رشی دیانند کی بدولت ہیں۔ لیکن اسی رشی کو گالیاں دیتے ہوئے انہی رشی کے پتے ماننے کا پرچار بھی بڑے ایک دلچسپ نظارہ ہے۔ رشیوں اور سادھارن پرشوں رشیوں کی گدی سنبھال کر بیٹھے رہیں گے تب تک
اس رسالہ کو پہنچتے ہوئے دیش کی دشت کبھی ہی [illegible] نہیں بیٹھے گی۔ پرشوں میں ہی بھید اور اسلئے جب تک کہ سادھارن

اُپدیش

विश्वतश्चक्षुरुत विश्वतोमुखो विश्वतो बाहुरुत विश्वतस्पात । सं बाहुभ्यां धमति संपतत्रैर्द्यावाभूमी जनयन् देव एकः ॥ ॥ ॥

امحدود علم والا جیو آتما سمجھ نہیں سکتا کہ جب پرمیشور ایک ہے تو کس طرح ایک ہی وقت میں ہر جگہ کام کر سکتا ہے۔ لیکن سوکشم درشٹی سے دیکھنے پر معلوم ہوگا کہ جب ایک ہی اصول کے اوپر سارے برہمانڈ کے اندر کام ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ تو نسندیہہ ایک ہی نینتا ان سب کو نیم انوسار چلانے والا ہونا چاہیئے۔ نزدیکی اور دوری کا سوال اکیلے جیو آتما کے متعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ محدود ہونے کے باعث انسان ایک جگہ موجود ہوتا ہوا دوسری جگہ اسیوقت کام نہیں کر سکتا۔ لیکن پرماتما تو گھٹ گھٹ میں ویاپک روم روم کے اندر رم رہا ہے۔ جب یوگی جن اس طرح پرمیشور کو ہر جگہ میں موجود انبھو کرتے ہیں۔ اور علم کی آنکھوں سے اُس کے ہر جگہ درشن کرتے ہیں تو پھر وے پاپ کر نہیں سکتے۔ کس اندھیری کوٹھڑی کو پاپ کرنے کے لیے تلاش کریں جب کہ پرمیشور بغیر آنکھوں کے ہی چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔ کون سا استھان ایسا ہے جہاں اُس کی نیائے درشٹی نہیں پہونچ سکتی تب ایشور کے پیارے کے لئے اُس کی تلاش میں جنگل اور بیابان کی خاک چھاننے کی ضرورت کب رہ سکتی ہے؟ وہ ہر جگہ سامنے ہے۔ ہر جگہ پراپت ہے۔ اُس کو ڈھونڈھنا دیوانہ پن ہے۔ جب کوئی جگہ اُس سے خالی ہی نہیں۔ تو اُسے ڈھونڈنے کہاں جائیں

یہی باعث ہے۔ کہ یوگی جن سانسارک ہی کچھ اور سانسارک بھے (خوف) کو ترن سمان ہی نہیں سمجھتے۔ جب ایشور ہر سامنے موجود ہیں۔ جب سرو رکشک کی درشٹی ہم پر پورن ریتی سے پڑ رہی ہے۔ تو پھر بڑے سے بڑے دشمنوں کا بھی خوف کیا معنی رکھتا ہے اور ساری سرشٹی کو رچنے والا بھی وہی ہے۔ کیونکہ مشکل اُسے ہوتی ہے۔ جو محدود ہو۔ اور جس اُپادان کارن (علت مادی) سے کاریہ بنایا ہوا اُس کے اندر ویاپک نہ ہو۔ لیکن جو جہاں پُرش کہ پرکرتی کے انوؤں کے اندر ویاپک ہو رہا ہے۔ اُس کے لئے ساری سرشٹی کے رچنے میں ہی کوئی دقت نہیں ہوتی اُس کی رچنا میں لانے کی لیلا کا کبھی ہی خاتمہ نہیں ہوگا۔ اُس میں اننت شکتی ہے اور اس لئے اننتے ہی اس کی سرشٹی رچنا ہے۔ لیکن کیا یہ اننت سرشٹی رچن کرنیوالا سارے برہمانڈ کو دن رات چلایمان کرنے والا خود چلایمان ہوتا ہے؟ یہی تو حیرت انگیز نظارا ہے! سارے برہمانڈ کو رچنا پر لانے والا۔ اور تمام کُرّوں کو گردش میں پھرانے والا پرماتما خود اچل ہے۔ اسلیئے سارا برہمانڈ باوجود چلایمان ہونے کے بھی ستھت اور مستقل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنسار کو چلایمان مانتے ہوئے بھی رشیوں نے اُسے وہم نہیں مانا۔ بلکہ واستو میں اُس کی ہستی کا اقرار کرکے اُس سے خاص اپکار لینے کی ہدایت کی ہے۔ پس رشی فرماتے ہیں۔ کہ جو سب جگہ دیکھتا ہے۔ اور سب جگہ درشن دیتا ہے۔ جو سب جگہ سرشٹی کرتا ہے۔ اور سب جگہ استقلال والا ہے وہ اکیلا دیو ہی روشن اور غیر روشن جہانوں کو اپنی صحت کی طاقت سے اعلےٰ

طریقہ پر پیدا کرکے اپنی اعلےٰ پالن شکتی سے ان میں پران شکتی کا پرویش کراتا ہے جب وہی سارے جہان کی کل کے چلانے والا ایک انجنیر ہے۔ اور وہی ہر جگہ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ اور رُسی پر ہم سب ستھت ہیں۔ تو پھر ہماری کیسی مورکھتا ہے۔ کہ ہم لوگ اُسے بھول کر دن رات دکھوں کے اندر پھنس رہے ہیں۔ ہم اس لیے پاپ کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اُس کے سارے جہان کو دیکھنے والے چکشو نظر نہیں آتے ہم اسلیئے مردم پرستی اور عناصر پرستی کے گڑھوں میں گر رہے ہیں۔ کہ ہم کو وہ روشنیوں کی روشنی نظر نہیں آتی۔ ہم اسلئے ڈانوا ڈول ہو رہے ہیں۔ کہ ہم سارے جہان کے سہارے کو انوبھو نہیں کر رہے اور یہ اسلئے کہ ہمارے گیان نیتر کھلے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر ہماری آنکھیں ہی نہ ہوں تو سورج کو کیا دوش ہے۔ اور اگر ہم آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی انہیں بند رکھیں تو ہم سے بڑھ کر ابھاگی اور کون ہے۔ پربھو نے دیکھنے کے لئے ہمیں گیان نیتر دئے۔ وہ پرم جیوتی سارے جہان کے اندر پرکاشت ہو رہی ہے۔ آنکھوں والے اُسے دیکھ کر موہت ہو رہے ہیں اور وغیرہ وغیرہ کی دھونی آنکھوں سے اننت کرنوں کے اندر چھپے ہیں جنہوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں وے روشنی کے موجود ہوتے ہوئے بھی دیاکل ہو رہے ہیں۔ پتا جی! ہمیں آنکھیں کھول کر آگے چلنے کی شکتی دو۔

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

تم بل کے بھنڈار ہو سب مجھے بلوان کرو

نربل جیوآتما کیسے بندو کے اندر پھنسا ہوا ہے!

آہ کس پیچ و تاب میں پڑ کر کہ رہا ہے! اور یہ نربتا مجھے منش پن سے گرا رہی ہے۔ ہردیہ گواہی دیتا ہے۔ کہ تم سارے برہمانڈ میں دیاپک ہو تمہارا نیایہ نیم میں ہی تمام جگت کا انتظام ہو رہا ہے۔ لیکن جب امتحان کا وقت آتا ہے۔ تو میں سانسارک طاقتوں کے آگے کس بزدلی سے سر جھکا دیتا ہوں۔ ہردیہ کے اندر پورن وشواس موجود ہے۔ کہ تم دینوں کے سہایک ہو لیکن جب کبھی اُس وشواس کا بل پرکاش کرنیکا وقت آتا ہے۔ تو میں کس طرح سانسارک ادنیٰ سے ادنیٰ طاقت کا غلام بن جاتا ہوں۔ تباہی اپنی بن یہ جیوآتما دیکھ رہا ہے۔ یہ اپنی کمزوری کے لئے دلیلیں تلاش کرتا ہے اور پھر کیسی بے شرمی سے اُن دلیلوں کو پیش کر کے نہ کیول دوسروں کو ہی دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی دھوکھا دے لیتا ہے! کرپانِدھے! یہ ادھیتا بڑی شوچنیہ ہے۔ اس نربتا اور کائرتا (بزدلی) نے مجھے مکار اور دغاباز بنا رکھا ہے۔ لیکن بل ہین میں کر بھی کیا سکتا ہوں **تم بل کے بھنڈار ہو** پر اپنی پرارتھنا اور کہاں لی جاؤں۔ بے بل سے مجھے بھی بلوان کرو تاکہ میں تم سے بل حاصل کر کے۔ تمہاری آگیا پالن کرنے کے قابل بن سکوں کیونکہ تمہاری ویدک آگیا کا اُلنگھن کرنے سے ہی مجھ سا دُکھی دُکھی کر رہے ہیں

اپنی کمزوری کے لئے کیوں رشی کو بدنام کرتے ہو

اس سمئے آریہ سماج کی عجیب حالت

ہو رہی ہے۔ گپ شپ کا زمانہ اب رہا نہیں لیکچر بازی سے تنگ آکر لوگ کانوں میں انگلیاں ڈالنے لگ گئے ہیں میری مراد یہ نہیں ہے کہ آریہ سماج کے اندر اب تک بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی نہیں ہے جو اپنے دھرم کا پالن

محض زبانی جمع خرچ ہی ختم کر دیا کرتے ہیں۔ لیکن پھر تو دردہ وشواس ہی۔ کہ اسوقت چند ایک آتما ایسے موجود ہیں جنکی تُشٹی بغیر عملی دھارک جیون دیکھنے کے نہیں ہو سکتی ہے۔ وے لوگ ساری الزامی دور اندیشیوں کو جواب دیکر اسوقت ویدک دھرم کے عملی پرچار میں لگ رہے ہیں۔ جیسے ہی چند ایک آتماؤں میں سے وہ دو آتما تھے جنکا پہر مسمبندھ ۲۴ ستمبر ... ۹ فروری کو ہوا تھا۔ جنم کے جاتی بھید کی قابل نفرت اور ناپاک زنجیر کو توڑ دونوں نے ویدوں کی پوتر آگیا کے مطابق ایک دوسرے کو گرہن کیا۔ جن کا مفصل حال میں پرچارک میں لکھ چکا ہوں جہاں بہت سے بھدر پُرشوں نے اس موقع پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور آیندہ بہتری کی امیدوں کو اپنے دلوں میں جگہ دی وہاں پشچم اُتر دیش سے اسوقت مخالفت کی آواز اٹھنی شروع ہوئی ہے۔ چنانچہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۱ کے آریہ متر اخبار میں جو کہ وہاں کی آریہ پرتی ندھی سبھا کا آرگن ہے۔ سماچار کی سرخی کے نیچے ایڈیٹر کی جانب سے حسب ذیل نوٹ چھپا ہے "پروٹ کے پنڈت دولت رام شرما ایک سنسکار کے ودوان ہیں جس میں لالہ منشی رام جن کا اپستھت ہونا بتلاتے ہیں۔ اسلئے شوک پرکاش کرتے ہیں۔ کہ براہمنی کنیا کے ساتھ کشتریہ کا وواہ ہوا۔ اُن کا پتر پربرت ستمبھ میں چھاپا گیا ہے۔ پاٹھک وچار کریں" گویا ایڈیٹر صاحب نے۔ دروغ در راست بر گردن راوی رکھ کر اپنے ناظرین کی خاص توجہ اس پتر کی طرف کھینچ دیا ہے۔ اور وہ پتر حسب ذیل ہے "شری ۱۰۸ یعنی سوامی جی کا (اُن کے ستیارتھ پرکاش میں) وسنو آدی کا سدھانت ہے۔ کہ براہمن چاروں ورن کی کنیا کشتریہ تین ورن کی اتیادی ارتھات براہمن کشتریہ کی کنیا وواہ کر کشتریہ براہمن کی۔ پرنتو شریمان لالہ منشی رام جی کی موجودگی میں بھی **یجروید کے منتر** کے برعکس ہوا ہے۔ کیا ایسی **گھڑ گھڑت** باتوں سے آریہ سماج کا گورو نشٹ نہ ہوگا۔ ہری ابھیلاش

کا ہی شنترو پروپرتنیا آریہ سماج سے تو اُنہیں کوشش نکال دلوا دیا جاوے۔ یا ورن ویوستھا سُدھاری جاوے۔ اُچت کیوں ہوتا ہے" اس پتر کے چھپنے پر چند ایک پشچموتر دیش کے آریہ سماجوں اور چند ایک دیگر بھدر پُرشوں کی طرف سے دھن میں ایک ایسے اُپدیشک بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے میرے روبرو ہی جاتی بندھنوں کے توڑنے کا ایک مرتبہ اپیل کیا تھا۔ میرے نام پتر آئے ہیں۔ جن میں اصل حال دریافت کیا گیا ہے میں نے اس تحریر کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ کہ مجھے امید نہیں تھی کہ آریہ پُرش ایک منٹ کے لئے بھی اس مسئلہ مغالطہ کھا جائیں گے۔ پنڈت دولت رام شرما کو جاننا چاہئے۔ کہ جب اُن کو اس قدر بھی نہیں کہ سوامی جی تنہا منو آدی نے براہمن کا چاروں ورنوں کی عورت کے ساتھ نہیں۔ بلکہ محض تین دو جنموں میں سے کسی عورت کے ساتھ وواہ کرنے کی آگیا دی ہے۔ تو پھر اُن کا آریہ سماج کے اصولوں کے بارے میں رائے زنی کرنا کیا وقعت رکھتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں پنڈت دولت رام شرما کو سمجھانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اگر رشی دیانند جنم سے جاتی بھید مانتے تو آپ کا اعتراض درست ہوتا۔ لیکن رشی دیانند مہاراج دونوں ورن ویوستھا کی گُن کرم اور سوبھاؤ پر مبنیا درکھتے ہیں۔ اور اسلئے جب گُن۔ کرم سوبھاؤ انوسار دونوں ایک ورن سے قائم کئے گئے۔ تو پھر اس وواہ کو گھڑ گھڑت کیا لکھنا گھڑ گھڑت ہے۔ اسکا اندازہ خود ناظرین لگا سکتے ہیں۔ لیکن اصل بات اور ہی ہے۔ اگر پنڈت دولت رام کے کسی سے جاتی بھائی کے کسی کشتریہ کی لڑکی سپرد کر دی جاتی۔ تو اُن کو ذرا بھی کلیش نہ ہوتا کلیش تو اس لئے ہوا کہ جنم کے براہمن کی لڑکی کا وواہ کیوں جنم کے کشتریہ کے ساتھ ہوا!

اِس اعتراض کی تہ میں جو نفرت انگیز سپرٹ
کام کر رہی ہے۔ اُس کی طرف آریہ سماجیوں
کی خاص توجہ کھینچنا چاہتا ہوں۔ کیا شدّھی دیانند
کی تعلیم نے اب تک آپ کے اندر سے وہ
ناپاک سپرٹ دور نہیں کی جس سے پریرت
ہو کر اب تک کروڑ ہا ہندو اپنی عورتوں
کو محض اپنی حیوانی خواہشوں کے پورا کرنے کا
ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ آہ گمراہ بھائیو! تمہارے
لئے [illegible] اور [illegible] کے اندر
آپکا سمبندھ قائم کر لیں۔ اگر تم اُس کی بنیاد
بھی اُسی خود غرض سپرٹ پر دیکھو۔ جس نے
کہ آریہ ورت کو ہندوستان بنا دیا ہے۔

ایسی ایسی دلیلیں کیوں پیش کی جاتی ہیں

اصل بات یہ ہے کہ لوگ جب خود اپنے اندر اپنے ماننے ہوکر سدھانتوں پر چلنے کی طاقت نہیں دیکھتے تو اپنی
اُس بزدلی کو چھپانے کے لئے عمل کرنے والوں کے
برخلاف دلیل بازی شروع کر دیتے ہیں۔ وہی
لوگ لیکچر کے وقت کاسٹ سسٹم کے برخلاف
اپنی آواز بلند کرتے ہوئے زمین اور آسمان کو
ایک کر دیتے ہیں۔ عمل کے وقت قبل از وقت
کا ڈھکوسلا پیش کر کے عمل کرنے والوں کو کہیں
تو بیوقوف اور کہیں خود غرض بتلا دیتے ہیں
بھلا صاحب! جو اپنی موجودہ ذلت سے اونچ
ورن کی اور بیکار سا [illegible] اُسے تو چاہئے خود غرض
کہہ دو۔ لیکن جو دیوی کہ خود [illegible] ہیچ و پوچ
سمجھ کر خوشی خوشی جنم سے نیچے درجہ کا ورن خوشی سے
قربان کرے۔ اسپر بھی خود غرضی کا الزام لگانے
میں [illegible] ایٹ وار لاہور آریہ سماج کے
ستیارتھ جلسے میں کہیں اِس بے سر و پا مخالفت
کا ذکر کر دیا۔ کئی بھائیوں نے اسپر تعجب ظاہر کیا
لیکن سچ کہوں؟۔ میں تو یہ تعجب ظاہر کرتا ہوں

کہ آریہ سماج کے اندر سے ہی اِس موقع پر بڑی
بھاری مخالفت نہیں ہوئی۔ یہ عمل آج معمولی
معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت اِس نیک خیال
کی تقلید میں دس بیس پچاس بیواہ ہو گئے
اور اُن واقعات سے آریوں کو نیک نیت مصلح
سمجھ کر گورنمنٹ رفتہ رفتہ قانون سے ہی مدد
دیدی۔ تو اُس وقت معلوم ہوگا۔ کہ اِس دلیش کی
مہیلا سدھار کے کام کو کسقدر زبردست حرکت ملتی
ہے۔ اور پھر جنہوں نے اِس نیک کام میں پیشقدمی
کی ہے۔ اُن کا نام ہمیشہ عزت کیساتھ لیا جائیگا
لیکن سوال پھر وہی کرتا ہوں۔ کہ کیوں لوگ اِس
طرح کی بے سر و پا دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ جواب
صاف ہے۔ ہم لوگ سخت کمزور ہیں۔ لیکن ساتھ
ہی وضعداری کے بھی پابند ہیں۔ پس بجائے صاف
الفاظ میں اپنی کمزوری کو ماننے کے اُسے
دلیل بازی کے پردوں کے اندر چھپا کر اپنی وضعداری
کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ گویا آریہ سبھا سد
بھی بنے رہنا چاہتے ہیں۔ اور سدآچرن کے جنجال
میں بھی پھنسنا نہیں چاہتے۔ ایک پنتھ میں دو کاج
سادھنا اسی کو کہتے ہیں۔

ماکھن دیوتا نے گھن کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے

میرے ایک مسلمان دوست فرماتے ہیں کہ۔ اُن کی شکل
پنجابی ہندوؤں کے مشابہ تھی۔ ایک چوبے جی نے
فوراً لپک کر کہا "جنا متیا بنائے رکھے۔ جہان کچھ
ادھر بھی نگاہ کر دو"! میرے دوست سمجھے کہ شاید
اصل حال کہنے سے ٹل جائے۔ جھٹ بول اٹھے
"میاں چوبے جی! ہم تو مسلمان ہیں"! چوبے جی
بولے "یجمان تو مسلمانوں کے بھی پنڈا ہیں"! اب
بیچارے گھبرائے۔ کرتے دھرتے کچھ بن نہ آئی
چوبے جی نے شہر دکھا کر روپیہ اینٹھ لئے۔ میں بھی
ایک دفعہ پشکر دیکھنے گیا۔ پنڈوں کے اصرار پر

جواب دیا کہ میں آریہ ہوں۔ ایک پنڈا بولا۔
"میں تو آریوں کا پنڈا ہوں۔ دیانند بابا نے
ہماری سینھ بہی پر نام کو کہہ دیا تھا۔ کہ بیٹا میواڑ کے
مانگنا۔ آریہ لوگ تمہیں بھوکا نہیں رہنے دینگے"
میں حیران تھا۔ کہ میرے ساتھیوں نے اُسے پیچھا
الگ کرنا چاہا۔ لیکن ہم نہانے لگے۔ لوٹے کی
ضرورت ہوئی۔ دوڑ کر لے آیا۔ دتون کی ضرورت
ہوئی حاضر ہے۔ بہت سے کام کرنے کے علاوہ
اُسنے دیگر پنڈوں کو بھی ہم سے علیحدہ کر دیا
آخرکار روپیہ لے ہی گیا۔ یہ ماکھن دیوتا کبھی چوکتے
ہی نہیں۔ آریوں کی سنسکار ودھی سے کرت
کرا لو۔ کچھ کرا لو۔ لیکن ٹکے ساتھ دو۔ ہر
ایک کام کرنے کو تیار ہیں۔ اِس تمہید پر میرے
ناظرین گھبرائے ہونگے۔ لیکن میں صاف کئے
دیتا ہوں۔ میں لکھ چکا ہوں کہ پنڈت بھیم سین
اٹاوہ نواسی کے داماد مہاشے ستیہ ورت شرما
اپنے خسر کے پیچھے بن کر تو ایک طرف سے آریہ سماج
کو لوٹیں گے۔ اور پنڈت بھیم سین صاحب
اُسی طرح پورانک بھائیوں کی دوسری طرف سیوا
کریں گے۔ اب ستیہ ورت مہاشے نے اخبار
بھارت رتن میں اعلان دیا ہے۔ کہ وہ پنڈت
بھیم سین کے سدھانتوں کے برخلاف ہیں۔ اور
اپنے اخبار میں اُن کا کھنڈن کریں گے۔ ہاں
اُن کی کتابیں (جو آریہ سماج کے ورودھ ہیں)
ضرور چھاپیں گے۔ لیکن اُن کے اُتر دا پنڈت
بھیم سین ہوں گے۔ گویا خسر تو اپنی چال کی
تصانیف معہ اپنے اخبار کے سناتنیوں میں پھیلا دینگے
اور داماد اپنے اخبار کے ساتھ اپنے خسر کی
پرانی تصانیف بیچ کر آریہ سماج کی جڑیں کھوکھلی کریں گے
مہاشے ستیہ ورت جی کتنے ہی ٹھیک ہیں
لیکن جب پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ تو
پھر بڑی مشکل پڑتی ہے۔

پنڈت بھیم سین اور نہائت ضروری نوٹس

حسب ذیل خط لالہ گرتا رام جی نے بہت ضروری ظاہر کر کے بھیجا ہے اسلئے بعینہٖ ایڈیٹوریل درج کیا جاتا ہے "آگرہ کے شاستر ارتھ کے نتیجہ کو دیکھ کر پنڈت بھیم سین جی اور نہ ہی اُن کے چیلے سنتشٹ ہوئے بلکہ ہم کو بخوبی طور پر معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مذکور کو اُن کے شیش اعظم نے جو کہ آریہ سماجی بن کر مذاک شراده کو مانتا ہے۔ عـه روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر بلوایا ہے۔ اور پنڈت مذکور نے بھی آنے کا وعدہ پہلے سے کر رکھا ہے یہی نہیں۔ بلکہ ایشور آنند یا پنڈت دین دیال وغیرہ کو بھی بلایا ہے۔ ہم کو سخت افسوس ہے۔ کہ وہ شاستر ارتھ آگرہ والا جس میں پنڈت بھیم سین نے پشو یگیہ و نوگیوں کے موقع پر جائز قرار دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو ثابت کر دیا ہے کہ وہ نہ تو ہندو ہیں اور نہ آریہ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس گروہ سے ہیں۔ جو کہ پشوؤں کی قربانی کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اب تک چھپ کر نہیں آیا۔ (جس کے آنے کی جلد امید ہے) ورنہ پنڈت صاحب کو باہر آنے کی جرات نہ ہوتی۔

آریہ سماج کرنال کے سالانہ جلسہ پر جو کہ ۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ ہم کو ویسی ہی رونق کی امید ہے۔ جیسی کہ آگرہ میں ہوئی تھی۔ اسلئے بڑی خوشی کے ساتھ ہم پنڈت بھیم سین اور آریہ سماج کا دوسرا شاستر ارتھ سننے کیلئے طیار ہیں۔ اس میں کچھ شُبہ نہیں رہا۔ کہ پنڈت صاحب آدیں گے۔ اور جو کچھ اُن سے بن سکیگا اپنے شیش اعظم کی تحریک سے آریہ سماج کے برخلاف کوشش کریں گے۔ مگر واضح رہے۔ کہ ان گیدڑ بھبکیوں اور پنڈت بھیم سین کی خود غرضیوں سے بھری ہوئی کارروائی سے آریہ سماجی نہیں ڈرتے۔ اور نہ ڈرے ہیں پنڈت بھیم سین جیسے اور بھی بہت سے بیس پا ہو چکے ہیں اور ہوں گے۔ مگر تاہم شریتی آریہ ترقی پہ ہی سبھائیں اور آریہ سماج کے وِدوان پنڈت اِس طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ کہ جہاں جہاں پر آج کل پنڈت صاحب کے دلی ارادوں کا اظہار ہو وہاں وہاں پبلک کو اُن کی ناواجب اطلاع سے خبردار کر دیا جاوے۔ جس سے تاکہ آیندہ اُن کو زیادہ آگے چلنے کا ساہس نہ رہے۔ "راقم گرتا رام از کرنال"

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست کو جسکی عمر قریباً ۲۳ برس کی ہے ذات کا بہن ہے۔ تیس روپیہ ماہوار ریلوے میں سب انسپکٹر ہیں شادی کرنے کی ضرورت ہے۔ لڑکی آریہ اور بھاشا وغیرہ جانتی ہو۔ کیونکہ لڑکا آریہ سدھانتوں کے جاننے اور ماننے والا ہے۔ باقی حالات کیلئے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

المشتہر

کیول رام کلرک کمپٹ آگزامینر آفس راولپنڈی۔ سابق منتری آریہ سماج راولپنڈی

ریویو

منشی درگا پرشاد صاحب قانونگو تحصیل سہارنپور (ضلع سہارنپور) نے اپنی تصنیف کردہ دو نظم ریویو کے لئے بھیجے ہیں۔ دونوں کا مضمون اچھا اور شاعری بھی کچھ بری نہیں۔ البتہ کہیں کہیں ربط محاورہ کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ لیکن شاعری حقوق بڑے وسیع ہیں اسلئے عذر کی گنجائش نہیں۔

رامچندر جی کا دوسرا درشن (۱) قیمت فی جلد اس میں اجودھیا نگری کی موجودہ حالت سے مقابلہ کر کے دکھلایا ہے۔ کہ اُسوقت اسکا عروج اس لئے تھا۔ کہ دھرم کے وس لکشنوں پر عمل کرنے والے راجہ اِس پر راجیہ کرتے تھے۔

(۲) مسدس یعنی آریہ سماج کی کارگذاری کا پورا نقشہ قیمت فی جلد۔ اس میں آریہ سماج کا مفصل کارنامہ نظم میں درج ہے۔ خریداری کی درخواستیں بنام لالہ درگا پرساد صاحب قانونگو تحصیل سہارنپور ضلع سہارنپور بھیجئے

کنیا ناتھ آلے جلندھر

مہاشہ گوردت جی ہاسپٹل اسسٹنٹ مقام بویہ ضلع بنوں سے لکھتے ہیں "میں آپ کا اتی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے سنودھر پتر میں کنیا ناتھ آلہ کی بڑی سہائتا کی ہے۔ آپکے آرٹیکل کو جس نے پڑھا بے تحاشا رو دیا۔ پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کے دن سولہ روپیہ چندہ ہوا۔ ۱۴ روپیہ ہم لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ کنیا ناتھ آلہ جلندھر کے لئے۔ بس ایک روپیہ آٹھ آنہ کے ٹکٹ کنیا ناتھ آلہ جلندھر کے لئے آپ کی سیوا میں بحیثیت ایک کارکن ہونے کے ارسال کرتا ہوں"

نوٹ عہ کے ٹکٹ موصول خدمت لالہ نند لعل جی اُپ منتری آریہ سماج جلندھر کی سیوا میں بھیج دئیے

(منشی رام)

پنڈت گنڈا رام - پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے چچا شنکر گڈھ ضلع پشاور تحریر فرماتے ہیں "مبلغ ۲۵ روپیہ کنیا ناتھ آلہ کے واسطے حسب شرح ذیل - اپنے پاس سے پندرہ ۱۵ روپیہ اندوان نور چشمی ویشیشوری سورگباشی دھرم پتنی بابو جر نجیت مل ۱۰ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت شریف ہیں۔ حسب تفصیل صدر اندراج فرمائیگا"

جوالا پرشاد جی ہاسپٹل اسسٹنٹ کوھیما - ناگا پہاڑی - آسام سے لکھتے ہیں "ہماری پلٹن کے صوبہ دار میجر صاحب کیپراج گورنگ (دورما) نے اپنی ترقی کی خوشی میں میری درخواست کرنے پر مجھے مبلغ پچاس روپیہ اناتھوں کے لئے

آریہ سماجک خبریں

جلالپور بھٹیاں آریہ سماج میں ۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی یادگار میں خاص جلسہ ہوا۔ نگرکیرتن کے بعد ہون ہوا۔ اور شام کو پنڈت لیکھرام کے جیون پر لالہ چیت رام اور پنڈت بھگت رام پرچارک کے لیکچر ہوئے۔ خاتمہ پر منتری مہاشہ نے تقریر کی

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخان نے اپنے سالانہ جلسے کی سماپتی کے دوسرے دن ۶ مارچ ہونے کی وجہ سے دہرم ویر لیکھرام کی یادگار میں جلسہ کیا۔ جس میں نبی بخش راگی کے بھجن ہوئے اور مہاشہ وزیر چند ودیارتھی جی نے دہرم ویر کے جیون چرتر پر لیکچر دیا۔

بہیرا آریہ سماج کو مہاشہ کیشب دیو جی نے جاکر خوب جگایا تھا۔ یہ مہاشہ اینگلو سنسکرت سکول بہیرا کے ہیڈ ماسٹر ہو کر گئے تھے۔ آپ نے سماج میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ شنکا سمادہان کے لئے ڈبیٹنگ کلب کھولی پریتی بھوجن۔ سبھا کے ذریعہ باہمی پریم کا رشتہ مضبوط کرنا چاہا۔ آپ کے اپدیشوں سے بہت لابھ پہونچایا۔ لیکن اب پھر یہ بہیرا سے چلے آئے ہیں لالہ شانتی سوروپ جی نے اپنے بیاہ کی خوشی میں دو روپیہ بہیرہ سماج کو دان دیا۔ اور چھہ روپیہ کی کتابیں سماج کو نذر کیں۔ پنڈت هرنام سنگھ پرچارک کے بھی چار ویاکھیان ہوئے جن میں حاضری دو سو تک پہونچ گئی تھی۔

آریہ سماج دھامپور ضلع بجنور کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ دیگر پنجابی آریہ بھائیوں کو عموماً اور پنڈت رام بھجدت بی۔ اے وکیل کو خصوصاً اس موقع پر جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت دیتے ہیں۔

خانگی آریہ سماج گرو کل کے لئے بھی ایک معقول رقم جمع کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔

آریہ سماج ونگہ میں ۹۔ اور ۱۰۔ مارچ کو پنڈت بھگت رام اپدیشک نے ویاکھیان دیئے۔ اس سماج نے ایک آریہ پاٹھ شالا کھولنے کا وچار کیا۔ جس کے لئے پنڈت بھگت رام جی نے چھہ ماہ کے لئے ایک روپیہ ماہوار دینا سویکار کیا۔ باقی خرچ سماج کی طرف سے دیا جانا منظور ہوا۔ چنانچہ ۱۱۔ مارچ کو نگرکیرتن کے بعد سماج مندر میں ہون ہو کر آریہ پاٹھ شالا کھولی گئی

آریہ سماج گڑھی عبدالله خان کا دوسرا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔ نگرکیرتن ۵ کی شام کو ہوگا۔

آریہ سماج شہر قصور ضلع لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹۔ اپریل کو ہوگا نگرکیرتن اسکے واسطے ۲۷۔ اپریل مقرر ہوئی۔ منتری مہاشہ اور پرتی ندہی سبھا پنجاب کو تو لوگ اپدیشکوں کے بھیجنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور دیگر آریہ سماجوں سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ان تاریخوں میں اور کوئی جلسہ مقرر نہ کریں

لکھنؤ میں بعض بھائیوں نے جو آریہ سماجک ہی نہیں ہیں۔ ہولی جلانے کی جگہ ہون کرایا۔ بد رسموں کو دور تو سب تعلیمیافتہ بھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ برادری کی بیہودہ مخالفت سے وقت گبہرا جاتے ہیں۔ ثابت رہنے کا وقت وہی

گورکھپور میں جو دونوں سماجوں کے ملنے کا سماچار تھا۔ اسے بڑہ کر بہت سے بھائیوں نے پتر لکھے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی ملاپ نہیں ہوا۔ بلکہ ضد و خیال نے آریہ خیال کو نیست و نابود کر دیا۔ اس پتر میں وہ خطوط اسلئے درج نہیں کئے گئے تھے۔ کہ مبادا کچھ بے لطفی پیدا نہ ہو۔ اب گورکھپور کے آریہ سماج کے منتری مہاشہ لیکھ داس ورما لکھتے ہیں۔ کہ ہولیوں میں سماج مندر میں گلاب اور عبیر چھڑکا گیا۔ پان الائچی بانٹے گئے اور آریہ بھائیوں نے خوب ہولی منائی۔ اس خبر سے تصدیق ہوتی ہے۔ کہ قومی خیالات کو دبا لیا ہے۔

آریہ سماج سیبی (علاقہ بلوچستان) جو کچھ عرصہ سے سست پڑ گیا تھا۔ اب پھر جاگ اٹھا ہے ہفتہ وار جلسے ایتوار کو شروع ہو گئے ہیں۔ لالہ کرم چند بی۔ اے۔ نے ایتوار تاریخ ۱۰۔ مارچ کو آریہ سماج کی حیثیت امیدوں پر لیکچر دیا۔ جس میں حاضری ۷۰ کے قریب تھی۔ سب بھائیوں نے مل کر چندہ لی اور آریہ سماج کی آئندہ بہبودی کے لئے وچار ہوتا رہا۔ حسب ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے۔ پنڈت ہر پرشاد صاحب اگزیکٹو انجنیر پریزیڈنٹ۔ منشی گیان چند صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس اپ پردہان۔ لالہ کرم چند صاحب سکرٹری۔ لالہ تیج رام اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ بلکیا رام خزانچی اور لالہ جسونت رائے لائبریرین۔

لالہ لبھو رام سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ لکھتے ہیں۔ کہ جناب پرساد آریہ سکول لودہیانہ میں سے امتحان مڈل سنہ ۱۹۰۱ء میں ۹ طالب علم شامل ہوئے تھے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ رزلٹ آوٹ ہونے پر معلوم ہوا کہ ۹ میں سے آٹھ طلباء کامیاب ہوئے اور تمام ضلع لودہیانہ کے سکولوں میں سے اول نمبر رہنے کا فخر حاصل کیا۔ یہ سب بابو شنکر لال صاحب ہیڈ ماسٹر و دیگر مدرسین کی کوششوں کا پھل ہے۔ جو کہ تمام وقت اپنا سکول کی بہتری کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو پراتہ کال کو دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں آریہ سماج مندر میں خاص جلسہ کیا گیا۔ ہون کے بعد میں نے دہرم ویر کے جیون چرتر پر لیکچر دیا۔

واقعہ ۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو آریہ سماج کھیکرن نے اپنے نگر میں نگرکیرتن انگریزی باجہ کیساتھ بڑی دہوم

وحعام سے کیا۔ راستہ میں شراب اور ماس وغیرہ کی صفرسی کے برخلاف لیکچر بھی ہوئے۔ جن کا اثر شہر باسیوں پر اچھا پڑا۔ آخیر میں اور ویک پیدا کرنے کے وسائل بیان کئے گئے جس سے ویدک دہرم کی امنگ سامعین کے دلوں پر ہوئی۔ مخالفت اب کسی قسم کی نہیں ہے

انتخاب عہدہ داران ینگ مینز آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خاں۔

لالہ تلسی داس . . . . پردھان

لالہ بسنت لال . . . . اُپ پردھان

لالہ رام دیال . . . . منتری

لالہ بیلوں لال . . . . خزانچی

آریہ سماج گوجرخاں کے سپتاہک جلسہ میں رشی دیانند جی کے جیون چرتر سے کتھا ہوا کرتی ہے۔ بھائی اوتار سنگھ جی منتری بڑی پورشارتھ سے کام کرتے ہیں۔ جملہ خط وکتابت اُنہیں سے ہونی چاہیے۔

موضع سفیدون ریاست جیند میں ایک آباد بستی ہے اس جگہ یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء سے ایک پورانک سادھو منگلانند نے شور مچایا تھا۔ جبہر آریہ سماج کی طرف سے شاستر ارتھ کرنا قبول کرکے آریہ پنڈتوں کو بلوایا گیا۔ سادھو صاحب نے ہی گفتگو میں تو مان لیا تھا کہ ویدوں میں مورتی پوجا اور مُردوں کے شرادھ کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بھگت رام اور پنڈت شمبھو دت و پنڈت بیراج پہونچ گئے تھے۔ اور کرنال آریہ سماج کی طرف سے وہاں کے پورشارتھی منتری لالہ کشن سروپ جی۔ مع برہمچاری کیول رام جی کے بھی شامل ہوئے تھے۔ پنڈت بھگت رام جی نے شاستر ارتھ کیا جسکا اثر آریہ سماج کے حق میں بہت اچھا رہا۔ تین مہاشیوں کے یگیوپویت سنسکار بھی اسی موقع پر ہوئے۔ جن میں پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ

کو دان ملے

بڑی خوشی سے یہ خبر سُنی گئی ہے کہ شیوراتری کے دن جموں شہر میں آریہ سماج قائم ہوگیا ہے۔

سیالکوٹ۔ لالہ گنیش داس جی کے پُتر کا نام کرن اور کنیا کا نام کرن سنسکار ویدکت ہوئے۔ اس خوشی میں سماجک بھائیوں نے نگر کیرتن بھی کیا۔ لالہ گنیشداس جی نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ اور ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے۔ ۹۔ دسمبر کو لالہ دیوی دیال جی کے پُتر کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ گروکُل۔ کنیا مہاودیالہ۔ اور پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ میں ایک ایک روپیہ دان ملا۔ ۱۶۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو ڈاکٹر ٹھاکر داس جی کے پُتر کا نام کرن سنسکار ہوا ایک روپیہ لوکل سماج کو دان ملا۔

۱۔ ماگھ سمت ۵۷ کو مہاشہ مہاراج کشن جی کی بھگنی کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ ایک روپیہ لوکل سماج کو دان ملا۔ لالہ گنیشداس جی سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ کو جب کبھی فرصت ملتی ہے تو کہیں نہ کہیں پرچار ضرور کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں میں اُنہوں نے اپنے گرد و نواح دیہات میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اور کچھ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ سماج ہذا کے سپتاہک جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی لالہ گنگا رام جی لیکچر بھی دیا کرتے ہیں۔ اور لالہ گنیشداس جی تفسیر رگوید آدی بہاشیہ بھومکا اردو سے کتھا کیا کرتے ہیں۔ اور زبانی اُپدیش بھی دیا کرتے ہیں افسوس کہ چندرہ روزہ کلب اب کئی مہینوں سے بند ہے۔ منتری مہاشہ کو ضرور اس طرف توجہ پھیرنی چاہیئے۔

شاہجہانپور۔ افسوس کہ بابو شیولال جی کے پِتا کا دیہانت ہوگیا۔ انتیم سنسکار ویدوکت ہوا مبلغ ... روپیہ کی سامگری خرچ ہوئی۔ اور گھرہ شدی کی ہون پر ... روپیہ کی سامگری خرچ ہوئی۔ بابو صاحب نے مندرجہ ذیل فنڈات میں بہ تفصیل ذیل دان دیا۔

آریہ سماج شاہجہانپور . . . . عہ

اناتھ آلیہ بریلی . . . . عہ

غریب بیواؤں کو . . . . عہ

اور فقرا کو . . . . عہ

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے مرتیو پر سماج میں ایک خاص جلسہ ہوکر صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر اور وائسرائے ہند کی سیوا میں افسوس کے تار روانہ کئے لالہ جواہرلعل جی کے پُتر کا مُنڈن سنسکار ویدوکت ہوا۔ پانچ روپیہ سماجک فنڈات میں دان ملا یہاں پرستری سماج بھی ستھاپت ہوگیا۔ لالہ پرسادی لعل جی کے دو پُتروں کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت ہوا۔ مبلغ تین روپیہ سماجک فنڈات میں دان ملے۔ بابو سکا پرساد جی کا بواہ سنسکار۔ ماسٹر گنگا سہائے جی کی پُتری سے ویدوکت ہوا۔ مبلغ ... روپیہ سماجک فنڈات میں دان ملا۔

گنگوہ۔ افسوس کہ بابو بارو مل صاحب سبھاسد رودرسیر کی دہرم پتنی کا تاریخ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء دیہانت ہوگیا۔ مرحومہ کے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ پرماتما بابو جی کو شانتی پردان کریں اور اُن کے سامنے بچوں کو چرنجیو رکھیں۔

لالہ تاراچند صاحب کلرک محکمہ بارکماسٹری ملٹری ورکس انبالہ چھاؤنی۔ برہمچاری گوردت جی اشٹادھیائی سکھلانے والے کا پتہ دریافت فرماتے ہیں۔ جس صاحب کو پتہ ہو اُن کو مطلع فرمائیں۔

ایک مہاشہ نے ایک دفعہ پیڑوال کی دوائی کے لئے اخبار ہذا میں درخواست کی تھی۔ لالہ بھیم رام صاحب سود قصبہ جیبال کلاں ضلع امرتسر کے پاس دوائی طیار موجود ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو۔ وہ آدہ آنہ کا ٹکٹ اُن کو ارسال

کر کے دوائی منگوا سکتے ہیں۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

ملتان آریہ سماج	۳۰ - اور ۳۱ - مارچ ۱۹۰۱ء کو ہوگا
کرنال آریہ سماج	۳۱ مارچ و یکم اپریل ״ ״
گجرات آریہ سماج	״ ״ ״ ״
بیوہام پور ضلع بجنور	۱۲ - ۱۳ - ۱۴ ״ ״
شرقپور آریہ سماج	۲۸ اور ۲۹ ״ ״

نوٹ - بمگر کیرتن ہر ایک جلسہ کے مقررہ تاریخ سے ایک یوم پہلے ہوں گے؟

کنیا مہا ودیالہ جلندھر شہر

(۱) کیتھل سے ڈاکٹر بھاگ مل جی نے للعہ روپیہ جمع کر کے بھیجے ہیں۔ مفصل خط صیغہ مراسلات میں پڑھنے کے قابل ہے۔

(۲) کوہ دھرم سالہ سے چودھری ٹھاکر داس جی للعہ روپیہ جمع کر کے لائے ہیں۔ آشا ہے کہ اس طرف سے اور بھی روپیہ آوے گا۔

(۳) لالہ گنیش داس جی منتری آریہ سماج سیالکوٹ نے مبلغ دعہ روپیہ برائے کنیا مہا ودیالہ جلندھر ارسال کئے ہیں۔

ضرورت

مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک تجربہ کار آریہ نیک چلن اوستاد کی ضرورت ہے۔ جو سنسکرت انگریزی وغیرہ بچوں کو انٹرنس تک پڑھا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات اس پتہ پر بھیجیں۔

المشتہر

پنڈت آتما رام بیدی سیکرٹری انیسرہ آریہ سبھا بلوچستان (بلوچستان)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

لالہ چیلا رام آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کے سالانہ جلسہ کا مفصل حال تحریر فرماتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں آریہ سماج میں بھی کلچرڈ بھائیوں (طنزاً نہیں بلکہ تمیز کے لئے لکھتا ہوں) کے بھیجے ہوئے پرچارکوں میں فساد ڈلوانے کے لئے کوشش کی۔ نیز ھندو آریہ دت پر بھی بعض ایسے ہی بھائیوں نے خاص طرح کی بحث چھیڑی۔ چونکہ اس مضمون کو بعینہ درج اخبار کرنے سے خواہ نخواہ کے لفظی جھگڑے کا احتمال ہے۔ اسلئے مختصراً یہ کافی ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بلحاظ حاضری سامعین و جمع ہونے روپیہ کے کامیابی سے ہوا۔ پنڈت دولت رام پنڈت بھگت رام - سادھو پرمانند - مہاشہ وزیر چند ودیارتھی - بھائی جگت سنگھ اور پنڈت امیں چند وغیرہ کے اپدیش اور لیکچر ہوئے - اپیل وید پرچار فنڈ کے لئے ہوا۔ ۹۵۰ چندہ لکھا گیا جس میں سے ۸۰۰ روپیہ نقد وصول ہوگیا۔ بمگر کیرتن خاص کامیابی سے ہوا۔ کیونکہ مہاشہ وزیر چند جی بھی شریک تھے۔ دھرم چرچا میں خاص لطف رہا۔ اسیوقت کالج والے بھائیوں نے بھی شہر میں گھوم کر روپیہ جمع کیا تھا۔ اور جلسہ میں پھر وہاں مہاشہ نے کہہ دیا تھا۔ کہ کالج کے لئے بھی ۸۰۰ روپیہ جمع ہوا ہے۔ نہ معلوم یہ رپورٹ ابھی کب تک شائع ہوگی۔ **ایڈیٹر**

پھر وہاں **منتری آریہ سماج** بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ اُس شاستر ارتھ کا مفصل حال بھیجتے ہیں۔ جو پنڈت منصدی رام آریہ پرچارک اور پورانک سبھا کے ہندوں کے درمیان ہوا

چونکہ کوئی نیا پرمان وغیرہ نہ تھا اس لئے بحث درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ **ایڈیٹر**

منتری آریہ سماج ڈسکہ۔ ہر دو مضامین کا خلاصہ پچھلا درج اخبار ہو چکا ہے **ایڈیٹر**

آریہ برادری

گذشتہ اشاعت سے آگے

ست دھرم پرچارک مورخہ ۸ - مارچ ۱۹۰۱ء میں نے بغور پڑھا - کچھ مضائقہ نہیں اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ کے مضمون متعلقہ آریہ برادری پر وندہ بھی نکتہ چینی نہ کروں تو مجھے خواہ مخواہ اصرار کرنا اسوقت مد نظر نہیں ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ ہر ایک انجمن کا ہر فرد کمل نہیں ہوا کرتا۔ مگر میری رائے میں جو لوگ عملی طور پر کمر بستہ ہوئے ہیں۔ اور آریہ سماج کی اصلاح پر آمادگی ظاہر کر کے ریفارمروں کے رفارمر کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں ان کے وعدوں کی جانچ پڑتال کرنے کا ہر ایک آریہ سماج کے سبھاسد کو حق حاصل ہے فرض کیجئے۔ کہ چند نوجوانوں کو جنہیں ایک چھوٹے سے تالاب میں تیرنے کی مہارت ہے یہ ذہن سما جاوے کہ ہم بڑے بھاری تیراک ہیں۔ یا کچھ دن کسی چھوٹی سی نہر میں ڈونگیاں چلانا سیکھ کر اُنہیں یہ زعم ہو جاوے۔ کہ ہم ناخدا ہیں۔ اور ایک دریائے ذخار کے کنارے ایک کشتی لے کر کھڑے ہو جاویں۔ اور صلائے عام دیدیں۔ کہ جو چاہے۔ اس میں سوار ہو جاوے۔ ہم دم بھر میں پار کر دیں گے۔ تو اس حالت میں اگر واقف کار اشخاص عوام کو یہ جتلا دیں۔ کہ خبردار دھوکہ میں نہ آنا۔ یہ نوجوان نہ تو ناخدا ہیں۔ اور نہ اس کام کی قابلیت رکھتے ہیں

تو کوئی بڑی بات معلوم نہیں ہوتی۔

ماسٹر رام داس جی کی مکرر خامہ فرسائی میں بھی مجھے کوئی بات قابلِ توجہ معلوم نہیں ہوتی البتہ اُن کے دل کی اندرونی حالت روز بروز زیادہ واضح ہوتی جاتی ہے۔ ماسٹر صاحب صبر و شکیبائی کو ہاتھ سے نہ دیں۔ عوام کو بہت جلد بغیر اُن کے تردد کرنے کے منکشف ہو جائے گا۔ کہ آریہ برادری کی نکتہ چینی میں کونسی "سپرٹ" کام کر رہی ہے۔ نیز مخفی نہ رہے کہ "آریہ برادری" کی نسبت ایک ایک لفظ جو میری قلم سے نکلا ہے۔ اُس کا میں ذمہ دار ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو لفظ لفظ کو پُرمعنی ثابت کرنے کے لئے کامل ثبوت اور شہادتیں پیش کر سکتا ہوں۔ اور طرفہ یہ کہ اُس شہادت میں سب سے بڑا حصہ ماسٹر صاحب کا ہی ہوگا

آمدم برسرِ مطلب۔ اب میں پھر اپنے تحریری سوال و جواب کا سلسلہ شروع کرتا ہوں اور اس میں ہر ایک سوال و جواب بذاتہ مکمل ہوگا۔ یہ بھی پوشیدہ نہ رہے۔ کہ ابتداء کا کچھ حصہ ایک معزز صاحب کے ہاتھ کا ہے۔ باقی کل حصہ (جس میں سوال و جواب دونوں شامل ہیں) خاص ماسٹر صاحب کی قلم کا لکھا ہوا ہے۔

س ۔ آریہ بھراتری سبھا جسکے مقاصد آپ نے مجھے دیئے ہیں۔ کیا حیثیت رکھتی ہے؟ آیا ایک سبھا (انجمن) کی یا ایک اُن معنوں میں برادری کی۔ مثلاً کھتریوں کی برادری۔ بنیوں کی برادری؟

ج ۔ مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ سبھا سے آپ کی کیا مراد ہے۔ میں اس کو آریہ برادری [illegible] کھتری سبھا۔ کائستھ سبھا۔ آریہ [illegible] تشبیہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ کسی خاص قوم کی [illegible] مقرر کی [illegible] اور [illegible] دوستی

بھید اکرانے کا مقصد نہیں رکھتی

نوٹ ۔ کس بھولے پن کیساتھ اصل سوال کو چھوڑنے سے گریز کیا ہے۔

س ۔ جو لوگ فری مسن ۔ گڈ ٹمپلر سوسائیٹیوں میں داخل ہوتے ہیں ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ فری مسن یا گڈ ٹمپلر برادری میں داخل ہیں اس قسم کی برادری یا بھراتری سبھا کی برادری میں کیا تفاوت ہوگا؟۔

ج ۔ فری مسن برادرہڈ کی بابت میں کچھ نہیں جانتا۔ اور نہ ہی گڈ ٹمپلر لاج کی بابت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ پھر کس طرح میں نامعلوم برادریوں سے جن کے اغراض وغیرہ بالکل پوشیدہ ہیں۔ آریہ بھراتری سبھا سے تشبیہ دے سکتا ہوں۔ جسکے اغراض مقاصد روز روشن کی طرح صاف ہیں۔

س ۔ جن لوگوں کا باہمی رشتہ ناطہ ہوتا ہے مگر مذہبی عقائد اُن کے یکساں نہیں ہیں کیا اُن لوگوں کے مجموعہ کو آپ برادری نہ کہیں گے

ج ۔ میں نہیں جانتا۔ کہ آپ کے برادری لفظ سے کیا مراد ہے۔ عام طور پر بے اصولوں کے مجمع کو بھی برادری کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ لیکن میں یقیناً ایسے مجمع کو آریہ بھراتری سبھا کے نام سے نہ پکاروں گا۔

نوٹ ۔ سوال کے سمجھنے کے بھی یہی معنی ہیں

س ۔ جن لوگوں کے مذہبی عقائد یکساں ہیں۔ مگر اُن میں باہمی رشتہ ناطہ نہیں ہوتا۔ کیا اُن لوگوں کے مجمع کو آپ برادری نہیں کہیں گے؟

ج ۔ برادری لفظ کی تشریح ہونی چاہئے مگر از کم ایسی سبھا کے بالکل وہی اغراض نہیں ہو سکتے۔ جو کہ آریہ بھراتری سبھا کے ہیں۔

س ۔ جن لوگوں کے مذہبی عقائد یکساں ہیں۔ اور اُن میں باہم رشتہ ناطہ بھی ہوتا ہے۔ کیا۔ اُن لوگوں کے مجمع کو آپ برادری نہیں کہیں گے؟

ج ۔ عام لوگ ایسے مجمع کو برادری کہہ دیتے ہیں۔ اور میں بھی ایسے مجمع کو

اُن مذہب والوں کی برادری کہہ دوں گا۔

نوٹ شکر کا مقام ہے۔ کہ ماسٹر صاحب ٹھکانے پر آ گئے۔ یہیں صاف ظاہر ہے۔ کہ ماسٹر صاحب کے قول کے مطابق وہ سو کھتری صاحبان جن کے باہم رشتہ ناطہ ہوتا ہے اور وہ آریہ سماج کے سبھاسد بھی ہیں اپنے مجموعہ کو "آریہ برادری" یا دوسرے الفاظ میں آریہ دھرم والوں کی برادری کہہ سکتے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اس بات کا خود بخود بہت آسانی سے فیصلہ کر دیا ہے

(باقی آئندہ)

راقم

دیوی دیال

لال مرچوں نے ضرر کیا یا قصور نہیں کیا

آج ست دھرم پرچارک میں ایک مضمون بعنوان لال مرچ مضرِ صحت ہے۔ میری نظر سے گذرا چونکہ یہ ایک اسپیشل اسسٹنٹ صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ اسلئے غالباً لوگوں نے اُسے زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ مگر بایں ہمہ ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون میں سوائے اس کے اور کچھ ظاہر نہیں فرماتے کہ (۱) اگر لال مرچیں حد سے زیادہ استعمال

ہوتی ہے۔ مخالف مرچ کو اس کی ناقابلیت کی دلیل سوجھی ہے۔ مگر صاحب لیاقت یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اجوائن۔ پودینہ ادرک۔ وغیرہ جیون بوٹیوں سے سب کے اندر یہ سوزش موجود ہے۔ پھر ان کا استعمال متروک کیوں نہ کیا جاوے۔ بچوائی اور پیٹ میں رہنے والے لوگ اگر دو چار دن خشک اور گرم سوزش اور چٹکارا لانیوالی اشیاء کو متروک کر دیں۔ تو اُن کو جلو در گگلر۔ تلی۔ (طحال) وغیرہ بیشمار مرضوں میں مبتلا ہو کر وجہ تخفیر اٹھانا پڑے۔

مجھے بخوبی یاد ہے۔ ہمیشہ باجرہ کے عادی گندم کے کھانے سے گھبراتے ہیں۔ اور جوار چاولوں کے عادی گندم باجرہ دونوں سے جی چراتے ہیں۔ ظاہر تو یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ باجری علاقوں میں دو چار دن کنک کھانے سے بخار کا زور ہو جاتا ہے۔ کنک کے ہمیشہ استعمال کرنے والے جیسے دو ابے کے باشندے بچوائی بیٹ میں آ کر چاولوں کے نقائص بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔ درد پیچش کی شکایت بدہضمی کا سامنا کرکے بیچارے جلدی وطن کی مراجعت پر اتراتے ہیں۔ شہد کیا عرض کیا جاوے۔ لال مرچ آنکھ۔ زبان۔ دماغ وغیرہ کسی اعضا کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ بلکہ ان کی مدد اور ماتحت ہے۔ بشرطیکہ بطور لوازم و بطریق مناسب اس کا استعمال حسب حال اور حسب موقع ہو۔

ساقی

بھولا ناتھ از چیب

مفید عام باتوں کا سلسلہ

نمبر ۵

عبرت { شراب خوری کی بد عادت نے ہند کو تباہ

کرتے ہیں زرا کسر نہیں چھوڑی۔ لیکن ہندوستانیوں کی آنکھوں میں کچھ ایسی چربی چڑھی ہے۔ کہ اپنے ہاتھوں کھیپ اڑاتے ہوئے ہی نہیں دیکھتی۔ کہ اس شراب خانہ خراب کے طفیل اُن کا کیسا نقصان ہو رہا ہے۔ خون کے آنسو چل پڑتے ہیں۔ جب ہم غور سے ایک نوجوان جس کے چہرہ کی جھلکیں وضاحت سے بیان کر رہی ہیں۔ کہ یہ کسی عمدہ مطلب کے لئے بنایا گیا تھا۔ بھیک مانگتے دیکھتے ہیں۔ لیکن کس چیز نے اس کو اس گری ہوئی حالت میں پہونچایا۔ آؤ دریافت تو کریں۔ آہا۔ جواب وہی ہے۔ جس کا ہمیں پیشتر ہی سے گمان تھا۔ شراب خانہ خراب بچپن کی لاڈلی اولاد تھا میں منہ لگ گئی۔ اور نہ صرف جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہی پر ہاتھ صاف کیا۔ بلکہ خاندان کے نام تک کو ڈبو دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُس نازنین کے چہرہ کی طرف دیکھو۔ کیوں ہر وقت یہ ملول میں ڈوبی رہتی ہے۔ اور سرد آہیں بھرتی ہوئی "تیرا ستیاناس" کی آواز نکالتی ہے۔ دوستو! میں عالم جوانی میں اُس کا کڑیل شوہر اپنے والدین کو داغ حسرت دیتا ہوا۔ اور اپنی پتی پرتا استری کو زندہ درگور کرتا ہوا۔ شراب خانہ خراب کی نذر ہو گیا۔ اس قسم کی وارداتوں کی تعداد کوئی انگلیوں پر گننے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ہزار ہا آباد گھرانے خانہ بوم بنائے۔ لکھو کھہا سہاگنوں کے سہاگ چھینے۔ بیشمار خاندانوں کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن افسوس وہی دُنیا کھو کر بھی ہندوستانی ہوش میں نہیں آتے۔ لیکن ہوش کس طرح آوے۔ جب کہ مخمور پڑے ہیں۔ اور اُس سرور کے سامنے عزت و مال حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جو کہ نشہ کی حالت میں شرابی کو ہوتا ہے۔ آؤ ہم آپ کو ایک شرابی کی حالت دکھا دیں۔ جو کہ نشہ کی ترنگ میں شائد ساتویں

آسمان کی بہشت میں سیر کر رہا ہے۔ وہ دیکھو بدررو میں ایک انسان بصورت و حیوان بسیرت پڑا ہے۔ کپڑے پھٹے ہیں۔ اور کنکر پتھر اینٹوں کے لگنے سے زخم جا بجا ہو گئے ہیں جن سے خون بہ رہا ہے۔ یہ نہ ہو کوئی شرابی ہوگا۔ شراب کے نشہ میں بدررو کو بہشتی گنگا سمجھ کر پڑا رہا ہوگا۔ آہ وہ تو آیا۔ کیسا چالاک حیوان ہے۔ ایسی نشست باندھ کر موتنا شروع کیا۔ کہ شرابی میاں کے منہ میں جا پڑا۔ لیکن شرابی بیچارا نشے کے ٹوٹنے کی حالت میں تھا۔ اور یہ حالت قریباً جانکنی کی حالت کے برابر ہوتی ہے بیچارے کو ضرورت تھی۔ کہ یہاں پڑے ہوئے ہی کوئی مہربان ایک پیالا پلا جاوے۔ دیکھو اس کا چہرہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ وہ اُس کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ اہو! وہ زبان سے بھی کچھ بولنے لگا سنو۔ وہ کیا کہتا ہے۔ خوب! حق انسانیت پورا کیا۔ کہتا ہے

بھلا ہو ساقی تیرا جام مے مجھکو پہنچایا ہے
اجر اس تیری رحمت عین کا دیوے خدا تجھکو

بیشک اس سے بڑھ کر اور رحمت ہو ہی کیا سکتی ہے۔ لیکن وہ شخص پاخانہ کیوں اُٹھا رہا ہے بڑا ظریف طبع ہے۔ وہ تو شرابی کے منہ میں ڈال دیا۔ لیکن زبان سے شعر بھی پڑھ دیا ہے

جام مے کیا ہے نوش جاں تمنے میرے صاحب
نذر کرتا ہوں الفت سے تھوڑا سا ناشتہ تجھکو

ہاں ضرور۔ شراب کے ساتھ کچھ کباب بھی چاہیئے بیشک اس قسم کی ساری نعمتیں خوش قسمت شرابی کے حصہ میں ہی آتی ہیں۔ لیکن ایک اور بھی ہے

بہت نذریں ملیں تم کو نذر صابر کی بھی لیلو
گل لعنت کا گلدستہ دیا جاوے بنا تجھ کو

بیشک لعنت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جس کے شرابی مستحق ہوں۔ الیشو۔ نے یہ نعمت

ہی اُنہیں جوانان جہان کے لئے مناسب ہے شرابی دوستو! کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کیا بارہا یہ حالت تمہاری نہیں ہو چکی۔ کیوں پھر بھی یہ تماشہ دیکھتے ہو۔ برائے خدا تمہیں ان نیت کی امانت نہیں دی گئی ہے۔ کیوں خیانت کے مجرم بنتے ہو! اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور عبرت حاصل کرو۔ خدا تمہیں نیک ہدایت دیوے

راقم

نگر تھہ جلال پوری

نمبر ٦

(١) اگر تو گناہوں بچنا چاہتا ہے۔ تو ایشور کے سرو دیاپک ہونے کا نشچے کر۔ (٢) راجہ کے دربار میں جا کر بھکشوں کے لئے یا چنا کرنا عقلمندی سے بعید ہے۔ اپنے مہاراجہ ادھیراج پرماتما کے حضور میں جا کر دھن دولت وغیرہ نکمی اشیاء کے لئے درخواست مت کر۔ بلکہ وہ انمول موتی مانگ جسے دہرم کہتے ہیں (٣) مہاتماؤں کا بچن اچھی طرح سے یاد رکھ۔ کہ اگر تو دھرم کی رکشا کریگا۔ تو دہرم تیرا رکھشک ہے۔ لیکن اگر تو دہرم کی ہانی کرے۔ تو دہرم تیرا نشٹ کر دیگا۔ (٤) رشی بتلاتی ہیں۔ کہ آتما اصل میں سُکھ روپ ہے پرکرتی کے میلاپ سے اسے دُکھ ہوتے ہیں تو پھر تو کیسا نادان ہے۔ کہ جس چیز کے میلاپ سے آتما دکھی ہے۔ اُسی چیز کے حصول کے لئے دن رات مارا مارا پھرتا ہے۔ اور پھر اُس سے سُکھ کی امید رکھتا ہے۔ یاد رکھ رشی واک کو تو ہرگز جھٹلا نہیں سکتا۔ بس اگر سُکھ چاہتا ہے۔ تو پرکرتی کا خیال چھوڑ اور ایشور کی شرن لے۔ جو کہ سکھ کا مکمل بھنڈار ہے۔

(٥) جو اپنے آپ کو نہیں جانتا وہ اوروں کو کیا جانے گا۔ پس پہلے اپنے سوروپ کو پہچان پر ایشور کا درشن تجھے جلدی ہو جائیگا

(٦) ہر ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے اُس کے حسن و قبح کو سوچنا انسانی طبیعت کا خاصہ ہونا چاہئے۔ پس اس بات کی عادت ڈال۔ اور ہر ایک کام کرنے سے پہلے وچار (٧) تیری دھن دولت کی مالک تیرے جانشینوں کی وراثت ہے۔ اس لئے تیرا کچھ تعلق نہیں۔ ہاں دہرم کی کمائی تیرا اپنا خالص حصہ ہے۔ اور اس سے کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ جہاں تو جاویگا۔ وہاں بھی تیرے ساتھ ہے۔ اور جہاں دھن دولت نہیں پہونچ سکتے۔ وہاں یہ بڑی سرعت سے پہونچ سکتا ہے

راقم

نگر تھہ جلال پوری

جیون یاترا کا سچا ساتھی

یاتری جب کسی ملک کی یاترا کے لئے گھر سے جانا چاہتا ہے۔ تو وہ سب سے پہلے اُس ملک کا نقشہ دیکھتا ہے۔ جہاں کہ وہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کہ کس راستے اُس کو تکلیف ہوگی۔ اور کس راستے وہ آرام پہونچ سکیگا خشکی اور تری کے راستہ کو معلوم کر کے وہ کافی نقدی اپنے ساتھ لیتا ہے۔ جو کہ اُس کی سفری ضرورتوں کو پورا کرے۔ کہانے کے لئے ڈبل روٹی۔ بسکٹ اور میوہ جات۔ پہننے کو گرم اور سرد کپڑے۔ ادویات کا سفری بکس تفریح طبع کے لئے چند کتب۔ اور خدمت کے لئے ایک نوکر۔ لیکن اگر اُس نے یہ بھی پڑھا اور سُنا ہو۔ کہ راستہ چوروں اور ڈاکوؤں کے کارن بڑا خطرناک ہے۔ تو وہ چاہتا ہے۔ کہ ایک عمدہ اور تیز شستر اور کوئی ایسا بہادر ساتھی مل جاوے۔ جو کہ راستہ میں پڑنے والے دھاڑیوں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کر سکے۔ یدی اُسے ایسے خطرناک رستے کے سفر کے لئے کوئی فوجی شستروں سمیت سپاہی ہمراہی مل جاتا ہے تو وہ اُس کے ذریعہ اُن تمام راہزنوں اور دیگر مشکلاتوں سے اپنے مال و اسباب کو صحیح سلامت لے کر بچ نکلتا ہے۔ اور اگر وہ لاپروائی سے شستر یا ساتھی کی پروا نہ کرتا ہوا یوں ہی چل دیتا ہے۔ تو نہ صرف ڈر اور قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے کے کارن اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اپنے جسم کے خون کو ہی خشک کرتا جاتا ہے۔ بلکہ اپنی جان جوکھوں کو رستے میں ہی کھو بیٹھتا ہے۔

پریہ پاٹھک گن ٹھیک یہی حالت ہماری جیون یاترا کی ہے۔ اس کے یاتری کو بڑی مشکل سے مشکل منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ اگر لاپروائی سے اُس کے راستہ میں قدم رکھا جاوے۔ تو انسان کا منزل مقصود پر پہونچنا بالکل اسنبھو ہے۔ شریہ مارگ کو تیاگ کر اگر پریہ مارگ پر ناواقفیت کے کارن چل پڑتا ہے۔ تو مدتوں ٹھوکریں کھاتا اور تکالیف اٹھاتا رہتا ہے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ موہ اور اہنکار بڑے زبردست ڈاکو پڑتے ہیں جو کہ نہ صرف یاتری کی یاترا کی سامگری کو ہی چھین لیتے ہیں۔ بلکہ اپنے تیکشن بانوں دوارا یاتری کی ہڈیاں تک چور کر دیتے ہیں۔ اس قدر کٹھن یاترا کو سگم کرنے کے واسطے شاستر اُپدیش بتلاتے ہیں۔ کہ **دہرم کو اپنا ساتھی بناؤ۔** جو کہ دہرتی۔ کشما۔ دم۔ استیہ۔ شوچ اندریہ نگرہ۔ دہیر۔ ودیا اور اکرودھ روپی تیز شستروں سے کام۔ کرودھ آدی جیون یاترا کے بادھک اور وگھن کارک ڈاکوؤں کو نشٹ کرتا ہے۔ ایسے شوربیر متر کا سہارا لیتا اور جیون یاترا کے لئے اُس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ وہ یقیناً جملہ مشکلوں اور آفتوں سے بال بال بچتا ہوا

جلد ۱۲ | مطبوعہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع مطابق ۱۷ چیت سمبت ۱۹۵۷ بکرمی - جلندھر شہر | نمبر ۵۱

سنسار کی گتی

ایک ہندوستانی راجا کی بے نظیر ہمت

جیسا کہ بڑودہ کے مہاراج کی نسبت جب اصل حالات معلوم ہوئے تھے۔ تبھی ان کے لیئے ہمارے دل میں ایک خاص عزت پیدا ہو گئی تھی۔ ہم نے پولیٹیکل ریفارم کی طرف سے اکثر یہ شکایت سنا کرتا ہوں۔ کہ جب ہندوستانیوں کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا تو ان کی ناکامیابی پر افسوس کرنا عبث ہے۔ لیکن بڑودہ کے مہاراج کی مثال ثابت کرتی ہے کہ قصور زیادہ تر ہمارا اپنا ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ ریاست والوں کی راہ میں دیشی نوابوں کے باعث اس دیش کی بہت سی غیرمعمولی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ جیسی کہ انہیں مہاراج بڑودہ کے رستے میں ڈالی گئیں۔ لیکن پھر بھی اس سچائی سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جسے ہمت کی رتھ پہلی ضرور ملا۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ اعلےٰ درجہ کے منتظم اور مصلح ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اپنی زندگی کے دلچسپ حالات ایک انگریزی اخبار میں چھپوائے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف سٹیٹ کی اور صنعت اور حرفت وغیرہ کو کمالی ترقی ان مہاراج کے عہد حکومت میں ہوئی ہے۔ بلکہ یہ اپنی رعایا کو خود بخود کمال آزادی عطا فرماتے ہیں۔ اور جو شخص خوف سے خوشامد کرتا ہے۔ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ بڑودہ نے کیا ہے وہ دیگر ہندوستانی ریاستیں نہیں کر سکتیں۔ یہ بھی راستے میں ضرور کر سکتی ہیں۔ تو پھر یہ عذر کہ انکو کچھ کرنیکا موقع نہیں دیا جاتا غلط ہے۔ جو حال مہاراجگان کا ہے۔ وہی حالت ہمارے تعلیم یافتہ اصحاب کی بھی ہے۔ یہاں بھی مکاری اور بزدلی کا راج دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی کمزوری کو چھپانے کے لیئے عذر وہی بیرونی گورنمنٹ کا پیش کیا جاتا ہے۔ اگرچہ سٹیٹ کی منہ سوڑ کر تعلیم یافتہ جماعت کا بڑا حصہ محض نیچ آتماؤں کو بیاور اور راستہا ز نہانے میں

تک جاوے تو بہت ہی نمایاں ترقی کا منہ دیکھنا نصیب ہو گا۔

دیش بھاشا کو اُنت کرو تب اُدھار ہو گا

جب کبھی ہندی کو دیش بھاشا بنانے پر زور دیا جاتا ہے۔ تو تعلیم یافتگان کا عذر ہوتا ہے۔ کہ چونکہ انگریزی میں سائنس وغیرہ کی کتابیں ہیں اور ان کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ لیکن مہاراجہ بڑودہ نے گجراتی زبان میں سائنس کی کتابوں کے ترجمے کرا کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ کوئی وجہ ہندی کو دیش بھاشا ہونے کے برخلاف نہیں ہو سکتی۔ گجراتی اور ہندی بھاشا کا کچھ بڑا فرق نہیں ہے۔ اور اس طرح سے بھارت ورش کی کل موجودہ بھاشاؤں کا مخرج بھی وہی سنسکرت ہے جس سے بگڑ کر ہندی بن گئی ہے۔ میری رائے میں اگر گجراتی ترجموں سے ہندی میں سائنس وغیرہ کی کتابوں کا ترجمہ کر لیا جاوے۔ تو پھر انگریزی کو دیش بھاشا بنانے کا سوال ہی رد ہو جاتا ہے اور انگریزی ہماری دیش بھاشا بن کب سکتی ہے؟ جب تک ہماری عورتیں اپنی مادری زبان کو نہیں چھوڑتیں۔ تب تک انگریزی کا دیش بھاشا بننا اسمبھو ہے ...

آریہ سماج اور ستری شکشا

پرش شکشا کے لیئے جہاں گورنمنٹ کیطرف سے بڑا اعلےٰ انتظام تھا وہاں قومی انجمنوں نے بھی اسکی طرف زیادہ تر توجہ دی تھی۔ ہاں ستری شکشا کی طرف آریہ سماج نے کچھ توجہ دی تھی۔ اور اسپر بہت کچھ فخر بھی کیا جاتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جسقدر ہم ڈینگ مارتے ہیں اسکے مقابل میں آریہ سماج نے کچھ کیا بھی یا نہیں۔ حال کے اخباروں سے معلوم ہوا کہ مدراس کی ایک عیسائی بہن نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ پہلا اخبار نویسوں نے بنگال کی پانچ اور لیڈیوں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ لیکن یہ سب عیسائی مت کی پیرو ہیں۔ ایم۔ اے انکی کوششوں کا آخری نتیجہ اور اسے انہوں نے طے کیا۔ میں نہیں کہتا کہ آریہ سماج کے قائم کردہ کنیا مہاودیالہ سے ایم۔ اے پاس شدہ کتنی نکلیں۔ کیونکہ میں

خود اس طریقہ تعلیم سے صرف ستریوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پرشوں کے لئے بھی برخلاف ہوں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا کنیا مہاودیالہ میں سے کتنی دیویاں چاروں تو کیا ایک وید پڑھکر ہی نکلی ہیں۔ اگر نہیں نکلیں تو کسکا قصور ہے۔ آپ یہ کارکنان مہاودیالہ کا قصور بتلائیں۔ دیگر انتظام کے کاموں میں خواہ کچھ ہی حالت ہو لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وید جاننے والی ایک ہی ستری پیدا کرنے کا الزام مہاودیالہ پر عائد ہو سکتا ہے۔ کیا بیس ہزار روپیوں میں ویدوں تک کی تعلیم کا انتظام ہو سکتا ہے؟۔ کیا جن انسٹیٹیوشنوں سے پڑھکر مدراسی لیڈی نے ایم اے پاس کیا ہے۔ انکا کام بیس ہزار کے سرمایہ سے ہی چل رہا ہے۔ آریہ سماج کی اوپر یہ بڑا بھاری دھبہ ہے۔ کہ انہوں نے ابتک پیروی میں ستریوں کے حقوق کو ابتک نہیں سمجھا۔ اگر آریہ سماج کے اندر ابتک یہ خیال نہیں گھسا تو اسے لانا چاہئیے۔ کہ جب تک کنیا مہاودیالہ کے لئے حسب اپیل اول دس لاکھ روپیہ نقد جمع نہیں ہو جاتا تب تک آریہ سماج کے سر پر کمزوریات رولی کلنک کا ٹیکا برابر لگا رہیگا۔

ویدک راج سبھا ہی اس مشکل کا حل ہے

دنیا میں مختلف گورنمنٹوں کا وجود اور انکے مختلف اقسام کا ہمیں جدید ظاہر کر رہا ہے۔ کہ گو بغیر کسی سنگٹھن (آرگنیزیشن) کے منشیہ سماج کے کسی حصہ کا بھی کام نہیں چلسکتا تاہم اس وقت کوئی بھی ایسی آرگنیزیشن موجود نہیں ہے۔ جسکو انسانوں کے دکھوں کو دور کرنیکے قابل سمجھا جاوے۔ تقریری اور تحریری مباحثوں کے اندر گو حال کی گورنمنٹوں کے منتظم کتنا ہی کیوں نہ اعلےٰ اصولوں کا پرچار کرتے ہوں تاہم ان کی بناوٹ ہی ایسے اصولوں پر ہے کہ انہیں مجبوراً عمل کے وقت اپنے بہت سے اعلےٰ اصولوں کو جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی اصول کے اوپر باوجود قماربازی شراب خوری اور دیگر برائیوں کو اصولاً انسان کے لیئے مہلک ماننے کے بھی دنیا کی موجودہ سلطنتوں کے منتظم ان برائیوں کی عملاً مخالفت کرنے میں ابتک کامیاب رہے ہیں

فرانس - جرمنی - روس وغیرہ سے چل کر انگلستان تک ہی نہیں - بلکہ ان سب سے بڑھے ہوئے امریکن ریپبلک کے لئے بھی اس وقت شراب خواری کو مکمل بند کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ قمار بازی کے لئے کوئی ممانعت نہیں بلکہ یورپین تہذیب قمار بازی کی پستی کو نئے نئے خوبصورت ناموں کی پوشاک کے اندر چھپا کر گورنمنٹ وقت کے ذریعہ سے پیش کرتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال میرے دل میں پیدا ہی ہوا تھا۔ کہ مجھے انگریزی اخباروں سے ہی اس کا جواب مل گیا۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا۔ کہ ملک بیلجیئم کی پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے سارے ملک سے ہر قسم کی قمار بازی کو یکقلم بند کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ اس وقت بیلجیئم کی پارلیمنٹ کے ممبروں میں کثرت رائے ایسے بدھ پرشوں کی ہے جو صرف زبانی جمع خرچ میں ہی نہیں بلکہ عملاً قمار بازی کے سخت مخالف ہیں لیکن انگلینڈ - فرانس - امریکہ وغیرہ ملکوں میں غرانبوا اور منتظمان ریاست ہی شراب خوری اور قمار بازی کے شکار ہو رہے ہیں۔ تو عملاً ان برائیوں کو دور کرنے میں کامیابی کیونکر ہو سکتی ہے - لیکن ان سب برائیوں سے بڑھ کر باہمی جنگ کا خطرناک کا اصول ہے - جو ساری دنیا کو دکھ ساگر میں ڈبو رہا ہے۔ یہ باہمی جنگ و جدل اور اس کے ذریعہ سے جو خون کی ندیاں جاری ہیں بند نہیں ہوں گی۔ جب تک کہ دنیا کی سلطنتوں کے بنیادی اصولوں میں فرق نہیں آوے گا اور وہ فرق ناممکن ہے جب تک کہ ان اصولوں کو نہ دیکھا جاوے۔ جو کہ وید بھگوان راجیہ پربندھ کے بارے میں قایم کرتے ہیں۔ لیکن راج سبھا کے متعلق ویدک نیم بھی کچھ مدد نہیں دے سکتے جب تک کہ ان نیموں پر چلنے والے خود ویدک شکشا کی سپرٹ سے نہ بھرے گئے ہوں۔ جب تک کہ اہنسا کا اصول ویدک راج پرشوں کے اندر پرچرت نہیں ہوتا اور جب تک کہ وے اپنے آچرنوں کو راگ اور دویش سے علیحدہ کر کے نہیں پاتے۔ تب تک دنیا سے کشت و خون کے خوفناک نظارے ہرگز دور نہیں ہوں گے۔

سارے سکھ چین کے آدھین ہیں

مادی اشیا سے اعلےٰ ترقی کا نتیجہ ہی سکھ نہیں ہوا کرتا۔ اگر مادی شروتوں سے انسان سکھی ہوتا - تو بعض اوقات ان سے ہمیں دکھ کا اظہار ہرگز نہ ہوتا اور ہم نہ دیکھتے۔ جب پرانا گڈوں کا سفر یاد کرنے کے بعد ایک بھارت واسی ریل گاڑی کے اندر قدم رکھتا ہے۔ تو اسے عجیب فرق معلوم ہوتا ہے۔ گویا زمین سے اٹھ کر عالم بالا کی سیر کے لئے چل رہے ہیں۔ لیکن کیا ریل ہر حالت میں ہمارے لئے سکھ کا ہی باعث ہے؟ ہمارے سودیشی بھائی اکثر یہ سمجھا کرتے ہیں کہ ریل اور تار برقی اور دیگر سامانوں کے ذریعہ سے انگریزوں نے بھارت نواسیوں کے سکھوں کو بڑھایا ہے۔ اور سرسری نظر پر معلوم بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ پے در پے جو دو سخت قحط واقع ہوئے ہیں ان میں کہا جاتا رہا ہے کہ ریل گاڑی نے وقت پر قحط زدوں کے لئے اناج بہم پہنچانے میں بڑی مدد دی تھی۔ اسی اصول پر ریل کی سڑکوں کو نہایت ہی زیادہ وسعت دینا ہمارے موجودہ وائسرائے ہند لارڈ کرزن کی مشہور پالیسیوں میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستانی جاہل لوگ ریل گاڑی کے ہی سخت مخالف ہیں۔ بعض بانوں نے تو ریل کو کوسنا ہی تھا۔ لیکن جن غریب بیکسوں کو قحط کے موقع پر ریل گاڑی افراط کی جگہوں سے غلہ لا کر مرنے سے بچاتی ہے۔ وے بھی سنکال کے زمانہ میں ریل کی شکایت ہی کرتے نظر آتے ہیں۔ وے فوراً کہہ دیتے ہیں۔ کہ فصل اچھی لگنے سے کیا فائدہ جب ریل اس ساری فصل کو ہم سے دور پھینک دیگی۔ یہ خیال بظاہر تو جہالت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حالیہ میں ہی ہندوستانی مفلسوں کے خیال کے ساتھ گورنمنٹ ہند کے سابق مشیر انجینئیر مسٹر ہوریس بیل بھی اتفاق کرتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ جو ریل گاڑی اس وقت قحط کے دفعیہ کا باعث سمجھی جاتی ہے - وہ درحقیقت افراط کے وقت غلہ کو پیدائش کی جگہ سے علیحدہ لیجا کر قحط کا باعث ہوا کرتی ہے۔ اور اس لئے ان کا خیال ہے کہ ریل کی سڑک کو وسعت دینا ہر حالت میں بہبودی ملک کا باعث نہیں ہو سکتا۔ لیکن میرے خیال میں اگر ریل کی سڑک کی نئی تعمیر بند ہی کر دی جاویں۔ تب بھی موجودہ حالت میں کچھ فرق نہیں آویگا۔ میری رائے ہے کہ سکھ اور دکھ مادی طاقتوں کے آدھین نہیں ہے۔ گو مادی طاقتیں اس کا ذریعہ ضرور ہیں پس جب تک کہ انسان چیتن انسان کی حالت درست نہیں کی جاتی تب تک دکھ کی کمی اور سکھ کی زیادتی کی امید رکھنا عبث ہے۔ اگر ہمارے دیش کے کسانوں - زمینداروں - اور سوداگروں کو بھی یہ عقل آوے۔ کہ وے ملک کی اس پیداوار کو جس پر کہ انسانوں کی زندگی کا انحصار ہے ملک سے باہر نہ جانے دیں اس وقت تک خواہ ریلوں کی ایک سڑک بھی باقی نہ رہے کبھی بھی غلہ کا افلاس بند نہیں ہو سکتا لیکن ہندوستانی کسان اور ہندوستان کا بنیئے کو سمجھاوے کون! -

اُپدیش

यो देवानां प्रभवश्चोद्भवश्च विश्वाधिपो रुद्रो महर्षिः।
हिरण्यगर्भं जनयामास पूर्वं स नो बुद्ध्या शुभया संयुनक्तु ॥

ایشور کے درشن کے لئے تو سب آنکھیں ترس رہی ہیں۔ سوڈھ سے موڈھ ہردیہ کے اندر اُس کے درشنوں کی اُبھلاشا بڑے زور سے کام کر رہی ہے۔ ناستک سا ہی اگر زبان قال سے نہیں تو زبان حال سے صاف اُس کے ملاپ کے لئے بڑی بھاری ویاکُلتا دکھلا رہے ہیں؟ لیکن اُس کے درشن کیسے ہوں؟۔ کیا مادی آنکھیں ذو الجلال کے روبرو ٹھہر سکتی ہیں؟ اور اُس کی نزدیکی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟ کیا جانور بغیر پنکھ کے عالم بالا کی سیر کر سکتا ہے؟۔ آتمک درشنوں کے لیے اور پرم آتما کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے آتمک چکشوؤں کے اُبھرنے کی ضرورت ہے بدھی روپی آتمک چکشو تو جیو آتما کے ساتھ موجود ہیں۔ لیکن اُن کی موجودگی سے کیا فائدہ جبکہ وے انسان کو کچھ دکھلا نہیں سکتے۔ اور ایسے اُسے ٹھوکروں سے بچا نہیں سکتے۔ حاصل کلام یہ کہ جب تک بدھی روپی چکشو نہیں کھلتے۔ تب تک منشیہ پرم آتما کے درشن اور اُس کی نزدیکی کے لائق نہیں بنتا۔ پھر کیا سب سے اعلے فرض انسانی یہ نہیں ہے کہ گیان چکشوؤں کو اُگھاڑنے کی کوشش کی جاوے

لیکن کیا انسان خود بخود ان گیان نیتروں کو کھول سکتا ہے؟۔ اگر ایسا ہوتا تو سنسار میں چاروں طرف دُکھ سے، پیڑت دین آواز جو سنائی دے رہی ہیں۔ پھر جب مدد کی ضرورت ہے تو ہم کس سے مدد مانگیں۔ کیا وائیو اور اگنی تتو، جل اور اگنی میں شکتی ہے کہ ہمارے گیان نیتروں کو کھول سکیں؟۔ کیا سوریہ اور چندرما۔ تارا گن۔ اور نکشتر ہماری بدھی کو تیکشن اور سوکشم کر سکتے ہیں؟ یہ سب کے سب پدارتھ دیوتا اوشیہ ہیں۔ اُن کے اندر بڑے بڑے دویہ گُن بھرے پڑے ہیں۔ لیکن یہ تو خود جڑ ہیں پھر یہ چیتن کے اندر حرکت کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟ جب خود انہیں باہر سے حرکت پہونچانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اُن سے مدد کی امید رکھنا فضول ہے۔ پھر کس طرف سے مدد مانگیں! عجیب کشمکش کی حالت ہے! دیاکُل جیو آتما گھبرا اُٹھتا ہے "دیکھیا درشنوں کی یہ زبردست خواہش میرے اندر محض مایوسی میں ختم ہونے کے لئے ہی پیدا ہوئی تھی! کیا آنکھیں اسیطرح فراق میں جلتی رہیں گی!!" لیکن وہ دیکھو برہمانڈ کے دیو دھارک دیوتا اور شکتی سوریہ اور چندرما۔ تارا گن اور نکشتر بجلی اور پانی غرضیکہ ایک ایک مادی دیوتا تمہیں شکشا دے رہا ہے۔ یہ سب زبان حال سے تمہیں پکار کر کہہ رہے ہیں "اے چیتن جیو آتما! ہم سب جڑ ہیں۔ لیکن کیسے روشن ہیں! کیسے شکتیمان ہیں! یہ پرکاش ہمیں کہاں سے ملا؟ یہ شکتی ہمیں کس نے پردان کی؟ بس جا تلاش کر۔ جو جڑ وستوؤں

کے اندر پران شکتی ڈال سکتا ہے۔ اُس کے سوا اور کہاں سے تیری مطلب براری ہو سکتی ہے!" پھر تو آنکھیں کھلتی ہیں۔ سوریہ کو جسنے ایسا پرچنڈ تیج دیا۔ اور چندرما کو جسنے شیتلتا کا بھنڈار بنایا۔ تارا گن سے جس نے آکاش کو جڑت کیا اور وائیو کو جس نے مہان بل دیا۔ جس نے جڈ دیوتاؤں کو موجودہ حالت میں کر کے اُن کو سہارا دیا ہے جس کے اندر کہ تمام دیوتا استقلال پکڑتے ہیں۔ جو سارے برہمانڈ کا سوامی ہے۔ جو کرما نوسار سب دیگر تمام دوشٹوں کو رُلانے والا ہونے سے رُدر ہے۔ جو سملہ منتر ورشٹا رشیوں کا ہی گرو ہونے سے **مہرشی** ہے۔ جسنے کہ سارے برہمانڈ کو اُتپن کر کے دھارن کر رکھا ہے نسندیہہ وہی ہمکو اُتم بدھی سے یُکت کر سکتا ہے۔ اُسکے سوا کسکو شکتی ہے۔ کہ ہماری بُدھیوں کو سوکشم کرے۔ اپنے درشن کے قابل گیان نیتروں کو وہی کر سکتا ہے۔ اسلئے آؤ۔ ہر انج گن! بڑے پریم اور بڑے اُتساہ کے ساتھ ہم اُس پتت پاون کی شرن میں چلیں۔ اُس سے بل مانگیں۔ اور اُس سے تیج مانگیں۔ پھر اُس تیج کو انت کرن کے اندر دھارن کر کے اپنی بُدھیوں کو نرمل کرتے ہوئے اُس کے درشنوں کے لئے ویاکُل ہو جاویں۔ اس ویاکُلتا کی حالت میں منزل بہ منزل چل کر آخرکار ہم اُس کے پاک دربار میں پہونچ سکیں گے

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

وہی ہمیں بھوساگر کے پار کرنے والا ہے

نربل جیو آتما جو جگت سنسار کے اندر تنکے کی طرح ہے۔ جو کہ سمندر کی لہروں پر بہا چلا جاتا ہے۔ تنکا تو جڑ ہونے کی وجہ حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن چیتن جیو آتما گو اودیا روپی مدیہ کو پی کر مدہوش بنا ہوا سنسار کی پرواہ کے اندر بہا چلا جاتا ہے۔ تاہم اس کے اندر پرواہ سے نکلنے کی شکتی ضرور موجود ہے۔ لیکن وہ شکتی کس کام کی جسے کہ وہ استعمال نہیں کر سکتا؟ وہ بل کس کام کا جس کی موجودگی ہو کر بل کا مالک خود محسوس نہیں کرتا؟ پھر بھگوان کو بل کیسے معلوم ہو؟ کیا چیتے کو اس کے بل سے خبردار کر کے الاہی اسے بہادر نہیں بنا دیتا؟ پس ہمیں اسی کی تلاش چاہئے جو کہ نربل جیو آتما کو اس کے بل سے خبردار کرنے اور وہ پرماتما ہے۔ اسکی نزدیکی سے انسان کو اپنی شکتیوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ اسلئے ہم سب کو چاہئے اسکی شرن پکڑیں کیونکہ وہی ہمیں بھوساگر سے پار کرنیوالا ہے۔

کیا میں برکشوں میں جیو آتما کی موجودگی نہیں مانتا

رشی دیانند کرت رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی سنسکرت عبارت کا اردو ترجمہ کرنے کی وجہ بتلاتے ہوئے میں نے اپنی کتاب میں لکھا تھا۔ کہ ہندی ترجمہ کرنیوالے پنڈتوں نے چونکہ بہت جگہ گڑبڑ کر دی ہے۔ اسلئے سنسکرت کا ترجمہ کر کے میں اس کی تفسیر لکھونگا۔ پنڈتوں کی گڑبڑ کے نمونے پیش کرتے ہوئے میں نے بھومکا کے صفحہ ١٢٢ کی عبارت کو پیش کر کے دکھلایا تھا کہ جہاں اسجگہ رشی کی سنسکرت عبارت کے اندر برکشوں میں جیو کا ہونا ہرگز ظاہر نہیں ہوتا وہاں پنڈتوں کے ترجمے سے اب نتیجہ نکلتا ہے۔ اور پھر صفحہ ٢٠٥ کا حوالہ دیکر میں نے دکھلایا تھا کہ وہاں بھی سنسکرت عبارت میں گو ایک لفظ بھی اس امر کی تائید نہیں کرتا۔ تاہم ہندی میں پنڈتوں نے برکشوں میں جیو آتما کا ہونا مانا ہے۔ گویا میں نے یہ دکھلایا تھا کہ ترجمہ کرنیوالے پنڈتوں نے اسجگہ پر وہ عبارت لکھدی ہے۔ حالانکہ رشی کے بھاشیہ میں کہیں بھی اس کا نشان نہیں ہے۔ میری اس تحریر کے معنی الٹے ہی لگائے گئے تھے جسکی وجہ غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ میری کتاب کے دیباچہ کے صفحہ ۲ کی سطر دوم کے الفاظ "جیو" اور "ہونیکی" کے درمیان لفظ "نہ" کاتب کی غلطی سے رہ گیا تھا اسپر میرے عزیز لالہ سکھیا رام بی۔ اے پلیڈر نے شاید آریہ پتر کا میں اسوقت ایک مضمون شایع کرایا تھا جبکہ میں سفر میں تھا۔ اس مضمون میں انہوں نے سدہانتوں کی نسبت جو آریہ سماج کے ممبروں کے اندر انکی رائے میں گڑبڑ ہی اسکا ذکر کرتے ہوئے مثلاً میرا عقیدہ یہ بیان کیا تھا کہ میں برکشوں میں جیو آتما کا ہونا نہیں مانتا۔ گذشتہ دس مہینوں کے اندر کئی بھائیوں نے مجھ سے پرشن کئے لیکن میں نہیں سمجھا کہ ان کی پرشن کا محرک کون ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا لالہ سکھیا رام کا مضمون پڑھکر لوگوں نے یہ رائے لگائی ہے کہ میں برکشوں میں جیو آتما کی موجودگی نہیں مانتا۔ چنانچہ حال میں ہی ماسٹر ہر سکھ جی راولپنڈی سے بھی یہی پرشن کیا تھا میں ان سب پرشنوں کے جواب میں اسقدر عرض کرونگا۔ کہ آریہ سماج کے اندر ان لوگوں کا کھنڈن کرنیوالا پہلا شخص میں ہی ہوں جو لوگ کہ برکشوں میں جیو آتما کا ابھاو مانتے ہیں۔ ٩٢ء ٹک میں لالہ ٹھاکر داس نے ہانس بکشن کی تائید میں ایک رسالہ اردو میں شایع کیا تھا۔ اسکا جواب شریمتا آتمارام جی امرتسری نے بعنوان ہانس بکشن نشیدھ دیا تھا جس میں بنسپتی میں جیو آتما کی موجودگی سے انکار کر کے بھومکا کے صفحہ ١٢٢ والے منتر کا حوالہ دیا تھا۔ میں نے اسوقت ایک خاص مضمون پرچارک میں اسی وشے پر شایع کر کے شریمتا آتمارام جی کی رائے کو بدل دیا تھا جسکی وجہ سے انہوں نے اس کتاب کی دوسری اشاعت میں برکشوں میں جیو آتما کی موجودگی سے اقبال کر لیا تھا۔ اسلئے میں آئیندہ کی غیر ضروری خط و کتابت سے بچنے کیلئے عرض کرتا ہوں کہ میں رشی دیانند کے

ہر ایک سدہانت کو مانتا ہوں۔ میرے ناظرین کو میرے ساتھ پانچ برس کا تعلق رکھتے ہوئے کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اگر آریہ سماج کے ایک سدہانت کے ساتھ بھی میری ناتفاقی ہوئی تو میں اسیوقت اپنا فرض سمجھونگا کہ آریہ سماج سے علیحدہ ہو جاؤں۔ پس جب تک کہ میں آریہ سماج کا سبھاسد ہوں تب تک کسی بھائی کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے۔ کہ میرے کیا سدہانت ہیں۔

ستری سدھار کیلئے استقلال کی ضرورت

ہمارے دیش کی جسقدر ادھوگتی ہوئی ہے۔ اسکا بڑا بھاری کارن یہ ہے کہ ہم لوگوں میں استقلال کا وصف موجود نہیں ہے۔ اسوقت ستری سدھار کی پکار پنجاب میں چاروں طرف سے سنائی دیتی ہے۔ یہی حال کسیوقت بنگال کا تھا۔ لیکن میرے خیال میں بہت جلد وہاں بیٹھ جاویگا ذراسی رکاوٹ کا سامنا ہوا کہ تمام اصلاح کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اسوقت استریوں کے سدھار کا بڑا بھاری جزو محض گھونگھٹ کا ہٹانا اور مرد عورتوں کا باہمی سوسائٹی میں ملنا ہی سمجھا جا رہا ہے۔ اور اسلئے انکے لئے بڑے جوش سے کام ہو رہا ہے لیکن جب تک کہ ستریوں کو اعلے تعلیم نہو۔ تب تک کیا ممکن ہے ستریاں آزادی کی قدر و منزلت پورے طور پر کر سکیں۔ پس میں اسوقت کے پرجوش ستری سدھار کی حامیوں کی توجہ اس ضروری امر کیطرف کھینچتا ہوں۔ بیہودہ پردہ تو ایک منٹ میں ہٹایا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک ستری کو اعلے تعلیم دیکر اسکو تمام دنیا کی مخالفت برداشت کرنے کے قابل بنانا صبر اور تحمل اور استقلال کا کام ہے۔ ع عقلمنداں را اشارہ کافیست۔ ممکن ہے کہ میری اس تحریر کو لیکر کئی اپنی مطلب براری کے لئے کھینچ تان کریں۔ اسلئے یہ صاف کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں میں ستری سدھار کے حامیوں کا اول فرض یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی بہنوں ستریوں کو اعلے تعلیم کے ذریعہ سے اعلے خیالات کو اپنے اندر جذب کرنیوالی بنا دیں وہاں ایکسپرمنٹ کیلئے ہی فضول پردہ اور بیجا قید خانہ کو ستریوں کے لئے روا نہیں سمجھتا۔

ضروری اطلاع

ضروری نویدن

یدی کسی آریہ بھائی کو پنڈت رام رتن جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پتہ معلوم ہو تو کرپا کر کے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور واقع وچھووالی کو اطلاع دیں بڑی کرپا ہوگی۔ کیونکہ پنڈت موصوف کا پتہ نہیں لگتا۔ کہ کہاں ہیں۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی گئی ہے۔ آشا ہے آپ پالن فرماویں گے

المشتہر ـــ شبھ چنتک

آپ کا متر شیو دیال منتری

مرسلہ خاص نامہ نگار

آرین ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق

شریمان ویش ہتیشی ایڈیٹر جی — نمستے

آپ کے پرچہ ست دھرم پرچارک مورخہ ۱۵ - مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک مضمون بعنوان بالاقلم شریمان نراین کشن جی اُپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ میری نظر سے گزرا۔ چونکہ آرین ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلقہ مضامین کے محرّروں میں سے میں بھی ایک ہوں۔ اس لئے بعید از انصاف نہ ہوگا اگر آپ مضمون ہذا کے جواب میں آپ میری چند سطور بھی ترتیب فرما دیں۔ تاکہ جو غلط فہمی اُن کے مضمون سے مترشح ہوتی ہے رفع ہو جاوے۔

(۱) آپ فقرہ نمبر اول دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ ٹریکٹوں کا لکھنا معمولی لیاقت کے آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ تمام مہذب ملکوں میں نامور آدمی ٹریکٹوں کے لکھنے پر لگائے جاتے ہیں۔ جن کی لیاقت اس بارہ میں اعلےٰ اور مسلّم ہوتی ہے۔ حامیان ٹریکٹ سوسائٹی نے کہا تھا۔ کہ معمولی اہل واقف آدمیوں کو ٹریکٹ لکھنے پر لگایا جاوے۔ ہمارا تو شروع سے زور یہی تھا کہ لائق آدمیوں کو ٹریکٹوں کے لکھنے کا کام دیا جاوے۔ کیا اب تک ایسوں لائق آدمی آریہ سماج پنجاب میں موجود نہیں جو کہ ٹریکٹوں کے لکھنے کے لئے ماہر ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ اصحاب گورنمنٹ کے اعلےٰ عہدوں پر سرفراز ہوں۔ اور بڑے مشغول ہوں۔ لیکن سدھانتوں سے واقف اور خاصہ لیاقت والے پچاسوں آدمی پنجاب کے سماجوں میں مل سکتے ہیں۔ جو کہ اس کام کو عمدگی سے چلا سکیں۔ نامور آدمی آسمان سے نازل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ لیاقت اور تجربہ سے ہی ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن جن اصحاب کو اپنی علمیت اور لیاقت ظاہر کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ اور وہ بباعث بھتوکی نہ ہونے کے خود کام نہ کر سکیں۔ اس کا کیا علاج ہو۔ ہمارا سوال تو یہ تھا۔ کہ آیا سبھا نے کبھی ایسے آدمیوں سے کام لینے کی کوشش کی۔ یا خواہش ظاہر کی۔

(۲) اگرچہ عربی۔ فارسی۔ انگریزی سے واقفیت لیاقت کی اعلےٰ سند نہیں ہے۔ لیکن بغیر ان زبانوں کی واقفیت کے بھی یا مہارت کے ہی ٹریکٹوں کا لکھنا یا لکھانا مستند نہیں مانا جاتا۔ زباندانی اور سدھانتوں سے واقفیت لازم ملزوم ہیں۔ جس کو عربی فارسی نہیں آتی وہ اہل اسلام کے اصول کہاں تک سمجھ سکتا ہے۔ اور جسکو سنسکرت واقفیت نہیں وہ ویدک سدھانتوں میں کہاں تک ماہر ہو سکتا ہے۔ اگر زباندانی سے واقف آدمیوں کو سدھانتوں کی طرف رجوع دلائی جاوے۔ تو کیا ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ اعلےٰ لیاقت کی کیفیت کر سکیں۔ کیا سبھا نے کبھی سماجوں سے دریافت کیا کہ کون کون آریہ پُرش سماجوں میں سدھانتوں اور زباندانی سے ماہر ہو سکتے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر ان سے کام لینے کے لئے کوشش یا تحریک کی۔

(۳) آگے چل کر آپ فقرہ نمبرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تحریر غلط ہے۔ کہ اس بارہ میں جو علمی وغیرہ آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجی گئیں وہ پیش ہی نہیں ہوئیں۔"

(جواب) یہ آپ کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے اگر سبھا کے حالات سے آپ کو مکمل واقفیت ہوتی۔ تو آپ ان سطور کو لکھنے کی تکلیف گوارا نہ فرماتے۔ لیجئے مفصل حال۔

گذشتہ ماہ مئی میں مجھے شریمان منتری کے درشن کرنے کا اتفاق ہوا اور ان کے ساتھ سلسلہ گفتگو کی اثناء میں سوائے اور ضروری امور کے ایک یہ بھی زیر وچار رہا؟ ایسا ہی لالہ آتمارام جی کے ساتھ بھی اس بارہ میں تذکرہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ آپ ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق قواعد طیار کریں تو سبھا میں پیش کئے جاویں گے۔

چنانچہ میں نے منڈل سکیم اور ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق کچھ ہدایات و تجاویز منتری جی کے پاس بھیجے۔ جیسا آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ ہمیں خوف ہے کہ منڈل آدھیشی مقرر کرنے سے اُپدیشک اور منڈل آدھیش سوتنتر ہو جاویں گے۔ گویا سبھا کے ادھکاریوں کے

پورے ماتحت نہ رہیں گے۔ جب اس کے
بعد زیادہ زور دیا گیا۔ تو پھر حکم دیا گیا
کہ بہتر ہو آپ کسی سماج کی معرفت
اپنی تجاویز ارسال کر دیں۔ چونکہ اُن دنوں
میں طیاری امتحان کے لئے معتکف ہو گیا تھا۔ اور
ملتان سے باہر تھا۔ اسلئے آریہ سماج کے پردھان
کو لکھا گیا۔ کہ آپ یہ تجاویز اپنی سماج کی
طرف سے سبھا کے دفتر میں بھیجوا دیں۔ اُنہوں
نے ایسا ہی کیا۔ لیکن بڑی حیرت کی بات ہے
کہ ۱۸۔ نومبر کو مجھے سبھا کی طرف سے ایک کارڈ
ملا۔ کہ آپ ۱۵۔ نومبر تک مفصل سکیم متعلق ٹریکٹ
سوسائٹی ارسال کر دو۔ ناظرین خود انصاف
فرماویں۔ کہ بھلا میرے لئے کب ممکن تھا۔ کہ
میں زمین کی گردش کو معکوس واپس لاتا۔ اور
۱۸۔ نومبر ۱۹۰۰ کے خط کا جواب ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۰
تک دیتا۔

(نوٹ میرے پاس کل سبھا کی خط و کتابت مع
نمبر و تاریخ موجود ہے) علاوہ ازیں میں نے
کہا کہ میرے لئے مفصل سکیم اسوقت ارسال
کرنا ممکن نہیں۔ جس طرح کہ گروکل کی تجویز
سبھا میں پاس ہونے کے بعد گروکل سکیم
شایع ہوئی تھی۔ ویسے ہی آپ بھی ٹریکٹ
سوسائٹی بنا دیں۔ جب ٹریکٹ سوسائٹی کی
بنیاد و مد اخراجات کو سبھا نے منظور کر لیا
سکیم بھیج دیگی۔ لیکن تعجب یہ ہے۔ کہ ۲
نومبر کے قریب جو کمیٹی واسطے انتخاب کرنے
مضامین متعلقہ سالانہ جلسہ آریہ پرتی ندھی
سبھا ہوئی۔ اُسمیں یہ مضمون محذوف کیا گیا
سماجوں میں جو کاپی تجاویز متعلقہ پیش ہونے
سالانہ جلسہ بھیجی گئی اُن میں یہ مضمون مندرج
نہیں ہے۔

(۴) اب میں کس طرح یقین کروں کہ سبھا میں ٹریکٹ
سوسائٹی کی متعلق تجویز پیش ہوئی۔ میں نے منتری

جی سے ۱۲۔ دسمبر کے ست دھرم پرچارک میں
دریافت کیا تھا۔ کہ جب ٹریکٹ سوسائٹی کی
موجودہ تجویز پاس ہوئی تھی اُس میں ماہر کے
کون کونسے اصحاب شامل تھے۔ لیکن منتری جی
تو خاموش رہے۔ لیکن آپ نے قلم جواب کے
لئے اٹھائی ہے۔

(۵) مہربان من! ہماری تحریر غلط نہیں ہے۔ جو کچھ
ٹریکٹ سوسائٹی اب بنائی گئی ہے۔ یہ ہماری تحریک
کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو عرصہ سات سال سے
موجود ہے۔ لیکن میں آپ سے بار بار پوچھتا ہوں
کہ ایک آدمی کے سپرد کام کرنا اسکا نام سوسائٹی
ہوا کرتا ہے؟ اور کیا ٹریکٹ سوسائٹی کے محرک
بھی چاہتے تھے۔ یہ انتظام تو پہلے سے موجود تھا
اس میں زیادتی کونسی ہوئی۔ کیا اس سے پہلے
لالہ رام کرشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ لالہ کانشی رام
جی۔ ادھشٹاتا نہیں رہے۔ لیکن کیا کسی ایک خاص
شخص کو ادھشٹاتا کا خطاب دیدینے کا نام
سوسائٹی (یا سبھا) ہوا کرتا ہے؟ اور کیا ایک
ملازم کو سوسائٹی کہا جاتا ہے۔ ہمارا دعوے ابھی
تک قایم ہے۔ کہ ٹریکٹ سوسائٹی کی تجویز سبھا
کے جلسہ میں پیش نہیں ہوئی۔ البتہ جب منتری
جی اسکا جواب دیں گے۔ تو ہم ثبوت پیش کرینگے
یا کسنے لکھا اور کہا تھا۔ کہ شخصی حکومت کا نام
سبھا ہی ہے۔ اگر آپ اپنے من مانے خیالات
قایم کریں تو اسکا کیا چارہ۔ آپ دیر کو دلیل
کرتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ٹریکٹ سوسائٹی
کا کچھ کام ہی نہیں ہوا۔

(۶) ہمارا پھر بھی وہی دعوے ہے۔ کہ ہر سال
سبھا کی طرف سے جو بجٹ میں ٹریکٹوں کے
لکھنے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور ہر سال ادھشٹاتا
ہی ٹریکٹ سوسائٹی کا مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن
آج تک ایک ٹریکٹ بھی سوسائٹی کی طرف سے
شایع نہیں ہوا۔ گویا وہ روپیہ ہر سال

نمائش کے لئے رکھا جاتا ہے۔ زبانی پرچار
کے لئے ہزار کے قریب بجٹ میں رکھا
جاتا ہے۔ اور کچھ خرچ بھی کیا جاتا ہے۔
لیکن تحریری اپدیش کے لئے نام رو پیہ
رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں سے ایک ذرہ سا
بھی خرچ نہ ہو۔

(۷) آپ کا یہ جواب کہ اناپ شناپ ٹریکٹوں
کی بڑی بھاری تعداد ملنا آسان ہے۔ اُن سے
تو بڑے بھاری نقصانات کا احتمال ہے۔ آپ
کو کس نے کہا تھا۔ کہ اناپ شناپ ٹریکٹ
لکھے جاویں۔ لیکن کیا ایک بھی عمدہ ٹریکٹ
لکھنے یا لکھوانے کی کوشش کی گئی۔ آپ
خراب ٹریکٹ نہ چھپوا دیں۔ لیکن کیا آٹھ
یا دس صفحہ کا عمدہ ٹریکٹ طیار نہیں ہو سکتا
یا سبھا میں یا سماجوں میں کوئی ایسا آدمی
نہیں کہ ایسے ٹریکٹ لکھ سکے۔ کیا ماسٹر آتما رام
جی کا ٹریکٹ برہم یگیہ۔ صحیح امید مصنفہ
لالہ منشی رام جی۔ ویدک دھرم مصنفہ
رائے ٹھاکر دت وغیرہ یہ ہی اناپ شناپ
ٹریکٹ ہیں۔ اگر ایسی کتب اور رسالہ جات
لکھنے والے بیسوں آدمی سبھا میں موجود ہیں
تو کیا اُن کے مجموعہ کی ایک سوسائٹی بنی
مشکل ہے۔ اگر عیسائی لوگ دیر کا جیسے معلوم
سٹیشن پر کھڑے ہو کر ہزاروں ٹریکٹ متعلقہ
نجات و مسیح کی تعلیم مفت تقسیم کر سکتے ہیں
تو کیا سبھا کی طرف سے "شرادھ" "مورتی
پوجا" وغیرہ سینکڑوں مضامین پر ہندی
گورمکھی۔ اردو اور انگریزی میں طیار کرانا
مشکل تھا۔ یا سماجوں میں ایسے آدمی موجود
نہیں۔ جو ان مضامین پر لکھ سکیں۔ ہمارا
دعوے ہے کہ مصالحہ سب کچھ موجود ہے
آدمی موجود ہیں۔ لیکن اُن سے کام نہیں
لیا جاتا۔ اور باتوں میں ہی ٹالا جاتا ہے

(۸) اگر آپ کے فرمودہ کے مطابق لوگ بیکار
[illegible] چہاپ کر روپیہ مفت میں ضائع ہو رہا ہے
تو کیا اب وہ لوگ نہیں پکار اٹھیں گے کہ پرچارک
کا روپیہ مفت ضائع ہو رہا ہے۔ جس سبب سے گذشتہ
سال کو ختم ہوئے اب چہارم مہینہ ہے تو اس سال
کا ٹریکٹ دنیا کی اشاعت کا انتظام ہے۔ اور تب
سے ماسٹر آتما رام جی برابر [illegible] ماہوار تنخواہ
پا رہے ہیں۔ آپ کیا کر کے تحریر فرماویں کہ انہوں
نے مع اوپدیشک کے سبھا کا کسقدر کام کیا ہے۔ کیا
دور اندیش پبلک یہ نہ سمجھے گی کہ اب تک جو ماہوار
انکو تنخواہ ملی ہے علاوہ ٹریکٹ سوسائٹی کے نام پر
لیکن ٹریکٹ سوسائٹی کا کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ لیکن
یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ آپ گذشتہ سال کی بجٹ
کو ملاحظہ فرماویں۔ وہاں ٹریکٹ فنڈ کے لیے [illegible]
روپیہ بجٹ میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ لالہ آتما رام جی
کو [illegible] ماہواری تنخواہ کے حساب [illegible] سالانہ
انکو ملنا چاہیئے۔ اور ٹریکٹوں کے شائع ہونے اور چھپوائی
کے اخراجات الگ ہونگے۔ آپ ہی الفاظ فرماویں کہ باقی
روپیہ کس فنڈ سے دیا جاویگا۔ اور بجٹ سے زیادہ
خرچ کرنیکا اختیار کس طرح اور کس سے ملا۔

(۹) [illegible] تو اس میں کوئی نہیں ہوا لیکن ٹریکٹ
سوسائٹی کا سدھار بھی کوئی نہیں ہوا ہے تو وہی
انتظام ہے جو پہلے سے موجود تھا۔ کیا قبل ازیں اپدیشک
[illegible] مقرر نہیں ہوا کرتا۔ لیکن میں اپنے پرانے بھائی سے
یہ پوچھتا ہوں کہ آجتک سبھا نے کبھی اپدیشک کے
فرائض بھی مقرر کیے تھے۔ اور آیا کبھی [illegible] جس کی
کبھی جانتی ہے۔ کبھی کسی اپدیشک کے فرض پر چھوڑ گیا
نہیں یاد ہے کہ ہمنے ایکدفعہ ایک اپدیشک سے دریافت
کیا کہ آپنے ابتک ٹریکٹ لکھنے یا لکھانے کا کیا پربندھ کیا ہے
انہوں نے فرمایا کہ نہ تو ہمیں ہمارے فرائض کی باقاعدہ
ایگزیکٹو کمیٹی کی کاپی ارسال کی۔ نہ سال بھر میں ہمارے
ساتھ کبھی متعلقہ ٹریکٹوں کے کوئی خط و کتابت کی گئی
نہ کبھی وہ روپیہ دیا گیا جو ہم صرف کر کے ٹریکٹ لکھتے

یا لکھواتے۔ جو صرف پوسٹ آفس بنایا جاتا ہے
ورنہ ہمیں کوئی کام آزادگی سے نہیں کرنے دیتے

(۱۰) آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارے کرمفرماؤں
میں سے جو لوگ اتنا جوش خروش دکھا رہے ہیں۔
ذرا بتلا دیں کہ انہوں نے کونسے ٹریکٹ بنا کر بھیجے؟"
مہربان من! یہ بھی آپ کی عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگر
آپکو کل حالات سے واقفیت ہوتی تو آپ ان سطور
کے لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کرتے۔ دوسروں کا کیا ذکر
میں اپنی بابت لکھتا ہوں کہ میں نے اپدیشک لالہ رام کرشن
جی کے پاس دو ٹریکٹ سنہ ۹۵ میں اجمیر سے جالندھر ارسال
کیئے ہے۔ اور بھی چند اصحاب نے ٹریکٹ بھیجے تھے لیکن اپدیشک
صاحب نے چھپوانا تو درکنار انکو پڑھنے تک کی تکلیف گوارا نہ کی
سنہ ۹۵ میں سادھو گوند دیال و مہتہ جیٹھا رام نے
پرانی ست کے متعلق۔ لالہ موتی لعل لال نے بمبئی سے
ایک عمدہ ٹریکٹ متعلق اہنسا کے اپدیشک جی کو ارسال
کیا۔ علاوہ ان ٹریکٹوں کے اپدیشک صاحب کے
پاس پندرہ بیس ٹریکٹ اور بھی بھیجے لیکن سبھا
کو تو روپیہ صرف کرنا منظور نہیں تھا۔ کوئی بھی آج تک
شائع نہوا۔ مجھے اس موقع پر ایک مثال یاد آئی ہے جسکا
بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا۔ ایکدفعہ ہم سبھا کے
ایک رکن کیساتھ انہیں معاملات پر بات چیت کر رہے
تھے۔ اور وہ صاحب کہہ رہے تھے کہ جو صاحب ہمیں مجبور کر کے
کام کراوے۔ ہم اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔ چنانچہ
انہوں نے مثال بیان کی کہ آریہ سماج سیالکوٹ نے ہمکو
سخت زور دیکر مجبور کیا کہ ستیارتھ پرکاش سے ایک سالانہ
امتحان ہوا کرے جو طلباء یا دیگر صاحب اول - دوم - سوم رہیں
انکو وعدہ انعام ملا کرے۔ اس سے لوگوں میں
آرش گرنتھوں کے پڑھنے کا اور انسے واقفیت کا شوق بڑھ جاویگا
تجویز تو اعلیٰ تھی اور چونکہ ایک بھاری سماج کی طرف سے تھی
سبھا میں پاس کی گئی لیکن چونکہ ہم سبھی کسی مخصوص صلاح دینی
کیطرفہ نہیں تھی اسلیئے اب اسکا عمل درآمد کرنا ہمارا اختیار
[illegible] آپ خفا نہوں کیا تمثیل [illegible]
نہیں ہے۔ کیا آریہ سماج سیالکوٹ کی یہ تجویز پاس کرنا صرف سبھا

کے دفتر کی زینت نہیں رہی اور رجسٹر میں نہیں پہنچی گئی؟ یک
آجتک کسی منتری یا اپدیشک یا [illegible] یا ممبران سبھا کو اطلاع
دیگئی یا اسپر کوئی عملی کارروائی کیگئی۔ کوئی اپ سبھا بنائی
گئی کہ ایسے امتحانات کا پربندھ کرے یا اعلان کرے۔

(۱۱) یہی حال منڈل سکیم کا ہے۔ منڈل سکیم کی تجویز پیش کردہ
اس کمسار کو مہاتما منشی رام جی۔ لالہ شیو دیال جی۔ لالہ
آتما رام جی۔ وغیرہ نے پسند تو خوب کیا لیکن چونکہ تجویز پیش
ہی ایسے پیش کرنیوالا نہیں تھا اسلیئے لکھدیا گیا کہ خوف ہے کہ
منڈل اپدیشک کہیں مطلق العنان نہو جاویں۔ (۱۲) میرے
کرمفرما بزرگوار جی! افسوس ہے کہ جسقدر آپنے ڈیفنس پیش
کیا ہے واقفیت کے سبب سے ہے۔ آپکا کیا قصور ہے سبھی اور
واقعات موجود ہیں۔ سینی سبھا کے منتری جی سے ماہ جنوری میں
استدعا کی کہ آپ آریہ سبھا [illegible] کا کام ملتان میں تبدیل دیں
میں یہ کام حتی الوسع چلاونگا۔ آپکو سے لالہ وزیر چند جی
کی تنخواہ کی بچت ہوگی۔ آپ انکی خدمات اپدیشک کی پدوی
میں تبدیل کردیں۔ وہ ایک لائق اور پرچارتی اپدیشک
ثابت ہونگے اور بڑا کام کرینگے۔ چند عرصہ رہکر وہ سبھا
کیلئے اسقدر مفید نہیں ہو سکتے جسقدر کہ پنجاب میں بھرمن کر کے
منتری جی جواب میں لکھتے ہیں کہ تجویز تو بڑی اعلیٰ ہے اور
سبھا کو بچت بھی ہوگی لیکن ...... (۱۳) ایسا ہی میں نے
رائے بہادر ٹھاکر دت جی سے ماہ فروری کے شروع میں استدعا کی کہ
اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پنڈت لیکھرام جی کی سوانح عمری
کا کام شروع کر دوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ۱۰ اکتوبر تک کتاب
ختم کر کے پبلک کے روبرو پیش کر دونگا۔ اور اسقدر تاخیر کیوجہ یہ
ہوگی کہ مجھے دو ماہ کیلئے پنجاب میں ان مقامات پر جانا پڑیگا
جہاں کہ پنڈت جی نے خاص نمایاں کام کیا۔ سماجیں بذریعہ تحریر کے
بعض حالات ارسال نہیں کرتیں۔ آپ انسے دریافت کریں جو
جواب انکی طرف سے ملا۔ یہ واقعات ہیں جنکی نقول میرے پاس
موجود ہیں۔ زیادہ مفصل لکھنے اور کیا ہی جب ضرورت ہوگی
مع تصحیح کیساتھ قلم اٹھاؤنگا۔ لیکن یہاں ضروری تھا کہ [illegible]
کا یہ خیال غلط ہے کہ جوش و خروش کرنیوالوں نے خود کوئی
ٹریکٹ نہیں لکھا اور بیفائدہ واویلا مچا رکھا ہے۔ آخر میں
ہم التجا کرتے ہیں کہ نامہ نگار صاحب کا۔ [illegible] پبلک کو تسلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آریہ سماجک خبریں

گوجرانوالا میں آریہ ودیارتھیوں نے مل کر ایک سماگم کی ہوئی ہے۔ اس کے آٹھ ممبر انٹرنس کے امتحان میں جانے والے تھے۔ ۲۲ مارچ کو ان کو اپدیش دینے کے لئے آریہ سماج مندر میں ایک خاص جلسہ کیا گیا جس میں حاضری تقریباً ۵۰ کے قریب تھی۔ اول ودیارتھیوں نے ہون کیا۔ اس کے بعد منشی نارائن کشن جی۔ لالہ بلا رام جی۔ اور لالہ جاگر لائے جی وغیرہ نے بڑی نصیحت آمیز تقریریں کیں جن میں راستی کی پیروی اور برہم چریہ کے پالن پر بڑا زور دیا گیا۔

اسی آریہ سماج کے مندر میں ۱۰ مارچ کو تقریباً ۸۰ کی حاضری میں لالہ ویرچند جی ودیارتھی نے ایک بڑا دلچسپ لیکچر دیا۔

پونڈری آریہ سماج کا جلسہ خاص وجوہات سے ملتوی کیا گیا ہے۔

آریہ سماج موہیانی ضلع نرسنگھپور کے منتری مہاشہ بابو بنارسی لعل صاحب کو ملتان شہر آریہ سماج لکھنؤ کا بڑا دھنیہ واد دیتے ہیں جو ایک کام کے لئے موہیانی پہونچے پر اس جگہ کے باشندگان کو اپنے سد اپدیشوں سے لابھ پہونچاتے رہے۔ ایک پورانک پنڈت کو بھی بات چیت میں ہرا قائل کیا۔ اور وہاں کے سماجکوں میں کام کرنے کی روح پھونکی۔

رڑکی آریہ سماج کی طرف سے ایام ہولی میں نگر کیرتن ہوا۔ اور رتھ ساتھ ناچ تماشا وغیرہ کی برائیوں کے برخلاف لیکچر بھی ہوتے رہے۔ نامہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ آریہ سماج بڑے پرشارتھ سے کام کرتا ہے۔

سکانپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو ہوگا۔

سنبھل آریہ سماج مندر میں بھی ہولی کی موقع پر ہون ہوا۔ اور ہولی پر ہون کرانے کے فوائد پر لیکچر ہوئے۔ جن میں ظاہر کیا گیا کہ بسنت رتو کی تبدیلی پر بڑا ہون ہوا کرتے تھے آریہ سماج کی تقلید پر پورانک سبھائیوں نے بھی اپنی دھرم سبھا میں دوسرے دن [illegible] وغیرہ کے پاٹھ کے ساتھ ہون کیا۔ آریہ سماج کے نگر کیرتن میں بڑی رونق رہی۔ لوگوں پر بڑا اثر پڑا۔ یہاں تک کہ راستہ میں ۱۳ روپیہ چندہ بھی مل گئے۔

منتری آریہ سماج ڈوڈا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ اس جگہ پنڈت منشی رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چار لیکچر ویدک دھرم کے بارے میں دئے جن میں سے ایک دن ایک پورانک پنڈت کے ساتھ مورتی پوجا پر بحث بھی ہوئی جس میں حاضری تقریباً دو سو کے تھی۔ لالہ سمرتھ رام کے لڑکے کا جات کرم بھی کرایا۔ جہاں ۳ روپیہ پرچار فنڈ کو مہادان ملا۔

سوامی نتیانند جی اناتھ بھارت سیوک کو ملتان سے دھولیا ضلع خاندیش میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے میں نے بھیجا ہے۔ راستہ میں سوامی جی نے لدھیانہ میں دو دو سو کی حاضری میں لیکچر دیکر دہلی کو کوچ کیا تھا۔ وہاں چاندنی چوک اور گھنٹہ گھر میں دو ویاکھیان ساڑھے تین سو کی حاضری میں دئے۔ دہلی سے اجمیر پدھارے جہاں ایک سماج مندر میں اور ایک شہر میں لیکچر دئے کرشنا پورا چلے گئے۔ جہاں راجہ صاحب نے بلایا تھا۔ اس جگہ پانچ لیکچر دے کر کھنڈوا پہونچے جہاں پرچار کرکے دھولیا میں سوامی جی پہونچ گئے ہیں۔ اس جگہ بھیلوں میں ویدک دھرم کے پرچار کی بڑی آوشیکتا ہے۔ مجھے پورن آشا ہے کہ اگر سوامی جی ٹھیک طور پر کام کرتے رہے۔ اور ان کا شریر نروگ رہا تو ویدک دھرم کا بڑا اچھا کام ہوگا۔

پنڈ دادن خاں آریہ سماج میں پھر نئی جان پڑ گئی ہے۔ ۱۷ مارچ کے جلسہ میں ایشور پرارتھنا۔ اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا کے بعد ماسٹر ایشر داس صاحب نے نشکام کرم کے وشے پر لیکچر دیا۔ ماسٹر رام داس کے پتر اتپن ہوا ہے۔ جات کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اس موقعہ پر بہت سے مہاشیان نے سن کر سماج مندر کے لئے تعمیر۔ کالج کے لئے ہ روپیہ پرچار کے لئے عہ دان دیا۔

چودھری پرتھوی سنگھ جی آریہ ساکن کتھائی ضلع بجنور نے بڑی درڑھتا اپنے دھرم پر دکھلائی ہے۔ آپ اپنے ایک سمبندھی کے بیاہ کے لیے برات لے کر گئے۔ دوسری طرف سے زور دیا گیا کہ اگر آریہ سماج کو چھوڑ دوگے تو بیاہ ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ تین دنوں تک برات کو لڑکی واپس لانا قبول کیا۔ مگر دھرم کا [illegible] کرنا قبول نہ کیا۔ دھنیہ ہیں ایسے دھارمک پرش۔

آریہ سماج حصار کا سالانہ جلسہ ۳۰ اور ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔

آریہ سماج چھپیا ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۳۰ جون اور یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۷ و ۱۸ ماہ اساڑھ سمت ۱۹۵۸ ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ نویدن کرتے ہیں کہ اور کوئی آریہ سماج ان تاریخوں پر اپنا سالانہ جلسہ نہ رکھے۔

۶ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو باجرائے نوٹس خاص جلسہ سیالکوٹ کے آریہ سماج مندر میں منعقد ہوکر چند بھجن ہونے کے بعد اول [illegible] جی سبھا سد آریہ سماج نے ایک مختصر مگر موزوں تقریر کے پشچات ایک مسدس بڑا دلسوز پڑھا۔ جس سے شریمان پنڈت لیکھرام جی

آریہ مسافر کے اُتم گن عوام پر پرگٹ ہو کر اُن کا اُتساہ بڑھانے کا باعث ہوئے۔ اُن کے بعد لالہ گنیش داس ورما نے شری مان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر اور اُن کا دھرم پر بلیدان اس مضمون پر ایک دیاکھیان دیا۔ چونکہ بوجہ بارش کے حاضری بہت کم تھی۔ اور تھوڑے دن پہلے کتیا انا تھ آلیہ کے لئے خاص اپیل کر کے چندہ اکٹھ کیا جا چکا تھا۔ اِس لئے اِس موقع پر بہت ہی نرم الفاظ میں اپیل کی گئی۔ "تاہم پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے ۷ روپیہ موقعہ پر اکٹھے ہو گئے۔ جو بذریعہ منی آرڈر شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور میں بھیجے جاویں گے"۔

فہرست چندہ مذکورہ بالا

گپت دان معرفت سیٹھ ایشر داس جی سبھاسد لوکل آریہ سماج	... للعہ
سیٹھ ایشور داس جی سبھاسد لوکل سماج	... ۸ر
بابو خوشحال چند جی اپ پردھان	۹ر
گنیش داس ورما سبھاسد آریہ سماج	۸ر
لالہ کرپا رام جی	۴ر
لالہ گردھاری لال جی ممبر آریہ سماج اچھرہ ضلع لاہور	۴ر
لالہ لکھی داس جی سبھاسد آریہ سماج	۲ر
لالہ لچھمن داس جی سبھاسد آریہ سماج	۲ر

منتری آریہ سماج رامپور۔ لکھتے ہیں آریہ سماج رامپور ضلع بجنور کا پہلا وارشک اتسو ۱۲۔۱۳۔۱۴ اپریل ۱۹۰۱ء کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ یہ سماج بہت کمزور سماج ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کو عموماً اور ضلع بجنور کے بھدر پرشوں ...

خصوصاً اِس اتسو پر پدھار کر اِس کی سہایتا کرنی چاہیئے۔ اِس ستھان پر ضلع بھر سے زیادہ گہری مخالفت ہوتی ہے۔ چودھری نرپ چند جی آنریری اپدیشک شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا مراد آباد بھی ضرور تشریف لاویں منتری سبھا کو بھی اُن کی نسبت کہا گیا ہے"۔

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷۔۲۸ اپریل کو ہوگا۔ اور اوپنگ سیریمنی ۲۶ اپریل کو بوقت شام مقرر کیا گیا ہے۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

مہاشہ روی دت جی شرما۔ منتری آریہ سماج دوبائی مبلغ ۵۹۹ روپیہ ۶ پیسہ ۹ پائی کی فہرست دیتے ہیں۔ جو وہاں کے سماج مندر کی طیاری میں لگے ہیں۔ لیکن یہ نام کئی دفعہ چھپ چکے ہیں۔ نیز دو نا دہندہ صاحبان کے بھی نام دیتے ہیں جو درج کرنے سے کچھ فایدہ نہیں۔ یکم مارچ کو نگر کیرتن ہوا تھا جس میں ہندوؤں نے گڑبڑ مچانی چاہی۔ لیکن ناکامیاب رہے۔ نیز سالانہ جلسہ بھی یکم مارچ کو نئے مندر میں پرتشٹھ کر کے کیا گیا۔

منتری آریہ سماج ڈنگہ۔ چونکہ جو مضمون لالہ بلاقی رام سبھاسد کی طرف سے آپ نے بھیجا ہے۔ اُس میں تاکید ہے کہ سوائے پنڈت بھگت رام اپدیشک کے اور سب بھائی اُن کے مضمون پر رائے دیں۔ اِس لئے شک ہو گیا کہ آیا کہیں یہ مضمون کسی ذاتی جھگڑے کے فیصلہ کے لئے تو نہیں بھیجا گیا۔ پس جب تک ہم اصل واقعات سے جو اِس مضمون کے ... سے واقفیت نہ ہو مضمون درج نہیں ہو سکتا

(ایڈیٹر)

مہاشہ لالتا پرساد جی۔ فرماتے ہیں کہ اصلی سوال یہ نہ تھا۔ کہ آریہ برادری کیا ہوگی بلکہ سوال یہ تھا۔ کہ آریہ برادری کیا ہوگی لیکن نفس مضمون سے بھی نکلتا ہے۔ کہ گویا ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ آریہ برادری ایا ہے یا نہیں۔ خیر مجھے اِس سے مطلب نہیں اب آپ کا مطلب ٹھیک معلوم ہو گیا۔ کہ آپ یہ پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ برادری کیا ہوگی سو اِس کا جواب بھی آپ کو لالہ رلیا رام ہی دے سکتے ہیں۔ باقی آپ لکھتے ہیں۔ کہ وہ کوئی نیا فرقہ بنانا نہیں چاہتے۔ بلکہ سماجک بھائیوں میں باہم پریم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ مبارک ہو۔

(ایڈیٹر)

مہاشہ گنیش داس ورما سیالکوٹی۔ براہمنوں کے زوال کی تصویر کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ یہ قوم اِس قدر گر گئی ہے۔ کہ موہیال لوگوں نے بڑی کوشش سے موجودہ مردم شماری میں اپنے سا کہ سے براہمن کی اپادھی کو دور کرا دیا۔ خاتمہ پر کسی پادہ لی کی بُری کرتوت بتا کر لکھنے کو تھے۔ کہ نقلے دیکر مضمون ختم کر دیا میری رائے میں اچھا ہی کیا۔ کیونکہ شخصی بدچلنیوں کے ظاہر کرنے سے فایدہ ثابت نہیں ہو سکتا

(ایڈیٹر)

پرچارک فنڈ

جیسی تجویز کہ لالہ گنگا رام جی نے بذریعہ سدّت دھرم پرچارک علاقہ پٹھوہار میں آریہ دھرم پرچار کی بتائی ہے۔ اُس کے بغیر اور کوئی تجویز جو مفید ثابت ہو سکے

نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس تجویز پر عملدرآمد نہ ہوگا۔ آریہ دھرم کا پرچار پنجاب کے علاقہ میں بڑا مشکل ہے۔ بیساکھی کے بعد اس تجویز کے مطابق کارروائی ہونی چاہیۓ اگیان کا آگے ہی ڈیرہ جما ہوا تھا۔ دوسرا تنت کہا نصیب صاحبان کی کارروائی نے اور غضب ڈھایا۔ ضرور ایک منڈلی جا بجا پرچار آریہ دھرم جس میں علاوہ پنڈتان دو سادھو اور ایک راگی ہو طیار ہونی چاہیئے۔ مجھے دس سال ہوئے تجویز پر چار آریہ دھرم سوچ رہا تھا۔ مگر کوئی تجویز لالہ گنگا رام دہم سے عمدہ نہ پائی۔

مافیم

اونکار سنگھ منتری آریہ سماج

آنند سماچار

جب سے منتری مہان پنڈت گنگا دت جی شاستری گروکل سکندرآباد میں آئے ہیں۔ تب سے گروکل کی ترقی میلس ہو رہی ہے۔ اب پنڈت گنگا سہاۓ جی کوٹ وکیلیں و نوٹہ داتوں نے جنہوں نے پہلے ایک بڑی بھاری زمین جس میں کئی مکان معہ پختہ چاہ کے بنے ہوئے تھے۔ دان کی تھی۔ بلکہ جن کی خاص کوشش اور بہت سے مہاشیوں کی امداد سے اس وقت تک گروکل چل رہا ہے۔ اب ودیارتھیوں کے لیۓ ایک عمدہ مکان بہت لمبا جس میں گروکل کے ودیارتھی اُپدیشک کلاس سے علیحدہ رہیں گے اور جو کہ قریباً ایک ہفتہ میں بالکل بن جائیگا۔ دایک پختہ یگیہ شالا بھی اپنے خرچ سے بنوانا شروع کر دیا ہے

اگر اسی طرح اور مہاشۓ بھی مدد کرتے رہیں گے۔ تو پرماتما کی کرپا سے یہ گروکل جو مہرشی ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی سکیم کے قریب قریب موافق چل رہا ہے۔ اُن کی منشاؤں کو پورن کرنے کا سبب ہوگا۔ اوکت پاٹھ شالہ کے پورب ورتمان نیموں میں کچھ پری ورتن بھی کیا گیا ہے۔ جن کی مختصر تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) ودیارتھیوں کا بھوجن گیہوں کی روٹی دال شاک وسمے انوکول چاول آدی دوپہر کو۔ دال روٹی شاک شام کو گھی دونوں وقت میں قریباً چھٹانک بھر اور پرتیک ودیارتھیوں کو آدھ سیر دودھ۔ سائنکال کو دینا نشچت ہو چکا ہے۔ تتھا سمے پر بھوجن وشیش میں کچھ وشیشتا بھی کی جاتی ہے۔ میٹھا حلوا۔ کھیر وغیرہ۔

(۲) سمے سمے کے لبتر ودیارتھیوں کو دیۓ جاویں گے اِتیادی۔

(۳) پٹھن ودیہی۔ ادھیاپک تین ہوں گے ایک کا کام ودیارتھیوں کو گنتی ڈویا سکھلانا تھا۔ شاریرک بل وردھی کے لۓ دونوں سمیوں میں ایک ایک گھنٹہ ویایام (کثرت) کرانا دوسرے کا وید پاٹھ کو پورن ریتی سے ویاکرن پڑھانا۔ تتھا بھاشا سے سنسکرت انوواد تتھا دھرم سمبندھی اُتم اُتم (شلوک تتھا دھرم سکھشا۔ تیسرے کال ودیارتھیوں کے یوگ ہونے پر انووادادی کام ہیں جو یوگ ودیارتھی اُپستھت ہیں اُن کو درشن آدی پڑھانا۔ ایک منیجر اور چپڑاسی ملازم ہوں گے۔

چار اس وقت موجود ہیں۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پچاس ودیارتھی رکھنے میں ہمیں کتنے خرچ کی ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ کیا جاوے تو قریباً چار سو روپیہ سے کم نہ ہوگا۔ اس کے چلانے کا بار ایک یا دو آدمی نہیں اُٹھا سکتے۔ اس پری ہت کا رج کے لۓ جتنی سہائتا کی اوشیکتا ہے اُن کا اندازہ بدھی مان لوگ سوچ ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بھی یہاں آپ کو نشچت کرانا اوشیک پرتیت ہوتا ہے کہ پاٹھ شالا پر مبارہ کرنے کی سبھا نے اپنے اُدار بھاؤ سے ایسے تیس ودیارتھیوں کو جن کو کیٹی اور ادھیاپک یوگیہ (ہونہار) سمجھیں اُن کو بنا ماسک ہی پاٹھ شالا میں پرویشٹ کیا جاوے تدنوسار کچھ ودیارتھی پرویشٹ کۓ گئے ہیں۔ اور کچھ کۓ جاویں گے۔ ان کے اتی رکت جن یوگیہ ودیارتھیوں کے ماتا پتا پرویشٹ کرنا چاہیں۔ ان کے لۓ اوکت سبھا دوارا ورک خرچ ہونے پر بھی کیوں پانچ روپیہ ماسک لینا سیکار کیا ہے۔ جو مہاشۓ اوکت نیا نوسار پرویش کرانا چاہیں اُن کی پرارتھنا پر ۱۵ اپریل تک اوکت سبھا میں آنی چاہیئیں اور پرارتھنا پتر میں لڑکے کی آیو پتہ آدی بھی لکھی ہو۔ سوائے اس کے لڑکے کی سگائی وغیرہ نہ ہوا لازمی ہے۔ کیٹی کے سبھیوں کا یہ بھی وچار ہے۔ کہ ایک "گروکل سماچار" نام کا ماسک پتر بھی نکالا جائے گا۔ جس سے کہ آپ لوگوں کو گروکل کے سمبندھ سمست برتانت جیات ہوا کریں گے۔

راقم

آپ کا کرپا کانکشی بالکنند شرما اسکہٹری گرودکل مہابدیہی ویدک پاٹھ شالہ ریلوے سٹیشن سکندرآباد ضلع بلند شہر

نوٹ۔ افسوس کہ گرودکل کے طریقہ پر تعلیم دینے کی کوشش کرنے والے اکٹھے ہو کر زور نہیں لگاتے۔ خیر۔ جو لوگ اس طریقہ پر تعلیم دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے دل سے سب کے لئے پرمیشور کے دربار میں ہی پرارتھنا نکلتی ہے۔ کہ وے اپنی کوششوں میں کامیاب ہوں

(ایڈیٹر)

ایک غیر متعصب شدہ آتما

مسلمان بھائی پر ویدک گیان کا اثر

گوشت خور ہندو مسلمان بھائی

ضرور مطالعہ فرمائیں

مہرشی دیانند نے کروڑوں ہندو مسلمانوں کے عقائد کے برخلاف پرچار کس بل پر کیا؟ ایک طرف اکیلا لنگوٹ بند فقیر اور دوسری طرف بڑے بڑے دھنوانوں اور بلوانوں کے ہزار ہا گروہ کے خلاف منادی کرتے ہوئے اس لنگوٹ بند نے کس بل سے فتح پائی؟ وہ کیا طاقت تھی جس نے خونخوار سنگدل انسانوں کو موم بنا کر آخر کار ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لایا؟ یہ ایسے سوالات ہیں جو سرسری نظر میں ذرا مشکل معلوم ہوں گے۔ لیکن جنہوں نے مہرشی کی بنائی ستیارتھ پرکاش کی بھومیکا پڑھی ہے۔ ان کے لئے اس کا جواب بہت آسان ہے۔ کہ مہرشی کی فتح صرف سچائی یعنی ستیہ ودیا وید کے بل ہی ہوئی۔ مہرشی ستیارتھ پرکاش کی بھومکا میں لکھتے ہیں

सत्य मेव जयती नानृ न सत्यनु
पंथा। वितत्तदेव याना॥

یعنی ہمیشہ راستی کی ہی فتح ہے۔ اور ناراستی کی شکست ہے۔ اور سچ ہی سے عالموں کا طریق پھیلتا ہے۔ بیشک مہرشی کے ہاتھ میں ستیہ ودیا وید کا ایسا زبردست کھرگ تھا۔ کہ جس سے سارے پاکھنڈ جال اور استیہ مت متانتروں کی جڑ کاٹ کر ستیہ سناتن ویدک گیان کا پرکاش کیا اور کروڑ ہا کے مقابلہ میں فتح حاصل کی۔ مضمون ہذا کے ثبوت میں آریہ دھرم کی کامیابی کی ایک زندہ مثال ایک پاک اور ویدک گیان سے منور آتما پیش کی جاتی ہے۔ یہ آتما باوجود مسلمان مذہب میں پیدا ہونے کے اس درجہ پاک ویدک سدھانتوں کو گرہن کئے ہوئے ہے۔ کہ ہم اس کو رشی اور مہاتما کے پاک لقب سے پکار سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں کچھ اقتباس خاص اس مہاتما کی کتاب سے پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے تصنیف کر کے ۱۹۰۰ء میں کارخانہ پیسہ اخبار میں شائع کرائی ہے اس کتاب کا نام "معرنا ردی" یعنی "صحیفہ مفتی" ہے۔ اس کے مصنف مفتی محمد الدین صاحب ساکن شادی وال ضلع گجرات ہیں۔ مفتی صاحب موصوف اس کتاب میں علم اخلاق الہی کے چند بیش قیمت اصول تحریر فرماتے ہیں۔ جن میں سے (پہلی) تحریر میں صرف گوشت خوری کے متعلق اقتباس پیش کرنا مناسب سمجھا گیا۔ دوسرے اصول ہدیہ ناظرین کریں گے ہم نے کیوں ایک مسلمان کو رشی کے پوتر لقب سے یاد کیا ہے۔ اس کا اندازہ ان کے ان فقرات سے ہو جاویگا۔ جن کو ہم نے موٹا کر دیا ہے۔ اور ناظرین مان لیں گے کہ ہم نے ایسا کرنے میں نا انصافی نہیں کی ہے۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں سے عموماً اور مسلمان بھائیوں سے خصوصاً التماس کرتے ہیں۔ کہ وے ضرور اس بات پر وچار کریں۔ کہ کیا فی الحقیقت بے رحمی انسانوں کا شیوہ ہے؟ کیا اشرف المخلوقات کی یہی صفت ہونا چاہئے تھی۔ کہ بے زبان جانداروں کی گردن پر چھری پھیرا کریں؟ کیا ایشور کی رحمت سب جانداروں کے لئے برابر نہیں ہے؟ کیا پرم پتا سب کو سم درشٹی سے نہیں دیکھ رہے۔ وہ پورن دیاوان ہیں۔ وہ دیا اور آنند کے بھنڈار ہیں۔ منشیہ یا منش اس واسطے نہیں پیدا کیا گیا کہ دوسرے صحرائی درندوں کے موافق غریب جانداروں کو مار کر کھا جائے منشیہ جیون کا اُدیش کچھ اور ہی ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد تب ہی حاصل ہوگا جبکہ جیو پرماتما سے میل کر کے آنند لابھ کریگا پرماتما سے میل کو سنسکرت اصطلاح میں یوگ کہتے ہیں۔ چنانچہ یوگ درشن کے کرتا مہرشی پاتنجلی جی نے یوگ کے آٹھ درجے قائم کئے ہیں جن کے طے کئے بنا ایشور سے یوگ غیر ممکن ہے۔ یوگ کا پہلا انگ (درجہ) یم ہے۔ یم پانچ ہیں

तत्राहिंसा

جس میں اول نمبر انسا ہے۔ مطلب اس
لیکھ کا یہہ ہے کہ مُشتبہ ضم کی چھپنا ایشور
سے یوگ کیا کرتا ہے۔ پھر جیسے اہنسا کو جو نہیں
سادھو وہ کب ادہیکاری ہے۔ کہ ایشور کے
درشن کے لئے پہلے دروازہ کی اول سیڑہی
پر بھی قدم رکھ سکے۔ چونکہ مضمون بہت
طول ہو گیا ہے۔ اسلئے اب زیادہ اور
کچھ نہ لکھکر ہم ذیل میں اقتباس درج
کرتے ہیں۔

منقول از ستیہ ماوحے صفحہ ۱۰۱

(س) اور یہ کہ کسی جانور کو ذبح مت کر
کر میں خداوند تعالےٰ کے نام کی قربانی دیتا
ہوں۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے نام کی قربانی
یہ نہیں کہ تو اُس کی حکمت اور قدرت سے
پیدا کئے ہوئے جانداروں کو جان سے مارے
اور آپ کہائے یا اپنے بہائیوں کو کھلائے
بلکہ خداوند چاہتا ہے۔ کہ تم اُنہیں پالو!
اور خوش رکھو۔ کیونکہ یہ بھی ویسی ہی جان
رکہتے ہیں۔ جیسی تم اور تمہارے بہائی
اور تمہارے بچے۔ اور تمہارے دوست جان
رکھتے ہیں۔ اور ایسا ہی درد محسوس کرتے
ہیں۔ جیسے تم اور تمہارے بھائی اور تمہارے
دوست محسوس کرتے ہیں۔ اور ویسے ہی درد
اور مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں۔ جیساکہ تم
اور تمہارے بھائی۔ اور تمہارے بچے اور
تمہارے دوست مصیبت اور درد سے بچنا
چاہتے ہیں۔ اور دیکھو کہ جب تمہاری
پالی ہوئی مُرغی کو بلّی لے جاتی ہے۔ تو
تم کتنا افسوس کرتے ہو۔ کہ ہم نے اُسے
کس محنت سے پالا۔ حالانکہ تم نے اُسے
کچھ نہیں پالا۔ وہ خداوند کا دیا ہوا
دانہ چگ کر اور خداوند کی زمین پر
اِدہر اُدہر چل پھر کر پلی۔ کیا خداوند کو
اپنے پیدا کئے ہوئے جانداروں کے ساتھ
اتنا ہی پیار نہیں ہے۔ جتنا کہ تجھ کو اپنی
پالی ہوئی مرغی کے ساتھ۔ اس پر تو شاید
یہ کہے گا۔ کہ مرغی کے کہانے کا بلّی کو استحقاق
حاصل ہے۔ پھر ہاں کیوں نہیں۔ پر تو
جان لے کہ بلّی مرغی کے درد اور تکلیف کو
نہیں معلوم کر سکتی اور نہ اس بیچاری کو
جانتی ہے۔ جو مرغی کو گرفتار کرنے سے
اسے حاصل ہوتی ہے۔ پر تو جانتا ہے کہ
اگر خداوند کے نام کی قربانی دیا چاہتے
ہو۔ تو اس سؤر کو مار کر قربانی دو
جو تمہیں گوشت کہانے پر مجبور
کرتا ہے اور تمہارے دل میں گوشت کے
مزے اور لذت کی چٹکیاں لیتا ہے۔ اور ناحق
بے گناہ جانداروں کو تمہارے ہاتھ سے ذبح
کراتا ہے۔ پر تو جان لے کہ ایک چیونٹی
کو ضرر پہونچانا اور دیدہ دانستہ
تکلیف دینا ایک آدمی کے خون
کے برابر ہے۔ اگر تمہاری شریعتیں
تمہیں اس معاملہ میں گرفتار نہیں کرتیں مگر
خداوند کے نزدیک تم چھوٹ نہیں
سکتے۔ اگر تم بہادر ہو۔ اور تمہارے ہاتھ
میں تیر اور کمان ہے تو خبردار "سبحان
تیری قدرت" بولنے والے تیتر اور "یوسف
درچاہ" کی خوشخبری نعرہ بلند کرنے والی
فاختہ کی جان کا دشمن نہ ہونا۔ کہ اُس پر
ہاتھ صاف کرنا جائز نہ ہے تمہیں ہدایت
کرتا ہے۔ کہ تیتر اور فاختہ اچھے شکار ہیں
تو جس مرغ کو ذبح کرکے کہاتا ہے وہ
خداوند کے نزدیک تجھ سے کئی درجہ
اچھا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے اس فرض
کو جو خداوند کی طرف سے اُس کے ذمہ ہے
کبھی نہیں بُھلایا۔ یعنے ہر روز سویرے اُٹھ
کر بانگ دیتا ہے۔ اور دینداروں کو خدا
کی عبادت کے قریب آنے کی خوشخبری
دیتا ہے۔ اور دینداروں کو خواب غفلت
سے بیدار کرتا ہے۔ اور جب تک کہ تمام
لوگ اپنے اپنے بستر سے اُٹھ نہ کھڑے ہوں
چُپ نہیں کرتا۔ کیا اے ظالم! ایسا جانور
اس قابل نہیں۔ کہ تو اسپر رحم کرے۔
اور جب تو بکرے کو ذبح کرنے کے لئے
جاتا ہے۔ تو وہ "میں" کرکے رک جاتا ہے
جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کہنا
چاہتا ہے۔ کہ بے زبان نے تیرا کیا بگاڑا
کہانے پینے کی اچھی اچھی چیزیں دُنیا
میں موجود ہیں میرے مارنے سے
کیا حاصل :-

کہاں ہیں وے پشاچ [illegible] یا بہمن
جو خود مانس کہاتے اور کشتریوں کو کہانا
شاستر اجائز بتلاتے ہیں۔ کہاں ہیں
وے لوگ جو آریہ نام دہراتے اور ویدک
دہرم کے پیرو ہونے کا دم بہرتے ہیں۔
اور زبان کے چسکہ سے ہڈی مانس چبانا
دہرم مانتے ہیں؟ کہاں پنڈت بھیم سین
جی۔ جو خود چٹپٹی یکتیوں اور شاستر وکت
پرمانوں دوارا مانس بھکشن کا کھنڈن
کرکے اب ہوم میں پشو بلی مان رہے ہیں؟
آئیں اور دیکھیں۔ کہ جن مسلمانوں کی
دہرم پستک قرآن مانس کہانا خدا
کے حکم سے جائز بتلاتی ہے۔ جن کے
وہاں جانوروں کی قربانی دہرم۔ اور
نہ کرنا گناہ ہے۔ جن کے آباواجداد
پیرو پیغمبر سب برابر کہاتے اور اس کا
رواج دیتے آئے ہیں۔ اور سب سے

یہہ کہ قرآن شریف کے خلاف لکھا اور
مانا تو درکنار شک کرنے والا کافر
اور واجب القتل ہے۔ اُن ہی کے پیرو
کیونکر ویدک سچائی کے آگے سرِ تسلیم
خم کر رہے ہیں۔ اور کس مضبوطی کے
ساتھ سچائی اُن کے پاک آتما دل میں
گھر کر رہی ہے۔ کہ وہ خود منوّر ہوتے
ہی بےخوف و خطر اُس کا پرچار کر رہے
ہیں۔ اور ایک آپ ہیں۔ کہ روشنی
سے کنارہ کر اندھکار میں غوطے کھاتے
جا رہے ہیں۔ اوم۔ یہ ہیں لفظ وشد رہ
ور کچھا ست تا بہ سمجھا

راقم
ویدک دھرم کا پریمی
گوبند پرشاد از حیدرآباد دکن

ہمارے آچارک ویدک ہوں

از لالہ ستیا رام جائنٹ سکرٹری آریہ سماج لاہور

آج کل آریہ سماجک دنیا میں چاروں طرف
سے یہ آواز آ رہی ہے۔ کہ بھائیو! اب آریہ
سماج کی اُنتی محض کھنڈن منڈن سے
نہیں ہوگی۔ اگر آریہ سماج کی ترقی چاہتے
ہو تو اپنے لکھن اور آچار کو ایک کرو
صرف یہی نہیں بلکہ وچارشیل پُرش
تن۔ من۔ دھن سے آریہ سماج کی موجودہ
روش کو جو بوجہ لکھن اور آچار کا پیچھے
ہی سے لحاظ نہ ہونے کے اُلٹی طرف چل
رہی ہے سیدھی طرف پھیرنے کی کوشش
کر رہے ہیں۔ یہ اُن سجنوں کی کوشش
کا پھل ہے۔ کہ ہم بڑی خوشی سے سنتے
ہیں کہ اب آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا
یعنی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی
کسی قدر اس کی طرف عنان توجہ کو
مبذول فرمایا ہے۔ اور کچھ اس قسم
کے وچار نتیجہ کئے ہیں جس سے کہ
لکھن اور آچار کا بہت کچھ لحاظ رکھا
جاوے۔ اور موجودہ طریقہ محض کھنڈن
ہی پر ہو گیا کا مدار نہ سمجھا جاوے
اسکے صبح کئی ایک خوشخبریاں ہم اس
قسم کی ہی سن رہے ہیں۔ کہ فلاں جگہ
پر گن کرم انوسار بواہ ہوا۔ فلاں جگہ
عملی طور پر ستریوں کو حقوق دینے کے
وسائل اختیار کئے گئے۔ فلاں جگہ پتت
جاتیوں کو اُبھارنے کے لئے عملی کام کئے گئے
غرضیکہ آریہ سماج روپی گاڑی کی تیز
رفتاری ہے۔ جو کچھ عرصہ سے کمی واقع
ہو گئی تھی پورا کرنے کے لئے بہت سے ہاتھ
پاؤں مارے جا رہے ہیں۔ گو یہ نہیں
کہا جا سکتا۔ کہ یہی ہل چل کا نتیجہ کیا
ہوگا۔ کیونکہ نتیجہ کی ٹھیک خبر جگدیشس
پرماتما کو ہی ہو سکتی ہے۔ مگر اس میں
سندیہ نہیں ہے کہ موجودہ ہل چل اگر
ایشور کی کرپا سے کچھ عرصہ تک لگاتار جاری
رہی تو آریہ سوسائٹی یا آریہ ہزاتری سبھا
یا آریہ سماج کی واستوک ہستی کا سوال
کسی نہ کسی پہلو سے صاف طور پر حل
کر دیگی۔ وچارشیل پُرشوں کے جس
سمے واقعات اپنی اصلی رنگت میں پیش
ہوں گے۔ تو اس سمے اُن معترض بھائیوں
کے اس قسم کے اعتراضات کہ ہمیشہ نئی
تحریکیں جاری نہیں ہونی چاہئیے !!
یا یہ کہ موجودہ آریہ سماج کو موجودہ ہل چل
سخت نقصان پہونچاویگی یا گن کرم
انوسار بلا لحاظ جنم جات پات کے بواہ
کرنا ابھی قبل از وقت ہے یا مستورات
کے مروجہ پردہ کو ہٹانا یا سیاپا وغیرہ
واہیات رسوم کو کالعدم کرنا۔ جنم کے
مسلمانوں یا عیسائیوں وغیرہ کو ویدک میں
لانا اپنی ستیاناش کرنا ہے!! وغیرہ وغیرہ
کچھ بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھے
جاویں گے۔ گو اس وقت ایسی فلاسفی سے
بھرے ہوئے مذکورہ بالا اعتراضات
کی وقعت آریہ سماج کے سرو ساداران
کی نظر میں بہت کچھ ہوا پرتیت ہوتا
ہے۔ مگر آریہ سماج کے وچارشیل حلقہ
میں اب بھی ان اعتراضوں کو بدھی کی
کمزوری کا ایک نمونہ سمجھا جاتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ گمبھیر پُرش ایسے
اعتراضات کا نوٹس لینا تضیع اوقات
سمجھتے ہیں۔ ہم پرچارک کے ناظرین
کی خدمت میں اس قدر عرض کرنا اپنے
لیکھ کا مدعا خاص سمجھتے ہیں۔ کہ وہ عالم
باعمل اصحاب کے لیکچروں اور اُن کی
تحریروں کو خاص توجہ کے ساتھ
سنا اور مطالعہ کیا کریں۔ اور بجائے اس
کے کہ وہ محض لچھے دار تقریروں یا
رنگینی تحریروں پر موہت ہو کر اُنتی
کے مارگ میں آگے قدم بڑھانے سے
رکیں وہ نربھے ان نربل ڈرپوک
بھائیوں کی خشک فلاسفی کی دلیلیں
سنیں وہ بھائیوں کے لئے چھوڑ کر حتی الوسع
دن بدن آریہ سدھانتوں کو اپنے جیون
میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ پھر نسندیہ
ان کمزور بھائیوں کی خشک دلیلوں کا
جواب عملی طور پر مل جائے گا۔ اور
اُن کے منہ پر خود بخود خاموشی
کی مہر لگ جاویگی۔ اور اگر درحقیقت

آپ لوگ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا تھا
والی مثال پر کاربند ہو کر عملاً آریہ
سماجیوں کے اُن کو لیا اپنے جیون کا بھینٹ نہیں
اور ابھی وقت نہیں آیا کہ ڈھکوسلہ
پیش کرنے ہوئے وقت آنے کی انتظاری
میں مستغرق بیٹھے رہیں گے۔ تو سچ جانئے
آپ اور ہم سب کی وہ وہ دشا ہوگی۔ جو
شہریار مہاتما منشی رام جی جلندھر
والوں نے اپنے ایک خاص ویاکھیان
میں ورنن کی۔ یہ ویاکھیان مہاتما
مذکور نے گزشتہ اتوار کو لاہور
سماج میں دیا۔ لیکچر کا ایک ایک لفظ
آب زر سے لکھنے کے قابل تھا۔ لاہور
جیسے سماج مندر میں جہاں بوجہ کثرت
سامعین شور عموماً ہوا کرتا ہے۔ لیکچر
کے وقت ایک سناٹے کا عالم تھا اور
اس لیکچر کا اثر شروتا گنوں پر جو ہوا
اُس کا اندازہ تو اُن کی کسی عملی
کارروائی کے اظہار سے ہی لگ
سکتا ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی سندیہہ
نہیں۔ کہ اس لیکچر کو سُن کر کچھ وقت
کے لئے تو سنگدل سے سنگدل کا دل
بھی موم ہو گیا۔ ور ایشور کریں کہ
لاہور نواسیوں میں سے سارے
نہیں تو چند پُرش ہی مہاتما منشی رام
جی کے اس لیکچر سے سچا سبق سیکھ
کر اُس کے انوکول اپنا آچار کریں
لیکچر کے سمے اگرچہ بوجوہات چند نوٹ
نہیں لئے گئے۔ اور یہ امر بھی میری
طاقت سے باہر ہے۔ کہ اُس لیکچر کی
خوب صورتی اُس کا اصلی سوندریہ ہو
بہو پبلک کے روبرو پیش کر سکوں
البتہ اُس لیکچر کا خلاصہ اپنے لفظوں

میں نذر ناظرین کرنے کا ساہس کرتا
ہوں۔ اگر کہیں بھول ہو تو مہاتما منشی رام
جی درست کر دیں۔

عالم باعمل لیکچرار نے سب سے پہلے فرمایا
کہ وید شاستر میں آچار کو ہی پرم دھرم
کہا ہے۔ اور آچار ہی اُن کو مانا ہے۔ جو پریکٹیکل
آدمی پرمانوں سے سو پریکٹیکل اور
وید شاستر پر تلپاونت ہو۔ مگر بدقسمتی
سے اسوقت اسے موٹو (motto) کا ترجمہ
قانونی الفاظ میں یوں کیا گیا ہے۔

Immemorial Customs transcendental law........

یعنی رواج قدیم ہی افضل قانون ہے
اسی کے مطابق آجکل عمل ہو رہا ہے
جو اندھا دُھند رواج کسی سمے کسی
باعث سے چل پڑا۔ وید شاستر میں
اُس کا خواہ ذکر تک نہ ہو۔ بھگتی اور
پریکٹیکل آدمی پرمان ہی اُس کو سدھ
نہ کرتے ہوں۔ مگر اُسی پر بھیڑ یا دھسان
کی طرح لوگ چل پڑتے ہیں۔ آپ نے
اس کتھن کی تصدیق میں حسب ذیل
واقع بیان کیا۔ کہ جلندھر میں رہتیوں
کو دریوں پر بیٹھنے اور کنوؤں سے پانی
بھرنے کی اجازت دینے کا سوال جب
پیش ہوا۔ تو وہاں کے ہندوؤں کی
ایک کمیٹی ہوئی۔ جس میں ۲-۳
آریہ پُرش بھی شامل تھے۔ اول تو
کمیٹی کے آدمی ایک دوسرے کی طرف
دیکھتے رہے۔ اور آریہ پُرشوں کی موجودگی
میں کسی کو بولنے کی جرات نہ پڑی مگر
آخر ایک شخص نے بمشکل تمام یہ کہا
کہ وہ اس بات سے ناراض ہیں۔

اس پر ایک آریہ نے کہا کہ بھائیو ابھی
تھوڑا عرصہ گذرا۔ کہ میرا بھائی ولائیت
سے آیا تھا۔ اور تم سب جانتے ہو کہ
ولائیت میں جانے والے انگریزوں کے
ہی ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ تو اُس وقت
آپ میں سے ۵۰ آدمیوں نے اُس
کے ہاتھ کا پکا کر کھانا کھایا تھا۔ اب
اسوقت محض دریوں پر بیٹھنے اور
کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دینے
سے آپ کیوں ناراض ہیں۔ اس کے
جواب میں کہا گیا کہ وہ بات تو اب
رواج ہوگئی۔ لائق لیکچرار نے فرمایا
کہ اسی لاہور سماج کا تیئسواں سالانہ جلسہ
یا چوبیسواں ہو چکا ہے۔ اگر غور سے دیکھا
جائے تو سوائے کھنڈن منڈن اور
زبانی اُپدیش کے آریہ سماج نے کیا کیا ہے
اسوقت تک کل آریہ سماجوں نے ایک
بھی ایسا پُرش پاسٹری جیسا پیدا
نہیں کیا۔ کہ جس کے ہاتھ چھونے سے
ایک اپوتر آتما شدھ ہو جائے۔ یعنی
جو کہ اس کے نیچ اُس کے آتمک بل اُس
کی آتمک پوترتا کے سنگھرشن سے ایک
پتت آتما پوتر ہو سکے۔ بلکہ روزمرہ
سینکڑوں اس قسم کے واقعات پیش
آتے ہیں کہ جن میں مایوسی ہی مایوسی
نظر آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی
چند روز ہوئے کہ جلندھر کے [illegible] اور
زنانہ ولی ڈپٹی کمشنر کے روبرو ایک
جوان لڑکی نے ٹکٹ کے لئے درخواست
دی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اُس کے
چہرہ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابھی
تک اس نے بے حیائی کا پردہ [illegible] نہیں
پھینکا۔ اور قیافہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب

کو اِس بات کی ہی تائید کی کہ لڑکی بحالت مجبوری ایسا کرنے پر آمادہ ہوئی ہے۔ صاحب موصوف کے دل میں لڑکی کو اِس خطرناک کوئے میں گرنے سے بچانے کا خیال پیدا ہوا۔ کہ اتنے میں آریہ پُرش ہی اِس معاملہ کی خبر سن کر پہونچ گئے۔ اور اُنہوں نے صاحب موصوف سے مودبانہ التماس کی۔ کہ اگر لڑکی کے ساتھ اُن کو کچھ مُدت گفتگو کرنے کا موقعہ دیا جائے وہ اُس کے بچانے کی سخت کوشش کریں گے اس پر صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ اگر لالہ منشی رام جی اِس بات کا ذمہ لیں تو میں لڑکی کو تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اُن کو اسکا یقین دلایا گیا۔ اور لڑکی شریمان لالہ منشی رام جی کے مکان پر لائی گئی۔ آپ نے لڑکی کو بہت سا سمجھایا اور سمجھانے پہ لڑکی بخوشی تمام اِس بات پر راضی ہو گئی۔ کہ وہ جہاں اُس کی رہائش وغیرہ کا پربندھ کریں گے وہ منظور کرے گی۔ اب ضرورت پڑی کہ کسی آریہ ستری کی نگرانی میں اِس کو رکھا جاوے۔ چنانچہ کسی آریہ ستری کی تلاش میں کوشش کی گئی۔ اور بعد مشکل ایک ستری کی زیر نگرانی اُس کو رکھا گیا۔ نہ معلوم اُس آریہ ستری نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کہ لڑکی رفو چکر ہو گئی اِس سے آپ نے درشایا۔ کہ دیکھئے آریہ ستریوں کا کہاں تک رچاؤ ہے۔ دوسرا تازہ واقعہ آپ نے یہ بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ کچھ مدت گذری کہ ایک یتیم کنیا کے پاؤں پر اپریشن کیا گیا۔ اپریشن ایسا سخت تھا۔ کہ ہڈی کو کاٹ واٹ کر درست کرنا تھا۔ جس پر پہلے لڑکی کو دوائی سے بیہوش کیا گیا۔ اور اپریشن کے بعد جب لڑکی کو ہوش آیا تو وہ درد کی شدت سے سخت چلانے اور رونے لگی اِس پر کئی آریہ پُرش لڑکی کو دلاسا وغیرہ دینے کے لئے پہونچ گئے۔ اور اُس کے پاس رہے۔ مگر قدرتی طور پر دلاسا اور تسکین دینے کی جو سپرٹ ایشور نے اُسے عطا کی ہے۔ وہ آدمی میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ پس وہاں ایک ایسی ستری کی ضرورت تھی جو اُس اناتھ بالکا کو اِس دُکھ کے سمے ماتا کی طرح دلاسا دیتی۔ لایق لیکچرار نے جتلایا کہ جالندھر بھر کی آریہ سماج سے ایک بھی ستری ایسی نہ مل سکی جو اُس ڈیوٹی کو بجا لاتی آپ نے اِس قسم کے سادہ خیالات اور اصلی واقعات اپنی موثر زبان میں بیان ہوتے ہوئے اکثر آریہ پُرشوں کی حیثیوں کو پُرنم کر رہے تھے۔ اُس کے بعد مہاتما جی نے موجودہ آریہ بھائیوں کے سِدّھان اور سدھانت کے بھن بھن ہونے کے کئی درشٹانت پیش کرتے ہوئے فرمایا آریہ سماج میں بھی وہ ہی رواج قدیم ہی آ چار ہے" کسی مسئلہ پر عمل ہو رہا ہے جس سمے رواج کے برخلاف کوئی آریہ سِدّھانت کے انوکول کام کیا جاتا ہے اُسی وقت رواج کے غلاموں کی طرف سے گوراہا مچنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض تو صرف وقت نہیں آیا ایسے کہنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ بعض یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ اصلی سِدّھانت کو ہی ملیا میٹ کرنے کی کوشش کرنے لگ پڑے ہیں۔ لایق لیکچرار نے اپنے اِس کتھن کی تائید میں فرمایا کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ جالندھر میں ایک جنم کی برہمنی جس نے گن کرم سوبھاؤ کی شتری کے سمجھے گئے تھے ایک کھشاتر تو گن کرم والے کھتری سے آپ کے مکان پر ہوا۔ جس کے بعد ممالک مغربی و شمالی کے بڑے آریہ جنم کے براہمن لیکچراروں کے پتر آپ کو ناص وشٹ میں آئے آپ نے یہ بڑا انرتھ کیا۔ کہ ایک جنم کی برہمنی کا کھشتری سے بواہ کرا دیا۔ آپ برہمنوں کے شترو ہیں۔ آپ برہمنوں کے ہاتھ دھو کر پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مہاتما جی نے اِس درشٹانت سے جتلایا کہ وہ آریہ سماجی ویدک دھرم انویائی جن کو دوسرے مضمون میں ورن آشرم دھرمی کہا گیا ہے

خطہ مطبوعہ ۲۴ چیت سمت ۱۹۵۷ بکرمی مطابق ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء روز شکر جالندھر شہر نمبر ۵۲

ایڈیٹوریل نوٹس

ستھ دھرم سنسور و کے دربار میں اشدھ آتمائیں کب جا سکتی ہیں! پوتر پربھو کا سنسرگ اپوتر کب کر سکتے ہیں! ملین ہردے نربکار پرماتما کے ادھیراج کا سنگھاسن کب بن سکتے ہیں! اس لئے ہردے کی ملینتا دور کرنے کا اپاؤ ہر ایک اپاسک کے لئے اوشیک ہے۔ لیکن جب من میں ایرشا دویش اور انیہ اپوتر بھاؤ بھرے ہوئے ہیں وہ پوترتا کی اور جھکتا کب ہے۔ اسلئے تو سنسار میں دھرم بیروں کو مہان یدھ کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے تو ایشور کے سچے بھگت اپنے بھائیوں کی اسبھیہ باتیں سہتے انکے بجھ پرہار تک کو برداشت کرتے انکے ملین بھاؤں سے یدھ کرتے ہیں۔ پیارے پاٹھک گن! یدی ایک پتا کی سنتان ہونے کا دم بھرتے ہو۔ تو آؤ بڑھو۔ ایرشا دویش کو چھوڑ دو۔ تمہارے بھائی اودیا اندھکار میں گرست ہو رہے ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ موہ لوبھ۔ انہکار روپی شترو انکو دلن کر رہے ہیں اس اندھکار سے انکو کون بچا دیگا۔ ہمارے ہردے کب شانت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے چاروں اور ہاہاکار کا ناد ہو رہا ہے۔ اور ہم ہلتے تک نہیں۔ بھائی یدی بھائی کا سہایک نہ بنے تو اپوترتا کیونکر دور ہو سکتی ہے۔ ایشور ہمارے ہردیوں کو پریرت کرکے ہمیں اپنے سچے اپدیش کی طرف رجوع کریں!

سجن پرش ہمیشہ ستیہ کے گرہن کے لئے طیار رہتے ہیں

گزشتہ پرچارک میں میں نے پنڈت دولت رام سنت رما ٹروت نواسی کے پتر پر کچھ رائے زنی کی تھی۔ پنڈت دولت رام جی کا جوابی پتر آج کے پرچہ میں دوسری جگہ چھپا ہے اسے پڑھکر میرے ناظرین معلوم کریں گے کہ جن سجنوں کے ہردیوں میں سرل بھاؤ کام کرتا ہے۔ وے کس طرح اپنی غلطی کو منظور کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں میرے نوٹ کو پڑھکر سنیاسی منگل دیو جی نے آگرہ سے ایک پتر لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے اس شک پر کہ شاید میں پنڈت دولت رام پروہت ٹروت کو سمجھ ہی نہیں جانتا ہوں۔ پنڈت دولت رام جی کے اعلے آچرنوں کی تعریف لکھی تھی۔ میں نے گو پنڈت دولت رام کے درشن نہیں کئے۔ تاہم مجھ سے ان کا دت کا پتر ہو رہا ہے۔ اور میں انکے ہردیہ کے اچ بھاؤں سے واقف ہوں۔ انکا لڑکا بھی میرے پاس ہی پڑھتا ہے۔ بس پنڈت دولت رام جی کے آچرنوں اور ویدک دھرم کے پریم کی نسبت مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ یدی اسی بھاؤ سے پریرت ہو کر لوگ دھرم وشیک اندولن کیا کریں تو نصف کے قریب غلط فہمیاں فوراً دور ہو جایا کریں۔

پنچموتیہ آریہ گن ویش دھیان دیں

پنڈت دولت رام جی نے تو سرل بھاؤ سے اپنا ہاردک سدھانت لکھدیا۔ لیکن آریہ مسافر جنکا ... یہ جو کہ پنڈت جی کا پتر چھپا تھا۔ اسمیں ایک اور پتر ۲۲ مارچ کے پرچہ میں چھپا ہے۔ اس پتر کو میں اسجگہ بجنسہ درج کرتا ہوں تاکہ جہاں ایک طرف میرے ناظرین انکے بھاؤ کو سمجھیں وہاں دوسری طرف میں آریہ مسافر اخبار کے ایڈیٹر اور مالکان سے انصاف کی درخواست کر سکوں۔

نقل پتر

سروتھا انچت۔ تاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کے آریہ مسافر میں پنڈت دولت رام شرما کے لیکھ سے گیات ہوا۔ کہ لالہ منشی رام کے ہوتے ہوتے براہمن کنیا کے ساتھ کشتریہ کا وواہ ہوا۔ یہ پڑھکر آشچریہ ہوا کہ سروتھا ستہ بردھ وید مارگ چھیدک مہا بھرشٹ کاریہ کس بدھی کے انوسار کیا گیا۔ کیا آریہ سماج ہی کا کوئی نوتن سنسکار ودھی بود ہک گرنتھ نوین ورن آشرم ویوستھا ودھایک کسی دشال بدھی کی چمتکرتی پر ورشک سوامی جی کرت گرنتھوں سے سدھ نوعی وکشو بھو دایک ویدک سدھانت وناشک گھرت ویوستھا پرورتک مہا کلوشت دیوہاروں کا بھنڈار پرسوت ہوا کہ جسکو ادلمب سے ورن سنکروں کا آکر اس پنیہ بھومی کو بنانا چاہتے ہو کیا ایسی ہی کتسیت کرموں سے بھومی کے وداما دیش کو سوشکشت کر آریہ ورت بنانا چاہتے ہو کہ جن کر ...

سکا سرشٹی کی آدی سے آج تک
فیصلہ نہ ہوا تھا - اُن کو آپ
سنکتات دکھاتے ہو - لالہ جی سپید
ہو جاؤ - دیہ انوکول کرم کرو - نہیں
آریہ سماج کے جیسے کوئی ہیں گنے
جاویں گے - ہمارا کشٹر - ہریانگ دت [illegible]
[illegible]

پیارے ناظرین ! اس پتر کے ایک ایک
لفظ کو غور سے پڑھو - مجھے معلوم نہیں
کہ یہ ہریانگ دت اوستھی کون ہیں جو آریہ
پتر جیسی اوستھی ہی نے رہے ہیں محض
گالیوں کا جواب دینا ہی نے آج تک اپنا
فرض ہی نہیں سمجھا اور اس پتر میں
پران یا دلیل ایک بھی موجود نہیں ہے اسلئے
میں اسکا نوٹس بھی نہ لیتا - لیکن مجھے نوٹس
لینا اسلئے ضروری ہوا کہ یہ پتر عین اس
چھاپہ پتر دونوں آریہ پتر اخبار میں چھپے
ہیں جو کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پشچموتر دیش واودھ کا مسلمہ آرگن ہے
اس پتر میں ایک مضمون کا بغیر ایڈیٹر
کے نوٹ کے چھپنا ظاہر کرتا ہے کہ اس
پتر کے چلانے والے اُس مضمون کی عبارت
سے اتفاق رکھتے ہیں - میں اس لئے
پشچموتر دیشیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے
پردھان - منتری اور دیگر ادھکاریوں کے
علاوہ کل سبھاسدوں سے اپیل کرتا ہوں
کہ اگر اس لیکھ کے ساتھ اُنکی سمتی ہے تو
بے دریغ اُسے اخبار کے ذریعہ سے شایع
کردیویں تاکہ میں اُن کا ایک شافی
جواب دے سکوں - لیکن اگر اس پتر کی
اویدک سپرٹ کو یہ خود نفرت کی نگاہ
سے دیکھتے ہیں (جیسا کہ مجھے وشواس
ہے) تو صاف الفاظ میں اُنکی سپرٹ سے

نااتفاقی کرتے ہوئے آئندہ کے لئے
اس قسم کی سنکٹ مناک تحریروں کو روکنے
کے لئے ذمہ وار اشخاص کو مناسب
ہدایت کر دیویں - میں پرتی ندھی سبھا
کے ہی سبھاسدوں تک اپنی عرضداشت
کو محدود نہیں کرتا - بلکہ پشچم اوتر دیش
واودھ کے تمام آریہ بھائیوں سے فیصلہ
کرتا ہوں کہ ستیہ دھرم پرچارک کے
کالموں سے زیر بحث وواد کی نسبت کل
واقفیت پیدا کرکے اُنکی نسبت اپنی رائے
قائم کریں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ پنڈت
ہریانگ دت نے آریہ نام دھاریوں کی [illegible]
تحریریں نفرت کے قابل ہیں تو اُن کا
فرض ہے کہ اپنی رایوں کا اظہار آریہ
پتر کے ذریعہ سے ہی کردیویں۔

کیا یوں ہی دلت شنکر رہے گا

اخباروں سے معلوم ہوا ہے
کہ مسٹر رزلی صاحب نے
اپنے یعنی کمشنر مردم شماری
نے کھتریوں کو ویشیہ ورن کے اندر داخل
کیا ہے - اس لئے تمام ہندوستان کے کھتریوں کے
اندر اسوقت ہل چل مچ رہی ہے - مجھے اس
ہل چل کا ذاتی تجربہ بھی ہے - کیونکہ بلند شہر
وغیرہ کئی ایک کھتریوں کی پنچائیتوں کی طرف سے
میرے پاس بھی خطوط آتے ہیں جنمیں استدعا
ہے کہ میں بھی کھتریوں کو نمبر ۲ یعنی کشتریہ ورن
میں شمار کئے جانے کے لئے زور دوں - میں نے
ایسی استدعاؤں کا جواب تو کچھ نہیں دیا کیونکہ
میں کسی موجودہ فرقہ یا جماعت اہل ہنود
کو بھی بحالت مجموعی کسی خاص ورن کا
ادھکاری نہیں سمجھتا ہوں - لیکن میں نہیں
سمجھتا کہ مسٹر رزلی صاحب کس اصول پر
کھتریوں کو ویشیوں کے اندر شمار کرنے کے
لئے تیار ہوئے ہیں میری رائے میں اسوقت

کسی ہندو ذات کے جملہ ممبران کو بھی کسی
ایک ورن کا ادھکار دینا ناممکن ہے - یوں تو
کھتری شبد بھی کشتریہ شبد کے بگاڑ سے
ہے - لیکن بلحاظ اُنکے پیشہ کے کھتریوں کو
ویشیہ بنایا جاتا ہے - تو کیا جو کھتری فوجوں
میں ملازم یا وکیل - بیرسٹر - جج - مجسٹریٹ
ڈاکٹر وغیرہ ہیں - وہ سب کے سب ہی ویشیہ
ہیں - اور اسطرح کیا براہمن ذات کے وہ
فرقے جو کہ بھیک مانگنے کا کام نہیں کرتے
ورن کے لحاظ سے براہمن کہلا سکتے ہیں یا اگر
کشمیری پنڈت صاحبان کا شمار براہمنوں
میں بلحاظ گن کرم کے کرنا کیسا ناموزوں ہے
میری رائے میں تو اسوقت ورن سنکر
ہو رہا ہے - اور اسلئے آریہ سماج جو کہ
ویدک ورن بیوستھا کو قائم کرنا چاہتا ہے
اُسکا فرض ہے کہ ذات پات کے بندھنوں
کو توڑ کر خاص انتظام کے ساتھ ورن
بیوستھا کو قائم کرے۔

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ اور پنڈت بھیمسین سے شاستراتھ

آریہ سماج کرنال
کا نواں سالانہ
جلسہ بتاریخ
۳۱ مارچ و یکم
اپریل ۱۹۰۱ء کو غیر معمولی کامیابی اور سماروہ کے
ساتھ ہوا - ۳۰ کی شام کو نگر کیرتن بڑی
رونق سے ہوا - بیرونجات سے ایک سو پچاس
کے قریب آریہ بھائی شامل جلسہ ہوئے تھے
پنڈت دیو دت جی شاستری - پنڈت کرپارام
جی جگراؤنی - پنڈت بھگت رام جی - لالہ دیوچند
جی - لالہ شیو بخش بی اے [illegible] - مہاشہ [illegible]
جی اور پنڈت شمبھو ناتھ جی کے دھرم اپدیش
اور ویاکھیان ہوئے - جن کا پربھاو اتم پڑا
پنڈت کرپارام جی کی اپیل پر ۹۱۰ روپیہ مختلف
فنڈوں کے لئے نقد چندہ ہوا جنمیں سے

قریباً چار سو روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹھے ہوئے - دھرم چرچا میں امید تھی کہ منشی اودے رام جو کہ پنڈت بھیم سین کے انوگامی ہونے کے کارن سماج کی سبھاسدی سے بہنکر دئے گئے ہیں ضرور تشریف لا کر اپنے سنشیوں کی نورتی کریں گے مگر باوجود کہلا بھیجنے کے بھی آنکو آنے کی جرأت نہ ہوئی وہ مہاشیوں نے پرتیوں کے جو تسلی بخش اوتر دئے وہ دھرم پنڈ جی و دیارتھی نے دئے - پنڈت کرپا رام جی اور پنڈت بھگت رام جی کے ویاکھیان پنڈت بھیم سین کے ویاکھیان کی تردید میں بخوبی اچھے ہوئے - جن سے پنڈت بھیم سین کی پول کھل گئی پر بھی پرکار کھلبلی مچی - اپنے خاص چیلے منشی اودے رام کے بلانے پر پنڈت بھیم سین جی امرتسر کو کرنال پہنچ گئے تھے - پنڈت جی کے کرنال پہنچتے ہی اُن کو سماج کی طرف سے شاستر ارتھ کا چیلنج دیا گیا - اور آریہ بھائی معہ پنڈت دیو دت جی اور پنڈت کرپا رام جی کے شاستر ارتھ کے لئے اُنکے ستھان پر تشریف لے گئے مگر پنڈت جی نے ادہر اودہر کی باتیں بنا کر شاستر ارتھ سے صاف انکار کیا - بہت دبانے پر صرف پنڈت دیو دت جی سے زبانی بات چیت کرنے پر رضامند ہوئے مگر جب بات چیت ہونے لگی اور ایک مہاشے نے اُسکو لکھنا آرمبھ کیا تو منشی اودے رام کی ترغیب سے پنڈت بھیم سین جی نے بات چیت کرنے سے بھی صاف انکار کر دیا بہانہ یہہ پیش کیا - کہ تم اس بات چیت کو چھپوا دو گے - آخر جب کسی پرکار بھی پنڈت صاحب نے شاستر ارتھ کرنا سویکار نہ کیا تو وہ اُنکے کرنال کے حامی بگڑ کر آمادہ فساد ہو گئے - تو آریہ بھائی وہاں سے چلے آئے

اور دوسرے دن پنڈت دیو دت جی اور کرنال سماج کی طرف سے دو تحریری چیلنج پنڈت بھیم سین جی کے نام بھیجے گئے جیسے تو انہوں نے لینے سے انکار کیا مگر آخر بہت کچھ کہنے سُننے سے دونوں پتر لے لئے مگر جواب کچھ نہ دیا - صرف یہہ کہہ دیا کہ میں اپنی طرف سے شاستر ارتھ نہیں کرونگا - آپ دھرم سبھا سے چند تو بار کریں - لیکن جب یہہ کہا گیا کہ کرنال میں کوئی دھرم سبھا موجود نہیں ہے تو کہنے لگے کہ کچھ ہی ہو میں اکیلا شاستر ارتھ نہیں کر سکتا - معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ اور بجنور کے شاستر ارتھوں میں شکست کھا کر پنڈت جی کی ہمت پست ہو گئی ہے اور اب وہ سناتنی پنڈتوں کی طرح ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا چاہتے ہیں - میری رائے میں آریہ بھائیوں کو بھی اب پنڈت جی کا پیچھا چھوڑ دینا چاہئے اب اُن کو عام پورانک پنڈتوں کی طرح سمجھنا چاہئے - کیونکہ مورتی پوجا جل سنان سے مکتی آدی پورانک باتوں کو بھی وہ اب صاف لفظوں میں مان گئے رہیں اور دلیش بھاؤ میں گرفت ہو کر سناتنی پنڈتوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی ہتھیاروں پر اُتر آئے ہیں سماج نے ابھی تک پنڈت جی کا پیچھا نہیں چھوڑا ہے - اور وہ شاستر ارتھ کے لئے مجبور کئے جا رہے ہیں -

کرنال سماج کے منتری مہاشے کو چاہئے کہ وہ جلد مفصل حالات پرچارک میں شائع کرا دیں ؎

کنیا اناتھالیہ جلندھر کی سہایتا کے لئے دھنیواد

اپنی دھرم پتریوں پر ترس کھا کر جن مہاشیوں نے دھن دان سے اپنی ہمدردی کا بھی ثبوت دیا ہے - اُن سب بھائیوں کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - اور اُنکے کانوں تک یہہ آواز پہونچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ دین کنیائیں اُنکی اودارتا کی سراہنا کرتی ہوئیں اُن کو دن رات دھنیواد دے رہی ہیں - مجھے ہرگز آشا نہ تھی کہ میری کمزور آواز اتنی دور پہونچ کر اسقدر مہاشیوں کو اناتھ کنیاؤں کی طرف متوجہ کریگی پرنتو دھن ہے وہ دیالو پتا کہ جس کا آسرہ لے کر نربل سے نربل آتمائیں بھی اپنے شبھ ارادوں کو پورا کرنے کا فخر حاصل کر سکتی ہیں - البتہ آشرت ہو کر ہی بیشے بےکس بالکاؤں کی پکار آپکے کانوں تک پہونچانے کا ساہس کیا تھا اور میں بڑے اطمینان کے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ میری پکار نشفل نہیں گئی اور چند مہاشے برابر دھن بھیج رہے ہیں اور قریب آٹھ سو تک پہونچ چکا ہے - مگر ابھی چار سو کی کسر باقی ہے امید کہ سجن جریہ اس کمی کو بھی شیگھر پورا کرنے کا اُدیوگ کرینگے -

مبارک ہیں وہ جو کہ بیکسوں کی مدد کرتے ہیں - کیونکہ دُکھیوں پر دیا کرنا سچے دھارمک جیون کا پہلا نشان ہے -

ایمرجنٹ ٹریکٹ سوسائٹی

ایمرجنٹ ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق جو بحث چھڑ رہی ہے - وہ میری رائے میں کچھ بے ڈھنگی سی ہو گئی ہے - اسکو زیادہ طول دینا فضول ہے - اسکا خاتمہ اب یہیں پر ہو جانا چاہئے - ٹریکٹ سوسائٹی کے حامیوں کو اُچت ہے کہ وہ اپنی اپنی

سبھا بھی معرفت اِس سوال کو شرومنی آریہ
پرتی ندِھی سبھا پنجاب کے روبرو معہ
مناسب تجاویز کے پیش کریں۔ امید ہے
کہ سبھا ہذا اُسپر ضرور مناسب غور کریگی
اور ہرگز کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ دیگی
جب تک سبھا کی طرف سے سوسائٹی قایم
نہ ہوئے۔ تب تک بہتر ہوگا کہ جو بھائی
عمدہ ٹریکٹ تیار کرسکیں وہ ماسٹر
آتما رام جی کو جنہیں کہ زیر نگرانی لالہ
جیونداس جی ٹریکٹ سوسائٹی تیار کرکے
چھپوانے کا کام سبھا ہذا کی طرف سے
سونپا گیا ہے۔ مناسب سمجھا دیتے رہیں
یعنے اُنکے پاس ٹریکٹ تیار کرکے روانہ
کریں جنکو وہ مناسب پڑتال کے بعد
اگر چھپوانے کے لائق ہوں تو چھپوائیں
فضول مضمون بازی سے کوئی خاطر خواہ
نتیجہ نہیں نکلیگا۔ بلکہ برابر دویش پھیلنے
کا احتمال ہے۔ دہرم کے کاموں کو نیک
نیتی۔ دور اندیشی اور محبت کے ساتھ
سرانجام دینا اچت ہے۔

پربندھ کرتری سبھا ویدک پتر الیہ اجمیر

پربندھ کرتری سبھا ویدک پتر الیہ اجمیر جس پوشیار رفتہ
اور دلی اُتساہ کے ساتھ اپنے فرائض
ادا کرنے کی طرف اب راغب ہوئی ہے
اُس سے آشا ہوتی ہے کہ وہ دن بہت
جلد آنیوالا ہے۔ جبکہ ویدک پتر الیہ سے
واستو میں وہ بھاری لابھ پہونچنے لگیں گے
جیسے کہ مہرشی نے اسکو ستھاپن کیا
کیا تھا۔ چاروں موُل وید شایع کرنے کے
بعد اب سبھا ہذا نے نِشت پتھ براہمن کے
چھاپنے کا ارادہ بنا دیا ہے۔ و دو سو دیگر گرنتھوں

آمنے پر چھپا آرنبھ ہوگا۔ قیمت نہایت ہی تھوڑی رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف تین
روپئے۔ یہ پرم اُپیوگی گرنتھ اِس سمے ایک سو روپیہ میں بھی نہیں مل سکتا
اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آریہ بھائی جلد درخواستیں بھیج کر سبھا کی ہمت
کو بڑھائیں گے۔ مجھے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ سبھا دیگر آرش گرنتھوں
اور اُن کے ترجموں کے شایع کرنے کا بھی وچار کر رہی ہے۔ سبھا جتنی جلدی
اِس کام کو اپنے ہاتھ میں لیگی اُتنا ہی وہ آریہ پبلک پر اوپکار کریگی۔ مگر اِس بات
کا وشیش دھیان رکھنا ضروری ہے کہ قیمت بہت کم رکھی جاوے۔ اور گرنتھ شدہ
چھپے۔ پراوپکارنی سبھا تو واستو میں مردہ ثابت ہوچکی ہے۔ اور آریہ پبلک اس سے
اپنی تمام امیدوں کو منقطع کرچکی ہے۔ اب پربندھ کرتری سبھا ہی ہے جو کچھ کر
دکھلاوے۔ میں سبھا ہذا سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلد ستیارتھ پرکاش
وید بھاش بھومکا آدی مہرشی دیانند کرت پستکوں کی قیمت میں مناسب تخفیف
کرکے آریہ پبلک اور دیگر لوگوں کی تمام شکایت کو دور کرے۔ اِن گرنتھوں کی تسلی
بخش اشاعت تبھی ہوسکیگی۔

ضروری سوچنا

بوجوہات چند در چند آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ
جوکہ ۱۳۔ ۱۴۔ اپریل کو ہونا قرار پایا تھا۔ فی الحال ملتوی
کر دیا گیا ہے۔ آئندہ جو تاریخیں نیت ہونگی اُنسے سوچت کیا جاویگا۔

منتری آریہ سماج روپڑ

سالانہ جلسہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر شہر

۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو قرار پایا ہے۔ کارروائی جلسہ صبح کو ۷ سے ۱۰ بجے تک
ہوگی۔ جس اثنا میں کہ ہون ہرارتھنا اور بھجن آدی کئے جاویں گے۔ پھر بعد دوپہر
جلسہ ۳ بجے شروع ہوگا۔ اور رپورٹ سالانہ پڑھی جاویگی۔ اور لڑکیوں کو انعام
تقسیم کیا جاوے گا۔

آپکا شبھ چنتک
بدری داس سکرٹری

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

ہمارے آچار کب شدھ ہوں گے؟

ودن آشرم کی پوں سٹی پلید کر رہے ہیں۔ اور ان کے خیال میں منم پر ہی درن کا مدار قایم رہنا چاہیئے اس موقعہ پر آپ نے نہایت موثر شبدوں میں بیان کیا۔ کہ آریہ بھائیو اس سمے ہماری دشا اتیئنت وچار نیہ ہے۔ ہمارے کتھن اور کرتویہ میں رات دن کا فرق ہے۔ یدی ایسا نہ ہوتا تو آج چاروں اَنگ عالم میں آریہ پُرشوں کے جیون ایک اعلےٰ درجہ چنتاکار درشٹ دیتے۔ اور آریہ سماج کی اسوقت وہ گنی ترقی ہوتی۔ آپ نے کہا کہ اسوقت پنڈت بھیم سین کے آریہ سماج سے الگ ہونے پر گھبرائے تھے۔ اور خیال کرتے تھے۔ کہ گھر کا بھیدی الگ ہو کر آریہ سماج کو بہت نقصان پہونچائے گا۔ آپ نے بیان کیا کہ پنڈت بھیم سین کے الگ ہونے پر آریہ لوگوں نے یہ تو بخوبی دیکھ لیا۔ کہ ویدک دہرم کی سچائیوں کے مقابلے میں ایک پنڈت بھیم سین تو کیا ہزار پنڈت بھیم سین بھی دم نہیں مار سکتے۔ چنانچہ پنڈت بھیم سین کی جو گت ہوئی وہ بھی مختصراً آپ نے درنن کی۔

اس جگہ آپ نے خاص طور پر جتلایا۔ کہ باوجودیکہ گھر کا بھیدی ہم سے الگ ہو کر ہمارے سدہانتوں کو کچھ نقصان نہیں پہونچا سکا۔ مگر تاہم یہ امر ضرور وچارنیہ ہے۔ کہ جب تک ہم کتھن اور آچار کا برابر برابر لحاظ کریں گے تب تک ہماری یہی دشا رہے گی۔ اور گو ہم میں سے جدا ہوں گے۔ اور ہمیں ان کی جدائی کا افسوس ہوگا۔ آپ نے ابھی پنڈت بھیم سین کی نسبت فرمایا کہ جس سمے پنڈت بھیم سین سماج کے پلیٹ فارم پر اپنشدوں کی کتھا کیا کرتا تھا۔ اس سمے اس کی دہرم پتنی اپنے بچے کو لیکر سیتلا کے استھان پر دیوی کو پوجنے جاتی تھی۔ اور پھر کہ پنڈت بھیم سین جی کو آریہ سماجی سب سے اونچ پدوی دینے سے سنکوچ نہیں کرتے تھے۔ جب اتنے اتنے بڑے درجہ والوں کے کتھن اور آچار میں دن رات کا فرق ہو۔ اور آریہ سماج اپنا اُپدیشٹا خیال کرتی ہو۔ پھر غور کیجئے کہ اس سماج کی ترقی میں کیوں کر بادھا نہ ہو آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج نے کھنڈن منڈن اور محض فلاسفی کے مضامین پر کتھن کرنے میں وہ کام کیا ہے۔ کہ اب آریہ سماج میں پینٹنگ گیان ایک اجیرن بن رہا ہے۔ آپ نے سمجھایا کہ بعض حالتوں میں اگیانی پُرش کتنا ہی گیانی سے سکھی رہتا ہے۔ مثلاً اگر کسی بچے کے سامنے ایک زہریلا سانپ آوے۔ اور ناواقفیت کے باعث وہ بچہ اُسے کھلونا سمجھ کر خوشی خوشی سانپ کو پکڑنے دوڑتا ہے۔ اور اُس کو کسی پرکار کا دکھ نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے اگر یہ ہی سانپ کسی ایسے پُرش کے سنمکھ آوے جن کو اس کی زہر کا پورا گیان ہے۔ ایسے پُرش کو قبل اس کے کہ سانپ ڈنک رسید کرے کپکپی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اُس کا خون خشک ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت دکھ محسوس کرتا ہے۔ پس اس قسم کے درشٹانت ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جب تک ہم اپنے سدہانتوں کی خبر نہ تھی تب تک ہمیں اسقدر دکھ نہ تھا جسقدر کہ اب گیان ہو کر تیہ ہونے سے ہوتا ہے۔ آج کل ہماری عجیب اوستھا ہے۔ ہم لیکچروں میں تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ مگر جب کام کرنے کا سمے آتا ہے تو بھیگی بلی کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ہمارے سارے زبانی جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ یہ ہی نہیں کہ ایسے وقت پر ہم اپنی کمزوری کو محسوس کر کے پھر اُٹھنے کی کوشش کریں ہم اپنی ہین اوستھا کو ہی ڈیفنڈ (defend) کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کام کرنے والوں کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ادہر اُدہر کی کمی وبیشی پیش کر کے سچائی تک کو چھپانے سے پرہیز نہیں کرتے۔ ایسی اوستھا میں اگرچہ مایوسی ہی مایوسی دکھائی دیتی ہے۔ پر تو ایشور پر بھروسہ کر کے وہ درد سے بچنے منشیہ پرشارتھ کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ اور لگاتار کام کئے جاتے ہیں۔ آپ نے زوردار شبدوں میں یہ امر شروتاگنوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی کہ سینکڑوں لیکچروں کی نسبت ایک عملی مثال زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ پس آریہ سماج میں آج کل عملی جیون ہی روح پھونک سکتے ہیں۔ عملی جیون پیدا کرو۔ یہ ہیں کہ اپنی کمزوریوں کو آڑ بنا کر ویدک سدہانتوں کے گورو کو خاک میں ملا دو۔ اور جو کام کرو اس میں محض دکھلاوا ہی دکھلاوا اور زبانی واہ! واہ!! تک ہی خاتمہ کر دو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب آپ ڈنکے کی چوٹ سے کل سنسار کو یہ اعلان دے رہے ہو کہ وہ آئیں اور ویدک دہرم کو سویکار کریں۔ اور جب کبھی کوئی عیسائی یا مسلمان آپ کا دہرم گرہن کرنے آتا ہے۔ تو اُس وقت آپ ہچکچتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ برتاؤ کرنے میں لیت و لعل کرتے ہیں۔ تو بس چاہئے کہ آپ کا ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرنا

کیا معنے رکھتا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ انہوں نے پنڈت لیکھرام جی مرحوم کو کہا۔ کہ پنڈت جی۔ کیا آپ اہل اسلام کی مذہبی کتب کا کھنڈن کر کے اُن کو بے ایمان بنانا چاہتے ہیں۔ جبکہ آپ کو ان اُن کے بیٹے کا کوئی پربندھ نہیں تو کیوں ناحق میں اُن کو نرکھ کا ..... گھاٹ کا بنا رہے ہیں۔ مرحوم پنڈت جی جھٹ یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم سامان وغیرہ کے لینے کے لئے طیار رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آریہ بھائیو! ایک بیڑی پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچنے کی کوشش کرو دو بیڑیوں پر پاؤں رکھنے سے کوئی بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ الفاظ واقعی آریہ سماج کے سچے ہتیشیوں پر ایک زبردست چوٹ لگا رہے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ آج کل سب کے سب لیکچرار بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور سارے یہ ہی کہتے ہیں۔ کہ وہ اُپکار کرنا چاہتے ہیں مگر لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جب سب ہی پرُاپکار کرنے لگ گئے۔ تو ضرور ہی ہمارا ستیاناش ہو گا۔ کیونکہ جب سب پر اپکار کرنے والے ہوئے تو اپکار کس کا کریں گے۔ آپ نے اس امر کی کئی نظیریں پیش کیں۔ کہ کئی لوگ اُن کے پاس آئے اور اس بات کے خواہاں ہوئے۔ کہ یدی اُن کو پوزیشن دی جاوے۔ تو ریشں دیشانتر میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار کریں گے۔ اور یہ کہ بعض نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُن کو آریہ مسافر کی پدوی دی جاوے۔ اور کئی خود بخود ہی آریہ مسافر بن بیٹھے۔ مگر اُن کی طرف سے صاف طور پر یہ ہی جواب ملتا رہا کہ جب آپ ہم سے پوزیشن مانگتے ہیں۔ تو آپ سے کیا امید ہے کہ آپ ویدک دھرم کے پرچار کی توقع نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پوزیشن دینے لینے سے نہیں ملا کرتی۔ بلکہ پوزیشن خود ہی بنا کرتی ہے۔ پنڈت لیکھرام جی کو کس نے پوزیشن دی تھی؟۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سماج کے اکثر لیکچرار سخت افسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر اُن کا ..... اِن لیکچروں وغیرہ میں نہ صرف ہوتا۔ تو سماج کا بہت ہی کام کرتے۔ کیونکہ اگر ..۵ صفحہ کی ایک مفید کتاب آریہ سدھانتوں کی وہ لکھ دیتے تو لسبتاً بہت ہی لابھ ہوتا۔ اور علاوہ ازیں وہ اپنی اُنتی بھی اچھی طرح سے کر سکتے۔ پس آپ نے اُن نوجوانوں کو جو لیکچر بازی کے بہت ہی مشتاق رہتے ہیں۔ اس بات کی طرف خاص طور پر متوجہ کیا۔ اور انہیں اپنی عملی زندگی سُدھارنے کی طرف ہر وقت مشغول رہنے کی نصیحت کی۔"

پیارے ناظرین! میں نے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں شری یان جی کے لیکچر کا خلاصہ اپنی عبارت میں ..... درج کرنے کا ساہس کیا ہے۔ میں واقعی محسوس کرتا ہوں جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا۔ میں اپنے آپ کو شری یان کے لیکچر کا پورا پورا حال اس دلکش اور سوشر طرز پر لکھنے کے بالکل ناقابل خیال کرتا ہوں۔ کہ جس عمدگی اور سوشر رتا سے آپ نے اپنی مدھر بانی سے ورنن کیا۔ مگر تاہم جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ میں نے آپ کی آشے کے ورودھ نیناً کچھ بھی لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر سہواً کچھ لکھا گیا ہو تو شری یان ذکور درست کر دیں۔ یدی پاٹھک گن گمبھیر درشٹی سے ایکانت میں اس مضمون کو مطالعہ کریں گے اور ساتھ ہی اپنی موجودہ اوستھا پر غور کریں گے۔ تو اُن کو ٹھیک طور پر معلوم ہو جاویگا۔ کہ سچ مچ مہاتما منشی رام جی کا نصیحت آمیز "مجھے لیکچر کہاں" تک ہماری توجہ اور عمل کا محتاج ہے!

ہمارا

ستیارام - از لاہور"

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق!

گذشتہ اشاعت سے آگے

آخیر میں ہم ایک دو سوالوں پر اس مضمون کو ختم کر کے باقی آئندہ کے لئے چھوڑ دیں گے

(۱) کیا آج تک نام نہاد ٹریکٹ سوسائٹی نے اُن کتب کی فہرست طیار کی۔ جو آریہ سماج کے برخلاف لکھی جا رہی ہیں۔ یا لکھی گئی ہیں کیا ایک آدمی یہ کام کر سکتا ہے۔

(۲) کیا آج تک سبھا یا سبھا کی نام نہاد ٹریکٹ سوسائٹی نے ایسے حملہ آوروں کے جواب دینے کی کوشش کی۔ یا انتظام کیا جو کہ ویدک مت پر اندر اور باہر سے ہر روز متواتر حملہ کر رہے ہیں۔ کیا یہ ایک آدمی کا کام ہے۔ ؟

(۳) کیا آج تک سبھا یا سبھا کی نام نہاد ٹریکٹ سوسائٹی آرش گرنتھوں کی تدوین تصحیح اور دریافت و تجسس کی کوشش کی اور اُن کو ارزاں اشاعت کرنے کا پربندھ کیا گیا۔ یہ ایک آدمی کا کام ہے؟

(۴) کیا آج تک سبھا یا سبھا کی نام نہاد ٹریکٹ سوسائٹی نے عام لوگوں کے خیالات پلٹنے کے لئے اور خاص کر اُن لوگوں کے لئے جو سماج میں جانے سے متنفر ہیں۔ بذریعہ

رادھا سوامی کی اصلیت

آریہ پتر کا مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء میں مندرجہ بالا عنوان سے پنڈت ہیمراج جی آریہ اُپدیشک کی قلم سے ایک چٹھی شایع ہوئی ہے۔ جسے ترجمہ کر کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ ناظرین کو یہ چٹھی بتلا دے گی۔ کہ کس طرح سے انسان سوارتھ سدّھی کے لئے پنتھ ومت پرستی کی بنیاد رکھ کر ہزارہا نرل ہردوں کی گمراہی کا باعث ہوتے ہیں۔ رائے سالگ رام کا مصیبت زدہ رادھا کے ساتھ ہمدردی کرنا بیشک قابل تعریف ہے۔ لیکن ایک رادھا کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے رائے صاحب نے نہ معلوم کسقدر آتماؤں کا خون کیا ہے۔ ایک اس واقعہ پر ہی کیا منحصر ہے۔ اس قسم کے سینکڑوں ست متانتر چلے اور آئندہ چلیں گے۔ جب تک دنیا سچی آستک نہیں بنتی۔ اور جب تک کہ انسان جہالت بھرے گھمنڈ سے رہائی پا کر پرم پتا پرمیشور کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔ جگدیشور! جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہم اس انمول جنم کو ضایع کر رہے ہیں دیالو! ہمیں اس گری ہوئی دشا سے نکالئے۔

(ترجمہ چٹھی) مجھے ایک بواہ سنسکار میں شامل ہونے کی آگیا ہوئی تھی۔ جو کہ بلب گڈھ میں لالہ بختاور سنگھ کے ہاں ہونے والا تھا۔ وہاں مجھے پنڈت کنورلال وید پٹواری (جو کہ سنتان کی آیو کہ ایک ہندو وپیشنر ہیں۔) اور پنڈت جگنا تھ پٹواری سے ملاقات ہوئی۔ اُن مہاشاؤں سے ہمیں نے رادھا سوامی مت کی اصلیت کی بابت کچھ حالات معلوم کئے۔ جنہیں میں آپکے ناظرین کی اطلاع کے لئے بھیجتا ہوں۔ پچاس سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ آگرہ میں شودیال سنگھ نامی ایک آدمی تھا۔ سمت ۱۹۰۰ بکرمی میں فرید آباد ضلع دہلی کے متوطن رمتی لال کے ہاں اسکی شادی ہوئی۔ اس کی آمدنی قلیل تھی۔ اور وہ سات روپیہ ماہوار کماتا تھا۔ بلب گڈھ میں قریباً چار سال یعنی سمت ۱۹۱۰ تک وہ مدرسی کا کام کرتا رہا۔ اس قلیل تنخواہ پر گذارہ نہ کر سکنے کے باعث اُس نے دیوان سنپت رائے سے رجوع کی۔ جسنے اُس کو عرائض نویس بنا دیا۔ جہاں وہ تین سال تک کام کرتا رہا۔ سمت ۱۹۱۳ کے آغاز میں بلب گڈھ میں ایک مسلمان مبید آنکلا۔ جو کہ حاکم وقت راجہ نہر سنگھ کے دربار میں ہی جا پہنچا۔ اور اپنے مذہب کی خوبیاں اُنکے سامنے بیان کیں۔ راجہ اُنکی اپنی کے مذہب کے بیانات پر موہت ہو گیا۔ اور اسی لئے دین اسلام قبول کر لیا۔ اور اُس کی تمام ملازم جنہیں شودیال سنگھ مذکور تھا آگرہ کو بھاگ گیا۔ جہاں وہ کچھ عرصہ ایک مسلمان ٹوس کے ہاں چھپا رہا۔ اسی دوران میں دیوان رائے پرتھوی سنگھ کے لڑکے درگا پرشاد سے اسکی جان پہچان ہو گئی۔ جسنے اسکو اپنا اتالیق مقرر کر لیا۔ جب امن ہو گیا۔ وہ اپنی ستری مسماۃ رادھا کے آگرہ گیا۔ اُسکے برادران اسکو ساتھ سرد مہری سے پیش آئے۔ اور اُسکو برادری میں لینے سے انکار کر دیا۔ مایوس ہو کر اُسنے رادھا کو تو وہیں چھوڑا۔ اور آپ تکیہ میں رہنے کے لئے چل پڑا۔ جو کہ جمنا ندی کے کنارے گوالیار کے نزدیک واقعہ ہے جہاں عام لوگ اُسے نہیں جانتے تھے۔ صرف گوالیار کے چند آدمی اُسکے نام اور اُسکے مسلمان ہونے کی کیفیت سے آگاہ تھے۔ اس اثناء میں رادھا بطور بیوہ کے سخت تکلیف کی زندگی گذارتی رہی۔ اس کے گھر کے نزدیک رائے سالگ رام رہتے تھے۔ جو کہ اُسکی حالت پر رحم کرنے لگے۔ اور ہر طرح تسلی دیتے۔ قریب سمت ۱۹۳۰ میں رائے صاحب نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا خاوند کہاں ہے۔ اُسنے کہا۔ کہ مسلمان ہو جانے کے باعث وہ برادری سے خارج ہو گیا۔ اور اب جمنا ندی کے کنارے ایک تکیہ میں رہتا ہے۔ رائیصاحب نے اُسے اپنے خاوند کو بلوانے کے لئے کہا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ کچھ پروا نہیں گو وہ مسلمان ہی ہے۔ میں اس طریقہ سے اُسکو سرفراز کرونگا۔ کہ تمام ہندوں کو اسکا جھکنا کھلا دونگا۔ چنانچہ شودیال سنگھ کو بلایا گیا۔ ایک دن صبح کیوقت رائیصاحب شودیال سنگھ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر جمنا پر لے گئے۔ اور لوگوں پر کہا کہ وہ دیوتا ہے۔ اسطرح سے ایک معزز آدمی کو عمل کرتے ہوئے ہزارہا لوگ اُسکے دیوتا ہونے کا یقین کرنے لگے۔ رائیصاحب نے صرف اسی پر ہی بس نہ کی۔ بلکہ ایک مکان جو کہ اسی مطلب کے لئے بنایا گیا تھا۔ ایک تخت رکھوایا۔ اور اُس پر رادھا جی کو بٹھا کر خود اُس پر چنور جھلانے لگے۔ اس ڈھب سے اُسکے اور بھی زیادہ پیرو بن گئے۔ جب بہت سے پیرو بن گئے۔ تو رادھا سوامی کی متعلق کتابیں لکھی گئیں۔ معتقدوں کے لئے تین سنگتیں بنائی گئیں ایک صبح دوسری دوپہر۔ تیسری آدھی رات کیلئے ان مجلسوں میں پہلے شودیال سنگھ جی پرشاد کھاتے اور پھر باقی پرشاد پر تھوک دیتے۔ جو کہ حاضرین میں بانٹ دیا جاتا اسطرح رائیصاحب نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ جو کہ اُنہوں نے رادھا سے کیا تھا۔ شودیال سنگھ کے دیہانت کے بعد یہ بات اُمید ہے ...

ست دھرم پرچارک اخبار کے معزز ناظرین کی خدمت میں
ایک غیر معمولی ضروری التماس
منجانب
پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ
لاہور و چھووالی

معزز ناظرین! آج پورے ایک سال کا عرصہ گذر گیا۔ جب کہ محض ویدک ادویات کے پرچار اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کانشی رام صاحب وید مالک اوشدھالیہ ہذا نے ان تمام چھوٹے بڑے عارضوں کے علاج کے لئے جو عموماً روزمرہ ہر ایک عیالدار کے گھر میں اور اکثر سفری اصحاب کو اچانک سفر میں کسی ذرا سی بدپرہیزی کے باعث ہو جایا کرتے ہیں۔ مفصلہ ذیل کیس اور بکس طیار کرائے تھے

پریوارک بکس	سفری بکس
مشمولہ ۱۲- ادویات صہ	مشمولہ ۱۵- ادویات ہیں
پاکٹ کیس	**پاکٹ ٹین بکس**
مشمولہ ۱۲- ادویات عگر	مشمولہ ۸ ادویات عہ

اگرچہ ان بکسوں کی مشمولہ ادویات لالہ صاحب کی متواتر پانچ چھ سالوں سے تجربہ کی ہوئی ہیں۔ تو بھی ہم نے اب تک ان کے پرچار کو وسعت دینے کے لئے کوئی خاص کوشش نہیں کی تھی۔ اس کے کئی ایک بواعث ہیں۔ لیکن ایک زبردست یہ بھی باعث تھا۔ کہ ان کی وسیع پرچار کے لئے خاص کوشش کرنے سے پہلے کچھ عرصہ کے لئے ہم یہ آزمائش کرنا چاہتے تھے۔ کہ جو اصحاب ان کو خرید کر استعمال کرتے ہیں ان بکسوں کی مشمولہ ادویات کی سریع التاثیری اور مفید عام ہونے کی نسبت ان کی ذاتی رائے کیا قائم ہوتی ہے۔ آج پورے ایک سال کے بعد جبکہ ہماری کسی خاص کوشش کی وجہ سے نہ ہی

ایک نہایت معقول تعداد ملک کے دور دراز حصوں تک فروخت ہو چکی ہے ہم نہایت فخر اور تفریح کے خوف سے بیخوف ہو کر علانیہ پر مشتہر کرتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس اب تک ایک صاحب نے بھی شکایت نہیں کی کہ انہوں نے بعد تجربہ ان بکس اور کیسوں کو مضر یا غیر مفید پایا اور ان کو خرید کرنے کا ان کو افسوس ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس اس قدر کثیر التعداد معزز اخبارات دیگر معزز اصحاب نے ان کی تعریف میں نہایت اعلےٰ الفاظ میں ریویو اور خطوط تحریر کئے ہیں کہ جن کا ایک جگہ کل طور پر شایع کرنا ہمکو صرف کثیر سے ہی مشکل نظر آ رہا ہے۔ البتہ رفتہ رفتہ ہم ان کو شایع کریں گے۔ فی الحال ان میں سے ایک معقول تعداد ہم نے اپنے رسالہ "تحفہ سال نو" میں شایع کرا دی ہے۔ جو مفت ارسال ہوتا ہے

ضروری درخواست

مفصلہ بالا بیان کی تصدیق میں بیانیہ کوئی سرٹیفیکیٹ درج کرنے کی بجائے ست دھرم پرچارک کے معزز ناظرین میں سے ہم اپنے معزز خریداروں کو کہ جنہوں نے ایک سال کے عرصہ میں ہمارے بکس اور کیس دو سے زیادہ خرید کئے یا اپنے دوستوں کو خرید کرائے ہیں نہایت ادب سے ایک درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے جن اصحاب کو بعد تجربہ بکس اور کیس نقصان دہ یا قطعی غیر مفید معلوم ہوئے ہوں۔ وہ براہ مہربانی عوام الناس کے فائدہ کی خاطر اپنی شکایت لکھ کر ایک ماہ کے اندر ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کو بجنسہ اپنے خرچ پر ست دھرم پرچارک میں فوراً شایع کرا دیں گے۔ آج تک بیشمار اشتہاری حکیم اور ادویات فروش پیدا ہوئے اور غایب ہو گئے لیکن ان میں سے کیا ایک بھی اپنی کسی ادویہ کی صداقت پر اس قدر جرأت کر سکتا ہے اوپر کی شہادت سے بڑھ کر کسی اور

شہادت کی کیا ضرورت ہے

صاحبان! کون سمجھدار ہماری اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ ایسے مفید عام بکس اور کیسوں میں سے کم سے کم ایک مکمل بکس یا کیس ہر ایک عیالدار کے گھر میں اور سفری اصحاب کے صندوق میں ہر وقت موجود رہنا ازبس ضروری ہے۔ اور وقت بیوقت بیشمار خطروں سے انکو بچا سکتا ہے۔ اس لئے آپ جلدی کیجئے۔ نہ جانے کس لمحہ ضرورت پڑ جائے۔ ہماری ان اکسیروں کی تفصیل ذیل میں درج ہے

ہیضہ کا عرق	پیٹ درد کی گولیاں	قبض کش گولیاں
پیچش کی گولیاں	ملی کی گولیاں	ہیضہ کا چورن
قے بند کرنے کا چورن	امراض چشم کیلئے ست	اچانک
بند ہو گئے پیشاب کی گولیاں	دانت درد کا تیل	
کان درد کا تیل	بچوں کی پسلی درد	بچوں کی کھانسی
بدہضمی	بخار کا سفوف	پھوڑا پھنسی کا مرہم
کھانسی کی ٹکی	بادی وغیرہ کی گولیاں	دانتوں کا منجن

(نوٹ ۱) پریوارک بکس میں یہ تمام اکسیریں شامل ہوتی ہیں۔ سفری بکس میں اول الذکر میں ۱۵- پاکٹ کیس میں اول الذکر ۱۲- اور پاکٹ کیس ٹین بکس نمبر ۲ تک اور نمبر ۱۲ ہر ایک بکس میں ترتیب وار درجہ بدرجہ مندرجہ بالا اکسیریں تعداد اور وزن میں کم ہوتی ہیں

(نوٹ ۲) پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لاہور ویدک ادویات کا ایک نہایت پرانا۔ معتبر اور مشہور کارخانہ ہے۔ جہاں لالہ کانشی رام وید نہایت غور اور توجہ کے ساتھ ہر مرض کے مریض کا علاج کرتے ہیں ناقابل علاج مریضوں کو اول ہی ہدایت دیتے ہیں۔ کارخانہ کی مفصل فہرست ادویات اور کثیر التعداد صحت یافتہ مریضوں کے مفصل خطوط کے لئے رسالہ وید پرچارک مفت منگوا کر ملاحظہ کریں۔

المشتہر
منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ
لاہور۔ وچھووالی

تقریر اُن کے آگے وید کے سدھانت پیش کرنا اسکا کام ہوگا۔ کیا یہ ایک آدمی کا کام ہے۔ ؟

الغرض جب ہم آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کی مفصل سکیم شائع کریں گے۔ تو بتلا دیں گے کہ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سینکڑوں ایسے کام کر سکتی ہیں۔ جن کے بغیر آریہ سماج کی بنیاد قائم رہنا مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایک دو پنڈتا مقرر کر کے پبلک کے آنسو پونچھ دئے جاویں۔

باقی مضمون نفسِ بحث سے تعلق نہیں رکھتا اسلئے اُن کا جواب کبھی آئندہ وقت پر ہم چھوڑتے ہیں۔ پبلک سے التجا کرتے ہیں کہ اس معاملہ پر غور کر کے وچار کرے

راقم

جیمنی۔ ہیڈ ماسٹر ۔ از ملتان

آریہ برادری

گذشتہ اشاعت سے آگے

چند اصحاب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ نے فضول اس بحث کو چھیڑ دیا ہے۔ علاوہ ازیں چند نوجوانوں کے چند روزہ مشغلہ و مذاق کو اس قدر وقعت دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ جتنی کہ آپ نے دی ہے۔ یہ نام نہاد مجمع ابتدا سے کس مپرسی کی حالت میں رہا ہے۔ اور اجل نے اسے اپنے آغوش میں لے کر لوریاں دینی شروع کر دی ہیں۔ میں اس رائے کو نہایت توقیر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ مگر عنقریب میں وہ وجوہات ظاہر کروں گا۔ کہ جن کی بناء پر میں نے اس مبحث کو شروع کیا ہے۔ میں بھی کسی مجمع کو وقعت دینے نہ دینے کے اصول کو سمجھتا ہوں۔ مگر غالباً وجوہات خاص ملاحظہ فرما کر مجھے وہ اصحاب ضرور حق بجانب سمجھیں گے۔ جن کی یہ رائے ہے۔ کہ اسے قطعی نظر انداز کر کے قدرتی موت مرنے دیا جاتا۔ مجھے خواہ مخواہ بحث مباحثہ میں پڑنے کا شوق نہیں۔ اور ان دنوں تو اس قدر عدیم الفرصت ہوں۔ کہ طبیعت پر جبر کر کے اس جانب متوجہ ہونا پڑتا ہے۔

نوٹ۔ افسوس ہے۔ کہ باوجود عدیم الفرصتی کے آپ پھر بھی جملہ معترضہ کے طور پر نئی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ ایڈیٹر

پیشتر اس کے کہ میں سلسلہ سوال و جواب شروع کروں مجھے ایک امر کو واضح کر دینے کی خاص ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میں نے ابتداء میں شادی یا بیاہ کے معنوں میں لفظ "پیوند" استعمال کیا تھا۔ ماسٹر رام داس جی نے شاید اپنی زباندانی کے اظہار کی غرض سے اسے معکوس معنوں میں دکھایا ہے۔ غالباً یہ سمجھ کر کہ یہ لفظ فحش ہے۔ یا اُن کے زعم میں یہ پایہ تہذیب سے ساقط ہے میں نے یہ سمجھا تھا۔ کہ اس کی توضیح لا حاصل ہے۔ تا اگر ممکن ہے۔ کہ ماسٹر صاحب زیادہ برہم ہو جاویں۔ اس لیے اسے قلم انداز کر دیا تھا۔ مگر بعد میں یہ معلوم ہوا۔ کہ آپ اس لفظ کو ہر جگہ اُچھالتے پھرتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ ماسٹر صاحب کی یادداشت کے لیے اس کے معنے گزارش کر دئے جاویں۔ تاکہ بار دیگر اُنہیں دھوکہ نہ ہو۔ ماسٹر رام داس جی! واضح ہو کہ "پیوند" کے معنی ہیں عقد جسے انگریزی زبان میں (میرج) اور سنسکرت میں بواہ کہتے ہیں۔ چنانچہ اپنی تائید کلام میں مولانا الطاف حسین صاحب حالی کی زبردست سند پیش کرتا ہوں۔ وہ ایک جگہ اپنے مشہور مسدس میں فرماتے ہیں۔

> جو بیٹی کے "پیوند" کی فکر کیجئے
> تو بدراہ میں بہا نجے اور بھتیجے
> یہی جینکا کو بہ کو گھر گھر ہے
> بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

اگر فی الحقیقت ماسٹر صاحب کو زباندانی کی نکتہ چینی کا شوق ہے۔ تو کچھ عرصہ زبان کے مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں ورنہ غلط بیانی سے کام نکلنا محال ہے

> حق کہنے سے باطل کبھی ہو تو نہیں سکتا
> آپ در گمشوں کو صدف کبھی نہیں سکتا
> کچھ دیر کو گرد ابر سے چھپ جائے تو چھپ جا
> خورشید ہمیشہ کو پنہاں ہو نہیں سکتا

آمدم بر سر مطلب

س۔ آپ کی برہمچاری سبھا کا بالواسطہ یا بلا واسطہ آریہ سماج سے تعلق ہے یا نہیں؟

ج۔ اس انشی میں تعلق ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبر ہی آریہ برہمچاری سبھا میں آسکیں گے دوسرے معنوں میں جو شخص آریہ برہمچاری سبھا میں شامل ہونا چاہے۔ اسکو "پہلے" کسی نہ کسی آریہ سماج کی ممبری اختیار کرنی ہو گی۔

نوٹ۔ آہا۔ جی دروغ گویم بر روئے تو۔ آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ کی برادری کے خاص بڑے پردھان جی کتنی مدت بغیر کسی آریہ سماج کے ممبر ہوئے آپ کی برادری کے صدر نشین رہے ہیں۔ دو ہفتہ ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ کسی سماج کے ممبر ہوئے ہیں۔ یا نہیں تو رتنا پتہ لگا تھا۔ کہ حال میں شہر جالندھر سے باہر کسی سماج کو درخواست

ممبری روا رکھی ہے۔ سوال یہ ہے
کہ جتنی عرصہ وہ بغیر کسی آریہ سماج
کے ممبر ہوئے پر دہان برادری
رہے ہیں اُتنے عرصہ کی کل
کارروائیاں جو انہوں نے بحیثیت
پردہان برادری کیں ہیں۔ اصولاً
کالعدم سمجھی جاویں گی یا نہیں۔
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

غنیہ۔

س۔ آریہ سماج کی ہستی یا موجودگی میں
اس نئی سبھا کی کس بنا پر ضرورت محسوس
ہوئی؟

ج۔ اس کا جواب میں پہلے دیچکا ہوں۔
پھر دوہرانے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ
پہلے اگر اس سوال کا جواب نہیں
دیا گیا ہے۔ ماسٹر صاحب صریحاً
صاف جواب دینے سے پہلو تہی
کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اُن
پاس اس کا کوئی معقول جواب
نہیں ہے۔ اگر ہے۔ تو پیش کریں

س۔ آپ کی آریہ برادری سبھا (مراد
آریہ برادری) کے مقاصد یہ ہیں:۔
(۱) آریہ لوگوں میں پرسپر پریم اور ہمدردی
پیدا کرنا (۲) ویدک سنسکاروں اور آریہ
تہواروں کو رواج دینا (۳) وواہ کی
ویدک مریادا کو عملی طور پر قائم کرنا۔
کیا یہ مقاصد آریہ سماج کے
مقاصد سے خارج ہیں۔

نوٹ ۵ اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں
اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ فقرہ جہاں تک

میرا قیاس جاتا ہے ماسٹر صاحب نے رائے ٹھاکر دت
جی سے سیکھا ہے۔ اگرچہ استعمال کے موقعہ
محل سے ابھی تک ناآشنا ہیں۔ جب کہ جواب
مرحمت نہیں فرما سکتے۔ تو جھٹ یہ فقرہ
چست کر دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

راقم

دیوی دیال (نوٹ ہے)

ورن بیوستھا کے متعلق

شرمن۔ کرپا کر کے چھاپ دیجئے گا۔

(۱) میں نے ہرگز پوتر ویدا اور شری
۱۰۸ سوامی جی کو بدنام کرنے کی پالیسی
سے نہیں چھپوایا تھا۔ یہ تو پنڈت بھیم سین
اور بہت سے پنجابی چار لاکھ ہضم کر لنے
والے کشتریوں کو ہی مبارک ہو۔

(۲) آپ بھی اس وِشے میں سمّت ہیں
کہ براہمن دوِجوں کی کنیا کو لے سکتا ہے
نہ کہ اُلٹا کشتری براہمنی سے وواہ کرے
یدی آپ اپنے پتر میں یہ چھاپ دیتے
کہ لڑکی جنم سے براہمنی تھی۔ پرنتو شودر
پیر تادی گنوں سے کشتر یا ہو کر دیسے
ہی پتی کو دی گئی۔ تو میں کدا پی منہ نہ
کھولتا۔

نوٹ از ایڈیٹر:۔ آپ نے ۱۳ پھاگن
سمت ۱۹۷۵ میں اس وواہ کا حال
شاید مفصل نہیں پڑھا۔ وہاں لکھا
ہے یہ ان سچے آریوں نے ذات پات
کی سخت زنجیروں کو توڑ کر عملی طور
پر ویدک ورن بیوستھا کی بنیاد رکھی
کنیا کے والدین ....
جنم کے لحاظ سے براہمن کہلائے

چھتری اور ورن کے راجپوت"
اس قسم بڑا کر آور کیا ثبوت لکھا جاسکتا تھا
(۳) پرنتی ندیہوں نے آریہ برادری کے
نیم نہیں توڑے ہیں۔ اس لئے آپ نہیں
کیا ثابت ہوا ہے کہ ورن شودر ہی آریہ
ہوگیا۔ یوں آدمی جو آریہ ہوئے ہیں۔ کیا
براہمن آدمی ورنوں میں لائے گئے ہیں
(نوٹ از ایڈیٹر۔ جنم سے مسلمان یا عیسائی
اس وقت تک ایک بھی آریہ سماج میں داخل
نہیں ہوا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے)
(۴) براہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر
میں اچھے برے ہیں۔ اور سب آریہ سماج کو
نقصان یا فائدہ پہونچاتے ہیں۔ پرنتو معلوم
براہمنوں سے ہی کیوں دویش ہے؟۔ کیا
آریہ سماج کو سچے براہمنوں کی بھی ضرورت نہیں
(نوٹ از ایڈیٹر۔ سچے براہمنوں کی آریہ سماج
کو ضرورت ہے۔ اسی لئے دیانند براہمن کا جو مونث ہیں
کو آریہ سماج رشی مانتا ہے۔ اور جو لوگ
دیگر ورنوں کے جنمی آدمیوں کی رعایت کر کے
محض براہمنوں کے ہی پیچھے پڑے ہیں انکو
میں بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں)

راقم

دولت رام شرما۔ از برُوٹ

ماسٹر وید مہاشہ جی

نمستے۔ اگرچہ میں لالہ دیوی دیال جی کی اُس
تحریر کو براہِ فنی کے لحاظ چونکہ انہوں نے بحث
اصولی کے خلاف والے معلوں پڑکر خارج از بحث
شروع کیا ہوا ہے۔ اُن کی اُس تحریر و تقریر
کرنا مناسب خیال نہیں کرتا۔ مگر چونکہ لالہ صاحب نے
میری تحریر سابقہ کے اصلی جواب کو براہ ہوشیاری
قطعی قلم انداز کر کے اپنے اصلی سٹروپ کو
پبلک سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

گوشوارہ آمدنی و خرچ متعلقہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء

آمدنی	روپیہ جو اس مہینہ میں وصول ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)	روپیہ جو اس سال میں وصول ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)
بقایا جو یکم نومبر ۱۸۹۹ء کو تھا	۰	۰	۰	۱½	۱۲	۵۸۲۰
بقایا جو ستمبر ۱۹۰۵ء کے آخیر میں تھا	۱½	۳	۷۷۸۶۹	۰	۰	۰
آمدنی وید پرچار فنڈ	۹	۱۲	۱۸۴۸	۸	۱۲	۹۰۵۶
آٹا فنڈ وید پرچار وان پاتر	۶	۱۰	۱۶۴	۶	۳	۲۲۵
چار آنہ سشن فنڈ	۰	۱۰	۸۱	۰	۱	۲۰۸
آمدنی از وثائف	۹	۳	۲۲۰	۱	۸	۴۶۳
آریہ پترکا	..	۶	۶۸۰	۴	۱۲	۲۵۵۱
آمدنی جیون چرتر سوامی جی	..	۸	۴۱	..	۸	۲۸۸
چرنجی لال میموریل فنڈ	..	..	..	..	..	۲۳
مدراس پر چار فنڈ	..	..	..	..	۱۲	۱۲۰
آمدنی سود متعلقہ وید پرچار فنڈ	..	..	۵	۹	۳	۴۵۰
آمدنی لیکھرام میموریل فنڈ از چندہ	..	۱۲	۱۷۵	۹	۱۲	۱۸۰۶
آمدنی سود متعلقہ فنڈ	..	۳	۱۳۷	۲	۴	۹۲۶
گروکل فنڈ	..	۳	۲۹۶	..	۱۲	۲۴۷۶۰
آمدنی سود متعلقہ فنڈ	..	..	۱۰۰	..	..	۱۰۰
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	..	..	..	۳	۱۱	۴۳
وٹا کھاتا	..	۲	۲۱	..	۲	۳۶
متفرق	..	..	..	۳	..	۵
زر تقاوی وصول شدہ	..	..	..	..	..	۳۰
زر امانت جو دوسری سماجوں سے جمع ہوا	..	..	۴۷	..	۱	۳۳۴۵
روپیہ جو دوسرے فنڈوں کے لئے جمع ہوا	..	۱۰	۴۶	۳	۴	۵۲۰
میزان	..	۱	۳۸۶۶	..	۳	۴۲۶۹۳
میزان کلاں	۱½	۴	۸۱۷۳۵	۱۰½	۱۵	۱۰۱۱۸۳

خرچ	روپیہ جو اس ماہ میں خرچ ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)	روپیہ جو اس سال خرچ ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)
سفر خرچ اپدیشکان	۹	..	۱۴۹	۳	۱۰	۱۴۴۹
تنخواہ اپدیشکان	۶	۱	۲۲۰	۳	۹	۲۶۴۴
آریہ پترکا	..	۲	۱۶۳	۹	۶	۲۸۸۶
جیون چرتر سوامی جی مہاراج	..	..	..	۹	۶	۷۸
کھٹ گذارہ چرنجی لال	..	..	..	..	..	۴۰

لہذا میں اب صاف صاف لفظوں میں موصوف الیہ سے صرف مندرجہ ذیل امور کا جواب حوالہ قلم کرنے کو مودبانہ استدعا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مختصراً عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آپ کو آریہ سماج اور ویدک سدھانتوں پر عبور خواہ نخواہ نہیں ہوا ہے۔ تو پھر ہماری پرتی ندھی سبھا کے مخالف میں جو کچھ آپ ارشاد فرماویں۔ اس کو ہم کیونکر بُرا مان سکتے ہیں۔

(۱) کیا آپ مسئلہ نیوگ کے حسب سوالات مندرجہ ستیارتھ پرکاش معتقد ہیں۔

(۲) کیا آپ ورن بیوستھا کو ویدک سدھانت انوسار۔ گن کرم۔ سوبھاؤ سے مانتے ہیں۔ یا کہ موجودہ اندھا دُھند ... جنم کے مطابق

(۳) کیا آپ کے نزدیک ورکشوں میں بھی جیو ہے؟

راقم

آریہ دھرم کا سیوک رامداس جنرل سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا۔

کنیا کیواسطے برکی ضرورت

کنیا کی عمر ۱۵ سال۔ ذات کپور پونجابی۔ بر کنوارا ہو یا رنڈوا ہو مگر پہلی استری کی اولاد نہو عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ پونجابی کھتری خواندہ یا اگر ناخواندہ ہو تو معقول گذارہ ہو۔ ذات مہندرو نہ ہو۔ صحیح البدن خوب صورت ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔

درخواستیں بنام گورو داس تالوار پیر دہان آریہ سماج دینا نگر آویں۔ اگر کوئی درخواست کنندہ کو دریافت کرنا مطلوب ہو۔ تو براہ راست بذریعہ خط دریافت کر سکتے ہیں۔ بڑی خوشی سے بہت جلد جواب دیا جاوے گا

کتب گزار پنڈت گورودت	..	٣	٣٠	..	..	٣٤٣
بک آشرم پنڈت لاکھرام والا	٦	١٣	٧٥	٩	٥	١٣١٩
متفرق	٩	٥	٥٢	٦	١٢	٦١
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	..	..	٣٦	..	..	٣٦
خرچ دفتر	..	..	١٠٠	..	١٣	١١٣١
خرچ مکتب دفتر	٣	٣	٥٨	٩	.	٣٥٣
خرچ لائبریری	..	..	١١	٦	٣	٣١٦
ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ	..	..	..	..	..	..
روپیہ جو امانات سے دوسری سماجوں کو واپس کیا	..	٢	..			
روپیہ جو بد امانت دوسری فنڈوں کو واپس کیا	٨	١	٧	٨	١٢	٥٠٥٧
خرچ گوروکل	..	..	١٠٠	٦	٧	٢٦٥٣
لیکھرام میموریل فنڈ	٦	٢	٢٢٥	٦	١٠	٢٢١٢
مدراس پرچار فنڈ	..	.	٣٠	٢	١٤	٥٢٧
میزان	١١	٣	١٣٨٨	٨	..	٢١٨٣٧
بقایا	٢½	١٥	٨١٣٤٦	٢½	١٥	٨٠٣٤٦
میزان کلاں	١½	٣	٨١٧٣٥	١٠½	١٥	١٠١١٨٣

دستخط متھوریاں سکرٹری - دستخط اوڈیٹر شہزادہ نند دستخط گیانچند خزانچی

دوکیہ بہنجن لعل کلارک

ہم کس مکھ سے وہنیہ واد دیویں

اب سے پچیس بیس سال پہلے ہماری جو دشا تھی - وہ کسی پر مخفی نہیں ہے - ہمیں بتلایا جاتا تھا کہ وید برہما کے منہ میں ہیں - اور برہما برہم لوک میں - شنکھاسر ان سے ٹھگ کر جا چھپے ہیں - آج کل ہم ہی برہما کے قائمقام ہیں - اور بقول برہم دا اگنیا - جنارونا - ہمارے کلام ہی اُلٹے ہمیں یا سیدھے - ہمارے لئے بمنزلہ الہام صاحب التمل ہے - ہم چاہیں سو کہیں - تمہارا فرض محض ستیہ بچن کہدینا ہے - وشنو (خدا) ہی تلو کے بیٹے سے دکھشٹ چھوٹ - کھیر سمندر میں جا سوتیہ ہیں اور ساری خدائی کا چارج ہمیں دیگئو ہیں - خواہ دنیا کو رکھیں یا برباد کریں - ہماری مرضی پر منحصر ہے - کثرت بارش - خشک سالی غلہ کی ارزانی - یا گرانی - غرض تمام عالم کی بہتری - ابتری ہمارے اختیار میں ہے - اور ہم ہی کرتا - ہرتا ہیں - منستر - سنیچر اور منگل وغیرہ سب ہمارے ہی پالتو ہیں - چاہیں جس کے پیچھے ڈال دیں - دھرم راج ہو - چاہے یم راج ہم سب کے .... ہیں - جس سے جو چاہیں - کروائیں - خواہ پاپی کو (اپنی مٹھی گرم کر) بہشت دلوادیں اور پن آتما کو اُس کے پس ماندگان سے ناراضگی کی وجہ سے داخل جہنم کروادیویں - ہم جس کے مرے ہوئی

بڑوں کی روحوں کو چاہیں اپنے پیٹ بکس کے ذریعہ روٹیاں پہونچا دیویں - جن کو چاہیں بہوکے مروا دیویں - مگر ستہ تفنحر عزازیل رانحوار گرو - بنددان نعمت گرفتار کر کے مقولہ کے مطابق زمانہ آیا کہ بیک گردش چرخ نیلو فری - نہ نادر بجاماند ولے نادری - سورج کے آودے ہوتے ہی اندھکار کا ناش ہوگیا اور اس کے خاتمہ کے ساتھ ہی اندھیرے سے فائدہ اُٹھانے والوں کی تمام کارروائیاں ختم ہو خاک میں مل گئیں - کہاں وہ زمانہ تھا - اور کہاں یہ کہ آریہ سماج کے بچے بچے کو بغل میں وید رکھنے کا فخر حاصل ہے - مگر بعض ناعاقبت اندیش "شتداں فرغ کو خایہ زریں نہاد" کے مقولہ کو نہ سمجھتے ہوئے اب بھی گپ ہانکنے سے باز نہیں آتے - کچھ دن ہوئے یہاں ایک پورانک مہاشہ جو اپنے آپ کو ......

پنڈت نند کشور جی شرما

اُپدیشک سناتن دھرم سبھا بیان کرتے - اور علاوہ ازیں مشہور گرنتھ راج تنتر نگمنی کے مترجم ہونے کا دم بھرتے تھے

ایک ٹھاکر دوارہ میں اثنائے لیکچر میں بڑے جوش میں کہنے لگے - کہ آج کل کے جنٹلمین اعتراض کیا کرتے ہیں - کہ کیا برہمنوں کی پیٹ لیٹر بکس ہیں - میں کہوں گا کہ بے شک ہیں دیکھئے رگوید کا پہلا ہی منتر ہے - کہ " اگنی دوتے پروہتم وغیرہ " میں یہ سُن کر بڑا حیران ہوا - کہ لیٹر بکس کا رگوید سے نکالنا تو درکنار - یہ منتر ہی غلط بول رہے ہیں - میں نے جھٹ روک دیا - کہ یہ رگوید کا پہلا منتر ہرگز نہیں بلکہ پہلا منتر اگنی میلے پروہتم وغیرہ ہے اور کہ دوتے لفظ ہی اس منتر میں کہیں نہیں آتا ہے

اور نہ ہی قوت تھا کہ ان نیم مُردوں کو روشنی
پہونچانے کا نیتر کھولیں۔ مگر جس منتر میں روشنی
پہونچانے کی شکتی کے ساتھ آتا ہے۔ تو اس ہوا کیسے
اگنی سے (اپنی آگ) مراد ہے۔ جسکا مطلب
یہ ہے۔ کہ آگ پدارتھوں کو بھسم کرکے اوپر
اُٹھ جاتی ہے۔ اس پر جو مزید گفتگو ہوئی
وہ بخوف طوالت درج نہیں کی جاتی۔ آخر
اور لیکچر ارسہانستہ کی جو گت ہوئی وہ دیکھنے
سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ یہاں تک مورچھت
ہوگئے۔ کہ جسوقت لوگوں نے کہا کہ مہاراج کچھ
بولئے تو آپ نے صاف کہدیا۔ کہ کیا کروں مجھے
تو بابو صاحب نے ایسا ڈانٹا ہے۔ کہ میں اب
آگے بولنے سے ڈرتا ہوں۔ اگر بابو صاحب
اجازت دیویں تو بولوں۔ میں نے کہا۔ کہ
ہاں بڑے شوق سے بولئے گا۔ تو آپ چپ
رہے۔ اور کہنے لگے کہ میں کیا کہوں۔ مجھے یاد
بھی آئے۔ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ میں
کیا کہہ رہا تھا۔ وغیرہ وغیرہ"۔ مگر یہ فخر
کس کو ہے؟۔ میں کہوں گا۔ کہ رشی دیانند
جی کو۔ یہ سب اُنہیں کا پرتاپ ہے۔ اور
ہم کیسی کمینہ سے اُن کا وظیفہ وار دیویں
کہ جنہوں نے ہم کو مُردوں سے زندہ کیا۔ مگر
افسوس کہ اس معمولی زندگی کو ہی ہم کافی
سمجھ لاپرواہ ہو بیٹھے ہیں۔ ہمارے واسطے
جن راستوں کے صاف کرنے میں اُنہوں نے
اپنا سارا جیون لگا دیا ہے اُن پر چلنا تو درکنار
اُن کو بگاڑنے کی کوشش کرنے والوں سے
اُنہیں بچانے کے لئے بھی کوئی اُپاؤ ہم سے
بن نہیں آتا تھا۔ جو ہماری پرمیشور تو کے
کھیتی ہیں ایشور پرماتما جی بل پردان کریں
کہ ہم اپنے لئے نہیں تو کم از کم اپنی آنے والی
سنتانوں کے جینے کے لئے تو ان راستوں
کو سنبھال رکھیں جن پر چل کر وہ نروان

دُکھ سے چھوٹ کر آنند دھام تک پہونچ سکیں گے۔ اوم شم۔ راقم ویدک دھرم کا سیوک گنگا رام ورما

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ نومبر ۱۹۰۸ء

آمدنی	روپیہ جو اس ہفتہ میں وصول ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)	روپیہ جو ابتدا سال سے وصول ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)
بقایا جو اکتوبر ۱۹۰۸ء کے آخیر میں تہا	x	x	x	۲½	۱۵	۸۰۳۴۹
بقایا جو سال گذشتہ کے اخیر کی تاریخ کو تہا	۲½	۱۵	۸۰۳۴۶	x	x	x
آمدنی از وید پرچار فنڈ	..	۵	۱۶۳	..	۵	۱۶۳
آٹا فنڈ پرچار دان پاتر	۳	۱	۲۰	۳	۱	۲۰
چارج نہ مشن فنڈ	۰	۱۰	۲۰	۰	۱۰	۲۰
آمدنی از وشانتی	۶	۱	۵۲	۶	۱	۵۲
آمدنی آریہ پتر کا	۰	۰	۵	۰	۰	۵
جیون چرتر سوامی جی مہاراج		۸	۱۰	۰	۸	۱۰
چرنجی لعل میموریل فنڈ	...	...	...	...	...	...
روپیہ امانت دوسرے فنڈوں کا	...	...	...	...	...	...
روپیہ امانت دوسرے سماجوں کے لئے	۲	۴	۲۶	۳	۴	۲۹
گرو کل فنڈ	..	..	۱۰۶	..	..	۱۰۶
آمدنی سود	...	...	...	...	...	...
آمدنی مدراس پرچار فنڈ	...	...	...	...	...	...
لیکھرام میموریل فنڈ	...	...	...	...	...	...
ڈاکبتا	...	...	۱۰	...	...	۱۰
زر تقاوی وصول شدہ	...	...	...	...	...	...
متفرق	...	...	...	...	...	...
میزان	..	۱۲	۴۱۳	..	۱۲	۴۱۳
میزان کلاں	۲½	۱۳	۸۰۷۶۰	۲½	۱۳	۹۰۳۶۰

دستخط گیان چند خزانچی

خراج	روپیہ جو اس ہفتہ خرچ ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)	روپیہ جو اس سال میں خرچ ہوا (پائی)	(آنہ)	(روپیہ)
سفر خرچ اپدیشکان	..	¾	۷۸	...	۷	۷۸
تنخواہ اپدیشکان	۳	۸	۲۲۰	۳	۸	۲۲۰
خرچ اخبار آریہ پتر کا	۶	۷	۲۶۰	۶	۷	۲۶۰

خرچ جیون چرتر سوامی جی مہاراج	–	–	۵	–	–	۵
لالہ چرنجی لال کٹمب گذارہ	–	–	۱۰	–	–	۱۰
پنڈت گوردوت کٹمب گذارہ	–	–	۲۰	–	–	۲۰
ویدک آشرم و پاٹھ شالا گجرانوالہ	...	...	...	...	...	...
خرچ متفرق	...	...	...	...	...	...
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	...	...	...	...	...	...
خرچ دفتر	۹	۱۰	۹۰۰	۹	۱۰	۹
خرچ سپرنٹنڈنٹ دفتر	...	...	...	...	...	...
خرچ لائبریری	۶	۷	۶۲	۶	۷	۶۲
ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ	۵	–	–	–	–	...
روپیہ جو دوسری سماجوں وغیرہ کو بطور امانت دیا گیا	..	..	۱۴۰۰	..	..	۱۴۰۰
خرچ گروکل فنڈ	...	...	...	...	...	...
خرچ لیکھرام میموریل فنڈ	۳	۱۳	۱۷۳	۳	۱۳	۱۷۳
مدراس پرچار فنڈ	..	..	۳۸	..	..	۳۸
میزان	۳	۱۳	۲۳۶۰	۳	۱۳	۲۳۶۰
بقایا	۱۱½	۱۵	۷۸۳۹۹	۱۱½	۱۵	۷۸۳۹۹
میزان کلاں	۲½	۱۳	۸۰۷۶۰	۲½	۱۳	۸۰۷۶۰

دستخط شیودیال منتری سبھا   دستخط دوکھ بھنجن لال اکونٹنٹ کلرک

دستخط ایڈیٹر شہزادہ نند

ضرورت! ضرورت!! ضرورت!!!

ہم کو ایک ایسے ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ کہ جو کہ علم سنسکرت بھاشا۔ اردو۔ حساب وغیرہ سے اچھی واقفیت رکھتا ہو۔ اور چوتھی جماعت اپر پرائمری کو اچھی طرح سے پڑھا سکتا ہو شرط یہ ہے کہ کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ مبلغ عہ روپیہ ماہوار تنخواہ۔ اور مکان رہائشی دیا جاویگا۔ کام عمدہ کرنے پر ترقی بھی دی جاوے گی۔ اور کو سب سے سبقت دی جاوے گی۔ چال چلن عمدہ ہونا چاہئے۔ سارٹیفکیٹ نیک چلنی کے درخواست کے ہمراہ آنی چاہئیں۔ خط و کتابت بنام سندر لعل کھنہ سیکرٹری پاٹھشالہ دہلی آنی چاہئیں

المشتہر

سندر لعل کھنہ سیکرٹری پاٹھشالہ دہلی

اشتہار ضلع گورداسپور

ازپیشگاہ مسٹر جی آر ڈرمنڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور

بانتظام مرض طاعون علاقہ تحصیل شکرگڈہ ضلع گورداسپور

چونکہ مرض طاعون علاقہ تحصیل شکرگڈہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور قصبہ ڈیرہ نانک تحصیل بٹالہ ضلع ہذا ملحق الحدود تحصیل شکرگڈہ میں امسال حسب درخواست منتظمان دربار صاحب ڈیرہ نانک کے میلہ بیساکھی بخوف وبا مرض طاعون بند کیا گیا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا

عوام الناس کو اطلاع

دی جاتی ہے کہ امسال

میلہ بساکھی ڈیرہ نانک

پر ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۰۱ء کو ہوگا

دستخط

انگریزی مسٹر جی آر ڈرامنڈ صاحب

ڈپٹی کمشنر بہادر۔

ضلع گورداسپور

کنیا ناتھ آلے جلندھر

وزیر آباد آریہ سماج نے بذریعہ لالہ دیوراج جی اوھشٹاتا کنیا ناتھ آلہ کے پاس بھیجے ہیں جو بابو رام نراین صاحب ڈپٹی انسپکٹر نے جمع کرائے تھے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ بابو رام نراین جی آئیندہ کے لئے بھی انتھاؤں کو نہ بھولیں گے

ضروری اطلاع گذشتہ پرچوں میں بعض رقوم کے روبرو لکھہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اُپ منتری آریہ سماج جلندھر شہر کو بھیج دی گئی ہیں۔ یہ سہواً ہوا ہے ورنہ آج تک جسقدر رقوم مطبع نمبر ۲ ××× رکھو ××× کی معرفت وصول ہوئی ہیں سب اُپ منتری جلندھر آریہ سماج کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہیں

بھٹنڈا سے جو ۱۲ روپئے آئے ہیں اُن کے علاوہ وہاں مبلغ ۱۰ روپیہ اور جمع ہیں۔ جو غالباً جلد آ جاویں گے۔ دانیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ رائے ملکی بلونت سنگھ جی ۱۵ اید ۴

لالہ کرم چند ۱۰ روپیہ۔ لالہ جیون رام ۱۰ روپیہ لالہ سکھر داس عہ۔ لالہ گنپت رائے لالہ سنگھ راج – لالہ ہرنام داس۔ لالہ شیو کرن داس۔ لالہ گوبند رام۔ لالہ راج کشور۔ لالہ رام سوروپ لالہ منی لعل۔ ماسٹر گوپال داس۔ لالہ ٹانک چند لالہ کرپا رام۔ رام لعل۔ درجالی رام ایک ایک روپیہ لالہ بھگوان داس ۱۲ر لالہ رلدو رام ۸ر لالہ تارا چند ۸ر۔ لالہ گنیش داس ۸ر لالہ رلا رام ۸ر۔ لالہ گوکل چند ۲ر لالہ شیو چند عہ۔ گپت دان عہ لالہ سکھہ لعل ۸ر لالہ کرپا رام ۸ر لالہ رلا رام کی ماتا ۸ر اور لالہ رلیا رام ۸ر جملہ ۹۴ روپے –

مہاشہ ٹھاکر پرساد جی نے ۵ روپیہ حیدر آباد دکن سے بھیجے ہیں۔

لالہ تارا چند جی انبالہ چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں ”اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ہر ایک سکام سکام یا نشکام بھاؤ سے کیا ہوا ضرور ہی پھل لاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے نشکام پرُاپکار کا نتیجہ دربارہ اپیل کنیا ناتھ آلہ جلندھر آپکے اولیہ پتر ست دہرم پرچارک میں شائع ہونے کے بعد بھی شیگھر ہی ظہور میں آیا مجھے یہ خیال تہا۔ کہ ایسے دلسوز اپیل کے سُننے پر بھی انبالہ آریہ سماج کے ممبران شاید کروٹ نہ بدلیں۔ اور خواب غفلت میں پڑے رہیں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا خیال غلط نکلا۔ اور حسب سابق پرُاپکار پھل لایا اور لالہ گنگا رام جی اس اپیل کو پڑھ کر بابو الکھدہاری جی کمسریٹ ایجنٹ سے جو کہ پہلے ہی موسم سرما میں کنیا ناتھ آلے کو بخوبی مدد دے چکے ہیں۔ بمنیجر کنیا ناتھ آلہ جلندھر کے

ایک چک روانہ کرتے ہیں۔ جو مبلغ ۵۰ عہ روپیہ کا ہے۔ اور آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ نیز جو اور روپیہ اس کام کے لئے جمع ہوگا۔ وہ بھی ماہ اپریل میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا جاویگا“

نوٹ۔ یہ چک اوھشٹاتا کنیا ناتھ آلہ کی سیوا میں بھیج دیا گیا ہے **ایڈیٹر**

لالہ جیٹھو رام جی چکوال سے لکھتے ہیں” آج ایک منی آرڈر مبلغ ۱۲ عہ کا ارسال خدمت کیا ہے کنیا ناتھ آلہ کے لئے۔ نام چندہ دہندگان :- لالہ جیٹھو رام جی عہ۔ لالہ کلیان داس پردھان آریہ سماج عہ۔ لالہ رام لبھایا مختار عہ۔ ڈاکٹر کرپا رام عہ۔ افسوس کرتا ہوں کہ زیادہ نہیں ہو سکا۔ یہاں سماج کا بھی پارٹی کی ہے۔ رسید تفصیل وار بھیج دیویں۔ کیونکہ اُن صاحبان کی تسلی ہو جاویگی“

مہاشہ بھگت رام جی سیکنڈ ماسٹر سکول چھاؤنی فیروزپور لکھتے ہیں ”آپ کا نشکام دہرم آپ کے دہرم مارگ میں سدا سہایک رہے جو جو اُپکار آپ ویدک دہرم کے لئے دہرم سمجھ کر رہے ہیں۔ اُس کے لئے جہاں چاروں اور سے دھنیہ واد ہو رہے ہیں۔ وہاں یہاں کے چند نربل آریہ بھائیوں کی طرف سے آپ کو آشیرباد پہنچے۔ پرچہ پرچارک میں انتھ آلہ کی بابت اپیل پڑھ کر ایسی کمزوریوں کا سخت افسوس ہوتا ہے۔ مگر بعد اس تاریخ کے اپیل والے دن تین پرچے اگر اتفاق سے ملجاویں تو ضرور روانہ فرماویں۔ تاکہ یہاں سے بھی کچھ چندہ جمع کر کے بھیجا جاوے آشا ہے کہ یہاں سے کافی چندہ ہو جاویگا اخبار پچھلے ضرور جلد روانہ فرماویں“

نوٹ۔ اسقدر کی مانگ عموماً آرہی ہے۔ اسلئے اس اپیل کو دوبارہ شائع کرانیکا ارادہ کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر

آریہ سماجک خبریں

مکیریاں آریہ سماج نے حسب تجویز اپنی انترنگ سبہا نے بجائے معمولی طور پر سالانہ جلسہ منانے کے مہارانی وکٹوریا کی موت کے باعث سیاہ موٹو لگا کر اور سیاہ جھنڈے کے ساتھ بغیر باجے کے نگر کیرتن کیا۔ اور دو دنوں تک بھجن اور لیکچروں کا آنند رکھا۔ چندہ سماج مندر کی مرمت کے لئے کیا گیا۔ جو ( ) روپیہ نقد ہو گیا۔ ( ) روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے بھی ہوا۔ باہر سے لالہ پورن چند مختار اور لالہ جسونت رائے ایم دے منصف شامل ہوئے تھے۔ جنہوں نے بڑے اعلے ویاکھیان دئے

مکیریاں آریہ سماج نے بھی ۶ مارچ کے دن پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے قتل کی یادگاری میں خاص جلسہ کیا جس میں لیکچر وغیرہ بھی ہوئے

مہاشہ دیال داس جی ممبر آریہ سماج پشاور کسی کام کے لئے مردان تشریف لے گئے تھے۔ جہاں پر ۲۵ کی حاضری میں بازار سکھ کی ہرانچی پر ویاکھیان دیا۔ نوشہرہ میں لالہ بیربل جی پوسٹ ماسٹر بلاک فیلڈ فورس ہر شام سماج مندر میں ممبروں کو ستیارتھ پرکاش مع ارتھ کے پڑھاتے ہیں

بجنور آریہ سماج کی بھجن منڈلی موضع سرکتیں سے ایک بارات کے ساتھ جسکری پور گئی جہاں چودھری بھوپال سنگھ نے ( ) روپیہ بجنور پاٹھ شالا کو۔ اور ( ) روپیہ گروکل کانگڑی کو دان دیا۔ پھر بھی بھجن منڈلی نے موضع شیخو پورہ کی بارات میں جاتے ہوئے جتنا گاؤں ہیں پرچار کر کے ( ) بجنور پاٹھ شالا کے لئے پراپت کیا۔

منشی کنہیا لعل جی بڑے ورزہ آریہ ہیں جس وقت مہاشہ گنگا رام دریں ماسٹر تھے۔ میں نے کرنال میں ان کا مارک جوش دیکھا تھا۔ اب یہ گورو کے جنڈیالہ ضلع امرتسر میں ماسٹر ہیں۔ وہاں سماج بھی قایم ہو گیا۔ اس جگہ پنڈت بھگت رام جی اپدیشک ۲۰ مارچ کو تشریف لے گئے تھے۔ ۲۱ مارچ سے ۲۴ مارچ تک برابر پنڈت جی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ جن میں حاضری معقول ہوتی رہی۔ لیکن لیکچروں کے علاوہ رات کے گیارہ بجے تک پنڈت جی جگیاسوں کے سنشے نورت کرتے رہے۔ ایک جینی بھائی لالہ ارجن داس سے بات چیت کر کے ان کی تشفی کرتے ہوئے ان کے بہت دیگر جینی بھائیوں کو بھی شانت کیا۔ ایک نوین ویدانتی کے بھی شکوک رفع کئے۔ ایک عیسائی پادری سے بات چیت کی۔ اور لالہ ہنگل سین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل ڈیپارٹمنٹ اور پنڈت درگا داس نائب مدرس کا بلکش ہوجن چھڑا دیا۔ پنڈت بھگت رام جی نے اس جگہ بڑا کام کیا ہے۔ اور اگر ایک مرتبہ پھر تشریف لے گئے۔ تو آریہ سماج کو بڑی پشتی پہونچیگی۔

موضع بہاڑا ضلع شاہ پور میں ایک نانک چند نامی کھتری نے جو آریہ سماج کا ممبر بھی نہیں ہو اپنی بال ودھوا نواسی کا پُنر سنسکار اُس کے دیور کے ساتھ کر دیا ہے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں کی شرن میں تو لوگ خود بخود آ رہے ہیں۔ رکاوٹ پیدا آریہ سماج کے ممبروں کے اپنے اچرن ہیں

کہوٹا سے ایک بھائی پوٹھوہار میں پرچار کی سخت ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔

نجیب آباد آریہ سماج کے اودھکاری آیندہ سال کے لئے حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔ پنڈت بال کرشن جی پردھان۔ منشی لکشمی نارائن جی اپ پردھان۔ پنڈت جید یو شرما منتری بابو ہرگلال سنگھ اپ منتری۔ لالہ شنکر لال خزانچی اور پنڈت آنندی لعل پُستکادھیکش۔ ان کے سوا چار سبھاسد انترنگ سبہا کے اور منتخب ہوئے ہیں

نجیب آباد آریہ سماج کے منتری جید یو شرما تنہا نہیں دو تین ممبروں نے موضع نبید پورہ ہیں دوسو کی حاضری میں ۲۲ مارچ ۱۹۰۱ کو پرچار کیا۔ بھجن اور دویاکھیان ۱۲ بجے رات تک ہوئے

آریہ سکول صدر بازار راولپنڈی اب کے نتیجہ امتحان مڈل میں اچھا رہا ۹ یا ۱۰ میں سے سات آٹھ لڑکے پاس ہوئے۔ بازار پرچار کا کام شہر اور صدر میں ہر سنیچر اور بدہ کو جاری ہے۔ ( ) ہونے سے آٹھویں دن ہی غنیمت ہے۔ جو جو صاحب اریہ انٹرسٹ لیتے ہیں قابل تعریف ہیں مگر بیرونجات کا کیا حال ؟ ہندو دھرم پرچار والوں نے شہر میں خوب شوق سے یہ خبر مشہور کی ہے کہ پنڈت بھیم سین اٹاوہ والا ان کے جلسہ میں ( ) اپریل میں تقریر بخشیگا بحوالہ سرور سبہان سنگھ یا پنج النسو کے نام سے (انگریزی) ضرور آویگا۔ اور آریہ سماج کے برخلاف کہیگا اگر یہ سچ ہے۔ تو لوکل آریہ سماج کو یہ موقع غنیمت سمجھ کر فائدہ اٹھانا چاہئے

سالانہ جلسہ کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر

۶ اپریل سنہ ۱۹۰۱ کو ستھان سکول کنیا مہاودیالہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ کارروائی جلسہ صبح کو سات بجے سے ۱۰ بجے تک ہوگی جس میں سناسیوں اور دیگر اصحاب کا تقریر ہوگی۔ پھر بعد دوپہر جلسہ ۳ بجے شروع ہوگا اور رپورٹ سالانہ پڑھی جاویگی۔ اور لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا جاویگا۔ المشتہر بدری داس ایم اے سکرٹری

ضرور پڑھئیے

کلکتہ تک سبھی اطبا مسٹر اعلیٰ پنڈت ستیارام جی شاستری کوہی رتن کا مشہور و معروف اوشدھالہ وید اور شفاخانہ شہر راولپنڈی

پنجاب بھر میں صرف یہی ایک اوشدھالہ ہے جہاں آیورویدک شاستروں کے مطابق ادویات تیار کیجاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اوشدھالہ کہلاتا ہے۔ سخت مرضوں میں ہزاروں بیمار شفایاب ہوچکے ہیں اور ہر روز ہو رہے ہیں جن شخصوں کی بیماری کو ڈاکٹر اور حکیم نے لاعلاج خیال کرکے علاج کرنا چھوڑ دیا تھا، شاستری جی کی کرپا سے انہوں نے اس اوشدھالہ کے علاج کی بدولت مرض سے رہائی پائی۔ یہی سبب ہے کہ عام لوگ اس اوشدھالہ کی تعریف بڑے زور سے کرتے ہیں۔ اگر آپ نئی اور پرانی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اسی اوشدھالہ کا علاج کرائیں۔ باہر کے بیماروں کو بیماری کا پورا اور مفصل حال لکھنے پر غور اور فکر کے بعد دوائی ارسال کی جاتی ہے۔ جو فائدہ کئے بغیر کبھی نہیں رہتی۔

(۱) دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاتی ہے (۲) غریبوں اور طالب علموں کو آدھی قیمت پر دوائی دی جاتی ہے۔ (۳) درخواست آنے پر اس اوشدھالہ کی فہرست ارسال کی جاتی ہے۔ جس میں کئی قسم کی مختلف امراض کی ادویات اور کئی سارٹیفکیٹ چھپے ہوئے ہیں

مہا چاکشش گھرت اس کے استعمال سے دماغی کمزوری اور ہر طرح کی کمزوریاں اور آنکھ کی سب قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں منی کو صاف کرکے طاقت ور کرتا ہے۔

طالب علموں اور مغز کا کام کرنے والوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ ہے

رتی بلاس اس کے استعمال سے بیس قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اور مرد اور عورتوں کو جن کے گھر اولاد نہیں ہوتی یہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے۔۔۔ قیمت دوائی (ایک ماہ استعمال) ایک روپیہ

شوکس کھار (؟) اس کے استعمال سے دمہ کہ بیماری خواہ کسی قسم کی اور کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے۔ ہزاروں شخصوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ قیمت دوائی ایک ماہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ (۳)

بسم بھور اتنک۔ اس کے استعمال سے سب قسم کا بخار دور ہو جاتا ہے کو بخار کا اثر ہڈیوں تک بھی پہنچ چکا ہو۔ یہ دوائی بے استعمال کی جا رہی ہے۔ کئی بیماروں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تپ دق جیسی خوفناک بیماری سے بچنا چاہتے ہو تو اس دوائی کا ضرور استعمال کرو۔ ایک ماہ کے لئے دوائی کی قیمت تین روپیہ (۳)

برہمی گھرت۔ یہ گھرت دماغ کی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہے۔ دماغ کی ساری کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اور بانجھ عورتوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ طالب علموں اور دماغی محنت کرنے والوں کو اسی گھرت کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔۔۔۔ قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کھانے کافی ہوگی صرف تین روپیہ۔۔۔۔۔ (۳)

دوائی ملنے کا پتہ
کوہی راج پنڈت ستیارام شاستری
کوہی رتن راولپنڈی

ایک اعلیٰ اور سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو ترغیب

ہندی ستیارتھ پرکاش

مصنفہ [illegible] ترجمان لالہ آتما رام جی سابق [illegible]
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب [illegible] قیمت [illegible] مجلد [illegible]
قطع [illegible] مضمون کی [illegible] قیمت [illegible]
کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو [illegible] کمیشن [illegible] فہرست [illegible]
دیا جاتا ہے [illegible] لاہور [illegible]
[illegible] میں لالہ [illegible] رام [illegible]
لالہ سیتارام سوداگر [illegible]
[illegible] ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو [illegible]
ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔
[illegible] سیتارام [illegible]

مریضوں سے کچھ ...
و کلرک وغیرہ کے ...
مریض ہوں وہ جلد ...

اشتہ...

وشیشک درشن ...
کرت - سنسکرت ...
تجربات ...
سکھلانے والی ...
چھپ ساگر ...
کی گرم اوپاسنا اور گیا ...
کا مہاشا ... قیمت ...
تفسیر وید ایک ...
برہم شکتی ...
پرکاش کا اردو ...
آٹھ آنہ ...
المشـ...
کندن لعل ...

بر...

برس کی عمر قریباً ...
چوبڑہ - نا ...
صحت بدنی عمدہ ...
کرنا چاہتے ہیں ...
مانی حالات بذریعہ ...
المشتہ...
وی ...
معرفت ...

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے کہ
ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی اردو
ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دھرم مصنفہ
سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورودت ودیارتھی
مہاشہ منشی رام - پنڈت لیکھرام آریہ مسافر
منشی جیون لال - پنڈت کرپا رام شرما - لالہ دیوراج
ماسٹر درگا پرشاد - پنڈت بھیم سین شرما - بابو کاشی رام
کشمیری - رائے ٹھاکر دت - لالہ جیون داس - بابو بجا رام
وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں - اور
ہم خوشحالی سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے
برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ
نہیں ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب
کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو
پہلے خط و کتابت کریں - [illegible] ہوم کا ترجمہ بابو
بہال سنگھ کرنال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے
فہرست [illegible] المشتہر
بہاری سنگھ لائبریرین آریہ سماج بچھوالی لاہور

مرض دمہ کا کامل علاج

۳۰/۱۱

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو
[illegible] محلہ درگا کنڈ بنارس شہر سے رجوع
کریں - ان کو علاج سے ایسے ایسے مریضوں
کو جن کو کہ یہ مرض پچیس پچیس یا چالیس برس
کا تھا - یک پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا
آرام ہوا ہے - اور ان کے علاج سے شفایاب
ہوکے پھر یہ زندگی بھر نہیں ہوتا - اوشدھیاں
صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں جو مریض اتوار
کو ۱۲ بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں ان
کا علاج مفت کرتے ہیں - اور ادویات مفت
دیتے ہیں - بذریعہ خط و کتابت کرنے والے